READER BURAQ

زیحال مسکن

تحریر :اقصی ملک

پہاڑوں پر آج سورج کی روشنی کتنے دنوں پر بعد پڑی تھی اسکی روشنی میں آج کشمیر کی ہر چیز واضح دکھائی دے رہی تھی ورنہ اکثر یہاں گہری دھند کا راج رہتا تھا نہ پہاڑ دکھائی دیتے تھے بہ پیر پودے اس علاقے کو جنت کا ٹکڑا بھی کہا جاتا تھا جہاں خوبصورت وادیوں میں پیاری پیاری جھونپڑی نما کئی گھر بنے ہوئے تھے جن کے نیچے سے جھرنے بہتے دور سے بہتی آبشاروں کا پانی اتنا صاف شفاف

کہ کوئی انسان آسانی سے اس پانی کو پی لے ہر کسی کی خواہش تھی
اس دنیاوی جنّت کو دیکھنے کی لیکن یہ انکا صرف خواب ہی رہ چکا
تھا کیونکہ کے چرند پرند بھی اس علاقے پر راج کرنے والے مافیا کی
اجازت کے بغیر اپنے پر تک نہیں مار سکتے تھے یہاں کے جانداروں کو
سانس بھی اسی کی مرضی سے لینا ہوتا تھا اور اگر کوئی اسکی مرضی
کے خلاف جاتا تو وہ اسے سیدھا اس دنیا سے کوچ کروا دیتا اسکے
بارے میں مشہور تھا کہ وہ دوستی دل سے کرتا تھا لیکن دشمنی دل و
جان سے نبھاتا تھا کوئی بھی اس سے دشمنی لینے سے پہلے ایک بار
اپنی فیملی کی طرف ضرور دیکھتا تھا کیونکہ وہ درندہ انکو یتیم یا
بیوہ کرنے میں ذرا دیر نہ لگاتا
ایک گولی کی آواز پہاڑوں میں گونجتی درختوں پر بیٹھے پرندوں کو
ایک جھٹکے میں اڑا گئی گولی چلتی سیدھی سامنے لٹکتی شیشے کی

بوتل کو چکنا چور کرتی پیچھے کھڑے بندے کے سیدھے ماتھے کے
بیچوں بیچ جا لگی تھی وہ ہمیشہ ایک گولی سے دو نشانے باندھتا تھا
اور تاریخ گواہ تھی کہ اس بیسٹ کا نشانہ کبھی چوکا نہیں تھا
پھینک دو اسے پہاڑوں میں آج دعوت ہو گی سب کی۔۔۔"سفاکیت
سے
بولتے ہاتھ میں پکڑی کلاشنکوف قریب کھڑے اپنے بندے کی جانب
اچھال دی اسے بھی وہ فورا پکڑ گیا اس پورے علاقے میں صرف اسی
کے بندوں کا راج تھا دور دور تک پہاڑوں پر صرف انکی بساط تھی
جن میں رحم نامی چیز پائی ہی نہیں جاتی تھی وہ لوگ لوگوں
کو پیسوں کے لئے بے دردی سے قتل کر دیتے تھے ملک میں آئے
دن بم دھماکوں کے پیچھے اس گینگ کا ہاتھ ضرور ہوتا تھا ملک
میں غیر قانونی سمگلنگ وہ پورے ٹھاٹھ سے کرتے تھے پولیس

آئے دن انکے پیچھے جاتی جن کو وہ گھسیٹ گھسیٹ کر مارتے
تھے انکے پاس ان سے زیادہ جدید امپورٹڈ اسلحہ موجود ہوتا
تھا جس سے وہ منٹوں منٹ پورے ملک پر قابض ہو کر تباہی
مچاتے تھے ملک کا ہر بڑے سے بڑا سیاستدان انکے تحت اپنی
کرسی پر ٹکا تھا جس کا ساتھ پاشا گینگ دیتا تھا وہ کرسی پر
آجاتا تھا یہی وجہ تھی کہ عدالت میں اتنے کیسسز چلنے کے
باوجود بھی کوئی اس گینگ کا بال بھی باکا نہیں کر پا رہا تھا
مجھے وہ لڑکی جتنی جلدی ہو سکے اپنے قبضے میں چاہئے پاشا
میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔"اس وقت وہ لاہور کی سب سے
اونچی بلڈنگ پر کھڑے چلا رہے تھے نیچے انکے سیکیورٹی
گارڈز ہاتھوں میں بندوق لئے انکی پہرے داری کر رہے تھے
انکی بات سن کر مقابل کچھ دیر خاموش رہا

تم سن رہے ہو پاشا۔۔۔؟اسے خاموش دیکھ پھر سے بولے
سن رہا ہوں لیکن جو ڈیمانڈ آپ کر رہے ہیں وہ نہ سن سکتا ہوں
نہ کر سکتا ہوں۔۔۔"سامنے سے ایک بھاری خوبصورت آواز ابھری
کیوں نہیں کر سکتے مجھے یقین ہے تم کر لوگے۔۔۔"انکی بات
پر مقابل جیسے ہنسا تھا انہیں اپنے کانوں پر یقین نہ آیا کان
سے فون ہٹا کر بے رخی سے دیکھا
اتنے چھوٹے کاموں پر اپنا یقین دکھا کر پاشا بے کی توہین کر
رہے ہیں آپ۔۔۔پاشا ہر غلط کام کر سکتا ہے لیکن عورت ذات پر
حملہ کرنا اپنی مردانگی کی توہین سمجھتا ہے اگلی بار کوئی
مردوں والا کام ہو تو ضرور یاد کرنا پاشا بے حاضر۔۔"کہتے وہ ٹھک
سے کال بند کر گیا انکا بس نہیں چلا جا کر اسے گولیوں سے بھون ڈالے
لیکن ایسا صرف خواب میں ممکن ہو سکتا تھا سامنے سے وہ

اس سے نظریں تک نہیں ملا سکتے تھے سیاست میں اتنی پاور
فل سیٹ لینے کے بعد بھی ان میں اس گینگسٹر کا ڈر رگوں میں خون
کے ساتھ دوڑتا تھا

پاشا۔۔۔"وہ کھلے میدان میں کھڑا اپنے سکائے کی پیٹھ تھپتھپاتے
گھڑ سواری کی تیاری کر رہا تھا وہاں اور بھی گھوڑے تھے آج انکا ایک
خاص ریس لگنی تھی جس کے شروع ہونے سے پہلے سب جانتے تھے
کہ ہمیشہ کی طرح اس کھیل کا پرانا کھلاڑی وہ بیسٹ ہی جیتے گا
یاقوت اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوتا مؤدب انداز میں ہاتھ باندھ گیا
وہ اسکا سب سے خاص بندہ تھا پاشا کے بعد اگر وہاں کسی کا حکم مانا
جاتا تھا تو وہ یاقوت مرزا تھا
ھمم۔۔۔؟ مختصر سا سوال کرتے وہ گھوڑے پر چڑھ کر بیٹھا
وہ کچھ امپورٹنٹ بات بتاتا گیا جسے سنتے ہوئے پاشا کے ماتھے پر

تیوریاں چڑھتی گئی اسے اس بندے پر طیش آنے لگا تھا جو اس سے وہ کام کروانے پر تلا ہوا تھا جو اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں کیا تھا ایسا نہیں تھا کہ اسکے لئے وہ کام مشکل تھا بلکہ وہ مرد تھا اور مردوں والے کام کرنا پسند کرتا تھا

ٹھیک ہے۔۔اس سے کہو۔۔اسکا کام ہو جائے گا ڈھونڈو اس لڑکی کو اور جیلانی کے حوالے کر دو۔۔۔" یاقوت کی بات پر وہ فورا سے راضی ہوا کیونکہ وہ صرف اسکا خاص بندہ نہیں تھا ایک اور بھی رشتہ تھا اس سے جو پاشا بے کو ہر رشتے سے بڑھ کر عزیز تھا لیکن کام کے وقت وہ صرف اسکا خاص بندہ تھا

لیکن پاشا وہ صرف آپ سے ڈیل کرتے ہیں۔۔۔" وہ سر خم کرتے دھیمی آواز میں بولا

میں کروں یا تم بات ایک ہے کرتا ہے تو ٹھیک ورنہ چھ سو ارب

کا نقصان زیادہ بڑا نہیں ہے۔۔۔" کہتے وہ گھوڑے کی دوڑ لگوا
گیا ایک مبہم سی مسکراہٹ یاقوت کے لبوں پر رقص کرنے لگی
دونوں میں خون کا رشتہ نہیں تھا لیکن اس سے بڑھ کر محبت
تھی جو دونوں کی رگوں میں خون کے ایک ایک قطرے میں
مل کر دوڑتی تھی

AQSAM WRITES

یہ لندن کا شہر تھا جہاں کے کلب میں اس وقت لوگوں کو ریل
پیل تھی ہر جانب جگمگاتی لائٹوں کی بھرمار کی گئی تھی۔
کلب کی فضاؤں میں کلون کی خوشبو کے ساتھ بے حیائی کی بدبو
بھی پورے زور پر تھی ہر طرف کیا مرد کیا عورت لباس تن کو
ڈھانپنے کیلئے ناکافی تھا تھرتھراتے جسموں کے ہاتھوں میں وائن
کے چھلکتے گلاس تھے تب ہی وہاں کے ڈی جے کی تیز دھمک میں
کسی کے ہیلز کی ٹک ٹک کی آواز گونج اٹھی تھی جسم سے

چپکا ہوا گھٹنوں سے اوپر تک کا لباس جس کی بازو کے نام پر
کندھوں پر دو ڈوریاں تھیں جن سے اسکی گوری چمکتی بازو
پورے آب و تاب سے باہر جھانک رہی تھی کمر پر پھیلے سٹریٹ
لائٹ گولڈن بال ہوا میں جھول رہے تھے بے شک وہ یہاں آنے
والوں
میں بلا کی حسین تھی جس پر ٹیگ اسلامی جمہوریہ پاکستان
کا لگا تھا لیکن بے حیائی کافروں سے زیادہ تھی
وہ سب کے بیچ سے ہوتی سیدھا پیگ بوائے کے پاس آئی جسے
دیکھ کر اس نے ایک گلاس تیار کیا جس میں نشے کی مقدار
دوسرے گلاسسز سے زیادہ رکھی گئی تھی
اس لڑکے کے ہاتھ سے گلاس پکڑتے وہ ایک ہی گھونٹ میں ساری
الکوحل اپنے اندر اتار گئی لیکن اندر کی طلب مری نہیں تھی وہ

ایک کے بعد ایک گلاس خود میں انڈیلتی گئی وہاں ڈانس کرتے
لوگوں سے اسے کوئی غرض نہیں تھی اسے صرف اپنے اندر لگی
آگ بجھانی تھی جو اسے ساری ساری رات بے چین رکھتی تھی
اسی کے سامنے ایک لڑکا لڑکی کو لئے سائیڈ صوفے پر لے جا کر
جانوروں سا ملاپ کرنے لگا وہاں یہی تو ہوتا تھا کوئی پردہ نہیں
تھا کون کہاں کیا کر رہا ہے یہ سب دیکھ دیکھ کر وہ ڈھیٹ بن
چکی تھی اس میں جذبات نہیں ابھرتے تھے
اسے یہ سب مزید زہر لگنے لگا وہ اپنے لڑکھڑاتے قدم اٹھاتی کلب
سے باہر آئی جب اسکے موبائل پر رنگ ہونے لگی اس نے ادھ کھلی
" آنکھوں سے سامنے سکرین پر جگمگاتا نام دیکھا" مس ہٹلر
نام دیکھ اسکے ماتھے پر پڑی تیوریوں میں اور اضافہ ہوا نہ
چاہتے ہوئے بھی اس نے کال اٹھائی اور فون کان سے لگایا

کیسی ہو میری جان۔۔۔"آگے سے ایک ادھیڑ عمر عورت کی چہکتی آواز ابھری

آپ کی جان عذ۔۔۔۔عذاب میں ہے۔۔۔"وہ آنکھیں مسلتی نشے میں دھت گویا ہوئی مقابل ایک پل کو خاموش ہوئی

تم نے پھر پی ہے۔۔۔۔؟لہجہ سخت ہوا تھا

پھر۔۔کام۔۔مطلب۔۔۔میں روز پیتی ہوں۔۔۔مسسز جیلانی ۔۔۔روز

"خود میں۔۔بب۔۔بھڑکتی آگ اس سے۔۔بب۔۔بجھاتی ہوں۔۔۔

اسے انکے سخت لہجے سے کوئی فرق نہ پڑا تھا

تم کیوں خود کو عذاب میں مبتلا کر رہی ہو۔۔۔چھوڑ دو یہ گناہ کے کام۔۔۔"وہ آخر میں جیسے بے بس ہوئی تھیں پاکستان بیٹھی انکا بس اپنی بیٹی پر نہیں چل رہا تھا

آپ۔۔اپنا بھاشن۔۔اپنے۔۔پاس رکھیں۔۔ہم نے کونسا دوبارہ اس

۔۔

دنیا میں آنا ہے۔۔بب۔۔بقول آپ کے۔۔تو کیوں ناں اسکو۔۔اچھے

سے انجوائے کریں ہیں ناں۔۔۔۔"ساتھ ہی اسکا قہقہہ بلند ہوا

صبا بیگم کرب سے آنکھیں مینچ گئیں وہ ہاتھ سے نکل چکی تھی

سامنے سے گزرتے شخص کو دیکھ وہ ہنستی ہنستی وہی ٹھہر

سی گئی آنکھوں میں جیسے کرچیاں سی بھر گئیں

تب ہی ایک خوبرو نوجوان اسکے پیچھے آیا

ہے۔۔۔مشی۔۔ہاؤ آر یو بیبس۔۔۔"اس نے پیچھے سے آتے اسکے کمر

میں ہاتھ ڈالا جو وہ جھٹلا نہیں سکی صبا اب تک کال پر تھیں

نو آئی ایم ناٹ گڈ۔۔۔"کال کٹ کرتے وہ تھامس کو لئے اپنی گاڑی

کی جانب آئی اور فرنٹ ڈور کھولتے اسے اندر بٹھا کر خود

ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھی

تھامس کچھ زیادہ ہی خوش ہو رہا تھا اس کے ساتھ وقت

گزارنے کیلئے بے صبری سے وہ مشائم کے گاڑی بیٹھتے ساتھ ہی

اس کے ہونٹوں پر جھکا لیکن وہ اسے ایک جھٹکے میں خود سے

پیچھے کر گئی

ریلیکس بے بی۔۔۔ فلیٹ پر کریں گے "اپنے لہجے میں خماری لئے

وہ اگنیشن میں چابی گھمانے لگی لیکن اس دوران تھامس اسکی

برہنہ تھائی پر ہاتھ پھیرتا اپنے اندر بھڑکتے جذباتوں کو ٹھنڈا

کرنے لگا اسکے لئے مشائم قدیر جیلانی کے پانچ منٹ بھی کسی

اعزاز سے کم نہ تھے وہ کیا اس کلب کے زیادہ تر امیر اور

خوبصورت شہزادے اسکی قربتوں کے متمنی تھے

NOVELS BY AQSAM

زمل کیا تم تھوڑی دیر کیلئے چپ کر کر بیٹھی سکتی ہو؟ فرح جو کب

سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی پیچھے سے اسکا رونا سن سن کر پک چکی
تھی

"لیکن کیوں ماما۔۔۔آپ لوگ کیوں مجھے لے کر جا رہے زبردستی۔۔۔
بولتے ہوئے وہ پھر سے روہانسی ہو گئی ہیزل آنکھیں آنسوں بہانے کو
بے چین ہوا ٹھی تھیں

کیوں کہ دادو کو آپ کی ضرورت ہے میری جان۔۔۔۔"فہد ہمیشہ کی
طرح میٹھے لہجے میں بولے اسکی ایک ہی بیٹی تھی وہ بھی جان سے
عزیز
لیکن بابا مجھے انکی ضرورت نہیں ہے پلیز آپ نہ لے کر جائیں وہاں
"۔۔۔۔
آنکھوں میں جھلملاتے آنسوں باہر آنے کو بے تاب ہوئے
بچے بس یہ دو مہینے آپ دادو کے پاس رہو گے پھر بابا آپ کو واپس لے

آئیں گے اور دو مہینے بعد آپکا برتھ ڈے بھی تو ہے پھر میرا بیٹا اٹھارہ سال کا ہو جائے گا۔۔۔" فہد نہایت میٹھے لہجے میں گویا ہوئے جو ساتھ بیٹھی فرح کو بری طرح سے چبھا تھا

لیکن بابا۔۔۔" وہ پھر کچھ بولنے لگی تھی کہ فہد بیچ میں بول پڑے

بیٹا دادو اکیلے ہیں گاؤں میں انکے پاس کوئی نہیں ہے اور پھر کچھ دن تک ماما اور بابا بھی آپ کے پاس آجائیں گے اوکے۔۔۔؟ بولتے ہوئے بیک

ویو مرر سے اسکا رونے

والا چہرہ دیکھا جیسے دل پر ہاتھ سا پڑا وہ فرح کی ضد پر اسے اپنی ماں کے پاس گاؤں چھوڑنے جا رہا تھا اسکی بیوی پھر سے حاملہ تھی آٹھواں منتھ چل رہا تھا اور اسے بے بی بوئے چاہیئے تھا جسکا ڈاکٹرز پہلے ہی اسے بتا چکے تھے اس لئے اب اپنا سارا وقت اپنے آنے والے

بچے کو دینا چاہتی تھی

بابا پلیز آپ۔۔۔۔" وہ کہنے لگی تھی جب فرح نے پھر ٹوک دیا

زمل اب اگر تمہاری آواز آئی تو ایک تھپڑ لگے گا۔۔۔۔" وہ جھلا کر بولی

ماں کی ڈانٹ سن کر وہ دبک کر بیٹھ گئی اور سر جھکائے بے آواز رونے

لگی وہ کبھی اتنی بولتی نہیں تھی ہمیشہ خاموش خاموش سی رہتی

تھی مگر آج پہلی بار وہ اپنے باپ سے دور ہو رہی تھی اور یہ احساس

ہی اسکی آنکھوں کو خشک ہونے نہیں دے رہا تھا سارا رستہ ایسے ہی

کٹ گیا کراچی سے اسلام آباد اور پھر گاؤں سفر کافی لمبا ہونے کی

وجہ سے روتے روتے سو گئی اور کب پہنچی پتہ ہی نہیں چلا

AQSAM WRITES

اسکے اٹھنے تک تو رک جاؤ تم دونوں۔۔۔" ممتاز دونوں کو ہوا کے

گھوڑے پر سوار دیکھ ناراضگی سے بولی زمل اب تک سو رہی تھی

جسے فہد گود میں اٹھا کر اندر لائے تھے

نہیں اماں ہمیں نکلنا ہے ایک بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے میری۔۔۔"

اپنا سر

ماں کے سامنے جھکائے اجازت طلب لہجے میں بولے

ٹھیک ہے آپ خیال رکھیے گا اور ہاں اسکا دل یہاں لگانے کیلئے آپ اسے گھر کے کام سکھا دیں تاکہ یہ سکون سے یہاں رہ لے۔۔۔" وہ کیسے بھی اس سے جان چھڑوانا چاہتی تھی یوں لگتا تھا جیسے وہ اسکی سگھی نہیں سوتیلی بیٹی ہو

دونوں ان سے سر پر ہاتھ رکھواتے نکل گئے اماں نے ایکنظر سوئی ہوئی اس بچی کو دیکھا رونے کی وجہ سے آنکھوں کے پپوٹے سوجے پڑے تھے معصومیت بلا کی تھی وہ واحد انکے پوتا پوتی میں سے

خوبصورت تھی ہر کوئی اسے پٹھانوں کے بچوں سے تشبیہ دیتا تھا

وہ لوگ صرف نام کے خانزادہ تھے لیکن انکی یہ پوتی سچ میں پٹھانوں

پر چلی گئی تھی اماں اسکے ماتھے پر پیار کرتی کچن میں چلی گئیں

انکے دو بیٹے تھے بڑے بیٹے راحم خانزادہ جن کے دو جڑواں بچے تھے

بڑا بیٹا نوفل اور اس سے پندرہ منٹ چھوٹی آئرہ پھر فہد خانزادہ

تھے جس کی ایک ہی بیٹی تھی زمل فہد خان اور دوسری اولاد

انکی بیوی کی کوک میں جنم لے رہی تھی

انکے دونوں بیٹے کراچی رہتے تھے اور اچھی جاب کر رہے تھے لیکن

ممتاز کو اپنی گاؤں کی زندگی سے اتنی محبت تھی کہ انکے لاکھ

کوششوں کے باوجود بھی وہ یہاں سے نہیں گئی

وہ تقریباً چار گھنٹے سوتی رہی تھی مغرب کی اذانوں پر آنکھ کھلی تو

سامنے ٹاٹ سے بنی چھت نظر آئی جسے دیکھ وہ کرنٹ کھا کر اٹھی

پورے کمرے پر ایک نظر دوڑائی جو تقریباً کچی مٹی سے بنا ہوا تھا

اس سے آتی مٹی کی بھینی بھینی سی خوشبو سے اسے اپنی سانسیں

صاف ہوتی محسوس ہوئی پھر جلدی سے چپل پیروں اڑستی باہر نکلی

گھر میں بس ایک کمرہ تھا جسکے باہر ایک چھوٹا سا صحن اور دائیں

جانب ایک چھوٹا سا کچن تھا اور بائیں جانب واش روم جسکے باہر

چپل رکھی تھی مطلب اماں صفائی پسند تھیں تب ہی اسکی نظر ایک

جانب نماز پڑھتی اماں پر گئی جو سلام پھیر رہی تھیں اور پھیرتے ہی

اسے مسکرا کر دیکھا

اٹھ گئی میری لاڈو۔۔۔" پیار سے کہتے بازو وا کئے اور وہ جھٹ انکے گلے

جا لگی ممتاز بیگم جب بھی کراچی آتی تھیں زمل پر بے تحاشہ محبت

لٹاتی تھیں یہی وجہ تھی کہ وہ ایک دم انکے سامنے آتے کھل اٹھی تھی

دا۔۔۔دو" زور سے بھینچتی خوشی سے چہک کر بولی

ہاہاہاہا۔۔۔ارے بس بس کیوں میری کمزور ہڈیاں توڑ رہی ہو۔۔۔"

انکے

کہنے پر وہ پیچھے ہوئی اور گھور کر انہیں دیکھا

ہاہا۔۔۔ چلو منہ دھو آؤ کھانا لگاتی ہوں میں۔۔۔" دعا مانگ کر کھڑی ہوئی

اور جائے نماز کو فولڈ کر کر دیوار سے لگی چھوٹی سی ٹیبل پر رکھ دیا

دادو آپ کا گھر کتنا پیارا ہے۔۔۔" وہ دونوں بازو پھیلائے گول گول گھومتی ہوئی بولی اسے اپنے شہر والے فلیٹ سے زیادہ یہ گھر پسند آیا تھا جو وہ رستے میں اتنا رونا ڈال کر آئی وہ سب بیکار گیا یہاں آ کر تو اسے سکون ملا تھا وہ جلدی سے منہ دھو کر آئی اور التی پلتی مارے اماں کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی انہوں نے گوبھی کا سالن بنایا تھا جو اتنا ٹیسٹی تھا کہ منہ میں جاتے ہی ذائقہ گھل گیا وہ آنکھیں بند کئے اس ذائقے کو محسوس کرنے لگی پھر جلدی جلدی باقی کا بھی کھانے

لگی

ارے۔۔۔ارے لڑکی آرام سے کھاؤ پیچھے کوئی لگا ہے کیا۔۔۔"اسکی بھگدڑ دیکھ اماں نے ٹوکا

"نہیں دادو اتنا ٹیسٹی کھانا میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھایا۔۔۔ واقعی وہ فارمی مرغی تھی شہر میں رہ رہ کر جنک فڈ کھا کھا کر اکتا گئی تھی آج اسے دیسی کھانا وہ بھی دیسی گھی میں ملا تھا

تو کیا ہوا اب دو مہینے یہی ہو اور بھی بہت سے کھانے کھلاؤں گی اپنی گڑیا کو۔۔۔"اسکے گال پر پیار دیتی ہوئی بولی اور خود بھی کھانا کھانے لگی انکا یہی پیار تھا کہ زیادہ نہ بولنے والی آج اتنی بول رہی تھی اسے دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ محبت کی ترسی ہوئی ہے

اس میں آپ نے کیا ڈالا ہے دادو۔۔۔؟ وہ ذائقہ بدلا دیکھ پوچھے بنا نہ رہ سکی

دیسی گھی۔۔۔"انکے بولتے ہی اسکا بڑا سا منہ کھلا واٹ۔۔۔اس میں وہ
"ہے۔۔۔؟لیکن ماما تو کہتی ہیں وہ اچھا نہیں ہوتا۔۔۔
لے۔۔۔کیوں نہیں اچھا ہوتا یہی تو ہوتے ان شہری ماؤں کے چونچلے
"بچوں کو وہ لمبے لمبے سانپ کھلا سکتی لیکن دیسی گھی نہیں۔۔۔
لمبے سانپ۔۔۔؟حیرت سے اسکا منہ اور کھلا مطلب اس نے سانپ
کب
کھایا
ہاں وہ ہوتی ناں پانی میں ابال کر بناتے۔۔۔"وہ ایک بار کراچی آئی
تھیں
جہاں اپنی بہو کو نوڈلز بناتے دیکھا تھا اور اب یہ انہیں سانپ سے
تشبیہ دیتی زمل کو الٹی کرنے پر مجبور کر رہی تھیں کھانا کھا کر وہ
پھر سے اسی چارپائی پر آ کر لیٹ گئی دیواروں میں چھوٹے چھوٹے

سوراخ تھے جس سے باہر کھیتوں کی ٹھنڈی ٹھار ہوا چھنک کر اندر آ رہی تھی جس سے کمرہ ٹھنڈا ہوا ہوا تھا اماں بھی اسی کے ساتھ ایک طرف آ کر لیٹ گئیں اور جلد ہی شب خوابی کے مزے لوٹتے ہوئے خراٹے

مارنے لگی پہلے پہل تو وہ انتظار کرتی رہی کہ کب انکے خراٹے بند ہوں لیکن سلسلہ جاری دیکھ وہ ضبط سے آنکھیں مینچ گئی اور جلدی ہی خود بھی نیند کی گہری وادیوں میں جا گری

AQSAM WRITES

باہر پولیس نے چاروں جانب سے ہمیں گھیر لیا ہے پاشا وہ چیئر کی پشت سے ٹیک لگائے سیگریٹ پر سیگریٹ پھونکتا موبائل میں کچھ دیکھ رہا تھا جب یاقوت نے اسے آ کر خبر دی یہ سنتے ہی اسکے منہ کے زاویے بگڑے

یہ کیوں ہر ہفتے اپنی بہن کا رشتہ لے آتے ہیں۔۔۔"آواز میں ایک رعب
تھا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو کہنی کی جانب سے پکڑ کر ایک پٹاخہ نکالا
فولادی ہاتھوں پر ہری اور نیلی رگیں صاف ظاہر ہو رہی تھیں ناخن لمبے اور کٹے ہوئے بلکل صاف تھے مانو کسی مصور کے ہاتھ ہوں
اب کیا کرنا ہے۔۔۔؟وہ اسکے حکم کا منتظر تھا
بندے بھیج دو ایک دو پولیس والوں کو جہنم واصل کر
دیں گے تو باقی خود دم دبا کر بھاگ جائیں گے۔۔۔"یاقوت
اسکے حکم کی تعمیل کرنے باہر چلا گیا
اس نے یاقوت کے جاتے موبائل نکال کر اس میں وہی تصویر کھول لی
جسے دیکھ اسکے آتش لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ بکھر گئی نجانے

کیا تھا اس چہرے میں اسے دیکھ دل کو جیسے راحت سی ملتی تھی

AQSAM WRITES

داد و آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟اماں کو اون کی شرٹ بھنتے دیکھ وہ وہی کچی زمین پر اپنا فراک سمیٹتی بیٹھ گئی

کرتا بنا رہی ہوں۔۔۔"مصروف انداز میں گویا ہوئی

تو آپ مارکیٹ سے لے لیں ناں خود کیوں اتنی محنت کرنی۔۔۔"اسکی بات پر اماں نے چشمے کی اوٹ سے ایک نظر اسے دیکھا

کچھ ہنر انسان میں اپنا بھی ہونا چاہئے جھلی۔۔۔"اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگاتی ہوئی بولیں

لیکن آج کل سب مارکیٹ سے مل جاتا ہے کیا فائدہ یہ ہنر سیکھنے کا۔۔۔"

بیٹا عورت کو ہر ہنر سیکھنا چاہئے زندگی میں کبھی بھی کام آسکتا ہے۔۔۔"

اور نہ آیا تو۔۔۔؟ پھر بے وقوفوں والا سوال

تو پیٹی میں بند کر کے رکھ دینا۔۔۔" اسکے الٹے سوال کا جواب اماں نے بھی الٹا ہی دیا

اچھا آپ کس کیلئے بنا رہی ہیں۔۔۔؟

تیرے چھوٹے بہن بھائی کا۔۔۔" انکی بات پر اسکی ہیزل آنکھیں پھیلی

میرے چھوٹے بہن۔۔۔ بھائی۔۔۔؟ حیرت سے منہ کھولے بولی

ہاں۔۔۔" اماں نے بس ہاں پر اکتفا کیا

وہ کہاں ہے دادو۔۔۔؟ اب اسکے لہجے سے خوشی چھلکی تھی وہ اکلوتی تھی اپنے ماں باپ کی کبھی دوسرا بہن بھائی تصور بھی نہیں کیا تھا

تمہاری ماں کے اس بڑے سے پیٹ میں اور جلدی ہی دنیا میں بھی آ جائے گا۔۔۔" انکے بتانے پر وہ اپنی ماں کو سوچنے لگی جو واقعی موٹی ہو رہی تھی لیکن کیوں یہ اسے اب اماں سے پتہ چلا تھا

دادو یہ بے بی کیسے آتا ہے۔۔۔؟ وہ مزید آگے کھسکتی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے سوال کرنے لگی

پہلے تو اور طریقہ تھا اب تو ڈاکٹر سیدھا پیٹ ہی کاٹ دیتے ہیں۔۔۔" وہ اپنے دھیان میں کیا بول گئی تھیں انہیں پتا نہیں چلا کہ بچی کے سامنے کیا بولنا تھا لیکن انکی بات پر وہ حیرت سے منہ کھولے انکو دیکھنے لگی آگے سوال کرنے سے گریز کرتی اٹھ گئی اور باہر جا کر لہلہاتے کھیت دیکھنے لگی منظر اتنا دلکش تھا کہ وہ اماں والی بات بھول گئی

اور اپنا فراک ہوا میں لہراتی آنکھیں بند کئے اس سبزے پر گول گول گھومنے لگی آج موسم بارش والا تھا بھرے بادل زور و شور سے برسنا شروع ہو گئے جس میں وہ مزید گھومتی ڈانس کرنے لگی فراک ریشمی تھا گیلا ہونے کی وجہ سے جسم سے چپک کر اسکے خدوخال

نمایاں کر رہا تھا اور بال موٹی موٹی لٹوں کی صورت میں منہ اور
گردن پر چپک چکے تھے اسکا یہ قاتلانہ روپ اس وقت کسی بھی مرد
کا ایمان ڈگمگا سکتے تھے

AQSAM WRITES

مجھے چھوڑ دو پلیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں پلیز مجھے جانے
دو۔۔۔"سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے وہ شخص گڑگڑا رہا تھا
لیکن مقابل کو اس پر ذرا برابر ترس نہ آیا

تمہیں مارنے کی سپاری لی ہے میں نے تو مرنا تو اب پڑے گا۔۔۔"ہاتھ
کو
اکڑاتے ایک سائیڈ گردن جھٹکی

نن۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں میر امیر ا کیا قصور ہے۔۔۔مجھے مجھے جانے دو
"۔۔۔

اپنی موت کا سن کر وہ مزید گڑگڑانے لگا

مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تمہارے بچے ہیں یا نہیں مجھے پیسوں سے مطلب ہے جتنی تمہیں مارنے کی سپاری ملی ہے اس سے زیادہ تم دے دو چھوڑ دونگا تمہیں۔۔۔" مقابل سفاکیت کی ہر حد پار کر چکا تھا کک۔۔کتنے کتنے پیسے چاہئے تمہیں۔۔؟

تمہاری حالت دیکھ کر صرف ایک کروڑ۔۔۔"اسکی بات پر وہ آدمی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"میرے۔۔۔میرے پاس اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی۔۔۔

ٹھیک ہے اتنی بڑی رقم میں تمہاری فیملی کو دے دونگا لیکن اپنا کام پورا ضرور کرونگا۔۔۔"تب ہی ایک زوردار گولی کی آواز ہوا میں گونجی تھی جو سامنے گڑگڑاتے شخص کے ماتھے پر بیچوں بیچ لگی تھی جو اسی وقت وہی ڈھیر ہو گیا بارش کی وجہ سے وہ پورا بھیگ چکا تھا بازو کے کف فولڈ کئے ہاتھ میں پستول پکڑے وہ زمین پر پڑے

شخص کو دیکھ رہا تھا

کام ہو گیا آپ کا۔۔۔"کال پر کسی کو اطلاع دی جس کے ملنے پر مقابل جوش میں آیا

یہ۔۔۔میرے شیر تم نے کر دکھایا بہت اچھا بن رہا تھا سالہ لیکن بھول گیا تھا کہ آج دنیا میں اچھے لوگوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔"اسکی آواز اسے زہر لگی تھی تب ہی ٹھک کال کاٹ دی وہ صرف اپنے مطلب

کی بات کرتا اور سنتا تھا اسکی زندگی کا اصل مقصد صرف پیسہ کمانا تھا پھر چاہے وہ کسی کی جان لے کر کمایا جائے اگر کہیں کہ پولیس اسکی جیب میں رہتی تھی تو یہ غلط نہیں تھا جہاں ایماندار پولیس آفیسرز تھے وہی پیسوں کی بھوک کے مارے بھی کچھ کتے تھے جو پاشا کا ساتھ دیتے تھے تب ہی یہ سارا منظر کسی کی ہیزل آنکھوں نے

قید کیا تھا

اس شخص کا کام تمام کرتے وہ گاڑی کی جانب آیا جب یا قوت
نے اسکے لئے فرنٹ ڈور اوپن کیا وہ بیٹھنے ہی لگا تھا کہ اسکی
گرے آنکھیں لہلاتے کھیتوں کے بیچ درخت کے پاس ڈری سہمی
سی اس سترہ سالہ لڑکی پر گئی جس کے کپڑے پوری طرح سے
بھیگ کر جسم کا ایک ایک خدوخال صاف نمایاں کر رہے تھے
وہ جہاں تھا وہی کا وہی رہ گیا ہر چیز ساکت ہو گئی وہ جس نے کبھی
کسی عورت کی جانب نظر نہیں اٹھائی تھی آج وہ اس بچی سے نظر
ہٹا پانا بھول گیا تھا

اسکی نظریں خود پر جمی دیکھ زمل کو لگا تھا اسکی روح
ابھی فنا ہو جائے گی وہ درندہ اسے موت کے فرشتے سے کم نہیں
لگا تھا

کیا ہوا پاشا۔۔۔؟ یاقوت جو کب سے اسکے بیٹھنے کے انتظار میں
تھا اسے ایسے سٹک دیکھ پوچھ بیٹھا

ہ۔۔ہاں۔۔نن۔۔نہیں کچھ نہیں۔۔۔" وہ نظریں پھیر تا گاڑی میں
بیٹھا

لیکن بیٹھتے ہوئے اسکے بندوں کی نظر اس لڑکی پر دیکھ چکا
تھا جن میں ایک الگ سی چمک تھی اسے ان سب پر شدید غصّہ آیا
وہ خود نہ کسی عورت کو دیکھتا تھا نہ اپنے کسی بندے کو دیکھنے
دیتا تھا انکے گینگ میں ایک بھی عورت نہیں تھی وہ سب سیاہ ماسک
پہنے ہوئے تھے اس لئے اس بچی کا ان کو دیکھنا کسی کے لئے میٹر

نہیں کرتا تھا

AQSAM WRITES

مجھے بتائے بغیر بارش میں بھیگنے چلی گئی تم اب دیکھو کیسے کانپ رہی ہو۔۔۔"اماں اس پر رضائی ڈالتی ڈانٹتی ہوئی بولیں

وہ کل سے مسلسل کانپ رہی تھی اصل وجہ صرف وہ خود جانتی تھی جو بندہ اسکی آنکھوں کے سامنے مرا تھا وہ آنکھوں کے سامنے سے نہیں جا رہا تھا اس گاؤں میں صرف گنتی کے کچھ گھر تھے جن میں اماں کا گھر بھی آتا تھا باقی سارا ویران ہر اکھیت تھا اماں کی دیکھ بھال کے بعد وہ کچھ دن تک نارمل ہو گئی تھی لیکن چہرے کی رونق جیسے مر سی گئی تھی

یہ دیکھو۔۔۔میں نے تمہارا کرتا سلائی کیا ہے پہن کر دکھاؤ کیسا ہے ۔۔۔"

وہ چارپائی پر اوندھے منہ لیٹی کچھ سوچ رہی تھی جب اماں ایک

ڈارک گرین رنگ کی شرٹ جسکے دونوں اطراف ڈوریاں بندھی تھیں

اور گلے پی چمکتی لیس سے ڈیزائن بنایا ہوا تھا اسے دیکھ زمل کی آنکھیں چمکی

واؤ دادو۔۔۔یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے۔۔۔"جلدی سے اٹھ بیٹھی اور ہاتھ میں پکڑے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی

ہے ناں۔۔۔میں نے ایک اور رکھا ہے آؤ وہ تم سلائی کر لو۔۔۔"کہہ کر وہ

باہر کی جانب گئی اور وہ انکے پیچھے پیچھے

لیکن دادو مجھے تو نہیں آتا۔۔۔'وہ منہ بناتی ہوئی بولی

کوئی بات نہیں میں سیکھا دیتی ہوں آؤ۔۔۔"اپنے پاس جگہ بناتی ہوئی سلائی مشین اسکی طرف کھسکائی وہ بھی وہی کچی زمین پر بیٹھتی

الٹی پلٹی مارے باز واوپر کرنے لگی جیسے کوئی بڑا کام کرنے جارہی
ہو
ایسے نہیں یہاں سے رکھو۔۔۔" کپڑے کا سرا اسکے ہاتھ میں پکڑاتے
دوسرے ہاتھ کو ہاتھ کو ہینڈل پر رکھا اور آہستہ سے گھمایا
جہاں اماں ایک گھنٹے میں سلائی کر دیتی وہاں اس نے چار گھنٹوں
میں بنایا تھا مگر اسکا دماغ تھا ایک کے بعد دوسرا خود بنالیا تھا
اسے یہاں آئے ایک مہینہ ہونے والا تھا اور اس ایک مہینے میں وہ بہت
سے کام سیکھ گئی تھی بس کھانا بنانا ہی رہ گیا تھا وہ بھی بنا لیتی
تھی مگر کبھی مرچ زیادہ کر دیتی تو کبھی مون سون کا سیزن چل رہا
تھا بارشیں خوب برسی لیکن اس نے دوبارہ باہر جانے کی غلطی نہیں
کی
"دادو۔۔۔

"ھممم۔۔۔

یہاں ڈاکو آتے ہیں۔۔۔؟اسکے سوال پر اماں نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا

اور ایک نظر اسے دیکھا جو اپنا بازو سر کے نیچے دیے چھت گھور رہی تھی

پاگل ہو یہاں کہاں سے آئے ڈاکو۔۔۔"اماں نے ڈپٹا

کیوں یہاں آنے پر پابندی ہے۔۔۔؟

"اللّٰہ اپنی حفاظت میں رکھے امین۔۔۔

داد و کیا اللّٰہ سب کو اپنی حفاظت میں نہیں رکھتا۔۔۔؟

مطلب۔۔۔؟اماں کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی

مطلب کہ ڈاکو اگر کسی کو گولی مار دیں تو کیا اللّٰہ پاک اسکو نہیں بچائیں گے۔۔۔؟

اللہ کا نام لو لڑکی کیا اول فول بک رہی ہو۔۔۔" اسکی باتیں اماں کو
جھلا رہی تھیں تب ہی ڈپٹ کر سو گئیں
وہ کتنی ہی دیر چھت کو گھورتی رہی کہ اچانک گلہ سوکھ گیا آس
پاس پانی نہیں رکھا تھا اٹھنے کی ہمّت کرتی کچن کی جانب گئی اور
مٹکے سے پانی گلاس میں انڈیلا اور صلیب کے سہارے کھڑی پانی پینے
لگی کہ تب ہی کچن کی دیواروں میں بنے سوراخوں سے ایک سایا گزرتا
دکھائی دیا ایک پل کو تو وہ ڈری لیکن اپنا وہم سمجھ کر پھر سے
پانی پینے لگی کہ تب ہی وہی سایا پھر سے گزرا جسے دیکھ اب
کی بار اسکی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی وہ وہم
نہیں تھا کوئی تھا وہاں چیخنے کیلئے جیسے ہی منہ کھولا کسی نے
اسکے منہ پر ہاتھ رکھے اسکی آواز دبا دی خوف کے مارے پورا جسم
کانپنے لگا تھا وہ اسکے اتنا قریب تھا کہ زمل کا سینہ اسکے سینے سے با

آسانی ٹچ ہو رہا تھا جنکی اوپر نیچے ہوتی حرکت مقابل کے جذبات
پھر سے بھڑکا گئی
آواز نہ نکالنا ورنہ یہی سانس بند کر دونگا ہمیشہ کیلئے۔۔۔"اسکی گرج
دار آواز اسکے وجود سے رہی سہی جان بھی نکال گئی اور وہ آہستہ
آہستہ وہی بے ہوش ہوتے مقابل کی بانہوں میں گر گئی اسکے ہاتھ پر
بے
ہوش کر دینے والی دوا لگی تھی جو انسان کو دو تین منٹ میں
بے ہوش کر دیتی تھی وہ بھی ہو گئی تھی
AQSAM WRITES
قدیر جیلانی کی کال پھر سے آئی تھی پاشا۔۔۔"یاقوت کان کھجاتے
بے زارگی سے بولا وہ لوگ اس وقت ڈیرے پر تھے جہاں سبکو پلاننگ
بتائی جاتی تھی یا اکثر یہی وہ لوگ کھانا کھاتے اور ساتھ مل بیٹھتے
تھے ورنہ سب کے الگ الگ اپارٹمنٹ تھے

اسے کہو وقت ملنے پر اسکا کام ہو جائے گا۔۔۔" سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ایک اور سگریٹ سلگائی

اتنی سیگریٹ کیوں پی رہے ہیں۔۔۔؟ ایک کے بعد ایک سیگریٹ پھونکتے

دیکھ آخر کار پوچھ بیٹھا

غصّے میں ہیں۔۔۔؟ وہ جانتا تھا پاشا اتنی سیگریٹ صرف تب پیتا تھا جب اسے غصّہ حد سے زیادہ آتا تھا اور اسے کنٹرول کرنا چاہتا تھا

تمہیں محبت ہوئی ہے کبھی۔۔۔؟ نظر ایک نقطے پر ٹکائے گہری سوچ میں ڈوبے پوچھا

ہم جیسے درندے محبت صرف پیسوں اور بندوقوں سے کرتے ہیں اور یہ آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرا عشق ہے۔۔" وہ پاشا کے ساتھ کافی عرصے سے تھا جب سے اس نے ہوش سمبھالا پاشا کو ہی اپنے ماں باپ

کی جگہ پایا دنیا میں ایک واحد رشتہ پاشاہی تھا اسکی زندگی میں
جس کیلئے یاقوت مرزا جان دیتا تھا اپنی وہ اسکا سب سے خاص بندہ
تھا

میں انسانی محبت کی بات کر رہا ہوں۔۔۔"دھواں ہوا کے سپرد کرتے
لمبی سانس خارج کی یاقوت کو اسکے منہ سے انسانی محبت کا ذکر
سن کر اچھی خاصی حیرت ہوئی تھی وہ کتنی منتیں کرتا تھا اسکی کہ
وہ شادی کر لے تا کہ اسکے بھائیوں کو ایک ماں مل جائے لیکن وہ ہر بار
اس بات کو رفع دفع کر دیتا تھا

وہ۔۔۔ہ"اسکی بات پر ایک پل کیلئے گہری سوچ میں پڑ گیا
وہ ہم تو کسی سے کر لیں گے لیکن کوئی ہم سے نہیں کرے گا۔۔۔"اسکے
جواب پر پاشا کے ماتھے پر بل پڑے
کیوں۔۔۔؟کوفت سے پوچھا اسے یہ بات بری لگی تھی تھی

کیونکہ ہمارا پیشہ لوگوں کی نظر میں بہت غلط ہے جن سے ہم محبت کریں گے وہ ہمارے پیشے کی وجہ سے ہم سے نفرت کریں گے اس لیے محبت کے چکر میں پڑو ہی نہ۔۔۔"اسکا تفصیلی جواب پاشا کو بے کار لگا تھا

تو محبت کروالو خود سے۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت ہنسا

ٹھیک ہے کس سے کروانی محبت بتائیں ابھی حاضر کر دیں گے آپ کیلئے۔۔۔"وہ شوخی انداز میں بولا تھا

تم مولوی لے آؤ محبت کرنے والی میرے گھر بیٹھی ہے۔۔۔"اسکی بات

پر یاقوت اپنی جگہ کھڑے کھڑے لڑکھڑایا اور گرتے گرتے بچا

مم۔۔مطلب۔۔۔؟نہ سمجھی سے پوچھا

"اتنی مشکل بات نہیں کہی میں نے جو تمہیں سمجھ نہیں آئی۔۔۔

آپ لڑکی لے آئے لیکن کب۔۔۔؟ وہ اب بھی شاک کی سی کیفیت میں تھا

کل رات۔۔۔" مختصر سا جواب دیتے سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلی اسکا انداز اتنا نارمل تھا جیسے کوئی بکری کا بچہ اٹھا کر لایا ہو قدیر جیلانی کا کام وہ اسی لئے نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ عورت کا معاملہ تھا اور پاشاہر گرے سے گرا کام کر سکتا تھا لیکن عورت ذات کی جانب نظر تک نہیں اٹھاتا تھا اور اب پوری عورت ہی اٹھا لایا تھا

آپ پھر بھی اتنے نارمل بیٹھے ہیں۔۔۔؟ وہ حیرت سے منہ کھولے پوچھنے لگا

تو تمہارا کیا خیال ہے اب اپنی شادی کی خوشی میں خود بھنگڑے ڈالوں۔۔۔؟ آئی بروا چکاتے تھوڑے غصّے میں بولا

نن۔۔۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ ایک لڑکی کو کڈنیپ کر کر لائے

ہیں۔۔" جیسے یاد دہانی کروائی لیکن اندر ہی اندر کہیں خوشی بھی
بے تحاشہ ہو رہی تھی کہ اسکا بھائی آخر کار شادی کر ہی رہا ہے
تو کیا لڑکے کو لانا تھا۔۔۔" یاقوت کی باتیں اسے اریٹیٹ کرنے لگی
تھیں

میرے خیال سے مجھے جانا چاہئے ورنہ مولوی صاحب جماعت کرواتے
نکل لیں گے۔۔۔" اسے یہاں سے جانا مناسب لگا ورنہ وہ اریٹیشن
میں

کچھ بھی کر گزرتا تھا اسکے جانے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھا
وہ رات سے اپنے گھر نہیں گیا تھا یہی ڈیرے پر رہا اس لڑکی کی
بھوک پیاس سے اسے اس وقت کوئی غرض نہیں تھی نجانے کیوں اس
پر اسے شدید غصّہ آ رہا تھا اپنے فولڈ کئے ہوئے کف ٹھیک کرتا گھر آیا
گھر میں داخل ہوتے دل نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی لیکن اگلے ہی

پل ناک کے نتھنے پھولے

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا کمرے کی جانب گیا کوئی آواز نہیں آرہی تھی

کیا وہ اب تک بے ہوش تھی۔۔۔؟ دل میں سوال آیا اگر ہاں تو اسے

فکر

ہوئی تھی تب ہی دروازہ چابی سے کھولتا اندر داخل ہوا وہ بیڈ پر

نہیں تھی گرے آنکھیں یہاں وہاں گھومی تب ہی اسکا سر تھوڑا سا نظر

آیا وہ بیڈ کے اس جانب زمین پر بیٹھی تھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا

اس جانب آیا اور تھائیز سے تھوڑی پینٹ اوپر کرتے اسکے قریب بیٹھا

ہیزل آنکھیں مسلسل بہہ رہی تھیں مگر وہ آنسوں خاموش تھے پاشا کے

خوف سے اسکا انگ انگ لرز رہا تھا اور اسکا اتنے پاس بیٹھنا تو گویا

جان ہی نکال گیا اس نے ہاتھ بڑھا کر زمل کے چہرے پر آئی لٹیں پیچھے

کرنی چاہی تو وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی لیکن پیچھے بیڈ تھا اس لئے

زیادہ پیچھے نہیں جا سکی

کچھ کھاؤ گی۔۔۔؟خاموش کمرے میں ایک بھاری خوبصورت آواز ابھری

نن۔۔ نہیں مم۔۔ مجھ۔۔مجھے گگ۔۔گھر جانا۔۔۔"وہ ہچکیاں لیتے بولنے لگی تھی لیکن وہ وہی اسکا منہ دبوچ گیا

تم اس کمرے سے باہر نہیں جا سکتی تو گھر جانا تو دور کی ہے یہی تمہارا گھر ہے اب۔۔۔"اسکے الفاظ زمل کے کانوں میں سیسے کی طرح چبھے تھے اسے جب سے قتل کرتے دیکھا تھا تب سے اس سے خوف کھا رہی تھی اور اب تو وہ ساری زندگی اپنے پاس رکھنے کا کہہ رہا تھا

پپ۔۔پلیز۔۔زززز"وہ پھر ہاتھ جوڑے التجا کرنے لگی لیکن پاشا نے ایک

جھٹکے میں اسے بازو سے دبوچ کر سیدھا کھڑا کیا تھا

اگر ایک دفع اور گھر جانے کا کہا تو سب سے پہلے تمہاری یہ زبان کاٹوں
گا اسکے بعد جسم کا ایک ایک پرزہ سمجھی ایک ہی جھٹکے میں اسے
پیچھے بیڈ پر دھکیلا وہ خوف سے لرزتی سامنے کھڑے شیطان صفت
انسان کو دیکھنے لگی جس کا چہرہ سیاہ ماسک سے ڈھکا ہوا تھا
صرف گرے آنکھیں کی دکھائی دے رہی تھیں
شام کو نکاح ہے ہمارا خود کو تیار رکھو۔۔۔"اس میں صور پھونکتا باہر
سے دروازہ لاک کرتا نکل گیا
نکاح کے نام پر ہی وہ بے جان ہونے لگی تھی اسکی اتنی عمر نہ تھی
کہ وہ نکاح کا مطلب بھی سمجھ پاتی اسے بس اتنا پتہ تھا کہ وہ اب
اسے کبھی یہاں سے جانے نہیں دے گا

AQSAM WRITES

جی سر آپ کو کیا چاہیئے۔۔۔"ایک لڑکی جس نے تنگ جینز پر وائٹ
شرٹ پہن رکھی تھی اور بالوں کو پونی کی صورت باندھا ہوا تھا وہ

ہیل کی ٹک ٹک بجاتی اس تک آئی یقیناً وہ اس شاپنگ مال میں ایز این امپلائی کام کر رہی تھی

مجھے برائیڈل ڈریس چاہیئے۔۔۔" نظر یہاں وہاں گھماتے کہا

لیکن وہ لڑکی اسے ہی دیکھ رہی تھی آس پاس سے بیگانہ ہو کر وہ تھا

ہی ایسا فولادی کسرتی ٹھوس بدن اسکے سکس ایبز شرٹ کے باہر

سے بھی صاف نمایاں ہو رہے تھے جیسے باقاعدگی سے جم کرتا رہا ہو

اوپر سے اسکے گورے ہاتھ جن پر ہری اور نیلی رگیں صاف ظاہر ہوتی

تھی جو اصل میں لڑکیوں کی کمزوری ہوتی تھی

ایکسیوزمی۔۔۔؟اس نے پھر سے مخاطب کیا سارا چہرہ ڈھکا ہوا تھا

البتہ آنکھیں اور آئی برو نظر آ رہی تھیں جو غصّے میں تنی ہوئی تھیں

"ی۔۔یس یس سر۔۔۔

اگر گھور لیا ہو تو دکھا دیں گی ڈریس۔۔۔؟تڑخ کر پوچھا

اسکے ڈانٹنے پر وہ لڑکی جھٹ پٹ اسے برائیڈل سائیڈ لے کر گئی جہاں ایک سے ایک برائیڈل ڈریسز رکھے تھے سب ہی ایک دوسرے سے زیادہ

خوبصورت لگ رہے تھے وہ ہر ایک میں اس ہیزل آنکھوں والی کو امیجن کرتا جاتا آخر میں ایک ڈریس پسند آیا جو ڈارک ریڈ کلر کا تھا جس پر گولڈن نعنوں کے ساتھ بڑی نفاست سے کام کیا گیا تھا لیکن تب

ہی اسکی نظر اوپر گئی وہ سلیولیس تھا بازو کے نام پر صرف ایک ڈوری بندھی ہوئی تھی اور گلہ پیچھے کا تونہ کے برابر تھا ہی آگے سے بھی کافی ڈیپ تھا اور بیلی والی جگہ کوئی کپڑا نہیں تھا بیلی بٹن سے تھوڑی نیچے نعنوں سے بھرا لہنگا سٹارٹ ہو جاتا تھا

یہ پیک کر دیں۔۔۔"اسکے آرڈر پر لڑکی نے ایک بار پھر حیرت سے

اسے

دیکھا

وہاٹ۔۔۔؟اسے ایسے دیکھتے دیکھ کوفت سے پوچھا اسکا بس چلتا اس لڑکی کی آنکھیں یہی نکال دیتا جو خود پر آتی زہر لگ رہی تھیں

نتھنگ ایسا ڈریس یہاں بہت کم لیتے ہیں ایک تو ڈیزائن ایسا ہے اوپر سے یہ مہنگا بھی بہت ہے۔۔۔"اس نے جیسے اسکی انفارمیشن میں اضافہ کیا لیکن اسے کیا وہ اگر پہنے بھی گی تو صرف پاشا کے سامنے ساتھ ہی میچنگ جیولری بھی آرڈر کی لیتے ساتھ پیمنٹ کر کر وہ باہر گاڑی کی جانب آیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھتے اسے زن سے اڑا لے گیا

AQSAM WRITES

بابا مجھے وہ لڑکی کسی بھی حال میں چاہئے۔۔۔"ٹیبل پر پڑا واس زمین بوس کرتے چلا کر بولا

مل جائے گی ٹھنڈ رکھو پاشا کو جیسے ہی وقت ملے گا وہ یہ کام کر
دے گا۔۔۔"جیلانی صاحب بیٹے کا غصّہ سوا نیزے پر دیکھ تھوڑے
پریشان ہوئے وہ انکا اکلوتا بیٹا تھا آج تک منہ سے نکلنے والی ہر
خواہش انہوں نے پوری کی تھی اب اگر ایک لڑکی وہ چاہتا تھا تو اسے
لا کر دینا کونسا بڑی بات تھی انکے لئے اصل میں اس لڑکی نے احمد
قدیر جیلانی کو سر عام تھپڑ رسید کیا تھا جسکا بدلہ وہ اس سے بیڈ
پر لینا چاہتا تھا لیکن جیلانی اپنے سٹیٹس کے خراب ہونے کے ڈر سے
یہ کام دھڑلے سے نہیں کر سکتے تھے ایسے خاموش خفیہ کاموں میں
ہمیشہ پاشا کام آتا تھا
اور وہ کیوں لا کر دے گا اس لڑکی کو؟
ہاہا۔۔۔پاشا کو صرف پیسا چاہئے بدلے میں کسی کی جان ہی کیوں نہ

مانگ لو۔۔۔"صوفے پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے استہزائیہ ہنسے
انکے

اتنے پر اعتماد ہونے پر احمد بھی بے فکر ہو گیا

AQSAM WRITES

یہ پکڑو اور ریڈی ہو جاؤ مولوی آتا ہو گا۔۔۔"ہاتھ میں پکڑا بیگ اسکی
جانب اچھالتے سخت لہجے میں بولا نظریں نیچے تھی اور چہرے پر
ماسک اب بھی تھا نجانے وہ کیوں صرف آنکھوں سے ہی اسے ڈرا رہا
تھا

وہ بیڈ پر دونوں ٹانگوں کے گرد بازو باندھے سمٹ کر بیٹھی تھی اسکے
آنے پر ایک دم اچھل پڑی

مم۔۔مجھے مجھے شاور لینا ہے۔۔۔"ہمت باندھتی منہ پر ہاتھ پھیرتی
ہوئی بولی اصل میں تو اس سے بچنے کا بہانہ ڈھونڈ رہی تھی اسکا
اسی کمرے میں ہونا اسکی جان ہوا کر رہا تھا

واؤ تمہیں تو مجھ سے بھی زیادہ جلدی ہے۔۔۔"انداز چھیڑنے والا تھا
لیکن اسکی بات نہ سمجھ کر بھی وہ کانپ سی اٹھی تھی پتہ نہیں وہ
کیا کرنے والا تھا وہ جوانی کی دھلیز پر ابھی قدم رکھ ہی رہی تھی
جہاں ایسی باتوں سے ابھی وہ انجان تھی ایک شریر نظر اس پر ڈالتا
باہر کی جانب چلا گیا لیکن جانے سے پہلے کمرہ لاک کرنا نہیں بھولا تھا
کھانا وغیرہ سب اسے یہی دیا جا رہا تھا

وہ ایک بے بسی والی نظر اس ڈریس پر ڈالتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی
ساتھ ہی گھر والوں کا خیال بھی آیا نجانے انہوں نے اسے کہاں کہاں
ڈھونڈا ہو گا داد و بیچاری کتنی پریشان ہو رہی ہو نگی آنکھوں کو
بے دردی سے رگڑتی اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک نظر اس ڈریس کو نکال
کر
دیکھا پہلے تو لہنگا سامنے آیا لیکن اصل آنکھیں تب پھٹی جب بلاؤز

کو دیکھا دیکھنے میں ہی اتنا واہیات لگ رہا تھا اسی سے اس ڈاکو کی
پسند کا اندازہ ہو گیا تھا دل ہی دل میں کی گالیوں سے نوازا اور
واپس بیڈ پر ڈھے گئی
مولوی آگیا ہے لیکن ڈر کے مارے بول نہیں پا رہا۔۔" یاقوت نے آکر
اطلاع دی جسے سن کر اسکے ماتھے پر شکنیں ابھری
منہ میں بندوق رکھ دو خود بول پڑے گا۔۔۔" سفاک لہجے میں کہتا
یاقوت کا منہ کھلوا گیا
سچ میں رکھ دوں۔۔۔؟ جیسے تائید چاہی
پاشا نے ایک کڑی نظر اس پر ڈالی جیسے کہہ رہا ہو "کوئی شک" اسکی
نظر سمجھتے ہی وہ واپس چلا گیا
کن پٹی ہاتھ سے سہلاتے آسمان کی جانب دیکھا بادلوں کا گھیرا تنگ
تھا لیکن زمین پر ہوائیں ٹھنڈی چل رہی تھیں اچھا موسم بھی دلی

سکون کا باعث بن جاتا ہے تب ہی اس نے موبائل نکال کر وہی تصویر
کھول کر دیکھی دیکھتے لبوں پر وہی مسکراہٹ پھر سے بکھر گئی
تم سے میرا یہ رشتہ صرف یہی تک کا تھا۔۔۔"اسکی آواز بھی اسی کی
طرح خوبصورت جو سامنے والے کو سحر زدہ کر دینے والی تھی وہ
چہرے پر سمائل لئے اندر کی جانب گیا باہر کا دروازہ کھولتے ہی سامنے
کے وسیع ہال آتا تھا جسکے دائیں جانب اوپن کچن امریکن سٹائل میں
بنا ہوا تھا اسی کے آگے چار کرسیوں پر مشتمل ڈائننگ ٹیبل رکھا تھا
اس اپارٹمنٹ میں وہ اکیلا رہتا آیا تھا اسی لئے یہ چار کرسیاں بھی
اضافی رکھی تھیں
اور فرش پورا لکڑی سے بنا ہوا سا تھ دیواریں بھی براؤن لکڑی سے بنی
ہوئی تھی چھت عام گھروں کی نسبت تھوڑی نیچے تھی گنتی کے تین
کمرے تھے ان میں سے ایک کمرہ وہ اپنے لئے یوز کرتا تھا جس میں اب

وہ بند تھی

آہستہ سے قدم اٹھاتا کمرے کی جانب گیا دل نے بے اختیار ایک بیٹ
مس کی پتہ نہیں وہ اس ڈریس میں کیسی لگ رہی تھی دروازہ
کھولتے ہی اسکی آنکھیں نہ محسوس طریقے سے پھیلی اسکا دماغ
گھوم گیا وہ ایسے ہی بیڈ پر بیٹھی زمین تک رہی تھی پاشا کا دل کیا
اٹھا کر پہاڑوں سے نیچے پھینک دے وہ ایک ہی جست میں اس تک آیا
اور بازو سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا اسکے اچانک افتاد کیلئے وہ تیار
نہیں تھی اسی منہ سے ایک بے اختیار چیخ نکلی
تم سے کہا تھا تیار ہو جاؤ۔۔۔ سمجھ نہیں آئی تھی میری بات۔۔۔؟ اسکا
لہجہ اس قدر سخت تھا کہ زمل کا روم روم یکدم خوف کے مارے کھڑا
ہونے لگا

یہ۔۔۔ یہ بہت آک آکورڈ ہے۔۔۔۔" وہ خود کو نارمل کرتی بمشکل بولی

میرا بس چلے تمہیں یہ بھی نہ پہننے دوں لیکن نکاح کے وقت اور بھی لوگ ہونگے تو یہ پہن کر۔۔۔ساتھ پڑی چادر میں لپٹ جانا۔۔۔" بازو پر

گرفت مضبوط کرتے مزید لہجہ سخت ہوا اسکے بارش میں بھیگنے کا منظر اور سب کی اس پر نظریں جمی یاد کرتے اسکا خون کھول اٹھا تھا

باقی کا حساب نکاح کے بعد پورا کرونگا اب جلدی سے پہنو۔۔" بازو ایک ہی جھٹکے میں چھوڑتے اسے اوندھے منہ بیڈ پر دھکیلا اور خود سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھ گیا اسکی موجودگی زمل کو مزید خوف زدہ کرنے لگی تھی تب ہی ڈر کے مارے وہ جلدی سے ڈریس اٹھاتی واش روم میں گھس گئی جیسے تیسے لہنگا پہن کر بلاؤز سیٹ کیا جس کا گلا آگے پیچھے دونوں جگہ سے ڈیپ تھا اب وہ سیٹ ہی

ہونے میں نہیں آرہا تھا اسکی ڈوری پیچھے بندھنی تھی اب ایسے وہ
باہر بھی نہیں جاسکتی تھی کتنی ہی دیر اندر کھڑی کوشش کرتی رہی
آخر میں اسی کی بھاری آواز کمرے میں گونجیتی اسے اچھلنے پر
مجبور کر گئی

باہر آرہی ہو یا وہی آجاؤں نکاح کرنے۔۔۔"لہجہ طنزیہ تھا لیکن اسکے
اندر آنے کا سن کر اسے روح فنا ہوتی محسوس ہوئی اور جلدی سے
بالوں کو کمر پر پھیلاتی باہر آئی اسکے بال قدرے لمبے تھے جو کمر کو
ڈھانپنے میں اسکے لئے آسانی کر گئے
وہ فون میں گھسا کچھ دیکھ رہا تھا جب اسکے گھنگرو کی آواز اسکی
سماعتوں سے ٹکرائی آہستہ سے نظر اٹھا کر اسے سر تا پیر بغور دیکھا
وہ کبھی پیچھے سے گلہ ٹھیک کرتی تو کبھی آگے سے فون ایک جانب
رکھتا اٹھ کر اس کی جانب آیا اسے اپنی جانب آتا دیکھ وہ بے ساختہ

ایک قدم پیچھے ہوئی

ریڈی ہو۔۔۔؟اسے کنفیوز دیکھ نرم لہجے میں بولا اصل میں تو اسے اس ڈریس میں دیکھ خود کے جذباتوں پر جبر کرنا اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا وہ نظر چراتی سینے پر ہاتھ رکھے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی لیکن پیچھے مرر تھا جس میں وہ کمر پر پڑی ڈوریاں اسکے بالوں میں بھی دیکھ چکا تھا تب ہی ایک دلکش مسکراہٹ اسکے لبوں پر آن ٹھہری جو وہ نہیں دیکھ سکتی تھی چہرے پر سیاہ ماسک اب بھی تھا جس نے گلے سے لے کر ناک تک اسے ڈھانپ رکھا تھا

اس نے جیسے ہی زمل کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ بے اختیار کانپ گئی لیکن اس سے آہستہ سے اسکا چہرہ مرر سائیڈ کرتے خود کی سائیڈ اسکی پیٹھ کی اور دھیرے سے بال ہٹانے لگا اسکی انگلیوں کی پور کمر پر ٹچ ہوتی محسوس کرتے وہ مزید کانپ گئی پاشا نے آہستہ سے ڈوری

اٹھائی اور مرر میں اسکا شرم سے پڑتا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے ایک گراہ باندھی اسکا یوں کانپنا پاشا کو اپنا ہوش کھونے پر اکسا رہا تھا دوسری گراہ باندھ کر دونوں کندھوں سے پکڑا اور اپنے دہکتے لب بے اختیار اسکی صراحی دار گردن پر رکھ کر اسے مزید تڑپا گیا درمیان میں ماسک اب بھی حائل تھا لیکن اسکے لبوں کی تپش وہ تب بھی محسوس کر سکتی تھی تب ہی دروازہ ناک ہوا

پاشا مولوی تیار ہے۔۔۔۔" وہ اطلاع دے کر جا چکا تھا لیکن مولوی کا نام

سنتے زمل کو اپنے جسم کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہوتا محسوس ہوا جیسے قربانی کے جانور کی فیلنگ ہوتی وہی فیلنگس اس وقت زمل کی تھی آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ گرنا شروع ہو گئے تھے

باقی جو بھی کرنا ہے جلدی کرو دس منٹ ہیں تمہارے پاس اس میں
صور پھونکتا لمبے ڈھینگ بھرتا باہر چلا گیا راہ فرار تو وہ پہلے ہی
تلاش کر چکی تھی کمرہ ہر جانب سے بند تھا یہاں تک کے کرٹنز تک
نہیں اٹھ رہے تھے نجانے وہ ڈاکو کیا کر کے گیا تھا لیکن اپنے کام سے
وہ کوئی پکا کھلاڑی ہی معلوم ہوا تھا بے دردی سے آنکھوں کو رگڑتی
بیڈ تک آئی اور دوسرا پیکٹ اٹھایا جس میں جیولری تھی ہر چیز اسکی
اعلی چوائس کو ظاہر کر رہی تھی اسے حیرت ہوئی تھی کہ ایک ڈاکو
کی چوائس اتنی اچھی کیسے ہو سکتی ہے بہر حال اس نے ایک ایک کر
کے جیولری پہنی وہ پہلی دلہن تھی جو شادی سے خوش نہ ہونے کے
باوجود خود کو خود تیار کر رہی تھی میک اپ کے نام پر ریڈ لپسٹک
تھی جو بے دردی سے اس سے ہونٹوں پر لگائی اور لگاتے ہی اسے اپنے

ہونٹ جلتے محسوس ہوئے بے بسی عروج پر تھی زندگی ایک دم کس
ڈگر پر جانے والی تھی سوچ کر ہی خوف آنے لگا تھا وقت گزرتا گیا تھا
اسکے کہے مطابق زمل نے چادر اپنے چاروں اطراف پھیلالی خود کو
چھپانا تو وہ اس ڈاکو سے بھی چاہتی تھی لیکن وہ چھپنے دیتا تب
نکاح کی رسم پاشا کے گھر کے حال میں ہی رکھی گئی تھی گواہوں کے
طور پر سارے ڈاکو ہاتھوں میں بندوقیں پکڑے جمع تھے سب کے
سب
اس گینگ کا حصّہ تھے جنہیں دنیا ایشین گینگ کے نام سے جانتی
تھی جبکہ انکی موجودگی میں اس مولوی کے حلق سے آواز نہیں نکل
رہی تھی

زز۔۔زمل فہد خانزاد آپکا نکاح۔۔۔زیحال خان آفندی ولد نوشیر وال
خان

آفندی کے ساتھ حق مہر زیحال خان آفندی کی سانسیں طے پایا گیا
ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔"حق مہر سنتے زمل نے چادر کی
اوٹ
سے اس شخص کو دیکھا جس کا چہرہ اب بھی ڈھکا ہوا تھا دل کیا
اپنا حق مہر قبول ہے کہنے سے پہلے لے لے
ق۔۔قبول ہے۔۔۔
قبول ہے۔۔۔
قبول ہے۔۔۔
یہی کلمات اسکے لئے بھی دہرائے گئے جس پر اندر تک سرشار ہوتے اس
نے اس لڑکی کو اپنے نکاح میں لیا بنا آگے کی زندگی کا سوچے قبول
کرتے ساتھ وہ کھڑا ہوتا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس مولوی تک آیا
کوئی آخری خواہش۔۔۔؟اسکی بات پر نہ صرف وہ مولوی کانپا تھا

بلکہ ساتھ زمل کی بھی روح فنا ہوئی وہ ایک اور قتل کرنے جا رہا تھا

اس کے سامنے

مم۔۔۔ مجھ۔ مجھے جانے دو۔۔" وہ ہاتھ جوڑے گڑگڑا کر التجا کرنے لگا

یہاں آکر یہاں سے واپس جانا ناممکن ہے مولوی صاحب وہ گن اسکی

کنپٹی پر رکھتا سنجیدگی سے بولتا اسکی جان ہوا کر گیا

نن۔۔ نہیں۔۔ نہیں پپ۔۔ پاشا میں۔۔ میں کسی کو نہیں

"۔۔۔بب۔۔ بتاؤں گا۔۔۔

بتانے لائق رہو گے تو ہی بتاؤ گے ناں۔۔" بولتے ہوئے ساتھ ہی ٹریگر

پر

انگلی دبائی موت بلکل سامنے تھی اس درندے کی صورت میں جسکی

آنکھوں میں رحم دور دور تک نہیں تھا اسکے ایک اشارے پر اسکے

بندے اسکا جسم چھلنی چھلنی کر دیتے

مجھے بب۔۔ بخش دو۔۔۔"مولوی کی چیخ وپکار بڑھنے لگی تھی تب ہی وہ بھی بول اٹھی

ان۔۔انہیں۔۔جج جانے دیں پلیز۔۔۔"اسکی آواز پر پاشا نے ایک نظر مڑ کر

اپنی کچھ منٹ کی دلہن کو دیکھا جب سے وہ آئی تھی یہ پہلا جملہ تھا جو اس نے اپنے منہ سے ادا کیا تھا

اگر منہ کھولا تو اتنی گولیاں ماروں گا کہ دیکھنے والے کی روح کانپ جائے گی۔۔۔"گن اسکے منہ میں رکھتے ٹریگر پر زور دے کر کہا اسکے ساتھی منہ کھولے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جب سے وہ پاشا کی ٹیم میں آئے تھے یہ پہلی بار تھا کہ کوئی انکے علاقے سے واپس صحیح سلامت جا رہا تھا

یاقوت۔۔ سسر صاحب کو چھوڑ کر آؤ۔۔۔"ایک نظر زمل کی جانب

دیکھتے طنزیہ بولا لہجہ سخت تھا یاقوت کو اسکی بات پر ہنسی آئی
تھی لیکن وہ دبا گیا ورنہ بندوق کے نشانے پر اسکے خود کے آنے کا
خدشہ تھا

پیدائشی بدتمیز۔۔۔" وہ بھی کہاں پیچھے رہتی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی
یاقوت مولوی کو لے کر چلا گیا باقی کے ساتھی بھی ساتھ ہی باہر نکل
گئے وہاں اب وہ دونوں رہ گئے تھے

پہلی ہی بار میں اپنا حق اتنی کم جگہ میں نہیں لینا چاہتا تو روم میں
چلیں۔۔۔؟ اسکی جانب آتا گن پیچھے رکھتے بولا لیکن اسکی بات سن
کر وہ کانپنے لگی تھی نجانے وہ کیا کرنے والا تھا

مم۔۔۔مجھے نہیں جانا۔۔۔" ہمّت کرتی بول پڑی لیکن اسکی بات پر پاشا
کچھ دیر خاموش رہا جبڑے کی رگیں تنی پھر آگے بڑھتا ایک ہاتھ کمر
پر رکھتے دوسرا اسکی ٹانگوں کے نیچے سے گزارا اسکے اتنے قریب آنے

پر وہ بوکھلا گئی بانہوں میں بھرتے چادر میں لپٹی اس ہلکی سی
لڑکی کو دیکھا ایک ہی پل میں آنکھوں میں غصّہ امڈ آیا
جائیں تو تمہارے اچھے اچھے گے۔۔۔"، گود میں اٹھائے روم لایا اور بیڈ
پر پھینکنے والے انداز میں پٹخ دیا اسکے رویے پر وہ ہک دک سی اسے
دیکھے گئی کتنا بد تمیز دلہا تھا اسکا بھلا کچھ منٹ کی دلہن کے
ساتھ ایسا کوئی کرتا تھا لیکن وہ ایک پل بھی وہاں رکے بغیر باہر چلا
گیا
اسکے جاتے زمل نے اپنی رکی سانسیں بحال کرتے چادر اٹھا کر پورا
کمرہ دیکھا خالی کمرہ دیکھ اسکے دل کو کچھ تسلی ہوئی وہ ایسے
ہی نکاح لفظ سے ڈر رہی تھی کڈنیپ کر کر تو وہ پہلے بھی کمرے میں
بند رکھ رہا تھا اور ابھی بھی خود میں سوچتی وہ لمبا سانس لیتی
چادر کے ساتھ ساتھ دوپٹہ بھی اتار کر سائیڈ پھینکتی لم لیٹ ہو گئی

جیولری تک اتارنے کی زحمت نہیں کی اس بات سے بے خبر کہ اس
وقت اسکا یہ قاتلانہ روپ اسکے لئے کتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے
پچھلی رات آنکھوں میں کاٹتے اب شدید نیند کا غلبہ اس پر
طاری ہونے لگا تھا وہ جلد ہی نیند کی گہری وادیوں میں جا گری

AQSAM WRITES

چاند بھی آج پورا تھا ٹھنڈ پہلے سے کافی بڑھ گئی تھی لیکن اسکے اندر
جلتی آگ سے اسے یہ ٹھنڈ محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی رہ رہ اسکا
بھیگا وجود آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا اور اس پر جمی سب کی
نظریں۔۔۔اس نے کبھی کسی عورت کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا اور
جس کو دیکھا تھا اسے ہی اٹھا لیا تھا
پہلی نظر والی محبت کیا ہوتی ہے اسے اس لڑکی کو دیکھ کر پتہ چلا
تھا اور وہ محبت عشق میں کیسے بدلتی ہے یہ اسکی ہیزل میں جھانک
کر جانا تھا وہ عشق کے دوراہے پر کھڑا تھا وہ ایک کے بعد ایک

سیگریٹ پھونکتے خود پر ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگا اس لڑکی
کی اتنی عمر نہیں تھی جتنی پاشا میں جنونیت بھری تھی وہ لاکھ
کوشش کرتا لیکن وہ لڑکی اس کی شدّت کی نظر ہونے والی تھی
سیگریٹ پیروں نیچے مسلتے گلے میں لپٹی شال کا سرا کندھے
پر ڈالتے وہ لمبے ڈھینگ بھرتا اندر آیا کمرے تک آتے اسکے اپنے
دل نے دھڑکنوں میں شور برپا کر دیا تھا یہ نکاح کے تین لفظ
کسی مقناطیس کی طرح اسے کھینچ رہے تھے
کمرے کا دروازہ کھولتے اسکی نظر سامنے بیڈ پر پڑی جہاں وہ
اپنی حالت سے بے خبر شب خوابی کے مزے لوٹ رہی تھی
پاشا دبے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور ایک گہری نظر اسکے
نازک بدن پر ڈالی وہ لڑکی حسن کا منہ بولتا ثبوت تھی ہاف
بلاؤز میں جھانکتی دودھیا پتلی سی بیلی پر پڑی نظر اوپر سینے

سے گزرتی اسکے چہرے تک گئی جہاں بلا کی معصومیت رقم
تھی دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں وحشت اترنے لگی
وہ تیز تیز سانس لیتا اسکے قریب آیا اور اسکی گردن کے پیچھے
ہاتھ دیتے اٹھا کر اسے اپنے مقابل کیا زمل اس اچانک افتاد پر
بوکھلا کر اٹھی تھی وہ گرے پر کشش آنکھیں اپنے اتنے قریب
دیکھ اسکی رہی سہی جان بھی نکل گئی تھی وہ اب بھی نقاب
کر کر آیا تھا
ویلکم ٹومائے ہیل۔۔۔ مسسز زیحال خان آفندی۔۔۔"اپنی بھاری
خوبصورت مردانہ آواز میں بولتا وہ زمل کے رونگٹے کھڑے کروا
گیا
بہت کوشش کی تمہیں بھولنے کی اس ایک مہینے میں۔۔۔ لیکن
تمہاری ان ہیزل آنکھوں کے جادو نے مجھے مزید بے قرار کر

دیا تم سے ملنے کے لئے۔۔۔"اسے چھوڑ کر اپنی شرٹ کے بٹن
کھولتے وہ خمار آلود لہجے میں بولتا زمل کی جان نکالنے لگا
اسکے کھلتے ایک ایک بٹن کے ساتھ زمل کو اپنی ایک ایک سانس
ختم ہوتی محسوس ہوئی
تمہارا وہ بارش میں بھیگا وجود میرے اندر جو آگ بھڑکا کر گیا
"تھا ناں۔۔۔اسے ٹھنڈا کرنے کیلئے تمہیں لانا ضروری تھا۔۔۔
بٹن کھلتے شرٹ نکال کر دور اچھال پھینکی یہ دیکھ زمل
خوف سے سمٹتی بیڈ پر پیچھے کھسکنے لگی جب وہ دونوں
گھٹنے بیڈ پر رکھے سائیڈ لیمپ کی روشنی بند کرتے اسکے اوپر
آیا اور کندھوں سے پش کرتے پیچھے بیڈ پر لٹاتا زمل ایسی تھی
کہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گی
آج کی رات وہ آگ ٹھنڈا کرنے کا وقت ہے۔۔۔جو آگ تم نے اپنی

انجانے میں کی گئی غلطی سے لگائی۔۔۔"کہتے وہ پوری طرح سے
اسے اپنے شکنجے میں دبوچ گیا زمل زیادہ دیر مزاحمت بھی نہ
کر سکی مقابل کی گرفت ہی اتنی مضبوط تھی
کمرے میں چھائی نیم تاریکی میں اسکی گھٹی گھٹی سی
سسکاریاں صبح کی نیلی روشنی پھوٹنے تک گونجتی رہی تھیں
وہ سچ میں درندہ تھا جس نے ایک سیکنڈ کیلئے بھی اس پر
رحم نہیں کھایا تھا اپنے اندر بھڑکتی آگ کو وہ ساری رات کسی
جنون کے تحت میں اس پر نکالتا گیا
زمل کی معصومیت ختم کرنے کو اسکے لئے ایک رات کافی تھی
صبح ہونے سے پہلے اسے خود سے رہائی بخشتے اپنے ہی بازو پر سونے
کی اجازت دیتے وہ خود بھی آنکھیں موند گیا تھکاوٹ اسے بھی ہوئی
تھی لیکن جو سکون اسے اس لڑکی کی قربت میں ملا تھا اس نے ایک

سیکنڈ کیلئے نیند کا جھٹکا نہیں آنے دیا تھا

AQSAM WRITES

دن چڑھ آیا تھا پاشا کو کہیں جانا تھا جب ایک نظر اپنے ہاتھ پر سوئی زمل کو دیکھا اسکی معصومیت پر اسے جی بھر کر پیار آیا اسے سونے کا کہہ کر وہ خود ایک پل نہیں سویا تھا وہ کبھی سکوں سے سو ہی نہیں سکتا تھا اسکا ماضی اسے سونے نہی دیتا تھا جو زمے داریاں بہت تھوڑی عمر میں اس کے کندھوں پر آگئی تھیں اپنے تین چھوٹے بھائیوں کی جن کو اس نے اکیلے باپ بن کر پالا تھا وہی انکی ماں تھا وہی انکا باپ انکا کل خاندان زندگی کی اس بھاگ دوڑ میں اسے وہ ملی تھی اپنے سکون کا سامان لیکن شروعات ہی غصّے سے ہوئی تھی جسکا تھوڑا بہت ملال پاشا کو بھی تھا لیکن وہ بھی کیا کرتا اسکے لئے وہ بارش والا منظر بھول پانا نہ ممکن تھا اسے اس لڑکی پر کسی غیر کی نظر تک برداشت نہیں تھا ایسا وہ اس تیس سالہ گینگسٹر کا دماغ

خراب کر گئی تھی اس نے اپنے دہکتے لب اسکے ماتھے پر رکھتے آہستہ
سے بازو اسکے سر کے نیچے سے نکالا اور فریش ہونے چلا گیا تھوڑی
دیر تک شاور لیتے گیلے بالوں کو ٹاول سے صاف کرتے مرر کے سامنے
آیا جہاں اسکا عکس دکھائی دیا وہ رات والی حالت میں کروٹ بدل
گئی اسکی رعنائیوں پر نظر پڑتے پاشا کے جذبات پھر سے جاگے تھے
لیکن وہ خوب پر ضبط کرتا پرفیوم سپرے کرتے باہر نکل گیا
ناشتہ اب تک صدیس بنا کر جاتا تھا اسکا شیف لیکن اب اس نے سبکو
یہاں آنے سے منع کر دیا تھا سو خود کیلئے اور اسکے لئے ناشتہ بنایا اور
کر کر باہر چلا گیا اسکے جانے کے دو گھنٹے بعد زمل کی نیند پوری
ہوئی وہ دھیرے سے کسمساتی آنکھیں کھول کر سامنے لکڑی سے بنی
پلین چھت دیکھنے لگی پوری رات پل میں آنکھوں کے سامنے گھوم
گئی وہ جھٹ سے اپنے اوپر سے کمفرٹر ہٹاتی اٹھنے کی کوشش کرنے

لگی جب نظر اپنے حلیے پر پڑی وہ تڑپ کر وہی کمفرٹر اپنے ارد گرد
لپیٹ گئی زمل کو اس سے شدید نفرت محسوس ہوئی اتنی جتنی آج
تک کبھی کسی سے نہیں ہوئی سب بہت شدّت سے یاد آئے سب نے
کتنا ڈھونڈا ہوگا اسے اور وہ یہاں اس درندے کی تشنگی کا نشانہ بن
رہی تھی وہ وہی بیٹھی بیٹھی گھٹنوں میں منہ دیے شدّت سے رودی
کتنی ہی دیر رو کر وہ اپنی اذیت کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگی جو
کہ اب کبھی نہیں ہونی تھی وہ ہمت کرتی درد سے کراھتے خود کو
پردے میں چھپاتی بیڈ سے نیچے اتری رات والا لباس تو اس نے پہننے
لائک چھوڑا نہیں تھا تب ہی اسکی نظر وارڈروب پر گئی جو کھلی
تھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس تک آئی لیکن وہاں سارے کپڑے
اس ڈاکو کے تھے وہ مرتی ہوئی ایک سوٹ اٹھا کر باتھ روم میں گھس
گئی پانی کے نیچے آتے اس نے کتنی ہی دیر خاموش آنسوں بہائے اس

مہک کا کیا کرتی جو اسکے اندر سے اسکی آ رہی تھی پوری رات اسکی
سنگت میں رہ کر جیسے انگ انگ میں رچ بس گئی تھی دو گھنٹے تک
شاور لینے کے بعد شرٹ پہن کر گیلے بالوں کو ٹاول سے صاف کرتی
باہر
آئی بھوک شدید لگی تھی لیکن وہ تو لاک تھی یہی سوچ کر وہ دروازے
تک ناکام سی کوشش کرنے آئی لیکن وہ ان لاک تھا یہی دیکھ زمل کی
آنکھیں چمکی وہ باہر آئی اور ایک نظر پورے گھر کو دیکھا اسے گھر
اچھا لگا تھا لیکن بھوک کمبخت کچھ بھی سکوں سے نہیں دیکھنے دے
رہی تھی سامنے کچن نظر آیا جہاں کچھ رکھا تھا آگے بڑھ کر پلیٹ
اٹھائی تو سینڈوچ کے ساتھ ایک چٹ بھی رکھی تھی جس پر لکھا
تھا "فلحال اسی سے گزارا کر لو آکر اپنی جان کی پسند کا کھانا بنا
دونگا" جملے میں دنیا جہاں کی اپنائیت سموئی ہوئی تھی لیکن اسے

پھر بھی اس سے نفرت محسوس ہوئی اور چٹ کو مروڑ کر زمین
پر پھینک دیا جا کر بیڈ پر اوندھے منہ گر کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی
ایک تو بھوک اوپر سے رات کی شدتوں کا درد برداشت سے باہر ہوتا
اسے رلا گیا شام تک پڑے پڑے دوبارہ نیند آ گئی
جب باہر کا دروازہ کھلا اور وہ اپنے جوتے وہی اتار کر ریک میں رکھتا
اندر آیا پاؤں شوز کی وجہ سے کہیں کہیں سے لال ہو چکے تھے جنہیں
اگنور کرتا وہ ہاتھ دھو کر پہلے کچن میں آیا سامنے صلیب پر اسکا بنایا
ہوا کھانا رکھا دیکھ اسے حیرت ہوئی اور ساتھ تھوڑی فکر بھی ستائی
کیا وہ اٹھی نہیں تھی ابھی تک اپنے کف لنکس نکالتا وہ اپنے کمرے
کی جانب آیا جہاں کا دروازہ کھولتے سامنے نظر اس دشمن جان پر
گئی جو گہری نیند میں ڈوبی آس پاس سے بے گانا اپنی حالت سے بے
خبر سوئی ہوئی تھی ہاتھوں میں تکیہ سختی سے جکڑا ہوا تھا جسے

وہ آگے ہو کر ایک ہی جست میں کھینچتے دور پھینک گیا

اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا کر اٹھی اور نیند سے بھری آنکھوں کو مسلتے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی وہ اب بھی ماسک میں تھا کیونکہ باہر سے آیا تھا لیکن ماسک سے دھیان ہٹاتے نظر اسکی نظروں سے ملی جو نیچے سے اوپر تک اسی کا طواف کر رہی تھیں اسکی نظروں کے تعاقب میں اس نے خود کو دیکھا تو بے اختیار کمفرٹر کندھوں تک تان گئی

ایس۔۔۔ایسے کیا۔۔کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔"اپنی کپکپاہٹ چھپاتی بمشکل

بولی

کیوں۔۔۔بیوی ہے میری دیکھ سکتا ہوں پھر چاہے ایسے دیکھوں۔۔۔یا

پھر۔۔۔"بولتے ہوئے اسکے قریب آیا

ایسے۔۔۔"اور ایک ہی جھٹکے میں کمفرٹر کھینچ اسکے جسم کی جانب

اشارہ کرتا بولا اسکی حرکت پر وہ بری طرح سے کانپ اٹھی تھی

بب۔۔بہت۔۔بہت بے شر۔۔م ہیں آپ۔۔۔"ٹانگیں سمیٹتی بازو کا

گھیرا

خود کے گرد تنگ کرتے بمشکل بولی

بہت جلدی پتہ چل جائے گا کہ رومانٹک بھی ہوں۔۔۔"تھائیز پر ہاتھ

پھیرتے اسے مزید کپکپانے پر مجبور کر گیا

کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے۔۔۔؟ یاد آتے ہی لہجہ سخت کرتے پوچھا

مجھ۔۔۔مجھے نہیں کھانا۔۔۔"اس سے نظریں چراتی یہاں وہاں دیکھتی

لہجہ مضبوط کرتی بولی اتنی دیر میں اسے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ

اس شخص کا ارادہ اسے مارنے کا نہیں تھا لیکن رات والا رویہ۔۔۔ بھی

جان نکالنے کا ایک نیا طریقہ اسے پتہ چلا تھا

کیوں نہیں کھانا۔۔؟ پیشانی پر شکنیں ابھری وہ اب بھی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

"مجھے حرام کے پیسوں سے کھانا نہیں کھانا۔۔۔

وہاٹ۔۔۔ کیا کہا تم نے۔۔۔ "اسی ہاتھ کو بھینچتے وہ کرخت لہجے میں بولا درد کے مارے زمل کی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے اسکا غصّہ دیکھ اسے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہونے لگی

میں فریش ہو آؤں۔۔۔ دیکھتا ہوں کیسے نہیں کھاتی تم یہی حرام کا کھانا۔۔۔ "ایک ہی جھٹکے میں پیچھے دھکیلتے فریش ہونے چلا گیا لیکن وہ اب تک کانپ رہی تھی رات والا اس کا جنون یاد آتے جیسے رونگٹے کھڑے ہونے لگے

وہ کچھ ہی دیر میں بازو فولڈ کرتا باہر آیا ماسک اب نہیں تھا وہ اپنے

گود میں سر دیے رو رہی تھی جب اس کی آہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا وہ
پیٹھ موڑے بال سیٹ کر رہا تھا پیٹھ سے وہ اچھے قد و قامت کا مالک
تھا لیکن کام لوفروں والے اسے دیکھتے زمل دانت کچکچا کر رہ گئی
اصل آنکھیں تب کھلی جب اس نے چہرہ اسکی جانب موڑا
اسے دیکھتے تو گویا وہ سانس لینا بھی بھول گئی تھی یک ٹک سی بنا
پلک جھپکائے اسکے چہرے کے نقوش میں کھونے لگی چوڑی پیشانی پر
بکھری ریشمی بالوں کی زلفیں ستواں سی ناک جھیل سی لائٹ گرے
پر کشش آنکھیں۔۔۔ جن میں پورا جہاں آباد تھا وہی ہلکی بئیرڈ میں
عنابی کٹاؤدار تش لبسورج سی چمکتی صاف شفاف رنگت۔۔۔ کیا وہ
انسان تھا۔۔۔؟ زمل نے کبھی اس جیسا انسان دیکھا تھا۔۔؟ یقیناً نہیں
اس جیسا حسن وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی اور دیکھتے کچھ پل
کیلئے مبہوت سی ہو گئی تھی وہ لوفر نہیں تھا وہ تو کسی پرستان کا

شہزادہ تھا جو بھٹکتا ہوا اس گناہوں سے بھری دنیا میں آگیا تھا

اٹھو۔۔۔"اسکے قریب جاتے بانہوں میں بھر ازمل اسکے عمل پر

بری طرح سے بوکھلائی لیکن وہ اسے مکمل طور پر اگنور کرتا سیدھا

کچن میں لایا اور صلیب پر بٹھا کر ہی دم لیا پھر خود کسی ماہر شیف

کی طرح سبزیاں نکالنے لگا اور باقی کی چیزیں وہ چکن رول بنانے لگا

تھا جسکا اندازہ وہاں پڑے سامان سے ہوا

اور وہ صلیب پر بیٹھی بار بار شرٹ کو کھینچتی اپنی ٹانگوں کو

چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی رول تھوڑی ہی دیر میں بن کر

تیار ہو گئے تھے لیکن ساتھ ہی اس نے شامی کباب اور سلاد بھی بنائی

اپنی نئی نویلی دلہن کو خالی رول پر ٹرخانا پاشا کو اپنی توہین لگا

تھا ان سب کے علاوہ اسے کچھ بنانا بھی نہیں آتا تھا

کیا کیا آج سارا دن۔۔۔؟ سلاد کاٹتے مصروف انداز میں پوچھا اسکے

سوال پر پہلے پہل تو وہ یکدم اچھلی پھر خود کو نارمل کرتی بولنے
لگی
مکھیاں مار رہی تھی۔۔۔"اسکے الٹے جواب پر پاشا کو ہنسی آئی تھی
لیکن وہ ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے ہنسی روک گیا
"انٹرسٹنگ۔۔۔ تھک تو نہیں گئی میری وائفی اتنا مشکل کام کر کر۔۔۔
کباب کو فرائی پین میں پلٹتے نارمل لہجے میں بولا اسکا انداز ایسا تھا
جیسے انکی شادی ایک دن نہیں بلکہ سالوں ہو گئے ہوں اور ایک
دوسرے کو اچھے سے جانتے ہوں لیکن جواب میں وہ کچھ نہیں بولی
تب بھی وہ پھر بول پڑا
"ویسے میں سوچ رہا تھا تمہارے لئے کچھ ڈریسسز لیتا چلوں بٹ۔۔۔
کہتے ہوئے وہ اسکے قریب آیا بے حد قریب
میری بیوی میرے کپڑوں میں زیادہ کیوٹ لگتی ہے۔۔۔"ہونٹوں سے

ہونٹ ٹچ کرتے ہاتھ تھائیز پر پھیرنے لگا اسکی گرم سانسیں چہرے پر محسوس کرتی پیچھے ہونے لگی تھی جب پاشا نے دوسرا ہاتھ اسکی گردن کے پیچھے دیے واپس اپنی جانب کھینچا

کوشش کرو کہ میرے پاس آؤ نہ کہ مجھ سے دور جاؤ جتنا دور جاؤ گی میں اتنا قریب آؤنگا۔۔۔"اسکے لہجے میں پل میں زمل کی جان نکال دینے والی سختی در آتی تھی

مم۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔"اسکا دھیان بٹانے کیلئے جلدی سے جھوٹ

بولا

مجھے بھی لگی ہے بھوک۔۔۔لیکن اپنی وائفی کی۔۔۔"اسکی بات پر زمل کانپنے لگی تھی ایک ہی رات میں اس بھوک وہ اچھے سے مطلب سمجھ چکی تھی

چلو پہلے تم کھاؤ۔۔رات دیکھ لیا کتنا دم ہے تم میں یہ نہ ہو مجھے
امبولینس بلانی پڑ جائے۔۔۔" پیچھے ہٹتے ٹیبل پر کھانا لگانے لگا
آئیں محترمہ۔۔۔" ہاتھ شاہی طریقے سے پھیلاتے اسے آنے کی
دعوت دی
لیکن وہ ہائیٹ میں چھوٹی تھی اسے اترنے میں پرو بلم ہو رہی تھی
پاشا اسکی پرو بلم سمجھتے ایک شریر مسکراہٹ مسکرایا اور آہستہ
قدم اٹھاتا اس تک آیا اور اسکی دونوں ٹانگیں اپنی کمر کے دونوں
اطراف باندھتے ایک ہی جھٹکے میں خود سے لگایا
میں چاہتا ہوں تمہیں ان تھوڑے تھوڑے فاصلوں کو طے کرنے کیلئے
بھی
میری ضرورت پڑے۔۔۔" بال گردن سے ہٹاتے انگلیاں مس کی
اور اپنے

دہکتے لب اسکی شہ رگ پر رکھ دیے جس سے زمل بے اختیار
اپنا منہ اوپر کی جانب کرتی لمبا سانس لینے لگی وہ یونہی اس میں گم
اسے کرسی تک لایا لیکن الگ بٹھانے کے بجائے خود ہی بیٹھتا اسے
ویسے ہی گود میں بیٹھا گیا
کھکھا۔۔ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔"اسے یاد دہانی کرواتے سینے پر ہاتھ
رکھ کر پیچھے کیا
ھمم چلو میں خود کھلاتا ہوں اپنی کیوٹ سی وائفی کو کو۔۔۔"وہ جو
کبھی ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا آج وہ اسکے سامنے اتنا بول
رہا تھا تاکہ اس سے ڈرے نہ اسکا خوف کم ہو جائے لیکن وہ تھی کہ
اسکے دیکھنے پر بھی ڈر جاتی تھی بولتے ہوئے ایک رول اٹھائے اسکے
منہ تک لایا جسے بنا چوں چرا کئے وہ کھانے لگی یہ شخص کچھ بھی
کر کر اسکے دل میں جگہ نہیں بنا پا رہا تھا

ھممم کھانا تو ٹیسٹی بنالیتا ہے یہ لوفر۔۔۔"دل ہی دل میں بولا منہ سے بول کر اپنی جان عذاب میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی جو کہ دیکھا جائے تو پہلے سے ہی عذاب میں تھی بقول مس زمل کے

چلو۔۔۔مجھے کھلاؤ کھانا۔۔۔"بھاری آواز میں اسکی گردن پر زور دیے قریب کر کر کہا اسے رات والی ٹون میں آتا دیکھ ایک پل کو گھبرائی لیکن خود کو نارمل کرتے ایک رول اٹھایا اور اسکے منہ کے قریب کیا جسے وہ ہاتھ سے واپس پیچھے کر گیا

ٹو مچ بورنگ وائف۔۔۔ایسے کھلاتے ہیں کھانا۔۔۔؟اسے ہلکی سی گھوری

دیتے ڈانٹا

تت۔۔تو۔۔تو کیسے۔۔۔؟

ایسے۔۔۔"بولتے ہوئے وہی رول اسکے منہ میں رکھا

بائیٹ لو۔۔۔"اسکے کہنے پر زمل نے جلدی سے بائیٹ لی جسے وہ پورا منہ میں لینے ہی لگی تھی کہ اسی وقت پاشا نے اسے گردن سے پکڑتے خود پر جھکایا اور باہر دکھنے والے ٹکڑے کے ساتھ ساتھ اسکے منہ والا بھی رول کھا گیا اسکی حرکت پر وہ دنگ سی رہتی اسے دیکھنے لگی

آج کے بعد ایسے کھلاؤ گی مجھے کھانا آئی سمجھ۔۔۔؟ سنجیدگی سے استفسار کرتے اس نے زمل کی نازک کمر پر ہاتھ رکھا

بولو ہاں۔۔۔"کمر کو مٹھی میں جکڑتے تھوڑا غصّے میں بولا

"ہ۔۔۔ہا۔۔ہاں۔۔

گڈ مائے بے بی۔۔۔"اسکی چھوٹی سی ناک کو چٹکی میں لیتے پیار سے بولا

روم میں چلیں۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل ایک پل کو گڑبڑا گئی

نن۔۔ نہیں۔۔"اسکے منہ سے بے ساختہ نہیں نکلا

تمہیں بیڈ روم کے علاوہ بھی اور جگہوں پر رومانس پسند ہے۔۔۔؟اسکا

یہ سوال زمل کی نازک سی جان ہوا کر گیا

"نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔

تو کیوں چاہتی ہو میں یہی شروع ہو جاؤں۔۔۔؟ بال پیچھے سمیٹتے

اسے مزید کانپنے پر مجبور کر گیا

پلیز۔۔۔۔ نہیں۔۔۔"زمل باقائدہ رونے والی ہو گئی تھی جس پر پاشا کو

بے

اختیار اس پر شدّت والا پیار آیا اور اسے ایک ہی جھٹکے میں اٹھاتے

روم میں بیڈ تک لا کر پٹخا

سوری وائفی۔۔۔ لیکن تمہارے شوہر کو بھوک بہت لگتی کہتے ہی شرٹ

ریمو و کرتے اس پر جھکا اور دونوں ہاتھ اوپر تکیے سے پن کر گیا

زمل کا دل چاہا رو دے۔۔۔وہ اس درندے کی پناہوں میں پوری طرح سے

بے بس ہو چکی تھی جو اسکی نازک سی گردن پر جھکتے اسے اپنی تشنگی سے سرخ کرنے لگا لیکن وہ رک کر ایک دم پیچھے ہوا

آئی تھنک یہ شرٹ اچھی نہیں لگ رہی تم پر دوسری پہنو اٹھو۔۔۔"اس کے اوپر سے سائیڈ ہوتے اٹھنے کا کہنے لگا لیکن وہ بے بسی سے پڑی اسے نم آنکھوں سے دیکھے گئی

اوکے نو پرو بلم میں کر دیتا ہوں چینج۔۔۔"کہتے ہی اٹھا اور وارڈ روب کھولے ایک ایک شرٹ اتھل پتھل کر دیکھنے لگا آخر میں اسے ایک شرٹ پسند آئی جو اسکی تھائیز کو بھی کوور کر لیتی

یس۔۔۔یہ بیسٹ ہے۔۔۔"باقی سب سائیڈ کرتے وہ شرٹ نکال کر لایا اور

ہاتھ پکڑ کر کھینچتے اسے ایک ہی جست میں بٹھایا

مم۔۔۔میں خ۔۔۔خود کرلونگی۔۔۔"وہ خوف اور شرم کے مارے سرخ ہوتی

بمشکل بولی

اوکے جلدی کرو۔۔۔"اسکے ہاتھ میں تھماتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر

بیٹھ گیا وہ جلدی سے باتھ روم میں گھس گئی مبادہ وہ حیوان پھر سے وہی چینج کرنے کو نہ کہہ دیتا اندر آکر شاور آن کرتے اسکے نیچے کھڑی بے آواز روتی گئی کہاں پھنس گئی تھی وہ ایسا کونسا گناہ کیا تھا جسکی سزا اسے اس درندے کی صورت میں ملی تھی ابھی تو اسکی اپنی عمر کھیلنے کی تھی اور وہ اس کے جسم سے کھیل رہا تھا یہی سوچتے رونے میں روانی آئی شدّت کی وجہ سے ایک چیخ نکلی

جسے وہ منہ پر ہاتھ رکھے دبا گئی وہ جان بوجھ کر زیادہ دیر لگانے
لگی تاکہ وہ سو جائے جب کافی دیر گزر گئی تو شرٹ پہنتے بالوں کو
ٹاول میں لپیٹتی آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر آئی
وہ بیڈ پر اوندھے منہ پڑا گہری نیند میں تھا ایک ہاتھ تکیے پر اور
دوسرا بیڈ سے نیچے ڈھلکا ہوا تھا زمل کو یقین نہیں آیا کہ وہ بنا اسے
تنگ کئے اتنے آرام سے سو گیا خیر تنگ تو اس نے کیا تھا لیکن ویسے
نہیں جیسے کل رات کیا تھا یہی سوچ کر شکر ادا کرتی آہستہ سے
دروازے کی جانب آئی اور بنا آواز کھول کر آہستہ سے باہر آئی اور کھل
کر سانس لیا گھر پورا بند تھا جسکی وجہ سے باہر کی سردی کا اثر
اندر کچھ خاص نہیں تھا ایک نظر یہاں وہاں دیکھتی بڑی ونڈو سائیڈ
آئی جہاں دن میں پہاڑوں کا خوبصورت منظر صاف دکھائی دیتا تھا
لیکن وہاں دو ڈاکو ہاتھوں میں بڑی سی بندوق پکڑے سیدھے کھڑے

تھے جنہیں دیکھ زمل کی سانس سینے میں اٹک گئی

وہ جلدی سے صوفے پر آکر بیٹھ گئی پہلے پہل تو سانس نارمل کرتی رہی لیکن جلدی ہی اسے بھی نیند آنے لگی وہی پڑا کشن اٹھا کر ایک سائیڈ رکھتے لیٹ گئی اور جلدی ہی نیند کی گہری وادیوں میں جا گری وہ کتنی ہی دیر ایک ہی پوزیشن میں لیٹا سوتا رہا جب نیند میں ہی اپنا ہاتھ یہاں وہاں مارا لیکن وہ نہیں تھی پاشا کی آنکھیں جھٹ کھلی لیکن وہ ریلیکس تھا پاشا سے بچ کر نکلنا اسکے لئے ناممکن تھا لیکن وہ باہر بھی کیوں گئی یہی سوچ کر باہر آیا جہاں وہ صوفے پر شب خوابی کے مزے لوٹ رہی تھی اسے دیکھ ایک دلکش مسکراہٹ اسکے لبوں پر آن ٹھہری

میری چھوٹی سی وائفی۔۔۔ نیند میں بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش۔۔۔"اسکی جانب دیکھ کر مسکراتا آگے آیا اور ایک نظر الٹی

پڑی ہوئی اپنی بیوی کو دیکھا اسے ٹانگوں سے پکڑ کر ایک ہی جست
میں سیدھا کیا جس پر وہ ہڑ بڑا کر اٹھی لیکن پاشا نے اسکے کندھوں
کو پش کرتے واپس پیچھے تکیے پر دھکیلا اور اسکی ٹانگیں پکڑ کر
سیدھی کیں جو اس نے اسے دیکھتے ہی فولڈ کر لی تھیں
وہ اسکے اوپر گھٹا کی مانند چھاتے اسکے حواس باختہ کر گیا
کہا تھا دور بھاگو گی تو اور پاس آؤنگا اب ایسے ہی سو جاؤ۔۔۔" کہتے
ہوئے اسی کے سینے پر سر ٹکاتے آنکھیں موند گیا نیند میں تو وہ پہلے
ہی تھا اس لئے جلد ہی دوبارہ سو گیا لیکن اسے اپنے اتنا قریب دیکھ
زمل کو کافی دیر نیند نہیں آئی تھی اور ہل کر اسکی نیند بھی خراب
نہیں کر سکتی تھی تب ہی ایک لمبا سانس لیتی اسی طرح لٹی رہی
اور آخر کار نیند نے بھی اسے آلیا

دونوں بے سدھ پڑے گہری نیند میں تھے جب باہر سے دروازہ کسی
نے
ناک کیا
پاشا۔۔۔" یاقوت کی آواز پر وہ تھوڑا کسمسایا لیکن وہ ایسے ہی سوتی
رہی ہاتھ اسکے سر کے بال سختی سے جکڑے ہوئے تھا یہ حرکت وہ
جاگتے میں مر کر بھی نہ کرتی اسی پر پاشا کے لبوں پر ایک دلکش
مسکراہٹ آن ٹھہری وہ گہری نظر اسکے چہرے پر جمائے اوپر اسکے
کان کے قریب آیا
بال چھوڑو۔۔۔مجھے کام پر جانا ہے۔۔۔" وہ جواب تک گہری نیند میں
تھی اسکی گرم سانسوں کی تپش اپنے کان پر محسوس کرتی جلدی
سے ہڑبڑا کر اٹھی اور جھٹ سے اسکے بال چھوڑے
ویسے۔۔۔" بولتے ہوئے لپس ہلکے سے اسکے لپس سے ٹچ کئے

تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔"اسکی بات پر وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی اسے کیا پتہ تھا کہ اسکی گہری نیند کا وہ کس حد تک جائز فائدہ اٹھا گیا تھا

اگلی بار اگر کمرے میں بھی دور ہونے کی کوشش کی تو یاد رکھنا اسی تھوڑی سی جگہ میں تمہاری جان نکالوں گا اور میرا طریقہ تم ہماری گولڈن نائٹ پر دیکھ چکی ہو۔۔۔"نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ سخت ہوا تھا اسکی تھوڑی سی دوری بھی وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا

وہ ڈر کے مارے بے ساختہ سر اثبات میں ہلانے لگی

گڈ۔۔۔اٹھو میرے کپڑے نکالو لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔"ایک ہی جست میں اٹھتا

اس پر حکم صادر کرتا روم میں چلا گیا اسکے جاتے زمل نے ایک لمبا سانس لیا

ہنہ۔۔۔لو فر کام کا تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے بہت بڑے بزنس چل رہے ہوں اسکے۔۔۔" وہ منہ بسورتی پیچھے پیچھے آئی اور وارڈروب کھولے اسکے کپڑے نکالنے لگی اندر سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی

اب یہ دوں کیسے۔۔۔؟ وہی کھڑے کھڑے سوچنے لگی جب وہی اندر سے

بول پڑا

کپڑے نہیں دو گی تو مجھے ایسے ہی باہر آنے میں کوئی پرو بلم نہیں ہے۔۔۔" اسکی آواز پر زمل ایک پل کانپی وہ بے شرم کہیں سچ میں ہی نہ آجاتا باہر جب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی واش۔روم تک آئی اور ہلکا سا دروازہ ناک کیا

NOVELS BY AQSAM

وہ ایک آدمی کو گردن سے پکڑ کر گھسیٹتا ڈیرے کی جانب ہی آرہا تھا جب پامیر ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے روم سے باہر نکلا ٹراؤزر کی

جیب میں ہاتھ ڈالے مگ لبوں سے لگایا چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ

آن ٹھہری برلاس نے اس آدمی کو ایک جانب پھینکتے گن نکالی اور پل کی پل ساری گولیاں اسکے بھیجے میں خالی کر دی وہ آدمی وہی کا وہی ڈھیر ہو گیا

میر بخش۔۔۔"کرخت آواز میں اپنے ملازم کو بلایا جو اسکی آواز پر دوڑتا ہوا آیا

"جی سائیں۔۔۔

اسکی لاش پہاڑوں میں پھینک دو تاکہ جیسے اس نے اس عورت کا جسم نوچا ویسے اسکا جسم بھی چیل کوے نوچ ڈالیں۔۔۔سالا بے غیرت۔۔۔"اسکے پیٹ پر لات مارتے اوپر آیا اور آتے صوفے پر دھپ سے

بیٹھ گیا

یہ اسکی بہن سے کب نکاح کیا تم نے۔۔۔؟ایک آئ بروا چکاتے اسکے سامنے بیٹھ کر سوالیہ پوچھا

مطلب۔۔۔؟ برلاس کو اسکی بات سمجھ نہیں آئ

ابھی تو کہا سالا۔۔۔"اسی کا لفظ یاد کروایا افففف برلاس کا دل کیا سر پیٹ لے

صبح صبح دماغ سٹک چکا ہے آپ کا۔۔۔"اسکے ہاتھ سے کافی کا مگ پکڑتے اپنے لبوں سے لگایا پامیر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

صدیس پامیر سائیں کے لئے کافی کے بجائے ٹھنڈا پانی لاؤ میٹر شاٹ ہو رہا ہے انکا۔۔۔"وہ ایک دل جلی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے مزے

سے کافی کی گھونٹ بھرنے لگا

کمینے میری کافی تھی یہ۔۔۔"وہ کلس کر بولا

اچھا مجھے نہیں پتہ تھا تھینکس بتانے کیلئے۔۔۔۔"وہ بھی آگے سے

ڈھیٹ بنا اس سے پہلے پامیر اسکی درگت بناتا یاقوت وہاں آگیا اور

دونوں کو ایسے ایک ایک گھوری دی

"دونوں اونٹ جتنے قد نکال چکے ہو اور حرکت۔۔بچوں والی ہیں۔۔۔

دونوں کو آڑے ہاتھوں لیتے ڈپٹا

تو کچھ سوچ لیں ہمارا ابھی ہم کنوارے ہی مریں گے کیا۔۔"برلاس

دانت

پیس کر بولا اسے کچھ زیادہ جلدی تھی شادی کی لیکن اسکی بات پر

یاقوت نے اسے گھورا

ہاں میرے گھر تو جیسے چار چار بیویاں بیٹھی ہیں جو تمہاری کروا

دوں۔۔۔"تڑخ کر جواب دیا وہ بظاہر سادہ مزاج کا بندہ تھا جسے شادی
جیسی چیز سے کوئی غرض نہیں تھی وہ صرف اپنے کام میں مگن
رہتا تھا اسکی چھوٹی سی دنیا میں وہ اور اسکا قتل وغارت والا پیشہ
بسسس یہ تھی یاقوت مرزا کی زندگی وہی پامیر جو تھا تو
سنجیدہ۔۔۔مگر برلاس جوان میں سب سے چھوٹا تھا بائیس سال کا
افلاطون شیطانی دماغ اور حرکتیں توبہ توبہ وہ آئے دن ایک نئی لڑکی
پر لائن مارتا تھا لیکن یہ سچ تھا کہ سیریس کسی کو نہ لیتا
اسکے ساتھ دونوں پاشا کے چھوٹے بھائی تھے لیکن ایک دوسرے کے
سب سے بڑے دشمن
آنے دو بھائی کو بتاؤنگا تم نے ایک بندہ مارا ہے۔۔۔"وہ دانت پیس کر
اسے دھمکانے لگ برلاس کو پاشا ان کاموں سے دور ہی رکھتا تھا لیکن
پھر بھی آئے ہفتے کسی نہ کسی کو ٹھوک دیتا تھا شروع دن سے

بندوقوں کے بیچ پلا بڑا یہ نوجوان اب بندوقوں سے عشق کر بیٹھا تھا
ہی ہی۔۔۔بتادیناوہ ہمیشہ کی طرح بولیں گے "برلاس۔۔۔نہ کیا کرو
اور
میں بولونگااوکے بھائی "اوربس بات ختم۔۔۔"وہ ہاتھ جھاڑتے اتنے
نارمل انداز میں بولا کہ پامیر کا خون جل کر رہ گیا یہ سچ تھا پاشا
بے کبھی برلاس پر چلاتا نہیں تھا اسکی ہر غلطی شروع دن سے معاف
تھی اسے اس نے ماں باپ دونوں بن کر پالا تھا اس لئے سب سے لاڈلا
بھی یہی تھا اسکا

NOVELS BY AQSAM

لندن سے آئے اسے ایک ہفتہ ہونے کو تھا لیکن دوستوں کے میل
ملاپ
میں وہ اب تک انہی میں پھنسی ہوئی تھی گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے
منہ میں چوئنگم چباتی نیچے اتری ساتھ ہی اسکا فون رنگ کرنے لگا

پاکٹ سے نکالتے سکرین پر جگمگاتا نام دیکھا اور رنگ پوری ہونے سے
پہلے کال پک کی
افففف مشی کیا سبق سکھایا ہے تم نے اس ساحل کے بچے کو بڑا فن
خان بن رہا تھا۔۔"کال پک کرتے آگے سے عمارہ کی چہکتی آواز گونجی
تو تم نے مشائم قدیر جیلانی کو ہلکا سمجھ رکھا ہے کیا ابھی تو اسکے
پورے خاندان کو ناکو چنے نہ چبوا دیے تو میرا نام بدل دینا۔۔۔"فون
پر بات کرتے وہ اندر داخل ہو رہی تھی جب سامنے سے آتی ملازمہ اس
سے ٹکرا گئی جس کے ہاتھ میں پکڑا جوس کا جگ چھلک کر مشی کے
کپڑوں پر جا گرا
اوہ مائے گاڈ جاہل گوار۔۔تم اندھی ہو۔۔۔؟اپنا ڈریس خراب ہوتے
دیکھ
وہ بری طرح سے اس پر چلائی اسی پل صبا بیگم بھی وہی آ گئی

کیاہوا کیوں گھر میں داخل ہوتے چیخنا شروع ہو گئی ہو" یہ دیکھیں
اس گوار نے میرا پورا ڈریس خراب کر دیا۔۔" وہ یہاں کھڑی چلا رہی
تھی جبکہ فون کی دوسری جانب عمارہ ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی
صبا بیگم نے ایک نظر اسکے سراپے پر دوڑائی ڈارک مرون رنگ کا چھوٹا
سا ڈریس جس کا گلا بے حد ڈیپ اور نیچے سے بھی ٹانگوں کو پوری
طرح سے چھپانے میں ناکام ہو رہا تھا بازو وہ تو تھی ہی برہنہ بازو کے
نام پر دھبہ صرف ایک پتلی سی ڈوری جو سینے سے ہوتی بیک پر جا
رہی تھی
تم جاؤ۔۔۔" ملازمہ کو بھیجتے وہ اپنی بیٹی کے مقابل آئیں
اس طرح کے ڈریس پر جو س نہیں تیزاب گرنا چاہئے تھا" انکا لہجہ کاٹ
دار تھا جو مشی میں ایک آگ سی بھڑکا گیا
ایک آپ اور آپ کی دقیانوسی سوچ۔۔۔" کرخت لہجے میں بولتی اوپر

اپنے کمرے میں چلی گئی اسکی کبھی اپنی ماں سے بیٹی والی نہیں
بنی تھی انہیں اسکا اتنا بولڈ ہونا ذرا نہیں بھاتا تھا لیکن قدیر جیلانی
کی چھوٹ نے اسے ایک واہیات قسم کی عیاش پرست لڑکی بنا دیا تھا
یا اللہ میری بیٹی کو برے لوگوں سے محفوظ فرما اور ہدایت کے راستے
پر لے آ۔۔۔"دل ہی دل میں دعائیہ کلمات کہتی اپنے روم میں چلی
گئیں

NOVELS BY AQSAM

اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ایک ہی ڈر تھا کہیں وہ اب نہ کچھ
کر دے لیکن پاشا نے صرف ہاتھ بڑھایا اور کپڑے پکڑ لئے زمل شکر
ادا
کرتی واپس بیڈ تک آئی اور پاؤں لٹکائے ایک ہاتھ کو منہ میں لئے
ناخن

چبانے لگی تب ہی وہ ٹاول سے سر صاف کرتا باہر نکلا اسے شرٹ لیس
دیکھ زمل نے آنکھوں پر ہاتھ رکھا اسکی یہ حرکت پاشا نے بھی نوٹ
کی لیکن صرف مسکرا کر رہ گیا فائنل خود پر پرفیوم سپرے کرتے
واچ پہنی جو دکھنے میں برانڈڈ تھی

واہ۔۔۔ڈاکو بھی برانڈڈ واچ پہنتے ہیں انٹرسٹنگ منہ ہی منہ میں
بڑبڑاتی چور نظروں سے اسے دیکھنے لگی سچ تو یہ تھا کہ اسکی
خوبصورتی زمل کو اپنی جانب مائل کرنے لگی تھی اسکی پرسنالٹی
کہیں سے بھی ایسی نہیں تھی کہ اسے دیکھ کر کوئی اسکا پیشہ لوٹ
مار والا بتا سکے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ہاتھ میں ایک عجیب
سا بریسلیٹ پہنا لگ تو اچھا رہا تھا لیکن اس پر بنی انسانی کھوپڑی
دیکھ زمل کو اس پر جی بھر کر تاؤ آیا آخر تھا تو ڈاکو ہی اسی
جہالت سے اپنی پہچان کروائے گا

ناخن کھانا بند کرو چلو بریک فاسٹ بنا کر دوں۔۔۔"اسے باہر کا آنے کا
کہہ کر خود چلا گیا وہ بھی چپ چاپ اسکے پیچھے ہو لی حکم سب
مان رہی تھی لیکن دل میں پنپتی اسکی نفرت کسی طور رکنے کا نام
ہی نہیں لے رہی تھی وہ صرف یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش میں تھی
جیسے ہی موقع ملتا وہ یہاں سے بھاگ نکلتی کچھ ہی دیر میں اس نے
انڈا فرائ کر کر اسکے سامنے رکھا یہی سیم بریکفاسٹ اس نے اپنے لئے
بھی بنایا جسے اب وہ سامنے بیٹھا فنش کر رہا تھا
وہ۔ مجھ۔۔مجھے کچھ سامان چاہیئے۔۔"کافی دیر خاموش رہنے کے بعد
ہمت کرتی بولی
ھمم کیا چاہیئے۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
کچھ۔۔۔کچھ کپڑے اور۔۔۔"بولتے بولتے رکی
اور۔۔۔؟پاشا کی آئ برو اچکی

اور۔۔کچھ۔۔کچھ پرسنل سامان ہے۔۔۔"بولتے ہوئے وہ ہچکچا رہی تھی

جب پاشا اسکی حالت سے محفوظ ہوا

اوکے۔۔لکھ کر دے دو لادونگا۔۔۔"کہہ کر پھر سے انڈے کے ساتھ انصاف

کرنے لگا

آپ لائیں گے۔۔؟وہ یک ٹک اسے دیکھتے منہ کھول کر بولی

توسامان خود چل کر آئے گا۔۔۔؟آئی بروا چکائے تھوڑے سخت لہجے میں

بولا

نن۔۔نہیں لیک۔۔"وہ کچھ بولنے لگی تھی جب پاشا نے نظروں سے اسے

چپ کروایا اور نیپکن سے ہونٹ صاف کرتا فون اور گاڑی کی چابی اٹھا
کر باہر چلا گیا لیکن باہر کا دروازہ لاک کرنا نہیں بھولا تھا
اسکے جاتے ہی زمل نے گہری سانس لی جیسے کب سے بند ہو کرنے کو
کچھ تھا نہیں تو شاور لینے چلی گئی ورنہ تھوڑی شرم کرتی ڈائیننگ
ٹیبل پر پڑے برتن دھو دیتی
وارڈروب کھولے وہ مسلسل ایک گھنٹہ ساری شرٹس کو اتھل پتھل کر
کر دیکھتی رہی لیکن ایک بھی ایسی نہیں تھی جو اسکے پورے جسم
کو ڈھانپ سکے لیکن تب ہی نظر نیچے اسٹینڈ پر گئی جہاں ساری
پینٹ سلیقے سے پریس ہوئی رکھی تھیں شرٹ کے ساتھ میچنگ کی
پینٹ نکالتے واش روم میں گھس گئی

AQSAM WRITES

تم جانتے ہو پاشا کہ جتنے بڑے بڑے جرم تم نے کئے ہیں پولیس ایک
سیکنڈ نہیں لگائے گی تمہیں شوٹ کرنے میں۔۔۔"صوفے پر بیٹھے

دونوں ہاتھ باندھے اسے یاد دہانی کروا رہے تھے جوان سب میں
کتنے عرصے پہلے کا کھلاڑی تھا جس کی خطروں سے دوستی ہو چکی
تھی اور پولیس اسے تو وہ آئے دن بھگا بھگا کر مارتا تھا اپنے پیچھے
جانتا ہوں۔۔۔ لیکن یہ بھی جانتا ہوں کہ جو کام کوئی نہیں کر سکتا وہ
کام پاشا کر سکتا ہے۔۔۔" وہ بھی صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے
بیٹھا
رعب سے بولا ہاتھ میں سیگریٹ جل رہی تھی وہ جیلانی کے اتنے
اسرار کرنے پر خود چل کر آیا تھا ورنہ وہ کبھی کسی کے پاس نہیں
جاتا تھا وہ کنواں تھا اور سب اسکے پیاسے انکی پیاس انکو خود اسکے
پاس لے آتی تھی پاکستان میں ہر بڑا بندہ اندر ہی اندر کوئی نہ کوئی
کانڈ کرتا تھا چاہے وہ پیسوں کا ہو یا کسی کو اپنے رستے سے ہٹانے کا
لیکن اپنی پوزیشن وہ ویسٹ نہیں کرنا چاہتے تھے عوام کے سامنے

انکی ایک ریپو تھی جسے کسی بھی حال میں برقرار رکھنا تھا
خود کو اچھا دکھانے کیلئے ساتھ اپنا رستہ صاف کرنے کیلئے ایک ماہر
گیر بندے کی ضرورت تھی اور وہ پاشا تھا وہ نہ صرف اپنا کام کرواتے
ساتھ ہی پولیس کا منہ بھی بند رکھتے اسکی ضرورت انکو ہی ہوتی
تھی ورنہ پاشا بے کو کسی کے سپورٹ کی ضرورت نہ تھی
جانتا ہوں۔۔۔بہت اچھے سے... ویسے اس لڑکی کا کیا بنا۔۔کب لا کر
دے
رہے ہو اسے۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا
تصویر دکھائیں کوئی۔۔۔" سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے دھواں ہوا
کے
سپرد کیا

ہاں۔۔ہاں ابھی دکھاتا ہوں۔۔۔" کہتے ہی انہوں نے اپنے ملازم کو بلایا

اور

اسے کچھ کان میں کہتے اوپر بھیجا

لا رہا ہے ابھی۔۔۔" اسے کافی دیر ہو گئی تھی لیکن وہ آیا نہیں تب ہی

پاشا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

سوری جیلانی صاحب مجھے کچھ ضروری کام ہے آپ اپنے کسی بندے

کے ہاتھ تصویر بھجوا دیجئے گا آپکا کام ہو جائے گا۔۔۔" اسکے کھڑے

ہوتے جیلانی صاحب بھی کھڑے ہوئے

ٹھیک ہے آج شام تک تمہیں تصویر مل جائے گی۔۔" وہ اپنے کوٹ

کے بٹن

بند کرتا بندوں کے ہمراہ باہر نکلا تھوڑی ہی دور اسکی گاڑی گئی تھی

لیکن آگے پولیس کا پہرا تھا شاید اسکے اس علاقے میں آنے کی خبر ان

تک پہنچی تھی یا پہنچائی گئی تھی دیکھتے ہی دیکھتے پاشا کی
آنکھوں میں خون اترنے لگا

AQSAM WRITES

ڈیڈ آپ نے اتنے نارمل طریقے سے کیسے کہا اسے میرے کام کیلئے
"___

احمد آگے آتا سخت لہجے میں بولا جبکہ وہ اطمینان سے بیٹھے تھے
وہ پاشا ہے۔۔۔ضد کرتا تو وہ سمجھ جاتا کہ ہم اس لڑکی کو کس لئے
"اٹھوا رہے اور پھر وہ کبھی اسے کڈنیپ کر کرنہ لاتا۔۔۔
لیکن ڈیڈ ایسے تو وہ مزید دیر کرے گا ناں۔۔۔"اسے کسی طور چین
نہیں مل رہا تھا اسکا بس نہیں چلا کہ وہ اڑ کر اس لڑکی تک جائے اور
اپنا بدلہ پورا کرے لیکن وہ ایک ہی بار میں اس سے بدلہ نہیں چاہتا
تھا وہ پل پل اسے نوچ کر ازیت دے کر بتانا چاہتا تھا کہ اس نے کس
شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالا ہے

کام ہو گیا۔۔؟جیلانی صاحب کال پر کسی سے بات کر رہے تھے جب
احمد انکی جانب متوجہ ہوا
کیسے۔۔؟انکے ماتھے پر شکنیں ابھری
گدھے کے گدھے رہنا ساری زندگی نالائق سالے۔۔۔"انہوں نے
فون کان سے
ہٹاتے ایک ہی جھٹکے میں دور اچھال پھینکا
کیا ہوا ڈیڈ از ایوری تھنگ اوکے۔۔۔؟
میں نے پولیس کو خبر پہنچائی تھی کہ پاشا یہاں ہے لیکن وہ انکو بھی
گھما کر بچ نکلا۔۔۔"بولتے ہوئے انکا چہرہ سرخ ہوا اور ماتھے پر رگیں
ابھری
لیکن کیوں ڈیڈ آپ تو اسے سپورٹ کرتے ہے ناں پولیس سے ڈیفینڈ
کرتے

ہیں تواب کیوں اسے پھنسار ہے۔۔۔؟اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تھی

"اس دماغ کے ساتھ تو تم آلئے سیاست میں۔۔۔

مطلب۔۔؟

مطلب یہ کہ میں نے پولیس کو بتایا کہ وہ یہاں آیا ہے اور پولیس اسے یہاں آکرار یسٹ کرتی اور میں اسے چھڑواتا جس سے اسکی نظر میں میرے نمبر اور بھی بڑھتے۔۔۔"انکی بات احمد کواب بھی سمجھ نہیں آئی تھی

لیکن ڈیڈ ایک لڑکی کو اٹھوانے کیلئے یہ سب۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

نہیں یہ سب صرف لڑکی کیلئے نہیں ہے وہ چھ سوارب صرف پاشاہی دبئی پہنچا سکتا ورنہ مجھ پر ایف آئی اے کی ریڈ پڑ گئی تو ساری سیاست دھری کی دھری رہ جائے گی۔۔۔"وہ یہاں سے کمائی اپنی بلیک

منی پاشا کے زریعے باہر دبئ بھجوانا چاہتے تھے کیونکہ اسکی امیج آلریڈی خراب تھی پولیس کی نظر میں اور اسی بات کے پاشا لاکھوں نہیں کروڑوں چارج کرتا ان دھوکے بازوں سے اگر یہ پیسا نہ دیتے تو بیچ راستے میں ٹیڑھے طریقے سے انکی وہی بلیک منی لوٹ لیتا تھا جس کا نقصان انکو اور زیادہ ہوتا

AQSAM WRITES

پینٹ کسی طور بھی پوری نہیں آرہی تھی وہ کبھی نیچے سے فولڈ کرتی تو کبھی اوپر پیٹ کی طرف سے لیکن وہ تو وہاں سے بھی لوز تھی

موٹو لمبو۔۔۔" منہ ہی منہ میں بڑبڑائ اسکا پیٹ چھوٹا تھا تب ہی فولڈ کی ہوئی پینٹ بھی ڈھیلی پڑ جاتی اسے پیٹ کی جانب سے کس کے پکڑتی بیڈ پر دھپ سے لیٹ گئ اور چھت گھورنے لگی

تنہائی ہر جانب تنہائی تھی لیکن اس تنہائی میں سکون تھا کوئی

گاڑیوں کی آواز نہیں کوئی محلے میں چیختی عورتوں کی آواز۔۔۔یہاں
سبزہ تھاہر سو چڑیوں کے چہچہانے کی آواز تھی جو کسی سریلی
گیت کی جیسی معلوم ہوتی تھی پہاڑوں سے ندی میں گرنے والا پانی
اوپر سے برف باری جو کبھی کبھی ہوتی تھی یہ منظر دل اور ذہنی
حالت کیلئے سکون بخش تھا
کافی دیر لیٹنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی بوریت اب بڑھتی جارہی تھی
ساتھ بھوک بھی تب ہی اسکی نظر پینٹ پر گئی لیکن اپنے آپ کو تو
چھپانا تھاناں اگر ایسے تو پھر ایسے ہی صحیح دن چڑھنے کو آگیا
تھا لیکن پاشا گھر نہیں آیا تھا زمل کو اب شدید بھوک فیل ہوئی تب
ہی یہاں وہاں کے چکر کاٹنے لگی
خود بھی کچھ بنانا نہیں آتا تھا جو آتا تھا خیر سے وہ انسانوں کے
کھانے کے لائق نہ ہوتا اسکا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر رودے

شاید کوئی فروٹ رکھا ہو کچن میں۔۔۔؟سوچتے ہوئے وہ اپنی تھائیز سے پینٹ اوپر کرتی روم سے باہر آئی لیکن قسمت خراب تھی اسی پائینچے میں الجھ کر نیچے جا گری اور ایک زبردست کراہ منہ سے نکلی

ہائے۔۔۔اللہ جی۔۔میری ٹانگ۔۔۔"چوٹ گھٹنے پر لگی تھی لیکن درد اتنا

تھا کہ پورا جسم سن ہوتا محسوس ہوا وہاں کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا لیکن درد نے موقع ہی نہ دیا دیکھنے کا وہی بیٹھے بیٹھے بس روتی گئی تب ہی دروازہ انلاک ہونے کی آواز آئی اور یہ پاشا کہ علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا لیکن اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکیاں بند کی وہ کوٹ سائیڈ شولڈر پر ٹانگے اپنی ہی دھن میں اندر آیا تھا نظر اب تک اس پر نہیں گئی تھی چابی سائیڈ رکھتے شوز اتارے جو وہ

اکثر گھر میں داخل ہوتے وہی نکالتا تھا کوٹ صوفے پر پھینکتے گردن اور منہ پر ہاتھ پھیرنے لگا جب نظر سامنے زمین پر بیٹھی زمل پر گئی آنکھیں بے اختیار پھیلی

وائف۔۔۔ی" وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور زمین پر گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا

کیا ہوا یو او کے۔۔۔؟ اسے بازو سے پکڑ سیدھا کیا یہ وہ درندہ نہیں تھا جو اس سے حیوانوں والا سلوک کر رہا تھا وہ تو ایک کیئر نگ شوہر معلوم ہو رہا تھا لہجے میں دنیا بھر کی محبت آ سمٹی تھی زمل کو شدّت سے رونا آیا وہ وہی بیٹھی بیٹھی ہچکیوں میں رو دی

ارے۔۔۔میری جان کیا ہوا بتاؤ تو۔۔" اسے سینے سے لگاتے پیار سے پوچھا

چچ۔۔چو۔۔ٹ چوٹ لگ گئی۔۔۔"سوں سوں کرتی ٹانگ کی جانب اشارہ
کرنے لگی
وہاٹ کیسے۔۔۔دکھاؤ۔۔۔"ٹانگ پر ہاتھ پھیرتے دیکھنے لگا تب ہی اسے
ہاتھ پر کچھ گیلا محسوس ہوا دیکھا تو وہ خون تھا روز خون کی
ہولی کھیلنے والا زمل کا تھوڑا سا خون دیکھ بوکھلا اٹھا تھا پاشا اسے
گود میں اٹھائے صوفے پر لایا
یاررر یہ کیسے لگوالی تم نے۔۔۔"اس کا دھیان اب تک پینٹ پر نہیں گیا
تھا وہ تو بس اسے ٹٹول کر دیکھ رہا تھا
وہ حیرت سے رونا بھولے اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی کیا کبھی اسے
اتنی سی چوٹ لگنے پر اسکا کوئی اپنا پریشان ہوا تھا۔۔؟ذہن پیچھے

کی زندگی پر چلا گیا باپ نے۔۔؟ماں نے۔۔؟یا انکے علاوہ کسی نے
۔۔۔؟

جواب بے اختیار نہیں میں آیا آج وہ ایک انجان شخص اسکا تھوڑا سا
خون دیکھ پاگل سا ہو گیا تھا

یہ۔۔۔یہ تم نے پینٹ پہنی ہوئی۔۔۔؟فکر میں وہ پہلے تو پینچے اوپر
کرنے لگا تب دھیان دیا کہ وہ اسی کی پینٹ پہنے گھوم رہی تھی جس
میں الجھ کر گری ہے پاشا نے اسے گھورا لیکن ابھی ڈانٹ نہیں سکتا
تھا کیونکہ وہ پہلے ہی ہچکیا لیتی رو رہی تھی وہ آہستہ سے اوپر آیا
اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جس پر وہ رونا دھونا بھول کر اسے
اتنے قریب دیکھنے لگی

تمہیں یہ پہننے کی اجازت کس نے دی۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنکھیں
ڈالے

پوچھ رہا تھا زمل ایک دم ہڑبڑا گئی

یہ۔۔۔یہ۔۔تو۔۔س۔۔سب پہن۔۔۔"وہ کچھ بولنے لگی تھی کہ پاشا نے اسکا

بازو پکڑتے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کر لیا

لیکن تمہیں نہیں ہے اجازت۔۔۔جب تک تمہیں تمہاری اس غلطی کا احساس نہیں ہو جاتا تب تک تم نہیں پہن سکتی سمجھی۔۔۔"اسکا

بارش میں بھیگا وجود یاد کرتے اسکے لہجے میں خود بخود سختی عود آئی

اس نے غصّے میں اسکی پینٹ فولڈ کرتے زخم دیکھا لیکن اس پر نظر پڑتے سارا غصّہ غائب ہوا چوٹ کافی گہری تھی شاید کوئی کیل چبھی تھی وہ اندر گیا اور فرسٹ ایڈ باکس لا کر اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا زمل بے اختیار اپنی ٹانگیں سمیٹ گئی پاشا نے کاٹن کو ڈیٹول

میں بھگو کر اس جگہ پر لگایا اور پہلے سارا خون صاف کیا

خون صاف کر کر اس نے ٹیوب لگائی اور بینڈج کیا وہ ان کاموں میں

بھی ماہر تھا زمل کو لگا تھا وہ صرف درد دینا جانتا ہے لیکن وہ تو ہیل

بھی کرنا جانتا تھا جو ٹیوب اس نے لگائی تھی اس سے درد کچھ ہی

دیر میں ختم ہونے کی حد تک آ گیا تھا تب ہی پاشا نے چوٹ پر بے

اختیار اپنے لب رکھے زمل کو نجانے ٹیوب سے زیادہ اسکے ہونٹوں سے

سکون ملا تھا وہ اٹھ کر اسے بے ساختہ اپنے سینے سے لگا گیا وہ نازک

سی جان اسکے پہاڑی وجود کے آگے بلکل چھوٹی سی تھی

ٹڈی سی ہو تم میری پینٹ پہننے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟انداز ڈپٹنے

والا تھا

وہ۔۔۔ مم میں۔۔" بات کرنا بھی مشکل لگا وہ دشمن جان ہر بار اسکے

لئے

بولناتک مشکل کر دیتا لیکن اسکی بے پناہ محبت اسکا خوف زائل کر رہی تھی

مم۔۔ مم میں کیا آئندہ تمہیں ان پینٹس کے قریب بھی جاتا نہ دیکھوں۔۔۔

کیوں۔۔۔ آپ بھی تو پہنتے ہیں میں پہنوں تو کیا پرو بلم ہے۔۔۔" وہ اسکے

سینے سے چہرہ باہر نکالتی اسکا منہ دیکھتے ہوئے بولی

تو نہ پہنوں میں۔۔۔؟ اس پر جھکتے شریر لہجے میں پوچھا جس پر وہ

بے اختیار پیچھے ہوئی اور اسکی یہ حرکت پاشا کو پھر سے ناگوار گزری تب ہی اسے گردن سے پکڑتے خود کے قریب کیا اور ہونٹوں پر

جھکتا خود کا غصّہ محسوس کروانے لگا اسکی اس حد تک شدّت پر

وہ کانپ اٹھی تھی اور بے اختیار اسکے کالر مٹھی میں جکڑ گئی وہ
بری طرح سے زمل کی سانسیں جھنجھوڑ کر ہی پیچھے ہٹا تھا
آخری بار بتا رہا ہوں مجھ سے تھوڑی سی بھی دوری بنانے کی کوشش
کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔" دباؤ بڑھاتے اسے مزید کانپنے پر مجبور کر
گیا وہ بس اثبات میں سر ہلا گئی
چلو میں کچھ بنا کر لاتا ہوں۔۔۔" اسکا سر آہستہ سے پیچھے چھوڑتا
روم میں گیا اور فریش ہو کر سیدھا کچن میں گیا جہاں صبح والے
برتن اب تک پڑے تھے اس نے ایک نظر زمل کو دیکھا جو اسے ہی
دیکھ
رہی تھی اور دیکھتے ہی نظر پھیر گئی وہ چپ چاپ برتن دھونے لگا
مطلب اب پاشا برتن بھی دھوئے گا اور نجانے کیا کیا کرنا باقی تھا
اسکی ٹڈی سی وائف کی محبت اسے بھاری پڑ رہی تھی برتن دھو کر

اسٹینڈ پر لگائے اور ہاتھ خشک کرتے فریج سے سبزیاں نکالی ساتھ ہی
سیب اور کیلے نکالے جنہیں ایک پلیٹ میں رکھ کر نائف اٹھائی
اور صوفے پر آکر بیٹھا وہ اسے دیکھتی جا رہی تھی اس نے فروٹس
کٹ کئے اور زمل کی جانب بڑھا دیے
جب تک کھانا نہیں بنتا یہ کھالو۔۔۔" پلیٹ اسکی جانب سرکاتے واپس
کچن میں چلا گیا کچن اوپن تھا جسکی وجہ سے وہ کام کرتا صاف
دکھائی دے رہا تھا چہرے پر سنجیدگی لئے وہ سبزیاں کٹ کرنے
لگا آئل پین میں ڈال کر گیس آن کیا زمل ایک ایک ٹکڑا منہ میں لیتی
اسے سرتاپیر بغور دیکھتی رہی تب ہی ڈور ناک ہوا زمل نے چہرہ
موڑے پہلے ڈور کو اور پھر اسے دیکھا وہ ایپرن پہنے ہوئے ہی دروازہ
کھولنے آگیا سامنے شاید یاقوت تھا جسکے ہاتھ میں ایک بڑا سا باکس
تھا وہ لئے اس نے کچھ کہا اور دروازہ بند کئے اندر آیا

کیاہے اس میں۔۔۔؟زمل تھوڑی ایکسائمنٹ کے ساتھ پوچھنے لگی

نئ بیوی آرڈر کی ہے جو گرتی پڑتی نہ چلے۔۔۔"اسکے کھلے طنز پر زمل دبک کر بیٹھ گئ اور مسلسل اسے گھورنے لگی

تو مجھے جانے دیں۔۔۔" بات بولتے اسے اپنا خون خشک ہوتا محسوس ہوا کیونکہ پاشا کی غصیلی نظریں اب اس پر ٹکی تھیں

نن۔۔ نہیں ممم میرا مطلب تھا کہ۔۔"وہ بولنے لگی تھی کہ اس نے چپ

کروادیا

تم اپنا منہ بند رکھو گی۔۔یا میں آکر کرواؤں۔۔۔؟ پاشا کے ہلکے سے ڈپٹنے پر وہ منہ بسور کر رہ گئ

کھانا کھاؤ جان بناؤ۔۔۔ مجھ سے ویٹ نہیں ہوتا۔۔۔"اسکا اشارہ جس جانب تھا اسے سمجھتے وہ لال ٹماٹر سی ہو گئ اسے کھانا دے کر اس

نے وہ باکس کھولا جس میں وولن قالین تھی وہ سٹور روم سے پہلے
ہتھوڑی لایا اور دو گھنٹے کی محنت کے بعد پورے ہال میں قالین
بچھادی جو اس نے اسی وقت یاقوت کو کال کر کر منگوالی تھی
اب چاہے لیٹ لیٹ کر چلو۔۔۔" ہتھوڑی اٹھائے سٹور روم میں رکھنے
گیا
لیکن پیچھے سے اس پر طنز کرنا نہیں بھولا تھا اتنی دیر میں وہ کھانا
کھا کر وہی بیٹھی بیٹھی سست ہو گئی
تم ریسٹ کرو میں تھوڑی دیر تک آیا۔۔" کہتے وہ باہر چلا گیا
میری بلا سے کبھی نہ آؤ۔۔۔" منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ اٹھ کر کالین پر
کیٹ واک کرنے لگی جو بھی تھا اس میں بچپنا اب بھی باقی تھی جو
دل و جان سے چاہنے والے شخص کے مل جانے کے بعد وہ بچپنا مزید
بڑھ جاتا ہے

مجھے سمجھ نہیں آرہی وہاں پولیس پہنچی کیسے۔۔؟یاقوت یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا اسے کسی طور چین نہیں آرہا تھا کیونکہ آج وہ لوگ مرتے مرتے بچے تھے اگر صحیح وقت پر پاشا رستہ نہ بدل لیتا اور اسے بھی یہ بات پولیس میں بھرتی کانسٹیبل نے بتائی تھی جو پاشا کا ہی بندہ تھا

جیلانی نے خبر دی تھی۔۔۔"جیب سے سیگریٹ نکالتے سنجیدہ لہجے میں بولا

کیا۔۔۔؟لیکن جیلانی کیوں بھیجے گا پولیس کو۔۔؟یاقوت کرنٹ کھا کر اسکی جانب مڑا تھا جو جھرنے کے کنارے کھڑا اب سیگریٹ سلگا رہا تھا

"مجھے اپنے احسان تلے دبانا چاہتا ہے۔۔۔

لیکن پاشا یہ تو غلط ہے ہم نے اسے کتنا سپورٹ کیا ہے اسے جس

"پوزیشن پر وہ آج بیٹھا ہے اسکا رستہ بھی ہم نے ہی صاف کیا تھا۔۔۔
یاقوت کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جا کر ابھی اسے شوٹ کر دے
دیکھ لیں گے اسے بھی فلحال وہ تصویر بھیجے گا اس لڑکی کی جسے
اٹھانا ہے یہ کام تم کر دو میں کچھ دن اپنی بیوی کے ساتھ سکون سے
رہنا چاہتا ہوں۔۔"اسکا اشارہ سمجھتے ہی یاقوت مسکرایا
ویسے چاچو بننے کی خوشخبری کب تک ملے گی۔۔۔؟ لگے ہاتھوں اسے
چھیڑنے لگا
ہنہ فلحال تو گودلی ہوئی بیوی ہی سمبھل جائے پھر کرتے ہیں کچھ
"انکا بھی۔۔۔
گودلی ہوئی۔۔؟ مطلب؟ یاقوت نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا
"اسکی عمر ستر ا اٹھارہ کے لگ بھگ ہے۔۔۔
وہاٹ آر یو سیریس۔۔آپ ایک بچی کو کڈنیپ کر کر

لائے ہیں۔۔؟اسے جھٹکا لگا تھا وہ لوگ تو اسے ایک ماں لانے کا بول رہے تھے وہ الٹا ایک بچی اٹھالا یا انکے ماں باپ گزرنے کے بعد پاشا نے ہی ان تینوں کو ماں باپ بڑا بھائی ہر رشتہ بن کر پالا تھا تب ہی وہ تینوں چاہتے تھے کہ وہ شادی کر لے تا کہ ان تینوں کو ایک ماں بھی مل جائے

تمہاری نظر میں میں کتنا بوڑھا ہو گیا ہوں بتانا ذرا۔۔" وہ اسکی جانب مڑے تڑخ کر پوچھنے لگا جس پر یاقوت بھی گڑ بڑا گیا وہ تیس سال کے قریب تھا لیکن رعب دار پرسنالٹی سے وہ اپنی عمر سے تھوڑا کم ہی لگتا تھا

صاحب کوئی بندہ آیا ہے کہہ رہا ہے جیلانی کا بندہ ہے اندر آنے دوں ۔۔۔؟

ایک شخص ہاتھ میں بندوق پکڑے انکے سامنے سر خم کر کے بولا

اس علاقے میں جہاں جہاں تک پاشا کی حکومت تھی وہاں تک اسکے بندے پہرا دیتے تھے

دیکھ لو تم میں جارہا ہوں۔۔" سیگریٹ پاؤں نیچے مسلتے یاقوت کو حکم دیتا چلا گیا رات ہونے والی تھی لیکن آج کی رات تو ایسے ہی گزرنی تھی گھر آتے ہی اس نے سامنے دیکھا وہ وہی صوفے پر سو رہی تھی پاس آتے پیشانی مسلتے اسے دیکھنے لگا وہ کافی گہری نیند سوتی تھی جس میں کپڑے کہاں جارہے اسکا اندازہ بھی نہیں ہوتا تھا اس وقت بھی شرٹ بیلی سے اوپر اٹھی ہوئی تھی

پہلے خود میرے جذبات جگاتی ہے پھر رونے لگتی ہے۔۔۔" آگے بڑھتے اسے

بانہوں میں اٹھایا اور کمرے میں لا کر بیڈ پر آہستہ سے لٹایا

بیڈ پر لٹاتے کمفرٹر ٹھیک کیا اور خود بھی پاس ہی سر کے نیچے بازو
دیے لیٹ گیا اس علاقے میں رہ رہ کر اسے اس سردی کی عادت ہو گئی
تھی لیکن زمل کو کراچی کے نارمل موسم کی عادت تھی جسکی وجہ
سے پاشا نے پورا گھر ہر جانب سے کوور کر دیا تھا دوسری وجہ اسے
اپنے کپڑوں میں دیکھنا تھی جب بھی وہ اسکی شرٹ پہنتی پاشا کو
اس پر الگ طرح کا پیار آنے لگتا تھا اسی لئے جان بوجھ کر اسکے کپڑے
بھی لا کر نہیں دیے لیکن اب وہ مسلسل چھت کو گھورتے جیلانی کی
حرکت سوچ رہا تھا جس پر اسے شدید غصّہ آنے لگا تھا
لیکن اب کوئی بھی بڑا کام کرنے سے پہلے پاشا زمل کی جانب دیکھتا
تھا پہلے جینے کی کوئی وجہ نہیں تھی لیکن اب ایک وجہ اسکے پہلو
میں لیٹی دبک کر سو رہی تھی جس نے اسی وقت کروٹ کھائی اور

بیڈ کے دوسرے کنارے پر جا پہنچی پاشا پہلے اسے دیکھے گیا شاید وہ
خود پاس آتی لیکن وہ دونوں گھٹنے پیٹ سے لگائے گہری نیند میں
تھی یقیناً نیند میں اسے کمفرٹر لینے کی زحمت بھی نہیں ہوئی تھی
اب تک جو پاشا نوٹ کر پایا تھا وہ یہ کہ زمل کی نیند کافی گہری تھی
حد ہے نیند میں بھی دور جانے کی کوشش۔۔۔" پاشا نے منہ بسورتے
ہاتھ اسکی جانب بڑھایا اور اسے اپنی جانب کھینچا وہ ہلکی سی تو
تھی تنکے کی طرح کھنچتی چلی آئی
لیکن نیند اب بھی خراب نہیں ہوئی تھی مجال ہے جو تھوڑی سی بھی
کسمسائی ہو اسے اپنے ساتھ لگاتے کمفرٹر اچھے سے ڈھانپا اسکی سردی
تھوڑی کم ہونے لگی تھی اسکا چہرہ اب بلکل اسکے قریب تھا ہونٹوں
پر نظر پڑتے اپنا ضبط کھو بیٹھا اور گردن سے پکڑتے خود مزید قریب
کیا ساتھ ہی ان پر جھکتے اسکی سانس روکی جس سے وہ ہلکی سی

کمسائ لیکن پاشا جیسے بچہ فیڈر پیتا ہے ویسے وہ اسکی سانسیں
پینے لگا تھا اسکی شدّت بڑھتی گئ
اور حرکت نیچے ٹانگوں پر ہوئی جو زمل کی ٹانگ پر جا لگی جس سے
وہ نیند میں تھوڑی کراہی پاشا نے اسے ایک جھٹکے میں چھوڑا اور
سیدھا چت ہو کر لیٹ گیا اسے جی بھر کر اس پر تاؤ آیا اسکی
چوٹ کی وجہ سے اب وہ پیار بھی نہیں کر سکتا تھا وہ غصّے سے اٹھ
کر ٹھنڈے پانی سے شاور لیتا باہر نکلا
دوبارہ یہاں سویا تو پھر سے شاور لینا پڑے گا۔۔"ایک نظر اپنی ٹڈی سی
بیوی کو گھور کر سیگریٹ اٹھائی اور باہر ہال میں نکل آیا آتے ہی
صوفے پر دھپ سے بیٹھ گیا نیند دور دور تک نہیں تھی اور ایک
وہ تھی جو شام سے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی سیگریٹ سلگاتے
ہونٹوں میں دبائ اور گردن پیچھے صوفے کی پشت پر پھینکے چھت

گھورنے لگا کیا تھا اسکی زندگی کا مقصد وہ ایک گینگسٹر تھا لوگوں
کو مارتا تھا پیسے لے کر ملک میں بوم دھماکے کرتا تھا پولیس آئے دن
اسے پکڑنے کیلئے اسکے علاقے پہنچی ہوتی تھی لیکن ہمیشہ منہ کی
کھا کر جاتی اسکی دہشت پورے ایشیا کی ڈارک ورلڈ پر چھائی ہوئی
تھی اور یہ بات زمل نہیں جانتی تھی اسے وہ صرف ایک معمولی
ڈاکو سمجھتی تھی اور چاہتا بھی یہی تھا کہ وہ یہی سمجھے وہ اسے

AQSAM WRITES

بوس یہ جیلانی صاحب کا بندہ دے کر گیا ہے۔۔" یاقوت کرسی پر
بیٹھے گنز کی لسٹ پر انڈر لائن کر رہا تھا ایک بندہ ہاتھ میں لفافہ
پکڑے اس تک آیا یاقوت نے ہاتھ میں لیتے وہ لفافہ کھولا جس میں
لڑکی کی تصویر تھی وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت تھی ہیزل
آنکھوں والی بھورے بال پٹھانوں جیسا گورا بلش کرتا رنگ یاقوت
اسکی خوبصورتی دیکھے ایک پل کو تو مبہوت سا ہو گیا لیکن جلد ہی

آنکھیں پھیر گیا

ٹھیک ہے پامیر اور برلاس سے کہو اسکا ایڈریس ڈھونڈیں پاشا نے حکم دیا ہے یہ کام جلدی ہونا چاہیئے اس پر حکم صادر کرتا پھر سے اپنے کام میں جت گیا وہ شخص بھی اپنا سر خم کرتے تصویر اٹھا کر چلا گیا

انہوں نے دو ہفتے پہلے گنز امپورٹ کروائی تھی وہ آج پہنچی تھی جنہیں ری چیک یا قوت کر رہا تھا پاشا کے بعد وہی ان سب میں بڑے عہدے پر تھا جسکا حکم سب کیلئے پتھر پر لکیر ہوتا تھا اور سارے معاملات وہی دیکھتا تھا میر بخش تصویر لئے اندر آیا جہاں وہ دونوں جم میں ڈمبلز اٹھاتے ریس لگا رہے تھے رات کے اس پہر دونوں کی یہ مستی دیکھ میر مسکراتا اندر آیا

"سائیں یہ تصویر بوس نے دی ہے اس لڑکی کی ڈیٹیلز نکلوانی ہیں۔۔۔ وہ شائستگی سے بولتا تصویر انکے قریب رکھ گیا

وہاٹ۔۔۔بھائی نے لڑکی پسند کرلی اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔" برلاس
جو چیخ کر بولا تھا اسکی بات پر پامیر کا چالیس کلو کا اٹھایا ڈمبل
سیدھا سینے پر آ گرا جس سے اسکے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی
یاررر۔۔حد ہے کہتا ہوں میرا مقابلہ نہ کیا کریں۔۔۔" برلاس تصویر
ایک
جانب رکھتا اسکے اوپر آیا اور ڈمبل اٹھانے لگا اسکا کسرتی بدن چاروں
بھائیوں میں زیادہ کسرتی تھا جتنا وہ چھوٹا تھا سب میں اتنا ہی
شرارتی تھا اور خود پر زیادہ دھیان بھی دیتا تھا اسی دھیان کے چکر میں وہ
سب سے زیادہ جم میں آگے نکل چکا تھا
بشنی۔۔۔۔۔منہ بند رکھ اپنا۔۔۔" پامیر کلس کر بولتے اپنی بازو کو چٹخنے
لگا برلاس کا دل کیا وہی ڈمبل واپس سے اسکے سر پر رکھ دے
یار یہ لڑکی دیکھیں بلا ہے بلا۔۔۔" اسکا دھیان اب اس لڑکی کی تصویر

کی جانب گیا پامیر اسکے ساتھ کھڑا ہوتے اسے دیکھنے لگا دونوں کی
آنکھیں چمک اٹھی تھیں یاقوت نے بھی آخر کو اپنے لئے سوچا

AQSAM WRITES

وہ تھوڑی کسمساتی اٹھی اور یہاں وہاں دیکھنے لگی ہر سو اندھیرا تھا
جس سے اسے خوف آیا سو سو کر شاید تھک چکی تھی جسکی وجہ
سے رات کے تین بجے آنکھ کھلی

پپ۔۔۔پاش۔۔پاشا۔۔"آواز اتنی تھی کہ خود کو بھی بمشکل سن پائے
لیکن اسی وقت ونڈو سے چھنک کر اندر آتی روشنی میں کسی کا سایہ
نظر آیا جسے دیکھتے اسکا رنگ فق سے اڑا اور ماتھے پر پسینے کے
قطرے چمکے

پاش۔۔ا"اب کی بار ہمت کرتی تھوڑی تیز بولی وہ کمرے میں کہیں
نہیں تھا اور زمل کی سانس ڈر کے مارے سینے میں اٹک رہی تھی
باہر شاید اسکی آنکھ لگ گئی تھی تب ہی وہ نہیں سن پایا زمل ہمت

کرتی اٹھی اور آہستہ سے دروازے کی جانب آئی باہر آتے سامنے
صوفے
پر وہ نظر آیا تو جان میں جان آئی اور بھاگتی ہوئی اسکی گود میں
بیٹھے سینے میں منہ چھپا گئی خود پر اچانک زور پڑنے پر اسکی آنکھ
کھلی تو وہ کانپتی ہوئی اسکے سینے میں منہ دیے دبکی بیٹھی تھی
پہلے پہل تو پاشا کو یقین نہیں آیا کہ وہ خود اسکے قریب آئی ہے پھر
آنکھیں مسلتے دیکھا وہ سچ میں اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی لیکن
کانپ کیوں رہی تھی
وائفی۔۔۔یواوکے۔۔؟اسکا سر سہلاتے پیار سے پوچھا
وہ سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی جسکی آنکھیں نیند کی وجہ سے لال
ہوئی تھیں شاید وہ گہری نیند میں تھا جسے وہ خراب کر چکی تھی
لیکن ماتھے پر ایک شکن نہیں تھا اگر تھی تو اسکی فکر

وہ۔۔وہ رو۔۔روم میں بھوت ہے۔۔۔"وہ رونے والا منہ بناتے
کمرے کی
جانب اشارہ کر کر بولی پاشا کو اسکا یہ انداز بے حد کیوٹ لگا تھا
وہ سیدھا ہوتے اسے ٹھیک سے اپنے گود میں بٹھانے لگا
اچھا دکھنے میں کیسا تھا"سوالیہ پوچھا
مم۔۔۔مطلب۔۔۔؟وہ نہ سمجھی سے آنکھیں پٹپٹاتے اسے دیکھنے لگی
بھئی بھوت دیکھا تھا ناں۔۔۔تو وہی پوچھ رہا ہوں دکھنے میں کیسا تھا
تمہارے جیسا یا میری بیوی جیسا۔۔۔؟اسکا سوال سمجھتے زمل کی
آنکھیں سکڑی وہ آنکھیں چھوٹی کئے اسے گھورنے اور اسکے سینے پر
مکوں کی بوچھاڑ کر دی
آؤچ۔۔مار دیا ظالم نے۔۔۔"وہ زور سے آنکھیں مینچے درد کی ایکٹنگ
کرنے لگا جس پر زمل کو ہنسی آئی یہ پہلا مومنٹ تھا جس میں وہ

پہلی بار اسکے ساتھ ہنسی تھی

پاشا ایک پل کو مبہوت سا ہوئے اسے دیکھے گیا وہ ہنستے ہوئے اور زیادہ اچھی لگ رہی تھی تب ہی اسے کی کمر پر شکنجہ مضبوط کرتے اسے صوفے پر لٹایا اس اچانک افتاد کیلئے وہ تیار نہیں تھی تب ہی ہنسی ایک دم اڑن چھو ہو گئی

سچ بتاؤ چوٹ پر درد کی ایکٹنگ کر رہی تھی ناں تاکہ میں پاس نہ آؤں۔۔۔؟ اسکی ہیزل آنکھوں میں دیکھتے بھاری لہجے میں بولا

"نن۔۔ نہیں سچ میں درد ہو رہا تھا۔۔۔

اور اب۔۔؟ سوالیہ پوچھا

اب۔۔۔اب بھی ہو رہا ہے آہ بہت درد ہو رہا ہے۔۔" وہ رونے کی ایکٹنگ

کرتی کراہنے لگی

اچھا۔۔درد ہو رہا ہے ہاں۔۔" کہتے ہی وہ اسکے پیٹ پر گدگدی کرنے لگا
ہاہاہااسٹاپ اٹ۔۔۔اسٹاپ اٹ۔۔۔" وہ اسکے ہاتھوں کو پکڑنے کی
کوشش کرتے اسے روکنے لگی تھی جب پاشا نے اسی کے دونوں ہاتھ
صوفے کے بازو پر پن کئے
تب سے اپنے جذباتوں کو کنڑول کرتے میں کتنی تکلیف میں ہوں
تمہیں
اندازہ ہے۔۔۔؟ بولتے ہوئے اسکا لہجہ اتنا بھاری تھا کہ زمل کو اپنی ریڑ
کی ہڈی سن ہوتی محسوس ہونے لگی اسکی آنکھیں نیند کی وجہ سے
کم خود پر جبر کرنے کی وجہ سے زیادہ لال تھی
دوبارہ ایسا مت کرنا ورنہ ایک ہی بار میں سارا بدلہ نکالوں گا۔۔۔"
بولتے
ہی ہونٹ سیدھا اسکی شہ رگ پر رکھتے زمل کی سانسیں بند کروا گیا

وہ چہرہ اوپر کرتی گہرے سانس لینے لگی وہ دھیرے دھیرے اسکے بدن پر حاوی ہوتا چلا گیا کتنی ہی دیر اس کے بدن سے سکون حاصل کرنے کے بعد اسے خود میں بھینچ گیا

تمہیں پتہ ہے۔۔ تم اس دنیا کی خوبصورت ترین عورت ہو۔۔۔"اسکی بات

پر زمل نے منہ اٹھا کر اسے دیکھا

واقعی۔۔؟ جیسے یقین دہانی چاہی

ہاں۔۔۔واقعی۔۔۔"اسکی پیشانی چومتے یقین دلایا

لیکن ماما کو تو میں کبھی اچھی نہیں لگی۔۔"بولتے ہوئے اسکی آنکھیں نم ہوئی جس پر پاشا نے اسے بازو سے پکڑ کر تھوڑا اوپر کھینچا اور باری باری اسکی دونوں آنکھوں کو چوما

"نہیں۔۔ مجھ سے پوچھو میرے لئے کیا ہو تم۔۔

کیاہوں میں آپ کیلئے۔۔۔؟وہ دونوں کہنی اسکے سینے پر ٹکائے۔لاڈ سے
پوچھنے لگی بھول گئی تھی کہ کیسے اس شخص نے اسے اپنی زندگی
میں شامل کیا تھا اگر اس وقت کچھ یاد تھا تو بس یہ کہ وہ شخص
اس سے اس محبت کا اظہار کر رہا تھا جو آج تک کسی نے نہیں کیا وہ
جادو گر تھا بے حد حسین جادو گر کیسے اتنی جلدی اسے اپنے سحر
میں جکڑ گیا تھا

"میری زندگی۔۔

اور۔۔۔؟

"میری آتی جاتی سانسیں۔۔۔

اور۔۔؟

"میری محبت۔۔۔

اور۔۔۔؟

"میری چاہت۔۔۔

اور۔۔۔؟

"میرا اکلوتا عشق۔۔۔

اس بات پر زمل کا دل باغ باغ ہوا

اچھا اور۔۔۔؟ وہ شریر مسکراہٹ لئے پوچھنے لگی

اور میرے بچوں کی جنّت۔۔۔" اسکے جواب پر وہ شرم سے لال ہوتی چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی نفرت کا بادل چھٹ رہا تھا یہ ایک فطری عمل تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے نفرت برقرار نہیں رکھ سکتی تھی وہ جیسے بھی اسکی زندگی میں آیا لیکن اسے سب سے زیادہ چاہ رہا تھا اتنی چاہت زمل نے اپنی سترہ سال کی زندگی میں کبھی نہیں پائی تھی

پاشا نے دونوں ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھتے اسے مزید خود میں

بھینچا وہ تھوڑی ہی دیر میں سو گئی تھی جس پر پاشا بھی سکون کا
سانس لیتا آنکھیں موند گیا جسے جلدی ہی نیند نے بھی آلیا

AQSAM WRITES

بوس گاڑی تیار ہے اور بندے بھی۔۔۔"ایک آدمی ہاتھ میں بندوق
پکڑے
سر خم کر کے بولا یاقوت ایک پسٹل کی خالی میگزین کو فل کر کر
فائر کرتا چیک کر رہا تھا ان دونوں کا دماغ وہ اچھے سے درست کر
چکا تھا جو اسے اپنی بھا بھی سمجھ رہے تھے
میں بھی ساتھ چلونگا۔۔۔"برلاس ایک گن اٹھاتے تن کر بولا یاقوت
نے
اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو شرافت سے رکھ دو
یار یہ کیا ہے آپ لوگ خود چلے جاتے ہیں بٹ مجھے کہیں نہیں لے کر
جاتے کیوں۔۔۔مجھے بھی جانا ہے۔۔۔"انداز ضدی تھا یاقوت کو مجبورا

اسے لے جاناپڑاورنہ وہ دو باتیں اپنی طرف سے بڑھا کر پاشا کو بتاتا
اور پھر یاقوت کی شامت آجاتی

ٹھیک ہے کراچی جاناہے ناں۔۔۔"اس نے اپنے بندے سے پوچھا
'جی بوس۔۔۔

"ٹھیک ہے چلو میں آتاہوں۔۔۔

بوس وہ پاشا کو۔۔"وہ کچھ کہنے لگا تھاجب یاقوت نے چپ کروادیا
وہ ریسٹ کررہے ہونگے ہمیں کس لئے انہوں نے اپنے جیسابنایاہے
"۔۔۔۔

اندازڈپٹنے والا تھاوہ چپ کر کروہاں سے نکل گیارات تین بجے کے
قریب یاقوت پہرے داری کوچیک کرنے کیلئے وزٹ کررہاتھاجب
اسے
زمل کے چیخنے کی آواز آئی تھی ایک پل کواسے لگاکہ پاشا کوبتادے

کہ وہ ہے لیکن پھر چپ کر کر چلا گیا کیونکہ پاشا کی نیند سے وہ
واقف تھا اسکی چیخ سنتے وہ اٹھ گیا ہو گا
اپنی اپنی بندوقیں لوڈ کر کر رکھو ہمارے سسرالیوں کوئی پتہ نہیں
سلام دعا کرنے کسی بھی چیک پائنٹ پر پہنچ جائیں گے۔۔"اسکا اشارہ
پولیس کی جانب تھا جسے سب سمجھتے حکم کے مطابق خود کو تیار
کرنے لگے

AQSAM WRITES

فائرنگ کی آواز پر وہ تھوڑی کسمساتی اٹھی آنکھیں مسلتے خود کو
اسکے قریب وہ بھی اس حال میں دیکھ کر گڑبڑا گئی اور وہ مزے
سے سائیڈ میں گردن پھینکے سو رہا تھا زمل کو اپنا آپ اسکے ساتھ اس
حال میں دیکھ کر بے حد شرمندگی ہوئی ساتھ ہی رات والا سارا واقعہ
آنکھوں کے سامنے گھوم گیا جسے یاد کرتے وہ سرخ ٹماٹر بن گئی
افففف یہ اٹھیں گے تو کیسے فیس کرونگی انکو۔۔۔"وہ ناخن منہ میں

چباتی سوچنے لگی تب ہی وہ بھی ہلکا کسمسایا اسے ہلتے دیکھ زمل کا
دل اچھل کر حلق میں آگیا وہ ایک دم اٹھنے کی کوشش کرنے ہی لگی
تھی جب وہ پٹ سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا
کہاں بھاگنے کی تیاری ہے مسسز زیحال خان آفندی۔۔۔"انگلیاں اسکی
گردن پر مس کرتے خمار لہجے میں بولا مرد کی آواز اگر بھاری ہو تو
عورت کے جذبات جاگتے دیر نہیں کرتے
کک۔۔ کہیں۔۔ کہیں بھی نہیں۔۔"اسے ڈر تھا کہ دور جانے کا کہہ کر
کہیں
پھر سے جان مشکل میں نہ ڈال لے
تو ایک راؤنڈ اور لگائیں۔۔۔"اسے بازو سے پکڑتے ایک ہی جست میں
اپنے نیچے کیا اور خود اسکے اوپر آیا اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا کر
رہ گئی

ن۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔۔" وہ رو دینے کو تھی پاشا اس پر ترس کھاتے
چھوڑ کے
خود وہی لیٹ گیا وہ فوراً سے کمرے میں غائب ہو گئی یہ لڑکی اسے
پاگل کر کر چھوڑے گی یہ طے تھا

زمل کے فریش ہوتے وہ خود بھی فریش ہوتا مرر کے سامنے
آ کھڑا ہوا اسکے سامنے وہ کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی
تھی سینے تک آتی دبلی پتلی سی لڑکی اور وہ چوڑا سینا
باقائدگی سے جم کرتا کسرتی بدن خوبصورتی میں دونوں کا
پرزور مقابلہ تھا اس وقت دونوں میڈ فار ایچ ادھر والا کپل لگ رہے
تھے زمل اپنا اور اسکا موازنہ کر ہی رہی تھی اسکے آئی ونک پر

سٹپٹا سی گئی

تمہیں کھانا بنانا آتا ہے۔۔۔؟ کئی دیر خاموش رہنے کے بعد سوالیہ

پوچھا وہ ہلکا سا سر نفی میں ہلا گئی

زبان چلانی آتی ہے۔۔۔؟ اب کی بار اسکے سوال پر زمل گھور کر

اسے دیکھنے لگی اب تک اسکی دی گئی شدید محبت زمل کو

اتنا کونفیڈنس دلا چکی تھی کہ وہ اسے گھور سکے

"تیار ہو کر جلدی سے باہر آؤ۔۔۔ میں ناشتے پر ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔

اسکے گال کو چومتے اپنی شرٹ پہنتا باہر نکل گیا زمل مرر میں

اپنا گال دیکھی رہ گئی جو ایک عجیب سے احساس کے تحت

دہک رہے تھے

اسے تیار کیا ہونا تھا بالوں میں برش پھیرتی باہر نکل آئی اور

سیدھا صوفے پر براجمان ہو گئی وہ کچھ دیر تو خاموشی

سے اسکو دیکھتے ہوئے ناشتہ بناتا رہا جب آخر میں اسے رات
والی بات یاد آئی
"نیلس کٹ کرو وہاں ڈرا میں نیل کٹر رکھی ہے۔۔۔
لیکن میرے نیلس تو چھوٹے ہیں۔۔"ہاں وہ چھوٹے ہی تھے لیکن پاشا
کی کمر زخمی کرنے کیلئے یہ بھی کافی تھے
"تمہارے یہ نیلس کسی دن مجھے شہید کر دیں گے۔۔۔
مطلب۔۔۔؟نہ سمجھی سے پوچھنے لگی
کر رہی ہو یہاں میں کروں آکر۔۔۔"پاشا نے ڈپٹا
نن۔۔ نہیں میں کر رہی ہوں۔۔۔"وہ جلدی سے اٹھنے لگی تھی لیکن
ایک
درد کی لہر پورے جسم میں دوڑ گئی اور واپس وہی صوفے پر بیٹھ
گئی

کیاہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔"وہ جلدی سے ہاتھ صاف کرتا اسکی جانب آیا

ج۔۔۔جی۔۔۔"بمشکل بولی پورا بدن ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

رکو میں لا کر دیتا ہوں نیل کٹر۔۔"وہ اٹھا کو ڈرا سے نیل کٹر نکال کر

اسکی جانب بڑھائی جسے پکڑتے وہ نیلز کاٹنا شروع ہو گئی اور جلدی

ہی فارغ بھی ہو گئی

گڈ اب جلدی سے یہ سارا بریکفاسٹ فنش کرو کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر

آتی ہو نگی۔۔۔"ڈاکٹر کے نام پر زمل چونکی

ڈڈ۔۔ڈاکٹر۔۔؟سوالیہ پوچھا

ہاں تمہارا فیزیکل ٹریٹمنٹ کرنے۔۔۔"وہ صرف اپنا ڈرمٹانا چاہتا تھا

ایسا نہیں تھا کہ اسے اولاد نہیں چاہئے تھی لیکن جن حالات میں اس

نے زمل سے نکاح کیا تھا اس میں پہلے پاشا کو ہی قبول کرنے میں

وقت لگنا تھا اور یہ سب اتنی جلدی ہوتا تو وہ اس سے بد گمان ہو

سکتی تھی

وہ چپ کر کر کھانا کھانے لگی اور نظر سامنے دیوار پر جاتے رونے لگی

پاشا کا کھانا کھاتا ہاتھ رکا

وائف۔۔ی وائفی کیا ہوا۔۔۔؟ وہ اسکے قریب ہوتے فکر مندی سے

پوچھنے

لگا لیکن وہ مسلسل روئے جا رہی تھی پاشا نے اٹھا کر اسے اپنی

گود میں بٹھایا اور چہرہ اپنی جانب موڑا

کیا ہوا ہے بتاؤ تو۔۔۔ کہیں پین ہو رہا ہے۔۔۔؟ اسکا سر سینے پر رکھ کر

بال سہلاتے پیار سے پوچھنے لگا

ایک۔۔ایک ہفتے بعد میرا۔۔" ہچکیاں بندھ چکی تھی

ہاں بولو۔۔" اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے انگوٹھا اسکے گال پر

مس کرتے پوچھنے لگا

مم۔۔میرا بر تھڈے ہے۔۔۔"سوں سوں کرتی ناک رگڑ کر بولی کیا۔۔۔" پاشا کو شاک لگا تھا وہ اتنی سی بات بتانے کیلئے اتنا روئی تھی اب واقعی پاشا کو لگا تھا کہ وہ بیوی نہیں ایک بچہ ایڈاپٹ کر کر لایا ہے

میرا بچہ۔۔۔ایڈوانس،پیپی بر تھڈے۔۔۔"اسے سینے میں بھینچتے شدّت سے بولا

تھینک یو پپ۔۔پاشا۔۔۔"اسی کی شرٹ سے ناک صاف کرتے اس نے

پہلی بار پاشا کے سامنے اسکا نام لیا تھا پاشا نے اسکا منہ سینے سے نکال کر دیکھا

تم مجھے زیحال کہہ سکتی ہو۔۔۔"اسکی حرکت کو خاطر میں نہ لاتے

پیار سے بولا

آپ کا نام زیحال ہے۔۔۔؟اسکے سوال پر پاشا سر پیٹ کر رہ گیا وہ چھتیس دفع اسکے سامنے مسسز زیحال کہہ چکا تھا لیکن اس نے اب تک غور نہیں کیا تھا بس ڈاکو یا پاشا کے نام سے ہی جانتی تھی

"اتنا پیارا نام ہے۔۔

ہاں زمل زیحال۔۔۔"آگے سے پاشا کی بات پر وہ مسکرا دی پاشا نے آگے

جھک کر اسکے ہونٹوں کو چوما اسکی حرکت پر وہ تھوڑی جز بز ہوئی

رات کا پین تو نہیں ہے ناں۔۔۔؟ کھانا کھاتے پوچھا

"تھ۔۔ تھوڑا تھوڑا۔۔۔

ڈاکٹر آتی ہونگی وہ کچھ میڈیسن دیں گی اور درد یوں غائب ہو جائے گا"چٹکی بجاتے کہا اس کی بات پر سر ہلا کر پھر سے کھانا

کھانے لگی لیکن اپنی برتھ ڈے کے قریب اسے فہد بہت یاد آئے تھے
اسکی ماں نہ سہی لیکن اسکا باپ ہمیشہ اسکی برتھ ڈے پر ایٹ
لیسٹ کیک تو لے آتا تھا لیکن پاشا نے بھی بس سرسری سا وش
کیا وہ بھی ایک ہفتہ پہلے اور برتن سمیٹنے لگا وہ ویسے ہی پیٹ پکڑے
بیٹھی رہی
مجھے بس تھوڑا سا کام ہے میں تھوڑی دیر تک واپس آجاؤنگا لیکن تم
اٹھو گی نہیں یہاں سے اسے تاکید کرتا ماتھے پر پیار کرتا باہر نکل گیا

AQSAM WRITES

کیا ہوا احمد اب تک وہ لڑکی نظر نہیں آئی کہیں یہ تو نہیں کہ اکیلے
اکیلے فارم ہاؤس پر مزے کر رہے ہو اور ہم یہاں ترستے رہ جائیں
"___

بولتے ہوئے زنور کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسا لیکن فادی کی بات پر
احمد کے منہ کے زاویے بگڑے

کہاں ہاتھ لگی ہے میں خود بڑا بے تاب ہوں اسے نوچنے کیلئے۔۔۔"
بولتے
ہوئے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی
ویسے داد دینی پڑے گی اس لڑکی کی جس نے پورے کالج کے سامنے
تمہیں تھپڑ مارا تھا۔۔۔"اب کی بار فادی تمسخر اڑاتے بولا تھا ساتھ
باقی کھڑے لڑکے بھی ہنسے
جس دن ہاتھ لگے گی ساری ہمت نچوڑ ڈالوں گا۔۔۔"دانت پیستے ہاتھ کا
مکہ گاڑی کے شیشے پر دے مارا وہ سب ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئے
احمد بڑے باپ کی بگڑی اولاد تھا جسے دولت شہرت وراثت میں ملی
تھی لیکن ساتھ ہی غرور بھی ملا تھا اس وقت نئی نئی جوانی عروج
پر تھی جس کی آڑ میں بھول گیا تھا کہ ہر عروج کو زوال ہے
🅐🅠🅢🅐🅜 🅦🅡🅘🅣🅔🅢
وہ صوفے پر بیٹھی سامنے ٹیبل پر ٹانگ پر ٹانگ دھرے کسی سوچ میں

گم تھی کیسے وہ شخص طوفان کی طرح اسکی زندگی میں آیااور
اسے اپنی لپیٹ میں لے لیاوہ جب بھی اسکے قریب آتاوہ خود بخود
اسکے سحر میں جکڑنے لگی تھی وہ کیوں اس وقت اسے نہیں روک
پاتی تھی کیوں بھول جاتی تھی کہ اس نے اسے اغواہ کیا تھااور
پہلی ہی رات کیسا سلوک کیا تھا جسم پر کوئی جگہ اب ایسی نہیں
بچی تھی جہاں پاشانے اپنے پیار کی مہر ثبت نہ کی ہو تب ہی اچانک
اسے ابکائی آئی اور وہ بھاگ کر واش بیسن پر جھک گئی
جتنا کھانا کھایا تھا سارا نکل گیا تھا کچن کی جانب آتی گلاس میں
پانی انڈیلا اور منہ کو لگاتی ایک ہی سانس میں پی گئی
واپس سے صوفے پر آتے دھپ سے لیٹ گئی پاشا کی غیر موجودگی میں
وہ کھل کر رہتی ابھی بھی اپنی حالت سے بے خبر اوندھے منہ لیٹی
ہوئی تھی جب دوبارہ جی متلایا اور اٹھ واش بیسن پر جھک گئی

کھایا پیا تو سب نکل چکا تھا جو پانی پیا تھا وہی نکل رہا تھا اسکے
بعد بھی خالی ابکائیوں میں اسے لگا تھا ساری انتڑیاں نکل کر باہر
آجائیں گی
آنکھیں لال ہو چکی تھی اسے اپنے پیروں پر کھڑے رہنا مشکل لگا لیکن
خود کو گھسیٹتی روم میں لے آئی
اپنی الٹیوں سے اب وہ تنگ ہونے لگی تھی پاشا بھی گھر نہیں تھا اور
نہ کوئی فون تھا جس سے وہ اسے کال کر کر بلا لیتی اوندھے منہ پڑے
اسکی آنکھ لگ گئی نجانے کتنی ہی دیر وہ سوتی رہی
AQSAM WRITES
بوس یہی گھر ہے۔۔۔"دو آدمی آگے آتے کھڑے ہوئے اور پامیر نے
ایک
گھر کی جانب اشارہ کیا جو اس لڑکی کے ماں باپ کا گھر تھا

توڑو دروازہ۔۔۔" وہ ڈاکو تھے عزت سے ناک کر کر اندر جانے والے

میںرز

سے واقف نہیں تھے تب ہی اسکے حکم پر اسکے بندوں نے کندھا مار کر

دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے

سامنے فرح اپنے بے بی کو فیڈ کروا رہی تھی اور فہد بیڈ کی دوسری

سائیڈ بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرنے میں مصروف تھا جب اچانک

نقاب پوش شخصیات کو دیکھ کر فرح کی چیخ نکلی

اے۔۔منہ بند۔۔" پامیر نے آگے بڑھتے فرح کی کنپٹی پر بندوق رکھی

اور

دوسری جانب سے یاقوت نے فہد کو اپنے شکنجے میں لیا یہ اچانک ہوا

تھا وہ دونوں ہی خود کو نہیں سمبھال پائے باقی بندے بندوق ان پر

تانے کھڑے تھے

برلاس اس لڑکی کو لاؤ۔۔۔" یاقوت کے حکم پر وہ باہر نکلا اور اوپر نیچے اس لڑکی کو تلاش کرنے لگا جو کہیں نہیں ملی تھی

"بوس پورا گھر چھان مارا ہے لڑکی کہیں نہیں ہے۔۔۔

کہاں ہے لڑکی۔۔۔" گن پر زور دیتے چلا کر پوچھا

کک۔۔ کون۔۔ کونسی لڑکی "ڈر کے مارے فہد کے پسینے چھوٹنے لگے تھے

تیری بیٹی زمل فہد خان۔۔۔" اپنی بیٹی کے ذکر پر فہد کی آنکھیں پھیلی بھلا وہ کیوں اسے ڈھونڈ رہے تھے

یہ نام کچھ سنا سنا سا نہیں لگ رہا۔۔۔؟ برلاس نے پامیر کے کان میں کہا آواز اتنی تھی کہ صرف پامیر ہی سن سکے

ڈیٹیل میرے باپ نے نکلوائی تھی۔۔۔؟ پامیر دانت پیس کر بولا ان دونوں کی ہی ڈیوٹی لگائی تھی یاقوت نے اسکا ایڈریس وغیرہ نکالنے

کی اب پامیر کا اشارہ اسی جانب تھا کہ شاید ڈیٹیلس نکالتے وقت اس نے سنا ہو

نہیں بھائی مجھے لگتا ہے اس سے پہلے بھی کہیں سنا ہے۔۔۔"آہ یاد کر لیتے تو سمجھ جاتے اور آنے والی قیامت شاید ٹل جاتی

"وہ۔۔۔وہ یہاں نہیں ہے۔۔

تو کہاں ہے۔۔۔؟ یاقوت غصّے سے دھاڑا

وہ۔۔۔وہ اسلام آباد ہے اپنی دد۔۔دادی کے پاس۔۔۔"فرح جلدی سے بولی

گویا کہ وہ خود اپنی جان اس سے چھڑانا چاہتی تھی وہ فہد کی دوسری بیوی تھی پہلی بیوی جس کی کوک سے زمل پیدا ہوئی تھی وہ ڈلیوری کے وقت ہی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی جسکے بعد فہد نے زمل کیلئے ہی دوسری شادی کی تھی لیکن زمل کی

قسمت میں ماں کا پیار نہیں لکھا تھا اس کی قسمت میں صرف زیحال

جیسا شوہر لکھا تھا جو اس پر جی جان وارتا تھا

اسلام آباد۔۔۔؟ یاقوت کا دل کیا دونوں کو وہی شوٹ کر دے وہ لوگ

اتنی دور آئے تھے جبکہ وہ لڑکی وہی انکے قریب کسی گاؤں میں تھی

وہ بھی ایک بڑھیا کے پاس جہاں سے وہ چٹکی بجاتے اسے جیلانی کے

حوالے کر کر آسکتے تھے لیکن انکی قسمت میں یہاں آنا لکھا تھا جس

پر یاقوت کو جی بھر کر غصّہ آیا

AQSAM WRITES

بیڈ پر لیٹی گہری نیند میں تھی جب ڈاکٹر کومل نے اسکا ٹریٹمنٹ کیا

اور دروازے کے باہر کھڑا پاشا یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا گھڑیال کی

ٹک ٹک کرتی سوئی کے ساتھ پاشا کا دل بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا

ملنے والی خبر کی خوشی تھی یا زمل کے خود سے بدگمان ہونے کا ڈر

جو بھی تھا پاشا کو ایک ٹانگ پر کھڑے کئے ہوئے تھا

تب ہی ڈاکٹر کومل باہر آئی اور وہ لپک کر اسکی جانب گیا اسکی
خاموشی اور بے چینی کومل سمجھ گئی تھی تب ہی خود بولنا شروع
کیا
شی از پریگننٹ پاشا اور اسے پریگننٹ ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا
ہے۔۔۔"لفظوں کے پیچھے دکھ چھپا تھا
اسکا جملہ ایک پل کو پاشا کا دل بند کروا گیا وہ یک ٹک اسکی جانب
دیکھے گیا
ویسے اسکی عمر اٹھارہ کے لگ بھگ ہے اتنی عمر میں پریگننسی نارمل
ہے تم اتنے پریشان کیوں ہو۔۔۔؟وہ ایک gynecologist
تھی اور
پاشا کو پچھلے چھ سالوں سے جانتی تھی جب اسکے بھائی کو
دشمنی میں کسی نے مارنے کی سپاری پاشا کو دی تھی لیکن وہ اسے

بے قصور دیکھ کر اسے صحیح سلامت اسکے گھر چھوڑ کر آیا تھا اور
نہ صرف گھر چھوڑا تھا بلکہ اسکے دشمن سے خود دشمنی لے کر اسے
پروٹیکٹ کیا تھا تب سے وہ اسکی احسان مند تھی اور جب بھی اسے
گہری چوٹ آتی وہ بینڈج کروانے اسی کے پاس جاتا تھا جو زخم
اسکے بس کا نہ ہوتا وہ کسی اور ڈاکٹر کو ہائر کر لیتی کیونکہ وہ خود
سر عام لوگوں میں نہیں گھوم سکتا تھا اسکا نام سنتے ہی لوگوں میں
ایک خوف پھیل جاتا تھا
اسکی عمر کا مسلہ نہیں ہے جس سچوئشن میں میں نے اس سے نکاح
کیا ویسے میں وہ مجھے ہی اب تک صحیح سے قبول نہیں کر پائی میں
اسے اس رشتے کو قبول کرنے کیلئے وقت دینا چاہتا تھا لیکن۔۔۔" وہ
بولتے بولتے رکا کومل اسے دیکھے گئی
لیکن۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا

پہلی رات بہت غصّے میں تھا اور غصّے میں مجھ

"سے یہ ہو گیا۔۔۔

تو اب کیوں پچھتا رہے ہو تم مرد کتنے عجیب ہوتے ہو پاشا عورت کو

تکلیف دیتے وقت تم لوگوں کو ذرا تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔؟

اسٹاپ اٹ کومل۔۔۔"جھلا کر بولا

تو اب کیا کرو گے ابورشن کروال۔۔"اسکا جملہ آدھا منہ میں ہی رہ گیا

تھا جب پاشا کی قہر آلود نظریں اسکی جانب اٹھیں

دوبارہ یہ لفظ منہ سے نکالا تو جان نکال دونگا۔۔"کومل ڈر کر یکدم

ایک قدم پیچھے ہوئی

مجھے صرف اپنی بیوی کی بدگمانی کی فکر ہے ورنہ میرے لئے میری

بیوی بچہ دونوں میری زندگی ہیں تو دوبارہ منہ کھولتے وقت لفظوں

کا تعین ٹھیک کرنا۔۔۔"پاشا کی اٹھی انگلی اس کا رنگ فق سے اڑا گئی

اس نے خشک لبوں پر زبان پھیر کر خود کو نارمل کیا اس وقت شیر کے پنجرے میں تھی اور جان ہتھیلی پر

پریشان مم۔۔مت ہو یہ خوشی اللہّ نے تمہیں دی ہے نہ شکری نہ کرو

اور

زمل کو اپنے اعتماد میں لے کر بتاؤ۔۔۔"خود کو نارمل کرتی آگے آئی اور کندھے پر ہاتھ رکھے دلاسہ دینے لگی

ھمم۔۔۔"اسکی بات پر وہ صرف سر ہلا کر رہ گیا

ویسے ابھی زمل کے کچھ ٹیسٹ ہونگے لیکن پہلے میں یہ سٹرپ تمہیں دے کر جا رہی ہوں کل صبح بھی اسکے اٹھنے کے وقت تم چیک کر لینا اگر تب بھی رزلٹ پازیٹو آیا تو مجھے پک واٹسپ کر دینا آگے جو ٹیسٹ کرنے ہوئے میں بتا دونگی۔۔۔"اس نے بیگ سے ایک سٹرپ نکالی

اور پاشا کی جانب بڑھائی جسے خاموشی سے اس نے تھام لیا
پاشا کا ایک بندہ اسے چھوڑنے علاقے سے باہر تک گیا تھا اسکے جانے کے
بعد وہ کمرے میں آیا جہاں وہ اب بھی گہری نیند میں تھی
پاس بیٹھتے اسکے سر میں انگلیاں چلانے لگا سوچوں کا محور اب بھی
گردش میں تھا وہ اس خوشی سے اتنا خوش ہوتا کہ ساری دنیا میں
اعلان کر ڈالتا لیکن وہ زمل کو پورے طریقے سے خود کے عشق سے
آشنا کروا دینا چاہتا تھا ابھی تو وہ اسے ہی صحیح سے قبول نہیں کر
پا رہی تھی یہ کیسے کر لیتی قبول سوچتے ہوئے اسکا ہاتھ زمل کے
پیٹ پر گیا اس نے جھک کر اپنے دہکتے لب اسکی بیلی پر رکھے رکھ کر
جیسے اٹھانا ہی بھول گیا تھا تب ہی اس نے دھیرے سے آنکھیں
کھولی سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اب تک اسکی بیلی پر جھکے ہوئے تھا
وہ کرنٹ کھاتی اٹھ کر بیٹھی پاشا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

آرام سے کیا ہو گیا۔۔۔"لہجہ مضبوط کرتے ڈپٹا

آپ۔۔آپ دور رہیں مجھ سے۔۔۔"وہ پیچھے کو ہوتی ڈر کر بولی

کیوں۔۔۔کیا ہوا۔۔؟اسکے اچانک بدلے رویے نے پاشا کو چونکایا

آپ۔۔۔آپ بہت برے ہیں۔۔۔بہت۔۔۔"بولتے ہوئے آنکھیں چھلکی جیسے

پہلے سے تیار تھیں

میں نے کیا کیا ہے بتاؤ گی۔۔۔؟پاشا اب بھی نہیں سمجھا تھا اسے تو اب تک کچھ پتا نہیں تھا

میری زندگی خراب کی ہے آپ نے۔۔پہلے مجھے کڈنیپ کیا

اور اور۔۔۔۔اب۔۔۔"ہچکیاں بندھی

اور اب۔۔؟پاشا کا دل ڈوبا۔۔وہ ہو رہا تھا جسکا اسے ڈر تھا

میں پریگننٹ ہوں۔۔۔"اسکے جملے پر پاشا ایک پل کو ساکت ہو گیا

مطلب وہ جاگ رہی تھی اور سب سن بھی چکی تھی س احساس سے ہی وہ خوف زدہ ہو چکی تھی

آئی ہیٹ یو پاشا آئی ہیٹ یو۔۔۔"چیختے ہوئے بیڈ سے نیچے اتری اور اسکے سینے پر ہاتھ رکھے پیچھے کی جانب دھکیلنے لگی

زمل۔۔میری۔۔میری بات سنو۔۔۔"وہ آگے آتا اسے دونوں بازو سے تھامے

ریلیکس کروانے لگا لیکن وہ اپنا آپ چھڑاتی اس سے دور ہوئی

ہاتھ نہیں لگانا اب مجھے سنا تم نے۔۔۔اسکے بعد میری زندگی میں کچھ نہیں بچتا کچھ نہیں چھوڑا تم نے وہ بپھر چکی تھی پاشا کو خود پر جی بھر کر تاؤ آیا غصّے میں وہ کیا کر بیٹھا تھا آج اسے اندازہ ہو گیا تھا غصّہ انسان کو برباد کرتا ہے

"زمل۔۔۔میری بات سنو دیکھو۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔جسٹ شٹ۔۔اپیپ "اسکی بات سنے بغیر وہ دھاڑی تھی اور

دونوں ہاتھوں سے پش کرتے اسے بیڈ پر دھکیلا وہ بیٹھنے والے انداز میں بیڈ پر گرا سر جھکا ہوا تھا تب ہی زمل کی نظر چابیوں پر گئ جو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پڑی تھیں اس نے جھپٹ کر وہ چابیاں اٹھائی اور روم سے باہر نکل کر ڈور لاک کر دیا

زمل۔۔۔زمل۔۔۔" پاشا اٹھتے ہی لپک کر دروازے کی جانب آیا زمل ان لاک دا دوڑ۔۔۔"اسکی حرکت پر پاشا کا پارہ یکدم ہائی ہوا تھا نہیں۔۔ی۔میں نہیں کھولوں گی۔۔۔"آگے سے وہ بھی چلائ

"زمل دروازہ کھولو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔۔۔"بولتے ہوئے وہ مسلسل روئے جا رہی

تھی

تمہیں سمجھ نہیں آئی کھولو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔" پاشا کے ضبط کی انتہا ہونے لگی تھی اس اچانک افتاد کیلئے وہ بلکل بھی تیار نہ تھا

آپ۔۔۔آپ نے مجھے۔۔۔مجھے قید کیا ہے ناں۔۔لک لیکن آج ۔۔میں آزاد ہو جاؤنگی۔۔۔" وہ آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتی روتے ہوئے بولی

"تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔اور نہ جانے کی بے وقوفی کرنا۔۔

"یہاں سے آزاد نہیں ہو سکتی لیکن اس دنیا سے تو ہو سکتی ہوں ناں۔۔ بولتے ہوئے یہاں وہاں نظر دوڑائی ایسی چیز ڈھونڈنے لگی جو جان لینے میں مدد کر سکے

زمل۔۔۔۔" پاشا کے جبڑے کی رگیں تنی

اوپن داڈور۔۔۔" باہر سے اسکی آواز آنا بند ہو گئی تھی اور یہی
خاموشی پاشا کو کھٹکنے لگی زمل کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑی گن پر
گئی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکی جانب آئی اور ہاتھ بڑھا کر
اسے تھاما اسے گن چلانی نہیں آتی تھی تب اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے
لگی پاشا کو مسلسل خاموشی سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی وہ بھاگ کر
ونڈو سائیڈ آیا اسے بھی اس باہر کی جانب سے بند کر رکھا تھا اور
کوئی آپشن نہیں دکھا تو ہاتھ کا مکا بنا کر سیدھا شیشے میں دے مارا
لیکن وہ مضبوط تھا ایک دفع میں نہیں ٹوٹا اس نے اسی قوت سے
دوبارہ ضرب لگائی تب اس پر کچھ لکیریں بنی تیسری بار میں وہ
چکنا چور ہوا اور کچھ کانچ کے ٹکڑے اسکے ہاتھ میں گھپ گئے لیکن
درد کسے محسوس ہو رہا تھا اسے صرف اپنی بیوی کی فکر تھی وہاں
سے باہر نکلتے ٹوٹی ہوئی سائیڈ کا نوک اسکی کمر پر سرخ لکیر

کھینچتا چلا گیا اسکے بندے وہی پہرے پر کھڑے تھے جب اسے ایسے آتا دیکھ اسکی جانب لپکے

بوس۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔؟لیکن وہ بات کا جواب دیے بغیر اسکے ہاتھ

میں پکڑی بندوق لے کر فرنٹ ڈور کے قریب آیا اور ایک ہی فائر میں ڈور انلاک کرتا بندوق وہی پھینک کر اندر آیا جب ایک اور گولی کی آواز فضا میں گونجی تھی

NOVELS BY AQSAM

زمل۔۔۔۔ل"فائر سیدھا ٹیبل پر رکھے فلاور واس پر ہوا تھا جسکی گولی اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرتی زمین بوس کر گئی گولی کی آواز اتنی تیز تھی کہ زمل کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے

ساتھ پہلی بار گن چلانے کے ڈر سے جسم کانپنے لگا اور بے جان ٹانگوں
کے ساتھ زمین پر بیٹھتی گئی پاشا لپک کر اسکی جانب آیا تھا اور آتے
ہی گن ہاتھ سے چھین کر دور پھینکی ساتھ ہی بازو سے دبوچے چہرہ
اپنی جانب موڑے ٹٹولنے لگا وہی ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اپنی
تسلی کرنے لگا وہ ٹھیک تھی

چھ۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔"اپنا آپ چھڑاتی واپس سے
گن کی جانب لپکی جب پاشا نے اسے بازو سے دبوچے
اپنی جانب کھینچا

اسٹاپ اٹ۔۔۔"وہ اسکے منہ پر دھاڑا تھا

نہیں۔۔۔۔ں چھوڑیں مجھے۔۔۔"اسکے سینے
پر ہاتھ رکھے پیچھے کی جانب دھکیلتے وہ گن کی جانب
لپکنے لگی تھی جب پاشا نے اپنا شکنجہ اسکی کمر

پر مضبوط کرتے اپنی جانب کھینچ کر خود کے سینے
میں بھینچا لیکن وہ مسلسل اسکے سینے پر مکوں کی
بوچھاڑ کرتی خود چھڑانے کی کوشش کرنے لگی تھی
اسٹاپ اٹ۔۔۔پلیز اسٹاپ اٹ۔۔۔"کمر سہلاتے اسے چپ
کروانے لگا اسکی آواز میں بے بسی تھی
لیکن وہ اسکے سینے میں منہ دیے رونے
لگی پاشا کو اس وقت خود پر انتہا کا غصّہ آیا تھا
کتنی مشکل سے وہ اسکے قریب آنے لگی تھی
اگر یہ سب اسکی رضا سے ہوتا تو دونوں یہ خوشی
کتنی انجوائے کرتے روتے روتے اسکی آواز کم ہوئی
اور اسکا جسم ساکن ہوتے ہاتھ پاشا کی تھائیز پر
پر جا گرا

پاشا جیسے ہی پیچھے ہوا زمل کا سر اسکے بازو پر

جا ٹکا

زمل۔۔۔"اسکا چہرہ اوپر کرتے منہ پر آئے بال پیچھے

کئے وہ بے ہوش ہو گئی تھی پاشا ایک پل کو قریب

سے اسکا چہرہ دیکھے گیا پھر بانہوں میں بھرتے

بیڈ پر لایا اور آہستہ سے لٹاتے اسکے پاس بیٹھا

بالوں میں انگلیاں چلانے لگا شرٹ اوپر اٹھ چکی

تھی جسے پاشا صحیح کرتا اسکے کھلے بٹن بند کرنے

لگا اسکا چہرہ کسی بھی تاثر سے خالی تھا

سائیڈ ہوتے موبائل اٹھایا اور ایک نمبر ڈائل کرنے لگا

ہیلو۔۔۔"سامنے سے نیند میں ڈوبی آواز ابھری

"مجھے ضرورت ہے تمہاری۔۔۔

آتی ہوں۔۔۔"اسکا جواب سنتے ہی اس نے کال کٹ کی
اور موبائل سائیڈ رکھتے زمل کو ایک نظر دیکھا
اور اس پر کمفرٹر ٹھیک کرتے باہر نکل آیا
NOVELS BY AQSAM
اس نے کومل کو فون کر کر بلا لیا تھا جو اس وقت
کمرے میں زمل کا چیک اپ کر رہی تھی اور وہ باہر
صوفے پر بیٹھا یک ٹک زمین کو گھور رہا تھا تھوڑی
دیر پہلے والا منظر آنکھوں کے گرد گھوما اگر
وہ گولی زمل کی جانب چل جاتی تو کیا ہوتا سوچ سوچ کر ہی اسکا
دماغ پھٹنے لگا تھا
سر پیچھے صوفے کی پشت پر ٹکاتے آنکھیں موند
گیا جب کومل اپنا بیگ لئے باہر آئی
شی از فائن پاشا۔۔۔"اسکی آواز پر پاشا کی آنکھیں

کھلی اور سیدھا ہو بیٹھا

یہ کیا ہوا ہاتھ پر۔۔۔؟ وہ فورا لپک کر اسکے پاس بیٹھتی

ہاتھ دیکھنے لگی جہاں سے خون کی کچھ بوندیں

چمک رہی تھی اور کچھ حد تک خون سوکھ چکا تھا

پاشا نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتے منہ پھیر لیا

پاشا یہ زخم گہرا ہے۔۔۔"اسکی بات پر بھی وہ خاموش

رہا جب وہ خود سے اٹھتی سامنے ڈرا سے فرسٹ ایڈ

باکس نکال کر لائی وہ اسکے گھر کا صرف یہی ایک کونہ

جانتی تھی

آتے ہی خاموشی سے اسکا خون سفید کاٹن کو ڈیٹول

میں بھگوتے صاف کیا اور کچھ ہی دیر میں بینڈج

کر دی پاشا اب بھی نظریں پھیرے بیٹھا کسی سوچ

میں گم تھا جب وہ دیوانہ وار اسکے ہاتھ پر اپنا
انگوٹھا مس کرتی اسے بھرائی آنکھوں سے دیکھتی رہی
پاشا۔۔۔"زمل کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکراتے وہ
ایک جھٹکے میں اپنا ہاتھ چھڑاتا کمرے کی جانب لپکا
کومل ایک لمبی سانس خارج کر کر بیگ اٹھاتی چلی گئی
زمل۔۔۔یو او کے۔۔۔؟اسکے پاس بیٹھتے چہرے
پر انگلیاں مس کرتے پیار سے پوچھا
لیکن وہ جواب دیے بغیر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب
پاشا نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور پیچھے تکیہ ٹھیک
کرتے اسکی ٹیک لگوائی
اب کیسی ہے طبیعت۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل کی آنکھیں چھلکی
کیا ہوا۔۔۔وائفی۔۔"پاشا نے اسے کندھوں سے پکڑ کر

خود کے سینے سے لگایا جب وہ بے آواز روتی رہی اسے ایسے روتے دیکھ
وہ بالوں میں انگلیاں چلاتا اسے خاموش کروانے لگا
بس۔۔۔اب رونا بند بتاؤ کیا ہوا میرے بے بی کو۔۔؟
اسکا چہرہ سامنے کرتے منہ پر آئی لٹوں کو پیچھے کرتے پیار سے پوچھا
مم۔۔۔میں میں ڈر گئی تھی۔۔۔"وہ ناک رگڑتی سوں سوں کرتی بولی
ڈر۔۔؟کیسا ڈر۔۔؟پاشا کو سمجھ نہیں آئی تھی
"اس۔۔اس زمے داری سے۔۔
کونسی زمے داری۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل کو سمجھ
نہیں آئی کہ کیسے بتائے پہلے ہی اتنی بڑی بے وقوفی
کر چکی تھی ورنہ اس خبر سے وہ خود شاک تھی دل
میں ایک انجانی سی خوشی آسمائی تھی بس ریایکٹ غلط کر گئی تھی
بتاؤ۔۔۔"پاشا نے دوبارہ پیار سے پوچھا

اس بب۔۔بے بی کی زمے داری سے۔۔۔"اسکی بات پر پاشا
ایک پل کو ساکت ہوئے اسے دیکھے گیا مطلب یہ سب
صرف ایک ڈر کی وجہ سے کیا آہ اب اسکا دل واقعی
کیا تھا اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینکے تب ہی وہ
آنکھیں چھوٹی کئے اسے گھورنے لگا
پاشا کی گھوری کو سمجھتے زمل فورا سر جھکا گئ
جہاں ایک بے بی سمبھال رہا ہوں وہاں دوسرا بھی
سمبھال لونگا۔۔۔"اسکی بات زمل کو سمجھ نہیں آئ تھی
آپکا کوئی اور بے بی بھی ہے۔۔۔؟وہ ہیزل آنکھوں کو پھیلاتی حیرت
سے
پوچھنے لگی
"ہاں۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔؟اسکے بے صبری سے پوچھنے پر پاشا اسے
شریر نظروں سے دیکھنے لگا جس پر زمل ٹھٹھکی
کیا۔۔۔؟سوالیہ پوچھا جب پاشا آگے کو ہوتا اسکے لبوں پر لب رکھتا
اسکی بولتی بند کروا گیا زملا پنا ہاتھ اسکے رخسار پر رکھ گئی
پاشا ایسے ہی جھکا جھکا اسے پیچھے لٹا گیا
یہ رہا میرا بے بی۔۔۔"پیچھے ہوتے اسکے گال پر انگلیاں
مس کرتے پیار سے بولا جہاں وہ اپنی آنکھیں بند کئے
سانسیں نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی
اور دوسرا۔۔"کہتے ہی وہ نیچے کو ہوتا بیلی تک گیا
جہاں سے کمفرٹر ہٹاتے شرٹ اوپر سرکائی اسکی حرکت
پر زمل نے جھٹ آنکھیں کھولی
"یہ۔۔یہ کیا کر رہے۔۔۔

اپنے بے بی کو پیار۔۔" کہتے ہی لب اسکی بیلی پر رکھے
وہ جگہ اسکی پہلے سے فیورٹ تھی لیکن اب وہاں اسکی
ننھی سی زندگی جنم لے رہی تھی
اسکی سانسوں کو بے ہنگم کرتے وہ سیدھا اوپر آیا اور اسکے
ساتھ لیٹتے سر اپنے سینے پر رکھ کر پاؤں کی مدد سے کمفرٹر
کھینچ کر دونوں کو ڈھانپا
سو جاؤ اب۔۔ورنہ آج والی غلطی کی سزا دیتے دیر
نہیں لگاؤنگا۔۔۔" وہ جو خود کو اسکے سینے میں
چھپانے لگی تھی اسکی بات پر فوراً سر اٹھا کر دیکھا
"کیوں سزا۔۔۔میں اپنا آپ مار رہی تھی آپ کو تو۔۔
پاشا نے اسکی کمر پر شکنجہ مضبوط کرتے اسے
محسوس کروایا کہ اسکی بات پاشا کو کتنی ناگوار

گزری ہے اور اسکی آنکھوں میں امڈ کر آنے والا
غصّہ دیکھ زمل اپنی چونچ بند کر گئی
برداشت کر رہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں بکواس کرتی رہو
دوبارہ اپنے یا میرے بچے کے بارے میں ایسا کہا تو
خود جان نکالوں گا تمہاری۔۔۔"لہجہ سخت تھا
اسکا یہ انداز زمل کو ہمیشہ خوف زدہ کر دیتا تھا
پل میں اسکا پہلا روپ سامنے آجاتا تھا جب اس نے
اس شخص کے ماتھے کے بیچوں بیچ فائر کیا تھا
اس بچے سے ابھی سے اتنی محبت۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
تو تمہیں کیا لگتا ہے ماں باپ کو بچے سے محبت دنیا
میں آنے کے بعد ہوتی۔۔۔؟الٹا سوال داغہ جس پر وہ ایک
پل کو خاموش رہی

شاید۔۔۔"اس نے اپنی عمر کے مطابق جواب دیا تھا
لیکن پاشا بارہ سال بڑا تھا اسے ان سب کی سمجھ تھی
نہیں۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کرتے بولنا شروع
ہوا
جس دن انہیں پتہ چلتا ہے کہ انکے لئے کوئی رحمت
یا نعمت اس دنیا میں آنے والی ہے وہ اسی دن سے اپنے
بے بی سے محبت کرنے لگتے ہیں تمہیں محسوس نہیں
ہوئی۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل سوچ میں پڑ گئی ہاں
اسے محسوس ہوا تھا اور ایک انجانی خوشی دل میں
آسمائی تھی ایک نیا احساس جو بہت خوبصورت تھا
لیکن اسے بتانا نہیں آرہا تھا
وہ ڈاکٹر کون تھی۔۔؟کافی دیر چپ رہنے کے بعد

سوالیہ پوچھا انکی بات سنتے وقت وہ کومل کا ہاتھ
پاشا کے کندھے پر دیکھ چکی تھی اور جو ریایکٹ
کیا تھا اس میں کچھ حد تک اس بات کا غصّہ بھی شامل تھا
میری پہلی محبوبہ۔۔۔"اپنے سوال کے جواب کے بدلے
الٹا اتنے بکواس سوال پر پاشا کا خون جلا اور کلس کر بولا
"تو مجھے کیوں لائے رہتے اپنی محبوبہ کے ساتھ۔۔۔
وہ بھی کم نہیں تھی اتنے ہی ایٹیٹیوڈ کے ساتھ بولی
"زندگی جہنم بنانی تھی اس لئے۔۔۔
تو چھوڑ دیں جائیں اپنی محبوبہ۔۔۔" باقی کا جملہ
منہ میں رہ گیا جب پاشا کی غصیلی نظریں خود پر
جمی دیکھی غصّہ تو اسکی ناک پر رہتا تھا جو آنکھوں
سے ظاہر ہوتے ذرا دیر نہ لگاتا

مم۔۔میں۔۔میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔"فورابات پلٹی
مذاق مذاق میں میرے ہاتھوں ضائع نہ ہو جانا۔۔۔"اسے گھورتے ڈپٹا
اس نے آپ کے کندھے پر ہاتھ کیوں رکھا تھا۔۔۔؟اسکے
سوال پر پاشا کا ہاتھ جو اسکی کمر کو آہستہ آہستہ سہلا رہا تھا وہ رکا
کس نے۔۔۔؟
"اس ڈاکٹر نے۔۔۔
تم نے کب دیکھا۔۔۔؟اسے تو یاد بھی نہیں تھا اور وہ
اتنا واویلا کر چکی تھی
جب آپ کا اسکے ساتھ رومانس چل رہا تھا۔۔۔"اس کی
بات پاشا کا دماغ گھما گئی ایک ہاتھ رکھنے کو وہ
رومانس کہہ رہی تھی اس نے ایک ہی جست میں اسے اپنے نیچے لیا
تمہیں میں بتاتا ہوں رومانس کسے کہتے ہیں۔۔۔"اس

کے دونوں ہاتھوں کواوپر تکیے سے پن کرتے سیدھا شہ رگ پر وار کیا

نن۔۔ نہیں سوری۔۔۔"فوراہتھیار پھینکے اس سے پہلے

وہ مزید اسکے ہوش ٹھکانے لگاتا

لیکن تمہیں رومانس بھی تو سکھانا ہے تاکہ اگلی بار

"صرف ہاتھ رکھنے کو رومانس نہ بولو۔۔۔

نہیں۔۔مجھے سونا ہے۔۔۔"اپنی آنکھیں زور سے مینچتی

سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی پاشا کو اسکی ان کیوٹ

حرکتوں پر بے حد پیار آتا اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ

ترک کئے وہی اسکے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند

گیا لیکن اسکو اپنے سینے پر محسوس کرتی وہ کتنی ہی

دیر بلش کرتی رہی اور پھر خود بھی گہری نیند کی وادیوں میں جا

گری

کافی دیر اسکی آنکھ لگی رہی جب اسکا فون بجنے لگا دھیرے سے
اٹھتے پہلے زمل کو دیکھا جو ابھی بھی اسی پوزیشن میں لیٹی تھی
اس نے ایسے ہی تھوڑا سا آگے ہو کر فون اٹھایا جہاں یاقوت کا لنگ
جگمگا رہا تھا
ہیلو۔۔۔"آواز اتنی دھیمی تھی کہ اسکا بس چلتا منہ میں فون رکھ کر
بات کرتا
پاشا وہ لڑکی کراچی نہیں ہے وہ اسلام آباد کے
قریب ہی ہے کسی علاقے میں۔۔۔"آواز سے بھی کافی تھکا ہوا لگ رہا
تھا
ایک کام دیا تھا تمہیں یاقوت اس میں بھی تم میرے
دماغ کی دہی کر چکے ہو۔۔۔" پاشا دانت پیس کر بولا
ایک پدی سی لڑکی نے انہیں تگنی کا ناچ نچا رکھا تھا

سوری پاشا لیکن اب اسکی فیملی کو ساتھ لانا ہے۔۔۔؟

میری بلا سے سارا خاندان اٹھالاؤ اور جب تک

یہ کام نہ ہو مجھے فون کرنا نہ میرا فون اٹھانا سمجھے

کہتے کال کٹ کر دی اور فون ایک جانب اچھال کر

اپنی بیوی کو دیکھا جو شاید گہری نیند میں تھی

تب ہی اسکی آواز پر ہلکی سی بھی نہیں کسمسائی

وہ مزید اسکے نازک بدن پر اپنا بوجھ نہیں ڈالنا

چاہتا تھا اس لئے سائیڈ ہوتے اسکا سر اپنی بازو پر رکھا

وہ صرف ہونٹوں کو چومنے پر اکتفا کرتے

کمر سہلاتے سہلاتے دوبارہ سو گیا

NOVELS BY AQSAM

انکو ڈالو گاڑی میں تاکہ جھوٹ بولتے ہوئے تو

وہی کھوپڑی کھول دیں گے۔۔" یاقوت کے حکم پر

دو بندوں نے آگے بڑھ کر دونوں کو پکڑا اور گھسیٹتے
ہوئے گاڑی میں پھینکا یاقوت اپنا ماسک ٹھیک کرتے
ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا چابی اگنیشن میں گھماتے
گاڑی ایک سنسان راستے پر لایا ورنہ مین روڈ پر پولیس
مل سکتی تھی اور وہ اس وقت شدید غصّے کے عالم
میں تھا کہ اتنی دور آیا جبکہ وہ لڑکی انکے پاس ہی
کسی علاقے میں تھی اس لئے وہ ابھی پولیس سے پنگا
ہی نہیں لینا چاہتا تھا
جنگلوں کے راستے سے ہوتے ہوئے وہ لوگ اسلام آباد
کی جانب رواں ہوئے
NOVELS BY AQSAM
رات دیر تک سونے کی وجہ سے پاشا کی نیند اب
تک پوری نہیں ہوئی تھی لیکن زمل ہلکی سی

کسمساتی اٹھی خود اسکی بانہوں میں ایسے دیکھ
ایک بار پھر بلش کر گئی اور جلدی سے اسکے گھیرے
سے نکلتی فریش ہونے چلی گئی کتنی ہی دیر وہ
شاور کے نیچے کھڑی رہی پھر بالوں کو ٹاول میں
لپیٹے باہر آئی نظر سامنے اوندھے منہ پڑے اپنے مجازی
خدا پر گئی جس کے سوتے ہوئے ماتھے پر بکھرے بال
اس قدر حسین لگ رہے تھے کہ زمل ایک پل کو مبہوت
سی ہوئے اسے دیکھے گئی اگر خود کو اتنی ندیدی نظروں
سے دیکھتے وہ دیکھ لیتا تو یقیناً اسکا سیر وخون بڑھ
جاتا لیکن زمل کو بھی اسے تنگ کرنے میں مزہ آتا تھا
وہاں سے ہٹتے بالوں کو خشک کرتے باہر آئی کچن کا
رخ کرنے لگی تھی جب یاد آیا کہ اسے تو کچھ بنانا

بھی نہیں آتا لیکن وہ سوتے ہوئے اتنا پیار الگ رہا تھا

کہ اسے اٹھانے کا دل ہی نہیں کیا

تب ہی ارادہ کرتی خود کچن میں آئی پہلے کتنی ہی دیر

کھڑی سوچتی رہی کہ کیا بنائے پھر فریج سے انڈے

نکالے جنہیں ایک بوول میں پھینٹنے کیلئے توڑنے لگی

لیکن وہ بد قسمتی سے بوول کے بجائے صلیب پر گر گیا

وہ پھر سے دوسرا انڈا اٹھاتی توڑنے لگی ایک ہاتھ سے

توڑنے کی کوشش میں وہ آدھا بوول میں اور آدھا

اسکے ہاتھ پر چپک گیا جسکی کچی مہک سے اسے

ومٹ آئی اور وہ بھاگتی ہوئی واش بیسن پر جھک گئی

ابکائیوں کی آواز سے پاشا کی آنکھ کھلی زمل کو خود

کے قریب نہ پا کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور باہر

آیا سامنے وہ سینے پر ہاتھ رکھے الٹیوں پر الٹی کئے جا رہی تھی

زمل۔۔۔۔"وہ ایک ہی جست میں اس تک آیا اور کمر سہلانے لگا

اسے ایسے الٹیاں کرتے دیکھ پاشا کو فکر لاحق ہوئی

پانی پیو۔۔۔"گلاس میں پانی انڈیل کر اس کی جانب

کیا جسے پیتے زمل نے ایک لمبی سانس لی زور لگانے

کی وجہ سے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا سہارا

دیتے اسے صوفے تک لایا

وائفی۔۔فیلنگ بیٹر ناؤ۔۔؟اسکے سوال پر وہ سر ہاں

میں ہلا گئی جسم سے جیسے ساری ہمت نچڑ گئی تھی

تم نے کچھ کھایا بھی نہیں ہوا میں کچھ بنا دیتا

ہوں اوکے۔۔کچھ کھانے کا دل ہے۔۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

اسے صوفے پر بیٹھائے وہ خود سامنے ٹیبل پر بیٹھا تھا

پہلے تھا اب نہیں ہے۔۔۔"ومٹ سے دل خراب ہو گیا تھا
اس کی بات پاشا کو سمجھ نہیں آئی تھی اس لئے اسکے
ماتھے پر پیار دیتا فریش ہونے چلا گیا واپس آتے
کچن کا حال دیکھا تو ششدر رہ گیا
یہ کس نے کیا۔۔۔؟اسے کچن کی حالت دیکھ تاؤ
آیا اس لئے نہیں کہ کچن خراب کر دیا گیا تھا اس لئے
کہ خراب کرنے والی کچن میں آئی تھی جسکا اس حالت
میں بیڈ سے نیچے پاؤں رکھوانے کا دل نہیں کر رہا تھا
زمل۔۔۔"اسکے نام لینے پر وہ فورا چہرہ اسکی جانب موڑ گئی
تم کچن میں آئی تھی۔۔۔؟اسے گھورتے سخت لہجے
میں بولا جو نظریں چراتی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی
نن۔۔ نہیں نہیں تو میں کیوں آؤنگی۔۔۔"فورا جھوٹ بولا

تو کچن گندا میں کر کر گیا نیندوں میں۔۔۔؟اسکے انداز میں صاف طنز تھا

نہیں۔۔۔کوئی کوئی بلی آگئی ہو گی۔۔۔"آہ بلی اسے بلی پر جی بھر کر پیار آیا جو اسکے جھوٹ میں کام آئی تھی

اوہ یو مین ٹو سے بلی آئی اور بوول اٹھا کر یہاں رکھا اور پھر فریج سے انڈا نکال کر توڑنے لگی یقیناً فرائی کرنا چاہ رہی ہو گی بھوک جو لگی تھی ہے ناں۔۔۔؟

اسکی بات پر زمل کی ہیزل آنکھیں پھیلی وہ بلی کے نام پر اسکی سٹوری سنا گیا تھا دماغ تھا ویسے اسکے ہبی کا لیکن فالتو دماغ

ہاں۔۔ایس۔۔ایسا بھی ہو سکتا۔۔۔"وہ منہ پھیرتی آنکھیں مینچے بولی جب اسے پیچھے سے اپنی گردن پر پاشا کا لمس محسوس

ہوا وہ بے اختیار ایک لمبی سانس کھینچ گئی

اگلی بار یہ بلی میرے کچن میں گھسی تو سزا کے طور

پر ساری رات وہی درد دونگا جس سے اسکی جان جاتی

بولتے ہوئے اسکے بالوں کی خوشبو میں گم ہونے لگا

جب وہ بے اختیار پیچھے ہٹی

نو۔۔۔یہ پنشمنٹ اچھی نہیں ہے۔۔۔"فوراریجیکٹ کی

"اچھا۔۔۔ٹھیک ہے پھر وہی درد دن میں بھی دونگا۔۔۔

اسکی بات پر پھیلی آنکھیں مزید پھیلی

"نو۔۔۔آپ آپ پنشمنٹ بدلیں اپنی۔۔۔

پاشا تھوڑا اور جھکا بلکل اسکے ہونٹوں کے قریب گیا

جہاں اسے لگا تھا کہ وہ لپ کس کرے گا لیکن وہ صرف

اپنی بات کہنے آیا تھا

میری بلی میری مرضی۔۔۔" کہتے گال چومتا واپس
کچن میں چلا گیا اور وہ پیچھے سے بلش کرنے لگی
وہ کومل کے بتائے گئے ڈائٹ چارٹ کو دیکھتے اسکے
لئے دیسی گھی میں کھانا بنانے لگا جسکی مہک سے
ہی زمل کو دوبارہ ومٹ آئی اور وہ بھاگ کر واش بیسن پر جھک گئی
پاشا سارا کام وہی چھوڑتا اسکی جانب آیا
اور خاموشی سے کمر سہلانے لگا اسے باپ بننے کی خوشی
تھی لیکن اپنی بیوی کو اس تکلیف میں دیکھتے اسے
تکلیف ہو رہی تھی اسکا بس نہیں چلا اپنی بیوی کی ساری
تکلیف خود پر لے لیتا
وہ ومٹ کر کر ہٹی ہی تھی جب پاشا نے اسے بانہوں
میں اٹھایا اسکی حرکت پر زمل چونکی

یہ۔۔یہ کیا کر رہے۔۔۔؟

اب تمہاری نظر میں اگر یہ رومانس ہے تو میری نظر میں
اپنی بیوی کی کیئر ہے جو میں کر رہا ہوں۔۔۔"رات والی
بات کرتے طنز کیا جسے زمل فورا سمجھتے اسے گھورنے لگی

اتنے پیار سے نہ دیکھو میری نیت خراب ہوتے
دیر نہیں لگے گی۔۔۔"لا کر صوفے پر بٹھایا لیکن اسکی
بات پر زمل جھٹ آنکھیں پھیر گئی مبادہ وہ بے شرم
سچ میں نہ نیت خراب کر بیٹھے اور پھر اسکی جان مشکل میں ڈالے

وہ موبائل پر یوٹیوب سے دیکھتا کھانا بنا رہا تھا
اس لئے بننے میں دیر لگی تب تک وہ زمل کو فروٹس
کاٹ کر دے چکا تھا جسے منہ بناتے وہ کھانے لگی کیونکہ
پاشا کی ایکسرا کرتی نظریں اسی پر مرکوز تھی اور وہ

نہ کھاتی تو دوسرا طریقہ جو پاشا اپناتا اس پر زمل نے
رونے لگ جانا تھا
سو فائنلی ڈش ریڈی ہے۔۔۔"اس نے لزانیہ بنایا تھا
کومل سے پوچھ کر اس میں چکن کے بجائے اس نے
بیف استمال کیا تھا اور آئل کی جگہ دیسی گھی اور
یہ اس لئے بنایا تا کہ زمل کھالے اس وقت وہ شدھ
پیور دیسی کھانا کھانے سے صاف انکار کر دیتی
اور پاشا نہیں چاہتا تھا کہ وہ بھوکے پیٹ رہے
کیسا بنا ہے۔۔۔؟اسکے منہ میں ایک چمچ دیتے اسکے
چہرے کے بدلتے زاویے دیکھے
اچھا ہے۔۔۔"وہ سمائل پاس کرتی چپ کر کر اسکے
ہاتھوں سے کھانے لگی وہ کبھی کھلاتا تو کبھی نیپکن

سے اسکے ہونٹ صاف کرتا لیکن کچھ ہی دیر میں
کھاتے کھاتے زمل کی آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو گیا
وائفی۔۔وائفی۔کیا ہوا۔۔" پاشا ایک دم شاک ہوا اسے لگا وہ رو رہی
ہے
"کک۔۔کچھ نہیں۔۔۔
اچھا نہیں بنا۔۔۔؟ سائیڈ رکھتے سوالیہ پوچھا
ٹھیک ہے بٹ سپائسی ہے۔۔۔" وہ سی سی کرتی بولی
آنکھوں سے پانی اب بھی رواں تھا
واٹ مرچیں زیادہ کر دی میں نے۔۔۔" پاشا کو دکھ ہوا
اپنے وقت پر نہیں جو اس نے لگایا تھا بلکہ اس پر کہ
زمل نے خاموشی سے وہ کھا لیا
ٹیسٹ کرنے کیلئے زمل کا ئی جھوٹی چمچ اور اس میں لگا

ہوالزانیہ منہ میں لیااسے یہ کرتے دیکھ زمل کے دل نے
بے اختیار ایک بیٹ مس کی
تم نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔کیوں کھایا یہ۔۔۔" پاشا کو اس پر غصّہ آیا
آپ۔۔۔سی۔۔آپ نے اتنے پیار سے بب۔۔بنایا تھا۔۔"اسکی
سی سی اب بھی بند نہیں ہوئی تھی
یار پیار گیا بھاڑ میں کم از کم بتا تو دیتی۔۔نہیں میری
غلطی مجھے پہلے ٹیسٹ کرنا چاہئے تھا۔۔سوری وائفی
وہ اپنی دھن میں بولتا جا رہا تھا جب اسے یک ٹک دیکھتی
اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لئے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں
سے ملا گئی پہلے تو پاشا اسکی حرکت پر ششدر رہ گیا
تھا اس نے پہلی بار کس کی تھی اور کی بھی ڈائریکٹ لپس پر
ملاتے ہی واپس پیچھے ہو لی

آپ چپ کریں گے۔۔۔؟اس نے اپنے کیوٹ انداز میں ڈپٹا
لیکن پاشا کی پلکیں تو جھپکنا بھی بھول گئ تھی وہ

سٹک ہوئے اسے دیکھے گیا

کیا۔۔۔؟اسے اتنی دیر ایک ہی پوزیشن میں دیکھ زمل
ٹھٹھکی اور اسے بازو پر ایک چٹکی کاٹی

ایسے کیوں دد۔۔دیکھ رہے۔۔"اپنی حرکت پر وہ خود ہی
حیران تھی اوپر سے اسکا یوں ہونقوں کی طرح دیکھنا

اسے مزید شرمندہ کروا گیا
لیکن پاشا نے اسے کچھ کہے بغیر گردن کے پیچھے ہاتھ

ڈالتے اپنی جانب کھینچتے گود میں بٹھایا اور ساتھ
اپنے ہونٹوں سے اسکے ہونٹ قید کئے اسکی شدّت پر

زمل اسکی شرٹ مٹھی میں جکڑ گئ وہ اسکی گود

میں بیٹھ کر بھی اسکے برابر ہی ہوتی تھی کیونکہ پاشا
قد میں اس سے بڑا تھا اور کھڑے ہوتے ہمیشہ زمل کی
طرف جھکنا پڑتا تھا
آپ بہت برے ہیں۔۔۔"زمل اپنی نم آنکھوں کے ساتھ
بچوں کی طرح ہونٹ نکالتے ہوئے بولی
پاشا انگوٹھے سے اسکے گیلے لبوں کو چھوتا سمائل کر رہا تھا
کیوں۔۔۔میں کیوں برا تم نے چھوٹی سی کس کر کے
مجھے مرچی لگائی وہی مرچی میں نے تمہارے ہونٹوں
سے ختم کر دی سمپل۔۔۔"اسکی بات پر زمل مزید رونے والی ہو گئی
"رونا نہیں ورنہ۔۔۔
ورنہ کیا۔۔ہاں بتانا۔۔۔"اس سے زیادہ وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی
تھی

ورنہ ک۔۔۔کچھ نہیں میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔"اسے بیویوں والے

روپ

میں دیکھ وہ فورا لائن پر آ گیا

"مم۔۔میں آپ کی شکایت کرو نگی۔۔۔

اچھا کسے کرو گی۔۔۔؟ پاشا کو اسکی بات پر ہنسی آئی

اس سے۔۔۔" پاشا نے تھوڑا پیچھے ہو کر اسکا ہاتھ دیکھا

جو بیلی پر تھا

اوہ مطلب ڈائریکٹ ہائی کورٹ میں شکایت یہ تو

غلط ہے وائفی۔۔۔" پاشا نے چہرے پر مصنوع ڈر بیٹھاتے کہا

ہ۔۔ہاں میں۔۔میں اس سے کرو نگی شکایت۔۔۔"زمل

کو لگا تھا وہ واقعی ڈر گیا ہے لیکن بھول گئی تھی وہ

پاشا ہے پل میں اسکے ہوش ٹھکانے لگا دے گا اسے
سامنے بٹھاتے خود تھائیز سے پینٹ اوپر کرتا گھٹنوں کے
بل زمین پر بیٹھا

اپنے باپ سے نہ ڈرنے والا آخری تھا میں اور اپنی اولاد
سے ڈرنے والا پہلا۔۔۔"بیلی چومتے زمل کو بلش کرنے
پر مجبور کر گیا

مجھے شاپنگ کرنی ہے۔۔۔"اسکی بات پر پاشا نے سر
اٹھا کر دیکھا

ٹھیک ہے جو چاہیئے ہو بتا دینا میں لا دونگا۔۔۔"کہہ کر وہ
اٹھنے لگا تھا جب زمل کی آواز پر رکا

نہیں میں نے خود کرنی ہے۔۔۔"انداز ضدی تھا جس پر
پاشا کو بے حد پیار آیا وہ اوپر کو ہوتا اسکی ناک چومتا

انگوٹھا گال پر مس کرنے لگا

"ابھی اسکے آنے میں نو مہینے ہیں بے بی آرام سے کرتے رہیں گے۔۔۔
نہیں ناں۔۔۔مجھے کرنی ابھی۔۔۔" وہ پھر سے ضد کرتی بولی

"ضد نہ کرو وائفی۔۔ باہر ایسے جانا سیف نہیں ہے۔۔۔
پلیز ززز۔۔ہ۔۔ ہبی" اسکے پہلی دفع ہبی بولنے پر پاشا
ایک پل کو ساکت ہو گیا آج وہ سرپرائز پر سرپرائز دیتی
پاشا کو پاگل کر رہی تھی

نہیں مطلب نہیں۔۔۔" اسکا دل کیا مان جائے لیکن زمل
کو تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا

پلیز مان جائیں ناں۔۔۔زززامل کے بابا۔۔۔" اپنی بات کہہ تو
دی لیکن خود ہی جی بھر کر شرمندہ ہوئی کہ منانے
کے چکر میں کیا کہہ گئی تھی

لیکن اس سے زیادہ پاشا غش کھانے کے قریب ہو گیا
تھا اب تک وہ اسکے ہوش ٹھکانے لگاتا آیا تھا اور اس
وقت وہ لگا رہی تھی
زامل کون ہے۔۔۔؟ اسے چھیڑنے کیلئے پائنٹ پکڑا
مم۔۔مجھے۔۔مجھے یہ نام پسند ہے۔۔۔ہم یہی نام رکھیں
گے۔۔۔" پاشا سمجھ تو گیا تھا لیکن اگر وہ اسکے ہوش
اڑا رہی تھی تو وہ کیوں پیچھے رہتا
"واہ میرا بے بی تو بڑا فاسٹ نکلا نام بھی سوچ لیا۔۔۔
چلیں ناں۔۔۔" وہ پھر سے۔ضد کرتی بولی
تم کچھ بھی کر لو میں نہیں لے کر جانے والا۔۔۔" آگے
سے ڈھیٹ بنتے اٹھنے لگا تھا جب اچانک زمل نے اسکی
گردن کے گرد اپنی بازوؤں کا بند باندھا تب ہی پاشا دونوں

ہاتھ اسکی کمر پر رکھتا ہیزل آنکھوں میں جھانکنے
لگا
چل رہے ہیں یا میں بھی اپنا ورنہ بتاؤں۔۔۔؟ وہ آنکھیں
چھوٹی کئے اسے ڈرانے کی کوشش کرنے لگی لیکن
پاشا تو کبھی اسکے ہاتھ کو تو کبھی آنکھوں سے ہونٹوں
تک اسے دیکھتا پاگل ہو رہا تھا
اب آپ مجھے درد دینے پر مجبور کر رہی ہیں زامل کی
ماما۔۔۔" بھاری گھمبیر لہجے میں بولتا زمل کے ہوش
اڑانے لگا اسکی بات سمجھتے زمل نے جھٹ ہاتھ
پیچھے کئے منہ پھیر کر آنکھیں بند کی زامل کی ماما
لفظ پر اسکے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی
اگر ایسے کہو گی تو پاشا اپنی جان بھی دے دے گا

اسکی بات زمل کو اندر تک سرشار کر گئی تھی

میں فریش ہو لوں پھر چلتے ہیں

وہ تھوڑی ہی دیر میں فریش ہو گیا تھا اور اسکے بعد

زمل لیکن اس کے پاس کپڑے نہیں تھے جو پہن کر آئی تھی

وہ پاشا نے جلا دیے تھے اب وہ مرر کے سامنے کھڑا سوچ

رہا تھا کہ تب اسے خیال آیا کہ جب کومل کے بھائی کی دشمنی

ہوئی تھی تب انکے لئے سب سے سیف جگہ پاشا کا

گھر تھا اور وہ لوگ یہاں دو تین دن رہے تھے تب کومل

اپنے کپڑے لے جانا نہیں بھولی تھی

یہی سوچتے وہ دوسرے کمرے میں آیا جہاں اسی طرح ایک

جہازی سائز بیڈ اور ضرورت کا ہر سامان موجود

تھا پاشا وارڈروب کی جانب آتے کھول کر دیکھنے لگا

وہاں ایک بلیک رنگ کی شفون کی فراک رکھی تھی

جسے لیتے وہ واپس اپنے روم میں آیا جہاں وہ اب بھی

واش روم میں گھسی تھی

اب کپڑے دینے میں اندر آؤں یا تم باہر آؤ گی۔۔۔؟اپنے

آپشن پر نکلنے والی ہنسی منہ میں دبا گیا کیونکہ اب

اس جنگلی بلی نے اسے مار ڈالنا تھا کوئی ایسی شرارت کرنے پر

"جی نہیں۔۔۔یہی دیں اور۔۔ہاں کیا میں انہی شرٹس میں جاؤنگی۔۔۔

مرنا ہے میرے ہاتھوں تو چل لو نہیں تو یہ لو۔۔۔"بولتے

ہوئے ڈریس اسکی جانب بڑھایا اسکا گیلا ہاتھ دیکھ کر ہی پاشا کو

اپنے جذبات ابھرتے محسوس ہوئے تھے پھر اسکی شامت آئی

NOVELS BY AQSAM

ہمیں کیوں لائے ہو۔۔۔"فرح کتنی ہی دیر چپ رہی

آخر کار ہمت کرتے بول پڑی

"تاکہ جھوٹ بولنے پر تمہیں جہنم واصل کر سکوں۔۔۔
یاقوت کی بھاری آواز اس میں خوف پیدا کر گئی تب
ہی اسکا بے بی رونے لگا
اس۔۔۔اسے بھوک لگی ہے۔۔۔" وہ ہمّت کرتے پھر بولی
اسکی بات یاقوت کے ناک کے نتھنے پھلا گئی وہ پہلے
ہی شدید غصّے کے عالم میں تھا اوپر سے اس بچے کا رونا
بوس اسکو فیڈ کروانا ہو گا۔۔۔" ساتھ فرنٹ سیٹ پر
پامیر بیٹھا تھا جسکے بولنے پر یاقوت نے قہر بار نگاہوں
سے دیکھا اور گاڑی سڑک کے ایک کنارے پر درخت کے
پاس روکی اسکے باہر نکلتے باقی سب بھی نیچے اتر
گئے یاقوت اور پامیر اگلی سیٹ پر تھے اور فہد اور
فرح پچھلی سیٹ پر جبکہ اسکے باقی بندے ہاتھوں میں

بندوقیں لئے پیچھے اوپن سیٹ پر بیٹھے تھے جو ویگو
میں پیچھے جگہ ہوتی ہے
انکے باہر جاتے فرح اپنے بے بی کو فیڈ کروانے لگی جب
فہد کی غصّیلی نظریں خود پر جمی دیکھی
کیا۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
"تم نے انکو کیوں بتایا کہ زمل کہاں ہے۔۔۔
تو کیا کرتی خود کو مارنے دیتی انہیں ہنہ۔۔۔کرے تمہاری
بیٹی اور بھرے ہم۔۔۔؟وہ تو جیسے بپھری بیٹھی تھی
چھیڑتے ہی شروع ہو گئی
"میری بیٹی نے کچھ نہیں کیا۔۔۔
ہاں کچھ نہیں کیا یہ لوگ تو پاگل ہیں جو اس کے پیچھے
پڑے ہیں اتنے خطرناک لوگوں کو اپنے پیچھے لگوا کر بیٹھی

ہے تمہاری بیٹی نجانے کونسا کانڈ کیا ہے۔۔۔"اسکی بات پر
فہد کا دماغ گھوما واقعی اس نے ایسا کچھ کیا ہو گا
جو یہ لوگ پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے پھر رہے تھے
*رات یہی نہیں گزارنی پانچ منٹ ہیں جلدی کرو۔۔۔
یاقوت کی آواز پر فرح گڑبڑائی اور رونے والی ہو گئی
"یااللہ کیسے بچیں ان درندوں سے۔۔۔
یاقوت پیچھے کھڑے درخت سے ٹیک لگائے اتنی دیر
سیگریٹ پھونکتا رہا
آج پہنچنا ہے اسلام آباد پاشا کو ضرورت ہو گی ہماری
کسی چیز میں اور ہم یہاں پھنسے ہوئے۔۔۔"یاقوت کا
بس نہیں چلا اڑ کر اس لڑکی تک پہنچ جائے جس نے انکو
کراچی تا اسلام آباد اتنا خوار کروایا

ٹائم اینڈ۔۔۔" سیگریٹ پھینکتے ماسک اوپر کیا اور گاڑی کی جانب بڑھا

انہیں آتا دیکھ فرح ٹھیک ہو کر بیٹھی بے بی بھی سوچکا تھا

گاڑی واپس سے سڑک پر دوڑائی سپیڈ پہلے سے زیادہ تھی

NOVELS BY AQSAM

پاشا دوسرے روم میں جا کر فریش ہو گیا تھا جب ایک

"بندہ اسے بلانے آیا پاشا وہ لسٹ آچکی ہیں جو آپ نے منگوائی تھیں۔۔

وہ دروازے کے باہر کھڑا سر خم کرتے بولا

ٹھیک ہے چلو میں آکر دیکھتا ہوں۔۔۔" کہتے ہی وہ بال

ٹھیک کر کر کر باہر چلا گیا

وہ کتنی ہی دیر باہر ڈیرے پر بیٹھا سیگریٹ پیتا

اور ساتھ لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرتا رہا پھر اچانک اپنی

بیوی کا خیال آیا اور آتے ہی لیپ ٹاپ سائیڈ کرتے واپس گھر

آیا جہاں وہ اب شب خوابی کے مزے لوٹ رہی تھی

ایک تو تھوڑا سا اپنا حق وصول کروں تو محترمہ ایسے سوتی
"ہیں جیسے میں نے کوئی نیند کی دوا انجیکٹ کی ہو اس میں۔۔۔
وہ بولتا ہوا آگے آتا آہستہ سے اسکے پاس بیٹھا اور بالوں میں
انگلیاں چلانے لگا
وائف۔۔۔ی" دھیرے سے پکارا لیکن وہ ڈھیٹ ٹس سے مس نہ ہوئی
بے بی اٹھو ہمیں شاپنگ پر جانا ہے ورنہ زامل ناراض
ہو جائے گا۔۔۔"اپنی بات پر خود کی ہنسی دباتے اسے دیکھتے وہی لیٹ
کر چھت گھورنے لگا
اٹھ جاؤ ورنہ میرا ارادہ بدل جائے گا۔۔۔"اسکے ہاتھ
کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے پیار سے بولا
وہ پچھلے تین گھنٹوں سے سو رہی تھی جواب آہستہ
سے کسمساتی اٹھی اسے ہلتے دیکھ پاشا الٹا ہو کر لیٹا اسے دیکھنے لگا

اب نہیں جارہا میں۔۔۔"اسے تنگ کرنے کا ارادہ کرتے
وہی لیٹ گیا لیکن وہ اس بات کو چھوڑے اسے گھورنے لگی
کیا ہے۔۔۔؟ پاشا نے اسے ایسے گھورتے دیکھ آئ برو
اچکا کر پوچھا
یہ۔۔۔یہ کس کے کپڑے ہیں۔۔۔"اسے اچھے سے یاد تھا
آتے وقت وہ یہ کپڑے نہیں پہن کر آئ تھی اور اب بھی
یہ پہن تو لئے تھے لیکن پوچھنے سے پہلے ہی پاشا باہر
چلا گیا تھا
پاشا اسکے سوال پر سیدھا ہوا اب ایک بیوی کے سامنے
کھڑا ہونا تھا جو کہ دنیا کا مشکل ترین نام تھا
وہ بھلے سترہ سال کی ہو لیکن تھی تو بیوی
میں نے پوچھا کس کے ہیں یہ۔۔۔؟ وہ پھر سے بولی

لیکن لہجہ سخت تھا

یہ کومل کے کپڑے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر ہیزل آنکھیں

پھیلی اور چہرے پر غصّے کے تاثر چھلکے

کیوں۔۔۔اسکے کپڑے یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔"اسکے

پوچھنے پر پاشا نے اسے ساری بات بتادی جسے سن

کر بھی وہ پوری مطمئن نہیں ہوئی تھی جو اسکا چہرہ صاف بتا رہا تھا

چلیں اب۔۔۔" پاشا احتیاط سے پوچھتا اٹھ کھڑا ہوا

وہ بھی کھڑی ہوتی سر پر صحیح سے دوپٹہ جمانے

لگی غصّہ اپنی جگہ تھا لیکن باہر بھی تو جانا تھا

وہ اسی طرح منہ پھلائے پاشا کے پیچھے گھر سے باہر

آئی کتنے دن بعد کھلا آسمان دیکھ رہی تھی تب ہی نظر

سامنے کے منظر پر پڑی جسے دیکھتے منہ سے بے اختیار

سبحان اللہ نکلی بڑے بڑے پہاڑ جنکے اطراف میں
لمبے درخت اور نیچے کناروں پر بہتی صاف شفاف پانی
کی ندی پاشا کے گھر اور باہر جانے والے رستے کے
درمیان ایک چھوٹا سا پل تھا جسکے نیچے بھی ندی
تھی جو اتنی صاف تھی کہ اس میں پڑے پتھر صاف
دکھائی دے رہے تھے زمین پر چھوٹی چھوٹی گھاس
اگی تھی اوپر سے آسمان پر بادل چھائے تھے جو اکثر
یہاں رہتے تھے وہ لوگ گاڑیوں والے ایریا میں پہنچے
جہاں ایک سے ایک گاڑی کھڑی تھی مطلب پاشا گاڑیوں
کا شوقین تھا اور ایک سے ایک مہنگی گاڑی دیکھ زمل
کو اندازہ ہوا کہ وہ کتنے امیر شخص کی بیوی ہے
پاشا آگے چلتا ہوا اپنی گاڑی تک آیا اور اسکے لئے فرنٹ

ڈوراوپن کیااس شہزادی جیسے پروٹوکول
سے متاثر ہوئے بغیر وہ ایک کڑی نظر پاشاپر ڈال کر
بیٹھ گئی اور دوسری جانب وہ اسے جیلس ہوتے دیکھ
محفوظ ہو رہا تھاتب ہی سمائل پاس کرتا دوسری جانب آ بیٹھا
اسکے ساتھ ساتھ دوسری گاڑی میں اسکے بندے بیٹھے
لیکن پاشانے ونڈو سے ہاتھ نکال کر انہیں آنے سے منع کر دیا
گاڑی سٹارٹ کرتے تھوڑی ہی دیر میں مین سڑک پر لے
آیا زمل کی نظر سامنے ڈیش بورڈ پر پڑی جہاں گن
رکھی تھی تو وہ ہر جگہ اسکو اپنے ساتھ لے کر جاتا تھا
کچھ ہی دیر میں وہ لوگ اسلام آباد کے شاپنگ مال میں پہنچے تھے
جہاں آج رش معمول سے ہٹ کر زیادہ تھا لیکن پاشانے
ماسک نہیں پہنا تھا چہرے پر سیاہ چشمے نے اسکی لک

ہی بدل دی تھی پھر بھی کوئی اس پر غور کر لیتا تو
سارے اسلام آباد کی پولیس یہاں پہنچ جاتی
وہ لوگ سب سے پہلے زمل کے کپڑے لینے لگے تھے ایک سے
ایک سوٹ وہاں ہینگ کیا ہوا رکھا تھا لیکن پاشا کو ایک
بھی پسند نہیں آیا دوسری جانب آتے دیکھے جہاں
مختلف رنگ کے سوٹ تھے اور سبکا ٹوپ نیٹ سے بنا
تھا جس کے شولڈر پر سفید موتیوں کا کام تھا زمل
کو وہ سوٹ بے حد پسند آیا تھا اس نے پاس کھڑی لڑکی
سے کہہ کر وہ سوٹ نکلوایا اور ساتھ کچھ اور سوٹ جو
پاشا کی پسند کے سب ہی ڈارک کلر لئے
سوٹ لے کر مڑی پیچھے وہ ایک پتلے کے پاس کھڑا اس
پر پہنائی ہوئی ساڑھی دیکھ رہا تھا ہاٹ پنک رنگ کی ساڑھی

جسکے کناروں پر گولڈن نغ جڑے تھے لیکن بلاؤز جسے
دیکھتے منہ سے توبہ نکلی
کیا کر رہے ہیں یہاں سے چلیں۔۔۔"اسکے پاس آتی بازو کو
چٹکی میں بھرتے بولی
اپنی بیوی کو امیجن کر رہا ہوں ویسے کتنی ہاٹ لگے
گی ناں زامل کی ماما۔۔۔'اسے چھیڑتے بلش کرنے پر مجبور کر گیا
پاس کھڑی لڑکی سے کہہ کر وہ ساڑھی زمل کے نہ نہ کہنے
کے باوجود بھی پیک کروالی
تب ہی کومل ہاتھوں میں بیگ لئے وہاں آئی
اوہ زیحا۔۔۔ل" وہ چہک کر اس کے گلے آلگی پبلک پلیس
پر وہ اسے اسی نام سے بلاتی تھی
لیکن زمل کو اسکی حرکت ناگوار گزری تھی اسکا غصّہ

پہلے ہی سوا نیزے پر تھا بس نہیں چلا کومل کو دھکا دے کر دور کر
دے لیکن وہ ضبط کرتی وہاں سے چلی گئ
یہ کیا حرکت تھی کومل۔۔۔"اسے ایک جھٹکے میں خود سے دور کرتے
دبی آواز میں غرایا
سس۔۔سوری تمہیں یہاں دیکھ مجھے بے حد خوشی ہوئی
تھی اس لئے بس۔۔سوری۔۔۔"اسکا انداز دیکھ ایک پل کو دل میں ڈر
آیا
آئندہ خود کو اور اپنی خوشی کو کنڑول میں رکھنا
سمجھ آئ۔۔۔"انگلی اٹھا کر وارن کرتے اسے کانپنے پر مجبور کر گیا
"سوری۔۔میں خیال رکھوں گی۔۔۔
اس پر شعلہ بار نگاہ ڈالتے پلٹا لیکن زمل وہاں نہیں تھی
اسے نہ پا کر وہ ایک پل کو پریشان ہوا

کیاہوا۔۔۔؟کومل اسے پریشان دیکھ پوچھ بیٹھی یقیناًاس سے زمل کو نہیں دیکھا تھا

یہاں زمل کھڑی تھی کہاں گئی۔۔۔؟

"مجھے کیاپتااور تم اسے ساتھ لائے ہوانٹر سٹنگ۔۔۔

کومل بکواس بند کرواور بتاؤزمل کس طرف گئی۔۔۔"اسے بازو سے دبوچتے اسکے منہ پر پھر سے غرایا

"مم۔۔۔میں نے سس۔۔سچ میں نہیں دیکھا پاشا۔۔۔

اسکے بازو کو جھٹکتے وہ پورے مال میں اسے ڈھونڈنے لگا کومل بھی اسکا ساتھ دیتے یہاں وہاں زمل کو دیکھنے لگی چھلکتی آنکھوں کو صاف کرتی وہ مال سے باہر آکر کھڑی ہو گئی اور یہاں وہاں دیکھنے لگی اسے سمجھ نہیں آئی کہ کہاں جائے تب ہی سگنل ریڈ ہوااور کی گاڑیاں آر کی

ان میں ایک ویگو بھی تھی جس میں سٹیرنگ پر ہاتھ
رکھے یاقوت پیچھے مرر میں دیکھتا آگے سگنل کے گرین
ہونے کا انتظار کر رہا تھا یہاں سے نکلنے کی بھی جلدی تھی
لیکن تب ہی نظر سامنے کھڑی بلیک سوٹ میں ملبوس
روتی ہوئی لڑکی پر گئی

یاقوت ایک دم سیدھا ہوا آنکھیں پھیل چکی تھی
اور دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں خون اتر آیا یہ
وہی تھی جسے وہ پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا اور
وہ یہاں کھڑی آنسوں بہا رہی تھی
پامیر یہ لڑکی وہی ہے۔۔۔؟ اسکی جانب اشارہ کرتے

پوچھا جب اسکی انگلی کی اوٹ میں پامیر کے ساتھ
ساتھ فہد اور فرح نے بھی دیکھا لیکن پامیر سے پہلے فرح چیخی تھی
ہاں وہ وہ۔۔۔زمل ہے۔۔۔"کنفرم ہوتے یاقوت نے بندوق
نکالتے پیچھے بیٹھی فرح پر تان دی جس سے
اسکی جان پر بن آئی پسینے پانی کی طرح چھوٹے
چل لے کر آ اپنی بیٹی کو اور ہوشیاری نہ کرنا میرا پہلے ہی دماغ گرم
ہے یہ نہ ہو تیرے بیوی بچے کی لاش یہی بچھا دوں۔۔۔"فرح خود کی
کنپٹی پر گن دیکھ کر کانپ اٹھی تھی اور وہی دوسری جانب فہد کے
طوطے اڑے
ایک جانب بیٹی تھی اور دوسری جانب بیوی بیٹا وہ ایک پل کو سٹک
ہو گیا دل نے جیسے خون کی فراوانی روک دی ہو

اٹھ۔۔۔"یاقوت دوبارہ چیخا فہد آہستہ سے گاڑی سے باہر آیا قدم آگے

چلنے سے انکاری تھے لیکن فرح کی آواز پر ہوش میں آیا

فف۔۔فہد جاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ رو پڑی تھی فہد نے ایک

نظر روتی ہوئی بیوی کو اور دوسری نظر روتی ہوئی بیٹی کو دیکھا

ایک طرف اگر ایک جان تھی تو دوسری طرف دو جانیں تھیں

وہ نم آنکھوں سے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا آگے بڑھا

سگنل لال تھے سولہ سیکنڈ ایک جان گوا کر دو جان

بچانے کے وہ قدموں میں تیزی لاتا آگے آیا

زز۔۔زمل۔۔زمل۔۔۔"وہ دور سے کھڑا چیخا تھا گاڑیوں

کے شور میں اپنے باپ کی آواز وہ فورا پہچان گئی تھی

بابا۔۔"اسے دیکھتے زمل کی ہیزل آنکھیں برسی

بابا۔۔۔۔"اپنے باپ کو پکارتی وہ دوڑتی ہوئی اس تک
گئی تھی اور جاتے اسکے سینے سے لگ گئی

میرا بیٹا۔۔۔۔"اسکا ماتھا چومتے زور سے خود میں
بھینچا تھا اس لئے نہیں کہ زیادہ دن بعد ملی اس لئے
کے وہ اسکی بلی چڑھانے والا تھا

بابا۔۔۔۔بابا آپ آپ یہاں۔۔۔"اسے یقین نہیں آیا تھا کسی
اپنے کے ملنے کی امید تو وہ چھوڑ چکی تھی لیکن
اسے اچانک کوئی اپنا ملا وہ پھر سے جی اٹھی تھی

بابا مجھے لے جائیں بابا پلیز بابا۔۔۔"وہ فہد کا ہاتھ
پکڑے گڑگڑانے لگی تھی تب ہی یاقوت نے ہارن بجایا

چلو۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ پکڑے گاڑی کی جانب لایا
وہ خوشی خوشی گاڑی میں بیٹھی تھی ایک دروازے

سے اسے بٹھایا وہی دوسری جانب سے پامیر نے اسے
دبوچتے فرح کو باہر نکالا زمل اس اچانک افتاد پر
بوکھلا گئی تھی اور منہ پر رکھے مردانہ ہاتھ کو
اپنے نازک ہاتھوں سے ہٹانے لگی وہ ہاتھ پیر مارتے خود
کو چھڑانے کی کوشش کرتی دبی دبی آواز میں چیخی
چل اور ہاں۔۔"فہد فرح کو سینے سے لگائے زمل کو
تڑپتے دیکھ رہا تھا جب یاقوت کی آواز پر اسے دیکھا
پولیس کو بتانے کی غلطی نہ کرنا ہمارا ویسے ہی چھتیس
کا آکڑا رہتا ہے انکے ساتھ تو بیچ میں آیا تو بیوی بچے
سمیت تجھے بھی اوپر پہنچاؤں گا سمجھا۔۔۔"اسکی
آواز ایسی تھی کہ فہد کو اپنی ریڑ کی ہڈی سن ہوتی
محسوس ہوئی وہی زمل کے چلتے ہاتھ پیر رکے اسکا

باپ جان کا سودا کر رہا تھا اسکے باپ نے اسے ان
کڈنیپرز کے حوالے کیا۔۔ ساری امیدیں ٹوٹ گئی تھی
وہ یک ٹک اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی تب ہی سگنل
گرین ہوا اور گاڑی آگے بڑھ گئی زمل نے دوبارہ ہاتھ
پیر مارنے شروع کر دیے لیکن پامیر نے اسکے ہاتھوں
کے ساتھ ساتھ اسکا منہ بھی سختی سے دبوچا ہوا
تھا گاڑیاں آگے بڑھ رہی تھیں تب ہی زمل کے چہرے کا
رخ مال کے باہر پریشان حال کھڑے پاشا پر گیا تھا
جسکے ماتھے پر شکنیں اور چہرے پر پریشانی تھی
یقیناً وہ اسے ہی ڈھونڈ رہا تھا اسے دیکھتے زمل کی
چیخ بلند ہوئی جسے پامیر فوراً دبا گیا پاشا پر ان میں
سے کسی کی نظر نہیں پڑی تھی پڑ جاتی کا ششششششش

یاقوت سامنے دیکھتے گاڑیوں کے بیچ سے اپنی گاڑی
نکال رہا تھا ساتھ زمل کی جان بھی نکل رہی تھی پاشا
کو دیکھتے ابلتے ہوئے آنسوں نکل کر گال پر بہنے لگے
اس وقت وہ شخص اسے اپنی سانسیں لگا تھا اسکی
اہمیت سمجھ آئی تھی جیسے دنیا میں ایک وہی صرف اس وقت اپنا ہو
اااووووں۔۔۔۔" وہ پھر چیخنے کی کوشش کرنے لگی لیکن
تب ہی یاقوت نے سٹیرنگ گھمایا گاڑی ایک نئے موڑ
کی جانب جانے لگی تھی چاہے وہ انکی گاڑی ہو یا زمل
کی زندگی کی پاشا پیچھے رہ گیا تھا زمل نے پیچھے
مڑنے کی کوشش کی تھی لیکن پامیر ایک ہاتھ منہ پر
تو دوسرے سے اسکے ہاتھ جکڑے خود سے لگایا ہوا تھا
پیچھے جو چار لوگ بندوق پکڑے بیٹھے تھے انکی نظر بھی آگے تھی

گاڑی کچھ آگے جا کر مڑنے ہی تھی جب پاشا کی نظر اپنے
بندوں پر گئی اسے دیکھتے اسکی آنکھوں میں حیرت
در آئی وہ لوگ یہاں کیا کر رہے تھے سوچتے ہی پاشا
نے فون نکال کر یاقوت کا نمبر ڈائل کیا رنگ ہوتی رہی
یاقوت نے موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں پاشا کالنگ
جگمگا رہا تھا کال اٹھانے ہی لگا تھا جب اسے پاشا کی ہی بات یاد آئی
جب تک اس لڑکی کو انکے حوالے نہ کر دو تب تک مجھے "
نہ کال کرنا نہ میری کال اٹھانا" یاد آتے یاقوت نے کچھ
سوچ کر کال کاٹ دی
پاشا کو کال کاٹنے پر غصّہ آیا اس نے پھر سے کال ملائی
جسے پھر کاٹ دیا گیا اسکے فون سیدھا کرتے وقت
سامنے زیحال کی تصویر تھی جسے زمل دیکھ چکی تھی

تب اس نے یاقوت کی آنکھیں دیکھی جو ماسک سے
ظاہر ہو رہی تھیں اسے ایک سیکنڈ نہ لگا تھا اسے پہچاننے
میں اور اسکی آواز ویسی ہی تھی جیسی اس دن دروازے
کی اوٹ سے سنی تھی جب وہ پاشا کو باکس دینے آیا
تھا مطلب وہ پاشا کے بندے تھے زمل نے حرکت تیز کی
لیکن شکنجہ مضبوط تھا
گاڑی نکل چکی تھی دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گئی
ملی زمل۔۔۔؟ کومل پیچھے سے آکر بولی تھی جس کی
آواز پر پاشا نے قہر آلود نظروں سے اسے دیکھا
"میری بیوی نہ ملی تو جان سے مار دونگا تمہیں۔۔۔
اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے وہ گاڑی میں بیٹھا اور
زن سے اڑا لے گیا رستے میں آس پاس سڑکوں پر نظر

دوڑتی جارہی تھی کہیں تو نظر آتی ہی لیکن وہ تو
سرے سے ہی غائب ہوگئی تھی پاشا کا دماغ اب ماؤف ہونے لگا تھا
ایک دم کہاں جاسکتی ہو تم۔۔۔" چہرے پر پریشانی کے اثرات چھلکنے
لگے تھے انکی گاڑی ایک سنسان راستے سے ہوتے جنگل سے میں
آر کی جہاں پہلے سے ایک گاڑی کھڑی تھی اور اسی سے
ٹیک لگائے تین لوگ جو یقیناً جیلانی کے بھیجے ہوئے
تھے گاڑی انکے پاس روکتے یاقوت کے ساتھ باقی اسکے بندے بھی
اترے
پامیر اب بھی زمل کو شکنجے میں دبوچے اندر بیٹھا تھا
پیسا لائے ہو۔۔۔؟ انکے سامنے آتے مدعے کی بات کی
جسے سنتے ان میں سے ایک گاڑی کا دروازہ کھولے بیگ نکال کر لایا اور
یاقوت کو تھما دیا

پامیر لڑکی لے آؤ۔۔۔"اسکے حکم پر پامیر زمل کو کھینچتے باہر لایا جو
ہاتھ پیر مارتی خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی
تب ہی پاشا کی کال دوبارہ آئی جسے ایک سائیڈ ہوتے یاقوت نے پک کیا
ہاں پاشا۔۔۔"پامیر جو زمل کو کھینچتے لا رہا تھا
پاشا کے نام پر اسکے قدم رکے وہ یاقوت کو دیکھتی اور
مچلی اور پامیر کے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑھتے اپنا آپ
چھڑا کر یاقوت کی جانب بھاگی
لڑکی انکے حوالے کر دی ہے واپس آ رہے ہیں۔۔۔"یاقوت
نے کہتے کال کاٹ دی جب زمل نے آکر اسکا بازو
تھاما یاقوت نے مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا جو ھانپ رہی
تھی اور کچھ بولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن
خاموش ہو گئی اسکے جھٹکا لگا تھا کہ اسکا سودا

ہوا ہے باپ شوہر دونوں۔۔۔اسے اپنا آپ بے جان ہوتا
محسوس ہوا لفظ دم توڑ گئے لیکن یاقوت تو
اسکی ہیزل آنکھوں میں گم ہوتا چلا گیا جنکے پیوپٹے
رو رو کر سوج چکے تھے اسکی معصومیت یاقوت کو
ایک پل کیلئے مبہوت سی کر گئی وہ یک ٹک اسے دیکھتا
رہا جب ایک بندے نے آکر اسے منہ سے دبوچا اور گاڑی
کی جانب کھینچ کر لے گیا وہ بھی تنکے کی طرح بے جان
کھنچتی چلی گئی یاقوت ایسے ہی سٹک ہوئے اسے دیکھے گیا
جب تک گاڑی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی
بوس چلیں۔۔۔پاشا کی کالز آرہی ہیں۔۔۔" وہ پامیر کی
آواز پر ہوش کی دنیا میں آیا اور سر جھٹکتے گاڑی کی
جانب بڑھ گیا ڈرائیونگ کرتے آنکھوں کے سامنے اب بھی

وہی معصوم چہرہ گھوم رہا تھا

سارے رستے اسے سوچتے وہ لوگ اپنے ایریا میں داخل

ہوئے تھے جہاں ہر تھوڑے وقفے بعد انکے بندے ہاتھوں میں

بندوق لئے پہرے پر تھے اور تین گاڑیاں جوق در جوق باہر

نکلی تھیں جن میں ان ہی کے بندے تھے لیکن وہ کیوں

اور کہاں گئے تھے یاقوت کو سمجھ نہیں آئی

گاڑی پارک کرتے وہ تھکا تھکا سا نیچے اترا پچھلی تین راتوں

سے سفر میں رہتے اسکا جسم تھکاوٹ سے چور ہونے

لگا تھا لیکن پہلی حاضری اسکی پاشا کے سامنے ہونی تھی

وہ ڈیرے پر آیا جہاں پاشا جھرنے کے کنارے کھڑا بہتے

پانی کو دیکھ رہا تھا چہرے پر شدید غصّہ تھا

سلام پاشا۔۔۔"آتے ہی سر خم کرتے سلام کیا

میری کال کیوں کٹ کی تھی۔۔۔"سلام کا جواب دیے
بغیر وہ اپنی بات پر آیا نظریں ہنوز پانی پر ٹکی تھیں
وہ آپ نے کہا تھا کہ جب تک لڑکی انکے حوالے نہ کر دوں
آپ کی کال نہ اٹھاؤں۔۔۔"بولتے ہوئے یاقوت کا سر جھکا
جو پاشا کو مزید طیش دلا گیا
میں نے یہ بھی کہا تھا کہ مل جائے تو گولی مار دینا
اسے ماری۔۔۔؟اسکی بات پر یاقوت کی نظروں کے سامنے
ایک بار پھر وہ معصوم چہرہ آیا
نہیں۔۔۔"سر جھکائے۔ مختصر جواب دیا
کیوں۔۔۔؟ پاشا دانت پیسے دبی آواز میں دھاڑا اسے ضرورت
تھی اس وقت یاقوت کی اور اس نے کال کاٹ دی جسکا
پاشا کو شدید غصّہ آیا تھا

"وہ مارنے لائق نہیں تھی پاشا۔۔۔بہت معصوم تھی۔۔۔

اسکی بات پر پاشا نے اسکی جانب گردن موڑ کر دیکھا

پسند تو نہیں آگئی۔۔۔؟ پاشا کے سوال پر یاقوت کا دل زور سے دھڑکا

نن۔۔ نہیں" وہ خود گڑبڑا گیا تھا

نہیں تو مارا کیوں نہیں ڈیمٹ ایک لڑکی کے پیچھے تم نے

تین دن لگا دیے صرف ایک لڑکی کے پیچھے۔۔۔"اب وہ

پوری قوت سے دھاڑا تھا یاقوت ایک قدم پیچھے ہوا

کام کے دوران ہو یا کام سے ہٹ کر اسے پاشا سے ڈر بہت لگتا تھا اور

ڈر سے زیادہ اسکی عزت کرتا تھا

جانتے ہو مجھے کتنی ضرورت تھی تمہاری۔۔۔زمل

کہیں چلی گئی ہے۔۔۔"اس کی بات پر یاقوت کا جھکا سر اٹھا

کک۔۔ کون کون چلی گئی ہے۔۔۔؟ اسکے سوال پر پاشا کو اچھا خاصا تاؤ

آیا

میری بیوی۔۔۔"اسکے جواب پر یاقوت کو جھٹکا لگا تھا

بھابھی۔۔۔وہ کیسے جاسکتی ہیں پاشا ہمارے بندے دور

"دور تک ایریا میں پھیلے ہوئے ہیں کوئی آسانی سے آجا نہیں سکتا۔۔۔

"میں اسے آج باہر لے کر گیا تھا وہی سے کہیں چلی گئی۔۔

بولتے ہی سر پکڑ کر پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا

خود گئی ہیں یا کسی نے کڈنیپ کیا ہے۔۔۔"اسکی بات

پر پاشا نے شعلہ بار نگاہوں سے اسے دیکھا اور ایک ہی

جست میں اٹھ کر اسکے مقابل کھڑا ہوا

کسی کی اتنی ہمت کہ پاشا کی عزت پر ہاتھ ڈالے۔۔۔؟

بولتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتا غرایا

نن۔۔نہیں لیک۔۔لیکن پتا کیسے کریں گے۔۔۔کہ بھابھی

"خود کہیں گئی ہیں یا کسی دشمن نے یہ کام کیا ہے۔۔۔
مجھے ایک ایک دشمن کی آج رات سیاہ چاہئے ایک ایک کا
دروازہ کھٹکھٹاؤ اور جسکی یہ حرکت ہے اسکا سر یہاں
لاؤ سمجھ آئی۔۔۔۔؟ وہ بولا نہیں دھاڑا تھا اور اسکی دھاڑ
بہت سے لوگوں کی نیند چھیننے والی تھی
لیکن پاشا یہ حرکت تو کسی ایک کی ہو گی باقی دشمنوں
کو کیوں جگانا۔۔۔" بات ٹھیک تھی لیکن غلط وقت پر کی تھی
پاشا نے اسکا کالر دبوچتے خود کے قریب کیا
میری۔۔بیوی کڈنیپ ہوئی ہے۔۔۔ صرف یہ لوگ کیا ساری
دنیا اٹھ کر سامنے آجائے ایک ایک کو نمٹاؤں گا
سمجھے۔۔۔" اسکے کالر چھوڑتے یاقوت مزید سر خم کرتا
ایک قدم پیچھے ہوا

پچھلے پندرادنوں میں جن جن سے بھی ہماری دشمنی ہوئی
" تھی مجھے وہ سب صبح ہونے سے پہلے چاہئے۔۔۔
میں لے آؤں گا۔۔۔" یاقوت اپنا سر خم کرتے واپس ہو
لیارات کے ایک نج رہا تھا اوپر سے وہ تھکا ہوا بھی تھا
لیکن پاشا کا حکم ٹالنا نہ ممکن تھا وہ بندے لیتا واپس
ہو لیا جبکہ دوسری جانب پاشا پہلے سے کچھ لوگوں کو
اٹھوا چکا تھا
جواب اسکے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے تھے
اور وہ سامنے رکھی پاور چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ دھرے
اپنے غصّے سے ان سب میں خوف کی لہر دوڑا رہا تھا
پپ۔۔ پاشا۔۔ ک۔۔ کس۔۔ میں اتنی ہم۔۔ ہمت کہ تمہاری۔
"۔ عزت کی جانب آنکھ اٹھ۔۔ اٹھا کر بھی دیکھیں۔۔۔

اس میں جسے اپنی آنکھوں کے ساتھ ساتھ جان بھی
پیاری نہیں۔۔۔"وہ گن کو یک ٹک گھورتے بھاری لہجے
میں بولا جس سے ان میں مزید خوف پھیلا
وہ اسکے سامنے تھے جبکہ اسکے بندے انکے گھروں میں
انکے بیوی بچوں پر بندوق تانے کھڑے تھے تاکہ انکے جھوٹ
بولنے پر انکا کام تمام کر سکیں اور یہی سوچ سوچ
کر انکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں اس وقت بپھرے شیر
کے آگے چارے کے طور پر پیش ہونا انکی آدھی جان
نکال رہا تھا
برلاس پھینک کر آؤ انہیں باہر۔۔۔اور ہاں۔۔"اسکی اجازت
ملتے تینوں رفو چکر ہونے لگے تھے جب واپس سے اسکی
آواز پر رکے اور مڑے

اگراس میں تم میں سے کسی کا بھی ہاتھ ہوا تو یاد
رکھنا پاشا کو ہاتھ سمیت بازو جڑ سے نکالنا آتا ہے۔۔۔ نکلو اب
وہ تینوں پھرکی کی طرح سرپٹ دوڑے تھے
پاشا ہنوز غصّے میں نظر آرہا تھا لیکن اندر سے وہ ہل
چکا تھا اس نے ایک بار بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس
سے اس طرح اچانک دور ہو سکتی ہے
اسکی ٹانگیں بے جان ہونے لگی تھیں انہی بے جان ٹانگوں
سے وہ دھیرے سے چلتا ہوا گھر آیا جہاں سب سے پہلے
زمل کی خوشبو نے اسکا استقبال کیا
وہ اب تک جب بھی گھر آیا تھا وہ سامنے ملی تھی اور اب نہیں تھی
کہاں ڈھونڈوں تمہیں۔۔۔" اپنے چہرے کی بے بسی لئے
صوفے پر آکر دھپ سے بیٹھ گیا

آٹھ گھنٹے تیرا منٹ اٹھاون سیکنڈ ہو گئے ہیں تمہیں مجھ سے دور ہوئے
انکا حساب تم دو گی زمل۔۔"اپنے آپ سے کہتا سر پیچھے صوفے کی
پشت پر ٹکا گیا کچھ حد تک غلطی زمل کی تھی اسے یوں غصّے میں
اچانک نہیں جانا چاہئے تھا وہ آنکھیں موندیں ہوئے تھا جب اپنے
کندھے
پر کسی کا نرم ہاتھ محسوس ہوا
اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا جہاں کومل کھڑی تھی
ہاتھ کا لمس وہ نہیں پہچانا تھا کیونکہ وہ زمل کا ہاتھ
نہیں تھا اسکے علاوہ وہ کسی کا لمس آج تک نہیں جان
پایا تھا وہی تھی اسکی زندگی میں پہلی اور آخری
تم۔۔۔؟لہجہ سخت کرتے آنکھوں میں بھی سختی لے آیا
کیوں۔۔۔نہیں آسکتی۔۔؟اسکے پاس بیٹھتے شریر ہوتی بولی

وقت دیکھا ہے۔۔؟اس وقت تمہارا یہاں ہونا مناسب نہیں
ہے۔۔ سپیشلی تب جب میری بیوی نہ ہو" کہتے ہی منہ پھیر لیا جو
کومل کو ناگوار گزرا تھا

محبت کرنے والے وقت نہیں دیکھتے پاشا وہ تو بس اپنے
محبوب کی تکلیف دیکھتے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر پاشا نے نہ سمجھی
سے اسکی جانب دیکھا

کیا بکواس ہے یہ۔۔۔؟وہ دبی آواز میں دھاڑا پہلے ہی خود
پر جبر کرنا مشکل ہو رہا تھا

بکواس نہیں ہے کیوں تم ایک ایسی لڑکی کے پیچھے
خوار ہو رہے ہو جو تمہیں چاہتی ہی نہیں تھی۔۔۔؟اسکی
بات پر پاشا کی آنکھیں پھیلی

تم انہیں کیوں نہیں دیکھ رہے جو تمہارے خواہش مند

"ہیں پاشا جو تم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔
تم آج کل صرف میرے ہاتھوں مرنے کی خواہشمند ہو
اسکی آنکھوں میں دیکھتے سخت لہجے میں بولا
مار دو تمہارے ساتھ جی نہیں سکتی تمہارے ہاتھوں مر
تو سکتی ہوں ناں۔۔۔"بولتے ہوئے وہ بے اختیار پاشا کا ہاتھ تھام گئی
جس پر ایک غصّے کے شدید لہر پورے جسم میں دوڑ
گئی اور ایک ہی جھٹکے میں اسکا ہاتھ جھٹک کر کھڑا ہوا
اس وقت بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں لہٰذا شکل
گم کرو اپنی۔۔۔"کہہ کر وہ روم میں جانے لگا تھا کہ وہ
پھر سے بول پڑی اور آواز رندھی ہوئی تھی
نہ کرو خود کو خوار اسکے پیچھے زبردستی تم اس سے
محبت نہیں کروا سکتے۔۔۔چھوڑ دو اسے پاشا۔۔۔"اسکی

بات پر وہ ایک پل کو رکا پھر ایک ہی جست میں اس تک
پہنچ کر بازو سے پکڑ کر دبوچا
آئندہ یہ بکواس کی تو جان نکالتے ایک پل نہیں سوچوں گا
"کہ تم اپنے گھر کی واحد کمانے والی فرد ہو سمجھی۔۔۔
اسکے منہ پر غرایا لیکن وہ تو دیوانہ وار اسے خود کے
اتنا قریب دیکھ رہی تھی
اور اگر وہ سچ میں تمہیں چھوڑ گئی ہوئی تو۔۔۔؟اسکی
بات پر پاشا ایک پل کو ٹھٹھکا وہ یہی تو کرنے آئی تھی اسے یہی موقع
چاہیئے تھا
تو بھی اسے ڈھونڈوں گا زندگی ہے وہ میری میری آتی
جاتی سانسیں۔۔۔"اسکی باتوں سے ہی زمل کیلئے محبت
چھلک رہی تھی جو کو مل میں مزید آگ لگا گئی

اور جنکی زندگی تم ہو۔۔۔؟وہ آنکھوں میں دیکھتی دیوانہ وار بولی

یاقوت۔۔۔یاقو۔۔۔۔۔ت "وہ دھاڑتے ہوئے بولا تھا لیکن یاقوت

کے بجائے برلاس آیا تھا کیونکہ یاقوت اور پامیر زمل کو

ڈھونڈنے انکے دشمنوں کے جائے مقام پر گئے تھے

جی۔۔۔بھائی۔۔۔"وہ ابھی ابھی فیکٹریوں کا کام دیکھ کر آیا تھا جب

اسے پتہ چلا زمل غائب ہے اسکے زمے یہی کام تھے

اسکو اٹھاؤ اور باہر پھینکو دوبارہ اسکی شکل نظر آئی تو

تمہاری شکل بگاڑ دونگا۔۔۔"اسکا بازو جھٹکتے روم میں

جانے لگا جب پھر سے کومل چیخی تھی

وہ خود تمہیں چھوڑ کر گئی ہے پاشا چھوڑ دو اسکا

پیچھا۔۔پاشا۔۔۔"وہ بولتی رہ گئی برلاس اسے کھینچتا باہر لے گیا

اسکے لفظ کانوں میں گونج رہے تھے وہ چھوڑ گئی تھی۔۔۔؟

اسکی زمل اپنے زیحال کو چھوڑ کر گئی ہے۔۔۔؟اسکی
خاموشی اندر میں پھوٹنے لگی تھی پھولی سانس کو
بحال کرتے اس نے ٹیبل پر پڑا واس شیشے پر دے مارا
تھا جو پل میں چکنا چور ہو گیا
نہیں میری زمل نہیں جاسکتی اپنے زیحال کو چھوڑ کر
نہیں جاسکتی تم۔۔۔۔"سوچتے ہوئے سر پھٹنے لگا درد
کی ایک لہر سر میں دوڑ گئی وہ بے اختیار سر پکڑتا
بیڈ پر دھپ سے بیٹھا اسی وقت یاقوت آیا اور اسے ایسے
دیکھ بھاگتا ہوا اسکی جانب آیا
پاشا۔۔۔پاشا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟اسے کندھوں سے تھامتے پریشانی
سے
پوچھا

پتہ چلا کچھ۔۔۔؟ وہ درد بھلاتے مدعے پر آیا

نہیں۔۔۔ کسی نے نہیں کیا ہر طرح سے ڈرا کر دیکھ لیا

"لیکن کسی نے قبول نہیں کیا۔۔۔

اگر بھابھی خود گئی ہوئی تو۔۔۔؟ اسکی بات پر پاشا

نے قہر آلود نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا کہ یاقوت

ایک پل کو گڑبڑا گیا

اگر کسی دشمن نے یہ حرکت نہیں کی تھی تو وہ خود

کہیں گئی تھی۔۔۔؟ ایک پل کو پاشا کے ذہن میں یہ خیال

پنپنے لگا مال سے باہر تو وہ خود گئی تھی تو کیا۔۔۔۔

پل کی پل پاشا کی آنکھوں میں خون اتر آیا

اپنے بندے ہر بس اسٹاپ ریلوے سٹیشن اور ایئرپورٹ پر

"پھیلا دو مجھے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اب زمل چاہئے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔" کہتے ہی یاقوت اٹھنے لگا تھا جب کچھ سوچتے واپس مڑا

لیکن پاشا ہمارے بندے پہچانے گے کیسے بھابھی کو۔۔۔؟

اسکی بات پر پاشا ایک پل کو سوچ میں پڑا واقعی ان میں

سے کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا اور نہ کبھی پاشا نے

اسکے ساتھ کوئی تصویر بنائی تھی یہ سب پاشا کو مزید طیش دلا گئی

میرے پاس کوئی تصویر نہیں ہے اسکی۔۔۔" یاقوت خاموش

ہوا اسکا خود کا دماغ اس لڑکی میں اٹکا تھا

تو کیسے ڈھونڈیں۔۔۔؟

دونوں سوچ میں پڑے تھے تب ہی پاشا ایک دم کھڑا ہوا

اور اسکے ساتھ یاقوت بھی

سکیچ آرٹسٹ کو پکڑ کر لاؤ۔۔۔" اسکے کہنے پر یاقوت

بنا دیر کئے سکیچ آرٹسٹ کو لینے چلا گیا تھا
تمہیں تو ڈھونڈ نکالوں گا مسسز زیحال لیکن ایسی سزا
دونگا کہ دوبارہ پاشا سے دور جانے کا سوچو گی بھی
نہیں۔۔۔"خود پر جبر کرتے وہ فریش ہونے چلا گیا لیکن
آج اس نے پینٹ شرٹ کے بجائے شلوار قمیض پہنا تھا
بلیک کلر اس پر اش اش کر اٹھا تھا اس رنگ میں اگر
زمل اپنے ہی کو دیکھ لیتی تو کسی کمرے میں بند کر
دیتی تاکہ اس پر کسی عورت کی نظر نہ پڑے
ایک نظر اپنا آپ شیشے میں دیکھتے بیڈ پر رکھی شال
شانوں پر پھیلاتے آنکھوں میں اتری نمی کو دیکھا
جہاں سرخ ڈورے بھی بنے تھے وہ دکھ کے تھے یا
ضبط کے یہ صرف خدا جانتا تھا

وہ لڑکی سچ میں اسکی آتی جاتی سانسیں بن گئی تھی

جسکے نہ ہوتے اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی

NOVELS BY AQSAM

ہاں بھئی مل گئی لڑکی تمہیں۔۔۔؟ جیلانی ہاتھ میں پکڑا

کوٹ سر براہی چیئر پر ٹانگتے بیٹھتے ہوئے بولے

احمد بیٹھا بریڈ اور جیم کے ساتھ انصاف کر رہا تھا

جب اپنے باپ کی آواز پر انکی جانب متوجہ ہوا

مل گئی۔۔ لیکن بے ہوش ہے۔۔۔" وہ بظاہر نارمل انداز

میں بولا تھا لیکن اندر ہی اندر خوشی سے پٹاخے پھوٹ

رہے تھے مانو کوئی ورلڈ کپ جیتا ہو جبکہ صبا بیگم

دونوں کی گفتگو سے سخت بے زار ہو رہی تھیں

انکو کیا ضرورت تھی بے ہوش کرنے کی ایک چھوٹی سی

لڑکی ان سے قابو نہیں ہوئی۔۔۔" انہیں غصّہ آیا

نہیں میں نے پوچھا تھا انہوں نے کچھ نہیں کیا راستے

"میں خود بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

ویسے جاؤ گے کہاں اسے لے کر۔۔۔؟

ڈیڈ میں نے بہت ضبط کیا ہے خود پر اس سے بدلہ لینے کیلئے اس لئے

"اب ایسی جگہ لے کر جاؤں گا جہاں مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے۔۔

ھممممم۔۔۔تم کرو مزے جیسے دل چاہے استمال کرو

اور اپنے دل کو تسکین پہنچاؤ۔۔۔" تسلی آمیز لہجے میں

بولے یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کسکی بیوی ہے اگر پتہ

چل جاتا تو بیٹا تو کیا پورے خاندان سمیت پاکستان میں

نظر نہ آتے لیکن وہ جہاں بھی جاتے پاشا انہیں ڈھونڈ نکالتا

تب ہی مشی تنگ جینز پر کھلی بٹنوں والی شرٹ پر کھلے

بال چھوڑتی آنن فانن ڈائیننگ ٹیبل پر آکر بیٹھی تھی

افف مشی کب بڑی ہو گی تم۔۔۔"صباء بیگم ڈانٹنے والے انداز میں بولی

کیوں اب کیا کر دیا میں نے مسسز جیلانی۔۔۔"وہ بریڈ اٹھاتی بد تمیزی سے بولی

یہ تمیز ہے ماں سے بات کرنے کی۔۔؟صباء بیگم کو اس پر جی بھر کر تاؤ آیا

جب ماں کو ہی تمیز نہ ہو بچوں سے پیش آنے کی تو

بچے کیوں اچھے بنیں ہے ناں ڈیڈ۔۔۔"اپنے باپ سے تائید چاہی جو ہنس کر انہوں نے دے بھی دی

آئی لو یو ڈیڈ ایک آپ ہی ہیں اس گھر میں جو مجھے

سمجھتے ورنہ کچھ لوگ تو۔۔۔"بولتے بولتے سائیڈ

نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا جنکا چہرہ لال بھبھو کا ہوا پڑا تھا

اگر آپ اپنی بیٹی کی صحیح تربیت نہیں کر سکتے تو
مجھے بتادیں میں کرلونگی۔۔۔"انہیں اب اپنے مجازی
خدا پر شدید غصّہ آیا تھا جو ہر بار اسے ہر غلط صحیح
بات پر سپورٹ کرتے تھے جسکے نتیجے میں وہ آج ماں تک کا لحاظ
بھول گئی تھی
اور کپڑے کتنے بے ہودہ پہن رکھیں ہیں تم نے۔۔۔؟انکا
دھیان اب اسکے کپڑوں کی جانب گیا تھا جس کا گلا
اسکا بڑا تھا کہ سینے کی لائن کچھ حد تک ظاہر ہو رہی تھی
افففف اسٹاپ اٹ آپ تو پیچھے ہی پڑ گئی ہیں کبھی
کپڑے کبھی میرا بولنا۔۔مسلہ کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔؟
وہ تقریباً دھاڑتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی احمد اور
جیلانی صاحب ماں بیٹی کی تکرار صرف دیکھ رہے تھے

تب ہی ایک زوردار تھپڑ سب کے سامنے سیدھا اسکے
منہ پر پڑا تھا پاس کھڑے ملازم بھی اس ڈرامے سے
لطف اندوز ہو رہے تھے لیکن وہی ملازموں کے سامنے
اس قدر بے عزتی پر اسکے اندر باقی نہیں رہی تھی
یہ کیا کیا آپ نے صباء بیگم۔۔۔"جیلانی یکدم اپنی جگہ سے اٹھے تھے
یہی ڈیزرو کرتی ہے یہ۔۔۔دن بہ دن ماں تک کا لحاظ بھول
گئی ہے یہ لڑکی۔۔۔"وہ یقیناً آج بخشنے کے موڈ میں نہیں تھیں
یو نو واٹ مسسز جیلانی آئی ہیٹ یو آئی رئیلی رئیلی
ہیٹ یو۔۔۔"غصّے سے دھاڑتی لمبے لمبے ڈھینگ بھرتی باہر نکل گئی
یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔۔۔"جیلانی صاحب کیلئے بیٹے
سے زیادہ بیٹی اہم تھی اسکے ساتھ ایسا رویہ انکے لئے ناقابل برداشت تھا
اچھا۔۔۔ڈریسنگ دیکھی آپ نے اسکی کتنی بے ہودہ کی ہے لڑکی ہے وہ

اور آج زمانہ بہت خراب ہے۔۔۔"اب چڑھاؤ کارخ شوہر کی جانب تھا

جو جتنی بیٹی کی کرلیں لیکن ایک حد تک بیوی کی بھی سنتے تھے

NOVELS BY AQSAM

وہ اپنی دائیں ٹانگ کو بائیں ٹانگ پر رکھے کہنی کرسی

کے اسٹینڈ پر ٹکائے سامنے سکیچ آرٹسٹ کو دیکھ رہا

تھا جسکا کانپنا ہی پورا نہیں ہو رہا تھا ہر جانب کھڑے بندے ہاتھوں میں

بندوق لئے اوپر سے دیواروں پر بھی بندوقیں لٹکی اسکی جان نکال

رہی تھیں

ہو گیا۔۔۔؟ وہ کچھ سوچتے آرٹسٹ کو دیکھتے دھیمے لہجے میں بولا

جس پر وہ مزید کانپ گیا اسکو کھلاؤ پلاؤ میری بیوی کا سکیچ تھوڑا

"سا بھی بگڑا تو یہ مزید کوئی آرٹ بنانے لائک نہیں رہے گا۔۔۔

اسکے کانپتے ہاتھوں کی جانب اشارہ کرتے وہ کھڑا ہوا

اور جھرنے کے پاس جا کر کھڑے ہوتے سیگریٹ سلگائی

اوئے۔۔۔بہت ہو گیا تیرا چل اٹھ۔۔۔" برلاس نے اسے کالر سے پکڑ

کر

سیدھا کھڑا کیا

چل کر شروع جیسے پاشا بتاتے ہیں ویسے کر۔۔۔" اسے

بورڈ کے سامنے پھینکنے والے انداز میں کھڑا کرتے گن

پیچھے سے اسکی کمر پر رکھی اسے لگا تھا آج اسکا

کام تمام ہو گا اتنے خطرناک لوگوں کے بیچ آ کر

ریلیکس برلاس۔۔۔میں نے کیا کہا اسے ریلیکس کرواؤ

سکیچ تھوڑا سا بھی نہ بگڑے۔۔۔" وہ دھواں ہوا میں

چھوڑتے پھر سے دھیمے لہجے میں بولا اسکی حالت اس

وقت صرف یاقوت جانتا تھا وہ طوفان آنے سے پہلے کی خاموشی تھی

اسکے حکم پر آرٹسٹ کو کھانا کھلایا گیا وہ ناشتہ بھی نہیں کر کر آیا تھا اسکے بندے اسے سوتے ہوئے بیڈ پر سے اٹھالائے تھے وہ بنانا شروع

ہوا یاقوت بورڈ کے پچھلی جانب کھڑا تھا جبکہ پامیر اور برلاس آگے پاشا بتانا شروع ہوا وہ آنکھیں بند کئے اسکا وجود سامنے لایا جب پہلی بار دیکھا تھا

وہ بتاتا گیا تھا لیکن ان سب میں یاقوت کی آنکھیں پھیلتی گئیں اسے لگا تھا وہ اس لڑکی کا حلیہ بتا رہا ہے جسے وہ جیلانی کے حوالے کر کر آیا تھا ساتھ ہی کھڑے برلاس اور پامیر نے بھی ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھا پاشا اب بھی جھرنے کے کنارے کھڑا اسکے نین نقش ایسے بتا رہا تھا جیسے ان دنوں میں بہت اچھے سے حفظ کیے ہوں

ہیزل آنکھیں۔۔۔۔ لمبی گھنی پلکیں۔۔۔ ستواں سی ناک۔۔۔ غلابی ہونٹ جن

پر سائیڈ میں ایک چھوٹا سا کٹ ہے یہ وہی کٹ تھا جو شدّت میں پاشا نے اسے دیا تھا

بب۔۔۔بن گیا۔۔۔ "آرٹسٹ ایک جانب تیر کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا جب پاشا نے آگے آکر اس سکیچ کو دیکھا اور چہرے پر سمائل در آئی وہ اتنا صاف تھا مانو اسکی زمل سامنے کھڑی ہو

پپ۔۔پاش۔۔۔پاشا۔۔۔ "پامیر خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے بمشکل بولا

ھمم۔۔۔ "پاشا اب بھی سکیچ پر نظر ٹکائے کھڑا تھا

کک۔۔کیا یہ۔۔۔یہ بھب۔۔بھابھی ہے۔۔۔؟ وہ جیب سے تصویر نکالتے لعاب گٹکتا بولا جب پاشا نے مڑ کر اس

کے ہاتھ سے تصویر لی اور پل کی پل اسکے چہرے کے
رنگ بدلے آنکھوں کے سرخ ڈورے مزید گہرے ہوئے
یہ۔۔۔ تمہارے پاس کیسے آئی۔۔۔؟ اسکا سخت لہجہ ان
دونوں میں رہی سہی جان بھی نکال گیا جب یاقوت بورڈ
کے اس جانب آیا اور سکیچ دیکھتے پاس پڑی کرسی بے ساختہ تھام گیا
میں نے پوچھا تمہارے پاس کیسے آئی۔۔۔؟ اب کی بار پاشا
دھاڑا اور اسکی دھاڑ وہاں موجود لوگوں کو کانپنے پر مجبور کر گئی
یہ۔۔۔ یہ وہ لل۔۔ لڑکی ہے جج۔۔ جس کو جے۔۔ جیلانی نے
کک۔۔ کڈنیپ کروایا۔۔" اسکی بات پر پاشا کی آنکھیں پھیلی
اور پھیلتی چلی گئی اور حیرت سے پیچھے کھڑے یاقوت
کو دیکھا جو کرسی تھامے سکیچ کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا
پاشا شاک کی سی کیفیت میں یاقوت کی جانب آیا اور اسکے مقابل

کھڑا ہوا

یہ کیا بکواس کر رہا ہے یاقوت۔۔۔" پاشا کی آواز پر یاقوت نے تھوک نگلا

میں نے پوچھا۔۔یہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔" پاشا اب پوری قوت سے اسکے منہ پر دھاڑا تھا کہ یاقوت ایک قدم پیچھے ہوا آنکھوں میں خوف کے مارے نمی در آئی

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔" پاس آتے یاقوت کا کالر دبوچتے غرا کر پوچھا لیکن وہ سر جھکا گیا

کیا یہ۔۔۔وہی لڑکی ہے۔۔جسے تم۔۔" باقی کا جملہ ضبط کے مارے منہ میں رہ گیا تھا جب یاقوت نے آہستہ سے سر ہاں میں ہلایا

یہ۔۔۔یہ صحیح کک۔۔ کہہ رہ" اسکی بات آدھی رہ گئی تھی جب ایک زوردار گھونسہ اسکے جبڑے پر پڑتا اسے ہلا

گیاوہ گرتے گرتے بے ساختہ پلر تھام گیا کسی میں اتنی
ہمت نہیں تھی کہ آگے آکر اسکو روک سکے

وہی کالر سے پکڑتے اسے سیدھا کھڑا کیا عین خود کے مقابل
لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ پاشا کی آنکھوں میں آنکھ ڈال
سکے

ہاؤ کڈ یو ڈو دیٹ۔۔۔۔۔" پاشا کا بس نہیں چلا وہی یاقوت کو وہی ابدی
نیند سلادے

بولو۔۔۔۔۔و" پھر سے منہ پر دھاڑا یاقوت پورا کانپ کر رہ گیا

" مم۔۔۔ مجھ۔۔مجھے نن۔۔ نہیں پتہ۔۔۔ تھ۔۔ا
کیا نہیں پتہ تھا۔۔۔؟ کبھی دیکھا نہیں تھا لیکن نام تو
سنا تھا ناں۔۔۔؟ سنا۔۔۔ تھا نا۔۔۔ں" اسکی بات پر یاقوت
اس دن میں چلا گیا جس دن مولوی نے اسکا پورا نام لیا تھا

زمل فہد خانزادہ۔۔۔"آہ یاقوت کا وہی گڑھ جانے کا دل کیا
جب ڈیٹیل نکلوائی ہونگی تب کیا نام آیا تھا۔۔۔؟ پاشا
کے اگلے سوال پر اسے یاد آیا ڈیٹیلز ان دونوں نے نکلوائی
تھی اس نے تو بس اپنے بوس کا حکم مانا تھا اسکی
لاپرواہی کہاں لے آئی تھی اسکا اندازہ اسے اچھے سے ہو گیا تھا
کہاں چھوڑا تھا میری بیوی کو۔۔۔؟ پاشا اسکی خاموشی کھل رہی تھی
ای۔۔ایک ایک جنگل میں۔۔۔"کالر چھوٹ گیا تھا پاشا یک
ٹک اسے دیکھے گیا ایک لمبی سانس خارج کرتے پامیر سے مخاطب ہوا
جیلانی کو کال کرو۔۔۔"اسکے حکم پر پامیر نے جھٹ اسے
کال گھمائی تھی لیکن آج جیلانی کی قسمت پاشا کے ہاتھوں دھلنی تھی
کال کاٹ دی اس نے۔۔۔" پامیر نے ڈرتے ہوئے اسے بتایا
جو ضبط کئے کھڑا پانی کو گھور رہا تھا اور اسکی بات اسکے تن بدن

میں آگ لگا گئی تھی

کہاں ملے گا یہ۔۔۔؟

اس وقت آفس میں ہو شاید۔۔۔"اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی جب پاشا اپنی گن اٹھاتے تن فن کرتا گاڑی کی جانب آیا تھا اور پیچھے اسکے بندے بھی پاشا کی گاڑی کے ساتھ ساتھ چار ویگو اور نکلی تھیں یاقوت وہی کھڑا زمین تکتا رہا یہ سب اسکی بے وقوفی کی وجہ سے ہوا تھا اگر زمل کو کچھ بھی ہوتا تو پاشا اسے نہ چھوڑتا وہ آنکھیں زور سے مینچتا خود پر ضبط کرتے گن اٹھائی اور اپنی گاڑی کی طرف آیا

NOVELS BY AQSAM

یار بس کر دے کتنی پیئے گا زیادہ ہوش کھو دیے تو اپنا بدلہ نہیں لے پائے گا۔۔۔"احمد کو ایک کے بعد ایک گلاس پیتے دیکھ وہ بوکھلا گیا تھا لیکن اس پر تو جیسے بھوت سوار تھا

نہیں۔۔۔ی آج نہیں آج اتنی پیوں گا جتنا درد میں اسے دینا
چاہتا ہوں۔۔۔" وہ مزید ایک پیگ گلے سے اتارتے گلاس
پھینک کر بولا تھا وہ لوگ اپنے فارم ہاؤس پر تھے اس
نے اپنے ساتھ فادی اور تین لڑکوں کو بھی بلا رکھا تھا
تاکہ مل کر زمل کی عزت خراب کر سکیں
"چل ناں اب۔۔۔ مجھ سے ویٹ نہیں ہو رہا۔۔۔
اوکے چلو۔۔۔" فادی کا ہاتھ تھامتے اٹھ کر لڑکھڑاتے قدموں
سے کمرے کی جانب گیا جہاں زمل کو قید رکھا تھا
دروازہ کھولتے پہلے احمد اندر آیا تھا جسے زمل فورا
پہچان گئی تھی یہ وہی امیر زادہ تھا جس کو اس نے
کالج کے سامنے تھپڑ مارا تھا یہ یہاں۔۔۔؟
اسے ایک زبردست جھٹکا لگا تھا وہ ہونقوں کی طرح اسے

دیکھے گئی اور دیکھتے اپنے دونوں بازو ٹانگیں سمیٹتے

ارد گرد پھیلا لئے آنسوں تو ابل ابل کر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

ہیلو۔۔۔زمل بے بی۔۔۔ کیس۔۔ کیسی ہو۔۔۔؟ لڑکھڑاتے

قدموں سے اسکے پاس آکر بیٹھتا پیار سے بولا لیکن اس

سے بھی حوس ٹپک رہی تھی

دد۔۔دور رہو مجھ سے۔۔۔"اپنے کو مزید گھیرتی پیچھے ہوتی

بولی لیکن تب ہی احمد کا کان میں زہر گھول دینے والا قہقہہ کمرے

میں گونجا تھا

ارے۔۔۔بے بی۔۔دور رہنے کیلئے تھوڑی اٹھوایا ہے۔۔۔"وہ

تھوڑا سا آگے کھسکتا ہوا بولا

تمہیں پتہ ہے اس تھپڑ کا بدلہ لینے کیلئے مجھے پاشا

جیسے گنڈے کو دو کروڑ دینے پڑے اتنے میں تو اگلے

دو سال تک لڑکیاں میرے پاس ختم نہ ہوتی۔۔۔"اسکی
بات پر زمل پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی
وہ اتنے چھوٹے کام کرتا نہیں ہے لیکن احمد جیلانی نے
"کروالیا۔۔۔
اب بھی دور رہنے کا کہو گی تو یہ زیادتی ہو گی میرے
ساتھ۔۔۔"وہ مزید پاس آتے ہاتھ اسکے دوپٹے پر لے گیا جسے
ایک ہی جھٹکے میں کھینچتے اس سے الگ کیا
باقی سب ابھی باہر تھے ایک ساتھ آتے تو زمل کی روح
فنا ہو جاتی انہیں دیکھ کر یہ احمد کا کہنا تھا جو وہ سبکو چھوڑ کر
پہلے خود آیا تھا
پاس آؤ میرے۔۔۔"زمل کو پیچھے جاتے دیکھ وہ غرایا
نن۔۔ نہیں پپ پلیز۔۔ مم میں معافی مانگ مانگتی ہوں

مجھ۔۔۔مجھے جانے۔۔جانے دو۔۔۔"ہچکیاں لیتے ہاتھ جوڑ کر بولی
نہیں ناں۔۔۔۔کیسے جانے دوں۔۔۔۔میری انا کو ابھی وہ
سکون نہیں ملا جو تم نے چھینا تھا۔۔ابھی تو تمہارے
جسم کے ہر حصّے پر اپنی نفرت کی چھاپ چھوڑوں گا
تمہاری عزت کے اتنے پرخچے اڑاؤں گا کہ دوبارہ عزت دار
بننے کا ڈھونگ نہیں رچاؤ گی۔۔۔"مزید پاس آتے ہاتھ اسکے
کندھے پر رکھا اور وہی سے فراک مٹھی میں جکڑتے
کھینچتا چلا گیا کمرے میں چررر کی آواز گونجی تھی
جو زمل کے وجود سے رہی سہی جان بھی نکال گئی

NOVELS BY AQSAM

اوکے تو یہ ڈیل جب ہماری کمپنی کو ملے گی تو ہمارا بزنس ٹین ایکس
بوسٹ۔۔۔"جملہ منہ میں رہ گیا تھا جب دھڑ سے دروازہ کھلتا وہ اندر
آیا اور آتے ہی بندوق جیلانی کے سر پر تان دی باقی سبکے حواس تو

اسے یہاں دیکھ کر ہی باختہ ہو گئے تھے انہوں نے اسے بس نیوز میں
ایک دھشت گرد دیکھا تھا آج وہ انکے سامنے تھا وہ نہیں انکی موت
سامنے تھی پاشا کے باقی بندوں نے باہر سبکو بندوق کی نوک پر سیدھا
ایک پیر پر کھڑا کر رکھا تھا کسی میں ہمت نہیں تھی کہ تھوڑی سی
بھی آواز کرے جبکہ پامیر اور یاقوت پاشا کے پیچھے کھڑے تھے
کہاں ہے تیرا بیٹا۔۔۔؟ ایک ہاتھ سے کالر پکڑتے دوسرے سے
گن اسکی کنپٹی پر رکھی تھی جبکہ انگلی ٹریگر پر تھی
"یہ۔۔۔یہ کیا ہے۔۔پپ۔۔پاشا۔۔۔
بکواس بند۔۔۔۔"۔ پاشا اسی کے منہ پر دھاڑا جو جیلانی کے
پسینے پانی کی طرح چھڑوا گیا اس نے تھوک نگلتے بولنے کی ہمت کی
کک۔۔۔کیا کیا ہے۔۔میرے بب۔۔بیٹے نے۔۔۔"آہ انہیں نہیں
تھا اندازہ کہ کیا کیا تھا انکے بیٹے نے

تب ہی پاشا نے فائر سائیڈ پڑے واز پر کرتے اسے احساس
دلایا کہ مزید بکواس وہ سننے کے موڈ میں نہیں ہے
بتا۔۔۔کہاں ہے تیرا بیٹا۔۔۔"وہ پھر سے دھاڑا
" مم۔۔۔مجھے نن۔۔نہیں پتا۔۔پاشا
کال کرا سے۔۔ابھی۔۔۔کر۔۔۔رر ر"اسکی کنپٹی پر زور دیتے رہی
سہی
جان نکالنے لگا
جیلانی نے ڈرتے ڈرتے موبائل اٹھایا اور کانپتے ہاتھوں
سے کال ملائی جسے دوسری رنگ پر اٹھایا گیا
سپیکر آن کر۔۔۔"پاشا کے کہنے پر اس نے جھٹ سپیکر آن کیا
یس۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"آگے سے اسکی مکار آواز ابھری جسے سنتے پاشا کی
ناک

کے نتھنے مزید پھولے

"کک۔۔کہاں۔۔کہاں ہو احمد۔۔۔

آپکو بتایا تو تھا اس لڑکی کے پاس ہوں۔۔۔"اسکی آواز کے پیچھے زمل کے رونے کی آواز بھی آئی جسے سنتے پاشا کی آنکھوں میں خون اتر آیا

"بب۔۔۔بیٹا اس۔۔اس لڑکی کو کہاں۔۔کہاں لے کر گئے ہو۔۔۔

فارم ہاؤس پر ہوں ڈیڈ فلحال اور پلیز آپ دوبارہ کال نہ

".. کیجیے گا سکون سے مجھے اس سے بدلہ لینے دیں

کہتے ساتھ کال کاٹ دی لیکن کاٹنے سے پہلے زمل کی چیخ سنائی دی

دعا کرو تمہارے بیٹے نے میری بیوی کو ہاتھ نہ لگایا ہو ورنہ وہ قیامت تمہارے خاندان پر لاؤنگا کہ قیامت تک نہیں بھولو گے۔۔۔"قیامت لفظ

بعد میں جیلانی کا تو بیوی لفظ پر ہی رنگ زرد پڑ گیا تھا وہ پاشا کی

بیوی تھی

اور اسکا بیٹا تو نجانے کیا کیا سوچ کر گیا تھا جسکے بعد

اسکی موت پاشا کے ہاتھوں پک تھی

اسے چیئر پر دھکا دیتے وہ باہر نکل گیا جب جیلانی ہوش

میں آیا اور جلدی سے احمد کو کال ملائی جسے اس نے

کاٹ دیا وہ بار بار کالز ملاتے رہے لیکن وہ کاٹتا رہا اور آخر

میں فون ہی سوئچ آف کر دیا

سوری دس نمبر از کرنٹلی سوئچ آف پلیز ٹرائے لیٹر۔۔۔"آگے سے

فون

نے منہ چڑایا تو انہوں نے پوری قوت سے فون دیوار پر دے مارا

روبن۔۔۔۔رو۔۔۔بننننن"انہوں نے چلا کر اپنے پی اے کو بلایا جو

جھٹ

حاضر ہوا تھا

پولیس کو خبر کردو پاشا شہر میں کھلے عام گھوم رہا ہے ابھی کے ابھی انفارم کرو۔۔۔" اسکے آرڈر پر روبن نے یہی کیا جسکے بعد پولیس کی بھاری نفری جگہ جگہ تعینات کر دی گئی تھی وہ لوگ اسے پکڑنے کیلئے کتنے عرصے سے بے تاب تھے اور آج وہ خود اپنے پنجرے سے نکل کر آیا تھا تو کیسے وہ یہ موقع گنواتے

پلیز۔۔۔زززمجھ۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔" وہ ہاتھ جوڑ کر منت کرتے ہوئے بولی لیکن احمد اپنے شرٹ کے بٹن ایک ہی جھٹکے میں کھولتا دور پھینک کر اسکی جانب گیا جو اسکے بڑھتے قدم دیکھ پیچھے ہوتی ہوئی دیوار سے جا لگی

جانے دو نگاناں میری جان پہلے اپنے دو کروڑ تو وصول
کرلوں۔۔"اسکے پاس آتے بازو سے دبوچ کر بیڈ پر اچھالا
اور اوپر آتے اسکی شرٹ کندھے کی جانب سے مزید پھاڑی
زمل بے اختیار اپنا ہاتھ سینے پر رکھ گئی اور پھٹی
نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی وہ آگے آتا دونوں ہاتھوں
کو گرفت میں لئے اسکی گردن
پر جھکتا دانت گاڑھ گیا پورے کمرے میں زمل کی
چیخ بلند ہوئی تھی لیکن وہ اسکی چیخ بھی دبا گیا
تب ہی ایک آنسوں ابل کر آنکھوں کی باڑ توڑتا کان
کی لو میں جا کر جذب ہو گیا

NOVELS BY AQSAM

وہ فارم ہاؤس کا آدھے گھنٹے کا راستہ دس منٹ
میں طے کر کر پہنچا تھا ڈور پر جیلانی کے گارڈز کھڑے

تھے جنکے ماتھے کے بیچوں بیچ پاشا فائر کرتا اندر
گیا اور باقیوں کو اسکے بندوں نے اپنے گھیرے میں
لیا وہ سب کام اتنا آنن فانن کرتے تھے کہ کسی کو
سمبھلنے کا موقع بھی نہیں ملتا تھا
جہاں ہال میں صوفے پر اسکے دوست نشے میں
دھت بیٹھے میوزک آن کر کر لطف اندوز ہو رہے تھے
اپنے سامنے پاشا کو کھڑے دیکھ کر نٹ کھا کر اٹھے
کون تھا ان میں سے جو اسے نہیں جانتا تھا ان سب
کے باپ پاشا کے ہی ماتحت سیاست میں ٹکے ہوئے تھے
آ۔۔۔آپ۔۔۔"اسے اپنے سامنے کھڑے دیکھ فادی کی
ہوائیاں اڑی لیکن تب ہی اسکے بندے اندر آئے اور
ان سبکو اپنے شکنجے میں دبوچا پاشا نے آگے بڑھ

کر فادی کو گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

احمد کہاں ہے۔۔بو۔۔۔ل۔۔۔" وہ جو ہکا بکا کھڑا تھا اسکی دھاڑ سے

ہوش

میں آیا

وہ۔۔۔وہ اپ۔۔اوپر ہے رائیٹ سائیڈ رو۔۔۔" بات پوری نہیں ہوئی

تھی

جب اسے یاقوت کی جانب پھینکتے وہ اوپر کی جانب گیا

دروازہ کھولتے سامنے کا منظر دیکھ اسکی آنکھیں

پھٹی تب ہی احمد کی نظر بھی اسکی جانب اٹھی وہ اب بھی زمل کے

بازو دبوچے اسی پر جھکا تھا زمل جو آنکھیں مینچے پڑی رو رہی تھی

دروازے پر کھڑے پاشا کو دیکھ کر مچلی

آنکھوں کی نمی پیچھے دھکیلتے وہاں لہو اتر آیا تھا

وہ ایک ہی جست میں آگے آیا اور احمد کو گردن سے
دبوچے پیچھے کھینچا ساتھ ہی اپنی شال اتار کر زمل کے
کندھوں پر پھیلائی واپس احمد کی جانب مڑتے
ایک مکا اسکے جبڑے پر رکھا وہ بے اختیار نیچے
زمین پر جا گرا اسے بازو سے دوبارہ پکڑتے اٹھایا
اور دوسری سائیڈ سے ایک زوردار ضرب اسکے منہ
پر لگائی وہ پھر سے اپنا بیلنس کھوتا ٹیبل پر جا
گرا پاشا تیس سال کا ہونے کے ساتھ ساتھ اس ایک
پسلی کے آگے طاقتور دکھ رہا تھا
اسے دوبارہ اٹھایا اور بازو سیدھا کرتے اپنے
بازو کو ایسے مارا کہ اسکی ہڈی ٹوٹنے کی آواز آتے
اسکی چیخ کمرے میں بلند ہوئی دوسری جانب زمل

اسکو اندھا دھند مارتے دیکھ خوف زدہ ہوتی شال میں مزید لپٹ گئی

تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی بول۔۔۔۔ل"

اسکے

ٹوٹے بازو کو پیچھے مروڑتے اسکی مزید چیخیں نکلوائی

یہ۔۔۔یہ آپ۔۔آپک۔۔۔"اسکا جملہ سنے بغیر گردن سے دبوچ کر

اوپر اٹھایا

اور اسکا سر شیشے کی ٹیبل پر اتنی قوت سے مارا کہ شیشہ ٹوٹنے کے

ساتھ ساتھ اسکا ماتھا بھی لہولہان ہو گیا

جن آنکھوں سے تونے میری بیوی کو گندی نظروں

سے دیکھا اب وہی آنکھیں نکال پھینکوں گا اور اتنی

دردناک موت دونگا کہ دیکھنے والا کانپ جائے گا

بولتے ہی سیدھا کر کر صوفے پر پھینک کر گن نکالی

نشانہ اسکی آنکھیں تھیں لیکن یہ منظر اتنا خوفناک
تھا کہ زمل کی چیخ نکلی اور آنکھوں پر ہاتھ رکھے
زور سے رونے لگی پاشا اسے چھوڑتا زمل کی طرف
دیکھنے لگا جب موقع ملتے احمد نے گن اسکے ہاتھ
سے چھینی اور کمرے میں ایک ساتھ دو گولیاں
چلنے کی آواز پر زمل کانوں پر ہاتھ رکھ گئی
ایک گولی جو احمد نے چلائی تھی وہ سیدھا پاشا
کی بازو کا گوشت پھاڑتی ہوئی گئی تھی وہی دوسری
جانب سے یاقوت نے اندر آتے احمد کی ٹانگ پر فائر
کیا جس وہ کراھتا پیچھے صوفے پر گرا
پاشا۔۔۔پاشا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"ایک ہی جست میں
اس تک آتے اسکا بازو دیکھا بلیک سوٹ میں اسکا

خون نہیں دکھ رہا تھا لیکن وہ رستا ہوا فولڈ کئے

ہوئے بازو سے گزرتا لائنوں کی صورت میں انگلیوں سے ٹپکا

پاشا اپنا بازو چھڑاتے زمل کی جانب لپکا جو اسے

اپنی جانب آتا دیکھ وہی بیڈ پر کھڑی ہوئی اور

شدّت سے اسکے گلے آ لگی پاشا نے اسے خود میں

شدّت سے بھینچتے سر سہلایا اور اپنا منہ اسکی

گردن میں چھپاتے اپنے اندر ٹھاٹھیں مارتے سمندر

کو خاموش کروانے لگا جو اسے اس حال میں دیکھتے

بار بار اٹھ رہا تھا تھوڑا نہیں وہ پورا ان سب کا

زمے دار تھا اور یہ بات اس لئے محسوس ہوئی کہ

کسی اور کی جگہ اسکی بیوی تھی

سینے میں اتنی زور سے بھینچا ہوا تھا کہ زمل کو

اب سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی تھی تب ہی
زمل کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے دیوانہ وار
اسے دیکھنے لگا اور اپنے دہکتے لب اسکی پیشانی پر
رکھے جس پر زمل اپنی آنکھیں سکون سے مینچ گئی
چلوا سے چادر میں لپیٹ کر گود میں اٹھایا اس نے خود
بازو پاشا کی گردن کے گرد حمائل کئے
جاتے جاتے ایک پل کو رکا اور خون خوار نظروں سے احمد کو دیکھا
تم جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے یاقوت۔۔۔"اسکا اشارہ یاقوت سمجھ گیا
تھا
لے آؤنگا۔۔۔"گن اسکی کنپٹی پر رکھتے سر خم کر کر بولا
پاشا زمل کو لئے ان سب کے بیچ سے نکلا اور باہر اپنی گاڑی کی جانب
آیا

گاڑی میں بیٹھو میں ابھی آیا۔۔۔" کہتے اسے نیچے اتارنے لگا تھا جب
زمل نے اپنے بازو کا گھیرا مزید تنگ کیا پاشا نے حیرت سے اسے دیکھا
یقیناً وہ اکیلے نہیں رہنا چاہتی تھی اور یہ بات پاشا سمجھ گیا تھا
ڈرو نہیں ہمارے بندے ہیں یہاں۔۔۔" آس پاس کھڑے
بندوں کی جانب اشارہ کرتے کہا جنہیں زمل ایک نظر
دیکھتی اپنی گرفت ڈھیلی کر گئی پاشا نے گاڑی کا
دروازہ کھولتے اسے اندر بٹھایا اور کچھ دیر کیلئے واپس اندر گیا
زمل وہاں کھڑے پاشا کے بندوں کو دیکھنے لگی سب ہی جسامت میں
فٹ تھے ہاتھوں میں بندوق لئے بنا کسی سے ڈرے اس کے پاشا کی
طرح تب ہی پاشا ہاتھ میں پانی کی بوٹل پکڑے واپس آیا
اور آگے رکھتے واپس سے زمل کو نکالا وہ چپ کر کر
آ بھی گئی خود آگے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے اسے

اپنی گود میں کچھ اس طرح بٹھایا کہ اسکی دونوں ٹانگیں ساتھ والی
فرنٹ سیٹ پر رکھی تھیں اور پشت ڈور سے چپکی تھی
مم۔۔میں۔۔وہاں بیٹھ جا۔۔۔"وہ بولنے لگی تھی جب پاشا
نے اسکے منہ پر انگلی رکھتے چپ کروایا
شششششش۔۔۔فلحال ایک لفظ نہیں۔۔"اسکا سر اپنے
سینے پر ٹکاتے چابی اگنیشن میں لگائی اور گاڑی سٹارٹ
کی اسکے پیچھے ایک ویگو تھی جس میں اسکے
بندے تھے باقیوں کو وہ یاقوت کے پاس چھوڑ کر آیا تھا
گاڑی سڑک پر اپنی منزل کی جانب گامزن تھی جب راستے
میں پولیس کی بھاری نفری اسے اپنے استقبال کیلئے
دکھی اور بے اختیار بریک پر پاؤں گیا
زمل نے سر اٹھا کر دیکھا پولیس کو دیکھتے اسکی

آنکھیں پھیلی اور جھٹ پاشا کو دیکھا جسکے چہرے پر اطمینان تھا
پولیس۔۔۔"اسے لگا پاشا نے نہیں دیکھا جبکہ اسکی
جھیل سی آنکھیں سامنے ہی ٹکی تھیں

"وہ۔۔۔وہ پو۔۔
رومانس کریں۔۔۔؟اسکی بات پوری سنیں بغیر اپنی
بات کی جس پر زمل کی ہیزل آنکھیں مزید پھیلی
واٹ۔۔۔وہاں پولی۔۔"جملہ منہ میں رہ گیا جب پاشا نے اسے گردن

سے
پکڑتے خود پر جھکایا اور ہونٹوں کو قید کرتے اسکی سانسیں بند کی
وہ مچلنے لگی تھی جب پاشا نے اپنا ایک ہاتھ اسکی گردن
کے پیچھے سے تو دوسرا اسکی شرٹ اوپر کرتے بیلی
پر پھیرا اسکا لمس محسوس کرتے وہ تڑپ اٹھی تھی

اسی ہاتھ کی انگلی بیلی بٹن میں پیوست کرتے ایک زوردار دھماکے
کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی وہ ڈر کے مارے اچھلنے ہی لگی
تھی جب پاشا نے انگلی مزید اندر گھسائی وہ تڑپ کر واپس اس سے
لگ گئی پولیس والوں میں ایک عجیب سے ہلچل مچ گئی وہ
یہاں وہاں بھاگنے لگے ہونٹ اب بھی قید میں تھے جہاں اسکی سانسیں
پیتا تو کبھی اپنی سانس اس میں منتقل کر رہا تھا

یہ۔۔۔یہ آواز کیسی تھی۔۔۔؟اسکا ہاتھ اپنی بیلی پر اگنور کرتی ڈر کر
پوچھنے لگی
کونسی آواز۔۔۔؟وہ انجان بنا
"یہ۔۔یہ اتنی زور کی آواز ابھی۔۔ابھی میں سنی۔۔
اچھا میں۔۔۔نے تو نہیں سنی۔۔"وہ ڈھیٹ بنتا بولا
کیوں آپ کے کان بند ہیں۔۔۔؟

نہیں۔۔دل بند ہے تمہیں اپنے اتنے قریب دیکھ کر۔۔۔"اسکی
آنکھوں میں دیوانہ وار دیکھتے بولا اسکی لو دیتی
آنکھیں زمل کو نظر جھکانے پر مجبور کر گئیں
اور جب دل بند ہو تب بندہ کچھ کرنے سننے لائق
نہیں رہتا بے بی۔۔۔"کوئی نہیں کہہ سکتا تھا یہ وہی
تھوڑی دیر پہلے والا آگ بگولہ ہوتا پاشا ہے زمل کے سامنے
ہوتے وہ ایسا بن جاتا تھا گویا اس سے سنجیدہ اور
سلجھا ہوا بندہ پوری دنیا میں کہیں نہیں ہے
پولیس والے یہاں وہاں ہو گئے تھے رستہ بلکل صاف تھا
عین اسی وقت اسکے باقی بندوں کی گاڑیاں بھی پیچھے آئ
باقی کا گھر چل کر کریں۔۔۔؟اسکے گال چومتا بلش
کروانا نہیں بھولا تھا لیکن وہ تو اتنے خطرناک ماحول

سے خوف زدہ ہوتی اسکی گردن میں منہ چھپا گئی

پورا وجود کانپ رہا تھا

وائفی۔۔۔کیا ہوا ادھر دیکھو۔۔۔"اسکا منہ اپنی گردن سے نکالتے

سامنے

کیا

کیا ہوا۔۔بتاؤ۔۔۔"آگے آئی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے پیار سے

پوچھا

پانی پیو۔۔۔"بوتل کھول کر اسکے ہونٹوں سے لگائی

ڈر کے مارے آدھی بوتل پی گئی کچھ پانی سائیڈ سے نکل

کر اسکی چادر میں جذب ہوا جو پاشا کی نظروں سے چھپا نہ رہ سکا

مجھے بھی پلاؤ پانی۔۔۔"گرتے پانی کو دیکھ اسکی

نیت بدلی زمل نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی اگر

اسے پانی پینا تھا تو بوتل اس کے ہاتھ میں تھی
ٹوچ بورنگ وائفی۔۔۔"اسکی نظریں سمجھتے پاشا
نے بوتل واپس اسکے منہ کو لگائی اور اسکے منہ میں
پانی بھرتے اپنے منہ کو لگا یا دونوں گالوں کو بھینچتے
اسکے منہ کا سارا پانی پی گیا زمل تو اسکی حرکت پر
ششدر رہ گئی تھی ایسے وقت میں بھی وہ اتنا ریلیکس
تھا اوپر سے رومانس بھی کر رہا تھا
لیکن جلد ہی زمل کا سر چکرانے لگا تھا اس پر نیم
غنودگی طاری ہوئی اور سر سیدھا پاشا کے کندھے پر جا
گرا وہ ریلیکس تھا کیونکہ وہ خود پانی میں نیند کی
گولی ڈال کر لایا تھا جانتا تھا راستے میں اسکے لئے
پھول بچھے ہونگے اور خود تھوڑا سا پیا

سرنڈر کردو پاشا۔۔۔"ایک پولیس آفیسر آگے آتا مائک
میں بولا ان حالات میں بھی وہ آگے آیا پاشا نے اسکی
ہمت کی داد ایک آئی بروا چکا کے دی
انکی گاڑیاں ایک لائن میں سڑک پر کھڑی تھیں جبکہ
پولیس والے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے
سر ایک اور بلاسٹ ہوا ہے۔۔۔"ایک پولیس آفیسر آگے
آتا پریشانی سے بولا
تم ہمیں ڈرا نہیں سکتے پاشا آج تمہیں سرنڈر کرنا ہو گا
"ورنہ افسوس ہمیں تمہارا کام یہی تمام کرنا پڑے گا۔۔
اسکی بات پر پاشا کے چہرے سے سمائل غائب ہوئی
اسکا کام تمام مطلب اسکی زمل سے دور جو وہ مر
کے بھی نہیں ہونا چاہتا تھا یہاں پولیس والے اپنا بیڑا

غرق کر گئے اب ایک کے بعد ایک بلاسٹ کی خبر آنے
لگی تھی جس پر وہ سب بوکھلا گئے
"سر جانے دیں ورنہ یہ سارا ملک تباہ کر دے گا۔۔۔
ایک آفیسر نے آگے آتے کہا جس پر مائک والے نے خون
خوار نظروں سے اسے دیکھا
سارا ملک آن کی آن بند کر دیا گیا تھا ہر جگہ اسکے
بندے پھیل چکے تھے جگہ جگہ اپنا قبضہ کرتے انہیں بے بس کر گئے
ملک تو بند ہونا تھا پاشا کی بیوی جو کڈنیپ ہوئی تھی
سارے پولیس والے ہٹ گئے انکی گاڑیاں آگے بڑھی اسکے
بندوں نے بندوق اب بھی ان سب پر تان رکھی تھی
وہ آج بتا گیا تھا وہ پنجرے میں بند اس لئے نہیں رہتا
تھا کہ وہ ان سے بچ سکے بلکہ اس لئے رہتا تھا تاکہ

یہ لوگ اسکے قہر سے بچ سکیں

وہ نکل چکا تھا پھر کسی میں ہمت نہیں ہوئی اسکا

راستہ روکنے کی سب سے پیچھے گاڑی یاقوت کی تھی

جس میں وہ احمد کے ساتھ اسکے تین دوستوں کو

بھی اٹھالایا تھا جنکی حالت اتنی بری کردی تھی کہ

وہ آس پاس سے بیگانا دھت پڑے تھے

ڈرائیونگ کرتے اس نے ایک نظر اپنے سینے پر سوئی ہوئی

پدی سی وائفی کو دیکھا دیکھتے چہرے پر ایک دلکش

سمائل آن ٹھہری یہ وہ تھی جس کے لئے پاشا ساری دنیا تباہ کر سکتا

تھا وہ لوگ جا چکے تھے جب جیلانی کی گاڑی وہاں آ

کر رکی گاڑی سے اترتے پہلے آس پاس اپنے بیٹے کو

تلاشا لیکن نہیں ملا کیسے ملتا پاشا کا گینگ مجرموں

کو سزا دیے بغیر نہیں چھوڑتا تھا

کہاں ہے۔۔میرا بیٹا۔۔بتاؤ کہاں ہے۔۔"وہ پاگلوں کی طرح

یہاں وہاں دیکھتے پوچھنے لگے

وہ اسی کے قبضے میں ہے۔۔۔"پولیس آفیسر کی بات انکے

تن بدن میں آگ لگا گئی

کیسے۔۔۔تم لوگوں نے چھڑوایا کیوں نہیں۔۔۔"آفیسر کا

کالر دبوچتے غرا کر بولے

وہ بپھرا شیر ہے اس وقت۔۔اس کے منہ میں ہاتھ ڈالا

"تو ہاتھ سمیت پورا بازو کاٹ دے گا۔۔۔

چوڑیاں پہن لو سالو۔۔۔۔"اسکا گریبان جھٹکتے چیخ کر

بولے ان سے بہتر کون جانتا تھا کہ پاشا اپنے مجرم کو

کتنی دردناک موت دیتا ہے آخر کو اتنے عرصے سے

اسی کے ساتھ تھے اور آج اپنی بے وقوفی کی وجہ سے

اسے اپنا دشمن بنا بیٹھے تھے

NOVELS BY AQSAM

گاڑی پارک کرتے آہستہ سے دروازہ کھولا کہ کہیں اسکی

نیند نہ خراب ہو جائے پانی میں صرف ہلکی سی نیند

کی دوا ملائی تھی کہ وہ جو پہلے سے خوف زدہ تھی

راستے میں وہ سب دیکھ کر مزید نہ ہو جائے لیکن اب

اسکا اثر ختم ہونے والا تھا

اسکا سر ایسے ہی سینے سے لگائے باہر نکلا جب اسکی

باقی گاڑیاں بھی آ رکی یاقوت احمد کو گھسیٹتے ہوئے

اندر لے جا رہا تھا انکے شور میں وہ تھوڑی کسمسائی

پاشا اسکے ماتھے پر پیار دیتے گھر لایا اور روم میں

بیڈ پر آہستہ سے لٹایا ایک نظر اسے دیکھتے آنکھوں

میں نمی تیرنے لگی جسے پیچھے دھکیلتے اس نے آہستہ
سے شال کھولی جہاں کندھے پر سے اسکا فراک پھٹا
ہوا تھا اسے دیکھ پاشا کی آنکھوں سے نمی پیچھے
جاتی خون اتر آیا اپنے آپ پر ضبط کرتے وہ وارڈ روب
کی جانب گیا اور اسکے کپڑے نکال کر لایا آہستہ آہستہ
اسے کروٹ دیتے اسکے کپڑے بدلے اور ساتھ جسم پر
جابجا نشان بھی دیکھے وہاں صرف پاشا کے دیے ہوئے
نشان تھے لیکن گردن پر احمد کے دانتوں کا نشان دیکھ
مٹھیاں بھینچی
کپڑے بدلنے کے بعد اس نے ایک گیلے کپڑے سے اسکے ہاتھ
پیر صاف کئے اور ساتھ فون نکال کر پامیر کا نمبر ڈائل کیا
"جی پاشا۔۔۔

یاقوت سے کہو کومل کو لے کر آئے زمل کے ٹریٹمنٹ
کیلئے۔۔۔" کہتے کال کاٹ دی اور وہی اسکے سر کے پاس
بیٹھ کر زمل کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا ان سب
میں اپنا درد تو وہ بھول ہی گیا تھا ایسے زخم وہ
کھاتا رہتا تھا لیکن آج جو زخم اسکے دل پر لگا تھا وہ بڑا جان لیوا تھا
اسے ڈر تھا نجانے وہ اٹھ کر کیسا ریایکٹ کرنے والی تھی
کومل آنا نہیں چاہتی تھی لیکن یاقوت اسے کھینچتے
زبردستی لے آیا تھا جو اب زمل کا ٹریٹمنٹ کر رہی تھی پاشا باہر صوفے
پر بیٹھا روم کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جب کومل ماتھے پر شکنیں لئے
باہر آئی اسے آتا دیکھ وہ فورا اسکی جانب لپکا
سب۔۔ ٹھیک ہے ناں۔۔" بے چینی سے پوچھا
زمل ٹھیک ہے بلکل۔۔۔" اسے یک ٹک دیکھتے دھیمے لہجے میں بولی

جس پر پاشا نے آنکھیں موندیں شکر ادا کیا
لیکن۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی ساتھ پاشا کی سانسیں
لیکن۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
مسکیرج ہو گیا اسکا۔۔۔"پاشا کو لگا تھا اسکا دل رک
گیا ہے اچانک ہال سے آکسیجن غائب ہو گئی ہو
اس بات کا پاشا کو سب سے بڑا جھٹکا لگا تھا وہ بے
ساختہ پیچھے ہوتا صوفے پر دھپ سے بیٹھ گیا آنکھوں کے سرخ ڈورے
مزید گہرے ہوئے اس وقت وہ کڑی آزمائش میں آگیا تھا
کیوں اسکی زندگی برباد کر رہے ہو۔۔۔؟اسکی بات پاشا
کے چہرے کے رنگ بدل گئی جس پر اسے مزید بولنے کی شے ملی
پہلے اپنے غصّے میں تم یہ کر بیٹھے اور اب تمہاری
دشمنی میں وہ اتنی سی عمر میں اپنا ایک مسکیرج

کروا بیٹھی۔۔۔" یہ لفظ پاشا کو مزید ملال میں ڈال
گیا آنکھوں کی سرخی مزید گہری ہوئی عنقریب پانی آنکھوں کی باڑ
توڑ کر باہر آنے والا تھا تب ہی اسکی نظر اسکے ہاتھ پر گئی
پاشا۔۔۔یہ خون۔۔۔" اسکے ہاتھ پر سرخ لکیرے دیکھتی
وہ پریشانی سے اسکے پاس آکر بیٹھی
یہ۔۔۔یہ بہت گہرا زخم ہے پاشا۔۔۔" وہ پھٹی بازو کے
ٹکڑے کو اوپر کرتی دیکھ کر خوف زدہ ہوئی لیکن وہ
صدمے کی سی کیفیت میں بیٹھا زمین کو یک ٹک گھور رہا تھا
میں۔۔۔میں بینڈج کر دیتی ہوں۔۔" کہتے وہ اٹھ کر
فرسٹ ایڈ باکس نکال کر لائی اور لاتے سامنے ٹیبل
پر رکھ کر بیٹھی پاشا کے قریب آتے اسکے بٹن کھولنے
لگی لیکن تب ہی اسکے ہاتھوں پر ایک نرم ہاتھ پڑا

وہ زمل تھی چہرے پر کڑے تیور لئے اسے گھور رہی تھی

پاشا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

آپ کا کام ہو گیا جا سکتی ہیں آپ۔۔۔"اسکا سپاٹ

لہجہ کومل کے تن بدن میں آگ لگا گیا اسے لگا تھا اب

وہ جھگڑے گی طلاق مانگے گی یا پاشا خود چھوڑ دے

گا لیکن وہ تو نارمل تھی یقیناً وہ باتیں بھی سن چکی تھی

کومل اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے نکلنے لگی جب زمل نے

پاشا کو کالر سے پکڑتے کھڑا کیا اور بنا اسکی آنکھوں

میں دیکھے اسکے کرتے کے بٹن کھولنے لگی اور وہ

دیوانہ وار اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

زمل ہاتھ نیچے لے جاتی اسکا کرتا نکالنے لگی جسے

خود پاشا نے نکال کر ایک سائیڈ اچھالا

تب ہی زمل کی نظر دروازے پر کھڑی لال بھبھوکا ہوتی کومل پر گئی

آپ کو شرم نہیں آتی میاں بیوی کو رومانس کرتے

دیکھ۔۔۔؟اسکی بات کومل کو کم پاشا کو زیادہ جھٹکا لگوا گئی

وہی کومل غصّے سے پیر پٹختی باہر نکل گئی زمل نے

نظر اٹھا کر پاشا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

نظر اٹھا کر پاشا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے سینے پر زور

دیتے صوفے پر دھکیلا اور خود سائیڈ میں بیٹھنے لگی تھی جب پاشا

نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا

وہ چپ چاپ بیٹھتی کاٹن سے اسکا خون صاف کرنے لگی پاشا کی

نظریں مسلسل اسکے چہرے پر ٹکی تھی جو ضبط سے لال ہوتا جا رہا

تھا زخم صاف کرتے دوا لگائی جب پاشا نے ایک ہاتھ اسکی
بیلی پر رکھ کر مٹھی میں بھینچا زمل اسکی حرکت
پر سسکی بھر کر رہ گئی لیکن خاموش بیٹھی اپنا کام کرتی
رہی زخم اتنا گہرا تھا کہ اسے ایک پل کو خوف آیا کہ
وہ کیسے ضبط کئے بیٹھا ہے
وائف۔۔ی۔۔"دھیرے سے پکارا وہ ہنوز اپنا کام کرتی رہی
آنکھوں میں نمی تیرنے لگی ہونٹوں پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی
وائفی۔۔۔"اس نے پھر پکارا ہاتھ ایک پل کو رکا
لیکن وہ خاموش رہی منہ سے خاموش سسکی پھر سے ابھری تب ہی
پاشا نے اسکی گردن کے پیچھے ہاتھ ڈالتے اسکی پیشانی
اپنی پیشانی سے ملائی زمل کا ہاتھ بے اختیار اپنے
چہرے پر رکھے پاشا کے ہاتھ پر گیا

ایم سوری۔۔۔ایم سو سوری جان۔۔۔"اسکی پیشانی سمیت
پورا وجود کانپنے لگا تھا ضبط ٹوٹ گیا تھا وہ وہی
سے اسکی گردن میں منہ چھپائے۔شدّت سے رودی تھی
اسکا رونا پاشا کو مزید تکلیف دینے لگا
وہ ضبط کے مارے اور تیز چیخ کر رونے لگی کانپتے
وجود سے اسکے کندھے لگی پاشا نے اسکے گرد مزید
اپنی بازوؤ کا گھیرا تنگ کرتے اسے خود میں بھینچا
میرا۔۔۔بے۔۔۔بی۔۔۔"وہ سسکیاں بھرتی روتے ہوئے بولی
پاشا کی بات سچ ثابت ہوئی تھی ماں باپ کو محبت
بچے سے دنیا میں آنے کے بعد نہیں ہوتی انہیں تب سے
ہو جاتی جب انہیں پتہ چلتا ہے کہ وہ ماں باپ بننے
والے ہیں اور جب پتہ چلے وہ ننھی سی خوشی ہاتھوں

میں آنے سے پہلے چھن جائے تو اس ماں باپ پر ایک
الگ ہی قیامت ڈھے جاتی

پاشا۔۔۔۔۔۔مم۔۔میرا بے۔۔بی" پاشا نے اسکے کندھے پر
لب رکھتے اپنے ہونٹوں کی کپکپی کم کرنے کی کوشش
کی جب ایک آنسوں نکل کر زمل کے کندھے پر گرا
اسکا یوں چیخ کر رونا پاشا کی برداشت سے باہر ہو
رہا تھا اسے مزید خود میں شدّت سے بھینچا اور کمر سہلانے لگا

پلیز۔۔۔پلیز۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔"اسے لگا تھا آج اسکی چیخیں پاشا کی
جان لے لیں گی

نہیں۔۔۔ں" وہ ہچکیاں بھرتے پھر شدّت سے رو دی

آپ۔۔۔آپ قاتل ہیں اسکے۔۔۔۔صرف آپ۔۔۔"اسکی کمر پر
مکوں کی

برسات کرتی روتے ہوئے بولے گئی اس دوران اسکے بازو پر بھی لگی
لیکن نہیں وہ اندھا دھند اس پر ہاتھوں کے وار کے ساتھ
لفظوں کے وار بھی کرتی جا رہی تھی بنا یہ دیکھے
کہ اگر اس نے اپنا بچہ کھویا تھا تو پاشا نے بھی
کھویا تھا وہ کسے ان سب کا زمے دار ٹھہراتا
اسکے جملے پر پاشاہ کا بکا سا منے دیکھنے لگا اور
اسکی زمل کی کمر پر گرفت ہلکی پڑی وہ وہی بول رہی تھی جسکا
پاشا کو ڈر تھا جو اسے اندر سے گھائل کر دیتا
آپ نے۔۔مارا ہے اسکو۔۔۔وو"اسکو لفظ پر زور دیتی مزید چیخی
"آپ۔۔۔آپ نے مم مجھے کک۔۔۔کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔
آہ ایک اور وار وہ تو اسکے لئے اتنے لوگوں سے دشمنی
مول لے آیا اب بھی وہ قصوروار تھا۔۔۔پاشا کا دل ٹکڑے میں بٹا

اتنی سی عمر میں اسکے ساتھ یہ سب صرف اسکی وجہ سے ہوا تھا

صرف

پاشا کی وجہ سے۔۔؟ وہ ایک جھٹکے میں اسے خود سے

الگ کرتے باہر چلا گیا تھا زمل وہی بیٹھی روتی رہی

باہر آتے کھلے آسمان کے نیچے کھڑے اوپر دیکھا جب ایک آنسوں

آنکھوں کی باڑ توڑتا نیچے گرا اسکے لفظ کانوں میں گونج رہے تھے

"آپ۔۔۔آپ قاتل ہیں اسکے۔۔۔

آپ۔۔آپ نے مم۔۔مجھے کڈنیپ کروایا۔۔۔"آنکھیں نمکین پانی

سے بھری

پاشا کو اپنے اندر ایک ابھار سا محسوس ہوا

آاااااااااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہ

کھلی فضا میں آتے وہ زور سے چیخا تھا اپنے بالوں

میں انگلیاں پھنسائے وہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا اور
بے آواز روتا رہا آنسوں ابل ابل کر آنکھوں سے بہتے اسکی ہلکی سی بیرڈ
میں جذب ہوتے رہے آج تکلیف جان لیوا تھی دل ڈوب رہا تھا
اسکی بیوی اسے اپنے ہی بچے کا قاتل سمجھ رہی تھی
اسے وہ اپنا کڈنیپر سمجھ رہی تھی
اسکی آواز سن کر یاقوت دوڑتا ہوا اسکی سائیڈ میں آیا اور پاشا کو
زمین پر ایسے بیٹھے دیکھ اسکی جانب لپکا
بھائی۔۔۔۔بھائی کیا ہوا۔۔۔" یاقوت کو دیکھتے وہ ضبط کھوتے اسکے
گلے لگ کر زار و قطار رویا تھا کہ اسکی تڑپ پر خود یاقوت دنگ رہ گیا
اس لمبے عرصے میں وہ پہلی بار اسے اتنا بے بس روتے ہوئے دیکھ رہا
تھا جو اسکے دل کے ٹکڑے کر گیا

میں۔۔۔میں۔۔اپنے ہی بچے کا۔۔قق قاتل بن گیا۔۔۔"اسکے رونے
میں
روانی آئ
"یاقوت۔۔۔میں میں۔۔ قاتل بن گیا۔۔۔
دعاکرو زندگی میں کبھی کسی مرد کو روتے ہوئے نہ)
(دیکھو ورنہ آدھی موت وہی مر جاؤ گے
نہیں۔۔۔ نہیں کس نے کہا ایسا بھائی۔۔"اسکا چہرہ سامنے کرتے پوچھا
اسکی لال آنکھیں اور ان میں آنسوں دیکھ یاقوت کا دل کٹ کر رہ گیا
میں۔۔ہوں۔۔میں ہوں یاقوت میری۔۔۔ غلطی تھی ساری
میں۔۔میں قا"بولتے بولتے رکا اور سر جھکائے اپنے
چہرے پر رکھے یاقوت کے ہاتھوں کو تھام کر مزید شدّت سے رو دیا
میں نے۔۔۔اسکی زندگی۔۔بب برباد کر۔۔دی

نہیں میرے بھائی۔۔ کس نے کہا۔۔۔بتائیں جان سے مار دونگا اسے

"۔۔۔

اسکی بات پر رونا بھولتے اس نے یاقوت کا کالر مٹھی میں جکڑا اور

اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو اسکی آنکھوں میں ڈالے غرایا

جان ہے وہ۔۔۔میری اسکی جان لینے کا سوچا تو تمہاری

جان لے لونگا میں۔۔۔ سمجھے۔۔۔"اسکا کالر جھٹکتے

پیچھے دھکیلا یاقوت سمجھ گیا تھا کہ یہ سب زمل نے اسے بولا ہے تب

ہی وہ خاموش ہوتا پاشا کو بے آواز روتے دیکھنے لگا

بھابھی کو ضرورت ہو گی آپ کی۔۔۔"کچھ دیر خاموش

بیٹھے رہ کر آخر میں بول پڑا آنسوں اب خشک ہو چکے تھے لیکن

آنکھیں اب بھی سرخ ہوئی پڑی تھیں اور چہرے پر کرب

میں نہیں جانا چاہتا اس کے سامنے۔۔مجھے دیکھ کر

مزید تکلیف ہو گی اسے۔۔۔"لہجہ دھیما اور بے بس تھا

آج پاشا نہیں تھا آج ایک باپ اور شوہر تھا بے بس شوہر

غصّے میں انسان نہیں دیکھتا کہ کیا بول رہا ہے اور اچھی

بات ہے ناں کہ انہوں نے دل کی ساری بھڑاس نکال لی

اب آپ بھی بھول کر جائیں اور سب نارمل کر لیں جب

اپ دونوں ساتھ ہیں تو اللہّ پاک یہ خوشی پھر

"سے دے دے گا اور بہت جلد ہم تین بھائی چاچو بنیں گے۔۔۔

اپنی بات پر خود سمائل کرتے پاشا کو دیکھا جواب بھی سنجیدہ تھا

لیکن میں اس وقت نہیں جانا چاہتا اسکے سامنے۔۔"وہ اپنی بات پر اٹکا

ہوا تھا

پاشا۔۔۔میں کہہ رہا ہوں ناں انکو ضرورت ہے یار آپ کی جائیں

"۔۔۔

یاقوت کی ضد پر وہ تھوڑا ہچکچایا اور آہستہ سے اٹھتے گھر کی

جانب بڑھا جب یاقوت کی آواز آئی

احمد کا کیا کرنا ہے۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا

مجھے آنکھیں چاہئے اسکی۔۔۔" اسکے ذکر پر جبڑے کی رگیں تنی

"عزت

پر وار کرنے والے کو آسان موت دینے سے بہتر ہے مشکل زندگی دینا

"

اسکی بات یاقوت سمجھ گیا تھا اب بس صبح کا انتظار تھا

پاشا گھر آتے روم میں جانے لگا تھا جب نظر صوفے

پر ٹانگیں سمیٹ کر سوتی زمل پر گئی دل بے اختیار

دھڑکا ساری باتیں بھلاتا اسکے پاس آیا اور آہستہ

سے بانہوں میں اٹھایا اسی احتیاط سے آہستہ سے کمرے

میں آکر بیڈ پر لٹایا اور خود دوسری جانب سے آتے
اسکی کمر اپنے سینے سے ملائی ایک تھائی اسکی تھائی سے ملاتے ایک
ہاتھ اسکے سر کے نیچے سے گزارتے دوسرا اسکے سینے پر رکھا
اور لب اسکی گردن پر رکھتے آنکھیں موند گیا لیکن جلدی ہی خود بھی
گہری نیند کی وادیوں میں جا گرا

NOVELS BY AQSAM

صبح اسکی جلدی آنکھ کھلی تھی اٹھتے نظر بے
اختیار اپنے سینے پر رکھے پاشا کے ہاتھ پر گیا دل
نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی وہ اسکے بے حد قریب
تھا اتنا کہ درمیان سے ہوا بھی نہ گزر سکے
اس نے آہستہ سے اسکا ہاتھ اٹھایا اور بنا اسکو ہلائے
بیڈ سے اتری ایک نظر اسے دیکھا جسکا ہاتھ اسکی جگہ سیدھا پڑا تھا
رات اتنا کچھ ہوا لیکن وہ پھر بھی اسکے اتنے قریب سویا

وہ روم سے باہر آئی تو سامنے باہر کے ڈور پر نظر گئی
آہستہ سے قدم اٹھاتی اس تک آئی اور کھولنے کی کوشش
کی جو آسانی سے کھل بھی گیا
باہر کا نظار ا اتنا خوبصورت تھا کہ دل کو بے اختیار
سکون ملا صبح کا منظر ٹھنڈی ٹھار ہوائیں اسے ایک
دم سردی لگنے لگی تھی سورج پہاڑوں کی اوٹ سے ابھی
نکل رہا تھا لیکن درخت ہلکے ہلکے رقص کرتے ہوا کے
ساتھ چٹکلیاں کرنے میں میں مگن تھے
اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر کر اس ہوا کو اپنے
اندر اتارا جو اسکے اندر جلتے بھابھڑ کو کم کرنے میں
کار آمد ثابت ہوئی تھی وہ وہی جھرنے کے کنارے بیٹھ
کر پانی میں پاؤں مارنے لگی

لیکن تب ہی پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی

آپ یہاں۔۔۔؟ یاقوت کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا

اور پل کی پل ڈر آنکھوں میں امڈ آیا وہ منظر جب

اس نے ان لوگوں کے حوالے کیا تھا

مم۔۔میں۔۔میں کھلی فضا میں۔۔"اس سے جملہ ڈر

کے مارے پورا نہ ہوا جو یاقوت سمجھ گیا تھا

ڈرے نہیں آپ پاشا کی بیوی ہیں جو سب کو ڈرا کے

رکھتا میرے سمیت۔۔۔"وہ اسے نہیں بتا پایا کہ وہ اسی کے بھائی ہیں

ورنہ اس وقت وہ اس سے اور مزید بد گمان ہو جاتی وہ وہی تھوڑے

فاصلے پر بیٹھتے مسکرا کر بولا لیکن اسے بیٹھتے دیکھ وہ تھوڑی

پیچھے کھسکی

ریلیکس۔۔۔۔"اسے بے چین ہوتے دیکھ ہاتھ کھڑا کر کر بولا اور تھوڑا

مزید پیچھے ہو کر بیٹھا تا کہ وہ ریلیکس ہو جائے

ویسے یہاں کیا دیکھنے آئی ہیں۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا

انسان کو صبح صبح اللہّ پاک کی قدرت دیکھنی چاہیئے ٹھیک ہوتی

صحت کیلئے۔۔۔" وہ قدرے بہتر موڈ میں بولی

اچھا۔۔۔ لیکن صبح تو تب ہوتی ہے جب آپ سوتے ہیں

آپ سوئی تھیں۔۔۔؟ اسکے سوال پر زمل نے عجیب نظروں سے اسے

دیکھا

ہاں کیوں۔۔۔؟ اب اس نے سوالیہ پوچھا

انٹرسٹنگ شوہر کو رلا کر آپ سکون سے سوئی۔۔۔" اسکی بات پر اسکی

ہیزل آنکھیں پھیلی

"کک۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔

مطلب یہ کہ آپ نے جو الزام اپنے شوہر پر لگائے ہیں کیا

آپکا دل ان پر مطمئن ہے۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل ایک پل
کو گڑ بڑا گئی اسے کیسے پتہ ان میں کیا بات ہوئی تھی
رات خیر نہیں وہ مطمئن تو نہیں تھی اسکے چہرے
کے بدلتے زاویے یاقوت کو اسکا جواب دے گئے
آپ کو کیا لگتا ہے آپ کا شوہر کوئی سڑک پر چلتا پھرتا
آوارہ غنڈہ ہے۔۔۔؟جو لوگوں کو بے وجہ مارتا ہے کڈنیپ
کرواتا ہے۔۔۔؟اس سوال پر بھی وہ کچھ نہ بول سکی
آپ جانتی ہیں اسکا تعلق کس خاندان سے ہے۔۔۔؟اس
سوال پر وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی خاندان
کا تو کبھی ذکر ہی نہیں ہوا تھا
وہ ایک رائل فیملی سے بلانگ کرتا ہے جو دولت شہرت
آپ اسکے پاس دیکھ رہی ہیں یہ لوٹ مار کی نہیں ہے انکی اپنی

محنت کی کمائی دولت ہے۔۔۔"وہ ایک وکیل بن کر اپنے بھائی کا مقدمہ لڑنے آیا تھا

آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔۔۔؟

"اس لئے تاکہ آپ اس جیسا شوہر نہ کھو دیں۔۔۔

اچھا۔۔۔جس نے مجھے کڈنیپ کروایا۔۔۔؟اسکے سوال پر یاقوت نے بے

بسی سے اسے دیکھا

آپکو لگتا ہے کہ پاشا نے آپ کو کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

ہاں۔۔۔اور آپ کے منہ سے ہی سنا تھا۔۔۔"اسے وہ کال یاد آئی جب یاقوت

نے لڑکی انکے حوالے کرنے والی بات کی تھی

میرے منہ سے تو یہ سب بھی سن لیا ان پر تو نہیں کیا یقین۔۔۔"کھلا

طنز کیا زمل سٹپٹائی

خیر آپ کی غلط فہمی دور کر دوں پاشا کو نہیں پتہ تھا کہ وہ لڑکی
آپ ہیں اس نے تو آپ کیلئے اتنے خطرناک لوگوں سے دشمنی لے لی
جو
موقع ملتے اسکو ختم کر دیں اسکی بات پر زمل کا دل مٹھی میں آگیا
آپ کا اگر کسی نے سودا کیا تھا تو وہ آپ کا اپنا باپ تھا جس نے اپنی
بیوی بچے کیلئے آپ کو ہمارے حوالے کیا تھا۔۔" باپ کے نام پر وہی
مٹھی میں آیا دل بھینچ گیا اسے تکلیف ہوئی تھی اس سچ سے آنکھوں
میں نمی اترنے لگی
لیک۔۔ لیکن ان۔۔ انہوں نے بھی تو کک۔۔ کروایا تھا بے شک
وہ۔۔۔ وہ میں
" تھی یا۔۔ کوئی اور۔۔۔

اور آپ جانتی ہیں اس نے کسی اور کو بھی کیوں کروایا تھا۔۔۔؟

استفسار کیا

کک۔۔کیوں۔۔۔؟

جیلانی اسکے بعد ایک بہت بڑی ڈیل پاشا کے ذریعے

کروانے والا تھا چھ سو ارب کی۔۔جو غریبوں کا پیسا

تھا۔۔۔آپ کا شوہر ڈاکو نہیں ہے وہ صرف غریبوں کو

"انکا حق دلواتا ہے جو یہ کرپٹ کھا جاتے ہیں۔۔۔

اسکی بات پر زمل کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی لیکن

کچھ بولنے لائق نہیں رہی

وہ لڑکی صرف ایک جال تھا جیلانی کو پھنسانے کا

ورنہ پاشا اسے کچھ نہ ہونے دیتا۔۔۔اس نے آج تک کسی

کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دی نہ کبھی کسی بے قصور کا قتل نہیں

کیاسارے کرپٹ تھے۔۔جنکاصفائیاں آپ کے شوہر نے کیااوران
سے
"ملنے والاپیسا غریبوں میں دیا۔۔۔
آہ اصل تکلیف اسے اب ہوئی تھی وہ اپنے لفظوں سے کتنا گھائل کرتی
آئی تھی اسے لیکن وہ پھر بھی محبت دیتا رہا
آپ کو تو یہ بھی نہیں پتا ہو گا آپ کا شوہر پٹھان ہے۔۔"اس بات پر
اسکی حیرت سے آنکھیں کھلی پٹھانوں کی اردو کتنی ٹوٹی پھوٹی
ہوتی ہے لیکن پاشا بہت صاف اردو بولتا تھا
کبھی انکو خان بولنا اور انکے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھنا۔۔۔"بولتے
ہوئے چہرے پر سمائل آئی لیکن زمل اب تک ملال میں ڈوبی تھی
جسے یاقوت بھانپ گیا تھا

دیکھیں میرا مقصد آپ کو گلٹ کروانا نہیں تھا۔۔ صرف اتنا کہ پاشا بہت
تکلیفوں سے گزرا ہے اسے اگر آپ سکون کا زریعہ ملی ہیں تو نہ چھینیں اسکا سکون۔۔۔" اسکی بات پر زمل کا دل ڈوب کر ابھرا
انہیں بیٹھے کافی دیر ہو گئی تھی سورج نکلتا نکلتا بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا اور ٹھنڈ مزید بڑھ گئی
واؤ۔۔۔ آج زمل باہر آئی ہے۔۔۔" پیچھے سے کومل کی آواز پر دونوں نے مڑ
کر دیکھا
کیسی ہو زمل۔۔؟ پاس آتے سوالیہ پوچھا لیکن زمل کو اسکے آنے پر خوشی نہیں ہوئی تھی الٹا چھوٹی سی ناک پر غصّہ آگیا
ٹھیک ہوں۔۔۔" مختصر جواب دیا

تم اتنی صبح صبح۔۔ خیریت تھی۔۔؟ یاقوت کے سوال پر
کومل کی بھنویں اچکی وہ تو جیسے اپنی ملکیت سمجھ کر آتی تھی
صبح تو نہیں ہے آٹھ بج رہے ہیں اور زمل کا چیک اپ
بھی کرنا تھا تو سوچا آجاؤں اس سے پہلے پاشا تمہیں
بھیجے مجھے اٹھوانے کیلئے۔۔۔ "کھلا طنز کیا سچ تو یہ تھا رات لگائی
ہوئی آگ کتنی پھیلی یہ دیکھنا تھا یاقوت بس خاموش رہا
"تم بتاؤ زمل کتنی امپریس ہوئی یاقوت کی باتوں سے۔۔۔
اسکے سوال پر زمل کے ساتھ ساتھ یاقوت نے بھی نہ
سمجھی سے اسے دیکھا لیکن دونوں خاموش رہے
دیکھو زمل میں تم سے بڑی ہوں تمہارے بھلے کیلئے
کہہ رہی ہوں۔۔۔ تمہاری اتنی عمر نہیں ہے جتنا تم یہاں
سہہ رہی ہو۔۔۔ "اس نے آگے آتے زمل کے کندھے پر ہاتھ

رکھ کر اتنے میٹھے لہجے میں بولا کہ اس سے زیادہ

اپنا تو کوئی نہیں لگا آج تک

اسکی بات یاقوت کو اندر تک سلگا گئی لیکن خاموش

رہا دیکھنا چاہتا تھا اسکی باتیں زمل پر کتنا اثر کر کے گئی ہیں

تمہیں اپنی عمر کے مطابق کھیلنا کودنا چاہئے یہ تمہاری

" صحیح جگہ نہیں ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔تو یہ جگہ کس کی ہے۔۔۔؟ایک آئی بروا چکائے سوالیہ پوچھا

میری۔۔"کومل کا دل کیا اسکے منہ پر بول دے لیکن خاموش رہی

"کسی کی بھی ہو سکتی ہے دیٹ از نوٹ آ بگ ڈیل۔۔۔

اسکی بات پر زمل نے اسکا ہاتھ جھٹکا اور مزید اسکے قریب ہوئی

میں اپنی صحیح جگہ پر ہوں آپ غلط راستے پر ہیں

بی بی۔۔۔"اسکا بات اور لہجہ جہاں کومل کے تن بدن میں آگ لگا گیا

وہی یاقوت کے چہرے پر سمائل آئی وہ بھلے چھوٹی تھی لیکن تھی تو بیوی

"بھول گئی پاشا نے کیا کیا تمہارے ساتھ تمہارے بچے کے ساتھ۔۔۔ کرخت لہجے میں بولی

کیا وہ صرف میرا بچہ تھا۔۔۔؟ استفسار کیا

"وہ اسی بچے کا باپ تھا اور کوئی باپ اپنے بچے کو نہیں مار سکتا۔۔۔ اسے خاموش دیکھ خود ہی بولی

"تم پچھتاؤ گی زمل۔۔۔ روؤ گی بہت۔۔۔ روئے انکے دشمن۔۔۔" یاقوت آگے آتا بولا

کسے رلانے کی بات ہو رہی۔۔۔؟ پاشا کندھوں پر شال لئے نیند سے بوجھل

ہوتی آنکھوں کو مسلتے باہر آیا یقیناً اسے زمل نظر نہیں آئی تھی اندر

جسے ڈھونڈنے کیلئے باہر آیا تھا

اسے دیکھتے کومل ایک پل کو سٹپٹائی لیکن زمل اسکے

چہرے کے بدلتے زاویے دیکھتی جاکر پاشا کے پاس کھڑی

ہوگئی اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی پاشا نہ سمجھی سے اسے

دیکھ رہا تھا جب وہ اسکی شال کھولتی اندر گھس گئی پاشا نے بھی

اسکے گرد صحیح سے شال پھیلائی اور اسے اپنے سینے میں چھپایا

کومل انکو ایسے دیکھ سر تا پیر سرخ ہوگئی وہی یاقوت چہرے پر

دلکش سمائل لئے دیکھنے لگا

میرے پیر دکھ رہے ہبی۔۔۔"اسکے چہرے کو دیکھتی

لاڈ سے بولی وہ پاشا کے سینے تک آتی تھی جسے پاشا

کو پورا سر جھکا کر دیکھنا پڑتا تھا

کیوں ہوئی اتنی دیر کھڑی۔۔۔"اسے گود میں اٹھاتے ڈپٹارات والی

ناراضگی کہیں نہیں تھی

ڈاکٹر کومل نے بولا تھا کہ صحت کیلئے اچھا ہوتا۔۔۔"ساری بات اس پر

ڈالی جہاں کومل پھٹی نظروں سے اس پدی سی لڑکی کو دیکھ رہی

تھی وہی پاشا نے غضّیلی نظروں سے اسے دیکھا

نن۔۔ نہیں نہیں پاشا۔۔میں نے نہیں کہا۔۔۔"وہ تو بوکھلا ہی گئی تھی

ارے تم نے ہی تو کہا تھا ابھی اب مکر رہی ہو۔۔۔"یاقوت

نے چہرے پر سنجیدگی لئے زمل کا ساتھ دیا کومل

تو پاشا کی طیش نگاہوں سے ہی ادھ موئی ہو گئی

دوبارہ میری بیوی کو اتنی فضول ایکسرسائز بتائی تو

ڈوکٹر کی ڈگری کینسل کروادونگا۔۔۔"پاشا کا سخت

لہجہ جہاں کومل کو ہوائیاں اڑا گیا تھا وہی زمل اسکی

گردن میں منہ چھپائے ہنس رہی تھی یہی حال یاقوت کا بھی تھا

بھوک لگی ہے ہبی۔۔۔"وہ گردن سے چہرہ نکالتی اسکی آنکھوں میں
دیکھتی بولی

چلواپنے بے بی کیلئے بریکفاسٹ بنادیتاہوں۔۔۔"اسے ایسے ہی گود میں
لئے وہ اندر چلا گیا

یاقوت انہیں جاتے دیکھ آگے آیااور لال بھبھوکا ہوتی
کومل کے برابر کھڑا ہوا

تم بھابھی کاٹریٹمنٹ کرنے آئی تھی یاان سے اپنا کروانے
"ویسے وہ پاشا کی بیوی ہے بچ کے رہناورنہ بیچ کھائے گی تمہیں۔۔۔
اسکے کھلے طنز پر اس میں باقی نہیں رہی پیر پٹختی

اپنے راستے واپس ہولی جہاں سامنے سے پامیر آتاد کھائی
دیاوہ اسے بھی کھاجانے والی نظروں سے دیکھتی چلی گئی

ان محترمہ کے تیور کیوں بگڑے ہوئے بھئ۔۔۔"اپنے ساتھ چلتے

برلاس

سے پوچھا

پتہ نہیں پھر بھائی سے اپنی عزت کروا کر آئی ہو گی

NOVELS BY AQSAM

اسے ہال میں لاتے آہستہ سے صوفے پر بٹھایا اور اپنی شال اسکے گرد

کندھوں پر پھیلا دی وہ یک ٹک اسے دیکھتی رہی باہر والی سمائل

غائب ہو گئی تھی وہاں اب رات کا ملال تھا

بیٹھو میں فریش ہو کر آیا۔۔۔"اسے اچھے سے لپیٹتے فریش ہونے کی

غرض سے پلٹا جب وہ اسکے پیچھے آتی پیٹ پر بازو باندھے کمر سے

چپک گئ

ایم۔۔سوری ہبی ایم۔۔سو سوری۔۔۔"بولتے ہوئے روہانسی

ہو گئ پاشا کبھی ہاتھ کو تو کبھی سامنے دیکھتا

یقین دلاتا رہا خود کو کہ وہ خود قریب آئی تھی

ایم سوری۔۔۔"اب وہ باقائدہ رونے لگی تھی پاشا نے اسکے ہاتھوں کے بند کھولتے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا جہاں ہیزل آنکھیں برس رہی تھیں

کیا ہوا۔۔۔سوری کیوں۔۔۔؟اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے

اتنے پیار

سے پوچھا کہ وہ اور بھی روہانسی ہو گئی

میرا بچہ۔۔۔"اسے سینے سے لگاتے سر پر اپنے لب رکھتے

خود میں بھینچا اور کمر سہلانے لگا

"ڈونٹ بی سوری جان۔۔۔تم سوری کے لئے نہیں بنی۔۔۔

اسکی بات پر وہ جو اسکی پناہوں میں سکون سے آنکھیں

موندیں ہوئی تھی جھٹ چہرہ اوپر کیا

تو کس لئے بنی ہوں۔۔۔؟آنکھیں پٹپٹاتے اتنے کیوٹ انداز

میں پوچھا کہ پاشا کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا
میری زندگی جہنم بنانے کیلئے۔۔۔"اسکی ناک پر لب رکھتے
چھیڑا وہ وہی اسکے سینے پر مکوں کی بوچھاڑ کرنی شروع ہو گئی
آؤچ مار دیا ظالم نے۔۔۔"اسکا یہ جملہ ہمیشہ زمل کو ہنسا دیتا تھا وہ
ہنستی ہوئی واپس سے اسکے سینے سے لگ گئی پاشا آنکھیں موندیں
اسے خود میں بھینچ کر سکون اپنے جسم میں اتارنے لگا
چلو میرے بے بی کا ٹمی خالی ہے میں جلدی سے فریش
ہو کر اسے بھرنے کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔"اسکا ماتھا چومتے فریش
ہونے
چلا گیا زمل وہی لمبی سانس اپنے اندر اتارتی صوفے پر دھپ سے بیٹھ
گئی اسے زیحال کی صورت میں کل کائنات ملی تھی وہ
سکون سے آنکھیں موندیں وہی لیٹ گئی وہ کچھ دیر میں

فریش ہوتا باہر آیا جب اسے صوفے پر سوتے دیکھ چہرے پر سمائل آئی
ویسے اتنی جلدی نہیں ماننا چاہئے تھا مجھے۔۔۔اتنی
مشکل سے تو پاس آئی تھی۔۔۔"اسے خود پر افسوس
ہوا ایک ہلکی سی چپت سر پر لگاتے اسکے پاس آیا
اور دونوں ہاتھ اسکے اطراف میں رکھتے اس پر جھکا
وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی پاشا اسکے
ہونٹ ہلکے سے چومتا بنا تنگ کئے کچن میں چلا گیا اور اسکے لئے ہیلدی
فوڈ بنایا ابھی ابھی مسکیرج ہوا تھا اسے زیادہ طاقت کی ضرورت
تھی بے بی کا سوچتا پھر سے اداسی چہرے پر چھا گئی اور
اسی مرجھائے چہرے کے ساتھ اس نے سارا بریکفاسٹ
بنایا اور ٹیبل پر لگایا اگر وہ ایک بچی کو اپنے نکاح میں
لایا تھا تو اسکا خیال بھی پورا پورا رکھ رہا تھا کھانا لگاتے وہ اسکی

جانب گیا جواب بھی گھوڑے بیچے گہری نیند میں تھی

بے۔۔بی" اسکے کان پر جھکتے اتنے آرام سے بولا کہ وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

وائفی۔۔۔"مزید کان کے قریب جاتے دھیمی آواز میں بولا

جانِ زیحال۔۔۔"محبت سے چور لہجے میں اسکے گال پر لب رکھتا اسے کسمسانے پر مجبور کر گیا وہ آنکھیں کھولتے اسے اتنا قریب دیکھ کر سٹپٹائی

اٹھ جاؤ میں نے تو رات جگا کر بھی نہیں رکھا پھر بھی

"اتنی نیند آتی ہے جب جگاؤں گا تب کیا ہو گا تمہارا۔۔

وہ دونوں ہاتھ اسکے دونوں اطراف رکھے رستہ روک کر اسکی جان نکال رہا تھا اوپر سے اسکی شدّت میں بھاری ہوتی آواز افففف زمل بیچاری پانی پانی ہونے لگی تھی

چلو ٹمی فل کرواپنی تاکہ میرا دماغ کھانے کی ضرورت نہ پڑے
تمہیں۔۔۔"اسکی بات پر وہ چھوٹی آنکھیں کئے گھورنے لگی
کیا۔۔۔مجھے کھانے کاارادہ ہے۔۔۔؟اسکی گھوری کو خاطر میں نہ لاتے
خود گھورا
جی نہیں میرا اتنا بھی برا ٹیسٹ نہیں۔۔۔"بول کر وہ بازو کے نیچے سے
نکلنے لگی تھی جب زیحال نے واپسسے اسے پکڑ کر اپنے سامنے کیااور
اتناقریب گیاکہ ہونٹ ہونٹوں سے ہلکے سے ٹچ ہوئے لیکن وہ
ہونٹوں
سے ٹریس کرتاکان کے قریب آیا
جب ٹیسٹ کروگی ناں۔۔۔ٹرسٹ می دنیاکے سارے ٹیسٹ
بھول جاؤ گی۔۔۔"ایک تواسکی گرم سانسیں اوپر سے
وہ زمل کے کان کی لو دانتوں میں دباگیازمل کی جان

پر بننے لگی تھی وہ ضبط کے مارے کانپنے لگی تھی

اب آؤ بریکفاسٹ کرتے ہیں ورنہ تم مجھے کھاؤ یا نہ

کھاؤ میں تمہیں کھانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤنگا

پیچھے ہوتے وہ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا جب زمل اپنی

بے ترتیب ہوتی سانسوں کو بحال کرتی اپنے چہرے پر

ہاتھ پھیرنے لگی جہاں بلش کرنے لگی تھی اور اگر اس

موڈ میں زیحال اسکو بلش کرتے دیکھ لیتا تو سچ میں اسے

کھانے میں دیر نہ کرتا

وہ سامنے کرسی پر بیٹھا کھانے کے ساتھ انصاف

کر رہا تھا اور وہ ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھے جا

رہی تھی دیکھنا کیا سیدھا سیدھا گھور رہی تھی

مجھے بے بی چاہئے۔۔" کچھ سوچتے بولی جب

کھانا کھاتے زیحال کو اچھو لگا کھانسی اتنی زور

سے ہوئی تھی کہ پورا چہرہ ضبط کے مارے لال ہو

گیا وہ خود کو نارمل کرتے زمل کی جانب متوجہ ہوا

جو ہونقوں کی طرح اسے ہی دیکھ رہی تھی

چپ کر کر کھانا کھاؤ۔۔۔" وہ رات والی قیامت بھولا

نہیں تھا ان بی بی کو بے بی چاہیے تھا

کیوں۔۔۔ مجھے بے بی چاہئے۔۔۔" وہ اپنی بات پر اڑ

گئی صبح کومل نے اسے بچی کہا تھا اب اپنے آپ کو

بڑا دکھانے کیلئے اس نے بے بی والا آئیڈیا سوچا

کسی مارکیٹ میں ملتا ہے۔۔؟ جو لا دوں۔۔۔" پاشا

کواس پر تاؤ آیا جو اسکے بمشکل کنڑول کرتے
جذباتوں کو جگا رہی تھی اب وہ ایسی غلطی کا سوچ
بھی نہیں سکتا تھا جب تک زمل اس قابل نہ ہو جائے
ہاں تو جہاں سے ملتا ہے وہاں سے لا دیں۔۔۔"اسکی
بات پر پاشا ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ لیا
"وائفی۔۔۔جہاں سے وہ ملتا ابھی وہ شٹر بند ہے۔۔۔
بڑے تحمل سے سمجھاتے پھر کھانے پر جت گیا
تو آپ گن دکھا کر کھلوالیں۔۔۔"اب جو پاشا کو کھانسی
ہوئی تھی تقریباً پانچ منٹ لگے تھے اسکو ٹھیک ہونے میں
خود کو دوبارہ نارمل کرتے اس نے لمبی سانس لی
وہ لڑکی ایک دفع ماں بن کر بھی نہیں سمجھی تھی کہ
وہ بے بی آیا کیسے تھا یوئیں اتنا ہلا مچا دیا تھا

واقعی پاشا ٹھیک کہتا تھا وہ اسکی زندگی جہنم
بنانے کیلئے پیدا ہوئی تھی
"پاگل لڑکی اسکو گن دکھائی تو بن جاناماں بھی تم پھر۔۔
ڈپٹنے والے انداز میں بولتا واپس کھانے پر جت گیا
جب وہ بیٹھی اسے گھورتی رہی اور آخر میں اسکی
توجہ نہ پاکر اٹھ کر کمرے میں چلی گئی پاشا
نے اسے جاتے دیکھا پھر اسکی پلیٹ کو جہاں تھوڑا
سا کھانا کھایا ہوا تھا وہ اپنا کھانا چھوڑتا اسکے پیچھے گیا
کیا ہوا بریکفاسٹ کمپلیٹ کیوں نہیں کیا۔۔۔؟اسکے پیچھے کمرے میں
آتے ڈانٹا جو بیڈ پر اپنے غلابی غلابی گال پھلائے بیٹھی تھی
بے بی چاہئے میرے بے بی کو۔۔"دوبارہ پوچھتے اسکے پاس بیٹھا
نہیں چاہئے۔۔۔"ایسے ہی منہ بنائے روکھے روکھے

انداز میں بولی نخرے بھی تو دکھانے ضروری تھے

ارے۔۔ابھی تو چاہئے تھا اب کیا ہوا پفر بنی کیوں بیٹھی

ہو پھر۔۔۔"پفر ایک مچھلی کا نام ہے جسکو ہاتھ لگاؤ تو

پھولنے لگتی ہے وہ اس پر ایک غصیلی نظر ڈال کر منہ موڑ گئی

یار۔۔ایسے نہ کیا کرو تمہارا منہ موڑنا مجھے اچھا نہیں

لگتا۔۔۔"وہ ضبط کرتے سنجیدہ لہجے میں بولا

لیکن وہ کوئی جواب دیے بغیر اٹھ کر باہر جانے لگی

جب پاشا نے پیچھے سے اسکی شرٹ پکڑ کر اپنی جانب

کھینچا اور وہ ہوا میں تنکے کی طرح کھنچتی چلی آئی

نہ ہو ناراض پلیز۔۔۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتے بے

بسی سے بولا لیکن وہ اپنی شرٹ چھڑواتی باہر چلی گئی

پاشا ایک لمبی سانس خارج کرتا اسکے پیچھے پیچھے گیا

یہ۔۔۔کیا مجھے پھرکی کی طرح گھمارہی ہو بتاؤ گی

بے بی کیوں چاہئے۔۔۔؟اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا تھا

وہ ویسے ہی صوفے پر منہ پھلا کر بیٹھ گئی

اب پٹنے کے موڈ میں ہو تم۔۔۔" پاشا ڈپٹنے والے انداز میں بولا

اسکی بات پر وہ رونے کی تیاری پکڑتی ہونٹ گول کر گئی

ارے۔۔۔کیا ہوا۔۔۔ا۔"اسکے پاس آتے تھائیز سے پینٹ

اوپر کرتے گھٹنوں کے بل اسکے سامنے زمین پر بیٹھا

آپ۔۔۔آپ پیار نہیں کرتے اب۔۔۔" وہ ہاتھ آنکھوں پر رکھتی

روتے ہوئے بولی وہی پاشا کی آنکھیں پھیلی

واٹ۔۔۔اتنی دیر سے تمہارے پیچھے گھن چکر بنا

پھر رہا ہوں اب بھی پیار نہیں کرتا۔۔۔۔۔" پاشا کا دل کیا سر پیٹ لے

میرا بے بی۔۔تمہاری طبعیت نہیں ٹھیک۔۔جب ٹھیک ہو

جاؤ گی پھر ہم ڈھیر سارا پیار کریں گے اوکے۔۔۔"اسکے آنسوں اپنی ہتھیلی سے صاف کرتے چہرے کو ہاتھ کے پیالے میں لئے پیار سے بولا لیکن بے بی چاہئے ناں مجھے۔۔۔"وہ پھر سے شروع ہو گئی

کسی نے تم سے کچھ کہا۔۔۔؟اسکی ضداب پاشا کو شک میں مبتلا کر رہی تھی

ہاں وہ کومل سمجھتی میں بچی ہوں ابھی میں اسکو بتانا چاہتی میں بچی نہیں ہوں۔۔۔"وہ بول رہی تھی جبکہ وہ منہ کھولے ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا

بس اس لئے چاہئے بے بی۔۔۔؟

ہاں۔۔"اسکی بات پر پاشا سے اپنی ہنسی کنڑول کرنا مشکل ہو گیا تھا جسے ہنستے دیکھ وہ مزید بپھری

وہ اٹھنے لگی تھی جب پاشا نے اسے واپس سے پکڑتے

اپنے سامنے بٹھایااور اسکی شرٹ اوپر کرتے اندر
گھسااور اوپر گلے میں سے اپنا منہ نکالا آج وہ ٹھنڈ کی وجہ
سے اسکی وولن ٹی شرٹ پہنے بیٹھی تھی جو آسانی
سے کھل گئی اور دونوں کو بے حد قریب قید کر دیا
جہاں وہ اتنی محنت سے اسکی شرٹ میں پھنسا
تھا وہی وہ ہکا بکا سی اسکو دیکھ رہی تھی

یہ۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔؟ وہ بوکھلائے ہوئے بولی
تمہیں ایک جگہ سکون سے بٹھانے کی کوشش کب سے

"یہاں وہاں گھمار ہی ہو۔۔۔

"آ۔۔آپ آپ نکلیں باہر میں۔۔میں کہیں نہیں جا رہی۔۔
اسے اپنے اتنے بے حد قریب دیکھ ایسے ہی ہوائیاں اڑ
رہی تھی

نہیں اب تو پھنس گیا اب بات پوری کر کر ہی نکلوں
گا۔۔۔"آگے سے وہ بھی ڈھیٹ بنا
ہاں تو بتاؤ کومل نے کیا کہا میرے بے بی کو کہ اسکو ایک اور بے بی کی
ضرورت پڑ گئی۔۔۔"اسکی ٹھوڑی چومتے پیار سے پوچھا
وہ۔۔وہ کہہ رہی تھی کہ میں۔۔ابھی بچی ہوں میری یہ
جگہ نہیں ہے۔۔جب میرے پاس بے بی ہو گا تو میں
بڑی لگوں گی۔۔"اپنی سوچ کے مطابق وہ صحیح بات کر رہی تھی
بے بی کے بغیر بھی یہ جگہ میرے بے بی کی ہے یہ
بات اسکو بول دینا نیکسٹ ٹائم اوکے۔۔۔"دوبارہ
ٹھوڑی چومتے لاڈ سے بولا کیونکہ اس وقت وہ واقعی
کوئی چھوٹی بچی لگ رہی تھی جو منہ پھلائے غبارہ بنی بیٹھی تھی
تو ابھی لانے میں کیا ایشو ہے ہبی۔۔۔بس مجھے شام

تک چاہئے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کا منہ کھلا

اتنی فاسٹ ڈلیوری پانڈا بھی نہیں کرتا جتنا فاسٹ تم بے بی چاہتی

ہو۔۔۔"انداز نارمل تھا لیکن زمل کی ڈکشنری میں وہ اسے ڈانٹ رہا تھا

پہلے تو جلدی آگیا تھا اب کیوں نہیں آسکتا۔۔۔؟اسکا

جواب پاشا اسے نہیں دے سکا

تم نے اسکول میں ریپروڈکشن کا چیپٹر نہیں پڑھا۔۔۔؟

آپ نے پڑھنے دیا۔۔۔؟جو اٹھا لیا پہلے ہی۔۔۔"اسکی بات

پر اب پاشا پکا سر پیٹنے والا تھا کاش پڑھنے دے دیتا

وہ تو اسے ہائی کلاس کی لڑکی سمجھ رہا تھا لیکن وہ

غلط تھا وہ صرف نیچرلی احساسات کو محسوس کرتی

تھی اسکی لذت کو جو اسے سکون دینے لگی تھی

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے اب میں تمہیں پریکٹیکل کر کے سکھاؤں

گااوکے۔۔۔پھر تمہیں پتہ چلے گا بے بی کیسے اور کتنے
"ٹائم میں آتا ہے۔۔۔تب تک مجھے اپنا بے بی بنالو۔۔۔
ہاتھ اسکی کمر پر پھیرتے زمل کے رونگٹے کھڑے کر گیا
"نن۔۔ نہیں اتنا بڑا بے بی نہیں چاہئے۔۔۔
ارے تم بھی تو ہو ناں میرا بے بی تو میں کیوں نہیں بن
سکتا۔۔۔؟سوالیہ پوچھا ایک تو وہ بار بار بولتے ہوئے
ٹچ ہوتے ہونٹوں سے ہچکچا رہی تھی
دیکھو وائفی اب تم جب تک پچیس سال کی نہیں ہو جاتی تب تک بے
بی کا ہم نہیں سوچیں گے۔۔۔"اسکی بات پر اسکا منہ کھلا
واٹ مطلب سات سال بعد۔۔۔"اس کے اتنی جلدی
حساب لگانے پر پاشا کو ہنسی آئی
آپ ہنس لیں پہلے۔۔۔"اسے ہنستے دیکھ فوراً ڈپٹا

نکلیں باہر میری شرٹ سے۔۔۔"اسی کمر پر مکہ جڑتی ناراضگی سے
بولی
میری جان کے ٹوٹے پہلے اچھے سے ٹھیک ہو لو پھر ہم بے بی لائیں
"گے۔۔
میں ٹھیک ہوں۔۔خ۔۔خان "ایک امید نظر آتے پھر بولی لیکن اسکے
خان
بولنے پر پاشاہکا بکا سا اسے دیکھنے لگا دل ایک دم جیسے رک گیا
تھا کتنے سالوں بعد اسے کسی نے خان بولا تھا
پاشا کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا وہی چہرہ اوپر کرتے اپنے لب اسکی
پیشانی پر رکھے اور باری باری دونوں آنکھوں کو چوما
تمہیں کیسے پتہ یہ۔۔؟ سوالیہ پوچھا
بات نہ پلٹیں آپ۔۔۔"اس نے جواب دیے بغیر ڈپٹا

پاشاوہ جیلانی آیاہ۔۔۔۔۔۔"دونوں کوایسے دیکھ اپنی ہی دھن میں
اندر آتے یاقوت کی زبان کو بریک لگی پہلے پہل تو سمجھ نہیں آیا
لیکن سمجھ آتے منہ پھیر گیااور زور سے آنکھیں مینچتے سر پر ہلکی
سی چپت لگائی زمل اسے دیکھتے سٹپٹائی اور جلدی سے زیحال کو باہر
نکالنے لگی لیکن وہ خود پھنساہوا تھاتواسی کی گردن میں منہ چھپا
گئی
سوری۔۔سوری میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔"کہتے وہ باہر نکل گیااور
خود کو کوستے ڈیرے پر آیاجہاں جیلانی پریشان حال بیٹھا تھا
نکلیں باہر۔۔۔"وہ جھلا کر بولی
ایک بات بتاؤ یہ احمد تمہارے پیچھے کیوں پڑا ہے۔۔۔؟
یاد آتے سوال کیا جس پر زمل ایک پل کو گڑ بڑا گئی
"وہ۔۔۔ہم دونوں ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے۔۔۔

وہ بولنا شروع ہوئی زیحال غور سے اسے سنتا رہا
اس دن ایک پارٹی تھی فیئر ویل جو ہم اپنے سینئرز کو
دے رہے تھے اس میں یہ بھی تھا وہی ہوسٹل میں رہ
رہا تھا میں کیک لا رہی تھی جو کسی کی سائیڈ لگنے
کی وجہ سے اسکے سوٹ پر جا گرا میں نے سوری بھی
کیا تھا ہبی۔۔۔"سوری لفظ وہ اتنے کیوٹ انداز میں بولی
کہ پاشا کو اس پر جی بھر کر پیار آیا
لیکن اس نے میرے ساتھ بد تمیزی کی تھی میں بھی
تھپڑ مار دیا۔۔۔"بولی ایسے جیسے کوئی بڑا تیر مارا ہو
"گڈ اچھا کیا ایک میری طرف سے بھی لگاتی۔۔۔
ہاں ایک تھپڑ پر اس نے کیا کیا دو تھپڑ پر تو سیدھا
مجھے اوپر۔۔۔"اسکی بات ادھوری رہ گئی تھی جب

پاشا نے اسکے ہونٹ قید کئے

میری بیوی ہو تم۔۔۔اس نے بھلے زمل فہد خانزادہ سے پنگا

لیا تھا اب وہ زمل زیحال خان آفندی ہے جسکی طرف

اٹھنے والی آنکھ بھی وہ نکال دے گا۔۔۔"اپنے نام کے

ساتھ اسکا نام زمل کا دل دھڑکا گیا تھا اوپر سے چہرے پر پڑنے والی

اسکی گرم سانسیں جو اسکے سینے کی حرکت تیز کر گئی

چلو میں آیا کچھ حساب پورا کرنا ہے وہ کر کے او کے

اور کھانا پورا فنش کرنا ورنہ مار کھاؤ گی۔۔۔"اسکی

شرٹ سے باہر نکلتے تاکید کی

اور ہاں۔۔۔"وہ اسکے جانے پر اپنے سانسیں بحال کرتی

بیٹھنے لگی تھی جب اسکی آواز پر اوپر نظریں اٹھائیں

نیند پوری کرنی ہے تو کر لینا رات کو اس بے بی کو بہت بھوک لگنے

والی ہے۔۔"اسکی جانب آئی ونک کرتا کانپنے پر مجبور کر گیا

افففف اس نے گھسنے ہی کیوں دیا تھا شرٹ کے اندر

پہلے کم وہ اس پائنٹ پر تنگ کرتا تھا جواب ان پر سوچ کر ہی زمل نے

جھرجھری سی لی نجانے کیا کرنے والا تھا یہ بدمعاش بے بی

NOVELS BY AQSAM

پاشا کو آتے دیکھ جیلانی اپنی جگہ ٹھیک ہو کر بیٹھا

اسکی چال میں ہی ایک غرور تھا اسکے دشمنوں کیلئے

ایک ڈر جو اسے دیکھتے ہی انکے چہروں پر چھا جاتا تھا

اسکے آتے اسکے بندے بھی سیدھے کھڑے ہوئے

جی مسٹر جیلانی۔۔کیسے آنا ہوا۔۔"ایک رعب سے بولتا

اسکے سامنے صوفے پر ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے

دونوں ہاتھ سیدھے واکرتے صوفے پر رکھ کر بولا

اسکا گینگسٹر روپ کبھی زمل دیکھ لیتی تو اپنی قسمت

پراش اش کر اٹھتی

پاشا۔۔پاشا میرے بیٹے سے غلطی ہو گئی اسے نہیں پتہ تھا

کہ وہ تمہاری بیوی ہے وہ بے قصور ہے پاشا۔۔۔"بولتے بولتے

ہاتھ جوڑے جو کسی طور اس ڈھیٹ پر اثر انداز نہ ہوئے

لیکن ایک لڑکی کے ساتھ تو غلط کیا تھا ناں۔۔؟آئی برو

اچکائے سوالیہ پوچھا

تو۔۔تو اس لڑکی کو بھی کڈنیپ تم نے ہی کروا کر دیا تھا

انکی بات پر پاشا کے چہرے پر ایک شاطرانہ مسکراہٹ در آئی

اسکے پیچھے جو میرا مقصد تھا وہ پورا ہو گیا اور میری

بیوی کی جگہ اگر اس لڑکی کے ساتھ بھی یہ سب ہوتا

تو بھی تمہارا بیٹا نہ بچتا لیکن اسکی قسمت بری تھی

"جو اسکی بری نظر پاشا کی بیوی پر پڑی۔۔۔

پلیز پاشا میں۔۔میں معافی مانگتا ہوں تم سے۔۔۔"وہ
دونوں ہاتھ جوڑے گڑگڑانے لگے لیکن پاشا کا دل صرف
اپنی بیوی کیلئے کام کرتا تھا باقیوں کیلئے وہ ایک پتھر تھا
اسکے چہرے پر پھیلی بیزاری انکو اسکا جواب دے گئی
تب ہی اپنے مدعے کی بات پر آئے
کیا لوگے اسے چھوڑنے کا۔۔۔؟
اسکی جان۔۔۔" پاشا کا ٹھنڈا جواب انکو اندر تک سلگا
گیا اور وہ طیش میں آتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے
پاشا۔۔۔ا"انکی دھاڑ بھی اس ڈھیٹ پر کچھ اثر انداز نہ ہوئی
"مت بھولو بیٹا ہے وہ جیلانی کا۔۔۔
اور تم نہ بھولو کہ بیوی ہے وہ پاشا کی۔۔۔"انکی دھاڑ سے
زیادہ اسکا سخت لہجہ ان میں خوف پیدا کر گیا

دیکھو پاشا۔۔۔وہ تمہارے پیر پکڑ لے گا میں پکڑ لونگا
لیکن اسکو چھوڑ دو پلیز۔۔۔"اپنی جگہ سے اٹھتے اس
کے پیروں میں بیٹھتے گڑ گڑائے
سوری۔۔۔"اسکا مختصر جواب ان میں رہا سہا خون ختم کر گیا بیٹے
کی موت کا اعلان ہوا تھا جیتے جی روح تو قبض ہونی تھی
مم۔۔میرے۔۔میرے چھ سو ارب تم۔۔۔تم لے لو۔۔۔وہ
میرا کل اثاثہ ہے پاشا۔۔۔نہ کرو۔۔۔"آنسوں انکی آنکھوں
سے تواتر بہنے لگے تھے انہیں اپنے اس وقت پر افسوس
ہوا جب انہوں نے پولیس کو بتایا تھا اسکے کھلے عام
گھومنے کا لیکن بھول گئے تھے وہ زیحال پاشا ہے نا کو چنے چبوادے گا
میری چیز ہی مجھے دینے کا کہہ رہے۔۔۔"اسکی شیطانی مسکراہٹ پہلے
توانکو سمجھ نہیں آئی تھی لیکن سمجھتے جھٹ موبائل نکال کر کال

گھمائ

سرکار۔۔۔سارا پیسہ پاشا کے بندے لے گئے اور ہمارے
تین بندے بھی مار دیے۔۔۔"آگے سے ملنے والی خبر صحیح
انکی جان نکال کر گئ تھی اب انہیں یقین ہو گیا تھا کہ
وہ کسی چھوٹی چیز کے سامنے نہیں بیٹھے وہ یک ٹک انکے
چہرے کے بدلتے رنگ دیکھتا محفوظ ہو رہا تھا

اسکی مسکراہٹ جیلانی کے تن بدن میں آگ لگا گئ پیسہ
اور بیٹا دونوں اسکے قبضے میں تھے اور دونوں ہی جیلانی
کے دل کے بے حد قریب تھے

پاشا یہ غلط کر رہے ہو۔۔۔بہت مہنگا پڑے گا تمہیں۔۔۔"وہ
سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ دھاڑے

افورڈ کر لونگا میں۔۔۔"اسکا نام زیحال پاشا کی جگہ ڈھیٹ

پاشاہونا تھا

میں تمہارے پیر پکڑ رہا ہوں پاشا۔۔۔"وہ اپنے ہاتھ اسکے
برانڈڈ جوتوں پر رکھتے بے بسی سے بولے
ٹھیک ہے چھوڑ دونگا۔۔۔"اسکی بات پر وہ کھل اٹھے تھے
لیکن جلد ہی چہرے کا رنگ اڑ گیا
مجھے اسکی آنکھیں چاہئے جن سے اس میری بیوی کو
"بری نظر سے دیکھا۔۔۔
لیک۔۔ لیکن پاشا۔۔"انکی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ وہ
اب سخت بے زار ہونے لگا تھا
دو آپشن ہیں آپ کے پاس پہلے میں اسکی آنکھیں یا اسکی
جان۔۔۔"آہ دونوں ہی جیلانی کے خون خشک کر گئیں
'او۔۔اور دد۔۔دوسری شرط۔۔۔

تمہاری بیٹی۔۔۔"اپنی بیٹی کے نام پر وہ تیر کی طرح
سیدھے اٹھ کھڑے ہوئے
عزت کے بدلے عزت۔۔۔جو منظور ہو بتا دینا۔۔۔"اس نے
ایک جانب کنواں اور دوسری جانب کھائی بنادی تھی
مرنا انہوں نے دونوں طرف تھا لیکن مزید بحث اس
جن کو ضد پر لے آتی
"یہ۔۔یہ دونوں میرے لئے نہ منظور ہیں پپ۔۔پاشا۔۔
تو بھول جاؤ اپنے بیٹے کو۔۔۔"کہتے وہ اٹھنے لگا تھا
جب وہ بول اٹھے
نن۔۔نہیں نہیں پاشا مم۔۔میری بیٹی لے لو۔۔۔بیٹا چھوڑ
دو۔۔۔"انکی بات پر پاشا نے حقارت سے اس شخص کو
دیکھا جو صرف اپنی نسل چلانے کیلئے بیٹی کی بلی دینے

کو تیار ہو گئے تھے

پہلی شرط بھول رہے ہو۔۔" یاد دہانی کروائی

انکو یقین ہو گیا تھا وہ شخص اپنی بات سے پیچھے نہیں

ہٹنے والا تب ہی کرب سے آنکھیں مینچ گئے

یاقوت۔۔۔"انکا خاموش جواب ملتے اس نے یاقوت کو

آواز دی جو بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا

جی پاشا۔۔۔"سر خم کرتے سامنے آیا

جو کہا تھا وہ کرنے کیلئے تیار ہو۔۔۔؟

"جی پاشا۔۔۔

"جب ہو جائے کام تو کر دینا اسکا بیٹا اسکے حوالے۔۔۔

وہ اس وقت ایک سفاک درندے سے کم نہیں لگ رہا تھا

رحم تو دور دور تک نہیں تھا نہ آنکھوں میں نہ دل میں

جبکہ دوسری طرف یہ منظر سوچ سوچ کر ہی جیلانی
کی روح کانپ رہی تھی اپنے بیٹے کو ملنے والی تکلیف
بہت اذیت ناک تھی وہ جا چکا تھا اپنا فیصلہ سنا کر
وہ وہی زمین پر بیٹھتے سر ہاتھوں میں دیے چیخ کر
رو دیے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا ان پر ترس کھانے والا

NOVELS BY AQSAM

اسے اور ضروری کام تھے جنہیں نمٹاتے نمٹاتے اسے
رات ہو گئی تھی لیکن وہ زمل کیلئے کھانا بنا کر آیا
تھا جانتا تھا لیٹ ہو جائے گا اپنا کام ختم کرتے وہ
سیدھا گھر آیا تھا جہاں اسکے اندازے کے مطابق
اپنی نیند پوری کر رہی تھی لیکن گھر کا حشر نشر
بگاڑ کر سوئی تھی سارے برتن ٹیبل پر پھیلے ہوئے
تھے وہی کچھ کچن بھی اپنی صحیح حالت میں

موجود نہ تھا یقیناً اس نے بور ہو کر کھانا بنانے کی
کوشش کی تھی

پاشا ایک نظر اس پدی سے لڑکی پر ڈال کر اپنے کف
لنکس نکالتا فولڈ کر کر کچن میں گیا جہاں بناد ھوئے

برتن اسکا منہ چڑا رہے تھے

ایک ایک کر کر بنا آواز کئے سارے برتن سنک میں ڈالے
اور سبکو اچھے سے دھو کر اسٹینڈ پر لگایا وہی دوسری
جانب صلیب پر پڑا آٹا صاف کیا لیکن اسے سمجھ نہیں
آئی کہ وہ بنانا کیا چاہتی تھی

تب ہی فریج کھولتے سامنے چھوٹا سا کیک نظر آیا
جس پر زیڈ زیڈ بھی اپنی طرح چھوٹا چھوٹا کر کر
ہی لکھا ہوا تھا پاشا نے کیک دیکھتے فورا کلینڈر

دیکھا نہیں اسکی برتھڈے کل تھی تو آج کیوں بنایا
اس نے پاشا کو سمجھ نہیں آئی لیکن اپنے اور اسکے نام
کا پہلا حرف ایک ساتھ لکھا اسے اندر تک سرشار کر گیا
کیک واپس رکھتے ہاتھ خشک کر کر اسکی جانب آیا اور
تھائیز سے پینٹ اوپر کرتے اسکے قریب زمین پر بیٹھا
پہلے تو اسکے نقش نقش کو نہارتا رہا آخر میں ہونٹوں
پر نظر پڑتے ضبط کھو بیٹھا اور اسکی سانسیں بند کر
گیا
کبھی اوپر والے ہونٹ کو تو کبھی نیچے والے ہونٹ کو
سک کرتے اسکی سانسیں پینے لگا سانس صحیح سے
نہ آنے کی وجہ سے وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور سامنے اسکا
ماتھا دیکھ آنکھیں پھیلی

اووں۔۔"بند ہونٹوں سے چیختی اسے پیچھے دھکیلنے
لگی اور پیچھے ہوتے لمبی سانس اپنے اندر اتاری
یہ۔۔یہ کیا تھا۔۔۔؟اسکے گھورتے ہوئے ڈانٹا
کیا تھا۔۔؟آگے سے وہ بھی انجان بنتے معصومیت سے
بولا
"یہ۔۔۔یہ میرے لپس کے ساتھ کیا کر رہے تھے۔۔۔
لڈو کھیل رہا تھا انکے ساتھ انفار چونیٹلی تم نے اٹھ کر ساری گیم کا
بیڑا غرق کر دیا۔۔۔"اسکے سٹوپڈ سوال پر وہ دانت پیس کر بولا
واٹ۔۔۔؟
واٹ کیا۔۔۔کہہ کر گیا تھا کہ نیند پوری کر لینا اب
مٹاؤ بھوک اپنے بے بی کی۔۔۔"اٹھتے اسے ایک جھٹکے
میں بانہوں میں بھرا اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا گئی تھی

مم۔۔ مجھ۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔" وہ آنکھوں کو بند
کرتی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی

تو سو جاؤ میں تمہارے سوتے ہوئے بھی اپنی بھوک مٹا
لونگا۔۔۔" اسے کمرے میں لاتے بیڈ پر پٹخ کر شرٹ نکالنے لگا

نن۔۔ نہیں۔۔ نہیں پلیز سونے دیں۔۔۔" اسے اپنے پاس آتے
دیکھ اسکے اوسان خطا ہوئے

کہا تو ہے سو جاؤ لیکن مجھے بھوک مٹانے دو بے بی
مانگا تھا تو مل گیا اب ڈر رہی ہو۔۔۔" اسکے دونوں ہاتھ
اوپر تکیے سے پن کرتے چہرے پر جھک کر شدّت سے
بھاری ہوتے لہجے میں بولا جو زمل کی ریڈ کی ہڈی تک
سن کر گیا وہ بھی اسکے سینے میں منہ چھپاتی سکون سے آنکھیں
موند گئی لیکن پورا دن سوتی رہی تھی نیند اب کہاں

آنی تھی کافی دیر ایسے پڑے رہنے کے بعد کروٹ لیتے
چہرہ دوسری جانب موڑ گئی لیکن وہ نیند میں بھی اسکا
اتنا دور جانا بھی بھانپ گیا تھا تب ہی ہاتھ بڑھا کر اسکی
بیلی کو مٹھی میں بھرتے اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی
کتنی دفع کہوں کہ دور نہ ہوا کرو مجھ سے۔۔۔"اسکے
بال گردن سے ہٹاتے اپنے لب رکھتے ہوئے سخت لہجے
میں بولا جسکا اثر زمل کو اپنی بیلی پر محسوس
ہوا جہاں وہ مزید اپنی مٹھی جکڑ گیا تھا رہی سہی کسر
گردن پر دانت گاڑتے پوری کر دی
"مم۔۔۔میں میں۔۔ نہیں جہ رہی۔۔۔
تم جا بھی نہیں سکتی۔۔۔سو جاؤ۔۔۔"اسے خود میں اسی
طرح بھینچے سونے کی اجازت دی اور خود بھی نیند کی

گہری وادیوں میں جا گرا

وہ صبح کافی دیر تک سوتا رہا تھا لیکن زمل کی نیند
پوری ہوتے وہ فریش ہونے چلی گئی آج اسکے لئے سب
سے اسپیشل دن ہونے والا تھا کیونکہ یہ اسکے سترا
سال سے اٹھارہ سال کی ہونے کا سفر طے کرنے والا
تھا اسے بڑے ہونے کا شوق نہیں تھا لیکن اب بہت سی
وجہ تھیں جس میں پہلے نمبر پر کومل کا اسے بچی
سمجھنا اور اسکے شوہر پر ڈورے ڈالنا وہ بھلے بچی
تھی لیکن بیویوں والی جیلسی کوٹ کوٹ کر بھری تھی
اسے فریش ہوئے آدھا گھنٹہ ہونے والا تھا جواب باتھ گاؤن پہنے بد

روحوں کی طرح یہاں وہاں گھوم رہی تھی اور وہ

ڈھیٹ تھا کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا تب ہی

وہ واپس اندر آئی اور آتے اسکے قریب لیٹ گئی جو

اپنی شرٹ سے بے خبر سکس ایبز دکھاتے نوابوں کی طرح سو رہا تھا

اسے ایسے دیکھ زمل کو اسکی رات والی حرکت یاد آئی اسے ایک بات

اچھے سے سمجھ آگئی تھی کہ وہ شخص مر کر بھی اسے خود سے

دور جانے نہیں دے گا پھر چاہے وہ زندگی سے ہو یا بیڈ پر نیندوں

میں افففف کس پاگل سے پالا پڑا تھا

جب واپس سے تھوڑا اوپر دیکھا مونچھوں کے بیچ

عنابی ہونٹ ایک دوسرے میں پیوست تھے وہ

سوتے ہوئے اتنا معصوم لگتا تھا کہ زمل کو اس پر جی

بھر کر پیار آیا وہ آہستہ سے اوپر ہوتی اپنے ہونٹ

ہلکے سے اسکے ہونٹوں کو ٹچ کر گئی وہ ہلکا سا

کسمسا تا منہ پھیر گیا جس پر زمل نے اسے گھورا

اور آہستہ سے دوسری جانب گئی اور وہاں جاتے پھر

ہونٹ ہونٹوں سے ملائے لیکن قسمت بری تھی یا اچھی

وہ جن جاگ چکا تھا اور اپنی پوری کھلی گرے آنکھوں

سے اسے دیکھ رہا تھا زمل ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی

کیا کر رہی تھی تم۔۔۔؟ نیند سے بھری آواز زمل کے جذبات ہلکے سے

جگا گئی

مم۔۔میں۔۔کچھ۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔"جھٹ بات بنائی

"کچھ تو کر رہی تھی شاید میری عزت لوٹ رہی تھی۔۔

چہرے پر آتی سمائل کو ضبط کرتے اسکا سرخ ہوتا

چہرہ دیکھا جو آنکھیں چھوٹی کئے اسے گھورنے لگی تھی

ایس۔۔ایسا کچھ نہیں ہے ٹھیک ہے ناں۔۔۔"وہ کہتے
اٹھنے لگی تھی جب پاشا نے اسے کلائی سے پکڑتے واپس
بیڈ پر اپنے نیچے لٹایا خود اسکے اوپر آتے آنکھوں
میں جھانکنے لگا
تو کیسا ہے بتادو۔۔۔"بھاری آواز میں بولتا زمل کو پاگل کرنے لگا
"دور ہٹیں پہلے ہی ان چوہوں نے تنگ کرر کھا ہے۔۔۔
اسکے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھتی پیچھے دھکیلنے لگی تھی
لیکن افسوس وہ جسامت میں پاشا کے سامنے بلکل
بچی تھی اور اسکا بھاری بھر کم وجود اس پر حاوی ہوا تھا
یہ چوہے صرف میں بھگا سکتا ہوں۔۔۔"ہلکا سا بیلی
پر ہاتھ پھیرتے اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا
ہاں یہاں پڑے پڑے ہے ناں۔۔۔"اس نے کھلا طنز کیا

نہیں کچن میں جا کر لیکن اس سے پہلے ایک ڈیل
کرو۔۔۔"اسکی بات پر زمل کے چہرے پر چمک آئی تھی
لیکن ڈیل لفظ پر پھر سے بجھ گئی
کیسی ڈیل۔۔۔"استفسار یہ پوچھا
لیکن پاشا نے لفظوں کے بجائے اپنے ہونٹوں کو گول کرتے
اپنی کیوٹ سی ڈیل سمجھائی جس پر زمل کی آنکھیں پھیلی
"نن۔۔ نہیں ڈڈڈیل کینسل۔۔۔
اوکے اب اپنے چوہوں سے خود نمٹو۔۔۔"اسکے اوپر سے
کروٹ بدلتے رخ دوسری جانب موڑ گیا زمل ہکا بکا سی
اسے دیکھتی باہر چلی گئی لیکن اسکی بھوک سے بس ہو گئی تھی
وہ ہار مانتی واپس اندر گئی جہاں وہ سکون سے آنکھیں
موندیں لیٹا ہوا تھا چہرے کی شرارت زمل کی آنکھوں

سے چھپی نہ رہ سکی وہ اپنا ہاتھ گاؤن اوپر کرتی بیڈ
پر آئی اور دونوں ٹانگیں فولڈ کر کر قریب بیٹھتی اسکی
صاف شفاف کمر پر ہاتھ سے دوبارہ زیڈ زیڈ بنانے لگی
جسے زیحال محسوس کرتے سمائل کرنے لگا لیکن ڈیل
کو لے کر بے حد سیریس تھا
ہبی جی۔۔۔ی" ہلکا سا کندھا ہلاتے منہ بسور کر بولی
ہاں جی۔۔۔ی۔۔" وہ بھی اسی ٹون میں بولا
"پلیز ناشتہ دے دیں۔۔۔
تم پہلے ڈیل کرو پوری۔۔۔" اسی بے چارگی سے بولا تو
زمل کا دل کیا وہی ہاتھ گلے پر لے جا کر گلہ دبا دے
رات والا غصّہ یاد ہے مجھے ابھی تک درد ہو۔۔۔" اسکی بات پوری سنے
بغیر وہ ایک ہی جست میں پلٹا اور اسے لٹاتے اس پر جھکا

کہاں پین ہے۔۔۔"اسے ایک دم فکر ستائی

"نن۔۔ نہیں کک۔۔ کہیں بھی نہیں بسسس بھوک لگی ہے۔۔

بچوں کی طرح ہونٹ نکالتی پاشا کے چہرے پر سمائل

لے آئی وہ جو رات اپنے بہکنے پر پریشان ہونے لگا تھا

اوکے۔۔۔ چلو بھگاتے ہیں ان چوہوں کو۔۔"بیڈ سے اترتے

جوتے پیروں میں اڑس کر کھڑا ہوا اور اسکی طرف

دونوں ہاتھ کئے گود میں آنے کا اشارہ کیا جس پر وہ

پہلے تو تھوڑی سی ہچکچائی لیکن آہستہ سے اٹھتی

اسکے پاس گئی دونوں ہاتھ اسکی گردن میں ڈالے

اور زیحال نے دونوں ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے اوپر اٹھایا

اس وقت دونوں کا دل ایک سو چالیس کی سپیڈ سے دھڑکا تھا

وہ اسے ایسے ہی اٹھائے باہر لایا اور صلیب پر بٹھا دیا

مجھے پانچ منٹ دو میں ابھی فریش ہو کر آیا۔۔۔"اسکی
ٹھوڑی چومتے روم میں گیا اور جلدی جلدی شاور لیتا
صرف ٹراؤزر پہن کر باہر آیا
شرٹ کہاں ہے آپ کی۔۔۔۔"اسے ایسے دیکھ زمل نے
گھورا پہلے ہی اسکے گورے کسرتی بدن سے نظریں نہیں
ہٹ پا رہی تھیں اوپر سے وہ دشمن جاں اب بھی ایسے ہی آ گیا تھا
تاکہ میری چھو۔۔۔۔ٹی سی وائفی کو اکیلا اکیلا محسوس
نہ ہو۔۔۔"اسے فلائی کس دیتے فریج کی جانب گیا
اکیلا وہ کیسے۔۔۔؟اسے سمجھ نہیں آئی تھی
جب زیحال نے اسے سر تا پیر جان لٹاتی نظروں سے
دیکھا اور اسکی نظریں سمجھتے وہ بے اختیار دونوں
ہاتھوں سے گاؤن کھینچ کر خود کو چھپانے لگی

"میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔

کیوں۔۔۔؟ مجھ معصوم نے کیا کر دیا اب۔۔۔" بولا اتنی

بے چارگی سے جیسے اس سے بڑا معصوم دنیا میں پیدا نہیں ہوا

رات غصّہ کیا ناں۔۔۔" وہ چہرے پر مصنوعی غصّہ دکھاتے بولی

"اسے غصّہ نہیں پیار کہتے ہیں۔۔۔

ہاں جس میں درد ملے ہے ناں۔۔۔" اسکی بات پر زیحال

نے اسکی جانب دیکھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسکی جانب آیا اور

دونوں ہاتھ اسکے دونوں اطراف میں رکھتے اس پر جھکا

"وہ محبت ہی کیا جس میں درد نہ ملے۔۔۔۔

چوہے۔۔۔" اسے اتنے نزدیک دیکھ بس یہی بول پائی

ایک تو تمہارے یہ چوہے۔۔۔" وہ منہ بسورتا واپس گیا

اور کھانا بنانے لگا اپنی وائفی کی محبت میں وہ ایک اچھا شیف بنتا جا

رہا تھا یہ بات باہر پتہ چلتی تو یقیناً دو چار کو ہارٹ اٹیک ہو جانا تھا لوگوں کو گولیوں سے بھننے والا یہاں کھڑا پیاز بھون رہا تھا

"چلو۔۔۔ تمہارے چوہوں کے انتم سنسکار کا وقت ہو گیا۔۔

اسے گود میں اٹھاتے ٹیبل تک لایا لیکن وہ اٹھ کر دوسری کرسی پر چلی گئی

ارے۔۔۔ یہ کیا۔۔" وہ ہکا بکا سا اسے دیکھنے لگا

نہیں بیٹھنا مجھے وہاں۔۔۔" اسکی گود کی جانب اشارہ کرتی ناراضگی سے بولی

کیوں۔۔۔؟

بس میں ناراض ہوں۔۔۔" ناراضگی رات کی نہیں تھی

اصل میں تو وہ اپنی برتھ ڈے بھولنے پر چڑی بیٹھی

تھی کھل کر خود بھی نہیں کہہ سکتی تھی بھئ انا

پر چوٹ تھوڑی لگوانی تھی

تم آرہی ہو یا میں اٹھانے آؤں۔۔۔؟انداز ڈپٹنے والا تھا

نہیں آرہی میں۔۔۔"ضدی انداز میں بولتی منہ پھیر گئی

ٹھیک ہے۔۔"بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکے پاس

جاتے جھک کر بازوؤں میں اٹھایا

میں ساری زندگی تمہیں اٹھاتا رہوں۔۔۔ کبھی تمہارے

"گھر سے کبھی بیڈ سے کبھی کرسی سے۔۔۔

ہاں تو کیوں اٹھا رہے اتاریں نیچے۔۔۔"اسکی بانہوں

میں مچلتی نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ

اسے اتنے آرام سے اٹھائے کھڑا تھا کیونکہ اسکے وزن جتنے

ڈمبلز وہ ڈیلی اٹھاتا تھا یا اس سے کئی زیادہ

میرا بس چلے تمہیں نیچے پاؤں نہ رکھنے دوں۔۔۔"اسکا

شریر لہجہ زمل کو مزید تپا گیا

آپ اتار رہے ہیں یا نہیں۔۔۔؟ وہ وارن کرتی بولی

لیکن زیحال نے صرف نفی میں سر ہلانے پر اکتفا کیا

جسکے بعد زمل کے ہونٹ جو گول ہوئے تھے اور

آنکھوں سے آنسوں وہ ایسے نکال لائی تھی کہ زیحال

کھڑا بوکھلا کر رہ گیا آنسوں تو جیسے آگے رکھے تھے

نہیں وہ نہیں سمجھا تھا وہ اب بھی یہی ایکسپیکٹ کر

رہی تھی کہ وہ اب اسے یاد کروائے اسکی برتھ ڈے لیکن

وہ ڈھیٹ تو سرے سے ہی بھولے ہوئے تھا جو رہ رہ کر زمل

کا دل ڈوبا رہا تھا

ارے۔۔۔۔بے بی۔۔۔وائفی۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آیا کیسے چپ

کروائے

آپ بہت برے ہیں۔۔۔" وہ سوں سوں کرتی ناک رگڑ کر بولی

یہ بات بتانے کیلئے یہ آنسوں بہار ہی ہو۔۔۔؟ یہ ماری

تھی کلہاڑی اس نے اپنے پاؤں پر اب وہ باقائدہ اپنے

نازک ہاتھوں سے اسکے برہنہ سینے پر مکوں کی بوچھاڑ

کرنی شروع ہو گئی تھی لیکن زیحال مسکراتا اسکی

حرکتوں کو انجوائے کرتا رہا آخر میں وہ خود تھک کر

پیچھے ہٹ گئی

ہو گیا۔۔۔؟ اب میری باری۔۔" اس نے کہتے زمل کو سوچنے

کا موقع دیے بغیر اوپر کیا اور اسکے غلابی گالوں پر

اپنے دانتوں سے ایک نشان چھوڑ دیا جسکے بعد جو زمل

روئی تھی زیحال کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا

جنگلی۔۔۔ی" روتے روتے بس اسی لقب سے نواز سکی

اس جنگلی کو کبھی خود کو کھانے کا موقع دے کر
دیکھوافففف کتنامزہ آئے گااپنے بے بی کو کھانے میں
وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتااسے مزید چڑاگیا جس پر وہ
رونا بھولتی اسکو گھورنے لگی
کیا۔۔۔؟اسکے ارادوں سے نہ واقف زیحال اسے دیکھتا
رہاجب اس نے وہی اسکے سینے پر اپنے دانتوں سے لو
بائیٹ بنائی لیکن اسکی یہ حرکت زیحال کو درد کے
بجائے سکون دینے لگی وہ وہی گردن اوپر کر کر آنکھیں
موندیں اس میٹھے درد کو محسوس کرنے لگا
جنگلی ہز بینڈ کی جنگلی وائفی۔۔"اپنی حرکت پر وہ
خود ششدرہ گئی تھی اوپر سے اسکا یہ جملہ زمل کو لال ٹماٹر بنا گیا
جس سے محفوظ ہوتا زیحال اسکی گردن میں منہ چھپا گیا

" ہبی۔۔جی

ھممم۔۔"اس میں گم ہوئے بس اتنا بولا

چوہے۔۔۔"اسکے چوہے بولنے پر زیحال نے اسے گھورا

ایک تو تمہارے یہ بکھڑ چوہے میرے رومانس میں جب

"خلل ڈالتے ہیں دل کرتا ہے ایک ایک کو پکڑ کر دھوؤں۔۔

لیکن زمل اسکو ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی

جسٹ ایک اور بائیٹ پھر بریکفاسٹ۔۔۔"اسکے نہ نہ کرنے

کے باوجود بھی وہ اسکی گردن پر جھکا

تب ہی کومل دھاڑ سے دروازہ کھولتی ڈری ہوئی اندر

داخل ہوئی تھی آنسوں آنکھوں سے تواتر بہہ رہے تھے

زیحال کے ساتھ ساتھ زمل نے بھی گردن موڑ کر دیکھا

اور اسے دیکھتے آنکھیں حیرت سے پھیلی

تم۔۔۔"زمل کوایسے ہی گود میں لئے لئے اسکی جانب مڑا
اسکی خاموشی دیکھ اس نے زمل کو نیچے اتارا
زمل اپنے آپ کو اسکی اوٹ میں چھپا گئی کیونکہ اسکا
گاؤن آدھی ٹانگوں سے اوپر اوپر تھا
وہ بھاگتی ہوئی پاشا کی جانب آئی تھی جسکا ارادہ اسکے
گلے لگنا تھا لیکن زمل فوراً پاشا کے آگے آکھڑی ہوئی جس
سے اسکے قدموں کو بریک لگی
پاشا اسکے آنسوں دیکھ تھوڑا پریشان ہوا تھا لیکن زمل
کی حرکت پر اسکے چہرے پر ایک دلکش سمائل آن ٹھہری وہ پدی سی
لڑکی اپنے شوہر کو پوری ملکیت سمجھنے لگی تھی
کیا ہوا تم۔۔روکیوں رہی ہو۔۔"اسے مسلسل روتے دیکھ
سوالیہ پوچھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی زمل

نے پاشا کے سینے پر کہنی ماری اور منہ پیچھے کئے گھورنے لگی
شرٹ پہن کے آئیں اپنی۔۔۔"آہستہ آواز میں بولتی ڈانٹنے
لگی لیکن اس سے پہلے کومل کی نظر زمل کے گال اور
زیحال کے سینے پر پڑ چکی تھی جسے دیکھ اس میں مزید بھابھڑ جلنے
لگے اوپر سے زمل کا پاشا کو شرٹ کا کہنا وہ سن چکی تھی
اور اسکی بات کسی فرمانبردار شوہر کی طرح مانتا فورا کمرے میں گیا
زمل بھی اسکے پیچھے پیچھے گاؤن کھینچتی اندر بھاگ گئی
کومل تب تک ہاتھ مسلتی وہی صوفے پر بیٹھ گئی جب
وہ دونوں تھوڑی دیر میں ریڈی ہو کر ایک ساتھ باہر
آئے تھے زمل نے اسکی پینٹ شرٹ پہنی تھی جس کے
پائینچے زیحال خود فولڈ کروا کر لایا تھا اور اب اسکا
ارادہ بن گیا تھا زمل کے اپنے کپڑے لا کر دینے کا

ھمم بولو۔۔۔"اسکے سامنے صوفے پر بیٹھتے سنجیدہ
لہجے میں بولا وہی زمل بھی اسکے ساتھ چپک کر بیٹھی
میرے پیچھے کچھ لوگ پڑے ہیں اتنی مشکل سے جان
بچا کر یہاں آئی ہوں۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی آواز رندھی
لیکن وہی زیحال اپنے پاشا کے روپ میں آتے چہرے کے
تاثرات سخت کر گیا
کیوں۔۔۔تمہارے پیچھے کون پڑا اور کیوں۔۔۔؟اسی
سخت لہجے میں پوچھا
یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے پہلے مجھ پر اور میری فیملی
پر اٹیک کیا تھا۔۔۔"سنتے ہی اسکے جبڑے کی رگیں تنی
پاشا کو اس بات پر اتنا غصّہ نہیں آیا تھا کہ اس پر کسی
نے حملہ کیا بلکہ اس بات پر غصّہ آیا کہ اسکے ڈرانے

کے باوجود وہ لوگ واپس سے آ گئے تھے

کومل کے پاس ایک پریگننٹ لیڈی آئی تھی جسکا چھٹا

منتھ چل رہا تھا لیکن کچھ لوگ جو اسکے ساتھ آئے

تھے وہ ڈلیوری کے بجائے بچے کو مروانا چاہتے تھے جو

کہ وہ عورت نہیں چاہتی تھی جس پر کومل نے پولیس

کیس بنادیا تھا اسکے بعد وہ لوگ اسکے اور اسکے بھائی

کی جان کے دشمن بن گئے تھے کیوں کہ وہ کرمنلز تھے

اور وہ عورت جسکے ساتھ انہوں نے زبردستی کی تھی

جسکے نتیجے میں وہ امید سے ہو گئی تھی ایک دن موقع

ملتے اسکے چنگل سے نکل کر بھاگ گئی جب ملی تو

پوری طرح سے پیٹ ظاہر ہو رہا تھا اب وہ اسے دوبارہ

استمال کرنا چاہتے تھے لیکن یہ بچہ بیچ کی دیوار

تھا جسے اب مارنا ضروری تھا

تمہارا بھائی کہاں ہے۔۔۔؟اسے یاد آیا جسکو انہوں نے

دشمنی میں اٹھوایا تھا پاشا کے ہی ہاتھوں

"وہ ملک سے باہر چلا گیا ہے۔۔۔

آپکی فیملی ممبرز کہاں ہیں۔۔۔؟زمل کے سوال پر وہ

تھوڑی آبدیدہ ہوئی

میری۔۔۔میری فیملی میں بس میں اور میرا بھائی ہیں

امی ابو کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔"بولتے ہوئے آنکھیں

چھلکی زمل کو برا لگا تھا اس سے یہ سوال کرنے پر

اور شوہر۔۔؟اسکی عمر دیکھتے زمل کو لگا تھا کہ وہ

شادی شدہ ہو گی کیونکہ وہ پاشا کی عمر کی ہی تھی

"شادی نہیں کی میں نے۔۔۔

کیوں۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

کسی کاانتظار کررہی ہوں۔۔۔"بولتے ہوئے نظرپاشا

پرگئی جوصوفے کے بازوپراپنی کہنی ٹکائے اپنی

پدی سی بیوی کی انویسٹیگیشن ختم ہونے کاانتظار کررہاتھا

اسکی نظروں کے تعاقب میں نظرپاشاپرآٹکی توزمل

کی ناک کے نتھنے پھولے وہ مزید پاشاکے قریب ہوتی

اسکے بازومیں ہاتھ ڈال گئی پاشایہ دیکھ مسکرایاتھا

وہی کومل جل کررہ گئی تھی

ہبی چوہے تو بھگائے نہیں۔۔۔"اس نے یاددہانی کروائی

پاشااپنی جگہ سے اٹھااور بریڈپر جیم لگاکر ساتھ

فرائی ایگ لایااوراپنے ہاتھ سے اسے کھلانے لگایہ سب

کومل کی برداشت سے باہر ہورہاتھالیکن وہ یہاں سے

اب جا بھی نہیں سکتی تھی وہ لوگ اسکے پیچھے تھے
جو بر وقت اپنا رخ پاشا کے علاقے کی جانب کر گئی جہاں
آنے کی ہمت پولیس کی بھی نہیں تھی
ٹھیک ہے میں یاقوت سے کہتا ہوں تمہیں سیفٹی
پر ووائڈ کر دے۔۔۔"زمل کو کھانا کھلاتے وہ اٹھ کر گھر سے
باہر گیا اب وہ دونوں اکیلی تھیں کومل عجیب نظروں
سے اسے دیکھ رہی تھی جو اپنی شرٹ پر لکھے گینگسٹر
لفظ پر ہاتھ پھیر پھیر کر خوش ہو رہی تھی

NOVELS BY AQSAM

دیکھیں آپ کے بیٹے ہو حالت بہت سیریس ہے انکی
بنا بے ہوش کئے آنکھیں نکالی گئی ہیں جو کہ کافی پین
فل پراسیس ہے اور یہ ڈرا انکے ذہن میں بے بیٹھ گیا ہے
جسکی وجہ سے وہ خود کو اس ٹرامہ سے نہیں نکال پا

رہے۔۔۔"ڈاکٹر کے الفاظ جیلانی کے کانوں میں سیسے کی
طرح پڑ رہے تھے اپنے اکلوتے بیٹے کو اس طرح اس حالت
میں دیکھنا انکے لئے جیتے جی ایک موت تھا بہت بھیانک
موت انہیں رہ رہ کر پاشا پر تاؤ آرہا تھا جسکی وجہ سے
پچھلے تین دن سے وہ ہوش میں نہیں آیا تھا
تم کچھ بھی کرو میرے بیٹے کو بچاؤ ورنہ کھڑے کھڑے
تمہارے ہسپتال کو آگ لگادونگا سمجھے۔۔۔۔"ڈاکٹر کا
گریبان پکڑتے وہ دھاڑتے ہوئے بولے تھے
جج۔۔۔جی۔۔جی میں پوری کوشش کرونگا۔۔۔"انکے رتبے
سے خوف زدہ ہوتے ڈاکٹر کے پسینے چھٹنے لگے تھے
ایک جھٹکے میں اسکا گریبان چھوڑتے بینچ پر بیٹھ گئے
یہ تم۔۔نے ٹھیک نہیں کا پاشا تمہیں اسکی سزا ملے گی

میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا ویسے جیسے آج میرا
بیٹا تڑپ رہا ہے تمہیں بھی ایسی ہی موت دونگا جب
"تمہارے سامنے تمہاری بیوی کی جان نکالوں گا۔۔۔
انکی آنکھیں ایسی تھی جن سے مانو اب لہو ٹپکے گا
یہ بدلے کی آگ کا رنگ تھا جو بہت لوگوں کو جلا دینے
والا تھا

NOVELS BY AQSAM

ڈی جے عروج پر تھا ہر طرف مدھم مدھم سی لائٹ
جگ مگ جگ مگ کرتی سب کے جسموں پر پڑ رہی تھی
ایک سائیڈ ویٹر شراب کے چھوٹے چھوٹے گلاس وہاں
موجود لوگوں میں سرو کر رہا تھا یہاں سب لوگوں کی
عمر لگ بھگ بیس تیس کے قریب تھی لڑکوں کے ساتھ
چپک چپک کر ڈانس کرتی نیم برہنہ حالت میں لڑکیاں

شراب پی کر دھت ہوئی پڑی تھی کوئی اس جگہ کو دیکھ
کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان
ہے جہاں فحاشی
انگریزوں کو بھی پیچھے چھوڑے ہوئے تھی سب ہی
ہائی ایلیٹ کلاس کے بگڑے نواز زادے زادیاں تھیں جن
میں جانوروں سا ملاپ ایک عام سی بات تھی
وہ پچھلے چار دن سے گھر نہیں گئی تھی اپنی ماں سے
جھگڑا کر کر وہ یہی نائٹ کلب میں سٹے کئے ہوئے تھی
جہاں ایک کمرہ صرف مشائم قدیر جیلانی کے نام پر
پر منٹ بک تھا
ہے ہاؤ آر یو بیبس۔۔۔"ایک لڑکا اسکے قریب
آتے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کرتے بولا

جواس وقت چھوٹی سی شرٹ جس میں آدھا پیٹ صاف دکھائی دے
رہا تھا اور نیچے چھوٹی سی سکرٹ پہنے نشے میں دھت تھی
آئی۔۔آئی ایم ٹوٹلی فائن۔۔ننن "اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی
اسکی گردن میں منہ چھپاتی ہوئی بولی
اممممم۔۔۔۔سو وہاٹس یور پلان ٹوڈے۔۔۔"اسکا چہرہ سامنے
کرتے منہ پر آئی لٹوں کو پیچھے اڑستے حوس سے بھرے لہجے میں بولا
"پپ۔۔پلین۔۔۔
یس بے بی۔۔۔"اسے بازو میں اٹھائے اوپر کمرے میں
لا یا دروازہ کھولتے بیڈ پر لا پھینکا وہ دونوں ہاتھوں سے
سر پکڑتی ٹانگیں اکڑا گئی اسکی ظاہر ہوتی دودھیا ٹانگیں
ہیری کے جذبات ایک سیکنڈ میں جگا گئی وہ جلدی سے
اپنا بیلٹ اتارتا اس کے اوپر آیا اور جا بجا اپنا

لمس چھوڑنے لگا کمرے میں مشی کی سسکیاں گونجی
اسے ہیری کا لمس سکون کے بجائے بے چین کر رہا تھا
لیکن نشے میں دھت وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی جو وہ
کر رہا تھا اس میں اسکا ساتھ دے رہی تھی
وہ ہونٹوں سے ہوتا اسکی گردن تک آیا تھا جب اچانک
ایک فائر کی آواز پورے کلب میں گونجی۔۔۔سب چیختے
ہوئے یہاں وہاں بھاگنے لگے یا قوت نے ایک اور فائر کی
خاموش کسی۔۔۔کی چوں تک بھی آواز آئی تو ساری
گولیاں منہ میں اتار دونگا۔۔۔"اسکی دھاڑ پر سب
بلکل خاموش ہوئے اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے
مشائم قدیر جیلانی کون ہے یہاں۔۔۔"اسکے نام لینے پر
سب نے یکدم بتایا کہ وہ اوپر ہے یہاں کون نہیں تھا

جو اسکے نام سے یا اس سے واقف نہیں تھا یاقوت تن فن کرتا اوپر گیا
اور دھاڑ سے دروازہ کھولتے سامنے بیڈ پر نیم برہنہ حالت میں پڑی
مشائم پر گئی جسے دیکھتے ناک کے نتھنے پھولے وہ اسکی جانب آیا
اور اس لڑکے کو پیچھے کرتے ایک مکہ اسکے جبڑے پر جڑا وہ لڑکا
سیدھا نیچے جا گرا تھا اور اٹھتے وہاں سے نود و گیارہ
ہو گیا نظر پھر سے اس لڑکی پر گئی
اسکا پہناوہ اور اسکی حالت دیکھ یاقوت نے اسے
حقارت بھری نظر سے دیکھا وہ اٹھانے کی نیت سے آگے
بڑھا لیکن مشائم اسے ہیری سمجھتی اپنے اوپر کھینچ گئی یاقوت اپنا
بیلنس برقرار نہ رکھنے کی وجہ سے سیدھا اس کے اوپر آ گرا تھا
"امم۔۔ بیبس۔ سسس ری۔۔ مو۔۔ وما ئے سک۔۔ سکر۔۔۔
اسکی بات سنتے یاقوت کی آنکھیں پھیلی اور غصّہ امڈ آیا وہ مرد تھا

اور پہلی بار کسی عورت کے اتنے قریب آیا تھا وہ بھی اس حالت
میں یا قوت کو اپنے وجود میں کھلبلی سی مچتی محسوس ہوئی
لیکن وہ بہکنے والے مردوں میں سے نہیں تھا کیونکہ وہ مرد تھا
اللہ کی پناہ۔۔"دل ہی دل میں بولتے اٹھ کھڑا ہوا اور
ایک حقارت بھری نظر اس لڑکی پر ڈالی اس
حالت میں باہر نہیں لے جا سکتا تھا تب ہی اپنے کندھے
پر پھیلی شال اسکے تن پر ڈھکی وہ شاید پہلا مرد
تھا اس فحاشی والی جگہ پر عورت کے کپڑے اتارنے
کے بجائے اسے عزت کی چادر میں لپیٹ رہا تھا اسے
کلائی سے پکڑتے کھینچ کر کھڑا کرتے اپنے کندھے پر اٹھایا
اور باہر نکل گیا اسکے پیچھے پیچھے اسکے بندے بھی نکلے
باہر آتے اسے گاڑی میں پھینکنے والے انداز میں بٹھایا اور

خود گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا

وہ نیم بے ہوش تھی ہاتھ تھوڑے تھوڑے حرکت کر رہے تھے

بی۔۔بس کس کس۔۔ می ناں۔۔۔" وہ یاقوت کا کالر پکڑ

کر اپنی جانب کھینچتی اسکے لبوں پر جھکنے لگی جب

یاقوت نے کرنٹ کھا کر اسے خود سے پیچھے دھکیلا

اے لڑکی۔۔۔اپنی اوقات میں رہ۔۔ورنہ یہی اوقات یاد

کروادونگا۔۔۔" گن اسکی ٹھوڑی پر رکھتے غرایا

لیکن وہ آگے سے پاگلوں کی طرح ہنسی تھی گن پر کس

کرتی یاقوت کا ہاتھ جکڑ گئی

یہ۔۔۔یہ شرٹ۔۔اتا۔۔روناں" ہاتھ اسکے کالر تک لے جاتی

اسکے بٹن کھولنے لگی تھی لیکن اسکی یہ حرکت یاقوت

کی برداشت سے باہر ہونے لگی تھی جب اس نے مشائم

کو پیچھے دھکیلتے ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے چہرے پر
رسید کیا جسکے بعد میں اپنے ہوش کھوتی بے ہوش ہو گئی تھی

یاقوت کا دم گاڑی چلاتے ہوئے گھٹنے لگا تھا اس نے
ونڈو بھی کھولی تھی لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا
جیسے اسکی گاڑی میں کوئی گند کی پوٹلی رکھی ہے
اس میں سے آتی شراب کی بدبو سے اسے الٹی آنے لگی تھی اسے اپنے
اندر ایک ابھار سا محسوس ہوا اس گاڑی کو ایک جانب کرتے بریک
لگائی اور اترتے وہاں موجود جھاڑیوں پر جھک گیا صبح سے جو کچھ
کھایا تھا وہ سارا نکل چکا تھا پورا چہرہ الٹی کرتے سرخ ہونے لگا تھا
بوس آپ ٹھیک ہیں۔۔؟ پامیر آگے آتا فکر مندی سے بولا

میرا سر اس لڑکی کی بدبو کی وجہ سے گھوم رہا
ہے۔۔۔" کہتے ہی وہ ایک لمبی سانس اپنے اندر اتار گیا
وہ جس نے کبھی شراب کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا
صبح شام پینے والی مشائم سے گھن کھا رہا تھا
میں کروں ڈرائیونگ۔۔۔؟ اس نے اجازت چاہی
نہیں میں کر لونگا۔۔۔" کہتے واپس جا بیٹھا اور پہلے
سے سپیڈ زیادہ رکھتے اپنی منزل کی جانب روانہ ہوا

NOVELS BY AQSAM

یاقوت کہاں ہے۔۔۔۔؟ ڈیرے پر آتے اسے نہ پا کر باقی
بندوں سے پوچھا جن میں سے کچھ اپنی بندوقیں
صاف کر رہے تھے تو کچھ اپنا نشانہ پکا کر رہے تھے
پاشا وہ جیلانی کی بیٹی کو اٹھانے گیا ہے آتا ہی ہو گا
ان میں سے ایک نے سر خم کرتے ہوئے کہا تب ہی

یاقوت کی گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز ہوا میں گونجی

وہ گاڑی کھڑی کرتے سیدھا پاشا کی جانب آیا

سلام پاشا۔۔۔"آتے ہی سر خم کرتے سلام کیا

وعلیکم سلام۔۔۔کام ہوا۔۔۔؟

جی گاڑی میں ہے۔۔۔"بولتے ہوئے ناک ایسے سکیڑی کہ

مانو یہاں تک سمیل آرہی ہو

گڈ۔۔۔اپنے اپارٹمنٹ میں لے جاؤ۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت

کا سر یکدم اٹھا

کیا۔۔۔یہ۔۔یہ میرے اپارٹمنٹ میں کیوں رہے گی۔۔۔؟وہ

جسکا تھوڑی دیر میں الٹیوں سے برا حال ہو گیا تھا

اسے اپنے گھر میں سوچ کر ہی یاقوت کا پارہ ہائی ہونے

لگا لیکن پاشا کے آگے نہیں کہہ سکتا تھا کچھ

کیونکہ وہ دشمن کی بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک
عورت بھی ہے اسکی حفاظت تمہارے اپارٹمنٹ سے
بہتر کسی اور جگہ نہیں ہو سکتی۔۔۔" وہ جانتا تھا
یاقوت عورت ذات میں بلکل بھی دلچسپی نہیں لیتا
ٹھیک ہے پاشا۔۔۔" وہ سر خم کرتے اپنی گاڑی کی جانب
آیا اور اسے حقارت بھری نظر سے دیکھتے بانہوں میں
اٹھایا اس وقت سب سے زیادہ نفرت اسے اس لڑکی سے
ہو رہی تھی اور اسکا پہناوا جسکی وجہ سے یاقوت کو
اپنے ہی بندوں کے سامنے سے اسکو اٹھا کر لے جانے میں
شرم محسوس ہو رہی تھی اپنی ڈالی ہوئی شال میں اسے
ٹھیک سے لپیٹتے جیسے تیسے اسے اٹھاتے اپنے اپارٹمنٹ میں لایا اور

لاتے اپنے روم کے ساتھ والے روم کے بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں لٹایا

وہ اب بھی بے ہوش تھی شاید تھپڑ زور سے لگا تھا لیکن وہی یاقوت کا دل کیا اسے شوٹ کر دے اسے روم میں بند کرتے وہ واپس ڈیرے پر چلا گیا

آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔؟ پاشا کو گاڑیوں کی جانب دیکھ آتے ہی سوال کیا

ہاں وہ کومل کا مسلہ ہو گیا ہے وہی دیکھنے جا رہا ہوں

ہاتھ میں گاڑی کی چابی گھماتے سرسری سا جواب دیا

"تو آپ حکم کریں میں چلا جاتا ہوں۔۔۔

"نہیں تم ریسٹ کرو تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ کے کاموں کیلئے کبھی نہیں تھکتا۔۔۔" وہ ہمیشہ کی طرح

محبت بھرے لہجے میں بولا پاشا کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

پھر بھی جاؤ۔۔۔"اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنے

گھر کی جانب گیا جہاں کومل اسی طرح بیٹھی تھی اور

اسے آتا دیکھ رونے لگی زمل تو ہکا بکا سی اسے دیکھتی رہی

چلو تمہیں چھوڑ دوں تمہارے گھر اگر وہ مل گئے تو انکی

قسمت بری اور نہ ملے تو تمہاری۔۔۔"اسکی بات پر جہاں

کومل کا منہ بنا تھا وہی زمل دبی دبی ہنسی

تو تم مجھے ایسے ہی چھوڑ آؤ گے۔۔۔؟ لہجے میں ایک

درد تھا جسے پاشا نوٹ کر گیا

دیکھو۔۔۔انکی اتنی ہمت نہیں کے میرے منع کرنے کے باوجود

وہ تمہیں تنگ کریں پھر بھی کوئی مسلہ ہوا تو کوئی حل

نکال لیں گے چلو ابھی۔۔۔"کہتے ہاتھ کے اشارے سے

اسے آنے کا کہہ کر خود باہر نکلنے لگا جب زمل کی آواز آئی

ہبی۔۔۔یہ میرا سامان لانا ہے مارکیٹ سے آپ آتے ہوئے

لے آنا۔۔۔"ایک لمبی سی لسٹ اسے تھمائی پاشا نے بغیر

دیکھے کہ اس نے لکھا کیا ہے تھامتے پینٹ کی پاکٹ میں رکھ لی

دھیان رکھنا اپنا اور کھانا کھا لینا مجھے دو چار اور کام

ہیں آنے میں لیٹ ہو جاؤنگا۔۔۔"اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے

محبت سے چور لہجے میں بولا انکی یہ محبت کومل کو

اب حد سے زیادہ کھٹکنے لگی تھی

"اوکے۔۔۔

ہبی۔۔۔"وہ جانے لگا تھا جب واپس اسکی آواز پر مڑا

ادھر آئیں۔۔"زمل کے انگلی کے اشارے پر وہ ٹرانس کی سی

کیفیت میں کھنچا چلا آیا

"جھکیں۔۔۔

کیا۔۔۔؟ پاشا کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہہ رہی تھی

جھکیں ناں۔۔۔"اب وہ اپنی چھوٹی سی ناک سکوڑ کر بولی

اوکے۔۔اوکے۔۔۔"اسکے چھوٹے سے غصّے سے ڈرتے وہ

آگے کو ہوتا اس پر جھکا جہاں اس نے اسکے دونوں

گالوں پر ہاتھ رکھتے اپنے ہونٹ ہلکے سے اسکے ماتھے

سے ٹچ کئے کومل تو جلی ہی تھی لیکن پاشا تو گویا اسکی

حرکت پر گرنے والا تھا

کیا۔۔۔؟خود کو ایسے ہونقوں کی طرح دیکھتے سوالیہ پوچھا

یہ حرکتیں تمہیں میرے جاتے وقت ہی یاد آتی ہیں۔۔۔"گھورتے

ہوئے بولا

ہاں تو اور کب آئیں۔۔۔؟

جب آجاؤں ناں۔۔۔تب کرنا۔۔تاکہ اسکا جواب اچھے سے
دے سکوں۔۔۔"اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے قریب کر کر بولا
اب بوکھلانے کی باری زمل کی تھی وہ تو کومل کو جلانے
کیلئے کر رہی تھی اور یہ بے شرم ڈھیٹ اسی کے سامنے شروع ہو گیا
آ۔۔آپ جائیں دیر ہو رہی ہے آپ کو۔۔۔"اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر
پیچھے دھکیلنے لگی لیکن اسکی کمر پر پاشا کی گرفت مضبوط تھی
چلیں۔۔۔؟کومل کی برداشت سے باہر ہوتے وہ بول پڑی
ہاں تم چل کر گاڑی میں بیٹھو میں ابھی آیا۔۔۔"نظریں زمل کے
ہونٹوں
پر جمائے اسے جانے کا کہہ تو دیا لیکن یہ بات کومل کے تن بدن میں
آگ
لگا گئی تھی وہ دانت پیستی تن فن کرتی باہر چلی گئی

ہاں۔۔اب بولو۔۔۔یہ سب تمہیں کومل کے سامنے یاد آتا
ہے۔۔۔"وہ جو اتنے دن سے نوٹ کر رہا تھا بالآخر پوچھ بیٹھا
ہ۔۔۔ہاں۔۔ہاں تو کیوں رکھتی میرے ہبی پر نظر۔۔۔؟وہ
بھنویں اچکاتی بولی تو زیحال کے ہونٹوں پر دلکش سمائل آن ٹھہری
تمہیں برا لگتا ہے۔۔۔؟اسکی آنکھوں میں دیوانہ وار دیکھتے پوچھا
ہاں تو کیا اچھا لگے گا میرا ہبی ہے وہ کیوں دیکھتی۔۔۔
میسنی"اس نے میسنی اتنے کیوٹ انداز میں بولا تھا کہ
زیحال ہنسے بغیر نہ رہ سکا
ہاں آپ ہنس لیں آپ کو تو اچھا لگتا لڑکیاں دیکھیں آپ کو
ہیں ناں۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کی ہنسی کو بریک لگی
اور اس نے ایک جھٹکے میں زمل کو دیوار سے جا لگایا
اسکے دونوں ہاتھ اوپر دیوار سے پن کرتے چہرے پر جھکا

نہیں۔۔۔مجھے صرف تب اچھا لگے گا جب میری یہ بیوی
مجھے دیکھے اور مجھ سے پیار کرے۔۔۔" وہ اس خمار
بھرے لہجے میں بولا تھا
وہ۔۔۔وہ انتظار کر رہی ہے آپ۔۔۔آپ کا" اسکے چہرے سے
نظریں چراتی یہاں وہاں دیکھتے ہوئے بولی
کرتی رہے۔۔جب تک مجھے میرا گڈ بائے نہیں دو گی میں
نہیں جاؤنگا۔۔۔" آگے سے وہ مزید اسکی گردن پر جھکتے
بہک کر بولا اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس
کرتے اسکے رونگٹے کھڑے ہونے لگے وہ ہمیشہ خود اپنی
جان مشکل میں ڈالتی تھی
" کک۔۔کیسا۔۔گگ۔۔گڈ بائے
ون۔۔۔مور بائیٹ۔۔۔" وہ اسی بھاری لہجے میں بولا زمل

کواب باقائدہ اپنی سانس سینے میں اٹکتی محسوس ہوئی

تو۔۔۔تواوپر ہیں میرے گال۔۔۔"اسے لگاوہ دوبارہ وہی

بائیٹ کرنے کا کہہ رہاہے

"نہیں وہاں نہیں۔۔۔

تت۔۔تو۔۔تو کہاں۔۔۔"ایک تواسکی گرم سانسوں سے زمل

کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے

میری فیورٹ جگہ پر۔۔۔"اب کونسی فیورٹ جگہ

اسکی بڑھتی بے باکیاں زمل کوہلکان کرنے تھیں

اس سے پہلے وہ اسکی فیورٹ جگہ پوچھتی زیحال

پہلے ہی اپنے دانت اسکی گردن پر گاڑ چکا تھا

ایک زبردست آہ زمل کے منہ سے نکلی تھی

یہ ہے میری فیورٹ جگہ۔۔۔"سیدھاہوتے ماتھے پر لب

رکھتے شدّت سے بھاری ہوتے لہجے میں بولا
آتا ہوں۔۔۔" کہتے ہی باہر نکل گیا جبکہ وہ وہی دیوار سے
پن ہوئی اپنی گردن پر اسکے دانتوں کا دیا درد محسوس
کرتی بلش کرتی رہی لمبے لمبے سانس لیتی خود کو نارمل
کرتی صوفے تک آئی اور اسکی حرکتوں کو یاد کرتے اپنے
نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبائے مسکرانے لگی کیا بندہ
تھا یہ۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں سانس رکوا دیتا ہے
اپنے سر پر ہلکی سی چپت لگاتی صوفے پر ڈھے سی گئی

NOVELS BY AQSAM

وہ بیڈ پر اوندھے منہ پڑے گہری نیند میں تھا جب کسی
کے چیخنے کی آواز آئی اس کی نیند ایسی تھی چاہے
کتنی ہی گہری ہو لیکن تھوڑے سے شور پر آنکھ کھل جاتی تھی
پہلے پہل تو اسے سمجھ نہیں آئی کہ یہ آواز ہے کس کی

ہے لیکن سیکنڈ کے ہزارویں حصّے میں جا کر اسکے مائنڈ
میں وہ لڑکی کلک ہوئی وہ کمفرٹر اتار کر پھینکنے والے
انداز میں ہٹاتا دوسرے کمرے کی جانب گیا
ڈوراوپن کرتے ایک بھاری بھرکم چیز سیدھا یاقوت کے
سر کی جانب آئی لیکن وہ ان سب میں بہت پہلے کا
ماہر تھا بروقت خود کا بچاؤ کرتے ایک جانب ہو گیا لیکن
سامنے والی بھی کوئی پکی ڈھیٹ نسل تھی دوسرا وار کیا جو خالی نہ
گیا اور سیدھا یاقوت کے کندھے پر لگا کہ وہ کراہ کر رہ گیا
پاگل لڑکی۔۔کسی کتے نے کاٹ لیا کیا۔۔۔"وہ ایک ہی جست
میں اس تک آتے بازو دبوچے دانت پیس کر بولا ہاں پاگل
تو وہ خود تھی کتے نے تو صرف کاٹا تھا
چھوڑو میرا بازو۔۔کون ہو تم۔۔۔"وہ مچلتی اپنا بازو

چھڑوا کر غصّے سے چیخی

میں کوئی بھی ہوں لیکن تم سے بہتر ہوں۔۔۔" وہ بھی اسی

ٹون میں گویا ہوا

"یو بلڈی ہیل۔۔۔ میرے باپ کو پتہ چلا تو گولی مار دے گا تمہیں۔۔۔

وہ مارے یا نہ مارے لیکن اس سے پہلے میں نے مار دی

تو اس موسمی بیماری سے کم از کم کتے بچ جائیں گے۔۔" وہ

بار بار اسکی جانب جھپٹ کر آنے پر طنز کرتا ہوا بولا

وہاٹ۔۔۔ تم۔۔۔ تم مشائم قدیر جیلانی کو گولی مارنے کی

بات کر رہے۔۔۔" بولتے ہوئے انگلی سے خود کی جانب اشارہ کیا

واہ۔۔۔ بے حیا ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑی سی سمجھدار

بھی ہو۔۔۔" اسکے بے حیا بولنے پر مشائم۔ کا دماغ گھوما

وہ یاقوت کی جانب جھپٹنے ہی لگی تھی کہ بیچ میں پڑے

واس کے ٹکڑے پیروں میں چبھنے کی وجہ سے بیلنس
کھو بیٹھی اور سیدھا یاقوت کے سینے پر سر جالگا
جسے اس نے سیکنڈ بھی ویسٹ کئے بغیر اسی سپیڈ سے
پیچھے بیڈ پر دھکیلا
اپنی چونچ بند رکھو ورنہ سانسیں بند کرتے ذرا دیر نہیں
لگاؤنگا۔۔۔"اسکی چوٹ کو خاطر میں نہ لاتے دھاڑ سے
دروازہ بند کرتے سیدھا باہر ڈیرے پر چلا گیا
کیا ہوا بوس پارہ ہائی لگ رہا ہے۔۔۔"اسے اتنے غصّے میں
آتے دیکھ لسٹ چیک کرتا پامیر بولا
ایک بیماری میرے گھر پر جو موجود ہے اسی کے اثرات
مرتب ہو رہے۔۔۔"بولتے ہوئے اپنا کندھا سہلایا جہاں اس نے واس
پھینک

کر مارا تھا لیکن اسکی بات پامیر کو سمجھ نہیں آئی تھی

پاشا کا پتہ ہے کب تک آئیں گے۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا

"نہیں انکو آج کسی سے ملنا تھا اس لئے شاید دیر سے لوٹیں۔۔۔

"یار صدیس سے کہو چائے بنادے سر پھٹ رہا ہے میرا۔۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی چڑھ گئی اس لڑکی کی۔۔۔" پامیر

اپنی ہنسی دباتے بولا جبکہ اسکی بات پر یاقوت نے اسے

کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

اور مجھے لگتا ہے میرے گھر میں پھیلا وائرس یہاں تک

پہنچ گیا جو سیدھا تمہاری زبان پر اثر کر رہا ہے۔۔۔" یاقوت

کے سخت تیور دیکھتا وہ فورا نو دو گیارا ہو گیا یاقوت وہی بیٹھا

آنکھیں موند گیا سر میں چس چس ہوتی محسوس ہوئی مانو کوئی

ہتھوڑی لئے ٹک ٹک بجا رہا ہو

وہ ڈرائیونگ کرتے بار بار پاشا کی جانب دیکھ رہی تھی
جو سیدھا رستے پر نظریں جمائے ہوئے تھا اور چہرے
پر رہ رہ کر زمل کو سوچ کر مسکراہٹ آرہی تھی جسے
کومل نوٹ کئے بغیر نہ رہ سکی
کیوں اپنی خواہشات مار رہے ہو۔۔۔"کچھ دیر خاموش
رہنے کے بعد بولی لیکن اسکی بات پاشا کو سمجھ نہیں آئی
مطلب کیا ہے تمہارا۔۔۔"ایک آئی برو اچکائے سوالیہ پوچھا
جانتی ہوں زمل کے مسکیرج کے بعد تمہارا اسکے ساتھ
وہی تعلق استوار نہیں ہو پایا۔۔"وہ ایک ڈوکٹر تھی جانتی تھی
وہ ہم میاں بیوی کے آپس کا مسلہ ہے تمہیں اسکی فکر
کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ لہجہ سخت کرتے بولا
مجھے اسکی نہیں تمہاری فکر ہے اپنی ہم عمر کے ساتھ

"''شادی کرتے تو ایسے اپنے جذباتوں پر جبر نہ کرنا پڑ رہا ہوتا۔۔۔

شٹ اپ میرے جذباتوں کی بھی تمہیں فکر کرنے کی

ضرورت نہیں میں اتنا بھی ترسا ہوا نہیں کہ کچھ دن

اسکے ٹھیک ہونے کا انتظار نہ کر سکوں۔۔۔اسکی قربت

کیلئے ساری زندگی بھی انتظار کرنا پڑا تو کرونگا۔۔لیکن

"جس طرف تمہارا اشارہ ہے وہ مر کر بھی نہیں کرونگا۔۔

وہ مرد تھا عورت کی نیت سے اچھی طرح واقف تھا

اس وقت وہ اس سے کیا چاہ رہی تھی

اور اگر وہ تمہیں اب اولاد نہ دے پائی تو۔۔۔؟اسکے لہجے

میں کچھ تھا جسے بھانپتے پاشا کے پیر بریک پر پڑے

اور اس نے خونخوار نظروں سے کومل کو دیکھا

کیا بکواس ہے یہ۔۔۔"وہ تقریباً دھاڑا تھا

میں ڈاکٹر ہوں۔۔اور زمل کی رپورٹ دیکھ کر ہی کہہ
رہی ہوں۔۔۔جتنے سٹریس میں اسکا پہلا مسکیرج ہوا
ہے نیکسٹ ٹائم بہت مشکل ہو گی اسے اسکی جان تک
کو۔۔۔"اسکی بات ادھوری رہ گئی جب پاشا نے اسکے
جبڑے پر اپنی انگلیاں گاڑ دی
اپنی ڈاکٹری اپنے پاس رکھو۔۔۔اور آئندہ اسکی جان
کے بارے میں بولنے سے پہلے اپنی جان کا سوچ لینا جسے
"نکالتے میں ایک پل کو نہیں سوچوں گا سمجھ آئی۔۔۔
اسکا غصّہ دیکھ کومل ایک پل کو گڑبڑائی وہ پہلے ہی
جھوٹ بول چکی تھی جبکہ ایک مسکیرج کے بعد ایک دو
ہفتے بعد دوبارہ عورت پریگننٹ ہو سکتی ہے لیکن یہ
بات پاشا کو اندر تک ہلا گئی تھی وہ پہلے ہی احتیاط

کر رہا تھا اگر کچھ ہو جاتا اس سے جسکا خمیازہ زمل
کو بھگتنا پڑتا تو وہ کبھی خود کو معاف نہ کرتا وہ
سارے راستے خاموش رہا گاڑی کومل کے گھر کے باہر رکی
ہی تھی کہ وہاں کھڑی جیپ میں سے دو تین ہٹے
گٹے بندے اترے جو یقیناً کومل پر اٹیک کرنے کیلئے ہی
کھڑے تھے لیکن سامنے سے پاشا کو دیکھ انکی ہوائیاں
اڑی وہ پہلے سے طیش میں تھا اور پنچنگ بیگ سامنے
ہی کھڑے تھے وہ پیچھے سے سٹک اٹھاتے گاڑی سے اتر
کر سیدھا انکی جانب گیا اور جاتے تینوں کی ٹانگوں پر
مارتے زمین پر گرایا اور جو پھر دھلائی کی تھی کومل
دیکھتے خود ڈر گئی تھی وہ اندھا دھند انکو مار رہا تھا
کبھی ٹانگوں پر تو کبھی بازو پر مار مار کر انکی دو سو

چھ ہڈیاں چار سو بارہ بنادی تھیں

منع کیا تھا یہاں کا رخ نیندوں میں بھی نہ کرنا سمجھ

نہیں آئی تھی۔۔۔؟ایک اور زوردار ضرب لگاتے دھاڑا

مم۔۔معاف۔۔۔معاف کردو پاشا۔۔۔ہم۔۔ہمیں یہ کرنے۔۔کا

کہا گیا تھا۔۔۔۔"ان میں سے ایک درد سے کراھتے ہوئے بولا

ابھی صرف ہڈیاں توڑی ہیں صرف اس لئے کہ تمہارے

جس باپ نے تم لوگوں کو یہاں بھیجا ہے اسے جا کر بتا

سکو دوبارہ یہاں کا رخ بھی کیا تو کہیں رخ کرنے لائق

نہیں چھوڑوں گا تمہاری ساری پلٹن کو۔۔۔"آخر میں

زور سے لات مارتے غرا کر بولا وہ سب صرف ہاتھ جوڑ

سکے تھے کومل آہستہ سے گاڑی سے نیچے اتری اپنے

دشمنوں کو مارتے دیکھ وہ مزید پاشا کیلئے پاگل ہوئی

تھی ایک تو مارتے وقت اسکی شرٹ کے اوپر والے دو
بٹن کھل کر اسکا گورا سینا ظاہر کر رہے تھے اور اوپر
سے جیل سے سیٹ کئے ہوئے بال اب آدھے ماتھے کو
کوور کر رہے تھے جس سے وہ دشمن جاں اپنے دل کے
اور بھی قریب محسوس ہوا
وہ روتے ہوئے جا کر سیدھا اسکے سینے سے لگی تھی اور
زار و قطار روئی تھی یہ تو صرف حربہ تھا تاکہ وہ اسے
خود سے الگ نہ کرے اس میں سے اٹھتی مردانہ کلون کی
خوشبو وہ روتے ہوئے بھی اپنے اندر اترتی محسوس کر رہی تھی
پاشا نے ہاتھ نہیں بڑھایا تھا وہ ویسے ہی دونوں ہاتھ ایک
میں سٹک پکڑ کر لٹکائے سیدھا کھڑا تھا تب ہی اسکا فون
بجا کو مل تب بھی پیچھے نہ ہٹی

پاشا نے خالی ہاتھ سے اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر
دیکھا جہاں یاقوت کا لنگ جگمگا رہا تھا
"ہاں یاقوت بولو۔۔۔
میں ہوں۔۔۔زمل۔۔۔"آگے سے اسکی میٹھی آواز سنتے پاشا نے
دھیرے
سے آنکھیں بند کی اسکی آواز جلتے پر ٹھنڈی پھوار کا کام کر گئی
تھی
"ھمم بولو۔۔۔
"وہ میں ناں اپنی لسٹ میں ایک چیز لکھنا بھول گئی۔۔۔
وہ اتنی معصومیت سے بولی کہ پاشا مسکرائے بغیر نہ رہ سکا
کیا بھول گئی میری چھوٹی سی جان۔۔۔"لہجے میں دنیا بھر کی محبت
سموئے بولا کہ زمل ایک پل کو بلش کر گئی

" وہ بتانے والی۔۔۔ نہیں ہے

کیوں۔۔۔؟

بس نہیں ہے ناں۔۔۔" وہ رود ینے والی ہو گئی ایک تو چیز

کا نام نہیں بتا سکتی تھی اوپر سے سامنے یاقوت کھڑا تھا

جسے ایک بندے کو کہہ کر زمل نے بلوایا تھا

سامنے یاقوت بھائی کھڑے ہیں۔۔۔" وہ فون کو منہ میں تقریباً

گھساتے ہوئے آہستہ سے بولی

او۔۔ ہو۔۔۔ چلو میں باقی کے سامان کے ساتھ لے آؤں گا وہ ارجنٹ تو

نہیں ہے ناں۔۔۔؟ اسکے بتائے بغیر پاشا سمجھ گیا تھا کہ اسکو

کیا چاہیئے

"نن۔۔ نہیں۔۔۔

او کے لو یو جان۔۔۔" کہتے کال کاٹنے لگا تھا جب کومل

کی سسکی کی آواز زمل کے کانوں سے ٹکرائی لیکن کال
کٹ چکی تھی زمل نے فون یاقوت کی جانب بڑھاتے
ڈور بند کر دیا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی صوفے پر
آکر بیٹھ گئی وہ اب تک انکے ساتھ تھی۔۔۔؟سوچتے زمل
کی ناک کے نتھنے پھولے

NOVELS BY AQSAM

کومل کو گھر ڈراپ کرتے وہ سیدھا مارکیٹ گیا تھا
جس سے ملنا تھا وہ ارادہ ترک کر چکا تھا اس کیلئے
سب سے زیادہ اسکی بیوی امپورٹنٹ تھی
مال میں آتے اس نے ماسک ناک تک چڑھا لیا تھا ورنہ
اسے دیکھتے وہاں افراتفری مچ جاتی وہاں پہنچتے جیب
سے لسٹ نکال کر کاؤنٹر پر موجود لڑکی کو پکڑائی
اس میں جو جو لکھا ہوا وہ سب نکال دیں۔۔۔"اسے

تاکید کرتا خود دوسری جانب چلا گیا زمل کیلئے اپنی پسند کے
کپڑے لینے وہ ایک کے بعد ایک رنگ کا ڈریس لیتا گیا سب ہی ڈارک
رنگ کے تھے جو زمل کی دودھیا رنگت کو مزید بڑا دیتے وہ سب
لیتے واپس آیا
ایسا کیا لکھ دیا تھا لسٹ میں کہ لڑکی نے گویا مال ہی پیک کر دیا تھا
یہ۔۔یہ سب لسٹ میں تھا۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا
یس سر ابھی کچھ سامان باقی ہے۔۔۔"اسکے بولنے پر
پاشا کی آنکھیں پھیلی اب بھی باقی ہے افففف یہ لڑکی
سر یہ ہمارے پاس نیو ڈیزائن آئے ہیں بچوں کی ہیئر
پنز اور چھوٹی چھوٹی چٹکیوں کے آپ کی بیٹی پر بھی
اچھی لگے گی۔۔۔"بیٹی نام پر پاشا کی آنکھیں مزید
پھیلی اس لڑکی نے چھوٹی چھوٹی بالوں میں لگانے والی

چٹکیاں اور ہیئر پنز نکال رکھی تھیں

ایکسیوزمی یہ سب میری وائف کیلئے ہے اور کیا یہ سب

لسٹ میں تھا۔۔۔؟

جی سر اسی میں ہے۔۔۔" وہ ہچکچاتی بولی کیونکہ وہ

تیس سالہ تھا تو بیوی بھی کوئی ہم عمر ہی ہو گی اور وہ

کیا یہ چٹکیاں استمال کرتی لڑکی نے سوچتے عجیب سا منہ بنایا

اپنے دماغ جتنی یہ چٹکیاں لکھ دی پاگل لڑکی نے۔۔" وہ

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا دوبارہ اس لڑکی سے مخاطب ہوا

اچھا یہاں کوئی میل ہے تو بلا دیں کچھ سامان لینا ہے

بڑے مؤدب انداز میں بولتا اپنے فون پر جھک گیا

"سر آپ مجھے بتا دیں میں۔۔ نکال دیتی ہوں۔۔۔

آپ سے جتنا کہا اتنا کریں جا کر کسی میل کو بلائیں

اپنی آواز کو سخت کرتے بولا وہ لڑکی فورا دوسری سائیڈ
گئی اور ایک لڑکے کو بھیجا جس کے آتے اس نے اپنی مطلوبہ چیز بتائی
وہ لڑکا ایک سائیڈ گیا اور ایک پیکٹ اٹھا کر لایا
ان چٹکیوں سے تمہارا دماغ میں نکالتا ہوں میری چھوٹی
سی جان۔۔"سوچ کر مسکراتے سامان اٹھوا کر گاڑی میں
رکھوایا اور زن سے گاڑی اڑا لے گیا

ڈرائیونگ کرتے اسکا فون بجنے لگا تھا لیکن سوچوں پر
زمل سوار تھی جب بنا نام دیکھے کال اٹھائی
یہ۔۔۔تم نے اچھا نہیں کیا پاشا۔۔۔میرا بیٹا تمہاری وجہ
سے زندگی اور موت کے بیچ لڑ رہا ہے۔۔۔"جیلانی کی آواز

سنتے پاشا نے فون کان سے ہٹاتے نام دیکھا اور پھر سے کان کو لگایا
جب ایک پیر زمین پر اور دوسرا قبر میں ہو تو انسان کو احتیاط کرنی
چاہیئے مسٹر جیلانی۔۔۔" وہ وہی اپنے مخصوص انداز میں گویا ہوا
جسے سنتے دوسری جانب جیلانی کو آگ لگ گئی تھی
قبر میں کس کا پیر لٹک رہا ہے یہ تو بہت جلد میں تمہیں
"بتاؤنگا جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔
انتظار کرنے کا میرے پاس ٹائم نہیں اور آنکھوں کی ایسا
کچھ دیکھنے کی حسرت نہیں۔۔اس لئے دھیان اپنے
اندھے بیٹے پر دو یہ نہ ہو اگلی بار آنکھوں کے ساتھ ساتھ
بچی کچی جان بھی نکال دوں۔۔۔" دھیمے لہجے میں بولتا دور بیٹھا
بھی دشمن کو خوف زدہ کرنا پاشا کو بہت اچھے سے آتا تھا
جان تو اب میں تمہاری نکالوں گا بچا کے رکھنا۔۔۔" کہتے

کال کٹ کر دی اسکی بات کا کیا مطلب تھا پاشا کچھ
دیر سوچتا رہا لیکن فون ایک سائیڈ اچھالتے راستے پر
فوکس کرنے لگا دماغ آگے کا سارا پلان بھن رہا تھا جس
کام میں وہ تھا اس میں دس نہیں بیس قدم آگے رہنا پڑتا تھا
اپنے علاقے میں پہنچتے گاڑی پارک کی اور اپنے پرسنل
سامان والا بیگ خود اٹھایا
یاقوت۔۔یہ باقی کا سامان اٹھا کر لے آؤ۔۔۔"سامنے
بیٹھے یاقوت پر حکم صادر کرتے اپنے اپارٹمنٹ کی جانب
چلا گیا جہاں وہ اسکی توقع کے برعکس اسکا انتظار
کر رہی تھی اور اسے دیکھ خوشی سے اچھل کر اسکی جانب آئی
کر لی میری شاپنگ۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی آنکھیں چمکی
کتنے دن بعد اپنی خود کی چیزیں پہننے والی تھی

ہاں لے آیا تمہاری چھوٹی چھوٹی چٹکیاں۔۔۔"اس نے آتے پہلے کھلا طنز کیا

دکھائیں۔۔۔"اسکے ہاتھ سے بیگ لیتی پہلے ہیئر پنز اور چٹکیاں ہی نکالی جو دکھنے میں بے حد خوبصورت تھیں

واؤ ہبی یہ کتنی پیاری ہیں۔۔۔"وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح چہک کر بولی

ایک بات بتاؤ یہ بچوں والی چیزیں منگوانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"اسے بیٹی والی بات پر اب تک تاؤ آرہا تھا وہ عمر میں بھی اتنا نہیں تھا اور نہ ہی اپنے قد کاٹھ سے اتنا لگتا تھا لیکن جو چیز اس بی بی نے منگوائی تھی اسے دیکھتے کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ بچوں کیلئے ہی ہے لیں۔۔۔ان چیزوں کو استمال کرنے کیلئے بھی عمر دیکھی

جاتی ہے کیا مجھے یہ بالوں میں لگی پسند ہیں بس اس
لئے میں نے منگوالی۔۔۔" واقعی چیزوں کیلئے عمر نہیں
احساسات دیکھے جاتے ہیں عمر بڑھ بھی جائے تو اپنے
اندر کے بچوں والے احساس ختم نہیں کرنے چاہئے
کیونکہ آج کہیں نہ کہیں وہی احساسات خالص اور خوشی
سے بھرپور ہیں باقیوں میں تو جھوٹی ہنسی جھوٹے
دکھاوں کی ملاوٹ ہے جنکے پیچھے یا تو درد ہوتا ہے یا مکاری
اسے خوش دیکھ زیحال بھی خوش ہوا تھا وہ اب باقی
چیزیں دیکھ رہی تھی جن میں ایک ہیئر بین تھا جس پر
خرگوش کے دو کان بنے ہوئے تھے جو سیدھا تیر کی طرح کھڑے تھے
یہ والا دیکھیں کتنا کیوٹ ہے ہبی۔۔۔" اسکی جانب کرتے پھر چہک کر
بولی وہ بس دیکھ رہا تھا اسکی نظر ان باکسز پر گئی اور جھپٹ کر

اٹھایا تھا تب ہی یاقوت سامان کے بیگوں سے لدا گھر میں داخل ہوا

زیحال تو اسکے ہاتھ میں وہ باکس دیکھے سٹک ہو

گیا تھا مانو پیر زمین پر جم گئے ہوں اس سے پہلے وہ

اس بیوقوف لڑکی کے ہاتھ سے وہ پیکٹ چھینتا یاقوت

وہ دیکھ چکا تھا اور وہ کیا چیز تھی سمجھتے اسے

دیر نہیں لگی تھی یاقوت سے اپنی ہنسی کنڑول کرنا مشکل ہو گیا تھا

وہی اسے زمل کو دیکھتے دیکھ زیحال شرم سے پانی پانی ہو گیا تھا

بھلے وہ مرد تھا لیکن اپنے چھوٹے بھائیوں کے سامنے یہ اسکے زمین

میں گڑھ جانے کا مقام تھا

یاقوت کو ہنستے دیکھ زیحال نے اسے گھورا جس کی

گھوری کو سمجھتے وہ وہاں سے رفو چکر ہو گیا

پاگل لڑکی یہاں آؤ۔۔۔"اسے بازو سے پکڑتے اپنی جانب کھینچا

تم میں عقل ہے یا نہیں۔۔؟

کیوں میں نے کیا کیا۔۔۔" وہ بولی اس معصومیت سے تھی

کہ زیحال کا سارا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھا

تمہیں جلدی ہی ریپروڈکشن پر پہلی کلاس دینی پڑے گی ورنہ تم ایسے

"ہی سب کے سامنے میری عزت کا فالودہ بناتی رہو گی۔۔۔

اسکی باتوں سے زمل کو احساس ہوا کہ اس نے کچھ

گڑبڑ کی ہے لیکن وہ بھی غلط نہیں تھی اپنی برتھ ڈے کو

لے کر اتنی ایکسائٹڈ تھی کہ اتنی بڑی بے وقوفی کر گئی

ابھی تم اپنی چٹکیاں سمبھالو میں کچھ دیر میں واپس آتا ہوں۔۔" اسکا

ماتھا چومتے کہہ کر باہر نکل گیا اور وہ بھی اپنی باقی کی چیزیں

دیکھنے لگی

NOVELS BY AQSAM

کیا ہوا پاشا کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔" پاشا کو کافی دیر خاموش بیٹھے

گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ بالا آخر پوچھ بیٹھا

میں نے سوچا تھا کہ جیلانی کی بیٹی کو ہم واپس اسکے

حوالے کر دیں گے لیکن اسکے تیور دیکھ مجھے وہ اس رحم کے قابل نہ

لگا۔۔۔"وہ آج والی کال کو سوچتے سنجیدہ لہجے میں بولا

تو ہم کیا کریں گے اس آفت۔امم میرا مطلب ہے اس

لڑکی کا۔۔۔"اپنی پھسلی زبان کو دانتوں تلے دباتے منہ کو بند کیا

نکاح۔۔۔"اسکے نکاح لفظ پر یاقوت کے ساتھ ساتھ پامیر

اور برلاس بھی اچھلے

واٹ ایک اور نکاح۔۔۔بھابھی گھر میں گھسنے دے دیں

گی۔۔۔؟ان دنوں یاقوت زمل کو اچھے سے سمجھ گیا

تھا کہ وہ بھلے چھوٹی ہے لیکن اپنے شوہر کے معاملے میں میچور ہے

اسکی بات پر پاشا نے اسے گھورا تو وہ سر جھکا کر رہ گیا

اسکا نکاح تم سے ہو گا۔۔۔" یہ ہوا تھا ہارٹ اٹیک یا قوت
کو وہ اپنی ٹھہری آنکھوں سے پاشا کو دیکھے گیا گویا پھانسی کا
اعلان کا گیا ہو اسے اس وقت کم از کم یہی محسوس ہوا تھا
لیک۔۔ لیکن پاشا۔۔۔" اسکی ہمت نہ ہوئی کہ یہ کہہ دے
وہ اس لڑکی سے نفرت کرتا ہے اس جیسی بے حیا اور
بد کردار لڑکی سے مر کر بھی نکاح نہیں کر سکتا
فکر مت کرو یہ صرف ایک کاغذی رشتہ ہو گا جب تک
اس جیلانی کے ہوش ٹھکانے نہیں لگا دیتے ہم۔۔۔" اسکے
چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ وہ خود سے بولا
لیکن پاشا۔ کیا اسکے لئے نکاح ضروری ہے۔۔۔؟ اٹک اٹک کر سوالیہ
پوچھا
ہاں۔۔۔ وہ ایک لڑکی ہے اور اسے ہم ایسے ہی نہیں رکھ سکتے

لڑکی نہیں ڈینجرس وائرس ہے پوری کی پوری۔۔۔" یہ
یاقوت صرف سوچ سکا اصل میں تو دل جیسے بند تھا
وہ اب بھی اسی لفظ پر اٹکا تھا نکاح۔۔۔ نہیں اس نے
کبھی ایسا تو کوئی غلط کام نہیں کیا کہ اسے یہ عورت
ملے جسکا کردار ہی اتنا داغ دار ہو کہ اصل رنگ کا بھی پتہ
نہ چلے اس نے تو آج تک صرف مجرموں کو موت کے گھاٹ
اتارا تھا لیکن اپنا کردار شیشے کی طرف پاک صاف رکھا
تھا تو کیوں۔۔۔؟ خود سے سوال کیا مزید وہاں بیٹھتا
تو پاشا اسکا چہرہ پڑھ لیتا تب ہی وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا
اسے کیا ہوا۔۔۔؟ اسے جاتے دیکھ باقیوں سے پوچھا
لگتا بھائی شرما گیا۔۔۔" پامیر مذاقاً کہتے برلاس کے ہاتھ
پر ہاتھ مار کر ہنسا لیکن پاشا کی گھوری دیکھ دونوں سیدھے ہوئے

امم میرا مطلب تھا کہ۔۔" پاشا کے کڑے تیور دیکھ بات ادھوری چھوڑتے

خاموش ہونا بہتر سمجھا

"مطلب چھوڑو اور کل صبح مولوی کو پکڑ لانا۔۔۔

"مولوی کیوں بوس۔۔۔

تمہارے گلے پر تکبیر دلوانی ہے۔۔۔"اسکے پاگلوں والے سوال پر پاشا تڑخ کر بولا جسے سنتے پامیر کا ہاتھ سیدھا اپنے گلے پر گیا کچھ بعید نہ تھی وہ ظالم کٹوا بھی دیتا

NOVELS BY AQSAM

ایک گھنے جنگل میں لمبے درختوں کے بیچوں بیچ وہ

ایک صاف جگہ پر کپڑا بچھائے بیٹھا آنکھیں موندے ہوئے

تھا ذہن میں بس نکاح لفظ گھوم رہا تھا اور ساتھ ہی

وہ پہلا منظر اسکا نیم برہنہ حالت میں بیڈ پر دھت پڑے ہونا اور اسکے

اوپر وہ لڑکا جو اسے نوچ رہا تھا اور وہ اسکے مزے لے رہی تھی

یاقوت نے کرب سے آنکھیں مینچی صرف کاغذی رشتہ۔۔؟

وہ اسکے ساتھ کسی قسم کا رشتہ نہیں چاہتا تھا وہ نفرت کرتا تھا اس

لڑکی سے جس سے پہلی ملاقات ہی اتنی بھیانک ہوئی ہو

نہیں اللہ جی۔۔۔آپ نے خود فرمایا ہے کہ نیک مردوں

کیلئے نیک عورتیں تو مجھے کیوں یہ دے رہے ہیں۔۔۔کیوں

میں نے کونسا گناہ کیا ہے جو میرے حصّے میں یہ آئی ہے

پلیز مجھے بچالیں اس نکاح سے میں کسی آزمائش کے

قابل نہیں ہوں یارب میں اس سے کوئی کاغذی رشتہ

بھی نہیں چاہتا پلیز میرے رب مجھے بچالے اس آزمائش

سے پلیز۔۔۔" وہ دونوں ہاتھوں کو منہ پر رکھے تڑپ اٹھا

تھا دو نفل پڑھ کر دعا مانگتے وہ وہی درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ آزمائش میں نہیں ڈالا گیا
آزمائش میں تو وہ لڑکی آئی تھی یاقوت تو صرف زریعہ
بنا تھا اسے راہ راست پر لانے کا اب اسکی قسمت تھی کہ
وہ اس کے کہے پر عمل کر کر خود کی بے رنگ زندگی کو
رنگوں سے بھرتی یا واپس سے اسی دلدل میں
جا گرتی جنکا ٹھکانہ صرف دھکتی آگ تھی

اسے تب ہی وہاں کوئی عورت نظر آئی جس نے فل عبایا
پہن رکھا تھا ہاتھوں میں دستانے پیروں میں سیاہ رنگ
کی سوکس فل گھیر دار عبایا جس کی چار پانچ تہیں
بن رہی تھیں اوپر سے آنکھوں کو سیاہ نیٹ سے ڈھکے
گویا وہ سیاہ رنگ میں رنگی ایک حسین پری تھی جس
میں سے اٹھتی مہک یاقوت کو اپنی رگ رگ میں اترتی

محسوس ہوئی وہ لڑکی اسکے لئے سراپا عشق بن کر آئی
تھی جسے دیکھتے یاقوت اسکے سحر میں جکڑا گیا
تھااور ایسا جکڑا کہ پھر واپس نہ نکل سکا
وہ اسی طرح آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس تک آئی اور
اسکے عین سامنے بیٹھتے یاقوت کے دونوں گھٹنوں پر
ہاتھ رکھے اپنی پیشانی ٹکا گئی یاقوت کو اسکے ہلکے
سے لمس سے خود کے وجود میں ایک عجیب سا سکون
سرائیت کرتا محسوس ہوا وہ اس وقت جنّت سے اتری
ایک حور محسوس ہوئی تھی جسکا حسن اس پردے
کے پیچھے سے بھی چیخ چیخ کر بول رہا تھا
یاقوت یک ٹک اس لڑکی کو دیکھے گیا جو واپس سے
اٹھی اور انہی آہستہ آہستہ اٹھتے قدموں سے واپس پلٹ

گئی جس کے ایک دم نظروں سے اوجھل ہونے پر وہ سیدھا
کھڑا ہوا اور اسکے پیچھے گیا لیکن زمین کھا گئی تھی
یا آسمان نگل گیا تھا یہ اسے سمجھ نہیں آیا لیکن وہ اسکے
جانے پر تڑپ اٹھا تھا یہ اسکے ساتھ کیا ہوا تھا وہ نہیں
جانتا تھا لیکن جو ہوا تھا وہ اسکی زندگی کا سب
خوبصورت سانحہ بنا تھا

NOVELS BY AQSAM

رات کے گیارہ بجنے والے تھے لیکن زیحال کو اب تک اسکی برتھ
ڈے یاد نہیں آئی تھی یہی سوچ سوچ کر زمل کے پیٹ میں
بل پڑنے لگے تھے جتنا وہ اس سے محبت کا دعوے دار
تھا کیا اسکا ایک برتھ ڈے یاد رکھنا نہیں بنتا تھا۔۔۔؟
زمل کو اب غصّہ آنے لگا تھا وہ یہاں وہاں ٹہل رہی تھی
جب مڑنے پر اچانک اسکے فولادی سینے سے ٹکرا گئی وہ

جان لٹاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

لگتا ہے چوہے پھر سے میرے بے بی کو تنگ کر رہے ہیں ہے

ناں۔۔۔؟اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے خود کے قریب کر کر

کہا نن۔۔ نہیں تو۔۔"اسکے سینے سے لگ کر اس میں اٹھنے

والی کلون کی خوشبو ساری ناراضگی ہوا کر رہی تھی

آپ۔۔آپ دور رہیں مجھ سے۔۔۔"منہ بسور کر بولی مطلب

وہ کسی طور اسے معاف نہیں کرنے والی تھی

دور رہنے کیلئے اتنا پاس تھوڑی کیا ہے۔۔۔"وہ مزید اسکی

کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولا

تم نے سارے بیگز دیکھ لئے۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

"نہیں بس کچھ کچھ دیکھے تھے۔۔۔

ویسے وہ ہیئر پنز بہت اچھی تھیں۔۔۔"وہ مزید خود میں

کستے ہوئے بولا

آپ۔۔آپ میری سانسیں بند کریں گے کیا۔۔۔"وہ اس قدر
مضبوطی سے جکڑنے پر بپھر چکی تھی ایک تو برتھ ڈے

نہیں یاد بس یاد ہے تو اپنے مطلب کا پیار

خیر ہے بند ہو گئی تو میری سانسیں لے لینا۔۔۔"اسکا گال
چومتے محبت سے چور لہجے میں بولا

"نہیں چاہئے مجھے۔۔۔

پکا۔۔۔؟

"ہاں پکا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں یہاں کیا کر رہا ہوں رہو تم اکیلی۔۔۔
اسے چھوڑتے باہر چلا گیا زمل کو اسکی حرکت پر

صدمہ سا ہوا اور جو رونا آیا خیر آنسوں تو محترمہ کے

آگے ہی رکھے ہوتے تھے فٹ نکلنے شروع ہو گئے

"میرے بابا ہی ٹھیک تھے۔۔۔ میرے لئے کیک تولا۔۔۔

سوچوں کا تسلسل ٹوٹا آنکھوں کے سامنے ایک پل میں وہ

منظر لہرایا جسے یاد کرتے وہ اور بھی آبدیدہ ہو گئی

مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا کوئی بھی نہیں۔۔۔" روتی

ہوئی وہی صوفے پر بیٹھ گئی

آپ کہاں ہیں۔۔ ماما مجھے بھی بلا لیں۔۔ یہاں۔۔ یہاں تو کسی

کو مم۔۔ مجھ سے۔۔ پیار۔۔ نن۔۔ نہیں ہے۔۔۔" ہچکیاں

بندھی وہ کتنی ہی دیر ناک کو رگڑتی اور آنکھوں کو

مسلتی روتی رہی تھی اور پھر وہی بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی

آنکھ لگے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب باہر کا ڈور

ناک ہوا وہ ہلکی سی کسمساتی اٹھی وہ اب بھی صوفے

پر تھی مطلب زیحال گھر نہیں آیا تھا آتا تو اسے اٹھا
کر بیڈ پر لے جا چکا ہوتا وہ اٹھ کر انگڑائی لیتی دروازے تک آئی
دروازہ کھولتے ایک مسحور کن خوشبو اسکی ناک
سے ٹکرائی سامنے ایک بہت بڑا بوکے تھا جسکے پیچھے
کھڑا شخص نظر نہ آیا لیکن تازہ پھولوں کی خوشبو
اس قدر تر و تازہ تھی کہ زمل نے سونگھتے ایک لمبی
سانس اپنے اندر اتاری اس میں
غلاب اور لیلی کے پھول تھے زمل کی آنکھیں چمک
اٹھی تھی وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے انکی جانب
لپکنے ہی لگی تھی کہ وہ پھول اچانک ہلنے لگے اور زمل
ڈر کر واپس ایک قدم پیچھے ہوئی
تب ہی ان پھولوں کے بیچ سے ایک چھوٹا سا منہ باہر

آیا غلابی غلابی ہونٹ نیلی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی

اور اوپر سے اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے پنجے کھولے اسی

وقت انگڑائی لی وہ ایک ننھا سا بلی کا بچہ تھا بے حد

کیوٹ ٹٹ ٹٹ۔۔۔۔جو زمل کو دیکھتے انگڑائی لیتا لیتا رکا اور

اپنی نیلی آنکھوں سے ٹکر ٹکر دیکھنے لگا اور اسکے دیکھتے

ہی دیکھتے باقی دو بھی نیند سے جاگے اور اپنا چھوٹا

سا منہ باہر نکالے زمل کو دیکھنے لگے

ہیپی برتھ ڈے جانِ زیحال۔۔۔❤" اس بوکے کے پیچھے

سے منہ نکالے اب وہ خود نمودار ہوا اپنے چہرے پر ایک

دلکش مسکراہٹ لئے

زمل اسے دیکھ بچوں کی طرح خوش ہوتی اسکی

جانب لپکی اور سینے سے جا لگی

آرام۔۔۔سے ہمارے بے بی گر جائیں گے۔۔۔"ایک ہاتھ اسکی کمر پر باندھتے پیار سے بولا

ہمارے بے بی۔۔۔؟منہ سینے سے نکالے سوالیہ پوچھا

ہاں۔۔۔میرے بے بی کو بے بی چاہئے تھے تو یہ رہے کیوٹ ہیں ناں ۔۔۔"

بہت زیادہ۔۔۔ہ آئی لو ویو ہبی تھینک یو۔۔۔"واپس سینے میں منہ چھپاتے خوشی سے چہک کر بولی لیکن اسکے پہلی بار خود سے آئی لو ویو بولنے پر زیحال کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا اور لمبی سانس اپنے اندر اتارتے اسے مزید خود میں بھینچا

آئی لو ویو ٹو میرا بچہ۔۔۔"سر پر پیار دیتے محبت سے چور لہجے میں بولا

اندر چلیں تمہارے بے بیس کو ہاتھ میں پکڑے پکڑے
درد ہونے لگا ہے۔۔۔" بولتے ہوئے بیچارہ سا منہ بنایا
وہ زمل اور بو کے پکڑے اندر آیا اور سامنے ٹیبل پر بو کے
رکھ کر اس میں سے بلی کے بچے نکالے اور نکالتے زمل کی طرف کئے
اور انہیں اپنی طرف آتا دیکھ وہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی
"نن۔۔ نہیں نہیں دور کریں۔۔۔
ارے کیا ہوا۔۔۔" زیحال کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ ایسا
رے ایکٹ کیوں کر رہی ہے
مم۔۔ مجھے ڈڈ۔۔ ڈر لگتا ہے ان سے۔۔۔" وہ معصوم سا منہ
بناتی دونوں ٹانگیں سمیٹ کر بولی اسکی بات پر زیحال
کا قہقہہ ہال میں گونجا تھا کیونکہ وہ اس وقت ایک ڈری
سہمی سی چھوٹی بچی لگ رہی تھی

میری جان۔۔۔یہ چھوٹے چھوٹے سے تو ہیں اتنا کیوں ڈر
رہی ہو۔۔۔"اسے کانپتے دیکھ نہ سمجھی سے پوچھا
"نن۔۔ نہیں وہ۔۔بس مجھے ڈر لگتا ہے ان سے۔۔
اچھا چلو ہم انکو واپس کر دیں گے۔۔۔"اسکا سر اپنے
سینے سے ٹکاتے بال سہلا کر بولا لیکن اسے سمجھ نہیں
آئی تھی کہ وہ کیوں ایک دم کانپ گئی تھی کچھ تھا جو
وہ چھپا رہی تھی لیکن اس وقت پوچھ کر اپنے مومنٹ
کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا
اس نے ٹھیک بارہ بجے وش کیا تھا اور اب بارہ بج کر
سات منٹ ہو رہے تھے
ہبی ہم کیک کٹ کریں..؟ سینے سے منہ نکال کر چہکتے
ہوئے بولی زیحال کی پناہوں میں سارا ڈر ختم ہو گیا

تھاوہ جو آنکھیں موندے اسے خود میں محسوس کر
رہا تھا اسکی بات پر مسکرا دیا
لیکن کیک تو لانا بھول گیا میں۔۔۔"معصومیت سے بولا
اسے لگا تھا اب وہ جھگڑے گی لیکن جواب اسکے بر عکس آیا تھا
نو۔۔۔میں نے بنا رکھا ہے میں لاتی ہوں۔۔۔"وہی کیک
جو ایکسائٹمنٹ میں وہ ایک دن پہلے ہی بنا چکی تھی
پورے کچن کا حشر نشر بگاڑ کر
"اوہ واؤ میری وائفی کو کیک آتا ہے بنانا۔۔۔
ہاں ناں میں ابھی لائی۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کر کچن میں
گئی فریج کھولتے سامنے صرف بریڈ، فروٹس، انڈے
آئس کریم یہ سب رکھا تھا لیکن اسکا بنایا ہوا کیک
کہیں بھی نہیں تھا یہ دیکھتے اسکا منہ بنا اور وہی کھڑی

کھڑی چیخی کہ زیحال ایک دم چونکتا پلٹا

ہبی میرا کیک۔۔ کہاں گیا۔۔۔" سیکنڈس میں رونے والا منہ بناتے

ہوئے

بولی

کہاں گیا مطلب یہی ہو گا ناں۔۔۔" اسے خود سمجھ نہیں آئی تھی

"نہیں ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں چلو کیک کے بغیر ہی ہیپی برتھ ڈے

اسکے پاس خود سے لگاتے پیار سے بولا لیکن اسکے منہ

پر تو بارہ بج چکے تھے آخر کیک گیا کہاں وہ یہی سوچتی رہی

روم میں چلیں۔۔۔؟ تھوڑا سا جھکتے سوالیہ پوچھا

"ھمم چلیں۔۔۔

اچھا تم چلو میں ان کیٹس کو دے آؤں یا قوت انکی

حفاظت کرلے گا۔۔۔" کہتے وہ تینوں کو گود میں لئے
باہر لے گیا وہ اتنے چھوٹے تھے کہ انسانی ایک بچے جتنے
اسکی گود میں لگ رہے تھے اوپر سے انکی میاؤں میاؤں
زمل کا دل کیا روک لے لیکن کچھ یاد آتے خاموش رہی
اور کمرے میں چلی گئی کیک اب بھی ذہن پر سوار تھا
کمرے میں آتے وہ بیڈ پر دھپ سے لیٹ گئی برتھ ڈے وہ
بھی بنا کیک کے لیکن اسے وہ بوکے اور دینے والا اتنے
اچھے لگے تھے کہ وہ اسی میں خوش ہو گئی تھی تب
ہی وہ بھی واپس روم میں آیا اور اسے ایسے پڑے دیکھ
بلکل پاس لیٹا
ایک فرمائش کروں۔۔۔؟ اسکے روبرو لیٹتے آنکھوں میں
دیکھ کر بولا لیکن لہجہ پھر سے بھاری تھا

ھمم کریں۔۔"ایک ہاتھ اپنے سر کے نیچے لیتی پوری اسکی
جانب مڑتے ہوئے بولی
میں ایک ڈریس لایا تھا آج پہن کر دکھاؤ گی۔۔۔؟اسکے
منہ پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے سوالیہ پوچھا
لیکن لہجہ پہلے سے زیادہ بھاری تھا
زمل نے صرف اثبات میں سر ہلایا جسے دیکھتے وہ ایک
دلکش مسکراہٹ مسکراتا اٹھا اور ایک بیگ اٹھا کر لایا
اسے دیکھتے وہ بھی اٹھ بیٹھی تھی
بیگ ہاتھ میں پکڑتے کھول کر ڈریس نکالنے لگی یہ وہی
ساڑھی تھی جو اس دن مال میں لینے سے منع کر رہی تھی
لیکن وہ ڈھیٹ پھر بھی لے آیا تھا
ساڑھی کا بلاؤز ہاتھ میں آتے وہ فورا اپنے پیچھے کر گئی

کیونکہ وہ مسلسل اسی کولودیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

امم۔۔یہ۔۔یہ "اسکے سوال پر زیحال نے بھی صرف اثبات میں سر

ہلایا

وہ سنجیدہ تھا اس وقت اور اسکی سنجیدگی سے زمل

کو اپنی شامت آتی محسوس ہوئی اس نے اتنے دل سے

بولا تھا پہننے کا کہ وہ منع نہ کر سکی اس لئے ہچکچاتے

بیڈ سے اتری اور لعاب گٹکتے ساڑھی اٹھائی رخ واش روم

کی جانب تھا ایک تورات کا وقت اوپر سے ایسی ساڑھی

افففف زمل کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی مرتے مرتے وہ واش روم

میں گھسی اور کتنی ہی دیر اندر ہی گھسی رہی

باہر آنا ہے یا میں آجاؤں اندر دیکھنے۔۔۔"اسکی آواز

پر باتھروم میں مرر کے سامنے کھڑی زمل اچھلی وہ

مرر میں دیکھتے اپنا بلاؤز کھینچ کھینچ کر پورے سینے
کو کوور کر رہی تھی لیکن وہ تھا ہی چھوٹا اوپر سے سلیو
لیس پیچھے کا گلہ اس حد تک ڈیپ تھا کہ پوری کمر پر
کپڑے کے نام پر ایک چھوٹی سی پٹی تھی اور اوپر
دو ڈوریاں لٹک رہی تھیں اپنے آپ کو ایسے دیکھ زمل
کا گلہ خشک ہوا نظر سامنے بیلی پر گئی جو پوری طرح
ایک سائیڈ سے ظاہر ہو رہی تھی ہاٹ پنک کلر اسکے
دودھیا رنگ پر اش اش کر اٹھا تھا لیکن مسلہ اس ساڑھی
میں باہر بیٹھے جن کے سامنے جانے کا تھا
وہ پہلے دن کی طرح بال کھلے چھوڑتی آدھی کمر پر
پھیلاتے ہونٹ دانتوں سے کاٹتی باہر نکلی زیحال کا
رخ دوسری سائیڈ تھا وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں

کو کنٹرول کرتی آہستہ سے قدم اٹھاتے اسکے سامنے آئی

وہ۔۔ڈڈ۔۔ڈو۔۔ڈور۔۔"ہونٹوں پر کپکپاہٹ طاری ہونے کی

وجہ سے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے لیکن وہ تو

اسے نیچے سے اوپر تک بغور دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا

اسکے اٹھتے وہ ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی

وہ پپ۔۔۔پی۔۔۔پیچھے ڈوری۔۔بب۔۔بند نہیں "زیحال

کے بڑھتے قدم اپنی جانب دیکھ باقی کے لفظ منہ میں

رہ گئے ایک سانس باہر پوری نہیں آ رہی تھی کہ دوسری

اندر چلی جاتی اسے تیز سانسوں کے ساتھ ساتھ ہونٹ

تک خشک ہوتے محسوس ہوئے

اسکے قریب آتے دونوں کندھوں کو تھاما اور اسکا رخ

مرر کی جانب موڑ کر پشت اپنی جانب کی نظریں اسکی

اب بھی جھکی ہوئی تھیں

گراہ لگاتے زمل کو اسکا ہاتھ اپنی بیلی پر رینگتا ہوا محسوس ہوا جسے

مٹھی میں بھینچتے پشت اس نے اپنے سینے سے لگائی

❤اس طرح نہ کرو بے قابو اپنی اداؤں سے مجھے۔۔۔

❤میں جو تم میں سمایا تو سانس بھی نہیں لینے دونگا۔۔۔۔

اسکا ہانپتا وجود بانہوں میں بھرتے اوپر اٹھایا اور ماتھے

پر لمس چھوڑتا روم سے باہر آیا لیکن نہیں وہ گھر سے

بھی باہر آیا تھا اسے یونہی بانہوں میں بھرے وہ ایک

سائیڈ لایا وہ تو اب تک اپنی سانسوں کو نارمل کر رہی

تھی جب زیحال نے اسے نیچے اتارا اور آہستہ سے اسکا رخ دوسری

جانب موڑا زمل نے آہستہ سے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں

ایک بڑا سا ہیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا اور اسکے ارد گرد

وہی غلاب اور لیلی کے پھولوں سے پوری دیوار بھری ہوئی
تھی جنکے بیچ بیچ میں گولڈن چھوٹی چھوٹی لائٹس
لگی ہوئی جل رہی تھیں اور تینوں اطراف پر ریڈ غبارے
جڑاجٹ لگے ہوئے تھے سامنے ایک میز رکھی تھی غلاب
کے پھولوں سے بھری شاید وہاں کیک رکھا تھا لیکن دور
سے صرف موم بتیاں جلتی ہوئی نظر آئ

نیچے زمین پر بھی غبارے ہی غبارے بھرے ہوئے تھے
جنکے بیچ سے وہ چلتی ہوئی آگے آئ یہ منظر دیکھ وہ
ساری شرم بھولتی ایک ایک چیز ہونقوں کی طرح دیکھنے
لگی اور زیحال پیچھے کھڑا سینے پر ہاتھ باندھے اسے
دیکھتا رہا جب وہ ہر چیز ہاتھ لگا کر یقین کر چکی کہ وہ
خواب نہیں حقیقت ہے تب واپس زیحال کی جانب مڑی

اور بھاگتی ہوئی آکر اسکے سینے سے لگ گئی

ہیپی برتھ ڈے جانِ زیحال۔۔۔"دوبارہ سے وش کرتے

اسے خود میں بھینچا

تھینک یو تھینک یو سووووووچ ہبی۔۔۔"اسے اتنا

خوش دیکھ زیحال کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس

ہوا

آپ کو یاد تھا۔۔۔؟اتنی تیاری دیکھ سوالیہ پوچھا

لیکن زیحال نے کچھ کہے بغیر اسے خود سے الگ کیا اور

اسکا رخ دوسری جانب موڑتے کمر اپنے سینے سے لگائی

وہ دونوں ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھتا اپنا سر اسکے کندھے پر ٹکا گیا

میں کیسے بھولتا۔۔۔کہ اس دن مجھے میری زندگی عطاء

کی گئی تھی۔۔۔"بولتے ہوئے داڑھی ہلکی سی اسکی گردن پر رب کی

میں کیسے بھولتا کہ اس دن میرے دل و دماغ پر راج
"کرنے والی اس دنیا میں آئی تھی۔۔۔
میں کیسے بھولتا کہ کوئی حور اس دن میرے لئے
سراپا عشق بن کر آئی ہے۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی خوشبو میں گم ہونے
لگا
ایک بار کیک کٹ کر لو پھر تم بھی یہ دن نہیں بھولو
گی۔۔۔"بھاری لہجے میں بولتا اسکے رونگٹے کھڑے کر وا
گیا اسے خود سے لگائے لگائے میز تک لایا جہاں ایک بڑا سا
کیک رکھا تھا جس پر جانِ زیحال بہت ہی خوبصورت
ہینڈ رائیٹنگ میں لکھا ہوا تھا لیکن اسکے ساتھ زمل کا
بنایا ہوا چھوٹو سا کیک بھی رکھا تھا جسے دیکھتے
اس نے فوراً زیحال کو گھورا لیکن وہ آگے سے صرف کندھے اچکا گیا

پھر زمل کے پیچھے آکر کھڑے ہوتے نائیف اٹھا کر اسکے
ہاتھ میں تھمای اور کیک کے بیچوں بیچ چلائی ایک پیس
کٹ کر کر تھوڑا سا ٹکڑا زمل کے منہ میں ڈالا لیکن ساتھ
ہی تھوڑا سا جان بوجھ کر اسکے ہونٹ کے کنارے پر
لگایا جسے زمل کو موقع دیے بغیر اپنی زبان سے چن
گیا اسکی حرکت پر وہ تھوڑی سی شرمائی
وہ خود بھی کیک اسے کھلانے لگی تھی کہ زیحال نے روک دیا
مجھے تمہارا بنایا ہوا کیک کھانا ہے۔۔۔"اسکا ہاتھ پیچھے
کرتے اس کیک کی جانب اشارہ کیا زمل خوش ہوتے
وہ کیک کٹ کر کر اسے کھلانے لگی جسے زیحال نے
اسکی نرم انگلیوں سمیت منہ میں لیا زمل ہچکچاتی
اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ دشمن

جان آج پل پل مار رہا تھا

کیک کا ٹیسٹ منہ میں گھلتے زیحال کے چہرے پر سمائل

آئی وہ شوگر سرے سے ہی ڈالنا بھول گئی تھی اور خالی نمک ہی تھا

اسے ایسے سٹک ہوئے دیکھ زمل کی آنکھیں چمکی

اتنا اچھا بنا ہے۔۔۔" یہ سمجھتے کہ وہ تو ٹیسٹ سے ہی

دنگ رہ گیا خود بھی ایک ٹکڑا کھانے لگی لیکن اس سے

پہلے وہ کھاتی اور اسکا دل ٹوٹتا زیحال اسکے منہ کی

جانب جاتا ہاتھ اپنے منہ میں لے گیا

یہ۔۔۔یہ کیا حرکت تھی ہبی۔۔۔" وہ ناراض ہوتے بولی

یہ میری وائفی۔۔نے بنایا ہے وہ بھی پہلی دفع اس لئے

یہ سارا میں کھاؤں گا۔۔۔" اسکو ہونقوں کی طرح خود کو

دیکھتے چھوڑ وہ سارا کیک کھا گیا

زمل منہ غبارے کی طرح پھلائے کھڑی ہو گئی جسے
دیکھ زیحال مسکرایا اور آگے بڑھتے اسے بانہوں میں بھرا
"کیک کھالیا اب کیک بنانے والی کو کھانے کی باری۔۔۔
اسے ایسے ہی بانہوں میں بھرے وہ گھر لایا اور روم
میں لاتے بیڈ پر آہستہ سے لٹایا
وہ اب تک اسکا جملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی
ہب۔۔ ہبی مم مجھے۔۔مجھے نیند آئی ہے۔۔۔"اسے شرٹ
کے بٹن کھولتے دیکھ بوکھلا کر بولی
آج نہیں۔۔۔آج میری بیوی اٹھارہ سال کی ہوئی ہے میچور
اسے میچور ہونے کا پہلا گفٹ دینا ہے۔۔۔"شرٹ ایک
سائیڈ پھینکتے اس پر جھکتا پیچھے بیڈ پر لٹا گیا جو
کہنیوں کے بل آدھی اٹھی اسے دیکھ رہی تھی

"اب تو اٹھارہ سال کا ہو گیا میرا بے بی۔۔۔

"یسس میں۔۔۔اب میچور ہو گئی ہوں۔۔۔

میچور تو تم ہماری شب عروسی کے بعد ہی ہو گئی تھی یہ

"اٹھارہ سال تو دنیا والوں کی نظر میں ہونے کیلئے ہوتے۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ کیوں بڑی ہونا چاہتی ہے صرف اس

کو مل کو دکھانے کیلئے لیکن اگر جان لیتی اسکا شوہر

اسکے علاوہ کسی کو سوچتا تک نہیں تو کم از کم عمر

کے معاملے میں وہ خود کو ہلکان نہ کرتی

باہر فائر کی آواز پر وہ ہلکی سی کسمسائی لیکن ایک

کے بعد ایک فائر ہونے لگا جس پر اسکے لئے اب سونا

محال تھا پوری طرح سے آنکھ کھولتی اٹھنے لگی لیکن
وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اسے کمفرٹر میں لپیٹے
خود کے سینے سے لگائے سو رہا تھا اپنی حالت کا سوچتے
وہ ہلکان ہونے لگی جلدی سے اسکی پناہوں سے نکلتی
واش روم میں گھس گئی اچھے سے شاور لے کر باتھ
گاؤن پہنے بالوں کو ٹاول میں کوور کئے باہر نکلی
جہاں وہ چھوٹی سی نکر میں سیدھا لم لیٹ ہوا پڑا
تھا رات والا لمحہ یاد آتے زمل نے جھرجھری سی بھری
لیکن ایک بات تھی رات کے بعد اسے اپنا آپ اسکے مزید
قریب محسوس ہوا چہرے پر سمائل لئے وارڈروب کی
جانب آئی اور اپنے لئے ڈارک مرون کلر کا فراک نکالا جس
کے گلے پر چھوٹے چھوٹے شیشے لگے تھے وہی بازو بھی

کام دار تھی اپنے لئے سوٹ لیتے وہ واپس مڑی وہ اب
بھی گہری نیند میں تھا تو مطمئن ہوتی باتھ روم جا کر
چینج کر آئی بال اب بھی گیلے تھے لیکن مرر میں دیکھتے
اسے اپنا حسن کل کی نسبت مزید نکھرا نکھرا سا لگا
اور جس نے نکھارا تھا وہ بد تمیز اپنی حالت سے بے
گانہ بے شرموں کی طرح پڑا تھا اس پر بار بار جاتی نظر
سے تنگ آتی وہ اس تک آئی
سنیں۔۔۔"اسکا بازو ہلاتے دھیمی آواز میں بولی لیکن
وہ ٹس سے مس نہ ہوا
ہبی۔۔۔"پھر سے کندھا ہلایا
ھممم۔۔۔"بنا آنکھ کھولے بس اتنا بولا وہ اس وقت گہری
نیند کے زیر اثر تھا

اٹھ جائیں۔۔۔ صبح ہو گئی۔۔۔"اسکی بات پر تھوڑا سا
ہلتے آدھی کھلی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا پھر دھیرے
سے پوری آنکھ کھلتے اسے ایک نظر دیکھا اپنے کپڑوں میں
وہ کوئی قاتل حسینہ لگ رہی تھی اوپر سے گیلے بال
جنکو دیکھتے وہ جن اپنی ٹون میں واپس آیا اور
اسے بازو سے پکڑتے اپنے ساتھ بیڈ پر لٹا گیا اس اچانک
افتاد پر وہ بوکھلا گئی
تم نے بتایا نہیں۔۔۔ تمہارا یہ قاتل روپ بھی ہے۔۔۔"اسکے
بالوں سے آتی خوشبو میں گم ہوتے جذباتوں سے بھاری
ہوتے لہجے میں بولا
ہب۔۔ ہبی اٹھ جائیں۔۔ناں"اسکی پناہ میں ہلکان ہوتی مچلنے لگی
اٹھیں ورنہ میں آپ کی ٹانگ کھینچ کر لے کر جاؤنگی

باتھ روم۔۔۔"اپنی طرح چھوٹی سی انگلی اٹھا کر دھمکی
دی لیکن جواب میں زیحال نے اسے اوپر سے نیچے سکین
" کرتی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو" ہے اتنا دم
ٹھیک ہے۔۔۔"اسکی نظروں کو سمجھتے وہ اٹھی اور پیروں
کی جانب سے ٹانگ پکڑتے کھینچنے لگی لیکن وہ تھوڑا
سا بھی نہ کھسکا زمل نے دوبارہ زور لگایا لیکن وہ نہیں
کھسکا آخر میں اسکی جانب منہ بسورتے مرر کے سامنے
جا کر بیٹھ گئی اپنے لئے چھوٹے چھوٹے بوندے نکال کر
پہننے لگی منہ اب بھی ہنوز غبارے کی طرح پھولا ہوا تھا
جسے شیشے میں دیکھتا وہ اٹھ کر بیٹھا اور اسکی پشت
دیکھنے لگا ڈیپ گلے میں اسکی تھوڑی بہت دودھیا کمر
دکھ رہی تھی ایسے کپڑے وہ جان بوجھ کر لایا تھا

جن میں وہ اسے لودیتی نظروں سے دیکھتا رہے پھر آہستہ
سے اٹھتا اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا اور ساتھ اسے کندھوں
سے تھامتے کھڑا کیا
کک۔۔کیا اے۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے۔۔۔"اسکی شریر
نگاہوں کو سمجھتے انجان بن کر بولی
لیکن وہ بنا کچھ بولے ایک گولڈ کی چین اٹھا کر اسکے
گیلے بالوں کو ایک طرف کرتے پہنانے لگا جسے پہنانے
کے بعد اسکا چہرہ دیکھا جو اب سکون سے کھڑی تھی لیکن
زیحال کو اسکا غصّے والا روپ زیادہ پسند تھا جس میں وہ
اس پر چیختی اور اسکی چیخ صرف ایسے ہی نکلوائی
جا سکتی تھی وہ اپنی انگلیوں کی پوروں سے اسکی کمر
پر زیڈ زیڈ بنانے لگا میٹھی میٹھی گدگدی ہونے پر وہ

پھر گھورنے لگی کہ تب ہی اسکا فون بجا

آپ کا فون۔۔۔"زمل نے اسکا دھیان موبائل کی جانب کروانا چاہا

بجتا رہے۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے بولتا اپنے کام میں مگن رہا

ہی جائیں۔۔۔"اس نے زبردستی اسے پیچھے دھکیلا وہ ہنستے

ہوئے اپنے فون کی جانب آتا کال پک کر گیا

ھمم بولو کومل۔۔۔"کومل کا نام سنتے زمل نے اسکی

جانب دیکھا

"زز۔۔زی۔۔زیحال۔۔۔زیحال مجھے بب۔۔بچالو۔۔پلیز۔۔۔

اسکی چیخ سنتے زیحال کی مسکراہٹ غائب ہوئی

"کیا ہوا بتاؤ۔۔تو۔۔۔

کک۔۔کچھ۔۔کچھ لوگوں نے میرے گگ۔۔گھر پر حملہ کر

دیا۔۔پپ پلیز۔۔۔آجاؤ۔۔۔"ساتھ ہی اسکی چیخ سنای دی

اور پیچھے سے شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی

تم خود کو روم میں بند کرو ابھی فورا۔۔۔"فون کو کان

اور کندھے کے بیچ پھنسائے ساتھ ساتھ شرٹ پہنتا

گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا

"تم آجاؤ۔۔۔پلیز زززمم۔۔مجھے بہت۔۔ڈڈ۔۔ڈر لگ رہا ہے۔۔

اسکی ہچکیاں بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں

"ہاں ہاں۔۔۔تب تک تم سے جو کہا وہ کرو۔۔۔

اسکے کہے مطابق وہ خود کو روم میں لاک کر چکی تھی

باہر سے توڑ پھوڑ کی آوازیں اب بھی آرہی تھیں جو رہ

رہ کر کومل کو خوف دلا رہی تھیں

NOVELS BY AQSAM

ساری رات پہرے پر رہتے وہ اب تھک گیا تھا اس لئے

ڈیرے پر ہی سو گیا اسکے گھر کوئی بھوک سے مر

رہا تھا اسے کوئی فکر نہیں تھی بس اپنی نیند سے مطلب

وہ کافی دیر سوتا رہا تھا جب برلاس اسکے قریب آکر بیٹھا

بوس۔۔۔"اس کا کندھا ہلکا سا ہلاتے اٹھایا نیند کچی

ہونے کی وجہ سے ایک دم اٹھا

مولوی آگیا۔۔۔" پاس کھڑے مولوی کی جانب اشارہ کیا

جسے دیکھتے یاقوت کے منہ کے زاویے بگڑے

تو میں کیا کروں۔۔۔؟بپھر کر بولا

بب۔۔بوس نکاح۔۔۔" برلاس صرف اتنا بولتے چپ ہو گیا

اس وقت یاقوت کو اپنا آپ کم از کم ایک زبح ہونے والے

جانور سے کم نہیں لگا تھا راہ فرار بھی نہیں تھی کوئی

اپنا امڈ کر غصّہ آتا واپس پیتے ایک جھٹکے میں اٹھا

اسکو کھلاؤ پلاؤ کیونکہ میرا نکاح پڑھوانے کے بعد تو

اسے میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"اسکی بات پر جہاں
مولوی کے پسینے چھوٹے وہی برلاس کا منہ بھی کھلا
وہ اسکو ایسے ہی شاک کی کیفیت میں چھوڑتا اپنے
اپارٹمنٹ کی جانب چلا گیا
جہاں اندر داخل ہوتے نظر سامنے روم کے ڈور پر گئی جہاں
وہ بند تھی اسے حیرت ہوئی کہ وہ کوئی آواز نہیں کر رہی
تھی اسے شک ہونے لگا جو آہستہ سے قدم اٹھاتا روم
انلاک کر کر اندر آیا وہ سامنے زمین پر بے ہوش پڑی تھی
اسے ایسے پڑے دیکھ بھی یاقوت نارمل رہا
ڈرامہ بند کرو جو دے مارنا ہے مار دو۔۔۔اسکے بعد تو
"تہذیب کے دائرے سے غلطی سے بھی نہیں نکلو گی۔۔۔
اسے واقعی لگا تھا کہ وہ ناٹک کر رہی ہے لیکن پاس آتے

پتا چلا وہ سچ میں بے ہوش تھی

اے لڑکی۔۔۔"اسکا کندھا ہلاتے ہلکا سا چہرہ تھپتھپایا

لیکن وہ شاید کافی دیر کی بے ہوش تھی

یار۔۔۔ عجیب عذاب نازل ہوا ہے میرے اوپر۔۔۔"وہ دانت

کچکچاتے اسے بازو میں اٹھا کر بیڈ پر لایا

پاس پڑا جگ خالی تھا وہ باہر کچن میں گیا اور پانی کا

گلاس لا کر کچھ چھینٹے اسکے منہ پر دے مارے جس

پر وہ ہلکی سی کسمساتی اٹھی

مر ور تو نہیں گئی ناں۔۔۔؟اگر مر گئی ہو تو میں فاتحہ

پڑھوا دوں باہر مولوی بیٹھا ہے۔۔۔"اسکے اٹھتے پہلا طنز

کیا لیکن وہ سر پکڑے زور سے دبا رہی تھی

"مم۔۔میرا سر۔۔۔

خالی ہے دماغ نامی چیز سے۔۔۔"اسکی بات پوری سنے
بغیر اپنی بات کی اب وہ بھی ہوش میں آنے لگی تھی پوری
کھلی آنکھوں سے دیکھنے لگی

" یاقوت نے ایک آئی بروا چکائی جیسے کہہ رہا ہو۔۔"کیا
مم۔۔مجھے بب بھوک لگی ہے۔۔۔"اس میں لڑنے کی ہمت
نہیں تھی اس لئے آہستہ آواز میں بولی یاقوت کو یاد آیا
وہ جب سے یہاں آئی تھی تب سے اسے کھانے کو کچھ نہیں دیا تھا
تو اٹھ کر بناؤ اور کھاؤ تمہارے باپ نے نوکر نہیں بھیجے
جو تمہیں بیڈ پر کھانا لا کر دیں۔۔۔" یاقوت کی بات پر وہ بھی بپھری
تم کیا پیدائشی بد تمیز ہو۔۔؟دانت پیستے بولی
نہیں تمہاری منحوس شکل دیکھ کر ہو گیا ہوں۔۔اب اٹھو
اور اپنے یہ نام کے کپڑے بدلو کوئی ڈھنگ کا پہننا

نکاح کے وقت ایک بال بھی نظر آیا تو بالوں کے ساتھ
"جان بھی نکالوں گا یاد رکھنا۔۔۔
وہاٹ۔۔۔نن۔۔نکاح۔۔۔"نکاح کے نام وہ ایک دم بیڈ سے
اٹھی تھی کمزوری ہونے کی وجہ سے قدم لڑکھڑائے وہ
گرنے ہی لگی تھی جب دو مضبوط ہاتھوں نے اسے تھاما
وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جو نارمل تو کہیں سے بھی نہیں لگ
رہا تھا چہرے پر غصّہ اور سنجیدگی تو مانو پیدا ہوتے چپک گئی تھی
دماغ۔کے ساتھ ساتھ کان بھی خراب ہیں۔۔۔؟اگلا طنز جس
پر وہ غصّے سے اسے دیکھنے لگی
نکاح وہ بھی تم جیسے جاہل سے۔۔مر کر بھی نہیں کرونگی
سمجھے۔۔۔"بولی ایسے جیسے وہ تو مرا جا رہا تھا لیکن
جواب دینے کے معاملے میں کم وہ بھی نہیں تھا

اوہ جہاں پناہ میری تو مرنے سے پہلے آخری خواہش ہے
آپ سے نکاح کرنا۔۔۔"دانت پیس کر بولتے اسے مزید چڑا گیا
جسٹ شٹ اپ اینڈ چھوڑو مجھے۔۔۔"اسکے بولنے پر
یاقوت کی نظر اپنے ہاتھوں پر گئی جو اسکے کندھوں پر
تھے وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا تھا اور اسکے پیچھے
ہوتے وہ اپنا بیلنس کھو کر سیدھا نیچے جا گری
آؤچ۔۔۔"اسکے منہ سے ایک زبردست کراہ نکلی تھی
بدتمیز جاہل آدمی عقل نام کی چیز ہے یا نہیں۔۔۔"اپنی
کہنی سہلاتے چیخ کر بولی لیکن یاقوت کو اسکے کپڑے
دیکھ پھر سے الجھن ہونی شروع ہو گئی اوپر سے وہ
ہاتھ جو اسکے کندھے پر رکھے تھے ایک غصّے والی نگاہ
اس پر ڈالتے اپنے کمرے میں آ کر سیدھا واش روم میں

گیااور مسل مسل کر دونوں ہاتھ دھوئے

وہی پانی کے چھینٹے اپنے منہ پر مارے نہیں۔۔۔وہ وہ اس

سے نکاح نہیں کر سکتا نہیں وہ کر ہی نہیں سکتا

"یامیرے اللہّ۔۔۔بچالے۔۔۔۔۔

تر چہرے کو شیشے میں دیکھتے ضبط کھونے لگا اسکی

پھانسی کا اعلان ہو چکا تھا راہ فرار بھی بند تھی اب

صرف مرنا تھا اپنی آنکھوں کو کرب سے مینچتے آخری

دفع پانی منہ پر مارتے ٹاول سے منہ سکھاتے باہر آیااور

سائیڈ کاؤچ کر پھینکنے والے انداز میں ٹاول پٹخا

تب ہی برلاس کی آواز آئی جسکو سنتے وہ باہر گیا

بوس پاشا کا کچھ پتہ ہے کہاں گئے ہیں۔۔۔؟آتے سوالیہ پوچھا

"نہیں وہ تو اپنے گھر ہونگے ناں۔۔۔

نہیں باہر تو نہیں آئے آج لیکن کسی کو مارنے کی سپاری
"ملی تھی اگر وہ اجازت دیتے تو میں چلا جاتا ہوں۔۔۔
ھممم چلے جاؤ تم۔۔۔" پاشا کے بعد یاقوت کا حکم مانا
جاتا تھا جو ملتے برلاس چلا گیا
وہ کچھ دیر یونہی کھڑا زمین تکتا رہا آخر میں روم کی جانب دیکھا
کھانا پڑا ہے کچن میں ٹھوس لینا۔۔۔" سخت لہجے میں
بولتا باہر نکل گیا اسکی آواز سنتے وہ آہستہ سے قدم
اٹھاتی باہر آئی باہر کا ڈور شاید وہ لاک کر گیا تھا لیکن
کچن نظر آتے وہ فورا اس جانب لپکی
وہاں سامنے صلیب پر کھانا رکھا ہوا نظر آیا جسے دیکھتے
وہ اس پر ٹوٹ پڑی بھوک اتنی شدید لگی تھی کہ وہ بنا
کیا تھا اور ذائقہ کیا تھا کچھ نہیں دیکھا

پاشا کی گاڑی دور سے ہی نظر آتے وہ لوگ وہاں سے
رفو چکر ہو گئے تھے لیکن دو چار فائر پھر بھی لگے جو
انکی قسمت اچھی ہونے کی وجہ سے انہیں نہیں لگے وہ
گن پیچھے پینٹ میں اڑستا اندر کی جانب آیا جہاں
سارا سامان تہس نہس پڑا تھا اور کومل کہیں نہیں تھی
لیکن وہ پیچھے سے آکر سیدھا اسکی پشت سے لگی تھی
نہ صرف لگی بلکہ زار و قطار رونے لگی دل میں ایک انجانی
سی خوشی بھی تھی اس نے دو چار چیزیں خود بھی توڑ کر چیخیں
ماری تھی تاکہ وہ اسے چھوڑ کر اسکے پاس چلا آئے اور وہ آگیا تھا
تھینک یو۔۔۔۔ تھینک یو زیحال۔۔۔ تم۔۔ آگئے۔۔ میں۔۔ میں
بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ "اپنے ہاتھوں کی گرفت اور بھی

مضبوط کرتی اس کے قریب تر ہوئی

"مجھے۔۔یقین تھا کہ تم آؤ گے۔۔۔۔

تت۔۔تم تم ہی ہو۔۔جو۔۔جو مجھے پروٹیکشن دے سکتا

ہے جو۔۔جو میرے ایک بلانے پر چلا آتا ہے۔۔تم بھی کرتے

ہو ناں مجھ۔۔۔سے محبت کرتے ہو ناں۔۔۔۔"آخر میں جیسے

تائید چاہی لیکن کوئی جواب نہ آیا

بولو۔۔ناں۔۔"اسکی مسلسل خاموشی کو مل کو کھٹکنے

لگی تب ہی سامنے سے اس نے دونوں ہاتھ کھولے اپنا

رخ موڑا جسے دیکھتے وہ ایک پل کو سٹک ہو گئی منہ سے بے اختیار

پامیر کا نام نکلا جو خون خوار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

بے شرم عورت تمہیں حیا نہیں آئی ایک شادی شدہ مرد پر نظر رکھتے

ہوئے۔۔۔"لہجہ سخت تو تھا ہی ساتھ لفظ بھی سخت تھے

میں تو تمہیں کوئی شریف لڑکی سمجھا تھا اور یہی
شاید پاشا نے بھی سمجھا ہو گا لیکن انکو کیا پتہ کہ تم
"انہی پر اپنی گندی نظریں جمائے بیٹھی ہو۔۔۔۔
اسکے لفظوں پر غور کئے بغیر اسے صرف اس بات کا
جھٹکا لگا تھا کہ زیحال خود نہیں آیا تھا اسے بھیجا تھا
چلو پاشا نے تمہیں ساتھ لانے کا کہا تھا ورنہ میرا تو دل
چاہ رہا ہے تمہیں یہی زندہ دفن کر جاؤں جو ہمارے پاشا
"کے گھر پر تاک لگائے بیٹھی ہے۔۔۔
شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ
سے اس ٹون میں بات کرنے کی۔۔" وہ رونا دھونا بھولتی
اسکے سامنے تنی
تمہاری اوقات ہی کیا ہے محض ایک نوکر جو میرے۔۔ پاشا

کی زندگی میں آنے کے بعد وہ بھی نہیں رہو گے۔۔۔"انگلی
اٹھاتے اپنے سے تین چار انچ بڑے پامیر پر غرائی اسے
کیسے گوارا تھا کہ کوئی نوکر اس پر چلائے اسکا اصل رشتہ وہ
زیحال کے ساتھ نہیں جانتی تھی
بلی کے خواب میں چھیچھڑوں والی کہاوت سنی ہے۔۔۔؟
نہیں۔۔؟اسکے خاموش رہنے پر خود ہی بولا
اوبی بی جس زیحال خان آفندی کی زندگی میں تم جانے
کی بات کر رہی ہو وہ تو اس وقت بھی اپنی بیوی کو
چھوڑ کر نہیں آیا تمہیں بچانے وہ وہ آئینہ دکھا رہا تھا جس میں
کومل کو اپنا آپ بہت بھدا دکھا اسکی ایکسپیکٹیشن تو بہت ہائی
تھی لیکن وہ سچ بول گیا تھا وہ کیوں آتا اپنی بیوی کو چھوڑ کر
اب چلنا ہے تو چلو ورنہ میں کہہ دونگا پاشا سے کہ اسے

وہ لوگ اٹھا کر لے گئے۔۔۔" کہتے وہ واپس باہر چلا گیا

لیکن اسکی باتوں سے زیادہ تو کومل کو زیحال پر غصّہ

آیا تھا اب وہ اگلا چانس کیسے مس کرتی اس لئے بنا

وقت ضائع کئے اسکے پیچھے پیچھے ہولی

NOVELS BY AQSAM

وہ گیا تھا باہر لیکن زمل کو شدید غصّے میں دیکھ واپس آ گیا تھا

وہ سامنے بیٹھی صوفے کے بازو پر اپنی کہنی ٹکائے

ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی تھی جو بڑی ہی مہارت سے

ایپرن پہنے بریکفاسٹ بنا رہا تھا آج اس نے زمل کا مان

ٹوٹنے سے بچایا تھا نہیں وہ ہمیشہ سے بچاتا تھا بس وہی

جلدی ریایکٹ کر جاتی تھی

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔؟ اسے مسلسل خود کو دیکھتے دیکھ سوالیہ پوچھا

اپنے ہی کو دیکھ رہی ہوں آپ کو مسلہ۔۔۔" اسکے بے تکے

سوال پر وہ خفا ہوئی

نہیں میری جان مجھے کیا مسلہ ہونا میں تو چاہتا ہوں

کہ تم صرف مجھے دیکھو اور میں تمہیں۔۔۔"اسکی جانب

فلائی کس دیتے بریکفاسٹ ٹیبل پر لگانے لگا لیکن اسکی

فلائی کس پر وہ بلش کرنے لگی تھی

چلو آجاؤ۔۔۔جلدی سے۔۔۔"اسکے بلانے پر وہ پیروں میں

چپل اڑستی جلدی سے اٹھی اور جا کر کرسی پر بیٹھنے

لگی جب زیحال کی گھورتی نظروں کو دیکھا

جسے سمجھتے وہ اپنے ہونٹ دانتوں میں دباتی اسکی

گود میں آکر بیٹھ گئی جب وہ خود بھی کھانا کھاتا

ساتھ اسے بھی کھلاتا وہ تو بس اپنے دونوں ہاتھ اسکی

گردن میں ڈالے مزے سے کھا رہی تھی

آج باہر بہت سارا کام ہے میں کھانا بنا کر جاؤنگا کھا لینا
اور بھوکی رہی تو پٹائی ہو گی سمجھی۔۔۔"اسے تھوڑا
سا غصہ دکھاتے ایک اور نوالہ اسکے منہ میں دیا
کب تک آئیں گے آپ۔۔۔؟نوالہ منہ سے ختم ہونے کا صبر
کئے بغیر ہی استفسار کیا
"آج یاقوت کا نکاح ہے اور کچھ ضروری کام بھی۔۔۔
کیا۔۔۔یاقوت بھائی کا نکاح ہے۔۔۔؟وہ بولتے ہوئے ایک
دم اچھلی
ہی۔۔۔"اسے اگلا نوالہ بناتے دیکھ دھیمی آواز میں بولی
ھممم۔۔۔؟
مجھے یاقوت بھائی کی بیوی دیکھنی ہے۔۔۔"آنکھیں
پٹپٹاتے ایک نئی فرمائش کی

دیکھ لینا ایک بار نکاح ہو جائے۔۔۔"نوالہ اسکے منہ میں
دیتے سنجیدہ لہجے میں بولا
بسس فل ہو گئی ٹمی۔۔۔"اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتی منہ
پھلانے لگی تاکہ وہ مزید نہ کھلائے
چلو بھاگو اور صبح کی طرح اچھا سا سوٹ پہنو مجھے
میری بیوی دلہن کے روپ میں چاہئے۔۔۔"اس وقت دونوں
باتھ گاؤن میں تھے اسکے کہتے وہ بلش کرتی اٹھی اور
روم میں چلی گئی پیچھے سے وہ سارے برتن سنک میں
ڈالتا اسی وقت دھو چکا تھا اور ساتھ اسکے لئے دن کا
کھانا بنانے لگا وہ اب تک زمل کو ہیلدی فوڈ بنا کر کھلا رہا تھا
شیشے کے سامنے کھڑے اس نے لاسٹ لپسٹک کا ٹچ اپنے
ہونٹوں کو دیا اس دفع اس نے دھانی رنگ کر شفون کا

فراک پہنا تھا جس پر گولڈن جری کا کام بڑی نفاست
سے کیا گیا تھا یہ رنگ بھی اسکی گوری رنگت پر اش اش کر رہا تھا

تیار ہوتے وہی گولڈ کی چین پہنی لیکن اچانک اسے یاد
آیا کہ وہ ابھی تک کچھ بیگز نہیں دیکھ پائی یہی سوچتے
وارڈروب کی جانب آئی جہاں نیچے کی جانب کچھ بیگز
رکھے تھے اور باقی کے اسکے کپڑے زیحال اپنے کپڑوں کے
ساتھ رکھ چکا تھا ہر چیز بلکل ملا کر رکھی تھی جسے
دیکھتے زمل نے سر پر ہاتھ مارا وہ سچ میں پاگل تھا
نہیں وہ عاشق تھا عشق کرتا تھا اپنی بیوی سے جنون کی
حد تک جسکے بعد صرف موت تھی زمل کو پل کی پل

اپنا آپ اس پوری دنیا میں سب سے زیادہ خاص لگا تھا
جس کے پاس زیحال خان آفندی جیسی دولت تھی
یہی سوچتے چہرے پر سمائل لئے وہ بیگز اٹھا کر بیڈ پر
رکھے تب ہی زیحال اندر آیا تب تک وہ ایک بلیک نائٹی
نکال چکی تھی وہ وہی کھڑا اسکے مزے دیکھنے لگا
پہلے تو وہ اسے اتھل پتھل کر دیکھتی رہی آخر میں پوری
طرح سیدھا کرتے سامنے کیا جو سمجھ آتے ہیزل آنکھیں
حیرت سے پھیلی اور کرنٹ کی سی کیفیت میں اسے دور
پھینکا
استغفراللہ۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔"اپنے آپ سے بولتی کانوں کو
ہاتھ لگانے لگی جب پیچھے سے زیحال کا قہقہہ گونجا
اسکا ہنس ہنس کر برا حال ہونے لگا تھا جواب پیٹ پکڑے

بیڈ پر آکر لوٹ پوٹ ہو گیا لیکن وہ وہی کھڑی اسے
ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی
یاررررر۔۔۔۔وائفی کیا چیز ہو تم۔۔۔"ہنس ہنس کر
اسکی آنکھوں تک سے پانی تک آگیا
یہ۔۔۔یہ کیا تھا کسکا بیگ اٹھا کر لائے ہیں۔۔۔"اسے یہی
لگا تھا کہ وہ غلطی سے کسی اور کا بیگ اٹھالایا ہے
"یہ میری ہاٹ سی بیوی کیلئے ہاٹ سا نائٹ ڈریس۔۔۔
اپنی ہنسی کو بریک لگاتے بھاری لہجے میں بولا
"کیا مطلب۔۔۔نن۔۔نائٹ ڈریس۔۔۔
مطلب یہ کہ۔۔۔"بولتے بولتے اٹھ کر اسکے پیچھے گیا اور
پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھتے چہرہ اسکی گردن پر رکھ کر
ہلکی سی بئیرڈ مسلی

جب تم یہ پہن کر میرے سامنے آؤ گی ناں۔۔۔تو جتنا پیار

"مجھے اب تم پر آتا ہے تب اس سے زیادہ آئے گا۔۔۔

اسکی بات سنتے وہ اسکے بازوؤ سے نکلتی ایک سائیڈ کھڑی ہوئی

"نن۔۔ نہیں میں میں نہیں پہنوں گی۔۔۔

تم کیا میری تو بیوی بھی پہنے گی سمجھی۔۔۔"اسکا جملا

پہلے تو زمل کو سمجھ نہیں آیا لیکن سمجھ آتے اسے گھورنے لگی

کیا۔۔؟اسے ایسے گھورتے دیکھ آئ برو اچکا کر پوچھا

ویسے آپس کی بات ہے کیا لگو گی تم۔۔۔"ایک آئ ونک کرتے

اسے مزید تپا گیا

نہ میں پہنو گی نہ آپ کی بیوی۔۔۔"اسی کے جملے کو اسی

پر مارتی ہوئی بولی

اٹس اوکے۔۔میں پہنا دونگا۔۔۔"وہ بے شرموں کی طرح

بولتے اسکا ماتھا چوم کر باتھ روم میں گھس گیا

توبہ ہے ان سے تو۔۔۔"اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی وارڈ

روب کھولے اسکے کپڑے نکالنے لگی جب باہر کا ڈور ناک ہوا

لیکن وہ کپڑے نکال کر ہی گئی تھی

دروازہ کھولتے سامنے پامیر نظریں جھکائے کھڑا تھا ساتھ

ہی پیچھے لیکن زمل کی اب تک اس پر نظر نہیں گئی تھی

بی بی سائیں۔۔۔پاشا کو بتادیں مولوی آگیا۔۔۔"وہ مؤدب

انداز میں کہتا واپس ہو لیا اسکے جانے کے بعد زمل دروازہ

بند کرنے ہی لگی تھی کہ کومل نے بیچ میں اپنا پاؤں

اڑائے دروازہ بند کرنے سے روکا

پہلے تو زمل کو سمجھ نہیں آئی تھی لیکن دھیرے سے

دروازہ کھولتے وہ پوری کی پوری نمودار ہوئی جسے دیکھتے

زمل کے ماتھے پر شکنے پڑی

آپ کی عادت ہے کیا صبح صبح لوگوں کے گھروں پر

چھاپا مارنا۔۔۔؟ وہ چاہ کر بھی لہجہ نرم نہیں رکھ پائی

"جب گھر ہی اپنا ہو تو کرنی پڑتی ہے مس زمل فہد۔۔۔

یہ نام لے کر جیسے کچھ باور کروانا چاہا

زمل زیحال خان آفندی نام ہے میرا بہتر ہو گا اسی نام

"سے پکاریں مجھے۔۔۔۔

اوہ آئی سی بے بی گرل بڑی ہو رہی ہو۔۔۔ لیکن رہو گی مجھ

سے چھوٹی ہی۔۔۔" وہ ایک ہاتھ دروازے پر رکھے اپنا قد

اسکے ساتھ کمپئیر کرتی طنز کرتے ہوئے بولی

قد کاٹھ کا کیا ہے ڈاکٹر کو مل رتبہ دیکھا جاتا ہے جو کہ اس

وقت میرا بڑا ہے۔۔۔" اسکی بات سنتے اسکے منہ کے

زاویے بگڑے جن سے صاف ظاہر تھا کہ اسے وہ بات بہت چبھی ہے
تب ہی پیچھے سے زیحال اپنی شرٹ کا ایک بٹن ہاتھ میں
لئے روم سے باہر آیا
وائفی۔۔یار اسکا تو بٹن ہی ٹوٹا۔۔ہوا" وہ اپنی ہی دھن
میں بولتا ہوا آرہا تھا جب سامنے کومل کو دیکھ کر رکا
ارے۔۔تم لوگ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔"اسکے کہنے کی
دیری تھی کہ کومل بیچارہ سا منہ بناتی جلدی سے اندر آئی
دیکھو نہ زیحال۔۔زمل مجھے تمہارے گھر میں آنے سے
منع کر رہی تھی۔۔۔"اسکی جانب اشارہ کرتے نم آنکھوں سے بولی
زیحال نے ایک نظر زمل کو دیکھا جو سنجیدہ کھڑی تھی
ہاں تو یہ گھر اسکا بھی ہے وہ بھلے نہ آنے دے۔۔۔"یہ ٹوٹا
تھا کومل بی بی کا مان اسکی بات سنتے کومل کا چھوٹا سا منہ نکل آیا

لیکن تم جانتے ہو میرے ساتھ ابھی کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ
زیحال کو دیکھتی کرب سے بولی
ھممم نکالتے ہیں اسکا حل بھی۔۔۔ تم بیٹھو اور وائفی
پلیز یہ بٹن تو لگا دو۔۔۔" وہ زمل کی جانب مڑتے اس سے مخاطب ہوا
امم اسے کہاں۔۔ آتا ہو گا لگانا میں لگا دیتی ہوں۔۔۔" اس سے
پہلے زمل کچھ بولتی وہ بول پڑی لیکن جواب زمل کے
بجائے زیحال کی طرف سے ہی آیا تھا
بیوی وہ ہے میری۔۔۔۔ نہیں آتا ہو گا لگانا تو سکھا
دونگا" ایک کڑی نظر اس پر ڈالتے زمل کا
ہاتھ پکڑ کر روم میں لے گیا لیکن زمل بھی جاتے جاتے
اسکی جانب طنزیہ مسکراہٹ اچھالنا نہیں بھولی تھی
کومل کے اندر باقی نہیں رہی تھی وہ ایک ہاتھ کا مکہ

بناتی دوسرے پر مار کر رہ گئی

میں تمہیں ایک بچی سمجھی تھی لیکن تم تو چار ہاتھ

آگے نکلی ہو۔۔۔تو اب میں بھی تمہیں بتاؤں گی زمل بی بی" دماغ میں

ہی تہیہ کرتی صوفے پر ایسے براجمان ہوئی مانو اسی کا گھر ہو

وہ سوئی لئے بیڈ پر چڑھی اسکا بٹن لگا رہی تھی

دادو نے جو سلائی سکھائی تھی آج وہ کچھ

کچھ کام آئی تھی سارا دھیان اسکا بٹن پر تھا جبکہ زیحال

کا سارا دھیان زمل کے سینے پر تھا وہ دونوں ہاتھ اسکی

کمر پر رکھے وہاں اپنے لب رکھ گیا

ہبی۔۔کیا ہے لگ جائے گی آپ کو۔۔۔" وہ ڈپٹنے والے انداز

میں بولتی پھر سے لگانے لگی

لیکن وہ کہاں باز رہنے والا تھا پھر سے اسکے دل کے مقام

پر جھکتا میٹھی سی شرارت کرنے لگا لیکن تب ہی اسے
ہلکی سی سوئی چبھی تو منہ سے ایک زبردست آہ نکلی
دیکھا کہا تھا ناں کہ لگوالیں سکون سے۔۔۔"اب کی بار
وہ پوری غصّے میں بولی
نہ کرو۔۔۔تم میرے اتنے قریب ہو اور میرے ہوش نہ اڑیں
ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔"اسکی ٹھوڑی چومتے پیار سے بولا
بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔"بٹن لگا کر بند کرتے بولی
دوبارہ یہ میں کھلا نہ دیکھوں۔۔۔"بٹن کی جانب اشارہ
کرتی ڈپٹتے ہوئے بولی جانتی تھی اسکی عادت تھی اوپر
والے دو بٹن کھلے رکھنے کی جس سے وہ اس حد تک
ڈیشنگ لگتا تھا کہ کوئی بھی لڑکی اس پر اپنا دل ہار بیٹھتی
ایک شرط پر۔۔۔"اس سے وجہ پوچھے بغیر اپنی بات کی

کیسی شرط۔۔۔؟

یہاں کس کرو پھر نہیں کھولوں گا۔۔۔"اپنے سینے پر
انگلی رکھتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

نن۔۔ نہیں۔۔۔"اسکی لودیتی نظروں سے گھبراتی پیچھے ہوئی

اوکے۔۔"بولتے بٹن کھولنے لگا

اے۔۔ایک۔۔ایک منٹ۔۔۔"اسے کھولتے دیکھ واپس سے
آگے آئی کچھ بعید نہ تھی کہ وہ ڈھیٹ کھول بھی دیتا
اور باہر بیٹھی کومل کے سامنے تو وہ بلکل بھی نہیں چاہتی
تھی کہ وہ ایسے جائے

زیحال جانتا تھا وہ ویسے کرے نہ کرے لیکن کومل کی
وجہ سے کرے گی اس لئے جان بوجھ کر یہ شرط رکھی
اس نے بٹن کھول کر سینہ اسکے سامنے کیا

زمل ہچکچاتی تھوڑی جھکی اور آنکھیں بند کئے اسکے
دل کے مقام پر اپنے لب رکھ گئی اسکا لمس محسوس
زیحال نے ایک لمبی سانس اپنے اندر اتاری اسے سکون
سے آنکھیں موندے دیکھ زمل نے دوبارہ اپنے لب وہاں
رکھ دیے جس پر زیحال نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا
جہاں جذبات اٹھتے دکھ رہے تھے
اسے ایسے دیکھ وہ دل سے مسکرایا تھا وہ اسکی محبت
پانے میں کامیاب ہو گیا تھا اسکے ماتھے پر لب رکھتے
دونوں میں سکوں کی ایک لہر دوڑ گئی
جائیں اب آپ کو بلانے بھی آچکے ہیں۔۔۔"اسے خود
کو یک ٹک دیکھتے دیکھ یاد دلایا
چلو۔۔۔"اسے گود میں اٹھاتے بیڈ سے اتار کر اپنے ساتھ

باہر لایا جہاں وہ بے صبری سے انتظار کر رہی تھی

تم بیٹھو میں تھوڑی دیر تک واپس آتا ہوں۔۔۔" بنا

کومل کا منہ دیکھے وہ باہر نکل گیا زمل آہستہ سے قدم

اٹھاتی اس تک آئی اور سامنے صوفے پر براجمان ہو گئی

آپ کچھ لینا پسند کریں گی۔۔۔؟ اسے مہمانوں والا احساس

دلانے کیلئے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے بولی

تم کیا پیش کرو گی۔۔۔ بنانا تمہیں کچھ آتا نہیں صرف ایک

ہی چیز کی فرمائش کر سکتی ہوں اور وہ کیا ہے یہ

تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔" اسکے چہرے پر مکاری نظر

آتے زمل کو غصّہ آنے لگا

وہ اٹھ کر واپس روم میں چلی گئی اب وہ پکا ارادہ کر

چکی تھی کہ اسکو دوبارہ اپنے گھر میں گھسنے نہیں دے گی

نکاح سے پہلے وہ کچھ سوٹ مارکیٹ سے لا چکا تھا

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مشائم مزید ان کپڑوں میں

رہے یا کسی کے سامنے جائے لیکن وہ ڈھیٹ تھی سب اٹھا

کر پھینک چکی تھی

میرا دماغ خراب مت کرو یہ اٹھاؤ اور پہنو۔۔۔" وہ انگلی

اٹھا کر سخت لہجے میں بولا

نہیں پہنوں گی اور تم ہو کون مجھ پر اپنا حکم چلانے

والے ہاں۔۔۔ میرے باپ کو پتہ چلا تو گولی مار دے گا تمہیں

آگے سے وہ بھی اسی ٹون میں بولی

جب وہ مارے گا تب میں کھا لونگا فلحال تم دماغ کھانا

"بند کرو جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔

نہیں پہنوں گی۔۔۔" منہ پھیرتی پھر ضدی انداز میں بولی

"دیکھو میرا میٹر شاٹ ہونے سے پہلے پہن آؤ ورنہ۔۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔؟اسکے جملہ ختم ہونے سے پہلے بیڈ سے

اٹھتی اسکے روبرو آئی

ورنہ کیا زبردستی کروگے۔۔؟تم ڈاکوؤں کو آتا بھی کیا

ہے عورتوں کو کڈنیپ کر کرانکے ساتھ زبر۔۔۔"اسکی بات

پوری ہونے سے پہلے ایک زوردار تھپڑ اس کے ملائم گال

پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا

سبکو اپنے جیسا گھٹیا نہ سمجھو۔۔۔اور زبردستی ان

عورتوں کے ساتھ کی جاتی ہے جنکو عزت کی فکر ہو تم

جیسیوں کے ساتھ نہیں جو اپنا آپ خود مردوں کو پیش

کردیں سمجھی۔۔۔۔"اسکے بال مٹھی میں جکڑتے منہ پر غرایا

تم سے نکاح صرف ایک مجبوری ہے ورنہ اس سے بہتر

میں کنوارہ مر نا زیادہ پسند کرونگا۔۔۔" بال ایک جھٹکے
میں چھوڑتے بیڈ پر دھکادیا وہ منہ کے بل بیڈ پر گری تھی
اب بدلو یہ کپڑے میں بار بار اپنی نگاہوں کو گناہگار نہیں
کرنا چاہتا۔۔۔" بولتے دروازہ دھاڑ سے بند کرتا باہر نکل
گیا لاوا تو اسکے اندر بھی پھوٹ رہا تھا پھانسی پر چڑھنے
کا منظر سوچتے اسکا دل کیا یہاں سے بھاگ جائے اسے
رہ رہ کر مشائم کے ساتھ وہ لڑکا اور وہ سب یاد آرہا تھا
بھلے یہ کاغذی رشتہ بننا تھا لیکن وہ اس سے کوئی
رشتہ نہیں چاہتا تھا
غصّے سے پھنکارتے اپنے کمرے میں آیا اور وارڈروب سے
کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا اس وقت صرف
پانی ہی تھا جو اسکے اندر اٹھتے لاوے کو ٹھنڈا کر سکتا تھا

کچھ ہی دیر میں بلاوا آگیا تھا وہ کندھوں پر شال
ڈالتا اپنی سرخ آنکھوں کو مسلتے اس کمرے کی جانب
ایک حقارت بھری نظر ڈال کر باہر نکل گیا
مولوی کانپتا ہوا سامنے بیٹھا تھا اور سائیڈ صوفے پر پاشا
ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے
پامیر اور برلاس پیچھے کھڑے تھے وہ بوجھل قدموں
سے چلتا ہوا ڈیرے پر آیا اسکے آتے مولوی نے اپنی کانپتی
ہوئی آواز میں نکاح پڑھوانا شروع کیا
یاقوت مرزا ولد صادق مرزا آپ کا نکاح مشائم قدیر جیلانی
کے ساتھ حق مہر دس لاکھ بسکہ راج الوقت طے پایا گیا
ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟
اسکا دل کیا چیخ کر بولے نہیں اسے نہیں قبول وہ بدکردار زانی عورت

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟ مولوی نے پھر دھرایا

قب۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ "آنکھوں کے سرخ ڈورے مزید سرخ

ہوئے مانوا بھی خون چھلک جائے گا

ایسے ہی تین دفع قبول ہے بولتے مولوی کو لے کر گھر آیا

پاشا کے علاوہ پامیر اور برلاس بطور گواہان اسکے ساتھ آئے تھے

مولوی نے وہی کلمات مشائم کیلئے کہے جن پر جواب نہ

دیتے اسے تھوڑی دیر پہلے والا تھپڑ یاد آیا جواب تک

گال کو سلگا رہا تھا گال پر ہاتھ رکھتے ابلتے آنسوؤں کو

واپس سے پیتے اس نے اٹھے دل سے قبول ہے کہا وہ

تھپڑ اتنا کام کر گیا تھا کہ وہ اس وقت نہ صرف لباس

تبدیل کر چکی تھی بلکہ اسکی لائی ہوئی چادر تک میں

لپٹ گئی تھی لیکن اسے یاقوت نے اب تک ایسے نہیں دیکھا تھا

مولوی نکاح پڑھوا کر جا چکا تھا جب باہر بادل زور سے
گرجے ساتھ بجلی بھی چمکی تھی دن کا سماں مغرب
کا سا منظر پیش کر رہا تھا لیکن وہ سب سے بیگانہ جھرنے
کے کنارے کھڑا تھا

ان سب کے اپارٹمنٹ کچھ یوں بنے تھے آس پاس چاروں
جانب بڑے بڑے پہاڑ تھے جو تقریباً برف سے ڈھکے ہوئے
تھے جنکے ڈھلوان میں لمبے لمبے درخت تھے اور انکے
جڑوں میں بہتی صاف شفاف پانی کی ندیاں جنکا پانی
اس قدر صاف تھا کہ نیچے پڑے ہوئے پتھر بھی صاف نظر
آتے تھی انہی پہاڑوں کے بیچ بسی تھی پاشا کی سلطنت
جہاں مختلف کواٹرز بنے تھے اسکے بندوں کے لئے اور
ایریا کے بیچ و بیچ خوبصورت لکڑی سے بنے اپارٹمنٹ تھے

جوتھے توخاصے فاصلے پر لیکن ندی سب کے آگے سے
ہو کر گزرتی تھی اور سبکو ہی اپنے اپارٹمنٹ میں جانے
کیلئے ایک چھوٹے سے پل سے گزرنا پڑتا تھا جو ندی کے اوپر بنا تھا
وہ اب بھی ندی کے کنارے بیٹھا اس میں پاؤں دیے ہوئے
تھا وہ کبھی سگریٹ نہیں پیتا تھا آج پی رہا تھا جس سے
بار بار اسکے سینے میں اٹھتی کھانسی اسے سانس لینے میں تکلیف دے
رہی تھی مگر وہ خود کو تکلیف دینا چاہتا تھا اپنی بے بسی کو ختم
کرنے کیلئے اسے اب کچھ تو کرنا تھا تو وہ سہی
تب ہی اسے پاشا کے الفاظ یاد آئے جو اس نے مولوی کے
جانے کے بعد کہے تھے
یاد رکھنا یاقوت وہ دشمنی میں آئی لڑکی ہے اسکے ساتھ
تمہارا صرف کاغذی رشتہ ہے کل کو اگر ہمیں لگا کہ جیلانی

کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے تو تم اس لڑکی کو
طلاق دے دو گے۔۔۔"آہ طلاق اسکا دل کیا ابھی جا کر
یہ تین لفظ بول کر فارغ کر دے کیونکہ اس سے نکاح کے
بعد یاقوت کو اپنا نام بہت بھاری لگا تھا
بادل گرجتے رہے تھے عنقریب موسلہ دھار بارش ہونی تھی
لیکن برس تو اسکا دل بھی رہا تھا دیکھا کسی نے۔۔۔؟ نہیں
ناں۔۔۔اللہّ پاک نے بھی نہیں سنی اب کس سے کہتا کس
کو اپنے اندر اٹھے طوفان کا بتاتا
سب صرف دشمنی دیکھ رہے تھے اصل تباہ تو یاقوت کی زندگی ہوئی
تھی وہ کرب سے آنکھیں مینچتا سارے آنسوں واپس پی گیا
تمہارے باپ کی غلطیوں کا بدلہ تم دو گی لڑکی۔۔۔نہ وہ
زمل کو اٹھوانا نہ تم میرے متھے لگتی لیکن اب لگ ہی گئی

"ہو تو تمہاری زندگی تو میں اچھے سے تباہ کرونگا۔۔۔

آنکھوں کی نمی پیتے خود سے تہیہ کیا

کمرے میں بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی نظریں بھی

زمین پر ہی گاڑے ہوئے تھی آج اس سے اسکی شناخت

چھینی گئی تھی کیا اسکے باپ کا اتنا بھی زور نہیں چلا

تھا کہ اسے ڈھونڈ نکالتا

انکی لاپرواہی آج مشائم کی زندگی ایک نئے موڑ پر لے آئی تھی

کوئی بات نہیں تمہاری زندگی تو میں جہنم بناؤنگی

"مشائم قدیر جیلانی کو ابھی تم نے جانا ہی کہاں ہے۔۔۔

اپنے آنسوں بے دردی سے رگڑتی دل میں تہیہ کر گئی

تب ہی وہ اپنی شال کندھوں پر ٹھیک کرتا گھر میں

داخل ہوا جہاں آتے پہلی نظر اس کمرے کی جانب گئی

اور جاتے ایک لمبی سانس خارج کی

ایک حقارت بھری نظر اس جانب ڈال کر اپنے کمرے

میں چلا گیا اور جاتے دروازہ دھاڑ سے بند کیا اسکی

آواز پر زمین پر بیٹھی مشائم اچھلی تھی لیکن

جلد ہی خود کو نارمل کرتی دروازے تک آئی اور اچھے

سے اندر سے لاک کر لیا اسکے مطابق وہ اب اندر آتا

اور اس سے اپنے شوہر ہونے کا حق وصول کرتا

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسکی جانب دیکھنا

تک گوارہ نہیں کرتا بھوک آج دونوں کو ہی نہیں لگی تھی

ایک گھر میں ہوتے ہوئے وہ بھی جائز رشتے کے ساتھ

پھر بھی دونوں کے دلوں میں نفرت عروج پر تھی

NOVELS BY AQSAM

کل سے اسے اپنا آپ بہت خاص لگنے لگا تھا وہ پل سوچتے

اسکے چہرے پر ایک کے بعد ایک حیا کے رنگ بکھرنے
لگے تھے اور وجہ اسکا بے باک شوہر تھا اسے سوچتے
وہ اٹھ کر وارڈروب کی جانب آئی اور کھولے سامنے
اس بلیک نائٹی کو دیکھنے لگی دماغ میں ایک خرافاتی
آئیڈیا آیا اسے پکڑتی واش روم میں گھس گئی
وہ اس قدر الجھی ہوئی تھی کہ اسے پہننا کیسے ہے
یہی سمجھ نہیں آیا آخر میں جھنجھلا کر ایک سائیڈ پھینک دی
اپنے جیسی نائٹی لے کر آئیں ہیں اتنی مشکل۔۔۔"نائٹی
کے ساتھ زیحال کو گھسیٹنا نہیں بھولی تھی اسے دوبارہ
پفر بنے وہ دیکھ لیتا تو دوبارہ اسکا ہنس ہنس کر برا
حال ہو جانا تھا وہ واپس سے وہی سوٹ پہنتی باہر آئی
زیحال اپنے سارے کام نمٹا کر ہی واپس آیا تھا کیونکہ

کھانا وہ پہلے سے بنا آیا تھا اور کومل کے کھانے کی اسے
فکر نہیں تھی جس کی تھی اسکا بندوبست ہو چکا
تھا وہ کافی تھکا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا جہاں کومل
اسکی توقع کے برعکس کچن میں کھڑی کچھ بنا رہی تھی
اسے اپنے کچن میں دیکھ پاشا کی ناک کے نتھنے پھولے
تم یہاں کیا۔۔کر رہی۔۔۔ہو؟آتے ہی آئی برداشت کر سوالیہ پوچھا
جانتی ہوں تمہاری خواہش یہاں اپنی بیوی کو دیکھنے
کی ہے لیکن وہ تو پوسیبل نہیں ہے۔۔۔"بولتے ہوئے طنزیہ مسکراہٹ
اسکی جانب اچھالی جیسے کچھ باور کروانا چاہ رہی ہو
میں ایسی فضول خواہشیں نہیں پالتا۔۔۔"آگے بھی وہ
تھا جو کسی کا قرض نہیں رکھتا تھا پھر چاہے وہ لفظوں
کا ہی کیوں نہ ہو

ھمم پال کر بھی کیا کروگے پتہ ہے پوری نہیں ہو گی خیر
تمہارے لئے تمہاری فیورٹ بریانی بنا رہی تھی۔۔۔"اسکی
بات پر جہاں پاشا کے تیور بگڑے تھے وہی پیچھے کھڑی
زمل کو غصّہ آیا تھا وہ اسکی آواز سن کر باہر آئی تھی
لیکن اسکی بات سن کر واپس اندر چلی گئی اسے آج تک
کیوں نہیں پتہ چلا کہ اسکو کیا پسند ہے یہی سوچتے
اسکو اور غصّہ آنے لگا
پہلی بات میری فیورٹ بریانی نہیں ہے دوسری بات یہ
تمہارا گھر نہیں ہے جہاں تم اتنے رعب سے کھڑی رہو
یقیناً یہ بات میری بیوی کو پسند نہیں آئے گی لہٰذا
اپنے لئے کچھ بنا کر کھاؤ اور جا کر ریسٹ کرو صبح
تمہارا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔"دوٹوک لہجے میں بولتا

اپنے کمرے میں چلا گیا اسکے الفاظ کومل کو اندر تک توڑ
گئے تھے وہ چھلکتی آنکھیں لئے سب چھوڑ کر واپس
ساتھ والے روم میں چلی گئی جہاں پہلے رکی تھی
جاتے بیڈ پر اوندھے منہ پڑتے سسک سسک کر رو دی
وہ کتنے پیار سے اسکے لئے کھانا بنا رہی تھی اور وہ کتنی
آسانی سے اسکی بے عزتی کر گیا تھا
لیکن اسکا اپنی بیوی کیلئے اتنی فکر کرنا کومل کو مزید
اسکی جانب کھینچ گیا
تمہیں تو۔۔میں حاصل کر کر رہوں گی پاشا تم صرف
میرے ہو۔۔۔یہ پدی سی لڑکی تمہیں مجھ سے چھین
نہیں سکتی سمجھے تم۔۔۔" وہ روتے ہوئے اپنی آنکھوں
کو بے دردی سے مسل گئی

کمرے میں آتے واچ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور نظر
سامنے کمفرٹر میں دبک کر لیٹی زمل پر گئی وہ ظاہر
تو یہی کر وار ہی تھی کہ وہ سو چکی ہے لیکن رونے کے
باعث اسکا جسم تھوڑا بہت ہل رہا تھا جو زیحال کی
نظروں سے او جھل نہ رہ سکا
وہ جوتے اتار کر وہی اسکے قریب لیٹتا اسے کمفرٹر
سمیت کھینچ کر خود سے لگا گیا
کیا ہوا میرا بے بی رو کیوں رہا ہے۔۔۔"اسکے بالوں میں
منہ چھپاتے محبت سے چور ہوتے لہجے میں بولا لیکن
وہ بس سسکتی رہی اسکی طرف سے جواب نہ پا کر
زیحال نے خود اسکا رخ اپنی جانب موڑا جہاں اسکی
رونے کی وجہ سے سرخ آنکھیں نظر آئیں

ارے۔۔۔وائفی۔۔۔کیاہوااتناکیوں رورہی ہو۔۔۔"اسکے
آنسوں اپنی ہتھیلی سے صاف کرتے فکر مندی سے بولا
لیکن وہ اپنی نالائکی اور کومل کی صبح والی بات پر روئی تھی
بتاؤتو یار۔۔۔"اب کی بار اسے دونوں کندھوں سے پکڑ
کر اپنے اوپر کرتے ہوئے پوچھا ساتھ ساتھ اسکے بالوں
کو کان کے پیچھے اڑسنے لگا
مم۔۔میں۔۔میں کسی کام کی نن۔۔نہیں ہوں۔۔۔"ہچکیاں
لے کر بولتی زیحال کو اس وقت وہ بہت معصوم لگی تھی
"میرا بے بی۔۔۔کس نے بولا ہے یہ تمہیں بٹن لگانا آتا ہے۔۔۔
بولا ایسے جیسے کوئی توپ چلانی آتی ہو
مم۔۔مجھے کھ۔۔کھانا نہیں بب۔۔بنانا آتا۔۔۔"وہ پھر سوں
سوں کرتی بولی

تو میں کس لئے ہوں۔۔۔ تمہیں بنانے کی ضرورت ہی نہیں
لیک۔۔ لیکن آپ۔۔ آپکی خواہش بھی تو۔۔ ہو گی ناں اپنی
بب۔۔ بیوی کے ہاتھ کا کھانا۔۔ کھانے کی۔۔۔ "اسے برا لگا
تھا جو کام اسے کرنا چاہئے تھا وہ کو مل کر رہی تھی
میں نے کبھی نہیں سوچا یہ۔۔ اور نہ تمہیں سوچنے کی
ضرورت ہے جب مجھے لگا کہ اپنی بیوی کے ہاتھ کا کھانا
کھانے کا موڈ ہے تو میں کھانے کے بجائے اپنی بیوی کو
ہی کھا جاؤ نگا نو ٹینشن۔۔۔ "آنکھیں پٹپٹاتا وہ اس انداز
میں بولا کہ وہ رونا دھونا بھول گئی
"گندا۔۔۔
گندا۔۔ ہاں۔۔۔ بتاؤں تمہیں۔۔۔ "اسے اپنے نیچے لیتا پیٹ پر
گدگدی کرتا ہنسنے پر مجبور کر گیا

ہاہاہااسٹاپ اٹ خان۔۔۔ننن "وہ اتنی زور سے چیخی کہ
وہ رکتا اسے دیکھنے لگا
کیا۔۔۔؟اسے ایسے دیکھتے دیکھ سوالیہ پوچھا
"ایک بار اور بولو۔۔۔
کیا۔۔۔؟
یہی جو ابھی بولا۔۔۔"اسکے کہنے پر وہ یاد کرنے لگی کہ اس نے کیا
بولا لیکن جلدی یاد آگیا کہ اسے خان لفظ زمل کے منہ سے پسند تھا
خان۔۔۔"اسکے منہ سے یہ نام سنتے زیحال کو اپنے اندر
تک سکوں اترتا محسوس ہوا
جی خان کی جان۔۔۔"اسکی ٹھوڑی چومتے پیار سے بولا
آپ۔۔آپ سچ میں مجھے کھا جائیں گے۔۔۔"اسے اپنی ہی
فکر لگ گئی تھی جس پر زیحال کا قہقہہ گونجا تھا

دونوں کے خوشی سے بھرپور قہقہے کومل کے کانوں
میں سیسہ انڈیل رہے تھے وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھتی
مزید شدت سے رودی
اب اگر ایک منٹ کے اندر اندر تم نہ سوئی تو گارنٹی
نہیں دے سکتا۔۔۔"اسکی دھمکی سنتے وہ جھٹ اسکی گردن میں منہ
چھپاتی آنکھیں موند گئی کچھ بعید نہ تھی وہ جنگلی یہ کر بھی
گزرتا زیحال کمفرٹر دونوں پر ٹھیک کرتا اسے خود میں بھینچے
خود بھی آنکھیں بند کر گیا
لیکن دیر سکوں سے لیٹنے کے بعد زمل کے چوہے جاگ گئے تھے
" ہبی۔۔جی
ھممم۔۔۔"وہ آنکھیں موندے موندے بولا
چوہے۔۔۔"وہ بس اتنا بولی کہ زیحال کی آنکھیں کھلی

تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔؟اسکا چہرہ اپنی گردن سے نکالتے سوالیہ

پوچھا

نہیں۔۔۔"اسکی نہیں پر زیحال کو خود پر غصّہ آیا

وہ آکر اس سے کھانا تک پوچھنا بھول گیا تھا

تم لیٹو میں ابھی لے کر آیا۔۔۔"اسے اچھے سے کمفرٹر

میں لپیٹتے کچن میں گیا باہر بارش کی وجہ سے ٹھنڈ بڑھ گئی تھی

وہ کچن میں آتے سوچنے لگا کہ کیا بنائے تب ہی ذہن

میں سینڈوچ آئے اس وقت وہی تھے جو جلدی بن سکتے

تھے وہ سینڈوچ بنانے کیلئے سامان نکالنے ہی لگا تھا جب

کومل اپنے روم سے نکل کر آئی

وہ اپنے رف سے حلیے میں بھی کومل کا دل دھڑکا گیا

تھا اتنی مہارت سے کھانا بناتے اپنی حالت سے بے
خبر ماتھے پر بکھرے بال اوپر کے دو بٹن کھلے فولڈ
کئے ہوئے کف۔۔۔بلیک پینٹ پر نیوی بلیو شرٹ میں وہ
کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا اوپر سے اپنی بیوی
کی اتنی کیئر کرنے والا شوہر ایسے میں کومل کا اس پر
دل ہارنا کچھ حد تک غلط نہ تھا
وہ اسکے چہرے کو دیکھتی اس تک آئی پاشا کی نظر
یقیناً اس پر اب تک نہیں پڑی تھی
میں ہیلپ کر دوں۔۔۔؟ اسکی دھیمی آواز پر پاشا نے
مڑ کر دیکھا اور ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی
نہیں میں بنالونگا۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے انڈا پھینٹنے لگا
وہ صلیب کے اس جانب آئی جس طرف وہ کھڑا اپنا کام

کر رہا تھا اسے اپنی جانب آتا دیکھ وہ اپنا ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگا

وہ۔۔پپ۔۔پانی۔پانی لینا تھا۔۔۔" پانی کا بہانہ کرتی اسکے

دوسری جانب آئی پاشا پھر سے اپنے کام پر جت گیا تھا

وہ اپنے دماغ میں خیال بھنتی وہی کھڑی ہوئی

اسکا سر اچانک گھوما تھا اور وہ پاشا کی پشت سے

ٹکراتی سیدھا زمین پر گری تھی

کومل۔۔۔کومل۔۔۔۔" وہ اسکے بیٹھتے اسکا چہرہ تھپتھاتے

فکر مندی سے بولا لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی پاشا

نے اسکا ہاتھ پکڑا جو سچ میں ٹھنڈا ہو رہا تھا مطلب وہ

ٹھنڈ کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی

پاشا کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا وہ اسے اپنی

بانہوں میں بھرے اسکے روم میں لایا اور آہستہ سے بیڈ پر لٹایا

کومل۔۔۔کومل اٹھو۔۔۔"اسے دھیمی آواز میں پکارتے پھر
سے اسکا چہرہ تھپتھپایا
جب وہ ہوش میں نہیں آئی تو سائیڈ رکھے جگ سے گلاس
میں پانی انڈیل کر کچھ چھینٹے اسکے منہ پر دے مارے
پانی لگنے پر اسکی پلکیں لرزی اور آہستہ آہستہ آنکھیں
کھولے اپنے پاس بیٹھے پاشا کو دیکھنے لگی اسے اتنے
قریب بیٹھے دیکھ اسکا بازو پکڑ کر اٹھنے کی کوشش
کرنے لگی جب اسے کھینچتی جان بوجھ کر اپنے اوپر
گرا گئی وہ بلکل اسکے چہرے تک آیا تھا
اسے روم میں آئے کافی دیر ہو گئی تھی جب اسکو دیکھنے
کیلئے زمل روم سے باہر آئی لیکن وہ کچن میں نہیں تھا
زمل کا شک کومل کے روم کی جانب گیا تھا لیکن وہ

پر اعتماد ہوتی اس جانب گئی کہ وہ وہاں نہیں جا سکتا
وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اسکے کمرے کے سامنے
آئی جسکا دروازہ کھلا تھا
لیکن سامنے کا منظر دیکھتے وہ کرنٹ کھاتے ایک قدم
پیچھے ہوئی پاشا اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن
وہ کالر سے پکڑے ہنوز خود پر جھکائے ہوئے تھی جب
اسکی نظر دروازے سے باہر کھڑی زمل پر گئی اسکے
چہرے کی اڑی ہوائیاں وہ دیکھ چکی تھی اور مزید
اسے قریب تر کرنے لگی زمل کیلئے یہ سب ناقابل برداشت تھا وہ
چھلکتی آنکھوں کے ساتھ واپس اپنے روم میں چلی گئی
وہ دیوانہ وار اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جب اچانک اسے پاشا کی
آنکھوں میں لہو اترتے نظر آیا وہ بے ساختہ اسکا کالر چھوڑ گئی

پاشا ایک جھٹکے میں اس سے دور ہوتا اٹھ کھڑا ہوا
لیکن اسے وہ یہی شوکر واتی رہی کہ کمزوری کی وجہ
سے اس سے اٹھا نہیں جارہا تھا جسکی وجہ سے
یہ ہو گیا پاشا پھر بھی اس پر کڑی نظر ڈالتا روم سے
باہر نکل گیا ایک لمبی سانس خارج کرتے کچن میں آیا
اور سینڈوچ اٹھا کر اپنے روم میں آیا جہاں وہ آنکھیں
بند کئے لیٹی خود کو نیند میں ظاہر کر رہی تھی
وائفی۔۔۔ کھانا کھالو۔۔۔"اسکا کندھا ہلکا سا ہلاتے پیار
سے بولا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی
بے بی۔۔۔ سو گئی ہو۔۔؟اس پر تھوڑا سا جھکتے سوالیہ
پوچھا لیکن تب ہی ایک آنسوں اسکی آنکھوں کی باڑ
توڑتا ناک پر آیا جسے زیحال دیکھ چکا تھا

تم رو رہی ہو۔۔۔؟؟؟اسکا رخ اب پورا اپنی جانب کیا تھا
لیکن وہ واپس سے رخ دوسری جانب موڑ گئی
اب کی بار زیحال نے زبردستی اسے اٹھا کر اپنے سامنے
بٹھایا اور چپ چاپ اپنی ہتھیلیوں سے اسکا تر چہرہ صاف کیا
کیا ہوا بتاؤ۔۔۔چوہے تنگ کر رہے میرے بے بی کو۔۔۔؟
اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے پیار سے پوچھا
میری جان بتاؤ تو کیا ہوا ہے۔۔۔"اسکا مسلسل رونا زیحال
کو تکلیف دے رہا تھا
یہ۔۔۔یہ کومل اپنے گھر کیوں۔۔نن۔۔نہیں جا رہی۔۔۔"وہ
سوں سوں کرتی ناک رگڑ کر بولی
چلی جائے گی۔۔۔ابھی اسکے لئے اس جگہ سے زیادہ کوئی
جگہ سیف نہیں ہے۔۔۔"پیار سے سمجھایا لیکن وہ جو دیکھ

چکی تھی اسکے بعد وہ اسکو ایک سیکنڈ بھی یہاں نہ رہنے دیتی
نہیں۔۔۔چاہے مر جائے لیکن یہاں سے جائے۔۔۔"وہ ضدی
انداز میں بولی لہجہ اٹل تھا
وائفی بری بات۔۔۔"زیحال نے ہنوز ڈپٹا لیکن وہ اب بھی
اپنی ضد پر اڑی تھی
نو۔۔۔میں اسے نکال دونگی۔۔۔"وہ اپنے آنسوں صاف کرتی بیڈ سے
اتری
وائفی۔۔۔نو۔۔۔میں نے کہاناں۔۔۔"لیکن وہ اسکی بات کو
ان سنا کرتی اسکے روم میں گئی جہاں وہ لیٹی شاید سو رہی تھی
اٹھیں آپ۔۔۔اور اپنے گھر جائیں۔۔۔"اسکی آواز پر کومل
نیند سے بوکھلا کر اٹھی یا شاید سونے کا ناٹک کر رہی تھی
کیا ہوا زمل۔۔۔"بیچارگی کی اخیر کرتی زمل کو ہی بوکھلا گئی

آپ کو سنای نہیں دیا کہ اپنے گھر جائیں آپ۔۔۔"لیکن
وہ پھر سے دھاڑی تھی
وائفی۔۔۔ چلو روم میں۔۔۔"کہتے ہوئے زیحال نے اسکا بازو
پکڑ کر کھینچا جو پھر سے چھڑاتی اسکی جانب لپکی
سنتا کم ہے کیا۔۔۔اٹھیں"بولتے ہوئے اسکا کمفرٹر پکڑ کر کھینچا
زمل۔۔"آخر میں وہ اب چیخ پڑا تھا زمل بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی
اسٹاپ اٹ روم میں چلو۔۔۔"لہجہ سخت کرتے ڈپٹا اب
آنسوں تواتر آنکھوں سے بہنے لگے اور اسے اپنی سائیڈ لیتے
دیکھ کومل نے مزید بیچارگی اپنے چہرے پر سجائی زمل اسکی ڈانٹ
سن کر چپ چاپ روم سے نکل گئی اور اپنے روم میں آتے کمفرٹر سر
تک تان کر لیٹ گئی ہچکیاں الگ بندھ چکی تھیں
زیحال کومل سے معذرت کرتا آہستہ سے روم میں آیا

اور روم لاک کیا نظر اسکے ہلتے جسم پر گئی جسے دیکھتے
وہ پاس آکر لیٹا اور ہاتھ آہستہ سے اسکے کندھے پر رکھا
جسے زمل نے کندھے سے جھٹک دیا
وہ ضرورت مند ہے کیا ہوا اگر ایک رات وہ یہاں
رہ لے گی تو۔۔۔" نظر اسکے بالوں پر ٹکائے بے حد سنجیدگی
سے بولا اسے خود میں برا محسوس ہو رہا تھا کہ اس
نے کیوں زمل پر اپنی آواز بلند کی وہ اب بھی روتی رہی
سوری۔۔دیکھو میں کان پکڑ رہا ہوں ایم سوری میں نے
تمہیں ڈانٹا۔۔۔" اسکے دیکھے بغیر بھی وہ پوری ایمانداری
سے کان پکڑے ہوئے تھا
جب اس نے کوئی حرکت نہ کی تو وہ کرب سے آنکھیں
مینچتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا وہ کبھی کومل کے منہ

پر زمل کو کچھ نہیں کہتا تھا اور نہ ہی کومل کو لیکن
پیچھے سے ہمیشہ اپنی بیوی کی ہی سائیڈ لیتا تھا
اور اب اس کے سامنے زمل کو ڈانٹنے کا اسے بے حد افسوس
ہو رہا تھا کچھ سوچتے وہ ایک جھٹکے میں کمفرٹر
ہٹاتا اٹھا اور باہر آیا کومل کے روم کا دروازہ اب تک کھلا
تھا اور وہ جاگ بھی رہی تھی
وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا دروازے تک آیا اور بنا اسکی
جانب دیکھے اپنی بات کی
کل تمہارے لئے دوسرا اپارٹمنٹ تیار کروا دونگا جب تک چاہو
وہاں رہ لینا میں اپنی بیوی کو ہرٹ ہوتے نہیں دیکھ سکتا
دوٹوک لہجے میں بولتا بنا اسکا چہرہ دیکھے باہر نکل گیا
NOVELS BY AQSAM
صبح اسکی آنکھ معمول سے ہٹ کر دیر سے کھلی تھی

اٹھتے ٹائم دیکھا جہاں گھڑی صبح کے دس بجا رہی تھی
وہ کرنٹ کھاتے اٹھی آج کیسے وہ اتنی دیر تک سوتی رہی
اور نہ زیحال نے اسے اٹھایا سوچتے ہی نظر اسکی جگہ پر
گئی جہاں بیڈ پر ایک بھی سلوٹ نہیں تھی مطلب وہ
ساری رات گھر نہیں آیا تھا زمل ایک لمبی سانس خارج کرتی اپنے
کپڑے
لے کر واشروم میں گھس گئی شاور لیتے بالوں کو ٹاول میں لپیٹے باہر
آئی اور مرر کے سامنے کھڑی ہوتی بال خشک کئے آج اتنے دل سے
تیار
ہونے کا موڈ نہیں تھا پھر بھی لائٹ پنک لپسٹک لگاتے
وہ باہر آئی زیحال باہر بھی نہیں تھی لیکن کومل پورے
ٹھاٹھ سے بیٹھی اپنا ناشتہ کر رہی تھی

ارے۔۔زمل آؤناں بریکفاسٹ کرو۔۔۔"اس پر نظر پڑتے دنیا
بھر کی محبت سموئے ہوئے بولی زمل ایک پل کو ٹھٹھکی
اسکا اس قدر میٹھی چھری بننا اسے کچھ ہضم نہیں ہو رہا تھا
وہ چپ چاپ آکر صوفے پر بیٹھ گئی اپنی بات رد
ہوتے دیکھ کومل کو اس پر تاؤ آیا لیکن ضبط کرتی چائے
کا مگ اٹھاتی اس تک آئی اور ساتھ والے سنگل صوفے پر براجمان ہو گئی
اگر تم پاشا کا سوچ رہی ہو تو ڈونٹ وری اسے میں
بریکفاسٹ کروا چکی ہوں ابھی ابھی گیا ہے باہر تمہارا
ویٹ کرنا مناسب نہیں لگا کونسا تم نے بنا کر دینا تھا
اسے بریکفاسٹ۔۔۔"ایک ہی سانس میں بولتی ساتھ طنز بھی کر گئی
زمل خاموش رہی اسکا کچھ دل نہیں تھا اسکے منہ لگنے
کا لیکن اسکی خاموشی کومل کو کھٹک رہی تھی

رات تمہارا ریایکشن بہت برا تھا پاشا نے آکر مجھ سے
معافی مانگی تھی اور یہ بھی کہا کہ جب تک میرا مسلہ
حل نہیں ہوتا میں یہی رہوں۔۔۔۔"اب کی بار زمل نے بے
یقینی سے اسے دیکھا رات تک وہ معافیاں مانگ رہا تھا
اور یہاں اسے رہنے تک کا کہہ دیا سوچتے آنکھوں میں عرق اتر آیا لیکن
کومل کو نہیں دکھانا چاہتی تھی جس کی وجہ سے منہ پھیر گئی
تم کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو زمل بے بی۔۔۔میرا اور
اسکا رشتہ اتنا بھی نازک نہیں جو کل کی آئی بچی توڑ
دے۔۔۔"لہجے میں مکاری لاتے اس پر کچھ واضح کروانے لگی
کس قدر ڈھیٹ ہیں آپ ایک سیراب کے پیچھے بھاگ رہی
"ہیں جسے کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔۔۔
حاصل تو میں کر لیتی اگر تم اسکی زندگی میں نہ آتی

میں پہلے اتنی کوشش نہیں کی تھی اسے پانے کی کیونکہ
اسکی زندگی میں کوئی عورت نہیں تھی پھر تم آئی مجھے
لگا تم تو بچی ہو تمہیں نکالنا آسان ہو گا لیکن تم نے مجھے
غلط ثابت کر دیا۔۔۔بٹ ڈونٹ وری زمل بے بی مجھے اب
بھی زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔۔۔"اسکی بات پر
زمل نے سوالیہ آئی برو اچکا کر دیکھا
تم نے کبھی اسکی بیک سے تھوڑا اوپر وہ کالا تل دیکھا
ہے۔۔۔؟اس کی بات پہلے تو زمل کو سمجھ نہیں آئی تھی
جو اسکی نظروں کو سمجھتی دوبارہ بولنا شروع ہوئی
تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم نے اب تک نہیں دیکھا اسکا
وہ قاتل تل جسے دیکھتے کوئی بھی لڑکی اس پر مر
مٹے جیسے میں مر مٹی اس پر۔۔۔افففف زمل تم اب سوچ

رہی ہو گی میں نے کیسے دیکھا وہ تل ہاہاہا تم بچی ہو لیکن
سمجھا دیتی ہوں کہ وہ مرد ہے اپنے جذباتوں کو ٹھنڈا
"کرنے کیلئے کوئی عورت چاہئے ہوتی ہے اور تم سے پہلے۔۔۔
اسکی بات پوری ہونے سے پہلے چ چیخ پڑی
چپ۔۔۔چپ کر جائیں۔۔۔"اسکا ضبط اب جواب دینے لگا تھا
آپ جیسی گھٹیا عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی جو
کسی بھی مرد کو اپنا آپ ایسے ہی پیش کر دے۔۔۔"بولتے
ہوئے لہجے میں جیسے زہر سا گھل گیا تھا نہیں اسکے مان
کو ٹھیس پہنچی تھی اگر سچ میں اسکا وہ تل وہاں ہوتا
تو یقیناً زمل نے وہی ادھ مرا ہو جانا تھا کہ اسکا شوہر
اس سے پہلے کسی غیر عورت کے ساتھ اس قسم کے تعلق
میں رہا ہے اس کیلئے اب وہاں بیٹھنا محال تھا وہ تن فن

کرتی کمرے میں جا کر دروازہ اندر سے لاک کر گئی

اسے اس طرح جاتے دیکھ کومل نے ایک فاتحانہ مسکراہٹ

"اسکی پیٹھ جانب اچھالی پہلا وار تو لگ گیا۔۔۔۔

NOVELS BY AQSAM

وہ صبح کی نماز پڑھ کر سویا تو آنکھ دیر سے کھلی

اٹھتے سب سے پہلے پاشا کا خیال آیا اسکے سامنے تو

اسے صبح صبح حاضری دینی ہوتی تھی

شٹ۔۔۔ کیا سوچیں گے نکاح کی پہلی ہی صبح لیٹ ہو

گیا کچھ غلط ہی نہ سمجھ لیں۔۔۔ "اپنے آپ سے سوچتا

جلدی سے اٹھا اور کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا

جلدی سے شاور لیتے باہر آیا اس وقت وہ صرف ٹراؤزر میں تھا اپنے بال

ٹاول سے سکھاتے پیچھے گلے میں ڈال کر کچن میں آیا اسکے

مطابق وہ نکاح کا سوگ منا رہی ہو گی تو کہاں نکلے گی

باہر یہی سوچتا وہ اپنا ناشتہ بنانے لگا
لیکن وہ اسکی سوچ کے برعکس اپنا لونگ عبایا ٹائپ
فراک سمبھالتی باہر آئی جہاں وہ کچن میں پیٹھ موڑے
بریکفاسٹ بنا رہا تھا مشائم کی نظر سیدھی اسکی چوڑی
پشت پر گئی اس نے کبھی چہرہ تو غور سے نہیں دیکھا تھا
لیکن اسکی سورج سی چمکتی چوڑی پشت اسے اپنی
جانب دیکھتے رہنے پر مجبور کر گئی یہ نہیں تھا کہ اس نے
مردوں کو بغیر شرٹ کے نہیں دیکھا تھا لیکن کسی کے
جسم میں اتنی اٹریکشن نہیں تھی جو یاقوت کے کسرتی
بدن میں تھی وہ اسی طرح دیکھتی رہی تھی جب وہ
ہاتھ میں فرائی پین لئے اس جانب مڑا نظریں چونکہ نیچے
تھی تو وہاں کسی کے کھڑے ہونے کا احساس ہوا جب

وہ آہستہ سے نظر نیچے سے اوپر لے جاتا سامنے اسے
دیکھ ٹھٹھکا اور کرنٹ کی سی کیفیت میں گلے سے ٹاول
نکال کر اپنا سینہ چھپا گیا اور چہرے پر ایک غصّے کی لہر دوڑ گئی
تمہیں شرم نہیں آتی کسی مرد کو ایسے دیکھ۔۔۔" کہتے
ہوئے وہ بھول گیا تھا کہ وہ کتنے ہی مردوں کو ایسے دیکھ
چکی ہے اور اسے ایسے خود کو چھپاتے دیکھ مشائم
کو اچھو لگا کہ وہ مرد ہو کر ایسے خود کو چھپا رہا تھا
جس سے اسے یاقوت کی نیچر کا اندازہ ہو گیا تھا اور
اسے تنگ کرنے کا جیسے ایک بہانہ مل گیا
"کیوں۔۔۔ میری پراپرٹی ہے ایسے دیکھوں یا بلکل ویسے۔۔۔
اسکا بلکل ویسے یاقوت کی سمجھ میں آتے دیر نہیں لگی تھی وہ ناک
کے نتھنے پھلاتا اپنے روم میں گیا اور جلدی سے شرٹ پہن کر باہر آیا

میرا ناشتہ۔۔۔"بولتے ہوئے صوفے پر بیٹھی اور انداز ایسا تھا مانو وہ اسکا نوکر ہے اور ابھی ناشتہ حاضر کر دے گا لیکن وہ سرے سے اسکو اگنور کرنے لگا اسے جلدی جانا تھا

سنا نہیں میرا ناشتہ۔۔۔"اسکی جانب سے جواب نہ پا کر پھر چیخی

"کیوں دہیج میں نوکر لائی ہو۔۔؟لائی ہو تو بنوالو۔۔

اپنی طرف سے اسکی بات کسی اور جانب پھینک تڑخ کر بولا

تم ہو ناں۔۔۔کل ہی تازہ تازہ لائیسنس ملا ہے۔۔۔"اسکی جانب ایک دل جلی مسکراہٹ پھینکتے ہوئے بولی

اوہ اس حساب سے میرا ناشتہ بھی تمہیں بنانا چاہئے تھا ہے ناں تو کب دے رہی ہیں مجھے ناشتہ بنا کر۔۔۔؟

زہر نہ دے دوں۔۔۔"انداز بھی زہریلا ہی تھا

"تمہارا چھونا ہی کسی بھی چیز کو زہر کر دے گا۔۔

زہر لفظ دانت پیس کر بولتے ہوئے اپنا ناشتہ کرنے لگا

"میں نے تمہیں تو نہیں چھوا تو تم کیوں زہر اگل رہے ہو۔۔

مانو وہ قسم اٹھا کر آئی تھی اسے تپاتے رہنے کی

تمہاری منحوس شکل دیکھنے کا اثر ہے چھونے کی ضرورت

نہیں۔۔۔"آہ تپانے میں وہ کونسا پیچھے رہتا

"تمیز تو تمہیں چھو کر بھی نہیں گزری بد تمیز۔۔۔

اسکی بات کا جواب دیے بغیر وہ ناشتے کے ساتھ انصاف کرتا رہا

تم میں احساس نامی چیز ہے یا نہیں۔۔۔"اسے خود کو

اگنور کرتے دیکھ تڑخ کر بولی لیکن وہ خاموش رہا وجہ

صرف دیر ہونا تھی ورنہ منہ توڑ جواب کے بجائے اسکا

سیدھا اس بی بی کا منہ توڑنے کا دل کیا تھا

میں بھوکی بیٹھی ہوں۔۔۔"جیسے اسے نظر ہی نہیں آ

رہا تھا تو خود سے بتانا ضروری سمجھا

تو بنا لو اٹھ کر۔۔۔۔"سرسری سا جواب دیتے ہنوز ناشتے پر جھکا رہا

میں کیسے بناؤں۔۔۔"اسکے انداز پر مشائم کا دل کیا اسکا سر پھوڑ دے

ہمارے ہاں ہاتھوں سے بنایا جاتا ہے آپ بھی اپنی زبان

"والی انرجی ہاتھوں پر استمال کر کر بنا سکتی ہیں۔۔۔

اسکے طنزوں کی برسات اب بڑھنے لگی تھی جس وہ پیر

پٹختی اٹھ کر روم میں چلی گئی یاقوت سر جھٹک کر

ناشتہ ختم کرتے اپنی واچ اور گن اٹھا کر باہر نکل گیا

لیکن دروازہ لاک کر کر ہی گیا تھا

اسکے جاتے وہ پھر سے باہر آئی بھوک سے برا حال ہو

رہا تھا کچن کا رخ کرتی اس جانب آئی جہاں ایکسٹرا

ناشتہ بنا رکھا تھا جسے دیکھتے اسکی آنکھیں چمکی

اور اسے پلیٹ میں انڈیلتے صوفے پر آئی اور الٹی پلٹی
مارے بیٹھ کھانے لگی اسے لگا تھا کہ وہ اسکا بچا ہوا
کھانا ہے لیکن یہ صرف وہ جانتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر
اضافی کھانا بنا کر گیا ہے نفرت اپنی جگہ تھی لیکن کسی
عورت کو بھوکا مارنا کم سے کم پاشا کے گینگ کو گوارہ
نہ تھا

NOVELS BY AQSAM

کیا ہوا بوس دیر ہو گئی آج لگتا ہے رات بھر سوئے نہیں۔۔۔"اسکے
آتے
سب سے پہلے برلاس نے اسکی ٹانگیں کھینچی
یاقوت نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا جس کی گھوری پا کر
برلاس کی بتیسی چھپی تب ہی یاقوت کی نظر پیچھے بیٹھے پاشا پر
گئی جو صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا لیپ ٹاپ میں کچھ کام کر

رہا تھا

پاشا کب آئے۔۔۔" برلاس کو دیکھتے سوالیہ پوچھا

" پاشا تو رات سے یہی ہیں اور سوئے بھی نہیں۔۔۔

برلاس کے بتاتے یاقوت کے چہرے پر ایک تاثر آکر

دوسرا گیا شادی کے بعد وہ پہلی دفع گھر سے باہر رہا

تھا یاقوت کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا تب ہی پامیر

بڑی سی بندوق اٹھائے ڈیرے پر آیا چہرے پر تھکاوٹ صاف عیاں تھی

کیا ہوا آپ بھی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں" برلاس کی توپ کا

رخ اب پامیر کی جانب ہوا

رات بھر پہرے پر تمہارے ابا حضور تھے۔۔۔؟ وہ بھی آگے

سے تڑخ کر بولتا اسکی بولتی بند کروا گیا چاروں ایک ہی

جگہ جمع ہوئے اپنا اپنا کام کرنے لگے پامیر تو سیدھا

لم لیٹ ہوا تھا اسکا دھیان اتنا پاشا پر نہیں گیا تھا

"منور بیگ آج اپنی بلیک منی ملک سے باہر بھیجے گا۔۔۔

پاشا کی آواز پر سب اسکی جانب متوجہ ہوئے سوائے

پامیر کے شاید اسکی آنکھ لگ گئی تھی

تو کب نکلنا ہے ہمیں۔۔۔" یاقوت آگے کو ہوتا چوکنا ہو کر

بیٹھا انکا کام تھا بڑے بڑے مگر مچھوں کو لوٹ کے ان

سے دشمنی مول لینا انکے ایسے ایسے دشمن بن چکے تھے

جو طاقت میں انکے برابر کے ہی تھے لیکن پاشا گینگ سے

بغاوت کر کر اپنی ہستی نہیں مٹانا چاہتے تھے اس لئے

صرف تاک لگائے بیٹھے تھے موقعے کے انتظار میں کہ کب

انکو یہ الگ الگ ملیں اور وہ انکا کام تمام کریں

"تین گھنٹے تک۔۔۔

آپ بھی جائیں گے۔۔" یاقوت نے سوالیہ پوچھا

ھممم۔۔" وہ سرسری سا جواب دیتا پھر کام پر جت گیا

اسکی سنجیدگی یاقوت کو اب کھٹکنے لگی تھی پامیر

جاگ رہا ہوتا تو فوراً پتہ چلا لیتا

اسکو اٹھاؤ نکلنے سے پہلے فریش ہو لے۔۔۔" اسے کافی دیر

کا سوتے دیکھ پاشا بولا وہ سب نیند کم ہی کرتے تھے

راتوں کو جاگ جاگ کر اب تھوڑی نیند پر ہی ایڈجسٹ ہو چکے تھے

یہ بھانگ پی کر سوئے ہیں دیکھیں۔۔۔" ایک ٹانگ اور ایک

ہاتھ صوفے سے نیچے لٹکتے گردن ٹیڑھی ہوئی دیکھ برلاس بولا

اگلے ایک ہفتے تک تم پہرے پر رہو گے۔۔۔" پاشا اسکے سر

پر بم پھوڑتے اٹھ کھڑا ہوا اور وہ ہونقوں کی طرح دیکھتا رہ گیا

پپ۔۔ پاشا۔۔ میں میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔" ایک ہفتے تک

جاگنے کی سزا سنتے اسکے طوطے اڑے تھے

لیکن میں سیریس ہوں۔۔۔"بولتے ہی وہ لیپ ٹاپ رکھ کر

اپنی حالت درست کرتا گھر کی جانب گیا

لے لو مزے۔۔۔اب۔۔"یاقوت اسکی رونے والی شکل دیکھ

مزید چھیڑتا اپنی جگہ سے اٹھا

سارے دشمن ہو میرے۔۔۔۔"اسکا دل کیا دھاڑیں مار مار کر رو دے

NOVELS BY AQSAM

اسکا وہ تل دیکھا ہے تم نے۔۔؟وہ قاتل تل جس پر کوئی

بھی لڑکی اپنا دل ہار بیٹھے۔۔۔"وہ مرد ہے اپنے جذباتوں

" کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کوئی عورت تو چاہیئے ہو گی نا۔۔ں

لفظوں کا ابھار اسکے اندر بھرنے لگا تھا ایک آنسوں چھلک

کر گال پر رڑھکا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی

جب زیحال کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

"تمہارا اپارٹمنٹ کچھ دیر تک تیار ہو جائے گا۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوتے کومل سے مخاطب ہوا تھا

اوکے۔۔۔" وہ دھیمے لہجے میں بولتی اٹھ کر ساتھ والے

روم میں چلی گئی جب زیحال اپنی شرٹ کا ایک بٹن

کھولتے روم میں آیا وہ اب بھی ہنوز ایسے ہی بیٹھی تھی

اسے ایسے گم سم دیکھ اس تک آیا اور بلکل قریب بیٹھا

یک ٹک اسے دیکھنے لگا رات والی بات وہ بھلا کر گھر آیا تھا

وہ یہاں کیوں رہے گی۔۔۔؟ نظریں زمین پر گاڑے سنجیدہ

لہجے میں بولی

کیونکہ اسکی جان کو خطرہ ہے اسکے لئے یہی جگہ سیف

ہے اس لئے۔۔۔" بولتے واچ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور

شریر نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

اپنی شرٹ نکالیں۔۔۔"اسکی بات پر لودیتی نظروں سے
دیکھتے زیحال کو اچھو لگا وہ کتنی آرام سے شرٹ نکالنے
کا کہہ رہی تھی جو بنا شرٹ کے اپنی آنکھیں بند کر کے پھرتی تھی
کیا بات ہے لگتا ہے بیگم کا موڈ پھر سے بن رہا ہے۔۔"وہ
مزید اس پر جھکتا شدّت سے بھاری ہوتے لہجے میں
بولا لیکن وہ کچھ کہے بغیر سیدھی ہوتی اسکی شرٹ
کے بٹن کھولنے لگی زیحال صرف اسے دیکھتا رہا جو
اب بیڈ سے نیچے اتر کر اسکے بدن سے شرٹ الگ کر چکی
تھی نظر اسکے برہنہ سینے پر پڑتے آنکھیں پھیر گئی
کیا نہیں تھا اس میں جو کوئی عورت اسے نہ چاہے
خوبصورت وہ بلا کا تھا پر سنالٹی کسی بھی لڑکی کو
اٹریکٹ کر سکتی تھی اوپر سے اتنا کیرنگ اور لوونگ

نہ اسکے پاس حسن کی کمی تھی نہ دولت کی عورت تو
اپنا آپ خود اسے پیش کرتی
"کھڑے ہوں۔۔۔"اسکے کہنے پر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا مڑیں۔۔۔
کیا۔۔۔؟زیحال کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا کرنا چاہ رہی ہے
میں نے کہا اپنا رخ بدلیں۔۔۔"اب کی بار تھوڑے سخت لہجے میں بولی
وہ چپ چاپ مڑ گیا اسکی پیٹھ دیکھتے ہوئے زمل
ہچکچاتی دھڑکتے دل کے ساتھ وہ تل ڈھونڈنے لگی لیکن
وہ کہیں نہیں تھا جسے نہ پا کر وہ تشکر آمیز آنکھیں مینچ گئی
اسکی بیک سے تھوڑا اوپر تم نے وہ تل دیکھا ہے۔۔۔؟کومل
کی بات پھر سے یاد آتے وہ آنکھیں کھول گئی اپنے اوپر
والے ہونٹ کو دانتوں میں دباتی اپنا ہاتھ اسکی پینٹ پر
لے گئی دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا ایک تو اس جگہ

تل دیکھنا اوپر سے اس تل کا سچ ہو جانا

اس نے پینٹ تھوڑی سی فولڈ کی تو سامنے وہ سیاہ تل

اسکی دمکتی رنگت پر چمک رہا تھا جتنا وہ تل خوبصورت

لگ رہا تھا اتنے ہی برے طریقے سے زمل کا دل ٹوٹا تھا

وہ بے یقینی سے ایک قدم پیچھے ہٹی

زیحال اب تک رخ موڑے کھڑا تھا اسکے پیچھے ہٹتے اس کی جانب مڑا

لیکن چہرے ہی اڑی ہوائیاں دیکھ وہ ٹھٹھکا

کیا ہوا۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکے زرد پڑتے رنگ کو دیکھ فکر

سے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے پیار سے پوچھا وہ ہونقوں کی

طرح کبھی اسکا چہرہ تو کبھی اسکے سینے کو دیکھتی رہی

وائفی۔۔۔کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔؟طبعیت ٹھیک ہے۔،۔؟

اسے اب زیادہ فکر لاحق ہونے لگی تھی

مجھ سے پپ۔۔پہلے۔۔ ککون تھی۔۔آپ کی زندگی۔۔۔میں۔۔؟
اسکے سوال پر زیحال کو اچھو لگا وہ کیسا سوال کر گئی تھی
کیا۔۔ کہہ رہی ہو تم سے پہلے کون ہو گا۔۔۔"چہرہ اب بھی تھاما ہوا تھا
کیوں جذبات تو۔۔آپ میں تت۔۔تب بھی ہونگے۔۔ناں کس
کسکو استمال کرتے رہے ہیں۔۔۔بتائیں۔۔۔"زیحال کا ہاتھ
چھوٹ کر نیچے گرا تھا وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگا لیکن خاموش رہا
بولیں۔۔۔چپ کیوں ہیں۔۔۔ کتنی عورتوں کو اپنے بیڈ کی
زینت بنا چکے ہیں۔۔۔شاید کومل بھی انہی میں سے ہے
اس لئے تو پیچھے پڑی ہے آپ کے۔۔۔آفٹر آل آپ کی
قربتوں کا مزہ جو چکھ چکی ہے۔"چھناک سے کچھ
ٹوٹا تھا جس کی آواز صرف زیحال نے سنی تھی کیونکہ
اسکا دل ٹوٹا تھا اور بہت برا ٹوٹا تھا

بولیں ناں۔۔۔۔۔۔"اسے چپ دیکھ آخر میں دھاڑی

"جب وہ سب تھیں تو میری زندگی کیوں کی خراب۔۔۔

اسکا بازو تھامتے جھنجھوڑ گئی لیکن وہ بے یقینی سے اسے دیکھتا رہا

آپ کی خاموشی۔۔۔چیخ کر بتا رہی کہ آپ یہ سب کرتے

رہے ہیں۔۔۔ہنہ کردار صرف عورت کا دیکھا جاتا مرد کچھ

بھی کرے۔۔۔؟وہ رو پڑی تھی

ہاں۔۔۔کردار کیا صرف عورت کا دیکھا جاتا۔۔۔؟نہیں

مرد کا بھی دیکھنا چاہئے۔۔دیکھنا چاہئے کہ کچھ مرد جو

اصل میں مرد ہوتے ہی نہیں مرد لبادہ اوڑھے بھیڑیے ہوتے

ہیں کیوں انکے ترازو میں ہی اصل مردوں کو بھی تول دیا

جاتا ہے کیوں انکی غیرت اور مردانگی انکی اوٹ میں

چھپا دی جاتی ہے مرد ہے تو کیا مطلب اسکا کوئی کردار

نہیں۔۔۔۔کتنے ہی مردوں کو ایسے ہی چھلنی کر دیا جاتا ہے

جسکی آڑ میں وہ بھیڑیے بننے پر مجبور ہو جاتے ہیں

اصل مردوں کی پہچان انکے رویے سے پتہ چل جاتی ہے

لیکن اس وقت یہ آگ ایک عورت کی لگائی ہوئی تھی جسے

بجھانا اتنا تو آسان نہ تھا

وہ گھر سے باہر آتا اپنی گاڑی نکال کر بنا کسی کو بتائے زن سے اڑا

لے گیا پیر مسلسل گیس گیڈل پر زور دیتا جا رہا تھا وہ اسکی

طاقت نہیں تھی وہ اسکی بیوی کے الفاظ تھے جو اس سے یہ سب کروا

رہے تھے سپیڈ اوور ہو رہی تھی راستہ بھی بلکل سنسان تھا

بلکل اس کے دل کی طرح جہاں آج برسوں پرانا زخم

تازہ کر دیا تھا اور پرانے زخم جب تازے ہو جائیں تو
ن ئے۔ زخم سے زیادہ تکلیف دیتے ہیں جنکا علاج تک لا علاج
ہوتا ہے وہ اپنے ادھڑے زخم سے رسنے والے خون کو
آنسوؤں کے زریعے نکال دینا چاہتا تھا لیکن آنسوں تھے کہ نکلنے کا نام
نہیں لے رہے تھے صرف اندر ہی اندر اسے تکلیف دے رہے تھے
وہ اپنی سوچوں میں گاڑی چلا نہیں بھگا رہا تھا جب سامنے
اچانک ایک گاڑی آئی پاشا نے ایک دم بریک پر پاؤں رکھتے
سٹیر نگ گھمایا تھا جس سے اسکی گاڑی سلپ ہوتی بہت
دور تک گئی تھی جو سامنے ایک درخت میں سیدھا
جا لگی تھی لگی اتنی زور سے تھی کہ گاڑی کے
شیشے سیکنڈ میں ٹوٹتے گاڑی کے اندر اور باہر بکھر
گئے تھے جن میں سے ایک بڑا کانچ سیدھا پاشا کی

بازو میں گھپ گیا تھا اور سر سیدھا سٹیرنگ پر اتنی قوت
سے لگا تھا کہ اسی وقت خون کی ایک سرخ لکیر بالوں
سے نکلتی ماتھے سے ہوتی بیئرڈ میں جذب ہو گئی تکلیف اب بھی نہیں
ہوئی تھی جبکہ اسکی آنکھیں نیم بند ہونے لگی تھیں
سامنے گاڑی میں موجود لوگ گاڑی سے اترتے بھاگ کر
اس جانب آئے تھے گاڑی کی حالت دیکھتے اندر بیٹھے
شخص کے زندہ ہونے پر شک ہونے لگا تھا وہ ڈرائیونگ
سیٹ کی جانب آتے دروازہ کھول کر اسے باہر نکالنے
لگے اور باہر نکالتے اسے سیدھا کرنے لگے جب ان میں
سے ایک کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا
ابے کیا ہوا۔۔۔"دوسرا اپنے نسواری منہ کو بسورتے تڑخ کر بولا
یہ۔۔۔۔یہ پپ۔۔پاشا ہے۔۔۔۔"اس کے بولنے کی دیری تھی کہ

باقی تین بھی اسی طرح کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹے تھے
اسکی دھشت اتنی تھی کہ اسکی خستہ حالت بھی انکی
حالت بری کر رہی تھی
"ابے۔۔یہ۔۔یہ سچ میں پاشا ہے۔۔۔۔لیک۔۔لیکن یہ یہاں۔۔۔
اس نام سے انکو پہلے ہی خبر دار کیا جا چکا تھا کہ وہ
ضرور آئے گا اور آ گیا تو پیسے کے ساتھ ساتھ جان بھی
لے کر جائے گا تب ہی ان چاروں کی حالت بری ہو رہی تھی
بب۔۔۔بوس کو کال ملا جلدی۔۔۔۔"ان میں سے وہی نسواری آدمی
بولا
پاگل ہے کیا اسے خود مار کر پیش کریں گے بوس کو
خوش ہو کر ہمیں بھی خوش کر دیں گے۔۔۔"اسکے لہجے
سے مکاری چھلک رہی تھی اسکا بات سے باقی تین بھی

اکتفا کرتے فورا اپنی اپنی گن نکال گئے انگلیاں ٹریگر پر
آچکی تھی عنقریب تھا کہ وہاں دھڑا دھڑ فائرنگ کی آواز
گونج اٹھتی اور سامنے پڑا وجود چھلنی ہو جاتا
لیکن ان میں سے ایک بول اٹھا
رکو۔۔۔اس نے بہت لوگوں کو تپایا ہے انکی زندگیاں تباہ
"کی ہیں اسکو اتنی آسان موت نہیں دیں گے۔۔۔
تو کیا کرنا ہے اب۔۔۔"ان میں سے ایک بے زار سا ہوتا
بولا مانو اسکو بہت جلدی ہو پاشا کی لاش دیکھنے کی
ہاکی نکال لاؤ گاڑی سے۔۔۔"وہ آدمی بھاگتا ہوا گاڑی میں
سے ہاکی نکال لایا اور باقی تین پاشا کو گھسیٹتے سڑک
کے بیچوں بیچ لائے سب نے ایک ایک ہاکی تھامی
اور تھامتے اس پر برس پڑے پہلی ضرب سیدھا سر پر

لگی تھی جس سے ایک خون کا پھوارہ پھوٹا

وہ اب بھی اٹھ سکتا تھا لیکن وہ برسوں پرانے زخم

کے جمے خون کو نکال دینا چاہتا تھا

وہی دوسری ضرب سر پر لگنے سے مزید خون بہنے لگا

وہ ایک کے بعد ایک ضرب پورے جسم پر لگانے لگے

نکال اب گن۔۔۔"اسی آدمی کے بولنے پر باقی تینوں نے اپنی اپنی گن

نکالی

پہلا فائر میں کرونگا۔۔۔"وہی آدمی دوبارہ بولا سب

اسکی بات پر ہنسے تھے اور تب ہی ہوا میں گولی چلنے

کی آواز گونجی اور وہ گن سے نکلتی سیدھا پاشا

کے سینے میں لگی تھی اسکا وجود تڑپ اٹھا تھا

تب ہی پیچھے سے دو گاڑیاں آتی دکھائی دی جن کی

بندوق کا نشانہ یہی چار تھے اور انکے نشانے کچے نہیں
تھے سیدھا ان کے جسموں کو چھلنی کر گئے تھے
وہ دونوں گاڑیاں پاشا کے بندوں کی ہی تھی جن میں
یاقوت پامیر اور برلاس بھی تھے جنکو انکے بندوں نے
پاشا کے اکیلے غصّے میں نکلنے کا بتادیا تھا وہ لوگ
تب ہی نکل چکے تھے لیکن پاشا کی اوور سپیڈ کی وجہ
سے وہ پہلے پہنچ چکا تھا
وہ تینوں بھاگتے ہوئے پاشا تک پہنچے تھے جو اٹک اٹک
کر سانسیں لے رہا تھا
پاشا۔۔۔۔پاشا۔۔" یاقوت نے تقریباً چیختے ہوئے اسے
پکارا تھا لیکن اسکے سننے کی حس ختم ہو رہی تھی
اسکی بند ہوتی آنکھوں سے آخر کار ایک نمکین پانی کا

قطرہ نکلتا کان کی لو میں جذب ہو گیا جسکے نکلنے پر
پاشا کے چہرے پر ایک سمائل آئی اور آنکھیں بند ہو گئی
"پاشا۔۔۔اٹھیں۔۔۔ں۔۔پاشا۔۔۔
بوس ہو سپٹل لے کر چلتے ہیں۔۔۔" پامیر کی حالت پاشا
کی حالت دیکھ کر خراب ہو رہی تھی تب ہی وہ اسے
اٹھاتے گاڑی تک لائے اور اندر بیٹھاتے گاڑی زن سے اڑا لے گئے
ہو سپٹل کا راستہ تیس منٹ والا تقریباً دس منٹ میں
طے کرتے وہ ہسپتال پہنچے جہاں پاشا جو پہچانتے
پہلے تو ڈاکٹر کانپ گیا تھا لیکن یاقوت کے اسکی کن پٹی پر بندوق
رکھنے پر وہ خوف زدہ ہوتا فوراً اسے آئی سی یو میں شفٹ کر گیا
وہ تینوں ایک پیر پر کھڑے تھے اندر موجود شخص میں
انکی جان بسی تھی وہ انکی دوسری زندگی تھا وہ نہ رہا

تو یہ تینوں بھی ختم ہو جائیں گے

برلاس ان سب میں چھوٹا تھا انکا لاڈلا بھائی پاشا میں تو جیسے

اسکی جان بستی تھی اسے ایسے دیکھ وہ رو پڑا تھا

پاشا نے مار کھا کیسے لی۔۔۔؟ یاقوت یک ٹک زمین کو

گھورتے ڈوبی سوچ میں بولا

"پتہ نہیں ایسی کیا بات ہوئی جو انکو اتنا ڈسٹرب کر گئی۔۔۔

زمل بھابھی ٹھیک ہیں۔۔۔؟ یاقوت کو اسکا خیال آتے

سوال کیا جس پر پامیر کے ذہن میں سیدھا کومل کلک

ہوئی اور پھر اسکی باتیں

اسکے جبڑے کی رگیں تنی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ پاشا

کی لائف میں اسی نے بھنگ ڈالیں ہیں. میں ابھی آیا

وہ اٹھ کر سیدھا ہسپتال سے باہر گیا اور گاڑی میں بیٹھتا

زن سے اڑا لے گیا راستے میں سب گاڑیوں کو ٹیک اوور
کرتے بریک سیدھا اپنے علاقے میں آکر لگائی
تھی گاڑی سے اترتے وہ پاشا کے گھر کی جانب آیا جہاں
اندر وہ مزے سے صوفے پر بیٹھی میگزین پڑھ رہی تھی
پامیر تن فن کرتا اس تک آیا تھا اور اسے بازو سے دبوچ
کر سیدھا کھڑا کرتے ایک تھپڑ سیدھا اسکے منہ پر رسید
کیا تھا تھپڑ اتنی زور سے لگا تھا کہ وہ اپنا توازن کھوتی
سیدھا پیچھے صوفے پر گری لیکن پامیر نے اسے دوبارہ
بازو سے دبوچے سیدھا کھڑا کر کر دوسرے گال پر تھپڑ
رسید کیا تھا اب کی بار وہ سیدھا زمین پر گئی اور ہونٹ
پھٹ کر خون رسنے لگا
اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا گئی تھی لفظ تو جیسے دم توڑ گئے تھے

"تمہیں سمجھایا تھاناں پاشا کی زندگی سے دور رہو۔۔۔
اس کے پاس زمین پر بیٹھتے اس کا بازو سختی سے دبوچے اسکے منہ
پر غرایا
کہا تھاناں۔۔۔"اب کی بار وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا
جب اسکی آواز پر زمل سر پر دوپٹہ لیتی باہر آئی اور
باہر کا منظر دیکھ ایک دم بوکھلا گئی چہرے پر ڈر کے آثار چھلکے
تم نہیں آئی ناں باز۔۔۔"اب کی بار اس کے سر کے بال
پامیر کے ہاتھوں میں آئے جسے وہ بے دردی سے کھینچ
گیا درد کی ایک لہر کومل کے جسم میں دوڑ گئی تھی
" چھچی۔۔۔ چھوڑو۔۔ مم۔۔۔مجھے
آپ۔۔۔آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔"اب زمل آگے آتی اسے
چھڑانے لگی

زمل کو دیکھتے وہ سیدھا اٹھ کھڑا ہوا

اسکو چھوڑ کر ایک بات بتائیں آپ کی اور پاشا کی کوئی

بات ہوئی۔۔۔؟ وہ سیدھا مدعے کی بات پر آیا

مم۔۔۔ مطلب۔۔۔۔؟ وہ نہ سمجھی سے بولی

مطلب کوئی جھگڑا۔۔۔؟

زمل کو پہلے پہل عجیب لگا اسے بتانے پر لیکن اسکی الجھن

محسوس کرتا وہ پھر بولا

بتائیں بی بی سائیں۔۔۔۔"اب کی بار لہجہ دھیما مگر سخت ہوا تھا

"ہ۔۔۔ہاں۔۔۔

"کس بات پر۔۔۔۔

اس کے سوال پر زمل نے نیچے پڑی کومل کو دیکھا وہی

اس کے نظروں کے تعاقب میں پامیر نے بھی اسے دیکھا

جس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اسکا اندازہ غلط نہیں تھا

کیا کہا تھا اس نے۔۔۔۔؟اب کی بار سیدھا سوال کیا

جس پر زمل تھوڑی ہچکچائی

بتائیں بی بی سائیں یہ آپ کی پوری زندگی کا سوال ہے

اسکا اشارہ پاشا کی زندگی کی جانب تھا لیکن زمل اس سے بے خبر تھی

ان۔۔انہوں نے۔کک۔۔کہا تھا۔۔کہ ای۔۔انکا ان سے۔۔جس

۔۔۔جسمانی تعلق۔۔۔" بات پوری نہیں ہوئی تھی جتنا بولی

وہ بھی اٹک اٹک کر بولی

پامیر نے ایک خون خوار نظر کومل پر ڈالی جو ٹیبل کا

سہارا لیتی سیدھی کھڑی ہوئی تھی

جی۔۔بی بی کونسا جسمانی تعلق پاشا نے تم سے یا تم

جیسی کسی گھٹیا عورت سے رکھا۔۔۔؟اب وہ پورا کومل

کو جانب مڑا تھا جس پر وہ کانپ گئی اسکے تھپڑ اب تک
گال سلگا رہے تھے
"مم۔۔میرا کک۔۔۔کوئی جسمانی تت۔۔ تعلق نہیں تھا۔۔۔
اسکی بات پر زمل کی ہیزل آنکھیں پھیلی
جھوٹ۔۔۔آپ نے خود صبح مجھے کہا تھا۔۔۔"وہ ایک قدم
آگے آتے دبی دبی آواز میں چیخی
وہ۔۔۔وہ تل میں۔۔۔نے دد۔۔دھوکے سے دیکھا تھا۔۔۔جج
جب پاشا۔۔بب بے ہوش۔۔ تھا اور میں اس کا۔۔ٹٹ۔۔
ٹریٹمنٹ کر رہی تھی۔۔۔"پامیر کو اسکی بات سمجھ نہیں
آ رہی تھی اسے صرف اس عورت کی نیت اور چالاکی نظر
آ رہی تھی جبکہ زمل ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی
وہ کتنا کچھ زیحال کو کہہ چکی تھی۔۔۔زمل کو اپنا

دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اپنے سب الفاظوں پر ایک دم
سے ندامت سی محسوس ہوئی لیکن اب اس ندامت کا
کیا جو کسی کی سانسیں چھین رہی تھی
وہ ایک قدم آگے آتا کومل کے بال پھر سے مٹھی میں جکڑ
گیا کہ وہ درد کے مارے کراہ کر رہ گئی
تمہیں تو میں اتنی دور پھینکوں گا ناں کہ دوبارہ خود بھی
خود کو دیکھنے کیلئے ترسو گی تم۔۔۔"اسکے منہ پر غراتے
مزید اسکے پسینے چھٹوائے
خ۔۔خان۔۔۔خان کہاں۔۔۔ہے۔۔۔"ڈوبتے دل سے بولتے اسکی
آنکھیں چھلکی
اپنی آخری سانسیں لے رہے ہیں اگر آپ انہیں وہ بھی سکون
سے لینے دے دیں تو۔۔۔"اب کی بار وہ زمل کے ساتھ بھی

اپنا لہجہ نارمل نہیں رکھ پایا تھا آدھی غلطی زمل کی
بھی تھی اس عورت کی مکاریاں جاننے کے باوجود اس
نے اپنے شوہر پر شک کیا جو انجانے میں اسکے دل کے کسی
اور ہی کونے پر جا لگا تھا
اسکی بات پر زمل ٹھٹھکی اسے اب ڈوبتا دل بند ہوتا محسوس ہوا
مم۔۔ مطلب۔۔" یہ مطلب لفظ گہری کھائی سے آیا تھا
گولی لگی ہے انکو۔۔۔۔" اسکی بات سنتے زمل نے بے اختیار
صوفہ تھاما تھا پامیر آگے کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا تب
ہی وہ کومل کو بالوں سے پکڑ کر تقریباً گھسیٹتا ہوا
باہر اپنی گاڑی تک لے کر گیا تھا لیکن پاشا کو گولی لگنے
کا سن کر سکتے میں وہ بھی چلی گئی تھی
پھر پامیر اسے کہاں لے کر گیا تھا اسے کچھ ہوش نہیں تھا

زمل کو اپنی ٹانگیں بے جان ہوتی محسوس ہوئی اب
وہ ایک دم ریایکٹ نہیں کر رہی تھی کیونکہ وہ کرنے لائک
ہی نہیں بچی تھی بس وہی زمین پر بیٹھتی روتی چلی
گئی زندگی جیسے ختم ہو گئی تھی

NOVELS BY AQSAM

آئی سی یو کی لائٹ بجھ گئی تھی ساتھ انکے چہرے
بھی جب ڈاکٹر ماسک اتارتا اترے منہ کے ساتھ باہر آیا
یاقوت اور برلاس ایک ہی جست میں اس تک پہنچے تھے
پپ۔۔پاشا کیسے ہیں۔۔۔؟ یاقوت بوکھلایا بوکھلایا سا بولا
دیکھیں گولی دل سے تھوڑی اوپر ہی لگی تھی کندھے پر
جو ہم نے نکال دی اب انکو بلڈ کی نیڈ ہے آپ او نیگیٹو
بلڈ کا انت "ڈاکٹر کی بات پوری ہونے سے پہلے یاقوت بولا تھا
"مم۔۔میرا او۔۔۔او نیگیٹو ہے۔۔۔

چلیں آپ۔۔۔"ڈاکٹر اسے اپنے ساتھ ہی لے گئے تھے جہاں

اس نے اپنا خون دیا تھا جتنا وہ دے سکتا تھا اس سے

کئی زیادہ وہ دے رہا تھا ڈاکٹر نے اسے منع بھی کیا تھا

لیکن وہ اپنی گن دکھا کر زبردستی دے آیا تھا

جسکے بعد کتنی ہی دیر وہ لوگ باہر کھڑے انتظار کرتے رہے۔۔۔

NOVELS BY AQSAM

پامیر اسے ایک سنسان جگہ لایا تھا جو بلکل ایک ویران

جزیرہ تھا جہاں نہ کوئی بندہ تھا نہ بندے کی ذات یہاں

تک کے چرند پرند بھی بہت مشکل سے آتے ہونگے

اس نے گاڑی ایک خستہ حالت میں موجود واقع جھونپڑی

کے آگے روکی جسکے باہر لمبی لمبی خاردار جھاڑیاں

اگی تھیں اور جھونپڑی پر لگا دروازہ بھی کوئی اتنی

اچھی حالت میں نہ تھا

کومل اب تک سارے راستے سکتے میں رہی تھی اسے
پاشا کو پانا تھا نا کہ اسے اس حالت میں لانا تھا لیکن
اب وہ اندر سے بنا پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی
باہر یہ ریایکٹ کرتی تو پامیر سیدھا اسے گولی مار
دیتا پہلے ہی وہ اپنے فولادی مردانہ ہاتھ کی طاقت اسکے
منہ پر دکھا چکا تھا
وہ گاڑی سے اترتے فرنٹ سیٹ کے ڈور تک آیا اور کھولتے
اسے بازو سے پکڑ کر تقریباً کھینچا تھا اور وہ کھنچتی
چلی آئی اسے ایسے ہی گھسیٹتے وہ اندر لایا جہاں ایک
بوسیدہ حالت میں پڑا صوفہ رکھا تھا سائیڈ میں ایک
چھوٹا سا کچن تھا جہاں ضرورت کے کچھ برتن رکھے
نظر آرہے تھے دیواروں کا رنگ وروغن بھی بہت جگہ سے

اتر چکا تھا اور جالے پوری شان سے لگے ہوئے تھے سامنے صرف ایک
کمرہ تھا جسکی حالت بھی اچھی نہیں سمجھی جاسکتی تھی

تم یہاں رہو گی اب۔۔۔" پامیر کی آواز پر کومل نے آہستہ
سے نظر اٹھا کر جگہ کا جائزہ لیا لیکن بولنے کی ہمت جیسے
جواب دے گئی تھی پھر بہت ہمت کرتی بولنا شروع ہوئی

تو پامیر کا فون بج پڑا

"پامیر: ہاں بوس۔۔۔۔

یاقوت: پاشا کی طبعیت بگڑ گئی ہے" بولتے ہوئے اسکی
خود کی آواز کانپ رہی تھی

پامیر خاموش رہا اسے سمجھ نہیں آئی اس پر کیا بولے
دل تھا کہ کانپ کر رہ گیا تھا

"یاقوت: تم جلدی پہنچو۔۔۔

"پامیر: میں ابھی آیا۔۔۔

کیا۔۔۔کیا ہوا۔۔۔"اسکے چہرے کے پڑتے زرد رنگ کو دیکھ

وہ پامیر کا ہاتھ تھام کر بولی

"الگ کرنا چاہتی تھی ناں انکو۔۔ہو رہے ہیں وہ مبارک ہو۔۔

اسکا بازو ایک جھٹکے میں جھٹکتے باہر نکل گیا وہ اپنا

توازن کھوتی نیچے جا گری اور سر سیدھا میز کی نوک

سے لگا تھا جہاں اب خون کی ایک ننھی سی بوند چمک

رہی تھی وہ دھاڑیں مار مار کر روتی اپنے خود کے بال نوچنے لگی تھی

وہی ہاتھ کبھی زمین پر مارتی خود کو کوسنے لگی تھی

NOVELS BY AQSAM

ڈونٹ وری سر میں پیشنٹ کو بچنے نہیں دونگا ویسے

ہی تڑپا تڑپا کر ماروں گا جیسے آپ نے کہا۔۔۔"ڈاکٹر

اپنی پیٹھ موڑے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جب

یاقوت پیچھے سے اسے بلانے آیا تھا اور اسکی بات سنتے
اسکے پیر جیسے زمین پر جم سے گئے تھے
دیکھیں جیلانی صاحب وہ بندہ کوئی چھوٹی چیز تو
ہے نہیں اب کم از کم اسکو مارنے پر انعام تو بڑا رکھیں
بولتے بولتے وہ اپنا رخ موڑے دروازے کی جانب ہوا جہاں
یاقوت کی آنکھوں میں لہو دیکھ اسکے طوطے اڑے
فون ڈر کے مارے چھوٹ کر نیچے جا گرا اور سامنے والا
صرف ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا جب یاقوت اپنی مغرور چال
چلتا اس ڈاکٹر تک آیا اور اسکے سامنے پڑا فون اٹھا کر کان سے لگایا
دیکھو تمہیں جو چاہیئے میں دونگا مجھے صرف اسکی لاش دیکھنی
ہے۔۔۔"
"لاش تو تو دیکھے گا تیرے پورے خاندان کی کمینے۔۔۔

یاقوت کی دھاڑ پر یہاں بیٹھا ڈاکٹر ہی نہیں فون کے اس
پار بیٹھا جیلانی بھی کانپ گیا تھا اس کے پاس کال کٹ
کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا جسے وہ جھٹ سے کاٹ گیا
یاقوت کی طیش نگاہیں اب اس ڈاکٹر کی جانب تھی جو
اسے دیکھ پیلا پڑ گیا تھا
کتے تو ڈاکٹر ہے ناں۔۔۔بول۔۔۔"اسے کالر سے پکڑ کر سیدھا
ٹیبل پر بیٹھاتے اپنے سامنے کیا
"ہ۔۔۔۔ہا۔۔ہاں۔۔
تو مریضوں کو بچانا تیرا کام ہے اور تو یہاں اپنا ضمیر
بیچ رہا۔۔۔"ساتھ گن بھی نکال کر اس کی کن۔پٹی پر
رکھی اب باقائدہ اس ڈاکٹر کے پسینے چھوٹے گردن پر
ہی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ اسکے ماتھے کی رگیں

صاف ظاہر ہونے لگی تھیں
چل۔۔۔"اسے کالر سے گھسیٹتے سب کے بیچ سے لے کر گیا
اسکے ہاتھ میں پکڑی گن دیکھ کسی میں بیچ میں آنے
کی ہمت نہ ہوئی برلاس کو کہہ کر ایک ڈاکٹر کی ٹیم تیار
کروائی جن کو اس ڈاکٹر سمیت گاڑی میں پھینکا اور
پاشا کو ایمبولنس میں نسل کینولا لگائے۔آرام سے لٹایا
ایمبولنس چلانے والے ڈرائیور کو ایک سائیڈ کرتے اس نے خود
ڈرائیو کی ساری گاڑیوں کو اوورٹیک کرتے وہ لوگ
اپنے علاقے میں پہنچے تھے پامیر کو بھی برلاس نے وہی
بلا لیا تھا سارا ہوسپٹل والا سیٹ اپ ڈیرے پر موجود
روم میں کیا گیا تھا سارے ڈاکٹر لائن میں کھڑے کانپ
رہے تھے جن کی اچھے سے خاطر و تواضح وہ لوگ آتے ہی کر چکے تھے

اب ان تینوں میں سے ایک بھی وہاں سے ایک سیکنڈ
کیلئے بھی نہیں ہلا تھا کیا وہ صرف گینگ کے لوگ تھے۔۔۔؟
جو اپنے بوس کی طبعیت خراب ہونے پر سارا ہوسپٹل
اپنے ڈیرے پر اٹھالائے تھے۔۔ نہیں آج کوئی بھائیوں کی
محبت کی مثال نہ دے وہ آکر ان لوگوں کو دیکھ لے
جو پاشا کو ایک گولی لگنے پر تڑپ اٹھے تھے گویا اسکے
ساتھ ہی انکی سانسیں بھی نکل جائیں گی
اگلا دن آچکا تھا اگلی رات بھی آچکی تھی لیکن پاشا
کو ہوش نہیں آیا تھا
یہ کچھ میڈیسنز لانی ہیں آپ لادیں۔۔۔"ایک جونیئر
ڈاکٹر ہاتھ میں پرچی تھامے یاقوت تک آیا جو پامیر نے لے لی
"میں لے آتا ہوں۔۔۔

خیال سے جانا۔۔۔"خیال لفظ پر یاقوت کی آنکھوں میں عرق اتر آیا تھا

پامیر اثبات میں سر ہلاتا نکل گیا پچھلے دو دن سے ان میں

کسی نے صحیح سے پانی تک نہیں پیا تھا کھایا پیا تو

کسی اور نے بھی تھا جو گھر پر بے سدھ پڑی تھی نہ رو

رہی تھی نہ ہنس رہی تھی

زز۔۔زم۔۔ل"اسے ہلکا سا ہوش آنے لگا تھا جب اسکی تھوڑی

سی آواز پر وہ دونوں بھاگتے ہوئے اس تک آئے

پاشا۔۔۔پاشا۔۔۔"اسکی پلکیں لرز رہی تھیں جو آہستہ آہستہ

آنکھ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا

اٹھ جائیں یار آپ کے بغیر ہمارا حال دیکھ لیں۔۔۔"یاقوت

اسکا ہاتھ تھامے کانپتے لہجے میں بولا

زز۔۔زمل۔۔۔"اس کے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں نے پھر اسکا نام پکارا جو پہلے

تو یاقوت کو سمجھ نہیں آیا تھا لیکن دوسری بار میں آگیا تھا

آپ ٹھیک ہو جائیں پھر مل لینا ان سے۔۔۔"اسکی حالت

زمل دیکھتی تو رو پڑتی اور یاقوت یہی نہیں چاہتا تھا کہ

پاشا اسے روتے دیکھے ورنہ اسے تکلیف ہوتی

پامیر میڈیسنز لے آیا تھا جن میں ایک انجیکشن بھی تھا

جو آتے ساتھ ڈاکٹر نے اسے لگا دیا تھا

صبح تک وہ دوبارہ گہری نیند میں چلا گیا تھا

"اس ایک ڈاکٹر کو چھوڑ کر باقی سبکو بھیج دے۔۔۔

یاقوت اپنی نظریں پاشا پر ٹکائے کرخت لہجے میں بولا

برلاس اسکے کہے مطابق سبکو نکال چکا تھا سوائے اسکے

جواب کھڑا کانپ رہا تھا

بہت شوق ہے تجھے اپنا ضمیر بیچنے کا۔۔۔چل تیرے ضمیر

سمیت خرید لیا تجھے۔۔۔" کہتے ساتھ ایک فائر کی آواز

کمرے میں گونجی جو اس ڈاکٹر کے ماتھے کے بیچوں بیچ

لگی تھی اور وہ وہی ڈھیر ہو گیا

"اسکی لاش پہاڑوں میں پھینک آؤ جانور کھائیں گے تو دعا دیں گے۔۔۔

دن تک پاشا کو پورے طریقے سے ہوش آگیا تھا

پامیر سوپ ریڈی کروا کر لایا تھا جو اب وہ پینے سے انکار کر رہا تھا

"یار کچھ تو کھالیں آپکو میڈیسن لینی ہے۔۔۔

اس نے کچھ کھایا۔۔۔؟ اسکا اشارہ وہ لوگ سمجھ چکے

تھے تب ہی تینوں شرمندہ ہوئے ان چکروں میں وہ لوگ

زمل کو بلکل ہی فراموش کر چکے تھے

مجھے گھر جانا ہے۔۔" کہتے وہ ہاتھ میں لگی ڈرپ تقریباً
کھینچتے ہوئے اتار گیا تھا
پپ۔۔ پاشا آپ کی طبعیت۔۔۔" یاقوت اپنی جگہ سے اٹھتے اسے
کندھوں
سے تھام گیا جسکا سر تھوڑا سا چکرانے لگا تھا کمزوری کی وجہ سے
ٹھیک ہوں میں۔۔۔" پاشا کے لہجے میں ناراضگی تھی جسے
وہ تینوں محسوس کرتے پھر سے شرمندہ ہوئے
میں آپ کو لے چلتا ہوں۔۔۔" یاقوت ہار مانتے اسکا ایک
ہاتھ اپنے کندھے پر رکھتا باہر لایا
وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اپنے گھر تک آیا جہاں وہ صوفے
کی پشت سے ٹیک لگائے گم سم سی بیٹھی تھی آہٹ
سننے پر فوراً مڑی اور دروازے پر کھڑے زیحال کو دیکھتے اٹھ کھڑی ہوئی

اسکے ماتھے پر لگا بینڈج اور ہاتھ میں بیلٹ بندھا دیکھ
اسکا دل دھک سے رکا تھا دونوں کا آئی کنٹیکٹ ہوا تھا
ایک کی آنکھوں میں اتنا سب جھیل کر بھی محبت ہی
محبت تھی تو دوسرے کی آنکھ میں شرمندگی ملال
ندامت اسے اپنے سامنے کھڑے دیکھ وہ اپنا ضبط کھوتی
سیدھا اسکے سینے سے جا لگی تھی اتنے جوش سے گلے
لگنے کی وجہ سے پاشا درد کے مارے لب بھینچ کر رہ گیا
یاقوت اسکے اسکے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا جب درد کی
لہر اسکے چہرے پر دوڑتے دیکھ وہ زمل کو پیچھے کرنے لگا لیکن پاشا
نے آنکھوں سے اسے منع کیا اور وہاں سے جانے کا اشارہ کیا
وہ ایک سمائل پاس کرتا وہاں سے نکل گیا جس کے
جانے کے بعد وہ اپنی گرفت زیحال کی کمر پر مضبوط

کرتی مزید شدت سے رو دی تھی وہ تو بس اسے اپنے
سینے سے لگے دیکھ ایک سکون کی سانس اپنے اندر اتارتا
آنکھیں موند گیا ایک ہاتھ اسکے سر پر مسلسل اسکے بال سہلا رہا تھا
لگتا ہے ڈیلی ایک گولی کھانی پڑے گی۔۔۔"اسکے شریر
ہونے پر وہ چہرہ سینے سے نکالتی اسے دیکھنے لگی اسکی
آنکھوں میں دیکھتے وہ سانس لینا بھول گیا تھا

ان تین چار دنوں میں اس نے رو رو کر کیا حال کر لیا تھا
اپنی آنکھوں کا ان ہیزل آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے
اسکی حالت بیان کر گئے تھے
ایک گولی مجھے بھی مار کر سارا کام۔۔۔"اسکا جملہ
منہ میں رہ گیا جب وہ اپنی انگلی اسکے ہونٹوں پر رکھے
دیوانہ وار اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

ایسے زخم کھانے کی عادت ہے مجھے لیکن تمہاری آنکھوں
"میں آنسوں دیکھنے کی نہ عادت ہے نہ بنانا چاہتا ہوں۔۔۔
اپنا انگوٹھا اس کے گال پر مس کرتے محبت سے چور
لہجے میں بولا اسکی اس قدر محبت پر وہ مزید آبدیدہ
ہوتی اسکے سینے سے پھر سے لگ گئی اور اسے سینے
سے لگائے وہ سر اوپر کرتا شکر سے آنکھیں مینچ گیا
ایک غلط فہمی ایک گولی انکار شتہ مزید مضبوط کر گئی
تھی اور ہو گھٹا چھائی تھی وہ بھی ہٹ چکی تھی
وائفی۔۔۔نہ روؤ یار تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔"اسے مسلسل
زار و قطار روتے دیکھ وہ کرب سے بولا لیکن وہ تھی کہ
چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
تمہیں اٹھا کر بھی روم میں نہیں لے جا سکتا۔۔۔تم اٹھا

سکتی ہو مجھے تو اٹھاؤ اور روم میں چلو۔۔۔"اسے چھیڑتے
ایک دلکش سمائل اس کی جانب اچھالی جس پر وہ
واپس سے منہ نکالتی آنسوں صاف کر کر زیحال کا ایک
بازو اپنے کندھے پر رکھے سہارہ دے کر روم تک لائی
اور آہستہ سے اسے ٹھیک کرتے بیڈ پر لٹایا ان سب میں
بھی وہ اسکی آنکھوں کو ہی دیکھ رہا تھا آج اس کے
چھیڑنے پر اس نے مکوں کی بارش نہیں کی تھی اسکے
دل میں اب تک ملال تھا جسے وہ چاہ کر بھی نہیں نکال پا رہی تھی
اس پر کمفرٹر ڈالتے وہ باہر جانے لگی تھی جب زیحال نے اسکی کلائی
تھامتے اپنی جانب کھینچا وہ سیدھا اسکے سینے پر آ گری تھی
اور رونا ہے۔۔۔؟اسکی آنکھوں میں دیوانہ وار دیکھتے
پوچھا جس پر وہ اپنی جھکی پلکے اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

وہ نہ میں سر ہلاتی ہلاتی ہاں میں سر ہلا گئی زیحال کو
اسکی حرکت پر ہنسی آئی لیکن وہ سنجیدہ تھی

میرا بچہ۔۔۔۔"اس کا سر سینے پر ٹکاتے محبت سے چور لہجے میں بولا
میں نے کبھی زندگی میں کسی عورت کو۔۔۔"وہ اپنی صفائی دینے لگا
تھا جب وہ سر اٹھاتی اپنا ہاتھ اسکے آتشی لبوں پر رکھ گئی

"میں جانتی ہوں سب۔۔۔

تب ہی دروازہ ناک ہوا اور یاقوت ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لئے اندر آیا
اسے دیکھ زمل اپنے کپڑے ٹھیک کرتی سیدھی کھڑی ہوئی
بھابھی یہ کھانا۔۔۔آپ دونوں کیلئے اور معذرت ان دنوں کیلئے۔۔۔"

وہ

شرمندہ سا ہوتا سر جھکا گیا کیونکہ پاشا اب تک ان سے ناراض تھا
اسکی فکر میں وہ زمل کو کیسے بھول گئے تھے

زمل چپ چاپ ٹرے لیتی سائیڈ ہو گئی جب یاقوت سر خم کرتے واپس
چلا گیا وہ کھانا ٹیبل پر رکھتی اندر گئی اور ایک باؤل میں پانی
اور کپڑا لائی جس سے زیحال کا منہ صاف کیا اور ساتھ ہاتھ بھی
اسے سائیڈ رکھ کر وہ اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے لگی
لیکن وہ اسکا ہاتھ بیچ میں روک کر اسے دیکھنے لگا جب
زمل نے ایک آئی برو اچکائی
تم نے کچھ نہیں کھایا ناں اب تک۔۔۔"اسکے سوال پر زمل
کی آنکھیں پھر سے نم ہوئی
کھالونگی آپ کھالیں۔۔۔"کہتے وہ ہاتھ واپس سے اسکے
منہ کی جانب لے گئی جسے چپ کرتے اسکی انگلیوں سمیت
وہ منہ میں لے گیا جانتا تھا اسے کھلائے بغیر وہ نہیں کھائے گی
اپنی انگلیوں کو اس کے منہ میں جاتا دیکھ وہ تھوڑی

کسمسائی ایک تو اسکی لودیتی نظریں اس حال میں بھی
بے شرمی کرنا نہیں بھولا تھا
کھانا کھانا ہے میری انگلیاں نہیں۔۔۔"وہ مصنوعی ناراضگی
چہرے پر سجاتی ہوئی بولی جس پر پاشا کو ہنسی آئی
میرا فیورٹ کھانا تم ہو تو تمہیں کھانا ہے۔۔۔"اسکی بات پر
وہ پھر سے جز بز ہوئی
"چپ کر کر یہ کھائیں۔۔۔
اسکے بعد میرا فیورٹ کھانا ملے گا۔۔۔؟آہ یہ نہیں تھا باز
رہنے والا زمل اس حالت میں بھی مسکرادی تھی اور اسے
مسکراتا دیکھ وہ بھی مسکرادیا
اسے خود کو کھلاتے دیکھ خود بھی اسے کھلایا ایک کے
بعد ایک نوالہ اسکے منہ میں دیتے وقفے وقفے سے اسکا

منہ بھی صاف کرتا رہا جب دونوں کھا چکے تو وہ ٹرے
اٹھا کر کچن میں رکھنے چلی گئی

وہ اب تک پچھلے تین دنوں سے ایک ہی سوٹ میں تھا جو
اب اسے اریٹیٹ کرنے لگا تھا اور یہ روم میں آتی زمل
دیکھ چکی تھی وہ دھڑکتے دل کے ساتھ وارڈروب کی
جانب گئی اسکے کپڑے نکالتے اسکے سامنے آئی زیحال اسے
یک ٹک دیکھ رہا تھا جب وہ کپڑے سائیڈ رکھتی اسکے
بلکل قریب بیٹھی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی دل تھا کہ
ڈھر کن کی آواز سے کان پھاڑنے کے قریب تھا
ایک کے بعد ایک بٹن کھولتے اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے
جسے زیحال نوٹ کر گیا تھا
لائٹس آف کر دو۔۔۔"اسکی حالت سے محفوظ ہوتے

بھاری ہوتے لہجے میں بولا جس پر جز بز سی ہوتی اٹھی
اور لائٹس آف کر کر واپس اس تک آئی کمرے میں نیم
تاریکی چھائی تھی جس میں کسی حد تک ایک
دوسرے کا وجود ہلتا ہوا نظر آرہا تھا لیکن زیحال کی
خمار آنکھیں وہ خود پر ٹکی باآسانی محسوس کر سکتی
تھی شرٹ کے بٹن کھولتے ہاتھ میں پہنا بیلٹ گلے کی
جانب سے کھولنے لگی بڑھتے پلوں میں اسکی کپکپاہٹ
بھی بڑھتی جارہی تھی
وہ ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتی بیلٹ آہستہ سے نکالتی
ایک جانب رکھ گئی اب وہ شرٹ نکالنی تھی اپنی
ہتھیلیوں کا پسینہ پونچھتی اسکی شرٹ پیچھے کی جانب
نکالنے لگی اس دوران وہ مزید اس کے قریب آئی تھی اور

سینہ اور مزید اوپر اٹھا تھا زیحال سے اب اپنے جزباتوں
پر جبر کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ یک ٹک اسکے سینے
پر نظر ٹکائے بیٹھا تھا شرٹ پیچھے کی جانب نکالتے
اسکی ٹوٹی ہوئی بازو ہلکی سی چیٹخی جس پر اسکے
منہ سے ایک زبردست کراہ نکلی
آؤچ۔۔۔ سیییی" برداشت سے باہر ہوتے درد سے وہ آنکھیں
زور سے مینچتا پیچھے بیڈ کراؤن پر سر ٹکا گیا
" ایم سو سوری۔۔ مم۔۔ میں میں۔۔۔اب دھیان سے کرونگی
اس نے تو کچھ نہیں کہا تھا لیکن وہ خود سے اب پہلے
سے بہت کم سپیڈ میں کرنے لگی تھی
شرٹ نکل چکی تھی اسکے برہنہ سینے پر ہاتھ لگتے ایک
کرنٹ سا اسکے جسم میں دوڑ گیا

لائٹس آن کر لو پلیز۔۔۔"اپنے سینے پر گیلی چیز محسوس کرتے التجائیہ بولا جسے وہ رد نہیں کر پائی اور کھڑی ہوتی لائٹس آن کر گئ

گولی والی جگہ سے خون رسنے لگا تھا جو اسے مزید

درد دے رہا تھا زمل کی خون پر نظر پڑتے ہاتھ کانپے

وہ اپنی شرم شرم میں کیا کر گئ تھی سوچتے آنکھیں

پھر چھلکی جو زیحال دیکھ چکا تھا

یہاں آؤ۔۔۔"اپنے سے دور کھڑی سہمی سی زمل کو اپنے

پاس بلایا جو آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس تک آئ

رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟اسکی آنکھوں کو برستے دیکھ پیار سے پوچھا

مم۔۔۔میری وو۔۔وجہ سے۔۔۔"ہاتھوں کے ساتھ ہونٹ بھی

کانپے

"کچھ نہیں ہوا وہاں سے فرسٹ ایڈ باکس لے آؤ۔۔۔

لیکن۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔" وہ پہلے ہی اتنی چوٹیں دیکھ گھبرا گئی تھی

ٹھیک ہے۔۔۔ میں لے آتا ہوں۔۔۔" کہتے وہ اٹھنے لگا تھا جب

وہ بھاگتی ہوئی ڈرا سے فرسٹ ایڈ باکس لائی زیحال

اسکی سپیڈ دیکھتا اپنی ہنسی منہ میں دبا گیا

اب اس میں سے کاٹن نکالو۔۔۔" اسکے کہے مطابق اس نے کاٹن نکالی

اب۔۔۔؟

"اب اسے زمین پر پھینکو۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟ اسکی بات زمل کو سمجھ نہیں آئی

میرا عقل مند بے بی۔۔۔ اس سے یہ بلڈ صاف کرو۔۔۔" وہ

صاف خود بھی کر سکتا تھا لیکن وہ اسے اپنے قریب کرنا چاہتا تھا

وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے بلڈ صاف کرنے لگی جو لکیر کی

صورت میں بہتتا پینٹ میں جذب ہونے لگا تھا

نیچے سے اوپر تک اپنا ہاتھ لے جاتی اسکا سینہ غور سے

دیکھنے لگی اسکے سکس ایبز اب زمل کو بہکا رہے تھے

وہ آنکھیں چراتی خون صاف کرنے پر فوکس کرنے لگی

لیکن زیحال اسکے چہرے کے بدلتے رنگ غور سے دیکھ رہا تھا

"اس بندے کی عزت تمہاری ہے چاہو تو لوٹ سکتی ہو۔۔۔

اسکا شریر لہجہ اور بات سمجھ آتے زمل کا چہرہ سرخ

انار سا ہو گیا وہ صاف اسے چھیڑ رہا تھا جس پر زمل نے

ایک ہلکا سا مکا اسکے پیٹ پر مارا

آؤچ۔۔۔۔ظالم۔۔۔"درد نہیں ہوا تھا لیکن اسکو چڑانا تھا

اور وہ چڑتی اسے گھورنے لگی

کندھے کی جانب کا بلڈ صاف کرنے کیلئے وہ مزید آگے

آئی جس سے اسکی بے باک نظریں دوبارہ زمل کے دل کے
مقام پر گئی اپنے جذباتوں کے آگے گھٹنے ٹیکتے وہ اسکا
دوپٹہ کھینچ کر ایک جانب اچھال گیا جس پر زمل کا
ہاتھ بے اختیار اپنے دل کے مقام پر گیا
لیکن وہ اسکی کلائی تھامتا اپنے اوپر گرا گیا وہ اسکے
قریب آتی کبھی اسکی آنکھوں میں تو کبھی اسکے ہونٹوں
کو دیکھتی اپنے اندر اٹھتے جذباتوں کے سمندر کو قابو کرنے لگی
جبکہ اسی دوران وہ اپنا ہاتھ پیچھے لے جاتا اسکے بالوں
کو کیچر کی قید سے آزاد کر گیا
"آپ۔۔آپ کی چچ۔۔چوٹ۔۔۔
"شششششش۔۔۔۔کچھ کر نہیں سکتا دیکھ تو سکتا ہوں۔۔۔
اسکی آنکھوں کی بے بسی زمل کو اندر تک توڑ گئی اسکو

اس حالت میں پہنچانے والی وہ تھی نمکین پانی آنکھوں

میں تیرنے لگا جسے زیحال اپنے ہونٹوں سے باری باری چن گیا

گرم سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی دونوں کے

جذبات بھڑکا گئی جن سے مجبور ہوتا وہ سانسوں کو ہی ایک کر گیا

کمرے میں خاموشی تھی لیکن دونوں کے اندر محبت کا

سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا کتنی ہی دیر دونوں کی سانسیں

ایک دوسرے میں منتقل ہوتی رہیں آخر میں زمل پیچھے

ہٹتی لیکن وہ دشمن جان اسکا نچلا ہونٹ اپنے دانتوں میں

دبائے اسے لودیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا پھر آہستہ سے

چھوڑتے وہ پیچھے ہوئی

"آج اپنی شرم بھلا سکتی ہو۔۔۔؟ کنٹرول نہیں ہو رہا۔۔۔

اپنی بے بسی اسے دکھاتے محبت اور بے بسی سے ملے

جلے لہجے میں بولتا اسکا دل دھڑکا گیا

وہ اپنے ہونٹ کاٹتی اپنے کانپتے وجود سے آگے کو ہوتی

اپنے پنکھڑی سے لب اسکی چوڑی پیشانی پر رکھ گئی اسکے

لمس کو محسوس کرتے زیحال اپنی آنکھیں موند گیا

وہ پیشانی چومتی اسکی گرے جھیل سی آنکھوں تک آئی

جنکو باری باری اپنے لمس سے ٹھنڈک پہنچائی پھر اسکی

ستواسی کھڑی ناک کو چھوتے نظر اسکے آتشی لبوں پر

ٹھہر گئی اسکی ہچکچاہٹ محسوس کرتے زیحال نے اپنی

آنکھیں کھولی اور اسکی آسانی کیلئے یہ کام خود سر

انجام دے دیا سانسیں پھر ایک ہوئی تھی لیکن ابھی

مزید لمس بکھرنا باقی تھا وہ تھوڑی پیچھے ہوتی اسکے

سورج سے چمکتے فولادی سینے پر جگہ جگہ اپنا لمس

بکھیر گئی سکون کی آخری حد تھی آج زیحال خان
آفندی کیلئے وہ سکوں سے آنکھیں موندتا اپنا سر پیچھے
بیڈ کراؤن پر ٹکا گیا
اسے اتنے سکون میں دیکھ زمل کو شرارت سوجھی جس
پر وہ تھوڑی سی اوپر آتی اسکی گردن پر اپنے دانت زور
سے گاڑ گئی اور وہ جو آنکھیں موندے اسکے نرم نرم لمس
محسوس کر رہا تھا اسکے دانتوں کا درد محسوس کرتے
مسکرا گیا جس کے بعد ایک نہیں اکٹھے تین چار نشان
اس نے اسکی گردن کی زینت بنائے تھے
"کر لو۔۔۔ میں ٹھیک ہوا تو صرف نشان نہیں دونگا۔۔۔
اسکی بات پر گردن پر جھکی زمل کی آنکھیں پھیلی اور
جھٹ پیچھے ہوئی

وہ۔۔وہ میں۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے شرارت
کے چکر میں کتنی بہک گئی تھی اسے اب اندازہ ہوا

جب کوئی بات نہ بنی تو جلدی سے شرٹ پہنانے لگی لیکن
دوسری جانب اسکی حالت پتلی ہوتے دیکھ زیحال کا
ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا

آپ۔۔۔آپ سو جائیں۔۔۔"اسے بیلٹ پہناتی اسکا سر پیچھے
تکیے پر صحیح سے ٹکا گئی

کیوں اپنی نیت سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"اسکی حالت سے
محفوظ ہوتا چھیڑنے لگا

آپ سو رہے ہیں یا میں۔۔۔۔"آگے خود کو ہی سمجھ نہیں آئی کہ کیا بولے

یا تم۔۔۔۔۔؟لیکن وہ بے چین ہوا تھا کاش وہ کچھ رومانٹک سا کہہ دے لیکن وہ تو تالا ہی منہ پر لگا کر واش روم میں بھاگ گئی جس کے بعد وہ آنکھیں موند تا اسکے لمس محسوس کرنے لگا

NOVELS BY AQSAM

وہ کب سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی بے چینی اب مزید بڑھتی جا رہی تھی اگر وہ گھر ہی نہ آیا تو وہ اسے تنگ کیسے کرے گی اسکا بدلہ تو ایسے ہی رہ جائے گا اور پچھلے تین دن سے لڑی بھی نہیں تھی جو اب باقائدہ اسکا ہاضمہ خراب کرنے لگا تھا تب ہی وہ تھکا تھکا سا گھر میں داخل ہوا ہاتھ مسلسل پیشانی سہلا رہا تھا

اپنے پیچھے آہٹ محسوس کرتی وہ جھٹ مڑی اور اسے اندر آتا دیکھ لپک کر اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی

وہ جو اپنی دھن میں گردن چٹخ رہا تھا اسے اپنے سامنے
ایسے تنے دیکھ گردن وہی کی وہی ٹیڑھی رہ گئی
کہاں تھے تم۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے لڑاکا
عورتوں کی طرح بولی یاقوت تو اسکا انداز دیکھ کر ہی
ٹھٹھک گیا لیکن اسے جواب دیے بغیر سائیڈ سے نکل گیا
اور وہ پھر سے آگے آ کھڑی ہوئی
! میں نے پوچھا کہاں آوارہ گردیاں کر کے آرہے ہو تم۔۔۔
اب کی بار دانت پیس کر بولی
دماغ کی دہی نہ کرو۔۔۔" اسکی جانب دیکھے بغیر پھر سائیڈ سے نکلنے
لگا لیکن اتنے دن بعد تنگ کرنے کا موقع ملا تھا کیسے جانے دیتی
میں پورا رائتہ بناؤنگی بتاؤ کہاں تھے کس کے ساتھ تھے
اب کی بار انداز ایک گھریلو بیوی والا تھا

تم ہو کون مجھ سے یہ پوچھنے والی۔۔۔ہاں۔۔۔؟ایک قدم
آگے آتااس پر جھک کر بولا
مم۔۔۔میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔"اسے مسلسل اپنی جانب
قدم بڑھاتے دیکھ اسکی ساری اکڑ ہوا ہوئی
بیوی۔۔۔۔؟آئی بروا چکائے سوالیہ پوچھا قدم اب بھی بڑھ
رہے تھے اسکا آگے بڑھتا ہر قدم مشائم کو پیچھے قدم
بڑھانے پر مجبور کر رہا تھا
ہ۔۔۔ہاں۔۔۔بب بیوی۔۔۔"وہ سیدھا دیوار سے جا لگی تھی
کہاں وہ اسے تنگ کرنا چاہتی تھی اور کہاں وہ اسکے دونوں
اطراف میں دیوار پر اپنے ہاتھ رکھتا اس پر جھک کر اسکے
اوسان خطا کر رہا تھا
بیویاں صرف نگرانی کرنے کیلئے نہیں ہوتی اور بھی بہت کچھ کرنے

کیلئے ہوتی ہیں جیسے کہ ۔۔۔۔"بولتے بولتے رکااور اسکی آنکھوں میں
جھانکنے لگا
"جج۔۔۔جیسے کہ ۔۔۔
جیسے کہ وہ گھر آئے تو اسے پانی دیتی ہیں کھانا تیار کر
کے رکھتی ہیں خود تیار ہوتی ہیں شوہر کو اسکا حق
دیتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔بولو دو گی۔۔۔؟اتنی جلدی میں وہ کیا
بول گیا تھا اسے خود بھی اندازہ نہ ہوا لیکن دوسری جانب
اسکے لفظ اور اسکی گرم سانسیں پل پل مشائم کو
زیر کر رہی تھیں کتنے مردوں کو قریب دیکھا تھا اس نے
اس سے بھی قریب لیکن اسکی خوشبو الگ تھی اسکا
احساس الگ تھا نہیں وہ اس خوبصورت رشتے کا احساس تھا جس کی
وجہ سے دل ایک الگ ہی لے پر دھڑکنے پر مجبور ہو گیا تھا

اسکی آنکھوں میں دیکھتے نظر ہونٹوں سے ہوتی اسکے
سینے پر گئی جو لمبا سانس لینے کی وجہ سے اٹھا ہوا تھا
لاحول ولا قوۃ۔۔۔"پڑھتے وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا تھا
دوبارہ مجھ سے اس طرح کے فضول سوال نہ کرنا ورنہ
سوال کرنے لائک نہیں چھوڑونگا۔۔۔۔"انگلی اٹھا کر اسے
وارن کیا لیکن وہ تو اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو
بحال کر رہی تھی اسکی ٹون دیکھ واپس اپنی ٹون میں آئی
"کیوں نہ کروں بیوی ہوں تمہاری حق ہے یہ میرا۔۔۔
جسٹ شٹ اپ ایک بات اپنے دونوں کان اور دماغ کھول کر
"سن لو۔۔۔تم مجھے اپنا شوہر مانو گی میں تمہیں اپنی بیوی نہیں۔۔۔۔
وہاٹ یہ۔۔۔یہ کیسی فلاسفی۔۔۔ہے۔۔۔"مشائم بھنویں
اچکاتی اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن اسے اس حال میں چھوڑتا اپنے کمرے میں جا کر
دروازہ اندر سے ٹھک سے بند کر گیا لیکن مشائم کو اس بات کا غصّہ آیا
کہ وہ اسکی بات کا جواب دیے بغیر گیا ہے
جاہل آدمی۔۔۔۔"وہ پوری قوت سے چیخی
لیکن وہ اپنی شرٹ نکال کر ایک جانب پھینکتا بیڈ پر دھپ
سے لیٹ گیا تھوڑی دیر پہلے والا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا
اسکی۔۔بھوری آنکھیں۔۔۔اٹھا سینہ۔۔۔یاقوت چاہ کر بھی
نہیں بھلا پا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ اٹھتا واش روم
گیا اور شاور لیتا واپس آکر جائے نماز بچھاتا کھڑا ہوا
دو نفل تہجد کے ادا کرتے بیٹھا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے
یا اللہ میں مرد ہوں لیکن مجھے بہکنے نہ دینا میں پاشا کے
سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتا میں اس عورت کو اپنی بیوی

ہونے کے حق نہیں دینا چاہتا مجھے اسکے شر سے محفوظ
رکھ لے یارب۔۔۔۔"دعا مانگتے آنکھیں تھوڑی نم ہوئی
منہ پر ہاتھ پھیرتے اٹھ کھڑا ہوا اور قمیص نکالتے سائیڈ
کاؤچ پر پھینکتا بیڈ پر آکر دھپ سے لیٹ گیا اتنے دن کی
تھکاوٹ سے نیند کا غلبہ اس پر جلد ہی طاری ہو گیا تھا

NOVELS BY AQSAM

فریش ہوتے بالوں کو ایک جوڑے کی شکل میں لپیٹتی واش روم سے
نکلتے اسکی نظر زیحال پر گئی جو اپنے آپ میں ہی مسکرا رہا تھا
آپ کیوں اس وقت اتنے خوش ہو رہے ہیں۔۔۔۔"مر رکے
سامنے بیٹھتی ہینڈ کیئر لوشن لگاتے ہوئے ترچھی نگاہوں
سے اسے گھورتے پوچھنے لگی جس پر لیٹے لیٹے اس نے
اپنی گردن ٹیڑھی کر کر اسے دیکھا
خوش ہونے کا کوئی وقت نہیں ہوتا سوریلیکس۔۔جیسا

تم سوچ رہی ہو وہ میں نہیں سوچ رہا۔۔۔"اسے اپنی بیوی
کے بگڑتے موڈ کا اندازہ ہونے لگا تھا اور اس وقت کومل
کا یہاں ہونا اسے مزید شک میں ڈال دیتا لیکن یہ تو
وہ جانتی تھی کہ وہ تو یہاں ہے ہی نہیں۔۔۔
جو بھی ہے اپنی بتیسی اندر کریں۔۔۔"وہ ڈپٹنے والے
انداز میں بولتی زیحال کو مزید کیوٹ لگی
لیکن یہ تو وہ جانتی تھی کہ اسکی دلکش سمائل زمل کو
مزید بہکا رہی ہے اوپر سے اسکے ماتھے پر بندھے بینڈج
پر اسکے بکھرے بال افففففف ظالم کڑے امتحاں میں
ڈال رہا تھا لیکن آگے بھی وہ تھا جو اسکی رگ رگ سے
واقف ہونے لگا تھا اپنی بیوی کی چور نگاہوں کو پکڑتے
وہ کھلے دل سے مسکرایا اور زمل کا خون جلانے والا

اسکے اندر کا جن جاگ اٹھا

آپ کو سمجھ نہیں آئی کہ سمائل نہ کریں۔۔۔۔"اسے پھر

سے مسکراتا دیکھ وہ آنکھیں چھوٹی کئے ڈانٹنے لگی

کیوں نیت خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔؟اپنی ہنسی دباتے

سنجیدہ ہوتے پوچھا لیکن اسکی بات زمل کو اندر تک

تپا گئی اپنی چوری پکڑے جانے پر وہ تھوڑی جز بز ہوئی

جج۔۔۔جی۔۔ نہیں۔۔۔ای۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"لفظوں

کو توڑتی خود کو کمپوز کرنے لگی

تو کیوں نہیں ہے۔۔۔"وہ بھی آگے سے ضدی انداز میں بولا

"آپ کو اب بھی سکون نہیں ہے حالت دیکھیں اپنی۔۔

اسکی ٹوٹی ہڈیوں کی جانب اشارہ کرتی تڑخ کر بولی

ایک دفع ٹھیک ہو جاؤں۔۔۔پھر اس کتے کی ہڈیوں کے اتنے

پرزے کرونگا ساری زندگی اپنی بیوی کے قریب نہیں جا

پائے گا۔۔۔"اسکے چہرے پر غصّے اور اپنے جذباتوں پر

جبر کرنے کے ملے جلے تاثرات دیکھ زمل کی ہنسی چھوٹی

وہ غصّے میں اب مزید حسین لگ رہا تھا

اب تم کیوں دانت نکال رہی ہو۔۔۔۔"وہ اسی طرح جلتے کڑھتے بولا

ہی آپ کو بس اس بات کا غصّہ کہ آپ اس وقت قربتیں

!!!!نہیں بڑھا سکتے۔۔۔۔

تو تمہارے خیال سے مجھے اور کس وجہ سے غصّہ آنا

چاہیئے۔۔۔۔"اسکے اس انداز پر وہ اور بھی زور سے ہنسی تھی

!!ہنس لو بچو۔۔۔۔ٹھیک ہونے دو سارا حساب چکتا کرونگا۔۔

اسکی بات پر زمل کی ہنسی کو بریک لگی یہ تو سچ تھا اپنے جذباتوں

پر جبر کرنے کے بعد وہ ایک بھوکے شیر کی مانند بنتا اس سے اپنے ایک

ایک سیکنڈ کا حساب چکتا کرنے والا تھا وہ چپ چاپ
سائیڈ پر آکر لیٹ گئی اور ایک تکیہ اٹھا کر بیچ میں
رکھنے لگی جب وہ اپنا رخ اسکی جانب موڑ گیا
یہ کیا ہے۔۔۔؟ آنکھوں سے گھورتے سوالیہ پوچھا
وہ، ۔ مم۔۔ میری نیند گہری ہے تو۔۔۔۔ "بولتے بولتے رکی اور
ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کئے مروڑنے لگی
تو۔۔۔؟
تو کہیں آپ۔۔۔ آپکی چوٹ نہ دکھ جائے۔۔۔۔ "اسکی بات پر
زیحال کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے وہ چپ چاپ
تکیہ اٹھا کر نیچے زمین پر پھینکتا اسے بازو سے پکڑ کر
اپنی جانب کھینچ گیا وہ سیدھا اسکے سینے سے آ ٹکرائی تھی
دوبارہ اپنے اور میرے بیچ اس تکیے کو بھی نہ لانا سمجھ

آئی۔۔۔"اسکی ٹانگوں میں اپنی ٹانگ کو پیوست کرتے
آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بھاری ہوتے لہجے میں بولا
خان۔۔۔۔۔"رات کی خاموشی میں اسکے لبوں سے یہ نام
زیحال کو بے قابو کر گیا جن لبوں نے یہ نام لیا تھا وہ انہی
کو قید کر گیا وہ ایسے ہی اسے اپنی قید میں لئے گہری نیند میں چلا
گیا اس نے پوری رات اسے نہیں چھوڑا تھا اب یہی ایک واحد
طریقہ تھا خود کو ہلکا کرنے کا

NOVELS BY AQSAM

وہ صبح سے کچن میں گھسی کتنے ہی انڈے شہید
کر چکی تھی اور وہ ہر انڈے کی شہادت پر دور
صوفے پر بیٹھا افسوس کر رہا تھا آج ناشتہ ملنے کی
آس تو وہ چھوڑ ہی چکا تھا کیونکہ آج انکی ایک عدد
پدی بیگم کچن میں گھسی اپنے بیمار شوہر کیلئے ناشتہ بنا رہی تھی

"یار وائفی چھوڑو میں بنالونگا ایک ہاتھ سے بھی۔۔۔
چلنے کی ہمت پورے وجود میں نہیں تھی لیکن اسے
کچن میں گھسے دیکھ بار بار فکر ہو رہی تھی کہیں
وہ جلا ہی لے خود کو لیکن وہ اسکے ایک سنے بغیر
بھی اسی کا موبائل لئے یوٹیوب پر دیکھتی سوپ بنا رہی تھی
"ہبی یہ انڈے ہی خراب ہے باؤل میں ٹوٹ ہی نہیں رہے۔۔
اتنی دیر سے کوشش کرتی آخر میں اکتا گئی ویڈیو
میں موجود شخص باؤل سے انڈے پر ضرب لگا کر انڈا
توڑ رہا تھا جس کی دیکھا دیکھی وہ بھی ایسے ہی توڑ رہی تھی
ماشاءاللہ انڈے ہی خراب ہو گئے۔۔۔"زیحال کا دل کیا
اس آدمی کو ویڈیو سے باہر نکال کر اچھے سے دھوئے
اب اس پر بھی غصّہ نہیں کر سکتا تھا

ورنہ وہ وہی کھڑی رونے لگتی جو وہ نہیں چاہتا تھا

وائفی۔۔۔یہ انڈا نہیں کچن ہی سارا خراب ہے تم یہاں

"آجاؤ میں صدیس کو بلاتا ہوں وہ بنادے گا کھانا۔۔

اسے آخری حل اب اپنا پرانا شیف ہی نظر آیا

نو۔۔۔میں کب سیکھوں گی۔۔۔"لیکن وہ کسی طور بھی

تیار نہ تھی ہار ماننے کیلئے

"ہم مل کر سیکھیں گے ابھی کیلئے بلانے دو۔۔۔

آؤچ۔۔۔"جتنی دیر میں اس میں بات پوری کی اتنی دیر

میں اپنا ہاتھ بھی جلا چکی تھی

کیا ہوا۔۔۔"اسکی چیخ سن کر اپنی جگہ سے جتنی پھرتی سے اٹھا تھا

سر اتنی ہی زور سے گھومتے واپس صوفے دھپ سے بیٹھا

مم۔۔۔میرا ہ۔۔ہاتھ جل گیا۔۔۔"وہ وہی کھڑی روتے ہوئے بولی

کر رہا تھا منع لیکن نہیں میری بکواس کب آتی ہے سمجھ
صرف اپنی من مانی کرنی ہوتی ہے تمہیں۔۔"وہ کوشش کرتے کرتے
بھی لہجہ دھیمانہ رکھ پایا اور اسکی ڈانٹ ملتے وہ مزید رونے لگی
یہاں آؤ دیکھاؤ۔۔۔"لہجہ دھیما کرتے اسے اپنے پاس بلایا
نن۔۔ نہیں آپ آپ ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔"وہ وہی کھڑی سوں سوں
کرتی بولی
زمل۔۔۔آجاؤ ورنہ پٹو گی۔۔۔"اسکی ڈانٹ سنتے اس دفع
آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس تک آئی جسے قریب آتے وہ
ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچ گیا
ہاتھ پر ایک سرخ لکیر بن چکی تھی وہ شاید گرم فرای پین پر لگا تھا
"تم کیوں نہیں مانتی میری بات۔۔۔
مم۔۔۔مجھے بھی کھ۔۔ کھانا بنانا سیکھنا۔۔ہے"ایک ہاتھ

سے ناک رگڑتی پھر سوں سوں کرتی بولی

لیکن کیوں میں کوئی زندگی بھر کیلئے تو بیڈ ریسٹ پر

نہیں گیا۔۔۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدہ لہجے میں بولا اسکی

ہیزل آنکھیں پہلے ہی اسکے دل کو بے چین کئے ہوئے تھی

"لیکن۔۔آپ کب تک بنائیں گے۔۔یہ۔۔یہ میرا کام ہے۔۔

کام پر نام نہیں لکھا ہوتا اور جب ٹھیک ہو جاؤ نگا تو

سیکھیں گے ناں مل کر۔۔۔۔"اپنا ہاتھ اسکی گردن پر رکھتے

انگوٹھا گال پر مس کرتے پیار سے بولا

آپ کیوں کرتے ہیں اتنی کیئر۔۔۔"آخر میں وہ اسی بات پر آبدیدہ ہو

گئی

کیوں اس میں کیا برائی ہے اور ہمارے نبیؐ ﷺ بھی تو

حضرت عائشہ کی عمر کی وجہ سے انکے ساتھ سارا

کام کرواتے تھے۔۔۔۔"اسکا حوالہ سیدھا زمل کے دل پر لگا تھا

"لیکن وہ تو بہت چھوٹی تھیں ہبی۔۔۔۔

تو میرا بے بی بھی میرے لئے چھوٹا ہی ہے ابھی آہستہ

آہستہ سیکھ لیں گے سب اب اندر جاؤ اور فرسٹ ایڈ

باکس سے ٹیوب اٹھا کر لاؤ۔۔۔"اسکا چہرہ تھپتھپاتے پیار سے اٹھایا

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی اٹھ کر اندر گئی اور

ٹیوب اٹھا کر لائی جسے کھولتے زیحال کے ہاتھ میں

پکڑایا وہ دھیرے دھیرے سے اسکے ہاتھ پر ملتا ساتھ

ساتھ پھونک مارتا رہا اب وہ ٹیوب کی ٹھنڈک تھی یا

اسکی سانسوں کی زمل کو ایک دم آرام محسوس ہوا

تھا آخر میں اس نے اپنے آتشی لب وہاں رکھ کر باقی کا

درد بھی غائب کر دیا اس وقت کم از کم زمل کو یہی لگا تھا

وہ اس وقت بھی اپنے دوپٹے سے بے خبر تھی کچن
میں کام کرتے وقت کریب کا دوپٹہ ہونے کی وجہ سے وہ
اتار کر کرسی پر رکھ چکی تھی
زیحال کی نظر اسکے سر کے ہوئے کندھے سے تھوڑی سی
شرٹ پر گئی وہ اسکی لائی ہوئی چیزوں کو استمال کرنے لگی تھی یہی
سوچتے وہ مسکرادیا وہ آگے کو ہوتا اپنے لب اسکے کندھے پر رکھ گیا
اسکی حرکت پر زمل ششدر رہ گئی اصل جان اپنی شرٹ کندھے سے
سرکتی محسوس ہوتے نکل

ایک پل کو زمل کو کانپنے پر مجبور کر
گیا گھر میں پھیلی خاموشی میں زمل کی دبی سی
سسکی بے ساختہ گونجی وہ اسکی ہوش ربا سسکی

سنتے مزید بے باک ہوتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے خود
سے لگاتا گردن پر پوری شدّت سے دانت گاڑھ گیا
زمل پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتی تھی ورنہ پھر کہیں اسکا کوئی زخم
درد کرنے لگتا وہ اپنی من مانیاں بڑھاتا گیا اس سے پہلے
وہ اسے اس نامی پردے سے آزاد کرتا باہر کا دروازہ
ناک ہوا جس پر زمل اچھل کر پیچھے ہٹی
یہ کس کی موت آئی ہے صبح صبح۔۔۔۔"وہ خاصے تیز
آواز میں بولا جبکہ زمل جلدی سے اپنی شرٹ ٹھیک
کرتی حالت درست کرنے لگی
یاقوت مرزا کی۔۔۔۔"یاقوت دبی ہنسی ہنستا اتنی ہی تیز آواز میں بولا
آجاؤ بیٹا تمہاری خواہش پوری کروں۔۔۔۔"زمل کو اندر جاتے دیکھ
اسے

اندر آنے کی اجازت دی وہ ہاتھ میں ٹرے لئے ناشتہ لے کر اندر آیا
وہ۔۔۔ناشتہ دینا تھا ساتھ کچھ کام بھی ڈسکس کرنا تھا۔۔۔"آتے ساتھ
پہلے صفائی جھاڑی مبادہ وہ سچ میں گھر بیٹھی مشائم بیچاری کو
بیوہ نہ کر دیتا
اوکے بیٹھو۔۔۔"اسکے بولنے پر وہ بیٹھنے لگا تھا جب پاشا کی آواز پر
رک گیا
نہیں رکو پہلے یہ کھانا پلیٹ میں نکالو زمل نے اب تک
بریکفاسٹ نہیں کیا۔۔۔"اسکے حکم پر یاقوت کھانا ڈالتا
ٹیبل پر لگا آیا ساتھ پاشا کیلئے وہی لے آیا کیونکہ اسے
چلنے میں پرو بلم ہو رہی تھی
پاشا یہ یورپ میں گینگ کا سب سے بڑا لیڈر ہے جو ہمیں
وہاں سے گنز اینڈ کارس سمگل کروائے گا لیکن اسکی ایک

ڈیمانڈ ہے۔۔۔۔"ڈیمانڈ لفظ پر تھوڑا سا گڑ بڑایا

تمہاری کڈنی تو نہیں مانگ لی۔۔۔؟اسے ایسے اٹکے دیکھ

ایک آئی بروا چکا کر گویا ہوا

آ۔۔نن۔۔۔نہیں وہ۔۔اسکی ڈیمانڈ ہے کہ ہم۔۔۔اسکو پاکستان

سے لڑکیاں سمگل کروا کر دیں گے۔۔۔۔"اپنی بات پوری کرتے

پاشا کے بدلتے تیور دیکھے جواب نارمل تو کہیں سے نہیں تھے

زمل ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی کھانا کھاتی انکی باتیں بھی

ساتھ ساتھ سن رہی تھی جب لڑکیوں کا سنتے اسکے کان کھڑے ہوئے

کینسل کرو یہ ڈیل۔۔۔۔"کڑے تیوروں سے بولتا ایک ہاتھ سے

سوپ پینے

لگا

لیکن پاشا۔۔۔۔ہمارے پاس سٹاک ختم ہو رہا ہے اور اس وقت پوری

پولیس فورس ہمارے خون کی پیاسی بنی گھوم رہی ہے اگر ایک دم
اٹیک کر دیا تو کیا کریں گے ہم۔۔۔۔"اسکی بات پر وہ ایک پل کو سوچ
میں پڑا
"فکر نہ کرو میں ٹھیک ہو جاؤں پھر خود جاؤنگا۔۔۔
ہاں بھابھی کو بھی ساتھ لے جائیں بالونز بھی کام آ
جائیں گے۔۔۔"اسکی نظر پاشا کی گردن پر موجود دانتوں
کے نشان پر جاتی چھیڑنے لگا لیکن اسکی بات پر پاشا
کو سوپ پیتے پیتے جو کھانسی ہوئی تھی یاقوت کو
باقائدہ اسکی کمر سہلانی پڑی تھی
اسی وقت پامیر بھی وہی آگیا تھا اپنے رف سے حلیے
میں فولڈ کئے ہوئے کف اور کھلا گریبان۔۔آتے ہی دھپ
سے صوفے پر براجمان ہوا

کونسے بالونز کی بات ہو رہی۔۔۔"سامنے سے ایک بریڈ کا
سلائس دانتوں میں دباتے سوالیہ پوچھا جس پر پاشا
نے دبی ہنسی ہنستے یاقوت کو گھورا
کچھ نہیں یہ کومل کہاں ہے خیر سے اندر ہی فوت تو نہیں
ہو گئی۔۔۔"اندر جھانکتے یاقوت طنزیہ بولا وہ تو اسے
بھی کچھ خاص پسند نہیں تھی لیکن اسکا نام سنتے
پامیر کو سلائس گلے میں اٹکتا محسوس ہوا وہ گلہ
کھنکھارتے سیدھا ہو بیٹھا
وہ یہاں سے چلی گئی۔۔۔"سیدھا ہوتے سنجیدہ لہجے میں بولا
کیوں وہ چیٹن گو خود کیسے چلی گئی۔۔۔؟یاقوت کو جیسے
یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی
یار آپ اسے چھوڑیں یہ صدیس کو کنگ کرنا بھول گیا ہے

کیا۔۔۔"اس نے سلائس سامنے پلیٹ میں رکھتے منہ
بنایا اصل مقصد تو بات بدلنا تھی کیونکہ وہ جو حرکت
کر کر گئی تھی وہ پاشا کو پتہ چلتی تو سیدھا گولی
مار دیتا اسے اور پامیر اسے پہلے ہی کڑی سزا دے چکا
تھا جہاں وہ اسے چھوڑ کر آیا تھا وہ کسی جہنم سے
کم نہیں تھی اسکے کھانے پینے کی اسے کوئی فکر نہیں
تھی وہاں سامان موجود تھا کھاتی ہے تو کھائے ورنہ
اسکی طرف سے بھاڑ میں جائے
خود کیسے چلی گئی مسلہ سولو ہو گیا اسکا۔۔۔؟ پاشا
نے ترچھی نظریں کرتے سوالیہ پوچھا پامیر کو گہری سوچ
میں ڈوبے وہ دیکھ چکا تھا

ہ۔۔۔ہاں۔۔میں۔۔میں کر آیا تھا۔۔۔"جلدی سے بولتے اٹھ کھڑا
ہوا

وہ ایک کام سے جانا تھا میں ابھی آیا۔۔۔۔"کہتے وہ مڑنے
لگا تھا جب پاشا کی آواز پر قدم رکے
جو چھپا رہے ہو بتا دو۔۔۔"ایسے کیسے ممکن تھا کہ وہ
پاشا کے سامنے ہوشیاری کر جائے
ہبی۔۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ بولتا زمل بول پڑی۔۔
اسکی جانب دیکھتے وہ سب بھول گیا کیونکہ وہ اشاروں
ہی میں اسے اندر آنے کا بول رہی تھی اور کیسے ممکن
تھا اسکی زمل اپنے زیحال کو بلاتی اور وہ نہ جاتا
ٹھیک ہے جاؤ تم لوگ باقی کا کام دیکھ لو۔۔۔"اسکے کہتے
وہ دونوں وہاں سے چلے گئے جب وہ آگے آتی اسکے پاس

بیٹھی بلکل پاس اتنے کہ وہ اسکے اتنے قریب آنے پر
اسکی آنکھوں میں دیوانہ وار دیکھنے لگا
تم کیوں میرا امتحان لے رہی ہو۔۔۔۔"اسے خود کے اتنا قریب دیکھ
خمار
لہجے میں بولا
"آپ بور ہو رہے ہیں ناں۔۔۔۔
اگر تم اتنے قریب سے مجھے دیکھتی رہو گی تو ساری
زندگی بور نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"بولتے ہوئے ایک ہاتھ سے
اسکے چہرے پر آئی لٹ کان کے پیچھے اڑسی اسے ڈر
صرف اپنا تھا کہ وہ کسی کی باتوں میں آکر اس پر اتنا
بڑا الزام لگا چکی ہے جس کے بعد اسکے ساتھ یہ سب ہو
گیا وہ اب اسکا نام تک یہاں نہیں لینا چاہتی تھی

"آپ کی بوریت دور کرنے کیلئے میرے پاس ایک پلان ہے۔۔
آنکھوں میں چمک لاتی خوشی سے چہک کر بولی

"اچھااور وہ کیا۔۔۔۔

رکیں آتی ہوں۔۔۔"اسے وہی چھوڑتے اٹھ کر باہر والاڈور
لاک کر کر آئی زیحال اسے شریر نگاہوں سے دیکھتا رہا جس
" پر سٹک ہوئے الٹا اسے دیکھنے لگی مانو پوچھ رہی ہو کہ "کیا
لیکن بولا وہ بھی نہیں لیکن چہرے کے ایکسپریشن ایسے
بنائے جیسے کہہ رہا ہو" دروازہ بند ہے "اور اسکے دروازہ
بند ہونے کا کیا مطلب تھا یہ زمل اچھے سے جانتی تھی
تب ہی وہاں سے نودو گیارہ ہو گئی

NOVELS BY AQSAM

بادل اب بھی گھٹا بن کر آسمان پر چھائے ہوئے تھے
ٹھنڈی ٹھار ہوائیں جسم کو چیرتی آر پار ہو رہی تھیں

ایسے علاقے میں اگر کچھ مشکل تھا تو وہ نازک جان
مشائم کیلئے رہنا تھا اسے اس موسم کی ذرا بھی عادت
نہیں تھی لیکن کیا کرتی سوائے اس ڈاکو کو سنے کے
کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی اسکے دو تین دن غائب
رہنے کی وجہ سے اب اپنا ناشتہ خود بنانے لگی تھی اسکے
مطابق وہ اب تک سو رہا تھا لیکن وہ چھینکیں مارتا اسی
وقت گھر میں داخل ہوا تھا آج اپنی شال نہ لینے کی وجہ
سے ٹھنڈ سیدھا اسکی ناک کو لگی تھی جواب چھینک
مار مار کر لال ہونے لگی تھی
اسے ایسے دیکھ مشائم کو اچھو لگا وہ جن کب میں اٹھ
کر چلا جاتا تھا اسے کچھ پتہ نہیں چلتا تھا
آوارہ گردیاں نہ ہی کرو جو پھر بیمار ہونا پڑے۔۔۔"اسکے

آتے پہلا طنز کیا جس پر وہ دھیان نہ دیتا صوفے پر
بیٹھا مشائم کو جس بات کا سب سے زیادہ غصّہ آتا تھا
وہ اپنی بات کا جواب نہ ملنے پر
تمہارے منہ میں دہی جمی ہوتی ہے جو بات کا جواب
نہیں دیتے۔۔۔"تڑخ کر بولتی اسکے سامنے آئی یاقوت نے
سر اٹھا کر دیکھا تو وہ وہی سٹک ہو گئی اسکی لمبی
پلکوں والی جھیل سی سیاہ آنکھیں اس وقت زکام کی وجہ سے
ناک سے زیادہ سرخ ہوئی تھیں جو سرخ ہونے کے بعد
اس قدر حسین لگ رہی تھیں کہ وہی معصوم یاقوت پوری
کی پوری مشائم کو اپنی آنکھوں میں لے ڈوبا تھا
یہ صبح صبح میرے سر پر سوار ہونے والی بیماری لگ
گئی ہے کیا تمہیں۔۔۔؟اسے ایسے کھڑے دیکھ سخت لہجے

میں بولا اور اسکا لہجہ مشائم کو ہوش کی دنیا میں واپس لایا

تم نے ہی کہا تھا اپنا شوہر مانو تو اب اپنے شوہر پر نظر

رکھنا میری زمے داری ہے۔۔۔"اسکی ٹون سے کہیں سے بھی

وہ اکڑو ضدی بد تمیز مشائم قدیر جیلانی نظر نہیں آ رہی

تھی وہ تو مشائم یاقوت مرزا بن رہی تھی

لیکن یاقوت کو اس سے گھنٹہ فرق نہیں پڑ رہا تھا

مجھ سے سوال کرنے کا حق صرف ایک کے پاس ہے اور

وہ ہیں پاشا انکے علاوہ میں کسی کو جواب دہ نہیں ہوں

انگلی اٹھا کر وارن کرتے روم میں جانے لگا

"تو شادی بھی اپنے پاشا سے کر لیتے مجھے کیوں اٹھایا۔۔۔

اسکی آواز پر یاقوت کے قدم رکے اور مڑ کر ایک قدم اسکی جانب آیا

تب گھر سے اٹھایا تھا اب دنیا سے اٹھا دونگا گرد وبارہ

فالتو بکواس کی تو۔۔۔۔"اسکا کرخت لہجہ ایک پل کو
مشائم کو گھبرانے پر مجبور کر گیا لیکن وہ جلد ہی خود
کو کمپوز کرتی سیدھی کھڑی ہوئی جو اسکے ایک قدم
آگے آنے پر پیچھے کو ہوئی تھی
یہ تم سارے گینگسٹر ہر وقت اتنے سڑے ہوئے کیوں
رہتے ہو۔۔۔نہ ہنستے ہو نہ مسکراتے ہو ہر وقت بس اینگری
برڈ بنے گھومتے ہو۔۔۔آئی تھنک وہ اینگری برڈ کارٹون
تم پر بنی۔۔۔"وہ جونان اسٹاپ بولے جا رہی تھی یاقوت
کی انگلی اپنے ہونٹوں پر آتے دیکھ فوراً چپ ہوئی اور
پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جو اب انگلی رکھے
اسکے بے حد قریب کھڑا تھا قد میں دونوں برابر ہی
آتے تھے یاقوت صرف کچھ انچ اس سے بڑا تھا اور

جسامت میں اس سے چوڑی مضبوط جان
میرے ہاتھوں ضائع نہیں ہونا چاہتی تو نکلو یہاں سے
دوبارہ میرے سامنے آنے کی کم سے کم کوشش کرنا تمہیں
دیکھتے میرا خون کھولنے لگتا ہے۔۔۔"اسکے چہرے پر
دھاڑتے وہ سیدھا کمرے میں بند ہو گیا جبکہ وہی کھڑی
مشائم کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی جو یاقوت کیلئے
مزید نفرت اس میں بھر گئی وہ ناشتہ کئے بغیر ہی تن فن
کرتی اپنے روم میں چلی گئی آنکھیں مسلسل برس رہی
تھیں اسے کیوں آج اسکا لہجہ اتنا برا لگا تھا ناک رگڑتے سوں
سوں کرتی اسکی نظر بالکنی پر پڑی جہاں بارش ہوتی
صاف دکھائی دے رہی تھی وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی
اس تک آئی اور ڈور اوپن کرتے ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا

اسکے جسم کے آر و پار ہوا وہ پھر بھی تھر تھراتے وجود
کے ساتھ بالکنی میں نکلتی پل کی پل پوری بھیگ گئ
کپڑے بھیگتے اسکے جسم کے خدوخال نمایاں کرنے لگے
تھے ہونٹ با قائدہ نیلے پڑنے لگے تھے لیکن وہ اپنے اندر
لگی نفرت کی آگ کو ایسے ہی ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگی

NOVELS BY AQSAM

باہر برستے بادلوں کے ساتھ کڑکتی بجلیوں کی مانند
وہ اپنے حسن کی بجلیاں زیحال پر گرا رہی تھی اسکے
لائے ہوئے سب ڈریسسز ایک ایک کر کر پہنتی اسے دکھا رہی
تھی جو صوفے پر سامنے ٹیبل پر ٹانگ سیدھی کئے
بیٹھا اسے پاسنگ مارکس دے رہا تھا پہلے تو وہ دس میں
سے دس دیتا رہا لیکن زمل کی گھوری اور ڈانٹ دونوں
ملنے پر نمبر تھوڑے کم کر دیے

ہبی ایمانداری سے نمبر دیں۔۔۔" وہ باربی سٹائل میں
بے بی پنک فراک پہنتی ماڈلنگ کر کر اس تک آتی گھور کر بولی
میری جان میرا بس چلے میں دس میں سے سو مارکس
دوں اپنے بے بی کو اتنی قیامت لگ رہی ہو۔۔۔" اسے ترستی
نگاہوں سے دیکھتا بیچارگی سے بولا اٹھ وہ سکتا نہیں
تھا اوپر سے وہ دشمن جان ایسی حرکتوں سے اسکے
جاگے ہوئے جذباتوں کو مزید ہوا دے رہی تھی
دس میں سے سو نہیں دو نکل سکتے ہیں اب اچھے سے
مارکس دیں۔۔۔" اسے ڈپٹ کر واپس روم میں گئی
اگلا ڈریس پہنتی اسی طرح گھومتی ہوئی آئی لیکن اب
زیحال نے خود اسے آٹھ مارکس دیے آگے کیا ہونے والا
تھا وہی سوچتے وہ اپنی مسکراہٹ منہ میں ہی دبا گیا اب

پی کوک رنگ کا فراک جس کے بازو پر سفید موتی جڑے
تھے اور گلہ آگے سے تو بلکل اوپر تک چپکا ہوا تھا ب
سٹائل میں لیکن پیچھے کا گلہ اتنا ڈیپ تھا کہ آدھے
سے زیادہ اسکی گوری کمر ظاہر کر رہا تھا جسکے بیچ
اسکا براہک بھی آتا تھا وہ خود کو مرر میں دیکھتی
تھوڑی نہیں بہت زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی اپنا نچلا
ہونٹ دانتوں سے کاٹتی اسکا حل سوچنے لگی اب کوئی اور
فراک بھی نہیں بچا تھا جو پہن لیتی سب پر مارکس لے چکی تھی
ہ۔۔۔ ہبی۔۔ وہ باقی کپڑے ختم ہو گئے۔۔۔ "اپنی آواز اونچی
کرتی اندر کھڑی کھڑی چیخی

"گلا لے جو پہنا ہے اسی میں شرافت سے باہر آجاؤ۔۔۔
لے کر وہ آیا تھا جانتا تھا کہ اب کونسا فراک بچا ہے سارے

سوٹوں میں گنتی کے چار فراک تھے باقی سب عام پہننے
کیلئے تھے اس لئے اسے اچھے سے یاد تھا فراک بھی اور ڈیزائن بھی
اسکی آواز پر زمل کو اپنا گلہ خشک ہوتا محسوس ہوا
وہ جلدی سے اپنے ریشمی بالوں کو پوری کمر پر پھیلاتی
ہاتھوں کو مروڑتی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی باہر آئی جہاں
زیحال کی نظریں اسی پر ٹکی تھیں
اس کی نظروں سے ملتے وہ الٹے قدموں اندر بھاگ گئی
وائفی۔۔۔نو چیٹنگ باہر آؤ۔۔۔۔"اپنے لہجے کو سخت کرتے
ہنسی دبا کر بولا لیکن دوسری جانب وہ اپنی حالت
سوچتی ہلکان ہونے لگی تھی
آرہی ہو یا میں آؤں۔۔۔؟آہ یہ دھمکی جھٹ سے کام کر کر
گئی تھی اسکے اٹھنے سے پہلے وہ نظریں نیچی کئے پھر

سے کچھوے کی چال چلتی دروازے تک آئی

"پاس آؤ بے بی اتنی دور سے مارکس نہیں ملیں گے۔۔۔

اسکی حالت سے محفوظ ہوتے شریر ہوتے بولا

"آ۔۔آپ وہی سے دے دیں۔۔۔

اتنی دور سے مارکس زیرو ملیں گے اور ہارنے پر پنشمنٹ

بھی"اسکی پنشمنٹ کیسی ہونی تھی یہ وہ اچھے سے

جانتی تھی وہ جھٹ قریب آئی

اسے اپنے سامنے دیکھ نیچے سے اوپر سکین کرتی نظروں

سے دیکھا وہ سچ میں ایک باربی ڈول لگ رہی تھی لیکن

ہاٹ والی جسکی بیلی سائیڈ سے وہ تنگ فراک اسکی پتلی

کمر کا اندازہ کروا رہے تھے

"جب ہمت نہیں تھی تو کیوں کیا یہ کھیل شروع۔۔۔

اسکی حالت دیکھتے سنجیدہ ہو کر بولا وہ خاموش رہی

ادھر آؤ۔۔۔"اسکے بلانے پر بھی وہ وہی جمی کھڑی رہی

وائفی۔۔۔میں نے کہا یہاں آؤ۔۔۔"اب کی بار وہ آہستہ سے

قدم اٹھاتی اس تک آئی جسے تھوڑے سے ہی فاصلے سے

وہ کلائی سے پکڑتے خود کی جانب کھینچ گیا وہ سیدھا

دونوں ہاتھوں کے بل اسکے اوپر آ گری تھی اتنے قریب

سے اسکی لودیتی نظریں زمل کا بچا کچا سٹیمینا بھی

ختم کرنے لگی جبکہ وہ اسکے ہونٹوں کو دیکھتا اپنا ہاتھ

پیچھے لے گیا جہاں اسکی آدھی برہنہ کمر پر انگلیاں

چلانے لگا تھا وہ اسکی گود

میں بیٹھی پشت اسکے چہرے کی جانب کئے ہوئے تھی

پپ۔۔۔پلیز خان اب۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔"وہ رحم طلب لہجے میں

بولتی زیحال کو مزید جوش دلا گئی وہ اسی ایک ہاتھ

کو پیچھے مروڑتے صوفے پر الٹا لٹا گیا وہ اوندھے منہ پڑے کشن

سختی سے مٹھی میں بھینچ گئی

باہر موسم اتنا حسین ہے تو اسکا اثر اندر کیوں نہ ہو۔۔؟

اسکے کان کی لو دانتوں میں دباتے شدّت سے بھاری ہوتے لہجے میں بولا

اس وقت وہ پوری طرح گھٹا بن کر اس پر چھایا ہوا تھا

" میں کچھ نہیں کر سکتا لیکن تم تو کر سکتی ہو ناں

اسکی بات سمجھتے وہ نفی میں سر ہلانے لگی

پلیز۔۔۔ منع مت کرو۔۔۔ ضرورت ہے تمہاری۔۔۔"آخر میں

بے بسی سے بولتا اسکے دل میں ڈھر کنوں کا ایک شور برپا کروا گیا

ہب۔۔ ہبی آ۔۔ آپکا۔۔ بب۔۔۔ بازو۔۔"وہ بازو جس پر انہوں

نے بہت بری ضرب لگائی تھی اور ساتھ ہی اسی کندھے پر گولی لگنے

کی وجہ سے وہ بازو اس وقت ذرا استمال کے قابل نہیں تھا
تو ساری محنت تم کر لینا۔۔۔ ٹھیک ہوتے حساب چکتا کر
"دونگا۔۔۔
پلیز۔۔۔ نن۔ نہ کریں۔۔۔" وہ اب ویسے ہی اوندھے منہ
پڑے رو پڑی تھی زیحال اسکے آنسوں دیکھتا ایک جھٹکے
میں اس کے اوپر سے اٹھا اور آنکھیں زور سے مینچتے
پیچھے صوفے کی پشت پر ٹیک لگا گیا زمل آہستہ سے
اٹھتی فورا اندر بھاگ گئی اسے اب رہ رہ کر اس منور پر غصّہ آرہا تھا
اسکا تو وہ حال کرنے والا تھا کہ اسکی سات نہیں چودہ نسلیں
یاد رکھتی

NOVELS BY AQSAM

آج پہرے پر اسے رہنا تھا بلیک پینٹ پر لائٹ پنک سی
بنا کالر والی شرٹ پہنے بالوں میں ہلکا سا ہاتھ پھیرا

اسکے بال اب ایسے ہو چکے تھے کہ ہلکا سا ہاتھ پھیرنے
پر بھی وہ سیدھے پف کی صورت میں کھڑے ہو جاتے
چہرے پر ہلکی ہلکی شیو بڑھی اسے مزید پر کشش
بنا رہی تھی گھر آنے سے پہلے پامیر اسے ڈیرے پر کومل
کے بارے میں بتا چکا تھا جس پر وہ آگ بگولہ ہوتا
گھر آیا تھا اور سامنے اسکے غصّے کی شکار وہ ہو گئی
چھینکے اب بھی بند نہیں ہوئی تھیں لیکن وہ اپنی سرخ
ناک کو ہاتھ سے سہلاتے جیکٹ نکالنے لگا جسے پہنتے
گن اٹھا کر باہر نکلا وہ اب تک روم میں بند تھی لیکن
اسے گھنٹہ فرق نہیں پڑا تھا وہی حقارت بھری نظر
دروازے پر ڈالتے باہر نکل گیا اندر بارش میں بھیگتی
مشائم کا وجود اس ٹھنڈ میں آگ کی طرح تپنے لگا تھا

وہ خود بھی یہ تپش محسوس کر سکتی تھی لیکن خود
کو اسکی جھیل سی آنکھوں میں قید ہونے کی سزا دیتی رہی
"وہ اس لائک ہی نہیں کہ مم۔۔میں اسکی کیئر کروں۔۔
آنکھ سے ابل کر آتا آنسوں بارش کے پانی کے ساتھ
بہتا اسے مزید تکلیف دینے لگا اتنی ٹھنڈ میں کب اسکی
آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہیں چلا وہی پڑے پڑے صبح ہو
گئی تھی اور اب وہ سوئی نہیں بے ہوش پڑی تھی
برلاس کے آتے وہ گھر آیا تھا اپنا جیکٹ اتارتے فریش ہو
کر سیدھا کچن میں آیا جہاں کل کا اسکا بنایا ہوا ناشتہ
ایسے ہی رکھا تھا اسے ایک پل کو اسکو خیال آیا
"اگر یہ ایسے پڑا ہے تو مطلب وہ روم سے نہیں نکلی۔۔۔
سوچتے اسکا خیال ایک دم جھٹکا اور اپنے لئے ناشتہ بنانے لگا

جگہ جگہ اپنے کاموں کی وجہ سے انکو رکنا پڑتا تھا جس
دوران وہ کھانا خود سے بناتے بناتے کوکنگ میں ایکسپرٹ
ہو چکے تھے اب انکو اپنے کھانے کیلئے بیویوں کی ضرورت
بھی نہیں پڑتی تھی
ناشتہ بنا کر وہ ٹیبل پر لگاتا چپ چاپ کرنے لگا جب ایک
پل کو اسکا خیال پھر سے آیا وہ اب تک کیوں نہیں
نکلی تھی کہیں مرور تو نہیں گئی دماغ میں سوچتے
وہ چیئر سے اٹھتا اسکے روم کی جانب گیا دروازہ کھولتے
اسکا ہاتھ ایک پل کو رکا دماغ نے بیچ میں مداخلت کی
لیکن دل نے فورا تصیح کی اگر اسے کچھ ہو گیا تو
پاشا کو کیا منہ دکھائے گا
دماغ کو شٹ اپ کال دیتے دھیرے سے دروازہ کھولا

وہ اندر کہیں نہیں دکھی تو وہ پورا کا پورا اندر آیا

اسے سمجھ نہیں آئی کس نام سے پکارے اب تک تو اے

لڑکی کہتا آیا تھا لیکن اس وقت اپنی بلاوجہ ڈانٹ کا

تھو۔۔۔ڑاسا ملال تھا

مم۔۔۔مشا۔۔۔"بولتے بولتے ہکلایا یہ نام ہی اسے عجیب

لگا تھا تب ہی سیدھا اپنی ڈاکو پنتی پر اتر آیا

اے لڑکی۔۔۔کہاں گھسی بیٹھی ہو تم۔۔۔"اب کی بار تیز

آواز میں بولا لیکن وہ ہوش میں ہوتی تو سنتی

لیکن اسکی جانب سے کوئی جواب نہ آیا وہ مزید

آگے آتا اسے یہاں وہاں متلاشی نگاہوں سے دیکھنے

لگا جب نظر سامنے بالکنی کے کھلے دروازے پر گئی

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا آگے کو آیا جہاں وہ دروازے
کے اس پار اپنی ٹانگیں سمیٹے بے ہوش پڑی تھی
اسکی یہ حالت دیکھ یاقوت کی آنکھیں پھیلی وہ کرنٹ
کھا کر پینٹ تھائیز سے اوپر کھینچتا اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا
مشائم۔۔۔۔"اسکے کندھے کو پکڑ کر ہلاتے خاصی تیز
آواز میں بولا لیکن اسکا تپتا وجود اسے پریشانی میں ڈال گیا
مشائم اٹھو۔۔۔۔"اسکا چہرہ ہاتھوں میں لئے
تھپتھپاتے تھوڑی فکر مندی سے بولا اسکا جسم آگ
برسا رہا تھا جو کہ اس وقت یاقوت کو یہی لگا تھا
جب اسکے تھپتھپانے کا اس پر تھوڑا سا بھی اثر نہ
ہوا تو وہ اسے بانہوں میں بھرے اندر بیڈ تک لایا اسکی
بانہوں میں جھولتے اسکا ایک ہاتھ پیٹ پر پڑا تو دوسرا

نیچے ڈھلکا ہوا تھا بال موٹی موٹی لٹوں کی مانند
چہرے اور گردن پر چپکے ہوئے تھے جب کہ یہی حال
کپڑوں کا بھی تھا اسکے حال پر نظر پڑتے یاقوت اپنی
نظریں پھیر گیا لیکن اس وقت نظریں پھیرنے سے کام بگڑنا تھا
یار۔۔۔۔مشائم اٹھو۔۔۔۔۔مشائم۔۔۔"اسکا نیلا پڑتا جسم
دیکھ یاقوت کے حواس باختہ ہونے لگے تھے
یہ لڑکی میرے لئے عذاب بن کر نازل ہوئی ہے۔۔۔"ماتھا
پکڑتے یہاں وہاں دیکھنے لگا دماغ بند ہونے لگا تھا لاکھ
سوچنے کے بعد کومل دماغ میں کلک ہوئی جلدی سے
موبائل نکال کر پامیر کا نمبر ڈائل کیا جو دوسری رنگ پر اٹھا لیا گیا

پامیر: جی بوس

یاقوت: کومل کو پکڑ کر لاؤ جلدی

پامیر: کیوں۔۔۔پاشا کو پتہ چل گیا۔۔؟سوالیہ پوچھا
یار اس لڑکی کی طبعیت خراب ہو گئی ہے بارش میں بھیگنے
کی وجہ سے۔۔۔"لڑکی کے نام پر پامیر خود ہی سمجھ گیا
تھا کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے
لیکن اسکو میں نے جہاں چھوڑا تھا وہاں سے لانے میں
وقت لگے گا۔۔"کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کچھ سوچتے ہوئے بولا
یاررررر تو نکلو اور جتنا جلدی ہو سکے لاؤ۔۔۔"اس پر
چیختے ٹھک سے فون بند کرتا واپس اسکی جانب متوجہ
ہوا اس موسم کا بخار خاصا خطرناک ہوتا تھا جس کی
عادت ان لوگوں کو یہاں رہتے ہوئے ہو گئی تھی لیکن
نئے آنے والے بندے کے لئے یہاں جلدی سروائیو کرنا خاصا
مشکل تھا اس وقت بھی گیلے کپڑوں کی وجہ سے

اسکا جسم نیلا پڑتا جارہا تھا یا قوت کی نظر اسکے کپڑوں
پر گئی اسکے پاس ایک ہی راستہ تھا اسکے کپڑے خود بدلنے کا۔۔۔
لیکن میں۔۔کیسے۔۔۔"دانت بھینچتے ہاتھ کا مکا بنا کر
دوسرے ہاتھ پر جڑا
اپنا غصّہ ضبط کرتے بیڈ سے اترا اور وارڈ روب سے
اسکے کپڑے نکال کر لایا اسکے لئے اس وقت ایک ایک
قدم اٹھانا منو بھاری لگ رہا تھا
آتے اسکے پاس بیٹھا اور ایک نظر اسکے سراپے پر دوڑائی
وہ اسکی بیوی تھی اسے اس حال میں بھی دیکھنا جائز
تھا اسکے لئے آنکھیں مینچتے بند مٹھی کھولی اور ہاتھ
اسکے کندھے کی جانب لے گیا جب ایک دم دماغ میں
فلیش بیک ہوا اور وہ منظر جب وہ لڑکا اس پر جھکا ہوا

تھا یاد آتے وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا پل کی پل اسکی فکر
پھر سے نفرت میں بدل گئی تب ہی اس نے بے ہوش پڑے
پڑے سسکی بھری جس پر وہ اپنی سوچوں کی دنیا سے
واپس آتا بیڈ سے اٹھا اور روم سے ہی باہر نکل گیا
پامیر تقریباً ایک گھنٹے بعد کومل کو لے آیا تھا جواب
اندر اسکا ٹریٹمنٹ کر رہی تھی آتے وقت وہ لوگ کومل
کے گھر سے اسکا بیگ بھی اٹھا لائے تھے جس کی وجہ سے
انکو مزید دیر لگی
اسے ٹائیفائیڈ ہوا ہے اور زیادہ دیر گیلے کپڑوں میں رہنے
کی وجہ سے وہ زیادہ ایفیکٹ کر گیا ہے۔۔۔"اس کے باہر
آتے یہ بریک نیوز دینے پر پامیر نے یاقوت کو گھورا جو
ڈھیٹ بنا صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

اسے خود کو ان نظروں سے دیکھتے دیکھ وہ ٹھٹھکا

کیا۔۔۔؟ایک آئی بروا چکائے سوالیہ پوچھا

اسے اتنی دیر گیلے کپڑوں میں کیوں رہنے دیا۔۔۔؟

تو کیا کرتا اسے اٹھاتا کہ محترمہ اٹھ کر چینج کر لیں پہلے

پھر بے ہوش ہو جائیں ورنہ میرے ہی گلے پڑو گی۔۔۔" واپس

سے گھورتے پامیر کی بولتی بند کروا گیا

بوس بیوی ہے وہ آپ کی۔۔۔"اس نے پاس بیٹھتے جیسے

احساس کروایا

میں نے کب کہا کہ وہ میری گرل فرینڈ ہے۔۔۔" یاقوت کو

اسکی بات پر غصّہ آیا کہ جیسے اسے تو پتہ ہی نہیں تھا

لیکن وہ کومل کی وجہ سے کھل کر کچھ بول نہیں پا رہا

تھا اس لئے ڈھکے چھپے لفظوں میں سمجھانے لگا

وقتی ہی صحیح لیکن بیوی ہے وہ آپ کی تھوڑا دل نرم
کرلیں انکے لئے انہیں کچھ ہو گیا تو پاشا کو کیا جواب
دیں گے آپ۔۔۔" کندھے پر ہاتھ رکھتے پیار سے سمجھایا
پاشا کیسا ہے اب۔۔۔؟ پاشا کا نام سنتے وہ تڑپ کر بولی
جس پر بیک وقت دونوں نے اسے دیکھا
"کیوں پھر کوئی نیا گل کھلانا ہے انکی زندگی میں۔۔۔
اس سے پہلے یاقوت بولتا پامیر بول پڑا
اتنے دن اس قید خانے میں رہ کر بھی اسکی عاشقی کا
بھوت نہیں اترا تھا وہ تو اسکے رو رو کر خود کو ہلکان کرنے
کی وجہ سے پامیر نے اسے بتا دیا تھا کہ پاشا اب ٹھیک ہے
بس گولی لگی تھی
میں مل کر آتی ہوں اس سے۔۔۔" کہتے وہ فورا باہر

نکل گئی اس سے پہلے کہ وہ دونوں اسے روکتے

"جاکر پکڑو اسے ورنہ مرے گی یہ پاشا کے ہاتھوں۔۔۔۔

یاقوت کے بولتے پامیر جھٹ اسکے پیچھے گیا لیکن وہ

اتنی سپیڈ میں گئی تھی کہ پاشا کے اپارٹمنٹ کے قریب جالیا اسکو

تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ دور رہو پاشا سے۔۔۔؟

اسے بازو سے دبوچتے اسکے منہ پر غرایا

مجھے صرف ملنا ہے اس سے۔۔۔۔"اسکے تھپڑ یاد کرتے

خوف سے منمنائی

کیا کرو گی مل کر ہاں بتاؤ گی انکو کہ کیسے تم نے دھوکے

سے انکے بے ہوش ہونے کا فائدہ اٹھایا تم جتنی گری ہوئی

عورت میں نے اپنی ساری زندگی میں نہیں دیکھی آج تک

مرد عورتوں کی عزت لوٹتے آئے تھے اب عورتیں یہ کام

کریں گی۔۔۔۔"اسکے منمنانے کا اثر نہ لیتے ایک ہی سانس
میں اپنی بھڑانس نکالی اتنے دن سے وہاں قید کرر کھا تھا
جس پر اسے سنانے کا موقع بھی نہیں ملا تھا
پامیر۔۔۔"پیچھے سے پاشا کی آواز پر دونوں کی آنکھیں
پھٹی اور کرنٹ کھا کر پیچھے مڑے جہاں وہ زمل کے
کندھے پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا یقیناً وہ واک کرنے کیلئے
نکلا تھا لیکن انکی بات سنتے اسکے جبڑے کی رگیں تنی
پپ۔۔۔پا۔۔شا۔۔"کومل کی موت کے ساتھ ساتھ اسے اپنی
موت بھی کھڑی دکھائی دی
وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا آگے آیا اور آتے ایک ہاتھ سے کومل
کے بال اس قوت سے مٹھی میں جکڑے کہ وہ کراہ کر رہ گئ
کونسے فائدے کی بات کر رہا ہے پامیر بو۔۔۔لو۔۔۔"بالوں پر

گرفت مضبوط کرتے اسکے منہ پر دھاڑا

کک۔۔۔ کس۔۔ کسی بھی۔۔ فف۔فائی۔۔آہ۔۔"اسکے جھوٹ پر

اسکی گرفت اور مضبوط ہوئی کومل کواب اپنے بال سر

سے اکھڑتے محسوس ہونے لگے آنسوں ابل ابل کر آنکھوں

سے نکلتے گال پر پھسل رہے تھے

جھوٹ سے مجھے سخت نفرت ہے۔۔۔۔بتاؤاس سے پہلے

کہ میں تمہیں سچ بولنے لائک بھی نہ چھوڑوں۔۔۔"اسکا

قہر دیکھ زمل کانپ کر رہ گئی تھی وہ اب پاشا کو بھولتی

زیحال کی عادی ہونے لگی تھی لیکن اسکا یہ روپ اسے پھر

سے وہی درندہ پاشا یاد کروادیتا

وہ۔۔تت۔۔تم۔۔تم بب۔۔بے ہوش تھے۔۔تت۔۔تب میں نے

تمہ۔۔تمہاری بب بوڈی پر وہ تت تل "آگے کا جملہ منہ میں

رہ گیا جب پاشا نے انہی قہر بار نگاہوں سے زمل کو دیکھا
اور اسکی نظر پڑتے وہ اچھل پڑی تھی
تو تم۔۔۔نے میری بیوی کو گمراہ کیا تھا مجھ سے بد گمان
کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔"اسکے بال ایک جھٹکے میں
چھوڑتے دور پھینکا وہ گرنے لگی تھی جب پامیر کے دو
مضبوط بازوؤں نے اسے تھاما
دوبارہ مجھے یہ یہاں آس پاس بھی نظر آئی تو تمہارا
حشر نشر بگاڑ دونگا سمجھے تم۔۔۔۔"انگلی کا رخ اب پامیر
کی جانب تھا جس پر وہ سر جھکا گیا
بے حیا۔۔۔۔"اسے حقارت بھری نظر سے دیکھتے وہ اندر
چلا گیا لیکن اس بار زمل کا سہارا نہیں لیا تھا جسکا مطلب
تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے کہ ایسی عورت کی باتوں میں

آکر اس نے اس پر شک کیا وہ پہلے اسکا بچپنا سمجھ کر
اگنور کر گیا تھا لیکن وہ تو کسی اور کی باتوں میں
آکر اسکے ماضی کے زخم ادھیڑ گئی تھی
زمل کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اسکے پیچھے پیچھے گئی
یہاں کومل اب زار و قطار رونے لگی تھی پامیر اسے بس
دیکھ کر رہ گیا آخر میں اسکا ہاتھ پکڑتے گاڑی تک لایا
اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے اگنیشن میں چابی گھمائی
گاڑی ایریا سے نکل چکی تھی لیکن اسکے رونے میں کمی
نہیں آئی تھی اب پامیر کو باقائدہ اریٹیشن ہونے لگی تھی
یار۔۔۔بس کر۔۔دو۔۔کب سے ٹسمے بہا رہی ہو۔۔۔"آخر
میں وہ جھنجھلا کر بولا لیکن وہ پھر بھی ویسے ہی روتی
رہی غصّہ اپنی جگہ تھا لیکن پامیر کو وہ اس وقت قابل رحم لگی تھی

اسٹاپ اٹ کومل۔۔۔تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسے
پہلی بار پاشا کا غصّہ دیکھا ہو۔۔۔" وہ ان لوگوں سے کافی
عرصے سے اٹیچ تھی جس دوران پہلے پہل تو اچھی
بونڈنگ رہی تھی لیکن جب سے وہ پاشا کی محبت میں
گرفتار ہوئی تھی تب سے ان سب کو چھوڑ کر صرف اسے
اپنا بنانے کے حربے ڈھونڈنے لگی تھی
اسکا غصّہ دیکھ وہ اب دبی دبی آواز میں رونے لگی تھی
لیکن گاڑی کی خاموشی میں اسکی سسکیاں پامیر کو
بے چین کر رہی تھیں
آخر میں اس نے گیس پیڈل سے سیدھا بریک پر پاؤں
رکھتے گاڑی ایک درخت کے پاس روکی کومل نے ایک
نظر پامیر کو دیکھا اسکی آنکھیں رو رو کر لال ہو چکی

تھیں جن میں پامیر کو اپنا عکس نظر آیا وہ بھلے سانولے
رنگ کی تھی لیکن اسکے نین نقش اٹریکٹیو تھے اسکے
ہونٹوں پر نظر پڑتے پامیر کو اپنا آپ ایک سخت امتحان
میں گھرا ہوا محسوس ہوا وہ لاکھ کوشش کرتا اپنی
نظروں کا زاویہ بدلنے لگا لیکن بری طرح سے ناکام ہو
گیا اور اپنا ضبط کھو بیٹھا ہاتھ
اسکی گردن کے پیچھے لے جاتے خود پر جھکا کر سانسیں ہی روک گیا
اسکے اس عمل پر کومل کی ریڈ کی ہڈی میں سنسنی
سی پھیل گئی تھی وہ آنکھیں پھاڑے اسکا ماتھا دیکھنے لگی
جگہ بلکل سنسان تھی
وہ کتنی ہی دیر اسکے ہونٹوں کی نمی پیتے اس میں گم
رہا جب آخر میں اپنی غلطی کا احساس ہوا تو کرنٹ کھا

کر پیچھے ہٹا۔۔۔ کومل کا چہرہ شرم کے مارے سرخ ٹماٹر سا ہو گیا تھا

وہی پامیر اپنا منہ پھیرے زور سے آنکھیں مینچ گیا

اس گہری خاموشی میں دونوں کے دل پھٹ کر باہر

آنے کو بے تاب تھے وہ کسی مرد کے قریب نہیں گئی تھی

تو چھوا آج تک پامیر نے بھی نہیں تھا کسی عورت کو

جس کی وجہ سے یہ نیا احساس دونوں کو ہی ایک

الگ لے پر لے گیا تھا لیکن

اس حرکت کے بعد اسے کومل کی سسکیاں بند ہوئی

محسوس ہوئی جب مڑ کر دیکھا تو وہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی

کنفیوز سی بیٹھی انگلیاں مروڑ رہی تھی اسکے چہرے

پر پھیلے حیا کے رنگ پامیر کو پھر خود پر ضبط کھونے پر

مجبور کر گئے وہ سیٹ بیلٹ کھولتا اس بار پورا اسکے

اوپر جھکااور ہونٹوں کواپنی گرفت میں لیتے اسکی
سانسیں پھر سے بند کرواگیا
باہر بارش پھر سے شروع ہو چکی تھی اور زور و شور
سے ہوئی تھی ساتھ بادل گرجنے کی آواز پر کومل پامیر
کاکالرزور سے مٹھی میں جکڑ گئی جس کے بعد وہ
مزید بے باک ہوااس سے پیچھے ہٹتے دوبارہ گاڑی
سٹارٹ کی اس دفع سپیڈ پہلے سے تیز تھی کومل کو
اپنادل رکتاہوا محسوس ہونے لگااچانک اپنی غلطی
کااحساس ہوتے وہ اپنے چہرے کارخ باہر کی جانب موڑ
گئی گاڑی سیدھااس مکان کے سامنے روکی تھی سیٹ
بیلٹ پہلے سے کھلا تھاوہ گاڑی سے اترتے کومل کی سائیڈ
آیاجس کی نظریں اسی پر جمی تھی یاشاید اسکے چہرے

کے بدلتے تیوروں پر
اسکی جانب آتے گاڑی کا دروازہ کھولا اور آگے بڑھتے اسے
اپنے مضبوط حصار میں اٹھاتا اندر لایا کومل اسکی
حرکت پر مچلنے لگی تھی لیکن وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا
اندر آتے آتے دونوں بھیگ چکے تھے
جب وہ مزاحمت کرتی نیچے اتری پامیر کھڑے ہوئے اسے
دیکھنے لگا کومل کا بھیگا وجود اور تیز سانس لیتے
اوپر نیچے ہوتا سینا اسے اپنی جانب دعوت
دے رہا تھا وہ وہی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب تر کر گیا
چھوڑو۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھتی پیچھے دھکیل گئی
ہوش میں ہو۔۔۔؟ اپنے سامنے مضبوط جان پامیر کو
دیکھتے چیخی لیکن وہ ایک ہی جست میں اسکے قریب آکر

دیوار سے پن کرتے گردن پر جھکا اسکی شدّت پر کومل
ضبط سے آنکھیں مینچ گئی نہیں وہ ہوش میں نہیں تھا
شیطان پوری طرح سے اس پر حاوی تھا
اب کی بار وہ نہیں ہٹا پائی تھی وہ بری طرح سے اسے
زیر کرتے بانہوں میں بھرتا اندر موجود چار پائی تک لایا اسے اندازہ ہو
گیا تھا کہ پامیر اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں ہے تب ہی
کرب سے آنکھیں مینچ گئی
وہ اپنی شرٹ نکال کر دور پھینکتا اس پر پوری طرح سے
قابض ہوا تھا باہر بارش برس رہی تھی اور اندر وہ
اسکے نازک بدن پر برس رہا تھا شام ہونے والی تھی
وہ اسکی شدّتوں سے ہلکان ہوتی
اب رونے لگی تھی جس کی سسکیوں پر وہ ہوش میں

آتا ایک جھٹکے میں اس سے الگ ہوا اسے اس حال
میں دیکھتے اسکے خود کے حواس باختہ ہوئے وہ کیا کر گیا تھا اسے کیا
ہو گیا تھا وہ جھٹکے سے اٹھتے کنارے پر جا پہنچا تھا
ایم سو۔۔ سوری کومل۔۔ مم۔۔ میں۔۔۔" وہ اپنی صفائی
دینا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے کومل رو پڑی تھی جو
پامیر کو مزید بے چین کر گئی
کومل۔۔۔۔ کومل میں۔۔ نہیں جانتا مجھے۔۔۔ کیا ہو گیا تھا
ایم سوری۔۔۔ کومل۔۔" اسکی جانب مڑتے پسینے کی
وجہ سے ماتھے پر چپکے بال پیچھے کرتے اس پر جھک
کر بولا لیکن وہ روتی رہی تھی اور اسکا رونا رہ کر
پامیر کو خود پر طیش دلا رہا تھا لیکن بہکا صرف وہی
نہیں تھا وہ بھی اسکی برابر کی شریک تھی

وہ واپس سے اسکے قریب لیٹتے اسکا سر اپنے سینے پر
رکھ گیا اب سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے پاشا کو
اگر یہ پتہ چلتا تو کومل سے پہلے پامیر کو گولی مار دیتا
لیکن گولی کے ڈر سے وہ ایک عورت جس کی عزت
پہلی بار اسی نے دیکھی ہو اسے نہیں چھوڑ سکتا تھا
اسکی شدّتوں سے ٹوٹی کومل کب گہری نیند میں چلی گئ
اسے پتہ ہی نہیں چلا اسکی نیند خراب نہ ہونے کے چکر
میں وہ اسی پوزیشن میں رات تک وہی لیٹا رہا تھا

NOVELS BY AQSAM

اسے رات تک ہوش آیا تھا کومل نے جو ڈرپ لگائی تھی
وہ اب جا کر پوری ہونے والی تھی
خود کو بیڈ پر پڑے ڈرپ لگے دیکھ وہ ایک جھٹکے میں
اٹھنے لگی جب سر چکرانے کی وجہ سے واپس سے سر تکیے پر ٹکا گئ

اسی وقت یاقوت ہاتھ میں باؤل لئے اندر آیا جس میں
آئس کیوب اور سفیدڈ کپڑا صاف نظر آرہا تھا کومل کے
کہے مطابق وہ بار بار پٹیاں کرتا رہا تھا لیکن تب وہ
بے ہوش تھی اور اب حد سے زیادہ ہوش میں آگئی تھی
یہ۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔"اسکے آتے تڑخ کر بولی
اندھی ہو دماغ کے ساتھ آنکھیں بھی بند ہیں۔۔۔؟اسی
کی ٹون میں بولتے سائیڈ ٹیبل پر باؤل رکھا
ہٹاؤ اسکو۔۔۔"کہتے وہ ایک جھٹکے میں ڈرپ کھینچنے
لگی تھی جب ہاتھ اسکے ہاتھ سے ٹچ ہوا وہ ایک جھٹکے
میں ہاتھ پیچھے کھینچ گیا
زیادہ مدر انڈیا بننے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ ایک تھپڑ
کی مار ہو اور واپس سے بے ہوش ہو جاؤ گی۔۔۔"اسے

جھاڑ پلاتے کپڑا نچوڑ کر اسکے ماتھے پر رکھنے لگا جسے
وہ ایک جھٹکے میں اتارتے دور پھینک گئی یاقوت کو
اسکی حرکت پر شدید غصّہ آیا تھا
دور رہو تم مجھ سے جھوٹی کیئر دکھانے کی ضرورت
نہیں ہے۔۔۔"تڑخ کر بولتی اسے مزید طیش دلا گئی جب
وہ دونوں ہاتھ اسکے دونوں اطراف میں رکھتا اس کے
چہرے پر جھکا اسے پھر سے اتنے قریب دیکھ مشائم
کا دل زور سے دھڑکا تھا
میں تمہاری جھوٹی یا سچی کوئی کیئر نہیں کرتا یہ
"میری مجبوری ہے جو تمہیں برداشت کر رہا ہوں ورنہ۔۔۔۔
بولتے بولتے رکا اور اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا
ورنہ کیا۔۔۔ہاں۔۔۔"اپنی دونوں ہتھیلیاں بیڈ پر ٹکاتی

آہستہ سے اٹھی اسکے اٹھتے وہ ایک جھٹکے میں پیچھے ہوا

بتاؤناں ورنہ کیامار دیتے۔۔۔؟تومارو کونسے مہرت کا

انتظار کررہے ہو۔۔۔"وہ بھی مشائم تھی ڈرتی تواپنے

باپ سے بھی نہیں تھی

تمہاری یہ خواہش بھی پوری کرونگافلحال اپنی پٹی

کرواؤ۔۔۔"سنجیدہ لہجے میں بولتا باؤل سے پٹی نکالنے

لگااسکی بہادری یاقوت کوہٹ کرگئی تھی اگر نفرت

نہ ہوتی تواسے بتاتاکہ اسکایہ اندازاسے کتنابھایاہے

نہیں کروانی۔۔۔۔رکھواپنے پاس اپنی یہ۔۔۔"اسکاجملہ

منہ میں رہ گیاکیونکہ یاقوت نے وہی پٹی ماتھے کے

بجائے سیدھااسکے منہ پر رکھ کراسکی بولتی بند کروادی تھی

"مزیدایک لفظ بولی تو بائے گاڈ بہت براپیش آؤنگا۔۔۔

اسے دھپ سے واپس تکیے پر لٹاتے غرا کر بولا اس بار
اسکا غصّہ کام کر گیا تھا وہ چپ کر تی لیٹ گئی جب وہ
پٹی کرتا باؤل اٹھا کر واپس روم سے نکل گیا
کیا چیز تھا وہ۔۔۔؟ مشائم لیٹی لیٹی سوچتی واپس
سے گہری نیند میں چلی گئی پیچھے سے یاقوت ڈرپ
آہستہ سے نکالتا باہر لے گیا اسے پہرے پر جانا تھا لیکن
اس افلاطون کو اس حال میں چھوڑ کر جانے کا دل نہیں
کیا تب ہی پامیر کو کال ملائی جو دو تین رنگ پر بھی نہیں اٹھائی گئی
پھر اس نے برلاس کو کال کی جسے سب سمجھا کر اپنے روم میں چلا
گیا

NOVELS BY AQSAM

کومل کے جانے کے بعد ایک دفع بھی وہ اس سے
مخاطب نہیں ہوا تھا نہ اس نے کرنے کی کوشش کی

تھی وہ خود اتنی ڈری ہوئی تھی کہ بولنے کی ہمت ہی
نہیں ہوئی اس وقت بھی ہلکا سا سوٹ پہن کر آتی
بیڈ کے دوسری سائیڈ رخ پھیرے لیٹ گئ
ناراض وہ تھا اور نخرے یہ میڈم دکھا رہی تھی لیکن
اسے اپنی زمل کے بغیر کہاں چین آنا تھا دل کے ہاتھوں
مجبور ہوتا اس کی بیلی مٹھی میں جکڑتے پشت اپنے
سینے سے لگا گیا اور قریب کرتے اسکے بالوں میں گم ہونے لگا
اسکی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ
تھوڑی کسمساتی دور ہونے لگی جب اس نے بیلی پر
اپنی گرفت اور مضبوط کی
اب تھوڑی سی بھی دور ہوئی تو پٹو گی۔۔۔"بھاری
ہوتے لہجے میں بولتا اسکی مزاحمتیں وہی رکوا گیا

"ناراض میں تھامنہ غبارے کی طرح تم نے پھلایا ہوا۔۔
لہجے میں جیسے تھوڑی ناراضگی چھلکی
لیکن وہ خاموش رہی جب رات کی تنہائی میں اسے
زمل کی سسکی سنائی دی مطلب وہ رو رہی تھی
وائفی۔۔۔کیا ہوا رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟اسکا رخ اپنی
جانب کرتے بال پیچھے کان میں اڑسے لیکن وہ کچھ
بولے بغیر اپنا منہ زیحال کے سینے میں گھسا گئی
یہ غلط ہے یار۔۔۔ایک تو غلطی کی اوپر سے رو کر بھی
"مجھے ہی سزا دے رہی ہو۔۔۔
ایم سوری۔۔خان۔۔۔مم۔۔مجھے اس پر۔۔یق۔۔یقین نہیں
کرنا چاہیئے تھا۔۔۔"وہی اسکی شرٹ سے ناک رگڑتی
سوں سوں کرتی رو کر بولی

اسکی حرکت پر زیحال کو ہنسی آئی تھی لیکن اگر ہنس
لیتا تو رات کے اس پہر بیوی کے ہاتھوں شامت آجاتی
چلو موڈ فریش کرنے کیلئے لونگ ڈرائیو پر چلتے ہیں
اسکا منہ سینے سے نکالتے گال پر انگوٹھا رب کرنے پیار سے بولا
لیکن آپ کی چوٹ۔۔۔؟اس نے بیلٹ بندھے بازو کی جانب اشارہ کیا
خیر ہے ایک ہاتھ سے بھی کر لونگا ڈرائیو۔۔۔"اسکا ماتھا
چومتے اٹھنے لگا جب اسے کالر سے پکڑتے واپس تکیے پر لٹایا
زیادہ ہیرو پنتی نہ کریں چپ کر کے سو جائیں۔۔۔"وہ
اسے ڈپٹ رہی تھی جبکہ زیحال کی نظریں اسکے ہاتھ پر تھیں
باہر ہیرو پنتی نہیں کر سکتا اندر تو رومانس کر سکتا
ہوں ناں۔۔۔"وہی ہاتھ کلائی سے پکڑتے اپنے نیچے کیا
ہبی۔۔۔ی سو جائیں۔۔۔"وہ آہستہ آواز میں چیخی تھی

لیکن جب خان کی رومانٹک ٹون آن ہو جائے تو اسے بند
کرنا دنیا میں کسی کے بس میں نہیں تھا
وہی اسکی گردن پر دانت گاڑتا زمل کی چیخیں نکلوا
گیا پہلے پہل تو وہ خود کو چھڑاتی رہی لیکن اسکی ایک
ہاتھ کی گرفت بھی مضبوط تھی کل تک ڈاکٹرز کے
کہے مطابق اسکا بیلٹ اور گولی لگی ہوئی
جگہ کے ٹاکے کھلنے تھے اسکی بیلٹ سے آزادی زمل کو
اپنی قید محسوس ہوئی تھی وہ تو گولی لگنے کے بعد
اسے نہیں چھوڑ رہا تھا کل کے بعد کیا حشر کرنے والا
تھا وہی سوچتے وہ چپ کرتی اسے وہ کرنے دینے لگی جو
وہ کر رہا

ساری گنز رکھ لی ہیں ناں۔۔۔'منور ہونٹوں میں سیگریٹ دبائے اپنے
مینیجر سے مخاطب ہوا تھا جو دونوں ہاتھ باندھے انکے پیچھے
پیچھے چل رہا تھا
جی سر میری میجر سے بات ہو گئی ہے وہ باحفاظت
ہماری گاڑیاں نکال دیں گے اور اسکا بھی کوئی خطرہ
"نہیں ہے پچھلی بار اسکو گولی لگی تھی وہی زخم اب تک تازہ ہو گا۔۔۔۔
مت بھولو وہ اس کھیل کا پکا کھلاڑی ہے ایک گولی
اسے نہیں روک سکتی۔۔۔"انکے لہجے سے ہی انکا ڈر صاف چھلک رہا تھا
لیکن سر صرف گولی نہیں ماری تھی حالت بہت بری
"کی تھی مرتے مرتے بچا ہے وہ۔۔۔
تو کیوں بچا۔۔۔"وہ ایک جھٹکے میں پیچھے مڑتے

اسکا کالر مٹھی میں جکڑ گئے بولو۔۔۔۔۔۔کیوں نہیں مارا

" آج میرا پیسا اگر وہ لے گیا تو سب کی لاش بچھادونگا

وہ یہی تھے انکی دونوں گاڑیاں نکل چکی تھی دونوں

میں اربوں کھربوں کیش اور اربوں کی مالیت

کی چرس شامل تھی جو الیگل وے میں

باہر بھجوانا تھا ساتھ باڈر پر کچھ آرمی اہلکار منور سے کنیکٹ

تھے جو اس گاڑی کو باڈر کراس کرنے میں مدد دیتے

راستہ سنسان تھا دونوں اطراف خاردار جھاڑیاں تھیں وہ لوگ مطمئن

تھے راستہ صاف دیکھ ان میں سے ایک نے میوزک آن کیا

آج کالی گھٹا پورے آسمان کو اپنے گھیرے میں لئے

ہوئے تھی مانو آج جم کر برسنے والا تھا ہر جانب ٹھنڈی

ٹھار ہوائیں پہاڑوں میں لگے درختوں کے ساتھ اٹکلیاں

کرنے میں مصروف تھی چرند پرند اپنے اپنے گھونسلوں
میں قید ہو چکے تھے اگر آج کوئی آزاد ہوا تھا تو وہ
تھا کشمیر پر قابض مافیا کا گینگ لیڈر کرپٹ سیاست دانوں کی
تباہی حال کے فرعونوں کی موت بیلٹ اتر چکا تھا
ٹاکے کھل چکے تھے اور کھلتے وہ انکے سامنے تھا جو
راتوں رات غریبوں کا پیسہ لے کر فرار ہونے کے چکر میں تھے
سڑک کے بیچ بلیک سپرا دیکھ دونوں گاڑیوں کو بیک
وقت بریک لگی کیوں کہ اس سنسان راستے میں
بیچ وبیچ انکی موت گاڑی کے بونٹ پر بیٹھی سیگریٹ
کے کش لگا رہی تھی بلیک پینٹ شرٹ پر بلیک ہی
کوٹ وہی شرٹ کے دو بٹن کھلے آنکھوں پر سیاہ
چشمہ۔۔اس کے قہر کو چھپائے ہوئے اور ہاتھ میں

برانڈڈ واچ۔۔۔اسکی یہ پرسنالٹی اگر یہاں کوئی لڑکی
دیکھ لیتی تو پکا اپنے دل کے ساتھ اپنا آپ بھی اس
خوبصورت درندے کو دے جاتی اسکا یہ روپ پکا آتنک وادی معلوم
😈 کروار ہے تھے جو کہ وہ تھا بھی
اسے اپنے سامنے دیکھ سب کی ہوائیاں اڑی اور سب
ایک ساتھ گاڑی سے نیچے اترے
اسے اکیلے دیکھ ان میں تھوڑی ہمت آئی اوپر سے ماتھے
پر لگا بینڈج جو اسکے مکمل ٹھیک نہ ہونے کا پتہ دے
رہا تھا لیکن اسکا اتنا ٹھیک ہونا بھی انکے لئے تباہی تھا
تو۔۔۔؟ان میں سے ایک آگے آتا کرخت لہجے میں بولا
نہیں۔۔۔ تیرا باپ۔۔۔" سیگریٹ ہونٹوں سے نکالتے اپنے
مخصوص انداز میں گویا ہوا

لگتا ہے پچھلی بار کی مار ابھی بھولا نہیں ہے جو پھر
سے اپنی ٹیوننگ کروانے آگیا ہے۔۔۔"دوسرا آگے آتا
اسی طرح سخت لہجے میں بولا اسکی بات پر پاشا کے
چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آن ٹھہری
بھول جاتا تو یہاں آتا۔۔۔؟اپنے چہرے پر دل جلی
مسکراہٹ سجائے بونٹ سے نیچے اترا بازو فولڈ تھے
پچھلی بار چار تھے جن کو مارا ابھی تیرے بندوں نے
" تھا اس بار ہم نو لوگ ہیں سوچ تیرا کیا حال کریں گے
اسکی بات سنتے ایک لمبی سانس خارج کرتا دوسری
سیگریٹ سلگائی وہ جو باور کروانا
چاہتا تھا اسے اچھے سے سمجھ آگیا تھا
افسوس وہ میرا بدلہ چکائے اوپر پہنچ گئے لیکن انکے

سالے ہیں ناں اپنے بہنوئیوں کا بدلہ دینے کیلئے۔۔۔"اسکی
بات ان میں بچی کچی غیرت جگا گئی اسے خالی ہاتھ
دیکھ ان میں سے چار فنکار بنتے آگے آئے
انکو آگے آتا دیکھ سیگریٹ زمین پر پھینکتے اپنے برانڈڈ
جوتوں کے نیچے مسلی وہ بونٹ پر اپنے ساتھ
پروسٹک لئے ہوئے تھا جس سے انکے آتے اس نے ایک
ایک کی ہڈیاں توڑی اور ایسی توڑی کہ وہ زمین پر پڑے
تڑپنے لگے تھے اسکا یہ روپ دیکھ باقی پانچ نے اپنی اپنی بندوق نکالی
اور سیدھا اس پر تان دی اگر آج وہ گن کا استمال نہیں کر رہا تھا
مطلب ضرورت سے زیادہ غصّے میں تھا اور اسکا ڈیموان چار پر دکھا
چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ لوگ فائر کرتے پاشا کے ایک
ہوائی فائر پر انکی ایک گاڑی میں زوردار دھماکا ہوا جس میں پاس

کھڑے پانچ کے پانچ اس آگ میں پل کی پل جل کر بھسم ہو گئے تھے
باقی وہ چار دھماکہ دیکھ مزید پتلی حالت میں آ گئے جن پر نظر
پڑتے اس نے اپنی گن نکالی اور آن کی آن چاروں کے
ماتھے پر فائر کرتے وہی زمین بوس کر دیا
سالے۔۔۔خوامخواہ پنگا لے کر میرے رومانس میں خلل
ڈال دیا۔۔۔"کالر جھاڑتے گاڑی کی جانب آیا ان
لوگوں کی گاڑی کے پیچھے پاشا کے بندے کھڑے تھے
جنہوں نے گاڑی میں بلاسٹ کیا تھا اور دوسری گاڑی
سے پیسا نکال کر پاشا کی گاڑی میں رکھ دیا تھا
انکی گاڑیاں نکل رہی تھی لیکن جاتے جاتے دوسری
گاڑی میں بلاسٹ کرنا نہیں بھولے تھے
ہاں وہ آیا تھا صرف پیسہ نہیں جان بھی لینے اور

وہ لے جا چکا تھا سب برداشت تھا صرف رومانس میں
ٹانگ نہیں اڑانی تھی اسکے بیچ تو پاشا خود کو نہیں
آنے دیتا تھا یہ کیسے آئے
NOVELS BY AQSAM
رات کی سوئی ہوئی وہ صبح بارہ بجے اٹھی تھی کل
سے بخار اب کم تھا لیکن کمزوری ایک ہی بار میں حد
سے زیادہ آگئی تھی جس کی وجہ سے اب اٹھنے میں
مشکل در پیش آرہی تھی۔۔۔وہ بیڈ پر پڑے پڑے چھت
کو گھور رہی تھی جب یاقوت اس کے لئے سوپ بنا کر
لایا اسے اپنی اتنی خدمت کرتے دیکھ مشائم کو اچھو لگا
اٹھ گئی آپ محترمہ۔۔۔مہربانی فرما کر یہ سوپ پی کر
جان بنائیں اور اس بیڈ کی جان چھوڑیں جواب چیخیں
مارنے لگا ہے۔۔۔"اس پر نظر پڑتے تڑخ کر بولا

وہ بھی ہتھیلی بیڈ پر جماتی اٹھنے کی کوشش کرنے
لگی اور آہستہ آہستہ اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی
کیوں۔۔۔تم نے کونسا میری خدمتیں کر کر اپنے گوڈے
گھسوالئے جو تمہاری چیخیں نکل رہی۔۔"جواباً اس نے
بھی ویسا ہی وار کیا
اپنی کینچی جیسی زبان ان بتیس دانتوں کے درمیان بند
رکھو کہیں دونوں ہی غائب کر دوں۔۔۔"وہ سوپ ٹیبل
پر رکھ کر جانے کیلئے مڑا ہی تھا کہ اسکی چیخ پر واپس پلٹا
یہ۔۔۔یہ میرے کپڑے کس نے چینج کئے۔۔۔؟اسے اچھے سے
یاد تھا بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے دوسرے کپڑے پہن
رکھے تھے اب وہ شکی نظروں سے یاقوت کو دیکھ رہی تھی
جنت سے حوریں آئی تھیں۔۔۔"وہ منہ بسور کر طنز

کرتا پھر جانے لگا جب وہ دوبارہ چیخی

جنت سے حوریں تو نہیں لیکن زمین پر رہتے کسی شیطان

نے کئے ہونگے۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت کی آنکھیں چھوٹی

اور ماتھے پر تیوریاں چڑھی

اونیک پارسا بی بی۔۔۔۔تم سے شیطان بھی پناہ مانگے

گا۔۔۔جیسی تم ہو۔۔۔"اسکے دماغ کی اب واقعی دہی ہونے لگی تھی

شٹ اپ تم نے میری بے ہوشی کا فائدہ اٹھایا یو بلڈی

ڈاکو۔۔۔۔"اب وہ باقائدہ انگلی دکھاتی غصّے میں بولی

جس کے تیور دیکھ یاقوت کا پارہ ہائی ہوتے سیکنڈ

نہیں لگا تھا وہ ایک جھٹکے میں اس تک آتا اسکا منہ زور سے دبوچ گیا

اپنی زبان کو لگام دو لڑکی۔۔۔ورنہ ساری مجبوریاں بھولتے تمہیں سبق

سکھاتے ایک سیکنڈ نہیں لگاؤنگا سمجھی۔۔۔"اسکے منہ پر دھاڑتے

ایک جھٹکے میں اسکا منہ چھوڑتے وہ
لمبے ڈھینگ بھرتا سیدھا گھر سے باہر نکل کر ڈیرے پر
چلا گیا آخر کو وہ بھی مرد تھا جذبات اس میں بھی تھے
اور جب رشتہ حلال ہو تو خود پر جبر کرنا دنیا کا
مشکل ترین کام تھا لیکن وہ پھر بھی احتیاط کر رہا
تھا اور وہ بی بی پھر بھی چڑھ دوڑی یاقوت کا اب
واقعی دل کیا اسے کھڑے کھڑے وہی شوٹ کر دے

NOVELS BY AQSAM

ڈیرے پر آتے اس نے گن اٹھائی اور دھڑا دھڑ آسمان کی
جانب فائرنگ کر دی مشائم کی بات پر اسکا دماغ خول
اٹھا تھا وہ چاہے جیسے بھی اسکی کیئر کرنے
لگا تھا لیکن اسکی بات اسے اس پہلی ملاقات میں لے
گئی جسے سوچتے اسکے اندر بھانبھڑ جلنے لگتے تھے کہ

ایک زانی عورت اسکے نکاح میں تھی

تب ہی پامیر منہ لٹکائے ڈیرے پر آیا اور سیدھا وہاں

موجود روم میں چلا گیا کچھ دیر بعد شاور لے کر گیلے

بال صاف کرتا باہر آیا یا قوت اب کلاشنکوف اے کے-47

دیکھ رہا تھا جو وہ اکثر تب استمال کرتا تھا جب شدید

غصّے میں ہوتا تھا ورنہ چھوٹی پسٹل سے ہی زیادہ تر کام چلاتا تھا

خیر ہے بوس۔۔غصّے میں لگ رہے ہیں۔۔۔" وہ ٹاول سے سر

صاف کرتے پاس پڑی چیئر پر بیٹھا

جب غصّے میں دکھ رہا ہوں تو اپنی چونچ شریف بند

نہیں رکھ سکتے۔۔۔؟ اسکی توپ کا نشانہ اب پامیر بنا

تھا جسے محسوس کرتے وہ سائیڈ میں کھسک گیا

تب ہی پاشا کی گاڑی ڈیرے کے باہر آرکی ڈیرہ آگے

سے کھلا تھا جہاں سے باہر کا منظر صاف دکھائی دیتا
تھا پہاڑ گھنے لمبے درخت برف باری ایک حسین منظر
جو اس علاقے کی شان و خوبصورتی تھے پاشا کی گاڑی دیکھ یاقوت
نے کلاشنکوف اندر رکھی اور اسکی جانب گیا
پاشا آپ کہاں گئے تھے اور آپکا بیلٹ۔۔۔؟ اسکے آتے سوال کئے
"تم کیا ساری زندگی کیلئے مجھے پہنانا چاہتے تھے۔۔۔
اسکے سائیڈ سے نکلتے تڑخ کر بولا اور جاتے سیدھا صوفے پر براجمان
ہوا
آ۔۔۔نن۔۔ نہیں میرا مطلب وہ نہیں۔۔۔ تھا" وہ اپنی بات پر
خود شرمندہ ہوا
فرسٹ ایڈ باکس لاؤ۔۔۔" کوٹ اتار کر پھینکتے شرٹ کے
بٹن کھولے پامیر جھٹ اٹھتے فرسٹ ایڈ باکس لایا وہی

یاقوت جھٹ سے اسکے قریب آیا

آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔؟اسکے قریب آتے فکر مندی سے

پوچھا جس پر پاشا نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا

فکر کرنے کیلئے ایک بیگم گھر بیٹھی ہے دوسری بیگم کی

فکر نہیں چاہئے۔۔۔"اسکی بات پر باہر آتے پامیر کی ہنسی

چھوٹی وہی یاقوت بلش کرنے لگا یہ بھی جان بوجھ کر

کیا تھا جس کے بعد ماحول تھوڑا خوش گوار ہو گیا تھا

ڈاکٹر نے ڈریسنگ کرتے وقت سخت تاکید کی تھی کہ ہاتھ

کو زیادہ حرکت نہیں دینی اور وہ ہاتھ کے آزاد ہوتے

اسکی سوغات اپنے دشمنوں کو پیش کر آیا تھا

ویسے اگر وہ دونوں لڑکیاں ہوتی تو اس وقت پاشا کی

😂 دو دو بیگم اسکی خدمت کر رہی تھیں

بینڈج بدلتے اس نے دوبارہ شرٹ پہنی اور کوٹ ہاتھ میں
پکڑے کندھے پر لٹکالیا
میں جارہاہوں گھر اگلے دودن بعد کی میری ٹکٹ کنفرم
کروادینا یورپ کی تب تک کسی نے ٹانگ اڑائی
توٹانگیں کاٹ دونگا۔۔۔"انکو سخت لہجے میں تاکید
کرتے وہ گھر کی جانب چلا گیا جبکہ وہ دونوں اسے
دیکھتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے
یااللہّ بھابھی کو سلامت رکھنا۔۔۔" پامیر دونوں ہاتھ
اٹھاتے دعا مانگنے لگا جب یاقوت نے اسے گھورا
کیا۔۔۔؟اسکو خود کو شکی نظروں سے دیکھتے پاکر ٹھٹھک
کر سوالیہ پوچھا
یہ تم پر اتنی ٹھنڈ میں صبح صبح شاور لینے کا کونسا

بھوت سوار ہوا۔۔۔" یاد آتے سوال جھاڑا

ا۔۔وہ۔۔" پامیر کو اصل گرمی اب لگی تھی وہ کیسے بتاتا

کہ اسکو تو شاور کی ضرورت تھی اشد ضرورت

بب۔۔بوس۔۔وہ میں۔۔" بات بنائی لیکن نہ بنی کیونکہ

انکا اتنے عرصے کا تھا وہ جھٹ جھوٹ پکڑ لیتا اور وہ تھا

بھی شادی شدہ ایسی باتیں فورا پتہ چل جاتی اب یہ تو

یاقوت جانتا تھا کہ وہ ایک عدد بیگم کے ہوتے ہوئے بھی

کنواروں جیسا رہ رہا تھا

ہاں بیٹا تم کونسا نیا چاند چڑھا کر آئے ہو جو اتنی ٹھنڈ

میں بھی پسینے چھوٹ رہے۔۔۔؟ اسکے ماتھے پر پسینے

کے قطرے چمکتے دیکھ آئی برو اچکائی

"وہ۔۔۔وہ مم۔۔۔مجھ سے غغ۔۔غلطی ہو گئی۔۔۔

جانتا ہوں غلطی نہیں غلطیاں کر کے آئے ہو تمہارا یہ
چاند سا چہرہ بتا رہا اب پھوٹو کس سے پنگا لے کر آئے
ہو۔۔۔" وہ پنگا نہیں پنگے لیتے تھے لیکن ایسے پنگے جو
وہ اب لایا تھا ایسا تو ان میں سے کسی نے نہیں کیا تھا
کبھی پاشا کے غصّے سے اچھی طرح واقف تھے وہی
سوچتے اسکی اب بھی جان نکل رہی تھی

اب بولو یا مہرت نکلواؤں۔۔۔؟ اسے سوچ میں ڈوبے دیکھ تڑخ کر بولا
وہ۔۔ کک۔۔ کومل کے ساتھ۔۔۔" بولتے بولتے زبان کو بریک
لگی کیونکہ یاقوت کے تیور کومل کے نام پر ہی سخت ہو گئے تھے
کیا کیا اس نے اب۔۔۔؟
"او۔۔۔ اس نے نن۔۔ نہیں میں نے۔۔۔
پامیر میرا بھی دماغ خراب کرنے والی ایک گھر پر موجود

ہے تم یہاں نہ ہی کرو تو بہتر ہو گا۔۔۔"اسے بات کو لمبی
کرتے دیکھ یاقوت جھنجھلایا
وہ میں نے کومل کے ساتھ پوری رات گزاری ہے۔۔۔"اسکو
غصّے میں آتا دیکھ ایک ہی سانس میں بات پوری کی
گزارا تو دن بھی تھا لیکن یاقوت کا چہرہ دیکھ کر اتنا ہی
بتانا کافی تھا وہ آنکھیں پھاڑے ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا
بب۔۔۔بھائی ایسے تو نہ دیک۔۔۔دیکھیں"اسے چھوٹی
آنکھیں کر کے گھورتے دیکھ سٹپٹایا
بہنوں کی طرح تھی وہ ہمارے لئے تمہیں ذرا شرم نہیں
آئی۔۔۔؟یاقوت کا خون خول اٹھا تھا اس لئے نہیں کہ وہ
یہ کام سرانجام دے آیا تھا بلکہ اس لئے کہ پاشا کو پتہ
چلا تو گولی مار دے گا سیدھا اسکو

بب۔۔۔بہن ہو گی آپ لوگوں کی مجھے وہ شروع سے پسند
تھی۔۔۔"ہاں یہ بات تو تھی اسے جو اسکی حرکتوں پر غصّہ
آتا تھا وہ بھی اسی لئے کہ وہ اسے پسند کرتا تھا اور نہیں
چاہتا تھا کہ وہ کسی اور مرد کا سوچے
"پسند تھی تو نکاح کے بغیر ہی منہ کالا کر آئے اپنا۔۔۔
بھائی ایسے۔۔تو نہ بولیں۔۔۔"بولتے بولتے سر جھکایا وہ
پہلے ہی نادم تھا اوپر سے یاقوت کا ری ایکشن
آج کی آج مولوی لے جا کر اسکو اپنا نام دو ورنہ
"پاشا سے پہلے میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دونگا۔۔
غصّے سے بولتا ایک جھٹکے میں اٹھا
اور پپ۔۔پاشا انکو۔۔۔کیسے بتاؤنگا۔۔۔؟
میں کر لونگا بات تم سے جو کہا وہ کرو اس سے پہلے کہ

زنا کے عذاب میں مبتلا ہو۔۔۔"اسکی بات پامیر کے اندر
خوف پیدا کر گئی

NOVELS BY AQSAM

وہ صدیس سے بریکفاسٹ بنوا کر پہلے ہی رکھ گیا تھا
اسکے اٹھنے سے پہلے وہ ڈاکٹر کے پاس چلا گیا تھا
کیونکہ منور صبح کی نیلی روشنی میں ہی اپنے بندوں کو
نکالنے والا تھا اسے یہ خبر پہلے ہی مل گئی تھی جس کے
بعد وہ کسی کو بتائے بغیر خود ہی دو چار بندوں کو لے کر چلا گیا تھا
وہ یہاں وہاں جلے پیروں والی بلی بنی گھوم رہی تھی
کیونکہ دو بجنے والے تھے اور وہ صبح سے اب تک غائب تھا
تب ہی وہ کوٹ کندھے پر لٹکائے گھر میں داخل ہوا
چہرے پر شریر مسکراہٹ تھی لیکن اسکے ہاتھ سے بیلٹ
اترے دیکھ وہ خوشی سے بھاگتی ہوئی اس تک آئی

ہبی آپ کا بازو ٹھیک ہو گیا۔۔۔"اپنا منہ اسکے سینے
میں دیے بچوں کی طرح خوش ہوتے بولی
وہ بس خاموشی سے اسے اپنے سینے سے لگائے لگائے
صوفے تک لایا اور دھپ سے بیٹھتے اسے اپنی تھائیز پر
بٹھایا اسکی لودیتی نظریں بھانپتے وہ تھوڑی جز بز ہوئی
اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب زیحال نے اسکی کمر
مٹھی میں جکڑتے مزید خود سے لگایا
اب اگر دور جانے کی تھوڑی سی بھی کوشش کی تو
اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"انگلیاں اسکی گردن پر مس کرتے
خمار لہجے میں بولتا زمل کے دل کی تار چھیڑ گیا اس
وقت وہ واقعی ایک بھوکا شیر لگ رہا تھا جس نے تین
دن نجانے کیسے خود پر جبر کیا

مم۔۔۔میں نے ناشتہ نہیں کیا۔۔۔"فرار ہونے کا راستہ
ڈھونڈتی موقع تلاش کر گئی اور وہ جو اسکے بالوں میں گم ہونے لگا
تھا اسکی بات سنتے چہرہ اسکی گردن سے نکال کر اسے گھورنے لگا
"کیوں۔۔۔بنوا کر جو گیا تھا۔۔۔
وہ آپ۔۔۔بنا بتائے چلے گئے تھے تو۔۔ مم۔۔مجھے فکر ہو
رہی تھ۔۔۔" تھی لفظ پورا ابھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اسکی
سانسیں اس پر تنگ کر گیا شدّت اتنی تھی کہ زمل کو
اپنی سانس سینے میں اٹکتی محسوس ہوئی کتنی ہی
دیر وہ اسکی سانسیں پیتا رہا آخر میں ایک جھٹکے میں
چھوڑتے اسے ڈائننگ ٹیبل تک لایا زمل کا چہرہ اسکی
شدّت پر سرخ کندھاری سا ہو گیا تھا
وہ خاموشی سے اپنے ہاتھ سے اسے ناشتہ کروانے لگا

اسے اسکے اب تک بھوکا رہنے پر غصّہ آرہا تھا
چینج کرو یہ ڈریس۔۔۔"اسکی پناہوں سے نکلتے وہ
بھاگنے لگی تھی جب پھر وہ پیچھے سے بولا
اور ہاں۔۔۔وہ بلیک نائٹی پہنو گی۔۔۔"اپنے چہرے پر
شریر مسکراہٹ لئے اسکی مسکراہٹ غائب کرواگیا
لیک۔۔۔لیکن وہ۔۔ای۔۔اس وقت۔۔۔"اپنی ہڑبڑاہٹ میں
بولے گئے جملے پر زیحال کی مسکراہٹ مزید گہری کرواگئ
"رات کو بھی پہننے کا موقع دونگا فلحال ابھی پہن کر آؤ۔۔۔
لیک۔۔"وہ کچھ کہنے لگی تھی جب وہ اٹھ کر اس تک
آتا دونوں کلائیوں کو اپنے فولادی ہاتھ میں جکڑتے دیوار سے پن کر گیا
تم کیوں چاہتی ہو کہ میں تمہیں اسی وقت خود میں
قید کرلوں۔۔۔"اسکے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے

مزید کانپنے پر مجبور کر گیا وہ جھٹ سے اسکی بازوؤ کے نیچے سے
نکلتی اندر بھاگ گئ

زیحال اسکی سپیڈ دیکھتا ہنس دیا اور دل پر ہاتھ رکھتے
خود بھی روم میں آکر بیڈ پر دھپ سے لیٹ گیا آج اسے
اپنی تین دن کی بے چینی مٹانی تھی ان تین دنوں میں
اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ لڑکی اسکی کل کائنات بن چکی
ہے اور اسکی پناہیں زیحال کی سکون گاہ جن کے بغیر
وہ خود کی انرجی لو فیل کرنے لگا تھا آج ساری انرجی
بھرنی تھی خود میں بھی اور اس میں بھی اندر کھڑی وہ
خود کو ایسے دیکھ خود ہی شرما گئ تھی
وہ سب میرا ہے جسے تم دیکھ دیکھ کر بلش کر رہی ہو
"اور اپنی ہی چیز دیکھنے کے لئے یہاں میں تڑپ رہا ہوں۔۔۔

اسکی آواز پر اندر کھڑی زمل ایک دم اچھلی تھی

خ۔۔خ۔۔خان۔۔۔"ہمت جٹاتی اپنی دھیمی میٹھی آواز

میں بولتی باہر بیٹھے اس خان کو آؤٹ اوف کنڑول کر گئی

جی خان کی جان۔۔۔"خود کو نارمل کرتے بمشکل آواز

نکالی جذبات اب آخری در پر تھے

یہ۔۔۔یہ سب پہننا ضروری ہے۔۔۔؟

باہر آؤ بتاتا ہوں ضروری ہے یا نہیں۔۔۔"اسکی بات پر زمل خوف

زدہ سی ہوتی بند دروازہ دیکھنے لگی

یار آ بھی جاؤ یا آؤں میں اندر"طیش میں بولتا وہ اٹھ کر

پلٹا ہی تھا کہ وہ واش روم کے دروازے پر کھڑی تھی لیکن

اوپر باتھ گاؤن پہن رکھا تھا جو اسکے پیروں سے تھوڑا

ہی اوپر تھا اسے ایسے دیکھ زیحال کے تیور بدلے

کیا تم نے سچ میں نہیں پہنا۔۔۔؟ وہی کھڑے کھڑے
سپاٹ لہجے میں بولتا زمل کی کپکپاہٹ مزید بڑھا گیا
وہ وہ۔۔ مم۔۔ میں "پہنا تو تھا لیکن جیسا وہ لباس تھا
اسے چھپانے کیلئے زمل کو وہاں باتھ گاؤن ہی نظر آیا تھا
لیکن اب اسے کیسے بتاتی کہ وہ پہن کر آئی ہے سب یا
پہننے کا صرف نام کر کر آئی ہے

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اس تک آیا اور اسکا ہر بڑھتا قدم
زمل کیلئے کمرے میں سردی کو گرمی میں بدلتا جا رہا تھا
پچھلے ایک گھنٹے سے تم اندر ہو اور اب بھی یہ گاؤن
پہن کر آئی ہو۔۔۔ "اسکی خاموشی دیکھ زیحال کا موڈ
بگڑا اور اسکا بگڑتا موڈ زمل کی جان نکالنے لگا جو بھی
تھا وہ اسکے اس چہکتے موڈ کو خراب نہیں کرنا چاہتی

تھی شرم وحیا اپنی جگہ تھی لیکن وہ اس کا شوہر
تھا اور جو وہ مانگ رہا تھا وہ اسکا حق تھا تو کیسے وہ انکار کرتی
اسکے بدلتے تیور دیکھ زمل نے آہستہ سے باتھ گاؤن کی
کی ڈوری کھولی اس سے پہلے کہ زیحال مڑتا تھوڑی سے
نائٹی کی جھلک دیکھ کر وہی سٹک ہو گیا
وہ آہستہ آہستہ ڈوری کھولتی گئی اور ڈوری کھلتے ہاتھ
کندھے پر لے گئی جہاں سے گاؤن کندھوں سے نیچے
کی جانب سرکایا اور وہ تھوڑے سے سرکانے پر خود
بہ خود ڈھلکتا نیچے زمین پر اس کے پیروں کے گرد
لپٹ گیا اسے نیچے سے اوپر دیکھ زیحال وہی کا وہی رک گیا
سیاہ رنگ اسکی دودھیا رنگت پر اش اش کر اٹھا تھا
زیحال نے اسکے بدن کے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں

سے حفظ کرتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے
میں خود کے قریب کیا وہ سیدھا اس کے سینے سے آ ٹکرائی تھی
تمھارا یہ روپ بھی ہے مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔" اس
لباس میں وہ واقعی زیحال پر قیامت ڈھا رہی تھی
اب وہ پہلے سے زیادہ بے باک ہوتے زمل کو بانہوں میں
بھرے بیڈ پر پھینک گیا لیکن پھینکا اس نرم انداز میں تھا
کہ وہ کہنیوں کے بل بیڈ پر جا لیٹی تھی وہ
سیدھا زمل کے پیروں پر جھکا تھا اور جھکتے اپنا شدت
بھرا لمس اسکے پیر پر چھوڑنے لگا لیکن اسے پیروں پر
جھکتے دیکھ وہ اپنا پیر اس کے ہاتھوں سے کھینچ گئی
یہ۔۔۔یہ آپ کک۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔" پیروں کی جانب اشارہ
کرتی بوکھلا

کر بولی لیکن وہ دوبارہ سے اسکا پاؤں اپنی جانب کھینچ گیا

یہ میرے بچوں کی جنّت ہے اسے چومنے میں مجھے

بے حد خوشی ہو گی۔۔۔" کہتے وہ پھر سے اپنا گرم لمس

اس کے پیروں پر چھوڑنے لگا زمل اسکا لمس وہاں

محسوس کرتی دونوں ہاتھوں سے بیڈ شیٹ مٹھی میں

جکڑ گئی آج گستاخیاں پیروں تک محدود نہیں رہی تھیں وہ

آج پوری شدّت سے اپنا حق وصول کرنے کا ارادہ بنا کر

آیا تھا

زمل کو بھوک لگی تھی زیحال نے اسکے لئے خود بنانے کے بجائے باہر

سے آرڈر کروالیا تھا تاکہ جو تھکاوٹ وہ زمل کو دے کر آیا ہے اپنی

پسندیدہ چیزیں دیکھ کر اسکی تھکاوٹ کم ہو جائے آرڈر دیتے

وہ واپس اندر آیا جہاں وہ کمفرٹر سینے تک تانے
سیدھی چت لیٹی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی
وہ آہستہ سے اسکے پاس آتا لیٹ گیا اور اسکے بالوں
میں انگلیاں چلانے لگا وہ پلک جھپکاتی اسکی جانب
متوجہ ہوئی جو شریر نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا
وہ کمفرٹر کس کر پکڑتی اسکے سینے پر اپنا سر رکھ
گئی اس وقت وہ زیحال کی شرٹ پہنے ہوئے تھی
سینے پر سر رکھتے سکون سے آنکھیں موند گئی
اس رشتے میں اللہّ پاک نے کتنا سکوں رکھا تھا ایسے
ہی تو نکاح پر زور نہیں دیا گیا تھا
وائفی ایک بات پوچھوں۔۔۔؟ اسکا سر سہلاتے کھوئے
کھوئے انداز میں بولا

ھممم۔۔۔"صرف ایک خاموش جواب آیا شاید وہ اب بھی
گہری سوچ کے زیر اثر تھی
تمہارے جسم پر کچھ نشان ہیں کس چیز کے ہیں۔۔۔"اسکے سوال پر وہ
کانپ گئی تھی اپنے ہونٹوں کو کاٹتی جواب سوچنے لگی اس سے
پہلے وہ پھر بول پڑا
میں نے پہلے بھی دیکھے تھے لیکن تمہاری خود کے ساتھ
اس طرح کی بونڈنگ بننے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"اسے
خود کے سینے پر لیٹے دیکھ بولا وہ واقعی اسکی قربتوں
کے بعد تھوڑی کم شرمانے لگی تھی
یہ احمد کے دیے ہوئے نشان بھی نہیں ہیں اس دن تمہارے
کپڑے چینج کرتے میں نے پورا جسم دیکھا تھا یہ نشان
بہت پرانے ہیں۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ احمد کا نام لیتی

وہ خود کلئیر کر گیا کہ وہ جانتا ہے

"وہ۔۔۔ مم۔۔ میں۔۔ گگ گر گئی تھی۔۔۔۔

جھوٹ۔۔۔"اسکے ایک لفظ پر زمل پھر سے کانپ گئی وہ

اس وقت بے حد سنجیدہ تھا

کیا تم سچ بتا سکتی ہو پلیز۔۔۔؟زیحال کے لہجے میں

جیسے التجا اور غصّہ دونوں شامل تھے کیونکہ وہ نشان

نارمل نہیں تھے بہت گہرا راز چھپا تھا اس نشانات کے پیچھے

مم۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"کہتے وہ مزید سینے میں

سر گھسا گئی جس کے بعد زیحال نے مزید زور نہیں دیا

لیکن اسکے چہرے کے تاثر اس وقت سخت ہوئے تھے وہ کتنی ہی دیر

اسی پوزیشن میں رہے جب زمل کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

خان۔۔۔۔"وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے آنکھیں

موندے ہوئے تھا جب اسکی دھیمی آواز پر آنکھ کھلی

جی۔۔۔خان کی جان۔۔۔"زیحال کا محبت بھرا لہجہ

ہمیشہ اسے اندر تک سرشار کر دیتا تھا جتنی بھی

سنجیدگی ہو اسکے خان بولنے پر ساری ہوا ہو جاتی تھی

"کچھ نہیں۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔بولو جو بولنا چاہتی تھی۔۔۔"اس

کی بات پوری نہ کرنے پر وہ بے چین ہوا شاید وہ بتانے

لگی تھی لیکن خاموش ہو گئی

تھینکس فار کمنگ ان مائے لائف۔۔۔"زیحال کا چہرہ

دیکھتے وہ نم آنکھوں سے بولی یہ خوشی کے آنسوں

نہیں تھے اسکا اندازہ زیحال کو ہو گیا تھا

اسے اپنے نیچے لیتے خود اسکے اوپر آیا اور بے حد

ہلکے ہلکے ہاتھ سے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

یہ آنکھیں کیوں برسنے کو بے تاب ہو رہی ہیں۔۔۔؟

دونوں آنکھوں کو چومتے بے حد گھمبیر لہجے میں بولا

"تو برسنے دیں۔۔۔

نہیں یہ صرف میری قربت میں برس سکتی ہیں اس

کے علاوہ انکو اجازت نہیں ہے۔۔۔" بولتے ہی ماتھے پر

لب رکھ گیا وہ بھی اسکا لمس محسوس کرتے آنکھیں

موند گئی اور کتنی ہی دیر دونوں اسی پوزیشن میں رہے

یہ بنے ہی ایک دوسرے کیلئے تھے پھر ملن چاہے کیسا بھی

ہوا ہو لیکن اب وہ دو جسم ایک جان تھے جن کو جدا کرنا

دنیا میں کسی کے بس کی بات نہیں تھی لیکن وہ نہیں

جانتے تھے کہ بہت سے لوگ گھات لگائے بیٹھے ہیں انکو

الگ کرنے کیلئے جو نجانے کونسا طوفان انکی زندگی میں
برپا کرنے والے تھے

NOVELS BY AQSAM

میرا پیسہ کیسے لے گیا وہ۔۔۔۔۔و" پاس پڑا اواس زمین
پر پھینکتے وہاں موجود مکینوں پر دھاڑے تھے انکی
دھاڑ کسی شیر سے کم نہ تھی انکا غصّہ قدیر جیلانی
سے کہی زیادہ برا تھا وہ کھڑے کھڑے بندے کو موت کے
گھاٹ اتارنے میں ذرا دیر نہیں لگاتے تھے کتنوں کو اس
نے زندہ زمین میں گڑھوا دیا تھا اور کتنوں کے جسم کے
ٹکڑے ٹکڑے کر کرا اپنے کتوں کو کھلائے تھے اس بندے
سے پنگا لینا مطلب اپنی موت کو سامنے سے دعوت دینا
تھا انکی دولت کے آگے مشیر وزیر میجر سب زیر تھے
سس۔۔۔سر۔۔وہ۔۔۔"ایک مینیجر بولنے ہی لگا تھا کہ

انکے ایک اشارے پر اسے پکڑ کر وہاں سائیڈ میں موجود
شیر کے پنجرے میں ڈال دیا گیا تھا اور پھر جو اسکا
حال اس بھوکے شیر نے کیا تھا وہاں موجود لوگ اپنی
آنکھوں اور کانوں کو بند کرنے پر مجبور ہو گئے تھے
کچھ کو تو الٹیاں تک آ رہی تھیں
مجھے بہانے نہیں میرا پیسہ چاہئے کل تک۔۔۔اور اب
صرف پیسا نہیں چاہئے۔۔۔" بولتے ہوئے سیگریٹ کا ایک گہرا کش
لگایا
سر انفارمیشن کے مطابق اس نے جس سے شادی کی ہے
اس سے وہ بے پناہ محبت کرتا ہے اگر وہ لڑکی ہمیں مل
جائے تو اس پاشا کو ختم کرنے میں ذرا مشکل نہیں ہو گی
منور کا خاص بندہ بولا تھا اگر پاشا کے بندے ان کے گینگ

میں رہ کر ساری انفارمیشن اسے دیتے تھے ویسے ہی
انکے بندے بھی اسکے گینگ میں کہیں نہ کہیں شامل
ہو جاتے تھے لیکن اسکے گینگ میں ایسے ہر ایرے غیرے
کا شامل ہونا مشکل تھا پھر بھی اگر یہ بات انکو پتہ چلی
تھی تو کوئی تھا ان میں جو انکے ساتھ ملا ہوا تھا
تو مجھے وہ طوطی چاہئے جس میں اس باز کی جان
بسی ہے۔۔۔"آنکھوں میں شیطانیت لئے دھواں ہوا میں چھوڑا
اسکے حکم پر سب لوگ یہاں وہاں بکھر گئے بیگ ہاؤس
اتنا بڑا تھا کہ مین گیٹ سے فرنٹ ڈور تک آنے میں سات
آٹھ منٹ لگتے تھے جگہ جگہ گارڈز بندوقیں لئے نافذ تھے
اس ہاؤس کے دو پورشن تھے ایک جہاں انکی فیملی تھی
اور دوسرا وہ جہاں انکے پالتو جانور رہتے تھے اور اسکے

آگے انکاڈیرہ یایوں کہہ لیں موت کی گھاٹ

اس جگہ پر عام پاکستانیوں کے رسایت حاصل کرنا

تقریباً نہ ممکن تھا اگر ہوتا بھی تو عام بندے کا ان لوگوں

کو دیکھ کر ہی یا جگہ آکر ویسے ہی دل پھٹ جاتا

NOVELS BY AQSAM

برلاس پارسل دے کر جا چکا تھا جسے تھامتے وہ ٹرے

میں لئے اندر آیا وہ اب شاور لے کر باتھ گاؤن پہنے

مرر کے سامنے بیٹھی بال ٹاول سے صاف کر رہی تھی

ٹرے سائیڈ رکھتے وہ اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا اور اسے

شریر نگاہوں سے دیکھنے لگا

اسے خود کو ایسے دیکھتے دیکھ زمل نے آئی برو اچکائی

دیکھ رہا ہوں میں جتنا تمہارے قریب آتا ہوں تمہارا

حسن اتنا ہی زیادہ نکھرتا جاتا ہے۔۔۔"اسکے سر پر اپنی ٹھوڑی ٹکاتے

گھمبیر لہجے میں بولا اسکی بات پر زمل دل سے مسکرادی
بات تو سچ تھی اس وقت اسکی گوری رنگت مزید اجلی
اجلی لگ رہی تھی وہ بلش کرتی واپس سے بال ٹاول
سے پونچھنے لگی جب زیحال نے اسکے ہاتھ سے ٹاول
لے کر خود سے بال صاف کرنے شروع کئے نظریں مسلسل
اسکے سراپے کا طواف کر رہی تھیں ایسے کیسے ممکن تھا
کہ وہ ڈھیٹ کوئی کام زمل کو تنگ کئے بغیر کر دیتا وہ بال صاف کرتے
کرتے گردن سے ہٹا کر اپنے آتش لب اسکی گردن پر رکھ گیا
اسکا لمس محسوس کرتے زمل لمبی سانس لیتی آنکھیں
موند گئی اسے اتنے سکوں میں دیکھ اسکی گستاخیاں
بڑھنی شروع ہوئی گردن سے ہونٹوں سے ٹریس کرتا وہ
ہاتھ گاؤن ہٹاتے کندھے تک اپنے لب لایا اسے پھر سے

بہکتے دیکھ زمل نے جھٹ آنکھیں کھولی

ہی۔۔۔آپ پھر سے شروع ہو رہے ہیں۔۔۔"وہ آنکھیں چھوٹی کئے اسے گھورنے لگی

میں رکا کب تھا گلا لے بس تمہیں چھوٹی سی بریک دی ہے تاکہ دوسرے راؤنڈ کیلئے تیار ہو سکو۔۔۔"کان کی لو دانتوں میں دباتے بھاری لہجے میں بولتا زمل کی ریڈ کی ہڈی سن کر واگیا

جی۔۔ نہیں آپ دور رہے اور کھانا کھا کر سونا ہے میری بس ہو چکی ہے۔۔۔"وہ بنا اسکی بات پر کان دھرے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی

ارے۔۔۔کم از کم تین دن کی بے چینی تین دفع تو مٹانے دو۔۔۔"وہ وہی کھڑا کھڑا خفا ہوا

ہاں اس بے چینی کے چکر میں بھلے میں اوپر پہنچ جاؤں
ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔"بولتے وہ خود اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا
ہی۔۔۔۔۔ی" وہ دبی دبی آواز میں چیخی
اوکے۔۔۔اوکے ریلیکس میں کسی اور کے ساتھ جا کر مٹا
لونگا اپنی بے۔۔۔"اس سے پہلے کے وہ اپنا جملہ پورا کرتا
زمل اسکے ہونٹوں کو اپنے دانتوں میں دبا چکی تھی اس
دوران زیحال پیچھے صوفے پر جا گرا تھا اور وہ اسکے اوپر
کاٹا اتنی زور سے تھا کہ ہونٹ اب دوسری جانب سے پھٹا تھا زیحال
درد بھولے اسے اپنے اوپر ایسے دیکھ خوشی سے چکرانے والا تھا
دوبارہ کسی کا نام بھی لیا تو زبان کاٹ دونگی۔۔۔" وہ
پیچھے ہٹتی اپنی شرم چھپانے کے چکر میں ڈانٹ گئی
اسکے اٹھتے زیحال بھی سیدھا ہو بیٹھا اسکی شریر

نظروں کے حصار میں وہ اب بھی تھی

میری جنگلی بلی۔۔۔اتنا غصّہ۔۔۔"اسے کمر سے پکڑتے پھر خود سے لگایا

ہاں تو اس جنگلی بلے کی باتیں دیکھی۔۔۔"وہ آگے کو

کھسکتی ناراضگی سے بولی لیکن زیحال اسے اس وقت

کم از کم ایک انچ بھی دور نہیں جانے دینا چاہتا تھا

اس جنگلی بلے کا سکون صرف اس کیوٹ سی بلی میں

ہے اسکے علاوہ یہ کسی کے بارے میں تصور تک نہیں کر

سکتا۔۔۔"اپنا منہ اسکی گردن میں گھساتے دونوں ہاتھ

اسکے پیٹ کے گرد کس کر باندھے اسکی اتنی محبت زمل

کو اندر تک سرشار کر جاتی تھی

اب کھانا کھائیں مجھے شدید بھوک لگی ہے۔۔۔"وہ اسکی

گردن پر جھکا لو بائیٹ بناتا جا رہا تھا اسکی شدّت زمل

میں بھی جذبات جگا رہی تھی

تم اپنا کھانا کھاؤ میں اپنا کھانا کھا رہا ہوں۔۔۔" وہ ایسے

ہی گردن پر جھکے جھکے کس کرتے ہوئے بولا

ہی۔۔" اسکی دانتوں کی چبھن محسوس کرتے وہ ہلکی سی چیخی

اب میں رونے لگوں گی۔۔۔" اسکی دھمکی پر وہ فورا پیچھے ہٹا

یہ تم نے صحیح ہتھیار نہیں چنا میرے لئے۔۔۔" وہ تھوڑا خفا ہوا لیکن

اس وقت اسکی خفگی ہی دونوں کو بے حال ہونے سے بچا سکتی تھی

چپ کر کر کھائیں۔۔۔" اسے ڈانٹتے وہ خود پہلے پیزا پر

جھکی ایک سلائس کا ٹکڑا اٹھاتے دانتوں میں دبایا ٹیسٹ

منہ میں گھلتے آنکھیں بند کر کر انجوائے کرنے لگی یہ

وہی جانتی تھی کہ وہ زیحال کو چڑانے کیلئے کر رہی ہے

وہ پھر بھی اسی کی جانب دیکھتا رہا وہ سچ میں ناراض ہوا تھا

زمل نے محسوس کیا کہ وہ بنا کوئی ری ایکٹ کئے

ایسے ہی بیٹھا ہے تب اس نے ترچھی نظریں کر کے اسے

دیکھا وہ اٹھ کر سامنے رکھی ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھا کر

بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا اس وقت وہ سچ میں روٹھا ہوا

کیوٹ سا بچہ لگ رہا تھا

تب ہی زمل کی نظر پیزا پر لگے مائیونیز پر گئی اسے

شرارت سوجھی تھوڑا سا مائیونیز انگلی پر لگا کر اپنے

ہونٹوں کے کنارے پر لگایا اور اٹھ کر بیڈ پر اسکے قریب

گئی وہ ہنوز اب بھی لیپ ٹاپ پر جھکا تھا

وہ بنا کچھ بولے لیپ ٹاپ اسکی گود سے اٹھا کر خود

اپنا سر اسکی گود میں رکھ گئی وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا

آپکا کھانا ریڈی ہے۔۔۔" وہ آنکھیں پٹپٹاتی اتنے کیوٹ

انداز میں بولی کے زیحال کو اپنی ناراضگی ہوا ہوتی محسوس ہوئی

سوچ لو۔۔۔"ایک آئ بروا چکاتے پوچھا اسکے ارادے

خطرناک ہوتے دیکھ زمل کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس

ہوا لیکن منانا بھی تو تھا وہ سر اثبات میں ہلا گئ

اسکی رضامندی ملتے وہ سیدھا اسکے ہونٹوں پر

جھکا اور سارا مائیو نیز اپنی زبان سے چن گیا زمل ایک

ہاتھ سے اسکے سر کے بال پکڑتی اسکا ساتھ دینے لگی

وہ کبھی اوپر والے ہونٹ تو کبھی نیچے والے کو تقریباً

کھانے لگا تھا اسکی جنونیت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی

جا رہی تھی گزرتی رات میں اس نے اچھے سے زمل کو

بتایا تھا کہ وہ اپنا پسندیدہ کھانا کیسے کھاتا ہے

NOVELS BY AQSAM

صبح ہوتے یاقوت گھر آیا تھا ساری رات ڈیرے پر رہ کر

اب تھکاوٹ سے ایک ایک جسم کا عضو دکھنے لگا تھا
وہ اپنی مرضی سے ساری رات وہاں رہا کیونکہ رہ رہ کر
اسے مشائم کی بات یاد آرہی تھی گھر آتے ہی ایک حقارت
بھری نظر اسکے کمرے کی جانب اچھالتے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا
دو دن مسلسل بیڈ پر پڑے رہ رہ کر اسے اب تھکاوٹ سی
محسوس ہونے لگی وہ ہمت کرتی آہستہ سے اٹھی اور
روم سے باہر آئی جہاں یاقوت کے روم کا دروازہ کھلا تھا
جہاں وہ فجر کی نماز ادا کر رہا تھا تب اس نے ونڈو
سے باہر دیکھا جہاں صبح کی ہلکی ہلکی روشنی پھیل
رہی تھی باہر کے منظر سے زیادہ اسے اندر کا منظر
لبھایا تھا وہ سفید رنگ کے شلوار قمیض میں سر پر
ٹوپی لئے سجدے کی حالت میں تھا اسے نہیں یاد کہ اس

نے کبھی اپنے باپ بھائی کو نماز پڑھتے دیکھا ہو یا
اپنی زندگی میں آنے والے کسی مرد کو ہاں اسکی ماں
پڑھتی تھی لیکن اس نے خود کبھی نہیں پڑھی
اسکی شہادت کی انگلی اٹھی ساتھ مشائم کا دل دھڑکا
اس وقت اسے ان ہلتے لبوں سے خوبصورت چیز اس
دنیا میں کوئی نہیں لگی تھی۔

سلام پھیرتے یاقوت کی نظریں اسکی نظروں سے ملی
تو وہ اپنی جگہ جم سی گئی نہیں وہ نہیں نکال پائی
تھی خود کو ان لمبی پلکوں والی سیاہ آنکھوں سے
وہ ڈوب چکی تھی وہ مر چکی تھی ان پر
کیسی طبعیت ہے اب۔۔۔؟ وہ جائے نماز پر بیٹھا بیٹھا
گویا ہوا اسکی آواز پر یکدم اچھلی اور ہوش کی دنیا میں واپس آئی

ہ۔۔ہا۔ں میں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"اسے اپنی حرکت پر
شرمندگی ہوئی وہ جائے نماز پر تھا اس لئے نرم لہجے
میں بولا تھا ورنہ بات اسے اب تک یاد تھی
تم بیٹھو میں دعا مانگ کر آتا ہوں۔۔۔"بولتے اس نے دعا کیلئے ہاتھ
اٹھائے لیکن وہ ہل نہیں سکی تھی اسکے قدم جم چکے تھے
وہ کتنی ہی دیر دعا مانگتا رہا کتنی ہی بار اسکے لب
پھڑ پھڑائے تھے وہ سب دیکھ رہی تھی آج اس پر یہ بات
واضح ہو گئی تھی کہ دنیا میں مرد کو نماز پڑھتے دیکھنے
سے حسین منظر کوئی نہیں تھا
اسکے جائے نماز سے اٹھتے وہ فورا جا کر صوفے پر بیٹھ
گئی وہ ٹوپی اتارتا باہر آیا اور اسکے لئے فش سوپ بنانے لگا
تمہیں کوکنگ آتی ہے۔۔۔؟اسکے چہرے کو دیکھتے سوالیہ پوچھا

نہیں یہ میرے فرشتے بنا رہے ہیں۔۔۔" وہ اسی طرح سنجیدہ لہجے میں
بولتا مشائم کا خون جلا گیا اسے افسوس ہوا کہ وہ کیوں نرم پڑی
بد تمیز۔۔۔" تڑخ کر بولتے منہ پھیر گئی لیکن بولنا اتنی آواز
میں تھا کہ وہ با آسانی سن سکے
یہ تم نے بد تمیز کسے کہا۔۔۔" نظر اسکے چہرے پر گاڑھتے
دانت پیس کر بولا
تمہارے علاوہ یہاں کوئی اور ہے۔۔۔؟
ہاں تم۔۔۔" اسکا جواب مشائم کو سر تا پیر سرخ کر گیا
تم۔۔۔ تم منہ لگانے کے لائق کی نہیں ہو۔۔۔" اسکا دل کیا
یاقوت کے بال نوچ لے
" منہ لگایا کب ہے میں نے نہ کبھی لگانے کی توقع رکھنا۔۔۔
اسکی بات وہ الگ ہی رخ دے گیا تھا جس پر مشائم

چھوٹی آنکھیں کئے اسے گھورنے لگی

اوہیلواس منہ کو لگنے کیلئے لوگ ترستے تھے۔۔۔"آہ یہ ماری تھی

چوٹ یاقوت کے دل پراسکی بات پراب یاقوت سرخ ہوا تھا

اپنا کھانا خود بنالینا۔۔۔"وہ سب وہی چھوڑتے باہر کی

جانب چلا گیامشائم کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ ایسے

کیوں گیا ہے ایسا کیا کہہ دیا اس نے

باہر آتے ٹھنڈی فضاؤں میں اس نے ایک لمبی سانس خود

میں اتاری ساتھ آنکھوں میں نمی اتر آئی کیا اسکے نصیب

میں کوئی رشتہ نہیں لکھا تھا۔۔۔؟اس کا سہارا اللہّ پاک

کے بعد صرف پاشا تھا کیا اسے خود کیلئے کوئی نہیں مل

سکتا تھا۔۔۔؟وہ شکایت نہیں کرتا تھا وہ اپنے اللہّ کی

رضا میں راضی ہو گیا تھا اگر اسے اکیلے رہنا اور اکیلے

مرنا تھا تو ایسے ہی صحیح گال پر لڑھک کر گرنے والے
نمکین پانی کو صاف کرتے وہ واپس ڈیرے پر چلا گیا
NOVELS BY AQSAM
یاقوت اور کچھ لوگوں کی موجودگی میں کومل اور
پامیر کا نکاح کروادیا گیا تھا وہ اب مسسز کومل
پامیر سلطان بن چکی تھی یہ نیا احساس اسے بہت حسین
لگا تھا وہ واقعی سیر اب کے پیچھے بھاگ رہی تھی پامیر
کا صرف نام ہی اسے سکون کے آخری در پر لے آیا تھا
آج وہ مان گئی تھی کہ پاشا کا گینگ ہر برا کام کر سکتا تھا
لیکن عورت کا استمال نہیں کر سکتا تھا اگر اس نے غلطی
کی تھی تو اسے مان کر اپنا نام بھی دیا تھا
"یہ اپنی زندگی کی پہلی اور آخری غلطی سمجھنا۔۔
یاقوت نے پامیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تاکید کی

جس پر وہ صرف سر ہلا کر رہ گیا

لیکن بوس۔۔۔اسے رکھوں کہاں اپنے اپارٹمنٹ لے کر گیا تو

پاشا کو پتہ چل جائے گا۔۔۔"اسے نئی فکر لاحق ہوئی

میں آج موقع ملتے بات کرونگا ان سے اگر انسان پر

بن کر اپنی خواہش بتاتے تو اس وقت پاشا خود تمہارے

نکاح میں شامل ہوتے۔۔۔"اسکی بات پر پامیر پھر سے

نادم ہوتا سر جھکا گیا

تمہیں لگتا ہے پاشا ہمیں بھی قید کر کر رکھتا ہے تو غلط

سوچ رہے ہو ایک بار انکے احسان یاد کر لینا یہ زندگی

"ہمیں انکی ہی دی ہوئی ہے ورنہ آج ہم یہاں نہ ہوتے۔۔۔

اسے نادم دیکھ سمجھایا

جاؤ اب اپنی بیگم کے پاس ویسے تو گولڈن نائٹ ہو گئی

تمہاری اب گولڈن ڈے منالو۔۔۔"اسے حد سے زیادہ
نادم دیکھ مکا کندھے پر جڑتے جان بوجھ کر چھیڑا
وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا
بوس ایک بات پوچھوں۔۔۔"وہ جانے ہی لگا تھا کہ پامیر نے پھر
مخاطب کیا
"ھمم پوچھو۔۔۔
آپکا ریلیشن کیسا ہے بھابھی کے ساتھ۔۔۔"اسکی بات پر
یاقوت کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی
کہیں پاشا کی بات کو سیریس تو نہیں لے لیا کہ دشمنی
میں آئی ہے تو۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکا آگے کی بات وہ خود سمجھ گیا تھا
مجھے پاشا کے فیصلے سے کوئی مسلہ نہیں ہے وہ جب
کہیں گے طلاق دے کر فارغ کر دونگا۔۔۔"طلاق لفظ بولتے

اسے خود اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا اور یہ بات پامیر نوٹ کر گیا تھا
تو کوئی اور دیکھ لیں اپنے لئے شادی کے بعد لائف بدل
جاتی ہے سچ میں۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت نے اسے گھورا
کچھ زیادہ نہیں سمجھدار ہو گئے تم اس چند گھنٹوں
کے نکاح کے بعد۔۔۔"دونوں کی ہنسی یاقوت کی بات پر ایک
ساتھ چھوٹی تھی یاقوت اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے واپس چلا گیا
اسکے جانے کے بعد پامیر نے اپنا رخ کمرے کی جانب کیا
جہاں اسکی ایک عدد نئی نویلی دلہن اپنا سرخ آنچل
پھیلائے اپنے حسن کی بجلیاں پامیر کے دل پر گرا رہی تھی
سرخ رنگ کے لہنگے میں زیورات سے آراستہ ہوئی کومل
ہلکے پھلکے میک اپ میں بھی بے حد حسین لگ رہی تھی
وہ گلا کھنکھارتا دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اسکی جانب

آیا یاقوت کمرے کی حالت پہلے سے صحیح حالت میں کر واگیا تھا

اسکے بڑھتے قدم کومل کی گھبراہٹ بھی بڑھاتے جارہے

تھے وہ قریب آتا اسکے پاس بیٹھا اور چوڑیوں سے بھرا

ہاتھ اپنے فولادی ہاتھ میں تھاما پامیر کے ہاتھوں کا رنگ

کومل کے رنگ سے کافی نکھرا نکھرا تھا لیکن یہ موازنہ

کومل نے کیا تھا پامیر تو جالی کے پار سے نظر آنے والے

اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

تم کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔"اسکے ہاتھ کانپتے دیکھ سوالیہ پوچھا

دوسری بار قریب آیا ہوں۔۔۔" گزرا دن یاد کرتے وہ پھر سے بلش کر

گئی

تب ہی پامیر نے جیب سے ایک نیکلیس نکالا اور کھول کر اسکے سامنے

کیا وہ نیکلیس اتنا حسین تھا کہ کومل بے اختیار اپنا گھونگٹ اٹھا

گئی اسکی یہ بے تابی دیکھ پامیر کے ہونٹ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

اجازت ہے۔۔۔؟اس کے چہرے پر ہنوز نظریں مرکوز کئے

اجازت چاہی وہ سر اثبات میں ہلا گئی

پامیر نے نیکلیس باکس سے نکال کر اسکی قریب ہوتے

گلے میں پہنایا وہ پہلے سے زیادہ پامیر کو اسکے گلے میں

لٹکے ہوئے حسین لگا تھا وہ بے اختیار اسکے گلے پر جھکتا

اسے چوم گیا اسکی حرکت پر کومل کی سانس ایک دم سینے میں اٹکی

وہ ایک کے بعد ایک بوسہ اسکی گردن پر دینے لگا

وہ بھلے اس سے پہلے قریب آچکے تھے لیکن اس قربت

میں سکون تھا شاید نکاح کے تین بولوں کی طاقت تھی

وہ آہستہ آہستہ اسکی چنری اتارتے ہر زیور سے آزاد کرنے

لگا پھر آگے کو جھکتے اسکے بال اس جوڑے سے آزاد

کئے جس کے بعد اسکے ریشمی بال اسکی پوری کمر پر
آبشار کی طرح بکھر چکے تھے
باہر کے موسم سے زیادہ اندر کا موسم حسین ہونے لگا
NOVELS BY AQSAM
اسکے بے پردہ سینے پر سر رکھے وہ گہری نیند میں تھا
وہی کومل اسکی گردن کے گرد بازو حمائل کئے سو رہی
تھی جب پامیر کا فون بج پڑا تھکاوٹ کی وجہ سے
دونوں ہی گہری نیند میں تھے لیکن فون پھر بج پڑا
اسکی آواز پر کومل تھوڑی کسمساتی اٹھی وہ ہل نہیں
سکتی تھی کیونکہ پامیر کا سارا زور اسکے نازک بدن
پر تھا وہ اپنی حالت دیکھتے شرم سے پانی پانی ہوئی
تب ہی فون تیسری بار بجا لیکن پامیر تو جیسے نشہ کر
کر سویا تھا مجال ہے جو تھوڑا سا بھی ہلا ہو آخر میں

کومل نے خود ہاتھ بڑھا کر موبائل تھاما سامنے یاقوت
کا نام جگمگا رہا تھا اس نے تھوڑا جھجکتے کال پک کی
سرکار آپ کی گولڈن نائٹ پوری ہو گئی ہو تو آجائیں
پاشا کو آج ملک سے باہر جانا ہے۔۔۔"اسکی چہکتی آواز
میں گولڈن نائٹ سنتے وہ پھر سے بلش کرنے لگی
ساری محنت آج ہی نہیں کرنی پوری زندگی پڑی ہے
کرنے کیلئے۔۔۔"اسے خاموش دیکھ وہ پھر بولا اسکی
بات پر کومل کا دل ساری دیواریں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب ہوا
وہ۔۔ سس۔۔ سور ہے ہیں۔۔"اپنا دھڑکتا دل قابو کرتے
بمشکل بولی لیکن دوسری جانب کومل کی آواز سن کر
یاقوت نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا اور پھر کان سے لگایا
امم۔۔۔ سو۔۔ سوری مجھے لگا پامیر ہے۔۔"یاقوت کو اپنی

باتوں پر شرمندگی ہوئی

میں اٹھا دیتی ہوں۔۔۔"بولتے ٹھک فون بند کر گئی اسکی

حیا وہ یہاں کھڑے کھڑے بھی محسوس کر گیا تھا

واہ یہ بھی شرماتی ہے۔۔۔"موبائل کو دیکھتے مسکرا کر

ڈیرے کی جانب چلا گیا

موبائل رکھتے اس نے اپنے سینے پر سوئے اپنے مجازی

خدا کو دیکھا وہ بے اختیار اسکے بالوں میں انگلیاں

چلانے لگی وہ بھی اسکی انگلیوں کا لمس محسوس

کرتے ہلکا سا کسمسایا لیکن ڈھیٹ تھا مجال ہے جو آنکھیں کھولی ہوں

پامیر۔۔۔"دھیمی آواز میں اسکے کان کے قریب ہوتی

بولی لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا

پامیر اٹھ جائیں۔۔۔"اسکے اس لہجے پر وہ فورا آنکھیں

کھول گیا مطلب وہ سونے کا ناٹک کر رہا تھا لیکن کومل
کا یہ میٹھا لہجہ اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گیا
اٹھ گیا جان پامیر۔۔۔"اسکے ہونٹ چومتے گھمبیر لہجے میں بولا
آپ جاگ رہے تھے۔۔۔؟آج وہ تم سے آپ پر آئی تھی اسکا یہ
آپ پامیر کو پھر سے بے قابو کرنے لگا
ہاں تمہیں اس حال میں اپنے قریب پا کر کیسے سو سکتا
ہوں آخر کو پانچ سالوں کی محبت ہو میری۔۔۔"اسکی
آنکھوں میں دیکھتے بھاری لہجے میں بولتا کومل کے دل
کی تاریں چھیڑ گیا
پانچ سال۔۔۔؟
ہاں۔۔۔تم مجھے تب سے اچھی لگتی ہو جب سے تمہیں
"پہلی بار دیکھا تھا اپنا پکا مریض بنا گئی تھی تم۔۔۔

اسکی بات پر کومل کی ہنسی چھوٹی

کوئی عاشق بناتا تھا اس نے پامیر کو مریض بنادیا تھا

اور علاج اب جا کر کیا تھا اپنی پناہوں میں لے کر اسکی

محبت کا اظہار کومل کا دل باغ باغ کر گیا تھا

ہاں۔۔وہ یاقوت کی کال آئی تھی۔۔۔" یاد آتے اسے بتایا

میں سن چکا تھا۔۔۔"آنکھیں پٹپٹاتے بولا جس پر کومل نے اسے گھورا

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔"اسکے آپ سے تم پر آتے پامیر

کی مسکراہٹ رکی

ابھی تو کوئی آپ آپ کر رہا تھا اور اب تم۔۔۔"بولتے

ہوئے مصنوعی ناراضگی چہرے پر سجائی

آپ بولنے والی حرکتیں بھی کرو چلو اٹھو مجھے شاور

"لینا ہے۔۔۔

تھوڑا پیار کر لینے دو۔۔۔"کہتے وہ گردن میں منہ گھسانے
لگا

ہاہاہاہاہٹو۔۔۔بد تمیز"اسے خود سے دور کرتی وہ واشروم
جا گھسی پامیر کو اپنا آپ آج مکمل لگا تھا اپنے پانچ سال
کی محبت پا کر وہ جیسے اندر تک پر سکون ہو گیا تھا

یہ پیکنگ کس چیز کی ہے ہبی۔۔۔"اسے اٹیچی میں کپڑے
ڈالتے دیکھ سوالیہ پوچھا
میں یورپ جا رہا ہوں کچھ دنوں کیلئے۔۔۔"وہ ویسے ہی
مصروف مصروف انداز میں بولا
وہاٹ آپ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔"بولتے ہوئے

اسکی آنکھیں نم ہوئی آج وہ وائٹ پینٹ پر گھٹنوں تک
آتی سکائے بلیو رنگ کی شارٹ شرٹ پہنے ہوئے تھی بالوں
کو انہی چھوٹی چھوٹی چٹکیوں سے فرنچ سٹائل میں
بنا رکھا تھا پیچھے سے ایسے ہی کھلے تھے اسے اس
روپ میں دیکھ زیحال کو اس پر بے حد پیار آیا
اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے قریب کیا
کچھ دن کی بات ہے میری جان۔۔۔"جھک کر اسکی ناک
چومتے پیار سے بولا
کچھ دن۔۔یہاں میرے کچھ گھنٹے نہیں گزرتے آپ کے
بغیر۔۔۔"اب وہ خفا ہوئی تھی لیکن اسکے اس طرح کے
اظہار محبت پر زیحال کا دل باغ باغ ہوا تھا
فائدہ پیار تو کرتی نہیں۔۔۔۔"اسے چھوڑتے وہ واپس سے

پیکنگ کرنے لگا اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھتی وہ اسکے
پیچھے جاتی اپنے دونوں ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھ کر
پیشانی اسکی کمر پر ٹکادی
نہیں میں۔۔۔پیار بھی کرونگی پلیز آپ چھوڑ کر نہ جائیں
ہی پلیز۔۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی آواز رندھی اب تک وہ
اسکے بغیر نہیں رہی تھی جب اسے گولی لگی تھی تب ہی
اس نے رو رو کر اپنا حال برا کر لیا تھا
زیحال کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا وہ اپنی مسکراہٹ
بمشکل سے دباتا سپاٹ چہرے کرتے اسکے ہاتھ کھول کر اسکی جانب مڑا
" تم صرف کہتی ہو کرتی نہیں ہو اس لئے میں جارہا ہوں
چہرہ ہاتھوں میں لئے پیار سے بولتا وارڈروب کی جانب
گیا اور کپڑے نکالنے لگا وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے گئی

ہی۔۔۔نہ کریں میں رودونگی۔۔۔"آنکھوں میں نمکین
پانی لئے اسکے پیچھے پیچھے گھومنے لگی
"ہاں تم نے یہی تو سیکھا ہے پیار کب کرنا آتا ہے تمہیں۔۔
ہی۔۔۔ی"اسکو نہ رکتے دیکھ ایک جگہ کھڑی کھڑی چیخی
اس سے پہلے وہ آنسوں لڑھک کر گال پر آتا زیحال اسے
کمر سے پکڑتا قریب کر کر اپنے ہونٹوں سے وہ قطرہ چن
گیا اسکے لمس پر زمل کا دل بے اختیار دھڑکا
"یہ آنسوں دوبارہ نکلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔
اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے انگوٹھا گال پر مس
کرتے سخت لہجے میں بولا
تو کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔"بولتے ہوئے اسکے ہونٹ
گول ہوئے مطلب اسکی گھوری کو خاطر میں نہ لاتے وہ

پھر سے رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی اسے تو اب احساس
ہوا تھا کہ دور لفظ سے زیحال کیوں چڑتا ہے یہ دور
لفظ ہی بہت اذیت دیتا ہے اگر سچ میں دور ہو جاتے تو
دونوں مر جاتے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ کوئی جی جان
لگا رہا ہے انکی قسمت میں یہ دوری لکھنے کیلئے
چھوڑ نہیں رہا میری جان کام سے جا رہا ہوں کچھ دنوں
کی بات ہے پھر واپس اپنی جان کے پاس۔۔۔"ماتھا چومتے
پیار سے بولا لیکن اسکی مسلسل ایک رٹ پر وہ اسکے
حصار سے نکلتی ایک جانب منہ پھلا کر کھڑی ہوئی
اس وقت وہ ایک کیوٹ سی روٹھی ہوئی بچی لگ رہی
تھی اوپر سے زیحال کے سامنے اسکی ہائیٹ
اچھا ایک شرط پر نہیں جاؤنگا۔۔۔"بیڈ پر بیٹھتے

چہرے کو سنجیدہ کرتے بولا

کیسی شرط۔۔۔؟وہ اب بھی ہنوز منہ پھلائے ہی بولی تھی

ایک کس دو۔۔۔"آنکھیں پٹپٹاتے اپنی شرط بتائی لیکن کس

تو چھوٹی سی بات تھی وہ پاس آتی اپنے لب جلدی سے

اسکے گال پر رکھ گئی اور ایک ننھی سی کس دیتے

سیدھی کھڑی ہو گئی

منہ اب زیحال کا پھولا تھا وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگا

کیا۔۔۔؟اسے خود کو ایسے دیکھتے دیکھ سوالیہ پوچھا

تمہارے سامنے زامل نہیں اسکا باپ بیٹھا ہے۔۔۔"اسکی

بات پر زمل کا منہ بنا وہ جو سمجھانا چاہتا تھا وہ زمل

کو سمجھ آگئی تھی

"کس کس ہوتی ہبی۔۔۔کہیں بھی دیں۔۔۔

"اچھا۔۔۔اا۔۔۔میں دینے لگا تو تمہاری چیخیں نکلیں گی۔۔

اسے کمر سے پکڑتے اپنی تھائیز پر بٹھایا چیخ لفظ پر

اسے گزری رات یاد آئی اور یاد کرتے چہرہ سرخ کندھاری سا ہوا

اب دے رہی ہو یا میں پیکنگ کروں۔۔"اسے سوچ میں

ڈوبے دیکھ پھر بولا

نہیں میں نہیں دے رہی۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی

اوکے اب روکنا بھی مت۔۔۔"سپاٹ لہجے میں بولتا

اٹھ کر پھر سے پیکنگ کرنے لگا لیکن اسکے لہجے سے زمل

کو ڈر لگا تھا وہ سچ میں اسے چھوڑ کر جا رہا تھا

وہ جلدی سے جوتے اتارتی بیڈ پر آئی اور اسکا سر

اٹاچی سے اٹھاتے اسکے ہونٹ اپنے ہونٹوں میں قید کئے

بیڈ پر کھڑے ہو کر وہ زیحال سے اتنی اوپر تھی کہ اسکا

چہرہ زمل کے سینے تک آرہا تھا اس نے صرف ہونٹ
ملائے تھے زیحال نے ساری نمی چن لی تھی اسکے ہونٹوں
کی کس کرتے وہ پیچھے ہوئی دونوں کے ہونٹ شدّت
کی وجہ سے سرخ اور گیلے ہو چکے تھے زیحال نے اپنے
لب جھک کر اسکے پیٹ پر رکھے
تمہاری چٹکیاں بھی رکھنی ہیں۔۔۔؟ بالوں کو دیکھتے شریر ہوتے بولا
مطلب۔۔۔؟ اسے سمجھ نہیں آئی
مطلب کہ تمہارا سارا سامان رکھ لیا اگر چٹکیاں رکھنی ہے
تو رکھ لو وہ رہا تمہارا بیگ۔۔۔" بولتے ہوئے بیڈ کے دوسرے
جانب اشارہ کیا جہاں ایک اور اٹاچی رکھی تھی مطلب
وہ اسکی پیکنگ پہلے سے کر چکا تھا
چیٹر ہبی۔۔۔۔" وہ وہی کھڑی کھڑی چیخی اور اسکی

چیخ میں زیحال کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا

ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں۔۔۔" پیکنگ کرتے کرتے اسے

اطلاع دی وہ جو اپنا باقی کا سامان رکھ رہی تھی ہنی

مون لفظ پر دل زور سے دھڑکا تھا پیچھے کھڑا زیحال

اسے دیکھ رہا تھا اسے رکے دیکھ اسکے پیچھے جا کر

دونوں ہاتھ پیٹ پر باندھتے لب اسکی گردن پر رکھے

جانتی ہو ناں۔۔ کیا ہوتا ہے ہنی مون پر۔۔۔ مجھ سے کسی

قسم کے رحم کی امید نہ رکھنا وہاں۔۔۔" ہونٹ گردن پر

مسلتے شدّت سے بھاری ہوتے لہجے میں بولا اسکی اس

خمار بھری آواز پر زمل کی سانسوں میں روانی آئی تھی

مم۔۔۔ میں۔۔ پپ۔۔ پیکنگ کر۔۔ لوں۔۔" اسکے آتشی لبوں

کی مسلسل حرکت زمل کے سانس تک لینے میں

دشواری پیدا کر رہی تھی

"نہ کرو وہاں ان سب کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔

آہ۔۔ سیییی "اس نے بولتے بولتے اپنے دانت اسکی

گردن پر گاڑے

ہ۔۔ہ۔۔ہب۔۔ی" وہ مسلسل ہونٹوں کی حدت اور شرٹ

کے اندر سے بیلی بٹن پر گھومتی انگلی کی حرکت پر

چھوٹی چھوٹی سسکیاں بھرنے لگی تھی

ٹائم ہو رہا ہے جلدی کرو پیکنگ۔۔"اسے ایک جھٹکے میں

چھوڑتے روم سے باہر نکل گیا کیونکہ جذبات جاگ جاتے

تو پکا یہ فلائٹ مس ہوتی وہ بھی اپنی حالت درست

کرتی اپنی باقی کی چیزیں رکھنے لگی

NOVELS BY AQSAM

آج اسے وہ یوں جانا اچھا نہیں لگا تھا اس لئے ہمت کرتی

اسکے لئے اپنے ہاتھ سے چائنیز بنائی دوا لینے کے بعد اس
میں تھوڑی بہت ہمت آئی تھی جو وہ کچن میں کھڑی اس
چائنیز پر لگا رہی تھی اسکے ساتھ اس نے دو تین ڈش
اور بھی بنائی تھی فریج میں زیادہ فش رکھی دیکھ اسے اندازہ ہوا کہ
یاقوت کو فش بہت پسند ہے اس لئے اس نے فش بھی بنائی
دن تک محنت کرتے ساری ڈشز تیار کر کر ٹیبل پر لگائی تب
ہی اسکی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھی کینڈلز پر گئی اسے
دیکھتے اسکی آنکھیں چمکی جلدی سے جا کر ساری
کینڈلز اٹھا لائی اور ڈائننگ ٹیبل پر جگہ جگہ رکھ دی
جو اسکے آنے کے بعد جلانی تھی
اب اپنے شوہر کیلئے اتنی محنت کی تھی تو تھوڑی محنت
خود پر بھی بنتی تھی یہی سوچتی وہ روم میں گئی اور

یاقوت کے لائے گئے ڈریسسز میں سے ایک مرون رنگ کا
لونگ عبایا نکالا جو گلے تک پورا بند تھا اسکی نیک لائن
سفید موتیوں سے بنی اس ڈریس کی خوبصورتی بڑھا
رہی تھی وہ ڈریس لیتے واش روم میں گھس گئی اور
جلدی سے شاور لیتی وہ ڈریس پہن کر مرر کے سامنے
آئی اسکے پاس تو نہ کوئی جیولری تھی اور نہ کوئی
میک اپ کا سامان اب کیسے اپنے پنک ہونٹوں کو سرخ
کرتی خیر اسے اپنا حسن ایسے بھی کم نہیں لگا تھا
صاف گوری رنگت ہلکی شہد رنگ آنکھیں ستواں سی
ناک عنابی کٹاؤ دار ہونٹ اور کمر تک آتے یو کٹنگ
بال جو گیلے ہونے کی وجہ سے ہی لٹوں کی صورت میں
چپکے سوخ رہے تھے بے شک وہ اتنی ہی چاہے جانے کی

قابل تھی جتنا اسے چاہا گیا تھا اپنی خوبصورتی پر
رشک اگر وہ کر رہی تھی تو وہ ذرا بھی غلط نہیں تھی
اسے اب پرفیوم چاہیئے تھی تب ہی یاقوت کے روم کا
خیال آیا وہ دھیمے قدموں سے چلتی اسکے روم میں
آئی جہاں ہر چیز بڑی نفاست سے رکھی گئی تھی وہ
پہلی بار اسکے کمرے میں آئی تھی اور آتے ایک مسحور
کن خوشبو نے اسکا استقبال کیا تھا ایک الگ سے احساس
نے اسکا یہاں آگھیرا شاید اس نے کہ وہ اسکے شوہر کا کمرہ تھا
وہ کھڑی ہر چیز بغور دیکھ رہی تھی تب ہی اسکی نظر
سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے پرفیومز پر گئی وہ آگے
آتی ایک ایک کو کھول کر دیکھنے لگی سب کی خوشبو
ہی پیاری تھی لیکن جس خوشبو نے اسکا استقبال

کیا تھا مطلب یاقوت وہ خوشبو آج لگا کر گیا تھا وہ
قبلہ الوفا عطر کی خوشبو تھی جسکو لگانے کے بعد
جہاں سے گزرو وہاں کافی دیر تک اسکی خوشبو رہے
وہ دونوں ہاتھوں پر لگاتی خود کو اس سے معطر کرتی
باہر آئی اس وقت اسے واقعی اپنا آپ ایک بیوی والا لگ
رہا تھا جو اتنی تیاری کر کر اپنے شوہر کا انتظار کر رہی تھی

NOVELS BY AQSAM

بزنس کلاس میں انکی سیٹ کنفرم ہوئی تھی یاقوت
پامیر اور برلاس تینوں انکو ایئرپورٹ پر چھوڑنے
آئے تھے وہ سارے راستے یاقوت کو تاکید کرتا آیا تھا
انکی ڈسکشن سے بور ہوتی زمل یہاں وہاں دیکھنے
لگی وہ پہلی بار ایئرپورٹ پر آئی تھی اور زندگی میں
پہلی بار جہاز میں بیٹھنے جا رہی تھی پولیس کے

مداخلت کرنے سے پہلے انکا انتظام ہو گیا تھا اب کسی
میں ہمت نہیں تھی کہ پاشا کے راستے میں رکاوٹ بن سکے
ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔۔۔" یاقوت کے کندھے پر ہاتھ
رکھتے نرم لہجے میں بولا آگے سے وہ مسکرا کر سر خم
کر گیا فلائٹ کا ٹائم ہو گیا تھا وہ زمل کا ہاتھ پکڑے
آگے چلا گیا وہ چھوٹے بچوں کی اچھلتی کودتی جا رہی تھی
بوس میں۔۔۔ کچھ دیر کیلئے چلا جاؤں۔۔۔؟ پامیر چہرے
پر معصومیت لئے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھنے لگا یاقوت
سمجھ گیا تھا کہ وہ کہاں جانے کی بات کر رہا ہے
"چلے جاؤ لیکن جلدی آجانا۔۔۔
وائف کے پاس سے جلدی کون آتا ہے۔۔۔" وہ گردن پر
ہاتھ پھیرتے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا لیکن یاقوت اسکی

بڑبڑاہٹ سن چکا تھا تب ہی ایک بازو پیچھے مروڑتے
اسے گردن سے پکڑ کر جھکایا
جلدی نہ آئے ناں میں نے وہی آکر تمہارا مقبرہ بنا دینا
ہے سمجھ آئی۔۔۔"اسے ڈانٹتے دیکھ برلاس کا قہقہہ
گونجا جو یاقوت کی سپاٹ نظروں سے یکدم بند ہو گیا
بب۔۔۔بوس گردن چھوڑیں کیوں۔۔۔کومل بیچاری کو
ایک ہی دن میں بیوہ کر رہے۔۔۔"وہ درد سے کراھتا
بولا جس پر یاقوت نے اسے ایک جھٹکے میں چھوڑا
وہ بھی فنی موڈ میں بولا تھا ورنہ یاقوت کی گرفت
بہت ہلکی تھی اتنی ہلکی کہ بچارے پامیر کی گردن
پر سرخ نشان بن گئے تھے
"سبکی شادیاں ہو گئیں میں کیا کنوارہ ہی مرونگا۔۔۔

برلاس کااپناد کھ جاگا لیکن اسکی بات پر یاقوت کی
مسکراہٹ پھیکی پڑی
تیری قسمت میں صرف ستر حوریں لکھی ہیں وہ بھی
تب جب توانسانوں والے کام کرے ورنہ جہنم میں
"کٹرینہ کیف اور مادھوری ڈکشٹ سے کام چلا لینا۔۔۔
جاتے جاتے برلاس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسکے
زخموں پر چوٹ کی ڈرائیونگ کرتا یاقوت اپنی ہی
سوچوں میں گم تھا آج اسکی سوچوں کا محور مشائم بنی تھی
انکی گاڑی نارمل سپیڈ میں تھی مطلب یاقوت یہاں
حاضر نہیں تھا ورنہ اسکی ڈرائیونگ ایسی تھی کہ کسی
ریس میں حصہ لیتا تو سب کے چھکے چھڑوا دیتا
اسے ڈرفٹنگ بہت اچھی آتی تھی لیکن اب ایسے چلا رہا

تھامانو صدیوں کا بیمار ہو اور وہ دونوں اپنی ہی

باتوں میں مصروف تھے

جب ایک تیز رفتار ٹرک انکے سامنے یکدم آیا نہ وہ دونوں

ٹرک دیکھ رہے تھے نہ یاقوت دماغی طور پر حاضر تھا

فاصلہ کم ہوتا گیا تھا وہ ٹرک نزدیک آرہا تھا

آس پاس کی گاڑیوں کے ہارن ہوا میں گونجنے لگے

یقیناً سب اسے باور کروا رہے تھے فاصلہ بہت کم رہ گیا

تھا اگر یہ حادثہ ہونے والا تھا تو برا ہونے والا تھا

جتنی ٹرک کی سپیڈ تھی پوری گاڑی کچل دینے والا

تھا اس ٹرک کی سپیڈ اور تیز ہوئی فاصلہ مزید کم ہوا

تب ہی پامیر اور برلاس کی نظر سامنے ٹرک پر پڑی

بو۔۔۔ سسس۔۔۔" پامیر کی چیخ گونجتے یاقوت اپنے ہوش

کی دنیا سے واپس آتا آگے کو متوجہ ہوا ٹرک دیکھ کر
اسکی سیاہ آنکھیں پھیلی ٹرک قریب آچکا تھا بے حد
قریب اس سے پہلے انکا ٹکراؤ ہوتا یاقوت نے ایک دم
سٹیر نگ گھمایا تھا لیکن فاصلہ کم ہونے کی وجہ سے
یاقوت والی سائیڈ اس ٹرک سے بڑی قوت سے ٹکرائی
تھی انکی گاڑی سلیپ ہوتی بہت دور گئی تھی لیکن
یاقوت نے سٹیر نگ گھماتے بریک ایسے لگائی تھی کہ
گاڑی کلا بازیاں نہ کھائے وہ صرف سلپ ہوئی تھی
تب ہی انکی گاڑی پر دھڑا دھڑ فائر نگ ہونی شروع ہو
گئی تھی منور کے بندوں نے ہر جانب سے ان پر حملہ کر
دیا تھا تینوں نے بھی بیک وقت اپنی اپنی بندوقیں
نکال کر ان پر نشانہ باندھا تھا ان کی چار گاڑیاں تھیں

اور چاروں سے فائرنگ ہوتی پامیر والوں کی گاڑی پر
برس رہی تھیں یاقوت کا ایک فائر انکی گاڑی کا ٹائر
پھاڑ گیا وہ گاڑی ہوا میں اڑتی ہوئی بہت دور جا گری تھی
اسی دوران یاقوت نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی
انکی ایک گاڑی اسکے برابر میں آنے کی بار بار کوشش کرتی
رہی باقی سب پیچھے تھیں ان میں سے ایک فائر ہوتا
سیدھا شیشے کے پار ہوتا یاقوت کی بازو میں لگتے
سٹیرنگ گھوما
وہ آج ان تینوں کا کام تمام کرنے کا ارادہ کر کر آئے تھے
لیکن ناکام ہو گئے وہ زخمی ہونے کے باوجود بھی انکی
چاروں گاڑیاں تباہ کر چکے تھے پاشا کا گینگ تھا ایسے
مچھروں کو مسل کر رکھ دینا اچھے سے جانتا تھا

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں اپنے ایریا میں داخل ہو گئے
تھے باقی کا کام انکے ایریا میں موجود بندوں نے کر دیا تھا
NOVELS BY AQSAM
آٹھ گھنٹے کی فلائٹ اور ساری رات جاگنے کی وجہ سے
وہ اب اسکے کندھے پر سر رکھے گدھے گھوڑے سب بیچ
کر سو رہی تھی اور وہ چپ بیٹھا اسکا نازک ہاتھ اپنے
ہاتھ میں لئے غور سے دیکھ رہا تھا اسکی میٹھی میٹھی
سانسوں کی آواز زیحال کو سرور بخش رہی تھی وہ آنکھیں
موندتا کبھی اسے محسوس کرتا کبھی آنکھیں کھولے اسکے
ایک ایک نقش کو حفظ کرتا وہ دیوانہ وار اسے دیکھتا
جا رہا تھا تب ہی ایئر ہوسٹس کھانا لئے اسکے پاس آئی
زیحال نے صرف ایک ڈسپوزل پکڑتے باقی سے منع کر
دیا تھا وہ میڈم ہی سو رہی تھی تو وہ کھا کر کیا کرتا

تب ہی اسے خود پر کسی کی نظریں جمی محسوس ہوئی
نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی ایئر ہوسٹس اسے ستائشی
نظروں سے دیکھ رہی تھی زیحال نے ایک آئی برو اچکائی
" جیسے کہہ رہا ہو " کیا
وہ جلدی سے نظریں بدلتی آگے چلی گئی اسکو عادت تھی
خود پر ایسی نظروں کی وہ کبھی بنا ماسک کے کہیں
جاتا تھا تو ہر عورت اسکا حسن دیکھتے وہی مبہوت سی ہو
جاتی تھی لیکن اسے کبھی ایسی عورتوں کی خواہش
نہیں ہوئی تھی اسے جیسی چاہئے تھی ویسی اسکے
سینے میں منہ گھسائے ایک ہاتھ سے اسکا کالر مٹھی
میں جکڑے سو رہی تھی جس کی ایک نظر
پانے کیلئے وہ تڑپے جس کے ایک اظہار پر وہ مر مٹے

جس کی قربت میں وہ ساری دنیا بھول جائے جو صرف
اسکی ہو کسی اور مرد کو کبھی ویسے دیکھا ہی نہ ہو
بے شک مرد اسی عورت پر مرتا ہے جو اسکے علاوہ
باقی مردوں کا تصور تک خود پر حرام کر لے اور ویسی
عورت اسکے پہلو میں تھی زیحال کو اپنا آپ اس وقت
پوری دنیا سے زیادہ خوش قسمت لگا تھا

NOVELS BY AQSAM

گولی صرف یاقوت کو لگی تھی پامیر اور برلاس تھوڑے
بہت زخمی ہوئے تھے وہ دونوں یاقوت کو تھامے ڈیرے
تک لائے وہ آتے ہی صوفے پر دھپ سے لیٹ گیا گولی
اسکی بازو کا گوشت پھاڑتی ہوئی گئی تھی سفید سوٹ
اس وقت سرخ رنگ میں بدل رہا تھا
"میں۔۔۔میں کومل کو لاتا ہوں وہ بینڈج کر دے گی۔۔

پامیر بوکھلا یا بوکھلا یا سا کہتے جانے لگا جب یاقوت نے روک دیا

نہیں اسکو نہ لانا ابھی اسکو عجیب لگے گا۔۔۔"اسکے

ن ئے رشتے کو مد نظر رکھتے اس نے اسے لانے سے منع کر

دیا تھا واقعی وہ اب پہلے جیسی تو نہیں تھی نئی نئی

شادی ہوئی تھی اور وہ بھی پامیر سے ان سب کے بعد

وہ کتنا عجیب محسوس کرتی یاقوت جانتا تھا

"لیکن بوس آپکا بازو۔۔۔

نہیں ہوا کچھ بہت کھائے ہیں ایسے زخم اور ہاں پاشا

کو کوئی بھی نہیں بتائے گا اس حملے کا وہ اپنا ہنی مون

انجوائے کریں یہاں ہم خود دیکھ لیں گے۔۔۔" بازو زور سے

دباتے درد سے آنکھیں مینچ کر بولا

اسکی بات پر برلاس نے نظریں جھکا لیں

"لیکن یہ حملہ کروایا کس نے ہے جیلانی تو ٹھنڈا پڑا ہے۔۔

پامیر کچھ سوچتے پھر بولا

پتہ نہیں کس کی بہن بھگالی ہم نے۔۔"ایسے حالات میں

بھی اسکی بات پر پامیر اور برلاس مسکرا دیے

بہن کا تو پتہ نہیں بیٹی ضرور اٹھا رکھی ہے۔۔۔"برلاس

ایک انگلی ٹھوڑی پر رکھتے شوخ ہوتے بولا

تو وٹہ سٹہ کر لیتے ہیں بیٹی اٹھائی ہے تو اپنی لڑکی دے

دیتے ہیں۔۔۔"برلاس کے شوخ ہونے پر پامیر نے چوٹ کی

اسکی بات پر برلاس کا منہ فورا پھولا تھا وہ تو ایوئیں

شرمایا تھا پامیر نے سیدھا لڑکی ہی بنا دیا انکی باتوں کو

یاقوت انجوائے کرنے کے ساتھ ساتھ کپڑا باندھ کر خون

کی فراوانی روکنے کی کوشش کرتا رہا درد کی واقعی

انکو عادت ہو گئی تھی یا جو درد زندگی نے انکو دیے
تھے انکے آگے یہ درد انہیں محسوس ہی نہیں ہوتا تھا
"پتہ کرواؤ کس کو تکلیف ہوئی ہے اور علاج کی ضرورتھے۔۔
اوکے بوس آپ اس پر بینڈج کروالیں میں پتہ کر کر آیا
برلاس کہتے نکل گیا پامیر نے یاقوت کے بازو پر کس کر
کپڑا باندھا تاکہ خون رک جائے تو بینڈج ہو سکے
تم جاؤ کومل انتظار کر رہی ہو گی یہ خون رکتا ہے تو
"میں بینڈج کر لونگا۔۔۔
نہیں میں نہیں جارہا آپکو چھوڑ کر۔۔۔"وہ صاف
انکار کرتے وہی پھیل گیا
تمہارا نکاح کومل سے ہوا ہے مجھ سے نہیں تو نکلو یہاں
سے۔۔۔"اسے پھیلتے دیکھ دانت پیس کر بولا

آپ موقع دیں تو میں دوسرا بھی کرلوں۔۔۔"وہ یاقوت
کے نورانی چہرے کو دیکھتے شوخ ہوتا بولا اور اسکی
شوخ ہوتی نظریں دیکھ یاقوت نے فورا قمیض اٹھا کر
اپنے اوپر ڈھانپا اسکی حرکت پر پامیر کی بتیسی اندر ہوئی
"نکل جاؤ ورنہ میری بندوق سے گولی نکل جائے گی۔۔۔
اسکی ڈانٹ پڑتے پامیر اپنا قہقہہ بمشکل روکتا اٹھ کھڑا ہوا
میں تھوڑی دیر تک واپس آجاؤنگا۔۔۔"جاتے جاتے اپنے
واپس آنے کی اطلاع بھی دیتا ہوا گیا یاقوت اسکے جاتے
اٹھ کھڑا ہوا اور قمیض پکڑے اپنے اپارٹمنٹ کی جانب
گیا اس بات سے بے خبر کہ کوئی اسے اسکا حق دینے
کیلئے کب سے بے تاب ہے

NOVELS BY AQSAM

وہ لوگ بچ کیسے نکلے۔۔۔۔"منور اپنے غصّے پر کنٹرول کرتے دھاڑے

" بوس انکی ٹریننگ پاشانے کی ہے انکو ہرانا نہ ممکن ہے
ان میں سے ایک زخمی حالت میں بولا جو قسمت اچھی
ہونے کی وجہ سے بچ نکلا تھا لیکن یہ بات بول کر اپنی
موت کو خود دعوت دے دی
"جلال۔۔۔شیر و کو بھوک لگی ہے انسانی گوشت کی۔۔۔
انہوں نے اپنے خاص بندے کو بلایا جو آتے اس زخمی
بندے کو گھسیٹتے ہوئے لے گیا جس کے بعد اسکے ٹکڑے
ٹکڑے کرتے اسکا گوشت اس شیر کے سامنے پھینکا گیا
وہ انسانی گوشت کھا کھا کر اب اسکا عادی ہو گیا تھا
اگر بھوک لگنے پر اسے یہ گوشت نہ دیا جاتا تو وہ غصّے
میں دھاڑنے لگتا اسکی اس حالت میں منور خود بھی
اسکے سامنے نہیں جاتا تھا لیکن کتنے ہی عام بے قصور

لوگوں کواسکے آگے پیش کر دیتا تھا

انسانی گوشت ملتے وہ چپ کر کر کھانے لگا یہ سارا

منظر دیکھتے وہاں بیٹھے میجر نے تھوک نگلا

کیاسوچا تم نے اب۔۔۔" نظریں اپنے شیر پر ٹکائے کرخت آواز میں

بولے

مم۔۔۔میں میں اپنی فورس کے ساتھ۔۔انکے علاقے پر

چھاپہ مارونگا۔۔۔" وہ اپنا ایک بٹن کھولتے بوکھلایا ہوا

بولا ماتھے پر پسینے کے قطرے صاف چمکتے دکھائی دے رہے تھے

مجھے میرا مال واپس چاہیئے۔۔۔ لیکن ساتھ میں وہ طوطی

بھی بہت سے سیاست دانوں کے ساتھ اس نے پنگا لیا

ہوگا لیکن منور بیگ سے پنگا لینا اسے اپنی ہی زندگی

پر بھاری پڑے گا۔۔۔" وہ تین بار ملک کے وزیر اعظم رہ

چکے تھے اور ہر بار غریب عوام سے جھوٹے وعدے کر
کر کے انکے احساسات کے ساتھ کھیلے انہی کے پیسوں
سے امریکہ میں کتنی ہی جائدادیں بنالیں فلیٹ، فیکٹریاں
بار کلب۔۔۔ہیروئن سے لے کر اسلحہ تک غیر قانونی
سمگل کرتے وہی نہیں پاکستان میں بھی انکے خفیہ
فحاش اڈے زور و شور سے چل رہے تھے جن میں زنا کا
بازار بے حد گرم رہتا تھا ملک کے نوجوان لڑکے لڑکیاں
وہاں جا کر جانوروں کی طرح ملاپ کرتے عام
پاکستانیوں کو یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان لگتا تھا
یہ تو اندر کی بات تھی کہ یہ فحاشی میں کافروں کو
بھی پیچھے چھوڑ چکا تھا ہر ملک کی کوئی نہ کوئی ڈارک
سائیڈ ہوتی تھی اور یہاں اس ڈارک سائیڈ کا کنگ

منور بیگ تھا لیکن ہر کنگ کو مات دینے کوئی نہ کوئی

اسکا باپ ضرور آتا تھا اور یہاں کے کنگز کا باپ پاشا بے تھا

NOVELS BY AQSAM

فلائٹ لینڈ کرنے والی تھی لیکن ان میڈم کی نیند اب تک

نہیں کھلی تھی زیحال کا ایک دل کیا اسے اٹھا دے لیکن

اسے اتنے سکون کی نیند سوتے دیکھ اسکا ارادہ بدلا

اب کر بھی کیا سکتا تھا اسے بانہوں میں بھر کر لے کر

جائے جو کہ نہ ممکن تھا مجبوراً اسے زمل کو اٹھانا پڑا تھا

وائفی۔۔۔اٹھو۔۔"اسکا چہرہ ہلکا سا تھپتھپاتے پیار سے

دھیمی آواز میں بولا وہ ڈر کے مارے اسکا کالر مٹھی میں

سختی سے جکڑے ہوئے سو رہی تھی نیند میں بھی کالر

پر گرفت ہلکی نہیں ہوئی تھی جسے دیکھ زیحال مسکرا دیا

اٹھ جاؤ ورنہ میرا اٹھانے کا طریقہ تمہیں پسند نہیں آئے

گا۔۔۔"وہ اس صبح کو یاد کرتے مسکرا دیا لیکن اس کی
بات سنتے وہ جھٹ آنکھیں کھول گئی کچھ بعید نہ
تھی وہ بے شرم یہاں بھی شروع ہو جاتا
لیکن اٹھتے اسکی نظر ونڈو سے باہر نظر آنے والے
بادلوں پر گئی منظر حسین تھا لیکن خود کو ہوا میں
محسوس کرتے اسکی پھر سے ہوائیاں اڑی
ہی۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"فلائٹ لینڈ کرنے لگی تھی
جب اسے اپنے جسم میں ایک سنسنی سی دوڑتی محسوس
ہوئی وہ اور بھی اسکے اندر گھستی گئی زیحال اسکی
حالت سے محفوظ ہوتا اسے اپنی پناہوں میں لے گیا
کاش یہ جہاز ایسے ہی ہوا میں رک جائے۔۔"اسے خود
سے لگے دیکھ دل ہی دل میں خواہش کی

زمل کواس وقت اسکے سینے سے زیادہ بہتر سکون اور
تحفظ والی جگہ اور کوئی نہیں لگی تھی وہ ایسے ہی
اسکے سینے میں گھسے آنکھیں موندے بیٹھی رہی
جب تک فلائٹ پورے طریقے سے لینڈ نہیں کر گئی
وہ لوگ سامان کی چیکنگ کے بعد ایئرپورٹ سے باہر نکل
آئے تھے وہاں باہر نکلتے بڑی بڑی بلڈنگز دیکھ کر زمل کی
آنکھیں پھیلی وہ اتنی بڑی بڑی تھیں کہ زمل کی گردن
گویا پیچھے گرنے کو ہو گئی تھی
سامنے سڑک پر ایک سے ایک گاڑی رواں دواں تھی وہاں
چلتے لوگوں کا پہناوا دیکھ زمل کا منہ بگڑا انکا پہناوا
ایسا تھا گویا کسی نے مار مار کر زبردستی انکو وہی چھوٹی
چھوٹی نکر اور بنیان پہنائی ہوں کیا لڑکے اور کیا لڑکیاں

کوئی فرق نہیں تھا مرد عورت میں

تب ہی انکے قریب سے ایک عورت گزری جس نے بلکل

چھوٹی سی پینٹ پہنی ہوئی تھی لیکن اوپر سے تو

بلکل ہی برہنہ جسم تھا صرف سینے پر چار پانچ انچ

کا کپڑا لپیٹ رکھا تھا زمل اسے دیکھتے فورا اپنے

پیچھے کھڑے فون پر جھکے زیحال کی آنکھوں پر

اپنا ہاتھ رکھ گئی وہ اس اچانک افتاد کیلئے بلکل بھی

تیار نہ تھا تب ہی پیچھے گرتے گرتے بروقت بچا

یہ کیا حرکت ہے۔۔۔"اسکا ہاتھ ایسے ہی آنکھوں سے

ہٹائے بغیر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتے بولا

آپ آنکھیں بند رکھیں۔۔۔"وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی

"کیوں تم کیا ہنی مون یہی سے شروع کرنے والی ہو۔۔۔

چہرے پر شریر مسکراہٹ لئے اسے چھیڑا

ہبی۔۔۔"اسکی بات پر وہ ہلکا سا چیخی

"جی ہبی کی جان بولو۔۔۔

"آپ بس آنکھیں بند رکھیں۔۔۔

لیکن جاناں آنکھیں بند کرلی تو ٹکر سیدھا فراری میں

جالگے گی کیوں یہاں آتے بیوہ ہونا چاہتی ہو۔۔۔"وہ

ہاتھ باآسانی ہٹا سکتا تھا لیکن انکے نرم لمس آنکھوں پر

رکھے ٹھنڈک پہنچاتے محسوس ہو رہے تھے کیا بننا تھا

اس عاشق کا وہی جو قسمت میں لکھا جا چکا تھا جو

انہوں نے شاید سوچا بھی نہ تھا

آپ آنکھیں کھول کر ان گندی لڑکیوں کو نہیں دیکھیں

گے۔۔"ہاتھ ہٹاتے منہ پھلا کر بولی

گندی۔۔۔کونسی گندی لڑکیاں بے بی۔۔"وہ بولتے یہاں
وہاں نظر دوڑانے لگاتب ہی ایک عورت اسی طرح ولگور
ڈریس پہنے وہاں سے گزری
ہبی۔۔۔ی"اسے غور سے تاڑتے دیکھ وہ پھر چیخی
اوکے۔۔۔اوکے انکو ہی دیکھنا ہوتا تو اپنے بے بی کو لاتا
یہاں۔۔۔"اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتے جھک کر
پیشانی سے پیشانی ملائی
تمہارے علاوہ یہ آنکھیں کسی کو نہیں دیکھنا چاہتی
یہ کان کسی کو نہیں سننا چاہتے یہ دل کسی اور کو
محسوس نہیں کرنا چاہتا اس سے نکلنے والی ایک ایک
رگ میں سفر کرتے خون میں زمل زیحال خان آفندی
"شامل ہے کسی کی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔۔۔

کمر پر شکنجہ مضبوط کرتے اسے اتنے قریب کیا کہ
درمیان سے ہوا بھی نہ گزر سکے اسکی گرم سانسیں
یہاں کی ہواؤں کو بھی پیچھے چھوڑتی اسکے چہرے کو چوم رہی تھی
ہ۔۔۔ ہبی۔۔ہ۔۔ ہم سڑک پر ہیں۔۔۔"اس نے جیسے یاد دھانی کروائی
"ڈونٹ وری بے بی یہاں سب میری طرح بے باک ہیں۔۔۔
گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے بہکے بہکے انداز
میں بولتا پوری کمر پر ہاتھ پھیرنے لگا
ہبی۔۔ چھوڑ۔۔یں چلیں یہاں سے۔۔۔"اسکے سینے پر
ہاتھ رکھ کر پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن
سامنے چٹان تھا جسے ہٹانا زمل کے لئے تقریباً نہ ممکن
تھا اسکی مزاحمتیں بڑھتے دیکھ وہ پیچھے ہٹا
تم پاگل کر دو گی اس خان کو۔۔۔"اسکا ماتھا چومتے

دیوانہ وار بولتا زمل کے دل کی دھڑکن بے ترتیب کر گیا
پاگل تو وہ بھی کر رہا تھا زمل کو اپنے عشق میں لیکن
اسکی بتانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی
چلو۔۔۔"اسکا ہاتھ تھامے اٹھا چی لئے آگے آیا جہاں دو
بندے ایک بڑی سی گاڑی سے ٹیک لگائے سوٹڈ بوٹڈ
کھڑے تھے شاید وہ انہی کے انتظار میں تھے
"اسکے آتے دونوں آگے آئے۔۔۔
ویلکم ٹو سوئٹزرلینڈ... پھاشا بے۔۔۔"وہ اپنے انداز میں
بولتا اسکا ہاتھ چوم گیا دوسرے نے سامان گاڑی میں
رکھتے چابی پاشا کو پکڑائی
وہ کچھ دیر کھڑا ان سے بات کرتا رہا پھر آخری سلام
لیتے گاڑی میں بیٹھا

وہ لوگ جس راستے سے جا رہے تھے وہ ایک خوبصورت
وادی سے گزر رہا تھا وادی بھی وہ جو ہریالی کا لباس
اوڑھے ہوئے تھی ان میں بنی چھوٹی چھوٹی خوبصورت
جھونپڑیاں اور سڑک کے دونوں اطراف نیلے پانی کی
جھیلیں جن میں وادیوں سے آبشار کا بہتا پانی لہروں کی
صورت بہہ رہا تھا یہاں کی فضاؤں میں بھی جیسے سکون
الگ سے ملایا گیا ہو ہر طرف قدرتی نظاروں کی بھرمار
تھی بے شک سوئٹزرلینڈ دنیا کے خوبصورت ترین
ممالک میں شمار ہوتا تھا جہاں آرٹیفیشل سے زیادہ
قدرتی نظارے وافر تعداد میں تھے
وہ ونڈو سے باہر کے نظارے دیکھنے میں مگن تھی جب
زیحال نے ایک بٹن کلک کیا جس سے اس کار کی روف

اوپن ہو گئی وہ کنورٹیبل کار تھی جس کے بعد نظارے
اور بھی صاف نظر آنے لگے
ہبی۔۔۔یہ۔۔یہ کھل گیا۔۔۔"وہ خوشی سے چہکتی بول کر
اٹھنے لگی تھی کہ سیٹ بیلٹ آڑے آگیا جسے آگے کو جھک
کر زیحال نے کھولا وہ آزاد سی ہوتی دونوں ہاتھ پھیلائے
ہواؤں سے کھیلنے لگی اسے اتنا خوش دیکھ زیحال کو
دلی سکون ملا تھا وہ جب سے اسے اپنے پاس لایا تھا تب
سے وہ قید سی تھی اسی لئے زیحال نے کنورٹیبل کار
کا بندوبست کروایا تھا تاکہ وہ کھل کر انجوائے کر
سکے ان خوبصورت وادیوں کو اسکا دوپٹہ بار بار
زیحال کے منہ پر آرہا تھا جسے پیچھے کرتے وہ پھر
راستے پر دھیان دیتا

آخر میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اسے کلائ سے پکڑ کر
اپنے اوپر گرایا وہ سیدھا اسکی گود میں آ بیٹھی تھی
اتنے قریب سے دونوں کے آئ کنٹیکٹ پر دل دوسو کی
سپیڈ سے دھڑکے تھے
وہ ایک ہاتھ سٹیرنگ سے ہٹاتے اسکی شرٹ کے اندر کرتا
بیلی پر پھیرنے لگا اسکا لمس محسوس کرتے زمل چھوٹی
چھوٹی سانسیں لینے لگی وہ ویسے ہی ڈرائیونگ کرتے
اسکے بالوں میں گم ہونے لگا

"ہ۔۔۔ہ۔ ہبی۔۔ڈڈ۔۔ڈرائیونگ۔۔۔۔
شششششش۔۔۔۔۔"اسکی کان کی لو دانتوں میں دباتے
اسکی بولتی بند کی ساتھ مٹھی میں بیلی بھینچتے اسکی
سسکی نکلوائ

تم پاکستان واپس جانے تک مجھے ہر طرح سے برداشت
کرو گی۔۔۔" بیلی سے ہاتھ رینگتا اوپر آنے لگا زمل سانس
روکے آنکھیں بند کر گئی گاڑی میں سونگ پلے ہوا تھا
جس کے لفظ باقائدہ دونوں کو بہکنے پر مجبور کر رہے
تھے

"اس طرح سے۔۔۔ خود سے آ۔۔۔۔

"مجھ کو جوڑ۔۔۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔

" تھوڑا بھی۔۔۔۔ مجھ۔۔۔ میں آ

"مجھ کو چھوڑ۔۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔

سانسوں کو ایک کرتے وہ بے باکی سے ہاتھ پورے جسم

پر پھیرنے لگا تھا ہونٹوں پر شدّت حد سے زیادہ تھی
سونگ کے لفظ جیسے جسم میں اتر رہے تھے

"نہ یاد تیری۔۔۔۔ تجھ کو۔۔۔۔
"نہ یاد۔۔۔۔مجھے ہوں۔۔۔۔میں۔۔
"آ مجھ کو۔۔۔پہن لے۔۔۔تو۔۔۔۔
"آ تجھ کو۔۔۔اوڑھ۔۔۔لوں میں۔۔۔۔

گاڑی ایک گھر کے آگے آ رکی تھی جو ایک سنسان وادی
میں بنا تھا اسکی خوبصورتی دیکھنے کا موقع دونوں کو
ہی نہیں ملا تھا اس قدر ایک دوسرے میں مدہوش ہو
چکے تھے زیحال اسکی دونوں ٹانگیں اپنی کمر کے گرد

لاک کرتے گاڑی سے اترا

سانسیں اب بھی ایک دوسرے میں منتقل ہو رہی تھیں

وہ ایسے ہی گود میں لئے اسے اندر لایا اور لاتے نیچے

اتارا وہ اپنے گیلے لبوں پر ہاتھ پھیرتی خود کو نارمل

کرنے لگی جب نظر سامنے ہال پر پڑی اسکی ساری

ہچکچاہٹ حیرت میں بدلی سب سے پہلے نظر تو اپنے

قدموں پر گئی جنکے نیچے سرخ غلاب بچھائے گئے

تھے وہ یک ٹک سی اپنے قدموں سے نظر دوڑاتی آگے

کو لے گئی جو آگے سیڑھیوں تک بچھے ہوئے تھے وہ

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی آگے آئی تب تک زیحال گاڑی

سے دونوں بیگ نکالنے چلا گیا تھا

ہال بے حد وسیع تھا جہاں رکھی ہر چیز سفید رنگ کی

تھی لیکن غلاب کے پھولوں سے ڈھکی گئی تھی ڈرائنگ
روم کے سامنے شیشے کی بنی بڑی سی دیوار جس کے
اس پاس شاید سوئمنگ پول تھا
گھر اتنا خوبصورت تھا کہ دیکھتے آنکھ پھٹی کی پھٹی
رہ جائیں تب ہی زیحال دونوں بیگ گھسیٹتے اندر لایا
بے بی یہاں بھی ہنی مون منائیں گے لیکن شروعات
میں بیڈ روم سے کرنا چاہتا ہوں تو چلیں۔۔۔؟اسکی
حالت سے محفوظ ہوتے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خود سے لگایا
ہنی مون لفظ پر وہ پھر سے جز بز ہوئی تھی اسکے
ساتھ لگے لگے وہ اوپر روم میں آئی جسکا دروازہ
کھولتے غلاب کے تازہ پھولوں کی خوشبو نے اسکا استقبال کیا تھا
سارا کمرہ سرخ غلابوں سے بھرا پڑا تھا بیڈ سے لے

کر باتھ روم ہر جگہ لال پتیوں کی بھر مار کی گئی
تھی اوپر سے جگہ جگہ رکھی آرٹیفیشل موم بتیاں
جو روم کی نیم تاریکی میں چار چاند لگا رہی تھیں
اور۔ سامنے دیوار پر بڑا سا زیڈ زیڈ لکھا گیا تھا
جس میں سے نکلتی نیلی روشنی کمرے میں خلاء
سا سماء دکھا رہی تھی پورے کمرے میں تازہ غلاب
کے پھولوں کی مہک ماحول کو مزید خوش گوار بنا
رہی تھیں وہ ایک ایک چیز دیکھتی بچوں کی طرح خوش
ہوئی تھی اور اسے خوش ہوتے دیکھ زیحال کے چہرے
پر سمائل آئی تھی وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا اسکے
قریب آیا اور کمر سے پکڑتے خود سے لگایا
دیوانہ وار اسکی آنکھوں میں دیکھتے خود پر ضبط

کھو بیٹھا ایک ہاتھ اسکی گردن کے پیچھے لے جاتے
ہونٹوں پر اتنی شدّت سے جھکا تھا کہ زمل بے اختیار
اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ گئی گاڑی والا سونگ
یہاں بھی پلے ہو گیا تھا
وہ ایسے ہی اسکے ہونٹوں کی نمی پیتے دیوار سے
لگا گیا ہاتھ مسلسل جسم کا طواف کر رہے تھے
ہونٹوں سے گردن تک کا سفر کرتے شہ رگ پر لب رکھ
گیا کتنی ہی دیر اسکی گردن کو چومتا رہا لیکن نہیں
ابھی ایک ہونے میں وقت تھا وہ پیچھے ہٹتے اسے
بانہوں میں بھرتے باتھ روم میں لایا جہاں ٹب میں
موجود پانی کے اوپر بھی سرخ غلاب کی پتیاں تیر
رہی تھیں اسے وہاں لاتے نیچے اتارا

یہ عرق غلاب ہے۔۔۔ جس میں تم شاور لو گی۔۔۔"اس
کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے خمار آنکھیں اس
پر مرکوز کئے شدّت سے چور لہجے میں بولا
اسکی خوشبو اپنے بدن میں سمو کر میرے بدن میں
اتارو گی۔۔۔"اسکا بھاری ہوتا لہجہ زمل کا دل بند کروانے
لگا آج اسکا لہجہ ہی بدلا بدلا سا تھا شدت سے بھاری
زمل کو اپنی خیر نہ ہوتی محسوس ہونے لگی
تمہارے بدن کے ایک ایک حصّے سے مجھے یہ خوشبو آنی
چاہیئے۔۔۔"بولتے اپنی گرم سانسیں اسکے چہرے پر
چھوڑنے لگا زمل کا گلا اب خشک ہونے لگا تھا
اسے چھوڑتے وہ باہر نکل آیا اور آتے سامنے صوفے پر
بیٹھ گیا

اسکی برداشت اب جواب دینے لگی تھی دوپہر سے بھی
رات ہوگئی تھی لیکن وہ آنے کا نام بھی نہیں لے رہا تھا
اسے اب رہ رہ کر اپنی محنت پر غصّہ آنے لگا تھا اگر منہ
بنا کر جا رہا تھا جو جاتا رہے اسے کیوں فرق پڑا کیوں
اسکی بیویوں والی بات کو اتنا سیریس لیا کہ خود بھی
اسکے لئے تیار ہو گئی اسکا دل کیا سامنے ٹیبل پر رکھا
شو پیس اٹھا کر دیوار پر دے مارے اور اس نے دے بھی
مارا تھا جو سیدھا دروازہ کھول کر اندر آتے یاقوت کی
دائیں بازو پر لگا جس پر گولی لگی تھی
آؤچ۔۔۔سیییییی "وہ جو ابھی بینڈج کروا کر آ رہا تھا

شو پیس لگنے پر کراہ کر رہ گیا

مشائم کا غصّہ فوراً غائب ہوا تھا وہ جھٹ سے آگے

آتی اسکا بازو دیکھنے لگی جو دوبارہ خون سے لت پت ہو رہا تھا

ایڑی۔۔ ہو کیا۔۔۔۔ "وہ درد سے کراھتے دانت پیس کر بولا

ایم۔۔ سو۔۔۔ سوری یہ۔۔ یہ میں۔۔۔ نے نکالا خون۔۔۔ "اتنا

خون وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی اسکے خیال سے یہ

خون اسکے شو پیس مارنے سے نکلا تھا

ہٹو پیچھے۔۔۔ "اسے پیچھے کرتے خود صوفے پر جا

کر دھپ سے بیٹھا

ایم سوری۔۔۔۔ میں۔۔ میں غصّے میں تھی۔۔۔ "اسکا اب دل کیا رو

دے

تو ایک ہی دفع میں کیوں نہیں مار دیتی گولی میری بھی

جان چھوٹے تم سے۔۔۔۔" وہ ہاتھ سے بازو کس کر پکڑے
ہوئے تھا جہاں سے خون اب ابل ابل کر نکل رہا تھا
میں۔۔۔ میں بینڈج کر دیتی ہوں۔۔۔" کہتی وہ یہاں وہاں
دیکھنے لگی اسے تو بینڈج کا بھی نہیں پتہ تھا کہ کہاں
رکھا ہے تب ہی اپنے گلے سے دوپٹہ نکالتی اسکے بازو پر
باندھنے لگی یاقوت اسکا یہ بوکھلا یا بوکھلا یا سا روپ
دیکھ کر ایک پل کو سٹک ہوا اسکی آنکھوں سے نکلنے
والے آنسوں پل میں یاقوت کے تاثر ڈھیلے چھوڑ گئے
دوپٹہ اتارنے پر اسکی نظر اسکے سراپے پر دوڑی آج
وہ بدلی بدلی سی لگ رہی تھی اور دوپٹہ اس نے دوپٹہ
پہنا تھا یاقوت کیلئے یقین کرنا ایک پل کو مشکل ہو گیا
فرسٹ ایڈ باکس کہاں ہے۔۔۔؟ اسکے سوال کرنے پر

یاقوت نے اپنی نظریں پھیری ایک پل کو تو گڑ بڑا سا گیا
میں خود کر لونگا۔۔۔" کہتے وہ اٹھنے لگا تھا جب مشائم
نے بازو سے پکڑتے واپس بیٹھایا
زیادہ ڈاکو پنتی کرنے کی ضرورت نہیں بتاؤ کہاں رکھا
ہے۔۔۔" کچھ پل اسے یونہی دیکھنے کے بعد اس نے اپنے
روم کی جانب اشارہ کیا
وہ اٹھ کر اندر گئی جہاں سائیڈ ٹیبل پر سامنے ہی ساری
چیزیں پڑی تھی ان میں کاٹن اور پائیوڈین اٹھاتی باہر آئی
اتارو اپنا قمیض۔۔۔" آتے سامنے کھڑی ہوتی اپنے ہی
دھیان میں بولی جبکہ یاقوت یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا
دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔؟ اسکے تڑخ کر بولنے پر مشائم نے بھنویں
اچکائی

کیوں ایسا کیا کہہ دیا میں نے قمیض ہی اتارنے کا کہا

"ہے ناں ورنہ بینڈج کیسے کرو نگی۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں خود کرلو نگا میں۔۔۔"اسکے ہاتھ

سے ایک جھٹکے میں کاٹن چھینتے وہ کمرے میں جاتا

ٹھک سے دروازہ بند کر گیا

یہ کیا بدتمیزی تھی۔۔۔؟وہ وہی کھڑے کھڑے کلس

کر رہ گئی اسے اب اپنی فکر کرنے پر پچھتاوا ہونے لگا تھا

لیکن دل نجانے کیوں بے چین سا ہوا وہ دھیرے سے

قدم اٹھاتی اسکے روم تک گئی اور ہلکا سا دروازہ

کھولتے دیکھنے لگی جہاں وہ قمیض اتارے کاٹن سے

خون صاف کر رہا تھا زخم گہرا دیکھ وہ بے اختیار

پورا دروازہ کھول کر اندر آئی

یہ۔۔۔۔یہ تمہیں اتنی گہری چوٹ۔۔۔"اسے دیکھ وہ اپنی جگہ سے یکدم اچھلا تھا

پاگل لڑکی تم میں۔۔۔ میںز نہیں ہیں کسی کے روم میں آنے کے۔۔۔"یاقوت کے تڑخ کر بولنے پر مشائم کا منہ بگڑا اسکا خود کو یوں چھپانا اسے اپنی جانب مائل کر رہا تھا

میرے شوہر کا روم ہے۔۔۔ کبھی بھی کسی بھی وقت آسکتی ہوں۔۔۔"وہ بے باکی سے کہتی ایک قدم بڑھاتی اسکے قریب آئی

بکواس بند اور نکلو یہاں سے۔۔۔"اسکی بے باکی یاقوت کا پارا مزید ہائی کر واگئی

کیوں۔۔۔کیوں جاؤں"وہ مزید ایک قدم آگے آتی بولی

اسکا دوپٹے سے یوں بیگانا ہو کر قریب آنا یاقوت کو

بار بار نظر پھیرنے پر مجبور کر رہا تھا

وہ قریب آتی اسکے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھتی پیچھے

بیڈ پر دھکا دے گئی وہ بے اختیار بیٹھنے والے انداز

میں بیڈ پر گرا تھا

وہ مزید آگے آتی اس پر جھک کر ہاتھ سے کاٹن چھین

گئی تین بولوں کی طاقت تھی یہ جو اسے اپنی جانب

مائل کر وا رہی تھی

وہ اسکی لمبی پلکوں والی سیاہ آنکھوں میں دیکھتی

رسنے والا خون صاف کرنے لگی سانسوں کی روانی دونوں

میں تیز ہوئی تھی وہ بہت مردوں کے قریب گئی تھی لیکن یاقوت کی

زندگی کی پہلی عورت تھی جو اسکے اتنے پاس آئی تھی

خون صاف کرتے اس نے بینڈج باندھا اس دوران اسکے

برہنہ سینے پر ہاتھ لگتا یا قوت میں ایک سنسنی سی
دوڑا گیا یہی کیفیت مشائم کی بھی تھی
میں نے تمہارے لئے کھانا بنایا تھا جو اب ٹھنڈا ہو گیا
"ہے فریش ہو کر آجاؤ پھر ساتھ میں ڈنر کرتے ہیں۔۔۔
بینڈج کرتی وہ کہہ کر جانے لگی تھی جب پیچھے سے وہ بولا
اتنا سب کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"اسکی بات پر وہ
اسکی جانب مڑی
پوچھ سکتی ہوں کیوں۔۔۔۔؟ایک آئی بروا چکائے سوالیہ پوچھا
وہ کام نہ ہی کرو جو جاتے وقت تمہیں ریگرٹ کروائیں
جانا کہاں ہے میں نے۔۔۔؟اسے واقعی سمجھ نہیں آئی تھی
اپنے گھر اور کہاں۔۔۔"قمیض پہنتے نارمل سے انداز میں بولا
تو اب تک کیوں رکھا ہے یہاں مجھے تمہاری سمجھ

نہیں آئی تم ڈاکو ہو مجھے کڈنیپ کیا نہ کوئی میری
عزت لوٹی نہ میرے باپ سے کوئی پیسوں کا مطالبہ
کیا کیسے ڈاکو ہو تم۔۔۔؟ عزت لوٹنا وہ کتنے آرام سے
کہہ گئی تھی یاقوت کو ایک ہی پل میں وہ زہر سے بھی بدتر لگی
مرد ہوں. بیغیرت نہیں جو عزت لوٹوں کسی عورت کی
اور رہی بات پیسوں کی تو مطالبہ ان سے کیا جاتا ہے
جنکو فکر ہو تمہارے باپ نے تو خود تمہارا سودا کیا
ہے تمہارے بھائی کی جان کے بدلے۔۔۔"عزت والی بات
چھوڑے وہ سودے لفظ پر سٹک سی ہو گئی اور بے
یقینی سے اسے دیکھنے لگی
مم۔۔۔۔ مطلب "اسے لگا یہ مطلب لفظ کسی گہری کھائی سے آیا ہے
تم امیر لوگوں کے پاس پیسہ بہت ہوتا ہے لیکن غیرت

نام کی چیز سے واقف تک نہیں ہوتے پھر چاہے
معاملہ بیٹی کا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔"اسے لگا تھا اب سچ
بتادینا چاہیئے تاکہ وہ خود کو کسی خوش یا غلط
فہمی میں مبتلا نہ کرے
تمہارے بھائی نے پاشا کی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا جس
کے بدلے اسکی جان مانگی تھی لیکن تمہارا باپ عزت
کا بدلہ عزت دے کر دے گیا۔۔۔"آہ اسکے لفظ مشائم
کا نہیں ایک بیٹی کا بھرم توڑ رہے تھے کیا واقعی
وہ اس قدر پنج سو سائٹی سے تعلق رکھتی تھی ہاں
جہاں سب کچھ پیسہ ہو جہاں زمانہ جاہلیت کی ساری
نیچی حرکتیں ماڈرن طریقے سے کی جاتی ہوں عام
گھروں کی لڑکیوں کو

بڑے بنگلوں کے خواب دکھ جاتے ہیں انکی عورتوں کا
لائف سٹائل دکھ جاتا ہے لیکن کبھی انکی ڈارک سائیڈ
نہیں دکھتی کہ وہ لوگ عورت کو کچھ سمجھتے ہی نہیں
سوائے اپنے بیڈ کی زینت کے پھر چاہے بیوی ہو یا بیٹی
اس لئے چھوٹے گھروں میں پیدا ہونا بھی بہت بڑی نعمت ہے
مشائم کی قسمت اچھی تھی جو وہ یاقوت جیسے مرد
سے ٹکرائی تھی ورنہ اب تک اسکا وجود کہیں زمین
تلے بھی نہ ملتا
آنسوں آنکھوں کی باڑ توڑتے گال پر لڑھک گئے تھے وہ
شاک کی سی کیفیت میں کھڑی یاقوت کو دیکھتی رہی
نجانے کیوں اسکے آنسوں یاقوت کو بے چین کرنے لگے
وہ آہستہ سے اسکے قریب آیا وہ آنسوں صاف کرنے کا

اختیار رکھتا تھا لیکن ایک حدود قائم تھی انکے بیچ
جسے چاہ کر بھی وہ عبور نہیں کر سکتا تھا
میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا میں صرف بتانا
چاہتا تھا کہ ۔۔۔" وہ نہایت ہی
دھیمے لہجے میں بات کر رہا تھا جب وہ روتی سیدھا
اسکے سینے سے لگی یاقوت کے لفظ منہ میں رہ گئے
ہاتھ لٹکے کے لٹکے رہ گئے وہ
بے یقینی سے اسے اپنے سینے سے لگے دیکھنے لگا ہٹا
بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ زار و قطار رونے لگی تھی
وہ کتنی ہی دیر ایسے ہی روتی رہی تھی جب اس نے
محسوس کیا کہ یاقوت نے اسے گلے نہیں لگایا وہ
ایسے ہی کھڑا ہے تب وہ نادم سی ہوتی پیچھے ہوئی

اسکی روئی روئی سی آنکھیں یاقوت کو مزید بے
چین کرنے لگی وہ پیچھے ہوتا ٹیبل سے ٹیشو اٹھا کر
اسکی جانب بڑھا گیا جسے تھامتی وہ آنسوں صاف
کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی آج اسے اندازہ ہوا
تھا ایک بیٹی کا بھرم ٹوٹنا وہ بھی اس مرد پر سے جو
اسکی زندگی میں پہلی بار باپ کے روپ میں آیا ہو
کتنا تکلیف دیتا ہے
وہ کپڑے تبدیل کرتا باہر گیا جہاں اسکے بنائے ہوئے
کھانے ٹھنڈے ہو کر اسکا منہ چڑا رہے تھے وہ بازو فولڈ
کرتا ایک ایک ڈش گرم کر کر ویسے ہی ٹیبل سجاتے
اسکے کمرے کی جانب گیا جہاں سے اب بھی سسکیوں
کی آواز آ رہی تھی

کھانا گرم کر دیا ہے آ کر کھالو۔۔۔" بنا اسکی جانب
دیکھے وہ کہہ کر جانے لگا جب وہ سسکی بھرتے بولی
مجھے۔۔۔ نہیں کھانا۔۔۔" وہ رخ پلٹے روکھے سے انداز میں بولی
فالتو بات وہ بھی نہیں کرتا تھا جس کے بعد چپ کرتا
واپس آیا اور دو پلیٹیں بنا کر اسکے روم میں لے گیا
وہ جو بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی آنسوں بہا رہی تھی
اسے اپنے پاس زمین پر بیٹھتے عجیب نظروں سے دیکھنے لگی
کھانے سے ناراضگی نہیں ہونی چاہئے کھالو۔۔۔" کہتے
وہ خود کا نوالہ بناتا منہ میں ڈال گیا وہ تو اسے دیکھے
گئی اتنا ڈاؤن ٹو ارتھ بندہ اس نے اپنی زندگی میں
کبھی نہیں دیکھا تھا
منہ سے کھانا کھاؤ نظروں سے مجھے نہیں۔۔۔" اسے

خود کو یوں ہونقوں کی طرح دیکھتے تڑخ کر بولا

وہ پھر سے سسکی بھرتی رونا شروع ہو گئی یاقوت

کا ہاتھ منہ کو جاتا جاتا رکا

"اب کیا ہوا۔۔۔

دیکھو۔۔۔رونا بند کرو جانتا ہوں تمہیں سچ جان کر برا

لگا ہے لیکن تم فکر نہ کرو میں پاشا سے بات کرونگا کہ

تمہیں واپس بھیج دیں۔۔۔"اسے مسلسل روتے دیکھ

اسے کوفت سی ہونے لگی تھی

وہ پھر بھی کچھ دیر روتی چپ ہو گئی تب ہی دروازہ

ناک ہوا وہ اپنی پلیٹ وہی چھوڑتا باہر دیکھنے گیا

مشائم کی نظر اسکی پلیٹ پر گئی جہاں ایک نوالہ

بنا رکھا تھا جسے وہ ایسے ہی چھوڑ گیا تھا

وہ ایک نظر دروازے کو دیکھتی وہ نوالہ اٹھا کر
منہ میں لے گئی منہ میں چباتے ایک انجانی سی مسکراہٹ
اسکے لبوں پر آن ٹھہری وہ وہی سے ڈیرے پر چلا گیا تھا
NOVELS BY AQSAM
وہ فریش ہوتی اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھی اسکے چہرے کو بغور
دیکھ رہی تھی سامنے کھڑے زیحال کی آنکھوں سے اب اسے
خوف آنے لگا تھا آج وہ پہلے سے زیادہ بے باک نظر آرہا تھا تنہائی کا اثر
تھا وہ اپنی لودیتی نظریں اس پر گاڑھے اپنا بیلٹ ایک
جھٹکے میں اتار گیا بیلٹ کو دیکھتے جو خوف کا
سایہ زمل کے چہرے پر لہرایا تھا وہ اسکی قربتوں
کا نہیں تھا اور یہ بات زیحال نوٹ کر گیا تھا لیکن
یہ پوچھنے کا نہیں ایک دوسرے میں سمانے کا وقت تھا
اسی بیلٹ سے زمل کی دونوں کلائیاں جکڑتے اوپر

پن کر گیا اسکی اس حرکت پر وہ مزاحمت کرنے لگی تھی

" یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے۔۔۔ہیں

اچھے شوہر وہ ہوتے ہیں جو رات کو اپنی بیوی کے

ہاتھ باندھ کر سوئیں۔۔۔"اسکی گہری بات کو سمجھتے

ڈھیروں شرم نے زمل کو آن گھیرا تھا

وہ پوری طرح سے اس پر قابض ہوتا اسے اپنی پناہوں میں جکڑتا

رات اسکی سسکیاں نکلواتا رہا r پوری

NOVELS BY AQSAM

اب آپ بس بھی کر دیں اور کتنے دن تک آپ مجھے

اسکی سزا دیتے رہیں گے۔۔۔اپنی ماں سے پوچھیں جو

آپ کی بیٹی کی حفاظت نہیں کر پائی۔۔۔"وہ بپھرتی

اٹھ کھڑی ہوئی آج وہ لوگ ممتاز کے گھر جمع تھے

ممتاز بیگم چارپائی پر بیٹھی منہ سی ئے ہوئے تھیں جبکہ

فہد جو پچھلے ڈیڑھ مہینے سے زمل کو ڈھونڈتا خوار
ہو رہا تھا نہ ملنے پر پاگل سا ہونے لگا تھا راحم فہد کے
بڑے بھائی بار بار اسکو دلاسہ دیتے رہے
مجھے لگا تھا وہ ہمارے سامنے کڈنیپ کر کر لے گئے ہیں
اماں۔۔۔ لیکن آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا کہ وہ لوگ
زمل کو پہلے ہی اٹھا کر لے جا چکے تھے۔۔۔"اپنی ماں
کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے انکی آنکھوں میں دیکھتے بولا
میں ڈر گئی تھی رات کے پہر ایک جوان جہان لڑکی
کہاں جا سکتی تھی مجھے کسی کے آنے کا علم نہیں
ہوا تھا۔۔۔"یہ سچ تھا وہ آندھی کی طرح آیا تھا اور
طوفان کی طرح لے گیا تھا
دادو آپ کو انفارم کرنا چاہئے تھا ایٹلیسٹ۔۔۔"نوفل جو

کب سے ہاتھ باندھے کھڑا تھا بول پڑا وہ اپنی اسٹڈیز

کیلئے باہر گیا ہوا تھا جہاں سے واپس آتے اسے

زمل کا پتہ چلا تھا تب سے اس نے ہی سارے گھر کو سر

پر اٹھا رکھا تھا ورنہ فہد بیچارہ اکیلا لگا ہوا تھا

اماں آپ بتا تو سکتی تھیں نا۔۔۔۔۔ں "اب فہد کی برداشت

جواب دینے لگی تھی ممتاز بیگم وہ بات نہیں بتا رہی

تھیں جو انہیں چپ رہنے پر مجبور کر رہی تھی لیکن

فرح کی سکین کرتی نظریں انہی پر مرکوز تھیں

اماں آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔۔۔۔میری بیٹی کی حفاظت

نہیں کر سکیں آپ۔۔۔" بولتے ہوئے اسکا لہجہ رندھا

راحم آگے آتے اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھا گئے

انکی جتنی پہنچ تھی پچھلے ڈیڑھ مہینے میں سارے

کنٹیکٹس استمال کر چکے تھے لیکن زمل کا سرے سے
پتہ نہیں چلا تھا
ڈونٹ وری چاچو مل جائے گی انشاءاللہ ۔۔۔"فہد کی
پیٹھ تھپتھپاتے دلاسہ دیا وہ زمل سے چار سال بڑا تھا
اور اس وقت فہد سے زیادہ وہ بے چین تھا خود پر
بمشکل ضبط کرتے وہ باہر نکل گیا
ہنہ اللہ کرے کہیں مر کھپ گئی ہو۔۔۔"فرح منہ ہی منہ
میں بڑبڑاتی وہاں سے باہر چلی گئی وہ جتنا فہد کو
زمل کے پیچھے جانے سے روک سکتی تھی اس نے روکا
تھا لیکن نوفل کے آنے کے بعد فہد کو ایک مضبوط
سہارا مل گیا تھا جس کے بعد وہ اپنی ساری کوششیں
پہلے سے زیادہ کر چکا تھا

باہر آتے اپنی گاڑی میں بیٹھے آنکھیں موند کر اپنا سر
سیٹ کی پشت پر ٹکا گیا
کیا کیا سوچ کر آیا تھا وہ اپنے اور زمل کے بارے میں
لیکن آتے ہی اتنا بڑا سرپرائز ملے گا یہ نہیں سوچا تھا
تمہیں تو میں ڈھونڈ نکالوں گا۔۔چاہے زمین کی سات
تہوں کے نیچے ہی کیوں نہ چھپی ہو۔۔۔"سٹیرنگ پر
گرفت مضبوط کرتے اس نے شہر کا رخ کیا پاکستان
آتے اس نے اپنے باپ کا بزنس سمبھال لیا تھا جسکی وجہ سے آج اسکی
ایک میٹنگ تھی شہر کے معروف بزنس مین کے ساتھ
NOVELS BY AQSAM
پوری رات اسکی شدّتیں برداشت کرتے زمل کا وجود
چور ہوا پڑا تھا وہ زیحال کی شرٹ پہنے اسکی پناہوں
میں دبکی گہری نیند میں تھی لیکن زیحال پر باہر

ونڈو سے چھنک کر اندر آتی روشنی پڑنے کی وجہ سے
اسکی نیند میں خلل آیا وہ ہلکا سا کسمساتے تھوڑا
سائیڈ کھسکا لیکن بازو زمل کے سر کے نیچے ہونے کی
وجہ وہ زیادہ دور نہ ہو سکا
وہی لیٹے لیٹے اسکے چہرے کے نقوش بغور دیکھنے لگا
اسے اپنی قسمت پر رشک آیا تھا اپنے آپ پر ضبط کھوتے
وہ آگے کو ہوا باری باری دونوں آنکھوں کو چومتے اپنے
لب اسکی چھوٹی سی ناک پر رکھے اسکا لمس محسوس
کرتے زمل تھوڑی سی کسمسائی تھی لیکن تھکاوٹ کی
وجہ سے پھر گہری نیند میں چلی گئی
زیحال تھوڑا نیچے کو کھسکتا اسکے ہونٹوں کو نرمی
سے اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا لیکن یہاں وہ خود پر

اختیار کھو دیتا تھا اسکے ہونٹوں کو شدت سے کھاتے
اٹھنے پر مجبور کر گیا
اووں ں ں ں ں۔۔۔" وہ سانس بند ہونے کی وجہ سے دبی دبی
سی چیخی اور پوری آنکھیں کھولتے اسے پیچھے دھکیل
کر گھورنے لگی
آپ کو ساری رات بھی مجھ پر ظلم کرتے چین نہیں ملا
جو صبح صبح پھر شروع ہو گئے۔۔۔" اپنے گیلے ہونٹوں
کو رگڑتی غصّے میں بولی لیکن زیحال کو وہ ایسے بھی کیوٹ لگی تھی
"بے بی ہم ہنی مون پر ہیں یہاں بس یہی سب ہوتا۔۔
اس نے جیسے یاد دہانی کروائی
ہنی مون کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میری جان ہی نکال
دیں پہلے ہی میرا سارا جسم دکھ رہا۔" بولتے ہوئے

تھوڑی روہانسی ہوئی زیحال کو احساس ہوا تھا کہ

وہ واقعی اس کی برداشت سے زیادہ اس پر برس جاتا ہے

آؤ دبادوں۔۔۔" کہتے اس نے جیسے ہی ہاتھ بڑھائے

زمل فورا پیچھے کھسک گئی اسکے دبانے لفظ کا

مطلب وہ کیا سمجھی تھی زیحال سمجھتے مسکرادیا

یاراب اتنا بھی ظالم نہیں ہوں میں تمہاری ٹانگیں

"دبانے کی بات کررہاہوں۔۔۔

میری صرف ٹانگیں تو نہیں دکھ رہی۔۔۔" بولتے اس

نے ایک آئی برو اچکائی

تو جو جو دکھ رہاہے وہ سب دبادوں۔۔۔" پل میں

اسکا لہجہ بھاری ہوا تھا جو زمل میں جذبات جگاتے دیر نہیں لگاتا تھا

جی نہیں میں فریش ہونے جارہی۔۔۔" کہتے وہ

اٹھ کر چپل پیروں میں اڑسنے لگی

"فائدہ باہر آتے پھر شاور کی نیڈ ہو گی۔۔۔

میں گولی مار دونگی آپ کو اگر اگلے ایک ہفتے تک

مجھے چھوا بھی تو۔۔۔" وہ نیچے کھڑے کھڑے اسے

انگلی دکھاتی جلدی سے باتھ روم میں گھس گئی

بوس آج جس کے ساتھ میٹنگ تھی وہ میں نے یہی

رکھ لی ہے وہ تھوڑی دیر تک آتے ہونگے۔۔۔" مینیجر

انکے روم میں آکر اطلاع دیتا واپس چلا گیا جب کہ

وہ ویسے ہی پاور چیئر پر بیٹھے سیگریٹ کے کش

لگاتے رہے جب سے احمد کے ساتھ وہ سب ہوا اسکے

بعد سے جیلانی نے آفس آنا جانا بہت کم کر دیا تھا

احمد کا ابھی ٹریٹمنٹ چل رہا تھا اسکے لئے اب تک
آنکھیں نہیں ملی تھی جس کی وجہ سے ڈاکٹرز نے
اسکے لئے آرٹیفیشل آئزز ریکمنڈ کر دی تھی اسکے بعد
سے اب تک وہ انہی آنکھوں کے ساتھ تھا اس اذیت کے
ساتھ انکی بیٹی بھی پاشا کے قبضے میں تھی وہ ایک
قدم پیچھے ضرور ہوئے تھے لیکن دس قدم آگے آنے
کیلئے اس بار جو انہوں نے سوچا تھا وہ شاید پاشا نے
خواب میں بھی نہیں سوچا تھا
اپنی گہری سوچ میں ڈوبے دروازے پر دستک ہوئی
آجاؤ۔۔۔"دھواں ہوا میں چھوڑتے اسی طرح بیٹھے بولے
دستک دینے والا ہاتھ میں فائل پکڑے اندر آیا
آؤ۔۔۔مسٹر نوفل راحم خانزادہ۔۔۔"اسکا پورا نام لیتے

گرم جوشی سے استقبال کیا وہ ہاتھ ملاتے سامنے
صوفے پر بڑی شان سے بیٹھا تھا جتنی اسکی خوش
شکل تھی اتنا ہی اسکی پرسنالٹی میں روب تھا
یہ ملاقات گھر پر رکھنے کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔؟
آتے اس نے پہلا یہی سوال کیا تھا کیونکہ وہ اپنے
بزنس رولز کو لے کر بے حد سنجیدہ قسم کا بندہ تھا
ہاں بس۔۔کچھ فیملی ایشوز کی وجہ سے آفس کا
چکر نہیں لگ رہا تھا اس لئے یہ میٹنگ گھر پر رکھنی
پڑی۔۔۔خیر تم بتاؤ آنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔۔"۔
انکی گفتگو کے دوران ملازم لوازمات کی ٹرے لئے اندر آیا
نہیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی لیکن ان سب کی بھی
"ضرورت نہیں مجھے صرف کام کی بات کرنی ہے۔۔۔

وہی اپنے مخصوص انداز میں بولتا جیلانی کی توجہ
اپنی جانب مبزول کروا گیا
کام کی بات بھی ہو جائے گی جن سے لمبا کنیکشن
چلانا ہو انکی خاطر و مدارت قدیر جیلانی پر فرض
ہے۔۔۔"انکی آنکھوں کی چمک نوفل سے چھپی نہیں رہ سکی
فائن۔۔۔یہ فائل ہے جس میں میری کمپنی کی ساری
"ڈیٹیلز ہیں آپ یہ دیکھ لیں تاکہ ہم یہ ڈیل فردر پروسیڈ کر سکیں۔۔۔
ٹھیک ہے میں دیکھ لوں تب تک تم کچھ لو۔۔۔" وہ اپنی
بات پر بضد تھے انکے اتنے اسرار پر نوفل نے صرف چائ
کا کپ اٹھا کر لبوں کو لگایا تب تک وہ فائل دیکھنے لگے
میری کمپنی تمہارے ساتھ اس پروجیکٹ پر انویسٹ
کرے گی لیکن جتنا پروفٹ یہاں مینشن ہے اسکی کیا

گارنٹی ہے۔۔۔"فائل ایک طرف رکھتے سنجیدگی سے بولے

"آپ کا شیئر صرف پروفٹ میں ہوگا مسٹر جیلانی لوس میں نہیں۔۔۔

اتنا یقین خود پر۔۔۔؟وہ واقعی اس نوجوان سے امپریس ہوئے تھے

الحمدللہ۔۔۔آپ بے فکر ہو کر یہ ڈیل کریں آگے میں خود دیکھ لونگا

"۔۔۔

"اوکے سمجھو ہو گئی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں کل سائٹ پر۔۔۔"اس سے ہاتھ

ملاتے وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور فائل

اٹھاتے بنا ایک پل بھی رکے لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل

گیا تب ہی صبا بیگم اندر آئی تھیں

یہ کون تھا۔۔۔؟آتے ہی سوال داغہ

نیا بزنس پارٹنر ہے کافی ٹیلنٹڈ لڑکا ہے۔۔۔"انکی بات

پر وہ پھر دروازے کو دیکھنے لگی وہ اپنا پہلا امپریشن
ہی ایسا چھوڑ گیا تھا کہ جیلانی کے دماغ میں اسکے
ساتھ فورا مشائم کلک ہوئی تھی
"اچھا مشی کا کیا بنا میری بیٹی کو کب لائیں گے آپ۔۔
وہ اپنی مدعے کی بات پر آئیں جو وہ کرنے آئی تھیں
"آجائے گی وہ بھی فکر نہ کرو وہ لوگ اسے کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔
کب آئے گی میری بچی اتنے دن سے انکے قبضے میں ہے
بولتے ہوئے روہانسی ہوئیں
وہ مجھے جھکانا چاہتا ہے۔۔۔ جیسے ہی میں جھکا وہ
ہماری بیٹی کو چھوڑ دے گا۔۔۔" پھر سے سیگریٹ سلگاتے بولے
تو جھک جائیں بیٹی کا معاملہ ہے اتنی تاخیر اچھی
نہیں۔۔۔" انہیں آدھی بات معلوم تھی پوری بات پتہ

چلتی تو شاید یہ بات نہ بولتیں کہ انکے مجازی خدا

اپنے بیٹے کے بدلے اسکو دے کر آئے ہیں

جھکوں گا۔۔۔بہت جلد۔۔۔"انکے لہجے میں کچھ تھا

جس سے خوف کھایا جا سکتا تھا

NOVELS BY AQSAM

اس نے صبح بھی اس کے لئے ناشتہ بنایا تھا پہلے کی

نسبت اسے یاقوت اب زیادہ اچھا لگنے لگا تھا ایک تو

اسکا باکردار رہنا دوسرا اسکی وہ آنکھیں۔۔۔آہ وہ آنکھیں

جن میں وہ ڈوب کر اب تک نہیں نکل پائی تھی یا شاید

کبھی نہ نکل پائے

تب ہی وہ بازو فولڈ کرتا اپنے روم سے نکلا تھا اسے چیئر

سے ٹیک لگائے گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ وہ ایک پل

کو ٹھٹھکا اور گردن نفی میں ہلاتے کچن میں جا کر اپنے

لئے کافی بنانے لگا برتن بجنے کی آواز پر وہ ہوش میں آئی

ا۔۔۔آگئے۔۔تم۔۔"ہوش میں آتی گڑبڑا گئی

نہیں راستے میں ہوں۔۔۔"وہ ہنوز سلیب پر جھکے ہوئے

بولا لیکن اسکے جواب پر مشائم نے اسے گھورا

آتے وقت ذرا تمیز لے آنا۔۔۔"پیچھے رہنے والوں میں سے

وہ بھی نہیں تھی

کیوں تمہیں خود میں کمی محسوس ہو رہی۔۔۔؟اسکی

بات کو اسی کی جانب پلٹتے سیدھا ہو کر صلیب سے

ٹیک لگا گیا اس وقت بلیو پینٹ پر لائٹ براؤن سی شرٹ

پہنے میسی ہیئر سٹائل جو ہاتھ پھیرنے سے ہی سیٹ ہو

جاتے تھے کھڑا مشائم کا دل زور سے دھڑکا گیا

اسے خود کو ایسے دیکھتے دیکھ آئی بروا چکائی

وہ جلدی سے خود کو نارمل کرتی سیدھی کھڑی ہوئی

"وہ۔۔۔میں۔۔میں نے تمہارے لئے ناشتہ بنادیا ہے۔۔۔

اسکے بتانے پر یاقوت نے ایک نظر ٹیبل پر دوڑائی اور

پھر ایک عدد اپنی کاغذی بیوی کو دیکھا اسے مشائم

کے اندر یہ چینجز ہضم نہیں ہو رہے تھے

خیر ہے۔۔۔؟ بخار دماغ پر چڑھ گیا کیا۔۔۔"آگے آتے

چیزوں کا ایک نظر جائزہ لیتے بولا

نہیں دل پر۔۔۔" وہ اسے دیکھتے بے اختیار بول گئی

کیا۔۔۔" یاقوت ایک آئی برو اچکائے حیران سا بولا

اا ممم۔۔میرا مطلب ہے تم پر ترس آگیا اس لئے۔۔۔"خود

کو کمپوز کرتی بمشکل بولتی چیئر پر بیٹھی

"ترس۔۔۔وہ بھی مجھ پر۔۔۔لڑکی تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔

اسکے لڑکی بولنے پر مشائم اسے دیکھنے لگی اسے
محسوس ہوا کہ یاقوت نے اب تک اسکا نام نہیں لیا
تھا پتہ نہیں کیا عجیب عجیب سے نام لیتا تھا یہ ڈاکو
میرا نام مشائم ہے تم مجھے میرے نام سے بلا سکتے ہو
اسکے سامنے بیٹھتے فورا بولی
"مجھ سے نہیں لیا جاتا اتنا بڑا نام۔۔
وہاٹ یہ بڑا ہے۔۔۔ تمہارے نام میں بھی تو پانچ حرف
آتے اور میرے بھی۔۔۔" اسکے جھٹ حساب پر یاقوت نے
اسے عجیب نظروں سے دیکھا اسے موسم کچھ بدلا بدلا سا لگا تھا
کھانا کھاؤ میرا دماغ نہیں۔۔" اسے مشائم عجیب سی
بدلی بدلی لگی تھی اور اس میں یہ بدلاؤ وہ قطعی نہیں
چاہتا تھا اپنے رشتے کا انجام وہ جانتا تھا تو جتنا ہو سکتا

تھاوہ دونوں کو آخر میں ملنے والی تکلیف سے بچا رہا تھا
کھانا کھاتے اسے محسوس ہوا وہ کھانا اچھا بناتی تھی
بس شروع میں تھوڑی زیادہ زبان چلا گئی جسکو اب
دھیرے دھیرے بریک لگ رہی تھی
کیسا بنا ہے۔۔۔؟ستائشی نظروں سے دیکھتی وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی
نمک کم ہے۔۔" جان بوجھ کر کمی نکالی پرفیکٹ بولتا
تو وہ کسی اور ہی خاطے میں نہ بات ڈال دیتی
"میں۔۔ڈال دیتی ہوں۔۔۔۔
نہیں بس۔۔ کمیوں کی عادت ہے مجھے۔۔۔"اسے روکتے
وہ پھر کھانے پر جٹا اسکے لہجے سے مشائم کو برا
سا فیل ہوا تھا اسکی سنجیدگی اب مشائم کو کھٹکنے
لگی تھی وہ کنواں تھا گہرا کنواں جس کی تہوں میں

صرف اندھیرا تھا جہاں جانا کم از کم مشائم کیلئے

نہ ممکن تھا اور ہر نہ ممکن کام کرنا مشائم کو پسند تھا

کھانا کھاتے وہ اٹھ کھڑا ہوا مشائم اسے دیکھتی رہی

شاید اب وہ بول دے کچھ تو بول دے پلیز بول دے

لیکن وہ وہ ڈھیٹ چپ چاپ نکل گیا مشائم کا دل ایک

دم چھوٹا ہوا کیا ہو جاتا اگر دو بول تعریف کے بول دیتا

وہ پل میں روہانسی سی ہوئی

کھانا اچھا بنا ہے مم۔۔۔مشائم.. "پیچھے سے یاقوت کی

آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹی وہ دروازے پر ہی کھڑا تھا

اسکی جانب مسکراہٹ اچھالتے وہ باہر نکل گیا

وہ مسکرایا۔۔ تھا۔۔۔ نہیں اس نے میرا نام۔۔لیا۔۔ نہیں

نہیں اس نے میرے کھانے کی تعریف کی۔۔افففففف

وہ خوشی سے پاگل ہوتی گول گول گھومنے لگی تھی

اسے کیوں اتنی خوشی ہو رہی تھی پتہ نہیں لیکن وہ

آج زمین پر نہیں تھی وہ آسمانوں میں کھلی فضاؤں میں اڑ رہی تھی

اپنے گھر کا یہ منظر باہر کھڑا یاقوت اس بڑی سی

ونڈو سے دیکھ چکا تھا اس جھلی لڑکی پر اسے ہنسی

آئی تھی وہ دھیرے دھیرے اسے غلط ثابت کر رہی تھی

وہ شاید ویسی نہیں تھی جیسا حالات نے اسے دکھایا

تھا تب ہی دماغ میں وہ جملہ گھوما

یہ رشتہ صرف کاغذی ہے یاقوت۔۔۔جیلانی کو احساس

ہونے پر ہم اسکی بیٹی اسکے حوالے کر دیں گے۔۔۔" یہ

بات یاد آتے اسکی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی وہ

اسکے پاس امانت کے طور پر تھی اور یاقوت مرزا

امانت میں خیانت کرنے والوں میں سے نہیں تھا

وہ سر جھٹکتے ڈیرے کی جانب چلا گیا مشائم خیالوں

میں یاقوت کو امیجن کرتی ڈانس کرنے لگی تھی وہ آج

سچ میں خوش تھی

NOVELS BY AQSAM

امی آپ کا مسلہ کیا ہے وہ کزن ہے ہماری اگر نوفل بھائی

اسکو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں تو غلط کیا ہے اس

میں۔۔"اپنی ماں کو مسلسل ایک ہی رٹ لگاتے دیکھ

آئرہ کو کوفت سی ہونے لگی تھی وہ زمل کی کزن تھی اس

سے چار سال بڑی نوفل کی جڑواں۔۔زمل کے ساتھ اسکی

اچھی دوستی تھی لیکن فرح کی وجہ سے وہ اس سے

کم ہی مل پاتی تھی اور اسکے گمشدگی والی بات بھی

فرح کے چھپانے کی وجہ سے انکو اب پتہ چلی تھی

توضرورت ہی کیا ہے اس لڑکی کے پیچھے خوار ہونے
کی نجانے کہاں ہو گی کس کے ساتھ ہو گی کیا کچھ اسکے
"ساتھ ہو چکا ہو گا اسکے تو لچھن ہی پہلے سے ٹھیک نہیں تھے۔۔۔
امی۔۔۔۔"نوفل اسی وقت گھر آیا تھا اور انکے منہ سے
زمل کیلئے ایسی بات اسے ناگوار گزری تھی
وہ کہاں ہو گی کس کے ساتھ ہو گی۔۔۔یہ تو پتہ چل جائے
" گا لیکن اسکے کردار پر آپ ایک لفظ نہیں بول سکتیں
اپنے بیٹے کا باغی پن انکے دل میں مزید زمل کیلئے زہر گھول گیا
تمہیں کیوں یہ درد اٹھ رہا ہے جو تم سوچ رہے ہو ناں وہ
میں مر کر بھی نہیں ہونے دونگی سمجھے تم۔۔۔"انگلی
اٹھاتی قہر آلود لہجے میں بولیں
یہ تو بچپن کا درد ہے اور یہ بات آپ اچھے سے جانتی

ہیں سو خود کو مینٹلی طور پر تیار رکھیں اسکے
ملتے میں اس سے نکاح کر لونگا اینڈ دیٹس مائے فائنل
ڈیسیجن۔۔۔" کہتے وہ ایک پل بھی رکے بغیر لمبے ڈھینگ
بھرتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا
یہ۔۔۔یہ کیا کہہ کر گیا ہے۔۔۔"ندرت کو اپنا سر ایک دم
گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ پیچھے دھپ
سے صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھیں
امی۔۔۔امی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔" آئرہ بھاگتی ہوئی انکے
پاس آئی تھی جوان جہان بیٹے کی بغاوت بہت خطرناک
ہوتی ہے خاص طور پر تب جب بیٹا بھی صرف ایک ہو
NOVELS BY AQSAM
وہ کب سے زمل کو سوتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اسے اپنی
معصوم سی جان پر بے تحاشہ پیار آیا تھا جو بیچاری ایسے بندے

سے ٹکرا گئی تھی جو اسے ایک پل چھوڑنے کیلئے
راضی نہیں ہوتا تھا اس پر کمفرٹر ٹھیک کرتے وہ
فریش ہونے چلا گیا جس کے بعد اس نے بریکفاسٹ باہر
سے آرڈر کروالیا تھا لیکن وہ میڈم دوپہر تک سوتی رہی
تھیں اب زیحال کو اسکی فکر ہونے لگی تھی وہ رات سے
بھوکی تھی اوپر سے وہ دو دو بار اسکے قریب جا چکا
تھا وہ کتنی ہی دیر صوفے پر بیٹھا اسے اٹھانے کی
ترغیبیں سوچتا رہا آخر میں کچھ سوچ کر اٹھتے
اسکے قریب آیا اور پاس بیٹھتے اسکے چہرے پر
جھکتے ماتھے پر پیار دیا
وائفی۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔دوپہر بھی ہو گئی۔۔۔"اسکے کان
کے قریب ہلکی سی سرگوشی کی لیکن وہ اس ڈھیٹ

کی بیوی تھی نیند کی پکی مجال ہے جو تھوڑی سی
بھی ٹس سے مس ہوئی ہو
اسکے تھوڑے سے بھی نہ ہلنے پر وہ سیدھا ہو بیٹھا
یہاں وہاں دیکھتے اسکی نظر باتھ ٹب پر گئی پھر
زمل کو دیکھتے شرارت سوجھی۔ بیڈ سے اٹھتے
کمفرٹر ہٹا کر نرم ہاتھوں سے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور
سیدھا لا کر باتھ ٹب میں لٹا دیا خود پر پانی محسوس
کرتے وہ کچھ دیر تو ایسے ہی رہی لیکن دھیرے سے
آنکھیں کھولتی خود کو پانی میں دیکھ کر بوکھلاہٹ
کے مارے ہاتھ پیر مارنے لگی زیحال جو مزے سے اسے
دیکھ رہا تھا گھبراتے دیکھ وہ فورا اسکے قریب بیٹھا
اسے اپنے قریب دیکھ وہ اسکا کالر مٹھی میں جکڑ

گئی وہ شاید گہری نیند سے ایک دم جاگنے سے ڈر
گئی تھی اور ابھی بھی پوری طرح نہیں جاگی تھی تب
ہی ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گئی اسکا یہ بے حد
معصوم روپ زیحال کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈال گیا
گڈ آفٹر نون۔۔۔جانان۔۔۔"اسکے ماتھے پر لب رکھتے پیار
سے بولا لیکن کچی نیند سے جاگنے کی وجہ سے وہ
کبھی زیحال کو تو کبھی پانی کو دیکھنے لگی
پانی کی وجہ سے اسکی شرٹ بھیگتی جسم سے چپک
چکی تھی جواب اسکے نشیب و فراز پوری طرح سے
ظاہر کرتی زیحال کو بے باک ہونے پر مجبور کر رہی تھی
وہ خود پر ضبط کرتا نظریں پھیر گیا
خا۔۔۔۔ن"وہ پوری طرح سے نیند سے جاگتی چیخی

تھی اسے سب زیادہ غصّہ اپنی نیند خراب ہونے پر آیا تھا

بہت بد تمیز ہیں آپ۔۔۔میری نیند کے پکے دشمن بن

گئے ہیں نہ رات کو سونے دیتے ہیں نہ دن کو۔۔۔۔۔" وہ

پوری فام میں آچکی تھی اور اسکی یہ حرکت دیکھ

زیحال کا قہقہہ روم میں گونجا تھا

تم بھی تو دشمن بنی ہو۔۔۔میرے جذباتوں کی ہر وقت

جگا کر رکھتی ہو میں نے کہا کچھ۔۔۔؟ وہ آنکھیں پٹپٹاتے

معصوم بنا لیکن وہ آگے سے بچوں کی طرح گول ہونٹ

کرتی رونے کی تیاری پکڑ گئی

"نہیں۔۔۔رونا نہیں۔۔پٹو گی۔۔۔

لیکن وہ کہاں سنتی تھی مرد کی من چاہی بیوی کہاں

اسکی سنتی ہے وہ چاہے پچاس سال کی ہو جائے شوہر

زیحال جیسا ہو تو تب بھی وہ بچوں کی طرح ہی ری ایکٹ کرتی ہے

وہ اب رونے ہی لگی تھی اور زیحال اپنا سر پیٹ کر رہ گیا

اچھا۔۔اچھا چپ۔۔ بریکفاسٹ کرو پھر سو جانا پر امس

میں تنگ نہیں کرونگا۔۔۔"اسکے آگے گھٹنے ٹیکنے میں ہی آفیت جانی

۔۔۔پپ۔۔پکا۔۔"وہ سوں سوں کرتی بولتی زیحال کا منہ کھلوا گئی

بڑی فلم ہو یار۔۔ بیگم۔۔۔اچھا پکا۔۔۔پکا"اپنی بات پر

دوبارہ ہونٹ گول ہوتے دیکھ وہ پھر سے اٹھائے ہوئے ہتھیار پھینک گیا

اب آرام سے شاور لے کر نیچے آجانا میں ویٹ کر رہا

ہوں۔۔۔"وہ کہتے شرافت سے روم میں سے نکل گیا

وہ آرام سے پورا روم خالی دیکھتی خود کو پردے

سے آزاد کرتی لم لیٹ ہو گئی

اس دوران گزری رات کے کتنے ہی پل اسے یاد آئے

تھے جنہیں یاد کرتے وہ آنکھیں موندتی مسکرانے
لگی وہ چاہے جیسے بھی اسکی زندگی میں آیا تھا
لیکن زمل کو بہت بڑی دلدل سے نکال لایا تھا جہاں
اگر وہ مزید رہتی تو شاید وہ اس دنیا میں ہی نہ رہتی
جو کچھ وہ زیحال سے پہلے برداشت کرتی رہی تھی وہ
زیحال کو بتانے کی ہمت اب تک نہیں جٹا پائی تھی

NOVELS BY AQSAM

سر فورس ریڈی ہے اور جو اسلحہ آپ نے منگوایا تھا
وہ بھی سارا تیار ہے ایسا دھاوا بولیں گے پاشا کے ایریا
پر کہ انکو سمبھلنے کا موقع بھی نہیں ملے گا اور سب
بھسم ہو جائے گا۔۔۔"ایک سیکورٹی اہلکار وردی زیب تن
کئے اندر آتے سلیوٹ مارتا بولا
میجر مصطفیٰ جتوئی جو کچھ پیپرز ریڈ کر رہے تھے

اس کی جانب متوجہ ہوئے وہ ایک کانفرنس بیٹھا چکے
تھے جس میں آرمی اور پولیس دونوں کو اس حملے
کیلئے تیار کیا گیا تھا یہ کوئی چھوٹا سٹیپ نہ تھا وہ
سفاک درندے بدلے میں سارا ملک تباہ کر کر رکھ سکتے
تھے اس سے پہلے بھی ملک میں جو خود کش حملے
ہوئے بے قصور لوگ مارے گئے اس میں پاشا گینگ پیش
پیش رہا تھا بڑے سے بڑا سیاست دان یا تو انکے ساتھ
تھا یا انکے خلاف کیونکہ جنکا وہ ساتھ دیتے تھے کرسی
پر وہی آتا تھا اور جنکا ساتھ نہ دیتے وہ انکے جانی دشمن
بن جاتے لیکن وہ درندے کسی کی غلامی نہیں کرتے تھے
اپنی بات ماننے والے کے ساتھ وفا پوری نبھاتے تھے لیکن
دغا دینے والے کے ساتھ برا سلوک کرنے میں بھی پیچھے

نہیں رہتے تھے جن سے انکو غداری کی بو آتی اسے نوچ
نکال پھینکتے تھے تو ایسے لوگوں کو ختم کرنا اس
وقت کا سب سے بڑا مشن تھا کیونکہ یہ پاکستان تھا
جہاں حکومت بے ایمانوں کی تھی تو کیسے کسی ایسے
کو رہنے دیتے جو انکے پرخچے اڑا کر رکھے جو انکی منجی
ٹھوک کر رکھے جو ان سے پیسہ چھین کر واپس اسکے
حق داروں کو دے دے
ٹھیک ہے۔۔۔۔سب کو کہو کل ریڈی رہیں۔۔۔پاشا یہاں
موجود نہیں ہے اسکے پیچھے سے اسکے لوگوں کو ختم
کرنا آسان ہو گا۔۔"اس اہلکار کو آرڈر دیتے وہ واپس سے
اپنی فائل پر جھک گئے یہ کام وہ منور کی وجہ سے کر
رہے تھے جس کے بدلے وہ ایک بھاری معاوضہ اسے

دینے والے تھے جس کے بعد مصطفیٰ کی زندگی بدل
جانے والی تھی
NOVELS BY AQSAM
اسکے آنے سے پہلے وہ تیار ہو چکی تھی نجانے کیوں
لیکن اب یاقوت کیلئے اسے تیار ہونا اچھا لگنے لگا تھا
اور تو اور آج اس نے سر پر دوپٹہ بھی پہنا تھا اپنا
آپ شیشے میں دیکھتے اسکی آنکھیں پل میں نم ہوئی
اپنی پچھلی زندگی یاد کرتے ایک کرب کا سایا اسکے
چہرے پر لہرا گیا وہ کیا کچھ کرتی آئی تھی وہ بھی
ایک مرد ہی تھا جو اسے اس گناہوں کی دلدل میں
لے گیا تھا اور اسی میں چھوڑ دیا تھا اور اب یہ بھی
ایک مرد ہی ہے جو اسے انجانے میں ہی صحیح لیکن
اس دلدل سے نکال لایا تھا اور انجانے میں ہی اپنے

عملوں سے اسے ہدایت کی راہ پر لا رہا تھا دونوں میں
فرق صرف اتنا تھا وہ مرد کا لبادہ اوڑھے ایک بھیڑیا
تھا اور یا قوت مرزا سچ میں ایک غیرت مند مرد تھا
وہ اپنی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی جب باہر
کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ سر پر دوپٹہ ٹھیک
کرتی باہر کی جانب گئی

وہی آیا تھا جس کا اسے بے صبری سے انتظار تھا
وہ دروازہ لاک کرتے اسکی جانب مڑا ہی تھا کہ مشائم
کو اپنے سامنے اس روپ میں دیکھ وہی جم سا گیا
سر تا پیر اسے بغور دیکھتے پلکیں جھپکنا بھول گئی
تھیں پہلے اس واہیات لباس سے لانگ عبایا تک، لانگ
عبایا سے گلے میں دوپٹے تک، گلے میں دوپٹے سے سر

پر دوپٹہ لینے تک۔۔۔وہ بدل رہی تھی یاقوت کو اپنی
آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا وہ یہاں وہاں دیکھتے اس
منظر کو آنکھوں کے سامنے سے غائب کرنے لگا لیکن
وہ سچ تھا سچ کیسے مٹ جاتا
وہ ایسے ہی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اسکے قریب
آئی یاقوت کے دل کی دھڑکن مدھم ہوئی تھیں اس
وقت اسے کم از کم یہی لگا تھا

اسے دل کے ساتھ ساتھ وقت بھی رکتا محسوس ہوا تھا
وہ جیسے جیسے قریب آرہی تھی رکے دل کی دھڑکن
ویسے ویسے بڑھتی جارہی تھی اس خاموشی میں

یاقوت کا دل اپنی دھڑکنوں کے شور سے کان کے پردے
پھاڑنے کے قریب تھا وہ قریب آچکی تھی اور وہ یک ٹک
اسے دیکھ رہا تھا لب ایک انجانی سی ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے
کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔"وہ جانتی تھی اس میں کیا دیکھ کر
یاقوت پلکیں تک جھپکنا بھول گیا ہے لیکن ایک بار صرف
ایک بار وہ کہہ دے یاقوت کو اپنی جانب مائل کرنے کیلئے
اسکا میک اپ یا سٹائلش ڈریس نہیں ایک دوپٹہ سر پر لینا کافی تھا
آ۔۔کک۔۔کچھ۔۔نہیں۔۔"اسکی آواز پر وہ گڑبڑا کر ہوش
کی دنیا میں واپس آیا
فریش ہو جاؤ ڈنر ایک ساتھ کریں گے۔۔۔"وہ پہلے سے
سب تیار کر کر بیٹھی تھی
تم نے پھر کھانا بنایا۔۔۔؟یاقوت حیرت سے دیکھتا بولا

"ہاں کسی کی بات پر عمل کر رہی ہوں۔۔۔
کونسی۔۔۔؟

اچھی بیویاں شوہر کے آنے سے پہلے انکے لئے اچھے اچھے
کھانے بناتی ہیں گھر سجاتی ہے خود کو سنوارتی ہیں
اور۔۔۔"آخری بات بولتے بولتے لب تھوڑے پھڑ پھڑائے
اور۔۔۔؟اسکی شہد رنگ آنکھوں میں جھانکتے وہ ٹرانس
کی سی کیفیت میں پوچھ بیٹھا
مشائم کو اپنا گلا پل میں خشک ہوتا محسوس ہوا اسکی
یہ نظریں ان میں اٹھتے جذبات وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی
او۔۔اور۔۔ا۔۔انکو۔۔" بات مشکل ہو گئی دل کی دھڑکن
رکنے لگی تھی انجانے سے احساس نے اسے بھی آگھیرا
تین لفظ ہاں۔۔۔وہ لفظوں کی طاقت تھی جو دونوں

کو مقناطیس کی طرح ایک دوسرے کی جانب کھینچ رہی تھی

یہ صرف کاغذی رشتہ ہے یاقوت۔۔۔"پل میں یہ لفظ

یاقوت کے کانوں میں گونجے تھے وہ جو قدم مشائم کی

جانب بڑھا رہا تھا وہی منجمند ہو گئے یہ بیڑیاں اسے روک گئیں تھی

وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا اور سیدھا اپنے روم میں چلا

گیا کچھ چھناک سے ٹوٹا تھا شاید مشائم کا دل۔۔۔آہ

پل میں شہد رنگ آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہو گیا

وہ کتنی ہی دیر وہی کھڑی رہی پھر انگلی کی پور سے

آنسوں چنتی ڈائننگ ٹیبل کی جانب آئی جہاں اس نے

دونوں کیلئے ڈنر ریڈی کر رکھا تھا ایک کرب بھری نظر

اپنی محنت پر ڈالتے وہ کھانا سمیٹنے لگی جب اسے کرسی

کھسکانے کی آواز آئی نظر اٹھا کر دیکھا جہاں یاقوت

گرے رنگ کے سادہ سے شلوار قمیض میں بازو فولڈ کئے
اپنے لئے پلیٹ بنانے لگا تھا مشائم بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی
تمہارا بس نہیں چلا ورنہ اب تک نظروں سے کھا کھا کر
مجھے ختم کر چکی ہوتی۔۔۔"اسکی نظریں خود پر جمی
محسوس کرتے کھانے پر جھکا بولا
مشائم کے ہونٹ اور آنکھیں ایک ساتھ مسکرائی تھیں
وہ بھی سامنے والی کرسی کھسکاتے اسکے عین سامنے بیٹھی
تم واقعی بد تمیز ہو۔۔۔"اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتی
کھانے کی پلیٹ بنانے لگی
تھینکس۔۔ مجھ پر میری پوشیدہ خوبی ظاہر کرنے کیلئے۔۔۔"وہ
سینے پر ہاتھ رکھتا سر خم کر کے بولتا مشائم کو گہری
مسکراہٹ میں مبتلا کر گیا یہ وقت واقعی حسین تھا

تم کھانا اچھا بناتی ہو۔۔۔" وہ اب تعریف کئے بنا نہ رہ سکا

"لیکن ہر بار میں نہیں بناؤنگی اگلی بار تم بناؤ گے۔۔۔

اسکی بات پر یاقوت نے ایک آئی برو اچکا کر اسے دیکھا

"جیسے کہہ رہا ہو "اچھا۔۔۔۔

مجھے اپنے ٹیسٹ کا عادی نہ بناؤ۔۔۔ تمہارے جانے کے بعد

میں مس کرونگا۔۔" وہ بظاہر نارمل سے انداز میں بولا

تھا لیکن اندر میں کچھ چبھا تھا یہی کیفیت مشائم کی بھی ہوئی تھی

اور اگر میں نہ جانا چاہوں تو۔۔۔؟ وہ بے اختیار یہ سوال

کر گئی یاقوت نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جہاں ایک

امید تھی شاید اسکی کہ وہ کہہ دے "تو میں نہیں جانے

دونگا" کتنا خوبصورت تھا یہ جملہ سوچنے میں ہی

" تم یہاں کیوں رہنا چاہتی ہو جانتی ہو ہمارا پیشہ کیا ہے

اسکی بات پر مشائم ایک پل کو دیکھنے لگی

نفرت گناہ سے کی جاتی ہے گناہگار سے نہیں۔۔۔" یاقوت

اسکی بات پر اسے یک ٹک دیکھنے لگا نارمل سے انداز میں

ہی صحیح لیکن وہ کتنی آسانی سے یاقوت کی سب سے بڑی

پروبلم حل کر گئی تھی

دیکھو۔۔" اسکے ایک لفظ پر مشائم کا دل ڈوبا نجانے کیا کہنے والا تھا

تم میرے پاس امانت ہو۔۔اور مجھے یہ امانت ایسے ہی

لوٹانی ہے تم آزاد ہو جاؤ گی۔۔۔" اسکی بات سنتے

دل ڈوبنے کے آثار مشائم کے چہرے پر واضح ہوئے

"تم مجھے اپنے پاس قید رکھو آگ لگے میری آزادی کو۔۔

مشائم کی بات پر وہ ایک پل کو یک ٹک دیکھتا رہا اور

دیکھتے ہی دیکھتے اسکی سیاہ آنکھیں مسکرائیں اور

پھر لب ہلکے سے وا ہوتے سفید موتی سے دانت ظاہر ہوئے وہ مسکرایا تھا نہیں وہ کھلکھلایا اس گھر میں پہلی بار یاقوت کا قہقہہ گونجا تھا مشائم ایک پل کو سٹک سی ہوئی اسے دیکھے گئ

♥ پھر اسکے سامنے کچھ بھی دلنشیں نہ لگا۔۔۔۔

♥ وہ ایک شخص مسکراتے ہوئے اتنا حسین لگا۔۔

مشائم غلط تھی کہ اسکی صرف آنکھیں حسین ہیں وہ شخص ہنستے ہوئے اور زیادہ حسین لگتا ہے اسکی مسکراہٹ اور بھی قاتل تھی اپنی مسکراہٹ سے وہ مشائم کو قتل کر کر خود میں دفن کر واگیا

تم۔۔۔پاگل ہو۔۔۔"اپنی ہنسی کو بریک لگاتے وہ پھر سے کھانے پر جٹا وہ اب بھی یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی وہ

تو اسکے محور میں ہی جیسے قید سی ہو گئی تھی

نظریں نیچے۔۔۔"کھانے پر جھکے سخت لہجے میں بولتا

مشائم کی نظر جھکوا گیا وہ ہڑ بڑاتی اپنی پلیٹ پر جھکی

لیکن وہ کہاں باز آنے والی تھی پھر بھی چور نگاہوں سے

اسے دیکھتی رہی اسکے ہاتھ میں پہنی برانڈڈ واچ اسکی

پرسنالٹی کو مزید پرکشش بنا رہی تھی

وہ کھانا کھا کر نیپکن سے منہ تھپتھپاتا خاموشی سے اٹھ

کھڑا ہوا اور اسکی خاموشی مشائم کو کھٹکی تھی

میرا انعام۔۔۔؟اپنی پلیٹ چھوڑتی اسکے ساتھ کھڑی ہوتی

بولی اسکی بات پر یاقوت نے ایک عجیب نظر سے اسے دیکھا

انعام۔۔۔کس بات کا۔۔"سینے پر ہاتھ باندھتے ٹھہر کر پوچھا

کھانا اچھا بنانے کا۔۔۔"وہ تھوڑی شوخ ہوئی

اچھا۔۔۔اکیاانعام چاہیئے۔۔"اسکے اتنے لاڈ سے مانگنے پر
وہ انکار نہیں کر پایا
میرے ساتھ ڈانس کرو۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت کو جھٹکا
لگتے لگتے بچا یہ کیسی عجیب فرمائش تھی جو اسکے
وہم وگماں میں بھی نہیں تھی
"یہ۔۔۔یہ کیسی فرمائش ہے لڑکی۔۔۔
او۔۔۔ نہوں۔۔۔لڑکی نہیں مشائم "مشی نے بھی فوراً درست کیا
ہاں جو بھی لیکن اتنی فضول فرمائش میں نہیں کر سکتا
پوری۔۔۔"بے دردی سے جھڑکتے وہ اپنے روم میں چلا گیا
بنا یہ دیکھے کہ ان شہد رنگ آنکھوں میں نمی اتر آئی ہے
خوشی کے بعد ملنے والا دکھ زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے
کیونکہ وہ خوشی کے بعد ملا ہوتا ہے اس لئے وہ طویل

ہو گا اسکا اندازہ تھا اسے

وہ آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتی اپنے کمرے میں چلی
گئی وہ حسین تھا لیکن بے حس۔۔۔بے رحم۔۔۔سفاک
دلوں کو پل میں توڑ دینے والا وہ صرف اپنے کام کے ساتھ
وفا نبھانا جانتا تھا رشتوں کا مان کیسے رکھا جاتا ہے
اس سے وہ سرے سے واقف نہیں تھا کیونکہ رشتوں سے
وہ بچپن سے ہی محروم رہا تھا
بیڈ پر لیٹے وہ کب سے چھت کو گھور رہا تھا نیند دور
دور تک نہیں تھی آنکھیں بند کرتا تو وہ شہد رنگ آنکھیں
سامنے آجاتی وہ کوفت کا شکار ہونے لگا تھا کڑی آزمائش
میں آگیا تھا یا قوت مرزا وہ بڑھتے پلوں کے ساتھ اسکے
حواسوں پر حاوی ہونے لگی تھی وہ ساری سوچ جھٹکتے

آنکھیں موند گیا سارے دن کی تھکاوٹ نے اسے جلدی ہی
اپنی آغوش میں لے لیا تھا
NOVELS BY AQSAM
پاشا کی غیر موجودگی میں سارا کام پامیر اور یاقوت
دیکھ رہے تھے یاقوت کو گولی لگنے کی وجہ سے پامیر
نے جلدی ہی بھیج دیا تھا اور اب خود رات کے تین بجے
فارغ ہوتا کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند
گیا پل میں کومل کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا
وہ جھٹ سے سیدھا ہو بیٹھا کام کے چکر میں وہ کومل
"کو تو بلکل ہی فراموش کر چکا تھا شٹ۔۔۔۔
ساری فائلز ڈرا میں رکھتے وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر
باہر آیا اور برلاس کو باقی کی تاکید کرتے گھر کیلئے
نکل گیا آج پہرے پر برلاس تھا انہیں انفارم کر دیا گیا تھا

انکے بندوں نے کہ اس بار آرمی بھی پولیس کے ساتھ
ان پر اٹیک کرنے کیلئے تیار ہے یہ بات اس نے اب تک یاقوت
کو نہیں بتائی تھی شاید یہی اسکی سب سے بڑی غلطی
تھی جسکا خمیازہ بہت برا ہونے والا تھا
وہ ایک گھنٹے کا راستہ بیس منٹ میں طے کرتا پہنچا
تھا اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے کالر سیدھا کیا کام کا
برڈن بڑھ جانے کی وجہ سے وہ خود کو تو بھول ہی گیا تھا
گاڑی سے اترتے دھیرے قدم اٹھاتا ڈبلیکیٹ چابی سے
دروازہ کھول کر اندر آیا اندر آتے ایک گہری خاموشی
نے اسکا استقبال کیا تھا وہ ایسے ہی دبے قدموں اپنے
روم میں آیا جہاں وہ ڈارک ریڈ کلر کی نائٹی پہنے پلو
ہاتھ میں پکڑے گہری نیند میں تھی پامیر کا دل زور سے

دھڑکا تھا جذبات ایک پل میں جاگے تھے وہ اسی طرح
اپنی نظروں کے حصار میں لئے اسکے قریب آیا
وہ سوتے ہوئے پامیر کو بے حد حسین لگی تھی اگر اس
نے پانچ سال اسے خاموشی سے چاہا تھا تو وہ غلط نہیں
تھا آج اسے اپنے بیڈ پر اس حال میں دیکھ اسے اپنی
قسمت پر رشک آیا تھا
وہ بے اختیار اپنے شرٹ کے بٹن کھول کر نکالتا ہوا میں
اچھال کر اسکے اوپر آیا اور اسکی آغوش سے تکیہ
ہٹاتے اپنے شکنجے میں جکڑا وہ گہری نیند میں ہونے کی
وجہ سے اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر اٹھی تھی پہلے
پہل تو اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ ہوا کیا ہے جب تک
سمجھ آتی تب تک وہ دشمن جان اسے اپنے شکنجے میں دبوچ چکا تھا

وہ مزاحمت کرنے لگی تھی لیکن ساری بیکار گئی کیونکہ
وہ جسامت میں اسکے سامنے بچی تھی وہ اپنا کسرتی
بھاری بھر کم وجود اس پر حاوی کر چکا تھا
اب کیوں آئے ہیں۔۔جائیں کریں اپنے کام۔۔" وہ اپنا آپ
چھڑاتی بری طرح بپھری تھی اسکی ناراضگی بھی بجا
تھی شادی کے بعد بہت سے ارمان ہوتے ہیں چاہے مرد کے
ہوں یا عورت کے
ایم سو۔۔سوری۔۔میری جان پاشا یہاں نہیں ہے۔۔۔اس لئے
کام کا برڈن زیادہ ہو گیا۔۔۔" وہ شرمندہ سا ہوتا نظر جھکا
گیا کومل کے تاثر پل میں ڈھیلے ہوئے
مجھے نہیں کرنی بات ہٹیں پیچھے۔۔۔" وہ مزید لاڈ
دکھاتی اسکی پناہوں سے نکلنے لگی لیکن پامیر اسکی

دونوں کلائیاں اپنے ایک ہاتھ میں جکڑتے اوپر تکیے سے
پن کرتا سیدھا اسکے ہونٹوں پر جھکا وہ مزاحمت کرنے
لگی تھی لیکن ساری بے کار گئی وہ شدّت سے ہونٹوں کو
سک کرتا اسکی جان نکالنے لگا نیچے ٹانگوں کی آپس میں
ایک جنگ چھڑی تھی دونوں ایک دوسرے میں الجھتی
رہی جب پامیر نے مضبوطی سے اسکی ٹانگوں کو اپنی
ٹانگوں سے لاک کیا

نہ تڑپاؤ پلیز۔۔۔"ہونٹوں کو چھوڑتے وہ بے بسی سے بولا
لیکن کومل نظریں پھیر گئی

"کیسے دور کروں یہ ناراضگی بتاؤ۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔"اسکا پتہ نہیں پامیر کو اچھے سے پتہ تھا
وہ گہری مسکراہٹ مسکراتا واپس سے ہونٹوں پر جھکتا

دوسرے ہاتھ سے نائٹی کی ڈور اپنی انگلیوں میں الجھاتا

ایک جھٹکے میں کھول گیا

NOVELS BY AQSAM

اسے نیند آئی تھی لیکن زیادہ نہیں تھوڑی ہی دیر میں

بے چین ہوتے کروٹ بدلتے اٹھ بیٹھا نجانے کیوں اسے

بے چینی ہو رہی تھی وہ لڑکی سچ میں عذاب بن

کر نازل ہوئی تھی اسکی زندگی میں وہ جھنجھلاہٹ

کا شکار ہوتے بیڈ سے اترتے پیروں میں چپل اڑستے باہر

آیا ہال کی لائٹس ایسے ہی آن تھی شاید وہ غصّے میں

جاتی آف کرنا بھول گئی تھی وہ خاموشی سے اسکے

کمرے کی جانب آیا دروازہ بھی کھلا تھا یاقوت کو حیرت

اور مسکراہٹ دونوں نے بروقت آن گھیرا تھا

وہ دھیرے سے دروازہ کھولتے اندر آیا جہاں وہ بیڈ پر

بنا کمفرٹر کے سمٹی شاید سو رہی تھی لیکن رو کر
سونے کی وجہ سے آنکھوں کے پیوپٹے سوجھ چکے تھے
کیا اس نے اتنی بری طرح اسکا دل توڑا تھا۔۔پل کی پل
یاقوت منوں شرمندگی نے آن گھیرا تھا اسکی خواہش
اتنی بڑی تو نہ تھی کہ وہ پورا نہ کر سکے
مشائم۔۔۔"اسکے قریب ہوتے کان کے قریب آہستہ سے
بولا تاکہ وہ نیند میں ڈر نہ جائے
مسسز یاقوت۔۔۔" یہ نام لیتے اسکا دل زور سے دھڑکا تھا
اتنا کہ یاقوت سے سمبھالے نہیں سمبھلا تھا یہ کیا کہا
تھا اس نے وہ ایک پل کو گڑبڑا گیا لیکن مشائم کی
پلکیں اس نام پر لرزی تھیں لیکن یاقوت نے نہیں دیکھی
تھی شکر اس نے یہ مسسز یاقوت نہیں سنا

ا۔۔۔ مم۔۔"اب نام لینا بھی مشکل لگ رہا تھا جب وہ پوری
آنکھیں کھولتی اسے دیکھنے لگی اسکی کھلی آنکھیں
دیکھ یاقوت جو تھوڑا سا اس پر جھکا ہوا تھا کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا
کتنی ہی دیر دونوں اپنے دلوں کو سمبھالتے خود کو نارمل کرنے لگے
تت۔۔ تمہیں کچھ چاہیئے۔۔"اسے رات کے اس پہر اپنے کمرے
میں دیکھ کون کونسے جذبات نہیں جاگے تھے سارا قصور
ان تین لفظوں کا تھا
ہاں۔۔تم۔۔"وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں کہتا مشائم کا
منہ حیرت سے کھلوا گیا
مم۔۔میرا مطلب تم نے۔۔ڈڈ۔۔ڈانس کہا تھا۔۔"اس سے پہلے
وہ کوئی رخ دے اسکی بات کو وہ خود کلیئر کر گیا
اس ٹائم۔۔۔؟مشی کو حیرت ہوئی اسکے وہم و گمان میں

بھی نہیں تھا کہ وہ اس وقت بھی آسکتا ہے اب اسے
کیا پتہ یہ جھلی یا قوت جیسے پتھر پر پہلی چوٹ مار چکی ہے
تو اس وقت میں کیا ہے۔۔آؤ۔۔"اسے آنے کا کہتے خود
باہر چلا گیا مشائم کا دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑک
رہا تھا جتنی دیر وہ رو رو کر سوئی تھی اس پل کے ایک
سیکنڈ نے سب کا حساب چکتا کر دیا تھا وہ مر کے
سامنے جاتی جلدی سے بالوں میں برش پھیرتے اپنا حلیہ
درست کرتی باہر آئی جہاں وہ اپنے فون میں کچھ کر رہا تھا
تب ہی ایک دھیما سا میوزک آن ہوا تھا مشائم کو یقین
نہیں آرہا تھا کہ وہ اسکی خواہش ایسے بھی پوری کرے
گا وہ اب سچ میں پاگل ہونے لگی تھی
وہ موبائل ٹیبل پر رکھتے اسکی جانب آیا اپنا ایک ہاتھ

اسکے سامنے کیا مشی خوش ہوتی اپنا ہاتھ رکھنے ہی لگی
تھی کہ وہ پیچھے کر گیا
بناٹچ کئے۔۔۔"اسکی بات پر مشی نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی
دیکھو میں۔۔۔میں تمہیں ٹچ نہیں کر سکتا لیکن بناٹچ
کئے ڈانس کر سکتا ہوں۔۔۔"وہ اب بھی نہیں سمجھی تھی
جب یاقوت اسے بلاتا ہال کے بلکل بیچ میں آیا دونوں
آمنے سامنے کھڑے تھے قد بھی دونوں کے برابر ہی تھے
صرف کچھ انچ کے فاصلے سے مشی اس سے چھوٹی تھی
ایسے کرو ہاتھ۔۔۔"یاقوت کا سیدھا ہاتھ دیکھ اس نے بھی
سیدھا کیا یاقوت نے اپنے ایک پیر آگے کیا تو مشی نے وہی
اپنا پیر پیچھے کیا
"ہاں میں نے۔۔۔سنی ہے۔۔۔پریوں کی کہانی۔۔۔

"ویسا ہی۔۔نور۔۔ تیرا چہرہ۔۔۔ہے تیرا روحانی۔۔۔

" ہاں تجھ کو۔۔۔میں اپنی۔۔۔ بانہوں میں چھپالوں

"ہاں اپنی اس زمیں کو کر دوں۔۔میں آسمانی۔۔۔

وہ یہی سٹیپ تین دفع کرتے سیدھے کھڑے ہوئے جب

یاقوت اپنا ایک بازو پیچھے کرتے اسکے گرد گھوما

"زندگی۔۔۔روک دوں میں۔۔اب تیرے سامنے۔۔۔

"پل دو پل۔۔۔جو رکے۔۔۔تو میرے۔۔۔ساتھ میں۔۔۔

وہ مشی کے گرد گھومتا اسکے عین پیچھے کھڑا ہوا مشی

کا دل اب ساری باڑیں توڑ کر باہر آنے کو تھا وہ ڈانس کرتے

اور بھی حسین لگا تھا

"ٹوٹا جو۔۔ کبھی تارہ۔۔۔ سجناوے۔۔۔۔۔۔

تجھے رب۔۔۔سے مانگا۔۔۔رب سے جو مانگا۔۔۔"۔

"ملیا۔۔۔وے۔۔۔۔

"تو ملیا تو۔۔۔جانے نہ دونگا میں۔۔۔۔۔

یاقوت اسکے سامنے آتے کھڑا ہوا جسے دیکھتے مشی نے
اپنی ایک انگلی کھڑی کی یاقوت نے انگلی پکڑنے والے
انداز میں اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھ کے اوپر کیا جسے
محسوس کرتے مشی گول گول گھومی تھی رات کے اس
پہر دونوں کا قہقہہ اس میوزک سے زیادہ حسین لگا تھا
اسے گول گول گھومتے دیکھ یاقوت پھر سے دل کھول کر
مسکرایا تھا دونوں کتنی ہی دیر روحانی ڈانس کرتے
اپنی زندگی کے اس پل کو خوبصورت بناتے رہے
اب یاقوت تھک گیا تھا وہ صوفے پر آتے دھپ سے بیٹھا
لیکن نظریں گول گھومتی مشی پر ٹکی تھیں اسے دیکھتے

یاقوت کی آنکھیں ٹھہر گئی تھی دل نے بے اختیار ایک
بیٹ مس کی

NOVELS BY AQSAM

رات کے اس پہر یہ ایک میٹنگ پھر بٹھائی گئی تھی جس
میں بڑے آرمی اور پولیس افسران کو مدعو کیا گیا تھا
کل کے حملے کی تیاری کیلئے اس سے پہلے جتنی بار بھی
پاشا گینگ پر حملہ ہوا تھا وہ صرف پولیس نے کیا تھا اور
ہمیشہ منہ کی کھائی تھی لیکن اس بار پولیس کے ساتھ
آرمی کو بھی الرٹ کیا گیا تھا تاکہ ان پر ہر جانب سے
گھیرا تنگ کر کر ایک دم ختم کر سکیں
یہ گینگ اب تک کا سب سے زیادہ خطرناک گینگ ثابت
ہوا ہے جس نے نہ صرف ملک میں بہت بار بومب بلاسٹ
کئے ہیں بلکہ بہت سے معصوم لوگوں کی جان بھی لی ہے

ہر طرح کی الیگل سمگلینگ یہ لوگ کرتے ہیں۔۔۔
اب ہمیں انکے خلاف سخت کارروائی کرنی ہو گی مزید
ان درندہ صفت انسانوں کو ہم کھلے عام نہیں چھوڑ
سکتے۔۔"سربراہی کرسی پر بیٹھے آرمی چیف بختاور
باجوہ کی آواز سپیکر میں گونجتی آخر میں بیٹھے آرمی
آفیسر تک گئی تھی
لیکن سر انکو چھیڑنا مطلب اپنے ملک کی تباہی کو سر
عام دعوت دینا ہو گا انکو بھنک بھی پڑی تو پورے ملک
کا حشر نشر بگاڑ دیں گے ہم سے پہلے۔۔۔"ایک آرمی آفیسر
کی آواز پر سب اسکی جانب متوجہ ہوئے
جی سر داراب ٹھیک کہہ رہا ہے نجانے وہ لوگ کیسے پل
میں ہر جگہ قبضہ کر لیتے ہیں ایسے ان پر حملہ کرنا

ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔"بختاور ایک ایک کی رائے سنتے مسکرا
دیے لیکن طنزیہ مسکراہٹ
ایسا کریں آپ لوگ وردی یہی اتار کر چوڑیاں پہن کر
گھر بیٹھ جائیں۔۔۔"اسکے کلس کر بولنے پر دونوں آفیسرز
سر جھکا گئے
وہ لوگ آتنک وادی ہیں۔۔ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتے
۔۔۔یہ ہماری عوام کی حفاظت کا سوال ہے"اب کی بار لہجہ سخت ہوا تھا
"سوری سر۔۔۔
مجھے آپ کا سوری نہیں چاہیئے کم از کم ان جتنی بہادری
تو لے آئیں اپنے اندر جتنا جذبہ ان لوگوں میں ہے اتنا ہمارے
"اندر آجائے تو ہم نجانے کہاں سے کہاں پہنچ جائیں۔۔۔
کل حملے کی تیاری کریں جتنے ہیلی کاپٹر چاہیئے وہ سب

ابھی سے تیار کریں کل یہ قیامت پاشا کے گینگ پر برپا
ہو جانی چاہیئے ایک ایک کے چھیچھڑے اڑا کر رکھ دو
انکا لیڈر یہاں نہیں ہے جو انکو گائیڈ کر سکے اسکے بغیر
انکو ختم کر دیا تو اسے بھی ختم کرنا آسان ہو گا
او کے سر۔۔۔۔"سب آفیسرز کھڑے ہوتے سلیوٹ مار کر
کانفرنس روم سے نکل گئے جب بختاور کا فون بجا
آپ بے فکر رہیں کل آپ کا دشمن اور اسکا نام دونوں صفا
ہستی سے مٹ جائیں گے۔۔۔"انکی بات پر مقابل شخص
کا شیطانی قہقہہ گونجا تھا
واہ چیف صاحب اپنے آفیسرز کو عوام کے نام پر اموشنل
"فول بہت اچھا بنایا ہے۔۔۔
بس سر کیا کریں۔۔۔لکشمی کے لئے کرنا پڑتا ہے۔۔۔"بولتے

انکے چہرے پر کمینگی صاف ظاہر ہو رہی تھی

" تو سمجھیں لکشمی بھی بے تاب ہے اپنے لکشمن کیلئے

NOVELS BY AQSAM

چلو اب تمہاری مان کر میں نے ڈانس کیا تم میری مان کر

اب نماز پڑھ لو۔۔۔" وہ گھوم گھوم کر تھکتی صوفے پر

ہانپتی ہوئی لیٹی تھی جب یاقوت کی آواز اسکی

سماعتوں سے ٹکرائی اسکی بات پر وہ نظریں چرانے لگی

کیا ہوا ایسا کیا کہہ دیا میں نے کہ تمہاری رنگت ہی اڑ گئی

اسکے چہرے کی اڑی ہوائیاں دیکھ یاقوت پوچھے بنا نہ رہ سکا

وہ۔۔۔ مم۔۔مجھے۔۔نم۔۔ نماز نہیں آ۔۔۔تی" مشی کی بات پر

یاقوت کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں وہ اتنی بڑی ہو

گئی تھی لیکن نماز تک نہیں آتی تھی اسے افسوس ہوا

تھا بے حد افسوس

وضو آتا ہے۔۔۔؟استفسار یہ پوچھا وہ صرف نفی میں سر
ہلا گئی یاقوت کا دل کیا ایک رکھ کر دے اسکے منہ پر
باقی سارے الٹے کام آتے تھے صرف یہ ڈھنگ کا کام نہیں سیکھا
اٹھو میں بتاتا ہوں کیسے کرتے ہیں چلو۔۔۔" کہتے وہ
اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے روم کے باتھ روم میں گیا مشی
اسکے پیچھے پیچھے روم میں آئی
نل کے سامنے دونوں کھڑے ہوتے مرر میں ایک دوسرے کو
دل نے بے اختیار ایک ایک ke دیکھنے لگے اب پھر دونوں
بیٹ مس کی تھی
یاقوت نظریں پھیر تا بازو اوپر کر کر اسے وضو کا طریقہ
بتانے لگا وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ وہی عمل کرتی گئی
دونوں وضو کر کر باہر آئے

نماز کی طرح دوپٹہ لو۔۔"اسکے کہنے پر مشی نے گول
حجاب بنایا تب تک یاقوت دونوں کیلئے جائے نماز بچھا
چکا تھا پھر مڑتے ایک نظر اسے دیکھا وہ حجاب کئے
اسی کی جانب دیکھ رہی تھی اور اسکا یہ روپ دیکھ
یاقوت وہی کا وہی ٹھہر گیا اسکے دل پر چھایا بد گمانی
کا گہرا بادل چھٹنے لگا تھا اور دونوں کی یہ بڑھتی
نزدیکی دونوں کی ہی زندگی میں بہت مشکل لانے والی تھی
تم پہلی دفع پڑھو گی تو جیسے پڑھتا ہوں ویسے دیکھ
دیکھ کر پڑھو پھر آہستہ آہستہ تمہیں مرد اور عورت کی
نماز کا فرق بتادونگا۔۔۔"اسکے کہے پر وہ بھی سر ہلاتی
جائے نماز پر آگئی جب سے ہوش سمبھالا تھا یہ پہلی بار
تھا مشی کو ایک دم اپنا دل بھاری سا ہوتا محسوس ہوا

جیسے کسی اوپری چیز نے اسکا دل مٹھی میں جکڑ کر بھینچ دیا ہو

وہ یاقوت کو دیکھتے وہی کرنے لگی جو وہ کر رہا تھا

اسکے ہاتھ ناف پر بندھے دیکھ مشی نے بھی اپنی بیلی پر

ہاتھ باندھے اگر یہ عمل یاقوت دیکھ لیتا تو اسکا ہنس

ہنس کر برا حال ہو جاتا

اسکے رکوع میں جاتے وہ بھی جھک گئی لیکن ہاتھ کہاں

رکھنا تھا یہ دکھ نہیں رہا تھا تو آگے کو ہوتی دیکھ کر

صحیح ہاتھ رکھ گئی

یاقوت اللہ اکبر کہتا سیدھا کھڑا ہوتے سجدے میں چلا

گیا وہ بھی سجدے میں گئی آنکھوں کے آگے اندھیرا

چھاتے وہ سجدے میں ہی یاقوت کا قمیض کس کر پکڑ

گئی اسے اٹھتے محسوس کر کر خود بھی اٹھی اور دوبارہ

سجدے میں جاتے دیکھ خود بھی گئی اسے اس اندھیرے
سے خوف آرہا تھا وہ اوپری طاقت جیسے اس پر حاوی
ہو رہی تھی وہ گھبراہٹ کے مارے جلدی سے اٹھی لیکن
آج یاقوت کا کہا سارا ماننا تھا اسے لگا پھر جانا ہے سجدے
میں وہ یاقوت کا انتظار کئے بغیر پھر چلی گئی
یہی عمل دو دفع دھرایا گیا اب وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے
التحیات پڑھ رہا تھا پڑھتے اس نے سلام پھیرا جبکہ
وہ سلام پھیرے بغیر اسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگی یاقوت نے اسے گھورا
سلام پھیرو۔۔۔"اسکی ڈانٹ سنتے فوراً دونوں طرف
یاقوت کی طرح منہ پھیر گئی لیکن اس نے جس انداز
سے منہ پھیرا تھا یاقوت کو ہنسی آئی تھی لیکن وہ منہ
دوسری جانب کر کر ہنسی دبا گیا

اب دعا مانگو۔۔۔" کہتے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ساتھ مشی نے بھی
کیا مانگوں۔۔۔" اسکے سوال پر یاقوت نے اسے دیکھا ایک
تو حجاب میں پہلے ہی وہ یاقوت کو پاگل کر رہی تھی اوپر
سے نماز پڑھتے اسکے چہرے کی معصومیت
تھوڑی عقل۔۔۔" تڑخ کر بولتے اپنی دعا میں مشغول ہوا
بنا یہ دیکھے کہ وہ اسے گھور رہی ہے
اور تمہارے لئے تھوڑی تمیز۔۔۔" پیچھے وہ بھی کہاں رہتی
تھی ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر
یاقوت اسکی بات پر اپنی دعا کے بیچ ہی مسکرایا تھا
اب تک کی نمازوں میں اسے یہ نماز سب سے زیادہ حسین
اور پر سکون لگی تھی جس میں اسکے ساتھ وہ تھی جس
نے کبھی زندگی میں نماز نہیں پڑھی تھی

اے میرے اللہ تو ہی ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز سے واقف ہے
میں نہیں جانتا یہ لڑکی تیرے نزدیک اپنے عمالوں میں
کیسی ہے لیکن یا اللہ اسکو ان گناہوں کی دلدل سے نکال
کر اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے شاید اسکے اور میرے
راستے جدا ہیں لیکن یہ جہاں بھی جائے ایسی ہی رہے
جیسی اب ہے۔۔۔" وہ اپنی دعا مانگ کر مشی کی جانب
مڑا جو یک ٹک سی اسے ہی دیکھ رہی تھی
پاگل لڑکی یہ آتماؤں کی طرح دیکھ دیکھ کسی دن ہارٹ
اٹیک کرواؤ گی تم۔۔۔" اسے ڈپٹتے وہ اٹھ کر جائے نماز
فولڈ کرنے لگا
"تم سو جاؤ اب نیند پوری کر لو اپنی۔۔۔
"اور تم۔۔۔

میں ڈیرے پر جارہا ہوں کچھ کام دیکھنے۔۔۔" کہتے وہ
جانے لگا تھا نجانے کیوں اسے جاتے دیکھ مشی کا دل بے
چین ہوا آج اسکا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ یاقوت باہر
جائے وہ روکنا چاہتی تھی لیکن یہ جانتی تھی کہ وہ
رکے گا نہیں اور وہ چلا گیا تھا

NOVELS BY AQSAM

اسکی سفر اور شدّتوں کی تھکاوٹ اترتے وہ اسے باہر
لایا تھا صبح سے اب تک کتنی ہی جگہوں پر گھوم چکے
تھے ساحل سمندر پر آدھی برہنہ عورتوں کو دیکھ کر جو
اس نے شور مچایا تھا واپس جانے کا زیحال ہی جانتا ہے
اس وقت وہ لوگ ایک ریسٹورنٹ میں تھے جہاں کے
سی فوڈز زیحال تو آرام سے کھا رہا تھا کیونکہ اسے ایسے
کھانوں کی عادت تھی البتہ زمل پہلی بار یہ سب دیکھ

رہی تھے اپنے سامنے پڑے سانپ سے دیکھ اسے ابکائی آئی تھی

زمل۔۔۔ ٹھیک ہو تم۔۔۔؟ اسکی بگڑتی حالت دیکھ وہ اٹھ

کر اسکے پاس آیا

یہ۔۔۔ یہ کیا سانپ سے بنا رکھے ہیں۔۔۔" وہ گندا سا منہ

بناتی بولی جب کہ اسکے منہ سے اپنی ڈش کا یہ نام

سنتے زیحال نے اپنی پلیٹ دیکھی جسے دیکھتے اسکا

دل بھی اچھا خاصا خراب ہوا وہ سر پیٹ کر رہ گیا

اچھا رکو میں کچھ اور دیکھ کر آتا ہوں۔۔" اسے وہی

چھوڑتے وہ خود گیا اور اسکے لئے پاکستانی کھانوں سے

مشابہت رکھنے والی دو تین ڈشز لایا اب وہ آرام سے کھا

رہی تھی لیکن زیحال کا دل اب اتنا خراب ہو گیا تھا کہ

دوبارہ اس نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا وہ وہی

بیٹھا یک ٹک زمل کو دیکھتا رہا

ہی۔۔۔اب ہم شاپنگ پر جائیں گے۔۔۔"وہ کھانا فنش کرتی

چہک کر بولی زیحال صرف مسکرا دیا وہ جانتا تھا وہاں

رہتے وہ قید سی تھی اب یہاں کی آزادی پوری طرح سے

انجوائے کرے گی لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ

اس سے پہلے بھی قید ہی تھی اپنی زندگی میں کسی کی نظروں میں

اچھے سے کرو فنش پھر چلتے ہیں۔۔۔"اسے کہتے خود

اپنے فون پر جھکا جیسے ہی آن کیا وہ پاور آف ہو گیا

زمل۔۔۔"فون سے نظر ہٹاتے اسے گھورا جواب چاکلیٹ

کیک کے ساتھ انصاف کر رہی تھی

تم نے میرا موبائل اٹھایا تھا۔۔۔؟اسے اچھے سے یاد تھا

وہ چارج چھوڑ کر سویا تھا اور کبھی اپنے موبائل کی

بیٹری لو نہیں چھوڑتا تھا

اسکی بات پر وہ ایک پل کیلئے ڈر سی گئی پہلی بار اس

نے یہ حرکت کی تھی

کل سارا دن سوتے رہنے کی وجہ سے رات کو نیند نہیں آئی

اس لئے۔۔۔" کہتے وہ سر جھکا گئی اسکی معصومیت پر

زیحال کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

تو مجھے جگا لیتی میں دل بہلا دیتا۔۔۔" بولتے ہوئے وہ تھوڑا شریر ہوا

جی نہیں۔۔ ویسا دل نہیں بہلانا تھا۔۔" اسکا مطلب

سمجھتے فورا بولی

اپنے کارڈ سے بل پے کرتے وہ لوگ ریسٹورنٹ سے باہر

آ گئے تھے اب زمل کی فرمائش پر وہ اسے شاپنگ مال

لایا تھا راستے میں ایک ایک چیز کو لے کر اس نے زیحال

کا سر کھا لیا تھا لیکن اس کا دھیان اپنے فون کی جانب
تھا یہ پہلی بار ہوا تھا کہ اسکا فون چارج نہ ہو
ہی یہ پرس پکڑیں۔۔۔" کہتے پرس اسکے گلے میں لٹکایا
اور ڈریسسز والی سائیڈ گئی زیحال وہی رکے پرس کو
دیکھتا نفی میں سر ہلاتا اسکے پیچھے گیا
وہ مختلف ڈریسسز زیحال کو دکھاتی پسند کرتی گئی
اور وہ بس سر اثبات میں ہلاتا گیا پاکستان کا سب سے
سفاک درندہ صفت انسان اور مشہور آتنک وادی اس وقت
اپنی اٹھارہ سالہ بیوی کے پیچھے پیچھے شاپنگ بیگز
اٹھائے گھوم رہا تھا زیحال کا دل چاہا زمل کو ہی اٹھا
کر ان بیگز میں ڈالے اور گھر چلا جائے
لیکن وہ تو آج سارا مال خریدنے کے ارادے سے یہاں آئی تھی

وائفی یہ کیا ہے یا۔۔ر "اپنے گلے میں لٹکتے پرس کو دیکھ وہ پھر جھلایا

ہی تنگ نہ کریں مجھے شاپنگ کرنے دیں۔۔"اسے جھڑکتی وہ جیولری شاپ کی جانب گئی

و۔۔۔وہاٹ۔۔۔میں تنگ کر رہا ہوں۔۔۔؟ صبح سے پھر کی کی طرح تم گھما رہی ہو اور مجھے۔۔۔مجھے تو چلتا پھرتا مال بنا دیا یار۔۔۔" وہ دکھ اور غصّے کے ملے جلے تاثرات چہرے پر لاتا بیچارگی سے بولا لیکن وہ کان بند کر گئی

اپنے لئے زیحال کیلئے اس نے بہت ساری چیزیں لی تھی تب ہی زیحال کی نظر سامنے بیٹھے ایک لڑکے پر گئی جس کے پاس پاور بینک تھی وہ زمل کو چھوڑتا اسکی جانب کیا اور کچھ کہتے اس سے پاور بینک لے کر اپنا

موبائل چارج پر لگاتے آن کیا اس دوران وہ زمل پر بھی نظر
رکھے ہوئے تھا موبائل کچھ ہی دیر میں آن ہو گیا تھا
سب سے پہلے تو اس نے یاقوت کو کال کی تھی
سوری یور ڈائل نمبر از پاور آف پلیز ٹرائے اگین لیٹر
آگے سے عورت کی آواز پر اس کے ماتھے پر شکنیں آئیں
اس نے پامیر کا نمبر ڈائل کیا وہ بھی نہیں اٹھایا گیا
ایسے ہی برلاس اور پھر جتنے بندوں کے نمبر اسکے پاس
تھے اس نے سب ہی ٹرائے کئے تھے کسی نے نہیں اٹھایا
اب اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا تھا تب ہی اسکے فون
پر ایک نوٹیفکیشن کی ٹون بجی اسکے کلک کرتے وہ
ڈاؤن لوڈ ہونے لگی نجانے کیوں اس ویڈیو سے اسے الجھن
سی ہو رہی تھی یا شاید کسی سے بات نہ ہو پانے کی بے

چینی تھی

ویڈیو ڈاؤنلوڈ ہو چکی تھی جسے اوپن کرتے سامنے کا
منظر دیکھ اسکے ہاتھ میں پکڑے بیگ زمین پر جا گرے
وہ بنا پلک جھپکائے دیکھنے لگا سامنے تین میتیں کفن
میں لپٹی رکھی تھیں اسکے ذہن میں فورا اپنے تینوں ساتھ
کلک ہوئے پل میں اسکا دل ڈوبا تھا اس نے سوچا بھی نہ
تھا کہ وہ تین میتوں کو ایک ساتھ دیکھے گا اسے دھچکا
لگا تھا بہت بڑا دھچکا ویڈیو بنانے والا دھیرے دھیرے
ان میتوں کے پاس جا رہا تھا اور پاس آتے ایک کے چہرے
سے کفن ہٹانے لگا پاشا کی سانسیں تک رک گئی تھیں
اسے لگا تھا وہ وہی گر جائے گا لیکن کفن ہٹانے سے پہلے
ویڈیو ختم ہو گئی اور کسی انجان نمبر سے کال آنے لگی

جواس نے بناایک سیکنڈ بھی دیر کئے اٹھالی

ہاں۔۔۔کیسالگا جھٹکا۔۔۔ گرے تو نہیں ناں۔۔۔؟سامنے

سے ابھرنے والی آواز وہ پہلی بار سن رہا تھا

کون۔۔۔؟دانت پیس کر بولتے اسکی گردن کی رگیں تک تنی

یورویل وشر جان من۔۔۔کیسالگامیرا سرپرائز تیرے تین

ساتھیوں کی ایک ساتھ م۔۔۔"اسکی بات پوری ہونے سے

پہلے پاشا دھاڑا تھا

شٹ۔۔۔۔۔اپ تیری اتنی اوقات کہ تومیرے ساتھیوں کو

"مارے۔۔۔

چچچچ۔۔۔۔۔میتیں دیکھ کر بھی یقین نہیں آیا بڑا بے وقوف

نکلا پاشا۔۔۔"ساتھ ہی اسکا شیطانی قہقہہ گونجا

تونے اگر نہ بتایا کہ تو کون ہے تو تو ضرور میتیں دیکھے

گا۔۔۔"وہ اب تک شاک میں تھا لیکن اس پر چاہ کر بھی
ظاہر نہیں کر سکتا تھا
اس میں کوئی شک نہیں کہ تو مجھے ختم کرنے میں ذرا
تاخیر نہیں کرے گا لیکن میری جان تیرے بازو میں کاٹ
چکا ہوں اب کر اپنے زخمی پرزوں سے مجھ پر وار اور
ہاں تیری بیوی بہت حسین ہے۔۔۔"کہتے وہ کال کاٹ گیا
پاشا اسکی آخری بات سنتے پیچھے مڑا زمل وہاں نہیں
تھی وہ سب کچھ چھوڑ کر اس سائیڈ آیا جہاں وہ کھڑی
تھی لیکن وہ نجانے کہاں چلی گئی تھی اس نے وہاں
موجود لوگوں سے پوچھا لیکن کسی کو نہیں پتا تھا
وہ یہاں وہاں اسے ڈھونڈتا مال کے بیچ و بیچ کھڑا دھاڑا
زمل۔۔۔۔۔ل"اسکی دھاڑ پر سب لوگ اسکے آس پاس

جمع ہوئے ایک طرف ساتھی تھے اور دوسری طرف
اسکی بیوی وہ اکیلا کھڑا صرف دھاڑ ہی سکا تھا تب
ہی کسی نے پیچھے سے اسکے پیٹ پر ہاتھ باندھے تھے
اس نے مڑ کر دیکھا وہی کھڑی تھی لیکن تھوڑی ہی دیر
میں اسکی آنکھیں لال ہو چکی تھیں جواب آہستہ آہستہ
بند ہو رہی تھیں

زمل۔۔۔زمل۔۔۔" وہ دھیرے سے اس کے بازو پر گرتی گئی
اور بے ہوش ہو گئی پاشا کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ اسے
ہوا کیا تھا وہ بنا کسی کی جانب دیکھے اسے بانہوں میں
اٹھائے باہر گاڑی میں لایا اور فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے گاڑی
کا رخ ہسپتال کی جانب کیا اسکا دماغ بند ہونے لگا تھا
سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے اس دوران وہ کتنی ہی

بار دوبارہ ان سب کا نمبر ملا چکا تھا لیکن کسی نے نہیں
اٹھایا اتنی دیر میں وہ لوگ ہوسپٹل بھی پہنچ گئے تھے
زمل کو اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ اندر لایا جہاں آتے روم
میں ڈاکٹرز نے اسکا ٹریٹمنٹ شروع کیا
وہ کوریڈور میں یہاں وہاں چکر کاٹتے خود کی بگڑتی
حالت کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا جو پریشر
کی وجہ سے اسکے کنڑول سے باہر ہونے لگی تھی وہ کبھی
اتنا بے بس نہیں ہوا تھا جتنا اس وقت تھا

تب ہی ڈاکٹر روم سے نکلتی اسکے پاس آئی
ٹیک کیئر اوف ہر۔۔۔" وہ کچھ بولنے لگی تھیں

کہ پاشا کا موبائل پھر بج پڑا اس نے ڈاکٹر کی بات پوری
سنے بغیر کال اٹھائی اور آگے سے ملنے والی خبر پر اسکی
ناک کے نتھنے پھولتے گئے جبڑے کی رگیں تنی اسکی بات
پوری ہوتے پاشا نے کال کٹ کی تب تک ڈاکٹر جا چکی
تھیں وہ دھیرے سے اندر آیا جہاں زمل شاید انجکشنز کے
زیر اثر سو رہی تھی قریب آتے اس نے زمل کی پیشانی پر
اپنے لب رکھ کر آنکھیں موندیں اس مشکلوں سے بھری
زندگی میں ایک وہی تھی اسکے سکوں کا سامان
کتنی ہی دیر وہ اس پر جھکے پیشانی پر لب رکھے رہا جب
نرس نے آکر زمل کے ڈسچارج اور کچھ دوسرے پیپرز
پکڑائے اسے لیتے
وہ زمل کو اسی طرح اٹھائے گاڑی تک لایا آگے کے بجائے

اسے پچھلی سیٹ پر آہستہ سے لٹایااور خود ڈرائیونگ
سیٹ پر آتے چابی اگنیشن میں گھمائ
ڈرائیونگ کرتے اسکے چہرے کے تاثر سخت تھے وہ اس
کال کے بارے میں بار بار سوچتا رہا جب اسکا فون دوبارہ بجا
بوس جسکا آپ نے کہا وہ وہی ہے "آگے سے ملنے والی
خبر پر وہ اپنا سر پیچھے پشت پر ٹکا گیا چہرہ سپاٹ تھا
لیڈ کرنے والوں میں اور کون کون شامل ہے۔۔۔؟
بوس آرمی چیف بختاور۔۔۔"سامنے سے نام سنتے وہ سیدھا ہوا
"تم سے جو کہا وہ سب ایکیزکٹ ٹائم پر ہونا چاہئے۔۔
" اوکے بوس
کال کٹ کرتے اس نے ایک نظر پچھلی نشست پر سوئی ہوئی
زمل کو دیکھا اور دیکھتے ایک سمائل اسکے لبوں پر آئ

میری جان کا ٹوٹا۔۔۔"آگے دیکھتے وہ مسکراتا ڈرائیو
کرنے لگا وہ لوگ کچھ ہی دیر میں گھر پہنچ گئے تھے وہ
اسی طرح خود ہی زمل کو اٹھا کر روم میں لے آیا تھا اور
اس پر کمفرٹر ٹھیک کمفرٹر ٹھیک کرتے ماتھا چومتے
دبے پیر باہر نکل آیا اب وہ شام تک نہیں اٹھنے والی تھی
تب تک وہ بھی اپنا کام کر آئے گا

NOVELS BY AQSAM

آرمی کے ٹینک کے ٹینک نکالے گئے تھے اپنی طرف سے ایک
بہت بڑی تعداد میں فورس تیار کی گئی تھی دوسری جانب
سے پولیس فورس تیار تھی جتنا جدید اسلحہ تھا وہ سارا
آج پاشا گینگ پر استمال کیا جانا تھا ملک میں جگہ جگہ
کرفیو لگا دیا گیا تھا تاکہ اگر وہ لوگ جوابی حملہ کریں تو
زیادہ نقصان نہ ہو۔ہر نیوز چینل پر ایک ہی خبر گردش کر

رہی تھی پاشا گینگ کے حوالے سے لوگوں میں خوف کی ایک
لہر سی دوڑ گئی تھی اسکے نام سے اتنا خوف پھیلایا جا چکا تھا
نوفل ڈرائنگ ہال میں بیٹھا سامنے سکرین پر وہی نیوز
چلائے بیٹھا تھا جب آئرہ دھیرے سے اسکے پاس آکر بیٹھی
لیکن اسکا سارا دھیان صرف سکرین پر تھا
ملک بھر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے ذرائع کے مطابق یہ گینگ
کہیں بھی حملہ آور ہو سکتا ہے تمام پاکستانیوں سے آرمی
چیف کی جانب سے گزارش ہے کہ گھروں میں رہیں جی
ناظرین آپ کو بتاتے چلیں۔۔۔۔"اینکر گلا پھاڑ پھاڑ کر نیوز
سنا رہی تھی
بھائی۔۔۔"وہ کچھ دیر سکرین دیکھنے کے بعد دھیرے سے بولی
!ھمم۔۔۔

آپ ناراض ہیں۔۔۔؟وہ جب سے آیا تھا اس نے آئرہ سے بھی
ٹھیک سے بات نہیں کی تھی
کیوں تمہیں فرق پڑتا ہے۔۔۔؟وہ ہنوز نظریں سکرین پر ٹکائے بولا
افکورس بھائی پڑتا ہے لیکن یہ بھی تو بتائیں ان سب میں
میرا کیا قصور مجھے زمل کے گم ہونے کی ذرا بھی بھنک
"نہیں پڑنے دی سب نے ورنہ میں آپ کو ضرور بتاتی۔۔۔
وہ واقعی ان سب سے انجان تھی
سب نے مل کر گیم کی ہے میرے ساتھ ایک دفع مجھے وہ
مل جائے پھر دیکھ لونگا ایک ایک کو۔۔۔"بولتے اسکے
تاثر سخت ہوئے
مجھ سے ناراض نہ ہوں بھائی پلیز۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی
نوفل نے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا جہاں اسکی آنکھوں

میں نمی تھی نوفل نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکا سر اپنے
کندھے پر ٹکا لیا
"بھائی زمل مل تو جائے گی ناں۔۔
ملے گی اور بہت جلد۔۔۔" وہ نظریں سامنے ٹکائے بول رہا
تھا جب اسکے موبائل پر قدیر جیلانی کالنگ چمکا آئرہ
سیدھی ہو بیٹھی اس نے آگے بڑھ کر موبائل اٹھایا اور
کال پک کرتے کان سے لگایا
"آج کیسے ملک تو سارا بند ہے ان ڈاکوؤں کی وجہ سے۔۔
وہ شاید اسے سائٹ پر آنے کا کہہ رہے تھے جب اس نے
نیوز انکے غوش اتاری
ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔" کہتے اس نے کال
کاٹ دی

بھائی آپ نہ جائیں آج باہر۔۔۔"آئرہ جو اسکی باتیں سن
رہی تھی کال بند ہوتے بول پڑی
"بیٹا ضروری ہے جانا یہ ڈیل بہت امپورٹنٹ ہے میرے لئے۔۔
وہ آئرہ سے ایک گھنٹہ بڑا تھا اس لئے کبھی کبھی بیٹا کہہ
کر مخاطب کرتا
لیکن یہ ڈاکو۔۔"وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ وہ بیچ میں بول پڑا
کچھ نہیں کر سکتے یہ تھرڈ کلاس ڈاکو۔۔۔"بولتے ہوئے اسکا
لہجہ کڑوا ہوا آہ(تو ہاتھ لگ انکے بتائیں تجھے کیا کر سکتے
(ہیں اور کیا نہیں
چلیں آپ دھیان سے جائیں اور جلدی واپس آئیں امی کل
"سے روم سے نہیں نکلیں۔۔
ھمم آجاؤنگا۔۔"اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ اٹھ کر اوپر میں چلا گیا

آئرہ اسکے مزاج کے برعکس دھیمے مزاج کی سلجھی ہوئی
لڑکی تھی قد کاٹھ میں نہ زیادہ لمبی نہ زیادہ چھوٹی اور
نین نقش تو قدرت کی طرف سے بنے بنائے تیکھے اور پرکشش تھے

NOVELS BY AQSAM

جیلانی ٹیرس پر کھڑے یہاں وہاں چکر کاٹتے بار بار
اپنے مینیجر کو کال کرتے رہے انہیں جب سے اس حملے کا
پتہ چلا تھا وہ ایک پل چین سے نہیں بیٹھے تھے اگر ان
پر حملہ ہونا تھا تو وہاں انکی بیٹی بھی تھی جس کی وجہ
سے پچھلے تین گھنٹوں سے ایک پیر پر کھڑے تھے
تب ہی صبا بیگم اندر آئیں
آپ نے نیوز دیکھی۔۔۔آپ نے کہا تھا میری بچی کو لے آئیں
گے آپ کیوں نہیں لائے۔۔۔"وہ پہلے سے بپھری ہوئی تھیں
انکے سامنے آتے سارا غصّہ نکالنے لگی

وہ اب بھی خاموش رہے تھے انہیں خود سمجھ نہیں آ
رہا تھا کہ کرے تو کیا کرے نہ اس حملے کے پیچھے کون
ہے یہ پتہ چلا تھا اگر پتہ چل جاتا تو اسی سے مدد حاصل
کر کر اپنی بیٹی بھی چھڑوا لیتے
صبا بیگم ایسے ہی کھڑی سناتی رہی جب ملازم نے نوفل
کے آنے کا بتایا
اسے۔۔۔اسے اوپر بھیجو جلدی۔۔۔"اسکا نام سنتے جیلانی
مزید اتاولے ہوئے
تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنے اسی طرح ڈیسنٹ سے لک کے
ساتھ اندر آیا تھا جسے دیکھتے جیلانی کے کلیجے میں
ٹھنڈک سی پڑی
اسکے بیٹھتے جیلانی نے ساری بات اسے بتا دی اسے بلایا

بھی اسی لئے تھا تاکہ اگر مینیجر نہیں آتا تو اسے بھیج
سکیں پاشا کے علاقے میں
جیسے جیسے انکی بات پوری ہوتی گئی ویسے ویسے اسکے
چہرے کے تاثرات متغیر ہوتے گئے اسکا دل کیا کہ فورا نہ
کہہ دے کہ کیوں بیٹھے بیٹھائے اپنی موت کو دعوت دے
لیکن جو ڈیل جیلانی کے ساتھ ہونی تھی اسکے بعد اسکی
زندگی بدل جانے والی تھی تو انکار بھی نہیں کر سکا
آپ مجھے ایڈریس دیں میں جا کر کرتا ہوں بات۔۔۔"انکی
بات پوری ہوتے اس نے سیدھا ایڈریس مانگا جو جیلانی
نے فورا سمجھا دیا تھا
اوکے میں لے آؤنگا آپ کی بیٹی کو۔۔۔"ان سے مصافحہ
کرتے وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا روم سے باہر آیا

جیلانی کیلئے یہ ایک گولڈن چانس تھا اس وقت وہ لوگ
خود بھی کسی عورت کو اپنے پاس نہ رکھتے تو آسانی سے
نوفل کے ساتھ مشائم کو بھیج دیتے
NOVELS BY AQSAM
سارے ٹینک اور ہیلی کاپٹر پاشا کے علاقے کے قریب پہنچ
گئے ان سے پہلے آرمی کی گاڑیاں اور پولیس فورس اسکے
علاقے کے باہر آچکے تھے وہی سے دھڑا دھڑ فائرنگ سٹارٹ
کردی تھی بنا انکو سمبھلنے کا موقع دیے علاقے کے شروع
میں موجود پاشا کے لوگوں کو سیکنڈ میں چھلنی کر دیا
گیا تھا گھیرا چاروں جانب سے تنگ کر دیا گیا تھا نیٹ
سروس پہلے ہی اس علاقے کی بند کروادی گئی تھی تاکہ
وہ لوگ آپس میں کوئی رابطہ نہ رکھ سکیں
فائرنگ کی آواز اب تک ڈیرے تک نہیں پہنچی تھی کیوں

کہ ڈیرے اور انٹری پائنٹ کے بیچ کافی فاصلہ تھا اور
ڈیرے پر اس وقت صرف برلاس موجود تھا یاقوت اور
پامیر دوسری جانب تھے
فورس فائرنگ کرتی اندر آتی گئی کتنے ہی شروع میں
پاشا کے لوگ گرائے لیکن وہ لوگ بروقت سمبھلتے الٹی ان
پر فائرنگ کرنے لگے فضا میں گولیوں کی آواز گونج اٹھی
تھی بدلے میں پاشا کے لوگوں نے آرمی اور کچھ پولیس
اہلکار کو گولیوں سے بھون دیا تھا
"بوس۔۔۔بوس آرمی نے حملہ کر دیا ہمارے علاقے پر۔۔
ایک بندہ ھانپتا ہوا ڈیرے پر بھاگتا ہوا آیا اسکی بات
سنتے برلاس کو یاد آیا کہ اس نے یہ بات یاقوت کو نہیں
بتائی تھی اوہ اب بتانے کا وقت بھی نہیں تھا وہ اپنی

کلاشنکوف لئے اسکے ہمراانٹری پائنٹ پر آیا جہاں پوری
بارات کھڑی تھی پہلے تواس نے چھپ کر چار پانچ اہلکار
پر فائر کرتے کام تمام کیا لیکن اسکی گولیاں ختم ہو چکی
تھیں اس نے اپنے سامنے کھڑے بندے سے بندوق چھینی
کیونکہ ان سے زیادہ ان چار ساتھیوں کے نشانے پکے تھے
لیکن کب تک وہ بندوق بھی چلتی وہ بھی جواب دے گئی
انکے پاس اسلحہ پہلے ہی کم تھا وہ چاہ کر بھی
انکا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے تب ہی برلاس نے اپنا منہ
اوپر کی جانب کیا سب سے پہلے اسکا کام تمام تھا وہ
آنکھیں موندے بیٹھا تھا جب اپنی کنپٹی پر کچھ محسوس
ہوا آنکھیں کھولی تو ایک آرمی آفیسر اس کے سر پر موت
بن کر کھڑا تھا

برلاس کے چہرے پر خوف کی بجائے اطمینان دیکھ
اس آفیسر کو آگ سی لگ گئی
تب ہی فضا میں دھڑادھڑ فائرنگ کی آواز گونجی
اپنی فورس بھیج کر خود آرمی چیف اپنے آفس میں بیٹھے
مزے سے انگور کھاتے نیوز دیکھ رہے تھے جب انکے موبائل
پر ویڈیو کال آنے لگی انہوں نے آگے ہوتے موبائل اٹھایا
پہلے تو انجان نمبر دیکھ کر وہ اگنور کر گئے لیکن وہ کال
مسلسل آنے لگی مجبوراً انہوں نے کال پک کی سامنے کا
منظر دیکھتے ہاتھ میں پکڑا انگور نیچے جا گرا آنکھیں تھی
کہ پھیلتی ہی چلی گئی سامنے ایک لڑکی جس کو کرسی
سے رسیوں کے ساتھ باندھا گیا تھا منہ پر ٹیپ لگی تھی
اور اسکے گرد پٹ بیل ٹیریر اسکے سونگھتا گھوم رہا تھا

جو کافی دن کا بھوکا لگ رہا تھا وہ فوراً سیدھے ہو بیٹھے

کیسے ہو چیف صاحب۔۔۔"کال پر پیچھے سے ایک

خوبصورت مردانہ آواز سن کر وہ ہوش میں آئے

کک۔۔کون ہو تم۔۔۔یہ۔۔یہ مم۔۔میری بیٹی تمہارے پپ۔۔

پاس کیسے۔۔۔"اتنی سی دیر میں ہی انکی ہوائیاں اڑنے لگی تھیں

بتادونگا اچھے سے کہ میں کون ہوں پہلے اپنی چھپری

فورس کو روک۔۔ابھی کے ابھی۔۔۔"اس شخص کا لہجہ

آخر میں سخت ہوا تھا

لل۔۔لک۔۔لیکن تم ہو کون۔۔۔مم۔۔میری بیٹی

۔۔تت۔۔تمہارے

بکواس بند۔۔۔۔جو کہا وہ کررر۔۔۔"اب وہ شخص دھاڑا تھا

میں۔۔۔میں کیسے روک دوں۔۔۔وہ۔۔وہ پوری تیاری کے ساتھ

"گئے۔۔ہیں۔۔۔

انکے چھیچھڑے تو بعد میں اڑائے گا اس سے پہلے میرا

ٹائیگر تیری بیٹی کے چھیچھڑے اڑائے گا دیکھ بہت بھوکا

ہے۔۔"وہ کتا بھوکا تو سچ میں لگ رہا تھا کہ ایک بار

مالک کا حکم ملتے اس بے ہوش لڑکی کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا

مم۔۔میں۔۔میں روکتا ہوں۔۔۔"وہ اپنا موبائل ٹیبل پر رکھتے

دوسرا فون اٹھاتے حیدر کو کال کرنے لگے جو پہلے تو

اس نے اٹھائی نہیں لیکن انکے بار بار کرنے پر آخر میں اٹھائی

"حیدر اپنی فورس کو روکو۔۔۔ابھی کے ابھی۔۔

اسکے کال اٹھاتے بوکھلا کر بولے تھے لیکن اس نے شاید

بات نہیں سنی تھی

سر آپ کی آواز نہیں آرہی۔۔۔"وہ راستے میں تھا وہاں

ہوتا تو یہ کال بھی نہ لگتی

اپنی فورس کو روکو۔۔۔"انکی دھاڑ حیدر کے کان کے پردے

پھاڑ گئی تھی پوری بات سنتے جلدی سے پاشا کے علاقے

میں پہنچ کر بروقت اپنی فورس کو روکا تھا جن میں سے

آدھے کو پاشا گینگ ختم کر چکا تھا

باقی سب دم دبا کر بھاگے کیونکہ روکا فورس کو گیا تھا

پاشا کے لوگوں کو نہیں

گڈ۔۔۔اب دوسرے نمبر سے کال پک کر۔۔۔"ویڈیو کال والا

شخص بولتے کال بند کر گیا جب اسی وقت دوسری کال

آنے لگی بختاور نے بنا دیر کئے وہ کال اٹھائی

کیا ہوا۔۔۔اڑ گئی ہوائیاں۔۔"یہ پاشا کی آواز تھی

خوبصورت رعب دار بھاری آواز

تھے یہ یہ ملائیشیا میں switzerland تت۔۔تم تو
کون تھا۔۔۔"انکواب تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ شخص
کیا کر واگیا تھاان سے
اسی وقت پاشاکازوردار قہقہہ گونجا تھاجو مزیدان
میں خوف پیدا کر واگیا
زور کا جھٹکاہائے زوروں سے لگا۔۔۔ہاں لگا" وہ اپنی
مخصوص آواز میں گانا گاتااس وقت چیف کو زہر سے بھی
زیادہ برا لگا تھا
پا۔۔۔۔۔۔۔۔شا"اپنی کرسی سے اٹھتے پوری قوت سے دھاڑے
آواز نیچے۔۔۔۔کیاہوا ایک بیٹی قربان نہیں ہوئی اپنے ملک
پر چچ۔چچ۔چچ"اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے وہ کافی
کامگ اپنے لبوں سے لگا گیا

چل بیٹی نہیں تو لاہور کے بار کلب میں ناچتی اپنی بیوی
قربان کر دے۔۔۔"اس وقت انکی بیوی سچ میں بار کلب
میں تھی لیکن یہ بات پاشا کو کیسے پتہ چلی تھی وہ یہی
سوچتے رہ گئے جب انکا دوسرا سیل فون بجا
سر لاہور کے ایک بار کلب میں بومب بلاسٹ ہوا ہے "کال
اٹھاتے انکے چہرے کی رنگت فق سے اڑی وہی پاشا کا بلند
ہوتا قہقہہ سنائی دیا
تم۔۔۔ تمہیں کیسے پتہ چلا اس حملے کا۔۔۔"وہ دانت پیستے
استفسار یہ بولے
اسکے پاس جب وہ ویڈیو آئی تھی اس نے تب ہی پاکستان
میں اپنے باقی بندوں سے اس حملے میں لیڈ کرنے والوں
کی ڈیٹیلز نکلوالی تھیں جن میں سے بختاور کی بیٹی

جواس وقت ملائیشیا میں تھی اور وہاں صرف ایک ہی
بندہ تھا جو یہ کام کر سکتا تھا الفاد اڈیئر ڈیول
جس نے اسکی بیٹی کو اسکے فلیٹ سے کڈنیپ کیا اور
بختاور کو کال کر کر اتنا پریشرائز کر دیا کہ وہ وہی کرتا
گیا جو اس نے بولا
پھر آتے ہیں اس ویڈیو کی جانب وہ ویڈیو ایک انجان
نمبر سے آئی تھی بھیجی تو وہ ڈیمو کے طور پر تھی لیکن
یہی انکی سب سے بڑی غلطی تھی جس کے بعد پاشا
نے الرٹ ہوتے اپنے سندھ میں موجود کچے کے لوگوں کو
جگہ جگہ پھیلا دیا تھا جو اب اسکے ایک اشارے پر
جگہ جگہ بلاسٹ کر رہے تھے تباہی ہوئی تھی لیکن پاشا
گینگ کی نہیں اس فورس کی کیونکہ بلاسٹ سب بڑے

آرمی آفیسرز کے گھروں کے باہر ہو رہے تھے جس کے دباؤ
میں آکر وہ لوگ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے
نیچے سے سوچنا چھوڑ دو خود سمجھ آجائے گا کہ
مجھے کیسے پتہ چلا۔۔۔اب تک میں نے صرف ٹریلر دکھایا
ہے واپس آکر پوری فلم دکھاؤں گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ
کہتے ٹھک سے کال بند کر گیا جب کہ وہ صرف ہیلو ہیلو
کرتے رہے تب ہی انہوں نے منور کو کال کی
کہاں تک ہوا کام۔۔۔"کال اٹھاتے اپنے مطلب کی بات کی
لیکن چیف کی باتوں پر انکے ہاتھ میں پکڑا انسانی گوشت
کا لوتھڑا بھنچتا چلا گیا وہ اس وقت اپنے شیر و کو کھانا ڈال رہے تھے
میں نہیں جانتا اسکو اس حملے کا کیسے پتہ چلا لیکن
سویا ہوا شیر جاگ گیا ہے اب اسکی دھاڑ کے بعد اسکے

وار کیلئے بھی تیار رہیں۔۔۔" کہتے وہ بھی کال کاٹ گئے

جو حواس وہ باختہ کروا گیا تھا وہ اب تک نہیں سمبھلے

تھے وہی دوسری جانب منور کا غصّے سے برا حال ہوا

تھا اپنے غصّے کی وجہ سے وہ اس درندے کی نظر میں

آ گیا تھا اب اسکا گھسیٹنا سوچ کر پسینے تو آنے تھے

NOVELS BY AQSAM

بوس تھوڑی رعایت ملے گی۔۔۔؟ سامنے بندھی لڑکی کو

دیکھ معاز کے منہ میں پانی آیا تھا

الفا نے ایک تیکھی نظر اس پر ڈالی اور باہر چلا گیا وہی

پیچھے سے حسن نے اسکی گردن دبوچی

"سالے ٹھرکی کہیں بھی شروع ہو جاتے ہو۔۔۔

" اور بھی زور سے مروڑ دو اسکی گردن آیا بڑا رعایت والا

رافع بھی کہاں پیچھے رہتا خود بھی میدان میں کود پڑا

ہاں تیری خود کی شکل جو ایسی نہیں کہ کوئی لڑکی
منہ بھی لگائے۔۔" وہ جھکے جھکے رافع کی ٹانگ کھینچ گیا
رحم کھائیں بھائی ہمارے کرتوت ایسے نہیں کہ جنت میں
"ستر حوریں ملیں پلیز یہاں اس حور کو پھنسانے دیں۔۔
بازو وہ اب بھی نہیں آیا تھا
حسن اسے ایسے ہی گردن سے پکڑے باہر لے آیا جہاں الفا
گاڑی میں بیٹھے انکا انتظار کر رہا تھا منہ پر بارہ تو اسکے
ہمیشہ سے بجے رہتے تھے مجال ہے جو تھوڑا سا بھی ہنس
دے یا مسکرا دے اسکے سپاٹ تاثر دیکھتے تینوں تیر کی
طرح سیدھے ہوتے گاڑی میں بیٹھے پیچھے بیٹھے رافع
اور معاز کو تو اس لڑکی کو چھوڑنے کا ہی غم کھائے جا
رہا تھا تب ہی تازہ تازہ بیوہ عورتوں والی شکل بنائے

رات ہوتے اسکی نیند پوری ہونے لگی وہ ہلکا سے کسمساتی
آنکھیں کھول کر چھت گھورنے لگی اسے ایک دم یاد آیا
تھا کہ وہ لوگ شاپنگ مال میں تھے تو گھر کب اور کیسے
آئے وہ جھٹ اٹھ کر بیٹھتی یہاں وہاں دیکھنے لگی زیحال
کمرے میں کہیں نہیں تھا تب وہ پیروں میں چپل اڑستی
جلدی سے نیچے آئی لیکن وہ نیچے بھی کہیں نہیں تھا
ایک تو آج وہ ریسٹورنٹ میں عجیب سا کھانا کھانے کی
وجہ سے اسکا جی بری طرح متلایا تھا وہ بھاگتی ہوئی
نیچے موجود روم کے باتھ روم میں گئی تھی ابکائیوں
پر ابکائیاں آتی اسکی حالت بری کر گئی وہ وہی سے منہ
پر پانی کے چھینٹے مارتی بالوں کو جوڑے میں لپیٹتی باہر

آئی جب زیحال دونوں کندھے ڈھیلے چھوڑتا اندر آیا اور

آتے صوفے پر ڈھے سا گیا

زمل پہلے تو وہی کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر دھیرے سے

چلتی اس پر تک آئی اور پاس بیٹھی وہ صوفے کی پشت

سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھا

ہبی۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔؟اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی دھیرے سے

بولی

وہ ہنوز اب بھی آنکھیں موندے ہوئے تھا جب گلے ہی ہڈی

ابھرتی معدوم ہوئی

خان۔۔۔"وہ پھر دھیرے سے بولی جب اسکے خان لفظ پر

انکی جھیل سی آنکھیں کھلی اور ایک نظر اپنے پہلو میں

بیٹھی زمل کو دیکھا اسے کلائی سے پکڑتے اپنی گود میں

بٹھایااور اسکی گردن میں منہ دیے آنکھیں موند گیا

آج کادن اس پر واقعی قیامت بن کر گزرا تھااپنے ساتھیوں

کو کھونے کاڈر ہی اسے ہلا کر رکھ گیا تھااس میں کوئی

شک نہیں تھا کہ ان چاروں کی جان ایک دوسرے میں

بستی تھی وہ چاہ کر بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے تھے

زمل کی خوشبو خود میں اترتے محسوس کرتے اس نے

منہ باہر نکالااور اسے بانہوں میں بھرتے اوپر روم میں

لا کر آہستہ سے بیڈ پر لٹاتے اپنی شرٹ نکالی

بازو کھولواپنے۔۔۔"اسکے سپاٹ لہجے میں بولتے زمل فورا

دونوں بازو وا کر گئی وہ سیدھا اسکے سینے پر سر رکھے

اپنی انگلیاں اسکی نازک انگلیوں میں پھنسائے آنکھیں

موند گیا جب زمل دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اسکے بالوں میں

چلانے لگی وہ کب اسکا نرم لمس محسوس کرتے گہری
نیند میں چلا گیا اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ بھی کافی دیر
جاگتی رہی اور پھر سو گئی

شیل کی وجہ سے برلاس بے ہوش ہو گیا تھا جسے یاقوت
اور پامیر اٹھا کر ڈیرے پر لے آئے تھے یاقوت کا پارا اب تک
کم نہیں ہوا تھا اوپر سے پاشا کو کال بھی نہیں کر پا رہا
تھا اتنی بڑی بات کم از کم وہ پاشا سے نہیں چھپا سکتا تھا

تب ہی ایک بندہ اندر آیا
بوس ایک لڑکا آیا ہے اندر آنے دوں۔۔۔؟ وہ ہاتھ میں گن
پکڑے اجازت طلب لہجے میں بولا

لڑکا۔۔۔؟دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا

ٹھیک ہے چیکنگ کر کر بھیجو۔۔۔" یاقوت کا آرڈر ملتے وہ

سر خم کرتا باہر چلا گیا یاقوت بھی کچھ ہی دیر تک باہر

نکل آیا جہاں نوفل کھڑا چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا اسکے

چہرے کے اڑے رنگ دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کہ نوفل یہاں

آنے سے ڈر رہا تھا یہاں موجود لوگوں کے ہاتھ میں بندوق

دیواروں پر لٹکی بندوقیں یہاں کے لوگوں کا ذوق بیان کر رہی تھیں

یاقوت اسے دیکھتے خاموشی سے سامنے رکھے صوفے

پر بیٹھا اور سر تا پیر بغور دیکھنے لگا

تمہاری تعریف۔۔۔؟سپاٹ لہجے میں پوچھا

نن۔۔نوفل۔۔۔" وہ ایسے ہی کھڑے کھڑے دونوں ہاتھ

باندھے بولا اب یہ ڈر کی وجہ سے تھے یا اسکی عادت تھی

ایسے کھڑے ہو کر بات کرنے کی لیکن پہناوے سے وہ اچھے
گھر کا پڑھا لکھا لڑکا معلوم ہوا تھا
کس سے ملنا ہے۔۔۔؟ اگلا سوال
مشائم سے۔۔۔ "مشی کے نام پر یاقوت ایک دم سیدھا ہو
بیٹھا ماتھے پر دو تین شکنیں ابھری
کیا لگتے ہو اسکے۔۔۔ "اسکے سوال پر وہ ایک پل کو سوچ
میں پڑ گیا اگر کہتا کہ اسکے باپ کا بزنس پارٹنر ہے تو کہیں
گولی ہی نہ مار دے کہ جب کوئی رشتہ ہی نہیں تو کیوں
فنکار بنتے یہاں آئے
فرسٹ کزن۔۔۔ "بنا اٹکے جلدی سے جھوٹ بولا یاقوت ایک
پل کو اسے پھر اوپر سے نیچے دیکھنے لگا اسکے دماغ میں
پہلی ملاقات کلک ہوئی شاید یہ بھی انہی میں سے ہو جنکو

مشائم۔پسند کرتی تھی

چھوٹے چائے پتی لاؤ سالے صاحب آئے ہیں۔۔۔ بیٹھو تم کیوں
کھڑے ہو بیگم سے ڈانٹ پڑوانی ہے کہ انکے بھائی کو بٹھایا
تک نہیں۔۔۔" وہ آنکھیں پٹپٹاتا کس معصومیت سے بولا
تھا کہ نوفل ہی ایک پل کو گڑبڑا گیا جیلانی نے اسے صرف
لانے کا کہا تھا اندر کا معاملہ نہیں بتایا تھا اور یہ بھی نہیں
کہ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی ایک ڈاکو سے کی

وہ چپ چاپ سامنے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا

یاقوت اب بھی اسے کڑی نظروں سے دیکھ رہا تھا مشائم
کا نام اسکے منہ سے یاقوت کو ناگوار گزرا تھا

اتنی دیر میں صدیس چائے لے کر آیا پامیر بھی باہر آگیا تھا
کیا کرتے ہو۔۔۔" چائے میں چمچ چلاتے سنجیدگی سے پوچھا

اپناخود کا کاروبار۔۔۔" یاقوت کی ایک آئی بروا چکی وہ پل
میں اپنا موازنہ اسکے ساتھ کر گیا نوفل پرسنالٹی میں یاقوت
سے کم تھا لیکن پڑھا لکھا ویل سیٹلڈ لڑکا تھا وہ کیوں اس
پر یاقوت کو ترجیح دیتی
وہ چائے کا کپ رکھتا اسکے قریب آیا اور منہ سے لگا کپ
آدھے میں چھین کر نیچے رکھا وہ تو ہکا بکا سا یاقوت کو دیکھنے لگا
فرسٹ کزن ہو یا سیکنڈ آئندہ اسکے پاس بھی دکھے تو جن
" پیروں پر چل کر آئے ہو انہی سمیت ٹانگیں کاٹ دونگا۔۔
اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تڑخ کر بولتا نوفل کے پسینے
چھٹوا گیا وہ تو بس اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا
میر بخش چھوڑ کر آؤ اسے۔۔۔" وہ اپنے ایک بندے کو بلاتا
خود اندر چلا گیا اسے کیوں اب تک برا لگ رہا تھا کہ کوئی

مرد اس سے ملنے آیا تھا شاید ایک شوہر ہی غیرت آڑے آگئی تھی

NOVELS BY AQSAM

صبح زیحال سے پہلے زمل اٹھ گئی تھی لیکن وہ اپنا پورا

زور اس پر دیے سو رہا تھا زمل کو سمجھ نہیں آئی کہ

اٹھائے یا سونے دے کچھ دیر انتظار کرتی رہی آخر میں

اسکی کمر پر ہلکی سی چٹکی کاٹی

سییی۔۔۔"اسے نیند میں ہی محسوس ہو گئی تھی لیکن

ڈھیٹ تھا آنکھیں نہیں کھولی

ہبی۔۔اٹھ جائیں۔۔۔آپ میں بہت وزن ہے۔۔"وہ دونوں

ہاتھ کندھے پر رکھتی پیچھے دھکیلنے لگی لیکن وہ سخت

جان اسے ہٹا پانا اتنا آسان نہیں تھا

"ہبی۔۔جی۔۔پلیز۔۔۔میں تھک گئی کل سے سو سو کر۔۔

اب کی بار اسکی آواز رندھی زمل پر ترس کھاتے وہ کروٹ

بدلتا ایک جانب ہو گیا وہ شاید اور سونا چاہتا تھا لیکن
زمل کو اسی پل ومٹ آئی وہ اٹھ کر بھاگتی ہوئی باتھ روم
گئی اور واش بیسن پر جھک گئی رات کچھ نہ کھانے کی
وجہ سے خالی ابکائیوں میں اسے اپنی انتڑیاں تک نکلتی
محسوس ہوئی آنکھیں پل میں لال ہو گئی تھیں
کتنی ہی دیر وہ مرر کے سامنے کھڑی رہی پھر دھیرے قدم
اٹھاتی باہر آئی بیگ سے اپنا نیو سوٹ نکالا اور فریش
ہونے چلی گئی فریش ہو کر بھی کتنی ہی دیر وہ آتماؤں
کی طرح بھٹکتی رہی آخر میں تنگ آ کر بیڈ پر چڑھتی
اسکے قریب آئی
ہبی اب بس کریں اٹھ جائیں۔۔۔" جھنجھلا کر بولتی اسکی
صاف شفاف کمر پر چٹکیاں کاٹنے لگی لیکن وہ ڈھیٹ بنا

اوندھے منہ پڑا رہا

اسے ساکت پڑے دیکھ وہ اٹھ کر اسکی پیٹھ پر بیٹھ گئی

اب آپ اٹھ رہے ہیں یا میں اپنا سارا وزن آپ پر دے دوں۔۔؟

رات بھر اسکا وزن جھیل کر اسے لگا وہ بھی اسکا وزن

نہیں جھیل پائے گا

"اپنے جیسی دو تین اور لے آؤ انکے وزن سے اٹھ جاؤنگا۔۔

اسکی بات پر زمل گھورتی اسکے سر کے بال مٹھی میں جکڑ گئی

لاؤں اپنے جیسی دو تین۔۔۔" بال کھینچتی اس پر جھک کر بولی

زیحال سے آنکھیں بند کئے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا

تھا اگر اب ہنستا تو اسکی جنگلی بلی مزید بپھر جاتی تب

ہی اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ایک ہی جھٹکے میں اپنے نیچے لیا

بڑا جوش آرہا اب دکھاؤ۔۔۔" اسکی کلائیوں کو اپنے فولادی

ہاتھ میں جکڑے دوسرے کی انگلیاں اسکے گال پر مس
کرنے لگا وہ تو اب تک شاک میں تھی کہ کتنی صفائی اور
نرمی سے وہ اسے خود میں دبوچ گیا
ہ۔۔ہٹیں۔۔"بولتی اپنے ہاتھ چھڑوانے لگی لیکن بے کار
وہ اسکی گردن میں منہ دیے جابجا اپنا لمس چھوڑنے لگا
تب ہی زمل کا دوبارہ جی متلایا وہ زیحال کو دور جھٹکتی
جلدی سے اٹھ کر واش روم میں گھس گئی
وائفی۔۔۔کیا ہوا۔۔"وہ اٹھ کر بیٹھا
صبح صبح کونسے سانپ کھا لئے تم نے۔۔۔"اسکی بات سنتے
باہر آتی زمل کا منہ بگڑا اس نے پاس کاؤچ پر پڑا کشن اٹھا
کر اسے دے مارا جو بروقت زیحال نے کیچ کر لیا
"بہت بدتمیز ہیں آپ چلیں اٹھیں بریکفاسٹ بناتے ہیں۔۔

وہ کسی ہوٹل میں نہیں ٹھہر سکتا تھا اس لئے الگ سے اپنا گھر لیا جہاں سے وہ سکون کے ساتھ اپنی ڈیل کر سکے اور زمل کے ساتھ گزارے گئے لمحات کو مزید حسین بنا سکے

اوکے تم نیچے چلو میں ابھی فریش ہو کر آیا۔۔" کہتے وہ اٹھ کر باتھ روم میں گھس گیا زمل فورا باہر نکل گئ

کچھ ہی دیر میں وہ بلیک کلر کی ویسٹ اور ٹراؤزر پہنے اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا نیچے آیا بلیک کلر میں اسکے گورے ڈولے شولے دیکھ زمل ایک پل کو مبہوت سی ہو گئ لیکن اپنی نظر لگ جانے کے ڈر سے نظریں پھیرتی دل میں دس دفع ماشاءاللہ بول گئ

وہ چپ چاپ ناشتہ بناتا زمل کو ہضم نہیں ہوا تھا تب ہی اسکے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئ

"میں بھی بناؤں آپ کے ساتھ۔۔۔

تم صرف رائتہ بنا سکتی ہو وہ بھی کچن کا۔۔۔"پچھلی بار

کیک بناتے وقت کچن کا حال یاد آیا جو بعد میں زیحال کو

ہی سمیٹنا پڑا تھا

لیکن وہ ڈھیٹ بنتی سبزیوں کے پاس آئی اور چاکو اٹھا کر

کاٹنے لگی زیحال نے دیکھا تھا لیکن روکا نہیں اب آہستہ

آہستہ اسے کوکنگ سکھانے کا وہ سوچ چکا تھا

زمل سے اسکی شرافت ہضم نہیں ہو رہی تھی یا شاید اسکے

جنگلی پن کی عادی ہو گئی تھی تب ہی کچھ سوچتے پاس

پڑا کیچپ اٹھا کر ہاتھ پر ڈالا اور تھوڑا چاکو پر

آہ۔۔۔۔میرا ہاتھ۔۔ہ۔۔ہبی۔۔"اپنے ہاتھ کو پکڑتی زور سے چیخی

کیا ہوا دکھاؤ۔۔۔"اسکے پاس جاتے ہاتھ پکڑ کر دیکھا جو

بندہ روز خون کی ہولی کھیلتا ہوا سے ایک نینو سیکنڈ نہیں
لگا تھا کیچپ اور خون پہچاننے میں اور کیچپ سخت تھا
جبکہ خون پانی کی طرح بہہ جاتا ہے یہ بات اس ڈفر کو
سمجھ نہیں آئی تھی جو صرف لال رنگ دیکھ کر چیخ پڑی
زیحال ایک گہری نظر اس پر ڈال پر ہاتھ اوپر کرتا سارا
کیچپ اپنی زبان سے چن گیا
خون بہت ٹیسٹی ہے تمہارا۔۔۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتے
شریر ہوتے بولا جواب نظریں چرا رہی تھی زیحال نے
ایک جھٹکے میں اسے اوپر اٹھا کر صلیب پر بٹھایا
یہ خون اب کہیں اور سے بھی نکالتے ہیں۔۔۔"بولتے وہ کیچپ
اسکے گال سے لیتے گردن تک ایک سرخ لکیر کھینچ گیا
اپنے بلے کو واپس سے جنگلی بنتے زمل نے ایک گہرا سانس

لیااسکااگلاوار اپنی شہ رگ پر محسوس کرتے اسکی جان
نکلی جو شدت سے زیحال کی ویسٹ مٹھی میں جکڑ گئی
وہ زبان سے ٹریس کرتا گردن تک آتے جابجااپنے آتش لمس
چھوڑنے لگاساتھ ایک ہاتھ اسکی تھائیز پر گھوم رہا تھا
جسے اپنی کمزوری تک جاتے محسوس کرتے وہ مزید
سختی سے اسکی ویسٹ جکڑ گئی
گردن سے ہوتاوہ زمل کی دھڑکنوں تک آیاجہاں باری باری
اپنالمس چھوڑتے ایک ہاتھ شرٹ کے اندر ڈالااسکی بڑھتی
بے باکیوں پر زمل سسکی بھرنے لگی تب ہی زیحال کافون
بج پڑالیکن وہ شاید ہوش میں نہیں تھا
ہ۔۔ ہبی۔۔آ۔۔آپکافون۔۔"زمل کی آواز پر وہ منہ باہر نکالتا
فون کی جانب لپکااسے کل سے ان سب کی کال کاانتظار تھا

وہی یاقوت کی کال تھی جسے پک کرتے وہ باہر کی جانب
چلا گیا تب تک زمل اپنی شرٹ ٹھیک کرتی اسکی چھوڑی
ہوئی سبزیاں کاٹنے لگی
تم مجھے اب بتا رہے ہو سب۔۔؟ وہ جان بوجھ کر انجان
بنا جبکہ انکی جانب آنے والا طوفان وہ پہلے ہی موڑ چکا تھا
ایم سوسوری پاشا مجھے بھی نہیں پتہ تھا اور کل سے یہاں
"کانیٹ سروس بھی ان سسرالیوں نے بند کر رکھا تھا۔۔۔
آپ بتائیں کیسا جا رہا ہے آپ کا ہنی مون۔۔۔" یاد آتے تھوڑا شوخ ہوا
تم جانتے ہو میں ہنی مون پر نہیں اس ڈیل کیلئے آیا ہوں
جیسے ہی ہو جائے گی واپس آ جاؤں گا۔۔۔۔" یہاں آتے وہ
اس بندے کے پاس گیا تھا جو تھا تو ایڑا لیکن آدھے سے زیادہ
قیمت پر وہ اس اسمگلنگ پر راضی ہوا تھا

آج اسکی ہینڈ ٹو ہینڈ پے۔۔۔"وہ بولتے بولتے پیچھے مڑا جہاں زمل سٹک سی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی ہنی مون والی بات شاید
وہ سن چکی تھی تب ہی بنا کچھ بولے وہاں سے چلی آئی
میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔"کال بند کرتے وہ اسکے پیچھے گیا جو اندر آتے روم کا دروازہ بند کر چکی تھی
"زمل۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔

جائیں آپ یہاں سے اپنا کام کریں جب واپس جانا ہو بتا دیجئے گا میں نکل آؤنگی۔۔۔"وہ شاید رونے لگی تھی تب ہی آواز رندھی رندھی سی تھی
"زمل آئی سیڈ اوپن داڈور۔۔۔
بس مجھ سے دور) just go away from meنو۔۔۔۔۔
چلے جائیں)۔۔۔"آنکھوں کو بے دردی سے رگڑ گئی

زیحال کتنی ہی دیر باہر کھڑا رہا آخر میں تھک ہار کر نیچے
لیونگ روم میں آگیا
یہ واقعی اسکی غلطی تھی ہنی مون لفظ کی توہین کی تھی
اس نے لیکن وہ بھی کیا کرتا ہاں شاید یہ کام نہ ہوتا تو وہ
زمل کو کبھی ایسے باہر نہ لاتا آہ۔۔۔بہت بڑی غلطی کر چکا
تھا جسکی سزا وہ خود سے دور رکھ کر دیتی اور یہ سزا
زیحال کیلئے بہت بڑی سزا تھی

NOVELS BY AQSAM

آپ سمجھ کیوں نہیں رہے میری ڈیوٹی خطرے میں آسکتی
ہے پہلے ہی ہم بہت بڑی غلطی کر چکے ہیں۔۔۔"منور کی
مسلسل ایک ہی رٹ پر اب بختاور بھی اکتا چکے تھے
پیسوں کے لالچ میں وہ پہلے ہی بہت بڑی غلطی کر چکے
تھے حکومت اب تک پاشا کے خلاف اس لئے نہیں ہوئی تھی

کہ اس نے اب تک ہمیشہ حق کی لڑائی لڑی تھی وہ پیسوں
کیلئے کام ضرور کرتا تھا لیکن وہ غریبوں کا پیسا ہوتا تھا
جن تک وہ صحیح سلامت پہنچا بھی دیتا تھا لیکن صرف
اسکا کرنے کا طریقہ غلط تھا جسکا انجام بھی پھر بھیانک
ہی ہونا تھا اور اس میں بھی ابھی وقت تھا وقت سے پہلے
بولا گیا دھاوا بختاور پر ہی الٹا آن پڑا تھا

مجھے اسکا نام تک مٹتا ہوا چاہئے اور اسکی بیوی۔۔مجھے
وہ زندہ صحیح سلامت چاہئے۔۔۔"انہیں بتانے والے نے
زمل کی تصویر بھی منور کے پاس بھیجی تھی جسکو
دیکھنے کے بعد وہ لٹو ہو گئے تھے اس پر
کس نے کہا تھا وہ ویڈیو اسکے پاس بھیج کر ڈرانے کو وہ
ڈرا نہیں الٹا ہمیں ڈرا دیا اب پتہ نہیں واپس آکر کیا حال

کرے گا وہ۔۔۔"ڈران میں کل ہی بیٹھ چکا تھا جب کلب
کے باہر اس نے بلاسٹ کروایا تھا البتہ بیوی صحیح
سلامت تھی کیونکہ پاشاد شمنی میں عورتوں پر حملہ نہیں کرتا تھا
اسی لئے کہا تھا اسکے ساتھیوں کو ختم کردو تاکہ وہ
"کمزور پڑ جائے اور پھر اسے بھی ختم کرنا آسان ہو۔۔۔
انکا غصّہ بڑھتا ہی چلا جارہا تھا
اب جو کرنا ہے آپ کریں میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ
دونوں کھڑے کرتے صاف جواب دیتے وہاں سے نکل آئے
جبکہ منور کا غصّے میں برا حال ہونے لگا تھا تب ہی اسکا
بندہ ایک آدمی کو گھسیٹتے ہوئے لایا
"سر کار یہ وہی ہے جس نے کل گاڑی پر پتھر مارا تھا۔۔۔
بڑا جوش بھر گیا ہے تم لوگوں میں۔۔۔"وہ گاؤں کا بندہ

تھا جس نے طیش میں آکر منور کی گاڑی پر پتھر دے مارا
تھا جتنا خوف وہ اپنے علاقے کے لوگوں میں پھیلا کر
رکھتا تھا ایسے میں کسی کا منہ زور ہونا منور کو سخت
ناگوار گزرا تھا
" پھینک دو شیرو کے سامنے ساری ہمت نچوڑ لے گا اسکی
اسکے حکم پر اسکے سن آدمی کو شیر کے پنجرے میں
پھینک دیا گیا تھا جس کے بعد اسکے بچے ہوئے لوتھڑے
ہی باہر آئے تھے
NOVELS BY AQSAM
دوپہر ہونے کو تھی لیکن وہ کمرے سے باہر نہیں آئی تھی
نہ ہی کوئی آواز کی تھی جس کی وجہ سے زیحال کو
اب زیادہ فکر ہونے لگی تھی وہ واپس سے اٹھتا اوپر گیا
اور ڈور ناک کرنے لگا

زمل۔۔اٹس انف۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔"اپنے صبر کا پیمانہ
لبریز ہوتے دیکھ خود پر ضبط کرتے بولا لیکن کوئی جواب نہ آیا
زمل۔۔تم سن رہی ہو۔۔۔نہ کرو تنگ یار پلیز۔۔۔"ہنوز خاموشی
جواب زیحال کو کسی گڑبڑ کا احساس کروانے لگی تھی تب
ہی نے اس نے اپنے کندھے سے دروازے پر قوت لگائی
لیکن پہلی دوسری تیسری وہ کھلنے میں ہی نہیں آرہا تھا
وہ پیچھے جاتا پوری قوت سے دروازے سے ٹکرایا تھا جس
کے نتیجے میں اندر لگا لاک ٹوٹ کر لٹک گیا تھا
اندر آتے اسکے پیروں سے زمین نکل گئی تھی وہ زمین پر
بے سدھ پڑی تھی زیحال بھاگتا ہوا اسکے قریب بیٹھا
زمل۔۔۔زمل۔۔۔۔۔۔"اسکا سر اپنی گود میں رکھتے چہرہ
تھپتھپایا لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی

زمل۔۔۔۔یاررر۔۔۔"اٹھ کر اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پر
لٹایا پاس پڑے جگ سے چند پانی کے قطرے اسکے منہ پر
مارے لیکن کوئی اثر نہ ہوا

وہ اب زیادہ پریشان ہونے لگا تھا پاس پڑی اپنی شرٹ پہنتے
گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر آیا اور اگلے پندرا منٹ میں لیڈی
ڈاکٹر کو لے کر آیا جو اب اسکا ٹریٹمنٹ کر رہی تھیں اور

وہ خود ایک پیر پر بے بسی سے لیونگ روم میں یہاں
وہاں چکر کاٹ رہا تھا

اسے رہ رہ کر خود پر غصّہ آنے لگا کیوں اس نے وہ بات کی
تب ہی اسکا فون دوبارہ بجا لیکن اس وقت اسے کسی سے
بات نہیں کرنی تھی کال کاٹتے فون ایک جانب کاؤچ پر اچھال دیا
ڈاکٹر اپنا بیگ اٹھائے نیچے آئی جسے دیکھتے وہ لپک کر

---؟(کیاوہ ٹھیک ہے) is she alright اسکی جانب آیا

کانگریچولیشن---شی ازپریگننٹ---"ڈاکٹر کے الفاظ پر

اسے دھکاسالگاوہ وہی کھڑے ہوتے بے یقینی سے اسے

دیکھے گیااسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا

وہاٹ---؟شاک کی سی کیفیت میں دوبارہ یقین دہانی چاہی

شی ازپریگننٹ---"یہ الفاظ دوبارہ سنتے وہ پاگل ساہونے لگا

خوشی سے جھومتااس ڈاکٹر کوہی کندھوں سے تھامتا

اپنے ساتھ گھماگیااتنی خوشی---اتنی---اسے لگاوہ

پاگل ہوجائے گاوہ مرجائے گاوہ ہنسے وہ روئے وہ کیا

کرے اسے سمجھ نہیں آرہاتھاڈاکٹراس کی کیفیت

دیکھتی مسکرادی

وہ وہی زمین پر بیٹھتاسجدے میں چلاگیانم آنکھوں سے

اپنے رب کا شکر ادا کرتے کھڑا ہوا اپنی آنکھوں کو صاف
کرتے وہ ڈاکٹر کو لئے باہر آیا اور ہوسپٹل چھوڑ کر آیا بیچ
میں ایک ڈائمنڈ کا نیکلیس بھی اسے لے کر دیا جس پر وہ
اور بھی خوش ہوتی اپنی زبان میں اسے بہت سی دعائیں دے گئی
گھر واپس آتے وہ سیدھا روم میں گیا تھا جہاں وہ اب بھی
گہری نیند میں تھی اسے اپنی نظروں کے حصار میں لئے
قریب آیا اور پاس بیٹھتے اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھے
"تھینک۔۔یو میری۔۔میری زندگی اتنی حسین بنانے کیلئے۔۔
اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہی کان کی لو ہونٹوں میں
دبائی اسکی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس
کرتی وہ تھوڑی کسمسائی
زیحال اپنا ایک بازو اس پر پھیلائے گردن میں دیے زمل کی

خوشبو اپنے اندر اتار رہا تھا جب وہ دھیرے سے آنکھیں
کھولتی اسکا بازو خود پر دیکھتی واپس سے سر تکیے پر ٹکا گئی
تپش اب بڑھتی جا رہی تھی اسکا ہاتھ زمل کے جسم پر
رقص کرتا سینے تک آیا جسے وہ فورا پکڑ گئی زیحال نے
منہ باہر نکال کر اسے دیکھا تو وہ پوری آنکھیں کھولے
اسے گھور رہی تھی

اب کیوں آئیں ہیں قریب ہٹیں پیچھے۔۔"ایک ہاتھ تو زیحال
کے نیچے تھا دوسرا اسکے کندھے پر رکھتی پیچھے
دھکیلنے لگی لیکن وہ پیچھے جانے کے بجائے اسکے ہونٹوں
پر جھکتا سارے الفاظ ساری ناراضگی قید کر گیا اسکا دل
بھاری ہو رہا تھا یہ خوشی اسکے لئے عام نہ تھی جن رشتوں
کیلئے وہ اپنے ماضی میں تڑپا تھا وہ زمل کے ساتھ اسے مل رہے تھے

ہونٹوں پر شدّت بڑھتی گئی زمل اسے پیچھے نہ کر سکی
تب ہی اسکے بالوں پر ہاتھ رکھتی اسکا ساتھ دینے لگی
سانسیں ایک دوسرے میں منتقل ہوتی رہی نمی ایک دوسرے
میں گھلتی گئی کجا کہ وہ دو جسم ایک جان بنتے گئے
وہ آہستہ آہستہ اس پر حاوی ہوتا اسے ہر پردے سے آزاد
کرتا پوری طرح خود میں سمو گیا پورے جسم پر جا بجا
اپنا آتش لمس چھوڑتے گزرتے وقت کے ساتھ وہ زمل کو
اور بھی خاص بناتا گیا اس خاموش وادی میں بنے
خوبصورت گھر میں زمل کی سسکیوں کی آواز گونج اٹھی تھی
جسے صرف وہ سن رہا تھا اور سنتے اپنی قربتیں اپنی
شدّتیں مزید اس پر نچھاور کرتا گیا وہ بیڈ شیٹ مٹھی
میں جکڑتی منہ اوپر کئے لمبے سانسیں لینے لگی اسکی بیلی

پر زیحال کی بے باکیاں بڑھنے لگی تھیں وہ کبھی چومتا
کبھی زبان سے اسے نم کرتا نظر اب بیلی سے
ہوتے اوپر سینے تک آر کی جہاں اسے نرمی سے اپنے اوپر
لیتے ہاتھ پیچھے لے جاتا اسکا ہک کھول گیا زمل شرم سے
لال ہوتی اسی کی گردن میں منہ چھپا گئی جو زیحال کو
اور بھی بے باک کر گئی

وہ زمل کو اپنے نیچے لیتا رہے سہے پردے کو بھی دور
اچھال گیا اسکی رقص کرتی دھڑکنوں کا شور بے حد
مدہوش کن تھا وہ وہی سے دھڑکنوں پر جھکتا اسکی ساری
ناراضگی نچوڑ گیا جس پر زمل کی سسکیاں اب آہوں میں
بدل گئی دونوں ہاتھ کی انگلیاں اپنی انگلیوں میں پھنسائے
خود کو اس میں فکس کر گیا اور دھیرے دھیرے اپنا

اثر اس میں چھوڑتا چہرے کو جا بجا چومنے لگا

شام تک ساری ناراضگی اپنی قربتوں سے مٹادی تھی

NOVELS BY AQSAM

یاقوت کا دل نوفل کے جانے کے بعد تک بے چین رہا تھا

اسکا ذرا دل نہیں تھا گھر جانے کا لیکن جانا بھی ضروری

تھا وہ ہاتھ میں شال پکڑے اندر آیا اور ایک نظر پورے

ہال میں دوڑائی وہ شاید آج جلدی سو چکی تھی وہ اپنے

کمرے کی جانب جانے ہی لگا تھا کہ اسکو ٹھک ٹھک کی آواز

آنے لگی وہ آواز کی سیدھ میں کچن کی جانب آیا جہاں

وہ نیچے والا کبڈ کھولے منہ اندر گھسائے ہوئے بیٹھی تھی

یہ کونسی نئی بیماری لگ گئی تمہیں چیزوں میں گھسنے

کی۔۔۔" یاقوت کی آواز پر وہ یکدم اچھلی تھی ڈر کے

مارے سر خاصا زور سے اوپر صلیب سے ٹکرایا تھا

آؤچ۔ سیییی۔۔۔"وہ درد سے کراھتی منہ باہر نکال کر اسے گھورنے لگی

یہ زگوٹہ جن کی طرح میرے سر پر کیوں نازل ہوئے افف میرا سر۔۔۔"بولتے وہ زور سے سر مسلنے لگی

یاداشت بلکل ٹھیک ہے زبان کی طرح اب بتاؤ کیوں ٹکریں مارتی پھر رہی ہو یہاں وہاں۔۔۔"اسکی چوٹ کو خاطر میں نہ لاتے تڑخ کر بولا

گیس لیک ہو رہی تھی وہی دیکھ رہی تھی۔۔۔"ہاتھ اب بھی سر پر تھا گیس۔۔۔لیک ہو رہی تھی۔۔۔"اسکا جملہ شاک کی سی کیفیت میں دھراتے خود نیچے بیٹھا اور کبڈ کے اندر ہوئے گیس سسٹم پر نظر دوڑانے لگا واقعی گیس لیک ہو رہی تھی

"اوہ یہ۔۔کیسے ہو گئی لیک۔۔۔وال بند کرو وہاں سے۔۔۔

منہ باہر نکالتے سامنے دیوار کی جانب اشارہ کیا مشی فورا
سے جاکر وال بند کر آئ
یہ پلاس پکڑاؤ۔۔۔"بولتے ہوئے یاقوت نے ہاتھ بڑھایا لیکن
وہ جو پاگل سی ہوتی یک ٹک اس خوبصورت مکینک کو
دیکھ رہی تھی بے دھیانی میں اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ
گئ اب منظر کچھ یوں تھا کہ یاقوت زمین پر گھٹنوں
کے بل بیٹھا رخ دوسری جانب موڑے ہوئے تھا اور مشی
اپنی ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھے ستائشی نظروں سے دیکھ
رہی تھی ہائے اسکا خیالی پرپوزل
اپنے ہاتھ پر نرم لمس محسوس کرتے کبڈ سے منہ نکال کر
اسے دیکھا جو چمکتی آنکھوں سے ہاتھ اسکے ہاتھ میں
رکھے بلش کر رہی تھی

پاگل لڑکی پلاس پکڑاؤ۔۔۔" یاقوت کی آواز پر وہ گڑبڑا کر
اپنا ہاتھ پیچھے کرتی جلدی سے پلاس اسے تھما گئی پل
کی پل ڈھیروں شرمندگی نے اسے آن گھیرا تھا وہی دل
میں یہ خواہش پنپنے لگی کاش وہ ایسے اس سے اپنی
محبت کا اظہار کر دے لیکن کچھ خواہشیں جنم ہی ادھورا
رہنے کیلئے لیتی ہیں

وہ پائپ لائن ٹھیک کرتا سیدھا کھڑا ہوتے پیچھے مڑا
جہاں وہ ٹکر ٹکر اسے ہی دیکھ رہی تھی یاقوت ایک پل کو ٹھٹھکا
مجھے نظروں سے کھانے والی خواہش لئے قبر میں چلی جاؤ
گی لیکن پوری نہیں ہو گی۔۔۔" تڑخ کر بولتے پلاس صلیب
پر پٹختا جا کر صوفے پر بیٹھا اور وہ پیچھے سے گھور کر رہ گئی
ویسے یہ سب کتنا فلمی ہوا ہے ناں۔۔۔۔

اگر یہ گیس پورے گھر میں بھر جاتا اور میں آکر الائٹر جلاتی
اور پھر پورے گھر میں بووووووم۔۔۔۔"ساتھ دونوں ہاتھ پھیلائے
پھر تم میری قبر پر کھڑے رو۔۔۔"اسکا جملہ پورا ہونے
سے پہلے وہ بولتا کھڑا ہوا
فاتحہ پڑھ رہا ہوتا تمہاری قبر پر۔۔۔" باقی کا جملہ خود
پورا کرتے بنا مشی کا منہ دیکھے روم میں چلا گا
پیدائشی بدتمیز۔۔۔"کلس کر بولتی پیر پٹخ کر اپنے روم میں چلی گئی
بیڈ پر دھپ سے لیٹتے وہ اب تک نوفل کو ذہن میں لئے ہوئے
تھا کیوں۔۔۔۔۔کیوں اسے برا لگ رہا تھا ایک مرد کا آکر اس
سے ملنے کا کہنا وہ تو ویسے بھی پاشا کے آنے کے بعد اسے
آزاد کر دینے والا تھا خود سے اس گھر سے اس رشتے سے
تو کیوں اسے برا محسوس ہو رہا تھا وہ اپنے اندر میں چلتی

اس جنگ کو سمجھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا جب دوبارہ

دروازہ ناک ہوا

کیا مصیبت ہے۔۔۔؟ وہ تیز آواز میں چیخا

وو۔۔وہ۔نن۔۔ نماز کا ٹائم ہو گیا۔۔۔" باہر کھڑی مشی اسکی

دھاڑ پر شاید سہم گئی تھی اس لئے دھیمی آواز میں بولی

لیکن اسکی بات سنتے یاقوت کے سخت تاثر پل میں ڈھیلے

ہوئے وہ دھیرے سے اٹھتا دروازے کی جانب آیا جسکو

کھولتے نظر سامنے حجاب کئے ہوئے کھڑی مشی پر گئی

وضو کے قطرے اسکی ناک پر ابھی تک چمک رہے تھے صرف

وضو سے ہی اس پر ایک الگ سا نور یاقوت کو محسوس ہوا تھا

اسکی ساری الجھنیں مشی کا یہ روپ دیکھ ہوا ہو گئی

تھی وہ دھیرے سے پورا دروازہ کھولتے ایک جانب ہو
کر اسکے لئے راستہ چھوڑ گیا وہ سر جھکاتی اندر آ گئی
نماز تو ایک بہانہ تھا یاقوت کے قریب رہنے کا اسکے علاوہ
تو وہ اسے اپنے قریب بھٹکنے بھی نہ دیتا اور اب وہ اس
پتھر کو پگھلانے کی ٹھان چکی تھی پہلے نفرت میں اور
اب محبت میں
وہ چپ چاپ جا کر وضو کر آیا اور آتے اسکے اور اپنے لئے
جائے نماز بچھائی آج پھر اس نے یاقوت کو دیکھ دیکھ کر
ویسے ہی پڑھی وہ بلند آواز میں ساری سورتیں پڑھتا گیا
تاکہ مشی با آسانی سن سکے جیسے ہی دونوں سجدے میں
گئے آنکھوں کے آگے وہ اندھیرا دیکھ گھبرا کر بیچ میں ہی
اٹھ کر بیٹھ گئی

نجانے کیا تھا اس نماز میں اسے گھبراہٹ سی ہونے لگتی
دل چاہتا بھاگ جائے کہیں دور لیکن کوئی اوپری طاقت تھی
جو اسکے قدموں کو اس پر منجمند کر دیتی تھی یاقوت
جتنے سکون میں پڑھتا تھا وہ اتنی ہی بے چین ہو جاتی
تھی یاقوت کے سلام پھیرتے اسکے تھوڑی قریب ہو گئی
کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ اسکے گھبراتے دیکھ فکر مندی سے پوچھا
مم۔۔مجھے رونا آرہا ہے۔۔۔" رندھی آواز میں بولتی یاقوت
کو بہت معصوم لگی تھی
کیوں۔۔؟ یہ کیوں ایسے ہی پوچھا تھا ورنہ وہ جانتا تھا
کہ اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی اسکا دل سخت ہو چکا
تھا اب اسکے پگھلتے وقت تھوڑی تکلیف تو ہونی تھی
پتہ نہیں میں دوبارہ نہیں پڑھوں گی۔۔۔" وہ اپنی نم

آنکھوں کو صاف کرتی دھیمی آواز میں بولی

ٹھیک ہے نہ پڑھنا دنیاوی تکلیف سے زیادہ تمہیں جہنم کی

تکلیف آسان لگتی ہو گی۔۔۔" کہتے وہ منہ پھیر تا کچھ پڑھنے لگا

"مم۔۔۔ مطلب۔۔۔

مطلب یہ میڈم بنجر زمین کو ذرخیز ہونے میں تھوڑی تکلیف

برداشت کرنی پڑتی ہے۔۔۔اپنے بنجر دل کو ذرخیز ہونے دو

رونا آتا ہے تو رلو وہ رب تمہیں اپنی آغوش میں لے کر

وہ سکون عطاء کرے گا جو تمہیں دنیا میں کہیں نہیں

مل سکتا۔۔۔" آہ سکون تو اسکی باتوں میں ہی ملنے لگا تھا

پھر کتنی ہی دیر وہ دونوں بیٹھے رہے وہ دعا مانگتا رہا

اور وہ اسے دیکھتی رہی

تم ایسے کیوں دیکھتی ہو مجھے۔۔۔" وہ بنا مڑے خود پر

اسکی نظریں جمی محسوس کرتے بولا

تم اس جگہ پر اتنے پر سکون کیسے ہو۔۔۔"سوال پر سوال

میرا اس دنیا میں اللہّ کے سوا کوئی نہیں ہے تو کیسے میں

یہاں آکر پر سکون نہ ہوں۔۔۔"بولتے ہوئے اسکے اندر میں

جیسے کچھ دکھا تھا

تت۔۔تمہاری فیملی۔۔۔۔؟اسکے سوال پر یاقوت نے کرب

سے اسے دیکھا ایک پل کو ساکت سا ہو گیا ہونٹ پھڑ پھڑائے

تھے جیسے وہ نکلنے والی سسکی کو روک رہا ہو

مم۔۔میرا۔۔کوئی نہیں۔۔۔ہے۔۔۔"لفظ ٹوٹتے ادا ہوئے جن کو

ادا کرتے وہ خود اتنی بار ٹوٹا پل میں ماضی آنکھوں کے

سامنے لہرا گیا

وہ خاموشی سے آگے کو ہوتی دھیرے سے اسکے کندھے پر

سر رکھ گئی یاقوت کا دل کیا اسکے گلے لگ کر اپنے دل میں
دبی ساری باتیں کہہ دے جو اسے ہر دن اور رات پل پل
مارتی ہیں اسے خاموش رہنے پر مجبور کرتی ہیں اسے
ن ئے رشتے بنانے سے روکتی ہیں
تم نے کھانا کھایا۔۔۔؟ یاد آتے پوچھا اس نے مشی کا سر
اپنے کندھے سے نہیں ہٹایا تھا اس وقت وہی تو اسکا واحد
رشتہ تھی وہ بھی کچھ وقت کیلئے پھر یہ بھی چھن جانا
تھا اور یاقوت مرزا پھر تنہا اپنے ماضی میں قید حال میں
وہی گنڈا گردی قتل وغارت اور بسسس
"نہیں۔۔۔
چلو اٹھو کرتے ہیں ڈنر۔۔۔" وہ اٹھتا جائے نماز فولڈ کرنے
لگا مشی اسے دیکھتی رہ گئی ہاں وہ واقعی گہرا کنواں تھا

وہ دوپٹہ گلے میں ڈالتی اس سے پہلے باہر آئی اور ٹیبل پر
کھانا لگانے لگی

تم اپنا عادی بنا رہی ہو مجھے۔۔۔" باہر آتے کرسی کھسکا کر
بیٹھتے نارمل انداز میں بولا

کیا تمہارے پاشا کے آنے کے بعد میں یہاں سے چلی جاؤں
گی۔۔۔؟اسکی پلیٹ میں کھانا ڈالتے نظریں اس پر جمائے پوچھنے لگی

"کوشش کرونگا وہ جانے دیں۔۔۔

اور ہمارا رشتہ۔۔۔؟اسکی بات پر یاقوت نے نظر اٹھا کر اسے
دیکھا اور نظریں پھیر گیا

بتاؤناں۔۔۔اسکا کیا ہو گا؟وہ مزید اتاولی ہوئی شاید سننا
چاہتی تھی کہ یہ رشتہ ایسے ہی رہے گا

میں۔۔۔میں تمہیں طلاق دے دونگا۔۔۔"طلاق لفظ سنتے

مشی کے ہاتھ میں پکڑا باؤل چھٹتے زمین پر جا گرا یہ لفظ
سنتے وہ کانپ سی گئی تھی دل نے جیسے خون کی فراوانی
روک دی ہو
پاگل لڑکی یہ کیا کیا۔۔۔"وہ ایک جھٹکے میں اٹھتا پیچھے
ہوا جب نظر مشی کے پیروں پر گئی جہاں گرم سالن گرا
تھا اور وہ بنا کوئی ری ایکٹ کئے ساکت سی کھڑی تھی
تمہارا پاؤں۔۔۔"چیئر پیچھے کرتے اسکی توجہ پیروں کی
جانب مبذول کروائی
حد ہے اتنی پھوہڑ ہو تم۔۔۔"اسکے بازو سے پکڑتے باتھ روم
میں لاتے پاؤں پر نارمل پانی گرایا ٹھنڈا گراتا تو وہاں چھالے بن جاتے
وہ چپ چاپ اسکے ساتھ ایسے ہی باہر آگئی وہ اب ٹیوب
لئے اسکے پیر پر مل رہا تھا اور ساتھ ساتھ کچھ بول بھی

رہا تھا جو اس نے سنا نہیں طلاق لفظ ہی اب تک کانوں
میں گونج رہا تھا
تم سے بات کر رہا ہوں کان کھلے ہیں یا دماغ کی طرح بند
ہو گئے۔۔۔"اب کی بار سخت لہجے میں بولا جسے سنتے
مشی اپنا پیر چھڑاتی اٹھ کر اپنے کمرے میں تقریباً بھاگتی
ہوئی گئی اور اندر سے دروازہ بند کر گئی یا قوت نہ سمجھی
سے اسے جاتے دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتا باہر آیا وہاں پڑا
سالن صاف کیا وہ بھوکی تھی تو کھانے کا دل اسکا بھی
نہیں کیا سارا کھانا فریج میں رکھتے وہ بھی اپنے روم میں آ گیا
NOVELS BY AQSAM
کھانا کھاتے وہ تازی ہوا کھانے کیلئے لیونگ روم سے باہر
بنے سوئمنگ پول کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی تب تک پیچھے
سے زیحال سارے برتن اٹھا کر سنک میں رکھتا ہاتھ پونچھ

کر اسکے پیچھے آیا اور آتے نرمی سے اپنے دونوں بازوؤں کا
بندا اسکے معدے سے تھوڑی نیچے باندھتے چہرہ اسکے کندھے پر ٹکایا
وہ بھی مسکرا کر اپنے ہاتھ کی انگلیاں اسکے سر میں
نرمی سے چلانے لگی دونوں کے بیچ ہنوز خاموشی
تھی ناراضگی تو وہ روم میں ہی ختم کر چکا تھا لیکن اب
باری زمل کو اسکے پریگننسی نیوز بتانے کی تھی

کیا ہوا۔۔۔آپ خاموش ہیں۔۔۔"زمل نے ہی پہلے خاموشی توڑی
کچھ بتانے کی ہمت جمع کر رہا ہوں۔۔۔"آنکھیں موندے
سرسری سے لہجے میں بولا
کیا بتانا ہے۔۔۔؟اسکے سوال کرنے پر زیحال نے پیچھے ہوتے
اسکا رخ اپنی جانب موڑا اس وقت وہ خود شرٹ لیس تھا
اور زمل اسکی شرٹ زیب کئے ہوئے تھی اگر وہ اسے تنگ نہ

کرے تو زمل آسانی سے اسکے سامنے اب اسکی شرٹ پہن
لیتی تھی لیکن وہ ٹھہرا ڈھیٹ
یہی کہ۔۔۔تم نے میری زندگی میں آکر میری زندگی حسین
بنادی تم رب کی طرف سے میرے لیے تحفہ ہو ایک حسین
تحفہ جسکا شکر شاید میں کبھی لفظوں میں ادا نہ کر پاؤں
اپنا بھاری لہجہ اس پر عیاں ہونے کے ڈر سے اسے اپنے
سینے سے لگاتا خود میں بھینچ گیا اسکی اس قدر شدّت پر
زمل تھوڑی پریشان سی ہوئی
ہی۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"قد میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے
اسکا چہرہ زیحال کے کندھے پر ٹکا اوپر کی جانب اٹھا ہوا تھا
"تھینک یو۔۔۔تھینک یو سو مچ فار کمنگ ان مائے لائف۔۔
بولتے اسے مزید بھینچا زمل کو اب اپنی ہڈیاں چٹختی

محسوس ہونے لگی

ہبی۔۔۔مم۔۔میرا سانس۔۔۔"اسکے اٹک اٹک کر بولنے پر زیحال ہوش میں آتا پیچھے ہٹا زمل لمبا سانس لیتی اسے دیکھنے لگی جو منہ دوسری جانب پھیر کر شاید اپنی آنکھوں کی نمی صاف کر رہا تھا

ہبی۔۔۔ی"اسے آبدیدہ ہوتے دیکھ اسکے قریب ہوئی

"ھممم۔۔۔

آپ۔۔۔آپ رو رہے ہیں۔۔۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتی فکر سے بولی

نہیں۔۔۔"بولتے ساتھ سر نفی میں ہلایا جبکہ آنکھیں اس بات سے صاف انکاری تھی

تم مجھ سے کبھی دور تو نہیں ہو گی ناں۔۔۔؟ضبط ٹوٹ

رہا تھا ایک ڈر سا اسکے لہجے میں چھلکا

"کبھی بھی نہیں۔۔۔

اگر کبھی کسی نے تمہیں مجھ سے چھیننے کی کوشش بھی

کی تو میں جان لے لونگا اسکی۔۔۔" نمی پیچھے جاتی اسکا

غصّہ آنکھوں میں در آیا

ہم مل کر اسکی جان لیں گے۔۔۔اب بتائیں میرا خان کیوں

آج سچ میں میرا بے بی بن گیا ہے۔۔۔" لاڈ سے بولتی اسکے

رخصار پر اپنا نرم ہاتھ پھیرنے لگی اسکا بروقت اپنی شرم

بھلا کر یہ کہنا زیحال کو ایک الگ ہی سکون میں ڈال گیا

ہاں کبھی کبھی عورت کو بھی شرم بھلا دینی چاہئے

صرف اپنے شوہر کے سامنے

کیونکہ۔۔۔۔" افففف کتنا مشکل تھا اسے بتانا

میں پریگننٹ ہوں۔۔۔" نظر اس پر ٹکائے بولا

وہاٹ۔۔۔"اسکی بات پر زمل آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

امم۔۔نن۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں"اسکی پھٹی آنکھیں دیکھ زیحال کو

اپنے الٹے جملے کا احساس ہوا

"مم۔۔میرا مطلب تھا۔۔تم۔۔۔بابا بننے والی ہو۔۔

ہبی۔۔۔۔ی"اسکے ہڑبڑانے پر وہ چیخی

نہیں۔۔۔ی۔۔۔مم۔میرا مطلب تھا۔۔یاررررر۔۔"واقعی بہت

مشکل

تھا اس خوشی کا ابھار اتنا بڑھ گیا تھا کہ لفظ صحیح سے

ادا نہیں ہو پا رہے تھے

ہبی۔۔۔آپ ایک لمبا سانس لیں۔۔لیں۔۔۔"بولتے وہ اسکے سینے

پر ہاتھ پھیرتی جیسے سانس لینے میں مدد کرنے لگی

وہ بھی اسکے کہے مطابق ایک لمبا سانس خود میں اتار گیا

"اب۔۔بتائیں۔۔۔۔

"ھممم۔۔۔

تم۔۔تم پریگننٹ ہو۔۔۔"اسکی بات پر اب زمل کا سانس بند ہوا تھا وہ ہونقوں کی طرح سانس بند کئے اسے دیکھنے لگی

زمل۔۔۔زمل۔۔سانس لو۔۔"اسکی سانسیں بند محسوس کرتے وہ فکر مندی سے بولا لیکن وہ تو سٹک سی ہو گئی تھی

ھمم۔۔۔میں۔۔۔مطلب آپ۔۔۔نہیں۔۔ہم۔۔ہم دونوں۔۔مم۔۔مما

بابا بب۔۔۔بننے والے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر زیحال نے اثبات میں سر ہلایا اب وہ ابھار زمل میں بڑھنے لگا تھا اسکا دل کیا وہ چیخے اور پھر وہ چیخی تھی

افففف ہمارا بے بی۔۔۔۔ ہمارا چھوٹا سا بے بی۔۔۔ آئے گا۔۔ "اسکی
گود میں چڑھی چڑھی ہی اچھلی اسکی اتنی خوشی دیکھ
زیحال کی خوشی پہلے سے چگنی ہو گئی تھی
اپنا پہلا بچہ کھونے کے بعد اسکی اہمیت اور بھی بڑھ گئی تھی
بس۔۔۔ بسسس گر جائیں گے ہم۔۔۔ "اسے اچھلتے دیکھ روکنا
چاہا لیکن وہ کہاں سن رہی تھی وہ ابھی اسے زمین پر
چھوڑتا تو اس نے گھوم گھوم کر پاگل ہو جانا تھا لیکن
زمین چھوڑنے سے پہلے اسکے کودنے کی وجہ سے زیحال
کے قدم لڑکھڑاتے دونوں سیدھا سوئمنگ پول میں جا گرے
زیحال تو اسی وقت اوپر آگیا تھا لیکن زمل کو تیرا کی نہ
آنے کی وجہ سے زیحال کو ہی پکڑ کر باہر نکالنا پڑا
وہ لمبے سانس لیتی سبکیاں لے رہی تھی

ہ۔۔ ہبی۔۔ مم۔۔مجھے باہر نکالیں۔۔۔" پانی سے خوف زدہ سی
ہوتی اس سے چپک گئ
ہب۔۔۔" بولتے اسکی آنکھوں میں دیکھتی پانی سے زیادہ
خوف زدہ ہو گئ وہ لودیتی نظروں سے دیکھتا اپنے اندر
اٹھتے جذباتوں کو روک رہا تھا لیکن ناکام
اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی زیحال اسکی گردن کے
پیچھے ہاتھ لے جاتا اسکے ہونٹوں کو قید کر گیا شدّت اتنی
تھی کہ زمل پانی میں ہی اسکے سینے پر ہاتھ مارنے لگی
لیکن گرفت مضبوط تھی جس کے آگے بے بس ہوتی ساکت
سی ہو گئ یک بارگی سے ہونٹوں کی نمی نچوڑ کر پیچھے ہٹا
جہاں وہ رونی شکل بنا کر دیکھ رہی تھی
میرا کوئی قصور نہیں۔۔۔" وہ پل میں معصوم بنا

ہاں یہ ہونٹوں کا حال میں نے کیا ہے۔۔"اپنے ہونٹ پر
چمکتی خون کی بوند کی جانب اشارہ کرتی ڈپٹنے والے انداز میں
بولی جسے وہ آگے بڑھ کر اپنی زبان سے چن گیا
تمہارا خون سچ میں بہت ٹیسٹی ہے۔۔۔"بولتے منہ بھی ویسا بنایا
"ہبی۔۔۔ی میں آپ کی جان لے لونگی۔۔۔
سوچ لو۔۔پھر یہاں سے باہر کون نکالے گا۔۔"اسکی بات پر
زمل سچ میں سوچنے لگی
مجھے باہر نکالیں پھر آپ کی جان نکالوں گی۔۔۔"مطلب
ارادہ وہ پکا کر چکی تھی وہ زمل کو باہر نکالتے روم میں لایا اور
سیدھا اسے بیڈ پر لٹایا
مم۔۔میں چینج کر آؤں۔۔۔"اپنی گیلی شرٹ کو کھینچ کر
لمبا کرتی گھبراتے ہوئے بولی

یہ کام سرانجام دینے کیلئے آپ کا غلام حاضر ہے۔۔۔" وہ
ٹاول ہاتھ میں پکڑے اسکی جانب آیا جسے دیکھتے وہ
اپنی دونوں ٹانگیں سمیٹ گئی اسکی اس حرکت پر زیحال
نے اسے ٹانگوں سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا
"ہبی۔۔آپ بہت بد تمیز ہے۔۔۔
اسکی بات پر ہنستے وہ ٹاول سے اسکے بال پونچھنے لگا
سارے بال اچھے سے صاف کرتے دوسرا ٹاول اٹھاتے ہاتھ
اسکی شرٹ کے بٹنوں پر لے گیا جس پر زمل ایک جھٹکے
میں پیچھے ہوئی
نو۔۔۔نو میں خود کر لونگی۔۔۔" بیڈ پر کھڑی ہوتے جلدی سے بولی
ٹھیک ہے کرو۔۔۔" وہ بھی ڈھیٹ بنتا سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا
"تو۔۔آ۔۔آپ جائیں باہر۔۔

کیوں۔۔۔میری بیوی ہے۔۔۔میں تو دیکھوں گا۔۔"بولتے تھوڑا
قریب آیا جس پر وہ اچھل کر دوسری جانب گئ
پاگل لڑکی ایسے اچھلو مت ہمارے بے بی کیلئے ٹھیک نہیں
ہے۔۔۔"انداز اب ڈپٹنے والا تھا
"تو آپ مم۔۔مجھے خود چینج کرنے دیں۔۔۔
زمل شرافت °نہ دلتہ راشہ۔۔۔(زمل شرافت سے یہاں آ
جاؤ)۔۔۔"وہ جلدی میں پشتو بول گیا جسے سنتے وہ وہی
سٹک سی ہو گئ اور اسی کا فائدہ اٹھاتے زیحال نے اسے جالیا
ہی۔۔۔۔ی"اسکی پکڑ میں آتے وہ چیخی لیکن اس سے پہلے
وہ اسے شرٹ سے آزاد کرتا تاول میں لپیٹ گیا دوسری جانب
اسکی اس قدر پھرتی پر وہ دنگ سی رہ گئ
تمہاری مستیوں میں ٹھنڈ لگ جاتی تو۔۔احمقہ(بے وقوف)

اب وہ چپ کر کر بیٹھی تھی زیحال اٹاچی سے اسکے
کپڑے نکال کر لاتا اسکے قریب رکھ گیا
اب جب شاک سے نکل آؤ تو پہن لینا ورنہ مجھے پہناتے
پھر دیر نہیں لگے گی۔۔۔"انگلی اسے دکھاتے اپنے کپڑے
اٹاچی سے نکال کر چینج کرنے لگا اسکی اس بے شرمی پر
زمل اپنی آنکھیں بند کر گئی
آپ کو شرم نہیں آتی یہاں چینج کرتے ہوئے۔۔۔"اسکی بات
پر ٹراؤزر بدلتا ہاتھ رکا
"میری شرم تم نے جو لے لی اب بدل رہی ہو یا آؤں میں۔۔
اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھ ڈپٹنے والے انداز میں بولا
یہاں تو باتھ روم جانے کا بھی نہیں کہہ سکتی تھی وہ بھی
باتھ روم کے نام پر دھبہ تھا دونوں فریش ہو چکے تھے

چلواوپر آؤ۔۔۔"اپنی حالت درست کرتی اوپر آئی اب تک
اسے زیحال کے سینے پر سونے کی عادت ہو گئی تھی یاتب
جب وہ اسے ٹیڈی بئیر کی طرح خود میں بھینچ کر سوئے
خان۔۔۔"کافی دیر خاموش رہنے کے بعد دھیمی آواز میں
بولی لیکن اسکے لبوں سے یہ خان سن کر وہ مسکرادیا
اب تو ہمارا بے بی ہم سے دور نہیں جائے گا ناں۔۔۔"بولتے
جیسے کچھ ٹوٹا تھا اندر میں
زیحال نے آہستہ سے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا
"نہیں۔۔۔میں اسکی اپنی جان سے بڑھ کر حفاظت کرونگا۔۔
اسکی بات پر وہ گہری مسکراہٹ مسکائی لیکن جلدی ہی
وہ مسکراہٹ غائب بھی ہو گئی
آپ مجھ سے زیادہ اس سے پیار کریں گے۔۔۔"بولتے ہوئے

اسکے لہجے سے جیلسی چھلکی جسے دیکھتے زیحال کو
ہنسی آئی تھی وہ نرمی سے اسے کندھوں سے تھامتا اپنے
چہرے کے مقابل لایا اور اسکے آگے آئی زلفوں کو پیچھے کرتے
گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا
تم جانتی ہو مرد کا پہلا بچہ اسکی من پسند عورت ہوتی
ہے۔۔۔اور میری من پسند عورت کون ہے۔۔؟آخر میں سوال کیا
داون اینڈ اونلی زمل زیحال خان آفندی۔۔۔"خوشی سے
چہکتے فخر سے اپنا پورا نام لیا جو زیحال کو اندر تک سر
شار کر گیا تھا
اب سو جاؤ تھوڑی دیر پہلے والا عمل بیچ میں چھوڑنے
کا دکھ جاگ گیا تو تمہارے جسم کا ایک ایک حصّہ دکھے
گا۔۔۔"اسکی خطرناک دھمکی ملتے وہ جھٹ سے آنکھیں

مینچ گئی اور اسکی یہ سپیڈ دیکھ وہ گہری مسکراہٹ

مسکراتا پہلے سے زیادہ خود میں شدّت سے بھینچ گیا

NOVELS BY AQSAM

مرر کے سامنے کھڑے ہوتے خود پر پرفیوم سپرے کرتے

واچ اٹھائی جب اسکا موبائل بجنے لگا آگے ہو کر دیکھا

جہاں جیلانی کالنگ چمکتے دیکھ اسکے ماتھے پر شکنیں

ابھری نہ چاہتے ہوئے بھی اسے یہ کال اٹھائی پڑی

تم سے کل میں نے کچھ کہا تھا۔۔۔؟اسکے کال پک کرتے سخت

لہجے میں بولے

کیا کہا تھا بتائیں۔۔۔؟یہ کہ آپ کی بیٹی کو اسکے سسرال

سے لانا ہے۔۔۔"جواباوہ بھی انہی کی ٹون میں گویا ہوا

لیکن سسرال نام پر تو انکو جیسے سانپ سا سونگھ گیا تھا

سسرال۔۔۔؟حیرت کے عالم میں ڈوبے استفسار کیا

جی ہاں سسرال۔۔۔آپ کی بیٹی اس ڈاکو سے نکاح کر چکی
"ہے اور میرے خیال سے آپ اس بات سے بے خبر ہیں۔۔۔
انکاری ایکشن دیکھ تکا مارا جو بلکل صحیح لگا تھا
ان کی یہ مجال میری بیٹی سے نکاح کر لیا۔۔۔"ہاتھ میں
پکڑا چائے کا کپ سیدھا زمین پر دے مارا جس کی آواز
نوفل کو صاف سنائی دی تھی
آپ کو مجھے بھیجنے سے پہلے خود کنفرم کرنا چاہیے تھا
خوامخواہ مجھے موت کے منہ میں بھیج دیا۔۔۔"اپنی بات
کرتے کال ٹھک سے بند کر دی لیکن اسکی کال بند ہوتے
جیلانی نے فورا پاشا کا نمبر ڈائل کیا تھا جو پہلی دوسری
رنگ پر نہیں اٹھایا گیا
رات دیر تک سونے کی وجہ سے دونوں ہی گہری نیند میں

تھے زمل پوری کی پوری اس وقت زیحال کے اوپر تھی

جیلانی نے پھر نمبر ڈائل کیا

مسلسل فون بجنے پر زیحال ہلکا سا کسمسایا نیند سے

بھری آدھی آنکھیں کھول کر پہلے اپنے سینے پر سوئی زمل

کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھاتے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا

جس پر نام دیکھے بغیر کال اٹھالی

میں تمہارا خون پی جاؤنگا کمینے اتنی گری ہوئی حرکت

کروگے تم میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔"کال اٹھاتے

جیلانی کی دھاڑ پر اسکی آدھی آنکھیں پوری کھلی

موبائل کان سے ہٹا کر نام دیکھا اور پھر کان سے لگایا

لگتا ہے صبح صبح بیگم نے جلتے توے پر بٹھادیا۔۔اتنا

بھڑکنے کا ریزن۔۔۔؟ایک ہاتھ سے آنکھیں مسلتے وہی

سامنے والے کا دل جلا دینے والے انداز میں گویا ہوا

تم نے میری بیٹی سے نکاح کر لیا۔۔۔"اسکی بات پر زیحال

کا آنکھیں مسلتا ہاتھ رکا

وہاٹ۔۔۔کیا بکواس ہے میرا دماغ خراب ہے جو تم جیسے

آدمی کو اپنا سسر بناؤں۔۔"بیٹی کو چھوڑتے سیدھا

جیلانی پر چوٹ کی لیکن تب ہی اسے یاد آیا کہ نکاح

ہاں نکاح تو اس نے کروایا تھا لیکن یاقوت کے ساتھ

فکر نہ کرو تمہاری بیٹی ویسی ہی ہے جیسی آئی تھی

بولتے لہجے میں ایک فخر یاقوت کیلئے در آیا

"تم مجھے آج ہی میری بیٹی لوٹاؤ گے سمجھے تم۔۔۔

پہلے تو آواز نیچے کر کر بات کرو اور دوسری بات تم نے

خود اپنی عزت ہمیں سونپی تھی وجہ بھول گئے ہو تو

اپنے اندھے بیٹے کو دیکھ لو یاد آجائے گی۔۔۔"اسکی باتیں
سنتے زمل بھی اپنی گہری نیند سے جاگی
دیکھو میں اب تمہارے راستے میں نہیں آتا۔۔میں۔۔میں ہار
مان چکا ہوں تم پلیز مجھے میری بیٹی لوٹا دو۔۔"آخر
میں لہجہ دھیما ہوا اب بھی نہ ہوتا تو شاید بیٹی بھی
ہمیشہ کیلئے کھو دیتے

"میں ملک سے باہر ہوں وہاں آجاؤں تو کرتے ہیں بات۔۔۔
کہتے کال ٹھک سے بند کر دی
سب ٹھیک ہے۔۔۔؟اسے غصّے میں دیکھ نرمی سے پوچھا
ھمم۔۔۔"خاموش جواب دیتے اسکا ماتھا چوم کر اٹھتا
فریش ہونے چلا گیا زمل وہی لیٹی اسکے موڈ کو سوچنے
لگی جو کبھی بے حد رومانٹک ہو جاتا تو کبھی بے حد سنجیدہ

تب ہی اپنی گہرائیوں پر جلن سی محسوس کرتی اسکے

رومانٹک موڈ پر جھرجھری سی لے کر رہ گئی

NOVELS BY AQSAM

پامیر مسلسل لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑھے کچھ کر رہا تھا

جب کومل ہاتھ میں چائے کا مگ لئے روم میں آئی اور اسے

لیپ ٹاپ پر مشین کی طرح ہاتھ چلاتے دیکھ سر نفی میں ہلا گئی

میں آج سے دوبارہ کلینک جوائن کر رہی ہوں۔۔۔"یہ پوچھنا

تو ہرگز نہ تھا سیدھا سیدھا بتا رہی تھی

اوکے۔۔۔" نظریں ہنوز لیپ ٹاپ پر گاڑھے رہا کومل کو اب

غصّہ آنے لگا تھا

تم مجھے ٹائم کیوں نہیں دیتے۔۔۔"تڑخ کر بولی جس پر

پامیر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا وہی بول پڑی

تم سے اچھا پاشا ہے جو کام کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کو
بھی ٹائم دیتا ہے لیکن تم لوگ۔۔۔"اسکے موازنے پر پامیر
کے ماتھے پر شکنیں ابھری وہ ایک دم تیور بدل گئی تھی
فری کے نوکر ملے ہوئے ہیں اسے تو۔۔خود اپنا ہنی مون منا
" رہا ہے اور یہاں
بسسس "اسکی مسلسل بک بک پر پامیر سخت لہجے میں
بولتا بریک لگوا گیا
کتنا ٹائم چاہیئے تمہیں پوری رات تو تمہیں دیتا ہوں اب
کہو تو دن میں بھی شروع ہو جاؤں۔۔۔"یہ بات اس نے
ٹونٹ کرتے ہوئے بولی تھی
میرا وہ مطلب تو نہیں تھا۔۔۔"وہ پل میں ڈھیلی پڑی
پامیر نے لیپ ٹاپ سائیڈ رکھتے اسے بازو سے کھینچ کر

اپنے قریب کیا

دیکھو کومل تم مجھے سنا سکتی ہو کچھ بھی لیکن پاشا

کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سن سکتا۔۔۔"اسے اپنے

حصار میں لیتے نرمی سے بولا

"یہ سب ہم سے پاشا نہیں کرواتے ہمارا کام ہے یہ۔۔

لیکن وہ پھر بھی نظریں پھیر گئ

اب یہ نظریں پھیرنے کی سزا ملے گی تمہیں۔۔"ٹھوڑی

سے پکڑتے چہرہ اپنی جانب موڑا

سزا ہی دینی آتی ہے بس۔۔۔"اس نے بھی مصنوعی ناراضگی جتائ

پیار بھی دینا آتا ہے میری جان۔۔۔"بولتے اسے ایک جھٹکے

میں بیڈ پر لٹاتے خود اسکے اوپر آیا

اچھا۔۔۔لگتا تو نہیں۔۔۔"مزید جوش دلانے کیلئے جان بوجھ کر بولی

اب لگ جائے گا۔۔"اٹھ کر روم کی لائٹس آف کرتے اسکے اوپر آیا

یہ لڑکی ہر بار اپنے آنسوؤں سے یا قوت کا چین برباد کر
جاتی تھی وہ کروٹ بدل بدل کر تھک چکا تھا لیکن ساری
رات نیند نہیں آئی تھی نجانے کیوں اسکا رونا اسے برا لگا
تھا کہیں۔۔مجھے اس سے۔۔۔؟اگلا لفظ سوچتے ہوئے بھی
جھرجھری سی لی
ساری سوچیں جھٹکتے وہ اٹھ کر اسکے کمرے کی جانب
گیا وہ اب تک باہر نہیں نکلی تھی

مشائم۔۔۔؟دروازہ ہلکاسا ناک کرتے اسے پکارا لیکن کوئی جواب نہ آیا

مشا۔۔ئم۔۔؟سن رہی ہو۔۔؟ہنوز خاموشی برقرار رہی

یاقوت اپنی بئیرڈ کھجاتے کچھ سوچنے لگا تب ہی دماغ

میں ایک آئیڈیا کلک ہوا جسے سوچتے وہ دھیرے سے دروازہ

کھول کر اندر آیا جہاں وہ بیڈ کراؤں سے ٹیک لگا کر بیٹھی

تھی نظر پیروں پر گئی جہاں ریڈ ریڈریشنز ہو گئے تھے

پاؤں کیسا ہے تمہارا۔۔۔؟آتے سوال کیا لیکن جواب کے بدلے

مشی نے تکیہ اسکی جانب پھینک کر مارا جسے وہ اپنے منہ

پر لگنے سے بروقت بچا گیا

شکریہ۔۔۔دماغ بلکل درست ہے۔۔اب پاؤں کا بتاؤ کیسا ہے

اسکے اتنے نارمل ہونے پر وہ گھورنے لگی

اور بیڈ پر پڑے سارے تکیے دھڑا دھڑ اسکی جانب

تاک تاک کر پھینکے جنہیں وہ ساتھ ہی ساتھ کیچ کرتا رہا

اب خود کو پھینک دو۔۔۔"بیڈ پر سارے تکیے ختم ہوتے

دیکھ اسے چھیڑا لیکن پھر بھی بیڈ کے سرے پر ایک تکیہ بچا

تھا جو اسکو پہنچ سے دور تھا

جسٹ۔۔گو۔۔۔۔۔و"آخر میں خود پر ضبط کرتے وہ چیخی

تھی یا قوت ایک پل کو رک سا گیا اور اسے دیکھتے تھوڑا

گنگنانا شروع ہوا

ہوا ہے آج پہلی بار۔۔۔جو ایسے مسکرایا ہوں

تمہیں دیکھا تو جانا یہ۔۔۔کہ کیوں دنیا میں آیا ہوں

اسکے ایک دم سونگ گانے پر وہ پھٹی آنکھوں سے اسے

دیکھنے لگی وہ سونگ گاتے ہوئے ایک قدم آگے آیا

"یہ جاں لے کر کے جامیری۔۔۔۔۔

"تمہیں جینے میں آیا ہوں۔۔۔۔۔

"میں تم سے عشق کرنے کی۔۔۔

"اجازت رب سے لایا ہوں۔۔۔۔۔

وہ مزید ایک قدم آگے آیا اور ایک ہاتھ پیچھے کمر پر رکھے
دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں سے ہلکا سا مشی کے
چہرے کو چھوا

"زمیں سے آسماں تک ہم۔۔۔۔۔

"ڈھونڈ آئے۔۔ جہاں سارا۔۔۔۔

"بنا نہیں اب تک۔۔۔۔

"تم۔۔۔سے کوئی۔۔۔پیارا۔۔۔۔

اسکے سامنے بیڈ پر لیٹتے دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھے
ایک تو وہ پہلے ہی اسکی دیوانی تھی اوپر سے کمبخت گانا

بھی اتنا اچھا گاتا تھا آہ۔۔۔ مشی گئی کام سے

"تو ہے جورو برو میرے۔۔۔

"بڑا محفوظ رہتا ہوں۔۔۔۔

اس لائن پر اس نے تکیوں کی جانب اشارہ کیا جسے دیکھتے

مشی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے لگی

"تیرے ملنے کا شکرانہ۔۔۔

"خدا سے روز کرتا ہوں۔۔۔

ساتھ ہی دعائیہ ہاتھ سامنے کرتے منہ پر پھیرے

اسکی ایکٹنگ پر مشی کا ہنس ہنس کر برا حال ہونے لگا تھا

یاقوت وہی لیٹے لیٹے اپنا رخ اسکی جانب موڑ پر کہنی پر

سر ٹکائے اسے دیکھنے لگا پیاری ہے۔۔۔ فورا دل سے آواز

آئی ہاں تمہاری ہے۔۔۔ دماغ نے بھی ٹکڑا لگایا وہ بے دھیانی

میں پاگلوں کی طرح اسے دیکھے گیا آخر میں اسی کی ہنسی
کو بریک لگی اور ساکت ہوئے اسے دیکھنے لگی افففف یہ
سیاہ آنکھوں کا شہد رنگ آنکھوں کے ساتھ کنٹیکٹ دنیا
رک سی گئی تھی ہوائیں تھم سی گئی تھی یہ وقت۔۔۔ جس
میں دل تک بند ہو گیا تھا دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں
میں اخری سرے تک ڈوبتے چلے گئے

مشی کی پلکیں دھیرے سے جھپکی ساتھ یاقوت کی بھی
وہ دھیرے سے اسکے قریب لیٹ گئی وہ جو مزے سے کہنی
پر سر ٹکائے آدھا لیٹا اور آدھا بیٹھا تھا اسے اپنے قریب
لیٹے دیکھ چہرے کے ایک ایک نقش کو بغور دیکھنے لگا
تھوڑی سی گستاخی کر لو استاد۔۔۔ "دل سے آواز آئی
پاشا سے جوتے پڑے گے۔۔۔ "دماغ نے یاد دہانی کرائی

شٹ اپ۔۔۔"دل نے فورا دماغ کو شٹ اپ کال دی اور وہ
پھر سے سو گیا
اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے وہ بے اختیار اپنے لب اسکی
شہد رنگ آنکھوں پر رکھ گیا
آہ۔۔۔یہ وقت اسکے ساتھ ساتھ مشی کا دل بلیوں سا اچھلتے
جیسے دھک سے رک سا گیا تھا وہ سانس لینا بھولتی اسکا
لمس اپنی آنکھوں پر محسوس کرتے کانپ اٹھی
اسکی یہ گستاخی آج دونوں کی جان نکال گئی تھی یاقوت
کا ایک ہاتھ اسکے اوپر سے ہوتا مشی کے دوسری جانب بیڈ پر تھا
کتنی ہی دیر وہ اسکی آنکھوں پر لب رکھے رہا آنکھیں بند
کئے جیسے ایک سکون سا پورے جسم میں سرائیت کر رہا
ہو وہ سکون جو بچپن سے آج تک نہ ملا ہو اور پیچھے ہٹنا نہ چاہتا ہو

بچپن سے آج تک۔۔۔؟اور بیچ کا دورانیہ۔۔۔؟کیا بنا سکتے
ہو کوئی نیا رشتہ ؟کیا ہے اب بھی ہمت۔۔کسی کو کھو
دینے کی۔۔۔؟دماغ نے دھڑا دھڑ سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر
دی جن پر یاقوت کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا ہو نقوں کی طرح
مشی کو دیکھنے لگا دل نے اپنا ہی احتجاج شروع کر دیا تھا
یہ۔۔۔مم۔میں۔۔"اسے سمجھ نہیں آئی کیا کہے
سس۔۔سوری۔۔مم۔۔میں۔۔۔"سارے الفاظ چھوڑتا وہ ایک
جھٹکے میں اٹھ کر باہر چلا گیا تھا مشی تو لیٹی اپنا ڈھڑکتا
دل ہی سمبھالتی رہی افففففف ایک آنکھیں چوم کر وہ شخص
اتنا پاگل کر گیا تھا جس دن پوری طرح اس سے اپنا حق
لے گا مشی تو سیدھا اوپر جائے گی۔۔۔۔افففففف افففففف یہ دل
مشی پاگل سی ہوتی تکیہ اٹھاتے منہ پر رکھ کر زور سے

چیخی۔۔۔اسکادل کیاان پہاڑوں پر جاکر چیخے زور رسے
اور بتائے یاقوت مرزاسے محبت نہیں عشق ہو گیاہے
پہلی بار کوئی عورت کے بجائے مرد کے کردار پر اپناسب
کچھ وار بیٹھا تھامرد ہاں۔۔۔وہ مرد جو یاقوت مرزاہے
افف میں کیاکروں۔۔۔۔"مشی سچ میں آج پاگل ہو کر
مرنے والی تھی نہیں وہ تو مر چکی تھی ان سیاہ آنکھوں پر
ڈیرے پر آتے سیدھاوہ روم میں گیا جہاں اس وقت کوئی
نہیں تھاوہ پریشانی سے یہاں وہاں چکر کاٹنے لگا
یہ۔۔۔یہ۔۔میں کیاکر آیا۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آرہی تھی
اسکے ساتھ ہونے کیالگا تھاایک آنکھیں چوم کر اسکادل
اب مزید گستاخیاں کرنے پر اکسارہا تھایہی وجہ تھی
جو وہ اس سے دوری بنائے رکھتا تھا تھوڑی سی نزدیکی

دونوں کا مستقبل جو ایک ہے ہی نہیں۔۔۔ مشکل میں ڈال
سکتی تھی افففف کیا کرے اسکا دل کیا اس دل کو ہی نکال پھینکے
بیوی ہے وہ تمہاری۔۔ حق ہے اس پر تمہارا آنکھیں کیا تم تو
دل کی آواز بلند ہوئی

شٹ۔۔۔ اپپپپ۔۔" وہ دونوں ہاتھ کان پر رکھتا چیخا
اسی وقت برلاس اندر آیا تھا یاقوت کو ایسے کھڑے چیختے
دیکھ وہ دوڑ کر اسکے قریب آیا

بوس۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ اسکے مقابل آتے سوالیہ
پوچھا

برلاس کو دیکھتے اسے اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا
وہ سیدھا کھڑا ہوتے گلا کھنکھارتا روم سے باہر نکل آیا

واہ۔۔ شیل مجھ پر پڑا۔۔ اثر ان پر ہو گیا۔۔ کمال ہے۔۔" وہ

سر کھجاتے ڈرا کی جانب آیا اور اپنی میڈیسنز نکال کر دو
تین ایک ساتھ پانی کے ساتھ نگل گیا
ہمیں کب نصیب ہو گی فکر کرنے والی۔۔۔"اس نے آسمان کی
جانب دیکھتے منہ بسورا کاش مستقبل میں ہونے والے
معاملات کی تھوڑی سی چھلک ہم عام انسان بھی دیکھ
سکتے خیر وہ سر جھٹکتا واپس سے باہر آیا
'بوس مارکیٹ سے کچھ لانا ہے بتا دیں میں جا رہا ہوں۔۔۔
باہر آتے ساکت گم سم بیٹھے یاقوت کو دیکھتے بولا
ایک عدد منہ پر لگانے والی ٹیپ لے آنا۔۔۔"وہ ایسے ہی کھویا
کھویا سا بولا
ہیں۔۔۔ں کس کو لگانی ہے بوس۔۔؟حیرت سے پوچھا
تمہارے منہ پر تاکہ یہ پٹر پٹر بند ہو سکے۔۔۔"تڑخ کر بولتے

برلاس کی بولتی ویسے ہی بند کروا گیا

میں مارکیٹ سے ہو کر آیا۔۔۔" وہاں سے جانے میں ہی آفیت

جانتار فو چکر ہو گیا یا قوت اسے جاتے سوچ میں پڑ گیا

خیر ٹیپ تو اس نے اپنے ہونٹوں کیلئے منگوائی تھی جو

اب اسے جلتے محسوس ہو رہے تھے اور ٹھنڈک گھر پر بیٹھی

اسکی ایک عدد کاغذی بیوی تھی

NOVELS BY AQSAM

وہ نہا کر ٹاول سے بال پونچھتا خالی ٹراؤزر پہنے باہر نکلا

جہاں وہ بیڈ پر بیٹھی اسے گھور رہی تھی زیحال کی

نظریں اس سے ملتی وہ ایک پل کو ٹھٹھکا اور ساتھ ہی

"آئی برو اچکائی جیسے کہہ رہا ہو "کیا۔۔؟

چیٹر ہبی۔۔۔ یہاں یہ خفیہ واش روم بھی تھا اور آپ نے

بتایا نہیں۔۔" اسکی شکایت پر زیحال کو ہنسی آئی تھی

لیکن اپنی شامت نہیں چاہتا تھا

آپ پر اعتبار نہیں کرونگی اب آپ جھوٹے ہیں۔۔۔"منہ بسورتی

دوسری جانب رخ موڑ گئی بھول گئی تھی کہ یہ اب بھی وہی

پاشا ہے جسے اسکا خود سے رخ تک موڑنا گوارہ نہیں تھا

ٹیک آلونگ بریتھ۔۔۔"اسے لودیتی نظروں سے دیکھتے

شدّت سے بھاری ہوتے لہجے میں بولا

کیوں۔۔۔؟

آئی سیڈ۔۔جسٹ ڈواٹ۔۔۔"وہ کرخت آواز میں بولتا زمل کو

خوف زدہ کر گیا وہ ڈرتے ڈرتے ایک لمبی سانس خود میں

اتار گئی اور وہ اسکے سانس لیتے سیدھا اسکی شہ رگ پر

جھکتا اپنے دانت وہاں گاڑھ گیا

سیییی آہ۔۔۔"سانس بند ہوتے وہ سسکی بھر کر رہ گئی

اسکی شدّت پر وہ آنکھیں زور سے مینچتی درد برداشت
کرنے لگی اسے لگا تھا اسکی گردن کا آج وہ حصّہ تمام ہو
جائے گا اپنے دانتوں کی چھاپ چھوڑتے وہ پیچھے ہٹا اور
اس جگہ کو دیکھنے لگا جواب سرخ ہو چکی تھی پھر
نرمی سے اپنے ہونٹ وہاں رکھتے اس جگہ کو چوما
یہ سزا تھی مجھ سے رخ موڑنے کی۔۔۔"اسکی آنکھوں میں
دیکھتے دیوانہ وار بولا لیکن زمل کی آنکھوں میں نمی تھی
میری جا۔۔۔ن تم کیوں مجھے جنگلی بننے پر مجبور کرتی ہو
اس کے گالوں پر انگلیاں مس کرتے پیار سے بولا
دد۔۔۔درد ہو رہا ہے۔۔"سسکی لیتی روتے ہوئے بولی
کہاں درد ہو رہا ہے بتاؤ۔۔۔"اسکے پوچھنے پر زمل نے وہی
گردن پر اپنا ہاتھ رکھا زیحال کی نظر اسکی انگلی کی سیدھ

میں گئی وہ پھر سے بے اختیار اپنے لب اسکی گردن پر
رکھ گیا اس کے نرم لمس میں محبت تھی اور شدّت بھرے
لمس میں جنون افففف یہ بندہ درد بھی تھا دوا بھی اور
دونوں ہی زمل کیلئے قابل قبول تھے جی جان سے قبول تھے
اب ٹھیک ہوا۔۔۔؟ اسکے پوچھنے پر زمل نے سر اثبات میں
ہلایا جس پر زیحال اسکا ماتھا چوم گیا
چلو فریش ہو جاؤ تمہیں بریکفاسٹ کروا کر مجھے اس
ڈیل کیلئے بھی جانا ہے۔۔۔" پیچھے ہٹتے اسے جانے کا راستہ
دیتا خود مرر کے سامنے آ کھڑا ہوا
سنو۔۔۔" اسے جاتے دیکھ مرر کے اندر سے دیکھتا بولا
زمل بنا کچھ بولے اسے دیکھنے لگی
باہر والے ٹب میں ہی نہالو۔۔۔" اپنی ہنسی دباتے سیریس ہو

کر بولا لیکن اسکی بات پر زمل غصّے سے لال پیلی ہو کر رہ
گئی خون جلانا تو کیسے اس دشمن جان پر فرض ہو چکا تھا
جب تک وہ فریش ہوتی نیچے آئی تب تک وہ ناشتہ بنا کر
ٹیبل پر لگا چکا تھا وہ آتے سیدھا کرسی کھسکاتے بیٹھ گئی
اس چیز میں اسکی قسمت اچھی تھی ڈاکو سے شادی کا
فائدہ یہ ہو گیا کہ اسکو گھر کے کاموں کی فکر نہیں ہوتی تھی
اچھے سے کھانا۔۔۔ سمجھ آئی" اسکے چڑیا چگی کرتے دیکھ ڈپٹا
اب جتنا پیٹ میں آئے گا اتنا ہی کھاؤ نگی۔۔۔" بولتے منہ بسورنے لگی
میری جان اب تمہیں زیادہ زیادہ کھانا ہے اپنے لئے ہمارے بے بی کیلئے
"۔۔۔

ہاں پہلے ان کے باپ کی شدّتیں سہنے کیلئے کھاؤ اور اب
انکی اولاد کیلئے۔۔۔" منہ پھلا کر بولتی زیحال کا قہقہہ بلند

کرواگئی وہ کتنی ہی دیر ہنستا رہا آخر میں ہنسی کو بریک
لگاتے اسے دیکھنے لگا
اب جنگلی کے قبضے میں آئی ہو تو یہ سب تو ہو گا ابھی تو
یہ ایک ہے میں تو پوری کرکٹ ٹیم بناؤنگا۔۔۔"بولا ایسے
جیسے بڑا کوئی تیر مارنے والا کام کرنے والا ہو
تھوڑی انکی ماں کی صحت بھی دیکھ لیں۔۔۔"زمل نے جیسے
اپنا آپ اسے محسوس کروایا اسکی بات پر زیحال اسے اپنی
نظروں کے حصار میں لئے اپنی جگہ سے اٹھتا اسکے پیچھے
آکھڑا ہوا اور اس پر جھکتے اسکی کان کی لو دانتوں میں دبائی
انکی ماں کی صحت بنانے کیلئے انکا باپ ہے اتنی صحت بنا
دونگا کہ ہر سال مجھے یہ حسین تحفے دو گی۔۔۔"اسکی
بات پر زمل کا دل زور سے دھڑکا تھا جان تب نکلی جب اس

نے اپنا آتش لمس اسکی گردن پر چھوڑا

گردن چومتے اسے کندھوں سے تھام کر سیدھا کھڑا کرتے

گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا اور دونوں ہاتھوں سے کمر

تھامتے اپنے لب اسکے پیٹ پر رکھتے آنکھیں موند گیا

یہ جگہ اسکی فیورٹ تو تھی ہی لیکن اب یہاں اسکی ننھی

سی زندگی جنم لے رہی تھی جس کے بعد وہ اور بھی اسکے

پیٹ پر اپنی شدّتیں نچھاور کرنے لگا تھا

زمل اسکے سر کے بال مٹھی میں جکڑتی مسکرا کر دیکھنے لگی

اگر آرہا ہے مجھ پر تو میں ڈیل کینسل کر دیتا ہوں۔۔"وہ

آنکھیں پٹپٹاتے سارا ملبہ اس پر ڈال گیا زمل آنکھیں دکھاتی اسے

گھورنے لگی

ارے۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔ڈیل بعد میں بھی ہو جائے گی میری

بیوی کا موڈ سب سے پہلے ہے میرے لئے۔۔۔"اسکی حالت
سے محفوظ ہوتا مزید چھیڑنے لگا
ہی۔۔۔ی۔۔"جائیں آپ۔۔"اسے دھکا دیتے دیتے دروازے تک
لائی جہاں
آتے وہ دونوں ہاتھ دروازے کے دونوں اطراف ٹکاتا وہی جم گیا
"پہلے ایک سوال کا جواب دو۔۔۔
کس سوال کا۔۔۔؟اسکی پیٹھ کے پیچھے کھڑی وہ بیچاری
دکھ تک نہیں رہی تھی
تمہیں مجھ میں سب سے زیادہ اچھا کیا لگتا ہے۔۔۔؟اس
کے سوال پر زمل اسکی پیٹھ گھورنے لگی یہ کوئی وقت
تھا اس سوال کا افففف یہ بندہ۔۔۔
آپ کے ہاتھوں پر ابھری یہ رگیں۔۔۔"وہ جلدی سے بولتی

اسے پھر دھکا دینے لگی جب وہ ایک دم پلٹتا اسکی کمر
کو کس کر پکڑتے اپنے سینے سے لگا گیا
بس۔۔۔یہ وینی ہینڈز۔۔؟اور کچھ بھی نہیں۔۔۔؟سنجیدگی
سے پوچھا وہ پھر بھی سر اثبات میں ہلا گئی
"مجھ سے پوچھو مجھے تم میں کیا کیا اچھا لگتا۔۔
اچھا۔۔۔کیا اچھا لگتا ہے بتائیں۔۔۔"اپنے دونوں ہاتھ اسکے
سینے پر ٹکائی لاڈ سے بولی
تم۔۔۔تمہاری آنکھیں۔۔۔۔"بولتے ہوئے ساتھ آنکھیں چومی
تمہارے یہ پنکھڑی سے ہونٹ۔۔"ساتھ نرمی سے ہونٹ چومے
۔تمہاری یہ صراحی دار گردن۔۔۔"اسکا منہ اوپر کرتے اپنے
لب اسکی گردن پر رکھے
افففف تمہاری یہ۔۔۔"اس سے پہلے وہ بے شرم بنتا آگے

کچھ بولتا وہ اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں پر رکھ گئی

آپ یہ کہہ دیں کہ سر سے لے کر پیر تک آپکو میں ساری کی ساری اچھی لگتی ہوں۔۔۔"اپنے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹاتے

نرمی سے چوما

میں کہوں گا نہیں۔۔۔رات میں ایک ایک کو چوم کر بتاؤنگا

"کہ تم سر تا پیر پوری کی پوری مجھے کیسی لگتی ہو۔۔۔

آہ اسکا شدّت سے بھاری ہوتا لہجہ زمل کو سیکنڈس میں

پاگل کر دیتا تھا

آ۔۔آپ۔۔جائیں۔۔اب۔۔"اسکی پناہوں سے نکلتی وہ پھر سے دھکا

دینے

لگی

"ہاہاہاہا۔۔۔آج کی رات کا شدّت سے انتظار ہے میری جان۔۔

گاڑی میں بیٹھتے بیٹھتے بھی وہ چھیڑنا نہیں بھولا تھا

زمل کے لب اسکے جانے کے بعد بھی کتنی ہی دیر گہری

مسکراہٹ میں ڈھلے رہے وہ بے اختیار اپنا ہاتھ پیٹ پر رکھ

گئی جہاں اسکی زبان کی نمی اب تک محسوس ہو رہی تھی

تمہارے بابا سچ میں بہت پاگل ہیں۔۔۔"اپنے سر پر ہلکی سی

چپت لگاتی وہ اوپر روم میں آئی اور اپنا پھیلا سامان

سمیٹنے لگی انکی کل کی فلائٹ تھی واپس سے پاکستان

لیکن اسے وہاں سے زیادہ یہاں سکون ملا تھا یہاں زندگی

نارمل تھی اور حسین اور وہاں ہر وقت پولیس کی دخل

اندازی قتل وغارت۔۔۔وہ ٹھان چکی تھی کہ وہ اپنے بچے

کی پرورش اس ماحول میں نہیں ہونے دے گی ضد ہی

صحیح لیکن وہ زیحال کو یہاں رہنے پر راضی کر لے گی

وہ جس علاقے میں آیا تھا وہاں جگہ جگہ ہٹے گٹے بندے
ہاتھوں میں بندوق پکڑے گھٹنوں تک آتی نکر پر ویسٹ پہنے
کھڑے تھے جسم ایسے تھے گویا ابھی پھٹ پڑیں گے جم کر
کر اپنا جسامت انہوں نے حد سے زیادہ طاقت ور بنالی
تھی کندھوں سے لے کر کلائیوں تک ٹیٹو بنے انکا اصلی رنگ
ہی چھپا گئے تھے
دوسری جگہ پر چاروں اطراف لوہے کی جالی بنی تھی جس کے
اندر دو سانڈ سے آدمی کبڈی کبڈی کھیل رہے تھے اور باقی
بندوقوں کو اوپر کرتے ہاٹنگ کر رہے تھے وہی تیسری طرف
ایک موٹا سانڈ خود کو لوہے کی زنجیروں سے مارتا اپنی
طاقت کا مظاہرہ کر رہا تھا اسکی آنکھیں تک پوری کالی
ڈراؤنی سی تھی لیکن اسے ایسے لوگوں کو دیکھنے کی

عادت ہو چکی تھی انکی ڈارک ورلڈ میں ایسے انسانی شیطان
دیکھنا عام سی بات تھی
ان درندوں کے بیچ ایک وہی انسان لگ رہا تھا ہاں تھا تو وہ
بھی درندہ لیکن خوبصورت درندہ بلیک پینٹ
کوٹ میں وائٹ کلر کی شرٹ اوپر کے دو بٹن کھلے میسی
ہیئر سٹائل ہاتھ میں برانڈڈ واچ پیچھے پینٹ میں اپنی گن
اٹکائے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا کر وہ انکے بیچ سے ہوتا
تنگ سی اوپر جاتی سیڑھیاں چڑھتا دوسرے فلور پر آیا
وہاں تو مردوں کے ساتھ عورتیں بھی تھی جنکے جسم پر
پہناوا نہ کے ہی برابر تھا پورے جسم پر ٹیٹو بنے کسی
حبشی سے مشابہت کروا رہے تھے سب کے ہاتھوں میں شراب
اور جگہ جگہ مردوں کے ساتھ چپکی وہ سب کر رہی تھیں

جو ایک شادی شدہ کپل تمیز سے بیڈ روم میں کرتا ہے

پاشا اپنی آنکھیں پھیرتے سیدھا چلتا ہوا ایک روم میں آیا

جہاں سامنے ہی صوفے پر وہ بندہ جس سے ڈیل ہونی تھی

بیٹھا تھا اس کے دونوں اطراف دو لڑکیاں صرف انر اور برا

پہنے اسکی ایک ایک تھائی پر بیٹھی تھیں

"کم۔۔۔کم۔۔۔مسٹر پاشا۔۔۔ویلکم ٹو مائے بیوٹی فل ہیل۔۔۔

سیگریٹ کا دھواں چھوڑتے دونوں لڑکیوں کو سائیڈ کر کر

کھڑے ہوتے گرم جوشی سے اس سے ہاتھ ملایا

سٹ پاشا۔۔۔وائے آر یو اسٹینڈ نگ مائے بوئے۔۔"اسکے بولنے

پر پاشا نے کڑی نظر صوفے پر ڈالی جہاں اسے بیٹھنا تھا

وہاں بھی ایک عورت بیٹھی ہونٹوں پر زبان پھیرتی اس

پر اپنا نشانہ لگائے بیٹھی تھی لیکن پاشا نے اسے بازو سے

پکڑتے اٹھا کر پھینکنے والے انداز میں ایک سائیڈ کیا
اور خود اپنا ایک بازو صوفے پر وا کرتے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا
کر پورے رعب سے بیٹھا
امپریسیو پاشا۔۔۔"شپرڈ اسکی حرکت پر ہنستا خود بھی
بیٹھا

Would you prefer tea or wine?۔

"(کیا لینا پسند کرو گے چائ یا شراب)۔۔۔
جسٹ کم ٹو دا پائنٹ شپرڈ۔۔۔"وہ اکتایا سا بولا یقیناً یہاں
اٹھی شراب اور زنا کی بدبو میں اسکا دماغ گھومنے لگا
تھا

"ہاہاہاہا۔۔۔دیٹس ناٹ پوسیبل پاشا۔۔۔جسٹ چوس ون بیب
بولتے اس نے اپنی تھائی پر بیٹھی لڑکی کے سینے پر

زبان پھیری

الرائیٹ ٹی۔۔۔"اپنی جان چھڑانے کے چکر میں اس نے چائ
ہی کہہ دی جس پر شپر ڈنے وہاں ایک لڑکی کو دیکھا جو
کمینی مسکراہٹ مسکراتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئ
اسکے بعد وہ کچھ دیر ڈیل کی بات کرتا رہا اور جو مال اسے
دینا تھا اسکے لئے اسکے سامنے ایک سوٹ کیس سالایا گیا
جس کو کھولتے پیمنٹ کا پورا سسٹم باہر نکل آیا پاشا نے
ایک کوڈ اس میں انٹر کیا جس پر سکرین پر بنی خالی
پٹی پوری ہوتی چیک کا ڈاٹ سامنے آیا اربوں روپے اسے
سیکنڈس میں ٹرانسفر ہو گئے تھے
تب تک وہ عورت چائ لے کر آئ اور سیدھا پاشا کے ہاتھ
میں تھمائ شپر ڈ یہاں وہاں کی بات کرتا رہا تب تک پاشا

چائ ختم کرنے لگا لیکن چائ پوری ختم ہونے سے پہلے
اسے اپنا سر گھومتا محسوس ہونے لگا اس نے ایک قہر آلود
نظر شپر ڈ پر ڈالی جو شیطانی مسکراہٹ مسکراتا اسے ہی
دیکھ رہا تھا جان بوجھ پر اسکی چائ میں نشیلی دوا
ملائ گئ تھی تاکہ اسکے فنگر پرنٹ پر باقی کی اماؤنٹ
بھی وہ لوگ ہڑپ سکیں
پاشا چائ کا کپ پھینکتا جیسے ہی کھڑا ہوا سر اتنی زور
سے چکرایا کہ واپس سے پیچھے صوفے پر دھپ سے بیٹھ
گیا
آئ ول کل یو۔۔۔شپر۔۔۔۔ڈ۔۔"وہ سر زور سے تھامے شیر کی
طرح دھاڑا تھا
ہائے بیبس۔۔۔"ایک عورت ویسی کی واہیات سی ڈریسنگ

کئے پاشا کی تھائی پر آ بیٹھی

Let's have some fun...۔

(چلو کچھ مزہ کرتے ہیں)۔۔۔"بولتے وہ پاشا کی شرٹ کے بٹن
کھولنے لگی لیکن اس سے پہلے وہ بری طرح سے اسکا ہاتھ
جھٹک گیا تھا وہ بہت سٹرونگ تھی اسکا اندازہ اسے اپنی
حالت سے ہو گیا تھا اسے ٹریپ کیا گیا تھا

آنکھیں پل میں سرخ انگارا ہوئی
وہ بٹن کھولتی اسکے سینے کو جگہ جگہ سے چومنے لگی
وہی دوسری جانب ایک آدمی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اس
سکیننگ مشین پر رکھا پٹی پھر دھیرے دھیرے پوری ہونے
لگی تب تک وہ وہ عورت پاشا کی پینٹ تک پہنچ گئی تھی
جہاں ہاتھ اسکی پینٹ کے بٹن پر رکھتے کھولنے لگی

دوسری جانب سے ایک اور عورت آئی جو اسکے ایک
جانب بیٹھی سینے پر ہاتھ پھیرتی پاشا کے ہونٹ سک کرنے
لگی وہ بلاشبہ وہاں
موجود مردوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا جس کی
دیوانی وہ سب ہو رہی تھیں
پینٹ کا بٹن کھل چکا تھا اس سے پہلے وہ اسکی عزت پر
ہاتھ ڈالتی وہ تیزی سے سر جھٹکتا ایک جھٹکے میں اٹھتا
ان سب کو ایک جانب پھینک گیا
اور پیچھے سے اپنی بندوق نکال کر سیدھا شپرڈ پر تان
دی قدم اب بھی لڑکھڑا رہے تھے لیکن اتنا آسان نہیں تھا
پاشا کو ٹریپ کرنا اس نے ایک فائر اس مشین پر مارتے پھر
اپنا رخ شپرڈ کی جانب کیا

یوڈڈناٹ ڈواٹ ویل۔۔۔"گن اسکی کن پٹی پر رکھتے گردن
سے پکڑ کر دبوچا شپرڈ کے بندوں نے اپنی اپنی بندوقیں
پاشا پر تان دی لیکن شپرڈ نے سب کو منع کر دیا اس وقت
جان سب سے زیادہ عزیز تھی
نو۔۔۔و۔۔نوایوری ون پٹ یور گنز ڈاؤن۔۔۔"اسکے آرڈر پر
سب سیدھے کھڑے ہوئے
اس دوا کا نشہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا تھا اس سے پہلے
وہ وہی گرتا شپرڈ کو گردن سے دبوچے اپنے ساتھ نیچے
لایا اس وقت وہ کتنی ہی بندوقوں کے نشانے پر تھا اگر
شپرڈ کو چھوڑ دیتا تو سب اسے گولیوں سے بھون دیتے
اپنی گاڑی تک پہنچتے اس نے شپرڈ کو ایسے ہی دبوچے
رکھا باہر والے سانڈ بھی اپنے بوس کو مصیبت میں دیکھ کر

آگ بگولہ ہوئے لیکن بے بس تھے کیونکہ اسکی جان اس وقت
پاشا کے ہاتھ میں تھی
گاڑی میں بیٹھتے اس نے شپرڈ کو دور پھینکنے والے انداز
میں دھکا دیا اور گاڑی سٹارٹ کرتے سپیڈ بڑھادی پیچھے سے
اس پر جتنے بھی فائر ہوئے بدلے میں اس نے بھی اتنے ہی
فائر کئے اور لاشیں گرائیں کیونکہ اسکے نشانے چوکتے نہیں تھے
وہ جلدی ہی اس علاقے سے نکل آیا تھا نشہ اس
پر حاوی ہوتا جارہا تھا وہ عورت اسکے ساتھ جو عمل
کرنے والی تھی اس سے اس کے اندر مردانہ جذبات جاگ
اٹھے تھے لیکن اسکی عزت کی حقدار وہ تھی جو گھر بیٹھے
اسکا انتظار کر رہی تھی وہ سپیڈ اوور کرتا پندرا منٹ میں
گھر پہنچا تھا گاڑی کا دروازہ کھولتے لڑکھڑاتے قدموں سے

وہ نیچے اترا اور آہستہ آہستہ اندر کی جانب آیا

زمل سامنے ہی کچن میں کھڑی اسکے لئے آج نیو ڈش ٹرائے

کر رہی تھی نظر اوپر اٹھتے سامنے زیحال پر گئی جس کے

گریبان کے بٹن کھلے تھے ساتھ پینٹ کا بٹن بھی

اسکی خستہ حالت دیکھ زمل کے ہاتھ میں پکڑا چمچ چھوٹ

کر زمین پر جا گرا وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اسکی جانب آئی تھی

ہی۔۔۔ ہبی کیا ہوا آپ کو۔۔۔" اسے لڑکھڑاتے دیکھ زمل کی جان

لبوں

پر آئی تھی وہ بنا کچھ بولے آگے آتا دھپ سے صوفے پر گر گیا

چا چواب ہمیں پولیس میں رپورٹ کرنی چاہئے آپ کب تک

"اس ڈاکو کی دھمکی کو سیریس لے کر بیٹھے رہیں گے۔۔۔
فہد نے یاقوت سے ملنے والی آخری دھمکی نوفل کو بتادی
تھی جس پر فرح نے اچھا خاصا واویلا مچا کر فہد کو
رپورٹ کروانے سے روک دیا تھا
تم کیوں ہم لوگوں کی ہنستی بستی زندگی اجاڑنے پر لگے
ہوئے ہو۔۔۔"فرح جو کب سے بیٹھی اسکی باتیں سنتی جا
رہی تھی آخر میں ضبط کھوتی چلا اٹھی
ہمیں نہیں چاہیئے وہ بد چلن لڑکی جو پتہ نہیں کس عاشق
کے ساتھ بھاگ گئی۔۔۔"اسکی بات پر نوفل کا پارا ایکدم
ہائی ہوا تھا
زبان سمبھال کر لفظ استمال کریں زمل کیلیئے۔۔۔"فرح کی
عمر زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ یا تو نام لیتا یا سیدھا

صرف آپ کہتا
اسکی بات پر فرح کی آنکھیں پھیلی
یہی زبان اگر کھل گئی تو تم خود کو نہیں سمبھال پاؤ
گے۔۔۔"اسکی بات پر جہاں نوفل کے ماتھے پر شکنیں ابھری
تھیں وہی فہد نے دونوں کو بیک وقت ایک ساتھ دیکھا
جن کی نظروں کا تبادلہ کسی گڑبڑ کی پیشن گوئی کر رہا تھا
کیا کوئی بات ہے۔۔۔؟دونوں کو دیکھتے سوالیہ پوچھا جس
پر فرح کے لبوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ رینگی
فلحال تو نہیں لیکن ہو ضرور سکتی ہے۔۔۔"اسکے لہجے
سے نوفل کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکے
چچ۔۔۔چاچو مجھے ایک۔۔بزنس ڈیل کیلئے جانا ہے۔۔آپ
سے کل ملاقات ہوتی۔۔۔"وہ جلدی سے اپنا موبائل اٹھاتے

وہاں سے نکل آیا جبکہ فرح اسکی پیٹھ دیکھتی گہری
مسکراہٹ مسکرادی
یہ ایسے کیوں چلا گیا اچانک۔۔۔؟ فہد اب تک نہ سمجھی
سے فرح کو دیکھ رہا تھا
جانے دو۔۔۔۔۔ جانا ضروری تھا۔۔۔" وہ بھی کھوئے سے انداز
میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی زین نے بھی تب ہی رونا شروع
کر دیا تھا جس کی وجہ سے فہد نے دوبارہ کوئی سوال نہ کیا

NOVELS BY AQSAM

وہ دھیرے سے اٹھا اور صوفے کی پشت پر اپنے دونوں بازو
پھیلائے اپنے سامنے کھڑی زمل کو دیکھنے لگا جو اسے
سر سے لے کر پیروں گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی اسکی
حالت اور لپسٹک کے نشان دیکھ زمل کا دل اتنے ٹکڑوں میں
بٹا تھا جن کی گنتی زیحال ساری عمر نہیں کر سکتا تھا وہ

اسکا حق کسی اور کو دے کر آیا تھا اس کے ہبی جان کسی اور
عورت کے ساتھ۔۔۔۔آہ سوچ کر ہی زمل کی جان نکل رہی تھی
اسکی آنکھیں چھلکتی رخصار کو تر کرنے لگی
وج نیچے سے اوپر اسے دیکھتی نظریں سیدھی زیحال کی
نظروں سے جاملی اور ملتے اسکی نشیلی سرخ ہوتی آنکھوں
سے خوف کھاتی وہ یکدم اچھلی تھی اسکی نشیلی نظریں
اس وقت زمل کو اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس
ہوئی خوف پورے جسم
پر طاری ہو گیا تھا اصل جان تب نکلی جب وہ لڑکھڑاتے
قدموں کے ساتھ اسکی جانب بڑھا
زمل خوف سے لرزتی اپنے قدم پیچھے کی جانب اٹھاتی
گئی زیحال کا ہر بڑھتا قدم اسے خوف میں ڈوبا رہا تھا

وہ پیچھے ہوتی روم کے دروازے سے ٹکرا گئی جس کے
ساتھ رکھے ٹیبل پر فلاور واس پر ہاتھ لگتے وہ زمین پر
گرتے دو ٹکڑے ہو گیا

ہ۔۔ہب۔۔ ہبی۔۔م۔۔مجھے ڈر۔۔لگ رہا ہے۔۔آ۔۔آپ سے
"۔۔

اسکی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں میں دیکھتی ھانپتے ہوئے
بولی لیکن زیحال کو وہ پلز بری طرح قابض کر گئی تھی
ان عورتوں نے نشیلی دوا کے ساتھ اپنے مزے کیلئے اسے
طاقت کے پلز تک دے دیے تھے نہ تو وہ لوگ پیسہ ہتھیا
سکے اور نہ ہی اسکی عزت لیکن ان سب میں اگر کسی کا
بیڑا غرق ہونے والا تھا تو وہ نازک سی زمل تھی جو اپنے
خان کو ہوش میں ہی مر مر کر برداشت کرتی تھی نشے

میں تو سیدھا اوپر پہنچنے والی تھی

وہ اسی طرح اسکے قریب آتے اپنے دونوں ہاتھ اسکے

دونوں اطراف میں رکھتا زمل کے چہرے پر جھکا اسکی

گرم سانسیں زمل کا چہرہ جھلسانے لگی تھی

"تم۔۔۔تم مجھے اپ۔۔۔اپنے پیچھے پپ۔۔پاگل کرو گی۔۔۔

اپنی ہتھیلی زمل کے کان کے نیچے جماتے اسے گردن سے پکڑ

کر اپنے چہرے کے بلکل قریب کیا آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

زمل کی ہائیٹ چھوٹی ہونے کی وجہ سے وہ زیحال کو

چہرہ اوپر کئے کانپتی ہوئی دیکھ رہی تھی زیحال کی آنکھوں

کی بڑھتی سرخی اسے مزید خوف زدہ کر رہی تھی

آ۔۔آپ۔۔۔آپ کہاں تھے۔۔۔؟ہمت کرتی بمشکل بولی جب اسکے

سوال پر زیحال کو ان عورتوں کی حرکت یاد آئی

مم۔۔۔مت پوچھو۔۔۔اس وقت۔۔ صص۔۔ صرف میری ضرورت
پوری
کرو۔۔۔"زمل کے ماتھے پر خوف سے پسینے
چمکنے لگے تھے جبکہ جسم پورا برف کی مانند ٹھنڈا پڑ رہا تھا
ہ۔۔۔ہٹیں پیچھے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ زیحال کے سینے پر رکھتی
اسے خود سے پیچھے دھکیل گئی
جس پر زیحال نے قہر بار نگاہوں سے اسے دیکھا
یہ بات تو زیحال کبھی ہوش میں برداشت نہیں کرتا تھا اور اس وقت
دونوں میں فرق صرف اتنا تھا کہ ہوش میں ہو کر پیار سے اسکی
نہ کو ہاں میں بدلتا لیکن اس وقت وہ طاقت کے پلزا سکے
اندر جو جذباتوں کا طوفان اٹھا چکے تھے وہ کسی طور
تھوڑی سی بھی رعائیت کے حق میں نہیں تھی

وہ ایک ہی جست میں اسکے قریب آتا اسکی نازک کمر میں
ہاتھ ڈال کر اپنے سینے سے لگا گیا اسکی پناہوں میں آکر
زمل بن آب مچھلی کی طرح تڑپنے لگی تھی

میں۔۔۔میں تمہاری وجہ۔۔سے۔۔۔ا۔۔۔ان عورتوں سے بب بچ
" کر آیا۔۔۔اور تم۔۔۔تم مجھے خود سے دور دد۔۔۔دھکیل رہی ہو
اسکی نازک کمر پر زور دیتے مزید خود میں بھینچا اس وقت
زمل کو اپنی ریڈ کی ہڈی اسکی گرفت میں ٹوٹتی ہوئی محسوس
ہونے لگی تھی

مم۔۔۔مجھے درد ہو۔۔رہا ہے۔۔" وہ روتے ہوئے اس سے تھوڑی
رحم طلب کرنے لگی تھی لیکن اسے دور کر کر اسکے اندر کا جو
وحشی درندہ اس نے جگایا تھا وہ کسی طور راضی نہیں تھا
اس نازک جان پر رحم کرنے کیلئے

اور۔۔۔اور جج۔۔ جس درد میں میں۔۔۔ہوں۔۔وہ۔۔۔"زیحال تقریباً

اسکے منہ پر دھاڑا تھا زمل۔۔۔اسکی دھاڑ پر سانس بھی نہ لے سکی وہ سانس روکے سسکی بھرتی دھیرے دھیرے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی

میری بیوی تم۔۔۔ہو تم۔۔۔ مم۔۔مجھے وہ سس۔۔ سکوں دو گی کہتے وہ شدّت سے زمل کی گردن پر اپنے دانت گاڑھ گیا زمل کراھتی اسکی شرٹ مٹھی میں جکڑے درد سے بری طرح بلبلا اٹھی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا مانو آج اس کے بدن کا وہ حصّہ تمام ہو جائے گا

کتنی ہی دیر وہ اپنی نازک جان پر بے رحمی دکھاتا پیچھے ہٹا جب زمل کی نظر اسکے لبوں پر گئی جہاں خون لگا ہوا تھا

زمل کی حیرت سے آنکھیں پھٹنے لگی کیا وہ۔۔۔اس قدر وحشی
بن گیا تھا زمل کی آنکھیں روانی سے برستی اسکے اندر کی
اذیت کم کرنے لگی لیکن یہ اذیت اسے اپنے ہی جان سے مل
رہی تھی کیسے کم ہو جاتی
وہ زمل کو بانہوں میں بھرے اسے روم کا دروازہ کھولتا اندر
کی جانب لایا اور لاتے اسے سیدھا بیڈ پر پٹخا وہ اب بھی
گردن موڑے اس سفاک شخص کو دیکھ رہی تھی
اپنے کوٹ کو اتار کر ایک جانب پھینکتے شرٹ کے باقی کے
بٹن کھولے اور اسے بھی ایک جھٹکے میں اتار کر دور
اچھال کر پھینکتے اسکے قریب آیا
ی۔۔یہاں آؤ۔۔۔"اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنی جانب بلایا
جو بیڈ کے ایک سرے پر سمٹ کر بیٹھ گئی تھی

کم ہیئر۔۔۔"اس کے نہ آنے پر وہ ایک دم دھاڑا کہ
زمل وہی بیٹھی بیٹھی کانپ کر رہ گئی پھر ہمت کرتی
اپنے لرزتے وجود کو گھسیٹتے اسکے قریب لائی
زز۔۔زپ کھولو میری۔۔۔"اسکے حکم پر زمل پھٹی نظروں سے
اسے دیکھنے لگی
آئی سیڈ کھولو۔۔۔"اسکی تیز آواز پر زمل کانپتی خاموش
آنسوں بہاتی اپنا لرزتا ہاتھ اسکی زپ پر لے گئی
پلز اب پورے جسم پر اثر انداز ہونے لگے تھے ایک عجیب
سی آگ تھی جو اسکے پورے وجود میں لگی جذباتوں کو
بھڑکا رہی تھی اسکی کچھوے سی سپیڈ دیکھ وہ زمل
کو پیچھے دھکا دیتے خود اسکے اوپر آیا
میں۔۔تت۔۔تکلیف میں۔۔ہوں اور۔۔ تمہیں۔۔۔"اسکے منہ پر

غراتے وہی رخصار پر اپنے دانت گاڑھے زمل تو بس سسک
کر رہ گئی گھڑی دن کے دو سے شام کے سات بجانے لگی تھی لیکن ان
پلز کا اثر ختم نہیں ہوا تھا البتہ زمل کا سٹمینا ختم ہو گیا
تھا نڈھال سی ہوتی اپنی بند ہوتی آنکھوں کو زبردستی
کھولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن ناکام ہو گئی زیحال
کی۔ کمر پر رکھے ہاتھ بے جان سے ہوتے بیڈ پر گر گئے
وہ نہیں کر پائی تھی برداشت اپنے خان کو اب تو وہ بھی
چور ہوتا اسکے اوپر آ گرا

NOVELS BY AQSAM

بوس آپ گھر کیوں نہیں جا رہے آج۔۔۔؟ رات گئے اسے ڈیرے
پر دیکھ برلاس بول پڑا
کیوں تمہاری کونسا گرل فرینڈ تم سے ملنے آنے والی جو
تمہیں ڈر ہے کہ کہیں میں نہ دیکھ لوں۔۔۔!! اسکی بات پر

ایک دم تڑخ کر بولا

ہم اشد سنگل لوگ ایسے ہی مریں گے نہ بیوی ملنی نہ گرل

فرینڈ۔۔۔"آہ بیچارگی عروج پر تھی یاقوت اسے صرف

دیکھ کر رہ گیا وہ کونسا منگل تھا بیوی کے ہوتے کنواروں

سے بدتر زندگی تھی

لگتا تو کچھ ایسا ہی ہے۔۔۔"وہ کرب سے آنکھیں مینچتا

بولا جب پل میں وہ شہد رنگ آنکھیں یاد آئیں

کیا آپ بھی سنگل ہیں۔۔۔؟تعجب سے پوچھا

نہیں میری تو چار چار بیویاں ہیں ایک اس وقت میرے

سامنے بیٹھی جس کو میرے سنگل منگل ہونے کی فکر

کھائے جا رہی۔۔۔"یاقوت کی بات پر برلاس نے بھی فورا

بلش لائٹ آن کرتے لشکارے مارے یاقوت کا دل کیا جوتا

اتارے اوران بلش کرتی ہیڈ لائٹس کو ہی توڑ دے

پامیر بھائی تو لگے ہونگے اپنا کاروبار بڑھانے میں میں بھی

چلوں اپنے نشانے پکے کرنے۔۔۔" کہتے وہ اٹھنے لگا جب اسکی

آخری بات پر یاقوت نے اسے شکی نظروں سے دیکھا

آ۔۔ مم۔۔ میں۔۔ گن کے نشانوں والی بات کر رہا۔۔" بولتے

وہ جلدی سے رفو چکر ہو گیا

ویسے آپ کا نشانہ کیسا لگا تھا فرسٹ ٹائم۔۔۔؟ وہ ڈیرے

سے نیچے اترتے خاصی تیز آواز میں بولا جب یاقوت کی

طرف سے جواب میں اسکا جوتا آیا تھا

اسکی ڈبل میننگ بات وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا ایک تو

صبح سے اسکا دماغ اور دل اس کے اندر ایک مہابھارت

شروع کئے ہوئے تھے اوپر سے برلاس کی باتیں افففف وہ سر

پکڑ کر بیٹھ گیا اب گھر جانا بھی نہیں چاہتا تھا اور جانا
بھی ضروری تھا لیکن جو حرکت وہ کر کر آیا تھا اس کے
بعد مشی کو کیسے دیکھے گا
جھنجھلا کر ساری سوچیں جھٹکتے وہ اٹھا اور اپنے دل
کو شٹ اپ کال دیتے گھر کی جانب بڑھا
آج صبح سے وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی اس ایک کس کے بعد
اسے گرین سگنل مل گیا تھا اس بد تمیز کی زندگی میں
آنے کا وہ یاقوت کو خیالوں میں امیجن کرتی ڈانس کرنے
لگی یاقوت کا ایک ہاتھ اسکے ہاتھ میں اور دوسرا اسکی کمر
پر تھا دونوں دھیرے دھیرے موو کرتے ایک دوسرے کی
آنکھوں میں جھانکتے رہے جب یاقوت نے اسکی انگلی پکڑ
کر گول گھمایا وہ گھومتی ہوئی سیدھا اسکے بازو پر آ

گری تھی قریب بے حد قریب سے دونوں کی نظریں ملی
تھی اس سے پہلے وہ نظروں کے ساتھ سانسیں بھی ایک
کرتا دروازے پر کھڑا یاقوت گلا کھنکھارتے اندر آیا
اسے دیکھ مشی جو سیج میں جھکی ہوئی تھی قدم لڑ
کھڑانے کی وجہ سے سیج میں گرنے ہی والی تھی کہ
بروقت یاقوت نے اسے کلائی سے تھامتے اپنی جانب کھینچ
لیا وہ سیدھا اسکے سینے سے آ لگی اب سیج میں
نظریں ایک ہوئی تھی اور ساتھ دلوں کی دھڑکن بھی
وہ جو ہمت باندھتا گھر آیا تھا شہد رنگ آنکھوں کو دیکھ
کر ساری ہمت جواب دے گئی
تم پاگل ہو گر جاتی تو۔۔۔"خود کو کمپوز کرنے کیلئے اسکی
کلاس لگائی وہ جو اسکی آنکھوں میں کھونے لگی تھی

ڈانٹ ملتے فوراسیدھی ہوئی

وہ۔۔ مم۔۔ میں۔۔ "اس سے بات بنانا مشکل ہو گیا تھا

جاکر سو جاؤ آج آخری رات ہے تمہاری یہاں۔۔ "کہتے وہ

جانے لگا تھا جب مشی بے اختیار اسکا بازو تھام گئی اسکی

بات پر اسکا دل دھڑکنا بند ہو گیا تھا

مم۔۔ مطلب۔۔۔ "لفظ کسی گہری کھائی سے آیا تھا

کل پاشا آجائیں گے۔۔ میں ان سے تمہیں بھیجنے کی بات

کرونگا۔۔۔ "اسکی بات پر پل میں شہد رنگ آنکھوں میں

نمکین پانی جمع ہوا تھا وہ شخص پل میں آسمان پر

بیٹھاتا تو اگلے ہی پل زمین پر بھی لا پٹختا

میں۔۔ نہیں جانا چاہتی۔۔۔ تم کیوں زبردستی مجھے بھیج

رہے ہو۔۔۔ "بولتے ہوئے آواز رندھی یاقوت نے ایک نظر اسکی

آنکھوں میں دیکھا جہاں اپنے لئے محبت کا جہاں صاف
آباد دکھائی دے رہا تھا آہ۔۔۔۔وہ یہی تو نہیں چاہتا تھا
کہ وہ اس سے محبت کرے کیا وہ پاشا کا یقین توڑ چکا
تھا۔۔؟پل میں دل لرز کر رہ گیا یہ۔۔۔یہ وہ مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا
مشی کا ہاتھ بے دردی سے جھٹکتے وہ روم میں چلا گیا
لیکن اسکی آنکھیں۔۔ مشی کو بہت کچھ کہہ گئی تھیں جن
میں اسے اپنے لئے بھی وہی محبت دکھی جو وہ اس سے کرنے لگی تھی
وہ سر جھٹکتی اس کے پیچھے پیچھے گئی
روم میں آتے وہ گردن پر ہاتھ پھیرتا خود پر ضبط کر رہا
تھا جب مشی نے پیچھے سے آتے اسکے پیٹ کے گرد
اپنے بازو حمائل کرتے سر اسکی پشت پر ٹکایا یا قوت دھک
سے وہی کا وہی رک گیا تھا وہ کبھی اسکے ہاتھ کو تو

کبھی سامنے دیوار کو بے یقینی سے دیکھنے لگا

میں۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی تم سے۔۔۔دور میں۔۔مر جاؤنگی

تمہارے۔۔بغیر۔۔پلیز یاقوت۔۔۔"وہ روتے ہوئے پہلی بار

اسکا نام لے گئی تھی یاقوت کا دل زور سے دھڑکا تھا

مم۔۔مجھے۔۔خود۔۔میں قید۔۔کرلو۔۔میں۔۔میں کبھی۔۔۔تم

"سے رہائی نہیں مانگوں۔۔گی آئی پرامس۔۔نہ کرو دور۔۔۔

روتے ہوئے وہ پوری کانپ رہی تھی یاقوت بے بس سا ہوتا

اسکے بازو کھولتا اسکی جانب مڑ کر اسے بے اختیار اپنے

سینے میں بھینچ گیا وہ خود کو نہیں روک پایا وہ ہار

گیا تھا اس لڑکی کے سامنے۔۔۔وہ بے بس ہو گیا تھا

وہ ھانپتی ہوئی نازک سی لڑکی یاقوت جیسے چٹان کی

پناہوں میں سمٹتی چلی گئی وجود اب بھی لرز رہا تھا وہ

دور ہونے کے ڈر سے تھا یا اسکی قربت کا لیکن سکون سے بھرا تھا

تم۔۔۔تم۔۔۔ نہیں بھیجو گے۔۔ناں مجھے۔۔بتاؤ۔۔۔" وہ اسکے

سینے سے منہ نکالتی ایک یقین سے پوچھ رہی تھی جب

یاقوت اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو بغور دیکھتا

اسکے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں پر آرکا اور سر بے اختیار نفی میں

ہلا گیا کم از کم اس وقت وہ اس نازک لڑکی کا دل نہیں

توڑ سکتا تھا وہ پھر سے اسکے سینے میں منہ دیتی شدّت

سے رو دی اسکی دوری کا سوچنا ہی تکلیف دہ تھا اسکا

اندازہ مشی کو تھوڑی سی دیر میں ہی بخوبی ہو گیا تھا

یاقوت خود بے جان سا کھڑا تھا پاشا کا یقین توڑنے کا ڈر

پورے جسم میں خون کی طرح دوڑ گیا تھا وہ اب کیا

کرتا مشی کا دل توڑتا یا پاشا کا یقین۔۔۔دونوں ہی جان

لیوا ہو گئے تھے وہ بے بس سا ہوتا مزید اسے خود میں بھینچ گیا

کتنی ہی دیر وہ یونہی اسکے سینے سے لگی روتی رہی آخر

میں سوں سوں کرتی پیچھے ہٹی اور یاقوت کو دیکھنے

لگی جو بنا کسی تاثر کے اسے دیکھ رہا تھا

میں۔۔۔آج۔۔ی۔۔یہی سو جاؤں۔۔۔؟التجائیہ لہجے میں

پوچھتی یاقوت کو بہت معصوم لگی تھی اسکا سر پھر

بے اختیار اثبات میں ہلا وہ خوش ہوتی ایک ننھی سی

کس یاقوت کے گال پر کرتی اپنے روم میں چینج کرنے

چلی گئی یاقوت تو اسکی حرکت پر دنگ سا رہ گیا تھا اس

نے بے اختیار اپنے گال پر ہاتھ رکھا وہ شاک کی سی کیفیت

میں دروازے کو دیکھتا رہا اب وہ پکا گرنے والا تھا

وہ بیڈ پر دھپ سے بیٹھا وہ کیا کر رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آئی

تھوڑی ہی دیر میں وہ شاور لے کر بال کھلے چھوڑتی
خوشبو لگائے اسکے روم میں آئی اپنی ہی سوچوں میں بیٹھا
یاقوت اسکی مہک پر سر اٹھا کر دیکھتا بے اختیار اٹھتا چلا گیا
سر تا پیر اسے دیکھتے وہ سٹک سا ہو گیا دل زور سے دھڑکا
تھا اور ایک دم بند بھی ہو گیا تھا وہ اب اسکے ضبط کا
امتحان بن رہی تھی تھا تو وہ بھی مرد اور سامنے بھی
اسی کی بیوی تھی افففف یاقوت مرزا تم تو گئے کام سے
وہ آنکھیں پھیرتا اپنے کپڑے نکال کر جلدی سے واش روم
میں گھس گیا مشی کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ اتنی
سپیڈ سے کیوں گیا ہے خیر وہ سر جھٹکتی بیڈ پر ایک
جانب لیٹ گئی اسکے ساتھ سونے کا احساس ہی اتنا
خوبصورت اور جان لیوا تھا جب وہ سچ میں پاس آئے

گاتب کیا ہو گا سوچتے اسکا دل دو سو کی سپیڈ سے
دھڑکنا شروع ہو گیا تھا وہ پاگل سی ہوتی تکیہ اٹھا کر
اپنے منہ پر رکھ گئی
تھوڑی دیر میں یاقوت گیلے بال صاف کرتا مرر کے سامنے
کھڑا ہوا وہ چور نظروں سے اسے دیکھنے لگی بلیک ٹراؤزر
پر گرے رنگ کی ہاف بازوؤ والی شرٹ جس میں اسکے
کسرتی بدن کا صاف پتہ چل رہا تھا وہی ہمیشہ کی طرح
بالوں میں ہاتھ پھیرتے انکو سیٹ کرتے پیچھے مڑا تو وہ
ڈر کر آنکھیں مینچ گئی اسکی سونے کی ایکٹنگ پر یاقوت
کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ اپنے دھڑکتے دل
کو قابو کرتا بیڈ کے ایک کنارے پر آلیٹا کمفرٹر ایک ہونے
کی۔وجہ سے اس نے خود نہیں لیا تھا نہ دوسرا اٹھا کر

لایا تھا ایک نظر خود سے ڈیڑھ تکیوں کے فاصلے پر
لیٹی مشی کو دیکھا جو خود بھی کمفرٹر کے بغیر لیٹی
تھی اپنی نظروں کا زاویہ بدلتے اس نے آگے ہو کر کمفرٹر
ٹھیک کرتے اس پر ڈالا وہ جھٹ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی
لے لو۔۔ ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔" وہ نرمی سے بولتا ایک جانب ہو گیا
کیا تمہیں نہیں لگے گی۔۔؟ اسے یونہی لیٹے دیکھ سوالیہ پوچھا
نہیں مجھے عادت ہے اس ٹھنڈ کی۔۔۔" سرسری سا جواب
مجھے بھی ہو جائے گی۔۔۔" اسکی بات پر یاقوت نے ایک نظر اس جھلی
کو دیکھا جو اب اپنا پورا رخ اسکی جانب موڑے ہوئے تھی
تم جوتے پڑواؤ گی پاشا سے۔۔۔" مسکرا کر بولتا اٹھ کر
جگ سے پانی گلاس میں ایڈیلنے لگا
میں کھا لونگی وہ جوتے ڈونٹ وری۔۔۔" اسکی بات پر

یاقوت نے اسی طرح بیٹھے اپنے چہرے کا رخ اسکی جانب
موڑا وہ مذاق کے موڈ میں تو کہیں سے بھی نہیں تھی
تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں پڑنے دونگا۔۔۔؟ایسے ہی
مڑے مڑے سوالیہ پوچھا مشی مسکراتے اپنا سر نفی میں ہلا گئی
لیکن تمہارے بابا نے اگر ضد کی تمہیں یہاں سے لے جانے
کی تو۔۔۔؟اسکے سوال پر مشی ایک پل کو خاموش سی ہو گئی
تو میں خود ان سے کہہ دونگی کہ میں انکے داماد کو نہیں
چھوڑنا چاہتی۔۔۔"داماد لفظ پر یاقوت کو ہنسی آئی تھی
ہاں تو جب پہلے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا تو اب کیوں
"مجھ پر اپنا رعب چلائیں گے۔۔۔
باپ کچھ بھی کر لے باپ باپ ہوتا ہے اسکی اہمیت ہم جیسوں
سے پوچھو جنکے پاس نہیں ہیں۔۔۔"بولتے ہوئے آخر میں

آواز دھیمی ہوئی وہ چپ کرتا ایک سائیڈ لیٹتے آنکھیں موند گیا

لائٹس تو آف کر دو۔۔۔"لائٹس آن دیکھ مشی نے منہ بسورا

آن رہنے دو اندھیرے میں کوئی گستاخی نہ ہو جائے۔۔۔"یہ

بات اس نے منہ ہی منہ میں کی تھی جو مشی نہیں سن پائی

کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟ سمجھ نہ آنے پر سوالیہ پوچھا

یہی کہ دماغ کی دہی کرنا بند کرو اور سو جاؤ۔۔۔"اب کی

بار اسکی بات پر مشی نے گھور کر اسے دیکھا

"تم بہت بد تمیز ہو۔۔۔

اور بھی بہت کچھ ہوں چپ کر کے سو جاؤ ورنہ باقی کی

خوبیاں ظاہر کرتے دیر نہیں لگاؤنگا۔۔۔۔"اسکی اس بات پر

مشی کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ اسکا مطلب سمجھی یا نہیں

لیکن جذباتوں سے بوجھل ہوتا لہجہ سمجھ چکی تھی تب

ہی جلدی سے کمفرٹر میں چھپتی آنکھیں موند گئی یاقوت
اسکی سونے کی سپیڈ دیکھ مسکراتا خود بھی آنکھوں پر
ایک بازو رکھتا سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن کمبخت دل
نے الگ ہی ادھم مچا رکھی تھی مشی کا اتنا قریب ہونا اور
وہ بھی اتنا تیار ہو کر۔۔۔دل اسے اپنا حق لینے پر اکسا رہا تھا
آخر میں تنگ آتے وہ اٹھ کے صوفے پر جا کر لیٹ گیا کیونکہ
وہاں لیٹے لیٹے بغیر کچھ کئے بھی اس پر غسل واجب ہو چکا تھا

اسکی صبح کھڑکی سے چھنک کر اندر آتی روشنی نے کی
تھی وہ ہلکا سا کسمساتے گہری نیند سے اٹھنے کی ایک
بے کار سی کوشش کر رہا تھا لیکن پلزنے جیسے پورے

جسم کو جکڑ لیا تھا جسم کا ایک ایک حصّہ اسے ٹوٹا
ہوا محسوس ہوا تھا کچھ دیر ایسے ہی پڑے رہنے کے بعد
وہ ہمت کرتا آنکھیں کھول کر دھیرے سے اٹھا اور اسی پل
سر چکرانے کی وجہ سے سیدھا زمل کے سینے پر گرا
اپنے چہرے پر اسکی رعنائیاں محسوس کرتے وہ کچھ
تعجب سے پھر اٹھا اور اپنے نیچے بے سدھ پڑی زمل کو
دیکھ اٹھتا چلا گیا وہ کب اس حالت میں آئے۔۔۔؟ کچھ یاد نہیں آیا تھا
البتہ سر میں درد کی ٹیسیں اٹھنی شروع ہو گئی تھیں
وہ سر زور سے تھامے دھیرے سے اٹھ کر بیٹھا پھر ایک
نظر اپنے پیچھے پڑی ہوئی زمل کو دیکھا جس کے جسم پر
اسکے نشے میں دی ہوئی سوغاتیں پورے آب و تاب سے چمک
رہی تھیں وہ کرنٹ کھا کر زمل کی جانب مڑا تھا

زمل۔۔۔زمل۔۔۔۔"اسکے قریب ہوتے چہرہ تھپتھپایا لیکن
کوئی اثر نہ ہوا
زمل۔۔اٹھو۔۔۔۔شٹ یہ۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔"پریشان
ہوتے وہ شاک کی سی کیفیت میں دیکھتا ہی چلا گیا پھر
جلدی سے اٹھتے وہ روم سے باہر کچن میں آیا اور پانی کا گلاس بھرتے آ
کر زمل پر چند قطرے پھینکے جن کا کوئی اثر نہ ہوا
موبائل۔۔۔؟اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی اٹھ کر پھر سے
باہر آیا لیونگ روم میں سامنے ہی اسکا فون صوفے پر
پڑا تھا اسکے پاس جس ڈاکٹر کا نمبر تھا اسکا نمبر نکالتے
کال ملای پہلی دوسری تیسری رنگ ہوتی رہی لیکن کال
نہیں اٹھائی اسے اب مزید غصّہ آنے لگا تھا موبائل وہی
پھینکتے وہ اندر آیا اور زمل کی ڈریسنگ کرتے اسے بانہوں

میں بھر کر گاڑی کی چابی اٹھاتے باہر لایا آگے کے بجائے
پیچھے لٹاتے خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور اگنیشن میں
چابی گھماتے فل سپیڈ سے گاڑی بھگائی تھی رہ رہ کر اسے
اپنے بچے کا خیال آرہا تھا نہیں میں اس بار نہیں کھو سکتا
اپنے بچے کو۔۔ سوچتے اس نے سپیڈ اوور کی اور دس
منٹ میں قریبی ہوسپٹل کے باہر روکی
زمل کو ویسے ہی بانہوں میں بھرتے اندر لایا جسکا ایک ہاتھ
پیٹ پر پڑا اور گردن اور دوسرا ہاتھ نیچے کی جانب ڈھلکا ہوا تھا
ڈاکٹر۔۔رر" اسکے چلانے پر دو نرسیں بھاگتی ہوئی اسکی
جانب آئی تھیں
Where's your doctor....?????۔
"(کہاں ہے تمہاری ڈاکٹر۔۔۔؟؟)۔۔۔

They haven't come yet...!!!۔

(وہ تو ابھی نہیں آئی ہیں۔۔۔)۔"ان میں سے ایک بولی

اور دوسری نے اسٹریچر منگواتے اس پر لٹانے کا کہا

Call and invite them now...!!! ۔

!!!کال کرو انہیں ابھی بلاؤ فورا۔۔۔

بولتے ہوئے وہ اس نرس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا زمل

کو روم میں شفٹ کرواتے وہ بمشکل پانچ منٹ ہی انتظار

کر سکا تھا جس کے بعد وہ سیدھا جونیئرز کے اسٹاف

میں جہاں اس وقت صرف دو ہی ڈاکٹرز تھے جو سامنے تھا

پاشا کے شکنجے میں وہی بیچارہ آگیا

اگر اگلے پانچ منٹ میں تمہاری ڈاکٹر یہاں نہ پہنچی تو تم

سب علاج کے قابل بھی نہیں رہو گے۔۔۔"اسکے طیش پر وہ

ڈاکٹر فوری طور پر خود کو نہیں سمبھال پایا تب ہی
ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا

Is there any issue sir...??۔

وہ بڑے مؤدب انداز میں گویا ہوا ہاتھ دونوں پاشا کے
ہاتھ پر تھے جن سے اس نے اسکا کالر دبوچ رکھا تھا

Please leave him i'm going to۔
call our senior doctor please calm ۔
down sir...!!!

دوسرے نے بیچ میں آتے مؤدب اور دھیمے لہجے میں کہتے
اپنا فون نکالا اور ڈاکٹر کو کال ملائی نجانے ایسا کیا کہا
تھا کہ ڈاکٹر اگلے دس منٹ میں ہوسپٹل میں موجود تھیں
مسلسل ایک پیر پر وہ کوریڈور میں یہاں وہاں چکر کاٹ

رہا تھا سر میں اٹھتی ٹیسیں پھر شروع ہو گئی تھی لیکن
اسے خود سے زیادہ رہ رہ کر زمل اور اپنے بچے کا خیال
آرہا تھا اگر اس بار اسکی غلطی کی وجہ سے ایسا کچھ
ہوتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کرتا
اسی کشمکش میں کچھ دیر بعد ایک چالیس سالہ لیڈی
ڈاکٹر اپنا چشمہ اتارتی باہر آئی
پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں۔۔۔؟ آتے اس نے اردو میں سوالیہ
پوچھا ان سب میں شاید وہی اردو جانتی تھی
"جج۔۔۔جی۔۔۔میں۔۔۔ہوں۔۔۔
آپ میرے کیبن میں آئیں۔۔۔" کہتے وہ اپنے کیبن کی جانب
چلی گئیں وہ ایک نظر بند ہوتے دروازے کو دیکھتا انکے پیچھے گیا
کیا آپ دونوں کا کوئی جھگڑا ہوا ہے۔۔۔؟ بیٹھتے پہلا سوال

کیا جس پر پاشا نے تعجب سے اسے دیکھا

نہیں۔۔۔"سرسری سا جواب دیا

تو آپ کی وائف نے ٹینشن کس بات کی لی ہے۔۔۔؟بولتے

ماتھے پر شکنیں ابھری

ٹینشن۔۔۔؟پاشا نے اپنے دماغ پر زور دیا لیکن اسے لاکھ یاد

کرنے پر بھی یاد نہیں آیا تھا کہ وہ کس بات کی ٹینشن لے گئی ہے

ابھی وہ انجکشن کے زیر اثر ہیں۔۔۔جب ہوش میں آجائیں

تو آپ ان سے پیار سے پوچھ لیں اور سورٹ آؤٹ کر لیں

ورنہ یہ انکے اور بے بی کیلئے ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"بے بی

کے نام پر پاشا نے تشکر آمیز آنکھیں بند کی

یہ کچھ میڈیسنز ہیں آپ لے جائیں ساتھ اور اس میں ایک

ٹیوب ہے جو انکی بوڈی پر اپنی دی ہوئی سوغاتوں پر

لگانی ہے۔۔۔"بولتے ہوئے چشمے کی اوٹ سے اس برخوردار
کو گھوراسوغاتوں کے نام پر وہ خود بھی تھوڑا شرمندہ
ہوانشے میں وہ کر گیا تھا جو ہوش میں مر کر بھی نہ کرے
دیکھنے میں اچھے خاصے لگتے ہو پھر سٹرونگ پلز کی
کیا ضرورت پڑ گئی۔۔۔"وہ شاید اچھے سے زمل کا چیک
اپ کر کر آئی تھی
لیکن انکی بات پر پاشا نے نہ سمجھی سے اس ڈاکٹر کو
دیکھا سٹرونگ پلز کے نام پر وہ چونکا تھا وہ تو اس نے
کبھی بھی استمال نہیں کی تھی پھر جھماکے سے وہ
عورتیں ذہن میں آئی اور یاد آتے اسکے ماتھے کی رگوں
کے ساتھ جبڑے بھی بھینچے
غلطی سے لے لئے تھے۔۔۔"نظریں پھیرتے آہستہ سے بولا

"اگلی بار اپنی نازک بیوی کو دیکھ لینا تاکہ یہ غلطی ریپیٹ نہ ہو۔۔۔
میرا بچہ تو بلکل ٹھیک ہے ناں۔۔۔" یہ پہلا سوال تھا جو
اس نے خود سے کیا تھا لہجے سے ڈر صاف ظاہر ہوا تھا کھونے کا ڈر
وہ ٹھیک ہے بلکل ابھی شروعات ہے بہت کچھ ہونا باقی
اس کے موڈ سوئنگس آپ کو برداشت کرنے پڑے گے غصّے
"میں اگر آپ کا سر بھی پھاڑ دے تو ری ایکٹ مت کرنا۔۔
انکی بات پر پاشا کی آنکھیں پھیلی اور حیرت سے اس
ڈاکٹر کو دیکھا مذاق کے موڈ میں تو کہیں سے بھی نہیں لگی تھی
وہ تو بس سر جھٹک کر رہ گیا سر کیا وہ گولی بھی مار نا
چاہے تو پاشا خود اپنا سینا اسے پیش کر دے
جائیں آپ۔۔ مل لیں اپنی وائف سے ڈرپ پوری ہو جائے تو
آپ گھر لے جا سکتے ہیں۔۔۔" انکی بات پوری ہوتے وہ ایسے

جلدی میں اٹھا جیسے اسکول کے بچے کو ڈانٹ ڈپٹ کر
ٹیچر کے آگے بٹھایا گیا ہو
اور ہاں۔۔۔" جانے کے لئے دروازہ کھولا ہی تھا کہ وہ پھر سے بولیں
ٹینشن والی بات کو ہلکا نہ لینا ورنہ ضرور اپنے بچے سے
ہاتھ دھو بیٹھو گے اور یہ میرے خیال سے دوسری بار
ہے تیسری بار وہ بے بی افورڈ نہیں کر پائے گی سو بی
کیئر فل۔۔۔" دروازے پر کھڑے کھڑے انکی بات پر اسکے
چہرے پر فکر اور خوف کا سایہ ایک ساتھ لہرایا
سوچوں کے بھنڈار کے ساتھ وہ کوریڈور سے ہوتا اس روم
میں آیا جہاں زمل سامنے ہی سو رہی تھی اسے اپنی نظروں
کے حصار میں لئے وہ قریب آتے ایک چیئر پر بیٹھا
یہ سب اس پر ہاتھ اٹھانے سے کم تو ہر گز نہ تھا نجانے وہ

اٹھ کر کیساری ایکٹ کرے گی۔۔۔! ذہن میں سوال آتے
نظر پہلے اسکی بیلی پر گئی اور وہ بے اختیار جھکتے اسکے
پیٹ پر اپنے لب رکھ گیا اور کتنی ہی دیر ایسے ہی رہا ابھی
تو یہ ننھی سی جان بننا بھی شروع نہیں ہوئی تھی اور
پاشا کا یہ حال کر دیا دنیا میں آنے کے بعد تو نجانے کیا
کچھ کروانا تھا

وہ دھیرے سے آنکھیں کھولتی سامنے چھت کو دیکھنے
لگی جسے دیکھتے تعجب سے اسکی آنکھیں پوری کھلتی
چلی گئیں اور دوڑتی نظر اپنے پیٹ پر جھکے زیحال پر گئی
ایم سو سوری میں نے آپ دونوں کو بہت ہرٹ کیا ہے بابا
برے ہیں سچ میں بہت برے ہیں۔۔۔ "اسے خود سے باتیں
کرتے دیکھ زمل نے اسکے بالوں میں ہلکا سا ہاتھ پھیرا

جس پر وہ سیدھا ہوتے اسے دیکھنے لگا کھونے کا ڈر آنکھوں
میں نمی کو صورت میں صاف دکھائی دے رہا تھا
وائف۔۔ی۔۔تم۔۔تم ٹھیک ہو۔"چیئر سے اٹھتے بیڈ پر
اسکے قریب بیٹھتے سوالیہ پوچھا ساتھ ہلکا ہلکا سا ہاتھ
اسکے بالوں میں چلانے لگا
آپ۔۔کو اس سے فرق پڑتا ہے۔۔۔؟کل والا اسکا وحشی پن
یاد کرتے کرب سے بولی کیسے اس نے اسکے کپڑوں کو تار
تار کیا تھا کیسے اسکے جسم کو ایک وحشی درندے کو طرح نوچا تھا
"میں۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔
آپ کی شرمندگی میری تکلیف کم کر سکتی ہے۔۔۔؟بولتے
ہوئے آنکھیں چھلکی
میں ہر زخم پر مرہم رکھ دونگا آئی پرامس۔۔"ساتھ ہی

زمل کا ڈرپ والا ہاتھ اپنے آتش لبوں سے لگایا

اور جو دل پر دیا ہے وہ۔۔۔؟اسکے سوال پر زیحال نے نہ

سمجھی سے اسکی جانب دیکھا یقیناً وہ سرے سے ہی

اس بات سے واقف نہیں تھا اس سے پہلے کہ وہ پوچھتا

زمل اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

تم۔۔۔لیٹی رہو۔۔۔"اسکے کندھوں کو آرام سے پیچھے کی جانب دھکیلا

کیوں لیٹی۔۔۔رہوں۔۔۔آپ کیوں کر رہے ہیں یہ جھوٹی فکر

جائیں یہاں سے۔۔۔مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی

جسٹ گواوے۔۔۔۔"بولتے وہ اپنے نازک ہاتھوں سے اسے

پیچھے دھکیلنے لگی

زمل۔۔۔"وہ بے یقینی سے اسکے ہاتھوں کو تھامے دیکھنے لگا

کوئی زمل نہیں ہے آپ نکلیں یہاں سے مجھے آپ سے کوئی

بات نہیں کرنی۔۔۔"آنسوں گالوں پر بہنے لگے تھے اپنا
حق کسی اور کو دینے والی بات اسے اندر تک کھانے لگی تھی
چاہے مرد ہو یا عورت اپنے ہمسفر کے تمام حقوق کے حق
دار صرف وہی دو ہوتے ہیں کوئی تیسرا آجائے تو نہ مرد
برداشت کرتا ہے نہ عورت
میری جان بتاؤ تو صحیح میں نے کیا کیا ہے۔۔۔ورنہ یہ
ٹینشن ہمارے بچے کیلئے خطرہ بن سکتی ہے پلیز اسی کی
خاطر مجھے میری غلطی بتادو۔،"اپنی بپھری شیرنی کو
دونوں ہاتھوں سے قابو کرتے اپنے قریب کیا اور پیار سے
التجائیہ پوچھا
میں کیوں بتاؤں آپ کو نہیں پتہ آپ کل کیا کر کر آئے
ہیں۔۔۔؟اپنی روئی روئی نظروں کو اس کے خوبصورت

ئیر ڈوالے چہرے پر گاڑھتے دکھ اور غصّے کی ملی جلی

سی کیفیت میں بولی

وہ لفظوں کے بجائے اپنا سر نفی میں ہلا کر اسے غور سے

دیکھنے لگا جس کی آنکھیں آج ہونٹوں سے زیادہ بول رہی

تھیں ان میں سب سے اول تو زیحال کو اپنے لئے پاگل پن دکھا تھا

دیکھو پوچھ گچھ کرنا تمہارا کام ہے اور صفائی دینا میرا

"کام پوچھو جو بھی دل میں بات ہے۔۔۔

کل آپ کس کے ساتھ تھے۔۔۔؟اسکے سوال پر پاشا نے یاد

کیا وہ ڈیل۔۔۔وہ ٹریپ کرنا۔۔۔وہ پلز۔۔۔بس یہی تو تھا ان

میں سے زمل کو کیا برا لگا وہ ایک پل کو خود سے سوچنے لگا

"بولیں کس کے ساتھ منہ کالا کر کر آئے تھے۔۔۔

منہ۔۔منہ کالا۔۔۔؟زیحال کو اسکی بات پر شاک لگا تھا اور

شاک میں وہ نہ صرف لفظ دوبار دھرا گیا بلکہ اپنا ایک ہاتھ

چہرے پر بھی پھیرا

بہت معصوم بن رہے ہیں ناں یہ دیکھیں۔۔۔"بولتے اسکی

شرٹ کے دو بٹن کھولنے لگی

بیگم۔۔۔یہاں کرنا ہے۔۔۔؟اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ

اس سچوئشن میں بھی وہ تھوڑا شریر ہوا

شٹ اپ۔۔۔"اپنی بات کو غلط سائیڈ میں لے جاتے دیکھ

فوراً غصّے میں بولی اور بٹن کھولتے اسے سینے پر جا بجا

لپس ٹک کے نشان دکھائے ہونٹوں والا تو کل ہی زمل کے

بدن پر صاف کر چکا تھا

یہ۔۔کسی مرد نے تو نہیں کیا ہو گا یا یہاں مرد بھی لپس ٹک

لگاتے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر وہ کبھی اپنے سینے کو دیکھتا

تو کبھی زمل کا چہرہ یکدم فلیش بیک ہوا تھا ہاں وہ
عورتیں اسکی عزت پر ہاتھ ڈال رہی تھیں لیکن وہ تو خود
کو بچا کر لایا تھا اور یہ لڑکی۔۔۔۔سوچتے ہوئے آخر میں
زمل کو گھورا وہ اس بات کی ٹینشن لے کر بیٹھی تھی
افففف میرے خدایا مجھے صبر دے۔۔۔"وہ منہ ہی منہ
میں بڑبڑاتے سر نیچے کی جانب پھینک گیا
کیا کہا۔۔۔؟زمل کو اسکی بڑبڑاہٹ سمجھ نہیں آئی تھی
ایسا کچھ نہیں ہوا جیسا تم سوچ رہی ہو۔۔۔یہ صرف انہوں
نے ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی میری عزت لوٹنے کی
لیکن میرا جنون دیکھو عزت بھی آکر تم سے لٹوائی مگر
نتیجہ۔۔۔۔"آخر میں تھوڑا افسردہ ہوا
جھوٹ مت بولیں آ۔۔آپ کی پپ۔۔پینٹ بھی۔۔۔"یہ جملہ

ہی وہ پورا نہیں کر پائی تھی کہ شرم سے نظریں جھک گئ
کیا پینٹ۔۔۔؟سوالیہ پوچھا لیکن خود ہی یاد آگیا کہ اس
عورت نے اسکی پینٹ کا بٹن بھی کھولا تھا وہ جو کرنے
والی تھی اسے سوچتے ایک بار پھر جھرجھری سی لی
وہ بھی اس نے ایک ناکام کوشش کی تھی۔۔۔"بے حد نرم
لہجے میں اپنی صفائی پیش کی
جھوٹ۔۔۔ہٹیں پیچھے۔۔۔"زیحال اس کی بات پر ہکا بکا
سا دیکھنے لگا وہ تو سچ بول رہا تھا
میں۔۔۔کیوں جھوٹ بولوں گا۔۔"لہجے سے تھوڑا دکھ چھلکا
اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی نرس اندر آئی
گڈ مارننگ میم۔۔۔"بولا میم تھا لیکن نظریں زیحال پر
ٹکی تھیں جو زمل سے چھپ نہ سکی وہ نرس کی نظروں

کے تعاقب میں دیکھنے لگی اور سیدھا نظر زیحال پر ہی
آٹکی لیکن وہ دیوانہ اپنی ہی بیوی کو دیکھ رہا تھا
زمل کو جی بھر کر اس نرس پر تاؤ آیا تھا اپنے شوہر کو
تاڑنے پر اس نے فوراً اسکی شرٹ کے بٹن بند کئے جن سے
اسکا گورا کسرتی بدن صاف ظاہر ہو رہا تھا
نرس جس کا گلا پہلے ہی ڈیپ تھا مزید کھینچ کر نیچے
کرتی آگے کو جھک کر زمل کی ڈرپ اتارنے لگی رخ زیحال
کی جانب تھا جہاں سے اسکی نظر باآسانی اسکے سینے پر
پڑتی لیکن اس سے پہلے زمل اسے شرٹ سے پکڑ کر
کھینچتی خود سے لگا گئی زیحال کے لب سیدھا اسکی
گردن پر ٹکے تھے ساتھ ہی ہاتھ اونچا کرتے اس نرس کو
خاموش سگنل دیا کہ اب ایسے اتارو

اسکی حرکت پر نرس کلس کر رہ گئی لیکن دوسری جانب
زیحال کو تو موقع چاہیئے تھا وہ ایک گہری مسکراہٹ
مسکراتا وہی سے اسکی گردن منہ میں بھر گیا زمل اپنے غصّے اور
اسکی شدّت پر آنکھیں بند کئے ضبط سے ایک ہاتھ سے بیڈ شیٹ
مٹھی میں جکڑ گئی ایک سنسنی سی پورے جسم میں
دوڑتی چلی گئی اگر نرس نہ ہوتی تو پکا اسکے عمل پر
اسکی سسکیاں کمرے میں گونجنی تھی جب تک وہ نرس ڈرپ
اتار کر نہ چلی گئی وہ اسی طرح اپنے عمل کو جاری رکھے
زمل کی خاموشی کا فائدہ اٹھاتا رہا جس نے نرس کے
جاتے اسے خود سے پیچھے دھکیلا
کل کے زخم کم تھے جواب بھی دینے باقی رہ گئے۔۔۔؟
اسکی بات پر زیحال نے اسکی نم گردن دیکھی جو تھوڑی

سی ہی لال ہوئی تھی وہ بھی تھوڑی دیر تک ٹھیک ہو جاتی

وہ خاموش ہوتا اسے بیڈ سے نیچے اترنے میں مدد دیتا

روم سے باہر لایا اور دھیرے دھیرے اسکے ساتھ چلتے

دونوں باہر گاڑی تک آئے زمل کو چلنے میں پرو بلم ہوتی

دیکھ وہ ضبط سے ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچ گیا

تم بیٹھو میں تمہاری میڈیسنز لے آؤں۔۔۔"اسے گاڑی میں

بٹھاتے خود دوبارہ اندر گیا

وہاں موجود لڑکا ایک ایک کر کر ساری میڈیسنز نکالتا جا رہا تھا

وینی ہینڈز بنانے والی کوئی میڈیسن یا کوئی ٹیوب ہے۔۔؟

اپنے ہاتھ کی ابھری رگوں کو دیکھ اس سے سوالیہ پوچھا

جی یہ ٹیوب ہے۔۔۔"کہتے اس نے ایک ٹیوب نکال کر اسکے

سامنے رکھی

چار پانچ ایک ساتھ دے دو۔۔۔" سرسری سے لہجے میں
کہتا یہاں وہاں دیکھنے لگا لیکن اسکے چار پانچ ایک ساتھ
بولنے پر اس لڑکے نے اسکے ہاتھ دیکھے جن پر اچھی
خاصی نیلی اور ہری رگیں ابھری ظاہر ہو رہی تھیں لیکن
اسے کیا پتہ تھا سامنے الٹرا پرو عاشق کھڑا ہے جسے
اپنی بیوی کی دلچسپی اپنے ہاتھوں میں دیکھ خود بھی
ان ہاتھوں سے پیار ہو گیا تھا
میڈیسنز لیتے وہ ہوسپٹل سے باہر آیا اور گاڑی کی جانب
آتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا
کچھ کھاؤ گی۔۔۔؟ بیٹھتے عام سے لہجے میں پوچھا
نہیں۔۔۔" لیکن وہ آگے سے اکھڑ کر بولی تھی جس پر
زیحال صرف سر جھٹک کر رہ گیا اگنیشن میں چابی گھماتے

گاڑی سٹارٹ کی اور سپیڈ پہلے سے نارمل رکھی

تم ناراض ہوا بھی بھی۔۔۔؟اس کی جانب دیکھتے سوالیہ پوچھا

آپ کو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہئے۔۔۔"وہ اب بھی

روکھے روکھے سے انداز میں بولتی منہ پھیر گئی

تمہیں کیسے یقین دلاؤں کہ ایسا کچھ نہیں ہوا انہوں نے

صرف کوشش کی تھی میں نے تب بھی خود کو بچایا تھا

پتہ ہوتا تم یقین نہیں کرو گی تو کرنے دیتا جو وہ کرنے

والی تھیں۔۔۔"آخری جملہ تھوڑا آہستہ بولا لیکن زمل

پھر بھی آسانی سے سنتی اسے گھورنے لگی

کیا کرنے والی تھی وہ۔۔۔؟

وہی جو تم کبھی نہیں کر سکتی۔۔۔"فورا جواب دیا

بتائیں۔۔۔"اسکے صحیح جواب نہ دینے پر وہ اسکی جانب مڑی

چھوڑو میں تم سے وہ کروانا بھی نہیں چاہتا لیکن پلیز

"میرا یقین کرو میں بلکل سیف گھر پہنچا تھا۔۔۔

ہاں اور آتے مجھے زخمی کر دیا۔۔" منہ پھیرتے بولی جس پر

زیحال نے کرب سے اسے اور اسکے نازک سراپے کو دیکھا

تو مرہم رکھوں گا ناں ہر زخم پر۔۔۔" بولتے ہوئے اپنا ہاتھ

اسکی تھائی پر پھیرا جسے وہ ایک جھٹکے میں دور کر گئی

زخم دینے والے مرہم کی بات کرتے اچھے نہیں لگتے۔۔۔" آہ

وہ کسی طور اس سے راضی ہونے کے موڈ میں نہیں تھی

ٹھیک ہے اب میں انہی کی جا کر ایسی کی تیسی کرونگا

"جنہوں نے میرے رومانس کی ایسی کی تیسی کی۔۔۔

اسکی بات پر زمل نے اسے گھورا جواب سیدھا راستے

کو دیکھ رہا تھا اب یہ دھمکی اس پر تھوڑی اثر کرنے لگی

تھی وہ چاہ کر بھی اسے ایسی جگہ نہیں بھیجنا چاہتی تھی

آپ کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔"غصّے سے ڈپٹا لیکن وہ خاموش

رہا یقیناً اتنی دیر اپنی صفائیاں دیتے وہ اک رہا تھا

سنا نہیں۔۔۔"اسے خاموش دیکھ وہ پھر بولی

نہیں سنا۔۔۔"سرسری سا جواب دیتے سٹیرنگ گھمایا یہ

ضدی تھی تو کم وہ بھی نہیں تھا

ٹھیک ہے مان لیا۔۔"ہار مانتے بولی

لیکن میں کیسے مان لوں کہ تم مان گئی۔۔۔"اسکی بات پر

زمل نے یکدم اسکی جانب دیکھا جواب بھی راستے کو ہی

دیکھ رہا تھا

آپ کیسے مانیں گے۔۔؟سوالیہ پوچھا اسکے سوال پر زیحال

نے اسکی جانب دیکھتے اپنا ہاتھ اسکی تھائی پر رکھا

میرے دیے ہوئے زخموں پر مجھے مرہم رکھنے دو گی۔۔"ان دشمنوں
کے مورچے میں بھیجنے سے اچھا تھا خود کو اس دشمن
جان کے حوالے کر دیتی

NOVELS BY AQSAM

تم ناشتے میں کیا کھاؤ گے۔۔۔؟بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے مرر
کے سامنے کھڑے یاقوت کو دیکھتے نرم لہجے میں پوچھا
اس وقت یاقوت کو وہ پوری کی پوری ایک گھریلو بیوی
لگی تھی ذمہ دار سمجھ دار
مجھے ناشتے میں صرف کافی کی عادت ہے اور وہ میں بنا
لونگا۔۔۔"مرر میں سے سرسری سی نظر اس پر ڈالتے کہا
بٹ اب تمہاری بیوی ہے تم اچھے اچھے کھانوں کی فرمائش
کرو میں تمہارے لئے وہی بنایا کرونگی۔۔۔"بیوی لفظ پر
یاقوت نے ایک گہری نظر اسکے سراپے پر ڈالی اور دل

نے بے اختیار الحمد للہ کہا

تم سے ویسے اتنی سگھڑاپے پن کی امید نہیں تھی مجھے

اسکی بات پر بیڈ کے دوسرے کنارے پر جھکی مشی نے گھور کر دیکھا

ہاں تمہاری نظر میں تو پھوہڑ ہوں ناں میں۔۔۔"فورا اسکا لفظ یاد کروایا

پھوہڑ سے یاد آیا تمہارا پاؤں کیسا ہے دکھاؤ۔۔۔"اسکی

جانب آتے بیڈ پر بیٹھی مشی کا پاؤں پکڑ کر دیکھا جہاں

سرخ نشان اب بھی تھے مشی اپنا پیر اسکے ہاتھ میں

محسوس کرتی اپنا زور سے دھڑکتا دل تھام گئی جو

اسکے ہلکے سے چھونے پر ہی ادھم مچا دیتا تھا

جلن ہوتی ہے۔۔؟سوالیہ پوچھا

نہیں۔۔۔اب ٹھیک ہے۔۔"نظر اسکے ہاتھ پر ڈالتے دیوانہ

وار دیکھتے بولی اور اسکی یہ بات یاقوت سمجھ گیا تھا

تم جھلی ہو پوری کی پوری۔۔۔" پیر چھوڑتے اسکے سر پر
ہلکی سی چپت لگائی
" کبھی یہ بھی کہہ دیا کرو کہ میری ہو پوری کی پوری۔۔۔
اسکی بات پر ٹیبل پر رکھی اپنی واچ کی جانب جاتے یاقوت
کے قدم رکے اس نے مڑ کر اس پاگل کو دیکھا جو پاگل تو
تھی لیکن صرف اسکے لئے اور دھیرے دھیرے اسے بھی
پاگل کر رہی تھی
تم سے تمہارا کزن ملنے آیا تھا۔۔۔" بات یاد آتے فورا مڑا اور
واچ اٹھا کر پہننے لگا
میرا کزن۔۔۔؟ بولتے ہوئے مشی کے چہرے کے تاثر بدلے
جنہیں دیکھتے یاقوت کو محسوس ہوا کہ وہ کسی کزن سے واقف نہیں

نام بھول گیا میں۔۔۔۔ لیکن بہت اتاولا لگ رہا تھا تم سے ملنے کیلئے
"۔۔۔

تو ملا کیوں نہیں۔۔۔؟ مشی کی بات پر یاقوت نے ایک گہری
نظر سے اسے دیکھتے لمبی سانس لی
جلدی میں تھا اس لئے چلا گیا۔۔۔"اب کیا بتاتا کہ خود جیلس ہو کر
بھگا دیا
واہ پتہ نہیں کون کزن ڈیڈ نے بتایا نہیں کہ انکے کوئی بھائی بھی
"ہیں۔۔۔
کیا مطلب۔۔۔؟
مطلب کہ میرا کوئی کزن نہیں ہے موم بھی اکلوتی تھیں
اور ڈیڈ بھی تو یہ کزن کہاں سے ٹپک پڑا۔۔۔"اسکی بات پر
یاقوت کے ماتھے پر شکنیں ابھری اگر اسکا کوئی کزن نہیں

تھاتواس نے کیوں کہااور وہ لڑکا وہ بھی نہیں تھاجو
پہلی بار مشی کے ساتھ دیکھا تھاتو کیا۔۔اسکے تعلق اور
بھی مردوں کے ساتھ تھے۔۔۔؟ذہن میں سوال آتے دل
میں ایک ٹیس سی اٹھی جیسے کسی نے پکڑ کر دل کو
مٹھی میں بھینچ دیاہو
اب کیاسوچ رہے جلدی آجاؤ میں بریک فاسٹ ریڈی کر
رہی۔۔۔"کہتے وہ جواب سنے بغیر باہر چلی گئی
وہ کچھ دیر ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑا سوچتا رہا
کیااسکی زندگی میں کوئی خوشی نہیں لکھی تھی۔۔۔؟
سوچتے ایک کرب کا سایاسا چہرے پر لہرایا پھر سر
جھٹکتے روم سے باہر نکل آیا
مجھے نہیں ہے بھوک تم کرلوناشتہ۔۔۔۔"کہتے وہ سیدھا

گھر سے باہر نکل گیا جبکہ مشی پیچھے سے آواز دیتی رہ
گئی کبھی کبھی منہ پر باتیں کلئیر نہ کرنے سے بڑی جان
لیوا غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں

NOVELS BY AQSAM

فرح کی دھمکیاں اب اسکا سر درد بن رہی تھیں وہ مسلسل
اسے بلیک میل کرنے لگی تھی کہ اگر اس نے زمل کو
ڈھونڈنے کی کوشش کی تو وہ اسکا راز سب پر افشاں کر
دے گی جس کا نتیجہ بہت برا ثابت ہونا تھا وہ کمرے میں
مسلسل یہاں وہاں چکر کاٹتے کوئی نیا حل سوچ رہا تھا
جس میں زمل بھی مل جائے اور فرح بھی خاموش رہے
اسی اثنا میں آئرہ اپنا بیگ اٹھائے اسکے روم میں آئی تھی

"بھائی یونی چھوڑ آئیں بابا شہر سے باہر گئے ہیں۔۔۔

اس نے آتے اتنی جلدی میں کہا کہ نوفل کو انکار کرنے کا

بھی موقع نہیں ملا وہ پہلے ہی ذہنی طور پر اچھا خاصا

پریشان ہو چکا تھا

خاموشی سے اسکے ہمراہ چلتے باہر آیا اور پورچ میں

کھڑی گاڑی میں بیٹھتے گارڈ کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا

سارا رستہ وہ ڈرائیونگ کرتے صرف حل ہی سوچتا رہا تھا

بھائی۔۔۔"گاڑی میں پھیلی خاموشی آئرہ کی آواز نے توڑی

"""ھمم۔۔۔

آپ بہت دن سے ڈسٹرب لگ رہے ہیں کوئی بات ہے۔۔۔؟اس

پر سرسری سی نظر ڈالتے سوالیہ پوچھا

نہیں۔۔۔بس بزنس میں کچھ مسلے ہیں۔۔۔"اس نے بھی

سرسری سا ہی جواب دیا تھا

اوکے۔۔۔آپ مجھے لینے آجایئے گا ورنہ مجھے اوبر کروانی

پڑے گی۔۔۔"یونی آتے اپنا بیگ کندھے پر لٹکاتی اسے ہدایت کرتے

بولی

مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے تمہیں لینے آفس کا کوئی

بندہ آجائے گا اسکے ساتھ گھر چلی جانا۔۔۔"زمل اتنی اسکے

سر چڑھ گئی تھی کہ وہ کیا بول گیا ہے اسے یہ تک اندازہ نہ ہوا

آئرہ اسے بے بسی سے دیکھتی خاموشی سے نیچے اتر گئی

اسکے اترتے نوفل نے پھر سے گاڑی بھگائی اسکا رخ اب

جیلانی ولا کی جانب تھا ایک وہی اب اسکی آخری امید تھی

کچھ ہی دیر میں وہ جیلانی ولا کے باہر تھا اسے پہنچانتے

گارڈ نے گیٹ کھولا اور اسکی گاڑی سیدھی اندر گئی

وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھنے میں محو تھے
جب تھوڑی سی نظر اٹھا کر سامنے سے آتے نوفل پر پڑی
لیکن اس دفع کوئی گرم جوشی نہیں دکھائی پچھلی بار
اپنا کام نہ ہونے پر وہ خاصا نوفل سے خفا تھے
کیسے ہیں آپ۔۔۔"انہیں خاموش دیکھ خود ہی خاموشی توڑی
تمہارے سامنے ہوں۔۔۔تم بتاؤ کیسے آنا ہوا۔۔۔"وہ پھر بھی
دوٹوک انداز میں ہی گویا ہوئے تھے
نوفل ایک پل کو سوچ میں پڑا بزنس میں آپ کو کسی سے
فائدہ تب ہی ملتا ہے جب آپ سامنے والے کو کوئی فائدہ
دیں لیکن تب تو نوفل راحم خانزادہ پیٹھ دکھا کر بھاگ آئے
مجھے ایک چھوٹی سی مدد چاہیئے تھی آپ سے۔۔۔"وہ
گلا کھنکھارتے بولنا شروع ہوا

بولو کیسی مدد۔۔۔" وہ اخبار رکھتے سیدھے ہو بیٹھے

پھر آہستہ آہستہ اس نے سارا معاملہ انکے غوش اتارا پہلے

تو وہ اسے یک ٹک دیکھتے رہے مطلب اسکا حال بھی ان سے الگ نہ تھا

کسی کو ڈھونڈنا میرے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے لیکن

یونوز بیٹر کہ ہم بزنس میں کوئی بھی کام بنا فائدے کے

نہیں کرتے۔۔۔" انکے لہجے میں گھلی مکاری نوفل بھانپ گیا تھا

جانتا ہوں بتائیں۔۔۔ میں کیا کر سکتا ہوں آپ کیلئے۔۔۔؟

وقت آنے پر بتا دونگا۔۔۔ تم اپنی کزن کی کوئی تصویر میرے

مینیجر کو دے دینا وہ تمہارا کام کر دے گا۔۔۔" بولتے

انہوں نے اخبار دوبارہ اٹھایا جو اس بات کا اشارہ تھا کہ

اب وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتے نوفل خاموشی سے اٹھتے

باہر کی جانب بڑھ گیا

NOVELS BY AQSAM

ڈاکٹر آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔"کومل اپنے ایک پیشنٹ
کو چیک کرنے میں مگن تھی جب ایک نرس نے آکر اسے اطلاع دی
مجھ سے۔۔۔؟اسے حیرت ہوئی تھی اس بات پر نہیں کہ
کوئی ملنے آیا ہے بلکہ اس پر کہ جس نے آنا تھا اسکے آنے
میں ابھی وقت تھا
"ٹھیک ہے آپ اسے میرے کیبن میں بٹھائیں میں آتی ہوں۔
کہتے ہی وہ پھر سے اپنے پیشنٹ کی جانب متوجہ ہوئی
آپ کو اپنا اب بہت سارا دھیان رکھنا ہے اب جو بھی
کھائیں گی وہ بے بی کو لگے گا تو اپنا کھانا بہتر کریں آپ
سامنے بیٹھی عورت کو تاکید کرتے وہ کچھ میڈ سنز لکھ
کر اسے دیتی مصافحہ کر کر باہر نکلی دن بھر امید سے
ہوئی عورتوں کا علاج کرتے اسکے دل میں بھی اپنی اولاد

کی خواہش جاگنے لگی تھی لیکن پتہ نہیں کب اسکی قسمت
میں یہ خوشی لکھی جانی تھی اسی سوچ میں ڈوبی
وہ اپنے کیبن میں آئی لیکن وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا
یہ روبی بھی ناں۔۔۔کسی کے آنے کا بول کر مجھے پیشنٹ
بھی ٹھیک سے چیک کرنے نہیں دیا۔۔۔"اسے نرس پر غصّہ
آیا خود ہی بڑبڑاتے اپنا وائٹ کوٹ اتار کر ہینگ کرتی
بالوں میں لگا کیچر ٹھیک کرنے لگی کہ تب ہی اسے اپنی
پاور چیئر ہلتی محسوس ہوئی جسکا رخ دوسری جانب تھا
ک۔۔کک۔۔کون۔۔۔؟اسے مسلسل دائیں سے بائیں ہلتے دیکھ
کومل کا رنگ فق سے اڑا
مم۔۔۔میں نے پوچھا کون۔۔۔؟جواب نہ آنے پر پھر سے بولی
آپ کا پیشنٹ ڈاکٹر کومل۔۔۔۔"کہتے اس چیئر کا رخ کومل

کی جانب مڑا سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ اسکے سینے
میں اٹکا سانس بحال ہوا
تم۔۔۔۔حد ہے ڈرا دیا۔۔۔"ایک لمبا سانس لیتے ڈپٹنے والے
انداز میں بولی
کیوں میں نہیں آسکتا اپنی بیوی سے ملنے۔۔۔"پامیر اسکا
اڑتا رنگ دیکھ اچنبھے سے بولا وہاں اسکے آنے کی خوشی
سے زیادہ ڈر دکھائی دے رہا تھا
آسکتے ہو لیکن مجھے امید نہیں تھی کہ تم ایسے بھی
مجھ سے ملنے آؤ گے۔۔۔"اسکی جانب آتی ٹیبل سے
ٹیک لگا کر کھڑی ہوتی بولی لیکن اسکے قریب آتے پامیر نے
اسکی کلائی پکڑتے خود کی جانب کھینچا وہ لہراتی ہوئی
سیدھا اسکے سینے سے لگتی گود میں آ بیٹھی

اور کون کونسی امید نہیں ہے میری بیگم کو۔۔۔"بولتے ہوئے
اسکی نازک انگلیوں میں اپنی مردانہ خوبصورت انگلیاں پھنسائ
بتاؤں گی رات کو۔۔۔"اپنے چہرے کی دلکش مسکراہٹ اسکی
جانب اچھالتے تھوڑی شوخ ہوئی اور اپنا ایک ہاتھ پامیر
کے چہرے پر پھیرنے لگی
آھمم۔۔۔رات کو وقت نہیں ملتا بتانے کا۔۔۔تب تو بس تم۔۔۔
اور تمہاری سسکیاں۔۔۔"بولتے ہوئے اس کا بھاری ہوتا لہجہ
کومل کا دل زور سے دھڑکا گیا وہ پامیر کے چہرے کو
گہری نگاہوں سے دیکھنے لگی کم تو وہ بھی نہیں تھا
خوبصورتی میں جو چیز اسے پاشا کی جانب راغب کرواتی
تھی وہ دھیرے دھیرے اسے پامیر میں مل رہی تھی بھوری
آنکھوں پر قدرتی بنی بنائی گہری بھنویں ستواسی ناک

مونچھوں میں گھرے غلابی ہونٹ جو اسکے سموکنگ نہ
کرنے ہی وجہ سے نیچرل غلابی ہی رہتے تھے رنگ میں تو
کومل کو بھی مات دیتا تھا جس کا موازنہ وہ ہمیشہ کرتی
رہتی تھی لیکن کبھی پامیر نے اسے یہ احساس نہیں کروایا
تھا کیونکہ اسے کومل کی چہرے کی خوبصورتی سے
زیادہ اسکے دل کی خوبصورتی پسند تھی کہ کیسے وہ
نکاح کے تین بولوں کے ساتھ پوری طرح صرف اسکی ہو گئی
کوئی نیا طریقہ سوچ رہی ہو کیا رومانس کا۔۔؟اسے خود
کو اتنی گہری نظروں سے دیکھتے دیکھ چھیڑا ان تھوڑے
دنوں میں ان میں اچھی انڈر اسٹینڈ نگ ہو چکی تھی
جی نہیں وہ سوچنے کیلئے تم ہو۔۔"اپنی انگلیاں چھڑاتے
وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ پامیر نے اسکی کمر پر اپنی گرفت

مضبوط کرتے واپس سے خود سے لگایا

پپ۔۔پا۔۔پامیر۔۔یہ ہ۔۔ہو سپٹل ہے۔۔۔"اسکا لمس اپنی شہ رگ پر محسوس کرتی وہ اسکی گود میں مچلنے لگی تھی

تم سے رومانس کی جگہ اب تک میں نے ڈیسائیڈ نہیں کی

بولتے وہ شدّت سے اپنے دانت اسکی گردن پر گاڑھ گیا

آہ۔۔۔۔سسیی پپ۔۔پامیر۔۔"ایک ہاتھ کی مٹھی میں اسکا کالر جکڑتی منہ اوپر کئے اپنی سسکیوں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی

جی جان پامیر۔۔۔"اسکے ہونٹ مسلسل کومل کی گردن پر دائیں سے بائیں حرکت کرتے اسے اپنی محبت سے روشناس کروا رہے تھے

گگ۔۔گھر جا۔۔کر جو مرضی کر۔۔۔لینا۔۔۔"اسے خود سے

پیچھے کرتے اپنی سانسیں بحال کرتی بولی لیکن وہ اسکی
آنکھوں میں دیکھتے ایک جھٹکے میں اٹھتا اسے ٹیبل پر
بٹھا کر خود اسکے سامنے کھڑا ہوا
میں تب بھی کر لونگا۔۔۔"بولتے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے
اسکے ہونٹوں کو خود میں قید کر گیا وہ تو بس احتجاج
کرتی رہ گئی جبکہ وہ اسکے سارے الفاظوں ساری
مزاحمتوں کا گلا گھونٹتے سانسوں کو ایک دوسرے میں
الجھانے لگا کتنی ہی دیر دونوں کی سانسیں بند رہی
امم۔۔۔"سانس نہ آنے پر وہ پامیر کے سینے پر مکے برساتی
اسے پیچھے دھکیلنے لگی لیکن وہ ڈھیٹ اسکے ہونٹوں کی
ساری نمی نچوڑ کر ہی پیچھے ہٹا تھا
بب۔۔بہت برے ہو تم۔۔۔"اپنے ہونٹوں کے کنارے پر چمکتی

ننھی سی خون کی بوند انگلی سے صاف کرتے ڈپٹنے والے
انداز میں بولی
رات کا ویٹ کرو جاناں رکھ کر تمہارے ہونٹوں پر ہونٹ
اپنے ہم ساری شکایتیں مٹائیں گے۔۔۔"شوخ انداز میں بولتا
کومل کے جسم میں ایک سنسنی سی دوڑا گیا وہ اپنے
سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیرتی اپنی حالت درست کرتی
ٹیبل سے نیچے اتری
نکلو یہاں سے۔۔۔"اسکا بازو تھامتے باہر کی جانب دھکیلنے
لگی تھی کہ پامیر نے ایک جھٹکے میں مڑتے اسے اپنے سینے سے لگایا
ویسے تمہیں سارا دن پریگننٹ لیڈیز کو چیک کرتے یہ
فیل نہیں ہوتا کہ اب ہمیں بھی پلاننگ کرنی چاہئے۔۔۔دو
سے تین ہونے کی۔۔۔"وہ کومل کی سوچی ہوئی بات کر

گیا تھا جس پر گہری مسکراہٹ کومل کے لبوں کو چھو گئی
جتنی محنت تم کرتے ہو بہت جلد ہمیں بھی یہ خوشی ملے
گی۔۔۔۔"بولتے ہوئے اسکے بٹن پر انگلی گول گول گھماتی
نظریں جھکا گئی ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے وہ عام عورتوں
کی نسبت کم ہی اس چیز میں شرماتی تھی لیکن اس وقت
پامیر کی لودیتی نظریں اسے شرم سے نظر جھکانے پر مجبور کر گئی
آمین۔۔۔۔آج جلدی گھر آنا میں بھی کام پورا کرتے آجاؤنگا
پھر مل کر اپنے پلین پر محنت کریں گے۔۔۔"بولتے آخر میں
اسکے ماتھے پر لب رکھتے چہرے کے باقی نقوش کو
بھی چومتا باہر نکل گیا
کومل وہی کھڑی کچھ دیر اسکی کلون کی خوشبو محسوس
کرتی رہی آخر میں مسکراتی اپنی چیئر پر آبیٹھی اس وقت

کچھ پیشنٹ کی فائلز دیکھنی تھی تب ہی ڈورناک ہوا
کم ان۔۔۔"اسکی اجازت پر ایک نرس اندر آئی
ڈاکٹر مسسز فہد اپنے بیٹے کو لے کر آئی ہیں انکی آج کی
اپائنٹمنٹ تھی۔۔۔"اس نے آتے اطلاع دی لیکن بولتے ہوئے نظر
فائل دیکھتی کومل کی گردن اور ہونٹوں پر تھی
اوکے۔۔آپ انکو بٹھائیں میں آ۔۔۔"خود کو جانچتی نظروں
سے دیکھتی بولتے بولتے رکی اور ایک آئی بروا چکا کر اسے
" ایسے دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہو کہ "کیا
نتھنگ میم۔۔۔"وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی باہر نکل گئی
کومل کو اسکی مسکراہٹ پر حیرت ہوئی تھی لیکن کام
کے برڈن کی وجہ سے سر جھٹکتی پھر فائل پر جھک گئی
اسکے بعد سے بہت سی عجیب نظریں وہ خود پر محسوس کرتی رہی

تمہارے ساتھ مسلہ کیا ہے کبھی اتنے سوئٹ ہو جاتے ہو
"اور کبھی مجھے اپنے سخت رویے سے ہرٹ کرنے لگتے ہو۔۔۔
ایک ہفتے سے اس کا سخت رویہ دیکھ آخر میں وہ پھٹ
پڑی تھی کہ صوفے پر بیٹھا یاقوت حیرت سے اسے دیکھنے لگا
اسکی بات کو خاطر میں نہ لاتے وہ پھر سے لیپ ٹاپ پر
جھک گیا اور یہ دیکھ مشی کا پارا مزید ہائی ہوا تھا
میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔" وہ خاصا تیز آواز میں بولی
کھلے ہیں میرے کان لیکن اب عنقریب تمہاری سریلی آواز
سے بند ہو جائیں گے۔۔۔" آخر میں میٹھا سا طنز کیا
یو الٹرا پروڈھیٹ انسان میں۔۔۔ میں۔۔۔ سچ میں اب تمہارا
سر پھاڑ دونگی۔۔۔۔" بولتے اس نے بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کر اسے دے مارا
تمہیں پھر سے دورا پڑ گیا مجھے چیزیں مارنے کا۔۔۔؟

تکیہ سیدھا اس کے لیپ ٹاپ پر لگا تھا جو لگتے گرتے گرتے
بچا لیکن وہ خاموش رہی اسکا چہرہ ضبط کے مارے لال
ہوتا گیا عنقریب تھا کہ وہ شہد رنگ آنکھیں برس پڑتی
اور برس بھی پڑی تھیں وہ اپنے ہاتھوں میں چہرہ
چھپائے شدّت سے رودی بہت تکلیف دیتا ہے ایک بے حس
انسان سے محبت کی بھیک مانگنا
مشائم۔۔۔۔"وہ لیپ ٹاپ ایک جانب رکھتے اسکی جانب آیا
کیا ہوا تم۔۔۔تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔"اسکے قریب بیٹھتے
فکر مندی سے پوچھا
تم۔۔۔تم ایک پتھر دل انسان ہو۔۔۔۔تمہیں۔۔کک۔۔۔کوئ
احساس نہیں ہے کوئی۔۔۔تم سے بے۔۔پپ۔۔پناہ محبت کرے
اور تم۔۔۔"لفظوں کو توڑ کر ادا کرتی پہلے سے زیادہ شدّت سے رودی

یاررررر۔۔۔"اسکا یہ لفظ بولنا ہی تھا کہ وہ خود سے اسکے
گلے لگ گئی جسم پورا کانپ رہا تھا یا قوت ایک پل کو رک
سا گیا دھڑکنیں ایک دوسرے سے ملتی دوسو کی سپیڈ
سے تیز ہوئی تھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے بازوؤں کا
حصار اسکی کمر کے گرد باندھ گیا وہ برا نہیں تھا لیکن
اسے برا بننا پڑ رہا تھا وہ جانتا تھا جب راستے ہی جدا ہیں
تو کیوں قربتیں بڑھا کر وہ خود کو اور اسے تکلیف میں
مبتلا کرے ایک ایسی تکلیف جو دونوں کو نہ صحیح کسی
ایک کی جان تو لے کر ہی جاتی
ایک ہفتے کی ساری تکلیفیں اسکے سینے سے لگی دل سے
نکال گئی وہ بھی خاموشی سے اسکی کمر سہلاتے اسکے
چپ ہونے کا انتظار کرتا رہا آخر میں وہی رو رو کر تھکتی

پیچھے ہوئی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں یاقوت
اس کے چہرے پر گہری نظر ڈالتے آگے ہو کر باری باری
دونوں آنکھوں کو عقیدت سے چومتے اس کے پھڑ پھڑاتے
ہونٹوں کو دیکھنے لگا جنہیں دیکھتے اسکا ضبط جواب
دینے لگا تھا دل احتجاج کرنے پر اتر آیا تھا دماغ۔۔۔۔؟ وہ
کب دل کے آگے کچھ بول پاتا ہے دل کی حکمرانی پورے
جسم پر ہوتی ہے اس پر کسی کا بس نہیں چلتا وہ بھی
مجبور ہو گیا تھا اپنے دل کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر
مشی کو کندھوں سے تھامتے دھیرے سے اسے پیچھے بیڈ
پر لٹایا

اسے بیڈ پر لٹاتے خود ایک گھٹا کی مانند اس پر جھکتا
مشی کے وجود کا حصّہ بنا تھا اسکی قربت کا سوچتے
مشی کا جسم برف کی مانند ٹھنڈا پڑتا ہونٹوں پر ایک الگ
ہی کپکپاہٹ طاری ہوئی تھی اتنے قریب سے یاقوت کی گرم
سانسیں مشی کے چہرے کو جھلسانے لگی تھیں
وہ پوری طرح اسے اپنے بدن کی
چھاؤں میں چھپاتے اپنے آتش دہکتے بے قرار لب
مشی کے ماتھے پر رکھ گیا اسکے لمس کو محسوس کرتے
جہاں مشی کانپی تھی وہی یاقوت کے سلگتے لبوں کو
ٹھنڈک سی ملی تھی کتنی ہی دیر اسکے ماتھے کو اپنے
لمس سے روشناس کرواتے وہ اسکی شہد رنگ آنکھوں تک
آیا تھا جنہیں باری باری چومتے ٹھنڈک سی پہنچائی تھی

تڑپ دونوں میں تھی جذبات دونوں کے بھڑکے تھے دونوں

کے دل نے ایک ساتھ دھڑادھڑ شور مچاناشروع کیا تھا

یاقوت کے پیاسے لب اب مشی کے پورے چہرے کا طواف

کرنے لگے تھے وہ ایک ایک نقش کو بے حد نرمی سے چومتا

مشی کی کپکپاہٹ میں اضافہ کرتا جارہا تھا مشی اپنی

پسینے سے بھیگتی ہتھیلیوں میں بیڈ شیٹ جکڑتی مٹھی

کس کر بند کر گئی

یاقوت کے سلگتے لبوں کو اپنا ٹھکانا ملا تھا نظر اسکے

غلابی پنکھڑی سے ہونٹوں پر پڑتے وہ ساری حدیں بھولتا

ان پر پوری شدّت سے جھکا تھا کہ مشی ایک دم تڑپ کر

بیڈ شیٹ چھوڑتی اسکی شرٹ مٹھی میں جکڑ گئی وہ

بے اختیار پوری شدّت سے اسکے ہونٹوں کی نمی سے خود

کو سیراب کرنے لگا تھا اسکے بے قرار پیاسے لبوں کو جیسے
ایک مدہوش کر دینے والا جام سا ملا تھا جسے پیتے اس پر
مشی کی قربتوں کا نشہ سا چڑھنے لگا
اسکی اس بے پناہ شدّت پر مشی
کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا تھا اور اسکی سانسیں بند
محسوس کرتے یا قوت اپنی گرم مہکتی سانسیں
اس میں منتقل کرنے لگا تھا اس کی اس بے پناہ شدّت پر
مشی کے ہاتھوں کو ضبط کرنے کی کوئی جائے پناہ نہ
ملی جسے محسوس کرتے وہ سانسوں کے ساتھ اسکی نازک
انگلیوں میں اپنی انگلیاں پیوست کئے بیڈ پر پن کر گیا
اب تک اس نے اپنے جذباتوں کو جتنا تھپک تھپک کر سلایا
تھا وہ اتنی شدّت سے امڈ امڈ کر باہر آ رہے تھے

اسکے ہونٹوں کی نمی اچھے سے نچوڑ کر وہ پیچھے
ہٹتا مشی کے سرخ گلال ہوتے چہرے کو دیکھنے لگا جہاں
حیا کی پھیلی سرخی اس کے حسن میں مزید اضافہ کر رہی
تھی وہی مشی اپنا سانس اتنی دیر سے بند ہونے کی وجہ
سے ہونٹوں کو آزادی ملتے لمبے لمبے سانس لینے لگی
تم۔۔کیوں۔۔خود پر ظلم کرنے پر اکساتی ہو۔۔۔میری شدّتیں
سہن کرنا تمہاری بس کی بات نہیں۔۔۔"اتنی سی دیر میں
مشی کی بگڑتی حالت دیکھ تھوڑا شریر ہوا وہ نازک سی
لڑکی جو واقعی اسکی ایک کس کی مار نکلی تھی اس کے
ہونٹوں پر تو جیسے ایلفی لگ چکی تھی وہ ایسے ہی یاقوت
کے نیچے دبی آنکھیں جھکائے اپنی سانسیں سمبھالنے لگی
آپ کے چہرے پر پھیلے یہ حیا کے رنگ مجھے مشکل میں

ڈال رہے ہیں مسسز یاقوت۔۔۔"اس نام سے دوسری دفع اس
نے پکارا تھا جس پر مشی کی جھکی نظریں اس کے خوبصورت چہرے
کی جانب اٹھی اس نام پر اسکا دل زور سے دھڑکا تھا
بس تھوڑا سا وقت۔۔اسکے بعد مجھے تمہاری روح میں اترنے
سے کوئی نہیں روک پائے گا تمہیں اپنے پیاسے وجود کا
حصّہ بنانے سے کوئی نہیں روک پائے گا صرف تھوڑا سا وقت
اپنے لفظوں سے مشی کے وجود پر کپکپاہٹ طاری کرتے وہ
پھر سے اپنے سلگتے ہونٹوں میں اسکے ہونٹ قید کر گیا
مشی بیچاری تو اپنے دل کی دھڑکنوں کو سمبھالتی اسکے
چٹان سے وجود کے نیچے دبی رہ گئی جو کتنی ہی دیر
دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں انڈیلتا مشی کو تڑپاتا
رہا تھا یقیناً یاقوت جیسے بندے کی قربت مشی جیسی

نازک لڑکی کیلئے ناقابل برداشت تھی لیکن وہ پھر بھی
خود کو اسکی بے تحاشہ شدّتوں کی قید میں دینا چاہتی
تھی خود کو اسکی پناہوں میں تڑپتے دیکھنا چاہتی تھی
عنقریب اسی بیڈ پر وہ اسکی ساری دلی خواہشیں پوری کرنے والا تھا

NOVELS BY AQSAM

تم نے سارا سامان رکھ لیا۔۔؟روم میں آتے ایک فائل اپنی
اٹاچی میں رکھی اور نظر سامنے زمل پر ٹکائی جو خاموش
سی اپنا سامان پیک کر رہی تھی پچھلے دنوں میں زیحال
نے اسے ذرا بھی تنگ نہیں کیا تھا صرف ساتھ سوتے تھے
وہ اتنا سیدھا ہو جائے گا زمل نے سوچا بھی نہیں تھا
ھمم۔۔۔رکھ لیا۔۔"سرسری سا جواب دیتے وارڈروب کی
جانب گئی تب ہی زیحال کا فون رنگ کرنے لگا اس نے آگے
جھک کر اپنا فون اٹھایا سامنے شپرڈ کا نام جگمگا رہا تھا

جسے دیکھتے پاشا موڈ آن ہوا تھا ماتھے پر سخت تیوریاں
چڑھ گئیں تیسری رنگ پر کال اٹھاتے فون کان سے لگایا
Are you going Pasha?....۔
Without taking your revenge...۔
(جا رہے ہو پاشا۔۔؟ بنا اپنا بدلہ لئے۔۔۔)ساتھ ہی اسکا
شیطانی قہقہہ گونجا
سمندر اگر خاموش ہو تو گہرائیوں سے مذاق نہیں کرتے
آگے سے وہ بھی اپنے مخصوص انداز میں گویا ہوا تھا
I'll be back Shepard....۔
کہتے ٹھک سے کال بند کرتے فون دور اچھالا زمل وہی کھڑی
اسے دیکھ رہی تھی جب زیحال کی نظر اس پر پڑی
تمہارا موڈ اوف کیوں ہے طبعیت ٹھیک ہے۔۔؟اسکے قریب

آتے فکر مندی سے پوچھا

ٹھیک ہے موڈ۔۔۔"بولتی واپس سے اٹاچی کی جانب گئ

چہرہ ضبط کے میرے سرخ ہوا جارہا تھا

نہیں ہے ٹھیک بتاؤ۔۔کچھ فیل ہو رہا ہے۔۔؟ومٹ آنے کو

ہے۔۔؟میڈیسن دوں۔۔؟ایک ساتھ سارے سوال کئے وہ

یک ٹک اسے دیکھنے لگی

بولو گلا لے۔۔۔"اسکے رخصار پر ہاتھ رکھتے نرمی سے پوچھا

میں ٹھیک ہوں آپ میری فکر نہ کریں۔۔۔"اسکا ہاتھ بے

دردی سے جھٹکتے روم سے باہر نکل گئ زیحال وہی کھڑا

اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی

لیکن اسے اسکے یہ رویے برداشت کرنے تھے صرف اپنے

بچے کے وقت نہیں ساری زندگی جب اپنا آپ پوری طرح

اسے سونپ ہی دیا تو اب احتجاج کیسا

دونوں اگلے دو گھنٹے میں ایئرپورٹ پر تھے فلائٹ میں

ابھی وقت تھا اس دوران زیحال زمل کے لئے کچھ کھانے کو

لے آیا تھا جب سے ڈاکٹر نے کہا تھا کہ پہلے تین مہینے کھایا

ہوا سارا کھانا ماں کو لگتا ہے تب سے وہ اور بھی کھانے

کے معاملے میں اسکے پیچھے لگنا شروع ہو گیا تھا

اور ہر دفع کی طرح اس دفع بھی اس نے منہ بسورتے ہی

کھایا تھا وہ تو بس سر جھٹک کر رہ جاتی ابھی سے یہ حال

تھا نجانے بے بی آنے کے ٹائم کیا کچھ کروانے والا تھا وہ

NOVELS BY AQSAM

گھر آتے شاور لے کر وہ مرر کے سامنے جیسے ہی کھڑی ہوئی

تھی اپنے گلے پر پامیر کے دانتوں کے نشان دیکھ اسکی

آنکھیں حیرت سے پھٹی پل میں پورا دن آنکھوں کے سامنے

لہرا گیا سب کی عجیب نظریں اوہ میرے خدایا اس نے فورا
مڑتے پامیر کو دیکھا جو بیڈ پر اوندھے منہ پڑا سو رہا تھا
اس نے قریب آتے ایک مکہ اسکی کمر پر جڑا لیکن اس ڈھیٹ
پر کوئی خاص اثر نہ ہوا
پامیر۔۔۔پامیر اٹھو۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی شرٹ پکڑ کر
کھینچی لیکن وہ پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوا
تم۔۔۔تم نے میری انسلٹ کروادی آج سب کے سامنے۔۔۔"وہی
بیٹھتے روہانسی سی ہوئی
کیا مطلب کیسے۔۔۔؟اسکی یہ بات سنتے وہ فورا سیدھا ہوا تھا
یہ دیکھو۔۔۔"ساتھ اپنی گردن کی جانب اشارہ کیا
اس میں انسلٹ والی کیا بات ہے شادی شدہ ہو۔۔۔ایسے زخم
تو عام سی بات ہیں۔۔۔"اسکے اتنے آرام سے بولنے پر کومل

کا خون خول اٹھا

عام سی بات ہے۔۔۔؟سیریسلی۔۔۔؟بے یقینی سے پوچھا

"ہاں بہت۔۔۔

رکو۔۔۔"بولتے وہ پامیر کی گردن پر جھکی اور پوری قوت

سے اپنے دانت اسکی گردن پر گاڑھ دیے

سیییی۔۔۔آرااام۔۔سے بیگم۔۔"وہ اب بھی ہنوز مسکرا رہا

تھا لیکن کومل ایک کے بعد ایک اسکی گردن پر اپنے دانتوں

کے نشان چھوڑتی چلی گئی پامیر سیدھا لیٹے اسے خود

پر جھکے دیکھ سکون سے آنکھیں موندا رہا وہ کتنی ہی دیر

اپنا بدلہ اسکی گردن پر اتارتی پیچھے ہوئی

بس۔۔۔؟اسکے پیچھے ہوتے سوالیہ پوچھا وہ شرم کے مارے

صرف اثبات میں سر ہلا گئی اپنی جنونیت میں وہ پامیر

کی پوری گردن لال کر گئی تھی

لیکن مجھے یہ زخم اپنے پورے بدن پر چاہیئے۔۔۔"بولتے وہ سیدھا ہوتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا کومل تو ہونقوں کی۔طرح اسے دیکھنے لگی تھی جواب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے بیٹھا اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

"ہو جاؤ شروع ورنہ میری باری کا ٹائم نہیں بچے گا۔۔۔

اسے کلائی سے پکڑتے کھینچ کر اپنے سینے پر گرایا وہ دونوں ہاتھ اسکی چوڑی چھاتی پر رکھے غور سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں اپنے لئے اسے بے پناہ محبت نظر آئی تھی اپنے چہرے کی سرخی پیچھے دھکیلتے وہ پورے اشتیاق سے پامیر کے سینے پر جھکی اپنے لمس چھوڑنے

لگی جنہیں پامیر آنکھیں بند کئے محسوس کرتا ایک گہری
مسکراہٹ مسکرانے لگا تھا

وہ ایک کے بعد ایک چھاپ اپنے ہونٹوں کی اسکے سینے سے
ہوتی پیٹ پر چھوڑنے لگی پامیر آنکھیں کھولے شریر نگاہوں
سے اسے دیکھتا اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

پامیر نے ٹیک ہٹاتے اپنی شرٹ ایک جھٹکے میں نکال کر دور
پھینکتے کومل کو دونوں کندھوں سے تھام کر بیڈ پر گرایا
اور خود گھٹا کی مانند اسکے وجود پر چھا گیا

ناؤ اٹس مائے ٹرن بے بی۔۔۔"اسکی بات پر کومل دل سے
مسکراتی اسکے چہرے پر ہلکا ہلکا ہاتھ پھیرنے لگی جب آگے
ہوتے پامیر نے اسکے گال پر اپنے دانت گاڑھے وہ تو بس سسک
کر رہ گئی

گال سے ہونٹ ٹریس کرتا اسکی صراحی دار گردن پر آیا

جہاں پہلے اپنی محبت کی چھاپ چھوڑی تھی

دوسری بار بھی اسی جگہ کو پوری شدّت سے منہ میں

بھرے سرخ نشان کو گہرا کرنے لگا کومل

اسکا چہرہ اپنی گردن میں گم ہوئے محسوس کرتی سکون

سے آنکھیں موند گئی اس دفع ایک نہیں اتنے نشان اسکی گردن پر

چھوڑے تھے کہ وہ چاہ کر بھی نہیں چھپا سکتی تھی دونوں ہی

وائلڈ کپلز کی لسٹ میں ٹاپ پر آچکے تھے

NOVELS BY AQSAM

وائٹ پینٹ پر بٹنوں والی لائٹ سی لیمن رنگ کی شرٹ

پہنے وہ ہاتھ پر بندھی گھڑی بار بار دیکھ رہا تھا اسے رہ

رہ کر آنے والے بندے پر غصّہ آرہا تھا دل کیا وہی جا کر

اپنی پسٹل کی تمام گولیاں اسکے منہ میں خالی کر دے

لیکن ساتھ ہی پامیر کیلئے بھی تین چار ہائی لیول کی
گالیاں دل ہی دل میں نکالی جو خود تو مزے سے نیند پوری
کر رہا تھا اور اسے بھیج دیا اس بندے سے ملنے جس کی
سپاری انکو ملی تھی اب اس سنسان راستے پر کھڑے اسے
ایک گھنٹہ ہونے والا تھا
تب ہی ایک ہانپتی ہوئی لڑکی قریب آتی گاڑی سے ٹیک
لگائے لمبے سانس لینے لگی چہرے پر خوف کے مارے پسینے
کے قطرے دھوپ میں چمک رہے تھے برلاس نے ایک گہری
نظر اس نازک لڑکی پر ڈالی جو شاید بھاگتی ہوئی اس تک
آئی تھی تب ہی دو لڑکے اس کے پیچھے پیچھے اسی طرح
بھاگتے ہوئے آئے برلاس نے ایک نظر لڑکی کو اور دوسری نظر
ان لڑکوں کو دیکھا لیکن اسکا اپنا موڈ اتنا خراب تھا کہ

انکے معاملے میں ٹانگ اڑانے سے گریز کرتا اپنا فون چلانے
لگا لیکن ان لڑکوں کو دیکھتی وہ لڑکی برلاس کا بازو
تھامتی اسکی اوٹ میں چھپ گئی وہ کبھی بازو کو تو
کبھی اپنا بازو تھامے اسکے دودھیا ہاتھوں کو دیکھنے لگا
وہ پوری کی پوری بری طرح کانپ رہی تھی
اے چھپ کیا رہی ہے سامنے آ۔۔۔"ان میں سے ایک بدتمیزی
سے بولا جو اس لڑکی سے پہلے برلاس کو ناگوار گزری تھی
پاشا نے انکو عورتوں کی عزت کرنا اچھے سے سکھایا تھا
تو اپنے سامنے کم از کم وہ اسکے ساتھ یہ بدتمیزی
برداشت نہیں کر سکتا تھا
تمیز سے بات کرو۔۔۔اور پیچھے رہ کر۔۔۔"اپنے کرخت لہجے
سے اس لڑکے کے بڑھتے قدموں کو وہی بریک لگوائی

تو کون ہے بھائی لگتا ہے اسکا یا یار۔۔۔"دوسرے والا آگے
آتے پہلے والے سے زیادہ بد تمیزی سے بولا تھا
برلاس خاموش ہوئے خود پر ضبط کرنے لگا کیونکہ وہ اگر
جواب دیتا تو لفظوں سے کم اپنے ہاتھوں سے زیادہ دیتا
جسامت میں بھی وہ دونوں برلاس سے کم تھے
اپنا رستہ ناپو۔۔۔"ایک لمبی سانس خود میں اتارتے وہ لڑکی
کی جانب مڑا ہی تھا کہ ایک نے آگے آتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا
تو اسے ہمارے حوالے کر۔۔۔ورنہ یہی کھڑے کھڑے تیری
ساری جوانی نکال دیں گے۔۔۔"اس کی بات پر برلاس کے
جبڑے بھینچے وہ ایک جھٹکے میں پیچھے مڑتا اسکا ہاتھ
بری طرح سے مروڑ گیا جسکا اندازہ اسکی چیخوں سے
وہاں کھڑے لوگوں کو بخوبی ہو رہا تھا

کچھ بول رہا تھا تو بول اب۔۔،" اسکی بازو پیچھے مروڑتے
کان کے قریب ہو کر بولا
اپنے ساتھی کو مشکل میں دیکھ دوسرے کا خون جوش
مارنے لگا وہ طیش میں آتا برلاس کی جانب آتا اس پر
جھپٹا ہی تھا کہ برلاس نے دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن دبوچ دی
آئرہ یہ سب دیکھتی مزید خوف زدہ ہوتی سمٹتی چلی
گئی وہ یونی سے نکل کر اپنے بھائی کے بھیجے ہوئے بندے
کا انتظار کر ہی رہی تھی جب سامنے اسے ایک گاڑی نظر
آئی اسے لگا وہی بندہ ہے جو نوفل نے بھیجا ہو گا لیکن وہ
جلدی ہی غلط ثابت ہو گئی تھی اسکی نظروں کو غلط
زاویے سے دیکھتے وہ لڑکا اپنے ساتھی کو لئے اسکے قریب
چلا آیا جنکی بری نظروں کا اندازہ ہوتے آئرہ تھوڑی آگے کو

کھسک گئی لیکن وہ مسلسل اسکا پیچھا کرنے لگے تھے اور
وہ خود کو بچاتے بچاتے اس سنسان سڑک پر نکل آئی جہاں
اسے ایک اور سفاک درندہ مل گیا لیکن وہ صرف ان جیسے
گھٹیا لوگوں پر اپنی سفاکیت دکھاتا تھا
دونوں کو ایک جھٹکے میں دور پھینکتے اپنی گن نکال کر
ان پر تان دی جسے دیکھتے نہ صرف وہ دونوں خوف زدہ
ہوئے تھے بلکہ آئرہ میں بھی رہی سہی جان نکلنے لگی تھی
فضا میں ایک ساتھ دو فائر کی آواز گونج اٹھی تھی اور
دونوں بیک وقت زمین پر گرے تھے ہاں پاشا گینگ کو مہلت
سرے سے ہی نہیں دینی آتی تھی وہ یا آر لگاتے تھے بندے
کو یا پار یہ نظارہ آئرہ پہلی
بار دیکھ رہی تھی اپنے سامنے ایک ساتھ دو خون ہوتے

دیکھ اسکی سانس سینے میں اٹکنے لگی وہ ہونقوں کی طرح
برلاس کی پیٹھ دیکھتی بے جان سی ہونے لگی اتنا ڈرا سے
ان دونوں سے نہیں لگا تھا جتنا اس ایک درندے سے لگا تھا
وہ دونوں کو زمین بوس کرتے آئرہ کی جانب مڑا ہی تھا
کہ وہ اسی پل برلاس کی بانہوں میں جھول گئی برلاس تو
پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو پکے پکائے پھل کی
طرح اسکی جھولی میں آ گری تھی لیکن اتنا میٹھا پھل
اسے ہضم نہیں ہوا تھا وہ ہونقوں کو طرح اس لڑکی کو
دیکھنے لگا جسکا دل بھی شاید اسکے نازکی بدن کی
طرح نازک سا تھا آئرہ کے چہرے کی معصومیت ایک پل کیلئے
برلاس کو مبہوت سی کر گئی یک ٹک اسے دیکھتے برلاس
کو محسوس ہوا کہ وہ سانس نہیں لے رہی

اے لڑکی۔۔۔۔اٹھو۔۔۔"اسکا چہرہ تھپتھپاتے خاصی تیز آواز میں پکارا لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی

نہیں یہ پھل نہیں عذاب نازل ہوا ہے اٹھو۔۔۔۔۔"اب کی بار پہلے سے تیز آواز میں بولا تھا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا

افففف میرے خدایا۔۔۔اٹھ رہی ہو یا تمہیں بھی پہنچاؤں اوپر۔۔۔"افسوس اسکی اس خطرناک دھمکی نے بھی کچھ اثر نہ کیا

"اسکو پہنچانے کی کیا ضرورت پہلے سے پہنچ گئی ہے۔۔۔

کلس کر بولتے پامیر کا نمبر ڈائل کیا جو وہ بھی نہ اٹھانے کی قسم کھائے ہوئے تھا

یاررررر یہ ساری مصیبتیں آج ہی نازل ہونی تھیں۔۔۔"اسکا پارا اب مزید ہائی ہونے لگا تھا جب پامیر کا نام اسکی موبائل سکرین پر جگمگانے لگا اس نے جھٹ سے اسکی کال ریسیو کی

ہاں کام ہو گیا۔۔۔؟کال اٹھاتے سیدھی کام کی بات کی جو
برلاس کے تیور مزید سخت کر گئی
"کومل کو فون دو۔۔۔
ہیں۔۔۔کیوں۔۔اسے کیوں دوں۔۔۔"کومل کے نام پر پامیر چونکا
"یار نہیں مارتا لائن آپ کی بیگم پر دے دیں انکو فون۔۔۔
اسکی بات پر وہاں بیٹھے پامیر کو غصّے کے ساتھ ہنسی بھی آئی تھی
ہاں برلاس بولو۔۔۔"کومل نے فون لیتے دھیمی آواز میں پوچھا
بھابھی نہیں ڈاکٹر بن کر جواب دینا اگر کسی کو سانس
نہ آ رہی ہو تو کیا کرنا چاہئے۔۔۔؟دوٹوک لہجے میں اپنے
مدعے کی بات کی
ایسی سچوئشن میں پیشنٹ کو سی پی آر کی نیڈ ہوتی
ہے۔۔۔"اسکے مشورے پر برلاس کی آنکھیں پھٹی اس نے

جھٹ اپنی بانہوں میں جھولتی آئرہ کو دیکھا

ا۔۔اسکے علاوہ کوئی حل نہیں ہے کیا۔۔۔؟ وہ کم از کم کسی

عورت کو بے ہوشی کی حالت میں ایسے چھونا تو ہر گز نہیں چاہتا تھا

نہیں۔۔۔ کیوں کسے دینی ہیں اپنی سانسیں۔۔۔"اب کی بار

کومل تھوڑی شوخ ہوئی

آپ کی دیورانی کو۔۔۔"کلس کر جواب دیتے وہ ٹھک سے

فون بند کر گیا جب کہ وہاں کومل اور سپیکر پر آواز سنتے

پامیر کو چار سو والٹ کا جھٹکا ایک ساتھ لگا تھا

برلاس پہلے تو یہاں وہاں دیکھتا سوچتا رہا اسے یہ عمل

عجیب لگ رہا تھا لیکن مجبور تھا

چلیں بی بی پہلی ہی ملاقات میں میری سانسیں ادھار

لے کر جا رہی ہیں آپ زندگی نے موقع دیا تو واپس ضرور

لونگا۔۔۔"آخری بات پر وہ خود سٹپٹا گیا سانسیں بھلا
کون واپس لیتا ہے لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ
زندگی کسی بھی پل کوئی بھی موڑ لے سکتی ہے جسکا
تصور تک ہم عام انسان نہیں کر سکتے
آئرہ کو اپنی بانہوں میں بھرتے فرنٹ سیٹ پر لاتے دھیرے
سے ٹیک لگا کر بٹھایا اور خود گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر
آیا دل تھا کہ زور و شور سے دھڑک رہا تھا جو بھی تھا
پہلی بار کا احساس عجیب تھا بہت عجیب اچھا تھا یا
برا یہ سمجھنے کیلئے فلحال دماغ گہری نیند
سویا ہوا تھا اور دل کہاں ان معاملوں میں کام کرتا ہے
اسکا کام ہے بہکانا اور وہ اس وقت یہی کر رہا تھا

باہر کے موسم سے زیادہ اندر کا موسم خراب ہونے لگا تھا
وہ درندہ صفت انسان جس نے کبھی کسی کی جان نکالتے
وقت ذرا رحم نہیں کھایا تھا اس وقت کسی کی جان
بچانے پر اپنی حالت بری ہوتے محسوس کر رہا تھا افففف
جان بھی کیسے بچانی تھی سوچتے ہی برلاس کے ماتھے
پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے جنہیں وہ ہتھیلی سے
صاف کرتا آئرہ کی جانب مڑا جو ہوش و حواس سے بے
گانہ بے سدھ پڑی تھی گلے سے دوپٹہ ڈھلک کر گود میں
آ گرا تھا جس کی وجہ سے برلاس کی نظر اسکے ہوشربا
سینے پر پڑی گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی گاڑی میں
خاموشی سے زیادہ گھٹن بڑھنے لگی تھی

چل بیٹا۔۔۔۔ برلاس تیری سانسیں دینے کا وقت آگیا پاویں
تو خود سانس لینا بھول جائے۔۔۔" سر پشت پر ٹکاتے منہ
ہی منہ میں بڑبڑاتے اس نے ایک نظر آئرہ پر پھر سے ڈالی
اور سر جھٹکتے اسکی جانب مڑا
اس خاموشی میں اسکے دل کی تیز ہوتی دھڑکنیں اب کان پردے
پھاڑنے کے قریب تھی اسکے قریب ہوتے آئرہ کو بازو سے پکڑ
کر رخ اپنی جانب کرتے سر کی پشت ونڈو سے ٹکائی
ایک پل کو وہ مبہوت سا ہو گیا تھا کیا اس نے کبھی اتنا
حسین کوئی شخص دیکھا تھا۔۔؟ نہیں! دل نے فورا یاد دہانی کروائی
معصوم چہرے کا طواف کرتی نظریں پنکھڑی سے ہونٹوں
پر آرکی وہ جتنا بھی خود کی نظروں کی حفاظت کرتا
لیکن دونوں ہی اس وقت جوانی کی دہلیز پر کھڑے تھے

اسکا مرد ہو کر یہ حال ہو رہا تھا تو اسکے ہوش میں ہونے
سے آسمان برلاس کے سر پر آ گرنا تھا کیا
اتنا بھی مشکل کام ہوتا ہے دنیا میں۔۔۔؟ خود سے سوال
کرتے گردن جھٹکی اور اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے
میں لے کر سیدھا اپنے چہرے کے مقابل کیا ایک ہاتھ سے
اسکی ناک بند کرتے اس نے لمبی سانس کھینچی اور اسکا
منہ کھولتے آنکھیں بند کر کر اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ
رکھ گیا ہونٹ ملتے جیسے
ایک کرنٹ سا برلاس کے جسم میں دوڑ گیا تھا وہ چاہ کر
بھی پیچھے نہیں ہٹ پایا تھا آنکھیں بند کئے پہلے تو آئرہ
کے ہونٹوں کی نمی سے اپنے دل کی روانی درست کی پھر
دھیرے دھیرے اپنی گرم سانسیں اس میں انڈیلنی شروع کی

اس دوران برلاس کو خود سانس لینے میں جیسے دشواری
پیش آنے لگی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے اندر کی سانس اس
میں انڈیلتے تھوڑا پیچھے ہوتے اپنے ہاتھ کو دیکھا
افففف۔۔۔"ایک لمبی سانس خارج کرتے اپنا ہاتھ اسکے سینے
کے ابھرے حصّے سے تھوڑا اوپر رکھتے اس پر زور دیا
دو تین بار اچھے سے زور دیتے پھر سے اسکا منہ کھول کر
اپنی سانس اس میں بھرنے لگا اچھے سے بھرتے وہ پیچھے
ہوتے پھر سینے پر زور دیا یہ عمل اس نے تین چار بار دھرایا
آخر میں جیسے ہی ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھے آئرہ نے
کھینچ کر لمبا سانس لیا جس پر برلاس یکدم اچھلتے پیچھے
ونڈو سے جا چپکا تھا اوپر سے اسکی پھٹی نظریں برلاس
کو لگا اب اسے سانسوں کی ضرورت ہے سینہ مسلتے اپنی

سانس بحال کی اور ایک نظر اس ڈفر کو دیکھا جس نے
اپنی سانس کھینچتے برلاس کی سانسیں نکال دی تب ہی
اسکے لمبے لمبے سانس لیتے سینے کی اوپر نیچے ہوتی
حرکت پر برلاس کی نظر پڑی تو وہ بے اختیار اپنے نظریں پھیر گیا
وہ کچھ دیر تو سانس لیتی نارمل ہونے لگی لیکن تھوڑی
دیر پہلے والا منظر یاد آتے جیسے سانس پھر سے اٹکنے لگی
وہ۔۔۔وہ اسقاتل کے ساتھ تھی وہ بھی بند گاڑی میں اور
وہ اسکی عزت لوٹ رہا تھا۔۔۔؟آنکھوں سے آنسوں ابل ابل
کر اسکے عارض پر بہنے لگے آواز تو خوف کے مارے اندر ہی
کہیں دب گئی تھی گاڑی میں پھیلی گہری خاموشی میں
آئرہ کے بھاری سانسوں کی آواز برلاس کو اسکی جانب
دیکھنے پر مجبور کر گئی

وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے ایسے ھانپ رہی تھی
گویا برلاس نے اسکی عزت سچ میں لوٹی ہو

تت۔۔۔تم۔۔تم مم۔۔میرے ساتھ کیا۔۔کر۔۔رہے تھے "اپنی
گھٹی گھٹی آواز میں سوالیہ پوچھتی برلاس کو سر تا پیر
پوری طرح اپنا اسیر کر گئی اس نے اتنی معصومیت آج تک
نہیں دیکھی تھی جتنی اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کے
روئے روئے سے چہرے پر دکھی تھی برلاس کے دل نے بے
اختیار ایک بیٹ مس کی

بب۔۔بو۔۔۔بولو۔۔۔"اسے خود کو عجیب نظروں سے دیکھتے
دیکھ پھر سے پوچھا جب برلاس جواب دینے کے بجائے
پھر سے اسکے اوپر جھکا وہ توڈر کے میرے پیچھے دروازے
سے چپک گئی جسم تھا کہ ہولے ہولے پورا لرز رہا تھا

تمہاری عزت لوٹ رہا تھا۔۔۔"اپنا ہاتھ اسکے پیچھے ونڈو
پر ٹکاتے تڑخ کر بولا لیکن اسکا یہ بولنا تھا کہ آئرہ کی
آنکھوں سے گرم سیال تیزی سے بہنا شروع ہو گیا جو نجانے کیوں
برلاس کو اندر تک بے چین کر گیا وہ مزید تنگ کرنے کا
ارادہ ترک کرتے پیچھے ہٹا اور اپنی سیٹ کی پشت سے ٹیک
لگا گیا وہ کتنی ہی دیر بیٹھی سسکیوں میں روتی رہی اب
برلاس کو اسکی رونے کی آواز سے کوفت سی ہونے لگی تھی
تم رونا بند کرو گی۔۔۔؟ میں نے مذاق کیا ایسا کچھ نہیں
کیا تمہارے ساتھ۔۔۔"بولتے ہوئے اپنی آواز کو بمشکل
دھیمی رکھنے کی کوشش کی لیکن وہ تو مزید ڈرتی خود
میں سمٹتی چلی گئ
اب اگر ایک بھی سسکی کی آواز آئی ناں تو یہی کھو پڑی

کھول دونگا سمجھی۔۔۔"اسکی مسلسل سسکیوں سے اب
وہ آجز آنے لگا تھا اور اسکی یہ دھمکی کام بھی کر گئی
تھی وہ جھٹ سے آنسوں صاف کرتی بلکل سیدھی ہو
بیٹھی اسکے سامنے گاڑی سے اتر کر بھاگنے کی ہمت بھی
نہیں تھی مبادہ کہیں پیچھے سے ہی گولی نہ مار دے
پانی ہے تمہارے پاس۔۔۔؟ترچھی نگاہیں کرتے سوالیہ پوچھا
لیک۔۔لیکن۔۔مم۔۔میرا جھوٹا ہے۔۔۔"دھیمی آواز میں بولی
برلاس نے ایک نظر اسکے ہونٹوں کو دیکھا جن کی نمی
تھوڑی دیر پہلے اس نے پی تھی تو اب پانی پینے میں کیا حرج تھا
دو۔۔۔"ایک لفظ بولتے وہ گاڑی سے باہر دیکھنے لگا جب
وہ اپنے بیگ سے پانی کی بوٹل نکال کر اسکی جانب بڑھا
گئی برلاس نے خاموشی سے تھامتے اپنے لبوں سے لگائی

پانی پیتے ہونٹوں کے کنارے پھیلے کیونکہ پانی بھی اسکے
نرم ہونٹوں کی طرح میٹھا لگا تھا
وہ لڑکے کون تھے۔۔۔؟ بوتل کا ڈھکن بند کرتے سوالیہ پوچھا
"مم۔۔میں۔۔ نہیں جانتی۔۔۔
"واہ توانکو پاگل کتوں نے کاٹا تھا جو تمہارے پیچھے لگے۔۔
اس کے بکواس جواب پر برلاس تڑخ کر بولا
میں۔۔۔نے کہاناں۔۔۔میں نہیں جانتی "اب کی بار ہمت کرتی
مضبوط لہجے میں بولی کہ برلاس نے ایک آئی برو اچکا کر
اسے دیکھا اور اسکی گھوری پا کر وہ پھر سے بھیگی بلی
بن کر سمٹ گئی
پانی میٹھا ہے بلکل تمہارے ہونٹوں کی طرح۔۔۔"بوتل اسکی
جانب بڑھاتے شریر لہجے میں بولتا آئرہ کو آنکھیں پھاڑنے

پر مجبور کر گیا

بس بس۔۔۔یہ ڈیلے باہر نکل کر گر گئے تو دنیا کا آٹھواں

عجوبہ لگو گی۔۔۔" برلاس کی بات وہ جھٹ سے دل پر لے

جاتی اپنی آنکھیں چھوٹی کر گئ لیکن اسکی بات پر اب تک شاک تھی

تت۔۔۔تم۔۔نے بولا تھا کہ۔۔مم۔۔میرے ساتھ کچھ نہیں کیا

اس نے جھٹ سے تھوڑی دیر پہلے والی بات یاد کروائ

"ہاں تو نہیں کیا کچھ بھی۔۔۔

تو۔۔تو تمہیں مم۔۔میرے ہون۔۔۔" بات پوری کرنی مشکل ہو گئ

صرف ہونٹ چھوئے ہیں وہ بھی تمہیں ضرورت تھی اس

لئے۔۔۔"اسکی بات پر آئرہ کی آنکھیں پھر پھٹی

مم۔۔مطلب۔۔۔؟

تمہیں سانس نہیں آرہی تھی تو تمہیں اپنی سانسیں دی ہیں

احسان مانو برلاس شاہ کا ورنہ مجھے صرف جان لینا پسند
ہے دینا نہیں۔۔۔"آخر میں جیسے سچ مچ کا احسان جتایا
برلاس کی پرسنالٹی اور بولنے کے طریقے پر وہ تھوڑی سی نارمل ہوئی
تو۔۔ک۔۔کیا ضرورت تھی دینے کی۔۔۔"اب برلاس کا منہ
حیرت سے کھلا تھا اتنی مشکل سے خود کو راضی کر کر
اس نے یہ کام سرانجام دیا اور یہ لڑکی اسے اب خود پر
جی بھر کر تاؤ آیا
نہیں تھی ناں ضرورت چلو مجھے میری سانسیں واپس کرو
اسکی جانب مڑتے طیش میں بولا جس پر آئرہ کی کانچ
سی آنکھیں خوف کے مارے پھر سے برسنے کو بے تاب
ہوئی برلاس کو خود پر جھکے دیکھ وہ پیچھے ہوتی گئی
مانو دروازے کے پار ہونا چاہ رہی ہو

اب اگر ایک آنسوں بھی نکلا ناں تو اگلا نکلنے کیلئے یہ
آنکھیں سلامت نہیں رہیں گی۔۔۔" دھمکی آمیز لہجے میں
بولتا آئرہ پر اپنے خوف کی ایک لہر دوڑا گیا وہ جھٹ سے
آنسوں صاف کرنے لگی
اپنا گھر بتاؤ۔۔۔ تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔" اسکے پوچھنے
پر وہ جلدی سے اپنی کانپتی ہوئی آواز میں اسے ایڈریس
سمجھانے لگی یہ تو غنیمت تھی کہ وہ قاتل اسے گھر
چھوڑنے کی بات کر رہا تھا ابھی آئرہ کا یہ حال تھا تو جب
برلاس کا پورا بائیو ڈیٹا پتہ چلتا تو اس نے پکا اس دنیا
سے کوچ کر جانا تھا واقعی اسکی آنکھیں ہی نہیں وہ
خود بھی پوری کی پوری کانچ سی گڑیا تھی جو پہلی
بار میں ہی برلاس جیسے بندے کے دل کو گھائل کر گئی

پاکستان کی فضاؤں کا رخ بدلا تھا کیونکہ اسکی سرزمین
پر ایک سفاک درندہ اپنے قدم رنجا فرما چکا تھا بہت سے
لوگوں کی زندگیاں برباد ہونے والی تھی تو بہت سے لوگوں
کی نیند کیونکہ وہ اپنے حساب ان سے سرے سے چکتا
کرنے والا تھا وہ قرض نہیں رکھتا تھا کسی کا چاہے پیسے
کا ہو یا کسی کے خون کا اس سے پنگا لینا اپنی موت کو
کھلے عام دعوت دینا تھا اور یہ موت انکے سروں پر آن کھڑی
ہوئی تھی جو اسکے جانے پر شیر بنے تھے وہ اب بھیگی
بلیاں بن کر یہاں وہاں چھپ رہے تھے اپنے آنے کی اطلاع
اس نے کسی کو نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ اتنی عام
شخصیت نہ تھی کہ اسکے آنے کا پتہ نہ چل سکے
:اسکے سسرالی اسکے استقبال

کیلئے جگہ جگہ کھڑے بے صبرے ہو رہے تھے جنہیں فوری
اوپر سے آرڈر آیا تھا پاشا کہ رستے سے ہٹنے کا کیونکہ اسکا
سکوں برباد مطلب اپنا سکون برباد
آٹھ گھنٹے کی فلائٹ میں وہ ایک سیکنڈ کیلئے بھی نہیں
سویا تھا زمل اپنے ڈر کی وجہ سے اسکا بازو زور سے تھامے
نجانے ڈرتے ڈرتے کب سو گئی اور وہ عاشق اپنی بیوی کی
نیند خراب نہ ہونے کی وجہ سے آٹھ گھنٹے ایک ہی پوزیشن
میں رہا اور اب جسم اس حد تک اکڑ چکا تھا کہ سیدھا
کرنے پر چٹخیاں بج رہی تھی
بیگ گھسیٹتے وہ زمل کے ہمراہ ایئرپورٹ سے باہر نکلا تھا
جہاں اسکے بندے اپنی گاڑیوں سے ٹیک لگائے کھڑے اسکا
انتظار کر رہے تھے اس نے اپنے ساتھیوں کو اطلاع

نہیں دی تھی لیکن پھر بھی یاقوت سب سے آگے والی
گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا پاشا کا منتظر تھا کیسے ممکن
تھا کہ وہ پاشا سے بے خبر رہے اگر دونوں اوپوزٹ جینڈر
ہوتے تو یقیناً زیڈ زیڈ سے زیادہ انکے عشق کی تاریخ
رقم کی جاتی اسے دیکھتے پاشا نے ایک سمائل پاس کی
اور آگے بڑھ کر اسے خود سے لگایا وہ بھی اتنی ہی
گرمجوشی سے پاشا کے گلے لگا تھا
پھر ان سے بیگز لے کر گاڑی میں رکھے
پاشا ایک گاڑی کے پاس آتے زمل کیلئے دروازہ کھول کر کھڑا
ہوا وہ خاموشی سے آکر گاڑی میں بیٹھ گئی اتنے گارڈز
دیکھ وہ پہلے سے زیادہ سنجیدہ ہو گئی تھی سارا رستہ
ایسے ہی خاموشی سے کٹا جب گاڑیاں جوک در جوک

پاشا کے علاقے میں داخل ہوئی وہ سارا رستہ زمل کی
خاموشی نوٹ کرتا آیا تھا جواب بھی گاڑی سے اترتے
سیدھا گھر چلی گئی تھی
آپ تھکاوٹ اتار لیں میں سامان رکھوا دونگا۔۔۔" پاشا کے
چہرے پر تھکاوٹ کے آثار دیکھتے وہ خود سے سر خم
کرتے بولا پاشا بھی صرف سر ہلا کر گھر کی جانب بڑھ گیا
میر بخش۔۔ سامان اتارو۔۔۔" میر کو آواز دیتے وہ خود
ڈیرے پر آگیا اب پاشا واپس آیا تھا تو پہلے کی طرح انکی
روٹین ہونی تھی ورنہ سب بکھرے بکھرے سے ہو گئے تھے
❤ واقعی وہ انکو جوڑ کر رکھنے والی ایک خوبصورت چین تھا
روم میں بھی ہنوز خاموشی ہی رہی تھی وہ چپ چاپ
اپنی گھڑی اتار کر ٹیبل پر رکھتا اسکی طرف مڑا جس نے

آتے اپنے گلے سے دوپٹہ نکال کر بیڈ پر پھینکنے والے انداز
میں پٹخا پاشا کو موسم تھوڑا خراب محسوس ہوا
تم شاور لے لو۔۔۔ پھر کچھ کھا کر ریسٹ کر لینا اس
کنڈیشن میں زیادہ سفر ٹھیک نہیں تھا لیکن مجبوری تھی
ہماری۔۔۔" سرسری سے لہجے میں بولتا کاؤچ پر بیٹھے اپنے
جوتے نکالنے لگا
کمرے میں اب بھی خاموشی برقرار رہی تھی جب پاشا
نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو بیڈ پر نیچے کی جانب دونوں
پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی اپنے دوپٹے سے بے گانہ زیحال نے
ایک گہری نظر اسکے سراپے پر دوڑائی تو پیاسی نظریں اسکے
سینے پر آ رکی دل نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی اسکے سینے
پر گلے میں پہنی چین لٹک رہی تھی

اسے دیکھتے وہ تھوڑا جیلس ہوا وہاں اسے ہونا چاہئے تھا
لیکن کیا کرتا اسکی جنونیت سہن کرنے کی اہل وہ اب تک
پوری طرح سے نہیں ہوئی تھی
موسم اتنا خراب کیوں ہے۔۔۔؟اسے خاموش بیٹھے دیکھ
خود ہی بے تاب ہوتے پوچھ بیٹھا زمل نے ویسی ہی سرد
نظر اس پر ڈالی اور اٹھ کر وارڈروب سے کپڑے نکالنے
لگی اب اسکا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہوتا جا رہا تھا
طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔؟بولتے ہوئے اٹھ کر اسکے پیچھے آ
کھڑا ہوا جب زمل کی آنکھوں میں شفاف پانی تیرنے لگا
جسے وہ اپنی انگلی کی پور سے صاف کرتی اپنے کپڑے
نکالنے لگی سب کپڑوں کو اتھل پتھل کر کر بھی اسکے اندر
کی بے چینی کم ہونے کے بجائے بڑھتی جا رہی تھی اسکا

شدّت سے دل کیا کہ دھاڑے مار مار کر رو دے لیکن خاموشی
سے خود پر ضبط کرتی رہی وہ اب ایسے ہی پیچھے اسکے
سر پر کھڑا تھا
وائفی۔۔ تم اب پریشان کر رہی ہو مجھے پلیز کوئی۔۔ بات
ہے کوئی ٹینشن ہے مجھے بتاؤ یہ ہمارے بچے کیلئے ٹھیک
نہیں ہے میری جان۔۔۔" بولتے ہوئے نرمی سے اسے کندھوں
سے تھام پر رخ اپنی جانب پلٹا تو ایک پل کو ٹھٹھک سا
گیا اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا
زمل۔۔۔ تم۔۔ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ بے چین ہوتے اپنا
انگوٹھا اسکے گال پر مس کیا وہ مزید شدّت سے روتی
اسکے سینے سے لگ گئی زیحال اس کے انسوؤں پر اندر
تک بے چین ہوا اٹھا تھا پیار سے اسکا سر سہلاتے مزید اپنے

سینے میں بھینچا تو وہ بھی اس کی آغوش میں سمٹتی چلی گئی

کیا ہوا۔۔ کہیں پین ہے۔۔؟ کچھ عجیب سا فیل کر رہی ہو

اسکی حالت سے اندازہ کرتے خود سے سوال کئے وہ سب

پر نفی میں سر ہلاتی بس زار و قطار روئے گئی

اب تو زیحال کا دل بھی اسکے اس طرح تڑپ کر رونے پر

سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا نجانے کیوں وہ روتے

ہوئے بری طرح سے کانپ رہی تھی

اب بس۔۔۔چپ ایک دم چپ اور بتاؤ ہبی کو کیا ہوا ہے میرا

بے بی کیوں ایسے رو رہا ہے۔۔۔" اسکا چہرہ اپنے سینے سے

نکالتے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لئے پیار

سے پوچھا رو رو کر وہ اپنی آنکھوں کے ساتھ ناک تک بھی

سرخ کر چکی تھی ہونٹ تھے ان پر الگ سفیدی کی تہہ بن چکی تھی

بتاؤناں۔۔۔میرا بچہ کیوں اتنا رو رہا ہے۔۔۔"اسے خاموش
سبکیاں لیتے دیکھ پھر پیار سے پوچھا بے قرار نظریں
چہرے کا طواف کرنے میں مگن ہوئی تھی
آ۔۔آپ۔۔کو اس سے کیا۔۔جائیں۔۔آپ کو تو۔۔بب۔۔بہت سے
بندے مارنے ہونگے ناں۔۔۔"وہ اسکے ہاتھ بے دردی سے
جھٹکی سینے پر زور دیتے پیچھے کی جانب دھکیل گئ
زیحال پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگا اسکا یہ روپ
وہ آج دوسری بار دیکھ رہا تھا ایک تب جب اپنے بچے کو
کھویا تھا اور اب آج۔۔۔آج کسے کھو رہی تھی وہ
"آپ۔۔کو آتا ہی کک۔۔کیا ہے سوائے خ۔۔خون خرابے کے۔۔۔
اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑتی تقریباً چیخی تھی وہ
اب بھی سٹک ہوئے اپنی بپھری شیرنی کو دیکھ رہا تھا

آپ۔۔کو سارا دن یہی۔۔کام ا۔۔اور مم۔۔مجھے یہاں بیٹھ کر
آپ۔۔کا انتظار کرنا۔۔۔اور ڈڈ۔۔ڈرتے رہنا۔۔کہ۔۔کہ کہیں
آپ کو کچھ ہو نہ جائے۔۔۔کوئی آپ کو۔۔مم۔۔مجھ سے
چھین نہ لے۔۔۔"اب ہچکیاں بندھ چکی تھی
دیکھ۔۔لیجئے گا۔۔۔یہی ڈر ایک دن میری جان لے لے گا۔۔۔"
زیحال کو
اب سمجھ آئی تھی کہ وہ کیوں اس طرح ری ایکٹ کر رہی
ہے وہ ایک جھٹکے میں اسکے قریب آتے گردن سے پکڑ کر
اپنے سلگتے لب اسکے نم ہونٹوں پر رکھ گیا ساری ہچکیاں
سارے شکوے ساری شکایات کا گلا گھنٹ چکا تھا اسکے لمس
پر زمل کی پلکیں لرزتی آپس میں پیوست ہو گئی دل تھا
کہ ساری دیواریں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب ہوا تھا وہ اپنی گرم

سانسیں اس میں منتقل کرنے لگا وہ تو سٹک ہوئی کھڑی
سانسیں روکے اسکی خوشبو خود میں اترتی محسوس
کرنے لگی ایک سنسنی سی دونوں کے جسم میں دوڑتی
چلی گئی جب وہ دھیرے دھیرے اس کے ہونٹوں کو اپنے
دھکتے لبوں سے نم کرتا کبھی اوپر والا تو کبھی نیچے
والا ہونٹ شدّت سے اپنے منہ میں بھرے ساری نمی نچوڑ گیا
دوبارہ اپنے منہ سے ایسے الفاظ نہ نکالنا ورنہ تمہاری محبت
میں پاگل یہ ناچیز بھی مر جائے گا۔۔۔" بات جب تک اپنی
جان کی تھی وہ چپ تھا لیکن اسے کیسے کھو سکتا تھا
جسے دیکھ کر ہر روز جیتا ہو
اسکی آنکھوں میں اپنے لئے بے پناہ محبت دیکھ زمل بے
خود سی ہوتی اسکے کندھے سے لگ گئی دھڑکنیں پھر سے

ایک ہوئی تھیں اسکے گرد اپنے بازوؤ کا حصار مضبوط
کرتے اپنے سلگتے لب زمل کے کان کے نیچے گردن سے لے
کر کندھے پر رب کئے اسکی پسندیدہ خوشبو زمل کے بدن
کی خوشبو تھی جو وہ دیوانوں کی طرح خود میں اتارتا
جارہا تھا یہ سچ تھا ان میں سے ایک مرتا تو دوسرا بھی
اپنے آپ مر جاتا

NOVELS BY AQSAM

"جی سر نے بتایا تھا کہ آپ کو کسی کو تلاش کروانا ہے۔۔
روبن اپنی چیئر پر بیٹھتے نوفل سے مخاطب ہوا جو پچھلے
دو گھنٹے سے جیلانی کے آفس میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا جیلانی
کی غیر موجودگی میں یہ میٹنگ روبن نے ہی اٹینڈ کی تھی
یہ ہے اسکی تصویر۔۔۔"نوفل نے ایک لفافہ اسکے سامنے
رکھا جسے روبن نے اٹھاتے کھول کر دیکھا سامنے ہیزل

آنکھوں والی ایک خوبصورت لڑکی تھی اس لڑکی کو دیکھتے
روبن کی آنکھیں چھوٹی ہوئی اسے لگا جیسے اس لڑکی
کو وہ جانتا ہے لیکن کیسے۔۔۔یاد کرنے پر بھی یاد نہ آیا
ٹھیک ہے انکا نام۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
زمل۔۔۔زمل فہد خان۔۔۔"اسکے نام بتانے پر روبن بے چین
ہوا ٹھا نام بھی ایسا تھا جیسے پہلے سنا ہو
میں ایک گینگ کو جانتا ہوں جن کے لئے کسی بھی لاپتہ
شخص کو ڈھونڈنا بہت آسان ہو گا لیکن ان سے آپ کو
"رابطہ سر سے چھپ کر کرنا پڑے گا۔۔۔
کونسا گینگ۔۔۔؟استفساریہ پوچھا
پاشا گینگ۔۔۔"نام سنتے نوفل کے ماتھے پر شکنیں ابھری
اس نے ساری زندگی شریفوں کی طرح گزاری تھی اور اب

زمل کے لئے اسے کسی گینگ تک سے رابطہ کرنا پڑ رہا تھا
آپ کوشش کریں کہ ڈھونڈ سکیں نہیں تو ہم انہی سے مدد
لے لیں گے۔۔۔"وہ ایک دم ایسے لوگوں سے نہیں ملنا چاہتا
تھا لیکن قسمت اگر اسے وہاں بھی لے کر جاتی تو وہ پیچھے نہ ہٹتا
چلیں جیسی آپ کی مرضی۔۔۔۔"انکا کام تھا اسے وہ لڑکی
ڈھونڈ کر دینا اور وہ اپنا کام کرنا شروع ہو چکے تھے اب
ملنا نہ ملنا آگے نوفل کی قسمت تھی

NOVELS BY AQSAM

مجھے سونا ہے اب۔۔۔"زمل سے الگ ہوتے وہ بیڈ پر دھپ
سے بیٹھتے اپنے جوتے نکالنے لگا جب کہ زمل کے اپنے
کندھے سے سر کی شرٹ ٹھیک کرتے ہاتھ رکے جو وہ تھوڑی
دیر میں ہی خراب کر چکا تھا
آپ۔۔۔آپ سوئیں گے۔۔۔؟حیرت سے پوچھا مانو اس نے کسی

محاز پر جانے کی بات کر دی ہو

افکورس بے بی۔۔۔بہت زور کی نیند آئ۔۔۔"بولتے ٹائ

کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ اوندھے منہ پیچھے بیڈ پر گر گیا

نہیں۔۔آ۔۔آپ کیسے سو سکتے ہیں۔۔۔"وہ بولتے جھٹ سے

اسکے سر پر کھڑی ہوئی

ایسے۔۔۔"زیحال نے باقائدہ آنکھیں بند کر کر بتایا کہ وہ کیسے

سونے والا ہے اور اس حرکت پر زمل گھور کر رہ گئ

نہیں۔۔مم۔۔میرا مطلب ہے مجھے نیند نہیں آ رہی تو آپ

بھی نہ سوئیں۔۔۔"آٹھ گھنٹے اس بچارے کا کندھا توڑ کر

وہ اب کہہ رہی تھی کہ اسے نیند نہیں آ رہی زیحال سے

دکھ سے اسے دیکھا

آپ کو تو مجھ سے پہلے نیند آنی چاہیے آٹھ گھنٹے مسلسل

جہاز اڑا اڑا کر آپ تھکی نہیں ہیں۔۔۔؟ ٹیڑھے طریقے سے
لیکن طنز سیدھا کیا تھا جو زمل کو سمجھنے میں دو منٹ
پورے لگے تھے اور جب سمجھ آئی تو زیحال کی کمر پر
ایک مکا جڑا لیکن وہ اب اسکے چھوٹے چھوٹے مکوں کا عادی ہو گیا تھا
کمر بہت دکھ رہی مکے کے بجائے تم آکر بیٹھ جاؤ اس
شریف آدمی کا بھلا ہو جائے گا۔۔۔"آہ شریف لفظ کونے میں
بیٹھا رونے لگا تھا وہ بھی دھاڑے مار مار کر اب زمل کا بھی
وہی ارادہ تھا وہ پیر پٹختی روم سے باہر نکل آئی اب گھر
سے باہر تو نکل نہیں سکتی تھی تو سیدھا صوفے پر آ
کر بیٹھتی وہاں پڑا کشن اٹھا کر نیچے زمین پر دے مارا
انکی ناراضگی کے بیچ فاصلہ بیڈ سے باہر صوفے تک کا ہوتا
تھا جہاں آکر پیار والی فائٹ ہوتے ساری ناراضگی ہوا ہو جاتی تھی

وہ منہ پھلائے وہی صوفے پر بیٹھی تکیہ گود میں لے کر
رونے کی تیاری پکڑنے ہی لگی تھی کہ کسی نے تکیہ اسکے
ہاتھ سے چھینتے وہاں اپنی جگہ بنائی
مجھے اپنی جگہ یہ تکیہ بھی برداشت نہیں۔۔۔"زمل کی
ٹانگیں پکڑ کر سیدھی کرتے اسکے سینے پر چہرہ رکھتے
اپنا پورا زور اس پر دے گیا زمل تو بس پھٹی پھٹی
نظروں سے دیکھنے لگی اسے اپنی دھڑکن سے لگے دیکھ
زمل کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی وہ اپنی سانسیں
سمبھالتی اسکے سر میں پیار سے انگلیاں چلانے لگی
کبھی کبھی وہ سچ میں اسے اپنا بے بی ہی لگتا تھا جو
اب اسکی دھڑکنوں کے بیچ منہ دیے آنکھیں موند کر بھی
حرکتیں کرنے سے باز نہیں آرہا تھا افففف باپ کا یہ حال تھا

تواولاد نے توزمل کو تگنی کا ناچ نچوادینا تھا

وہ بے پناہ زمل کی دونوں دھڑکنوں پر لمس چھوڑنے لگا

جس پر زمل پیچھے صوفے کے بازو پر سر رکھے لمبے

سانس لینے لگی لیکن وہ تھکاوٹ کی وجہ سے جلدی ہی

گہری نیند میں چلا گیا

NOVELS BY AQSAM

پاشا آ گئے۔۔۔؟ یاقوت کے کمرے میں آتے وہ بے چین سی

ہوتی پوچھ بیٹھی جس پر یاقوت نے ایک نظر اسے دیکھا

اور اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر

رکھتے اسکے قریب آتا بیڈ پر بیٹھا

ھمم۔۔۔آ گئے ہیں۔۔۔"اپنی گہری نظروں کے حصار میں لئے

دھیمی آواز میں جواب دیا

وہ۔۔۔وہ کیا فیصلہ کریں گے۔۔وہ ہمیں الگ تو نہیں کریں

گے ناں۔۔۔"اسکی آخری بات پر یاقوت ایک پل کو اسکے
چہرے کو غور سے دیکھنے لگا جہاں اسے خود کو کھونے
کا ڈر صاف دکھائی دے رہا تھا اس نے خاموشی سے آگے
ہو کر لیٹتے اسے اپنے سینے پر لٹا لیا
بولو ناں۔۔۔تم خاموش کیوں ہو۔۔۔"جواب نہ ملنے پر وہ
بے چین ہوتی سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی
تمہارے ڈیڈ آئیں گے انکے پاس شاید کل یا۔۔۔جب پاشا باقی
کے کاموں سے فری ہو جائیں۔۔۔تب میں ان سے بات کرونگا
صرف بات۔۔۔؟ یاقوت کی بات کاٹتے وہ اٹھ بیٹھی
تم ان سے کہو گے کہ ہم الگ نہیں ہونا چاہتے میں نہیں
جانا چاہتی ڈیڈ کے ساتھ تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہی
تم سے دوری میں برداشت نہیں کر پاؤنگی پلیز ڈو

سم تھنگ یاقوت۔۔۔"آخر میں بولتے ہوئے اسکی آواز جیسے
گلے میں ہی کہیں گھٹ سی گئی شفاف پانی آنکھوں میں
تیرنے لگا تھا جسے دیکھتے یاقوت نے اسے بازو سے پکڑتے
ایک جھٹکے میں خود پر گرایا وہ دونوں ہاتھ اسکے سینے
پر رکھے یاقوت کے چہرے پر اپنی زلفوں کی گھٹا چھائے
آجھکی تھی دونوں کی قیامت خیز آنکھوں کا ملاپ پھر
سے ہوا تھا دل نے شور پھر سے مچایا تھا رات کی اس گہری
خاموشی میں دونوں کے دلوں کی دھڑکن کی آواز پورے
کمرے میں گونجی تھی
میں کر سکتا ہوں برداشت تم سے دوری۔۔۔؟اسکی آنکھوں
میں دیکھتے بے حد گھمبیر لہجے میں پوچھا وہ بے اختیار
سر نفی میں ہلا گئی نمی آنکھوں میں بڑھنے لگی تھی جسے

یاقوت نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے اسکی آنکھوں کو اپنے
پیاسے لبوں پر رکھا اور باری باری دونوں آنکھوں کے موتی
اپنے لبوں سے چنے وہ دونوں محبت کے پیاسے تھے جنہوں
نے مل کر ایک سیراب بنانا تھا
آج میں تمہارے سینے پر سر رکھ کر سو جاؤں۔۔۔؟التجائیہ
پوچھا یاقوت نے سر اثبات میں ہلایا تو مشی اسکے سینے
پر سر رکھ گئی یاقوت کے اندر سے اٹھتی کلون کی خوشبو
اسے ہمیشہ کی طرح پاگل کرنے لگی تھی وہ اسی میں
کھوئے کھوئے گہری نیند میں چلی گئی اور اسے اپنے
اتنے قریب دیکھ یاقوت کے جذبات اس میں طوفان اٹھانے
لگے تھے اسکی برداشت کا پیمانہ اب لبریز ہونے لگا تھا
کیسے ممکن تھا آپ کا محبوب آپکی بانہوں میں ہو اور

آپ کے دل میں ہل چل نہ مچے آپ کے اندر جذبات نہ اٹھیں
اس میں ہوک سی اٹھنے لگی تھی کہ وہ اسی پل مشی کی روح میں
سما جائے اپنی ساری شدّت ساری جنونیت ساری بے چینی
اس میں اتار دے
اسکے بدن کے ایک ایک حصّے پر اپنی محبت کی مہر لگا
کر اسے ہمیشہ کیلئے اپنا بنا لے وہ اب جسم ہی نہیں روح
کی غذا بھی بنتی جا رہی تھی
وہ تقریباً تین گھنٹے ایک ہی پوزیشن میں لیٹا مشی کے
بال سہلاتا رہا پھر مسکراتے دھیرے سے اسے کندھوں سے تھام کر
ایک
جانب لٹایا سوتے میں وہ اور بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی
یاقوت بے اختیار اسکا ماتھا چومتے اٹھ کر اپنے کپڑے نکال کر وا

روم میں گھس گیا اسکے اتنے قریب آنے پر غسل تو واجب
ہو ہی گیا تھا جس پر سر جھٹکتا
شاور لیتے سادہ سے مہندی رنگ کے شلوار قمیض
پہنے باہر آکر مرر کے سامنے کھڑا ہوا سنجیدگی نے جیسے
اپنا ڈیرا جما لیا تھا اسکے چہرے پر ایک وقت تھا جب وہ
اسی طرح وضو کر کر کھڑا دعائیں مانگ رہا تھا کہ اسے
اس بدکردار لڑکی سے بچا لیا جائے اور آج ایک وقت ہے
کہ وہ وضو کر کر کھڑا تھا اس لئے کہ آدھی رات اس پہر
وہ اپنے رب سے اسی لڑکی کو مانگ سکے جواب اسکی روح
کا حصّہ بن گئی تھی جو اسکی سانسیں بن گئی تھی جو
اسکی رگوں میں دوڑتا خون بن گئی تھی وہ پاشا کے سامنے
کچھ نہیں کہہ سکتا تھا وہ کہتے کہ طلاق دو تو یا قوت

مرزا خاموشی سے دے دیتا لیکن اندر سے مر جاتا اسی لڑکی کے بغیر

بال خشک کرتے سر پر ٹوپی پہن کر جائے نماز اٹھا کر

کمرے سے باہر ہال میں نکل آیا اور ایک جانب بچھاتے اپنا

دایاں پاؤں رکھا تو دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا

ہو اس نے نفل پڑھنے شروع کئے ساتھ اپنے رب کی محبت

میں آنکھیں نم ہوتی گئیں کیونکہ اسکا یقین تھا وہ رب

جس سے مانگنے پر وہ اسکی چاہت پر کن کہہ دیتا اور

وہ لڑکی اسکی جھولی میں ڈال دی جاتی بے شک ہر چیز

صرف اسکے کن کی منتظر ہے تم ایک دفع مانگ کر دیکھو

وہ تمہاری سوچ سے زیادہ تمہیں نواز دے گا

نفل پڑھتے وہ گھٹنے زمین پر ٹیکے اپنے ہاتھ دیکھنے لگا جو

پیالے کی صورت میں بنتے اوپر اٹھے تو آنکھیں بے اختیار چھلک پڑی

یَاارحَمَ الرّٰحِمِیْنَ...(اے رحم کرنے والوں میں سب سے
(زیادہ رحم کرنے
بچپن سے لے کر اب تک جو کچھ کھویا کبھی تجھ سے
شکایت نہیں کی اللہّٰ۔۔بس ہمیشہ تیری رضا میں راضی
رہا تو جانتا ہے تیرے سوا کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا میں
آج صرف ایک۔۔۔ایک رشتہ مانگنے آیا ہوں اپنی تنہائی
بانٹنے کیلئے۔۔۔۔میں۔۔۔میں ضد سے نہیں مانگ رہا یا اللہّٰ
میں لاڈ سے مانگ رہا ہوں تیرے سوا کون میرے لاڈ دد۔۔۔
دیکھے گا" آنسوؤں میں بے اختیار اسکے منہ سے ایک ہچکی
برآمد ہوئی رات کے تیسرے پہر ایک مرد بچوں کی طرح
رو کر اپنے رب سے مانگ رہا تھا جس کے ہونٹوں کے ساتھ
ہاتھ بھی کانپ رہے تھے

مجھے اب تنہا نہ ہونے دینا اللہ۔۔۔میں اب کمزور ہو گیا ہوں
کسی بھی آزمائش کے قابل نہیں ہوں۔۔۔اور۔۔۔اور تو تو۔۔۔
صرف تب تک آزماتا ہے ناں جب تک کوئی انسان برداشت
کر پائے اسکی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔مجھے نہ
آز۔۔۔آزمانا۔۔۔" ہچکیاں بندھ چکی تھی وہ روتے ہوئے مسلسل
اپنی محبت مانگ رہا تھا اسے یقین بھی تھا کہ اسے وہ
عورت عطاء کر دی جائے گی اس نے ثابت کر دیا تھا کہ
مرد جب محبت کرے تو عورت کا کردار نہیں دیکھتا وہ
سچے دل سے اسے اپناتا ہے اور اپنی محبت کے سانچے میں
ڈال لیتا ہے
چہرہ دونوں ہاتھوں میں دیے وہ صرف ایک جملہ دھراتا جا
رہا تھا" مجھے تنہا نہ کرنا" تب ہی اسکے دعائیہ ہاتھوں کے

نیچے کسی کے نرم لمس محسوس ہوئے تھے آنکھیں کھول
کر دیکھا وہ وہی عورت تھی جسے وہ مانگ رہا تھا جس کے
لئے رب کے آگے گڑگڑا رہا تھا
مشی اسکے جانے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اٹھ گئی تھی
وہ جانتی تھی کہ اس وقت یاقوت کیا کرنے کیلئے اٹھا ہے
وہ تب ہی وضو کر کر اسکے پیچھے آگئی تھی لیکن اسکا
یوں خود کو اتنے لاڈ سے مانگنا یہ منظر اسے بے حد حسین
لگا تھا کیا اس عورت سے زیادہ خوش نصیب بھی اس
دنیا میں کوئی ہو سکتی ہے جسے کوئی مرد رو کر اللہّ سے
مانگے بے شک مشائم قدیر جیلانی ایسے ہی مرد سے نواز
دی گئی تھی

یاقوت کی سیاہ آنکھوں میں سرخ ڈورے بننے مشائم کو
خود میں بری طرح جکڑ گئے اسے لگا تھا اسکا دل ساری
باڑیں توڑ کر اب باہر پہلو میں آ گرے گا وہ لرز اٹھی تھی
ایک مرد کو روتے دیکھ۔اسے اپنی سانس سینے میں اٹکتی
محسوس ہوئی افففف ان دو نظروں کا ملاپ ایک میں سرخی
پھیلی تھی اور دوسرے میں نمی تڑپ دونوں ہی میں تھی
تم۔۔۔تم مم۔۔۔میرے لئے ر۔۔۔"مشی سے اپنا سوال کرنا بھی
محال سا ہو گیا جب ایک آنسوں ابل کر آنکھوں کی باڑ
توڑتے یاقوت کی داڑھی میں جذب ہو گیا وہ سر نفی میں
ہلاتا ہلاتا اثبات میں ہلا گیا دل تھا کہ بھاری ہوا جا رہا تھا
"کیوں مجھے۔۔۔خود کے پیچھے اتنا پاگل کر رہے ہو۔۔۔

اپنی بات پر وہ خود آبدیدہ ہوئی وہ اب بھی خاموشی
سے اسے دیکھ رہا تھا
پاگل تو وہ تھا اسکے پیچھے پہلی ملاقات سے جب سے اسے
کسی اور مرد کے ساتھ دیکھا اسکے اندر غصّے سے بھابھڑ
جلنے لگے تھے تنے عرصے سے خود کو روکتا
رہا اس لڑکی سے محبت کرنے سے لیکن دل کچھ معاملوں
میں ہم سے بغاوت کر جاتا ہے وہ ہمارا ہو کر بھی کبھی
کبھی ایسی جگہ لگ جاتا ہے جہاں بہت تکلیف ملتی ہے
تکلیف بھی وہ جو جان لیوا ہو اور یا قوت مرزا اس جان
لیوا تکلیف میں پہلے دن سے مبتلا ہو گیا تھا اب رہی بات اس
تکلیف سے جان چھڑانے کی تو آپ کو اس مرض کا اعلاج
صرف قبر میں ملے گا دنیا میں نہیں

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔بولو کچھ۔۔۔"خود کو یک ٹک دیکھتے
دیکھ یاقوت کی بئیر ڈ پکڑ کر چہرہ ہلایا جس سے یاقوت
ہوش کی دنیا میں سٹپٹا گیا اس نے جلدی سے اپنی سرخ
آنکھیں مسلی وہ بے شک اسکی محبت تھی لیکن وہ روتا
صرف اپنے رب کے سامنے تھا کمزور صرف اسکے سامنے پڑتا تھا
"تم پڑھ لو نماز میں اندر انتظار کر رہا ہوں پڑھ کر آجانا۔۔
اسے وہ اس حد تک نماز سکھا چکا تھا کہ وہ خود سے پڑھ
سکے لیکن وہ پھر بھی یاقوت کے پیچھے ہی پڑھتی تھی
اسکا قمیض پکڑ کر۔۔۔کیونکہ اسکے دل کا بھاری ہونا اسے
اب بھی محسوس ہوتا تھا بلاوجہ سے اس جگہ رونا آجاتا
تھا کیسے نہ آتا اس جگہ دل نرم کئے جاتے تھے
کہتے وہ روم میں چلا گیا مشی خاموشی سے خود سے دو

نفل پڑھ کر اسی کی طرح بیٹھ گئی دعا مانگنے کیلئے اٹھے
ہاتھ دیکھ کر اسے رونا آیا تھا جوانی اسکی نافرمانی میں
گزار دی ایک کام اسکی پسند کا نہیں کیا پیسوں سے ہر من
پسند چیز خریدی کچھ نہ خرید سکی تو اسکے لئے یہاں
مانگنے آگئی۔۔۔؟ شرم سے چہرہ خود ہی جھک گیا تھا
میں۔۔۔ میں کچھ نہیں مانگ رہی۔۔ ایم سوری۔۔ بس میری
سوری ایکسیپٹ کر لیں اللہ جی۔۔۔" اسے یاقوت نے دعا
کیلئے یہ جملہ سکھایا تھا تب سے وہ بس یہی بولتی لیکن
آج کچھ اور بھی مانگنا تھا
مجھے یاقوت کو دے دیں میں۔۔۔ میں کبھی کچھ نہیں
مانگوں گی۔۔۔" آنسوں نکل کر رخصار پر بہنے لگے لفظوں
میں تڑپ گھل سی گئی جسم لرز اٹھا مزید یہاں بیٹھتی تو

شرم سے زمین میں گڑھ جاتی اپنا آپ مطلبی لگ رہا تھا

کیا منظر ہوا گر وہ رب کہہ دے ہمیشہ اپنے لئے آتے ہو کبھی

میرے لئے بھی آجایا کرو لیکن وہ نہیں کہے گا اے انسان

اسکو تو دینا پسند ہے وہ رحیم ہے لیکن ایک بات صرف اسکی

❤ ملاقات کے لئے کھڑے ہونا

اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی اٹھ کر جائے نماز فولڈ کر کر

ٹیبل پر رکھی اور حجاب اتارتے اندر آئی اسکی توقع کے عین

مطابق وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا اسکا انتظار کر رہا

تھا وہ اپنا دوپٹہ اتار کر ایک جانب رکھتی اسکے قریب آ

کر سینے پر سر رکھ گئی یاقوت تو بس سٹک ہوئے اسے

دیکھے گیا کچھ دیر ایسے ہی لیٹے رہنے کے بعد اسے نجانے

کیا سوجھا یاقوت کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگا گئی اور

آنکھیں بند کئے عقیدت سے چومنے لگی یہ دیکھ یاقوت
کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے کچھ دیر وہ دیکھتا رہا
اور پھر اسکے اسی ہاتھ میں اپنی انگلیاں پھنساتے ایک
جھٹکے میں بیڈ پر اپنے نیچے لٹاتے خود گھٹا کی مانند
اسکے اوپر چھا گیا اس اچانک حملے پر مشی کا دل اچھل
کر حلق میں آتے سانس کی آمد و رفت روک گیا وہ یک ٹک
اسے اپنے اتنے قریب دیکھ حواس کھونے لگی جب اسکی گرم
سانسیں مشی پر پڑتی اسے سسکی لینے پر مجبور کر گئی
کیوں۔۔۔کیوں تم۔۔۔مجھے مجبور کر رہی ہو۔۔۔"بولتے ہوئے
یاقوت کے لب ہلکے ہلکے مشی کے ہونٹوں کے کناروں کو چھونے لگے
ک۔۔کس۔۔کس چیز کیلئے۔۔۔"کانپتی ہوئی اتنی دھیمی آواز
میں بولی اگر یاقوت اسکے اتنے قریب نہ ہوتا تو شاید نہ سن پاتا

بتاؤں۔۔۔ کس چیز کیلئے۔۔۔؟ نظریں مسلسل اسکے چہرے کا
طواف کر رہی تھیں دل تھا کہ ساری باڑیں توڑ کر پہلو میں
آنے کو بے تاب ہوا تھا
وہ بولنے کے بجائے سر اثبات میں ہلا گئی جانتی وہ تھی
لیکن یہ بات وہ یاقوت کے منہ سے سننا چاہتی تھی
ہم دونوں کی سانسوں کو ایک کرنے کیلئے۔۔۔ "ہونٹ اب گال
پر اوپر نیچے حرکت کر رہے تھے جن پر مشی آنکھیں بند
کئے مزید کانپنے لگی
جسم سے جسم ملا کر روح کو ایک کرنے کیلئے۔۔۔ "ہونٹ اب
ماتھے سے ٹریس کرتے دوسرے گال پر آ رہے تھے مشی
اسکے نیچے دبی لفظوں کے مطلب سمجھتی سرخ گلال
ہونا شروع ہو گئی تھی

" تمہارے اندر سما کر اتنے سالوں کی بے چینی نکالنے کیلئے
سلگتے لب اب پنکھڑی سے کپکپاتے ہونٹوں پر آ چکے تھے
جنکو اوپر اوپر سے چھو کر مشی میں اپنی قربت کی تڑپ
پیدا کر رہے تھے
اس دہانے پر لانے کیلئے۔۔۔ جہاں تمہیں۔۔۔ میری سانسوں کی
ضرورت پڑے۔۔۔ "لبوں کی حرکت رکی نہیں تھی وہ اب
ٹھوڑی تک آ چکی تھی مشی سانسیں بند کئے منہ اوپر کر
گئی ماتھے پر ابھی سے پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے
خود کو تمہاری روح میں اتار کر تمہیں خود میں قید کرنے
کیلئے۔۔۔ "آتش لب مشی کی صراحی دار گردن تک آن پہنچے
تھے جہاں انکا سلگتا لمس محسوس کرتے مشی نے کھینچ
کر سانس لینی چاہی لیکن اس سے پہلے یاقوت اپنے دانت

اسکی گردن پر گاڑھ چکا تھا سانس تو وہی رک گئی البتہ
ٹانگیں احتجاج کرنے کو حرکت میں آئی تھی انکو بھی یاقوت
کی ٹانگوں نے خود میں قید کرتے ساری مزاحمتیں رکوادی
وہ دھیرے دھیرے گردن کو چومتے مشی کا سانس لینے کا
حق چھین رہا تھا وہ سانس لینے کی کوشش میں ہلکان
ہوتی اسکے آتش وجود کے نیچے دبی بن پانی کی مچھلی کی
طرح تڑپنے لگی تھی نہیں۔۔۔۔وہ نہیں کر پا رہی تھی
برداشت اسکے بہکتے لمس مشی کو پسینے میں شرابور کر رہے تھے
ی۔۔۔یق۔۔یاقوت "لفظوں کو توڑ توڑ کر ادا کرتی توجہ اپنی
جانب مبذول کروانی چاہی لیکن آج شاید وہ اسکی جان
نکالنے کا ارادہ کر کر بیٹھا تھا یاقوت نے ایک جھٹکے میں
مشی کی پشت اپنے سینے سے لگائی اور پیاسے لبوں کی

حرکت کان کے نیچے سے گردن پر رکھ کر کندھے جانب
بڑھانی شروع کی وہ کیا کرتا وہ خود مجبور ہو رہا تھا
وہ چاہ کر بھی خود کو نہیں روک پا رہا تھا اور مشی وہ
اب رونے کے قریب تھی
لیکن وہ بنا رکے اسکی دودھیا گردن پر اپنے ہونٹ رگڑتے
ایک ہاتھ اسکی شرٹ میں ڈال کر بیلی بٹن کے گرد اپنی
انگلی گول گول گھما رہا تھا کمرے میں ٹھنڈ کی جگہ اب
گرمی لے رہی تھی رات کی اس گہری خاموشی میں دونوں
کی بھاری سانسوں کی آواز گونج رہی تھی
مشی کو الٹا لٹاتے بال ایک جانب کرتے اپنے لب اسکی کمر
پر رکھے الٹی ہو کر لیتی مشی کی آنکھوں سے ایک نمکین
پانی کا قطرہ نکل کر بیڈ شیٹ میں جذب ہو گیا وہ ایک

ہاتھ سے بیڈ شیٹ جکڑتی یاقوت کو برداشت کرنے کی
کوشش کرنے لگی اصل جان تب نکلی جب اس نے مشی کی
بیک سے گاؤن کی زپ کھولی ایک سنسنی سی مشی کے
پورے وجود میں دوڑ گئی اس نے کھینچ کر ایک لمبی سانس
لی اور آنکھیں بند کر گئی وہ اب دھیرے دھیرے اسکی کمر
کی ناز کی کو اپنے پیاسے لبوں سے معطر کرتا جا رہا تھا
یاقوت کے ہونٹوں کی حرکت اپنی کمر سے نیچے بیک پر
جاتے محسوس کرتے وہ ایک جھٹکے میں کروٹ بدلتی اس
سے دور ہو گئی یاقوت کی بہکی نظریں ایک پل میں ہی
اس پر کپکپاہٹ طاری کر گئی وہاں آج جذبوں نے دھرنا دیا
تھا وہ آنکھیں جو اسے پسند تھی آج ان میں جذباتوں کا
طوفان اٹھ چکا تھا

میں۔۔۔میں۔۔۔تیار نن۔۔ نہیں ہوں ابھی۔۔۔۔"اپنی کپکپاہٹ
چھپاتی ٹوٹتے لفظ ادا کرنے لگی اور یہ تو بہانہ تھا اصل
میں وہ یاقوت کو برداشت کرنے میں ناکام ہو رہی تھی
یاقوت خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور ایک جھٹکے میں
اسے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا وہ تو کسی بے جان چیز
کی طرح اسکی جانب کھنچی چلی آئی اسکے قریب بے حد قریب
تو۔۔۔تو۔۔کب تیار ہونا ہے۔۔۔؟ میں کب۔۔۔اپنے اندر کی
۔۔آگ
بجھا سکوں گا۔۔"اپنے ہاتھ کو مشی کی بیلی پر رکھتے
پیچھے لے جاتے اسکی کھلی زپ سے جھانکتی کمر پر پھیرنے لگا
کب اپنے اندر۔۔۔کی بڑھتی بے چینی کو ختم کر سکوں گا۔۔؟
اسکی ناک پر اپنی ناک رگڑتے ہونٹوں کو قریب کیا جیسے

دونوں میں کوئی مقناطیسی چیز فٹ کی گئی ہو جو اس
وقت دونوں کو ایک دوسرے کی جانب کھینچ رہی تھی
مشی تو چپ سی ہوتی اپنی کمر پر اسکی انگلیاں پیوست
ہوتی محسوس کرتی کانپنے لگی تھی
میری روح بے چین ہے مسسز یاقوت۔۔۔آپکی روح میں سمانے
کیلئے۔۔۔۔"افففف اسکے لفظ بڑے بول بولنے والی مشی کی
ساری ہوا نکال رہے تھے وہ غلط تھی کہ اسکا سٹیمینا
یاقوت مرزا کو برداشت کرلے گا وہ تو اسکے لفظ برداشت
نہیں کر پا رہی تھی
پتہ نہیں۔۔۔"مشی اپنا آپ ایک جھٹکے میں چھڑاتی اٹھ کر
دوسرے کمرے میں بھاگ گئی پیچھے سے اسکی کھلی زپ
دیکھ یاقوت نے ضبط سے آنکھیں بند کی لب ایک گہری

مسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ اپنے سر سے تکیے پر زور دیتا
ایک لمبی سانس کھینچ گیا
اب تو بات کرنی پڑے گی پاشا سے۔۔۔ورنہ ایسے تو یہ لڑکی
مجھے پاگل کر دے گی۔۔۔"خود سے باتیں کرتے وہ کروٹ
بدل کر اوندھے منہ لیٹ کر آنکھیں موند گیا صبح کے چار
بجنے والے تھے تھوڑی دیر میں فجر کی نماز کا وقت ہونا
تھا تب تک وہ اپنی نیند پوری کرنے کے ارادے سے دماغ کو
ری لیکس موڈ میں لے گیا
دوسرے کمرے میں آتے مشی دروازہ بند بند کر اس سے
ٹیک لگائے کھڑی اپنی رکی ہوئی سانس کو بحال کرنے لگی
چہرے پر پھیلی حیا کی سرخی سے وہ اس وقت لال
غلاب کی مانند لگ رہی تھی خود میں سے آتی یاقوت کی

خوشبو محسوس کرتے وہ دھیرے مسکراتی مر رکے سامنے
آکھڑی ہوئی آج چہرے پر الگ ہی دمک تھی
اس نے مڑ کر اپنی کمر دیکھی افففف اس پر یاقوت کی نظر
پڑی تھی۔۔۔؟ مشی سوچتے ہی پاگل سی ہونے لگی تھی
اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ خود سے اسکے
قریب آئے گا آج اسے اپنی کمر پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا اسکا
بس چلتا وہ اپنی ہی کمر کو چوم کر اسکے لمس کو محسوس
کرتی یہ۔۔بندہ اس بندی کو پاگل کر کر ہی چھوڑے گا
خیر پاگل دونوں ہی تھے

NOVELS BY AQSAM

رات اسے سلاتے سلاتے خود بھی نجانے کب آنکھ لگی جو
باہر ہوتی فائرنگ کی آواز پر اٹھی دھیرے سے آنکھیں
کھولتے اسے خود پر وزن سا محسوس ہوا تو یاد آیا کہ

رات وہ اسی کے اوپر سویا تھا

سامنے نظر اسکے چہرے پر پڑی وہ ایک پل کو ساری

شرم بھولتی اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھنے

لگی بلاشک وہ ایسا ہی تھا جسے دیکھ کر کوئی عورت تو

کیا مرد بھی اسکے حسن سے مبہوت ہونے لگے وہ بے دھیانی

میں وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی جب وہ ہلکا

سا کسمسایا اور دھیرے سے آنکھیں کھول کر سر اٹھائے

زمل کو دیکھنے لگا جو اسے دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی

زیحال تھوڑی اوپر آتے اسکے ہونٹوں کو چوم کر واپس سے

ہوش کی دنیا میں لایا

گڈ مارننگ میرا بے بی۔۔۔"نیند سے جاگ کر بھی آواز

بھاری ہی تھی جو ہمیشہ زمل میں اسکے جذبات جگا دیتی

تھی لیکن اس وقت خود کو اسے ایسے دیکھتے دیکھ وہ سٹپٹا گئ

گگ۔۔ گڈ۔۔ گڈ۔۔ ما۔۔ "بولتے بولتے ایک دم رکی اور یاد آنے

پر پھر سے گھورنے لگی اسکے ایسے دیکھنے پر زیحال نے

" ایک آئ برواچکائ جیسے کہہ رہا ہو "کیا

"آ۔۔۔ آپ میری شش۔۔ شرٹ میں گھسے کیا کر رہے تھے۔۔۔

پیار۔۔۔ تمہیں اور اپنے آنے والے بے بی کو۔۔۔ تم دونوں کے ساتھ

مجھے اتنے سکون والی نیند آئ ہے ناں کہ بس۔۔۔۔ "اسکے

بیلی پر آخری بوسہ دیتے اٹھ کھڑا ہوا

جلدی سے آکر کپڑے نکال دو ضروری کام سے جانا ہے

کہتے وہ روم میں چلا گیا زمل کے چہرے کو ایک پل میں

سنجیدگی نے آن گھیرا مطلب وہ نہیں چھوڑنے والا تھا یہ

سب باہر ہوتی فائرنگ سے اسے کوفت سی ہونے لگی تھی

کچھ دیر وہی بیٹھی گہری سوچ میں ڈوب گئی پھر
پیر پٹختی اسکے پیچھے پیچھے آئی جو واش روم میں
گھس چکا تھا پانی کے گرنے کی آواز آرہی تھی وہ چپ
چاپ اسکے کپڑے نکالنے لگی ہاتھ میں شرٹ لئے وہ کچھ
سوچ ہی رہی تھی جب اپنے کندھے پر پانی کی لکیریں
بنتی شرٹ کے اندر سینے میں جذب ہوتی محسوس ہوئی
وہ ڈر کر ایک دم مڑی ہی تھی کہ زیحال نے اسکی کمر میں
ہاتھ ڈال کر اسی وقت خود سے لگا لیا وہ خالی ٹاول لپیٹ
کر ہی نکل آیا تھا اب اسکے سکس ایبز پر چمکتے پانی کے
قطرے دیکھ زمل نے اپنا خشک ہوتا گلا لعاب نگل کر تر کیا
اس نے فورا اسکے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھے اپنے اور اسکے
بیچ ایک دیوار سی بنائی لیکن وہ شاید اس موڈ میں

نہیں تھا جب ایک جھٹکے میں اسکی کمر پر زور دیتے

مزید خود میں بھینچا

کافی دن ہو گئے۔۔۔اپنا پسندیدہ نشہ کئے۔۔۔"اپنی ٹیبر ڈا سکے

گال پر رگڑتے زمل کو کانپنے پر مجبور کیا

ہ۔۔ہب۔۔۔ہبی۔۔کک۔۔کپڑے پہن لیں۔۔۔"اسے اس حالت

میں

خود سے چپکے دیکھ زمل کے حواس باختہ ہو رہے تھے

کیوں۔۔۔نیت خراب ہو رہی ہے۔۔۔؟ہاتھ سے اسکی ٹھوڑی

پکڑ کر اونچی کرتے جذبوں سے بھاری ہوتے لہجے میں بولتا

زمل کی جان نکالنے لگا چہرہ اتنا قریب کر لیا تھا کہ زیحال

کے بالوں سے قطرے کی صورت میں ٹپک کر گرنے والا پانی

زمل کے رخسار پر گرتا اسے سرخ قندھاری سا ہونے پر مجبور کر گیا

چ۔۔ چھوڑیں۔۔۔"اسکی گرفت سے خود کو چھڑاتی وہ
بھاگنے کی تیاری کرنے ہی لگی تھی جب مقابل اسکا ارادہ
بھانپتے اسے مزید خود میں بھینچ گیا زمل کو اب سانس
لینے میں بھی دشواری آنے لگی تھی جب زیحال کی گرم
سانسیں اس کے چہرے چھونے لگی
میری قربت میں تمہارا یوں سرخ ہو جانا مجھے جنگلی بننے
پر مجبور کر دیتا ہے وائفی۔۔۔وہ جنگلی جو تمہارے بدن کے
ایک ایک حصّے پر قہر بن کر ٹوٹے۔۔۔"اپنے سلگتے لبوں کو
زمل کی نازک سی گردن پر اوپر سے نیچے ٹریس کرتے بھاری
لہجے میں بولتا مدہوش سا ہونے لگا زمل منہ اوپر کیے
سانس لینے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی نجانے کب وہ
وحشی بنتا اسکی گردن کو دبوچ لیتا

تمہاری خوشبو میری پسندیدہ خوشبو بن گئی ہے جو میں
"ہر وقت خود میں محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔
ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔۔"اسکی زبان کی تپش اپنی گردن پر محسوس
کرتی وہ پاگل ہو رہی تھی جب وہ اسکی گردن سے منہ
نکالتے اسکی بگڑتی حالت کو دیکھنے لگا
خود پر ضبط کرتے وہ اب رو دینے کو تھی جب زیحال نے
اسکے ہونٹوں پر ہونٹ رکھتے اسکی کوشش ناکام بنائی
اور اتنی زور سے اپنے ہونٹوں کا دباؤ اسکے پنکھڑی سے
ہونٹوں پر دیا کہ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے مکے اسکا برہنہ
سینے پر برسانا شروع ہو گئی
"دوبارہ رونے کا سوچا بھی ناں۔۔۔تو بہت برا پیش آؤنگا۔۔۔
ماتھا چوم کر پیچھے کرتے اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا

یہ۔۔۔یہ آپ۔۔یہی چینج کریں گے۔۔۔؟اسے یہی شروع ہوتے
دیکھ زمل چیخی
تو باہر جا کر کروں۔۔۔؟اسکی بات پر زیحال تڑخ کر بولا
مم میرا۔۔مطلب تھا وو۔۔واش روم میں کر لیں۔۔۔"اپنی
بات کو غلط سائیڈ لے جاتے فورا بولی
کیوں یہی کرونگا۔۔۔میرا کمرہ۔۔۔میری بیوی۔۔۔میری مرضی
بولتے وہ ہاتھ اپنے ٹاول پر لے گیا جب زمل نے جھٹ سے
اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے اسکی اس قدر بے شرمی پر
زمل خود سٹپٹا گئی تھی
تم تو ایسے آنکھیں بند کر رہی ہو جیسے کچھ دیکھا ہی
نہ ہو۔۔۔"اسکی حالت سے محفوظ ہوتے وہ مزید چھیڑنے لگا
ہی۔۔۔۔چپ کر کے واش روم میں جائیں۔۔۔"آنکھیں بند

کئے دھمکی دی

میں۔۔۔ نہیں جاؤنگااوراب تم بھی آنکھیں بند نہیں کروگی

اسکے ہاتھ ہٹاکر عین سامنے کھڑاہوازمل توپوری کی پوری

کانپ اٹھی جب زیحال نے اسکاہاتھ اپنی پینٹ پر رکھا

اسے چھیڑتے وقت وہ پہن چکا تھا لیکن زمل کو چڑانے

میں اسے جیسے سکون سا ملتا تھا

زمل تھوڑی سی ایک آنکھ کھولتی پوری کھول کراسے گھورنے لگی

یوچیٹر ہبی۔۔۔"بولتے ایک مکااسکے کندھے پر جڑازیحال

کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجنے لگااس

کاہنس ہنس کر براحال ہورہاتھا

افففف بیگم۔۔۔۔کیاچیز ہوتم۔۔۔"اپنی ہنسی روکنے کی ناکام

سی کوشش کرتے وہ بیڈپر دھپ سے بیٹھازمل اب بھی

کھڑی اسے گھور ہی رہی تھی جب اس کے بال مٹھی میں جکڑے

"اور ہنسیں اب۔۔۔۔

یاررر۔۔۔وائفی۔۔۔۔"وہ اب بھی ہنسنا بند نہیں ہوا تھا اور

اسی طرح ہنستے اسے ایک جھٹکے میں اپنی لیپ پر بیٹھاتے

ہنسی روکی زمل کو اسکے ایک دم سیریس پر حیرت ہوئی

چلو بریکفاسٹ کروادوں تمہیں ورنہ میرا باہر جانے کا

ارادہ بدل رہا ہے۔۔۔"اسکا بھاری ہوتا لہجا دیکھ زمل ایک

جھٹکے میں اٹھ کھڑی ہوئی

چلیں۔۔۔"اسکے ایک دم تیار ہونے پر زیحال نے گھورا دونوں

روم سے باہر نکل آئے زمل سیدھا صوفے پر دھپ سے بیٹھی

جب کہ وہ اسکے لئے ناشتہ بنانے لگا اسکو سکھانے کا ارادہ

وج ترک کر چکا تھا اس حالت میں اسکا بس چلتا وہ زمل

کو پیر بھی زمین پر نہ رکھنے دیتا ایک بچے کے آنے سے وہ
جنونی شوہر سے ایک کیئر نگ شوہر بن گیا تھا
آج ایک میڈ آئے گی جو میرے آنے تک تمہارے ساتھ رہا کرے
گی جو بھی کام ہو اسے بتا دیا کرنا خود کچھ کرنے کی
ضرورت نہیں۔۔۔"اپنے ہاتھ کسی ماہر شیف کی طرح چلاتے
اسے سخت لہجے میں تاکید کی
پہلے تو بڑے میں فرش توڑتی تھی۔۔۔"اسکی بات پر منہ
ہی منہ بڑبڑائی کچھ ہی دیر میں اسے ناشتہ کروا کر میڈیسنز
بھی خود ہی دے کر گیا تھا اسکے جانے کے بعد زمل سارا
دن بور ہوتی رہی تھی جب اچانک اسے دادو کی سکھائی
سلائی یاد آئی اب اسے اپنے بے بی کیلئے خود سے سوٹ
بنانے تھے لیکن یہاں اسے بندوقیں مل سکتی تھی مشین نہیں

برلاس نیند سے جاگتا گھٹنوں تک آتی نکر پر ویسٹ پہنے
انگڑائی لیتا روم سے باہر نکلا منہ جمائی۔ لینے کیلئے
کھلا ہی تھا کہ کسی نے اس کا بازو پکڑ کر پیچھے کی جانب
بری طرح مروڑ دیا جس سے اسکے منہ سے ایک زبردست
کراہ برآمد ہوئی
اب بتا۔۔۔ کل کس ماں کے ساتھ تھا۔۔۔؟ پامیر نے ڈیرے پر
آتے اسے دو دو ہاتھ لیا تب ہی یاقوت بھی فریش ہوتا آ
گیا تھا ان دونوں کو ایسے دیکھ سامنے جا کر صوفے پر
بیٹھ کر سامنے رکھی پھلوں کی ٹوکری سے سیب اٹھا کر کترنے لگا
"میں۔۔ میں۔۔ شریف آدمی۔۔۔ کس کے ساتھ ہونگا بھائی۔۔۔
درد کے مارے اسکا چہرہ لال ہوا جا رہا تھا
نہیں کل کال پر کومل سے کس دیورانی کی بات کی تھی۔۔؟

اب کی بار یاقوت بھی انکی جانب متوجہ ہوا

وہ۔۔۔وہ پتہ۔۔ نہیں کوئی۔۔۔اوچ۔۔"اسکے کوئی بولنے پر

پامیر نے ہاتھ پر مزید زور دیا

بھائی۔۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔وہ۔۔۔وہ پتہ نہیں کون تھی

اسکو مدد چاہیئے تھی۔۔۔"رونی شکل بناتے اپنی صفائی دی

یاقوت ہنستا اسکے مزے لے رہا تھا جب ایک دم اسکی

ہنسی کو بریک لگی وہی پامیر کی چیخ بلند ہوئی کیونکہ

اسکے پیچھے پاشا نے اسکا بازو مروڑ دیا تھا وہ درد کے

مارے برلاس کو چھوڑتے خود کراھنے لگا

"بڑا جوش آگیا ہے جو اپنے سے چھوٹے پر دکھا رہے۔۔۔

سپاٹ لہجے میں بولا

پپ۔۔پاشا۔۔آ۔۔آپ۔۔"اسکے آنے کا اب تک صرف یاقوت کو

پتہ تھا جواب برلاس کے ساتھ دور بیٹھا اسکے مزے لے رہا تھا

آئندہ اسے کچھ کیا ناں۔۔۔ تمہاری ہڈیاں سلامت نہیں رہے

گی آئی سمجھ۔۔۔"ایک جھٹکے میں اس کا بازو چھوڑتے

دھمکی آمیز لہجے میں بولا

آئی لو ویو پاشا ایک آپ ہی ہو جو مجھے سچ میں چھوٹا

سمجھتے ہیں ورنہ یہ دونوں تو۔۔۔"وہ پیچھے سے آتے اسے

ہگ کرتے پامیر کو دیکھتے تڑخ کر بولا لیکن درمیان میں

یاقوت کو بھی گھسیٹا جس پر وہ دکھ سے سیدھا ہو بیٹھا

"میں نے کونسی تمہارے ساتھ زیادتی کی چھوٹی آفت۔۔۔

خود کو چھوٹا بولنے پر فوراً آنکھیں چھوٹی کر کر بولا

ہاں تو روکا کیوں نہیں پامیر بھائی کو جب وہ میرا بازو

"توڑ رہے تھے۔۔۔

وہ تو میں معاملے کی سنگینی سمجھ رہا تھا۔۔۔"جھٹ
بات بنائی جس پر برلاس کے ساتھ ساتھ پاشا نے بھی گھورا
اممم۔۔۔ تھ۔۔۔ تھوڑا مزہ بھی لے رہا تھا۔۔۔" پاشا کی گھوری
پاتے دھیمی آواز میں سچ بولا
تب ہی پاشا کا فون رنگ کرنے لگا سامنے سکرین پر نام دیکھ کر اسکے
چہرے کے تاثر سپاٹ ہوئے اور گلا کھنکھارتے اس نے کال پک کی
پاکستان تو آ گئے اب میری بیٹی کب لوٹاؤ گے۔۔۔؟ کال اٹھاتے
بنا سلام دعا کے سخت لہجے میں بولے
تم نے خود اپنی بیٹی کا سودا کیا تھا شاید یاداشت کمزور
ہو گئی تمہاری۔۔۔" بیٹی نام پر یاقوت کے ہاتھ تھمے جو سیب
پکڑے منہ کی جانب جا رہے تھے
دیکھو پاشا میں۔۔ میں اب تمہارے رستے میں نہیں آتا مجھے

"تم سے دشمنی نہیں چاہیئے۔۔۔

ٹھیک ہے کل آجانا بات کرلیں گے۔۔۔" کہتے وہ ٹھک سے

کال بند کر گیا جب یاقوت کی رکی سانسیں بحال ہوئی وہ

خود میں ہمت جمع کرتے کچھ بولنے گی لگا تھا کہ اس سے

پہلے پاشا پامیر کی جانب متوجہ ہوا

کومل کو پکڑ کر لاؤ جہاں چھوڑا تھا اسے۔۔۔" کومل کے نام

پر نہ صرف پامیر چونکا یہی حال باقی دو کا بھی ہوا

کک۔۔ کومل۔۔؟

ہاں کیوں۔۔۔ تم کیوں چونکے۔۔۔؟ اسکی سکین کرتی نظریں

پامیر کے چہرے کے بدلتے رنگ کو فورا بھانپ گئ

"ن۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ میں لے آؤنگا۔۔۔

مجھے ایک کام سے جانا ہے۔۔۔ شام تک آؤنگا تب تک یاقوت

بولتے بولتے وہ یاقوت سے مخاطب ہوا

"ایک میڈ ڈھونڈ کر لے آؤ۔۔۔جو ہر وقت زمل کے ساتھ رہے۔۔

کیوں۔۔۔بھابھی ٹھیک ہیں۔۔۔؟اسے میڈ کے نام پر حیرت

ہوئی تھی کیونکہ انکے علاقے میں آج تک کوئی اس طرح نہیں لایا گیا

"ہاں اسے اب ہر وقت کسی کے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔۔

اسکی بات وہ تینوں خود سے سمجھتے ایک دوسرے کو

حیرت سے دیکھنے لگے

مم۔۔۔مطلب۔۔ہنی مون کامیاب ہو گیا۔۔۔؟یاقوت نے ڈرتے

ڈرتے پوچھا جس پر پاشا نے پلکیں دھیرے سے جھپکائی

وہ تینوں اپنی اپنی جگہ خوشی سے اچھل پڑے تھے تینوں

نے ایک ساتھ پاشا کے اوپر دھاوا بولا تھا

ہم۔۔۔چاچو بننے والے ہیں۔۔۔۔۔"برلاس بے یقینی سے بولتا

پاشا کے گال چومنے لگا جس پر وہ صرف گھور کر رہ گیا
تینوں تو خوشی سے پاگل ہونے لگے تھے اتنی خوشی جتنی
خود پاشا کو ہوئی تھی یہ دیکھ پاشا دل سے مسکرا دیا
فائنلی مجھے بھی کوئی چھوٹا ملنے والا ہے جس پر میں
اپنا حکم چلا سکوں۔۔۔"اسکی بات پر پامیر اور یاقوت
نے اسے گھورا پاشا کے جانے کے بعد تینوں نے اس خوشی
کو دھوم دھام سے سیلیبریٹ کیا تھا پامیر کو مل والی بات
بھی بھلا چکا تھا

NOVELS BY AQSAM

وہ بہر یہ ٹاؤن میں موجود ایک عالی شان فلیٹ تھا جس
کے باہر دو سیکیورٹی گارڈز کھڑے تھے بنا گن کا استمال
کئے انکی گردنیں ایک جھٹکے میں توڑتے نیچے گرا تھا
چہرے پر ماسک سر پر پہنی سیاہ ہڈی وہ شخص مکمل طور

پر خود کو کوور کئے شان ولا میں داخل ہوا تھا جہاں اس
وقت پارٹی زور و شور سے چل رہی تھی گھر میں داخل
ہوتے جتنے گارڈز نے اسے روک کرا سکی
شناخت پوچھی سب کو اپنی طیش نظروں سے مارتے
زمین بوس کرتا گیا وہ کسی کو کچھ کہنے نہیں آیا تھا
سوائے ایک ہی جان لینے کے اور اسے اپنا ٹارگٹ سامنے
نظر آ گیا تھا بہت سے لڑکے لڑکیاں ڈی جے کے میوزک پر
ڈانس کر رہے تھے ان تھرکتے جسموں پر پہنا لباس نہایت
گھٹیا تھا کوئی نہیں کہہ سکتا تھا یہ پاکستانی عورتیں
ایک سائیڈ آتے اپنے ٹارگٹ کے منہ e ہیں وہ چپ چاپ
دبوچے گھسیٹ کر وہاں موجود ایک کمرے میں لے آیا
سب ڈانس میں اتنے مگن تھے کہ کسی کا دھیان اس

طرف نہیں گیا

کک۔۔کون۔۔۔۔کون ہے۔۔۔"اس شخص کے حواس باختہ ہونے لگے تھے سامنے موجود نقاب پوش شخص کو دیکھ کر جو اسے نیچے زمین پر پھینک کر خود بڑے رعب سے اسکے سامنے کرسی کھینچ کر ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھا تھا

میں۔۔نے پوچھا کون ہے تو۔۔۔"اب کی بار وہ غصّے سے بولا تیری موت۔۔۔۔"اس شخص نے ایک لفظ بولتے اپنا نقاب ہٹایا جسکا چہرہ دیکھتے مقابل کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے

پپ۔۔پا۔۔پاشا۔۔۔۔"اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایسے بھی سامنے آسکے گا

ک۔۔ک۔۔۔کیا کیا چاہیئے تمہیں۔۔۔"اس نے جواب کے بدلے

اپنے فون میں ایک کلپ چلا کر اسکے سامنے کی جس میں
تین میتیں رکھی تھی یہ وہی ویڈیو تھی جس سے پاشا
کو ڈرایا گیا تھا پاکستان آتے اس نے اس نمبر کی لوکیشن ٹریس کروائی
تھی اور اب اسکے سامنے تھا قہر بن کر آنکھوں میں وحشت لئے
کس کے کہنے پر بھیجی تھی یہ ویڈیو مجھے۔۔۔؟ سیدھا
سا سپاٹ لہجے میں پوچھا
مم۔۔میں۔۔۔ نہیں جانتا۔۔۔" وہ صاف گویائی سے جھوٹ
بول گیا جس پر پاشا کی ناک کے نتھنے پھولتے جبڑے
بھینچے اس نے اپنے پیچھے سے گن نکال کر اسکی کن پٹی پر ٹکائی
سیدھا جواب تو دے گا یا میں تجھے سیدھا اوپر بھیجوں
کرخت لہجے میں بولتا اس کپکپاہٹ طاری کر گیا
جج۔۔۔ جیسے تیرے بندے۔۔وفادار ہیں۔۔ویسے میں بھی

اپنے مالک کا وو۔۔وفادار ہوں۔۔۔" پاشا کی رگیں اب
پھڑ پھڑانے لگی تھیں اور جب رگیں پھڑ پھڑائیں تو دماغ کو
گھوم جانے کا سگنل مل جاتا ہے اس نے ایک ایک کر کر
ساری گولیاں اسکے بھیجے میں اتار دی وہ شخص اسی
وقت زمیں بوس ہو گیا
"لیکن افسوس تیرا مالک میری طرح وفادار نہیں ہے۔۔
اسے ایک لات مارتے وہ اسی طرح وہاں سے نکل آیا جیسے
گیا تھا کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی فائرنگ کی
آواز بھی ڈی جے نے دبالی تھی
NOVELS BY AQSAM
وہ اپنے کچھ کولیگس کے ساتھ ہوسپٹل سے باہر نکل
رہی تھی جب نظر سامنے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے
پامیر پر گئی وہ جب بھی کسی کا کام تمام کرنے نکلتے

تھے ماسک لگا کر نکلتے تھے اس لئے عام روٹین میں
کوئی انہیں پہچانتا نہیں تھا
اوئے ہوئے۔۔۔۔۔ہز بینڈ جی لینے آئے ہیں۔۔۔"طانیہ نے
اسکے کندھے پر ٹھوکا مار کر چھیڑا
ویسے ایک بات ہے کومل تمہیں خود سے زیادہ ہینڈسم
بندہ ملا ہے داد دینی پڑے گی۔۔۔"ڈاکٹر فنزا ایک نظر
پامیر پر ڈالتی ترسے ہوئے انداز میں بولی تھی جو کومل
کو شدید ناگوار گزرا تھا وہ چپ چاپ اللہ حافظ کہتی
پامیر کی جانب چلی آئی جسے دیکھتے وہ سیدھا کھڑا ہو گیا
تم کیوں آئے ہو۔۔۔؟آتے ساتھ اسکے روکھے رویے پر پامیر نے اپنے
گلاسسز اتار کر اسے دیکھا جس کے تیور خاصے سخت تھے

کیاہوا موڈ کیوں خراب ہے۔۔۔؟جواب کے بجائے آگے سے سوال داغہ

پتہ نہیں آئندہ مجھے لینے نہ آنا۔۔۔"تڑخ کر بولتی دوسری جانب جاکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی پامیر زیادہ اسرار بھی نہیں کرتا تھا وہ چپ چاپ ڈرائیونگ سیٹ پر آتے گاڑی سٹارٹ کر گیا رخ سیدھا اپنے علاقے کا کیا تھا

یہ۔۔یہ ہم تم لوگوں کے علاقے میں کیوں جارہے ہیں۔۔؟

پاشا نے بلایا ہے۔۔۔"سرسری سا جواب دیا

ک۔۔۔کیوں۔۔۔؟پاشا کے نام پر وہ تھوڑی ہکلائی جسے پامیر نے بھی نوٹ کیا

"پتہ نہیں بس کہا کہ تمہیں لے آؤں۔۔۔

اور ہمارا نکاح کیا اسے پتہ ہے اسکا۔۔۔؟

شاید نہیں یہ وہاں جا کر پتہ چل جائے گا۔۔۔۔"راستے میں ہلکی پھلکی
سی باتیں کرتے گاڑی پاشا کے علاقے میں داخل ہوئی وہ اسے لے کر
ڈیرے والے کمرے میں ہی آ گیا تھا جہاں روم
میں کی گئی پارٹی کے آثار دیکھ کر اسے اچنبھا ہوا
یہ۔۔۔کس لئے۔۔؟ پامیر کو دیکھتے اس نے سوالیہ پوچھا
"پاشا کے گھر گڈ نیوز آئی ہے اس کی خوشی میں۔۔۔
پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھاتے سرسری سا جواب دیا
اس بات پر کومل کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آ
کر گیا لیکن جلدی ہی لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے
اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے وہاں موجود ایک
ایک چیز کا جائزہ لیا پاشا شام تک واپس آیا تھا تب تک
ڈیرے پر ہی صدیس نے ان سب کیلئے کھانا بنا دیا تھا

یاقوت بھی گھر نہیں گیا تھا کیونکہ اسے اپنے ساتھ

پامیر نے روک لیا تھا اور وجہ صرف پاشا کا قہر تھا جسے

صرف یاقوت ہی ہینڈل کر سکتا تھا

باہر گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز ہوا میں گونجی تو

سب متوجہ ہوئے وہ پاشا ہی تھا جس نے گاڑی سے اترتے

گن وہاں کھڑے اپنے بندے کی جانب اچھال دی جس کی

میگزین خالی کر آیا تھا

اسکے چیئر پر بیٹھتے یاقوت پانی لے آیا تھا اور پاس

کھڑے چہرے کا بغور جائزہ لیا جس کے تاثرات سپاٹ تھے

مطلب وہ کسی کا کام تمام کر کر آیا تھا

پاشا۔۔۔۔" پانی کا گلاس لیتے دھیرے سے پکارا

ھمم۔۔۔۔" ایک چھوٹا سا ہنکارا بھرتے وہ اپنا کوٹ اتار

کرٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگا

کومل آگئی۔۔۔"اسکی بات پر پاشا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

کہاں ہے۔۔۔؟یاقوت نے کمرے کی جانب اشارہ کیا وہ

خود کھڑا ہوتے لمبے ڈھینگ بھرتا کمرے میں آیا جہاں وہ

صوفے پر بیٹھی تھی اور پامیر سامنے کھڑا تھا یاقوت

بھی پیچھے پیچھے اندر ہی آگیا تھا

کیسی ہیں مس کومل۔۔۔"اپنے مخصوص انداز میں

بولتے اسے اپنی جانب متوجہ کروایا اسے دیکھتے وہ

فوراً سیدھی کھڑی ہوئی کچھ کہنے سے پہلے ہی اسکے

چہرے ہی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں لیکن اس دشمن جاں

کو اتنے دن بعد دیکھ کر دل بری طرح زور سے دھڑکا تھا

"مم۔۔میں۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہاری ڈاکٹر کی ڈگری کینسل کروا کر ایک
کوچنگ کلاس کھول کر دینی چاہئے۔۔جہاں گھر برباد
کرنے کی کلاس تم سب کو دو۔۔۔" کرخت لہجے میں
بولتا جیب میں ہاتھ ڈالے اسکے عین سامنے کھڑا ہوا لیکن اسکی بات پر
یاقوت اور پامیر نے ایک دوسرے کو عجیب نظروں سے دیکھا
"مم۔۔مطلب۔۔۔
کیا کہا تھا تم نے کہ زمل مجھے اولاد نہیں دے سکتی۔۔۔؟
اسکی بات پر اصل کومل کے پسینے چھوٹے
مبارک ہو۔۔تم پھپھو بننے والی ہو۔۔۔" یہ بات تو یہاں
آتے اسے پتہ چل گئی تھی لیکن اسکے منہ سے سن کر
کومل کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ دیا ہو
تم جانتی ہو میں نے کتنے عرصے تک اسے اسی بات پر خود سے

دورر کھاہے جانتی ہو۔۔۔؟

تم سے گری ہوئی اور دھوکے باز عورت میں نے آج تک نہیں

"دیکھی جسے جھوٹ کے علاوہ کچھ بولنانہ آتاہو۔۔

جھوٹ۔۔۔؟دھوکہ۔۔۔؟صرف میں نے دیاہے۔۔۔؟خود

کے بارے میں ایسے الفاظ سن کر اسے بھی طیش آیا

تھا لیکن پاشا کی طرح دھاڑنے کی ہمّت نہیں تھی نہ کر سکتی تھی

تمہارے تو اپنے بھائی تمہیں دھوکہ دیتے ہیں جھوٹ

بولتے ہیں۔۔۔"نہیں۔۔۔۔یہ بات ایسے نہیں کھلنی تھی یہ

غلط تھا پامیر اور یاقوت اپنی اپنی جگہ سیدھے کھڑے

ہو گئے وہ آگ میں گھی والی بات کرنے جارہی تھی

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟پاشا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا

اپنے بھائیوں کے خلاف وہ کسی سے ایک لفظ نہیں سنتا تھا

تمہارے سامنے اس وقت مسسز کومل پامیر کھڑی ہے

اسکا جملہ پوری کی پوری چھت پاشا پر ڈھا چکا تھا

اس نے ٹرانس کی سی کیفیت میں مڑ کر بے یقینی کے

سے عالم میں پھٹی نظروں سے پامیر کو دیکھا وہ تو

وہی کا وہی گڑھ سا گیا

جن پر تم جان وارتے ہو وہ تمہیں پوچھنے کیا بتانے تک

"کے قابل نہیں سمجھتے مسٹر زیحال خان آفندی۔۔۔

اپنی بے عزتی کا بدلہ غلط طریقے سے لے رہی تھی وہ

یہ لفظ تمانچے کی طرح پاشا کے منہ پر لگے تھے وہ اب

بھی پھٹی پھٹی نظروں سے پامیر کو دیکھ رہا تھا لگائی گئی آگ عورت

کی تھی کیسے ناں وہاں کھڑے لوگوں کو جلاتی

پاشا۔۔میں۔میں سمجھاتا ہوں۔۔۔"یاقوت نے آگے آتے

پاشا کا کندھا تھاما

تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"ساتھ ہی کومل کو قہر بار نظروں سے دیکھتے وہاں سے جانے کا کہا جو غصّے سے پھنکارتے پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی

"پاشا پامیر۔۔۔بتانے والا تھا کہ۔۔۔

تمہیں پتہ تھا اس بات کا۔۔۔؟اس کی بات کاٹتے کھوئے سے انداز میں پوچھا یاقوت کا دل مٹھی میں آگیا تھا

"میں۔۔۔میں آپ سے۔۔۔

بتانے کے قابل تو سمجھ لیتے یار۔۔۔۔"دل پر ایک ٹیس سی لگی تھی جس کی تکلیف کے آثار چہرے پر واضح ہوئے

یہ عورت ٹھیک نہیں ہے اسکے لئے۔۔۔برباد کر دے گی ایک دن اسے۔۔۔اور یہ بات بھائی نہیں انسانیت کے تحت

کہی ہے۔۔۔"کہتے وہ رکا نہیں تھا لمبے ڈھینگ بھرتا وہاں
سے نکل گیا پامیر وہی سر پکڑ کر کاؤچ پر بیٹھ گیا
وہ ان سے عمر اور تجربے دونوں میں بڑا تھا اور آج تک
انکو اپنا سگا بھائی سمجھ کر سارے فیصلے کرتا آیا تھا
ایک فیصلہ صرف انہوں نے خود سے کیا وہ بھی نجانے
کونسا موڑ انکی زندگی میں لے آنے والا تھا
یاقوت ایک لمبی سانس لیتے وہی بیٹھ گیا
ریلیکس۔۔۔پاشا ہم سے زیادہ وقت ناراض نہیں رہے گے
ابھی انہیں برا لگا ہے۔۔۔"پامیر سے زیادہ ان لفظوں سے
جیسے خود کو دلاسہ دیا اس سب کے بعد جو ہمت
خود میں جمع کی تھی مشی اور اپنی بات کرنے کیلئے
وہ تو کہیں دب سی گئی دل ایک دم بھاری ہوا جیسے

کمرے میں اچانک آکسیجن ختم کر دی گئی ہو

NOVELS BY AQSAM

مرر کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے گیلے بالوں سے ٹاول
نکال کر ایک سائیڈ رکھا اور ہیئر ڈرائیر مشین سے بالوں
کو اچھے سے سکھاتے انہیں ایک کیچر میں مقید کیا
پھر ایک کامیک اپ کا سامان اٹھاتے اپنی ڈینٹنگ
پینٹنگ شروع کی سمو کی آئز، لمبی پلکیں جو مسکارا لگا
کر مزید لمبی ہو گئی تھیں ایک نظر اپنی ہیزل آنکھوں
کو دیکھا اور برش اٹھاتے اپنے عارض پر پھیرنے لگی جو
اسکی بے باکیاں سوچ کر ہی بلش کرنے لگے تھے انہیں
بلش آن کی ضرورت نہیں تھی پھر بھی ایک فرض سا
پورا کرتے زمل نے ریڈ کلر کی لپس ٹک اٹھائی جن سے
اپنے پنکھڑی سے ہونٹوں کو سرخ کر کر مزید قاتلانہ

بنایا۔۔۔ جتنا اسے آتا تھا اس نے سارا کیا تھا اور بہت دل
سے کیا تھا اس وقت وہ بلیک کلر کی ساڑھی زیب کئے
ہوئے تھی جس کا گلا آگے سے اتنا ڈیپ تھا جو سینے کو
ڈھانپنے میں ناکام ثابت ہو رہا تھا یہی حال بیک کا تھا
جہاں سے اسکی گوری کمر پورے آب و تاب سے باہر
جھانک رہی تھی لیکن اس پر اپنے بال آبشار کی طرح
پھیلاتے اچھے سے کوور کیا آگے سے بیلی بٹن پر نظر
گئی تو جیسے کچھ کمی سی لگی وہ کچھ سوچتے
اپنی وارڈروب کی جانب گئی اور کھولتے اپنی جویلری
باکسسز سے ایک باکس نکالا جس میں بیلی چین رکھی
تھی اسے نکالتے باکس واپس سے اندر پھینک کر دروازہ
بند کرتے مرر کے سامنے آئی اور خود کو دیکھتے وہ چین

اپنی کمر سے گزار کر بیلی پر باندھی اتنے دل سے وہ
شادی کے بعد آج پہلی بار تیار ہو رہی تھی چہرے پر
ایک انجانی سی خوشی تھی دماغ میں صرف زیحال
اور اسکی جنون بھری شدّتیں قابض تھیں جتنے دل
سے اس نے خود کو تیار کیا تھا اتنی ہی شدّت سے وہ
ان سب کی ایسی کی تیسی کر دیتا
خود کو ایک نظر دیکھتے نظر اپنے پیٹ پر پھر سے جا
رکی لب بے اختیار گہری مسکراہٹ میں ڈھلے
آج بابا کو سرپرائز کریں گے۔۔۔"اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتی
خود سے بولتی خود ہی شرما گئی
تب ہی باہر والا ڈور کھلنے کی آواز آئی جس پر زمل کا
دل ایک دم اچھل کر حلق میں آیا یقیناً وہ آگیا تھا

افففف اتنی دیر کی تیاری کرتی اسکی آہٹ پر ہی گھبرا
سی گئی تھی لیکن پھر ایک لمبی سانس لیتی پھر سے
ہمت جمع کی اور دھیرے سے قدم اٹھاتی روم سے باہر
آئی زیحال سامنے صوفے پر براجمان ہوا سر پیچھے پشت
پر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھا چہرے پر تھکن کے آثار
صاف ظاہر ہو رہے تھے اسے اسی طرح اپنی نظروں میں
قید کئے وہ آہستہ سے چلتی اسکے قریب آئی
آ۔۔آپ کے لئے کھانا لگادوں۔۔۔؟ نئی میڈ کھانا بھی بنا کر
جا چکی تھی لیکن وہ اب بھی آنکھیں موندے بیٹھا رہا
یہ دیکھ زمل کا دل پل میں چھوٹا ہوا
نہیں بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔" سپاٹ لہجے میں بولتا
اسے دیکھے بغیر دوسرے کمرے میں جا کر بند ہو گیا

زمل کی آنکھوں میں نمکین پانی آتے دیر نہیں لگا تھا
بولنا تو دور کی بات وہ تو ایک نظر دیکھ کر بھی نہیں
گیا اس نے پھر سے اپنی بیلی دیکھی
محنت ویسٹ ہو گئی۔۔۔"خود سے مخاطب ہوتے وہ
روم میں چلی آئی دل بری طرح سے بھاری ہو رہا تھا
اسکا دل کیا رو دے غصّے سے اپنے کانوں میں پہنے
آویزے اتار کر دور پھینکے پر یگننسی میں تو ویسے ہی
اسے حد سے زیادہ کبھی کبھی غصّہ آجاتا تھا
جواب وہ خود پر اتار رہی تھی کانوں کے بعد گلے میں
پہنا نیکلیس پکڑ کر کھینچنے ہی لگی تھی جب کسی
کے فولادی ہاتھوں نے اس کے ہاتھوں کو جکڑا زمل
نے مڑ کر دیکھا وہ وہی دشمن جان تھا جو تھوڑی دیر

پہلے دل توڑ کر گیا تھا

میرا کام تم کیوں کر رہی ہو۔۔۔"اسکارخ اپنی جانب

موڑتے زمل کے عارض پر اپنی انگلیوں کی پشت مس

کی وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ دیوانہ

وار اس کا قیامت خیز سراپا سر تا پیر اسے سکین کرتی

نظروں سے دیکھتے نظر سرخ ہونٹوں پر آر کی

تم۔۔۔مم۔۔میرے لئے تیار ہوئی ہو۔۔۔؟اسے جیسے یقین

نہیں آیا تھا آتا بھی کیسے اب تک خود سے ضد کر

کر۔اسے تیار کرواتا آیا تھا آج ایک دم اسکا یوں بن

سنور کر آنا اسے ایک پل کو مبہوت سا کر گیا

زمل نے خاموشی سے سر اثبات میں ہلایا اور نظریں

جھکا گئی کیونکہ اس وقت زیحال کی لودیتی نظروں

کو دیکھنا اسکے بس کی بات نہیں تھی

سس۔۔سچ۔۔۔میں۔۔۔؟اب بھی جیسے یقینی دہانی

چاہی زمل نے اس بار اسے گھور کر خود سے پیچھے کیا

آپ پہلے اچھے سے یقین کر لیں۔۔۔اسکے بعد دیکھ لیجیے

گا مجھے بھی۔۔۔" وہ اپنے گلال سے گال پھلاتی بیڈ پر

جا کر بیٹھ گئی

تو دلاؤناں یقین جاناں۔۔۔" وہ زمل کا یہ ہوش ربا روپ

دیکھ ساری باتیں بھول چکا تھا اس بات پر اسے زمل پر

مزید ٹوٹ کر پیار آیا تھا وہ واقعی اسکا سکون تھی

نہیں۔۔۔" وہ مزید بپھری

ٹھیک ہے۔۔۔نہ بتاؤ گڈ نائٹ۔۔۔" سنجیدہ سے لہجے

میں بولتا وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر باتھ روم

میں گھس گیا زمل کو حیرت کا جھٹکا سا لگا کہ وہ
ایسے منائے بغیر چلا گیا جب کہ آج تو وہ خود سے
ہاٹ بنی بیٹھی تھی اب تو سچ میں وہ رونے والی تھی
کچھ دیر اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی جب وہ فریش
ہوتا آکر بیڈ کے ایک جانب لیٹ گیا زمل نے مڑ کر اسے
گھورا لیکن افسوس وہ ڈھیٹ آنکھیں بند کر چکا تھا

میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔"خود سے بتانا ضروری سمجھا
تور ہو۔۔۔"اسکے جواب پر زمل کی چھوٹی ہوئی آنکھیں
بڑی ہوئی مطلب کوئی فرق نہیں پڑا
"میں سچ میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔
تو میں کب کہا کہ جھوٹ میں ہو۔۔۔"آہ اب زمل اسکے
سر پر مارنے کیلئے کچھ ڈھونڈ رہی تھی یہاں وہاں

دیکھتی اسے ایک دم یاد آیا کہ وہ کیوں اتنی تیار ہوئی
ہے نہیں وہ اپنا کام بگاڑ نہیں سکتی تھی ایسے ہی تو
بھوکے شیر کو اپنا آپ سونپنے کیلئے تیار نہیں ہوئی
جب تک اپنی بات نہ منوالے یہ ڈاکو پنتی چھوڑنے والی
ہی جی۔۔۔۔"بیڈ پر اوپر آتے اسکے قریب ہو کر بیٹھی
اپنی آواز کو جان بوجھ کر ہاٹ بناتی بولی
ہاں۔۔۔جی" وہ بھی اسی کے انداز میں آنکھیں کئے ہوئے ہی گویا ہوا
آپ کو یقین آگیا کہ میں آپ کیلئے تیار ہوئی ہوں۔۔۔؟
بولتے ہوئے انگلی اسکی ہاف سلیوس میں سے جھانکتی
گوری مگر کم بالوں والی بازو پر پھیرنے لگی
نہیں۔۔۔"افففف یہ ڈھیٹ
میں دلاؤں یقین۔۔۔"اب وہ اپنا ہاتھ اسکی بیلی پر لے

جاتی شرٹ اوپر سرکانے لگی اسکی اس حرکت پر زیحال
کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی وہ جان بوجھ کر
آنکھیں بند کر کر لیٹا تھا تاکہ اسکی شرم ختم ہو اور
اگر وہ ان حرکتوں کے بجائے سیدھا سونے کیلئے لیٹتی
تو اسکی آج خیر نہ ہوتی
خان۔۔جی۔۔" وہ اب پیار سے وہی انگلی زیحال کے
گلے کی گلٹی پر پھیرتی اسے سسکی لینے پر مجبور کر
رہی تھی لیکن اصل زمل کی جان تب نکلی جب وہ آدھا
سویا ہوا شیر ایک دم جاگتے اسے اپنے شکنجے میں لیتے
بیڈ پر لٹاتے خود اوپر آگیا اس اچانک افتاد پر زمل کا
دل دھک دھک کرتا کمرے میں ارتعاش پیدا کر رہا تھا
مجھے خود یقین کرنا پڑے گا کہ میری بیوی سچ میں

میرے لئے اتنی ہاٹ سی تیار ہوئی ہے۔۔۔۔"ہاٹ لفظ پر
زمل کا چہرہ پل میں سرخ گلال ہوا
وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"اسے اپنے چہرے پر جھکتے دیکھ باقی
کے لفظ منہ میں ہی دم توڑ گئے
ھمم۔۔بولو۔۔۔"اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں کے عین قریب
رکھتے جذبوں سے بوجھل ہوتے لہجے میں بولا لیکن
اب وہ کہاں بول پاتی اسکے شکنجے میں آکر اسکی ساری
ہمت جواب دے جاتی تھی
تم جانتی ہو۔۔ایک مرد کو سب سے زیادہ خوشی کب
ہوتی ہے۔۔۔؟اپنے سلگتے لبوں کو دیوانہ وار زمل کے
چہرے پر پھیرتے دھیمی مگر بھاری آواز میں سوال کیا
وہ تو بس نفی میں سر ہلاتی اپنی بے ہنگم ہوتی سانسوں

کو سمبھالنے لگی

جب وہ سارا دن کا کام سے۔۔۔ تھکا ہارا گھر آئے اور اسکی
بیوی اس طرح تیار ہوئی اسکے سامنے آئے وہ سارے
دن کی تھکاوٹ پل میں بھول جاتا ہے یا وہ تھکاوٹ
ساری اپنی بیوی میں اتار دیتا ہے۔۔۔۔"اب اسکی بھاری
سانسیں زمل کا چہرہ جھلسانے لگی تھیں ہاتھ مسلسل
زمل کے پیٹ پر اوپر نیچے حرکت کر رہا تھا
میں پہلے والا کام نہیں کرونگا۔۔۔ صرف دیکھنے والا
میں دوسرے والا کرونگا۔۔۔۔۔۔۔۔
میں اپنی ساری تھکاوٹ تم میں اتار دینا چاہ۔۔۔تا ہوں
بولتے زمل کے پیٹ کو ایک جھٹکے میں مٹھی میں
بھینچا کہ اسکے منہ سے بے ساختہ ایک سسکی بر آمد ہوئی

اتار لوں۔۔۔؟اس کے پوچھنے پر وہ ایسے ہی آنکھیں
بند کئے سر دھیرے سے اثبات میں ہلا گئی اسکی ہاں
ہمیشہ زیحال کو اندر تک سرشار کر جاتی تھی
وہ گہری مسکراہٹ مسکراتا اپنے لب اسکے ماتھے پر
رکھ گیا جہاں عقیدت سے اپنی محبت کی مہر ثبت
کرتے دونوں آنکھوں پر آیا جن کو آج اس نے آئی لائنز
اور مسکارے سے مزید پر کشش بنالیا تھا دونوں پر
باری باری اپنے دہکتے لب رکھے جس پر زمل کی پلکوں
کی جھالر لرز اٹھی تھی
تھوڑا سا۔۔۔وحشی پن سہہ لو۔۔جان۔۔زیادہ نہیں تڑپاؤں
گا۔۔۔"اسکی ایک سسکی پر تھوڑی تسلی دیتے ہونٹوں
تک آیا اور شدّت سے انکو اپنے پیاسے لبوں میں قید

کرتے ساری سسکیاں بند کروا گیا اسکے

گیلے سرخ ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتا پیار سے مسلنے

لگا ان پر سرخی اب تک تھوڑی تھوڑی بچ گئی تھی

جو زیحال کو برے طریقے سے کھلی وہ واپس سے

جھکتے ساری لپس ٹک کھا گیا اسکی حرکت پر زمل کو رونا آیا تھا

لپس ٹک کا ٹیسٹ اچھا نہیں ہے اگلی بار جب لینے

جائیں گے تو ایک ایک لگا کر مجھے ٹیسٹ کروانا

اسکی بات پر زمل نے اسکی کمر پر ایک ہلکا سا

مکا جڑا جو ہونٹوں کی بری حالت بنا کر بھی اپنا

ہی ٹیسٹ سوچ رہا تھا

ناؤ ٹیک آلونگ بریتھ بے بی۔۔۔۔"شدید جذباتوں سے بوجھل

ہوتے لہجے میں بولا اسکی قربت میں بہکی سی بھاری خوبصورت

مردانہ آواز اور اسکا یہ جملہ زمل نے اپنا دھڑکتا دل قابو کرتے ایک
لمبی سانس خود میں اتاری جس کے اترتے وہ سیدھا اسکی شہ رگ پر
اپنے سلگتے لب رکھتا سانسیں وہی کی وہی روک گیا

OVELS BY AQSAM

اپنے معمول کے مطابق وہ فجر کی نماز پڑھ کر آج
سیدھا قبرستان آیا تھا اتنی ساری قبروں کے بیچ سے
گزرتے وہ ایک جگہ آ پہنچا جہاں تین قبریں ایک
ساتھ بنی تھی وہ خاموشی سے وہاں بیٹھ کر
اپنی حفظ کی ہوئی سورۂ یٰسین پڑھنے لگا کچھ
سورتیں اسے زبانی یاد تھی جو وہ یہاں آ کر پڑھتا
تھا آج بھی ان میں سے ایک قبر پر ہاتھ رکھتے وہ
پڑھتا گیا اور اسی طرح تینوں کے پاس جا کر باری
باری پڑھی اور واپس سے آ کر اسی قبر کے پاس بیٹھ

گیا کچھ دیر یک ٹک دیکھتا رہا

کیا۔۔۔یہاں۔۔آنے کے بعد۔آ۔۔آپ مجھے گلے نہیں لگا

سکتی امی۔۔۔"نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے منہ سے ایک

سسکی نکلی بہت تکلیف دیتا ہے کسی اپنے کو اس

جگہ دیکھنا جہاں وہ ہو بھی سامنے لیکن آپ پھر

بھی اسے نہ دیکھ سکو نہ سن سکو اس وقت دل

مٹھی میں آجاتا ہے سانسیں تو جیسے باہر آکر

اندر جانا بھول جاتی ہیں اور سونے والا بھی آپ

کے ماں باپ میں سے ایک ہو

آپ کا یاقوت بہت اکیلا ہے امی۔۔۔۔تھوڑی دیر کیلئے

اٹھ جائیں۔۔۔"وہ ایسے جگا رہا تھا جیسے وہ نیند

کر رہی ہوں اور کوئی چھوٹا بچہ اپنی ماں کو پکار

کر نیند سے بیدار کرنے کی کوشش کر رہا ہو

آج اسکا دل نجانے کیوں پھٹ جانے کو بے تاب ہو

رہا تھا

ٹھیک ہے آپ ریسٹ کریں میں پھر آؤنگا۔۔۔" قبر پر

ایک بوسہ دیتے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ساتھ لائے

ہوئے غلاب ان پر چادر کی طرح بچھانے لگا تینوں

پر ڈال کر وہاں لگے نل سے پانی بھرا اور آس پاس

لگائے اپنے پودوں میں ڈالنے لگا وہ اس جگہ کو

ایسے صاف اور سجا کر رکھتا تھا مانو اسکا گھر ہو

گھر تو ہے

جب سب رشتے یہاں ہوں لیکن وہ آس پاس کی قبروں

پر بھی ڈال دیتا تھا جنہیں انکے اپنے شاید بھول

ہی گئے تھے

اپنا کام ختم کرتے وہ واپس سے اپنی گاڑی میں آ

بیٹھا اور سٹارٹ کرتے اپنے علاقے کا رخ کیا تھوڑی

ہی دیر میں وہ اپنے علاقے میں پہنچ گیا تھا کیونکہ

سپیڈ وہ حد سے زیادہ تیز رکھتا تھا

گاڑی سے اترتے وہ ڈیرے پر موجود ایک چھوٹے سے

کمرے میں آیا جہاں بلی کے بچوں کی آواز گونج

رہی تھی اسکی آہٹ سنتے وہ فورا بھاگتے ہوئے

اس کے پیروں سے لپٹ گئے اس نے جھک کر تینوں

کو اٹھایا وہ اب پہلے سے زیادہ کیوٹ ہو گئے تھے

کھا پی کر گولو مولو۔۔۔کیونکہ انکی حفاظت کرنے

والا یاقوت مرزا تھا

چلو آج اپنے گھر چلتے ہیں۔۔۔"اسکی بات انکو سمجھ
آئی تھی یا نہیں لیکن اسکی گود میں اچھلتے شور
مچانے لگے تھے
تم تینوں آگے لگو میں یہ سامان اٹھالوں۔۔۔"انکو
اپنے آگے رکھتے خود انکا فیڈ باؤل اور جو انکا ایک
چھوٹا سا گھر اٹھالیا جس میں کھیلنے سونے کا
سارا سیٹ اپ تھا وہ تینوں کسی سمجھدار بندے
کی طرح اپنی چھوٹی سی دم ہلاتے اس کے آگے
آگے چلے کمرے سے باہر نکل کر تھوڑی آگے آئے ہی
تھے کہ باہر سے آتا برلاس انکو دیکھتے اچھل کر
صوفے پر جا کھڑا ہوا یا قوت کے ساتھ ساتھ وہ
تینوں بھی ٹکر ٹکر اس چھ فٹیے ڈرپوک کو دیکھنے

لگے

بھائی۔۔۔یہ۔۔یہ باہر کیوں آگئے اور آپ انکا بوریا

بستر باندھ کر کہاں جارہے۔۔۔"وہ بلیوں سے حد

سے زیادہ ڈرتا تھا افف گینگ میں یہ پتہ نہیں کیسے

آگیا

میرے گھر رہے گے آج سے یہ تینوں۔۔۔"اب وہ کیا

بتاتا کہ اپنی تنہائی کا ساتھی وہ اب ان تینوں

کو بنانے والا تھا

بھائی یہ آپ کا گھر۔۔۔گندہ کرد۔۔یں گے"وہ بولتے

بولتے دھیرے سے چپ ہوتا آنکھیں پھاڑے ان تین

نمونوں کو دیکھنے لگا جو بلا کی معصومیت اپنے

چہرے پر لئے اسے دیکھ رہے تھے گند کیسے پھیلاتے

سبکی کی بیک پر چھوٹی چھوٹی نکر پہنا رکھی
تھی اسے یک ٹک دیکھتے برلاس کا قہقہہ بلند سے
بلند ترین ہوتا گیا وہ وہی اپنا پیٹ پکڑے بیٹھ کر
بے ساختہ ہنستا چلا گیا
افففف۔۔بب۔۔۔بھائی آ۔۔آپ نے ان۔۔۔انکو نن۔۔نکر
ہی پہنا دی۔۔۔ہاہاہاہاہا افففففف بھائی۔۔۔۔" وہ اب
باقائدہ ہنس ہنس کر وہی لوٹ پوٹ ہو گیا یاقوت
نے اسے گھورتے تینوں کا چلنے کا اشارہ کیا تینوں
ڈمک ڈمک کر چلتے آگے نکل گئے
گھر آکر اس نے سارا سیٹ اپ ایک کونے میں کیا
مشی اب تک نہیں جاگی تھی اور اسکے جاگنے
سے پہلے وہ وہ باقی کا سامان بھی لاتے وہاں رکھ

چکا تھا لیکن وہ تینوں اپنے گھر کے بجائے وہاں رکھے
صوفے پر اچھل کود کرنے لگے اتنی دیر میں مشی
اپنے بالوں کو جوڑا بناتی روم سے نکلی اور سامنے
بلی کے بچے دیکھ چونکی پھر نظر گھما کر انکے
پاس جاتے یاقوت کو دیکھا
یہ۔۔۔۔کہاں سے آئے۔۔۔؟آتے سوالیہ پوچھا
بس آگئے تھے کہیں سے۔۔۔"وہ سرسری سا جواب
دیتے تینوں کا باؤل رکھتے فیڈ ڈالنے لگا مشی
چپ چاپ آگے آتی ایک کو اٹھا کر گود میں بیٹھاتی
ہاتھ پھیرنے لگی
"یہ۔۔۔یہ۔۔تو بہت کیوٹ ہیں یاقوت۔۔۔
ھممم۔۔۔کیوٹ تو ہیں میری طرح۔۔۔"شوخ ہوتے

اپنے ہی دھیان میں بول گیا جب مشی اسے دیکھتی
بے ساختہ "بے شک" بول گئی
کیا اب یہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔۔۔؟ اسکے سوال پر
یاقوت نے ٹھنڈی نگاہ اس پر ڈالی اور صرف ھمم
کہتے اپنے کمرے میں چلا گیا مشی بھی انکی
جانب متوجہ ہوتی انکے ساتھ کھیلنے لگی

وہ کچھ دیر ان بچوں کے پاس بیٹھی رہی جب وہ
فیڈ چھوڑتے الٹے لیٹ کر اپنے منہ سے اپنی نکر
کو کھینچنے لگے انکی صاف ستھرائی دیکھ اسے
یاقوت پر ٹوٹ کر پیار آیا جو بندہ بلی کے بچوں کی

کیئر کر رہا تھا وہ اپنے بچوں کی کتنی کرتا وہ کچھ
دیر بیٹھی دیکھتی رہی اور پھر اٹھ کر اندر چلی آئی
وہ ابھی شاور لے کر نکلا ہی تھا ڈارک گرے کلر کی
پینٹ پہنے کندھے پر ٹاول ڈالے اسکی صاف شفاف
پشت پر پانی کے قطرے دیکھ مشی کا دل بے اختیار
زور سے دھڑکا۔ وہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ ہی رہی
تھی جب وہ اچانک اسکی جانب مڑا اور اسے ایسے
کھڑے دیکھ ٹھٹھکا البتہ خود کو چھپایا نہیں تھا
اب اسکی یہ شرم ہٹ چکی تھی
بتایا تھا تمہیں نظروں سے کھانے والی خواہش لئے
قبر میں اتر جاؤ گی لیکن تم باز نہیں آئی۔۔۔۔" بیڈ
سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتے کلس کر بولا

جی۔۔۔ نہیں میں۔۔بس بتانے آئی تھی تمہارے بچوں

"نے شاید سوسو کر دی انکا ڈائپر بدلو۔۔۔

میرے بچے۔۔۔؟لیکن میں نے تو ابھی تمہارے ساتھ

کچھ کیا ہی نہیں پھر وہ کہاں سے ٹپک پڑے۔۔۔؟اسکی بات پر مشی کا

سانس ایک پل کو رکتے چہرہ سرخ گلال سا ہو گیا

مم۔۔میرا مطلب تھا بب۔۔بلی کے بچے۔۔۔"اس نے

جھٹ سے اپنی بات سمجھائی چہرے پر حیا کی لالی

اب تک بکھری ہوئی تھی

تم کر دو۔۔اچھا ہے پریکٹس ہو جائے گی اگلے سال

چینج کرنے میں۔۔۔"وہ صبح صبح مشی کو چار سو

والٹ کے جھٹکے لگانے کا سوچ کر آیا تھا کیا

اا ممم۔۔وہ۔۔تت۔۔تمہاری زمے داری ہے۔۔۔جا کر خود

کرو۔۔۔" کہتے وہ فورا رفو چکر ہونے لگی تھی جب
یاقوت کی آواز پر قدم وہی منجمند ہوئے وہ اسے
اپنی نظروں کے حصار میں لئے لئے قریب آیا مشی
اپنا رخ موڑ چکی تھی لیکن اسکے قدموں کی چاپ
نزدیک آتے سن کر دل ساری باڑیں توڑ کر باہر آنے کو
بے تاب ہو رہا تھا اصل جان تب نکلی جب اسکی
انگلیاں اپنی بیلی پر رینگتی محسوس کی وہ سانس
روکے کھڑی رہی جب اسکی گرم جھلسا دینے والی
سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوئی یاقوت اسکی
کمر پر پھیلے آبشار کی مانند بالوں کو آگے کرتے اپنے
سلگتے لب اسکی گردن پر رکھ کر دھیرے سے رب
کرنے لگا مشی کی سانسیں اب تک رکی ہوئی تھی

تم اگر نہ بھاگو تو۔۔۔اگلے سال مل کر اپنے بچوں
پر اپنی یہ زمے داری پوری کریں گے۔۔۔"اسکی بات
پر مشی ایک گہرا سانس لیتی رہ گئی اب وہ اسکے
کان کی لو ہونٹوں میں دبائے اس پر کپکپاہٹ طاری کر رہا تھا
مم۔۔۔مجھے۔۔ناشتہ بنانا ہے۔۔۔"اسکے حصار سے
نکلتی وہ بھاگنے ہی لگی تھی کہ یاقوت اسے ایک
جھٹکے میں دیوار سے پن کر گیا
ایسے ہی بھاگتی رہی تو یہ بلی کے بچے ہی پالتا رہ
جاؤنگا۔۔۔"دونوں میں جذبات بری طرح مچلنے لگے تھے
میں صرف پاشا سے بات کرنے کا منتظر تھا جو آج
کر لونگا۔۔۔پھر تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ
جانا یاقوت مرزا تمہیں ڈھونڈ کر خود میں ہمیشہ

کیلئے قید کر جائے گا جہاں سے رہائی نہ ممکن ہو گی

مسسز مشائم یاقوت مرزا۔۔۔"افففف اسکی باتیں مشی

پر لرزپن طاری کر رہی تھیں اس بات کا وہ اسی

رات اندازہ کر گئی تھی کہ وہ سچ میں اسکی قید

میں آکر کبھی آزاد نہیں ہو پائے گی

بولتے ہوئے وہ بے اختیار اسکے ہونٹوں کو بے حد

نرمی سے چومنے لگا اسکے مزاج کی طرح اسکے

لمس بھی نرم تھے لیکن وہ غلط ثابت ہو گئی تھی

وہ اسکے ہونٹوں کی نرماہٹ محسوس کرتے بے

خود سا ہوتا چلا گیا لمس میں شدّت امڈ آئی تھی

جس پر مشی تڑپ کر اسکا کالر اپنی مٹھی میں

جکڑ گئی کتنی ہی دیر وہ اسے دیوار سے لگائے

خود کو اسکے ہونٹوں کی نمی سے سیراب کرتا
رہا جب ایک بلی کا بچہ مشی کے پیروں میں آ
لپٹا۔ گدگدی ہونے پر مشی بے دھیانی میں یاقوت
کا ہونٹ دانتوں میں زور سے دبا گئی کہ اسی پل
یاقوت کو اپنے منہ میں خون کا ٹیسٹ فیل ہوا
وہ پیچھے ہٹتے انگوٹھے سے خون صاف کرتے
کبھی مشی کو تو کبھی اپنے انگوٹھے کو دیکھتا
مشی تو شرم کے مارے پانی پانی ہوئے جا رہی تھی
وہ یہاں وہاں دیکھتی نظریں چرانے لگی تھی جب
یاقوت نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے خود سے
لگا کر شدّت سے ہونٹوں پر جھکتے دانتوں میں
اتنی زور سے دبائے مشی کراہ کر رہ گئی

سیبی۔۔۔"درد کے مارے اسکی شہد رنگ آنکھیں بھیگ چکی تھیں

حساب برابر۔۔۔۔"پیچھے ہٹتے بے باکی سے کہتا

واپس مرر کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا جب کہ

مشی اس کے جنونی انداز پر کبھی اسے دیکھتی

تو کبھی اپنے ہونٹ پر چمکتی ننھی سی بوند کو

وہ اپنی دلفریب مسکراہٹ چھپاتی کچن میں گم ہو گئی

NOVELS BY AQSAM

ہ۔۔۔ہبی۔۔۔ا۔۔اٹھ۔جائیں"دھیرے سے اسکا کندھا

ہلاتی اٹھانے لگی لیکن وہ شاید گہری نیند میں تھا

تب ہی وہ خود سے اس کو ہمت کر کے اپنے سینے سے ہٹاتی اٹھ کر

واش روم میں گھس گئی کچھ دیر شاور لے کر باہر نکلتے اپنے گیلے بال

صاف کرنے لگی آئنے میں اسے اپنا آپ نکھرا نکھرا سا

محسوس ہوا جو ہر بار اسکی قربت میں ہو ہی جاتا

تھااس نے ایک نظر پیچھے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے
زیحال کو دیکھااور پھر اپنے گیلے بالوں کو
رات مجھے ستایا تھاناں۔۔۔" وہ دبے دبے قدم چلتی
اس تک آئی اور اپنے بالوں کو جھک کر اسکے چہرے کے عین
اوپر کر دیا جن سے ٹپکنے والا پانی سیدھا زیحال کے منہ پر گرنے لگا
وہ ہڑ بڑا کر ایک دم اٹھا ہی تھا کہ اسکا ہاتھ زمل کو
لگتے وہ بھی سیدھا اسی کے اوپر آ گری زیحال پر
نیند کا خمار اب بھی طاری تھا وہ ادھ کھلی سرخ
آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے کی
ہوائیاں ہی اڑی ہوئی تھیں
ہبی۔۔۔وہ۔۔وہ میں۔۔۔" بولتے وہ اٹھنے کی کوشش
کرنے لگی لیکن اب وہ نیند سے بیدار ہو چکا تھا

اسے ایک جھٹکے میں کندھوں سے تھام کر اپنے
ساتھ لٹا کر زور سے بھینچ لیا
ھبیبی۔۔"اسکی پناہوں میں آتے وہ چیخنے ہی لگی
تھی جب یاد آیا کہ باہر میڈ ہے تو منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخ دبا گئی
ھبیبی چھوڑیں۔۔۔مجھے۔۔۔"دھیمی آواز میں بولتے
اسے ڈپٹنے لگی لیکن وہ کان لپیٹے اسکی گردن میں منہ گھسانے لگا
افففف۔۔۔کہاں پھنس گئی میں۔۔۔۔"وہ کلس کر بولتی اسے گھورنے
لگی
زیحال خان آفندی کے عشق میں۔۔۔"وہ یونہی اندر
منہ دیے ڈھٹائی سے بولتا زمل کا پارا ہائی کروا گیا ہبی چھوڑیں میں
"ابھی شاور لے کر آئی ہوں آپ کی وجہ سے پھر لینا پڑے گا۔۔۔
تو کس نے کہا تھا جلدی لینے کو مجھے اٹھنے دیتی

میں اچھے سے پیار کر لیتا پھر مل کر شاور لیتے
پانی بچاتے۔۔۔۔ سمپل۔۔۔" بولتے اسکا ہاتھ مسلسل
زمل کی شرٹ کے اندر بیلی پر رینگ رہا تھا جب اسے
وہاں بیلی چین محسوس ہوئی رات اتنا بہک گیا تھا کہ
وہ چین پر اتارنی یاد نہیں رہی
تم نے۔۔ بیلی چین پہنی تھی۔۔۔؟ بے یقینی سے پوچھا
وہ خفا سی ہوتی سر اثبات میں ہلا گئی یقیناً
اس نے نوٹ کیا تھا کہ زیحال نے چین نہیں دیکھی
وہ ایک جھٹکے میں اٹھتے اپنے دونوں گھٹنے زمل کے
دونوں اطراف ٹکا گیا
یہ۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟ وہ ہڑ بڑا کر اٹھنے ہی
لگی تھی جب زیحال نے اسے واپس پیچھے دھکیلا

اور شرٹ پوری اوپر اٹھاتے بیلی پر جھک گیا
اسکا بے باک لمس محسوس کرتے زمل تڑپ کر تکیے
کا سرا دونوں ہاتھوں میں زور سے تھام گئی
لیکن بدن کے باقی حصّوں کی نسبت وہ بیلی پر
بے حد نرمی برت رہا تھا اسے جا بجا سے چوما
وہ بیلی چین اسکے سورج سے چمکتے بدن پر بے
حد حسین لگ رہی تھی جس پر زیحال کو ٹوٹ کر پیار آیا
آئی لو یو بابا کی جان اینڈ سوری رات ماما کو پیار
کرتے بابا آپ کو تو بھول ہی گئے۔۔۔"اسکے بولنے پر
زمل تکیے سے سر اٹھا کر دیکھنے لگی لب بے اختیار
گہری مسکراہٹ میں ڈھلے بے شک وہ اچھے شوہر
کے بعد ایک اچھا باپ بھی ثابت ہونے والا تھا

آئی ایم ناراض بابا۔۔۔"زمل اپنے بے بی کا جملہ بولتی ہنسی چھپانے لگی

اوہ یو آر ناراض۔۔۔ہاں۔۔۔"ایک آئی بروا چکائے ہنستے

ہوئے پوچھا جس پر زمل کی ہنسی کا پھنوارہ پھوٹ پڑا

ناراض۔۔۔۔؟وہ اب اسکی بیلی پر گدگدی کرتے اسے

ہنسا ہنسا کر پاگل کر رہا تھا

"نہیں۔۔۔۔نہیں پلیز۔۔اسٹاپ اٹ ھبیبی۔۔۔

اوکے۔۔"وہ ایک دم رکتے اوپر آتے اسکا ماتھا

چوم کر وہی گردن میں منہ دیے لیٹ گیا

تھوڑی دیر ایسے ہی لیٹے اسکا فون رنگ کرنے لگا

اٹھ کر سیدھا بیٹھتے کال پک کی سامنے ملنے والی

خبر پر اسکی آنکھیں چمک اٹھیں زمل کو کپڑے

نکالنے کا کہتے خود باتھ روم میں گھس گیا وہ

بھی خاموشی سے اسکے کپڑے اور باقی چیزیں
سیٹ کر کر رکھتی روم سے باہر آگئی میڈ سے کہہ
کر زیحال کا فیورٹ ناشتہ بنوایا
وہ تھوڑی ہی دیر میں ہاتھ میں گھڑی پہنتا روم سے
باہر نکلا اور زمل کے ساتھ والی کرسی کھسکا کر اسکے
قریب بیٹھ گیا دونوں نے خوش گوار موڈ میں ناشتہ کیا
او کے۔۔۔میں جلدی آجاؤ نگا ریڈی رہنا اور زیادہ
فضول چلنے پھرنے سے گریز کرنا ورنہ ٹانگیں
توڑ کر بیڈ پر بٹھا دونگا۔۔۔"ماتھے پر پیار دیتے
ساتھ دھمکی بھی دی زمل تو بس گھور کر رہ گئی
اپنی بیلی کو دیکھتے منہ بسورا افففف ان نو مہینوں
میں تو وہ اسے پاگل کر دینے والا تھا ناشتہ ختم

کر کر وہ بھی روم میں آ گئی رات نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے وہ

اپنی نیند پوری کرنے کا ارادہ کرتی لم لیٹ ہو گئی

NOVELS BY AQSAM

آج پولیس فورس میں ایک ہلچل سی مچ چکی

تھی کیونکہ پاکستان کے سب سے بڑا سمگلر مافیا

ڈان پاشا بے ایک بہت بڑی سمگلنگ کروانے جا رہا

تھا وہ ایسے ہی ان ڈاکوؤں کو قابو نہیں کر پاتے

تھے انکے پاس جدید اسلحہ آنے کے بعد تو وہ اور

بھی ملک میں تباہی مچاتے ان پر ہر طرح کا

کیس اس وقت عدالت میں چل رہا تھا سمگلنگ

کڈنیپنگ، بلیک میلنگ، مرڈرز جیسے بہت سارے

کیسسز۔۔۔ لیکن صرف کیسسز کر کوئی کچھ بھی

نہیں پا رہا تھا دن بہ دن پاشا گینگ کا نام لوگوں

میں خوف برپا کرتا جارہا تھا اور اسے پسند تھا اپنا خوف پھیلانا

اس وقت وہ ایک جزیرے پر موجود تھا جہاں سے

اسکا مال امپورٹ ہونا تھا دور دور تک اس کے

بندے نافذ تھے پولیس چاہ کر بھی اس جگہ پر

چھاپہ نہیں مار سکتی تھی مارتی تو اپنا نقصان

خود کرواتی کیونکہ پاشا بے رحم نامی چیز سے

نہ واقف تھا اپنی زمل جانان کا ہی دنیا کے لئے

ایک سفاک درندہ تھا اپنے سامنے اس نے ایک شخص

کے ماتھے پر فائر کرتے زمین بوس کر دیا کیونکہ

اس نے پولیس کو اس ڈیل کی اطلاع دی تھی

تمہارا کام ہو گیا پاشا اب ہمارا کام کب کرو گے۔۔۔؟

عثمان اسکے ساتھ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا مال

اترتے دیکھ رہا تھا اس نے اسی وقت ایک سیگریٹ
نکال کر اپنے لبوں میں دبا کر سلگائی
بہت جلد۔۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے دھواں ہوا
میں چھوڑا آنکھوں پر لگے گلاسسز کی اوٹ سے اس شخص کو ایک
نظر دیکھا وہ چین سے تھا جسے اپنا مال بحری راستوں سے سپین
بھجوانا تھا لیکن درمیان میں کچھ دشمن ممالک
اسکے کھربوں کا مال یا تو ہڑپ لیتے یا تباہ کر دیتے
اس لئے اسے وہ پاکستان کے اندرونی راستوں سے
اپنا مال نکلوانا تھا جس کی اجازت یہاں کی حکومت
کبھی نہ دیتی لیکن اگر پاشا اسکا ساتھ دیتا تو یہ
کام آسانی سے ہو سکتا تھا اور وہ یہ ڈیل کر چکا
تھا اس کا بھاری معاوضہ بھی اس نے عثمان سے

وصول کیا تھا لیکن اب وہ کیسے نکلوانے والا تھا

یہ عثمان نہیں جانتا تھا اس کام کے جرم میں

پاشا کو سیدھا انکاؤنٹر کرنے کا آرڈر جاری کر دیا

جاتا لیکن وہ مطمئن تھا کیونکہ خطروں سے کھیلنا

اسکی پسندیدہ ہوبی تھی

وہ عثمان سے یہاں وہاں کی بات کر ہی رہا تھا جب

اسکا فون بجا سامنے سکرین پر پامیرک نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔

ھمم بولو۔۔۔"کال اٹھاتے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا

پاشا جیلانی آیا ہے اپنی بیٹی کو لینے۔۔۔"سامنے سے

اسکی بات سن کر پاشا کے ماتھے پر بل پڑے

بٹھاؤ اسے میں ابھی آیا۔۔۔"یاقوت بھی پاشا کے

ساتھ یہاں آیا ہوا تھا جو مال کے پاس کھڑا جائزہ لے رہا تھا

اوکے۔۔۔ملتے ہیں پھر۔۔۔" عثمان سے مصافحہ کرتے
وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا اسے دیکھتے
یاقوت بھی اسکی جانب بھاگ کر آیا اور فرنٹ ڈور
اسکے لئے کھولتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آ
گیا انکے بندے بھی مال والی گاڑیاں لیتے انکے پیچھے
پیچھے نکل لئے واپسی کا راستہ سنسان اور خاموشی
سے کٹا یاقوت پامیر کی کال سے خبر تھا لیکن
پاشا نجانے کیا سوچ رہا تھا جب اس نے ایک نظر
یاقوت کو دیکھا وہ ہمیشہ کی طرح نارمل تھا
لیکن اسکے چہرے کا طواف کرتی نظریں ہونٹوں
پر جا رکی جہاں زخم لگا ہوا تھا زخم دیکھتے پاشا
کے ماتھے پر بل پڑے وہ عجیب نظروں سے یاقوت

کو سر تا پیر دیکھنے لگا گاڑی اسکے علاقے میں

داخل ہوئی اور دونوں نیچے اترتے سیدھا ڈیرے پر

آئے سامنے بیٹھے جیلانی کو دیکھ یاقوت کا دل

دھک سے رکا مانو موت کا فرشتہ دیکھ لیا ہو اسے

پہلے کبھی جیلانی سے یہ خوف محسوس نہیں ہوا

جو اس وقت ہو رہا تھا وہ خاموشی سے پاشا کے

ساتھ چلتے صوفے کے پاس آ کھڑا ہوا

جیلانی کے سامنے ٹانگ پر ٹانگ دھرے وہ سپاٹ

نظروں سے اسکا جائزہ لے رہا تھا اتنے میں پامیر

پانی کا گلاس لے آیا ٹرے سے گلاس اٹھاتے پاشا

نے لبوں سے لگایا چہرے پر سنجیدگی کا موکوٹہ

پہنے وہ نجانے اب بھی کیا سوچ رہا تھا ایک گلاس

یاقوت نے بھی پکڑتے لبوں سے لگایا لیکن پانی
حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا
میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا تم اتنی گری ہوئی
حرکت کروگے تم نے اپنے بندے سے میری بیٹی کا
نکاح کروادیا۔۔۔"انکے لہجے سے حقارت صاف چھلک رہی تھی
ہمارا شمار اپنے جیسے مردوں میں کرنے کی غلطی
نہ کرنا تمہاری بیٹی ویسی ہی ہے جیسی آئی تھی
اتنا یقین مجھے میرے ہی بندے پر ہے۔۔۔"آہ اتنا
اعتماد آج کسی باپ کو سگے بیٹے پر نہ تھا ماں
کو سگی بیٹی نہ پر تھا جو یقین پاشا کو یاقوت
مرزا پر تھا لیکن یاقوت یہ لفظ سنتے جیسے زمیں میں گڑھ سا گیا
مجھے اپنی بیٹی چاہیئے پاشا۔۔۔"اسکی بات پر پاشا نے یاقوت

کوایک نظر دیکھا جس کے اعصاب اسکی بات پر تن سے گئے

وہ یہاں کیوں آئی تھی یہ تو یاد ہے ناں۔۔۔" سپاٹ

لہجے میں پوچھا جیلانی نے اثبات میں سر ہلایا

لیکن میں اب تمہارے راستے میں نہیں آتا۔۔۔نہ

"آنا چاہتا ہوں مجھے بس میری بیٹی لوٹا دو۔۔۔

اسکے لہجے سے بے بسی کے ساتھ اور بھی کچھ

چھلکا تھا جسے پاشا بھانپ گیا تھا

یا اللّٰہ۔۔۔۔سن لے میری۔۔۔پلیز اللّٰہ جی تو چاہے

تو کچھ بھی ہو سکتا ہے اور تو نہ چاہے تو کچھ

" بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔نہ چھین اسے مجھ سے۔۔

وہ بنا چہرے پر کوئی تاثر دیے دل ہی دل میں دعائیں کرتا گیا

تاک لگا کر بیٹھنے والے جانوروں کا شکاری میں

بہت عرصے پہلے کا ہوں جو تاک تو شکاری بن کر
شکار پر لگاتے ہیں لیکن خود شکار ہو جاتے ہیں
اپنی بات میں اس نے جیلانی کو اسی کے ارادے
ظاہر کروائے جن پر وہ کچھ گڑ بڑا سا گیا
لے جاؤ اسے۔۔۔" یہ ہوا تھا دل بند یا قوت کا
اور آئندہ میرے رستے میں آنے کی کوشش کی
تو ابھی صرف بیٹی اٹھائی تھی اگلی بار تم سب
کو اٹھاد ونگا اس دنیا سے ہی۔۔۔۔" ساتھ انگلی
اٹھا کر سخت لہجے میں وارن کیا
اپنے بندے سے کہو طلاق دے میری بیٹی کو
"میں اسکی شادی کروانا چاہتا ہوں اسی ہفتے۔۔۔
پاشا کی دھمکی ان پر لرزا طاری کر رہی تھی تب ہی

سیدھی مدعے کی بات کرتے وہ یہاں سے نکلنا چاہتے تھے

یاقوت۔۔۔"اپنا نام سنتے وہ سکتے سے نکلتا پاشا کی جانب متوجہ ہوا

"اس لڑکی کو لے آؤ۔۔۔

نجح۔۔جی۔۔۔جی ابھی لایا۔۔۔"خود پر ضبط کرتے وہ

اٹھ کر جانے ہی لگا تھا جب پاشا کی آواز پھر آئی

اور ہاں طلاق دے کر لانا۔۔۔۔"طلاق لفظ پر یاقوت

کے قدم وہی منجمند ہو گئے دل جیسے کسی نے مٹھی

میں بھینچ دیا ہو وہ کڑی آزمائش میں آگیا تھا

وہی ہوا جس کا ڈر تھا اسے یا پاشا کا یقین توڑتا

یا مشی کا دل۔۔۔عورت اسے اور بھی مل سکتی تھیں

لیکن پاشا جیسا بھائی کھو دیتا تو شاید سچ میں

اس دنیا میں تنہا ہو جاتا

وہ مرے مرے قدم اٹھاتا گھر کی جانب آیا ہر قدم جیسے بھاری ہوتا جا
رہا تھا اور ہر قدم اسکی ایک ایک سانس نکال رہا تھا

اسے ہر بڑھتے قدم پر اپنا آپ خالی ہوتا محسوس ہو
رہا تھا کوئی انجانی طاقت تھی جو اسے گھر جانے
سے روک رہی تھی یاقوت نے سر اٹھا کر بے بسی سے
آسمان کی جانب دیکھا آنکھیں میں شکوہ در آیا تھا
اتنے سالوں میں صرف ایک ہی رشتہ تو مانگا تھا وہ
بھی نہیں آیا نصیب میں۔۔۔"آسمان سے نظریں خالی
ہی واپس لوٹی تھیں وہ گھر کے قریب آچکا تھا
جب اندر سے مشی کے کھلکھلانے کی آواز آرہی تھی

اس آواز سے جیسے وہ ایک پل کیلئے جی اٹھا تھا

دروازہ کھولتے اس نے اندر جھانکا وہ صوفے پر

سامنے بیٹھی ایک بلی کے بچے کو پکڑے اسکے بالوں

پر پن لگا رہی تھی جب یاقوت اسے اٹھا کر لایا تھا

تب اسکے بالوں میں کچھ ہیئر پنز لگی تھیں وہی

پن وہ بلی کے بچے کو گود میں بٹھا کر لگا رہی تھی

اور وہ بھی سکون سے لگوا رہی تھی یہ منظر بے

حد حسین تھا اسے مشی پر ٹوٹ کر پیار آیا اور

اتنا ہی خود پر غصّہ۔۔۔

وہ دبے قدموں چلتا اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا

صرف ڈائپر کی ہی پریکٹس کیوں کروں۔۔۔میں

بال بنانے کی بھی کرونگی۔۔اوکے۔۔تیار ہو کر بابا کو

سرپرائز کریں گے۔۔۔۔" وہ خود سے بولتی اس پن کو
فٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب یاقوت کو
دیکھتے وہ خاموش بیٹھی بلی اچھل پڑی اور
اسکے اچانک اچھلنے پر مشی ایک دم ڈر کر پیچھے
کو ہوئی لیکن وہ اسکی کے فراک پر چڑھتی کندھے
پر آکر ٹک سی گئی اتاولی اتنی تھی کہ بسسس اب اٹھالے یاقوت اسے
اس نے بے حد نرمی سے اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تب مشی نے مڑ کر
اسے دیکھا اور بے اختیار سیدھی کھڑی ہو گئی
تت۔۔۔ تم۔۔ تم کب آئے۔۔۔؟
جب تم میرے بچوں کے بال بنا رہی تھی۔۔۔" اسکی
باتیں وہ سن چکا تھا مشی پل میں سرخ گلال سی ہوئی
وہ۔۔۔ وہ میں۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے

وہ بلی کا بچہ نیچے رکھتے روم میں چلا گیا چہرے

پر بلا کی سنجیدگی تھی کمرے میں آتے وہ بیڈ پر

سر پکڑ کر بیٹھ گیا مشی بھی اسکے پیچھے پیچھے

کمرے میں آگئی اور اسے ایسے بیٹھے دیکھ وہ ایک

ہی جست میں اس کے پاس آئی

کیا ہوا۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکے پاس بیٹھتے فکر سے

پوچھا یاقوت نے ایک نظر اسے دیکھا آنکھوں کے

ڈورے سرخ ہو رہے تھے

تت۔۔تمہارے۔۔۔ڈیڈ آئیں ہیں" مشی یک ٹک اسے دیکھ

رہی تھی مانو انکے آنے سے اسے کوئی فرق نہ پڑا ہو

"وہ تمہیں۔۔۔لے جانا چاہتے ہیں۔۔۔

لیکن میں نہیں جانا چاہتی سمپل۔۔۔۔"وہ بہت نارمل

انداز میں کندھے اچکا کر بولی

یاقوت نے ایک لمبی سانس خود میں اتاری جیسے

اگلے جملے میں یہ سانسیں ساتھ نہیں دیں گی

"تم۔۔۔ تم جا رہی ہو۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔ کہاں ہیں ڈیڈ۔۔ میں جا کر کرتی ہوں

بات وہ ہوتے کون ہیں جب دل چاہا بیٹے کے بدلے

سودا کر دیا جب دل چاہا آ گئے لینے۔۔۔۔" وہ تقریباً

پھٹ پڑی تھی یاقوت یک ٹک اسے دیکھے گیا

میں جا رہی ہوں ان سے بات کرنے۔۔۔" وہ کہتے

مڑی ہی تھی جب یاقوت کی گرج دار آواز پر اسکے

قدم وہی منجمند ہوئے

تم سے کہا ناں کہ جا رہی ہو تم۔۔۔۔" اسکی بات پر

مڑ کر سٹک سی ہوئی دیکھنے لگی

مجھے یہ کیوں لگ رہا ہے کہ۔۔کہ تم مجھے گھر سے

نکال رہے ہو۔۔۔" لہجے میں دنیا بھر کا دکھ امڈ

آیا تھا آنکھیں تھی کہ پل میں نم ہوئی

زندگی سے بھی۔۔۔"اس جملے پر وہ سر جھکا

گیا جبکہ مشی کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے پا

رہی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے جسم دھیرے

دھیرے بے جان ہو رہا تھا

میں۔۔۔میں یاقوت مرزا۔۔۔اپنے پورے ہوش و حواس

میں تمہیں۔۔۔طل "بولتے ہوئے نظر اوپر اٹھی تو

لفظ جیسے وہی دم توڑ گئے مشی اسی وقت زمین

بوس ہونے لگی تھی یاقوت ایک ہی جست میں اس تک

آیا جو گرتے گرتے اسکی بانہوں میں جھول گئی

یاقوت اسکی حالت دیکھتے یکدم بوکھلا سا گیا

مشی۔۔۔ مشی۔۔اٹھو۔۔۔"اسکا چہرہ تھپتھپاتے پکارا

لیکن اسکا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا تھا یاقوت اسے

بانہوں میں بھرتے بیڈ تک لایا اور لٹاتے پانی کے چند

قطرے اسکے چہرے پر چھینکے لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا

مشی اٹھو۔۔۔نہ کرو تنگ یار۔۔۔"اسکا ٹھنڈا ہاتھ پکڑ

کر اپنے گرم ہاتھوں میں مسلا اسکا شاید بی پی

لو ہوا تھا سانسیں چل رہی تھیں لیکن چھوٹی چھوٹی

اسکی یہ حالت دیکھ یاقوت کو سمجھ نہیں آئی کیا

کرے وہ لڑکی سچ میں اسکے لئے پاگل ہو چکی تھی

وہ کچھ دیر ہاتھ مسلتا رہا جب اسکی پلکیں لرزی

مم۔۔ مشی۔۔۔اٹھو۔۔۔"اسکی پلکیں ہلتی دیکھ وہ
سیدھا ہو بیٹھا اور جلدی سے اٹھتے کچن سے سالٹ
اٹھا کر لایا اس وقت اسے یہی حل دکھا تھا اپنی
انگلی پر سالٹ لگا کر اسکے منہ کے قریب کیا
جسے وہ چپ چاپ اپنے منہ میں لے گئی یاقوت
کا دل یک بارگی سے دھڑکا تھا۔اسے کندھوں سے
تھام پر بٹھاتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگوائی اور
پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے لبوں سے لگایا وہ اسے
اپنی نظروں کے حصار میں لئے چپ چاپ پی گئی
یاقوت تو جیسے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا تھا
وہ وہی بیٹھا نجانے کیا سوچنے لگا یہ لڑکی نہیں
رہ سکتی تھی اسکے بغیر رہ تو وہ بھی نہیں سکتا

تھا لیکن وہ۔۔ بھی مجبور تھا غلط جگہ دل لگا بیٹھا
جب کہ شروع سے پتہ تھا کہ یہ لڑکی صرف دشمنی
میں آئی ہے ایک دن اسے واپس جانا تھا
تم۔۔۔" وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ مشی اسکے سینے
سے لگتی بری طرح چیخ پڑی جو اتنی دیر سے
ضبط کئے بیٹھی تھی یا قوت تو ایک پل کو بوکھلا
سا گیا اسکی حالت دیکھ وہ تڑپ کر رو رہی تھی
مانو اب رو رو کر ہی مر جائے گی وہ چپ سادھے
اسکی کمر سہلاتا آنکھیں موند گیا
میں۔۔۔ میں۔۔۔ مر جاؤنگی تمہارے بغیر۔۔۔ رر رم۔۔
"میں۔، نہیں۔۔ رہ سکتی تم سے۔۔ دور۔۔۔
میں بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔۔" بولتے اسے خود میں

زور سے بھینچ گیا مانو اسے اب خود میں پیوست کر لے گا

تم۔۔۔ تم۔۔۔ نہیں بھیجو گے ناں۔۔۔ مجھے بولو۔۔۔" وہ

پیچھے ہٹتی جیسے ایک یقین سے پوچھنے لگی جیسے

وہ اب کہہ دے گا کہ نہیں کبھی نہیں لیکن مشی کا

دل ڈوب سا گیا کیونکہ یاقوت چپ تھا

"یہ۔۔۔ پاشا کا فیصلہ ہے۔۔۔

تو۔۔۔ میں انکے پیر پکڑ لونگی۔۔۔۔ کہ وہ نہ چھینے

تمہیں مجھ سے۔۔۔ میں۔۔۔ کیسے تمہیں بتاؤں تم۔۔۔

میری سانسیں بن گئے ہو۔۔۔۔ تمہارے بغیر میں

جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی اب۔۔۔ تم کیوں

کر رہے ہو خود سے دور۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے جیسے

پاگل سی ہونے لگی تھی آنکھوں سے سیال مسلسل

بہہ رہا تھا جسم پوری طرح کانپ رہا تھا

تم بہت بے حس ہو یا قوت۔۔۔ تمہارے سینے میں

دل نہیں پتھر ہے۔۔۔۔ مم۔۔ میرا دل کرتا ہے تمہارا

ہاتھ تھاموں۔۔۔ تمہیں یقین دلاؤں اپنی محبت کا

جو تم سے ہے۔۔۔ تمہاری روح سے ہے ایسی محبت

تمہیں مجھ سے ہونی چاہئے تھی لیکن یہ میں نے

کرلی۔۔۔" وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا وہ کیا بتاتا

یہ محبت کرتی ہے تو یا قوت مرزا عشق کے دہانے

پر پہنچ چکا ہے جس کے آگے صرف موت ہے

وہ چپ چاپ اٹھتے اسکا سامان اٹیچی میں ڈالنے

لگا ایک ایک چیز جو اسکے غیر موجودگی میں

اسکی یاد دلاتی وہ سب رکھتا گیا جب کہ مشی

چپکی سادھے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھے گئ

سارا سامان پیک کرتے اس نے اٹیچی بیڈ سے نیچے اتاری

دوپٹہ پہن لو اور وہاں جا کر بھی سر سے نہ اترے

"میں نہیں چاہتا میری بیوی کے بالوں پر بھی کسی غیر کی نظر پڑے۔۔۔

مم۔۔۔ مطلب۔۔۔؟ وہ نہ سمجھی سے دیکھتی

پوچھنے لگی جب وہ اسے اپنی نظروں کے حصار

میں قید کئے اس تک آیا اور تھوڑا سا نیچے اسکے چہرے پر جھکا

دشمنی میں آئ مشائم قدیر جیلانی کو جانے دے رہا

ہوں۔۔۔ لیکن مشائم یاقوت مرزا کو نہیں اسے میں

واپس لاؤنگا اور ہمیشہ کیلئے۔۔۔" بولتے اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھے

"تم ایڑی ہو۔۔۔ لیکن میری ہو۔۔۔ صرف میری۔۔۔

افففف یہ میری لفظ مشائم کو جیسے پھر سے

زندہ کر گیا تھا وہ وہی بیڈ پر کھڑی ہوتی اسے خود سے لگا گئی
اور تم۔۔ بھی۔۔۔ ٹیڑھے ہو لیکن بس میرے ہو۔۔۔
صرف میرے مشی کے۔۔۔۔"اب اسکا بس نہیں چلا
تھا کہ اسے خود میں سمو لے پاگل لفظ چھوٹا تھا
ان دونوں کیلئے یاقوت کا چہرہ بے دھیانی میں
مشی کے سینے پر آ چکا تھا لیکن وہ خوشی میں
اتنی پاگل تھی کہ یاقوت کی آنکھوں میں جلتے
جذباتوں کے دیپ دیکھ ہی نہیں پائی وہ وہی سے
اپنی خوشبو اس میں محسوس کرتا اپنا رخصار
اسکی دھڑکنوں پر رب کرنے لگا جب مشی کو ہوش
آیا اور انہی دھڑکنوں میں دھڑکتا دل بے اختیار
اچھل کر حلق میں آیا یاقوت کے بازو پیچھے اسکی کمر پر بندھے اور

سر سینے پر دیکھ مشی میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی
ی۔۔۔یق۔۔یاقوت۔۔۔"اسے بہکتے دیکھ دھیرے سے
پکارا لیکن وہ کہاں سن رہا تھا مشی اپنے دونوں
ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھتی پیچھے کرنے کی
کوشش کرنے لگی جب یاقوت ہوش کی دنیا میں واپس آیا
مشی کو اس وقت اسکی آنکھوں میں دیکھنا ایک
محال کام لگ رہا تھا وہ نظریں جیسے جسم کے آر پار ہو رہی تھیں
اسے پیچھے ہوتے دیکھ یاقوت نے اسکی کمر پر
گرفت مضبوط کرتے اپنی جانب پھر سے کھینچا
تم جتنا تڑپاؤ گی اتنا ہی تمہارے لئے نقصان دہ
ہو گا جب میرے حصار میں آؤ گی ایک ایک تڑپ
کا حساب لونگا پورے وثوق سے۔۔۔"اپنے لفظوں سے

مشی پر کپکپی طاری کرتے اسے یونہی پکڑ کر بیڈ
سے اتار کر اپنے مقابل زمین پر کھڑا کیا نظروں میں
اندر ٹھاٹھیں مارتا سمندر صاف دکھائی دے رہا تھا
بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر اسکے سر پر پہناتے اچھے سے
سینے پر بھی ڈھکا ہاں وہ واقعی اب کسی کی نظر
اس پر برداشت نہیں کر سکتا تھا
"چلیں۔۔۔۔
ھمم۔۔۔"اسکا ہاتھ تھامے اٹیچی اتا کر روم سے باہر
لا یا بچے اب بھی صوفے پر کلٹیاں کھاتے کھیلنے میں
مصروف تھے جب یاقوت کو دیکھتے بھاگ کر اسکی
جانب آتے پیروں سے لپٹ گئے
دونوں نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکرا

دیے یاقوت نے انکو پیچھے کیااور مشی کے ہمراہ باہر آگیا

جیلانی اب بے چین ہواٹھا تھا اتنی دیر لگنے پر وہی

پاشا اسکی حالت دیکھتے محفوظ ہو رہا تھا مانو

اسے اسکی بے چینی اچھی لگ رہی ہو تھوڑی ہی

دیر میں مشی یاقوت کے پیچھے پیچھے آتی دکھائی

دی تو وہ تڑپ کر اٹھے اور لپک کر اپنی بیٹی کو اپنے

سینے سے لگا گئے مانو پچھلے جنم میں کسی میلے میں بچھڑ گئی ہو

میرا بچہ۔۔۔۔ تمہیں کچھ کیا تو نہیں ان درندوں سے۔۔۔؟

اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے فکر مندی سے پوچھا جب

نظر اس کے حلیے پر پڑی

یہ۔۔۔یہ کیسا حلیہ بنالیا بیٹا۔۔۔" پیروں تک آتا

عبایا ٹائپ فراک اور سر پر دوپٹہ دیکھ وہ ٹھٹھکے

اتار واسے۔۔۔"کہتے وہ مشی کے سر سے دوپٹہ
کھینچ کر ایک جانب پھینک گئے جواڑتے ہوئے
پاشا کے قدموں میں آگیا اس نے جھک کر اسے
اٹھایا جب کہ یاقوت کی مٹھیاں غصّے
سے بھینچی تھی کیسا باپ تھا مردوں کے بیچ
اپنی بیٹی کے سر پر دوپٹہ اسے کھل رہا تھا واقعی
پیسا اندھا کر دیتا ہے جتنا زیادہ پیسا اتنی چھوٹی
سوچ یہ سب انہیں ٹیپیکل لگتا ہے
مشی کے چہرے پر یاقوت کا ڈر صاف دکھائی دے رہا تھا
یہ ڈالوا اپنے سر پر لڑکی۔۔۔"اسی پل پاشا کی کرخت
آواز ڈیرے پر گونجی تھی تب مشی نے پہلی بار
پاشا کو دیکھا۔۔۔کیا اس نے اتنے خوبصورت مرد

کہیں دیکھے تھے۔۔؟جو پاشا گینگ میں تھے نہیں

انکی خوبصورتی کو انکی غیرت مزید پرکشش بنا رہی تھی

بولتے اس نے دوپٹہ واپس مشائم کی جانب اچھالا

جب تک میرے علاقے سے نکل نہیں جاتے تہذیب کے

دائرے سے نہ نکلنا۔۔۔"جیلانی کی آنکھوں میں

دیکھتے کاٹ دار لہجے میں بولا

یاقوت کا بس چل نہیں رہا تھا وہ جیلانی کا بھیجا

وہی کھول کر اس میں تھوڑی سی غیرت ڈال دے

میں۔۔۔میں ایک دفع اپنے سامنے تمہارے بندے کو

طلاق دیتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے یقین نہیں

ہے کہ اس نے طلاق دے دی ہے۔۔۔"جیلانی کا جملہ

سنتے مشی کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا

یہی کچھ حال یاقوت کا بھی تھا اگر پاشا کہہ
دیتا کہ دو۔۔۔تو۔۔۔ نہیں وہ انکار نہیں کر سکتا تھا
لیکن طلاق بھی نہیں دے سکتا تھا دونوں کو اپنا
آپ بے جان سا محسوس ہوا مشی تو سانس روکے
کھڑی یاقوت کو دیکھتی رہی
پاشا نے ایک نظر یاقوت کو دیکھا جو مشی کی جانب
دیکھ رہا تھا اور وہ یاقوت کو ان نظروں کے تبادلے
پر پاشا کی شکنوں میں مزید اضافہ ہوا
یاقوت۔۔۔"اسی پل یاقوت کو پاشا کی یہ آواز خود
میں صور سی پھونکتی محسوس ہوئی اس نے
ضبط سے آنکھیں بند کر کر اسکی جانب گردن موڑی
انکی گاڑی کو باہر کا رستہ دکھاؤ۔۔۔"یہ بات جہاں

دو لوگوں میں جان سی بھر گئی تھی وہی جیلانی
کا غصّے سے برا حال ہوا
طلاق کے پیپرز میں بھجوادونگا۔۔۔"جیلانی بولتے
مشی کو کھینچتے اپنے ساتھ گاڑی تک لے آئے
تب ہی پاشا نے دوبارہ یاقوت کا چہرہ دیکھا جو
ضبط کے مارے خون چھلکانے کے قریب تھا
گاڑی میں بیٹھ کر بھی مشی پیچھے مڑ مڑ کر
یاقوت کو دیکھ رہی تھی یہ دوری دونوں کیلئے
ہی جان لیوا ثابت ہونے والی تھی وہ واقعی یہاں
آکر یاقوت مرزا کی روح کو اپنے ساتھ لے گئی تھی
مجھے زمل کو لے کر ہوسپٹل جانا ہے۔۔۔تب تک یہ
ٹرانزیکشن تم کر دینا۔۔۔"یاقوت کو مخاطب کرتے

وہ سیدھا گھر کی جانب چلا گیا جب کہ یاقوت
اپنا خالی پن لئے صوفے پر ڈھے سا گیا سر پیچھے
پشت پر ٹکاتے آنکھیں موندی وہ نہیں جانتا تھا
کہ کیسے وہ پاشا سے اپنی بات کرے گا لیکن اسے
اب کرنی تھی یہ تھوڑی دیر کی دوری ہی جان
نکال رہی تھی آگے کیسے برداشت کرتا

NOVELS BY AQSAM

بیڈ پر لیٹے وہ مسلسل چھت کو گھورتے نروس سی
ہو رہی تھی زیحال کو بھی زبردستی اپنے ساتھ
روک لیا ورنہ چیک اپ کے دوران کسی کو وہاں
رکنا الاؤڈ نہیں تھا وہ کس کر زیحال کی شرٹ
مٹھی میں جکڑے سیدھی چت لیٹی تھی نجانے
گھبراہٹ کس چیز کی تھی شاید اپنا پہلا بچہ کھو

کر دوسرے کو لے کر دونوں ہی پوزیسیو ہو رہے تھے

کیونکہ یہی کچھ حال زیحال کا بھی تھا جب

ڈاکٹر روم میں آکر اسکے پاس والی چیئر پر بیٹھی

زمل کا چیک اپ کرتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی

آپ میرے روم میں آئیں۔۔۔"بولتے وہ اٹھی جب

زمل نے زیحال کی شرٹ کھینچی اسے ڈاکٹر کا یوں

اٹھنا جیسے کسی خطرے کی علامت لگا

آپ گھبرائیں نہیں مسسز زیحال آپ کا بے بی بلکل

ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے اسکی بے چینی بھانپ

چکی تھی تب ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی

دی اور ساتھ ہی وہ اس ٹیب میں پچر کلک کر کر اسے

تھما دیا تاکہ وہ کچھ دیر زیحال کی شرٹ چھوڑ دے

زیحال ڈاکٹر کے ساتھ انکے روم میں چلا گیا تھا

یہ خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی کومل اسی

ہوسپٹل میں تھی اور ایک نرس سے بات کرتی اسی

روم میں آئی جہاں سامنے زمل کو لیٹے دیکھ وہ

چونکی اسے یقین نہیں آیا تھا کہ وہ زمل ہی ہے یہ

اسلام آباد کا سب سے بڑا پرائیویٹ ہوسپٹل تھا اس

لئے زیحال بنا کومل کی پرواہ کئے زمل کا چیک اپ

یہی سے کروانے آیا تھا

تم جاؤ۔۔۔روم نمبر سیونٹین کے پیشنٹ کو دیکھو

انکی میڈیسنز کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"نرس کو کام بتاتے

وہاں سے بھیج کر خود بنا قدموں کی آواز پیدا کئے

زمل کے قریب آئی جو ٹیب میں وہ چھو۔۔۔۔۔ٹوسا بے بی

کیا ایک زرہ سا تھا لیکن تھا تو اسکا بے بی اسے دیکھتی
خوش ہو رہی تھی

مبارک ہو ماں بن گئی تم۔۔۔"کومل کی آواز پر وہ
یکدم اچھلی ٹیب بھی ہاتھ سے گرتے گرتے بچا جسے
کومل نے کیچ کرتے خود لے لیا اور ٹکٹکی باندھے اسے
دیکھنے لگی چہرے کا رنگ یکسر تبدیل ہوا جیسے
اندر میں کچھ ٹوٹا ہو

بہت خوش ہو ناں زیحال اور اسکا بچہ پا کر۔۔۔؟
نظریں ٹیب پر جمائے جلے کٹے انداز میں بولی
اور اسی پل ٹیب ہاتھ سے چھوٹتے زمین پر گرا اور
سکرین ٹوٹ کر سیاہ ہو گئی زمل یہ دیکھتے ایک پل
کو ڈر سی گئی اور ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے

لگی جس کی آنکھوں میں صرف نفرت دکھائی دے رہی تھی

ایسے ہی میں تمہاری زندگی سیاہ بنادونگی۔۔۔"ٹیب

کی سکرین کی جانب اشارہ کرتی تڑخ کر بولی

زیحال مجھے نہیں ملا تو کیا ہوا اب جو میں اسکے

ساتھ کرونگی۔۔۔وہ تمہارے لائق بھی نہیں رہے گا

سمجھی۔۔۔"اسکے منہ پر غراتی زمل پر سکتا سا طاری کر گئی

اس پر اور اس سے ہونے والے بچوں پر صرف میرا

حق ہے۔۔۔"زمل پھٹی پھٹی نظروں سے اسکا پاگل پن

دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں عنقریب لہو اترنے والا تھا

کومل اس پر خوف طاری کرتے زیحال کے آنے سے پہلے وہاں سے نکل

گئی

"اب دیکھتی ہوں کیسے تم۔۔۔خوش رہتے ہو مسٹر۔۔

اسکا مقصد صرف اپنی بے عزتی کا
بدلہ لینا تھا جواب پورا ہو جائے گا کیونکہ اب زمل اس
کی باتوں کو اتنا سوچتی کہ اس ٹینشن میں وہ اپنا
بچہ گنوا دیتی اور زیحال پھر سے خالی ہاتھ رہ
جاتا کومل چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے وہاں
سے نکل کر اپنے کیبن میں چلی گئ
دیکھیں آپ کی وائف بہت ویک ہیں انکی خوراک ٹھیک
کروائیں اور ٹینشن تو بلکل نہ لینے دیں۔۔۔"اسے
تاکید کرتی خود زمل کی میڈیسنز لکھنے لگی زیحال
کے چہرے پر ایک الوہی سی چمک تھی اندر ہی اندر
خوشی اسے پاگل سا کر رہی تھی اسکا دل کیا
ابھی جا کر زمل کو سینے سے لگا لے جو اسے یہ

خوشی دینے جارہی تھی ڈاکٹر سے باقی کی ہدایات
لیتے وہ روم میں آیا جہاں ٹیب نیچے زمین پر گرا
دیکھ وہ ایک ہی جست میں زمل تک پہنچا جس کے
چہرے کا رنگ اب تک اڑا ہوا تھا
وائفی۔۔۔یو اوکے۔۔۔؟اسکا چہرہ اوپر کرتے فکر مندی
سے پوچھا زمل سکتے سے باہر نکلتی اسے دیکھ کر
خود پر سے ضبط کھو گئی اور وہ سے زیحال
کی کمر پر ہاتھ باندھے اس کے پیٹ سے لگ کر زار و قطار رونے لگی
زمل۔۔۔۔کیا ہوا بتاؤ تو۔۔۔"اسے ایسے تڑپ کر روتے
دیکھ وہ بوکھلا سا گیا تھا کتنا خوش ہو کر وہ آیا
تھا لیکن اب اتنا ہی پریشان ہو گیا تھا
وہ۔۔۔وہ ک۔۔کک۔۔کو۔۔کو مل آ۔۔آئی تھی۔۔۔"وہ

ہچکیاں لیتی روتے ہوئے دروازے کی جانب اشارہ کرنے
لگی کومل کا نام سنتے ہی پاشا کے ماتھے کی رگیں تنی
وہ۔۔۔وہ کہہ کر گئی۔۔ہے کہ۔۔۔کہ مم۔۔مجھ سے۔۔آپ
"او۔۔۔اور ہمارے بب۔۔بچے کو۔۔۔
چپ میری۔۔۔جان۔۔۔۔بلکل چپ۔۔۔"اسکے ایسے ہچکولے
لیتے دیکھ پیار سے اسکے رخصار پر ہاتھ پھر کر آنسوں صاف کئے
"تم۔۔۔یہاں بیٹھو۔۔۔میں ابھی آیا۔۔۔
نہیں۔۔۔نہیں آ۔۔آپ۔۔آپ کہیں نہ جائیں۔۔۔"اسکی
باتوں سے وہ اتنی خوف زدہ ہو گئی تھی کہ زیحال
کو ایک پل کیلئے خود سے دور کرنے سے بھی ڈر رہی تھی
آ۔۔آپ آپ گھر چلیں بس۔۔"اسکی ضد پر زیحال اسے
کندھوں سے تھام کر اٹھاتے باہر لایا اب اندر خوشی

کے بجائے غصّے سے بھا بھڑ جل رہے تھے وہ اس عورت
کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھا وہ گرگٹ تھی
رنگ بدلنا اسکی عادت تھی وہ اپنی حرکتوں سے باز
تب تک نہ آتی جب تک قبر تک نہ پہنچ جاتی
تم بیٹھو۔۔۔میں تمہاری میڈیسنز لے آؤں" اسے فرنٹ
سیٹ پر بٹھاتے خود واپس اندر آیا لیکن رخ سیدھا
کومل کے کیبن کی جانب تھا
دھاڑ سے دروازہ کھولتے اپنی قہر آلود نظریں کومل
پر گاڑھی جس کا رنگ اسے دیکھ فق سا پڑ گیا

تت۔۔۔تم۔۔۔تم یہاں کیا کر۔۔۔" اسے اپنی جانب آتے دیکھ
وہ ایک دم بوکھلائی لیکن اسکے جملے کے پورے ہونے سے

پہلے وہ نہ صرف اس تک پہنچ چکا تھا بلکہ اسے گردن
سے پکڑ کر دیوار سے لگا چکا تھا گرفت اتنی مضبوط تھی
کہ پل کی پل کومل کا چہرہ سرخ ہونے لگا
" تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میری بیوی کو دھمکانے کی ہاں
سیدھا اسکے منہ پر دھاڑا گرفت مضبوط ہوتی جا رہی
تھی کومل کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی
تمہیں میں اس لئے چھوڑتا آیا کہ میں عورتوں پر ہاتھ
نہیں اٹھاتا لیکن اگر عورت تمہارے جیسی ہو گی تو ایک
"سیکنڈ نہیں لگاؤنگا اپنی گن تم میں خالی کرنے پر۔۔۔
اسکی باتوں کو نظر انداز کرتی وہ خود کو چھڑانے کی
ایک ناکام کوشش کر رہی تھی بار بار ہاتھ کبھی اسکے
ہاتھ پر مارتی کبھی سینے پر لیکن وہ آج سچ میں رحم

نہیں کھا رہا تھا کیونکہ بات اب اسکے بیوی بچے کی تھی

چ۔۔۔چ۔۔۔۔ چھو۔۔"لفظ اندر ہی دم توڑ رہے تھے جب پاشا

نے ایک جھٹکے میں اسے خود سے دور پھینکا وہ سیدھا

ٹیبل پر منہ کے بل گری تھی کھانس کھانس کر اب برا

حال ہونے لگا تھا لیکن وہ اب بھی قہر بار نگاہوں سے اسے

دیکھ رہا تھا مانو نظروں سے ہی قتل کر ڈالے گا

وہ کچھ دیر خود کو سمبھالتی اسکی جانب مڑی

تو کر و ختم۔۔۔کیوں نہیں کیا اب تک۔۔"اسکے قریب آتی

آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی غرا کر بولی اتنی ہمت وہ کبھی

نہ کر پاتی اگر پامیر سے نکاح نہ ہوا ہوتا اب پاشا اسے

اتنی آسانی سے نہیں مار سکتا تھا جس پر اسے مزید شے ملی

اب تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ورنہ اپنے بھائی کو کیا

کہو گے جو میرے عشق میں گوڈے گوڈے بھیگ چکا ہے
لیکن میں آج بھی تم سے محبت کرتی ہوں اور تمہیں بھی
اتنا مجبور کر دونگی کہ خود میرے پاس چل کر آؤ گے
لہجے سے مکاری صاف چھلک رہی تھی پاشا ایک پل کو
اسے غصّیلی نظروں سے دیکھتا رہا اور دھیرے دھیرے
قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا
آؤنگا۔۔۔خود۔۔لیکن تمہاری جان لینے۔۔"اسکے منہ پر
غراتے کندھے سے پکڑ کر ایک جانب پھینکا جو اسکے
رستے میں حائل تھی اور لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا
اسکے جاتے کومل نے ایک گہرا سانس لی اور کرسی کی
پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اسکے سامنے تو ہمت کر
لی لیکن اب برا حال ہو رہا تھا انکا بھائی چارہ کہیں نہ

کہیں کومل کو فائدہ دے گیا تھا تب ہی اس نے موبائل
اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کا جو دوسری ہی رنگ پر اٹھا لیا گیا
وہ لوگ پاکستان آ چکے ہیں اپنے بندوں سے کہو جتنا
جلدی ہو سکے اپنا کام نمٹائیں۔۔۔"اسکی بات پر مقابل
کے دل پر ایک ٹھنڈی پھوار پڑی تھی
اب تو جلدی ہی کرنا پڑے گا اسکے بغیر رہنا اب میرے
بھی بس کی بات نہیں رہی۔۔۔"بولتے اس نے سامنے
دیوار پر لگی بڑی بڑی ہیزل آنکھوں والی لڑکی کی تصویر
کو بڑی حسرت سے دیکھتے دل پر ہاتھ رکھا
کومل ٹھک سے کال بند کر گئی ماتھے پر شکنیں در آئیں
لیکن لبوں پر شیطانی مسکراہٹ

NOVELS BY AQSAM

اس نے سارے راستے زیحال کا ہاتھ سختی سے تھامے

رکھا تھا وہ کبھی کومل سے نہیں ڈری تھی لیکن اتنے دن
سے جو زیحال کو کھونے کا ڈر اندر میں گڑھ سا گیا
تھا اس کے بعد اسے کومل سے بھی خوف آنے لگا تھا
اسے ایسے کانپتے دیکھ زیحال نے اپنا ہاتھ چھڑوا کر بازو
اسکی کمر پر رکھتے اسکا سر اپنے سینے پر ٹکایا وہ جتنی
کوشش کرتا اسے ٹینشن سے دور رکھنے کی اتنی ہی زیادہ
وہ لیتی تھی تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ اپنے علاقے میں
پہنچ چکے تھے زمل کو کندھوں سے تھامتے سیدھا گھر
لے آیا وہ اب بھی سارے رستے کی طرح خاموش تھی اور
اسکی خاموشی زیحال کو کھل رہی تھی اسے دھیرے سے
بیڈ پر لٹاتے کمفرٹر اسکے اوپر ٹھیک کرتے خود روم سے
باہر نکل آیا اور آتے سامنے صوفے پر بیٹھتے ایک سگریٹ

نکالی وہ سموکنگ زمل کے سامنے نہیں کرتا تھا لیکن وہ
اب باہر نہیں آئے گی یہی سوچتے اس نے سگریٹ ہونٹوں
میں دبا کر سلگائی اور سر صوفے کی پشت پر ٹکا لیا
نیند دور دور تک نہیں تھی کتنی ہی دیر وہ سگرٹیں
پھونکتا رہا جب روم کا دروازہ کھلا اور زمل دوپٹے سے
بیگانہ باہر آئی سامنے اسے سموکنگ کرتے دیکھ وہ چونکی
کیونکہ اب تک اس نے زیحال کو ایسے نہیں دیکھا تھا
آ۔۔آپ۔۔ سموکنگ۔۔۔؟اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے
ادھورا سوال کیا زیحال اسے دیکھتے سگریٹ ایش ٹرے
میں پھینک چکا تھا لیکن خاموش رہا
ہی۔۔میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔"وہ اسکے مقابل
آتے ڈپٹنے والے انداز میں بولی لیکن وہ اب بھی منہ پھیر گیا

کان کھلے ہیں۔۔۔؟

نہیں بند ہیں۔۔۔"اسکی بات بیچ میں کاٹتے سخت لہجے

میں بولتا اٹھ کھڑا ہوا زمل اس کے رویے پر حیرت زدہ

ہوئی اس نے کبھی اس سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی

کیوں آئی ہو باہر جا کر سو جاؤ۔۔۔"کرخت لہجے میں بولتا

رخ بدل گیا اندر میں جیسے ٹیس سی اٹھی اس سے اس

رویے میں بات کرنے پر

ہب۔۔۔ہبی"وہ جانے کے بجائے وہی کھڑی رندھی سی آواز میں بولی

زمل جاؤ یہہ۔۔"وہ غصّے سے دھاڑتے مڑا ہی تھا جب اسکی

بڑی بڑی آنکھوں سے بہتے سیال کو دیکھتے رک سا گیا

دل پر جیسے گھونسا سا پڑا اور ایک ہی جست میں اس

تک پہنچتے اپنے حصار میں لیا

وائفی۔۔۔روکیوں رہی ہو۔۔۔"اسکے آنسوں اپنے انگوٹھے
سے صاف کرتے قدرے نرم لہجے میں پوچھا لیکن وہ
اسے خود سے پیچھے دھکیلتی دور کھڑی ہوئی
آ۔۔۔آپ۔۔مم۔۔مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔"رونے میں جیسے
روانی آئی زیحال کا دل کیا سر پیٹ لے
ڈانٹا نہیں بس غصّہ آگیا تھا یار۔۔تم بیوی ہو میری ایسے
کسی سے ڈرتے نہیں دیکھ سکتا میں۔۔۔"اسے کومل سے
اتنا ڈرتے دیکھ وہ اندر سے جل بھن رہا تھا
"لیکن وہ۔۔۔
لیکن وہ کیا۔۔۔وہ کونسی تیس مار خان ہے۔۔۔"اسکی
بات بیچ میں کاٹتے بولا
لیکن تم ضرور ہو وائفی۔۔۔"دھیمے لہجے میں بولتا پھر

سے قریب آتے اسکے مقابل کھڑا ہوا

تم کچھ بھی کرو کوئی تمہیں غصّہ دلائے اسے قتل تک

کردو۔۔ لیکن میں نہیں چاہتا تم میری بیوی ہو کر کسی

سے ڈرو جیسے مجھے ڈرا کر رکھتی ہو ایسے سب کو

ڈراؤ۔۔۔"خود کو ڈرانے والی بات تھوڑی دھیمی کی لیکن

زمل پھر بھی اسے گھورنے لگی

ہاں تو۔۔۔ڈرا کر ہی رکھتی ہو۔۔۔ تمہارے رونے سے تمہارے

ٹینشن لینے سے میں ڈرتا ہوں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں

بولتے بولتے اسکا لہجہ بھاری ہوا اس نے ایک قدم مزید

آگے آتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے خود سے لگایا

تم مجھ سے دور نہ ہو جاؤ اس بات کو سوچ کر بھی ڈرتا

ہوں۔۔۔"اسکے انداز سے وہ کوئی جنونی شخص لگ رہا تھا جہان زمل

کو اسکا یہ جنونی روپ پسند تھا وہی اسے کبھی کبھی اس سے

خوف بھی آتا تھا

تم میری محبت ہو میرا عشق میرا جنون ہو۔۔۔تم نہیں نہیں جانتی

زڑ گیہ تم میری کل کائنات ہو۔۔۔"اسکے منہ سے زڑ گیہ لفظ سنتے زمل

نے حیرت سے اسے دیکھا

زڑ گیہ مطلب۔۔۔"وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی

یہ پشتو لفظ ہے اسکا مطلب دل۔۔۔۔دل کا ٹکڑا۔۔۔۔"وہ بتاتے ہوئے

اتنا

پیار الگ رہا تھا

ہبی آپ میرے ساتھ پشتو کیوں نہیں بولتے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ

زیحال

کے پہاڑی سینے پر ٹکاتے لاڈ سے پوچھنے لگی زیحال کو اسکا یہ انداز

بے حد پسند تھا تب ہی محبت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا

" اردو سمجھتی نہیں ہو پشتو بول کر بیڑا غرق کروانا ہے مجھے اپنا

یہ بات بول کر بھی وہ اپنا بیڑا غرق کر چکا تھا زمل نے گھور کر اسے

دیکھا اور مکوں کی برسات شروع کر دی زیحال کا ہنس ہنس کر برا

حال ہونے لگا تھا

NOVELS BY AQSAM

بھائی مجھے آپ ایسے لگے نہیں تھے۔۔۔"بچارگی منہ

پر سجائے برلاس رو دینے کے قریب تھا

ایسا مطلب کیسا۔۔۔؟ڈرائیونگ کرتے بیک مرر سے اسے

دیکھا جسے آدھی رات کے اس پہر موت پڑ رہی تھی

البتہ پامیر خاموش بیٹھا تھا وہ تو یاقوت کی حرکت

سے اندر ہی اندر خوش ہو رہا تھا

"اگر پاشا کو پتہ چلا تو چھترول کر دیں گے ہماری۔۔۔

اسکا اگلا دکھ جاگا

بیٹا یہ بات صرف ہم تینوں کو پتہ ہے پاشا کو پتہ چلی
تو تمہاری قبر کسی کو پتہ نہیں چلے گی۔۔۔۔" برلاس منہ
کھولے اسکی دھمکی پر دکھ سے اسے دیکھنے لگا
وہ لوگ تھوڑی ہی دیر میں جیلانی ولا کے باہر تھے
گارڈز کی وجہ سے پیچھے کی سڑک پر گاڑی روکی اور
چوری چھپے تینوں نے دیوار پھلانگی
اب تینوں کلہوں پر ہاتھ رکھے ہونقوں کی طرح حویلی
کو دیکھ رہے تھے اتنی ساری کھڑکیاں تھی اب اسکے
والی کی کونسی تھی یہ سمجھ نہیں آرہا تھا
برلاس اوپر دیکھتے دیکھتے نیچے سے سیدھا گملے
میں جا بجا اور ٹکر لگتے

منہ سے ایک زبردست چیخ نکلی جسے نکلنے سے
پہلے پامیر منہ میں ہی دبا گیا
یارر۔۔۔یہ مروائے گا اس جیلانی جلاد کو پتہ چل گیا تو
سیدھا پاشا کے پاس پہنچے گا شکایت لے کر۔۔۔"یاقوت
کا بس نہیں چلا برلاس کو وہی شوٹ کر دے
"ہاں اور پھر پاشا ہم تینوں پر اپنے نشانے پکے کریں گے۔۔
نہیں اب وہ بچہ رو دینے کے قریب تھا پامیر اور یاقوت
نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اب دونوں کا سر
پٹخنے کا دل چاہ رہا تھا اس نمونے کو ساتھ لانے پر
وہ اپنی زندگی میں صرف دو ہی چیزوں سے ڈرا تھا
یا تو بلیوں سے یا پاشا کے ہاتھ سے ہوئی چھترول سے
بھائی یہ تو مشکل ہے۔۔۔اب بھابھی کا کمرہ کیسے

ڈھونڈیں گے۔۔۔؟ پامیر نے فکر مندی سے یاقوت کو دیکھتے
کہا جو خود پریشان سا کھڑا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا
بسم اللہ پڑھیں اور چڑھ جائیں غلط ایڈریس پر پہنچ
جائیں تو انکو میرا نمبر دے آیئے گا۔۔۔" برلاس کی بات
پر دونوں نے بیک وقت اسے دیکھا جس کی اب تک جان
نکل رہی تھی لڑکی کا سوچتے سارا ڈر ہوا ہو گیا
بیٹا۔۔۔ جیسی تیری شکل ہے اس کے ساتھ جنّت میں بھی
حور مل جائے تو غنیمت جاننا۔۔۔" پامیر نے اسکی ٹھوڑی
پکڑتے جلانے والے انداز میں کہا جس پر برلاس کلس کر رہ گیا
نہیں کیوں۔۔۔ میں کرونگا پاشا سے بات اس سی پی آر
والی لڑکی کیلئے۔۔۔" پامیر کو پیچھے کرتے برلاس کو خود
سے لگاتے پیار سے بولا لیکن اسکی بات پر تو برلاس سکتے

میں ہی چلا گیا تھا اسکو کیسے پتہ اس بات کا
ایسے نہ دیکھو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پتہ نہیں چلے
گا بیٹا جس دن تم اپنا منہ غلابی کر کر آئے تھے ناں میں
دیکھ چکا تھا اور اگلے دن پامیر کی باتیں۔۔۔ "افففف انکے فالتو دماغ
اس سے پہلے وہ کچھ بولتا شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی
اور ساتھ ہی مشی کے چیخنے کی تینوں نے بیک وقت
اس آواز کی سمت میں دیکھا
ایک کے بعد ایک چیز وہ پھینکتی توڑتی گئی اور چیختی
رہی شاید کسی بات کا غصّہ نکال رہی تھی یا قوت بنا
دیر کئے اس ونڈو کے ساتھ گزرتے پائپ پر چڑھا پامیر
اور برلاس دونوں نے اسے چڑھنے میں مدد دی بیچ میں
پہنچا ہی تھا کہ پیر بری طرح سے پھسلتا وہاں لگے کیل میں جا گھسا

بھائی۔۔۔آرام سے۔۔۔"وہ دونوں نیچے کھڑے بے چین
ہوا ٹھے کیونکہ وہ جوتے اتار کر چڑھا تھا اس لئے پیر سے
خون اب ٹپک کر نیچے گھاس میں جذب ہو رہا تھا اور
وہی خون اس پائپ پر بھی لگ چکا تھا
وہ بنا چوٹ کی پرواہ کرتے ونڈو تک جا پہنچا جو قسمت
سے کھلی تھی یاقوت اپنے منہ پر آتے پردے سائیڈ کرتا
اندر داخل ہوا جب نظر مشی کے ہاتھ میں پکڑے فلار
واس پر گئی جو وہ اسی جانب پھینکنے والی تھی
نہیں۔۔۔۔۔نہیں۔۔مارنا نہیں۔۔۔"اس کے پھینکنے سے پہلے
یاقوت چیخ پڑا لیکن یاقوت کو اپنے کمرے میں دیکھ
مشی تو سکتے میں ہی چلی گئی فلاور واس ہاتھ سے
چھوٹتے زمین پر جا گرا

سر تا پیر یاقوت کو دیکھتے آنکھوں سے بہتے سیال میں

جیسے اضافہ ہوا وہ اب تک بے یقینی سے اسے دیکھ

رہی تھی اسے اب بھی وہ وہم لگا

تم۔۔۔؟ نظریں اس پر ٹکائے بے یقینی سے بولی

نہیں۔۔۔ میرا بھوت۔۔۔ میں ہی ہوں پاگل لڑکی۔۔۔ "آگے سے

وہ تڑخ کر بولا لیکن وہ بنا اسکا لہجہ دیکھے ایک ہی

جست میں سیدھا اسکے سینے سے آ لگی تھی

یاقوت نے اپنے بازوؤں کا گھیرا اس کے گرد تنگ کرتے اسے

خود میں بھینچا اتنی ہی شدّت مشی میں بھی تھی جو

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے محسوس کروا رہی تھی

اسکا یوں تڑپ کر رونا یاقوت کا دل دھلا کر رکھ گیا

وہ ہچکیاں لیتی اسکے سینے میں جیسے پیوست ہو

جاناچاہتی تھی اتنی شدّت اور تڑپ یاقوت نے اب تک
اس میں محسوس نہیں کی تھی

کیاہوا۔۔۔روکیوں رہی ہو۔۔۔بتاؤ۔۔۔"اسکا چہرہ اپنے
سینے سے نکالتے پیار سے پوچھتے منہ پر آئی لٹوں کو
کان کے پیچھے اڑسا
لیکن وہ پھر سے اسکے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رودی
میری جان۔۔۔بتاؤتو کیاہوا۔۔۔"اسکی حالت دیکھ
یاقوت کو فکر ہونے لگی تھی

" وہ۔۔وہ ڈڈ۔۔ڈیڈ۔۔ڈیڈ کہہ رہے تھ۔۔۔تھے کہ۔۔وہ
چپ ایک دم چپ۔۔۔۔"ہچکیوں میں وہ بات تک پوری نہیں
کہہ پارہی تھی یاقوت اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ تک
لایااور بٹھاتے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا

اور خود گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا

اب بتاؤ۔۔۔ کیا کہا میرے سسر نے۔۔۔ "آہ یاقوت کو اندر

ہی اندر تھوڑی ہنسی آئی کیسا وقت آگیا تھا جیلانی جیسا

بندہ اسکا سسر بن گیا تھا یہ بات تو دور دور کر وہم و

گمان میں نہیں تھی

وہ۔۔ کہہ رہے تھے۔۔ کہ۔۔ کہ کورٹ کے ذریعے ہماری طلاق

کروادیں گے۔۔۔ "وہ سوں سوں کرتی بولتے سر جھکا گئی

اسکی تو۔۔۔ "یاقوت غصّے سے اٹھنے لگا تھا جب مشی

نے اسکے ہاتھ تھامتے روکا

"نہیں۔۔۔ نہیں تم نہ جاؤ باہر وہ۔۔ تمہیں ک۔۔ کوئی نقصان۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں ڈرتا ہوں ان سے۔۔۔؟ لہجہ سوالیہ

تھا مشی نفی میں سر ہلا گئی

میں ڈرتا صرف اللہّ سے ہوں مشی۔۔۔"اسکے رخصار
پر ہاتھ رکھتے بے حد نرم لہجے میں کہا
اور پاشا سے۔۔۔۔؟اتنے دنوں میں پاشا کی اہمیت وہ یاقوت
کی زندگی میں سمجھ گئی تھی
انکی عزت کرتا ہوں ہاں وہ الگ بات کہ انکے غصّے سے
تھوڑا ڈرتا بھی ہوں۔۔۔ لیکن تم فکر کیوں کر رہی ہو دیکھتا
"ہوں کونسا جج ہمیں الگ کرتا ہے۔۔۔وہی قبر بنا دو نگا سالے کی۔۔۔
یاقوت۔۔۔"اسکی گالی پر مشی نے ڈپٹا
تم نے یہ کیا پہن رکھا ہے۔۔۔"اتنی دیر میں اسکی نظر
مشی کے ڈریس پر گئی وہ اس وقت سلک سے بنے نائٹ
ڈریس میں ملبوس تھی
وہ۔۔۔یہ۔۔یہ میرے سلیپنگ سوٹ ہیں۔۔۔"وہ جانتی تھی

یاقوت کوایسے ڈریسسز نہیں پسند لیکن ساتھ سلپنگ
بھی کہاتاکہ سمجھ جائے
باہر ایسے کپڑے پہنے ناں تم نے ضائع کر دیناہے میں نے
تمہیں اپنے ہاتھوں سے۔۔۔"لہجہ خاصا سخت ہوا تھاآہ وہ نہیں جانتا
تھاایسے کپڑے باہر نہیں پہنے جاتے
مشی دھیرے سے سر اثبات میں ہلا گئی جس پر یاقوت
کواس پر ٹوٹ کر پیار آیاوہ واقعی بدل چکی تھی
اور یہ ہونٹوں پر آئل کیوں لگا رکھا۔۔۔"نظر اسکے ہونٹوں
پر پڑتے پوچھا مشی کا دل کیا سر پیٹ لے اپنا
وہ میرے لپس ڈرائے ہو گئے تھے اس لئے لگایا تھالپ آئل
اچھاتو۔۔۔میں کر دیتاہوں یہ ڈیہائیڈریشن کی کمی
پوری۔۔۔"اسکی بات پر مشی نے پھٹی نظروں سے اسے

دیکھا جو اسے اپنی نظروں میں بھرے قدم اٹھاتا آگے
آرہا تھا مشی اسکی آنکھوں میں اٹھتے جذباتوں کے طوفان
کو دیکھ وہ ڈر کر پیچھے ہٹتی گئی پیچھے بیڈ سے ٹکراتے
وہ اور یاقوت ایک ساتھ بیڈ پر گرے تھے

اسے ایک ہی جست میں بیڈ پر لٹاتے خود اسکے اوپر دھپ
سے آگرا کہ مشی زور سے آنکھیں مینچتی منہ پھیر گئی
جب یاقوت کے لب سیدھا اسکے رخسار پر آٹکے جہاں
مشی کی بند آنکھیں اس رومانٹک شاٹ پر کھل کر پھٹی
تھیں وہی یاقوت نے زور سے آنکھیں بند کرتے ایک آنکھ
تھوڑی سی کھول کر مشی کے ایکسپریشن چیک کئے جو کہ

حیرت کن تھے یاقوت نے دھیرے سے اوپر چہرہ اٹھاتے اپنے
ہونٹوں پر زبان پھیری دونوں کے دل نے وہ شور مچایا کہ
بسسس ہنسی دونوں کو ہی آئی تھی البتہ خود پر ضبط کئے پڑے رہے
یاقوت نے انگلی کی پور سے مشی کی ٹھوڑی پکڑتے اپنی
جانب چہرے کا رخ کیا جو اسکی قربت پر سرخ قند ھاری
سا ہوئے جا رہا تھا چہرے کا طواف کرتے نظریں اسکی
نظروں سے آملی افففف یہ شہد رنگ آنکھوں کا سیاہ رنگ
آنکھوں سے ملاپ پھر سے وقت روک گیا سانسیں روک گیا
تم۔۔اتنی خوبصورت تھی۔۔؟ یا اس تھوڑی سی دوری نے
میری جنونیت بڑھادی۔۔۔؟ دیوانہ وار اسکے چہرے کو
دیکھتے خمار آلود لہجے میں پوچھا وہی مشی کا دل زور سے دھڑکا
یاقوت نے دھیرے سے اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھے تو

مشی اپنی آنکھیں سکون سے موند گئی تھوڑی دیر پہلے
جو شعلے بھڑک رہے تھے ان پر جیسے ٹھنڈی پھوار سی پڑ گئی ہو وہ
واقعی مشائم کا سکون بن چکا تھا اسکے بغیر مشی برباد تھی
پیشانی چومتے وہی سے اسکی روئی روئی سی آنکھوں پر
اپنے لب رکھتے عجیب سے ٹھنڈک پہنچائی مشی کی حالت
ایسی تھی گویا ماں اپنے بچے کو چھوڑ گئی ہو اور وہ
بچہ رو رو کر برا حال کر لے اپنا اور پھر وہ ماں واپس
آتے اسے اپنی آغوش میں لے کر پیار کر رہی ہو اور وہ بچہ
چپکی سا دھے وہ لمس محسوس کر رہا ہو اسے بڑھتے جنون کو دیکھ
مشی بے اختیار اسے روک گئی
ہر بار تمہاری نہیں مان سکتا۔۔۔" مشی کو اسکی بھاری آواز سے بھی
خوف آنے لگا تھا

وہ اپنی انگلی اسکے بیلی بٹن کے گرد گھماتا سانسوں کو
بھاری ہونے پر مجبور کر رہا تھا تب ہی ایک دوسرا بٹن کھلنے
کی آواز کمرے میں گونجی مشی نے ضبط سے آنکھیں
مینچتے سانس لینے کی کوشش کی لیکن ناکام
مشی۔۔۔میری جان دروازہ کھولو۔۔۔"تب ہی ایک عمر
رسیدہ خاتون کی آواز آئی یاقوت نے نظر اٹھا کر دروازے
کی جانب دیکھ کر مشی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا
"ممم۔۔۔مام ہیں۔۔۔
تو وہ اب۔۔آئی ہیں۔۔۔؟استفسار یہ پوچھا چیزیں پھینکنے
والی تو یاقوت کے نیچے دبی تھی تو وہ اب کیوں آئی یاقوت
کو حیرت ہوئی
میرا بے۔۔بی۔۔۔تم اس دفع خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا

لینا پلیز۔۔۔" وہ پہلے آجاتی لیکن اپنی بیٹی کے غصّے سے
اچھی طرح واقف تھیں جہاں وہ دس چیزیں توڑتی وہی
انکے روکنے پر وہ بیس چیزیں توڑ ڈالتی مزید غصّے میں
جو خود کو نقصان پہنچاتی وہ الگ
مام۔۔۔ نہیں کر رہی جائیں آپ۔۔۔" خاصی تیز آواز میں ماں
کو تسلی دیتے یاقوت کو دیکھنے لگی جس کیلئے توڑ پھوڑ
کر رہی تھی وہی اسکے اوپر تھا قریب یاقوت نے گہری
مسکراہٹ لئے اپنی دیوانی کو دیکھا
"بچے کھانا تو کھا لیتی تم نے کچھ نہیں کھایا کل سے۔۔
انکی بات پر یاقوت کے چہرے کی سمائل غائب ہوئی
یہ تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔۔؟ ایک آئی بروا چکائے سوالیہ پوچھا
وہ ڈڈ۔۔ڈیڈ کی بات پر۔۔غہ۔۔ غصّہ آگیا تھا۔۔" بولتے اس نے

نظریں جھکالی افففف مشائم قدیر جیلانی جیسی ٹیڑھی
چیز یاقوت مرزا کے آگے اتنی سیدھی ہوگئی تھی یہ بات
مشی کے ماں باپ دیکھ لیتے تو ابھی اسکو یاقوت کے ساتھ
رخصت کر دیتے
چپ کر کر ٹھیک سے کھانا کھاؤ ہماری گولڈن نائٹ پر تم
بے ہوش بھی ہوگئی ناں میں نے تب بھی اپنا حق تم سے
لینا ہے۔۔۔"اسکی بات پر مشی کا دل زور سے دھڑکا تھا
وہ شرم سے پل میں سرخ گلال ہوئی
تب ہی باہر سے تیز میوزک کی آواز گونج اٹھی یاقوت نے
نہ سمجھی سے پیچھے مڑ کر دیکھا ساتھ مشی نے بھی اپنا سر اٹھایا
یہ۔۔تمہارے یہاں رات کو سونگ بھی چلتے ہیں۔۔۔؟سوالیہ
پوچھا مشی نے سر نفی میں ہلایا میوزک کی دھمک اتنی

تھی کہ چوتھے محلے والے بھی جاگ جائیں

"ہے۔۔۔۔۔بے ایمان۔۔۔۔۔

"دل۔۔۔ بڑا بے ایمان۔۔۔۔

"ہوتا نہیں آسان۔۔۔۔

"اسے۔۔۔ہے۔۔۔۔ سمجھانا۔۔۔۔۔۔

سونگ سنتے یاقوت کے دماغ میں لمحے کے ہزارویں حصّے

میں وہ دونوں نمونے کلک ہوئے وہ ایک ہی جست میں اٹھتا

ونڈو تک پہنچا

"بے۔۔۔ایمان۔۔۔۔

"دل۔۔۔ بڑا۔۔۔بے ایمان۔۔۔

"تیرے لئے۔۔ شیطان۔۔۔۔

"میری نہ اک مانا۔۔۔۔۔

یاقوت کا دل کیا سر پیٹ لے اسکا شک صحیح نکلا وہی

دو تھے دونوں کے پاس اتنے بڑے بڑے

سپیکر کہاں سے آئے یاقوت کو سمجھ نہیں آئی لیکن حیرت

جیلانی کے گارڈز کو انکے ساتھ ڈانس کرتے دیکھ ہوئی

"دل۔۔۔جیتے۔۔یامیں۔۔۔جیتو۔۔۔

"دیکھوں گی۔۔دیکھے گا۔۔۔تو۔۔۔

"لو دل سے شرط لگ گئی۔۔۔۔۔۔

"مجھے تو تیری لت لگ گئی۔۔۔لگ گئی۔۔

"زمانہ کہے۔۔۔۔لت یہ غلط لگ گئی۔۔۔۔

"مجھے تو تیری لت لگ گئی۔۔۔لگ گئی۔۔

"زمانہ کہے۔۔۔۔لت یہ غلط لگ گئی۔۔۔۔

دونوں گارڈز کو پکڑتے کپل ڈانس والے موو کرتے اپنے ساتھ

انکو بھی پاگل کر رہے تھے۔۔۔ان دونوں کو لگا تھا انکے

ڈانس سے آج اس جگہ زمین میں گڑھا ضرور ہو گا

مجھے تو تیری۔۔آ۔۔آ۔۔آیہ آ۔۔آ۔آ۔۔یہ لت لگ گئی

مجھے تو تیری۔۔آ۔۔آ۔۔آیہ آ۔۔آ۔آ۔۔یہ لت لگ گئی

مجھے تو تیری۔۔آ۔۔آ۔۔آیہ آ۔۔آ۔آ۔۔یہ لت لگ گئی

افففف گارڈز اپنی بندوق ایک جانب کرتے دونوں کو ایسے

پکڑ کر ڈانس کرنے لگے تھے مانو وہ دونوں کوئی خوبصورت

حسینہ ہو اور وہ دونوں تو پوری طرح سے ٹن ہو چکے تھے

"روکوں جتنا۔۔۔اتنی بغاوت۔۔۔۔ہو۔۔۔

"لگتا ہے ایسا۔۔۔حال۔۔۔۔دل کی۔۔تم ضرورت ہو۔۔۔

"روکوں جتنا۔۔۔اتنی بغاوت۔۔۔۔ہو۔۔۔

"لگتا ہے ایسا۔۔۔حال۔۔۔۔دل کی۔۔تم ضرورت ہو۔۔۔

ایک گارڈ نے برلاس کو پیٹ سے پکڑتے گال پر چومی دی

وہ تو وہی کا وہی ڈھیر ہونے لگا تھا

یاقوت کا ہنس ہنس کر برا حال ہونے لگا تھا وہ دونوں پکا

پکڑے گئے تھے تب ہی ان گارڈز کو بہلانے کیلئے اس

چھچھوری حرکت پر اتر آئے تھے سونگ جیسے یاقوت کو

سوچ کر لگایا تھا بلکل اس پر میچ ہو رہا تھا

"مجھ کو بھی تو ضروری۔۔۔۔

"تو بھی نشے میں پوری۔۔۔۔۔

برلاس نے پامیر کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے سے لگایا

گارڈز سے اچھا تھا وہ پامیر کے ساتھ کر لے ڈانس

"تو کیسی یہ طلب لگ گئی۔۔۔۔

"مجھے تو تیری لت لگ گئی۔۔۔لگ گئی۔۔

"زمانہ کہے۔۔۔۔لت یہ غلط لگ گئی۔۔۔۔

دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے گارڈز کو اگنور کرتے اپنے میں ہی
مست ہوتے ڈھمکے لگانے لگے ایسے ڈھمکے تو کوٹھے پر نہیں
لگتے ہونگے جیسے ان دو نمونوں کے لگ رہے تھے
اوپر کھڑے مشی اور یاقوت مانو آج ہنس ہنس کر ہی مر
جائیں گے دونوں ایک دوسرے سے لگے نیچے دیکھتے ہنس
ہنس کر ایک دوسرے پر ہی لوٹ پوٹ ہو رہے تھے
افففف یہ۔۔۔۔یہ کتنے فنی ہیں۔۔۔۔۔" مشی ہنستے ہوئے اپنی
آنکھوں سے آنے والا پانی صاف کرنے لگی
یاقوت نے اسے ہنستے دیکھ ایک ہی جھٹکے میں ہاتھ پکڑتے
گول گول گھمایا اب سونگ ان پر میچ تھا تو وہ کیوں
پیچھے رہتے مشی گھومتے ہوئے سیدھا اسکے سینے سے آ

لگی جب یاقوت نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے آنکھوں سے
آنکھیں ملائے دائیں سے بائیں ایک سٹیپ لیا

"اک تو۔۔۔۔۔اک میں۔۔۔۔

"اک۔۔۔ بات ہوئی۔۔۔اپنی۔۔۔

"حیران ہے کیوں سارا جہاں۔۔۔۔۔

"جو رات۔۔۔ ہوئی اپنی۔۔۔۔۔

مشی اسکی لپسنگ اتنی پرفیکٹ دیکھ چکرانے والی تھی

"مجھ سے۔۔۔ تو آ کے۔۔۔ ملا۔۔۔

"تو یہ۔۔۔۔ ہوا ہے۔۔ صلہ۔۔۔۔۔

"کہ۔۔۔ سو تہمتیں۔۔۔ لگ گئی۔۔۔۔

"مجھے تو تیری لت لگ گئی۔۔۔ لگ گئی۔۔

"زمانہ کہے۔۔۔۔ لت یہ غلط لگ گئی۔۔۔۔

مشی کی ورڈنگ پر اسے گول گھمایا جب وہ چکراتی اسکے
بازو پر آ گری اس کے چہرے پر جھکے یاقوت اسکے بے حد
قریب تھا جب دونوں کی گرم سانسوں کا تبادلہ ہوا
جسم میں جیسے ایک سنسنی سی دوڑ گئی
تب ہی سونگ بند ہوا یاقوت مشی کو سیدھا کھڑا کرتے
ونڈو سے نیچے دیکھنے لگا جیلانی باہر اپنے گارڈز پر چلا
رہا تھا جب کہ وہ دونوں گاڑی کے پیچھے چھپ چکے
تھے اب گارڈز خود ڈانس کرنے لگے تھے تو ان دونوں کا
نام کیوں لیتے چپ چاپ جیلانی کی ڈانٹ سنتے گئے وہ
اچھا خاصا چیخ کر واپس اندر چلا گیا۔ان دونوں نے چہرے
ڈھانپ رکھے تھے جس سے ان میں سے کسی نے بھی انکو پہچانا نہیں
چلو میں چلتا ہوں۔۔اور دوبارہ یہ توڑ پھوڑ نہ کرنا ورنہ

میں تمہارا سر پھوڑ دونگا۔۔۔"اسکے ماتھے پر پیار دیتے
واپس جانے کیلئے مڑا جب مشی نے اسکا بازو زور سے تھاما
یاقوت نے مڑ کر اسے دیکھا وہ سیدھا اسکے سینے سے لگ
گئی اسکی تڑپ پر یاقوت کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے
مجھے یقین نہیں آرہا۔۔کہ تم۔۔تم مجھ سے ایسے ملنے
آئے ہو۔۔۔"ہاں اسے سچ میں یاقوت جیسے ٹھنڈے بندے
سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ رات کے اس پہر اس سے ملنے آسکتا ہے
کوئی چیز مجھے مار کر یقین کرلو۔۔۔"اسے خود میں
بھینچتے چھیڑا جب اسکی بات پر مشی نے سر اٹھا کر اسے گھورا
میرا سوہنا ماہی۔۔۔۔"شریر لہجے میں بولتا اسکا ماتھا چوم
گیا اسکے جملے پر مشی کا دل باغ باغ ہوا اٹھا تھا بدلے
میں اس نے یاقوت کا گال چوم کر اپنا حق ادا کیا

وہ واپس سے اسی طرح پائپ سے نیچے اترتا ان دونوں کے
پاس جا پہنچا مشی اسے تب تک دیکھتی رہی جب تک انکی
گاڑی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی

NOVELS BY AQSAM

صبح فجر کی اذانوں پر اسکی آنکھ کھلی اس نے یہاں وہاں دیکھتے
اٹھنے کی کوشش کی جب اپنے آپ کو زیحال کے حصار میں جکڑے پایا
زمل نے مڑ کر اسکا چہرہ دیکھا وہ اتنی معصومیت سے اسے بچوں کی
طرح خود میں بھینچے سو رہا تھا

"ہبی۔۔۔۔
ھممم۔۔۔"گہری نیند میں بھی وہ یکدم بولا تھا لیکن آنکھیں نہیں
کھولی وہ اسے اپنے قریب محسوس کر رہا تھا
فجر کا وقت ہو رہا ہے نماز پڑھ کر اللہّ جی کو تھینکس
بولنا ہے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

"جاؤ پڑھ لو۔۔۔

آپ بھی اٹھیں دونوں پڑھیں گے۔۔۔"زمل کی بات پر اس نے آنکھیں

کھولی اور سوچ میں پڑ گیا اس نے آخری دفع کب نماز پڑھی تھی

شاید جب وہ سولہ سال کا تھا تب بھی صرف اپنے رب سے

شکوے شکایات کرنے کیلئے

نہیں تم پڑھ لو۔۔۔"اسکے نیچے سے اپنا بازو نکالتے وہ کروٹ

بدلتے آنکھیں موند گیا زمل پہلے تو اسے گھورتی رہی پھر

اسکے بال مٹھی میں جکڑتی چہرا اوپر کیا

شرافت سے اٹھ جائیں۔۔۔"زیحال نے بے بسی سے اپنی ایک

عدد بیوی کم بچی کو دیکھا اسکے بال پکڑنے کی ہمت کرنے

والی وہ پوری دنیا میں ہی پہلی تھی

"بے بی۔۔۔ضد نہیں جاؤ پڑھ لو تم۔۔۔

نو۔۔۔آپ اٹھ رہے ہیں یا اٹھاؤں میں ٹیشو۔۔۔"دھمکی آمیز لہجے میں بولی کیونکہ آخری حل تو صرف وہی تھا ٹسمے بہانہ اٹھالو۔۔۔"آہ وہ ڈھیٹ اب بھی نہیں مانا تھا

ھبییبی۔۔۔"اب کی بار وہ اتنی زور سے چیخی کہ وہ ایک ہی جست میں سیدھا ہو بیٹھا

اٹھ گیا۔۔۔اٹھ گیا۔۔۔کیوں چیخ کر میرے بچے کو بھی ڈرا رہی ہو۔۔۔"اسکی حرکت پر زیحال تڑخ کر بولا جب کہ وہ دل جلانے والی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجائے بیٹھی تھی

تو اگر چاہتے ہیں آپکا بے بی سکون سے رہے تو اٹھیں اور وضو کر کر آئیں۔۔۔"اسکی دھمکی پر زیحال سر جھٹکتا اٹھ کر باتھ روم میں گھس گیا تھوڑی دیر میں وہ فریش ہوتا باہر نکلا

زیحال کواب نیند کے جھٹکے آرہے تھے یاوہ بچنے کی
کوشش کررہاتھالیکن زمل اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر
رہی تھی جب اسکے ہاتھ سے ٹاول لیتے اسے کھینچ کر بیڈ
پر بٹھایااور خود اسکے بال ٹاول سے خشک کئے اس دوران
وہ کتنی ہی بار اسکی بیلی پکڑ پکڑ کر چوم چکا تھا
ہبی۔۔۔سیدھے ہو کر بیٹھیں۔۔۔"آخر میں عاجز آتے اسے
کیوں۔۔۔میں اپنے اندر والے بے بی کو پیار کررہاہوں تمہیں
کیامسلہ ہے۔۔۔"جان بوجھ کر گال پھلائے
"کیونکہ اس سے آپ کا باہر والا بے بی تنگ ہورہاہے۔۔۔
آگے سے وہ بھی کلس کر بولی
نماز والی ٹوپی نہ ہونے کی وجہ سے زمل نے اسکارومال ہی
ماتھے پر باندھ دیا تھاوہ بجائے نمازی لگنے کے ایک غنڈا لگ

رہا تھا جو وہ سچ میں تھا بھی

زیحال نے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا سفید کلر

کے شلوار قمیض میں وہ زمل کو کافی ڈیشنگ لگا تھا

لیکن اسکی نظر اچانک ہی زیحال کے گریبان پر گئی جہاں

سے دو بٹن کھلے ہوئے تھے اس نے آگے آتے وہ دونوں بند کر دیے

"یہ۔۔۔یہ تو کھلے رہنے دو۔۔۔

نہیں۔۔۔یہ بند رہیں گے اور باہر جا کر بھی نہیں کھولنے

اللّٰہ جی دیکھ رہے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کا دل اب

واقعی زور زور سے ٹکریں مارنے کا کر رہا تھا

میں بول دونگا کہ یا اللّٰہ میری بیوی کا دماغ تھوڑا سٹک

گیا ہے جس کو یہ نہیں پتہ کہ مسجد میں لڑکیاں نہیں

ہوتی۔۔۔"زمل تو بس گھور کر رہ گئی پھر خود کا حجاب

بنانے لگی اذان میں ابھی وقت تھا اس نے خود کو اور
اپنے تیس سالہ بے بی کو اچھے سے تیار کیا تب تک اذان بھی ہونے لگی
جائیں آپ۔۔۔اور جلدی پڑھ کر واپس آئیں۔۔۔"بولتے ہوئے
اسے باہر دھکیلا وہ گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکل آیا
پارکنگ ایریا میں یاقوت کی گاڑی والی جگہ خالی دیکھ چونکا
میر بخش۔۔۔!!اسکی آواز پر وہ دوڑتا ہوا اس تک آیا
جی پاشا۔۔۔"اس نے آتے اسکے سامنے سر خم کیا
یاقوت کہاں گیا ہے۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
پاشا وہ برلاس اور پامیر سائیں کے ساتھ کہیں گئے ہیں
اگر انکی جگہ پاشا کہیں جاتا تو کسی کی جرات نہ ہوتی
بتانے کی کہ وہ کہاں اور کب گیا ہے لیکن یہاں پوچھنے
والا خود پاشا بے تھا

ھممم۔۔۔"سر جھٹکتا وہ اپنی گاڑی کی جانب گیا اور سٹارٹ
کرتے رخ مسجد کا تھا
کچھ ہی دیر میں وہ مسجد کے سامنے گاڑی روکے وہی
رومال اتار پر منہ پر باندھتے اندر آیا اور ایک کونا ڈھونڈتے
وہاں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی تھوڑی
ہی دیر میں نماز ختم کرتے اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے
ذہن پر زور دیا کیا اسے کچھ چاہئے تھا۔۔؟ جو چاہئے تھا وہ
اسکے پاس تھا جس پر الحمد للہ بولتے اٹھ کھڑا ہوا
واپس سے گاڑی میں آتے اس نے رومال ویسے ہی سر پر
باندھ لیا اگر زمل اسکے منہ پر دیکھ لیتی پھر ایک نئی ٹینشن لے لیتی

NOVELS BY AQSAM

صبح کی روشنی پھیلنے لگی تھی ہر جانب ٹھنڈی ٹھار
ہوائیں بارگشت میں تھیں ٹریفک نہ کے برابر تھا اس لئے

وہ لوگ جلدی ہی اسلام آباد پہنچ گئے تھے

"تم دونوں کو کیا ضرورت تھی وہاں مجرا کرنے کی۔۔۔

دونوں جو پچھلی نشست پر بیٹھے اپنی کمر سہلا رہے تھے یاقوت

کی بات پر تڑپ کر اسے دیکھتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

مجرا۔۔۔؟اس نام پر دونوں کو سخت صدمہ ہوا

بھائی اسکے گارڈ نے دیکھ لیا تھا اس سے پہلے وہ باقی سب

کو اکٹھا کر کے آپ سے بھی مجرا کرواتے ہم نے اسکا کام

تمام کرتے جا کر قریب کلب سے سپیکر اٹھا کر چلا دیے

برلاس ایک ہی سانس میں ساری بات بتاتا پھر سے کمر پکڑ

کر کراھنے لگا

اب پاشا کے سامنے اگر یہ کمر درد ظاہر کر دیا ناں تم

لوگوں کے ساتھ میری بھی کمر توڑ دیں گے... "ڈرائیونگ

کرتے اسے اپنی فکر ہوئی دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے یہ
حرکت تو کر بیٹھا اب دل بے چین ہوا اٹھا تھا ایک تو اس
باولی کو چھوڑ کر آنے کا دکھ دوسرا پاشا کا خوف افففف اس
نے اپنا سر سٹیرنگ پر دے مارا
سارے رستے وہ دونوں آہیں بھرتے ایک دوسرے پر لت پت
پڑے اپنے ایریا میں داخل ہوئے یاقوت نے اترتے دونوں کو
پچھلا دروازہ کھولتے سہارا دے کر اتارا
اور دھیرے دھیرے چلتا دونوں کو ڈیرے پر لایا لیکن
سامنے کا منظر دیکھ اسکے دل کے ساتھ قدم بھی وہی کے
وہی رک گئے حالت ایسی ہوئی کے کاٹو تو لہو نہیں
دونوں کے کندھوں سے ہاتھ نکالتے سیدھا کھڑا ہوا اور
وہ دونوں جواب تک درد سے کراہ رہے تھے اسکا سہارا

ہٹتے دھڑام سے نیچے جا گرے

افففف۔۔۔مار دیا بچے کو۔۔۔۔۔۔" برلاس درد کے مارے زور

سے چیخا جب دونوں زمین پر کہنی ٹکاتے اٹھنے کی کوشش

میں جیسے ہی اس جانب مڑے سامنے بیٹھی آتمہ کو دیکھ

دونوں کو اپنی اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی

سامنے چیئر پر وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سفید سوٹ

میں ماتھے پر رومال باندھے منہ میں ٹوتھ پک لئے انہی کو

ایک آئی برو اچکائے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

دونوں کرنٹ کھا کر سیدھے کھڑے ہوئے کمر درد کہاں گیا

کچھ پتہ نہیں تینوں تیر کی طرح سیدھے کھڑے تھوک

نگلنے کی کوشش کرنے لگے لیکن ناکام ہو گئے اس وقت

پاشا موت کے فرشتے سے کم نہیں لگا تھا

کہاں سے آرہی ہے تم تینوں کی شاہی سواری۔۔۔؟انکو
دیکھتے سنجیدہ لہجے میں پوچھا لیکن اسکا سوال تینوں
کی جان نکال گیا ڈیرے پر ایک پل کیلئے گہری خاموشی کا
راج ہوا جب پاشا کی آواز دوبارہ گونجی
میں نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو تینوں۔۔۔"اب کی بار لہجہ
سخت ہوا برلاس کا منہ ایسا تھا کہ ابھی رودے گا
وہ۔۔۔وہ نن۔۔۔نماز۔۔نماز پڑھ کر۔۔۔" پامیر نے جلدی سے
جھوٹ گھڑا اسکے جواب پر پاشا نے ایک آئ برو اچکائی
ھممم۔۔۔۔تب ہی تینوں کے بوتھوں سے نور ٹپک رہا ہے۔۔
ہے ناں۔۔۔" پاشا کے تڑخ کر بولنے پر بیچ میں کھڑے پامیر
نے یاقوت کا چہرہ دیکھا جہاں سے معصومیت ٹپک رہی تھی
وہی برلاس کو دیکھا

تیرے چہرے سے تو لعنت ٹپک رہی۔۔۔"اسکا ڈر دیکھ پیچھے
سے ایک ٹھوکا مارا
یاقوت۔۔۔"آہ یہ نکلی تھی جان یاقوت کی اپنے نام پر پاشا
کے پکارنے پر وہ پورا کانپ گیا

اس سے پہلے کہ یاقوت کچھ بولتا پامیر بول پڑا
پپ۔۔پاشا۔۔آ۔۔آپ اتنی صبح۔۔ صبح۔۔کک۔۔کیسے۔۔۔؟اسکے
سوال پر پاشا نے تیکھی نظر اس پر ڈالی
جس مسجد میں تم تینوں خطبے بخشوا کر آئے ہو وہاں کی
امامت میں نے ہی تو کروائی تھی دیکھا نہیں۔۔؟استفسار
کرتے ایک آئی برو اچکائی وہی تینوں کا منہ ایک ساتھ کھلا

ڈیرے پر ایک پل کو گہرا سناٹا سا چھا گیا البتہ یاقوت کے
اندر دھڑکتے دل نے شور مچا رکھا تھا
مجھے لگتا ہے تم لوگوں کی بھی شادی ہو جانی چاہیئے تاکہ
میری طرح سکون سے رات اپنے گھر گزارو۔۔۔"اس دفع
برلاس نے ان دونوں کو دیکھا جن کا حال شادی شدہ ہو بھی
برلاس سے برا تھا اسکا دل کیا چھت پھاڑ قہقہہ لگائے لیکن
پاشا کو دیکھتے اپنی بتیسی پر رحم آگیا جسے توڑتے وہ
ذرا دیر نہ لگاتا
تم تینوں کو اندازہ ہے رات کو اس آوارہ گردی کا انجام کیا
ہو سکتا تھا ہے اندازہ۔۔۔؟اب کی بار وہ پورے طیش میں
بولا تھا تینوں سر جھکائے کھڑے نادم سے ہوئے
پاشا سوری۔۔ غلطی ہو گئی۔۔۔"ان سب میں یاقوت پہلی دفع

بولا غلطی اسکی تھی اور کلاس ان

بچاروں کی بھی لگ گئ

ہم سٹ اپ کر لیتے ہیں۔۔۔" کہتے فوراسے اپنے کان پکڑ لئے

پامیر اور برلاس نے تڑپ کر اسے دیکھا جو آج شاید قسم کھا

کر بیٹھا تھاان دونوں کی ہڈیوں کا سرمہ بنانے کی اسکی

دیکھا دیکھی مجبوراً ان دونوں نے بھی پکڑے

میں۔۔۔میں اب رو دونگا۔۔۔" پامیر کے کان کے قریب ہوتے

سرگوشی نما انداز میں بولا

اگر تو چاہتا ہے تیری ہونے والی بیوی اور میری گھر بیٹھی

ایک عدد بیوی بیوہ نہ ہو تو چپ چاپ کر لے سٹ اپ جم

" سمجھ کر سی پی آر والی بھی امپریس ہو جائے گی۔۔۔

پامیر کی بات پر برلاس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

ہاں ٹوٹی ٹانگیں دیکھ کر۔۔۔۔ قسم سے اللہ پوچھے آپ دونوں
کو۔۔۔ہائے میری کمر۔۔۔۔"دھیرے سے سٹ اپ کرتے منہ سے
بے ساختہ یہ جملہ نکلا جس پر ان دونوں سمیت پاشا نے
بھی دیکھا لیکن خاموشی سے انکو دیکھتا رہا لیکن روکا نہیں
تو کس نے کہا تھا شیلا کی طرح ڈھمکے لگانے کو۔۔۔ شکر منا
تیری عزت نہیں لوٹی انہوں نے ورنہ کسی نے اپنی لڑکی بھی
نہیں دینی تھی۔۔۔"آہ پامیر کی بات پر برلاس اب زمین پر
بیٹھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے والا تھا
اس سے پہلے تینوں کی ٹانگیں سچ میں ٹوٹتی پاشا کے پیچھے
کھڑی روح کو دیکھ تینوں وہی کے وہی سٹک ہوئے اور
ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگے جب انکی نظروں کی سیدھ
میں پاشا کی نظر اپنے پیچھے کی جانب اٹھی وہ کرنٹ کھا کر

کرسی سے اٹھا تھا

زمل سر پر دوپٹہ کندھوں پر شال پھیلائے کلہوں پر ہاتھ
رکھے اسے ہی گھور رہی تھی

آپ کو کہاں بھیجا تھا میں نے۔۔۔؟ وہ بولی اس لڑاکا انداز میں
تھی کہ ہاتھ میں کچھ ہوتا تو سیدھا اسکے سر میں دے مارتی

جان میں نے نماز پڑھی ہے۔۔۔"آہ پاشا گیری کہاں گئی پتہ
نہیں وہ پل میں زیحال بن چکا تھا اور یہ منظر تینوں کیلئے
حیران کن تھا وہ پہلی بار پاشا اور اسکی بیوی کے بیچ ہوئی
گفتگو سن رہے تھے

تو یہاں دہی لینے آئے ہیں جب میں نے کہا تھا سیدھا گھر آیئے
گا۔۔۔" وہ مزید سر جھکا گیا

سوری۔۔۔"آہ اس شیر کو اپنی شیرنی کے سامنے بھیگا بلا بنا

دیکھ برلاس کے اندر خوشی سے پٹاخے پھوٹنے لگے تھے وہ
ایک ہی جست میں جا کر زمل کے پیچھے کھڑا ہو گیا
مسکراہٹ تو جیسے ہونٹوں سے چپک ہی گئی تھی
سٹ اپ کروائیں بی بی سائیں۔۔۔" برلاس بولا تو آہستہ سے
تھا لیکن پاشا سن چکا تھا تب ہی تیکھی نظروں سے اسے گھورنے لگا
ہ۔۔ہاں۔۔ہاں سس۔۔سٹ اپ کریں۔۔۔" وہ خود اس سزا پر
سٹپٹا رہی تھی لیکن اس وقت یہی ٹھیک لگی تھی ایک تو
پہلے ہی اتنی مشکل سے نماز پر بھیجا اوپر سے آتے صبح صبح غنڈا
گردی شروع کر دی شریف بنانے کا پلان تو دھرا کا دھرا رہ گیا
اسکی بات پر پاشا نے بجائے زمل کو دیکھنے کے برلاس کو
چھوٹی آنکھیں کر کے دیکھا
اسکی موت پکی ہے آج۔۔۔" پیچھے کھڑے پامیر نے یاقوت کے

کان میں سرگوشی کی جسے شاید پاشا کو ملنے والی سزا
ٹھیک نہیں لگی تھی آہ۔۔۔یہ محبت
میری مانیں آپ اس لڑکی کو چھوڑ کر پاشا سے نکاح کر لیں
جتنا دکھ آپ میں امڈ رہا۔۔۔"یاقوت کی حالت دیکھتے اس
پر چوٹ کی جس پر یاقوت نے نظریں ٹیڑھی کرتے دانت بھینچے
سنا نہیں۔۔۔"وہ پھر گرج دار آواز میں بولی
ہ۔۔ہاں۔۔ہاں۔۔سن گیا کر رہا ہوں۔۔۔"بولتے وہ فورا کان پکڑ
کر سٹ اپ کرنا شروع ہوا برلاس اور پامیر پاشا کو دیکھتے
اپنا قہقہہ روکنے کی کوشش کرنے لگے دونوں کو اس طرح
پھنس پھنس کر ہنستے دیکھ پاشا نے خون خوار
نظروں سے دیکھا لیکن وہ پاشا کی پاشی کے پیچھے کھڑے
تھے اس لئے فکر گئ تیل لینے

اسکوایسے دیکھ زمل کو بھی ہنسی آئی تھی لیکن روکتے ایک
قدم آگے آئی اور شریر نگاہوں سے اپنے ہبی جان کو دیکھنے لگی
یاقوت نے دونوں کو اشارہ کرتے وہاں سے رفو چکر ہونے کا
کہا۔تینوں وہاں سے فورا نکل گئے اس وقت ڈیرے پر وہ تھی
کے زمل کے قریب آتی گلے میں اپنی بازوؤ کا حصار باندھ گئی
وہ جو بیٹھ کر اٹھنے لگا تھا بیچ میں ہی رک سا گیا ہائیٹ
بلکل زمل کے برابر ہو گئی آنکھوں سے آنکھیں ملی وقت رک
گیا دھڑکنیں شور مچانے لگی
اسکی آنکھوں میں دیکھتے ایک جھٹکے میں کمر میں ہاتھ
ڈالتے اوپر اٹھا کر اسکی دونوں ٹانگیں اپنی کمر کے گرد
لاک کی اب وہ برابر تھی بلکل برابر
اسے ایسے ہی گود میں لئے اس نے پھر سے سٹ اپ شروع کی

لیکن اب اسے پہلے سے زیادہ مزہ آرہا تھا یا شاید سکون

کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔"اسے خود کو ایسے دیکھتے دیکھ

شریر لہجے میں پوچھا

سوچ رہا ہوں باقی کی جم بھی آج ایسے ہی کر لوں۔۔۔"اسکی

ٹھوڑی چومتے پیار سے بولا زمل مسکرا کر سر جھکا گئی

صبح کے سہانے موسم نے اس رومانٹک ماحول کو مزید

خوش گوار بنا دیا تھا وہ ایسے ہی زمل کو لئے گھر آ گیا

NOVELS BY AQSAM

گھر آتے وہ سیدھا روم میں گیا اور بیڈ پر دھپ سے گرنے

والے انداز میں لیٹ گیا کومل جو بریکفاسٹ بنا رہی تھی اسے

دیکھتے پیچھے پیچھے روم میں آئی اور اسے ایسے پڑے دیکھ

ایک ہی جست میں اس تک پہنچی

کیا ہوا کہاں سے آرہے ہو تم۔۔۔۔؟اسکے پیچھے آتے سوال

داغہ لیکن وہ خاموش رہا

میں نے پوچھا ہے کچھ۔۔۔"اب کی بار غصّے سے بولی ایک
تو اتنے دن بعد گھر آیا تھا پاشا کے بد تمیزی کرنے کے بعد اس
نے ٹھیک سے بات تک نہیں کی جس کا غصّہ کومل میں بھر چکا تھا
ڈسکو گیا تھا لڑکیوں کے ساتھ ڈانس کر کر میری کمر ٹوٹ
گئی بس۔۔۔؟ یا اور کچھ سننا ہے۔۔۔"آگے وہ بھی کلس کر
بولا لیکن لڑکیوں نے نام پر کومل کو جیسے برا لگا تھا
اس سے پہلے وہ مزید سوال کرتی وہ پھر سے درد سے کراھنے لگا
کیا ہوا۔۔۔تم۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکے پاس بیٹھتے فکر مندی
سے پوچھا لیکن نے کوئی جواب نہیں دیا اشاید ضروری نہیں
سمجھا وہ اب اسکے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو چکی تھی جو اس
کے گھر سے زیادہ خوبصورت تھا

"بتاؤناں۔۔۔۔

کمر میں بہت پین ہو رہا ہے۔۔۔"اسکے اتنے اسرار پر بڑبڑاتے
جواب دیا جسے وہ قریب ہونے کی وجہ سے بخوبی سن چکی تھی
آہ۔۔۔"کومل نے اسکی کمر پر دباؤ دیا تو پامیر کے منہ سے بے ساختہ
ایک چیخ نکلی

بہت پین ہے شرٹ نکالو میں مساج کر دیتی ہوں۔۔۔"فکر یہ
انداز میں بولتی اسے کندھے سے پکڑ کر سیدھا کرنے لگی
اب اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ اپنی شرٹ بھی
نکال پاتا کومل نے ایک ایک کرتے بٹن کھول کر اسے سہارا
دے کر بیٹھاتے شرٹ نکال کر سائیڈ میں رکھی اور واپس سے اسے لٹایا
اور آئل لے کر آتے ہلکے ہلکے ہاتھوں سے مساج کرنی شروع کی
اسکی کمر پر بنے چھوٹے چھوٹے سرخ دانے دیکھ اسکے دل

نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی

آہ۔۔۔ سسیبی آرام سے کرو۔۔۔ تمہارا پیشنٹ نہیں شوہر

ہوں۔۔۔ "اسکے دبانے پر بری طرح سے تلملایا اب وہ پہلے سے

دھیرے دھیرے کرنے لگی تھی دونوں انگوٹھوں کو ملاتے

نیچے سے اوپر لے کر گئی

کمینوں سے ایسا مجرا کرواؤنگا کہ ساری آگ نکل جائے گی

کلس کر بولتے مٹھی بھینچی اسے رہ رہ کر جیلانی کے گارڈز

پر غصّہ آرہا تھا

کمر کے ساتھ ساتھ سر میں بھی مالش کی ضرورت لگ رہی

کومل کی بات پر پامیر نے سر اٹھا کر اسے ایک آنکھ سے دیکھا

جو اپنی ہنسی دبا رہی تھی

بڑی ہنسی آرہی ہے۔۔۔ یہی درد تمہیں دیاناں۔۔ اگلے ایک ہفتے

تک ہو سپٹل نہیں جا پاؤ گی۔۔۔"اس کی بات پر کومل کی
ہنسی اڑن چھو ہوئی آہ اگر وہ پاشا کو پانے کی ضد چھوڑ
دیتی تو ایسا کچھ نہیں تھا جو پامیر اسے نہ دے سکے
جتنی محبت وہ کرتا تھا اتنی کومل سے شاید ہی آج تک کسی
نے کی ہو لیکن ضد۔۔۔وہ ہمیشہ برباد کرتی ہے اور کومل کی
قسمت میں شاید بربادی لکھی جا چکی تھی
کومل کے ہلکے ہلکے مساج پر اسے تھوڑا آرام آیا اتنا کہ وہ
جلدی ہی گہری نیند میں چلا گیا کومل وہی اسکے قریب
لیٹتے اسکے چہرے کے نقش غور سے دیکھنے لگی سوتے ہوئے
وہ بے حد حسین لگ رہا تھا اسکی بھنویں قدرتی بنی بنائی
اسکے چہرے کو مزید پر کشش بناتی تھی اور ہونٹ۔۔۔کومل
کا دل زور سے دھڑکا اور دل کے آگے مجبور ہوتے اس نے

آگے سرک کر ہلکا سا اپنے ہونٹوں سے اسکے عنابی ہونٹوں
کو چوما جس پر پامیر نے کسمساتے دھیرے سے آنکھیں کھولی
اور اسکی کھلی آنکھیں دیکھ کومل کرنٹ کھاتے پیچھے ہٹی
تمہیں شرم نہیں آتی سوتے ہوئے حسین مرد کی عزت لوٹتے
ہوئے۔۔۔؟ چہرے پر بلا کی سنجیدگی لئے کومل کو شاک کر
گیا وہ آنکھیں چھوٹی کئے اسے ایسے دیکھنے لگی جیسے
" کہہ رہی ہو" اچھا
نکاح کیا ہے پورا حق ہے میرا اس خوبصورت مرد کی عزت پر
فرضی کالر جھاڑتے فخریہ انداز میں بولی جس پر پامیر
اندر تک سرشار سا ہوتا اسے اپنے حصار میں قید کر گیا
یہ۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔"اسکے ایک دم شکنجے میں دبوچنے پر وہ مچلی
"عزت دور رہ کر نہیں لوٹی جاتی مسسز پامیر۔۔۔

پامیر اپنی جگہ سے اٹھتے سیدھا کومل کے اوپر آیا اور اسکی
گردن میں منہ دیے آنکھیں موند گیا کومل سیدھی پڑی رہی
دماغ میں خیالات گڈمڈ کرنے لگے ایسے ہی کچھ دیر پڑے
رہتے پامیر پھر سے گہری نیند میں جا گرا

NOVELS BY AQSAM

آج کا دن ہر دن سے الگ تھا کسی کے لئے خوشیوں سے بھرا
کسی کے لئے درد سے بھرا تو وہی کسی کی بربادی سے بھرا

ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے جیلانی ایسے تھے گویا چولہے پر
بیٹھے ہوں انہیں گارڈز نے رات ان دو لڑکوں کے بارے میں
بتا دیا تھا اور اب انکے خرافاتی دماغ کا کہنا تھا کہ ہو نہ ہو
وہ پاشا کے بندے تھے

سب ڈائننگ ٹیبل پر جمع تھے جب سامنے سے سیڑھیوں سے
اترتی مشی دکھائی دی جس کے چہرے پر ایک الوہی سی

چمک تھی لیکن وہاں بیٹھے مکینوں کو حیرت اسکے لباس پر
ہوئی تھی پیروں تک آتا عبایا ٹائپ فراک پہنے گلے میں مفلر
لئے وہ انہی کی جانب آرہی تھی صبا بیگم تو غش کھا کر
گرنے والی تھیں انہوں نے کبھی اپنی بیٹی کو اس طرح نہیں سوچا تھا
وہی جیلانی کو اس پر غصّہ آرہا تھا وہ چپ چاپ آتے ایک کرسی
کھسکا کر بیٹھ گئی اور اپنی پلیٹ بنانے لگی
یہ تم نے اپنا پہناوا تبدیل کیوں نہیں کیا۔۔۔"تب ہی جیلانی کی
کرخت آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی وہ بنا جواب دیے
سلائس پر جیم لگانے لگی
آپ کیوں کروانا چاہتے ہیں تبدیل اچھی بات ہے وہ اگر بدل
گئی ہے تو۔۔۔"صبا بیگم نے بیچ میں ٹوکا
کیونکہ یہ سب یہ اس ڈاکو کے لئے کر رہی ہے۔۔۔"انکی بات پر

مشی کا چلتا منہ رکا اس نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا

کیوں۔۔۔غلط کہہ رہا ہوں۔۔۔؟اولاد ہو میری جانتا ہوں اچھے

سے۔۔۔"اسے ایسے دیکھتے دیکھ طیش میں بولے

ہاں کر رہی ہوں آپ کو مسلہ۔۔۔؟وہ بھی مشائم تھی کسی

کا نہ رکھنے والی

دیکھا۔۔۔میرا شک صحیح نکلا رات بھی وہی آیا تھا ناں۔۔۔؟

انکے سوال پر مشی ایک پل کو ٹھٹھکی لیکن جلدی ہی خود

کو کمپوز کر گئی

کوئی نہیں آیا تھا رات۔۔۔"دو ٹوک لہجے میں بولتی سلائس چبانے لگی

اب تو جہاں تمہاری شادی ایک ہفتے میں کروانی تھیں وہی

اب کل ہو گی۔۔۔سمجھ آئی۔۔"وہ کچھ بھی کر سکتے تھے لیکن

پاشا اور اسکے بندوں سے تعلق قطعی نہیں جوڑ سکتے تھے

مشی نے تڑپ کر اپنے باپ کو دیکھا

کیوں۔۔کیوں کریں گے آپ۔۔آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر اپنا رعب جھاڑنے

والے۔۔۔"پلیٹ اپنے آگے سے دھکیلتی غصّے سے غراتی بولی

مشی۔۔۔باپ ہے وہ تمہارا۔۔۔"صبا بیگم نے بیچ میں ٹوکا وہ

بیٹی اور شوہر دونوں کے غصّے سے اچھی طرح واقف تھیں

ایک آگ تھا تو دوسرا پیٹرول

ہنہ باپ۔۔۔۔سیریسلی مام۔۔۔؟اس نے اپنی ماں کو دیکھتے

طنزیہ بولتے تمسخر اڑایا

جس نے اپنے بیٹے کیلئے اپنی بیٹی کا سودا کر دیا۔۔۔؟اسکی

بات پر صبا بیگم شاک کی سی کیفیت میں جیلانی کو

دیکھنے لگی جو سٹک سے ہوئے اپنی بپھری بیٹی کو دیکھ رہے تھے

بٹ یو نو واٹ ڈیڈ مجھے پہلی بار آپ کا کوئی غلط فیصلہ
ٹھیک لگا آپ کے اس فیصلے سے مجھے میری زندگی مل
گئی۔۔۔"بولتے یاقوت کا سراپا نظروں کے سامنے لہرایا
اس نے تمہیں طلاق نہیں دی ناں۔۔۔؟ان سب میں انہیں جو
سمجھ آئی تھی وہ یہی تھا کہ انکی بیٹی انکے دشمن سے
محبت کر بیٹھی ہے اور یہ ہار تھی انکی سب سے بڑی ہار
نہیں دی۔۔۔اور نہ کبھی دے گا۔۔کیونکہ وہ مرد ہے۔۔عورت
کو کھلونا نہیں سمجھتا کہ اتنے دن پاس رکھا اور وقت
آنے پر دل بھرتے پھینک دیا۔۔۔"اپنی بیٹی کے یہ لفظ ان میں
ایک ابھار سا بھر رہے تھے غصّے سے انکی رگیں پھڑ پھڑانے لگی تھیں
تمہاری شادی تو کل ہی ہو گی اب۔۔اور اسے تو سیدھا جہنم
واصل کرونگا۔۔۔اور یہ تم اچھے سے جانتی ہو کہ تمہارا

باپ یہ کر سکتا ہے۔۔۔"انکی بات پر مشی کے تنے اعصاب
ڈھیلے پڑے ہاں وہ جانتی تھی اچھے سے کہ اسکے باپ
کیلئے کسی کی جان لیناذرا مشکل نہیں تھا یاقوت کو
مارنا آسان نہیں تھا کیونکہ وہ پاشا گینگ سے تھا لیکن وہ
اس پر ذرہ برابر بھی رسک نہیں لے سکتی تھی نہیں وہ
اسے نہیں کھو سکتی تھی لیکن اپنے باپ کے کڑے تیور دیکھ
اسکے دل میں ایک پل کو خوف پنپنے لگا
"آپ ایسا نہیں کریں گے ڈیڈ۔۔۔
"اب ایسا ہی کرونگا۔۔۔دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے۔۔۔
کہتے وہ اٹھ کر لمبے ڈھینگ بھرتے نکل گئے مشی دھپ سے
کرسی پر بیٹھی بوکھلا سی گئی
اسے یاقوت کو الرٹ کرنا تھا جس پر اسکا باپ موت بن کر منڈلا رہا تھا

تم جانتی ہو محبت کے بعد عشق کی منزل آتی ہے جس کے "
بعد صرف موت ہوتی ہے اور یا قوت مرزا عشق کے دہانے پر
" کھڑا ہے آگے صرف موت ہے
مشی کا دل بیٹھنے لگا تھا آنکھوں میں پل میں نمکین پانی جمع ہوا

وہ بنا ناشتہ کئے سیدھا اپنے کمرے میں آگئی تھی دل بھاری
ہوا جا رہا تھا بے چینی بڑھنے لگی تھی گھٹن جیسے کمرے
میں آکسیجن ہی ختم ہو گئی ہو
اگر ڈیڈ نے سچ میں۔۔۔"آگے سوچنا بھی اسکے لئے محال تھا
اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے نہ نمبر تھا اسکا کہ
الرٹ ہی کر دے
NOVELS BY AQSAM
اپنی شرٹ سے بے خبر بلکل بیڈ کے کنارے پر پہنچے

وہ گہری نیند میں تھا جب اسے زمل کی زوردار چیخ سنائی
دی اور زیحال کمفرٹر سمیت سیدھا نیچے زمیں پر جا گرا
گرنے پر اسکی خمار بھری سرخ آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھلی
لیکن بیڈ سے اونچائی اتنی نہیں تھی کہ کوئی ہڈی کریک ہوتی البتہ
گہری نیند کی وجہ سے یہی فاصلہ کے ٹو پہاڑ جتنا محسوس ہوا تھا
افففف یہ خواب بھی ناں۔۔۔"سر پر جیسے گہری نیند کا نشہ
سا طاری تھا لڑکھتے ہوئے اٹھتے وہ کمفرٹر ساتھ اٹھاتا بیڈ
پر لیٹنے ہی لگا تھا جب دوبارہ ایک زوردار چیخ سنائی دی
نہیں وہ خواب نہیں تھا زمل سچ میں چیخ رہی تھی زیحال
کمبل پھینکتا ایک ہی جست میں اٹھتے روم سے باہر آیا
جہاں وہ کچن کی سلیب سے ٹیک لگائے کھڑی آنکھوں پر ہاتھ
رکھے بری طرح چلا رہی تھی

وائفی۔۔۔وائفی۔۔کیاہوا۔۔۔"بھاگ کراسکے پاس جاتے فکر
مندی سے پوچھابنااسکے آٹے سے بھرے ہاتھ دیکھے زیحال کی آواز پر
وہ سیدھااسکے گلے میں ہاتھ ڈالتی اپنی دونوں ٹانگیں اسکی کمر کے
گرد لاک کر چکی تھی زیحال یہ دیکھتا حیران وپریشان ہوا
کیاہوا۔۔گلالے۔۔۔"پیار سے اسکی کمر پر پھیلے بال سہلاتے
نرم لہجے میں پوچھااسکا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا
وہ۔۔۔وہ۔۔وو۔۔وہاں۔۔پر۔۔چچ۔۔چوہاہے۔۔۔۔"اسکی گردن
میں
منہ دیے اپنی بانہوں کی گرفت اور بھی مضبوط کر گئی
چوہا۔۔۔؟چوہے کے نام پر اسے حیرت ہوئی تھی وہ بھلا یہاں
کہاں سے آگیااور زمل اتنی زیادہ صرف ایک چوہے سے ڈری تھی اس
نے یہاں وہاں نظر دوڑائی لیکن اسے کہیں کوئی چوہا نظر نہیں آیا

جان۔۔۔وہاں کوئی چوہا نہیں ہے۔۔۔"اسکا منہ اپنی گردن سے
نکالتے پیار سے بتایا لیکن اصل وہ اسکی بڑی سی آنکھوں میں
آنسوں دیکھ کر ٹھٹھکا
وائفی۔۔۔تم۔۔رو رہی ہو۔۔۔؟نرم لہجے میں پوچھتے میں اسکے
عارض پر بہتے آنسوں اپنی انگلیوں کی پشت سے صاف کیے
آنکھیں رونے کے باعث مزید خوبصورت لگ رہی تھیں
تب ہی وہ چوہا بھاگ کر ٹیبل کے نیچے جا گھسا
وہ۔۔۔وہ دیکھیں۔۔۔۔وہ وہاں گیا ہے۔۔۔"اسے بھاگتا محسوس
کرتے وہ اسکی گردن میں منہ چھپاتی پھر سے گود میں بھی اچھلنا
شروع ہو گئی تھی مانو وہ بھاگ کر اسکے جسم پر چڑھ چکا ہو
اتنا جوش کبھی رومانس کے ٹائم میں تو نہیں آیا اس وقت
"ساری محنت میں ہی کر رہا ہوتا ہوں۔۔۔

اس وقت بھی وہ چوٹ کرنے سے باز نہیں آیا تھا جس پر زمل
رونا بھولتی منہ باہر نکال کر اسے گھورنے لگی
"اچھا یہاں بیٹھو میں ذرا اس میاں سے دو دو ہاتھ ہو لوں۔۔
کہتے اسے آرام سے سلیب پر بٹھایا اور خود ٹیبل کی جانب
آیا جہاں وہ گھسا تھا نیچے جھکتے ایک نظر دوڑائی
ہی۔۔۔ گن لے۔۔لیں۔۔۔"اسکے مشورے پر نیچے جھکے زیحال
نے مڑ کر اپنی سمجھدار شریک حیات کو دیکھا
توپ نہ منگوالوں۔۔۔؟تپ کر جواب دیا
اسکے جواب پر زمل کا چھوٹا سا منہ نکل آیا جو منہ لٹکائے شرٹ کے بٹن
پر انگلی پھیرتے سوں سوں کرنے لگی اس وقت وہ زیحال کی ہی
شرٹ اور ٹراؤزر پہنے بیٹھی تھی
میرے علاوہ ہر چیز سے ڈرتی ہے۔۔۔"اسی وقت اسے زیحال

کی بڑبڑاہٹ سنائی دی

کیا کہا آپ نے۔۔۔؟

کچھ نہیں بتاتا ہوں آکر پہلے اس سالے سے نمٹ لوں جس نے

صبح صبح میری بیوی کو رلایا۔۔۔"مطلب خود کی نیند

گئی بھاڑ میں اب بھی اپنی بیوی کے آنسوں ہی نظر آئے

تھے افففف یہ عشق۔۔۔۔۔وہ جوتا نکال کر

اس پر کھینچ کر رسید کر چکا تھا جس سے وہ مرا تو نہیں

تھا البتہ چلنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا زیحال نے اٹھ کر

ہیلپر میں ڈال کر گھر سے باہر پھینکا اور آتے ڈیٹول سے

اپنے ہاتھ اچھی طرح دھوئے

ہاتھ دھو کے واپس آتے اس نے ایک نظر کچن پر دوڑائی ہاتھ جو اوپر

اٹھے تھے وہ ویسے کے ویسے ہی ہوا میں مہلک ہو گئے پوری

سلیب آٹے سے اٹ چکی تھی نہ صرف سلیب وہ خود بھی
یہاں تک کے ماتھے اور گردن پر بھی آٹا لگا ہوا تھا
یہ۔۔۔یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے اپنا۔۔۔؟اسکے قریب آکر
کھڑے ہوتے شاک کی سی کیفیت میں پوچھا اس سے پہلے
وہ جواب دیتی زیحال کی نظر اپنے کپڑوں پر گئی
اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں
یہ۔۔۔یہ تم نے میرے۔۔۔؟بولتے ہوئے اس کے سراپے پر نظر
دوڑاتے اسکے چہرے پر آرکا جہاں دنیا بھر کی معصومیت جمع
تھی اوپر سے ماتھے پر لگا آٹا اسے مزید کیوٹ بنا رہا تھا
خود کے ساتھ ساتھ پوری شرٹ بھی آٹے سے بھر لی تھی
زیحال نے لاکھ کوشش کی خود کو سنجیدہ رکھنے کی
تاکہ اس پر غصّہ کر سکے لیکن اسکی حالت دیکھتے جو

ہنسی کا پھوارہ پھوٹا تھا اسے روکنے میں وہ بری طرح سے
ناکام ہو گیا تھا وہ پیٹ پکڑے ہنستا چلا گیا یہاں تک کے
آنکھیں بھی پانی سے بھر گئیں لیکن اسی پل زمل جو اپنے
غلابی گال پھلائے بیٹھی تھی خود بھی ہنسا شروع ہو گئی
جس پر وہ ایک پل کو ٹھٹھکا
زمل کے آٹے والے ہاتھ زیحال کی پوری پیٹھ آٹے سے بھر چکے
تھے یہاں تک کے گردن بھی
تم کیوں ہنس رہی ہو۔۔۔؟ایک دم سنجیدہ ہوتے سوالیہ پوچھا
آپ۔۔۔آپ کی بیک پر آ۔۔آٹا لگ گیا۔۔۔"اپنے منہ پر ہاتھ رکھے
ہنسی روکنے کی کوشش کرتے بمشکل بولی جب زیحال نے
اپنی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اب وہ سیدھا کھڑا اسے گھور رہا تھا
تم کچن میں کیا کرنے آئی تھی۔۔۔؟اب سیدھا آڑے ہاتھوں لیا

"وہ۔۔۔ مم۔۔ میرا دل کر رہا تھا کک۔۔ کو کنگ کو۔۔۔

تمہارے دل کی تو میں۔۔۔۔"اسکے ڈپٹنے والے انداز پر زمل کے

ہونٹ جھٹ سے گول ہوئے یہ ہتھیار زیحال کیلئے کسی ہائی

کلا شنکوف سے کئ زیادہ تھا

گلا لے۔۔۔ کیوں کرتی ہو۔۔۔ میں جتنا تمہیں کام سے روکتا ہوں

تم اسی کام میں اپنے ہاتھ پیر سمیت گھس جاتی ہو۔۔۔"اسکے

قریب آتے رخصار پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیرتے بے حد نرم

لہجے میں بولا

وہ۔۔۔ میرا آپ کے لیے کچھ بنانے کا دل کر رہا تھا۔۔۔"بولتے ہوئے

سر

جھکا گئ جس پر زیحال کو ٹوٹ کر پیار آیا تھا وہ مزید اسکے قریب

ہوا جب وہ آہستہ سے اسکی دونوں ٹانگیں کھولتا کمر میں ہاتھ

ڈالے درمیان کا فاصلہ ختم کرتے خود سے لگا گیا زمل کی
جان حلق میں آ اٹکی تھی
اس دل کو کبھی مجھ پر ترس نہیں آتا۔۔۔؟ لہجے میں خمار
لئے جذبوں سے بھاری ہوتی آواز میں پوچھا جس پر زمل
کے۔پورے بدن میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی
وہ۔۔ مم۔۔میں۔۔"اسکے ہونٹ اپنے ہونٹوں کے کنارے پر
محسوس ہوتے اس سے لفظ ادا کرنے مشکل ہو رہے تھے
کھانے میں صرف خود کو پیش کر دو۔۔۔خوشی خوشی کھا
لونگا۔۔۔"بولتے اسکے عارض پر زور سے اپنے دانت گاڑھتے
اپنے عشق کی ایک مہر لگائی
چلو مل کر بناتے ہیں کھانا۔۔۔۔"اسکی آفر پر زمل کی آنکھیں
چمک اٹھی تھی میڈ کو تو وہ پہلے ہی چھٹی دے چکی تھی

اس لئے گھر پر وہ دونوں اکیلے تھے

زیحال نے اسے بیلی سے پکڑتے اوپر اٹھاتے سلیب سے نیچے اتارا

وہ سیدھا آٹے کے پاس آئی

یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔؟اسکے پیچھے آکر کھڑے ہوتے حیرت سے

پوچھا

آٹا۔۔۔"آنکھیں پٹپٹاتی ایسے بولی جیسے اسے تو پتہ ہی نہیں

تھا کہ اسے آٹا بولتے ہیں اور یہ دکھتا کیسا ہے

بیگم یہ آٹا کم حلوا زیادہ لگ رہا ہے۔۔۔"دکھ سے بولتے بچارے آٹے

کی

حالت دیکھی

آپ مذاق بنا رہے ہیں۔۔۔؟

نہیں میں سیریس ہو کر سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں یہ

تم نے آٹے میں پانی ملایا ہے یا پانی میں آٹا۔۔۔۔"ہاں وہ واقعی سمجھ رہا تھا لیکن زمل نے پیچھے مڑتے اسے ایک گھوری دی

گھور کیا رہی ہو ہاں۔۔۔۔"اسکے پیٹ پر ہاتھ باندھتے اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی زمل تو اسکی حرکت پر سٹپٹا کر رہ گئی

چھوڑیں۔۔۔مجھے کام کرنے دیں۔۔۔"اسکی بانہوں میں مچلتے باہر نکلنے کی کوشش کی

"تم۔۔کام نہیں بس رومانس کرو باقی سب میں کر لونگا۔۔۔

بولتے ہوئے اسکی گردن میں منہ گھسایا

ہ۔۔۔ہبی۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"زمل اب سچ میں رو دینے والی تھی

"تم رومانس کرو اور میں تمہارا پھیلا یا رائتہ صاف کروں۔۔

پیچھے کی جانب اشارہ کرتے ٹھوڑی چومی زمل تو شرم کے مارے منہ اسکی گردن میں چھپا گئی جب اسکی حالت سے

محفوظ ہوتے اس نے ساری سلیب صاف کی اور خود سے
کھانا بنانے کیلئے سارا سامان ترتیب سے رکھا اس وقت وہ فلی ویسٹرن
لباس میں ملبوس تھی
اب دیکھو جیسے میں تمہیں ہر زحمت سے آزاد کرتے خود میں
سمونے کیلئے تیار کرتا ہوں ویسے ہی ان سبزیوں کے چھلکے
اتار کر ہم کٹ کر کے اس میں ڈالیں گے۔۔۔"اسکی دی ہوئی
مثال پر زمل نے فورا منہ نکال کر اسے گھورا لیکن وہ آنکھوں
میں خماری بھرے اسے دیکھتے مسکرا رہا تھا
اسکے بعد دھیرے دھیرے جیسے میں تم میں اپنی۔۔سانسیں
گھول دیتا ہوں ویسے ہم اس میں سارے سپائسز شامل کر
کے گول گول گھما دیں گے۔۔۔"افففف اسکی مثالیں زمل کو شرم سے
پانی پانی کر رہی تھیں اور وہ تھا کہ ڈھیٹ بنا بس بولتا جا رہا تھا

اسکے بعد جیسے میں۔۔۔"اب اس سے پہلے وہ بے باکی کی ہر
حد پار کرتا زمل اس کے سلگتے لبوں کو اپنے پنکھڑی سے
نازک لبوں میں قید کر چکی تھی زیحال کا چمچ چلاتا ہاتھ
تھما وہ سانسیں روکے اسکی چھوٹی چھوٹی گستاخیاں
محسوس کر رہا تھا لیکن وہ جتنی بھی کوشش کرتی زیحال
جتنی شدّت نچھاور نہیں کر سکتی تھی
اسکی آسانی کے لئے کمر میں ہاتھ ڈالے اسے صوفے تک لاتے دھیرے
سے
لٹایا اور خود گھٹا کی مانند اسکے اوپر پوری طرح سے چھا گیا
زمل نے جھٹ سے اسکے ہونٹ چھوڑے اور بے چینی سے اپنے
ہونٹ کاٹنے لگی
اسکے بعد جیسے تم نے میرے لبوں کو اپنے لبوں میں بند

کرتے دھیرے دھیرے انکو اپنے لمس سے سکون پہنچایا ایسے
ہم اسکا ڈھکن بند کر کے دھیمی آنچ پر رکھ دیں گے۔۔۔"آہ
ہونٹوں کو آزادی ملتے وہ پھر شروع ہو گیا
ہبی۔۔۔۔ی"اسکے نیچے پڑی دبی آواز میں چیخی اسکا شرم
سے سرخ گلال چہرہ دیکھ زیحال ہنستا چلا گیا اسے زمل
شرمایا سا روپ دیکھ اسے چھیڑنے میں مزہ آرہا تھا

NOVELS BY AQSAM

اس وقت وہ دنیا کے سب سے مشکل کٹہرے میں کھڑا تھا
جہاں بنا وکیل کے جج اس پر چلا رہا تھا اور جج کوئی اور
نہیں خود ندرت بیگم بنی ہوئی تھیں انکا تو مانو پارا
نیچے آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا سب ہال میں جمع تھے
آئرہ ایک جانب کھڑی اپنی ماں کا یہ روپ دیکھ رہی تھی
وہی راحم خانزادہ سکون سے بیٹھے اپنا موبائل استمال کر رہے تھے

کل تک آپ کے سپوت کو اس زمل بی بی سے شادی کرنی تھی
اور آج اس بزنس پارٹنر کی بیٹی سے وہ بھی ایک ہفتے کے
اندر اندر۔۔۔۔"راحم کی جانب آتے وہ تقریباً پھٹ پڑی تھیں
نوفل سکون سے سر جھکائے بیٹھا تھا وہ خود کو پہلے سے
ہی اس طوفان کیلئے تیار کر کر لایا تھا
بولو کچھ اب کیوں منہ سیے بیٹھے ہو۔۔۔ایک ہی بیٹا تھا وہ
"بھی خوار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا۔۔۔
ایسا کیا کہہ دیا میں نے امی۔۔۔شادی کی عمر ہو گئی ہے آپ
کو بھی تو کرنی تھی ناں کسی سے تو مشائم سے کیوں
نہیں۔۔۔۔"اتنی دیر سے بیٹھ کر سنتے اسکا ضبط جواب دے گیا تھا
لیکن اس طرح ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر نہیں کرنی تھی
پتہ نہیں کون ہے لڑکی کہاں سے ہے کیسی ہے۔۔۔"انکی بات

پر نوفل کی پیشانی پر بل پڑے

آپ کو صرف یہی مسلہ تو یار آپ اسکے گھر جا کر دیکھ لیں

آپ کو بھی پسند آجائے گی۔۔۔"ان سب میں آئرہ یک ٹک

نوفل کو دیکھ رہی تھی جو کتنی آسانی سے زمل کو بھولے

کسی اور لڑکی سے شادی کیلئے گھر میں محاز کھڑا کر چکا تھا

ہاں ٹھیک تو کہہ رہا ہے نوفل آپ لڑکی کو دیکھ آئیں۔۔۔"ان

سب میں راحم پہلی بار بولے تھے وہ تھوڑے سنجیدہ قسم

کے شخص تھے جنہیں صرف اپنے کام سے سروکار تھا گھر

بار بچے سب بیوی کے حوالے کرتے ان پر چھوڑتے خود ساری

زندگی بزنس میں مشغول رہے اس لئے اب بھی نوفل کی بات

پر انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا

لڑکی تو دیکھ لوں لیکن ایک ہی ہفتے میں شادی کرنے کی

رٹ لگا رکھی ہے آپ کے صاحب زادے نے ضرور لڑکی میں
کوئی کھوٹ ہو گا تب ہی گھر والے اسے ہمارے سر تھوپ
رہے ہیں۔۔۔۔"اپنی ماں کی بات پر نوفل کے ذہن میں آج والا
منظر پھر سے فلیش بیک ہوا
کیوں بلایا ہے مجھے۔۔۔؟اپنے سامنے جیلانی کو گھن چکر
بنے دیکھ سوالیہ پوچھا وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے انکے
آفس میں بیٹھا تھا لیکن وہ نجانے کن سوچوں میں گم تھے
مجھے یہ ڈیل کینسل کرنی ہے۔۔۔"پاور چیئر پر بیٹھتے
بے حد نرم لہجے میں بولے لیکن نوفل کو تو جیسے کرنٹ سا
لگا تھا وہ ایک ہی جھٹکے میں کرسی سے اٹھا
واٹ۔۔۔آر یو کڈنگ می۔۔۔؟وہاں کنسٹرکشن کا کام شروع ہو
چکا ہے اور یہاں آپ ڈیل کینسل کرنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔"وہ

چاہ کر بھی اپنا لہجہ نرم نہیں رکھ پایا تھا

دیکھو۔۔۔میں نے کہا تھا بزنس اسی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے

جس سے ہمیں فائدے ملیں نا کہ فائدہ۔۔۔"فائدہ لفظ پر زور

دیتے کچھ باور کروایا نوفل کے ماتھے پر بل پڑے تھے

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں اس ڈیل سے آپ کو کتنا فائدہ ہو رہا

ہے یہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی۔۔۔"

لیکن مجھے ایک اور فیور چاہئے تم سے اگر کر دو تو شاید

میں یہ ڈیل کینسل نہ کروں۔۔۔"انکی بات پر نوفل نے نہ

سمجھی نظروں سے انکو دیکھا جو آنکھوں میں الگ سی چمک

لئے اسے دیکھ رہے تھے

کیسا فیور۔۔۔"بولتے ہوئے وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھا

میری بیٹی سے شادی کر لو۔۔۔"شائستگی سے بولتے نوفل کو

چار سو والٹ کا جھٹکا لگوا گئے وہ پھٹی نظروں سے جیلانی
کو دیکھنے لگا
"یہ بزنس میں فیور نہیں ہے۔۔۔
جانتا ہوں لیکن تمہاری کزن کو ڈھونڈنے والا کام بھی ہمارے
بزنس ڈیل میں نہیں تھا۔۔۔!!اب کی بار نوفل کچھ گڑ بڑایا
دیکھو تم۔۔نے ابھی بزنس کی دنیا میں قدم رکھا ہی ہے تمہیں
سپورٹ کی ضرورت ہے اور مجھے فلوقت داماد کی اور مجھے تم سے
بہتر کوئی اور نہیں دکھ رہا۔۔۔"اسے خاموش دیکھ سنجید گی
سے بولے وہ اب تک خاموش تھا اور یک ٹک انہیں دیکھ رہا تھا
لیکن اسکا نکاح تو آلریڈی ہو چکا ہے ناں۔۔۔"اسی وقت اسے
یاقوت کے ساتھ ہوئی ملاقات اور اسکی باتیں یاد آئیں
دیکھو طلاق تب ضروری ہوتی جب شوہر زندہ ہو تمہاری

شادی ایک بیوہ سے ہو گی۔۔۔"بیوہ لفظ بولتے انکی زبان ذرا
نہیں لڑکھڑائی تھی دشمنی اپنی جگہ تھی لیکن بات وہ اپنی
بیٹی کی کر رہے تھے نوفل کو انکے لفظ سے سخت صدمہ ہوا
پھر بھی تین ماہ عدت پوری کر کر ہو گا ناں نکاح۔۔۔"اب کی
بار جیلانی کے ماتھے پر بل پڑے تھے
تم اپنا فیصلہ بتاؤ۔۔۔باقی میں خود دیکھ لونگا۔۔۔"اپنی
بات پر اسے گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ پھر سے بولے
دیکھو اگر تمہیں یہ ڈیل اور اپنی کزن چاہیئے تو ایک دن کا
"وقت ہے تمہارے پاس۔۔۔اور جواب مجھے ہاں میں چاہیئے۔۔
اپنی آخری بات پر جیسے وارن کیا نوفل کو اپنا آپ بے بس
سا محسوس ہوا وہ نہ اس ڈیل کو چھوڑ سکتا تھا اور نہ
زمل کو اسکے لئے ایک کیا چاہے دس نکاح کرنے پڑیں

میں مر کر بھی اسکی شادی نہیں ہونے دونگی۔۔۔"غصّے
سے پھنکارتے وہ لمبے ڈھینگ بھرتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئیں
میں نے تو زمل کو سوچا تھا تمہارے لئے لیکن تم اگر وہی
کرنا چاہتے ہو تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"نوفل کے کندھے
پر ہاتھ رکھتے وہ بھی اپنے کمرے میں چلے گئے وہ وہی بیٹھا
گہری سوچ میں ڈوب گیا جب آئرہ اسکے قریب آکر بیٹھی
بھائی۔۔۔"دھیرے سے کندھے پر ہاتھ رکھتے پکارا اس نے
آنکھیں کھول کر اسے دیکھا ہر مشکل وقت میں صرف یہ
بھائی لفظ اسکی آدھی ٹینشن ختم کر دیتا تھا
مجھے تصویر دکھائیں ناں بھابھی کی۔۔۔"اسکے چہک کر
بولنے پر نوفل کی ایک آئی برو اچکی
"تصویر تو نہیں ہے میرے پاس کل ہی دیکھ لینا سیدھا۔۔

اسکی بات پر آئرہ کا منہ چھوٹا سا نکل آیا جسے نوفل
فورا بھانپ گیا تھا

مرر کے سامنے ایک نظر خود پر دوڑائی آنکھیں رو رو کر سرخ
متورم ہو چکی تھیں اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا مرد وں
کو کپڑوں کی طرح بدلنے والی مشائم قدیر جیلانی کو کوئی
مرد اتنا بدل دے گا۔اس نے بے دردی سے آنکھوں کو رگڑتے
بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھایا اور اچھے سے سر پر جماتے اپنا موبائل
اٹھا کر کمرے سے باہر نکلی جب سامنے سے صبا بیگم آتی
دکھائی دی وہ تو اسکا یہ روپ دیکھ وہی کی وہی رک سی گئیں
کچھ نہیں لے کر جا رہی آپ کے شوہر کا۔۔۔میرا شوہر میرے
لئے کافی ہے۔۔۔"وہ گھر چھوڑنے کا فیصلہ اپنی ماں کو
سناتی سیڑھیاں اترنے لگی

مشی میری بات سنو۔۔۔"اسے پکارتے وہ بھی پیچھے پیچھے
نیچے اتر آئی جب سامنے اپنے باپ کو دیوار بنی کھڑے دیکھ
اس کے قدم وہی منجمند ہوئے آنکھوں سے سیال نکلتا
عارض پر بہنے لگا
وہ وہی کھڑے طیش نگاہوں سے اسے دیکھتے رہے پاشا کے
کہنے پر یاقوت ہی تھا وہ جس نے انکے بیٹے کی آنکھیں نکالی
تھیں اور آج انکی بیٹی اسی کیلئے اپنا گھر چھوڑ رہی تھی
اسے کمرے میں لے کر جائیں۔۔۔"نظر مشی پر گاڑھے صبا
بیگم سے مخاطب ہوئے
میں۔۔۔نہیں رہوں گی یہاں۔۔۔"کرخت لہجے میں بولتی وہ
ایک قدم آگے آئی جب جیلانی کا فولادی ہاتھ اسکے خوبصورت
رخسار پر اپنی انگلیوں کی چھاپ چھوڑ گیا وہ توازن کھوتی

سیدھا زمیں پر جا گری تھپڑ اس قوت سے لگا تھا کہ ہونٹ
کا کنارہ پھٹتے خون کی ایک لکیر بنتی ٹھوڑی تک بہہ گئی
تمہیں اپنے ہاتھوں سے مارنا پڑا۔۔۔مار دونگا لیکن ان دشمنوں
میں تمہیں مر کر بھی نہیں بھیجوں گا۔۔۔"اسکے پاس
بیٹھتے اسکے بال ایک ہی جست میں اپنی مٹھی میں دبوچتے
پیچھے کی جانب کھینچتے اسکے منہ پر غرائے
کیا کر رہے ہیں بیٹی ہے وہ آپ کی۔۔۔"اپنی بیٹی کی حالت پر
صبا نے تڑپ کر جیلانی کو کندھوں سے تھامتے پیچھے کی جانب
کھینچا
چلو اٹھو۔۔۔"اسے بازو سے دبوچتے کھینچ کر تقریباً گھسیٹتے
ہوئے اوپر کی جانب لے جانے لگے
نہیں جاؤنگی میں۔۔۔۔چھ۔۔۔چھوڑیں۔۔۔"اپنا بازو چھڑاتے

وہ چیخنے لگی تھی لیکن وہ کان لپیٹے کسی جانور کی طرح
گھسیٹتے اسے کمرے تک لائے اور لاتے سیدھا بیڈ پر پھینکا
وہ بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جو آج بھی
صرف بیٹے کی وجہ سے ہوئی دشمنی کا بدلہ اب اپنی بیٹی
سے لے رہے تھے
اسکا نکاح ہے کل۔۔۔تیار رکھنا اسے۔۔۔"غصّے سے غراتے وہ
باہر نکلنے ہی لگے تھے جب اسکی رندھی آواز پر قدم رکے
اس نے مجھے طلاق نہیں دی آپ میرا چاہ کر بھی کسی سے
نکاح نہیں کروا سکتے۔۔۔"اسکی بات پر وہ آنکھوں میں طیش
لئے اسکی جانب مڑے
جب وہی نہیں رہے گا اسکی طلاق کی کیا اہمیت رہے گی
وہاں اسکی سانسیں نکلیں گی یہاں تمہارا نوفل سے نکاح

ہو گا۔۔۔"سانسیں۔۔۔؟یہ لفظ ہی مشی کی جان نکال گیا تھا

ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ آپ ایسے نہیں کر سکتے۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"وہ بیڈ سے

اٹھتے انکا بازو تھامتے گڑ گڑانے لگی تھی جب وہ بے دردی

سے اسکا بازو جھٹکتے صبا کا ہاتھ پکڑتے کمرے سے باہر نکل

آئے اور دروازہ بند کرتے باہر سے لاک کر دیا

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔آپ غلط کر رہے ہیں۔۔۔وہ چھوڑے گا

نہیں آپ کو۔۔۔۔"اسکے آخری جملے پر جیلانی غصّے سے آگ

بگولا ہوتے وہاں سے نکل گئے

نہیں چھوڑے گا۔۔وہ۔۔۔"ہچکیاں بندھ چکی تھیں وہ وہی

دروازے سے لگی نیچے زمین پر بیٹھتی چلی گئی اسکا دل

کیا دھاڑے مار مار کر روئے اسے کھونے کا خوف گزرتے وقت

کے ساتھ بڑھ رہا تھا کمرے میں بڑھتی

گھٹن اسکے اندر کی بے چینی سب مل کر اسکی جان نکال
رہے تھے وہی پڑے پڑے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیری
چھانے لگی اور وہ ایک ہی پل میں گہری تاریکی میں جا گری
NOVELS BY AQSAM
جم کرتے ٹراؤزر اور ویسٹ پہنے وہ پسینے سے شرابور ہونے
لگا تھا بال ماتھے پر بکھرے کچھ حد تک اسی سے چپک چکے تھے
مسلسل ایک گھنٹے کا واک آؤٹ جو اسکی روٹین کا
حصّہ تھی لیکن آج گھر پر اسے نہ پانے کا احساس تکلیف
دیتا مزید جم کرنے پر اکسا رہا تھا اسکے جم والے معمول نے
یاقوت کے اچھے خاصے سکس ایبز مسلز بنا دیے تھے جواب
ویسٹ پہنے اور بھی ظاہر ہو رہے تھے یقیناً مشی اسکا یہ
ہاٹ روپ دیکھتی تو دل کے ساتھ ساتھ اپنا باقی سب بھی
اس پر وار دیتی کیونکہ وہ اس وقت بلا کا حسین اور

ڈیشنگ لگ رہا تھا

مسلسل ایک ہی ایکسر سائز کرتے اب بدن اکڑنے لگا تھا جب اپنی پانی کی بوٹل اٹھائے وہ روم سے باہر نکلا سامنے ہی برلاس آتا دکھائی دیا

آج سورج کہاں سے نکلا ہے جو برلاس سائیں ہمارے غریب خانے پر تشریف لے کر آئے ہیں۔۔۔" پانی کی بوٹل منہ سے لگاتے شوخ ہوتے بولا لیکن برلاس کوئی بھی جواب دیے بغیر چپکی سادھے سیدھا صوفے پر ڈھے سا گیا

بس سوچا یہ عنایت بھی کر دوں آپ پر۔۔۔" لیٹتے اسکا جواب بھی پر جوش آیا تھا

واہ لگتا ہے آخری وقت آگیا ہے جو آپکی ایسی عنایتیں نصیب ہو رہی ہیں۔۔۔"

اللّٰہ نہ کرے۔۔۔اللّٰہ پاک کم سے کم بیس دفع چاچو بنائے آپکے
بچوں کا۔۔۔آمین" بولتے دعائیہ ہاتھ چہرے پر پھیرے اسکی
بات پر یاقوت شریر مسکراہٹ مسکرایا پل میں مشی کا خیال
آیا"اس میں بیس بچے پیدا کرنے کی ہمت ہو تب ناں "خود
میں سوچتے مسکرانے لگا جب برلاس اسے خود میں ہی
مسکراتے دیکھ اسکی جانب مڑا
اوئے ہوئے بھابھی کو سوچ سوچ کر بلش کر رہے۔۔۔"اسکے
پیٹ پر مکا جڑتے شوخ انداز میں چھیڑا
شٹ اپ۔۔۔"یاقوت کے شٹ اپ پر برلاس کی بتیسی فورا
ہونٹوں کی اوٹ میں چھپی
چائے میں چینی کتنی۔۔۔؟اٹھتے سوالیہ پوچھا
زہر دے دیں۔۔۔"آگے سے وہ بھی کلس کر بولا

او کے کتنے چمچ۔۔۔؟ یاقوت کی اس حد تک سنجیدگی پر
برلاس نے تڑپ کر اسے دیکھا
سارا اپنے کپ میں ڈال لیں۔۔۔ "تڑخ کر بولتے وہ اٹھ کر جوتے
پہننے ہی لگا تھا جب پیروں میں نرم نرم سی چیز محسوس
ہوئی ایک بلی کا بچہ اپنی
چھوٹی سی پوچھ ہلاتا برلاس کے جوتوں میں آ کر دبک کر
بیٹھ گیا تھا جسے دیکھتے وہ کرنٹ کھا کر صوفے پر اچھلا تھا
یہ۔۔۔ یہ کہاں سے ٹپک پڑا۔۔۔ "اسکے چیخنے پر یاقوت نے ٹیبل
کے نیچے جھک کر دیکھا جہاں بلی کا بچہ برلاس سے زیادہ ڈر چکا تھا
حد ہے ہارٹ اٹیک کرواؤ گے میرے بچوں کا۔۔۔ "آہ وہ انوکھا
ڈاکو تھا اس جیسے درندے خون خوار کتے پالتے ہیں شیر
پالتے ہیں اور یاقوت مرزا تین معصوم بلی کے بچے اپنے

بچے سمجھ کر پال رہا تھا کیونکہ پاشا نے لاتے وقت اسے بتا
دیا تھا کہ وہ اسے رستے سے ملے تھے جہاں انکی ماں بھوک
سے بے حال ہوتی اپنے بچوں کو چھوڑ کر جا چکی تھی
جس کی وجہ سے پاشا انہیں اپنے ساتھ لے آیا تھا لیکن زمل
کے ڈر کی وجہ سے وہ یاقوت کو سونپ دیے تھے
بچے۔۔۔؟تو بیوی کہاں ہے آپ کی۔۔۔؟اسکے سوال پر یاقوت
نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا
امم۔۔۔مم۔۔میرا مطلب تھا انکی۔۔۔"جملہ مکمل کئے بغیر
وہ سر کھجانے لگا
افففف میری کمر۔۔۔"اپنی کمر پکڑتے درد کا بہانہ کرنے لگا
یاقوت نے بچہ اٹھاتے انکے چھوٹے سے پیٹ ہاؤس میں رکھا
جہاں وہ باقیوں کے ساتھ کھیلنے لگا اور وہ واپس آتے

کچن میں گرم پانی چلہے پر رکھنے لگا جو تھوڑی ہی دیر میں
بوئل ہونا شروع ہو گیا تھا یاقوت نے وہ پانی ایک ہاٹ بوتل
میں ڈالا اور باہر صوفے پر لیٹے برلاس کی کمر پر رکھا جس
سے اسے تھوڑا آرام آنا شروع ہوا ڈانس سے اتنا درد نہیں ہوا
تھا جتنا ان سٹ اپ سے پورے بدن میں ٹیسیں اٹھی تھی وہ
وہی لیٹے سوچکا تھا جب یاقوت ناشتہ کرتے اندر فریش ہونے چلا گیا
بلیک پینٹ پر آف وائٹ کلر کی شرٹ پہنے مرر کے سامنے
کھڑا ہوا جب سے مشی سے ملا تھا چہرے پر ایک الوہی سی چمک تھی
جھلی۔۔۔۔" منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ایک پرفیوم خود پر سپرے
کیا اور بالوں کو سیٹ کرتے واچ اٹھا کر کلائی میں پہنی
باقائدگی سے گھڑی پہنتے رہنے سے وہاں نشان پڑ چکا تھا
آج وہ دل سے تیار ہوا تھا اس نے پاشا کا یقین نہیں توڑا

تھااور نہ مشی کا دل۔۔۔وہ اچھا بھائی ہونے کے ساتھ ایک
اچھا شوہر بھی ثابت ہوا تھا اب پاشا سے بات کر کر وہ پورے
فخر سے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے والا تھا
جب ہم ملیں گے تو ناسا کے ہیڈ آفس کے سیٹلائٹ فون
پر یہ پیغام گونجے گا
مشن کمپلیٹ۔۔۔۔دو گمشدہ ستاروں نے ایک دوسرے کو پا
لیا ہے۔۔۔"خود کو شیشے میں دیکھتے اپنے جملے پر بے ساختہ
ہنستا چلا گیا

NOVELS BY AQSAM

جیلانی ولا کو کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ہر جانب
جگمگاتے ٹمٹمے اسکی شان کو چار چاند لگا رہے تھے ملازم
یہاں وہاں کوئی نہ کوئی کام کرتے پھر رہے تھے ہڑ بڑی میں
انہوں نے قریبی جاننے والوں کو ہی مدعو کیا تھا بہت سے

لوگوں میں یہ بات بھی ہونے لگی تھی کہ ایسی بھی کیا
بات ہوئی کہ راتوں رات بیٹی کی شادی کر رہے ہیں لیکن
کسی میں انکے سامنے بولنے کی ہمت نہیں تھی
صبا بیگم سرخ جوڑا لئے مشی کے روم میں آئی تھیں جب اپنی
بیٹی کو زمین پر بے سدھ پڑے دیکھا انکے منہ سے ایک چیخ
برآمد ہوئی اور جوڑا ہاتھ سے چھٹتے زمیں پر جا گرا
مشی۔۔۔ مشی" وہ زمین پر اسکے قریب بیٹھتے چہرہ
تھپتھانے لگی ملازمہ فورا پانی کا گلاس لے کر آئی جس سے
صبا نے چند پانی کے قطرے اسکے چہرے پر پھینک کر پھر
سے تھپتھپایا
وہ دھیرے سے کسمساتے ادھ کھلی آنکھوں سے اپنی ماں کو
دیکھنے لگی جو اسکے لئے بیٹھی رو رہی تھی پوری طرح سے

ہوش میں آتے وہ کرنٹ کھا کر اٹھی

آ۔۔۔آپ۔۔۔میں۔۔۔ نہیں رہوں گی۔۔۔یہاں۔۔۔"انہیں

پیچھے

دھکیلتے وہ اٹھنے ہی لگی تھی جب پیچھے سے جیلانی آ کر

کھڑے ہوئے ہاتھ میں پیپرز تھے جسے دیکھ وہ سوالیہ

نظروں سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی

سائن کروان پر۔۔۔"سپاٹ لہجے میں بولتے پیپرز مشی کی

جانب بڑھائے

ک۔۔۔کیا ہے یہ۔۔۔؟اس نے بنا پیپرز پکڑے اسی طرح سپاٹ

لہجے میں پوچھا

طلاق کے پیپرز۔۔۔چاہتی ہو کہ وہ لڑکا نہ مرے تو چپ کر کر

ان پر سائن کرو۔۔۔"انکا لہجہ کاٹ دار تھا جو مشی کا دل

کی ٹکڑوں میں کاٹ گیا وہ بے یقینی سے اپنے باپ کو
دیکھتی رہی اگر یاقوت نے انہیں جلاد کہا تھا تو وہ غلط نہیں تھا
اسے خاموش دیکھ وہ اپنا موبائل نکالتے نمبر ڈائل کرنے لگے
مشی اب بھی یک ٹک اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جب انہوں
نے اسکے پیچھے آتے اسکا منہ سختی سے دبوچا انکی گرفت
پر وہ تڑپ اٹھی تھی یہ سب دیکھ صبا بیگم بے بسی سے
دل پر ہاتھ رکھتی رونے لگیں باپ بیٹی کی ضد انکی جان
نکال رہی تھی
مشی خود کو چھڑانے کی کوشش کر ہی رہی تھی جب فون
سپیکر پر ڈھلتے ایک خوبصورت مردانہ آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی
نہیں پوچھوں گا کیسے ہو۔۔۔سیدھا جواب دو میری بیٹی
سے کتنی محبت ہے۔۔۔؟ یاقوت کے فون اٹھاتے سیدھا سوال داغہ

جتنی جسم کو روح سے۔۔۔" یاقوت کے جواب پر مشی کا
دل جیسے بند سا ہو گیا آنکھوں سے سیال روانی سے بہنے لگا
ٹھیک ہے آجاؤ لینے۔۔۔" سنجیدگی سے بولتے یاقوت کے
ساتھ ساتھ مشی کو بھی حیرت میں مبتلا کر گئے
سچ میں۔۔۔؟ یاقوت کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا
ہاں لیکن ایک شرط پر۔۔۔" اس سے پہلے وہ فون رکھتا وہ پھر سے بول
پڑے
"اکیلے آنا پڑے گا۔۔۔۔
ٹھیک ہے آرہا ہوں۔۔۔" کہتے وہ کال ٹھک سے بند کر گیا
میں نے نہیں اسکی موت نے اسے بلایا ہے۔۔۔" مشی کو حیرت
سے اپنی جانب دیکھتے ایک جھٹکے میں دور پھینکا صبا نے
آگے بڑھتے اسے گرنے سے بچایا

آپ۔۔۔آپ کیا کرنے والے ہیں۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"اپنی ماں کے بازو
جھٹکتی وہ اپنے باپ کے مقابل کھڑی آنکھوں میں آنکھیں
ڈالے استفسار یہ پوچھنے لگی لیکن وہ خاموشی سے پھر
ایک نمبر ڈائل کرنے لگے وہ اب بھی نہ سمجھی سے اپنے
باپ کو دیکھ رہی تھی
نکل رہا ہے وہ۔۔۔گاڑی سمیت اسکا وہ حال کرنا کہ کفن بھی
نصیب نہ ہو۔۔۔اور یہ ایک حادثاتی موت بھی لگے "مقابل
کے کال پک کرتے قہر آلود لہجے میں بولے
مشی انکی بات پر بری طرح کانپ گئی تھی
نہیں نہیں۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔اسٹاپ اٹ۔۔۔"انکے ہاتھ سے فون
چھینتے
وہ مقابل کو منع کرنے ہی لگی تھی لیکن وہ کال بند کر چکا

تھا کیونکہ جیلانی سب پہلے سے پلان کر چکا تھا ان
لوگوں کو صرف ایک اشارہ چاہیئے تھا
جیسے میرے بیٹے کی آنکھیں بے دردی سے نکالی تھیں اس
" سے زیادہ بے دردی سے میں اسکی جان نکالوں گا۔۔۔
نو۔۔۔۔۔" مشی کا بازو جھٹکتے وہ صبا کو اسے تیار کرنے کا
کہتے باہر نکل چکے تھے لیکن انکی بات پر وہ پاگل سی
ہوتی چیخنے لگی تھی

NOVELS BY AQSAM

کمرے سے باہر نکلتے اس نے برلاس کو دیکھا جو اب تک سو
رہا تھا اسکی کمر پر سے بوٹل اٹھا کر ایک جانب رکھتے وہ
لائٹس آف کرتا باہر نکل آیا
ڈیرے پر اس وقت صرف صدیس اور میر بخش تھے باقی
بندے بھی اپنے اپنے کاموں پر مصروف تھے بھلے جیلانی نے

کسی کو ساتھ لانے سے منع کیا تھا لیکن وہ پاشا کو بتائے
بغیر بھی تو نہیں جا سکتا تھا
پاشا آئے تھے۔۔۔؟ میر کو دیکھتے سوالیہ پوچھا
نہیں ایک بار آئے تھے اسکے بعد نہیں۔۔۔" اسکے جواب پر
یاقوت کے ماتھے پر شکنیں ابھری پھر کچھ سوچتے
وہ ہنکارا بھرتے اپنی گاڑی کی جانب آیا اسکے پیچھے بندے
آنے لگے تھے لیکن اس نے ہاتھ کھڑا کرتے روک دیا خود
گاڑی میں بیٹھتے اگنیشن میں چابی گھمائی
وہ اکیلا ہی نکل آیا تھا اپنے علاقے سے نکلتے گاڑی مین سڑک
پر لے آیا چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی اسے
یقین تھا مشی پر کہ وہ ضرور اپنے باپ کو منا لے گی
اسیلیٹر پر زور دیتے سپیڈ بڑھائی خوشی میں اسکا دل کیا

اڑ کر اس دشمن جان کے پاس پہنچ جائے

سڑک پر ٹریفک معمول جتنا ہی تھا لیکن اسی پل یاقوت کو

محسوس ہوا جیسے کوئی اسکی گاڑی کے پیچھے ہے

لیکن اس نے اگنور کرتے اپنی توجہ راستے کی جانب مبذول کی

توجہ پھر سے راستے کی جانب مبذول کی لیکن وہ گاڑی

مسلسل اسی کے پیچھے آ رہی تھی اب کی بار یاقوت کا شک

یقین میں بدل چکا تھا کہ کوئی اس کے پیچھے ہے اس نے کچھ

سوچتے راستہ تبدیل کیا وہ اب ایک سنسان راستے پر آ چکا

تھا جہاں نہ کوئی بندہ تھا نہ بندے کی ذات ایسے کیسے ممکن

تھا کہ کوئی ایک بندہ یا گاڑی نہ ہو پیچھے آنے والی گاڑی بھی

اب پیچھے آناہٹ چکی تھی مانواس کا مقصد تھا یاقوت کو
اس سنسان سڑک پر لے کر آنا یاقوت نے کچھ سوچتے سپیڈ
بڑھادی سڑک صاف ہونے کے باعث اسکا پاؤں بریک سے ہٹتا
صرف گیس پیڈل پر رکھا تھا۔وہ بار بار بیک مرر سے ایک نظر
پیچھے دیکھتا پیچھے کوئی نہیں تھا لیکن اسے یہ خاموشی
بھی کچھ کھٹکی تھی جب پیچھے ایک ایک تیز رفتار گاڑی
آتی دکھائی دی یاقوت کی سپیڈ اتنی تیز تھی کہ اس گاڑی کو
اسکے برابر ہونے کیلئے بار بار کوشش کرنی پڑی تھی کہ تب ہی
دو گاڑیاں اور اسکے پیچھے آئی سب بلیک مرسیڈیز تھی جن
کے شیشے بھی سیاہ تھے اندر کون تھا اندازہ نہیں ہو رہا تھا
وہ گاڑیاں بار بار یاقوت کے برابر ہونے کی کوشش میں تھی
جسے دیکھتے یاقوت نے سپیڈ مزید تیز کی لیکن اس سے تیز

نہیں کر سکتا تھا جب اچانک سامنے سے ایک تیز رفتار ٹرک
آتا دکھائی دیا جسے دیکھتے یاقوت کے اوسان خطا ہوئے اسے
ٹریپ کیا گیا تھا اسے مارنے کی پلاننگ کی گئی تھی۔
آگے سڑک پر کہیں بھی کوئی موڑ نہیں تھا جہاں سے وہ ان
سے بچ نکلتا گاڑی اسی سپیڈ سے چلتی رہی جب پیچھے والی
گاڑیاں اسکے مقابل آئی اس نے اپنی گن نکالتے ان پر ایک ایک
فائر کیا لیکن وہ ایک تھا اور مقابل پورا گروپ
جنہوں نے برابر ہوتے دھڑا دھڑ اسکی گاڑی پر فائرنگ شروع کر
دی تھی یاقوت سٹیرنگ سے ہاتھ ہٹاتا نیچے کی جانب جھکا
فائرنگ اس رفتار سے
ہو رہی تھی مانو وہ اپنی گولیوں سے ہی اسکی گاڑی کو تباہ
کر دیں گے یاقوت کی گاڑی رستے سے ہٹتی یہاں وہاں ہونے لگی

تھی جب اس نے واپس اٹھتے سٹیر نگ سمبھالا

ٹرک اور یاقوت کی گاڑی کا فاصلہ قدرے کم رہ گیا تھا وہ چاہ

کر بھی یہاں سے نہیں نکل سکتا تھا

تم مجھے خود سے دور تو نہیں کرو گے ناں۔۔،۔!! کسی کا جملہ

اسکے کانوں میں گونجا تھا

!!! میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی میں مر جاؤنگی یاقوت

!!! تم میری سانسیں بن چکے ہو۔۔۔

!!! تمہارے بغیر میں اندھی ہوں۔۔۔ جسے کچھ نظر نہیں آتا۔۔

مشی کے الفاظ اس وقت میں اسے مزید توڑ رہے تھے وہ

جینا چاہتا تھا لیکن موت کی رفتار اسکی گاڑی کی رفتار سے

کئ زیادہ تھی بے بسی سے اوپر

کی جانب دیکھا کہ تب ہی اسکی گاڑی اس تیز رفتار ٹرک سے

بری طرح ٹکرائی تھی ٹکراؤ سامنے سے ہونے کے باعث گاڑی کے
شیشے ٹوٹتے اسکے بازو اور سینے میں سیدھا آ گھپے تھے
درد کی ایک شدید لہر اسکے پورے وجود میں دوڑ گئی گاڑی
اڑتی ہوئی تقریباً میلوں دور جا گری تھی اور گرتے زور
دار دھماکے کی آواز پورے ایریا کی فضاؤں میں گونج اٹھی تھی
پیچھے آنے والی گاڑیاں اوور سپیڈ کی وجہ سے اس بھڑکتی
آگ کے آر پار ہوئی تھیں چاروں طرف آگ میں اسے اپنے جسم
جھلستا
ہوا محسوس ہوا خون میں ہوئے لت پت
جسم میں اتنی بھی سکت نہیں تھی کہ وہ گاڑی سے نکل
پاتا گاڑی الٹ چکی تھی سارا خون لکیروں کی صورت میں
بہتا رخصار کو تر کرتے بالوں میں جذب ہونے لگا تھا خون

جیسے آنکھوں میں بھی اتر آیا تھا

وہ نہیں نبھا پایا تھا اپنا وعدہ۔۔۔۔۔وہ نہیں جی پایا تھا ساتھ

میں مر جاؤنگی تمہارے بغیر۔۔۔!!! کسی کے جملے کو یاد کرتے

یاقوت نے اٹھنے کی ایک ناکام سی کوشش کی کہ اسی پل

حلق میں اٹکا جان کا منکا ٹوٹا اور یاقوت مرزا وہی کا وہی

رک گیا آنکھیں ٹھہر سی گئی دل نے خون کی فراوانی روک دی

کیونکہ جس کے لئے وہ کام کر رہا تھا وہی نہیں رہا تھا

وہاں کچھ نہیں بچا تھا نہ گاڑی نہ گاڑی چلانے والا۔۔۔ ختم

ہو چکا تھا یاقوت مرزا۔۔۔اور اسکی ساری تکلیفیں بچپن سے

لے کر آج تک جو بھی اس نے برداشت کیا۔۔۔لوگوں کو پل میں

موت

کی نیند سلانے والا یاقوت مرزا خود ہمیشہ کی ابدی نیند سو چکا

تھاوقت رک گیا تھا جیسے اسکی سانسیں رک گئی تھی
یاقوت مرزا پل میں عشق کی آخری منزل طے کر گیا تھا
کیازندگی اور موت کے بیچ صرف اتنا سا فاصلہ تھا۔۔۔؟

NOVELS BY AQSAM

بلیک کلر کی شیروانی پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے
آخری پرفیوم کا سپرے خود کو دیا باقی دنوں کی نسبت اسے
آج اپنا آپ زیادہ نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا جو خوشی کا نہیں
فیشل کا کمال تھا جو زبردستی آئرہ نے بول بول کر کروایا
تھا وہ اس شادی سے بے انتہا خوش تھی اپنی اکلوتی بھابھی
سے ملنے کے لئے پرجوش۔اپنی ماں کو اموشنل بلیک میل
کر کر راضی کرنے والی بھی وہی تھی
امی آپ کا اکلوتا بیٹا ہے آپ کیوں ضد میں اسے بھی گنوا
رہی ہیں۔۔۔لڑکی بہت اچھی ہے۔۔۔"غصّے میں لال پیلی ہوئی

بیڈ پر بیٹھی اپنی ماں کو دیکھتے سمجھداری سے بولی لیکن
وہاں کوئی اثر نہ ہوا
دیکھیں یہ بزنس ڈیل صرف ایک نام ہے بڑے لوگوں کو ہم
مڈل کلاس لوگوں کی طرح جہیز اکٹھا کرنے کا وقت نہیں
چاہئے ہوتا وہ اسی طرح جھٹ منگنی پٹ بیاہ والا کام کرتے
ہیں۔۔۔"اب کی بار اسکی بات پر ندرت نے خفاسی نظروں
سے اپنی بیٹی کو دیکھا جو اس وقت بلا کی سنجیدگی
چہرے پر لئے اتنی سمجھداری والی باتیں کر رہی تھی
آپ کو زمل سے جان چھڑوانی تھی ناں اللہّ پاک آپ کو اتنی
اچھی اور امیر کبیر بہو دے رہے ہیں اور آپ ہیں کہ نکھرے
کر رہی ہیں۔۔۔"بولتے ہوئے ساتھ منہ بسورا اسے اپنی ماں
کی خاموشی کھل رہی تھی ہاں وہ الگ بات ہے کہ کڑوا بولتے

ہوئے بھی اچھی نہیں لگتی تھیں

لیکن ہمارا کوئی رشتہ دار بھی نہیں ہے کل کو کیا منہ دکھاؤں

"گی میں سبکو۔۔۔

نے آنے سے انکارn امی ہمارا کونسا رشتہ دار۔۔۔؟ فہد چاچو

کر دیا چچی انکے ساتھ نہیں آئیں گی ہم سب کا فرینڈ سرکل

ہی ہے یا بھائی کے بزنس پارٹنرز۔۔۔" وہ ایک ہی سانس میں

پوری بات بولتی ندرت کا منہ کھلوا گئی اسکے بعد نہیں بول

پائی تھیں وہ کچھ اور مجبور اُ بیٹے کی بارات لے جانی پڑی تھی

وہ لوگ تقریباً۔۔۔ بارہ بجے نکلے تھے راحم کے بزنس کی وجہ

سے وہ لوگ کراچی سے لاہور ہی شفٹ ہو گئے تھے جہاں آتے

آئرہ نے بھی اپنی پڑھائی شروع کر لی تھی

ایک ہی شہر میں ہونے کی وجہ سے وہ لوگ ایک گھنٹے میں

جیلانی ولا میں داخل ہو چکے تھے اتنا بڑا محل جیسا گھر
آئرہ نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا وہ خوشی سے
چہکتی وہاں کی ہر چیز کا بغور جائزہ لے رہی تھی
انکا استقبال بڑے پر جوش طریقے سے کیا گیا تھا جگہ جگہ
ملازم کھڑے ہاتھوں میں پھولوں کی تھالی لئے قدموں کے
بعد سروں پر بھی غلاب کے پھولوں کی بارش کر رہے تھے
آگے آتے جیلانی اور صبا بیگم نے ان سے مصافحہ کرتے اندر
لائے اتنا خوبصورت استقبال ندرت کے دل کے سارے شکوے
پل۔ میں ختم کروا گیا
سٹیج بھی بہت ہی خوبصورت طریقے سے ڈیکور کیا گیا تھا
اس شادی میں ملک کے بڑے بڑے بزنس مینز اپنی فیملیز
کے ساتھ آئے تھے باہر شادی کا سما تھا لیکن پورے ولا میں

یل کمرہ ایسا تھا جہاں ماتم کا سما تھا کمرے کی ہر چیز تہس
نہس پڑی تھی اور انہی کے بیچ مشائم قدیر جیلانی۔۔بے
سدھ جسے دو لڑکیاں دلہن بنا رہی تھیں سرخ جوڑے میں
آج پہلی بار کسی میت کو تیار کیا جا رہا تھا آنکھیں خشک
ہو چکی تھی رو رو سوج چکی تھی لیکن اسکے باپ کو
اس پر رحم نہیں آیا تھا
تھوڑی ہی دیر میں صبا اسے لینے کمرے میں آئی تھی جب اپنی
بیٹی کا وہ قیامت خیز روپ دیکھ دیکھتے دل ہی دل میں
دس دفع ماشاءاللہ بولا وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی سرخ
کام دار جوڑا جس پر گولڈن نگوں کے ساتھ بڑی نفاست سے
کام کیا گیا تھا پیچھے کا گلا ڈیپ تھا جس کی ڈوریاں آپس
میں بندھی اسکی آدھی ظاہر ہوتی دودھیا کمر پر گری ہوئی

تھی بالوں کا جوڑا بنے سفید گجروں میں مقید کئے گئے تھے
قیمتی جیولری سے آراستہ وہ لڑکی اس وقت کسی کو بھی
اپنے قاتل روپ سے مار سکتی تھی لیکن وہ نہیں مارنا چاہتی
تھی کیونکہ وہ خود مر چکی تھی اگر تم مرنا صرف سانسیں
نکلنے کو سمجھتے ہو تو تم غلط ہو ایک موت اس سے پہلے
بھی آتی ہے جس میں انسان کی خواہشیں، احساسات،
جذبات سب مر جاتے ہیں پیچھے صرف سانسیں رہتی ہیں
زندہ رہنے کی ایک رسم پوری کرنے کیلئے اور دل صرف خون
سپلائے کرنے کیلئے
صبا نے قریب آتے ایک نظر کا ٹیکا اسکے کان کے نیچے لگایا
جب اس نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا
آنسوؤں کا ایک گولا حلق میں اٹکا تھا

صبا کا دل اسکی یہ حالت دیکھ کر کٹ کر رہ گیا تھا

میرے اختیار میں ہوتا تو میں اس لڑکے کو تمہاری جھولی میں

"لا کر ڈال دیتی جس نے میری بیٹی کو راہ راست دکھائی۔۔

اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے مشی کے رخصا پر ہاتھ رکھا

تب ایک ابلتا ہوا آنسوں اس کی آنکھوں کی باڑ توڑتا گال پر

لڑھک گیا

مم۔۔میں۔ڈیڈ کو۔۔ کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔"بولتے ہوئے

اسکے منہ سے بے ساختہ ایک ہچکی بر آمد ہوئی

صبا ایک بے بسی کی نظر اس پر ڈالتے کندھوں سے تھامتی

اپنے ساتھ نیچے لے آئی لوگ ٹیبلز پر بیٹھے گپ شپ میں

مصروف تھے جب دلہن کی انٹری پر اسکی جانب متوجہ ہوئے

سب نے ایک ایک بار نوفل کی قسمت کو سراہا تھا اور آئرہ

وہ تو مشی کو دیکھتے نوفل کو کندھا مارتی آئی بروا چکائے
چھیڑنے لگی ندرت کو بھی مشی پہلی ہی بار میں اچھی لگی تھی
اسے نوفل کے ساتھ صوفے پر بیٹھا دیا گیا تھا تھوڑی ہی دیر
میں مولوی صاحب بھی آچکے تھے وہ انوکھی دلہن تھی
جس کے سامنے نکاح کے پیپرز کے ساتھ طلاق کے پیپرز بھی
رکھے تھے جو اپنے باپ کی زبردستی پر پہلے طلاق کے پیپرز
سائن کر کر پھر اپنے نکاح کے پیپرز سائن کرنے والی تھی
سائن کرو۔۔۔"مشی کو بت بنے بیٹھی دیکھ جیلانی نے جھک
کر اسکے کان میں سرگوشی کی جب اس نے نظر اٹھا کر
اپنے سفاک درندہ صفت باپ کو دیکھا
آپ یہ ٹھ۔۔۔ٹھیک نہیں کر رہے۔۔۔"دھیمی آواز میں بولتی
خود کو نارمل ظاہر کرواتی رہی کیونکہ سب کی نظریں انہی

پر مرکوز تھی

تم سائن کرو ورنہ میں کیا کر سکتا ہوں یہ تمہیں پہلے ہی

دکھا چکا ہوں۔۔۔" چہرے پر مسکراہٹ لئے اسکے کان پر

غرائے تھے مشی ضبط سے آنکھیں مینچتی کانپتے ہاتھوں

سے پین اٹھا کر سائن کرنے لگی جب کسی کی خوبصورت

مردانہ آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی اس نے تڑپ کر نظر اٹھا

کر دیکھا تھا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اس کی جان میں

جیسے جان آئی تھی رکی سانسیں جیسے بحال ہوئی تھیں

آنکھوں سے سیال بہتا عارض کو تر کرنے لگا وہی جیلانی

حیرت سے غش کھاتے اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے

یاقوت۔۔۔" مشی کے پھڑ پھڑاتے لبوں نے یہ نام بے ساختہ لیا تھا

لیکن یاقوت کی نظریں اس وقت قہر برسا رہی تھیں غصّے

سے اسکی رگیں پھڑ پھڑاتی مٹھیاں بھینچی تھی
پکڑ واسے۔۔۔"جیلانی کے حکم پر اسکے گارڈنے ایک ہی جست
میں یاقوت کو دونوں بازوؤں سے تھامتے جکڑا تھا لیکن وہ
اپنے نام کی طرح قوت میں بھی ان سے کئ زیادہ تھا خود کو
جکڑنے والے دونوں گارڈز کو آپس میں زور سے بھڑاتے زمین
بوس کیا اور پیچھے سے اپنی بندوق نکالتے ایک ایک فائر
دونوں کے ماتھے پر کرتے قصہ ہی ختم کر دیا یہاں کوئی ہندی
موووی نہیں چل رہی تھی کہ ہیرو پہلے ہاتھ سے مارتا اور پھر
مار کھا کر اپنی بندوق کا استمال کرتے اپنے دشمنوں کو
مارتا وہ پاشا گینگ سے تھا جسے اپنے دشمن کو یا تو آر لگانا
آتا تھا یا پار فائرنگ کی آواز پر لوگوں میں ایک الگ ہی
بھگدڑ مچ چکی تھی

تب ہی جیلانی کے باقی کے بندوں نے آگے آتے یاقوت پر حملہ کیا
تھا یہ دیکھ مشی سب کچھ چھوڑتی اسکی جانب بھاگنے
ہی لگی تھی کہ جیلانی نے اسکی کلائی بے دردی سے جکڑتے
واپس سے اپنی جانب کھینچا
"ڈیڈ۔۔۔ چھ۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔
ختم کردو اسے۔۔۔۔" مشی کو قابو کرتے اپنے گارڈز پر چیخے
سات آٹھ بندوں نے ایک ساتھ اسے قابو کیا تھا جواب چاہ کر
بھی خود کو نہیں ہلا پا رہا تھا
تب ہی ہال میں دھڑادھڑ فائرنگ کی آواز گونج اٹھی تھی سب
خوف سے ٹیبلوں کی اوٹ میں پناہ لیتے چھپنے لگے
وہ پاشا تھا ہاتھ میں کلاشنکوف اے-کے 47 پکڑے اور
چہرے پر سیاہ چشمہ

لگائے جس کے پیچھے پامیر اور برلاس ہاتھوں میں بندوقیں
پکڑے جیلانی کے بندوں پر فائر کرتے ایک ہی
جھٹکے میں ختم کر چکے تھے جیلانی اس کا یا پلٹنے پر
جتنا حیران ہوتا کم تھا اس نے کیسا نقشہ مشی کو کھینچ کر
دکھایا تھا یا قوت کی موت کا لیکن یہاں۔۔۔ یہاں نہ صرف
وہ آیا تھا بلکہ پورا پاشا گینگ اسکے ولا پر قابض ہو چکا
تھا باہر کھڑے جیلانی کے بندوں کو پاشا کے بندوں نے پکڑ لیا
تھا جن کو ایک اشارہ ملنے پر دوسری دنیا میں پہنچا دیتے
پاشا کو دیکھتے جیلانی کے اپنے حواس باختہ ہوئے تھے
وہ کلاشنکوف کندھے پر رکھے ایک مغرور چال چلتا سٹیج
کے عین سامنے کرسی کھینچ کر اپنے مخصوص انداز
میں بیٹھا تھا پامیر اور برلاس جن کے چہرے پر سیاہ ماسک

تھا دونوں پاشا کے پیچھے آ کھڑے ہوئے
باراتیوں کا سہاگت نہیں کرو گے۔۔۔" چہرے پر دل جلانے والی
مسکراہٹ لئے سیدھا جیلانی سے مخاطب ہوا جواب تک شاک میں تھے
یاقوت پہلے پہل تو دنگ رہ گیا تھا وہ تو اکیلا نکلا تھا اپنی
دلہن کو لینے اس بات سے بے خبر کے اسکے پیچھے اسکی
پوری بارات آ رہی تھی

تین گھنٹے پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام آباد سے نکلتے وہ لاہور جانے والے راستے پر آ چکا تھا
پیچھے آنے والی گاڑی اب ہٹ چکی تھی یا اسکا وہم تھا
لیکن خوشی میں وہ کچھ دیکھ نہیں رہا تھا یاد یکھنا نہیں

چاہتا تھا بس جلدی تھی اپنی منشی سے ملنے کی

اپنے دھن میں وہ بڑی رف ڈرائیونگ کرنا شروع ہو چکا تھا

جب اپنے پیچھے اسے بلاسٹ کی آواز آئی آواز خاصی تیز

تھی اس نے مڑ کر دیکھا لیکن شاید کوئی ایکسیڈنٹ تھا

جو سپیڈ کی وجہ سے جلدی وہاں سے نکل آنے پر دیکھ

نہیں پایا۔۔۔دھیان پھر سے آگے کی جانب مبذول ہوا جب اسے

ایک اور بلاسٹ کی آواز آئی اس سے پہلے وہ پیچھے مڑ کر

دیکھتا ایک تیز رفتار ٹرک اچانک اسکے آگے آیا یاقوت

نے ایک دم سٹیرنگ گھمایا تھا جس سے اسکی گاڑی اس سے

ٹکراتے ٹکراتے بچ کر

نکل چکی تھی لیکن آؤٹ آف کنڑول ہو چکی

تھی جسے مشکل سے یاقوت نے سمبھالتے ایک لمبی سانس لی

پیچھے مڑ کر اس بے وقوف ڈرائیور کو دیکھا جس کی
ڈرائیونگ اسے کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی
لیکن تب ہی اس ٹرک میں بلاسٹ ہوتے وہ کلا بازیاں کھاتا دور
جا گرا تھا یاقوت کو اب شک ہونے لگا تھا یہ بلاسٹ نارمل نہیں تھے
ہاں نارمل نہیں تھے کیونکہ اسکے پیچھے اسکا پورا گینگ تھا
جو راستے میں حائل کئے جیلانی کے بندوں کو جہنم واصل
کرتے آرہے تھے یاقوت کے جیلانی ولا پہنچنے تک نجانے کتنے
لوگ پاشا اور اسکے گینگ نے مارے تھے
اور اب حاضر تھے باراتی بن۔۔۔مشائم قدیر جیلانی سچ میں
انوکھی لڑکی تھی جس کی بارات ملک کے مافیا ڈان لائے تھے
پاشا کی بات سنتے وہ ہمت کرتا آگے آیا اور سٹیج پر چڑھتے
جیلانی کے سامنے کھڑا آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مشی کی

کلائی چھڑواتا خود سے لگا گیا

اور وہی ایک قہر آلود نظر نوفل پر ڈالی جس کے چہرے پر
خوف کے سائے لہرا رہے تھے ندرت اس کے ساتھ چپکی
خوف سے کانپ رہی تھی اور آئرہ وہ تو پوری کی پوری نوفل
کے پیچھے چھپی لرز رہی تھی

میں جان لے لونگا تمہاری۔۔۔"جیلانی غصّے سے غراتے
یاقوت کی جانب لپکنے ہی لگے تھے جب پاشا نے ایک فائر کیا
جو عین جیلانی کے کان کے قریب سے گزرتا انکے کان سن کر گیا تھا
وہ اسی طرح اپنی بندوق کا منہ جیلانی کی جانب کئے سٹیج
پر اسکے مقابل آیا آنکھوں میں قہر صاف چھلک رہا تھا

میرے بھائی کو بری نظر سے دیکھا بھی تو چیر کر رکھ
دونگا۔۔۔ سمجھا۔۔"لفظوں کو چبا چبا کر بولتے بندوق سیدھا

اسکے سینے پر تانی جیلانی جانتا تھا پولیس اس وقت کچھ
نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ جب بھی اپنے پنجرے سے
نکلتا تھا تب ہی پولیس کو وارن کرتا تھا کہ رستہ روکنے
کے زمے دار وہ خود ہونگے
تم اپنی بات سے مکر رہے ہو پاشا۔۔۔"جیلانی کے دبی آواز
میں بولے گئے لفظوں پر پاشا نے ایک نظر یاقوت کو دیکھا
جو اسی کے پیچھے کھڑا تھا
"تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو تمہاری بیوی میں نہیں وہ ہے۔۔۔
پاشا کی بات پر یاقوت تھوڑا جز بز سا ہوا اور سر خم کرتا
مشی کے پاس آیا لیکن وہاں نوفل کھڑا تھا جسے
قہر بار نگاہوں سے دیکھتے کندھے سے پکڑ کر ایک جانب
دھکیلا اس کے پیچھے ہٹتے ہی آئرہ جو پیچھے چھپی تھی

کانپ اٹھی تب برلاس کی نظر اس ڈری سہمی سی لڑکی پر
گئی وہ تو جیسے اگلا سانس لینا بھول گیا تھا
سفید پیروں تک آتا فراک پہنے گلے میں سرخ دوپٹہ ہلکا سا
میک اپ کئے کھلے بالوں میں
وہ برلاس کے دل پر قیامت ڈھا رہی تھی وہ تو
وہی کا وہی سٹک ہو گیا ہاتھ میں پکڑی بندوق پر گرفت
ڈھیلی ہوئی البتہ پامیر اسی طرح سیدھا سنجیدہ کھڑا تھا
جب نظر برلاس کی پھٹی نظروں پر گئی اسکی نظروں کے
تعاقب میں اس نے سٹیج پر کھڑی ڈری ہوئی لڑکی کو دیکھا
اور پھر کرنٹ سا کھا کر برلاس کو
"شرم کر۔۔۔۔ سی پی آر والی پر سوکن لانے کی سوچ رہا ہے۔۔
اس کے قریب ہوتے کان میں سرگوشی کی جب برلاس ہوش

لی دنیا میں واپس آیا

امم۔۔۔بب۔۔بھائی یہ۔۔۔وہی سی۔۔۔سی پی آر والی لڑکی ہے

اپنی بولتے وہ تھوڑا ہکلایا لیکن پامیر کو تو جیسے سانپ

سونگھ گیا تھا اس نے پھر سے آئرہ کو ایک نظر دیکھا

اسے بھی اٹھا کر لے چلتے ہیں۔۔۔" پامیر کے مشورے پر برلاس

نے ترچھی نظروں سے اسے گھورا

مشی تو پاگل سی ہو رہی تھی یاقوت کو اپنے سامنے صحیح

سلامت دیکھتے اسکا بس نہیں چلا وہی اس کے سینے سے

لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی لیکن اسے اپنے باپ سے

زیادہ پاشا سے خوف آرہا تھا

صبا جیلانی کے پیچھے کھڑی انکا کندھا تھامے لرز رہی تھیں

وہ جیلانی کو چھوڑتے مولوی کی جانب آیا وہ تو اسکا ہی

اپنی جانب دیکھ کر کانپ گئے تھے

نکاح پڑھوائیں۔۔۔"اسکی گرج دار آواز پر مولوی نے دلہے

کا نام پوچھتے نکاح سے پہلے کے کلمات پڑھنے شروع کئے

اور کچھ ہی دیر میں مسسز مشائم یاقوت مرزا ایک بار پھر

پوری دنیا کی نظر میں یاقوت مرزا کی ہو چکی تھی جنہیں

اب الگ کرنے کا اختیار موت کے علاوہ کسی انسان

کے پاس نہیں تھا

یاقوت نے ایک نظر بھی مشی کی جانب نہیں دیکھا تھا شاید

وہ خفا تھا کہ اسکے علاوہ وہ کیسے کسی اور کیلئے اتنی

تیار ہو گئی تھی یہ سوچتے مشی کا دل پل میں چھوٹا ہوا

اپنی پہلو میں بیٹھا شخص جو اس کے لئے کسی نعمت سے

کم نہ تھا نظریں بار بار اسکی جانب اٹھ رہی تھیں

اپنی لڑکی لینے آئے تھے لے لی۔۔۔۔اب چلتے ہیں۔۔" پاشا کی
بات پر سب سے پہلے یاقوت اٹھا تھا اور اسکے ساتھ مشی
وہی جیلانی کو ہارٹ اٹیک ہونے کے قریب تھا یہ سب انکی
برداشت سے باہر تھا وہ انہی کے علاقے میں آکر انہی کی بیٹی
کو اتنے رعب سے لے کر جا رہا تھا

تم یہ غلط کر رہے ہو پاشا۔۔۔۔"جیلانی پوری قوت سے دھاڑے
تھے پاشا کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی انکی جانب دیکھا
جن کی آنکھیں سرخ انگارا سی ہو رہی تھیں
میں صرف کرتا ہوں۔۔۔وہ غلط ہے یا صحیح یہ میرا دل طے
کرتا ہے۔۔۔"وہ اسی طرح اپنے مخصوص انداز میں بولتا
کلاشنکوف پامیر کی جانب اچھالتے پاکٹ سے سیگریٹ نکال

کر بڑے ہی مغرورانہ انداز میں سلگاتے دھواں جیلانی کی جانب
چھوڑ گیا
یہ ڈاکو کتنا ہینڈسم ہے۔۔۔۔" ٹیبل کے پیچھے چھپی ایک
چھبیس سالہ لڑکی اپنے ساتھ چھپی عمر رسیدہ خاتون کو
مخاطب کرتی گویا ہوئی آواز خاصی دھیمی تھی سب کی
سانسیں پاشا گینگ نے سینے میں ہی روکوا رکھی تھی
ہائے مجھے کرلو کڈنیپ۔۔۔" اب وہ لڑکی باقائدہ آہیں بھرتی
بولی دینے تھی جب اسکی ماں نے اسکی کمر پر ہلکی سی دھپ
رسید کرتے چپ کروایا
"بے وقوف انکو آواز بھی چلی گئی تو یہی گولی مار دیں گے۔۔
انداز ڈپٹنے والا تھا وشمہ بس آہیں بھرتی ہی رہ گئی بنا یہ
جانے کہ وہ پٹھان تھے ایک سے کرنے کے بعد دوسری عورتوں

کی طرف آنکھ اٹھانا بھی گناہ سمجھتے تھے

پامیر۔۔۔"پاشا کی گرج دار آواز پر وہ فورا بھاگتا ہوا سٹیج پر
آیا تھا اور پاشا کی بات سنتے وہ باہر کی جانب گیا کچھ دیر
میں واپس آتے اسکے ہاتھ میں ایک بیگ تھا یاقوت اور مشی
کے ساتھ باقی سب بھی نہ سمجھی سے انکی جانب دیکھ رہے
تھے پامیر نے پاس آتے بیگ سے ایک خوبصورت ڈریس نکالا
اور یاقوت کی جانب بڑھا دیا

بوس چینج کر لیں۔۔۔"یاقوت حیرت سے کبھی سوٹ تو کبھی
پاشا کو دیکھ رہا تھا جس کو اپنی سگریٹ سے ہی فرصت
نہیں مل رہی تھی

یاقوت خاموشی سے ایک کمرے میں جا کر ڈریس چینج کر
آیا اسکے کمرے سے باہر قدم رکھتے سب کی نظریں اس پر

اٹھی تھیں اور جیسے واپس پلٹنا بھول گئی تھیں بلیک کلر کے
ڈنر سوٹ میں وہ کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ
رہا تھا مشی اسے نیچے سے اوپر تک دیکھتے گویا چکرانے
والی تھی وہ اسی طرح دھیمے قدم اٹھاتا واپس سٹیج پر آ گیا
مشی کیا یاقوت خود چکرا رہا تھا یہ سب کب پلان ہوا وہ لوگ
تو پوری تیاری سے اسکی بارات لائے تھے
جیلانی یہ سب دیکھتے آگ بگولہ ہوئے جا رہے تھے انکا بس
چلتا وہ اسی وقت یاقوت کی جان لے لیتے لیکن یاقوت تک
پہنچنے کیلئے بیچ میں ہوئے حائل چٹان سے ہو کر گزرنا پڑتا جو
صرف دھمکی نہیں دیتا تھا دھمکی دے کر اسے سچ کرنا تو
جیسے اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا
اب لگ رہے ہیں ہمارے دلہے میاں۔۔۔اب شکل پر بھی سمائل لے

آئیں۔۔۔" پامیر نے آگے ہوتے اسکے کان میں سرگوشی کی یاقوت
جو نہایت سنجیدہ کھڑا تھا اسکی بات پر زبردستی مسکرانے
لگا اسے خوف صرف پاشا کی خاموشی سے آرہا تھا کیا وہ
واقف تھے ہر چیز سے اور اگر تھے تو۔۔۔ کیا وہ انکا یقین توڑ
چکا تھا۔۔ آہ یہ سوچ ہی بڑی جان لیوا تھی وہ چاہ کر بھی نہیں
مسکرا پایا لیکن پامیر کے زور دینے پر زبردستی مسکراہٹ
جیسے لبوں سے چپکائی
برلاس تو آئرہ کو دیکھتے ہی بے چین ہوا اٹھا تھا جو اسے
دیکھے بغیر اپنے بھائی سے چپکی خوف سے لرز رہی تھی اسکا
دل کیا جا کر اپنے سینے سے لگا لے اور سارا خوف پل میں ختم
کر دے۔ پامیر نے تب ہی وہاں کھڑے کھڑے بندوق کا منہ اوپر
کرتے دھڑا دھڑ فائرنگ شروع کر دی آئرہ کے ساتھ باقی سب کی

بھی چیخیں بلند ہوئی تھی

چل یہاں سے۔۔۔"نوفل پر بندوق تانتے اسے آگے چلنے کا حکم دیا نوفل پر گن دیکھ آئرہ اور ندرت دونوں کی جان پر بن آئی تھی وہ بھی نوفل کے ساتھ ساتھ چلنے لگی جب وہ انکو لے کر حویلی کی ایک جانب آیا

چل اندر۔۔۔"ایک کھلے کمرے کو دیکھ نوفل کو اندر کی جانب دھکا دیا وہ سامنے زمین پر سیدھا اوندھے منہ جا گرا تھا ندرت چیختی اسکے پاس جا بیٹھی آئرہ بھی جانے ہی لگی تھی جب پامیر نے بندوق آگے کرتے اسے اندر جانے سے روکا

کہاں بی بی۔۔۔۔تم باہر رہو گی۔۔۔"اسکی بات پر آئرہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی اسے لگا وہ وہی گر جائے گی اور اس

سے پہلے وہ سچ میں گرتی پیچھے سے برلاس نے آتے اسے
کندھوں سے تھام لیا
پامیر نے آگے ہوتے جھٹ سے اسکا ماسک ہٹایا برلاس تو اسکی
حرکت پر دنگ ہی رہ گیا تھا
آئرہ جو خود کو سہارا دینے والے کو دیکھنے کیلئے جیسے ہی
پیچھے مڑی اس شخص کو دیکھ گویا سانس لینا بھول گئ
یہی کچھ حال برلاس کا بھی تھا جسے سمجھ نہیں آرہی
تھی پامیر یہ کیوں کر رہا ہے
پپ۔۔پلیز بچائیں۔۔۔"آئرہ ڈر کر برلاس کے پیچھے چھپتی پناہ
لیتی روتے ہوئے بری طرح کانپنے لگی شاید اسے برلاس یاد آ
گیا تھا جب پہلی ہی ملاقات میں دو آوارہ لڑکوں سے بچایا تھا
آہ اب وہ کیسے بتاتا ان ڈاکوؤں میں وہ خود بھی شامل ہے

جو شرافت کا موکوٹا پہنے اسکا محافظ بنا کھڑا تھا پامیر سے
ہنسی کنڑول کرنا مشکل ہو رہا تھا لیکن ماسک نے ہنسی
چھپانے میں کافی مدد کی تھی
اوئے تو کون ہے ہٹ پیچھے۔۔۔" پامیر سیکنڈس میں اپنے
ڈاکوؤں والا مخصوص انداز اپناتے برلاس پر غرایا
مم۔۔۔میں۔۔میں کون ہوں۔۔۔؟ برلاس خود میں بڑبڑاتے پیچھے
مڑ کر دیکھنے لگا جو بلی کے آگے کبوتر کی آنکھیں بند کئے کھڑی
کانپ رہی تھی
میں کوئی بھی نہیں۔۔۔پپ۔۔پتہ نہیں کون ہیں یہ محترمہ
برلاس ہاتھ جھاڑتا ایک طرف ہو گیا جب آئرہ کے ساتھ ساتھ
پامیر نے بھی حیرت سے اسے دیکھا آہ اسکا دل کیا وہی بندوق
برلاس کے سر پر دے مارے۔ برلاس کو چھوڑے وہ آئرہ کی

جانب جانے ہی لگا تھا کہ وہ خود بھاگتی ہوئی برلاس کی اوٹ
میں چھپ گئ

آ۔۔آپ۔۔نن۔۔ناراض ہیں۔۔۔؟اسکا بازو تھامتی اتنی معصومیت
سے بولی کہ برلاس پلکیں جھپکنا بھول گیا

میں۔۔کیوں ہونگا تم سے ناراض۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

پپ۔۔پہلی بار۔۔آ۔۔آپکو۔۔غغ۔۔غلط کہا تھا۔۔۔"اسے فورا پہلی
ملاقات یاد آئ جب اسے ریپسٹ کہا تھا اور اسکا اندازہ بعد
میں ہوا تھا کہ برلاس نے اسکی عزت بچائ تھی نہ کہ لوٹی تھی

ہاں۔۔۔یاد آیا۔۔۔ہٹو پیچھے۔۔"یاد آتے اسکا ہاتھ اپنے بازو سے
ہٹاتا ایک قدم دور ہوا

ڈاکو بھائی مار دو اسے۔۔۔"ہاتھ سے آئرہ کی جانب اشارہ کرتے
گردن جھٹکی آئرہ تو تڑپ کر اسکے قریب ہوئی تھی

نن۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔پلیز۔۔بچائیں۔۔۔۔" جسم کے ساتھ ساتھ اسکی
میٹھی کان میں رس گھول دینے والی آواز بھی کانپ رہی تھی
برلاس تو وہی کا وہی میلٹ ہونا شروع ہو گیا یہ سب دیکھ
پامیر لطف اندوز ہو رہا تھا وہ جان بوجھ کر نوفل کی فیملی کو
ایک جانب لایا تھا کیونکہ دور کھڑے وہ برلاس کی نظریں
آئرہ پر ٹکی دیکھ چکا تھا
میں پاگل ہوں۔۔جو اتنے خطرناک بندے سے پنگا لوں تمہارے
لئے کیا لگتی ہو میری۔۔۔؟ اسکے سوال پر آئرہ کی روئی روئی
سی نظریں اسکے چہرے کی جانب اٹھی وہ برلاس کا بازو
پکڑے اسکے بے حد قریب تھی تینوں کھڑے اندر سے نوفل کی
چیخوں کو اگنور کر رہے تھے جو شاید اپنی بہن کیلئے ہی
چیخ رہا تھا لیکن پامیر نے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا

آئرہ بنا کچھ بولے روتے ہوئے سر جھکا گئی برلاس کو اسکی

حرکت پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

کہو تو باہر مولوی بیٹھا ہے۔۔۔رشتہ بنا لیتے ہیں۔۔۔"اسکے کان

پر جھکتے سرگوشی کی لیکن اسکی بات پر وہ مزید کانپتی

اسکا بازو چھوڑ گئی برلاس یہ دیکھتے منہ بسور گیا

"ڈاکو بھائی۔۔۔اسکو۔۔۔

نن۔۔نہیں۔۔نہیں پلیز۔۔۔"وہ جو پیچھے ہٹی تھی واپس سے

آ چپکی اور برلاس کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا

پامیر انکے اس مومنٹ پر ایک دلکش سمائل پاس کرتا باہر نکل

گیا اسکا مقصد ان دونوں کو قریب کرنا تھا اور وہ کر آیا تھا

آئرہ اسکے سینے سے لگی آنکھیں سختی سے مینچے ہوئے تھی

برلاس نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا حصار اسکی نازک کمر کے گرد

باندھ گیا سکون کی ایک لہر سی جیسے پورے جسم میں دوڑ
گئی کتنی ہی دیر وہ اسی کے سینے پر لگی رہی جب محسوس
ہوا کہ اب پامیر کی آواز نہیں آ رہی اس نے تھوڑی سی آنکھیں
کھول کر دیکھا وہ جا چکا تھا۔ وہ کرنٹ کھاتی برلاس کی
پناہوں سے نکلتی ایک جانب کھڑی ہوئی
برلاس ایک گہری نظر اسکے سراپے پر ڈالتے چھوٹے چھوٹے
قدم اٹھاتا اسکے قریب آنا شروع ہوا یہ دیکھتے آئرہ کی جان
حلق میں آ اٹکی تھی وہ حواس باختہ سی پیچھے کی جانب
قدم اٹھاتی سیدھا دروازے سے جا لگی جب قریب آتا اپنا ایک
ہاتھ اسکے پیچھے دروازے پر رکھتا گہری نظروں سے اسکے
معصوم چہرے کو دیکھنے لگا آنکھوں میں پہنا کاجل رونے کے
باعث اسکے رخسار پر بہہ چکا تھا لیکن اس روپ میں

بھی وہ برلاس کے دل پر چھریاں چلا رہی تھی اسکا دل کیا
اپنے ہاتھ سے اسکی آنکھوں سے بہتا سیال پونچھ دے لیکن
اس کا کانپتا برلاس کو خود پر کنٹرول کرنے پر مجبور کر گیا
اس وقت وہ اتنے قریب تھا کہ اسکی گرم سانسوں کی تپش
آئرہ کو اپنے چہرے پر پڑتی جھلساتی ہوئی محسوس ہو رہی
تھی جب وہ اور بھی قریب آیا بے حد قریب کہ ہونٹ ہونٹوں
سے ٹچ ہوتے ہوتے بچے آئرہ کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے پا
رہی۔ برلاس کا وہی ہاتھ سرکتا نیچے دروازے کے لاک پر آیا
جسے وہ ایک جھٹکے میں کھولتا پیچھے ہٹا نوفل بھاگتا فورا
باہر نکلا تھا جسے دیکھتے آئرہ اسکے سینے سے لگ کر رونے
لگی اس وقت برلاس کے پاس بندوق نہیں تھی نہ ہی ماسک تو
اس پر شک کسی کو بھی نہیں ہوا

وہ اسی طرح ایک نظر آئرہ پر ڈالتے وہاں سے نکل گیا

NOVELS BY AQSAM

اپنی بیٹی کو قرآن کے سائے رخصت کرو۔۔۔"جیلانی جو سکتے میں تھے پاشا کی آواز پر قہر بار نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے انکی بے بسی اس وقت عروج پر تھی

وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلے تھے یہ دیکھ پاشا کا موڈ بگڑا تھا اس نے پامیر کو آواز دی جو خود جا کر وضو بنا تا قرآن لا کر مشی کے سر پر کئے کھڑا ہو گیا صبا جیلانی کے پیچھے سے نکلتی سیدھا مشی کے گلے آ لگی تھی اپنا ماں کا محبت بھرا لمس پا کر وہ جو کب سے خود پر ضبط کئے ہوئے تھی اسکی آنکھیں بھی چھلک پڑی

خوش رکھنا میری بیٹی کو۔۔۔"یاقوت کے رخصار پر ہاتھ رکھتے پیار سے گویا ہوئی انکا یہ سرسری سا انداز دیکھ یاقوت

کو حیرت ہوئی تھی انکے شوہر تو غش کھا کھا کر گر رہے
تھے اور یہ یاقوت کو اپنی بیٹی کو خوش رکھنے کا کہہ رہی تھیں
اس نے آگے سے مسکراتے یقین دلایا صبا کو یاقوت پہلی ہی
نظر میں پسند آگیا تھا انکی عمر کا تجربہ تھا یا یاقوت کے
چہرے پر رقم ہوئی اسکی سنجیدگی
نوفل اور باقی سب تو ہکا بکا سے صبا بیگم کو دیکھنے لگے
کیسے اور کتنی جلدی انہوں نے اس ڈاکو کو اپنا داماد تسلیم کر لیا تھا
کلاشنکوف ہاتھ میں پکڑے نیچے کی جانب لٹکائے وہ ایک بار
پھر جیلانی کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا
بہت ہی عزت سے تمہاری بیٹی کو لے کر جا رہا ہوں۔۔۔اگر اس
رشتے داری کو دشمنی میں بدلنے کی کوشش بھی کی۔۔تو
یاد رکھنا۔۔۔"بولتے ہوئے انکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھی

پٹھان ہوں۔۔۔ نسلیں ختم کر دونگا تمہاری۔۔۔"گھمبیر لہجے میں
بولتا سٹیج سے اتر آیا ایک پل کو تو جیلانی کے دل میں اسکا
خوف پنپنے لگا تھا اس بات کے وہ انکاری نہیں ہو سکتے تھے
سب سے زیادہ وقت انہی کا پاشا کے ساتھ گزرا تھا وہ واقعی
اپنے دشمنوں کو خون کے آنسوں رلاتا تھا
مشی یاقوت کے قدم سے قدم ملا کے چلتی سٹیج سے نیچے
آئی پامیر بھی اس پر قرآن کا سایہ بنائے ساتھ ساتھ چلتا
باہر گاڑی تک آیا جہاں ایک بلیک مرسیڈیز سرخ غلابوں
سے سجی کھڑی تھی
بیٹھ جائیں بوس ورنہ میرے والی بھی تیار ہے۔۔۔"آئرہ کی
جانب اشارہ کرتے شوخ ہوتے بولا وہ ساری تیاری کر کر آئے
تھے تاریخ میں لکھا جائے گا جیسی بارات مشائم قدیر جیلانی

کی آئی تھی ایسی آج تک کسی کی نہ آئی تھی اور نہ کبھی آسکتی تھی

مشی کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتے خود گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ

پر آیا اس کے بیٹھتے انکے باقی بندے بھی اپنی اپنی ویگو میں

بیٹھنے لگے تھے سب سے آگے پامیر اور برلاس کی گاڑی نکلی

تھی ان سے پیچھے یاقوت کی اور پھر باقی بندوں کی

ساری گاڑیوں کے نکلتے سب سے پیچھے پاشا کی گاڑی نکلی

تھی جس کی وجہ سے جیلانی کے بندے چاہ کر بھی پیچھے

سے حملہ نہیں کر پائے تھے موسم بھی بگڑنے لگا تھا

یاقوت کے پہلو میں بیٹھی مشی کا دل زور زور سے دھڑکا

اسکے دماغ میں اب تک اپنے باپ کی باتیں گھوم رہی

تھیں لیکن اب وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اب یاقوت

کے محافظ اسکے بھائی تھے جو جان بوجھ کر اسکے چاروں

اطراف اپنی گاڑیاں پھیلا چکے تھے

لاہور سے اسلام آباد کا رستہ دو گھنٹے میں طے کرتے انکی

گاڑیاں جوک در جوک پاشا کے علاقے میں داخل ہوئی تھی

یاقوت گاڑی سے اترتے مشی کی جانب آیا اور دروازہ کھولتے

اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔ اسکے ہاتھ پر نظر پڑتے مشی

کے دل میں کھلبلی سی مچنے لگی تھی آنکھوں میں نمی تیرنے

لگی اس نے اپنی بات پوری کی تھی مشائم قدیر جیلانی کو

بھیج کر وہ مشائم یاقوت مرزا کو واپس لایا تھا اور ایسے

کہ پوری دنیا صرف انہیں دیکھتی رہ گئی

اسکا ہاتھ تھامتے وہ اپنا لہنگا پکڑتی گاڑی سے نیچے اتری

انکے آگے آتے پامیر اور برلاس نے دونوں پر غلاب کی پتیاں

نچھاور کی دونوں کا کپل ایک ساتھ میں قیامت ڈھا رہا تھا

وہ اسی طرح اپنے اپارٹمنٹ میں آئے جہاں کا دروازہ
کھولتے ایک مسحور کن خوشبو نے دونوں کا پرتپاک استقبال کیا تھا
سامنے کا منظر دیکھ یاقوت اور مشی دونوں چونکے
پورا گھر پھولوں اور ٹمٹماتی لائٹوں سے سجایا گیا تھا اسکو
چھوڑے جو اصل جھٹکا لگا تھا وہ سامنے زمل کو ہاتھ میں
پھولوں کی تھالی پکڑے کھڑے دیکھ لگا تھا
زنک رنگ کی ساڑھی فل سلیوس گلے میں پہنا ڈائمنڈ سیٹ
اور آبشار کی مانند کمر پر بکھرے ریشمی بال آج اس نے میک
اپ بھی پورا کیا تھا لمبی پلکیں گولڈن شیڈ لگی ہیزل
خوبصورت آنکھیں سرخ ہونٹ
مشی تو اسے دیکھتے ایک پل کو مبہوت سی ہو گئی اتنی پیاری
لڑکی شاید وہ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہی تھی

ان سب کے پیچھے پاشا اپنا کوٹ جھاڑتا ہوا اپنے ہی دھیان
میں آرہا تھا کیونکہ موسم ایک دم تبدیل ہوتے بارش ہونا
شروع ہوگئی تھی جو اسکے گاڑی سے یہاں تک آنے میں
تھوڑا بہت بھگو چکی تھی
ان سب کو دروازے پر رکے دیکھ وہ ایک پل کو ٹھٹھکا جب
تھوڑا سی گردن جھکا کر سامنے کھڑی اپنی شریک حیات کو
دیکھا اور۔۔۔اور وہ دیکھتا ہی رہ گیا پاشا کے آنے پر یاقوت
اور مشی ایک جانب ہوئے جب وہ پوری کی پوری اپنا ہوش بار
روپ لئے اس کے سامنے ظاہر ہوئی
وہ سیکنڈ کے پہلے حصّے میں پاشا سے زیحال بنا تھا جس کا
ہاتھ بے اختیار سیدھا دل کے مقام پر گیا پلکیں جیسے جھپکنا
بھول گئی ہوں

گئے پاشاکام سے۔۔۔" برلاس منہ پر ہاتھ رکھتے شوخ انداز میں بولا
اس وقت پاشا نہیں وہ زیحال ہیں۔۔۔اپنی والی کی بات کرلے
فورا مان جائیں گے۔۔۔" پامیر کی بات پر برلاس کی ہنسی
غائب ہوئی اور ٹیڑھی نظروں سے اسے گھورا
زیحال زمل کو اپنی نظروں کے حصار میں لئے انکے بیچ سے
ہوتا اس تک آیا۔خود کو لودیتی نظروں سے دیکھتے دیکھ
زمل تھوڑی جز بز سی ہوئی
ویلکم۔۔۔ مشی۔۔۔بھابھی۔۔"زیحال کو ایک طرف کرتے اس
نے پھول ان دونوں پر پھینکے اس کی دیکھا دیکھی زیحال
نے بھی پھول مٹھی میں بھرتے ان دونوں پر گرائے یہاں اب
یاقوت چکرانے والا تھا یہ سب کب۔۔۔۔پلان ہوا اسے اب تک
سمجھ نہیں آرہی تھی وہ تو اپنا گھر ایسے ہی چھوڑ کر گیا

تھا لیکن یہ اتنا خوبصورت ڈیکور کب اور کس نے کیا

اوپر سے پاشا بھی ان سب میں شامل تھے

تب ہی وہ دونوں بھی آگے آ کھڑے ہوئے اور پھولوں سے دونوں

کو اندر ویلکم کیا

زیحال کی تو نظریں اپنی والی پر ہی جم چکی تھیں جو

بنا اسے دیکھے مشی کو لئے کمرے میں چلی آئی

کمرہ بھی بہت خوبصورت طریقے سے سرخ غلابوں سے سجایا

گیا تھا مشی نے ایک نظر پورے کمرے پر دوڑائی جگہ جگہ جلتی

چھوٹی چھوٹی موم بتیاں انکے گرد پڑے پھول کمرے میں

پھیلی مدھم مدھم سی روشنی اور روح کو پر سکون سی کر

دینے والی مسحور کن خوشبو

مشی کو بیڈ پر بٹھاتے اسکا گھیر دار سرخ لہنگا زمل نے خود

پورے بیڈ پر بنے غلاب کے دل پر پھیلا یا مشی کو وہ چھوٹی
سی لڑکی بہت کیوٹ لگ رہی تھی
آپ کا نام۔۔۔؟ کب سے پوچھنے کی کوشش میں بالا آخر پوچھ بیٹھی
زمل۔۔۔"اسکے پاس بیٹھتے پیار سے جواب دیا لیکن اسے اپنا
نام کچھ پھیکا سا لگا تھا تب ہی دوبارہ بولی
زمل زیحال خان آفندی۔۔۔"چہکتے اپنا پورا نام بتایا
واؤ آپ۔۔ہیں پاشا کی وائف۔۔۔بہت حسرت تھی میری آپ سے
ملنے کی۔۔۔"اسکی بات پر زمل کی مسکراہٹ گہری ہوئی
"میری بھی۔۔۔
مطلب۔۔۔؟ مشی کو سمجھ نہیں آئی تھی
مطلب یہ کہ مجھے یہاں کوئی تو لڑکی ملی ہبی نے جب سے
بتایا یا قوت بھائی کی وائف آئیں گی میں تو تب سے خوش

ہوئی پھر رہی ہوں۔۔۔"بولتے ہوئے اپنی آنکھیں پٹپٹائی
مشی کو شوخ اور چنچل سی لڑکی دل سے لبھائی تھی
اگر یاقوت اسے بتاتا تھا کہ پاشا اپنی بیوی کیلئے کتنا پاگل ہے
تو وہ غلط نہیں تھے وہ لڑکی اسی عشق کے قابل تھی جو
پاشا اس سے کرتا تھا اوپر سے اسکی تیاریاں یہ سارا گھر اسی
کی ضد پر سجایا گیا تھا
"اوکے ابھی میں چلتی ہوں صبح آؤنگی۔۔بیسٹ آف لک۔۔
اسکے آخری جملے پر مشی نے اسے دیکھا جس کے چہرے پر
ایک شرارت بھری مسکراہٹ تھی مشی اتنی انجان نہ تھی کہ
اس شریر مسکراہٹ کا مطلب نہ سمجھتی افففف اسکا دل
یک بارگی سے دھڑکا تھا
زمل کے باہر آتے سامنے صوفے پر بیٹھا زیحال ایک دم اٹھا تھا

اور اسکے ساتھ ساتھ باقی تینوں بھی

ہی گھر چلیں۔۔۔؟

ہاں جی۔۔۔ چلو۔۔۔"چند قدموں کا فاصلہ عبور کرتے وہ اس تک

آیا تھا اور ایک ہاتھ تھامتے دوسرا اسکے کندھے پر پھیلایا

اور اسکے ساتھ قدم اٹھاتا گھر سے نکلا باہر بارش ہوتی دیکھ

زمل کی آنکھیں چمکی تھی

ہی۔۔۔دیکھیں بارش ہو رہی ہے۔۔۔"اپنا ہاتھ چھڑاتے وہ

چہک کر آگے بڑھنے ہی لگی تھی جب زیحال نے اسکے پیٹ کے

گرد بازو مائل کرتے واپس سے خود سے لگایا

تمہارا یہ قاتل روپ دیکھ میرا آج رات تم پر برسنے کا دل چاہ

رہا ہے۔۔۔"اسکے کان میں سرگوشی کرتے زمل کا دل زور سے دھڑکا

گیا

ہ۔۔ ہبی۔۔۔ ہم گگ۔۔ گھر سے باہر ہیں۔۔۔"اسکی گرم سانسیں
اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ ہکلاتے ہوئے بولی
گھر بھی چلے جائیں گے بس تم ہاں کرو۔۔۔"کان کی لو دانتوں
سے کاٹتے اسے باقائدہ کانپنے پر مجبور کر گیا
ہاں۔۔۔ چچ۔۔ چلیں اب۔۔۔"اسکے ہاں کرتے زیحال نے اسے ایک
ہی جھٹکے میں اٹھا کر اپنی بانہوں میں بھر ازمل تو اسکی
حرکت پر سٹپٹا کر رہ گئی تھی دونوں اپارٹمنٹ میں زیادہ
فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے دونوں جلدی ہی گھر آ گئے تھے
لیکن اتنے سے فاصلے میں بھی دونوں بہت زیادہ بھیگ چکے تھے

NOVELS BY AQSAM

بوس بہت زور کی نیند آئی میں سونے لگا ہوں۔۔۔"برلاس وہی
پھیلتے صوفے پر لیٹ گیا یاقوت یہ دیکھ ایک پل کو سٹپٹایا
جس کی حالت پامیر دیکھتا اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگا

ہاں نیند تو مجھے بھی بہت آئی بوس یہی بستر لگالیں آپ
بھی ٹھنڈے موسم میں نیند مست آئے گی۔۔۔" برلاس کا ساتھ
دیتے وہ بھی وہی لم لیٹ ہو گیا یاقوت خاموشی سے ان دونوں
نمونوں کو دیکھنے لگا
بیٹا آج کونسا انوکھا دن ہے جو تم دونوں کو یہاں سونے کے
دورے پڑ رہے ہیں۔۔۔" ضبط جواب دیتے بالا آخر بول پڑا
نہیں باہر دیکھیں بارش کتنی ہو رہی ہے۔۔۔ بھیگ کر بیمار ہو
گئے تو۔۔۔؟ برلاس نے بولتے آنکھیں پٹپٹائی دونوں ڈھیٹوں کو دیکھ
یاقوت پھر سے خاموش ہو گیا اب ان دونوں کے سامنے کمرے
میں جانا بھی عجیب لگ رہا تھا اور نہ صاف لفظوں میں کہہ
سکتا تھا کہ جاؤ یہاں سے سکون لینے دو وہ چپ چاپ اندر
گیا اور مشی کو دیکھے بغیر وارڈروب سے کمفرٹر نکالتا واپس

آکر دونوں پر ڈالنے لگا یہ دیکھ تو سچ میں دونوں کو دورے
پڑنے والے تھے
نکل لے ویر۔۔۔ورنہ آج بھی انہوں نے ہماری طرح رات گزارنی
ہے۔۔۔" پامیر کی بازو پر چٹکی کاٹتے کان میں سرگوشی کی
لگ تو یہی رہا ہے چل فٹ یہاں سے۔۔۔" دونوں کمفرٹر کے
کھٹ پٹ کرتے ایک جھٹکے میں اٹھے یاقوت جو سامنے
صوفے پر بیٹھنے ہی لگا تھا دونوں کو دیکھ وہی رکا
کیا ہوا۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا
کچھ نہیں پلان کی دھجیاں اڑ گئی۔۔۔" برلاس کلس کر بولتا
اٹھ کر اپنے جوتے پہننے لگا
یاقوت کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی وہ جانتا تھا
کہ یہ دونوں اسے تنگ کر رہے ہیں اگر وہ ضد کر کے یہاں سے

بھیجتا تو وہ مزید دیر لگاتے لیکن اس شرافت پر شرافت سے
یہاں سے نکل لیں گے اور وہی ہوا تھا دونوں ایک ساتھ وہاں
سے رفو چکر ہو لئے انکے جاتے یاقوت نے دروازہ لاک کرتے
رخ کمرے کی جانب کیا دل۔۔آج ایک الگ ہی لے پر دھڑک رہا
تھا دروازے سے کمرے تک کا فاصلہ چھوٹے چھوٹے قدموں
سے طے سے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں وہ اپنے حسن
کے پر پھیلائے اسکے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی
یاقوت کے قدموں کی آہٹ پر ہی مشی کا دل دھڑکنا بند ہو گیا تھا

کمرے میں آتے انہوں نے سیدھا اپنی انگلیاں صبا کے جبڑے
میں پوری شدّت سے گاڑھی وہ اس اچانک حملے کیلئے بلکل
تیار نہ تھیں تب ہی پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس ڈاکو کو دعائیں دینے کی۔۔۔

اپنی گرفت پر زور دیتے وہ پوری قوت سے ان پر دھاڑے تھے

انکی تو جیسے آنکھیں باہر آنے کو ہو گئی تھیں

وو۔۔وہ۔۔"وہ بولنے کی کوشش کرنے ہی لگی تھیں پر جیلانی

کا قہر دیکھتے خوف سے کانپتی خاموش ہو گئیں

کیا و۔۔۔۔ہ دیکھا ہے اپنے بیٹے کا حال یہ اسی لڑکے نے کیا تھا

اپنے بوس کے کہنے پر اور تم۔۔۔اسی سے رشتے داری نبھاؤ

گی۔۔۔؟انہیں ایک جھٹکے میں بیڈ پر پھینکتے ایک ٹانگ بیڈ

پر رکھے ان پر جھکتے پھر سے دھاڑے تھے صبا کی آنکھوں

سے بہتا سیال رخصار کو تر کرنے لگا وہ عادی تھیں دنیا کے

سامنے اچھا شوہر بن کر دکھانے والے شخص کی تشنگی سہنے

کی تب ہی انہیں یاقوت میں اصل مرد نظر آیا تھا جو انکی بیٹی

کے ساتھ ایسا جانوروں والا سلوک نہ کرتا

دیکھنا وہ کیا حال کریں گے تمہاری بیٹی کا بڑے پھول برسا

رہی تھی ناں۔۔۔مار کر کہیں پھینک دیں گے اور پتہ بھی نہیں

چلے گا۔۔۔"انکی بات پر صبا استھزائیہ ہنستی بیڈ سے اٹھتی

انکے مقابل آئی

اور جس سے آپ اسکی شادی کروا رہے تھے وہ کونسا مرد تھا

جو انکو دیکھتے بھیگا بلا بن گیا۔۔۔"اب کی بار جیلانی کے

منہ پر ایک پل کو تالا لگا وہ تو اپنی بیوی کے منہ کا تالا کھلنے

پر ہکا بکا سے اسے دیکھنے لگے

مرد وہ تھے جو آئے تھے اور سب کے سامنے سے آپ کی بیٹی کو

اپنا کر لے کر گئے ہیں۔۔۔مجھے پورا یقین ہے وہ میری بیٹی کی

اپنی جان سے بڑھ کر حفاظت کریں گے یہ ایک ماں کے دل کا

یقین ہے۔۔۔"ہاں اس بات سے جیلانی خود بھی انکار نہیں کر
سکتا تھا وہ پٹھان تھے اپنی عورت پر اور اسکی عزت پر کیسے
جان وارتے تھے اسکا ڈیمو وہ انہی کے بیٹے پر دے چکے تھے
لیکن یہ تعریف اپنی بیوی کے منہ سے سنتے انکی رگیں
پھڑ پھڑانے لگی تھیں وہ ایک ہی جست میں صبا کے بال مٹھی
میں جکڑتے بری طرح سے کھینچ گئے جس سے ان کے منہ سے
ایک کراہ برآمد ہوئی تھی
مت بھولو میری ایک بیوی کی قبر اسی حویلی میں بنی ہوئی
ہے دوسری کی بناتے دیر نہیں لگاؤنگا سمجھ آئی۔۔۔"انکے منہ
پر غراتے ایک جھٹکے میں زمین پر دھکیلتے لمبے ڈھینگ بھر
کر باہر نکل گئے وہ وہی فلور پر پڑی بے اختیار شدّت سے رودی
کیوں دنیا پیسوں کے پیچھے پاگل ہے۔۔۔جہاں یہ ہوتا ہے وہاں

محبت کا گزارا نہیں ہوتا دونوں میں سے کوئی ایک ہی انسان
کو ملتا ہے لیکن وہ خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں دونوں ایک
ساتھ ملتے ہیں

NOVELS BY AQSAM

صرف قدموں کی آہٹ سن کر ہی مشی کی جان لبوں پر آئی تھی تو
اسکی قربت کیا حال کرتی یہ سوچ ہی مشی کے لئے بڑی جان لیوا تھی
دروازہ لاک کرنا یا نہ کرنا ایک بات تھی کیونکہ گھر میں صرف
وہ دونوں تھے لیکن اس نے پھر بھی دروازہ لاک کیا کیونکہ
وہ آج اپنی چھوٹی چھوٹی بلیوں کی بھی مداخلت برداشت
نہیں کر سکتا تھا آخر کو اتنا تڑپا تھا اس وقت کیلئے
کمرے کی گہری خاموشی میں باہر برستی بارش کی آواز اور
کمرے میں اٹھی تازہ پھولوں کی خوشبو اس
رومانٹک ماحول کو مزید رومانٹک بنا رہی تھی اگر بارش کی

آواز کے علاوہ وہاں کوئی دوسرا شور تھا تو وہ دونوں کے
دھڑکتے دلوں کا تھا
اس نے کوٹ اتار کر کاؤچ پر پھینکتے کف لنکس نکال
کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے مرر میں نظر آنے والا مشی کا عکس
دیکھا نظر بے اختیار آسمان کی جانب اٹھی اور پھر بند ہوتے
دل نے الحمد للہ کی صدا لگادی
دل تھا کہ زور و شور سے دھڑک رہا تھا مشی کو اس وقت
اسکی لودیتی نظریں اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہو
رہی تھیں وہ بھاگ جانا چاہتی تھی چھپ جانا چاہتی تھی
لیکن آج ہر راہ فرار بند تھی آج وہ اسے سچ میں خود میں
قید کرنے والا تھا آج وہ اسکی دلی خواہش پوری کرنے والا تھا
وہ جو اسکی قربت کی متمنی رہتی تھی آج وہ اسکے قریب

نہیں سیدھا اسکی روح میں اترنے والا تھا

افف مشی کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس

ہوا جسم تھا کہ برف کی مانند ٹھنڈا پڑتا جارہا تھا وہ گہری سانس

لیتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے اسی طرح چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ

تک آیا اور بیڈ پر پھیلا اسکا سرخ لہنگا تھوڑا سا ایک سائیڈ کرتے اپنی

جگہ بنائی اور اسکے قریب بیٹھتے اپنے جوتے اتار کر سائیڈ کرتے ٹانگ

فولڈ کر کر بیڈ پر رکھی اور پھر ایک گہری نظر اپنی دلہن پر

ڈالی جس کا جالی نما دوپٹے سے نظر آنے والا حسن اسکے دل

پر بجلیاں گرا رہا تھا یاقوت کو اس وقت سب سے مشکل کام

اپنے دل کو سمبھالنا لگ رہا تھا وہی اسکے بیڈ پر بیٹھتے مشی

کا جسم برف کی مانند یک ٹھنڈا ہونے لگا مانو آج وہ ایک برف

کی مورت بن جائے گی یاقوت نے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ

لئے اسکے چوڑیوں اور مہندی سے سجے سرد ہاتھوں کو تھام کر اپنے
لبوں سے لگاتے اپنی گرم حدت اسے پہنچائی مشی تو اسکے اسی عمل پر
بری طرح سے کانپ گئی تھی اسکی یہ کپکپاہٹ دیکھ یاقوت کے چہرے
پر نہ سمجھی کے آثار واضح ہوئے لیکن اگنور کرتے اسکے نازک ہاتھوں
پر اپنے لمس چھوڑنے لگا
آہ یہ وقت بھی آنا تھا دونوں کو ہی اپنا آپ کسی مشکل گھڑی
میں گھرا محسوس ہو رہا تھا لیکن یہ گھڑی بہت خوبصورت
تھی اور مشکل سے مل کر مزید خوبصورت ہو گئی تھی
اسکے نازک ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا
رب کرتے اسکی گھبراہٹ کم کرنے کی کوشش کی لیکن وہ تھی
کہ بری طرح سے کانپ رہی تھی یاقوت کا دل کیا سیدھا بس
خود میں قید کر لے اور چھوڑے ہی نہ لیکن مشی کو اسکے لئے نارمل

کرنا تھا تاکہ دونوں کو اس قربت سے لذت ملے نہ کہ تکلیف۔ یاقوت
نے
آگے ہوتے اسکا جالی نما گھونگٹ دونوں اطراف سے
پکڑتے اٹھا کر پیچھے پھینکا اور یہ گیا تھا یاقوت مرزا کام سے
دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی
وہ جو شام سے اب تک اگنور کرتا آرہا تھا اسی لئے کہ وہ جانتا
تھا اگر نظر بھر کر دیکھ لیا تو پوری دنیا بھول جائے گا لیکن
اس وقت وہ بھول جانا چاہتا تھا اگر کچھ یاد رکھنا تھا تو
صرف یہ کہ وہ اس کے سامنے تھی اور درمیان کی ہر دیوار
ہٹ چکی تھی آج وہ اسکے صبر کا پھل بنی بیٹھی تھی
بہت ہی خوبصورت پھل اس نے گہری سانس لیتے بے اختیار
ماشاءاللہ کہا مشی کو اسکے انداز پر ہنسی آئی تھی لیکن

ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کرتی روک گئی

منہ تو میں دیکھ چکا ہوں تو۔۔کیا۔۔۔"بولتے بولتے

رکا جب مشی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

کیا منہ دکھائی دینی پڑے گی۔۔۔؟یہ سوال کرتے وہ بے حد

سنجیدہ تھا مشی کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ چھیڑ رہا تھا یا

سچ میں وہ سنجیدہ تھا مشی نے دھیرے سے سر اثبات

میں ہلایا آنکھوں میں شرارت امڈ آئی تھی

مر گیا۔۔۔میں تو لایا ہی نہیں۔۔"یہ بات اس نے منہ ہی منہ میں

کہی تھی جسے مشی ٹھیک سے نہیں سن پائی

اس نے اسی وقت فون نکالتے پاشا کا نمبر ڈائل کیا جسے اس

نے پہلی ہی رنگ پر اٹھا لیا تھا اس رات سے وہ گزر چکا تھا

اور اسکی بیوی کا خاص حکم تھا یا قوت بھائی کا خیال رکھنا

"جی فرماؤ بیوی کے آنے کے بعد بھی چین نہیں ہے تمہیں۔۔۔

کال اٹھاتے اس کے انداز پر یاقوت کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

میری پہلی بیوی تو آپ ہی ہیں۔۔۔" پاشا سے پہلے اسکے جملے

پر مشی کی آنکھیں پھٹی تھی وہ شاک کی سی کیفیت میں

یاقوت کو دیکھنے لگی

گھر سے دربدر ہو گئے تو ڈیرے پر میں بھی نہیں رہنے دونگا

اس لئے اب شرافت سے اپنی اصلی بیوی کے ساتھ وقت حسین

بناؤ اور مجھے بھی بنانے دو۔۔۔" بولتے ہوئے نظر سامنے زمل

کی جانب اٹھی جو ضد کرتی بارش میں بھیگتی اسکا ایمان

ڈگمگا رہی تھی اور اسکے ساتھ وہ خود بھی بھیگ رہا تھا

وہ پوچھنا یہ تھا کہ منہ دکھائی کا بھی انتظام کیا تھا۔۔؟

اپنی ہنسی روکتے سنجیدگی سے پوچھا

گلالے۔۔۔"اس نے فون کان سے تھوڑا دور کرتے لان میں ہاتھ
کھولے گول گول گھومتی زمل کو آواز دی
تم نے منہ دکھائی لکھی تھی لسٹ میں۔۔۔؟
نہیں۔۔۔وہ تو میں بھول گئی۔۔۔"اسے جیسے صدمہ سا ہوا
خیر ہے گن گفٹ کر دو۔۔اگلی بار جیلانی جیسا کوئی رستے
میں آئے تو سیدھا اڑا دے۔۔۔"اب سیدھا یہ کیسے کہتا کہ
جیلانی کو ہی اڑا دے جیسا بھی تھا باپ تھا اسکا لیکن کام
دشمنوں سے بدتر کرتا تھا۔یہ بات بولتے وہ بے حد سنجیدہ
تھا یاقوت نے آگے سے کچھ کہا اور کال بند کر دی لیکن تب ہی
زمل منہ پھلائے اسکے قریب آئی
ہی۔۔۔میری منہ دکھائی۔۔۔؟اپنے غلابی غلابی بھیگے گال
پھلائے اس نے بڑی معصومیت سے اپنی منہ دکھائی مانگی

زیحال کو اسکے انداز پر ٹوٹ کر پیار آیا اپنا فون واپس رکھتے نرمی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب تر کیا

منہ دکھائی گولڈن نائٹ پر ملتی ہے جان زیحال۔۔۔اگر اب چاہئے تو مجھے ایک بار پھر۔۔۔"گھمبیر لہجے میں بولتا کمر پر اپنا شکنجہ مضبوط کرتے قریب سے قریب تر کیا

اور اگر میں ہاں کر دوں تو۔۔ک۔۔کیا دیں گے۔۔۔"سردی سے اسکے

ہونٹ کپکپانے لگے تھے اسکی بات پر زیحال نے کمر پر بے باکی سے ہاتھ پھیرتے اسکے جسم کے بھیگے نمایاں ہوتے خدوخال کو محسوس کرتے اپنے بھڑکتے جذباتوں کو تھوڑا ریلیکس کیا

تمہیں منہ دکھائی میں پورا پاشا ملے گا۔۔۔جو تمہارے لئے پوری دنیا تباہ کر سکتا ہے۔۔۔اور بتاؤ کیا چاہئے میرے بے بی کو۔۔"

آ۔۔آپ کو۔۔ مجھ سے۔۔ا۔۔اتنی محبت ہے۔۔۔" چہرہ اوپر کئے نظر اسکی

مونچھوں تلے آتش لبوں پر ٹکائ

نہیں۔۔۔مجھے عشق ہے تم سے۔۔۔وہ عشق جسکو بیان کرنے

"کیلئے آج تک دنیا کی کسی زبان میں کوئی لفظ نہیں بنا۔۔۔

آہ یہ شارٹ اور ٹال ہائیٹ کو بہ مینیشن۔۔۔زمل کا اٹھا چہرہ اور زیحال کی جھکی نظریں بہت جان لیوا تھیں

زمل نے وہی اسکے بھیگے سینے پر سر رکھا تو زیحال بھی

اوپر منہ کئے آنکھیں موند گیا بارش پورے زور سے برس رہی

تھی دونوں کے وجود میں بڑھتی حرارت ایک دوسرے میں

منتقل ہوتی ایک عجیب سا جوش دلا رہی تھی

NOVELS BY AQSAM

تمہاری پہلی بیوی۔۔۔؟اسکے فون رکھتے مشی نے گھور کر

پوچھا یاقوت کو اسکی جیلسی پر ہنسی آئی تھی اس نے
خاموشی سے موبائل آن کرتے کال لوگ اوپن کر کر دکھائی جہاں پاشا
بے
اور اسکے سامنے دل والی اموجی دیکھ مشی کی جان میں جان آئی
لیکن اصل اسکی جان موبائل سے نظر ہٹا کر یاقوت کی نظریں
دیکھتے نکلی تھی جہاں جذبات ہلچل مچا رہے تھے وہ گہری
نظروں سے دیکھتا فون ایک جانب اچھال کر تھوڑا قریب
آیا اور اپنے دہکتے لب اسکے ماتھے پر رکھے آنکھیں موندی ایک
سکوں کی سی لہر پورے وجود میں دوڑ گئی
میری زندگی میں آنے والی تم تیسری عورت ہو۔۔۔"اسکی بات
پر مشی کا دل دھک سے رکا اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے
گی لیکن اسکی اگلی بات پر سانس جیسے یکدم بحال ہوئی تھی

میری زندگی میں پہلی عورت میری ماں تھی۔۔۔دوسری عورت
میری بہن۔۔۔اور تیسری اب تم۔۔۔"اپنا ہاتھ اسکے
رخسار پر رکھے محبت سے چور لہجے میں اپنی محبت کا
اظہار کیا جو مشی کا دل اندر تک سرشار کر گیا تھا
اور چوتھی عورت کی گنجائش نکل سکتی ہے اگر تم مان جاؤ
نہ بھی مانی تو میں زبردستی لے آؤنگا۔۔۔"اسکی بات پر مشی
کے لبوں سے مسکراہٹ پھر سے غائب ہوئی
ک۔۔۔۔کونسی عورت۔۔؟
ہماری بیٹی۔۔۔"شوخ انداز میں جواب دیتے وہ اپنی ہنسی
بمشکل کنٹرول کر رہا تھا نجانے کیوں اسے مشی کی جیلسی
پسند آرہی تھی اس نے
اپنے چوڑیوں سے بھرے نازک ہاتھوں کے مکوں کی بارش اسکے

فولادی سینے پر برسانا شروع کر دی یاقوت کا ہنس ہنس کر
براحال ہونے لگا تھا جب ایک جھٹکے میں اسکے چوڑیوں سے
بھرے ہاتھوں کو اپنے فولادی ہاتھوں میں جکڑتے پیچھے کی
جانب کمر پر لاک کرتا اسکے خوبصورت چہرے پر جھکا
اسکی گرم سانسوں کی تپش مشی کے چہرے پر پڑتی پورے
جسم میں ایک سنسنی سی دوڑ اگئی آج سیاہ آنکھوں کا
شہد رنگ آنکھوں سے قیامت خیز ملاپ ہوا تھا وہ ایک دم سنجیدہ ہوا
تم میرے لئے اس سیراب کی طرح ہو جو ایک نومولود بچے
"کو صحرا میں پیدا ہونے کے بعد جوانی میں آکر ملا ہو۔۔۔
اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اتنے خوبصورت انداز میں وہ
اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا مشی اسے اتنے قریب دیکھتی
اسکے لفظوں پر پاگل سی ہونے لگی تھی اسے پاکر وہ خود

بھی تو سیر اب ہوئی تھی جسے کھونے کا احساس ہی آج اسکی
جان نکال گیا تھا اس نے تڑپ کر وہی یاقوت کے کندھے
پر سر رکھ دیا آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی دل جیسے
بھاری ہوا جا رہا تھا
جب ڈیڈ نے بتایا کہ انہوں نے تمہیں۔۔۔"جملہ مکمل کرنے سے
پہلے ہی وہ تڑپ کر رو دی تھی ہاں اسے کھونے کا احساس ہی
مشائم کی جان لے گیا تھا
میں بب۔۔۔بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ تمہیں کھونے کی ہمت مجھ میں
نہیں ہے۔۔۔۔"وہ لڑکی ہو کر ہر بار اپنی محبت کا اظہار کھلے دل
سے کرتی تھی لیکن اب باری یاقوت مرزا کی تھی
یاقوت نے اسکی کمر پر اپنی بازو مائل کرتے خود میں زور
سے بھینچ لیا وہ شدّت سے اسکی رگوں میں آج اسکی طلب بن

کر دوڑنے لگی تھی

وہی سے اسکی گردن میں منہ دیے اسکے بدن کی خوشبو کھینچ

کر خود میں اتارنے لگا ایک تڑپ سی تھی دونوں میں ایک

شدّت جو سچ مچ جان لیوا تھی اسکی صراحی دار گردن پر

اپنے سلگتے ہونٹ رکھتے مشی کی جان نکالی

جس سے وہ مزید سمٹتی اپنی بانہوں کا گھیرا اسکے کندھے

کے گرد تنگ کر گئی یاقوت پر اسکے بدن کی خوشبو کا نشہ سا طاری

ہونے لگا تھا اسکا چہرہ پوری طرح سے مشی میں چھپ چکا تھا

کتنی ہی دیر وہ دونوں اسی پوزیشن میں اپنی روحوں کو

سیراب کرتے رہے جتنی مشکل سے دونوں ملے تھے اس وقت

اتنی ہی زیادہ شدّت دونوں پر حاوی ہو رہی تھی اسے خود سے

پیچھے کرتے عارض پر بہنے والے آنسوں باری باری لبوں

سے چنتے اپنے حلق میں اتارے

آج کے بعد ان آنکھوں میں ایک بھی آنسوں نہیں آنا چاہئے

ہاں وہ الگ بات ہے اگر تھوڑی دیر بعد تمہیں میری شدّتیں

سہتے رونا آجائے کیونکہ میں خود نہیں جانتا میں خود پر

ضبط کر پاؤنگا یا نہیں۔۔۔آج تمہیں مجھے برداشت کرنا پڑے

گا۔۔۔بہت ترسا ہوں میں۔۔۔تمہاری قربت کیلئے۔۔۔" بولتے

ہوئے

اسکی گھمبیر آواز مشی کی ریڈ کی ہڈی سن کر واگئی دل

جیسے رک سا گیا تھا اس نے بے اختیار ایک سسکی بھری

اپنے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی تم سے دوری بنائے رکھنے کی

تکلیف آج ختم کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔راتوں کو جاگ کر گھنٹوں

بیٹھ کر تمہیں دیکھتے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے

میں تھک گیا ہوں آج یہ تھکاوٹ میں تم میں اتار دینا
چاہتا ہوں۔۔۔"دیوانہ وار اسکے رخسار پر ہاتھ رکھے انگوٹھا
رب کرتے وہ اپنی تکلیفیں بیان کرتا مشی پر حیرت طاری کر
رہا تھا وہ اتنی شدّت سے اسے چاہتا تھا جس کی بھنک بھی
اس نے ایک دفع بھی مشی پر نہیں پڑنے دی کتنا ڈھیٹ تھا وہ
تم۔۔راتوں کو جاگ کر مجھے دیکھتے تھے۔۔۔۔؟ مشی کے سوال
پر وہ سر جھکاتا سر اثبات میں ہلا گیا یہ اسکی تڑپ تھی
یا اپنی زندگی میں بننے والے واحد رشتے کی خوشی جو
آنکھوں میں نمی بن کر تیرنے لگی تھی
تمہیں کیوں منع کرتا تھا خود کو دیکھنے سے کیونکہ تمہارے
اس انداز سے دیکھنے پر مجھ سے اپنے دل کو کنڑول کرنا مشکل
ہو جاتا تھا۔۔۔"آہ وہ شخص ضبط کرنے میں کمال مہارت رکھتا تھا

چھپے رستم۔۔۔"مشی کے شوخ انداز پر دل کھول کر مسکرایا
آج یہ چھپا رستم پوری طرح سے تم پر کھلے گا۔۔۔"مشی کی
مسکراہٹ یکدم غائب ہوتے چہرا سرخ گلال سا ہوا وہ شرم
کے مارے سر جھکا گئی یاقوت نے اپنی انگلی اسکی ٹھوڑی کے نیچے
ٹکاتے اسکا چہرہ اوپر کرتے اپنے مقابل کیا
جتنا شرماؤ گی اتنی میری شدّت جنونیت میں بدل جائے گی۔۔۔"اسکی
آواز جذبوں سے بھاری ہوئی
آج تم برداشت کرو گی اپنے یاقوت کو۔۔۔اسکی شدّتوں کو اسکے
جنون کو اسکے اندر کی بے چینی کو۔۔۔جو کب سے میں نے
ضبط کر رکھی ہیں۔۔۔"اسکے لفظوں پر مشی کی جان لبوں پر آن
ٹھہری تھی لیکن یہ ابتدا تھی اور آج وہ انتہا پر پہنچ جانا چاہتا تھا
پیچھے ہٹتے اسی طرح مشی کو گہری

نظروں کے حصار میں لئے اسکے دوپٹے کی پنز کھولنا
شروع ہوا مشی کا دل اسکے اس عمل پر یک بارگی سے دھڑکا
تھا یہ رات ان دونوں کیلئے حسین رات بن چکی تھی جس میں ان
دونوں نے ایک دوسرے کو مکمل پالیا تھا
مشی یاقوت کے سینے پر لیٹی تھی جب کے وہ اسکے بال سہلاتا غور
سے اسے دیکھ رہا تھا اس رات اس پر ایک راز کھلا تھا جس کے
کھلتے یاقوت کا دل بھاری ہونے لگا تھا وہ سمجھتا تھا مشی کے غیر
مردوں کے ساتھ تعلقات تھے لیکن وہ غلط تھا وہ پاکیزہ تھا وہ
یاقوت مرزا کیلئے پاکیزہ تھی یہ احساس اسکے دل میں مشی کیلئے
محبت کی جڑیں مزید مضبوط کر گیا وہ مشی کو خود میں زور
سے بھینچ گیا اسکے اچانک عمل پر مشی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
لیکن اسے اسکی محبت سمجھ کر شرماتے ہوئے چہرہ اس کے سینے

میں چھپا گئی یاقوت کتنی ہی دیر اسے خود میں بھینچے رہا

"تم۔۔سونا چاہتی ہو تو سو جاؤ میں تہجد پڑھ کر آتا ہوں۔۔

اسکے بال سمیٹتے محبت سے چور لہجے میں بولتا اسکا سر

اپنے سینے سے اٹھا کر اسے تکیے پر لٹاتا کمفرٹر میں پوری طرح

سے چھپا گیا مشی کا دل کیا وہ یہاں سے بھی کہیں دور

چھپ جائے جہاں یاقوت کی لودیتی نظریں اسکے جسم کے

آر پار نہ ہو سکے اسکا پورا بدن اس وقت یاقوت کی خوشبو

سے مہک رہا تھا وہ اپنا منہ کمفرٹر میں چھپا گئی

یاقوت ایک شریر مسکراہٹ مسکراتا اٹھ کر وارڈروب سے اپنا

سفید سوٹ نکال کر باتھ روم میں چلا گیا

اندر سے مسلسل پانی گرنے کی آواز پر مشی نے کمفرٹر چہرے
سے ہٹا کر دروازے کی جانب دیکھا اس وقت یاقوت کو پوری
طرح سے پا کر وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی اس
بات سے بے خبر وہ اس سے زیادہ خوشی سے پاگل ہو رہا تھا
تھوڑی دیر میں وہ شاور لیتا گیلے بال ٹاول سے صاف کرتا
باتھ روم سے باہر نکلا جسے دیکھتے وہ چوہے کی طرح پھر
سے اپنے بل میں گھس گئی یہ حرکت دیکھ یاقوت کے لب
گہری مسکراہٹ میں ڈھلے۔ مرر کے سامنے کھڑے ہوتے
جتنی دیر وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہا اتنی دیر اسکی
نظریں مرر میں نظر آتی مشی کو اپنے حصار میں لئے رہی
پھر ایک دلکش مسکراہٹ مسکراتا ٹوپی پہنتے وہ جائے
نماز اٹھا کر دوسرے روم میں آ گیا

اسکے روم سے نکلتے مشی نے رکا سانس بحال کیا افففف تھوڑی
دیر اس کی نظریں خود پر برداشت نہیں ہوئی کل صبح کیسے
اس کا سامنا کرے گی۔ مشی کا شرم کے مارے پورا بدن سرخ
قندھاری سا ہوا جا رہا تھا

NOVELS BY AQSAM

دوسرے کمرے میں آتے جائے نماز بچھاتے پہلا قدم رکھتے دل
جیسے مٹھی میں بھنچ گیا تھا آنکھیں پل میں نمکین پانی سے
لبالب بھرنے لگی اپنے رب کی محبت اس پر حاوی ہوتی جا رہی
تھی اسکا دل کیا سیدھا بیٹھے اور اپنے رب سے باتیں کرنی
شروع کر دے لیکن پہلے اس نے دو، دو نفل پڑھے اور ہر
لفظ ادا کرتے منہ میں جیسے شہد سا گھل رہا تھا آج وہ
معمول سے ہٹ کر بے حد نرمی سے لفظوں کو ادا کر رہا تھا کچھ دیر
میں سلام پھیرتے گھٹنوں کے بل بیٹھتے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے

آنکھوں میں جمع ہوا نمکین پانی آنسوؤں کی صورت میں
بہتا اسکی ہلکی داڑھی میں جذب ہو گیا
ایک پل کو تو جیسے زبان پر تالا سا لگ گیا تھا لفظ جیسے ختم
ہو گئے تھے بس وہ تھا اور اسکے خاموش آنسوں۔۔پل میں
اپنی مانگی گئی دعا یاد آئی
نہیں اللہّ جی۔۔۔آپ نے خود فرمایا ہے کہ نیک مردوں"
کیلئے نیک عورتیں تو مجھے کیوں یہ دے رہے ہیں۔۔۔کیوں
میں نے کونسا گناہ کیا ہے جو میرے حصّے میں یہ آئی ہے"آہ اپنی مانگی
گئی دعا پر آج وہ شدّت سے زمین میں گڑھ جانا چاہتا تھا
یا اللہّ۔۔۔میں شرمندہ ہوں اپنے لفظوں پر۔۔۔مجھے نہیں مانگنا
آیا تجھ سے لیکن پھر بھی تو نے مجھے۔۔۔ایک پاکیزہ عورت

عطاء کی۔۔۔یا اللہّ میں۔۔۔میں کیسے تیرے حضور شکر ادا کروں

۔۔۔۔"وہ

رو دیا تھا ہچکیوں میں پھر ایک دم سسکی بھرتے آنسوں صاف کئے

نہیں اللہّ جی۔۔یہ شکر۔۔۔اسکی پاکیزگی کا نہیں ہے۔۔۔تو جانتا

ہے میں۔۔۔نے اسے تب بھی مانگا۔۔تھا جب اس سچ سے انجان

تھا۔۔۔لیکن اب سچ جان کر۔۔۔میں۔۔ سمجھ نہیں پا

رہا میں روؤں۔۔میں ہنسوں میں کیا کروں اللہّ جی۔۔۔۔میں

نہیں سمجھ پا۔۔۔رہا۔۔۔"وہ ہچکیوں میں روتا سر جھکا گیا

پورا وجود جیسے تڑپ کر رہ گیا تھا یا قوت مرزا کا عشق

اپنی بیوی کی پاکیزگی دیکھنے کے بعد جنون کی حد اختیار کر

گیا تھا یہ کیوں ہوا۔۔۔؟ بے شک ایک پاکیزہ عورت

کا مقام مرد کے دل میں بہت گہرا ہوتا ہے ضروری نہیں ہر اس

عورت کو یاقوت مرزا جیسا شوہر ملے جو یہ جانتے ہوئے کہ
وہ لڑکی پاکیزہ نہیں ہے پھر بھی رب کے حضور رو رو کر اسے
مانگے حقیقت میں 99 فیصد لڑکیاں جو آج کچھ وقت کی
لذت کیلئے حلال طریقے سے ملنے والی لذت گنوا دے
انہیں کبھی حلال طریقے سے ملنے والا مرد قبول نہیں کرتا کیونکہ
مرد کے دل میں جو مقام ایک پاکیزہ عورت کا ہوتا ہے وہ اس
عورت کا نہیں ہو سکتا جو مرد نہیں بھیڑیوں کو اپنا آپ
سونپ کر خود کو بے مول کرتی ہیں اس لئے کوشش کریں
اپنا آپ یاقوت مرزا جیسے شوہر کیلئے محفوظ کر کر رکھیں
جو ایک مرد ہو کر اپنا آپ اس عورت کے لئے بچا کر
رکھے جس کو اللہ پاک نے اسکی پسلی کی ہڈی سے بنایا ہو
بے شک جیسے مشائم قدیر جیلانی کو پاکیزہ مرد ملا تھا ویسے

ہی یاقوت مرزا کو ایک پاکیزہ عورت عطاء کی گئی تھی

کچھ دیر وہی بیٹھتے اپنے رب کی بارگاہ میں شکرانے کے نفل

پڑھتے وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا جائے نماز اٹھا کر فولڈ کرتا

ایک طرف ٹیبل پر رکھتے اپنے کمرے میں میں آیا جہاں بیڈ

پر مشی کروٹ بدلے لیٹی ہوئی تھی۔اسے دیکھ کر وہ چینج

کرنے چلا گیا۔کچھ دیر میں چینج کرتے واپس آیا بیڈ پر پڑے

پھول مرجھا چکے تھے لیکن ان پر دوزندگیاں کھل چکی تھیں

جو انکی خوشبو سے ہمیشہ معطر رہنے والی تھیں

وہ کمفرٹر اٹھاتا لیٹ کر مشی کے قریب ہو گیا جو اسکی کی

شرٹ پہنے سو چکی تھی لیکن اسے پا کر یاقوت کی نیند اڑ چکی تھی

NOVELS BY AQSAM

بارش کی وجہ سے ٹھنڈ میں اچھا خاصا اضافہ ہو چکا تھا

اتنا کہ کمرے میں بیٹھا شخص بھی کپکپانے پر مجبور ہو

جائے اس پہاڑی علاقے میں رہنا باہر والے بندوں کے لئے خطرناک
تھا لیکن یہاں رہنے والوں کے جسم اس ٹیمپریچر کے عادی ہو چکے تھے
صدیس اسی وقت ان دونوں کے لئے گرم گرم چائ بنا کر لایا
اور خود وہ دونوں کمفرٹر میں دبکے بیٹھے مووی دیکھنے
میں مگن تھے جب سامنے کھڑی کومل کو دیکھ برلاس چونکا
پامیر کی نظر اب تک اس پر نہیں گئ تھی جو غصّے سے لال
بھبھوکا ہوئے جا رہی تھی
غصّے کی وجہ پامیر کا یہاں ہونا نہیں تھا لیکن ہو وہ جو دیکھ
کر آئ تھی اسکے بعد اسے پامیر پر حد درجے کا غصّہ آیا تھا
طوفانی بارش پورے زور پر تھی ہواؤں کا کوئی ایک رخ نہیں
تھا جس سے بارش کا رخ بھی کبھی دائیں ہوتا کبھی بائیں
اگر کوئی چیز ایک جگہ ٹکی ہوئی تھی تو وہ ان دونوں کا وجود

تھاایک دوسرے کو حرات پہنچاتے ہوئے

زیحال اب تک اسے اپنے سینے میں بھینچے کھڑا اپنی گرمائش

اسے پہنچا رہا تھا جب زمل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

ہبی ڈڈ۔۔ڈانس کریں۔۔۔"سردی سے ہونٹ نیلے پڑتے کپکپا رہے

تھے اور ڈانس کرنے کی سوجھنے لگی تھی۔زیحال نے اسکی

کمر پر شکنجہ مضبوط کرتے ایک ہاتھ کی انگلیاں اسکی نازک

انگلیوں میں پیوست کرتے دائیں سے بائیں ایک سٹیپ لیا

نظریں اسکی نظروں پر سے ہٹنے سے انکاری تھی زیحال کی

بھیگی شرٹ اسکے جسم سے چپکتی اسکے فولادی کسرتی بدن

کو صاف نمایاں کر رہی تھی اسکے مسلز دیکھ زمل کا دل ایک

پل کو بے اختیار دھڑکا

چہرے پر دلکش مسکراہٹ لئے بلیک پینٹ پر زنک کلر کی شرٹ

جو آج زمل نے خود میچ کی تھی جس کے اوپر کے دو بٹن
کھلے اندر سے گوری چھاتی صاف نمایاں کر رہے تھے
آہ وہ اتنا خوبصورت تھا کہ راہ چلتا مرد بھی اسے مڑ مڑ کر کئی بار
دیکھے افففف زمل پاگل ہونے کے قریب تھی وہ ایک حسین خواب تھا
جس سے وہ کبھی جاگنا نہیں چاہتی تھی
تب ہی زیحال نے اسکی انگلی پکڑ کر گول گول گھماتے اسے
اس خواب سے جگایا اور احساس دلایا کہ وہ خواب نہیں حقیقت
ہے ایک خوبصورت حقیقت جس میں زیحال خان آفندی اپنے
تن من دھن سے اس پر مر مٹتا ہے اسکے لئے دنیا تباہ کر سکتا ہے
وہ گول گول گھومتی واپس سے اسکے سینے سے آ لگی تھی
یہ منظر ایک خوفناک منظر تھا دور کھڑی کومل کے لئے جس
کے اندر یہ دیکھ غصّے سے بھا بھڑ جلنے لگے تھے غصّے سے

اپنی شال مٹھی میں بھینچتی وہ خود پر ضبط کرنے کی ایک
ناکام سی کوشش کرنے لگی تھی لیکن آنکھیں ان میں لہو اتر
آیا تھا اسکا بس نہیں چلا ابھی جا کر زمل کو زیحال کی بانہوں
سے نکال کر دور کر دے ہمیشہ کیلئے وہ جگہ اسکی تھی اس
نے چاہی تھی ہمیشہ سے لیکن وہ لڑکی تو جیسے دیمک کی
طرح لگ چکی تھی زیحال سے جسکی محبت دن بہ دن اپنے
حصّے میں لیتی جا رہی تھی
بارش سے زیادہ کومل کی آنکھوں سے بہنے والے سیال کی
رفتار زیادہ تھی جس کے ہر ایک قطرے میں زمل کے لئے جتنی
نفرت تھی زیحال کیلئے اتنی ہی شدید محبت تھی
کومل چاہ کر بھی وہاں سے ہل نہیں پا رہی تھی پتہ نہیں
کیوں اسے یہ منظر دیکھ خود کو ملنے والی تکلیف پر مزہ سا

آرہا تھا اسکی ٹھہری آنکھوں میں ایک وحشت سی تھی

لبوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ دل میں ایک یقین۔ کیونکہ

اسکی نظر بدلگ چکی تھی ان دونوں کو اور دنیا گواہ ہے ٹوٹ

کر چاہنے والوں کی منزل صرف قبر رہی ہے جس میں ایک

ابدی نیند سو جاتا ہے اور ایک صرف زندہ لاش بن کر رہ جاتا ہے

کومل لمبے ڈھینگ بھرتی ڈیرے کی جانب چلی گئی جانتی تھی

پامیر وہی ہو گا اور وہ وہیں تھا یاقوت کے نہ ہونے کی وجہ سے آج وہ

پہرے پر تھا برلاس کے ساتھ

دونوں کو ہنستے دیکھ اسکے اندر ابھرتی آگ مزید زور پکڑ

گئی مانو ڈریگن کی طرح اپنے اندر کی آگ منہ سے نکالتی

پورے ڈیرے کو جلا کر راکھ کر دے گی

کومل آپ۔۔۔" پتہ نہیں کیوں لیکن اسکے ہونٹوں نے بھابھی لفظ

بولنے سے صاف انکار کر دیا تھا کومل کے نام پر پامیر نے
نظر اٹھا کر سامنے کھڑی کومل کو دیکھا جس کے کپڑے بھیگ چکے
تھے برلاس فورا نظریں پھیر گیا لیکن پامیر نہ نظریں پھیر سکا اور نہ
ہی آنکھوں میں اترنے والے خون کو روک سکا اس حال میں مردوں
کے

ہجرے میں آنا پامیر کے ساتھ ساتھ برلاس کو بھی غصّہ دلا گیا تھا
وہ کمفرٹر ہٹا کر چپل پیروں میں اڑستا وہاں سے چلا گیا جب
پامیر پوری طیش میں اپنی جگہ سے اٹھا تھا اس سے پہلے
وہ کچھ بولتا وہ بھاگ کر اسکے سینے سے لگ چکی تھی آنکھوں
سے گرم سیال اب تک بہہ رہا تھا آنکھیں سرخ متورم ہو چکی
تھیں پامیر ایک پل کو چونکا
اسکا جسم سردی میں ٹھٹھرتا گرم ہو رہا تھا جس کی حرارت

پامیر اچھے سے محسوس کر سکتا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی
غصّے میں اپنی بازوؤں کا حصار اسکی کمر کے گرد باندھ گیا
وہ پامیر کے سینے میں منہ دیے اپنے اندر کی تکلیف کم کر رہی
تھی جو تکلیف اسے ایک غیر مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ
کر ملی کیا وہ تکلیف اس وقت اپنے محرم کی پناہوں میں
ملنے والے تحفظ سے زیادہ قیمتی تھی؟ جو وہ پامیر کے
حصار میں کسی اور کیلئے رو رہی تھی آہ یہ تباہی تھی وہ اپنے
ساتھ پامیر کو بھی اس آگ میں گھسیٹ رہی تھی
پامیر کا غصّہ ختم تو نہیں ہوا تھا لیکن کم ہو گیا تھا اسے
آہستہ سے خود سے الگ کرتے آنکھوں میں جھانک کر دیکھا جو
رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں پامیر کا باقی کا غصّہ بھی جھاگ
کی طرح بیٹھ گیا آہ یہ عشق اسکے یہ آنسوں پامیر کے دل کو

بری طرح سے جکڑ گئے

کیا ہوا بتاؤ۔۔۔"اسکے رخسار پر ہاتھ رکھے انگوٹھے سے آنسوں صاف کرتے بے حد نرمی سے پوچھا لہجے میں دنیا بھر کی محبت

پل میں آسمٹی سیٹی تھی وہ پھر سے ایک پل کیلئے اسکی گہری جھیل سی آنکھوں میں کھونے لگی اگر وہ ایک پل کیلئے بھی پاشا کی محبت بھولی تھی تو وہ اس پل میں جب پامیر کی نظریں اس پر اٹھتی تھی اور کومل وہی کی وہی ٹھہر جاتی تھی ان نظروں میں ہمیشہ اپنے لئے محبت فکر یہ سب نظر آیا لیکن دل۔۔۔۔ نہیں وہ دل اپنا پاشا کو دے چکی تھی

مم۔۔میں۔۔۔میں ڈڈ۔۔ڈر گئی تھی۔۔"اسکے جملے پر اسی پل بادل زور سے گرجے تھے اور وہ ڈر کر پھر سے اسکے سینے میں چھپ گئی ایک گہری مسکراہٹ پامیر کے لبوں پر آن ٹھہری

اس نے کومل کو پیچھے کرتے وہاں پڑی اپنی شال اٹھا کر اسکے
کپکپاتے وجود پر ڈالی آہ۔۔۔یہ چادر کاش وہ خود کو پامیر
کی اس عزت کی چادر میں محفوظ کر لیتی کتنی تکلیف کم
ہو جاتی لیکن کچھ تکلیفیں انسان خود ہی اپنے مقدر میں لکھواتا ہے
پامیر نے اسے اچھے سے ڈھانپتے اٹھا کر اپنی بانہوں میں بھرا
میرے ہوتے ہوئے ڈر نہیں ہونا چاہئے۔۔۔"اسکے چہرے کو نظروں
میں بھرے بھاری گھمبیر آواز میں بولتے وہ کومل کا دل بری
طرح سے دھڑکا گیا
اسی طرح اسے اپنی نظروں کے حصار میں لئے وہ ڈیرے پر
موجود اپنے کمرے میں لے آیا جہاں وہ شادی سے پہلے رہتا تھا
اپارٹمنٹ کم ہی جاتا تھا یہ رات اور اس میں زور و شور سے برستی
بارش آج پاشا گینگ کے لئے حسین لمحوں میں شامل ہو گئی تھی

ہی۔۔۔اٹھیں نماز پڑھیں۔۔"اذان سنتے اس نے سر اٹھا کر
اسے دیکھتے دھیمی آواز میں کہا
تم پڑھ لو۔۔"آج پھر وہ ڈھیٹائی سے کہتا آنکھیں موند گیا زمل
کو جی بھر کر اس پر غصّہ آیا اپنا حق لینے کیلئے وہ ساری
رات جاگ سکتا تھا لیکن اپنے رب کا حق ادا کرتے وقت اس پر
شیطان نیند کا غلبہ طاری کر رہا تھا
اٹھیں ورنہ میں چیخوں گی۔۔۔"انگلی اٹھا کر اپنی چھوٹی
سی دھمکی دی اسکی آواز ہر حال میں زیحال کو پسند تھی
لیکن اس حالت میں وہ اس چیز پر بھی اپنی قوت لگائے اسے
برداشت نہیں تھا وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا ایک ہی جست میں
اٹھ بیٹھا اس کے پیچھے پیچھے زمل بھی اپنے بال سمیٹتے
اٹھ کر بیٹھ گئی اٹھ کر وارڈروب سے اپنے اور اسکے کپڑے نکال کر

باتھ روم میں گھس گئی وہ وہی بیڈ پر بیٹھا اسکے فریش
ہونے کا انتظار کرنے لگا اسکے آتے وہ خاموشی سے اپنے کپڑے اٹھاتا
باتھ
روم میں گھس گیا تب تک زمل نے بال اچھے سے سکھا کر کیچر میں
مقید کرتے اپنا حجاب بنایا۔ہاتھوں پر لوشن لگانے کے لئے اٹھایا ہی تھا
کہ پیچھے سے ایک ٹیوب گری جو شاید اسی لوشن کے سہارے کھڑی
تھی زمل نے چونک کر وہ ٹیوب اٹھائی ڈریسنگ ٹیبل پر اسکے
میک اپ میں زیحال کی پرفیومز ہی پڑی تھیں کبھی کبھی اسکے
لوشن اٹھا کر لگا لیتا تھا ورنہ اپنی سکن کو
وہ زیادہ تر اچھے کھانوں سے مینٹین رکھتا تھا اسی طرح سے
زمل کی بھی لیکن اس میں لڑکیوں والی عادت کے جراثیم
موجود تھے ان اورگینک پروڈکٹس کو استمال کرنے کے لیکن ٹیوب

دیکھ اسے حیرت ہوئی یہ وہ تو استمال نہیں کرتی تھی

اتنی دیر میں وہ ٹاول سے بال صاف کرتا اسکے پیچھے آ کھڑا

ہوا اسکے منہ پر اب تک ٹاول تھا جسکی وجہ سے وہ ٹیوب زمل

کے ہاتھوں میں نہیں دیکھ پایا

ہبی یہ ٹیوب کس کی ہے۔۔۔؟اسے الٹتے پلٹتے بالا آخر پوچھ لیا

زیحال نے ٹاول صوفے پر پھینک کر اسکے ہاتھ میں اپنی ٹیوب دیکھی

یہ۔۔۔یہ "سر کھجاتے وہ اپنا جملہ مکمل نہیں کر پایا نجانے

وہ کیا سوچتی کہ اسکا دیوانہ اپنے ہاتھوں کو مزید پر کشش

بنانے کیلئے یہ ٹیوب لگانے لگا تھا تاکہ اسکی بیوی کو ہمیشہ

اسکے ہاتھ اچھے لگتے رہیں

بتائیں۔۔۔ کہیں چوٹ لگی ہے۔۔۔؟اسے ایک دم فکر ستائی وہ

زیحال کو کندھے سے پکڑ کر پلٹتی دیکھنے لگی

چوٹ پر لگانے والی نہیں ہے یہ۔۔۔"اسے دیکھتے بولتے رکا
یہ وینی ہینڈز کیلئے ہے۔۔۔اس سے ہاتھ پر مزید رگیں ابھری ظاہر
ہوتی ہیں۔۔۔" یہاں وہاں دیکھتے اپنی بات مکمل کی جبکہ زمل تو
ہونقوں کی طرح اسے تکتی رہی

توآپ کیوں لگاتے ہیں۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

تاکہ تمہیں میرے ہاتھ ہمیشہ اچھے لگتے رہیں۔۔۔"آہ یہ بندہ
اپنی دیوانگی میں کسی دن زمل کی زندگی لے لے گا وہ ٹھہری
نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی لفظ یہاں ختم تھے اسکے
وہ خاموشی سے ٹیوب ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی اپنا اور اسکا
جائے نماز بچھانے لگی تب تک وہ ماتھے پر رومال باندھتا اسکے
پیچھے آیا دونوں کی جائے نماز ساتھ ملی ہوئی تھی لیکن
زمل کی تھوڑی پیچھے تھی یہ دیکھ زیحال کے لب گہری

مسکراہٹ میں ڈھلے آج وہ بارش کی وجہ سے گھر پر ہی پڑھ رہا تھا
دونوں نے ایک ساتھ جائے نماز پر قدم رکھا اور نیت باندھی

کچھ دیر میں دونوں نے آگے پیچھے سلام پھیرا زمل کے مقابلے
زیحال زیادہ ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھتا تھا اسکا یہ انداز زمل کو
بے حد پسند تھا وہ گینگسٹر روپ سے زیادہ اس سفید شلوار
قمیض فولڈ کئے ہوئے آستین اور حالت نماز میں بے حد حسین
لگتا تھا وہ کچھ پل ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتی رہی پھر دونوں
نے ساتھ ہی دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے
اللہ جی تھینک یو مجھے اتنا اچھا ہی دینے کیلئے انکا پیار میرے
لئے ایسے ہی رہے ہمیشہ۔۔۔" وہ دل میں دعا مانگ رہی تھی جب

اسے زیحال کی آواز سنائی دی

یااللہّ میری بیوی کو تھوڑی عقل دے یہ چیخے نہ مجھے میرے
بچے کی فکر ہے کہیں وہ بہرا نہ ہو جائے۔۔۔"اسکی آواز خاصی
تیز تھی جب اسکے لفظوں پر پیچھے سے زمل نے اسکی کمر

پر زور سے مکا جڑا

ہبی۔۔۔"وہ دبی دبی آواز میں چیخی

جی ہبی کو جان۔۔۔"آگے سے اسکا شہد سے زیادہ میٹھا اور نرم
جواب سنتے اسکی چھوٹی سی ناک سے غصّہ فوراً غائب ہوا

"آپ بہت بد تمیز ہیں۔۔۔

اتنا رومانس کرتا ہوں مجال ہے جو کبھی کہہ دو ہبی آپ اتنے
رومانٹک ہیں۔۔۔"اسی کے انداز میں بولتا وہ زمل کا قہقہہ بلند
کروا گیا وہ اسکی ایکٹنگ پر کتنی ہی دیر ہنستی رہی

اور اسے ہنستے دیکھ اس نے دل ہی دل میں بے اختیار الحمد للہ
کہا یہ صبح جس کی ابتداء نماز سے ہوئی تھی بے حد حسین تھی

NOVELS BY AQSAM

آسمان سے بادلوں کا گھیرا ہٹتے سورج نے چاروں سو اپنی کرنیں
پھیلانی شروع کر دی تھی ٹھنڈاب بھی برقرار تھی وہی شعائیں
چھنک کر کھڑکی سے اندر آتی سوئی ہوئی مشی کے خوبصورت
چہرے کے نقوش کو چومنے لگی۔ وہ نیند سے بیدار ہوتی ہلکی
سی کسمسائی اور آنکھیں کھولے چھت دیکھنے لگی چھت سے
پہلے اسے بیڈ کے کناروں پر لگے پھول نظر آئے پل میں رات پوری
رات اور یاقوت کی شدّتیں نظروں کے سامنے گھوم گئی اس نے
جھٹ سے اپنے قریب سوئے ہوئے یاقوت کو دیکھا جس کے چہرے
کا رخ دوسری جانب تھا اسے سوتے ہوئے سوچ کر مشی جیسے ہی
اٹھی یاقوت نے اسے پکڑ کر واپس دبوچ لیا

یق۔۔یاقوت۔۔پلیز۔۔۔چھ۔۔چھوڑو۔۔۔"ہکلاتے ہوئے اس سے
اس
وقت بولنا بھی محال ہو رہا تھا
نہیں۔۔۔۔اب کبھی نہیں۔۔۔"اسکی نیند سے بھری مخمور آواز پر
مشی کا دل بے اختیار زور سے دھڑکا تھا
پلیز۔۔۔پہلے ہی پپ۔۔پوری رات سہا ہے تمہیں۔۔۔اب مزید
ہمت
نہیں ہے۔۔۔"اب وہ باقائدہ رو دینے والی تھی
تو ہمت لاؤناں میری جان۔۔۔ابھی تو وقت آیا ہے ہمت دکھانے
کا۔۔۔"اسکی حالت سے محفوظ ہوتے مزید چھیڑنے لگا
اور کتنی ہمت۔۔۔پوری رات جگا کر رکھا ہے تم نے اب مزید
میری جان لو گے۔۔۔"لہجے میں ناراضگی کم لاڈ زیادہ تھا وہ خود

بھی تو یاقوت کی قربتوں کی متمنی تھی اب وہ پوری طرح سے
اسے مل چکا تھا جسے پا کر ناراض ہونے کا سوال ہی نہیں بنتا
تھا اسکی یہ جنون خیزیاں دعاؤں میں مانگی تھی اور اب
رونے کا دل چاہ رہا تھا کیونکہ دعاؤں کا اثر کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا
" تو کس نے کہا تھا اتنی شدّت سے چاہنے کو۔۔۔اب برداشت کرو
وہ ڈھیٹائی سے کہتا پھر سے مشی کی گردن میں منہ چھپا گیا
تم۔۔۔تم بد تمیز ہی نہیں بے شرم بھی ہو۔۔۔"اسے ایک جھٹکے
میں دور دھکیلتے جلدی سے اٹھ کر باتھ روم میں گھس گئی
یاقوت کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ رقص کرنے لگی
اتنی جلدی انکشاف ہو گیا۔۔۔ابھی تو شروعات ہے مسسز یاقوت
مرزا۔۔۔"وہ ہنس کر خاصی تیز آواز میں بولتا پھر سے اوندھے
منہ لیٹ گیا اندر کھڑی مشی اسکی باتوں پر کانپ سی گئی تھی

آہ شروعات ہی بڑی جان لیوا تھی وہ مر کر بھی اب اسکا سامنا
نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن ایک ہی گھر میں وہ بھی تن تنہا
اسکی نظروں سے چھپ پانا نہ ممکن تھا اسی کشمکش میں وہ
شاور پورا لیتی بالوں کو ٹاول میں لپیٹے باتھ گاؤن پہنے اپنے
دھڑکتے دل کو قابو کرتی باہر آئی وہ بیڈ پر اوندھے منہ پڑا
شاید سو چکا تھا دل ہی دل میں شکر ادا کرتی وہ وارڈ کی جانب
آئی جسے کھولتے اسکی خالی سائیڈ نے منہ چڑایا جاتے وقت تو
وہ سارے کپڑے لے گئی تھی اب کیا پہنتی
آہ یہ نئی مصیبت اس نے بے بسی سے سوئے ہوئے یاقوت کو دیکھا
ہر چیز جیسے دھکیل رہی تھی اسے یاقوت کی طرف وہ جتنا
اسکی لودیتی نظروں سے بچنا چاہ رہی تھی اتنی ہی ہر چیز
کی جیسے ملی بھگت تھی دونوں کو آمنے سامنے کرنے کی

وہ دھک دھک کرتے دل کو سمبھالتی دونوں ہاتھوں میں باتھ
گاؤن سختی سے جکڑے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے قریب
آئی جہاں سب سے پہلی نظر اسکی پیٹھ پر گئی کل تک جو کمر
اتنی صاف تھی ایک ہی رات میں مشائم اپنے ناخنوں سے اسکا
کیا حال بنا گئی تھی۔اپنا آرٹ دیکھ اسے یاقوت پر ٹوٹ کر پیار
آیا جو سوتے ہوئے نہایت معصوم لگ رہا تھا کتنی ہی دیر وہ
اسے دیکھتی رہی جب اسکی آواز پر ایک دم اچھل کر دو قدم
پیچھے گرنے ہی لگی تھی لیکن وہ پیچھے کے بجائے اسکی کلائی
پکڑ کر خود پر گرا گیا
اب نظروں سے کھا کر مرنے کے بعد میری ہی بانہوں میں دفن ہو
جانا قسم سے روز اس قبر پر اپنی شدّتوں کے پھول نچھاور
کرونگا۔۔۔"اسکے چہرے پر گرم سانسیں چھوڑتے وہ بری طرح

سے مشی کی دھڑکنوں کو منتشر کر گیا تھا
مشی کی سانسیں ایک ہی پل میں پھولنے لگی تھی وہ یاقوت
کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے دھکیلتی اٹھ کر دوسرے کمرے
میں جا کر بند ہو گئی دل تھا کہ زور زور سے دھڑک رہا تھا
جس پر ہاتھ رکھتے اس نے نارمل کرنے کی کوشش کی اب کیا
دیکھتی مرر میں صرف کمر۔۔۔؟ وہ تو سب کچھ دیکھ چکا
تھا مشی اب پاگل ہونے کے قریب تھی نہیں وہ پاگل ہو چکی تھی
وہ یاقوت مرزا کو پا چکی تھی وہ اسکا ہو چکا تھا
وہ خوشی سے بیڈ پر اچھلتی چیخنا چاہتی تھی لیکن چیخ
کو قابو کرتی وہ بس اچھلتی رہی گول گول گھومتی رہی
اسکا پورا بدن اب تک یاقوت کی خوشبو سے مہک رہا تھا

NOVELS BY AQSAM

فریش ہوتے وہ سیدھا ڈیرے پر آیا تھا جہاں سامنے سے آتے برلاس

پر نظر پڑی وہ اسی طرح گھٹنوں تک آتی نکر پر ویسٹ پہنے ہاتھ
میں برش پکڑے ادھر ادھر گھوم کر دانت صاف کر رہا تھا جب
نظر سامنے سے آتے پاشا کی نظروں سے ملی اس نے بمشکل
اپنے ہاتھ سے گرتے برش کو سمبھالا یاقوت کی شادی کے بعد ابھی
انکا سامنا ہو رہا تھا اور اب صرف یاقوت نہیں ان دونوں کی بھی
کلاس لگنے والی تھی کیونکہ جانتے تو وہ دونوں بھی تھے

وہ جھٹ سے اپنا رخ موڑے وہاں سے نو دو گیارہ ہونے ہی والا
تھا جب پاشا کی آواز پر قدم وہی منجمند ہوئے

دانت صاف کر لو تو لاہور کیلئے نکل جانا پروفیسر سید علی شاہ
سے ملنے وہ کچھ فائلز دیں گے لے آنا۔۔۔" سنجیدگی سے بولا
برلاس سر خم کرتے مڑا ہی تھا کہ اسکی آواز پر پھر سے رکنا پڑا
یہ ڈھنگ کے کپڑے کب پہننے لگو گے تم۔۔۔" اسکی نکر کو دیکھتے

تڑخ کر بولا

آج سے۔۔۔ نہیں مم۔۔ مطلب ابھی سے۔۔۔" وہ سر جھکائے گڑ بڑا کر بولا

بہتر ہو گا۔۔۔ ورنہ اگلی بار یہ بھی اتروا دونگا۔۔۔" اسے دھمکی دیتے خود کمرے کی جانب بڑھا برلاس کا تو منہ ہی اسکی دھمکی پر کھلے کا کھلا رہ گیا فورا سے اپنی نکر پکڑی گویا وہ ابھی اتار دے گا

پپ۔۔ پاشا۔۔۔" پاشا کو کمرے کی جانب بڑھتے دیکھ ایک دم چیخا وہ۔۔۔ وہ اندر پامیر بھائی ہیں۔۔۔۔" جھٹ سے بتایا لیکن آواز میں ڈر تھا

تو۔۔۔۔ تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو جیسے وہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ہو۔۔۔"

گرل فرینڈ نہیں۔۔۔گھر والی کے ساتھ۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑایا جو
پاشا کو سمجھ نہیں آئی
وہ۔۔۔دراصل۔۔۔ا۔۔اپنی وائف کے ساتھ ہیں۔۔۔"اب کی بار
ٹھیک حلق
سے آواز نکالتے بتایا پاشا کے ماتھے پر شکنیں ابھر کر معدوم ہوئی
بندوں کا یہاں آنا جانا بند کر دو جب تک پامیر یہاں ہے۔۔۔"کہتے
وہ سیدھا ڈیرے سے نیچے اتر گیا اسے کام سے عثمان سے ملنے
جانا تھا جس سے ڈیل والی فائل اس کمرے میں تھی لیکن وہ
پامیر کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا تب ہی بنا فائل لئے نکل آیا
یہ مردوں کا حجرہ تھا جہاں دن رات عجیب و غریب لوگ سپاری
دینے آتے تھے

NOVELS BY AQSAM

مرجنڈا رنگ کا شارٹ فراک جس کے نیچے جینز اور اوپر شفون

کانارمل سادو پٹہ گلے میں لئے کندھے پر بیگ لٹکائے ایک رجسٹر ہاتھ میں پکڑے فلپ فلاپ پہنے وہ سادہ سی چال چلتی کوریڈور سے اپنی کلاس کی جانب جارہی تھی جب بیچ میں تین لڑکوں اور ساتھ چار لڑکیوں کے گروپ نے اسکا راستہ روکا وہ تو ویسے ہی ڈرپوک تھی اپنے راستے میں حائل سٹوڈنٹس کو دیکھ آئرہ کی جان لبوں پر آئی جب سے اس یونی میں ایڈمشن کیا تھا تب سے یہاں کے سینئرز کی ریگنگ کا سن کر ہی اسکی جان نکل جاتی تھی اور آج تو سچ میں وہ لوگ ٹکرا گئے تھے

کہاں جارہی ہو مس ورلڈ۔۔۔"ایک لڑکا لبوں پر زبان پھیرتا ایک قدم آگے آتا چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لئے اسکے قریب آیا ذرا ہم پر بھی نظر کرم فرما جائیں۔۔۔"پیچھے سے ایک اور آگے آتا پہلے والے کے کندھے پر ہاتھ رکھتا قہقہہ لگا کر بولا

آئرہ ایسی تھی کہ ابھی رو دے گی وہ ڈرتی اپنے بیگ پر ہاتھ کی گرفت مضبوط کر گئی

مم۔۔۔میری ک۔۔کلاس کا ٹائم ہ۔۔ہو گیا۔۔۔" وہ ہکلاتی بمشکل اپنا جملہ پورا کرتی آگے بڑھنے ہی لگی تھی جب ایک لڑکی نے آگے آتے اسکا راستہ روکا

یونی آئی ہو اسکول نہیں مائے بے بی جو تمہیں کلاس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔" اس کی بات پر باقی سب کا ایک ساتھ قہقہہ بلند ہوا وہی آئرہ کی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے اتنے زیادہ لوگوں میں اسے اپنا آپ ایک ویرانے میں محسوس ہو رہا تھا

پھر تو یہ ٹفن بھی لائی ہو گی۔۔۔" اسی لڑکی کی بات پر پھر سب ایک ساتھ ہنسے

بیگ دکھاؤ۔۔۔بکس ہیں۔۔۔۔ہاہاہا" کتابیں دیکھ انکے منہ ایسے

بنے تھے گویا کوئی انوکھی ہی چیز تھی خود سب امیر ماں باپ
کی بگڑی اولادیں تھیں جو یونی صرف آتے ہی عشق معشوقی
کیلئے تھے امیر گھرانے سے وہ بھی تھی لیکن تہذیب میں رہنا
اچھے سے جانتی تھی

یہ کیا حلیہ بنا کر آئی ہو تم۔۔پڑھنے آئی ہو یا یونی کی صفائی کرنے
اتار واسے۔۔۔"پہلے والے لڑکے نے آگے ہوتے آئرہ کا دوپٹہ ایک
ہی
جھٹکے میں اتار کر دور اچھال پھینکا جو سیدھا اڑتا ہوا پیچھے
سے پروفیسر کے ساتھ چلتے ایک شخص کے منہ پر آ گرا
آئرہ کی تو اپنے دوپٹے کے ساتھ ہی جیسے جان بھی نکلی تھی
اس نے تڑپ کر اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے یونی کے باقی
سٹوڈنٹ کھڑے اس ریگنگ سے خوب لطف اندوز ہوتے قہقہہ

لگا رہے تھے

اس شخص نے شفون کے دوپٹے کی اوٹ سے ہی آئرہ کو دیکھا

جو بے یقینی سے روتے ہوئے سب کو دیکھ رہی تھی اسے لگا تھا

جیسے بھری محفل میں کسی نے اسکے کپڑے اتار دیے ہوں

اس نے دوپٹہ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہاتھ پر لپیٹا اور وہی کھڑا

آئرہ کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگا

بلیک پینٹ وائٹ شرٹ فولڈ کئے ہوئے آستین اوپر کے دو بٹن

کھلے ہاتھ میں برانڈڈ واچ پہنے سامنے اپنی ڈیشنگ پرسنالٹی

کے ساتھ برلاس کھڑا تھا جس کے ماتھے پر بکھرے بالوں میں

ابھری رگیں صاف ظاہر ہو رہی تھیں

دوپٹہ ہٹتے ساتھ برلاس کا چہرہ دیکھ آئرہ کی جان میں جیسے

جان آئی تھی اس ویرانے میں وہ صرف ایک اپنا لگا تھا وہ دوڑ کر

روتے ہوئے سیدھا اسکے فولادی سینے میں منہ چھپا گئی تھی
رگیں ابھر کر معدوم ہو چکی تھیں اسے کچھ یاد تھا تو بس یہ
کہ وہ اسکے سینے سے لگی ہے خود لگی ہے آہ برلاس کو اپنا دل
بند ہوتا محسوس ہوا وہ سانس روکے کھڑا اسے اپنے سینے سے
لگا کھڑا دیکھتا رہا اور دھیرے دھیرے اپنے مضبوط بازوؤں کا
حصار اسکی کمر کے گرد باندھ گیا
واؤ آتے ساتھ اتنا ڈیشنگ بوائے بھی بنالیا۔۔۔"اس لڑکی کی بات
پر برلاس آئرہ کے خول سے باہر نکلتا ایک نظر اس لڑکی کو دیکھنے لگا
جس کا لباس اتنا تنگ تھا کہ جسے پہننا یا نہ پہننا ایک برابر تھا
تم کون ہو۔۔۔نیو ہو اسکے ساتھ۔۔۔"وہ لڑکا آگے آیا برلاس نے آئرہ
کو خود سے الگ کیا وہ فورا اسکی اوٹ میں چھپ گئی جب جب
اس شخص کو اپنا محافظ سمجھ کر اسکی حفاظت کی چھاؤں

میں آئی تھی تب تب اس نے اسے بچایا تھا

برلاس نے پیچھے ہاتھ کرتے آئرہ کو اسکا دوپٹہ دیا جسے پکڑتے

وہ فورا سینے کو ڈھانپ گئی

پروفیسر آگے آنے ہی لگے تھے کہ اس سے پہلے برلاس بول پڑا

جی نیا ہوں۔۔۔"شائستگی سے جواب دیا

اوہ اس لئے نہیں جانتا کس کے سامنے کھڑا ہے۔۔۔"برلاس کے

تنے اعصاب دیکھ اسے جیسے غصّہ آیا تھا ورنہ اسکے سامنے

نیو کیا پرانے سٹوڈنٹس بھی کانپ جاتے تھے اور وجہ اس لڑکے

کا فیملی بیک گراؤنڈ تھا

آپ بتا سکتے ہیں کس کے سامنے کھڑا ہوں۔۔۔؟خود پر ضبط

کرتے بے حد نرمی سے پوچھا ورنہ وہ سب میں چھوٹا تھا اتنا

ہی غصّے کا تیز بھی تھا کوئی تیز آواز میں بات کرے اس سے

پہلے وہ انکی زبان کھینچ کر گردن سے لپیٹ دیتا تھا

"فاروق لغاری کے بیٹے کے سامنے سی ایم کے بیٹے کے سامنے۔۔

برلاس کے ہونٹوں کے کنارے تھوڑے سے وا ہوئے

چلیں۔۔۔؟ پیچھے مڑتے آئرہ سے سوالیہ پوچھا وہ جھٹ سے

اسکا کندھا تھامے قدم اٹھانے لگی جب برلاس کا دوسرا بازو

زین نے پکڑ لیا

ایسے کیسے۔۔۔۔ہماری ریگنگ ابھی پوری نہیں ہوئی۔۔۔"اسکے

کرخت لہجے میں بولنے پر برلاس نے ایک نظر اسے اور دوسری نظر

اسکے ہاتھ کو دیکھا

اچھا مزید کیا رہتا ہے۔۔۔؟ سوال پوچھا

اسکا دوپٹہ اتارا تھا تو اپنی شرٹ اتارے گا۔۔۔"اسکی بات پر

پروفیسر آگے آتے اسے روکنے ہی والے تھے لیکن برلاس کے ہاتھ کو

دیکھ انکو وہی رکنا پڑا

بھائی ریگنگ کر رہینگ نہیں۔۔۔" برلاس کی بات پر سب

سٹوڈنٹس کا زوردار قہقہہ بلند ہوا وہی زین کا پارا ہائی ہوا

تجھے سنائی نہیں دیا اتار اپنی شرٹ۔۔۔" اب کی بار وہ پوری

طیش میں بولا

نہیں اتاروں گا۔۔۔" برلاس بھی آگے سے ڈھیٹ بنا ایک تو وہ

لڑکیوں سامنے اپنی باڈی نہیں دکھانا چاہتا تھا دوسری وجہ وہ

ایک دھشت گرد تھا بنا بندوق کے کہیں آتا جاتا نہیں تھا اگر وہ

گن یہ بر گر بچے دیکھ لیتے ساری ہوا نکل جاتی

دیکھتا ہوں کیسے نہیں اتارے گا۔۔۔" زین کی تو جیسے ضد بن

گئی تھی اپنے سامنے بولنے والے کی عزت اتارنے کی اس سے

پہلے وہ برلاس کے گریبان پر ہاتھ ڈالتا آئرہ جو پیچھے کھڑی

روتی ہوئی کانپ رہی تھی ایک جھٹکے میں برلاس کے آگے آکھڑی ہوئی

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز۔۔آپ ایسا نہ کریں۔۔۔"وہ منت کرنے

والے انداز

میں بولی برلاس نے باقائدہ جھک کر آگے ہوتے اسے دیکھا لبوں

پر بے اختیار ایک گہری مسکراہٹ رقص کرنے لگی

"اوہ ہیر کو ہول اٹھ رہے ہیں اپنے رانجھے کی عزت لٹتی دیکھ۔۔

زین کی بات پر سبکا قہقہہ ایک بار پھر بلند ہوا

تم چلو یہاں سے۔۔۔"وہ آئرہ کو لئے جانے ہی لگا تھا جب زین نے

آئرہ کی دوسری کلائ پکڑنی چاہی لیکن اس سے پہلے اسکا

ہاتھ برلاس کے فولادی ہاتھ میں تھا زین کے ہاتھ کی رگیں صاف

ظاہر ہونے لگی تھیں درد کے آثار چہرے پر واضح ہوتے مقابل

کی گرفت کا اندازہ کروا رہے تھے

ہاتھ کنڑول میں رکھ ورنہ میرا ہاتھ وہاں بھی جائے گا جہاں
راستہ تنگ ہے سمجھا۔۔۔" یہ بات وہ اسکے کان پر جھکتے غرا
کر بولا تھا آئرہ کھڑی بس دیکھ رہی تھی
چلیں مس۔۔۔؟ آئرہ کی جانب مڑتے نرمی سے مسکراتے ہوئے
پوچھا وہ جھٹ سے سر اثبات میں ہلا گئی۔ برلاس ایک قہر
آلود نظر زین پر ڈالتے آگے بڑھ گیا اگر آج آئرہ ساتھ نہ ہوتی تو
وہ ضرور بتاتا کہ برلاس شاہ کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے والوں
کا وہ کیا حشر کرتا ہے چاہے وہ گریبان اسکا ہو یا اسکی محبوبہ کا
باقی کی بات آپ بھائی سے کر لیجئے گا۔۔۔" بیچ میں کھڑے
پروفیسر کو دیکھ نرم لہجے میں بول کر آگے نکل گیا اگر آئرہ
ساتھ نہ ہوتی تو سیدھا پاشا بے کا نام لیتا لیکن اس نام کا خوف
لوگوں کی رگوں میں دوڑتا تھا اگر یہ نام لے لیتا تو یقیناً آئرہ کو

اندازہ ہو جاتا کہ جسے وہ معصوم سمجھ کر اپنا محافظ بناتی
آرہی ہے در حقیقت وہ خود ایک دہشت گرد ہے اور ملک کے سب
سے خطرناک مافیاڈان کا بھائی ہے
دونوں کوریڈور سے ہوتے گاڑی تک آئے تھے
تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔؟اسے اپنے ساتھ ساتھ آتے دیکھ نرمی
سے پوچھا
جی۔۔۔مجھے نہیں لینی کلاسسز بس گھر جانا ہے۔۔۔"آہ یہ معصوم
انداز تو کھولو دروازہ اور بیٹھ جاؤ مجھ سے کسی قسم کے پرنسز
ٹریٹمنٹ کی توقع نہ رکھو۔۔"اسے ایسے ہی کھڑے دیکھ خفگی
سے بولتا خود گاڑی میں بیٹھ گیا اس اچانک موسم بدلنے پر
آئرہ تھوڑی حیران ہوئی تھی اب تک تو مسکرا مسکرا کر بات کر
رہا تھا اب کیا ہوا

وہ ساری سوچیں جھٹکتی جلدی سے فرنٹ ڈور کھولتی اندر
بیٹھی گھر کا پتہ تو وہ پہلے سے جانتا تھا اس لئے خاموشی سے
ڈرائیو کرنے لگا

رستہ خاموشی سے کٹ رہا تھا اور یہ خاموشی آئرہ کو بری طرح
کھل رہی تھی اسکی نظریں بار بار برلاس کی جانب اٹھ رہی تھیں
شاید آج وہ اس بلیک اینڈ وائٹ پینٹ شرٹ میں باقی دنوں کی
نسبت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا یا اسے ایک بار پھر تحفظ دے کر
وہاں سے نکال لایا تھا

"تم گھورنا بند کرو گی مجھ سے ڈرائیونگ ٹھیک نہیں ہو رہی۔۔
وہ بنا اسے دیکھے کرخت لہجے میں بولا آئرہ کو حیرت ہوئی وہ
کونسا پورا چہرہ اسکی جانب کر کر دیکھ رہی تھی بس ترچھی
نگاہیں تھیں وہ بھی یہ بندہ نوٹ کر گیا

کیوں۔۔۔میرے دیکھنے کاڈرائیونگ سے کیا تعلق۔۔۔"اسکے سوال
پر برلاس نے ایک نظر اسے دیکھا اب وہ کیا بتاتا اسکی صرف
نظریں ہی برلاس کے دل کی دھڑکنوں کو بری طرح سے منتشر
کر دیتی ہیں وہ پھر سے سامنے دیکھنے لگا
آپ غصّے میں کیوں آگئے۔۔۔؟اتنی دیر سے نوٹ کرتی بالا آخر
پوچھ بیٹھی
کیونکہ تمہاری حرکتیں ایسی ہیں ہر بار اپنی بے وقوفی پر
"پھنستی ہو تم۔۔۔
میں۔۔۔وو۔۔وہ کیسے۔۔۔"اپنی جانب انگلی کرتے چونک کر سوالیہ
پوچھا
جی ہاں یہ دوپٹہ گلے میں نہیں سر پر لینے کیلئے ہوتا ہے بی بی
میں مرد ہوں جانتا ہوں خود کو ڈھانپ کر رکھنے والی عورتوں

کو یہ راہ چلتے بھیڑیے کچھ نہیں کہتے۔۔۔"فوراسے اسکے گلے
میں لئے دوپٹے پر چوٹ کی ابھی کوئی رشتہ نہیں تھا پھر بھی
اتنا برا لگ رہا تھا اسے بنا دوپٹے کے سب کے سامنے دیکھنا
جب رشتہ ہوتا تو برلاس شاہ بتاتا انکے ہاں اپنی عورتوں کے
دوپٹے کی کیا اہمیت ہے
سوری میں آئندہ سر پر لونگی۔۔۔"اسکے جھٹ سے ماننے پر برلاس
نے چونک کر اسے دیکھا
تب ہی اسے محسوس ہوا انکے پیچھے کسی کی گاڑی ہے جو
یونی سے نکلتے انکے پیچھے آئی تھی اور اب تک پیچھا کر رہی
تھی یہ دیکھ برلاس نے سپیڈ بڑھادی وہ جلد از جلد آئرہ کو
گھر چھوڑ دینا چاہتا تھا اگر اسکے سامنے وہ پیچھے آنے والوں
کی دھلائی کرتا تو وہ پھر سے سانس بھول جاتی

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں گھر پہنچ گئے تھے آئرہ کے نیچے اترتے
وہ پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنے ہی لگا تھا جب وہ پیچھے مڑی
آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟ آہ اب اسے نام پوچھنا یاد آیا تھا
برلاس شاہ۔۔۔"اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیتے پھر
پیچھے سڑک پر دیکھا سپیڈ زیادہ کرتے وہ جلدی تو پہنچ گیا
تھا تاکہ انکو آئرہ کا گھر پتہ نہ چلے وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے
تنگ کریں
میرا نام آئرہ ہے۔۔۔"وہ چہک کر اپنا نام بتانے لگی
ٹھیک ہے۔۔۔"آہ اتنی بے رخی سے جواب دیتا وہ گاڑی سڑک پر
ڈالتا زن سے اڑا لے گیا
آئرہ دل مسوس کر رہ گئی اسے دکھ ہوا کہ کیوں اسے اپنا نام
بتایا اسے تو کوئی دلچسپی ہی نہیں تھی اسکا نام جاننے میں

پسند کیا خاک کرے گا پسند۔۔۔؟اس لفظ پر وہ خود گڑ بڑائ
اس نے کیوں سوچا یہ لفظ۔۔۔۔کیا وہ برلاس کو پسند کرنے لگی
تھی۔۔۔؟افففف آئرہ سر پر ہاتھ مارتی اندر چلی آئ
گاڑی واپس سے اسی سڑک پر لے آیا جہاں سے انکو چکمادے کر
نظروں سے اوجھل ہوا تھا وہی سے زین اور اسکے دوست اسے
دیکھتے پھر سے پیچھے ہو لئے وہ جان بوجھ کر انکو ایک سنسان
سڑک پر لے آیا جہاں آتے جان بوجھ کر گاڑی روکی انکی گاڑی
ایک دم اسکی گاڑی کے سامنے آرکی
زین کے ساتھ باقی تین لڑکے بھی گاڑی سے نیچے اترے
برلاس نے ایک نظر انکو اور ہاتھ میں پکڑے سٹکس کو دیکھا
اسکے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے وہ خود آئے تھے اپنی خاطر
وتواضح کرنے وہ کیا کرتا

گاڑی سے نیچے اترتے وہ سامنے بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا

چہرے پر بلا کا اطمینان تھا اسکے مقابلے وہ چاروں گڑ بڑا گئے
تھے کہ کون کسے مارنے آیا ہے زین کا تو پارا ساتویں آسمان کو
چھونے والا تھا آج تک کبھی کسی کو اپنے سامنے اس ایٹیٹیوڈ
کے ساتھ کھڑے نہیں دیکھا تھا لیکن یہاں وہ خود ایک غلط بندے
کے سامنے کھڑا تھا وہ برلاس شاہ تھا بچپن سے اب تک گنز سے
کھیلنے والا بر گر بچوں سے پالا شاید پہلی بار ہی پڑا تھا لیکن
بائے گاڈ ایکسپیرینس بہت اچھا جانے والا تھا
پہلے اپنی خاطر وتواضح کرواؤ گے یا میری عزت دیکھو گے وہ
کیا ہے ناں وہاں لڑکیوں کے سامنے تھوڑی شرم آگئی تھی یہ
جگہ بیسٹ ہے۔۔۔" چہرے پر دل جلی مسکراہٹ لئے زین کا پارا

مزید ہائی کروا گیا

" یہ بول ڈر گیا تھا۔۔۔ محبوبہ کے سامنے اپنی دھلائی کروانے سے

آہ برلاس کو وہ زین جواب تک زہر لگا تھا پل میں غلاب جامن

لگنے لگا تھا اس نے اس لڑکی کو اسکی محبوبہ کہا دل اندر

تک سرشار ہو گیا تھا

نہیں اسکو برا لگتا ناں اگر اسکا حق یونی کی باقی لڑکیاں

بھی دیکھتیں۔۔۔" بولتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے اپنی شرٹ کے

بٹن کھولنے لگا یہ دیکھ وہ چار کے چار چونکے تھے

شرٹ نکال کر اپنے ہاتھ پر لپیٹے سیدھا کھڑا ہوا اسکے سکس

ایبز دیکھ وہ چاروں تو جیسے سکتے میں چلے گئے تھے انکی مثال

برلاس کے آگے آم کی گھٹلیوں کی طرح تھی

زین یہ دیکھ پورے طیش میں آتا اپنی گرفت سٹک پر مزید

مضبوط کرتے تن فن کرتا اسکے قریب دوڑ کر آیا اور آتے سٹک
جیسے ہی مارنے کیلئے ہوا میں لہرایا برلاس نے وہی سے ایک ہی
جست میں پکڑ کر چھینتے سیدھا اسکی ٹانگوں پر دے مارا
زین تو سیدھا منہ کے بل زمین پر گرا تھا برلاس نے وہی سے ایک
اور زوردار ضرب اسکی پشت پر لگائی وہ بری طرح سے کراہ کر رہ گیا
تم تینوں کا دیدار پورا ہو گیا ہو تو آجاؤ۔۔۔"انکی نظر خود پر
جمی دیکھ چوٹ کرتے بولا وہ تینوں ڈر کر ایک ایک قدم پیچھے لے گئے
"یہ کیا۔۔۔یہ تو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔۔ چچچ۔۔
انکو ڈرے دیکھ برلاس وہی زمین پر زین کے پاس بیٹھتے اسکے
سر کے بال مٹھی میں جکڑتا منہ اوپر کئے پیچھے سے بندوق
نکال کر اسکی کن پٹی پر رکھ گیا یہ دیکھ زین کے ساتھ اسکے
دوستوں کی جان بھی نکلی تھی

اگلی دفعہ اچھا ہتھیار لانا وہ کیا ہے ناں ان کھلونوں سے تو میں
بچپن میں بھی نہیں کھیلا۔۔۔" گن پر دباؤ دیتے دانت پیس کر
بولا زین کے ماتھے پر باقائدہ پسینے کے قطرے چمکے تھے
اور آخری بات اگلی بار میری محبوبہ کے آس پاس بھی منڈلاتا
نظر آیا تو آج تو ہڈیاں اسکے صدقے بخشی ہیں اگلی بار انکا
سرمہ بنا کر بھیجوں گا۔۔۔" اسکے منہ پر دھاڑتے اٹھ کر اپنی
شرٹ پہننے لگا گن پر گرفت اب بھی مضبوط تھی عنقریب چلا
دیتا اگر مقابل اسکے برابر کا ہوتا بر گر بچوں سے اپنا مقابلہ برلاس
شاہ کو اپنی توہین لگا تھا
شرٹ کے بٹن بند کرتے وہ گن پیچھے رکھ کر گاڑی کا دروازہ
کھولے اندر بیٹھا اور چابی اگنیشن میں گھماتے ہارن پر ہاتھ رکھ
گیا زین کے دوست جھٹ سے سٹک پھینکتے اسکی گاڑی کے

آگے سے زین کو اٹھا کر اپنی گاڑی کی جانب لے گئے

وہ جاتے جاتے بھی ایک قہر آلود نظر زین پر ڈالنا نہیں بھولا تھا

NOVELS BY AQSAM

ساری رات پامیر نے اسے اپنی محبت سے آشنا کروایا تھا اسکے

بدن کے پور پور پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے اسکا وجود

مزید خاص بنا گیا تھا اور اب تھک کر اسی کے سینے پر سر رکھے

گہری نیند میں تھا جب اسکا فون بجا۔ اسکی آواز پر کومل

دھیرے سے کسمساتی اٹھی لیکن اپنا آپ کسی کے حصار میں

گھرا محسوس کرتے واپس سے لیٹ گئی پامیر اپنا پورا وزن

اسکے اوپر دیے سو رہا تھا وہ ایک پل کو اسکے سر کے بالوں کو

دیکھتی رہی اسی پل فون دوبارہ بجا اب کی بار پامیر خود اٹھا

تھا دھیرے سے آنکھیں کھول کر مسلتے اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر

سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا سامنے پاشا کا نمبر تھا جسے دیکھتے

وہ کرنٹ کھا کر اٹھا تھا

اسلام علیکم۔۔۔پاشا۔۔۔" پاشا کے نام پر کومل کا دل بے اختیار
دھڑکا رات انکے رومانس کو دیکھ جو جذبات اس میں جاگے
تھے انہیں تسکین پہنچانے کیلئے پامیر کی شدّتیں تو برداشت کر
لی تھیں لیکن صبح صبح اس دشمن جان کا نام سنتے زخم
جیسے پھر ہرے ہو گئے تھے

جی میں ابھی لایا۔۔۔"اس نے یقیناً وہی فائل منگوائی تھی پامیر
کال بند کرتے جلدی سے اٹھا اور کپڑے پہننے لگا یہ دیکھ کومل
کی آنکھوں میں سختی در آئی تھی

"یہ اسکی کال پر تم سب اتنے حواس باختہ کیوں ہو جاتے ہو۔۔
لہجے میں جیسے کڑواہٹ سی گھلی تھی

کیونکہ بھائی ہیں وہ ہمارے۔۔۔"وہ شائستگی سے جواب دیتا

شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا

بھائی ہے خدا نہیں جو اتنی جی حضوری کرتے رہو۔۔۔"آہ وہ
رات والی آگ اس وقت اپنے لفظوں سے نکال رہی تھی پامیر
نے ایک نظر اس پر ڈالی وہ کم از کم صبح صبح اسے ڈانٹنا
نہیں چاہتا تھا

کومل۔۔میری جان تم مجھے سنا لیا کرو جو مرضی۔۔۔لیکن پلیز
"میں آج بھی بھائی کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتا۔۔۔
اسکے قریب بیٹھتے رخصار پر ہاتھ رکھتے محبت سے چور لہجے
میں کہا کومل کو بجائے اسکی محبت محسوس ہونے کے الٹا
نفرت ہوئی تھی وہ بنا کوئی تاثر چہرے پر لائے اٹھ کر اپنے
بکھرے بال سمیٹنے لگی چہرے پر ہاتھ پھیرتے اسکی قربتوں
کے آثار کم کرتے دوپٹہ گلے میں ڈالنے لگی وہ پہلے سے دوپٹہ

گلے میں ہی لیتی تھی اس لئے پامیر نے کوئی سختی نہیں کی

وہ جب چاہتی اپنی مرضی سے سر پر لینا شروع کر دیتی

پامیر نے خاموشی سے اپنی شال اسکے کندھوں پر پھیلا دی اور

اسکا ہاتھ پکڑے روم سے باہر آیا وہ ساکت نظروں سے اسے

دیکھتی جا رہی تھی باہر کوئی نہیں تھا سوائے دو پہرے داروں کے

اس نے کومل کا ہاتھ سیدھا اپنے اپارٹمنٹ میں آکر ہی چھوڑا

تھا اور روم میں جاتے وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر سیدھا

باتھ روم میں گھس گیا اسی وقت کومل کے موبائل پر بیپ ہوئی

اس نے آگے آتے ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا جو رات وہ یہی

چھوڑ گئی تھی

سامنے میسج دیکھ اسکے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ در آئی

بدلے میں صرف ایک دل والی اموجی بھیج کر وہ بھی اندر آتی

وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگی رات والا غصّہ اس ایک میسج سے جیسے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا

تھوڑی ہی دیر میں پامیر کے بعد وہ بھی شاور لیتی گیلے بالوں کو ٹاول سے جھاڑتی باہر نکلی وہ سامنے مرر میں اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

کومل خود کو اسکی گہری نظروں کے حصار میں گھرا محسوس کر کر بھی اگنور کر رہی تھی

تم تیار ہو جاؤ بریکفاسٹ کر کر تمہیں بھی ڈراپ کر دونگا ہوسپٹل۔۔۔" یاسیت سے بولتا وہ کومل کی جانب مڑا

نہیں میں چلی جاؤنگی۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے وہ مرر کے سامنے جانے ہی لگی تھی جب بیچ میں پامیر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے قریب کیا اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا کر پامیر

کو دیکھنے لگی

میری مسسز کا موڈ کچھ خراب لگ رہا ہے کیا رات ٹھیک سے پیار نہیں کیا میں نے۔۔۔؟آنکھوں میں دیکھتے محبت سے پوچھا پل میں کومل کو پوری رات اپنی آنکھوں کے سامنے گھومتی ہوئی نظر آئی جتنی شدّت سے ٹوٹ کر اس نے پوری رات کومل کو پیار کیا تھا وہ چاہ کر بھی جھوٹ میں یہ نہیں کہہ سکتی تھی

کہ وہ کہیں چوک گیا تھا

نہیں تو۔۔۔"وہ نظریں جھکاتی اسکی شرٹ کے بٹن پر گول گول انگلی گھمانے لگی

تو پھر۔۔۔؟اس خراب موسم کی وجہ۔۔۔"اسکے سوال پر کومل نے گہری نظروں سے اسے دیکھا

کوئی وجہ نہیں ہے چھوڑو۔۔"خود کو چھڑاتی اسکے حصار سے

نکل کر وہ جانے ہی لگی تھی کہ پامیر نے کھینچ کر اسے مزید
اپنے قریب کر لیا
چھوڑ ہی تو نہیں سکتا۔۔۔ چھوڑنا ہوتا تو پانچ سالوں میں چھوڑ
چکا ہوتا۔۔۔ لیکن تم سے میں نے ان پانچ سالوں میں ٹوٹ کر
خاموش محبت کی ہے اب جب تمہیں پالیا ہے تو یوں بے مطلب
کی بے رخی۔۔۔۔اٹس ہرٹنگ کومل۔۔۔"آخر میں لہجہ دھیما ہوا
جیسے اندر میں کچھ دکھا تھا
پانچ سالوں کی محبت کو پایا بھی تو کیسے تھا۔۔۔اس لڑکی کے
سامنے تھپڑ مار کر۔۔۔"آہ آخر اسکے دل کی بات لبوں پر آ ہی
گئی تھی پامیر جو یہ بات سرے سے ہی بھول چکا تھا اسکے
بولنے پر ایک دم چونکا
تم اس بات کو اب یاد کر رہی ہو۔۔۔؟شادی کے اتنے دن بعد۔۔؟

پامیر کو جیسے حیرت سی ہوئی لیکن وہ کیا بتاتی رات ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ اسے زمل سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی جو اس کی اتنے سالوں کی محبت پر قبضہ جمائے بیٹھی تھی اور اسی کے سامنے پامیر نے اسے تھپڑ مارے تھے اصل شدید غصّہ کومل کو ان تھپڑوں کا تھا

اچھا ریلیکس۔۔۔ تم مجھے مار لو تھپڑ۔۔۔جتنے چاہے۔۔ لیکن پلیز نارمل ہو جاؤ۔۔۔" اسکے ہاتھ اپنے رخسار پر رکھتے جیسے خود کو پیش کیا لیکن کومل جس کے دل میں یہ تھپڑ جیسے گڑھ سے چکے تھے صرف تھپڑ مارنے سے نہیں مٹنے والے تھے وہ ہاتھ جھٹکے سے چھڑاتی اسے ایک جھٹکے میں خود سے دور دھکیلتی روم سے باہر نکل گئی پامیر کے لئے یہ سب حیران کن تھا وہ وہی کھڑا کچھ پل سوچتا رہا غلطی تو اسکی بھی تھی

وہ کیسے اپنی محبت کو کسی اور کیلئے تڑپتے دیکھ سکتا تھا
وہ تھپڑ تو ضروری تھے لیکن یہ بات کومل کو کون سمجھاتا
جو اسے اپنی انا کا مسلہ بنا چکی تھی

NOVELS BY AQSAM

وہ دوسرے کمرے میں بند ہوتے وہی بیڈ پر لم لیٹ ہو کر سو
چکی تھی پوری رات جاگنے کی وجہ سے اس وقت شدید نیند
کے حصار میں تھی جب دروازے کا ناب گھماتے یاقوت اندر آیا
وہ فریش ہو چکا تھا لیکن سامنے اسے اپنی حالت سے بے خبر
سوتے دیکھ جیسے پھر سے غسل واجب ہونے کا ڈر تھا وہ دھیرے
دھیرے قدم اٹھاتا اسکے قریب آکر بیڈ پر بیٹھا اور دیوانہ وار
اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسکے ایک ایک نقش کو حفظ کرنے لگا
اسکے لمس پر وہ دھیرے سے کسمساتی آنکھیں کھولے خود پر
جھکے یاقوت کو دیکھ ڈر کر جیسے سانس لینا بھول گئی تھی

پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھتی ایک ہی جھٹکے میں اٹھ کر

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی

اب کب تک بھاگتی رہو گی جان یاقوت۔۔۔یہ دیوانہ ہر جگہ پہنچ

جائے گا تم سے عشق نبھانے۔۔۔" وہ دلکش انداز میں بولتا مشی

کے تھوڑا قریب ہوا اسے اتنے قریب آتے دیکھ وہ ضبط سے آنکھیں

مینچ گئی لیکن کافی دیر جب اس نے کچھ نہیں کیا تو آنکھیں

کھول کر اسے دیکھنے لگی

وہ اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبائے اپنی ہنسی روکے اسکی

حالت سے محفوظ ہو رہا تھا یہ دیکھ مشی نے گھور کر اسے

دیکھا جو صرف تنگ کرنے آیا تھا

اٹھو اور چینج کرو۔۔۔اس ڈریس میں دیکھ میری نیت تم پر

خراب ہو رہی ہے۔۔۔" وہ نظریں پھیرتا بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

وو۔۔وہ۔۔ مم۔۔میرے پاس ڈریسسز نہیں ہیں۔۔۔" اسے بیڈ سے اٹھتے دیکھ جھٹ سے بولی یاقوت نے بھنویں اچکاتے اسے دیکھا اوکے میرے کپڑے پہن لو میں۔۔۔آج لادونگا نئے ڈریسسز۔۔" کہتے

وہ روم سے نکل گیا پیچھے پیچھے مشی بھی دھیرے سے اٹھتی اپنے کمرے میں آئی یاقوت کی رات بھر کی شدّتوں کی وجہ سے اسے اپنی ٹانگوں میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا لیکن یہ بات اسے بتانے میں عجیب لگ رہی تھی وہ وارڈروب سے اسکی پینٹ شرٹ نکالتی باتھ روم میں گھس گئی دونوں کا قد کچھ کی انچز کے فاصلے سے رہتا تھا اس لئے یاقوت کے کپڑے مشی کو پورے پورے آئے تھے لیکن شرٹ کھلی تھی

کچھ ہی دیر میں وہ چینج کرتی بالوں کا جوڑا بنا کر باہر آئی

وہ سامنے کچن میں کھڑا ناشتہ بنا رہا تھا تینوں بلی کے بچے
اسکی ٹانگوں سے چپکے اوپر چڑھ کی کوشش کر رہے تھے
مشی نے آگے آتے اس کے ہاتھ سے باؤل لیا اور خود ناشتہ بنانے لگی
"میں نے سوچا اپنی نئ نویلی دلہن کو خود بنا کر کھلا دوں۔۔
اسکی خاموشی دیکھ خود سے بتایا
نئ تو نہیں ہوں۔۔۔ تین مہینے ہونے والے ہیں۔۔۔ نکاح کو۔۔" اسکی
بات پر یاقوت کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے وہ بچوں
کو پیچھے کرتا آکر اسکے پیٹ کے گرد بازو مائل کرتا اپنی ٹھوڑی
اسکے کندھے پر ٹکا گیا اسے اپنے اتنے قریب محسوس کرتے
مشی کا دل بے اختیار دھڑکا تھا
کیا فائدہ ان تین مہینوں کا نکاح تو رات پکا ہوا ہے ناں۔۔۔" مشی
کا چہرہ اسکی بات پر سرخ گلال سا ہوا

آ۔۔نن۔۔ناشتہ بب۔۔بن جائے گا تم روم میں چلے جاؤ۔۔۔"اسکا
ہاتھ اپنی شرٹ کے اندر جاتے محسوس کرتے مشی کی جان لبوں
پر آئی تھی وہ کیسے بھی یا تو خود گم ہونا چاہتی تھی یا یاقوت
کو گم کر دینا چاہتی تھی
تم بھی آجاؤ روم میں۔۔۔"آگے سے وہ بھی ڈھیٹ بنا
یق۔۔یاقوت۔۔۔بب۔۔بہت تنگ کر رہے ہو۔۔۔"وہ پھولتی
سانسوں
کو سمبھالتی بمشکل بولی
ھممم۔۔۔"وہ خالی ھمم کرتے اسکی گردن سے اٹھتی مہک میں
کھونے سا لگا تھا جب باہر کا دروازہ ناک ہوا
اس وقت کون آیا ہے۔۔۔"اس کے سوال پر مشی نے اسے دیکھ کر
پھر دروازے کو دیکھا وہ مشی کو چھوڑ کر دروازے کی جانب

آیا جسے کھولتے نظر سامنے میر بخش پر پڑی

سائیں۔۔وہ جج۔۔جیلانی آیا ہے پولیس لے کر۔۔۔"وہ حواس

باختہ سا بولا یاقوت کے ماتھے پر اسکی بات سنتے ناگواری سے

بل پڑے اسکی آواز اتنی تیز تھی کہ اندر کھڑی مشی بھی باآسانی

سن چکی تھی وہ وہی کھڑی کھڑی کانپ سی گئی

تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔"اسے بھیجتے دروازہ بند کر کر وہ سیدھا

روم میں آیا اور سائیڈ ڈرا سے اپنی گن نکال کر اس میں گولیاں

بھرنے لگا

مشی اس کے پیچھے پیچھے آئی تھی اور اسکے ہاتھ میں گن دیکھ

چہرے کا رنگ جیسے فق پڑا تھا

یاقوت۔۔۔ی۔۔یہ گن کیوں۔۔۔"وہ بوکھلائی سی اسکے قریب آتی

بازو تھامتی پوچھنے لگی

تمہارے باپ کو آسان الفاظ میں بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔اس
علاقے میں پولیس لانا مطلب بڑی تباہی لانے کے مترادف ہے یہ
غلطی کر کر بہت غلط کیا ہے اس جیلانی نے۔۔۔"آخر میں وہ
بھول گیا تھا کہ وہ اسی کی بیوی کا باپ ہے
پلیز۔۔ ٹھنڈے دماغ سے سارٹ آؤٹ کرو میں۔۔۔میں تم پر ایک
کھروچ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"بولتے ہوئے لہجے میں
نمی سی گھلی
یاقوت نے ایک محبت بھری نظر اس پر ڈالتے ماتھے پر لب رکھے
ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا۔۔۔تم ناشتہ بناؤ میں اس سسرالیوں
کو ناشتہ کروا آؤں۔۔۔"کہتے وہ گن پیچھے اڑستا لمبے ڈھینگ
بھر کر باہر نکل گیا لیکن اب کہاں بننے والا تھا اس سے ناشتہ
وہ گھبرائی گھبرائی سی یہاں وہاں بے چینی سے چکر کاٹنے لگی

دڈیرے پر سامنے جیلانی کو بیٹھے دیکھ اسکی نظر پیچھے
پولیس انسپیکٹر پر گئی باقی پولیس اہلکار اپنے بندوقیں نیچے
کئے سر جھکا کر کھڑے تھے کیونکہ انکے پیچھے پاشا کے بندے
اپنے بندوقیں تان کر کھڑے تھے
وہ سیدھا ڈیرے پر آتے بیٹھنے کے بجائے اسکے مقابل کھڑا ہوا
جسے دیکھ جیلانی بھی کھڑے ہوئے
اس وقت یاقوت اکیلا تھا ڈیرے پر جسے دیکھ جیلانی میں مزید
ہمت آئی کہ وہ سینا تان کر یاقوت کے مقابل آیا
اپنی بیٹی کو لینے آیا ہوں۔۔۔"سپاٹ لہجے میں بولتے جبڑے بھینچ گئے
پہلی غلطی تو تو نے یہاں آکر کردی اور دوسری غلطی ان
پولیس والوں کو ساتھ لا کر کردی۔۔۔"یاقوت کا لہجہ بھی سخت
تھا جسے دیکھ جیلانی کو ایک اندازہ تو ہو گیا تھا کہ وہ چاروں

الگ الگ بھی ان پر بھاری تھے

آپکے اریسٹ وارنٹ ہیں ہمارے پاس۔۔۔"انسپیکٹر ہاتھ میں کاغذ لئے یاقوت کے قریب آنے ہی لگا تھا جب اس نے نظریں جیلانی پر گاڑھے ایک زوردار تھپڑ اس پولیس والے کے گال پر رسید کیا

وہ تو بلبلا کر ہی رہ گیا

بیٹی کی جدائی میں بھول گئے کہ یہ پولیس والے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے یاد کرواؤں ؟ایک قدم آگے آتے جیلانی کو ایک قدم پیچھے اٹھانے پر مجبور کر گیا

میں چاہوں تو ان میں سے تیرے سمیت ایک بھی زندہ نہیں جا پائے گا یہاں سے لیکن وہ کیا ہے ناں۔۔اپنے علاقے میں تو کتا بھی شیر ہوتا ہے اور میں نہیں چاہتا اپنے علاقے میں آئے مہمانوں کی مہمان نوازی میں انکی جان لے کر کروں۔۔۔"

وہ جیلانی کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے بول ہی رہا تھا جب
اسکی نظروں میں چمک دیکھ تھوڑا متحیر ہوا اسکی نظروں
کے تعاقب میں پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں مشی کھڑی تھی اسے
دیکھ یاقوت کا خون پل میں خول اٹھا تھا جیلانی اسے ایک
جانب کرتا ایک ہی جست میں مشی تک پہنچے
مشی۔۔۔میری جان چلو یہاں سے۔۔۔"اسکے قریب آتے بازو سے
تھام کر باہر کی جانب کھینچا لیکن وہ تو جیسے جم سی گئی
تھی یاقوت کی قہر آلود نظریں دیکھ۔اسکا غصّے کے مارے
چہرہ سرخ ہوا جا رہا تھا جو جبڑے بھینچے خود پر ضبط کر
رہا تھا اسی وقت پاشا کی گاڑی وہاں آ کھڑی ہوئی وہ گاڑی سے
اترے بغیر سامنے پولیس والوں کو دیکھنے لگا پامیر بھی فرنٹ
سیٹ پر بیٹھا تھا وہ جھٹ سے دروازہ کھولتے نکل کر ڈیرے پر

یاقوت کے پاس گیا

پاشا کو دیکھ جیلانی کا رنگ اڑا اسکی دی ہوئی دھمکی فورا

سے یاد آئی۔ وہ اپنی بلیک سپر اکا دروازہ ٹانگ مار کر کھولتے

چہرے پر سپاٹ تاثر لئے گاڑی سے نیچے اترا آنکھوں پر لگا سیاہ

چشمہ اتار کر شرٹ کے بٹن میں اٹکایا اور سب پولیس والوں

کے بیچ سے ہوتا ڈیرے کی سیڑھیاں چڑھتا اسکے مقابل جا کھڑا ہوا

برلاس کی گاڑی بھی اسی وقت آ رکی تھی

بیٹی سے ملنے آئے تھے تو ساتھ اس بارات کو لانے کی کیا ضرورت

تھی۔۔۔؟ لہجہ سپاٹ تھا

صدیس۔۔۔۔۔ مہمانوں کے لئے چائ پانی کا انتظام کرو۔۔۔" اسکے

حکم پر پامیر فورا سے اندر گیا برلاس بھی آ کر وہی کھڑا ہو گیا تھا

جیلانی کو بیٹھنے کا کہتے وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب بیچ میں

کھڑی مشی پر نظر پڑی پاشا کی قہر بار نگاہیں خود پر پڑتے
مشی پوری کی پوری کانپ سی گئ تھی
یاقوت ضبط سے آنکھیں بند کرتا آگے آکر مشی کا ہاتھ سختی
سے پکڑے وہاں سے کھینچ کر اپنے اپارٹمنٹ میں لے گیا
تم غلط کر رہے ہو پاشا۔۔۔"بیٹھتے اسے سگریٹ سلگاتے دیکھ
کر خت لہجے میں بولے
بتایا تھا میں بھی صرف کرتا ہوں۔۔۔وہ غلط ہے یا ٹھیک یہ میرا
دل طے کرتا ہے نہ کہ سامنے والا۔۔۔"وہ اپنے مخصوص انداز
میں دھواں اوپر چھوڑتے جیلانی کو اندر تک سلگا گیا تھا
تم جانتے ہو کہ اس وقت عدالت میں تم پر کتنے کیسسز چل رہے
ہیں یہ بڑی بڑی پارٹیز تھیں جو اپنے مفاد کیلئے تمہیں بچا رہی
تھیں لیکن اب وہ سب میرے ساتھ ہیں۔۔۔تو تمہیں سیدھا

پھانسی تک پہنچتے ذرا تاخیر نہیں ہو گی۔۔۔"انکی بات پر برلاس
کو شدید غصّہ آیا تھا جیلانی پر لیکن مٹھیاں بھینچے وہ ضبط کرنے لگا
اسکی بات پر پاشا نے تھوڑی سی گردن خم کر کر اسکے پیچھے
کھڑے پولیس والوں کو دیکھا تقریباً پندرا پولیس والے تھے دو
گاڑیوں میں لیکن جہاں وہ کھڑے تھے وہاں پورے ایریا میں پاشا
کے بندے تھے جو اپنے جدید اسلحے کے ساتھ پورے ملک پر
منٹوں منٹ قابض ہو سکتے تھے۔اور جیلانی ایسے بندے کو
پھانسی کی دھمکی دے رہا تھا پاشا کا دل کیا مسکرا دے لیکن
دوسروں کے سامنے اسے جیسے مسکرانا ہی نہیں آتا تھا سپاٹ
چہرہ سپاٹ لہجہ آہ یہ بندہ
تو اگلی ملاقات پھانسی گھاٹ پر ہو گی۔۔۔"سگریٹ منہ میں
دبائے دونوں ہاتھوں سے کوٹ کو ٹھیک کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا

تم جانتے ہو یہ دشمنی کہاں سے شروع ہوئی اس مڈل کلاس
لڑکی کی وجہ سے۔۔۔ جس کے لئے تم ہم سب سے دش۔۔"جملہ
پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ اسکی گردن پاشا کے ہاتھ میں تھی
وہ جبڑے بھینچے پوری قوت سے جیلانی کی گردن دبوچے کھڑا
آنکھوں میں قہر لئے اسے دیکھ رہا تھا
میری بیوی کے خلاف ایک لفظ بھی بولا۔۔۔تو یہی زبان کھینچ کر
گردن سے لپیٹ دونگا سمجھا۔۔۔"جیلانی کا چہرہ پورا سرخ
ہوتا مقابل کی گرفت کا اندازہ کروا رہا تھا انکی آنکھیں ایسی
ہو رہی تھیں گویا ابھی نکل کر باہر آ گرے گی
اس کے لئے پوری دنیا سے دشمنی لینی پڑی تو پاشا وہ بھی لے
جائے گا۔۔۔"اسکے منہ پر جھکے غرا کر بولا تھا بات خود تک تھی
ٹھیک تھی لیکن بات جب اسکی بیوی کی آئی تو اسکے قہر کو

روکناوہاں کسی کے بس میں نہیں تھاجیلانی کو لگا تھاانکی
زندگی یہی پوری ہو جائے گی
انہیں ایک جھٹکے میں چھوڑتے پیچھے صوفے پر دھکیلا وہ بری
طرح سے کھانستے ہوئے پانی مانگ رہے تھے جو پاشا کے اشارے
پر برلاس نے جگ سے گلاس میں پانی بھرتے اسکی جانب بڑھایا
جسے پکڑتے وہ ایک ہی سانس میں اپنے اندر اتار گئے

NOVELS BY AQSAM

یاقوت نے سیدھا گھر آکر اسکی کلائی چھوڑی تھی جو اسکی
مضبوط گرفت میں پوری لال ہو گئی تھی
کیا ضرورت تھی تمہیں وہاں آنے کی۔۔۔؟اسکے مقابل آتے شدید
غصّے کے عالم میں سوالیہ پوچھا مشی روتے ہوئے کبھی اسے
تو کبھی اپنی سرخ کلائی کو دیکھتی

آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ گرنے لگے وہ سر جھکائے کھڑی اپنے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں پر قابو کرنے کی کوشش کرتی خاموش آنسوں بہانے لگی

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔۔۔"اب کی بار وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا مشی ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی روتے ہوئے بھی اسے احساس ہوا تھا کہ وہ غلطی کر بیٹھی ہے اسے نہیں جانا چاہئے تھا وہاں مردوں کے بیچ وہ بھی ان کپڑوں میں

کیوں تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ مجھے نہیں پسند کہ تمہارے "ایک بال پر بھی غیر مرد کی نظر پڑے اور تم۔۔۔۔

تم وہ عورت بن ہی نہیں سکتی جیسی میں چاہتا تھا۔۔۔"اسکی

بات پر مشی نے تڑپ کر یاقوت کو دیکھا اسکی سیاہ آنکھوں
میں سرخ ڈورے صاف ظاہر ہو رہے تھے وہ کب سے وہاں خود
پر جبر کئے کھڑا تھا جو گھر آکر کسی لاوے کی طرح پھٹ پڑا
مم۔۔۔میں ڈر۔۔گگ۔۔گئی۔۔۔" وہ اپنا جملہ پورا کرتی اس سے
پہلے یاقوت تڑخ کر بولا
میں کیوں اپنے بچوں کو لانے کی محنت کر رہا ہوں تم مجھے ہی
اڈوپٹ کر لو۔۔۔۔بچہ ہی سمجھتی ہو ناں مجھے۔۔۔۔" آخر میں
آواز پھر سے بلند ہوئی
وہ اب باقائدہ ہچکیوں میں رونے لگی تھی اور اسکی یہ
سسکیوں کی آواز سنتے یاقوت کے ماتھے پر پڑی شکنیں پل بھر
میں معدوم ہوئی چہرے کے سخت تاثرات پل میں ڈھیلے پڑے
لیکن اس سے پہلے وہ آگے بڑھ کر اسے خود سے لگاتا وہ بھاگتی

ہوئی کمرے میں بند ہو گئی

یاقوت وہی کھڑا کچھ دیر بند دروازے کو دیکھتا رہا لیکن ابھی

اسے باہر جانا تھا اس لئے واپس آکر منانے کا سوچتے وہ باہر

ڈیرے پر نکل گیا

NOVELS BY AQSAM

کتنی دیر لگی تھی انکو اپنی سانسیں بحال کرنے میں جن کو

پاشا ایک ہی جھٹکے میں بے حال کر گیا تھا انکے لائے ہوئے پولیس

والے بھی کچھ نہیں کر پائے تھے جان سبکو پیاری تھی جیلانی

اوپر رقم دے کر ساتھ لے تو آیا تھا لیکن یہاں آتے سب کی ہوا نکل گئی

برلاس۔۔۔"وہ جیلانی کے سر پر کھڑا گرج دار آواز میں بولا

برلاس جھٹ سے آگے آیا

مہمانوں کو باہر کا راستہ دکھاؤ۔۔۔عزت سے۔۔۔"عزت لفظ پر زور

دیتے ایک کڑی نظر جیلانی پر ڈالی جو خوف زدہ سے ہوئے اسے

ہی دیکھ رہے تھے

یادرکھنا پاشا۔۔۔ان سبکا کا بدلہ تمہیں اپنے گھر سے دیناپڑے گا۔۔۔" وہ جاتے جاتے بھی کرخت لہجے میں بولتے دھمکی دے کر گئے تھے انکے لہجے میں ایسا کچھ تھا جس سے خوف کھایا جاسکتا تھا لیکن مقابل ڈھیٹ تھا خوف نامی چیز سے بے خبر لیکن کبھی کبھی خوف کھانا چاہئے آنے والے وقت سے۔ کسی سے دشمنی لو تو اس کی طرف سے پہنچنے والے نقصان کے لئے بھی تیار رہو لیکن کچھ نقصان کی تیاری نہیں ہوتی وہ ایک دم زندگی پر دھاوا بولتے ہیں

برلاس ان سب کو لے کر اپنے علاقے سے باہر تک چھوڑ کر آیا تھا اسی وقت یاقوت بھی ڈیرے پر پہنچا۔ پاشا گھر جانے ہی لگا تھا جب نظر یاقوت پر پڑی اور اسکی نظریں خود پر پڑتے یاقوت

کواپنادل ڈوبتاہوامحسوس ہواشادی کے بعداب اسکی ملاقات
ہورہی تھی یاقوت کادل چاہاوہ غائب ہوجائے کہیں جہاں
پاشااسکودیکھ نہ پائے
وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتایاقوت کے مقابل آکھڑاہواتب ہی
پیچھے سے پامیراور برلاس بھی آگئے
کیامیں یہ سمجھوں تم نے میرایقین توڑاہے۔۔۔؟اس کے جملے
پر یاقوت نے تڑپ کراسے دیکھااور سر بے ساختہ نفی میں
ہلنے لگاوہ اسی جملے سے تو ڈرتا تھااور آج پاشاوہی جملہ بول
رہاتھایاقوت کادل کیاوہی زمین میں گڑھ جائے دل جیسے
رک ساگیاتھا
مجھے اس چیز کی امید نہیں تھی تم سے۔۔۔"لہجہ کسی بھی
جذبے سے خالی تھاجو یاقوت کومزید نادم کرگیا

میرے خیال سے مجھ سے ہی غلطی ہو گئی تمہیں سمجھنے میں
تم ویسے ہو ہی نہیں جیسا میں نے تمہیں سمجھا تھا۔۔۔"آہ یہ
لفظ نہیں تیر تھے جو سیدھا یاقوت کے دل میں کھبنے لگے تھے
یاقوت سے اب سانس لے پانا بھی مشکل ہو رہا تھا وہ بے ساختہ
نفی میں سر ہلاتا سر جھکا گیا
خوش رہو۔۔۔۔"سنجیدگی سے بولتا
وہ یاقوت کا جھکا سر دیکھ وہاں سے جانے لگا جب
اس نے جھٹکے میں پاشا کا بازو تھاما اور بے اختیار اسکے گلے لگ گیا
گرفت اتنی مضبوط تھی کہ پاشا چاہ کر بھی نہیں چھڑا سکتا تھا
سوری۔۔۔ایم سو۔۔۔سوری پاشا۔۔۔میں۔۔میں نے یقین نہیں توڑا
بس۔۔ غلطی سے محبت کر بیٹھا۔۔۔ایم سو سوری۔۔۔"اسکے تڑپ
کر بولنے پر پامیر اور برلاس نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا

میں نے تب تک اسے بس امانت کے طور پر ہی رکھا تھا ایسا کچھ
نہیں کیا تھا کہ آپ کو شرمندگی ہو۔۔۔پلیز۔۔۔پاشا مم۔۔میرا
یقین کریں پلیز۔۔۔۔میں مر کر بھی آپ کی کوئی بات نہیں ٹال
سکتا۔۔۔۔"اس وقت

وہ چھبیس سالہ یاقوت مرزا نہیں تھا وہ ایک چھوٹا سا بچہ
تھا جو گڑگڑا کر تڑپ کر اپنے بے قصور ہونے کا یقین دلا رہا تھا
عنقریب تھا کہ وہ رو دیتا اس سے پہلے پاشا نے اسکے گرد اپنے
بازوؤں کا گھیرا تنگ کرتے اسے خود میں زور سے بھینچ لیا

جانتا ہوں۔۔۔بس تنگ کر رہا تھا۔۔۔"اپنے سپاٹ تاثر ڈھیلے چھوڑتے
دھیرے سے مسکرایا وہ دونوں جو یاقوت کو دیکھتے خود بھی رو دینے
کے قریب تھے حیرت سے منہ کھولے پاشا کو مسکراتے دیکھنے لگے
یاقوت نے جیسے اسکا جملہ سنا ہی نہیں تھا وہ اسی طرح پاشا

کے گلے لگا آنکھیں کئے رہا

یار۔۔۔تمہاری بیوی سوکن نہیں کر سکے گی برداشت۔۔۔"یاقوت کو

پیچھے نہ ہٹتے دیکھ شوخ انداز میں چھیڑنے لگا جب وہ دھیرے

سے الگ ہوتا بے یقینی سے پاشا کو مسکراتے دیکھنے لگا اسے

جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا

آ۔۔آپ نن۔۔ناراض نہیں ہیں۔۔۔؟بے یقینی سے پوچھا پاشا نے

بے

ساختہ سر نفی میں ہلایا اسکے لبوں پر دلکش مسکراہٹ دیکھ وہ

پھر سے پر جوش ہوتا اسکے گلے لگ گیا

آپ۔۔ہاں تو کریں۔۔۔اسے میں خود منالونگا۔۔۔"سوکن والی بات

کو سیریس لیتے الٹا پاشا کو چھیڑا اس نے جھٹ سے یاقوت کو

خود سے الگ کرتے اپنی شرٹ کا اوپر والا بٹن بند کیا اسکا

یہ عمل تینوں کا قہقہہ بلند کروا گیا

تھوڑی ہی دیر میں صدیس چاروں کے لئے گرم گرم چائ اور
سموسے لے آیا تھا موسم دوبارہ بگڑ رہا تھا لیکن اس بگڑتے
موسم کو چاروں کا ساتھ بے حد حسین بنا گیا تھا

ویسے پاشا۔۔۔آپ کو انکے افیئر کا کیسے پتہ چلا۔۔۔" برلاس کے افیئر
لفظ پر یاقوت کی چائ گلے کے بجائے اوپر ناک میں چڑھ گئ اسے جو
کھانسی اٹھی تھی پامیر کو باقائدہ اسکی کمر سہلانی پڑی تھی

جیسے تمہارا پتہ ہے اس سی پی آر والی کا۔۔۔"اب کھانسنے کی
باری برلاس کی تھی افففف اسے کھانستے دیکھ پامیر اور یاقوت
دونوں ہنس ہنس کر پاگل ہونے لگے تھے جب کہ برلاس منہ کھولے
ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا وہ انسان ہی تھا ناں۔۔۔ نہیں

برلاس کو اس پر شک ہوا

آ۔۔آپکو کیسے پتہ اسکا۔۔۔"حیرت سے استفسار یہ پوچھا

پامیر آنکھیں چراتا سموسے اٹھا کر ٹھونسنے لگا جب پاشا نے

منہ میں کھجور رکھتے

ایک ٹھنڈی نظر پامیر پر ڈالی اسکی نظروں کے تعاقب میں برلاس

اور یاقوت نے بھی اسے دیکھا جو سب کی نظریں خود پر پا کر

ہاتھ منہ کی طرح جاتا جاتا روک گیا

وو۔۔وہ آج۔۔۔غلطی سے نکل گیا منہ سے۔۔"دھیمی آواز میں بولتا

سر جھکا گیا آج جو برلاس یونی میں کر کر آیا تھا وہ پروفیسر

نے پاشا کو فون پر سارا بتادیا تھا اس وقت پامیر اسکے ساتھ

تھا لگے ہاتھوں اس نے سی پی آر والی بات بھی بتادی کہ اسی

کیلئے اس نے یونی میں جھگڑا کیا ہو گا

انکو چوہے مار دوا کھلاؤ وہی انکو مجبور کرتے ہیں باتیں اگلنے

پر۔۔۔۔" برلاس نے یاقوت کے کان پر جھکتے سرگوشی کی اسکا
بس نہیں چلا پامیر کا سر پھوڑ دے پاشانہ ہوتا تو پھوڑ بھی
دیتا لیکن انکی مستی صرف یاقوت کے آگے چلتی تھی پاشا کے
آگے انسان بن کر رہتے تھے
اور یاقوت بھائی والی بات کیسے پتہ چلی۔۔۔" وہ اب دوبارہ
اپنے اسی سوال پر اٹک گیا دراصل اسکے پیٹ میں یہ بات جاننے
کیلئے مروڑ اٹھ رہے تھے کہ کہیں وہ مجرے والی بات تو نہیں
جانتا اگر یہ ایلین وہ بات بھی جانتا ہے تو پکا یہ دونوں گئے کام
سے۔۔۔ برلاس دل ہی دل میں سوچتا جھرجھری سے لے گیا
شادی شدہ ہوں جانتا ہوں۔۔۔ ہونٹوں پر ملنے والے زخموں کی
وجہ ہر بار موسم نہیں ہوتا۔۔۔۔" بولتے ہوئے نظریں یاقوت پر جمی
وہ فوراً سے اپنا ہاتھ تڑپ کر منہ پر رکھ گیا پامیر اور برلاس

نے بیک وقت اسکے ہونٹوں کو دیکھا پامیر تو جانتا تھا کیونکہ
وہ کومل سے ایسی گہری سوغاتیں لیتا اور دیتا رہتا تھا لیکن
اشد سنگل برلاس کو بے چینی سی ہوا ٹھی تھی وہ زخم دیکھنے کی
بھائی دکھادیں۔۔۔" یاقوت کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کرتے برلاس نے
زور زبردستی وہ زخم دیکھنا چاہا لیکن یاقوت کی گھوری پاکر
ایک دم دبک کر بیٹھ گیا
تو آپ نے انکو جانے کیوں دیا تھا تب وہ بھی طلاق دلوا کر۔۔۔؟ اب کی
بار سوال پامیر نے کیا تھا اسکے سوال پر یاقوت نے ایک نظر پامیر کو
اور پھر پاشا کو دیکھا
ٹیسٹ کر رہا تھا اسے۔۔۔ کہ محبت کر کر کتنا ثابت قدم رہ سکتا
ہے دنیا کے ڈر سے چھوڑ تو نہیں دے گا۔۔۔" آہ اسکے یہ امتحان
یاقوت نے مسکراتی نگاہوں سے پاشا کو دیکھا یہ تو وہ دونوں

بھی جانتے تھے اگر طلاق ہوئی ہوتی تو وہ اس رات مشی سے
ملنے نہ جاتا اور اسکے بعد تو وہ پاشا کے ساتھ ہی تھے جس
صبح یاقوت مشی کو لینے کیلئے نکلا تھا تب برلاس سویا نہیں
تھا اس نے پاشا کو بتادیا تھا تب انہوں نے اسکی بارات کی
پلاننگ کی اور ان سب میں پاشا نے زمل کو بھی شامل کرلیا تھا
جو یاقوت کی بیوی کیلئے اتنی ایکسائٹڈ تھی کہ ضد کر کر
اسکا پورا گھر بھی سجوایا ورنہ پاشا کا ارادہ وہاں جا کر یاقوت
اور اسکی بیوی کو لانے کا تھا لیکن ایسے کیسے ممکن تھا جان
زیحال کچھ کہے اور وہ اس حکم کو بجا نہ لائے پیچھے سے
اپنے بندوں کو کہہ کر یاقوت کا پورا گھر دلہن کی طرح سجوایا
اور وہاں سے نکلتے ہوئے میر بخش کو میسج کر دیا تھا کہ زمل
یاقوت کے گھر چلی جائے کیونکہ اسے اچھے سے یاقوت کی بیوی

کو ویلکم کرنا تھا

بس پاشا۔۔۔یہی پتہ تھاناں۔۔۔؟ برلاس نے جیسے اب بھی تائید چاہی

کیوں تمہیں ڈر ہے کہیں مجھے تمہارے مجرے والی بات پتہ نہ

چل جائے۔۔۔" وہ یہ بات بے حد نرمی سے بولتا تینوں کی ہوائیاں

اڑ وا گیا تینوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا

" پکڑیں ان دونوں کو۔۔۔یہی مجھ معصوم کو لے کر گئے تھے۔۔

وہ فورا سے پارٹی بدلتا پاشا کی جانب کھسک گیا جب کہ وہ

دونوں اسکے گرگٹ سے بھی زیادہ فاسٹ رنگ بدلنے پر حیرت

زدہ سے اسے گھورنے لگے

لیکن مجھے تمہارے ڈھمکے دیکھنے ہیں۔۔۔صدیس۔۔۔" آخر میں

صدیس کو آواز لگائی وہ جھٹ سے کچن سے نکلتا باہر آیا

برلاس کے چہرے کا رنگ ہی اڑ گیا تھا جب کہ وہ دونوں لڑکیوں

کی طرح پھنس پھنس کر ہنس رہے تھے

صدیس نے سپیکرز میں وہی گانا چلایا پورے ڈیرے پر اس گانے کی آواز گونج اٹھی تھی لیکن وہ تینوں حیران تھے کہ یہ مجرے والی بات اسے کیسے پتہ چلی پتہ اسے اسی رات چل گئی تھی لیکن صبح زمل نہ آتی تو وہ اسی وقت ان سے وہ مجرا کرواتا ہو جاؤ شروع اس سے پہلے میں تم تینوں کی ہڈیاں توڑنی شروع کروں۔۔۔" وہ صوفے پر آگے کو کھسکتا اپنا بیلٹ نکالتے دھمکی آمیز لہجے میں بولا اسے غصّہ صرف اس بات پر تھا کہ رات کو سیکیورٹی کے بغیر تینوں نے جانے کی غلطی کیسے کی اب اسکی سزا بھی تو بنتی تھی گانے کے الفاظ گونجنے لگے تھے جسے سنتے برلاس نے فورا اپنی کمر پکڑی اس رات کا درد جیسے جھٹ سے جاگ اٹھا تھا

"ہے۔۔۔۔بے ایمان۔۔۔۔

"دل بڑا بے ایمان۔۔۔۔۔

"ہوتا نہیں آسان۔۔۔۔

"اسے ہے سمجھانا۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے بے بس سے ہوتے چائ کے کپ رکھتے اٹھ کھڑے ہوئے یاقوت بیٹھا دیکھ رہا تھا اس نے تھوڑی کیا تھا اس دن ڈانس اس نے تو صرف کروایا تھا لیکن پاشا کی گھوری خود پر جمی دیکھ اپنی جگہ اچھلا اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے وہ جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا

"ہے۔۔۔۔بے ایمان۔۔۔۔

"دل بڑا بے ایمان۔۔۔۔۔

"تیرے لئے شیطان۔۔۔۔

"میری نہ اک مانا۔۔۔۔

وہ صوفے پر اوپر ایک بازو ٹکائے دوسرے میں بیلٹ پکڑے دونوں
کے شیلا کی طرح لگتے ڈھمکے دیکھتا اندر ہی اندر لطف اندوز
ہو رہا تھا پہلے پہل یہ سزا لگی تھی لیکن گانے کی دھمک پر
سزا میں بھی دونوں ڈھیٹوں نے مزہ ڈھونڈ لیا اور ہو گئے شروع
وہ دونوں تو تھے ہی مسٹنڈے اصل جان تو یاقوت کی
نکلی تھی جس نے کبھی ایسی حرکتیں نہیں کی اور اب پاشا
کے قہر سے بچنے کیلئے اسے بھی ان دونوں کے ساتھ لگنا پڑ رہا تھا

"دل۔۔۔جیتے۔۔یا میں۔۔۔جیتو۔۔۔

"دیکھوں گی۔۔دیکھے گا۔۔۔تو۔۔۔

"لو دل سے شرط لگ گئی۔۔۔۔۔۔

"مجھے تو تیری لت لگ گئی۔۔۔لگ گئی۔۔

"زمانہ کہے۔۔۔۔لت یہ غلط لگ گئی۔۔۔۔

"مجھے تو تیری لت لگ گئی۔۔۔لگ گئی۔۔

"زمانہ کہے۔۔۔۔لت یہ غلط لگ گئی۔۔۔۔

پامیر نے یاقوت کے دونوں ہاتھ اپنے کندھے پر رکھے اور اپنے
دونوں ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے اسے اپنے جانب کھینچا یاقوت اسکی حرکت پر
سٹپٹا کر پیچھے ہٹا پاشا یہ دیکھ اپنی ہنسی
کنڑول کرنے لگا وہ جانتا تھا اسکے بس کی بات نہیں ہے
برلاس تو دونوں کے گرد گھومتا اسی طرح ڈانس کرنے لگا تھا
جیسے اس رات کیا تھا اسکا نہیں ہو سکتا تھا کچھ یاقوت
نے ایک نظر اسکو بھی گھورا جو بتیسی نکالتا ساتھ ساتھ آئی
برو بھی مٹکانے لگا اس دن انکو نچوایا تھا ناں آج خود بھی ناچے
مجھے تو تیری۔۔آ۔۔آ۔۔آیہ آ۔۔آ۔آ۔۔یہ لت لگ گئی

مجھے تو تیری۔۔آ۔۔آ۔۔آیہ آ۔۔آ۔آ۔۔یہ لت لگ گئی

مجھے تو تیری۔۔آ۔۔آ۔۔آیہ آ۔۔آ۔آ۔۔یہ لت لگ گئی

گانے کی دھمک اتنی تیز تھی کہ جسے سنتے جسم خود تھرتھرانے

پر مجبور ہو جائے وہ دونوں یاقوت کو پکڑے کبھی ایک جانب

کھینچتے کبھی دوسری جانب اسکا حال تو رضیہ غنڈوں میں

پھنس گئی والا ہو گیا تھا وہ پریشان سا دونوں کو کبھی گھورتا

کبھی خود سے ہاتھ اٹھاتا لیکن وہ دونوں اسے انجوائمنٹ سمجھتے

پھر سے ٹن ہو چکے تھے ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے بے

خبر

"روکوں جتنا۔۔۔اتنی بغاوت۔۔۔۔ہو۔۔۔

"لگتا ہے ایسا۔۔۔حال۔۔۔۔دل کی۔۔تم ضرورت ہو۔۔۔

"روکوں جتنا۔۔۔اتنی بغاوت۔۔۔۔ہو۔۔۔

"لگتا ہے ایسا۔۔۔حال۔۔۔۔دل کی۔۔تم ضرورت ہو۔۔۔

ان دونوں کی حرکتوں پر پاشا کو وہاں بیٹھنا اب محال لگ رہا

تھا عنقریب اسکے منہ سے ایک ہنسی کا پھنوارہ پھوٹنے والا

تھا وہاں کھڑے صدیس اور میر بخش کا تو ہنس ہنس کر برا

حال ہونے لگا تھا لیکن وہ ڈھیٹ خود پر کمال ضبط رکھتا تھا

اگر انکے سامنے ہنستا تو وہ سزا کو مزہ سمجھتے جو

کہ وہ پہلے سے سمجھ کر اچھل رہے تھے

کچھ دیر وہ بیٹھا ان دونوں نمونوں کو دیکھتا رہا جب نظر

ساکت پریشان حال کھڑے یاقوت پر گئی اسے دیکھتے وہ بیلٹ

اپنے ہاتھ پر لپیٹتا اٹھ کھڑا ہوا اور یاقوت کا ہاتھ پکڑے گول گول

گھمانے لگا ان دونوں کے قدموں کو تو جیسے بریک لگی تھی

وہی یاقوت کی آنکھیں پھٹی پھٹی سی باہر آنے کو تھی

وہ اسی طرح گول گول گھماتے اسے پامیر اور برلاس کے حوالے کیا

"اب یہ قدم رکے تو انہی میں گھونگرو پہنا کر مجرا کرواؤنگا۔۔

یاقوت اب تک چھٹی نگاہوں سے پاشا کو دیکھ رہا تھا آہ یہ نظریں

وہ کیوں اوپوزٹ جینڈر ہوئے۔۔۔دونوں بلا کے حسین بہادر

وفادار اور ایک ہی کیٹگری دہشت گرد۔۔۔۔آفت مچادیتا دونوں کا

کپل

یاقوت اب انہی کے ساتھ لگے انکی طرح ڈانس کرنے لگا تھا ان

جتنا اچھا تو نہیں لیکن اب پہلے سے زیادہ اچھا کرنے لگا تھا شکر

ہے مشی نہیں تھی ورنہ یاقوت کا یہ روپ دیکھ سیدھا دنیا سے

کوچ کر جاتی

کتنی ہی دیر وہ تینوں اسی طرح مست رہے اب تو کمر کے ساتھ

ساتھ ٹانگیں بھی جواب دینے لگی تھیں لیکن گبر سنگھ۔۔۔ہاتھ

میں بیلٹ پکڑے انکے سر پر کھڑا تھا برلاس اب رو دینے والا تھا
تب ہی اسکے دماغ میں آئیڈیا آیا
زمل بھابھی۔۔۔"اس نے رکتے خاصی تیز آواز میں پکارا پاشا
نے کرنٹ کھا کر پیچھے مڑتے دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا برلاس کے
ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی ہنسنے لگے جب اس نے تینوں کو گھورا
اب کل تک ایسے ہی مجرا کرتے رہو گے۔۔۔"آہ وہ تینوں کا حیرت
اور دکھ سے منہ کھلا چھوڑتے ڈیرے سے نیچے اتر گیا اب تو
برلاس کے ساتھ یاقوت اور پامیر بھی رو دینے والے تھے لیکن
گھونگرو سے اچھا تھا ایسے ہی سزا کاٹ لیتے

NOVELS BY AQSAM

زمل مرر کے سامنے کھڑی اپنی شرٹ کو جسم سے چپکائے اپنے
پیٹ کو دیکھتی اپنے میں ہی مسکراتی جا رہی تھی جب پیچھے سے
زیحال کے ہاتھ وہاں محسوس کیے اس نے تڑپ کر اسکے ہاتھ پکڑے

کیا دیکھ رہا ہے میرا ہے بے بی۔۔۔"اسکی کمر اپنے سینے سے مس
کرتے محبت سے چور لہجے میں پوچھا
میں ہمارے بے بی کو دیکھ رہی تھی ہبی یہ کب دکھے گا۔۔۔"چہک
کر بتاتی بیچ میں منہ بسورنے لگی جیسے قصور اس معصوم
بچے کا تھا جو اب تک دکھنا بھی شروع نہیں ہوا تھا
ابھی تو وقت ہے جب دکھنے لگے گا تو کہو گی ہبی یہ باہر کب
آئے گا۔۔۔"زیحال کی بات پر اس نے مر رکے اندر سے ہی اسکو
گھورا جواب اسی کی گردن میں منہ گھساتے دھیرے دھیرے
دونوں بے بیز کو محسوس کر رہا تھا
دادو یہ بے بی کیسے آتا ہے۔۔۔؟وہ مزید آگے کھسکتی ٹھوڑی کے نیچے "
ہاتھ ٹکائے سوال کرنے لگی
پہلے تو اور طریقہ تھا اب تو ڈاکٹر سیدھا پیٹ ہی کاٹ

دیتے ہیں۔۔۔"آہ انکی بات یاد آتے اس نے جھٹ سے پیٹ پر ہاتھ
رکھا اسکی گھبراہٹ کو زیحال نوٹ کر گیا تھا تب ہی سوالیہ
نظروں سے اسے دیکھنے لگا
کیا ہوا۔۔۔"مر رمیں اسکا چہرہ دیکھتے سوالیہ پوچھا
ہ۔۔۔ہبی۔۔۔کک۔۔۔کیا آپ مم۔۔میری۔۔۔بیلی کک۔۔کٹوا
"دیں گے۔۔

اسکے بے وقوفوں والے سوال پر زیحال بری طرح سے چونکا
کیوں۔۔۔۔میں کیوں کرونگا یہ۔۔۔"الٹا سوال داغہ وہ جھٹ سے
اسکی جانب مڑی چہرے کی ہوائیاں جیسے اڑ چکی تھیں
وہ۔۔۔وہ دادو نے ک۔۔کہا تھا۔۔کہ۔۔۔" بات پوری کئے بغیر اسکی
آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے ڈرپوک تو ویسے ہی تھی
"گلالے۔۔۔۔کیا ہوا۔۔۔تم۔۔ایک دم اتنی پریشان کیوں ہو گئی۔۔۔

اسکی چہرے کی رنگت اڑتی دیکھ اسکے رخصار پر ہاتھ رکھتے

فکر مندی سے پوچھا

ان۔۔۔انہوں۔۔نے ک۔۔۔کہا تھا کہ۔۔۔کہ ڈڈ۔۔ڈاکٹرز۔۔۔بے بی

کو۔۔

جملہ پورے کئے بغیر وہی "

آنسوں آنکھوں کی باڑ توڑتے رخصار پر بہہ گئے زیحال اس کے

ادھورے جملے سے بھی سمجھ گیا تھا کہ وہ کہنا کیا چاہتی ہے

آہ اسکا دل کیا اپنا سر پیٹ لے

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا لڑکی۔۔۔۔چلو فروٹس کھانے کا ٹائم

ہے۔۔۔"اسے ڈپٹتے وہ باہر جانے لگا جب وہ پیچھے سے بول پڑی

نہیں۔۔۔میں نہیں کھاؤنگی۔۔۔"اسکے انکار پر زیحال نے سخت

نظروں سے اسے گھورا

نہیں کھاؤ گی تو سچ میں کٹوا دونگا نہیں بلکہ خود یہ کام
سرانجام دونگا۔۔۔"تڑخ کر بولتے وہ روم سے باہر نکل گیا زمل
وہی کھڑی کچھ دیر اس پل کو تصور کرتی رہی آہ آخر میں
جھرجھری سی بھرتی بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتی
اسکے پیچھے پیچھے روم سے باہر نکل آئی میڈ بھی کچن میں
کھڑی لنچ کی تیاری کر رہی تھی زمل صوفے پر بیٹھی اسے
دیکھنے لگی وہ مکمل طور پر میڈ کو اگنور کئے زمل کے لئے
فروٹس نکال رہا تھا لیکن اسے یہ بھی برداشت نہیں تھا کہ جہاں
وہ ہو وہاں اسکے علاوہ کوئی دوسری عورت ہو
آپ پلیز اس روم کی ڈسٹنگ کر دیں بہت دن ہو گئے۔۔۔"میڈ
کو مخاطب کرتی کمرے کی جانب اشارہ کرنے لگی
لیکن بی بی سائیں پرسوں ہی تو کی تھی۔۔۔"اس نے جیسے یاد

دہانی کروائی

تو آج کرنے میں کیا ہے آپ پلیز ابھی کر دیں۔۔۔"لہجہ پہلے سے سخت ہوا تھا جو زیحال نے بھی نوٹ کیا وجہ وہ جانتا تھا

وہ میڈ پچیس چھبیس سال کے لگ بھگ تھی دکھنے میں کیسی تھی یہ کبھی اس نے غور ہی نہیں کیا البتہ صرف عورت تھی اور یہی بات زمل کو کھٹکتی تھی اسی لئے وہ زیحال کے گھر سے جاتے اس سے سارا کام کروا کر چھٹی دے دیتی تھی

فروٹس پلیٹ میں کاٹتے ایک ایک ٹکڑا اپنے ہاتھ سے اسکے منہ میں ڈالنے لگا جو وہ منہ بسورتی چبا کر نگلنے لگی اسکی صحت

پہلے سے ٹھیک ہو رہی تھی غلابی غلابی گالوں کی رنگت مزید
نکھر گئی تھی اور یہ سارا کمال تھا زیحال خان آفندی کا جسے
ڈاکٹر نے ایک بار کہا تھا کہ ماں کو پہلے تین مہینے کا کھانا لگتا
ہے اسکے بعد بے بی کو اور ایسے کیسے ممکن تھا زیحال اپنے نیو
بے بی سے پہلے اس بے بی کی صحت کا خیال نہ کرے
اسی وقت اسکا فون بج پڑا جسے دیکھتے زمل اٹھ کر بچتے
بھاگنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اسکی یہ کوشش وہ ناکام
بناتے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھا چکا تھا ساتھ ایک گھوری بھی
دی وہ منہ ٹیڑھے میڑھے بناتی اسکو دیکھتی اپنے دوپٹے کو
انگلی میں گول گول لپیٹنے لگی
ٹھیک ہے کل آجائیں آپ ڈیرے پر۔۔۔" مقابل کی بات سنتے وہ
یکدم سنجیدہ ہوا تھا نجانے اس نے کیا کہا تھا

زمل کے سامنے اس نے زیادہ دیر بات نہیں کی بس ھمم ہاں میں
جواب دیتے کال بند کی
کہاں بھاگ رہی تھی تم۔۔۔؟موبائل سامنے ٹیبل پر رکھتے اسے
آڑے ہاتھوں لیا
ک۔۔۔ کہیں بھی نہیں۔۔۔۔"اسکا سارا دھیان خود پر محسوس کرتے
وہ اسی کی گود میں سمٹ سی گئی اور اسکی اس معصومیت
پر تو زیحال قربان تھا
فنش کرو یہ پورا مجھے اپنا بچہ تمہارے جیسا چاہئے گولو مولو
سا۔۔۔"کہتے ایک اور ٹکڑا اسکے منہ میں دیا لیکن وہ آنکھیں
چھوٹی کئے اسے گھورنے لگی
کیا۔۔۔؟اسے ایسی غصّیلی نظروں سے دیکھتے سوالیہ پوچھا
آپ کا مطلب ہے میں موٹی ہوں۔۔۔؟گود سے اٹھتے اسکے سامنے

کھڑی ہوتی دونوں کلہوں پر ہاتھ رکھتی لڑاکا عورتوں کی طرح
بولی افف یہ عورتوں والے جراثیم موٹے ہونے کو تو گناہ سمجھتی ہیں
اسے اپنے سامنے اس انداز میں کھڑے دیکھ زیحال کی آنکھوں
میں خمار اترنے لگا تھا دوپٹہ سینے سے ہٹتا کندھے پر تھا بالوں
کو دونوں اطراف سے پکڑ کر پیچھے کیچر میں مقید کر رکھا تھا
اس نے کلائ پکڑتے اسے واپس سے کھینچ کر اپنی تھائیز پر بیٹھایا
تم موٹی ہو کر اور بھی کیوٹ لگ رہی ہو تو کیا حرج ہے تھوڑا
"سا موٹا ہونے میں اگر اس سے میری جنونیت بڑھ رہی ہے تو۔۔
اپنی شہادت کی انگلی سے اسکی گردن سے بال پیچھے کرتے
اپنی انگلیوں کی پشت مس کرتے محبت سے چور لہجے میں بولتا
زمل کی دھڑکنوں کو بری طرح سے منتشر کر گیا وہ جز بز سی
ہوتی مزید اس میں سمٹنے لگی اسی پل میڈ ہاتھ میں بالٹی لئے

روم سے باہر نکلی اسکی ٹھک کی آواز پر زمل اچھل کر زیحال
کی گود سے اٹھی تھی اور اسکے اچھلنے پر زیحال نے اسے گھورا
اتنا عرصہ اکیلے رہتے دونوں کو ہی عادت ہو چکی تھی گھر میں
ہر جگہ اپنے مومنٹ اسپیشل بنانے کی
میڈ خاموشی سے کچن میں چلی گئی یقیناً وہ دیکھ چکی تھی
تب ہی دبی دبی ہنسی ہنستی ٹیبل پر کھانا لگانے لگی زمل کی
نظریں اسی پر مرکوز تھیں
آپ کھانا لگا کر چلی جائیں کوئی کام ہوا تو بلا لونگی۔۔۔"حکمیہ
انداز میں بولتی ٹیبل کی جانب آئی وہ آگے سے سر خم کرتی
سارا کھانا ٹیبل پر لگاتے نکل گئی تب تک زیحال وہی بیٹھا اپنے
موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا اسکا نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھنا
اس لڑکی کو اپنی جانب کھینچ گیا تھا

وہ دونوں ایک دوسرے پر بے سدھ پڑے درد سے باقائدہ آہیں
بھر رہے تھے دونوں کی کمر کے ساتھ ساتھ ٹانگیں بھی جواب
دے گئی تھیں البتہ یاقوت بنا کوئی آواز کئے صوفے کی پشت سے
ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا جب سامنے مشی کا رویا رویا سا
چہرہ نظر آیا وہ جھٹ سے آنکھیں کھولتا سیدھا ہو بیٹھا صبح
سے مغرب کا وقت ہو گیا تھا اور اس نے دوبارہ اسے دیکھا بھی
نہیں۔۔۔شٹ۔۔۔ماتھے پر ہاتھ مارتے جلدی سے اٹھ کر جوتے
پہننے لگا وہ دونوں ٹکٹکی باندھے اسکی پھرتی دیکھ رہے تھے
بوس سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ برلاس نے سیدھا ہوتے سوالیہ پوچھا
ہاں۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"سرسری سا جواب دیتے اٹھ کھڑا ہوا
چل تو میری کمر دبا میں تیری۔۔۔"پامیر برلاس کی جانب مڑتے
اوندھے منہ لیٹ گیا برلاس کی گھوری بھی نہیں دیکھی

میں۔۔۔تو ٹھہرا اشد کنوارہ۔۔۔آپ کس خوشی میں اپنی دوشیزہ
کو چھوڑے یہاں پڑے ہیں۔۔۔"اسکی کمر پر دھپ رسید کرتے
تڑخ کر بولا جب پامیر کے ذہن میں صبح پھر سے گھوم گئی
اسکا دل ہی نہیں کیا گھر جانے کا مرد گھر جائے تو سامنے بیوی
کا کھلکھلاتا چہرہ دیکھنا چاہتا ہے تاکہ سارے دن کی تھکاوٹ اتر سکے
پامیر کی قسمت میں شاید وہ کھلکھلاتا چہرہ نہیں لکھا گیا تھا
تجھے دبانی ہے دبا ورنہ لیکچر نہ دے۔۔۔"نہ چاہتے ہوئے بھی وہ
سخت لہجے میں بول گیا برلاس کے ساتھ ساتھ یاقوت نے بھی
نہ سمجھی سے اسے دیکھا
"اچھا ناں دبا رہا ہوں۔۔۔چھوٹا ہوں تو سب ڈانٹنے لگ جاتے ہیں۔۔
برلاس منہ بسور کر بولتا اسکی کمر پر مٹھیاں سی بھرنے لگا
جان بھی تو ہے ہماری۔۔۔"اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پیار

سے بولا یاقوت کے جملے پر برلاس بلش کرنے لگا تھا

یاقوت دونوں کو چھوڑے اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتا ڈیرے سے

نیچے اتر آیا اسکا رخ مارکیٹ کی جانب تھا

وہاں ایک سے بڑھ کر ایک ڈریس کلیکشن تھی لیکن یاقوت کی

پسند کا ایک بھی نظر نہیں آیا تھا تب ہی اسکی نظر ایک سٹینڈ

پر گئی جہاں پیروں تک آتے فراک ہینگ کئے رکھے تھے سب کے

رنگ کھلے کھلے بہت خوبصورت تھے شادی کے بعد وہ مشی کو

ان رنگوں میں دیکھنا چاہتا تھا اپنی سمجھ کے مطابق اس نے

کافی سارے ڈریس نکالے اور میک اپ وہ تو اسے کچھ پتہ ہی

نہیں تھا تب ہی ایک لڑکی وہاں آئی جو وہاں موجود لڑکی سے

الگ الگ میک اپ کی چیزیں لینے لگی اسکو دیکھا دیکھی یاقوت

نے بھی وہی سب نکلوالیا اب وہ کیا تھا یہ تو مشی ہی بتاتی

آپ کے پاس عورتوں کے یوز کی جو بھی چیزیں ہیں پیک کر
دیں۔۔۔" یاقوت کی بات پر لڑکی نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن
وہ اسے دیکھے بنا وہاں چیزوں کو دیکھ رہا تھا
اس نے ضرورت کا سارا سامان کاؤنٹر پر رکھ دیا تب تک وہ
دوسری سائیڈ آگیا اب سر کھجاتے وہ مزید کچھ لینے کا سوچ
رہا تھا لیکن کیا سمجھ نہیں آئی تب ہی پامیر ذہن میں آیا جھٹ
سے موبائل نکالتے اسکا نمبر ڈائل کیا جسے پہلی رنگ پر ہی اس
نے اٹھالیا
یس بوس۔۔ حکم کریں۔۔۔" سامنے سے اسکی چہکتی آواز سنتے
یاقوت کے لبوں پر مسکراہٹ آئی پکا برلاس نے اسکی کمر کا
درد اچھے سے نکال دیا تھا
تم نے کبھی کومل کے لئے شاپنگ کی ہے۔۔۔؟ اسکے سوال پر

پامیر ایک پل خاموش رہا

نہیں میں۔۔نے تو نہیں کی وہ خود کافی ہے۔۔"سرسری سے

انداز میں جواب دیا

اچھا شادی کے بعد بیوی کو کیسے منا سکتے ہیں اگر وہ ناراض

ہو تو۔۔۔؟اسکی بات پر پامیر کا زوردار قہقہہ گونجا یاقوت نے

فون کان سے ہٹاتے اسے ایسے گھورا گویا کہ وہ سامنے ہے

بنا دانتوں کے تم ذرا بھی اچھے نہیں لگو گے۔۔۔"تڑخ کر بولتے

جھٹ سے اسکی بتیسی اندر کروائی

" سوری۔۔۔سوری۔۔آپ نے ابھی ناراض بھی کرنا شروع کر دیا انکو

اسکی بات پر یاقوت نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا واقعی ناراض

وہ بھی شادی کے فورا بعد کرنا۔۔وہ تو اب پاس بھی نہیں آنے دے گی

"تمہیں بتانا ہے یا ایسے ہی بکواس جاری رکھنی ہے۔۔۔

اچھا بتاتا ہوں۔۔بس پانچ منٹ۔۔" کہتے وہ فون پیچھے کرتا برلاس کے فون میں انٹرنیٹ پر سرچ کرنے لگا ناراض بیوی کو کیسے منایا جاتا ہے وہاں جو طریقے آئے سب میں ایک بار یاقوت کو ضرور فٹ کر کے دیکھتا اس جیسا ٹھنڈا بندہ کیا کیا کر سکتا تھا یہ کتنا ٹھنڈا تھا یہ کوئی جا کر مشی سے پوچھتا آخر میں ایک طریقہ اسے پسند آیا وہ جو جو بتاتا گیا یاقوت وہی سب نکلواتا گیا اتنی ساری شاپنگ اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں کی تھی لیکن معاملہ ناراض بیوی کا تھا وہ بھی کرنا پڑ رہا تھا جو کبھی کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا

NOVELS BY AQSAM

گھر آتے آتے اسے رات کے گیارا بج چکے تھے۔اسے دیکھتے تینوں بچے بھاگتے ہوئے اسکے پیروں سے لپٹ گئے جن کو سامان رکھتے باری باری اٹھا کر پیار کیا وہ اپنی چھوٹی چھوٹی دم ہلاتے اپنی

بھوک کی بے چینی بتا رہے تھے۔ یاقوت نے تینوں کے باؤل میں
انکا کھانا ڈالا تینوں وہی بیٹھتے اپنی دم ہلا کر کھانے لگے اب
اسکا رخ کمرے کی جانب تھا جس کا دووازہ اب تک بند تھا
وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا کمرے تک آیا
اور دھیرے سے دروازہ ناک کیا لیکن کوئی جواب نہ آیا کتنی ہی
دیر وہ دروازہ کھٹکھٹاتا رہا آخر میں ڈپلیکیٹ چابی سے کھول
کر اندر جھانکا وہ سامنے کمفرٹر میں دبکے سو رہی تھی
وہ دبے دبے پیر زمین پر رکھتا اسکے قریب آیا اور کمفرٹر پیچھے
کرتا اپنا ایک ہاتھ اسکے اوپر سے گزارتے قریب ہو کر بیٹھا
اسکے چہرے پر پڑے بالوں کو شہادت کی انگلی سے پیچھے کرتے
شریر نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا جب اسکے لمس پر وہ ہلکی
سی کسمسائی لیکن آنکھیں نہیں کھولی

مشی۔۔۔"عین کان پر جھکتے دھیمی سی آواز میں پکارا جس پر
وہ نیند بھری مخمور آنکھیں کھولتی اسے خود پر جھکے دیکھنے
لگی صبح والی بات یاد آتے وہ جھٹ سے اسے پیچھے کرتی
سیدھی ہو بیٹھی اسکی روئی روئی سی سوجھی آنکھیں دیکھ
یاقوت کا دل کٹ کر رہ گیا اسکی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ
اب بھی روتے روتے ہی سوئی تھی

آ۔۔گئے۔۔ مم۔۔میں۔۔ کھانا لگا دیتی ہوں۔۔۔"اپنے بالوں کو سمیٹتی
وہ بیڈ کے دوسری جانب سے اترنے ہی لگی تھی کہ یاقوت نے
اسکی کلائی پکڑی

ناراض ہو۔۔۔؟ دھیمی مگر بھاری آواز میں استفسار کیا تب ہی
ایک ابلتا ہوا آنسوں مشی کی آنکھوں سے نکلتا رخسار پر بہہ گیا
وہ سر نفی میں ہلاتی بنا مڑے اپنی کلائی چھڑوانے لگی

میری طرف دیکھو۔۔۔"اسکی اس بات پر بھی وہ سر نفی میں
ہلا گئی جب یاقوت خود سے اٹھ کر بیڈ کی دوسری جانب آتا
اسکے قریب بیٹھا اسے روتے دیکھ وہ بری طرح سے چونکا
مشی۔۔۔۔تم اب تک رو رہی ہو۔۔۔"بولتے ہوئے اسکے رخصار پر
بہنے والے آنسوں صاف کئے
وہ سر جھکائے آنسوں صاف کرتی پھر سے رونے لگی یاقوت یہ
دیکھ اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا گیا وہ پہلے سے زیادہ
مزید شدّت سے رونے لگی
میری جان۔۔۔۔ایم سوری۔۔۔مجھے نہیں ڈانٹنا چاہئے تھا میری
غلطی ہے۔۔۔پلیز معافی دے دو۔۔۔"ایک ہاتھ اسکی کمر پر پھیرتے
دوسرا اسکے رخصار پر رکھے پیار سے گویا ہوا لیکن وہ روتی رہی
دکھ اسکی ڈانٹ کا نہیں تھا غلطی تھی وہ مانتی تھی لیکن

جس کے لئے خود کو اتنا بدلا وہی کہہ دے کہ وہ عورت ہی نہیں
جیسی اس نے چاہی تھی وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی
یار۔۔۔۔ کیوں تکلیف دے رہی ہو۔۔ پلیز۔۔۔ نہیں دیکھ سکتا
تمہیں
روتے ہوئے۔۔ "وہ عاجز آنے لگا تھا جب وہ پیچھے ہٹتی آنسوں
صاف کرنے لگی ناک بھی پوری سرخ ہو چکی تھی
کیا میری ڈانٹ اتنی بری لگی۔۔۔؟ لاڈ سے پوچھا وہ سر دھیرے
سے نفی میں ہلا گئی
تو پھر۔۔۔۔؟
میں۔۔۔ وو۔۔ وہ عورت۔۔۔ نہیں۔۔ بب۔۔ بن سکتی جو تمہیں۔۔"
بات
پوری کرنے سے پہلے وہ پھر رو دی یہ بات اسے اندر تک توڑ گئی

تھی یاقوت حیرت سے اسے دیکھنے لگا اسے تو یاد بھی نہیں
تھا وہ غصّے میں کیا کہہ گیا ہے اور وہ تھی کہ خود کو اتنا
ہلکان کر گئی تھی رو رو کر
یاقوت نے اسے کھینچ کر پھر سے خود سے لگایا اس وقت وہ
بولڈ ہائی کلاس مشی نہیں تھی وہ معصوم سی پیاری سی
یاقوت کی مشی تھی جسے وہ خود میں چھپا گیا تھا
میرا بچہ۔۔۔۔ غلطی ہو گئی۔۔۔ جو سزا دینی ہے دے دو لیکن اس
طرح رو کر تکلیف نہ دو اور تم وہی عورت ہو جو میں نے اللہّ
پاک سے مانگی تھی اور اس نے مجھے عطاء بھی کی۔۔۔" اسکے بال
سہلاتے پیار سے بولتا کمر پر زور دیتے مزید خود میں بھینچ گیا
اس رونے میں اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ یاقوت کے کتنا قریب
تھی کہ درمیان سے ہوا بھی نہ گزر سکے

وہ جھٹ سے اسکے حصار سے نکلتی تھوڑی دور ہوئی

"تت۔۔ تمہاری سزا یہ کہ۔۔ تم۔ مم میرے قریب نہیں آؤ گے۔۔۔ کیا۔۔۔" وہ تقریباً چیخ پڑا تھا مشی حیرت سے اسے دیکھنے لگی

یہ۔۔ یہ سزا میں نہیں کر سکتا افورڈ۔۔۔" مشی کی نظریں اگنور کرتا تڑخ کر بولا مشی نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ بھی کبھی مشی کی قربتوں کے لئے اتنا پاگل ہو سکتا ہے

میں کھانا لگا دوں۔۔۔" اسکی بات پر جز بز سی ہوتی جلدی سے اٹھ کر باہر نکل آئی جب نظر سامنے اتنے سارے شاپنگ بیگز پر گئی اصل

حیرت تو اسے اب ہوئی تھی پیچھے پیچھے یاقوت بھی باہر آ گیا

منہ بند کرو تمہارے لئے ہے۔۔۔" اپنی انگلی اسکی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے حیرت سے کھلا منہ بند کیا مشی تھوڑی سٹپٹا سی گئی

لیکن وہ لڑکی تھی۔۔۔شاپنگس کی دیوانی اتنی ساری چیزیں
دیکھ وہ ساری ناراضگی پل میں بھولتی بھاگتی ہوئی ان بیگز
کے پاس گئی اسکی خوشی دیکھ یاقوت بھی دل سے مسکرادیا
ورنہ تھوڑی دیر پہلے اسے اپنی وجہ سے روتے دیکھ اسکا دل
بری طرح سے دکھا تھا وہ کمینے مردوں میں اپنا شمار نہیں چاہتا
تھا جن کے لئے عورت کے آنسوں کوئی اہمیت نہ رکھیں اسکی
جان نکل رہی تھی مشی کو زار و قطار روتے دیکھ
وہ ایک ایک کر کر ساری چیزیں دیکھتی گئی جتنے اچھے اور
مہنگے کپڑے وہ پہننے کی عادی تھی یاقوت اتنے ہی مہنگے لایا
تھا لیکن فرق اتنا تھا وہ نمائش کرتے تھے جسم کی اور یہ کپڑے
جسم کو پوری طرح سے ڈھانپ لیتے
تب ہی اسکے ہاتھ میں جو چیز آئی پہلے پہل تو وہ ہونقوں کی

طرح دیکھتی رہی جب نظر یاقوت پر گئی وہ اسی طرح پینٹ
کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا مسکرا رہا تھا
مشی جھٹ سے اسے واپس بیگ میں ڈال گئی اسے یقین نہیں
آیا تھا کہ وہ اسکے لئے ایسی چیزیں بھی لائے گا وہ وہی بیٹھی
پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی
کیا ہوا پسند نہیں آیا۔۔۔"اسکے قریب آتے سوالیہ پوچھا
تت۔۔تم۔۔تم کیسے جانتے ہو۔۔ان چیزوں کے بارے میں۔۔۔"
اسکے
سوال پر یاقوت بیٹھتے بیٹھتے رکا
کن چیزوں کے بارے میں۔۔۔؟الٹا سوال دغا
یہ لڑکیوں کا پیپ۔۔۔پرسنل سامان ہے۔۔۔"بولتے ہوئے وہ نظریں
بیگز پر ٹکا گئی

پرسنل مطلب۔۔۔؟یاقوت کواسکی بات پر حیرت ہوئی مشی کو یاد تھا کہ اسے تولپ آئل کا بھی نہیں پتہ تھاتواتنی ساری چیزیں وہ بھی ایکیزیکٹ اسکی ضرورت کی وہ کیسے لا سکتا تھا تمہارا کسی لڑکی کے ساتھ افیئر چل رہا ہے ناں۔۔۔؟وہ ساری ہچکچاہٹ بھولتی واپس سے اپنی ٹون میں آئی

اف۔۔افیئر۔۔۔؟یاقوت حیرت سے منہ کھولے اسے تکنے لگا کیوں ان بیگز میں سے لڑکی نکل آئی ہے۔۔۔؟آگے سے اب وہ بھی تڑخ کر بولا

تمہیں کیسے پتہ لڑکیوں کی شاپنگ کا۔۔۔؟آہ وہ فل لڑاکا موڈ میں آتی اسکے مقابل کھڑی ہوئی یاقوت کو تو بس اسکے ری ایکشن کے جھٹکے ہی لگ رہے تھے جو بن بادل کے برس پڑی تھی پتوں کے زمانے میں نہیں رہتا جو پتہ نہ ہو۔۔۔"اب یہ کیسے

بتاتا انٹرنیٹ سے دیکھی تھیں وہ بھی پامیر نے وہ بچارہ تو
بس اٹھواتا گیا تھا
لیکن۔۔۔ تم اکیلے رہتے تھے کوئی گرل فرینڈ بھی نہیں تھی تو
کیسے پتہ چلی۔۔۔" وہ کسی صورت بخشنے کے موڈ میں نہیں
لگ رہی تھی یاقوت ایک ہی جست میں کھڑا ہوتے اسکے مقابل
آیا مشی کی ساری ہوا نکلتی وہ جھٹ سے بھیگی بلی بنی
وہ خاموشی سے ایک ایک قدم اٹھاتا اسکے قریب ہونے لگا وہی وہ
بھی ڈر کے مارے پیچھے کو قدم اٹھانے لگی
اور اسی اثنا میں وہ پیچھے سیدھا دیوار سے جا ٹکرائی وہ قریب
آچکا تھا بے حد قریب اتنا کہ مشی سانسیں روکے اسکی گرم
سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی
گرل فرینڈ تو نہیں بنی البتہ بیوی ضرور ملی ہے جواب مجھے

بتائے گی کہ اس سامان میں ایسا کیا پرسنل ہے۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں خماری بھرے اسکے چہرے پر جھکا شریر لہجے میں بولا ہونٹ مسلسل مشی کے رخصار کو ہلکا ہلکا سا چھوتے اسکی جان نکال رہے تھے

وو۔۔۔وہ۔۔ک۔۔کچھ کچھ۔۔ بھی نہیں۔۔۔"مشی کا گلا سوکھتے بولنے میں بھی دشواری آرہی تھی

نہیں اب تو پکا ہے کچھ۔۔۔اور جانے بغیر تو آج کی رات میں بھی نہیں بخشنے والا۔۔۔"وہ یاقوت مرزا تھاڈھیٹ الٹرا پروڈھیٹ پپ۔۔پلیز۔۔۔مم۔۔مجھے مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔"اسے جلدی سے کھانا یاد آیا جو کہ اب تک نہیں کھایا تھا اسی کے انتظار میں وہی بھوک تو مٹا رہا ہوں۔۔۔"ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے اسے ایک جھٹکے میں خود سے ملایا سینے سے سینا ٹچ ہوتے مشی

نے زور سے آنکھیں بند کی دل زور سے دھڑک رہا تھا مانوا بھی
باہر نکل آئے گا
"کھ۔۔۔ کھا۔۔۔ کھانے کی بب۔۔ بھوک۔۔۔
لیکن مجھے تمہاری طلب ہے۔۔۔" اسکی بات بیچ میں کاٹتے جذبوں
سے بھاری ہوتی آواز میں بولتا اسکی کمر پر مزید زور دیتا خود
میں بھینچ گیا
اور اس طلب کو مٹانے کیلئے مجھے تم چاہئے۔۔۔ تمہارا ساتھ اور
"تمہارا یہ وجود۔۔۔
اسکے لفظ اور گرم سانسوں کی تپش۔ مشی کو اپنی جان لبوں
پر آتی محسوس ہوئی
وہ مشی کو چھوڑتا بیگز کے پاس آیا اور ان میں سے چن کر ایک
بیگ اٹھاتا واپس اس تک آیا

یہ ڈریس پہن کر آؤ۔۔۔"بیگ اسکی طرف بڑھاتے حکمیہ انداز
میں بولا مشی گھبرا کر اسکے ہاتھ سے بیگ پکڑتی جھٹ سے
کمرے میں بند ہو گئی یاقوت کے لب اسکی حرکت پر گہری
مسکراہٹ میں ڈھلے وہ گردن کے پیچھے ہاتھ پھیرتا کچن میں
آیا اور اسکا بنایا ہوا کھانا گرم کرنے لگا نارا ضگی میں بھی وہ
اسکے لئے کھانا بنانا نہیں بھولی تھی وہ لڑکی سچ میں اسے
دیوانگی کی حد تک چاہتی تھی اس معاملے میں یاقوت مرزا
رب کے حضور سجدے کرتا نہیں تھکتا تھا
تھوڑی ہی دیر میں وہ کھانا ٹیبل پر لگاتے کمرے کے پاس آیا اور
دھیرے سے ناب گھماتے اندر جھانکا وہ سامنے مرر کے پاس کھڑی
اپنے بالوں پر برش پھیر رہی تھی یاقوت کو ڈور پر کھڑے دیکھ
وہ جھٹ سے اسکی جانب مڑی یاقوت تو جہاں تھا وہی کا

وہی رہ گیا ڈارک بلیو رنگ کی نائٹی میں بلا کی حسین لگ رہی
تھی ہونٹوں پر لگی ریڈ لپس ٹک۔۔۔۔ فلی سٹریٹ ریشمی
بال۔۔۔۔ پوری کمر پر آبشار کی مانند پھیلے وہ یاقوت کے دل پر بجلیاں
گرا رہی تھیں وہ دھیرے سے دروازہ کھولتا اندر آیا جب مشی
نے ہاتھ میں پکڑا برش پیچھے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے دونوں
ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی یاقوت کا ہر
بڑھتا قدم اسکے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا
ابھی وہ اس تک پہنچا بھی نہیں تھا کہ موبائل پر بیپ ہوئی
اس نے وہی رکتے سکرین آن کی سامنے پامیر کا وائس میسج
تھا اس نے پلے کر دیا وولیم پہلے سے فل تھا

"بتیاں۔۔۔۔ بجھا دو۔۔۔۔

"تھوڑی۔۔۔ سی پلا۔۔۔ دو۔۔۔۔

"اندھیرے میں جو ہو گا۔۔۔۔

"صبح اسکو بھلا دو۔۔۔۔

وہ اسکی وائس نہیں تھی وہ گانا تھا یاقوت پہلے پہل تو سنتا رہا لیکن لفظ سمجھتے اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی اور ہڑ بڑی کے مارے فون ہاتھ سے چھٹتے سیدھا زمین پر جا گرا مشی تو گانے کے لفظوں پر ہی پانی پانی ہونے لگی تھی

"بتیاں۔۔۔۔بجھا دو۔۔۔۔

"تھوڑی۔۔۔سی پلا۔۔۔دو۔۔۔۔

"اندھیرے میں جو ہو گا۔۔۔۔

"صبح اسکو بھلا دو۔۔۔۔

جب تک یاقوت موبائل اٹھا کر اسے بند کرتا سنگر نے پھر سے وہی لفظ دہرا دیے

بند نہ کرنا اسے۔۔آپ کو پاشا کی قسم۔۔۔"اس سے پہلے وہ بند کرتا پامیر کا ایک اور میسج آگیا یاقوت تو دانت کچکچا کر رہ گیا

"آنکھوں۔۔۔سے دھیرے دھیرے کریں شروعات ہم۔۔۔

"پھر ان لبوں۔۔۔پے جگالیں جذبات۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم۔۔۔۔۔۔۔

"آنکھوں۔۔۔سے دھیرے دھیرے کریں شروعات ہم۔۔۔

"پھر ان لبوں۔۔۔پے جگالیں جذبات۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم۔۔۔۔۔۔۔

پلیز بند کرواسے۔۔۔۔"مشی جو کب سے جز بز سی ہوتی اسکے بند کرنے کا انتظار کر رہی تھی آخر میں خود ہی بول پڑی

لیکن اب یاقوت کو ہنسی آنے لگی تھی وہ بے ساختہ ہنستا چلا گیا مشی اسکے ایک دم ہنسنے پر حیرت سے اسے تکنے لگی

یہ رات بھلے نہ بھولنا۔۔۔بس مجھے بھول جانا۔۔۔"پامیر کا

اگلا میسج دیکھ اسکی ہنسی بند ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

وہ جانتا تھا پامیر نے یہ حرکت کر تو دی تھی اب ڈر رہا ہو گا

کہ جو اسکی حالت یاقوت صبح جا کر کرتا وہ موبائل کاؤچ پر پھینکتے

مشی کی جانب متوجہ ہوا وہی اسکی نظریں خود پر پا کر ہی اسکی

جان نکلی تھی دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا تھا

وہ اسی طرح قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھنے لگا قریب آتے اسکی

نائٹی کی ڈوری میں انگلیاں الجھاتے اسے ایک ہی جھٹکے میں

کھینچ کر خود کے قریب کیا

"دوریوں سے کہہ۔۔دو کی پاس نہ آئیں۔۔۔۔۔۔

"ایک دوسرے میں گزاریں ساری رات ہم۔۔۔

"بتیاں۔۔۔۔بجھا دو۔۔۔۔

"تھوڑی۔۔۔سی پلا۔۔۔دو۔۔۔۔

"اندھیرے میں جو ہو گا۔۔۔۔

"صبح اسکو بھلا دو۔۔۔۔

اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے وہ گانے کے لفظوں پر جز بز سی
ہوتی یاقوت کے سینے میں چھپنے لگی جب اس نے مشی کو
تھوڑا پیچھے کیا اور گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا اسکی لو
دیتی نظریں مشی کو اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں
جب یاقوت نے اسکی کمر پر رکھے اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط
کرتے اسے خود میں بھینچتے سیدھا اسکے پنکھڑی سے ہونٹوں
پر وار کیا مشی اسکے لمس پر سانس روک گئی اور کتنی ہی
دیر روکے کھڑی رہی کیونکہ مقابل اس سے سانس لینے کا حق
چھین چکا تھا

" جتنا نشہ بھرا۔۔۔۔ہے میری انگڑائی۔۔۔میں

"آجا۔۔۔ برساؤں۔۔۔ تجھ پے آج تنہائی میں۔۔۔

" بانہیں۔۔۔ کہتی ہیں۔۔ بانہوں سے لپٹ کے۔۔۔

" لمحیں بتالوں۔۔۔۔ خیالوں کی رجائ میں۔۔۔۔۔

مشی کو بانہوں میں بھرے وہ اٹھا کر بیڈ تک لایا تھا مشی

آنکھیں بند کئے اسکی گہری نظروں کو محسوس کرتی بری طرح

سے کانپنے لگی تھی

" کھانا بعد میں کھالینا اس وقت مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔

لہجے میں خماری لئے وہ جذبوں سے چور لہجے میں بولا مشی

کا دل اسکی آنکھوں میں اپنی طلب دیکھ کر زور سے دھڑکا

تھا منع وہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اس کی قربت کی لذت وہ

ایک ہی رات میں چکھ چکی تھی

وہ درمیان کا فاصلہ مٹاتی یاقوت کے سینے سے لگ کر اپنا آپ

اسے سونپ گئی جسے پا کر یاقوت اندر تک سرشار ہوتے اسے

بانہوں میں بھرے بیڈ تک لایا اور دھیرے سے لٹاتے روم کی

لائٹس آف کی

اور یہ رات بھی مشی کیلئے مشکل سے مشکل ترین ہوتی گئی

سونگ بند ہو چکا تھا لیکن جو جذبات یاقوت میں بھڑکے تھے

اسے پوری رات مشی کی قربتوں سے ٹھنڈا کیا تھا

NOVELS BY AQSAM

ہاٹ پنک رنگ کی کھلی سی شرٹ پر ہلکا سا میک اپ کھلے

ریشمی بال جن کو ڈائی کروا کر کہیں کہیں سے گولڈن ٹچ دے

رکھا تھا کمر پر پھیلے جو پہلے سے کافی لمبے ہو گئے تھے اور آئرہ

کو لمبے بالوں سے مانو بیر تھا اس نے اسی پل سیزر اٹھا کر نیچے

سے ایک بالش بال کاٹ دیے وہ اب آدھی کمر تک آرہے تھے اس
لک میں اسے اپنا آپ نہایت خوبصورت لگ رہا تھا اسکی آنکھوں
کا رنگ بھی بھورا تھا جو اسکی دودھیا رنگت پر کسی کو بھی
خوبصورتی میں مات دے سکتا تھا آخر میں خود پر سپرے کرتے
اس نے بیگ اٹھایا جب کسی کی بات یاد آئی
مرد کبھی بھی خود کو ڈھانپ کر رکھنے والی عورتوں کو نہیں"
دیکھتا" اس کی بات یاد آتے آئرہ نے پھر خود کو ایک نظر مرر
میں دیکھا گلے میں لپٹا دوپٹہ لگ تو بے حد حسین رہا تھا لیکن
نجانے کیوں اسکا دل برلاس کی بات ماننے پر اسے امادہ کرنے
لگا وہ بیگ ایک جانب رکھتی دوپٹے کو گلے سے نکال کر سر پر
ٹھیک سے جمانے لگی اسی وقت نوفل اسکے کمرے میں آیا تھا
اور اسے سر پر دوپٹہ لیتے دیکھ بری طرح سے چونکا

واہ بھئی آج سورج کہاں سے نکلا ہے جو میری بہن سر پر دوپٹہ
لے رہی ہے۔۔۔"اسکے شوخ انداز میں چھیڑنے پر آئرہ نے اسے گھورا
کیوں آپ کو اچھا نہیں لگا۔۔۔؟سوالیہ پوچھا ساتھ ہی دوپٹے
کے ایک جانب کندھے پر پن لگاتی اسے قابو کرنے لگی
نہیں کیوں۔۔مجھے کیوں اچھا نہیں لگے گا۔۔۔اچھی بات ہے بیٹا
سر پر لیا کرو۔۔۔"بیڈ پر بیٹھتے پیار سے بولا نظریں فون پر
مرکوز تھیں ہاتھ میں گاڑی کی چابی پکڑ رکھی تھی یقیناً
وہ اپنے آفس کے لئے تیار ہو کر اسکے پاس آیا تھا تاکہ اسے یونی
ڈراپ کر کر اپنے کام پر جا سکے
وہ بیگ کندھے پر ٹکاتی اپنی ماں کے رخسار پر پیار دیتی نوفل
کے ساتھ باہر نکل آئی جب اسکے فون پر بیپ ہوئی گاڑی میں
بیٹھتے ہوئے اس نے سکرین آن کی سامنے ایک انجان نمبر سے

میسج آیا ہوا تھا جسے دیکھتے وہ تھوڑی گھبرائی اسکا نمبر تو
صرف فیملی ممبرز کے پاس تھا اس نے دھڑکتے دل سے وہ چیٹ
اوپن کی سامنے لکھا میسج دیکھا اسکی جان حلق میں اٹکی تھی
جلدی آؤ جان من تمہیں دیکھنے کیلئے آنکھیں کب سے بے تاب ہیں"
"

نوفل گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا وہ چاہ کر بھی اسے یہ نہیں کہہ
سکتی تھی کہ اسے نہیں جانا آج لیکن دل تھا کہ بری طرح سے
مچل اٹھا تھا جتنی وہ ڈرپوک تھی اسکے لئے یہ میسج بھی
کافی تھا جان نکالنے کیلئے
وہ کچھ ہی دیر میں یونی پہنچ چکے تھے نوفل اسے ڈراپ کرتے
خود آگے بڑھ گیا۔ وہ دھڑکتے دل کو قابو کرتی اپنی ہاتھ کی
گرفت بیگ پر سختی سے مضبوط کرتی کوریڈور سے ہوتی سیدھا

کلاس میں آئی جہاں کچھ سٹوڈنٹس بیٹھے گپے مار رہے تھے
پروفیسر اب تک نہیں آئے تھے وہ بکس نکال کر ریڈ کرنے لگی
کہ تب ہی ایک اور میسج رسیو ہوا آئرہ نے ڈرتے ڈرتے اپنا موبائل
آن کرتے وہ چیٹ کھولی
بہت خوبصورت لگ رہی ہو ہمیشہ کی طرح۔۔ لیکن یہ دوپٹہ "
" کچھ جچ نہیں رہا اتار دو
آئرہ نے خوف زدہ سی ہوتی کلاس میں نظر دوڑای وہاں کوئی
ایسا سٹوڈنٹ نہیں دکھا جو اسکی جانب متوجہ ہو تو کون تھا
جو نظر بھی نہیں آرہا تھا اور نظریں بھی اس پر جمائے ہوئے
تھا اس سے پہلے وہ موبائل بند کرتی دوبارہ ایک میسج آیا
مجھے اپنے دل میں ڈھونڈو گی تو مل جاؤنگا۔۔ مجھ جیسے "
عاشق دنیا کی بھیڑ میں تلاش کرنے کی کوشش بے کار ہے

آئرہ کی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے وہ ڈر کے مارے موبائل
پاور آف کرتی بیگ میں پھینک گئی اتنی جلدی کسی سے دوستی
بھی نہیں تھی کہ اس سے شیئر کرتی اس وقت خود کی کسی
کی گہری نظروں کے حصار میں محسوس کرتے اسکا انگ انگ
لرز رہا تھا البتہ اس نے دوپٹہ نہیں اتارا تھا

دیکھتے ہی دیکھتے کلاس سٹوڈنٹس سے بھر گئی تب ہی
پروفیسر کلاس میں آتے اپنا لیکچر شروع کرنے لگے اس نے پوری
کلاس اسی طرح غائب دماغی سے لی
کلاس ختم ہوتے وہ اٹھ کر لائیبریری میں آگئی وہاں اس وقت
اکاد کا سٹوڈنٹس تھے جن میں وہ بھی شامل ہو گئی
وہ خود کی ہی کتاب کھول کر اپنا

دھیان بھٹکانے لگی لیکن تب ہی اسکے بیگ میں پڑا فون رنگ کرنے لگا اسی کے ساتھ آئرہ کی جان بھی نکلی وہ اچھل کر اپنے بیگ سے دور ہوئی

فون رنگ کرتا رہا تھا مقابل ڈھیٹ تھا اسے مجبور کر رہا تھا فون اٹھانے پر لیکن وہ بس خوف زدہ سی اپنے بیگ کو دیکھتی رہی

اٹھالیں کال پلیز ہم ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔۔۔" پیچھے سے ایک لڑکی مؤدب انداز میں بولتی پھر سے اپنی کتاب پر جھک گئی آئرہ نے شرمندہ سی ہوتے بیگ اٹھایا اور لائیبریری سے باہر نکل آئی فون اب تک مسلسل رنگ کر رہا تھا کوئی اول درجے کا ویلا ہی تھا جو کال پر کال کرتا جا رہا تھا

آئرہ نے ہار مانتے موبائل بیگ سے نکالا وہی انجان نمبر تھا اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی کال پک کرتے کانپتے ہاتھوں سے فون کان

سے لگا یا تب ہی سامنے سے ایک خوبصورت مردانہ آواز ابھری
بہت تڑپا رہی ہو۔۔۔اتنی نازک جان ہو میرا تڑپانا برداشت نہیں
کر پاؤ گی۔۔۔"اسکی بات پر آئرہ کو لگا تھا وہ وہی کھڑے کھڑے
گر جائے گی
ک۔۔۔کون۔۔"اپنے حلق سے بمشکل آواز نکالتے سوالیہ پوچھا
ارے بتایا تو ہے تمہارا عاشق۔۔جو اپنے دل و جان سے تم پر مر
مٹا ہے۔۔۔"ساتھ ہی اسکا قہقہہ بلند ہوا مانو وہ دیکھ رہا تھا
اسکی بات پر آئرہ کے چہرے کے رنگ متغیر ہوتے ہوئے
کہیں بیٹھ جاؤ کھڑی کھڑی تھک جاؤ گی۔۔۔"وہ شخص مسلسل
اپنی باتوں سے آئرہ کی جان نکال رہا تھا اسکی بات پر آئرہ
یہاں وہاں نظر دوڑانے لگی جب کوئی نظر نہ آیا تو فون کٹ کرتے
وہ نمبر جلدی سے بلیک لسٹ میں ڈال دیا لیکن یہ اسکی سب

سے بڑی بے وقوفی تھی اسکے فورا بعد ہی اسے دوسرے نمبر
سے کال آنے لگی اس نے وہ بھی بلیک لسٹ پر ڈال دیا لیکن مقابل
تو گویا سم کی کمپنی کھول کر بیٹھا تھا نجانے کتنے نمبر
ایک ہی بار میں بلاک کروا کر بھی وہ باز نہیں آیا تھا آخر میں
اسے فون سوئچ آف کرنا پڑا

NOVELS BY AQSAM

یاقوت کے کپڑے نکال کر وہ باہر چلی گئی تھی صبح سے وہ
اسکی نظروں سے بچنے کی کوشش میں لگی پورے گھر کی
صفائی کر چکی تھی لیکن اس ڈھیٹ سے کہیں نہ کہیں پھر بھی
ٹکراؤ ہو ہی جاتا تھا اب بھی وہ کچن میں کھڑی اسکے لئے ناشتہ
بنا رہی تھی جب اسکی آواز سنائی دی
مشی۔۔۔۔"وہ مرر کے سامنے کھڑا زور سے چیخا
اسکی آواز پر زور سے آنکھیں مینچتی خود پر چھائی کپکپاہٹ

پر قابو پاتی وہ نارمل ہو کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے کے
دروازے تک آئی اندر جاتے ہوئے اسکی جان نکل رہی تھی دل کی
دھڑکنوں کی رفتار پل بھر میں تیز ہوئی
وہ دھیرے سے ناب گھماتی اندر آئی وہ مرر کے سامنے کھڑا نجانے
کیا دیکھ رہا تھا
جج۔۔جی۔۔"اسکی پیٹھ دیکھتی حلق سے بمشکل آواز نکالی
یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔"اس کی جانب مڑتے تڑخ کر بولا جب مشی
نے تھوڑا آگے ہوتے اسکی گردن دیکھی جہاں سرخ نشان پوری
آب وتاب سے چمک رہا تھا
ک۔۔کیا۔۔کیا ہے میں نے۔۔۔؟وہ اب بھی نہیں سمجھی تھی
یہ اپنے ڈریکولا جیسے دانتوں کا نشان نظر نہیں آرہا۔۔۔؟اب کی
بار شرٹ کے بٹن کھولتے پوری طرح سے گردن دکھائی

مم۔۔۔میں میں۔۔۔نے کیا ہے یہ۔۔؟ہڑ بڑا کر وہ اپنی جانب انگلی
کرتی بے وقوفوں والا سوال کر گئی
نہیں جو بیگ سے میری گرل فرینڈ نکلی تھی اس نے۔۔۔"اسکے
سوال پر یاقوت پھر تڑخ کر بولا اب کی بار مشی کسی اور لڑکی
کے نام پر اسے گھورنے لگی
جو خود مجھے اپنی گہری سوغاتیں دی ہیں وہ۔۔۔؟اب کی بار
وہ پوری طرح سے اپنی مخصوص ٹون میں آتی بولی تھی اور
کیا بولی تھی اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا یاقوت ایک پل
ساکت سا اسے دیکھتا رہا جب اسے احساس ہوا اور جھٹ سے
منہ پر ہاتھ رکھ گئی
دکھاؤ۔۔۔"بولتے وہ ایک قدم آگے آیا وہی مشی پیچھے ہٹ گئی
"نن۔۔نہیں۔۔مم۔۔۔مجھے نہیں دکھانا۔۔۔

میں نے کہاناں دکھاؤ۔۔۔" وہ ڈھیٹ بنتا ایک قدم مزید آگے آیا
مشی بھاگنے ہی لگی تھی کہ یاقوت نے ایک ہی جست میں اس
کی کلائی پکڑتے اپنے قریب کیا
"کہاں بھاگ رہی ہیں مسسز یاقوت۔۔۔اور کیوں بھاگ رہی ہیں۔۔
اپنے دونوں ہاتھوں میں اسکی کمر تھامتے خود میں بھینچا
پل میں مشی کی جان لبوں پر آئی تھی
پپ۔۔پلیز۔۔۔ نہیں۔۔۔"اسکی پناہوں میں بری طرح سے مچلنے لگی
لیکن اسکی گرفت اتنی ڈھیلی نہ تھی کہ وہ نکل کر بھاگ پائے
اب کیوں چھپ رہی ہو۔۔۔جب میں تمہارے بدن پر وہ تل بھی
"دیکھ چکا ہوں جو کبھی تم نے خود بھی نہیں دیکھے ہونگے۔۔
بولتے ہوئے ایک خماری سی اسکے لہجے میں گھلنے لگی مشی کو
اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی وہ جو لڑکی کے نام پر جوش

میں آئی تھی سارا جوش جھاگ کو طرح بیٹھ گیا

نن۔۔ناشتہ بن۔۔گیا۔۔۔"دھیمی آواز میں بولتی وہ خود کو چھڑانے لگی

لیکن یار یہ نشان۔۔۔میں ایسے باہر نہیں جا سکتا۔۔۔"یاقوت کا درد پھر جاگا

"میں اسے کوور کر دیتی ہوں۔۔۔

کیسے۔۔۔؟

بیٹھو یہاں۔۔۔"بولتے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی چیئر پر بٹھایا اور خود میک اپ میں ہاتھ مارنے لگی یاقوت نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ ایک ہاتھ میں برش لئے اور دوسرے میں فاؤنڈیشن پکڑے اسکی جانب آئی یہ دیکھ یاقوت اچھل کر کرسی سے اٹھا

یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔"اسکے ہاتھ میں عجیب سی چیزیں پکڑے
دیکھ وہ حیرت سے بولا
"تمہارا میک اپ بیٹھو اس کے بعد لپس ٹک بھی لگاؤ نگی۔۔۔
یاقوت کی حالت سے محفوظ ہوتی وہ تھوڑی شریر ہوئی
وہ اب بھی منہ کھولے ہونقوں کو طرح دیکھ رہا تھا جب مشی
نے اسے واپس سے چیئر پر بٹھاتے اسکا منہ اوپر کیا اور گردن پر
بیس لگاتے برش سے اسے پھیلایا یاقوت کی گوری چمکتی
رنگت پر وہ بیس پیلا شیڈ دے رہا تھا لیکن مشی میک اپ میں
ایکسپرٹ تھی اس نے ایک دو اور چیزیں لگا کر اسے اچھے سے
چھپا دیا اس دوران اسے ہنسی بھی آ رہی تھی اور شرم بھی
شرم اپنی حرکت پر جو رات اس نے کی اور ہنسی اس لئے کہ
یاقوت اتنی معصومیت سے بیٹھا تھا گویا کوئی چھوٹا بچہ اپنے

اسکول کے لئے تیار ہو رہا ہو مشی کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا
لیکن اب اظہار کرنا اسے پوری پوری رات مہنگا پڑتا تھا اس لئے
چپ سادھ لی تھی
اب دیکھو۔۔۔" پیچھے ہٹتے اسے دیکھ کر مرر کی جانب اشارہ
کیا یاقوت نے کھڑا ہوتے گردن کو دائیں سے بائیں کر کر دیکھا وہ
نشان کہیں بھی نظر نہیں آ رہا تھا
یہ۔۔۔یہ نشان۔۔ کہاں گیا۔۔۔؟ حیرت سے پوچھا
جادو۔۔۔" آگے سے وہ چہک کر بولی
اچھا۔۔۔۔ا" یہ اچھا اس نے اتنا کھینچ کر کہا کہ مشی کو اپنی
شامت آتی محسوس ہوئی وہ جھٹ سے چیزیں بیڈ پر پھینکتی
باہر بھاگ گئی یاقوت ہنستا بالوں میں برش پھیرنے لگا
NOVELS BY AQSAM
وقت گزرنے لگا تھا جیلانی اب خاموش تھا یہ خاموشی پاشا

کے ڈر سے تھی یا آنے والے طوفان کی پیشن گوئی یہ بات تو
صرف وہی جانتے تھے نوفل بھی انکے ساتھ کام کرتے پروجیکٹ
میں کافی آگے نکل آیا تھا آج اسکی ایک پریزینٹیشن تھی انکے
آفس میں جسے بڑی قابلیت سے اس نے کوور کیا وہ بے حد خوش
تھے نوفل کے کاموں سے
اسی نے احمد کیلئے آنکھوں کا انتظام کروایا تھا وہ آپریشن
امریکا میں ہونا تھا پندرا دن بعد اس آپریشن کا جیلانی کو بے
صبری سے انتظار تھا انکے بیٹے کو آنکھیں دوبارہ ملنے والی تھی
NOVELS BY AQSAM
رات کا آدھا پہر آچکا تھا جب نیند میں اسے تکلیف محسوس
ہوئی وہ کروٹ بدلتی پھر گہری نیند میں چلی گئی لیکن
تکلیف آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی گہری نیند میں ہونے کی
وجہ سے وہ اسے برا خواب سمجھتی آنکھیں بند کئے

بری طرح سے مچلنے لگی

زیحال بیڈ کی دوسری جانب گہری نیند میں تھا جب زمل کے کراھنے کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی وہ دھیرے سے کسمساتا آنکھیں کھولے اپنے قریب لیٹی زمل کو دیکھنے لگا اسے بے چین دیکھ ایک جھٹکے میں اٹھا اور سائیڈ لیمپ کی روشنی پورے کمرے میں کی

گلالے۔۔۔۔کیا ہوا تم۔۔ٹھیک۔۔ہو۔۔"اسکے قریب آتے ماتھے پر ہاتھ رکھتے فکر مندی سے پوچھا لیکن وہ اب بھی گہری نیند میں ہی مچلتی اپنا پیٹ بری طرح سے پکڑتی بھینچ رہی تھی

کیا ہوا۔۔۔وائفی۔۔۔"اسکے پیٹ پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ زیادہ فکر مند ہوا اسکا پانچواں مہینہ ختم ہونے والا تھا

ہ۔۔۔ہب۔۔۔ھبیبی۔۔۔"وہ نیند سے بیدار ہوتی بری طرح سے چیخی

جی۔۔جی ہبی کی جان۔۔کیا ہوا درد ہو رہا ہے۔۔"اسے اس طرح دیکھ زیحال کی اپنی جان نکل رہی تھی وہ کبھی پیٹ کی جانب دیکھتا تو کبھی چہرے کی

بب۔۔۔بہت پین۔۔ہ۔۔ہو رہا ہے۔۔۔"وہ روتے ہوئے مزید درد میں

مبتلا ہوئی زیحال نے اسے چھوڑتے جھٹ سے اپنا موبائل اٹھایا اور یاقوت کو کال ملائی رات کے اس پہر وہ خود گہری نیند میں تھا لیکن پاشا کی رنگ ٹون الگ ہونے کی وجہ سے پہلی ہی رنگ پر کال اٹھالی مشی جو اسکے سینے پر سو رہی تھی اسکے اٹھتے خود بھی نیند سے بیدار ہوئی

جی۔۔پاشا۔۔۔"اٹھ کر بیٹھتے نیند میں ڈوبی آواز میں پوچھا

"ایک ڈاکٹر کا ایڈریس بھیج رہا ہوں ابھی پکڑ کر لاؤ اسے۔۔۔

اسکی فکر میں ڈوبی آواز سنتے یاقوت کی پوری آنکھیں کھلی

پیچھے سے زمل کے رونے کی آوازیں بھی صاف سنائی دے رہی تھیں

کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔زمل رو کیوں رہی ہے۔۔۔"دھڑا دھڑ

سوال

کرتے وہ اٹھ کر اپنی شرٹ پہننے لگا

پتہ نہیں درد میں چیخ رہی ہے پلیز جلدی لے کر آؤ۔۔۔"آخر میں

جیسے وہ خود بے بس ہوا اس اچانک درد پر اسکی جان نکل رہی

تھی ہوسپٹل بھی نہیں لے جا سکتا تھا اگر ڈاکٹر نہ ملتی

تو یہ وقت بھی ضائع ہوتا جو وہ قطعی نہیں چاہتا تھا اس لئے

زمل کا ٹریٹمنٹ کرنے والی لیڈی ڈاکٹر کی ساری ڈیٹیلز وہ پہلے

ہی نکلوا چکا تھا جسے سیدھا گھر سے اٹھوا کر یہاں لانا زیادہ
ٹھیک لگا تھا

میں۔۔۔میں ابھی لے کر آیا۔۔۔"کال کٹ کرتے وہ بیڈ سے اترا
کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟مشی اسکے ساتھ ہی اٹھی
"زمل کی طبعیت خراب ہو گئی۔۔۔میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک۔۔
کہتے وہ کمرے سے نکل گیا وہ کچھ دیر بیٹھی رہی نیند تو
اب تب تک نہیں آنی تھی جب تک یاقوت واپس نہ آجائے اور
اسے زمل کی بھی فکر ہونے لگی تھی

"میری جان۔۔۔بس تھوڑا سا ویٹ۔۔۔ڈوکٹر ابھی آجائے گی۔۔۔
زمل کے سرہانے بیٹھتے اسکا سر اپنی گود میں رکھتے وہ کسی

ماں کی طرح اسے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ درد میں
بلبلاتی کبھی دائیں کروٹ بدلتی کبھی بائیں طرف آنکھوں سے
آنسوں پٹ پٹ گرتے سائیڈ کان کی لو میں جذب ہو رہے تھے
ھبیبی۔۔۔" وہ پھر درد میں چیخی تھی اور اسکی چیخ زیحال
کی جان نکال گئی تھی وہ بنا کچھ بولے اسکے پیٹ پر ہلکی
ہلکی مساج کرتا گیا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہوا جا رہا تھا
اولاد کی خوشی اپنی جگہ تھی لیکن ان سب میں زمل کو ملنے
والے درد سے اسکی اپنی جان نکل رہی تھی
یاقوت کچھ ہی دیر میں اس ڈاکٹر کو لئے گھر آیا اور باہر کھڑے
اندر آنے کی اجازت چاہی زیحال نے زمل کے اوپر کمفرٹر ٹھیک
کرتے اسے اندر آنے کی اجازت دی جب وہ ڈوکٹر کے ہمراہ اندر
داخل ہوا ڈاکٹر کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں یاقوت کے

ہاتھ میں پکڑی گن دیکھ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اسے
زبردستی ڈرا دھمکا کر لے کر آیا ہے
آپ پلیز باہر جائیں۔۔۔"زمل کو سیدھا بیڈ پر لٹاتے اس نے دونوں
کو باہر جانے کا کہا لیکن زمل اسکا ہاتھ پکڑے ضبط سے آنکھیں
مینچے لیٹی تھی وہ اپنا ہاتھ نرمی سے چھڑاتے یاقوت کے ساتھ
باہر نکل آیا
کتنی ہی دیر اندر ڈوکٹر اسکا چیک اپ کرتی رہی اور باہر وہ تھا
ایک پیر پر یہاں وہاں چکر کاٹتے اپنی جان ہلکان کر رہا تھا تب
ہی باہر کا دروازہ کھلتے دونوں کی نظر وہاں گئی۔دروازے پر
مشی کھڑی تھی کندھوں پر اچھے سے شال لپیٹے ریشمی بال
کمر پر بکھرے پڑے تھے یاقوت نے کوئی ریایکٹ نہیں کیا کیونکہ
وہاں صرف پاشا تھا اور وہ جانتا تھا کہ پاشا خود اسکی طرف

نہیں دیکھے گا

وہ یاقوت کو دیکھتی اسکے پاس آکر کھڑی ہو گئی چہرے پر

فکر کے اثرات تھے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے زمل کی

طبعیت پوچھی جس پر یاقوت نے پلکیں جھپکاتے اسے تسلی دی

پاشا آپ بیٹھ جائیں۔۔۔"اسے یہاں سے وہاں چکر کاٹتے دیکھ وہ

بالا آخر بول پڑا لیکن وہ اسے دیکھتا ان سنا کر کر بے چین سا

کھڑا رہا جان جیسے لبوں پر آگئی تھی

ڈاکٹر کچھ دیر میں اپنا بیگ اٹھاتی باہر آئی چہرے پر فکر اور

خوف کے اثرات ملے جلے تھے جو یاقوت کو دیکھتے انکے

چہرے پر واضح ہوئے تھے زیحال ایک ہی جست میں کمرے میں

گیا زمل سامنے لیٹی گہری نیند کے زیر اثر تھی یقیناً اسے نیند

کا انجکشن دیا گیا تھا وہ دبے قدم اٹھاتا اسکے قریب آکر بیٹھتا

ماتھے پر بوسہ دیتے ہاتھ اپنے فولادی ہاتھ میں لئے نرمی سے
سہلانے لگا

اندر چل کر بتاؤ کیا ہوا ہے زمل کو۔۔۔"اپنے سامنے کھڑی ڈاکٹر
کو دیکھ وہ کرخت لہجے میں بولا وہ خوف زدہ سی ہوتی
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی واپس اندر آئی

یہ پین نارمل ہے اب بے بی کے باڈی پارٹس بننا شروع ہوئے ہیں
تو وہ ان میں اپنی جگہ بنائے گا اور ان دنوں انہیں تھوڑا درد
برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔"وہ اپنے پروفیشنل انداز میں بولتی
نظریں اب بھی یاقوت کے ہاتھ میں پکڑی گن پر مرکوز کئے ہوئے
تھی

اسکی کوئی میڈیسن۔۔۔؟

میں نے لکھ دی ہیں اور چار انجکشن ہیں جو ایک ایک ویک میں

انہیں لگیں گے۔۔۔"بولتے اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے پیج کی
جانب اشارہ کیا یاقوت نے آگے ہوتے وہ اٹھا کر ایک نظر دیکھا اور
ٹراؤزر کی جیب میں ڈال لی
اور کچھ۔۔۔؟ڈاکٹر کو خاموش کھڑے دیکھ وہ پھر سے اسی
انداز میں گویا ہوا
جج۔۔جی۔۔ا۔۔ان میں بلڈ کی کمی ہے بے بی کی ڈیلیوری سے
پہلے فروٹس سے اس بلڈ پائنٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں
ان سب میں زیحال نے ایک بار بھی زمل سے اپنی نظر نہیں ہٹائی
تھی وہ یک ٹک سا اسکے چہرے کو دیکھتے ہلکے ہلکے ہاتھوں
سے اسکے بال سہلاتا رہا
چلیں چھوڑ آؤں آپ کو۔۔۔"اسکی اجازت ملتے ڈاکٹر نے فورا
اپنے بیگ پر گرفت مضبوط کی اور اسکے ہمراہ باہر نکل گئی

مشی وہی کھڑی رہی جب باہر سے یاقوت کے بلانے کی آواز آئی

وہ جھٹ سے باہر آئی

تم بھی چلو ساتھ۔۔۔"خود کے ساتھ لیڈی ڈاکٹر کو دیکھ مشی کے چہرے کے بدلتے تاثرات وہ نوٹ کر چکا تھا ظاہر ہے کوئی بیوی کیسے اپنے شوہر کے ساتھ رات کے اس پہر کسی دوسری عورت کو برداشت کر سکتی ہے

وہ خوش ہوتی اسکے ساتھ باہر نکلی جب یاقوت نے اس کے لئے فرنٹ ڈور اوپن کیا

وہ دونوں ڈاکٹر کو اسکے گھر اتارتے سیدھا فارمیسی پہنچے

جہاں صرف یاقوت گاڑی سے اترا تھا اور وہ وہی بیٹھی اسکا انتظار کرنے لگی کچھ ہی دیر میں وہ میڈیسنز لیتے واپس آیا

کیا یہ سب اتنا پین فل ہوتا ہے۔۔۔؟اسے ڈرائیونگ کرتے دیکھ

سوالیہ پوچھا یقیناً وہ زمل کو سوچ رہی تھی

پتہ نہیں میں کبھی پریگننٹ ہوا نہیں۔۔۔" یاقوت کے غیر متوقع

جواب پر مشی نے گھور کر اسے دیکھا جو اپنی مسکراہٹ ضبط

کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے ایک زور کی دھپ اسکے کندھے

پر رسید کی

لیکن تم ضرور بتا سکو گی کچھ وقت میں۔۔۔ آخر کو اتنی محنت

کرتا ہوں۔۔ راتوں کو اپنے بچوں کے لئے۔۔۔" آخر میں اسکا لہجہ

تھوڑا شریر ہوا اب کی بار وہ گھور کیا نظر تک نہیں اٹھا سکی

سرخ گلال سی ہوتی وہ ونڈو سے باہر جھانکنے لگی پورے راستے

یاقوت اسکے انداز سے محفوظ ہوتا رہا یہ پہلی ڈرائیونگ تھی

جو دونوں کی ساتھ ہوئی تھی یاقوت کا دل کیا آج سفر ختم

نہ ہو اس نے اس سے زیادہ حسین سفر کبھی نہیں کیا تھا ہمیشہ

وہ اکیلا ہوتا تھا آج اسکے ساتھ والی سیٹ پر اسکی کل کائنات
بیٹھی تھی

NOVELS BY AQSAM

اسلام آباد کے ریسٹورنٹ میں اس وقت لوگ نہ کے برابر تھے
جیسے جیسے دن ڈھلتا جارہا تھا ویسے ویسے لوگوں کا رش
بڑھتا جارہا تھا ہر طرف نئ طرز کی ٹیبل رکھی تھیں جن میں
آخر کونے والی ٹیبل پر وہ بیٹھی بے تابی سے انٹری ڈور پر
نظریں جمائے ہوئے تھی آنے والے شخص کا سوچ کر ہی اسکے
چہرے پر ایک الوہی سی چمک آن ٹھہری تھی اس دوران وہ کافی
کے تین مگ پی چکی تھی چوتھا آرڈر کرنے ہی لگی تھی کہ سامنے
سے وہ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چہرے پر ایک دلکش
مسکراہٹ لئے اسی کی جانب آرہا تھا اسے دیکھ کومل جھٹ سے
اپنی جگہ سے اٹھی اور چہرے پر مصنوعی ناراضگی سجائ

ایم سو سوری۔۔۔۔مجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی۔۔"کومل
کے سامنے والی چیئر کو کھسکا کر بیٹھتے وہ نہایت عاجزی سے
بولا اسکی ساری ناراضگی پل میں ہوا ہو گئی
دو کافی لے آئیں۔۔۔"ویٹر جو اسکے آرڈر کے انتظار میں تھا ایک
نوٹ پیڈ پر اسکا آرڈر لکھتے چلا گیا اسکے جاتے کومل اپنے فون
پر جھک گئی جب کے وہ یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا جس کی
شریر نظریں خود پر پا کر وہ نیچے منہ کئے ہوئے ہی مسکرا دی
ایسے دیکھنا بند کرو گے تم۔۔۔"آخر میں وہ تھوڑی جھینپ سی
گئی یاور کا قہقہہ بلند ہوا
تم ابھی بھی شرماتی ہو۔۔۔؟ ہنستے ہوئے سوالیہ پوچھا
کیوں ابھی سے کیا مراد ہے۔۔۔؟ وہ سوالیہ آئی بروا چکائے اپنا
سارا دھیان اسکی جانب مبذول کرتی ٹیبل پر کہنی ٹکائے تھوڑی

آگے کو ہوئی

شادی شدہ ہو اوپر سے ڈوکٹر بھی۔۔۔"شادی لفظ پر کومل کا منہ بگڑا جسے یاور اسی پل نوٹ کر گیا اس نے آگے ہوتے کومل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

بہت جلد اس قید سے آزاد ہو کر میرے پاس آجاؤ گی ٹرسٹ می میں بھی ہر رات بہت مشکل سے تمہارے بغیر گزارتا ہوں۔۔"اسکا لہجہ پل میں شریر ہوا کومل مسکراتے ہوئے کن اکھیوں سے اسے دیکھے گئ

تب ہی اسکا فون رنگ کرنے لگا

یہ تمہیں اتنی کالز کیوں کرتا ہے۔۔۔؟منور کا نام دیکھ یاور کے ماتھے پر تیوریاں چڑھیں اسے آنکھوں سے تسلی دیتے اس نے کال اٹھائی تم اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔"کومل کے کال اٹھاتے

آگے سے وہ برس پڑے

!!کیا کیا ہے میں نے۔۔۔۔؟

وہ پاشا اپنی بیوی کا چیک ایپ گھر پر کروا رہا ہے اور تم یہاں بیٹھی کافی پر کافی خود میں اتارتی چلی جا رہی ہو۔۔۔!!! لہجہ پہلے سے زیادہ زہریلا ہوا

وہاٹ۔۔۔وہ تو ڈاکٹر رائما سے ہوسپٹل میں کروا رہا تھا پھر کیسے پلٹ گیا۔۔۔"انکی بات پر کومل کا اچھا خاصا دماغ گھوما وہ جوبلی کی طرح دھاک لگائے بیٹھی تھی سارا پلان فلاپ ہوتا نظر آیا

تم اچھے سے جانتی ہو میں اسکے علاقے میں آکر اسکی بیوی کو نہیں اٹھا سکتا۔۔۔کیسے بھی کر کر اسے اسکے بل سے نکالو مجھے زمل اسکے بچے کی پیدائش سے پہلے چاہیے۔۔۔"زمل کے نام پر کومل کے تیور بگڑے

"ایسا کیا ہے اس لڑکی میں جو ہر مرد اسکے پیچھے پاگل ہے۔۔
اسکا بس نہیں چلا جا کر اسے ابھی شوٹ کر دے
جو تم میں نہیں ہے۔۔۔حیا۔۔۔ورنہ شادی شدہ ہو کر یہاں غیر
مرد کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔"یقیناً وہ اس پر
نظر رکھے ہوئے تھے کومل نے ہڑبڑا کر منور کو اپنے آس پاس
ڈھونڈا لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا
شٹ اپ۔۔۔یہ میری پرسنل لائف ہے۔۔۔میں چاہے جو کروں
!!!
اوہ بی بی تم چاہے بھاڑ میں جاؤ مجھے وہ لڑکی چاہیئے کیسے
بھی کسی بھی حال میں۔۔۔"کہتے وہ ٹھک سے کال بند کر گیا
کومل کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا یا وہ اب تک نہ سمجھی سے
اسے دیکھتا رہا

یہ زمل کون ہے۔۔۔؟ یاور کے سوال پر کومل نے خون خوار نظروں سے اسے دیکھا

"نام نہ لینا اس لڑکی کا میری زندگی کی تباہی ہے یہ سب سے بڑی۔۔۔ اچھاناں۔۔۔ خون کیوں جلا رہی ہو اپنا۔۔۔ چلو کچھ دیر واک کرتے ہیں میری جانِ جاں کا موڈ اچھا ہو جائے گا۔۔۔" بولتے کومل کا ہاتھ پیار سے دبایا اسکا غصّہ کچھ حد تک کم ہوا یاور کے ساتھ اٹھتی وہ ریسٹورنٹ سے باہر آگئی

اسکے ساتھ وہ پچھلے سات ماہ سے تھی اور اس سات ماہ میں اسے یاور کی پرسنالٹی پوری طرح سے خود میں مدہوش کر چکی تھی وہ یہ تک بھول گئی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے اسکا شوہر اس سے کتنی محبت کرتا ہے صرف دکھ رہا تھا تو یاور اور اسکی بے لوث محبت جو پامیر کے تھپڑوں کی وجہ سے اسکی

شدید محبت پر غالب آ رہی تھی

دونوں کتنی ہی دیر پارک میں واک کرتے رہے روشنی چھٹ رہی تھی جب وہ گھر جانے کے لئے پر تولنے لگی

اتنی بھی کیا جلدی ہے یار۔۔۔وہاں جا کر اپنے اس ٹھرکی عاشق "کی بری نظریں ہی برداشت کرو گی ناں۔۔۔

اسکی نظریں بری نہیں ہوتی۔۔۔!!! کومل کا جملہ سنتے یاور کا چہرہ بجھ سا گیا

دیکھو مجھے اس سے نفرت صرف اس پاشا کی وجہ سے ہے کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے اسکے سامنے اس نے میری بہت بری انسلٹ کی تھی جس کا بدلہ میں اسکا دل بری طرح سے توڑ کر لونگی پل پل تڑپے گا وہ میری محبت میں۔۔۔" لہجے کی کڑواہٹ یاور محسوس کرتا شریر مسکراہٹ مسکرا دیا اور پھر

میرے پاس چلی آنا میری بانہوں میں۔۔۔میں تمہیں چھپالونگا
سب سے۔۔۔"اسکی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی

NOVELS BY AQSAM

اس دن کے بعد سے زیحال نے روم فریج تک کو خون بڑھانے والے
فروٹس سے بھر دیا تھا وہ دن رات زمل کے پیچھے لگ لگ کر
اسے وہ فروٹس کھلاتا وہ آگے آگے ہوتی اور وہ پیچھے پیچھے
ہاتھ میں فروٹس تھامے

اگلا ایک مہینہ بھی گزر گیا تھا زمل کا پیٹ اب باقائدہ نظر آنے
لگا تھا پچھلے کپڑے سب تنگ ہونے لگے تھے لیکن زیحال نے اسکی
وارڈروب نئے کپڑوں سے بھر دی تھی جس میں سارے کھلے کھلے
فراک تھے جنہیں پہن کے وہ اور بھی گولو مولو سی لگنے لگی تھی
ہبی اور کتنا چلنا ہے۔۔۔؟نرم گھاس پر چل چل کر اسکے پیر تھک
چکے تھے وہی وہ سامنے لان میں رکھی کرسی پر بیٹھا لیپ ٹاپ

میں اپنا کام کر رہا تھا

"ابھی صرف تین منٹ ہوئے ہیں اور رونا بھی شروع ہو گئی تم۔۔

انداز ڈپٹنے والا تھا زمل اسے گھور کر رہ گئی اسکا ایک ہاتھ

اپنے کلھے پر اور دوسرا پیٹ کے نیچے تھا اس انداز میں کھڑی

وہ زیحال کو بے حد کیوٹ لگی لیکن اب وہ قدرے اپنے جذبات

پر قابو پانے لگا تھا ڈیپ رومانس چھوڑ کر اوپر اوپر سے اسکی

جان وہ آج بھی ہلکان کرتا تھا

اب چل رہی ہو یا چلواؤں اٹھ کر۔۔۔؟

اللہ پوچھے آپ سے۔۔۔" وہ کلس کر بولتی پھر سے واک کرنے لگی

اسکی واک کی وجہ سے زیحال صبح فجر پر اب باقائدگی سے

اٹھنے لگا تھا نماز کے بعد وہ زمل کو واک کرواتا اور فریش

جوس بنا کر پلاتا ان دنوں اسکے موڈ سوئنگس بڑھنے لگے تھے

کبھی کبھی وہ سیدھا اسے ڈانٹ دیتی اور وہ کسی معصوم
بچے کی طرح منہ بنا کر ایک جانب دبک کر بیٹھ جاتا بس ڈر
یہ ہوتا کہ وہ چیخے نہ اپنی قوت چیخنے پر بھی نہ لگائے
کتنی ہی دیر اس سے واک کرواتا رہا آخر میں خود اسٹاپ کروا
کر کندھوں سے تھام کر اندر لایا وہ پھولتی سانسوں کو بحال
کرتی صوفے پر آرام سے بیٹھی
تم ریسٹ کرو تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔۔"اسے بیٹھا کر خود
وہ روم میں چلا گیا تھوڑی دیر میں فریش سا ہاتھ میں گھڑی
پہنتا باہر نکلا
آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
ہاں۔۔۔تمہارا دماغ لینے۔۔۔"اسکے جواب پر زمل نے غصّے سے گھورا
"میری جان تمہارے فروٹس ختم ہو گئے وہی لینے جا رہا ہوں۔۔۔

زمل کا بگڑتا منہ دیکھ فوراسیدھی لائن پر آیاورنہ اسکو

جلانے میں زیحال کومزہ آنے لگا تھا

!! اللہّ۔۔۔۔میں پاگل ہو جاؤنگی یہ فروٹس کھا کھا کر

خیر ہے مجھے پاگل بیوی قبول ہے لیکن کمزور نہیں۔۔۔" کہتے

وہ زمل کاماتھا چوم کر باہر نکل گیا پیچھے وہ جلتی کڑھتی

رہی ان دنوں وہ اسکے کھانے پینے کا دھیان اور بھی رکھنے لگا تھا

NOVELS BY AQSAM

"پپ۔۔پاشا۔۔پورے ایریے میں یہی فریش فروٹس ملیں ہیں۔۔

دونوں اپنے ہاتھوں میں پکڑے کچھ تازہ پھل اسکی جانب

بڑھاتے ہانپتے ہوئے بولے

کیوں۔۔؟درختوں نے ڈلیوری روک دی کیا۔۔۔"اپنے سامنے

تھوڑے

سے پھل دیکھ پاشا کا منہ بگڑا وہ زمل کو درخت سے اترے

تازہ پھل ہی کھلا رہا تھا

پاشا کی بات پر پامیر اور برلاس نے ایک دوسرے کو ترسی نگاہوں
سے دیکھا اب وہ دونوں زمیں پر لیٹ کر بچوں کی طرح دھاڑیں
مار مار کر رونا والے تھے عنقریب ایسا کر بھی گزرتے اگر سامنے
پاشا کی جگہ یاقوت ہوتا پاشا کو دیکھ کر تو ویسے ہی دونوں
کی جان حلق میں اٹک گئی تھی

پورے کشمیر میں گھوم جاؤ اور تازہ پھل لاؤ ورنہ انہی خالی
درختوں پر تم دونوں کو لٹکا دونگا سمجھے۔۔۔"انگلی اٹھا کر
دونوں کو وارن کیا جو جھٹ سے سر جھٹکتے اس محاز پر
نکل پڑے جہاں سے صحیح سلامت آتو سکتے تھے لیکن یہاں آ
کر اس چنگیز خان کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے

دونوں کے جاتے وہ اٹھا اور ڈیرے پر موجود ایک کمرے کی

جانب جانے لگا جب ڈیرے سے نیچے کھڑی کومل کی آواز اسکی
سماعتوں سے ٹکرائی
زمل کیسی ہے۔۔؟ پہلا سوال ہی زمل کے متعلق کیا
لیکن اسکے سوال پر پاشا کے ماتھے پر شکنیں ابھری
تم کون۔۔۔؟ پاشا کے مختصر سے سوال پر کومل بری طرح سے
ٹھٹھکی کیا وہ بھول گیا تھا اسے۔۔۔؟ دل پر جیسے گھونسا سا پڑا
تمہاری۔۔۔ دیوانی۔۔۔ "تمام شرم وحیا کے پردے ہٹاتی ہٹ دھرمی
سے بولی اسکا جواب پاشا کے سوال کے برعکس آیا تھا
"میری دیوانی ہی رہو زمل کی ماں بننے کی کوشش نہ کرو۔۔۔
تڑخ کر جواب دیتے وہ اندر کمرے میں چلا گیا کومل کے اندر
باقی نہیں رہی تھی واقعی عورت ناقص ہوتی ہے محبت کرنے
پر آئے تو ہر حد پار کر جاتی ہے وہی نفرت کرنے پر آئے تو ہر حد

بھول جاتی ہے

وہ کندھوں پر پھیلی شال ٹھیک کرتی واپس سے اپنے اپارٹمنٹ آگئی پامیر تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھ کر گیا تھا لیکن اتنی سی دیر بھی اسکے اندر شدید آگ بھڑکا گئی اسے کیسے بھی بس پامیر کے دل میں پاشا کی نفرت کا بیج بونا تھا اسے پاشا کا غرور ٹوٹتے دیکھنا تھا ان بھائیوں کی یک جہتی ختم ہوتے دیکھنی تھی اسی بات کی بے چینی لئے وہ یہاں وہاں لان میں چکر کاٹتی رہی تھوڑی ہی دیر بعد پامیر آتا دکھائی دیا جس کے چہرے پر چمک تھی یقیناً وہ اور برلاس اپنے اس کام کو بہت انجوائے کر کر آئے تھے

واؤ میری بیگم میرے انتظار میں دروازے پر کھڑی ہیں ہائے یہ دیکھتے میں مر کیوں نہیں گیا۔۔۔" وہ دل کے مقام پر ہاتھ

رکھتا اسکے قریب آکر سر خم کرتے چہک کر بولا

مر جاؤ گے ایک دن یہ غلامی کرتے کرتے۔۔۔"لہجہ تلخ تھا جسے

سمجھتے پامیر کی مسکراہٹ غائب ہوئی

مطلب۔۔۔؟نہ سمجھی سے پوچھا

صبح ٹھیک سے ہوئی بھی نہیں اور تم ہو گئے شروع اپنے بھائی

!!!کی جی حضوری کرنے۔۔۔؟

لو جب کہہ ہی دیا بھائی تو کیسی جی حضوری ان پر تو جان

قربان ہے۔۔۔"اسکی بات کو پازیٹو لیتے چہک کر جواب دیا

اور مجھ پر۔۔۔؟آنکھوں میں سختی لئے سپاٹ لہجے میں پوچھا

تم پر تو پامیر پہلے ہی مر چکا ہے۔۔۔"لہجہ پل میں شریر

ہوا تھا کومل اندر ہی اندر جلتی کڑھتی گھر چلی گئی اور

وہ اسکے پیچھے پیچھے

صبح صبح موڈ کیوں آف ہے تمہارا طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔؟اندر
آتے اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب موڑا
تمہیں کیا فرق پڑتا ہے میری طبعیت سے پہلے غلامی کرنے
سے فری ہو جاؤ پھر آکر ایک عدد اپنی بیوی کو بھی دیکھ
لینا۔۔"لہجے میں کڑواہٹ پہلے سے زیادہ بھر گئی تھی
یہ کیا تم نے غلامی غلامی لگا رکھا ہے۔۔۔سامنے کون ہے یہ تو
دیکھ لو۔۔۔"اب کی بار پامیر کا لہجہ سخت ہوا تھا
دیکھنے کی ضرورت تمہیں ہے۔۔۔تم لوگوں کا بس چلے ہمیں چھوڑ
"کر آپس میں شادی کر لو۔۔۔
ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو لیکن کیا کر سکتے ہیں قسمت تمہارے
ساتھ پھوٹنی تھی!!!اپنی بات پر امڈ کر آنے والی ہنسی روکتے
کومل کا سپاٹ چہرہ دیکھا وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے

دیکھ رہی تھی

میری جان۔۔۔"پیار سے بولتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے قریب
کیا وہ اب بھی اسکی پر کشش آنکھوں میں دیکھ رہی تھی
جس کے کام آنے کو تم غلامی کہہ رہی ہو وہ۔۔وہ شخص ہے
جس نے تمہارے شوہر کو سڑک سے اس وقت اٹھایا تھا جب اسکے
ماں باپ مرتے اپنوں نے کسی کچرے کی طرح پھینک دیا تھا
ٹھنڈ میں راتوں کو اوڑھنے کیلئے میرے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا
وہاں پڑے کتنے دن بد معاش بد قماش لوگوں کی درندگی کا نشانہ
بنتا رہا لوگوں کا پھینکا ہوا جھوٹا کھانا کھاتا رہا لوگوں کی
دھتکار سنتا رہا سہتا رہا میرے جسم پر آج بھی وہ نشان موجود
ہیں جب وہ غنڈے شراب پی کر آکر مجھے مارتے تھے میرے ساتھ
زیادتی کرتے تھے میں اپنے ماں باپ کے مرتے سڑکوں کی خاک

چھانتا رہ گیا تھا۔۔۔!!! بولتے بولتے بیچ میں رکا جیسے باہر آنے
والے آنسوں اپنے اندر پینے کی کوشش کر رہا ہو کومل یک ٹک
اسے دیکھے گئ
آج وہی چھوٹا بچہ ایک گینگسٹر بنا ہے جس کے آگے وہ
سڑک چھاپ تو کیا بڑے بڑے وحشی اداکار بھی آنکھ نہیں اٹھا
سکتے۔۔۔اسی شخص نے مجھے سڑک سے اٹھا کر پوری سلطنت
سونپ دی اور ایک دفع بھی نہیں جتایا۔۔۔خون کے رشتوں سے
بڑھ کر پاشا نے ہمیں محبت دی ہے تم اسکے ساتھ کو غلامی
!!! کہہ رہی ہو۔۔۔؟
تمہیں کیوں انہوں نے محبت کا جواب محبت سے نہیں دیا جانتی
ہو۔۔۔؟اس کے سوال پر کومل بے اختیار نفی میں سر ہلا گئ
وہ میری آنکھوں میں تمہارے لئے پسندیدگی دیکھ چکے تھے

انہیں شاک صرف اس بات کا لگا تھا کہ میں نے انہیں بتائے بغیر
تم سے نکاح کیا۔۔۔!!! پامیر کی باتوں پر کومل جتنا حیران ہو
سکتی تھی اس وقت وہ ہو رہی تھی اسے اندر ہی اندر زوردار
جھٹکا لگا تھا جس شخص کو اس نے دیوانگی کی حد تک چاہا
اس نے اسے صرف اس لئے نہیں قبول کیا کہ اسکا بھائی اسے
پسند کرتا تھا
تمہاری کچھ غلطیوں کی وجہ سے وہ تم سے ناراض ہیں ورنہ
وہ ہماری خوشی میں خوش ہیں چاہے اسکے لئے انکو پوری دنیا
سے لڑنا پڑ جائے اور اسکا ثبوت یاقوت بھائی ہیں جن کی
محبت کیلئے آج وہ اپنے قریبی دوستوں تک سے دشمنی مول
لے کر بیٹھے ہیں بنا اس بات کی پروا کئے کہ وہ لوگ پاشا کے
خلاف ہو گئے تو انکی جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔"اب وہ کیا بول

رہا تھا کومل کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اسے کچھ سمجھ
آئی تھی تو بس یہ کہ اسکی محبت میں ناکامی کی وجہ سامنے
کھڑا شخص تھا اس وقت کومل کو پامیر سے شدید نفرت
محسوس ہوئی وہ ایک جھٹکے میں اپنا آپ چھڑاتی اس سے دور
ہوئی اور بدحواس سی ہوتی باتھ روم میں گھس گئی
لیکن پامیر آج ہلکا محسوس کر رہا تھا اپنا ماضی بتا کر اسے اب
یقین تھا کہ کومل مزید پاشا سے بدگمان نہیں ہو گی لیکن وہ
اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ تو مزید اس سے نفرت کرنے لگی
تھی

ماضی یاد کرتے ادھڑے زخم جیسے پھر سے تازہ ہو گئے تھے

وہ زخم جوان درندوں نے دیے تھے ان میں سے جیسے پھر سے
خون رسنے لگا تھا پل میں وہ وہی چھوٹا سا بچہ بن گیا تھا یہاں
اسکی سانسیں اکھڑی تھی وہ کان کھجاتے گھبرایا گھبرایا سا
یہاں وہاں دیکھنے لگا آنکھوں میں نمی جمع ہو رہی تھی اسے
کومل کی ضرورت تھی لیکن وہ تو خود کو باتھ روم میں بند
کر چکی تھی اسکی اسی لاپرواہی کی وجہ سے پامیر زیادہ تر
باہر رہنے لگا تھا ایک شادی شدہ مرد کا سکون اسکی بیوی ہوتی
ہے وہی بیوی اگر منہ موڑ لے تو وہ مرد دوائیوں کے سہارے پر آ
جاتا ہے اس وقت بھی اسے کسی کی ضرورت تھی جو اسکا ہاتھ
تھامے اور کہے کہ وہ اب وہ بچہ نہیں رہا جس پر ظلم ہوتا تھا
وہ پامیر سلطان بن چکا تھا
خود کو بمشکل سمبھالتے وہ وارڈروب تک آیا اور اسے کھولتے

سامنے ایک چھوٹے سے لاکر پر نظر پڑی اس نے اپنی پینٹ کی
جیبوں پر ہاتھ مارا چابی دائیں جانب پڑی تھی جسے نکالتے
وہ لاکر کھولا گولیاں سامنے ہی پڑی تھی اسے جب بھی کومل کا
رویہ برا لگتا وہ اسے کچھ کہنے کے بجائے یا تو وہ جگہ چھوڑ
جاتا یا ان میڈیسن کا یوز کرتا جسے استمال کرتے تھوڑی ہی دیر
بعد اسکا دماغ سن ہونے لگتا جب تک اسکا اثر رہتا تب تک وہ
ہر احساس سے عاری رہتا کسی کی بھی اچھی یا بری بات اسے
محسوس نہیں ہوتی تھی بس خوش رہتا برلاس کے ساتھ ہنسی
مذاق یا جب بھی کسی کا کام تمام کرنا ہوتا وہ کام کر لیتا
اس دوائی کے جہاں اتنے فائدے تھے وہی ایک یہ نقصان بھی تھا
کہ اسے لینے کے ٹھیک دو گھنٹے بعد جب وہ اپنا اثر دکھانا
شروع کرتی تو دماغ کی رگیں کھنچتی ہوئی محسوس ہوتی

دل کی دھڑکن زیادہ ہونے لگتی جیسے دل پھڑک گیا ہو سانسوں
کی آمدورفت میں رکاوٹ ہونے لگتی پورا جسم پسینے میں
شرابور ہونے لگتا اس وقت بھی پامیر کا یہی حال ہو رہا تھا وہ
خود پر ضبط کرنے کی کوشش میں وہ دوائی ایک عدد لے تو
گیا تھا لیکن اسکا اثر ہوتے وہ بوکھلا سا گیا تھا کمرے میں
گھٹن محسوس کرتے وہ کھلی فضا کیلئے باہر نکل گیا

مرر کے سامنے کھڑی اسکی آنکھیں رو رو کر سرخ متورم ہو چکی
تھیں سانس جیسے سینے میں ہی کہیں اٹک سی گئی تھی ٹھیک
سے لینے میں دشواری ہو رہی تھی جسے صرف بے عزتی کا قصور
وار سمجھ رہی تھی وہ تو محبت نہ ملنے کا بھی قصور وار نکلا
وہ پامیر سے نفرت کی آخری حد بھی پار کر چکی تھی اپنے
آنسوں صاف کرتی اس نے پانی کے چھینٹے منہ پر مارے

جب تک وہ باہر آئی تھی تب تک پامیر باہر جا چکا تھا اس نے
سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون اٹھایا اور ایک نمبر ڈائل کیا جو دوسری
ہی رنگ پر اٹھا لیا گیا
تمہیں زمل چاہئے۔۔۔؟ لہجے کے ساتھ آنکھوں میں بھی وحشت تھی
اتنے دن سے اسی کیلئے پاپڑ بیل رہا ہوں۔۔۔" سامنے سے منور کا
تلخ جواب سنتے اس نے ضبط سے آنکھیں مینچی
پہلے اپنی نفرت میں اسے تمہارے حوالے کر رہی تھی اب بدلے
"میں مجھے بھی کچھ چاہئے۔۔۔
"کیا چاہئے تمہیں۔۔۔
اسکی ڈیمانڈ سنتے منور پہلے پہل چونکا لیکن جلدی ہی خود کو
کمپوز کر گیا
ٹھیک ہے تم جیسے ہی میرا کام کر دو گی وہاں تمہارا کام بھی

ہو جائے گا۔۔۔!!!ایک لمبی سانس خود میں اتارتے اس نے ٹھک سے کال بند کر دی نظر سامنے دیوار پر ٹکی تھی کتنی ہی دیر وہ وہی اسی پوزیشن میں کھڑی رہی جب اسکا فون دوبارہ بجا اب کی بار کال یاور کی تھی جس کا نام دیکھتے ہی اسکے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری

کہاں گم ہو تم۔۔۔آئی نہیں اب تک ہو سپٹل تمہارا مریض اللہ کو ہی پیارا ہو جائے گا۔۔۔"سامنے سے اسکی چہکتی آواز ابھری

!!!آ رہی ہوں بابا۔۔۔ تھوڑا صبر کرو۔۔۔

"نہیں ہوتا صبر ہی تو نہیں ہوتا وٹامن یو کی کمی ہو جاتی ہے۔۔

اسکا اتاولا پن دیکھ کومل کی مسکراہٹ گہری ہوئی

میں آکر پوری کر دونگی۔۔۔!!!آگے سے اسکی باتوں پر کھلکھلا کر ہنستی کال کاٹ کر جانے کیلئے تیار ہونے لگی

@@@@@@@@@

زمل ناشتہ کرتی اٹھ کر برتن اٹھانے لگی جب پیچھے سے اسکے
ہاتھوں پر کسی کے مردانہ خوبصورت ہاتھ پڑے اسکے لبوں پر
ایک دلکش مسکراہٹ رقص کرنے لگی
ہاتھ کو کنڑول میں رکھیں جان زیحال۔۔۔ورنہ انکی ایسی کی
تیسی کردونگا۔۔۔"اسکی بات پر زمل کے چہرے پر آئی مسکراہٹ
غائب ہوئی وہ وہی سے مڑتی اسے گھورنے لگی
گھور کیا رہی ہو ہاں۔۔۔"اس نے بھی آڑے ہاتھوں لینے والے انداز
میں
ڈپٹا
آپ کام پر کب جائیں گے۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
جب تم اجازت دو۔۔۔"محبت سے جواب دیا

مجھے باہر لے جائیں گھر اور لان میں رہتے رہتے میں اکتا گئی
ہی۔۔۔"اسکا لہجہ بھی اکتایا ہوا سا ہی تھا زیحال ایک پل کو
سوچ میں پڑا
ڈرائیو پر جا نہیں سکتے کیوں کہ پہاڑی علاقہ ہے اور تمہارے
لئے ایسے میں سفر ٹھیک نہیں چلو تمہیں یہاں کے خوبصورت
نظارے دکھاتا ہوں موڈ فریش ہو جائے گا۔۔۔"اسکی بات پر زمل
کا چہرہ جو پہلی بات پر بجھنے لگا تھا دوسری بات پر کھل اٹھا
اوکے میں دوپٹہ لے آؤں۔۔۔"اس وقت وہ دوپٹے کے بغیر تھی
سر پر ہلکا سا شفون کا دوپٹہ لئے وہ کندھوں اور پیٹ کو اچھے
سے شال میں چھپاتی زیحال کا ہاتھ تھام کر باہر نکلی وہ ہر
قدم بہت احتیاط سے اٹھوا رہا تھا زمل کا اسکی اتنی فکر دیکھ
سر پیٹ لینے کا دل چاہا

وہ دونوں چلتے ہوئے ایک خوبصورت جگہ پر پہنچے جہاں ایک
صاف پانی کی نہر زمین کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرتی گزر رہی
تھی اسکے آس پاس بڑے بڑے درخت تھے اور ایک جانب کئی
جھونپڑیاں بنی تھیں جو اس ہرے سبزے کو چادر اوڑھی زمین
پر بے حد خوبصورت لگ رہی تھیں

چاروں اطراف بڑے بڑے پہاڑ تھے جو بادلوں کو چیرتے ان سے
بھی اوپر گئے ہوئے تھے

ہبی۔۔۔مجھے وہاں جانا ہے۔۔۔"زمل نے چہک کر بولتے اوپر پہاڑ
کی طرف اشارہ کا زیحال نے پہلے پہاڑ دیکھا اور پھر اسے جو
مسلسل آنکھیں پٹپٹا رہی تھی

مار کھانے والی ڈیمانڈ زنہ کرو گلا لے۔۔۔یہاں تک لے آیا وہی بہت
ہے۔۔۔"وہ سرسری سے انداز میں ڈانٹتا آگے بڑھا

زمل خفگی سے منہ پھلائے اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگی جب
اسکی نظر ایک درخت پر پڑی وہ شاید امرود کا درخت تھا
ہی۔۔۔مجھے وہ امرود کھانے ہیں۔۔۔"ساتھ انگلی سے اشارہ
کیا زیحال نے ایک نظر درخت دیکھا
وائفی یار۔۔یہ درخت تو کافی اونچائ۔پر ہے۔۔۔"وہ درخت کو
دیکھتے فکر مندی سے بولا
تو آپ کے لئے کیا مشکل۔۔۔"اسکے قد کو دیکھتے چوٹ کی
"ہاں میرے لئے کیا مشکل میں انسان تھوڑی بندر ہوں ہے ناں۔۔
اسکی بات پر زمل کو ہنسی آئ
چپ شہ۔۔۔"وہ مخصوص اپنی پشتو زبان میں بولا
زمل ہنسی روکے نہ سمجھی سے دیکھنے لگی
میرا مطلب منہ بند کرو۔۔۔"اسکے خود کو نہ سمجھی سے

دیکھتے جلدی سے اردو میں ٹرانسلیٹ کی
ہی آپ پٹھان ہیں لیکن پشتو نہیں بولتے کیوں۔۔۔؟
تمہیں میری اردو زبان سمجھ نہیں آتی پشتو خاک سمجھ آئے
گی۔۔۔"اسکی بات پر زمل نے گھورا
ستر گی پتی کرازمانیت بہ پہ تاسو خراب شی۔۔۔ایسے مت
گھورو میری نیت تم پر خراب ہو جائے گی۔۔۔"پشتو کے ساتھ
اردو میں بھی اپنا جملہ دھرایا لیکن زمل جملے کو چھوڑے اسکے
پشتو طرز پر پاگل ہونے لگی تھی وہ پشتو بولتے بے حد حسین
لگ رہا تھا اتنا تو کبھی اردو بولتے نہیں لگا
ہی آپ پشتو بولتے ہوئے کیوٹ لگتے ہیں۔۔۔"وہ کھلے دل سے
تعریف کرنے لگی یہ شاید پہلا جملہ تھا جواب تک اس نے زیحال
کیلئے بولا تھا ورنہ وہی ہر بار اظہار محبت کرتا تھا اسکی کی

گئی تعریف پر زیحال بلش کرنے لگا چہرے پر ایک دلکش سی
مسکراہٹ پھیلی اور چہرہ دوسری جانب موڑ گیا

ہبی آپ۔۔۔آپ شرما رہے ہیں۔۔۔؟

میں کیوں شرماؤں گا پاگل ہو۔۔۔"خود کو کمپوز کرتے وہ درخت
کی جانب گیا آج پہلی بار اسکے منہ سے اپنے لئے تعریف کے دو
بول سنتے وہ جیسے اندر تک سرشار ہو گیا تھا

درخت کافی اونچای۔پر تھا زیحال کا ہاتھ بھی نہیں پہنچ پا
رہا تھا لیکن وہ اپنے جوتے اتارتا کف موڑتے پوری تیاری سے اوپر
چڑھنے لگا

"ہ۔۔ہبی۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

ڈانس۔۔۔تمہیں کرنا ہے۔۔۔؟اسکے بے وقوفوں والے سوال پر وہ
تڑخ کر بولتا اوپر چڑھتا گیا اگر اسکا تھوڑا سا بھی پیر پھسل

جاتا تو سر سیدھا نیچے پتھروں پر جا لگتا لیکن وہ اپنی پروا
کیے بغیر اپنی گلا لے کیلئے امرود توڑنے کی کوشش کرنے لگا جب
تک وہ واپس نہ آیا تب تک زمل کی جان لبوں پر اٹکی رہی اس نے
فرمائش کرتے وقت یہ تو دیکھا نہیں کہ وہ امرود لانا کتنا خطرے
سے بھرا تھا ویسے اس فروٹ کا درخت عموماً چھوٹا ہوتا تھا
لیکن یہاں وہ اگایا ہی اونچائی اور بلکل کنارے پر گیا تھا
وہ کتنی مشکل سے توڑ کر خیال سے جمپ لگاتا نیچے آیا اسکے
آتے زمل نے سکھ کا سانس لیا زیحال کی سانسیں پھول
چکی تھیں سر میں
جمپ لگانے سے ایک بہت بری ٹیس سی اٹھی لیکن وہ اگنور کرتا
ان امرودوں کو پاس بہتی ندی کے صاف پانی میں دھو کر لایا
زمل مزے سے کھانے لگی ایک وہ خود بھی کھانے لگا تھا کہ

دوبارہ ایک بری ٹیس سر میں اٹھی وہ آنکھیں زور سے مینچے
خود پر ضبط کر گیا
کتنی ہی دیر دونوں وہاں خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز
ہوتے رہے پھر واپس لوٹے واپس آتے وقت بھی وہ زمل کے ایک
ایک قدم پر نظر رکھے ہوئے تھا
ہبی میں۔۔ تھک گئی۔۔۔" وہ وہی رکتے منہ بسور کر بولی سانس
پھول چکی تھی زیحال نے بناوقت ضائع کئے اسے نرمی سے
اپنی بانہوں میں بھرا اسکا وزن بڑھ چکا تھا
"ہبی اب آپ تھک جائیں گے۔۔۔
کبھی نہیں۔۔۔ ساری زندگی بھی تم دونوں کو اٹھا کر چلنا پڑا
اٹھالونگا۔۔۔" اسکے پیٹ کی جانب اشارہ کرتے وہ محبت سے بولا
زمل مسکرا کر سر اسکے سینے پر ٹکا گئی

باقی کا راستہ اسکا اس شاہی خوبصورت سواری پر کٹا تھا
تھوڑی دیر میں دونوں اپنے اپارٹمنٹ پہنچ گئے تھے جب زیحال
کی نظر سامنے جھرنے کے قریب بیٹھے پامیر پر گئی وہ ایک پل
کو ٹھٹھکا وہ مسلسل سینا مسلتے جیسے بے چینی کم کرنے کی
کوشش کر رہا تھا اس ایک گولی نے اندر میں جیسے آگ سی لگا دی تھی
گلا لے۔۔ تم ٹھیک ہو اب۔۔؟ اسکے سوال پر زمل نے مسکرا کر سر
اثبات میں ہلایا واقعی اتنی دیر میں سانس بحال ہو چکا تھا
میں تھوڑی دیر تمہیں نیچے اتار دوں۔۔؟ یہ پھول دیکھو کتنے
خوبصورت ہیں۔۔۔" بولتے ساتھ پھولوں کی جانب اشارہ کیا
غلاب کے پھول تھے خوشبو بھی پیاری تھی زمل انکو دیکھتے
خوش ہوئی زیحال نے بے حد آرام سے اسے نیچے اتارا وہ ایک ایک
پھول پر ہاتھ لگاتی توڑنے لگی

خیال سے کوئی کانٹانہ لگوالینا۔۔"اسے سختی سے تاکید کرتا
وہ پامیر کی جانب آیاوہ پھولوں کے ساتھ بہل چکی تھی انکی
جانب دھیان ہی نہیں گیا
پامیر کے قریب آتے وہ خاموشی سے اسکے ساتھ کندھے سے
کندھاملا کر کھڑا ہواجب پامیر کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا پاشا
کواپنے پاس دیکھ وہ بری طرح سے گڑبڑایا
"پپ۔۔پاشا۔۔۔آ۔۔آپ۔۔
نہیں میرا بھوت یہ۔۔تازہ تازہ بیوہ عورتوں کی طرح شکل بنائے
کیوں کھڑے ہو۔۔۔"اسکی پر پامیر مسکرایا لیکن ویسے نہیں
مسکرایا جیسے مسکراتا تھا
تم نے پھر سے وہ میڈیسن یوز کی۔۔؟سوالیہ پوچھاوہ سختی
سے اسے منع کرتا تھاوہ گولی انسان کے لئے زہر تھی

بس آج لی ہے۔۔۔"وہ تھوڑا نادم ہوا سا تھ سر جھکا گیا

کومل کے ساتھ جھگڑا ہوا۔۔۔؟

پامیر خاموش رہا زیحال خود ہی سمجھ گیا

عورت ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔بچوں جیسی۔۔۔ہمیں ہی سمجھنا پڑتا

ہے۔۔۔"پامیر اب بھی خاموش رہا

وہ میرے کام کروانے سے چڑتی ہے ناں۔۔۔"اب کی بار پامیر نے

تڑپ کر اسے دیکھا اس نے کبھی کہا تو نہیں تھا

کومل نے آپ سے کچھ کہا۔۔۔؟خود پر ضبط کرتے کرتے بھی لہجہ

سخت ہوا

میرے پاس آنکھیں ہیں بٹن نہیں۔۔۔وہ اپنے حق پر ٹھیک ہے۔۔

تم شادی شدہ ہو اب کام کو چھوڑ کر اسے بھی وقت دیا کرو

میں دیتا ہوں۔۔۔"وہ سر جھکا گیا

دیکھتا ہوں کتنا وقت دیتے ہو اسے آئندہ۔۔۔رات کو تمہیں گھر
سے باہر دیکھا تو ٹانگیں توڑ دونگا۔۔۔"اسکی ڈانٹ میں بھی پامیر
کو محبت دکھی وہ بے اختیار زیحال کے کندھے سے لگ گیا
اتنے ہی جوش سے زیحال نے بھی اپنے حصار میں اسے بھینچا
اولاد کی طرح پالا تھا کیسے غافل ہو سکتا تھا وہ ان سے زیادہ
بڑا نہیں تھا لیکن زندگی سے جلدی سیکھ چکا تھا تب ہی تینوں
کو ماں باپ کی طرح پالا
"آئی لو ویو بھائی۔۔۔
بس کرو یار میری بیوی کھڑی ہے سامنے اس نے سن لیا تو تمہاری
زبان اور میرے کان سلامت نہیں رہیں گے۔۔۔"اس نے شریر
ہوتے
چھیڑا پامیر مسکراتا ہوا پیچھے ہوا بے چینی جیسے کم ہو گئی تھی

@@@@@@@@@@@@

کھانا بناتے وہ یاقوت کے آنے سے پہلے فریش ہوتے ایک زنک کلر کا
پیارا سا سوٹ زیب کر چکی تھی جس پر کھلے اسکے گولڈن بال
اور ہلکا سا میک اپ کئے وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی ایک وقت
تھا وہ واہیات لباس پہن کر کتنا میک اپ تھوپتی تھی اور آج
پیروں پر آتا فراک پہنے ہلکے سے میک اپ میں بھی پیاری لگ رہی
تھی کیونکہ یاقوت کو لائٹ سا ہی میک اپ پسند تھا
اپنے ساتھ ساتھ وہ تینوں بلی کے بچوں کو بھی تیار کر چکی
تھی جو اب لائن بنائے صوفے پر بیٹھے ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہے
تھے بلش آن وہ ان تینوں کے گال پر بھی لگا چکی تھی جو سفید
کلر ہونے کی وجہ سے صاف ظاہر ہو رہا تھا معصومیت تو تینوں
پر تمام تھی

میرے کیوٹ کیوٹ سے بے بیز۔۔امممماں۔۔۔۔"ایک کو اٹھاتے کسس

کر پیار کیا وہ تو بس دھیمی سی آواز میں میاؤں کر کر رہ گئ

وہ تینوں کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ یاقوت کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی وہ خاموشی سے پیچھے سے آکر اسے اپنے حصار میں لے گیا

اسلام علیکم جاناں۔۔۔"محبت سے چور لہجے میں بولتے اسکے رخصار پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی مشی تو ایکسٹرا ہی بلش کرنے لگی

تھی وہ تینوں بھی یاقوت کو دیکھتے اچھل پڑے مانو مشی نے

انکو ڈانٹ کر بیٹھا رکھا تھا

ارے۔۔۔یہ کیا کر دیا انکے گال پر۔۔"اس نے دو کو اٹھاتے اپنے سامنے کیا جب کے تیسرا خود کی اسکے صوفے پر بیٹھتے گود میں آگیا

وہ تینوں کو باری باری اٹھا کر پیار کرتا مشی کا دل زور سے
دھڑکا گیا اسے شدّت سے اپنی اولاد کی کمی محسوس ہوئی شادی
کو پانچ مہینے ہونے والے تھے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی لیکن مشی
اب ان بلی کے بچوں کی جگہ اپنے بچے چاہتی تھی
تم فریش ہو جاؤ پھر مل کر ڈنر کرتے ہیں۔۔۔" کہتے وہ کچن میں
چلی گئی وہ کچھ دیر انکے پاس بیٹھا اور پھر اٹھ کر فریش ہونے
چلا گیا مشی نے پہلے سے اسکی شرٹ اور ٹراؤزر نکال رکھی تھی
اسے یاقوت پر ہاف بازوؤں والی شرٹ اچھی لگتی تھی جس میں
وہ اپنے گورے کسرتی بدن کی وجہ سے اور زیادہ ہینڈسم لگتا تھا
لیکن باہر پہن کر جانے پر پابندی لگا رکھی تھی اس نے بھی ایک
ایسی زندگی گزاری تھی اسے پتہ تھا لڑکیوں کو ایسے لڑکے بہت
جلدی اٹریکٹ کرتے ہیں

اسکے ٹیبل پر کھانا لگاتے وہ آکر اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ
گیا مشی خاموشی سے اسکا کھانا ڈال کر خود بھی کھانے لگی
دونوں ایک ہی پلیٹ میں کھاتے تھے اور یاقوت پہلا نوالہ اسکے
منہ میں دے کر سنت پوری کرتا تھا
کیا بات ہے۔۔۔آج تمہاری پٹر پٹر بند ہے خیریت۔۔۔؟ مشی کو
خاموش دیکھ شریر ہوتے چھیڑا وہ بس گھور کر رہ گئی ورنہ
انکی تو تو میں میں اب بھی ختم نہیں ہوئی تھی
سب ٹھیک ہے۔۔؟اب کی بار سنجیدگی سے پوچھا
ھمم۔۔۔"اسکا سرسری سا جواب یاقوت کو مطمین کرنے کے
بجائے مزید بے چین کر گیا وہ کھانا کھاتے اٹھ کر برتن اٹھانے لگی
جب اسکے ہاتھ سے برتن لیتے وہ خود جا کر دھونے لگا
میں۔۔میں کر لونگی۔۔۔یہ تمہارا کام نہیں ہے۔۔"وہ یکدم بوکھلائی

کام پر نام نہیں لکھا ہوتا تم بات بتانے کی تیاری کرو کہ
میری بیگم کا موڈ کیوں آف ہے۔۔۔"اسکے سوال پر مشی ایک پل
کو دیکھتی رہی پھر وہی سلیب سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی خود
سے ایسی بات کہنا اسے عجیب لگ رہا تھا
جتنی دیر وہ بولنے کی ہمت جمع کرتی اتنی دیر میں وہ سارے
برتن دھو چکا تھا اور ہاتھ ساتھ کرتے اسے اپنی بانہوں میں بھرتے
روم میں لایا مشی اسکی حرکت پر گڑبڑا سی گئی تھی
مسسز یاقوت چپ ہیں مطلب کوئی بات ہے۔۔۔اب بتاؤ ورنہ صبح
تک بتانے کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔"اسے بیڈ پر سیدھی چت لٹاتے
خود اسکے اوپر آیا
وہ۔۔۔ مم۔۔مجھے۔۔۔چ۔۔چیک اپ کروانا ہے۔۔۔"لاکھ ہمت
جمع

کرتی بمشکل بولی

کیسا چیک اپ۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔؟ طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔" وہ پل میں فکر مند ہوتا اسے ٹٹولنے لگا

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس۔۔ کروانا ہے ک۔۔۔ کسی سے gynecologist

اسکی بات پر یاقوت کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ بے ساختہ اسکے پیچھے یہ نام دہرا گیا

لیکن کیوں۔۔۔؟

بس مجھے کروانا ہے ناں۔۔۔" یاقوت کے سوال سے تنگ ہوتے کوفت سے بولی وہ جانتی تھی یاقوت کو بچے کتنے پسند ہیں اسی وجہ سے وہ اب جلد از جلد یہ خوشی چاہتی تھی

اوکے۔۔اوکے۔۔۔میری جان کل چلیں گے۔۔۔پریشان نہ ہوا کرو

"۔۔

اسے بپھرتے دیکھ جلدی سے ٹھنڈا کیا

اسکے بعد بھی دونوں کتنی ہی دیر دن بھر کی باتیں کرتے رہے وہ

سونے سے پہلے یاقوت کے سینے پر سر رکھ کر سارے دن کی

روٹین بتاتی کیا کیا کھایا وغیرہ وغیرہ اور وہ تب تک سنتا

جب تک وہ خود نہ بتاتے بتاتے سو جاتی اب بھی ایسی ہی ہوا

تھا وہ بتاتے بتاتے سو چکی تھی جب یاقوت اسے ٹھیک سے

اپنے حصار میں لیتے خود بھی نیند کی گہری وادیوں میں جا گرا

@@@@@@@@@@

یہ ہوا کیسے۔۔۔۔"وہ تقریباً دھاڑا تھا اور اسکی دھاڑ پر وہ تینوں

کھڑے کھڑے سر جھکائے کانپ سے گئے تھے

پتہ نہیں پاشا۔۔۔وہ لوگ کب پروٹیسٹ کرنے وہاں پہنچے ہم نے
بوم بلاسٹ کرنے سے پہلے ہی بہت پیچھے سے سڑک جام کروادی
تھی لیکن یہ لوگ اچانک وہاں پہنچ گئے۔۔۔" یاقوت دھیمی آواز
میں بتاتا مزید سر جھکا گیا الیکشن قریب تھے اور موجودہ پارٹی
کی حکومت گرانے کی وجہ سے نئی پارٹی نے بوم بلاسٹ کرنے کی
سپاری پاشا کو دی تھی لیکن وہ بے قصور لوگوں کو نہیں مارتا
تھا اور نہ ان درندوں کو ایسے چھوڑتا تھا وہ کام اس طریقے
سے کرتا تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے لیکن
اس بلاسٹ میں ستر لوگوں کی جان گئی تھی اور پاشا کو صرف
اسی بات کا دکھ تھا اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ اب عدالت
کو۔ پاشا کے خلاف ایک ٹھوس وجہ مل گئی تھی وہ جانتا تھا یہ
جیلانی کا کیا دھرا ہے جو پاشا کو پھانسی تک پہنچانے کی سر

جوڑ کوششیں کر رہا تھا اس نے اپنے ساتھ باقی سیاست دانوں کو بھی ملا لیا تھا اسے رہ رہ کر اس پر شدید غصّہ آ رہا تھا

@@@@@@@@@@@

اپنے سب پیشنٹ سے فارغ ہوتے وہ اپنا کوٹ نکالتی سیدھا کیبن میں آئی تھی جہاں سامنے کرسی پر یاور بیٹھا بے تابی سے اسکا انتظار کر رہا تھا

تمہیں سکون نہیں ہے ناں۔۔۔"کومل کے سوال پر وہ سر نفی میں ہلاتا مسکرا دیا

سکون ہی تم ہو تمہارے بغیر صرف بے چینی ہے۔۔۔"بولتے ہوئے لہجہ شریر ہوا اسکی بات پر کومل کھلکھلا کر ہنس دی اسے یاور کا یہی انداز بے حد پسند تھا

یہاں نہ آیا کرو تمہاری جگہ ایک دن پامیر آ گیا تھا اور مجھے لگا

کہ تم ہو۔۔۔"اسے وہ دن یاد آیا جب وہ اس سے ملنے ہوسپٹل آیا تھا اور وہ یاور کا نام لیتی لیتی رہ گئی تھی

یار ہمارے بیچ اسکا ذکر نہ کیا کرو مجھے غصّہ آتا ہے اس پر کسی دن خود پر ضبط کرتے کرتے میں اسکی جان لے لونگا۔۔۔"وہ پل میں غصے سے سرخ ہو گیا

اچھاناں غصّہ نہ کیا کرو۔۔۔بھائی سے بات ہوئی وہ کب تک آئیں گے پاکستان۔۔۔؟یاور اسکے بھائی کے ساتھ باہر بزنس کر رہا تھا اسے چھوڑ کر خود پاکستان آگیا جہاں اسکی ملاقات کومل سے شہیر کی وجہ سے ہی ہوئی تھی اور تب وہ خود بھی محبت میں ناکامی والے ٹراما سے گزر رہی تھی جس میں اسے یاور کا ساتھ بہت حسین لگا تھا اسکا کندھا پا کر وہ پامیر کی بے لوث محبت بھول گئی تھی

سالے صاحب شادی کر چکے ہیں اسی میں بزی ہیں۔۔۔"اسکی بات
پر کومل کو شدید جھٹکا لگا
وہاٹ۔۔وہ۔۔۔وہ شادی کر چکے ہیں۔۔۔"اسے جیسے یقین ہی نہیں
آیا یاور چیئر سے اٹھتے اس کے قریب آیا اور کمر میں ہاتھ ڈالے
اسے اپنے قریب کیا
نہیں رہا گیا ہو گا اکیلے میری طرح۔۔۔"وہ اپنے بھائی والی بات
بھولتی اسکے اس قدر قریب آنے پر بری طرح سے سٹپٹا گئی اور
جلدی ہی خود کو کمپوز کرتی اسکے حصار سے نکلی
یاور اسکی بے چینی محسوس کرتا خود بھی ایک قدم پیچھے ہوا
"اچھا اپنے گھر کب بلاؤ گی۔۔۔
وہاں جانا اتنا آسان نہیں ہے وہاں جانے سے پہلے اپنے پیچھے
کروڑوں روپے چھوڑ کر جانا پڑتا ہے کیونکہ پاشا گینگ نے پکڑ لیا

تولاش بھی نہیں ملے گی۔۔۔بنا پیسوں کے۔۔"اسکی بات پر

یاور نے آئی برو اچکائی

یہ تم انکی تعریف کر رہی ہو یا میری بے عزتی۔۔۔"لہجہ تلخ تھا

بات دونوں طرف سے ایک جیسی تھی

" نہیں۔۔۔آئی ایم کڈنگ۔۔۔بس تھوڑا صبر کرو میں کچھ کرتی ہوں

یاور اسے پہلے بھی بہت بار کہہ چکا تھا کہ اسے وہ جگہ دیکھنی

ہے جہاں پولیس تک جانے سے ڈرتی ہے کہتے ہیں اس گینگ کا

قبضہ ملک کے سب سے حسین حصّے پر تھا جو حصّہ جنت کا

ایک ٹکڑا کہلاتا ہے کومل بھی پامیر کی وجہ سے وہاں سے آجا

سکتی تھی ورنہ مشی اور زمل کی طرح صرف گھر تک رہ جاتی

لیکن وہ پھر بھی اسکے عشق سے بغاوت کر بیٹھی واقعی کچھ

لوگ اپنی قسمت بری خود بناتے ہیں کومل بد قسمت ان میں سے

ایک تھی

@@@@@@@@@@

سوتے ہوئے اسے کروٹ بدلنے میں بار بار تکلیف سے گزرنا پڑ رہا

تھا زیحال ان دنوں اس سے تھوڑا دور ہو کر سوتا تھا سوتا کیا

ایک آنکھ اور ایک کان اس کی جانب لگے ہوتے تھے وہ جیسے ہی

تھوڑی سی ٹھسکتی وہ جھٹ سے آنکھیں کھول کر بیٹھ جاتا

اور اس کے گرد تکیوں کا گھیرا بنا دیتا تاکہ پیٹ کا جھکاؤ نیچے

کی جانب نہ ہو

صرف ڈیڑھ مہینہ رہ گیا تھا اس کے بعد انکی یہ ننھی سی جان

انکے بیچ اس بیڈ پر آنے والی تھی

ہبی کمر دکھ رہی ہے۔۔۔"بتاتے ہوئے لہجہ رندھ سا گیا ویسے ہی

ان دنوں وہ بناوجہ کے بھی رونے لگتی تھی

میں دبا دونگا بیٹھو۔۔۔۔" پیار سے کہتے اسے سہارا دے کر اٹھنے
میں مدد دی خود اسکے پیچھے آکر اپنی دونوں ٹانگیں اسکے
دونوں اطراف میں رکھتے عین اسکے پیچھے بیٹھا اور ہلکے ہلکے
ہاتھوں سے اسکے کندھے دبانے لگا زمل پر ایسی زمے داریاں ماں
بننے کے بعد آنے والی تھیں راتوں کو جاگنا اسے روتے ہوئے چپ
کروانا لیکن زیحال پہلے سے اسے ایک بچے کی طرح سمبھال رہا
تھا اسکی دیکھ بھال کر رہا تھا
کتنی ہی دیر وہ اسکے کندھے دباتا رہا اس دوران اسے خود نیند
کے جھٹکے آئے لیکن زمل کے سونے تک وہ اسی طرح نیند کے
ہچکولے لیتا جاگتا رہا
وہ کچھ ہی دیر میں اسی کے سینے پر کمر ٹکاتی پھر سے گہری
نیند میں چلی گئی زیحال کو اسکی اس پوزیشن کی وجہ سے

ساری رات بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سوتے ہوئے گزارنی پڑی تھی

@@@@@@@@@@@

بھائی رحم کھائیں بچے پر کب سے مال میں یہاں وہاں گھمارہے

" ہیں لیکن مجال ہے جو اپنی ہٹلر کیلئے کوئی چیز پسند آئی ہو

برلاس پچھلے تین گھنٹے سے گھن چکر بنا پامیر کے پیچھے

پیچھے روتا ہوا گھوم رہا تھا مگر وہ کان لپیٹے اپنی ہی چیزیں

لینے میں مگن رہا جب نظر سامنے ایک عورت پر گئی جس کے

ہاتھ میں غلاب کے پھولوں سے بنے گجرے دیکھ اسکی آنکھیں

چمکی لیکن اسی پل ماتھے پر بل پڑے کیونکہ وہ عورت پہناوے

سے غریب لگ رہی تھی اسی وجہ سے سیکیورٹی گارڈ اسے دھکے

مار کر نکال رہا تھا

یہ تمیز ہے تمہیں بزرگ عورتوں سے بات کرنے کی۔۔۔" پاس آتے

اس سیکیورٹی گارڈ کے کندھے پر ٹھوکا مارتے سخت لہجے میں بولا

"سر یہ لوگ کچھ بھی چوری کر جاتے ہیں انہی کاموں کے بہانے۔

وہ گارڈ جھٹ سے نرم پڑا اس عورت کی آنکھوں میں آنسوں

دیکھ پامیر کو اس گارڈ پر اور زیادہ غصّہ آیا

آئندہ کپڑوں سے کسی کو جج مت کرنا کون اندر سے کیا نکل آئے

کچھ پتہ نہیں۔۔۔"ہاں اگر پتہ چل جاتا تو گارڈ یہاں کھڑے رہنے

کی ہمت بھی نہ کر پاتا کیوں کہ پاشا گینگ ایک خوف کا نام تھا

آپ یہ سارے مجھے دے دیں۔۔۔"اس نے عورت کی جانب مڑتے

اس سے سے سارے گجرے خرید لئے

جس کے لئے تم نے یہ لئے بیٹا اللہ تمہاری جوڑی اسکے ساتھ

تا قیامت سلامت رکھے آمین۔۔۔"وہ ادھیڑ عمر عورت اسے

دعائیں دیتی چلی گئی اسکی دعاؤں پر پامیر کو اندر ہی اندر

ایک سکون سا اترتا محسوس ہوا دل نے بے اختیار امین کہا
بھائی بیگم تو ایک عدد ہے یہ باقی کس کو دیں گے۔۔۔" برلاس
اسکے جاتے جھٹ سے بولا چپ رہنا اسکے لئے تو جیسے گناہ کبیرہ تھا
پامیر اسے گھور ہی رہا تھا کہ پیچھے سے ایک لڑکی آتی اس سے
بری طرح سے ٹکرائی اور وہ سیدھا برلاس سے

اس نے ابھی مڑ کر دیکھا بھی نہیں تھا لیکن برلاس کی پلکیں تو
جیسے جھپکنا بھول چکی تھیں وہ یک ٹک سامنے کھڑی آئرہ کو
دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں ہاتھ میں
پکڑا فون دونوں کپکپا رہے تھے اس نے یقیناً ابھی برلاس کو نہیں

دیکھا تھا وہ صرف سکرین پر جگمگاتا موبائل دیکھ رہی تھی

میں تمہارے پیچھے ہی ہوں جان من آج ملاقات کا شرف

بخش دو" یہ لفظ آئرہ کو اتنا خوف زدہ کر گئے تھے کہ وہ بھاگ

کر اپنے ساتھ آئی ندرت بیگم کی جانب جاتی ہوئی پامیر سے ٹکرا گئی

پامیر نے مڑ کر غصّے سے اسے دیکھا اور آئرہ کو دیکھتے پامیر کی

بھی حالت برلاس جیسی ہی تھی جتنے غصّے میں وہ مڑا تھا

کوئی مرد ٹکرایا ہوتا تو یقیناً پامیر سے اپنی ہڈیاں توڑوا کر جاتا

تم۔۔۔؟ برلاس کے چونک کر پوچھنے پر آئرہ نے نظر اٹھا کر دیکھا

اب یہی حالت آئرہ کی بھی ہو رہی تھی وہ حیران تھی یا خوش

لیکن برلاس کو دیکھتے جیسے اٹکی سانس بحال ہوئی تھی

آنکھوں میں بے اختیار آنسوں جھلملانے لگے کیوں وہ شخص ایسے

ہی وقت میں ٹکراتا تھا جب وہ مشکل میں گھری ہوتی تھی

سانسیں اکھڑ رہی ہوتی تھیں اور اسے دیکھتے اپنی رو میں آنا
شروع ہو جاتی وہ بنا دیر کئے سیدھا برلاس کے سینے سے لگ گئی
لیکن وہ تو ایسا تھا کاٹو تو لہو نہیں اب بھی ہونقوں کی طرح بنا
اسے ہاتھ لگائے کھڑا دیکھ رہا تھا جب پامیر نے اسکے ہاتھ اٹھا کر
آئرہ کی کمر پر رکھے۔ گھورتے ہوئے برلاس کو نہ چاہتے ہوئے بھی
اسکے گرد اپنا حصار باندھنا پڑا تھا
آئرہ کی کپکپاہٹ اب قدرے کم ہو رہی تھی جب کہ پامیر کے
سامنے اسے دوسری دفع خود سے لگتے دیکھ برلاس پانی پانی
ہو رہا تھا
برلاس کے بازوؤں کا بندھ محسوس کرتے وہ پھر جیسے ساری
دنیا سے چھپ گئی تھی اس وقت آنکھیں بند کئے وہ یہی
محسوس کر رہی تھی

کتنی ہی دیر وہ یونہی برلاس کے سینے میں چھپی رہی جب
برلاس نے دھیرے سے اسے کندھوں سے تھام کر خود سے الگ کیا
کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو۔۔۔؟
اسکے سوال پر وہ خاموش رہی وہ
دونوں ہونقوں کی طرح کھڑے اسے اب بھی تک رہے تھے
تم لوگوں کو ٹکریں مارتی پھر رہی ہو اور ہمارا بچہ تمہارے لئے
یہ گجرے خرید رہا ہے۔۔۔"اس نے ایک ساتھ دونوں کو چونکایا
خود کو بچہ بولنے پر برلاس تو تڑپ ہی اٹھا تھا اب اسکے سامنے
بھی وہ اسکو بچے کی طرح ٹریٹ کریں گے تو کیا عزت رہ جائے
گی بیچارے برلاس کی
آئرہ تھوڑی نارمل سی ہوتی برلاس کو دیکھنے لگی جو اسے ہی
دیکھ رہا تھا

یہ لو پہناؤ۔۔۔" پامیر نے زبردستی اسکے ہاتھ میں گجرے تھمائے
وہ کبھی گجروں کو تو کبھی اسے دیکھتا اتنا قریب نہیں ہوئے
تھے کہ وہ سیدھا ہاتھ میں گجرے پہنا دیتا لیکن اب پامیر نے
اسے میدان میں دھکا دیا تھا تو وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ نہیں سکتا
تھا اسے نہ چاہتے ہوئے وہ گجرے پکڑنے پڑے
"میں کچھ سامان رہتا ہے وہ لے آؤں تب تک تم بھابی کو پہناؤ۔۔
آہ وہ مر وار ہا تھا برلاس کو جو اسے کھا جانے والی نظروں سے
دیکھ رہا تھا لیکن وہ ایک آنکھ مارتا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا
اسکے جاتے برلاس نے کان کی لو کھجائی وہی دوسری جانب آئرہ
جز بز سی ہوتی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی برلاس کو دیکھتے ڈر
جیسے کھو گیا تھا
انکی باتوں کو سیریس نہ لینا۔۔۔مذاق کر رہے تھے وہ۔۔"اسکی

صاف گویائی پر آئرہ کا چہرہ جیسے بجھ سا گیا سچ تو یہ تھا
وہ برلاس سے محبت کرنے لگی تھی اسے دیکھتے اپنا آپ ساری
دنیا سے چھپا ہوا محسوس ہوتا تھا اور اصل مرد ہی وہ ہوتا ہے
جسے دیکھ کر عورت کو اپنا آپ محفوظ محسوس ہو نہ کہ
اسے اپنی عزت کی فکر ہو جائے
تم اتنی ہڑبڑی میں کہاں سے آرہی تھی اب کس کو چھیڑ کر آئی
ہو۔۔۔" لہجے میں جیسے طنز سا گھلا آئرہ کچھ بے چین سی ہوئی
وہ۔۔۔وہ۔۔میں۔۔۔"اس سے بولنا محال ہو رہا تھا کیسے بتاتی
اتنے وقت سے کوئی اسے کس طرح ڈرا رہا تھا سائے کی طرح اسکا
پیچھا کر رہا تھا اس نے فون تک بند کر دیا تھا لیکن اس شخص
نے گھر کی لینڈ لائن پر کال کر کر اسے دھمکی دی تھی کہ اگر
اس نے اب اپنا موبائل پاور آف کیا تو وہ سیدھا اسکے گھر پہنچ

جائے گااور وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسکے گھر تک آئے زمل
کے بھاگ جانے کے بعد اس پر پابندی لگادی گئی تھی کتنی مشکل
سے اس نے آگے پڑھنے کی اجازت لی تھی

چھوڑو یہ پہنو۔۔۔"اسے الجھے ہوئے دیکھ گجرے اسکی جانب
بڑھادیے آئرہ نے خالی نظروں سے اسے دیکھا دل ہی دل میں
" کوسنے لگی "خود پہناتے ہوئے تکلیف ہو رہی ہے

اسے ایسے ہی کھڑے دیکھ برلاس نے خود اسکا نازک سا ہاتھ
پکڑتے ایک ایک کر کر گجرے پہنائے لیکن اسکے مردانہ خوبصورت
ہاتھوں میں اپنے پھول سے نازک ہاتھ دیکھ آئرہ کا دل زور سے
دھڑکا تھا

وہ دونوں ہاتھ میں اسکے ہاتھ تھامے انگوٹھے سے اسکے ہاتھ کی
پشت کو سہلاتے کن اکھیوں سے انکو دیکھ رہا تھا دونوں میں

محبت کے بیج کی کونپل پھوٹ چکی تھی جس سے نکلنے والی
جڑیں دونوں کے دلوں کو جکڑ رہی تھیں تب ہی برلاس کا دھیان
گیا کہ وہ اب بھی سر پر دوپٹہ لئے ہوئے تھی یہ دیکھ وہ مزید
اسکی جانب کھنچتا گیا اسکے سینے تک آتی وہ نازک سی لڑکی
برلاس شاہ کے دل پر حکومت کرنے والی پہلی یا شاید آخری ملکہ
بننے والی تھی

کس کے ساتھ آئی ہو۔۔۔؟ ہاتھ چھوڑتے سوالیہ پوچھا

"وہ ام۔۔۔امی کے ساتھ۔۔۔

اوہ امی آئی ہیں۔۔۔" اسکے پیچھے جملہ دھراتے دونوں کا دل دھک
سے رکا آئرہ کو اسکا اپنی امی کو امی کہنا اچھا لگا تھا جب کہ
برلاس جس نے شاید پیدا ہوتے صرف بھائی بولنا سیکھا تھا امی
لفظ پر دل جیسے ڈوب سا گیا تھا

تب ہی پامیر واپس آیا جس کے ہاتھ میں تین چار بیگز تھے یقیناً
وہ اکیلا ہی شاپنگ کر آیا تھا
میری ویسٹ لی۔۔۔؟اسکے آتے پوچھا اور یہاں پامیر کی زبان
نکلی تھی کیونکہ وہ اسکی ویسٹ لینا بھول گیا تھا
یارر۔۔۔۔مجھے سب فٹ ہوگ۔۔۔"اپنے دھیان میں بولتے بولتے
آئرہ پر نظر گئی جو ٹکر ٹکر اسے ہی دیکھ رہی تھی اسے دیکھ
برلاس کی چلتی زبان کو بریک لگی
مم میرا۔۔۔مطلب تھا کہ سکس ایبز زیادہ ہوگئے۔۔۔۔اب نیو
ویسٹ لینی ہیں۔۔۔"جلدی سے عزت کا کچرا ہونے سے بچایا
کم جم کیا کر۔۔۔کہاں لے کر جانی ہے اتنی طاقت۔۔۔"اسکے پیٹ
پر ٹھوکا مارتے ڈپٹا
آؤچ۔۔۔"وہ پیٹ پکڑے تھوڑا جھکا تھا انکی حرکتوں پر آئرہ کی

ہنسی چھوٹی برلاس نے اسی طرح جھکے جھکے اسے گھورا

واقعی اتنی طاقت کی ضرورت نہیں پڑے گی مجھے۔۔۔"آئرہ کی

صحت کو دیکھتے چوٹ کی اسکی یہ بات اگر وہ سن لیتی اور

سمجھ لیتی تو یقیناً دوبارہ اسکے سامنے آنے سے پہلے بھی سو

بار سوچتی بے شرم کہیں کا

تب ہی آئرہ کی نظر ندرت بیگم پر پڑی وہ جھٹ سے اپنی ماں

کی جانب گئی

جاسلام کر آساس کو۔۔۔"برلاس کو آئرہ کو جاتے ہوئے دیکھ رہا

تھا پامیر نے پھر چھیڑا اور وہ صرف گھور کر رہ گیا

یار رنام آج بھی نہیں پوچھا۔۔۔کب تک سی پی آر والی ہی بولتے

رہیں گے۔۔۔"پامیر کو فورا یاد آیا جب کہ برلاس کو نام سے کوئی

غرض نہیں تھی

رک میں پوچھ کر آتا ہوں۔۔۔"کہتے وہ جانے لگا تھا جب
برلاس پامیر کو کھینچ کر مال سے باہر لے آیا ورنہ تھوڑی دیر
وہ وہاں رکتا تو سیدھا رشتے کی بات کر آتا

@@@@@@@@@@@@

گلا لے۔۔۔ذرا سا بھی درد نہیں ہو گا میری جان لگوالو۔۔۔ہمارے
بے بی کیلئے۔۔۔"زیحال اس کے پاس کھڑا اور وہ بیڈ پر بیٹھی
اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے پیٹ سے چپکی ہوئی آنکھیں زور سے
موندے ہوئے تھی
ڈاکٹر پچھلے پندرا منٹ سے چھتیس بار انجکشن اسکے قریب
لے جا چکی تھی اور وہ ایک چیخ مارتی کہ ڈاکٹر پھر پیچھے ہٹ
جاتی زمل اتنی کبھی زیحال سے نہیں ڈری تھی جتنا ڈرا اسکو
انجکشن سے لگتا تھا

نہیں۔۔۔اس۔۔اسکو بولیں دور لے کر جائے انجکشن۔۔۔۔"وہ اسی طرح زیحال سے چپکی بپھر کر بولی

لیکن وائفی۔۔۔ہمارے بے بی کیلئے یہ انجکشن ضروری ہے۔۔۔۔"وہ بے بس ہو رہا تھا ایک طرف زمل کا رونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اور دوسری طرف یہ انجکشن لگنا بھی ضروری تھا اب تک جتنے بھی انجکشن لگے تھے سب زیحال نے دھوکے سے اپنی محبت بھری باتوں میں الجھا کر لگوائے تھے لیکن اس بار وہ اسکی ایک نہیں سن رہی تھی

تو بے بی کو لگوائیں ناں مجھے کیوں لگا رہی ہیں یہ۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کا اپنا سر پیٹ لینے کا دل چاہا

میرا بچہ۔۔۔تمہیں لگ کر وہ بے بی تک جائے گا پھر کچھ ٹائم بعد ہم اسے ہی لگوائیں گے۔۔۔"

وہ اب بھی نہیں مانی تھی زیحال بے بسی سے یہاں وہاں دیکھتا
طریقہ سوچنے لگا جب اسے ایک آئیڈیا آیا اس نے زمل کو خود
سے تھوڑا پیچھے کرتے چہرے پر آئے بال پیار سے پیچھے کئے
وہ روئی روئی آنکھوں سے سبکی لیتی اسے ہی دیکھ رہی تھی
زمادز°ہ ملکہ۔۔۔(میرے دل کی ملکہ) زما°ول کائنات۔۔۔(میری
کل کائنات)۔۔۔"وہ اپنے مخصوص پشتو طرز میں بولتا زمل کو
ہپنوٹائز کرنے لگا تھا
مایواز°تاسرہ مینہ کا°°۔۔(میں نے صرف تم سے محبت کی ہے)
وہ پاگلوں کی طرح دیوانہ وار اسے دیکھتی جا رہی تھی
کیا اس سے حسین پٹھان زمل نے کبھی دیکھا تھا۔۔؟ وہ سامنے
والے کو اپنی خوبصورتی اور طرز سے مات دینے کی جان لیوا
سکت رکھتا تھا میسی ہیئر سٹائل وجیہہ نقوش پر کشش گرے

آنکھیں سورج سی چمکتی رنگت اور پٹھانوں والا لب ولہجہ

زمل سے زیادہ خوش نصیب کوئی نہیں تھا

اس دوران وہ ایک ہاتھ سے ڈاکٹر کو اشارہ کر

چکا تھا جس نے آہستہ سے بیڈ کے دوسری جانب سے آتے اسکے

بازو پر آرام سے انجکشن لگا دیا اور وہ نظریں اٹھائے خود پر

جھکے زیحال میں مگن رہی اسکے چپ ہوتے وہ پھر سے جیسے

ہوش کی دنیا میں واپس آئی

"ہبی۔۔۔ا۔۔انکو کہیں۔۔۔جائیں یہ یہاں سے۔۔۔

ہاں آپ جائیں کیونکہ انجکشن تو لگ گیا۔۔۔"اسکی بات پر زمل

نے جھٹ سے اپنا بازو دیکھا جہاں کاٹن رکھی تھی اور پھر جو

وہ رونا شروع ہوئی تھی زیحال کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر سے بھی

اپنی ہنسی کنٹرول کر پانا مشکل ہو رہا تھا

یو۔۔۔چیٹر ھیییی۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے بھی چیخ پڑی ساتھ ہی
زیحال کا قہقہہ مزید بلند ہوا وہ اپنی بپھری بلی کو بمشکل
قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بار بار اپنا آپ چھڑاتی
اسے دھکا دے رہی تھی
آپ جائیں باہر میرا بندہ کھڑا ہے۔۔۔وہ آپ کو علاقے سے باہر
چھوڑ آئے گا۔۔۔"اس نے زمل کو قابو کرتے ڈاکٹر کو جانے کی
اجازت دی جو سامان سمیٹتی کمرے سے باہر چلی گئی اس کے
جاتے زیحال نے زمل کو ایک جھٹکے میں خود میں قید کرتے
ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا وہ سانس روکے اسکے سلگتے
لبوں کے لمس کو محسوس کرتی رہی وہ قطرہ بہ قطرہ اسکی
سانسیں پیتے اپنی پیاس بجھانے لگا تھا اسکے پیاسے لب زمل
کے لبوں کو اس وقت چھوڑنے سے انکاری تھے لیکن وہ سانس

مسلسل بند رہنے کی وجہ سے اسکے سینے پر مکوں کی بوچھاڑ
کرتی پیچھے کرنے لگی

جب زیحال اس سے پیچھے ہوتے نرمی سے اسکے گیلے ہونٹوں
کو انگوٹھے سے مسلنے لگا اسکے اس بے باک عمل پر زمل سرخ
گلال سی ہوتی یہاں وہاں دیکھنے لگی کتنے دن بعد اس نے یہ
شدّت بھری گستاخی کی تھی ورنہ بس اوپر اوپر سے ہونٹ اور
گردن چوم لیتا

میری گلالے۔۔۔۔ڈرامہ کوئین بھی ہے۔۔۔"آنکھ دباتے شریر
ہوتے اسے مزید

چھیڑا وہ جو شرم سے لال ہو رہی تھی اسکی بات پر گھور کر دیکھنے
لگی

ہٹیں پیچھے آپ دھوکہ دیتے ہیں۔۔۔"اسے پیچھے دھکیلتے بے دھیانی

میں وہ۔ وہ بات بول گئی تھی جو سیدھا زیحال کے دل کے آر پار ہوئی تھی

وہ اپنی تھائیز سے پینٹ اوپر کھینچتا اسکے قریب نیچے زمین پر بیٹھا وہ یک ٹک سی اسے دیکھے جا رہی تھی اسکا سپاٹ چہرہ دیکھ وہ ایک پل کو ساکت ہوئی

ایک بات یاد رکھنا زمل۔۔۔ میں نے کبھی زندگی میں کسی کو دھوکہ نہیں دیا سوائے ان کرپٹ سیاستدانوں کے۔۔۔ اسکے بھی وہ درندے حقدار تھے لیکن تمہیں یا خود سے جڑے کسی رشتے کو کبھی نہیں دیا نہ دے سکتا ہوں۔۔۔" بولتے ہوئے اسکا سپاٹ لہجہ محسوس کرتے زمل کو اپنی ریڈ کی ہڈی سن ہوتی محسوس ہوئی اس نے کبھی زیحال کو اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس وقت تھا

مم۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا ہبی۔۔۔" وہ پل میں نادم ہوئی
اور اسکے فولادی ہاتھ اپنے نازک ہاتھوں میں تھام لئے
اگر تمہیں کوئی کہے کہ زیحال خان آفندی نے تمہیں دھوکہ دیا
ہے تو کیا تم اسکا یقین کرو گی۔۔۔؟ آنکھوں میں امید کے دیپ
جلائے سوالیہ پوچھا
زمل بے ساختہ سر نفی میں ہلا گئی "نہیں کبھی نہیں میں اسکا
منہ توڑ دونگی۔۔" اسکی بات پر زیحال جو حد سے زیادہ سنجیدہ
تھا مسکرا دیا لبوں نے بے اختیار آمین کہا
زمل کا خود پر اعتماد دیکھ اسکے دل میں پنپنے والا خوف زائل
ہو چکا تھا اب اسے کوئی ڈر نہیں تھا چاہے اسکے ماضی کسی
بھی صورت میں اسکے سامنے آ کھڑا ہو
اس نے تھوڑا سا اوپر اٹھتے زمل کی گردن میں ہاتھ ڈالتے اسکے

لبوں کو اپنے لبوں سے ملایا اور کتنی ہی دیر پھر سے اسکی
سانسیں جھنجھوڑتا رہا اسکا پسندیدہ جام زمل کی سانسیں بن
چکی تھیں جنہیں پیتے ہوئے وہ دنیا سے بے گانہ ہو جاتا تھا

@@@@@@@@@@@

سر اس بلاسٹ کے پیچھے وہی پاشا گینگ ہے۔۔۔ جنہوں نے ستر
لوگوں کی جان لی ہے۔۔۔" انسپکٹر قاسم ایس ایس پی کے سامنے
کھڑے ہوتے مؤدب انداز میں گویا ہوئے جن کے ماتھے پر اس
وقت ناگواری کی شکنیں ابھری ہوئی تھیں
ان پر اب تک عدالت میں چلتا کوئی کیس کامیاب نہیں ہو پایا
وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔؟ لہجہ تلخ تھا" ہلانکہ کوئی ایسا جرم
نہیں جو اس گینگ نے نہ کیا ہو غیر قانونی سمگلنگ سے لے
کر قتل و غارت تک کے بڑے بڑے جرائم وہ درندے کر چکے ہیں

جی سر انکا گینگ لیڈر کافی سٹرونگ بیک گراؤنڈ رکھتا ہے بڑے بڑے بزنس مینز ہوم منسٹر اس سے ملنے کے لئے قطار میں کھڑے ہوتے ہیں وہی پولیس کا منہ بھی بند رکھتے تھے کیونکہ وہ انکی الیکشن میں پارٹی کو سپورٹ کردے تو اس بندے کو کرسی پر آنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا یہی وجہ ہے کہ اس پر آج تک کوئی کیس نہیں چل پایا کبھی کوئی بیچ میں آگیا تو کبھی

"کوئی لیکن اس وقت بہت سے سیاست دان اسکے خلاف ہیں۔۔

ایسا کیوں۔۔۔؟ پھر سوالیہ پوچھا

سر میرے خیال سے اس کی سپورٹ بند ہو چکی ہے اسے پریشرائز

"کرنے کیلئے وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن یہ ہمارے پاس گولڈن چانس ہے اس پاشا کو پکڑنے کا۔۔۔اور سارے جرم کا بدلہ ایک ہی دفع میں لینے کا۔۔۔تم

تیاری کرو اس جرم کو مزید بڑھا کر ہم ایک ہی بار اس پر دھاوا
بولیں گے پھر دیکھتا ہوں کون مائی کا لال اس پاشا کو بچاتا
ہے۔۔۔"انکی آنکھوں اور لفظوں سے اس وقت آگ برس رہی تھی

@@@@@@@@@@@@

یاور کو جیسے تیسے کومل نے کچھ دن کیلئے ٹرخا دیا تھا لیکن
اب وہ باقائدہ ناراض ہونے لگا تھا کومل کو سمجھ نہیں آ رہی
تھی کہ وہ اس علاقے میں جانے کیلئے اتنی ضد کیوں کر رہا تھا
کہیں وہ پامیر سے ملنے یا اسے نقصان پہنچانے کا نہ سوچ رہا ہو
نقصان لفظ پر اس کے دماغ نے جیسے قہقہہ لگایا کیا ایسا ممکن
تھا۔۔۔؟ نہیں جواب بے ساختہ آیا لیکن اب جو بھی تھا اسے
یاور کی یہ ضد پوری کرنی تھی اتنا تو یقین تھا اسے اس پر کہ
طلاق سے پہلے وہ پامیر کو کچھ نہیں بتائے گا اس رشتے کے بارے میں

وہ اپنے کیبن میں یہاں وہاں گھومتی یہی سوچ رہی تھی جب
دماغ نے ایک آئیڈیا بھنا اسکے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آن
" ٹھہری "ہاں ایسے کسی کو شک بھی نہیں ہو گا
اپنے آپ میں ہی سوچتی کتنی ہی دیر مسکراتی رہی
@@@@@@@@@@@@
مشی کی ضد پر وہ اسے ایک لیڈی ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے
لئے لے آیا تھا اب باہر بیٹھے وہ انتظار کر رہا تھا کتنی دیر ہو
چکی تھی لیکن وہ باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی آخر میں
مجبور ہوتے وہ اپنا موبائل نکالتے گیم کھیلنا شروع ہو گیا
وہ یک ٹک سامنے ٹیبل پر پڑی یاقوت اور مشی کی رپورٹ دیکھ
رہی تھیں

آپ کے شوہر آپ سے پیار کرتے ہیں۔۔۔؟ڈاکٹر کے بے تکے سوال

پر

مشی ایک پل کو چونکی

جج۔۔جی۔۔کرتے ہیں۔۔۔"اب وہ کیا بتاتی اس سے زیادہ آج تک

مشائم کو کسی نے چاہا بھی نہیں تھا

اگر میں کہوں آپ میں نہیں آپ کے شوہر میں پرو بلم ہے تو۔۔۔؟

"اسکی بات پر مشی کا دل دھک سے رکا مم۔۔۔مطلب۔۔۔

یہ میڈیسنز ہیں آپ اور آپ کے شوہر کو لینی ہیں اور کوشش

کریں کہ انہیں گرم کپڑے نہ دیں کچھ دن۔۔۔اور خوراک بھی

ٹھیک کروائیں۔۔اللہّ پاک آپکے شوہر کو جلدی صحت یابی

دیں آمین۔۔۔۔"ساتھ ہی اسکے میڈیسن والی پرچی تھمائی

مشی کا دل جیسے مٹھی میں آگیا تھا یا قوت میں پرو بلم تھی

یہ بات سوچتے ہوئے بھی مشی کی جان نکل رہی تھی اسے بچے
کس قدر پسند تھے اگر اسے یہ بات پتہ چل جاتی تو وہ ٹوٹ کر رہ جاتا
وہ ہاتھ میں فائل تھامے باہر آئی لیکن یاقوت وہاں آس پاس کہیں
نہیں تھا مشی جانچتی نظروں سے اسے یہاں وہاں دیکھنے لگی
کوریڈور میں اس وقت گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی
کہ تب ہی کوئی مشی کو کمر سے تھامے دیوار سے لگا گیا وہ اس
اچانک افتاد پر پھٹی پھٹی نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو
دیکھنے لگی اسے پہچانتے سانس جیسے اوپر کی اوپر اور نیچے
کی نیچے رہ گئی تھی
تب ہی وہاں یاقوت ہاتھ میں مشی کے فیورٹ چکن چاؤ من کا
پیکٹ پکڑے آرہا تھا اسکی نظر اب تک مشی اور اس شخص پر
نہیں گئی تھی جو اسکی بیوی کو کمر سے تھامے دیوار سے پن

کرتا دیوانہ وار اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا

یاقوت اپنے دھن میں آرہا تھا جب اسکا فون رنگ کرنے لگا سامنے
پاشا کا لنگ جگمگاتا دیکھ اس نے جھٹ سے کال اٹھائی اتنی
دیر میں مشی ساتھ بنے روم کے دروازے کا ناب گھماتی اس
شخص کو اندر لے گئی آنکھیں اب تک حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں مانو
کوئی بھوت دیکھ لیا ہو سامنے ہیری کھڑا تھا اس کا
ماضی ایک بھیانک ماضی ایک کبیرہ گناہ جس سے وہ توبہ کر
چکی تھی کیا توبہ کے بعد بھی آزمائش میں ڈالا جاتا ہے دل نے
بے اختیار سوال کیا ہاں۔۔۔یہ دیکھنے کیلئے کہ انسان نے توبہ کتنے
سچے دل سے کی ہے کیا وہ اس پر اب بھی قائم بے شک اس

آزمائش پر اترنے والے کیلئے کامیابی گی کامیابی ہے

وہ اپنا بے ہنگم سانس بحال کرتی کرنٹ کھا کر ہیری سے دور ہوئی جو خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات چہرے پر لئے اسے دیکھ رہا تھا

کہاں تھی۔۔۔تم میں۔۔نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں۔۔۔" وہ خوشی سے پاگل ہوتا چہک کر بولا اور اسکے قریب ہوتے پھر سے کمر میں ہاتھ ڈالنے لگا جب مشی نے اسے پیچھے کرتے ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے چہرے پر دے مارا وہ شاک کی سی کیفیت میں گال پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی یو بلڈی مین۔۔۔" وہ بپھری شیرنی کی طرح غرائی تھی ہیری اب بھی پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہا تھا

بے بی آئی ایم ہیری یور بوائے فرینڈ بے بی۔۔۔" وہ بولتا ہوا آگے آتا اسے پھر سے چھونے لگا تھا جب ایک اور تھپڑ اسکے گال پر پوری شان و شوکت سے چمکایا

آئی سیڈ ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔جو بھی تھا ہمارے ماضی میں تھا اور اب میں شادی شدہ ہوں۔۔۔اس لئے بہتر ہو گا آئندہ مجھے کہیں دیکھو تو رستہ بدل لو اپنا سمجھے۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولتی جانے لگی تھی جب ہیری نے اسے بازو سے پکڑ کر اسے واپس سے کھینچا

کہاں چلی مس نیک پروین شادی کر لی تو کیا ہوا تم جیسی شادی کر کر بھی کنواریوں جیسی ہی ہوتی ہو ہر مرد کے ساتھ ایک جیسا رشتہ رکھنے والی۔۔۔" وہ مکارانہ انداز میں بولتا اسکے منہ پر غرایا اصل دھچکا تو مشی کی شادی کا سن کر لگا تھا اسے

اب کوئی لڑکی منہ نہیں لگائے مشی جیسی ہائی بولڈ کلاس لڑکی تو بلکل نہیں

لیو مائے ہینڈ اینڈ ہاؤ ڈیئر یو تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا بات کرنے کی میں نے کبھی تم سے اس طرح کا تعلق نہیں بنایا انڈر سٹوڈ۔۔۔" وہ اپنی آواز کو قدرے کم رکھتی سخت لہجے میں غرائی تھی

نو بے بی۔۔۔ تم نشے میں خود کو نہیں سمبھال پاتی تھی لاسٹ ٹائم۔ تمہیں میرے خیال سے یاد نہیں تم ڈرنک تھی میرے ساتھ روم میں۔۔۔ بیڈ پر اس حالت میں افف بے بی کیا بتاؤں بس وہ ڈاکو اس دن حملہ نہ کرتے تو آج اس ڈاکٹر کے پاس تم اپنی ڈلیوری کے لئے آئی ہ۔۔۔" اسکی اتنی بے ہودہ بات پوری سننے سے پہلے مشی نے پھر سے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ وہ اسے بازو سے

دبوچتا بیڈ پر گرا گیا وہ ہکا بکا سی اسے دیکھنے لگی اسکے
لفظوں نے کیسے روح قبض کر دی تھی اسکے ساتھ یہ سب ہوا
تھا۔۔۔؟ سر پر جیسے منو بھاری پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا نہیں اسے اس
کی فکر بھی نہیں تھی یاقوت نے اسے کسی مرد کے ساتھ دیکھا
تھا وہ بھی اس حالت میں۔۔۔؟ اسکا دل یہ سوچتے جیسے مٹھی
میں آ گیا تھا کمرے میں آکسیجن ختم ہوتی محسوس ہوئی
آنکھوں سے آنسوں ابل کر رخصار پر بہنے لگے
کیا ہوا۔۔۔ تم تو سکتے میں ہی چلی گئی ہو۔۔۔ لگتا ہے میرے
بے بی کو وہ دن یاد نہیں ابھی یاد کروا دیتا ہوں۔۔۔" بولتے وہ
اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا ساتھ ہی یہاں مشی کی جان
لبوں پر آئی تھی وہ حیرت اور خوف سے اسے دیکھتی بیڈ پر
پیچھے کھسکی لیکن ہوسپٹل بیڈ چھوٹا ہونے کی وجہ سے

تھوڑی ہی دور کنارے پر جا اٹکی

نہیں اللہ جی میں نے توبہ کر لی تھی اس گناہ سے مجھے پھر

سے آزمائش میں نہ ڈال۔۔"اسکے بڑھتے قدموں پر نظریں جمائے

دل جیسے حلق میں آ گیا تھا گرم آنسوں بہہ رہے تھے

نو۔۔۔ہیری۔۔۔دد۔۔۔دور رہنا مجھ سے۔۔۔"اسے اپنی جانب

آتے

دیکھ وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوتی بولی لیکن وہ انسان نہیں چلتا

پھرتا شیطان تھا اس وقت تو کم از کم یہی لگ رہا تھا

دور اتنے وقت دور ہی تو رہا ہوں آج وہ دوری مٹانی ہے مشائم

بے بی کتنا تڑپاؤ گی اپنے عاشق کو۔۔"وہ شرٹ پھینکتا اس پر

لپکتے دونوں ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے پیچھے

تکیے پر پن کرتا اسکی گردن پر جھکا مشی بن آب مچھلی طرح

اسکے نیچے دبی تڑپنے لگی تھی لیکن اسی وقت اسے ہیری کے
پیچھے دو سیاہ پر کشش آنکھیں نظر آئیں جن میں اس وقت خون
اتر رہا تھا۔ یہاں مشی کو لگا تھا اسکی روح قبض ہو چکی ہے
جو ڈرا اسکے دل میں تھا وہ پورا ہو گیا وہ پھر سے ان دو سیاہ
آنکھوں میں گر چکی ہے
یاقوت نے اسے ایک جھٹکے میں مشی کے اوپر سے اٹھاتے نیچے
زمین پر دھکا دیا وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا تھا
لیکن وہ بھی ڈھیٹ تھا اسی وقت زمین سے اٹھا جب ایک زور
دار گھونسہ اسکے جبڑے پر پڑا وہ تڑپ کر پھر سے منہ کے بل
زمین پر گرا تھا اب کی بار یاقوت نے اسے گردن سے پکڑ کر
اٹھاتے اپنے مقابل کیا اور پھر ایک اور جھاپڑ اسکے منہ پر کھینچ
کر رکھا لیکن گرنے نہیں دیا اسکے گھونسوں سے ہیری کو اپنا

سر چکراتا محسوس ہوا

تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔میری بیوی کو چھونے کی کمینے۔۔۔" یہ

پڑا تھا پیٹ میں مکا وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا

مشی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیوانہ وار مارتے دیکھ رہی

تھی دل جیسے کسی گہری کھائی میں ڈوب رہا تھا

بول۔۔۔"اس کے پر دھاڑتے ایک اور زوردار مکا اس کے جبڑے

پر رسید کرتا زمین پر گرا کر گھونسوں سے اسکی حالت بری کر

دی مشی اسکے قتل کر دینے کے ڈر سے آگے آتی اسے روکنے لگی

تھی جب یاقوت کی قہر آلود نظریں دیکھ اس کے قدم وہی

منجمند سے ہو گئے

اس نے ہیری کو جان سے نہیں مارا تھا لیکن جینے لائق بھی

نہیں چھوڑا تھا وہ وہی زمین پر پڑا خون سے لت پت بے ہوش

ہو چکا تھا وہ ہیری کو چھوڑتے مشی کی طرف متوجہ ہوا
مشی جو خوف زدہ سی کھڑی رو رہی تھی کیونکہ یاقوت کا یہ
روپ اس نے پہلی بار دیکھا تھا اسکی نظریں خود پر پا کر ڈر
کر یکدم اچھلی

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا اور آتے اسے اپنے
سینے میں بھینچ گیا مشی ہکا بکا سی اسکی شرٹ کو دیکھتی
اسکی شدت کو محسوس کرنے لگی وہ مشی کو خود میں زور
سے بھینچے سر سہلانے لگا اسکا لمس محسوس کرتے مشی کے رکے
آنسوں پھر بہنے لگے وہ اسکے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی
خوف زائل ہوتے وہاں محبت امڈ آئی تھی وہ بھی یاقوت کی
کمر پر اپنے نازک ہاتھوں کا حصار باندھتی اسکے دل کے مزید
قریب ہوئی دونوں کے جسموں کی حرارت جیسے ایک دوسرے منتقل

ہونے لگی تھی

ایم سوری۔۔۔۔سو سوری مجھے آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔"اسے خود
میں بھینچتے شدّت سے چور لہجے میں بولا جب مشی نے سر
اٹھا کر اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں نمی تھی آج وہ مر جاتا اگر
اسکے ہوتے اسکی عزت کے ساتھ ایسا کچھ ہو جاتا
مم۔۔۔مطلب۔۔۔"اس نے سسکی بھرتے رندھی سی آواز میں پوچھا
"میں۔۔۔۔میں باہر ہی کھڑا تھا اور۔۔۔
اور۔۔۔؟اسکے بات کو ادھورا چھوڑنے پر وہ اسکے سینے سے پیچھے
ہٹتی بے چین سی ہو کر پوچھنے لگی
اور دیکھ رہا تھا کہ تم۔۔۔"وہ پھر چپ ہوا
کیا میں۔۔۔۔بول۔۔و"اب کی بار وہ چیخی تھی وہ باہر تھا تو
اندر کیوں نہیں آیا کیوں اسکی گھٹیا باتیں سنی وہ تو اسکے ڈر

سے اسے صحیح سے جواب نہیں دے پا رہی تھی

تم کتنا بدل گئی ہو میرے لئے۔۔۔" یاقوت کی بات پر مشی کی

انکھوں سے گرم سیال رفتار سے بہنا شروع ہو گیا تھا وہ بے

یقینی سے اسے دیکھنے لگی

تت۔۔۔ تو کیا تمہیں۔۔ مم۔۔ مجھ پر شک۔۔ تھ۔۔۔ تھا۔۔۔؟ لفظ

حلق

میں جیسے اٹک رہے تھے اصل جان تو اسکی اب نکل رہی تھی

کیا وہ اس پر یقین نہیں کرتا تھا؟ آہ دل ٹوٹ رہا تھا تکلیف

پورے جسم کو محسوس ہو رہی تھی عورت مرد پر شک کرے تو

وہ برداشت کر جاتا ہے لیکن مرد عورت پر شک کرے تو وہ عورت

مرنے سے پہلے مر جاتی ہے

نہیں۔۔۔ نہیں مم۔۔ میری بات۔۔" وہ بولتے ہوئے آگے آ کر اسے

کندھوں سے تھامنے لگا تھا جب وہ ایک قدم پیچھے ہوئی یاقوت
وہی رک گیا
کیا تمہاری بات۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں۔۔۔ میں اب بھی وہی مشائم
ہوں جسے تم بے حیا بد کردار کہتے تھے۔۔۔؟
نہیں میری جان۔۔۔ میرا ہر گز وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔" وہ پھر اسکی
جانب ایک قدم بڑھا لیکن مشی ہاتھ کھڑا کرتی اسے چپ کرواتی
وہی روک گئی
اسکے ہونٹ سی چکے تھے وہ خاموشی سے کھڑی روتے ہوئے
یاقوت کو دیکھتی رہی جسم پورا لرز رہا تھا عنقریب اسکا بی
پی شوٹ کرنے والا تھا اس سے پہلے وہ گرتی یاقوت نے آگے
بڑھتے زبردستی اسے خود سے لگایا اور اتنی زور سے لگایا کہ وہ
چاہ کر بھی خود کو اس سے الگ نہ کر پائے

کہتا تھا سمجھتا بھی تھا لیکن تم نے جب کہا کہ نفرت گناہ سے
کی جاتی ہے گناہ گار سے نہیں وہ دن آخری تھا جب میں نے اپنے
دل کو تمہاری طرف سے صاف کر لیا تھا اور تمہیں اپنے رب سے
مانگنا شروع کر دیا تھا۔۔۔"مشی کو اپنے سینے میں بھینچے
وہ ایک ہی سانس میں اپنی محبت کا اعتراف کر گیا
میں نے اپنے لئے ہمیشہ پاکیزہ عورت مانگی تھی۔۔۔۔
اور تم جانتی ہو۔۔۔۔اس نے مجھے پاکیزہ عورت عطاء کی۔۔۔اس
نے مجھے تم سے نوازا۔۔۔"اس بات پر مشی نے بے یقینی سے
اسے دیکھا وہ اسکی سوچ سے زیادہ اس سے محبت کرتا تھا
ایک غیر مرد کے ساتھ اس حالت میں دیکھ کر بھی وہ
رب سے اسے مانگتا رہا اور پھر اس رب نے اسے پاکیزہ عورت سے
نواز دیا جو اسکے لئے ہر گناہ ترک کر گئی جو ہدایت کی راہ پر

آگئی ہاں بے شک یاقوت مرزا کو اسکی ہدایت کیلئے ہی چنا گیا
تھا وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے بنائے گئے تھے انکا ساتھ اس
رب نے آسمانوں پر لکھ دیا تھا بس ملا مشکل سے تھا لیکن مل
کر اب کبھی الگ نہیں ہونا تھا وہ دو جسم تھے لیکن اب جان
ایک تھی وہ بھی اسکے سینے سے لگی آج آخری بار کھل کر رو دی تھی

@@@@@@@@@@@@@@

وہ کب سے یونی کے پارک ایریا میں کھڑا آئرہ کا انتظار کر رہا
تھا بہت سی لڑکیاں آتی جاتی اس ہینڈسم کو تاڑ رہی تھیں
وہ ایک مرد ہو کر انکی نظروں سے بے چین ہو رہا تھا آر محسوس
کر رہا تھا کیسے مرد ہوتے ہیں وہ جو خود کھڑے ہو کر لڑکیوں
کو چھیڑتے ہیں۔۔۔"نہیں وہ غلط تھا وہ مرد ہوتے ہی نہیں وہ
آوارہ کتے ہوتے ہیں جن کی تربیت صحیح ہاتھوں میں نہیں ہوتی

ورنہ ایک مرد کی تربیت اسکے پیدا ہوتے ہی کرنی شروع
کر دی جاتی ہے اور برلاس شاہ کی تربیت کرنے والا پاشا بے تھا
جو ملادیر سے تھا لیکن مل کر انہیں مرد بنا چکا تھا
وہ بار بار ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھتا اسے اب پامیر پر غصّہ
آرہا تھا جس نے زبردستی اسے بھیجا تھا یونی خاص طور پر
آئرہ کو تاڑنے
وہ کھڑا اب سر کھجا رہا تھا جب سامنے سے وہ کلرفل ڈریس
اور سر پر اسی طرح شفون کا دوپٹہ ٹکائے سائیڈ شولڈر بیگ
اور ہاتھ میں ایک رجسٹر لئے آتی دکھائی دی وہ ٹرانس کی سی
کیفیت میں سیدھا ہوا تھا ہاتھ پیچھے سر پر تھا تو وہی کا
وہی رہ گیا جب اسکے اس پوز میں آئرہ کی نظر اس پر گئی
وہ بھی مہندی رنگ کی پینٹ پر وائٹ شرٹ فولڈ کئے ہوئے آستین

پیروں میں وائٹ جو گرز ماتھے پر بکھرے بال آئرہ کی نظریں
پلٹنا بھول گئی تھیں وہ بے حد وجیہہ لگ رہا تھا
وہ نہ چاہتے ہوئے بھی قدموں کا رخ اسکی جانب کر گئی
آپ۔۔۔؟ آتے ہی حیرت سے سوالیہ پوچھا جب وہ ہوش کی دنیا
میں واپس آتا تھوڑا گڑبڑایا
آپ یہاں کیسے۔۔؟
وہ۔۔ مم۔۔ میں۔ ہاں میں۔۔۔" بات بن نہیں رہی تھی کتنا چیپ تھا
یہ کہنا کہ وہ اس سے ملنے آیا ہے لیکن اگر کہہ دیتا تو شاید
آئرہ کی عید ہو جاتی وہ ابھی واقف نہیں تھا اسکے دل کے حال
سے اور وہ اپنا دل اسے دے چکی تھی
ہاں یاد آیا کچھ کام تھا یہاں ایک دوست سے ملنا تھا۔۔۔" جلدی
سے بات گھڑی

اچھا۔۔۔"آئرہ کا دل پل میں چھوٹا ہوا

ٹھیک ہے۔۔۔"وہ سرسری سی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتی

آگے بڑھتے لگی کب اس نے تڑپ کر اسے روکا

رر۔۔۔رک جاؤ۔۔۔"اس کے جملے پر جہاں اسکے قدم رکے تھے وہی

لب بھی گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

پوچھو گی نہیں کونسا دوست۔۔۔؟اسکی بات پر آئرہ اسکی طرف

مڑتی سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

اگ۔۔۔اگر میں کہوں میں۔۔۔تم۔۔سے مم۔۔ملنے آیا۔۔۔صرف

کہوں۔۔

حلانکہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔۔۔"پہلے دھیرے دھیرے بولتے آخر

میں جلدی جلدی بات پوری کی اس سے پہلے وہ اسے کوئی

آوارہ لڑکا سمجھتی اور اسکے بھائی کی تربیت کا سوچتی جو

کہ وہ مر کر بھی اسے ایسا نہیں چاہتا تھا

آئرہ کے دل میں پھوٹتے پٹاخے وہی بجھ گئے

جی ایسا کیوں ہو گا۔۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولی

اور ایساہ۔۔۔ وجا۔۔۔ئے۔۔۔ تو۔۔۔۔ و۔۔؟ ڈرتے ڈرتے آہستہ

آہستہ

لفظوں کو توڑ کر ادا کرتے پوچھا

تو۔۔ مم۔۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔۔" اس سے پہلے وہ پھر سے اسکا

دل توڑتا وہ جھٹ سے دل کی بات کہہ گئی برلاس خوشی اور

شاک کی ملی جلی سی کیفیت میں اسے دیکھنے لگا وہ برلاس

کا یہ حیرت سے کھلا منہ نہیں دیکھ سکتی تھی تب ہی یہاں

وہاں دیکھنے لگی اور وہ پاگل شاہ۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی

کہ یہاں ہنسنا ہے یا سیریس رہنا ہے جو بھی تھا وہ اپنی مسکراہٹ

گہری ہونے سے روک نہیں پا رہا تھا

تو۔۔ میں۔۔ تم سے مم۔۔ ملنے آیا تھا۔۔۔" بالآخر اعتراف کیا جو

آئرہ کو اندر تک سرشار کر گیا تھا وہ یونہی کھڑے اپنے سامنے

اس نازک سی لڑکی کو دیکھتا مسکراتا رہا

لنچ ٹائم ہے مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔" پیٹ پر ہاتھ رکھتے بیچارہ

سا منہ بنایا بھوک اس سے کہیں برداشت نہیں ہوتی تھی آج

محبوبہ کے سامنے بھی بے بس کر دیا

چلیں کینٹین میں۔۔۔" کہتے وہ برلاس کو کینٹین کی جانب لے

آئی جہاں اس وقت شام کی شفٹ کے اور کچھ ہوسٹل میں

رہنے والے سٹوڈنٹ بیٹھے تھے سب اپنی خوش گپیوں میں

مصروف تھے جب ان دونوں کے اندر داخل ہوتے سب کی نظریں

ان پر اٹھیں اوپر سے برلاس نے آگے بڑھ کر خالی ٹیبل والی کرسی

آئرہ کیلئے پیچھے سرکائی آئرہ کا دل اسکے اس عمل پر زور سے
دھڑکا تھا وہ دونوں ہی اپنے دلوں کو سمبھالنے میں مگن تھے
جب بہت سی لڑکیوں نے برلاس شاہ کیلئے آہ بھری تھی لیکن وہ
وہ تو اپنی نظروں میں صرف ایک کو بھرے بیٹھا تھا
دونوں نے اپنے لئے سینڈوچ لئے تھے جو واقعی مزے کے تھے
برلاس نے بہت انجوائے کر کر کھائے تھے وہی آئرہ چھوٹے چھوٹے
بائٹ لیتی کھا رہی تھی برلاس کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ شرما
رہی تھی یا کھاتی ہی ایسے تھی خیر سے صحت کو دیکھ کر
یہی اندازہ ہو رہا تھا تب ہی برلاس کی نظریں اسکے ہونٹوں کے
کنارے پر پڑی جہاں وائٹ سوس لگا ہوا تھا برلاس کو ایک دم
اس سوس سے جیلسی فیل ہوئی دل نے احتجاج کیا کہ بس
ایک بار پھر ان ہونٹوں کا میٹھا جام پی لے جنہیں پی کر وہ

مدہوش ہوا تھا

یار پلیز۔۔۔یہ اپنے لپس پر لگا سوس صاف کرو۔۔۔"اپنے دل کے
احتجاج سے تنگ آتے وہ اکتا کر بولا وہی اسکے لہجے پر آئرہ اچھل
کر پڑی تھی کہ اسے یوں اچانک کیا ہو گیا اب وہ کیسے جان
پاتی کہ اسکے ہونٹ بچارے برلاس کو خود پر جبر کرنے پر
مجبور کر رہے تھے

وہ جھٹ سے ٹیشو سے صاف کرتی سیدھی ہوئی
کتنی ہی دیر دونوں بیٹھے رہے خاموشی دونوں کے بیچ رقص
کرتی رہی آخر میں آئرہ نے ٹائم دیکھا اسکے گھر جانے کا وقت ہو گیا تھا
میں بھائی کو میسج کر دوں وہ پک کرنے آجائیں گے۔۔۔"کہتے
وہ نوفل کو میسج کرنے لگی تھی جب وہ جھٹ سے بول پڑا
"میں چھوڑ آؤنگا اسی بہانے سسرال کا دیدار بھی ہو جائے گا۔۔

اسکی بات پر آئرہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی جب اسکی نظریں
سمجھتا وہ پھر سے گڑ بڑا گیا پاگل دونوں ہی ایک دوسرے کیلئے
ہو رہے تھے بس اعتراف نہیں کر پا رہے تھے
"مم۔۔۔میرا مطلب تھا۔۔۔کہ۔۔
ٹھیک ہے آپ ڈراپ کر دیں۔۔۔"اس سے پہلے وہ اپنے مطلب بدلتا
وہ جھٹ سے بول پڑی
برلاس کا گڑ بڑانا آئرہ کو اپنی جانب کھینچ رہا تھا بے شک عورت
اسی مرد کی جانب بھاگتی ہے جو اس سے دور ہو آسانی سے
دسترس میں آئے مرد کی قیمت ردی برابر بھی نہیں رکھتی یہ عورت
دونوں ایک ساتھ اٹھتے باہر آئے دونوں کے دلوں میں خوشی سے
شامیانے بج رہے تھے برلاس گاڑی تک آتے اسکے لئے فرنٹ ڈور
کھولتا کھڑا ہوا

آیئے میڈم۔۔۔" یہ پرنسسز ٹریٹمنٹ تھا ہاں یہ واقعی تھا آئرہ
مزید حیران ہوئی لیکن ظاہر نہیں کیا وہ اچھے سے جان چکی
تھی کہ یہ بندہ جتنا باہر سے طاقت ور دکھ رہا تھا اندر
سے محبت کے معاملے میں اتنا ہی ڈرپوک تھا اگر وہ حیرت ظاہر
نہ کرے تو وہ کھل کر اسے اپنے دل کی باتیں کہہ سکتا تھا
دونوں کی یہ پہلی ڈرائیو تھی جب دونوں ہی ایک دوسرے کو
چوری چھپے دیکھ رہے تھے اور جب نظریں مل جاتی تو شرم سے
پانی پانی ہو جاتے برلاس سیدھے ہاتھ کی کہنی کھلی ہوئی
ونڈو پر ٹکاتے باہر دیکھ کر مسکراتا رہا
اسے گھر ڈراپ کرتے وہ ایک لو دیتی نظر اس پر ڈالتا پھر سے
گاڑی سڑک پر لے آیا اسکے جاتے ہی آئرہ کا فون بیپ کرنے لگا اس
نے بیگ سے فون نکال سکرین آن کی

محبت ہم کرتے ہیں آپ سے اور سڑکوں کی چھان کسی اور کے
رہ کے ہاتھ سے موبائل گرتے r ساتھ چھان رہی ہیں محترمہ "آئ
گرتے بچا تھا وہ شخص اب بھی پیچھے تھا انکے اور دیکھ بھی چکا تھا
آیندہ تمہارے سر پر دوپٹہ نظر آیا یا اس لڑکے کے ساتھ نظر آئ
تو وہ حال کرونگا ساری زندگی یاد رکھو گی" اگلا میسج پڑھتے
آئرہ کی روح فنا ہوئی تھی پچھلے ایک مہینے سے یہ شخص
اسکے ایک ایک عمل پر نظر رکھتا پل پل مار رہا تھا سامنے آتا تو
بات اور تھی لیکن اس طرح غائبانہ طریقے سے وہ خوف زدہ
ہو رہی تھی
اس دن کے بعد وہ یونی جانا بھی بند کر چکی تھی برلاس کی
اسے شدّت سے یاد آئ کاش اس دن وہ اسے بتا دیتی وہ ضرور اس
بندے کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا" وہ ہوش نہیں بندہ ہی ٹھکانے

لگادیتا"اس بات سے وہ انجان تھی جسے معصوم سمجھ کر وہ
محبت کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی وہ ایک گینگسٹر ہے

@@@@@@@@@@

ڈاکٹرز کی پوری ٹیم اس وقت روم میں موجود تھی نوفل اور
جیلانی بھی ساتھ کھڑے بے چینی سے احمد کی آنکھوں کی پٹی
اترنے کا انتظار کر رہے تھے بالا آخر پندرامنٹ میں اسکی پٹی
اتری اسکی آنکھوں کے سامنے اب بھی اندھیرا تھا وہ چیخنے لگا
جب ڈاکٹر نے اسے بازوؤ سے تھاما اور ریلیکس کروایا
ریلیکس احمد۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ ہر چیز نظر آئے گی دیکھنے کی
کوشش کرو۔۔۔"اسکی پیٹھ تھپتھپاتے پیار سے سمجھایا جب وہ
پھر سے آنکھیں کھول کر دیکھنے لگا اندھیرا اندھیرا
اور پھر اچانک سے ہر چیز بلر دکھنے لگی بلر سے پھیکی روشنی

اور پھر ہر چیز صاف ظاہر ہونے لگی وہ کمرے میں موجود ہر
چیز کو دیکھتا خود کو یقین دلا رہا تھا ہاں وہ اب دیکھ سکتا تھا
جیلانی نے آگے بڑھتے جوش کے تحت اسے گلے سے لگایا آنکھوں
میں آنسوں رواں تھے نوفل کی وجہ سے آج انکا بیٹا پھر سے
دیکھ سکتا تھا وہ خوشی سے پاگل ہو رہے تھے یہی حال احمد
کا بھی تھا ڈاکٹرز نے وہی کھڑے کھڑے اسکی بینائی واپس آنے
کو سلیبریٹ کیا مبارک ہو آپ کو۔۔۔"نوفل نے آگے بڑھتے اسے
مبارک باد دی جب جیلانی نے احمد کو چھوڑ کر اسے گلے سے لگایا
تم۔۔میرے لئے فرشتہ ہو نوفل۔۔۔تمہارا یہ بہت بڑا احسان رہے
"گا مجھ پر۔۔۔جو کبھی بھی میں چکا دونگا۔۔۔
ارے احسان کی کیا بات۔۔۔آپ کی وجہ سے میں نے وہ پایا جس
کی امید میں کھو چکا تھا۔۔۔"اسکی بات پر جیلانی نے نہ

سمجھی سے اسے دیکھا

بزنس میں وہ مقام جو بچپن سے میرا خواب تھا۔۔۔"خود کو
سوالیہ نظروں سے دیکھتے تائید کی
اچھاہاں۔۔۔لیکن تم وہ مقام ڈیزرو کرتے ہو لڑکے تم وہ کر سکتے
"ہو جو کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

یہ تو ہے۔۔۔"دل ہی دل میں خود کو خود داد دی

وہ لوگ اسی دن واپس پاکستان آ گئے تھے وہ دن جیلانی ولا
میں کسی تہوار سے کم نہیں منایا گیا تھا ہزاروں دیگیں چڑھیں
غریبوں میں بٹی۔۔۔دوست یاروں کی محفل سجی پلیٹر کے
پلیٹر رکھے گئے ہر طرف خوشی کا سماں تھا وہی کسی کے اندر
خوشی سے پٹاخے پھوٹ رہے تھے مانو کوئی بڑا مقصد
کامیاب ہو گیا ہو اسکے راستے کا سب سے بڑا کانٹا اب ہٹنے

والا تھا دل کی مراد پوری ہونے والی تھی

@@@@@@@@@@@@

ہبی۔۔۔"وہ بیڈ پر گود میں تکیہ رکھے بیٹھی اسے مرر کے سامنے کھڑے بال بناتے دیکھ بولی جواب بالوں کے بعد ہلکی ہلکی برڈ میں برش پھیرتا انگلیوں سے اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا

جی ہبی کی جان۔۔۔"ہمیشہ کی طرح اسکا محبت بھرا جواب آیا تھا

آپ بے بی آنے کے ٹائم مجھ سے دور تو نہیں ہونگے ناں۔۔۔"لہجے میں ایک ڈر سا تھا پہلی بار تھا اسکا کہ وہ ایک بچے کو جنم دینے والی تھی اس وقت ملنے والی تکلیف سوچ کر ہی رونگٹے سے کھڑے ہو رہے تھے

میں کیوں دور ہونگا۔۔۔"وہ کچھ قدموں کا فاصلہ عبور کرتے اس تک آتے سامنے بیڈ پر بیٹھا اور ساتھ ہی ماتھا چوما

نہیں اس رات بھی آپ ڈاکٹر کے کہنے سے چلے گئے تھے ناں باہر
بس اسی لئے۔۔۔"بولتے بولتے سر جھکا گئی
"سوری گلالے۔۔۔اب نہیں جاؤنگا۔۔
وعدہ۔۔۔؟کہتے اس نے سیدھا ہاتھ آگے کیا
زیحال کو اس پر ہنسی آئی تھی اس نے اپنا سیدھا ہاتھ اسکے نازک
سے ہاتھ پر رکھتے بنا دیر کئے وعدہ کیا کچھ وعدے کرنے
بہت آسان ہوتے ہیں لیکن انکو نبھانا بہت مشکل اگر یہ بات ہم
وعدہ کرتے وقت سوچ لیں تو بہت سے وعدوں کا کفارہ ادا کرنے
سے بچ سکتے ہیں لیکن کہتے ہیں ناں خوشی میں وعدہ اور
غصّے میں فیصلہ کبھی کرنا چاہئے انکے بہت برے اثرات آپکی
زندگی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں زمل ایک دم بچوں
کی طرح خوش ہوتی اسکے گلے سے لگی تھی وقت کے ساتھ

دونوں میں شدّت یکساں ہوتی جارہی تھی دونوں ہی ایک
دوسرے کی رگوں میں دوڑتا خون بن گئے تھے ایک دل تھا تو
دوسرا اسکی دھڑکن ایک جسم تھا تو دوسرا اس میں بسی روح
دونوں کی علیحدگی مار ڈالتی انہیں اور یہ دنیا کا دستور ہے
یا تو محبت ملے ناں مل جائے تو انہیں اکٹھا رہنے نہ دیا جائے
لیکن وہ زیحال خان آفندی کی محبت تھی جس کے لئے دنیا تباہ تھی
اچھا چلو اپنا خیال رکھنا میں جلدی آنے کی کوشش کرونگا
بس تم ٹائم ٹائم سے کچھ کھاتی رہنا کوئی بھاری چیز تو بلکل
نہ اٹھانا سمجھ آئی۔۔۔اور ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا
میری مانو تو بیڈ سے اترو ہی نہ سو جاؤ۔۔۔" وہ ایک ہی سانس
میں تاکید کرتا زمل کا منہ حیرت سے کھلوا گیا اس وقت وہ
شوہر کم ساس زیادہ لگ رہا تھا

اچھا بابا۔۔۔میں رکھوں گی آپ کب تک آئیں گے۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
بس عثمان کے ساتھ ایک دو میٹنگس ہیں اس سے فری ہوتے

"تمہارے پاس۔۔۔۔
اوکے میں انتظار کرونگی۔۔۔۔"بولتے زیحال کی پیشانی پر اپنے
پنکھڑی سے لب رکھے یہ بچہ ان میں ہر قسم کی ہچکچاہٹ کم
کر رہا تھا اسکا لمس پاکر زیحال اندر تک سرشار ہو گیا تھا

وہ بدلے میں اسے بھی ایک بوسہ دیتے اٹھ کر اپنا کوٹ پہنتا
باہر نکل گیا اسکے جاتے ہی نجانے کیوں زمل کا دل بے چین
ہونے لگتا تھا ان آٹھ مہینوں میں اس کا زیادہ وقت پاکر وہ اس
کی عادی ہو چکی تھی وہ پہلے سے بہت کم باہر جانے لگا تھا گھر
رہ کر زمل کی کیئر کرتا
اسکے جاتے وہ کچھ دیر بیٹھی رہی نیند تو دور دور تک نہیں

تھی کیونکہ اب رات کو زیحال تنگ نہیں کرتا تھا جس کی وجہ
سے وہ اپنی نیند رات میں ہی پوری کر لیتی تھی
کافی دیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ لان میں واک کرنے کی نیت سے
باہر نکل آئی

@@@@@@@@@@@@@

واؤ کومل یہ ایریا تو بہت خوبصورت ہے واقعی جنت کا ایک
ٹکڑا۔۔۔" وہ کومل کے پیچھے چلتا ہوا یہاں وہاں نظریں دوڑاتا
دیکھتا ہوا آہیں بھر رہا تھا کومل اسے اپنا پارٹنر بتا کر علاقے سے
اندر آئی تھی پامیر برلاس اوریاقوت میں سے اس وقت ڈیرے پر
کوئی نہیں تھا اس لئے کومل کے اندر پنپتا ڈر بھی زائل ہونے لگا
وہ سامنے میرا اپارٹمنٹ ہے چلو وہاں۔۔۔" وہ اپنے گھر کی جانب
اشارہ کرتی آگے چل دی وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے تھا لیکن

نظریں اب بھی یہاں وہاں گھوم رہی تھیں

وہ اسے لئے سیدھا اپنے اپارٹمنٹ پہنچی اور دونوں کے لئے گرم

گرم چائے بنائی کیونکہ یہاں ٹھنڈ اب بھی اپنے جوبن پر تھی

تم بہت لکی ہو جو یہاں رہ رہی ہو۔۔۔" وہ ستائشی انداز میں

بولا تھا جب کومل کے ماتھے پر بل پڑے

ایک ان چاہے مرد کے ساتھ یہ جنت بھی جہنم ہے۔۔۔" لہجے میں

کڑواہٹ سی تھی جو یاور کو محسوس ہوئی

ویسے مجھے بھی چھوڑ تو نہیں دو گی ناں جیسے پامیر کو

چھوڑ دیا۔۔۔!!! یاور کے سوال پر کومل ناگوار نظر اس پر ڈالے

دیکھنے لگی

تمہیں کیا میں چھوڑنے والی لگتی ہوں۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا یاور

" کا دل کیا کہہ دے "ہاں

پاشا سے اب وہ محبت نہیں رہی کیونکہ اس نے میری محبت کی
قدر نہیں کی اور پا میرا اسکی وجہ سے مجھے میری محبت نہیں
ملی اس لئے اس سے نفرت ہے
تم سے نفرت کی کوئی وجہ نہیں ہے یاور تم نے مجھے اس وقت
اپنا کندھا دیا تھا جب میں اکیلی تھی بلکل میرا بھائی تک نہیں
تھا پاس جسے میں اپنے دل کی بات بتا سکتی۔۔۔"بولتے ہوئے
وہ یاور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی جسے اسے نے بھی محبت سے
تھام لیا
"یو آر دی کوئین آف مائے ہارٹ۔۔۔
"اچھا جی۔۔۔۔
ہاں جی۔۔۔"دونوں کا خوشی سے بھرپور قہقہہ گونجا تھا
جس در و دیوار نے اسکے حسین پل پامیر کے ساتھ قید کئے تھے

آج وہ اسکی بے وفائی پر خون کے آنسوں رو رہے تھے

کتنی ہی دیر دونوں بیٹھے باتیں کرتے رہے جب یاور نے اسے یاد

کروایا کہ اسے باہر بھی لے کر جانا ہے وہ جلدی سے برتن سمیٹتی

سنک میں رکھ کر دھونے لگی تب تک یاور خود باہر نکل آیا کومل

کو پامیر کا کوئی ڈر نہیں تھا وہ تو خود ایسے موقعے تلاش کر

رہی تھی کہ وہ خود اسے چھوڑ دے لیکن ابھی نہیں ابھی کومل

کا مقصد ادھورا تھا اسکا بدلہ ادھورا تھا اپنی محبت کو قتل

کرنے کا بدلہ۔۔۔اپنے احساسات کو مار دینے کا بدلہ

کومل کو اندر چھوڑ کر وہ باہر آتا جھرنے کے پاس کھڑا ہوا

جہاں سے صاف پانی بہتا ایک دلکش منظر پیش کر رہا تھا

@@@@@@@@@@@@@@

پولیس تمہارے خلاف ہو چکی ہے پاشا۔۔۔انکو مزید ثبوت چاہئے

تمہیں اریسٹ کرنے کیلئے اور یہ سمگلنگ طاقت ور ثبوت ہو گا جو انکے ہاتھ لگے گا۔۔۔" عثمان اسکے سامنے کرسی پر بیٹھا بول رہا تھا وہ لوگ اس وقت پاشا کے فارم ہاؤس پر تھے جہاں کی سکیورٹی بھی اسکے علاقے کی طرح سخت تھی

یہ دنیا ڈرپوک لوگوں کیلئے نہیں ہے عثمان۔۔۔ بہتر ہو گا تم یہ دنیا چھوڑ دو۔۔۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں گویا ہوا تھا اسکی بات پر عثمان کا دل کیا ہنس لے دونوں میں کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی

وہ بات نہیں ہے یار تمہیں پھر بھی تھوڑی احتیاط کرنی چاہئے تمہاری پوری سلطنت تمہارے دم سے ہے تمہیں کچھ ہو۔۔۔" اسکی بات بیچ میں رہ گئی جب پاشا نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروایا

ڈر لفظ کو ڈرانا پسند ہے نہ کہ اس سے ڈرنا سیدھی سی ڈیل

کی بات کرو۔۔۔"اسکے فل اسٹاپ لگاتے عثمان سیدھی سی ڈیل
کی بات کرنے لگا اس کا مال اس ہفتے کے آخر میں ایکسپورٹ ہونا
تھا اور وہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان بھی تھا اگر
پولیس ریٹ مار دیتی تو اسکا کھربوں کا نقصان ہو جاتا لیکن
اسے پاشا پر یقین بھی تھا اسکے ہوتے ہوئے کوئی یہ ہمت نہیں
کر سکتا تھا

@@@@@@@@@@

زیحال کے حکم کے مطابق وہ پورے پندرا منٹ ٹہلتی رہی تھی
ایک ہاتھ کمر پر رکھے اور دوسرا پیٹ کے نیچے دیے
اب تو پاؤں بھی سوجنے لگے تھے وہ پھولتی سانس کو بحال
کرتی واپس گھر جانے کیلئے مڑی ہی تھی کہ کسی کے سینے سے
بری طرح سے ٹکرا کر گرتی گرتی بچی مقابل اسے نہ پکڑتا تو آج

زیحال کا بہت بڑا نقصان ہو جاتا

زمل گرنے کے ڈر سے خوف زدہ سی ہوتی مقابل کا ہاتھ تھامے
سیدھی ہونے ہی لگی تھی جب اسکی نظر سامنے کھڑے شخص
پر پڑی اور پڑتے جیسے پھولی سانس رک گئی تھی جسم سے روح
قبض کر لی گئی تھی وہ آنکھیں پھاڑے ہونقوں کی طرح اپنے
سامنے کھڑے شخص کو دیکھتی رہی جو لبوں پر دلکش
مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیسی ہو زمل۔۔۔" یہ آواز زمل کے کانوں میں سیسے کی طرح
چبھی تھی وہ سر جھٹکتے یقین کرنے لگی کہ واقعی یہ وہی ہے
اسکی آواز پر کرنٹ کھاتے وہ اس سے دور ہوئی تھی

آرام سے وقت سے پہلے بچے کو مارنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟ وہ اب بھی
مسکراہٹ برقرار رکھے زمل کی جان ہوا کر گیا

تب ہی پیچھے سے کومل آئی تھی اسے زمل کے ساتھ کھڑے دیکھ اسکے ماتھے پر بل پڑے

تم یہاں کیا کر رہے ہو یاور۔۔۔۔" یاور۔۔۔؟زمل کے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں ایک بار یہ نام دھرایا نہیں وہ یاور نہیں تھا وہ نوفل تھا نوفل راحم خانزادہ چہرے پر شرافت کا لبادہ اوڑھے ایک الگ نام کی پہچان لئے وہ نوفل تھا زمل کو یقین کرنا اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا اس سے کھڑے رہنا محال ہو رہا تھا اسے لگا تھا وہ گر جائے گی وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی اسے دیکھتے وہ رات پل میں آنکھوں کے سامنے گھوم گئی نہیں۔۔۔ نہیں یہ نوفل نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا زمل دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتی آنکھیں زور سے بند کئے چیخنے لگی تھی

نہیں۔۔۔آ۔۔آپ۔۔آپ نہیں ہو سکتے۔۔وہ۔۔۔میں بب بے قصور ہوں

۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔مم۔۔مجھے۔۔۔چھوڑ دیں۔۔۔میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔چ۔۔۔چھوڑ۔۔۔دیں۔۔۔۔"وہ پورا زور لگاتی

چیخی جب دو مضبوط ہاتھوں نے اسے تھام کر خود سے لگایا وہ مقابل کی بات سننے کو تیار ہی نہ تھی بس آنکھیں بند کئے رونے لگی

"نہیں۔۔۔۔چ۔۔چھوڑ دیں۔۔۔مم۔۔مجھے۔۔۔

زمل۔۔۔۔زمل۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔گلا لے کیا۔۔۔ہوا۔۔۔"

زیحال جو

ابھی آیا تھا اور اسے دیکھ وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا دونوں ہاتھوں سے تھام گیا لیکن وہ سننے کو تیار ہی نہ تھی

اسی پل وہ روتی چلاتی زیحال کی بانہوں میں جھول گئی

گلالے۔۔۔گلالے اٹھو۔۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔گلالے۔۔۔۔"

وہ اسکا

چہرہ ہلکے ہاتھوں سے تھپتھپاتے پریشان سا اسے پکارتا رہا لیکن

وہ ہوش کی دنیا سے بے گانہ ہو چکی تھی

زیحال اسے بانہوں میں بھرے گھر لایا اور کمرے میں آتے بیڈ

پر آہستہ سے لٹایا اسکا پورا بدن برف بنتا جا رہا تھا زیحال کو

سمجھ نہیں آئی کہ اسے ہوا کیا تھا وہ کیوں چیخ رہی تھی کیا

دیکھ لیا تھا اس نے ایسا

اسی وقت یاقوت کو ڈاکٹر لانے کا کہتے وہ وہی زمل کے پاس

بیٹھا یک ٹک دیکھتا رہا چہرے پر پریشانی کے اثرات مرتب تھے

زمل نے اب تک ایسی حرکت کبھی نہیں کی تھی تو اب کیوں۔۔

وہ کیوں کہہ رہی تھی وہ بے قصور ہے۔۔۔اسکی کوئی غلطی
نہیں ہے۔۔۔کچھ تھا جو زمل نے اس سے چھپایا تھا
ڈاکٹر کچھ ہی دیر میں آگئی تھی اسکے چیک اپ کے دوران وہ
ایک سیکنڈ کیلئے بھی زمل سے دور نہیں ہوا تھا
انہوں نے کس بات کی اتنی ٹینشن لی ہے کہ انکا نروس سسٹم ہی
بریک ڈاؤن ہو گیا ہے۔۔۔"ڈاکٹر کی بات پر وہ خاموش رہا وہ
خود نہیں جانتا تھا
دیکھیں یہ ٹائم بہت ڈینجرس ہے ماں اور بچے کیلئے ایسے میں
چھوٹی سی غلطی بھی دونوں کی جان خطرے میں ڈال سکتی
ہے۔۔۔"انکی بات پر زیحال نے تڑپ کر نظریں اٹھائی اور اس
ڈاکٹر کو دیکھا
کچھ دیر میں یہ ہوش میں آجائیں تو پلیز آپ ان سے بات پوچھ

لیں آخر ایسی کونسی بات ہے جو یہ اتنا دماغ پر لے گئی ہیں
میں کچھ نیند کے انجکشن لکھ کر دے رہی ہوں ان کیس انکی
حالت پھر سے بگڑنے لگے تو آپ انہیں وہ انجکشن لگا دیں لیکن
کوشش کریں ایک یا دو بار لگائیں بس ورنہ یہ بھی نقصان
پہنچا سکتا ہے بچے اور ماں کو۔۔۔" کہتے وہ ایک پرچی اسے
پکڑانے لگی جو یاقوت نے لے لی وہ بھی وہی کھڑا انکی باتیں
سن رہا تھا
زیحال خاموش رہا دل میں ایک ڈر سا بیٹھ گیا تھا اسے خود پر
جی بھر کر غصّہ آیا اس نے کیوں زمل کو اکیلے چھوڑا نہ وہ
جاتا اور نہ ہی زمل ڈرتی وہ بھی اس حد تک کہ بات اسکی جان
تک آ پہنچی
یاقوت ڈاکٹر کو لے کر چلا گیا تھا اور وہی بیٹھا رہ گیا سر پکڑے

زمیں کو تکتے ہوئے

وہ جب آیا تھا وہ اکیلی کھڑی چیخ رہی تھی کس سے کہہ رہی
تھی وہ کون تھا اسکے پاس۔۔۔اب زیحال کا اپنا دماغ پھٹنے لگا
تھا وہ غصّے سے پھنکارتا اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ میں بندوق پکڑے
شدید تیش کے عالم میں باہر نکلا اسکا رخ انٹری راستے کی جانب
تھا جہاں اسکے بندے پہرے پر کھڑے تھے اس نے جاتے ایک کو
گردن سے پکڑتے اپنے مقابل کیا باقی سب پاشا کو دیکھ سیدھے
کھڑے ہوئے

یہاں کون آیا تھا ابھی۔۔۔؟ وہ پوری قوت سے اسکے منہ پر دھاڑا
پپ۔۔۔پاشا۔۔ی۔۔یہاں تو۔۔ک۔۔کوئی بھی نہیں آیا۔۔۔"اسکا
قہر دیکھ اس بندے سے بات کرنا بھی محال ہو رہا تھا ساتھ ہی
ریوالور اسکے پیٹ پر رکھے ہوئے تھے

تم سب یہاں آنکھیں بند کر کے کھڑے تھے۔۔۔۔"اس بندے کو
پیچھے دھکیلتے وہ سب پر دھاڑا اور اسکی دھاڑ پر وہ سب
خوف زدہ سے ہوتے سہم گئے
اگر مجھے پتہ چلا یہاں کوئی آیا تھا تو یاد رکھنا ایک ایک کو
زندہ زمین میں گاڑھ دونگا سمجھے۔۔۔۔"ہوائی فائر کرتے وہ
S سب پر قہر آلود نظر ڈالتا تن فن کرتا گھر کی جانب چلا گیا
اس کے جاتے سبکی کی جیسے رکی سانس بحال ہوئی تھی

زمل شام تک انجکشن کے زیر اثر رہی تھی لیکن اٹھتے ساتھ وہ
پھر سے نیند میں وہی جملے بڑبڑانے لگی تھی زیحال جو صوفے
پر بیٹھا اسے ہی یک ٹک دیکھ رہا تھا اسے نیند میں بڑبڑاتے دیکھ

وہ اٹھ کر ایک ہی جست میں اسکے قریب آیا

گلالے۔۔۔"پیار سے پکارا نیند میں بھی اسکی انکھوں سے گرم

سیال بہتا کان کی لو میں جذب ہو رہا تھا زیحال کا دل کٹ کر

رہ گیا وہ اسے سب سے چھپا کر خود میں سمو کر رکھ رہا تھا

پھر یہ سب کیوں۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں میں۔۔۔نے ک۔۔۔کچھ نہیں کیا۔۔

گلالے۔۔۔اٹھو۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔"اب وہ زبردستی زمل کو

اٹھانے کی کوشش کرنے لگا تھا اب جو بھی بات تھی وہ اسے اٹھا

کر ہی پتہ چلنی تھی

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔مجھے ماریں مت۔۔۔میں۔۔۔۔"وہ ایک

بھیانک

خواب میں دبی ہوئی تھی زیحال خاموشی سے اسے دیکھتا رہا

آخر میں اس نے زمل کو اٹھاتے ایک جھٹکے میں اپنے سینے سے
لگایا اور زور سے بھینچ لیا ساتھ ہی اسکی گردن میں منہ دیے
اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا
زمل اس کے لمس کو محسوس کرتی ماضی کے سمندر سے حال
کے کنارے پر آ گری تھی وہ دھیرے دھیرے آنکھ کھولتی کمرے
کو دیکھنے لگی زیحال جو اسکے ساتھ لگا ہوا تھا اسکے ساکت
ہوتے ایک پل کو پیچھے ہٹا وہ حیرت اور نہ سمجھی سے
یہاں وہاں دیکھتی خود کو شاید یقین دلا رہی تھی
پانی پینا ہے۔۔۔"اسکے گال پر انگوٹھا مس کرتے پیار سے پوچھا
لیکن وہ اب بھی ہونقوں کی طرح اسے دیکھتی تڑپ کر روتی
اسکے سینے سے لگ گئی اسے یقین آ گیا تھا وہ ماضی کے اس
بھیانک دور میں نہیں ہے وہ حال کے اس خوبصورت لمحے میں

ہے جہاں اسے چاہنے والا موجود تھا اس کے لئے جان دینے والا
موجود تھا
وہ کتنی ہی دیر سسکی لیتی رہی اور وہ خاموشی سے اسکے سر
کو سہلاتا رہا جب تک وہ پوری طرح چپ نہیں ہوئی
اب وہ وقفے وقفے سے ہچکی لیتی خاموش ہو چکی تھی اس
نیند کے انجکشن سے زیادہ زیحال کا لمس طاقتور تھا اسکی
ماں جیسی آغوش پر سکون تھی ان دنوں وہ جو بچوں کی طرح
ری ایکٹ کرنے لگی تھی وہ بھی ایک ماں کی طرح اسے سمبھال
رہا تھا بے شک وہ خدا کی طرف سے زمل کے لئے ایک حسین نعمت تھی
کچھ الگ کھانا ہے۔۔؟ اسے خود سے نرمی سے الگ کرتے پیار سے
پوچھا وہ سر نفی میں ہلا گئی
چلو آؤ منہ دھوتے ہیں پھر کھانا کھائیں گے۔۔" اسے اپنے ساتھ

دھیان سے اٹھاتے وہ باتھ روم لے کر گیا اور منہ پر پانی کے
قطرے ڈلواتے ٹاول سے ساتھ ہی صاف کروا کر باہر لایا تھا آج
زمل نے ڈریس بھی نہیں بدلا تھا اب تک صبح والے لباس میں تھی
زیحال نے اسکا نیو ڈریس نکلوا کر چینج کروایا اور اپنے ساتھ باہر لایا
اسے صوفے پر بٹھاتے خود کچن کا رخ کیا ابھی ایپرن پہنے
سبزیاں نکالی ہی تھی کہ دروازہ ناک ہوا وہ اسی حال میں
دروازہ کھولنے گیا سامنے یاقوت اور مشی کھڑے تھے جنہیں
دیکھ وہ ایک دلکش مسکراہٹ مسکرایا اسے اندازہ ہو گیا تھا
یاقوت زمل کے لئے مشی کو لایا تھا اس نے دونوں کیلئے راستہ
چھوڑا جب یاقوت سے پہلے مشی اندر آئی
ہیلو۔۔۔ لٹل مام کیسی ہو۔۔۔" وہ چہکتی پیچھے سے آکر زمل کے
گرد بازو مائل کرتی محبت سے بولی مشی کو اچانک دیکھ زمل

تھوڑی حیران ہوئی تھی لیکن اسے خوشی ہوئی تھی

میں تم سے اپنی ناراضگی شیئر کرنے آئی ہوں۔۔۔"وہ مصنوعی خفگی ظاہر کرتی بولی

کیسی ناراضگی۔۔۔مشی آپی۔۔۔"وہ عمر میں بڑی تھی جس کے احترام میں وہ آپی کہنے لگی تھی مشی کو بھی اسکے آپی کہنے سر جیسے سگھی بہن مل گئی تھی

" میری شادی کے بعد تم آئی ہی نہیں میں نے اتنا انتظار کیا تمہارا یاقوت ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ زیحال کے پیچھے پیچھے کچن میں آگیا

دوسری ایپرن نہیں ہے کوئی۔۔۔؟آتے سوالیہ پوچھا

نہیں۔۔۔"سرسری سا جواب دیا

چلیں ایسے ہی کر لیتے ہیں کام بتائیں کیا بنا رہے ہیں۔۔۔"زیحال

اسے ڈش بتاتا گیا یاقوت مل کر اسکے ساتھ وہی سب بنانے لگا
جب دروازہ دوبارہ ناک ہوا اب کی بار یاقوت کھولنے گیا تھا
سامنے وہی دو نمونے کھڑے تھے
دیٹ از ناٹ فیئر بھائی آپ دونوں بے وفائی کر گئے ہمارے
ساتھ۔۔" برلاس منہ بناتا اندر آیا
ہم تمہاری سی پی آر والی نہیں ہیں بیٹا جس کی بے وفائی تمہیں
بیوہ کر دے۔۔۔" یاقوت نے فوراً چوٹ کی پامیر سیدھا کچن
میں چلا گیا تھا برلاس بھی یاقوت کے ساتھ وہی آ گیا زمل اور
مشی صوفے پر بیٹھیں ان چاروں کو دیکھنے لگیں جن کی آپس
میں تو تو میں میں ہوتی رہی اور کھانا بھی بناتے رہے
زیحال ہمیشہ کی طرح خاموشی سے انکی میٹھی میٹھی لڑائی
سے لطف اندوز ہوتا اپنے کام میں مگن رہا

بھائی۔۔۔کیوں ناں۔۔۔ تندوری بنائیں۔۔۔شکار کر کر۔۔۔؟ برلاس ایک

دم چیخا جب سب نے اسکی جانب ایسے دیکھا مانو اسکے

دماغی توازن کے بگڑ جانے کا خدشہ ہوا ہو

کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ سب۔۔۔"خود پر نظریں پا کر تھوڑا ہڑ بڑایا

بوس یہ اپنا دماغ اس سی پی آر والی کو دے کر آیا ہے پکا ورنہ

اس وقت اتنی خوفناک بات نہ کرتا۔۔۔" پامیر فورا سے

بولا جب برلاس نے اسے گھورا

یار ہمارے پہاڑوں میں اتنی جلدی شکار ملتا ہے چلیں ناں ویسے

بھی آج رات نیند نہیں آ رہی۔۔۔" نیند زمل کے ساتھ سب کی

اڑ چکی تھی ہاں چاروں ساتھ جو تھے

"چلو بھئی چھوٹے کی فرمائش پر چلتے ہیں شکار پر۔۔۔
میں کہیں نہیں جارہا۔۔۔"زیحال نے جھٹ سے ہاتھ کھڑے کئے
وہ زمل کو چھوڑ کر ایک انچ بھی گھر سے دور نہیں جانا چاہتا تھا
چلے جائیں ہبی۔۔۔"تینوں کے لٹکے منہ دیکھ زیحال کی گلالے
بولی تھی اور ایسا کیسے ممکن تھا اسکی گلالے کچھ کہے اور وہ نہ کرے تینوں
ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہے تھے جو زمل کو
نظروں میں بھرے اپنا اپرن اتار رہا تھا سب نے ایک زبان
ماشاءاللہ بولتے دونوں کو حقیقی دنیا میں لا پٹخا
جاتے جاتے وہ زمل کو اپنا موبائل دے گیا تھا جب ان چاروں کے
جاتے ان دونوں لڑکیوں نے آنلائن شاپنگ والی چیزیں کھولی اور
دے دھڑا دھڑ آرڈر پر آرڈر کرتی گئیں بنا یہ سوچے کہ کس کے
موبائل سے کر رہی ہیں

مشی نے زیادہ تر چیزیں زمل کے بے بی کیلئے منگوائی تھیں
ویسے ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں زمل آئے گی یا زیحال۔۔۔؟ مشی کے
سوال کے انداز پر زمل کی ہنسی چھوٹی ساتھ مشی کی بھی
نہیں ہبی کہتے ہیں یہ اللہّ پاک کا سرپرائز ہو گا جو بھی آیا ویسے
"انکو بیٹی کی بہت خواہش ہے۔۔۔
ماشاءاللہ پھر تو بیٹی ہی آئے گی میں ناں اسکے لئے چھوٹا چھوٹا
میک اپ آرڈر کرتی ہوں۔۔۔" وہ چہک کر بولتی سچ میں کڈز
آئٹمز میں بے بی میک اپ پروڈکٹ سرچ کرنے لگی تھی زمل کو
اس پر بہت ہنسی آئی اور اندازہ بھی ہوا کہ وہ کتنی میک اپ کی
شوقین تھی ابھی تو زمل اس بات سے انجان تھی کہ میک اپ
کے معاملے میں وہ اپنی بلیوں کو بھی نہیں بخشتی یاقوت تک کو
سر پکڑنے پر مجبور کر دیتی ہے کبھی بلش آن لگا کر کبھی نکلی

آئلائیشز انکی آنکھوں پر وہ بلیاں بھی اب بڑی ہو چکی تھیں
لیکن یاقوت کیلئے وہ بچے ہی تھے

@@@@@@@@@@@@@@

وہ لوگ کندھے پر کلاشنکوف رکھے پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے جب
برلاس کی نظر سامنے پہاڑی بکرے پر پڑی جو وہاں موجود
جھاڑی میں سے گھاس چر رہا تھا اس نے جھٹ سے ایک نشانہ
باندھا جو سیدھا اسکی گردن میں لگا تھا اصل میں ان کلاشنکوف
میں گولیوں کی جگہ چھرے تھے جو وہ شکار کیلئے لے کر آئے تھے
یا۔۔۔ہو۔۔۔۔۔میں نے کر لیا ایک شکار۔۔۔"وہ ایک دم چیختا پیچھے
مڑا جہاں پاشا نشانہ باندھے کھڑا تھا برلاس کا منہ ایک دم
لٹکا کیونکہ وہ نشانہ اس نے نہیں پاشا نے لگایا تھا
بچے ہوا بھی فیڈر پیو۔۔۔"اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ماتھے پر

بکھرے بال مزید بکھیرے ساتھ یاقوت اور پامیر کا پرجوش
قہقہہ بلند ہوا
یار بھائی ایسے نہیں کرنا تھا۔۔۔" وہ اتنی معصومیت سے بولا
کہ خود پاشا کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی
کیسے نہیں کرنا تھا۔۔۔" اس نے برلاس کی نقل اتارتے ان دونوں
کے قہقہے پھر بلند کروائے
ہمارا بچہ فیڈر پینے نہیں بنانے کے لائق ہو گیا ہے۔۔۔" پامیر
نے موقع دیکھتے چوٹ کی برلاس نے تڑپ کر دیکھا تھا اسے کہیں
یونی جانے والی بات پاشا کو بہ بتا دے وہ تو یہی برلاس کو الٹا
لٹکا دیتا
ہاں لگ تو کچھ ایسا ہی رہا ہے ہاں بھئی کس ماں سے ملنے گئے تھے
آج تم۔۔۔؟ وہی پتھر پر بیٹھتے یاقوت نے سوالیہ پوچھا ساتھ

ہی اپنی گن لوڈ کرنے لگا برلاس پریشان حال سا کھڑا سر کھجانے
لگا یہ دونوں پری پلان کر کر آئے تھے برلاس کو پھنسانے کی
پاشانہ سمجھی سے انکو دیکھتا واپس سے دوسرے شکار کی
تلاش میں یہاں وہاں دیکھنے لگا وہ لوگ اس وقت پہاڑ کی چوٹی
پر کھڑے تھے جہاں شام کے اس وقت جانور اپنی آرام گاہ کی
طرف جاتے ہوئے بیچ میں گھاس چرتے تھے یہاں سے آدھا کشمیر
اور اسکی خوبصورتی نظر آرہی تھی وہ چاروں شہزادے اس
وقت شکار پر آئے تھے
تم دونوں کو اپنی گھر بیٹھی بیویاں عزیز ہیں تو چونچ بند
کرو ورنہ اگلا نشانہ تم دونوں ہوگے۔۔۔"اس سے پہلے برلاس کچھ
بولتا پاشانے ان دونوں کو چپ کروایا جو بچارے چھوٹے کی
ٹانگ کھینچ رہے تھے

تھینک یو بھائی۔۔۔لوویو۔۔۔" وہ پاشا کو پیچھے سے جھپی
ڈالنے ہی لگا تھا کہ اس نے ایک گھوری دے کر اسے وہی روکا
مطلب انکو صرف چپ کروایا تھا ورنہ اسکے یونی جانے کا علم
اسے پہلے سے تھا
چل اٹھا وہ بکرا سارا دن جم میں گھسا پتہ نہیں کس جہاد میں
لڑنے کیلئے باڈی بناتا رہتا ہے۔۔۔" پامیر بکرے کی طرف اشارہ
کرتے برلاس کو دیکھ گویا ہوا وہ منہ لٹکائے آگے بڑھا تب تک پاشا
ایک اور شکار کر چکا تھا
چلو تم وہ اٹھاؤ۔۔۔۔" پامیر کے کندھے پر ٹھوکا مارتے اسے بھی
اٹھایا اب برلاس کی ہنسی چھوٹی تھی وہ چھوٹے پر ظلم کرتے
بھول جاتا تھا اس سے بڑے بھی موجود ہیں
پامیر شرافت سے سر خم کرتا اٹھا اور برلاس کو پھنس پھنس کر

ہنستے دیکھ گھور کر آگے بڑھا

اب میری تو ضرورت نہیں ہے ناں شکار کی۔۔۔؟ وہ دو بکروں کی

جانب اشارہ کرتا پوچھنے لگا

تمہاری دنیا میں آنے کی ہی ضرورت نہیں تھی۔۔۔" پاشا نے تڑخ

کر جواب دیا وہ جانتا تھا یاقوت نے جان بوجھ کر شکار نہیں

کیا وہ جانور ہو یا انسان تکلیف دینے سے پہلے خود اس تکلیف

کو محسوس کرتا تھا اسکا دل حد سے زیادہ نرم تھا انسان

جانور دونوں کیلئے

پاشا کی بات پر یاقوت منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھنے لگا

مچھر آج زیادہ ہیں احتیاط کرو۔۔۔" اسکے حیرت سے کھلے منہ کو

دیکھ چوٹ کی یاقوت تو جھٹ سے منہ بند کر گیا مانو ابھی

کوئی مچھر منہ میں گھسنے لگا ہو

وہ دونوں بے ہوش بکروں کو لئے پھولی سانس کو بحال کرتے

ان دونوں تک آئے

بھائی۔۔آ۔۔آپ مجھے اٹھاؤ۔۔۔میں بکرا اٹھاتا ہوں۔۔۔"یاقوت کو

ساکت کھڑے دیکھ برلاس اپنی پھولتی سانس کو سمبھالتے

بولا جب یاقوت نے گھور کر اسے دیکھا یہ ان دونوں کے بس کی

بات نہیں تھی پہاڑ سے نیچے اترتے وزن کا بیلنس رکھنا

پاشا اور یاقوت نے دونوں کی پیٹھ سے بکرے لیتے خود کی

پیٹھ پر لٹکائے چاروں پہاڑ کی چوٹی سے اترنے لگے تھے انکی

جیپ نیچے ہی کھڑی تھی آہستہ آہستہ اترتے وہ لوگ جیپ تک

پہنچے ڈرائیو پاشا

نے کی تھی سارے راستے پیچھے ان دونوں کی جنگ ہوتی رہی

پاشا خاموش رہا لیکن یاقوت موسم بگڑتے دیکھ دونوں کو ڈپٹ دیتا

اب تم دونوں کی آواز بھی آئی تو چلتی جیپ سے نیچے پھینک
دونگا۔۔۔" یاقوت کی دھمکی پر دونوں تیر کی طرح سیدھے ہوئے
سچ یہ تھاان دونوں کی میٹھی میٹھی لڑائیوں سے چاروں کے
ساتھ میں جان تھی ایک کی نیچر خاموش رہنادوسرے کی
نیچر وقت پڑنے پر بول پڑنا ورنہ خاموش رہنا تیسرے اور چوتھے
کی بات ہی چھوڑ دو دونوں کی نیچر ہنگامی تھی جہاں ہوتے
میدان جنگ بنادیتے اور یہ بات پاشا اور یاقوت کے لئے نہیں تھی

@@@@@@@@@@

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے آتے ساتھ برلاس
اور پامیر نے باہر لان میں لکڑیوں کا ڈھیر لگادیا تھاساتھ تندوری
بھی تیار کی زیحال زمل کو کندھوں سے تھامے باہر لایااور
آرام سے کرسی پر بٹھایا مشی بھی یاقوت کے پاس آگئی تھی

پامیر کواس وقت کومل کی شدّت سے یاد آئی تھی لیکن اسی
پل وہ خیالوں میں کل رات والا واقعہ سوچنے لگا
وہ بالوں کو کیچر میں مقید کئے رات کا کھانا بنا رہی تھی"
چہرے پر ایک الوہی سی چمک تھی جو یاور کی وجہ سے تھی
وہ یاور کے پیچھے پیچھے پاشا کے اپارٹمنٹ پہنچ گئی تھی جہاں
یاور اور زمل آمنے سامنے کھڑے تھے اس سے پہلے وہ زمل کو
سنتی اسکی نظر پاشا کی گاڑی پر پڑ چکی تھی وہ بنا دیری کئے
یاور کو بازو سے کھینچتی وہاں سے لے آئی اسکے بعد زمل کی
حالت وہ نہیں دیکھ سکی تھی دیکھ لیتی تو یقیناً یاور کا جھوٹا
روپ اسکے سامنے آجاتا
اسے اپنے اپارٹمنٹ لاتے اچھی خاصی ڈانٹ پلائی
اسکے بعد وہ کچھ دیر بیٹھا تھا پھر وہ خود اپنی گاڑی میں اسے

علاقے سے باہر چھوڑ کر آئی تھی اور واپس آتے وقت وہ پہرے پر
موجود بندے کو بدل چکی تھی تاکہ وہ ان چاروں میں سے کسی
کو یاور کا نہ بتا سکے
آج یاور کو اپنے گھر دیکھ دل میں خوشی کی کونپلیں پھوٹنے
لگی تھیں تب ہی اسکے سوچوں کے محور میں پامیر سلطان
شامل ہوا تھا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لئے وہ کومل کی
کمر اپنے سینے سے لگائے اسکی گردن میں منہ گھسانے لگا تھا
ہیلو بیگم۔۔۔۔فائنلی آج مجھے تم ڈاکٹر کے روپ سے نکلتی بیوی
کے روپ میں نظر آئی ہو۔۔۔"ساتھ ہی وہ اسکی صراحی دار
گردن کو جا بجا سے چومنے لگا تھا جب کومل اپنے اندر اٹھتے
جذباتوں کو قابو کرتی اسے ایک جھٹکے میں خود سے دور کر گئی

یہ ک۔۔۔کیا طریقہ ہے۔۔دیکھ نہیں رہے کھانا بنا رہی ہوں۔۔۔"

انداز

اب بھی زہریلا تھا

تو کھانا ہی ہے یہ کونسا رومانس کرنے سے منع کر رہا ہے ہاں

بھئ تمہیں کوئی مسلہ۔۔۔"اس نے شریر ہوتے سلیب پر پڑا پیاز

اٹھاتے اس سے ایسے پوچھا جیسے وہ ابھی کہہ دے گا نہیں بوس

ہمیں کوئی مسلہ نہیں ہم آنکھیں بند کر رہے ہیں آپ کھل کر

پیار کریں اپنی چنگیز خان کے ورژن ٹو سے

اسٹاپ اٹ۔۔۔اور جاؤ یہاں سے۔۔۔"تڑخ کر بولتے اسکے ہاتھ سے

پیاز چھینتی دوسری جانب کھسک گئ

واٹس رونگ ودیو کومل۔۔۔۔اتنے دن سے دیکھ رہا ہوں تم بد تمیز

ہوتی جا رہی ہو۔۔۔اب تو ٹائم سے گھر بھی آتا ہوں پیار بھی دینے

کی کوشش کرتا ہوں تم خود کبھی سر درد کبھی پیٹ درد کا
بہانہ کر کر سو جاتی ہو۔۔۔میں نے کبھی اپنا حق تم سے زبردستی
نہیں لیا۔۔۔مرد ہوں۔۔۔بیوی کے ہوتے کنواروں کی طرح رہ رہا
ہوں

"اور تم بجائے مجھے سمجھنے کے دن بہ دن اکھڑتی جا رہی ہو۔۔
وہ جو اتنے دن سے اپنے اندر اب باتوں کو دبائے ختم ہو رہا تھا
بالا آخر بول پڑا

تو تمہارا مطلب ہے میں بیوی ہونے کے حقوق ٹھیک سے ادا نہیں
کر رہی رائیٹ۔۔۔طلاق دے دو۔۔۔"طلاق لفظ وہ اتنی آسانی سے
بول گئی تھی گویا کوئی بہت ہی عام سی بات ہو یہ تو وہ
چیز تھی جب میاں بیوی کے بیچ ہو جائے تو عرش تک ہل جاتا
ہے اور یہ نفرت میں اتنی آسانی سے بول گئی

کومل۔۔۔۔" پامیر کی دھاڑ پر وہ جیسے ہوش کی دنیا میں آئی تھی

"زبان سمبھال کر بات کرو یہ نہ ہو کاٹ کر ہاتھ میں رکھ دوں۔۔

وہ قہر آلود نظر اس پر ڈالتا باہر نکل گیا جیکٹ میں پیار سے

رکھے گئے غلاب کے گجرے روتے وہی دم توڑ گئے انکی حالت

برسوں کتاب میں رکھے پھولوں جیسی پل میں ہو گئی

تھی بلکل اسی طرح پامیر کا دل بھی مرجھا گیا تھا کتنی محبت

سے وہ گجرے خرید کر لایا تھا اب اتنے ہی غصّے سے وہ ایک ایک

پتی کو بے دردی سے مسلتے جھرنے کے کنارے بیٹھا پانی میں

" پھینک رہا تھا

بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔" برلاس کی آواز پر وہ جیسے ہوش کی دنیا

میں واپس آیا تھا سب لوگ بیٹھے اسے ہی دیکھ رہے تھے جو

کومل کو یاد کرتے سٹیچو سا بن گیا تھا

"ہ۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔

"کہاں گم ہیں۔۔آپ۔۔۔ بکرا تندور میں جانے کیلئے چیخ رہا ہے برو۔۔

برلاس اپنے ہی مخصوص انداز میں بولا تھا وہ اٹھ کر اسکے

ساتھ بکرے کو لوہے کی راڈ پر باندھے تندور میں ڈالنے لگا ٹھنڈ

رات کے وقت بڑھ چکی تھی زیحال نے اندر سے شال لا کر ایک

ایک ان سب کو دی اور ایک سے خود کو اور زمل کو ڈھانپا

ان دونوں کی شدّت کا اندازہ وہاں موجود سب کو تھا اس لئے

انکے اس طرح بیٹھنے پر دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولتے اپنے اپنے

کام میں لگ گئے البتہ یاقوت مشی کے عین سامنے بیٹھا چور

نظروں سے اسے بار بار دیکھتا جھینپنے پر مجبور کر رہا تھا

دونوں کی حالت ایسی تھی گویا کل ہی شادی ہوئی ہو

ہ۔۔ ہبی کیا کر رہے ہیں۔۔؟ زیحال کا ہاتھ اپنی کمر پر رینگتے

محسوس کر کر وہ کانپ اٹھی تھی

پیار کر رہا ہوں۔۔۔"مزید قریب ہوتے اسکے کان میں سرگوشی

کی اس دوران اسکی گرم سانس اپنی گردن پر محسوس کرتے

زمل کو اپنے بدن میں تبدیلی محسوس ہونے لگی

شرافت سے بیٹھیں۔۔۔اور ہاتھ ہٹائیں۔۔۔"وہ ہٹانے کے بجائے

مزید شرٹ میں اندر ڈالتا اسکی نازک کمر کو دبانے لگا جس سے

زمل کو سکون سا محسوس ہوا اس نے ایک نظر زیحال کو دیکھا

جو کندھے سے کندھا ملائے قریب بیٹھا تھا وہ اپنی شدّت

نہیں لٹا رہا تھا بلکہ زمل بیٹھے بیٹھے تھک نہ جائے اس لئے اسکی

کمر دبا رہا تھا۔۔زمل کو بے اختیار اپنے شوہر پر پیار آیا

اسکی ان نظروں کیلئے ہی تو زیحال مرتا تھا سب سے بچ بچا

کر اسکے غلابی غلابی گال پر اپنے دانتوں سے نشان بناتے پیچھے

ہٹا زمل نے اسے چھوڑ کر پہلے سبکو دیکھا کوئی دیکھ تو نہیں
رہا اور پھر اسے گھورتے سینے پر کہنی ماری
آؤچ مار دیا ظالم نے۔۔۔"ہمیشہ کی طرح اپنے مخصوص انداز
میں بولتا آنکھیں زور سے مینچ گیا لیکن زمل شرم کے مارے لال
ہو گئی کیونکہ اسکی خاصی تیز آواز پر سب انکی جانب متوجہ
ہوئے تھے
گلا۔۔۔"وہ مزید چھیڑنے لگا ہی تھا کہ سب پر نظر پڑی اور پھر
زمل پر جو غصّے سے لال پیلی ہوتی گھور رہی تھی
اہمممم۔۔۔وہ۔۔۔وہ آئی تھنک کوئی کیڑا تھا۔۔۔"سب کی شریر
نظروں سے بچنے کی کوشش کرتا جھٹ سے جھوٹ گھڑ گیا
بڑا ظالم کیڑا تھا۔۔۔"برلاس کہاں چپ رہنے والا تھا اسکے جملے
پر سب کے قہقہے بے ساختہ بلند ہوئے زیحال نے اسے گھور کر

بتیسی اندر کروائی اصل شامت اندر جا کر اس خانی کے ہاتھوں
آنی تھی جس کا بس چلے یہی بیٹھے بیٹھے نظروں سے کھا جائے
بکرے کو پکنے میں اچھا خاصا وقت لگنا ہے اور اتنی دیر ہم
بیٹھے کیوں نہ سونگ سونگ کھیلیں۔۔"سب کو خاموش بیٹھے
دیکھ برلاس پھر سے چیخا
بکرے کی جگہ تو نہیں آنا چاہتا تو منہ بند رکھ۔۔۔"پامیر
سنجیدہ سے لہجے میں بولتا لان میں اگی گھاس کو جڑ سے
اکھیڑنے لگا کومل کی یاد نے ہی موڈ اچھا خاصا خراب کر دیا تھا
آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔"مشی نے فورا برلاس کی بات کی تائید کی
برلاس کو مشی ایک پل میں ہی اچھی لگنے لگی تھی ورنہ وہ اب
تک صرف زمل کے ساتھ فرینک تھا چھوٹا ہونے کی وجہ سے وہ
آسانی سے زمل کے ساتھ فری ہو جاتا اور زیحال ان دیور بھابھی

کی گپ شپ دیکھ کبھی کبھی جیلس تک ہونے لگتا تھا

پہل ہمارے بڑے ویر کریں گے۔۔۔"اشارہ زیحال کی جانب تھا جو

زمل کو نظروں میں بھرے بیٹھا تھا اسکی بات پر جھٹ سے

سب کو دیکھا

شٹ اپ۔۔۔"فورا جھاڑ پلائی جس پر برلاس کا چھوٹا سا منہ

نکل آیا زمل نے اسکا مایوس چہرہ دیکھ زیحال کو گھورا

کیوں دل توڑ رہے ہیں میرے بھائی کا۔۔۔"اسکے سائیڈ لینے پر

زیحال اندر ہی اندر جیلس ہوا

"منہ بھی توڑ دونگا اگر تم نے ایک دفع اور اسکی سائیڈ لی۔۔

اصل میں اسکی غلط فرمائش پر زیحال کو غصّہ تھا سونگ

کبھی زندگی میں نہیں گایا تھا اور وہ پاگل شاہ سب کے سامنے

اسکی عزت کا کچرا کر رہا تھا

تھینک یو زمل بہنا۔۔۔" برلاس نے شوخ ہوتے اپنا شکریہ
پیش کیا جسے سر خم کرتے زمل نے قبول بھی کیا
وہ جلدی سے اٹھ کر اپنا گٹار لینے ڈیرے پر گیا جب زیحال نے
بیچاری نظروں سے زمل کو دیکھا لیکن وہ رعایت دینے کے موڈ
میں بلکل بھی نہیں تھی
برلاس تھوڑی ہی دیر میں کندھے پر گٹار لٹکائے حاضر ہوا اور
زیحال کے سامنے دونوں ہاتھوں پر رکھ کر ایسے پیش کیا جیسے
کوئی پرانی خاندانی تلوار ہو اور وہ کسی جنگ پر جا رہا ہو یہ
زمل کی ہنسی چھوٹی تھی
تم سے تو بعد میں نمٹونگا چھوٹی آفت۔۔۔" دانت پیس کر بولتے
زمل سے بچ کر برلاس کو گھورا لیکن وہ زمل کی سپورٹ ملتے
ڈھیٹ بن گیا تھا اسکے پاس اس گینگسٹر کا کنٹرولر ریموٹ تھا

کیسے نہ شوخیاں مارتا

وہ سب بیچ میں آگ جلائے ارد گرد بیٹھے تھے جب سب کی
نظروں سے بچتا یاقوت ہمت کر کر مشی کے قریب کھسکا وہ تو
زمل زیحال کا کپل دیکھ کر ہی پاگل سی ہو رہی تھی اسے وہ
دونوں بے حد پسند آئے تھے

زیحال نے گٹار پکڑتے جیسے ہی گلا کھنکھارا برلاس کی ہنسی
چھوٹ گئی ساتھ ہی پامیر اور یاقوت بھی پھنس پھنس کر
ہنسنے لگے کیونکہ وہ تو جانتے تھے کہ سامنے بیٹھا شخص صرف
گولیوں کی دھن صحیح بجا سکتا ہے باقی اسکے بس کی بات نہیں
اس نے سب کو گھور کر بتیسی اندر کروائی اور ایک لمبی سانس
لیتے گٹار کی تاروں کو چھیڑا جس سے ایک دھن نکلتی فضا میں
گونجی

ایک بار پھر لمبی سانس خود میں اتارتے آنکھیں بند کئے اس نے
گٹار کی تاروں پر اپنی خوبصورت انگلیوں کو حرکت دینی
شروع کی یہ دھن بے ترتیب نہیں تھی اسکا کوئی مطلب تھا لیکن
کیا یہ تو اسکے منہ سے ادا ہونے والے لفظوں سے پتہ چلنا تھا
اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر زمل کو دیکھتے اپنے لبوں کو
حرکت دی

"بھیگی بھیگی سڑکوں پے میں۔۔۔۔

"تیرا انتظار کروں۔۔۔۔۔

"دھیرے دھیرے دل کی زمیں کو۔۔۔

"تیرے ہی نام کروں۔۔۔۔۔

"خود کو میں یوں۔۔۔ کھودوں۔۔۔۔

"کہ پھر نہ کبھی پاؤں۔۔۔

اس کے لفظوں پر زمل کا دل بے اختیار دھڑکا تھا وہی وہ سب
حیرت سے اسے دیکھنے لگے مانو یقین نہ آرہا ہو وہ پاشا تھا جو
گانا گا رہا تھا وہ بھی اتنے خوبصورت طرز کے ساتھ

"ہولے ہولے زندگی کو۔۔۔۔

"اب تیرے حوالے کروں۔۔۔۔

"صنم رے۔۔۔۔ صنم رے۔۔۔۔

"تو میرا۔۔۔۔ صنم ہوارے۔۔۔

"صنم رے۔۔۔۔ صنم رے۔۔۔۔

"تو میرا۔۔۔۔ صنم ہوارے۔۔۔

"کرم رے۔۔۔۔ کرم۔۔۔رے۔۔۔

"تیرا مجھ پے کرم ہوارے۔۔۔

اسکی خوبصورت مردانہ انگلیوں نے اپنی حرکت کو تیز کرتے ایک زبردست دھن فضاؤں میں بکھیری ساتھ ہی زمل کے دل کی تاروں کو بری طرح سے جھنجھوڑا اسکے لئے یقین کر پانا مشکل تھا یہ اسکا خان تھا بے باک خان۔۔۔

" تیرے قریب جو ہونے لگا ہوں"

" تو ٹوٹے سارے بھرم رے"

"صنم رے۔۔۔۔ صنم رے۔۔۔۔

"تو میرا۔۔۔۔ صنم ہوارے۔۔۔

"صنم رے۔۔۔۔ صنم رے۔۔۔۔

"تو میرا۔۔۔۔ صنم ہوارے۔۔۔

"کرم رے۔۔۔۔ کرم۔۔۔رے۔۔۔

"تیرا مجھ پے کرم ہوارے۔۔۔

وہ زمل کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنی محبت کا اظہار کرنے لگا تھا اسکی آنکھیں اس وقت محبت کے جذبوں سے چور تھیں لفظوں کا اثر ان میں چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ اسکا ایک ایک لفظ سچ ہے

" بادلوں کی طرح ہی تو"

" تونے مجھ پے سایا کیا ہے"

" بارشوں کی طرح ہی تو

" تونے خوشیوں سے بھِگایا ہے "

" آندھیوں کی طرح ہی تو "

" تو ہوش کو اڑایا ہے "

" میرا مقدر سنوارا۔۔ہے یوں "

" نیا سویرا جولایا ہے تو

" تیرے سنگ ہی بِتانے ہیں مجھ کو

" میرے سارے جنم رے "

سب کو دنگ کرتے وہ دھن فضاؤں میں بکھیرتا اٹھ کر زمل کے

گرد گھوما وہ پاگل سی ہوتی گردن موڑ موڑ کر اسے دیکھتی

کندھے پر گٹار لٹکائے

بلیک ٹراؤزر پر لائٹ گرین سی شرٹ آستین کہنیوں تک چڑھائے

ماتھے پر بکھرے بالوں میں

وہ روح تک کو چھو جانے کی حد تک حسین لگ رہا تھا

زمل کے ساتھ وہاں موجود ہر شخص پر سکوت طاری تھا اسکی

چھپی شخصیت سے خود یاقوت بھی حیران تھا جو سمجھ رہا

تھا کہ وہ پاشا کی رگ رگ سے واقف ہے

اسکے چپ ہوتے فضا میں خاموشی کا راج ہوا سب پر طاری سکتا

ہٹتے ایک ہلچل سی مچ گئی برلاس تو سیدھا زیحال کو پیچھے

سے جھپی ڈال گیا جب اسکی حرکت پر سب کے قہقہے ایک بار

پھر بلند ہوئے

تب تک انکا بکرا بھی تیار ہو چکا تھا جسے باہر نکالتے ایک بڑی

تھال میں ڈالا اور دوسرا بکرا پہرے پر موجود بندوں کو دے دیا

ذائقہ حد سے زیادہ تیکھا تھا کیونکہ اس پر مصالحے مردوں کے

ہاتھ سے لگے تھے اور دیکھا جائے تو عورتوں سے زیادہ مردوں کے

ہاتھ میں ذائقہ ہوتا ہے

سیییی۔۔۔سپائسی ہے صبی۔۔"زمل ایک ہی نوالہ لیتی سی سی

کرنے لگی تھی زیحال کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کبھی

میٹھا زیادہ کھاتی کبھی تیکھا

پانی پیو۔۔۔"گلاس اٹھا کر اسکے لبوں سے لگایا

زیادہ زیادہ گوشت کھاؤ تاکہ اندر والا پاشا ہیلدی ہو۔۔۔"مشی

نے اسکے قریب ہوتے کان میں سرگوشی کی اسکی بات پر

زمل کی ہنسی چھوٹتے گلے میں مرچی لگی اور جو وہ کھانسی

آرام سے کھاؤ۔۔۔پیچھے کوئی لگا ہے۔۔۔"زیحال نے کمر مسلتے

اسے مصنوعی ساڈ پٹا بدلے میں زمل نے مشی کو گھورا جو

منہ پر ہاتھ رکھے ہنستی فورا سے یاقوت کی جانب کھسک گئی

یہ کھا کر دیکھو۔۔۔" یاقوت نے ایک گوشت کا ٹکڑا اسکے منہ ڈالا جو ران کی سائیڈ کا گوشت تھا اللہّ کی قدرت تھی کہ ایک ہی جانور میں الگ الگ ذائقہ رکھ رکھا تھا

امم۔۔۔یمی۔۔۔مجھے یہی کھانا ہے۔۔۔" مشی کی فرمائش پر وہ چھوٹے چھوٹے پیسسز اسکے منہ میں ڈالنے لگا جسے وہ مزے سے چباتی انکی تعریف کرنے لگی باقی سب مزے سے باتیں کرتے کھا رہے تھے مشی کو بے حد پسند آیا تھا تیکھا تو وہ پہلے سے ہی کھاتی تھی برلاس وقفے وقفے سے چٹکلے چھوڑ کر سب کے قہقہے نکلواتا یہ رات بے حد حسین بنتی جا رہی تھی لیکن تب تک جب تک کومل کی پر چھائیں ان پر نہیں پڑی تھی وہ کندھوں

پر شال ڈالے کڑے تیور لئے برلاس کی نظر اس پر سب سے پہلے

پڑی تھی اور منہ سے بے ساختہ کومل نکلا سب نے نظر اٹھا کر
دیکھا زیحال جو اپنے ہاتھوں سے ٹھنڈا کر کر گوشت زمل کو
کھلا رہا تھا وہ دونوں بھی رک کر اسے دیکھنے لگے
کب تک اپنے احسان کا بدلہ لیتے رہو گے ان سے۔۔۔" وہ زیحال کو
دیکھتی کرخت لہجے میں بولی
کومل۔۔۔" اسی پل پامیر نے اٹھتے اسے چپ کروایا وہ جانتا تھا
کہ وہ اپنے اندر کی بھڑاس نکالنے والی ہے
ٹھیک ہے سڑک سے اٹھایا ان لاوارثوں کو لیکن ساری زندگی اپنی
غلامی کروانا اپنے اشارے پر نچانا۔۔۔ کچھ زیادہ نہیں ہے اس
"احسان کا بدلہ۔۔۔
میرے شوہر سے تمیز سے بات کرو۔۔۔" جواب زمل کی جانب سے
آیا تھا پاشا اسکی فطرت سے واقف تھا اور اس بات سے بھی

کہ وہ ان بھائیوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے مشی
تو پہلی بار کومل کو دیکھ اور سن رہی تھی اور پہلی بار میں
اسکا امپریشن ایک جاہل عورت کا پڑا تھا
اوہ کل کی آئی بچی مجھے چپ کروائے گی جسے اس ڈاکو نے
کڈنیپ کر کر صرف اپنی حوس۔۔۔" یہ پڑا تھا زناٹے دار تھپڑ
پامیر کی طرف سے کومل اس کی قوت پر گرتے گرتے بچی تھی
باقی سب یکدم کھڑے ہوئے
تمہیں ہر دفع پیار سے سمجھایا تھا کہ ہم بھائیوں کے بیچ ایک
"لفظ نہیں بولنا لیکن تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی۔۔۔
وہ کومل کو بازو سے پکڑے اسکے منہ پر غرایا تھا زمل تو اسکی
بات پر ہی سکتے میں چلی گئی تھی
" ہاں نہیں آتی۔۔۔اور تم نے کس حق سے مجھ ہاتھ اٹھایا۔۔بو۔۔لو

اپنا بازو چھڑواتی وہ پوری قوت سے چلائی تھی پہلے تو زمل
کے سامنے انسلٹ ہوئی تھی لیکن آج باقی سب کے سامنے اس پر
ہاتھ اٹھا تھا کومل کا بس نہیں چلا سب جلا کر بھسم کر دے

"شوہر ہوں تمہارا۔۔۔

ہنہ۔۔۔شوہر۔۔۔کس بات کا شوہر۔۔۔اپنا حق ادا کرتے وقت تو تم
نامرد بن جاتے ہو۔۔۔" یہ وار غلط تھا جو سیدھا پامیر کے دل پر
لگا تھا وہ نامرد تھا۔۔؟ جو اسکی خوشی دیکھ کر اپنے جذباتوں
کو اگنور کر جاتا تھا وہ نامرد تھا سب کے سامنے یہ جملہ پامیر
کی ذات پر تھپڑ کی طرح پڑا تھا ایک مرد کے لئے اس بدلے سے
زیادہ جان لیوا بدلہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ اسے سب کے سامنے
نامرد کہہ دیا جائے وہ بھی اسکی اپنی بیوی
وہ پھٹی پھٹی نظروں سے کومل کو دیکھتا رہ گیا

زبان سمبھال کر بات کرو کومل۔۔۔" پاشاان سب میں پہلی بار
بولا تھااور اب اسکی ہمت نہیں تھی کہ اپنے منہ سے ایک لفظ نکالتی
تمہیں میری مردانگی دیکھنی ہے ناں۔۔۔؟۔۔چلو۔۔" پامیر کومل
کاہاتھ تھامتے گھسیٹ کر اپنے اپارٹمنٹ پر لے گیا تھا پیچھے
سب خاموش رہے پاشا بھی خاموش رہا کیونکہ وہ جانتا تھا اسی
ایک طریقے سے کومل کا دماغ ٹھکانے آسکتا ہے

@@@@@@@@@@@@

اسے گھر لاتے روم میں سیدھا بیڈ پر دھکا دیا تھا جو منہ کے
بل گرتی سیدھی ہو کر پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی
جس کی آنکھوں میں اس وقت لہو اتر رہا تھا وہ تن فن کرتا
دروازے کی جانب گیا اور دھاڑ سے بند کرتے کنڈی لگائی
ک۔۔۔کیا۔۔کیا کرنے والے ہو تم۔۔۔" وہ پامیر کو پہلی بار اتنے غصّے

میں دیکھ اندر ہی اندر تھوڑی ڈر رہی تھی

تمہیں بہت شوق ہے ناں سب کے سامنے مجھے نامرد بنانے کا اب

تمہیں بتانا تو ہے ناں کہ کتنی مردانگی ہے مجھ میں۔۔۔"بولتے

وہ شرٹ کے بٹن ایک جھٹکے میں کھولتا اسے زمین بوس

کرتے اپنا بیلٹ نکالنے لگا تھا

"وہاٹ دا ہیل اتنی جاہل عورت کے ساتھ پامیر رہ کیسے رہا ہے۔۔

گھر آتے اپنی شال بیڈ پر پھینکتے مشی تڑخ کر بولی لیکن جواب

میں یاقوت خاموش تھا اسے رہ رہ کر پامیر کا خیال آرہا تھا

جو عورت سب کے سامنے اس طرح اسے ذلیل کر سکتی تھی وہ

اکیلے میں کہاں بخشتی ہو گی

تم سب کو کچھ کرنا چاہئے اسکے لئے ورنہ وہ سائکو عورت ختم

کردے گی اتنے میچور بندے کو اندر سے۔۔۔"یاقوت کو خاموش
دیکھ وہ اسکے پاس آتی بیٹھ کر بولی یاقوت بنا کچھ بولے وہی
لیٹتا اسکی گود میں سر رکھ گیا مشی دھیرے دھیرے اسکے
بالوں میں ہاتھ پھیرتی یک ٹک اسے دیکھنے لگی
یاقوت کو اسکی گود میں ایک الگ ہی سکون ملا تھا وہ مرد تھا
جانتا تھا عورت کی بغاوت اچھے خاصے مرد کو مار دیتی ہے
اسے اب پاشا سے بات کرنی تھی وہ مزید پامیر کو ایسے نہیں
دیکھ سکتا تھا

کیا سوچ رہے ہو۔۔۔؟اسے گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ سوالیہ
پوچھا جب یاقوت نے گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ عین اسکے
اوپر جھکی ہوئی تھی اپنے گولڈن ریشمی بالوں کو آبشار کی
مانند اسکے چہرے پر پھیلائے یاقوت بنا کچھ بولے کروٹ بدل کر

رخ اسکی بیلی کی جانب کرتا پوری طرح سے اپنا چہرہ چھپا
گیا اسکی حرکت پر مشی نے گہرا سانس لیا کچھ دیر گزری ہی
تھی کہ اس نے وہی سے جان لیوا جسارتیں کرنی شروع کر دی
کبھی دائیں سے چومتا کبھی بائیں۔ایک ہاتھ مسلسل اسکی
دھڑکنوں کو سہلاتے مشی کو سسکی بھرنے پر مجبور کر رہا تھا
ک۔۔۔کیا۔۔کر رہے ہو۔۔"کچھ دیر خاموشی سے برداشت کرتے
بالا آخر بول اٹھی
کیرم کھیل رہا ہوں کھیلو گی۔۔۔؟اس کے بے وقوفوں والے سوال
پر یاقوت نے منہ باہر نکالتے کلس کر جواب دیا بدلے میں مشی
اسے گھورنے لگی
نوٹ انٹر سٹنگ۔۔۔"اسکے انداز پر خود سے دور کرتی بیڈ پر
پیچھے کی جانب کھسکتی سیدھی چت لیٹ گئی

ڈرامہ کوئین۔۔۔"اسکے اوپر آتے گھٹا کی مانند چھا کر پوری طرح
سے خود میں قید کرتے لائٹ آف کر گیا ڈاکٹر نے تو ہر رات تیار
ہو شوہر کو دعوت دینے کا کہا تھا یہاں تو وہ بنا دعوت کے شروع
ہو گیا تھا
اسکی گردن پر جھکے جا بجا سے چومتے وہ اسکی نازک سی
گردن کو معتبر بنا رہا تھا انکا نرم گرم لمس محسوس کرتے
مشی گہری مسکراہٹ مسکراتی خود کو اسکے حوالے
کرتی گزرتی رات کے ساتھ اسکی بے باکیاں برداشت کرتی اسکا
ساتھ دینے لگی تھی جتنی شدّت سے وہ اس پر حاوی ہوا تھا
مشی کو صبح تک رہائی مل پانا مشکل تھی
@@@@@@@@@@@@@
وہ رو نہیں رہی تھی لیکن کومل کی بات سوچتے اب دماغ کی

نسیں پھٹنے کے قریب تھیں زیحال اسے سونے کیلئے لٹاتا کمفرٹر
ٹھیک کرتا کچھ دیر بیٹھا رہا تب تو اس نے آنکھیں بند کر لی
تھی جسے دیکھتے وہ اٹھ کر سامنے صوفے پر چلا گیا تھا اور لیپ
ٹاپ کھولے عثمان والی ڈیل پر کام کرنے لگا لیکن زمل کی بے
چینی وہ ایسے بھی نوٹ کر گیا تھا تب ہی خاموشی سے اٹھتے
وہ وارڈروب سے اپنا سفید رنگ کا سوٹ نکالتے واش روم میں
گھس گیا کچھ دیر اچھے سے فریش ہوتے واپس آکر خود پر
اچھے سے پرفیوم سپرے کرتے سر پر رومال باندھا
کچھ دیر گزری ہی تھی کہ زمل کے کانوں میں قرآنی آیات کی
آواز گونجی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور دیکھتے ٹرانس کی
سی کیفیت میں وہ دونوں ہتھیلیاں پیچھے بیڈ پر ٹکاتی آرام
سے اٹھ کر بیٹھنے لگی جب زیحال نے ایک ہاتھ سے اسے اٹھنے

میں مدد دی وہ اسکے کے دوسرے سرہانے کے قریب الٹی پلٹی
مارے بیٹھا
ہاتھوں میں قرآن پاک لئے اسکی آیات کو خوبصورت انداز میں
پڑھ رہا تھا زمل کے دل میں بے اختیار سکون اترتا گیا
وہ شاک کی سی کیفیت میں اسے سنتی گئی جتنی خوبصورت
آواز میں اس نے گانا گایا تھا اس سے زیادہ خوبصورت انداز
میں وہ اس وقت قرآن پاک پڑھ رہا تھا زمل کو دوپٹہ لینا تک
ذہن میں نہیں رہا جب اس نے نظریں قرآن پر جمائے ایک ہاتھ
بڑھا کر بیڈ پر پڑا دوپٹہ زمل کے سر پر ڈالا
کتنی ہی دیر وہ اس خوبصورت کلام سے زمل کے دل کو پر سکون
کرتا رہا بے شک انکی زندگی میں اس رات سے زیادہ حسین کوئی
رات نہیں گزری تھی زمل خود کو ملنے والے سکوں پر اپنی

آنکھوں کو نم ہونے سے نہیں بچا سکی

کچھ دیر بعد زیحال نے صدق اللہ العظیم کے ساتھ امین کہتے

قرآن پاک کو آرام بے حد نرمی سے بند کرتے غلاف چڑھا کر اٹھتا

اسکی مقدس جگہ پر رکھتے واپس بیڈ پر آیا سر پر بندھا رومال

اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے زمل کی جانب مڑا وہ اب بھی یک

ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی

بے چینی دور ہوئی۔۔۔؟ محبت سے چور لہجے میں سوالیہ پوچھا

زمل خود پر اختیار کھوتی زار و قطار رونے لگی جب زیحال نے

اسے اپنے سینے سے لگاتے پیٹھ مسلی وہ جانتا تھا سکون اسے

مل چکا ہے اب اندر کی بے چینی آنسوؤں کے ذریعے نکل رہی ہے

وہ کتنی ہی دیر اسکے سینے میں منہ دیے روتی تھوڑی پر سکون

سے ہوتی چپ ہوئی

بس۔۔۔ ختم ہو گئے آنسوں۔۔ یا بچے ہیں دکھاؤ۔۔۔ "اسے خود سے
بے حد نرمی سے الگ کرتے باقائدہ آنکھوں کو انگلی اور انگوٹھے
کی مدد سے پوری طرح کھولتے جھانکنے لگا
زمل سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کر کیا رہا ہے جب
سمجھ آئی تو اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارتے پیچھے ہٹایا
تمہاری آنکھ سے نکلے آنسوں میری جان نکال دیتے ہیں۔۔ "اپنی
پشتو کو اردو میں ٹرانسلیٹ کرتے مطلب سمجھا یا زمل تو پھر
سے اسکے پٹھانوں والے لب و لہجے میں کھو سی گئی تھی
وہ زیحال کو دیکھنے میں مگن تھی کہ تب ہی اسے پیٹ میں
درد اٹھتا محسوس ہوا وہ بے اختیار پیٹ دونوں ہاتھوں میں
تھامے نیچے کو جھکی
کیا ہوا گلالے یو او کے۔۔۔؟ وہ یکدم ہی فکر مند ہوا

آہ۔۔۔"ایک اور درد کی ٹیس اٹھی وہ درد کے مارے کراہ اٹھی

وائفی۔۔۔۔کیا ہوا۔۔بتاؤ تو۔۔"اسے یوں کراھتے دیکھ وہ پہلے سے

مزید فکر مند ہوا

دد۔۔درد ہو رہا۔۔۔ہ۔۔ہے"اسے خود سمجھ نہیں آئی تھی کہ درد

کس چیز کا ہے

کیا۔۔۔یہاں لیٹو۔۔۔"اسے کندھوں سے تھامے آہستہ سے لٹایا اور

موبائل اٹھاتے اسکی ڈاکٹر کو کال ملائی رات کے اس پہر

گہری نیند میں ہونے کی وجہ سے اس نے تیسری رنگ پر جا کر

کال پک کی

"اتنی غافل نیند سونا کبھی کبھی جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔۔

اسکے کال اٹھاتے کرخت لہجے میں بولتا اس پار بیٹھی ڈاکٹر کے

پسینے چھٹوا گیا

جج۔۔۔جی۔۔ایم سوری۔۔۔"جھٹ سے معذرت کی

"زمل کو درد ہو رہا ہے پیٹ میں۔۔۔

زیادہ ہے۔۔؟سوالیہ پوچھا

گلالے زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔؟اس نے فون کان سے ہٹاتے پیار سے پوچھا

"نہیں۔۔۔بس۔۔ہلکا ہلکا۔۔۔

ہلکا ہلکا ہو رہا ہے۔۔"فورا سے جواب ڈاکٹر تک پہنچایا

انکے پیٹ پر ہاتھ رکھیں۔۔۔"اسکے کہتے زیحال نے فورا پیٹ پر

ہاتھ رکھا

تھوڑا موو کریں اپنے ہاتھ کو۔۔۔"اگلی تنبیہ پر ہاتھ کو پھیرنا

شروع کیا تب ہی اسے کچھ ہلتا ہوا محسوس ہوا

یہ۔۔۔یہ کیا تھا۔۔؟وہ ایک دم بوکھلایا

آپ کا بے بی۔۔۔فٹ بال کھیل رہا ہے آپ دونوں بھی کھیل لیں
"۔۔

ڈاکٹر کی بات پر زیحال حیرت سے کبھی زمل کو دیکھتا تو کبھی
اسکے پیٹ کو اس نے خود کو رات کے اس پہر صرف اتنی سی
بات جاننے کیلئے اٹھانے پر کلس پر یہ جواب دیا تھا
کیا۔۔کہہ رہی ہیں۔۔۔ڈاکٹر۔۔؟زیحال کو سکتے میں دیکھ زمل کو
فکر ہوئی

بے بی۔۔فٹ بال کھیل۔۔رہا ہے۔۔۔"وہ شاک کی سی کیفیت میں
ڈاکٹر کا جملہ دھراتا زمل کو بھی حیرت میں مبتلا کر گیا
کیا۔۔۔؟اسکو بال کہاں سے ملا۔۔۔؟زمل کے سوال پر جہاں زیحال
کو اچھو لگا وہی دوسری جانب ڈاکٹر کا قہقہہ بلند ہوا وہ
ہنستی ہنستی پاگل ہونے لگی

کچھ نہیں ہو۔۔ سکتا آپ کی بیوی کا۔۔۔" وہ بمشکل اپنی ہنسی
روکتی بولی زیحال نے کال بند کرتے ایک نظر زمل پر ڈالی اور
دھیرے سے اسکا فراک اوپر سرکاتے ایک نظر پورے پیٹ کو دیکھا
اور نرمی سے ہاتھ پھیرا جب اسے محسوس ہوا
کہ اسکے بے بی نے ایک بار اور کک ماری تھی
یہ۔۔۔۔ یہ بب۔۔۔ بے بی۔۔ کک مار رہا ہے۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آئی
یہ
بات بولتے ہوئے وہ ہنسے یا زمل کے درد پر سنجیدہ ہو کر بیٹھے
زمل تھوڑی اوپر کو ہو کر بیٹھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے خود
بھی دیکھنے لگی واقعی وہاں ہلچل سی محسوس ہو رہی تھی
دونوں کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے کبھی پیٹ کو
یہ پہلا احساس تھا اپنے بچے کو لے کر دونوں کی ہی آنکھوں میں

خوشی سے نمی تیرنے لگی تھی زیحال نے جھک کر اسکے پیٹ پر
جابجا اپنا لمس چھوڑا جب زمل اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی
گہری مسکراہٹ مسکراتی اسے دیکھتی رہی وہ خوشی سے پاگل ہوا جا
رہا تھا جس کا اندازہ زمل کو اسکے لمس میں محسوس ہو رہا تھا

"ہبی۔۔۔
یسسسس ہبی کی جان۔۔۔" وہ خوشی سے چہکتا نیچے سے اوپر
آتے اسکے ہونٹوں پر شدّت بھری گستاخی کر گیا
آئی لو ویو۔۔۔ آئی۔۔ رئیلی ڈو۔۔۔ گلالے۔۔۔ "اسے خود میں بھینچتے
وہ محبت سے چور لہجے میں بولا اسکی خوشی کی انتہا زمل
محسوس کرتی اندر تک پر سکون ہو گئی تھی آج اس نے زمل کو
سورۂ محمّد پڑھ کر سنائی تھی اور اسکی برکت سے اسے یہ
ننھی سی خوشی ملی اس نے انٹرنیٹ پر دیکھا تھا کہ حاملہ

عورت اگر باقاعدگی سے اس سورت کو پڑھتی رہے تو بے بی بے
حد خوبصورت ہوتا ہے تب سے وہ ٹھان چکا تھا کہ وہ اب زمل کو
یہ سورت پڑھ کر سنائے گا

@@@@@@@@@

صبح کی نیلی روشنی آسمان میں پھیلنے لگی تھی چڑیوں کی
چہچہاہٹ میں گھروں کو لوٹتے نمازیوں کا شور بھی شامل ہونے
لگا تھا ہر سو ٹھنڈ ہواؤں کے ساتھ رقص کرتی لوگوں کو کانپنے
پر مجبور کر رہی تھی وہی ایک کمرہ وہ بھی تھا جہاں اس وقت
گرمی اپنے جوبن پر تھی دو دہکتے وجود پسینے میں شرابور ہوئے
ایک دوسرے میں ٹوٹے ہوئے تھے رات سے اب تک پامیر نے کومل
کو خود سے رہائی نہیں دی تھی بالآخر وہ اسکی شدتوں کو
سہتے سہتے رو پڑی تھی لیکن وہ بنا اس پر رحم کھائے اپنی

مردانگی کا ثبوت دیتا رہا یہاں تک کے اپنی ساری بے چینی کومل
میں انڈیلتے بے دردی سے خود سے دور کر کر کسی خالی بوتل کی
طرح پھینکتے اٹھ کر باتھ روم چلا گیا کومل وہی لیٹی اپنے
چور بدن کو کمبل میں ڈھانپتی شدّت سے رودی آج اسکی نفرت
میں مزید اضافہ ہو گیا تھا کس طرح پوری رات اس درندے نے
اسکے نازک بدن کو نوچا تھا جسم کا کوئی حصّہ ایسا نہیں بچا
تھا جہاں پامیر نے اپنی گہری سوغاتیں نہ دی وہ بے اختیار
تکیے میں منہ دیے شدّت سے بے آواز روتی گئ
وہ کتنی ہی دیر پانی کے نیچے کھڑا اپنے اندر جلتی آگ کو ٹھنڈا
کرنے کی کوشش کرتا رہا اسے رہ رہ کر پاشا کا خیال آرہا تھا
اسکا سامنا کرنے کا سوچتے ہوئے بھی پامیر کی جان نکل رہی تھی
کومل نے اسے گرادیا تھا پاشا کی نظروں میں اسے آج پہلی

بار اس عورت پر پیار کے بجائے غصّہ آرہا تھا

خود پر اسکی قربتوں کے لگے آثار دھوتے وہ کپڑے تبدیل کرتا

باہر آیا اور مرر کے سامنے آتے بالوں میں ہلکا سا برش پھیرتے

کندھوں پر شال ڈالی

"سائیڈ ٹیبل میں میڈیسن پڑی ہے لے لینا درد ٹھیک ہو جائے گا۔۔

باہر جاتے بنا کومل کو دیکھے کرخت لہجے میں بولتا لمبے ڈھینگ

بھرتے نکل گیا اسکے جاتے وہ چیخ چیخ کر رو دی لیکن اس وقت

تھکاوٹ سے چور بدن میں چیخنے کی ہمت بھی زیادہ نہیں تھی

وہ اسی طرح لیٹی روتی بلکتی گہری نیند کی وادیوں میں جا

گری پوری رات جاگ کر اب شدید نیند کا غلبہ اس پر طاری ہو

چکا تھا

@@@@@@@@@@@@

پروفیسر کی کرسی پر براجمان ہوئے ٹانگیں سیدھی کر کر ٹیبل پر
رکھے وہ ٹکٹکی باندھے سامنے کھڑے کانپتے ہوئے پروفیسر کو
دیکھ رہا تھا جو اپنے سامنے بیٹھے ڈاکو کو دیکھ مسلسل اپنے
ہاتھ مسلتا کپکپا رہا تھا
وہ اتنے دن سے یونی نہیں آ رہی اور تم اتنے بے خبر ہو کہ تمہیں
پتہ ہی نہیں۔۔۔"لہجہ دھیما رکھتے رکھتے بھی آخر میں بلند
ہوا جب اسکی دھاڑ پر اس پروفیسر کی جان حلق میں اٹکی
ہ۔۔۔ہم۔۔۔ہم نہیں پوچھتے۔۔۔یہ۔۔یو۔۔یونی۔۔کے رولز۔۔مم
۔۔میں
نہیں ہے۔۔۔"وہ لفظوں کو توڑ کر ادا کرتا مزید سر جھکا گیا
تو بناؤ رولز۔۔۔۔وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے جس کے آنے یا نہ آنے
سے تم لوگوں کو فرق نہ پڑے ملاؤ اسکا نمبر۔۔۔"برلاس کی دھاڑ

پر جلدی سے پروفیسر نے آئرہ کی فائل سے اسکا نمبر نکالتے کال ملائی سپیکر پر ڈال۔۔"اپنی ریوالور کا منہ اسکی جانب کرتے کرخت لہجے میں آرڈر جاری کیا

پروفیسر جھٹ سے سپیکر پر ڈال گیا جب آگے سے اسکی میٹھی آواز برلاس کی سماعتوں سے ٹکرائی وہ بے ساختہ آنکھیں بند کر گیا جیسے ایک سکون کی لہر پورے جسم میں دوڑ گئی ہو

"آ۔۔آئرہ۔۔آپ یو۔۔یونی نہیں آرہی ہیں۔۔خیریت۔۔ جی سر میری طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔"آگے سے اسکی نسوانی آواز پھر سے ابھری

کیوں۔۔۔کیا ہوا آپ کو۔۔۔؟ پھر سے سوالیہ پوچھا

فیور ہے سر۔۔۔"اسکی آواز میں ہچکچاہٹ تھی ایک دم پروفیسر کی کال اور پھر انکے سوالوں پر وہ حیرت میں مبتلا ہو رہی تھی

لیکن وہ اس بات سے انجان تھی کہ انکے سامنے اسکا محبوب بیٹھا ہے

پوچھ ڈاکٹر کے پاس گئی ہے۔۔؟ دھیمی آواز میں اپنا اگلا آرڈر

جاری کیا جس کی تعمیل پروفیسر جھٹ سے کر گیا

ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا آپ نے۔۔۔؟

نہیں۔۔۔"اسکے نہیں بولنے کی دیری تھی کہ برلاس کرنٹ کھا کر

کرسی سے اٹھتا اسکے کان سے فون ہٹاتا ایک نظر اس پر ڈال کر

زمین پر پھینک کر باہر نکل گیا اسکے جاتے پروفیسر کی رکی

سانسیں بحال ہوئی وہ بھاگ کر اپنا فون اٹھاتا حیرت سے دیکھنے

لگا جس کی سکرین چکنا چور ہو چکی تھی وہ ڈاکو فون کیوں

توڑ کر گیا انہیں سمجھ نہیں آئی کیونکہ یہ بات صرف وہ جانتا

تھا جس فون میں اسکی محبوبہ کا نمبر ہو وہ اسے کیسے چھوڑ

سکتا تھا اسکا بس چلتا پروفیسر کی سماعتیں بھی چھین آتا

جنہوں نے اسکی میٹھی آواز سنی تھی

وہ تھوڑی ہی دیر میں رف ڈرائیونگ کرتا اسکے گھر کے باہر پہنچا
تھا جہاں اس وقت کم ہی لوگوں کا آنا جانا ہو رہا تھا وہ آرام
سے گاڑی بند کرتا باہر نکلا اور بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے
اپنا موبائل نکالا نمبر وہ پروفیسر کے فون میں دیکھتا ایک ہی
نظر میں یاد کر آیا تھا جسے اپنے موبائل میں ڈائل کرتے کال ملائی
لیکن کال کاٹ دی گئی تھی

برلاس کو اسکی حرکت پر غصّہ آیا اس نے پھر سے کال ملائی
آئرہ پروفیسر کی کال کے بعد بیٹھی اپنی کتابیں پڑھ ہی رہی تھی
جب اسے ایک انجان نمبر سے میسج موصول ہوا جسے پڑھتے
اسے لگا تھا اسکی روح قبض ہو چکی ہے

" میری جان بیمار ہے اور مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا"

اسے کیسے پتہ چل گیا تھا وہ بھی اتنی جلدی آئرہ کا دماغ گھوم
کر رہ گیا اسی شخص کے توڈر کی وجہ سے وہ بخار میں تپ رہی تھی
اسی وجہ سے آئرہ نے برلاس کی کال بھی ایک انجان نمبر دیکھ
کر کٹ کر دی ابھی وہ لمبے سانس لیتی خود کو نارمل کر ہی رہی
تھی کہ بالکنی میں کسی کے کودنے کی آواز آئی وہ ڈر کر یکدم
اچھلتی بیڈ کے کنارے پر پہنچی کسی کے قدموں کی چاپ اسے
مسلسل خود کے قریب آتی محسوس ہو رہی تھی وہ زور سے
آنکھیں بند کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتی گئی جب کسی کے
فولادی ہاتھوں کا لمس اپنے کندھے پر محسوس کرتی چیخ اٹھی
لیکن مقابل اسکی چیخ منہ پر ہاتھ رکھتا دبا گیا آئرہ کا کپکپاتا
نازک بدن اس وقت اس شخص کی آتش نظروں کی ضد میں تھا
آنکھیں کھولو۔۔۔ڈفر۔۔"اس آواز کو وہ لاکھوں کے ہجوم میں

بھی پہچان سکتی تھی اس آواز سے اسے اپنی جان میں جان
آتی محسوس ہوتی تھی وہ دھیرے سے آنکھیں کھولتی سامنے
بیٹھے برلاس کو دیکھنے لگی وہ قریب تھا بے حد قریب
جب وہ بے خود سی ہوتی سیدھا اسکے گلے سے لگی بری طرح سے
رونے لگی برلاس ہکا بکا سا کبھی اسکے بالوں کو تو کبھی سامنے
بیڈ کراؤن کو دیکھتا رہا اب پامیر نہیں آسکتا تھا اسکا ہاتھ اٹھا
کر آئرہ کے گرد باندھنے کیلئے وہ خود سے ہمت کرتا اپنے مضبوط
بازوؤں کا بندھ اسکی نازک سی کمر کے گرد باندھ گیا ایک سکوت
سا اس پر طاری ہونے لگا تھا ایک عجیب سے کیفیت برلاس پر
طاری ہوتی گئی وہ بے خود سا ہوتا اپنا حصار اسکے گرد تنگ کرتا
مزید خود میں بھینچتا اسکی گردن میں منہ چھپا گیا آئرہ
کے بدن کی دھیمی دھیمی سی خوشبو خود میں اتارنے لگا

آئرہ جو زار و قطار روتی جا رہی تھی برلاس کی شدّت پر سسکی
لیتی ایک دم چپ ہوئی اسے احساس ہوا کہ اس بار برلاس کے
حصار میں اور دنوں کی نسبت الگ سا احساس تھا وہ سینے سے
کندھے تک کا سفر کر چکے تھے جہاں دونوں کا دل ایک الگ ہی
لے پر دھڑکنے لگا تھا وہ دھڑکتے دل کو قابو کرتی برلاس سے دور
ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ تو جیسے مدہوش سا ہو گیا تھا
بب۔۔۔ برلاس۔۔۔" وہ اپنی کانپتی آواز میں اسے پکارنے لگی جب
وہ ہوش کی دنیا میں واپس آتا کرنٹ کھا کر اس سے پیچھے ہٹا
وہ۔۔ مم۔۔ میں۔۔ میں۔۔ وہ" اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے
پیچھے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ گھبرا سا گیا تھا جب آئرہ نے
اسکے ہاتھ تھامے وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگا
وہ کبھی کبھی آئرہ کو ایک معصوم سا بچہ لگتا تھا جو جلدی ہی

گھبرا جاتا تھا اس وقت اسے کسی کے سہارے کی ضرورت ہوتی تھی اور یہ دونوں انجانے میں ہی صحیح لیکن ایک دوسرے کا سہارا بن گئے تھے

وہ قدرے بہتر ہوا تھا گھبراہٹ کم ہوتے ہوتے ختم ہو چکی تھی

تم رو کیوں رہی تھی۔۔۔"اب پوچھنا یاد آیا تھا اسے

وہ مجھے۔۔۔"آئرہ بتانے ہی لگی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ وہ انجان شخص جب بھی اسے تنگ کرتا تھا تب ہی برلاس نہ محسوس طریقے سے اس سے ٹکرا جاتا تھا اور ہر بار پہلے سے زیادہ وہ دونوں قریب ہو جاتے تھے

ھمم۔۔۔بولو۔۔۔"اسے خاموش دیکھ سوالیہ پوچھا جب اسے آئرہ کا بخار یاد آیا وہ جھٹ سے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتا بخار دیکھنے لگا اس وقت کم تھا

تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں تھی کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔"اسکے سوال پر آئرہ چونکی

"آپ کو ک۔۔کیسے پتہ میری طبعیت کا۔۔۔

وہ۔۔"وہ پھر سے تھوڑا گھبرایا

"وہ میں۔۔۔یو۔۔یونی گیا تھا۔۔ک۔۔کسی کام سے۔۔

مجھ سے ملنے۔۔۔"برلاس کی بات کاٹتی جلدی سے بولی برلاس نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا

" ہاں۔۔۔تم۔۔سے ملنے۔۔وہاں پتہ چلا۔۔کہ تم۔۔یونی نہیں آرہی

"اچھا میں بھی کہوں۔۔۔پروفیسر میں کونسی محبت جاگ رہ

اسکی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ محبت لفظ پر برلاس کی مسکراتی آنکھوں میں سختی در آئی تھی

جان سے نہ ماردوں اسے اگر محبت جاگی اس میں۔۔۔"لہجہ

اتنا سخت تھا کہ آئرہ کو ایک پل کیلئے خوف محسوس ہوا

مم۔۔۔ میرا مطلب تھا۔۔۔ پڑے گا وہ مجھ سے۔۔۔ "خود کو خوف زدہ نظروں سے دیکھتے دیکھ جھٹ سے بات کلئیر کی

جان سے مار سکتے ہیں۔۔ جیسے ان دو لڑکوں کو مارا تھا۔۔۔ "پہلی ملاقات یاد کرتے وہ ڈرتے ہوئے بولی

وہ تو۔۔ غلطی سے مار دیا تھا ورنہ میں بہت شریف ہوں۔۔ "آہ شریف لفظ کونے میں کھڑا رو رہا تھا یا ان سب لوگوں کی روحیں جن کو اس درندے نے بے رحمی سے مار دیا تھا

آئی نو۔۔۔ "خوف زائل ہوا تھا اگر وہ برلاس کو معصوم شریف سمجھ رہی تھی تو ایسے ہی ٹھیک ہاں برلاس شاہ ایک شریف آدمی تھا بہت شریف

ویسے۔۔۔تمہارا۔۔۔ن۔۔نام۔۔کیا ہے۔۔۔؟اب برلاس ڈرا تھا
اتنی آگے
آکر بھی وہ اس کے نام سے انجان تھا لیکن آئرہ غصّہ کرنے کے
بجائے مسکرادی
"آئرہ۔۔۔
ھممم۔۔۔اچھا نام ہے۔۔آئرہ۔۔۔"فائنلی وہ اپنے بھائیوں کو بتا سکتا
تھا کہ وہ نام پوچھنے والا تیر مار آیا
اچھا تم ریسٹ کرو اور میرا فون کیوں کٹ کر رہی تھی۔۔۔"جانے
کیلئے اٹھا ہی تھا جب کال یاد آتے آئرہ کو آڑے ہاتھوں لیا وہ ایک
پل کو سٹپٹائی
وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔ریسٹ کر رہی تھی۔۔۔"جلدی سے جھوٹ گھڑا
وہ سچ نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ وہ چاہتی تھی برلاس اب

اسکے قریب آئے بار بار آئے ایسے تو ایسے ہی صحیح
اچھا اگر طبعیت زیادہ خراب ہے تو اٹھو میں ڈاکٹر کے پاس لے
"جاتا ہوں۔۔۔
ن۔۔۔ نہیں میں۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔" سمجھ جاؤ دشمن جاں تم سے
بڑا کوئی ڈاکٹر ہو سکتا ہے کیا" دل نے بے اختیار صدا لگائی
وہ کھڑا ایک نظر بھر کر اسے دیکھنے لگا دل کیا ماتھے پر ایک
بوسہ دے دے لیکن اسکے لئے ہمت نہیں تھی وہ نکاح سے پہلے
ایسی کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب اس لڑکی سے
دور رہنا بھی مشکل ہوتا جا رہا تھا وہ دل میں ٹھان چکا تھا کہ
اب پاشا سے بات ضرور کرے گا اور ہمیشہ کیلئے اسے اپنا بنا لے گا
وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی جا چکا تھا آئرہ کھڑکی میں کھڑی
اسے دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا

واپس سے آتی بیڈ پر لیٹ گئی اب وہ تمنا کر رہی تھی وہ انجان
شخص پھر میسج کرے اور برلاس۔۔پھر کہیں سے آجائے

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

رات دیر سے سونے کی وجہ سے مشی صبح گیارہ بجے تک سوتی
رہی تھی یاقوت اٹھ کر ناشتہ بنا چکا تھا لیکن وہ اٹھنے کا نام
ہی نہیں لے رہی تھی یاقوت اسکے لئے ناشتہ بنا کر ٹرے میں
سجائے روم میں ہی لے آیا اور اسکے پیچھے پیچھے تینوں بلیاں
اپنی پونچھ ہلاتی ہوئی وہ جب بھی گھر ہوتا تھا یہ تینوں مشی
کو بھولے صرف یاقوت کے پیچھے ہوتی تھیں
گڈ مارننگ جان۔۔۔"ٹرے ٹیبل پر رکھتے اسکے قریب بیٹھ کر
ماتھے پر بوسہ دیتے پیار سے اٹھایا
وہ یاقوت کا لمس محسوس کرتی دھیرے سے کسمساتی آنکھیں

کھول کر اسے دیکھنے لگی وہ پورا اس پر جھکا ہوا تھا یہ دیکھ
مشی کو پوری رات اپنی آنکھوں کے سامنے گھومتی محسوس
ہوئی وہ شرم سے لال ہوتی کمفرٹر میں منہ چھپا گئی
یہ کیا۔۔۔ویسے تمہیں بے بیز کا اتنا شوق۔۔۔انکے لئے کی گئی
محنت پر تم اتنا شرماتی ہو۔۔۔"اسکی حالت سے محفوظ ہوتے
مزید چھیڑا
شٹ اپ۔۔۔باہر جاؤ تم۔۔"اپنی حالت دیکھ شرم سے پانی پانی
ہوتی مزید سمٹ سی گئی وہ اس وقت یاقوت کی رات والی
شرٹ میں ملبوس تھی اور صرف شرٹ ہی تھی پورے تن پر
اچھا جا رہا ہوں ناشتہ کر لینا بچوں کیلئے محنت کرنے میں طاقت
چاہئے ہوتی ہے۔۔۔"اس کی بات پر کمفرٹر میں دبکی مشی نے
اندر سے ہی یاقوت پر مکا جڑا تھا جس پر وہ کھلکھلا کر ہنستا

اسے ایسے ہی دبوچے دبوچے کس کر ہگ کرتا باہر نکل گیا اسکے
جاتے وہ اپنے بل سے باہر آئی اور پورے کمرے کا جائزہ لیا اسکے
جانے کا یقین کرتے وہ اٹھ بیٹھی اور ناشتے میں بریڈ پر جیم
سے بنا دل دیکھ اسکے ہونٹ بے ساختہ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

@@@@@@@@@@@@@@@@

سب میٹنگ ٹیبل کے گرد بیٹھے انکے بولے گئے الفاظ جلدی جلدی
اپنے لیپ ٹاپ میں نوٹ کرتے جا رہے تھے یہ ڈیل کوئی عام ڈیل
نہیں تھی اسکی کامیابی پر سیٹھ منور بیگ کو اربوں کا فائدہ
ہونا تھا وہی اسکے فلاپ ہونے پر اسے ہارٹ اٹیک آجانا تھا
اپنی بازی اس ڈیل پر لگا دو مجھے کسی بھی حال میں یہ
پروجیکٹ سکسیز فل چاہیئے۔۔۔"آخر میں سب کو انگلی اٹھا کر
وارن کیا یہ تو سب ہی جانتے تھے کہ وہ پیسے سے کتنا پیار کرتا

تھاتب ہی اسکے موبائل پر کومل نام جگمگانے لگااس نے جھٹ
سے اسکی کال اٹھائی

"ہاں بولو۔۔۔

مجھے تم سے ملنا ہے۔۔۔"آگے سے اسکی کاٹ دار آوازابھری
میں ملک سے باہر ہوں دو تین دن لگے گے آنے میں پھر ملتا ہوں
تم سے۔۔۔"اس کے بعد وہ خود ہی کال کاٹ گئی

۔پامیر دو دن سے گھر نہیں آیا تھا لیکن اب وہ چاہتی بھی نہیں
تھی کہ وہ آئے یاور کو کال ملائی لیکن وہ بھی نہیں اٹھا رہا تھا
نہ وہ خود ہسپتال جانے کے قابل تھی اسکی شدّتوں کا اثر اب تک
کومل کو محسوس ہو رہا تھا

وہ کھانا بنا کر خود کا کھانا ٹیبل پر لگاتی بیٹھ کر آرام سے کھانے
لگی جب پامیر تھکی تھکی سی چال چلتا گھر میں داخل ہوا
اسکا اپارٹمنٹ کچھ اس طرح بنا تھا کہ گھر میں داخل ہوتے دائیں
ہاتھ سٹیئرس اوپر کو گولائی میں جاتی تھیں اور بائیں جانب
لیونگ روم کا انٹری ڈور تھا جہاں لارج سائز کے صوفے رکھے تھے
اور درمیان میں جدید طرز کی شیشے سے بنی ٹیبل جس پر غلاب
کے پھولوں کا گلدان رکھا تھا
وہی سے باہر آؤ تو امریکن سٹائل میں بنا شاندار اوپن کچن تھا
جہاں کھڑے بھی ہوں تو خود کھانا بنانے کا دل کرے اسی سے
تھوڑی آگے تین کمرے بنے تھے جن میں سے ایک ان دونوں کے
استمال میں تھا جہاں شادی کے بعد دونوں کے بہت سے حسین پل
گزرے تھے لیکن پاشا سے ملاقات کے بعد کومل نے سارا بدلہ

پامیر سے لینا شروع کر دیا تھا لینا وہ پہلے بھی چاہتی تھی
لیکن کوئی ٹھوس وجہ نہیں مل پا رہی تھی لیکن جب ملی تب
سے پامیر کی زندگی جہنم بنا دی

سفید ماربل سے بنا یہ لش پش کرتا اپارٹمنٹ پامیر کی تکلیفوں
کا گواہ تھا جہاں وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی اپنا ڈنر کر رہی تھی
پامیر خاموشی سے آتا اس کے سامنے والی کرسی تھام کر بیٹھ
گیا جن نظروں کی تمنا تھی وہ جھکی ہوئی بے مروتی دکھاتے
اپنے کھانے میں مصروف تھی

وہ۔۔ مم۔۔ میں۔۔" پامیر کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ وہ اپنی پلیٹ
اٹھاتی اندر جانے لگی لیکن اسکی آواز پر قدم ایک پل کو وہی
منجمند ہوئے

تمہاری محبت واحد وجہ ہے میری اذیتوں کی دیکھنا کسی دن

یہ میری جان لے لیں گی میں بہت کچھ سہہ چکا ہوں اپنے ماضی
میں مزید سہن کرنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔"بولتے ہوئے
اسکی آواز جیسے گھٹنے لگی تھی آنسوؤں کا ایک گولہ جیسے
گلے میں آاٹکا تھا مرد محبت کرلے تو وہ عورت سے زیادہ عشق
نبھا جاتا ہے
تو چھوڑ دو مجھے۔۔"وہ بنا مڑے تلخ لہجے میں بولی
کتنی آسانی سے وہ ہر بار یہ بات بول جاتی تھی بنا یہ دیکھے کہ
اسکی یہ بات کسی کو کس حد تک زخمی کر دیتی ہے پامیر کو
اپنی آنکھیں جلتی ہوئی محسوس ہوئی جہاں نمکین پانی جمع
ہوتا گیا لیکن وہ اپنے انگوٹھے کے پور سے اسی وقت چن گیا
مر کر بھی نہیں چھوڑونگا۔۔۔"اپنے لہجے کو سخت کرتے وہ
لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا کومل کھلے دروازے کو دیکھتی

رہی

چھوڑنا تو پڑے گا چاہے مر کر ہی کیوں ناں چھوڑنا پڑے۔۔" وہ
حقارت سے بولتی وہی بیٹھ کر اپنا کھانا کھانے لگی کسی نے
پچھلے تین دن سے نہیں کھایا تھا لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی

@@@@@@@@@@@@

عثمان کا سامان ایکسپورٹ کروانے وہ اس جزیرے پر آیا ہوا تھا
جہاں اس وقت گھنے بادلوں کا گھیرا تھا موسم تو یہاں ہر وقت
برسنے کے موڈ میں رہتا تھا بلکل یہاں کے مکینوں کی طرح
وہ ڈارک براؤن پینٹ پر ڈارک گرین رنگ کی شرٹ پہنے آستینوں
کو اوپر چڑھائے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے جیبوں میں ہاتھ
ڈالے گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا ہوا کافی تیز چل رہی
تھی کہ اس کے برش کئے بال اس وقت آدھے ماتھے پر بکھر

چکے تھے

پاشا۔۔۔یہ سامان ایکسپورٹ کروانے کے بعد ایک دفع میرے پاس چکر ضرور لگانا۔۔۔"عثمان کی دعوت پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرادیا پہلا ٹرپ یاد تھا اسکو۔۔۔جس کے بعد زمل مر کر بھی اسکو پاکستان سے باہر جانے کی اجازت نہ دیتی

شادی شدہ ہو۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

"نہیں کیوں۔۔۔

کر لو کیوں کا جواب مل جائے گا۔۔۔"آہ یہ پاشا بے کہہ رہا تھا جس کے سامنے سب بے بس تھے اور وہ اس پدی سی لڑکی کے سامنے بے بس تھا انکی باتوں کے دوران اسکا فون بجنے لگا جسے نکالتے اپنے سامنے کیا سامنے ایک انجان نمبر دیکھ ماتھے پر تیوریاں چڑھی کیونکہ یہ پہلی بار ہوا تھا کہ اسے ایک انجان

نمبر سے کال آئی ہو لیکن تب ہی اسکی نظر سامنے سامان پر گئی
ہو سکتا ہے یہ کال پولیس والوں نے کی ہو اسکی لوکیشن ٹریس
کرنے کیلئے۔۔۔۔دماغ میں یہ بات آتے اسکی نسیں پھڑ پھڑانے لگی
اور کال اٹھاتے سیدھا کان سے لگائی
سر آپ کا پارسل پہنچ گیا ہے کہاں ڈلیور کرنا ہے۔۔۔"سامنے سے
ایک نسوانی آواز ابھری
اپنی ماں کے گھر۔۔۔"تڑخ کر جواب دیا کال کے اس پار شخص
اس جواب پر تھوڑا ہکلایا
جج۔۔جی سر۔۔سوری۔۔۔؟
کونسا سامان۔۔۔؟اسکے سوال کو بھاڑ میں بھیجتے اپنا سوال داغہ
سر وہ آپ نے آنلائن چیزیں آرڈر کی تھیں۔۔ناں وہی"اس کی
بات پر پاشا کو اور حیران ہوتے ہوتے غصّہ آیا

صبح صبح بھانگ پی ہے۔۔میں نے کونسا سا۔۔۔"وہ بولتے بولتے
بیچ میں رکا۔۔اور اسے یاد آیا اس نے اپنا موبائل زمل کو دیا تھا
یاد آتے وہ بے اختیار سر پکڑ گیا
"کتنا سامان ہے۔۔
سر سامان تو بہت ہے آپ کا ٹوٹل بل تینتیس لاکھ بنا ہے۔۔۔"یہاں
پاشا کو غشی کے دورے پڑے تھے تینتیس لاکھ کا سامان وہ
بھی آنلائن پاشا نے یہاں وہاں دیکھا اور اوپر آسمان کی جانب
دیکھتے آنکھیں مینچی
مجھے صبر دے۔۔۔"منہ میں بڑبڑاتے دعا مانگی مسلہ پیسوں کا
نہیں تھا لیکن آنلائن پروڈکٹس کیلئے ایک مافیا ڈان کا موبائل
استمال کیا گیا تھا یہ کتنی بڑی مصیبت اسکے لئے کھڑی کر سکتا
تھا شاید اسکا اندازہ زمل کو نہیں تھا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا

کچھ بھی نہیں۔۔۔بس سر پیٹ کر رہ سکتا تھا

ٹھیک ہے۔۔"اسے پتہ سمجھاتے سامان منگوایااور بنادیکھے کہ

اس نے منگوایا کیاہے برلاس کوچیک پکڑاتے سامان پک کرنے

بھیج دیااور خود عثمان کے ساتھ باقی باتیں کرنے لگا

اسے اس کام سے فارغ ہوتے ہوتے دوپہر کاایک بج گیا تھا یہ

ایکسپورٹ اللیگل تھی جس کی وجہ سے پولیس کی مداخلت

روکنے کی زمے داری پاشا کی تھی اور وہی روکتے روکتے وہ

گھر جانے کیلئے لیٹ ہو گیا

وہاں سے فارغ ہوتے وہ سیدھا گھر کیلئے نکلااور بیچ راستے میں

کتنی ہی بار پولیس سے ٹکرایا لیکن وہ جب بھی اپنے پنجرے

سے نکلتا تھا انکاوہ پہلے سے انتظام کر کر آتا تھا

@@@@@@@@@@@@

وہ زیحال کے کہے مطابق ٹھیک ٹائم پر فروٹس کھاتے روم سے
باہر آتی ہال میں صوفے پر آکر آہستہ سے سہارا لیتی بیٹھی اب
تو تھوڑا سا جھکنے میں بھی اسے دشواری پیش آتی تھی گھر
میں بیٹھے بور ہونے کی وجہ سے وہ میر بخش سے اون منگواتی
بے بی کے سوئٹر بھننے لگی تھوڑا سا سلائی پر ہاتھ ٹھیک ہوتے
اسے یہ کام انٹرنیٹ پر تھوڑی سی جھلک دیکھ کر ہی سمجھ آ
گیا تھا جواب اپنے بڑے سے پیٹ کے عین اوپر کئے
چھوٹی آنکھیں کرتے اسے سمجھ سمجھ کر بنا رہی تھی اسے
بناتے تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ اندر بیٹھا شیطان پھر سے
فٹ بال کھیلنے لگا زمل نے ایک نظر اپنے پیٹ کو دیکھا وہ ایک
کک مار کر شانت ہو گیا تھا ایسا صرف زمل کو لگا تھا وہ پھر
سے سوئٹر پر دماغ لگاتی بھننے لگی ہی تھی کہ اس نے پھر سے

ایک کک ماری اب کی بار زمل نے غصّے سے اسے گھورا جیسے وہ
اسکی گھوری دیکھ بھی رہا ہو اور سمجھ بھی رہا ہو
گھور کر وہ پھر سے اپنے کام پر جت گئی لیکن وہ پاشا کی اولاد
تھی جن کا مقصد ہی دنیا میں آکر اسکی زندگی کو حرام بنانا
تھا کیسے ایک دو کک پر سکون سے بیٹھ سکتا تھا
تیسری کک پر زمل کو شدید غصّہ آیا
اوئے آرام سے کھیلو۔۔۔ورنہ تھپڑ لگے گا۔۔"آہ تھپڑ کہاں سے مارتی
یہ بھی نہیں سوچا لیکن شاید ماں کی ڈانٹ ملتے اسکی بے چین
ہڈیوں کو سکون مل گیا تھا زمل پھر سے سوئٹر پر دماغ لگانے
لگی اسی وقت باہر کا دروازہ کھلا زمل نے مڑ کر پیچھے دیکھا
جہاں برلاس ایک بڑے سے کارٹن کی اوٹ میں چھپا گھر میں
داخل ہوا اسے دیکھتے زمل نے پاس پڑی شال اچھے سے سینے اور

پیٹ پر ڈھکی اور سیدھی ہو بیٹھی

ایک کارٹن نہیں تھا اتنے بڑے بڑے چھ کارٹن اور آئے تھے زمل

حیرت سے اسی طرح مڑے مڑے دیکھ رہی تھی

یہ کیا ہے برلاس بھائی۔۔۔"اتنی دیر سے خاموشی سے دیکھتے

بالا آخر پوچھ بیٹھی

میری بیوی کا دیہج۔۔۔"وہ بری طرح سے ھانپتا بولتا ہوا اسکی

جانب مڑا سانسیں بری طرح سے پھول چکی تھیں

کیا سچ میں۔۔۔"وہ ایک دم چیخی جب برلاس نے حیرت سے

اسے دیکھا کیا وہ سچ میں یہی سمجھی تھی اسکے پاگل پن کا

صرف زیحال کو اندازہ تھا جو دن رات اسکا پاگل پن دیکھتے

دیکھتے عادی ہو چکا تھا

یہ ہمارے چھوٹے پاشا کے لئے۔۔۔جو آپ نے آنلائن آرڈر کیا

تھا۔۔۔"وہ کوریئر والے سے ساری تفتیش کر کر ہی سامان اٹھا کر لایا تھا

واؤ۔۔۔اتنی جلدی آگیا۔۔۔"اسکی ایکسائٹمنٹ پل میں ساتویں آسمان پر پہنچی

ویسے حیرت ہے پاشا نے کچھ کہا نہیں ہم میں سے کوئی ایسی

" حرکت کرتا تو سیدھا اوپر کا ٹکٹ کرواتے آپ کے نامدار شوہر

وہ سامنے والے صوفے پر دھپ سے بیٹھتا حیرت سے بولا

زمل ہمت کرتی اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی کچن سے اسکے لئے پانی کا گلاس لائی کیونکہ وہ اب تک ھانپ رہا تھا برلاس یہ دیکھ مسکرا دیا

میں خود لے لیتا ایسے ہی زحمت دی خود کو۔۔۔"اسے تھوڑی شرمندگی سی ہوئی لیکن زمل مسکراتی واپس اپنی جگہ آئی

کیا سچ میں ہبی غصّہ کریں گے۔۔۔؟ یاد آتے مسکراہٹ غائب ہوئی

نہیں آپ کو غصّہ نہیں کریں گے وہ ساری دنیا کیلئے پاشا بے

دی اینگری برڈ ہیں لیکن آپ کیلئے اتنے سوئٹ زیحال ہیں

جسے کھا کر بندے

کو شوگر ہو جائے۔۔۔"آخر میں اپنی بات پر خود قہقہہ لگایا زمل

بھی اسکے ساتھ کھلکھلا کر ہنس دی

وہ دونوں ہنس ہی رہے تھے جب پیچھے سینے پر ہاتھ باندھ کر

کھڑے زیحال پر برلاس ہی نظر پڑی اور پڑتے جیسے روح فنا ہو

گئی وہ جھٹ سے تیر کی طرح سیدھا کھڑا ہوا پاشا کے

چہرے پر خطرناک حد تک سنجیدگی تھی

اسے ایسے کھڑے دیکھ زمل نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور اسکے

مڑتے سنجیدگی غائب ہوئی اور فوراً اسمائل نے جگہ بنائی

اس سے پہلے یہ شوگر کی بیماری تمہیں لگے اور تم بھری جوانی
میں سیدھا دنیا سدھار جاؤ نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔" مسکراتے
ہوئے بھی اسکی جان لیوا دھمکی ملتے برلاس وہاں سے رفو چکر
ہو گیا وہ دھیرے سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا زمل کے مقابل
آ کھڑا ہوا وہ پہلے پہل آنلائن والی بات پر ڈرتی اسے دیکھنے لگی
لیکن اس نے آگے کو جھک کر اسکا ماتھا چومتے سارا ڈر خوف
زائل کر دیا
کیسا ہے میرا بے بی فروٹس کھائے۔۔۔؟ یاد آتے پوچھا
جی وہ پروف روم میں ہے۔۔۔" جانتی تھی وہ ایسے یقین نہیں
کرے گا اس لئے جان بوجھ کر پلیٹ اندر چھوڑ کر آئی تھی
گڈ چلو میں فریش ہو لوں پھر مل کر لنچ کریں گے۔۔۔" کہتے
وہ اندر چلا گیا اسکے جاتے زمل نے گہرا سانس لیا اور پھر سے

سوئٹر پر جھکی

کچھ دیر گزری تھی جب وہ بلیک ٹراؤزر پر بلیک ویسٹ پہنے

بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر آیا زمل کی نظر اس پر پڑتے وہی ٹھہر

سی گئی وہ بندہ اپنے گورے کسرتی بدن سے اسے ہمیشہ زیر کر

دیتا تھا اتنا کہ زمل کو اپنے ارادوں سے خوف آنے لگتا جو کہ اب

بھی آرہا تھا

ہبی۔۔۔"وہ کچن کی طرف جانے ہی لگا تھا جب اسکی آواز پر

پلٹا

"جی ہبی کی جان۔۔۔

ادھر آئیں۔۔"اس کے بلاتے وہ فورا اسکے پاس آیا

جھکیں نیچے۔۔۔"اسکے حکم پر وہ نہ سمجھی سے تھوڑا اس پر

جھکا جب زمل نے جلدی سے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں سے ملائے

ایک ننھی سی کس کی زیحال حیرت سے اسے دیکھے گیا جو
اتنی چٹکی سی کس پر خوش ہورہی تھی اس نے دوبارہ جھکتے
پوری شدّت سے اسکے پنکھڑی سے نازک لبوں کو منہ میں بھرے
اچھے سے انکی نمی کو نچوڑا ایک بار چوما پھر چوما بار بار
چوما یہاں تک کے زمل کے لب اسکی شدّت سے نم ہوتے سرخ
ہوگئے وہ ٹمٹماتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی عنقریب اسکے
ہونٹ گول ہونے والے تھے
ایسے کرتے ہیں کس۔۔۔وہ ننھی سی کس میرے بچوں کیلئے رکھو
مجھے شدّت بھری کس چاہیئے جس میں میرے ہونٹ تم سے پناہ
مانگیں لیکن میں کہوں اگین۔۔۔اگین۔۔۔اگین۔۔۔"وہ شریر
ہوتے
زمل کا خون جلاتا کچن میں گم ہوگیا اسکے جاتے زمل نے اپنے

ہونٹوں پر زبان پھیری پل میں اس کے لمس کا ذائقہ منہ میں
گھلا یہ ذائقہ اسکا پسندیدہ ذائقہ بن چکا تھا
دوپہر کا لنچ کرتے وہ آئے ہوئے کارٹن کھولنے لگا جنہوں نے آدھا
گھر گھیر لیا تھا زمل پھر سے کھانا کھاتے اپنے کام پر لگ گئی
زیحال کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ اسے ہی ڈانٹ کر اپنے
کام پر لگی رہی وہ بیچارہ اب معصوم شوہروں کی طرح کام میں
مگن ہو گیا
سارا بے بی کا سامان تھا جھولے سے لے کر منہ صاف کرنے والے
نیپکن تک ہر چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا سامان اس نے
منگوایا تھا زیحال ایک ایک سامان دیکھتا گیا اور ٹھنڈی آہیں
بھرتا گیا لیکن اس نے نوٹ کیا تھا اس میں سارا بے بی گرل کا
سامان تھا جو دیکھ کر اسے ہنسی آئی اس نے تو اب رپورٹس بھی

نہیں دیکھی تھیں یہ سوچتے کہ جو ہو گا رب کا تحفہ ہو گا یہاں
وہ میڈم سارا گھر بے بی گرل کے سامان سے بھر رہی تھی
ہی۔۔۔!!! وہ سامان نکالنے میں مگن ہی تھا جب زمل چیخی اور
وہ جھٹ سے سیدھا ہوا
کیا ہوا۔۔۔یو او کے۔۔؟
یہ بہت زور زور سے کھیل رہا ہے اب۔۔۔"اسے پھر کک لگی تھی
اٹس او کے میری جان وہ بال باہر پھینکنا چاہ رہا ہو گا۔۔"اسکی
بات یاد آتے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے وہ سنجیدگی سے بولا
لیکن مجھے پین ہو رہا ہے ہبی۔۔۔"بولتے بولتے روہانسی سی ہوئی
وہ اٹھ کر اسکے قریب آیا اور اسکے سامنے گھٹنوں کے بل زمین
پر بیٹھتے اسکے پیٹ پر جھکتا اپنے آتشی لب رکھ گیا یہ عمل
کرتے اسے محسوس ہوا جیسے اسکے بے بی نے بھی اسے کس کی ہو

ماما کو تنگ مت کرو ورنہ بال کے ساتھ تمہیں بھی باہر نکال کر
دھوؤنگا۔۔۔"مصنوعی غصّے سے بولتا وہ زمل کا قہقہہ بلند
کروا گیا اسے ہنستے دیکھ وہ بھی ہنس دیا اور اسی پل جیسے
اندر بیٹھی ننھی سی جان بھی مسکرا دی ہنستے ہنستے زمل کی
سانس پھولنے لگی تھی
اچھا بس بس۔۔اتنا ہنسو۔۔مت ورنہ وہ ہمیں سیریس نہیں لے گا
اوہ سوری لے گی۔۔۔"اسے سامان دیکھتے یاد آیا کہ وہ بیٹی کی
تیاری کر رہی ہے
آپ بھی ناں۔۔۔"وہ دونوں ہنس ہی رہے تھے جب زیحال کا موبائل
رنگ کرنے لگا وہ پھر سے اسکے پیٹ پر بوسہ دیتے اٹھا اور
سامنے ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھایا سامنے زمل کی ڈاکٹر کی کال
دیکھتے جھٹ سے کال اٹھائی

کیسے ہیں آپ۔۔۔"رسماً۔پہلے حال پوچھا لیکن وہ ٹھیک لفظ
بولتے چپ ہو گیا
آپ کھڑے ہیں یا بیٹھے ہیں۔۔۔؟اسکے سوال پر زیحال چونکا
کیوں۔۔۔آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔۔"الٹا سوال داغہ
اگر کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں کیونکہ جو نیوز میں آپ کو دینے
"والی ہوں اس کے لئے آپ کے پاس کوئی سہارا ہونا ضروری ہے۔۔
اسکی باتوں سے زیحال کے دل میں ایک پل کیلئے خوف پنپنے
لگا اسے لگا وہ پوچھ نہیں پائے گا کہ کیا نیوز ہے
"آپ بتادیں میں سن رہا ہوں۔۔۔
میں نے آج آپ کی وائف کی رپورٹس دیکھی ہیں اور مجھے
" حیرت کا جھٹکا لگا ہے سمجھ نہیں آرہی آپ کو کیسے بتاؤں
اتنا سسپینس کریئٹ مت کریں سیدھی طرح بتائیں کوئی

پریشانی والی بات ہے۔۔۔؟عاجز آتے اسکا لہجہ سخت ہو گیا

جی پریشانی والی بات ہے۔۔"یہاں بیٹھا تھا زیحال کا دل اسے واقعی لگا تھا کہ اسے سہارے کی ضرورت ہے

بتائیں مم۔۔۔میں۔۔۔سن رہا ہوں۔۔۔"ڈوبتے دل کو قابو کرتے پوچھا

آپ ایک نہیں دو بچوں کے باپ بننے والے ہیں۔۔۔"اس ڈاکٹر کی بات پر زیحال کا ڈوبتا دل ایک دم بند ہوا پھر اچانک ڈاکٹر کی بات پر غور و فکر کی

مم۔۔۔مطلب۔۔۔؟

آپ کی وائف کے پیٹ میں جڑواں بچے ہیں۔۔۔اور حیرت کی بات ہے نہ دونوں بیٹے ہیں اور نہ دونوں بیٹی بلکہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔۔۔"وہ خوشی سے چہک چہک کر بتا رہی تھی

جب کہ یہاں زیحال کو لگا تھا وہ ہل نہیں پائے گا اس نے جھٹ
سے سامنے صوفے پر بیٹھی زمل کو دیکھا ایک ہی سوئٹر کے
ساتھ الجھی ہوئی تھی پھر نظر چہرے سے اسکے پیٹ کی جانب
گئی جو اسکے بیٹھنے کے انداز سے اور زیادہ نمایاں ہو رہا تھا
وہ اب تک سکتے کے عالم میں تھا جب ڈاکٹر نے دوبارہ مخاطب
کیا
یو او کے۔۔۔؟
رکیں۔۔ مم۔۔ میں پانی۔۔ پی لوں۔۔۔" وہ انتہائی سنجیدگی سے
بولتا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کچن میں گیا اور پانی کا گلاس
منہ سے لگاتے ایک ہی سانس میں پی گیا جب دھچکا اتنا بڑا
لگا تھا تو ایک گلاس پانی کیوں۔۔۔ ایک اور۔۔۔ ایک اور وہ ایک
ساتھ تین پانی کے گلاس پی گیا

آپ ٹھیک نہیں لگ رہے مجھے۔۔۔"ڈاکٹر اسکی کیفیت سمجھتی سنجیدگی سے گویا ہوئی

"ہ۔۔۔ہاں۔۔۔ مم۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔

دیکھیں آئی نو آپ نے منع کیا تھا لیکن یہ ٹیسٹ میں ضروری تھیں رپورٹس اور اب تو سرپرائز والی بات بھی نہیں ہے جب رحمت

"نعمت دونوں ہی اللہّ پاک آپ کو دے رہے ہیں۔۔۔

ممممم۔۔۔بعد میں بات ہوتی وہ ٹھک سے کال بند کر گیا

اور زمل کو دیکھنے لگا آہستہ آہستہ خوشی کا ابھار بڑھتا جا رہا تھا اس نیوز پر ایک دم ری ایکٹ نہیں کر پایا لیکن اب اندر بڑھتی خوشی سے وہ پاگل ہونے لگا تھا وہ زمل کو بتائے۔۔۔۔نہ بتائے کیا کرے۔۔۔افففف وہ خوشی سے چیخنا چاہتا تھا ان خوبصورت وادیوں میں جا کر ایک ایک جاندار کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ ایک

نہیں دو دو بچوں کا باپ بننے والا ہے۔۔۔۔۔زیحال خان آفندی

دو بچوں کا باپ بننے والا ہے

نہیں ابھی زمل کو نہیں بتانا چاہئے۔۔۔ورنہ وہ کیسے اتنی خوشی

برداشت کرے گی وہ تو صوفے پر بیٹھی کیوٹ سا منہ بنائے اپنے

الٹے کاموں میں مگن تھی جب غلط دھاگہ نکال دیتی تو غصّے

سے پوری سوئٹر جھنجھوڑ دیتی

وہ چپ چاپ آتا اسکے پاس صوفے پر بیٹھا اور یک ٹک اسکے

پیٹ کو دیکھنے لگا اسکی یہ نظریں اب تک زمل نے نہیں دیکھی

تھی وہ تو ایک ہی تیاری کر رہی تھی یہاں دو دو اسکے پیٹ

میں پورا میچ لگا کر بیٹھے تھے زیحال کو اس پر ہنسی بھی

اور پیار بھی شدّت والا پیار دل کیا اسے ابھی خود میں قید کر

لے اپنی شدّتیں نچھاور کرے لیکن ابھی اگر یہ حرکت کرتا تو وہ

سارا غصّہ اس معصوم پر نکالتی معصوم اور پاشا۔۔۔؟ دو الگ
الگ چیزیں تھی اور ملنا دونوں ہی نہ ممکن وہ آگے کو ہوتا زمل
کی گردن میں ہاتھ ڈالے اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے گیا
@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@
وہ درد سے بلبلاتی روتی ہوئی بیڈ پر کروٹیں بدلتی بدلتی
ہلکان ہونے لگی درد پورے بدن پر قابض ہوتا اسے بری طرح سے
جکڑتے شدید تکلیف میں مبتلا کر گیا اسکا دل کیا چیخے لیکن
وہ صرف روتی رہی اسیوقت وہ بلیاں اسکے کمرے میں آتی
بیڈ پر چڑھیں جہاں مشی پیٹ پکڑے روٹتی ہلکان ہو رہی تھی
اللّٰہ جی۔۔۔!!!! درد برداشت سے باہر ہوتے وہ چیخ پڑی
یاقوت گھر پر نہیں تھا اور خود اس میں ہمت تھی نہیں کہ انڈا
بوئل کر سکے یا گرم پانی کی بوتل اپنے پیٹ پر رکھ کر ٹکور

کر سکے

بلیاں اسے پریشان سی دیکھنے لگی مانو وہ سمجھنے کی کوشش
کر رہی ہوں وہ جانور تھے لیکن پالتو جانور مالک کے آنسوں
پہچانتے تھے وہ جھٹ سے بیڈ سے نیچے اترتی باہر کی جانب
بھاگی لیکن باہر کا دروازہ بند تھا جو ناب گھمانے سے کھلنا تھا
وہ ایک بلی چھلانگ لگاتی کھولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن
پہلی بار میں نہیں کھلا وہ بار بار اچھلتی رہی جب دوسری بلی
آکر اس ناب سے لٹک گئی جس کے وزن میں وہ آہستہ آہستہ
کھلتا گیا
دروازہ کھلتے پہلے والی بلی فورا سے باہر بھاگی ڈیرے کا پتہ
اسے پہلے سے معلوم تھا زیادہ تر وقت انکا یا قوت کے ساتھ ڈیرے
پر ہی گزرا تھا وہ بھاگ کر ڈیرے پر پہنچتی یہاں وہاں دیکھنے

لگی لیکن یاقوت کہیں نہیں دکھاتب ہی ڈیرے کے باہر اسکی
گاڑی آرکی وہ گاڑی بند کرتے جیسے ہی باہر نکلاوہ بلی جھٹ سے
اسکے پاس جاتی پیروں میں لوٹ پوٹ ہونے لگی
ارے۔۔۔یہ کیسے باہر آگئے۔۔۔"اسے حیرت ہوئی تھی اپنی بلی
کو یہاں دیکھ اس نے جھٹ سے اسے گود میں اٹھایا لیکن وہ
آج گود میں آتے پر سکوں نہیں ہوئی تھی بلکہ اور بھی مچلنے
لگی تھی
کیاہوا۔۔۔"یاقوت نہ سمجھی سے اسے مچلتے دیکھنے لگا جب
وہ نیچے چھلانگ لگاتی گھر کی جانب بھاگی
اسے کیاہوا۔۔۔؟وہ اب بھی حیران تھا جو بلیاں اسکے پاس آتے
جاتی نہیں تھیں وہ اب ایسے بھاگ گئی یاقوت سر جھٹکتا اپنی
گن رکھنے اندر چلا گیا

صدیس ایک کپ چائ تو بنا دو یار سر درد کر رہا ہے۔۔۔" وہ
عثمان کو ایئرپورٹ چھوڑ کر آیا تھا پاشا باقی کا کام اسکے زمے
لگا کر گھر آ گیا تھا جو خطرناک کام تھا وہ خود کر کر آیا تھا
صدیس چائ بنانے چلا گیا وہ ایک خوش شکل نوجوان تھا جو
کافی عرصے سے پاشا گینگ کے ساتھ تھا لیکن کوکنگ اچھی
ہونے کی وجہ سے وہ صرف ڈیرے پر ہی زیادہ تر ہوتا تھا لیکن
ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جسے بندوق چلانی نہ آتی ہو
یاقوت صوفے کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں موند گیا جب اسے
بلی کا خیال آیا وہ گھر سے باہر کیسے نکلی مشی اسکی اجازت
کے بغیر تو کبھی باہر کا دروازہ نہ کھولتی تو یہ کیسے آئ

"صدیس۔۔۔تم چائ بنا کر رکھو میں آتا ہوں۔۔۔
ٹھیک ہے بھائی۔۔۔"اسے کہتے وہ گھر کی جانب گیا جہاں کا
دروازہ اب بھی کھلا تھا وہ حیران ہوتا اندر داخل ہوا جب سب
بلیاں بھاگتی ہوئی آکر اسکی ٹانگوں سے لپٹی اس نے تینوں
کو پیچھے کرتے اپنے جوتے نکالے اور ریک میں رکھے ورنہ اسکی
بیوی کے ہاتھوں کلاس لگ جاتی
لیکن تب ہی اسے مشی کے چیخنے کی آواز آئ وہ شاید رو رہی
تھی وہ بھاگتا ہوا کمرے میں گیا جہاں وہ بیڈ پر پڑی شدید
درد میں مبتلا تھی
مشی۔۔۔میری جان کیا ہوا۔۔۔"وہ ایک ہی جست میں اسکے قریب
آتا بیڈ پر بیٹھتے اسکا سر اپنی گود میں رکھ گیا وہ رو رہی تھی
آنکھیں تک رونے کے باعث سرخ متورم ہو چکی تھیں

بہت پین ہو رہا ہے۔۔۔" یاقوت کو ایک دم یاد آیا یہ اسکی منتھلی ڈیٹ تھی وہ آہستہ سے اسکا سر تکیے پر رکھتا کچن میں گیا اور پانی گرم کرنے کیلئے چلھے پر رکھتے دو انڈے بھی ساتھ ابلنے رکھے اور واپس اندر آیا

بس۔۔ابھی ٹھیک ہو جائے گا پین۔۔۔" اسکا سر واپس اپنی گود میں رکھتے پیار سے بال سہلاتے اسے تسلی دی ساتھ ہاتھ اسکی بیلی پر رکھتا دھیرے دھیرے سہلانے لگا درد کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا وہ ہر بار پہلے سے سب چیز تیار رکھ دیتا تھا آج عثمان کی وجہ سے اسکے دماغ سے نکل گیا

وہ یاقوت کا ہاتھ پکڑے بے آواز روتی رہی تھوڑی ہی دیر میں وہ کچن سے ہاٹ بوٹل میں گرم پانی لاتے اسکی فراک اوپر کرتے بیلی پر رکھی اور باؤل میں انڈے کے سلائس کٹ کرتے اسے ایک

ایک کر کر اپنے ہاتھ سے کھلائے وہ خاموشی سے سسکی بھرتی
کھانے لگی اب اسے عادت ہو گئی تھی یاقوت کی اس وقت میں
آدھا درد تو اسکی محبت دیکھ کر کم ہو جاتا تھا
تم لیٹو میں بس تھوڑی دیر تک آیا او کے۔۔" اسکی گردن پر
ہتھیلی رکھتے ماتھا چوم کر باہر نکل گیا بلیاں ایک لائن بنا کر
اسی کے قدموں میں بیٹھی تھیں چپ۔۔۔ جیسے کسی کلاس
میں بیٹھی ہوں آج انہوں نے یاقوت کی محبت کا صلہ بہت اچھے
سے دیا تھا محبت وہ چیز ہے جو جانور تک کو بدل دیتی ہے
لیکن انسان۔۔۔۔ سینے میں دل رکھ کر بھی احساسات سے خالی
ہو جاتا ہے کچھ محبتیں کھوکھلی ہوتی ہیں وہ نہیں بدل پاتی
کسی کو جیسے کومل کو نہیں بدل پائی پامیر کی محبت
گزرتے وقت کے ساتھ وہ اندر سے ختم ہو رہا تھا اسی کی محبت

پل پل اندر سے مار رہی تھی

جھرنے کے کنارے بیٹھا بہتے پانی کو دیکھتے اپنے اندر چھڑی
جنگ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا تب ہی وہاں سے گزرتے
یاقوت کی نظر اس پر پڑی وہ مشی کے لئے چاکلیٹس اور کر کرے
لینے مارکیٹ جا رہا تھا لیکن پامیر کو اداس بیٹھے دیکھ وہ اس
جانب آیا اور خاموشی سے اسکے کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھا
پامیر کو تب بھی کسی کے اپنے پاس بیٹھنے کا احساس نہیں ہوا
کیا بات ہے۔۔۔اتنا ہنس مکھ پامیر رونی شکل بنا کر کیوں بیٹھا
ہے۔۔۔"اسکے کندھے پر ٹھوکا مارتے ہنس کر پوچھا جب وہ ہوش
کی دنیا میں واپس آتا یاقوت کی جانب متوجہ ہوا

"بب۔۔بوس آپ۔۔۔
بھائی۔۔۔بھائی بولو ہم کام پر نہیں ہیں۔۔۔"اس نے فورا تصیح

کی

" ہ۔۔۔ہاں بب۔۔بھائی

کیاہوا پریشان لگ رہے ہو کوئی بات ہے۔۔۔؟اس کا چہرہ پڑھتے

سوالیہ پوچھا جتنے عرصے کا ان چاروں کا ساتھ تھا اتنے عرصے

میں بنا کہے وہ ایک دوسرے کی بات سمجھ جاتے تھے

نہیں تو۔۔۔ک۔۔کوئی بات نہیں ہے۔۔"یہ بات بولتے وہ نظریں

چرانے لگا

میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو یہ بات۔۔۔"نہیں وہ نہیں دیکھ

پایا دیکھ لیتا تو اتنی دیر سے خود پر کیا ضبط کھو بیٹھتا جو

وہ نہیں چاہتا تھا

نہیں ہے کوئی بات۔۔۔بس ام۔۔امی ابو یاد آ۔۔آرہے تھے۔۔"اپنے

ماں باپ کے ذکر پر دل جیسے پھٹنے کے قریب تھا ہونٹ تھوڑے

پھڑ پھڑائے ماں باپ کے بعد ایک واحد رشتہ ان سب کو بیوی کا
ملا تھا لیکن چاروں میں پامیر ہی۔۔۔اس رشتے میں فیل ہو گیا
سب کو ہنسانے والا پامیر آج اکیلا بیٹھا خود کو رونے سے باز
رکھنے کی کوشش کر رہا تھا
یاقوت ایک پل کو خاموش ہوا دونوں پانی کو دیکھنے لگے
زندگی اور کتنی بچی ہے بھائی۔۔۔؟ وہ پانی کو دیکھتے کھوئے
کھوئے سے انداز میں بولا
ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو پاگل ہو۔۔۔۔!! یاقوت نے فوراً ڈپٹا
" پاگل ہی تو ہوں۔۔۔ایک بے حس انسان سے عشق کر بیٹھا۔۔۔
دل نے فوراً دلیل پیش کی البتہ زبان پر نہیں لایا اس نے آج تک
کبھی کومل کا رویہ ان سبکو نہیں بتایا تھا اس رات کے بعد
ان سبکو پتہ چلا تھا کہ اندر ہی اندر پامیر کیا کچھ برداشت کر

رہا تھا

باتیں نہ کرنے سے عمر لمبی ہو جاتی ہے۔۔۔؟ یاقوت کو دیکھتے

سرد لہجے میں پوچھتا اسے ایک پل کو چپ کروا گیا

یاقوت کوئی جواب نہ دے پایا اسے خاموش دیکھ وہ اٹھ کر

وہاں سے چلا گیا کیونکہ اب اسکا دل عنقریب پھٹنے والا تھا اور

وہ کم از کم اس طرح کی موت نہیں چاہتا تھا

یاقوت کچھ دیر وہی بیٹھے سوچتا رہ گیا پھر اٹھ کر صدیس

سے گاڑی کی چابی لیتا مارکیٹ کیلئے نکل گیا

@@@@@@@@@@@@@

اوہ واؤ آج احمد آیا ہے آفس۔۔۔"جیلانی کی کرسی پر احمد کو

بیٹھے دیکھ سوالیہ پوچھا چہرے پر خوشی کے آثار صاف ظاہر

ہو رہے تھے تب ہی پیچھے سے جیلانی ایک میٹنگ وائنڈ اپ

کرتے اپنے کیبن میں آئے

ہاں بھئی سب اسی کا تو ہے اسے تو آنا تھا۔۔۔"بولتے ہوئے پیچھے
سے نوفل کے کندھے پر دھپ رسید کی

"جی جی میں نے کب انکار کیا ویسے آپ کے دشمن کا کیا بنا۔۔
" انکے لئے اس بار ایسا پلان ہے کہ سب ایک ہی بار میں بو ممممم
بولتے ہوئے اپنے ہاتھ پھیلاتے احمد اور نوفل کا قہقہہ بلند کروا
گئے یہی تو چاہتا تھا نوفل راحم خانزادہ جس کی وجہ سے اس
نے جیلانی سے تعلقات بڑھائے اسکے بیٹے کیلئے اسکے میچنگ
لینس ڈھونڈ کر دیے تاکہ وہ پاشا سے اپنی دشمنی پر پورا فوکس
کر سکے اس دن روبن سے زمل کی بات کرنے کے بعد جیلانی کی
باتوں سے اسے کچھ حد تک اپنا حال بھی ایک جیسا لگا اس
نے اس لڑکی کی تصویر مانگی تھی جس کی وجہ سے احمد

کی آنکھیں چلی گئی تھیں اور جب تصویر دیکھی تو گویا پورا
آسمان نوفل کے سر پر آن گرا تھا وہ زمل تھی اسکی محبت اسکا
عشق وہ ان ڈاکوؤں کے قبضے میں تھی لیکن یاقوت سے مل کر
اسے انکی پاور کا اندازہ ہو گیا تھا کہ زمل کو ان سے حاصل کرنا
اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھتا۔۔۔تب سے وہ اسی کوشش
میں تھا کہ کیسے بھی پاشا کو رستے سے ہٹا کر زمل کو حاصل
کر لے اور وہ کچھ حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا کومل کے بھائی
سے تعلقات زندگی میں اتنے کام آئیں گے اس نے کبھی سوچا بھی
نہیں تھا وہ بے وقوف عورت اسکے اس علاقے تک کی رسائی
کا ذریعہ بنی تھی اور آگے بھی بننے والی تھی

@@@@@@@@@@@@@@@

وہ آئرہ سے ملاقات کے بعد خوشی سے چہکتا واپس آ رہا تھا

اسکا اشد سنگل پن ختم ہو رہا تھا فائنلی اسکی محبت کی
داستان آگے بڑھ رہی تھی یہی سوچتے برلاس کی خوشی کا
اس وقت کوئی ٹھکانہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔اسے خوش دیکھ
جیسے وہاں کی وادیاں بھی مسکرادی تھیں ایک وہی تو تھا
چاروں میں ہنسنے والا ہنسانے والا۔۔۔۔۔وہ
صرف ایک انسان نہیں تھا ان سب کے چہرے کی مسکراہٹ تھی
اور یہی ہوا تھا اسے دیکھ سامنے صوفے پر بیٹھا پامیر مسکرا
دیا
بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔۔۔!!!!اس نے آتے پامیر کو بازو
سے پکڑ
کر کھینچتے اٹھا کر گول گول گھما دیا پامیر تو کٹی پتنگ کی
طرح اسکے ساتھ لہرا گیا

"آج مجھے آپ پر بہت پیار آرہا ہے اتنا کہ میں آپ کے گال پر۔۔۔
جملہ ادھورا چھوڑتے اسکا چہرہ زور سے ہاتھوں میں تھامتے
گال پر بوسہ دیا پامیر تو ہکا بکا سا منہ کھولے اسے دیکھنے لگا
ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔ایک آپ ہی تو یار جس نے مجھے آگے
"کی طرف دھکیلا ورنہ میں تو کچھوے سے بھی ہار جاتا۔۔۔
پامیر ایک نظر بھر کر اسے دیکھنے لگا دل سے اسکے لئے ڈھیروں
دعائیں نکلی
"اللّٰہ پاک تمہیں ایسے ہی خوش رکھے ہمیشہ۔۔۔
آمین۔۔۔آمین آپ کو بھی۔۔۔"وہ خوشی سے بدلے میں دعا دیتا
اندر کی جانب بڑھ گیا ساتھ صدیس کو آواز لگانے لگا یہ اسکی
کافی کا وقت تھا اور ٹائم۔پر اسکو نہ ملتی تو وہ پورا کشمیر
سر پر اٹھا لیتا تھا صدیس سب کے ساتھ نارمل تھا ایک اس جن

سے ڈرتا تھا بس

دل نے لاکھ کوشش کی آمین کہنے کی لیکن دماغ۔۔۔؟ نہیں وہ دل جتنا بے وقوف نہیں ہوتا اگر انسان دل جتنی باتیں دماغ کی مان لے تو شاید بہت سی تکلیفوں سے بچ جاتا لیکن وہ دماغ والی باتیں بھی دل سے سوچتا ہے اور ٹوٹ جاتا ہے

وہ وہی کچھ دیر بیٹھا تھا کہ اسکی آنکھ لگ گئی

@@@@@@@@@@@@@

ہی بس۔۔۔اب اور نہیں کھایا جائے گا۔۔۔" وہ جو کب سے چپ کر کر بیٹھی اسکے ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھی آخر میں اکتا کر بولی

"نہیں کھاؤ۔۔۔اب تو اور بھی ضرورت ہے جلدی جلدی فنش کرو۔۔۔

وہ اسکا احتجاج رد کرتا پھر سے نوالے بنا کر کھلانے لگا اس نے

اب تک زمل کو جڑواں بچوں والی بات نہیں بتائی تھی لیکن
جب سے خود پتہ چلی تھی تب سے پاگل ہوا پھر رہا تھا مانو
ورلڈ وار جیت لی ہو اسے لگا تھا وہ اس خوشی کو برداشت
نہیں کر پا رہا عجیب سی کیفیت تھی
بس کر دیں۔۔۔ایکسٹرا موٹا کر دیا آپ نے۔۔کھلا کھلا کر ماما تو
اتنی موٹی نہیں ہوئی تھیں۔۔۔"اسے اپنی ماں کی پریگننسی یاد
آئی جب دادو نے بتایا کہ وہ امید سے ہیں
تمہیں کیسے پتہ۔۔۔؟حیرت سے پوچھا
میں نے دیکھا تھا ناں۔۔۔۔جب آپ نے مجھے کڈنیپ کیا تھا تب
"میرا بھائی آنے والا تھا۔۔۔
واہ میرا اتنا چھوٹا سا لا بھی ہے دیٹس گریٹ لگتا سسر صاحب
میں اس عمر میں بھی کافی انرجی ہے۔۔۔"اسکی بات سمجھتے

زمل نے ایک مکا اسکے کندھے پر جڑا لیکن وہ خوشی سے کھلکھلا
اٹھا زمل کو وہ اتنا خوش ان آٹھ مہینوں میں نہیں لگا جتنا اب
لگ رہا تھا
ہبی۔۔۔آپ بہت خوش لگ رہے ہیں مجھے بھی بتائیں۔۔۔" بے چین
ہوتی بالا آخر پوچھ بیٹھی
کیوں نہ ہوں خوش۔۔آخر کو میں بھی دو دو بچوں کا باپ بننے
والا ہوں۔۔۔"نوالا اسکے منہ کی جانب لے جاتے خوشی سے چہک
کر بولا لیکن وہ جو کھانے کیلئے منہ کھولنے ہی لگی تھی اسکی
بات پر چہرے کا رنگ یکسر تبدیل ہوا وہ حیرت سے منہ کھولے
اسے دیکھے گئی
کیا۔۔۔؟خود کو ایسے دیکھتے دیکھ پوچھا یقیناً وہ خوشی سے
ایک دم ٹھہر گئی تھی ایسا زیحال کو لگا تھا لیکن دیکھتے ہی

دیکھتے اسکے ہونٹ گول ہوئے آنکھوں میں نمکین پانی لبالب

بھرنے لگا

وائفی۔۔۔۔کیاہوا۔۔۔" وہ ایک دم پریشان ہوا

یو۔۔۔یوچیٹر ہبی۔۔۔مجھے دھوکہ دیا۔۔۔آ۔۔۔آپ نے مم۔۔مجھے

"

وہ ایک دم رونا شروع ہوئی زیحال تو بوکھلا کر رہ گیا

گلالے۔۔۔آئی سوئیر مجھے بھی آج پتہ چلا میں۔۔۔نے کچھ نہیں

"کیا۔۔۔میرا یقین کرو۔۔۔میں نے بس ایک پرمحنت کی تھی۔۔۔

وہ بوکھلاہٹ میں کیا بول رہا تھا اسے خود نہیں پتہ نہیں تھا

لیکن وہ روتی اسکی ایک نہیں سن آئی تھی

آ۔۔آپ۔۔۔نے مجھے دھوکہ دیا آ۔۔۔آپ۔۔دھوکے باز ہیں

"۔۔۔

دد۔۔دھوکے باز۔۔۔؟اس لفظ پر تو زیحال سٹپٹا کر رہ گیا

!!!مجھے نہیں رہنا۔۔آپ کے ساتھ۔۔۔آپ نے مجھے چیٹ کیا۔۔۔

میری جان میری بات سنو۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ

کیا بول رہی ہے اسے بس اسکا رونا نظر آرہا تھا وہ بس روئے نہ

لیکن وہ تو پورا گھر سر پر اٹھا رہی تھی

اس نے زیحال کا فون اٹھاتے برلاس کا نمبر ملایا وہ بیچارہ تو

پوچھتا رہ گیا کہ اسکا قصور کیا ہے

یہ۔۔۔یہ موبائل میں کیا کر رہی ہو۔۔۔میری بات سنو۔۔۔میں دو

بچوں۔۔"اسکی بات ادھوری رہ گئی جب سامنے سے برلاس کی

آواز سنی وہ حیرت سے کبھی زمل کو تو کبھی اپنے فون کو

دیکھتا

جی پاشا۔۔۔"اس نے کال اٹھاتے مؤدب انداز میں کہا لیکن زمل

کی رونے کی آواز پر ایک دم سیدھا ہوا

"زمل۔۔۔کیا ہوا رو کیوں رہی ہو۔۔۔

بب۔۔۔بھائی۔۔۔"وہ روتے ہوئے بس اتنا بول پائی تھی کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا

گلا لے۔۔میری بات۔۔۔"زیحال پھر کچھ بولنے لگا تھا لیکن اس نے چیخ کر چپ کروا دیا

چپ کریں آپ۔۔۔!!اتنی زور سے ڈانٹا کہ بیچارہ معصوم بچے کی طرح دبک کر بیٹھ گیا

کیا ہوا۔۔۔زمل بتاؤ تو۔۔۔سب ٹھیک ہے رو کیوں رہی ہو۔۔۔"اسکی باتیں سن کر پامیر جو کچی نیند میں تھا وہ بھی اٹھ گیا

رکو میں ابھی آیا۔۔۔"اسکے مسلسل رونے کی آواز سے پریشان ہوتے وہ جلدی سے اٹھا اور کال بند کرتے ڈیرے سے نیچے اترا

پامیر بھی پریشان ہوتا اسی کے ساتھ ہو لیا

یہ۔۔تم نے اسے کیوں کال کی۔۔۔"وہ اب تک نہیں سمجھ پایا تھا

"آپ نے مجھے دھوکہ دیا مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔

ڈیرے سے گھر زیادہ دور نہیں تھا وہ دونوں دو منٹ میں پہنچ گئے تھے

انہیں دیکھ زمل نے جلدی سے شال لی اور اٹھ کر انکے ساتھ کھڑی ہو گئی اور مسلسل روئے گئی

"بہنا بتاتو دو۔۔۔ہوا کیا ہے رو کیوں رہی ہو۔۔۔

ان۔۔۔انہوں نے دد۔۔۔دوسری شادی کر لی۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکا سب کے سروں پر زیحال تو اس کی بات سنتے گویا سکتے میں ہی چلا گیا تھا اس نے دوسری شادی کر لی اور اسے خود

پتہ بھی نہیں؟یہی حال کچھ پامیر اور برلاس کا بھی تھا

مجھے پہلے ہی شک تھا آپ پر آپ جو اتنے بن ٹھن کر جاتے ہیں

ضرور باہر کوئی گل کھلا رہے ہونگے۔۔۔"برلاس کی بات پر زیحال

ہکا بکا سا اسے اور پھر زمل کو دیکھنے لگا

آپ سے اس قسم کی سفاکیت کی امید نہیں تھی بھائی۔۔۔"پامیر

نے سر نفی میں ہلاتے افسردگی سے کہا

ہماری بہن لاوارث تھوڑی ہے جو آپ اسے ایسے دھوکہ دیں گے

"ہم ہیں اسکے ساتھ۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔جسٹ۔۔۔شٹ اپ۔۔۔"وہ ایک دم دھاڑا زمل تک

سہم

گئی لیکن اسے سہمے دیکھ اس نے سیکنڈ میں اپنے تنے اعصاب

ڈھیلے چھوڑے

"اب اگر زبان کھولی تو سارا بہن چارہ باہر نکال دونگا۔۔
اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے بولتی بند کروائی اور زمل کی جانب
متوجہ ہوا
گلالے۔۔۔میری بات سنو۔۔۔ تمہیں کیوں لگا میں نے دوسری شادی
"کرلی۔۔۔
آپ نے ک۔۔ کہا آپ دو دو بب۔۔بچوں کے باپ بننے والے ہیں
!!۔۔۔
دو۔۔؟ برلاس نے باقاعدہ دو انگلیاں کھڑی کرتے حیرت کا جھٹکا
"کھاتے کہا "بھائی آپ تو بہت فاسٹ نکلے۔۔۔۔
زیحال کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے بیوی نے اتنا پاگل کر رکھا تھا
اسے خدشہ ہوا کہ کہیں اسکے آثار بچوں میں نہ آجائیں
میری جان میرے تم سے ہی دو بچے ہونے والے ہیں جڑواں بچے

اسکی بات سنتے زمل سمیت ان دونوں کو بھی جھٹکا لگا وہ
بھی چار سو والٹ کا زمل تو گویا سکتے میں ہی چلی گئی تھی
زیحال اسکی کنڈیشن سمجھتا آگے آیا اور اسے کندھوں سے
تھامتے خود سے قریب کیا وہ دونوں انکے مومنٹ دیکھتے وہاں
سے نکل لئے لیکن جو ڈیرے پر جا کر ہلا مچایا تھا صدیس
بیچارہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا

زمل اب تک سکتے کے عالم میں صوفے پر بیٹھی اپنے سامنے
زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے زیحال کو دیکھ رہی تھی تو کبھی
اپنے بڑے سے پیٹ کو وہ تو خود کو ایکسٹرا موٹی سمجھتی
زیحال کو ڈانٹتی رہی تھی کہ اسے کھلا کھلا کر موٹا کر دیا
لیکن یہاں تو وہ دو دو بچوں کی وجہ سے موٹی ہوئی تھی

مم۔۔ مطلب۔۔ایک نہیں دد۔۔دو بے۔۔بے بی" بے یقینی سے پوچھا

زیحال نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

آنکھیں پھر سے نم ہوئی "دو بے بی میں۔۔۔میں کیسے سمبھالوں گی ہبی۔۔۔ہمارے دو بے بی۔۔۔" وہ اب بھی یقین نہیں کر پائی تھی اس شاکنگ نیوز پر

میں سمبھال لونگا۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔" ہاں وہ سمبھال لے گا اب تک ایک اچھا بھائی اور ایک اچھا شوہر ثابت ہوا تھا یقیناً وہ ایک اچھا باپ بھی ثابت ہونے والا تھا

ہمارے ایک نہیں دو بے بی ہونگے ہبی۔۔۔ہبی دو بے بی۔۔۔" اب وہ صحیح سے خوش ہونا شروع ہوئی تھی

زیحال نے فورا کندھوں سے تھام کر اسکی اچھلنے کی کوشش

ناکام بنائی

اچھلنامت۔۔۔ورنہ پہلے ایک کک مار رہا تھا اب دونوں ٹی ٹوئنٹی
کا میچ شروع کر دیں گے۔۔۔"اس کی بات پر زمل کھلکھلا کر
ہنس دی دونوں خوشی سے پاگل ہونے لگے تھے پہلے وہ اکیلے
خوش ہو رہا تھا اب زمل کو خوش دیکھ اور بھی خوشی کا ابھار
بڑھ گیا زمل نے پر جوش ہوتے اپنے بازو وا کئے جھک وہ سکتی
نہیں تھی اس لئے زیحال نے خود آگے ہوتے اسے اپنے گلے سے
لگایا اسکی خوشی کا اندازہ اپنے گرد بندھے حصار سے زیحال کو
ہو رہا تھا وہ وہی سے دیوانہ وار اسکی گردن چومنے لگا وقفے
وقفے سے اسکا ملنے والا لمس اب زمل کو زیادہ محسوس ہونے
لگا تھا وہ پیچھے سے زیحال کی ویسٹ مٹھی میں جکڑے
چھوٹی سی سسکی بھر گئی

اندر بیٹھی دو ننھی جانیں خود کو اگنور ہوتے محسوس کرتے
کک مار کر اپنی موجودگی کا احساس کروانے لگیں زمل اچھل کر
ایک دم پیچھے ہوئی
کیا ہوا۔۔۔؟!کک لگی۔۔۔؟خود سے اندازہ لگایا زمل نے سر دھیرے
سے اثبات میں ہلایا زیحال نے وہی سے اسکے پیٹ پر لب رکھتے
انہیں خاموش کروایا وہ جیسے اپنے باپ کا لمس محسوس
کرتے تھے فوراسے شریف بن جاتے وہی لب رکھے رکھے زیحال
کی آنکھیں تھوڑی نم ہوئی
تم۔۔۔میری زندگی کا کل اثاثہ ہو۔۔۔تم سے میری زندگی کا ہر رشتہ
"مکمل ہوا ہے۔۔۔
ہبی۔۔۔!!!اسکی رندھی آواز محسوس کرتی آگے ہو کر اپنے سینے
سے لگا گئی اس دوران وہ یہ تک بھول گئی کہ وہ اسکی دھڑکنوں

پر سر رکھے کتنا قریب تھا لیکن جب محسوس ہوا تو دل یک
بارگی سے دھڑکا لیکن اسے محسوس نہیں ہونے دیا ورنہ اسکے
اندر کا جن جاگ جاتا تو وہ اسے ہلکان کرتے دیر نہ لگاتا

@@@@@@@@@@@@@@

بس کر دو۔۔۔پورا ڈیرہ تم نے تہس نہس کر دیا۔۔۔" برلاس کو
خوشی سے ناچتے دیکھ پامیر ڈپٹ کر بولا لیکن وہ تو پورا کشمیر
سر پر اٹھائے ہوئے تھا جب اچانک پامیر کا فون رنگ کرنے لگا
اس نے دیکھا سامنے سکرین پر بیگم صاحبہ نام جگمگا رہا تھا
اسکا نام دیکھ دل زور سے دھڑکا تھا اس نے جھٹ سے کال پک کی
پپ۔۔۔پامیر۔۔۔پامیر۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔" سامنے سے اسکی رونے
کی آواز سنتے وہ یکدم اٹھا

کیاہوا۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ساری ناراضگی بھولتے فکر مندی سے پوچھا

یہ۔۔۔یہ لوگ مم۔۔۔مجھے ماردیں گے۔۔پپ۔۔پلیز جلدی۔۔آؤ "

کہاں ہو تم۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔" برلاس اسے پریشان دیکھ اس تک آیا مم۔۔۔میں۔۔۔میں ہوسپٹل والے رر۔۔راستے میں ایک۔۔ہوٹل آتا

ہے اس میں۔۔۔" پامیر کو حیرت ہوئی وہ تو گھر تھی تو وہاں کیسے پہنچی اور کب۔۔۔لیکن یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا اسے صرف کومل کی چیخیں اور رونا سنائی دے رہا تھا وہ سب کچھ چھوڑتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا برلاس پوچھتا رہ گیا لیکن اسے کچھ سن نہیں رہا تھا سوائے اسکے کہ اسکی محبت خطرے

میں تھی

گاڑی کی چابی اگنیشن میں گھماتے اس نے سیدھا گیس پیڈل پر

پاؤں رکھتے رخ باہر والی سڑک کا کیا

"تم۔۔۔پریشان مت ہو میں میں۔۔۔ابھی آیا۔۔۔تم کال پر رہو۔۔

اس نے موبائل اپنے کان اور کندھے کے بیچ اٹکاتے سپیڈ اور بڑھائ

پلیززززز۔۔۔جلدی آجاؤ۔۔۔"اسکے رونے میں روانی آئ تھی ساتھ

یہاں پامیر کا دل بیٹھا تھا

نہیں اللہّ۔۔۔میری محبت کو محفوظ رکھنا۔۔۔اسے کچھ ہوا میں

ختم ہو جاؤ نگا۔۔۔"دل ہی دل میں دعا مانگتے اسکا بس نہیں

چلا وہ اڑ کر پہنچ جائے راستے میں گزرا ایک ایک پل اس پر

موت بن کر گزر رہا تھا ایک گھنٹے کا راستہ نے پندرا منٹ میں

طے کیا تھا اور بریک سیدھا اس ہوٹل کے باہر لگائی تھی

جلدی سے گاڑی سے نیچے اترتے وہ اندر کی جانب بھاگا پورا ہوٹل
سنسان تھا وہاں نہ کوئی بندہ تھا نہ بندے کی ذات اسے حیرت ہوئی
کو مل۔۔۔۔۔!!!!اس نے پوری قوت لگاتے اسکا نام پکارا لیکن
خاموشی ہنوز برقرار رہی یہ کچھ دیر کی خاموشی تھی جب
ایک زوردار ضرب پیچھے سے پامیر کے سر پر لگی اسکا سر چکرا
کر رہ گیا وہ گھومتے ہوئے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے
پیچھے مڑا جب ایک اور زوردار ضرب آگے سے ماتھے پر پڑی
اسی پل خون کا پھوارہ پھوٹا وہ درد سے بلبلاتا زمین پر بیٹھتا
چلا گیا اسکے قریب دو آدمی کھڑے تھے ہاتھوں میں سٹک لئے
وہ دھندلاتی آنکھوں سے وہ چہرے نہیں پہچان پایا لیکن تب ہی
سامنے سے ایک چہرہ نمودار ہوتا دکھائی دیا جسے دیکھتے
آنکھوں کے سامنے چھائی دھندلاہٹ ہٹتی گئی چہرے پر خوشی

درآئی مانو صحرا میں بچھڑا کوئی اپنا بہت عرصے بعد دیکھ
لیا ہو لیکن دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں کی چمک حیرت میں
بدلتی گئی

وہ ٹھیک تھی بلکل ٹھیک تھی پامیر اسے دیکھتا لڑکھڑاتے
قدموں سے اٹھا سر بری طرح چکرا رہا تھا کیونکہ ضرب آگے
پیچھے دونوں طرف سے ماری گئی تھی لیکن اپنی محبت کو
ٹھیک دیکھ وہ سارا درد بھول گیا تھا اسے کچھ دکھ رہا تھا تو
یہ کہ وہ ٹھیک تھی وہ لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھا اور سیدھا
اسکے گلے سے جا لگا شدّت سے اسے خود میں بھینچا

تم۔۔۔تم ٹھیک ہوناں۔۔۔ان۔۔انہوں نے کچھ ک۔۔کیا تو نہیں
"۔۔

اسکے چہرے کو ٹٹولتے فکر مندی سے پوچھا چہرہ ہاتھ وہ پوری
طرح سے اپنی فکر مٹاتا دیکھنے لگا جب کومل نے اپنے دونوں
ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے پیچھے دھکیلا اور ایک زناٹے دار تھپڑ
اسکے چہرے پر رسید کیا ڈنڈے کی دوسری ضرب پر بھی صرف
بیٹھنے والا پامیر سلطان اپنی بیوی کے ایک تھپڑ پر منہ کے بل
زمین پر گرا تھا اس نے ہاتھ اٹھایا تھا پامیر پر۔۔۔؟اسکی محبت
نے۔۔۔؟اسکی بیوی نے۔۔؟یہ ایک تھپڑ پامیر کو بے جان کر گیا
تھا اتنا کہ اسے لگا وہ مر گیا ہے بے جان ہو گیا ہے اب نہیں اٹھ
پائے گا لیکن پیچھے کھڑے دو بندوں نے اسے بازو سے دبوچتے
سیدھا کھڑا کیا بلکل کومل کے مقابل جب اس نے دوسرے گال

پر ایک اور زوردار تھپڑ رسید کیا لیکن اس باران آدمیوں نے
گرنے نہیں دیا تھا وہ پھٹی پھٹی نظروں سے بے یقین سا
زمین کو تکتا دھیرے سے نظریں اٹھائے کومل
کو دیکھنے لگا دل بند ہونے کے قریب تھا وہ پھٹنے والا تھا اس
وقت پامیر کو یہی محسوس ہو رہا تھا
یہ۔۔۔وہ تھپڑ ہیں۔۔۔جو تم نے مجھے مارے تھے۔۔۔"آہ اس نے
تھپڑ مارے تھے زخم مٹ گیا تھا لیکن یہ تھپڑ پامیر کی روح پر
پڑے تھے جن کے زخم لاعلاج تھے یہ زخم جان لیوا تھے
ون مور۔۔"وہ سرد لہجے میں بولتا کومل کو ایک پل کیلئے
حیرت میں مبتلا کر واگیا لیکن وہ خود کو کمپوز کرتی ایک اور
زوردار تھپڑ اسکے گال پر رسید کر گئی پامیر کا چہرہ مڑا
آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا لیکن اسے سانس نہیں آرہی

تھی اور وہ سانس لینا چاہتا تھا ماتھے پر ڈنڈے کی ضرب پڑنے
سے چہرہ خون سے لت پت ہونے لگا تھا
ون مور۔۔۔" پھر سے بولتا کومل کو حیران کر گیا اس نے پھر
تھپڑ مارا مارتی گئی یہاں تک کہ اسکے ہاتھ پامیر کے خون سے
سرخ نہیں ہو گئے
یہ تھپڑ میں تمہیں گھر کی چار دیواری میں مارتی تو میرے
اندر کی نفرت کی آگ نہ بجھتی جیسے تم نے سب کے سامنے
مجھے تھپڑ مارے تھے یہ آج انکا بدلہ ہے پامیر سلطان۔۔" وہ
حقارت سے بولتی پامیر کے منہ پر غرائی وہ ساکت و جامند دیکھے
گیا۔۔آہ یہ۔۔۔دل یقین کر لے۔۔اب تو کر لے۔۔۔اب تو محبت
نکال دے
نکل گیا غصّہ۔۔۔؟اب تو نن۔۔ناراض نہیں ہو ناں۔۔" اسکی بات پر

کومل ہکا بکا سی اسے دیکھنے لگی کیا اس نے اب بھی اسکی
ناراضگی کا سوال کیا تھا۔۔؟ اسے یقین نہیں آیا
مم۔۔۔مجھے طلاق۔۔۔دو" اتنا درد تھپڑ سے نہیں ہوا تھا جتنا اس
لفظ سے ہو گیا تھا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا پیچھے سے منور
اپنی مغرور چال چلتا اس تک آیا پامیر کی نظر اس پر پڑتے
چہرے کا رنگ یکسر تبدیل ہوا وہ اس وقت جتنا حیران ہوتا کم
تھا پورے ہال میں منور کے بندے پھیل گئے پہلے دو تھے اب
مصلحہ افراد بڑھتے چلے گئے اور وہ اپنی بیوی کو بچانے ایک
چھوٹی سی ریوالور بھی ساتھ نہ لایا عشق نے کس قدر پاگل کر دیا تھا
وہ یہاں۔۔۔؟ کومل کے ساتھ۔۔؟ کیا وہ اس سے نفرت میں اتنی
آگے نکل آئی تھی کہ انکے سب سے بڑے دشمن سے جا ملی
پورے ہوٹل پر منور کے بندے قابض تھے صرف ایک بندے کو

مارنے کیلئے کس قدر دھشت تھی انکے دلوں میں ان چار بھائیوں کی ابھی صرف ایک کیلئے اتنی فوج اکٹھی ہوئی تھی جب باقی تین نکلتے تو پورا ملک تباہ ہو جاتا

تمہارا بدلہ پورا ہو گیا۔۔۔اب آگے یہ ہمارے حوالے۔۔۔"اس نے آتے

کومل کو پیچھے کیا لیکن پیچھے کرنے کیلئے اسکی کلائی تھامی تھی جس پر پامیر کی نظر پڑتے آنکھوں میں خون اتر آیا اس نے خون خوار نظروں سے منور کو دیکھا

اوئے۔۔۔ہاتھ چھوڑ۔۔۔"وہ پوری قوت سے دھاڑا جب منور کے ساتھ ساتھ کومل بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگی

میں نے کہا۔۔۔ہاتھ چھوڑ۔۔۔"اسکے نہ چھوڑنے پر وہ پھر سے دھاڑا تھا

واہ کیا محبت ہے۔۔۔اب بھی اس عورت کی فکر۔۔۔" منور کا قہقہہ

سنتے پامیر کا خون خول اٹھا اس نے ایک ہی جست میں خود

کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن تب ہی پیچھے سے اس کے سر

پر ایک زوردار ضرب لگائی گئی وہ اس بار بھی درد سے تڑپ

اٹھا پورا سر خون سے لت پت ہوتا چہرے اور شرٹ کو سرخ کر

گیا اسے گرنے نہیں دیا گیا تھا ان دو آدمیوں نے مضبوطی سے

یونہی تھامے رکھا

منور۔۔۔مجھے میر ابدلہ لینا تھا۔۔۔اب اسے جانے دو۔۔۔" پامیر کی

حالت دیکھتے کومل بول پڑی ساتھ اپنی کلائی نہ محسوس

طریقے سے چھڑوانے لگی

ایسے کیسے۔۔۔پاشا گینگ کا کوئی بندہ ہاتھ لگے اور اسے ایسے

زندہ جانے دوں۔۔۔؟ منور کی بات پر کومل ہکا بکا سی اسے

دیکھنے لگی کچھ دن پہلے اس نے منور سے مدد مانگی تھی اس
طرح پامیر سے اپنا بدلہ لینے کی لیکن خود اس بات سے انجان
تھی کہ وہ لوگ تو پہلے سے ان بھائیوں پر اپنا نشانہ لگائے بیٹھے تھے
ک۔۔۔کیا۔۔۔مطلب۔۔تم۔۔۔تم نے صرف زمل کو پانے کے
لئے۔۔۔"

نہیں۔۔۔"کومل کی بات بیچ میں کاٹتے وہ کاٹ دار لہجے میں بولا
وہ لڑکی آسانی سے ہاتھ لگ جائے گی جب یہ بھائی ختم ہو جائیں
گے اب جب ایک تیر سے دو نشانے لگ رہے ہیں تو میں ایک کیوں
لگاؤں۔۔۔"کومل حیران سی اسے دیکھے گئی اس نے پامیر کو
پھنسانے کے چکر میں خود کو انکے لئے بدلہ لینے کا ذریعہ
بنا دیا تھا آہ وہ کتنی بے وقوف نکلی تھی اب حیران ہونے کا
کیا فائدہ اس نے تڑپ کر پامیر کو دیکھا

پامیر اپنے چکراتے سر کو بمشکل گردن کو جھٹک کر ٹھیک کرتے
واپس سے اٹھا کلائی اسکے ہاتھ میں دیکھتے وہ پھر بے قابو ہوا تھا
اب اگر۔۔۔اسکی جان بھی تم میں اٹکی ہے تو کیوں ناں ایسے ہی
ماروں اسے بھی۔۔۔؟ وہ شیطانی قہقہہ لگاتے کومل کو پیچھے
رکھے صوفے پر دھکیل گیا وہ ہونقوں کی طرح منور کے بدلے
رنگ کو دیکھنے لگی آنکھوں سے نہ چاہتے ہوئے بھی گرم سیال
نکلنا شروع ہوا

منور۔۔۔!!! پامیر بے قابو ہوتا اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ وہاں
موجود ایک ایک شخص ایک پل کو سہم سا گیا تھا
" میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا تو اللہ کی قسم جان لے لونگا تیری
اسکا جملہ جہاں منور کو حیران کر گیا تھا وہی کومل بھی ساکت
سی اسے دیکھنے لگی وہ درد میں تھا اپنے پر ہوش کھو رہا تھا

لیکن اسکے لئے خود کو بمشکل ہوش میں رکھ رہا تھا

داد دینی پڑے گی اس محبت کی لیکن افسوس تو ایک غلط

عورت محبت کر بیٹھا اور جب محبت کسی غلط شخص سے ہو

جائے تو اس انسان کا مقدر صرف موت بنتی ہے۔۔۔"اسکی بات پر

جہاں پامیر ساکت ہوا تھا وہی کومل نے پھٹی پھٹی نظروں

سے منور کو دیکھنے لگی اس کی بات پر غور کرتے کومل کو اپنی

سانسیں رکتی محسوس ہوئی

مار وا سے۔۔۔"وہ دھاڑتا اپنے بندوں کو حکم دے گیا جو اسکا حکم

ملتے پامیر پر ٹوٹ برسے

نہیں۔۔۔ں"کومل تڑپ کر اٹھتی اسکی جانب بھاگ کر لپکنے ہی

لگی تھی کہ پیچھے سے منور نے اسکی کلائی پکڑتے کھینچ کر اپنی

جانب کرتے دھکیلا اسکے بندے پامیر پر وحشی بن کر برس رہے

تھے آگے پیچھے سے اس پر ڈنڈوں کی برسات
کرتے پل میں خون سے لہولہان کر گئے

پلیززززز۔۔۔ مم۔۔ منور۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔!!! وہ اکیلا چاہ کر بھی
ان
سب کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور نہ اس وقت اس میں ہمت
بچی تھی کہ وہ اٹھ سکتا بے جان جسم میں صرف سانسیں چل
رہی تھی کومل چیختی اس کا نام پکارتی رہی لیکن وہ بے سدھ
ہونے لگا تھا

چل۔۔۔اب اسی کے ہاتھوں تیری جان لے لوں۔۔۔" کہتے اس نے
کومل کو بازو سے پکڑتے اپنے سامنے کیا اور خود اسکے پیچھے آ کھڑا
ہوا اسکے حصار میں کومل بن آب مچھلی کی طرح تڑپنے لگی تھی
پامیر کو خون میں لت پت دیکھ اسکی جان نکل رہی تھی

"چھ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔

اے۔۔۔۔آرام سے کھڑی رہ۔۔۔ورنہ تیری جان لیتے بھی دیر نہیں لگاؤنگا۔۔۔" یہاں کومل حیرت سے گردن موڑے اسے دیکھنے لگی

جن سے دوستی لگائی تھی وہی دشمن نکلے تھے اور جن سے

نفرت کی تھی وہ اپنی تڑپ میں بھی اسکی فکر نہیں بھولے تھے

پامیر اپنے بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن نہ اس

میں خود اتنی طاقت تھی اور نہ اسے پکڑنے والے کمزور تھے انکی

گرفت اتنی مضبوط تھی کہ پامیر چاہ کر بھی ان دو بندوں سے

اپنا آپ نہیں چھڑوا پایا

منور نے کومل کو عین پامیر کے سامنے کھڑا کرتے اسکے ہاتھ میں

ریوالور پکڑائی اور اسکی انگلی ٹریگر پر رکھتے اپنی انگلی بھی

رکھی کومل خود کو چھڑانے کی لاکھ کوشش کرنے لگی لیکن

مقابل زیادہ طاقتور تھا

بہت شوق تھاناں تمہیں اس شخص سے بدلہ لینے کا تو آج لو

"اپنے بدلے۔۔۔مار دو اسے کومل۔۔۔شوٹ ہم۔۔۔کومل۔۔۔

نہیں۔۔۔!!!!وہ روتی ریوالور چھوڑنے کی کوشش کرنے لگی لیکن

منور نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے کوشش ناکام بنادی بندوق

کا منہ پامیر کی جانب تھا

پلیز۔۔۔مم۔۔منور۔۔۔نو" وہ چیختی اور بھی زیادہ مچلنے لگی تھی

نو کومل۔۔۔۔لے لو اپنا بدلہ مار دو اس بے وقوف آدمی کو ان

" جیسوں کے عشق کا بھوت صرف قبر میں اترتا ہے شوٹ کرو

اسکا ایک ایک لفظ تیر کی طرح کومل کے دل پر لگتا اسے بری

طرح سے زخمی کر رہا تھا

لیکن تب ہی اس نے کومل کی انگلی پر زور دیتے ایک فائر

کیا فضاؤں میں گولی کی آواز گونجی تھی بندوق سے نکلی گولی
سیدھا پامیر کے سینے میں لگی تھی وہ وہی کا وہی رک گیا
پورے وجود میں شدید درد کی لہر بجلی کی طرح دوڑتی چلی گئی
اس نے سینے میں اٹکی سانسیں محسوس کرتے ایک نظر
اپنے سینے پر لگی
گولی دیکھی اور پھر ایک کرچی نظر سامنے ساکت کھڑی کومل
کو دیکھا جو سٹک ہوئی بے یقین سی اسکے سینے پر نظریں ٹکا
گئی جہاں سے خون ابل ابل کر پوری شرٹ سرخ کرنے لگا تھا
ان دو بندوں نے چھوڑ دیا تھا پامیر کو کیونکہ وہ اب نہیں ہل
سکتا تھا ہل وہ پہلے بھی نہیں سکتا تھا لیکن انکو ڈر تھا کہ
وہ کہیں اس حال میں بھی کھڑا نہ ہو جائے لیکن وہ نہیں
جانتے تھے اسے محبت نے گرایا تھا جس کے بعد وہ خود بھی

نہیں کھڑا ہونا چاہتا تھا وہ کھڑا کھڑا بے جان ہوا تھا تکلیف
چہرے کی سرخی سے صاف عیاں ہو رہی تھی
تب ہی منور نے کومل کی انگلی پر زور دیتے ایک اور فائر سیدھا
پامیر کے سینے پر کیا وہ تڑپ کر پیچھے دیوار سے جا لگتا زمین
پر منہ کے بل آ گرا کومل اپنا آپ چھڑاتی بھاگتی ہوئی اس تک
آتی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتی اسکا سر اٹھا کر اپنی گود
میں رکھ گئی پامیر کا سرخ گاڑھا خون سفید ماربل کو بھی
اپنے رنگ میں رنگنے لگا تھا
پم۔۔ پامیر۔۔۔ پامیر اٹھو۔۔۔ "اسے درد سے تڑپتے دیکھ وہ چیخی
تھی کہ تب ہی منور نے اپنی بندوق کا منہ پھر سے پامیر کی جانب کیا
نہیں۔۔۔ نہیں منور۔۔۔ میں میں۔۔ ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔ "اپنی گود
میں

پڑے پامیر کو اٹک اٹک کر سانسیں لیتے دیکھ وہ ہاتھ جوڑ گئی
آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہتا جا رہا تھا اس نے کب اسکی
جان لینی چاہی تھی وہ تو بس اپنے تھپڑوں کا بدلہ لینا چاہتی
تھی لیکن اس کا بدلہ اس حد تک خطرناک بن جائے گا یہ اس نے
کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا
فضاؤں میں بلند ہوتی کومل کی چیخوں میں منور کا خوشی سے
بھرپور شیطانی قہقہہ گونج اٹھا تھا اس نے اپنے ایک دشمن کو بڑی
خطرناک شکست سے دوچار کیا تھا وہ بھی ایسے کہ اسے اسکی
ہی محبت کے ہاتھوں ختم کروا دیا ایسی شکست خدا کسی
دشمن کو بھی نہ دے
فضا میں جہاں منور کا قہقہہ گونج رہا تھا وہی پاشا کی دھاڑ
گونجی تھی اور سب پر ایک صور سا پھونک گئی تھی

اس نے سیدھا ایک فائر کیا تھا جو منور کے بازو کا گوشت
پھاڑتی ہوئی آر پار ہوئی تھی وہ منہ کے بل پیچھے صوفے
پر جا گرا انکو دیکھ کومل کی جان میں جان آئی تھی پورا پاشا
گینگ ہوٹل پر پلک جھپکتے قابض ہو گیا تھا اور قابض ہوتے منور
کے بندوں کی لاشیں گرانی شروع کر دی تھی وہ تینوں بھائی
اندر آتے دھڑا دھڑ فائرنگ سے ہوٹل کے اندر موجود منور کے بندوں
کو ختم کرتے گئے ہر جانب صرف فائرنگ کی آواز گونج رہی تھی
انکی نظر اب تک پامیر اور کومل پر نہیں گئی تھی
منور جو شیر بن رہا تھا اپنے مقابل پاشا کو کھڑے دیکھ جان
لبوں پر آئی اس نے ایک مکا اسکے جبڑے پر رسید
کرتے پیچھے صوفے پر پھر گرایا منور کے ہاتھ میں پکڑی ریوالور
ہاتھ سے چھٹتی زمین پر جا گری وہ طیش میں آتا اٹھنے ہی لگا

تھا کہ پاشا نے ہاتھ میں پکڑی کلاشنکوف اسکے سر پر دے
ماری جو عین منور کی آنکھ کے اوپر لگی تھی وہ ایک ہاتھ
سے اپنا چہرہ تھامتا درد سے چیخ اٹھا پاشا نے اسے کالر سے
دبوچتے سیدھا اپنے مقابل کیا
تیری اتنی ہمت۔۔۔تو میرے بھائی کو مارے گا۔۔۔" یہ آیا تھا ایک
اور لہراتا ہوا مکا جو سیدھا اسکے جبڑے پر پڑتا پورا سر ہلا
گیا تھا ایک کے بعد ایک گھونسہ رکھتے اسکی حالت بری کرتا
گیا جسامت میں منور بھی اچھا خاصا تھا لیکن اس وقت وہ بری
طرح سے پاشا کے شکنجے میں تھا وہ اب تک اسکے مقابل نہیں آیا
تھا جس میں بھلائی صرف منور کی تھی آج اگر وہ سامنے آیا
تھا صرف موت بن کر آیا تھا
اسکے پیچھے برلاس اور یاقوت وہاں موجود لوگوں کو چن چن کر

مارتے گئے فائرنگ انکی جانب بھی ہوئی تھی لیکن اپنا بچاؤ کرتے
انہوں نے منور گینگ کو زیر کیا تھا رہی سہی کسر پاشا کی گرفت
میں منور کو دیکھ اسکے بچے کچے بندے اپنی اپنی بندوقیں
پھینکتے ہاتھ اوپر کرتے زمین پر بیٹھتے چلے گئے
پامیر رر۔۔اٹھو" اسکی سانسیں ختم ہوتی دیکھ کومل چیخ اٹھی
تھی جب برلاس اور یاقوت کی نظر اس پر پڑی وہ دونوں بھاگ
کر ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے زمین پر بیٹھے
پامیر۔۔۔۔پامیر۔۔۔اٹھو۔۔۔" اسکی آنکھیں بند ہوتی دیکھ یاقوت
نے چہرہ تھپتھپاتے اسے جگائے رکھنے کی کوشش کی
بھائی۔۔۔بھائی اٹھیں۔۔۔" برلاس کی آواز میں نمی تھی لیکن وہ
کسی کی نہیں سن رہا تھا اسکا سر اب بھی کومل کی گود میں
رکھا تھا آنکھیں نیم بند ہوتی جا رہی تھی جنہیں وہ زبردستی

کھولے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا

جج۔۔۔جاتے۔۔۔جاتے۔۔میں۔۔۔میں۔۔تت۔۔تمہ۔۔تمہاری

۔۔۔"اٹک اٹک

کر سانس لیتے لفظ پوری طرح سے ادا بھی نہیں ہو رہے تھے لیکن

وہ بولنے کی کوشش کر رہا تھا

خ۔۔۔خواہش۔۔۔پپ۔۔۔پوری کرنا۔۔۔چاہتاہ۔۔۔ہوں

۔۔۔"سانسیں سرے سے

اکھڑ رہی تھیں اور اکھڑتی ختم ہو رہی تھیں ساتھ کومل کی

جان بھی نکل رہی تھی

پامیر۔۔۔تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"یاقوت اور برلاس اسے اٹھانے

لگے اسکا سر اپنی گود سے اٹھتے کومل کی نظر اپنی شرٹ

پر گئی جہاں اسکے سر سے نکلا خون اسکی شرٹ بھی تر کر چکا تھا

میں۔۔۔میں۔۔ تمہیں۔۔۔طط۔۔۔۔طلاق۔۔۔دد۔۔دیتا

ہو۔۔۔ں"اپنی

سانسیں ختم ہوتی محسوس کرتے وہ بولنے کی کوشش کرتا

اسکی سانسیں بند کرواگیا کومل کو لگا تھا اس سے پہلے وہ مر

گئی ہے اسکی روح فنا ہو گئی ہے۔۔۔اس نے طلاق مانگی تھی وہ

مرتے مرتے اسکی خواہش پوری کر گیا برلاس اور یاقوت نے ایک

دوسرے کو دیکھتے کومل کو بیک وقت دیکھا جو ایسے ساکت

بیٹھی تھی گویا اس میں صور پھونک دیا گیا ہو رنگ لٹھے کی

مانند سفید پڑ گیا تھا

پامیر کی سانسیں جو وہ اٹک اٹک کر بمشکل لے رہا تھا وہ بھی

آنا بند ہو چکی تھی وہ اپنے بھائیوں کی آغوش میں بے سدھ

ہو گیا تھا اسکی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہوتی دیکھ برلاس چیخ پڑا

بھائی۔۔۔بھائی آنکھیں کھولیں۔۔۔"اسکی آواز پر یاقوت نے کرنٹ
کھاکر پامیر کو دیکھاوہ واقعی سانس نہیں لے رہا تھا انکی
چیخ وپکار سنتے پاشاجو یاقوت اور برلاس کے بعد اکیلا ان
سب کو موت کے گھاٹ اتار رہا تھا سب چھوڑ چھاڑ کر
بھاگتا پامیر کی جانب آیا تھا اور آتے تینوں اسکے خون میں لتھڑے
وجود کو بانہوں میں بھرتے باہر کی جانب لے گئے کومل وہی اپنی گود
میں اسکے خون کو دیکھتی رہ گئی
میں۔۔۔میں۔۔ تمہیں۔۔۔طط۔۔۔۔طلاق۔۔۔دد۔۔دیتا
ہو۔۔۔ں"اسکے
الفاظ پھر سے کانوں میں گونجے تھے اور کتنی ہی دیر گونجتے
رہے تھے وہ وہی بیٹھی چہرہ ہاتھوں میں چھپائے روتی چلی گئی
زار و قطار دھاڑیں مار مار کر پورا ہوٹل اسکی خوفناک چیخوں

سے گونج اٹھا تھا پورا جسم لرز رہا تھا

وہ لوگ پامیر کو پچھلی نشست پر لٹاتے اپنی اپنی گاڑیوں میں

بیٹھے پامیر پاشا کی گاڑی میں تھا یاقوت بھی اسی کے ساتھ

پچھلی نشست پر

بیٹھ گیا کہ تب ہی انکی گاڑی پر فائر ہوا جو پاشا کی

پسلی کی ہڈی سے گزرتا سیدھا گاڑی میں لگا تھا اس نے کرنٹ

کھا کر پلٹ کر دیکھا پیچھے منور اپنی خستہ حالت میں ہاتھ

میں بندوق لئے کھڑا تھا اسے دیکھ پاشا کی آنکھوں میں لہو

اتر آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اپنے پیچھے اڑسی گن نکالتے

اسکے اوپر ایک ساتھ ساری میگزین خالی کر دی اسکا سینہ دھڑا

دھڑ فائرنگ کی زد میں آتا پل کی پل چھلنی ہو گیا اور وہ

سیڑھیوں سے منہ کے بل گرتا نیچے زمین پر آ گرا سیکنڈ کے

ہزارویں حصّے میں اسکی روح فنا ہوتی وہ بے جان ہو گیا تھا
سیٹھ منور بیگ معروف سیاست دان آج ایک گینگسٹر کے ہاتھوں
موت کے گھاٹ جا اترا تھا انکا ایک دشمن صفحہ ہستی سے
مٹ گیا تھا لیکن یہ دیکھ پاشا کے ماتھے پر بل پڑے تھے لیکن
یہ وقت نہیں تھا وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھتا زن سے اڑا لے
گیا اسکے باقی بندوں کی گاڑیاں بھی ایک ایک کرتی ہوٹل کے
اوٹ کوریڈور سے نکلتی انکے پیچھے ہو لیں
البتہ برلاس وہی رہ گیا تھا اپنے باقی بندوں کے ساتھ جس نے
منور کے باقی بندوں کا خاتمہ کیا کتنی ہی دیر وہاں خون کی
ہولی چلتی رہی تھی جب برلاس کو یاد آیا اندر کومل تھی
وہ بھاگتا ہوا اندر کی جانب گیا جہاں
کومل خود کو بری طرح سے نوچتی پاگل ہو رہی تھی اس نے

آگے آتے زبردستی اس کے ہاتھ پکڑے جن سے وہ اپنے بالوں کو
نوچتی خود کو ملنے والی اذیت کم کرنے کی کوشش کرتی مزید
تکلیف دے رہی تھی
کومل۔۔۔کومل ہوش میں آؤ۔۔"اسے اس طرح پاگل ہوتے دیکھ
برلاس دھاڑا تھا ایک تو اس کے بھائی کو موت کے منہ پہنچا
دیا اوپر سے اب خود کو تکلیف دیتی وہ کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھی
جب پامیر اسکی کال پر پریشان حال سا نکلا تھا برلاس نے
اسی وقت پاشا اور یاقوت کو بتا دیا تھا وہ لوگ اسی وقت اپنی
اپنی گاڑیاں لے کر نکل چکے تھے لیکن پامیر سپیڈ اوور
کی وجہ سے کہیں نہیں دکھا وہ لوگ پاگلوں کی طرح پورا
کشمیر چھان مار گئے انہیں پہنچنے میں جو دیر ہوئی تھی وہ
بھی صرف اس لئے کہ وہ لوگ اسے ڈھونڈ رہے تھے پندرا منٹ میں

پورے کشمیر پر قابض ہوتے صرف ایک ہوٹل رہ گیا تھا جہاں منور
اپنے بندوں کے ساتھ موجود تھا اور وہ لوگ وہاں پہنچتے پلک
جھپکتے سب کو اپنے گھیرے میں لے گئے برلاس نے یہ بھی پاشا
کو بتا دیا تھا کہ کومل نے بلایا تھا اب صرف کومل کا پاشا کے
سامنے آنا باقی تھا جس نے منور کے ساتھ مل کر اس کے بھائی کا
یہ حال کیا تھا اس بار شاید وہ اسے بھی جان سے مار دیتا
برلاس اسے زبردستی گاڑی میں بٹھاتے واپس اپنے علاقے میں
لے آیا اور لاتے اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے سیدھا اسکے
اپارٹمنٹ میں پھینکا تھا وہ منہ کے بل سیدھا فرش پر جا گری تھی
اگر میرے بھائی کو کچھ بھی ہوا تو زندہ میں تمہیں بھی نہیں
چھوڑونگا۔۔۔"پوری قوت سے اس کے منہ پر دھاڑتے وہ دروازہ
دھاڑ سے بند کرتا باہر نکل گیا

کومل وہی پڑی پڑی زمین پر زور زور سے چیختی رو پڑی

پامیر کے الفاظ اب تک کانوں میں گونجتے اسے پل پل مار رہے

تھے وہ دنیا چھوڑنے سے پہلے اسے بھی چھوڑ گیا اسے بھی اپنے

نام سے آزاد کر گیا۔۔۔پھر سے یاد آتے کومل پر غشی کے دورے

پڑنے لگے وہ زمین سے اٹھتی گھر کی ایک ایک چیز اٹھا اٹھا

زمین بوس کرتی خود پر سے پوری طرح سے ضبط کھوتی چلی

گئی اس نے پل کی پل سارا اپارٹمنٹ تہس نہس کر دیا تھا

پامیر۔۔۔۔۔۔۔رررررررر۔۔۔!!!زمین پر بیٹھتی وہ پوری قوت لگا

کر

چلائی تھی لیکن جس کا نام پکارا تھا وہ پہلے اسکی پکار پر آ

گیا تھا لیکن اب۔۔۔؟اب اس نے آنے کے لائق چھوڑا تھا۔۔۔؟آج

بھی

صرف بھائیوں کی محبت ثابت ہوئی تھی آج بھی وہی بھائی

اپنے بھائی کی جان بچانے پہنچے تھے جن میں خون کا رشتہ نہ

ہونے کے باوجود بھی سب کی جان ایک تھی اور یہ۔۔۔ میاں بیوی

کے رشتے کو پامال کر گئی اسے موت کے منہ میں پہنچا آئی

میں۔۔۔ میں۔۔ تمہیں۔۔۔ طط۔۔۔۔ طلاق۔۔۔ دد۔۔ دیتا

ہو۔۔۔ل

میں۔۔۔ میں۔۔ تمہیں۔۔۔ طط۔۔۔۔ طلاق۔۔۔ دد۔۔ دیتا

ہو۔۔۔ل

لفظ پورے اپارٹمنٹ میں گونجتے اسکے کانوں کے پردے پھاڑ رہے

تھے وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھتی روتی رہی پورا بدن بری

طرح سے کانپ رہا تھا

وہ لوگ تھوڑی ہی دیر میں اسلام آباد کے سب سے بڑے پرائیویٹ

ہوسپٹل پہنچ چکے تھے جہاں انکو دیکھ ایک افراتفری سی مچ
گئی تھی لوگوں میں مچتی بھگدڑ دیکھ پاشا کے ایک فائر نے
سب کے قدموں کو اپنی خوف کی زنجیر سے جکڑ دیا ڈاکٹرز
تھے کہ الگ کانپ رہے تھے اس نے آن کی آن پوری ڈاکٹرز کی
ٹیم پامیر کے علاج کیلئے اکٹھی کروادی تھی باقی مریضوں اور
لوگوں کو ہوسپٹل سے باہر نکال دیا گیا تھا اندر باہر صرف پاشا
گینگ قابض تھا

وہ دونوں کوریڈور میں یہاں وہاں ایک پیر پر چکر کاٹ رہے
تھے یاقوت کا سفید سوٹ بھی اس وقت پامیر کے خون سے
سرخ ہوا پڑا تھا جسے دیکھ پاشا نے ضبط سے آنکھیں مینچی تب
ہی ڈاکٹر ماہم۔۔۔اپنا سفید کوٹ پہنے بھاگتی اپنی جانب آتی
دکھائی دی وہ دوسرے ہسپتال میں ہوتی تھی لیکن پاشا کی کال

پر وہ یہاں آگئی تھی اس وقت سب ڈاکٹرز میں پاشا کو اسی پر
یقین تھا
کیا ہوا۔۔۔ کس کو لگی ہے گولی۔۔۔"اس نے آتے اپنی پھولتی سانس
کو بحال کرتے استفسار یہ پوچھا
پامیر کو۔۔۔"وہ نہیں جانتی تھی پامیر کو نہ کبھی ملی تھی
لیکن وہ پاشا کا بھائی تھا اسے صرف یہ پتہ تھا وہ جلدی سے
آپریشن تھیٹر میں گئی جہاں باقی ڈاکٹرز کی ٹیم کھڑی اسکا
آپریشن شروع کر چکی تھی وہ ایک گائینالوجسٹ تھی آج تک
فی میلز کا آپریشن کیا تھا آج ایک گولی لگے شخص کا کرنے جا
رہی تھی اپنے سامنے سٹریچر پر پڑا بے سدھ وجود دیکھ اسے
نجانے کیوں اس شخص سے ایک انسیت سی محسوس ہوئی
اسکی شرٹ باقی ڈاکٹرز نکال چکے تھے اب ماہم کی نظر اسکے

آکسیجن ماسک لگے چہرے سے ہٹتی

خون سے لت پر سینے پر گئی تھی جہاں گولیاں لگی پورا سوراخ

کر گئی تھیں اتنے آپریشن کئے تھے کبھی ہاتھ نہیں کانپا تھا

لیکن اس شخص کو ٹچ کرنے پر ہی ایک کرنٹ سا جسم میں دوڑ

گیا تھا اس نے کانپتے ہاتھوں سے انسٹرومنٹ پکڑے اور گولی

لگی جگہ کو وائٹ کاٹن سے صاف کیا ایک۔۔۔کے بعد ایک کاٹن

اسکے خون سے بھرتی گئی لیکن تھوڑا تھوڑا خون اب بھی رس

رس کر نکل رہا تھا وہ سینے کو کاٹن سے اچھے سے صاف کرتی

اللہ کا نام لیتی گولی نکالنے لگی گولی کافی اندر تک جا چکی تھی

@@@@@@@@@@@@@@@

شام سے رات ہو گئی تھی لیکن زیحال کے گھر نہ آنے پر زمل اب

پریشان سی ہوتی یہاں وہاں چکر کاٹنے لگی اسکے بغیر اس نے

اب تک کھانا بھی نہیں کھایا تھا موبائل تھا نہیں کہ کال کر کر
پوچھ لیتی تب ہی باہر والا دروازہ ناک ہوا وہ آہستہ آہستہ قدم
اٹھاتی دروازے تک آئی جہاں مشی کھڑی تھی
مشی آپی آپ۔۔۔"اسے رات کے اس وقت اپنے گھر دیکھ اسے
حیرت ہوئی ایک تو زیحال کے نہ آنے پر پریشان تھی اوپر سے
اس وقت مشی کو یہاں دیکھ کر
کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا میرا آنا۔۔۔؟اس نے مصنوعی ناراضگی
دکھاتے لاڈ سے کہا
ارے۔۔ نہیں نہیں مجھے کیوں اچھا نہیں لگے گا بس وہ ہبی نہیں
آئے تھے ناں اس لئے پریشان تھی تھوڑی۔۔۔"وہ ایک ہی سانس
میں اپنی صفائی دے گئی مشی کو ہنسی آئی تھی لیکن ویسے
نہیں ہنسی جیسے ہنستی تھی اسے یاقوت نے کال کر کر زمل کے

پاس آنے کو کہہ دیا تھا اس کے لاکھ وجہ پوچھنے پر اس نے
پامیر کی سیریس حالت بتادی تھی وہ پریشان تھی لیکن زمل
کے آگے خود کو نارمل ظاہر کروا رہی تھی
آجائیں گے تمہارے ہبی جان بھی ابھی تو میں اپنی چھوٹی سی
"زمل سے باتیں کرنے آئی ہوں بہت مس کر رہی تھی اسے میں۔۔۔
وہ زمل کے پیٹ پر ہاتھ رکھتی چہک کر بولی زمل مسکرادی
مطلب اسے ابھی جڑواں بچوں والی بات نہیں پتہ تھی
اچھا ویسے۔۔۔اگر۔۔زمل کی جگہ زیحال ہوا تو۔۔۔؟صوفے پر
آرام سے بیٹھتے ایک آئی بروا چکائے پوچھا مشی بھی اسکے سامنے
والے سنگل صوفے پر بیٹھ گئی
تو بھی اچھا ہے۔۔۔اسکو تو یاقوت اور باقی سب ویسے ہی نہ
چھوڑیں انکا چھوٹا پاشا جو آجائے گا تم بھی کہو گی پلیز

مجھے میری اولاد کا چہرہ تو دیکھنے دو۔۔۔۔"اسکی بات پر زمل کھلکھلا کر ہنس دی

یہ تو ہے۔۔۔لیکن اب چھوٹی زمل اور چھوٹا زیحال دونوں ہی آئیں گے۔۔۔"زمل کی بات پر مشی حیران سی ہوتی ٹرانس کی سی کیفیت میں سیدھی ہو گئی

مم۔۔۔مطلب ٹوئنز۔۔۔؟بتاؤناں زمل۔۔۔ٹوئنز بے بی۔۔۔؟

اسے خود

کو مسکراتے دیکھ وہ بے چین سی ہوتی پوچھنے لگی جب زمل

نے سر دھیرے سے اثبات میں ہلایا وہ تو اپنی جگہ اچھل ہی پڑی تھی

واؤ۔۔۔۔۔۔دو دو۔۔۔بے بیز اوہ مائے گاڈ۔۔۔آئی کانٹ.بیلیو زمل

۔۔دو

بے بی۔۔۔؟وہ پامیر والی بات بھولتی اس نیوز پر خوشی سے
جھوم اٹھی تھی زمل اسے خوش دیکھ کھلکھلا اٹھی تھی
وہ خوشی سے ناچتی اس خوشی کو سلیبریٹ کرنے لگی
ساتھ زمل کو بھی لے لیتی اگر وہ پریگننٹ نہ ہوتی لیکن خود اس
نے ناچنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی
تب ہی اسکا موبائل بج پڑا اس نے آگے آتے موبائل اٹھایا سامنے
یاقوت کا نام جگمگا رہا تھا اس نے جھٹ سے کال پک کی
زمل کے پاس آگئی۔۔۔؟کال اٹھاتے اسکی تھکی اور پریشان سی
آواز سنائی دی
ھمم۔۔۔!!!زمل کی نظریں خود پر جمی دیکھ سرسری سا جواب
دیا
اس نے کھانا نہیں کھایا ہو گا پاشا کے بغیر کیسے بھی کر کر کھلا

دواور سلا بھی دینا..."اسکی آواز کانپ رہی تھی

جسے مشی فورا بھانپ

گئی تھی اب وہ کھل کر پوچھ بھی نہیں سکتی تھی کہ پامیر

کیسا ہے

باقی سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟ڈھکے چھپے لفظوں میں پامیر کی

طبعیت پوچھی لیکن یاقوت کوئی جواب نہیں دے سکا تب ہی

اسکی سسکی سنتے مشی کی جان نکلی اس نے بمشکل اپنے

چہرے کے رنگ متغیر ہونے سے روکے

واپس آرہے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر مشی نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں

میں دباتے انکی کپکپاہٹ بمشکل کنڑول کی

اوکے۔۔۔۔"کہتے وہ کال بند کر گیا تھا لیکن مشی جان بوجھ کر

فون کان سے لگائے ظاہر کرتی رہی کہ یاقوت کال پر ہے

ٹھیک ہے۔۔تم سب اپنا کام اچھے سے کر کر آنا میں ہوں زمل
کے پاس۔۔۔"زمل کو خود کو عجیب نظروں سے دیکھتے دیکھ
نارمل ہوتی بولی اور کال کٹ کرنے کی ایکٹنگ کرتے موبائل ایک
طرف صوفے پر اچھالا
کیا ہوا کون تھا۔۔۔؟اسکے فون نیچے رکھتے سوالیہ پوچھا
"وہ یاقوت تھا۔۔۔
کیا کہہ رہے تھے یاقوت بھائی۔۔۔؟
وہ لوگ ایک ڈیل کے سلسلے میں اسلام آباد گئے ہیں آنے میں
"تھوڑی دیر ہو جائے گی۔۔۔
لیکن ہبی تو کبھی ایسے بنا بتائے نہیں گئے۔۔۔"بولتے ہوئے وہ
سوچ میں پڑی جب مشی جلدی سے بولی
مجھے بہت بھوک لگی ہے کچھ بنایا ہے۔۔۔؟

نہیں۔۔بناتے تو ہی ہی ہیں۔۔۔آج وہ نہیں تھے اور میڈ بھی شام
"میں ہی چلی گئی تھی۔۔۔
اچھا میں بنا دیتی ہوں تم بیٹھو۔۔۔"کہتے وہ اٹھی جب زمل کی
آواز پر مڑی
آپ کیوں بنائیں گی بیٹھیں میں بنا دیتی ہوں۔۔۔"وہ اٹھنے لگی
تھی لیکن مشی نے زبردستی بیٹھا دیا اور خود کچن میں چلی
گئی اصل میں وہ زمل کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی دل تھا
کہ مٹھی میں جکڑا گیا تھا اس نے اپنی نم ہوتی آنکھوں کو
انگلی کی پور سے صاف کرتے جلدی سے کھانا بنانے کیلئے چیزیں
نکالی کچن اوپن تھا اس لئے اس نے رخ زمل کی جانب سے موڑ
رکھا تھا لیکن وہ اب بھی اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہی
تھی پاشا کی بیوی تھی نظریں تیز تھیں وہ دیکھ چکی تھی کہ

کال پہلے بند ہوئی تھی لیکن وہ ایسے کیوں کر رہی تھی زمل کو
سمجھ نہیں آئی وہ خاموش بیٹھی رہی

@@@@@@@@@@@@@

وہ بری طرح سے کانپتی ہوئی صوفے سے ٹیک لگائے زمین پر
بکھری حالت میں بیٹھی تھی آنکھوں سے گرم سیال بہتا جا رہا
تھا کہ تب ہی باہر ایمبولنس کی آواز سنائی تھی جسے سنتے اس
نے دل ہی دل میں اپنی سماعتیں چھن جانے کی دعا مانگی
وہ تڑپ کر اٹھتی باہر کی جانب بھاگی گئی دوپٹہ کہاں تھا اسے
کچھ ہوش نہیں تھا وہ دیوانوں کی طرح بوکھلائی ہوئی سی
ڈیرے پر آئی جہاں آگے پاشا کی گاڑی تھی اور پیچھے ایمبولنس
باقی ساری گاڑیاں پیچھے ہی رک گئی تھیں
تب ہی یاقوت نڈھال سا ایمنولنس کے پچھلے دروازے کو کھولتا

باہر نکلا اسکی نظریں کومل سے ملی اور ملتے ایک شدید نفرت
کی لہر اسکی آنکھوں میں دوڑ گئی اسکے پیچھے سے ہسپتال
کے بندے سٹریچر پر پڑا وجود لئے نیچے اترے
یہ منظر دیکھ کومل کا دھڑکتا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا
سانس جیسے اپنا راستہ بھولتی وہی رک گئی ہو اسکا پورا بدن
لرز کر رہ گیا تھا دن میں ہزار بار ایمبولنس دیکھنے والی عورت کو
اس وقت اس گاڑی سے خوف آرہا تھا اسکی آواز کانوں میں
چبھ رہی تھی

دیکھتے ہی دیکھتے ہو سپٹل کا سارا املاڈیرے پر جمع ہوتا گیا
جن میں ڈاکٹر ماہم بھی شامل تھیں لیکن وہ پامیر کے ساتھ

ساتھ تھی ایک نرس پامیر کے ہاتھ پر لگی ڈرپ پکڑے جلدی
جلدی ساتھ چل رہی تھی اسکے عین سامنے سے اسے سٹریچر
پر لے جایا جا رہا تھا اور وہ ساکت کھڑی سرخ متورم آنکھوں سے
یک ٹک دیکھے گئی وہ نہیں ہل پائی پورا وجود پتھر اسا گیا تھا
دل تھا کہ پھٹنے کے قریب تھا اسکے پورے سر پر بندھی بینڈج
اور چہرے پر لگا آکسیجن ماسک کومل کی جان نکال گیا اسے
لگا تھا وہ بھی سانس نہیں لے پا رہی اسے آکسیجن ماسک کی
ضرورت نہیں اسے اس آواز کی ضرورت ہے "جان پامیر" اسکے
ہونٹ کانپنے لگے آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہنے لگا
جاتے جاتے کومل کا ہاتھ پامیر کے ہاتھ سے
ذرا سا ٹچ ہوا تھا کہ ایک بجلی کی سی لہر پورے جسم میں
دوڑتی چلی گئی اس میں ایک تڑپ سی پیدا کر گئی

رات کے دو بجے ڈیرے پر ایک عجیب سی
بھگدڑ مچی ہوئی تھی یاقوت ایک حقارت بھری نظر کومل پر
ڈالتے انکے ساتھ اندر کی جانب چلا گیا ہسپتال والا سارا سیٹ
اپ ڈیرے پر موجود کمرے میں کر دیا گیا تھا کیونکہ معروف
سیاست دان کی موت پر پورا ملک بند کر دیا گیا تھا ہر جانب
پولیس۔۔۔رینجرز بکھر چکی تھیں جہاں بہت سے لوگ منور
کے ظلم و ستم سے آزادی پا کر جشن منا رہے تھے وہی
سڑکوں پر انکی پارٹی کے لوگ
دھرنے کے نام پر ٹائر جلاتے جگہ جگہ پھیل چکے تھے کتنی ہی
دکانوں کو بے مطلب جلا دیا گیا تھا بہت سی جگہوں پر احتجاج
کی آڑ میں بوم بلاسٹ کئے گئے کتنے ہی بے قصور لوگ مارے
گئے وہ لوگ جو چھپ کر پاشا پر وار کر رہے تھے اور وہ لوگ

جن کے لوگوں کو پاشا نے موت کے گھاٹ اتارا تھا وہ بھی اس
موقعے سے فائدہ اٹھاتے پاشا سے اپنا بدلہ لینے کیلئے میدان میں
اتر چکے تھے سب کے پاس یہ ایک گولڈن چانس تھا اپنی
دشمنی نبھانے کا
ملک۔۔۔اس وقت ایک خطرناک گہما گہمی کی زد میں آچکا
تھا جو نہ پولیس کے کنٹرول میں آرہا تھا نہ رینجرز کے کنٹرول میں سب
کے لبوں پر ایک ہی نعرہ تھا پاشا کو پھانسی دی جائے
جس نے سیٹھ منور بیگ کا قتل کیا ہے اور یہ خبر جیلانی اور
نوفل نے مل کر میڈیا کے زریعے لوگوں تک پہنچائی نہ صرف اتنا
بلکہ ہر چھوٹے بڑے سیاست دان کو پاشا کے خلاف کرتے انکی
پارٹی کو بھی میدان میں دھکیل دیا احتجاج کرنے
والوں کی ضد تھی پاشا کو پھانسی پر لٹکے دیکھنا جہاں

رینجرز پاشا کو پکڑنے کی کوشش میں تھی وہی پورے ملک پر
جگہ جگہ پاشا گینگ بھی قابض تھا مقابلہ ٹکر کا تھا پامیر کی
وجہ سے پاشا خود اپنے لوگوں کو لیڈ نہیں کر پا رہا تھا ورنہ
کوئی ایک بندہ گھر سے باہر نکلنے کی غلطی نہ کرتا جس طرح وہ
دھاڑتا تھا سب میں ایک صور سا پھونک دیتا تھا اس وقت
اسے پامیر کے علاوہ کچھ دکھ نہیں رہا تھا جو ہو رہا تھا وہ
خاموشی سے ہونے دے رہا تھا

پامیر کو اندر لے جاتے دیکھ وہ بھی اپنے بہتے آنسوؤں کو صاف
کرتی تڑپ کر اندر کی جانب بڑھی ہی تھی کہ پیچھے سے اسکی
کلائی کسی کے فولادی ہاتھوں میں جکڑی گئی اس نے پلٹ کر
دیکھا اور دیکھتے ہی رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا کیونکہ
اس وقت پاشا کی آنکھیں قہر برسا رہی تھیں عنقریب ان سے

خون چھلکنے والا تھا وہ کومل کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس کے
اپارٹمنٹ میں لے گیا وہ روتی ہوئی کسی کٹی پتنگ کی طرح
اسکے ساتھ کھچتی چلی گئی اس نے سیدھا اپارٹمنٹ میں لا کر
صوفے پر دھکیلا تھا کومل نے اپنے دونوں ہاتھ صوفے کی پشت
پر رکھتے اپنا منہ اس سے لگنے سے بروقت بچایا اسی پوزیشن
میں پڑے اسکی آنکھوں سے گرم سیال پھر سے بہنا شروع ہوا
جس شخص کو وہ موت کے منہ میں دھکیل کر آئی تھی اس کے
ہوتے کبھی ان میں سے کسی نے اس کے ساتھ ایسا سلوک نہیں
کیا تھا وہ اس سے ملنے والی تکلیف اپنے تک رکھتا تھا جانتا ہو گا
ناں۔۔۔اسکے بھائی یہ سب برداشت نہیں کریں گے لیکن اس وقت
وہ شدّت سے پامیر کو دل ہی دل میں پکار رہی تھی اسے بتانا
چاہتی تھی کہ دیکھو۔۔۔اسکے بغیر اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا

جارہاہے اس وقت کومل کا دل پھٹا جارہا تھا تکلیف جسم کا
انگ انگ محسوس کررہا تھا
تم منور سے کب سے ملی ہوئی تھی۔۔۔"اسے بازو سے پکڑ کر
سیدھا کرتے اپنے مقابل کیا اور سیدھا اسکے منہ پر دھاڑا
اسکی گرفت کومل کے منہ پر اتنی سخت تھی کہ اسکی آنکھیں
باہر آنے کو ہونے لگی تھی
بولو۔۔۔کب سے اسے یہاں کی ساری انفارمیشن دیتی رہی ہو۔۔۔؟
اسکی خاموشی پاکر وہ پھر سے پوری قوت سے دھاڑا تھا کہ
کومل بری طرح سے کانپ کر رہ گئی
نن۔۔۔نو مم۔۔۔ مہینوں سے۔۔۔"اسکے جواب پر پاشا کے ہاتھ کی
گرفت ہلکی پڑی وہ کرنٹ کھا کر یکدم پیچھے ہوا اور شاک کی
سی کیفیت میں ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گیا

جب وہ ہنی مون پر تھا اسے ویڈیو بھیجنے والا
کوئی اور نہیں کومل تھی

اور وہ اپنے ہر دشمن کا دروازہ کھٹکھٹا چکا تھا جب کہ دشمن
اس کے بغل میں چھپا بیٹھا تھا ابھی تو وہ اس بات سے انجان
تھا کہ وہ اسکی محبت اسکے عشق کو اس منور کے حوالے کرنے
والی تھی وہ تو پاشا پہلے ہی منور کا کام تمام کر کر آ چکا تھا

کیوں۔۔۔؟ پوچھ سکتا ہوں کیوں کیا یہ سب۔۔۔؟ سوال کرتے
لہجے میں ایک کرب سا کومل کو محسوس ہوا دل جیسے پل میں
مٹھی میں جکڑا گیا تھا

کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا۔۔۔ جو تم نے اتنا بڑا زہر گھول دیا میری
زندگی میں۔۔۔؟ تمہارے بھائی کی جان بچانے کا یہ صلہ دیا تم
نے۔۔؟ کہ میرے بھائی کو موت کے دہانے پر لا کھڑا کیا

نہیں یہ وہ رعب دکھانے والا پاشا نہیں تھا یہ ٹوٹا ہوا
پاشا تھا جس کے سر پر اسکے بھائی کی موت کی تلوار لٹک
رہی تھی اسکی باتیں کومل پر سکتا سا طاری کرنے لگی وہ
پتھرائی آنکھوں سے یک ٹک اسے دیکھے گئی کیا سچ میں وہ اتنا
بڑا جرم کر بیٹھی تھی شاید ہاں
کیا میں نے کبھی تمہیں کوئی آس دلائی کیا کبھی کوئی محبت
بھری بات کر کر تمہیں کوئی اشارہ دیا۔۔۔بولو۔۔۔؟کونسی محبت
"!!!کے دم تم مجھ سے بھرتی رہی کس بات کا بدلہ لیا بولو۔۔
آخر میں وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا اسکے لہجے میں کرب کے ساتھ
بے بسی بھی شامل ہوئی تھی اسے یقیناً بہت بڑا جھٹکا لگا تھا
جو کام آج تک کوئی نہیں کر پایا وہ ان کے بیچ رہتے ایک شخص
نے کر دیا تھا

تم جانتی بھی ہو محبت ہوتی کیا ہے۔۔۔۔؟ جانتی ہو۔۔۔۔!!؟؟؟

جسے تم نے

چاہا تم نے نہ اسکا لحاظ کا کیا اور جس نے تمہیں چاہا اسے تم

بستر مرگ تک پہنچا آئی۔۔۔ یہ تھی تمہاری محبت۔۔۔؟ اسکے لفظ

کومل کے دل پر لگتے اسکی تکلیف میں اضافہ کر رہے تھے اسکی

انکھوں سے بہتا گرم سیال اور بھی تیز روانی سے بہنا شروع

ہوا وہ اب بھی ساکت بیٹھی اسے چہرہ اوپر اٹھائے دیکھ رہی تھی

وہ پاگلوں کی طرح تم پر مرتا تھا جسے تم موت کے منہ تک پہنچا

آئی صرف اپنی بے فضول نفرت کی آڑ میں۔۔۔ وہ نفرت۔۔ جس کا

"کوئی وجود ہی نہیں جو سرے سے بے مطلب تھی۔۔۔

ہاں وہ بے مطلب تھی اسکا اندازہ اسے تب ہوا جب اسکے ہاتھ

میں بندوق پکڑائی گئی تھی اسے اندازہ ہوا تھا وہ صرف غصّہ

تھی پامیر سے نفرت نہیں کرتی تھی اسکی غلطی بھی نہیں تھی
وقت اور حالات اسے باغی بناتے گئے اور وہ بنتی گئ کسی نے
آج تک اسے محبت کیا ہوتی نہیں بتائی تھی جس نے بتانا چاہا
تھا اس سے وہ پہلے ہی نفرت کا بیج اپنے دل میں پال چکی تھی
اس نے غلطی نہیں غلطیاں کی تھیں وہ باغی ہوئی نہیں وقت
نے بنا دیا تھا آج وہ افسوس کے دہانے پر کھڑی تھی لیکن شاید
دیر ہو چکی تھی

محبت میں چاہنے سے زیادہ چاہے جانا اہم ہوتا ہے۔۔کومل۔۔جس
نے تمہیں چاہا اسکا حال تم نے یہ کر دیا۔۔۔میں منور کو اسکا
کبھی قصوروار نہیں ٹھہراؤنگا کیونکہ وہ پامیر سلطان ہے پلک
جھپکتے اس جیسے سو منور بیگ ختم کر دیتا لیکن اسے تم نے
" گرایا۔۔۔جس کے بعد وہ اٹھ نہیں سکا۔۔۔

ہاں اس نے گرایا تھا وہ اپنے آپ کو چھڑوا چکا تھا کومل ذرا سا
ہنس دیتی وہ اسی وقت ان دو بندوں کو موت کے گھاٹ اتار
دیتا لیکن اسکا تھپڑ۔۔۔ہاں اس کے تھپڑ کے بعد وہ نہیں اٹھ سکا
وہ چپ چاپ مار کھاتا گیا اس نے ہی مارا تھا پامیر کو محبت
میں یہ پہلا قتل ہو گا دنیا کا جو دشمن نے نہیں محبوب نے کیا ہو گا
یاد رکھنا کومل۔۔۔۔"اسے مخاطب کرتے پاشا نے اپنی آنکھوں کے
کنارے پر اٹکا آنسوں انگلی کی پور سے صاف کیا
پامیر کو کچھ بھی ہوا۔۔۔زندہ میں تمہیں بھی
نہیں رہنے دونگا یاد رکھنا میری بات۔۔۔"انگلی اٹھا کر سپاٹ
لہجے میں وارن کرتا وہ جانے کیلئے مڑا ہی تھا کہ اسے اپنے قدم
بھاری ہوتے محسوس ہوئے اس نے نظر نیچے کی جانب دوڑائی
جہاں کومل اسکے قدموں سے لپٹی بے آواز رو رہی تھی

مم۔۔۔ مجھ سے بب۔۔۔ بہت سی۔۔ غلطیاں۔۔ ہوئی ہیں۔۔۔ میں

۔۔۔

مانتی ہوں۔۔ مم۔۔۔ میں ہر سزا۔۔ قبول کرلونگی۔۔ لل۔۔ لیکن اس

وقت۔۔ مم۔۔۔ مجھے پامیر کے پاس جج۔۔۔ جانے دو۔۔۔" وہ ہچکیوں

میں روتی خود پر سے ضبط کھو گئی اسکی آواز میں تڑپ تھی

جسم بری طرح سے لرز رہا تھا جو پاشا بخوبی محسوس کر سکتا تھا

" کیوں جانا ہے۔۔۔ یہ دیکھنے کیلئے۔۔۔ کہ وہ مر گیا۔۔۔ یا زندہ ہے

اسکے لفظ پر کومل تڑپتی اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئی

ن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں خدا کیلئے ایسے مت کہو۔۔ مم۔۔۔ میں نے

کبھی

اس کی جان۔۔۔ نہیں لینی چاہی۔۔۔" وہ سچ بول رہی تھی لیکن

اس وقت اسکے سچ سے بھی پاشا کو نفرت سی ہو رہی تھی

وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے تمہیں دیکھے گا تو زندگی
"کی جنگ ہارتے موت کو جتوادے گا۔۔۔
نہیں۔۔۔اے۔۔۔ایسا کک۔۔۔ کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ مم۔۔مجھے
یقین
ہے۔۔۔یقین ہے مجھے اسکا دل۔۔ مم۔۔میرے پاس ہے۔۔میں
جانتی
ہوں۔۔۔اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"اسکی تڑپ سچی تھی اسکے
الفاظوں میں ایک تاثیر تھی جو پاشا کے دل میں اتر رہی تھی
جیسے وہ اپنے کئے پر نادم ہو اور خدا سے اپنے کئے کی معافی
مانگ چکی ہو اپنے گناہ پر توبہ کر چکی ہو
تم بھی تو۔۔ک۔۔۔کسی سے محبت کرتے ہو۔۔۔تت۔۔ تمہیں اسکا
واسطہ۔۔۔مجھے پامیر کے پاس جانے دو۔۔۔۔"وہ ہاتھ جوڑتی تڑپ

کر روتی سر جھکا گئی وہ اسکے قدموں میں بیٹھی اپنی محبت
کو ایک نظر دیکھنے کی بھیک مانگ رہی تھی اس سے جو محبت
کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تھا جس نے محبت کرنے میں پی ایچ
ڈی کر رکھی تھی جو محبت کرنے کے معاملے میں ملنگ آدمی
تھا اسے واسطہ دیا بھی تو کس کا۔۔۔اسکا جس کے لئے وہ اس
وقت سانسیں لے رہا تھا جس کیلئے اسکا دل دھڑک رہا تھا جو
اس کے ایک ایک خون کے قطرے میں شامل تھی جو اسکی ہر
وقت کی سوچوں کا حسین موضوع تھی آہ اسکی محبت کن
لفظوں میں بیاں کی جاتی اس کے لئے تو اب تک کوئی ایسا لفظ
بنا ہی نہیں تھا جو زیحال خان آفندی کی محبت اسکی گلالے
کیلئے ناپ سکے بیاں کر سکے
چلو۔۔۔"اسے اٹھنے کا اشارہ کرتے وہ خود باہر نکل گیا جب کومل

اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتی اسکے پیچھے پیچھے ہو
لی

@@@@@@@@@@@@@

زمل فار گاڈ سیک کچھ کھالو کیوں اپنے ظالم شوہر کے ہاتھوں
میرا قتل کروانا چاہتی ہو۔۔۔"وہ زمل کے پیچھے لگتی کب سے
کھانا کھانے کی منتیں کر رہی تھی لیکن وہ تھی کہ ایک ہی رٹ
لگائے بیٹھی تھی اسکا ہبی کہاں ہے وہ کیا چھپا رہی ہے اس سے
مشی اسکی حالت کی وجہ سے کچھ نہیں بتا رہی تھی اوپر سے
اسکا پورا گھر ساؤنڈ پروف تھا جس سے باہر کیا ہو رہا تھا ان
دونوں کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا
اب وہ زیحال کو نکھرے دکھاد کھا کر نکھرے کرنے کی عادی ہو
چکی تھی وہ شخص اسکی عادتوں کو بری طرح سے بگاڑ چکا تھا

آپ بتادیں ہبی کہاں ہیں صبح کے چار بجنے والے ہیں وہ اب تک
گھر کیوں نہیں آئے۔۔۔"گھڑی دیکھتے پوچھ لینے والے انداز میں
بولی مشی کو سمجھ نہیں آئی اب کیا بہانہ بنائے
"بتایا تو تھا میری جان وہ لوگ میٹنگ کے سلسلے میں۔۔۔
جھوٹ۔۔۔"وہ بات بیچ میں کاٹتی جلدی سے بولی
مشی آپی آپ کال کٹ ہونے کے بعد بھی جان بوجھ کر موبائل
کان سے لگائے جھوٹی کال کا ڈرامہ کر رہی تھیں آپ کیا چھپا
رہی ہیں۔۔۔"اسکی بات پر مشی کے چہرے کا رنگ یکسر تبدیل
ہوا وہ کیسے بھول گئی تھی وہ پاشا کی بیوی تھی تیز نظر اور
تیز دماغ وہ اسے الوّبنانے چلی تھی
وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"گھبراہٹ کے مارے اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا
بات بنائے یاقوت نے اسے زمل کا خیال رکھنے کا کام سونپا تھا

اگر وہ اسے پامیر کی حالت کا بتا کر پریشان کر دیتی تو یا قوت
کو کیا جواب دیتی
آپ نہ بتائیں میں خود جا کر دیکھ لونگی۔۔۔"مشی کو منہ ہی
منہ میں بڑبڑاتے دیکھ وہ دھیرے سے اٹھتی باہر کے دروازے
کی جانب جانے لگی
نن۔۔۔ نہیں نہیں زمل۔۔۔ تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔رات کے اس پہر
"
وہ زمل کے آگے آتی دونوں بازو پھیلا کر اسے روکتی بوکھلا سی گئی
آپی۔۔۔جانے دیں پلیز۔۔۔"نہ چاہتے ہوئے بھی زمل کا لہجہ سخت
ہوا تھا وہ مشی کا بازو نرمی سے پیچھے کرتی دروازے کا ناب
گھمانے لگی نظر مشی کے گھبرائے ہوئے چہرے پر مرکوز تھی جب
دروازہ کھلتے وہ کسی کے فولادی سینے سے بری طرح سے ٹکرائی

تھی لیکن مقابل نے اسے جھٹکے میں خود کے قریب کرتے پیچھے
گرنے سے بچایا وہ وہی دشمن جان تھا جس کے سینے تک یہ بی بی
بمشکل پہنچتی تھی لیکن ناک میں بری طرح سے دم کر کے
رکھتی تھی

زیحال دروازے پر کھڑا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے زمل کو گھور
رہا تھا انکے درمیان اس وقت زمل کا بڑا سا پیٹ حائل ہوا تھا
جس پر نظر پڑتے اسکے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے ورنہ اس قسم کی
لاپرواہی پر وہ زیحال سے اچھی خاصی ڈانٹ کھانے والی تھی

کدھر چلی یہ کیوٹ سی سواری۔۔۔"اسکی ٹھوڑی اپنی انگلیوں
کی چٹکی میں پکڑتے محبت بھرے لہجے میں پوچھا

اپنے گمشدہ شوہر کو ڈھونڈنے۔۔۔"وہ بے رخی سے اسکا ہاتھ
جھٹکتی پیچھے ہولی

لاپتہ شخص خود حاضر ہے آپ کے قدموں میں بتائیں کوئی سزا
اس گستاخ کیلئے۔۔۔"مشی دروازے کی اوٹ میں اسے نظر نہیں
آرہی تھی تب ہی اتنا شریر ہو رہا تھا لیکن ایسا صرف زمل کو
لگا تھا اس وقت وہ جانتا تھا کہ وہ کتنی مشکل سے جھوٹی
سمائل کر رہا ہے
مجھے نہیں کرنی آپ سے بات۔۔۔"وہ زیحال کو خود سے پیچھے
کرتی اندر کی جانب گئی جب اسکے پیچھے پیچھے اندر آتے
اسکی نظر مشی پر پڑی ساری زیحال گیری ہوا ہوئی اور پل میں
وہ پاشا بنا تھا
اس نے کھانا کھایا۔۔۔؟سپاٹ لہجے میں پوچھا جب مشی نے
ڈرتے ڈرتے سر نفی میں ہلایا اور پھر اس کے تیور خطرناک ہوتے
دیکھ اسکی جان لبوب پر آئی

وہ چپ چاپ اندر کی جانب گیا جہاں وہ بیڈ پر منہ پھلائے
بیٹھی تھی

تم۔۔نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔۔؟

میری مرضی۔۔۔"دھٹائی سے جواب دیتی رخ موڑ گئی

تمہاری مرضی کی۔۔۔"وہ بولنے ہی لگا تھا کہ وہ ہونٹ گول کرتی
ایک جھٹکے میں اسکی جانب مڑی اور زیحال کے لب وہی ٹھہر
گئے اس وقت وہ روٹھی ہوئی کیوٹ سی گولو مولو بچی لگ رہی
تھی اپنے بڑے سے پیٹ کے ساتھ وہ ان دنوں باقی دنوں کی
نسبت زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی

وہ خاموشی سے باہر گیا اور اسکے لئے کھانا ڈال کر لایا لیکن وہ
نہ نہ کی گردان رٹتی گئی

میرے بغیر بھی کھا لیا کرو ہمیشہ نہیں ہونگا میں۔۔۔"اسکی بات

پرزمل نے تڑپ کر اسے دیکھا دل پل میں سکڑ سا گیا وہ یہ
کیا بول گیا تھا اور کیوں بولا تھا زمل کی آنکھیں سیکنڈس میں
لبالب نمکین پانی سے بھرتی گئیں
میرا مطلب تھا کہ۔۔۔ایسے کبھی کبھی کام پر بھی۔۔۔جانا پڑ سکتا
ہے۔۔۔"خود کو عجیب نظروں سے دیکھتے دیکھ جھٹ سے بات
بنائی لیکن وہ اس بات سے ڈر گئی تھی اسے کھونے کا خوف
چہرے پی صاف عیاں ہونے لگا تھا
میری جان۔۔۔"زیحال نے کھانے کی ٹرے سائیڈ کھسکاتے اسے اپنے
سینے میں زور سے بھینچا اسکی اب باقاعدہ رونے کی آواز آرہی تھی
"سوری۔۔۔ایم سو۔۔۔سوری میں آئندہ نہیں کہوں گا ایسے۔۔۔
محبت سے بوجھل ہوتے لہجے میں بولتا اسکے سلکی بال پیار
سے سہلانے لگا

پرامس۔۔۔؟وہ چہرہ اسکے سینے سے باہر نکالتی لاڈ سے بولی اس
کی اس ادا پر زیحال کے لبوں پر مسکراہٹ رینگی
پرامس۔۔۔"اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ پر دیکھ زمل کو تسلی ہوئی
پرامس وہ رسما لینے لگی تھی لیکن اسکے لئے زیحال کے کہے گئے
لفظ ہی کافی ہوتے تھے کہ وہ جو کہتا تھا وہ کر گزرتا تھا
اس نے خاموشی سے کھانا کھالیا اور کھاتے وہ اسے سلانے کے
لئے لٹاتا خود بھی پاس لیٹ گیا مشی نے یاقوت کو میسج کر دیا
تھا کہ زمل نہ کھانا کھا رہی ہے نہ سو رہی ہے اسکی ایک ہی
رٹ ہے اس کے ہبی کو بلاؤ تب یاقوت نے پاشا کو بتا دیا تھا اور
وہ کومل کو تھوڑی دیر کیلئے واپس گھر بھیجتے اسے کھانا کھلا
کر سلانے آیا تھا باقی سب کی نیند تو اڑ چکی تھی
وہ ہمیشہ کی طرح زیحال کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھے مضبوطی

سے تھام کر آنکھیں موند چکی تھی رات پہلے ہی کافی بیت چکی
تھی اس لئے جلدی ہی شدید نیند کا غلبہ اس پر طاری ہو گیا
وہ کتنی ہی دیر اسکے پاس لیٹا رہا دھیان پامیر کی جانب لگا ہوا
تھا اس نے دھیرے سے زمل کو پکارا لیکن وہ گہری نیند میں تھی
تب ہی وہ دھیرے سے اپنا ہاتھ چھڑواتا آرام سے بیڈ سے نیچے
اترا مشی باہر ہی بیٹھی تھی اسے بلا کر وہ زمل کے پاس لیٹنے
کا کہتا ایک سائیڈ ہوا مشی آرام سے اس کے پاس لیٹی دوسری
جانب سے زیحال اسکے اوپر کمفرٹر ٹھیک کرتا ماتھے پر بوسہ
دیتے کمرے سے باہر نکل آیا آج پہلی بار زمل کی گہری نیند اس
کے کام آئی تھی

@@@@@@@@@@@@@@

وہ سیدھا ڈیرے پر آیا تھا جہاں برلاس اور یاقوت کمرے کے باہر

ہی کھڑے تھے دروازہ بند نہیں کیا گیا تھا انہیں سب ڈاکٹرز میں
یقین صرف ماہم پر تھا باقیوں پر وہ لوگ کڑی نظر رکھے ہوئے تھے
پاشا کے پیچھے کومل کو دیکھ یاقوت اور برلاس کا خون خول
اٹھا لیکن ان پر کومل کی نظر نہیں پڑی تھی وہ کمرے کے کھلے
دروازے سے نظر آنے والے وینٹیلیٹر پر لیٹے پامیر کو دیکھ رہی
تھی جس کے منہ پر آکسیجن ماسک لگا تھا پورا سر سفید پٹیوں
میں لپٹا ہوا تھا سینے پر بینڈج کیا جا رہا تھا
محبت کے تخت سے
یحلکت اترا ہوا شخص
تم نے دیکھا ہی کہاں ہے
💔 جیت کے ہارا ہوا شخص
تب ہی کومل کی نظر مشین میں چلتی اسکی دھڑکنوں کی

رفتار پر گئی نارمل رفتار بہت کم تھی یہ دیکھ کومل ایک
پل کو کانپ سی گئی اس نے ڈر کر نہ محسوس طریقے سے پاشا
کا بازو تھام لیا وہ بری طرح سے لرز رہی تھی پاشا نے ایک نظر
اپنے بازو کو دیکھا اور ایک نظر کومل کو جو اندر دیکھتی
خوف کھاتی کپکپا رہی تھی اس نے اسکا ہاتھ نہیں جھٹکا تھا
جھٹک دیتا تو وہ گر جاتی اور پھر کبھی نہ اٹھ پاتی

ماہم بوجھل سی چال چلتی باہر آئی اسے دیکھتے وہ دونوں لپک
کر اسکی جانب آئے

کیسا ہے اب پامیر۔۔۔"آتے بے چینی سے پوچھا لہجے میں ڈر بھی
صاف چھلک رہا تھا کہ وہ کچھ ایسا نہ کہہ دے جس سے یہاں
موجود لوگوں کی سانس رک جائے

گولیاں نکال دی ہیں لیکن ایک گولی اسکے دل کو چھو کر گزری ہے جس

سے اسکے اتنے چانسسز زندگی کی طرف نہیں ہیں جتنے موت کی
طرف ہیں۔۔۔ سر پر بھی لوہے کی راڈ سے بہت بری ضربیں لگائی
گئی ہیں جس سے اسکی میموری بہت بری طرح افیکٹ ہوئی ہے
اسکے بچنے کے بعد بھی قوما میں یا یاداشت چلے
جانے کے چانسسز ہونگے۔۔۔ لیکن" وہ بولتے بولتے رکی
لیکن۔۔۔؟؟؟؟ برلاس پہلے سے زیادہ بے چین ہوا ٹھا
شاید وہ خود نہیں جینا چاہتا۔۔۔اور جب تک پیشنٹ نہ چاہے
ڈاکٹرز بھی کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔" اسکی بات جہاں سب کی
سانسیں روک گئی تھی وہی کومل کی جان نکال گئی تھی
اس نے تڑپ کر بے یقین نظروں سے اندر لیٹے پامیر کو دیکھا وہ
تو ہنس مکھ پامیر تھا وہ کیسے نہیں جینا چاہتا تھا کیا اس نے
اتنی بری طرح توڑا تھا اسے۔۔۔۔؟

مم۔۔۔میں۔۔۔میں ا۔۔اندر چلی جاؤں۔۔۔؟اس نے بمشکل اپنی سسکیوں کو ضبط کرتے تڑپ کر التجا کی

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔دور رہو پامیر سے۔۔۔"اس سے پہلے کہ پاشا کچھ کہتا یاقوت کرخت لہجے میں بول پڑا

ماہم نے ایک نظر کومل کو دیکھا وہ کومل کو صرف اسکے پیشے سے جانتی تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ پامیر کو اس حال میں پہنچانے والی بھی یہی تھی

پاشا۔۔پلیز۔۔۔"اس نے ہاتھ جوڑتے اس سے التجا کی جسے دیکھ وہ انکار نہیں کر پایا اور دھیرے سے پلکیں جھپکاتے اسے جانے کی اجازت دے دی وہ ایک بھی پل ضائع کئے بغیر اندر کی جانب بھاگی

بھائی آپ غلط کر رہے ہیں وہ۔۔۔۔عورت نہیں ڈائن ہے۔۔۔پامیر نے

اسے طلاق بھی دے دی۔۔۔" برلاس کی بات پر پیچھے کرسی پر
نڈھال سے بیٹھتے پاشا نے بے یقینی سے اسے دیکھا اس بات سے
تو وہ لاعلم تھا ماہم باری باری تینوں کو دیکھنے لگی
اگر وہ نہیں جینا چاہتا تو تم یا میں اسے زندگی کی طرف نہیں
لا سکتے کوئی لا سکتا ہے تو وہی ہے جس کی آواز وہ سننا
چاہتا ہے اس وقت۔۔۔" وہ تو عشق کے معاملے میں زیحال کو بھی
پیچھے چھوڑ گیا اتنا گہرا عشق

@@@@@@@@@@@@

پامیر کی جانب بڑھتا ہر قدم جیسے منو بھاری ہوتا جا رہا تھا
وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس وینٹیلیٹر کے قریب آئی
اسکی آنکھیں بند تھی ہاتھ کی مڈل فنگر پر لگا پلس آکسیمیٹر
دیکھ اس نے مشین پر نظر دوڑائی جہاں اسکی دل کی دھڑکن

والی لائن کے ساتھ سانس لینے والی لائن بھی سلو سپیڈ میں
چل رہی تھی اس وقت وہ مدھم مدھم سی
سانسیں لے رہا تھا اتنی کہ آکسیجن ماسک ہٹا دیا جائے تو ذرا دیر نہیں
لگے گی اسکی مدھم سی چلتی سانسیں بھی ختم ہونے میں
اسکی حالت دیکھ کومل کا ہاتھ بے اختیار منہ پر گیا
آنسوں تھے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے
پم۔۔۔پامیر۔۔۔"دھیرے سے کانپتی آواز میں اسکا نام پکارا آج سے
پہلے کبھی اسکا نام لینے پر دل اس طرح نہیں پھٹا تھا جس طرح
اب پھٹ رہا تھا کاش وہ کہہ دے "جی جان پامیر "لیکن وہ
نہیں بول رہا تھا اسکی خاموشی آج سے پہلے کبھی کومل کو
اتنی بری نہیں لگی جتنی اب لگ رہی تھی
پامیر۔۔پپ۔۔پامیر اٹھو۔۔۔"تڑپ کر روتے اس نے پامیر کا ہاتھ

تھام لیا جس پر ڈرپ لگی ہوئی تھی ساتھ انگلی پر لگا پلس
آکسیمیٹر اسے یہ دودھیار نگ والا ہاتھ ہمیشہ خوبصورت لگا تھا
لیکن آج اس ہاتھ سے خوف آرہا تھا

پامیر۔۔۔اٹھ جاؤ دیکھو۔۔یہ۔۔۔یہ لوگ۔۔مم۔۔مجھے تم سے دور کررہے ہیں۔۔۔پامیر اٹھ جاؤ۔۔۔یہ لوگ۔۔۔مجھے تت۔۔تم سے دور
لے جائیں گے۔۔۔"اس کے رونے میں روانی آئی تھی اسکی آواز سنتے ماہم دوڑتی ہوئی اندر آئی

پامیر اٹھ جاؤ۔۔۔۔"وہ تڑپتی ہچکیاں لیتی پامیر کے سینے پر سر رکھ گئی اسکی حالت دیکھ ماہم کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

مم۔۔۔مجھے اتنی بڑی سزا نہ دو۔۔۔میں۔۔۔میں مر جاؤنگی تمہارے بغیر۔۔۔مم۔۔۔مجھے جینا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔"یہی سب تو

وہ سننا چاہتا تھا لیکن اس حال میں نہیں کہ وہ خود زندگی
اور موت کے بیچ جھول رہا تھا وہ وہی پامیر کے
سینے پر لیٹی سسکیاں لیتی مزید رونے لگی اس کے آنسوں پامیر
کے سینے پر گرتے اسے تر کر رہے تھے ہوسپٹل کا سارا اسٹاف اس
وقت کومل کی تڑپ کا گواہ بن رہا تھا پامیر کی محبت میں وہ کبھی
اس طرح بھی تڑپے گی یہ کبھی خود پامیر نے بھی نہیں سوچا ہوگا
تب ہی ماہم کی نظر مشین پر پڑی جہاں پامیر کی سانسوں کی
رفتار تیز ہونے لگی تھی اس نے بے اختیار ایک سسکی بھری اور
تیز تیز سانس لینے لگا کومل کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی وہ سانس
لے نہیں رہا تھا بلکہ اسکی پہلے آتی مدھم سی سانسیں بھی
اکھڑ رہی تھی
کومل پیچھے ہٹیں۔۔۔"ماہم نے کومل کو بازو سے پکڑتے ایک

جانب تقریباً دھکیلا تھا وہ گرنے لگی تھی لیکن اسی پل اندر
آتے برلاس نے اسے گرنے سے بروقت بچایا وہ لوگ ماہم کی آواز
سنتے دوڑ کر اندر آئے تھے
پامیر کی حالت بگڑ رہی تھی پورا اسٹاف اسکے اوپر پھر سے جھک
چکا تھا ایک ڈاکٹر نے اسکی آکسیجن سپیڈ بڑھائی لیکن کوئی اثر
نہ ہوا اسی وقت ماہم نے ایک انجکشن اسے لگایا وہ بھی اثر نہیں
کر رہا تھا اسکی سانسیں اسی طرح پھولتی گئیں یہ منظر
خوفناک تھا بہت خوفناک تھا کومل تڑپ اٹھی تھی
وہ دوڑ کر پامیر کی جانب لپکنے لگی تھی لیکن یاقوت نے اسے
بازو سے پکڑتے کھینچ لیا وہ زبردستی اپنا آپ چھڑواتی پامیر
کی جانب لپک رہی تھی لیکن یاقوت اسے کھینچتا باہر لے جا رہا تھا

نہیں۔۔۔پامیر۔۔۔۔۔پامیر۔۔۔میں مر جاؤنگی تمہارے بغیر

۔۔۔پامیر

یہ لوگ مجھے۔۔۔تت۔۔تم سے دور لے جا رہے ہیں

"۔۔۔پا۔۔۔۔میر ررررر

وہ چیختی یاقوت کے حصار میں مچلتی بے قابو ہونے لگی تھی

وہ نہیں سن رہا تھا وہ دھیرے دھیرے زندگی کی بازی ہار رہا تھا

شکایت کریں بھی تو کس سے کریں

وہ سننے والے نہیں۔۔۔رہے

گھاؤ دکھائیں بھی تو کس۔۔۔۔۔۔کو

وہ مرہم لگانے والے نہیں رہے

نہیں چھوڑو۔۔۔مجھے۔۔۔۔پامیر۔۔۔!!!! پاشا ایک جانب کھڑا

صرف

دیکھ رہا تھا آنکھیں پتھرا سی گئی تھیں برلاس بھی ایک جانب
کھڑا تھا آنکھوں سے آنسوں رواں تھے دل مٹھی میں آگیا تھا
پامیر کی اکھڑتی سانسیں کم ہو رہی تھی مشین پر چلتی لائن
کی رفتار دھیرے دھیرے سیدھی ہو رہی تھی ماہم کے اپنے ہاتھ
پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے وہ تو شروع سے اسکا علاج کرتے کانپ
سی رہی تھی اور اب وہ جانتی تھی اگلا مرحلہ کیا ہو گا آگے
کونسی قیامت برپا ہو گی
لائن دھیرے دھیرے سیدھی ہوتی بلکل سیدھی ہوتی سب ختم ہونے
کا
الارم دینے لگی جسے سنتے وہاں سب پر وہاں سب پر ایک سکتا سا
طاری ہو گیا کومل وہی ٹھہرتی مشین دیکھنے لگی ماہم پیچھے ہٹی
کمرے میں گہری خاموشی کا راج ہوا جیسے

وہاں کوئی بھی سانس نہ لے رہا ہو سب پر صور پھونک دیا گیا

ہو بیڈ پر پڑا وجود خالی ہو گیا

ہ۔۔۔ہی۔۔۔از۔۔۔نن۔۔نو۔۔۔مور۔۔۔"ماہم نے جملہ اب تک کتنی بار

بولا تھا زندگی میں کیا کبھی بولتے دل پھٹا تھا۔۔؟ جیسے اب

پھٹ رہا تھا یا قوت نے بھی کو مل

کا ہاتھ چھوڑ دیا وہ بے یقینی سے سامنے پڑا بے جان وجود

دیکھنے لگی کیا سچ میں وہ چھوڑ گیا تھا۔۔۔؟ کیا وہ سچ میں

اسے اسکے کئے کی اتنی بڑی سزا دے گیا تھا اسے

مرنے تک اپنی یادوں میں تڑپنے کیلئے زندہ چھوڑ گیا تھا نہیں

نہیں وہ کیسے چھوڑ کر جا سکتا تھا۔۔۔ محبت کرنے والے سزا نہیں

دیتے وہ معاف کر دیتے ہیں وہ معاف کرنا جانتے ہیں وہ کیسے

چلا گیا بنا معاف کئے کومل بھاگتی اسکے قریب آئی تھی آتے اسکے
بے جان وجود پر بے یقینی سے ہاتھ پھیرتی یقین کرنے لگی وہ
سچ میں اسے چھوڑ کر جا چکا تھا اسکی آنکھوں سے نکلنے والا
آخری نمکین پانی کا قطرہ کان کی لو میں جذب ہو گیا
اسکی حالت دیکھتے کومل پر پھر غشی کے دورے پڑنے شروع ہوئے
پامیر۔۔۔پامیر نہیں۔۔۔ نہیں اٹھو۔۔۔پامیر۔۔۔اٹھو" وہ اس کے
سینے
پر ہاتھ رکھتی بری طرح سے جھنجھوڑنے لگی وہ تینوں بھائی
ایسے کھڑے تھے جیسے آج یتیم ہو گئے ہوں برلاس اپنے بھائیوں
پر کبھی آنچ بھی برداشت نہیں کر پاتا تھا آج اپنے ساتھی جس
کے ساتھ مل کر وہ سب کو تنگ کرتا تھا اسے ایسے دیکھ اسے لگا
وہ بھی مر گیا وہ اپنے ساتھ برلاس کا بچپنا ہنسی سب لے گیا

پامیر اٹھوناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!وہ روتے ہوئے پوری قوت سے دھاڑی

تھی اسکی چیخیں باقی سب میں رہی سہی جان بھی نکال

گئے ان چیخوں میں آج درد تھا کبھی ختم نہ ہونے والا درد

"نہیں۔۔۔مم۔۔۔مجھے ای۔۔ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے تم۔۔

وہ بے جان وجود کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتی جھنجھوڑتی

چلی گئی لیکن وہ نہیں ہلا وہ نہیں اٹھا

اٹھو جاؤ" وہ پاگل سی ہوتی اسکے سینے پر سر رکھتی زار و قطار

رونے لگی اسکا سر پامیر کے دل کے عین اوپر آیا تھا

آنسوں بہتے اسکے سینے پر گر رہے تھے پھر اچانک اسے

محسوس ہوا اسکا دل دھڑک رہا ہے وہ نہیں گیا تھا اسے چھوڑ

کر وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی اور بے یقینی سے اسے دیکھنے

لگی وہ ڈاکٹر تھی مریض کی مدھم مدھم دھڑکن بھی محسوس
کر سکتی تھی

پامیر۔۔۔پامیر۔۔۔تم تم۔۔۔زندہ ہو۔۔۔"اسکی بات پر جہاں ڈاکٹر
ماہم کو شاک لگا تھا وہی سب بے یقینی سے اسے دیکھنے لگے
کیا وہ پاگل ہو گئی تھی

ڈ۔۔۔ڈیفبریلیٹر مشین لاؤ۔۔۔جلدی۔۔۔"اسکے چیخنے پر ایک ڈاکٹر
باہر کی جانب بھاگا بھاگا گیا اور ایمبولنس میں رکھی یہ
ایمرجنسی مشین لایا جو وہ ایسے سیریس حالت والے پیشنٹ
کیلئے رکھتے تھے وہ جلدی سے اندر لایا کومل نے اس کا سیٹ
اپ جلدی سے کرواتے اس پر جیل نما سی کوئی چیز لگائی
سب اسکی جانب دیکھ رہے تھے پاشا پر سکون تھا وہ جانتا تھا
اب یہ ڈاکٹر کومل بنی ہے وہ پیشے سے ڈاکٹر تھی یہ کیوں سب

بھول گئے تھے

اس نے پامیر کے سینے پر رکھتے ایک زوردار جھٹکا دیا وہ مشین
کے ساتھ ہی سر کے بل بیڈ سے اٹھا تھا آنکھیں بند تھی

کومل نے ایک اور زور

دار جھٹکا دیا وہ پھر سر کے بل اٹھا سانسوں کی لائن اسی طرح
سے سیدھی تھی وہ ایک کے بعد ایک جھٹکا اسے دیتی گئی جب
کوئی اثر نہ دکھا تو دل میں جاگی امید کی کرن بجھنے لگی

اس نے پھر سے ایک کے بعد ایک شاک دیا وہ پاگل سی ہو رہی
تھی ہذیانی سی کیفیت اس پر طاری ہو رہی تھی

اسکے عمل پر تینوں بھائیوں کو ایک امید سی دکھی تھی ماہم
صرف دیکھے جا رہی تھی وہ کیسے بھول گئی تھی کہ ایسے
پیشنٹ کبھی کبھی کارڈک ریسٹ پر چلے جاتے ہیں لیکن جو

پرمانٹ چلے جائیں وہ کبھی واپس نہیں آتے لیکن کچھ پیشنٹ
صرف ٹیمپریری ریسٹ پر جاتے ہیں جنہیں ڈیفبریلیٹر مشین
کے ذریعے سانس لینے میں مدد دی جاتی ہے انکی سینے میں اٹکی
سانسیں پھر سے بحال کی جاتی ہیں پامیر کی سانسیں بھی
صرف سینے میں اٹکی تھی
پامیر نے ایک دم کھینچ کر سانس لیا سانسوں والی لائن پھر
سے زگ زیگ کی صورت میں چلنے لگی وہ پوری آنکھیں کھولے
چھت دیکھتا پھر سے آنکھیں بند کر گیا
اسکی سانسوں کے ساتھ باقی سب کی رکی
سانسیں بھی جیسے پہلے کی طرح بحال ہوئی تھی
برلاس ایک ہی جست میں اسکے پاس آیا کومل کے دونوں ہاتھوں
سے وہ مشین چھٹتی زمیں پر جا گری وہ روتی ہوئی تڑپ کر

اس کے سینے سے آلپٹی اور پہلے سے زیادہ زار و قطار رو دی
اس نے سانسیں چھینی تھی تو وہ سانسیں واپس بھی لائی تھی
وہ سینے پر لیٹی رو رہی تھی جب پیچھے سے یاقوت نے اسے بازو
سے پکڑتے کھینچ کر پامیر کے اوپر سے اٹھایا
تمہارا اب یہاں کوئی کام نہیں نکلو۔۔۔" کرخت لہجے میں بولتا
اسے باہر کی جانب دھکیل گیا
نہیں پلیز۔۔۔مجھے پامیر سے دور مت کرو۔۔۔" وہ یاقوت کے آگے
ہاتھ جوڑتی سسکیوں میں رو پڑی تھی
پاشا نے ایک نظر کومل کو دیکھا اور پھر پامیر کو وہ بے ہوش
تھا لیکن کومل کی چیخیں اسکے کان میں پڑ رہی تھیں اور انکا
اثر اس کے ہاتھ کی انگلیوں پر ہو رہا تھا وہ شخص محبت میں
سب پیچھے چھوڑ آیا محبوب کی آواز کی طاقت تم کیا جانو تم

نے کبھی ایسی محبت کی

پامیر۔۔۔!!!!وہ چیختی رہی لیکن

یاقوت اسے گھسیٹتا باہر کی جانب لے گیا ماہم نے آگے آتے اسکی

ڈرپ بدلی اور ایک انجکشن ہاتھ کی ابھری رگوں پر لگایا

ناؤ ہی از اوٹ آف ڈینجر۔۔۔"اس جملے نے بہت سے لوگوں کو

ایک نئی زندگی بخشی تھی جو پامیر کے ساتھ ہی ختم ہو رہے تھے

تمہیں اپنی ڈاکٹر کی ڈگری کینسل کروا دینی چاہئے۔۔۔" پاشا

اس وقت بھی خود کے ایٹیٹیوڈ پر ضبط نہیں کر پایا تھا ماہم

اسکی بات پر مسکرا دی واقعی وہ بہت بڑی غلطی کر گئی تھی

کیا پتہ ایسی غلطیوں سے کبھی کوئی مریض سچ میں نہ

زندگی کی بازی ہار گئے ہوں

لیکن پامیر کے قوما میں جانے کے چانسسز اب بھی ہیں۔۔۔اگر

وہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہوش میں نہ آیا تو۔۔۔"آگے کا
جملہ پاشا خود سمجھ گیا تھا برلاس تو پامیر سے لپٹ ہی گیا
تھا گویا کہ وہ اسکی ماں ہو

ان خوبصورت وادیوں
میں اسکی سسکیاں دھیمی دھیمی سی گونج رہی تھی وہ فجر
کی نماز ادا کرتے وہی بیٹھی رہی چہرے پر سفید دوپٹے کا حجاب
بنا تھا اسے نہیں یاد کہ اس نے کبھی نماز پڑھی تھی لیکن آج
وہ جائے نماز پر بیٹھی روتے اپنے کئے کی رب سے معافی مانگ
رہی تھی اسے اب محسوس ہوا تھا کہ خدا نے شرک کیوں حرام
کیا تھا اس نے جب جب ماہم کو پامیر کے قریب دیکھا تھا اسے

اپنادل کٹتاہوا محسوس ہوا تھا

میں جانتی ہوں۔۔۔میں پامیر کے ساتھ ساتھ تیری بھی گناہ گار
ہوں یااللہ ؐلیکن میری خطاؤں سے زیادہ تیری رحمت ہے
توسچے دل سے توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیتاہے لیکن لوگ
نہیں کرتے اللہ ؐجی۔۔۔نہیں کرتے لوگ۔۔۔"دعاما نگتے نہ محسوس
طریقے سے اسکی ہچکیاں بند ھتی چلی گئی اسے نہیں یاد کہ
وہ اپنی زندگی میں کبھی اتنی روئی تھی جتنی کل سے اب تک
رو چکی تھی اسے رہ رہ کر سب کارویہ اپنے ساتھ یاد آرہا تھا
اور دل تھا کہ بس پھٹنے کو بے تاب تھا
شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت کی توعبادتیں بھی نہیں
قبول ہوتی میں۔۔۔ایک موقع چاہتی ہوں اللہ ؐجی اپنی عبادتوں
کو مکمل کرنے کا۔۔اپنے شوہر سے اپنی وفاثابت کرنے کا صرف

ایک موقع۔۔۔ صص۔۔۔ صرف ایک۔۔۔۔"ہچکیاں مزید گہری
ہوئی

وہ سر جھکاتی چلی گئی آج وہ کہیں سے بھی منافق کو مل
نہیں تھی کاش پامیر دیکھ لے اسکی یہ حالت آج وہ اسکے لئے
رب سے جاملی تھی

اور پھر اس رب کو راضی کرنے کیلئے تمہاری آنکھ سے نکلا ایک
چھوٹا سا آنسوں بھی کافی ہوتا ہے کہ وہ مہربان رب اپنی
رحمت کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے جو سچے
دل سے اپنے گناہ کی معافی مانگتے ہیں اسے کوئی دلیلیں نہیں
چاہیے ہوتی تم اسے ایک ملاوٹ سے پاک ایک خالص آنسوں دے
دو بدلے میں وہ تمہارے لئے ہر راستہ آسان کر دے گا تمہارے لئے
اپنی رحمتوں کے دروازے کھولتا تمہاری چاہتوں پر کن کہہ دے گا

اور پھر وہ فیکون ہو جائیں گی

@@@@@@@@@@@@@@

صبح کی روشنی پھیلتے وہ سب کو کڑی نظر رکھنے کی تاکید

کرتا ڈیرے پر آیا باقی ڈاکٹرز کا اسٹاف اس نے بھیج دیا تھا صرف

ماہم کو وہاں رہنے کی اجازت تھی سب کو بھیج کر واپس آیا

جہاں ایک جانب یاقوت اور برلاس ایک دوسرے

سے ٹیک لگائے گہری نیند میں تھے یقیناً اس برلاس نے یاقوت کو

گھر نہیں جانے دیا تھا کیونکہ اسکے ساتھ پامیر ہوتا تھا اور اسے

پامیر کی کمی بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی

ان پر ایک نظر ڈالتے مسکراتا

اندر گیا جہاں ایک جانب صوفے پر ماہم لیٹی ہوئی تھی اور بیڈ

پر پامیر دوائیوں کے زیر اثر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے

قریب آیا اسکی بند آنکھیں دیکھ پاشا کا دل مٹھی میں آیا
وہ نہ محسوس طریقے سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا جہاں
پورا سر بینڈج میں جکڑا ہوا تھا اسے افسوس ہوا کہ منور کو
کیوں اتنی آسان موت دی اگر پامیر کی حالت نہ بگڑتی تو وہ
منور کو انہی لوہے کی راڈ سے تڑپا تڑپا کر مارتا
اسی پل اسکی نظر وال کلاک پر گئی جہاں صبح کے نو بجنے
والے تھے اور تھوڑی دیر میں اسکی افلاطون جاگنے والی تھی اور
اگر وہ اسکے پاس نہ ہوتا تو پورا کشمیر سر پر اٹھا لیتی
اسکا خیال آتے وہ بنا قدموں کی آواز کئے کہ کہیں پامیر جاگ نہ
جائے لیکن وہ ہلا تک نہیں تھا وہ کمرے سے باہر آتا اپنی سپیڈ
بڑھا گیا اور گھر آتے سب سے پہلے کمرے میں گیا جہاں مشی
اور زمل ایک دوسرے سے چپکی سو رہی تھیں اسے نجانے کیوں

مشی سے جیلسی فیل ہوئی آہ یہاں جلن محسوس کر رہا تھا
جب وہ دو دو ننھی ننھی جانیں آجائیں گی انکو کیسے کرے گا
برداشت اپنے گلالے کے پاس
ایک پل کو اس فکر نے بھی ستایا لیکن وہ سر جھٹکتا زمل والی
سائیڈ آیا اور بیڈ سے تھوڑا دور کھڑا ہوا
مشی کا نام تک نہیں جانتا تھا وہ اب کس نام سے پکار کر جگاتا
مم۔۔۔ مسسز یاقوت۔۔۔" دھیرے سے پکارا کاش وہ گہری نیند میں
نہ ہوتی یہ نام سن کر خوشی سے پھولے نہ سماتی جتنی وہ
پاگل تھی اپنے یاقوت کیلئے
اسکی آواز پر وہ دھیرے سے کسمسائی لیکن اٹھی نہیں
مسسز یاقوت۔۔۔" اب کی بار تھوڑی تیز آواز میں پکارا وہ اٹھی
ہو یا نہ اٹھی ہو جس کا ڈر تھا وہ کسمسانے لگی تھی لیکن وہ

مشی کے بیڈ سے اٹھنے تک بیڈ کے قریب بھی نہیں آرہا تھا

مشی نے دھیرے سے آنکھیں کھولی اور بیڈ سے دور کھڑے

زیحال پر نظر پڑی اور پڑتے سانس جیسے اوپر کی اوپر اور نیچے

کی نیچے رہ گئی وہ ڈر کر یکدم اٹھی اور دوپٹہ سر پر لینے لگی

لباس اسکا پہلے ہی پیروں تک کا تھا

"السلام علیکم بھائی۔۔۔

وعلیکم سلام تھینک یو۔۔۔" سلام کے جواب کے ساتھ ہی اسکا

شکریہ بھی ادا کر دیا اسے مشی کا بھائی کہنا دل کو چھو گیا

تھا جس کا اثر اسکے ہونٹوں پر رینگنے والی مسکراہٹ سے ہوا تھا

وہ جلدی سے کمرے سے نکلتی باہر آگئی زیحال آگیا تھا مطلب

یاقوت بھی آگیا ہوگا یہی سوچتی وہ اپنے گھر کیلئے نکل گئی

وہ دھیرے سے زمل کے پاس لیٹ گیا اس نے اسی وقت کروٹ

لیتے ہاتھ سیدھا زیحال کے منہ پر رکھ دیا جس پر اس نے زمل
کو گھورا لیکن وہ سوتے ہوئے اتنی حسین لگ رہی تھی کہ وہ نہ
چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا اور وہی اسکے ہاتھ کو چومنے لگا
نظر یکدم اسکے ہونٹوں پر پڑی جن کا جام پی ئے اسے کتنا وقت ہو
گیا تھا شاید کچھ گھنٹے کل شام ہی تو انکی نمی نچوڑی تھی
اب پھر دل گستاخی کرنے پر اکسا رہا تھا اور وہ کب دل کو
فراموش کرتا تھا جو اسے اسکی گلا لے کے قریب ہونے پر اکساتا تھا
وہ دھیرے سے تھوڑا آگے کھسکا اور اسکی ٹھوڑی پکڑتے ہونٹ
ہونٹوں سے ملائے ملاتے ساتھ جیسے پورے جسم میں کرنٹ سا
دوڑ گیا تھا بے چین دل کو سکون سا مل گیا تھا وہ تھوڑا اور
اوپر ہوتے منہ کھولے اسکے ہونٹوں کو اپنے منہ میں بھرتا کسی
بچے کی طرح اسکی سانسیں پینے لگا اسکی جان لیوا گستاخی

پر زمل تھوڑی سی کسمسائی آنکھیں کھولنے پر زیحال کی چوڑی
پیشانی نظر آئی گہری نیند کی وجہ سے اسکی آنکھیں سرخ متورم
تھی وہ جانتی تھی اس جن کو پیچھے کیا تو یہ اور تنگ کرے گا
وہ خاموشی سے اپنا ایک ہاتھ اسکی گردن پر اور دوسرا ہاتھ
اسکی کمر پر رکھے اسکا ساتھ دینے لگی
وہ جو اپنے ہوش اسکے ہونٹوں کا جام پیتے ہوئے کھو رہا تھا
اسکا ساتھ پاتے اسی پوزیشن میں گہری مسکراہٹ مسکرانے لگا
اور شدّت پہلے سے زیادہ بڑھاتے اپنے ہونٹوں کا سارا دباؤ اسکے
ہونٹوں پر دیتا چلا گیا کتنی ہی دیر انکی صبح اس خوبصورت
عمل سے حسین بنتی گئی کہ تب ہی زمل کو کک محسوس ہوئی
وہ کرنٹ کھا کر زیحال سے پیچھے ہوئی
کیا ہوا۔۔۔؟اسے ایسے خود سے پیچھے ہوتے دیکھ فکر مندی سے

پوچھا

وہ۔۔۔ک۔۔کک لگی۔۔۔"معصومیت سے جواب دیا زیحال نے فورا اسکے پیٹ کو گھورا

اوئے۔۔۔۔ابھی تو دنیا میں آئے بھی نہیں اور میرے رومانس میں خلل بھی ڈالنے لگ گئے۔۔۔"وہ ایسے ڈانٹ رہا تھا جیسے وہ دونوں اسکے سامنے بیٹھے ہوں اور ڈانٹ کو سمجھ رہے ہوں اس کی بات پر زمل کی ہنسی چھوٹی اور وہ ہنستی چلی گئی اب زیحال نے اسے گھورا تھا

" ہنس لو تم بھی۔۔۔تم تینوں میرے رومانس کے پکے دشمن بنو گے وہ کسی کیوٹ سے روٹھے ہوئے بچے کی طرح لاڈ سے بولتا اٹھ بیٹھا اور رخ دوسری جانب موڑ لیا

پہلی بار وہ خود سے اسکا ان شدتوں میں ساتھ دینے لگی تھی

اور اسکی یہ نکمی اولاد جو دنیا میں آنے سے پہلے ہی اپنے باپ
کی دشمن بن رہی تھی

زمل آرام سے پیچھے بیڈ پر ہتھیلیاں جمائے اٹھنے لگی زیحال نے
بنا مڑے اپنا بازو پیچھے کرتے اسے اٹھنے میں مدد دی جس پر
شریر مسکراہٹ مسکرادی مطلب ناراض تھا لیکن کیئر کرنا نہیں
بھولا تھا اسکے اٹھتے زیحال نے فوراً ہاتھ واپس کھینچ لیا

کچھ وقت گزرا ہی تھا کہ اسے اپنے کان کے نیچے کسی کی گرم
سانسوں کی تپش محسوس ہوئی وہ سکون سے آنکھیں موندتا
اس تپش کو محسوس کرتا گیا جو دھیرے دھیرے کان کی لو
سے نیچے گردن پر محسوس ہونے لگی اسے گدگدی بھی ہوئی تھی
لیکن خود پر بمشکل ضبط کرنے لگا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ
یہ زمل ہے

زامل کے بابا ناراض ہیں۔۔۔؟ وہ کان کی لو کو دانتوں سے کاٹتی شدّت سے بوجھل ہوتی آواز میں بولی زامل نام پر زیحال کا دل زور سے دھڑکا تھا پہلی اولاد پہلی ہی ہوتی ہے چاہے وہ آپ کی بانہوں میں دم توڑے یا ماں کی کوک میں ہی لیکن وہ اس وقت اسے یاد کر کر زمل کا یہ شریر موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"اس نے تھوڑی اور ناراضگی دکھائی پڑتا ہے ناں۔۔۔گلالے کی جان "آہ وہ اب پاگل کر رہی تھی زیحال کو ایک رات مشی کے ساتھ اسے رکھنے کا زیحال کو یہ فائدہ ہو گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا اب وہ کیا جانے کہ وہ معصوم تو کچھ نہیں کر کر گئی یہ اسی کے اندر زیحال والا جن آ گیا ہے صبح صبح

مان جائیں ہبی جان۔۔۔ورنہ میں۔۔۔"بولتے بولتے رکی جب زیحال

نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

ورنہ کیا۔۔۔؟جملہ پورا کروانے کیلئے وہ یکدم بے چین ہوا

ورنہ میں صبح صبح اپنی شدّتوں سے آپ کو ہلکان کر دوں گی

اسکی بات پر زیحال نے ایک آئ برو اچکائ اصل میں تو اسکی

بات پر ہی زیحال کا دل اتھل پتھل ہونے لگا تھا جس کے چہرے

کے زاویے دیکھ زمل کچھ گڑ بڑائ اسے اندازہ ہوا کہ وہ اسے منانے

کے چکر میں کیا بول گئ ہے

کر دو ناں پلیز۔۔۔میں ہلکان ہونا چاہتا ہوں۔۔۔"زمل کا ہاتھ پکڑ

کر ہلکا سا خود کی جانب کھینچتے شریر لہجے میں چھیڑنے لگا

لیکن ادھر زمل کی ہوائیاں اڑی تھی

"ہ۔۔۔ہبی مم۔۔میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔

کیوں چھوڑوں۔۔۔"بولتے ہوئے اس نے ہلکا سا زمل کے ہاتھ کو جھٹکا
دیا
زیحال خان آفندی کی بیوی ہو۔۔۔ہمت دکھاؤ اور دے دو شکست اس
ناچیز کو اپنی ان پر سکون بانہوں میں۔۔۔"اپنی گرم
سانسیں زمل کے چہرے پر چھوڑتے اب وہ زمل کو ہلکان کر رہا
تھا زمل بیچاری تو رونے والی ہو گئی تھی عنقریب اسکے ہونٹ
گول ہونے والے تھے
اس سے پہلے وہ زیحال کے خلاف اپنا سب سے خطرناک رونے والا
ہتھیار استمال کرتی اس کو بری طرح سے زیر کرتی اس نے آرام
سے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے دونوں اطراف
میں رکھتا اسکے ہونٹوں کے قریب ہوا بے حد قریب
ایک دفع ان دونوں کو دنیا میں آ لینے دو ہر رات نہ تمہیں اپنی

شدّتوں سے ہلکان کرتے ایک ایک رات کا بدلہ لیا تو کہنا۔۔۔"اسکی
گرم سانسوں کی تپش اور اوپر سے اتنے خطرناک الفاظ وہ سچ
میں ہونٹ نکالنے لگی لیکن اس سے پہلے وہ انہیں چوم کر اسکی
رونے کی کوشش ناکام بناتا خود کو گھورنے کا کام سونپتے اٹھتا
باتھ روم میں گھس گیا پیچھے سے اس نے ہر لقب سے زیحال کو
پھر نواز ڈالا تھا اندر سے زیحال کا خوشی سے بھرپور قہقہہ
یہاں تک سنائی دے رہا تھا سچ میں اتنی پریشانی میں صرف ایک
وہی تھی جس کے پاس آتے وہ ساری پریشانی بھول گیا تھا
@@@@@@@@@@@@@@
برلاس کے کہنے پر وہ یونی پھر جانے لگی تھی لیکن دو تین دن
سے نہ وہ بات کر رہا تھا نہ اس بلیک میلر کا کوئی میسج آرہا
تھا وہ واقعی اب شدّت سے چاہتی تھی کہ وہ اسے میسج کر کر

تنگ کرے تاکہ اسی وقت برلاس اسکے پاس آجائے وہ انجانے میں
بہت بڑی قیمت چکا رہی تھی برلاس کو ایک نظر دیکھنے کی
جس کا انجام شاید بہت بھیانک ہونے والا تھا
وہ کوریڈور میں رکھے بینچ پر بیٹھی اپنی کتاب میں سر دیے
گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی جب اسے اپنے قریب کوئی بیٹھا
محسوس ہوا اس نے چہرہ باہر نکالتے دیکھا اور یکدم کرنٹ کھا
کر اٹھی
کیسی کو بے بی ڈول۔۔۔"وہ زین تھا اتنے عرصے غائب رہنے کے
بعد اچانک نمودار ہو کر آئرہ کی سانسیں روکنے والا
کیا ہوا بیٹھ جاؤ کھڑی کیوں ہو۔۔۔"اسے کھڑے دیکھ کمینی
مسکراہٹ مسکراتا پھر گویا ہوا
آئرہ جلدی سے اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتی وہاں سے جانے لگی

لیکن وہ اچانک اسکے سامنے بیچ راستے میں آ کھڑا ہوا

کہاں جا رہی ہو اپنے اس عاشق کو بیچ راہ میں چھوڑ کر جیسے

"اپنے اس محبوب کو وقت دیتی ہو ایسے ہمیں بھی دے دو۔۔۔

اسکی بات سنتے آئرہ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں گرنے لگے وہ

تو سکون کے لئے اس بیک ایریا میں آئی تھی یہاں اس سے ٹکرا

جائے گی سوچا نہیں تھا

خاموش کیوں ہو بولو ناں کچھ۔۔۔" وہ ایک قدم آگے آتا لہجے کو

شریر کرتے بولا لیکن اسکے بڑھتے قدم آئرہ کی جان نکال گئے

پپ۔۔۔پلیز۔۔آ۔۔۔آپ دور رہیں مم۔۔۔مجھ سے۔۔۔" اسکی

موجودگی

آئرہ پر سانسیں تنگ کر رہی تھی

اتنے دن دور ہی تو رہا ہوں۔۔۔اپنی بے عزتی یاد کر کر اندر ہی اندر

کلستار ہا ہوں آج جب حساب بے باک کرنے آیا ہوں تو تم جانے کا

"کہہ رہی ہو۔۔۔

آئرہ اسکی باتوں پر بری طرح سے کانپ سی گئی تھی

لیکن دل میں کہیں نہ کہیں تھوڑی سی خوشی سی

بھی تھی کہ اب وہ آئے گا کہیں سے آئے گا اور اسکا منہ توڑ دے

گا لیکن اس سے پہلے وہاں پروفیسر عدیل آ گئے تھے

زین۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔"آتے زین کو آڑے ہاتھوں

لیا وہ

بھی پروفیسر کو دیکھ ایک پل کو گڑ بڑایا

وہ۔۔۔ سس۔۔۔ سر میں۔۔۔آئرہ سے نوٹس لے رہا تھا۔۔۔"جلدی

سے

جھوٹ گھڑا

لے لئے جائیں اب کلاس میں۔۔۔"انکے حکم کو بجالاتے وہ جھٹ سے وہاں سے نودو گیارہ ہو گیا

مس آئرہ یہاں کنسٹرکشن کا کام ہو رہا ہے آپ یہاں آنے سے احتیاط کریں کائنڈلی۔۔۔"

جج۔۔جی۔۔جی سر" دھیمی آواز میں بولتی اپنے آنسوں صاف کرتی اپنا بیگ ٹھیک کرتی وہاں سے نکل لی اتنا برا زین کے چھیڑنے پر نہیں لگا تھا جتنا برا برلاس کے نہ آنے پر لگا تھا وہ پھر یونی نہ آنے کا ٹھانتی کلاسسز سکپ کرتی گھر کیلئے نکل گئی سارے راستے خاموش آنسوں بہتے گئے وہ کیوں ایک اجنبی سے اتنی امیدیں لگا کر بیٹھی تھی کہ وہ ہر بار اسے بچانے آئے اس سے پہلے بھی سب اتفاق سے ہوا تھا وہ خود نہیں آیا تھا خصوصا صرف اسکے لئے۔دل بری طرح سے ٹوٹا تھا لیکن کیوں وہ

کیوں رو رہی تھی اسکے لئے۔۔۔شاید وہ محبت میں بہت آگے
نکل آئی تھی

@@@@@@@@@@@@

دن سے رات رات سے دن کرتے کرتے تین دن گزر چکے تھے نہ
ملک میں ہوتا احتجاج رکا تھا اور نہ ہی پامیر ہوش میں آیا تھا
اسکا قوما میں چلے جانے کا سوچتے ہی سب کی جان سی نکل
رہی تھی برلاس ان دنوں اس کے قریب سے تھوڑا سا بھی نہیں
کھسکا اور نہ یاقوت گھر گیا تھا زیحال بھی دن میں سیکڑوں چکر
اسکے پاس لگا لیتا تھا لیکن کومل نہیں آئی تھی اسے یاقوت اور
برلاس نے آنے سے منع کر دیا تھا اپنے بھائی کے سخت پہرے پر
وہ دونوں خود کھڑے تھے
اس وقت بھی ماہم پامیر کی بینڈج بدل رہی تھی جو ہر تین دن

بعد بدلی جانی تھی بدلتے ہوئے اسکی نظر پامیر کے
گورے کسرتی بدن پر پھسلتی چلی گئی دل نے بے اختیار ایک بیٹ
مس کی بلاشبہ یہ شخص بے حد حسین تھا جو بے ہوش حالت
میں بھی ماہم کو اپنی نظروں کا زاویہ بدلنے پر مجبور کر رہا
تھا اسکی یہ حرکت یاقوت کی نظروں میں آگئی تھی جو سینے
پر ہاتھ باندھے اسے بینڈج بدلتے دیکھ رہا تھا
برلاس اسی وقت ہاتھ میں کافی کے مگ کی ٹرے لئے اندر آیا جس
میں تینوں کیلئے کافی تھی پامیر کے منہ میں غذا کی نالی کے
ذریعے خوراک کی کمی پوری کی جا رہی تھی اس کی حالت
دیکھ برلاس کا دل کٹ کر رہ گیا تھا اس نے اپنے تینوں بھائیوں
کو اس کمبخت عشق کے کڑے امتحان سے گزرتے دیکھا تھا قسمت
نے برلاس کیلئے نجانے کیا سوچ رکھا تھا

ان تینوں نے بیٹھ کر کافی ایک ساتھ پی تھی ماہم زیحال کے
اسرار پر یہی رک گئی تھی اور اسکے گھر والوں کو اطلاع دی گئی
تھی کہ اسے ڈاکوؤں نے کڈنیپ کر رکھا ہے ایسا اس لئے کیا گیا
تاکہ وہ لوگ اسکی ڈیوٹی میں مداخلت نہ کریں ورنہ اتنے دن
اسے کم از کم اس خطرناک علاقے میں رہنے کی اجازت نہ دیتے
پامیر کے ہوش میں آنے کے کب تک چانسسز ہیں۔۔۔؟اس نے کافی
کا سپ لیتی ماہم کو دیکھ استفسار یہ پوچھا
آئی ڈونٹ نو ابھی تو وہ خود میں پتہ نہیں کونسی جنگ لڑ رہے
ہیں ایک دن ایک ہفتہ ایک سال۔۔۔کتنا بھی وقت لگ سکتا
ہے۔۔۔"اسکی بات سنتے دونوں کا دل مٹھی میں آیا برلاس نے
تڑپ کر بیڈ پر بے سدھ پڑے پامیر کو دیکھا آنکھوں میں نمی
جھلملانے لگی

انکے کچھ انجکشنز اور میڈیسنز لانی ہیں آج لے آنا وہ ڈوز وقت
پر دینے ضروری ہیں اس سے انکے جلدی ریکوری چانسسز
بڑھیں گے۔۔۔"اسکی اگلی بات پر دونوں کو ایک امید کی کرن سی
نظر آئی برلاس نے اسکے ہاتھ سے پرچی تھامتے پینٹ کی جیب
میں ڈال لی
ڈاکٹر کومل نظر نہیں آئی کہاں ہیں وہ۔۔۔"اسکے سوال پر دونوں
نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا
"قاتل جتنا مقتول سے دور رہے اتنا ہی بہتر ہے۔۔۔
مطلب۔۔۔"ماہم کو یاقوت کی بات سمجھ نہیں آئی تب ہی نہ
سمجھی سے پوچھنے لگی
کچھ نہیں۔۔۔کوشش کریں جتنا جلدی ہو سکے پامیر کو ہوش میں
لائیں اسکے بغیر ہم بھائی ادھورے ہیں۔۔۔"اسکے لہجے میں درد

تھااور نظریں پامیر پر جمی تھی جب ماہم نے ایک نظر خود بھی
اس شخص کو دیکھا اس نے کس کس کو اپنے بغیر ادھورا چھوڑا
ہوا تھا کیا تھا وہ شخص جس نے صرف آنکھیں بند کر کر سب
کی سانسیں بند کر دی تھیں
اس نے سر اثبات میں ہلایا وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے
ماہم ہاتھ میں پکڑا مگ سامنے ٹیبل پر رکھتی اٹھی اور چند
قدموں کا فاصلہ عبور کرتی پامیر تک آئی اس کے چہرے کے ایک
ایک نقش کو حفظ کرنے لگی اسکی بند آنکھیں اسے بھی اپنے
سحر میں جکڑ رہی تھیں لمبی پلکیں ساکت تھیں بلکل ساکت
ماہم ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکا ہاتھ تھام گئی اس کے ہاتھ
میں بھی کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی وہ اس وقت صرف ایک
زندہ لاش بنا بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

کیوں اسے اس شخص کو دیکھتے خود میں تبدیلی سی محسوس
ہوئی وہ اب تک نہیں سمجھ پائی تھی لیکن اتنا جانتی تھی کہ
اس کے قریب رہنے سے اسے سکون سا محسوس ہو رہا تھا

@@@@@@@@@@@@@@@

ماہم کیسی لگتی ہے آپ کو۔۔۔؟ پاشا کو اپنے سامنے صوفے پر
بیٹھے لیپ ٹاپ پر کام کرتے دیکھ مخاطب کیا جب اس نے ایک
سپاٹ نظر یاقوت پر ڈالی
کیوں تم اپنی بیوی پر سوکن لانے کا سوچ رہے ہو۔۔۔؟ سپاٹ لہجے
میں سوال کرتے وہ پھر لیپ ٹاپ پر جھک گیا جب اسکے سوال پر
یاقوت بری طرح سے گڑبڑا گیا
اللہ معاف کرے مشی میرا قتل نہ کر دے میں تو پامیر کیلئے سوچ
رہا ہوں۔۔۔"اب کی بار زیحال نے کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا

وہ اب تک اسکا اور برلاس رویہ کومل کے ساتھ ایسے ہی اگنور کرتا آرہا تھا لیکن وہ دونوں اپنا خرافاتی دماغ وہاں لے جائیں گے اسکا اسے اندازہ نہیں تھا

کیوں کومل مر گئی ہے۔۔۔؟ سپاٹ لہجے میں پوچھا

پامیر نے اسے طلاق دے دی ہے۔۔۔" جیسے یاد دہانی کروائی تین طلاق۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا

نہیں بس ایک دی ہے ابھی باقی دو ہوش میں آنے کے بعد دے "دے گا۔۔۔

یہ تم اپنی طرف سے کہہ رہے ہو پامیر ایسا نہیں کرے گا۔۔" اس کے لہجے میں یقین صاف چھلک رہا تھا جسے بھانپتے یا قوت ایک پل کو سوچ میں پڑا

اگر نہ کرنا ہوتا تو وہ ایک کیوں دے کر گیا۔۔۔؟

کیونکہ اسے لگا وہ نہیں بچ پائے گا۔۔۔" بنا نظر اٹھائے جواب دیا
وہ اپنی اولاد کی رگ رگ سے واقف تھا
اگر وہ تین مہینے سے پہلے ہوش میں نہ آیا تو طلاق ہو جائے گی
پوری۔۔۔" یاقوت کی بات پر اب زیحال گہری سوچ میں ڈوبا
تو ماہم کو کہو اسے ہوش میں لائے وہ کیسے بھی کومل کی
طرف رجوع کرے یہ طلاق نہیں ہونی چاہئے۔۔۔" وہ اپنا حکم
صادر کرتا اٹھ کھڑا ہوا لہجہ اٹل تھا جس کے آگے کچھ کہنے کی
ہمت یاقوت میں بھی نہیں تھی زیحال کے جانے کے بعد وہ کتنی
ہی دیر اسی طرح بیٹھا رہا جب برلاس اور ماہم ایک ساتھ آتے
دکھائی دیے وہ پامیر کی میڈیسنز لینے خود برلاس کے ساتھ
گئی تھی

کومل اپنے اپارٹمنٹ کے لان میں کھڑی کھلی فضاؤں میں لمبے
سانس لے رہی تھی گھر میں ایک عجیب سی گھٹن محسوس ہو
رہی تھی یا شاید پامیر کی یادیں اسکے بغیر خالی گھر کاٹ
کھانے کو دوڑ رہا تھا ہر طرف اسے وہ ہنستا ہوا پامیر دکھائی دے
رہا تھا یا اسکی آنکھوں کا کرب جب وہ اسے دھتکارتی تھی اور
وہ خاموشی اختیار کر کے ایک جانب ہو جاتا تھا
انسان غلطیاں کر لیتا ہے لیکن نہیں سوچتا ان غلطیوں کا پچھتاوا
کتنا جان لیوا ہو گا یہ تب پتہ چلتا ہے جب پچھتاوے کا وقت آتا
ہے کومل کا وہ وقت تھا
وہ یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی جب دوبارہ اسے محسوس ہوا
جیسے اسکی طبعیت بوجھل ہو رہی ہے آہ وہ کہاں جائے کہاں

ملے گا سکون جہاں اسکا سکون تھا وہاں دو پہرے دار بیٹھے تھے
اب وہ پاشا کا انتظار کر رہی تھی وہی آکر اسے پامیر سے ملوا
سکتا تھا

اسے کچھ دیر گزری ہی تھی کہ سامنے سے یاقوت جاتا دکھائی دیا
وہ شاید گھر جا رہا تھا اس کے جاتے ہوئے کتنی ہی دیر وہ اسکی
پیٹھ دیکھتی رہی اور کچھ سوچتے اپنا رخ ڈیرے کی جانب کیا
برلاس اپنے جم والے کمرے میں تھا اور ماہم کیا وہ اکیلی تھی
پامیر کے ساتھ روم میں۔۔۔؟ سوچ کر ہی دل جیسے مٹھی میں
آیا تھا وہ ڈرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے تک آئی دل
دھک دھک کر رہا تھا مانو ابھی نکل کر پہلو میں آ گرے گا

اس نے کمرے کے قریب آتے دھیرے سے دروازہ کھولا سامنے ماہم
پامیر کی ڈرپ بدل رہی تھی ماہم سے نظر ہوتی بیڈ پر لیٹے

پامیر پر گئی اور دل جیسے ایک دم بند ہوا وہ ویسے ہی لیٹا ہوا
تھا بے ہوش وہ قوما میں چلا گیا تھا اور اگر تین مہینے سے پہلے
وہ ہوش میں نہ آیا تو وہ ہمیشہ کیلئے اسے کھو دے گی یہ
سوچ کی کومل کی جان لے گئی تھی
وہ چوری چھپے پامیر کو دیکھ ہی رہی تھی جب پیچھے سے
کسی کا فولادی ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس ہوا جان حلق تک آ
اٹکی تھی وہ ڈرتی ڈرتی پیچھے مڑی پیچھے پاشا کھڑا تھا جو
سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا
شوہر کو چوری چھپے دیکھنا بھی گناہ ہے اندر جا کر پورے
ٹھاٹھ سے دیکھو۔۔۔۔"اسکی بات پر کومل کی جان میں جان آئی
تھی وہ اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتی سر اثبات میں ہلاتی
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر آئی وہ بھی پیچھے پیچھے ہی

اندر آیا تھا

کوئی بہتری آئی پامیر کی طبعیت میں۔۔۔؟اندر آتے ماہم سے مخاطب ہوا آج وہ باہر کسی کام سے گیا ہوا تھا اور آتے ہوئے اسے دوپہر ہو گئی تھی آتے ہی سب سے پہلے ڈیرے پر آیا تھا

ماہم نے خاموشی سے سر نفی میں ہلایا جو صرف پاشا نے دیکھا تھا کومل تو دیوانوں کی طرح بس پامیر کو دیکھے جا رہی تھی

اب آئے گی۔۔۔"اس نے ترچھی نظروں سے کومل کو دیکھتے پامیر کو دیکھا

یہاں آنا تم۔۔۔"اس نے ماہم کو ہاتھ کا اشارہ کرتے ایک طرف بلایا وہ دونوں دروازے کے باہر آ کھڑے ہوئے تھے

اسے اس حالت میں دیکھ آنسوں ٹپ ٹپ بہنے لگے نظر پورے بدن پر دوڑائی جو سفید پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا وہ ہاتھ چھونا

چاہتی تھی لیکن اس پر لگی ڈرپ دیکھ پیچھے ہوئی اور
چہرے کو دیکھتے آگے کو ہوتی اسکے کان پر جھکی
"تم جانتے ہو۔۔۔یہ لوگ مجھے تت۔۔۔تم سے ملنے نہیں دیتے۔۔۔
وہ دھیمی آواز میں پامیر کے کان کے قریب ہوتی شکایتی انداز
میں بولی منہ سے بے اختیار ایک سسکی نکلی جیسے خود کو
رونے سے بمشکل باز رکھنے کی کوشش کر رہی ہو
"تم جب ٹھیک ہو جاؤ گے تو۔۔تو ڈانٹنا سب کو۔۔۔ڈانٹو گے ناں۔۔
لاڈ سے بولتی آخر میں جیسے تائید چاہی جیسے وہ ابھی کہہ دے
گا "ہاں میں سب کو ڈانٹوں گا" ہونٹ پھڑ پھڑائے دل پھٹا
وہ دھیرے دھیرے خود پر ضبط
کھو رہی تھی آنسوں تواتر بہنے لگے اس پر جھکے ایک آنسوں
پامیر کے کان پر جا گرا

"میرا یار سجن تو۔۔۔۔۔

"دلدار سجن۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔

"مینوں کول لکا۔۔۔۔لے۔

"گل سینے لا۔۔۔۔۔لے۔۔۔۔

اب رات کو اکیلے۔۔۔ڈڈ۔۔۔ڈر لگتا ہے تمہیں بہت مس کرتی ہوں ای۔۔۔ایک بات بتاؤں۔۔۔۔" کہتے وہ تھوڑا مزید کان کے قریب ہوئی

میں تم سے محبت نہیں کرتی۔۔میں تمہارے عشق میں سانسیں لینے لگی ہوں۔۔۔تم جیت گئے مجھے ہرا دیا اپنے عشق میں۔۔۔

"گھر آجاما ہی۔۔۔۔

"فیر نہ جاما ہی۔۔۔۔

"تیرے ترلے پاواں۔۔۔

" تینوں کنج سمجھاواں

مشین ٹی ٹی کی آواز کرنے لگی تھی جس کی آواز سنتے ماہم اور
پاشا ایک ہی جست میں پامیر کے قریب آئے کومل بوکھلائی
بوکھلائی سی کبھی ماہم کو دیکھتی تو کبھی پامیر کو اسکا
دماغ ماؤف تھا وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ یہ اچانک کیوں
ہوا تھا پاشا کی نظریں مشین میں چلتی پامیر کی دھڑکنوں پر
مرکوز تھیں جو پہلے سے تیز رفتار میں چلنے لگی تھی پائنٹ
ستر سے پچاسی پر آگیا تھا یہ دیکھ ماہم خود حیران تھی اس
نے پاشا کو دیکھا اور پھر کومل کو جو ڈری سہمی سی بیٹھی
تھی کہ کہیں اسے کچھ ہو نہ جائے ورنہ پاشا بھی اسے پامیر
سے دور کر دیتا وہ بھول رہی تھی کہ وہ خود بھی ایک ڈاکٹر
تھی اس وقت وہ صرف ایک بیوی تھی اپنے شوہر کی فکر میں

ہلکان ہوتی ایک شریک حیات

کومل آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔"اسکے جملے پر کومل نے بے بسی سے ماہم کو دیکھا

کومل چلو۔۔۔" پاشا کے بولنے پر اس نے ستائشی نظروں سے پامیر کی جانب دیکھا اور بے جان سے ہوتے وجود کے ساتھ اٹھتی

پاشا کے ہمراہ باہر نکل آئی جاتے جاتے اس نے مڑ کر پامیر کو دیکھا تھا اسکے پاس ماہم کا وجود کومل کی جان نکال رہا تھا

وہ بھاگتی ہوئی سیدھا گھر آئی تھی اور اپنے کمرے میں آتے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اس نے کیا کر دیا تھا

یہ پامیر کو اس حالت میں پہنچانے والی وہ تھی صرف وہ

ایک ابھار سا اسکے اندر بھرتا چلا گیا

آاااااااااااا۔۔۔!!!!!وہ بیڈ پر پڑے پڑے پوری قوت سے چلائی

حالت

بری ہوتی جارہی تھی عنقریب وہ پاگل ہونے والی تھی اس میں

کوئی شک نہیں تھا وہ اپنے حواس کھو رہی تھی اور نجانے کب

وہ دھیرے دھیرے نیم تاریکی میں جا گری

ماہم نے ایک انجکشن اسکی ہاتھ کی ابھری رگوں پر لگایا جس

کے بعد دھڑکنوں کی سپیڈ نارمل رفتار میں واپس آئی لیکن وہ

اب بھی پامیر کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی

@@@@@@@@@@@@@@

تم سے کہا تم یہ ٹراؤزر نہ پہنو۔۔۔"وہ یاقوت کے ہاتھ میں پکڑا

ٹراؤزر پکڑ کر زور سے کھینچتی ڈپٹنے والے انداز میں بولی

کیوں ناں پہنوں۔۔۔مسلہ کیا ہے اس میں۔۔۔"وہ اسکی ایک ہی

رٹ پر عاجز آنے لگا تھا

مسلہ ہے بس نہ پہنو تم۔۔۔"اب وہ کیا بتاتی ڈاکٹر نے اسے منع کیا تھا اس طرح کے کپڑے پہننے سے جو سردی میں پہن پہن کر اس نے گرمی میں بھی پہن لئے اور اپنا بیڑا غرق کر لیا تھا

حد ہے۔۔۔ایڑی ہو کیا۔۔۔اتنی ٹھنڈ میں یہ نہ پہنوں تو کیا انڈر ویئر پہن کر گھوموں۔۔۔"اسکی بات پر مشی کی آنکھیں پھٹی وہ کتنی آسانی سے بول گیا وہ تو ہکا بکا سی بس دیکھے گئی وہ

سنجیدہ تھا بے حد سنجیدہ مشی کی ہنسی یکدم چھوٹی اور وہ پیٹ پکڑے بے اختیار ہنستی چلی گئی لیکن یاقوت کو اب بھی ہنسی نہیں آئی تھی وہ ایسے ہی منہ پھلائے کھڑا تھا

تم۔۔۔۔تم سچ میں بہت بد تمیز ہو ہاہاہاہاہا۔۔۔"وہ پیٹ پکڑے باقاعدہ بیڈ پر لیٹی لوٹ پوٹ ہونے لگی تھی پورے کمرے میں

اسکی خوشی سے بھرپور قہقہے کی آواز گونج رہی تھی

وہ لیٹی لوٹ پوٹ ہو ہی رہی تھی جب اسکا جسم ایک دم ساکت

ہوا اسے اپنے اوپر کچھ بھاری بھر کم چیز محسوس ہوئی وہ

چیز نہیں وہی تھا جو بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے اسے اپنے

شکنجے میں جکڑ گیا تھا

بڑی ہنسی آرہی ہے لگتا ہے ڈوز دیے کافی وقت ہو گیا ہے دینا

پڑے گا۔۔۔"شدّت سے بوجھل ہوتی آواز میں بولتے مشی کی سٹی

گل کروائ

مم۔۔۔میں ابھی ت۔۔۔تیار نہیں ہوں۔۔" جھجھکتے بمشکل اسے یاد

دہانی کروائ وہ عین اسکے چہرے کے اوپر تھا سیاہ آنکھیں شہد

رنگ آنکھوں سے قیامت خیز ملاپ کر رہی تھیں

تو کوئی بات نہیں اور بھی بہت سے طریقے ہیں تمہاری بولتی بند

کروانے کے۔۔۔"بولتی تو اسے خود کے اوپر دیکھ ہی بند ہو گئی
تھی اب تو سیدھی سی جان نکل رہی تھی
"تت۔۔۔ تمہیں۔۔فریش ہونا ہے۔۔۔ناں۔۔۔
پہلے اچھے سے غسل تو واجب کر لوں۔۔۔پھر ساتھ ہی ہو لیں گے
فریش بھی۔۔۔"اس کی بات پر مشی کو اپنی سانسیں سینے میں
اٹکتی محسوس ہوئی جس یاقوت کو شادی سے پہلے معصوم
سمجھ کر وہ چھیڑتی تھی شادی کے بعد وہ وہ شدّتوں کے
معاملے میں اتنا خطرناک نکلے گا اسکا اندازہ مشی کو دور دور
تک نہیں تھا
پپ۔۔۔پلیز۔۔۔نہ کرو۔۔۔"وہ یاقوت کے ارادے خطرناک ہوتے
دیکھ
معصومیت سے التجا کرنے لگی

کیانہ کروں۔۔۔ہاں۔۔۔۔"بولتے وہ اسکی گردن پر جھکتے اسے انچ
کا فاصلہ چھوڑے بنا جا بجا سے چومنے لگا اسکی جنون خیزیاں
مشی کی گردن پر اپنا آتش لمس چھوڑتی اسکی جان نکال رہی
تھی

بولو۔۔۔کیانہ کروں۔۔۔"اسی طرح گردن میں منہ دیے وہ جذباتوں
سے بوجھل ہوتے لہجے میں بولتا مشی کے بدن میں خون کی
روانی تیز کروا گیا وہ اسکے نیچے دبی بن آب مچھلی کی طرح
تڑپنے لگی تھی لیکن وہ ہاتھ میں پکڑی ٹراؤزر کو چھین کر دور
پھینکتے اسے پوری طرح سے خود میں قید کر گیا

@@@@@@@@@@@@

احتجاج زور پکڑ گیا تھا کیوں کہ باقی پارٹیاں بھی اس احتجاج
میں شامل ہوتی اسے کامیاب بنانے کے لئے جی توڑ محنت کرنے

لگی تھیں جیلانی نے سب کی ایک میٹنگ بٹھا کر سب کو آنے
والے وقت کیلئے تیار کر دیا تھا اب سب اسکے سامنے میٹنگ ٹیبل
پر بیٹھے آپس میں محو گفتگو تھے جب جیلانی نے پاس رکھی
چیئر پر بیٹھے نوفل کو دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا دونوں
کی نظر ملتے ایک شیطانی مسکراہٹ دونوں کے لبوں پر در آئی
اس دفع انہوں نے پاشا کو پوری طرح سے زیر کرنے کا جان لیوا
پلان تیار کیا تھا جس میں وہی نہیں پاشا کا ہر بڑے سے بڑا
دشمن شامل تھا جن کو پاشا سڑک پر لے آیا تھا غریبوں کو انکا
حق دلوایا تھا اس وقت اس ملک میں صرف فرعونیت عروج پر
تھی ایسے میں کسی ایسے شخص کا زندہ رہنا جو حق بات کہتا
کسی کو منظور نہ تھا ملک کے سارے گیدڑ اس شیر کے خلاف
اکٹھے ہو کر پروپیگنڈا بنا رہے تھے

آپ کو کیا لگتا ہے جو جال آپ نے پھینکا ہے اس میں وہ شکار
پھنسے گا۔۔۔؟ جیلانی کے پیچھے پیچھے چلتے اسکے کیبن میں
آتے سوالیہ پوچھا
پھنسے گا بھی اور مرے گا بھی۔۔۔" اسکا لہجہ سفاک اور اٹل تھا
نوفل ایک پل کو خاموش ہوا وہ جانتا تھا اب زمل کو اس سے
ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا
تم صرف میری بیٹی سے شادی کی تیاری کرو۔۔۔ان چار بھائیوں
کے ختم ہوتے وہ بھی انکی قید سے آزاد ہو جائے گی۔۔۔" اب کی
بار انکی بات پر نوفل کے ماتھے پر تیوریاں چڑھیں اسے جیلانی
میں کچھ برا لگتا تھا تو صرف یہ کہ وہ اسے داماد بنانا چاہتا
تھا اب وہ اسے کیا بتاتا کہ یہ سب وہ اپنی محبت کو ہی حاصل
کرنے کیلئے کر رہا ہے

جی جی۔۔۔میری شیروانی ایسے ہی رکھی ہے جس دن کہیں گے
اپنے دل کی ملکہ کو لینے حاضر ہو جائیں گے۔۔۔۔" چہرے پر
دل کش مسکراہٹ سجاتے سینے پر ہاتھ رکھ کر مؤدب انداز میں
گویا ہوتا جیلانی کا قہقہہ بلند کر واگیا

ان چاروں میں سے ایک کا تو کام ہو گیا ویسے آپ کو کیا لگتا ہے
وہ سمبھال لے گی اسے مطلب ہوش میں تو نہیں آنے دے گی ناں
اسکی بات پر جیلانی کا لیپ ٹاپ پر چلتا ہاتھ رکا اس نے نظر
اٹھا کر اسے دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں کی آنکھوں کی
چمک بڑھی اور پھر ہاتھ پر ہاتھ مارتے پورے کیبن میں دونوں
کا شیطانی قہقہہ گونج اٹھا

بہت چالاک آدمی ہو تم۔۔۔آئی لائک اٹ۔۔۔"اسے داد دیتے وہ پھر
سے اپنے کام کرنے میں مصروف ہوئے نوفل نے خود پامیر کیلئے

ایسا انتظام کروایا تھا کہ وہ ایک ہفتہ کیا ایک سال تک ہوش میں
نہ آسکے اسکے پاس ایک مضبوط مہرا تھا جسے اس نے عین
صحیح وقت پر استمال کیا تھا
اب صرف بڑی مچھلی کے کنارے پر آنے کا انتظار ہے ایسا جال
"بچھایا ہے کہ سالہ پھنس کر سیدھا پھانسی پر چڑھے گا۔۔۔
اس وقت اسکے ارادے اتنے خطرناک تھے کہ اس سے اٹھتی بھانپ
سے ہی آنے والی قیامت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا

@@@@@@@@@@@@@@@

وہ بیڈ پر بیٹھی چھوٹے چھوٹے بے بی کے سوٹ پھیلائے
دیکھ رہی تھی جب کہ وہ سامنے صوفے پر بیٹھا منہ پھلائے اپنے
سونے کی جگہ پر وہ سوٹ پڑے دیکھ رہا تھا اس وقت پاکستان
کے سب سے خطرناک گینگسٹر میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ

دوانچ کے سوٹ سائیڈ کر کر سونے کیلئے لیٹ جائے
گلالے مجھے بہت زیادہ والی نیند آئی ہے پلیز اجازت دو میں سب
سمیٹ دوں۔۔۔" وہ اس وقت بیچارگی کی آخری بلندی پر تھا
لیکن وہ دشمن جان ذرا بھی رحم نہیں دکھا رہی تھی
ہی۔۔۔ یہ سب تو بے بی گرل کے سوٹ ہیں بے بی بوائے کے کب
لائیں گے۔۔۔" اسے رات کے دو بجے فکر لاحق ہوئی اس وقت نہ
وہ خود سو رہی تھی نہ زیحال کو سونے دے رہی تھی شاید اندر
والی پارٹی نے دونوں کو جگا رکھا تھا
اسکو یہی پہنا دینا۔۔۔ پیدا ہوتے کونسا وہ یہ کہہ دے گا کہ لڑکیوں
والے سوٹ کیوں پہنائے۔۔۔" وہ کیسے بھی بس اسے سلانا چاہتا تھا
آنکھیں نیند کی شدّت کی وجہ سے بوجھل ہو رہی تھیں
آؤچ۔۔۔" زمل کے منہ سے کراہ نکلتے وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور

اسکے پاس بیڈ پر آیا

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ بازو سے پکڑتے فکر مندی سے پوچھا لیکن

وہ پیٹ پر جھکی اسے دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھی

کک لگی۔۔۔"اس نے معصومیت سے بتایا زیحال نے اسی وقت

ضبط سے آنکھیں مینچ کر کھولتے اسکے پیٹ کو گھورا

اب پکا یہ زاملی مار رہا ہے کیونکہ اس وقت بات اسی کی ہو رہی

ہے۔۔۔"اسکا تکا صحیح ثابت تب ہوا جب اس نے اسی وقت کک

مار کر اپنی ماں کو سگنل دیا کہ ہاں اس کو اپنی بہن کے کپڑے

نہیں پہننے۔۔۔اسکے اپنے کپڑے لاؤ ورنہ وہ دنیا میں نہیں آئے گا

جب تک اسکے کپڑے نہیں آئیں گے بھئی اسکی بھی کوئی عزت ہے

کسی خاتون نے دیکھ لی تو۔۔۔۔

گلالے۔۔۔خدا کے لئے سو جاؤ۔۔۔ صبح لادونگا تمہارے شہزادے
کے
کپڑے۔۔۔ جنہوں نے آدھی رات کو میری نیند حرام کر دی ہے
"۔۔۔

وہ بولا بہت ہی آہستگی سے تھا لیکن زمل کی ڈکشنری میں وہ
ڈانٹ رہا تھا اور جب وہ ڈانٹے تب تو اس بی بی کے ہونٹوں کو
ایک اور کام مل جاتا ہے گول شیپ میں آنے کا
اس سے پہلے وہ رونے کی تیاری پکڑتی وہ خاموشی سے ہاتھ
کھڑے کرتا کان پکڑ گیا ایک تو شدید نیند نے بے حال کر رکھا تھا
اوپر سے اسکے آنسوں رہی سہی کسر پوری کر دیتے وہ سب
برداشت کر سکتا تھا لیکن اسکے آنسوں نہیں وہ چپ چاپ اسکے
پیچھے سے تکیہ اٹھاتا باہر لیونگ روم میں آگیا صوفے پر تکیہ

باقاعدہ پھینکنے والے انداز میں پٹختے خود بھی دھپ سے منہ
کے بل گرا آج اسے رومانس کرنا تھا جب سے زمل نے خود اسکی
جانب ہاتھ بڑھایا تھا تب سے وہ بے چین سا تھا ایک بار اسے
خود میں قید کرنے کیلئے لیکن اسکی افلاطون اولاد ابھی سے
اسکی دشمن بن رہی تھی
خود کے جذباتوں پر جبر کرتے کرتے وہ آہستہ آہستہ گہری نیند
میں جانے ہی لگا تھا کہ زمل کی میٹھی آواز اسکے کانوں میں
گونجی
!!!!! ہبی۔۔۔۔جان
وہ آنکھیں بند کئے اسکی دوسری آواز کا انتظار کرنے لگا کیونکہ یہ
آواز اسے اپنا خیال لگی تھی لیکن یہ خیال نہیں تھا وہ سچ میں
اسے بلا رہی تھی وہ دھیرے سے آنکھیں مسلتا اٹھا اور چھوٹے

چھوٹے قدم اٹھاتا کمرے میں آیا جہاں وہ سارے کپڑے سائیڈ کئے
سیدھی چت لیٹی اپنے بانہیں پھیلائے ہوئے تھی اسے ایسے دیکھ
زیحال کی آنکھوں میں نیند پیچھے جاتی وہاں چمک در آئی
وہ دھیرے سے اسکے بلکل پاس لیٹتا سر اسکی دھڑکنوں کے مقام
پر رکھ گیا اس جگہ سے زیادہ پر سکون جگہ آج تک اسے کہیں
نہیں ملی تھی

میرے پہلے بے بی تو آپ ہی ہیں یہ دونوں تو بعد میں ہیں۔۔۔" وہ
پیار سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی ایک ہاتھ چہرے پر
رکھتی محبت سے چور لہجے میں گویا ہوئی وہ رشتہ کس قدر
حسین ہو جاتا ہے جس میں بندھے وہ دو لوگ ایک دوسرے کو
کبھی کبھی ایک چھوٹے بچے کی طرح ٹریٹ کریں زیحال تو
ہمیشہ کرتا تھا لیکن اب زمل پر بھی اسکا یہ بھوت سوار ہونے

لگا تھا

تو یہ بے بی اپنا حق چاہتا ہے حضور۔۔۔اجازت ہو تو لے لوں۔۔۔؟

وہ چہرہ اوپر اٹھاتے شریر لہجے میں بولتا زمل کے دل کو بری

طرح سے دھڑکا گیا اس کا یہ حق تو ہمیشہ زمل کی جان لبوں

پر لے آتا تھا

نن۔۔۔نہیں۔۔۔اجازت نہیں ہے۔۔۔"وہ جلدی سے بولتی اسکا سر

پھر

سے اپنے سینے پر رکھتی پیٹھ تھپتھپانے لگی لیکن وہ شیطان

بچہ کہاں باز آنے والا تھا

@@@@@@@@@@@@@@

ایک مہینہ گزر چکا تھا لیکن پامیر کی حالت میں کوئی بہتری نہیں

آئی تھی وہ اسی طرح بے سدھ لیٹا تھا واقعی اس وقت وہ کسی

زندہ لاش سے کم نہیں تھا اس وقت میں سب سے زیادہ ماہم
نے اسکی کیئر کی تھی وقت پر اسکی غذائی کمی کو پورا کرتی
اور انجکشنز کے زریعے اسکی میڈیسنز اسکی باڈی تک پہنچاتی
اس وقت بھی وہ پامیر کی بینڈج بدل کر بیٹھی ہی تھی کہ
برلاس وہاں آگیا وہ بھی اب اکثر سنجیدہ ہی رہتا تھا اسکے ہاتھ
میں ایک پیکٹ تھا جس میں پامیر کی کچھ دوائیاں تھیں
اس نے لا کر ماہم کے ہاتھ میں تھما دی
اگلی بار جاؤ تو مجھے ساتھ لے جانا میں خود ٹھیک سے سب
میڈیسنز لے آؤنگی۔۔۔"اسکی بات پر برلاس نے ہلکا سا سر
اثبات میں ہلایا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا پامیر کے قریب آیا
اسکی بند آنکھیں دیکھ دل کو ایک ٹھیس سی لگتی تھی سامنے
وہ نہیں برلاس کی خوشی اسکی ہنسی اسکی شرارتیں لیٹی

ہوئی تھیں

بس کر دیں یار اٹھ جائیں۔۔۔آپکے بغیر مسکرانے تک کو دل نہیں کرتا مجھے میرا کرائم پارٹنر چاہیئے جس کے ساتھ مل کر میں پاشا اور یاقوت بھائی کو تنگ کروں۔۔۔"بولتے وقت اسکا لہجہ رندھا ہوا تھا ماہم یہ دیکھ تھوڑی آبدیدہ ہوئی اس نے آگے آتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی وہ ماہم سے عمر میں چھوٹا تھا اس لئے وہ اسے اپنے چھوٹے بھائی کی طرح ٹریٹ کرنے لگی تھی

ڈونٹ وری۔۔۔یہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔اور تمہارے ساتھ مل

کر سب کو تنگ کریں گے۔۔"اسکی بات پر برلاس نے بھرائی آنکھوں سے ایک نظر اسے دیکھا یہ تو صرف وہ جانتی تھی کہ

پامیر کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آرہی وہ ہوش میں آ بھی
گیا تو شاید اپنی میموری لوس کر دے سر پر لگی لوہے کی راڈ
بہت بڑا نقصان کر گئی تھیں اسکا
کومل تو نہیں آئی ناں۔۔۔"اسکے سوال پر ماہم نے سر نفی میں ہلایا
گڈا سے آنے دینا بھی نہیں۔۔۔وہی وجہ ہے میرے بھائی کو اس
"حالت میں پہنچانے کی۔۔۔
لیکن وہ جب بھی پاس آتی ہے پامیر کی ہارٹ بیٹ تیز ہو جاتی
ہے۔۔۔"اسکی بات پر برلاس ایک پل کو خاموش ہوا اس نے مڑ
کر پامیر کو دیکھا
غصّے میں ہوتی ہو گی۔۔۔ورنہ وہ اسے خود سے آزاد کر چکے ہیں
یہ بات اس نے ماہم کو کہی تھی یا بول کر خود کو دلاسہ دیا تھا
یہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پایا تھا لیکن ماہم کی نظر پامیر

کے چہرے پر جا ٹکی تھی دل میں ایک عجیب سا احساس امڈ
آیا تھا جسے وہ خود نہیں سمجھ پا رہی تھی کیسے وہ شخص
اس حالت میں بھی کسی کو اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا

پاشا کب آئے گا۔۔۔؟ برلاس کو دیکھتے سوالیہ پوچھا وہ پامیر کے
ساتھ بیڈ پر لیٹا موبائل استمال کر رہا تھا یا شاید کسی کو منانے
کی کوششیں کر رہا تھا
بھائی آئی تھنک کسی کام سے گئے ہیں اور واپسی تو انکے علاوہ
انکے جنوں کو بھی پتہ نہیں ہوتی۔۔۔" اسکی بات پر ماہم سر نفی
میں ہلاتی مسکرا دی اور اپنے لیپ ٹاپ پر اپنے باقی پیشنٹس کی
رپورٹس دیکھنے لگی جو اس نے یہی منگوالی تھی

ایک بات بتائیں۔۔۔" کہنی بیڈ پر ٹکاتے اپنا سر ہاتھ پر رکھتے ماہم کی جانب متوجہ ہوا

ھمم۔۔۔بولو۔۔۔" وہ ہنوز اب بھی لیپ ٹاپ پر نظریں جھکائے ہی بولی تھی

آپ کو پامیر بھائی کیسے لگتے ہیں۔۔۔؟اس کے سوال پر ماہم نے نظر اٹھا کر دیکھا اسکی نظروں میں ہی سوال تھا" کیا مطلب

" کیسے لگتے ہیں

میرا مطلب ہے آپ کو بھائی اگر اچھے لگتے ہیں تو شادی کر کر یہی رہ جائیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔" اسکی اتنی صاف گویائی پر ماہم کو ایسی کھانسی اٹھی کہ اسے باقاعدہ اٹھ کر پانی پینا پڑا تھا

وہی دوسری جانب کسی اور کو بھی پانی کی ضرورت تھی لیکن اسے نہ پانی دینے والا کوئی تھا نہ سہارا دینے والا کومل کو لگا

تھاوہ کھڑے کھڑے گر جائے گی۔۔۔کیااسے معافی نہیں ملی تھی
آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے دل جیسے کسی نے مٹھی میں
پکڑ کر بھینچ دیاہو
پلیز آپ کرلیں میرے بھائی سے شادی مجھے بھی آپ بہت پسند
ہیں۔۔۔"وہ مزید اسرار کرنے لگا
پسند میں تمہیں ہوں اور شادی پامیر سے کروں۔۔۔"ماہم باقاعدہ
کھلکھلا کر ہنسی وہی برلاس کا منہ بنا
ہاں تو بھابھی کے طور پر پسند ہیں جیسے میری باقی کی دو
بھابھیاں ہیں دونوں ہی بہت سویٹ ہیں ایک آپ بھی ہو جائیں
گی۔۔۔"اسکی بات پر باہر کھڑی کومل کا جسم بے جان سا ہونے
لگا تھاخون کی سرائیت کم ہوتی چلی گئی اس نے سہارے کیلئے
وہاں رکھے سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ رکھاوہ تو پامیر سے ملنے آئی تھی

اسے کیا پتہ تھا یہاں آ گیا اسے یہ سرپرائز ملے گا سچ کہا تھا خدا
معاف کر دیتا ہے لوگ نہیں کرتے
"پاگل ہو تم۔۔۔پامیر ہوش میں ہوتے تو ایک تھپڑ لگاتے تمہیں۔۔۔
کاش لگا دیں۔۔۔"رندھے سے لہجے میں آہستگی سے بولتا پامیر
کو۔دیکھنے لگا اس نے جتنی بار بھی پامیر کو ایسے لیٹے دیکھا
تھا اتنی بار ہی اسکا دل چکنا چور ہوا تھا وہ اسی کے بلکل قریب
سیدھا چت لیٹا تھا ایک مہینہ ہو گیا تھا کہ اس نے ہاتھ کو کیا
اسکی ایک انگلی تک کو حرکت نہیں دی تھی نہ پلکیں ذرا بھی
ہلی تھی البتہ پورے سر پر بندھا بینڈج اب صرف ماتھے پر آ گیا
تھا وہاں سامنے سے پوری قوت سے ضرب لگنے کی وجہ سے زخم
اب تک گہرا تھا ہاتھ کی ہڈی تک بری طرح ڈیمج ہوئی تھی جس
پر بیلٹ پہنایا گیا تھا گردن میں بھی ایک فوم نما بیلٹ سا ڈالا

گیا تھا بدن پر صرف سینے پر بینڈج تھا شیو پہلے سے تھوڑی
بڑھ گئی تھی

اٹھ جائیں یار۔۔۔۔ کیوں ستا رہے ہیں۔۔۔" برلاس وہی سے اس کے
اوپر ہاتھ ڈالتا اپنی ٹانگ کا زور بھی اسکے اوپر دے گیا اسی وقت
یاقوت آیا تھا اسکے ساتھ مشی بھی آئی تھی پامیر سے ملنے
کو مل وہاں سے جا چکی تھی تب ہی دونوں نے ہی اسے نہیں
دیکھا

یہ تم بڑے کب ہو گے۔۔۔ گدھے۔۔۔" برلاس کی بیک پر دھپ
رسید

کرتے ہلکا سا ڈپٹنے والے انداز میں بولا

جب تک میرے سر پر میرے تین بھائی ہیں۔۔۔ مطلب کبھی نہیں
اسکی بات پر یاقوت کے ساتھ ساتھ مشی اور ماہم بھی مسکرا

دی

تم آئے نہیں دوبارہ۔۔۔گھر۔۔۔میں نے ہماری فیورٹ بریانی بنائی تھی۔۔۔"پچھلی بار برلاس کی فرمائش پر مشی نے بریانی بنائی تھی وہ اب اکثر مشی سے جاکر فرمائشیں کر کر کے کھانے بنوانے لگا تھا اور یاقوت بس دیکھتا مسکرا کر رہ جاتا وہ اب تینوں بھائیوں کے ساتھ ساتھ انکی بیویوں کا بھی فیورٹ ہو گیا تھا سوائے کومل کے اس سے تو وہ خود بھی کبھی فرینک نہیں ہوا تھا

میں کہہ دوں کہ میرے لئے فش بنا دو تو تمہیں اپنے سو کام یاد آجاتے ہیں اسکے لئے بغیر کہے بریانی بن رہی ہے۔۔۔" یاقوت مصنوعی ناراضگی دکھاتے ایک آئی بری اچکا کر پوچھ لینے والے انداز میں بولا

جلنے کی بو آرہی مشی آپی۔۔۔" برلاس کے جملے پر مشی کھلکھلا
کر ہنس دی وہی یاقوت نے اسے گردن سے پکڑتے مزید بیڈ پر لم
لٹا دیا اتنے دنوں میں وہ پہلی بار ہنسا تھا پامیر کے بغیر لیکن
اسی پل پامیر پر نظر پڑتے دونوں کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور
جگہ سنجیدگی نے اختیار کرلی اس سانس لیتی زندہ لاش کو
دیکھ مسکراہٹ ہمیشہ غائب ہو جاتی تھی اور دل ڈوبتا چلا جاتا
تھا اسکے بغیر انکی شرارتیں ادھوری تھی مسکراہٹ ادھوری تھی
تب ہی پاشا بھی وہی آگیا اور اسکے آتے وہ لوگ تیر کی طرح
سیدھے ہوئے تھے مشی اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کر کر کھڑی ہو
گئی اس سے ڈرتی وہ اب بھی تھی لیکن جب سے اس نے پاشا کو
بھائی بولا تھا وہ پہلے سے نرم پڑ گیا تھا اسکے ساتھ
کیسا ہے پامیر۔۔۔؟ آتے پامیر کے بارے میں پوچھا

جسم کے زخم بھر رہے ہیں سر پر لگے زخموں نے اندر میں بہت
" نقصان پہنچایا ہے۔۔۔انکی ریکوری تو میں بھی نہیں بتا سکتی
اسکے تفصیلی جواب پر اس نے ایک نظر پامیر کو دیکھا اور
مشین میں چلتی اسکی دھڑکنوں کو
ٹھیک ہے تم کچھ دن ریسٹ پر چلی جاؤ یہاں کچھ دیکھنا ہوا
تو کومل دیکھ لے گی۔۔۔"اس کی بات پر جہاں ماہم مسکرائی
تھی وہ خود بھی چاہتی تھی کومل پامیر کے قریب آئے کیونکہ
پامیر کا علاج صرف کومل کا لمس تھا وہ جس کنڈیشن میں
تھا دنیا کی کوئی دوائی یا کوئی ڈاکٹر اسے ہوش میں نہیں لا
سکتا تھا وہی دوسری طرف یاقوت اور برلاس یکدم سیدھے ہوئے
بھائی کومل۔۔۔"برلاس کچھ کہنے ہی لگا تھا جب پاشا کی سپاٹ
نظریں دیکھ وہی چپ ہو گیا

میں بھی یہی کہنے والی تھی تھینک یو پاشا۔۔۔"اس نے مسکرا
کر پاشا کا شکریہ ادا کیا ان دونوں کا تو منہ ہی لٹک گیا تھا
لیکن پاشا کے آگے بول بھی تو نہیں سکتے تھے

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

گھر میں داخل ہوتے اندھیرے نے اسکا استقبال کیا تھا پورا گھر
نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا ایک وحشت ناک خاموشی ہر سو
چھائی ہوئی تھی مانو برسوں سے یہاں کوئی نہ رہا ہو اندھیرے
میں ڈوبا گھر کسی ہارر موووی کا سین بنا ہوا تھا وہ باقاعدہ
قدموں کی آواز کرتے آگے بڑھا تا کہ گھر میں موجود شخص کو
اسکے آنے کا علم ہو جائے وہ درمیان کا فاصلہ عبور کرتا لیونگ
روم سے کمرے تک آیا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس نے ناک کرتے

آہستہ سے دروازہ کھولا اندر بھی نیم اندھیرا ہی تھا لیکن سامنے بیڈ پر لیٹی کومل کی سسکیاں سنتے زیحال نے لائٹس آن کی کمرہ پل کی پک روشنی میں نہا گیا یہ روشنی کومل کی آنکھوں میں چبھ رہی تھی تب ہی وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتی سختی سے آنکھیں بند کر گئی زیحال نے ایک نظر کمرے کو دیکھا اور پھر کومل کو

یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے۔۔۔؟ وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے لہجے کو سخت ہونے سے نہیں بچا پایا وہ خاموش رہی رو رو کر آنکھیں سوجھ چکی تھی لیکن گرم سیال بہنا بند نہیں ہوا تھا کومل تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔" اسے خاموش دیکھ پھر سپاٹ لہجے میں پوچھا وہ اسے یہاں دیکھ بری طرح سے ہڑبڑا گئی تھی

ای۔۔۔ایم سوری۔۔۔"وہ گھٹی گھٹی سی آواز میں بولتی سر جھکا گئی

حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔"مصنوعی سے انداز میں ڈانٹتے اس نے اپنے قدموں میں پڑا کشن اٹھایا اور آگے آتے بیڈ پر ایک جانب رکھا

تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ نظر اسکی آنکھوں پر پڑتے سوالیہ پوچھا

وہ جب سے برلاس کی باتیں سن کر آئی تھی جب سے زار و قطار بس روئے جا رہی تھی

"ک۔۔کچھ نہیں بس۔۔۔ایسے ہی۔۔۔

کھانا کھایا ہے۔۔۔؟اس کے سوال پر کومل نے سرخ متورم نظریں اٹھا کر اسے دیکھا آنکھوں سے ایک آنسوں ابل کر نکلتا اسکے عارض پر بہہ گیا اس میں اور باقیوں میں کتنا فرق تھا جسے

پتھر دل سمجھتی رہی سب کے چھوڑنے جانے پر اسی نے اپنے
دل کی نرمی دکھائی تھی کیا وہ اتنا اچھا تھا
اس کے ٹوٹے دل سے بے اختیار زیحال
کے لئے دعائیں نکلی اور بے شک ٹوٹے دلوں کی دعا اللہّ پاک جلدی
سنتا ہے
اس نے خاموشی سے سر نفی میں ہلایا
اندازہ تھا مجھے چلو ہم کھانا لائے ہیں تمہارے لئے۔۔۔"اسکے ہم
لفظ پر کومل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا مطلب وہ اکیلا نہیں
آیا تھا تو کسے لایا تھا ساتھ
اسے کھانے پر بلا کر وہ خود کمرے سے باہر نکل گیا کومل کچھ
دیر ساکت بیٹھی رہی اپنے اس وقت کو سمجھتی رہی اور پھر
چہرے پر ہاتھ پھیرتی دوپٹہ ٹھیک سے سر اور کندھوں پر

پھیلاتی باہر آئی سامنے کا منظر دیکھ اسکی آنکھیں تقریباً پھٹنے
کے قریب ہونے لگی تھی اسے ایک پل کو یقین نہیں آیا کہ وہ جو
دیکھ رہی ہے وہ سچ ہے۔۔۔زیحال کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر زمل
بیٹھی تھی اور اسے کسی بات پر نکھرا دکھا رہی تھی کومل
کیسے بھول گئی تھی وہ پٹھان تھا کومل کے گھر میں اکیلا ہوتے
وہ کبھی نہ آتا وہ اپنی بیوی کو ساتھ لایا تھا اور نہ صرف اسے
بلکہ اسکے لئے کھانا بھی لایا تھا
وہ بوجھل قدموں سے درمیانی فاصلہ طے کرتی ٹیبل پر آئی جب
زمل کی نظر اس پر پڑی وہ اٹھ کر گلے مل نہیں سکتی تھی لیکن
بیٹھے بیٹھے اس نے بانہیں پھیلا دی تھیں جسے دیکھ کومل نے
بے یقینی سے زیحال کو دیکھا جو اس سے تھوڑے فاصلے پر
کھڑا تھا اس نے پلکیں جھپکا کر اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا وہ

خوش ہوتی بے حد نرمی سے زمل کے گلے لگی کہیں سے نہیں لگ
رہا تھا کہ وہ ناراض ہے یا دل میں کوئی بات لئے ہوئے
کیسی ہیں آپ۔۔۔؟
ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔"جواب دیتے اسکے منہ سے بے ساختہ ایک
سسکی ابھری زمل نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی اور مسکرادی
"بیٹھ جائیں۔۔۔ویٹر کب سے کھڑا ہے کھانا سرو کرنے کیلئے۔۔۔
کومل کو بیٹھنے کا کہتے پاس کھڑے زیحال پر چوٹ کی اس نے
فوراً زمل کو گھورا بھلا اسکی پرسنالٹی کہیں سے لگ رہی تھی
ویٹر والی اتنے اچھے خاصے ڈیشنگ بندے کو ظالم نے ویٹر بنا
دیا لیکن وہ ویٹر کیا ہر اس شخص کا روپ اختیار کر سکتا تھا
جو اسکی گلا لے چاہتی
کومل بمشکل مسکراتی ساتھ والی چیئر کھسکا کر بیٹھ گئی

زمل نے اسکے لئے رائس اور بن کباب اسکی پلیٹ میں سرو کئے
زیحال بھی انکے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا وہ زمل کا دل کومل کی
طرف سے اچھے سے صاف کر کر لایا تھا اور ایسا کیسے ممکن
تھا گلالے کے ہبی جان کچھ سمجھائیں اور اسکی گلالے نہ
سمجھے

دوپہر کا کھانا ایک خوش گوار ماحول میں کھایا گیا تھا کومل
آج دل سے مسکرائی تھی لیکن ان دونوں a پامیر کے جانے کے بعد
کو ساتھ دیکھ اسے رہ رہ کر اپنی غلطیاں یاد آ رہی تھیں کیسے
وہ ان دونوں کو الگ کرنے کے طریقے سوچتی تھی جب کہ یہ
دونوں جسم اور روح کا رشتہ رکھتے تھے جن کو الگ کرنا صرف
موت کے بس میں تھا باقی کسی انسان کے بس میں نہیں
مجھے ہبی نے بتایا ہے پامیر بھائی کی کنڈیشن کا۔۔۔" کھانا ختم

کرتے وہ کومل کو عجیب کشمکش میں مبتلا ہوئے دیکھ بولنا
شروع ہوئی پامیر کے نام پر کومل کی جھکی نظروں میں نمی
تیرنے لگی

اینڈ وہ اب ٹھیک بھی ہو جائیں گے تھوڑی سی چوٹ ہی تو آئی
ہے۔۔۔۔"اسکی بات پر کومل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو بے حد
نارمل لہجے میں بات کر رہی تھی پھر کومل نے زیحال کو سوالیہ
نظروں سے دیکھا مطلب اس نے زمل کو پامیر کی صحیح کنڈیشن
نہیں بتائی تھی

جب اس نے نہیں بتائی تو کومل نے بھی سر دھیرے سے اثبات
میں ہلا دیا

جب وہ گھر آئیں تو ڈانٹنا انکو اتنی تیز ڈرائیونگ کیوں کی میرے
ہبی کرتے میں انکو گھر میں نہ گھسنے دیتی۔۔۔"اسکے اس جملے

پرزیحال نے اسے گھورتے تھوڑا کان کے قریب ہوا
میں کھڑکی سے سیدھا روم میں گھس آتا اور تمہیں بیڈ روم میں
اچھے سے منا کر باہر نکلتا۔۔۔"اسکی بات پر زمل کی آنکھیں
پھٹی اس نے سٹپٹا کر کومل کو دیکھا وہ انکی طرف نہیں دیکھ
رہی تھی تب ہی زمل نے نیچے سے زیحال کی تھائی پر چٹکی
کاٹی
گھر ہی تو نہیں آرہا۔۔۔ایک بار آجائے اور جتنا مرضی وہ مجھے
ڈانٹ لے خاموشی سے سن لونگی۔۔۔"وہ سر جھکائے دل ہی دل
میں بولتی اپنی آنکھوں کو برسنے سے بمشکل روکنے کی کوشش
کرنے لگی
گلا لے تمہیں پامیر کا گھر دیکھنا تھا ناں جاؤ دیکھو۔۔۔"وہ آتے
ہوئے اسے کہہ کر آئی تھی کہ وہ پامیر کا گھر دیکھے گی یاقوت

کاتو دیکھ لیا تھا اب اسکی باری وہ آرام سے اٹھتی اندر کی
جانب بڑھی
تم کب تک اس شام کو یاد کرتے ایسے سوگ مناؤ گی۔۔۔"زمل کے
جاتے وہ آہستگی سے گویا ہوا اسکی بات پر کومل نے بے بسی سے
اسے دیکھا ہاں وہ اسی شام کو تو نہیں بھول پا رہی تھی جب
اسکے سامنے پامیر کو مار مار کر لہولہان کر دیا گیا تھا اسکے
سینے کو اسی کے ہاتھوں چھلنی کروایا گیا کیسے بھول جاتی وہ
وہ ایک شام اسکی راتوں کی نیند اڑا گئی تھی دن کا سکون
چھین گئی تھی غرض کہ وہ ایک شام کومل میر کو ختم کرتی
کومل پامیر سلطان بنا گئی تھی اس میں اپنے شوہر کیلئے تڑپ
پیدا کر گئی تھی جو پامیر اتنے وقت میں نہیں کر پایا وہ
دشمنوں نے کچھ دیر میں کر دیا

دیکھو کومل میں جانتا ہوں تم وہ شام نہیں بھول پا رہی ہو اور
"اسے یاد رکھتے رکھتے تم اور بہت کچھ بھول رہی ہو۔۔۔
اور اگر ایسے ہی رہا تو تم پامیر کو کیسے سمبھالو گی مت بھولو
تم ایک ڈوکٹر ہو اور اس وقت پامیر کو بیوی کے ساتھ ساتھ
ڈوکٹر بھی چاہیئے۔۔۔میں نے ماہم کو بھیج دیا ہے کچھ دن کیلیئے
تاکہ تم پامیر کا علاج کرو۔۔۔اور اسے واپس زندگی کی طرف لاؤ
میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ تمہیں محسوس کرتا ہے یا نہیں۔۔۔اسکا
"قوما سے تین مہینے سے پہلے پہلے باہر آنا ضروری ہے۔۔۔
اسکی بات پر کومل نے بے ساختہ اسے دیکھا آنکھوں میں آنسوں
جھلملانے لگے وہ پامیر کے پاس جا سکے گی اسکے ساتھ رہ سکے
گی دل خوشی سے اتھل پتھل ہونے لگا تھا وہ روتے ہوئے سر
اثبات میں ہلاتی کن اکھیوں سے زیحال کو دیکھے گئ جب

پیچھے کھڑی زمل نظر آئی اسکے چہرے سے صاف عیاں ہو رہا تھا
کہ وہ ان دونوں کی باتیں سن چکی ہے تب ہی کومل کرنٹ کھا
کر اٹھی اسے اٹھتے دیکھ زیحال نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ بھی
یکدم اٹھا

آ۔۔۔آپ نے جھوٹ کہا تھا کہ۔۔پپ۔۔پامیر کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ
ہوا ہے۔۔۔؟وہ بے یقینی آنکھوں میں لئے پوچھنے لگی اسے بہت بڑا
جھٹکا لگا تھا اس سے اب تک سچ چھپایا جا رہا تھا

"گلالے۔۔۔میری بات۔۔۔
بس کریں ہبی۔۔۔۔"اسکی بات بیچ میں کاٹتی کاٹ دار لہجے میں
بولی زیحال کو اسکی خود سے ناراضگی سے زیادہ کومل سے پھر
سے بدگمان ہونے کی فکر تھی کتنی مشکل سے وہ اسے سمجھا کر
لایا تھا اور اب پھر

وہ اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتی باہر کی جانب بڑھ گئی

کومل نے خالی نظروں سے زیحال کو دیکھا

تم فکر نہ کرو اسے میں کر لونگا ہینڈل تم ریڈی ہو کر جاؤ پامیر

کی میڈیسنز کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"کومل کو تاکید کرتے وہ جلدی

سے زمل کے پیچھے گیا دن قریب ہونے کی وجہ سے وہ اتنی تیز

نہیں چل پائی تھی تب ہی زیحال نے سیکنڈس میں اسے جالیا

اسے اب اندازہ ہوا تھا کہ وہ ان تینوں کو بھائی کہتی ہی نہیں

مانتی بھی تھی

میری جان وہ ٹھیک ہے اب۔۔۔"زمل کا بازو تھامتے بے حد نرمی

سے بولا لیکن وہ اسکا بازو جھٹک گئی

انکو زندگی کی طرف لانے کی بات کر رہے تھے آپ اور کہہ رہے ہیں

وہ ٹھیک ہیں۔۔۔ ہبی آپ کتنا جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔"اسکا لہجہ ہی

ٹوٹا ہوا تھا زیحال کے دل کو ٹھیس سی لگی

میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔"کرب سا کرب تھا اسکے لہجے میں زمل

کو لگا جیسے وہ پھر کوئی اسکا زخم ادھیڑ گئی جس نے ماضی

کے ایک وقت میں اسے توڑا تھا وہ نہیں بتاتا تھا وہ کیسے اتنا

سفاک بن گیا کہ لوگوں کو مارنے لگا انکی جانیں لینے لگا نہ یہ

بتایا کہ اسے کیسے رشتوں کی اتنی قدر آئی کہ وہ کسی رشتے

میں فیل نہیں ہوتا تھا رشتوں کی حفاظت کیلئے وہ کیسے اپنی

جان تک داؤ پر لگا دیتا تھا اس وقت بھی پامیر کی وجہ سے منور

کے قتل پر پورے ملک کے گیدڑ اسکے خون کے پیاسے بنے گھوم

رہے تھے اسکے ملتے وہ اسے چیر پھاڑ ڈالتے لیکن وہ ریلیکس تھا

اور اسکے اتنے پر سکون ہونے کی وجہ وہ تھی جو اس کے سامنے

کھڑی تھی

زمل بنا کچھ بولے گھر کی جانب بڑھ گئی وہ بنا اسکی ناراضگی
کو کسی خاطر میں لاتے اس کے پیچھے پیچھے باڈی گارڈ بن
کر ایک ایک قدم پر نظر رکھ کر چلنے لگا جب تک وہ گھر میں
داخل ہو کر صوفے پر نہ بیٹھ گئی اسکے بیٹھتے پانی کا گلاس
لا کر اسکے سامنے ٹیبل پر رکھا جانتا تھا اسکے ہاتھ سے نہیں لے
گی وہ

وہ چپ چاپ گلاس اٹھا کر نیچے زمین پر زور سے پٹخ گئی
کانچ کا گلاس ہونے کی وجہ سے اسکے زمین پر گرتے ٹکڑے ٹکڑے
ہو گئے زیحال نے بے بسی سے اسے دیکھا گھور وہ سکتا نہیں تھا
نہ کچھ کہہ کر مزید اپنی شامت لانا چاہتا تھا تب ہی ایک اور
پانی کا گلاس لا کر اسکے سامنے رکھ گیا اس نے وہ بھی اسی
طرح سے پٹخ دیا زیحال نے گلاس کی شہادت پر زور سے آنکھیں

مینچتے فاتحہ پڑھی ایک کے بعد ایک گلاس وہ ڈھیٹ بن کر
رکھتا گیا اور وہ بھی اسی ڈھیٹ کی بیوی تھی سارے توڑتی
گئی آخر میں اس نے پھر ایک گلاس اور رکھا
گھر میں اب یہی گلاس بچا ہے یہ توڑ دیا تو تمہارے منہ میں
پانی بھر کر پیوں گا یاد رکھنا۔۔۔"اسکی بات سنتے زمل کا گلاس
پھینکتا ہاتھ رکا دل بے اختیار زور سے دھڑکا نظریں زمین پر تھی
اور وہ سامنے اسے ہی سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا کچھ بعید
نہ تھی کہ وہ بے شرم یہ کر بھی گزرتا وہ چپ چاپ شرافت سے
گلاس آہستہ سے لبوں سے لگاتی گھونٹ گھونٹ پینے لگی ابھی
تیسری گھونٹ منہ سے حلق میں اترنے ہی والی تھی کہ وہ قریب
آتا ایک ہی جست میں اسکا منہ اوپر کرتا لبوں سے لب ملا کر
کھولتے اسکے لبوں کے جام کے ساتھ وہ پانی بھی پی گیا اسکے

اس عمل پر زمل کا پورا وجود کانپ کر رہ گیا اسکی شدّت اپنے
پنکھڑی سے ہونٹوں پر محسوس کرتی آخری گلاس بھی چھوڑ
گئی جو زمین پر گرتے دو ٹکڑے ہو گیا گلاس والا ہاتھ زیحال کے
کالر پر آتا اسے مٹھی میں جکڑ گیا وہ اسی طرح جھکے جھکے
اسکے ہونٹوں کو اپنے منہ میں بھرے انکا میٹھا سا جام پینے
لگا کبھی نیچے والا ہونٹ تو کبھی اوپر والا شدّت سے منہ میں
بھرے دانتوں سے کھینچتا چلا گیا زبان اسکی زبان کو تلاش کرتی
ایک ہونے کیلئے بے تاب سی ہونے لگی
کتنی ہی دیر وہ اسکی ناراضگی ہونٹوں کے ذریعے نچوڑتا رہا
آخر میں زمل کو سانس نہ لیتے محسوس کر کر آہستہ سے پیچھے
ہٹا اسکے پیچھے ہوتے زمل لمبے لمبے سانس لیتی اسکے آتش لبوں
کو دیکھنے لگی جو شدّت کی وجہ سے سرخ ہو چکے تھے یہی

حال اسکے اپنے ہونٹوں کا تھا جن پر زیحال کی نظریں جمی تھی
وہ باقاعدہ اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکے گیلے ہونٹ مسلتا
مخمور آنکھوں سے دیکھے گیا
دوبارہ کب ناراض ہو کر برتن توڑو گی۔۔۔؟اسکی ہیزل آنکھوں
میں جھانکتے شریر ہوتے پوچھا پہلے پہل تو زمل کو سمجھ نہیں
آئی لیکن جب سمجھ آئی تب ہی اسے گھورتے سینے پر دونوں ہاتھ
رکھتے پیچھے دھکیلا جو پورا کا پورا اس کے چہرے پر جھکا ہوا
تھا

ہارٹ اٹیک آجائے گا ان سیاست دانوں کو جن کا پیسا لوٹ کر
میں نے یہ گلاس خریدے تھے۔۔۔"ہاتھ میں کلینز پکڑتے اس انداز
میں بولا کہ زمل سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا لیکن
وہ بھی ڈھیٹ منہ پھیر کر بیٹھ گئی تاکہ اسے نہ دکھے اسکا

ارادہ ابھی کچھ دیر اور زیحال کو تنگ کرنے کا تھا

وہ چپ چاپ سارے کانچ کے ٹکڑے سمیٹتا ڈسٹبن کے حوالے کرتا

ہاتھ جھاڑ کر واپس آیا اور دھپ سے اسکے پاس صوفے پر بیٹھا

آپ نے یہ مار پیٹ والا کام نہیں چھوڑا۔۔۔؟ ایک دم سنجیدہ ہوتے

سوالیہ پوچھا وہ اب اسکے سامنے کم ہی اپنے کام کی بات کرتا

تھا جب سے اسکا حمل ٹھہرا تھا تب سے وہ زیحال کو لے کر بہت

پوزیسیو ہو گئی تھی جس کی وجہ سے زیحال اسے تسلی کروا

چکا تھا کہ ہاں وہ یہ کام چھوڑ چکا ہے اس نے چھوڑا بھی تھا

بس پامیر کی وجہ سے ایک نہیں اس شام بہت لوگ مارے تھے

چھوڑ دیا۔۔۔" سرسری سا جواب دیا اسکے جواب پر وہ دھیرے

سے مسکرائی لیکن تب ہی زیحال کے اندر گلاس توڑنے والا دکھ

جاگ اٹھا

دیکھا اپنی ماں کو کیسے تمہارے باپ کو کنگلا کرنے پر تلی ہوئی

"ہے تم دونوں کے دنیا میں آنے تک میں سڑک پر بیٹھا ہونگا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے دونوں سے مخاطب ہوا تھا زمل مسکرائی تھی

مطلب وہ دونوں بھی مسکرائے تھے تب ہی کک مار کر سگنل دیا

زمل نے بے یقینی سے پیٹ کی جانب دیکھا اور پھر زیحال کو

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔؟خود کو پھٹی پھٹی نظروں

سے دیکھتے دیکھ سوالیہ پوچھا

یہ۔۔۔۔یہ آپ کی بات سمجھتے ہیں۔۔۔؟وہ اب بھی شاک کی سی

کیفیت میں تھی اس نے محسوس کیا کہ زیحال جب بھی ان

سے مخاطب ہوتا تھا وہ دونوں اسی وقت کک مارتے تھے

اور نہیں تو کیا ایک تم ہی نہیں سمجھتی۔۔۔"وہ مصنوعی خفگی

سے بولتا اسکی بات ہلکے میں اڑا گیا

نہیں۔۔۔ ہبی آپ۔۔۔ آپ ان سے بات کریں۔۔۔" وہ بے چین سے ہوتی

زیحال کا بازو پکڑتی بولی وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا

یہ کیوں بات کرنے کا کہہ رہی ہے

کیا بات کروں۔۔۔ بزنس ڈیل ڈسکس کروں یا۔۔۔ جیلانی کو کیسے مارنا ہے وہ ڈسکس کروں۔۔۔ نہیں میں یہ ڈسکس کرتا ہوں کہ انکی لینڈ نگ کیسے کروانی ہے۔۔۔" زمل کی بے وقوفوں والی بات پر وہ جل بھن کر بولا بھلا پیٹ میں بچوں سے کیا بات کرتا زمل کا دماغ اسے سڑکا ہوا محسوس ہوا

اسکے اس جواب پر زمل کا منہ یکدم پھولا

اچھا۔۔ کرتا ہوں غبارے کی طرح منہ نہ پھلا کر بیٹھو۔۔۔" زمل کا منہ دیکھ وہ ایک ٹانگ اوپر کھ کر عین اسکے پیٹ کے قریب

ہو کر بیٹھا

ہیلو۔۔۔آئی ایم یور انو سینٹ بابا جس کو تمہاری ماں ہر وقت بس
نظروں سے مارتی رہتی ہے۔۔۔"مخاطب بچوں سے ایسے ہوا
جیسے وہ دونوں اسکے سامنے بیٹھے ہوں اور ٹکر ٹکر اپنے باپ
کو دیکھ رہے ہوں۔۔۔اسکی بات پوری ہوتے زمل کو کک محسوس
ہوئی
ہبی۔۔۔یہ۔۔۔یہ آپ کی بات پر ہر بار کک مارتے ہیں۔۔۔"وہ خوشی
سے چہکتی ایک دم اچھلنے ہی لگی تھی کہ سر بری طرح سے
چکرایا وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے واپس سے بیٹھی
گلالے۔۔۔کیا ہوا۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکی حالت دیکھ زیحال ایک
دم
سیدھا ہوا

مم۔۔۔میرا سر۔۔۔" وہ زور سے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامتی کراہ کر بولی

کیا ہوا سر کو۔۔۔ مم۔۔ میں میں۔۔ ماہم سے پوچھتا ہوں۔۔۔" اس نے

جلدی سے اٹھ کر ٹیبل پر پڑا فون اٹھایا اور ماہم کا نمبر ڈائل کیا

اسکا نمبر مسلسل بزی جا رہا تھا وہ ایک کے بعد ایک کال کرنے لگا

لیکن اسکا نمبر اسی طرح بزی جاتا رہا اب زیحال کو غصّہ آنے

لگا تھا جب اسے اچانک یاد آیا یہ زمل کا لاسٹ ویک تھا پر گننسی

کا اسی میں اسے ڈرپ بھی لگنی تھی

اوہ شٹ میرے ذہن سے کیسے نکل گیا۔۔۔" پامیر کے چکر میں وہ

زمل کا یہ پہلا ویک بھولا تھا اور اسکا انجام یہ ہوا تھا آہستہ

آہستہ شدید تکلیف میں مبتلا ہوتی گئی زیحال کو سمجھ نہیں

آرہی تھی وہ کیا کرے اسے آخری حل زمل کو ہوسپٹل لے جانا
لگا تھا وہ جلدی سے اٹھا اور زمل کو بانہوں میں بھرے گھر سے
باہر لایا۔۔۔گھر سے پارکنگ ایریا فاصلے پر تھا پہنچتے پہنچتے
زمل رونا شروع ہو گئی تھی وہ جلدی سے گاڑی کے پاس آیا اسے
دیکھ اسکے ایک بندے نے فرنٹ ڈور اوپن کیا زیحال نے آہستہ سے
اسے گاڑی میں بٹھایا اسکے آگے پیچھے اسکے بندے بھی نکلنے
لگے تھے لیکن اس نے ہاتھ کے اشارے سے انکو آنے سے منع کر دیا
ورنہ زمل پھر اتنی سیکیورٹی دیکھ سمجھ جاتی کہ اس نے اب
تک یہ دھشت گردی نہیں چھوڑی اور اس وقت زیحال نہیں چاہتا
تھا کہ زمل کوئی بھی پریشانی لے
وہ نہایت ہی سلو سپیڈ میں آرام آرام سے گاڑی اپنے علاقے سے
نکالتا مین سڑک پر آیا زمل جب بھی اسکے ساتھ ہوتی تھی وہ

گاڑی ایسے چلاتا تھا جیسے وہ مکھن ور پھسل رہی ہو بے حد

سموتھ

ڈونٹ وری گلالے۔۔۔ہم ابھی ہوسپٹل پہنچ جائیں گے۔۔۔"اس

کے

ہاتھ کو نرمی سے پکڑتے پیار سے تسلی دی وہ سوں سوں کرتی

سر اثبات میں ہلاتی اپنا دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ گئی

درد اتنا نہیں تھا لیکن اب وہ تھوڑے سے درد پر بھی رونے لگتی

تھی

ہ۔۔۔ہبی۔۔۔بے بی کب آئیں گے۔۔۔؟وہ ایک ہاتھ سے ناک

رگڑتی سوں

سوں کرتی پوچھنے لگی

بس میری جان یہ۔۔۔لاسٹ ویک ہے۔۔۔اسکے بعد۔۔۔یہ دونوں

ہمارے ہاتھوں میں ہونگے۔۔۔" وہ محبت سے جواب دیتا اسکا ہاتھ
سہلانے لگا وہ ایسے ہی باتوں میں الجھا کر ہوسپٹل کے رستے پر
گاڑی لے آیا پہاڑی علاقہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا اور ہوسپٹل اتنی
نزدیک بھی نہیں تھا اگر وہ زمل کو باتوں میں نہ لگاتا تو وہ یہ
تھوڑا سا درد بھی محسوس کر کر روتی سارے راستے حسین
پہاڑوں کے نظارے نظر آتے رہے جنہیں وہ دیکھ کر اپنا درد
بھولنے لگی

نکل گیا وہ اپنے علاقے سے۔۔۔۔ گھیر لو ہر جانب سے۔۔۔اس بار
نکل نہ پائے۔۔۔" کسی نے دربین میں سامنے نظر آنے والی بلیک

مرسیڈیز کو دیکھتے کال پر مقابل شخص کو حملہ آور ہونے کا
اشارہ دیا اور دیتے ہونٹوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ در آئی
دل میں خوشی سے پٹاخے سے پھوٹنے لگے اس پہاڑ کی چوٹی پر
کھڑے قدیر جیلانی کا بچھایا گیا جال جس میں آج وہ کشمیر
پر قابض مافیا ڈان پاشا بے کو پھنسانے جا رہا تھا کشمیر کا صرف
ایک نام تھا وہ اس پورے ملک پر قابض تھا تب ہی یہاں کے
سارے گیدڑ جن کی رگوں میں وہ خون کے ساتھ خوف بن کر
دوڑتا تھا جس کی وجہ سے سب کی رات کی نیندیں اور دن کا
سکون برباد تھا وہ سب ایک جگہ جمع ہوئے تھے اس ایک شیر کو
جال میں پھنسا کر اسکا قصّہ تمام کرنے کیلئے اس ایک شخص
کی دھشت اتنی تھی کہ اسے پکڑنے کیلئے پورے ملک کی پولیس
فورس اسکے پیچھے لگا دی گئی تھی ملک آن کی آن پھر سے بند

کر دیا گیا تھا کیونکہ اس آتنک وادی کی گرفتاری معمولی گرفتاری
نہ تھی اس نے جب سے ان سیاستدانوں کیلئے قتل کرنا چھوڑے
تھے تب سے وہ لوگ اسکے خون کے پیاسے بنے گھوم رہے تھے اس
ایک شخص کا انکے کاموں سے ہاتھ نکال لینا انہیں اربوں نہیں
کھربوں کا نقصان کروا گیا تھا جس کا ازالہ صرف پاشا بے کی
موت تھی ورنہ وقت آنے پر وہ سب بھی پھانسی کے پھندے پر
ہوتے

راستہ سارا سنسان تھا ہر جانب گہری خاموشی کا راج دل
دھلا دینے والی خاموشی اسی پل ان پہاڑوں میں رقص
کرتی ہواؤں میں گاڑیوں کے ٹائروں کی آواز بلند ہوئی تھی
ساری سیاہ گاڑیاں پہاڑی راستے کو چیرتی ہوئی جوک در جوک
نکلتی سڑک پر ایک ہی رو میں گامزن ہوئی سب کا رخ صرف ایک

جانب تھاہر ایک کے ہاتھ میں جدید وپین تھادر جنوں افراد
چہروں پر ماسک لگائے فل سپیڈ میں اپنی گاڑی بھگاتے اس ایک
بلیک مرسیڈیز کے پیچھے تھے جو فلحال ان سے دور تھی لیکن
اتنی نہیں جتنی وہ سپیڈ میں تھے جلدی ہی اس گاڑی کو جا
لیتے

@@@@@@@@@@@@@@

اس نے وارڈروب سے نیوڈریس نکالا جس کا رنگ لائٹ پنک
سا تھااور گلے پر گولڈن نغ جڑے اسکی خوبصورتی کو چار چاند
لگارہے تھے اس نے جلدی سے وہ سوٹ تھاماور واش روم میں
گھس گئی۔ شاور لیتے وہ گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹ کر باہر
آتے مرر کے سامنے کھڑی ہوئی چہرے سے مسکراہٹ جدا ہونے کا
نام ہی نہیں لے رہی تھی اس نے بالوں کو ہیئر ڈرائیر سے خشک

کرتے اپنے گلے میں چین پہنی جو پامیر نے اسے رونمائی کا تحفہ
دیا تھا اسے کبھی اس چین کو پہننے میں اتنی خوشی محسوس
نہیں ہوئی تھی جتنی اب ہو رہی تھی چین کے بعد چھوٹے چھوٹے
آویزوں کو اپنے کانوں کی زینت بناتے ہونٹوں کو لائٹ سی پنک
لپسٹک سے مزین کرتے اپنی خوبصورتی مزید بڑھائی ایک نظر
خود کو مرر میں
دیکھا جس کے لئے اتنا تیار ہو رہی تھی کیا وہ دیکھتا اسے۔۔۔؟
اس سوچ سے ہی دل کسی گہری کھائی میں ڈوبتا چلا گیا کاش
یہ وقت نہ آتا کہ وہ تیار ہو اور دیکھنے والا دیکھنے کی سکت
میں ہی نہ ہو کاش وہ اسکے ٹھیک ہوتے اسے یہ خوشی دے دیتی
اتنی دیر سے جو خوش ہوئے تیاری کر رہی تھی پامیر کا خیال
آتے دل بجھ سا گیا کاجل پہنی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

کچھ دیر وہ یونہی کھڑی رہی لیکن یہ وقت گزرے وقت کو یاد
کرنے کا نہیں تھا بلکہ آنے والے وقت کو پامیر کے ساتھ ٹھیک
نہیں بلکہ خوشحال بنانے کا تھا وہ جلدی ہی خود پر پرفیوم
سپرے کرتی زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لائی اور دوپٹے کو
کندھوں پر پھیلانے لگی آج وہ زیحال کے کہے مطابق وہاں ایک
بیوی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کی حیثیت سے بھی جا رہی تھی اس
لئے اپنا وائٹ کوٹ اٹھا کر ہاتھ پر لٹکا لیا لیکن اسی وقت
اسکا جی بری طرح سے متلایا
طبعیت پھر سے بوجھل ہونے لگی وہ اپنے سینے کو مسلتی ایک
لمبی سانس خود میں اتارتی باہر جانے ہی لگی جب اسکے قدم
وہی جمے آنکھیں ٹھہری
اسکا جی متلا رہا تھا۔۔۔؟طبعیت پچھلے ہفتے سے بوجھل تھی

ایسا کیوں۔۔۔؟ایسی کنڈیشن والی عورتوں کو دن میں وہ
سیکڑوں بار ڈیل کرتی تھی

کیا وہ۔۔۔؟آگے کا لفظ سوچ کر ہی اسکا پورا وجود برف بنتا
جم سا گیا کیا وہ امید سے تھی۔۔۔؟دل میں یہ خیال آتے بدن
کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہونے لگا نہیں۔۔۔وہ کیسے ہو سکتی تھی
وہی کھڑے کھڑے وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہونے لگی

جب اسے آخری رات پامیر کے ساتھ یاد آئی اسکے بعد سے اسکی
طبعیت بوجھل تھی وہ ہوسپٹل بھی نہیں گئی تھی پھر وہ سب

ان سب میں اس نے اپنی طبعیت پر دھیان ہی نہیں دیا

اس سوچ سے ہی ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے ہاتھ بے
اختیار دل کے مقام پر گیا

نہیں۔۔۔نہیں میں بغیر کنفرم کئے خوش نہیں ہو سکتی۔۔۔"لیکن

وہ خوش ہو رہی تھی اگر وہ سچ میں امید سے ہو گئی ہو گی تو
اس خبر پر پامیر کتنا خوش ہو گا وہ تو خوشی سے پھولے نہیں
سمائے گا
اتنے دن سے جو غم میں آنسوں بہا رہی تھی اس امید والے خیال
پر ہی دل میں انجانا سا احساس آسمایا وہ آنکھوں کی نمی کو
صاف کرتی گھر سے باہر آئی
انکے اپارٹمنٹ سے ڈیرہ زیادہ دور نہیں تھا وہ جلدی ہی پہنچ
گئی تھی سب سے پہلے وہاں برلاس ٹکرایا تھا جسے صدیس ابھی
ابھی کافی بنا کر دے رہا تھا کومل کو دیکھ اس نے نظر پھیر
لی اسکے اس عمل پر کومل کا دل یکدم چھوٹا ہوا
وہ پاشا کے حکم کی وجہ سے اسے روک نہیں سکتا تھا لیکن اسکے
لئے اپنے اندر کا غصّہ ختم نہیں کر پایا تھا

"میں کسی کام سے جارہاہوں خیال رکھنا پامیر بھائی کا۔۔۔

صدیس کو خیال رکھنے کی تاکید کرتاوہ گاڑی کی چابی اٹھاکر

باہر نکل گیااسکی اس بات پر کومل کے دل کو بری طرح ٹھیس

لگی تھی لیکن وہ وائٹ کوٹ پہنے اس وقت ایک ڈاکٹر تھی اور

مریض اسکااپناشوہر۔۔۔یہی احساس اس وقت اسکے مسکرانے

کیلئے کافی تھا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے کی جانب آئی جہاں پر وہ

اس سے پہلے چھپ چھپ کر آتی تھی آج پورے ٹھاٹھ سے آئی

تھی سامنے پامیر اسی طرح سیدھاچت لیٹا تھاچہرے کارخ

اوپر چھت کی جانب تھاوہ اسی طرح دبے پاؤں اسکے قریب آئی

کچھ پل یونہی کھڑی دیکھے گئی پھر اس کے پاس بیڈ پر

بیٹھتی اسکے ڈرپ لگے ہاتھ پر اپناہاتھ رکھ گئی

تم تھکے نہیں یوں لیٹے لیٹے۔۔۔"لہجہ خود بخود بوجھل ہوا
اب تو اٹھ جاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔"اسکے لہجے میں ایک تڑپ سی تھی
اسکی حالت دیکھ وہ پھر سے اسی شام میں گم ہو جاتی تھی
تم اچھا نہیں کرتے میرے ساتھ میں جب بھی راتوں کو تمہارا
انتظار کرتی تھی تم تب بھی اپنے کام میں مصروف رہتے تھے اور
اب بھی تمہارا انتظار کر رہی ہوں تم اب بھی نہیں اٹھ رہے۔۔۔
کیا میرا تیار ہونا ہر بار رائیگاں جائے گا۔۔۔؟اسکے لہجے کی تڑپ
اس وقت وہ تینوں بھائی دیکھ لیتے تو کبھی اسے پامیر سے
دور رکھنے کی بات نہ کرتے وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی کتنی
بار وہ اسکے لئے راتوں کو تیار ہوتی تھی ہر بیوی ہوتی ہے اپنے
شوہر کیلئے لیکن پامیر بس برلاس کے ساتھ یہاں پہرے پر رہتا
اس بات کا غصّہ کومل میں بھرتا چلا گیا یہی وجہ تھی کہ وہ

زیحال اور یاقوت سے بھی نفرت کرتی تھی وہ بھی تورات کو
اپنی بیویوں کے پاس جاتے تھے تو وہ کیوں نہیں آتا تھا لیکن
جہاں عورت کی زبان چلے وہاں مرد کی خامیاں چھپ جایا کرتی ہیں
پپ۔۔۔پلیز۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔"اسکے منہ سے بے ساختہ ایک سسکی
"ابھری"ایم رئیلی مسنگ یو اب بھی تیار ہوں تمہارے لئے
اسکے یہ الفاظ سننے کیلئے وہ کتنے لاکھ جتن کرتا تھا اور آج۔۔۔
آج وہ سننے کی سکت کھو کر بیٹھا تھا خاموش آنسوں اسکے
عارض پر بہتے انہیں بھی تر کر گئے
لل۔۔لیکن اب ناراض نہیں ہونگی۔۔۔بس انتظار کرونگی تمہارا
"۔۔۔
اپنے آنسوں صاف کرتی بیڈ سے اٹھی اور دوسری جانب آئی
جہاں اسکی ساری میڈیسنز رکھی تھی لیکن اسے پہلے رپورٹس

دیکھنی تھی تاکہ وہ پامیر کی کنڈیشن سمجھ سکے اور وہ
رپورٹس ماہم کے پاس تھیں
اس نے اپنی پاکٹ سے فون نکالا اور ماہم کا نمبر ڈائل کیا اسکا
نمبر اب بھی بزی جا رہا تھا اس نے دو تین بار کوشش کی لیکن
ایک ہی جواب آتا رہا "یور ڈائل نمبر از بزی آن این ادھر کال پلیز
"ٹرائے لیٹر
یہ کال کیوں نہیں اٹھا رہی۔۔۔؟ کومل کو حیرت ہوئی ایک ڈاکٹر
کبھی بھی اتنا لاپرواہ نہیں ہو سکتا تھا اسکے مریضوں کی کسی
بھی وقت کال آسکتی تھی
اس نے فون ایک سائیڈ رکھا اور واپس سے پامیر کی جانب آئی
جو انجکشن اسے پتہ تھے وہ اس نے نکال کر ایک جانب کئے اور
ان میں دوائی بھرتے کاٹن سے سرنج صاف کر کر پامیر کے ہاتھ

کے قریب آئی اسکا ہاتھ اپنے مومی ہاتھوں میں تھامتے دل بے
اختیار زور سے دھڑکا نظر اسکے چہرے پر پڑی اسکی بند آنکھیں
بھی کومل کو خود پر جمی محسوس ہو رہی تھیں
اپنے دل کو سمبھال کر اس نے انجکشن اسکی
رگوں میں انجیکٹ کرتے پش کرنا شروع کیا جیسے جیسے دوا
پامیر کی رگوں میں دوڑتی چلی گئی اسکے بے جان وجود کے
پرزے تھوڑی تھوڑی حرکت میں آنے لگے مانو کافی عرصے سے ایک
بنجر زمین پر آج پانی بہایا گیا ہو اور ان میں جان آگئی ہو
کومل نے اسی طرح دو انجکشن اور لگائے تھے جن کا بظاہر کوئی
اثر نہیں دکھ رہا تھا لیکن اندر اسکا جسمانی نظام حرکت میں
آنا شروع ہو چکا تھا دل کی سپیڈ کے پائنٹ پہلے سے بڑھ گئے
تھے یہ انجکشن ماہم نے بھی لگائے تھے لیکن

ان میں وہ اثر نہیں تھا جو اثر آج ان انجکشنز میں تھا اب یہ
کوئی نہیں جانتا تھا وہ کومل کے لمس کا اثر تھا یا انجکشنز کا
اسے دوا دیتے وہ وہی اسکے قریب لیٹ گئی
اور اسکے چہرے کے نقوش میں کھونے
لگی اس کی نظروں میں آج بہت کچھ تھا وہ سب کچھ جو پامیر
اس سے چاہتا تھا کاش وہ اٹھ کر دیکھ لے کہ اسکی محبت جیت
رہی ہے

@@@@@@@@@@@@

وہ ناراض تھی برلاس سے اس سے کبھی بات نہ کرنے کی قسم
اٹھالی تھی لیکن اسے اپنے سامنے یوں سر جھکائے بیٹھے دیکھ
ساری ناراضگی ہوا ہوئی وہ پریشان سا بیٹھا اس سے اپنی باتیں
شیئر کر رہا تھا اور وہ دل ہی دل میں اس احساس کے تحت

خوش ہو رہی تھی کہ وہ اسے اپنی باتیں بتانے لگا ہے

وہ دونوں اس وقت آئرہ کے روم میں ونڈو کے قریب رکھے کاؤچ

پر تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھے تھے باہر لاک ڈاؤن لگایا گیا تھا

جس کی وجہ سے وہ آئرہ سے ملنے اسکے گھر آیا تھا یہاں آنا

اسے عجیب لگا تھا لیکن آئرہ کو خوشی کے مارے یہ بھی ٹھیک

لگ رہا تھا اسکے آتے پہلے پہل تو نکھرے دکھائے لیکن اسکے سوری

پر جھٹ سے مان گئی مانو پہلے سے تیار بیٹھی ہو

میری زندگی ہیں میرے تینوں بھائی۔۔۔انکے بغیر میں درخت سے

جھڑے ایک سوکھے پتے کی مانند ہوں جسکا وجود تو ہوتا ہے

لیکن اس میں جان نہیں ہوتی۔۔۔" اسکا ٹوٹا لہجہ اندر دل کا حال

صاف بیاں کر رہا تھا آئرہ کو اسے ایسے دیکھ بلکل اچھا نہیں

لگ رہا تھا

یہ محبت بڑی بے کار چیز ہوتی ہے ملنے سے پہلے ایک کڑا امتحان
لیتی ہے جس میں جو پاس ہوا وہ زندگی کی طرف اور جو فیل
وہ موت کے منہ میں۔۔۔"محبت کو اسکے منہ سے بے کار سن کر
آئرہ کا دل یکدم چھوٹا ہوا کیا وہ محبت کے بارے میں یہ خیالات
رکھتا تھا اور وہ۔۔۔وہ کتنا بڑا رسک لے کر اس سے محبت کر
بیٹھی تھی
میں کبھی محبت نہیں کرونگا۔۔۔کیونکہ میں ان امتحانات سے
نہیں گزرنا چاہتا۔۔۔"آہ یہ ٹوٹا تھا آئرہ کا دل۔۔۔اسکی آنکھیں
نہ محسوس طریقے سے نمکین پانی سے بھرتی چلی گئی جو
اس نے منہ دوسری جانب کر کر اپنی انگلی کی پوروں سے چن
لیا دل تھا کہ بھاری ہوا جا رہا تھا مانو پورا پہاڑ اس پر آن گرا
ہو

وہ اٹھنے ہی والی تھی جب برلاس کا سر اسکے کندھے پر آٹکا اور
آئرہ وہی کی وہی ٹھہر سی گئی دل بند ہو گیا سانس باہر آکر
اندر جانا بھول گئی پورے بدن پر ایک لرزا سا طاری ہوتا چلا گیا
وہ سٹک ہوئی بیٹھی سامنے مرر میں دیکھے گئی اتنی
بھی ہمت نہ ہوئی کہ ذرا سا سر خم کر کے اسے دیکھ لے بس مرر
میں اسکا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ اسکا دل مزید ڈوبا
پتہ نہیں بھائی کب ٹھیک ہونگے۔۔۔"وہ سر رکھ کر بھی نارمل تھا
مطلب اب تک اسکا دھیان نہیں گیا تھا کہ اسکا سر کہاں رکھا ہے
جب کہ دوسری جانب اسکی حالت پتلی ہوتی گلا خشک ہوا جا
رہا تھا
اللہّ پپ۔۔۔پاک۔۔۔ٹھ۔۔۔ٹھیک کر دیں گ۔۔۔گے "اس سے
بولنا تک

محال ہو رہا تھا جب برلاس نے بھنویں اچکاتے سر اٹھا کر اسے
دیکھا وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی
تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟نہ سمجھی سے پوچھا اسکے سر اٹھاتے آئرہ
نے لمبی سانس خود میں اتاری جو کب سے بند تھی۔ برلاس کے
پوچھنے پر وہ بری طرح سے گڑ بڑا گئی
وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"اسے لگا وہ بولنا بھول گئی ہے۔۔۔ماتھے پر پسینے
کے قطرے چمکنے لگے برلاس اب بھی سوالیہ نظروں سے دیکھ
رہا تھا محسوس وہ کرتا تھا ہر لمس لیکن اس وقت اسکا دھیان
صرف اپنی بتائی گئی باتوں پر تھا
ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"یکدم بولتے وہ اٹھ کر جانے لگی جب پیچھے
سے اسکی کلائی برلاس کے فولادی ہاتھوں میں جکڑی گئی اس
عمل پر آئرہ کا دل یک بارگی سے دھڑکا تھا

اسکی کلائی تھامے وہ دھیرے سے اٹھا اور اسکے سر سے سرکا
دوپٹہ جو ڈھلک کر نیچے گرنے والا تھا اس نے اٹھا کر ٹھیک سے
کندھوں اور سر پر پھیلایا دونوں کا عکس اس وقت سامنے مرر
میں نظر آرہا تھا جس میں دونوں کی نظر ملتے دل اتنی زور سے
دھڑکے مانو ابھی نکل کر باہر آجائیں گے وہ عین آئرہ کے پیچھے
اسکے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھا دونوں ہی مرر
میں ایک ساتھ اس قدر حسین لگ رہے تھے مانو دونوں کو بنایا
ہی صرف ایک دوسرے کیلئے ہو برلاس کا قد آئرہ سے پانچ انچ
بڑا تھا اسکا سر برلاس کے کندھے تک پورا آرہا تھا وہ نازک جان
ایک چٹان کے آگے کھڑی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی
ایک ساتھ بہت حسین لگ رہے ہیں ہم۔۔۔" تھوڑا سا آگے کو جھکتے
اسکے کان میں دھیمی سی سرگوشی کرتے اسکے انگ انگ پر

لرزاطاری کر گیا آئرہ سانس روکے کھڑی اسے دیکھے گئی وہ تو گویا پتھر کی مورت بن گئی تھی

اسے اسی وقت برلاس کا جملہ یاد آیا

میں کبھی محبت نہیں کرونگا۔۔۔کیونکہ میں ان امتحانات سے "

"نہیں گزرنا چاہتا۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے اپنا آپ برلاس کے حصار سے نکالا اور ایک جانب کھڑی ہو گئی اسکے اس عمل پر برلاس نے پھر نہ سمجھی سے اسے دیکھا

دد۔۔۔دور رہا کریں مم۔۔۔مجھ سے۔۔۔"کانپتے ہوئے لہجے میں ہمت کرتی بمشکل بولی

پاس کب آیا میں۔۔۔؟آہ اسکا یہ جملہ آئرہ کا دل اور مزید بری طرح سے توڑ گیا پاس کب آیا۔۔۔؟ہر بار اس نے اسکی پناہوں میں

اپنا تحفظ ڈھونڈا اور وہ کہہ رہا تھا پاس کب آیا

پپ۔۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔" کہتے وہ باہر نکلنے ہی لگی تھی جب برلاس

نے اسکی کلائ تھامتے اپنی جانب ایک جھٹکے سے کھینچا وہ

لہراتی ہوئی اسکی جانب آئ تھی اور آتے اسکا سر برلاس کے

فولادی سینے سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا

وہ قریب آئ تھی اسکے بے حد قریب اتنا کہ وہ اسکے چہرے پر

دو انچ کے فاصلے سے جھکا اسکی بھوری پر کشش آنکھوں میں

جھانک رہا تھا نہیں وہ ان آنکھوں کے ذریعے اسکے دل میں

جھانک رہا تھا آئرہ کی ایک کلائ برلاس کے ہاتھ میں تھی جسے

اس نے اپنے فولادی سینے سے لگا رکھا تھا اور دوسرا ہاتھ برلاس

کے سینے پر سیدھا رکھا تھا جو اس نے خود کو اسکے سینے سے

ٹکرانے سے بچاتے ہوئے رکھا تھا اور برلاس کا دوسرا ہاتھ۔۔۔؟

وہ چاہتا تو اسے آئرہ کی کمر پر رکھ لیتا جتنا وہ اسکی آنکھوں
میں اس وقت گم ہو رہی تھی اسے محسوس بھی نہ ہوتا لیکن
برلاس کا ایک ہاتھ نیچے کی جانب سیدھا تھا گویا کہ اس نے
درمیان میں فاصلہ رکھ کر بھی صرف ایک کلائ پکڑ کر اپنے
قریب تر کر لیا تھا

میں۔۔۔نے کہا محبت نہیں کرونگا۔۔۔نہ اسکے امتحانات دونگا
لیکن تم نے موقع نہیں دیا دوسرا جملا بولنے کا۔۔۔"اسکی آنکھوں
میں جھانکتے شدّت اور جذباتوں سے بوجھل ہوتے لہجے میں
بولتا پھر سے آئرہ کا دل بری طرح سے دھڑکا گیا وہ بھیگی
سوالیہ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

میں سیدھا عشق کرونگا۔۔۔۔جس میں صرف ایک موت کی منزل
طے کرنی پڑے۔۔۔"اسکا جملا پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ آئرہ نے

تڑپ کر اسکے سلگتے لبوں پر اپنا نرم و ملائم ہاتھ رکھا پل میں
وہ نمکین پانی ایک قطرہ بن کر اسکے غلابی غلابی گالوں پر
لڑھک گیا
اسکے اس عمل پر برلاس کی آنکھوں میں جذبات امڈتے آتش
لبوں پر شریر سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی وہ اتنے قریب سے
آئرہ کی آنکھوں میں دیکھتے نجانے کیسے خود پر جبر کر رہا تھا
درمیان کا فاصلہ صرف تین لفظوں کا تھا اور یہی تین لفظ کہنے
میں نجانے اور کتنا وقت لگتا برلاس کا دل بری طرح سے اسکے
آنسوں اپنے پیاسے لبوں سے پینے کے لئے مچل اٹھا تھا خود کو
اس عمل سے روکنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا
کچھ بنانا آتا ہے۔۔۔؟ اتنے رومانٹک ماحول میں اس سے یہ سوال
آئرہ کو بری طرح سے چونکا گیا وہ دھیرے سے سر اثبات میں

ہلا گئی

تو جاؤ بنا کر لاؤ مہمان کو بنا کھلائے واپس بھیجنے پر سخت
گناہ ملتا ہے۔۔۔"اس کی بات پر آئرہ پہلے پہل تو یک ٹک دیکھے
گئی آخر میں اس کے پنکھڑی سے لبوں پر مسکراہٹ در آئی
ابھی لاتی ہوں۔۔۔" برلاس کے کلائی چھوڑتے وہ باہر جانے ہی لگی
تھی جب وہ پیچھے سے پھر بول پڑا
یہ بندہ نہ چیز ہمیشہ کیلئے آپ کے دل کے گھر میں پناہ چاہتا ہے
مل سکتی ہے۔۔۔۔؟اسکا یہ شریر لہجہ اور لفظ سنتے آئرہ نے
گہری سانس خود میں اتاری اور بنا مڑے سر اثبات میں ہلا کر
کمرے سے باہر نکل گئی برلاس ایک دلکش مسکراہٹ مسکراتا وہی
اسکے بیڈ پر دھپ سے لیٹ کر چھت گھورنے لگا

@@@@@@@@@@@@

ہی کب آئے گا ہوسپٹل۔۔۔؟کمزوری کی وجہ سے وہ چکراتے سر
کو زیحال کے کندھے پر رکھتی دھیمی آواز میں بولی جب
ڈرائیونگ کرتے زیحال نے ایک نظر اسے دیکھا عورت مرد کو باپ
بننے کی خوشی دینے کیلئے ان نو ماہ میں کتنی تکلیف سے گزرتی
ہے اسکا اندازہ زیحال کو اچھے سے ہو گیا تھا وہ جتنا زمل کیلئے
پاگل تھا اس وقت مزید ہو رہا تھا جو اسکی اولاد کو اپنی کوک
میں لئے درد میں مبتلا تھی لیکن ایک لفظ نہیں بولی
ابھی آجائے گا میری جان تم دیکھو۔۔۔وہ پہاڑ۔۔۔"بولتے ہوئے اس
نے ایک پہاڑ کی جانب اشارہ کیا زمل نے اسکی انگلی کی اوٹ میں
اس پہاڑ کو دیکھا
وہاں سے ایک جھیل نظر آتی ہے جس سے گرتا ہوا پانی اور اسکا
"شور سن کر سارا ڈپریشن ختم ہو جاتا ہے۔۔۔

سچ میں۔۔۔۔ہم کب جائیں گے ہبی۔۔۔"وہ ایکسائیٹڈ سی ہوتی
پوچھنے لگی
جب ہمارے بے بیز آجائیں گے مل کر جائیں گے اور وہ قدرتی
نظارے دیکھے گے۔۔۔"اس کی بات سنتے وہ اس پہاڑ کو دیکھے
گئی جس پر ہری گھاس کا قدرتی لحاف تھا جو اسکی خوبصورتی
کو مزید چار چاند لگا رہا تھا
بلاشبہ اللہّ پاک کے بنائے ہوئے نظارے انسان کو دلی سکون
دینے میں دنیا کی ہر دوا سے آگے تھے جنہیں دیکھ کر انسان کی
روح تک پر سکون ہو جاتی ہے
زمل پہاڑ دیکھ ہی رہی تھی جب زیحال نے اپنا موبائل ڈھونڈنا
چاہا لیکن وہ جلدی میں گھر ہی بھول آیا تھا اسے خود پر غصّہ
آیا سنسان راستہ دیکھ اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہونے لگا تھا

لیکن کیا اسکا اندازہ اسے دور دور تک نہیں تھا اس نے کچھ
سوچتے سامنے ڈیش بورڈ پر موجود ایک بٹن پر یس کر دیا
جس میں سورہ محمّد کی تلاوت چلنے لگی تھی زمل کی بے
چینی اسے سن کر ہو ختم ہونے لگتی تھی
تب ہی اسے اپنی گاڑی کے شیشے میں سے اپنے پیچھے ایک بلیک
ویگو نظر آئی جسے اس نے عام ٹریفک سمجھ کر اگنور کیا اور
سامنے کی جانب اپنی توجہ مبذول کی زیحال کی گاڑی کی سپیڈ
کم ہونے کی وجہ سے وہ گاڑی باآسانی اسکے برابر ہو گئی
زیحال لمحے کے پہلے حصّے میں زیحال سے پاشا بے بنا تھا اس
گاڑی کے شیشے بند تھے اور سیاہ ہونے کی وجہ سے اندر کون تھا
یہ بھی نہیں دکھ رہا تھا اور پیچھے بیٹھے بندے اسے اب تک
نظر نہیں آئے تھے

وہ خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا زمل اب تک انہی قدرتی نظاروں
میں کھوئی ہوئی تھی جب اسکی جانب بھی ایک ویگو سپیڈ
میں آتی اسکے مقابل ہوئی پاشا نے دونوں اطراف ایک گہری نظر
ڈالی اسکا دل۔۔۔کسی بہت
بری گڑبڑ کی پیشن گوئی کروانے لگا تھا اس نے ڈیش بورڈ سے
ایک بٹن پریس کرتے ونڈوز بند کر دی
ہی۔۔۔یہ کیوں کی بند میں باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔"ونڈو بند
ہوتی دیکھ وہ منہ بسور کر بولی
ک۔۔کچھ نہیں۔۔۔دھول مٹی آ رہی تھی اس لئے بند کئے۔۔۔"
جلدی
سے جھوٹ گھڑا زمل اپنے بدن میں ہوتی کمزوری کے باعث
زیادہ غور نہیں کر پائی تب ہی سامنے دیکھنے لگی کچھ دیر

گزری ہی تھی کہ وہ دونوں ویگو ایک جھٹکے میں فل سپیڈ میں
اس سے آگے جاتی ایک دم راستے کے بیچ حائل ہوئی تھیں جن سے
ٹکراؤ کے ڈر سے زیحال کا پاؤں ایک دم گیس پیڈل سے ہٹتا
سیدھا بریک پر لگا اور سٹیرنگ زور سے گھمایا
بریک ایک دم لگنے کی وجہ
سے زمل کا سر ڈیش بورڈ پر لگنے ہی والا تھا کہ زیحال نے اپنا
ایک ہاتھ اسکے آگے کرتے سر ڈیش بورڈ پر لگنے سے بروقت بچایا
سیٹ بیلٹ کی وجہ سے پیٹ پر بہت برا دباؤ آیا تھا لیکن گاڑی
سلپ ہوتی
کم رفتار کی وجہ سے جلدی ہی ان ویگو کے قریب تھوڑے ہی
فاصلے پر جا رکی تھی
زمل بری طرح سے ہانپتی ہوئی زیحال کو پھٹی پھٹی نظروں

سے دیکھتی سامنے کھڑی گاڑیوں کو دیکھنے لگی جن کے پیچھے
چار چار مصلحہ افراد چہروں پر سیاہ ماسک لگائے ہاتھوں میں
جدید وپین پکڑے گاڑی سے نیچے اترے انھیں دیکھ تو زمل سانس
لینا بھول گئی تھی
زمل۔۔۔۔زمل یو او کے۔۔۔"اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتے فکر مندی سے
پوچھا لیکن وہ ہونقوں کی طرح ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی
اسکے چہرے پر خوف کا سایہ لہراتے دیکھ زیحال اسکی جانب مڑا
گلالے۔۔۔یہاں دیکھو ڈونٹ بی پینک او کے۔۔۔"اسکے چہرے پر
خوف دیکھ زیحال نے اسکا چہرہ اپنی جانب کرتے محبت بھرے
لہجے میں کہا
یہ۔۔۔یہ لل۔۔لوگ۔۔ک۔۔۔کون ہیں۔۔۔"وہ انکے ہاتھوں
میں بڑی

بڑی بندوقیں دیکھ ڈر کے مارے بری طرح سے
کانپنے لگی تھی تب ہی زیحال کا بازو زور سے تھام گئی اسکے
چہرے پر اتنا خوف دیکھ زیحال کا دل مٹھی میں آیا وہ ڈر نہ
جائے جس کی وجہ
سے وہ اپنے بندے نہیں لایا تھا لیکن اس بات سے بے خبر تھا کہ
اسے مارنے کیلئے اسکے سارے دشمن تاک لگائے بیٹھے تھے بہت
ہی نازک وقت پر اس کے دشمنوں نے اس پر گھیرا ڈالا تھا کم از
کم وہ زمل کو لے کر ان سے نہیں لڑ سکتا تھا
تم ڈرو۔۔۔ مت۔۔۔ ہمارے بے بیز کیلئے ٹھیک نہیں ہے او کے
۔۔۔ جسٹ
ریلیکس میں ہوں ناں۔۔۔" ہاں وہ تھا اسکے ہوتے کوئی ڈر نہیں
تھا لیکن اسے ہی کھونے کا ڈر تھا زمل ڈر کے مارے زیحال کا بازو

مزید سختی سے تھام گئی اسکا ڈرزیحال کو شدید قسم کی
فکر میں مبتلا کر رہا تھا وہ کبھی اپنے سامنے اپنے دشمن کو دیکھ
اس طرح پینک نہیں ہوا تھا جس طرح اب ہو رہا تھا اور وجہ
صرف زمل تھی اور اپنے بچے
زمل کے چہرے پر شدید قسم کا خوف دیکھ
پاشا نے ایک خون خوار نظر ان لوگوں پر ڈالی اکیلے میں تو صرف
ہڈیاں توڑ کر جاتا لیکن زمل کو خوف زدہ دیکھ وہ طیش میں
آتا پیچھلی نشست پر پڑی ریوالور اٹھا کر گاڑی کا دروازہ کھولے
باہر نکلنے لگا جب اسکے ہاتھ میں گن دیکھ زمل نے تڑپ کر اپنے
دونوں ہاتھوں میں اس کا بازو زور سے تھامتے باہر نکلنے سے روکا
ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں آ۔۔۔ آپ باہر نہ جائیں۔۔۔ "اسکے ہاتھ میں
گن

دیکھ کر وہ مزید ڈر گئی تھی وہ تو پہلے سے ڈرپوک تھی یہ
سب دیکھ تو اسکی جان لبوں پر آئی تھی
گلا لے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔۔" وہ اسکے نازک ہاتھ
پر اپنا فولادی ہاتھ رکھتے نرمی سے تسلی دیتا نیچے اترنے لگا
نہیں۔۔۔۔ نہیں آ۔۔آپ نہ جائیں۔۔۔" وہ باقاعدہ رونے لگی تھی
اور
اسکا رونا زیحال کو مزید فکر میں مبتلا کر گیا اس نے ایک بسی
والی نظر زمل پر ڈالی اور پھر ان لوگوں پر
چچ۔۔ چلیں یہاں سے۔۔۔ ہی چلیں۔۔،" اسکے ضد کرنے پر زیحال
نے مجبوراً گاڑی پھر سے سٹارٹ کی اور ایک خون خوار نظر
ان لوگوں پر ڈالی وہ جیسے ہی گاڑی ریورس کرنے لگا ایک کے
بعد ایک بلیک ویگو اسکے گرد گھیرا تنگ کرتی چلی گئی ہر جانب

گاڑیاں ہی گاڑیاں اور ان میں موجود وی پیز پکڑے لوگوں کو دیکھ
زمل سانس لینا بھول گئی تھی وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے
آس پاس لوگوں کو دیکھنے لگی انکو دیکھ
زیحال کو مجبوراً گاڑی کو پھر
بریک لگانی پڑی اس نے آس پاس ایک سپاٹ نظر دوڑائی اسے
ہر جانب سے پولیس کی بھاری نفری نے گھیر لیا تھا اکیلا ہوتا تو
بھی ان سارے گیدڑوں سے مقابلہ کر جاتا لیکن زمل کے ساتھ وہ
بے بس تھا حد سے زیادہ بے بس
دیکھتے ہی دیکھتے ان گاڑیوں سے پولیس فورس گاڑیوں سے
نکلتی اس پر اپنے وی پیز تان گئی
ہم نے تمہیں چاروں جانب سے گھیر لیا ہے پاشا

یو آر انڈر ارریسٹ۔۔۔"ایک پولیس آفیسر منہ کے آگے پولیس
موبائل
کئے بلند آواز میں بولا سپیکر کی وجہ سے
اسکی آواز گاڑی کے اندر صاف سنائی دے رہی تھی جسے سنتے
زمل نے تڑپ کر زیحال کو دیکھا وہ سرد ہوتی آنکھیں ان پر
گاڑھے سپاٹ تاثر چہرے پر لئے دیکھ رہا تھا بہت غلط وقت پر
ان لوگوں نے پنگا لیا تھا اس نے زمل کا ہاتھ نرمی سے
پیچھے کرتے یکدم گاڑی سے نیچے اترا اسکے پیچھے زمل روتی
اسے آوازیں دیتی رہ گئی
خود کو ہمارے حوالے کر دو۔۔۔پاشا۔۔۔"وہ پولیس آفیسر پھر سے
مائیک میں بولا تھا سب ویپنز کا رخ اب پاشا کی جانب تھا جسے
دیکھ اندر بیٹھی زمل کی جان پر بن آئی تھی وہ چیختی زیحال

کو گاڑی میں آنے کا کہتی رہی لیکن وہ اکیلا سیناتان کر پوری
فورس کے آگے کھڑا تھا

بہت غلط وقت پر آئے ہو اے سی پی۔۔۔"اپنے مخصوص انداز
میں بولتا وہ ایک پل کیلئے اس اے سی پی کو گڑ بڑانے پر مجبور
کر گیا اتنی بھاری نفری دیکھ کر بھی اسکے چہرے پر خوف
نہیں تھا اور یہی بات اسکے دشمنوں کو زیر کر گئی تھی
غلط اور صحیح ہم بھی بعد میں دیکھتے ہیں پاشا اس وقت تو
تم پوری طرح سے ہمارے قبضے میں آ چکے ہو۔۔۔بہتر ہو گا خود
"کو ہمارے حوالے کر دو۔۔۔

اسکی بات پر پاشا نے ایک لمبی سانس خود میں اتاری وہ چاہ
کر بھی یہاں خون خرابہ نہیں کر سکتا تھا جتنا ہو سکتا تھا وہ
خود پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا اندر بیٹھی زمل کی

چیخیں اسے ونڈوز بند ہونے کی وجہ سے سنائی ہی نہیں دے
رہی تھی

وہ کچھ بات کرنے کیلئے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے
سیاہ ماسک پہنے بندے نے ہاتھ میں پکڑے وپین کی بیک سائیڈ
پاشا کی گردن کی پشت پر دے ماری

ہی۔۔یییییی۔۔۔"زمل چیختی دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے
لگی لیکن خوف اور ہڑبڑاہٹ کے مارے وہ کھل ہی نہیں رہا تھا
اسکی گردن میں بہت بری طرح سے جھٹکا آیا تھا جب وہ ایک
ہاتھ اپنی گردن کی پشت پر رکھتا پیچھے کی جانب مڑا تب ہی
ایک اور زوردار ضرب اسکے آگے سے ماتھے پر لگی

ہییییی۔۔!!!!دروازہ کھلتے وہ تڑپ کر گاڑی سے نیچے اترتی زیحال
کی جانب بھاگنے لگی جب ایک دوسرے سیاہ ماسک پہنے شخص

نے اسکے کندھوں کو پیچھے سے پش کیا اپنے ہی جان کی جانب
بڑھتی زمل منہ کے بل سیدھا زمین پر جا گری تھی اسکا پیٹ
بری طرح سے زمین سے ٹکراتے ایک دل خراش روح فنا کر دینے
چیخ پہاڑوں میں گونج اٹھی تھی

ہبی۔۔۔یییییی" اسکی درد بھری چیخ سنتے زیحال جو سر پر
چوٹ لگنے کی وجہ سے نیچے جھک ہی رہا تھا کرنٹ کھا کر
سیدھا کھڑا ہوا اور سامنے زمل کو زمین پر پیٹ کے بل گرے دیکھ
اسکی آنکھیں پھٹی دل ایک دم بند ہو گیا
زمل۔۔۔۔!!!!!۔۔۔وہ سب کو پیچھے

کرتا زمل کی جانب دوڑنے ہی لگا تھا کہ دو پولیس اہلکار نے اسے
بازوؤں سے تھامتے وہی روکنا چاہا لیکن اس نے دونوں کو پوری
قوت سے آپس میں بھڑاتے سیدھا زمین پر گرایا اور انکے ہاتھ میں
پکڑا وپین چھینتے دونوں کا سینا اسی پل چھلنی کرتے موت کے
گھاٹ اتار دیا اسے حرکت میں آتے دیکھ مزید افسران اسکے گرد
گھیرا تنگ کرتے چلے گئے اس سے پہلے وہ ان پر ٹوٹ برستا اسی
پل پہاڑوں میں سے شام کے اس پہر ایک آگ کی چنگاریاں سی
نکلتی سب کو اپنی لپیٹ میں لیتی چلی گئی

ہر جانب سے پاشا کے بندوں نے پولیس فورس پر دھڑا دھڑ
فائرنگ کرتے آن کی آن سبکو اپنے گھیرے میں لے لیا خود پر حملہ
ہوتے دیکھ سب افسران جوابی حملے کیلئے انکی جانب دوڑ گئے
ہر طرف فضاؤں میں گولیوں کی آواز گونج اٹھی تھی اتنے یہ

پولیس افسران نہیں تھے جتنے درجنوں کی تعداد میں پاشا گینگ
کے لوگ تھے اور انکے پاس امپورٹڈ جدید اصلحہ
ان سب کے بیچ سے نکلتا دوڑ کر زمین پر پڑی زمل کے قریب آتا
زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے اس کا سر اپنی گود میں رکھ گیا
!!!زمل۔۔۔۔۔
ہبی۔یییی۔۔۔"زیحال کو دیکھ وہ درد کی شدّت کی وجہ سے
روتی چیخ اٹھی تھی اسکے دونوں ہاتھ اپنے پیٹ کے گرد لپٹے
ہوئے تھے جہاں برداشت سے باہر اٹھتا درد اسکی جان نکال رہا
تھا
جی۔۔۔جی ہبی کی جان۔۔کچھ نہیں ہوا ہم۔۔۔۔ابھی۔۔۔ابھی
ہوسپٹل چلیں گے۔۔۔"کہتے اسے ایک جھٹکے میں بانہوں میں
بھرتے اپنی گاڑی کی جانب آیا جہاں اسکے بندے اسی کی حفاظت

کیلئے آن پہنچے تھے پاشا کو آتے دیکھ پچھلی نشست کا دروازہ
کھول دیا زیحال اسے پچھلی نشست پر لٹاتے خود جلدی سے
ڈرائیونگ سیٹ پر آتا گاڑی سٹارٹ کرتا سٹیرنگ گھماتے اس
گھما گھمی سے نکالتے فل سپیڈ میں مین سڑک پر لے آیا
راستہ سنسان دیکھ اس نے اپنی گاڑی میں موجود الارم بٹن
پریس کر دیا تھا جس سے بظاہر گاڑی میں تلاوت چلنے لگی تھی
لیکن وہاں موجود سسٹم میں اسکے بندوں کو لائیو لوکیشن
پر پہنچنے کا سگنل مل گیا تھا تب ہی اسکے بندوں کی گاڑیاں
جو کہ درجوک پہاڑی راستوں کو چیرتی تھوڑی ہی دیر میں
وہاں پہنچتی پوری پولیس فورس پر قبضہ جما چکی تھی اور
اب وہاں سینے پر سینے چھلنی کئے جا رہے تھے اس نے کہا تھا کہ
غلط وقت پر پنگا لیا ہے لیکن نہیں مانے وہ اور اب اسکے بندے

ان سے اچھی طرح منوا رہے تھے

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

پیچھے زمل کی دل خراش چیخیں سنتے اسکے سٹیرنگ پر رکھے

ہاتھوں پر کپکپاہٹ طاری ہو رہی تھی آنکھوں میں اترتی سرخی

کو پیچھے دھکیلتے اس نے سپیڈ مزید بڑھائی وہ گھبراہٹ کے

مارے میں اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتا ان کی کپکپی دور کرنے کی

کوشش کر رہا تھا

اس کی زبان مقفل ہو گئی تھی۔۔۔ جسم سے جان نکل رہی تھی

وہ تو اسکی وجہ سے وہاں خون خرابہ نہیں چاہتا تھا لیکن یہ

سب۔۔۔ یہ منظر زیحال کے لئے کسی قیامت خیز منظر سے کم نہیں

تھا

ہی۔۔۔ یییییی" وہ درد کی شدّت کی وجہ سے پھر چیخ اٹھی

تھی اس نے پیچھے مڑ کر زمل کا ہاتھ زور سے تھامتے ایک ہاتھ
سے ڈرائیونگ کی اسکی اس چیخ پر زیحال نے ضبط سے آنکھیں
مینچتے اپنے ہاتھ مزید مضبوطی سے سٹیرنگ پر جمائے جن میں
اسکی طاقت ختم ہو رہی تھی گری صرف وہ تھی تکلیف میں
اسکے ساتھ زیحال بھی مبتلا ہو رہا تھا اتنا کہ اسے لگا اس
تکلیف کے بعد وہ کبھی جی نہیں پائے گا
وہ سانس روکے ڈرائیونگ کرنے لگا تھا زمل کی یہ
دل خراش چیخیں اسکے کانوں میں پڑتی پل پل زیحال کو مار
رہی تھی وہ زمل کا ہاتھ بھینچتے اسے تسلی دیتا حلانکہ اسے
اس وقت خود بھی تسلی کی ضرورت تھی
اسے شدید درد میں مبتلا ہوئے دیکھ وہ خود جان لیوا تکلیف
سے گزر رہا تھا گاڑی فل سپیڈ میں تھی لیکن وہ بھی زیحال کو

کم لگ رہی تھی اس کا بس چلتا وہ زمل کو لے کر اڑ کر اپنے
علاقے میں پہنچ جائے۔۔۔۔پھر بھی وہ عموما لگنے والے وقت سے
پہلے پہنچ گیا تھا
گاڑی ڈیرے کے آگے کھڑی کرتے جلدی سے اترا اور پیچھے لیٹی
زمل کو بانہوں میں اٹھائے اندر کی جانب لایا وہ اسکے کالر کو
مٹھی میں جکڑے سینے میں منہ دیے۔۔ایک ہاتھ سے اپنے پیٹ
کی جانب مٹھی بھرے درد پر تڑپتی چیخ رہی تھی اسکا اتنی دیر
میں درد کے باعث رو رو کر برا حال ہو چکا تھا
وہ پامیر کے ساتھ والے کمرے میں زمل کو لٹاتے کومل کو آوازیں
دینے لگا جو اسکی آواز سنتی دوڑ کر اس کمرے میں آئی تھی زمل
کی یہ حالت دیکھ اسکے ایک پل میں ہاتھ پیر پھولے وہ دوڑ کر
اسکے قریب آتی اسکا ہاتھ تھامے دوسرا ہاتھ سر پر پھیرنے لگی

کیاہوااسے۔۔۔۔زیحال کیاہوازمل کو۔۔۔۔؟اسے پاگلوں کی طرح
بکھری حالت میں زمل کو دیکھتے فکر مندی سے پوچھا
یہ۔۔۔۔یہ پپ۔۔۔پیٹ کے بل گر گئی ہے۔۔۔"آہ یہ جملہ ادا کرتے
وہ
قیامت خیز منظر یاد آیااور آتے جیسے جسم بے جان سا ہونے لگا
کیا۔۔۔"کومل اسکے جواب پر حیران سی ہوتی زمل کو دیکھنے
لگی لیکن یہ وقت صرف دیکھنے کا نہیں تھاوہ جلدی سے
دوسرے کمرے میں گئی اور پامیر کو لگنے والے انجکشنز میں سے
ایک انجکشن اٹھا کر لائی اور جلدی سے اس میں دوا بھرتے زمل
کی بازو پر لگا دیاوہ اب بھی درد سے تڑپتی زیحال کا کالر تھامے
لیبر پین میں چیخ رہی تھی اس کی یہ دل خراش چیخ کمرے
میں گونجتی

وہاں موجود چیزوں پر لرزا سا طاری کر رہی تھی

اسے۔۔۔ہو سپٹل۔۔۔لے کر چلو۔۔جلدی۔۔۔"زمل کی کنڈیشن

سمجھتے اس نے زیحال کو مخاطب کرتے جلدی سے کہا وہ اثبات

میں سر ہلاتا اسے پھر سے بانہوں میں بھرے باہر کی جانب لایا

کیا اتنا بے بس وہ پوری زندگی میں کبھی ہوا تھا جتنا اب ہو رہا

تھا اسکے دشمنوں نے کر دیا تھا اسے زیر اس وقت کوئی اسے

جان سے مارنے کی کوشش کرتا تو با آسانی مار سکتا تھا کیونکہ

وہ بد حواس سا ہوتا اپنے حواس کھو رہا تھا

کومل اسکے ساتھ ہی ہو سپٹل کیلئے نکل گئی تھی

ا۔۔۔اپنا فون دو۔۔۔۔"ڈرائیونگ کرتے اس نے کومل سے اسکا فون

مانگا جو اس نے جھٹ سے نکال کر دے دیا زیحال نے ہاتھ میں

پکڑتے جلدی سے یاقوت کا نمبر ڈائل کیا یاقوت اور برلاس وہی

اس فورس پر برس رہے تھے

دوسری رنگ پر اس نے کال پک کر لی تھی

یاقوت۔۔۔۔ہوسپٹل والا رر۔۔۔راستہ۔۔۔۔بلاک کروادو

۔۔۔ہوسپٹل میں

ڈاکٹرز کے علاوہ ایک بندہ بھی نہیں ہونا چاہئے ڈواٹ رائیٹ ناؤ

آخر میں وہ چیخ پڑا تھا کومل نے ایک نظر اسے دیکھا اسکے

سر سے خون بہہ رہا تھا شرٹ کے اوپر والے بٹن کھلے بال

ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے چہرے پر کچھ کھو دینے کا خوف

صاف عیاں ہو رہا تھا اس دوران اسکی آنکھوں کی نمی بھی

کومل دیکھ چکی تھی وہ خود کو رونے سے بمشکل باز رکھنے کی

کوشش کر رہا تھا پاشا بے جیسے بندے کی یہ حالت تھی تو

مطلب تکلیف اپنے اخری درپے تھی وہ بار بار پیچھے مڑ مڑ کر

زمل دیکھتا اور پھر بے چین سا سٹیرنگ تھام لیتا

اسکے بندے ہوسپٹل والے سارے راستے پر جگہ جگہ بکھر گئے

تھے وہ باآسانی جلدی ہوسپٹل پہنچ گئے تھے وہاں پہنچتے

سامنے برلاس ہاتھ میں کلاشنکوف پکڑے کھڑا تھا انکو دیکھ

جھٹ سے مین ڈور اوپن کیا زمل

کو روم میں شفٹ کرتے ڈاکٹرز کی پوری ٹیم اندر بھیج دی گئی

تھی اس دوران زمل نے زیحال کی شرٹ سختی سے جکڑے رکھی

تھی جسے وہ کسی طور چھوڑنے کیلئے راضی نہیں تھی اس لئے

زیحال کو اسکے ساتھ ہی اندر جانا پڑا تھا کومل نے بھی باہر

جانے کو نہیں کہا نہ وہ کہنا چاہتی تھی

آپریشن تھیٹر میں اسکی چیخیں گونج رہی تھیں یہ لیبر پین

سچ میں جان لیوا تھا

زمل کے بدن پر کچھ انجکشنز لگائے گئے تھے جس سے اسکے بدن
کا نیچے والا سارا حصّہ آہستہ آہستہ سن ہوتا چلا گیا لیکن جب
تک سن نہیں ہوا تھا تب تک اسکی چیخیں زیحال کے کانوں میں
پڑتی اسکی جان نکال رہی تھیں وہ نیچے جھکتا اسکی پیشانی
سے پیشانی ملا گیا

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"دھیمی مگر کانپتی
ہوئی آواز میں زمل کو تسلی دیتے اس نے خود ضبط سے آنکھیں
مینچی

ہ۔۔۔ہب۔۔۔ہبی۔۔۔"اس پر دھیرے دھیرے انجکشنز کا نشہ سا
طاری
ہو رہا تھا لیکن اتنی دیر سے چیخنے اور زار و قطار رونے کی وجہ
سے اسکے منہ سے بولتے وقت سسکیاں نکل رہی تھیں

زیحال نہیں دے پایا اسکے ہبی لفظ کا جواب وہ بس اسکی
پیشانی پر آئے پسینے کے قطرے اپنے آتش لبوں سے چنتا پیشانی سے
پیشانی ملائے اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں
بھینچ گیا اسکی آنکھ میں اتنی دیر سے مچلنے والا آنسوں ابل
کر باہر آتا زمل کے رخصار پر بہہ گیا جب زمل نے بند ہوتی
سرخ آنکھوں
سے اپنے ہبی جان کو دیکھا یہ وہ آخری بار دیکھ رہی تھی اسکے
بعد وہ اپنے حواس کھوتی بے ہوش ہو گئی
زیحال۔۔۔"اسے جھکے دیکھ پیچھے سے کومل نے آہستہ سے
پکارا اس نے پہلے پہل تو نہیں سنا لیکن دوبارہ پکارنے پر دھیرے
سے چہرہ اوپر اٹھایا
ایک منٹ باہر آنا۔۔۔"اسے باہر آنے کا اشارہ کرتے وہ خود باہر نکل

گئی زمل بے ہوشی کی
حالت میں بھی اسکی شرٹ نہیں چھوڑ رہی تھی لیکن زیحال
دھیرے سے چھڑواتا اسکی پیشانی چومتے باہر نکل آیا
باہر آتے اس نے ایک نظر زیحال کو دیکھا جو پینٹ کی جیبوں
میں ہاتھ ڈالے ساکت کھڑا زمیں کو تک رہا تھا بکھری حالت بے
بسی چہرے پر صاف رقم تھی
زمل پیٹ کے بل گری ہے۔۔۔اس میں اسکی اور بچے دونوں کی
جان خطرے میں ہے۔۔۔"اسکی بات سنتے زیحال نے تڑپ کر اسے
دیکھا اسکی بات پر اسے لگا تھا اسکا دل بند ہو گیا وہ سانس
نہیں لے پا رہا آنکھوں کے سرخ ڈورے مزید گہرے ہوئے
"ہمیں ابھی سیزرین سیکشن کرنا پڑے گا۔۔۔
آپ۔۔۔آپریشن۔۔۔"اپنے حلق سے بمشکل آواز نکالتے اس نے بے

یقینی سے پوچھا وہ تو ڈرتی تھی اس طرح کی ڈلیوری سے تب
ہی زیحال نے ان نو مہینوں میں اسکی صحت کا اچھے سے خیال
رکھا تاکہ اسکی نارمل ڈلیوری ہو لیکن۔۔۔یہ عین وقت پر آکر
وہ کڑی آزمائش میں آگیا تھا
دیکھو۔۔۔وہی ایک آپشن ہے ورنہ دو دو جانی نقصان ہو جائیں گے
اسکی بات سنتے زیحال نے پیشانی مسلی اور ایک لمبی سانس
خود میں اتاری جو کب سے وہ کھڑا نہیں لے پا رہا تھا
اک۔۔۔اوکے۔۔۔"اپنے حلق میں اٹکا آنسوؤں کا گولا نیچے دھکیلتے
اسے بمشکل اس آپریشن کی اجازت دی کومل اجازت ملتے واپس
اندر جانے لگی جب زیحال کو وہی کھڑے دیکھ وہ رکی
آجاؤ اپنی گلالے کے پاس۔۔۔دیکھ لو وہ تمہیں باپ بننے کی
"خوشی کتنی مشکل سے دے رہی ہے۔۔

اس نے نظر اٹھا کر کومل کو دیکھا ہونٹ پھڑ پھڑائے اسے ایسے تو
نہیں چاہئے تھی یہ خوشی جیسے اب مل رہی تھی جب اسکے
کانوں میں صرف یہ الفاظ گونج رہے ہوں کہ اسکی زندگی خطرے
میں ہے وہ دھیرے سے سر اثبات میں ہلاتے اسکے ساتھ اندر آیا
@@@@@@@@@@@@@@
وہ لوگ پوری فورس کو الٹے قدموں بھاگنے پر مجبور کر چکے
تھے آدھی فورس تو وہی ختم ہو گئی تھی باقی کے وہاں سے فورا
نکل گئے انکے نکلتے یاقوت نے اپنے بندے ملک میں جگہ جگہ
بکھیر دیے تھے انہوں نے انکے لیڈر پر حملہ کیا تھا جواب میں
انکو سبق سیکھانا ضروری تھا اور ہوا یہ کہ سارا ملک انکے قبضے
میں آچکا تھا جگہ جگہ بلاسٹ پر بلاسٹ ہونے لگے تھے انکا مین
ٹارگٹ اس فورس کو لیڈ کرنے والوں کا ٹھکانا تھا

"سر وہ لوگ۔۔۔ملک میں تباہی پھیلاتے جارہے ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔
ایک پولیس آفیسر اے سی پی کے کیبن میں آتے سلیوٹ پیش
کرتے بولا اے سی پی کے بازو پر خود گولی لگی تھی
مجھے لے جاؤ انکے سامنے۔۔۔"کلس کر جواب دیتے وہ آفیسر کو
ایک پل کیلئے گڑ بڑانے پر مجبور کر گیا
اس بندے کو پکڑنا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔اسکی طاقت کا اندازہ
ہو گیا۔۔۔؟اسکی بیوی حاملہ تھی اسے یا اسکے بچے کو کچھ ہو
گیا تو سب کو چیر پھاڑ کر رکھ دے گا وہ۔۔۔ان سیاست دانوں
کا کیا ہے آرڈر دلوا دیے اب مریں گے تو ہم ناں۔۔۔"وہ بھی پاشا
کی بیوی کو گرتے دیکھ چکے تھے اور اسکے گرنے کے بعد پاشا
کا قہر۔۔۔اب انکے لہجے میں ڈر صاف چھلک رہا تھا اسی پل انکے
موبائل پر کال آنے لگی سامنے سکرین پر قدیر جیلانی نام دیکھ

انکے ماتھے پر شکنیں ابھری

نہ چاہتے ہوئے بھی انکو وہ کال اٹھانی پڑی تھی

یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں نیوز پر۔۔۔ملک پر دہشت گردوں نے حملہ کر دیا۔۔۔کیسے۔۔۔؟

سر۔۔۔اسکے بندے مجھے کوئی انسانی مخلوق نہیں لگتے۔۔

۔سیکنڈز میں جگہ جگہ قبضہ کر لیتے ہیں۔۔۔"پھر لہجے میں بے بسی چھلکی لیکن اسکی بات سنتے جیلانی کے پورے بدن میں

ایک آگ سی بھڑک اٹھی

شیر کو ایک ہی دفع میں اپنے شکنجے میں جکڑ لیتے تو اسے موقع ہی نہ ملتا۔۔۔الٹا حملہ کرنے کا کمینوں۔۔۔۔"آخر میں پوری قوت سے دھاڑے اے سی پی نے فون کان سے ہٹاتے حقارت بھری نظر سے دیکھا

سر۔۔۔جب کہہ ہی دیا شیر تو مان بھی لیں۔۔۔شیر کا شکار اتنا
"آسان نہیں ہوتا۔۔۔
بکواس بند کرو۔۔۔۔مجھے اس پاشا کی گرفتاری چاہیئے کیسے بھی
اور اسی ہفتے سمجھے۔۔۔"کہتے وہ ٹھک سے کال بند کر گئے
گرفتار بھی کر لیں گے ایک بار اس سے بچ تو جائیں۔۔۔"آہ ان سب
کی پھٹ چکی تھی ابھی اسکے بندوں نے یہ حال کیا تھا انکو
ڈر تھا اسکے بیوی بچے کو کچھ ہو جاتا تو سب کی موت پکی
تھی

@@@@@@@@@@@@

آپریشن تھیٹر میں ایک گہری خاموشی تھی ہر جانب ایک دل
بند کر دینے والا گہرا سناٹا صرف ڈاکٹرز کی آواز آپس میں بولتے
ہوئے سنائی دے رہی تھی زمل کے سینے اور پیٹ کے بیچ ایک

گرین پردہ حائل کیا گیا تھا اور زیحال اسکے چہرے کے قریب
اسکا ہاتھ تھامے اب بھی پیشانی پر جھکا آنکھیں بند کیے ہوئے
تھا دل نارمل رفتار سے کم سپیڈ میں دھڑک رہا تھا ایک خوف سا
دل میں تھا اس میں نہیں تھی سکت نہ بیوی کو کھونے کی نہ
اپنے بچوں کو
لیکن بار بار اسکے گرنے کا منظر یاد کرتے اسکی روح فنا ہو رہی
تھی اس نے کبھی یہ وقت نہیں سوچا تھا سب کتنا ٹھیک جا
رہا تھا اچانک اسے کہہ دیا گیا کہ اسکی بیوی بچے کی جان
خطرے میں ہے کیوں۔۔۔؟ کیوں اللہ جی۔۔۔ میں نے ہر صحیح کام
کیا چاہے غلط طریقے سے ہو۔۔۔ لیکن کیا تو تیری مخلوق کیلئے
تھا ناں۔۔۔ ہو گئے کچھ غلط کام بھی اسکی اتنی بڑی سزا نہ دے
کہ میں جیتے جی مر جاؤں۔۔۔ میں مر جاؤنگا یا اللہ۔۔۔ انکو کچھ

بھی ہوا تو۔۔۔" وہ دل ہی دل میں اس دعا پر کانپ اٹھا تھا جسم
پر لرزا سا طاری ہو رہا تھا زمل بے ہوش ہو گئی تھی اسکے پیٹ
کو چاک کر دیا گیا تھا جس سے نکلنے والا خون کومل بار بار
کپڑے سے صاف کرتی آخری تہہ پر کٹ لگانے لگی اس وقت وہ
بھی گرین کوٹ پہنے سر پر پلاسٹک کیپ اور منہ پر ماسک
پہنے ہوئے تھی جس بچے کو اس نے اتنی بار مارنے کی کوشش
کی تھی اسی کی جان آج وہ بچانے کی جدوجہد کر رہی رہی تھی
اسکے ہاتھ میں پہنے وائٹ گلوز اس وقت زمل کے خون سے
سرخ ہوئے جا رہے تھے
زمل کیسی ہے۔۔۔؟ کوریڈور میں کھڑے برلاس کو دیکھ یاقوت
نے آتے سوالیہ پوچھا
پتہ نہیں آپریشن چل رہا ہے۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے وہ وہی

بینچ پر بیٹھ گیا پہلے پامیر اور اب زمل۔۔۔ان سب پر ایک کڑی آزمائش آچکی تھی یاقوت ابھی ابھی اپنے بندوں کو لیڈ کر کر واپس آیا تھا

تم دونوں میں سے او نیگیٹیو بلڈ کس کا ہے۔۔۔؟ کومل نے باہر آتے ماسک چہرے سے نیچے اتارتے پوچھا اسے دیکھ وہ دونوں بیک وقت کھڑے ہوئے

ممم۔۔۔میرا ہے۔۔۔" یاقوت جھٹ سے بولا

آجاؤ۔۔۔"اسے آنے کا کہتے وہ خود واپس آپریشن تھیٹر میں چلی گئی یاقوت اسکے پیچھے پیچھے گیا درمیان میں ایک پردہ حائل تھا یاقوت کے اس بیڈ پر لیٹتے ایک ڈرپ کی سرنج انکی کہنی سیدھی کرتے رگ میں پیوست کر دی گئی تھی وہی اس ڈرپ کا دوسرا سرا زمل کے ہاتھ پر لگا دیا گیا تھا

یاقوت کا بلڈ گروپ ایسا تھا کہ وہ کسی بھی گروپ والے بندے
کو آسانی سے دیا جا سکتا تھا لیکن وہ صرف اسی بندے سے بلڈ
لے سکتا تھا جس کا گروپ اسکے گروپ سے میچ کرے اس نے
پاشا کے وقت بھی اپنی سکت سے زیادہ خون دیا تھا اب بھی
کومل کو غصّے سے گھور کر ڈرپ اتارنے سے روکا اور خون دیتا
گیا تقریباً ایک گھنٹہ آپریشن چلتے ہوئے ہونے کو تھا
کومل کی نظر چھوٹے چھوٹے پیروں پر گئی دل بے
اختیار زور سے دھڑکا چہرے پر مسکراہٹ آئی اس نے بے حد نرم
ہاتھوں سے اسے باہر نکالا اور ٹیشو پیپر سے اسکی پیٹھ صاف
کرتے سیدھا کیا وہ بے بی بوئے تھا جس کی آنکھیں بند تھی
لیکن جیسے ہی کومل نے اسکی آنکھیں اور منہ صاف کیا اسکی
ننھی سی کلکاری پورے تھیٹر میں گونج اٹھی تھی وہ عجیب

بچہ تھا اپنی ہی کلکاری سے ڈرتے مزید رونے لگا تھا یہ دیکھ
کومل کی مسکراہٹ گہری ہوئی ایک توپید االٹا ہوا اوپر سے اپنی
چیخ سے ڈرتے خود ہی رونے لگا
اپنے بچے کی ننھی سی کلکاری زیحال کی
سماعتوں سے ٹکرائی جسے سنتے وہ جوزمل کی پیشانی پر جھکا
ہوا تھا وہی سے بے جان سا ہوتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا دل
کی دھڑکنیں بند ہو چکی تھی وہ سانس نہیں لے پا رہا تھا اسے
اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا کہ اس نے اپنے۔۔۔اپنے خود کے
بچے کی کلکاری سنی ہے
وہ زور سے آنکھیں مینچتا وہی سے سجدے میں چلا گیا
کومل نے مسکراتے اسے سفید کپڑے میں لپیٹتے نرس کے حوالے
کیا تب وہ حیرت میں مبتلا ہوئی۔۔اسے اب پتہ چلا تھا کہ زمل

ایک نہیں دو دو جڑواں بچوں کو جنم دے رہی تھی اسکی
خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا
اسی وقت ایک اور گول مٹول سی بے بی گرل اسکے ہاتھ میں آئی
تھی اس نے ٹیشو پیپر سے صاف کیا لیکن وہ رو
نہیں رہی تھی نہ سانس لے رہی تھی یہ دیکھ کومل دھک سے
رکی اسکے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی
اس نے اسکی پیٹھ پر ہلکی سی چپت لگائی۔۔۔ لیکن وہ اسی طرح
بے سدھ تھی یہ دیکھ کومل کا دل بیٹھا اس نے پھر سے اسکی
پیٹھ تھپتھپائی اور پھر یکدم اسکے کانوں میں نہایت دھیمی سی
ننھی سی کلکاری گونجی اسے سنتے کومل کے رکے دل کی
دھڑکن یکدم بحال ہوئی تھی۔۔۔ مسکراہٹ اسکے چہرے سے جدا
ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی بلاشبہ دونوں بچے عجیب

تھے ایک نے چیخ مار کر اسے ڈرا دیا اور دوسرے نے سانس روک
کر افففف پاشا کی اولاد تھی نارمل بچوں کی طرح کیسے پیدا
ہوتی اتنے پیارے بچے۔۔۔۔یا شاید ان سے اپنائیت کا احساس
سا محسوس ہو رہا تھا انہیں دیکھ دیکھ کر
کومل کی نہ آنکھیں تھک رہی تھیں نہ دل۔۔۔افففف
اس نے اسے بھی دوسری نرس کے حوالے کیا دونوں کو کچھ
گھنٹوں کے لئے شیشے میں رکھا گیا تھا
زیحال نے نہیں دیکھا تھا دونوں کو ہی وہ تو دیوانہ وار صرف
زمل کو دیکھے جا رہا تھا جس کے ٹانکے لگنے شروع ہو چکے
تھے وہ اب تک بے ہوش تھی بچے دونوں صحیح سلامت ہوئے
تھے لیکن پیٹ کے بل گرنے کی وجہ سے زمل کا نقصان ہوا تھا
اسکی فکر میں زیحال کو اپنے بچے بھی نہیں دکھ رہے تھے

سب سے زیادہ برلاس بے چین ہوا تھا دونوں بچوں کو دیکھنے
کیلئے لیکن نرس نے اسے منع کیا آگے سے وہ بھی آتنک وادی تھا
ہر کام بندوق دکھا کر کروانا آتا تھا اب بھی اس نے یہی کیا تھا
اسکی اس حرکت پر یاقوت سر پیٹ کر رہ گیا خوشی سے وہ
بھی پاگل ہو رہا تھا انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی اس وقت یہاں
ڈانس کریں لیکن زمل کی سیریس حالت دیکھ انکی خوشی
جھاگ کی طرح بیٹھی

برلاس دونوں بچوں کے پاس آیا بے بی گرل آنکھیں بند کئے شاید
سو رہی تھی اور وہ ڈاکٹر کو ڈرا دینے والا ننھا شیطان ٹکر ٹکر
چھت کو گھور رہا تھا ایک آئی برو اپنے باپ کی طرح اچکا رکھی
تھی اسکے تیور دیکھ ایسا لگ رہا تھا مانو اسے وقت سے پہلے
اپنی لینڈ نگ پسند نہ آئی ہو

انکو دیکھنے برلاس کے منہ سے بے اختیار ماشاءاللہ نکلاوہ
خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھادونوں اتنے پیارے تھے گول
مٹول لال ٹماٹر جیسے پٹھان کے بچے تھے گورے چٹے توپورے
حق سے پیدا ہوئے تھے رنگت میں توزیحال زمل دونوں کودونوں
ہی مات دے رہے تھے
افففف صدقے جاؤں۔۔۔۔کتنے کیوٹ ہیں۔۔۔میرے دونوں
بچے
گولو مولو۔۔۔لال ٹماٹر۔۔۔چاند کے ٹکڑے۔۔۔آنکھوں کے تارے
دل کا
چین آنکھوں کی ٹھنڈک۔۔۔افففافففف میرے اللہّ جی۔۔۔کیا بنا
کر بھیجا ہے دونوں کو۔۔۔"وہ ایک ہی سانس خوشی سے بولتا
چلا گیا زامل اسے ہی ٹمٹماتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

بلکل خوبصورتی میں مجھ پر گئے ہیں۔۔۔"آہ اسکے اس جملے پر جوزامل کے ہونٹ گول ہوئے بلکل اپنی ماں کی طرح اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسکی کلکاری پورے کمرے میں گونج اٹھی شیشے میں تو سکوں سے رہنے دے انکو۔۔۔"پیچھے سے یاقوت نے برلاس کی گردن دبوچتے پیچھے ہٹایا اور خود جھک کر ان دونوں کو دیکھا اور دیکھتے ساتھ منہ سے بے اختیار ماشاءاللہ نکلا

نیا چہرہ دیکھ زامل چپ ہوتا اسے بھی ٹکر ٹکر دیکھنے لگا دونوں کے ننھے ہاتھوں پر کینولا لگے دیکھ یاقوت کی مسکراہٹ غائب ہوئی دل مٹھی میں آیا اسے اپنے دشمنوں پر انتہا کا غصّہ آرہا تھا جن کی وجہ سے یہ دو ننھی جانیں دنیا میں آتے ایک شیشے میں بند ہو گئی تھیں

اس نے درمیان میں آتے دونوں کے کانوں میں ایک ساتھ اذان دی

زامل بھی سوچکا تھا وہ دونوں روم سے باہر آئے زیحال اب

تک اندر تھا

سولہ گھنٹوں بعد زمل کو ہوش آیا تھا اور اسے ہوش میں دیکھ

زیحال جیسے پھر سے جی اٹھا تھا اسکے رکے دل کی دھڑکن

پھر سے بحال ہوئی تھی وہ دیوانہ وار اسکے چہرے

کے نقوش کو چومنے لگا

میری۔۔۔جان۔۔۔تم۔۔۔تم ٹھیک ہوناں۔۔۔۔گلالے۔۔۔"

جواب میں زمل

نے پلکیں جھپکائی جسے دیکھ زیحال کی آنکھیں نم ہوئی

وہ وہی سے پھر جھکتا اسکی گردن میں منہ دیے روہی تو پڑا

تھا کمرے میں کومل اور دو نرس اور تھیں جنہیں کومل اپنے

ساتھ باہر لے گئی تھی

جان نکال دی تھی تم نے میری۔۔۔ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا میں

مجھے کبھی نہ چھوڑ کر جانا۔۔۔ کبھی بھی نن۔۔۔ نہیں" وہ

زیحال تھا۔۔۔؟زمل کیلئے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کیسے وہ

تڑپتا اس سے لپٹا ہوا تھا اس کے آپریشن کے دوران اسکی جان

لبوں پر رہی تھی

گردن سے منہ نکالتے اس نے دیوانہ وار زمل کے ہونٹ چومے

آنکھیں چومی ناک کو چوما۔۔۔ وہ اب بھی اپنے حواس میں نہیں

تھا بنا یہ خیال کئے کہ وہ لوگ ہوسپٹل میں تھے وہ

بھول گیا تھا بس یہ دکھ رہا تھا کہ وہ ہوش میں آچکی ہے

" ہ۔۔۔ہب۔۔ی

جی۔۔۔جی ہبی جان بولو۔۔۔" اسکی دھیمی آواز بھی وہ باآسانی

سنتے یکدم سیدھا ہوا

بب۔۔۔بے بیز۔۔۔ک۔۔کیسے ہیں۔۔۔؟ بمشکل لفظ توڑتے ادا کرتی

پوچھنے لگی ہاں وہ اب ایک ماں تھی جسے ہوش میں آتے پہلے
اپنی دو ننھی جانوں کی فکر ہوئی تھی

"دونوں ٹھیک ہیں الحمد للہ۔۔۔

"مم۔۔۔مجھے دیکھنے ہیں۔۔۔

میں ابھی لایا۔۔۔"زمل کی پیشانی چومتے وہ دھیرے سے اٹھا
اور دوسرے کمرے میں آیا جہاں یاقوت اور برلاس ان پر جھکے
ہوئے تھے زیحال کو دیکھ ایک دم پیچھے ہوئے
اپنے بچوں کے قریب بڑھتے قدموں کے ساتھ اسکی دل کی
دھڑکنیں بھی بڑھ رہی تھی ایک عجیب سا احساس محسوس

کرتے اسکے قدم بھاری ہو رہے تھے زمل کو ہوش میں دیکھ اپنے
بچوں کو دیکھنے کی خوشی وہ پاگل ہو رہا تھا اندر ہی اندر
اپنی آنکھوں میں آئے آنسوں صاف کرتے وہ دونوں تک آیا وہ
دونوں ہی سو رہے تھے ان پر نظر پڑتے اس نے تشکر آمیز آنکھیں
مینچی اور دل ہی دل میں الحمد للہ کہا

برلاس اور یاقوت دونوں ہی پچھلے سولہ گھنٹوں سے ان دونوں
کے پاس تھے جنہوں نے اب تک اپنے ماں باپ کی صورت تک نہیں
دیکھی تھی گود میں آنا تو دور کی بات تھی اور اب جب انکا
باپ قریب آ رہا تھا تو اس سے زیادہ یہ دونوں ہاتھ پیر مارتے اپنی
سستی اتارتے ایکٹو ہو رہے تھے بھئی ماں باپ سے پہلی میٹنگ

تھی اور اولاد پاشا کی تھی ایسے ہی تھوڑی چلے جاتے دونوں
کا انگڑائی لینے کا انداز اتنا کیوٹ تھا کہ برلاس توانکی اسی ادا
پر صدقے واری جارہا تھا
بھائی آپ کے سر پر چوٹ لگی ہے۔۔۔" یاقوت کی نظر اسکے چہرے
پر پڑتے وہ فکر مندی سے بولا پچھلے سولہ گھنٹوں سے اس نے
اپنی تکلیف محسوس نہیں کی تھی وہاں سے خون نکلتا چہرے
اور ہلکی ہلکی بئیر ڈ میں ہی جذب ہوتا سوخ گیا تھا
درد نہیں کر رہی۔۔۔" اپنے دونوں بچوں کو دیوانہ وار کن اکھیوں
سے دیکھتے وہ واقعی ساری تکلیفیں بھول رہا تھا اسے اس وقت
یقین کر پانا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ اپنے خود کے بچے دیکھ رہا
ہے جن سے کل تک انکی ماں کے پیٹ میں بات کر رہا تھا آج اس
وقت انہیں سامنے سے ہاتھ پیر مارتے دیکھ رہا ہے آہ خوشی سے

دل بند ہو رہا تھا

"ایسے ہی درد نہیں کر رہی چلیں آپ بینڈج کروائیں ابھی۔۔۔

یاقوت ضدی انداز میں بولتا اسے اپنے ساتھ باہر لے جانے لگا

لیکن انکی ماں انکو بلا رہی ہے۔۔۔" وہ نظریں ان دونوں پر ٹکائے

کھوئے کھوئے سے انداز میں بولا

تو یہ دونوں کونسا مٹی میں کھیل رہے ہیں بس آپ چلیں اور

بینڈج کروائیں۔۔۔۔" وہ زبردستی زیحال کو بازو سے تھامے اپنے

ساتھ باہر لے جانے لگا جب جاتے جاتے ایک دم مڑا

اور تم۔۔۔ ہاتھ توڑ دونگا اگر انکو اب ہاتھ لگایا تو کب سے تنگ کر

رہے ہو دونوں کو۔۔۔" اس نے پیچھے مڑتے برلاس کو سیدھی

سیدھی دھمکی دی جو کب سے دونوں کی نیند میں خلل پیدا

کر رہا تھا صرف اپنے مزے کیلئے یاقوت کی دھمکی پر برلاس نے

شریر مسکراہٹ دی مانو کہہ رہا ہو "آپ جائیں تو صحیح میں
انکو اب منہ بھی لگاؤنگا" اسکی کمینی ہنسی دیکھ یاقوت نفی
میں سر ہلاتا زیحال کو لے گیا وہ جانتا تھا یہ باز نہیں آئے گا
اسکے تنگ کرنے پر وہ دونوں اپنی ڈلیوری ہی نہ واپس کروالیں
پورے ہوسپٹل میں صرف نرس اور ڈاکٹرز تھیں اور وہی سب
تھر تھر کانپ رہے تھے کیونکہ پورا ہوسپٹل اس وقت آتنک
وادیوں کے قبضے میں تھا چاروں اطراف پاشا کے بندے ہاتھوں
میں بندوقیں پکڑیں چہروں پر سیاہ ماسک لگائے ہوئے گھوم
رہے تھے یہاں اس وقت پاشا کی اجازت کے بغیر ایک چڑیا کو
بھی پر مارنے کی اجازت نہیں تھی باقی ملک میں جو وہ تباہی
مچا رہے تھے وہ الگ تھی نشانہ اب بھی ٹارگٹڈ پرسنز تھے
ان سب ڈوکٹرز میں صرف کومل ریلیکس تھی کیونکہ یہ اسی

کے علاقے کے بندے تھے

وہ اپنے کیبن میں ہی تھی جب وہ دونوں وہی آئے دونوں کو

دیکھ وہ یکدم سیدھی ہوتی کھڑی ہوئی

کیا ہوا زایوری تھنگ اوکے۔۔۔؟ وہ آپریشن کے بعد کچھ دیر

اپنی بوجھل ہوتی طبعیت کی وجہ سے کیبن میں آگئی تھی

وہ پاشا کے سر پر چوٹ لگی ہے۔۔۔ کسی نرس کو بلوا کر بینڈج

کروادو۔۔۔" یاقوت بے رخی سے بولا جب اسکے لہجے کو

محسوس کرتے کومل کا دل پل بھر میں ٹوٹا وہ زبردستی

مسکراہٹ اپنے لبوں پر لاتی سر اثبات میں ہلاتی باہر کی جانب

جانے لگی جب زیحال نے اسے روک لیا

رکو۔۔۔" اسکے لفظ پر کومل کے قدم وہی رکے یاقوت نے بھی اسے

سوالیہ نظروں سے دیکھا

یہ ڈاکٹر نہیں ہے جو کسی اور کو بلا رہے ہو۔۔۔؟اسکے سوال پر
یاقوت ایک پل کو گڑ بڑایا اور اسکی گڑ بڑاہٹ زیحال اچھے سے
نوٹ کر گیا تھا
جاؤ تم۔۔۔بینڈج لے آؤ۔۔۔"نرم لہجے میں بولتا کومل کو وہاں سے
بھیج کر یاقوت کو گھورنے لگا وہ سر جھکا گیا
کسی کو اسکی غلطی پر پچھتاوا ہونے لگے تو اتنا ذلیل مت کرو
کہ اسے غلطی کے بجائے پچھتاوا کرنے پر پچھتاوا ہو۔۔۔"اسکی
بات پر یاقوت کا سر جو جھکا ہوا تھا شرمندگی کے باعث
مزید جھک گیا
جس
گناہ کو لے کر تم اسے ذلیل کر رہے ہو وہ گناہ اگر خدا نے اسے
معاف کر دیا تو۔۔۔؟زیحال کے لفظ سنتے یاقوت نے تڑپ کر اسے

دیکھا یہ تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا وہ کیا کوئی بھی
انسان نہیں سوچتا کہ جب معاف کرنے والی ذات اوپر ہے تو وہ
کیوں زمینی خدا بن کر کسی کو اسکے گناہ کی سزا دیتے ہیں
اسے اس قدر ذلیل کر کر رکھ دیتے ہیں کہ وہ اپنے گناہ پر ڈھیٹ
بن جاتے ہیں اور پھر وہی گناہ زندگی میں نجانے کتنی بار
دھراتے ہیں

آیندہ میں تمہیں یا برلاس کو کومل کے ساتھ برا رویہ کرتے نہ
دیکھوں۔۔۔وہ بدل گئی ہے تب ہی میں اسے زمل کی ڈلیوری کا
کیس سونپا تھا۔۔۔"ہاں پاشاہر کسی پر ایسے ہی منہ اٹھا کر یقین
نہیں کر لیتا تھا زمل کو لے کر تو قطعی نہیں اور اگر اس وقت
اس نے کومل پر یقین کیا تھا تو مطلب وہ سچ میں بدل چکی
تھی اپنے کئے ہوئے پر توبہ کر چکی تھی

جی آیندہ نہیں ہو گا۔۔۔" وہ مؤدب لہجے میں بولتا سر خم کر
گیا ایسا کیسے ممکن تھا کہ انکا بڑا بھائی کچھ کہے اور ان تینوں
میں سے کوئی آگے سے چوں چرا کرے تب ہی کومل ہاتھ میں
فرسٹ ایڈ باکس لے کر آئی زیحال کو سامنے صوفے پر بٹھاتے اس
نے کاٹن ڈیٹول میں بھگو کر اسکے خشک ہوئے خون کو صاف
کیا اور اسکے بال اوپر کرتے زخم دیکھا زخم کافی گہرا تھا وہ
کیسے خود پر ضبط کئے ہوئے تھا کومل کو زیادہ حیرت نہیں
ہوئی تھی کیونکہ پچھلے چھ سالوں سے وہی تو اسکے زخموں
پر مرہم رکھ رہی تھی کتنے گہرے زخم وہ کھا کر اسکے پاس
آتا تھا
اس نے خاموشی سے بینڈج کیا اور ایک جانب ہو گئی یاقوت
وہی کھڑا تھا جب دھیرے سے اسے پکارا

کومل۔۔۔"اپنانام اسکے منہ سے سنتے کومل نے سر اٹھا کر اسے
دیکھا وہ صحیح سے نظریں نہیں ملا رہا تھا
معذرت۔۔۔میرا رویہ واقعی بہت تلخ ہو گیا تھا تمہارے ساتھ
میں شرمندہ ہوں بہت زیادہ۔۔۔"اسکے یہ الفاظ کومل میں جیسے
ایک نئی جان سی بھر گئے اس نے نم ہوتی آنکھوں سے زیحال
کو دیکھا جو اپنی گردن کو چٹختے شاید اس میں ہوئے درد کو
دور بھگا رہا تھا
اٹس اوکے۔۔۔"دل سے مسکراتے اس نے جواب دیا جس پر یاقوت
بھی دل سے مسکرایا تھا اور آگے بڑھتے اسکے سر پر ہاتھ بھی
رکھا تھا یہ نیا احساس اسکے لئے دلی سکوں کا باعث بنا تھا
چلیں۔۔ورنہ ہمارا بڑا بچہ سچ میں ان دونوں کو مٹی میں کھلانا
شروع ہو جائے گا۔۔۔"یاقوت کا اشارہ سمجھتے زیحال بھی

دھیرے سے سر نفی میں ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا

بے بیز کو کب تک نکالنا ہے باہر۔۔۔؟ جاتے جاتے کومل سے پوچھا

بس ابھی نکال دیں گے انکے ہاتھ پر لگی کینولا چینج کرنی ہے

پھر اسکے بعد۔۔۔" کہتے ہی کومل بھی انکے ساتھ اس روم میں

آگئی تھی جہاں سے اس وقت زامل کی ٹیں ٹیں کی آوازیں آ

رہی تھیں وہ پورا زور صرف رونے پر لگا رہا تھا اسکی رونے کی

آواز سنتے زیحال تڑپ کر ایک ہی جست میں اس تک گیا

کیا ہوا۔۔۔ یہ رو کیوں رہا ہے۔۔۔؟ آتے ساتھ برلاس کو دیکھتے

سوالیہ پوچھا جو خود پریشان کھڑا سمجھنے کی کوشش کر رہا

تھا کہ اسے آخر ہوا کیا ہے

پکا اس نے کوئی حرکت کر کے رلایا ہے۔۔۔ تمہیں میں منع کر کر

گیا تھا ناں۔۔۔" یاقوت نے آگے آتے برلاس کا ایک بازو پیچھے

مروڑتے اسکی چیخیں نکلوا کر پوچھا

مم۔۔۔میں کچھ نہیں کیا بھائی۔۔۔سچ میں۔۔۔یہ۔۔یہ دوسرا پاشا ہے رو رو کر ہی۔۔۔سب کو اپنی آواز سے ڈرا رہا ہے۔۔۔" بیچارہ سا منہ بناتے بولا کومل انکو ایسے دیکھ ہنس دی

چھوڑ دو اسے۔۔۔ان دونوں کا رونا اب ایسے ہی رہے گا جب تک بڑے نہیں ہو جاتے۔۔۔" اس نے برلاس کو چھڑواتے ان سب کو بتایا جو اتنے وقت بعد ایک ننھے بچے کو دیکھ رہے تھے اور بھول گئے تھے کہ انکو تو رونے کے سوا اور کچھ کام بھی تو نہیں

لیکن سب نے نوٹ کیا تھا کہ برلاس کو ڈانٹ پڑتے زامل چپ ہوتا سونے کے لئے آنکھیں بند کر رہا تھا اب تک دونوں کی صحیح سے آنکھیں بھی نہیں کھلی تھیں

یہ دیکھ برلاس نے زامل کو گھورا جو اسے ڈانٹ پڑوا کر شانت

ہو گیا تھا ان دونوں کی نہیں بننے والی تھی یہ ابھی سے دکھ رہا تھا
کومل نے آگے بڑھ کر دونوں کے ننھے ننھے ہاتھوں سے پہلی لگی
کینولا اتار کر دوسری لگائی اور ایک انجکشن میں تھوڑی سی
دوا لیتے دونوں کے کینولا کی ہیلپ سے باڈی تک انجیکٹ کی
زامل تو لگتے ساتھ ہی پھر گلا پھاڑ کر رونے لگا تھا البتہ زالے کا
رونا بھی نہ کے برابر ہی تھا وہ اپنے باپ پر گئی تھی بلکل صبر
کے ساتھ درد برداشت کرنے والی

دونوں کے رونے کی آواز زیحال کے کانوں میں پڑتی اسکے اندر
کا شانت درندہ پھر سے بھڑکانے لگی تھیں ان سب کی وجہ سے
اسکی اولاد دنیا میں آتے ساتھ ان انجکشنز اور دواؤں کی بھینٹ
چڑھ رہی تھی یہ دیکھ اسکے اندر کا لاوا پھر سے جوش مارنے لگا تھا
کومل کے پاس وہی ہوسپٹل میں کچھ بے بیز کے ڈریسسز رکھے

تھے اس نے وہی دونوں کو پہنا دیے ٹھنڈ سے بچانے کیلئے دونوں
کے ننھے ننھے سے ہاتھوں میں چٹکو سے گلوز بھی پہنائے
جن کو اگر دھونے لگو تو نچوڑنے کیلئے صرف دو انگلیوں کا
استمال ہو گا
کچھ ہی دیر میں دونوں بلکل ریڈی تھے اپنے ماں باپ سے ملنے
کیلئے کومل نے پہلے زامل کو گود میں اٹھایا اور زیحال کی جانب
بڑھا دیا اسے اپنی جانب آتے دیکھ وہ ڈر کر یکدم پیچھے ہوا
دل بے اختیار دھڑ کا تھا وہ دنیا کا پہلا باپ ہو گا جو خوشی کے
مارے نروس ہوتا اپنی ہی اولاد کو گود میں لینے سے ڈر رہا تھا
یہ ڈر کے کہیں وہ گر نہ جائیں تھے ہی اتنے چھوٹے چھوٹے تیز
ہوا چلے تو انکے اڑنے کا خطرہ ہونے لگے
کومل اسکا ڈر بھانپتے مسکرا دی اور آگے بڑھ کر اسکا ایک بازو

سیدھا کیااور دھیرے سے زامل کواسکی گود میں دیا
اپنی گود میں اپنی ننھی سی جان دیکھ زیحال کی آنکھیں پل
میں نمکین پانی سے بھرتی چلی گئیں دل بند ہو رہا تھاوہ سمجھ
نہیں پارہا تھا کہ اس خوشی کو ظاہر کیسے کرے تب ہی کومل
نے اسکے دوسرے بازو پر زالے کو دیا آخر کار زیحال خان آفندی
عرف پاشا بے اپنی سولہ گھنٹوں پہلے پیدا ہوئی اولاد کو سانس
روکے کھڑا دیکھتا خوشی سے اپنی آنکھوں کو چھلکنے سے باز
رکھ رہا تھاوہاں موجود تینوں نے ان باپ، بیٹااور بیٹی کو کن
اکھیوں سے دیکھتے دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہتے نظر اتاری
@@@@@@@@@@@@
زمل اپنا آدھا جسم ہل نہ پانے کی وجہ سے پریشان سی ہوتی
اٹھنے کی کوشش کرنے لگی اس کے دونوں ہاتھوں پر ڈرپ لگی

ہوئی تھی کلائی پر ایک چٹ سی بندھی تھی وہی چٹ زامل اور
زالے کی کلائی پر بھی باندھی گئی تھی
اٹھنے کی کوشش میں اسکی نظر دروازے سے اندر داخل ہوتے
زیحال پر گئی اسکے ہاتھ میں اپنی ننھی سی جانوں کو دیکھ
اسکا دھڑکتا دل یکدم بند ہوا وہ وہی کی وہی سٹک سی ہو گئی
دم سادھے اپنے قریب آتے زیحال کو دیکھتی رہی آنکھوں میں
نمی خود اترتی چلی گئی وہ۔۔۔وہ اسکے بچے تھے۔۔۔؟اسے یقین
کرنا اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا وہ دھیرے سے
قریب آتے اسکے پاس بیٹھا اور اسکی نم ہیزل آنکھوں میں
جھانکنے لگا
ہمارے بے بیز۔۔۔"اسے بے یقینی سے دم سادھے دیکھتے رندھی
آواز میں کہا جب زمل نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا

ہ۔۔۔ہم۔۔۔ہمارے بب۔۔۔بے بیز۔۔۔"روتے ہوئے بے یقینی سے پوچھا

جب زیحال نے مسکراتے سر دھیرے سے اثبات میں ہلایا اور آگے ہوتے اسکا ماتھا چوما

تھینک یو۔۔۔وائفی۔۔۔مجھے ایک ساتھ یہ دو حسین تحفے دینے کیلئے۔۔۔"ہاں اسے اس سے زیادہ حسین اور قیمتی تحفے نہیں مل سکتے تھے وہ جتنا زمل کا شکریہ انکے لئے ادا کرتا وہ کم تھا

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں ہی گم ہونے لگے تھے جب دونوں کی ٹیں ٹیں ایک صاف شروع ہوئی زمل اور زیحال دونوں نے بیک وقت ان دونوں کو دیکھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیے زمل نے پہلے زامل کو گود میں لیا تھا جو ماں کی گود میں آتے چپ ہوتا ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگا وہی زالے بھی اپنے باپ کو

دیکھ رہی تھی انہوں نے اب غور کیا تھا کہ زامل کی آنکھیں
زمل پر اور زالے کی آنکھیں زیحال پر گئی تھیں

میرا چھوٹا سا بے بی۔۔۔"محبت سے بولتا زالے کے گال چومنے
لگا اسی پل وہ تینوں بھی اندر آ گئے

ہبی آپ کا چھوٹا بے بی تو میں ہوں ناں۔۔۔"آہ زمل کی جیلسی
فوراً جاگی زیحال اسے حیرت سے دیکھنے لگا اسے اندازہ نہیں
تھا وہ اپنے بچوں کے معاملے میں بھی اپنے ہبی جان لے کر
پوزیسیو نکلے گی

ہاں۔۔۔میرا چھوٹا سا بے بی تم ہو۔۔۔یہ دونوں تو بڑے ہیں ہے
ناں۔۔۔میرا پیارا بیٹا۔۔۔"زمل کو چھیڑتے زالے سے تائید چاہی جس
نے اسی پل ہاتھ پیر مارنے شروع کئے مانو اپنے باپ کی بات
سمجھ گئی ہو

زمل کے ہونٹ اسکی بات سنتے ساتھ گول ہوئے اور کن اکھیوں
سے اس نے زامل کو دیکھا جو سوچکا تھا اسے حیرت ہوئی
ابھی تو جاگ رہا تھا اتنی جلدی سو گیا
انکو پہلی خوراک تم دو زیحال۔۔۔" پیچھے سے کومل کی آواز
پر زیحال نے مڑ کر دیکھا
تاکہ یہ دونوں تمہاری طرح بہادر غیرت مند، جرات مند، اور
وفادار بنیں۔۔۔رشتوں کی قدر کرنے والے بنیں۔۔۔سب سے بڑھ
کر کسی کو چاہے تو ٹوٹ کر چاہنے والے بنیں۔۔۔" وہ ایک ہی ساتھ
زیحال کی خوبیاں بیاں کرتی سب کو منہ کھولنے پر مجبور کر
گئی ہاں بے شک وہ ایسا ہی مرد تھا جسے دیکھ کر اصل مردانگی
کیا ہوتی ہے پتہ چلتا تھا جو دشمنی کرتا تھا تو قبر تک پیچھا
نہیں چھوڑتا تھا اور محبت کرلے تو جنت تک۔۔۔زمل پر نظر گئی

ہاں اسے جنت میں بھی ستر حوروں کی جگہ صرف یہ لڑکی
چاہیئے تھی
برلاس شہد کا تازہ ٹکڑا لایا اور اسے زیحال کی جانب بڑھادیا اس
نے شہد میں ایک انگلی ڈپ کرتے پہلے زالے کے چھوٹے چھوٹے سے
ہونٹوں پر لگایا جسے وہ چٹاچٹ اپنی چھوٹی سی زبان سے
چاٹنے لگی یہ دیکھ سب کی ہنسی ایک ساتھ چھوٹی
اس نے وہی انگلی زمل کی گود میں سوئے زامل کی طرف بڑھائی
اسکے ہونٹ بند تھے جیسے ہی شہد کا ذائقہ منہ میں گھلا اس
نے ہونٹ نکالنے شروع کر دیے
اسکو شہد نہیں مرچی چاہیے ہو گی۔۔۔" برلاس جھٹ سے بولا
تھوڑی دیر پہلے اس سے دشمنی کر کر آیا تھا تب ہی یہاں کھڑا
کلس کر بول رہا تھا اسکی بات پر سب کا باقاعدہ قہقہہ بلند ہوا

خبردار میرے بیٹے کو کچھ کہا تو۔۔۔"زمل کے اندر کی ماں
جاگی اسکا دبنگ انداز برلاس کو چونکا گیا زیحال صرف مسکرا
رہا تھا وہ اب تک اپنی گود میں لی ہوئی اپنی بیٹی کو بغور
دیکھ رہا تھا کیا وہ ایک بیٹی کا باپ بن گیا تھا؟ نہیں ایک
شیطان بیٹے کا بھی جس نے دنیا میں آتے برلاس نامی شیطان
کی چیخیں نکلوانی شروع کر دی تھی جو سبکو تنگ کرتا تھا
آج اسکو تنگ کرنے والا آ گیا تھا
بیٹے سے پہلے بھائی ہے بھولنا مت۔۔۔"وہ مصنوعی ناراضگی
دکھاتے بولا
اور بھائی سے پہلے بندوق ہے بھولنا مت۔۔۔"زیحال نے اسی کے
انداز میں بولتے اسکی پٹر پٹر بند کروائی
" مم۔۔۔میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا یہ دونوں تو میری جان ہیں

آہ وہ ایک جھٹکے میں تیر کی طرح سیدھا ہوا تھا ہاں جان وہ
یہاں موجود سب لوگوں کی تھے انہیں پیدا کرنے والے صرف دو
لوگ تھے لیکن پرورش کرنے والے بہت سے لوگ
"میرا پارٹنر اٹھ جائے پھر دیکھیں گے اس چھوٹے پاشا کو۔۔۔
اپنی دھن میں وہ پامیر کا ذکر کر گیا جس کے بعد پل میں سب
کے چہرے مرجھائے اور دل بیٹھے آج تک ایسا کوئی لمحہ نہیں
آیا تھا کہ وہ چاروں ایک ساتھ نہ ہوں آج صرف تین تھے اور
خوشی ادھوری
ہی۔۔۔ مم۔۔مجھے پامیر بھائی کو دیکھنا ہے۔۔۔" وہ ضدی انداز
میں بولی جب زیحال نے اسے سنجیدگی سے دیکھا
"گھر چلیں گے پھر دیکھیں گے۔۔۔
نہیں ابھی چلیں۔۔۔" وہ بھی آگے سے ضد پر اڑی فرق نہیں پڑا

تھا کہ یہ اٹھارہ سالہ لڑکی اب دو بچوں کی ماں بھی تھی اپنے
شوہر کے آگے ضد کرنا وہ ساری زندگی نہیں چھوڑ سکتی تھی

ان سب میں کسی نے کومل کو تو دیکھا ہی نہیں تھا جو پامیر
کے ذکر پر اپنے ہونٹوں پر بڑھتی کپکپی روکنے کی کوشش کر
رہی تھی

" اوکے۔۔۔کومل۔۔یہاں کا سیٹ اپ برلاس کے ساتھ گھر کر وادو
اسکے حکم پر وہ سر اثبات میں ہلاتی آگے آئی اور زمل کی ڈرپ
وغیرہ اتارنے لگی اسکا دھیان اب تک اپنے پیٹ پر نہیں گیا تھا
لیکن انجکشنز کا اثر دھیرے دھیرے کم ہوتا ختم ہو رہا تھا

دونوں بے بیز کو یاقوت اور برلاس نے پکڑ لیا تھا زامل اب بھی
برلاس کی ہی گود میں آیا تھا

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں ہوسپٹل سے نکل چکے تھے ساری

گاڑیاں انکے پیچھے آرہی تھیں آگے زمل کی وجہ سے نہیں آنے
دی کیونکہ ابھی تک وہ اس شام کو اپنے بچوں کی وجہ سے
بھولی ہوئی تھی
گاڑیاں اپنے علاقے میں داخل ہوتے سیدھا ڈیرے کے آگے آرکی تھی
نیچے اترتے زیحال نے زمل کا ہاتھ تھامے اترنے میں مدد دی
سٹچز کی وجہ سے وہ اسے بانہوں میں بھر بھی نہیں سکتا تھا
کہ کہیں پیٹ پر بل پڑنے کی وجہ سے اسے درد نہ ہونے لگے
وہ لوگ اسی کمرے میں آئے تھے جہاں پامیر بیڈ ریسٹ پر تھا
آنکھیں بند اور اسکی بند آنکھیں سب کا دل بند کر گئیں
زمل جو زیحال کے سہارے چل رہی تھی پامیر کو ایسے دیکھ
اسکا دل دھک سے رکا۔۔۔یہ۔۔یہ پامیر تھا۔۔؟اسے یقین نہیں آیا
تاروں میں جکڑا وجود پامیر کا تھا اسکی آنکھیں پل بھر میں

بھیگی

یاقوت نے آگے آتے زالے کو اسکے قریب لٹادیا جب اسکی دیکھا
دیکھی برلاس نے بھی زامل کو اسکی دوسری جانب لٹادیا آہ
یہ منظر دیکھ دل پھٹنے کے قریب تھا وہ ان کے بیچ ہو کر بھی
بیچ میں نہیں تھا صرف ایک زندہ لاش وہ ان بچوں کو نہ دیکھ
سکتا تھا نہ سن سکتا تھا نہ چھو سکتا تھا

بھائی دیکھیں۔۔۔ہماری فیملی میں دو ننھی ننھی سی جانیں
آئی ہیں ایک بار اٹھ کر دیکھ لیں۔۔۔" برلاس کے جملے پر کومل
تڑپ اٹھی تھی اس نے اپنی آنکھوں کے کنارے پر ٹکے آنسوں
صاف کئے سب ہی آبدیدہ تھے زمل کو باقاعدہ روتی زیحال کے
سینے پر سر رکھ گئی اس خوشی کے موقعے پر وہ سب کو رلا
گیا وہ ایک شخص اپنے بناسب کی خوشی کو ادھورا بنا گیا

کمرے میں گہری خاموشی تھی اس سناٹے سے سب کو خوف سا
آرہا تھا
تب ہی زامل رونا شروع ہو گیا اور اسکی آواز سنتے زالے بھی
رونے لگی دونوں پامیر کے دائیں بائیں لیٹے پوری قوت لگا کر
رو رہے تھے جب یاقوت نے آگے بڑھ کر انکو اٹھانا چاہا لیکن زیحال
نے روک دیا
نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔نہ اٹھاؤ۔۔ شاید انکی آواز سن کر ہی اسے ہم پر
رحم آجائے۔۔۔اور اٹھ کر دیکھ لے کہ اسکے بغیر ہم کتنے ادھورے
ہیں۔۔۔۔"آہ وہ نہیں اٹھا تھا۔۔۔پلکیں تک نہیں لرزی نہ نہیں کھا
رہا تھا رحم کسی پر ان دو بچوں پر بھی نہیں جن کی نو
مہینے پہلے آمد سن کر وہ خوشی سے کتنا ناچا تھا اور آج دیکھنے
سے بھی قاصر تھا

بچے اور زور سے ہاتھ پیر مارتے رونے لگے تھے انکی آوازیں پامیر
کے کانوں میں گونج رہی تھی کومل نے مشین کی جانب دیکھا
جہاں اسکی دھڑکنوں والی لائن بڑی بڑی زگ زیگ کی صورت میں
چلنے لگی تھی بچے جتنی زور سے روتے اسکی دھڑکنیں اتنی
زور سے چلتی کومل بے یقینی سے کبھی مشین کو تو کبھی پامیر
کو دیکھتی اسے یقین نہیں آرہا تھا جو کام دوائیاں نہیں کر رہی
تھی وہ ان بچوں کی کلکاریاں کر رہی تھیں

وہ دونوں کی ہچکیاں بندھ چکی تھی رو رو کر جس کی وجہ
سے یاقوت اور برلاس نے پاشا کے اشارے پر ان دونوں کو گود میں
اٹھایا پاشا کی نظریں کومل پر تھی اور اسکی نظریں مشین پر

آج پامیر نے ثابت کیا تھا اگر وہ اپنے بھائی سے وفا کہتا تھا تو
کرتا بھی تھا جو وفا اور محبت پاشا کیلئے تھی وہی آگے اسکے
بچوں کیلئے بھی اسکے خون میں شامل ہو گئی تھی
ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔ مم مجھے پین ہو رہا ہے۔۔۔ "اپنے سٹیچز کی وجہ سے
اس سے تھوڑی دیر مزید کھڑے ہونا محال ہو رہا تھا تب ہی
زیحال نے اسے پاس رکھے کاؤچ پر دھیرے سے بٹھایا وہ لوگ
کچھ دیر وہی بیٹھے رہے تھے صدیس سب کے لئے چائے لے آیا تھا
البتہ زمل اور کومل نے نہیں پی تھی اسکی اب بھی طبعیت
بوجھل تھی کل رات سے وہ مسلسل جاگ رہی تھی زمل کی وجہ
سے اور اب پامیر کی وجہ سے یہاں مشی نہیں تھی اسے اب تک
بچوں کی خبر بھی نہیں ہوئی تھی نہ یاقوت نے اسے بتائی تھی
اتنی آناً فاناً سب ہو گیا

گھر چلیں ہی مجھے۔۔۔لیٹنا ہے۔۔۔"زمل بیٹھے بیٹھے بھی تھک
گئی تھی تب ہی دھیمی آواز میں بولی زیحال اپنی چائے آدھے
میں ہی چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور اسے سہارا دیتے اپنے ساتھ اٹھایا
وہ بہت ہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی تھی پیچھے
یاقوت اور برلاس دونوں بچوں کو لئے انکے ساتھ ہی گھر گئے
تھے کومل وہی رک گئی سب کے جانے کے بعد وہ درمیان کے چند
قدموں کا فاصلہ عبور کرتی پامیر تک آئی آنکھوں سے آنسوں ابل
کر رخصار پر بہنے لگے وہ دھیرے سے اسکے قریب بیٹھی اسکا
ڈرپ والا ہاتھ تھام گئی دل تھا کہ کام کرنا چھوڑ گیا تھا
میں۔۔۔ بھی کہوں۔۔گھر چلنا ہے پامیر۔۔۔چلو۔۔۔"منہ سے بے
ساختہ ایک سسکی برآمد ہوئی دل کسی گہری کھائی میں ڈوبا
سب کے پاس انکے رشتے ہیں۔۔۔بھائیوں کے پاس۔۔۔بیویوں کے

پاس۔۔اور اب ان بچوں کے پاس۔۔۔ صص۔۔۔ صرف میں اکیلی

"ہوں

مم۔۔۔ میرے ماں باپ بھی نہیں ہے۔۔۔نہ۔۔۔نہ بھائی نے واپس

مڑ

کر دیکھا۔۔۔ مم۔۔۔ میں اکیلی ہوں پامیر۔۔۔ مم۔۔۔ میرے پاس

تمہارے

علاوہ۔۔کک۔۔۔ کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔"ہچکیاں بندھی انکھوں

سے

گرم سیال روانی سے بہنے لگا پامیر کو ایسے دیکھ اسکا دل پھٹنے

کے قریب تھا عنقریب اب پھٹ بھی جاتا

اٹھ جاؤ۔۔۔ مم۔۔میں اکیلی ہو گئی ہوں۔۔۔"ہچکیوں میں روتے

وہ پامیر کے سینے پر سر رکھ گئی

مم۔۔۔میں۔۔۔میں اکیلی ہو گئی ہوں۔۔۔۔"اسکے لہجے میں تڑپ
تھی جسم پر ایک لرزا سا طاری ہونے لگا تھا وہ ہچکیاں لیتی
زار و قطار رونے لگی تھی اور وہ بے حس بنا اسے رونے دے رہا
تھا وہ نہیں سن رہا تھا اسکی ہچکیاں نہ اسکی تڑپ دیکھ رہا تھا
وہ سفاک بن چکا تھا
کتنی ہی دیر کومل اسی طرح اسکے سینے پر لیٹے لیٹے روتی رہی
جب آخر میں اسکی سرخ متورم آنکھیں زبردستی بند ہونے لگی
جنہیں وہ کھولے رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہاں وہ
اپنی اس کوشش میں ناکام ہو گئی تھی آخر کار وہ بھی ایک
گہرے اندھیرے کی کھائی میں جا گری تھی

@@@@@@@@@@@@@@

زالے کو گھر چھوڑتے وہ سیدھا گھر آیا تھا کل سے اس نے مشی

کی شکل نہیں دیکھی تھی اسکے بغیر تو خود کو وہ نابینا
محسوس کرنے لگا تھا جھلی اس قدر یاقوت کو اپنی صورت کا
دیوانہ کر چکی تھی رات کے دو بج چکے تھے اسکے اندازے کے
مطابق وہ اب تک سو چکی ہو گی لیکن جیسے ہی وہ دروازہ
کھولتے اندر داخل ہوا سامنے اسے سینے پر ہاتھ باندھ کر ایک آئی
برو اچکائے کھڑی دیکھ وہ یکدم ٹھٹھکا لبوں پر چھائی مسکراہٹ
یکدم ہی غائب ہوئی تھی کیونکہ اسکے تیور خاصے خطرناک
معلوم ہو رہے تھے
"واہ۔۔۔تم جاگ رہی ہو۔۔۔مجھے لگا اب تک تو سو چکی ہو گی۔۔۔
اپنے جوتے نکال کر سلیقے سے ریک میں رکھتے لہجے میں شریر
پن گھولتے مخصوص انداز میں بولا
کیوں۔۔۔دکھ ہوا جاگتے دیکھ کر۔۔۔؟کہ کہیں مجھے پتہ نہ چل

جائے۔۔۔"وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھتی لڑاکا عورتوں والے انداز میں بولی اسکا یہ انداز یاقوت کو حیرت میں مبتلا کر گیا کیا مطلب وہ جانتی تھی بچوں کے آنے کا

پتہ چل ہی گیا ہے تو بتاؤ کیسی لگی نیو ممبر کی انٹری۔۔۔"آہ اس نے ممبر کہا ممبرز نہیں یہی سننا تھا کہ مشی کی شہد رنگ آنکھیں لبالب نمکین پانی سے بھرتی چلی گئ

دیکھا۔۔۔مجھے پہلے ہی اندازہ تھا تم۔۔۔تم مجھے چیٹ کر رہے ہو۔۔۔"وہ روتے ہوئے آنکھوں پر ہاتھ رکھتی بولی جبکہ یاقوت تو چیٹ لفظ پر ہی ھکا بکا سا اسے دیکھنے لگا

چچ۔۔۔چیٹ۔۔۔۔۔۔؟حیرت سے منہ کھولے سوالیہ پوچھا ریموو یور شرٹ۔۔۔"اسکی اس بات پر وہ پہلے سے زیادہ چونکا لیکن جلدی ہی خود کو کمپوز کر گیا

واہ۔۔۔لگتا ہے بیگم صاحبہ کو آج زیادہ جلدی ہے۔۔۔لائٹس آف کرنے کی۔۔۔"شوخی سے بولتے وہ ایک ہاتھ سے شرٹ کے بٹن کھولتا آگے بڑھا جب مشی نے وہی اسکے قدموں کو بریک لگوائی

شٹ اپ۔۔۔نکالو شرٹ جلدی۔۔۔"وہ تڑخ کر بولی

لیکن سوہنے۔۔۔صرف شرٹ نکالنے سے کام تھوڑی چلنا ہے۔۔اور "بھی بہت کچھ بیچ میں حائل ہے۔۔۔چلو مل کر ہٹاتے ہیں۔۔۔

شریر لہجے میں بولتا وہ بے حد قریب آکر مشی کی کمر میں ہاتھ ڈال گیا جب وہ حیرت سے منہ کھولے اسکی ڈھٹائی پر تکنے لگی

اور ایک جھٹکے میں اسے خود سے دور کر گئی

بے شرم۔۔۔ڈھیٹ انسان۔۔۔ایک تو باہر رنگ رلیا منا کر آرہے ہو اوپر سے یہاں بھی بے باکیاں ختم نہیں ہو رہی۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت جو پھر سے قریب آتا اسے قریب کرنے لگا تھا وہی کا وہی

جم گیا

وہاٹ۔۔۔رنگ رلیا۔۔۔؟وہ کیسے مناتے ہیں۔۔۔؟آہ ہمارا معصوم
یاقوت۔۔اس نے کبھی منائی ہوں تو اسے پتہ چلے گھر سے باہر
وہ صرف خون کی ہولیاں کھیلتا تھا کوئی دوسرا رنگ اسے بھاتا
ہی نہیں تھا جب تک وہ مشی کے تن پر نہ دیکھ لے
واؤ کتنے انوسینٹ بن رہے ہو نکالو جلدی شرٹ بلکہ رکو میں
نکالتی ہوں۔۔۔"بولتے وہ خود آگے آئی۔۔۔اور اسکی شرٹ نکالنے
لگی یاقوت تو معصوم سی شکل بنائے کھڑا ٹکٹکی باندھے اسے
دیکھ رہا تھا جو جھٹ سے اسکی شرٹ نکالتی الٹ پلٹ کر
دیکھنے لگی یاقوت اب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا
کرنا کیا چاہتی ہو۔۔۔"عاجز آتے آخر کار پوچھ بیٹھا
"اس لڑکی کے بال ڈھونڈ رہی ہوں یا کوئی لپسٹک کے نشان۔۔۔

کیا۔۔۔؟اسکے بال ابھی کہاں سے آگئے اور لپسٹک۔۔۔اسکو لپسٹک
کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ایسے ہی ماشاءاللہ بہت کیوٹ لگ رہی
تھی میرا تو صدقے واری جانے کا جی چاہ رہا تھا۔۔۔"وہ اپنے دھیان
میں بولتا جا رہا تھا بنا یہ دیکھے کہ ان شہد رنگ آنکھوں
میں اب آنسوں جھلملا رہے تھے وہ بے یقینی سے شرٹ نیچے
لٹکائے اسے دیکھ رہی تھی
اور اتنی معصوم۔۔۔کہ ب۔۔۔"وہ بولتے بولتے یکدم رکا نظر مشی
پر گئی اسکی آنکھوں پر اور یہاں اسے جھٹکا لگا تھا وہ کیوں
اسکی باتوں پر رو رہی تھی
مشی میری جان رو کیوں رہی ہو کیا ہوا۔۔۔"اسکے قریب آتے
رخسار پر ہاتھ رکھ کر پیار سے پوچھا

ہ۔۔۔ہٹو پیچھے۔۔۔تم۔۔۔تم میری سوتن کی بات کر رہے ہو

۔۔او۔۔اور

میں روؤں بھی نہ۔۔۔"سوتن لفظ سنتے یاقوت کرنٹ کھا کر اس

سے پیچھے ہوا تھا

استغفر اللہ پاگل لڑکی دماغ سٹک گیا ہے کیا۔۔۔یا بھانگ پی کر آئی

ہو۔۔۔۔"وہ دانت پیس کر لفظ چباتے ہوئے کلس کر بولا

میں بھانگ پی کر آئی ہوں۔۔۔یا تم۔۔۔خود تو اسکی تعریفیں کر

"رہے اووووں۔۔۔۔مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ ہٹو پیچھے۔۔۔

وہ روتی ہوئی یاقوت کو راستے سے ہٹاتی باہر کی جانب جانے ہی

لگی تھی جب یاقوت نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے ایک

جھٹکے میں پیچھے بند دروازے سے پن کیا اور خود اسکے قریب

آیا بے حد قریب آنکھوں میں آنکھوں ڈالے اس جان لیوا ٹھنڈ میں

اپنی گرم سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑتے

تم کیا۔۔۔ تمہارے جن بھی مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔۔"اتنے قریب سے جذباتوں سے بوجھل ہوتے لہجے میں بولتا مشی کے دل کی دھڑکنیں مدھم کر واگیا وہ سانس روکے کھڑی اسے اتنے قریب سے دیکھ رہی تھی اوپر سے ظالم تھا بھی بنا شرٹ کے

مشی سر پیچھے دروازے سے لگائے نظریں نیچی کر کر اسکے فولادی کسرتی سینے کو دیکھنے لگی

ہ۔۔۔ہٹو پپ۔۔ پیچھے۔۔۔"ہونٹوں پر بڑھتی کپکپی کو بمشکل روکتی دھیمے لہجے میں بولی

کیوں ہٹوں۔۔۔اب بولو کیا بول رہی تھی میں تمہاری سوتن کے ساتھ تھا۔۔۔رائیٹ یہی کہا تھا ناں۔۔۔؟اسکا الزام دھراتے اس پر اسی کی سانسیں لینی دوبھر کرتے پھر پوچھا لیکن اب وہ کہاں

بول سکتی تھی دشمن جان اتنے قریب سے اس کی جان نکال رہا تھا

"ہ۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں توتت۔۔۔تم۔۔تم نے خود کہا۔۔۔

کیا کہا۔۔"اسکے مزید قریب ہوتے ہونٹوں کے کنارے پر اپنے ہونٹ

دھیرے سے رب کرتے بولنا بھی اس پر دوبھر کرنے لگا

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔نن۔۔۔نہ کرو۔۔۔"آہ وہ رودینے والی تھی اب

کیا نہ کروں۔۔۔بتاؤ تو"اسکے سلگتے لب مشی کے رخصار پر اوپر

نیچے حرکت کرتے ان پر پھیلی حیا کی سرخی مزید گہری کر

رہے تھے اسکی ان جان لیوا گستاخیوں پر مشی کی جان تو لبوں

پر آئی تھی

تم میری وجہ سے زیادہ میک اپ نہیں نہ کرتی۔۔۔اپنی محبت سے

وہی کر رہا ہوں۔۔۔یہ رہا بلش آن۔۔۔"یہ نام تو اسے اچھے سے

حفظ ہو گیا تھا جو آئے دن وہ بلیوں کو لگاتی اپنے ارمان پورے

کرتی تھی بلش آن کہتے اس نے مشی کے رخساروں کو پوری
شدّت سے چوما جس پر مشی کے رخسار پل میں تپ اٹھے تھے
یہ رہا آئ شیڈو۔۔۔"بوجھل ہوتے لہجے میں بولتے دونوں آنکھوں
کو باری باری چوما مشی کی پلکیں اسکے اس عمل پر لرز اٹھی
تھیں
اب باری ہے لپسٹک کی۔۔۔ریڈ لپس ٹک۔۔۔"کہتے ساتھ اسے بنا
کچھ کہنے کا موقع دیے وہ اسکے ہونٹوں پر جھکا اور انہیں اپنے
پیاسے لبوں میں قید کر گیا تھا
"کیسی لگی یہ لپسٹک۔۔۔
ہٹو۔۔پپ۔۔پیچھے تم۔۔۔تم مجھے بے وقوف بنا رہے ہو۔۔۔"اسکی
لودیتی نظروں سے بچنے کیلئے اسے پھر سے یہی بات یاد آئ
جسے بہانہ بنا کر وہ اسے پیچھے دھکیلنے لگی لیکن اس چٹان

کو پیچھے ہٹا پانا مشی جیسی نازک لڑکی کیلئے نہ ممکن تھا
نہیں۔۔۔میں تمہیں اپنا بنا رہا ہوں۔۔۔"اس کے جملے پر مشی کا
ہاتھ اس کے سینے پر رکھے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتے وہی
رکا اور دل اتنی زور سے دھڑکا کہ اسکی آواز یاقوت تک کو
باآسانی سنائی دی
بتاؤ اب۔۔۔کیوں یہ ایڑی اتنی ٹیڑھی بنی ہوئی۔۔۔کیوں اسکو لگا
کہ میں اسکے علاوہ باہر کسی کو دیکھوں گا بھی چھونا تو دور
کی بات ہے۔۔۔"اسکے سوال پر مشی پر پھر سے وہی دورے پڑے
تو۔۔کہاں تھے کل سے۔۔۔بتاؤ۔۔۔"وہ ایک دم سے بیوی والے
روپ
میں آتی پوچھ لینے والے انداز میں بولی
ہوسپٹل میں تھا۔۔۔"اسکے بتانے کی دیری تھی کہ مشی فورا سے

سیدھی ہوئی

ک۔۔۔کیوں۔۔تم۔۔۔تم ٹھیک ہو کہیں چوٹ لگی ہے۔۔۔؟وہ فکر

مند

سی ہوتی یاقوت کو بازو سے تھامے ٹٹول کر دیکھنے لگی

بتاؤ۔۔۔چپ کیوں ہو۔۔۔کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔؟اسے خاموشی سے

خود کو مسکراتے دیکھ غصّے سے بولی لیکن وہ اسے اتنی فکر

کرتے دیکھ خوشی سے مسکرا رہا تھا

"مجھے نہیں پاشا کو ہوا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔کیا ہوا انکو۔۔۔بتاؤ۔۔ناں۔۔۔"اسے خاموش دیکھ وہ پھر سے

مزید اتاولی ہوئی

اولاد ہوئی ہیں دو دو۔۔۔"ادھر تھمی تھی دم سادھے چپ۔۔۔بلکل

پتھر کی مورت بنتی اسے دیکھنے لگی

وو۔۔۔واٹ۔۔۔؟مم۔۔مطلب۔۔۔؟اسے اب بھی سمجھ نہیں آئی تھی

مطلب کہ زمل کی ڈلیوری ہوگئی۔۔۔"یہاں مشی کچھ بول نہیں پائی تھی اسے اتنا بڑا جھٹکا لگا تھا مطلب اسکے بھانجا بھانجی اس دنیا میں آگئے تھے اور اسے خبر تک نہ ہوئی۔۔۔اتنا بڑا ظلم تم۔۔۔تم نے مجھے بتایا نہیں مم۔۔میرے۔۔۔میرے بھانجا بھانجی اس دنیا میں آگئے اور۔۔۔اور میں اتنی بے خبر۔۔۔۔اتنا بڑا ظلم۔۔۔"یو بلڈی ڈاکو۔۔۔تم نے مجھے بتانا تک ضروری نہیں سمجھا۔۔۔افففف مارا گیا یاقوت۔۔۔مشی کے اموشنل ہتھیا چار کی نظر ہوتے اسکا رونا چالو ہو چکا تھا اور یاقوت سر تھام گیا کس افلاطون کو اپنی زندگی میں لے آیا تھا اسے اب دھیرے دھیرے اندازہ ہو رہا تھا

میں بتادیتا۔۔۔اگر تم سوتن والا بوم بلاسٹ نہ کرتی میرے سر
پر۔۔۔خوامخواہ شریف آدمی پر شک کیا۔۔۔"ہاں وہ شریف تھا
لیکن اس وقت مشی اسے آڑے ہاتھوں لے رہی تھی
کیوں۔۔۔پتوں کے زمانے میں رہتے ہو۔۔۔فون نہیں کر سکتے تھے
اواواواواواو۔۔۔اتنا بڑا ظلم۔۔۔"رونا پھر چالو بلکہ اور تیز
پہلے سے بھی یاقوت کا دل کیا دیواروں میں دردے مارے
کیا سزا ہے اس مجرم کی وہ بھی بتادو۔۔۔تاکہ میں سکوں
سے سو جاؤں۔۔۔اڑتالیس گھنٹوں سے جاگ جاگ کر میری آنکھیں
پتھر ہو رہی ہیں۔۔۔"اس وقت واقعی اسکے جسم کا جوڑ جوڑ
دکھ رہا تھا اور آنکھیں نیند کی شدّت کی وجہ سے بوجھل ہوتی
سرخ ہو رہی تھیں
مجھے ابھی بے بیز دیکھنے ہیں۔۔۔"اسکے جملے پر یاقوت جو

گردن چیخ رہا تھا وہ تو وہی کی وہی ٹیڑھی رہ گئی

دماغ سٹک گیا ہے کیا۔۔۔رات کے اس وقت۔۔۔دو بجے میں تمہیں

بے بیز دکھانے لے کر چلوں۔۔۔"اسکا سچ میں دماغی میٹر شاٹ

ہونے لگا تھا اور کرنے والی اسکی اپنی شریک حیات تھی

ہاں مجھے نہیں پتہ۔۔۔مجھے بے بیز دیکھنے ہیں اور ابھی دیکھنے

ہیں۔۔۔"آگے سے وہی ضدی انداز میں بولی یاقوت بنا پلک

جھپکائے اسے دیکھنے لگا جس کا دماغی توازن بگڑ چکا تھا

خوشی میں

صبح دیکھ لینا اس وقت انکے ماں باپ کے مومنٹ چل رہے ہونگے

میرے مومنٹ کی تو تم نے ایسی کی تیسی کر دی انکو بخش

دو۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتے اندر جانے ہی لگا تھا جب رک کر اسکی

شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا جہاں آنسوں جھلملا رہے تھے

یارررررر۔۔۔۔"اسکے آنسوں دیکھ وہ بے بس سا ہوتا قدم آگے
نہیں بڑھا پایا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن ان آنکھوں میں
آنسوں برداشت نہیں کر سکتا تھا
رکو۔۔۔دکھاتا ہوں۔۔۔"کلس کر بولتے اپنا موبائل نکالا مشی کی
آنکھیں تو اتنے سے جملے پر ہی چمک اٹھی تھی وہ اندر ہی اندر
خوشی سے ان دونئ ننھی جانوں کے لئے پاگل سی ہو رہی تھی
اتنا کہ اسکا خوشی سے ناچنے کا دل کر رہا تھا لیکن پہلے انکے
پیارے پیارے معصوم سے چھوٹے چھوٹے نورانی گولو مولو
چہرے دیکھنا چاہتی تھی آہ وہ سچ میں پاگل ہو رہی تھی
@@@@@@@@@@@@
زمل کو ٹھیک سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگوا کر بٹھاتے وہ گھوم
کر بیڈ کی دوسری جانب آیا جہاں اس وقت وہ دونوں اپنے

چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیر مارتے اپنے خود کے گھر کو دیکھ خوش
ہو رہے تھے مانو انکو پتہ ہو یہ انکا اپنا گھر ہے لیکن زیادہ خوشی
شاید اپنے ماں باپ کے پاس آنے کی تھی زیحال ان کے قریب
بیٹھتے دونوں کو دیکھنے لگا جب اپنے باپ کو خود پر جھکے
دیکھ دونوں کے چلتے ہاتھ پیر ہوئے رکے
وہ ایک پل کو کچھ نہیں بول پایا وہ اب تک یقین کرنے میں لگا
ہوا تھا کہ انکے بیڈ پر اسکی دو ننھی جانیں اپنی جگہ بنا
چکی ہیں اور دونوں ہی اتنے کیوٹ تھے کہ دیکھتے ساتھ ہر کسی
کے منہ سے ماشاءاللہ نکلے۔۔۔وہ دونوں کے نین نقش بغور دیکھنے لگا
زامل کی گول مٹول سی آنکھیں چھوٹی سی مغرور ناک اور
چھوٹے چھوٹے نازک سے پنکھڑی ہونٹ اور آئی برو۔۔اب بھی
اچکی ہوئی باپ کی طرح گال تو ایسے تھے گویا ابھی لٹک کر گر

جائیں گے اتنے موٹے لال ٹماٹر جیسے بلکل اپنی ماں پر گیا
تھا صحت میں یا اسکو بھی پیچھے چھوڑ گیا تھا بھنویں اسکی
بھی زیحال کی طرح پیدائشی گہری تھیں رنگت ابھی تو لال تھی
یہ آگے جا کر پتہ چلتا جب وہ باقی بچوں کی طرح سات رنگ بدلتا
وہی دوسری جانب زالے بھی اس سے کم نہیں تھی نہ خوبصورتی
میں اور نہ صحت میں بس آنکھوں کا رنگ چینج تھا باقی ہو
بہ ہو اپنے بھائی پر گئی تھی لیکن نین نقش لڑکیوں والے تھے
پلکیں زامل کے مقابلے میں اسکی زیادہ لمبی تھی آنکھیں اتنی
چھوٹی کہ درمیان کا صرف سیاہ ڈیلا نظر آرہا تھا وہ بار بار
اپنے چھوٹے چھوٹے ہونٹوں کے بیچ اپنی لال زبان نکال لیتی
دونوں ہی اپنی اپنی خصوصیت لے کر پیدا ہوئے تھے
زیحال اپنے بچوں کو دیکھ رہا تھا اور وہ اپنے باپ کو جب کہ

زمل اپنے بچوں اور انکے باپ کو ایک ساتھ دیکھ رہی تھی یہ منظر اسکی انکھوں کو نم کر گیا تھا کہ زیحال بظاہر کچھ بول نہیں رہا تھا لیکن وہ اپنے ہبی جان کے اندر کے حال سے واقف تھی کہ وہ ان دونوں کو پا کر کتنا خوش ہوا تھا اور اب بھی کن اکھیوں سے دونوں کو دیکھ رہا تھا

میری شکل ویسے تو اپنی ماں کے پیٹ سے روز ہی دیکھتے تھے آج سامنے سے دیکھو۔۔۔آئی ایم یور بابا۔۔۔"نہایت خوبصورت انداز میں اپنا تعارف کرواتے وہ زمل کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا

انوسینٹ بابا۔۔۔"زمل نے کل والی بات یاد کرتے اسکا جملہ مکمل کیا جس پر زیحال ہنس پڑا ہنستے ہوئے وہی سے جھک کر دونوں کے نرم نرم روئی جیسے گالوں کو چوما

اپنے باپ کے پیار بھرے لمس پر زالے تو اور بھی زور زور سے
ہاتھ پیر مارنے لگی تھی البتہ زامل کو شاید زیحال کی داڑھی
چبھی تھی تب ہی گلا پھاڑ کر رونے لگا زیحال تو ہکا بکا سا اسے
دیکھنے لگا
اسکو کیا ہوا۔۔۔"وہ حیرت سے کبھی زمل کو دیکھتا تو کبھی
اپنے بیٹے کو
آپ نے اپنی بئیرڈ مسل دی اسکے گال پر۔۔۔"زمل اپنے اندازے
کے۔ مطابق ڈپٹنے والے انداز میں بولی
اااووو۔۔۔میرا بیٹا بابا کی بئیرڈ چبھی آپ کو۔۔۔بابا کل کی شیو
کرلیں گے۔۔۔میری جان کو دوبارہ نہیں چبھے گی۔۔۔"وہ پیار سے
کہتے پھر سے اسکے روئی جیسے گالوں کو چومنے لگا لیکن اسکا
رونا تھم ہی نہیں رہا تھا

اب کیوں رو رہے ہو۔۔۔ کہا تو ہے شیو کر لو نگا۔۔۔ "آہ وہ اپنے بیٹے
سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ ابھی سمجھ جائے گا وہ بھول
رہا تھا کہ وہ اپنی صحیح سے ایک دن کے بھی نہیں ہوئے تھے
تب ہی اسکا فون بج پڑا اس نے وہی سے ہاتھ بڑھاتے اپنا موبائل اٹھایا
سامنے سے یاقوت کی واٹسپ پر ویڈیو کال دیکھ ایک دم حیران
ہوا اور جھٹ سے کال پک کی
سامنے سے اسی کا نورانی معصوم چہرہ دکھائی دیا مانو کسی
نے ظلم کر کر بٹھار کھا ہو
میرے پاس میرے بیوی بچے ہیں تمہاری شکل دیکھنے کی فرصت
نہیں ہے ابھی۔۔۔ "اسکا منہ بنے دیکھ جان بوجھ کر چھیڑاتا کہ
یاقوت مسکرادے اور وہ نہ صرف مسکرایا تھا بلکہ زیحال کی
بات پر قہقہہ مار کر ہنسا تھا

انہی بیوی بچوں کو دیکھنے کیلئے میری بیوی نے شور مچار کھا
ہے یار زمل سے بات کروادیں اسکی ورنہ میری رات آنکھوں میں
ہی کٹ جائے گی۔۔۔"اس وقت یاقوت کی بیچارگی عروج پر تھی
زیحال نے مسکراتے سر نفی میں ہلایا مانو کہہ رہا ہو" کچھ نہیں
" ہو سکتا

اس نے فون جیسے ہی زمل کی جانب بڑھایا یاقوت نے بھی ادھر
مشی کو تھمادیا کیونکہ خود اب تک شرٹ کے بغیر بیڈ پر پڑا
تھا اور مشی اسی کے بازو پر سر رکھے ہوئے لیٹی تھی
زمل کی بچی۔۔۔تم نے بے بیز پیدا بھی کر لئے اور مجھے پتہ تک
نہیں۔۔۔جلدی دکھاؤ میرے کیوٹ بے بیز۔۔۔"اسکے اتاولے پن کو
دیکھتے زمل نے مسکراتے ہوئے موبائل دونوں بچوں کے سر پر کر
گیا دونوں کی اپنے آگے چمکتی چیز ٹکر ٹکر دیکھنے لگے

افففف ماشاءاللہ ۔۔۔ماشاءاللہ کتنے پیارے ہیں دونوں میں

"صدقے جاؤں۔۔۔

تم صدقے چلی گئی تو میں یہاں اکیلا کیا کرونگا۔۔۔"کال پر

پیچھے سے یاقوت کی آواز سنائی دی یہاں زمل اور زیحال دونوں

اسکی بات پر ہنس دیے جبکہ مشی نے چھوٹی آنکھیں کرتے اسے گھورا

ہیلو بے بیز۔۔۔ویلکم ٹو دی ہوم۔۔۔"اب وہ سیدھا بچوں سے

مخاطب ہوئی تھی جواب تک دم سادھے اس روشنی کو دیکھ

رہے تھے اور اس میں سے آنے والی آواز کو سن رہے تھے

میں صبح آؤنگی۔۔۔افففف میری تو رات ہی نہیں گزر رہی اتنی

"بے چینی ہو رہی ہے ان سے ملنے کی۔۔۔

آؤ میں رات گزارنے میں مدد کروں ساری بے چینی سمیٹ

لونگا۔۔اور سکون تم میں بھر دونگا۔۔۔"فون تھوڑا پیچھے کرتے

مشی کے کان میں سرگوشی کی جب اسکی اس بات پر وہ
شرم سے پل میں سرخ ہو گئی
زمل تو بس اسکا پاگل پن دیکھتی ہنس رہی تھی دوسری طرف
زیحال وارڈروب سے اپنا نائٹ سوٹ لے کر باتھ روم میں گھس
چکا تھا بچے اب تک اپنی خالہ کا پاگل پن دیکھ رہے تھے
ویسے آپریشن میں زیادہ پین تو نہیں ہوا۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا
لیکن اسکے سوال پر اندر شاور لیتے زیحال کو اتنی زور کی
کھانسی ہوئی تھی کہ اسکی آواز باقاعدہ باہر سنائی دے رہی تھی
آپ۔۔۔ آپریشن۔۔۔؟ زمل نے بے یقینی سے فون اپنی جانب کرتے
پوچھا زیحال جو ابھی گھسا ہی تھا آدھے میں شاور چھوڑتے
باتھ گاؤن پہنے جلدی سے باہر نکل آیا
میں آپ سے صبح بات کرتی ہوں۔۔۔" مشی کو اللہ حافظ کہتے

اس نے ٹھنڈی نگاہیں زیحال پر ڈالی جو کسی مجرم کی طرح
اسکے سامنے کھڑا نظریں چرا رہا تھا اب آئی تھی اصل شامت
اسکی زمل گھور نہیں رہی تھی اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی
تھی اس نے دھیرے سے اپنی شرٹ اوپر کرتے اپنے پیٹ پر بندھے
بینڈج کو دیکھا بچوں اور پامیر کی وجہ سے اس نے اس درد
پر غور ہی نہیں کیا تھا جو بار بار اس کے جسم میں اٹھتا اسے
شدید تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا اب جب دیکھا تو آنکھیں
بے اختیار چھلک پڑی

وائفی۔۔۔میری بات سنو۔۔۔"اسکے شروع ہونے سے پہلے خود اسکے
قریب بیٹھتا اسکی تھائی پر ہاتھ رکھ گیا وہ دم سادھے اسے

صرف دیکھ رہی تھی آنکھوں سے گرم سیال بہتا اسکے رخسار تر
کرنے لگا وہی اسکے آنسوں دیکھ زیحال پھر پریشان ہوا
دیکھو۔۔۔یہ۔۔آپریشن ضروری تھا۔۔۔ہمارے بے بیز کی جان
خطرے
میں تھی میری جان۔۔۔"پیار سے سمجھاتے ایک ہاتھ بڑھا کر
اسکے رخسار پر بہتے آنسوں صاف کئے
کیا۔۔۔؟وہ حیرت سے بیڈ سے ٹیک ہٹاتی سیدھی ہو بیٹھی
بب۔۔۔بے بیز کی جان خطرے میں کیسے آئی ہی۔۔۔آخر تک سب
رپورٹس نار۔۔۔"وہ بولتے بولتے یکدم رکی ساتھ زیحال کی
سانسیں آہ اسے یاد آرہی تھی وہ شام۔۔۔نہیں اسے نہیں یاد آنی
چاہئے نو۔۔۔اللّٰہ جی یہ۔۔۔بھول جائے۔۔۔اسے نہ ہو یاد پلیز
وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگا

میں۔۔۔میں گری تھی۔۔۔"آہ اسے یاد آگئی تھی زیحال نے ضبط سے آنکھیں مینچی

ہبی۔۔۔ہبی میں گری تھی مجھے۔۔۔مجھے اس پولیس والے نے دھکا دیا تھا۔۔۔"وہ ایک دم روانی سے بولنے لگی جب زیحال نے دھیرے سے سر اٹھا کر شاکنگ نظروں سے اسے دیکھا

دھکا دیا تھا۔۔۔؟بے یقینی اور شاک کی ملی جلی سی کیفیت میں پوچھا وہ سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے نہیں دیکھ پایا تھا اسے اب پتہ چلا تھا کہ زمل خود سے نہیں گری تھی بلکہ اسے گرایا گیا تھا پل کی پل اسکی آنکھیں سرخ ہوتی چلی گئیں اندر میں دبی آگ پھر سے بھڑک اٹھی تھی جس کی تپش اسکی گرے جھیل سی آنکھوں میں صاف واضح ہو رہی تھی

ہاں۔۔۔۔ مم۔۔میں گر گئی تھی۔۔۔ ہبی۔۔۔وہ۔۔۔وہ آپ کو مار
رہے
تھے آپ کے سر پر۔۔ "بولتے ہوئے وہ تھوڑی آگے ہوتی اسکے سر
پر بندھی پٹی دیکھنے لگی اور دیکھتے ہی آنکھیں مزید برسنے
لگی
ہبی۔۔۔ ہبی انھ۔۔انہوں نے آپ کو۔۔۔مارا مم۔۔میں "اسکی
روتے
روتے ہچکیاں بندھی زیحال نے آگے ہوتے اسے اپنے سینے میں
بھینچ لیا وہ باقاعدہ زار و قطار رونے لگی تھی اپنے سامنے اپنے
جان سے عزیز شوہر کو مار کھاتے دیکھا تھا لیکن زیحال کے اندر
کا درندہ یہ سن کر ہی جاگ اٹھا تھا کہ اس کی بیوی کو گرایا
گیا تھا وہ غصّے سے جبڑے بھینچے بیڈ کراؤن کو دیکھتا گیا

ہبی۔۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔باہر نہیں جائیں گے ناں۔۔۔وہ۔۔۔وہ
لوگ آپ کو
آپ کو نقصان پہنچائیں گے ہبی۔۔۔آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ نہیں جائیں
گے
ناں۔۔۔"سبکیاں لیتے وہ اپنا آپریشن بھول چکی تھی اسے بس
وہ لمحہ یاد آرہا تھا جسے یاد کرتے وہ تڑپتی زیحال کے سینے
میں منہ دیے اسکا ہاتھ گاؤن مٹھیوں میں زور سے جکڑ گئی کہ
بس اب وہ کہیں نہ جائے اسے چھوڑ کر
میں۔۔نہیں جاؤں گا۔۔۔میں یہی ہوں اپنی جان کے پاس۔۔۔"اسکا
چہرہ اپنے سینے سے نکالتے نرمی سے اسے ہونٹ چومتے آنسوؤں
سے ترگال اپنی مضبوط ہتھیلیوں سے صاف کئے لیکن وہ دور
ہونے کے موڈ میں نہیں تھی پھر سے اسکے سینے میں چہرہ

چھپاتی شدّت سے رودی اسکا ہر آنسوں زیحال کے دل پر گرتا
اسے شدید تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا اس نے کبھی ایسا کوئی
عمل نہیں کیا کہ وہ ڈر جائے اور آج اسکے دشمنوں نے اسے ڈرا
دیا تھا اور یہ بات بہت سے لوگوں پر قیامت ڈھانے والی تھی
وہ رو ہی رہی تھی جب دونوں بچے اپنی ماں کی رونے کی
آواز پر نیند سے بیدار ہوتے خود بھی رونے لگے
دیکھو۔۔۔ ہمارے بے بیز بھی رونے لگے ہیں پلیز گلا لے۔۔۔ چپ ہو
جاؤ۔۔۔ "اسکے لہجے میں منت تھی جہاں بیوی کے آنسوں برداشت
نہیں ہوتے تھے وہی اب اپنے بچوں کے بھی نہیں کر سکتا تھا
زیحال عرف پاشا بے
اپنے بچوں کو روتے دیکھ وہ چہرہ باہر نکالتی بے دردی سے
آنکھیں رگڑتی انہیں دیکھنے لگی

وائفی۔۔۔انکو فیڈ کروانی ہے۔۔۔" فیڈ لفظ سنتے زمل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا اسکے دماغ سے یہ تو نکل ہی گیا تھا کہ اب اسے فیڈ بھی کروانا پڑے گا اور اوپر سے یہ لفظ زیحال کے منہ سے سنتی وہ تھوڑی جز بز سی ہونے لگی دل اتنی زور سے دھڑکا تھا مانو ابھی نکل کر پہلو میں آ گرے گا لیکن اتنے میں زامل پورا زور لگاتا دھاڑے مار مار کر رونے لگا واقعی دونوں اب بری طرح سے ماں کے سینے سے لگنے کیلئے مچلنے لگے تھے

میں۔۔۔میں کیسے کرواؤں۔۔۔؟ وہ اپنی آنکھ سے نکلنے والا آخری آنسوں صاف کرتی دھیمی آواز میں پوچھنے لگی تھی

جسٹ ریلیکس۔۔۔" اسے جز بز ہوتے دیکھ خود سے لگاتے پیار سے تسلی دی پہلی بار وہ بھی کنفیوز ہو رہا تھا لیکن زمل پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا

کل میں کچھ ایسے ڈریسسز لادونگا کہ فیڈ کروانے میں آسانی
ہوگی ابھی شرٹ اوپر کر کر کروالو۔۔۔" کہتے وہ اٹھ کر بیڈ کی
دوسری جانب آیا اور پہلے اپنے بے صبرے بیٹے کو اٹھایا جس نے
تھوڑی ہی دیر میں رو رو کر گھر سر پر اٹھالیا تھا ننھا سا چہرہ
زور لگا کر رونے کے باعث سرخ ہو گیا تھا
بس۔۔۔بس۔۔۔ بھوک لگی ہے میرے بیٹے کو ہاں۔۔۔" گال چومتے
زامل کو دھیرے سے زمل کی گود میں دیتے خود واپس زالے کے
قریب آیا اور اسے اٹھا کر اپنی گود میں لے کر بیٹھ گیا تاکہ زامل
کے فیڈ کرنے تک وہ رونا بند کر دے اور اپنے باپ کی گود میں آ
کر وہ سیج میں چپ ہو گئی تھی یہ دیکھ زیحال شریر مسکراہٹ
مسکرا دیا اس نے جھک کر اسکے روئی جیسے دونوں گال چومے
میرا پیارا بیٹا۔۔۔ بابا کے پاس آکر چپ ہو گیا۔۔۔" اس نے جتنی بار

بھی دونوں کو گود میں اٹھایا تھا اسکے دل کو ایک الگ سی
ٹھنڈک محسوس ہوئی تھی دل اپنے آپ بھاری سا محسوس ہونے
لگتا تھا جیسے کوئی حسین خواب دیکھ رہا ہو اور اس سے کبھی
نہ جاگنا چاہتا ہو
اسکا رخ زمل کی جانب ہی تھا جب وہ اسے دیکھتی شرٹ اوپر
کرنے سے کترانے لگی زامل تو زبان ہونٹوں پر پھیرتا ماں کی گود
میں ہی انگڑائیاں لینے لگا تھا مانو اسے پتہ تھا کہ اب وہ اسے
فیڈ کروائے گی
کیا ہوا۔۔۔؟ زمل کو سٹک ہوئے دیکھ سوالیہ پوچھا
وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"اس سے اس وقت گھبراہٹ کے مارے بات بھی
نہ بن سکی
اوکے ریلیکس میں چہرہ دوسری جانب موڑ لیتا ہوں۔۔۔"اسکی

الجھن سمجھتے وہ مسکرا کر خود ہی چہرہ دوسری جانب موڑ
گیا یہ دیکھ زمل کے لبوں پر گہری مسکراہٹ رقص کرنے لگی
وہ واقعی خوش قسمت تھی کہ اسکے پاس ایسا شوہر تھا جسے
آدھی سے زیادہ باتیں بنا کہے وہ سمجھ لیتا تھا وہ اس نعمت
کا کبھی شکر ادا نہیں کر سکتی تھی خوشی سے اسکا دل بھاری
ہوتے آنکھیں نم ہونے لگی
اس نے دھیرے سے شرٹ اوپر کی اور زامل کو ٹھیک کرتے اپنے
سینے سے لگایا ماں کا لمس ہونٹوں سے ملتے وہ خود ہی منہ میں
بھرتا تیزی سے گٹاگٹ دودھ پینے لگا اسکی پینے کی رفتار پر
زمل کو اپنی دھڑکنوں میں گدگدی سی محسوس ہوئی اور اسکے
منہ سے بے ساختہ ہنسی چھوٹی اسکی ہنسی کی آواز سنتے
زیحال نے مڑ کر دیکھا۔اسکے مڑنے کی دیری تھی کہ زمل اچھل

کر پڑی ساتھ ہی زامل کے منہ سے اسکا لمس آدھے میں نکلتے
اسکی ٹیں ٹیں شروع ہو گئی اسکے گلے میں کوئی سپیکر فٹ
تھا سیکنڈ میں پورے گھر میں اسکی کلکاری گونج اٹھی تھی
پاگل لڑکی۔۔۔آرام سے۔۔۔"زمل کو ڈپٹتے وہ پھر سے زالے پر جھکا
پیچھے سے زمل نے تیزی سے آنکھیں پٹپٹاتے پھر سے زامل کو
اپنے سینے سے لگایا وہ چپ ہوتا پھر سے تیزی سے دودھ پینے
لگا یہ احساس اتنا۔۔۔اتنا۔۔۔۔۔۔اتنا خوبصورت تھا
جسے بیاں کرنے کیلئے کوئی لفظ نہیں تھا ماں بننے کی خوشی
کیا ہوتی ہے اور کیوں ہوتی ہے اسے اب پتہ چل رہا تھا اسکے
بعد ہر لمحے میں سکون تھا اسے اٹھارہ سال کی عمر میں بچوں
کی طرح سمبھالنے والا شوہر اور آگے چاند سے دو بچے مل گئے تھے
کافی دیر تک زامل دودھ پیتا پیتا آخر میں اسی کی گود میں سو گیا

ہی۔۔۔ا۔۔۔اس نے پی لیا۔۔۔" وہ ہچکچاتی جلدی سے شرٹ نیچے
کرتی اسے مخاطب کرتی اطلاع دینے لگی
اتنا پیٹ ہے نہیں اسکا جتنی دیر اس نواب نے لگادی۔۔۔"زالے کا صبر
دیکھ اس نے زامل کو گھورا جو مزے سے ماں کی طرح گہری
نیند کے مزے لوٹ رہا تھا اسے زمل کی گود سے اٹھاتے بیڈ پر
بیچ میں لٹایا اور زالے کو اٹھا کر اسکا رخ بدلتے زمل کی گود میں
دیا۔ خود واپس سے باتھ روم چلا گیا جلدی میں جو باتھ گاؤن
پہن کر آیا تھا اسے چینج کرتے اپنی شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر باہر
آیا سامنے زمل محبت بھری نظروں سے زالے کو دیکھتی فیڈ
کروا رہی تھی اس دوران جو زیحال نے محسوس کیا تھا کہ وہ
دونوں کو گود میں لینے کے بعد آپریشن سے ملنے والا درد سرے
سے ہی بھولے ہوئے تھی ماں کی محبت واقعی بہت گہری ہوتی

ہے سب بھلا دیتی ہے کچھ یاد رہتا ہے تو صرف اپنے بچے

زیحال دوسرے روم میں آتا وہاں انکے لئے بیڈ پر رکھنے والے بے

بی کاٹ دیکھنے لگا لیکن اب مسلہ یہ تھا کہ وہ تھا ہی ایک سیٹ

دوسرا لانے کا وقت ہی نہیں ملا وہ ایک بھی وہی چھوڑتا واپس آ گیا

تب تک زمل اسے فیڈ کروا چکی تھی اور اب گود میں لئے بیٹھی

تھی تاکہ اسکے ہبی جان آکر اسے گود سے لے کر بیڈ پر لٹا دے

وہ اس وقت تھوڑی سی بھی نہیں مڑ سکتی تھی بس ٹانگیں

سیدھی کئے بیٹھی تھی

زیحال نے اسے بھی اسکی گود سے اٹھاتے بیڈ پر بلکل سینٹر میں

لٹایا اور دونوں کے ارد گرد تکیے سیٹ کرنے لگا ایک تو دونوں

تکیے کے آگے بھی بلکل ننھے ننھے سے لگ رہے تھے یہ دیکھ زیحال

کو ہنسی آئی

تھوڑے بڑے پیدا نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔اب رات کو تکیے کے نیچے
آ گئے تو۔۔۔؟وہ مصنوعی ساڈپٹتا زامل کے سر کے نیچے کپڑا
دینے لگا جب اسے اپنے گھٹنے کے پاس کچھ گیلا گیلا سا
محسوس ہوا اس نے حیرت سے دیکھا تو وہ نواب سو سو کر
چکے تھے
اوئے۔۔۔۔یہ کیا کر دیا۔۔۔"وہ تقریباً چیخا ہی تو تھا جب زمل جو
خود بھی لیٹنے لگی تھی اسکی چیخ پر حیرت سے دیکھنے لگی
کیا ہوا ہبی۔۔۔؟سوالیہ پوچھا
تمہارے لاڈلے کا ڈائجیسٹیو سسٹم بہت فاسٹ ہے ابھی دودھ
پیا تھا ہضم بھی ہو گیا۔۔۔"نہیں وہ ڈانٹ نہیں رہا تھا نہ غصّے
میں تھا لیکن اپنی حالت بری ہوتے دیکھ اسکا سر چکرانے والا
تھا پہلے بیوی کی وجہ سے شاور ادھورا چھوڑ کر نکلنا پڑا اب

بیڈ شیٹ گندی کرنے پر بدلنی پڑی آہ یہ تو شروعات تھی

" مجھے لگتا ہے پاگل خانے میں ابھی سے بکنگ کروانی پڑے گی

وہ کلس کر بولتا ساتھ ساتھ بیڈ شیٹ چینج کرنے لگا زمل کو

سہارا دیتے کاؤچ پر بٹھا دیا تھا اور ان دونوں نمونوں کو بھی

اسی کے پاس

انکے پیمپر بھی تھے اس سیٹ میں آپ وہ لے آئیں۔۔۔"زمل کو

اسی وقت یاد آیا کہ اس نے پیمپر بھی منگوائے تھے لیکن پنک

کلر میں آہ لڑکیوں والے جراثیم کے بس چیز ہو تو پنک کلر کی

وہی لانے پڑے گے ورنہ یہ تو ساری رات مجھ سے بس بیڈ شیٹ

ہی بدلواتا رہے گا۔۔۔"وہ سر نفی میں ہلاتا دوسرے کمرے میں

گیا اور پیمپرز کا پورا پیکٹ اٹھا لایا

اب کپڑے بھی بدلنے پڑیں گے ہی۔۔۔"وہ سنجیدگی سے زیحال

کو یک ٹک دیکھتی بولی جو بیچارہ اکیلا ہی لگا ہوا تھا

لاتا ہوں۔۔۔" وہ پھر دوسرے کمرے میں گیا اور وہ چٹکو چٹکو

سے کپڑے اٹھا کر لایا اور کندھے پر لٹکا لئے

اب یہ پیمپر لگتا کیسے ہے۔۔۔؟ وہ ایک پیمپر ہاتھ میں لئے اور دونوں

کندھوں پر انکے کپڑے لٹکائے کھڑا معصومیت سے بولا

جب زمل نے ایک نظر اسکے ہاتھ اور کندھوں کو دیکھا

اسکی اس ادا پر زمل کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی اور وہ

ہنستی ہی چلی گئی

ہی۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ بہت فنی لگ رہے ہیں۔۔۔" وہ آنکھیں بند

کئے

ہنستی چلی گئی جب اچانک اپنے کان پر کسی کی گرم سانسوں

کی تپش محسوس کرتے جھٹ سے آنکھیں کھولی

"اب اگر ہنسنا بند نہ کیا تو تھوڑی دیر تک بے شرم بھی لگو نگا۔۔
اسکی اس جان لیوا دھمکی ملتے زمل کی بتیسی فوراً اندر ہوئی
اس سے پہلے وہ اسکا عملی ثبوت بھی دیتا دونوں بچوں کی
ٹیٹیں شروع ہو گئی زیحال اور زمل دونوں نے ایک ساتھ ان
دونوں کو دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو اور پھر دونوں کی بے
ساختہ ہنسی چھوٹی زیحال تو سر نفی میں ہلاتا انکے قریب
آیا اور دونوں کو باری باری بیڈ پر لٹایا ساتھ ہی زمل کو بھی
سہارا دے کر بیڈ پر ہی لے آیا
اپنا موبائل اٹھاتے یوٹیوب پر ویڈیو نکالی جہاں ایک عورت پیمپر
پہنانا سکھا رہی تھی اسکی دیکھا دیکھی زیحال بھی اپنے
بچوں کو پہنانے لگا لیکن زامل کی ٹیں ٹیں اس دوران بھی
شروع ہو گئی تھی

صبر میری جان۔۔۔ابھی ہو جائے گا۔۔۔" وہ خاصے مصروف انداز
میں ایک نظر فون کی سکرین پر ڈالتا اور دوسری نظر پیمپر پر
ڈال کر زامل کو پہنانے لگتا اسکے بعد بہت ہی نرم ہاتھوں سے
دونوں کو کپڑے پہنائے انکے کچے کچے نازک سے ہاتھ پیر پکڑنے
سے بھی ڈر لگ رہا تھا زالے تو پھر ہاتھ پیر مارتی سونے کی
تیاری پکڑنے لگی لیکن وہ نواب اپنی ٹیں ٹیں سے زیحال کے کان
کے پردے پھاڑ رہا تھا

اب کیا چاہئے میرے باپ۔۔۔اتنا تو کر رہا ہوں۔۔۔" اسکی ٹیں ٹیں
بند نہ ہوتی دیکھ زیحال سر پکڑ کر بیٹھ گیا زمل اتنے میں سو
چکی تھی اسکی نیند بھی گہری ہوتی تھی وہ بے فکر تھی ہاں
زیحال جیسے شوہر کے ہوتے بے فکر ہی ہونا تھا وہ جو تھا اپنے
بچوں کا چوکیدار ساری رات جاگنے والا

زیحال زامل کو گود میں لئے بیڈ سے اترتا یہاں وہاں ٹہلنے لگا
زالے وہی لیٹی لیٹی سو چکی تھی
رات کے کیا صبح کے چار بجنے والے تھے کتنی ہی دیر وہ زامل
کو تھپتھپاتا یہاں وہاں چکر کاٹتے سلاتا رہا آخر کار اسے بھی اپنے
باپ پر رحم آ ہی گیا اور گہری نیند میں چلا گیا زیحال نے اسے
دھیرے سے زالے کے قریب ہی لٹا دیا اب فجر کی اذان سنی تو
سونا ترک کرتے باتھ روم گیا اور وضو کرتے باہر آ کر نماز ادا کی
کچھ دیر وہی مصلے پر بیٹھا رہا اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے
اٹھا اور جائے نماز فولڈ کر کر ایک جانب رکھتے خود بھی زامل
والی سائیڈ آ کر دھیرے سے لیٹ گیا اس ڈر سے کہ یہ شیطان
پھر نہ جاگ جائے کہیں

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

برلاس پہرے پر تھا جب اسے پامیر کی شدّت سے یاد آئی جو
اسکے ساتھ رات کو دیر دیر تک یہاں رہتا تھا اور دونوں کے
خوشی سے بھرپور قہقہے رات بھر گونجتے تھے اب تو پچھلے
ایک مہینے سے وہ اکیلا پہرے پر آتا تھا اور صدیس کے ساتھ بیٹھ
کر کافی پی لیتا اور ساری ساری رات آنکھوں میں کاٹ دیتا
اس وقت اسے ہاتھ میں پکڑے مگ کو دیکھ پامیر بہت شدّت سے
یاد آیا وہ کیسے اسکی کافی چھین کر پی جاتا تھا اسے یاد
کرتے کرتے اسے ایک نظر دیکھنے کی تمنا ہوئی وہ کافی کا مگ
وہی رکھتے اٹھا اور میر بخش کو الرٹ کرتے ڈیرے میں اندر کی
جانب گیا اسے معلوم نہیں تھا پامیر کے ساتھ کومل ہے یہ اسے
کمرے میں داخل ہو کر پتہ چلا تھا جہاں کومل اس کے سینے پر
سر رکھے سو رہی تھی

اس نے ٹھنڈی نگاہ دونوں پر ڈالی اور واپس پلٹنے لگا جب
اچانک اسکی نظر پامیر کے ہاتھ کی انگلی پر گئی جس میں
تھوڑی تھوڑی حرکت ہو رہی تھی یہ دیکھ برلاس کی آنکھیں
پھٹی وہ ایک پل کو سانسیں روکے وہی کھڑا بے یقینی سے اسے
دیکھنے لگا اسے اپنی انکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا
اسکی درمیانی انگلی دھیرے دھیرے ہل رہی تھی برلاس نے
حیران ہوتے ایک ہاتھ اپنی کمر پر رکھے دوسرا ہاتھ منہ پر رکھا
اسے سمجھ نہیں آئی وہ ہنسے یا خوشی سے روئے
وہ خوشی سے اپنی نم ہوتی آنکھیں اسکی انگلی پر گاڑھے آگے
آیا آہ وہ خوشی سے پاگل ہو رہا تھا گویا کہ ایک پیاسے کو برسوں
بعد صحرا میں پانی کا کنواں نظر آ گیا ہو
کومل۔۔۔۔کومل اٹھو۔۔۔دیکھو پامیر بھائی کی انگلی ہل رہی ہے

کومل دیکھو۔۔۔"وہ خوشی سے چہکتا کومل کو آوازیں دینے لگا
لیکن اس کے بدن میں کوئی حرکت نہ ہوئی وہ اسی طرح بے
سدھ پڑی رہی
کومل۔۔۔کومل اٹھ کر دیکھو۔۔۔۔"اسکے نہ اٹھنے پر وہ باقاعدہ
چیخا لیکن اس جانب ہنوز خاموشی برقرار رہی برلاس یہ دیکھ
تھوڑا ٹھٹھکا وہ دھیرے سے اسکی جانب آیا جہاں کومل کا ایک
ہاتھ سیدھا پڑا تھا وہ کہیں سے بھی سوئی ہوئی نہیں لگ رہی
تھی یہ دیکھ برلاس بری طرح چونکا
کومل۔۔۔؟اسکا کندھا تھوڑا سا ہلاتے دھیرے سے پکارا
کومل۔۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکے تھوڑے سے ہلانے پر کومل کی
گردن تھوڑی سی مڑی وہ بے ہوش پڑی تھی نجانے کب سے
برلاس اسے ایسے دیکھ ٹھیک ٹھاک پریشان ہوا

یار۔۔۔تم۔۔۔ تمہیں کیا ہوا۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آئی کیا کرے پاشا کو
تنگ کر نہیں سکتا تھا لیکن جتنا وہ گھبرا گیا تھا نہ چاہتے ہوئے
بھی یاقوت کو فون ملا دیا وہ شاید جاگ رہا تھا تب ہی اسکی
کال پہلی ہی رنگ پر اٹھالی
ہاں بولو برلاس۔۔۔"آگے سے اسکی بھاری آواز گونجی
بھائی۔۔۔بھائی کومل بے ہوش ہو گئی۔۔۔"اسکے لہجے میں فکر
تھی جسے بھانپتے یاقوت یکدم سیدھا ہوا وہ مشی کے ساتھ
وصل کی حالت میں تھا
کیا۔۔۔کیسے۔۔۔؟
پتہ نہیں کیا کروں۔۔۔؟اس وقت یہ برلاس کہیں سے نہیں لگ رہا
تھا جو کومل سے ناراض تھا

رکو میں آتا ہوں۔۔۔" کہتے وہ ٹھک سے کال بند کر گیا

کیا ہوا۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ مشی کمفرٹر کھینچ کر اپنا آپ

ڈھانپتی فکر مندی سے پوچھنے لگی

کومل بے ہوش ہو گئی۔۔۔" وہ جلدی جلدی شرٹ پہنتا بولتے اٹھ

کھڑا ہوا جب اسکی بات سنتے مشی پریشان سی ہوا ٹھتی بیڈ

کراؤن سے ٹیک لگا گئی

واٹ۔۔۔وہ کیوں۔۔۔؟

پتہ نہیں۔۔۔تم سو جانا میں تھوڑی دیر تک آ جاؤ نگا۔۔۔ناراض تو

نہیں ہو گی ناں۔۔۔" جاتے جاتے آخر میں اجازت چاہی جس پر

مشی کے پنکھڑی سے لبوں پر مسکراہٹ در آئی

یہاں آؤ۔۔۔" اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے قریب بلایا یا قوت

ایک

گھٹنا بیڈ پر رکھتے اسکے قریب آیا جب مشی نے دھیرے سے

اسکا ماتھا چوما

وہ تمہارے بھائی کی بیوی ہے۔۔۔اسکی غیر موجودگی میں اسکی

فیملی کا خیال رکھنا تم بھائیوں کا فرض ہے میں اس میں

ناراض ہو کر کیا کرونگی۔۔۔"اسکی بات سیدھا یاقوت کے دل پر

لگی تھی اسے ایک ہی پل میں مشی پر ٹوٹ کر پیار آیا اور

آگے بڑھتے اسکے ہونٹ چومتے جلدی سے باہر نکلنے لگا جب

اسکے قدم ایک پل کو وہی منجمند ہوئے

اور ہاں تھینک یو میری بات مان کر میری تھکاوٹ دور کرنے کیلئے

بولتے اسے فلائے کس دیتا روم سے باہر نکل گیا

مشی اسکی بات پر ہنستی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتی سر

نفی میں ہلا گئی کال بند ہونے کے بعد یاقوت نے مشی سے

فرمائش کی تھی جسے وہ چاہ کر بھی نہیں جھٹلا پائی تھی

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

ابھی صبح ٹھیک سے نہیں ہوئی تھی کچھ نمازی نماز ادا کرتے

گھروں کو لوٹ رہے تھے آسمان میں ٹھنڈی ٹھار ہواؤں میں ہر

جانب پرندے خوبصورت گیت گاتے اڑ رہے تھے وہی کچھ بد

بخت لوگ جو محض اپنی نیند کے پیچھے اس وقت اپنے دروازے

پر رزق لائے فرشتوں کو واپس لوٹا رہے تھے اس خوبصورت

صبح کے حسین منظر سے محروم رہ رہے تھے جس میں جاگ کر

انسان کا آدھا ڈپریشن ختم ہو جاتا ہے وہی کچھ ایسے بد قسمت

لوگ بھی تھے جو جاگ کر بھی سجدے سے محروم رہ رہے تھے

جن میں ایک وہ شخص تھا جو ہر کام سے

فارغ صرف اپنی گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا اور اسکی

سوچوں کا محور وہ تھی جسے اسکی کوئی پرواہ نہیں تھی جو
اسے بھولی بیٹھی تھی۔۔۔کیا وہ اسے بھول سکتی تھی۔۔؟کیا
اسے بھولنا آسان تھا۔۔۔؟نہیں وہ نوفل راحم خانزادہ تھا ایک
مکمل شخصیت جس سے بھی مل لے۔۔۔اس پر اپنا ایسا تاثر
چھوڑتا تھا کہ وہ شخص رہتی زندگی تک اسے نہ بھولے
اور وہ لڑکی تو بھول کر بھی نہیں بھول سکتی تھی کیسے بھول
جاتی اسے اپنا آپ یاد کروانے کیلئے اسے اتنا بڑا رسک لینا پڑا تھا

"چھ سال پہلے۔۔۔۔

راحم خانزادہ کے گھر وہ میلاد کی رات اور انکے نیو بزنس کے
سٹارٹ اپ کی خوشی سب رشتے دار جمع تھے خوشی کا ماحول
تھا ہر کوئی انہیں اس نئ کامیابی پر مبارک باد دے رہا تھا ان
میں فہد خانزادہ کی فیملی بھی تھی جس میں ایک وہ تھی جس

پر سے نظریں ہٹا پانا اس وقت کا سب سے مشکل ترین کام تھا
سفید کام دار لیئیر زوالا فراک پہنے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی پنک
لپسٹک وہ بارہ سالہ لڑکی اپنے نین نقش اور رنگ کی وجہ سے
سب رشتہ داروں میں الگ معلوم ہو رہی تھی جس کی دودھیا
رنگت پر سفید رنگ بھی اش اش کر اٹھا تھا اگر بلیک کلر پہن
لیتی تو اففففف قیامت لگتی قیامت

سب راحم صاحب کے لان میں بیٹھے آج ہونے والی میلاد کی
تقریب کی باتیں کر رہے تھے جو بہت ہی اچھے سے مینج کی گئی
تھی غریبوں میں نہ صرف کھانا کھلایا گیا بلکہ اچھے کپڑے اور
ایک ایک مہینے کا راشن بھی تقسیم کیا گیا تھا ممتاز بیگم بھی
اپنے بیٹے کی کامیابی پر کراچی ہی آئی ہوئی تھیں
زمل چلو۔۔۔ میں تمہیں اپنی ڈول کے نیو ڈریسسز دکھاؤں بابا

کل ہی اسلام آباد سے لائیں ہیں۔۔۔"آئرہ خوشی سے چہک کر
بولتی اپنے باپ کے ساتھ چپک کر بیٹھی گم سم سی زمل کو
دیکھتی بولی وہ زیادہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی ہمیشہ
نجانے کن سوچوں میں گم رہتی تھی اپنی ماں کے گزرنے کے بعد
وہ ایسے رہ رہی تھی جیسے اسکا باپ بھی نہیں ہے فرح سے اسے
وہ ممتا نہیں مل رہی تھی جو ایک بارہ سالہ بچے کو اپنی ماں
سے چاہیئے ہوتی ہے ہالانکہ فہد نے صرف زمل کی وجہ سے دوسری
شادی کی تھی
نہیں میں۔۔۔ نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"وہ معصومیت سے بولتی
مزید اپنے باپ کی بازو سے چپک گئی یہ منظر فرح کی آنکھوں
میں کھٹک رہا تھا
کیوں نہیں دیکھنا چاہتا میرا بیٹا جاؤ دیکھو۔۔۔اگر پسند آئی تو

بابا بھی اپنی پرنسسز کو وہی ڈول لا کر دیں گے۔۔۔" فہد نے اسکے
کے گال پر پیار دیتے پیار سے کہا
اپنے باپ کے کہتے وہ دھیرے سے اٹھتی آئرہ کے ساتھ اندر کی
جانب چلی گئی اور انکو جاتے دیکھ کسی کی دو شیطان آنکھوں
میں چمک در آئی تھی مانو وہ اسی لمحے کے انتظار میں ہو
آئرہ زمل سے چار سال بڑی تھی لیکن اپنے ماں
باپ کی لاڈلی ہونے کی وجہ سے وہ سولہ سال کی ہو کر بھی
گڈے گڈی سے کھیلنا بند نہیں ہوئی تھی
وہ دونوں لیونگ روم سے ہوتی اوپر والے پورشن میں بنے آئرہ کے
اس خوبصورت کمرے میں گئیں جہاں بہت سارے پیارے پیارے
کھلونے پڑے تھے اس نے ایک ایک کر کر زمل کو اپنے کھلونے
دکھائے جنہیں دیکھ کر اس بچی کے چھوٹے سے دل میں اپنے

باپ کے لئے شکوہ در آیا وہ کیوں نہیں اسکو ایسے کھلونے لا کر
دیتا تھا اگر لاتا بھی تو فرح اس پر چیختی کہ کیوں وہ فضول
خرچی کر رہا ہے اور پھر فہد کو بھی وہ فضول خرچی ہی لگتی
وہ دونوں بیٹھی کھیل ہی رہی تھیں جب وہاں آئرہ کا بھائی
نوفل آیا

تینوں ایک ہی اسکول میں آگے پیچھے کلاس میں پڑھتے تھے
نوفل وقت سے پہلے اچھا قد کاٹھ نکال چکا تھا اوپر سے جن
لڑکوں میں اسکا اٹھنا بیٹھنا تھا انکی دیکھا دیکھی وہ اپنی
ڈریسنگ بھی ٹاپ کلاس کی کر چکا تھا نین نقش تو اسکے
پیدائشی تیکھے تھے اس وقت بھی میلاد کی وجہ سے وہ سفید
کاٹن کا سوٹ زیب کئے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا اوپر
سے گلے میں پہنا مفلر

ہیلو گرلز۔۔۔ کیسی ہو" اس نے زمل کے ساتھ ساتھ آئرہ کو بھی
مخاطب کا اور جواب بھی صرف آئرہ نے ہی دیا تھا زمل ہنوز
خاموشی سے دل ہی دل میں اپنے باپ سے شکوہ کر رہی تھی
میں نے گرلز کہا گرل نہیں۔۔۔ یہ کیوں چپ بیٹھی ہے۔۔" زمل کو
ٹکٹکی باندھے کھلونے دیکھتے اس نے چوٹ کی جب زمل دونوں
کی جانب متوجہ ہوئی
یہ تم ہنستی بولتی کیوں نہیں ہو آئرہ کی طرح۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا
جب اسکے سوال پر زمل کچھ گڑبڑائی
اچھا چھوڑو آئس کریم کھاؤ گی تم دونوں۔۔۔؟ اسے نروس ہوتے
دیکھ بات بدلتا آئس کریم کی آفر کرنے لگا جس پر آئرہ تو اسی
وقت اچھل پڑی تھی البتہ زمل صرف مسکرادی
چلو ہم چلتے ہیں باہر سے کھا کر آئیں گے۔۔۔" بولتے ہوئے نے نہ

محسوس طریقے سے زمل کا نرم و ملائم سا دودھیا ہاتھ تھام
لیا جسے تھامتے اسے اپنے ہی بدن میں عجیب سی تبدیلی ہوتی
محسوس ہوئی

لیکن بھائی۔۔۔ باباڈانٹیں گے اگر آپ نے انکی گاڑی کو ٹچ بھی کیا
لاسٹ ٹائم یاد ہے ناں۔۔۔"آئرہ نے اسی وقت اسے وہ وقت یاد
کروایا جب نوفل نے راحم سے پوچھے بغیر اپنے دوستوں کی
باتوں میں آکر انکی گاڑی گھر سے باہر نکال لی تھی اور پھر
سیدھا پولیس تھانے جا کر پہنچا تھا

آ۔۔۔ی۔۔ یاد ہے ناں۔۔۔اب انہی سے اجازت لی ہے جاؤ بھلے تم
پوچھ

"کر آؤ۔۔۔

نہیں آپ کہہ رہے ہیں تو پوچھا ہو گا۔۔۔"وہ اسکی اس قدر خود

اعتمادی پر یقین کر گئی

دونوں کو لئے سب سے چھپ کر آئس کریم پارلر لایا تھا باہر کی۔ کھلی فضاؤں میں آکر زمل نے گہرا سانس لیا دھیرے دھیرے وہ دونوں کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے لگی یہاں تک کے نوفل نے شرارت کرتے اسکے حصّے میں آئی آئس کریم تھوڑی سی کھالی جسے وہ ہنس کر ٹال گئی زمل کا جھوٹا کھاتے نوفل کا دل یک بارگی سے دھڑکا تھا اسکے بعد وہ بہانے بہانے سے اسکی آئس کریم کھاتا کبھی اپنی چمچ سے اسے کھلاتا وہ لوگ سب کے اٹھنے سے پہلے واپس گھر آچکے تھے فہد کی فیملی آج رات یہی رکی تھی زمل آئرہ کے کمرے میں سوئی تھی

جبکہ اپنے کمرے میں نوفل کے چکر پر چکر کٹ رہے تھے وہ اسکے گھر تھی اسکے ساتھ والے کمرے میں اور وہ۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ

بھی نہیں پا رہا تھا آخر میں اسکے دماغ میں ایک گھنٹی بجی

اس نے فون اٹھا کر وجی کا نمبر ڈائل کیا اور اسے زمل کے بارے

میں بتایا وہ تو انکے پورے گروپ میں اپنی معصومیت اور

خوبصورتی کی وجہ سے مشہور تھی اور اسی بات پر نوفل سب

میں اکڑتا تھا کہ وہ اسکی کزن ہے

کیا۔۔۔زمل تیرے گھر پر ہے۔۔۔آئی کانٹ بلیو نوفی۔۔۔"وہ نیند

سے

بیدار ہوتا تقریباً چیختے ہوئے بولا

نہ صرف گھر پر ہے بلکہ میرے ساتھ میرے روم میں ہے۔۔۔"اس

نے مزید شوخ ہوتے اتنا بڑا جھوٹ بول دیا

نہ کر یار۔۔۔وہ۔۔۔وہ تیرے کمرے میں کیسے آگئی۔۔۔اور تیرے

گھر والے کہاں ہے۔۔۔؟اسے اب تک یقین اسی بات پر نہیں آیا تھا کہ وہ اسکے گھر ہے اور وہ اسے رات کے اس پہر اپنے کمرے میں بتا رہا تھا

"سب سو رہے ہیں۔۔۔

اچھا۔۔۔مطلب تیرا سین چالو ہے بھائی۔۔۔۔" وہ ہنستا مکاری سے بولا جب اسکی بات پر نوفل کی ہنسی یکدم غائب ہوئی سین تو بنا ہی نہیں تھا چالو کیسے ہوتا اب وہ صحیح پریشان ہوا تھا اور دل میں کوئی سین سچ میں بنانے کی آس پنپنے لگی

اچھا میں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔" کہتے وہ ٹھک سے کال بند کر گیا اور وہی کھڑا ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ایک پل کو گہری سوچ

میں ڈوبا واقعی اسکی خاموش محبت اسکے گھر اسکے اتنے
قریب تھی کیا وہ اتنا کمزور تھا کہ اس کے ساتھ کوئی سین نہ بنا سکا
نہیں اب تو سین بنانا پڑے گا۔۔۔" وہ تیکھی نظروں سے اپنا عکس
سامنے مرر میں دیکھتا ایک گہری مسکراہٹ مسکرایا اور دروازے
کی جانب دیکھتے چھوٹے چھوٹے دبے پاؤں باہر کی جانب آیا
کوریڈور اور لیونگ روم کی لائٹس آف تھی سب اپنے اپنے کمروں
میں تھے اور وہ اسی کے ساتھ والے کمرے میں
وہ اسی طرح بنا قدموں کی آواز کئے خاموشی سے یہاں وہاں
دیکھتا آئرہ کے کمرے کی جانب گیا جس دروازہ ہمیشہ کھلا ہی
ہوتا تھا ندرت اسے دروازہ بند رکھنے سے منع کرتی تھی
دروازے پر ہاتھ رکھتے چرچرر کی آواز آئی جس پر نوفل نے زور
سے آنکھیں مینچی اور پھر اسی طرح دھیرے سے اندر داخل ہوا

اور دروازہ بند کرتے چٹکنی لگادی

سامنے بیڈ پر وہ دونوں ہی گہری نیند میں تھیں نوفل زمل والی
سائیڈ آتے اس کے پاس تھوڑی سی جگہ میں لیٹ گیا وہ گہری
نیند کی وجہ سے اپنے قریب کسی کی حرکت محسوس ہی نہ کر سکی
نوفل نے پاس لیٹتے اسکے چہرے کو بغور دیکھا ہیزل آنکھیں بند
تھیں لیکن لمبی پلکوں کی وجہ سے یہ بھی بے حد خوبصورت
لگ رہی تھیں چھوٹی سی ناک جو ہمیشہ اٹھی رہتی تھی اور
چھوٹے چھوٹے ہونٹ۔۔۔۔بنا لپسٹک کے ہی غلابی غلابی رہتے تھے
اور اب تک تو اس نے شام والی لپسٹک بھی نہیں اتاری تھی
جس سے اس وقت نوفل کو انہیں چھو کر انکی خوبصورتی پر
یقین کرنے کی خواہش ہوئی
وہ دھیرے سے تھوڑا آگے کو ہوتے اپنے لب اس بارہ سالہ بچی

کے لبوں سے ملا گیا جن کے ملتے اسکے جسم میں ایک کرنٹ سا
دوڑ گیا وہ جھٹ سے پیچھے ہٹا اور آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے
لگا اس وقت خود میں ہوئی تبدیلی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا
بس اتنا پتہ تھا کہ اس کے ہونٹوں میں ایک نشہ سا تھا ایک مد
ہوش کر دینے والا نشہ اسکے دل نے دوبارہ شور مچایا ایک بار
اور کرنے کی ضد کی لیکن اس کے ذہن میں اسکے دوست آئے
اگر وہ لپ کس کر رہا ہے تو اس کے دوست کیسے یقین کریں گے
بنا ثبوت کے
اس نے پاکٹ سے فون نکالا اور جلدی سے کیمرا آن کیا اور پھر
دوبارہ دھیرے سے اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا ساتھ ہی تصویریں
کلک کرتا گیا نجانے اپنی اس حرکت کی اس نے کتنی ہی یادیں
بنائی اور پھر دھیرے سے اسکے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا

یہ لڑکی پوری کی پوری نشہ تھی۔۔۔صرف ہونٹوں سے ہی اسکے
پورے بدن کو چومنے کی خواہش دل میں پنپنے لگی وہ کتنی
ہی دیر یونہی کھڑا اس کے پورے بدن کو کن اکھیوں سے نہارتا
رہا جب اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اپنا ہاتھ اسکی شرٹ کے
قریب لے گیا اپنی اس حرکت پر دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ایک
ڈر بھی تھا کہ اگر اس کے باپ کو اسکی یہ حرکت پتہ چلی تو
وہ تو اسے زندہ زمین میں گاڑھ دیں گے اسی ڈر کی وجہ سے
ماتھے پر باقاعدہ پسینے کے چند قطرے چمکے جنہیں وہ ہتھیلی
سے ساتھ کرتا تھوک نگلتا اسکی شرٹ مٹھی میں جکڑ گیا
آئرہ کا اسے پتہ تھا وہ ایک بار سو جائے تو صبح ہی اٹھتی تھی
لیکن زمل کی نیند کیسی تھی اسے اندازہ نہیں تھا
اس نے جیسے ہی شرٹ تھوڑی اوپر کرنی چاہی زمل تھوڑی سی

کسمسانے لگی جسے ہلتے دیکھ نوفل کی سانس رکی وہ وہی کھڑا
پتھر کی مورت بنے اسے ہلتے دیکھنے لگا اور پھر اسکی آنکھیں
کھولنے سے پہلے وہ جلدی سے بیڈ کے نیچے چھپ گیا وہ تھوڑی
بہت ہلتی پھر سو گئی
نوفل کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا مانو ابھی پھٹ کر باہر
آجائے گا کمرے میں چھائی گہری خاموشی میں اسے اپنے دل کی
دھڑکن کی آواز روکنے کی ضرورت پڑ رہی تھی
جب لگا کہ وہ دوبارہ سو گئی ہے تو دھیرے سے باہر نکلتے اسے
ایک نظر دیکھا اور ہونٹوں پر مبہم سی مسکراہٹ در آئی
چلو۔۔۔ باقی نیکسٹ ٹائم۔۔۔ "اپنا آدھا کام اگلے وقت کیلئے چھوڑتا
وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی نکل گیا
اگلی صبح فہد کی فیملی اپنے گھر جا چکی تھی نوفل کا کام

ادھورا رہتا تھا لیکن وہ کچھ تصویریں پا کر ہی وہ اتنا خوش تھا

کہ اسکے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا وہی تصویریں اس نے اپنے

دوستوں میں دکھا کر بہت ساری داد بھی بٹوری تھی آخر کو

اسکول میں سب کی کرش کو اس نے ڈائریکٹ لپ کس کی تھی

یہ بات سب لڑکوں کے لئے بہت بڑی تھی لیکن ان سب میں وہ

نہیں جانتا تھا کہ اسکی یہ حرکت آنے والے وقت میں کتنی بڑی

قیامت سب پر ڈھا سکتا ہے

@@@@@@@@@@@@@@@

کیا ہوا اسے۔۔۔؟ یاقوت نے ڈیرے پر آتے برلاس سے پوچھا جو

خود حیران و پریشان کھڑا تھا

پتہ نہیں بھائی۔۔۔ میرے آنے سے پہلے بے ہوش تھی۔،"اس نے

جلدی سے بتایا اور کومل کو دیکھنے لگا جسے آگے بڑھ کر یاقوت

نے پامیر کے سینے سے اٹھاتے سہارا دے کر کاؤچ پر لٹایا

پانی لے کر آ۔۔۔"اس کے کہتے برلاس فورا پانی کا گلاس لایا جسے

پکڑتے یاقوت نے کچھ پانی کے چھینٹے اسکے منہ پر دے مارے

لیکن وہ اسی طرح بے سدھ رہی یاقوت خود پریشان سا ہوا

ماہم کا نمبر ملاؤ۔۔۔"اسکے کہتے برلاس نے ماہم کا نمبر ڈائل کیا

جس کا جواب بزی ہی آرہا تھا

"بھائی فون نہیں اٹھا رہی۔۔۔

"اسکے گھر جاؤ بہت دن کر لی چھٹی اٹھا لاؤ۔۔۔

اوکے۔۔۔۔"یاقوت کا آرڈر ملتے وہ گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکل

گیا یاقوت وہی کھڑا کومل کو دیکھنے لگا وہ واقعی پامیر کے

اٹھنے تک انکی زمے داری تھی اور اسے کچھ ہو جاتا تو وہ کیا

جواب دیتے پامیر کو۔پامیر کا خیال آتے اس نے مڑ کر پامیر کو

دیکھااور چند قدموں کا فاصلہ عبور کرتے اس کے قریب آیا

" اپنی بیوی پر ہی رحم کھالو۔۔۔ تمہارے بغیر کیا حال ہو گیا اسکا

بولتے ہوئے لہجہ رندھ سا گیا اب سب کا صبر جواب دینے لگا تھا

اسکے بغیر اپنی فیملی ادھوری دیکھ سب کے دل پھٹتے تھے

برلاس کے واپس آنے تک وہ وہی سے وارڈروب سے اپنی

ایکسر سائز والی جینز اور شرٹ نکال کر وہی موجود باتھ روم

میں گھس گیا ان سب کے ایکسر سائز والے کپڑے ڈیرے پر ہی

زیادہ تر موجود رہتے تھے جنہیں دھوتا بھی صدیس ہی تھا

برلاس تقریباً تین گھنٹے میں ماہم کے گھر کے باہر کھڑا تھا اپنی

گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے وہ گن پیچھے پینٹ میں اڑستا اسکے

گھر میں داخل ہوا سامنے لیونگ روم خالی تھا لیکن اسی وقت

ماہم کچن سے نکلتی دکھائی دی اسکے ہاتھ میں شاید اسکا ناشتہ

تھا برلاس کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ وہ ایک پل کو چونکی
لیکن مسکرانہ سکی اسکے چہرے کے تاثر ایسے تھے گویا کہ
اسکی کوئی چوری پکڑلی گئی ہو
برلاس اسے سکین کرتی نظروں سے دیکھتا آگے آیا اور اسے آگے
آتا دیکھ ماہم کے بدن پر ایک گھبراہٹ سی طاری ہونے لگی لیکن
وہ جلدی ہی خود کو کمپوز کر گئی
تت۔۔۔تم۔۔۔تم یہاں۔۔۔؟اسے دیکھ بمشکل سوال کیا
موبائل کہاں ہے تمہارا۔۔۔؟وہ سیدھا مدعے پر آیا چہرہ اور لہجہ
دونوں سپاٹ تھے جنہیں دیکھ وہ مزید گھبرا رہی تھی
وہ۔۔۔وہ ممم۔۔۔میرے پاس نہیں ہے۔۔۔"سرسری سا جلدی سے
جواب دیا
تو کہاں ہے۔۔۔؟

وہ چوری ہو گیا تھا۔۔۔"اس کے لہجے سے کہیں سے نہیں لگا کہ
وہ جھوٹ بول رہی ہے
تو گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔؟اسے کانپتے دیکھ سوالیہ پوچھا آج
تک اپنے سامنے صرف اپنے ٹارگٹ کو کانپتے دیکھا تھا اسے یوں
دیکھ برلاس کو حیرت ہوئی
تم۔۔۔یوں اچانک میرے گھر آجاؤ گے تو۔۔۔گھبرا تو جاؤ نگی
"ناں۔۔۔
ڈونٹ وری بھائی نے کہا ہے تمہاری چھٹیاں پوری ہو گئی اب چلو
میں لینے آیا ہوں تمہیں۔۔۔"وہ سرسری سے لہجے میں بولتا آگے
آیا اور ٹیبل پر رکھی فروٹس کی ٹوکری میں سے سیب اٹھاتا
دانتوں میں دبا گیا
اچھا۔۔۔لیکن میں کچھ دن اور رہنا چاہتی تھی اپنی فیملی کے

ساتھ۔۔۔"انداز میں دکھ تھامانو وہ کہیں اور نہیں اسے اسکے
سسرال لے کر جارہاہو
بھائی نے کہاابھی تو مطلب ابھی۔۔۔"برلاس کالہجہ اب دوٹوک
ہواتھاایسا کیسے ممکن تھااسکے بھائی اسے کوئی کام کہیں اور
وہ اس میں تھوڑی سی بھی ردوبدل یاتاخیر کردے
اچھامیں چینج کر آؤں۔۔۔"کہتے وہ اجازت طلب نظروں سے اسے
دیکھنے لگی مانو کہہ رہی ہواب اسکی اجازت تمہارے بھائیوں
نے دے کر بھیجی ہے یانہیں
ہاں۔۔۔ٹھیک ہے لیکن دس منٹ سے ایک سیکنڈ بھی اوپر نہیں
ہوناچاہئے۔۔۔"اسکی اجازت ملتے ماہم سر نفی میں ہلاتی اوپر
کمرے میں چلی گئی پیچھے سے برلاس وہی لیونگ روم میں
رکھے صوفے پر بیٹھ گیااسے تب ہی یاد آیاکہ اسکی ایک عدد

محبوبہ کو وہ پھر سے ناراض کر بیٹھا ہے اس دن اچانک وہ
پیچھے سے بنا بتائے آگیا تھا اور پھر مصروفیت کی وجہ سے
اس کے میسجز کا جواب بھی نہ دے پایا
اس نے موبائل نکالتے اسکا نمبر ڈائل کیا جسے پہلے تو وہ کاٹتی
گئی لیکن یہ بھی ڈھیٹ تھا جب تک اس نے کال اٹھائی نہیں تب
تک ایک سانس نہیں لیا اور کال پر کال کرتا گیا جسے تنگ آکر
اسے مجبوراً اٹھانا پڑا
کیا ہے۔۔۔"کال اٹھاتے اسکی خفا خفا سی آواز ابھری
سوری۔۔۔"جتنی وہ تڑخ کر بولی تھی اتنی ہی نرمی سے برلاس
نے سوری بھی کیا
سوری۔۔۔آئرہ۔۔۔"آہ اس نے پہلی بار اسکا نام اپنے لبوں سے ادا
کیا جسے سنتے آئرہ ایک پل کو خاموش ہوئی دل اتنی زور سے

دھڑکا تھا مانو ابھی نکل کر پہلو میں آ گرے گا کیا اس سے پہلے

اسے اپنا نام اتنا خوبصورت لگا تھا

سن رہی ہو۔۔ سوری کیا ہے میں نے۔۔۔"اسے خاموش دیکھ پھر

بولا لہجے میں معصومیت بلا کی تھی

ھممم ٹھیک ہے۔۔۔"اسکے جھٹ سے مان جانے پر برلاس یکدم

صوفے پر اچھلا

تم مان گئی۔۔۔سچ میں مان۔۔ گئی۔۔۔یار آئی لو ویو۔۔۔تم کتنی

جلدی مان جاتی ہو۔۔۔"خوشی سے چہکتے اس دوران وہ کیا بول

گیا تھا اسے خود اندازہ نہیں تھا لیکن دوسری جانب آئرہ کا تو

دل اور سانسیں دونوں رک گئی تھی کمرے میں گہرا سناٹا

چھایا اس نے پہلی بار۔۔۔آئی لو ویو کہا۔۔ہاں اس نے یہی کہا آہ

اسکے لیے یقین کرنا اس وقت انتہائی مشکل ہو رہا تھا

ہیلو۔۔۔"اسے خاموش دیکھ برلاس نے فون کان سے ہٹاتے دیکھا کہ کہیں کال بند تو نہیں ہو گئی لیکن کال چل رہی تھی

ہیلو۔۔۔تم سن رہی ہو۔۔۔؟

ہ۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں میں سن رہی ہوں۔۔۔"آئرہ جلدی سے خود کو کمپوز

کرتی بولی پتہ تھا اس پر اسی کا جملہ ظاہر کر دیتی تو وہ

سیکنڈس میں ہڑبڑا جاتا

برلاس۔۔۔یہ پن تو لگا ناذرا میرے دوپٹے پر۔۔۔"پیچھے سے ماہم اپنے کندھے پر دوپٹہ ٹھیک سے ٹکاتی ایک ہاتھ میں پن پکڑے نیچے آئی برلاس نے مڑ کر اسے دیکھا نارمل سی دھانی رنگ کی گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنے نیچے فٹ ٹراؤزر اور پیشاوری کھسے پہن کر وہ اسی کی جانب آ رہی تھی بال کھلے اور نیچے سے

کرل تھے رنگت اسکی بھی صاف تھی جس کی وجہ سے وہ
دھانی رنگ اس پر کھل رہا تھا
برلاس نے موبائل سامنے ٹیبل پر رکھتے کھڑے ہو کر اس کے ہاتھ
سے پن لی اور اسکے کندھے پر لگانے لگا ماہم خاموش کھڑی تھی
ترچھی نظروں سے وہ برلاس کو دیکھ رہی تھی ڈھیلی سی
ٹراؤزر پر گرے رنگ کی ہاف سلیوس والی شرٹ کلائی پر
بندھی برانڈڈ واچ اور ماتھے پر ہمیشہ کی طرح بکھرے سنہرے
بال جو اسکی پرسنالٹی کو مزید پرکشش جاذب نظر بناتے تھے
پامیر سے اسے ایک انسیت سی محسوس ہوئی تھی مانو ایک
محبت میں ہارے شخص سے ہمدردی جو ہر بار اسکے قریب جا
کر محسوس ہوتی تھی اور وہ اسکی اسی خوبی کی وجہ سے
اس سے متاثر ہو رہی تھی لیکن برلاس۔۔۔ایک مکمل شخصیت

چاروں بھائیوں کی پرکشش پرسنالٹی کسی
بھی عورت کو اپنا گرویدہ کر سکتی تھی شاید وہ بھی تھوڑی
تھوڑی ہو رہی تھی یا صرف خالی گھر میں دونوں کے اتنے
قریب کھڑے ہونا نہ محسوس طریقے سے محسوس ہونے والا
احساس تھا
ہو گیا۔۔۔"کہتے وہ جھٹ سے موبائل پر جھکا اور اٹھاتے کان سے
لگا گیا
ہاں جی بولیں۔۔۔"فون پر بات کرتے وہ ساتھ ہی باہر نکلنے لگا
ماہم بھی اسی کے پیچھے تھی ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھے
برلاس نے بیٹھتے گاڑی مین سڑک پر ڈال دی
یہ کون تھی۔۔۔؟آئرہ جو اتنی دیر سے اپنے دماغ میں آنے والے
خیالات جھٹک رہی تھی بالا آخر پوچھ بیٹھی

یہ پامیر بھائی کی ڈاکٹر ہیں۔۔۔گھر سے پک کرنے آیا تھا۔۔۔"اس نے سرسری سا جواب دیا

تو آپ کیوں آئے اور کسی کو بھیج دیتے۔۔۔"اسکے لہجے سے جیلسی بھانپتے برلاس کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ در آئی

محترمہ آپ بے فکر رہیں۔۔۔ہمارے دل کے چاروں خانے ایک سے ہی فل ہو گئے ہیں۔۔۔اوروں کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔"اس کی بات پر ماہم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اسے جیسے اسکی بات بری لگی تھی لیکن دوسری جانب آئرہ گہری سانس لیتی پر سکون سی ہو گئی سارے راستے وہ آئرہ سے باتیں کرتا آیا کوئی اسکے ساتھ گاڑی میں موجود بھی ہے یہ وہ بلکل فراموش کر چکا تھا

@@@@@@@@@@@@@

صبح ہوتے انکے کمرے میں دھیمی دھیمی دونوں بچوں کی ٹھس
مس کی آواز گونجنے لگی مانو دونوں ہی رونے کی تیاری پکڑ
رہے ہوں زیحال انہی کے قریب بیڈ کے ایک کنارے پر ویسٹ
پہنے اوندھے منہ پڑا گہری نیند میں ڈوبا
ہوا تھا تین راتوں کی جمع ہوئی نیند نے اسے اتنا غافل کر دیا تھا
کہ وہ اپنے پہلو میں لیٹے اپنے بچوں کی آوازیں نہیں سن پا رہا
تھا لیکن زمل انکی آوازوں پر دھیرے سے کسمساتی آنکھیں
کھول کر انہیں دیکھنے لگی اس جہازی سائز بیڈ پر آج انکی ایک
مکمل فیملی سوئی تھی یہ نیا احساس زمل کا دل اندر تک مسرور
کر گیا وہ رات اتنی بھی گہری نیند میں نہیں تھی کہ اپنے ہی
جان کو نہ دیکھ پائے کہ کیسے وہ اسکی نیند خراب نہ ہونے
دینے کے چکر میں اپنے بچوں کے ساتھ گھلتا رہا ہے

اس وقت زامل۔۔۔رونے کی تیاری پکڑتا سید ھا رونا ہی شروع ہو
گیا تھا جسے زیحال کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے زمل نے
تھوڑی آگے کھسک کر اسے دھیرے سے نرم ہاتھوں میں اٹھایا اور
اپنے قریب لٹا لیا ماں کے پہلو میں آتے وہ تھوڑی دیر چپ ہوا
مانو اگلا اپنی ماں کا عمل جانتا ہو لیکن وہ صرف تھپتھپانے لگی
اور وہ نواب خود کو تھپکی پر ٹرختے دیکھ پھر دھاڑیں مار کر
رونا شروع ہو گیا اور اسکی آواز سنتے زالے بھی رونے لگی زمل
دونوں کے ایک ساتھ رونے پر بری طرح سے گڑبڑا گئی وہ اتنی
ٹھیک نہیں ہوئی تھی کہ دونوں کو ایک ساتھ اٹھا لیتی حالانکہ
دونوں ہی ابھی ایک دن کے ہوئے تھے ننھی ننھی ہلکی سی جانیں
انکی آواز سنتے زیحال تھوڑا کسمسایا اور چہرہ موڑ کر ایک
ادھ کھلی آنکھ سے انہیں دیکھنے لگا وہ ابھی بھی کچی

نیند میں تھااور سامنے انکو دیکھ جیسے یاد کرنے کی کوشش
کررہاہو کہ یہ دونوں بچے کون ہیں اور جب یاد آیاتو
ایک دم کرنٹ کھاکر سیدھاہو بیٹھا نیند آدھے میں کھلنے کی
وجہ سے آنکھیں سرخ ہورہی تھیں اسے دیکھ زمل کواس پر
بے تحاشہ پیار کے ساتھ ساتھ ترس بھی آیامانو یہ بچے زمل نے
نہیں زیحال نے پیدا کئے ہیں جو رات بھر انکے ساتھ جاگااور
صبح بھی انکی وجہ سے اٹھناپڑا
اس نے دھیرے سے زالے کو گود میں لیااور بیڈ کراؤن سے ٹیک
لگاکر آنکھیں موند کر بیٹھ گیاتب تک زمل اسکی بند آنکھیں
دیکھ جلدی سے شرٹ اوپر کرتی اپنے بے صبرے بیٹے کواپنے
سینے سے لگاگئی وہ ماں کا لمس ملتے رونا بند کرتا دودھ پینے
لگاجب تک اس نے دودھ نہیں پیاتب تک زمل کی نظریں صرف

زیحال پر رہی وہ زالے کو تھوڑا تھوڑا ہلاتے چپ کروا رہا تھا
زامل دودھ پیتے پھر سو گیا تھا جسے دیکھ زمل نے اسے ٹھیک
سے بیڈ پر لٹایا اور تھوڑی آگے ہوتے زیحال کے ہاتھ سے زالے کو لیا
تم ٹھیک ہو۔۔۔ پین تو نہیں ہے۔۔۔؟ سیدھا ہوتے زمل کو دیکھ کر
پوچھا جو سر نفی میں ہلاتی زالے کو اپنے دوسرے حصے پر
لگاتی فیڈ کروانے لگی تب تک زیحال مطمئن ہوتا وہی زامل کے
قریب لیٹ گیا
یہ تو ایک صبح تھی۔۔ایسی بہت سی صبح باقی تھی جب اسکی
نیند ایسے ہی آدھے میں کھلنی تھی

@@@@@@@@@@@@

ماہم کومل کا چیک اپ کرتی سیدھی کھڑی ہوئی برلاس اور
یاقوت کو اس نے باہر بھیج دیا تھا پامیر کمرے میں ہو کر بھی

نہ ہونے جیسا تھا وہ کومل کو چیک کرتی باہر آئی جہاں دونوں
ہی صوفے پر بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے
کیا ہوا۔۔۔ٹھیک ہے کومل۔۔۔؟اسے باہر آتے دیکھ یاقوت کھڑا
ہوا اور بے چینی سے پوچھنے لگا وہ پہلے پہل تو دونوں کو
دیکھتی رہی اور پھر ایک دم مسکرا دی
شی از پریگننٹ۔۔۔"آہ یہ صرف ایک جملہ نہیں دھماکا تھا دونوں
کے۔سروں پر وہ ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگے
برلاس تو جیسے صدمے میں ہی چلا گیا تھا البتہ یاقوت جو
خوش بھی ہو رہا تھا اور پریشان بھی۔۔۔انکے دوسرے بھائی کے
گھر اتنی بڑی خوشی آ رہی تھی تب جب نہ وہ خود ہوش میں
تھا اوپر سے ایک طلاق بھی دے چکا تھا یہ سوچتے ہی یاقوت
کا دل بیٹھا یہ اس سے بڑی آزمائش آ گئی تھی اگر کومل ماں

بننے والی تھی تو ان دونوں کی طلاق پوری نہیں ہونی چاہئے
تھی اب پہلے سے زیادہ پامیر کا ہوش میں آنا ضروری ہو گیا تھا
یاقوت بے جان سا ہوتا پیچھے صوفے پر بیٹھا لفظ ختم ہو
گئے تھے یہی حال برلاس کا بھی تھی ماہم دونوں کو عجیب
سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی مانو یہ تو خوشی کی بات تھی
اور یہ دونوں پریشان منہ لٹکائے بیٹھے تھے
انکو تھوڑی دیر تک ہوش آجائے گا تب تک میں پامیر کو دیکھ
لیتی ہوں۔۔۔" کہتے وہ واپس اندر چلی گئی اور پامیر کو صبح
کی روٹین میں لگنے والے انجکشن لگانے لگی
بھائی۔۔۔اب کیا ہو گا۔۔۔؟ برلاس یاقوت کو دیکھتے سنجیدگی
سے پوچھنے لگا
اللّٰہ پاک خیر کرے گا۔۔۔" وہ سرسری سا جواب دیتا ڈیرے سے

نیچے اتر گیا برلاس کچھ دیر وہی بیٹھا سوچتا رہا
سورج سر پر آ پہنچا تھا جب کومل کو ہوش آیا تھا وہ صوفے
پر بیٹھی اس خبر کے کنفرم ہونے پر ہکا بکا سی پامیر کو دیکھ
رہی تھی آنکھوں میں نمی دھیرے دھیرے اتر رہی تھی دل بند
ہو رہا تھا وہ اس شخص کے بچے کی ماں بننے والی تھی جسے
وہ اب دعاؤں میں مانگنے لگی تھی وہ بیٹھی بے یقینی سے
اسے دیکھ ہی رہی تھی جب پاشا اندر داخل ہوا اسے دیکھ وہ
یکدم سیدھی ہوئی اسکے پیچھے ہی برلاس بھی آیا تھا
کومل۔۔۔زمل کے ٹریٹمنٹ کا سیٹ اپ کہاں کرنا ہے۔۔۔"اس نے
آتے سنجیدگی سے پوچھا یقیناً وہ اسکی پریگننسی سے لاعلم تھا
آئی تھنک یہی دوسرے کمرے میں ٹھیک ہے۔۔۔تاکہ تم پامیر اور
زمل دونوں کو اچھے سے۔۔۔۔"وہ بولتے بولتے یکدم رکا نظر

فریش ہو کر نکلتی ماہم پر گئی

تم۔۔۔؟ کہاں تھی تم۔۔۔؟اسے ایک جھٹکے میں اسکی بزی کال یاد آئی اس شام میں ہوئے واقعے میں کافی حد تک قصور وار یہ بھی تھی

"مم۔۔۔میں گھر تھی۔۔۔

اور فون تمہارا۔۔۔؟ پھر سوال داغہ ایک تو یہ بھائی اپنی بیویوں کے علاوہ کسی اور عورت سے نرم لہجے میں بات کرنا تو جیسے گناہ سمجھتے تھے

وہ۔۔۔وہ چوری ہو گیا۔۔۔"اس کے جواب پر پاشا کے سخت تاثر ڈھیلے پڑے اور ہونٹ بے ساختہ گول ہوئے

ٹھیک۔۔۔اب تم آ ہی گئی ہو تو زمل کا سیٹ اپ گھر پر ہی ٹھیک ہے"۔۔۔

بھائی یہی کروالیں۔۔۔مجھے رات ذرا بھی بچوں کے بغیر

"مزہ نہیں آیا یہاں ہونگے تو کسی بھی وقت آپ سے لے لونگا۔۔

برلاس ایک دم بے چین سا ہوتے بول اٹھا واقعی جب سے وہ

دونوں دنیا میں آئے تھے سب سے زیادہ اسے انکی خوشی ہو رہی تھی

پاشا ایک پل کو سوچ میں پڑا پھر مسکراتے اسے اجازت دی

برلاس اسکی مسکراہٹ سمجھ نہیں پایا یہ تو وہ جانتا تھا کہ

اسکا شہزادہ اسکے اندر کے لاڈ والے سارے بھوت اسکی طرح ایک

ہی رات میں نکال دے گا جس طرح اس نے اپنے باپ کو ایک ہی

رات میں تگنی کا ناچ نچا دیا ویسے ہی اب چاچو کی باری

ہی ہی ہی۔۔۔۔۔

برلاس نے تھوڑی ہی دیر میں سارا سیٹ اپ ساتھ والے کمرے میں

کر دیا تھا اس وقت یہ جگہ ڈیرہ کم ہو سپٹل اور گھر زیادہ لگ

رہی تھی جہاں سب جمع ہو گئے تھے مشی بھی وہی آ گئی تھی

شام تک وہ لوگ بچوں کے ساتھ رہے زالے تو جس کی گود میں

آ جائے یا تو سو جاتی یا اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھولے

ٹکر ٹکر دیکھنے لگتی البتہ زامل کا سپیکر بنا چارج کے ہر ٹائم

آن رہا تھا

کومل نے ان کے پیمپر دیکھ زمل اور زیحال کو گھورا

"یہ کیا۔۔۔ تم دونوں نے ایک دن کے بچوں کو پیمپر پہنا دیے۔۔۔

ڈپٹنے والے انداز میں بولتے اس نے دونوں کو آڑے ہاتھوں لیا جو

معصوم سی شکل بنائے اب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

اگر نہ پہناتا تو ساری رات یہ مجھے صرف بیڈ شیٹ چینج

کروانے پر رکھتے۔۔۔ "آہ زیحال کا دکھ جاگا اسکے انداز پر سب کی

ہنسی چھوٹی

ڈونٹ وری بھائی آج یہ اپنے چاچو کے پاس سوئے گا اور میں
"اسکی دیکھ بھال کرونگا۔۔۔
" کرلے ناں بیٹا۔۔۔نہ تم یہ کہو کہ مجھے خود کبھی باپ نہیں بننا
زیحال کی بات پر برلاس نے آنکھیں پٹپٹاتے تھوڑی شرم دکھائی
سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی سوائے اس دکھ کے کہ انکی
خوشی میں اس وقت پامیر نہیں تھا

زمل اور بچوں کے ٹریٹمنٹ کا سارا سیٹ اپ کمرے میں کر دیا گیا
تھا جس کے بعد کومل کی لگائی گئی ڈرپ کی وجہ سے زمل روم
میں ہی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اور بچے باہر مشی اور برلاس کے
پاس تھے یاقوت زیحال کے کام کی وجہ سے باہر گیا ہوا تھا

کیونکہ زمل زیحال کو خود سے تھوڑی بھی دور کرنے کیلئے کسی طور راضی نہیں ہو رہی تھی جیسے دونوں بچے اپنی ماں کے قریب رہنا چاہتے تھے ویسے وہ اپنے ہبی جان کے پاس رہنا چاہتی تھی اس طرح اس وقت زیحال عرف پاشا بنا چوں چرا کئے صرف گھر کا ہو کر رہ گیا تھا

چلو تمہاری ہونے والی چاچی سے بات کرتے ہیں۔۔۔" کہتے برلاس نے اپنی جیب سے فون نکالا اور آئرہ کو ڈائریکٹ ویڈیو کال کی ماہم بھی انہی کے پاس تھی جب برلاس کے منہ سے چاچی لفظ سن کر اس نے برلاس کو دیکھا

چاچی۔۔؟ واٹ ڈو یو مین بائے چاچی۔۔۔" اس لفظ پر مشی تقریباً چیخی وہ سب ڈیرے پر بنے ہال میں زمین پر کالین بچھائے بیٹھے تھے سامنے سے باہر کے پہاڑوں کا خوبصورت منظر اور

آنکھوں کو چندھیاں جانے والے بہتے جھرنے صاف دکھائی دے
رہے تھے آج سورج بھی نکلا تھا جس کی کرنیں وہاں بہتی صاف
شفاف ندی کے پانی پر پڑتی اندر کی جانب دیواروں پر اپنا
خوبصورت عکس بنا رہی تھیں یہاں سب کے ایک ساتھ جمع ہونے
سے یہ ڈیرہ ایک خوبصورت گھر کی بھرپور نمائش کر رہا تھا
جہاں چاروں بھائیوں کی فیملی اکٹھی تھی یہاں ہونے والی
ڈیلز کو ڈیرے کی جانب سیٹ کر دیا گیا تھا
الحمدللہ۔۔۔میری ہونے والی بیگم انشاءاللہ ۔۔۔"اسکے ہونے پر
الحمدللہ اور مستقبل میں اپنی زندگی میں لانے پر انشاءاللہ
دونوں ایک ساتھ شوخی سے بولتا مشی کو مزید حیران کر گیا
چھپے رستم۔۔۔میں تو تمہارے لئے خود سے لڑکی پسند کی تھی
اور تم پہلے سے منگل ہو گئے۔۔۔"اسے جیسے صدمہ سا ہوا

برلاس پہلے پہل تو سنجیدگی سے اسے ایسے دیکھتا رہا مانو کہہ

" رہا ہو "اووووو یہ تو بہت بڑا مسلہ ہو گیا

"آپی پہلے بتانا تھا ناں اب تو۔۔۔بات بہت آگے تک بڑھ گئی۔۔۔

کہاں تک۔۔۔تم نے پرو پوز کر دیا۔۔۔؟حیرت سے پوچھا جس پر

برلاس کا منہ لٹک گیا

"نہیں ابھی کہاں کیا ہے۔۔۔

چلو جی۔۔۔ہماری دیورانی صاحبہ کو اب تک پرو پوز بھی نہیں

کیا ویری بیڈ۔۔۔برلاس۔۔۔"اسکی باتوں کے دوران وہ کال کرنا

بھول ہی گیا تھا جب مشی کے چپ ہوتے اسے یاد آیا کہ وہ تو

ویڈیو کال کرنے لگا تھا

ایک منٹ میں آپ کو لائیو۔۔۔اپنی محبوبہ دکھاتا ہوں۔۔۔"مشی

سے جتنا وہ فری ہو چکا تھا اسکے سامنے محبوبہ لفظ بولتے وہ

ذرا نہیں ہچکچایا تھا جس پر مشی کھلکھلا کر ہنستی پاس
بے بی کاٹ میں لیٹی زالے کو دیکھنے لگی برلاس آج ہی ایک اور
سیٹ لے آیا تھا بھلا اپنے بھانجے کے ساتھ ایسے کیسے ظلم ہونے
دیتا اور لایا بھی سارا تھیم گنز والا تھا جسے دیکھتے
سب سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے
آئرہ نے تھوڑی دیر بعد کال اٹھائی تھی وہ شاید موبائل کمرے
میں رکھ کر نیچے ڈرائنگ روم میں تھی برلاس کی کال پر الگ
رنگ ٹون ہونے کی وجہ سے وہ جلدی سے ہاتھ میں پکڑا کشن
صوفے پر پھینکتی دوڑ کر اوپر گئی پیچھے ندرت بیگم اسے
صرف آوازیں لگاتی رہ گئی کہ آرام سے چلو
یہ تمہاری سانس کیوں پھول گئی کسی ریس میں دوڑ کر آئی
ہو۔۔۔۔"اسے کھینچ کھینچ کر سانس لیتے دیکھ بھنویں اچکائی

سیدھا سادہ اسے چھیڑ رہا تھا جب پیچھے سے مشی نے اسکے
کندھے پر مکا جڑا اور فون ہاتھ میں سے لے لیا۔
جیسے ہی سکرین اسکے سامنے ہوئی اور سامنے بیٹھی لڑکی
دیکھی اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسے ایک ہی
لمحے میں یاد آ گیا تھا کہ وہ اسی کی بہن تھی جس کے ساتھ
اسکے باپ نے اسکی شادی کروانی چاہی تھی تب سے مشی نے
آئرہ کو دیکھا تھا وہی دوسری جانب آئرہ بھی تھوڑی حیران
ہوئی تھی کہ شاید اس نے بھی مشی کو کہیں دیکھا ہے لیکن
کہاں یہ یاد نہیں آ رہا تھا اور وہ چاہ کر بھی اپنی سوچ اپنی
ہونے والی بھابھی پر نہیں لے جا سکتی تھی کیونکہ اسے تو
غنڈوں نے کڈنیپ کیا تھا اور یہاں یہ برلاس کی بھابھی ہے تو
مطلب برلاس جیسے معصوم گھرانے سے تعلق رکھتی ہے

کیاہوا۔۔۔؟اسے ہونقوں کی طرح دیکھتے دیکھ سوالیہ پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔کیسی ہو۔۔۔"نام وہ جانتی نہیں تھی اس لئے خود

جلدی ہی کمپوز کرتی حال احوال پوچھنے لگی

میں ٹھیک۔۔۔آپ بتائیں۔۔۔"اس نے رسماً مشی سے نہایت دھیمی

آواز میں پوچھا تھا جیسے وہ بولتی تھی مشی نے فورا برلاس کو

"دیکھ ایک آئی بروا چکائی مانو کہہ رہی ہو"واہ اتنی انوسینٹ

ہم تو ٹھیک ہیں اکچوئل میں ہمارا لڑکا ٹھیک نہیں ہے بہت

سست ہے ابھی تک تمہیں پروپوز بھی نہیں کیا۔۔۔"مشی کی

بات سنتے برلاس جو زامل پر جھکا ہوا تھا فورا سیدھا ہوا

اور آنکھیں پھاڑے مشی کو دیکھنے لگا

بھابھی۔۔۔۔مم۔۔۔میری عزت کا کچرا کیوں کر رہی ہیں۔۔۔"اسکی

بات پر سبکا قہقہہ بلند ہوا کومل بھی اسی وقت کمرے سے

نکلتی انکے پاس رکھے صوفے پر بیٹھ گئی

چپ کر کر بیٹھو تم۔۔۔میں بات کر رہی ہوں ناں۔۔۔"اسے چپ کرواتے پھر سے آئرہ کی جانب متوجہ ہوئی جوانکی کیوٹ سی فیملی دیکھتی لطف اندوز ہو رہی تھی برلاس نے اسے بتا رکھا تھا کہ اسکی تین بھابھیاں ہیں۔۔۔البتہ تعارف اب انہوں نے خود کروانا تھا جس پر برلاس سر پکڑ کر بیٹھ گیا

یہ اس سست کی دوسری بھابھی۔۔۔"کہتے اس نے فون کومل کی جانب بڑھایا لیکن آئرہ تو سست لفظ پر ہی ہنستی پاگل ہونے لگی تھی واقعی سست تو وہ تھا

کومل نے مسکراتے کچھ دیر بات کی ساتھ ہی مشی نے دونوں بچے دکھائے

یہ ہمارے نئے فیملی ممبر۔۔۔زالے اینڈ زامل۔۔۔"زامل لفظ پر آئرہ

تھوڑی ٹھٹھکی یہ نام توزمل کے نام سے بہت میچ کر رہا تھا
اس پل آئرہ کو زمل کی شدّت سے یاد آئی اب میں تمہیں دکھاتی
ہوں۔۔۔ہماری عمر میں سب سے چھوٹی اور رشتے میں سب سے
بڑی بہو۔۔۔ مسسز زیحال خان آفندی۔۔۔" کہتے وہ اٹھ کر اس
کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ وہاں
انکے نامدار شوہر موجود ہیں
اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے زیحال زمل کے ہونٹوں پر
جھکا اپنی میٹھی میٹھی سی گستاخیاں کر رہا تھا زمل بھی
اسکے سر پر ہاتھ رکھے اسکے اس شدّت بھرے عمل میں اسکا
ساتھ دے رہی تھی دروازہ اچانک کھلنے پر زیحال بدک کر
پیچھے ہٹا وہی دوسری جانب سامنے مشی کو کھڑے دیکھ زمل
ایک پل کو گڑبڑا گئی

اممم۔۔۔ایم۔۔سو۔۔سوری۔۔۔سوری" وہ شرمندہ سی ہوتی جلدی
سے وہاں سے رفو چکر ہو گئی جب اسے جاتے دیکھ زیحال نے
اٹھ کر دروازے کا لاک لگایا زمل اسے ہی دیکھ رہی تھی
"لاک نہ لگائیں۔۔۔سب ہیں باہر۔۔۔
اسی لئے لگا رہا ہوں تاکہ دوبارہ کوئی ہمارے بیچ مداخلت نہ کرے
اور ہم آرام سے پیار کر سکیں۔۔۔" وہ بولتا دوبارہ سے آکر بیڈ
پر اسکے قریب بیٹھتا ایک ہاتھ اسکے اوپر سے گزارے چہرے پر جھکا
"ہبی۔۔۔یہ۔۔یہ عجیب ہے۔۔۔
شششششش۔۔۔" اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ایک ہی جھٹکے
میں خاموش کروایا
کچھ عجیب نہیں ہے مجھے ہم دونوں کے بیچ کوئی تیسرا نہیں
"چاہیے صرف تم اور میں۔۔۔اور ہماری یہ جان لیوا قربتیں۔۔۔

کہتے وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپانے ہی لگا تھا کہ زمل نے
اسکے کندھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامتے یکدم پیچھے کیا
ہمارے بیچ اب ہمارے دو دو بچے آچکے ہیں۔۔۔"اس نے مصنوعی
ناراضگی دکھاتے جیسے یاد دہانی کروائی
وہ تو ابھی چھوٹے ہیں انکو کیا پتہ انکے ماں باپ کیا کر رہے ہیں
جب تھوڑے بڑے ہونگے تو روم الگ کر دونگا۔۔ لیکن تمہیں نہیں
بخشوں گا۔۔۔"اسکے بخش لفظ پر زمل کا دل ہتھیلی پر دھڑکنے
لگا تھا اسکا بڑا بچہ نہیں سدھرنے والا تھا وہ مسکرا کر اسے
دیکھتی اسکی ہلکی ہلکی بیئرڈ میں انگلی چلانے لگی جب وہ پھر
بے چین سا ہوتا کبھی ہونٹ چومتا کبھی آنکھیں کبھی ناک گویا
کہ وہ سانس لئے بغیر زمل کے چہرے اور گردن کو دیوانہ وار بس
چومتا چلا گیا وہی وہ بھی اسکے نرم گرم لمس سے سرور حاصل

کرتے اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑے اسکا ساتھ دینے لگی

اتنے مہینوں سے وہ اپنے صبر کا امتحان دے رہا تھا اب جب

امتحان کا رزلٹ آگیا تھا تو وہ دھیرے دھیرے اپنے جنونی انداز

میں واپس آرہا تھا

@@@@@@@@@@@@@

مشی نے باہر آتے کیسے بھی کر کر بات جلدی سے ختم کرتے کال

کاٹ دی اسے جی بھر کر شرمندگی ہو رہی تھی کہ وہ کیوں انکے

ایسے مومنٹ کے وقت گئی

وہ بیٹھی سوچ ہی رہی تھی جب دونوں بچوں نے رونا شروع

کر دیا وہ ان کے پاس آتی بیٹھ کر گود میں لئے چپ کروانے لگی

لیکن وہ اب کافی دیر کے بھوکے تھے اور انہیں اپنی ماں کا لمس

چاہیے تھا اب مشی پھر بری طرح سے عجیب سی کشمکش میں

مبتلا ہو گئی تھی کہ انکو کیسے دے زمل کو برلاس آئرہ کے ساتھ
بات کرتے کرتے باہر چلا گیا تھا اور کومل پامیر کے پاس ماہم کا
اسے پتہ نہیں تھا اب اکیلی بیٹھی دونوں بچوں کے ساتھ گھل
رہی تھی کہ تب ہی ڈیرے کے باہر گاڑی رکتی اور اس سے نیچے
اترتے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے اسکے دل کی دھڑکنوں کو بری
طرح سے منتشر کر دینے والا آتا دکھائی دیا تھا یا قوت کی نظر
ابھی مشی پر نہیں پڑی تھی وہ میر بخش کے پاس کھڑا کوئی
بات کر رہا تھا اور کچھ دیر کرتے وہ اوپر ڈیرے پر آیا
سامنے دونوں روتے ہوئے بچے اور انکے درمیان بیچارہ سا منہ
بنائے بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھ نے اس نے بے ساختہ گلاسسز
اتارے بلاشبہ یہ منظر اتنا خوبصورت تھا کہ اسکے اپنے دل میں
اپنے بچوں کی خواہش ایک پل کو پنپنے لگی

کھڑے کیا ہو جلدی آکر پکڑو زامل کو۔۔۔"مشی کی آواز پر وہ
ہوش کی دنیا میں واپس آتے
دوڑتا اسکی جانب گیا اور اس کے ایک بازو پر سے زامل کو اٹھایا
تم کیا یہاں بیٹھی بچوں کو چپ کروانے کی پریکٹس کر رہی ہو
زامل کو گود میں لیتے کن اکھیوں سے مشی کو دیکھتے بولا
مشی نے بنا کچھ کہے پاس پڑا کشن اٹھا کر اسکی جانب اچھالا
جسے وہ بروقت کیچ کرتا خود کو بچا گیا
اوہ اچھا چیزیں مارنے کی بھی پریکٹس چل رہی ہے ڈونٹ وری
تم اس میں پہلے سے ایکسپرٹ ہو۔۔۔"اسکی پہلی ملاقات یاد آئی
"شٹ اپ۔۔یہ۔۔یہ دونوں بھوکے ہیں۔۔
تو میں کونسا انکی ماں ہوں جو فیڈ کرواؤنگا۔۔۔"مشی کی بات
کا الٹی طرح سے جواب دیتے اسکا پارا مزید ہائی کرواگیا

میں۔۔۔میں۔۔تمہارا سر پھوڑ دونگی۔۔۔"اسکا دل کیا پورا ڈیرہ
اٹھا کر اسکے سر پر دے مارے
اچھا۔۔۔اچھا ریلیکس یہاں میری عزت ہے تھوڑی سی اسے برقرار
رہنے دو گھر جا کر جتنا مرضی مار لینا۔۔۔"اسے بپھرتے دیکھ
جلدی سے ہاتھ کھڑے کئے
ان دونوں کو بھوک لگی ہے زمل اندر ہے اور ساتھ۔۔۔"بولتے بولتے
پھر رکی
ساتھ۔۔۔؟ایک آئی بروا چکا کر استفساریہ پوچھا
"ساتھ۔۔۔زز۔۔۔زیحال بھائی بھی ہیں۔۔۔
تو۔۔۔؟ پاشا ہی ہیں ناں اس میں پرو بلم کہاں ہے۔۔۔؟
وہ۔۔۔وہ انکا۔۔۔"وہ پھر تھوڑی ہکلائی وہ سین کسی اور کا دیکھا
ہوتا تو حالت اتنی پتلی نہ ہوتی لیکن اسے کہیں نہ کہیں پاشا سے

آج بھی ڈر لگتا تھا

اوہ رومانس چل رہا ہے اندر۔۔۔؟ آہ جو بات بتانی مشی کو پہاڑ لگ رہی تھی وہی یاقوت اتنے دھڑلے سے بولتا مشی کا منہ حیرت سے کھلوا گیا وہ تو بس دھیرے سے سر اثبات میں ہلا کر رہ گئی

تو اس میں ہچکچا کیوں رہی ہو رکو۔۔۔" کہتے اس نے اپنا موبائل نکالا اور پاشا کو کال ملائی اس مے پہلی ہی رنگ پر اٹھا بھی لی تھی

تمہیں سکون آنا ہے یا نہیں۔۔۔۔؟ اپنے رومانٹک مومنٹ میں مداخلت دیکھ وہ کلس کر بولا

بھائی میں تو سکون میں ہوں البتہ آپ کے پروڈکٹ شدید قسم کی بے سکونی کا شکار ہیں اور ساتھ میری ایک عدد معصوم سی بیگم کو بھی کر رکھا ہے بتا دیں انکا۔۔۔ کیا کروں۔۔ اگر آپ مزید وقت چاہتے ہیں تو۔۔۔" اس سے پہلے وہ مزید جھاڑ پلاتا ایک ہی

سانس میں ساری باتیں کہتے آخر میں اجازت بھی طلب کرلی
میں ابھی آیا۔۔۔" کہتے وہ کال بند کر گیا
بس اتنی سی بات تھی اور تم۔۔۔ شکل دیکھو رونے والی بنا رکھی
ہے۔۔۔" موبائل نیچے رکھتے مشی کو دیکھ پھر چوٹ کی اتنی
دیر میں زیحال روم سے باہر آگیا تھا اور آتے دونوں بچوں کو
باری باری گود میں لیا باپ کے پاس آتے رونے میں کمی آگئی تھی
لیکن بھوک نے دونوں کو بری طرح سے بے حال کر رکھا تھا ابھی
دونوں صرف دو دن کے ہوئے تھے اس وقت تو انکو ہر دس منٹ
بعد فیڈ چاہیئے تھا
یاقوت کو گھوری دیتے وہ اپنے بچوں کو لئے اندر چلا گیا جب کہ
مشی تو دوسری جانب منہ پھیر کر بیٹھ گئی
اب کیوں تم روسی بندریا بنی بیٹھی ہو چلے گئے بچے۔۔۔" اسے

پیٹھ موڑے بیٹھے دیکھ شریر ہوتے چھیڑا اصل میں تو تنہائی
دیکھ اسکے دل نے کچھ گستاخیاں کرنے ہی تجویز کی
اسکے نت نئے ناموں پر مشی نے تپ کر سارے پاس پڑے کشن
دے دھڑا دھڑ یا قوت پر برسا دیے بدلے میں اسکا مزید خون جلا
کر اسکے اس بپھری شیرنی والے روپ سے لطف اندوز ہونے کیلئے
اس نے بھی الٹے کشن مشی پر اچھالے لیکن نہایت آہستگی سے
تاکہ مشی کو ان سے بھی چوٹ نہ لگ جائے لیکن وہ لحاظ نہیں
کر رہی تھی کوئی کہہ سکتا تھا یہ دونوں میاں بیوی ہیں انکی
انہی حرکتوں کی وجہ سے انکے بچے دنیا میں آنے سے ڈر رہے
تھے کہ انکے حقوق پر انکے ماں باپ پہلے ہی ڈاکہ ڈالے بیٹھے ہیں
@@@@@@@@@@@@
یہ کانفرنس بٹھا کر کیا ملا آپ کو۔۔۔؟ میٹنگ روم سے باہر آتے

جیلانی کے مقابل چلتے سوالیہ پوچھا

سکون۔۔۔اور امید کہ اب وہ گینگ نہیں بچ پائے گا۔۔۔" وہ شائستگی سے جواب دیتے آگے بڑھ گئے جب مصطفیٰ پھر سے انکے پیچھے پیچھے آئے

دیکھیں جیلانی صاحب یہ میں آپ کے بھلے کی بات کر رہا ہوں سیٹھ منور کے قتل کے بعد عدالت جلد ہی اس پاشا کے خلاف پھانسی کا آرڈر جاری کرنے والی ہے آپ اس معاملے سے دور رہیں کیوں اس درندے کی نظر میں آنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔جانتے ہیں ناں اسکی نظر میں آنے والے کا کیا حال ہوتا ہے۔۔۔" اسکی باتوں سے اس سفاک درندے کا بٹھایا ہوا خوف صاف چھلک رہا تھا وہ بے دھیانی میں اسکی آدھی سے زیادہ فورس ختم کر چکا تھا پورا دھیان دینے پر تو ان سب کا صفحہ ہستی سے نام مٹا دیتا

میں عدالت کے آرڈر کا انتظار نہیں کر سکتا مجھے جلد از جلد
اس شخص کی لاش دیکھنی ہے۔۔۔اور اسکے تینوں بھائیوں کی
بھی چاروں کو اتنی دردناک موت دینی ہے کہ آج تک انکے کئے
ہر جرم کی بھرپائی ہو سکے انہوں نے میرے بیٹے کی بینائی
چھین لی میری بیٹی کو کڈنیپ کر کر زبردستی نکاح کروالیا
بھری محفل میں سب کے سامنے میری عزت کو تار تار کر کر میری
بیٹی کو پھر سے اٹھا کر لے گئے میں اس سے اپنے ایک ایک برے
وقت کا حساب لونگا اس کی عزت کو تار تار کرونگا اسکے سب
"سے قریبی رشتے کو اس سے چھین لونگا۔۔۔
کون ہے اسکا قریبی رشتہ۔۔۔؟ مصطفیٰ جو یک ٹک انکے چہرے
کی جانب دیکھتے انکی باتیں سن رہے تھے اور انکا چھپا پیچھے
کا درد محسوس کر رہے تھے

اسکے بچے۔۔۔"آہ یہ سب سے بڑی کمزوری تھی پاشا بے کی اسکا
اندازہ اسکے دشمنوں کو بغیر دیکھے ہی ہو گیا تھا جو شخص
بناخون کے رشتوں کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر لئے گھومتا تھا
وہ اپنے خون کے رشتوں کے لئے کس حد تک جا سکتا تھا اور
کونسی تباہی پوری دنیا میں برپا کر سکتا تھا اسکا اندازہ سب کو
بہت اچھے سے ہو گیا تھا وہ دونوں کوریڈور میں کھڑے تھے وہاں
اس وقت کسی کا آنا جانا نہیں تھا صرف وہ دو اور انکی یہ
دھشت زدہ باتیں لیکن کہتے ہیں ناں کہ دیواروں کے بھی کان
ہوتے ہیں دراصل یہ کہاوت اس دیوار کی اوٹ میں چھپے کسی
شخص کے ہونے کی آہٹ پر کہی جاتی ہے
ٹھیک ہے۔۔۔میں اب پوری کوشش کرونگا کا آپ کا بدلہ قانونی
طریقے سے ہی پورا ہو جائے۔۔۔"انہیں تسلی دیتے وہ اپنی ڈیوٹی

پر نکل گیا جو اس وقت صرف جیلانی کے رحم و کرم پر تھی
جس کی وجہ سے اسے انکی اتنی چاپلوسی کرنی پڑ رہی تھی وہ
جس ملک میں تھے وہاں صرف پیسہ بولتا تھا قانون یا اسکا
انصاف نہیں وہاں پیسے سے انسان اور اسکی وفا تک خریدی جا
سکتی تھی

@@@@@@@@@@@@

کیا ہوا ان دونوں کو۔۔۔؟ وہ دونوں کو لئے جیسے ہی کمرے میں
داخل ہوا انکی رونے کی آواز پر زمل تڑپ کر دھیرے سے اٹھنے کی
کوشش کرنے لگی تھی لیکن سٹچز نے اسے یہ اجازت نہیں دی
تھی اتنی برق رفتاری سے اٹھنے کی وجہ سے اسکے پیٹ میں
شدید قسم کے درد کی لہر اٹھتی بجلی کی طرح پورے جسم میں
دوڑتی چلی گئی

آرام سے۔۔۔"زمل کو مصنوعی ساڈپٹتے اس نے دونوں کو زمل کے
دونوں اطراف بازوؤں پر لٹایا ماں کی آغوش میں آتے ہی دونوں
انگڑائیاں لیتے زبان نکالنے لگے اتنے سے بچے کو صرف ماں کی
خوشبو سے آشنائی ہوتی ہے اور انکی اسی کیوٹ سی ادا پر سب
صدقے واری جاتے ہیں
انکو بھوک لگی ہے کومل نے کہا تھا انکو ہر دس منٹ بعد فیڈ
کروانی ہے۔۔۔"اس کی بات پر زمل ایک پل کو گڑبڑائی زیحال
آج صبح ہی زمل کے لئے کچھ ایسے ڈریسسز لے آیا تھا جس پر
چیسٹ سائیڈ دو زپ لگی ہوئی تھی جنہیں کھول کر وہ باآسانی
کبھی بھی بچوں کو فیڈ کرواسکتی تھی لیکن یہ زپ اتنی
ظاہر نہیں ہوتی تھی جس ٹائپ کا ان فراک پر ڈیزائن بنا ہوا تھا
آ۔۔۔آپ باہر جائیں۔۔۔"اپنے بچوں کا پھر رونا شروع ہوتے دیکھ

جلدی سے بولی

اب یہ زیادتی ہے میرے ساتھ۔۔۔"آگے سے اسکا بھی بیچارہ سا
منہ بنا جسے دیکھ زمل کو ہنسی آئی تھی لیکن اپنے ہونٹوں کو
دانتوں میں دبائے روک گئی

"جائیں۔۔۔ورنہ یہ دونوں رونے لگے گے۔۔۔

اچھا جارہا ہوں۔۔۔"کلس کر بولتے اٹھ کھڑا ہوا اسکی پیٹھ باہر
کی۔جانب مڑے دیکھ زمل جلدی سے اپنی زپ کھولنے کی کوشش
کرنے ہی لگی تھی کہ اس کے بازوؤں پر دونوں بچے ہونے کی وجہ
سے ساتھ ڈرپ کی وجہ سے وہ ہاتھ اپنے سینے تک نہیں لا پائی
اسکی اسی کوشش کی اثنا میں زالے رونے لگی اسکی آواز سنتے
زامل بھی رونے لگا ایک تو دونوں ہی ایک دوسرے کی آواز سن کر
رونے لگتے جس سے زمل کو چپ کروانا مشکل ہو جاتا

اسے نہ چاہتے ہوئے بھی باہر جاتے زیحال کو آواز دے کر روکنا پڑا
تھا

ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔یہ۔۔۔یہ زپ "اس نے ادھوری بات کرتے بے بسی
سے اپنی
مشکل بتائی جب پیٹھ موڑے زیحال کے لبوں پر گہری مسکراہٹ
رقص کرنے لگی وہ بھی اتنا معصوم نہیں تھا جتنا اب بن کر باہر
جارہا تھا اس نے جان بوجھ کر دونوں بچوں کو ایسے لٹایا کہ
زمل کو مجبوراً ہی صحیح لیکن اسکی مدد لینے کی ضرورت پڑے
اور اسکی یہ حرکت اگر زمل کو پتہ چل جاتی تو یقیناً زیحال
کی شامت آنی تھی
وہ اپنی مسکراہٹ لبوں سے غائب کرتا ایک گھمبیر سنجیدگی کا
موکوٹا پہنے زمل کی جانب مڑا

تم نے کچھ کہا۔۔۔؟انجان بنتے سوالیہ پوچھا

ہ۔۔۔ہاں۔۔یہ۔۔۔یہ زپ کھول دیں۔۔۔"آہ اس جملے پر ہی اسکے دل

کی دھڑکنیں بری طرح سے منتشر ہوئی تھیں

زیحال درمیان کے چند قدموں کا فاصلہ عبور کرتے اس کے قریب آیا اور بیڈ پر بیٹھتے نظریں زمل کے چہرے پر ٹکائے اپنا ہاتھ اسکی دھڑکنوں کے قریب بڑھایا ساتھ ہی زمل آنکھیں بند کئے اپنے ہونٹ دانتوں سے کاٹنے لگی

زیحال نے آگے ہوتے زامل کو تھوڑا اوپر کیا اور اسے اسکی ماں سے لگایا جس کے ساتھ لگتے وہ گٹ گٹ دودھ پینے لگا وہی اٹھ کر دوسری جانب جاتے اس نے زالے کو ٹھیک سے زمل کے سینے کے قریب کیا وہ بھی اپنے بھائی کی طرح ہی تھی دونوں کی

آنکھیں بند تھی اور مزے سے سیراب ہو رہے تھے

تم انکو فیڈ کرواؤ میں تب تک پامیر کو دیکھ کر آیا آکر خود ہی

صحیح سے لٹا دونگا۔۔۔"اسے سختی سے تاکید کرتے وہ باہر

نکل گیا دونوں کمروں میں کافی فاصلہ تھا

اسکے کمرے میں داخل ہوتے نظر سامنے ماہم پر پڑی جو کسی سے

فون پر بات کر رہی تھی لیکن پاشا کو اندر آتے دیکھ چپ ہو گئی

اسے دیکھ ماہم کے چہرے پر ایک رنگ آکر دوسرا گیا تھا

اس نے یہاں آتے برلاس سے ایک نیا موبائل منگوالیا تھا جس میں

مستی کرتے ہوئے اس نے سب سے پہلا نمبر اپنا ہی سیو کیا تھا

کیا ہوا۔۔۔؟اسے شاک کھڑے دیکھ سوالیہ پوچھا

ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔اوکے امی۔۔۔میں پھر بات کرتی ہوں آپ

سے"

کہتے وہ ٹھک سے کال بند کر گئی

کیا کہہ رہی تھیں تمہاری امی۔۔۔" پامیر کے قریب آتے اسکے ہاتھ پر لگی ڈرپ دیکھ ماہم سے مخاطب ہوا

یہی کہ۔۔۔یہ ڈاکو عجیب ہیں تمہیں موبائل پر بات کرنے کی اجازت دے رہے ہیں اور تو اور گھر والوں سے ملنے بھی بھیج دیا۔۔۔" بات بتاتے وہ ساتھ ہی سر نفی میں ہلاتی ہنس دی

تو کہو اپنی امی سے ہم اچھے والے ڈاکو ہیں۔۔۔بلاوجہ ظلم نہیں کرتے اور وجہ ملنے پر بخشتے نہیں ہیں۔۔۔" اسکی پہلی بات پر ماہم جو مسکرانے لگی تھی اس کے اگلے جملے پر اسکے چہرے کا رنگ فق سے اڑا اور مسکراہٹ یکدم ہی غائب ہوئی

تمہیں کیا ہوا اتنی ڈر کیوں گئی۔۔۔؟ نظر پامیر سے ہٹاتے اسکے چہرے پر مرکوز کرتے ہوئے پوچھا

مم۔۔میں۔۔۔میں کیوں ڈروں۔۔۔گی۔۔نن۔۔۔نہیں تو۔۔۔"
جلدی سے
اپنے ماتھے پر آئے ننھے ننھے پسینے کے چمکتے قطرے صاف کئے
گڈ پامیر کی ری کووری کتنی ہوئی۔۔۔؟
ا۔۔ابھی تو کہہ سکتے ہیں بیس فیصد۔۔۔"اسکے جواب پر پاشا
نے ایک نظر پھر پامیر کو دیکھا مطلب اسکا کومل کو پامیر کے
قریب رکھنے والا آئیڈیا بھی ناکام ہو گیا تھا
ھمم۔۔۔ٹھیک کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔۔۔"کہتے وہ
باہر نکل گیا اسکے جاتے ماہم نے ایک گہری لمبی سانس لی گویا
کہ کافی دیر سے بند ہو
جلدی سے کمرے کے باہر جھانکتے اس نے تسلی کی کہ کوئی نہیں
ہے اور واپس اندر آتے موبائل نکالا

میں بہت بڑا رسک لے کر آپ کا کام کر رہی ہوں اور امید کرتی
"ہوں کہ آپ بھی اپنی بات پر قائم رہیں گے۔۔۔
تم فکر نہ کرو۔۔۔مجھے مکرنا یا اپنی بات سے نہ خود پھرنا پسند
ہے اور کوئی دوسرا پھرنے والا۔۔۔" مقابل کا کرخت لہجہ اسے
یہاں کھڑے کھڑے بھی محسوس ہو گیا تھا اس نے ٹھک سے
کال بند کر دی اور سر پکڑے پیچھے صوفے پر ڈھے سی گئی
وہ اب تک پامیر کو غلط دوائیاں دیتی آ رہی تھی جس سے اسکی
حالت بہتری کی طرف آنے کے جائے الٹا بگڑتی جا رہی تھی اور
اس بات کا علم بھی صرف اسے تھا کیونکہ پامیر کی رپورٹس
اس نے اب تک کو مل کو نہیں دکھائی تھی ورنہ وہ جان جاتی کہ
پامیر کو غلط ٹریٹمنٹ دیا جا رہا ہے اور اگر یہ بات اسکے
بھائیوں کو پتہ چل جاتی تو اس ماہم کے ساتھ ساتھ اس سے

یہ سب کروانے والوں کو ایسی موت ملتی جسے دیکھ خود موت
بھی کانپ اٹھتی اتنا بڑا رک اس نے جس وجہ سے لیا تھا وہ وجہ
بھی کوئی چھوٹی نہ تھی

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

صدیس نے سب کے لئے کھانا بنا دیا تھا جسے سب نے مل کر
ڈیرے پر بنے ہال میں رکھے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر ایک فیملی کی
طرح کھایا تھا زالے مشی کی گود میں تھی اور زامل کو برلاس نے
اٹھا رکھا تھا مشی اور برلاس کی میٹھی میٹھی سی تکرار چلتی
رہی جس سے وہاں بیٹھے سب لوگ لطف اندوز ہو رہے تھے
زیحال زمل کو خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہا تھا اسکے لئے
اس نے الگ سے صدیس سے ہلکا پھلکا سا کھانا بنوایا تھا جسے
وہ منہ بسور کر دل اتارتی کھا رہی تھی لیکن اسے حیرت ہو رہی

تھی کہ زیحال ٹیبل پر رکھا اتنے مزے مزے کا کھانا چھوڑے اسکے
ساتھ بلیک پیپر میں بنا پھیکا کھانا کھا رہا تھا
ہی۔۔۔آپ تو یہ سب کھائیں جو سب کھا رہے ہیں۔۔۔"اسکے ہاتھ
سے نوالہ اپنے منہ میں لیتے بولی
جو میری بیوی کھائے گی میں بھی وہی کھاؤنگا۔۔۔"سنجیدگی
سے بولتا اگلا نوالہ اپنے منہ میں لے گیا زمل یک ٹک اسے دیکھتی
رہی وہ سچ میں پاگل تھا لیکن صرف اپنی گلا لے کیلئے
تم دونوں ہی آپس میں کتے بلی والی بند ہو گئی ہو تو سکون
سے کھانا کھالو۔۔۔کیوں بول بول کر میرا کھانا ساتھ ہضم
کروا رہے ہو یہ تیسری پلیٹ ہے میری بریانی کی اور چوتھی اب
لینے لگا ہوں۔۔۔"واقعی آج یاقوت اپنے معمول سے ہٹ کر کھاتا
جا رہا تھا

خون سفید ہو گیا ہائے اور با۔۔۔ میرے بھائی میری۔۔۔ کتے والی
ہوتے دیکھ ہنس رہے ہیں مجال ہے کوئی اس خاتون خانہ خرابہ
کو چپ کروادے۔۔۔۔" برلاس کی بیچارگی عروج پر تھی جب اس
کی بات پر سب کا چھت پھاڑ قہقہہ بلند ہوا تھا حیرت کی بات
تھی آج سب کے بیچ پاشا بیٹھا بھی تھا اور انکے ساتھ قہقہے
میں بھی شامل ہوا تھا جو کبھی مسکراتا تک نہیں تھا آج ایک
نارمل شخص بن کر بیٹھا تھا
نہیں آپ کو نہیں کہنا چاہئے ایسے۔۔۔ "سب کے قہقہے کے بیچ
صرف ماہم سنجیدگی سے بولتی برلاس کے حق میں بولی تھی
فضا میں ایک پل کو گہری خاموشی پھیلی سب نے ایک دوسرے

کو دیکھا سب کی آنکھیں تحیر تھی

گڈ آج سے میری ٹیم میں صرف ماہم ہے۔۔۔" کہتے برلاس نے ساتھ
کرسی پر بیٹھی ماہم کے گال پر چٹکی کاٹی اسکی اس حرکت پر
بھی سب ہنسے تھے لیکن ماہم وہ ہنس نہیں پائی تھی مسکراہٹ
بھی غائب ہو گئی تھی اس کے پورے بدن میں ایک کرنٹ سا
دوڑتا چلا گیا دل۔۔۔ بری طرح سے دھڑکا تھا اسے ڈر تھا کہیں
اسکی دھڑکنوں کی آواز باہر نہ آجائے وہ زبردستی مسکراتی اپنی
پلیٹ میں چمچ مارتی نچلے ہونٹ کو دانتوں سے کاٹتی اپنے اندر
بڑھتا خوشی کا ابھار روکنے کی کوشش کرنے لگی وہ کیوں برلاس
کو اتنا نوٹ کرنے لگی تھی کیوں اسکا صرف ہلکا سا چھونا اس
کے دل کی دنیا میں ایک الگ ہی قہر برپا کر گیا تھا اسے نہیں پتہ
تھا اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ اب برلاس کے آس پاس رہنے سے

اسے خوشی ملتی ہے دھیرے دھیرے وہ اسکا پسندیدہ منظر بنتا
جارہا تھا جسے دیکھتے وہ کبھی نہ تھکے اسکی باتیں اسکا ہنسنا
اسکا ہر انداز سب سے انوکھا تھا وہ سب سے چھوٹا تھا شاید
اس لئے ہر عموماً چھوٹے بھائی کے بال ماتھے پر ہی پڑے ہوتے تھے
اسکے بھی پڑے ہوتے تھے جو اسکی خوبصورتی کو مزید چار
چاند لگاتے تھے
تمہاری محبوبہ کو بتاؤ نگی کہ تم نے ایک خاتون
کے ساتھ پارٹی بنائی ہے پھر وہ تمہارا کچومر بنائے گی۔۔۔"مشی
اب بھی کہاں بخشنے والی تھی اسے مشی کی بات پر برلاس کا
منہ لٹک گیا اس نے زیحال کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا
"نہیں میرے بھائی کی پارٹی میں میں اور میری بیوی بھی ہیں۔۔
آہ وہ نہیں توڑتا تھا دل اپنے سب سے چھوٹے بھائی کا جو اسکی

جان کا ٹکڑا تھا اسکے دونوں بچوں سے پہلے وہ تھا جس کی جگہ
وہ کبھی کسی کو نہیں دے سکتا تھا

یہ کیا پھر میں بھی وہی ہوں۔۔۔ جہاں پاشا ہیں۔۔۔" یاقوت جو
کب سے صرف بریانی کے ساتھ انصاف کر رہا تھا سب کو
پارٹی میں تقسیم ہوتے دیکھ جلدی سے بولا اب مشی کا منہ لٹکا تھا
جہاں یاقوت وہاں میں۔۔۔" مشی نے صاف ہاتھ کھڑے کرتے
برلاس
سے معافی طلب کی جو ایک بندے کو اپنی طرف کر کر ساری
رعایا اپنے نام کر گیا تھا
سب کے قہقہے پھر بلند ہوئے پاشا کی فیملی کبھی دو حصّوں
میں بٹ ہی نہیں سکتی تھی وہ سب ایک تھے ایک جان تھے
انکو الگ کرنا انکے دشمنوں کا صرف ایک خواب ہو سکتا تھا جسے

وہ صرف سوتے ہوئے دیکھ سکتے تھے جاگتے میں اسے پورا کرنا
ایک الگ خواب تھا
کومل خاموشی سے مسکرا رہی تھی اندر ہی اندر اسکا دل پھٹ
رہا تھا کہیں نہ کہیں سب کے رشتے ایک طرف سے مکمل تھے
صرف وہ ہر طرف سے خالی تھی اسکا پارٹنر اس سے ناراض تھا
وہ سب کے بیچ ہو کر بھی اکیلا اکیلا محسوس کر رہی تھی
وہ خاموشی سے اپنی آنکھوں کے کنارے پر اٹکا آنسوں صاف کرتی
اٹھ کر کمرے میں چلی گئی سب نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور
اسکے جانے کی وجہ بھی سمجھ گئے تھے تب ہی سب کی
مسکراہٹ غائب ہوئی پورے ہال میں گہری خاموشی ہواؤں میں
تی سب پر ایک پل کیلئے سکتا سا طاری کر گئی وہ نہ ہو t گھل
کر بھی سب کو یاد کرواہی دیتا تھا کہ اس کے بغیر سب ادھورے ہیں

کومل سیدھا کمرے میں آتی بیڈ پر سیدھے لیٹے پامیر کے سینے
پر لیٹتی شدّت سے رودی اسکی آواز میں تڑپ تھی بدن پر لرزا
طاری تھا اسکا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا وہ ایک شخص اسے
اپنے لئے اتنا تڑپا جائے گا اسکا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا
پورے کمرے میں اسکی دل خراش رونے کی آوازیں دیواروں
سے ٹکراتی وہی دم توڑ رہی تھی لیکن یہی آوازیں پامیر کے کانوں
میں پڑ رہی تھیں اور پڑتے اسکے پورے جسم کی رگوں میں
دوڑتے خون میں شامل ہو گئی تھی وہ رگیں جو سیدھی دل تک
جاتی تھیں اور جاتے وہاں بنی پتھر کی دیواروں پر دستک دیتی
انہیں بتا رہی تھی کوئی اسکا شدّت سے انتظار کر رہا ہے وقت
قریب آ رہا تھا اسکے تین مہینے پورے ہونے کے قریب تھے یہ
صرف تین مہینے نہیں تھے اس میں گزرے ایک ایک پل نے کومل

کی تڑپ میں اضافہ کیا تھا اس کے خوف میں اضافہ کیا تھا پامیر
کو کھو دینے کا خوف
پپ۔۔۔پلیز۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔میں پیر۔۔پکڑ لونگی تمہارے
۔۔۔اپنے کیے
کی معافی مانگ لونگی۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔ؤ"اپنی رونے کے باعث
گھٹی گھٹی سی آواز میں بولتی وہ بری طرح سے پامیر کے سینے
پر ہاتھ رکھتی اسے جھنجھوڑ گئی تھی جب اسکی نظر اچانک
پامیر کی لمبی گہری پلکوں پر پڑی وہ۔۔۔۔وہ لرز رہی تھیں کومل
وہی دھک سے رکتی اسکی آنکھوں کو دیکھنے لگی اسکی پلکوں
میں ہلکی ہلکی سی جنبش ہو رہی تھی کومل کو یقین نہیں آیا
پامیر۔۔۔پامیر۔۔۔اٹھو۔۔۔پامیر۔۔۔۔زیحال۔۔۔ل۔۔زیحال"
اسکی آواز

سنتے وہ سب دوڑتے اندر آئے تھے

"کیا ہوا۔۔۔

پامیر۔۔۔پامیر کی پلکیں ہلی۔۔۔میں۔۔۔۔نے دیکھا ابھی۔۔۔"اسکی بات پر سب نے پامیر کو دیکھا اسکی پلکیں ساکت تھیں بلکل ساکت وہ اب بھی صرف ایک زندہ لاش تھا لیکن ان سب میں ماہم کا دل بند ہونے کے قریب ہو گیا تھا وہ ایسا اب مر کر بھی نہیں ہونے دے سکتی تھی اسکا یہاں رہنے کا اصل مقصد ہی اسے ختم کرنا تھا اگر وہ اٹھ گیا تو ماہم بہت بڑے خصارے میں جانے والی تھی نہیں۔۔۔وہ اپنا اتنا بڑا نقصان نہیں ہونے دے سکتی تھی تب ہی اسکی نظر پاشا پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اور اسکی نظروں سے نظر ملتے وہ یکدم اچھلی تھی گلا پل میں خشک ہو گیا تھا

تم نے کہا تھا پامیر کی حالت صرف بیس فیصد ریکوور ہوئی
ہے۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں پوچھ رہا تھا سب پامیر کی جانب
متوجہ تھے اور وہ ماہم سے مخاطب تھا
کک۔۔ کومل کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔ پریگننسی میں
"ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔
نہیں۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔۔ تم مجھے
رپورٹس دکھاؤ پامیر کی۔۔۔" اب ماہم کا صحیح میں چہرے کا
رنگ پھیکا پڑا تھا وہ نہیں دکھا سکتی تھی رپورٹس۔۔۔ پہلے تو
وہ پامیر کا کام جلدی ہی تمام کر دیتی لیکن اب ایک وجہ تھی
اسکے یہاں رہنے کی وہ وجہ سامنے تھی بیڈ پر پامیر کے قریب
اسکا ہاتھ تھامے اس سے بات کرتے ہوئے ہاں برلاس شاہ۔۔۔ جس کو
ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتی تھی اگر پامیر نہ

رہتا تو ماہم کا بھی یہاں رہنے مقصد پورا ہو جاتا اور وہ کبھی
برلاس کو دیکھ نہ پاتی
وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی المیرا کی جانب جانے لگی تھی ہر
بڑھتا قدم پہلے والے قدم سے منوں بھاری ہو رہا تھا اس تک
پہنچتے اس نے دروازہ کھولا اور سامنے اپنے کچھ پیشنٹس کی
فائلز میں سے پامیر کی فائل ڈھونڈنے لگی جو اسے جلدی ہی مل
بھی گئی اسے اٹھاتے وہ واپس آئی اور کومل کی جانب بڑھا دی
دل اسکا دھک دھک کر رہا تھا ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے
قطرے چمکنے لگے تھے
کومل فائل کے پیجز کو الٹ پلٹ کر دیکھتی حیران ہوتی گئی
اس نے بے یقینی سے ہر صفحے کو دیکھا اسکا دل بری طرح سے
بیٹھا اور بیٹھتا چلا گیا

کیاہواسب ٹھیک ہے۔۔۔؟اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو دیکھ
زیحال نے سوالیہ پوچھا
مم۔۔۔ماہم۔۔ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔"آہ اسکی بات پر ماہم کی جان
میں پھر سے جان آئی تھی اسکی رکی سانسیں ایک دم بحال ہوئی
تھی وہ ڈر رہی تھی لیکن حیران بھی تھی کہ اسے کیسے نہیں
سمجھ آئی وہ تو اس کی بھی سینئر ڈاکٹر تھی وہ کیسے دھوکہ کھا گئی تھی
وہ فائل وہی پھینکتی چہرہ ہاتھوں میں چھپائے شدّت سے رودی
اسکی حالت پر سب کو ترس آیا تھا برلاس بھی اسے دیکھ رہا تھا
وہ چپ کروانا چاہتا تھا لیکن اسکے دل میں آج بھی کہیں نہ
کہیں اپنے بھائی کی اس حالت کی زمے دار یہی عورت تھی
@@@@@@@@@@@@@@@
تمہیں ایک تھپڑ لگے گا اور تمہارے سر سے چاچو کی محبت کا

سارا بھوت اتر جائے گا۔۔۔"ندرت جو کب سے اپنے بیٹے کی ایک ہی رٹ سنتی جا رہی تھی آخر میں تنگ آتی جھنجھلا کر بولی

وہ کب سے اسکے پیچھے پیچھے گھومتا صرف یہی کہہ رہا تھا

کہ اسے فہد چاچو کی طرف جانا ہے جا وہ خود بھی سکتا تھا

لیکن بنا اجازت جاتا تو اپنے باپ سے اچھی خاصی دھلوائی

کرواتا اور اب اسکے دوستوں کا بھی پریشر تھا کہ ایک سال ہو

گیا ان پکس کے بعد کوئی نئی اپڈیٹ اس نے انکو نہیں دی اور

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ زمل فہد خانزادہ مزید خوبصورت

ہوتی جا رہی تھی

آپ نہیں جا رہی۔۔۔؟آخر میں تنگ آتے دوٹوک لہجے میں بولا

نہیں۔۔۔"اسکی ماں کا بھی اسکی دوٹوک انداز میں جواب آیا تھا

اوکے فائن۔۔۔"کہتے وہ سیدھا گھر سے باہر نکل گیا اور رات گئے

گھر واپس نہیں آیا جب آیا تو راحم سے بہت سی باتیں سن کر
سویا تھا اگلے دن جب اسکول میں دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا
تب بریک میں اسے زمل سامنے ہی کچھ لڑکیوں کے ساتھ کھڑی
نظر آئی کچھ دیر وہ یونہی کھڑا دیکھتا رہا پھر وہ کوریڈور سے
گزرتی آڈیٹوریم ہال کی جانب جاتی دکھائی دی وہ بھی ہاتھ میں
پکڑا ڈسپوزل زید کو پکڑاتے اسکے پیچھے پیچھے ہو لیا
بوائز اور گرلز سیکشن الگ الگ تھا دونوں کو ہی ایک دوسری
جانب جانے کی اجازت نہیں تھی لیکن وہ گارڈ کو پیسے دیتا سب
سے چھپ چھپا کر اس جانب گیا جہاں اس وقت صرف اکاد کا
سٹوڈنٹس تھے
وہ آڈیٹوریم ہال میں آتی ایک سیڑھی پر بیگ رکھتی خود بھی
وہی بیٹھ گئی اور کاپی نکالے اسکے ایک صفحے پر آئی مس یو

ماما لکھتی گئی تھوڑی دیر پہلے جن لڑکیوں کے ساتھ وہ کھڑی
تھی وہ سب اپنے اپنے ٹفن دکھاتی شوخیاں مار رہی تھی کہ
کس کی ماں نے کسے اچھا اور لذیذ کھانا بنا کر دیا ہے اور وہ بس
کھڑی دیکھ رہی تھی اسکی ماں تو نہیں دیتی اسے ٹفن ٹفن تو
دور کی بات تھی وہ اسے پاکٹ منی نہیں لینے دیتی تھی کہتی
تھی پہلے ہی اتنی موٹی ہو مزید کھا کھا کر ہو جاؤ گی بس تین
وقت کا کھانا کھایا کرو
اور وہ خاموشی سے انکی بات مان لیتی اور پھر گھر میں یا
اسکول میں کہیں ایک کونا ڈھونڈتی جہاں کوئی اسے دیکھ نہ
پائے اور وہ کھل کر رو سکے
وہ اب بھی صفحے پر آئی مس یو ماما لکھتی گئی سب کہتے تھے
وہ اسکی ماں جیسی خوبصورت ہے تو کیا خوبصورت لوگوں کی

قسمت خوبصورت نہیں ہوتی کیا وہ کیوں ہر جانب سے دھتکارے
جاتے ہیں یہ بات اس تیراسالہ بچی کے ذہن میں آچکی تھی
صفحے پر کوئی ایسی جگہ نہیں بچی تھی جہاں اس نے وہ درد
بھرا جملہ نہ لکھا ہو اس دوران کتنے موتی آنکھوں کی باڑ توڑتے
اس صفحے پر گرتے اب سوکھتے پھولنے لگے تھے
وہ اپنے دھیان میں بیٹھی تھی جب پیچھے سے کسی نے اسکے
ہاتھ سے وہ کاپی اور پینسل پکڑتے وہاں تھوڑی سی جگہ میں
آئی لو ویوز مل۔۔۔۔آئی لو ویوز مل لکھنا شروع کیا وہ یک ٹک اپنے
ساتھ بیٹھے نوفل کو دیکھتی رہی اسکی خوبصورت ہیزل آنکھوں
میں حیرت ابھرتی چلی گئی
تم یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔"کاپی بند کرتے اسکی جانب رخ موڑ
کر بیٹھا جبکہ وہ اسکے جملے پر ہی اب تک شاک تھی اسے اس

جملے کے پیچھے کا مقصد نہیں پتہ تھا وہ تو بس لو وورڈ دیکھ
ہی ٹھٹھک گئی تھی کہ کوئی تھا جو اس سے پیار کرتا تھا اس سے
نفرت نہیں کرتا تھا

ہیلو۔۔۔میں تم سے مخاطب ہوں کہاں گم ہو۔۔۔؟اسکی پتھرائی
آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہراتے اس نے پھر سے زمل کو مخاطب
کیا جب وہ ہوش کی دنیا میں واپس آتی تھوڑی سٹپٹائی

"جج۔۔۔جی۔۔۔۔جی۔۔۔

کہاں گم رہتی ہو تم۔۔۔"بولتے ہوئے وہ زمل کے تھوڑا قریب ہوا

"کک۔۔۔ کہیں بھی نہیں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں نوفل بھائی۔۔۔

وہ جو چہرے پر شریر مسکراہٹ لئے اسے اپنی آنکھوں میں بھرے
کن اکھیوں سے دیکھتا اپنے دل کو ٹھنڈک پہنچا رہا تھا اسکے
بھائی لفظ پر ٹھنڈک کی جگہ ایک دم آگ کے انگارے اسکے دل

پر پڑے اسکی چمکتی آنکھوں میں سختی در آئی

ڈونٹ کال بھی بھائی۔۔۔میں بھائی صرف آئرہ کا ہوں۔۔۔"اسکا

لہجہ پل میں سخت ہوا تھا اور وہ تو تھی بھی ڈرپوک ایک ہی

لمحے میں اس سے ڈرتی سمٹنے لگی

مطلب کوئی اسکا بھائی بھی بننا پسند نہیں کرتا تھا آہ اسکی یہ

احساس کمتری

"کال می نوفی جسٹ نوفی۔۔۔اوکے۔۔۔؟بول کر دکھاؤ۔۔۔

نن۔۔۔نوف۔۔۔نوفی۔۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے بمشکل بولی

گڈ میرا زمل بے بی۔۔۔"بولتے اس نے جھک کر اسکے گال کو چوما

اسکی یہ حرکت زمل کو نہ گوار گزری تھی لیکن ڈر کے مارے

بول نہیں پائی

جب وہ کچھ نہیں بولی تو نوفل مزید اپنی گستاخیاں بڑھانے لگا

اس نے اپنا ہاتھ زمل کے پیچھے سے گزارتے اسکی کمر پر رکھا
جس پر زمل ایک دم بدک کر پڑی
ریلیکس۔۔۔ تمہیں ایک بات بتاؤں۔۔۔" وہ مسلسل اپنی انگلیوں کو
حرکت دیتا اسکی کمر کی نازکی کو ناپ رہا تھا اتنے قریب
سے یہ خوبصورت دوشیزہ اسکا ایمان ڈگمگانے کی وجہ بن رہی
تھی ایک خطرناک وجہ جس سے اسکی زندگی نجانے کس دہانے
پر جا پہنچنے والی تھی
تم بہت پیاری ہو۔۔۔ معصوم۔۔۔" پیاری لفظ پر زمل نے زبردستی
مسکرانے کی کوشش کی لیکن اسکا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس
کرتے وہ ٹھیک سے مسکرا نہیں پائی نوفل نے آگے بڑھ کر اسکا
چہرہ اپنی جانب کرتے اسکے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیے جب زمل
نے کرنٹ کھا کر اسے خود سے دور کیا نوفل حیرت اور غصّے

کی ملی جلی سی کیفیت لئے اسے دیکھنے لگا

یہ۔۔۔یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔"وہ بے شک تیرا سال کی بچی تھی
لیکن تھی تو عورت جس کی فطرت میں شروع دن سے ایک حس
ایسی رکھی جاتی ہے جس سے اسے کسی بھی مرد کی نظر کا
اسکے لمس کے پیچھے چھپی حوس کا اندازہ ہو جاتا ہے اسے
بھی ہو گیا تھا

کیا کر رہا ہوں۔۔۔؟غصّے سے پوچھا جب زمل ایک دم گڑ بڑائی

یہ۔۔۔یہ "وہ ڈر کے مارے ہکلاتی نہیں بول پائی

سنو۔۔۔تم میری ہو اور اپنی چیز کو چھونے کا حق مجھے پورا
ہے سمجھ آئی۔۔۔"چیز۔۔؟وہ اسے چیز سمجھ رہا تھا انسان نہیں
مم۔۔۔مطلب۔۔۔؟اس مطلب میں بلا کی معصومیت تھی جسے
دیکھ نوفل کا غصّہ فورا غائب ہوا

مطلب یہ کہ جب تم تھوڑی بڑی ہو جاؤ گی تو میں تم سے
شادی کرونگا اور تمہیں اپنے گھر اپنے روم میں لاؤنگا۔۔۔" وہ جانتا
تھا وہ شادی لفظ نہیں سمجھے گی اس لئے نہایت نرم لہجے
میں اسے اپنی بات سمجھائی جس پر زمل ایک پل کو سوچ میں
پڑی
تو میں۔۔ آپ کے روم میں رہوں گی تو آپ کہاں رہیں گے۔۔۔؟ آہ
اس نے یہ سوال اتنی معصومیت سے پوچھا کہ نوفل کو اس پر
ٹوٹ کر پیار آیا
میں بھی تمہارے ساتھ اسی روم میں۔۔۔" اس پر تھوڑا سا جھکتے
شریر ہوتے بولا زمل اس کے خود پر جھکنے پر تھوڑی پیچھے
ہوئی
"لل۔۔ لیک۔۔ لیکن یہ گندی بات ہے۔۔۔

کیوں۔۔۔کیسے گندی ہے۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

ساتھ صرف ماما بابار ہتے ہیں۔۔۔ہم ماما بابا نہیں ہیں۔۔۔"اس نے

ساتھ صرف اپنے ماں باپ کو دیکھا تھا جنہیں یاد کرتے وہ

انہی کا بتا رہی تھی اسکی اس بات پر نوفل کا چھت پھاڑ قہقہہ

پورے ہال میں گونجا زمل مصنوعی خفگی سے اسے دیکھنے لگی

ڈم۔۔۔ڈمبو۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے ٹھیک سے بول بھی نہیں پا رہا تھا

" تم سچ میں ڈمبو ہو۔۔۔۔افففف

کیوں۔۔۔میں کیوں ڈمبو ہوں۔۔۔آپ ڈمبو ہیں۔۔۔"فورا بدلہ اتارا

جب نوفل کی ہنسی ایک دم غائب ہوئی اور وہاں سنجیدگی نے

اپنی جگہ بنائی یہ دیکھ زمل پھر سے ڈری کہ کہیں وہ اسے اس

لفظ پر پھر سے ڈانٹ دے

لیکن وہ آنکھوں میں خماری لئے اسکے تھوڑا قریب ہوا زمل پھر

تھوڑی پیچھے کو ہوئی

"ہم بھی ماما بابن جائیں گے ایک دفع روم میں آؤ تو صحیح۔۔

اسکی بات پر زمل اب بھی نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

لیکن نوفل کے اندر جذباتوں کا طوفان برپا ہو گیا تھا وہ جس

فرینڈ سرکل اور جس کلاس میں تھا اور اپنی جوانی کی جس

دھلیز پر قدم رکھ رہا تھا وہاں ایسے جذباتوں کا ایک دم اٹھ جانا

عام سی بات تھی

ہم کیسے بنیں گے۔۔۔" دونوں ہاتھ کھولتے معصومیت سے پوچھا

اس سے پہلے وہ اسکی بات کا جواب دیتا بریک کی بیل بجنے لگی

زمل جلدی سے اٹھتی اپنا بیگ اور کاپی اٹھاتی باہر کی جانب

بھاگ گئی نوفل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا دروازے کی جانب

دیکھتا رہا

"تم ہاتھ تو آؤ۔۔۔اس سوال کا جواب پریکٹیکل کر کر دکھاؤ نگا۔۔۔

خود سے مخاطب ہوتے شریر مسکراہٹ مسکراتا جیسے آیا تھا

ویسے ہی چھپ چھپاتے نکل گیا

@@@@@@@@@@@@@@@

وہ صوفے پر بیٹھی اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہی تھی کومل

رپورٹس دیکھنے کے بعد دوبارہ یہاں نہیں آئی تھی وہ دوسرے کمرے

میں بند ہو گئی تھی اس کے پیچھے سے ماہم نے سارے

انجکشن پامیر کو لگا دیے تھے جن سے اسکی حالت مزید نیچے

جانے لگی لیکن وہ پھر بھی سوچنے لگی تھی اگر کومل نے سچ

میں پامیر کی پلکیں ہلتی دیکھی تھی تو مطلب اسکی دوائیوں

میں گڑبڑ تھی لیکن گڑبڑ کیسے ہو سکتی تھی اس سے یہ کام

کروانے والے خود اسے ایسی دوائیاں دے رہے تھے جن سے پامیر

کی موت قدرتی لگے نہ کہ قتل

اپنی سوچوں کے محور میں گھرے اسکی نظر اچانک سامنے
دیوار پر پڑی جہاں ایک ہٹی کٹی چھپکلی دیوار سے چپکی ہوئی
تھی اسے دیکھ ماہم کی آنکھیں پھٹی رنگ ایک دم سفید پڑا
اسے ڈاکٹر ہو کر ایک چھپکلی سے آج تک ڈر لگتا تھا وہ وہی
بیٹھی یک ٹک اسے دیکھے گئی لیکن جیسے ہی اس نے تھوڑی سی
حرکت کی ماہم کے منہ سے ایک زوردار چیخ بلند ہوئی ہاتھ
میں پکڑا لیپ ٹاپ صوفے پر پھینکتی وہ کمرے سے باہر کی جانب
بھاگنے لگی جب اچانک وہ باہر سے آتے برلاس کے سینے سے
پوری قوت سے ٹکرائی تھی اسکے دونوں ہاتھ برلاس کے سینے پر
رکھے چہرے پر بدحواسی سی لئے وہ اس پر گرنے لگی تھی اس
کے ٹکرانے پر اپنے ہی دھیان میں آتا برلاس اس کے دونوں کندھے

تھامے پیچھے کی جانب بے ساختہ قدم اٹھاتا گیا دونوں ہوا میں
مہلک ہوتے پیچھے گرنے لگے تھے برلاس نے اپنے پیر زبردستی
زمین پر جمانے کی کوشش کی لیکن اسکا پیچھے کی جانب اٹھتا
ہر قدم بے اختیار پھسلتا چلا گیا اور وہ اس کے دونوں کندھے
تھامے ماہم اسکے فولادی سینے پر سر رکھے پیچھے جا گرے
ان سے پہلے وہاں رکھا ایک گملا گر چکا تھا جس پر برلاس کی
کمی کی پشت بری طرح سے لگتی اسے دو ٹکڑے کر گئی جس کی
وجہ سے اس کے چہرے پر درد کا سایہ سا لہرا گیا جب کہ ماہم
جو اسکے اوپر گری ڈر کے مارے آنکھیں بند کئے ہوئے تھی اپنا آپ
برلاس کے کسرتی بدن پر محسوس کرتے اس نے دھیرے سے
آنکھیں کھولی اور برلاس کو دیکھا وہ ہونٹ گول کئے آنکھیں زور
سے بند کئے درد برداشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا

وہ قریب سے بے حد قریب ماہم پلک جھپکانا بھول گئی وہ سانس
لینا بھول گئی تھی اسکا دل ایک دم بند ہوا تھا وہ یک ٹک خود
کو برلاس کے اوپر دیکھ ساکت ہو گئی تھی
اندھی ہو۔۔۔دیکھ کر نہیں چل سکتی۔۔۔"اسے خود پر پڑے دیکھ
برلاس ایک دم کلس کر بولا جب اسکی آواز پر وہ ہوش کی دنیا
میں واپس آئی اسکی رکی سانس ایک دم چلنے لگی وہ بد حواس
سی اسکے اوپر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب ہاتھ پھسلنے
کی۔وجہ سے دوبارہ اسکے سینے پر آ گری دوبارہ دباؤ آنے کی وجہ
سے برلاس بری طرح سے کراہ کر رہ گیا
مار دیا بچے کو۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتا خود ہی اٹھنے لگا تھا جب اپنے
سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے آنکھوں میں دنیا بھر کے جذبات
لئے وہ اسے دیکھ رہی تھی برلاس اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ایک۔پل کو ٹھٹھکا وہ وہی رکا اس کے دونوں ہاتھ ماہم کے
کندھوں پر گردن تھوڑی اوپر اٹھائے نظر اسکی نظروں سے ملی
وہ بھی پوری کی پوری اسکے اوپر پڑی یہ منظر آئرہ دیکھ لیتی
تو اسکا دل بری طرح سے کرچی کرچی ہو جاتا لیکن وہی یہ منظر
ماہم کے دل کو بری طرح سے دھڑکا گیا تھا
وہ دونوں ایسے ہی نیچے پڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں
کھوئے ہوئے تھے جب باہر سے یاقوت اور زیحال ایک ساتھ آتے
دکھائی دیے وہی دوسری جانب سے مشی بھی زمل کے کمرے سے
باہر آئی تھی سب نے اس منظر کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھا
تھا
کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟زیحال کی کرخت آواز پر دونوں ہوش کی
دنیا میں واپس آئے یاقوت نے آگے بڑھ کر برلاس کو اور مشی نے

ماہم کو اٹھایا

یہ۔۔۔ڈاکٹر اندھی ہو گئی ہے اتنی زور سے ٹکرائی کہ میری کمر توڑ دی۔۔۔" برلاس سیدھا کھڑا ہوتے آئرہ کو دیکھ تڑخ کر بولا

یاقوت کی نظر برلاس کی کمر پر پڑی اس وقت وہ بلیک پینٹ پر۔وائٹ بٹنوں والی شرٹ اور اسکی آستینیں موڑے کھڑا تھا اسی شرٹ پر تازہ خون کے دھبے نظر آرہے تھے یاقوت نے اسکی کمر سے شرٹ تھوڑی اوپر کرتے دیکھا وہاں بہت بری خراش آچکی تھی جس سے خون ننھی ننھی سے بوندوں کی صورت میں نکلنے لگا تھا

چل کچھ لگاؤں تیری کمر پر خون نکل رہا ہے۔۔۔" یاقوت اسکا بازو تھامے اسے روم میں لے گیا ماہم وہی کھڑی کھڑی کچھ گھبرا سی گئی تھی زیحال پر سخت نظر ڈالتے اپنے کمرے کی

جانب چلا گیا

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اس کے جاتے مشی ماہم سے مخاطب ہوئی وہ

سر صرف اثبات میں ہلاتی وہی صوفے پر بیٹھ گئی

@@@@@@@@@@@@@@@@

کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟زمل کو بے بی کاٹ پر جھکے دیکھ پیچھے سے

آتے اسکے پیٹ کے گرد بازو مائل کرتے محبت بھرے لہجے میں

پوچھا جب اسکی خود کی نظر بے بی کاٹ پر پڑی دونوں بچے

کمبل میں اچھے سے لپٹے سوتے ہوئے اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ

زمل کی آنکھیں نہیں تھک رہی تھی دونوں کو دیکھ دیکھ کر

اتنی محبت سے کبھی انکے باپ کو بھی دیکھ لیا کریں بیگم

صاحبہ۔۔۔"اس کا گال چومتے میٹھا سا طنز کیا لیکن وہ وہی

سے سیدھی ہوتی اپنے کندھے پر رکھے زیحال کے چہرے پر محبت

سے ہاتھ پھیرتے اپنے پیٹ پر رکھے اسکے ہاتھوں پر اپنا ایک ہاتھ رکھ گئی

ان سے پہلے انکے باپ کو ہی دیکھا ہے اب اپنے بچوں کو دیکھوں گی بس۔۔۔"وہ حتمی لہجے میں بولتی اسکے حصار سے نکلنے لگی جب نرمی سے زیحال نے اسکی کمر پھر سے اپنے سینے سے لگاتے اپنے سامنے کیا اور اپنی ٹھوڑی اسکے کندھے پر ٹکائی

اتنی خطرناک باتیں نہ کرو جان زیحال کہیں جیلس ہو کر ان دونوں کی لینڈ نگ ریٹرن کروادوں۔۔۔"خمار آلود لہجے میں بولتا وہ زمل کے کان کے نیچے لب رکھتا جنونی انداز میں اسکی گردن پر مسلتے چومنے لگا

ہبی۔۔۔ایسی باتیں نہ کریں۔۔۔"اپنے پیٹ پر رکھے اسکے ہاتھ پر ہلکی سی چپت لگاتے وہ مصنوعی سی خفا ہوئی ورنہ اس بات

سے وہ اچھی طرح واقف تھی کہ وہ جان دیتا ہے اپنے بچوں پر
تو کیسی باتیں کروں بتاؤناں۔۔۔"اسکی جنون خیزیاں زمل کی
گردن پر بڑھنے لگی تھی
"آپ۔۔دد۔۔دور ہٹیں۔۔۔
کبھی نہیں۔۔۔مر کر بھی نہیں۔۔۔"وہ ڈھیٹائی سے بولتا اسے نرمی
سے بانہوں میں بھرے بیڈ تک لایا اور سیدھا لٹایا زمل کے سٹچز
آج صبح ہی کھلے تھے وہاں اب صرف بینڈج تھا جو اس بات کی
علامت تھی کہ زیحال اوپر اوپر سے ہی صحیح لیکن اسے پیار
کر سکتا ہے
تے خود اسکے ساتھ اسکے مقابل لیٹتا وہ زمل کو سیدھا لٹا
گردن میں منہ چھپا گیا اسے زمل کی نازک گردن پر برستے کچھ
منٹ ہی ہوئے تھے کہ زامل کی ٹیں ٹیں شروع ہو گئی دونوں نے

ایک ساتھ اسکے کاٹ کو دیکھا

زمل بمشکل اپنی ہنسی دباتی زیحال کا چہرہ دیکھ رہی تھی

اسکو پکا میں نے ریٹرن کروادینا ہے۔۔۔"کلس کر بولتے اٹھ کر

اسکے کاٹ تک آیا جہاں وہ اپنی مٹر سی آنکھیں کھولے اخخخ

کی آوازیں نکالتا ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن

کومل نے دونوں بچوں کو اچھے سے لپیٹ رکھا تھا

اوئے ٹھیک سے ایک فٹ کا بھی نہیں ہے اور چلا ہے اپنے باپ سے

پنگا لینے ہاں۔۔۔"بولا ایسے جیسے وہ اسکی بات سمجھ رہا تھا

لیکن زیحال کو حیرت ہوئی اس نے اسی پل اپنی ایک آئ برو

اٹھائی تھی

تیور دیکھو۔۔۔اسکے۔۔۔جیسے پیدا ہو کر احسان کیا ہے۔۔۔"اپنے

باپ کی آواز پر وہ انگڑائیاں لیتا زبان نکالنے لگا تھا

احسان ہی تو کیا ہے میرے بچوں نے۔۔۔"زمل کے اندر کی ممتا فوراجاگی

اچھا۔۔۔اس احسان کے پیچھے محنت کس کی ہے۔۔۔"وہ اپنے بیٹے کو چھوڑتا زمل کی جانب آیا جو اسکے ارادے دور سے ہی خطرناک ہوتے دیکھ ایک پل میں سٹپٹائی

پپ۔۔پتہ نہیں۔۔۔"بولتے وہ غڑاپ سے کمبل میں گھس گئی جب اسے اپنے اوپر کوئی بھاری چیز بے حد نرمی سے پڑی محسوس ہوئی وہ جانتی تھی اس بھاری چیز کو اسے محسوس کرتے وہ اندر گھسی گھسیانی ہنسی ہنس دی

میں ہوں ناں بتانے کیلئے۔۔۔"زمل کو کمبل میں اچھے سے لپیٹ

کر اسے نرم ہاتھوں سے اٹھا کر اپنی گود میں لیا وہ بھی اندر
دبکی گھٹنے پیٹ دے لگائے اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی

بتاؤں۔۔۔؟

نہیں۔۔۔!!! فوراً جواب آیا

بتاؤں۔۔۔۔؟

"نہیں کہا ناں۔۔۔

"بتاؤں ناں۔۔۔۔

ہی۔۔۔۔بہت بد تمیز ہیں آپ۔۔۔" منہ باہر نکالتے اسے گھور کر بولی
جب اسکے چہرے پر پھیلی شرارت دیکھ وہ یکدم رکی وہ جان
بوجھ کر اسے اکسا رہا تھا بل سے باہر نکلنے کو اور وہ نکل گئی
تھی زمل نے زور سے آنکھیں مینچی وہ پھنسا دیتا تھا ہر بار

اسے پھنسانا آتا تھا

اس سے پہلے وہ دوبارہ کمبل میں گھستی اسکا سچ مچ کا بے بی
بنتی زیحال نے اسکی دونوں کلائیاں اپنے ایک ہی فولادی ہاتھ
میں تھام لی زمل اسکے سامنے اتنی کمزور تھی کہ وہ چاہ کر بھی
اسکے صرف ایک ہاتھ سے بھی اپنے ہاتھ نہیں چھڑوا سکتی تھی
دوسرا ہاتھ زمل کی کمر پر رکھا اسے گود میں لٹائے سینے میں
گھسائے ہوئے تھا
ہبی ہاتھ چھوڑیں۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ کھینچتی بولی
چھڑوالو۔۔۔! وہ ڈھیٹ تھا الٹرا پروڈھیٹ
ہبی۔۔۔پیپی "اتنا زور لگانے کر باوجود بھی جب خود نہیں چھڑوا
پائی تو آخر میں چیخ ہی پڑی
یس۔۔۔ ہبی۔۔۔کا بے بی۔۔۔ کیا ہوا نہیں ہے طاقت۔۔۔ تم میں
ہے ہی

نہیں اتنی طاقت کہ تم خود کو مجھ سے میری محبت سے چھڑوا
پاؤ آزاد کرواپاؤ۔۔۔تم۔۔۔جنّت تک میرے ساتھ بندھ چکی ہو ستر
حوروں کے بدلے تمہیں میں نے مانگ لیارب سے۔۔۔تم اس شخص
کاسب کچھ بن چکی ہو۔۔۔اس سے خود کو چھڑوانا نہ ممکن ہے
سمجھامیرا بے بی۔۔۔۔"جھک کر اسکے ہونٹ چومتے محبت سے
بوجھل ہوتے لہجے میں بولتا زمل کو وہی روک گیا وہ سٹک سی
ہوئی اسے دیکھ رہی تھی اس وقت وہ الٹی پلٹی مارے بیڈ پر
اسے گود میں لئے ہوئے تھا اگر یہ منظر انکے بچے دیکھ لیتے تو
خود ہی اپنی لینڈ نگ ریٹرن کروالیتے انکو کیا ضرورت تھی
دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نجانے کس
جذبے کے تحت ایک دوسرے میں گم تھے اس احساس کا کوئی نام
نہیں تھا زمل خود کو یقین دلا رہی تھی کہ اسکی قسمت اتنی

بری نہیں تھی جب سب کو اسکی زندگی سے ایک ایک کر کر
نکالا جارہا تھا تب اسکی قسمت میں زیحال خان آفندی کو لکھا
جارہا تھا وہ اکیلا تھا اکیلا کافی تھا اسے ہر رشتے کا پیار دینے
کیلئے
زمل ٹرانس کی سی کیفیت میں آنکھیں موندے اپنے لب تھوڑے
اوپر کر گئی جسے دیکھ زیحال شریر مسکراہٹ مسکراتا اپنا ماتھا
اسکے قریب لاتے اس کے پنکھڑی سے لبوں پر رکھ گیا۔۔۔دلوں
میں ایک طغیانی سا طوفان اٹھ چکا تھا جس کی لہریں بہت اوپر
اوپر تک گئی تھیں دونوں کے جسموں میں محبت عشق جنون
بجلی کی طرح دوڑتا چلا گیا تھا انکو ایسے دیکھ کمرے کی ہر
چیز بے ساختہ بول اٹھی تھی زمل زیحال۔۔۔ایک دوسرے کے بغیر

بے حال تھے زمل زیحال۔۔۔زمل زیحال۔۔۔زمل زیحال

"۔۔۔۔۔

ہبی۔۔۔؟وہ اسکی گردن میں منہ دیے اسکی خوشبو کھینچ کر

اپنے اندر اتارتا جارہا تھا جب اسکی میٹھی سی آواز اسکی

سماعتوں سے ٹکرائی

"جی ہبی کی جان۔۔۔۔

پامیر بھائی کب ٹھیک ہونگے۔۔۔؟اسکے سوال پر زیحال نے اپنا

چہرہ اسکی گردن سے باہر نکالا دل مٹھی میں آیا

تم اسے کب ٹھیک دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔"وہ الٹا سوال کر رہا تھا

ایک عجیب سوال بھلا اسکے چاہنے یا نہ چاہنے سے وہ کیسے

ہوش میں آسکتا تھا

آج ہی۔۔۔"اسکے سوال جیسا اس نے بھی جواب دیا

اوکے۔۔۔وہ آج ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اسکا لہجہ پر اعتماد تھا

کیا وہ پاگل ہو چکا تھا عشق میں کہ اسکا محبوب جو کہے وہ

وہی کرے گا چاہے وہ کام کتنا ہی کیوں ناں نہ ممکن ہو

سچ میں۔۔۔؟وہ اسکی گود میں ہی اچھلی تھی جب آپریشن والی

جگہ اسے درد محسوس ہوا

آرام سے پاگل لڑکی۔۔۔"اس نے مصنوعی ساڈ پٹا تھا

لیکن وہ ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے بس اسکے ہی جان نے

کہہ دیا اور وہ ٹھیک ہو جائے گا اتنا یقین اسے آ چکا تھا اس پر

وہ زمل کو خود میں زور سے بھینچ گیا بلکل اپنے ٹیڈی بئیر کی

طرح یہ عورت عشق تھی اسکا ایک جان لیوا عشق

@@@@@@@@@@@@@@@

جب سے پامیر کی پلکیں ہلتی دیکھی تھیں تب سے اسے ایک

امید کی کرن سی نظر آنے لگی تھی لیکن رپورٹس دیکھ اسکی وہ
امید پانی کے بلبلے کی طرح ختم ہو گئی تھی کومل کا صبر اب
جواب دینے لگا تھا اس وقت بھی وہ کب سے اس جھرنے کے
قریب بیٹھی تھی جہاں پامیر اکثر بیٹھتا تھا جب وہ اداس ہوتا
تھا جب کومل اسے جھڑک دیتی تھی آہ ماضی کی یادیں ذہن سے
نکالنا جسم سے روح کھینچ لینے کے مترادف ہوتا ہے

وہ بے اختیار اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر لے گئی
تم تو بہت عزیز ہو گے ناں اپنے باپ کو۔۔۔دیکھو وہ تمہارے لئے
بھی نہیں اٹھا۔۔۔وہ ہم دونوں سے پیار نہیں کرتا وہ آج بھی
صرف اپنے بھائیوں سے کرتا ہے۔۔۔"اپنی خود کی بات پر اسکا
دل ڈوبا تھا وہ ساری راتیں یاد آئیں جن میں وہ سج سنور کر اسکا
انتظار کرتی تھی اور وہ اپنے بھائیوں کے آرام کیلئے اپنی بیوی

اور اپنا آرام بھول جاتا تھا اور وہ تیار ہوئی یونہی انتظار کرتی
ہوئی سو جاتی تھی
کوئی بات نہیں ہم دونوں کوشش کریں گے انکے دل میں اپنی
"محبت ڈالنے کی لیکن چھوڑ کر نہیں جانے دیں گے۔۔۔
اسکے خاموش آنسوں بہے جا رہے تھے اور بہتے رخصار سے گرتے
اسکی کندھوں پر پھیلی شال میں جذب ہوتے جا رہے تھے
ناک سردی اور رونے کے باعث سرخ ہو چکی تھی اسے
ان سب میں یہ تک یاد نہیں رہا تھا کہ زیادہ ٹینشن میں وہ اس
شخص کی نشانی جو اسکی کوک میں جنم لے رہی تھی اسے تک
کھو سکتی ہے یہ ہدایت وہ دن بھر کتنی عورتوں کو کرتی تھی
اور اب خود بھولے بیٹھی تھی
کومل۔۔۔" وہ اپنے دھیان میں تھی جب پیچھے سے اسے ماہم کی

آواز سنائی دی اس نے اپنا ہاتھ رخصار پر پھیرتے مڑ کر اسے دیکھا
مجھے تھوڑا کام ہے تم پلیز پامیر کے ڈوز دے دو گی اسے۔۔۔؟ وہ
کس شخص کو ڈوز دینے کی بات کر رہی تھی۔۔؟ کیا کومل اس
سے انکار کر سکتی تھی۔۔۔؟ اسے ماہم کا یہ انداز بہت برا لگا تھا
لیکن ظاہر کئے بغیر وہ سر اثبات میں ہلاتی اپنی آنکھیں بے دردی
سے رگڑتی اٹھ کر اندر کی جانب چلی گئی ماہم وہی سے نیچے
اترتی ایک جانب جانے لگی جہاں سے تھوڑی دیر پہلے اس نے
برلاس کو جاتے دیکھا تھا وہ بھی ٹرانس کی سی کیفیت میں
اسکے قدموں کی چھاپ کو محسوس کرتی وہی جانے لگی
کومل اس کمرے میں آئی جہاں وہ بے حس انسان لیٹا تھا ہر
احساس سے فرار ہر رشتے سے فرار۔۔۔ کومل کے دل میں اسکے
لئے تھوڑی سی ناراضگی پنپنے لگی تھی ہائے یہ ناراضگی ایک

ناراض اور دوسرا منانے والا منانے کی سکت میں ہی نہیں تھا
اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے انجکشنز اور دوائیاں دیکھی اور
آہستہ آہستہ چلتی انکے قریب آئی ایک انجکشن اٹھایا اور دوا
بھرنے لگی نظریں پامیر کے چہرے پر مرکوز تھیں اور اسکے چہرے
کے ایک ایک نقش کو نھار رہی تھی اس دوران وہ انجکشن میں
کونسی دوائی بھر رہی ہے اسکا دھیان نہیں تھا وہ بس بھرتی گئی
سرنج کاٹن سے صاف کرتے وہ پامیر کے ہاتھ پر ابھری رگوں کے
قریب لائی کاش یہ ہاتھ ہلے کومل کا ہاتھ تھام لے ایک دم اٹھ
جائے اور کہے۔۔۔ تمہارا انتظار تمام ہوا لیکن شاید وہ وقت نہیں
آیا تحق ہاتھ نہیں ہلا وہ نہیں اٹھا اس نے نہیں کہا کہ اسکا انتظار
ختم ہو گیا وہ تو چن چن کر سارے بدلے لے رہا تھا
انجکشن سے دوا پامیر کی رگوں میں اترتی گئی پورے جسم میں

پھیلتی چلی گئی وہ ختم کرتے کومل نے دوسرا تیسرا اس طرح
چار انجکشن لگا دیے اور آخر میں اسکی ہاتھ پر ڈرپ لگاتی اٹھ
کھڑی ہوئی

اٹھ جاؤ۔۔۔اب میرے ساتھ ساتھ کوئی اور بھی تمہارا انتظار کر
رہا ہے۔۔۔"اپنے جملے پر آنسوؤں کا ایک گولہ سا حلق میں آ
اٹکا تھا وہ کندھوں پر پھیلی شال کو ٹھیک کرتی وہی صوفے
پر بیٹھتی اسکی پشت سے ٹیک لگا گئی اس حالت میں اسکی
طبعیت بوجھل رہتی تھی دن میں کتنی دفع وہ ومٹ کرتی کھایا
پیا سارا نکل جاتا اس وقت میں اسے سب سے زیادہ پامیر کی
ضرورت تھی اس کی کیئر کی ضرورت تھی

وہی بیٹھے بیٹھے اسکی آنکھ نجانے کب لگی پل کی پل اس پر
شدید نیند کا غلبہ طاری ہوتا چلا گیا وہ نیند کے نشے میں تھی

جب اسے خود پر دو آنکھیں جمی محسوس ہوئی اپنا آپ کسی
کی گہری جھیل سی آنکھوں میں گھرا محسوس ہوا کومل نے
جھٹ سے پوری آنکھیں کھولی اور سامنے بیڈ پر دیکھا
وہاں کچھ نہیں تھا وہ بے حس انسان اب بھی آنکھیں موندے
اپنے کسی اور ہی جہاں میں تھا لیکن یہ احساس ہی کومل کا
دل زور سے دھڑکا گیا تھا اتنا کہ اس وقت اس سے اپنا دل
سمبھالنا مشکل ہو رہا تھا وہ بے بسی سے لب کاٹتے پھر سے
پیچھے سر ٹکاتے آنکھیں موند گئی

@@@@@@@@@@@@@@@

جب سے زمل کو اپنے دل کی بات کہی تھی وہ بے چین سا ہو
گیا تھا اگر اس نے وہ باتیں فرح کو بتادی یا وہ کاپی پر لکھے
جملے اسے دکھادیے تو اسکی خیر نہیں تھی راحم کے ہاتھوں فرح

تو پہلے ہی زمل سے کسی کو اتنا ملنے نہیں دیتی تھی اسکے بعد
وہ کہیں اسکا اسکول بھی چینج نہ کروادے
وہ کیا کرے۔۔۔"اسکے دل میں خوف پنپنے لگا لیکن یہ صرف
خوف ہی تھا سچ نہیں ہوا تھا زمل نے اپنی ماں کو کچھ نہیں
بتایا تھا اسی دوران اسکی اگلی کلاس بھی پوری ہو گئی تھی
وقت ریت کی طرح پھسلتا جا رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پا رہا
تھا اب تو اسکا اسکول ختم ہوتے کالج شروع ہو گیا تھا فرح نے
نہ صحیح لیکن وقت نے اسے زمل سے دور کر دیا تھا یہ دوری وہ
برداشت نہیں کر پا رہا تھا اور کھڑا سوچ رہا تھا کہ کیسے زمل
کو حاصل کرے جو اسکے جسم میں دوڑتے خون میں شامل ہو
گئی تھی
بھائی۔۔۔ماما کہہ رہی ہیں تیار ہو جائیں فہد چاچو کی طرف جا

رہے ہیں داد وآئی ہیں اور وہ ہمیں وہی بلا رہی ہیں۔۔" پیچھے
سے آئرہ آتی ایک ہی سانس میں اسے کہتی واپس چلی گئی جب
کہ وہ ساکت کھڑا تھا اسے یقین نہیں آیا کہ دل میں کی جانے
والی خواہش اتنی جلدی بھی پوری ہو سکتی ہے وہ خوشی سے
چہکتا وارڈروب کی جانب بڑھا اور اپنا تھری پیس سوٹ نکالا
بنا یہ سوچے کہ سب کیا کہیں گے وہ کسی شادی میں تو نہیں
نہیں وہ تو اپنے دل کی ملکہ سے ملنے جا رہا تھا اسے جی بھر کر
دیکھنے جا رہا تھا
جلدی جلدی بالوں کو جیل سے پیچھے سیٹ کرتے ہاتھ میں
برانڈڈ واچ پہنی اور خود پر سپرے کیا چہرے پر ایک الوہی سی
چمک تھی ایک الگ چمک
وہ جلدی جلدی نیچے آیا جب ندرت کی نظر اس پر پڑی

یہ تم نے کیا پہن لیا۔۔۔؟اسکے تھری پیس سوٹ کو دیکھتے

سوالیہ پوچھا

ماما اور شرٹس اچھی نہیں تھی اس لئے۔۔۔"جلدی سے جھوٹ

گھڑا

"رہنے دو میرا شہزادہ بیٹا اس میں بھی بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔۔

اس سے پہلے ندرت اسے ڈانٹتی راحم بول پڑے

بابا میں پیاری نہیں لگ رہی۔۔۔؟آئرہ خود کو اگنور ہوتے دیکھ

خفا سی بولی اس نے وقت پیروں تک آتا کرتا اور اسکے نیچے

کھلا پلازو پہن رکھا تھا بلیو سوٹ پر گلے میں بلیک کلر کا ریشمی

دوپٹہ لئے وہ بھی پیاری لگ رہی تھی میک اپ کے نام پر صرف

ایک لپسٹک تھی

میرا یہ بیٹا بھی چاند لگ رہا ہے۔۔۔"انہوں نے آگے بڑھتے اسے

سینے سے لگاتے پیار سے کہا

اسی طرح انکی خوش باش فیملی فہد کے گھر روانہ ہو گئی تھی

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ فہد کے گھر تھے جہاں اس وقت

انکے آنے سے چہل پہل سی ہو گئی تھی ندرت نے فرح کے ساتھ

مل کر سب کے لئے کھانا بنوایا بچے ممتاز بیگم کے پاس بیٹھے

تھے انکے دور رہنے سے ان میں اور بھی اپنی دادو کے لئے محبت

بھر گئی تھی زمل خوش تھی لیکن اسے خوشی ظاہر کرنی نہیں

آرہی تھی

چلو سب کھانا لگ گیا۔۔۔"ندرت کی آواز پر سب بچے دوڑ کر

ڈائننگ ٹیبل پر آئے اور کھانا ایک خوش گوار ماحول میں کھایا

زمل کھانا کھاتے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جب اسے

جاتے صرف نوفل نے دیکھا کیونکہ اتنی دیر سے وہ اسے ہی دیکھ

رہا تھا پھر اس نے سب کو دیکھا جو اپنی باتوں میں اتنے
مصروف تھے کہ نہ زمل کے جانے کا پتہ چلا نہ نوفل کے
وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اوپر اسکے کمرے کی جانب گیا
وہ کمرے میں آتے بیڈ پر سیدھا ڈھے سی گئی تھی
وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی جب دروازہ دھیرے سے کھلنے کی
آواز آئی اس نے گردن اٹھا کر دیکھا اور دیکھتے ہی آنکھوں
میں حیرت امڈ آئی

@@@@@@@@@@@@@@

آپ کا کام میں نے کر دیا اب آپ کی باری ہے۔۔۔" وہ سب کی
نظروں سے بچ بچاتی ایک جھرنے کے پاس کھڑی کسی سے فون
پر بات کر رہی تھی اسکی بات پر مقابل نے دھیرے سے آنکھیں
بند کی جیسے اسے بہت بری فتح مل گئی ہو ہاں فتح اسے مل

گئی تھی ماہم جو انجکشن اندر رکھ کر آئی تھی ان میں سلو
پوائزن تھا جو اس نے کومل کے ہاتھوں پامیر کی باڈی میں
انجیکٹ کروادیا تھا جب سے اسے وہ پلک جھپکنے والی بات پتہ
چلی تھی تب سے وہ اور بھی جلدی جلدی اسے غلط ڈوز دینے
لگی تھی اور آج۔۔۔آج وہ آخری ڈوز بھی دے آئی تھی اور مقابل
کو اسکی خبر بھی دے چکی تھی جسے سن کر مقابل جشن منا
رہا تھا لیکن ماہم مطمئن نہیں تھی اسے کہیں نہ کہیں یہ سب کر
کر اچھا نہیں لگا تھا لیکن اسکی مجبوری تھی

ہاہاہاہاہا۔۔۔ڈونٹ۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔"مقابل خوشی سے اتنے
پاگل
ہو رہا تھا کہ اس سے بولنا تک محال ہو رہا تھا جب کہ ماہم کو
اسکی یہ خوشی سے بھرپور آواز زہر لگی تھی

ڈونٹ وری۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔تمہارا کام بھی اسکے جنازے کے اٹھتے ساتھ
ہو جائے گا۔۔۔"جنازے لفظ پر ماہم کے دل میں ٹیس سی اٹھی
تھی پاشا کی فیملی پر یہ قیامت لانے والی یہ تھی ان میں برلاس
بھی ہو گا کیا وہ اسکا رونا دیکھ پائے گی اسے ٹوٹتے ہوئے دیکھ
پائے گی وہ کتنا تڑپے گا اپنے بھائی کو کفن میں دیکھ۔۔۔اور ماہم
اسے تڑپتے دیکھ تڑپے گی نہیں اس میں اتنی سکت نہیں تھی
وہ فون کاٹتی جلدی سے ڈیرے کی جانب بھاگی جہاں پہنچتے
اسے کومل کے چیخنے کی آواز آرہی تھی ماہم کے قدم وہی رکے
اسکا دل بیٹھتا چلا گیا کیا وہ ہو گیا جو نہیں ہونا چاہئے تھا
کومل کی دل خراش چیخیں سنتے اس نے وہی کھڑے کھڑے
اپنی سماعتیں چھن جانے کی دعا کی وہ دونوں ہاتھ کانوں پر
رکھے اس آواز کو بند کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اسکی درد

بھری چیخیں اسکے جسم کے آر پار ہو رہی تھیں

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

پامیر۔۔۔۔۔۔پامیر اٹھو۔۔۔۔"مشین میں اسکی سانسیں ختم ہوتی

دیکھ کومل ہذیانی سی کیفیت میں چیختی چلی جا رہی تھی

جب سب اسکی آواز پر اس کمرے میں جمع ہوئے پاشا یاقوت

برلاس۔۔۔زمل وہ اٹھ نہیں سکی تھی اس لئے مشی اسکے پاس

تھی

کیا ہوا۔۔۔تم۔۔۔تم چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔"یاقوت نے آگے آتے

کومل

کا کندھا جھنجھوڑتے سوالیہ پوچھا پاشا بھی پامیر کے قریب

آ چکا تھا

یہ۔۔۔یہ سانس نہیں لے رہا۔۔۔یاقوت۔۔۔پامیر۔۔۔سانس نہیں
" لے رہا
وہ روتی پاگلوں کی طرح اسے بتانے لگی تھی
وہ صوفے پر نیم دراز تھی جب مشین کی ٹی ٹی کی آواز پر
اسکی آنکھیں یکدم کھلی ایسی آوازیں بہت خوفناک ہوتی تھی
آئے دن ہوسپٹل میں دم توڑنے والے مریضوں کی سنتی تھی اور
آج۔۔۔آج اس شخص کی سن رہی تھی جسکے مرنے پر وہ بھی
مر جاتی وہ اٹھتی فوراً پامیر کے قریب آئی تھی
پامیر۔۔۔پامیر۔۔۔"اسکا کندھا پکڑتے جھنجھوڑا لیکن وہ تیز تیز
سانس لے رہا تھا رنگ نیلا پڑتا جا رہا تھا
پامیر۔۔۔۔کیا ہوا تمہیں۔۔زیحال۔۔۔۔"اسکی حالت دیکھ کومل
بوکھلا سی گئی وہ چیختی زیحال کو پکارتی کبھی پامیر کو

دیکھتی کبھی مشین میں چلتی اسکی سانسوں والی لائن کو
جو دھیرے دھیرے سیدھی ہو رہی تھی اور وقفے وقفے سے
چھوٹی چھوٹی زگ زیگ بنا رہی تھی
پامیر۔۔۔۔"وہ تینوں بھائی اپنے بھائی پر جھکے تھے اسے پکار
رہے تھے لیکن وہ۔۔۔وہ زندگی اور موت کے بیچ جنگ لڑ رہا تھا
سب کی آوازیں اسے زندگی کی جانب کھینچ رہی تھی لیکن موت
نے اس نے جینے کا حق چھیننے کا فیصلہ کر لیا تھا وہ زندگی
سے زیادہ طاقتور تھی
ایکدم اچانک اسکا رنگ کیوں نیلا پڑ گیا۔۔۔"یاقوت کی نظر
پامیر کے نیلے ہوتے جسم پر گئی کومل اسکی بات پر بوکھلائی
روئی روئی سی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اس سے پہلے وہ
پیچھے مڑ کر وہ دوائیاں دیکھتی اس سے پہلے ماہم وہاں آتی

دوائیاں ہاتھ میں لے گئی

کومل نے زہر دیا ہے پامیر کو۔۔۔"اس نے سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا سب حیرت سے پھٹی پھٹی نظروں سے کومل کو دیکھنے لگے جو خود اس بات پر جیسے خود کو یقین دلا رہی تھی کہ اس نے جو سنا وہ یہ سنا کہ اس نے پامیر کو زہر دیا "وہ دے سکتی تھی اسے زہر۔۔۔

تم۔۔۔نے میرے بھائی کو زہر دیا۔۔۔ذلیل عورت۔۔۔"یاقوت نے اسے

کندھوں سے تھامتے اپنے مقابل کیا وہ تو اب بھی شاک کی سی کیفیت میں تھی یہ لفظ ہی اس میں صور پھونک گئے تھے وہ بے جان جسم لئے یاقوت کے آگے کھڑی تھی بیڈ پر لیٹے پامیر کو اب بھی سانس ٹھیک سے نہیں آ رہی تھی

پاشا اسی پر جھکا اسکی بگڑتی حالت دیکھ رہا تھا سب کی
حالت بد تر ہوتی جا رہی تھی یہ منظر واقعی قیامت تھا
ڈس لیا ناں ہمارے بھائی کو۔۔۔" چٹاخ۔۔۔۔۔ایک زناٹے دار تھپڑ
کومل کے گال پر پڑا اور وہ بے جان سی ہوتی زمین پر جا گری
آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہنے لگا
تم۔۔۔نے۔۔۔ تم نے مار دیا ناں ہمارے بھائی کو۔۔۔" یاقوت زمین
پر
اس کے قریب بیٹھتے بازو سے پکڑ کر اس کے منہ پر دھاڑا وہ
اب بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی کاش یہ خواب ہو وہ
سو رہی ہو اور اٹھے تو کمرے میں کوئی نہ ہو صرف وہ اور پامیر
ایک اور زناٹے دار تھپڑ اس کے دوسرے گال پر آتا کومل کو اس
خواب سے باہر لایا

یاقوت۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔" پاشا نے آگے آتے یاقوت کو بازو سے
پکڑتے کومل سے دور دھکیلا

"چھوڑیں پاشا۔۔۔یہ عورت نہیں ڈائن ہے ہمارا بھائی کھا گئی یہ۔۔
وہ پھر سے سے کومل کی جانب لپکا لیکن پاشا نے روکا نہیں وہ
خود ساکت تھا بے جان تھا یقین کر رہا تھا کہ سب سچ ہے
برلاس تو پاگلوں کی طرح پامیر پر جھکا اسے جھنجھوڑ رہا تھا
ماہم کوئی انجکشن بھرتی پامیر کی رگوں میں اتار رہی تھی
مشین اب تک ٹی ٹی کی آواز کر رہی تھی
پامیر کا نیلا رنگ چھٹنے لگا تھا لیکن سانس وہ اب تک کھینچ
کھینچ کر لے رہا تھا ماہم دونوں ہاتھ کے پنجوں کو ملاتی اسکے
سینے پر زور دے رہی تھی

کیا ملا تمہیں۔۔۔بو۔۔۔لو۔۔۔" یاقوت اسے بازو سے تھامے پھر
دھاڑا تھا
مم۔۔۔۔میں۔۔۔نے ک۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔" وہ
روتی اپنی
صفائی دینے لگی تھی
تم نے۔۔۔کچھ نہیں کیا میرے بھائی کو زہر دے دیا اب کیا کرنا
باقی ہے۔۔۔تم۔۔لائق نہیں ہو یہاں رہنے کے نکلو یہاں سے۔۔۔"
وہ
کومل کو اسی بازو سے پکڑے گھسیٹتا باہر لے جانے لگا
نہیں۔۔۔۔نہیں یاقوت۔۔۔مم۔۔۔میرا یقین کرو۔۔۔مم۔۔۔میں
نے کچھ
نہیں کیا۔۔۔"خود کو پامیر سے دور جاتے دیکھ وہ پھر سے ہوش

میں آتی چیخنے لگی تھی اپنا آپ زبردستی چھڑوانے کی کوشش
کرنے لگی تھی لیکن یاقوت بے حس بناسفاکیت کاہر ریکارڈ
توڑتااسے بے دردی کھینچ کر باہر لے جارہا تھا
پامیر۔۔۔پامیر اٹھو۔۔۔و۔۔۔پامیر یہ مجھے تم سے دور کر
۔۔۔رہے
ہیں۔۔۔"وہ زبردستی پیر زمین پر جمانے کی کوشش کرتی ہذیانی
سی چیختی رہی تھی اس کی چیخیں کسی کے کانوں میں پڑ
رہی تھی اس کی رگوں میں دوڑتے خون میں شامل ہورہی تھیں
پامیر۔۔۔رررر۔۔۔۔"وہ اپنا آپ زبردستی چھڑواتی دوڑ کر پامیر تک
آئی
"پامیر۔۔۔پامیر اٹھو۔۔۔۔

نکلو تم یہاں سے۔۔۔۔" یاقوت پھر سے قریب آتے اسے باہر لے
جانے
کیلئے کھینچنے ہی لگا تھا جب ایک اور شخص کے ہاتھ میں کومل
کی کلائی آئی تھی کومل نے کرنٹ کھا کر مڑ کر اپنی کلائی دیکھی
جو۔۔۔جو اس وقت پامیر کے ہاتھ میں تھی وہ رک گئی سانسیں
رک گئی دل رک گیا آنکھیں پھٹتی چلی گئی اس نے پوری قوت
سے کومل کی کلائی جکڑ رکھی تھی کومل کی نظر اسکے ہاتھ
سے ہوتی اسکے چہرے پر گئی جہاں دھیرے سے آنکھیں کھلتے
اسکی پہلی نظر کومل پر گئی تھی وہاں بر لاس سانس روکے
کھڑا پامیر کی کھلی آنکھیں دیکھ رہا تھا وہی دوسری جانب
یاقوت ساکت ہو گیا تھا اسکے ہاتھ سے بے اختیار کومل کا بازو
نکلتا بے جان سا نیچے کی جانب ڈھلکا ان سب میں اگر کوئی

حیران نہیں ہوا تھا تو وہ پاشا تھا جو پر سکون کھڑا رہا جیسے
اس سب سے وہ پہلے سے واقف تھا وہ جانتا تھا آگے کیا ہونے
والا تھا ہاں وہ جانتا تھا وہ اب سپاٹ نظروں سے ماہم
کے اڑے رنگ کو دیکھ رہا تھا اسکو تو گویا سانپ سونگھ گیا تھا
رنگ اس وقت لٹھے کی مانند سفید پڑنے لگا تھا وہ ایسی تھی
کہ بدن کا ٹو تو لہو نہیں
ماہم پامیر کو دیکھتی سب کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ
رہی تھی جب نظر یکدم اس درندے کی نظروں سے ٹکرائی جس
کی آنکھوں میں دھیرے دھیرے لہو اتر رہا تھا وہ دیکھنا تھا کہ
ماہم کو اپنی روح فنا ہوتا محسوس ہوئی
پامیر نے نظریں تھوڑی سی گھما کر پیچھے کھڑے یاقوت کو
دیکھا اسکی آنکھوں میں پل میں شکایت در آئی تھی گویا کہ اسے

اپنی بیوی کے ساتھ اسکا یہ رویہ پسند نہ آیا ہو

بھائی۔۔۔بھائی آپ کو ہوش آگیا۔۔۔" برلاس خوشی اور شاک کی

سی کیفیت میں اسکے سینے سے لپٹ گیا

آپ اٹھ گئے۔۔۔" وہ اب بھی بے یقین سا تھا بے یقین تو کومل بھی

تھی جو دم سادھے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی

پامیر نے اسکی کلائی چھوڑتے وہ ہاتھ دھیرے سے برلاس کی

کمر پر پھیرا وہ خوشی کے مارے رو پڑا تھا

سب میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی تھی

سوائے ماہم کے جو اس کا یا پلٹنے پر اس وقت جتنی حیران ہوتی

کم تھی اس نے یہاں زہر رکھا تھا جس سے پامیر کو مر جانا

چاہیئے تھا لیکن وہ تو قوما سے ہی باہر آگیا تھا کیسے۔۔۔؟

اس وقت اگر پھر سے ہمت کرتی پاشا کی نظروں سے نظریں ملا

لیتی تو شاید سمجھ جاتی

وہ دبے دبے قدم اٹھاتا ماہم کے قریب آیا

چلیں تمہارا کام ہو گیا۔۔۔"اسکے لہجے میں کچھ تھا جس سے

ماہم کو خوف آیا تھا شدید خوف وہ اپنے بے جان سے ہوتے

وجود کو گھسیٹتی اسکے ساتھ باہر نکل گئی

یاقوت آگے بڑھ کر اسکے گلے لگا اسکا ماتھا چوما برلاس اسکے

اسکے ہاتھ چوم رہا تھا اسکا ہوش میں آنا سب کو

ایک نئی زندگی دے گیا تھا جیسے بنجر میں ہریالی آگئی ہو

صحرا میں برسوں بعد جم کر برسات ہوئی ہو سب خوش تھے

کومل اب تک شاک کی سی کیفیت میں تھ نہیں اب یہ خواب

نہ ہو یہ حقیقت ہو وہ ہوش میں آگیا ہو" وہ دل ہی دل میں

دعا کرنے لگی اسکی دعا قبول ہو گئی تھی یہ حقیقت تھی ایک

خوش گوار حقیقت لیکن تب تک جب تک اسکے کانوں میں وہ
جملہ نہیں گونجا
یہ۔۔۔یہ کون ہے۔۔۔"اس نے کومل کی جانب اشارہ کرتے پوچھا اور
یہاں کومل کو لگا تھا کسی نے اسکے دل پر کوڑا دے مارا ہو وہ
بھول گیا تھا یہ کون تھی۔۔۔؟ جس کی چیخیں اسے اٹھنے پر
مجبور کر گئی تھیں وہ اسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا کہ یہ کون ہے
برلاس اور یاقوت نے بیک وقت کومل کو دیکھا جس کے چہرے
کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اسی پل پاشا اندر آیا تھا جیبوں میں ہاتھ
ڈالے لبوں پر گہری مسکراہٹ لئے اسے دیکھ پامیر اٹھنے کی
کوشش کرنے لگا جب یاقوت اور برلاس نے اسے اٹھنے میں مدد
دی اور اسکے پیچھے تکیے لگاتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگوائی
وہ اسی طرح تھکی تھکی سی چال چلتا اسکے قریب آیا اور آتے

اسے اپنے گلے سے لگا گیا دل پر جیسے ایک ٹھنڈی پھوار سی پڑی
تھی روح پر سکون سی ہو گئی تھی

اسکے کندھے سے لگے وہ کتنی دیر اسے محسوس کرتا رہا وہ
کیسے اپنی بیوی کے چکر میں اپنے بھائیوں کو بھول سکتا تھا
وہ انکو اپنی اولاد کہتا تھا تو اولاد سے کیسے غافل رہتا آسان تھا
پاشا کے بھائی کو اسکی نظروں کے سامنے مارنا۔۔۔؟
اس نے ضبط سے آنکھیں بند کی اور آنکھ میں اترنے والی نمی
کو پیچھے دھکیلتے خود بھی پیچھے ہٹا
پامیر اسے ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ چکے
تھے ہونٹوں پر سفیدی جم چکی تھی رنگت پھیکی پڑ چکی تھی

وہ برسوں سے بیماری میں مبتلا مریض لگ رہا تھا وہ مسکرا نہیں
رہا تھا اسکی آنکھیں ساکت وجامند تھی چہرے پر بلا کی
سنجیدگی تھی پاشا اسکی آنکھیں پڑھ رہا تھا وہ پڑھنا جانتا تھا
اور جو اس نے پڑھا تھا وہ دل کو کرچی کرچی کر گیا تھا وہ اتنا
سب کر کر بھی ناکام ہو گیا تھا پاشا ناکام ہو گیا تھا پامیر کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسکا دل مٹھی میں آکر بھنچ گیا تھا
وہی دور کھڑی کومل جس کے بدن کو کاٹو تو لہو نہیں بے جان
پتھر کی مورت بنی کھڑی تھی کیا کسی گناہ کی سزا اتنی لمبی
بھی ہوتی ہے۔۔۔؟ وہ کتنی بار معافی مانگ چکی تھی اپنے گناہ
کی راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس شخص کیلئے روئی اسکی صحت
مانگی اسکی محبت مانگی اور یہ۔۔۔ یہ کہہ رہا تھا یہ کون ہے
وہ بھول گیا تھا اسے جو اسکے لئے اسکے پیچھے ایک ایک پل

تڑپی تھی لوگوں کے برے رویے سہتی رہی تھی صرف اس لئے
کہ کوئی اسکو اسی کے شوہر سے دور نہ کر دے اسکے پاس رہنے
کی وہ بھیک مانگتی تھی آج وہ کہہ رہا تھا یہ کون ہے۔۔۔یہ صرف
ایک جملہ نہیں تھا کومل کے جسم میں یہ لفظ صور پھونک گئے
تھے لیکن اب اگر اسکی سزا مزید طویل ہونی تھی تو اسے وہ
بھی منظور تھی وہ منظر سے غائب ہونا چاہتی تھی وہ دھیرے
دھیرے قدم پیچھے اٹھاتی گئی آنکھوں میں نمی بڑھتی گئی
دل کرچی کرچی ہوتا گیا وہ اپنے بھائیوں کو آج بھی پہچان گیا
تھا سچی وفا تھی ناں۔۔۔قدم اٹھتے گئے یہاں تک کہ وہ دروازے
تک پہنچ گئی باہر نکلنے کیلئے جیسے ہی مڑی اسکی سماعتوں
سے ایک آواز ٹکرائی
جان پامیر۔۔۔"آہ یہ لفظ نہیں تھے یہ ایک بے جان مورتی میں

جان ڈال گئے تھے لفظ وہی تھے کہنے والا شخص وہی تھا لیکن
لہجہ۔۔۔؟ پہلے سے زیادہ میٹھا شیری محبت بھرا کونسا احساس
یا جذبہ نہیں تھا ان الفاظوں میں جو کومل کو اسی طرح رخ
موڑے کھڑے ہو کر بھی سیدھا دل پر لگے تھے سانس روک گئے
تھے آنکھیں بے ساختہ بند ہوتی چلی گئی دو موتی ٹوٹ کر
رخساروں پر بہے
ا۔۔۔اور بھی تڑپاؤ گی۔۔۔؟ وہ اٹک اٹک کر لفظ ادا کرتا کومل کو
مزید تڑپا گیا وہ بے اختیار مڑتی آکر سیدھا اسکے سینے سے لگی
تھی جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا بدن کا انگ انگ لرز رہا تھا
پامیر اپنے ایک بازو کا حصار اسکے گرد تنگ کرتا اسے خود میں
بھینچ کیا اتنی زور سے کہ ابھی دونوں دو جسم سے ایک جان
ہو جائیں گے تڑپ پامیر بھی رہا تھا کچھ کمزوری کی وجہ سے

جسم کانپ رہا تھا تو کچھ اپنی شدّت کی وجہ سے

کومل زار و قطار روتی چلی گئی اسکی رونے کی آواز پورے کمرے

میں گونج رہی تھی جس میں تڑپ تھی درد تھا اسکو ملنے والی

تکلیفیں تھیں تینوں بھائی کھڑے دیکھ رہے تھے اصل انکے دل

تب پھٹے جب اسکی رونے کی آواز میں پامیر کے رونے کی آواز

بھی سنائی دی وہ کومل کی گردن میں منہ چھپائے خود بھی

شدّت سے رو رہا تھا یہ منظر تو اسکے کو مامیں ہونے سے زیادہ

خوف ناک تھا دل لرزا دینے والا تھا

پاشا کو چھوڑ کر یاقوت اور برلاس کو بہت بڑا جھٹکا لگا تھا ان

کا دل یہ منظر دیکھ سوکھے پتے کی طرح لرز کر رہ گیا تھا

پامیر کو کبھی اس طرح انہوں نے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

دونوں ہی ایک دوسرے سے لگے ایسے رو رہے تھے گویا برسوں

پہلے یہ ہیر رانجھا بچھڑ گئے ہوں ہاں بچھڑ گئے تھے اور اب مل
بھی گئے تھے

چلو تم دونوں۔۔۔" پاشا ان دونوں کو لئے کمرے سے باہر نکلتا
دروازہ باہر سے بند کر گیا

پاشا۔۔پام۔۔۔" یاقوت کچھ بولنے لگا تھا جب پاشا کی نظروں نے
اسے چپ کروا دیا

"جو تکلیف اسکو ملی ہے وہی انسوؤں کے زریعے نکال رہا ہے۔۔۔
کہتے وہ لمبے ڈھینگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا جب وہ
دونوں کھڑے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے چہرے پر پریشانی کے
آثار صاف ظاہر ہو رہے تھے

انکے کمرے سے نکلتے کومل پیچھے ہٹتی دیوانہ وار پامیر کے
چہرے کو چومنے لگی دونوں آنکھیں ماتھا گال ناک ہونٹ وہ بس

چومتی چلی گئی آنسوں موتی بن کراب بھی گرر ہے تھے لیکن
وہ تڑپ رہی تھی وہ اپنے پیاسے لبوں کو سیر اب کرر ہی تھی
ان میں لگی آگ کو اپنے محبوب کے لمس سے ملا کر ٹھنڈک پہنچا
رہی تھی جب کہ پامیر کن اکھیوں سے صرف اسکی تڑپ دیکھ
رہا تھا آنسوں اسکی آنکھوں سے بھی اب تک جاری تھے
کومل اسکا چہرہ چومتی پھر سے اسکے گلے لگتی شدّت سے رو
دی اور پامیر پھر اسے ایک ہاتھ سے خود میں بھینچتے اسکی
گردن میں منہ چھپا گیا
اور کتنی ہی دیر دونوں اپنے پیاسے جسموں کو اپنے دوسرے کی
حرارت سے سیر اب کرتے رہے جو کومل سسکتی سسکی لیتی
دھیرے سے اس سے الگ ہوئی پامیر بھرائی آنکھوں سے اسے ہی
دیکھ رہا تھا اس نے دھیرے سے اسکے چہرے پر جھولتی لٹ کو

کان کے پیچھے اڑستے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اسکے کان کے نیچے
جمائی اور خود سے قریب کرتے اپنے خشک ہونٹ اسکے ماتھے پر
رکھے اسکا لمس پاتے کومل پر سکون سی ہوتی آنکھیں بند کرتی
اسکے لمس کی ٹھنڈک اپنے اندر اتارنے لگی
اس نے کتنی ہی دیر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے انکی رونق
انہیں واپس لوٹائی اور پھر باری باری اسکی روئی روئی سی
سوجھی آنکھوں کو چوما جب نظر ایک دم اسکے رخسار پر گئی
وہاں اب تک یاقوت کی انگلیوں کے نشان پورے آب وتاب سے
چمک رہے تھے وہ نشان دیکھ پامیر نے ضبط سے آنکھیں مینچی
اسکا دل کٹ کر رہ گیا آنکھوں کی سرخی مزید گہری ہو گئی
نجانے اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا جو اسکے گال پر اپنے ہاتھ
کا انگوٹھا رب کرتے سوچ رہا تھا پھر اسے خود کے قریب کر کر

باری باری دونوں رخساروں پر بوسہ دیا

کومل تو بس اسے دیکھتی اپنی آنکھوں کو سیراب کرتی جارہی

تھی جو اتنا رونے کے باعث اب جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

لیکن سامنے آپ کا محبوب ہو تو کونسی جلن کونسا دکھ سب خاک

ک۔۔۔ کتنی کمزور ہو گ۔۔۔ گئی ہو۔۔۔ "اب بھی بمشکل اٹک اٹک

کر

لفظ ادا کرتے اپنی جان کو دیکھنے لگا اسکا صرف ایک ہاتھ کام

کر رہا تھا دوسرا اب تک ہلا تک نہیں نہ دونوں ٹانگوں میں کوئی

حرکت ہوئی تھی ٹیک بھی کتنی مشکل سے وہ لگا کر بیٹھا تھا

یہ بھی صرف وہی جانتا تھا کمزوری اس قدر بڑھ گئی تھی کہ

وہ بیٹھا بیٹھا کانپ رہا تھا

اب ہو جاؤ نگی موٹی۔۔۔ میرا خیال رکھنے والا جو آگیا۔۔۔ "خوشی

میں بولتے بولتے آخر میں لہجہ بھیگ سا گیا وہ سر جھکاتی

لب کاٹ کر رہ گئی اسکی بات پر پامیر

نہیں مسکرایا الٹا آنکھوں کی سرخی مزید گہری ہو گئی

ای۔۔۔ایک بات پوچھوں۔۔۔۔؟لب کاٹتے دھیمی آواز میں بولی

پامیر

نے صرف پلکیں جھپکائی اور اجازت دی

مم۔۔۔مجھے پہچاننے سے ان۔۔۔انکار کیوں کیا۔۔۔"آہ یہ جملہ ادا

کرتے اسکا دل پھر تڑپ سا گیا آنسوں موتی بن کر پھر ٹوٹ پڑے

پامیر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

تاکہ۔۔تت۔۔تم کہہ دو۔۔۔"تمہاری بیوی"ہاں وہ یہی تو سننا چاہتا

تھا اور وہ ڈفر خاموشی سے نکلنے لگی

اسکی بات پر کومل یک ٹک اسے دیکھے گئی اسکے اٹھتے کومل

کا صرف اتنا سا جملہ اسکی ساری تکلیفیں ختم کر دیتا لیکن جو
خود اتنی ستائی گئی ہو وہ کیسے اتنے دھڑلے سے کہہ دیتی
اب۔۔اب تو نہیں جاؤناں کہیں۔۔ مم۔۔۔مجھے چھوڑ کر۔۔۔" لہجے
میں ڈر تھا اسے کھو دینے کا ڈر وہ ڈر جو پامیر کو چاہئے تھا وہ
دھیرے سے سر نفی میں ہلا گیا آنکھوں کی سرخی اور بڑھی مانو
ابھی یہ خون چھلک کر باہر آ گرے گا دل اب بھی لرز رہا تھا کومل
اسکے سینے پر سر رکھتی پھر شدّت سے رو دی پامیر خاموشی
سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا گیا
ہاں۔۔۔ مم۔۔ میں تمہیں زہر نہیں دیا۔۔۔ پامیر۔۔۔" اسے یاد آیا وہ
سر
اٹھاتی ہذیانی سی ہوتی بولی پامیر یک ٹک اسکا چہرہ دیکھنے
لگا وہ اسے ہوش میں دیکھ یہ الزام تو بھول ہی گئی تھی

پامیر۔۔۔ مم۔۔میں نے نہیں دیا تمہیں۔۔زز۔۔زہر میں۔۔۔ایسا سوچ

"بھی سکتی۔۔۔پامیر تمہیں۔۔۔۔ تمہیں یق۔۔۔یقین ہے ناں مجھ پر

اسکی بات پر پامیر ضبط سے آنکھیں مینچتا سر اثبات میں ہلا گیا

میں نے نہیں دیا تھا۔۔۔ نہیں۔۔۔۔دیا میں۔۔۔نے "اس پر دورے پڑ رہے

تھے وقفے وقفے سے وہ زار و قطار رونے لگتی سسکیاں لینے لگی

اسکی حالت دیکھ پامیر کا دل کٹ کر رہ گیا اسے خود میں

بھینچتا اسکی اپنی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے

پامیر کے سینے میں منہ دیے کومل کو لگا تھا اسے چھت مل گئی

وہ پوری دنیا سے چھپ گئی کوئی اسے نہیں دیکھ رہا اپنے مرد

کی چھاؤں میں کیسا تحفظ محسوس ہوتا ہے ناں چاہے اس دنیا

میں لاکھ آپ کے اپنے ہوں لیکن جو سکوں اور محبت اس ایک
شخص میں اللّٰہ پاک نے رکھا ہوتا ہے وہ کسی رشتے میں نہیں ہوتا

بب۔۔۔بس کر۔۔۔دو۔۔میرا دل پھٹ۔۔جائے گا۔۔۔"اسے اب
بھی
ہچکیوں میں روتے دیکھ وہ بے بسی سے بولا تھا ہاں آج اسکی
بے بسی کی انتہا تھی
مجھے۔۔۔تت۔۔۔تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔تمہارے۔۔۔رونے
۔۔۔سے "تکلیف
لفظ سنتے کومل جھٹ سے آنسوں صاف کر گئی لیکن سینے سے
سے منہ باہر نہیں نکالا وہ نہیں نکالنا چاہتی تھی کتنی ہی دیر
وہ اسکی آغوش میں کسی بچے کی طرح سمٹی رہی سبکیاں
لیتی رہی اور وہ اسکے بالوں کو پیار سے سہلاتے اسے سکون دیتا

خود کو پر سکون کرنے لگا

تت۔۔۔ تمہیں پتہ ہے۔۔میں۔۔۔میں اکیلی کتنی ڈرتی تھی رات کو

تت۔۔۔ تمہیں یاد کرتی تھی۔۔۔" وہ اسکا سر چومتے اب بھی ہنوز

انگلیاں چلا رہا تھا بے حد نرمی اور محبت سے

میں۔۔۔ تمہیں اب نہیں جانے دونگی۔۔۔" وہ اب بھی روتی شدّت

سے اسکے سینے میں منہ چھپانے لگی

کہیں بھی نہیں۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔" اسکے ایک ایک لفظ سے

عشق پامیر ٹپک رہا تھا وہ شام سچ میں کومل میر کو بدل چکی تھی

میں۔۔۔ بھی۔۔۔۔ن۔۔ نہیں جاؤ۔۔۔ نگا" بولتے اسے اپنے سینے

میں

بھینچ گیا اور پھر یہ لمحہ دونوں کی روح تک کو پر سکون کرتا

چلا گیا کتنی ہی دیر وہ اسی طرح ایک دوسرے سے لگے رہے

@@@@@@@@@@@@@

وہ زالے کو فیڈ کرواتی کندھے سے لگائے تھپتھپا رہی تھی تاکہ
اسکا پیا ہوا دودھ ہضم ہو جائے زامل بھی سامنے بیڈ پر لیٹا
ہوا تھا دونوں کو کمبل سے تھوڑی دیر کیلئے آزادی ملی تھی جس
میں وہ خوب اپنے ننھے ننھے سے ہاتھ پیر مارتے خوش ہو رہے
تھے مشی انکے پاس گم سم سی بیٹھی تھی سب کے چیخنے کی
آوازیں انکو یہاں تک آئی تھی زمل تو ڈر کے مارے سہم سی گئی
تھی اتنے میں زیحال دونوں کندھے ڈھلکائے بوجھل سی چال
چلتا کمرے میں داخل ہوا اسے دیکھ مشی فورا سے اٹھ کھڑی
ہوئی اور سر پر دوپٹہ ٹھیک سے جماتی سلام کر کر باہر نکل گئی
زمل اسے ہی غور سے دیکھ رہی تھی جو صدیوں کا ہارا ہوا
شخص لگ رہا تھا ہارا اسکے چہرے سے صاف عیاں ہو رہی تھی

وہ دھیرے سے بیڈ پر آتا اپنی دونوں کہنیاں زامل اور زالے کے
دونوں اطراف میں ٹکائے ان پر جھکا اور دھیرے دھیرے دونوں
کے گال بے حد نرمی سے چومنے لگا وہ دونوں بھی اپنے چھوٹے
چھوٹے نرم نرم روئی جیسے ہاتھوں سے اپنے باپ کے چہرے کو
چھونے لگے اور ساتھ ہی بھنی بھنی سی آوازیں نکالنے لگے
زمل اب بھی زیحال کو ہی دیکھ رہی تھی جب وہ خود تھوڑا
آگے ہوتے اسکی گود میں سر رکھے آنکھیں موند گیا زمل بھی
خاموشی سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی گئی
ہبی۔۔۔۔"اسے خاموش دیکھ دھیرے سے پکارا
ھممم۔۔۔۔"سرسری سا جواب آیا
آپ اپ سیٹ لگ رہے ہیں پامیر بھائی ٹھیک ہیں۔۔۔؟اسے اب تک
یہ

نہیں پتہ تھا کہ پامیر کو ہوش آگیا وہ تو بس چیخیں ہی سن
سکی تھی

ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔"لہجہ جیسے ٹوٹا ہوا تھا
کیا ہوا بتائیں۔۔۔"اسکی سوئی پھر وہی اٹکی وہ اسکی شریک
حیات تھی اس کے دل کا ہر حال جاننا اسکا حق تھا اور وہ
پورے حق سے پوچھ رہی تھی

میں بھائی کے رشتے میں ہار گیا ہوں زمل۔۔۔"آہ اسکے لہجے اور
لفظوں کے پیچھے چھپا دکھ زمل کو محسوس ہوتے دل ڈوب سا گیا
نہیں۔۔۔کس نے کہا آپ کسی رشتے میں نہیں ہارتے نہ میرے ہی
کبھی ہار سکتے ہیں۔۔۔"کیا اعتماد تھا زیحال نے چہرہ موڑ کر
اسے دیکھا یہ اٹھارہ سالہ زمل تھی؟ باتوں سے وہ اٹھائس سالہ
عورت لگ رہی تھی

"لیکن پامیر کی نظروں میں بہت ساری شکایات تھی گلا لے۔۔۔

وہ اب زمل کی طرح اسے اپنی باتیں بتانے لگا

وہ ہوش میں آگئے۔۔۔؟ بے یقینی سے پوچھا

ہاں آگیا لیکن میرے ہوش اڑا گیا وہ جن نظروں سے مجھے دیکھ

رہا تھا میں ایک پل کو ڈر گیا۔۔۔ میرا بھائی مجھ سے خفا ہو گیا

گلا لے۔۔۔ "آخر میں دکھ مزید گہرا ہوا زمل کا دل اسے یوں دیکھ

مٹھی میں آیا

وہ کیوں ہونگے خفا آپ سے۔۔۔" وہ اس سوال کا جواب زمل کو

نہیں دے پایا بہت مشکل تھا اسکا جواب

مجھے اجازت دو باہر بہت سے کام ادھورے ہیں۔۔۔" ایک دم اسکے

اندر کا بیسٹ جاگا وہ اسکی گود سے سر اٹھائے اس سے اجازت

طلب کرنے لگا جب سے زمل کا آپریشن ہوا تھا وہ اسے خود سے

ایک پل کیلئے بھی دور نہیں کر رہی تھی یہی وجہ تھی کہ اسکے
دشمنوں کو کھلی چھوٹ مل گئی لیکن اب بس تھی یہ تب تک
تھا جب تک پاشا بے سویا ہوا تھا ان دنوں وہ صرف زیحال تھا
لیکن اب بیسٹ بن چکا تھا
جس انداز میں اس نے اجازت مانگی تھی زمل چاہ کر بھی اسکو
منع نہ کر سکی وہ دھیرے سے سر اثبات میں ہلا گئی جسے
دیکھ کر وہ آگے کو ہوتا اسکا ماتھا چوم گیا
اسی پل اسکی نظر زامل پر پڑی جس نے نہ محسوس طریقے سے
زالے کی ایک چھوٹی انگلی پکڑ رکھی تھی جس کی وجہ سے
زالے کا ریڈیو دھیرے دھیرے آن ہونے لگا وہ رونا شروع ہو
چکی تھی لیکن مجال ہے یہ بد معاش اسکی انگلی چھوڑ دے
قصور اس بچارے کا بھی نہیں تھا ٹھیک سے پندرہ دن کے بھی

نہیں ہوئے تھے اس لئے اسے بھی پکڑ کر چھوڑنا ہی نہیں آرہا تھا

اوئے چھوڑو میری بیٹی کا ہاتھ۔۔۔"زیحال نے نہایت نرمی سے

اس کے ہاتھ سے زالے کی انگلی چھڑوائی وہ بھی اپنے نام کا ایک

تھا زامل آفندی انگلی چھوٹتے جو دھاڑے مار کر وہ رونا شروع

ہوا زیحال تو ہکا بکا سا منہ کھولے اسے دیکھنے لگا

رلا دیا میرے بیٹے کو۔۔۔"زمل فوراً پٹنے والے انداز میں بولی

اور جو تمہارا بیٹا میری بیٹی کو رلا رہا تھا وہ۔۔۔؟وہ بھی فورا

اپنی پرنسسز کے حق میں بولا تھا اسکی بات پر زمل کے ہونٹ

فوراً گول ہوئے جنہیں زیحال ایک دم سیدھا ہوا وہ اسکے خلاف

بہت خطرناک ہتھیار استمال کرنے والی تھی جو وہ نہیں چاہتا

تھا

نہیں۔۔۔گلا لے نہیں۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ کھڑے کئے اسے رونے سے

بازر کھ رہا تھا لیکن وہ بھی اسی کی بیوی تھی

آپ کو اب مجھ سے زیادہ اپنی بیٹی عزیز ہے۔۔۔"وہ ہاتھ دونوں آنکھوں پر رکھتی رونا شروع ہو گئی ادھر دونوں بچے رو رہے تھے اور وہاں وہ زیحال تو پاگل سا ہو گیا کہ پہلے کس کو چپ کروائے پھر کچھ سوچتے اس نے آگے بڑھ کر زمل کو اپنے سینے سے لگایا

سوری۔۔۔میرا بے بی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ان دونوں سے پہلے تم مجھے عزیز ہو۔۔۔"وہ پیار سے اسکا رخصار سہلاتے بولا

پکا۔۔۔؟وہ سوں سوں کرتی روئی روئی سی آواز میں بولی

"ہاں جی پکا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب آپ ان دونوں کو چپ کروائیں۔۔۔" کہتے وہ زیحال
سے الگ ہوتی بیڈ پر اپنی سائیڈ لیٹ گئی زیحال پھر ہکا بکا
سا اسے دیکھنے لگا رات کا پہر تھا خود وہ سو چکی تھی اور
زیحال عرف پاشا بے اپنے دو بچوں کو اپنے دونوں بازوؤں پر
لئے یہاں وہاں چکر کاٹتا جھلا رہا تھا اسکا دماغ تانا بانا بھن رہا
تھا اندر چھپا بیسٹ بری طرح سے مچل رہا تھا

@@@@@@@@@@@@@@

رات کی پھیلی گہری خاموشی میں جیلانی ولا میں ایک بہت
بڑی دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا ہر جانب قمقمے ٹمٹما رہے تھے
انکے گھر کے لان کو کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ہر جانب
بڑے بڑے بزنس مینز اور سیاست دان اس دعوت میں شامل تھے
ویٹرز ہاتھ میں ٹرے پکڑے سب کو الکوحل سرعام سرو کر رہے

تھے ڈی جے اپنے جوبن پر تھا جس میں سے نکلنے والا میوزک
ایسا تھا جسے سن کر جسموں میں تھرتھراہٹ خود بخود پیدا
ہو ملک کے معروف سنگرز کو اس شام کو مزید حسین بنانے
کیلئے الگ سے ایکسٹرا پیسے دے کر بلایا گیا تھا اس دعوت پر
پیسا پانی کی طرح بہایا گیا تھا اور یہ پارٹی صرف ایک کے نام
تھی دی ون اینڈ او نلی مسٹر نوفل راحم خانزادہ جس کی
بھرپور کوششوں کے نتیجے میں پاشا گینگ کا بہت خاص بندہ
ختم ہو چکا تھا (کوئی انکو ہوش میں لاؤ) یہ انکے لئے ایک
خواب جیسا تھا (یہ خواب ہی تھا) کہ انہوں نے ایک بندہ اسکا
ختم کر دیا
مسٹر نوفل۔۔۔مان گیا بھئی میں تمہیں تم تو ماسٹر نکلے کتنی
ہوشیاری سے تم نے ختم کر دیا اس پاشا کے بھائی کو۔۔۔"اسکے

کندھے تھپتھپاتے وہ پر جوش سے بولے تھے انکی داد بھی نوفل نے
مسکرا کر قبول کی تھی جس کے کہنے پر ڈاکٹر ماہم نے پامیر کو
غلط ٹریٹمنٹ دیا آج وہ سب سے صرف داد وصول کرتا رہا تھا
اسکی اپنی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا تھا
احمد کے ساتھ بھی اسکے تعلقات اچھے ہو گئے تھے جب سے
جیلانی نے اسے یہ بتایا تھا کہ انہوں نے نوفل کو مشائم کے لئے
پسند کر رکھا ہے وہ کسی طور نوفل جیسے بندے کو ہاتھ سے
نہیں نکلنے دینا چاہتے تھے
یہ رات سب کی آنکھوں میں کٹتی خوشی سے جھومتے گزری
تھی اس بات سے بے خبر کہ اگلی صبح ان سب پر کونسی قیامت
آنے والی ہے جس شخص سے وہ پنگا لے چکے تھے وہ بیسٹ ان
سب کا کیا حال کرنے والا ہے

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

کمرے کا دروازہ کھلتے اندر نوفل کو آتے دیکھ زمل کی آنکھیں

حیرت سے پھیلی

نن۔۔نوفل بھ۔۔۔"اس سے پہلے وہ اپنا لفظ پورا کرتی وہ آگے

آتا اسکے منہ پر ہاتھ رکھے خاموش کروا چکا تھا

پہلے بھی کہا تھا اب آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔میں تمہارا بھائی

نہیں ہوں۔۔۔"اسکے منہ کے قریب ہوتے وہ دھیمی آواز میں غرایا

تھا زمل وہی کی وہی سہم سی گئی ایک تو وہ اتنے قریب تھا

اوپر سے اسکا لہجہ زمل کی ڈر کے مارے ہیزل آنکھیں بھیگی

کال می نوفی۔۔۔"اسکے منہ پر سے ہاتھ ہٹاتے وہ سخت لہجے میں

بولا

"نن۔۔۔نوف۔۔۔نوفی۔۔۔

گڈ۔۔۔تم سب کو چھوڑ کر اوپر کیوں آگئی۔۔۔"سوالیہ پوچھا نظر
اسکے سراپے کا طواف کر رہی تھیں واقعی وہ وقت کے ساتھ
مزید خوبصورت ہوتی جا رہی تھی اور وہ تھی بھی اس وقت
دوپٹے سے کوسوں دور جس کی وجہ سے اسکی نظریں زمل کے
ہوش ربا سینے پر آکر جم سی گئی دل میں عجیب سی کھلبلی
مچنے لگی
ای۔۔۔ایسے ہی۔۔۔"کہتے وہ اسکی نظریں بھانپ کر جلدی سے
اپنے دوپٹے کی جانب لپکنے کی لگی تھی کہ اسکی نازک کلائی
نوفل کے مضبوط ہاتھ میں آگئی
کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟
دد۔۔۔دو۔۔دوپٹہ لینے۔۔۔"وہ گھبراتی ہوئی اپنی کلائی چھڑوانے
کی کوشش کرتی ہکلا کر بولی

کیوں۔۔۔میرے سامنے ایسے آنا جرم ہے۔۔۔؟وہ ایک قدم اٹھاتا

مزید

اسکے قریب آتے شدّت سے بوجھل ہوتے لہجے میں بولا

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔نوفل بھ۔۔۔"اس سے پہلے وہ اسے بھائی کہتی وہ

زبردستی اسکے ہونٹوں پر ہونٹ جما چکا تھا شدّت سے اپنے

ہونٹوں کا دباؤ اسکے ہونٹوں پر بڑھاتے وہ زمل کی سانس روک

گیا وہ خود کو زبردستی چھڑواتی اسے خود سے پیچھے دھکیل

گئی نوفل خود کو بروقت سمبھال نہیں پایا اور سیدھا پیچھے

رکھی میز سے جا ٹکرایا جس سے ٹکراتے اسکے گھٹنے اچھی

خاصی چوٹ آئی

یہ۔۔۔کیا حرکت تھی۔۔۔"وہ بوکھلاہٹ کے مارے اپنے ہونٹوں

پر

ہاتھ پھیرتی بری طرح سے ھانپتی ہوئی بولی جب کہ نوفل غصّے
کے مارے لال پیلا ہوتا تن فن کرتا ایک دم اٹھا اور جاتے اسے
بالوں سے دبوچ گیا
بتاؤں کیا حرکت تھی یہ۔۔۔؟ وہ دبی دبی آواز میں دھاڑا زمل
چیخنے ہی لگی تھی کہ وہ اسکے منہ پر ہاتھ رکھتا اس چیخ
کا گلا وہی گھونٹ گیا
اگر ذرا سی بھی آواز کی تو تمہاری ماں کو بتا دونگا سمجھی اور
پھر وہ جو تمہارا حال کرے گی تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔" آہ
یہ دھمکی کام کر گئی تھی فرح سے تو وہ دور سے ہی خوف
کھاتی تھی
اور میں نے کیا حرکت کی رکو ابھی بتاتا ہوں۔۔۔" کہتے اسے اسی
طرح بالوں سے پکڑ کر کھینچتے بیڈ پر دھکیلا اور اپنا کوٹ اتار

کر ہوا میں اچھالتے شرٹ کے بٹب کھولنے لگا زمل بری طرح سے
کانپتی اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی اسکا انگ
انگ اس وقت لرز رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ شیطان اس
کے ساتھ کیا کرنے والا تھا وہ شرٹ اتار کر دور پھینکتے اپنا بیلٹ
اتارنے لگا یہ۔۔ منظر دیکھ زمل کو بہت خوف آیا تھا وہ دونوں
ٹانگیں سمیٹتی پیٹ سے گھٹنے لگائے دبک کر بیٹھ گئی

اسکا بیلٹ نکل چکا تھا جسے اب وہ دھیرے دھیرے اپنے ہاتھ پر
لپیٹ رہا تھا یہ منظر اس بچی کے ذہن پر نقش ہو گیا تھا وہ اس
کی ایک ایک کاروائی حیرت ڈر خوف کے جذبے کے تحت دیکھ
رہی تھی وہ بیڈ کے کنارے پر بیٹھی گھٹنے پیٹ سے لگائے بری

طرح سے ہانپتی سر بے ساختہ نفی میں ہلاتی جا رہی تھی اپنی
ماں کے تشدد سہہ سہہ کر وہ پہلے انتھروپوفوبیا جیسی بیماری
میں مبتلا ہو گئی تھی وہ لوگوں سے ڈرنے لگی تھی اور جب وہ
ڈرتی تھی تو اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی تھی پسینہ آنے
لگتا تھا اب بھی یہی ہو رہا تھا وہ کانپ رہی تھی دل کی دھڑکن
کان کے پردے پھاڑ رہی تھی چہرے کے بعد پورا جسم پسینے میں
شرابور ہونے لگا تھا

وہ بیل کا ایک سرا کھلا چھوڑتے اسے زور سے بیڈ پر مار گیا جس
کے ساتھ ہی زمل کے منہ سے چیخ برآمد ہونے لگی تھی جسے
وہ فرح کے ڈر سے خود ہی منہ میں دبا گئی جسم پر کپکپاہٹ
بڑھ گئی تھی

وہ گھٹنوں کے بل بیڈ پر چڑھتا اسکے قریب آنے لگا اور آتے اسکی

نازک سی بازو میں انگلی گاڑھتے بیڈ پر لٹاتے خود اسکے اوپر آ
گیا اسکی گرم سانسوں کی تپش زمل کے چہرے کو بری طرح سے
جھلسا رہی تھی وہ منہ پھیرتی زبردستی اپنی بازو چھڑوانے کی
کوشش کر رہی تھی لیکن نوفل کے اندر نہیں وہ خود پورے کا
پورا شیطان بن گیا تھا
بہت معصوم بنتی ہو ناں۔۔۔ابھی ساری معصومیت ختم کر دونگا
کہتے اسکے چہرے پر اپنے ہونٹ مسلنے ہی لگا تھا لیکن زمل کے
مسلسل خود کو چھڑانے کی کوشش اسکے آڑے آ رہی تھی
ہلنا بند کرو ورنہ یہی سانسیں روک دونگا۔۔۔" وہ اب سیدھا دبی
آواز میں اسکے منہ پر غرایا تھا سانس تو اسکے جملے پر ہی رک
گئی تھی وہ ساکت ہو گئی تھی بلکل ساکت جب نوفل شیطانی
مسکراہٹ مسکراتا اسکی گردن پر جھکا جس پر جھکتے وہ بری

طرح وہاں اپنے دانت گاڑھ چکا تھا۔ زمل کے منہ سے چیخ نکلنے
ہی لگی تھی کہ نوفل ہاتھ رکھتے وہ چیخ وہی ختم کر گیا
آنسوؤں کا ایک سیلاب اسکی ہیزل آنکھوں سے رواں ہوا تھا وہ
اسکے نیچے دبی روتی سسکتی اس درندے کا قہر اپنی نازک
گردن پر برداشت کر رہی تھی آنکھیں ضبط کے مارے بند ہوتی
گئی کہ جب اسے اپنے کندھے پر اسکا ہاتھ محسوس ہوا وہ ہاتھ
رکھتے اسکی شرٹ بری طرح سے پھاڑ چکا تھا
زمل پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی لیکن وہ وہ
دیکھ نہیں غرا رہا تھا ایک وحشی درندہ بن کر پل کی پل وہ زمل
کی پوری شرٹ پھاڑ چکا تھا اس نے تڑپ کر اپنے ہاتھوں سے خود
کو چھپانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسکے دودھیا بدن کو
دیکھ اپنی آنکھوں میں مزید وحشت بھرتا اس پر کسی بھوکے

گدھ کی طرح جھپٹا تھا کہ زمل تڑپ کر رہ گئی وہ سارے بدن
کو اپنے ہاتھ اور ہونٹوں سے محسوس کرنے لگا کہ اسی پل
دروازہ کھلا تھا اور باہر سے آنے والے شخص کی آنکھیں یہ منظر دیکھ کر
پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی وہی نوفل کا رنگ ایک دم
لٹھے کی مانند سفید پڑا اور زمل۔۔۔؟ وہ تو مر چکی تھی روح
فنا ہو چکی تھی وہ بے جان ہو چکی تھی اسکے بعد جو قیامت
فہد کے گھر پر ٹوٹی تھی وہ صرف ایک ذہن ایک ننھا ذہن رہتی
دنیا تک نہیں بھولنے والا تھا

صبح کی پو پھوٹ چکی تھی سورج کی روشنی چاروں سو
پہاڑوں پر بکھر چکی تھی جس سے کشمیر کی خوبصورتی مزید

واضح ہونے لگی تھی وقفے وقفے کی بارشوں سے یہاں کے پیڑ
پودے بلکل صاف اور اجلے اجلے رہتے تھے ندیوں میں ہر وقت
صاف شفاف پانی بہتا جس کے نیچے پڑے پتھر بھی صاف
دکھائی دیتے اسی جنت کے ٹکڑے پر وہ گینگ آباد تھا جس کے
بندے ہاتھوں میں بندوقیں لئے پہاڑوں پر یہاں وہاں پہرا دے رہے
تھے انکی ٹریننگ ایسی کی گئی تھی کہ انکو کہیں سے تھوڑی
بھی خطرے کی بو آتی وہ چیر پھاڑ کر دیتے جو اصلحہ انکو دیا
جاتا تھا وہ خاص باہر سے امپورٹ کروایا جاتا تھا انکو ٹرین کرنے
والا بھی پاشا تھا اپنی درندگی کی دنیا کا بے تاج بادشاہ وہ باقی
بیسٹ کی طرح چھپ کر نہیں رہتا تھا نہ چھپ کر کبھی وار
کرتا تھا وہ سامنے سے مارتا تھا اعلان کر کر مارتا تھا اور پھر
کسی میں ہمت نہیں ہوتی تھی اسکے سامنے آنے کی اسکی

دھشت یہاں سے نکلتی دھیرے دھیرے پورے ایشیا میں پھیلتی
جارہی تھی جب سے وہ عثمان کے ساتھ ملا تھا اسکا نام پورے
ایشیا میں دی کنگ آف ڈیمن کے نام سے مشہور ہو گیا تھا
اسی سورج کی کرنیں کھڑکی سے چھنک کر اندر آتی کومل کے
چہرے پر پڑتی اسکی نیند میں خلل ڈالنے لگی جسے کسی کے
مہربان ہاتھوں نے وہی روک کر اپنا سایا بنا دیا تھا وہ جو دھیرے
سے کسمسانے لگی تھی پھر سے گہری نیند سو گئی آج کیسے اٹھ
جاتی اتنے وقت بعد تو اسے پر سکون نیند آئی تھی کسی کی
آغوش میں کسی کی محبت بھری پناہوں میں جن کیلئے وہ تڑپتی
تھی روتی سسکتی تھی آج وہ بازو اسے خود سے الگ کرنے سے
انکاری تھے
کتنی ہی دیر وہ یہ میٹھی نیند سوتی رہی جب اچانک جھما کے

سے گزرا دن یاد آیا قیامت خیز دن وہ ڈر کر ایک دم اٹھی تھی اور
ہونقوں کی طرح تیز تیز سانس لیتی یہاں وہاں دیکھتی نظریں
پامیر کی شرٹ پر آر کی اس نے دھیرے سے سر اٹھا کر دیکھا تو
وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا کیا کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں میں
کومل ایک پل کو اسے بے یقینی سے دیکھتی رہی یقین کرتی رہی
کہ جو دیکھ رہی ہے وہ سچ ہے وہ خواب نہیں ہے وہ حقیقت ہے
وہ اٹھ چکا ہے اسکا انتظار ختم ہو چکا ہے وہ تب تک سوچتی
رہی جب تک ایک خوبصورت مردانہ آواز اسکی سماعتوں سے
نہیں ٹکرائی

گڈ مارننگ جان پامیر۔۔۔" وہ محبت بھرے لہجے میں بولتا اسکا
اٹھا ہوا سر چوم گیا جس پر کومل پر سکون سی ہوتی آنکھیں
بند کر گئی یہ لمس ہی تو تھا جس کے لئے وہ اتنی تڑپی تھی

وہ کل سے قدرے بہتر بول رہا تھا لیکن ایک ہاتھ کے علاوہ پورا
جسم اب تک نہیں ہلا تھا
نیند پوری ہوئی یا مزید سونا ہے۔۔۔؟ وہ محبت سے پوچھ رہا تھا
جب کومل ہوش میں واپس آتی جلدی سے پیچھے ہوئی اور
اٹھ کر بالوں کو جوڑے میں قید کرنے لگی اسکے بال سیاہ سلکی
پوری کمر تک آتے تھے جن سے اسکی خوبصورتی مزید بڑھ جاتی
تھی وہ اب اسکے بالوں کو دیکھ رہا تھا جب اسکی نظر کومل
کی گردن میں جھولتی اس چین پر گئی جو اس نے رونمائی
کا تحفہ دیا تھا اسے یاد تھا وہ کافی وقت سے یہ چین نہیں پہن
رہی تھی لیکن اب۔۔۔وہ نظریں نہیں ہٹا پایا
وہ اٹھ کر دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی جب پامیر نے اسے بازو سے
پکڑتے ایک جھٹکے میں کھینچتے خود پر گرایا وہ کٹی پتنگ کی

طرح لہراتی اسکے سینے پر آ گری تھی وہ بے حد قریب سے اسکے چہرے کے ایک ایک بقش کو نہار رہا تھا اپنی آنکھوں کو سیر اب کر رہا تھا

تمہاری محبت پانے کیلئے اگر موت کے منہ میں جانا شرط تھی تو پہلے بتا دیتی خوشی خوشی مرنے کیلئے تیار۔۔۔" اسکے جملا پورا کرنے سے پہلے وہ اسکے منہ پر تڑپ کر ہاتھ رکھ گئی دل ایک دم مٹھی میں آیا تھا آنکھیں پل میں بھیگی تھی وہ پہلے ہی ان سب سے نہیں نکل پائی تھی اور یہ دشمن جاں ایسی باتیں کر کر اسے مزید اذیت میں مبتلا کر رہا تھا

" چپ۔۔۔ایک دم چپ۔۔ورنہ اب تم سے پہلے میں ختم ہو جاؤ نگی اسکی آنکھیں برس ہی تو پڑی تھی پامیر دیکھتا رہ گیا وہ فاتح بن چکا تھا وہ اسے فتح کر چکا تھا

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا اتنے میں برلاس دروازہ کھولتا
اندر آیا اور سامنے کا منظر دیکھ ایک دم نظریں پھیر گیا کومل
جلدی سے سیدھی کھڑی ہوتی اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی
"ایم۔۔سوری۔۔۔وہ میں۔۔۔آپ دونوں کو ناشتے کا کہنے آیا تھا۔۔۔
کہتے وہ جانے لگا تھا جب پامیر کی آواز پر اسکے قدم وہی جم
سے گئے
میں اور میری بیوی یہی کر لیں گے۔۔۔"اسکے لہجے میں طنز یا
غصّہ نہیں تھا لیکن جو تھا اسے محسوس کرتے برلاس نے تڑپ کر
مڑتے اسے دیکھا تھا وہ پامیر کا ہر لہجہ جانتا تھا لیکن یہ لہجہ
وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا اس نے وہی کھڑے بمشکل تھوک نگلا
اور خاموشی سے باہر نکل گیا کومل پامیر کو ہی دیکھ رہی تھی
میں تمہیں لے چلتی ہوں باہر آؤ۔۔۔"اسے لگا تھا وہ اٹھ نہ پانے

کی وجہ سے ایسے کہہ گیا ہے تب ہی ہاتھ بڑھا کر اسے سہارا
دینے لگی
کہیں نہیں جانا مجھے نہ تم جاؤ گی۔۔۔ صدیس سے کہو یہی لے
آئے بریکفاسٹ۔۔۔" کہتے وہ منہ پھیر گیا وہ چاہ کر بھی خود کو
ملنے والی اذیت کومل کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا جو
اذیت اسے اپنے بھائیوں کی جانب سے ملی تھی
کومل خاموشی سے باہر نکل گئی اسکے جاتے پامیر نے اپنی
آنکھوں کے کنارے صاف کئے ایک آنسوؤں کا گولہ سا حلق میں آ
اٹکا تھا جس سے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی نجانے کونسا
احساس اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا وہ خود بھی شاید
نہیں سمجھا تھا یا جو سمجھا تھا اس پر یقین نہیں کرنا چاہتا
تھا

کومل جیسے ہی باہر نکلی ہال میں آتے اسکی نظر سامنے ڈائننگ
ٹیبل پر پڑی جہاں یاقوت مشی ایک ساتھ بیٹھے تھے برلاس انکے
سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا اسکا چہرہ ایسے تھا مانو ابھی
رو دے گا اور زیحال زمل کے ساتھ دونوں
بچوں کو لئے اسی جانب آرہا تھا اور آتے بچوں کو وہاں رکھے
بے بی کاٹ میں لٹا دیا تب تک زمل ٹیبل تک آچکی تھی جس کے
لئے خود زیحال نے کرسی پیچھے کھسکائی اسکے بیٹھتے خود
بھی وہ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا سب اسے دیکھ رہے تھے
آج وہ سربراہی کرسی پر نہیں بیٹھا تھا چہرے پر بھی بلا کی
سنجیدگی تھی
ہی۔۔۔آپ کی جگہ۔۔۔یہ ہے۔۔۔" کہتے اس نے سربراہی کرسی کی
جانب اشارہ کیا

میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔"سادہ سے لہجے میں کہتا وہ زمل کی
پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگا باقی سب نے بھی اسکے شروع کرتے
شروع کر لیا تھا لیکن سب بے دلی سے کھانے لگے تھے
کومل یہ سب دیکھ واپس اندر گئی جہاں پامیر پہلو بدل رہا تھا
تم۔۔سب کے ساتھ کھانے سے انکار کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟آتے
سوالیہ
پوچھا جواب میں پامیر خاموش رہا نظریں تک نہیں اٹھائی
میں تم سے مخاطب ہوں پامیر۔۔۔"وہ پھر یاسیت سے بولی
کیوں کھاؤں میں انکے ساتھ۔۔۔؟کون ہیں وہ۔۔۔؟کون لفظ پر
آنکھیں پھر بھیگیں دل کٹ کر رہ گیا کون؟یہ لفظ وہ کن کیلئے
استمال کر رہا تھا یہ تک نہیں سوچا کومل ایک پل کو دم سادھے
ساکت سی دیکھنے لگی اسے بہت برا دھکا لگا تھا وہ کس لہجے

میں اور کن لفظوں میں بات کر رہا تھا

"بھائی ہیں وہ تمہارے۔۔۔

بھائی۔۔۔؟ جنہوں نے میرے پیچھے میری بیوی کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔۔۔؟ ابھی تو صرف قوما میں گیا تھا کل کو مر گیا تو کیا کریں گے یہ بھائی۔۔۔" اسکی بھیگی آنکھیں برس پڑی تھی وہ واقعی کمزور ہو گیا تھا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا

اصل رنگ تب اڑا جب کومل کے پیچھے کھڑے زیحال پر نظر گئی اسے دیکھ پامیر کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی اسے زمل نے بھیجا تھا اتنی محبت سے پامیر کو لانے کیلئے لیکن یہاں آ کر اسکے لفظ کوڑھے کی طرح اسکے دل پر لگے گے اسکا اندازہ اسے نہیں تھا اسے ایک ہی پل میں اپنا آپ ضعیف لگا کندھے کمزور ہو گئے

کومل نے پامیر کی نظروں کے تعاقب میں مڑ کر دیکھا اور دیکھتے
ہی دل دھک سے رک گیا اسکے پیروں سے زمین نکل گئ تھی
اسے ایک ہی پل میں کمرے میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی
وہ نہیں رکا تھا ان لفظوں کو سننے کے بعد وہ لمبے ڈھینگ بھرتا
ڈیرے سے ہی باہر نکل گیا تھا زمل اسے جاتے دیکھ آواز دیتی
رہ گئ لیکن وہ رکا نہیں نہیں رکتے جن کے دل زخمی ہو جائیں
پامیر کو اپنا آپ بے جان سا محسوس ہوا یہ وہ کیا کر گیا تھا یہ
تو وہ مر کر بھی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن کر گیا تھا اس کی
روح جیسے فنا ہو گئ دل بند ہو گیا وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو
گیا

@@@@@@@@@@@@@@

وہ کل سے اس کمرے میں بند تھی جہاں صرف سامان کے نام

پر ایک بیڈ رکھا تھا اور دیوار میں موجود روشن دان سے اندر آتی
روشنی خوف اور بھوک کے مارے ماہم کی حالت بری ہوتی جا
رہی تھی بال بری طرح سے بکھر چکے تھے اسے رہ رہ کر پاشا بے
کی نظریں اور ان میں سے جھلکتا قہر یاد آرہا تھا اس نے زہر رکھا
تھا اسے اچھے سے یاد تھا لیکن وہ کیسے بدل گیا اگر بدلا تھا تو
مطلب پاشا اسکے اس عمل سے واقف تھا اور اگر وہ واقف تھا تو
اس سے آگے ماہم کی سوچ ختم تھی وہ اندازہ بھی نہیں کر
سکتی تھی کہ وہ اسکے ساتھ کیا کرنے والا تھا وہ ایک بیسٹ
تھا وہ لوگوں کو مہلت نہیں موت دیتا تھا موت۔۔۔؟ نہیں۔۔۔ نہیں
میں نہیں مرنا چاہتی۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" وہ اپنا سر
دونوں ہاتھوں میں تھامے زمین پر بیٹھتی روتی چلی گئ

میں۔۔۔۔میں بے قصور ہوں۔۔۔ مم۔۔۔ مجھ سے یہ سب
۔۔۔ کروایا گیا۔۔مجھے مجبور کیا گیا میں۔۔۔۔بے قصور ہوں۔۔۔" وہ
ہزیانی سی
کیفیت میں مبتلا ہوتی چلانے لگی پورا جسم بری طرح سے لرز
رہا تھا پاشا کا خوف ہی اسے پل پل مار رہا تھا اس پر کرز اطاری
کر رہا تھا
میں۔۔۔میں بے قصور ہوں۔۔۔" یہ جملہ وہ گردان کی طرح رٹتی
چلی گئی اور نجانے کب اسکا خوف اس پر بے ہوشی بن کر طاری
ہو گیا وہ وہی زمیں پر پڑے پڑے ڈھیر ہو گئی
اسکی آنکھ سوئی کی چبھن سے کھلی آنکھیں دھیرے دھیرے
کھلتے سامنے چھت نظر آئی اس نے ادھ کھلی آنکھوں کو موڑ کر
دیکھا تو کومل اسکے قریب بیٹھی اسکی رگ میں انجکشن لگا

رہی تھی اور اسکے پیچھے برلاس کھڑا تھا سینے پر ہاتھ باندھے
سپاٹ چہرہ لئے اسے دیکھ وہ ایک جھٹکے میں اٹھی اور اپنا
ہاتھ چھڑاتی بیڈ سے اتر کر برلاس کی جانب لپکی کمزوری کی
وجہ سے بیچ میں ہی قدم لڑکھڑا گئے جسے گرتے گرتے برلاس کے
دو مضبوط ہاتھوں نے سہارا دے کر اٹھایا وہ اسکے مقابل تھی
جسے دیکھتے وہ بے اختیار اسکے سینے سے لگ گئی اور زار و
قطار رونے لگی
برلاس جب کمرے میں آیا تھا وہ زمین پر بے ہوش پڑی تھی اس
نے اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لٹایا تھا اور جا کر کومل کو لایا
تھا جس نے اسے طاقت کا انجکشن لگایا تھا اب وہ خود اسے
ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی اسکی حالت سمجھنے کی
کوشش کر رہی تھی سمجھ جاتی تو طاقت کی جگہ زہر کا

انجکشن دے دیتی یہی تو تھی جس کی وجہ سے اسکا انتظار
طویل ہوا تھا
برلاس نے آنکھوں کے اشارے سے اسے وہاں سے جانے کو کہا وہ
چپ چاپ وہاں سے چلی گئی جب اسکے جاتے برلاس نے ماہم
کو دھیرے سے خود سے الگ کیا وہ اب بھی کانپ رہی تھی رو
رو کر آنکھیں سرخ متورم ہو چکی تھی
تب ہی صدیس کھانا لے کر آیا اور لاتے بیڈ پر رکھ کر سر خم کرتا
واپس نکل گیا اسکے جاتے برلاس بیڈ تک آیا اور بیٹھتے اسکے
لئے کھانا پلیٹ میں ڈالنے لگا ماہم یک ٹک اسے دیکھتی رہی
آؤ بیٹھو۔۔۔ تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔" وہ بہت ہی نارمل
سے لہجے میں بولا تھا جسے محسوس کرتے ماہم کو تھوڑا
حوصلہ ہوا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ تک آئی اور بیٹھتی

ہاتھ بڑھا کر نوالہ بنانے لگی لیکن ہاتھ جتنی بری طرح سے کانپ رہے تھے وہ نوالہ ہاتھ سے چھٹتا پلیٹ میں ہی جا گرا برلاس یہ سب دیکھ رہا تھا اور جب وہ خود نہ کھا سکی تو خود سے نوالہ بنا کر اسکے منہ میں ڈالا ماہم تو گویا سٹک ہی ہو گئی تھی وہ بنا کوئی تاثر چہرے پر لئے اسے نوالے پر نوالے دیے جا رہا تھا وہ بھی کھائے جا رہی تھی ساتھ آنکھ سے نکلنے والے آنسوں صاف کر رہی تھی

بس۔۔۔" پیٹ بھرتے اس نے بس کہا تو برلاس بھی بس کرتا وہ نوالہ واپس پلیٹ میں رکھ گیا دونوں کے بیچ ہنوز خاموشی تھی تم ریسٹ کر لو۔۔۔" کہتے وہ کھانے کی ٹرے اٹھا کر جانے ہی لگا تھا کہ ماہم کی آواز پر رکنا پڑا

مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔" وہ نہیں جانتی تھی وہ یہ جملہ

اتنی صاف گویائی سے کیسے کہہ گئی لیکن اسکا یہ جملہ سنتے
برلاس کے ہاتھوں کی گرفت ٹرے پر اور بھی مضبوط ہوئی
تھوڑی دیر تک واپس آتا ہوں۔۔۔" وہ نارمل سے لہجے میں بولتا
کمرے سے باہر نکل گیا اسکے جاتے ماہم نے گہرا سانس لیا برلاس
کا رویہ دیکھ وہ قدرے ہلکا محسوس کر رہی تھی پاشا کا خوف
تھوڑا بہت زائل ہوا تھا لیکن جب جب اسکی وہ آنکھیں یاد آتی
وہ پھر سے کانپ جاتی

@@@@@@@@@@@@@

آدھا دن نکل آیا تھا زیحال واپس نہیں آیا تھا اب تو زمل کے ساتھ
ساتھ باقی سب بھی پریشان ہو رہے تھے اس پریشانی میں اسکے
بچے رو رہے تھے وہ کوئی دھیان نہیں دے رہی تھی زیحال کبھی
اسے بتائے بغیر نہیں گیا تھا کہیں اور نہ کبھی اتنے غصّے میں

آج اسکا جانا اسے عجیب لگا تھا بہت عجیب

زمل۔۔۔پلیز ان دونوں کو دیکھ لو۔۔۔بھوک سے بلک رہے ہیں

"۔۔۔

زمل کو یہاں وہاں ٹہلتے دیکھ مشی جو کب سے بیڈ پر بیٹھی

ان دونوں کو چپ کروا رہی تھی بالا آخر ان پر ترس کھاتے بول

پڑی زمل کا دھیان اپنے بچوں کی طرف آتے وہ تڑپ کر

جلدی سے انکے پاس آئی اور زالے کو اٹھاتے

اپنے سینے سے لگایا تب تک مشی زامل کو گود میں لئے جھلانے

لگی دونوں کو ایک ساتھ ابھی فیڈ کروانے میں اسے پرو بلم ہوتی

تھی اس طرح پیٹ پر زیادہ وزن آتا تھا

تم پریشان مت ہو وہ پاشا ہیں۔۔۔کسی کام سے گئے ہونگے آجائیں

گے واپس۔۔۔"زمل کو تب سے ہلکان ہوتے دیکھ اسکے کندھے پر

ہاتھ رکھتی بولی لیکن وہ جانتی تھی اسکے ہی نہیں جاتے ایسے
اسکا دل بھی نجانے کیوں گھبرا رہا تھا مانو کچھ برا ہونے والا
تھا بہت برا دل میں اٹھتے وسوسے وہ بار بار جھٹکتی رہی
چلو کوئی مووی دیکھتے ہیں تمہارا موڈ اچھا ہو جائے گا۔۔۔" کہتے
وہ زمل کا جواب "نہیں مجھے نہیں دیکھنی" سنے بغیر دیوار
گیر ایل سی ڈی آن کر گئی جس سے وہاں کا انٹرنیٹ پہلے سے ہی
کنیکٹ تھا چلاتے سامنے ایک نیوز چینل آن ہوا تھا جس میں
ایک نیوز اینکر کرسی پر ہاتھ میں پیچ پکڑے گلا پھاڑ پھاڑ کر
بول کر رہا تھا
"جی ناظرین تو آپ کو بتاتے چلیں ملک کے معروف سیاست دان
سیٹھ منور بیگ کے قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو کہ کوئی عام
شخصیت نہیں بلکہ ایک خطرناک دھشت گرد مافیا ڈان ہے جی

ہاں پاشابے۔۔۔ جس نے ایک نہیں آج تک نجانے کتنے بے قصور
لوگوں کو مار املک میں خود کش حملے کروائے" وہ اینکر گلا
پھاڑ پھاڑ کر بول رہا تھا جب کہ مشی اور زمل تو ایسی تھیں
گویا بدن کا ٹوٹو لہو نہیں زمل کی گود میں دودھ پیتی زالے اپنی
بھوک ادھوری چھٹتے دیکھ رونے لگی لیکن زمل کے کانوں میں
اسکے رونے کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی اسے بس ایک آواز
سنائی دے رہی تھی جو وہ اینکر بول رہا تھا
پاشابے کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور عوام کے مطالبے کے مطابق
(عوامی مطالبہ یا کرپٹ سیاستدانوں کا) انکو عدالت نے پھانسی
دینے کا حکم جاری کر دیا ہے جی ناظرین آپ کو یہ خبر پہنچانے
والا ہمارا چینل۔۔۔۔" وہ اب اپنے چینل کی واہ وائی کر رہا تھا
جب کمرے میں بچوں کی رونے کی آواز کے علاوہ مشی اور زمل

کے سانس لینے کی آواز بھی نہیں آرہی تھی
مشی فورا دوڑ کر باہر گئی زمل وہی بیٹھی بیٹھی سکتے میں
چلی گئی تھی اسکی گود میں لیٹی زالے پر گرفت ہلکی ہوئی
جس سے وہ ننھی سی کلی بے اختیار پھسلتی بیڈ پر منہ کے بل
آ گری رو رو کر اسکا ننھا سا چہرہ سرخ ہو گیا تھا لیکن زمل وہ
نہیں سن رہی تھی وہ نہیں دیکھ رہی تھی اسکی نظریں سکرین
پر جمی تھی دل بند ہو رہا تھا سانسیں اپنا آنے جانے کا راستہ
بھول گئی تھیں
اسی پل مشی یاقوت کو لئے اندر آئی جب اسکی نظر زالے پر پڑی
اس نے تڑپ کر آگے آتے اسے اپنی گود میں لیا جس کی اب رو رو
کر ہچکیاں بندھ چکی تھی زامل بھی اسکی آواز سنتے رونے لگا
تھا جسے یاقوت نے اٹھاتے نیوز سنی اینکر اب تک یہی بول رہا تھا

یاقوت کواپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا یہ ممکن ہی نہیں تھا
وہ پاشا تھا کوئی سڑک پر چلتا پھرتا عام سا بندہ نہیں لیکن اگر
یہ سچ ہوا تو۔۔۔؟ وہ ایک پل کیلئے پریشان سا ہو گیا برلاس بھی
وہی آ گیا تھا
یہ۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔ میرے۔۔۔ میرے ہبی کہاں ہیں
۔۔۔ یاقوت
میرے ہبی کہاں ہیں۔۔۔" وہ ہوش و حواس سے بے گانا ہوتی چیخ
پڑی
بولیں۔۔۔ کہاں ہیں میرے ہبی۔۔۔" وہ اب اسکے مقابل آئی تھی
ڈونٹ وری میں جا کر دیکھتا ہوں اسے لو۔۔۔" وہ زامل کو اسکی
گود میں دیتے باہر نکل گیا برلاس بھی اسی کے ساتھ تھا پیچھے
سے زمل اپنے بیٹے کو گود میں لئے بے جان سی کرسی پر ڈھے

سی گئی ٹانگیں ایک دم بے جان سی گئی تھیں مشی اسے کیا کہہ
رہی تھی اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ اپنی سماعتیں
کھو چکی تھی

@@@@@@@@@@@@@@

اسکا بیلٹ نکل چکا تھا جسے اب وہ دھیرے دھیرے اپنے ہاتھ پر
لپیٹ رہا تھا یہ منظر اس بچی کے ذہن پر نقش ہو گیا تھا وہ اس
کی ایک ایک کاروائی حیرت ڈر خوف کے جذبے کے تحت دیکھ
رہی تھی وہ بیڈ کے کنارے پر بیٹھی گھٹنے پیٹ سے لگائے بری
طرح سے ہانپتی سر بے ساختہ نفی میں ہلاتی جا رہی تھی اپنی
ماں کے تشدد سہہ سہہ کر وہ پہلے انتھروپوفوبیا جیسی بیماری
میں مبتلا ہو گئی تھی وہ لوگوں سے ڈرنے لگی تھی اور جب وہ
ڈرتی تھی تو اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی تھی پسینہ آنے

لگتا تھا اب بھی یہی ہو رہا تھا وہ کانپ رہی تھی دل کی دھڑکن
کان کے پردے پھاڑ رہی تھی چہرے کے بعد پورا جسم پسینے میں
شرابور ہونے لگا تھا

وہ بیل کا ایک سرا کھلا چھوڑتے اسے زور سے بیڈ پر مار گیا جس
کے ساتھ ہی زمل کے منہ سے چیخ برآمد ہونے لگی تھی جسے
وہ فرح کے ڈر سے خود ہی منہ میں دبا گئی جسم پر کپکپاہٹ
بڑھ گئی تھی

وہ گھٹنوں کے بل بیڈ پر چڑھتا اسکے قریب آنے لگا اور آتے اسکی
نازک سی بازو میں انگلی گاڑھتے بیڈ پر لٹاتے خود اسکے اوپر آ
گیا اسکی گرم سانسوں کی تپش زمل کے چہرے کو بری طرح سے
جھلسا رہی تھی وہ منہ پھیرتی زبردستی اپنی بازو چھڑوانے کی
کوشش کر رہی تھی لیکن نوفل کے اندر نہیں وہ خود پورے کا

پورا شیطان بن گیا تھا

بہت معصوم بنتی ہوناں۔۔۔ابھی ساری معصومیت ختم کر دونگا

کہتے اسکے چہرے پر اپنے ہونٹ مسلنے ہی لگا تھا لیکن زمل کے

مسلسل خود کو چھڑانے کی کوشش اسکے آڑے آرہی تھی

ہلنا بند کرو ورنہ یہی سانسیں روک دونگا۔۔۔" وہ اب سیدھا دبی

آواز میں اسکے منہ پر غرایا تھا سانس تو اسکے جملے پر ہی رک

گئی تھی وہ ساکت ہو گئی تھی بلکل ساکت جب نوفل شیطانی

مسکراہٹ مسکراتا اسکی گردن پر جھکا جس پر جھکتے وہ بری

طرح وہاں اپنے دانت گاڑھ چکا تھا۔زمل کے منہ سے چیخ نکلنے

ہی لگی تھی کہ نوفل ہاتھ رکھتے وہ چیخ وہی ختم کر گیا

آنسوؤں کا ایک سیلاب اسکی ہیزل آنکھوں سے رواں ہوا تھا وہ

اسکے نیچے دبی روتی سسکتی اس درندے کا قہر اپنی نازک

گردن پر برداشت کر رہی تھی آنکھیں ضبط کے مارے بند ہوتی
گئی کہ جب اسے اپنے کندھے پر اسکا ہاتھ محسوس ہوا وہ ہاتھ
رکھتے اسکی شرٹ بری طرح سے پھاڑ چکا تھا
زمل پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی لیکن وہ وہ
دیکھ نہیں غرا رہا تھا ایک وحشی درندہ بن کر پل کی پل وہ زمل
کی پوری شرٹ پھاڑ چکا تھا اس نے تڑپ کر اپنے ہاتھوں سے خود
کو چھپانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسکے دودھیا بدن کو
دیکھ اپنی آنکھوں میں مزید وحشت بھرتا اس پر کسی بھوکے
گدھ کی طرح جھپٹا تھا کہ زمل تڑپ کر رہ گئی وہ سارے بدن
کو اپنے ہاتھ اور ہونٹوں سے محسوس کرنے لگا کہ اسی پل
دروازہ کھلا تھا اور باہر سے آنے والے شخص کی آنکھیں یہ منظر دیکھ کر
پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی وہی نوفل کا رنگ ایک دم

لٹھے کی مانند سفید پڑا اور زمل۔۔۔؟ وہ تو مر چکی تھی روح
فنا ہو چکی تھی وہ بے جان ہو چکی تھی اسکے بعد جو قیامت
فہد کے گھر پر ٹوٹی تھی وہ صرف ایک ذہن ایک ننھا ذہن رہتی
دنیا تک نہیں بھولنے والا تھا

@@@@@@@@@@@@@

دن سے رات ہو چکی تھی لیکن پاشا کا کوئی پتہ نہیں چلا اسکے
بندوں سے بھی یہی پتہ چلا کہ وہ یہاں سے اکیلا نکلا تھا اور
جب وہ منع کر دے تو کسی میں ہمت نہیں ہوتی تھی اسکے
پیچھے جانے کی یا قوت اور برلاس پاگلوں کی طرح اسے ہر ٹھکانے
پر ڈھونڈ چکے تھے لیکن وہ نہیں ملا اور اگر وہ وہاں نہیں تھا تو
مطلب نیوز سچ تھی اسے سچ میں گرفتار کر لیا گیا تھا وہ دونوں
نڈھال سے ہال میں داخل ہوئے سامنے ہی زمل ایک پیر پر کھڑی

بے صبری سے انکا نہیں اپنے ہبی جان کا انتظار کر رہی تھی بچوں
کو مشی کی لاکھ منتیں کرنے پر اس نے فیڈ کروا کر سلا دیا تھا
اور اب خود بے چین تھی آپریشن والا درد اسکی لاپرواہی کی
وجہ سے ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا لیکن وہ دھیان نہیں دے رہی
تھی وہ پاگلوں کی طرح یہاں وہاں چکر کاٹتی گھڑی کی ایک ایک
سیکنڈ والی سوئی کو دیکھ رہی تھی جب وہ دونوں اندر آتے
دکھائی دیے یاقوت اور برلاس کو دیکھ مشی بھی اٹھ گئی تھی
ساتھ ہی کومل بھی
جب کہ زمل دونوں کو چھوڑے باہر کی جانب لپکی وہ بھاگتی
ہوئی سیدھا ڈیرے سے نیچے آئی تھی جہاں انکی گاڑی کھڑی تھی
ک۔۔۔ کہاں ہیں میرے ہبی۔۔۔" خالی گاڑی دیکھ وہ یہاں وہاں
دیکھتی ہزیانی سی ہوتی بولی جب ان دونوں نے بے بسی سے

اسے دیکھ کر آنکھیں موندی

" بولیں۔۔۔میرے ہبی کہاں ہیں آپ دونوں انکو لینے گئے تھے ناں
وہ دونوں کے سامنے آتی انکے بازو جھنجھوڑ کر بولی تھی وہ

دونوں خاموش تھے بے بس تھے

چپ کیوں ہیں بولیں۔۔۔۔!!!!انکی خاموشی دیکھ وہ یکدم چیخی
آپ دونوں لینے گئے تھے ناں۔۔کہاں چھوڑ آئے میرے ہبی کو
بتائیں۔۔۔"وہ خاموش تھے سر جھکا کر کھڑے تھے یہ دیکھ زمل
کا دل بری طرح سے لرزا وہ بے ساختہ قدم پیچھے اٹھاتی سر
نفی میں ہلاتی چلی گئ

نہیں۔۔۔۔نہیں مم۔۔۔میرے ہبی کو۔۔۔ک۔۔کوئی ہاتھ بھی
نہیں لگا
سکتا۔۔۔مم۔۔میں جانتی ہوں۔۔انکو۔۔وو۔۔۔وہ کمزور نہیں ہیں

وہ پاگلوں کی طرح بولتی جارہی تھی گرم سیال روانی سے
بہتا جارہا تھا وہ اپنے حواس کھو رہی تھی بار بار اس اینکر کے
الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے "انکو عدالت نے پھانسی
دینے کا حکم جاری کر دیا ہے "انکو عدالت نے پھانسی پاشا گرفتار
منور کے قاتل عدالت نے پھانسی خطرناک دھشت گرد "الفاظ گڈ
مڈ ہونے لگے تھے اسکا
سر چکرانے لگا تھا وہ بے جان ہونے لگی تھی بینڈج سے خون
نکلتا بیلی سائیڈ سے اسکی شرٹ کو سرخ کرنے لگا وہ وہی زمین
پر گرتی بے سدھ ہوتی چلی گئی نیم آنکھیں بند ہوتے ہوئے بھی
اسے سب خود پر جھکے نظر آئے سب کے ہونٹ ہلتے محسوس
ہوئے لیکن اسکے لب بس انہی لفظوں کے زیر پھڑ پھڑا رہے تھے

میرے ہب۔۔۔ ہبی ک۔۔۔ مز۔۔ور۔۔۔ن۔۔ "آنکھیں بند ہو"
چکی تھی

جسم بے جان ہو گیا تھا آنکھوں سے آخری موتی ٹوٹ کر کان کی
لو میں جذب ہو گیا

یاقوت نے اسے بانہوں میں بھرتے وہاں موجود صوفے پر لٹایا
کومل اور مشی کے یک برف ہوتے ہاتھ پیر مسلتی جا رہی تھیں

اسکا پورا جسم برف بنتا جا رہا تھا

کمبل اٹھا کر لاؤ۔۔۔ "کومل کے کہتے برلاس فورا اندر کی جانب
دوڑا اور کمبل کے کر آیا جسے اس نے زمل پر ڈالا وہ دونوں اب
بھی اسکے ہاتھ پیر مسل رہی تھیں یہ منظر بہت خوف ناک تھا
آدھی رات تک زمل کو ہوش نہیں آیا تھا اور نہ وہ آیا تھا جس
کی وجہ سے وہ مر رہی تھی

بھائی آخری بار آپ کے روم سے نکلے تھے کیا بات ہوئی تھی آپ
لوگوں کی۔۔۔؟ برلاس کو وہ دن یاد آیا تھا جب زمل کے ساتھ
زیحال کا جھگڑا ہوا تھا وہ پریشان گھر سے نکلا تھا اور جب وہ
اپنے حواس میں نہیں ہوتا تھا تو اسکے دشمنوں کو موقع مل
جاتا تھا اس پر جھپٹنے کا آج بھی اگر وہ اسے گرفتار کیا گیا تھا
تو ضرور وہ اپنے حواس میں نہیں تھا
کومل کچھ دیر خاموش رہی اور پھر دھیرے دھیرے صبح والی
ساری باتیں انکو بتادی جسے سنتے برلاس اور یاقوت کا دل دھک
سے رکا تھا دونوں کا رنگ پل میں زرد ہوا یہ اتنی چھوٹی بات
بہ تھی جسے اتنی آرام سے کہہ دیا جاتا وہ انسان جو اپنے رشتوں
کیلئے جان دیتا تھا جو انکے لئے پاگل تھا اسے کس حد تک یہ بات
زخمی کر گئی ہو گی یاقوت کی آنکھیں پل میں سرخ ہوئی ہاتھ

کی مٹھیاں بھینچی وہ جبڑے بھینچے کمرے کی جانب گیا جب
اسے اتنے غصّے میں جاتے دیکھ اسکے پیچھے مشی اور
برلاس بھی آئے یاقوت دھاڑ سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا
سامنے ہی پامیر اپنے ہاتھ ہلانے کی کوشش کر رہا تھا جب ان سب
کو دیکھ ایک پل کو ساکت ہوا اور سوالیہ نظروں سے دیکھنے
لگا

اسکی نظروں میں پہلے سے ہی ملال تھا شرمندگی تھی اذیت
تھی یقیناً وہ خود بھی اپنے لفظوں پر اب تک نادم تھا لیکن اب
کیا فائدہ جب تیر کمان سے نکل گیا آنکھ سے نکلا آنسوں اور
زبان سے ادا ہوا لفظ کبھی واپس نہیں ہو سکتا ہمارے آدھے

رشتے تو اسی وجہ سے کھوکھلے ہو گئے

یاقوت کو اپنے سامنے اس طرح کھڑے دیکھ اسکے چہرے کا ملال
بڑھا اذیت بڑھی وہ منہ پھیر گیا جو یاقوت کی بھینچی مٹھیوں
میں شدّت بھر گیا اسکا چہرہ غضّے کے مارے شدید سرخ ہوا جا
رہا تھا اس نے اپنے پیچھے پینٹ میں اڑسی گن نکالی
یہ دیکھ مشی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی لیکن اسے زیادہ حیرت
ہوئی جب یاقوت نے وہ گن پامیر کی جانب اسکی گود میں
اچھالی پامیر نے بندوق دیکھ اسے بھی سوالیہ نظروں سے دیکھا
اٹھایہ گن۔۔۔اور جتنی گولیاں مارنی ہے مار۔۔۔۔ نکال اپنا غصّہ
میں نے ہاتھ اٹھایا تیری بیوی پر مجھے مار۔۔۔۔"دھیمے لہجے
میں بولتا بولتا وہ آخر میں تقریباً دھاڑ پڑا مشی نے آگے بڑھ کر
تڑپ کر اسکا بازو تھام لیا اسی پل کومل بھی اندر آئی تھی

کیونکہ انکی آوازیں صاف باہر جارہی تھیں جتنی تیز وہ دھاڑا
تھا

پامیر ساکت سا اسے دیکھے گیا برلاس نے بھی یاقوت کا کندھا
تھام لیا تھا کیونکہ چہرے کی بڑھتی سرخی اسکے اندر کی حالت
صاف بیاں کررہی تھی پامیر نظریں جھکا گیا

بدلے میں تھپڑ مارنے ہیں میں کھالونگا میں نے تین لوگوں کے
سامنے ہاتھ اٹھایا تمہاری بیوی پورے علاقے کے بندوں کے سامنے
اپنا بدلہ لے لے۔۔۔افف تک نہیں کرونگا۔۔۔"آخر میں آواز بھیگی
تڑپ گھلی برلاس نہیں کرتا تھا برداشت وہ اپنے بھائیوں میں یہ
پھوٹ نہیں دیکھ سکا وہ روپڑا تھا روتو مشی بھی رہی تھی

وہ بار بار یاقوت کو کندھے سے تھامے آگے بڑھنے سے روک رہی
تھی

کیونکہ وہ اذیت اتنی نہیں ہو گی جتنی پھر دد۔۔۔دوبارہ یتیم ہونے
پر ہو گی۔۔۔۔"آہ اس لفظ پر اسکی روح کانپ اٹھی تھی ساتھ
پامیر نے بھی تڑپ کر جھکی نظریں اٹھائی یہ لفظ اتنا عام نہیں
تھا اسکا مطلب بہت بھیانک تھا بہت زیادہ
ہم سے ہمارا باپ ہمارا بھائی ہمارا دوست نہ چھینو۔۔۔ہمیں مارنا
ہے مار لو پیر پکڑوانا چاہتا ہے میں پیر پکڑ لیتا ہوں۔۔۔"وہ اپنا
آپ چھڑاتا اسکے قدموں میں بیٹھ گیا تھا یہ دیکھ مشی کا کانپتا
ہاتھ اپنے دل کے مقام پر گیا کومل یہ سب دیکھتی رو رہی
تھی یہ تو
اسکی دلی خواہش تھی ناں ان بھائیوں کو جدا کرنے کی اسکی
خواہش پوری ہو رہی تھی وہ ٹوٹ رہے تھے بکھر رہے تھے لیکن
تب جب وہ ایسا نہیں چاہتی تھی وہ اب نہیں چاہتی تھی ایسا

کچھ وہ سب کے ساتھ رہنا چاہتی تھی

یاقوت کے ہاتھ اپنے پیروں پر لگتے پامیر نے کرنٹ کھا کر اپنا پیر
کھینچا وہ بے جان ٹانگ جو کل سے اب تک ہلنے پر بھی انکاری
تھی اپنے بھائی کے لمس کو محسوس کرتے اس میں جان سی بھر
گئی اور اتنی کہ وہ پوری طرح سے حرکت میں آگئی تھی

کمزوری کے باعث پامیر کے وجود پر لرزا سا طاری ہو رہا تھا اس
کے خشک ہونٹوں پر کپکپاہٹ بڑھی

اپنے بھائیوں کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھنا قیامت خیز منظر
تھا مرد نہیں روتے کیوں کیا انکو تکلیف نہیں ہوتی انکی بھی
بے بسی کا ایک سٹیج ہوتا ہے جہاں انکی بھی برداشت ختم ہو
جاتی ہے آج انکی بھی ہو گئی تھی یہ ان تین بھائیوں کا معاملہ
تھا انکی بیویوں کا وہاں کوئی کام نہیں تھا مشی اور کومل

باہر نکل گئی تھیں وہ نہیں دیکھ سکتی تھیں یہ سب انکے دل
کمزور تھے جب اس منظر سے دل پھٹ جاتا
پامیر نے اپنے ایک بازو وا کیا جسے دیکھ برلاس تو اسی پل
اٹھتا جا کر اسکے سینے سے لگ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا
یاقوت وہی بیٹھا بیٹھا سر جھکا کر روتا گیا بے بسی سے آنکھیں
صاف کرتا گیا جب پامیر نے خود ہمت کرتے اپنے جسم کو حرکت
دینی شروع کی برلاس نے اسے اٹھنے میں مدد دی وہ وہی بیڈ
پر آگے کو کھسکتا دھیرے سے یاقوت کے قریب ہوا اور اسکے
کاندھے پر سر رکھتا تڑپ کر رو دیا یاقوت صرف اسکے رخصار پر
ہی ہاتھ رکھ سکا پاشا کے بعد وہ انکا بڑا تھا لیکن اس وقت وہ
خود بے جان تھا بے بس تھا اسے اپنا بڑا چاہیئے تھا
تینوں کی حالت ایسی تھی گویا تینوں بچے ہوں اور اپنے باپ

کیلئے تڑپ رہے ہوں

ایم سوری بھائی۔۔۔ایم سو۔۔۔ سوری میں۔۔" وہ نہیں کر پایا اپنا جملہ پورا اور تڑپ کر رو دیا یاقوت نے اسی پل ایک بازو اسکے پیچھے سے گزارتے اسے اپنے سینے سے لگا لیا برلاس بھی دوسری جانب سے آتا اسکے سینے سے لگ گیا وہ دونوں کے بیچ انکو اپنی چھاؤں دے رہا تھا

میں ایسا۔۔۔ہر۔۔ گز۔۔۔ نہیں چاہتا۔۔۔ تھا۔۔۔" وہ اٹک اٹک کر لفظ

ادا کرتا گیا یاقوت نے اپنی گرفت اس پر مضبوط کر دی وہ جانتا تھا کہ پامیر نے صرف غصّہ نکالا تھا لیکن اسکا غصّہ ان میں یتیمی کا ڈر پھر سے اجاگر کر جائے گا اسکا اندازہ کسی کو نہیں تھا

انہوں نے کومل کو تب سہارا دیا جب ہم سب نے اس سے منہ موڑ لیا۔۔۔انہوں نے ایک ایک کو سمجھایا۔۔۔وہ کومل کو تمہارے پاس لے کر آئے تاکہ اسے محسوس کر کر تم ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔راتوں کو "زمل کو چھوڑ کر میں نے انکو تمہارے پاس بیٹھے دیکھا ہے۔۔۔

کچھ دن پہلے کمرے میں پانی ختم ہونے کی وجہ سے وہ کچن سے پانی لینے آیا تھا جب اسکی نظریں کندھوں پر شال ڈالے پاشا پر گئی تھی اسے تب پتہ چلا تھا دن کی روشنی میں صرف ایک نظر پامیر کا حال احوال پوچھنے والا پاشا رات کو اسکی خیر خبر لیتا تھا سب کو لگا تھا اس نے پامیر کو ماہم کے سہارے چھوڑ دیا تھا لیکن نہیں وہ خود اسکی ایک ایک چیز دیکھتا تھا وہ بظاہر پتھر دل لگتے ہیں۔۔۔لیکن آج بھی وہ ہماری اسی طرح

راتوں کو نگرانی کرتے ہیں۔۔۔علاقے کے پہرے پر ہم ہوتے تھے

۔۔۔

وہ ہمارے پہرے پر ہوتے تھے۔۔۔" پامیر کو یاد آیا جب اس نے اسے
گھر اپنی بیوی کے پاس رہنے کیلئے کہا تھا مطلب وہ سچ میں
آتا تھا اور انکو دیکھتا تھا پامیر اور برلاس اسکی باتیں
ایسے چپ سادھے سن رہے تھے گویا کوئی بڑا انکو سٹوری سنا رہا
ہو انکی فیورٹ سٹوری ہاں جہاں انکے بڑے بھائی کا ذکر ہو وہ
بات انکی پسندیدہ بات ہوتی تھی جسے وہ پورے دل سے سنتے
تھے
کتنی ہی دیر وہ تینوں اسی طرح چپکے بیٹھے رہے جب باہر سے
کومل اور مشی کی آواز سنائی دی زمل چیخ رہی تھی شاید وہ
ہوش میں آگئی تھی یاقوت انکو چھوڑ کر باہر کی جانب بھاگا

چ سچ میں ہوش میں آچکی تھی

میرے۔۔۔میرے ہبی کہاں ہیں۔۔۔"آنکھ کھلتے اسکی ایک ہی گردان

تھی اتنی سی دیر میں وہ بخار میں تپنے لگی تھی اسکی بے

ہوشی کی حالت میں کومل پھر سے اسکی ڈریسنگ کر چکی تھی

لیکن جس طرح وہ بے قابو ہو رہی تھی اس طرح پھر سے اسکی

ڈریسنگ خراب ہو جاتی

زمل۔۔۔زمل ریلیکس۔۔۔پاشا آجائیں گے۔۔۔"مشی اسے کندھے

تھامے پر سکون سی کرنے لگی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی ان

دو عاشقوں کو ایک دوسرے کے بغیر کیسے بن آب مچھلی کی

طرح تڑپتے تھے

نہیں۔۔۔ مم۔۔۔مجھے ہی چاہیئے۔۔۔میں خود چلی جاؤنگی۔۔۔چھ

۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔"وہ اپنا بازو چھڑاتی صوفے سے نیچے اترنے

لگی

"زمل۔۔۔زمل۔۔۔ریلیکس۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔۔"وہ چھڑا چکی تھی خود کو وہ بپھر چکی تھی اور

اس بپھری شیرنی کو صرف اسکا شیر ہی کنٹرول کر سکتا تھا

باقی کسی کے بس کی بات نہیں تھی یاقوت بے بسی سے اسے

دیکھے گیا

زمل۔۔۔تمہارا بینڈج خراب ہو جائے گا۔۔۔زمل۔۔۔"کومل اسکے

پیچھے پیچھے تھی وہ باہر کی جانب جا رہی تھی جب بیچ

راستے میں ایک دم یاقوت حائل ہوا سپاٹ چہرہ لئے اسے دیکھ

زمل کے قدم وہی منجمند ہوئے وہ چٹان کی طرح کھڑا تھا جسے
ہٹا کر جا پانا زمل جیسی نازک لڑکی کیلئے نہ ممکن تھا وہ پہلے
ہی بخار میں تپنے کی وجہ سے بری طرح ھانپ رہی تھی
اندر جاؤ۔۔۔"وہ اتنے سخت لہجے میں بولا تھا کہ زمل قدم آگے
نہیں اٹھا پائی
سنا نہیں۔۔۔میں نے کہا اندر جاؤ۔۔۔"وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سیدھا
دھاڑا تھا جس سے زمل خوف زدہ سی ہوتی پیچھے کی جانب
قدم اٹھاتی گئی سر نفی میں ہل رہا تھا آنکھوں سے گرم سیال
بہہ رہا تھا وہ الٹے قدموں اپنے کمرے کی جانب دوڑ گئی اور جاتے
اپنا دروازہ اندر سے بند کر گئی کومل اسکے پیچھے پیچھے گئی
تھی جب کہ مشی وہی یاقوت کے پاس رہی جو زمل کے جاتے
پھر سے کندھے ڈھیلے چھوڑتا وہی زمین پر بیٹھتا چلا گیا مشی

تڑپ کر اسکے قریب آئی تھی

میں۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔میں کیسے لاؤں پاشا کو۔۔۔" وہ چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں دیے بے بسی سے بولتا چلا گیا اس وقت اسکی حالت اجڑی پڑی تھی ماتھے پر بکھرے بال ایک کف کھلا شرٹ کی ایک سائیڈ پینٹ سے باہر نکلی ہوئی چہرے پر بے بسی آنکھیں روئی روئی سی وہ سیاہ آنکھیں جن میں مشی ڈوبی تھی آج ان میں کرب کی انتہا تھی کرچی دل صاف دکھائی دے رہا تھا

اللہّ پاک سب بہتر کریں گے۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔" وہ دلاسہ دیتی اسکے ساتھ وہی زمین پر بیٹھ گئی یہ رات پاشا کی فیملی پر قیامت بن کر ٹوٹ رہی تھی صبح فجر ہونے والی تھی آسمان پر نیلی روشنی پھیلنے والی تھی لیکن پاشا کا اب تک کوئی اتہ پتہ نہیں تھا نہ اسکا نمبر مل رہا تھا وہ بھی مسلسل پاور آف آ

رہا تھا اسی کی وجہ سے یاقوت اسے ٹریس نہیں کر پا رہا تھا
ورنہ اب تک وہ ہمیشہ کی طرح سب پر قہر برپا کر چکا ہوتا اب
اگر بندے پھیلا دیتا ملک میں تو کہیں جو پھانسی کل دی جانی
تھی وہ آج نہ دے دیتے اسی ڈر سے وہ اب تک خاموش تھا اس
بات کا اعتراف اس نے کیا تھا کہ پاشا کے بغیر وہ کچھ نہیں ہے
وہ انکی طاقت تھا اور یہ سب اسکی کمزوری

وہ دونوں بیٹھے ہی تھے کہ زمل کے کمرے سے توڑ پھوڑ کی
آوازیں آنے لگی دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور
کرنٹ کھا کر اٹھتے سیدھا اسکے کمرے کی جانب گئے اندر سے
چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنے کی آوازیں آ رہی تھی جن کی آوازوں
سے شاید بچے ڈر کر رونے لگے تھے لیکن وہ اپنے حواس کھو رہی
تھی وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی

زمل۔۔۔زمل دروازہ کھولو۔۔۔"یاقوت نے دروازہ تقریباً پیٹ ڈالا
تھا لیکن اندر توڑ پھوڑ بڑھتی جارہی تھی کومل تب سے یہی
کھڑی اسے آوازیں دے رہی تھی
مجھے۔۔۔میرے۔۔۔۔ہبی۔۔۔۔چاہیے۔۔۔"ہچکیوں میں روتے
اس نے
سامنے ٹیبل پر رکھا فلاور واس اٹھا کر زمین پر دے مارا تھا
میں۔۔۔نے انکو۔۔۔۔منع کیا۔۔۔۔تھا۔۔۔روکا۔۔۔تھا۔۔۔"اگلا
فلاور واس
زمین بوس ہوا کہ نہ۔۔۔کریں۔۔۔یہ۔۔۔کام۔۔۔چھوڑ۔۔۔دیں
۔۔۔"وہ
روتی جاتی کمرے کی ایک ایک چیز پھینکتی جاتی وہ۔۔۔نہیں

باز آئے۔۔۔انہوں۔۔۔نے۔۔۔ نہیں۔۔۔مانی۔۔۔میری

۔۔۔بات۔۔۔"بیڈ کی

چادر پوری قوت سے کھینچتے اس نے زمین پر پھینکی بچوں کی

رو رو کر ہچکی بندھ چکی تھی لیکن وہ ہوش میں نہیں تھی

وہ۔۔۔ جھوٹے ہیں۔۔۔زیحال۔۔۔خان۔۔آفندی۔۔۔ جھوٹا

۔۔۔۔ہے۔۔۔اسے

کوئی۔۔۔ محبت۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ہے۔۔۔ہوتی۔۔۔تو۔۔۔میری

" ۔۔۔مان۔۔۔لیتا

ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ساری چیزوں پر ہاتھ مارتے انہیں ایک

جھٹکے میں زمیں پر پھینکتی چلی گئی

مشی اور کومل اب بھی کھڑی چیخ رہی تھیں جب کہ یاقوت

صدیس کے کمرے سے ڈپلیکیٹ چابی لینے چلا گیا تھا ان دنوں

انکی وجہ سے وہ ڈیرے کی دوسری جانب سوتا تھا اس لئے
درمیان میں فاصلہ ہونے کے باعث اسے دیر لگتی چلی گئی تب
تک زمل مزید توڑ پھوڑ کرتی چلی گئی

زمل۔۔۔پلیز اوپن داڈور۔۔۔اپنے بچوں کو دیکھ لو۔۔۔پلیز۔۔۔زمل
"

میں۔۔۔نے۔۔۔کہا۔۔۔تھا۔۔۔انکو۔۔۔آپ۔۔۔کو۔۔۔کچھ
۔۔۔ہوا۔۔۔تو۔۔۔میں
بھی۔۔۔مر۔۔۔جاؤنگی۔۔۔میں۔۔۔ختم۔۔۔کر۔۔۔لونگی
"۔۔۔خود کو۔۔۔

اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا شو پیس اٹھا کر پوری قوت
سے سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے مرر پر دے مارا تھا جس کے لگتے وہ
کئی ٹکڑوں میں بٹا اسکے ٹکڑے ہوا میں اڑتے زمین پر بکھرنے لگے

انکو عدالت نے پھانسی پاشا گرفتار منور کے قاتل عدالت نے "
پھانسی خطرناک دھشت گرد "الفاظ پھر سے ذہن میں گونجے اور
زمل کے جسم سے روح کھینچ گئے اسکے ہی جان کو پھانسی
دی جارہی تھی یہ۔۔۔یہ سوچ ہی زمل کو مار گئی تھی اسے نفرت
ہورہی تھی زیحال خان آفندی سے۔۔۔وہ۔۔۔خود۔۔۔تھے۔۔۔انکو
۔۔۔
مجھ۔۔۔کوئی۔۔۔پیار۔۔۔نہیں۔۔۔تھا۔۔۔انکو۔۔۔بس۔۔۔اپنے
۔۔۔کام۔۔
۔سے پیار۔۔۔تھا" بدحواس سی ہوتی سر دونوں ہاتھوں میں
تھامے زمیں پر بیٹھتی چلی گئی گرم سیال ابل ابل کر آنکھوں سے
نکل رہا تھا بچوں کی آواز میں تڑپ بڑھ رہی تھی
ہی۔۔۔۔یہ۔۔۔۔" وہ پوری قوت سے چلا اٹھی تھی اسکی چیخ

پر کمرے کی ایک ایک چیز پر لرزا سا طاری ہو گیا تھا تب ہی روتے
ہوئے اسکی نظر سامنے زمیں پر پڑے کانچ کے ٹکڑے پر گئی اس
نے لپک کر وہ ٹکڑا اٹھالیا جو تین تکون تھا
انکو عدالت نے پھانسی پاشا گرفتار منور کے قاتل عدالت نے "
پھانسی خطرناک دھشت گرد "الفاظ پھر سے ذہن میں گونجے
پورے کمرے میں گونجے اور گونجتے چلے گئے زمل نے بنا سوچے
سمجھے اسے اپنی نازک کلائی پر رکھتے بے دردی پھیر دیا جس
کے پھرتے ایک سرخ خون کا پھوارا پھوٹا زمین کو سرخ کرتا چلا
گیا اسی پل دروازہ کھلتے وہ تینوں اندر آئے تھے سامنے کمرے کو
تہس نہس ہوئے دیکھ انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی زمین
پر ہر جگہ کانچ بکھرا پڑا تھا ٹیبل الٹی پڑی تھی بیڈ شیٹ کہیں
پڑی تھی کشن کہیں پڑے تھے اصل جان انکی تب نکلی جب نظر

بیڈ کے اس پار بیٹھی زمل پر گئی یاقوت اور کومل دوڑ کر اسکے
قریب گئے جبکہ مشی نے لپک کر دونوں بچے اٹھائے تھے جن کی
رونے کی آواز ہر دکھ پر بھاری پڑ رہی تھی انکار و نار وح تک کو
کانپنے پر مجبور کر رہا تھا ور و کر دونوں کے ننھے ننھے سے
چہرے سرخ ہو چکے تھے ہچکیاں بندھ چکی تھی مشی نے دونوں
کو تڑپ کر اپنے سینے سے لگایا

زمل۔۔۔۔زمل یہ کیا کیا۔۔۔۔"کومل نے پاس بیٹھتے فوراسے اسکی
کلائی تھامی خون اب تک روانی سے بہہ رہا تھا زمین پر پڑا
خون کسی زبح ہوئے بکرے کا منظر پیش کر رہا تھا لیکن وہ چپ
تھی درد محسوس نہیں کر رہی تھی کومل نے اپنا دوپٹہ اتار کر
جلدی سے اسکی کلائی پر باندھا تاکہ مزید خون بہنے سے رک
جائے زمل پر دھیرے دھیرے پھر سے بے ہوشی طاری ہو رہی تھی

اس سے پہلے وہ وہی زمین پر گرتی یاقوت نے اسے تھامتے اپنا
سہارا دیا اسکا سر یاقوت کے کندھے پر آٹکا تھا آنکھیں بند ہو
چکی تھیں ان سب میں اگر کسی کا زیادہ نقصان ہو رہا تھا تو
زمل اور اسکے بچے تھے آہ کیوں وہ ایک شخص سب کی زندگی
میں اتنا ضروری تھا اسکے بغیر اسکا خاندان کیسے بکھر رہا تھا
ٹوٹ رہا تھا وہ واقعی سب کو جوڑ کر رکھنے والی چین تھا
یاقوت نے اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا تب تک کومل باہر کی جانب
بھاگتی اپنے کمرے سے فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر لائی اور جھٹ
سے اسکی کلائی پر سفید پٹی باندھ دی بخار بڑھتا جا رہا تھا
اسکے ہاتھ کو چھونے سے ہی ایسا لگ رہا تھا مانو کسی بھٹی سے
نکلے کسی گرم لوہے کو ہاتھ لگا دیا ہو پیٹ پر کیا گیا بینڈج پھر
خراب ہو چکا تھا

مشی دونوں بچوں کو باہر لے جاتی چپ کروا چکی تھی لیکن
دونوں بھوک سے بلک رہے تھے اسے سمجھ نہیں آئی کیا کرے تب
ہی ذہن میں مارکیٹ سے ملنے والا دودھ کلک ہوا اس نے فورا
برلا اس کو بھیج دیا تھا جو جلدی سے جا کر مارکیٹ سے پیک
برانڈڈ دودھ لے کر آیا تھا جو باآسانی نومولود بچوں کو بھی
پلایا جاسکے مشی نے چھوٹی فیڈرز بھی منگوائی تھی جن میں
دودھ نیم گرم کر کر بھرتے اس نے دونوں بچوں کو پلایا پہلے
پہل تو دونوں نے پیا لیکن جب محسوس ہوا کہ یہ ماں کا دودھ
نہیں ہے تو اسی وقت چھوڑ دیا اور رونے لگے مشی نے بے بسی
سے برلا اس کو دیکھا وہ بھی اسے ایسے ہی دیکھ رہا تھا وہ اٹھ
کر اندر چلا گیا زمل کے پاس
صبح ہو چکی تھی اسکی روشنی پہاڑوں کو خود میں نہلا چکی

تھی لوگ اپنے اپنے کاموں پر جانے لگے تھے عورتیں گھروں کی
صفائیاں کرتی بچے اسکول جانے لگے سب کی صبح نارمل تھی
سوائے پاشا کی فیملی کے سب کی رات آنکھوں میں کٹتی صبح
بھی کسی اذیت سے کم نہیں تھی وہ اب بھی نہیں آیا تھا
بچے اب بھوک سے بے حال ہونے لگے تھے مشی انکو لے کر اپنے
کمرے میں آگئی تھی کیونکہ آج باہر برف باری ہونے لگی تھی
ٹھنڈ حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی وہ دونوں کو اپنی گود میں لئے
اپنے ساتھ کمبل میں لپیٹے بیٹھی تھی لیکن وہ دونوں تھے کہ
رونے سے ہی باز نہیں آرہے تھے اتنے میں یاقوت نڈھال سا کمرے
میں داخل ہوا نظر سامنے مشی پر گئی اس نے بھی اسی وقت
یاقوت کو دیکھا آنکھوں کی بے بسی دیکھتے ہی بڑھ گئی وہ اب
رو دینے کو تھی دونوں بچوں کے رونے سے وہ آدھی رات سے

ہلکان ہو رہی تھی

بھوک لگی ہو گی دونوں کو۔۔۔" وہ پاس بیٹھتے دونوں کے نورانی چہرے دیکھ دھیمی آواز میں بولا وہ دونوں بھی شاید رو رو کر تھک چکے تھے انکی ماں کو ان پر رحم نہیں آیا تب ہی دونوں پر شدید نیند کا غلبہ طاری ہونے لگا جیسے وہ بیچ میں روتے ہوئے سو جاتے اور بھوک کی شدّت کی وجہ سے پھر اٹھ جاتے اور رونے لگتے

نہیں پی رہے دودھ میں نے کوشش کی ہے۔۔۔" وہ بے بسی سے بولی لہجہ بھاری تھا

ایک ماں کی طرح کوشش کی ہے۔۔۔؟ اسکے سوال پر مشی نے سوالیہ اور حیرتبھری نظروں سے اسے دیکھا

مم۔۔۔ مطلب۔۔۔" اسے واقعی سمجھ نہیں آئی تھی

ماں کی طرح اپنی آغوش میں لوا تنے سے بچے کو دودھ سے
مطلب نہیں ہوتا وہ توانکو کوئی بھی پلادے۔۔۔ لیکن وہ آغوش
"کی نرمی محسوس کرتے ہیں۔۔۔وہ نہ ملے تو رونے لگتے ہیں۔۔۔
اسکی باتوں میں عجیب سا اثر تھا جو مشی کو عجیب سی
کشمکش میں مبتلا کر رہا تھا
لل۔۔۔ لیکن۔۔۔میں۔۔۔" وہ یہ نہیں کہہ سکی کہ اس میں تو وہ
کوالٹی بھی نہیں وہ تو بس محبت بھری آغوش دے سکتی ہے
یاقوت نے آگے بڑھ کر زامل کو اسکی گود سے لے کر بیڈ پر ایک
جانب لٹایا اور زالے کو ٹھیک سے اسی کی گود میں مشی چپ
چاپ اسے دیکھتی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آخر وہ
کرنا کیا چاہتا ہے تب ہی ایک دم اسکا چہرہ سرخ ہوا جب یاقوت
نے فیڈر اسکی دھڑکن کے مقام سے لگاتے زالے کے منہ میں دی

اور وہ سوتے میں بھی گٹ گٹ پینے لگی تھی مشی یہ دیکھ
حیران ہوتی چلی گئی اپنی حالت دیکھ وہ بھی یاقوت کے سامنے
اسکا دل اتنی زور سے دھڑکا تھا کہ اسکی آواز کان کے پردے
پھاڑنے لگی تھی
مشی کبھی دودھ پیتی زالے کو دیکھتی تو کبھی یاقوت کو جو
اب زامل کو گود میں لئے اسکے ہونٹوں کو چھوتے پیار کر رہا تھا
وہ اتنا رویا تھا کہ اب سوتے ہوئے بھی اسکی سبکیاں نکل رہی
تھی یہ دیکھ یاقوت کا دل کٹ کر رہ گیا
زالے کا پیٹ بھرتے وہ سو چکی تھی تب ہی مشی نے فیڈر اسکے
منہ سے نکالی اور اسے زمل کی طرح کندھے سے لگاتے پیٹھ
تھپتھپائی یہ عمل کل ہی اس نے زمل کو کرتے دیکھا تھا
زالے کو ٹھیک سے لٹاتے اس نے زامل کو یاقوت کی گود سے لیا اور

اپنی محبت بھری آغوش میں لیتے دوسری فیڈر اسکے منہ میں
دی یاقوت کے سامنے اسے اپنی دھڑکن سے لگانا اور ایسے پلانا
بہت عجیب لگا تھا لیکن ان سب میں ایک پل کیلئے ہی صحیح
اسے ماں ہونے کا احساس ہوا تھا ایک خوبصورت احساس
تب ہی دروازہ ناک ہوا یاقوت اٹھ کر باہر چلا گیا باہر برلاس کھڑا
تھا جو کچھ کہہ رہا تھا
مشی اسکے جاتے ٹھیک سے کمفرٹیبل ہو کر بیٹھتی زامل کو
مسکرا کر دیکھتی دودھ پلانے لگی اس نے آج ثابت کیا تھا کہ
ماسی ماں جیسی ہی ہوتی ہے اتنے وقت میں جب سب باقیوں
کو دیکھ رہے تھے مشی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اسے دونوں
سے شدّت والا پیار ہو گیا تھا تھے ہی دونوں اتنے پیارے گولو
مولو سے کوئی بھی دیکھے تو دونوں کو روئی سی موم سی

گڑیا سمجھیں آخر کو پٹھان کے بچے تھے جیسے باپ سبکو اپنی
خوبصورتی سے اٹریکٹ کرتا تھا ویسے ہی اسکے بچے بھی کرنے
لگے تھے

کچھ تو کرنا پڑے گا ہم ایسے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ
سکتے ان کی ہمت کیسے ہوئی پاشا کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔" برلاس
منہ سے آگ نکالتا دھاڑ رہا تھا اسکے اندر کا بچہ صرف اپنے
بھائیوں کے سامنے تھا اپنے غصّے کے معاملے میں وہ اپنے بڑے
بھائی کی کاربن کاپی تھا در میان والے دو پھر بھی غصّے پر قابو
کرنا جانتے تھے لیکن یہ بڑے اور چھوٹے آگ تھے

انکے ایک ایک تھانے کو جا کر آگ لگا دونگا ایک ایک کو سڑک پر
گھسیٹ گھسیٹ کر کتے کی موت ماروں گا۔۔۔" ہاں وہ کر سکتا تھا
جتنا اس وقت آگ بگولہ ہو رہا تھا اگر یاقوت اسکے ساتھ نہ ہوتا

تو وہ سب کو گھسیٹ چکا ہوتا

کیا ہو گا اس سے۔۔۔؟ زیادہ سے زیادہ وہ ڈر کر جلدی کریں گے اپنے

"کام میں۔۔۔ دماغ سے سوچو۔۔۔ برلاس۔۔۔

دماغ سے سوچنے کا وقت نہیں ہے بھائی۔۔۔" وہ کوفت سے بولا

تھا اسکے ہاتھ اپنی بھائی کی مرضی سے بندھے ہوئے تھے

بھائی ہمیشہ وقت پر ہمارے پاس پہنچے ہیں آپ کے وقت پامیر

بھائی کے وقت پھر ہم کیوں دیر کر رہے ہیں۔۔۔" آخر میں وہ

تقریباً دھاڑ پڑا تھا

یہ کیس الگ ہے میرے بھائی انکو لگ رہا ہو گا ہم اس بات سے

انجان ہیں تب ہی وہ ہر کام دھیرے دھیرے کریں گے اور اتنی دیر

میں ہم ان پر دھاوا بولیں گے۔۔۔ لیکن اکیلے نہیں۔۔۔" اسکی آخری

" بات پر برلاس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا" تو اور کون

یاقوت نے سپاٹ نظروں سے برلاس کو دیکھا اسکے منہ سے نکلنے
والا نام سنتے برلاس کی آنکھیں کھلتی چلی گئ وہ ایک ایسا
نام تھا جو ان سب فرعونوں پر بھاری تھا جو پاشا کا بھی باپ
تھا ان سب کاموں میں جس کے نام کا خوف ہی انکے دشمنوں کو
آدھا مار دیتا تھا اور جب وہ سامنے آتے تھے تو پورا دشمن مر
جاتا تھا
لیکن پاشا خفا ہونگے انہیں اس میں انوالو کرنے سے۔۔۔" برلاس
کچھ یاد کرتے ڈر ڈر کر بولا
زیادہ سے زیادہ ہاتھ اٹھالیں گے کچھ باتیں سنالیں گے ویسے
بھی جان سے بھی مارنا چاہیں تو جان بھی حاضر ہماری۔۔۔" اس
کے لہجے سے اپنے بھائی کی محبت صاف جھلک رہی تھی برلاس
مسکرادیا اس سارے میں وہ دونوں پہلی بار مسکرائے تھے لیکن

پاشا کو اپنے پیچھے جوتا اٹھا کر دوڑتے سوچ کر دونوں کی
مسکراہٹ سمٹی اپنا آپ پورے کشمیر میں گھومتا ہوا نظر آیا
افففف انکو یہ بھی منظور تھا بس کچھ منظور نہ تھا تو اپنے
بھائی کو کھونا نہیں۔۔۔ مر کر بھی نہیں

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

پچھلے ایک گھنٹے سے جم کرتے کرتے وہ اسکا پورا بدن پسینے
سے شرابور ہو چکا تھا بلیک ہی ویسٹ اور ٹراؤزر پہنے وہ خود کے
وزن سے ساتھ گنا زیادہ وزن کے ڈمبلز اٹھاتا مسلسل ورک آؤٹ
کرتا جا رہا تھا اسکے اسی لگن اور کوششوں کی وجہ سے آج
اسکے سکس ایبز تھے کسرتی بدن نوفل راحم خانزادہ جتنا دماغ
سے چست تھا اتنا ہی بدن سے بھی مضبوط تھا وہ چار لوگوں
کو ایک ساتھ اٹھا کر زمین بوس کر سکتا تھا

اسکے جم میں ایک بڑی سی تصویر لگی تھی ہیزل آنکھوں والی
لڑکی کی جسے دیکھ اس میں ایک عجیب سا جوش بھرتا تھا وہ
نہ چاہتے ہوئے بھی وقت اور برداشت سے زیادہ ورک آؤٹ کر جاتا
بچپن سے لے کر آج تک اس نے جو چاہا اس نے وہ حاصل کیا وہ
ہمیشہ فاتح بنا نکمے دوستوں میں رہ کر بھی وہ پوری کلاس میں
ٹاپ کر جاتا سکالر شپ پر وہ باہر سے ہائی ڈگری لی یہاں آکر
ایک کامیاب بزنس مین بنا جس بھی کام میں ہاتھ ڈالا اسے عروج
پر لے گیا جس چیز کو ہاتھ لگایا اسے سونا کر گیا غرض کے سب
حاصل ہوا اگر اب کچھ حاصل نہیں ہوا تھا تو وہ یہ لڑکی تھی
اسکا جنون۔۔۔جو ادھورا تھا اس نے آرام سے زمل کو ڈھونڈا
نارمل کڈنیپنگ کیس سمجھ کر لیکن جب سے پاشا کا پتہ چلا اس
میں آگ سی بھرتی چلی گئی اوپر سے رہی سہی کسر اسکے ماں

بننے نے پوری کر دی۔اس نے پاشا کو راستے سے ہٹانے کیلئے
جیلانی کا دل جیتا اسے پروجیکٹ صرف بینیفٹ کا بول کر اسکے
شیئرز سے زیادہ پروفٹ دے کر خوش کیا اسکے کاروبار کو اوپر
لے گیا امریکہ میں اسکا میچنگ لینس لینے کیلئے اس نے قتل تک
کر دیا تا کہ جیلانی اپنے بیٹے سے نکل کر پاشا پر فوکس کرے

کچھ عرصے قبل۔۔۔۔۔۔۔

امریکی لیزر آئی ہوسپٹل جہاں اس شام بہت لوگوں کا رش تھا
ڈاکٹر ایلجا ویلیم لوگوں کا ٹریمنٹ کر رہے تھے لوگ جوک در
جوک انکے پاس جا رہے تھے انکے ہاتھ میں نجانے خدا نے اتنی
شفا رکھی تھی کہ انکے پاس کوئی مریض بنا شفا کے واپس نہیں

آرہا تھا تب ہی ان سب مریضوں میں ایک سیاہ ہڈی اور سر پر
پی کیپ پہنے شخص انکے کیبن میں داخل ہوا جسے دیکھ ڈاکٹر
ویلیم نے مسکرا کر خوش آمدید کہا لیکن تب ہی اس نے اندر سے
دروازے کی چٹکنی اوپر کی یہ دیکھ ڈاکٹر کے چہرے سے سمائل
غائب ہوئی وہ شخص کیپ ٹھیک کرتا آگے آیا اور کرسی کھسکا
کر بیٹھتے اپنی ٹانگ ٹیبل پر رکھتا وہاں رکھا پین اٹھا کر اسکی
ٹچ ٹچ کی آواز کرنے لگا ڈاکٹر اسے عجیب غضّیلی نظروں سے
دیکھ رہے تھے یقیناً انھیں اس نوجوان کی یہ حرکت پسند
نہیں آئی تھی

تم کون ہو اور یہ دروازہ بند کیوں کیا ہے" وہ خالص انگلش"
میں بولے تھے

جب انکی بات پر اس نوجوان کے ماتھے پر تیوریاں چڑھی یقیناً

اسے بھی یہ پسند نہیں آیا تھا کہ کوئی اس سے اس طرح بات کرے

تمہاری بیوی اور بیٹی بہت خوبصورت تھیں" وہ بھی خالص" انگلش میں بولا تھا اپنی بیوی اور بیٹی کے ذکر پر وہ ڈاکٹر ایک دم سیدھا ہوا

" کون ہو تم اور میری فیملی کے بارے میں بات کیوں کر رہے ہو

وہ اب شدید غصّے میں آ چکے تھے تب ہی کرسی سے ٹیک ہٹاتے آگے کو ہو کر بیٹھے

کسی سکن اسپیشلسٹ سے کنٹیکٹ کرو دونوں تیزاب چہرے پر گرنے کی وجہ سے شدید درد میں مبتلا ہیں۔۔۔"اسکی بات سننی تھی کہ ڈاکٹر کی آنکھیں پھٹی انکے نیچے سے تو گویا کرسی اور زمین دونوں ہی نکل چکی تھیں وہ بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے

کیا بکواس کر رہے ہو کیا کیا ہے تم میری بیوی اور بیٹی کے ساتھ

وہ ڈاکٹر طیش میں آتے تقریباً دھاڑنے لگے تھے لیکن مقابل ڈھیٹ تھا انکی دھاڑ کا کوئی اثر نہیں لیا اس ڈاکٹر کے باقاعدہ حواس باختہ ہونے لگے تھے

کیا نہیں کر دونگا اگر وہ نہ کیا جو میں اب کہوں گا۔۔۔" وہ مطمئن سا بولا تھا لیکن اسکے الفاظ گویا اس ڈاکٹر میں جان سی بھر گئے تھے اسکے بعد اس نے جو کہا وہ بھی اس ڈاکٹر کی جان نکال گیا تھا لیکن اپنی فیملی کے آگے وہ مجبور تھا وہ وہی کرتا گیا جو اس نوجوان نے کہا

وہ باہر کوریڈور میں یہاں وہاں چکر کاٹتا اس ڈاکٹر کے جواب کے انتظار میں تھا اور بالا آخر انہوں نے اسے اندر بلا ہی لیا بلا کر ایک

نوجوان کے بارے میں بتایا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں سے
نکل کر گیا تھا اسکا نام اور پتہ سب ڈاکٹر ویلیم نے بتا دیا تھا
لیکن نجانے کیوں انکا دل اس کام پر مطمئن نہیں تھا آج تک
لوگوں کی جان بچپئ تھی اور آج خود غرض بن کر وہ اس قاتل
کا ساتھ دینے جا رہے تھے جو نجانے کتنے خطرناک ارادے لے کر
یہاں آیا تھا اور بے قصور کے ساتھ کیا کچھ کرنے والا تھا

(کیا کرنے والا تھا)

تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان جس کا نام لیام لوکس تھا اور آنکھ کا
علاج کروانے آیا تھا ہوسپٹل میں بنے واش روم کی جانب جاتا
دکھائی دیا تھا ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا شاید کچھ فروٹس تھے
اور گھر والوں کیلئے لے جانے کی نیت سے خرید رکھے تھے وہ اس
وقت واش روم میں دیوار پر موجود مرر کے سامنے کھڑا منہ پر

پانی کے چھینٹے مار رہا تھا جب اچانک اسکی نظر اپنے پیچھے
کھڑے سائے پر گئی جسے دیکھتے وہ ایک دم بدک کر پڑا اور سنک
پر ہاتھ رکھے کانپتے ہوئے مڑ کر دیکھنے لگا سامنے کھڑا شخص جس کے
چہرے پر ماسک اور سر پر پی کیپ تھی اسکی صرف
بھوری آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں ان میں بھی قہر تھا سفاکی
تھی روح تک پر لرزا سا طاری کر دینے والی لو کس اسے دیکھ اپنے
لب کاٹتا سکین کرتی عجیب نظروں سے اسے "کون ہے" والی نظر
سے دیکھ رہا تھا جب وہ شخص ہاتھ میں پکڑا پین جس کی وہ
ٹچ ٹچ کی آواز کرنے لگا تھا

ہ۔۔۔۔ہو۔، آر یو۔۔۔" وہ ڈر کے مارے اٹک اٹک کر صرف یہی بول

پایا
تھا جب اسکے سوال پر اس شخص کے ماسک میں ڈھانپے لبوں

پر شیطانی مسکراہٹ رقص کرنے لگی

ڈیول۔۔۔۔"سرد لہجے میں سامنے والے کو خوف سے برف کرتے وہ

ایک ایک قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا لوکس بری طرح سے کانپتے

پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگا لیکن پیچھے سنک کی وجہ سے

وہ ایک قدم بھی نہیں اٹھا پایا اسکے قریب آتے وہ گھبراہٹ کے

مارے گیلے سنک پر ہاتھ جمانے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ بھی

بار بار پھسل رہے تھے

اس نے قریب ایک برفیلی نظر لوکس کی نظروں میں گاڑھی

مجھے تمہاری آنکھیں چاہیے کیا تم انہیں ڈونیٹ کرنا پسند کرو

گے۔۔۔؟وہ نہایت شریفوں والے انداز میں پیورا انگلش میں بولتا

اس سے پوچھ رہا تھا لیکن اسکی بات سنتے لوکس کی ہوائیاں

اڑی

نو۔۔۔۔نو۔۔۔ہو۔۔۔ہو یو آر۔۔۔" وہ اب گھبراہٹ کے مارے
اپنی گھٹی
آواز کو بمشکل کرنے لگا
آسائکو لوور۔۔۔۔" وہ ٹھہڈے لہجے میں بولا تھا لیکن لوکس کے
پسینے چھٹوا گیا تھا
جیسے آخری بار پوچھا اور اسکے بعد " (۔۔۔؟will you) ول یو"
نہ پوچھنے کا ارادہ کیا لوکس اب بھی نہ نہ کی گردان رٹتا چلانے
لگا تھا جب وہ مزید لوکس کے قریب آیا اور
دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھ میں پکڑا پین اسکی گردن میں دے مارا
لوکس ایک دم شدید درد کے مارے تڑپ اٹھا تھا آنکھیں اوپر
چھت کی جانب ٹھہر سی گئی تھیں اور کچھ ہی دیر لگی تھی
کہ وہ نوجوان اپنی آنکھیں کھلی رکھنے میں ناکام ہو گیا ہاتھ

میں پکڑا تھیلا بے جان ہاتھوں سے چھٹتا زمین پر جا گرا

پیار سے کوئی چیز مانگوں تو کوئی دیتا کیوں نہیں ہے۔۔۔؟ وہ

لوکس کے بے جان وجود کے پاس زمیں پر بیٹھتے یک ٹک دیکھتے

بولا

اس نے بھی منع کیا تھا۔۔۔جب اس سے۔۔۔اسکا پیار مانگا تھا اور

تمہیں پتہ ہے اس نے بھی نہیں دیا تھا۔۔۔" وہ الٹی پلٹی مارے

وہی بیٹھتا دیوانہ وار بولا مانو سامنے کوئی بے جان وجود نہیں

بلکہ کوئی جیتا جاگتا انسان بیٹھا ہے اور اسکا بہت پرانا دوست

ہے جس سے وہ اپنے دل کی بات کر رہا تھا

اور۔۔۔پھر۔۔۔پھر پتہ ہے میں نے کیا کیا تھا۔۔۔؟ بولا ایسے جیسے

" وہ اب پوچھے گا" بتاؤ دوست کیا کیا تم نے

میں نے وہ رات اس پر ایسا قہر برپا کیا کہ وہ رہتی دنیا تک

مجھے نہ بھولے وہ جب جب مجھے دیکھے اس رات کو یاد کرے
اس قہر کو یاد کرے اس دھاڑ کو یاد کرے ان زخموں کو جب جب
دیکھے اسے نوفل راحم خانزادہ یاد آئے۔۔۔میں نے پیار سے
مانگا تھا ناں پیار۔۔۔؟ مانگا تھا ناں۔۔۔؟ کیوں نہیں دیا اس نے
صرف ایک رات کے لئے سونپ دیتی اپنا آپ مجھے میرے جذبات
ٹھنڈے ہو جاتے لیکن نہیں۔۔۔مجھے نہیں ملتی کوئی چیز آسانی
سے مجھے چھیننی پڑتی ہے۔۔۔اب اسے بھی چھین لونگا اس۔۔۔
دھشت گرد سے۔۔۔ بڑی دھشت پھیلاتا ہے ناں۔۔۔میری دھشت
نہیں
دیکھی ابھی۔۔۔"(کیا واقعی) ایک بار وہ راستے سے ہٹ جائے تو
" میری محبت میرا جنون میری زمل میرے پاس ہو گی۔۔ہو گی ناں
اس وقت وہ سینٹر جیل سے چھوٹا کوئی برسوں پرانا پاگل لگ

رہا تھا جو ایسے مردہ شخص سے بات کر رہا تھا جو اسی کے
سامنے درد سے تڑپتا ہوا مرا تھا
تم اٹھو۔۔۔جواب دو۔۔۔وہ میری ہو گی ناں۔۔۔۔بولو۔۔۔تم چپ
کیوں
ہو بولو ناں۔۔۔"وہ لوکس کا وجود جھنجھوڑتے پوچھ رہا تھا
لیکن وہ ساکت تھا گلے سے نکلتا سرخ مایا واش روم کی سفید
ماربل کو بھی اپنے رنگ میں رنگتا سرخ کر رہا تھا
اٹھو۔۔۔۔جواب دو۔۔۔۔بولو۔۔۔وہ۔۔۔میری ہو گی۔۔۔ناں
۔۔۔"نوفل پر
پاگل پن طاری ہونے لگا تھا اسے شدید غصّہ آ رہا تھا جواب نہ
ملنے پر اور پھر اس نے کیا کیا۔۔۔؟اس مردہ کی گردن پر اسی
پین سے دل دھلا دینے والا آرٹ بنانے لگا وہ پاگل لگ نہیں رہا تھا

وہ پاگل ہو چکا تھا دیوانہ وار اسے مارتا جا رہا تھا اور بولتا جا

رہا تھا

جواب۔۔۔۔دو۔۔۔۔زمل۔۔۔میری ہو گی۔۔۔ناں۔۔۔۔وہ

۔۔۔میری نہیں۔

۔ہوئی تو۔۔۔اسے۔۔۔اس۔۔۔پاشا۔۔۔کی بھی۔۔۔ نہیں

۔۔۔رہنے۔۔۔دونگا

مار۔۔۔دونگا۔۔۔اسے۔۔۔ بھی۔۔۔اپنے۔۔۔ہاتھوں۔۔۔سے

دفن۔۔۔ بھی

کرونگا۔۔۔۔وہ۔۔۔کیسے کسی۔۔۔کی۔۔۔ہو۔۔گئی۔۔۔بتاؤ۔۔۔تم

بتاؤ۔۔۔

بتاؤ۔۔۔ناں۔۔۔بولو۔۔۔"اسکے ہاتھ سرخ ہوتے چلے گئے آخر میں

تھک کر خود پیچھے ہٹا اور پیچھے دیوار سے ٹیک لگائے ٹانگیں

سیدھی کر گیا کتنی ہی دیر بیٹھا لوکس کو دیکھتا رہا اور پھر
خود میں ہی ہنسنے لگا۔۔۔بے ساختہ ہنستا چلا گیا یہاں تک کہ
آنکھوں میں پانی بھر آیا لیکن وہ ہنسنے سے باز نہیں آیا اور ہنستا
چلا گیا
تمہارے لئے ایک۔۔۔کیا سیکڑوں خون کرنے کو تیار ہوں۔۔۔زمل
بے۔۔بی۔۔تمہارا خود کا بھی۔۔۔"اسکے لہجے میں وحشت تھی دل
دہلا دینے والی وحشت
ڈاکٹر ویلیم کے ساتھ مل کر اسکی آنکھیں احمد کو ڈونیٹ کر دی
گئی تھیں اور یہ کام اتنی مہارت سے کیا گیا کہ کسی کو کانوں
کان خبر تک نہ ہوئی
@@@@@@@@@@@@
زمل کو صبح تک ہوش نہیں آیا تھا زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ

سے اسے خون کی ضرورت تھی اور یاقوت تو تھا ہی ہر بار کی
طرح حاضر اسکا بلڈ گروپ اب سے یونیک ہونے کی وجہ سے وہ
سب کو خون دے سکتا تھا لیکن خدا نخواستہ اسے کبھی
ضرورت پڑتی تو صرف اپنے بلڈ گروپ والے سے بلڈ لے سکتا تھا
جب اس بلڈ کا ارینج ہونا بھی وقت پر بہت مشکل تھا
یاقوت صوفے پر لیٹا تھا بازو پر ڈرپ لگی تھی اور وہ دوسرے
ہاتھ سے اپنے موبائل میں کچھ کام کر رہا تھا بچوں کو سلا کر
مشی بھی اس کے پاس بیٹھی تھی زمل کو ڈرپ لگا کر کومل
پامیر کے پاس چلی گئی تھی اسے دوائی دینے اور اسکی جو ٹانگ
اور ہاتھ ہل نہیں رہے تھے اب اسکی ہلانے کی پریکٹس کروا رہی
تھی وہ ساکت تھا بلکل ساکت نظریں سامنے دیوار پر مرکوز تھیں
سوچیں کہیں اور الجھی ہوئی تھیں چہرے پر کرب کی انتہا تھی

کومل بار بار اسکا چہرہ دیکھتی اور پھر پریکٹس کروانے لگتی

اپنی بات پر تم شرمندہ ہو۔۔۔" وہ بولنا شروع ہوئی پامیر کا انگ

انگ سماعت بن گیا

تمہیں ہونا بھی چاہئے۔۔۔ تمہارے پیچھے سے زیحال نے مجھے بہت

سپورٹ کیا ہے۔۔۔ وہ ہماری فیملی کا وہ ممبر ہے جو ہمیشہ ایسا

قدم اٹھاتا ہے جو سب کو جوڑ کر رکھے ٹوٹنے نہ دے۔۔۔ وہ زمل کو

میرے پاس لایا تھا اسکا دل میری طرف سے صاف کیا میں نہیں

جانتی کیسے۔۔۔ لیکن تب میں اپنی ساری غلطیوں پر توبہ کر گئی

تھی میں غلط تھی پامیر۔۔۔ کہ وہ تم سب کو ملازم بنا کر رکھتا

ہے۔۔۔" بولتے ہوئی اسکی آنکھیں دھیرے دھیرے نمکین پانی سے

بھرتی گئیں جب کہ پامیر اسے اب تک ساکت سا بیٹھا خالی

نظروں سے دیکھ رہا تھا جن میں اسکی سنتے غلابی پن بڑھتا جا

رہا تھا

وہ تو بنا خون کے بھی سب پر جان دیتا ہے لیکن اسے ہم نے کیا صلہ دیا جس عورت کی آنکھوں میں وہ ایک آنسوں نہیں آنے دیتا اس نے کل اپنی جان لینے کی کوشش کی اور ہم۔۔۔ ہم کچھ نہیں کر سکے۔۔۔" زمل کے ذکر پر اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی اس بات پر اسکا دل کسی گہری کھائی میں ڈوبا تھا آہ اسکی زبان کٹ کیوں نہیں گئی کیوں اس نے ایسے الفاظ استعمال کیے جو ایک شخص کے ساتھ ساتھ سب کی زندگیوں پر برا اثر چھوڑ گئے

وہ کل سے بھوکی ہے شدید بخار میں تپ رہی ہے ماں کے بغیر بچوں کی حالت بری ہے انکے باپ کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے یہ کیا "کر دیا تم نے پامیر۔۔۔ وہ مر جائے گی اپنے ہی جان کے بغیر۔۔۔

اس بات پر اب دشمن بھی ایمان لا چکے تھے وہ دو ایسے نفس
تھے جو عالم ارواح میں مل چکے تھے اور ملے بھی ایسے کہ دنیا
میں آکر اپنے جنون سے پتھر تک کو بلوا لیا جو لوگ ان سے
نفرت کرتے تھے وہ بھی انکے سامنے ہار مان چکے تھے جیسے
کو مل مان گئی تھی

میں۔۔۔۔میں۔۔۔بہت شرمندہ۔۔۔ہوں۔۔۔" وہ سر جھکائے اپنی
چھلکتی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑ گیا دل بری طرح سے کانپ
گیا

مجھے یقین ہے کہ پاشا واپس آئے گا وہ پاشا ہے۔۔۔اسے پکڑ لینا
اتنا آسان ہوتا تو اتنے سالوں سے یہ فورس اسکے پیچھے خوار نہ
ہوتی۔۔۔" کیا اعتماد تھا لہجے میں

لیکن میں چاہتی ہوں وہ جب آئے تو تم اس سے معافی مانگو وہ

ملنگ آدمی ہے معاف کر دے گا۔۔۔"ہاں وہ تھا وہ اپنے رشتوں
کے معاملے میں ملنگوں سے بھی کئی آگے تھا پٹھان تھا ناں رشتہ
دشمنی کا ہو یا دوستی کا۔۔۔دل کی تہہ سے نبھاتا تھا اور بات
جب اپنے رشتوں کی آتی تھی تو کونسے اپنے احساس وہ سب
سے پرے تھا صرف محبت ہوتی تھی اسکی
اور اگر معاف نہ کیا تو۔۔۔؟ لہجے میں کہیں دور نا امیدی سی
چھلکی لفظ بھی تو کتنے بڑے تھے جو بھلائے بھی نہ کبھی
بھولیں
تو پیر پکڑ لینا۔۔۔سینے سے لگا لے گا۔۔۔"پامیر نے نظر اٹھا کر کن
اکھیوں سے اسے دیکھا کیا یہ وہی کومل تھی کیا واقعی یہ وہی
تھی۔۔۔؟جو ہر وقت ان بھائیوں کے لئے منہ سے آگ نکالتی تھی
اور آج۔۔۔آج اسکے الفاظ نرم تھے چاشنی سے بھرے پھول سے

روح کو سکون دینے والے پر امید۔۔۔۔ کیا نہیں تھے۔۔ یہ وہی کومل تھی رب سے توبہ کر کر ہر کوئی بدل جاتا ہے دل پھر جاتے ہیں اگر کچھ نہیں بدلتا تو وہ لوگ نہیں بدلتے۔۔۔۔ جو اپنے گناہوں پر پردہ ڈالے دوسروں کے گناہوں پر نظر رکھتے ہیں (اگر ایسا نہ ہو (تو کتنا امن ہو گا ناں ہر جگہ۔۔۔

مجھے تمہیں کس کرنی ہے۔۔۔" کومل جواب تک نارمل کھڑی تھی پامیر کی ایک دم فرمائش پر بری طرح سے گڑ بڑا گئی

مم۔۔۔ مطلب۔۔۔ میرا۔۔۔ مطلب کیوں۔۔۔" بری طرح سے ہکلائی یہ

بھی وہ جنگلی کومل نہیں تھی جو پامیر کے اپنی گردن پر ایک نشان دینے پر بدلے میں اسکی گردن پوری لال کر دیتی تھی

بس ایسے ہی پیار آ رہا ہے تم پر۔۔۔" وہ بولتے ہی کومل کو کلائی

سے تھامے اپنے اوپر کھینچ گیا اور بھی نرم پڑتی سیدھا اسکے
سینے پر آ گری تھی قریب بے حد قریب جہاں دونوں کی گرم
سانسوں کا تبادلہ ہوا تھا جذباتوں کا سمندر اٹھا تھا آنکھیں گواہ
بنی تھیں

پامیر نے بڑی عقیدت سے اسکے چہرے کے دلکش پر کشش نقوش
کو چوما ہر لمس سے اسکی شدّت صاف چھلک رہی تھی اسکے
لمس پا کر کومل کا چہرہ سرخ گلال سا ہوتا چلا گیا وہ آنکھیں
بند کیے ہوئے تھی جب اپنے ہونٹوں پر اسکے سلگتے ہونٹ
محسوس کرتے کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی دل بری طرح سے
ہتھیلی پر دھڑکنے لگا تھا افف اسکی لو دیتی نظریں جسم کے
آر پار ہوتی محسوس ہونے لگی تھیں لیکن وہ کومل تھی جلدی
ہی خود کو سمبھال گئی

تمہیں۔۔۔ تمہیں اب ایسے نہیں کھینچنا چاہئے مجھے۔۔۔" وہ اپنے چہرے کی بڑھتی حیا کی سرخی کو بمشکل قابو کرتے بولی

کیوں اب کیا ہو گیا۔۔۔؟ اسکے چہرے کا نظروں سے طواف کرتے شدّت سے بوجھل ہوتی آواز میں پوچھا

اب۔۔۔ اب۔۔ میں۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آئی کیسے بتائے اف یہ لمحہ کتنا مشکل تھا

"وہ میں۔۔۔۔ ہم۔۔۔

کیا میں تم۔۔۔ بولو بھی۔۔۔" وہ بے چین سا ہونے لگا اس سے پہلے وہ بتاتی صدیس دروازہ ناک کرتے "یاقوت بوس آپ کو بلا رہے ہیں بی بی سائیں۔۔۔" کہتے چلا گیا

میں آتی ہوں۔۔۔" وہ اپنی کلائی چھڑواتی جلدی سے اسکی نظروں سے غائب ہو گئی اور اسکے جاتے وہ سارے جذبات بھولتا

پھر سے گہرے ملال میں ڈوب گیا

بوتل پوری ہو چکی تھی تب ہی کومل نے سرنج یاقوت کی بازو

سے نکالی

زیادہ سے زیادہ فروٹس کھایا کرو۔۔۔تم بہت خون دیتے ہو۔۔۔" وہ

ساتھ ہی ڈاکٹر بنتی تاکید کرنے لگی

یہی خون کبھی پاشا نے بہہ جانے سے بچایا تھا آج اگر انکی جان

بچانے کیلئے جسم کے خون کا ایک ایک قطرہ دینا پڑے تو یاقوت

مرزا وہ بھی نچوڑ نچوڑ کر دے دے گا۔۔۔۔"کیا محبت تھی کومل

ایک پل کو دیکھتی رہ گئی پھر مشی کو دیکھا

اور اسکا کیا ہو گا۔۔۔؟ مشی کو دیکھتے پوچھا وہ یاقوت کو کن

اکھیوں سے دیکھتی دیکھتی کومل کی بات پر اسے دیکھتی

تھوڑی متذبذب سی ہوئی

اسکا کیا ہونا۔۔۔یہ بھی تو سارا دن خون چوستی رہتی۔۔۔چڑیل
نہ ہو تو۔۔۔"صاف وہ مشی کا خون جلا رہا تھا جس پر مشی
سرخ ہوتی اپنے پیچھے پڑا کشن اٹھاتے اسکے سر پر مار گئی بنا
کومل کا لحاظ کئے لیکن یاقوت مرزا ان مردوں میں سے نہیں تھا
جو سب کے سامنے بیوی کے اس عمل کو اپنی مردانگی کی توہین
سمجھے وہ اسے اپنی عزت افزائی سمجھتا وہاں سے نو دو گیارہ
ہو گیا مشی بھی اسکو الگ الگ لقب سے نوازتی اسکے پیچھے ہی
بھاگی۔۔۔(کہا تھا ناں یہ دونوں میاں بیوی کم شریک زیادہ لگتے
ہیں)
کچھ ہی دیر بعد زمل کو ہوش آنے لگا تھا اسکی آنکھیں بھی
پوری نہیں کھلی تھیں کہ اسکے ذہن میں لفظ گڈ مڈ سے ہونے لگے
پاشا دھشت گرد پھانسی کا اعلان منور کا قاتل حکومت نے پاشا"

کو" وہ آنکھیں بند کئے ہی بری طرح سے گھبراتے ہوئے بیڈ شیٹ
مٹھی میں جکڑے گئ سر بے اختیار نفی میں ہلتا جارہا تھا
جی ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کے سیٹھ منور بیگ کے قاتل کو"
گرفتار کرلیا گیا ہے حکومت نے انکو پھانسی دینے کا اعلان بھی
کردیا ہے" لفظ زہن میں گونجے پورے کمرے میں گونجے مٹھیوں
کی گرفت کمبل پر مضبوط ہوئی
نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔ میرے ہبی۔۔۔ چاہئے۔۔۔ مجھے۔۔۔ہ
" ۔۔۔ ہبی چاہئے
وہ بند آنکھوں کے ساتھ ہی چلانے لگی تھی جب کومل جو اسکی
ڈرپ ٹھیک کرتی ابھی باہر جانے ہی لگی تھی اسکی آواز پر مڑی
اور دوڑ کر اسکے قریب آئ
"زمل۔۔۔۔ زمل تم ٹھیک ہو۔۔۔

ہبی۔۔۔ مم۔۔۔ میرے ہبی۔۔ کم۔۔۔ کمزور۔۔ نن۔۔ نہیں
۔۔۔ ہیں۔۔۔"اسکی
چیخیں بڑھ رہی تھی وہ حواس کھو رہی تھی
زمل۔۔۔ زمل آنکھیں کھولو۔۔۔ زمل۔۔ پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔"وہ
برے خواب میں دبتی جا رہی تھی بند آنکھوں سے ہی گرم سیال
بھل بھل کر نکل رہا تھا اسکی تڑپ دیکھ کومل کی آنکھیں نم
ہونے لگی تھی
ہبی۔۔۔"وہ ایک چیخ کے ساتھ آنکھیں کھولتی کرنٹ کھا کر اٹھی
تھی
ہبی۔۔۔ میرے۔۔۔ ہبی کہاں۔۔۔ ہیں۔۔۔ کومل۔۔۔ کومل میرے
"ہبی۔۔۔
یہی ہے۔۔۔ وہ یہی۔۔۔ ہے ابھی آجائے گا۔۔۔"کومل کا دل اسکی

حالت دیکھ کر پھٹنے کو تھا وہ ایک بچی تھی اور جیسے اپنی
ماں کیلئے تڑپ تھی کبھی کبھی ایک انسان بھی کتنا خطرناک ہو
جاتا ہے ناں دوسرے انسان کیلئے کہ اسکی موت کی وجہ بننے
لگتا ہے
کہاں۔۔۔ہیں۔۔۔کومل۔۔۔کہاں ہیں میرے ہبی۔۔۔" وہ ڈرپ
لگے ہاتھ
سے کومل بازو تھامے پاگلوں کی طرح پوچھ رہی تھی بال بکھر
چکے تھے تیز بخار نے ایک دن میں ہی اسکے چہرے کی رونق کو
کتنا ماند کر دیا تھا
بولو۔۔۔۔۔" اسکی خاموشی دیکھ وہ چیخ پڑی تب ہی مشی بھی
اندر آئی تھی اور زمل کی یہ حالت دیکھ وہ دوڑتی بیڈ پر اسکے
قریب آئی

تم سب۔۔۔ جھوٹے۔۔۔ ہو۔۔۔ کوئی۔۔۔ نہیں لا رہا۔۔۔ میرے ہبی۔۔ کو

میں۔۔۔ میں خود۔۔۔ جاؤنگی۔۔۔" کہتے وہ دونوں کو ہی روکنے کا موقع دیے بغیر اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ بے دردی سے کھینچ چکی تھی وہ دونوں تو بس روکتی رہ گئی ہاں اسے کنڑول صرف وہی شخص کر سکتا تھا

میں۔۔۔ لاؤنگی اپنے ہبی۔۔۔ کو۔۔۔ چھ۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ مجھے ۔۔۔" وہ

اپنا آپ دونوں سے چھڑاتی بیڈ سے اترنے ہی لگی تھی کہ مشی نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچا

پاگل۔۔۔ مت بنو۔۔۔" وہ چلائی تھی یہ دیکھ زمل کا دل دھک سے رکا وہ چلا رہی تھی اس۔۔ پر۔۔ جس پر اسکے ہبی۔۔ کبھی تیز

آواز نہیں کرتے تھے۔۔۔اور اب سب اسکو۔۔۔ چلا کر چپ کروا رہے
تھے

لگ رہا ہے تم زیحال خان آفندی کی بیوی ہو۔۔۔بچے تمہارے کل سے تڑپ رہے ہیں۔۔۔ بلک رہے ہیں کیا ان پر تمہیں۔۔ ترس نہیں آتا

کتنی خود غرض بن گئی ہو زمل۔۔۔ تمہیں تمہارا ہی چاہیے انکو انکی ماں چاہیئے۔۔۔" وہ بول رہی تھی اور زمل خاموش بہتے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش کرتی اسے سن رہی تھی دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا

میرے ہبی۔۔۔ کو لادیں۔۔۔" آخر میں بھی وہ گھٹی گھٹی سی آواز میں بولتی التجا کرنے لگی جب یہ دیکھ کومل اور مشی کا دل

منہ کو آیا تھا مشی نے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا جب
اسکی آغوش پاتی وہ تڑپ کر شدّت سے رو دی
مم۔۔۔میرے۔۔۔ہبی۔۔۔کو۔۔لل۔۔۔لا۔۔۔دیں۔۔۔میں
۔۔۔میں۔۔۔انکے۔بغیر
۔۔مم۔۔۔۔مر جاؤنگی۔۔۔"اسکی آواز میں مزید تڑپ گھلی تھی
نہیں۔۔۔میری جان۔۔۔تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔زیحال بھائی آ
جائیں گے۔۔۔"وہ اسے دلاسہ دے رہی تھی یا خود کو کومل سے
یہ سب نہیں دیکھا گیا تھا اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی زمل کی
بازو پر نیند کا انجکشن لگا دیا جس کا اثر آہستہ آہستہ اس پر
ہونے لگا تھا
مم۔۔میرے۔۔۔میرے۔۔ہ۔۔ہب۔۔ہبی"نشہ طاری ہو رہا تھا
مشی نے

کرب سے کومل کو دیکھا

یہی راستہ تھا۔۔۔" وہ بے بسی سے بولتی اپنی آنکھوں کے کنارے
صاف کرتی وہی بیٹھی رہی دونوں ہی اس وقت بڑی بہنوں کی
طرح اسے سمبھال رہی تھیں جب کہ بچوں کے پاس برلاس تھا
صبح سے وہی انکی ماں بنا ہوا تھا

@@@@@@@@@@@@

بھائی بندے تیار ہیں۔۔۔اور وہ بھی آرہے ہیں۔۔۔" برلاس باہر سے
آتا پھولتی سانس کو بحال کرتے بولا یقیناً وہ بھاگتا ہوا آیا تھا
یاقوت وہی صوفے پر بیٹھا اپنی کلاشنکوف میں گولیاں بھر رہا
تھا اسکی ایک میگزین اسکے دشمنوں پر بھاری تھی کیونکہ وہ
تاک تاک کر نشانہ لگاتا تھا جو کبھی چوکتا نہیں تھا اسے جب سے
پاشا نے نشانے بازی سکھائی تھی تب سے وہ اس کام میں دشمنوں

کے چھتے میں ایک خطرناک شوٹر کے نام سے جانا جاتا تھا
انکے ساتھ تم رہو گے۔۔۔ مجھ سے تو وہ ویسے ہی نفرت کرتے
ہیں۔۔۔" ساتھ ہی چہرے پر کرب کا سایا سا لہرایا جیسے کچھ
ماضی کی کوئی یاد۔ یاد آئی ہو
اور بنیں پاشا کی محبوبہ۔۔۔" برلاس بھی کلس کر بولا تھا اس
سے نجانے کیوں اپنا بھائی اپنے باقی کے دو بھائیوں سے بھی
شیئر کرنا برداشت نہیں ہوتا تھا زمل کو تو دل سے برداشت کر رہا
تھا آخر کو بہن بولا تھا دل سے بولا تھا
ساری میگزین یہی خالی کرتے دوسری بھرنے میں مجھے کوئی
" تکلیف نہیں ہو گی لہٰذا اپنا منہ شریف بند رکھیں۔۔۔ مسٹر شاہ
شاہ لفظ دانت پیس کر بولا دونوں کی جنگ عظیم ہو ہی رہی
تھی کہ باہر فضاؤں میں ٹائر چرچرانے کی آواز بلند ہوئی اور کون

نہیں واقف تھا اس آواز سے اس شخص کے بریک لگانے کا اپنا
ہی انداز تھا یا قوت اور برلاس باہر کی جانب دیکھتے ٹرانس کی
سی کیفیت میں اٹھتے چلے گئے آنکھوں میں حیرت۔۔۔خوشی
دونوں ایک ساتھ در آئی وہ وہی تھا جس نے ایک دن اور ایک رات
سے سب کی سانسیں بند کر رکھی تھی جان ہتھیلی پر رکھوا
رکھی تھی وہ پاشا تھا وہ انکا بھائی تھا انکی جان انکی کل
کائنات

بلیک پینٹ کوٹ میں وائٹ شرٹ بال پیچھے کی جانب جن کی
کچھ زلفیں آگے ماتھے پر بکھری پڑی تھیں اور اسکی پرسنالٹی کو
مزید پرکشش بنا رہی تھی پچیس لاکھ کا سوٹ چھ لاکھ کے
جوتے سترہ لاکھ کی برانڈڈ واچ پہنے وہ شخص کہیں سے نہیں
لگ رہا تھا کہ اسے گرفتار کیا گیا تھا یہاں تک کے اسے ہاتھ بھی

لگایا گیا ہو گا اسکی شرٹ کسی بھی قسم کی سلوٹ سے پاک تھی

چہرے پر سنجیدگی رقم تھی اپنے ہاتھ میں پکڑی گن

چھوڑتے دونوں دوڑ کر زیحال کی جانب گئے اور جاتے اسکے

دونوں کندھوں سے ایسے لگے کہ وہ گرتے گرتے بچا تھا ہاتھ

دونوں پہلو میں گرے ہوئے تھے یقیناً وہ ان دونوں کے اس طرح

خود سے آ لگنے پر حیراں تھا بہت زیادہ جس کے آثار اسکے تھکن

زدہ چہرے پر صاف واضح ہوئے تھے

کتنی ہی دیر اسکے کندھوں سے لگے اسے محسوس کرتے رہے

دونوں کی آنکھیں نم ہوئی تھی دل کی دھڑکن بڑھی تھی

"بھائی۔۔۔بھائی آپ ٹھیک ہیں۔۔آپ۔۔آپ کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔

برلاس بوکھلایا بوکھلایا سا پیچھے ہٹتا اسے ٹٹولنے لگا جب ہاتھ

ایک دم رکے نظر اسکی وائٹ شرٹ پر گئی جہاں اس وقت خون

کے سرخ دھبے پورے آب وتاب سے چمک رہے تھے یہ دیکھ برلاس
کی جان نکلی تھی ساتھ یاقوت کی بھی

یہ۔۔۔یہ کیاہے۔۔۔کیاہوا آپ۔۔۔کو۔۔۔بھائی۔۔۔بتائیں ناں
۔۔۔"اسے

خاموش کھڑے دیکھ دونوں بے چین سے ہوا ٹھے تھے

یہ گاڑیاں کہاں جانے کیلئے تیار ہیں۔۔۔؟اس نے الٹا سوال داغہ
"آپ کو ڈھونڈنے کیلئے۔۔۔

مجھے۔۔۔؟اسے حیرت ہوئی جی بھر کر جو اسکے چہرے سے
صاف پتہ چل رہی تھی

ہاں آپ کو۔۔۔پولیس نے اریسٹ کر لیا تھاناں۔۔۔"اس سے زیادہ
وہ

دونوں حیران ہو رہے تھے

کیا بکواس ہے۔۔۔انکی اتنی اوقات۔۔۔"وہ بری طرح سے بپھرا تھا

برلاس اور یاقوت دونوں نے ایک دوسرے کو بیک وقت دیکھا

لل۔۔۔لک۔۔لیکن وہ۔۔۔نیوز۔۔۔؟اب کی بار وہ اینکر یاد آیا

کونسی نیوز۔۔۔؟

وہ۔۔۔میڈیا۔۔پر۔۔۔چل۔۔۔رہی۔۔۔تھی۔۔۔"برلاس اٹک

اٹک کر بولا

واٹ۔۔۔وہ۔۔۔میڈیا پر چلائی گئی۔۔۔؟جیسے وہ اس نیوز سے با

خبر تھا اس نے جھٹ سے موبائل نکالا تب یاد آیا موبائل تو ڈیڈ

پڑا تھا کل صبح سے ہی

اپنا موبائل دو۔۔۔"اسکے ہاتھ آگے کرتے یاقوت نے اپنا موبائل

اسے فورا تھما دیا جسے پکڑتے اسکی انگلیاں سکرین پر تیزی سے

چلی اور ایک نمبر ملایا تھوڑی ہی دیر میں وہ کال اٹھالی گئی

مجھے اس اینکر کا سر دھڑ سے جدا چاہیے اسکی ہمت کیسے ہوئی
مجھے ڈبل کراس کرنے کی۔۔۔؟ مقابل کے کال اٹھاتے وہ سیدھا
دھاڑا تھا جس پر مقابل تھوڑا گڑبڑا سا گیا اور کچھ بولا جس کے
بعد اس نے وہی فون غصّے سے زمین پر دے مارا یاقوت کبھی اسے
حیرت سے دیکھتا کبھی زمین پر پڑے اپنے فون کو
وہ معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور اسے سمجھ آ بھی
گیا تھا جتنا عرصہ وہ پاشا کے ساتھ رہا تھا وہ کیسے بھول سکتا
تھا کہ وہ پاشا تھا جسے کسی کا باپ بھی ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا
اسی وقت زمین پر پڑا یاقوت کا موبائل بجنے لگا اس نے جا کر
نیچے پڑا اپنا موبائل اٹھایا جس کی سکرین بری طرح سے کریک
ہوئی تھی سامنے عثمان کا نام جگمگا رہا تھا
اس نے کچھ سوچتے کال پک کی اور فون سپیکر پر ڈالا

یہ میں کیا سن رہا ہوں یاقوت پاشا کو گرفتار کر لیا گیا۔۔۔؟ اسکی
آواز میں حیرت بھری تھی وہ شاکڈ تھا بہت بری طرح
ہاں۔۔۔ تمہاری ماں نے آکر بیل کروائی۔۔۔ "اسکی سپیکر سے ابھرتی
آواز سنتے پاشا کلستا دانت پیس کر بولا اسکی آواز سنتے وہاں
عثمان نے ایسے آنکھیں موندی جیسے برسوں سے بچھڑی اپنی
محبوبہ کی آواز سن لی ہو
کہتے تو ساری خاندان بھیج دیتا۔۔۔ تم حکم کرو جان من۔۔۔ "آگے
سے وہ تھوڑا شوخ ہوا جس پر یاقوت اور برلاس بمشکل اپنی
مسکراہٹ ضبط کرتے چھپانے لگے عثمان کی اردو تھوڑی کمزور تھی
وہ مذکر مؤنث میں اکثر گڑبڑ کر جاتا تھا
شٹ اپ۔۔۔ "وہ شٹ اپ کال دیتا تھکی تھکی سی چال چلتا
ڈیرے پر گیا اور جاتے ہی سیدھا صوفے پر ڈھے سا گیا جسم کا

ایک ایک عضو اس حد تک دکھ رہا تھا کہ بس

آنکھیں بند دی گزرا دن اور رات پھر سے یاد آئی یہ رات اس سمیت

اب بہت سے لوگ کبھی نہیں بھولنے والے تھے

یاقوت اور برلاس بھی اسکے پیچھے پیچھے آئے

پاشا۔۔۔"اسکی بند آنکھیں دیکھ دھیرے سے پکارا

ھممم۔۔۔"صرف ہنکارا بھرا آنکھیں ہنوز بند تھیں چہرے کی تھکن

صاف واضح تھی

زمل۔۔۔"وہ رکا جب اس دشمن جان کے نام پر وہ پٹ سے آنکھیں

کھول کر سیدھا ہوا اور اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا

"ہو"کیا زمل۔۔۔؟

زمل نے بھی۔۔۔وہ نن۔۔نیوز سنی تھی۔۔۔"یہ ہوا تھا اصل دھماکا

پاشا کے سر پر وہ کرنٹ کھا کر یکدم اٹھا کہ وہ دونوں بے ساختہ

ایک ایک قدم پیچھے اٹھا گئے اور سر مزید جھک گئے

پھر۔۔۔؟ کہاں ہے وہ۔۔۔؟ بولو۔۔۔؟

کم۔۔۔ کمرے۔۔۔ میں۔۔۔ "اسکے اٹک اٹک کر بولنے پر لعنت بھیجتے

وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب جانے لگا جب یاقوت کی آواز

سنائی دی

"اس نے اپنی جان لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

زیحال کے قدم رکے اسکی تو گویا دنیا ہی رک گئی تھی اس نے

حیرت سے پیچھے مڑتے یاقوت کو دیکھا وہ سانس نہیں لے رہا

تھا دل کے ساتھ وہ بھی جیسے بند ہو گئی تھی صرف ایک۔۔ جملہ

جو اسکے کانوں میں گونج رہا تھا "اس نے اپنی جان لینے کی

کوشش کی "زیحال کو یکدم سہارے کی ضرورت محسوس ہوئی

اور پھر کچھ نہیں دیکھا وہ تڑپ کر اپنے کمرے کی جانب دوڑتا

چلا گیا اسکا کمرہ سب سے آخر میں تھا تب بھی وہ کچھ کی
سیکنڈس میں کمرے تک پہنچا ر کی سانسوں کے ساتھ کمرے میں
داخل ہوا سامنے کومل اور مشی اسی کے پاس بیٹھی تھیں جب
اسکی نظر خون کی ڈرپ پر گئی دل جیسے حلق میں آیا تھا
وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس تک آیا جب مشی اور کومل نے
اسے دیکھا وہ دونوں بے ساختہ اٹھتی چلی گئی اسے صحیح
سلامت دیکھ دونوں کی آنکھیں چمکی تھی لیکن اسکے ستے ہوئے
چہرے کو دیکھ چمک بجھی وہ مرے مرے قدم اٹھاتا اپنی زمل
تک آیا تھا نظر ہاتھ کی کلائی پر گئی دیکھتے ضبط سے آنکھیں
مینچتا اسکے قریب ہی بیڈ پر گرا تھا بے ساختہ بے اختیار بے جان
کون کونسی کیفیت سے نہیں گزرا تھا وہ جملہ دماغ میں اب تک
گونج رہا تھا "اس نے جان لینے کی کوشش کی" یہ جملہ ہی

زیحال کی جان نکال گیا وہ تو مر کر بھی نہیں سوچ سکتا تھا
کہ اسکی گلا لے ایسی کوئی حرکت کر جائے گی وہ کیسے کر گئی
اسے اسکا خیال نہیں آیا اسے اپنے خان کا خیال نہیں آیا جو اسکو
دیکھ کر سانسیں لیتا تھا جو اسکو دیکھ کر جیتا تھا اسکے بغیر
تو وہ مر جاتا یہ اس نے کیا کر لیا تھا اسے اب تک یقین نہیں آ
رہا تھا ایک موتی آنکھوں سے ٹوٹ کر نیچے گرا
تب ہی یاقوت اور برلاس بھی اندر آئے
اس نے کیسے سنی نیوز۔۔۔" وہ سرد لہجے میں بولا جب مشی کو
اپنی جان حلق میں اٹکتی محسوس ہوئی
ا۔۔۔اس۔۔۔سے۔۔۔" برلاس نے ڈرتے ڈرتے ایل سی ڈی کی
جانب
اشارہ کیا جب زیحال نے گردن موڑ کر پیچھے دیوار کی جانب

دیکھااور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اٹھ کر اسے دیوار سے اکھیڑ
کر زمیں بوس کر دیااور پیچھے پینٹ میں اڑسی ریوالور نکالتے
چھ کی چھ گولیاں اسکی سکرین پر دے ماری کومل اور مشی
نے ایک دم اس سے خوف کھاتے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے
کس۔۔۔نے چلائی تھی یہ۔۔۔۔"وہ سیدھا سیدھا دھاڑا تھا کیونکہ
زمل کی عادت سے وہ واقف تھا اسے ان چیزوں کا شوق نہیں تھا
اسکے سوال پر مشی مزید کانپنے لگی
اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی زمل دھیرے سے کسمسانے
لگی انجکشن آئی حالت میں بھی اپنی ہبی کی آواز وہ سن چکی
تھی

اسے آواز آرہی تھی اسی آواز کیلئے ہی تو وہ کل سے تڑپ رہی
تھی شدید بخار میں تپ رہی تھی آخر کو اس ظالم شخص کی
آواز زمل کی سماعتیں اسے لوٹانے لگی تھی اسکی رکی سانسیں
بحال کرنے لگی تھی اسکے دل کی دھڑکنوں کو متوازن رفتار میں
دھڑکانے لگی تھی
عدالت نے انکو پھانسی دینے کا حکم جاری کر دیا"جملہ پھر سے "
کانوں میں گونجا"عدالت۔۔۔پھانسی۔۔۔دھشت گرد۔۔۔قاتل
۔۔۔منور
الفاظ گڈ مڈ ہونے لگے کمبل پر اسکے نازک ہاتھوں کی گرفت
یکدم مضبوط ہوئی اور ہوتی چلی گئی وہ نیند میں بھی زیر لب
بڑبڑانے لگی تھی"ہ۔۔۔ہبی۔۔۔۔ہبی۔۔۔۔"سر نفی میں ہل رہا تھا
مسلسل جب اسکی اتنی سی بڑبڑاہٹ بھی زیحال اتنی دور کھڑا

بھی سن گیا محسوس کر گیا وہ ہاتھ میں پکڑی گن زمین پر
پھینکتا اسکی جانب ایک ہی جست میں لپکا
جی۔۔۔جی ہبی کا بچہ۔۔۔۔"اسکے تپتے چہرے پر کس اذیت میں
اس نے جواب دیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اپنے بغیر اسکی یہ
حالت دیکھ اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
"ہ۔۔۔ہبی۔۔۔
جی۔۔۔جی۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔دیکھو۔۔۔ہبی یہی ہیں۔۔۔"پیار
سے
اسکے بال سہلاتے نہایت نرمی سے اسے اٹھایا سب کی نظریں
انہی دو پر مرکوز تھیں بلاشبہ وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر
ادھورے تھے جتنے پیار سے وہ اسے اٹھا رہا تھا وہ کیسے نہ اپنے
ہبی کیلئے یہ سب کرتی دنیا میں واحد شخص وہی تو ملا تھا

خود پر جان دینے والا کیسے نہ جان دیتی وہ

ہبی۔۔۔ ہبی۔۔۔" وہ اب تک آنکھیں بند کئے دھیرے دھیرے زیر

لب

بڑبڑاتی گئی جب زیحال نے کرب سے آنکھیں مینچی مٹھیاں

بھینچی اسے خود پر جی بھر کر غصّہ آیا اس نے جاتے وقت اسے

کیوں نہیں بتایا کیوں وہ اچانک غصّے میں نکل گیا لیکن اس نے

جو کیا یہ سب تو خود زیحال کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا

زمل پر انجکشن کا اثر تھا لیکن وہ اپنے جلتے ہاتھوں میں زیحال

کا ہاتھ مضبوطی سے تھام گئی وہ تو بس دیکھتا رہ گیا اسکی

حالت دیکھ زیحال کی آنکھوں کا غلابی پن بڑھتا جا رہا تھا

عدالت۔۔۔ پھانسی۔۔۔ دھشت گرد۔۔۔ قاتل۔۔۔ منور "الفاظ"

گونجتے

اس نے اپنے ہاتھ ہی گرفت زیحال کے ہاتھ پر مزید مضبوط کی

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔ میرے۔۔۔ ہبی۔۔۔ ک۔۔۔ کمزور نن

۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں

ہبی۔۔۔ ہبی۔۔۔" وہ دھیرے دھیرے اپنی آواز بلند کرتی چلی گئ

اتنی کہ وہاں موجود نفوس کو اب اس پر اسکی حالت پر ترس

آنے لگا تھا

"ہبی۔۔۔

جی۔۔۔ جی ہبی کی جان آنکھیں کھولو دیکھو ہبی۔۔ یہی ہیں۔

۔دیکھو" اسکی محبت بھری آواز سفر کرتی زمل کی سماعتوں

سے ٹکرائ جسے محسوس کرتے وہ دھیرے سے اپنی سوجھی

آنکھیں کھولتی چلی گئ سامنے وہ مہربان چہرہ نظر آیا

ہبی۔۔۔ ہبی آ۔۔آپ۔۔۔آ۔۔گئے۔۔۔"وہ اب بھی اٹک اٹک کر
بول رہی تھی
"آگیا۔۔۔دیکھو۔۔۔
"ہبی۔۔۔
جی ہبی کی جان۔۔۔"کیا وہ کبھی اسکے ہبی لفظ سے تنگ آسکتا
تھا۔۔۔؟یہ لڑکی اسے دن میں لاکھ دفع ہبی کہے یہ شخص اسے
اتنے ہی آرام اور پیار سے جواب دے گا یہ طے تھا اسی آواز کیلئے
تو وہ جیتا تھا سانسیں لیتا تھا اس وقت بھی وہ غصّہ نہیں
کر رہا تھا پیار سے اسے کنڑول کر رہا تھا جس پیار سے کسی کو
کنڑول کرنا نہیں آیا
یہ۔۔۔یہ۔۔۔سب۔۔۔آپ کو۔۔۔نہیں لل۔۔لانے۔۔۔گئے
۔۔۔"وہ ادھ کھلی

آنکھوں سے ہی سب کی شکایت لگانے لگی سب کو مانو پتنگے
لگ گئے برلاس تو زیر لب "ہبی کی چمچی" بڑبڑایا
میں۔۔ڈانٹوں۔۔۔گا سب کو۔۔۔"اسکے ڈانٹ لفظ پر زمل کی ادھ
کھلی آنکھیں تھوڑی مزید کھلی اسے کچھ یاد آیا
ان۔۔۔انہوں۔۔۔نے۔۔مم۔۔۔مجھے۔۔ڈڈ۔۔۔ڈانٹا۔۔۔بھی
۔۔۔تھا۔۔۔"اب
کی بار اسکی بات پر زیحال نے یکدم قہر بار نگاہوں سے ان سب
کو دیکھا اسکی نظر پڑنی تھی کہ سب کا خون نچڑ تا رنگ سفید
ہو گیا مانو کسی نے منہ پر سفید پینٹ کر دیا ہو
ن۔۔۔نہیں پاشا۔۔۔ز۔۔۔زمل ہوش میں۔۔نہیں ہے۔۔۔"
برلاس نے کچھ
کہنا چاہا یا قوت خاموش رہا اسے اندازہ تھا اس نے سخت لہجے

میں بات کی تھی اسے نہیں کرنی چاہئے تھی یہ بھی زیحال کی
وجہ سے ہی ہوا تھا اس نے کبھی ان سب کے سامنے زمل سے
سخت لہجے تک میں بات نہیں کی ڈانٹنا تو دور کی بات تھی
وہی کومل پر ہاتھ اٹھانا اتنا محسوس نہیں ہوا تھا کیونکہ پامیر
سب کے سامنے اس پر ایک بار ہاتھ اٹھا چکا تھا
اب یہ بھی زیحال نے اپنے عمل سے اپنے بھائیوں کو سیکھ دی
تھی کہ شوہر کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ اسکی بیوی کے ساتھ
باقی سب کا رویہ کیسا ہو اپنی بیوی کی عزت اسی کا شوہر کروا
سکتا تھا جیسے زیحال نے زمل کی کروائی اس پر سخت لہجہ
کرنا بھی سب پر بھاری ہو رہا تھا
میں۔۔۔ڈانٹوں۔۔۔گا سب کو۔۔میرا بے بی ٹھیک ہو جائے۔۔۔"
اسکے

ماتھے پر بوسہ دیتے محبت بھرے لہجے میں بولا اس سے پہلے
زمل اپنے ہبی جان سے ان کیلئے بندوق اٹھواتی ان سب نے وہاں
سے جانے میں ہی آفیت جانی
"ہبی۔۔اب۔۔۔اب۔۔آپ۔۔۔ نہیں جائیں۔۔گے۔۔ناں۔۔۔
نہیں۔۔ کبھی بھی۔۔ نہیں۔۔"دوبدو جواب دیا اب وہ سچ میں
نہیں جا سکتا تھا زمل اسکے جواب پر ایک زخمی مسکراہٹ
مسکرادی جسے دیکھ زیحال کا دل کٹ کر رہ گیا وہ جانتا تھا
ابھی وہ انجکشن کے زیر اثر اتنی نارمل ہے زیحال پر قیامت آنا
ابھی باقی تھی جس کیلئے وہ خود کو ذہنی طور پر ابھی سے تیار
کر رہا تھا
زیحال نے جھک کر اسکے ماتھے کو چوما اور پھر باری باری دونوں
آنکھوں کو جن کی تپش اسے اپنے لبوں پر محسوس ہوئی وہ اب

تک بخار میں جل رہی تھی

سب۔۔۔سب کو۔۔۔ڈڈ۔۔۔ڈانٹے۔۔۔گے۔۔۔ہ۔۔۔ہی۔۔۔"

اس پر دھیرے

دھیرے نیم غنودگی طاری ہونے لگی تھی

ھممم۔۔۔سب کو۔۔۔اور تم۔۔مجھے۔۔۔"جہاں سب کو زیحال کا ڈر

تھا وہی اسے اپنی پدی سی بیوی کا ڈر تھا اسکے قہر کا

وہ پھر سے بے ہوش ہو چکی تھی زیحال وہی اسکے قریب مقابل

لیٹا دھیرے دھیرے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا چہرے پر

سنجیدگی رقم تھی اسے اب تک یقین کر پانا مشکل ہو رہا تھا کہ

زمل نے اپنی جان لینے کی کوشش کی یہ سوچ ہی زیحال کیلئے

جان لیوا تھی وہ تو اسکی آنکھوں میں نمی تک برداشت نہیں

کرتا تھا اور یہ سب۔۔۔کسی سزا سے کم نہیں تھا اسکے لئے

@@@@@@@@@@@@

پامیر کی باتیں اسے سیدھا دل پر لگی تھی اور لگی بھی ایسی
کہ اسکا دل ہی کرچی کرچی کر گئیں وہ جانتا تھا پامیر بدگمان
ہے لیکن لفظ تو نشتر ہوتے ہیں۔۔۔ منہ سے نکلتے ہی سیدھا دل میں
گھپ جاتے ہیں وہ نہیں دیکھتے کہ کہنے والا حقیقت سے انجان
ہے یا اسکا وہ مطلب نہیں تھا لفظ نشتر ہوتے ہیں روح تک زخمی
کر جاتے ہیں وہ اپنی کیفیت کسی پر ظاھر نہیں کرنا چاہتا تھا
تب ہی لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا پیچھے زمل کی آواز بھی
نہیں سنائی دی جو اسے صرف پکارتی رہ گئی تھی
وہ ڈیرے پر موجود لوگوں کو اپنے پیچھے آنے سے انکار کرتا خود
اپنی گاڑی نکالتا نکل چکا تھا کتنی ہی دیر وہ بے مطلب سڑکوں
پر اپنی گاڑی دوڑاتا رہا زخمی نظریں رستے پر مرکوز تھیں جب

اچانک اسکے ذہن میں جھماکے سے زمل آئی اسکے سامنے وہ جگہ
تھی جس جگہ اسے دھکا دیا گیا تھا اس جگہ کو دیکھتے ہی
دیکھتے اسکی آنکھوں میں خون بھرتا چلا گیا ہاتھوں کی گرفت
سٹئرنگ پر مضبوط ہوتی چلی گئی جس عورت کو وہ کانٹا تک
نہیں چبھنے دیتا تھا اسکی جان انہوں نے خطرے میں ڈالی
دیکھو آپریشن نہ کیا تو بچے اور ماں دونوں کی جان کو خطرہ"
" ہو سکتا ہے
گاڑی کا سٹئرنگ گھوما اور رخ۔۔پولیس سٹیشن کی جانب ہوا
سپیڈ اوور تھی اس میں جیسے جیسے غصّہ بھرتا جا رہا تھا
گیس پیڈل پر زور بڑھتا جا رہا تھا وہ راستے میں آئی تمام گاڑیوں
کو اوورٹیک کرتا گیا بریک سیدھا تھانے کے باہر جا کر لگائی تھی
سب کی نظریں اس گاڑی پر مرکوز تھیں جس کے شیشے بلیک

تھے لیکن جیسے اس نے بریک لگائی تھی سب کی توجہ کا مرکز
بنا تھا گاڑی کا دروازہ کھلا ایک پیر باہر آیا سب چوکنا ہوئے سر
باہر نکلا سب سیدھے ہوتے کھڑے ہو گئے اب وہ خود پورا کا پورا
باہر نکلا تھا اور سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتے رہ
گئے وہ پاشا بے تھا جس کو پکڑنے کیلئے وہ فورس کی فورس
نکالتے تھے آج وہ اکیلا آیا تھا اور خود آیا تھا کچھ گڑ بڑ تھی
وہ وہی اپنی مغرور چال چلتا اندر داخل ہوا جہاں کچھ پولیس
والے بیٹھے تاش کھیل رہے تھے تو کچھ ایک جانب بیٹھے رشوت
کے پیسوں سے پیزا برگر اڑا رہے تھے (انکو پاشا کو پکڑنے کا کام
سونپا گیا تھا۔۔۔؟) کچھ اونگھ رہے تھے جب اچانک ایک فائر پر
سب ہڑ بڑا کر اسکی جانب متوجہ ہوئے کون تھا ان میں جو اس
شخص سے واقف نہیں تھا وہ سب کو چھوڑے سیدھا مصطفیٰ

کے کیبن میں گیا تھا اور دھاڑ سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا
وہ سامنے کی کسی سے فون پر بات کرتا کھلکھلا رہا تھا جب
اپنے سامنے پاشا کو طیش میں کھڑے دیکھ اسکے ہاتھ سے موبائل
بے ساختہ چھوٹتا زمین پر جا گرا وہ بے ساختہ اپنی کرسی سے
اٹھتا چلا گیا "دعا کرو اسکی بیوی کو کچھ نہ ہو ورنہ سب کو
ختم کر دے گا وہ" اپنے ہی الفاظ کانوں میں گونجے لیکن ختم
کرنے وہ انہی کے علاقے میں آجائے گا یہ مصطفیٰ نے بھی نہیں
سوچا تھا اسکے کیبن کے باہر ساری فورس ہاتھوں میں بندوق
پکڑے چوکنا ہوئے کھڑی ہو گئی مانو ابھی پاشا کو بھون دیں گے
لیکن خیالوں میں یہ وہ پرائز بانڈ تھا جسے زندہ صحیح سلامت
حکومت کے حوالے کرنے پر ایک سادہ سا حولدار بھی سیدھا اے
سی پی کے عہدے پر فائز ہو سکتا تھا یا دوسری صورت اس بلا

کو ہاتھ لگانا اپنی موت کو سر عام دعوت دینا تھا اور یہاں اتنی
جلدی شہادت کے رتبے پر کوئی فائز نہیں ہونا چاہتا تھا ابھی تو
مزید پیٹ باہر نکالنا تھا (سمجھ رہے ہو)
وہ کمرے کے بیچوں بیچ رکھے
ٹیبل کے قریب آتا ایک کرسی پیچھے کھسکاتے بیٹھتا دوسری
کرسی پر اپنی ٹانگیں سیدھی کئے جس ٹھاٹھ سے بیٹھا تھا
مصطفیٰ نے بے ساختہ اپنا تھوک نگلتے خشک گلا تر کیا
پاشا کی قہر بار نگاہیں اٹھنی تھی کہ وہ وہی کا وہی برف بن گیا
پانچ سیکنڈ ہیں تمہارے پاس۔۔۔" وہ بولنا شروع ہوا سپاٹ انداز
میں صور پھونک دینے والا انداز
وہ بندہ حاضر کرنے کیلئے۔۔۔ جس نے میری بیوی کو دھکا دیا تھا
پانچ سیکنڈ سے ایک سیکنڈ بھی اوپر ہوا یہ پورا تھانہ بلاسٹ

ہوتے اگلا ایک سیکنڈ نہیں لگے گا۔۔۔" وہ جس لہجے میں بولا تھا
مصطفیٰ کے ماتھے پر باقاعدہ پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے
ایک۔۔۔" وہ قدرے اونچی اور کرخت آواز میں کاؤنٹ کرنا شروع
ہوا
دو۔۔۔" اگلا نمبر اور مصطفیٰ کے ہاتھ پیر حرکت میں آئے یہ سر
پھرا بندہ کر بھی سکتا تھا ایسا پھر چاہے یہ خود کیوں نہ مر
جائے
تین۔۔۔" اکیلا آسکتا تھا تو انکے ساتھ مرنے میں اسے کوئی مبالغہ
پیش نہیں آنا تھا مصطفیٰ باہر بھاگا اور اپنی ساری فورس میں
سے وہ بندہ چن کر لایا جس کو اس نے خود دھکا دیتے دیکھا تھا
چار۔۔۔" آواز مزید بلند ہوئی مصطفیٰ دوڑتا ہوا اسے گھسیٹ کر
اپنے ساتھ لایا کیونکہ وہ کم از کم اتنی دردناک موت نہیں مرنا

چاہتا تھا جس میں اسے کفن تک نصیب نہ ہو اور سامنے بیٹھا
شخص بغیر کفن کے دفن کرنا اچھے سے جانتا تھا
پانچ۔۔۔۔"اور وہ شخص اسکے سامنے کانپتا ہوا بے بس مجبور
لیکن سامنے بیٹھا بیسٹ اس وقت ہر جذبے سے عاری تھا اسے
کچھ یاد تھا تو صرف اپنی بیوی کی چیخیں۔۔اسکا تڑپنا۔۔۔اسکا
رونا
وہ برفیلی نگاہوں سے اسے دیکھتا اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کر
گیا جب وہ کانسٹیبل کانپتا ہوا اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھا
جس پر تھوڑی دیر پہلے پاشا کی ٹانگیں رکھی تھی
اسکے بیٹھتے وہ اپنی کرسی پر تھوڑا آگے کھسکا جب اسکے
کھسکتے وہ کانسٹیبل ڈر کر تھوڑا پیچھے ہوا
میں بغیر وجہ کے کسی کو مارتا نہیں۔۔۔اور وجہ ملنے پر بخشتا

نہیں۔۔۔" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تھا اور اس انداز
میں کہ اس کا نسٹیبل نے بمشکل ڈرتے ہوئے تھوک نگلا
کسی کے کہنے پر دھکا دیا تھا یا خود کے ہاتھوں میں کوئی تکلیف
محسوس ہوئی تھی۔۔۔؟ سوال تھا کہ صور سیدھا اس میں
پھونکتا چہرے کا رنگ اڑا گیا
ک۔۔۔ کسی نے کہا۔۔۔ تھا۔۔۔" وہ اٹکتا لیکن جلدی میں بولا
کس نے۔۔۔؟
اے۔۔۔ ایک لڑکا۔۔۔ تھا۔۔۔ بھب۔۔۔ بھوری آنکھوں۔۔۔ والا
۔۔۔ا۔۔۔ اس نے
مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ پیسے۔۔۔ دیے تھے۔۔۔ کہ۔۔۔ اس۔۔۔ لل
۔۔ لڑکی۔۔۔ کو

دد۔۔۔دھکادے۔۔۔دینا۔۔۔" وہ ڈر کے مارے اب اپنے بولنے کی سکت

بھی کھو رہا تھا کیونکہ سامنے انسان نہیں اسکی موت بیٹھی تھی

اسکا نام۔۔۔؟

ن۔۔۔ نہیں جانتا۔۔۔" اسکا جواب پاشا کو ناگوار گزرا تھا اور اتنا شدید ناگوار گزرا کہ اگلے ہی پل اسکے ہاتھ میں ایک تیز دھاری والا وڈکٹر تھا جس کا بٹن پریس کرتے وہ اتنی سپیڈ میں گھوما اگر کسی لوہے پر بھی رکھ دو تو لمحے میں چیر کر رکھ دے

یہ دیکھ کانسٹیبل کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں وہی مصطفیٰ جو پہلے ہی دیوار سے چپکا کھڑا تھا اب تو مزید اندر گھسنے کو ہو گیا

خون کی دھاریں پاشا کی سفید شرٹ کو سرخ کرتی چلی گئیں
جن ہاتھوں نے اسکی بیوی کو دھکا دیا تھا انہیں وہ جڑ سمیٹ
کاٹتا چلا گیا اس کا نسٹیبل کی دل خراش چیخیں پورے آفیس
میں گونج اٹھی تھیں بہت سے لوگ وہاں اپنے کانوں پر ہاتھ
رکھنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن کہا تھا ناں وہ بیسٹ بن چکا
ہے ہر قسم کے احساس اور جذبے سے عاری سفاک درندہ اسکی
گرے جھیل سی آنکھیں اس وقت کسی بھی قسم کے رحم سے
خالی تھیں
ایک کے بعد دوسرا بازو بھی کٹ چکا تھا تھانے کا فرش اس
وقت سرخ مایا سے پوری طرح تر ہو چکا تھا
نام۔۔۔؟ دونوں بازو کاٹ کر بھی وہ صرف نام پوچھ رہا تھا کیسا
جنونی بندہ تھا ہاں وہ جنونی تھا اس لڑکی کیلئے اسکے لئے وہ

پوری دنیا تباہ کر سکتا تھا اور کر بھی رہا تھا

نن۔۔۔نوف۔۔نوف۔۔۔" وہ بتانے ہی لگا تھا کہ خون زیادہ بہہ جانے
کی

وجہ سے وہ درد میں تڑپتا اس کرسی سے نیچے منہ کے بل
زمیں پر جا گرا یہ منظر بہت سے لوگوں کا جی بری طرح سے
متلانے پر مجبور کر گیا تھا

پاشا کی قہر بار نگاہیں اب مصطفیٰ کی جانب اٹھی تھیں جسے
دیکھ اسکا رنگ ایسا تھا مانو بدن کا ٹوٹو لہو نہیں
سامنے ٹیبل پر رکھے ٹیشو باکس سے ٹیشو نکالتے کس
قدر سفاکی سے اپنے چہرے پر لگے خون کے چھینٹے صاف کرتا وہ مصطفیٰ
کی جانب بڑھ رہا تھا جیسے کوئی جانور زخ کر کر اٹھا

ہو مصطفیٰ دونوں ہاتھ دیوار سے
لگائے سر تک اندر گھسانے لگا اس بیسٹ کا خوف اسکے انگ انگ
پر طاری ہو چکا تھا اس نے کہا تھا وہ چیر کر رکھ دے گا اور اسکا
ڈیمو وہ سب کو دکھا چکا تھا
ٹیشو زمین پر پھینکتے اپنے پیر کے نیچے مسلا اور مصطفیٰ کو
پیچھے گردن سے دبوچتے اپنے ساتھ گھسیٹتے باہر کی جانب لے
جانے لگا باہر کھڑا سارا مجمعہ مکھیوں کے جھنڈ کی طرح پیچھے
ہٹتا اسکا راستہ چھوڑتا چلا گیا کم از کم اس وقت کوئی بے موت
نہیں مرنا چاہتا تھا باہر آتے اس نے مصطفیٰ کو گاڑی میں اندر
پھینکا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آتے سیدھا سٹئرنگ گول
گھمایا اور رخ تھانے سے باہر کا کیا باقی سب صرف اس انتظار
میں رہے کہ اب اسکے بندوں کا تھانے پر حملہ ہو گا لیکن وہ اس

بات سے انجان تھے کہ وہ شیر اکیلا شکار پر نکلا تھا اسے کسی
کی ضرورت نہیں تھی

@@@@@@@@@@@@@@

رات کی تاریکی چاروں سو پھیل رہی تھی اور بہت تیزی سے
پھیل رہی تھی آسمان پر کوئی کوئی تارہ بھی چمکنے لگا تھا البتہ
چاند کو آج اپنا منہ چھپانا تھا یا وہ کہیں اور اپنی چاندنی
بکھیرنے میں مگن تھا لیکن یہاں کی تاریکی اب بہت سے لوگوں
کی زندگیوں میں بھی بھرنے والی تھی جس سے پہلے وہ لوگ دل
کھول کر جشن منا رہے تھے انکے سامنے بڑی سی سکرین پر نیوز
اینکر کی آواز پورے ہال میں گونج رہی تھی
"جی ناظرین تو آپ کو بتاتے چلیں ملک کے معروف سیاست دان
سیٹھ منور بیگ کے قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو کہ کوئی عام

شخصیت نہیں بلکہ ایک خطرناک دھشت گرد مافیاڈان ہے جی
ہاں پاشا بے۔۔۔ جس نے ایک نہیں آج تک نجانے کتنے بے قصور
لوگوں کو مار املک میں خود کش حملے کروائے "اور یہاں انکے
ہاتھ میں پکڑی وائن کی بوتل کا ڈھکن کھلا تھا اور اسکی جھاگ
ہلا کر کھولنے کی وجہ سے ٹیبل اور نیچے زمین پر گرنے لگی
سب میں خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی جس درندے کو وہ
لوگ اتنے عرصے سے گرفتار کروانا چاہتے تھے اسے پولیس نے
اچانک گرفتار کر کر سرپرائز کر دیا تھا
یہ ہوئی ناں بات۔۔۔اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔ "اعوان صاحب
ایم این اے صوفے سے اچھل پڑے تھے باقی موجود لوگ بھی
انہی کی طرح خوش ہوئے وہ سب دھیرے دھیرے سب کو اس
فارم ہاؤس پر اکٹھا کرتے جا رہے تھے آخر کو خوشی بھی تو اتنی

بڑی تھی

بھئی جیلانی صاحب کو فون کرو آخر کو انکی محنت اس میں

سب سے زیادہ ہے۔۔۔"قیصر صاحب وائن کا گلاس منہ کو لگاتے

خوشی سے چہک کر بولے جس کے ساتھ ہی سکندر اعوان نے

اپنا موبائل نکالا اور ساتھ ہی جیلانی کا نمبر ڈائل کیا کال سفر

کرتی جیلانی ولا گئی تھی جہاں اس وقت وہ بھی ہال کی دیوار

پر نسب بڑی سی سکرین دیکھ رہے تھے اپنے موبائل پر اعوان

صاحب کا نام دیکھ آگے کو ہوتے موبائل اٹھایا اور کان سے لگایا

کہاں ہیں سر کار۔۔۔اتنی بڑی خوشی۔۔۔آپ کے بغیر سلیبریٹ

کرنے میں مزہ نہیں آرہا۔۔۔"انکے کال اٹھاتے اعوان کی چہکتی

آواز ابھری

تم سب پر فاتحہ پڑھنے والا بھی تو کوئی ہونا چاہیے۔۔۔"یہ بولے

بھی تو ٹھنڈے ٹھار لہجے میں جسے محسوس کرتے اعوان کی
ہنسی غائب ہوئی

"مم۔۔۔ مطلب۔۔۔

بے وقوف گدھوں۔۔۔ اگر پاشا گرفتار ہوا ہوتا تو پولیس اسے
پھانسی دینے سے پہلے نیوز بریک کیوں کرتی۔۔۔؟ وہ تقریباً دھاڑ
پڑے تھے اصل خوف تو اسکے اپنے پنجرے سے نکلنے کا تھا جو
انکو یہاں بیٹھے بیٹھے بھی خوف زدہ کر رہا تھا وہ کہتا تھا اسے
پنجرے سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جائے وہ بیسٹ تھا نکلتا تھا تو
موت بن کر نکلتا تھا

کیوں نہ کرتی۔۔۔؟ اعوان اب بھی نہیں سمجھے تھے
کیونکہ اسکی پھانسی سے پہلے اسکے بندے ہر جگہ پھیل جاتے
تباہی مچاتے لیکن پھانسی دینے کے بعد نیوز بریک ہوتی تو ان

سب کی طاقت تو ختم ہو چکی ہوتی وہ لوگ چاہ کر بھی کچھ

"نہ کر پاتے۔۔۔

تت۔۔۔تو یہ۔۔۔نیوز۔۔۔"انکو اپنی خود کی آواز کسی کھائی سے

نکلتی محسوس ہوئی

اس نے تم سب کو پھنسایا ہے۔۔۔ایک جگہ اکٹھا کر کر مارے گا وہ

پاشا ہے۔۔۔اوپر سے سوچتا ہے ہماری طرح نیچے سے نہیں۔۔۔"آہ

تعریف وہ جو دشمن بھی کرے اور وہ ایسا ہی تھا جس کی

تعریف اسکے دشمن بھی کریں

اب۔۔۔؟ وہ اب پوچھ رہے تھے اب۔۔۔؟ جیلانی صاحب نے غصّے

میں ٹانگ ٹیبل پر دے ماری باہر ٹائر چرچرانے کی آواز آئی موسم

بدلا تارے چھپنے لگے ٹھنڈ بڑھنے لگی

اعوان۔۔۔رن۔۔۔۔"وہ دھاڑ رہے تھے (Run)رن۔۔۔۔

جب اعوان کال

بند کرتے سب کو خبر دار کرتے نکلنے لگے جو کب سے بیٹھے چپکی

سادھے انکی اور جیلانی کی باتیں سن رہے تھے

نکلو سب۔۔۔اسکے آنے سے پہلے۔۔۔"سب اپنا سامان وہی چھوڑتے

باہر کی جانب بھاگنے لگے فارم ہاؤس کا دروازہ عبور کرتے وہ لوگ

جیسے ہی باہر پورچ میں پہنچے سامنے انکی موت پہنچی کھڑی

تھی وہ اسی لمحے گاڑی سے نیچے اترا تھا اور وہ اکیلا نہیں تھا

وہ شیر تھا اسکے ساتھ ایک اور شیر تھا جنگل کا شیر ایک ہی

فریم میں دو شیر ایک جانوروں کے جنگل کا اور دوسرا انسانوں

کے آہ کیا منظر تھا دل دہلا دینے والا خون خشک کر دینے والا

اس نے اسی پل سیگریٹ نکالی ہونٹوں میں دبا کر سلگائی اور

اسی پل اسکے ساتھ کھڑے جنگل کے شیر نے پوری قوت سے دھاڑ
لگائی کہ وہاں کھڑے ان سب کی ٹانگیں کانپنے لگی رنگ لٹھے کی
مانند سفید پڑنے لگا مانو جسم کا سارا خون نچڑ چکا ہو
اسکے پاس وہ شیر کہاں سے آیا تھا بھلا (وہ سیٹھ منور کا شیر
تھا جس کے قتل کا کیس یہ سب اس پر سٹرونگ کرنے کی سر
جوڑ کوشش کر رہے تھے اور وہ اسی کے شیر کو اپنے ساتھ لئے
انکے سروں پر انکی موت بن کر کھڑا تھا) آہ انکی حالت دیکھنے
لائک تھی
پاشا سیگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کرتے شیرو کے قریب بیٹھا
اور اسکی گردن پر موجود گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا وفا
کا لمس محسوس کرتے وہ گردن گول گول تیزی سے گھمانے لگا
اسکے اصل مالک نے اسے آج تک قید رکھا تھا اسکے نئے مالک نے

ملتے اسے آزاد کر دیا تھا وہ پنجرے میں بند کر کر اسے انسانی
گوشت کھلاتا تھا اسکا نیا مالک اسے کھلے عام اسے اسکا پسندیدہ
کھانا کھلانے لایا تھا کیسے نہ وہ اس مالک کی ٹانگوں سے لپٹتا
کہیں جا رہے تھے۔۔۔؟اس نے کس ادا سے یہ سوال کیا تھا کہ سب
نے بے اختیار تھوک نگلا اس نے بیچ میں سب کو ایک جگہ پھنسایا
تھا ایک ساتھ سب کا کام تمام کرنے کیلئے
مصطفیٰ اسکے ساتھ بیٹھا ایسے ہی ادھ موا ہو گیا تھا پاشا نے)
تھانے کے علاقے سے باہر نکلتے ایک سنسان جگہ پر گاڑی روکی
ساتھ مصطفیٰ کی سانسیں رکی
صرف ایک سوال۔۔۔اس دن مجھ پر حملہ کروانے کے پیچھے کون
کون شامل تھا۔۔" نظریں سیدھے راستے پر مرکوز کئے وہ صور
پھونک دینے والے انداز میں بولا تھا

وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔" مصطفیٰ تھوڑا ہکلانے لگا جب پاشا نے ڈیش بورڈ کھولتے گولیاں نکالی اور اپنی گن لوڈ کی یہ دیکھ مصطفیٰ کی آنکھیں پھٹی

کون کون شامل تھا۔۔۔" کہتے ونڈو سے ہاتھ باہر نکالتے آسمان کی جانب ریوالور کا منہ کرتے اس نے دو فائر ایک ساتھ کئے

مصطفیٰ نے ڈرتے ڈرتے سب کا ایک ساتھ نام لے دیا البتہ جیلانی کا نام وہ بیچ میں چھوڑ گیا اگر اسکا نام لے جاتا تو یہاں سے بچ نکلتا لیکن وہ اسے کچا چبا جاتا وہ کم از کم ایک موت سے نکل کر دوسری کے منہ میں نہیں جانا چاہتا تھا

"نکل۔۔۔

جی۔۔۔؟ مصطفیٰ کو سمجھ نہیں آئی یا اسکا اتنا نارمل لہجہ اسے ہضم نہیں ہوا تب ہی پوچھا

میری۔۔۔گاڑی۔۔۔سے۔۔۔نکل۔۔۔" کھینچ کھینچ کر لفظ ادا کرتے
آخر میں دھاڑا مصطفیٰ تو خوف سے کانپتا گرتا پڑتا جلدی سے
باہر نکلا اور دوڑ لگا دی جب پیچھے سے ایک گولی سیدھی اسکی
ٹانگ میں سوراخ کرتی آر پار ہوتی چلی گئی وہ ہوا میں بل
کھاتا منہ کے بل سیدھا زمیں پر اوندھے منہ جا گرا تھا منہ سے
ایک زبردست درد بھری چیخ نکلی تھی
یہ میرے راستے میں ٹانگ اڑانے کا تحفہ۔۔۔" اسے منہ کے بل
گرتے
دیکھ اس نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگاتے اگنیشن میں چابی
گھمائی وہ حساب چکتا کرنے نکلا تھا ایک ایک کا کر کر جائے گا
یہ طے تھا
گاڑی کو ٹرن دیتے اس نے رخ سیدھا منور کے علاقے کا کیا تھا

جہاں ایک ایسا قہر برپا کر کر آیا تھا جس کو منور دیکھ لیتا تو
یقیناً ایک بار پھر مر جاتا وہاں جانے کا مقصد اسکا پالتو شیر لینا
تھا شیر کا پسندیدہ جانور بھی شیر ہی تھا لیکن وہ قید کرنے کا
عادی نہیں تھا نہ انسانوں کو نہ جانوروں کو پھر بھی اسکی
محبت دیکھ انسان تو کیا جانور بھی اسکے عاشق بن جاتے تھے (
نیوز صرف ان سب کے موبائل ہیک کر کر چلانے کا کہا گیا تھا
لیکن وہ غلطی سے پورے میڈیا پر چلتی چلی گئی لیکن اسے پھر
بھی کوئی فرق نہیں پڑا (اسکی بیوی یہ نیوز دیکھ لے گی یہ جو
نہیں پتہ تھا)

پپ۔۔۔پاشا۔۔۔پاشا ہماری بات سنو۔۔۔"اعوان صاحب دونوں
ہاتھ
کھڑے کرتے نہایت دھیمی آواز میں اسے مخاطب کرنے لگے

شیرو۔۔۔ بھوک لگی ہے۔۔۔؟اس نے انکوان سنا کرتے شیرو کو
مخاطب کیا جس نے تیزی سے گردن جھٹکتے ایک تیز دھاڑ سے
پورے فارم ہاؤس پر دل دہلا دینے والا لرزا سا طاری کر دیا
آؤ۔۔۔ تمہیں تمہارا فیورٹ کھانا دوں۔۔۔" کہتے وہ آگے بڑھنے لگا
اسی کے ساتھ شیرو بھی آگے بڑھنے لگا ان دونوں کا ہر بڑھتا قدم
دیکھ وہ سات کے سات لوگ ڈرتے لرزتے اپنے قدم پیچھے کی
جانب اٹھاتے گئے یہاں تک کے واپس سے فارم ہاؤس میں داخل
ہو گئے جہاں تھوڑی دیر پہلے خوشی سے بھرپور قہقہے وہاں اب
سکوت طاری تھا سب کی بھٹکتی روحیں تھیں اسکے ہاتھ پورے
خون سے رنگ چکے تھے اس وقت وہ کسی قصائی سے کم ہر گز
نہ تھا اسکا یہ روپ آج تک اسکے بھائیوں نے بھی نہیں دیکھا تھا
دیکھتے بھی کیسے آج سے پہلے اسکے پاس زمل بھی تو نہیں تھی

جسکی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ وہ نکال دیتا تھا جسکو چھونے
والا ہر ہاتھ وہ جڑ سمیت کاٹ دیتا تھا اسکی جان جن کی وجہ
سے مشکل میں آئی وہ ان سب کو ہی تمام کر آیا تھا
دروازے سے دونوں شیر ایک ساتھ نکلے

@@@@@@@@@@@@@@@@

دن سے رات آچکی تھی اور پھر صبح بھی زمل اب تک ہوش میں
نہیں آئی تھی البتہ زیحال جو ساری رات اسکے سرہانے بیٹھ کر
اسکے ماتھے پر گیلی پٹیاں رکھتا رہا تھا صبح تک اسکا بخار کم
ہو چکا تھا اب تو زیحال کی آنکھیں بھی پتھرانے لگی تھیں
پچھلی دو راتوں کی نیند لیکن آنکھوں میں نیند کی جگہ
فکر تھی صرف فکر وہ اب تک نہیں بھول پایا تھا کہ زمل نے اپنی
جان لینے کی کوشش کی تھی یہ جملہ یاد کرتے وہ کل سے اب

کتنی بار مرا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اس نے کیوں نہیں اسکا
سوچا کیوں۔۔۔؟ وہ اسی کشمکش میں رہا جب زمل دھیرے
دھیرے کسمسانے لگی اسکے پاس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر
بیٹھے زیحال کے ہاتھ رکے وہ جھٹ سے سیدھا ہو بیٹھا
گلا لے۔۔۔ گلا لے۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔" وہ ایک دم سیدھا ہوا کوئی
کہہ
سکتا تھا کہ یہ وہی کل والا بیسٹ تھا لوگوں کی چیر پھاڑ کر
دینے والا لیکن اس وقت وہ صرف زیحال تھا زمل کا زیحال اسکا
خان جس خان کی اب وہ اٹھ کر ایسی کی تیسی کرنے والی تھی
ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔" آنکھیں کھلنے سے پہلے اسکے لب کھلے تھے جن سے
پہلا لفظ ہی ہبی ادا ہوا تھا یہ لفظ اس وقت زیحال کو اتنا میٹھا
لگا تھا کہ بس

جی۔۔ ہبی کا بے بی۔۔۔ دیکھو۔۔۔ ہبی تمہارے پاس ہے۔۔۔" وہ کسی
بچے کی طرح اسے بہلا کر پیار سے بال سہلاتے اٹھانے لگا زمل نے
دھیرے سے آنکھیں کھولی وہ قریب تھا اسکا ہاتھ اپنے دونوں
مضبوط ہاتھوں میں تھامے
ہب۔۔۔ ہبی۔۔۔" لب پھڑ پھڑائے آنکھیں کھلتی چلی گئیں نشہ
اتر گیا وہ پورے ہوش میں آچکی تھی سامنے بیٹھے زیحال کو
دیکھ اسکی آنکھیں چمکی۔۔۔ خوشی ابھری۔۔۔ غصّہ در آیا اور
پھر دیکھتے ہی دیکھتے نفرت شدید نفرت
آپکا یہ کام ایک دن میری جان لے لے گا" پاشا کو پھانسی دینے
کا حکم جاری کر دیا گیا ہے" الفاظ ذہن میں گونجے وہ ایک
جھٹکے میں ہاتھ اسکے ہاتھوں سے چھڑاتی سیدھی اٹھ بیٹھی
اچانک اٹھنے پر اسکا سر بری طرح سے چکرایا

آرام سے۔۔۔"اس نے مصنوعی ساڈ پٹا

شٹ اپ۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔"وہ ایک دم دھاڑی کسی زخمی شیرنی کی طرح آنکھوں سے موتی بے اختیار ٹوٹ کر کمبل پر گرتے جذب ہونے لگے یہ دیکھ زیحال پہلو بدل کر رہ گیا

کہاں تھے آپ۔۔۔۔اب کیوں آئے ہیں۔۔۔جائیں یہاں سے ۔۔۔جسٹ گو

اوے۔۔۔جسٹ گو۔۔۔۔۔"وہ پہلے سے زیادہ پوری قوت سے چیخی گلالے ریلیکس۔۔۔جسٹ ریلیکس۔۔۔"اس نے بولتے ہاتھ تھامنا چاہا جسے زمل جھٹکے سے دور کر گئی اسکی آنکھیں سرخ انگارا سی ہوتی جا رہی تھیں زیحال بے ساختہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

مجھے ہاتھ نہ لگانا دور رہو مجھ سے۔۔۔"وہ اب بد تمیزی پر اتر آئی تھی لیکن زیحال کو منظور تھا وہ چاہتا تھا یہ اپنا غصّہ

نکالے وہ تو آگ برسا رہی تھی بخار نے ایک ہی دن میں اسکی رونق ختم کر دی تھی زمل کی آواز سنتے سب فکر مند سے ہوتے دوڑے چلے آئے

آجاؤ تم سب بھی۔۔۔تم سب کی ہی کسر تھی "سب کو دیکھ زیحال منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا کلس کر بولا

اب لگے گا پتہ بھائی کو۔۔۔ہم سبکو ستایا ناں۔۔۔اب زمل انکے جنوں کے بھی ہوش ٹھکانے لگائے گی۔۔۔"برلاس زامل کو گود میں پکڑے اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

زمل۔۔۔تم۔۔ویک ہوا بھی۔۔۔پلیز بعد میں غصّہ کر لینا۔۔۔"کومل آگے آتی نرمی سے بولی

نو۔۔۔۔نو۔۔۔مجھے نہیں ان سے بات۔۔انکو کہیں یہاں سے جائیں

۔۔

ورنہ میں اب سچ میں اپنی جان لے لونگی۔۔۔"اسکی بات پر
زیحال جو سر جھکا کر کھڑا تھا تڑپ کر سر اٹھائے اسے دیکھنے
لگا چہرے کی رنگت پھیکی پڑی کیا وہ اس پر ترس نہیں کھا
سکتی تھی

اسکی آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہتا اسکے عارض کو تر کر
رہا تھا اذیت سی اذیت تھی کھو دینا یا کھو دینے کا ڈر ہی کتنا
جان لیوا ہوتا ہے اسکا اندازہ اسے آج ہوا تھا بچپن میں اپنی ماں
کو تب کھویا جب اسے ماں لفظ بھی نہیں پتہ تھا اسکے بعد اسکا
خصارہ زندگی کے اٹھارہ سالوں تک بھگتا باپ کا ہونا یا نہ ہونا
ایک برابر تھا اس نے اسی کی خاطر جس عورت سے شادی کی

تھی وہی اسکے پیچھے اسکے ساتھ کیا کیا کرتی رہی اسے علم
نہیں تھا کیونکہ اسکے سامنے تو ایک اچھی ماں تھی ناں لیکن یہ
اچھی ماں اس ننھی کلی کو کتنے دن بھوکا رکھتی تھی کس
طرح ڈرا دھمکا کر رکھتی تھی وہ یہ نہیں دیکھتا تھا انکے علاوہ
زمل فہد خانزادہ کے پاس ایسا کوئی شخص نہیں تھا جسے
کھونے سے وہ ڈر جائے لیکن آج جب ملا اس شخص کے بارے میں
پھانسی لفظ سن کر وہ اب تک کتنی بار مری یہ کوئی نہیں جانتا
تھا مرنے کی تکلیف کیسی ہوتی یہ صرف مرنے والا جانتا تھا وہ
شخص جس نے اسکے لئے ہر رشتے کی کمی پوری کی اسے
ہاتھوں کا چھالہ بنا کر رکھا اسکے نخرے اٹھائے پلکوں پر بٹھا کر
رکھا اسکے بارے میں یہ سننا کہ اسے پھانسی دی جا رہی ہے آہ
اس اذیت اور تکلیف کا اندازہ صرف زمل کو تھا جس کی کل

کائنات وہ ایک شخص تھا

زمل۔۔۔زمل تمہاری تین بار ڈریسنگ ہو چکی ہے اس زخم کو اتنا مت بڑھاؤ۔۔۔"کومل جس نے خود اسکی تین بار بینڈج کی تھی اسے پھر سے بپھرتے دیکھ عاجز آتی بولی زیحال جو اسکی مرنے والی بات پر ہی اب تک شل ساکت کھڑا تھا بینڈج سنتے اسے شدید تکلیف کا احساس ہوا

ان سے کہیں۔۔۔یہ جائیں یہاں سے۔۔۔مجھے ان کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔"وہ روتے ہوئے اب بھی چیخی تھی زیحال سر جھکائے کھڑا رہا

یہ بڑے تیس مار خان بنتے ہیں ناں۔۔۔انکو کوئی فکر نہیں نہ میری نہ میرے بچوں کی۔۔۔"بچوں لفظ پر زیحال نے یکدم سر اٹھایا میری محنت ہیں وہ بچے اور صرف میرے بچوں "زمل کا لفظ"

منہ میں دھراتے بڑبڑایا اسکی بیچارگی عروج پر تھی کوئی بھی
اسے دونوں ہاتھ بندھے سر جھکائے کھڑا دیکھ لیتا تو اسکے لئے
یہ یقین کر پانا مشکل ہو جاتا کہ یہ کل رات والا پاشا دابیسٹ
ہے جو لوگوں کی چیر پھاڑ کر رہا تھا سفاکیت کی ہر حد پار کر
رہا تھا
مجھے ہی نہیں رہنا یہاں۔۔۔جہاں یہ شخص ہو گا میں وہاں ایک
پل نہیں رکوں گی۔۔۔"اپنے گالوں کو بے دردی سے رگڑتی وہ اپنے
سامنے کھڑی کومل کو پیچھے دھکیلتی باہر جانے ہی لگی تھی کہ
اچانک اسکے قدم زمین پر منجمند ہوئے اور ایسے کہ اسے لگا وہ
کبھی نہیں اٹھا پائے گی وہی دوسری جانب سب کی آنکھیں
حیرت سے پھٹی تھیں گویا ابھی نکل کر باہر گر جائیں گی
زیحال دونوں گھٹنے زمین پر ٹکائے خاموشی سے سر جھکا کر اس

کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھا تھا چہرے پر کرب سا کرب تھا

ایم۔۔۔ سوری مجھے نہیں جانا چاہیے تھا ایسے "دھیمی آواز میں

بولتے ہوئے سر دھیرے سے سر اٹھایا وہ شل ساکت سی کھڑی

بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہی تھی وہ شخص کبھی رشتے

میں انا نہیں لاتا تھا

میری غلطی۔۔۔ جو سزا دینا چاہو۔۔۔ دے دو۔۔ افف بھی نہیں کرونگا

لیکن خود کو تکلیف مت دو۔۔۔" اسکا بھیگا لہجہ محسوس کرتے

زمل کا دل مٹھی میں بھینچا تھا شدّت سے دل چاہا نیچے بیٹھتے

اسکے سینے سے لگ جائے اسکے مضبوط حصار میں چلی جائے

جہاں صرف سکوں ہی سکوں تھا لیکن اسی پل "عدالت نے

پھانسی دینے کا حکم جاری کر دیا" لفظ ذہن میں گونجے اور

روح پھر سے قبض ہونے لگی ایسی کہ گویا کانٹوں پر کوئی جالی

نمادوپٹہ پھینک کر بے دردی سے کھینچا گیا ہو

بند کریں یہ ڈرامہ۔۔۔ جھوٹی کیئر جھوٹی محبت کا۔۔۔آپ ایک خود غرض انسان ہیں۔۔۔ جس کو صرف اپنے کام سے پیار اور کسی کا احساس نہیں۔۔۔"آنسوں ایک بار پھر آنکھوں سے تیزی سے جاری ہوئے لہجے ٹوٹ سا گیا

ایم سوری۔۔۔۔"وہ سر جھکائے بمشکل دھیمی آواز میں بولا اتنی کہ وہ خود بھی مشکل سے ہی سن سکے

"آپ جھوٹے ہیں۔۔۔

میں نہیں ہوں جھوٹا۔۔۔ایم سوری۔۔۔"آواز پھر کسی کھائی سے آئی کوئی زخم بے دردی سے ادھڑا

"مجھ سے محبت کا ہر دعوی جھوٹا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ جھوٹ نہیں ہے میری۔۔۔ محبت۔۔" پھڑ پھڑاتے لبوں نے کہنا

چاہا لیکن آواز دب گئی گھٹ گئی

یاقوت کی نظر زیحال کے جھکے چہرے پر ہی مرکوز تھیں اس کی تکلیف کی آنچ اسے یہاں تک محسوس ہو رہی تھی وہ جانتا تھا زمل انجانے میں ہی سہی لیکن اس کے زخم ادھیڑ رہی ہے زمل اسی طرح اسے بیچ زمین پر بیٹھے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی اپنے بچوں کو بھی نہیں دیکھا نہ پیچھے زیحال کو

"زمل۔۔۔رک۔۔جاؤ۔۔۔دیکھو۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔" برلاس جو کچھ کہنے ہی لگا تھا وہ اسکی زبان کو بھی قفل لگوا گئی اس نے یاقوت کو دیکھا جو اسے ہی "مل گیا سکون" والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

میں دیکھتا ہوں۔۔۔" کہتے یاقوت جانے لگا تھا جب زیحال کی آواز
پر اسکے قدم وہی جمے
وہ مجھ سے ناراض ہے میں۔۔۔ہی منا کر لاؤنگا۔۔۔"ڈھیر ساری
اذیت واپس اندر کی جانب دھکیلتے وہ بوجھل قدموں سے اٹھ
کھڑا ہوا رات خون کے دھبوں والا سوٹ بدل کر اس وقت وہ سیاہ
پینٹ شرٹ جس کے کھلے بٹنوں میں سے اوپر گلے کی جانب سے
اندر پہنی سفید گول گلے والی شرٹ صاف دکھائی دے رہی تھی
آستینیں مڑی ہوئی تھیں ماتھے پر بال بکھرے پڑے تھے اگر زمل
غصّے میں نہ ہوتی تو اسکے اس بے حد وجیہہ روپ کو دیکھ
نظر لگ جانے کے ڈر سے نظر ضرور پھیر لیتی
وہ سب کو چھوڑے ڈیرے سے باہر نکل آیا سامنے کار پورچ میں
اسکی کار کھڑی تھی اور اس سے تھوڑی آگے باقی گاڑیاں جس

میں گاڑیوں کا مہنگے سے مہنگا ترین ماڈل تھا یہ بھی اسی کا
شوق تھا جو سو سے زائد گاڑیاں صرف اسکے شوق کیلئے تھیں
اسکے بندوں کی گاڑیاں علاقے کے دوسری جانب کھڑی تھی وہ
بھی ان گنت تھیں اس پورے علاقے پر صرف اسکی حکومت تھی
اس نے پوری ایک سلطنت کھڑی کر رکھی تھی خود وہ ایک
سلطنت کا شہزادہ تھا جس کی جان اسکی شہزادی میں اٹکی
تھی اور وہ شہزادی اسے اس وقت کہیں نظر نہیں آ رہی تھی وہ
یہاں وہاں نظر دوڑاتا رہا

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

یہ تم نے پھر سے یونی جانا بند کر دیا وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔؟
لاؤنج میں صوفے پر الٹی پلٹی مارے بیٹھی آئرہ کے ہاتھ سے
ریموٹ چھینتے اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھتے پوچھا

بس۔۔۔ایسے ہی طبعیت نہیں ٹھیک۔۔۔"اس نے جلدی سے جھوٹ گھڑا

کیاہوا بخار ہو گیا۔۔۔؟سوالیہ پوچھتے آگے ہو کر اسکے ماتھے پر ہاتھ کی پشت رکھی لیکن اسکا ماتھا ٹھنڈا تھا

"نہیں۔۔بس ایسے ہی کمزوری سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا کوئی ٹیبلیٹ لے لینا لڑکے والوں کے سامنے ایسے کمزور سی جاؤ گی تو پہلی نظر میں ہی منع کر دیں گے رشتے سے۔۔۔"اب کی بار اس کی بات پر آئرہ نے اتنی تیزی سے گردن موڑی کہ بقاعدہ گردن چٹخنے کی آواز آئی لیکن وہ ٹی وی کی جانب

متوجہ ہو چکا تھا

لل۔۔لڑکے۔۔۔؟اس نے بے یقینی سے پوچھا جیسے جو سنا اس پر یقین نہ آیا ہو

ہاں مام اور ڈیڈ کے عمرے پر سے واپسی ہوتے میرے ایک دوست
"کی فیملی آئے گی شہاب انکل کو تم ولید کے لئے پسند ہو وہ۔۔
وہ کچھ بول ہی رہا تھا جب آئرہ کے چہرے کے اڑتے رنگ کو دیکھ
وہ ایک پل کو ٹھٹھکا

کیا ہوا تمہارا رنگ کیوں اڑ گیا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکا زرد پڑتا رنگ
دیکھ وہ اب واقعی فکر مند ہوا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں پل
میں نمی جھلملانے لگی وہ دونوں جڑواں تھے کہیں نہ کہیں ایک
دوسرے کی تکلیف تھوڑی بہت محسوس کر لیتے تھے
تم کسی کو پسند کرتی ہو۔۔۔؟اب سیدھا دھماکا کیا تھا وہ بھائی
ہونے کے ساتھ ساتھ آئرہ کا ایک اچھا دوست بھی تھا اور بھائی
جب دوست بن جائیں تو بہنیں بہت سے گمراہی والے راستوں پر
جانے سے بچ جاتی ہیں

بولوریہو۔۔۔"(وہ جب بھی حد سے زیادہ ڈر جاتی تھی تو اسے
پیار سے اسی نام سے وہ نارمل کرتا تھا)وہ اب بھی ساکت سی
بیٹھی اپنی آنکھوں کی نمی پر کنڑول کرنے کی کوشش کرتی
رہی اور پھر سر دھیرے سے اثبات میں ہلانے لگی دل خوف سے
اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا مانو ابھی نکل کر باہر گر جائے گا
اچھا۔۔۔کیا نام ہے۔۔۔؟لہجے کو نارمل رکھتے پوچھنے لگا ورنہ
جانتا تھا وہ ایک دفع خوف زدہ ہو گئی تو نہیں بتائے گی
بب۔۔۔برلاس۔۔۔برلاس۔۔۔شاہ"اس نے ڈرتے ڈرتے بمشکل
اٹک کر

جواب دیا
ھمم۔۔۔کہاں رہتا ہے۔۔۔؟اگلا سوال لیکن اس سوال پر آئرہ دھک
سے رکی وہ تو جانتی ہی نہیں تھی کہ وہ کہاں رہتا ہے

نن۔۔۔ نہیں پتہ۔۔۔"اس جواب پر نوفل کے چہرے کا رنگ بدلا تھا
لیکن وہ بروقت چھپا گیا اور سر اثبات میں ہلاتے جیسے کچھ
سوچنے لگا
کہاں ملا تھا۔۔۔؟ آئرہ نے اسے برلاس سے ملنے والے واقعے سے لے
کر گھر تک آنے والا سارا واقعہ بتادیا جسے سنتے نوفل کے اندر
ایک آگ سی بھڑک اٹھی ایک غیر مرد اسکے گھر تک آچکا تھا اور
وہ اتنا انجان تھا کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ بمشکل اپنے غصّے
پر قابو کرتے نارمل ہو کر بیٹھا
بیٹا ایسے کسی کو گھر تک لے آنا ٹھیک حرکت تھی۔۔۔؟ لہجے میں
بے پناہ محبت تھی آئرہ نے جھٹ سے سر نفی میں ہلایا جو بھی
تھا نوفل اپنی بہن پر جان دیتا تھا اس پر غصّہ کرنا اسکے بس
میں نہیں تھا

مجھے اسکا نمبر دینا میں بات کر لونگا اور جہاں میری بہن چاہے
گی اسکی شادی وہی ہو گی۔۔۔"اسکی باتوں میں وہ اس برلاس
کیلئے بے پناہ محبت بھانپ چکا تھا جس کے بعد وہ کم از کم
آئرہ کو کسی اور ان چاہے رشتے میں نہ باندھنے کا فیصلہ کر چکا
تھا آئرہ نے آگے ہوتے اسکے کندھے پر سر ٹکا دیا خوشی سے آنسوں
نکلتے نوفل کی شرٹ میں جذب ہونے لگے

" تھینک یو۔۔۔ تھینک یو سو مچ بھائی۔۔۔یو آر دا بیسٹ برادر
اچھا بس بس میرے پاس ٹیشو نہیں ہے تمہاری ناک پونچھنے
کیلئے۔۔۔"اسکے چھیڑنے پر آئرہ نے اسکے سینے پر مکے برسائے
جس پر نوفل کا قہقہہ بلند ہوتا چلا گیا

@@@@@@@@@@@@@@

شام کے سائے ڈھلنے لگے تھے ٹھنڈ خطرناک حد تک بڑھ رہی

تھی اتنی کہ بغیر شال کے یا جیکٹ کے اچھے خاصے بندے کی
قلفی جم جائے لیکن وہ بیسٹ تھا اسکے اندر کی آگ باہر کی
سردی کو بری حد تک مات دیتی تھی اتنے عرصے سے یہاں رہ رہ
کر اسے اس موسم کی عادت ہو چکی تھی لیکن جسے نہیں تھی
اسے اسکی فکر ستا رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح اسے ان پہاڑوں
میں ڈھونڈ رہا تھا نجانے کہاں جا کر وہ دشمن جان چھپ چکی
تھی
زمل وہاں سے نکلتی اندھی دھند بس چلتی جا رہی تھی پیچھے
ایک بار بھی مڑ کر نہیں دیکھا نہ وہ دیکھنا چاہ رہی تھی
آنکھوں سے بہتی اذیت کو بار بار بے دردی سے رگڑ کر صاف کرتی
وہ بس چلتی جا رہی تھی اسے نہیں رکنا تھا ایسی جگہ جہاں
کسی کے کھونے کا ڈر ہی جان لیوا ہو کھو دے گی تو کیا ہو گا آہ

سوچ کر ہی جسم پر لرزا سا طاری ہو رہا تھا پچھلے دو دن سے
بخار نے جو طاقت نچوڑی تھی اسکا اندازہ اسے اپنے ہر بڑھتے
قدم کو بوجھل ہوتے محسوس کر کر ہو رہا تھا اسے لگا تھا وہ گر
جائے گی ایک قدم اور نہیں بڑھا پائے گی لیکن وہ چلتی گئی
یہاں تک کہ ایک ویران جنگل میں پہنچ گئی یہاں چاروں سو ایک
دل دھلا دینے والی خاموشی پھیلی ہوئی تھی لمبے لمبے درخت
پوری شان سے کھڑے تھے جن پر کل برسنے والی دھند صاف
جمی دکھائی دے رہی تھی زمل یہ دیکھ ایک پل کو ٹھٹھکی
گھوم کر ایک نظر اپنے آس پاس دیکھا وہ کہاں آ گئی تھی آگے
پیچھے صرف درخت ہی درخت تھے اور انکے بیچ کھڑی وہ
ڈھلتی شام ان درختوں کے سائے لمبے کرتی انکے بیچ اندھیرا
بھرنے لگی تھی

دور کہیں سے لومڑیوں کی آواز آرہی تھی جسے سنتے زمل کا دل
دھک سے رکا اور پھر دھڑکنوں کی سپیڈ اتنی تیز ہوئی گویا یہ
دل ابھی نکل کر باہر آ گرے گا وہ دل پر ہاتھ رکھتی اپنے ہونٹوں
پر بڑھتی کپکپی کو روکنے کی کوشش کرتی آگے بڑھنے لگی اسے
راستہ نہیں پتہ تھا واپس جاتی بھی تو کیسے وہ بس قدم اٹھاتی
گئی جسم پر خوف طاری ہوتا جا رہا تھا ٹانگوں سے جان نکل رہی
تھی اس وقت وہ کسی اسی سال کے بوڑھے کی طرح کانپ رہی
تھی خود کو بے جان محسوس کر رہی تھی لیکن چلتی گئی وہ
بھی ڈھیٹ تھی چلتے چلتے وہ ایک جگہ آ پہنچی جہاں سامنے
ایک ندی بہتی دکھائی دی پانی کو دیکھ اسے شدّت سے پیاس
محسوس ہوئی وہ ہمت کرتی جلدی جلدی قدم اٹھاتی اس ندی
تک آئی جس ک پانی بلکل صاف شفاف تھا اس نے اسکے قریب

بیٹھتے اس پانی کو ہاتھ کے پیالے میں بھرا اور پینے لگی لیکن
اگلے ہی پل اس نے وہ پانی منہ سے نکال دیا جو حد سے زیادہ
نمکین تھا زمل اپنی آستینوں سے اپنا منہ صاف کرنے لگی گویا
نمک اسکی زبان سے چپک گیا ہو اسے شدّت سے رونا آیا اور وہ
چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے شدّت سے رو بھی دی دل کس
قدر شدید تکلیف میں مبتلا تھا اسکا اندازہ صرف یہی کر سکتی
تھی

سب کو لل۔۔ لگتا ہے۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔ بچوں کی طرح۔۔ رر
۔۔۔ری

ایکٹ کرتی ہوں۔۔۔" وہ روتے ہوئے اٹک اٹک کر بولنا شروع ہوئی
یہاں بولنے والی بھی یہی تھی اور خود کو سننے والی بھی یہی
لیکن وہاں موجود درختوں نے پل میں کان کھڑے کر لئے

کوئی۔۔۔کوئی۔۔یہ کیوں۔۔نن۔۔۔نہیں دیکھتا۔۔کہ۔۔۔کہ

میرے اندر

کی۔۔۔وہ۔۔چھو۔۔۔چھوٹی بچی۔۔۔اب۔۔بھی کک۔۔۔کسی کے

۔۔پیار

کو۔۔۔ترسی۔۔۔ہوئی۔۔۔ہے۔۔۔وہ۔۔۔وہ خود سے پیار کرنے

۔۔۔والوں

کو نہیں۔۔۔کھونا۔۔۔چاہتی ناں "اذیت سی اذیت تھی آنسوں روانی

سے بہنے لگے لفظ ٹوٹتے ادا ہو رہے تھے وہاں موجود درختوں نے

ایک پل کیلئے اس لڑکی پر ترس کھایا ہاں اس وقت وہ ترس

کھائے جانے کے قابل ہی لگ رہی تھی جوانی اور بڑھاپا کیسا گزرے

گا یہ انسان کے بچپن پر منحصر ہوتا ہے جب اسکی گروتھ ہو

رہی ہوتی ہے تب دماغ ہر قسم کے نقش سے پاک ہوتا ہے پھر

دھیرے دھیرے اس پر کچھ بننا شروع ہوتا ہے جو وہ بچہ دیکھتا ہے جو اسے دکھایا جاتا ہے جیسا سلوک اسکے ساتھ کیا جاتا ہے اسی عرصے میں اسکے بزدل یا بہادر بننے کا سٹیج آتا ہے جس میں اسے بہادر بننے میں اسکے اپنے اسکا ساتھ دیتے ہیں اسکے ماں باپ لیکن اگر وہی اسے تنہا کر دیں تو بچہ بزدل بن جاتا ہے ناکارا اسکا ذہن کند ذہن بن جاتا ہے خوف سانپ کی طرح اسکے دل میں بیٹھ جاتا ہے

مجھ۔۔۔سے۔۔۔مجھ سے کوئی پیار نہیں۔۔۔کرتا۔۔۔کوئی بھی نہیں۔۔۔

آئی ایم مسنگ یو ماما۔۔۔"اسکے لبوں سے بے اختیار یہ جملہ نکلا اور نکلتا چلا گیا دل پھٹنے کے قریب تھا عنقریب وہ پھٹنے بھی والا تھا اس وقت وہ اٹھارہ سالہ لڑکی نہیں چھ سالہ زمل تھی

جس کے گڈے کو نوفل نے کھیلتے ہوئے اپنے فوجی سے مروادیا
تھااور اسے سیزر سے کاٹ کر دو ٹکڑے کرتے یہ کہا تھا کہ وہ
مر گیاتب بھی وہ روئی تھی فرح کے پاس گئی تھی اور اس نے
چپ کروانے کے بجائے اسے ایک تھپڑ لگایا تھااور کہا تھا پیدا
ہوتے ماں کو کھا گئی اور اب اپنے گڈے کو اور اس پر وہ بچی
روتی ہوئی دوسرے کمرے میں جا کر ایک کونے میں خاموشی
سے بیٹھ گئی لبوں پر ایک ہی جملہ تھا" میں نے نہیں کھایا نوفی
نے اسکو کاٹ دیا میں نے نہیں کھایا" وہ بار بار اپنے ہونٹوں پر
ہاتھ پھیرتی اور کہتی جاتی میں نے نہیں کھایا یہاں تک کہ اس
کی گھگھی بندھ گئی کیوں اس سے اسکی پسندیدہ چیز چھن
جاتی ہے کیوں وہ گڈارات کو سوتے ہوئے پاس رکھتی تھی اس
کو اپنی باتیں بتاتی تھی اب کس کو بتائے گی

مم۔۔۔میں۔۔۔نے میں۔۔۔نے آپ کو۔۔۔ بھی نہیں کھایاماما

۔۔۔میں نے

نہیں کھایا تھا۔۔۔"وہ ابھی یہی جملہ دھراتی گئی آنسوں ابل

ابل کر آنکھوں سے گرتے گئے بڑھتی ٹھنڈ نے اس پر ایک جان لیوا

کپکپی طاری کردی تھی

آپ۔۔۔آپ۔۔۔کیوں چھوڑ۔۔۔گئی۔۔۔مجھے۔۔۔آپ ہوتی

۔۔۔تو مجھے

کھونے۔۔کاڈر۔۔۔نہ ہوتا۔۔۔ناں۔۔۔آپ تو۔۔۔ماما تھیں

۔۔۔ناں کبھی

بھی اپنی۔۔۔زمل کو نہ چھوڑتیں۔۔۔باقی کسی کو۔۔فف۔۔فکر

نہیں سب۔۔۔مم۔۔مطلبی۔۔۔جھوٹے۔۔دھوکے۔۔باز۔۔۔میرا

گڈا بھی

" دھوکے باز۔۔۔وہ جھوٹا ہے۔۔۔وہ مجھے چھ۔۔۔ چھوڑ دے گا
اسکی ہچکی بندھتی چلی گئی اس ویران جنگل میں لمبے
درختوں کے بیچ رقص کرتی ہوا اسکی ہچکیوں کو اپنے ساتھ لئے
سفر کرتی کہیں اور پہنچی تھی شاید اسکے اصل گڈے کے پاس
تب ہی زمل کو اچانک اپنے پیچھے ایک خوف ناک آواز محسوس
ہوئی اس نے دھیرے سے سر اٹھایا اور خوف سے کانپتے وجود
کے ساتھ دھیرے سے پیچھے مڑی اور مڑتے سانس اوپر کا اوپر اور
نیچے کا نیچے رہ گیا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا اسکے
اپنے اگلے دو دانت نکالے کھڑا غرا رہا تھا گاڑھا wolf سامنے ایک
مایا اسکے منہ سے نکلتا نیچے ٹپک رہا تھا اسکی آنکھیں چھوٹی
مکار خوشی سے چمک رہی تھیں گویا کئی دنوں بعد انسانی
گوشت کھانے کو ملا ہو

زمل تو ایسی تھی گویا نمک کا مجسمہ ابھی ہاتھ لگایا اور وہ
وہی ڈھیر ہو جائے گی وہ اسی پتھر پر بیٹھی بلکل ساکت ہو
چکی تھی اتنی کہ ہواؤں کا شور صاف کانوں میں سرسراتا
محسوس ہو رہا تھا
اسی طرح غراتے ایک قدم آگے بڑھا اس گھنے جنگل میں wolf وہ
ایسے خطرناک جانوروں کا پایا جانا ایک عام سی بات تھی لیکن
اس بات سے زمل انجان تھی وہ خوف سے کانپتی اپنی جگہ سے
اپنا شکار ہاتھ سے نکلتے wolf یک دم اٹھی اسکے اٹھتے وہ
محسوس کر کر ایک ہی پل میں اس پر جھپٹا اسے ہوا میں لہراتے
خود کی جانب آتے دیکھ زمل بے ساختہ آنکھیں موندتی چیخ
مار کر پیچھے کی جانب جا گری
اسکے پیچھے گرتے نیچے پڑا پتھر اسکی کمر میں اتنی زور سے

چبھا کے اسکے منہ سے زبردست چیخ نکلی وہ بری طرح سے درد
میں کراھتی آنکھیں بند کر گئی جب اسے ایک اور جانور کی
دل دہلا دینے والی
کی آواز سے زیادہ خوفناک تھی دل wolf آواز سنائی دی یہ اس
لرزا دینے والی زمل نے بری طرح سے کانپتے سر اٹھا کر دیکھا
اور دیکھتے اس میں رہی سہی جان بھی نکلنے لگی آنکھیں
پھٹتی چلی گئی دل بے اختیار بند ہو گیا
پر ایک خونخوار شیر نے حملہ کر دیا تھا جسے وہ اب wolf اس
اپنے نوکیلے دانتوں سے زخمی کرتا اپنے پنجوں میں جکڑ رہا تھا
اپنی جان بچانے کی جی wolf دونوں گتھم گتھا ہو رہے تھے وہ
جان سے کوشش کر رہا تھا لیکن شیر اس سے زیادہ طاقتور تھا
وہ پل میں اپنے نوکیلے دانتوں سے اسے زخمی کر چکا تھا

یہ منظر دیکھ زمل کی دل خراش چیخیں پورے جنگل میں
کی چیر پھاڑ ہوتے دیکھ بری wolf گونجنے لگی تھیں وہ اس
طرح سے کانپتی کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کر کر بس
چیختی جارہی تھی جسم بری طرح سے لرز رہا تھا تب ہی
خود کو چھڑاتا وہاں سے بھاگ نکلا شیر اسکے پیچھے wolf وہ
نہیں گیا کیونکہ اسکا اگلا شکار اسکے سامنے تھا خوف سے لرزتی
چیختی وہ نازک سی لڑکی اور اس شیر کا پسندیدہ کھانا بھی
تو یہی تھا انسانی گوشت
وہ اپنے خون سے لتھڑے منہ سے ایک زوردار دھاڑ بلند کرتے گردن
کو تیزی سے پھیر تا زمل کی جانب بڑھنے لگا اسے اپنی جانب
آتے دیکھ زمل زمین پر پڑی پڑی پیچھے کی جانب کھسکنے لگی

نہیں۔۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔پپ۔۔پلیز۔۔۔۔۔د۔۔۔دور۔۔۔دور"

وہ پاگلوں کی

بڑبڑاتی گئی پیچھے ہوتی گئی اسے لگا تھا یہ موت ہے یہ واقعی

موت تھی اتنی دردناک موت وہ نہیں چاہتی تھی اس نے اسی

پل جینے کی تمنا کی زیحال شدّت سے یاد آیا لیکن آج یہ خوف

ہر یاد پر بھاری تھا اسکی سانس سینے میں اٹک رہی تھی وہ

اٹھ کر بھاگ جانا چاہتی تھی تب ہی ہمت کرتی اٹھی لیکن اسے

اٹھتے دیکھ وہ شیر اتنی زور سے دھاڑا کہ زمل وہی گرتی چلی

گئی جسم سے نکلتی روح آنکھیں بند کرتی چلی گئی اسکی

بند ہوتی آنکھوں نے اپنے قریب دو گرے جھیل سی آنکھیں

دیکھی تھیں اور دیکھتے اسکی اپنی ہیزل آنکھیں بند ہو چکی

تھیں

شیر و۔۔۔"اس شیر سے زیادہ اس بیسٹ کی دھاڑ بلند تھی جسے
سنتے شیر وہی بیٹھتا چلا گیا گردن کو تیزی سے گھماتے بڑی
سی جمائی لی
زیحال اپنی بانہوں میں جھولتی زمل کو اوپر اٹھاتے اس ندی
سے دور صاف زمیں پر لایا اور نیچے لٹاتے خود گھٹنوں کے بل اس
کے قریب بیٹھا بوکھلایا سا اسکا چہرہ تھپتھپانے لگا
زمل۔۔۔زمل اٹھو۔۔۔زمل۔۔۔"وہ خاصی تیز آواز میں اسے
پکارنے
لگا لیکن اس کے ہاتھ پیر یک برف ہوتے چلے گئے یہ دیکھ زیحال
اچھا خاصا پریشان ہوا اسے اب اندازہ ہو رہا تھا اس نے بنا بتائے
غائب رہ کر کتنی بڑی غلطی کر دی تھی
زمل۔۔۔پلیز اٹھو۔۔۔"اسکے ہاتھ تیزی سے مسلتے وہ ساتھ ساتھ

پکارتا گیا لیکن کوئی اثر نہ ہوا وہ بے سدھ ہو چکی تھی جسم
میں سوائے سانسوں کے اور کچھ نہیں تھا دل بھی رک رک کر چل
رہا تھا

زیحال نے پل کی پل اپنی شرٹ نکال کر اسکے اوپر ڈالی اور خود
اسکے پیروں کی جانب آیا اور انہیں اپنی گود میں رکھے تیزی
سے مسلنے لگا جسم برف کی طرح جمتا چلا گیا اسکے مسلنے کا
بھی کوئی اثر نہ ہوا اب صحیح میں زیحال کی جان حلق میں
اٹکی تھی وہ اٹھ کر زمل کے چہرے کے قریب آیا اور اسے اٹھا کر
اپنی گود میں رکھتا دھیرے دھیرے تھپتھپانے لگا
زمل۔۔۔زمل۔۔۔میری جان اٹھ جاؤ۔۔۔"جواب ندارد وہ ہنوز بے
سدھ رہی سر ڈھلکتا زیحال کے گھٹنے سے نیچے گرنے لگا جسے
اس نے ایک جھٹکے میں پکڑتے ٹھیک سے اپنی گود میں رکھا

وہ لوگ اپنی علاقے سے کافی دور تھے زمل کی ایسی حالت نہیں
تھی کہ وہ اسے بانہوں میں بھر کر لے جاتا اس سے پہلے اسکا
ہوش میں آنا ضروری تھا
اس پر ٹھنڈ بری طرح سے اثر انداز ہو رہی تھی اور زیحال کے
پاس اپنی شال بھی نہیں تھی ایک شرٹ تھی وہی وہ اس پر
ڈھانپ چکا تھا اب وہ خود ہاف سلیوس والی وائٹ شرٹ اور
بلیک جینز میں تھا زمل کی حالت دیکھ وہ خود یہ جان لیوا
ٹھنڈ محسوس ہی نہیں کر رہا تھا
تب ہی اسے ایک خیال جھماکے سے اسکے ذہن میں آیا اس نے
دھیرے سے زمل کا سر نیچے رکھا اور خود اٹھ کر ایک درخت کے
قریب گیا شیر وہی بیٹھا تھا سکوں سے جیسے اسکو مار کر
بٹھایا گیا ہو

زیحال ایک درخت کے قریب آتے اس پر لگی ٹہنی توڑنے لگا جو کہ
کافی مضبوط تھی لیکن وہ مسلسل اسے ہلاتا گیا جب اچانک
اس میں سے کریک ہونے کی آواز آئی زیحال نے اسے پکڑ کر کھینچ
لیا اسی طرح کی چار پانچ اور ٹہنیاں توڑ کر وہ زمل سے تھوڑی
دور جمع کرتا چلا گیا جب اچھی خاصی لکڑیاں جمع ہو چکی تو
ایک بڑا سا پتھر درخت سے ٹیک لگا کر رکھتے وہ بیچ میں ایک
ایک لکڑی رکھتا دوسرے پتھر کی مدد سے اسے توڑنے لگا ساری
لکڑیاں دو دو حصّوں میں توڑتے اس نے ایک تکون کی شکل میں
بیچ میں رکھی اور پھر انہی دو پتھروں کو آپس میں رگڑتے ان
میں چنگاری بھڑکانے لگا ٹھنڈا اتنی بڑھ چکی تھی کہ وہ چنگاری
بھی جلنے سے انکاری تھی لیکن وہ ہار نہ مانتا پتہ نہیں کس
جنون کے تحت بس لگا رہا پتھر پر پتھر مارتے اسکی انگلیاں کتنی

زخمی ہوئی اس نے نہیں دیکھا دیکھ رہا تھا تو صرف زمل کا بے
جان ٹھٹھرتا وجود
اسے دیکھ کر ایک بار پھر وہ تیزی سے پتھر پر پتھر مارنے لگتا
جس میں کچھ حد تک گرمائش پیدا ہو چکی تھی وہ اور تیزی
سے مارتا اسکی بڑھتی چنگاریوں سے سب سے چھوٹی اور نازک
لکڑی کو آگ لگانے لگا۔آگ کی تھوڑی سی روشنی پھیلی اس نے
اس چھوٹی لکڑی کی مدد سے باقی لکڑیوں کو دھیرے دھیرے
جلایا جو گیلی ہونے کی وجہ سے اسکی کافی توانائی خرچ کروا
رہی تھی
آگ جل چکی تھی اسے وہی چھوڑ وہ اٹھ کر آیا اور زمین پر
سیدھی چت لیٹی زمل کو جھک کر بانہوں میں بھرتے اٹھا کر آگ
کے قریب لایا اور خود الٹی پلتی مارے بیٹھ کر اسے اپنی گود

میں لے لیا زمل کا سر زیحال کے فولادی سینے پر رکھا تھا اور
وہ اسے خود میں کسی بچے کی طرح بھینچے آگ کی گرمائش
دیتا چلا گیا کتنی دیر گزری نہ وہ اٹھی نہ زیحال نے وقت دیکھا
وہ بس ایک ہاتھ سے لکڑی ٹھیک کرتا مزید آگ بھڑکاتا جاتا
زمل۔۔۔گلا لے۔۔۔"محبت بھرے لہجے میں پکارتے اسکا رخصار
تھپتھپایا اسکے برف ہوئے جسم میں تھوڑی بہت حرارت بھرنے
لگی تھی لیکن بڑھتی ٹھنڈ اسے بھی ساتھ ساتھ ناکام بناتی گئی
اسے اپنی میں ٹھیک سے لٹاتے زیحال کا ہاتھ اچانک زمل کی کمر
پر لگا اسے وہاں کچھ گیلا گیلا سا محسوس ہوا اس نے ہاتھ
اوپر کرتے آگ کی روشنی میں دیکھا تو وہ خون تھا جسے دیکھ
زیحال کی آنکھیں پھٹی اس نے بے یقینی سے زمل کا بے سدھ
چہرہ دیکھا

یہ۔۔۔یہ خون۔۔۔"خون کے عاشق کو اس سے پہلے خون کبھی اتنا
برا نہیں لگا جتنا اب لگ رہا تھا اور اس سے خوف محسوس ہو
رہا تھا اس نے دھیرے سے زمل کو زمین پر لٹاتے اسکا رخ نرمی
سے پلٹا اس وقت وہ نیلے رنگ کی لمبی فراک میں ملبوس تھی
بال بری طرح سے پوری کمر پر بکھرے پڑے تھے جنہیں پیچھے
کرتے اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسکی کمر پر موجود فراک
کی زپ کھولنی شروع کی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ایک ہی
بات ذہن میں گونج رہی تھی شیروں نے کچھ کیا نہ ہو
زپ کھلتے اسکی نظر زمل کی دودھیا کمر پر گئی جو خون سے
لت پت ہو چکی تھی اسکا دل دھک سے رکا اور ضبط سے آنکھیں
بند کی

یہ۔۔۔تم۔۔۔نے۔۔۔ٹھیک۔۔۔نہیں۔۔کیا" وہ سر جھکائے زیر لب بس

یہی بول پایا پھر ایک لمبی سانس خارج کرتے تھوڑا پیچھے ہو کر اپنی وائٹ شرٹ بھی نکال دی اور اسے دو ٹکڑے کر دیا زمل کو وہی سیدھی چت زمین پر لٹایا اتنے دن بعد اسے ایسے دیکھنا دل عجیب سے احساس میں گھرنے لگا تھا اس نے اپنے دھڑکتے دل کو قابو کرتے اسکی اٹھی فراک میں ہاتھ ڈالتے اپنی شرٹ کا ٹکڑا اسکی کمر پر کس کر باندھا اس دوران دل کتنی بار دھڑکا تھا یہ خود دل بھی نہیں جانتا ہو گا

آگ بجھنے والی تھی وہ اٹھ کر اور لکڑیاں لایا جس سے آگ مزید بھڑکائی زمل کو وہی لٹائے خود بس یہی کام کرتا گیا جب اچانک اسکے کھانسنے کی آواز سنائی دی وہ دھیرے دھیرے کھانستی

ہوش میں آرہی تھی اسکی اسی آواز پر گم سم بیٹھا زیحال

فوراسے اٹھتے اسکے قریب آیا

گلالے۔۔۔گلالے اٹھو۔۔۔"پیار سے چہرہ تھپتھپاتے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا جب زمل دھیرے سے کسمساتی آنکھیں کھولنے لگی سامنے اپنے حسین گڈے کا چہرہ دیکھ اس ادھ کھلی آنکھیں پوری کھل گئ وہ اسی پر جھکا ہوا تھا قریب بے حد قریب

"ہ۔۔ہبی۔۔۔

جی ہبی کی جان۔۔۔"دوبدو جواب محبت بھرا

وہ اب خود سے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہی تھی زیحال نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور خود کا سہارا دیتے بیٹھنے میں مدد دی

ہم۔۔۔ ہم۔۔۔ کہاں ہیں۔۔۔" وہ ساری باتیں بھولے اس جگہ کو
دیکھ
رہی تھی جب زیحال کے جواب سے پہلے اسکی آنکھوں کے پردے
پر سب لہرا گیا اسے ایک ایک پل لمحے کے پہلے حصّے میں یاد
آیا اور جس چیز سے وہ بے ہوش ہوئی وہی سب سے زیادہ اسے
اب بھی خوف زدہ کر گئی

ہبی۔۔۔ ہبی۔۔ وہ شیر۔۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔۔ یہاں۔۔۔" وہ ڈر کے
مارے ہکلاتے
ہوئے ندی کے پاس اشارہ کرنے لگی
کوئی نہیں ہے۔۔ دیکھو مجھے۔۔ دیکھو۔۔۔" وہ اتنے نرم لہجے میں
بولا تھا لیکن نہیں وہ نہیں دیکھ رہی تھی

ہبی۔۔۔وہاں۔۔۔تھا۔۔وہ۔۔۔وہ شش۔۔۔شیر تھا۔۔۔"وہ نہیں
دیکھ
رہی تھی بری طرح سے کانپ رہی تھی جب زیحال نے اسکی
بازو پکڑتے کھینچ کر اپنے قریب کیا وہ اتنے قریب ہوئے تھے کہ
دونوں کی گرم سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی سوئے
ہوے جذباتوں کو ہوا دینے لگی تھی زمل یک ٹک سانس روکے اسے
اتنے قریب دیکھنے لگی وہی زیحال اتنی دیر سے جن جذباتوں کو
تھپک تھپک کر سلا رہا تھا وہ اسکی ہیزل آنکھوں کو اتنے قریب
سے دیکھتے پھر سے جاگ رہے تھے وہ آنکھوں میں آنکھیں
گاڑھے اپنی بھاری ہوتی سانسیں اسکے چہرے پر چھوڑ رہا تھا
کوئی نہیں۔۔۔ہے۔۔۔میں۔۔ہوں۔۔۔تم۔۔ہو بس۔۔۔"شدّت
سے بوجھل

ہوتی آواز میں بولتے زمل کو بری طرح سے ٹھٹھکا گیا اسے اس
شیر سے زیادہ اسکی آنکھوں میں سر اٹھاتے جذباتوں کو دیکھ
خوف آیا تھا وہ کرنٹ کھا کر یکدم پیچھے ہوئی
مم۔۔۔میرے پاس نہیں آنا۔۔۔" وہ بوکھلائی بوکھلائی سی بولتی
اٹھنے لگی جب قدم ایک دم لڑکھڑائے زیحال نے اسے سمبھالنا
چاہا لیکن زمل نے ہاتھ بڑھا کر غصّیلی نظروں سے دیکھتے روک
دیا
میں۔۔۔نے کہا۔۔۔مجھے ہاتھ۔۔مت۔۔لگانا۔۔مجھ سے کوسوں دور
"۔۔۔رہو سمجھ آئی مسٹر۔۔۔زیحال خان۔۔آفندی۔۔۔
وہ لفظ چبا چبا کر بولتی غرائی زیحال تو بس دیکھتا رہ گیا
وہ جانے کیلئے جیسے ہی پلٹی سامنے زمین پر بیٹھے شیر کو
دیکھ اسکی آنکھیں پھٹی حواس پھر باختہ ہوئے وہی دوسری

جانب آگ کے قریب سر جھکا کر بیٹھے زیحال کے لبوں پر دل
کش جان لیوا مسکراہٹ در آئی وہ زیر لب بڑبڑایا

"ایک۔۔۔۔

زمل کا قدم پیچھے کی جانب اٹھا

"دو۔۔۔۔

وہ خوف زدہ سی ہوتی سر نفی میں ہلاتی پیچھے ہوتی گئی

"تین۔۔۔

اور پیچھے ہوتے قدم لڑکھڑا کر سیدھا زیحال کی گود میں آ گری
تھی آنکھیں زور سے بند تھیں ہاتھ زیحال کے فولادی کسرتی
سینے پر رکھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا کن اکھیوں سے جب
زمل نے دھیرے سے آنکھیں کھولتے کانپتے ہوئے زیحال کو دیکھا
ایسے ہی تم خدا کی طرف سے میری جھولی میں گری تھی اب

چاہ کر بھی دور نہیں جا سکتی۔۔جان زیحال۔۔۔"آخر میں دل
جلا دینے والی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی زمل کا اندر تک
دل جل کر رہ گیا کتنا ڈھیٹ تھا یہ انسان
وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ زیحال کے مضبوط حصار میں بری طرح
سے جکڑی گئی وہ اب چھوڑنے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا اس
بات کی گواہی اپنے جذباتوں پر جبر کرتے اسکے چہرے کی بڑھتی
سرخی دے رہی تھی زمل کو بے اختیار اپنی جان جاتی محسوس
ہوئی جنگل میں پھیلی اس رات کی اندھیری اور اس میں پھیلی
خاموشی میں زمل کا دل اتنی زور سے دھڑکا کہ اسکی آواز
زیحال تک کو سنائی دی
یہ ناچیز آپ کی ناراضگی ختم کرنا چاہتے ہیں اجازت ہے۔۔۔؟آہ
اس نے جب جب اجازت مانگی تھی زمل کی راتیں جاگتے گزری

تھی اس لفظ پر اب بھی دل ہتھیلی پر دھڑکنے لگا تھا

رات کی تاریکی چاروں سو پھیل چکی تھی آسمان پر بھی تارے
دھند کی وجہ سے صاف دکھائی نہیں دے رہے تھے اس جنگل میں
کھڑے لمبے درختوں کے بیچ یہ سناٹا قبرستان کے سناٹے کو بھی
مات دے رہا تھا دور کہیں لومڑیوں کی خوف ناک آواز دل کو بری
طرح سے لرزا رہی تھیں لیکن ان سب سے وہ تب تک خوف زدہ
تھی جب تک اکیلی تھی لیکن اب وہ اکیلی نہیں تھی اب اسکے
ساتھ وہ شخص تھا جس کا ہاتھ پکڑ کر وہ آنکھیں بند کئے کھائی
میں بھی کود سکتی تھی جس کے مضبوط حصار اسے ہمیشہ
اس بے رحم دنیا سے چھپا لیتے تھے اسکے الفاظ اسکے اندر جینے

کی خواہش پیدا کر دیتے تھے جو ایک وقت میں وہ چھوڑ چکی
تھی خود کو ختم کرنے لگی تھی

ماضی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں اپنے بیڈ پر گھٹنے پیٹ سے لگائے سر اس پر ٹکا کر
آنکھیں موندے بیٹھی تھی آنکھوں سے آنسوں تواتر بہہ رہے تھے
لفظوں کے تیر سیدھا اس بچی کے دل میں گھپ چکے تھے
کیا ضرورت تھی اتنے مہنگے اسکول میں داخلہ کروانے کی۔۔۔؟
کھانا کھاتے فرح سیدھا فہد پر چیخ پڑی تھی زمل فہد کے ساتھ
والی کرسی پر بیٹھی اپنے سامنے رکھی پلیٹ میں سے ننھے ننھے
نوالے بناتی منہ میں لے کر دھیرے دھیرے چبا رہی تھی اسکے ہاتھ

میں اب بھی اسکا گڈا تھا جسے وہ اکثر گھر میں ساتھ ہی رکھتی
تھی بس باہر جاتے ہوئے اسے گھر چھوڑ جاتی تھی اسے ڈر تھا کہ
کوئی اس سے اسکا گڈا چھین نہ لے (اور بالا آخر وہ ایک شیطان
نے چھین ہی لیا تھا)
میری بیٹی ہے۔۔۔کسی سستے اسکول میں کیوں بھیجوں۔۔۔؟ فہد
اسکے چیخنے پر تھوڑا برہم ہوا جسے دیکھ فرح پل میں ڈھیلی
پڑی
دیکھو فہد۔۔۔ہمارے حالات ایسے نہیں ہیں کہ اسکی مہینے کی
تین لاکھ فیس بھر سکیں ہمارے اور بھی بچے ہونگے سب اسی پر
لگ جائے گا تو انکے لئے کیا بچے گا جسٹ تھنک اباؤٹ اٹ ڈارلنگ
آخر میں لہجہ تھوڑا شیری کیا مانو ابھی منہ سے چاشنی ٹپک
پڑے گی فہد نے ایک خفا سی نظر اس پر ڈالی اسے پہلی بات ہی

فرح کی بری لگی تھی

سب کو اپنے نصیب کا ملتا ہے میری بیٹی کی قسمت میں اگر یہ
اچھا اسکول ہے تو وہ اسی میں جائے گی باقیوں کی دیکھی
جائے گی۔۔۔" کہتے وہ تقریباً بات ختم کرتا نیپکن سے منہ
تھپتھپاتے کرسی پیچھے کھسکاتا اٹھ کھڑا ہوا فرح اسے ہی یک
ٹک دیکھ رہی تھی

اور آیندہ میری بیٹی کے نصیب پر ایک لفظ نہ بولنا یاد رکھنا
اسی کی وجہ سے میں نے تم سے شادی کی تھی۔۔۔" اپنے لہجے
اور اٹھی انگلی سے بہت کچھ باور کرواتے وہ لمبے ڈھینگ بھرتا
باہر نکل گیا ناشتہ کرتے وہ سیدھا اپنی جاب پر جاتا تھا پیچھے
فرح جلتی کڑھتی رہ گئی اس نے ایک غصّیلی نظر زمل پر ڈالی
جو آس پاس سے بے نیاز سی بیٹھی اپنے کھانے کے ساتھ انصاف

کر رہی تھی رنگ برنگے پھولوں والا گھیر دار فراک پہنے شولڈر
کٹ ہلکے بھورے بالوں میں پیچھے کی جانب ایک بڑی سی کلپ
لگائے اپنی بے پناہ خوبصورتی کے ساتھ یہ بچی کسی کو بھی
اپنی جانب مائل کر سکتی تھی سوائے سامنے بیٹھی اس فتنہ
عورت کے جو نجانے دنیا جہاں کا بیر اس معصوم ننھی کلی کے
ساتھ اپنے دل میں پال کر بیٹھی تھی

اس نے کرسی سے اٹھتے کھانا کھاتی زمل کے آگے سے پلیٹ کھینچ
لی

تھوڑا کم کھایا کرو میرا شوہر صرف تمہارے لئے نہیں کماتا جب
دیکھو بس کھانا کھانا۔۔۔" وہ ایسے کاٹ دار لہجے میں بولی کہ
بے اختیار اس بچی کی آنکھیں بھیگ گئی

مجھے بھوک لگی ہے ماما۔۔۔۔" وہ کس قدر معصومیت سے بولی

تھی دراصل اسکی آہستہ رفتار میں کھانے کی عادت تھی جس
کی وجہ سے فرح کو لگتا کہ وہ زیادہ کھاتی ہے جب کہ وہ
جانتی بھی تھی کہ چھوٹے چھوٹے نوالے اور سلو سپیڈ کی وجہ
سے اسے دیر لگتی ہے
منہ بند کرو۔۔۔چٹورا پن ختم ہی نہیں ہوتا دفع ہو اپنے کمرے
میں شام تک اپنی منحوس شکل نہ دکھانا مجھے میرے بچوں
کے حق پر ابھی سے ڈاکہ ڈال رہی ہو۔۔۔۔" وہ دونوں گھر میں
اکیلی تھیں فرح کی بلند اور کاٹ دار الفاظ زمل کے علاوہ کوئی
تیسرا سننے والا نہیں تھا وہ بچی اس سے خوف کھاتی بے آواز
سر جھکا کر رونے لگی اپنے گڈے پر اسکی گرفت خوف کے مارے
اور بھی مضبوط ہو گئی
پتہ نہیں اپنی ماں کے ساتھ ہی کیوں نہیں مر گئی میرے سر پر

عذاب بن کر نازل ہو گئی تمہاری ہی منحوسیت ہے کہ اب تک
اللہّ پاک نے مجھے اولاد نہیں دی جا کر مر جاؤ کہیں تا کہ اس
گھر سے تمہاری نحوست ختم ہو اور کوئی خوشی آئے۔۔۔" وہ
کن لفظوں میں اسے جھڑک رہی تھی اس بچی کو نہیں پتہ تھا
اسے صرف اپنی ماں کا لہجہ غصّہ سمجھ آ رہا تھا اور مرنا لفظ
جو وہ بہت بار سن چکی تھی

میں مر جاؤنگی۔۔۔ تو آپ کو خوشی مل جائے گی ماما۔۔۔؟ آہ وہ
اب بھی روتی ہوئی کس معصومیت سے پوچھ رہی تھی لیکن
فرح کو اب بھی وہ زہر لگی تھی

ہاں۔۔۔ مل جائے گی خوشی۔۔۔" وہ بری طرح سے جھاڑتی اٹھ کر
برتن سمیٹتی بڑبڑاتی کچن میں چلی گئی پیچھے اس بچی کے
لبوں پر ایک جملہ تھا" میں مر جاؤنگی آپ کو خوشی ملے گی

ماما۔۔۔میں بھی خوش ہونگی۔۔۔آپ کو خوشی ملے گی میں
مر جاؤنگی" وہ یہی الفاظ دھراتی زینے چڑھتی اوپر اپنے کمرے
میں چلی گئی لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے مرے
وہ دوبارہ اپنی ماں کا یہ روپ دیکھنے سے بھی خوف کھارہی
تھی جب ایک دم اسکے دماغ میں آئرہ کے ساتھ بیٹھ کر دیکھی
جانے والی مووی یاد آئی جو اصل میں نوفل دیکھ رہا تھا اسے اس
طرح کی فائٹنگ والی موویز پسند تھی جس میں بہت طریقوں
سے بندوں کو مارا گیا تھا اسکے ذہن میں خیال آتے وہ بچی باہر
کی جانب گئی اور سیدھا سیڑھیوں میں کھڑی ہو گئی اسکی نظر
نیچے زمین پر تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اپنا وجود
ڈھیلا چھوڑ دیا جو کچھ ہی پل میں اسے اپنا آپ ہوا میں لہراتا
ہوا محسوس ہوا تھا لیکن اسکی قسمت اچھی تھی جو فہد نے

اسے گرتے دیکھ لیا وہ اپنا موبائل جو غصّے میں یہی بھول گیا تھا
وہ اٹھانے آیا تھا اور اب وہ زمل کی جانب دیوانہ وار بھاگا تھا
کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟ زیحال کی محبت بھری آواز اسے لمحے میں
حال میں لائی تھی خوبصورت حال میں وہ ایک پل کو گڑبڑائی
ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔" کہتے وہ اٹھنے لگی جب زیحال نے نرمی سے
اسے واپس اپنی گود میں لیا
اب اگر اٹھنے کی ذرا بھی کوشش کی تو پیچھے شیروکے آگے
ڈال دونگا۔۔۔ سمجھ آئی۔۔۔" لہجہ دھمکاتا ہوا تھا جو بے کار گیا وہ
ایک جتاتی نظر اس پر ڈال کر کہ "مجھے یقین ہے آپ ایسا نہیں
کریں گے" اٹھ گئی اسکی یہ نظریں پانے کیلئے یہ شخص لاکھ
جتن کر سکتا تھا زیحال کے لبوں پر ایک گہری مسکراہٹ رقص
کرنے لگی

اسی پل اس ٹھٹھرتی سردی میں اسے اپنی کمر میں ایک بری سی
ٹیس اٹھتی محسوس ہوئی زیحال اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اٹھ
کر پیچھے پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر لایا زمل اب یہاں وہاں نظر
دوڑا رہی تھی نکلنے کیلئے لیکن اسی پل کسی نے اسے کھینچ کر
درخت کے سہارے سے کھڑا کرتے اسکی کمر میں اپنا شکنجہ
مضبوط کیا تھا وہ قریب تھا بے حد قریب زمل پورا چہرہ اٹھائے
اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو چہرہ جھکائے جسم کے آر پار
ہو جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا کیا کچھ نہیں تھا اس
کی آنکھوں میں جذباتوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر زمل کو بے
اختیار اس کی آنکھوں سے خوف آیا لیکن حسین خوف
تمہیں ہر اختیار ہے سوائے خود کو تکلیف دینے کے۔۔۔" وہ جس
برفیلے لہجے میں بولا تھا زمل نے بے ساختہ تھوک نگلا اسکی

گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے اسے اپنی ریڈ کی ہڈی
سن ہوتی محسوس ہوئی تھی

کیونکہ تمہاری روح تمہارا وجود۔۔۔یہ سب میرا ہے تمہارے بدن
کے ایک ایک حصّے پر میرا حق ہے۔۔۔"زمل اسکے بھاری ہوتے لہجے
سے گھبراتی پیچھے درخت سے چپک گئی لیکن جتنے انچ وہ
پیچھے ہوئی تھی اتنے انچ وہ بھی آگے آیا تھا اتنا کہ درمیان سے
ہوا بھی نہ گزر سکے وہ اپنا ایک ہاتھ زمل کی کمر پر رکھے دوسرا
درخت پر ٹکائے ہوئے تھا

آئندہ اگر خود کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو میرا وہ روپ
بھی دیکھو گی جو آج تک نہیں دیکھا۔۔۔"کہتے وہ دیوانہ وار
اپنے ہونٹ زمل کے سرخ دہکتے چہرے پر ٹریس کرنے لگا جس پر
زمل بری طرح سے کانپتی ہوئی آنکھیں زور سے مینچ گئی وہ

اب اپنے سلگتے لب جھک کر اسکی نازک سی گردن کی جانب
لے جا رہا تھا جب زمل بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں
پر رکھ گئی
تم سے۔۔۔ عشق۔۔ہے۔۔۔اسے عشق رہنے دو۔۔۔ جنون بن گیا تو
سہن
نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"زمل کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے میں
اسکا رخ درخت کی جانب موڑتے وہ اب گردن پر پچھلی جانب
سے اپنی تشنگی مٹا رہا تھا زمل بے اختیار اپنی ہتھیلیاں درخت
پر جمانے کی کوشش کرنے لگی اسکے سلگتے لمس اس ٹھٹھرتی
سردی میں بھی زمل کے ماتھے پر پسینہ لے آئے تھے
اسے اسی طرح موڑے کندھے پر لٹکائی شرٹ اسکی کمر پر
باندھنے لگا زمل کو اب اسکا ہاتھ اپنے معدے سے نیچے والی جگہ

پر حرکت کرتا محسوس ہو رہا تھا اس کا ہر عمل زمل کی سانسیں
سینے میں ہی روکتے اسکے نازک سے دل کو ہتھیلی پر دھڑکا رہا
تھا شرٹ باندھتے اسے ایک جھٹکے میں بانہوں میں بھرتے وہ
دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا آگ کی جانب لا رہا تھا زمل کا چہرہ
اس وقت اسکی شدّتوں کے باعث سرخ انگار ابنتا جا رہا تھا وہ آنکھیں
بند کئے مجبورا اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اسکے برہنہ سینے پر رکھ گئی
وہ زمل کو اپنی تپش زدہ نظروں میں بھرے آگ کے قریب لایا اور
دھیرے سے بیٹھتے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا
بچے جب پیار سے نہ مانے تو انکو ڈانٹ کر منایا جاتا ہے لیکن جب
بیوی پیار سے نہ مانے تو اسے اپنی شدّتوں سے دوچار کر کر
منایا جاتا ہے۔۔۔"اسکی شدّتوں سے بوجھل ہوتی آواز زمل کے
کانوں میں گویا صور سا پھونک گئی تھی وہ مزید زور سے

آنکھیں بند کرتی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی ایک تو اسکا
کسرتی بدن خود زمل کا وجود الٹ پلٹ رہا تھا وہ جب بھی ایسے
اسکے سامنے آتا تھا زمل سے نظریں ہٹا پانا دنیا کا مشکل ترین
کام ہو جاتا تھا کمبخت حسن کا منہ بولتا ثبوت تھا اور جب بنا شرٹ
کے سامنے آتا تب تو بس
اب بتاؤ۔۔۔میرا بے بی ناراض ہے۔۔۔؟اپنی جان لیوا دھمکی سناتے
وہ کس قدر معصومیت سے پوچھ رہا تھا کہ زمل پٹ سے آنکھیں
کھولے اسے دیکھنے لگی دونوں کے چہرے اس گھپ اندھیری رات
میں آگ کی روشنی میں چمک رہے تھے لیکن زمل کے چہرے پر
حیا کی سرخی اسے مزید پرکشش بنا رہی تھی
تم نے کہا تھا میں یہ کام چھوڑ دوں میں وہی سب ختم کرنے گیا
تھا لیکن یہ سب ختم کرنا اتنا آسان نہیں ہے ایک دم چھوڑ دیا تو

تمہیں ایک رات نہیں زندگی کی ہر رات میرے بغیر گزارنی پڑے
گی میری لاش بھی نہیں ملے "اس سے آگے وہ کچھ بولتا زمل
تڑپ کر اپنا ہاتھ اسکے منہ پر رکھ چکی تھی آنکھوں سے آنسوں
پٹ پٹ گرنے لگے سر بے اختیار نفی میں ہلا زیحال یہ دیکھ ایک
دلکش مسکراہٹ مسکراتے اسکا ماتھا چوم گیا
فکر نہ کرو اب کسی نے ایسی کوشش بھی کی تو وہ کرونگا
اسکے ساتھ کہ اسکی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔۔۔"اسکے لہجے
میں ایسا کچھ تھا کہ زمل کو یقین آنے لگا اسے کھونے کا خوف
زائل ہونے لگا وہ اسی طرح اسی گردن میں منہ چھپائے شدّت
سے تڑپ کر رو دی زیحال بس خاموشی سے اسکے بالوں میں
انگلیاں چلانے لگا وہ چاہتا تھا وہ روئے اپنے اندر کا غبار نکال باہر
کرے اور وہ پھر کتنی ہی دیر روتی خود ہی تھک کر چپ ہو گئی

لیکن پیچھے نہیں ہٹی یہ جگہ اسکی سکون والی جگہ تھی

میں۔۔۔میں ڈر۔۔گئی تھی۔۔۔اپنے گڈے کو کھونے سے۔۔۔" وہ سبکی

لیتی دھیمی معصومیت بھری آواز میں بولی جب زیحال کو اسکے گڈے لفظ پر اچھو لگا اس نے زمل کا چہرہ اپنی گردن سے بے

حد نرمی سے نکالا

گڈا۔۔۔؟ گڈا کون۔۔۔؟ اس نے آس پاس نظر دوڑائی جیسے اسکے گڈے کو تلاش کر رہا ہو پھر ایک دم رکا اور زمل کو دیکھا آنکھیں حیرت سے پھیلی

میں۔۔۔میں تمہارا گڈا۔۔۔؟ اپنے سینے پر انگلی رکھے جیسے یقین دہانی چاہی زمل نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلایا

واٹ میں۔۔ گڈا۔۔۔ سیریسلی۔۔۔ میں گڈا۔۔۔" وہ گردن پیچھے
پھینک

کر بے اختیار ہنستا چلا گیا اتنا کہ آنکھوں میں پانی تک جمع ہو
گیا زمل کو اب بھی ہنسی نہیں آئی تھی وہ ٹکٹکی باندھے اس
بدتمیز گڈے کو دیکھتی رہی

اچھا۔۔۔ اچھا اگر میں تمہارا گڈا۔۔۔ تو تم کیا ہوئی۔۔۔ میری گڈی
ہاں گڈے کی گڈی ہے ناں۔۔۔" وہ اب بھی ہنستا چلا گیا زمل اسے
دیکھے گئی وہ ہنستے ہوئے کتنا خوبصورت لگتا تھا اسکی ہنسی
سامنے والے کو ہپنوٹائیز کرتی تھی زمل بھی ہو رہی تھی لیکن
جلدی ہی خود کو کمپوزڈ کرتے اسے گھورنے لگی خود کو تیکھی
نظروں سے گھورتے پا کر زیحال کی ہنسی کو ایک دم بریک لگی
وہ سنجیدہ ہوا لیکن کچھ پل کیلئے اور ایک بار پھر اسکی ہنسی

کا پھنوارہ پھوٹا تھا

میرے گڈے کو انہوں نے مار دیا تھا۔۔۔" وہ ٹرانس کی سی کیفیت

میں بولی جب زیحال رکتے اسے دیکھنے لگا زمل کے لہجے میں

کچھ تھا کہ زیحال ٹھٹھک گیا

میں بہت روئی تھی۔۔۔ماما کو بھی بتایا تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔" وہ بولتے

بولتے رکی

لیکن۔۔۔؟ اسے خاموش دیکھ زیحال نے سنجیدگی سے پوچھا

لیکن انہوں نے کہا میں۔۔۔اپنی ماں کی۔۔ طرح اپنے گڈے کو بھی

کھا گئی۔۔۔ میں نے نہیں کھایا تھا ہبی۔۔۔ انہوں نے سیزر سے

اسکو کاٹ دیا تھا۔۔۔" اسکا لہجہ پل میں بھیگ گیا تھا جسے

محسوس کرتے زیحال کی سکین کرتی نظروں نے بہت کچھ

بھانپ لیا تھا بہت کچھ پڑھ لیا تھا اور اسکا پڑھنا بہت سے

لوگوں کی تباہی تھا موت تھا

نام۔۔۔؟لہجہ ایسا تھا کہ زمل کو ایک پل کیلئے اس

سے خوف آیا وہ جھٹکے میں ہوش میں آئی تھی اور آتے بری طرح

سے گڑبڑا گئی

وہ۔۔۔وہ۔۔گلی۔۔کا کوئی بچہ تھا۔۔۔نن۔۔۔نام نہیں یاد۔۔۔"پہلو

بدلتے جلدی سے جھوٹ گھڑا لیکن زیحال اب بھی گہری نظروں

سے اسے دیکھ رہا تھا بات صرف کھلونے کی ہوتی تو وہ بچپن

سمجھ کر اسے دلاسہ دیتا لیکن جس کرب کا سایہ زمل کے چہرے

پر لہرایا تھا اسے زیحال چاہ کر بھی فراموش نہیں کر سکتا تھا

اسکا چہرہ پڑھ لینا بہت سے لفظوں کی بچت کر دیتا تھا

کبھی کچھ چھپانا مت۔۔۔یہ ہمارے رشتے میں خرابی کی وجہ

بن سکتا ہے۔۔۔"الفاظ نہیں تھے تیر تھے جو زمل کے دل پر سیدھا

لگے تھے وہ ایک پل میں اس سے خوف زدہ ہوئی تھی اور یہی وہ
لمحہ تھا جب زیحال سب فراموش کرتے اسے خود سے لپٹا گیا
آگ کی روشنی ماند پڑنے لگی تھی درخت نے آنکھوں پر ہاتھ
رکھ لئے رات کی کھنکی نے منہ پھیر لیا تھا آسمان سے پڑتی دھند
نے دونوں کے الٹ پلٹ ہوتے وجود کو ڈھانپ لیا تھا اور پھر صبح
کی روشنی تک ڈھانپے رہی تھی

@@@@@@@@@@@@@

وہ نماز پڑھتے سلام پھیرتی دعا کیلئے ہاتھ اٹھانے ہی لگی تھی
جب نظر بیڈ پر کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھے پامیر پر گئی اسکی
آنکھیں سرخ تھیں یقیناً وہ ابھی نیند سے جاگا تھا بال ماتھے پر
بکھرے پڑے تھے شیو پہلے سے بڑھ چکی تھی لیکن حقیقت بات
تھی یہ شخص بڑھی شیو میں بھی کومل کے دل کو بری طرح

سے دھڑکا گیا تھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟خود کو کن اکھیوں سے دیکھتے پا کر

دھیمی آواز میں پوچھا

تم نے نمازیں کب شروع کی۔۔۔"سوال نارمل تھا لیکن اپنے

پیچھے بہت گہری وجہ رکھتا تھا ایک سایا سا کومل کے چہرے

پر لہرا گیا

جب سارے راستے بند ہو گئے تھے تمہیں پانے کے واپس سے اپنی

زندگی میں لانے کے۔۔۔"اسکا دھیمی آواز میں دیا گیا جواب

پامیر کی روح تک کو پر سکون کر گیا تھا اسکے چہرے پر گہری

مسکراہٹ رقص کرنے لگی

تم سچ میں اپنے پیچھے پاگل کرو گی۔۔۔"اسکے مسکرا کر بولتے

وہ پھر سے دعا کی جانب متوجہ ہو گئی اسکے چہرے پر سکون

تھا اطمینان تھا زندگی مل جانے کی خوشی تھی اسکی چمک
پامیر کو وہاں بیٹھے بیٹھے بھی محسوس ہو رہی تھی
وہ کافی دیر بیٹھی رہی آخر میں ہاتھ منہ پر پھیرتے جائے نماز
فولڈ کر کر ایک جانب رکھا اور آکر پامیر کے چہرے پر پھونک
مارنے لگی
میں پہلے ہی تمہارے پیچھے پاگل ہوں یہ کونسے طلسم مجھ پر
پھونک کر مزید پاگل کر رہی ہو۔۔۔"انداز چھیڑنے والا تھا کومل
پل میں سرخ ہوتی پیچھے ہونے لگی جب پامیر نے اسے کلائی
سے پکڑ کر کھینچتے خود پر گرالیا اب وہ ایک ٹیڈی بیئر کی
طرح اسے خود میں بھینچ رہا تھا
پپ۔۔پامیر۔۔۔آ۔۔۔آرام سے۔۔۔بے بی ڈسٹرب ہو گا۔۔۔"
اسے اپنی

جون میں آتے دیکھ وہ جلدی جلدی کیا بول گئی اسکا اندازہ اسے
خود بھی نہیں ہوا اور اب جب تیر کمان سے نکل گیا تب منہ پر
ہاتھ رکھ گئی پامیر نے دھیرے سے اسکی گردن سے منہ باہر
نکالا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا
کون۔۔۔کون ڈسٹرب ہو گا۔۔۔؟اسکے سوال پر کومل کو اپنی جان
ہوا ہوتی محسوس ہوئی اس نے بے اختیار تھوک نگلا
وہ۔۔۔وہ۔۔۔تم۔۔۔"اسے لگا تھا اس وقت بولنا دنیا کا مشکل ترین
کام ہے پامیر کی خود پر جمی بے چین نظریں اسکے دل کو بری
طرح سے دھڑکانے لگی
کیا میں۔۔۔بولو بھی۔۔۔"آہ اسکی بے چینی عروج پر تھی
وہ تم بب۔۔بابا۔۔۔"حلق پھر سے خشک ہوا اس نے بے اختیار
خشک لبوں پر زبان پھیری

بب۔۔۔ برلاس چاچو بننے والا ہے۔۔۔"کیا طریقہ تھا مسسز پامیر
کا گڈ نیوز سنانے کا پامیر تو ایک پل کیلئے بھونچکا کر رہ گیا
برلاس چاچو پاشا کے بچوں سے بھی بنا ہے۔۔"اس نے کچھ
باور کروانا چاہا کومل کی جان پھر مشکل میں پڑی اسے پامیر
پر جی بھر کر غصّہ آیا اتنی سی بات اسکے خرافاتی دماغ میں
نہیں گھس رہی تھی
تمہارے بچوں کا بھی چاچو ہی ہے۔۔۔ سمجھ نہیں آتی اتنی سی
بات تمہیں۔۔۔کہ تم خود باپ بننے والے ہو۔۔"وہ آنکھیں بند کئے
ایک ہی سانس میں جلدی جلدی بول گئی جس کے بعد کمرے میں
گہرا سناٹا سا چھا گیا سانس لینے تک کی آواز صاف سنائی دے
رہی تھی
کومل نے اپنی پھولتی سانس کو بحال کرنے کی کوشش کرتے

دھیرے سے ایک آنکھ کھولی اور پامیر کو دیکھنے لگی جو اسکے
مقابل لیٹا ایسے ساکت تھا جیسے سچ میں اس پر صور پھونک
دیا گیا ہو آنکھوں کی پتلیاں ساکت تھی دل تک دھڑکنا بھول
گیا تھا کومل جھٹ سے اسکے حصار سے نکلتی سیدھی ہو بیٹھی
پپ۔۔پامیر۔۔۔تم۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسے برف ہوئے دیکھ وہ
پریشان ہوئی
پامیر کچھ بولو بھی۔۔۔تم۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسے اب واقعی فکر
لاحق ہوئی تھی کیونکہ اسکے چہرے کے تاثر نارمل نہیں تھے
اس سے پہلے وہ کچھ بولتا باہر کا دروازہ ناک ہوا
کومل۔۔۔پلیز۔۔۔بچوں کا ڈائیپر بدل دو دونوں تنگ ہو رہے ہیں
زمل اور بھائی اب تک نہیں لوٹے۔۔۔"کہتے وہ شاید چلا گیا تھا
کومل نے ایک نظر پامیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا آج

اسکی بھوری آنکھیں عجیب تھی ان میں خوشی تھی گزرے
وقت کو یاد کر کر اذیت تھی کیا کچھ نہیں تھا ایک انجانا سا
احساس اپنے خون کے رشتے بننے کا احساس سب مل کر اسکے
اندر ایک ابھار سا بھرتے جا رہے تھے وہ خوشی سے اچھلنا چاہتا
تھا لیکن ٹانگ نے اجازت نہیں دی

تم۔۔۔ تم سچ کہہ رہی ہو ناں۔۔۔ میں۔۔۔ میں بابا۔۔۔ میری۔۔ اپنی
"

وہ چھلکتی آنکھوں میں کتنی امید لئے اس سے یقین دہانی
مانگ رہا تھا کومل کا دل بے اختیار ڈوبا وہ سر اثبات میں ہلانے
لگی یہی پا میرا اسکے سینے میں منہ دیتا شدّت سے رو دیا یہ
لمحہ وہ تھا جس میں زندگی میں ملی اذیتیں پیچھے ہٹتی وہاں
اپنی جگہ بنانے لگی تھیں بچپن سے محروم رشتے ملنے کی

خوشی صرف وہی جان سکتا تھا جس نے اپنی خوشیاں بچپن
میں گنوائی ہو

میں۔۔۔ سس۔۔سچ میں۔۔۔" وہ مزید شدّت سے رو دیا اسے رونا تھا
جس گمنام زندگی میں جی رہے تھے جس میں کب سانسیں چھن
جائیں گی یہ بھی نہیں پتہ تھا آج اس زندگی میں خوشیوں
کے رنگ بھرنے لگے تھے کومل ساری شرم بھولتی اسے خود میں
سمیٹ گئی وہ بکھر اپڑا تھا آج وہی اسے سمیٹ سکتی تھی

اسے آج ہی اندازہ ہوا تھا کہ دکھ ہی صرف تکلیف نہیں دیتے حد
سے زیادہ مل جانے والی خوشی بھی تکلیف دیتی ہے وہ کتنی
دیر اسکے سینے میں منہ دیے آنسوؤں کے ذریعے ساری اذیتیں
ساری تکلیفیں نکالتا اپنے اندر صرف خوشی کی جگہ بناتا رہا تھا
باپ بننے کی خوشی ہی اسکی زندگی بہار کر گئی تھی

@@@@@@@@@@@@@@@

سورج آج بھی چھپ گیا تھا یا شاید ناراض ہو گیا تھا پہاڑوں
کے بیچ سے وہ کتنی نزاکت سے نکلا تھا کہ اسے دیکھ لو تو
نظریں نہ پھیر سکو وہ منظر اتنا حسین منظر ہوتا ہے ایسے ہی
تو صبح کو حسین وقتوں میں شمار کیا جاتا ہے ایسے ہی تو اس
وقت میں روح تک تازہ ہو جاتی ہے

آگ بجھ چکی تھی لکڑیاں راکھ بن چکی تھی صبح کی کھنکی
دونوں کی کانوں میں بجنے لگی شیر و اسی ندی سے پانی پی رہا
تھا رات بھر اپنے مالک اور اسکی بیوی کی نگرانی کی تھی اب
دونوں کے اٹھنے کا وقت تھا لیکن شاید رات بھر جاگنے کی
تھکاوٹ نے دونوں کو اٹھنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا زمل زیحال
کی شرٹ پہنے اسی کے سینے پر سر رکھے گہری نیند میں تھی اور

وہ اپنے دونوں بازو کا حصار اسکے گرد باندھے درخت سے ٹیک
لگائے بے سدھ گہری نیند میں تھا پچھلی تین راتوں کی نیند
زمل کی پناہوں میں پوری ہو رہی تھی شیر و جو بڑی سی جمائی
لینے لگا تھا اچانک اسے کسی تیسرے انسان کی خوشبو محسوس
ہوئی وہ ایک دم دھاڑا تھا جب اسکی دھاڑ سنتے زمل سوتے ہوئے
بھی اچھل پڑی تھی اور اسکے اچھلتے زیحال کی مخمور آنکھیں
تھوڑی تھوڑی کھلی تھی اس نے پہلے زمل کو اور پھر شیر و کو
دیکھا تھا وہ پھر دھاڑ رہا تھا اور اسکی دھاڑ پر زمل خوف سے
کانپتی مزید زیحال کے سینے میں گھسنے لگی
شیر و۔۔۔"اسکی ایک آواز پر شیر و کی دھاڑ بند ہوئی اس نے
گردن اتنی زور سے گھمائی کہ اسکے گرد بھورے بال ہوا میں ایک
پل کو لہرائے تھے زیحال سمجھ گیا تھا یہاں کوئی ہے

جاؤ۔۔۔جو بھی ملے۔۔۔چیر دو۔۔۔"اسکی اجازت ملنی تھی کہ
شیر وایک جمپ لگاتاندی کے اس پار لمبے درختوں میں غائب
ہو گیااب زیحال کی خمار آنکھیں اپنے سینے میں چھپی زمل پر
ٹکی تھیں

تم اگر ایسے ہی مجھ سے لگی رہی تورات ادھورا چھوڑا ہوا کام
پورا کرنے میں ذرا دیر نہیں لگاؤنگا۔۔۔"اسکی آواز بھاری تھی
نیند سے بیدار ہونے کے باعث لیکن زمل کو اپنی شرٹ میں دیکھ
اندر میں جذبات ٹھاٹھیں مارنے لگے تھے

وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی اور اپنی حالت اسکے سامنے ایسے
دیکھ تھوڑی جز بز سی ہونے لگی ناک جو سردی کی وجہ سے
لال تھی لیکن گال اسکی لودیتی نظریں خود پر بھانپ کر تپ رہے
تھے زیحال اسی طرح لیٹے اسکی حالت سے محفوظ ہونے لگا

اگر آپ اپنے کپڑے پہن کر میری شرٹ مجھے دے دیں گی تو
لوگوں کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ جاؤنگا۔۔۔"اسکی حالت
سے لطف اندوز ہوتے اپنی ہنسی بمشکل دبائی وہی اسکی بات پر
زمل کے بدن کا سارا خون نچڑ کر چہرے پر آ جمع ہوا تھا
وہ جھٹ سے اس سے دور ہوئی لیکن وہ جن اسے دور کرنے کے
موڈ میں نہیں تھا تب ہی اسے کھینچ کر واپس سے خود سے لگا گیا
ہ۔۔۔ہی چھوڑیں۔۔۔ہمیں۔۔۔گھر جانا ہے۔۔۔"اس نے جیسے یاد
دہانی کروائی
پہلے بتاؤ نارا ضگی ختم۔۔۔؟رات بھر اسے ایک لمحہ بھی سانس
نہیں لینے دیا اور اب پوچھ رہا تھا نارا ضگی ختم زمل کو بے
اختیار اس پر طیش آیا لیکن جانتی تھی ظاہر کرے گی تو یہ
جن مزید بگڑے گا

"جج۔۔۔جی۔۔خ۔۔ختم۔۔۔

پکا۔۔۔؟اسکے پکالفظ پر زمل نے گھور کر اسے دیکھا

چھوڑیں مجھے۔۔۔"بولتے وہ اپنا آپ چھڑانے لگی

سوچ لو۔۔۔اٹھو گی تو ویسے دکھو گی۔۔۔۔"اسکے "ویسے "لفظ

زمل کے سمجھ میں آتے وہ اٹھنے کا ارادہ ترک کرتے اسی کے ساتھ

چپک کر بیٹھ گئی زیحال اسے "ہائے معصوم بیوی "والی نظر

سے دیکھتا اپنی مسکراہٹ دبانے لگا سکون سا سکون تھا ایک

دوسرے کی پناہوں میں زمل ساری ناراضگی بھول چکی تھی

آخر کو پوری رات منایا تھا اور یہ موقع بھی اسکے کمر والے زخم

نے دیا تھا ورنہ سٹچز کی وجہ سے وہ اب تک اسکے قریب بھی

نہیں آیا تھا تھوڑی دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد دونوں ایک

ساتھ اٹھے تھے زیحال اسکی آسانی کیلئے تھوڑی آگے چلا گیا تھا

جب تک وہ واپس آیا تب تک زمل اپنے کپڑوں میں ملبوس تھی
رات زیحال نے کچھ جڑی بوٹیاں پیس کر اسکے زخم پر لگائی
تھیں وہی جو وہ لوگ کبھی جنگلوں میں پھنس جاتے تھے
زخمی ہو جاتے تھے تب لگاتے تھے
واپسی پر اسکے ہاتھ میں کچھ پھل تھے یہاں پھلوں کی بھی
بھرمار تھی اس نے آتے وہ پھل چلتی ندی کے صاف پانی میں
دھوئے زمل یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی یہ شخص کیا تھا اسے
کبھی کبھی سمجھ نہیں آتی تھی وہ شاید آنکھوں کی ٹھنڈک
تھا دل کا سکون کا روح کا چین تھا وہ اسکی کل کائنات تھا

وہ پھل دھو کر اسکے قریب آکر بیٹھا ایک تازہ سیب اسکی جانب

بڑھادیا جسے وہ چپ چاپ پکڑتی کھانے لگی اتنی دور چل کر
آنے کی وجہ سے اسکے سٹچز اور کمر کا زخم جو رات تک بہت
درد کر رہے تھے اس وقت جیسے وہ کہیں تھے ہی نہیں زیحال کی
لگائی جڑی بوٹیاں ان پر اپنا اثر کر رہی تھیں ایسی ہی ہوسپٹل
مشہور ہے زمل کے پاس تو اپنا ڈاکٹر تھا ذاتی ڈاکٹر جواب کہیں
کہیں سے روٹھا ہوا الگ رہا تھا وہ چپ بیٹھا سیب کترتا ان
درختوں کی اونچائی معلوم کر رہا تھا زمل یک ٹک اسے دیکھے گئی
کیا دیکھ رہے ہیں اوپر۔۔۔"اتنی دیر اسے دیکھتے دیکھ بے چین
ہو کر بالآخر پوچھ بیٹھی زیحال نے ایک سپاٹ نظر اس پر ڈالی
"یہی کہ کس درخت پر پھانسی ٹھیک سے لگائی جا سکتی ہے۔۔
اسی سپاٹ انداز میں بولتے سیب کھانے لگا جبکہ زمل کے منہ
والا سیب اسے اپنے گلے میں اٹکتا محسوس ہوا وہ دم سادھے

اسے دیکھنے لگی

ہ۔۔۔ ہبی۔۔آ۔۔آپ ایسے کیوں۔۔۔"جملہ پورا بھی نہیں ہوا کہ لہجہ پل میں بھیگ گیا زیحال نے نظریں اسکی جانب اٹھائی

فکر مت کرو اپنی بات کی میں نے۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کر اپنی شرٹ پہننے لگا زمل نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اسکا روکھا روکھا سا انداز اسے برا لگ رہا تھا رونا آرہا تھا لیکن وہ ضبط کر رہی تھی

اٹھو۔۔۔میرے ساتھ میرے بچوں کو سزا مت دیا کرو۔۔۔"اسے وہی سے بانہوں میں بھرتے وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا ایک جانب چلنے لگا زمل سیب ہاتھ میں پکڑے جھلملاتی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی

مم۔۔مجھے نیچے اتاریں۔۔۔"اسکی سامنے ٹکی نظروں کو دیکھ جلدی سے بولی زیحال ان سنا کرتے چلتا رہا

میں نے کہا مجھے نیچے اتاریں۔۔۔"اب کی بار وہ چیخی کہ
زیحال کو مجبوراً اپنے قدم روکنے پڑے اور اسے نیچے اتار دیا
نیچے اترتے وہ خود چلنے لگی
یہ کیا ہے۔۔۔؟زیحال اسے دیکھ وہی کھڑے کھڑے سنجیدگی سے
پوچھنے لگا زمل نے کوئی جواب نہیں دیا وہ ہنوز اسی طرح
چلتی رہی جب اچانک زیحال نے اسے کھینچ کر ایک درخت کے
ساتھ پن کیا اور خود اسکے بے حد قریب آیا
کچھ پوچھ رہا ہوں ویسے کیا مسلہ تھا۔۔۔؟اب کی بار لہجہ
سپاٹ تھا
چھوڑیں۔۔۔میری ٹانگیں ہیں میں۔۔۔خود چلی جاؤنگی۔۔۔"وہ اس
کے فولادی سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتی اسے پیچھے دھکیلنے
لگی لیکن اس چٹان کو پیچھے ہٹا پانا اس نازک جان کے لئے

مشکل تھا

جیسے کل آگئی تھی جیسے کل اپنے زخم پھر سے ہرے کر لئے

تھے جان بوجھ کر کر رہی ہو ناں۔۔۔"اسکی باتوں پر زمل کی

آنکھیں پھٹی لیکن وہ اتنے قریب سے اسکے ہلتے لبوں کو دیکھ

اپنے الٹ پلٹ ہوتے دل کو تیز تیز سانس لیتے نارمل کر رہی تھی

بولو۔۔۔"اسے خاموش دیکھ زمل کا نازک سا بازو دبوچا اسکی

پکڑ نہ تو نرم تھی نہ سخت لیکن زمل کیلئے یہ بھی بہت تھا پل

میں دو موتی ٹوٹ کر اسکے رخسار پر بہے

جانتی ہو۔۔۔رات تمہارے زخم پر مرھم رکھتے کتنی بار میں نے اپنا

آپ بازر کھا کیسے اپنی شدّتوں کو قابو رکھتے تمہیں ان سے

پروٹیکٹ کیا۔۔۔جانتی ہو۔۔۔؟نہیں۔۔۔تم نہیں جانتی۔۔۔تم بھول

گئی۔۔۔کہ مجھ سے تم سے دوری۔۔۔ایک دن بھی نہیں برداشت

"۔۔۔

آخر میں وہ جیسے پھٹ پڑا تھا زمل سن سی ہوئی اسے دیکھے گئی

اور یہاں کتنے مہینے ہو گئے۔۔۔اور اب بھی تم میرے لئے ٹھیک

ہونے کے بجائے الٹا زخموں کو بڑھا رہی ہو۔۔۔"آخر میں لہجہ

دھیما پڑا زمل کو ایک لمحہ لگا تھا سارا معاملہ سمجھتے اور

جیسے ہی سمجھ آیا ایک گہری مسکراہٹ اسکے لبوں پر آن ٹھہری

مسکرانا بند کرو۔۔۔میں ڈانٹ رہا ہوں ناں۔۔۔"اسے مسکراتے دیکھ

زیحال کا دل مزید جلا لیکن وہ اپنی مسکراہٹ اور بھی گہری کر گئی

تمہیں سمجھ۔۔۔نہیں۔۔۔آ۔۔۔تی۔۔۔"وہ روانی سے بولتا بولتا یکدم

آہستہ ہوتے ہوتے چپ ہونے لگا کیونکہ زمل کا نازک ہاتھ اسکے

رخسار پر نرمی سے دھرا تھا

ہٹاؤ ہاتھ۔۔۔" سپاٹ لہجے میں گویا دھمکی دی لیکن ناکام وہ وہی
سے اسکا سر نیچے جھکاتی اسکے ماتھے پر اپنے پنکھڑی سے لب
رکھ گئی زیحال نے سکوں سے آنکھیں موندی روح تک جیسے
سیراب ہو گئی تھی
وہ اب مزید اسکے سر کی پچھلی جانب ہاتھ رکھے خود پر
جھکاتی دونوں آنکھوں کو باری باری عقیدت سے چومنے لگی یہ
نرم گرم لمس زیحال کے لئے آب حیات تھے دل پر ایک دم ٹھنڈی
پھوار سی پڑی تھی
میرا بچہ۔۔۔ناراض ہے۔۔۔؟ اسکی گرے جھیل سی آنکھوں میں
دیکھتی پوچھنے لگی وہ اپنے چہرے پر رکھے زمل کے نازک سے
ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا سر نفی میں ہلاتا ہلاتا اثبات میں ہلانے لگا
زمل کو اس پر ہنسی آئی تھی وہ سر جھکائے ہنستی چلی گئی

وہ اس وقت کوئی روٹھا ہوا ضدی بچہ لگ رہا تھا

میں ٹھیک ہو نگی۔۔۔میں اپنا دھیان رکھوں گی اب۔۔۔"آہ یہی الفاظ تو سننے تھے اس بگڑے بچے کو جن کے لئے اسے یہ ناراض ہونے کی ایکٹنگ کرنی پڑی تھی اور وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا

ایک شریر مسکراہٹ مسکراتے اس نے زمل کو پھر سے بانہوں میں بھرا اور اسکا ماتھا چومتے اسی جانب چلنے لگا جہاں سے وہ آئے تھے اسے نزدیک ہی کہیں ہو گی سمجھ کر وہ گاڑی تک نہیں لایا تھا اور اب یہ خوبصورت مسافر اسی طرح اپنا سفر طے کرنے والے تھے

آپ نے شرٹ کے اوپر والے بٹن بند نہیں کئے۔۔۔؟ وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی

پتہ تو چلے سب کو کہ رات کو بھرے جنگل میں تم نے اس حسین

نوجوان کی عزت لوٹی ہے۔۔۔"اسکی بات پر زمل کی آنکھیں پھٹی
لیکن وہ ڈھیٹ مجال جو اپنی بات پر تھوڑا سا بھی مسکرایا ہو
زمل اسی طرح تیکھی نظروں سے اسے گھورے گئی اس ڈھیٹ
کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا لیکن اگر سب نے سچ میں یہی سمجھا
تو ایک نئی فکر اسے لاحق ہوئی اس نے جلدی سے خود اسکے
دونوں بٹن بند کئے زیحال اسکی حرکت محسوس کرتا مسکرا رہا
تھا لیکن وہ اب دیکھ دیکھ کر صحیح سے پتھروں پر پیر جماتا
چل رہا تھا
زمل کبھی اسکو دیکھتی کبھی آگے راستے کو (اسے چاہئے تھا وہ
سارے راستے اس حسین شخص کو دیکھتی رہتی) اور تب ہی
زمل نے نظر اٹھا کر زیحال کو دیکھا اور پھر وہ پورا راستہ اسے
دیکھتی گئی تھی جس کے ماتھے پر بکھرے بال اور سردی کے

باعث سرخ ناک اسے مزید جاذب بنا رہے تھے

@@@

کے کان میں سرگوشی کرتی ایک آئی بروا چکائے شریر ہوتی
چھیڑنے لگی جب اسکی بات سنتے مشی کو تو مانو پتنگے ہی لگ
گئے ہوں وہ بری طرح سے سٹپٹاتی واپس کچن میں بھاگ گئی
پیچھے کومل کا بے ساختہ قہقہہ گونجا تھا جس پر یاقوت جو
اپنے موبائل پر کچھ کر رہا تھا نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا
خیر ہے صبح صبح کونسے ہنسی والے دورے پڑ رہے ہیں۔۔۔" یاقوت
کی بات پر کومل کی اپنی ہنسی کو بریک لگی اور چپ چاپ
ٹیبل سیٹ کرنے لگی اسی پل یاقوت کی نظروں نے اسکی دشمن
جاں کو تلاشہ تھا اب کیا جانے وہ کیوں منہ چھپا کر بھاگی تھی
وجہ پتہ چل جاتی تو اگلے ایک ہفتے تک اسکو تنگ کرنے کا موقع
مل جاتا
برلاس اپنی سرخ آنکھیں مسلتا اسکے سامنے والی کرسی کھسکا

کر بیٹھا یاقوت اب اسے کی مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا

یہ تم رات بھر کس ماں کے ساتھ لگے رہے ہو جو نیند پوری نہیں ہوئی۔۔۔؟اسکی سرخ آنکھیں دیکھ تڑخ کر بولا جب برلاس جھٹ سے سیدھا ہوا

ماں۔۔۔؟میری مجال جوان دو آفتوں کے ہوتے کسی ماں سے لگوں پوری رات میری آنکھوں میں کٹی ہے دونوں کو سمبھالتے سمبھالتے۔۔۔"اسکا انداز ایسا تھا گویا ابھی رو دے گا کل ضد کر کر خود ہی مشی سے لے کر آیا تھا لیکن دونوں نے ایک ہی رات میں اپنے شاہ چاچو کو چاند تارے سورج سب دکھا دیے

ماں بننا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔"یاقوت نے سمجھانے والے انداز میں جواب دیا

میرا ماں بننا کینسل۔۔۔"برلاس کا جواب فورا سے پہلے آیا جب

اسکی بات پر مشی اور کومل کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا یاقوت
نے برلاس کو گھورا
شرم کرلے کچھ۔۔۔"اس نے پیچھے کھڑی خواتین کو دیکھ برلاس
کو ڈپٹا
خیر ہے اپنی ہی پارٹی ہے۔۔۔"کہتے وہ پہلو بدلنے ہی لگا تھا جب
یاقوت کا کرارہ جواب آیا
جوتا بھی میرا اپنا ہے آج ہی نیو پہنا ہے۔۔۔"اسکی دھمکی پر
برلاس چونک کر اسے دیکھنے لگا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا نظر
پر گئی انکو دیکھ برلاس کرنٹ کھا love birds باہر سے آتے ان
کر اٹھا بولنے کیلئے جو منہ کھلا تھا وہ کھلا ہی رہ گیا اسے سٹک
دیکھ باقی سب نے بھی مڑ کر دیکھا اور سب بے اختیار کھڑے
ہوتے چلے گئے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ سب یونہی سٹک ہو

جاتے تھے جیسے اب ہو گئے تھے

ان سب کو اپنی جانب دیکھتے پا کر زمل بری طرح گڑ بڑائی

"ہبی۔۔۔نن۔۔نیچے اتاریں۔۔۔

کیوں۔۔۔ڈر تو ایسے رہی ہو جیسے بھگا کر لایا ہوں۔۔۔"اسکے دو

بدو جواب پر زمل کلس کر رہ گئی سب کی نظریں خود پر پا کر

وہ شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی ڈائننگ ٹیبل ہال میں بائیں

جانب اس بڑی کھلی سی دیوار جو نہ کہ برابر تھی نیچے صرف

ایک گرل لگی تھی اس کے قریب رکھا تھا جہاں سے کھانا کھاتے

ہوئے باہر کے خوبصورت نظارے بھی بخوبی نظر آتے تھے

وہ اسی طرح سب کے سامنے سے زمل کو اپنے کمرے میں لے گیا

سب پر جیسے صور سا پھونک گیا تھا جس سے سب سے پہلے

یاقوت باہر آیا اور دل میں ماشاءاللہ بولتے واپس کرسی پر بیٹھا

وہ رات سے ہی مطمئن تھا جانتا تھا اب زمل واپس بھی آئے گی
اور ناراضگی ختم بھی ہو چکی ہو گی اتنا یقین اسے اپنے میسنے
بھائی پر تھا جو سب کے سامنے جتنا سنجیدہ رہ لے لیکن زمل
کے ساتھ وہ کسی ٹین ایجر کی طرح لگتا تھا
کومل اور مشی کھسیانی سی ہنسی ہنستی پھر سے اپنے کام پر
جت گئی اسی وقت سب کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے
پھٹی تھیں کیونکہ اپنے کمرے سے پامیر نکلتا دکھائی دیا تھا جو
دیوار کا سہارا لیتے باہر آ رہا تھا اسے اپنے پیروں پر کھڑے دیکھ
کومل کا دل دھک سے رکا تھا سانس جیسے سینے میں اٹکی تھی
کیا اس منظر سے زیادہ حسین منظر انکے لئے کوئی ہو سکتا تھا
کومل جیسی حالت سب کی تھی یاقوت اور برلاس فورا اٹھ کر
اس تک گئے تھے اور اسکا ایک ایک بازو تھام کر اپنے کندھوں پر

ٹکایا تھا دونوں کی آنکھیں اشک بار تھیں خوشی سے دل جھوم
رہا تھا وہ دونوں اسے سہارا دے کر کرسی تک لائے اور دھپ سے
بٹھا دیا کومل اب تک بے یقین سی جیسے یقین دہانی خود کو
کروا رہی تھی
تم بھی رات کو نہیں دیکھتی جواب دیکھ رہی ہو۔۔۔" مشی نے
اسی پل کہنی مار کر حساب چکتا کیا اب سٹپٹانے کی باری کومل
کی تھی لیکن گئی نہیں وہ دیکھتی رہی اور خود کو یقین دلاتی رہی
سب صرف بیٹھے تھے اپنے سربراہ کا انتظار کر رہے تھے جو
سامنے سے آتے دکھائی دے رہے تھے دونوں فریش فریش تھے
آتے زمل نے سربراہی کرسی کی جانب اشارہ کیا زیحال پہلے تو
دیکھتا رہا پھر کچھ سوچ کر مسکراتے اس کرسی پر بیٹھ گیا
پامیرا سکی جانب نظر اٹھانے سے بھی کترا رہا تھا وہ کچھ بولنا

چاہتا تھا لیکن زبان تالو سے چپکی رہی اسکی یہ بے چینی ساتھ
بیٹھی کومل نوٹ کر رہی تھی تب ہی اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر
اسے تسلی دی

بھائی جنگل میں زیادہ مچھر تو نہیں تھے ناں۔۔۔" برلاس کی زبان
کی کھجلی تھی کہ زیحال کے ہاتھ میں پکڑا چمچ منہ کی جانب
جاتا جاتا رکا لیکن زمل اسکو تو گویا چار سو والٹ کا جھٹکا لگا

تھا وہ آنکھیں پھاڑے زیحال کو دیکھنے لگی جس نے آنکھوں
ہی آنکھوں میں اسے رات یاد کروائی زمل اسکی اس حد تک
بے باکی پر بری طرح سے تلملا کر رہ گئی

بتاؤں۔۔۔کتنے مچھر تھے۔۔۔؟اس نے جھک کر زمل کے کان میں
سرگوشی کی سب تھوڑی آگے ہوتے جیسے انکی بات سننے کی
کوشش کرنے لگے

زمل نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سخت تنبیہ کی مانو کہہ رہی
ہو "کمرے میں چلو بتاتی ہوں" اور یہاں زیحال یکدم سیدھا ہوا
تھا اس ترم خان کو اسکی خانی صحیح قابو کرتی تھی لیکن وہی
یاقوت اور پامیر سر جھکائے کھسیانی ہنسی ہنسنے برلاس کے
سوال کا جواب وہ دونوں جانتے تھے
یاقوت تمہاری گن لوڈڈ ہے۔۔۔؟ اس نے کھانا چباتے مصروف سے
انداز میں پوچھا جب برلاس کی شریر مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی
جی۔۔ پاشا۔۔۔ لوڈڈ ہے۔۔۔" وہ بھی ایسے بولا جیسے پہلے سے تیار
بیٹھا تھا برلاس دانت کچکچا کر رہ گیا
برلاس کو دے دینا ساتھ ایکسٹرا اسٹاک بھی اگلے ایک مہینے تک
اسکو اسی جنگل میں شکار کرتے آسانی ہو گی ضرورت پڑے تو
ایک مچھر دانی بھی رکھوا دینا۔۔۔" یہ ہوا تھا دھماکا برلاس کے

ساتھ باقیوں کے بھی سروں پر سب کو برلاس پر ترس آتے آتے
بھی ہنسی آئی تھی لیکن پاشا کی موجودگی میں سارے ہونٹ
سیئے بیٹھے رہے برلاس چاہ کر بھی مزاحمت نہیں کر پایا ورنہ
سزا ایک سال تک چلے جانے کا خدشہ تھا
سب نے ایک خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا تھا یہ وقت حسین
تھا بے حد حسین

@@@@@@@@@@@@@@

وہ گود میں لیپ ٹاپ لئے بیٹھا کچھ کام کرتا وقفے وقفے سے
سامنے جلے پیر والی بلی کی طرح چکر کاٹتے جیلانی کو دیکھتا
اور پھر سے کام پر لگ جاتا لیکن اسے ایسے گھن چکر بنے دیکھ
اسکا اپنا سر گھوم گیا تھا
کیا آپ پلیز بیٹھ سکتے ہیں۔۔۔؟اس طرح خود کو تھکانے سے وہ

پاشا ختم تو نہیں ہو جائے گا۔۔۔" وہ گویا عاجز آتا بولا جب
جیلانی نے رک کر ایک کڑی نظر اس پر ڈالی
میں نے تمہیں ماسٹر مائنڈ سمجھا تھا لیکن تم۔۔۔ تم سے اسکا ایک
بھائی ختم نہیں ہوا۔۔۔ اسکے ٹھیک ہوتے وہ نکل آیا ناں اپنے
پنجرے سے۔۔۔؟ وہ تقریباً پھٹ پڑے تھے نوفل کو انکا یہ لہجہ
خاصا ناگوار گزرا تھا
آپ اتنے سالوں میں کچھ نہیں کر پائے اور مجھ سے ایک دن میں
سب کر دینے کی امید رکھتے ہیں۔۔۔" اسکے کاٹ دار لہجے کو
محسوس کرتے جیلانی ایک بار پھر رک کر اسے دیکھنے لگے یہ
بہت بری انسلٹ تھی انکی گویا انکی طاقت پر تمانچہ تھا جو
نوفل راحم خانزادہ نے بڑی آرام اور نرمی سے مارا تھا
میں اگر کچھ کہتا ہوں تو کرتا بھی ہوں۔۔۔ یقین رکھیں آپ۔۔۔ میں

اس پاشا کو وہاں مارو نگا جہاں اسے مرتے وقت پانی بھی
نصیب نہیں ہو گا۔۔۔"اسکے لہجے میں کچھ تھا جس سے جیلانی
کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا اور ساتھ ہی یقین بھی آیا تھا
کیا کرو گے تم۔۔۔؟
وہ۔۔جو کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔"اسکا لہجہ برفیلا کاٹ دار تھا
میرے پاس اسکی ایسی کمزوری ہے جس پر ہاتھ پڑتے وہ پاشا
بنا پانی والی مچھلی کی طرح تڑپے گا۔۔۔"بولتے اسکی آنکھوں
کے پردے پر دو خوبصورت ہیزل آنکھیں لہرائی تھیں
لیکن تم کیوں اس پاشا سے پنگا لو گے یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس
کی نظر میں آنا گویا موت کی نظروں میں آنا ہے۔۔۔"وہ اپنے
لہجے سے نوفل کو بہت کچھ باور کروا رہے تھے جسے سمجھتے
نوفل کا بلند قہقہہ پورے کمرے میں گونجا وہ سر پیچھے صوفے

کی ہتھیلی پر پھینکے ہنستا چلا گیا جیلانی کو اسکے دماغی
توازن کے بگڑ جانے کا خدشہ سالا حق ہوا
ہنسنا بند کروگے۔۔۔"اسے ایسے ہنستے دیکھ کو فت زدہ ہوئے
نوفل کی ہنسی وہی تھمی اور سرد نظروں سے جیلانی کو دیکھا
آپ یہ سمجھ لیں۔۔۔اس سے میری دشمنی آپ سے پہلے کی ہے اس
نے مجھ سے وہ چھینا ہے جس کے لئے میں اس جیسے ایسے اور
لاکھوں پاشا ختم کر سکتا ہوں۔۔۔"کہتے وہ اٹھا اور سامنے پڑی
سگریٹ اٹھا کر دانتوں میں دبا کر دھواں کھینچا اور ہوا کے سپرد کیا
یہ میں آپ کی محبت میں کرونگا۔۔۔آفٹر آل میرے ہونے والے
سسر
ہیں آپ۔۔"اسے خود کو عجیب نظروں سے دیکھتے پا کر خود
کو کمپوزڈ کیا جو بھی تھا وہ جیلانی پر اپنا مقصد ظاہر نہیں

کر سکتا تھا ورنہ پاشا کے ساتھ اسکا ایک دشمن اور بڑھ جاتا اگر
جیلانی کو پتہ چل جاتا کہ نوفل اسکی مدد نہیں کر رہا بلکہ اسے
اپنے لئے استمال کر رہا ہے یا دوسری وجہ سامنے دیوار پر لگی
تصویر تھی جس میں بیچ میں جیلانی تھے اور دونوں اطراف
احمد اور مشائم کھڑے تھے مسکراتے ہوئے نوفل کی نظر اس شہد
رنگ آنکھوں والی لڑکی پر جا ٹکی تھیں کم تو وہ بھی نہیں تھی
زمل سے خوبصورتی کے معاملے میں دو بیویاں رکھنے میں کیا
مضائقہ دماغ نے جیسے اپنا جال پھینکا

@@@@@@@@@@@@@@@

زامل ناراض تھا اپنے باپ سے تب ہی اسکی گود میں آتے دھاڑیں
مار مار کر رو رہا تھا البتہ زالے خاموش تھی وہ ٹکر ٹکر اپنے باپ
کو دیکھ رہی تھی حلانکہ اسے کاٹ میں لٹا رکھا تھا اور زامل کو

گود میں اٹھا رکھا تھا لیکن اسے شاید اتنی محبت راس نہیں آ رہی تھی

اسکے گلے میں کوئی سپیکر فٹ ہے کیا کتنا تیز رو رہا ہے۔۔۔" وہ عاجز آتے آخر بول پڑا زمل جوانکے کپڑے ایک چھوٹی سی باسکٹ میں رکھ رہی تھی رک کر ایک نظر اسے دیکھتی پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئی وہ دونوں کو ابھی فیڈ کروا کر ہٹی تھی

اب چپ ایک دم چپ ورنہ اٹھا کر بیڈ پر پٹخ دونگا۔۔۔" دھمکی ایسے دی جیسے وہ ابھی سمجھ لے گا وہ بھی اسی باپ کی اولاد تھا مزید دھاڑیں مار کر رونے لگا اتنا کہ زیحال بری طرح سے سٹپٹا گیا

ادھر دیں میرے بیٹے کو خامخواہ رلا دیا۔۔۔" زیحال کے ہاتھوں

سے زامل کو پکڑتے تقریباً ڈپٹنے والے انداز میں بولی زامل اسکی
گود میں آتے جھٹ سے چپ ہو گیا
"دیکھو دیکھو ڈرامے باز آنکھوں میں ایک آنسوں بھی نہیں ہے۔۔
اسکے چپ ہوتے آنکھوں کی جانب اشارہ کیا زمل نے اسکا ہاتھ
پیچھے جھٹک دیا وہ ابھی سے ان باپ بیٹے کی چھوٹی چھوٹی
جنگ سے تنگ ہونے لگی تھی آگے چل کر پتہ نہیں دونوں نے
کونسی تباہی مچانی تھی اسکا اندازہ آنے والا وقت اچھے سے
کروانے والا تھا زیحال اب زالے کو اٹھا کر باہر لے جانے لگا تھا جو
باپ کی گود میں آتے اپنے ننھے ننھے ہاتھ پیر خوشی سے مارتی
نہ سمجھ آنے والی کیوٹ سی آوازیں نکالنے لگی
میرا کیوٹ بیٹا تو یہ ہے۔۔۔میری جان کا ٹکڑا۔۔۔" وہ اسکے روئی
سے گال چومتا ہال میں آگیا تھا جہاں یاقوت اور پامیر اپنی اپنی

ٹھوڑی کے نیچے اپنے ہاتھ کی بند مٹھی جمائے سامنے برلاس کو
دیکھ رہے تھے جو ہاتھ میں موبائل لئے کسی کو کال پر کال کر رہا
تھا لیکن مقابل شاید ڈھیٹ تھی بار بار کال کاٹ رہی تھی
یہ تم دونوں کو نساٹاک شو دیکھ رہے ہو۔۔۔"انکے پاس بیٹھتے
پوچھا
ٹاک شو شروع ہونے میں وقت ہے بھائی ابھی تو واک شو چل رہا
رہا ہے۔۔۔" برلاس کے چکر کٹتے دیکھ یاقوت بولا پامیر پاشا کو
دیکھتے سیدھا ہو بیٹھا تھا وہ اب تک اس سے صحیح سے بات
نہیں کر پایا تھا یا یوں کہہ لیں نظر اٹھا کر لفظوں کے بوجھ نے
نظریں جھکا دی تھیں
تم کب تک روٹھی محبوبہ بن کر رہو گے۔۔۔" پامیر کے جھکے سر
کو دیکھ زیحال نے چوٹ کی جب اسکی بات پر اس نے تڑپ کر

سر اٹھایا زیحال کے لہجے سے کہیں سے بھی وہ ناراض نہیں لگا
تھا یہی احساس پامیر میں جیسے جان سی بھر گیا اسکی آنکھیں
پل میں تھوڑی بھیگ سی گئیں زیحال خود اٹھ کر اسکے ساتھ
صوفے پر آکر بیٹھتا ایک ہاتھ اسکے کندھوں کے گرد پھیلا گیا
آپ۔۔ناراض نہیں ہیں۔۔۔؟اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا جب
زیحال
نے دھیرے سے سر نفی میں ہلایا پامیر یہ دیکھ اسکے سینے میں
منہ چھپا گیا
تھینک یو۔۔۔تھینک یو سو مچ بھائی۔۔۔اینڈ سوری بھی میں بہت
شرمندہ ہوں اپنے لفظوں پر۔۔۔آئی ایم رئیلی سوری۔۔۔"عنقریب
تھا کہ وہ رو دیتا دل تھا کہ بھاری ہوا جا رہا تھا زیحال نے مزید
اسے خود میں بھینچ لیا یاقوت اسکے دوسری جانب بیٹھا مسکرا

کر دونوں کو دیکھتا خود بھی ساتھ لگ گیا

"اب رونے مت لگ جانا ایک کو ہی چپ کروانا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔

اس نے زامل کو یاد کرتے کلس کر کہا جب پامیر نے چہرہ باہر

نکال کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا پھر گود میں لیٹی زالے

کو اسے دیکھ پامیر کے دل میں بہار سی آئی تھی اس نے دھیرے

نرم ہاتھوں سے اسے زیحال کی گود سے لیا اس ننھی کلی کو

پہلی بار گود میں لینے کا احساس اتنا خوبصورت تھا کہ اسے

بیاں کر پانا پامیر کیلئے اس وقت انتہائی مشکل تھا

پامیر کی گود میں آتے زالے چھوٹی چھوٹی انگڑائیاں جس ادا سے

لے رہی تھی یاقوت اور پامیر دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی البتہ

زیحال اب برلاس کی جانب متوجہ تھا جو اب تک گھن چکر بنا

کال پر کال ملا رہا تھا

اسٹاپ۔۔۔"زیحال کے اسٹاپ بولتے برلاس وہی جم سا گیا
تمہارا کونسا مسلا کشمیر جاگ گیا جو یہاں سے وہاں پھر کی بنے
"اسے حل کرنے میں لگے ہوئے ہو۔۔۔
مسلہ محبوبہ بھائی۔۔۔اسکی محبوب روٹھ گئی بچارا اسے ہی
منا رہا ہے۔۔۔"برلاس کے بولنے سے پہلے یاقوت بول پڑا زیحال نے
ایک کڑی نظر برلاس پر ڈالی اسکی تو گویا جان ہی نکل گئی تھی
نہیں۔۔۔نہیں بھائی۔۔۔ای۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"وہ بول رہا تھا
جبکہ زیحال دھیرے سے اٹھتا اسکی جانب قدم بڑھا رہا تھا
برلاس سر نفی میں ہلاتا پیچھے جاتا رہا چہرے پر ڈر صاف
دکھائی دے رہا تھا اور پھر جو اسکے ساتھ ہوا تھا یاقوت اور
پامیر نے باقائدہ اپنی آنکھیں اور کان بند کئے تھے زالے بھی گویا
چاچو کی درگت بنتی دیکھ خوش ہو رہی تھی اسکے لئے سامنے

اپنے باپ کے چلتے ہاتھ پیر ایک دلچسپ منظر بن رہے تھے
یاقوت اور پامیر تو بری طرح سے سٹپٹا گئے

دو گھنٹے بعد کا منظر۔۔۔۔۔۔۔

برلاس اپنے ہاتھ پر بیلٹ بندھوائے گردن میں پٹا پہنے ہوسپٹل
کے بیڈ پر براجمان نظریں ٹیڑھی کر کر لڑکیوں کی طرح پھنس
پھنس کر ہنستے یاقوت اور پامیر کو گھور رہا تھا زیحال صوفے
پر سکون سے بیٹھا اپنا موبائل استمال کر رہا تھا گویا اس سب
سے اسے کوئی فرق نہ پڑا ہو
اب کرو اپنی محبوبہ کو ویڈیو کال اور پھر دیکھو۔۔۔ محبوبہ
تمہارے قدموں میں۔۔۔" اسکا انداز ایسا لاپرواہ سا تھا برلاس

اندر تک جل بھن گیا لیکن وہی یاقوت اور پامیر چھت پھاڑ قہقہہ
مار کر ہنسے تھے دونوں کو برلاس پر ہنسی بھی آرہی تھی ترس
بھی لیکن یہ منظر دونوں کے پیٹ میں درد بڑھانے کی وجہ بنا
تھا
بھائی اسکے لئے ہڈیاں توڑنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"آہ اسکا
دھاڑیں مار مار کر رونے کا دل چاہ رہا تھا دھشت گرد بھائی ہونے
کا ایک نقصان اسے آج پتہ چلا تھا انکا مسلے کا حل نکالنے کا
طریقہ بھی انہی کی طرح خطرناک تھا بچارا برلاس ناک تڑوا کر
بیٹھا تھا لیکن اس نے اپنی ایک پک لے کر آئرہ کو بھیجی تھی
جس کے بعد اسکی کالز پر کالز دیکھ اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی اس
نے جھٹ زیحال کو دیکھا جو اپنے موبائل پر
جھکا ہوا تھا(ذرا اسکے موبائل کی جانب آئیں تو سامنے زامل اور

زالے کی تصویر تھی جسے کن اکھیوں سے وہ دیکھتا اپنی آنکھوں
کو ٹھنڈا کر رہا تھا وہ جتنا زامل کو کہتا تھا اتنی ہی زیادہ محبت
وہ اپنے بیٹے سے کرتا تھا وہ دونوں ننھی جانیں اپنے باپ کی
(رگ و جان سے زیادہ نزدیک آچکی تھیں
ہاں بولو۔۔۔"آئرہ کی کال اٹھاتے وہ سنجیدہ ہوتے بولا آگے سے
اسکے رونے کی آواز سنتے دل تھوڑا بے چین سا ہوا تھا جیسے اس
کے آنسوں اسے برے لگ رہے ہوں
میں ٹھیک ہوں تم ناراض تھی ناراض رہو۔۔۔"منانے کے بجائے خود
منہ بناتے وہ کال کاٹنے لگا تھا جب آگے سے آئرہ کچھ بولنے لگی
تمہیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ شاید نہیں یقیناً ہسپتال
کا نام پوچھ رہی تھی لیکن برلاس نے آنے سے منع کر دیا اب وہ
کوئی دھمکی دے رہی تھی جس کی زد میں آتے برلاس نے اسے

ہو سپٹل کا نام بنا دیا اب بس اسکے آنے کا انتظار تھا اسے اپنے ان
دو شیطان بھائیوں پر ذرا یقین نہیں تھا ذرا دیر نہ لگاتے اسکی
عزت کا کچرا کرنے میں لیکن تب ہی نظر زیحال پر گئی دل کو
جیسے ٹھنڈ سی ملی اسکے ہوتے ان دونوں کی اتنی مجال نہیں
تھی اور وہ تو خود محبت کا بے تاج بادشاہ تھا اس کے ہوتے
کوئی کام نہیں بگڑ سکتا تھا یہ طے تھا آہ انکا یہ بھائی

ایک گھنٹہ گزر چکا تھا اب تک برلاس کی محبوبہ نہیں آئی تھی
اب تو دونوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے تھے بے چینی سی بے

چینی تھی وہی ان سے زیادہ برلاس کو تھی وہ بار بار گردن موڑ
کر ان دونوں کو دیکھ کر گھورتا تب ہی یاقوت اٹھ کر باہر چلا
گیا جب واپس آیا تو ہاتھ میں دو چائ کے کپ تھے خود کے اور
پامیر کیلئے پاشا باہر کہیں کی چائ نہیں پیتا تھا اس لئے اسکے
لئے کین لے آیا اب دونوں بیٹھے چائ کی چسکی لیتے اور آواز
نکال کر برلاس کے زخمی کانوں تک پہنچاتے جسے سن کر وہ اندر
ہی اندر دونوں کو سو گالیوں سے نوازتا انکی چائ آدھی ہی ہوئی
تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئ دونوں ٹکٹکی باندھے آنے والے
شخص کو دیکھنے لگے وہ وہی تھی برلاس کی محبوبہ روتی
ہوئی اسے دیکھ برلاس ایک دم سیدھا ہوا لیکن وہ ایک دم
پیچھے بیڈ کراؤن سے جا لگا تھا کیونکہ آئرہ روتی ہوئی سیدھا
اسکے گلے سے آ لگی تھی برلاس سانس روکے اسکے بال اپنے

چہرے کو چھوتے محسوس کرنے لگا

پامیر اور یاقوت کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی دونوں منہ
کھولے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگے جبکہ پاشا کی نظر موبائل پر
ہی تھی اگر کوئی دیکھے تو اس نے ڈاکٹرز والا ماسک پہن رکھا
تھا وہ کتنی ہی دیر اسکے گلے سے لگی روتی رہی پھر پیچھے
ہٹتی آنسوں صاف کرتی اسے دیکھنے لگی

تم۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔کیا ہوا۔۔تمہیں۔۔۔کیسے لگی اتنی چوٹیں
۔۔۔"

وہ بنا رکے ایک ہی سانس میں سوال کرتی فکر مند سی ہوتی
اسکے بازو اور گردن کو دیکھنے لگی برلاس تو اپنے بھائیوں کے
سامنے اسکے گلے لگانے پر ہی گویا سکتے میں ہی چلا گیا تھا

بتاؤ۔۔۔بولا نہیں جا رہا۔۔۔؟ درد ہو رہا ہے۔۔۔تم اپنا خیال نہیں رکھ

سکتے۔۔۔" وہ اب روتے ہوئے ڈانٹ رہی تھی برلاس ایک دم
ہوش میں آیا جبکہ وہ دونوں
نمو نے سلو موشن میں چائے کے سپ لیتے سامنے ایسے دیکھ رہے
تھے جیسے کوئی نیٹ فلکس مووی چل رہی ہو تیسرے کو اب
بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا لیکن اسکے شارپ کان آئرہ کی آواز
پر کھڑے ہو رہے تھے اسکے بولنے کے انداز سے اسے زمل یاد آئی
تھی لیکن کیوں۔۔۔؟ اب وہ یہی سوچ رہا تھا
تمہیں ذرا میرا خیال نہیں ہے۔۔۔ تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو
برلاس اسے نظروں سے پیچھے دیکھنے کا بار بار اشارہ کر رہا تھا
لیکن وہ تھی کہ بس بولتی جا رہی تھی نان اسٹاپ
یاقوت اور پامیر کیلئے یہ ایک دلچسپ لو وسٹوری بن رہی تھی
دونوں بنا پلک جھپکائے دیکھے گئے

تم مجھے منا رہے تھے میں نے تمہاری ایک بات نہیں مانی تو تم نے
خود ناراض ہو کر یہ سب کر لیا۔۔۔" وہ اب سر جھکائے روتے ہوئے
سوں سوں کرتی بول رہی تھی جب برلاس کے ذہن میں جھماکے
سے اپنی بات یاد آئی اور یہاں اسے اپنی درگت پھر بنتی دکھ رہی
تھی یاقوت اور پامیر نے ایک دوسرے کو ایسے دیکھا جیسے
پوچھ رہے ہوں "بھلا کونسی بات" برلاس سر نفی میں ہلاتے آئرہ
کو چپ کروانے ہی والا تھا کہ وہ بول پڑی
"میں نے تمہیں ایک کک۔۔۔ کس دینے سے منع کیا تو تم نے۔۔۔۔
بسسسس۔۔۔ یاقوت کے منہ سے چائی کا پھوارا نکلتا سیدھا
پامیر کے منہ پر گیا تھا اور وہ وہی سٹیچو ہو گیا آئرہ اس آواز پر
بدک کر بیڈ سے اٹھی تھی اور برلاس وہ تو ایسے تھا زمین پھٹے
اور وہ اس میں سما جائے آئرہ پھٹی پھٹی نظروں سے کبھی

برلاس کو تو کبھی دو صوفوں پر براجمان نفوس کو دیکھتی جن
میں سے ایک کے چہرے سے چائے ٹپک رہی تھی اور وہ دوسرے کو
سٹیچو بنا گھور رہا تھا تیسرا ماسک لگائے اب بھی موبائل پر
جھکا تھا لیکن کس والی بات پر اسکے ہاتھوں میں بھی مزید
کھجلی ہوئی تھی اسکی چھوٹی اولاد اسکو بھی پیچھے چھوڑ
گئی تھی ٹھرک پن میں
کمرے میں گہری خاموشی چھائی تھی جیسے کوئی صور پھونک
گیا ہو کسی کے سانس لینے تک ہی آواز نہیں آ رہی تھی پھر پاشا
نے ہی گلا کھنکار کر سب کو ہوش کی دنیا میں لا پٹخا تھا اور
صوفے سے اٹھ کر سامنے ٹیبل پر رکھے ٹیشو کا ڈبہ اٹھا کر پامیر
کے ہاتھ میں تھماتے باہر نکل گیا اسکے جاتے وہ دو نمونے بھی
ہوش میں آئے

توگھر آ۔۔۔ تیری کمی ہم پوری کریں گے۔۔۔" یاقوت پامیر کا ہاتھ
پکڑتا منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا باہر نکل گیا مطلب وہ پرائویسی
دے رہے تھے ایک پل کو برلاس کو اپنے بھائیوں پر پیار آیا تھا
لیکن اگلے ہی لمحے گھر جا کر اپنی درگت بنتی سوچ کر ایک
جھرجھری سی لی
یہ۔۔۔ یہ تینوں کون تھے۔۔۔؟ وہ اب بھی سکتے کے عالم میں پوچھ
رہی تھی برلاس اسکے سوال پر اندر تک جل گیا
موت کے فرشتے۔۔۔" کلس کر جواب دیا اسکی ڈانٹ ملتے آئرہ کی
کانچ سی بھوری آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں گرنے لگے
"ایک کس مانگنے پر اتنا ذلیل ہونا پڑے گا مر کے بھی نہ مانگتا۔۔
آہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا وقت پیچھے لے جائے اور آئرہ کا منہ
بند کر دے لیکن اب کیا جب تیر کمان سے نکل گیا اب یہ تو طے

تھاوہ زندگی میں کس کرتے ہر بار یہ بھیانک وقت ضرور یاد کرے گا

اب تم کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟اسے وہی کھڑی ہو کر روتے دیکھ تڑخ کر بولا مطلب عزت کا کچرا میری کا ہوا رونا اس بی بی کو آرہا ہے یہ وہ بس سوچ ہی سکا تھا

ادھر آؤ۔۔۔"ایک ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے قریب بلایا پہلے تو آئرہ اسے دیکھتی رہی پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک آئی اور پاس بیٹھ گئی اسکے بیٹھتے برلاس نے اسکا بازو پکڑتے مزید قریب کیا اسکی اس حرکت پر آئرہ بری طرح سے بوکھلا گئی تب کس ایک ایموجی والی مانگی تھی اب اگر میری درگت گھر جا کر بنی ہی ہے تو کیوں ناں۔۔۔سامنے سے یہ خواہش پوری کرلوں وہ اسکی کانچ سی آنکھوں میں دیکھتے دھیمی بھاری ہوتی

آواز میں بولا جب آئرہ کا دل اتنی زور سے دھڑکا مانو اسکی آواز
ابھی کان کے پردے پھاڑ دے گی وہ
اسکے اتنے قریب چہرہ چہرے کے عین مقابل دونوں بھوری آنکھیں
ایک دوسرے میں گڑھی دل کے حال بیاں کرتی اسکے اندر برپا ہوا
شور سناتی یہ وقت دونوں کیلئے ہی رک سا گیا تھا جس میں
دل کی دھڑکن ایک ساتھ دھڑکی تھی بیڈ پر بیٹھے دونوں کے قد
برابر تھے اس سینے تک آتی نازک سی لڑکی کے پنکھڑی سے لب
برلاس کے بلکل سامنے تھے ان پر نظر پڑتے دل نے وہ شور مچایا
کہ بسس کون کونسے جذبات تھے جو اس وقت سر نہیں اٹھا
رہے تھے دونوں کے جسموں میں جذباتوں کا بھرپور احتجاج برپا
ہوا تھا
برلاس آنکھیں بند کرتا دھیرے سے اپنے سلگتے لب اسکے کپکپاتے

پنکھڑی سے لبوں پر رکھ گیا نرم لمس ملتے ایک کرنٹ سا پورے
جسم میں دوڑتا چلا گیا آئرہ تو بری طرح سے کانپ کر تڑپتے
برلاس کی شرٹ مٹھی میں جکڑ گئی محبوب کا ایک چھوٹا سا
لمس اسے پاگل کر گیا تھا برلاس ایک دم پیچھے ہٹا اور آئرہ کا
سرخ خون چھلکاتا چہرہ دیکھنے لگا اسکا اپنا دل جیسے رک رک
کر چل رہا تھا یہ احساس واقعی جان لیوا تھا جسے محسوس
کرتے وہ خود بری طرح سے گڑ بڑا گیا آئرہ خود بھی پیچھے ہٹ
گئی دونوں نظریں چراتے یہاں وہاں دیکھ رہے تھے کمرے میں
صرف دونوں کے دلوں کے تیز تیز دھڑکنے کی آواز تھی سمجھ
نہیں آرہا تھا کہاں جائیں ایک دوسرے سے چھپ جائیں نظر نہ
آئیں
بب۔۔۔ باہر بھائی۔۔۔ان۔۔۔انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" کہتے وہ اٹھتی

جلدی سے باہر بھاگ گئی پیچھے برلاس بند ہوتے دروازے کو
دیکھتا اپنا ایک ہاتھ پیچھے گردن پر رکھتے بلش کرنے لگا ہاں وہ
بلش کر رہا تھا ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی جو اسکے لبوں سے
جدا نہیں ہو رہی تھی دل اب تک نارمل سپیڈ میں نہیں آیا تھا
اسکا دل کیا خوشی سے چیخے
اسی پل یاقوت اور پامیر اندر آتے دکھائی دیے سامنے برلاس کو
ایسے بلش کرتے دیکھ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا شادی
شدہ تھے چہرے پر ایسی سرخی کی وجہ سیکنڈ میں جان گئے
تھے تب ہی آگے آتے برلاس کے دونوں اطراف میں بیٹھے برلاس
یک ٹک ان دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا مانو پوچھ
رہا ہو "کیا" پھر جو دونوں نے اسکو تنگ کیا تھا برلاس نے توبہ
مانگ لی تھی انکے سامنے بلش کرنے سے بھی پاشا کے آنے تک

دونوں نے برلاس کو ہنسا ہنسا کر پاگل کر دیا تھا

تھوڑی دیر گزری تھی کہ پاشا ڈاکٹر کے ہمراہ آتا دکھائی دیا اس کو دیکھ وہ دونوں تیر کی طرح سیدھے ہوئے ڈاکٹر نے برلاس کی پٹیاں اتار دی جس کے اترتے یاقوت اور پامیر بھونچکا کر رہ گئے مطلب یہ سب ڈرامہ تھا برلاس کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی تھی یہ خود برلاس کو بھی نہیں پتہ تھا جو تھوڑے سے درد سے کراھتا یہ ظاھر کر رہا تھا کہ ہڈی ٹوٹ گئی لیکن وہ پاشا تھا اپنے چھوٹے بھائی کو ایسے کیسے درد دے دیتا

اسکی پٹی اور بیلٹ اترتے چاروں واپس گھر کے لئے روم سے نکلے چاروں ہی اس وقت پینٹ شرٹ میں تھے خوبصورتی ان بھائیوں پر جیسے تمام تھی ایک سے بڑھ کر ایک تھا اوپر سے چاروں کی مغرور چال انکا گروپ کوریڈور سے گزرتے سب کی توجہ کا مرکز

بنا تھا ایک نرس تو با قائدہ آنکھوں میں ڈھیروں چمک لئے ایک
امید پر کھڑی ہی ہو گئی جسے سب سے آگے پاشا جو پینٹ کی
جیبوں میں ہاتھ ڈالے جا رہا تھا سیدھا اگنور مارتا نرس کے دل
کا ایک خانہ بند کر گیا پیچھے سے یاقوت نے ایسے نظریں پھیری
کہ بچاری نرس کے دل کا دوسرا خانہ چھوٹے سے بلاسٹ کی زد
میں آگیا اس کے پیچھے پامیر نے سیدھی انگلی میں انگوٹھی
دکھادی آہ دل کا تیسرا خانہ ایک بڑے بلاسٹ کی زد میں آیا تھا
لیکن ان سے پیچھے وہ ٹھرکی تھا
کیا میں چل سکتا ہوں۔۔۔؟رک کر کس ٹھرک پن سے پوچھا کہ
نرس کی تو باچھیں کھل گئی اس ہینڈسم بندے کو دیکھ کر
دوڑو گے۔۔۔"وہ بھی آگے سے شوخ ہوتی بولی جب یاقوت واپس
آتا برلاس کو کالر سے پکڑ کر کھینچتا لے گیا لو جی نرس کا دل

چاروں خانوں سمیت بری طرح سے تباہ ہو گیا آہ یہ انڈ یپینڈ ٹنٹ

ویمنز

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

آسمان خود پر نیلی روشنی کا لبادہ اوڑھے رات کی تاریکی میں

بدلنے کیلئے تیار تھا آج اکا دکا تارے بھی آسمان پر دکھائی دینے

لگے تھے لیکن ٹھنڈ ہنوز برقرار تھی صرف اتنی کہ شال کندھوں

پر ڈال کر سردی سے بچا جا سکتا تھا لیکن زالے کو اتنی سی بھی

ٹھنڈ لگ گئی تھی جواب چھوٹی چھوٹی چھینکیں مارتی ناک

بند ہونے کے باعث روتی جا رہی تھی زامل اپنے ننھے ننھے ہاتھ پیر

مارتا کاٹ میں لیٹے اپنے اوپر گول گول گھومتے جھومر کو دیکھ

کر خوش ہو رہا تھا زمل زالے کو گود میں لئے بیٹھی مسلسل

چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی اور اسکے پاس ہی کومل تھی

جس نے چھوٹا سا انجکشن زالے کو لگایا تھا وہ آج ہوسپٹل بھی
گئی تھی اتنے دن بعد اپنی روٹین پر واپس آگئی تھی

"بس بس۔۔۔میرا بچہ۔۔۔ابھی آپ کا شوٹا شانا ک کھل جائے گا۔۔۔
وہ زالے کی چھوٹی سی ناک پکڑتی پیار سے بولی اور ساتھ اپنے
بیگ میں سامان رکھنے لگی اس دوران زمل اسے چور نظروں سے
دیکھتی شریر سی مسکراہٹ مسکرا رہی تھی کومل جو اپنے
کمرے میں جانے کیلئے پلٹی ہی تھی زمل کی نظریں دیکھ وہی
رک گئی

کیا۔۔۔؟اسے ایسے دیکھتے دیکھ سوالیہ پوچھا

"کل آپ ہوسپٹل سے چھٹی لے لیں۔۔۔
کیوں۔۔۔؟کومل کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ اس سے پہلے زمل
نے کبھی اسکی جاب کے متعلق بات نہیں کی تھی

"بس ایسے ہی زالے مجھ سے سمبھلے گی نہیں تو آپ یہی رہنا۔۔۔
وہ فر فر بولی جیسے پہلے سے سوچ کر بیٹھی تھی کیا بولنا ہے
کومل کچھ گڑ بڑ لگی
کوئی اور وجہ ہے۔۔۔؟ سکین کرتی نظروں سے استفہامیہ پوچھا
ہو سکتی۔۔۔" اس نے ایکدو لفظی جواب دیا کومل وہی اسکے
پاس بیٹھ گئی
کیا بات ہے زمل۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ کوئی اور پرو بلم ہے تو بتاؤ
"۔۔
اسے واقعی فکر لاحق ہوئی تھی زمل کے سٹچز کیلئے تو وہ پہلے
ہی ایک اسپیشلسٹ سے اپائٹمنٹ لے آئی تھی جسے کل زمل کے
ٹریٹمنٹ کیلئے آنا تھا
زمل ایک دم سنجیدہ سی ہوتی پہلو بدلنے لگی جیسے بولنے کیلئے

بہت سے ہمت جمع کر رہی ہو اسی پل مشی ہاتھ میں گرم گرم
چائ کے دو مگ لئے اسکے کمرے میں آئ اسے دیکھتے زمل نے
جیسے سکھ کا سانس لیا کومل دونوں کو عجیب نظروں سے
دیکھ رہی تھی
زمل نے مشی کو مدد طلب نظروں سے دیکھا جس نے آنکھوں ہی
" آنکھوں میں اسے تسلی دی جیسے کہہ رہی ہو "میں بات کرتی ہوں
کومل۔۔۔"مشی نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا
دیکھو۔۔۔مجھے یاقوت نے بتایا تھا۔۔کہ۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی
اسکا یوں تمہید باندھنا کومل کی بے چینی بڑھا رہا تھا
کہ پامیر۔۔۔نے تمہیں۔۔طط۔۔۔طلاق دی تھی۔۔۔"اسکی بات پر
کومل کا دل یکدم بند ہوا کسی نے جیسے اسے مٹھی میں بھینچ
دیا ہو اور روح قبض کر لی ہو اسکی حالت کا اندازہ اسکے چہرے

کے بدلتے رنگ کو دیکھ لگایا جا سکتا تھا ایک اذیت سی اذیت
رقم تھی مشی اور زمل دونوں کو اسکے لئے برا فیل ہوا
ہمیں اتنا اندازہ نہیں ہے۔۔۔اس چیز کا۔۔ لیکن اگر تین مہینے سے
پہلے۔۔۔ تم۔۔۔اور پامیر۔۔رج۔۔۔رجوع کر لو۔۔۔" وہ بولتے
بولتے بیچ
میں اٹکی وہ شاید اس بات سے انجان تھی (جب عورت حاملہ
ہو جائے تو اسے شوہر کی جانب سے طلاق نہیں ہوتی یہاں تک کے
(بچہ اس دنیا میں آجائے
کومل خاموش رہی جو زخم اسے ٹھیک ہوتے محسوس ہوئے تھے
وہ تو اب ساری زندگی ایسے ہی رہنے والے تھے اور ان میں اٹھتا
وقفے والا درد یہاں تھوڑی دیر مزید بیٹھنا کومل کو بے حد مشکل
لگا تھا وہ اپنی بھرائی آنکھوں کے کونے کو انگلی سے صاف کرتی

بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر چلی گئی پیچھے مشی اور زمل دونوں
ایک دوسرے کو دیکھتی رہی دونوں کو اسکی حالت پر ترس آیا
تھا لیکن وہ جو کر کر آئی تھیں اسکے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا
اسکا اندازہ دونوں کو اچھے سے تھا
مشی نے یاقوت کے نمبر پر ایک میسج "ڈن" کا ٹائپ کیا آگے
سے اسکا "اممماں" والا میسج دیکھ سیکنڈ کے پہلے حصّے میں
مشی کے گال تپے تھے
میرا بھی موڈ بن رہا ہے خود کو ریڈی رکھو" آگے سے اسکا
میسج دیکھ مشی کے ہاتھ ایک پل میں بری طرح لرزے اس نے
جھٹ سے موبائل کی سکرین بند کر دی اور زالے کی جانب متوجہ
ہو گئی لیکن چاہ کر بھی وہ اپنے چہرے کی سرخی چھپا نہیں
پا رہی تھی

@@@@@@@@@@@@@@@

کومل روتی ہوئی سیدھا کمرے میں آئی تھی اور آتے اسکی آنکھیں
حیرت سے پھیلتی چلی گئیں تازہ پھولوں کی خوشبو نے اسکا
حسین استقبال کیا تھا سامنے بیڈ کے بیچوں بیچ غلاب
کی سرخ پتیوں سے ایک بڑا سا دل بنایا گیا تھا اور اسکے بیچ
خوبصورت ہینڈ رائیٹنگ میں " کے " اور " پی " لکھا ہوا تھا وہی
سائیڈ ٹیبل اور سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر بھی پتیوں کی بھرمار
تھی بیچ بیچ میں چھوٹی چھوٹی موم بتیاں جلتی جن سے بھنی
بھنی سی خوشبو آرہی تھی دیواروں پر دل والے سرخ رنگ کے
غبارے لگے ہوئے تھے کمرے میں اس وقت صرف موم بتیوں کی
دھیمی سی روشنی تھی جو ماحول کو مزید رومانٹک بنا رہی
تھی یہ سب دیکھ ایک پل کیلئے کومل کی دل اتنی زور سے

دھڑکا کہ اسکی آواز اسے پورے کمرے میں گونجتی محسوس
ہوئی وہ بری طرح سے سٹپٹا گئی تھی اسی پل باہر پامیر کے
بولنے کی آوازیں آرہی تھیں جسے سنتے کومل کو اپنے بدن کا
رواں رواں جیسے کھڑا ہوتا محسوس کیا اسکی حالت ایسی تھی
گویا نئی نویلی دلہن وہ ہاتھ میں پکڑا بیگ لئے تھوڑی آگے آئی
اور ڈریسنگ ٹیبل سے تھوڑی دور بڑی سی ونڈو کے آگے رکھے
سرمئی ایل ٹائپ پر بنے کاؤچ پر بیگ رکھنے لگی جب اسکی نظر
وہاں رکھے پیکٹ پر گئی اسکے اوپر ایک سٹکی نوٹ تھا کومل
نے جھک کر وہ نوٹ اٹھایا جسے کھولتے پھر سے ایک خوبصورت
ہینڈ رائیٹنگ نظر آئی "پہن لو پامیر بھائی اس ڈریس میں دیکھ
کر مزید پاگل ہو جائیں گے "آہ لفظ پڑھتے ہی کومل کے ہاتھ بری
طرح سے لرزے اس نے کانپتے ہوئے جھک کر وہ پیکٹ اٹھایا اور

دھیرے سے لرزتے ہاتھوں سے اسے کھولا

کھولتے ہی سامنے سلک سے بنی سرخ رنگ کی نائٹی برآمد ہوئی

جو بنی کچھ اس ٹائپ پر تھی کہ کندھوں پر بازو کے نام پر

صرف دو پتلی پتلی ڈوریاں تھیں آگے سے "وی" ٹائپ گلا تھا

جس کے کناروں پر گولڈن نگ جڑے تھے اور اس نائٹی کی مزید

خوبصورتی بڑھا رہے تھے بیک سائیڈ تو تھی ہی نہیں ایسی کے

پہننے کے بعد پوری کمر صاف ظاہر ہو اور یہ ڈریس چھوٹا اتنا تھا

کہ بمشکل اسکی تھائیز کو بھی کوور کر سکے یہ دیکھ کومل

کے کانوں سے دھواں نکلا تھا اور لبوں سے بے اختیار توبہ نکلی

اس نے جھٹ سے وہ ڈریس کاؤچ پر پھینک دیا اتنے وقت بعد

پامیر کی قربت کا سوچ کر ہی اسے جھرجھری سی آ رہی تھی

@@@@@@@@@@@@@@

آپ کو آج اتنی فکر کیوں ہو رہی میرے سونے کی ابھی تو آٹھ بجے ہیں۔۔۔" وہ گھڑی کو دیکھتے گویا عاجز آتا بول پڑا کب سے یاقوت اسے بس کمرے میں بھیجنے کی کوشش کر رہا تھا پاشا وہی سے کسی کام سے چلا گیا تھا برلاس کہیں اور تھا اسکا کسی کو پتہ نہیں تھا اب ہال میں پامیر اور یاقوت بیٹھے تھے زمل زالے کو سمبھالتی زامل کو انہیں دے گئی تھی

"بیٹا یہ کل پوچھوں گا تم سے ابھی نکلو اور اسے مجھے دو۔۔۔ کہتے اس نے زامل کو اسکی گود سے لے لیا جو نئے چاچو کو یقیناً انجوائے کر رہا تھا

مطلب کل کیا پوچھیں گے۔۔۔" وہ اب بھی نہیں سمجھا تھا یہی کہ رات زیادہ مچھر تو نہیں تھے۔۔۔" برلاس کی بات یاد کرتے اسکی خود کی ہنسی چھوٹی

مجھے کوئی گڑ بڑ لگ رہی۔۔۔" پامیر اب مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا جب یاقوت نے اسے جل کر دیکھا

چلا جا میرے باپ ورنہ مجھے میرے کمرے میں انٹری نہیں ملے گی۔۔۔"اسے مشی کا میسج یاد آیا جو اس نے شام کیا تھا کہ اس کی محنت ضائع نہ جائے ورنہ روم میں گھسنے نہیں دونگی

میرے کمرے میں جانے سے آپ کی انٹری کا کیا تعلق۔۔۔" وہ اب نہایت سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جب یاقوت نے سخت نظروں سے اسے گھور کر دیکھا پامیر جھٹ سے تیر کی طرح سیدھا کھڑا ہوا

جا رہا۔۔ہوں نظروں سے کیوں مار رہے ہیں۔۔۔"اسکی گھوری پاتے وہ زامل کے روئی سے گال چومتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

اسکے جاتے یاقوت نے سکھ کا سانس لیا اب اسکی باری تھی اپنی

بات پوری کرنے کی وہ وہی بیٹھا مشی کو میسج کرنے لگا

تمہارا کام ہو گیا میرا کام اب باقی ہے "آگے ایک دل والی"

ایموجی بھیجی

کمرے کا راستہ بھول جاؤ" مشی کا جواب دیکھ اسے تو مانو

پتنگے ہی لگ گئے ہوں

رکو۔۔۔ تھوڑی دیر تک تم سب بھولی بیٹھی ہو گی۔۔"اسکی اس

قدر صاف بے باکی پر وہاں بیڈ پر بیٹھی مشی کا دل زور سے

دھڑکا وہ جانتی تھی اگر اسکا موڈ بن گیا تو وہ قطعی نہیں

بخشے گا اس نے جلدی سے موبائل رکھا اور کمبل میں غڑاپ سے

گھس گئی بڑھتی رات کے ساتھ ٹھنڈ بھی بڑھ رہی تھی

پامیر بھائی کہاں گئے۔۔۔"برلاس آتے صوفے پر دھپ سے بیٹھتے

پوچھنے لگا چہرے پر کچھ اضطرابی تھی

وہ کہیں بھی گیا تو کہاں سے آرہا ہے بتا۔۔۔"اب وہ اسے کیا بتاتا
بچارا کنوارہ اس لئے الٹا اسے ہی آڑے ہاتھوں لیا اسکے سوال پر
برلاس ایک پل کو گڑبڑایا وہ ابھی ماہم کے پاس سے ہو کر آرہا
تھا چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا لیکن وہ خود کو کمپوزڈ کر گیا
کہیں نہیں۔۔۔بب۔۔بس نشانے پکے کرنے گیا تھا۔۔۔"تھوڑے
سے
اٹک کر جلدی سے بولتا زامل کو گود میں لے گیا
"جلدی سے بڑے ہو جاؤ۔۔پھر مل کر کھیلیں گے ٹھاہ ٹھاہ۔۔۔
اسکی ٹھاہ ٹھاہ پر یاقوت کو ہنسی آئی وہ سر نفی میں ہلاتا اٹھ
کھڑا ہوا یہ نہیں سدھرے گا یہ وہ دل میں ہی سوچ سکا یاقوت
کا رخ کچن کی جانب تھا صدیس کے ہاتھ کی چائے کی کمی
شدّت سے محسوس ہو رہی تھی اسکے جاتے برلاس پھر سے ایک

دم سنجیدہ ہوا زامل اسکی گود میں لیٹا جمائی لیتا بھنی بھنی

سی آواز نکال رہا تھا

@@@

زیادہ مچھر تو نہیں تھے "سارے الفاظ پامیر کے لبوں پر گہری
مسکراہٹ لے آئے اس نے لمبی پلکوں والی آنکھیں اٹھائی سامنے
کھڑی کومل کو دیکھا جو اسے دیکھ خود میں سمٹ سی رہی
تھی اسے اسکی حیا کی تپش یہاں تک محسوس ہو رہی تھی
دل میں عجیب سی خوشی کی لہر سی دوڑ گئی یہ احساس
بہت خوبصورت تھا اتنا کہ لفظوں میں بیاں نہ کیا جائے
وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا درمیاں کا فاصلہ عبور کرتے اس تک آیا
اور عین اسکے پیچھے مرر کے سامنے کھڑا ہوا کومل اس کے سینے
تک آتی تھی آج تک کبھی اتنے پر سکون کھڑے ہو کر دونوں نے
اپنے قد نہیں دیکھے تھے لیکن آج ابھی اس وقت دونوں میں ایک
عجیب سا احساس اجاگر ہو رہا تھا مانو پہلی بار اس طرح ایک
دوسرے کو دیکھا ہو کومل پلکیں جھکائے ہاتھ میں پکڑے برش

کو دیکھتی اپنے جسم میں بڑھتی لرزش روکنے کی ناکام سی
کوشش کر رہی تھی جب اچانک اسے اپنی گردن پر پھیلے بالوں
میں پامیر کی گرم سانسیں محسوس ہوئی وہی سے برش اسکے
ہاتھ سے چھوٹتا ٹیبل سے ٹکرا کر زمین پر جا گرا سانسیں ایک
دم پھولنے لگی وہ دونوں ہاتھوں سے ڈریسنگ ٹیبل تھامتی اپنے
ہاتھوں کی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی

بال۔۔۔" وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا جب کومل کی لرزتی پلکوں کی
جھالر اوپر اٹھی اس نے نچلا لب دانتوں سے کاٹتے اسے دیکھا
پہلے سے لمبے ہو گئے۔۔۔" وہ بات بنا رہا تھا اصل میں اسکے کمرے
کا ماحول اس میں بہت سے جذبات جگا چکا تھا جس کا منہ
بولتا ثبوت پامیر کی شدّت سے بوجھل ہوتی دھیمی آواز تھی
کومل کو پل میں اپنی جان جاتی محسوس ہوئی

پامیر نے ایک انگلی کی مدد سے اسکے بال پیچھے کرتے اپنے
سلگتے پیاسے لب کومل کی صراحی دار گردن پر رکھے جس کے
چھوتے ہی کومل کے پورے بدن میں ایک کرنٹ سا دوڑ گیا اس
ضبط سے آنکھیں بند کرتے پامیر کا شدّت بھرا گرم لمس محسوس
کیا سانس پہلے سے زیادہ تیز ہوتی چلی گئ

وہ گردن چومتے دائیں جانب بڑھنے ہی لگا تھا جب اسکی نظر
کاؤچ پر گئ جہاں وہ خوبصورت سرخ رنگ کا ڈریس پڑا اپنی
بے ادبی پر گویا شکوہ کر رہا تھا پامیر اسے دیکھ ایک پل کو
ٹھٹھکا کیونکہ اسکی ڈوریوں سے دور سے ہی کچھ کچھ اس
ڈریس کا اندازہ ہو رہا تھا اسے ساکت دیکھ کومل نے اپنی بند

آنکھیں دھیرے سے کھولی لرزتی پلکوں والی جھالر اوپر اٹھی اور
اسکی نظروں کے تعاقب میں سرمئی کاؤچ پر جا ٹکی یہاں کومل
کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا اس نے زور سے آنکھیں بند کی
ڈریس نہ اٹھانے والی غلطی پر اسے ڈھیر سارا پچھتاوا ہو رہا ہو
پامیر اسے چھوڑ کر دو قدم اٹھاتا اس ڈریس تک آیا اور نیچے
تھوڑا سا جھک کر وہ ڈریس اٹھایا اسکے ہاتھ میں اتنا نازیبا
لباس دیکھ کومل کا دل کا کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے
پہلے کی بات اور تھی جب وہ خود پامیر کا ساتھ خود آگے بڑھ
کر دیتی تھی لیکن اب۔۔۔اب تو اسکے ذرا سے چھونے پر ہی جان
ہتھیلی پر آجاتی تھی

پامیر اس ڈریس کو الٹ پلٹ کر ایسے دیکھ رہا تھا مانو کوئی
انوکھی چیز دیکھ لی ہو لیکن تب ہی اسکی نظریں کومل کی

جانب اٹھی جسے دیکھ کر وہ بے اختیار اچھلی

یہ کیوں نہیں پہنا تم نے۔۔۔" وہ شدّت سے بوجھل ہوتی آواز میں

گویا ہوتا کومل کی ہتھیلیوں تک کو پسینے سے تر کر گیا ایک تو

وہ ڈریس ایسا تھا اوپر سے تھا بھی پامیر کے ہاتھوں میں جسے

دیکھ اسکے اندر اٹھے جذباتوں کا طوفاں مزید جوش پکڑ گیا تھا

کومل کو بے اختیار اپنی جان جاتی محسوس ہوئی اس نے آس

پاس نظر دوڑائی لیکن پامیر کے قدم اپنی جانب بڑھتے دیکھ بس

انہی کو دیکھے گئی یہاں تک کے وہ اسکے بلکل قریب آ پہنچے

اس نے قدموں سے سفر کرتے نظر اوپر کی جانب اٹھائی اور آتے

پامیر کے وجیہہ چہرے پر ٹک گئی آج اس نے شیو کی تھی اتنے

دنوں سے بڑھے بال کٹوا کر خوبصورت انداز میں پیچھے کی

جانب سلیقے سے جما رکھے تھے جو باہر سے آنے کی وجہ سے

کچھ حد تک خشک ہو کر اسکے ماتھے پر بکھرے پڑے تھے سیاہ
رنگ کی پینٹ پر گول گلے والی سفید شرٹ اور اسکے اوپر سیاہ
ہی لیدر کی جیکٹ پہنے وہ کومل کے دل کو بری طرح سے دھڑکا
گیا اسے پامیر کا حسن پہلے سے زیادہ لگا تھا یا اب وہ خود عشق
کے دہانے پر کھڑی تھی کہ اس کا ہر عمل اسکا ہر لمس اسکی ہر
نظر اسکا ہر انداز اسے دل سے بھا رہا تھا وہ کچھ یونہی
ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گئی جب پامیر کی آواز اسے ہوش میں
لائی وہ دھیرے سے اسکے کان کے قریب آیا اور سرگوشی نما
انداز میں مخاطب ہوا "میرا یہاں کھڑے رہ کر رات گزارنے کا ذرا
بھی موڈ نہیں ہے" اسکے لفظوں پر اور بوجھل آواز پر کومل ہوش
کی دنیا میں واپس آتی بری طرح سے سٹپٹائی
اسے پہن کر آؤ۔۔" وہ بول نہیں رہا تھا سیدھا حکم کر رہا تھا کہ

کومل آگے سے ایک لفظ نہیں بول پائی وہ پھر سے اسکے کان
کے قریب ہوا
ویسے آج کی رات اسکی بھی ضرورت نہیں۔۔۔لیکن۔۔۔"اسکی بات
پر کومل کے کان کی لو تک پل میں سرخ ہوئی اسکے جسم میں
ہلکی ہلکی سی جنبش ہونے لگی
تمہیں اس ڈریس میں دیکھ کر مزید تم پر ٹوٹ کر پیار آئے گا
جان پامیر۔۔"اپنی بات پوری کرتے اسکی کان کی لو دانتوں میں
دبا کر جسم سے باقی کی جان بھی نکالی کومل کو اپنی ٹانگیں
بے جان سی ہوتی محسوس ہوئی اس نے بے اختیار تھوک نگلا
اب جلدی جاؤ۔۔۔ورنہ دیر تک جاگنے کے باعث صبح آنکھ نہ کھلنے
پر سب کو کیا کہیں گے۔۔۔کہ ہم۔۔۔پوری رات۔۔۔"اس سے پہلے
وہ آگے کچھ کہتا کومل ڈریس اسکے ہاتھ سے لیتی جلدی سے

باتھ روم میں گھس گئی اسکی سپیڈ دیکھ پامیر کو ہنسی آئی
تھی لیکن اسکی حیا یاد کرتے ہاتھ بے اختیار دل کے مقام پر گیا
تھا آخر اس نے پالیا تھا اپنی چھ سالہ محبت کو جواب عشق
کے سفر پر گامزن تھی جب سے اپنے بچے کا سنا تھا تب سے اس
کے لئے کومل مزید خاص ہو گئی تھی وہ جیکٹ اتار کر کاؤچ پر
" پھینکتے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا نظر " کے
اور "پی" پر تھی پامیر کو یہ دیکھ ہنسی آئی تھی لیکن تب ہی
اس دل کے سائیڈ سے تھوڑی پتیاں اٹھا کر " کے "اور "پی" کے
بیچ چھوٹا سا دل بنایا اپنے آنے والے بچے کیلئے ایک خوبصورت
احساس جس کا کوئی نام نہیں

@@@@@@@@@@@@@@@@

ماہم کے پاس سے ہو کر آتے وہ کچھ دیر لاؤنج میں بیٹھا زیحال

کاانتظار کرتا رہا لیکن اسے شاید آج آنے میں دیر ہونی تھی اس
دوران وہ کتنی ہی بار آئرہ کو کال ملاتا رہا لیکن مجال ہے جو وہ
کال اٹھالے برلاس کو اس پر بے تحاشہ غصّہ آیا لیکن خود پر
ضبط کرتے وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا آیا اسے رہ رہ کر ماہم
پر طیش آرہا تھا
وہ بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی نجانے کن سوچوں میں گم
تھی پیازی رنگ کے سادہ سے سوٹ میں ملبوس بال کچھ حد تک
بکھرے پڑے تھے چہرے کی رنگت ماند پڑ چکی تھی آنکھیں
سوجھی ہوئی تھیں مانو وہ بہت دیر روئی ہو مرنے کا خوف اسے
یہاں بند کمرے میں پل پل سانسیں گھونٹ کر مار رہا تھا وہ
جانتی تھی اس نے جو کیا اسکے بعد پاشا اسے ایسی موت دے
گا کہ وہ موت خود کانپ جائے گی اور ماہم مرنا نہیں چاہتی تھی

اسے جینا تھا برلاس کے لئے برلاس کے ساتھ وہ گزرتے وقت کے
ساتھ ساتھ اسکی رگوں میں طلب بن کر دوڑنے لگا تھا اسے
دیکھنا اسے سننا اسکی روح کی غذا بنتا جا رہا تھا وہ ان سب
سوچوں میں گھری پڑی ہی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز اس
کی سماعتوں سے ٹکرائی اسکی آواز سنتے ہی ماہم پر ایک لرزا سا
طاری ہو گیا وہ دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے گرد باندھتی آنکھیں
زور سے بند کئے بیٹھ گئی جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا پھر
اچانک اسکے کانوں میں ایک مسرور آواز گونجی جو اسکی روح
تک کو ہیل کر گئی

ماہم۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ وہ تم سے آپ پر آ گیا تھا یقیناً اسے خود
کے ساتھ بے تکلف نہیں کرنا چاہتا تھا جتنا کر لیا تھا وہی بھاری
پڑ رہا تھا

ماہم نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا روئی روئی سی آنکھیں جن
میں ٹھہرے آنسوں باہر روشن دان سے آتی روشنی اسکے چہرے
پر پڑنے کی وجہ سے چمک رہے تھے ہونٹوں پر سفیدی کی ایک
تہہ سی جم گئی تھی ویسے تو کمرہ بند ہونے کے باعث گرم تھا
لیکن باہر کا دروازہ کھلتے شدید ٹھنڈ کے تھپیڑ سیدھا ماہم کے
وجود سے ٹکراتے اس پر کپکپاہٹ طاری کر گئے

وہ کھانا بیڈ پر رکھتے اسکے قریب آیا اور تھائی سے پینٹ اوپر
کھینچتے اسکے پاس نیچے دوزانوں ہو کر بیٹھا
کیا ہوا آپ اتنی ڈری ہوئی کیوں ہیں بتائیں۔۔۔" لہجے میں بے پناہ
نرمی گھولتے دھیمی آواز میں اس سے مخاطب ہوا اسکا یہ بولنا
تھا کہ ماہم زار و قطار روتی اسکے کسرتی فولادی سینے سے لگ
گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی برلاس تو اسکی حرکت پر بوکھلا

کر رہ گیا ہاتھ اسکے پہلو میں پڑے رہے جن کی ضبط کے مارے
اب مٹھیاں بھنچ رہی تھی اسکا دل کیا ماہم کو کھینچ کر خود
سے دور کر دے لیکن وہ مجبور تھا
اب باقائدہ ماہم کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں اسکا یوں رونا برلاس
کو شدید کوفت میں مبتلا کر رہا تھا وہ نجانے کیسے ضبط کئے
بیٹھا رہا یہاں تک کہ وہ خود رو رو کر تھک کر چپ ہو گئی اور
دھیرے سے پیچھے ہٹتی سبکیاں لینے لگی برلاس نے ایک نظر
اسکے سرخ چہرے پر ڈالی اور کچھ سوچتے اپنی جیب سے
رومال نکال کر اسکی جانب بڑھا دیا ماہم کبھی رومال کو تو
کبھی برلاس کو دیکھتی پھر دھیرے سے تھام کر اپنے آنسوں
صاف کرنے لگی
کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے کھا لیں۔۔۔" وہ اوپر اٹھتا اسکے لئے کھانا

پلیٹ میں ڈالنے لگا اسی کے ساتھ ماہم بھی اٹھتی بیڈ کے ایک
کنارے پر بیٹھ گئی آج برلاس پلیٹ سے دور تھا مطلب ماہم کو
خود کھانا تھا اسکے نہ آنے تک صدیس اسے کھانا دے کر جاتا جو
خوف کے مارے ایسے ہی پڑا رہتا کہ کہیں اسکی طرح پاشا اسے
بھی زہر دے کر نہ مار دے لیکن سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ
نجانے کیوں زہر بھی شہد لگ رہا تھا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے
اپنی محبوبہ سے بات کر رہا تھا اس بات کا ثبوت اسکے چہرے
کی چمک بتا رہی تھی نجانے کیوں ماہم کو اسکی یہ چمک بری
لگی اس نے جان بوجھ کر کھانا گلے میں اٹکا لیا اور زور زور سے
کھانسنے لگی برلاس کو اپنی جانب متوجہ کرنا تھا اور وہ ہو گیا
تھا اس نے آگے ہوتے پانی کا گلاس ماہم کو تھمانا چاہا لیکن بنا
چھوئے یک ٹک دیکھتی رہی

کیا۔۔۔؟اسے خود کو ایسے دیکھتے دیکھ بھنویں اچکائی جب
ماہم نے اپنے ہاتھ دکھائے سیدھے ہاتھ پر چکنا ہٹ تھی برلاس
دیکھتے سمجھ گیا اس لئے لمبی سانس خارج کرتے اسکے قریب
ہو کر گلاس اسکے لبوں سے لگایا وہ ایک ایک گھونٹ اپنے حلق
میں اتارتی برلاس کو ہی دیکھتی رہی جس کی نظریں دوبارہ
موبائل پر جا ٹکی جب کچھ دیر گزری تو برلاس نے نوٹ کیا کہ
وہ گلاس سے پیچھے نہیں ہٹی اس نے خود ہی کھینچ لیا
اسے ماہم کی حرکتیں زہر لگ رہی تھیں لیکن ضبط ضبط ضبط
وہ کھانا کھا چکی تھی تب ہی ٹرے برلاس کی جانب کھسکا دی
اوکے گڈ۔۔۔صدیس بھی کھانا لائے تو کھا لیا کرو۔۔۔پھر تمہیں اپنے
گھر بھی جانا ہے۔۔۔"سرسری سے لہجے میں کہتا وہ باہر جانے ہی
لگا تھا کہ وہ بول پڑی

کیا پاشا مجھے جانے دے گا۔۔۔؟اسکے سوال پر برلاس کچھ ٹھٹھکا

وہ تمہیں یہاں رکھ کر کیا کریں گے۔۔۔؟الٹا سوال داغہ

تواب تک کس نے رکھا ہوا تھا۔۔۔؟وہ حیران ہوئی تھی پاشا کے

علاوہ کون تھا اور اگر پاشا تھا ہی نہیں تو خوف کس بات کا

تم اس وقت میرے گھر میں ہو۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکا ماہم کے سر

پر وہ یہاں وہاں کمرے پر نظر دوڑانے لگی جیسے یقین کر رہی ہو

کہ یہ برلاس کا ہی گھر ہے

یہ۔۔۔یہ تمہارا گھر ہے۔۔۔؟وہ مارے حیرت کے یہی سوال کر سکی

برلاس نے سر اثبات میں ہلا دیا جسے دیکھ ماہم نے تشکر آمیز

آنکھیں مینچی مانو ایک الگ سے تحفظ کا احساس ہوا ہو

وہ ٹرے لئے واپس چلا گیا لیکن دروازہ کھلا چھوڑ گیا جسے دیکھ

ماہم ہمت کرتی اٹھی اور اس دروازے کی جانب آئی کہیں کہیں

پاشا کا خوف اب بھی اس پر طاری تھا کہ وہ اب کہیں سے آئے
گا اور اسے مار دے گا
وہ جیسے ہی باہر نکلی ایک سفید روشنی نے اسے آنکھوں پر ہاتھ
رکھنے پر مجبور کر دیا اتنے دن اندھیرے میں رہ کر یہ روشنی
اسکی آنکھوں میں بری طرح سے چبھ رہی تھی اس نے دھیرے
سے آنکھیں کھول کر یہاں وہاں نظر دوڑائی اور آنکھیں حیرت
سے پھیلتی چلی گئیں یہ گھر کم جنت زیادہ لگ رہا تھا سفید
چمکتی ماربل سے بنا پورا فلور آنکھوں کو چندھیانے پر مجبور
کر رہا تھا وہی دیواریں سرمئی کلر سے پینٹ کی گئی تھیں جن
پر جگہ جگہ مختلف پینٹنگز لگی ہوئی تھیں وہی لاؤنج میں
موجود ہر کھڑکی پر باریک سفید رنگ کے پردے کھلی کھڑکیوں
کی وجہ سے اڑ رہے تھے لاؤنج کے درمیان میں سرمئی رنگ کے

ہی گول صوفے رکھے تھے بیچ میں شیشے کی ٹیبل لاؤنج کے
دائیں کونے میں گول سٹائل میں سیڑھیاں اوپر کی جانب جارہی
تھیں جس کے نیچے ایک کمرا تھااور کمرے سے تھوڑے فاصلے پر
اوپن کچن۔کچن اور اسکے ساتھ بنے کمرے کے بیچ بڑی سی
دیوار کا گیپ تھا جس کے بیچ رکھی براؤن کلر کی پیاری سی
ٹیبل کے اوپر دیوار پر بڑی سی ایک تصویر تھی اسی دشمن جان
کی جس میں ہاتھ سیاہ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے دوسرے ہاتھ
سے بال پیچھے کرتے وہ مسکرا رہا تھا زندگی سے بھرپور
مسکراہٹ بڑا بھائی رعب والا اچھا لگتا ہے (جیسے پاشا) لیکن
زندگی اس سے زیادہ حسین برلاس جیسے چھوٹے بھائی کے ساتھ
گزرتی ہے جو خود سب کا لاڈلا ہو کر اپنی بیوی کو بھی انہی
ناز و انداز سے رکھتا ہے شاید اسی لئے ماہم کو برلاس پسند آیا

تھا کیونکہ وہ بھی زندگی کو جینا چاہتی تھی صرف گزارنا نہیں
وہ سب دیکھ ہی رہی تھی جب برلاس کچن سے نکلتا دکھائی دیا
نظریں دونوں کی ملی برلاس کچھ نہ محسوس کر کر آگے بڑھ
گیا پاشا کا خوف زائل ہوتا ہوتا ختم ہونے کے قریب آچکا تھا
پتہ نہیں لیکن برلاس کا گھر اسے امن لگا تھا جائے پناہ لگا تھا

@@@@@@@@@@@@@@

گڈ۔۔۔اب آہستہ آہستہ اس سے اگلواؤ کہ اس نے کس کے کہنے پر
پامیر کو غلط ٹریٹمنٹ دیا۔۔۔" وہ جو کب سے بیٹھا برلاس کا
رونا سن رہا تھا ساری باتیں سنتے اٹھ کھڑا ہوا
بھائی آپ غلط کر رہے ہیں۔۔۔" برلاس رو دینے کو ہو گیا زیحال
نے ایک نظر اسے دیکھا اسے اس پر ترس آیا تھا جو اسے اتنی
صاف گویائی سے استمال کر رہا تھا اس نے جان بوجھ کر

برلاس کو ماہم کے قریب کیا تھا تاکہ وہ اسکے ساتھ کمفرٹیبل ہو
کر اسے اس بندے کا نام بتادے جس نے اسے یہاں بھیجا تھا یہ
کام جیلانی کا نہیں ہو سکتا تھا اتنا اندازہ پاشا کو تھا یہ کوئی
نیا پلیئر تھا جسے پاشا سے دشمنی لینے کا انجام نہیں پتہ تھا
لیکن اب اسکا انجام طے تھا اور اس میں ماہم کا بولنا ضروری تھا
جو پاشا سے ہی اس قدر ڈر گئی تھی کہ بول تک نہیں پا رہی تھی
ایسے میں اسکا کنوارا بچارا بھائی ہی کام آیا تھا شادی شدہ
بھائیوں کو استمال کر کرانکی بیویوں سے جوتے نہیں پڑوانا
چاہتا تھا لیکن یہ شاہ صاحب جو گوڈے گوڈے اپنی محبوبہ
کے سچے عشق میں بھیگ چکے تھے انکو بھی ماہم چپٹن گو
(برلاس کا دیا ہوا نام ماہم کو) سے مسلہ تھا
یہی ایک طریقہ ہے یار میں اگر اسکے سامنے گیا تو اسکی روح

ایسے ہی فنا ہو جائے گی۔۔۔"بولتا وہ اپنے ناخن دیکھتا صوفے
کے بازو پر واپس سے براجمان ہوا
خوف سے یا خوبصورتی سے۔۔۔"برلاس بیڈ پر بیٹھے تھوڑا آگے
کو جھک کر پوچھنے لگا جب زیحال نے اسی طرح جھکے سر
سے نظریں اٹھا کر اسے گھورا اور شاہ صاحب وہی سیدھے ہو
گئے لیکن کچھ سیکنڈز کیلئے
جھوٹ تھوڑی ہے۔۔۔آپ اگر لڑکی ہوتے اب تک آپ کو کڈنیپ
کر کر
کہیں دور لے گیا ہوتا۔۔۔اور پھر۔۔۔"آگے وہ کچھ بولتا اس سے
پہلے زیحال ایک دم اٹھ کھڑا ہوا اور اس سے جھاپڑ پڑنے کے ڈر
سے برلاس ایک دم پیچھے کو جھکا ہاتھ دونوں کھڑے کر لئے
آہ یہ بڑے بھائی کا ڈر اسکو کسی دن بنا ٹکٹ کے اوپر پہنچائے گا

وہ اسے خاموشی سے ڈرا کر جانے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے

برلاس کا رونا پھر شروع

وہ اب میرے گلے لگی تو گولی مار دینی میں نے اسے۔۔۔" وہ بولا

اس انداز میں کہ زیحال کو ہنسی آئی تھی لیکن وہ اسے منہ میں

ہی دباتے اسکی جانب مڑا

تم کیوں اسکے گلے لگو گے تمہیں تو کسی اور کے منہ لگنا ہو گا ہے

ناں۔۔۔" اب اڑے تھے شاہ کے طوطے وہ آنکھیں پھاڑے اسکو

دیکھنے لگا اب کیا کہے زیحال اسے گھورتا باہر نکل گیا

ویسے منہ لگنے سے یاد آیا اسکو منہ لگایا تھا اس بات پر تنگ تو

کیا نہیں۔۔۔" وہ بول ایسے رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا مشن وہ

بھول گیا ہو جس کے یاد آتے جھٹ سے موبائل نکالا اور پھر جو

اس نے آئرہ کو تنگ کیا تھا وہ آنے والی زندگی میں ہزار بار اسکو

منہ لگانے سے پہلے سوچے گی

کتنی ہی دیر وہ اسے تنگ کرتا زور زور سے قہقہے مارتا رہا جب

یاقوت منہ لٹکائے اسکے کمرے میں آیا اسے دیکھ وہ ایک پل کو

ٹھٹھکا یہاں تک کے یاقوت اسکے بیڈ پر آکر دھپ سے اوندھے

منہ گر گیا برلاس اب بھی نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا

کیا۔۔۔آج آپ اپنے کمرے کا راستہ بھول گئے۔۔۔؟اسے ایسے بے

جان

پڑے دیکھ سوالیہ پوچھا

کیا آپ اپنا منہ بند رکھیں گے۔۔"اسی کے انداز میں کلس کر بولا

اوہ لگتا مشی آپی نے روم سے نکال دیا۔۔۔"اسکا اندازہ صحیح

نشانے پر لگا تھا جس کا پتہ یاقوت کی غضّیلی آنکھیں دے رہی

تھی وہ یاقوت کے ڈر سے دروازے کو اندر سے لاک کر شاید سو

چکی تھی اور سردی کی وجہ سے کمبل میں گھس کر سونے کے
باعث اسے موبائل ٹون بھی سنائی نہیں دے رہی تھی یاقوت کتنی
ہی دیر دروازے کے باہر کھڑا ہو کر آگیا زیادہ زور سے دروازہ
پیٹتا تو پاشا سے جوتے پڑنے کا خدشہ تھا آخری حل برلاس شاہ
کا کمرہ تھا جہاں اس بچارے کو پناہ مل سکتی تھی
یاقوت کے ہوتے اسکی مجال نہیں تھی آئرہ کو تنگ کرنے کی تب
ہی شرافت سے موبائل سائیڈ رکھتا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ یاقوت
پر رکھتے سونے کیلئے لیٹ گیا یاقوت جانتا تھا بھائیوں کے ساتھ
یہ ایسے ہی سوتا ہے وہ منع کرتا بھی تھوڑی دیر بعد اسکی یہی
حرکت ہونی تھی اس لئے پیچھے کرنے کا ارادہ ترک کرتے خود
بھی ایک ہاتھ اسکے اوپر رکھتا دونوں چپک کر سو گئے

@@@@@@@@@@@@@

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا نظریں باتھ روم کے دروازے پر
ہی ٹکائے ہوئے تھا پلکیں ساکت تھی کوئی جنبش نہیں ہو رہی
تھی تب ہی دروازے کی چٹخنی کھلنے کی آواز آئی اور یہاں
اچھلا تھا دل پامیر کا اسکے جسم کا ایک ایک حصّہ حرکت میں
آیا وہ سیدھا ہو بیٹھا سامنے سے دو خوبصورت لرزتی ٹانگیں
نظر آئی جن پر نظر ٹریس کرتے وہ اوپر کی جانب دیکھتا چلا گیا
وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کرتی بار بار اس ڈریس کو
کھینچ کر نیچے کرتی ٹانگوں کو ڈھانپنے کی ایک ناکام سی
کوشش کر رہی تھی وہ اسی طرح نیچے سے اوپر دیکھتا چلا گیا
کھلے لمبے سیاہ بال دونوں اطراف سے آگے سینے پر پڑے اور سر
جھکا ہوا تھا اس روپ میں وہ واقعی پامیر کے دل پر بجلیاں گرا
رہی تھی اسے سچ میں لگا تھا کہ اس سے پہلے قریب آنا وہ

قربت کے زمرے میں نہیں آتا تھا جس میں دو جسم تو ساتھ ہوتے
تھے لیکن روح نہیں ایک محبت سے قربت بڑھاتا تھا تو دوسرا
نفرت سے لیکن آج صرف محبت تھی دونوں اطراف سے دل
مطمئن تھا روح خوش تھی درمیان کی ہر دیوار گر چکی تھی
راستہ ہموار ہو چکا تھا (کیا واقعی)
وہ بیڈ سے اترتا چھوٹے چھوٹے بھاری قدم اٹھاتا اسکی جانب
بڑھا اسے اپنی جانب آتے دیکھ کومل کا دل کیا واپس سے باتھ
روم میں بند ہو جائے اسکی بے باک نظروں سے چھپ جائے کہیں
جو اس وقت اسے اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی
تھی وہ اسی طرح قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا اور آتے کمر میں
ہاتھ ڈالتے اسے ایک جھٹکے میں خود سے قریب تر کیا یہاں کومل
کو اپنا آپ بے جان لگا تھا بی پی ایک دم لو ہوا تھا کیونکہ وہ

قریب تھااتنا کہ اسکی گرم سانسیں اس سخت سردی میں بھی
کومل کے چہرے پر پڑتی اسے جھلسا رہی تھیں کمر پر رکھا ہاتھ
اپنی گرفت اسکی نازک سی کمر پر بڑھاتا کومل کی سانس روک
رہا تھا وہ آنکھیں بند کئے دونوں ہاتھ اسکے فولادی سینے پر رکھے
ہوئے تھی

"تم اتنی حسین تھی یا۔۔۔۔یا محبت کا لبادہ اوڑھ کر لگ رہی ہو۔۔
اسکی شدّت سے بوجھل ہوتی دھیمی آواز کومل پر لرزا سا طاری
کر رہی تھی وہ کومل کو اس ڈریس میں دیکھ جذباتوں کے
اخری دہانے پر کھڑا تھا ضبط کے مارے چہرہ سرخ اور آواز بھاری
ہوتی جا رہی تھی

پامیر نے اسکے چہرے پر آئی لٹ کو بے حد نرمی سے پیچھے کرتے
اسکے خوبصورت چہرے کا نظروں سے طواف کیا اور اسے ایک

جھٹکے میں پیچھے دیوار سے پن کرتے سینے پر رکھے دونوں
ہاتھوں کی نازک کلائیوں کو ایک ہاتھ میں جکڑتے اسکے سر کے
اوپر کیا کومل اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر اسے دیکھنے لگی
بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔اس ڈریس میں۔۔۔اتنی۔۔۔کہ
۔۔۔"وہ
بولتے بولتے رکا اس وقت وہ اتنا قریب تھا کہ اسکے سلگتے لب
کومل کے چہرے کو چھوتے اس پر لرزا سا طاری کر رہے تھے
کہ مجھے ڈر ہے کہیں۔۔۔ہمارے بچے کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے
اسکی بات سمجھتے کومل کے بدن کا سارا خون نچڑ کر چہرے
پر آ جمع ہوا وہ اس کی اس قدر صاف بے باکی پر بری طرح سے
لرز اٹھی تھی آنکھوں میں گھبراہٹ کے مارے نمی تیرنے لگی
سانس جیسے رک رک کر آ رہی تھی اور دل۔۔۔وہ تو شاید بند تھا

دھڑکنا بھول گیا تھا

اسے نرمی سے بانہوں میں بھرتے بیڈ تک لایا اور دھیرے سے
غلاب کی پتیوں پر لٹایا کومل اسکے سامنے اپنی حالت سوچتے
اتنی بری طرح سے کانپ رہی تھی مانو یہی کپکپاہٹ آج اسکی
جان لے لے گی

وہ دھیرے سے شرٹ ریموو کرتا ایک جانب اچھالتے اسکے اوپر
آیا اور دھیرے دھیرے اسکے بالوں کی خوشبو میں گم ہونے لگا یہ
رات کومل کے نازک بدن پر سب راتوں سے زیادہ بھاری پڑی تھی
اسکے اتنے طویل انتظار کا صلہ پامیر نے اسے نہایت خوبصورت
انداز میں دیا تھا کومل ایک ہی رات میں معتبر ہو گئی تھی پامیر
کو پوری طرح سے پاکر آج اسکا ہر لمس اسے ایک نئی زندگی دے
رہا تھا آج اسکی قربت کومل کو ایک اور ہی دنیا میں لے گئی تھی

ایک خوبصورت دنیامیں جس کی گواہی بیڈ پر پڑی غلاب کی
پتیاں دے رہی تھیں صبح کی نیلی روشنی پھیلنے تک وہ کومل
کو پوری طرح سے حاصل کر چکا تھااور وہ پامیر کو یہاں سے
دونوں کی زندگی کا حسین سفر شروع ہوا تھا لیکن یادرہے وقت
بہت ظالم ہے پلٹتے دیر نہیں لگاتا

@@@@@@@@@@@@@@@

وہ اوندھے منہ پڑا گہری نیند میں تھا جب اسکے کانوں میں ایک
میٹھی رس گھول دینے والی آواز سنائی دی اس نے گردن موڑ کر
دیکھا زامل اسکے قریب ہی لیٹا اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیر مارتا
کھیل رہا تھا صبح کی پو پھوٹ چکی تھی اور اس وقت میں
ننھے بچے اکثر اٹھ جایا کرتے ہیں انکا یوں جلدی اٹھنا ایک طرح
سے بہت اچھا لگتا ہے

وہ بھی اٹھ کر اپنی نہ سمجھ آنے والی زبان سے آوازیں نکالتا ہاتھ
پیر مار کر اپنے باپ کو اٹھا رہا تھا جو کچھ حد تک اٹھ بھی گیا
تھا زیحال وہی سے مڑتا اسکے قریب ہوا زمل اور زالے بیڈ پر نہیں
تھیں یقیناً وہ اسے لے کر باہر چلی گئی تھی بچوں کے بعد اسکی
نیند کافی حد تک سدھر چکی تھی
صبح صبح تمہارا ریڈیو آن ہو گیا۔۔۔"اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک
لگا کر بیٹھتے ساتھ اسے بھی نرم ہاتھوں سے اٹھایا وہ اس وقت
کمبل سے باہر چھوٹے چھوٹے گرم کپڑوں میں ملبوس تھا ہاتھ اور
پیروں میں گلوز اور سوکس تھیں سر پر شرٹ والی ہی ہڈی تھی
اس ڈریس میں وہ کوئی چھوٹا سا کیوٹ سا ٹیڈی بیئر لگ رہا
تھا زیحال کو بے تحاشہ اس پر پیار آیا اس نے زامل کے دونوں
روئی سے گال چٹا چٹ چومے جس سے

وہ اپنے باپ کو دیکھتا اور بھی ہاتھ پیر مارنے لگا زیحال اسے
خوش دیکھ خود بھی خوش ہوتا رہا کتنی ہی دیر وہ اسے اپنی
گود میں کھلاتا رہا جب اچانک اسے یاد آیا ان دونوں کا عقیقہ
نہیں ہوا تھا برلاس نے کہا تھا کہ ہوسپٹل سے گھر لاتے ہوئے ایک
اچھا ویلکم کرے لیکن اس نے پامیر کی وجہ سے منع کر دیا تھا
اب سب ٹھیک تھا تو اب۔۔۔ باری تھی ایک بڑی سی دعوت کی
ان دونوں کی جان کے صدقے وہ اپنا آپ وار سکتا تھا
زامل کو لٹا کر اپنی شرٹ پہنتے وہ زامل کو اٹھا کر باہر آیا بال
ماتھے پر پر کشش انداز میں بکھرے پڑے تھے آنکھیں نیند کھلنے
کے باعث ہلکی ہلکی سرخ تھیں جن میں اگر زمل دیکھ لیتی تو
یقیناً ایک بار پاگل ضرور ہوتی
وہ کمرے سے سیدھا ہال میں نکل آیا سامنے ہی مشی اور زمل

زالے کے ساتھ کھیل رہی تھیں مشی کے ساتھ زالے بہت انجوائے کر
رہی تھی جس کا ثبوت اسکی میٹھی آواز تھی وہ تینوں فلور
پر بچھے کارپٹ پر بیٹھی تھیں آج دھوپ کڑک نکلی تھی اس لئے
زالے کو اسکی سیک دلوانے کیلئے عین گرل کے قریب کیا ہوا تھا
جس کے نیچے اس وقت صاف ندی بہہ رہی تھی اس خوبصورت
صبح میں یہ پانی کا شور بھی کافی حد تک سکوں کا باعث بن
رہا تھا افففف یہ کشمیر کی صبح گویا جنّت میں صبح تھی روح
تک تازہ ہو گئی تھی
زیحال زامل کو لئے وہی آگیا اسے دیکھ مشی فوراً سیدھی ہو کر
سر پر دوپٹہ ٹھیک سے جماتی سسلام کرنے لگی
السلام علیکم بھائی۔۔۔"اسکا بھائی کہنا زیحال کے لبوں پر پھر
مسکراہٹ لے آیا

وعلیکم سلام۔۔۔"جواب دیتے وہ زالے کو دیکھنے لگا اس وقت
باپ بیٹا ایک جیسے لگ رہے تھے
میں ناشتہ دیکھ لوں۔۔۔"کہتے مشی فورا سے اٹھتی کچن میں
غائب ہو گئی پیچھے ان چار لوگوں پر مشتمل چھوٹی سی
فیملی بچی تھی زمل کن اکھیوں سے زیحال کو دیکھ رہی تھی
جواب بھی اپنے دونوں بچوں کے ساتھ ہنس رہا تھا اسکی
ہنسی زمل کو ہپنوٹائز کر رہی تھی
کمرے میں تمہاری یہ پلکیں تک نہیں اٹھتی اور یہاں۔۔۔"زمل کی
نظریں خود پر بھانپتے اسے دیکھ جل کر بولا زمل کو اسکے
انداز پر ہنسی آئی
یہاں آپ ویسا کچھ کر نہیں سکتے اس لئے۔۔۔"وہ بھی شیرنی
بنتی فر فر جواب دے گئی زیحال نے ایک شریر نظر اسکے وجود

پر ڈالی کیمل رنگ کے فراک میں دوپٹہ سر پر جمائے ہونٹوں پر
ہلکی ہلکی پنک لپس ٹک لگائے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

ماں بننے کے بعد اسکا روپ مزید نکھر گیا تھا

"چیلنج نہ کریں مسسز زیحال۔۔۔ورنہ چہرہ چھپاتی پھریں گی۔۔

اسکے کان کے قریب ہوتے سرگوشی نما انداز میں بولا وہی زمل
اسکی بات پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی لیکن جلدی ہی

خود کو کمپوز کر گئی

شرم کریں ہبی۔۔۔"آہ وہ کس کو شرم دلا رہی تھی

وہ کرنے کیلئے تم ہو ناں۔۔میں صرف پیار کرنے کیلئے ہوں آؤ کر
کے بتاؤں۔۔۔"اتنے آرام سے بولتے زمل کو بازو سے پکڑتے کھینچنے

لگا جب

زمل بری طرح سے سٹپٹاتی ایک دم پیچھے ہوئی وہ ڈھیٹ تھا

اسکو چیلنج کرنا زمل کو بھاری پڑ سکتا تھا

ہی۔۔۔کوئی آجائے گا سیدھے ہو کر بیٹھیں۔۔۔"اسکا حیا سے سرخ

ہوتا چہرہ دیکھ زیحال کا قہقہہ بلند ہوا وہ آج بھی اسکی تھوڑی

سی بے باکی پر سرخ انار سی ہو جاتی تھی اسکا پہاڑی خان اسے

کہیں بھی بیٹھے بیٹھے آرام سے بلش کرنے پر مجبور کر سکتا تھا

وہ وہی زمل کی گود میں سر دھرے آنکھیں موند گیا زمل یہاں

کچھ نہیں کہہ سکی وہ دھیرے دھیرے نرم انگلیاں اسکے بالوں

میں چلانے لگی بچے دونوں خود سے کھیل رہے تھے تب تک برلاس

اور یاقوت بھی اٹھ کر آ گئے برلاس کا لٹکا منہ دیکھ صاف پتہ

چل رہا تھا یاقوت اسے زبردستی اٹھا کر لایا ہے لیکن بچوں کو

دیکھ وہ ایسے جوش میں آیا مانو کوئی دونوں کی ایک جھلک

اس میں فل انرجی بھر گئی ہو

ارے چاچو کی جان۔۔۔ صبح صبح اٹھ گئے۔۔۔"اس نے زامل کو گود
میں لیا زالے یاقوت کے پاس گئی تھی
"یہ صبح صبح ہی اٹھتے ہیں گدھوں کی طرح نہیں پڑے رہتے۔۔
یاقوت نے فوراً چوٹ کی برلاس تو بس گھور ہی سکا تھا
برلاس کے چومنے پر شاید اسکی ہلکی ہلکی بئیر ڈزامل کو چبھ
گئی تھی اور وہ نازک ماں کی اولاد دھاڑیں مار کر رونے لگا تھا
"بس رلا دیا بے چین روح۔۔۔
بھائی سچی میں نے۔۔بس اسکا گال چوما۔۔۔"برلاس خود پریشان
ہو گیا تھا
اس کو بئیر ڈ چبھ گئی ہو گی۔۔۔"زیحال آنکھیں ہنوز بند کئے
بولا تھا وہ آنکھیں بند کر کر بھی ایسے تھا جیسے کھلی آنکھوں
کے ساتھ اف اس گینگسٹر کی چار آنکھیں

آج ہی کٹوالیں گے۔۔۔" وہ اتنے آرام سے بولا کہ یاقوت رک کر اسے دیکھنے لگا

کوئی ضرورت نہیں منہ چھیلنے کی پوری لڑکی لگو گے ہمیں ہی فکر ہو جائے گی کو آئرہ کو لے کر آنا ہے یا تمہیں اسکو دے کر آنا ہے۔۔۔" اسکی بات پر آنکھیں بند کئے زیحال کی ہنسی چھوٹی لیکن ڈھیٹ آنکھیں نہیں کھولی سراب بھی زمل کی گود میں تھا وہ ان تینوں کو دیکھ ہنستی اب بھی انگلیاں چلا رہی تھی جب آئرہ کے نام پر اسکا ہاتھ رکا اور ہنسی غائب ہوئی اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اسے اپنے پیچھے کچھ نرم نرم سا محسوس ہوا وہ جیسے ہی پیچھے مڑی اسکے منہ سے بے اختیار چیخ بلند ہوئی

زیحال کرنٹ کھا کر اسکی گود سے سر اٹھاتا اسے دیکھنے لگا
باقی سب بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے مشی جو کچن میں
گھسی ناشتے کی تیاری کر رہی تھی زمل کی زوردار چیخ پر
پریشان سی ہوتی بھاگتی ہوئی باہر آئی سامنے اسکی بلیاں تھیں
جنہیں مشی نے یہی صدیس سے کہہ کر منگوالیا تھا ان میں سے
سرمئی رنگ کی بلی زمل کے قریب جا کر اس سے لگتی لوٹ پوٹ
ہونے لگی تھی جب اپنے پیچھے نرم نرم کچھ محسوس کرتی زمل
چیخ پڑی
اتنی بڑی بلی کو دیکھ اسکا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑتا چلا
گیا جسم پر عجیب سی لرزش طاری ہونے لگی بڑی ہیزل آنکھیں
پل میں سرخ ہوتی خون چھلکانے کے قریب تر ہو گئی اسکی

حالت ابتر سے بھی ابتر ہوتی جارہی تھی دماغ پر زور پڑ رہا تھا
فلیش بیک ہو رہا تھا کچھ۔۔بہت بھیانک اتنا کہ یاد کرتے پل میں
روح تک کانپ جائے اور وہ یاد کر رہی تھی ذہن کی سکرین پر وہ
تاریکی اور اس میں چمکتی چار آنکھیں خوف ناک نہایت خوف
ناک روح فنا کر دینے والا منظر اسے یاد آرہا تھا

دوررر۔۔۔دوررر۔۔ مم۔۔۔ مجھ۔۔۔سے دور رہو۔۔۔میرے
۔۔۔میرے۔۔۔

پاس نہیں آنا۔۔۔ نہیں۔۔۔دور۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ آگے کرتی وہی
زمین پر بیٹھی پیچھے کھسکنے لگی بلی آرام سے بیٹھی اسے
دیکھ رہی تھی وہی زیحال کو ایک دم زمل کی برتھ ڈے یاد آئی
اسے یاد تھا یہ بلیاں وہ زمل کیلئے لایا تھا اور اسکے ڈر کی وجہ
سے اس نے یاقوت کو دے دی تھیں اب یہ بلیاں خاصی بڑی ہو

چکی تھیں صحت مند بھی لیکن اسی کے ساتھ زمل کا ڈر بھی
بڑھ گیا وہ پہلے سے زیادہ ڈر رہی تھی
دوررر۔۔۔پلیز۔۔۔۔دور۔۔مم۔۔میرے۔۔۔میرے۔۔۔پپ
"۔۔پاس مت آنا۔۔
رخصار تواتر بہتے گرم سیال کے باعث بھیگتے جارہے تھے جسم
میں لرزش بڑھتی جارہی تھی یہ دیکھ یاقوت آگے آکر اس بلی
کو اٹھانے ہی لگا تھا کہ زیحال نے سختی سے اسکا بازو دبوچ کر
وہی روکا اور اسی طرح زمل کو دیکھنے لگا اسکے چہرے پر
پریشانی تھی سوال تھے الجھن تھی اسکا ڈر عجیب تھا بہت
عجیب اسے اب پتہ کرنا تھا اسکے ڈر کی وجہ
پلیززززز۔۔۔پلیز۔۔۔دور۔۔۔۔ماما۔۔۔۔ماما۔۔۔۔انکو۔۔۔ان
۔۔۔کو ہٹائیں

ماما۔۔۔۔دور مم۔۔میرے۔۔پپ۔۔پاس نہیں۔۔۔آنا ماما
۔۔۔۔پلیز۔۔۔

ماما۔۔۔"وہ اب آنکھیں بند کئے چیختی اور بھی زور سے رونے لگی تھی مشی سے اسکا یوں رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا لیکن زیحال کے غصّے کی وجہ سے اس میں ہمت نہیں ہوئی وہ آگے آئے بچے بھی دونوں رونے لگے تھے زیحال کو اسکی حالت تکلیف دے رہی تھی لیکن وہ ضبط کئے کھڑا رہا

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔مجھے۔۔۔ کھانا۔۔۔مت۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ماما
۔۔۔۔ماما۔۔۔

نہیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔"وہ بری طرح سے روتی اپنے گرد

دونوں بازو پھیلاتی ایسے کر رہی تھی جیسے وہ بلیاں اسے نوچ

رہی ہوں حالانکہ وہ خود اسکے اپنے ناخن تھے جو وہ خود کو
مارتی بری طرح سے روتے ہوئے زخمی کر رہی تھی یہ دیکھ
زیحال ایک ہی جست میں اس تک آتا زمین پر اسکے قریب بیٹھا
نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔سے دور۔۔۔۔ماما۔۔۔۔ان
۔۔۔کو۔۔۔انکو ہٹائیں
"۔۔۔یہ۔۔۔یہ مجھے۔۔ کھا رہی ہیں۔۔۔ماما۔۔۔
زمل۔۔۔زمل آنکھیں کھولو۔۔۔"زیحال اسکے دونوں بازو بمشکل
قابو کرتا اسے مقابل کرنے لگا تھا لیکن اس پر تو
شاید خوف اس قدر حاوی ہو چکا تھا کہ وہ اپنے حواس کھو
چکی تھی وہ حال سے نکلتی اپنے بھیانک ماضی میں چلی گئی تھی
" نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔مجھے کھانا۔۔۔مت۔۔۔دد۔۔۔دور ر
زمل میری طرف دیکھو۔۔۔گلا لے۔۔۔"وہ پیار سے اسے قابو کرنے

کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ پاگل سی ہوتی ہزیانی انداز میں
چیختی جارہی تھی
ماما۔۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔آگئی۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔مم۔۔مجھے کھارر
۔۔۔رہی
تھی۔۔یہ۔۔۔میں۔۔۔"وہ زیحال کو کوئی اور ہی سمجھتی اب
اس سے اپنے بچاؤ کی بھیک مانگ رہی تھی اسکی حالت پر سب
کو بے اختیار ترس آیا تھا
زمل۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔"زیحال کی ایک دم بلند دھاڑ پر وہ آنکھیں
کھولے اسے دیکھ سکتے میں چلی گئی آنکھوں سے گرم سیال
روانی سے بہنے لگا سب خاموشی سے پریشان سے ہوتے اسے دیکھ
رہے تھے زمل اسے دیکھتی کانپتی ہوئی یہاں وہاں دیکھنے لگی
اسکے منہ سے کچھ دیر زیحال کے ڈر کی وجہ سے آواز تک نہیں

نکلی لیکن صرف کچھ دیر اسے اب وہ اپنا ہی ہی نظر آ رہا تھا

وہ۔۔۔وہ۔۔بب۔۔بلی۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے۔۔کھا رہی تھ۔۔۔ تھی

۔۔ ہی

وہ اب قدرے دھیمی آواز میں سسکی لیتی بلی کی جانب اپنے

کانپتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کرتی بتا رہی تھی

وہ۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے۔۔۔"اس سے پہلے وہ پھر سے چیختی زیحال

نے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں پیوست کر لیا اپنی جائے سکون

سے لگتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسکی آواز سب پر لرز طاری

کر رہی تھی اسکی آواز میں واضح تڑپ تھی اس کا ایک بھیانک

راز آج سب پر افشاں ہوا تھا جو صبح سب کو حسین لگی تھی

اب وہ ایک بری یاد میں شمار ہو گئی تھی

زیحال خود پر ضبط کئے اسے اپنے سینے میں بھینچے پیار سے

اسکا سر تھپتھپاتا رہا اور وہ اسکا لمس پاتے واپس حال میں آ
رہی تھی زیحال کی نظر بلی پر تھی اور ذہن میں ماما لفظ گونج
رہا تھا "میری ماما کہتی ہیں میں نے اپنا گڈا کھالیا میں نے نہیں
کھایا تھا ہی" اسکا ایک جملہ اور ذہن میں گونجا جسکے یاد
آتے زیحال کی مٹھی بھینچی گردن کی ساری رگیں تنی
زمل وہی روتی ہوئی خاموش سی ہو گئی جب زیحال نے اسے
خود سے دور کیا تو اس کا سر زیحال کے بازو پر ڈھلک گیا وہ
روتی ہوئی بے ہوش ہو چکی تھی چہرہ اب بھی آنسوؤں سے تر
تھا یہ دیکھ زیحال کا دل کٹ کر رہ گیا اس نے وہی سے دھیرے
سے زمل کو بانہوں میں بھرا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں لے کر چلا
گیا پیچھے بچوں کے پاس مشی آگئی تھی اب جتنا وہ انکو
سمبھالتی تھی وہ بھی اس کے عادی ہوتے جا رہے تھے

@@@@@@@@@@@@@@@

کمرے میں اب تک نیم اندھیرا تھا باہر صبح ہونے کے باعث شیشے
کی بند کھڑکی اور پردوں میں سے بھی تھوڑی بہت روشنی اندر
آرہی تھی موم بتیاں جل کر ختم ہو چکی تھیں غلاب کی پتیاں
اپنی خوشبو اسی کمرے میں چھوڑ کر مرجھا چکی تھیں انہی
کے بیچ وہ سرخ رنگ کا لباس بھی پڑا تھا بڑی بے دردی سے لیکن
اسکی بے دردی کسی کی زندگی کے بہت سے درد ختم کر گئی
کمرے میں اب دھیمی دھیمی سی خوشبو باقی تھی شاید
کسی کی محبت کی کسی کے پھر سے ایک ہو جانے کی
فلور پر پڑی غلاب کی پتیوں اور ڈریس کو چھوڑ کر اگر اس
کمرے میں
موجود جہازی سائز بیڈ پر آئیں تو بیڈ شیٹ پر سلوٹیں غلاب

کی پتیوں سمیت بکھری پڑی تھیں کمبل سے باہر دونوں نفوس
کے پیر ایک دوسرے میں الجھے ہوئے تھے پامیر کا ایک بازو
کومل کے نیچے سے ہوتا اور دوسرا خود کے اوپر تھا گردن دائیں
جانب ڈھلکی ہوئی تھی اور کومل اسکے بائیں جانب سینے پر سر
رکھے کمبل میں لپٹی گہری نیند میں تھی وہ لوگ صبح کی
نیلی روشنی پھیلنے سے تھوڑی دیر قبل ہی سوئے تھے اس لئے
دونوں ہی اس وقت بے سدھ تھے ڈیرے پر موجود کمرے ساؤنڈ
پروف تھے کیونکہ ان سے پہلے یہاں ان بھائیوں کے کام کی جگہ
تھی جہاں لوگوں کی موت طے کی جاتی تھی لیکن اب یہ جگہ
امن وسکون کی جا تھی کیونکہ یہاں اب ایک خوبصورت فیملی
رہ رہی تھی کمرے کا دروازہ بند ہونے کے باعث ان دونوں کو ہی
باہر ہونے والا معاملہ نہیں پتہ تھا تب ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھا

کومل کا موبائل بج پڑا اس نے الارم لگا دیا تھا تاکہ صبح وقت پر
اٹھ پائے
الارم کی آواز پر کومل دھیرے سے کسمساتی اٹھی ایک ہاتھ سے
وہ اپنی آنکھ مسل ہی رہی تھی جب اس کی اوپر پنکھے پر گئی
اسے رات والی مشی اور زمل کی حرکت یاد آئی تھی اور یاد ہنسی
آئی لیکن صرف کچھ دیر اسی پل پوری رات اسکی آنکھوں کے
پردے پر لہرا گئی اس نے تھوڑی سی گردن اوپر کی جانب موڑ
کر دیکھا پامیر اب بھی سو رہا تھا تب ہی کومل کو اپنی حالت
کا احساس ہوا جسے محسوس کرتے وہ پل میں سرخ انار سی ہو
گئی اور ایسے جم گئی جیسے اب کبھی ہل نہیں پائے گی وہ کچھ
دیر یونہی اسکے پہلو میں لٹی رہی جب دھیرے سے ہمت کرتی
کمبل ہٹا کر باہر نکلنے لگی لیکن اسی پل پامیر اسکی جانب کروٹ

لیتااور بھی مزید خود میں بھینچ گیا کومل کو اپنی حالت پر
ڈھیر ساری شرم وحیا نے آن گھیرا تھا وہ سانس روکے پامیر کا
چہرہ اپنے اتنے قریب دیکھتی اسکی میٹھی میٹھی سی سانسیں
اپنے چہرے پر محسوس کرتی رہی ساری فکر سے آزاد آج اسکے
چہرے پر سکون دکھ رہا تھا وہ اتنا خوبصورت تھا کہ کسی بھی
عورت کو آسانی سے اپنے سحر میں جکڑ سکتا تھا اسکی آواز میں
جادو تھا خوبصورت قد و کاٹھ کا مالک وہ شخص اس کی ملکیت
تھا بس اپنی ملکیت پر حق جمانے میں کومل نے دیر کر دی تھی
لیکن اب نہیں اب وہ چاہ کر بھی اس شخص کو خود سے دور
نہیں کر سکتی تھی
کومل کچھ دیر اسکے واپس گہری نیند میں جانے کا انتظار کرتی
رہی اور پھر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس بار وہ

جن پٹ سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا یہاں نکلی تھی جان
کومل کی پہلے سانس رکی تھی اب دل بھی رک گیا تھا
کہاں۔۔۔؟ وہ نیند کے خمار میں ڈوبی بھاری آواز میں دھیمے لہجے
میں پوچھنے لگا جب اسکی اس آواز پر کومل کو اپنے بدن میں
کرنٹ سا سرائیت کرتا محسوس ہوا
وہ۔۔ص۔۔۔ صبح ہو گئی۔۔۔" وہ اپنی حالت بار بار سوچتی بری
طرح سے ہلکان ہوتی جا رہی تھی جان جیسے جوکھم میں آ گئی ہو
کس نے کہا۔۔۔ابھی رات ہے جب تک تم میرے قریب ہو۔۔۔"
کہتے
وہ اسکی گردن میں منہ چھپاتا اپنے بہکے بہکے لمس بکھیرنے لگا
نن۔۔۔ نہیں۔۔۔پلیز۔۔۔" اسے رات والی ٹون میں واپس آتے دیکھ
جلدی سے بولی پامیر منہ باہر نکالے اسے دیکھنے لگا اسکی آنکھوں

میں نیند کی سرخی اب بھی باقی تھی کومل بے اختیار نظریں
جھکا گئی ورنہ پامیر والا بے باک جن اس میں بھی آجاتا
کیا اب بھی کوئی۔۔۔"وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ کومل نے تڑپ
کر اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا وہ شاید ماضی کی کوئی بات کرنے
والا تھا
پلیز۔۔۔"وہ آنکھوں میں ڈھیروں التجا لئے سر نفی میں ہلانے لگی
بولنے دو۔۔جب جسموں کے فاصلے مٹ گئے تو روح کے بھی مٹنے
چاہیئے ناں۔۔۔"اسکی بات پر کومل کا دل بیٹھا وہ بھولا نہیں
تھا بس خاموش تھا کومل کی آنکھیں بھیگی
رات پہلی بار تم ساتھ
ہو کر ساتھ لگی ہو۔۔ورنہ تمہارا صرف وجود میرے پاس ہوتا تھا
اور ایسا لگتا تھا میں کوئی جنگلی جانور ہوں جو کسی لجسم کو

نوچ رہا ہو۔۔۔"اسکے لہجے میں جیسے بے اختیار دکھ امڈ آیا
کومل نے تڑپ کر اسے دیکھا اسکے اندر کی تکلیف آنکھوں سے
صاف عیاں ہو رہی تھی
"بہت تڑپایا ہے تم نے روح کو بہت بری طرح سے زخمی کیا ہے۔۔
وہ منظر یاد آیا جب اسکے دشمنوں کے سامنے کومل نے اس پر
ہاتھ اٹھایا تھا وہ منظر چھپ چکا تھا ذہن کے پردے پر اور رہ
رہ کر اسے شدید تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا"میری
ذات ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرنے لگی تھی میں نے تب بھی انتظار
کیا مجھے یقین تھا تم آؤ گی اور ان ٹکڑوں کو سمیٹ کر ایک نیا
پامیر بنا دو گی جو صرف تمہارا ہو کر رہنا چاہتا ہے سمیٹ لو گی
ناں۔۔۔؟وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے اب بھی کوئی ڈر باقی ہو
اسکے دور ہونے کا جیسے ایک بچے کو ڈر ہوتا ہے اپنی ماں کے

چھوڑ جانے پھر وہ دنیا کے رحم و کرم پر آجاتا ہے وہ ایک بار
ٹوٹا تھا اب نہیں ٹوٹنا چاہتا تھا اسکے چہرے پر پھیلا کرب دیکھ
کومل کو اپنی روح زخمی لگی
ہم جیسوں کو رشتے زندگی کا کٹھن سفر طے کرنے کے بعد ملتے
ہیں انکو کھونے کا ڈر کیا۔۔۔ ہوتا ہے۔۔۔ یہ ہم لفظوں میں بیاں نہیں
کر سکتے۔۔۔ "ایک آنسوؤں کا گولہ سا جیسے حلق میں آاٹکا جسے
وہ کچھ دیر رک کر واپس پینے لگا انکی زندگی ہمیشہ ایک
سوالیہ نشان بن کر رہتی ہے ان جیسوں کو کوئی مار دے تو کوئی
انصاف دینے والا آگے نہ آتا کیونکہ سب کی نظروں میں یہ لوگ
دھشت گرد تھے وہ دھشت گرد کیوں بنے یہ نہیں دیکھے گا کوئی
ان سے قتل کروانے والے کوئی اور ہوتے تھے اس سے بم بلاسٹ
کروانے والے کوئی اور ہوتے تھے لیکن الزام بھری عدالت میں ان

پر لگتا تھا نشانہ انکو بنایا جاتا تھا ہر کہانی میں ولن غلط نہیں
ہوتا جو ولن دکھتا ہے کہیں نہ کہیں وہی کہانی کا مین کریکٹر
ہوتا ہے اور یہ چار بھائی (دھشت گرد) مین کریکٹر تھے جو
بہت کچھ اپنی زندگی میں جھیل کر یہاں تک پہنچے تھے
کومل اسے خاموش دیکھ آگے ہو کر اسکے ماتھے پر لب رکھ گئی
پامیر اسکا لمس محسوس کرتے سکون سے آنکھیں موند گیا
اسے واقعی اسکی ضرورت تھی
مجھ سے خود کو نہ چھیننا۔۔۔میری زندگی کا واحد رشتہ تم ہو
تم نہ رہی۔۔۔تو میں۔۔۔بے آسرا ہو جاؤنگا۔۔۔" وہ آنکھیں بند کئے
جذبوں سے چور دھیمی آواز میں بولتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے
خود سے قریب تر کر گیا درمیان کا سارا فاصلہ مٹ گیا جسموں
کے ساتھ روح بھی ایک ہو گئی اس وقت کومل ساری شرم بھلائے

اسے اپنے سینے میں چھپا گئی وہ بھی جیسے اسکی پناہوں میں
سمٹ سا گیا تھا کمرے میں صرف دونوں کی سانسوں کی آواز
تھی کتنی ہی دیر وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی اسے سکون
دیتی رہی پامیر شاید دوبارہ سو گیا تھا اب پہلے سے زیادہ سکون
اس کے چہرے پر تھا
کومل اسکا سر چومتے دھیرے سے اسکا سر تکیے پر رکھتی اٹھ
کر وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گئی
کافی دیر شاور لے کر گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹتی باہر نکلی
اور مرر کے سامنے آ کھڑی ہوئی مرون رنگ کی لانگ شرٹ جس پر
کام بھی مرون رنگ کا ہی ہوا تھا پہن کر اسے اپنا آپ نکھرا نکھرا
سا لگا تھا واقعی پہلے وہ اسکی قربت دل سے محسوس نہیں
کرتی تھی لیکن ایک ہی رات میں پامیر کی شدّتوں نے اسے نکھار دیا تھا

پیچھے بیڈ پر سوتے پامیر کو دیکھ اسکے چہرے پر حیا کا رنگ
بکھرتا چلا گیا لیکن تب ہی اس کے ذہن میں مشی اور زمل آئیں
افففف وہ دونوں تو تنگ کر کر اسکو آدھا کر دیں گی سوچتے وہ
جلدی سی کانوں میں چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ کے ایئر رنگس پہننے
لگی (جو پامیر اکثر لاتا تھا لیکن وہ انکو چھوتی بھی نہیں تھی)
اس وقت اسکے پاس ڈائمنڈ کی ایک سے ایک کلیکشن موجود
تھی انہیں پہننے کا مزہ بھی اب ہی تھا لیکن گلے میں اس نے
سائیڈ ٹیبل پر رکھا وہی لاکٹ پہنا جو پامیر نے رونمائی کا تحفہ
دیا تھا اور رات وصل کی حالت میں نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ
دیا تھا بال یونہی ہلکے ہلکے گیلے رہے سر پر دوپٹہ جماتی وہ
جلدی سے روم سے باہر آئی
ہال میں سب ایسے منہ لٹکائے بیٹھے تھے گویا کوئی ڈائن پھر گئی

ہو دل کو بے چین کر دینے والا سکتا طاری تھا سب پر کومل
آگے آتی مشی کے پاس آکر صوفے پر بیٹھی
کیا ہوا سب۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا مشی
اسے
دیکھ کر ایک گہری سانس لے کر رہ گئی
زمل کی طبعیت۔۔۔ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"اس نے دھیمی آواز میں
جواب دیا جب زمل کا سنتے کومل مزید پریشان سی ہوئی
کیا ہوا اسے۔۔۔ سٹچز خراب ہو گئے۔۔۔؟اسکے ذہن میں وہی تھے
کیونکہ آج وہ سٹچز کھلنے تھے اور ایک اسپیشلسٹ نے اسکا باقی
کا ٹریٹمنٹ کرنا تھا
نہیں پتہ کچھ۔۔۔"وہ کیا بتاتی اسکی حالت اب تک کسی کو
سمجھ نہیں آئی تھی کومل خود سے اٹھ کر اسکے کمرے کی

جانب گئی دروازہ پہلے سے کھلا تھا وہ دھیرے سے پورا کھول کر
اندر آئی سامنے ہی زیحال اسکے سر ہانے بیٹھا بالوں میں انگلیاں
چلاتے نجانے کن سوچوں میں گم تھا جب آہٹ سنتے اس نے
یں پھیر کر کومل کو دیکھا e نظر
کیا ہوا اسے۔۔۔"اسکے سوال پر زیحال نے چند لفظوں میں صبح
والا واقعہ ٹوٹا پھوٹا سا بتا دیا وہ ڈاکٹر تھی اسکا حل وہ بہتر
بتا سکتی تھی
آج ایک اسپیشلسٹ نے آنا ہے ساتھ ہی کسی سائیکاٹرسٹ کو بلا
لیتے ہیں اگر ایسی کوئی پرو بلم ہے زمل کے ساتھ۔۔۔"اسکی
" تجویز پر زیحال نے ایک نظر زمل کو دیکھا اور صرف "ھمم
ہی جواب دے سکا کوئی اور اسے کیا سمجھے گا اسکی شہ رگ
سے قریب شخص اسکے پاس ہی تھا لیکن وہ خود عجیب شش

وہ پنچ میں مبتلا تھا کومل اپنے موبائل پر کسی کو کال ملاتی
باہر نکل گئی پیچھے زیحال کچھ پل بیٹھا زمل کو دیکھتا رہا جو
اب تک بے ہوش تھی اسے ایسے ہی چھوڑ وہ اٹھ کر کمرے سے
باہر نکل گیا سب ایسے ہی بیٹھے تھے
چلو سب ناشتہ کرو۔۔۔" کہتے وہ خود اپنے دونوں بچوں کا کاٹ
کھینچ کر ڈائننگ ٹیبل کے پاس لے گیا سب اسکے چہرے کی جانب
دیکھ رہے تھے وہ کرب تھا سنجیدگی تھی کوئی سمجھ نہیں پا رہا تھا اسے
سمجھنا اتنا آسان نہیں تھا سب آکر خاموشی سے
بیٹھ گئے زیحال پہلے کچن میں جا کر دونوں کیلئے فیڈر بنا کر لایا
اور آتے ان دونوں کو اپنے پاس کرتے انکے منہ میں دی باقی سب
مرے مرے سے نوالے لیتے اسے دیکھتے رہے اپنے بچوں کا پیٹ بھر
کر دونوں کو باری باری اٹھا کر تھپکی دی وہ بھی نیند سے بیدار

ہوتے اب پیٹ بھرنے کے بعد کھیلنے لگے تھے انکا کھیل ابھی صرف
اپنے سر پر گول گول گھومتے جھومر کو دیکھنا تھا انکو بس
کوئی چیز ہلتی یا شور کرتی نظر آتی تو چپ ہو جاتے
زیحال دونوں کو دیکھتا رہا جو بھی تھا ان سب میں اسکے بچوں
کا نقصان ہو رہا تھا اسے انکی پیدائش سے لے کر اب تک صرف آج
لگا اسے نہیں کرنی چاہئے تھی اتنی جلدی اولاد کی یہ تکلیف
بہت گہری تھی دل مٹھی میں بھینچ سا گیا تھا سب کو دکھانے
کیلئے اس نے دو تین نوالے لئے اور اپنے دونوں بچوں کو لے کر
کمرے میں چلا گیا

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

ڈاکٹر طلال احمد جن کی اپائنٹمنٹ کومل نے لی تھی انکے ساتھ
ایک اور شخص تھا شاید سائکاٹرسٹ دونوں زیحال کے کمرے میں

موجود تھے ڈاکٹر طلال اپنے سوٹ کیس جو وہ اپنے ساتھ لائے
تھے اس میں سے ایک دوا نکالتے انجکشن میں بھرنے لگے اور بھر
کر زمل کی بازو پر لگا دیا جس کی چبھن محسوس کرتے وہ
دھیرے سے کسمسائی کومل بھی وہی تھیں اسکی نظر اس
دوسرے شخص پر تھی جس نے چہرے پر ماسک لگا رکھا تھا ان
کی ڈیوٹی میں ماسک والا کوئی سین نہیں تھا تو وہ کیوں لگا
کر آئے تھے اسے یہی سمجھ نہیں آ رہا تھا
آپ تھوڑی دیر کیلئے باہر چلے جائیں۔۔۔"ڈاکٹر طلال نے زیحال کو
دیکھتے نہایت پروفیشنل انداز میں کہا لیکن زیحال کی خونخوار
نظریں اسی وقت انکی جانب اٹھی تھیں
میں اپنی بیوی کو دو غیر مردوں کے بیچ نہیں چھوڑ کر جا سکتا
وہ بولا اس انداز میں کہ ڈاکٹر کو اس سے بے اختیار خوف

محسوس ہوا خوف زدہ تو اس جگہ کو دیکھ کر پہلے سے تھے
لیکن کومل کی وجہ سے ریلیکس تھے
طلال نے کومل کی جانب مدد طلب نظروں سے دیکھا اس نے
پلکیں جھپکا کر انہیں تسلی دی
زیحال تم چلے جاؤ میں ہوں یہاں۔۔۔" وہ ڈاکٹر تھی وہ رک سکتی
تھی اس کے کہنے پر زیحال کچھ پل زمل کو دیکھتے اٹھ کر باہر
نکل گیا اسکے جاتے وہاں موجود ہوسپٹل سیٹ اپ کو دیکھتے
طلال نے ایک ڈرپ سیٹ کی سب مشینیں یہی موجود تھیں اس
لئے وہ ٹریٹمنٹ بھی کرنے یہی آ گئے تھے
"آپ اپنا ماسک اتار سکتے ہیں یہاں پولوشن کا خطرہ نہیں ہے۔۔
اپنی طرف سے اسکا کوئی جواز سمجھتی بول پڑی اس شخص
کی بھوری آنکھیں اسکی جانب اٹھی اور کومل ان کو دیکھ ایک

پل کو ٹھٹھکی وہ خاموشی سے آگے آیااور آتے دروازہ بند کر دیا
کومل اسکی آنکھوں میں ہی الجھ سی گئی تھی کچھ تھاان
میں وہ شخص آگے آتاطلال کے بلکل قریب کھڑا ہوا
آپ کاکام ہو گیااب مجھے پیشنٹ کو دیکھنے دیں۔۔۔"اسکی
آواز میں رعب تھااسکی آواز کومل لاکھوں میں بھی پہچان
سکتی تھی وہ کوئی سائکاٹرسٹ نہیں تھاوہ یاور خانزادہ تھا
تم۔۔۔"کومل شاک کی سی کیفیت میں صرف اتنابول پائی آگے
بولنے کی ہمت اس میں ہو ہی نہیں سکی تھی اسے ایک بہت بڑا
جھٹکالگا تھاوہ یوں بھی سامنے آجائے گاکومل نے سوچاتک
نہیں تھااس سے پہلے وہ دروازہ کھول کر زیحال کو بلاتی طلال
آگے آتااسکاایک بازو پیچھے کی جانب موڑ گیاساؤنڈپروف
کمرے کے باعث کومل کی چیخ باہر نہیں جاپائی لیکن زمل ہوش

میں آنے لگی تھی

چھ۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی لیکن انکی گرفت مضبوط تھی اسے یاور کے ساتھ ساتھ طلال پر بھی حیرت ہو رہی تھی وہ تو اچھے کولیگ تھے اسکے وہ کیسے دھوکہ دے سکتے تھے اسے

" آپ۔۔۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں طلال۔۔۔ چھوڑیں میرا بازو وہ یاور کو زمل کی جانب بڑھتے دیکھ مزید مزاحمت کرنے لگی کرنا پڑتا ہے ڈاکٹر کومل۔۔۔ جب آپ کی جان کسی اور کے ہاتھوں میں ہو۔۔۔" انکی بات پر کومل نے حیرت سے گردن موڑ کر انہیں دیکھا انکی آنکھوں میں اس وقت بہت کچھ تھا کچھ عجیب بہت عجیب کومل کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا وہ اور بھی طاقت لگاتی اپنا بازو چھڑوانے لگی

زیحال۔۔۔۔زیحا۔۔"وہ چیختی زیحال کو پکارنے لگی تھی لیکن

تب ہی طلال نے اسکا منہ دبوچ لیا

یاور عرف نوفل۔۔۔زمل کے قریب بیڈ پر بیٹھا اسے ایسے دیکھ رہا

تھا جیسے وہ کوئی معجزہ ہو آنکھوں میں بے یقینی تھی کہ وہ

جسے وہ ایک سال سے ڈھونڈ رہا تھا وہ ظالم حسینہ اسکے قریب

تھی کتنے دن سے وہ تاک لگا کر بیٹھا تھا آج اسے موقع ملا تھا

اسے جی بھر کر دیکھنے کا

زمل۔۔۔بے بی۔۔۔اوپن یور آئز۔۔۔"اسکی شیطانی صور پھونک

دینے

والی آواز زمل کی سن ہوئی سماعتوں سے ٹکرائی اس آواز کو

پہچانتے اسکی پلکیں لرزی

زمل بے بی۔۔۔اٹھو۔۔۔ تمہارا یار تمہارے پاس ہے اٹھو میری جان

"۔۔

اسکا حسن دیکھ جذبوں سے چور آواز میں بولتا اسکے چہرے

کے قریب ہوا ساتھ ایک ہاتھ سے اسکے بال کان کے پیچھے کرنے

لگا زمل کے جسم میں حرکت ہونی شروع ہوئی تھی وہ ہوش میں

آرہی تھی آنکھیں دھیرے دھیرے کھل رہی تھیں ادھ کھلی

آنکھوں سے سامنے نظر آتا چہرہ دیکھ وہ پوری آنکھیں کھول

گئی اپنے سامنے نوفل کو دیکھ اسکی سانس سینے میں ہی اٹک

گئی رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا آنکھیں پھٹی کی پھٹی

رہ گئی

گڈ میرا بے بی۔۔۔اٹھ گیا دیکھو۔۔۔ تمہارا نوفی۔۔آگیا تمہیں لینے

تمہیں ڈھونڈ لیا تمہارے نوفی نے۔۔"اسکی غلیظ آواز سنتے زمل

کرنٹ کھا کر اٹھی اور بیڈ کراؤن سے چپک گئی سینا سانس
رکنے کا باعث اوپر اٹھا رہ گیا وہ ایسے بری طرح سے لرزتے ہوئے
اسے دیکھ رہی تھی مانو وہ کوئی موت کا فرشتہ ہو وہی کومل
پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹا وہ جو خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی
تھی نوفل کی بات سن کر وہی ساکت ہو گئی
"ڈر کیوں رہی ہو دیکھو۔۔ میں تمہارا نوفی۔۔ بے بی ادھر دیکھو۔۔
وہ ہاتھ بڑھا کر زبردستی اسکا چہرہ اپنے سامنے کرنے لگا لیکن
زمل خوف کے مارے منہ پھیرے کانپنے لگی وہ اس حد تک ڈر
چکی تھی کہ حلق سے آواز تک نہیں نکل رہی تھی
ادھر دیکھو۔۔۔ "اسکے نہ دیکھنے پر نوفل نے اسے کھینچ کر خود
سے قریب کرتے اسکے رخسار پر انگلیاں گاڑھی زمل درد سے
بری طرح بلبلا اٹھی آنکھیں باہر آنے کو ہو گئی

دیکھو مجھے۔۔۔وہی ہوں۔۔۔جسکا انتظار نہیں کیا تم نے۔۔۔اور
بھاگ گئی اس ڈاکو کے ساتھ دیکھو مجھے۔۔۔"وہ پوری قوت سے
اسکے جبڑے بھینچتا اسکے منہ پر غرایا تھا زمل کی آنکھوں سے
گرم سیال روانی سے بہنے لگا
بہت محبت کرتا ہے ناں وہ تم سے سوچو اگر اسے۔۔بتادوں۔۔کہ
تم اس سے پہلے۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکا اور شیطانی مسکراہٹ
زمل کی جانب اچھالی وہ اپنے دونوں نازک ہاتھوں سے اپنا چہرہ
اسکی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی جب ایک
جھٹکے میں اسے وہ رات یاد آئی اسکے بعد ہی تو اس پر وہ قیامت
ٹوٹی تھی جس کو یاد کرتے وہ صبح بے ہوش ہو گئی تھی
میرے ساتھ اپنی رات حسین بنا چکی ہو تو کیا ہو گا۔۔۔"اسکی
بات پر زمل سے زیادہ کومل کو جھٹکا لگا تھا بہت بڑا جھٹکا وہ

یاور سے نوفل والے شاک سے نہیں نکلی تھی یہ اس سے بڑا شاک تھا ایک بہت بڑا راز کومل کو لگا اسکی سماعتیں اسے دھوکہ دے رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے جیسا وہ سن رہی ہے

مرد جتنا بھی غیرت مند ہو۔۔۔ایک بدکردار عورت کو کبھی قبول نہیں کرتا اور وہ تو ہے بھی پٹھان ہے ناں۔۔۔ غیرت کے نام پر تمہارا قتل کر دے گا یا۔۔۔ طلاق کے تین لفظ بول کر ہمیشہ کیلئے اپنی زندگی سے نکال باہر کرے گا۔۔۔"اسکے الفاظ چابک کی طرح زمل کے دل پر پڑ رہے تھے وہ بول نہیں پا رہی تھی درد سے بلبلاتے وہ اسکی باتیں سن رہی تھی جو بہت خوفناک تھی لیکن کہیں نہ کہیں دل کہہ رہا تھا اسکے ہبی جان ایسا کچھ نہیں کریں گے وہ پتہ لگنے پر نوفل کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے

مم۔۔میں۔۔۔ہ۔۔ ہبی۔۔جان۔۔۔کو۔۔بب۔۔۔بتاؤنگی۔۔۔" وہ
ہمت کرتی
دھیمی لرزتی آواز میں بولی لیکن ہر امید نوفل کی اگلی بات
سنتے ٹوٹ گئی
پھر کیا ہوگا۔۔۔جانتی ہو۔۔؟ تم اکیلی رہ جاؤ گی تمہارے پاس
صرف میں رہونگا۔۔۔میں نوفل راحم خانزادہ۔۔۔اور۔۔۔" وہ رکا
ساتھ زمل کی سانسیں اسکی ساری مزاحمتیں
فرح ماما۔۔۔" یہ نام سنتے زمل کے رونگٹے سے کھڑے ہوگئے وہ
وربری طرح سے کانپنے لگی سر نفی میں ہلانے لگی اسے ایک ہی
جھٹکے میں اپنی زندگی میں اندھیرا سا محسوس ہوا جس میں
اسکے ہبی جان نہیں تھے اسکے بغیر اسکی زندگی اندھیر تھی
جب تک میں واپس نہ آؤں اپنا منہ بند رکھنا۔۔ورنہ اس رات کی

حسین یادیں آج بھی میرے فون میں قید ہیں۔۔۔ایک لمحہ نہیں
لگاؤنگا اس پٹھان کو بھیجتے ہوئے۔۔۔"بولتے اس نے زمل کا چہرہ
ایک جھٹکے میں چھوڑا وہ بے ساختہ منہ کے بل نیچے جھکی
آنکھوں میں گرم سیال کا سیلاب سا امڈ آیا اسکا جسم خوف
کے مارے ہچکولے لینے لگا تھا
لیکن ایک منٹ۔۔۔"وہ جو اٹھنے لگا تھا کچھ یاد آتے زمل کی
جانب مڑا کومل شاک سے باہر نکل آئی اب وہ پھٹی پھٹی نظروں
سے اپنے سامنے چلتے پھرتے شیطان کو دیکھ رہی تھی
اس نے دیکھتے ہی دیکھتے زمل کو بازو سے دبوچ کر سیدھا کرتے
اسکے نرم سے رخسار پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا
نہیں۔۔۔۔"کومل ایک دم چیخی
ڈاکٹر طلال نے بھی ضبط سے آنکھیں مینچی لیکن وہ کومل کو

پکڑے کھڑے رہے

یہ میری طرف سے ایک چھوٹا سا تحفہ۔۔۔"زمل کے منہ پر غراتے
وہ سیدھا ہوا اسکی نظریں اب کومل پر تھیں جسے دیکھتے وہ
دھیرے دھیرے چلتا ہوا اس تک آیا اسکے عین مقابل کھڑا ہوا
گیلے بال۔۔۔"اسکے بال چھوتے انکی خوشبو سونگھنے لگا کومل
اسکی حرکت پر بدک کر پیچھے ہٹی لیکن ڈاکٹر طلال اسکے
دونوں ہاتھ پیچھے باندھتا اپنی گرفت اور بھی مضبوط کر گیا
مجھے بے وفائی کی خوشبو تم سے بھی آرہی کیا ہوا۔۔۔اپنے
یاور کو بھول گئی۔۔۔؟وہ کس مکاری سے کہہ رہا تھا کومل کا دل
کیا اسکے منہ پر تھوک دے اسے گھن آرہی تھی اس شخص سے
لیکن کوئی نہیں سزا تمہیں بھی ملے گی اگر یہاں ہوا واقعہ اس
ڈاکو کو بتانے کی غلطی کی۔۔۔یہ جو گیلے بال ہیں ناں۔۔۔"کہتے

اسکے بال ایک جھٹکے میں مٹھی میں جکڑے کومل بلبلا کارہ
گئی دوپٹہ ڈھلک کر سائیڈ کندھوں پر آگیا
اسکی وجہ ختم کرتے ذرا دیر نہیں لگاؤنگا۔۔۔"اس کے منہ پر
غراتے ایک جھٹکے میں بال چھوڑ دیے وہ اب اپنا ماسک پھر سے
پہن رہا تھا جب کومل کی آواز سنائی دی
وہ نہیں چھوڑے گا تمہیں۔۔۔"اسکا جملہ سنتے نوفل کے ماسک
پہنتے ہاتھ رکے
جو ہاتھ تم نے اس لڑکی پر اٹھایا۔۔اسے وہ جڑ سمیت کاٹ دے
گا۔۔۔"وہ کانپتی ہوئی آواز میں اسے بہت کچھ باور کروا رہی
تھی
اسے ایک دفع پتہ چلنے دو بس۔۔۔تم دنیا کے کسی بھی کونے میں
چھپ جانا وہ۔۔۔تمہیں ڈھونڈ نکالے گا اور ایسی حالت تمہاری

کرے گا کہ تم موت کی بھیک مانگو گے اس سے لیکن وہ تمہیں
نہ زندوں میں چھوڑے گا نہ مردوں میں۔۔۔"اسکی بات میں
ایسا کچھ تھا کہ نوفل کو ایک پل کیلئے خوف محسوس ہوا
لیکن جلدی ہی خود کو کمپوز کرتے واپس سے کومل کے قریب
آیا
لگتا ہے اپنا رشتہ عزیز نہیں۔۔۔ملنا پڑے گا پامیر سے۔۔۔تازہ رشتہ
ہے ناں۔۔۔ٹوٹتے دیر نہیں لگے گی۔۔۔"اسکی بات پر کومل کا دل
دھک سے رکا

پامیر سے رشتہ ٹوٹنے کا سن کر ہی کومل کا دل جیسے کسی گہری
کھائی میں جا گرا تھا جسم کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہوتا چلا گیا

اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ نوفل مزید اکڑتا جا کر صوفے
پر براجمان ہوتا ٹانگ پر ٹانگ دھر گیا اسکے مکروہ چہرے پر اس
وقت شیطانیت بھرپور تھی آنکھیں غیر انسانی تھیں وہ پورے کا
پورا شیطان تھا جس سے خوف کے ساتھ گھن بھی محسوس ہو
رہی تھی کومل اسے کچھ پل دیکھے گئ
تو اب بتاؤ میں۔۔پامیر سلطان سے ملاقات کر کر اپنا منہ
کھولوں یا تم اپنا منہ بند رکھو گی۔۔۔؟ یہاں کومل کا اسکے
سوال پر سانس سینے میں اٹکا تھا اسے بے اختیار کمرے میں
آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی اس نے کتنے غلط شخص سے
امیدیں لگائی تھیں پامیر کو پوری طرح سے پا کر اسے ایک دفع
بھی یاور ذہن میں نہیں آیا تھا لیکن وہ جب بھی یاور سے ملتی
تھی اسے ہمیشہ پامیر یاد آتا تھا چاہے وجہ کوئی بھی رہی ہو

لیکن آج اس پل اسے اندازہ ہوا تھا نامحرم کیوں آگ ہوتا ہے اس
سے تعلق آپکو جلا کر راکھ کر دیتا ہے کومل کی چھوٹی سی
غلطی آج اسکے سامنے ازدھا بن کر بیٹھی تھی جو کبھی بھی
اسکے پاک رشتے کو نگل سکتی تھی آہ کیسی آزمائش تھی نوفل
اب زمل کو دیکھ رہا تھا جو تھپڑ لگنے والے گال پر ہاتھ رکھے سر
جھکائے اپنی گود میں دیکھ رہی تھی آنسوں ٹپ ٹپ آنکھوں سے
بہہ رہے تھے جسم اب بھی نوفل کی موجودگی میں بری طرح سے
کانپ رہا تھا رنگ لٹھے کی مانند سفید تھا اسکے ذہن میں نوفل
کی باتیں گونج رہی تھی "تم اکیلی رہ جاؤ گی تمہارے پاس
" صرف میں رہونگا۔۔۔میں نوفل راحم خانزادہ۔۔۔اور فرح ماما
مرد جتنا بھی غیرت مند ہو۔۔۔ایک بدکردار عورت کو کبھی قبول
نہیں کرتا اور وہ تو ہے بھی پٹھان ہے ناں۔۔۔غیرت کے نام پر تمہارا

قتل کر دے گا یا۔۔۔ طلاق کے تین لفظ بول کر ہمیشہ کیلئے اپنی زندگی سے نکال دے گا" نہیں میرے۔۔۔ہ۔۔ ہی ایسے نہیں ۔۔۔کریں

گے۔۔۔" وہ ہزیانی سی ہوتی زیر لب بڑبڑانے لگی جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو اس جملے سے۔ لیکن اگلے ہی پل پھر سے نوفل کی باتیں یاد کر کر اسکی جان لبوں پر آنے لگتی اسکا دل کیا

دھاڑے مار مار کر روئے چیخے چلائے کیوں۔۔۔اسے ہی کیوں ہر بار تکلیفوں سے دوچار کیا جاتا ہے کیوں اس سے ہی محبت کرنے والوں کو چھینا جاتا ہے پہلے اسکی ماں پھر اسکا گڈا اور اب اب اسکا اصلی والا گڈا جس سے دوری زمل کی موت تھی نری موت تمہارا چہرہ تمہارا فیصلہ بتا رہا ہے گڈ منہ بند ہی رکھنا۔۔۔ چلیں ڈاکٹر۔۔۔" طلال کی جانب گردن موڑتے اٹھ کھڑا ہوا کومل ساکت

کھڑی تھی جسم میں کوئی جنبش نہیں ہو رہی تھی
نوفل اسکے آگے سے ہی گزرنے لگا تھا جب کومل کی آواز اسے
کسی گہری کھائی سے آتی سنائی دی
میں کچھ۔۔۔نہ بھی بولوں تو تمہارے تھپڑ کا نشان بول۔۔دے گا
سب کچھ۔۔۔اور اسکا بولنا۔۔۔تمہاری موت ہو گا۔۔۔مسٹر نوفل
۔۔۔"
وہ سیدھے نام سے پکارتی اسے اپنے لہجے سے بہت کچھ باور
کروا رہی تھی جب اسکی بات پر نوفل نے مڑ کر زمل کو دیکھا اور
چند قدموں کا فاصلہ عبور کرتے اس تک گیا اسے اپنے قریب آتے
دیکھ زمل خوف سے بے اختیار سمٹ سی گئی نوفل نے اسکا
چہرہ دبوچتے رخصار دیکھا جہاں اسکی انگلیوں کے نشان پوری
آب وتاب سے چمک رہے تھے اس نشان کو دیکھ وہ خود بھی ایک

پل کو گہری سوچ میں پڑا پھر یہ سوچتے "اب اتنا بھی نہیں ہو گا
تیز یہ ڈاکو" واپس ہو لیا اور طلال کو کچھ سمجھاتے باہر نکل گیا
کمرے کے باہر ہی تھوڑے سے فاصلے پر پاشا جلے پیروں والی بلی
بنا یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا یاقوت اور برلاس وہی صوفے پر
بیٹھے بچوں کے ساتھ تھے مشی پامیر کا ناشتہ بنا رہی تھی وہ ابھی
اٹھ کر آیا تھا آنکھیں سرخ تھیں اور بال ماتھے پر بکھرے پڑے تھے
وقت پر سو نہیں سکتے تم۔۔۔آنکھیں دیکھو کیسے سوجی ہوئی
ہیں۔۔۔"اسکے صوفے پر بیٹھتے یاقوت اسکے کان کے قریب ہوتا
سرگوشی نما انداز میں بولا
میرے خیال سے آپ کو مچھروں کا پوچھنا چاہئے۔۔۔"وہ بھی
آگے سے شریر ہوا اگر تھوڑی ہی دور پاشا کھڑا نظر نہ آتا تو یقیناً
ان نمونوں کے قہقہے بلند ہونے تھے

تمہاری آنکھیں بتا رہی ہے کہ رات تباہ رہی ہے۔۔۔"اسکے جملے پر
پامیر کا قہقہہ ایک دم بلند ہوا جب یاقوت اسکے منہ پر ہاتھ
رکھتے منہ دبوچا مشی نے آواز دے کر پامیر کو ناشتے پر بلا لیا
تھا وہ اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل کے پاس جانے لگا
تب ہی ڈاکٹر طلال اور نوفل نکلتے دکھائی دیے نوفل اتنی جلدی
میں تھا کہ بیچ راستے میں پامیر سے ٹکرا گیا اور اسکے ہاتھ میں
پکڑا بیگ ہاتھ سے چھٹتے نیچے جا گرا
"آرام سے بھائی۔۔۔یہ ہوا کے گھوڑے پر سوار کدھر جا رہے ہو۔۔
بولتے ہوئے وہ ساتھ ہی اسکا بیگ اٹھانے لگا پیچھے ڈاکٹر طلال
نوفل کے کہے مطابق پاشا کو زمل کے ٹریٹمنٹ کی ہدایات میں
الجھا چکے تھے وہ چاہ کر بھی پاشا کی نظروں میں نہیں آنا
چاہتا تھا اس وقت اسکی حالت ایسی تھی گویا موت کے منہ

میں ہو اور وہ کسی بھی وقت اسے نگل لے لی ثابت چاروں بھائی
وہی تھے
پامیر بھائی جلدی کر لیں پھر ٹھنڈا ہو جائے گا ناشتہ۔۔۔"اسی
وقت مشی کی آواز پھر آئی جب نوفل نے نظریں ترچھی کر کر
اسے دیکھا اسکا حسن دیکھ وہ ایک پل کو مبہوت سا ہو گیا اسے
یل لمحے ان بھائیوں کی قسمت پر رشک آیا اور اگلے ہی لمحے
نفرت شدید طیش اور پھر اپنی قسمت پر رشک کیونکہ آخر
میں یہ تینوں حسینائیں اسی کے حصّے میں آنی تھی (تین
(بیویوں کے حسین خواب
آیا بہنا تھینک یو یہ میری مسسز کدھر ہیں کوئی خیال نہیں اپنے
شوہر کا۔۔۔"وہ نوفل کو بیگ پکڑاتے مشی سے مخاطب ہوتا آگے
بڑھ گیا وہ اب کچھ کہہ رہی تھی نوفل اسے ایک نظر بھر کر

دیکھتا باہر نکل گیا اسکے جاتے طلال بھی فورا نکل لئے
انکے جاتے کومل بے جان سی ہوتی دھپ سے صوفے پر گری
اور اسی پل زمل کے تیز تیز رونے کی آواز اسکی سماعتوں سے
ٹکرائی
زمل۔۔۔"وہ فکر مند سی ہوتی اٹھ کر اسکے قریب جا کر بیڈ پر
بیٹھی اور اسے بے ساختہ اپنے سینے سے لگا گئی جس سے لگتے
زمل مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی
بس۔۔۔بس میری جان۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔"اسے زمل کے رونے
سے
تکلیف ہو رہی تھی اسکا دکھ کومل کو اپنے دکھ سے بڑا لگا تھا
اور بڑا تھا بھی یہ راز اسے پہلے پتہ چلتا جب وہ زمل اور زیحال
کو الگ کرنا چاہتی تھی تو شاید وہ اس راز کے کھلنے پر خوش

ہوتی لیکن اب یہ راز اسے تکلیف دے رہا تھا شدید تکلیف
اگر وہ خود غرض بن کر اپنے اور پامیر کے رشتے کا سوچتی تو
شاید انکی زندگی میں آنے والے طوفان کی کہیں نہ کہیں یہ بھی
زمے دار ہوتی اور اگر زیحال کو یہ سب بتا دیتی تو پامیر کو کھو
دیتی کیا کرے۔۔۔"کومل اپنی آنکھوں کے کنارے صاف کرتی
سوچنے لگی اسی پل اسے زیحال کے وہ سب احسان یاد آئے جو
اس نے کومل پر شروع سے کئے تھے جن کی وجہ سے پامیر اسے
آج ملا تھا نہیں وہ خود غرض نہیں ہو سکتی تھی جب توبہ
سچے دل سے کی تھی تو کیسا خوف وہ اسی پل زیحال کو بتانے
کا فیصلہ کر چکی تھی
بس چپ۔۔۔ بلکل چپ۔۔۔ میں ابھی زیحال کو بلاتی ہوں۔۔۔اور
اسے

"یہ سب بتاتی ہوں دیکھنا تم۔۔۔وہ کیا حال۔۔۔
نہیں۔۔۔ نہیں۔۔"اس سے پہلے کومل آگے کچھ بولتی زمل بول پڑی
آواز گھٹی ہوئی تھی "نہیں۔۔۔۔ہ۔۔ ہبی کو نہ بتائیں۔۔وو۔۔وہ
مجھے چھوڑ۔۔دیں گے۔۔۔میں۔۔میں انکے بغیر۔۔۔ نہیں۔۔رہ
۔سکتی
کومل اسے یک ٹک دیکھے گئی وہ پوری کانپ رہی تھی زیحال کو
کھونے کا خوف اسے ابھی سے مار رہا تھا کومل چند لمحے اسے
دیکھتی آنکھیں زور سے بند کر گئی
مجھے افسوس ہے تم پر زمل۔۔۔زیحال جیسا شوہر ہو کر بھی تم
ایسی ہو۔۔۔ تمہارا شوہر تمہارے لئے دنیا تباہ کرنے کے در پر ہے اور
تم اس پر آج تک اتنا سا یقین بھی نہیں کر پائی۔۔۔"اسے واقعی
افسوس ہو رہا تھا زمل اسی طرح روتی گئی

ک۔۔۔کیاانکے دد۔۔دل میں میری۔۔۔نفرت نہیں۔۔آئے گی
جب انکو
پپ۔۔۔پتہ چلے گا۔۔۔ان سے پہلے۔۔۔کوئی مرد۔۔مم۔۔مجھے چھو
چکا ہے۔۔۔"اس کی بات پر کومل ایک پل کو خاموش ہوئی پھر
سر دھیرے سے نفی میں ہلانے لگی
یہ بات تم پامیر کے بارے میں پوچھتی تو شاید میں جواب نہ
دے پاتی لیکن زیحال۔۔۔"اسکا نام لے کر وہ چپ ہوئی زمل نے نظر
اٹھا کر اسے دیکھا آنکھیں رو رو کر سرخ متورم ہو چکی تھیں
وہ پتہ لگنے پر اس بندے کو چیر پھاڑ دے گا جس نے تمہیں چھوا
ٹرسٹ می وہ زیحال صرف تمہارے لئے ہے نرم دل کا مالک اس
دنیا کیلئے وہ بے رحم سفاک درندہ ہے۔۔۔"اسکا لہجہ ایسا تھا کہ
زمل رونا بھول گئی دل جیسے ایک دم بھاری ہوا وہ کومل کی بات

پر ایمان لا رہا تھا چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا وہ ایسا ہی کرے گا

کومل اسکا ہاتھ تھامے سر اثبات میں ہلا گئی

میں۔۔۔میں خ۔۔خود بتاؤں گی ہبی۔۔کو۔۔۔"اس کا جملہ سنتے

کومل کو جیسے سکون سا ملا

"ابھی بتاؤ گی اوکے۔۔۔

نہیں۔۔۔ا۔۔ابھی نہیں۔۔۔میں خ۔۔خود کو نارمل کرنا چاہتی ہوں

"

اس سے آگے کومل کچھ نہیں بول پائی

لیکن زیادہ دیر مت کرنا ورنہ میں بتاتے ذرا دیر نہیں لگاؤنگی

ویسے یہ نوفل لگتا کیا ہے تمہارا۔۔۔"اسکا سوال سنتے زمل کے

چہرے کا رنگ بدلا کون تھا وہ

ک۔۔کزن۔۔۔"کومل کی آنکھیں حیرت سے پھٹی اتنا قریبی

رشتہ تھا اسکا مطلب وہ شروع دن سے جانتا تھا کومل کو اور وہ
" اسے استمال کر رہا تھا زمل تک پہنچنے کیلئے اوہ میرے خدایا
کومل کو بے اختیار خود پر غصّہ آیا
تب ہی دھاڑ سے دروازہ کھولتے زیحال اندر آیا اسے دیکھ ان
دونوں کی سانس جیسے سینے میں اٹک سی گئی دونوں کے
چہرے کا رنگ اڑا کومل تو جھٹ سے سیدھی کھڑی ہو گئی
یہ اتنی دیر کیوں لگائی انہوں نے۔۔۔؟اسکا لہجہ سخت تھا کومل
ایک پل کو بری طرح سے گڑبڑا گئی
وہ۔۔۔وہ زز۔۔۔زمل کو ڈرپ لگانے میں مسلہ آرہا تھا اسے پین ہو
رہا تھا اس لئے۔۔۔" پین لفظ پر زیحال اسکی جانب مڑا اور ایک ہی
جست میں اس تک پہنچا
پین۔۔۔؟تم ٹھیک ہو۔۔۔؟وہ زمل کے ہاتھ ٹٹولتے فکر مندی سے

دیکھ رہا تھا کونسا غصّہ کہاں کا غصّہ اب صرف فکر تھی زمل
اسے دیکھ اپنی آنکھوں کو بھر آنے سے نہیں روک سکی اور وہی
اسکے کندھے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی زیحال اسے ایسے
دیکھ ایک دم بوکھلا سا گیا
گلا لے۔۔۔ کیا ہوا۔۔ بتاؤ۔۔۔ کہاں پین ہے۔۔۔۔۔۔"اسے زار و
قطار روتے
دیکھ وہ اب زیادہ پریشان ہونے لگا تھا لہجے میں دنیا بھر کی
محبت تھی وہ دھیرے دھیرے اسکا سر تھپتھپاتے چپ کروانے لگا
آخر میں خود تھک کر چپ ہو گئی
نے۔۔۔؟ وہ اب کومل سے مخاطب psychiatrist کیا کہا اس
تھا

ڈھونڈنا پڑے گا انکو psychiatrist ہمیں۔۔ک۔۔کوئی اور
زمل
کی کنڈیشن سمجھ نہیں آئی۔۔۔"بروقت اسے یہی جھوٹ ملا
لیکن دل بے چین سا ہونے لگا دل کیا بتادے ابھی
تو کینسل کروالے اپنی ڈگری اگر پیشنٹ کی کنڈیشن سمجھ نہیں
آتی۔۔۔"وہ لہجہ بمشکل نارمل رکھتے رکھتے بھی سخت کر
کا سنتے زمل فوراً سیدھی ہوئی psychiatrist گیا
میں۔۔۔میں پاگل نہیں ہوں آ۔۔آپ۔۔۔"وہ کچھ بولنے لگی تھی کہ
زیحال نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا
کے پاس صرف پاگل نہیں جاتے psychiatrist ریلیکس۔۔۔
اوکے
سو ریلیکس۔۔۔میں بس چاہتا ہوں۔۔۔تم"وہ بولتے بولتے ایک دم

رکا آنکھیں بے اختیار چھوٹی ہوئی گردن بائیں جانب تھوڑی سی
ڈھلکتے اسکے رخصار پر رکھا اپنا ہاتھ دھیرے سے ہٹایا وہاں چار
انگلیاں پوری آب وتاب سے چمک رہی تھیں یہ دیکھ زیحال کی
آنکھیں پھیلی زمل کے کان کے نیچے ہتھیلی جماتے اسکا چہرہ
قریب کرتے غور سے دیکھنے لگا یہاں کومل کو لگا تھا وہ گئی
اسکو اپنی جان حلق میں اٹکتی محسوس ہوئی زمل اب بھی
نہیں سمجھی تھی تب ہی زیحال نے اسکے دوسرے گال کو رخ
پھیرتے غور سے دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں
سختی در آئی وہ ایک جھٹکے میں اٹھتا کومل کے مقابل آیا یہاں
کومل دل اچھل کر حلق میں آیا تھا وہ بے اختیار قدم پیچھے اٹھا
گئی چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا
کون تھے یہ لوگ۔۔۔؟ لہجہ ایسا تھا جس سے کومل کو بے ساختہ

خوف محسوس ہوا وہی زمل کی ہیزل آنکھیں پھیلی نہیں اسے
ایسے نہیں پتہ چلنا چاہیے دل ہی دل میں بے اختیار دعا کرنے
لگی

میں نے پوچھا کون تھے یہ لوگ۔۔۔۔"اب کی بار وہ پوری قوت سے
دھاڑا تھا کومل بری طرح کانپ سی گئی اس نے زمل کو دیکھا جو
مسلسل روتے ہوئے سر نفی میں ہلا رہی تھی گود میں پڑے ہاتھ
جوڑ رہی تھی کومل نے یہ دیکھ ضبط سے آنکھیں مینچی

"ڈڈ۔۔۔ڈاک۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔"اسکی بند آنکھیں اور خوف سے کانپتے جسم کو
دیکھ زیحال کا پارا ساتویں آسمان کو چھونے لگا

میں دن میں ایسے۔۔۔ہزار تھپڑ مارتا ہوں اور منہ دبوچتا ہوں
مجھے بے وقوف مت سمجھو۔۔۔۔"آہ وہ کیسے بھول گئی تھی

وہ دھشت گرد تھا دن میں سیکڑوں لوگوں کو بلیک میل کرنا اس کا پیشہ تھا

وو۔۔۔وہ ز۔۔ز مل سے۔۔بب۔۔بات اگلوا۔۔نے کیلئے۔۔۔ا ۔۔۔اسے ایسا کرنا۔۔پپ۔۔پڑا۔۔۔"کومل کے جواب پر زیحال کی مٹھیاں بھینچی گردن کی رگیں تنی جبڑے بھنچ گئے اس نے پینٹ کی جیب سے موبائل نکالتے یاقوت کا نمبر ڈائل کیا جسے اس نے پہلی رنگ پر ہی اٹھالیا

یہ دولوگ جو ابھی نکلے ہیں۔۔۔ گردن سے پکڑ کر گھسیٹ کر لاؤ دونوں کو ابھی کے ابھی۔۔۔"حکمیہ انداز میں کہتے ٹھک سے کال بند کر گیا آگے یاقوت تھا جسے پاشا کا ایک اشارہ چاہئے ہوتا تھا اسی پر وہ ساری دنیا الٹ پلٹ سکتا تھا

اسکی بات پر پیچھے بیٹھی زمل کا رنگ پل میں فق سے اڑا اسے
بے اختیار زیحال سے خوف محسوس ہوا اس وقت اسے کوئی
بھی دیکھتا تو یہی خوف محسوس کرتا وہ پیشانی مسلتے یہاں
وہاں چکر کاٹنے لگا
آریوشیور یہی وجہ ہے۔۔؟ وہ رک کر پوچھنے لگا جب کومل ایک
دم ہڑبڑائی
ہ۔۔۔ہاں یہ۔۔۔" وہ کچھ بولتی زیحال نے بیچ میں بات کاٹ دی
اگر کوئی اور وجہ ہوئی تو یاد رکھنا انجام کی زمے دار تم بھی
ہو گی۔۔۔" اسکی دھمکی پر کومل کا گلا اندر تک خشک ہو گیا وہ
کچھ نہ کر کر بھی اسکی نظروں میں گر جاتی کب تک اسے کچھ
نہ کر کر بھی سب کی نظروں میں گرنا تھا کیوں اسکی آزمائش
ختم نہیں ہوتی تھی لیکن اسے زمل کو وقت دینا تھا وہ خود سے

طے کے چکی تھی کہ اگر زمل جلدی اسے نہیں بتائی گی تو وہ
خود زیحال کو سب سچ بتادے گی

----------Reeshy_15----------

وہ لوگ علاقے کے باہر آ پہنچے تھے جہاں سے گاڑیاں نکلتی تھیں
وہی یاقوت اور پامیر گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ
باندھے ٹانگوں کی قینچی بنا کر کھڑے تھے نظر سامنے سے آنے
والی گاڑیوں پر مرکوز تھیں آج اسکی اچھی ڈرائیونگ کام آئی
تھی کہ بعد میں نکل کر بھی پہاڑی راستوں کو چیرتے یہاں پہنچ
گیا تھا انہیں کچھ دیر گزری تھی کہ سامنے سے ایک بلیک سیوک
دکھائی دی اور اس میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ڈاکٹر طلال

جن کے ساتھ والی سیٹ پر ایک چھوٹی سی بچی ڈری سہمی سی
بیٹھی تھی اسے دیکھ یاقوت نے گن نکال کر سیدھا اس پر نشانہ
بندھا اپنے سامنے دو ڈاکوؤں کو کھڑے دیکھ ڈاکٹر طلال کے
سٹیرنگ پر رکھے ہاتھ کانپے انہوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی بے
اختیار بریک پر پاؤں رکھا نہ رکھتے تو یاقوت کی گولی انکے
ماتھے پر گہرا سوراخ چھوڑ جاتی
گاڑی کے رکتے وہ دونوں ان تک آئے انکو آتے دیکھ طلال خود ہی
اپنی سائیڈ کا شیشہ نیچے کیا ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے
لگے یہاں تک کے وہ دونوں ان تک آ گئے
دوسرا بندہ کہاں ہے۔۔۔؟ پچھلی نشست خالی دیکھ وہ سخت
لہجے میں گویا ہوا جب نوفل کے ذکر پر انکو مزید پسینہ آیا وہ
ابھی ابھی اسے اسکی گاڑی میں چھوڑ کر اپنی بیٹی کو اس سے

بازیاب کروا کر لائے تھے جسے اس شیطان نے اپنی گاڑی میں بند کرتے

ہاتھ میں ایک ریموٹ تھاما ہوا دکھایا تھا اور دھمکی دی تھی کہ
اگر وہ اسکی بات نہیں مانے گا تو ایک بٹن دبے گا اور بوممم
یہاں ڈاکٹر طلال مجبور ہوتے وہ سب کرتے گئے جو اس نے کہا
فیملی سب کی ہی کمزوری ہوتی ہے اسکا اندازہ آج انکو اچھے سے
ہو گیا تھا

وو۔۔۔وہ۔۔۔چلے گئے۔۔۔" وہ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے بمشکل
نرم لہجے میں بولے

کیا دنیا سے چلا گیا۔۔۔؟ آگے سے پامیر تڑخ کر بولا یاقوت اب پاشا
کا نمبر ڈائل کر رہا تھا اس نے کچھ کہا جس پر سر خم کرتے وہ
کال بند کرتا گاڑی کا دروازہ کھول کر طلال کو گردن سے پکڑ کر

گھسیٹتا ہوا اپنی گاڑی تک لے کر گیا پیچھے بچی بابا بابا چلاتی
رہی جسے پامیر گاڑی سے باہر لاتا اپنی گاڑی میں لے گیا وہ لوگ
کچھ ہی دیر میں اپنے علاقے میں پہنچ چکے تھے طلال پاشا کے
سامنے کھڑا تھا ہاتھ باندھے ٹانگیں بری طرح خوف سے کانپ
رہی تھیں جسم پر لرزا سا طاری تھا
میری بیوی کو ہاتھ کیسے لگایا۔۔۔"ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر
رسید کرتے اسکے منہ پر غرایا طلال کو اپنے دماغ کی تاریں
ہلتی ہوئی محسوس ہوئی جبڑا تو جیسے ٹوٹ ہی گیا تھا
بول۔۔۔۔۔"اسکی خاموشی پر وہ پھر سے دھاڑا اسکی دھاڑ پر وہاں
موجود درختوں میں بیٹھے پرندے اڑتے اپنا آشیانہ چھوڑ گئے
مم۔۔میں۔۔۔نے نہیں۔۔مارا۔۔۔وہ۔۔وہ اس لڑکے نے مارا تھا
۔۔۔"وہ

دونوں ہاتھ جوڑتے اسکے سامنے گڑگڑانے لگے یہی پاشا کو معلوم
کرنا تھا کہ ہاتھ کس نے اٹھایا وہ یہ پوچھ کر کہ "ہاتھ کس نے
اٹھایا اور وہ ہچکچاتا بتاتا" ایک تھپڑ پر سیدھا اگل دیا
یاقوت۔۔۔"اس نے یاقوت کا نام لیا تھا اور وہ آگے آتا طلال کو
اسی طرح گھسیٹتا باہر لے گیا آگے اب وہ جانتا تھا اسے کیا کرنا
تھا انکے جاتے پاشا وہی ہال میں رکھے صوفوں پر دھپ سے گرا
سر پیچھے پشت پر ٹکاتے آنکھیں موندی آنکھوں کے پردے پر
زمل کا سوجا ہوا گال لہرایا اتنا وہ اب جانتا تھا یہ کوئی ٹریٹمنٹ
نہیں تھا کچھ تھا جو اس سے چھپایا جا رہا تھا لیکن اس وقت
وہ زمل پر کوئی سختی نہیں کر سکتا تھا وہ پہلے ہی ٹراما سے
گزر رہی تھی لیکن یہ طے تھا جس دن وہ ٹراما سے نکلے گی اس
دن وہ ایک ایک کو گھسیٹے گا جن کی وجہ سے آج وہ اس

حالت میں پہنچی تھی

-----RidaMalik4561------

ہیلو۔۔۔ سسر صاحب کیسے ہیں آ۔۔۔"وہ دونوں بانہیں پھیلاتا جیلانی کی جانب ہی چہک کر بولتا ہوا آرہا تھا جب اسکے قریب آتے ایک زوردار تھپڑ اسکے گال کی زینت بنا نوفل انکے تھپڑ پر تھوڑا سا نیچے کو جھکتا گال پر ہاتھ رکھے شاک کی سی کیفیت میں سیدھا ہو کر انہیں دیکھنے لگا

یہ تم کیا کر کر آئے ہو۔۔۔؟ وہ سیدھا اسکے منہ پر دھاڑے لیکن نوفل تو اب تک تھپڑ والے سانحے سے ہی نہیں نکلا تھا وہ اب تک عجیب الجھی نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا گھر کے ملازم

کونے کھدروں میں چھپے حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے صبا بیگم اور احمد آج اپنے ننھیال گئے ہوئے تھے

تم اتنے بڑے گدھے ہو گے مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔" وہ پہلے سے زیادہ قوت لگا کر اس پر دھاڑے اب وہ ہوش میں آیا تھا ورنہ کان تو سن ہی ہو گیا تھا اتنا بھاری ہاتھ وہ بھی اس بڑھاپے میں اسے حیرت ہوئی

کیا کر دیا میں نے۔۔۔" وہ عجیب کوفت میں مبتلا ہوتا ایسے پوچھ رہا تھا جیسے اسے تو پتہ ہی نہیں تھا

یہ مجھ سے پوچھ رہے ہو۔۔۔؟ پاشا کے بندے کتے کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں کیا ضرورت تھی اسکی بیوی کو ہاتھ لگانے کی اپنی موت کو خود دعوت دی ہے تم نے اب دیکھنا تم پاتال میں بھی چھپ جاؤ گے وہ تمہیں وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالے گا۔۔۔"

وہ جو اتنا خوش ہوتا آرہا تھا جیسے کوئی ورلڈ کپ جیتا ہو یہ
سن کر خوشی جیسے جھاگ کی طرح بیٹھ گئی چہرے کا رنگ
ایک دم متغیر ہوا اسکے ذہن میں کومل عکس لہرایا جسے یاد
کرتے اسکے ماتھے کی رگیں تنی
اسکی اتنی ہمت وہ مجھے ڈاج دے گی۔۔۔"اب نوفل دھاڑا تھا
لیکن ایک منٹ اسے اسکا وہ خوف زدہ چہرہ یاد آیا نہیں وہ مر
کر بھی اپنا رشتہ خراب نہیں کرے گی آہ اسے وہ تھپڑ یاد آیا
" جسے دیکھ کر وہ یہ کہتا "اب اتنا بھی تیز نہیں ہو گا یہ ڈاکو
نکل آیا تھا وہ بے اختیار سر تھامتا صوفے پر ڈھے سا گیا وہ ایک
چھوٹی سی غلطی کرتے اس درندے کی نظروں میں آگیا تھا یہ
سوچ کی خطرناک تھی نوفل کو اپنے ارد گرد گھٹن محسوس
ہوئی

ایک تم بچے ہوئے تھے اسکی نظروں سے اب اسکی لسٹ میں ٹاپ
"پر تمہارا نام آئے گا دن گنو تم اب اپنے۔۔۔
بس کر دیں یار۔۔۔" وہ پہلے ہی عجیب سی کشمکش میں مبتلا
ہو رہا تھا اوپر سے جیلانی کی خوفناک باتیں اسے مزید ڈرا رہی
تھیں "کہنے کو وہ دشمن ہے آپکا لیکن تعریفیں اسکی ایسے کرتے
ہیں جیسے بچپن کا یار ہو۔۔۔" اسکی بات پر جیلانی نے
سخت غصّیلی نظروں سے اسے دیکھا
ایک دشمن کو ہی اپنے دشمن کی طاقت کا پتہ ہوتا ہے میں جانتا
ہوں اسے بہت اچھے سے اس لئے ہر کام ایسے کیا کہ کہیں بھی
میرا نام نہ آئے لیکن تم۔۔ واہ داد دینی پڑے گی۔۔۔" آخر میں لہجہ
طنزاً ہوا نوفل کو گھٹن مزید بڑھتی محسوس ہوئی اسے شدّت
سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کاش وہ وقت پیچھے لے

جاتا

اور وہ تھپڑ نہ مارتا اسکا صرف ڈر ہی کتنا سکون دے رہا تھا وہ
ڈری سہمی سی لڑکی اسے کتنی اچھی لگ رہی تھی وہ یہی
خوف تو اسکی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا لیکن یہاں تو اسکا
خود کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز اٹھا تھا خوف آنکھوں میں
صاف پنپ رہا تھا آہ کیا کرے وہ دونوں ہاتھ کی انگلیوں میں سر
کے بال پھنسائے بے اختیار کھینچتا چلا گیا
جیلانی کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر
دیں اسکے ساتھ انہیں اپنا انت بھی بھیانک دکھ رہا تھا تھوڑے
دن پہلے ان بزنس مینز کی موت انکی آنکھوں کے پردے پر لہرا
رہی تھی اسے یاد کرتے انہوں نے بے اختیار جھرجھری لی
تم اٹھو نکلو میرے گھر سے۔۔۔" وہ ایک دم اٹھتے نوفل کے مقابل

آئے نوفل مارے حیرت کے انہیں تکنے لگا

میں کہاں جاؤں۔۔۔" وہ ہاتھ کھڑا کرتے پوچھنے لگا

میری طرف سے جہنم میں جاؤ لیکن اس وقت تمہارا میرے گھر

میں موجود ہونا مجھے بھی اس درندے کی نظروں میں لے آئے

گا اور میں نری موت نہیں مرنا چاہتا سو۔۔۔ نکلو اور کچھ دن اپنی

"یہ منحوس شکل نہ دکھانا۔۔۔

مجھے افسوس ہو رہا ہے آپ پر۔۔۔" وہ جو پہلے سے خوفزدہ تھا

جیلانی کے ہاتھ کھینچنے پر مزید بوکھلانے لگا

اور مجھے ترس آرہا ہے تم پر۔۔۔۔ نجانے کیا سوچ کر تم وہاں گئے

اور سیدھا ہاتھ ہی لگا دیا اس سائکو آدمی کی بیوی کو۔۔۔" انکا

پارا کسی طور کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا نوفل ضبط کے

مارے آنکھیں بند کے گیا تب ہی گھر کی لینڈ لائن پر فون آنے لگا

جیلانی نے دوڑ کر اٹھاتے کان سے لگایا

سرپاشا کے بندے آئے ہیں اندر آنے دوں۔۔۔"اسکا گیٹ پر کھڑا

گارڈ مقابل تھا جس کی بات سنتے جیلانی کے ہاتھ ایک پل کو

فون پکڑے پکڑے کانپے

انکو۔۔۔روکو۔۔دد۔۔۔دو۔۔منٹ۔۔اندر نہ۔۔۔آنے دیناورنہ

تمہیں دنیا

سے باہر کردونگا۔۔۔"گارڈ کو دھمکاتے انہوں نے فون پھینکتے

رخ نوفل کی جانب موڑا

ہمیں آپ کی گاڑی کی چیکنگ کرنی ہے پھر ہی اندر جانے دیں گے

گارڈ کو بروقت یہی بہانہ انکو یہاں روکنے کا سوجاڈرائیونگ

سیٹ پر یاقوت بیٹھا تھا پامیر اسی کے ساتھ تھا انکے پیچھے

انکے بندوں کی دو گاڑیاں اور تھیں برلاس باقی

بندوں کو ہر بس سٹین، ریلوے سٹیشن اور ایئرپورٹ پر پھیلا
چکا تھا اس شخص کا اب باہر جانا تقریباً نہ ممکن تھا
ہاں کر لو چیک تمہاری ماں نکلے گی۔۔۔" گارڈ کی بات سنتے پامیر
کلس کر بولا اسکی بات پر یاقوت کو ہنسی آئی تھی لیکن وہ
ب مشکل ضبط کر گیا پامیر آہستہ آہستہ اپنی فام میں واپس آ
رہا تھا
گارڈ اسکی بات سنتے دانت کچکچا کر رہ گیا پاشا کے بندے نہ
ہوتے تو دیکھ لیتا ہائے حسین خواب لیکن بھیانک انجام
وہ ایسے ہی وقت ضائع کرنے کیلئے گاڑی کی ڈگی کھولنے لگا
جہاں کلاشنکوف رکھی تھیں گارڈ جھرجھری لیتا ڈگی بند کرتے
آگے آیا
جائیں۔۔۔" کہتے بڑا سا آٹو میٹک گیٹ کھلتا چلا گیا یاقوت نے

گاڑی آگے بڑھائی انہیں نہیں پتہ تھا پاشا کیوں اس بندے کو
تلاش کروانا چاہتا ہے لیکن یہ پاشا کا حکم تھا جواب انکو سر
دھڑ کی بازی لگا کر بھی پورا کرنا تھا گاڑی کچھ ہی دیر میں
فرنٹ ڈور کے آگے جا رکی دونوں ایک ساتھ اترے اور اندر داخل
ہوئے سامنے ہی جیلانی ہال کے بیچوں بیچ رکھے بڑے سے
سٹائلش صوفے پر اپنے چہرے کے سامنے بڑا سا اخبار کئے بیٹھے
تھے

ٹھاٹھ ہیں سسر صاحب کے۔۔۔۔" پامیر جیلانی کی ٹانگ پر ٹانگ
دھری دیکھ یاقوت کو چھیڑنے لگا جب اس نے کھا جانے والی
نظروں سے پامیر کو گھورا
میری پھوٹی قسمت کبھی سوچا بھی نہیں تھا میں اس بندے کا
داماد بنو نگا۔۔۔" وہ دانت کچکچا کر اس انداز میں کہتا آگے بڑھ

رہا تھا کہ اسے دیکھ پامیر کا بے اختیار قہقہہ اُمڈ آیا لیکن وہ
روک گیا

ویسے بھابھی کا گھر ہے بڑا اچھا۔۔۔"آج وہ ندیدوں کی طرح جیلانی کے گھر کو دیکھ رہا تھا آتے وہ پہلے بھی تھے لیکن صرف پاشا کے ساتھ یا اسکے کسی کام سے جو کر کے سیدھے تیر کی طرح نکل جاتے تھے لیکن اب تو یہاں کی لڑکی انکے پاس تھی یاقوت کی بیوی تھی یہی احساس اس گھر کو خوبصورت بنا رہا تھا اتنی دیر میں وہ لوگ ہال میں داخل ہوئے جیلانی نے قدموں کی آہٹ سنتے اخبار ہٹایا اور بھنویں اچکاتے سامنے کھڑے یاقوت کو دیکھا ویسے اگر دشمنی نہ ہوتی تو اتنا ہینڈسم اور بہادر داماد پا کر جیلانی نے خوشی سے مر جانا تھا لیکن اسی پل احمد کی آنکھیں یاد آئیں اور نفرت بے اختیار اُمڈ آئی

ایسے کسی شریف آدمی کے گھر گھس آنے پر میں تم پر ایف آئی
"آر کٹوا سکتا ہوں۔۔۔

شریف کدھر ہے شریف آدمی۔۔۔" پامیر یہاں وہاں دیکھتا گویا
شریف آدمی تلاش کرنے لگا اسکے انداز پر جیلانی جل بھن کر
رہ گیا یاقوت نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "میرے سسر
" ہیں تھوڑی عزت سے بے عزتی کرو
ہمیں ایک بندے کی تلاش ہے تمہارے مم۔۔ میرا مطلب آپ کے
گھر

کی تلاشی لینی ہے۔۔۔" آہ یہ سسر داماد والا رشتہ پہلے کی طرح
دھڑلے سے تم بھی نہیں کہہ سکتا تھا ورنہ مشی اسکی کیا حالت
کرتی اسے اپنی حالت پر سوچ کر ہی ترس آیا

کیوں۔۔۔ اور یہاں وہ بندہ کہاں سے آیا۔۔۔" وہ اب بلکل انجان بن

رہے تھے

ہمارا دشمن پہلے یہی تو آئے گا۔۔۔" یاقوت ٹھنڈے لہجے میں بولتا

جیلانی کے پسینے چھٹوا گیا

یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔ بہتر ہو گا نکلو یہاں سے۔۔۔" اسکے انداز پر

یاقوت ایک پل انہیں دیکھتا رہا اور داماد گیری کو بھاڑ

میں بھیجتے اپنی مخصوص ڈاکو پنتی پر اتر آیا اور آگے بڑھ پر

صوفے بیٹھتا ٹانگ پر ٹانگ دھر گیا

پامیر۔۔۔" اپنا نام سنتے پامیر گن نکالتا باقی بندوں کے ہمراہ پورے

گھر میں پھیل گیا جیلانی یہ دیکھ بری طرح سے بوکھلا کر ان

سب کو روکنے ہی لگے تھے لیکن یاقوت کی دھاڑ پر وہی جم سے گئے

میں نہیں چاہتا میری بیوی پریشان ہو اس لئے سسر صاحب

کیوں ایک آدھ گولی کھا کر ہوسپٹل کا چکر لگانا چاہتے سکون

سے بیٹھیں اور میرے بندوں کو اپنا کام کرنے دیں۔۔۔" اسکا لہجہ
ایسا تھا کہ جیلانی کو بے ساختہ اپنی جان ہتھیلی پر محسوس
ہوئی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی واپس سے صوفے پر دھپ سے گرے
بندے گھر کا ایک ایک کونا چھاننے لگے لیکن وہاں ملازموں کے
علاوہ کوئی نہیں ملا ملازم بھی سارے ایک قطار میں کھڑے
ہاتھ باندھے ہوئے تھے
بوس۔۔۔ کوئی نہیں ہے۔۔۔" پامیر کی اطلاع پر جہاں یاقوت کے
ماتھے پر شکنیں ابھری تھی وہی جیلانی نے سکھ کا سانس لیا
کیسے ملتا وہ تو پہلے ہی نوفل کو ایسی جگہ چھپا چکے تھے
جہاں انکی اجازت کے بغیر کوئی روح بھی نہ بھٹکے
یاقوت ایک دم اٹھا اسکے ساتھ ہی جیلانی بھی اٹھے وہ قدم قدم
چلتا آگے آیا جیلانی کے عین مقابل

اگر مجھے پتہ چلا تم نے۔۔۔"تم لفظ پر زور دیا
ہمارے کسی دشمن کو پناہ دی ہے تو اللہّ کی قسم اپنے ہاتھوں
سے ماروں گا تمہیں اور ایک پل نہیں سوچونگا کہ تمہارے ساتھ
میرا کیا رشتہ ہے۔۔۔"بندوق کا منہ جیلانی کے سینے میں پیوست
کرتے برفیلے لہجے میں بولتا باہر نکل گیا اسکے ساتھ باقی کے
بندے بھی نکل گئے یہ اب طے تھا وہ لوگ نوفل کو چھوڑیں گے
نہیں وہ وقتی بچ گیا ہے لیکن زیادہ دن نہیں بچ پائے گا اسی پل
انکو نوفل پر بے تحاشہ غصّہ آیا

پورے دن کی بھاگ دوڑ کرتے کرتے تینوں کے جسم اکڑ چکے تھے بنا
تصویر کے بائیس کروڑ عوام میں ایک ایسے شخص کو ڈھونڈنا

جس کی صرف پیٹھ ان سب نے دیکھی ہو یا بھوری آنکھیں بہت
مشکل تھا صبح کے گئے شام میں مغرب کے بعد تینوں لوٹے تھے
برلاس تو آتے لاؤنج میں رکھے صوفے پر ہی اوندھے منہ گر گیا اسکے
پیچھے ہی پامیر بھی دوسرے صوفے پر گرا یا قوت خود ہی پانی
پینے چلا گیا ساتھ دونوں کیلئے بھی لے آیا
میری ٹانگیں ٹوٹ گئی کوئی دبا دو۔۔۔" برلاس منہ کشن میں
گھسائے آہیں بھرنے لگا
ٹانگیں توڑ ہی نہ دیں نہ یہ ہونگی نہ درد ہو گا۔۔۔" پامیر اسکی
کمر پر دھپ رسید کرتے اٹھ کھڑا ہوا
اللہ پوچھے آپ لوگوں سے ایک تو میری شادی نہیں کروا رہے اوپر
سے خود بھی میرا کوئی خیال نہیں۔۔۔" عنقریب وہ اب رو دینے
والا تھا

شرم کر بڑے بھائیوں کے سامنے منہ سر جھاڑ منہ پھاڑ کیسے
شادی کی بات کر رہا ہے۔۔۔" پامیر چچچ سر ہلاتے افسوس سے
بولا ساتھ ہنسی دبائی اسکی انہی حرکتوں پر انکی ساری تھکاوٹ
دور ہو جاتی تھی برلاس شاہ انکو چھوٹے بھائی کی صورت میں
تحفہ ملا تھا یہ واحد تھا جس کے کالج تک کے دن ان تینوں
بھائیوں نے دیکھ رکھے تھے اسکے بعد جا کر اسے اپنے ساتھ اس
کام میں شامل کیا تھا سب کا انوکھا لاڈلا برلاس شاہ تینوں
بھائیوں کی جان تھا
تینوں بھائیوں کو بھی تو خیال ہونا چاہئے ناں۔۔۔ میرے بچے آپ
لوگوں کے خواب میں آئیں گے دیکھنا تب ہی کچھ سوچیں گے
آپ لوگ۔۔۔" اسکی اس بات پر یاقوت کی ہنسی چھوٹی اسے
دیکھ پامیر بھی ہنس دیا اس نے دونوں ڈھیٹوں کو ایک خفاسی

نظر دیکھا

ویسے بھائی ہمیں کب چھوٹے یاقوت ملیں گے۔۔۔؟ یاقوت کو
دیکھتے سیدھا بیٹھ کر سوالیہ پوچھا جب اسکا سوال کمرے سے
باہر آتی مشی کی سماعتوں میں گونجا اسکا دل دھک سے رکا
کون کون سے احساس تھے جو اس وقت نہیں جاگ رہے تھے لیکن
پھر بھی دل جیسے مٹھی میں آگیا تھا

" جب اللہ کی مرضی ہو گی ابھی ہمارے پاس دو تحفے ہیں ناں
اسکا اشارہ زامل اور زالے کی جانب تھا" اور پھر پامیر صاحب
کے پروڈکٹ بھی عنقریب آنے والے "اپنے ذکر پر پامیر فوراً سیدھا ہوا
"آپ دونوں کو پتہ تھا۔۔۔؟ میں نے تو سوچا تھا سرپرائز دونگا۔۔۔
ساتھ ہی منہ بنایا وہ یہی سوچ کر بیٹھا تھا جب اسے برلاس نے
زامل اور زالے کے ویلکم ہوم کا پلان بتایا تھا وہ تب ہی سب کو

یہ گڈ نیوز دے گا لیکن یہ نمو نے اسکے پلان پر پورا سمندر پھیر
چکے تھے

سرپرائز کیا بچے کو ہاتھ میں لے کر آتے اور کہتے یہ لیں پاشا
حضور میری محنت کی کمائی اپنا شفقت بھرا ہاتھ اس پر پھیر
دیں تا کہ یہ بھی آگے جا کر ٹھاہ ٹھاہ کرے۔۔۔" برلاس کی بات پر
جہاں یاقوت کا بلند قہقہہ گونجا تھا وہی پامیر جوتا اٹھا کر
اسکے پیچھے دوڑا تھا پورے ڈیرے کے گرد ٹوم اینڈ جیری کی
طرح دونوں گھن چکر بنے پھر کی کی طرح گھومیں ہیں وہاں
یاقوت برلاس کی چیخیں سنتے ہنس ہنس کر دھرا ہوتا گیا اس
کی پاشا ہوتا اب پامیر کی گردن دبوچ چکا ہوتا چھوٹے کو
ستانے کے جرم میں یاقوت ہنستا سر نفی میں ہلاتا ہوا کچن کی
جانب بڑھ گیا اسے اس جانب آتے دیکھ پلر کی اوٹ میں چھپی

مشی فوراسے اندر بھاگ گئی گلاس واپس کچن میں
رکھتے اپنے کمرے کی جانب چل دیا مشی اس سے پہلے کمرے
میں جاچکی تھی وہ اکثر یہاں رہتا صدیس کے ساتھ مل کر کھانا
بنوادیتا یا برتن دھلوادیتا مشی کے آنے کے بعد وہ ہنسنے لگا تھا
ورنہ پامیر اور برلاس بھی اس کام میں بری طرح سے ناکام ہو
جاتے تھے زندگی اب رنگین ہونے لگی تھی اور بے رحم وقت سے
امید بھی تھی کہ اب کوئی سیاہ رنگ ان رنگوں میں مل کر اپنے
رنگ میں نہیں رنگے گا
وہ کمرے میں آتے اپنی گھڑی اتارتا سائیڈ ٹیبل پر رکھتے بیڈ پر
بیٹھا بنا یہ دیکھے کہ اسکی شریک حیات بیڈ شیٹ ٹھیک کر رہی ہیں
اندھے ہو نظر نہیں آتا میں بیڈ شیٹ ٹھیک کر رہی۔۔۔" وہ ایکدم
تڑخ کر بولی جب یاقوت کرنٹ کھا کر اٹھتا اسکی جانب مڑا

ایم سو سوری۔۔۔میں نے دیکھا نہیں۔۔۔"کہتے وہ خود بھی اسکے
ساتھ لگ کر کروانے لگا جب کچھ دیکھ وہ ایک دم ٹھٹھکا
یہ تو ٹھیک ہے۔۔۔تم کیا ٹھیک کر رہی ہو۔۔۔؟سیدھے کھڑے
ہوتے
سپاٹ لہجے میں پوچھا جب مشی کچھ گڑبڑائی آج کل وہ بھی
اپنی فرسٹریشن کام کر کر ہی نکالتی تھی اب بھی صحیح چادر
پھر سے ٹھیک کر رہی تھی
اسکو چھوڑو تم کل رات سے کہاں غائب ہو ہاں تمہاری آوارہ
گردیاں ختم نہیں ہوتی۔۔۔"اپنی چوری پکڑے جانے پر الٹا اسی
پر چڑھ دوڑی جو صبح سے بغیر بتائے غائب تھا
او ملکہ عالیہ۔۔۔کل رات کمرے کا دروازہ میں نے بند کیا تھا۔۔۔؟
اب وہ بھی اپنی پوری فارم میں آیا تھا مشی کو ایک دم گزری

رات والی غلطی یاد آئی اسکے سامنے سر پر ہاتھ بھی نہیں مار
سکتی تھی

تت۔۔۔تو تم۔۔۔فف۔۔۔فون نہیں کر سکتے تھے۔۔۔"بولتے اسکی
پاکٹ کی جانب اشارہ کیا
دیکھنا ذرا اپنا موبائل کتنی کالز کی تھی تمہیں لیکن تم تو ایسے
سوئی جیسے آج نہ سوئی تو زندگی پھر کبھی سونے کا موقع
نہیں دے گی۔۔۔"وہ تورات سے بھرا بیٹھا تھا مشی کی ذرا سی
انگلی لگانے کی دیری تھی کہ پھٹ پڑا مشی کی شہد رنگ آنکھیں
چھلک پڑی
زمل کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی دونوں بچوں کو سمبھال رہی تھی
"___
ایسے ہی دروازہ بند کرتی رہی ناں پھر انہی بچوں سے کام چلاؤ

اپنے بچے بھول جاؤ۔۔۔"اسکی بات سیدھی مشی کے دل پر لگی
اور بہت بری طرح لگی وہ نڈھال سی ہوتی وہی بیڈ پر بیٹھ
گئی آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے یہ دیکھ یاقوت ایک ہی
جست میں اس تک آیا انکی لڑائی بس تب تک چلتی تھی جب تک
مشی رونا نہ شروع کردے اسکے بعد یاقوت کے جن بھی توبہ کر
لیتے تھے اسے کچھ کہنے سے
وہ اسکے پاس بیڈ پر بیٹھتا اسکی گود میں رکھا ہاتھ تھام گیا
تم مایوس کیوں ہوتی ہو۔۔۔"اسے خود سے لگاتے رخصار پر ہاتھ
رکھتے محبت بھرے لہجے میں بولا وہ اس سے لگتے شدّت سے
رودی اولاد کے بغیر رشتہ کتنا بے رنگ ہوتا ہے اسکا اندازہ اسے ہو
رہا تھا
مسلسل کوشش کرتے رہنے سے کامیابی مل جاتی ہے۔۔۔"اسکے کان

کے قریب جھکتے شریر ہوتے چھیڑنے لگا جب مشی ایک دم
جز بز سی ہوتی اس سے دور ہوئی
وہ۔۔۔ میں۔۔۔ تھک گئی ہوں۔۔۔" جلدی سے بہانہ کرتی سونے
کیلئے
لیٹنے لگی جب اسکا یہی بہانہ اس پر الٹا پڑ گیا
چلو آؤ دبا دوں۔۔۔" کہتے وہ اوپر چڑھتا بیڈ پر آیا اور بیڈ کراؤن
سے ٹیک لگاتے اپنی دونوں ٹانگیں سیدھی کر کر اسکے لئے جگہ
بنائی اپنی جگہ دیکھ مشی کا دل بے اختیار زور سے دھڑکا وہ
آگے آنے کے بجائے پیچھے ہو گئی
نن۔۔ نہیں اس۔۔ اسکی ضرورت نہیں۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ اور
بولتی یاقوت نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے جانب کھینچ لیا وہ
اب پیٹھ کئے عین یاقوت کے سامنے بیٹھی تھی دل اتنی زور سے

دھڑک رہا تھا مانو ابھی نکل کر پہلو میں آ گرے گا یا قوت دھیرے
دھیرے اپنے فولادی ہاتھوں سے بے حد نرمی سے اسکے کندھے
دبانے لگا ساری شرم ایک طرف لیکن اس کے کندھے دبانے پر مشی
کو ایک دم اپنے جسم سکون سا اترتا محسوس ہوا ہڈیاں جیسے
ٹوٹی ہوئی تھیں اور اب ایک ایک میں سکون سا رمتا پھر سے جڑ
رہی تھیں یہ بھی ایک تھیراپی تھی وہ آنکھیں بند کئے یہ
سکون محسوس کرتی گئی یا قوت کچھ دیر اسکے بالوں کو اپنے
چہرے کو ہلکا ہلکا چھوتے محسوس کرتا رہا لیکن آخر میں ضبط
کھوتے آگے ہوتا اپنی ستواں سی کھڑی ناک اس کے سر سے جوڑ
گیا پہلے تو مشی کو محسوس نہیں ہوا لیکن وہ دھیرے دھیرے
اسکی خوشبو میں بدہوش ہوتے دائیں جانب اسکے کندھے تک
آتا مشی کی نازک سی دودھیا گردن پر اپنے آتش لب رکھ گیا

اسکا لمس محسوس کرنا تھا کہ مشی کے بدن کا ایک ایک رواں
سیکنڈ میں کھڑا ہو گیا وہ کان کے نیچے لب رکھے دھیرے دھیرے
نیچے آنا شروع ہوا
مشی پہلے پہل بیٹھی چھوٹے چھوٹے سانس لیتی آنکھیں بند
کئے اسکے جان لیوا لمس خود میں اتارنے لگی لیکن دھیرے
دھیرے اسکی یہ جان لیوا گستاخیاں بڑھنے لگی تھیں وہ
پٹ سے آنکھیں کھولے بری طرح سے لرز گئی
یق۔۔۔یاقوت۔۔۔" یاقوت کے بہکتے لمس اپنی گردن پر محسوس
کرتے وہ کانپتی ہوئی آواز میں دھیرے سے مخاطب ہوئی
ھمم۔۔۔" لیکن وہ کہاں سن رہا تھا بالوں کے بعد اسکے بدن کی
خوشبو کھینچ کر خود میں اتارتے وہ مدہوش سا ہونے لگا تھا
دھیرے دھیرے اسکے کندھے سے شرٹ سرکاتے اپنے لب

رکھتے مشی کو بری طرح سے لرزنے پر مجبور کر گیا

وہ کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوتی سامنے بیٹھی وہ جن خمار

بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا مشی کو بے اختیار اپنی

شامت آتی محسوس ہوئی اس نے جھٹ سے بیڈ کے کنارے پر پڑا

دوپٹہ اٹھاتے گلے میں لینا چاہا لیکن اس سے پہلے یاقوت اس

دوپٹے کا دوسرا سرا پکڑتے کھینچ کر اپنی کلائی پر گول گول

گھما گیا

ایسے ہی دور بھاگتی رہی تو بچے گوگل سے ڈاؤنلوڈ کر لینا یا

پلے سٹور سے ان سے بھی کام نہ چلے تو دراز یا ٹیمو ایپ پر دیکھ

لینا۔۔۔" وہ اتنا سنجیدہ ہو کر کہہ رہا تھا کہ مشی کو ایک پل

کیلئے وہ از حد سیریس لگا لیکن اگلے ہی پل اس نے وہی دوپٹے

کا سرا کھینچ کر اسکے ساتھ ہی اس نازک سی کلی کو بھی اپنی

جانب کھینچ لیا وہ کٹی ڈال کی طرح بے جان سی ہوتی اپنے
دونوں ہاتھ اسکے سینے پر دھرے بے حد قریب آچکی تھی اتنی
کہ دونوں کی مہکی گرم سانسوں کا حسین تبادلہ ہونا شروع ہوا
تھا سیاہ آنکھوں کا شہد رنگ آنکھوں سے قیامت خیز ملاپ دل
کی تاروں کو بری طرح سے چھیڑ گیا
بچے چاہئے۔۔۔تو اسکے لئے شرم سائیڈ پر رکھنی پڑے گی مسسز
یاقوت پھر دیکھیں۔۔۔کیسے ہر سال گھر میں خوشیاں آتی ہیں
ٹرسٹ می۔۔۔"اس وقت اسکا لہجہ اتنا بھاری تھا کہ مشی کو
اپنا دل بے اختیار رکتا محسوس ہوا اسکی آنکھوں میں نمی
ابھرنے لگی جسے آگے ہو کر یاقوت اپنے پیاسے لبوں سے چننے لگا
اس وقت دونوں ہی ایک دوسرے کی رگ و جان میں طلب بن کر
دوڑنے لگے تھے جسموں کی حرات ایک سی ہونے لگی تھی

وہ آنکھوں سے ہی اسکے خوبصورت چہرے کا طواف کرتے اپنے
پیاسے لب پھر سے مشی کی پیشانی پر رکھ گیا
سکون۔۔۔۔سا سکون تھا اس لمس میں محبت بھری تھی مشی
آنکھیں بند کئے خود بھی اپنا ماتھا اس کے لبوں پر جیسے ٹکا
سی گئی پورا جسم سکون کے سمندر میں ڈوب چکا تھا
کتنی دیر دونوں اسی پوزیشن میں رہے جب یاقوت خود پیچھے
ہوا اور کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگا
سچ میں تھکی ہوئی ہو۔۔۔؟ وہ سوال کچھ اور کر رہا تھا جبکہ
جواب وہ کوئی اور چاہتا تھا مشی سمجھ چکی تھی تب ہی
تی اسے چھیڑنے t شریر سی مسکراہٹ مسکرا کر سر اثبات میں ہلا
لگی یاقوت نے فورا گھورا
تمہیں پتہ ہے جو بیوی شوہر کو اسکا حق دینے سے انکار کرتی ہے

فرشتے اس پر پوری رات لعنت بھیجتے ہیں اور میں نہیں چاہتا
تم پر یہ گناہ آئے۔۔۔"اسکے حق لفظ پر مشی تھوڑی جز بز سی
ہونے لگی
میں آتی ہوں۔۔۔"اپنا ہاتھ چھڑاتے وہ بیڈ سے اترنے لگی
دس منٹ ہیں بس۔۔۔نیک کام میں دیری نہیں کرنی چاہئے۔۔۔"اس
کی بات پر مشی کا منہ کھلا
"دس منٹ۔۔۔ات۔۔۔اتنا کم ٹائم۔۔۔
پانچ منٹ۔۔۔"وہ بجائے بڑھانے کے کم پر آگیا اسکے انداز پر مشی
بیڈ پر پڑا کشن اسے مارتی وارڈروب سے سرمئی رنگ کی نائٹی
نکال کر باتھ روم میں گھس گئی پیچھے یاقوت کا زندگی سے
بھرپور قہقہہ گونجا تھا لیکن صرف کچھ دیر تب ہی اسکی ہنسی
فوراً غائب ہوئی اور وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا کچھ دیر

یونہی ساکت بیٹھے وہ کھسک کر آگے ہوااور سائیڈ ٹیبل کی
دراز سے وہ گولیاں نکالی جو مشی اور یہ دونوں لے رہے تھے اسے
محسوس ہوا تھا جب سے وہ یہ گولیاں لینے لگا ہے اسکا رجحان
مشی کی جانب بڑھنے کے بجائے کم ہو گیا ہے اس نے کچھ
سوچتے ان میڈیسنز کی تصویر اپنے فون میں لے لی سب سے
زیادہ انکی زندگی پر سکون تھی اور ایسے کیسے ممکن تھا کہ
وہی انکے سب سے بڑے دشمن کی دشمنی کی وجہ ہو اور وہ
انہی کی زندگی کو پر سکوں رہنے دے
یاقوت نے ساری میڈیسنز واپس رکھی اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا
گیا نظریں اپنے گورے سرخ پیروں پر تھیں جو مسلسل ہل رہے
تھے سوچوں کا محور کچھ اور تھا کہ تب ہی باتھ روم کا دروازہ
کھلا اور کھلتے ایک مسحور کن خوشبو یاقوت کی ناک کے

نتھنوں سے ٹکرائی اس نے دھیرے سے نظر اوپر اٹھائی سامنے ہی
وہ قاتل حسینہ پیروں تک آتا سلکی عبایہ ٹائپ ڈریس پہنے اپنے
ہلکے گولڈن ڈائی کئے ہوئے یو کٹنگ بال آدھے آگے اور آدھے پیچھے
کمر پر پھیلائے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں
الجھائے گھبرا سی رہی تھی واقعی وہ نازک کلی تھی خوبصورت
کلی یاقوت کچھ اسے یونہی دیکھتا رہا جب وہ قدم قدم چلتی
ڈریسنگ ٹیبل کے پاس گئی اور لوشن اٹھا کر ہاتھوں پر ملنے لگی
مرر میں یاقوت کا عکس اب بھی دکھ رہا تھا اصل جان تب نکلی
جب وہ بیڈ سے اتر کر اپنی جانب آتا دکھائی دیا
یاقوت قریب آتے اسکے معدے سے نیچے ہاتھ باندھے اپنی ٹھوڑی
اسکے نازک سے کندھے پر ٹکا گیا
بہت حسین لگ رہی ہو اس ڈریس میں۔۔۔"اسکی تعریف پر مشی

تھوڑی جھینپ سی گئی اب اسے کیسے بتائے کہ اسے مشی کو
اتنے ہاٹ ڈریس میں دیکھ کر بھی وہ سب اتنا فیل نہیں ہوا جتنا
اسکا حسن دیکھ کر ہوتا تھا
کچھ پل یونہی ٹکٹکی باندھے وہ خود اٹھا کر لوشن اسکی گردن
پر مسلنے لگا اسکے ہاتھ اپنی گردن کو چھوتے محسوس کر کر
مشی دھیرے سے آنکھیں بند کر گئی کب وہ ہاتھوں سے اپنے لب
اسکی گردن پر مسلنے لگا پتہ ہی نہیں چلا مشی اسکے حصار میں
سمٹنے لگی کمرے میں اس وقت گھمبیر خاموشی میں دونوں کی
بھاری سانسوں کو آواز گونج رہی تھی
وہ طرح مشی کو بانہوں میں بھرے بیڈ تک لایا اس دوران نظریں
ایک پل کیلئے بھی مشی کی لرزتی پلکوں سے نہیں ہٹی تھیں
اسے لٹاتے وہ خود کی شرٹ دھیرے دھیرے ریموو کرنے لگا

مشی میں اتنی ہمت نہیں رہی کہ وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھ
لیتی یہ وقت اسکی اسکی نازک جان کو لبوں تک لے آتا تھا
کچھ ہی لمحے بعد مشی کو اپنا آپ اسکے مضبوط حصار میں
گھرا محسوس ہوا وہ مزید کانپنے لگی مانو باہر کی ساری سردی
آج انہی کے کمرے میں جمع ہو گئی ہو
کانپنا بند کرو۔۔۔"شدّت سے بھاری ہوتی دھیمی آواز میں وہ اس
کے کان کے قریب ہوتے سرگوشی نما انداز میں بولا جب اسکی
گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرتی مشی کا دل
ایک دم ہتھیلی پر دھڑکنے لگا
تمہارا یوں کانپنا مجھے وحشی بننے پر مجبور کر رہا ہے۔۔۔جو
میری نازک بیوی سے برداشت نہیں ہو گا۔۔۔"وہ دھیرے دھیرے
وہی اسکے کان کے نیچے لب رکھتا چومتے شدّت سے چور لہجے

میں گویا ہوا کمرے میں گہری خاموشی میں یاقوت کی مدھم
سی سرگوشی نما آواز مشی کو ایک کڑے امتحان میں ڈال رہی تھی
لل۔۔۔لائٹس آف۔۔۔ک۔۔کردو۔۔۔"وہ بند آنکھوں میں بھی
یاقوت
کی بے باک لودیتی نظریں اپنے نازک بدن کے آر پار ہوتی محسوس
کر رہی تھی
"کیوں۔۔۔کیا پتہ روشنی میں شاٹ صحیح نشانے پر لگ جائے۔۔۔
اسکی اس حد تک بے شرمی پر مشی سر تا پیر سرخ غلاب سی
بن گئی چہرہ ایسے سرخ ہوا تھا مانو ابھی خون چھلکے گا اس
نے جھٹ سے ایک دھپ یاقوت کی کمر پر رسید کی
تم بہت بد تمیز ہو۔۔۔"مارے شرم وحیا کے وہ اتنا ہی بول سکی
اور تم بہت خوبصورت۔۔۔"یاقوت کے جواب پر مشی کا دل بہار

کی طرح کھل سا گیا آنکھیں ہنوز بند تھیں

مسسز یاقوت آپ اپنی آنکھیں کھولنا پسند فرمائیں گی اتنے نیک کام میں آپ کی حسین آنکھیں مجھے حوصلہ دیں گی۔۔۔" وہ مشی کے اوپر دونوں ہاتھ اس کے سر کے دونوں اطراف میں رکھے بھی چھیڑنے سے باز نہیں آرہا تھا

"شٹ اپ۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ سمجھ گیا مطلب جب کرناسب کچھ میں نے ہے تو آپ کیوں آنکھیں کھولیں گی ٹھیک۔۔۔" اسکا یہ بولنا تھا کہ مشی پٹ سے آنکھیں کھول گئی اور یاقوت وہی کا وہی رک گیا آہ یہ شہد رنگ آنکھیں جو اس وقت آئی لائنز سے مزید خوبصورت لگ رہی تھیں یاقوت کو اپنا سارا وجود ان میں ڈوبتا محسوس ہوا

اسے اپنے اتنے قریب دیکھ مشی ایک دم گھبرا گئی ہتھیلیاں پسینے

سے تر ہونے لگی

اسکے چہرے پر پھیلے حیا کے رنگوں سے محفوظ ہوتے یاقوت

دونوں آنکھوں کو بے حد نرمی سے چومنے لگا ایک ٹھنڈک سی

تھی اسکے لمس میں جو مشی کو اپنے بدن میں اترتی محسوس

ہوئی اور پھر یاقوت نے اسے دھیرے سے اپنی بانہوں میں جکڑا

اور مشی کا وجود لرز کر رہ گیا دھیرے دھیرے درمیان کے فاصلے

مٹتے چلے گئے مشی کی پلکیں لرز رہی تھیں پورا بدن کسی

سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا اور بڑھتی رات کے ساتھ وہ

اپنی تشنگی اسکے نازک بدن پر

مٹا رہا تھا اپنی محبت اس پر نچھاور کر رہا تھا صبح کی پو

پھوٹنے تک مشی کا وجود تھک کر چور ہو چکا تھا جب یاقوت نے

اسے سونے کی اجازت دی اور وہ وہی اسکے بازو پر سر رکھے

سینے سے لگتی گہری نیند کی وادیوں میں جا گری

-------Anisa♥-------

صبح کی پو پھوٹ چکی تھی باہر ایک سنسنی سی پھیلی ہوئی
تھی یقیناً آج پھر دھند جم کر برس رہی ہو گی ایسے میں سب ہی
چرند پرند اپنے گھونسلوں میں دبک کر بیٹھے تھے لیکن پاشا کے
بندے جو نہ گرمی محسوس کرتے تھے نہ سردی وہ صرف اپنے
کام پر ہوتے تھے ابھی بھی فائرنگ کی آواز گونج رہی تھی جس
سے زامل بار بار ڈرتا ور ہا تھا زمل دونوں کو لئے کمرے سے باہر
آگئی تھی خود بھی گرم شال میں لپٹی ہوئی تھی ساتھ دونوں
بچوں کو بھی اونی کپڑے پہنا رکھے تھے آدھے افراد اب تک اٹھے
نہیں تھے کومل جلدی اٹھ کر باہر زمل کے قریب ہی بیٹھی تھی
وہ بھی تھوڑی تھوڑی موٹی ہونے لگی تھی پیٹ بڑھ رہا تھا جس

پر اکثر اب وہ شال رکھتی تھی

کیا سوچا تم نے۔۔۔"زمل جو باہر کی جانب بہتے جھرنے کو دیکھ رہی تھی کومل کی آواز پر اسکی جانب متوجہ ہوئی اور گہری سانس خارج کی

مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ ہبی چھوڑ دیں گے میں یہ مر کر بھی نہیں سوچ سکتی لیکن۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی

لیکن۔۔۔؟

لیکن کیساری ایکٹ کریں گے غصّے میں کیا کریں گے یہی نہیں آ رہا سمجھ۔۔۔اور میں بتا بھی دوں تو وہ شیطان یہ نہ سمجھ لے کہ آپ نے ہبی سے کچھ کہا اور وہ آپ کے اور پامیر بھائی کے رشتے کو خراب کر دے۔۔۔"اسکی اپنے لئے فکر دیکھ کومل کے لبوں پر مسکراہٹ آئی

میری فکر مت کرو میں نے اللہّ سے معافی مانگی تھی اور وہ جب
اپنے بندوں کو معاف کر دے تو انکے راز پر بھی پردے ڈال دیتا
ہے مجھے یقین ہے اب ہمارا رشتہ خراب نہیں ہو گا تم ہمت کرو اور
"بتادو زیحال کو۔۔۔
کیا بتانا ہے۔۔۔" پیچھے سے زیحال کی آواز پر دونوں اپنی اپنی
جگہ یکدم اچھل کر پڑی چہرے کا رنگ یکدم اڑا وہ دونوں کو
ہی باری باری جانچتی نظروں سے دیکھتا آگے آکر سنگل صوفے
پر براجمان ہو گیا آج وہ جلدی اٹھ کر فریش بھی ہو گیا تھا
بلیک پینٹ کوٹ میں وائٹ بٹنوں والی شرٹ پہنے ہاتھ میں
برانڈڈ واچ بال سلیقے سے پیچھے کی جانب جمائے بڑے ہی نک
سک سے تیار بیٹھا تھا یقیناً آج اسے کہیں باہر جانا تھا اس وقت
اپنی اس تیاری سے وہ زمل کے زور سے دھڑکتے دل کی وجہ بنا تھا

ک۔۔۔کچھ نہیں آپ کے لئے ناشتہ بنوادوں آپ کہیں جارہے ہیں؟

وہ بات پلٹتی الٹا سوال کرنے لگی

ہاں اپنے سسرال۔۔۔"اسکی بات سنتے صوفے سے اٹھتی زمل

واپس سے بیٹھ گئی سسرال نام پر اسکا دل ایکدم ڈوب کر ابھرا تھا

"مم۔۔۔مطلب۔۔۔

"مذاق کررہاہوں۔۔۔ایک ڈیل کیلئے جانا ہے ناشتہ لگواد واورہاں۔

وہ اٹھنے ہی لگی تھی جب دوبارہ رک سی گئی

جو بات بتانی تھی وہ یادرکھنا آکر پوچھوں گا۔۔۔"آہ اسکا دماغ

مجال ہے جو کوئی بات بھول جائے وہ زمل کو چھوڑے اپنے

بچوں کی جانب متوجہ ہوگیا جو اپنے باپ کو دیکھتے مزید

جوش میں آگئے کومل نے زمل کی جانب پلکیں جھپکا کر تسلی

دی اور خود اٹھ کر پامیر کو جگانے چلی گئی

کچھ ہی دیر میں سب ڈائننگ ٹیبل پر جمع تھے مشی جلدی جلدی
میں بال ایسے ہی گیلے چھوڑ کر باہر نکل آگئی تھی جسے اب
کو مل جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی یقیناً بعد میں مشی
کی ان دونوں سے توبہ ہونے والی تھی کیونکہ دونوں ہی آنکھوں
ہی آنکھوں میں اسے چھیڑ رہی تھیں

زمل کا ٹریٹمنٹ بھی پورا ہو گیا میں آج اپنے اپارٹمنٹ میں شفٹ
ہو جاؤنگا۔۔۔" کھانا کھاتے زیحال نے گویا سب کے سروں پر دھماکا
کیا تھا اسکی بات پر سب سے زیادہ برلاس کا منہ لٹکا تھا جوان
سب کے جاتے پھر سے اکیلا ہو جاتا اتنی مشکل سے اسے ایک
فیملی ملی تھی

کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہم ایک ساتھ رہ لیں۔۔۔" برلاس کا لٹکا
منہ دیکھ یاقوت بول پڑا زیحال نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ

فورا نظریں جھکا گیا پھر اس نے باقی سب کو بھی دیکھا جن
کی حالت برلاس سے جدا نہ تھی
آج شمس کو بلا لینا کچھ نقشے دکھادے گا جوان سب کو "زمل
کومل اور مشی کی جانب اشارہ کیا" پسند آئے اسی پر کام شروع
کروالینا۔۔۔"اسکی بات سمجھتے سب سے پہلے برلاس چیخا تھا
واؤ مطلب اب بچے ہمیشہ میرے پاس رہیں گے یاہو۔۔۔۔"اسکے
اس طرح اچھلنے پر سب کے قہقہے بلند ہوئے زیحال سب کو
خوش دیکھ گھر کے بڑے سربراہ کی طرح خوش ہوا تھا وہ تھا
بھی سب کی خوشیوں کا خیال رکھنا اسکا اولین فرض تھا
ناشتہ کرتے وہ نکل گیا اسکے ساتھ ہی پامیر اور یاقوت بھی
برلاس کا پروگرام کچھ اور تھا
تمہیں سونا ہے تو سو جاؤ یہ ہم کرلیں گے۔۔۔"کومل مشی کو

دیکھتی مسکراہٹ بمشکل دباتی بولی زمل تو بچوں میں لگ گئی
لیکن دیکھ انہی کی طرف رہی تھی ساتھ ہنس بھی رہی تھی
میں کیوں سوؤں گی اس وقت۔۔۔"وہ واقعی نہیں سمجھی تھی
ظاہر ہے رات نیند پوری نہیں ہوئی ہو گی۔۔۔"اسکی بات پر مشی
کے ہاتھ میں پکڑا جگ گرتے گرتے بچا وہی دونوں قہقہے
مار کر ہنسنے لگی مشی جھٹ سے منظر سے غائب ہو گئی

------Areesha_Hashmi♥-------

وہ اپنے دھن میں بالوں میں ہاتھ پھیرتا سیٹی مارتا ہوا گھر میں
داخل ہوا تھا سب کے ساتھ رہنے کے پلان کے بعد سے وہ اسی
طرح ہواؤں میں اڑ رہا تھا مانو کوئی پرائز بانڈ نکل آیا ہو اب تو
کومل کے لئے اپنا دل وہ صاف کر چکا تھا اور اب وہ بھائیوں کا
نہیں تینوں بھابھیوں کی بھی جان تھا ان رشتوں کا احساس ہی

بہت خوبصورت تھا

وہ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا مرچی کا بھبھوکا ناک کے

نتھنے سے ٹکراتے ایک زوردار چھینک ماری ایک کے بعد ایک

چھینک مارتے وہ کچن کی جانب آیا جہاں ماہم کچھ بنا رہی تھی

لیکن اسکی چھینکیں سنتے وہ ایک ہی جست میں اس تک آئی

یہ۔۔۔یہ کیا۔۔۔آچھووو۔۔۔۔"ایک اور چھینک "کر رہی ہو"ایک

اور

چھینک۔۔۔ماہم اسکی حالت دیکھتی پریشان سی ہو گئی شاید

برلاس کو اس سے الرجی تھی وہ ایک دم چھینکوں میں پاگل

ہو گیا تھا وہ بھاگ کر چلہا بند کرتی اس تک آئی اور بازو تھامتے

باہر صوفے پر لے آئی کتنی ہی دیر وہ اسی طرح چھینکوں میں

نڈھال رہا آخر میں جا کر تھوڑی تھمی ناک لال ہو گئی تھی بال

ماتھے پر بکھر گئے تھے

تم میرے کچن میں گھسی کیا کر رہی تھی۔۔۔"ٹھیک ہوتے فورا اٹھااور اسکے مقابل کھڑا ہوا

وو۔۔وہ میں۔۔ فش فرائے کر۔۔رہی۔۔۔ تھی۔۔۔"وہ کچھ نادم سی ہوتی بولی

تمہیں کیا ضرورت تھی صدیس مر گیا ہے اسے کہہ دیتی اور پلیز اب تمہیں جانا چاہئے خوامخوہ میرے نکاح سے پہلے طلاق ہو جائے گا۔۔۔"وہ جھنجھلا کر اپنی دھن میں کیا بول گیا اسے خود بھی اندازہ نہ ہوا اماہم کی آنکھیں اسی پل نمکین پانی سے لبا لب بھرنے لگی

ایم۔۔سوری۔۔۔میرا۔۔۔دل۔۔۔چاہ رہا۔۔۔تھا فش کھانے کا ۔۔۔"وہ سر

جھکاتی انگلی کی پور سے آنکھیں صاف کرتی دھیمی آواز میں
بولی جب برلاس ایک دم ٹھٹھکا اور احساس ہوا
اچھا۔۔۔رونا مت۔۔۔جاؤ بنالو۔۔۔میرے لئے بھی ایک کپ کافی بنا
دو میں ابھی فریش ہو کر آیا۔۔۔"اپنی بات کا احساس ہوتے وہ
جلدی سے بولتا وہاں سے کھسکنے لگا
یااللہّ اب اسکے ہاتھ کی کافی بھی پینی پڑے گی چل برلاس
بیٹا تو تو گیا۔۔۔کام سے" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا اپنے کمرے
میں چلا گیا پیچھے ماہم تو اسکی کافی کا سن کر ہی چہک اٹھی
تھی اس کے پیچھے تو نکاح والی بات بھی بھول گئی اس کے
آنے سے پہلے پہلے وہ اپنے اور برلاس کیلئے کافی بنا چکی تھی
فش تو وہی چھوڑ دی جس چیز سے آپ کے محبوب کو تکلیف
پہنچے آپ کو چاہئے آپ وہ چیز چھوڑ دیں

وہ ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے بالوں کو ہاتھ مار کر سکھاتا
کمرے سے نکلتا دکھائی دیا گیلے جسم پر شرٹ کہیں کہیں سے
چپک کر اسکے کسرتی بدن کو نمایاں کر رہی تھی اس وقت ماہم
کی جگہ کوئی اور لڑکی بھی ہوتی تو اسکے ان مسلز پر اپنا سب
کچھ وار بیٹھتی وہ اسی طرح دیکھتی رہی جب تک وہ اسکے
سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھ نہ گیا

ویسے تمہاری فیملی نے کب واپس آنا ہے ابروڈ سے تمہیں کافی
دن ہو گئے یہاں۔۔۔"اسے
بیٹھتے ماہم کی بات یاد آئی جب وہ اسے واپس لا رہا تھا تو گھر
میں کسی کے نہ ہونے کی وجہ اس نے یہی بتائی تھی جس کی
وجہ سے وہ بھائی اسے یہاں برداشت کر رہے تھے اب اتنے تو
خود غرض نہیں ہو سکتے تھے کہ اپنا کام نکلواتے اسے چلتا کریں

جب تک وہ خود نہ جانا چاہیں اور ماہم نے خود برلاس کو کچھ
دن یہی رہنے کا کہا تھا اسے بھی کوئی مسلہ نہیں ہوا (یہ تو اسی
بچارے کو پتہ تھا)
وہ۔۔۔میں۔۔تم سے۔۔کچھ۔۔۔کہنا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ جھجھکتے
ہوئے بولنا شروع ہوئی جب برلاس کا پورا جسم سماعت بن گیا
وہ اسی طرح دم سادھے اسکی باتیں سنتا گیا

----------khan_zadi♥----------

زین نے رو رو کر گھر سر پر اٹھا رکھا تھا فہد اس وقت آفس میں
موجود تھے پیچھے سے پورے گھر میں صرف فرح اور زین تھے
زین ایک سال کا ہونے والا تھا اسی کے ساتھ اسکا اپنی ماں کو
تنگ کرنے کا کام بھی بڑھ چکا تھا وہ کچھ بھی کھانے کو اسکے
ہاتھ میں پکڑاتی وہ اپنے ننھے ہاتھوں میں بھینچ کر چور چور

کرتا سارے فلور پر بکھیر دیتا اس وقت بھی اسکے ہاتھ میں
بسکٹ فرح پکڑا کر گئی تھی جسے کھایا کم اور اس نے گرایا
زیادہ تھا اور اب رو بھی خود ہی رہا تھا تب ہی اسکے سامنے ایک
سوٹڈ بوٹڈ بے حد وجیہہ شخص آکر بیٹھا جسے دیکھ زین رونا
بھولتے اسے دیکھنے لگا
ہیلو سالے صاحب۔۔۔۔"اسکی خوبصورت مردانہ آواز گونجی

وہ بچہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گیا اسکی خوبصورت شکل
انجانی تھی اس سے پہلے وہ صورت زین نے نہیں دیکھی تھی وہ
سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتا بابا۔۔۔بابا بولنے لگا جو اب تک دو
لفظ ماما اور بابا اس نے سیکھے تھے وہ شخص وہی اسکے سامنے

زمین پر الٹی پلٹی مارے بیٹھ گیا اور وہاں رکھے پیکٹس سے
بسکٹ نکال کر زین کو کھلانے لگا وہ بھی رونا بھولتے خوشی سے
ہاتھ پیر مارتا کھانے لگا ساتھ وہاں پڑے کھلونوں کو الٹ پلٹ
کرنے لگا اس شخص کی نظریں اس بچے کے چہرے پر ہی مرکوز
تھیں جب اپنے عقب سے ایک آواز آئی
تم کون۔۔؟ اور میرے گھر میں کیسے گھس آئے۔۔۔"فرح کی جانب
اسکی پیٹھ تھی وہ شخص بسکٹ رکھ کر ہاتھ جھاڑتا اٹھا تا اور
چہرے پر ایک شریر مسکراہٹ لئے اسکی جانب مڑا فرح اسے
دیکھتے ایک پل کو مبہوت سی ہو گئی وہ شخص مکمل حسن
کا پیکر تھا جو خود کو دیکھنے والوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا
تھا یوں کہ وہ کچھ دیر کچھ بول ہی نہیں پاتے تھے جب تک وہ
خود نہ انکو ہوش میں لائے

ان قاتلانہ نظروں سے دیکھ کر کیوں دوسری بار طلاق لیناچاہتی
ہیں مائے ڈئیر یسٹ ساسومام۔۔۔اس دفع پتہ نہیں میرے سسر
جیسے شریف آدمی ملیں یانہ ملیں آپ جیسی فتنہ کو جھیلنے
کے لئے۔۔۔"اسکی خوبصورت آواز کے سحر سے نکلتے اسکے لفظوں
پر غور کرتے فرح کو تومانو پتنگے ہی لگ گئے
کون ہو تم۔۔۔اور یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔میرے گھر میں اندر
کیسے آئے۔۔۔"تابڑ توڑ ایک ہی سانس میں سوال کرتی ہتھے سے
ہی اکھڑ گئی اصل میں طلاق والی بات تو صرف فہد کو پتہ تھی
وہ اب ایک انجان کے منہ سے سن کر اسے اندر ہی اندر جھٹکا لگا تھا
ویسے بری بات۔۔۔داماد پہلی دفع آئے اور کھڑے کھڑے آپ اس
سے سوال کر رہی ہیں دیٹ از ناٹ فئیر آپ کی شکایت کرنی پڑے
"گی احکام اعلی سے ویسے کب تک واپس آئیں گے آفس سے۔۔۔

کہتے وہ خود ڈھیٹوں کی طرح جا کر سامنے لاؤنج میں رکھے
صوفے پر براجمان ہو گیا فرح اسکی اس قدر ڈھٹائی پر دنگ رہ گئی
کیا داماد کونسا داماد۔۔۔؟ وہ اب بھی نہیں سمجھی تھی یا شاید
اس شخص کی پرسنالٹی دیکھ کر وہ چاہ کر بھی اسے زمل سے
مناسبت نہیں دے سکتی تھی کہاں یہ اور کہاں وہ (انکی سوچ)
ویٹ۔۔۔" کہتے اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور
ایک نمبر ڈائل کیا کال کی جو پہلی رنگ پر اٹھالی گئی ساتھ ہی
سپیکر بھی آن کر لیا
"صدیس بی بی سائیں کے پاس فون لے کر جاؤ۔۔۔
جی پاشا۔۔۔" مقابل نہایت ادب سے بولتا شاید وہی جا رہا تھا فرح
یہ دیکھ خود بھی لاؤنج میں آئی اور سوالیہ نظروں سے
دیکھنے لگی تب ہی سامنے سے ایک میٹھی سی آواز ابھری جسے

سنتے فرح کی آنکھیں پھٹی کان خرگوش کی طرح کھڑے ہو گئے

"جی ہبی۔۔۔

کیا کر رہا تھا میرا بے بی۔۔۔"زیحال کے پوچھنے کی دیری تھی اور

وہ جو کب سے بھری بیٹھی تھی شروع ہو گئ

ہبی آپ کب آئیں گے آپ کے اس شہزادے نے میری ناک میں دم

کر

دیا آپ کو پتہ ہے اس نے زالے کے آج بال پکڑ لئے اور چھوڑے بھی

نہیں توبہ توبہ اتنی مشکل سے چھڑوائے آپ ڈانٹنا اسے۔۔۔"اسکی

بات سنتے پاشا کی ہنسی ابھری

او کے میری جان میں ڈانٹوں گا۔۔۔"فرح زمل کی آواز

پہچانتے بے جان سی ہوتی صوفہ تھام گئ وہ آواز سے زیادہ اس

کے خوش ہونے اور ماں بن جانے کا جھٹکا تھا بہت بڑا جھٹکا

آپ کب آئیں گے۔۔۔"اب کی بار محبت تھی لہجے میں

"کچھ پرانا حساب ہے چکتا کرتے ساتھ اپنے بے بی کے پاس۔۔۔

اچھا آتے ہوئے زالے کی پونی لیتے آنا۔۔۔"اب کی بار زیحال کی

ہنسی مزید گہری ہوئی

واٹ۔۔۔پونی؟میری جان میری بیٹی اٹھائیس دن کی ہے اور

تم ابھی سے ربڑ بینڈ منگوا رہی ہو۔۔۔"وہ جان بوجھ کر بات لمبی

کر رہا تھا زمل کی چہکتی آواز سن کر فرح کے چہرے کے اڑتے

رنگ دیکھ اسے مزہ آرہا تھا

ہاں تو جو بال آپ کے بیٹے نے پکڑے تھے انکو تو باندھ دوں ناں

اگلی بار پکڑ لئے تو۔۔۔؟وہ بات کرتے ہوئے اتنی کیوٹ لگ رہی تھی

کہ زیحال کا دل کیا ابھی جا کر اسے خود میں بھینچ لے

"نہیں پکڑے گا ہم بال کٹوا دیں گے۔۔۔انکے عقیقے پر۔۔۔

نہیں۔۔۔"آگے سے اسکی اتنی بڑی چیخ سنتے زیحال نے موبائل تھوڑا دور کیا

آپ زامل کے بال کٹوالیں زالے کے نہیں کٹوانے دونگی۔۔۔"صاف دھمکی دی

اوکے جیسے آپ کا حکم میں اب کام کرلوں۔۔۔؟اجازت طلب کی

ہاں کرلیں اور آتے ہوئے میرا فون بھی لانا اگلی بار میں اپنے فون

"سے کال کرونگی آپ کو۔۔۔

اوکے میرا بچہ خیال رکھنا اپنا۔۔۔"کہتے وہ فون رکھنے ہی لگا تھا

کہ زمل کی آواز پھرا بھری

"ہبی۔۔۔

ھممم۔۔۔"مختصر سا جواب دیا

امماں۔۔۔"اسکی اتنی بڑی کس پر زیحال نے آنکھیں پھاڑے فرح

کو دیکھا جواب تک اسی جھٹکے سے باہر نہیں نکل پائی تھی کہ
سامنے چہک چہک کر بولتی لڑکی وہی ہے جسے کل تک یہاں تین
وقت کا کھانا ٹھیک سے نہیں ملتا تھا اور وہاں وہ ملکہ بنی راج
کر رہی تھی وہ بھی سامنے بیٹھے بے حد وجیہہ شخص کی بیوی
بن کر عنقریب اسے ہارٹ اٹیک آنے والا تھا وہ بے اختیار دل کے
مقام پر ہاتھ رکھ گئی
بدلہ رات کو دونگا۔۔۔لوویو" ٹھک کال بند اسکی آخری بات پر
فرح ہوش میں آئی اور ایک جھٹکے میں اسکے سامنے صوفے پر
نمک کے مجسمے کی طرح ڈھے سی گئی اسکی یہ اڑی رنگت دیکھ
زیحال کو مزہ آرہا تھا لیکن کال بند ہوتے چہرے کے تاثر سخت ہوئے
اب بھی پوچھنا ہے کہ میں اس گھر کا داماد کیسے ہوں۔۔۔؟اس
کے سوال پر وہ بے اختیار نفی میں سر ہلانے لگی اور پھر خود ہی

گڑ بڑا بھی گئی

ویسے کہیں میری بیوی کی تصویر نہیں لگی ہوئی۔۔۔" کہتے اس

نے یہاں وہاں دیواروں پر نظر دوڑائی

اچھی بات ہے لگنی بھی نہیں چاہئے ہر کوئی اسے آتے جاتے دیکھے

یہ مجھے پسند نہیں خیر اب آپ بتائیں۔۔۔اگر تو صدمے سے نکل

آئی ہیں تو۔۔۔" بولتے ساتھ ایک آئی برو اچکائی اسکے نارمل انداز

پر وہ بھی ایک دم تڑخی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔میری بیٹی کو کڈنیپ کر لیا اور اتنی

"ڈھٹائی سے یہاں بیٹھے ہو میں ابھی پولیس کو کال کرتی ہوں۔۔

کہتے اس نے جھٹ سامنے ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا اور پولیس کو

کال ملانے لگی پاشا ایک بازو کی کہنی صوفے کے ہتھے پر ٹکائے

ہاتھ پر ٹھوڑی اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ

رہا تھا جیسے اسکے کہے کا کوئی اثر نہ ہوا ہو اتنے میں سامنے سے
آواز ابھری
ہیلو۔۔۔ہیلو انسپیکٹر۔۔۔مجھے ایک مجھے ایک ایف آئی آر کروانی
پلیز آپ میرے گھر آجائیں۔۔۔"اسکی بات پر مقابل پولیس
آفیسر نے اسکا نام پتہ پوچھا اور پھر اسکا جس کے خلاف ایف
آئی آر کروائی جارہی تھی
نام۔۔۔نام کیا ہے تمہارا۔۔۔"وہ انسپیکٹر کے نام پوچھنے پر سامنے
بیٹھے ڈھیٹ سے مخاطب ہوئی
پاشا بے۔۔۔"مطمئن جواب دیا
اس کے بتاتے فرح نے انسپیکٹر کو اسکا نام بتایا اس انسپیکٹر کا سامنے
پیپر پر چلتا ہاتھ میں پکڑا پین ایک جھٹکے میں رکا
او بی بی بھری دوپہر میں چرس پی رکھی ہے کیا جانتی ہو کس

"کا نام لے رہی ہو۔۔۔

ک۔۔۔ کس کا۔۔۔؟ پولیس کے جھاڑتے اسکا جوش پھیکا پڑا

وہ گینگسٹر ہے ایشیا کا سب سے بڑا اور خطرناک مافیا ڈان۔۔۔ اور

جو پتہ تم نے بتایا اسے تو وہ جگہ بھی پتہ نہیں ہو گی رکھ فون

موڈ خراب کر دیا پاگل عورت۔۔۔" پولیس والا خود ہی کال بند کر

گیا فرح منہ کھولے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھنے لگی ہاتھ میں

پکڑے فون سمیت پورا جسم ہولے ہولے لرزنے لگا لیکن مقابل کے

اطمینان میں رتی بھر بھی فرق نہ آیا

کام چیک کرو کہتی ہے پاشا بے یہاں آیا ہوا کورنگی۔۔ ہاہاہا یہ

عورتیں کسی بھی آتے جاتے لٹیرے کو پکڑ کر پاشا بے بنا دیتی ہیں

اس انسپیکٹر نے فون بند کرتے سامنے بیٹھے حولدار کو دیکھتے

فرح کی بات مذاق میں اڑائی وہ بھی زوردار قہقہہ مار کر ہنس دیا

اس شخص کو کورنگی کا پتہ بھی ہو گا۔۔۔"اس بات پر دونوں کا اور زوردار قہقہہ بلند ہوا

فرح بے یقین سی ہاتھ کی انگلیاں مروڑتے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتی رہی جو ایک لمبی سانس خارج کرتے سیدھا ہو کر اس کی جانب متوجہ ہوا

اب بھی کوئی تعارف باقی ہے یا بس۔۔۔؟اسکے سوال پر فرح جھٹ سے سر نفی میں ہلا گئی

گڈ۔۔۔"وہ کچھ مطمئن ہوا"مجھے کچھ سوالوں کے جواب چاہئے سیدھے سیدھے دینا ٹیڑھا میرا دماغ کافی ہے اوکے۔۔"اس کے اوکے بولتے وہ سر اثبات میں ہلا گئی

سانس تو لے لیں ساسو مام کیوں بھری جوانی میں میرے سسر کو بیوہ کر رہی ہیں۔۔۔"آہ اسکی ڈھٹائی میں اب بھی کوئی فرق

نہیں آیا تھا اس کے کہتے فرح نے ایک سسکی لی اتنے میں زین بھی
رونے لگا لیکن اسی وقت کوئی ایک اور کھلونا ملتے وہ چپ ہو گیا
زمل۔۔۔بلیوں سے کیوں ڈرتی ہے۔۔۔صاف اور کھرا جواب
۔۔۔۔"اس
کا لہجہ ایسا تھا کہ فرح نے بمشکل تھوک نگلا

وہ رات۔۔۔۔۔۔۔

نوفل اسکے دونوں ہاتھ تھامے پیچھے تکیے پر پن کئے اسکی گردن
کو جابجا سے چوم رہا تھا ڈر کے مارے وہ بچی اپنے حلق سے
آواز تک نہیں نکال پا رہی تھی فرح کے نام پر وہ اس قدر خوف
میں مبتلا ہو گئی تھی

تب ہی اسکے نیچے پڑی اسے خود کو کسی درندے کی طرح
نوچتے دیکھ روتی رہی تب ہی باہر کا دروازہ کھلا اور سامنے
کھڑی فرح کی آنکھیں وہ منظر دیکھ حیرت سے پھٹی کی پھٹی
رہ گئی وہ شاک کی سی کیفیت میں نوفل کو زمل کے اوپر پڑے
دیکھ ہی رہی تھی جب نوفل کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا اسکے
چہرے کی رنگت لمحے کے پہلے حصّے میں زرد سی پڑ گئی وہی
سامنے کھڑی اپنی ماں کو دیکھ زمل تو گویا سانس لینا ہی بھول
گئی تھی اس نے جھٹ سے اپنی پھٹی شرٹ میں خود کے وجود
کو ڈھانپنے کی ایک ناکام سی کوشش کی جہاں فرح کو دیکھ
اسے خوف محسوس ہوا تھا وہی تھوڑا حوصلہ بھی ہوا آنکھوں
سے گرم سیال روانی سے بہنے لگا
ماما۔۔۔ماما یہ مم۔۔۔میرے ساتھ۔۔۔" وہ روتی ہوئی تھوڑی آگے

آتی اسے بتانے ہی لگی تھی جب ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے گال کی
زینت بنا اور وہ واپس سے منہ کے بل بیڈ پر گری نوفل یہ دیکھ
مزید بری طرح سے لرزتا ایک کونے میں سمٹ سا گیا
بے حیا۔۔۔بے غیرت تجھے ذرا شرم نہیں آئی اپنے باپ کی عزت
خاک میں ملاتے ہوئے۔۔۔" وہ آگے آتی زمل کے بال مٹھی میں جکڑ
پیچھے کی جانب کھینچتی اسکے منہ پر غرائی وہ اور بھی مزید
زور زور سے رونے لگی اسے تو شاید ابھی عزت کا بھی نہیں پتہ
تھا وہ تو بس فرح تھپڑوں کا نشانہ بن رہی تھی اور نوفل مجال
ہے جو منہ سے ایک لفظ بولا ہو وہ فرح کو زمل کو مارتے دیکھ
ڈر کر فورا آہستہ آہستہ کھسکتا کمرے سے باہر نکل گیا
بے شرم۔۔۔بول۔۔۔چپ کیوں ہے۔۔۔" ایک اور تھپڑ
ماما۔۔۔م۔۔ماما میں کچھ۔۔۔ن۔۔ نہیں کیا۔۔وو۔۔وہ۔۔۔" وہ بچی

اسے بتانے ہی لگی تھی کہ ایک اور تھپڑ اسے خاموش کروا گیا

نیچے آتے نوفل نے گھر جانے کا شور مچا دیا وہ اس وقت ذرا بھی

اپنے حواسوں میں نہیں تھا اس کی یہ حالت دیکھ ندرت پریشان

سی ہوتی اپنے بیٹے کے پاس دوڑی چلی آئی

میری جان نوفل کیا ہوا چند ابتاؤ۔۔۔ کہاں سے آرہے ہو۔۔۔" وہ فکر

مند سی ہوتی اسے ٹٹولنے لگی

مما۔۔۔ مما گھر چلیں۔۔۔ ابھی چلیں۔۔۔" وہ ایسے تھا گویا ابھی رو

دے گا اسکی اس حالت سے تو خود راحم بھی پریشان ہو گئے

تھے

اچھا ہم ابھی چلتے ہیں۔۔۔ چلو۔۔۔" نوفل کو کندھوں سے تھام کر

وہ باہر لے گئے انکے جانے کا سن کر ممتاز بیگم بھی انہی کے ساتھ

انکی طرف جانے لگی فہد نے بھی انکار نہیں کیا کیونکہ راحم

بھی انکے بیٹے تھے لیکن قسمت آج شاید زمل پر قیامت ڈھانے
کی ٹھان چکی تھی راحم جس گاڑی میں آئے تھے وہ خراب ہو
چکی تھی تب ہی فہد خود اپنے بھائی کی فیملی کو چھوڑنے ان
کے گھر چلے گئے دونوں گھروں کے درمیان فاصلہ تقریباً دو گھنٹے
کا تھا ان کے پیچھے سب کو جاتے دیکھ فرح زمل کو بالوں سے
پکڑ کر گھسیٹتی ہوئی اوپر سے نیچے لائی اس دوران اس بچی
کی دل خراش چیخیں بھی اس شیطان عورت پر اثر نہ کر سکی
اس کے بے رحم دل میں اسکے لئے رحم نہ بھر سکی
"مما۔۔۔ماما۔۔۔وہ۔۔۔نن۔۔۔فل۔۔مم۔۔۔میرے ساتھ۔۔۔
چپ ایک دم چپ۔۔۔باپ کی عزت مٹی میں ملادی اور نام اس
معصوم بچے کا لے رہی چل۔۔۔تیری عقل ٹھکانے لگاؤں۔۔۔" وہ
زمل کو گھسیٹتی گھر کی پچھلی سائیڈ لان میں ایک جانب بنے

کوارٹر میں لے آئی جہاں اکاد کا پرانا سامان پڑا تھا غصّہ اسکے
اندر تو پہلے ہی بھرا پڑا تھا آج قسمت نے اسے موقع دیا تھا اپنے
اندر کی ساری آگ نکالنے کا
اس نے زمل کو اس کوارٹر میں تقریباً پھینکا تھا اور اندر پھینکتے
باہر سے دروازہ بند کر دیا اندر رات کے اس پہر گھپ اندھیرا تھا
باہر لان میں جلتی روشنی تھوڑی تھوڑی چھنک کر روشن دان
سے اندر آ رہی تھی اندھیرا دیکھ زمل زور زور سے دروازہ پیٹنے
لگی
ماما۔۔۔ماما۔۔۔اوپن دا۔۔۔ڈور۔۔۔مم۔۔۔مجھے ڈر۔۔۔لل۔۔گ
رہا ہے
ماما۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔اوپ۔۔۔اوپن داڈور۔۔۔۔ماما۔۔۔"اسکی
معصوم

چیخوں پر فرح کان لپیٹے ساتھ والے گھر میں گئی جہاں ایک
نوجوان رہتا تھا بلیوں کا شوقین اسے معصوم بلیاں پسند نہیں
تھی جو اسکے پاس تھیں انہیں دیکھ کر کوئی بھی انجان بندہ
ان سے خوف کھائے گا ان کی خاصیت یہ تھی کہ وہ کسی بھی
انجان بندے پر جھپٹ پڑتی تھیں اور نہایت بری حالت کر دیتی
تھیں فرح اس سے نجانے کیا کہہ کر دو سیاہ
رنگ کی بلیاں لائی اور لا کر دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر
چھوڑ دی روشن دان کی روشنی میں انکی سیاہ آنکھیں چمکتی
دیکھ زمل کی جیسے روح تک فنا ہو گئی رنگ لٹھے کی مانند
سفید پڑ گیا وہ مزید دروازے سے چپک سی گئی ڈر اور خوف
کے مارے اسکے حلق سے آواز تک نہیں نکل پا رہی تھی
اب دیکھتی ہوں اس کا دل کیسے نہیں پھٹتا ان خون خوار

بلیوں کو دیکھ جان چھوٹے گی ایک ہی دفع اس عذاب سے اسکی وجہ سے آج تک فہد نے مجھے میری اولاد نہیں کرنے دی ہنہ آئی بڑی باپ کی چہیتی۔۔۔" وہ منہ ہی منہ میں غراتی ہاتھ جھاڑ کر اندر کی جانب چل دی

زمل دروازے سی لگی سانس روکے ان چمکتی خوفناک آنکھوں کو دیکھنے لگی جن کو کسی کی خوشبو آرہی تھی جسے سونگھتی وہ دونوں اسی جانب قدم بڑھا رہی تھیں

دد۔۔دور۔۔۔دور۔۔۔" آواز جیسے کسی گہری کھائی سے آئی تھی

پپ۔۔پلیز۔۔۔دور۔۔ماما۔۔۔" وہ بچی اتنی دھیمی آواز میں بول رہی تھی کہ کہیں یہ بلیاں نہ سن لیں

اسی پل ایک بلی کا پنجا اس کے پیر پر لگتے اسکے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اس کے اچھلتے دونوں بلیاں بھی اچھل پڑی

دونوں کا بال کانٹوں کی طرح جسم پر کھڑے ہو گئے اور اتنی
خوفناک آواز میں دونوں دانت نکال کر غرائی کہ زمل بے اختیار
منہ پر ہاتھ رکھتی آواز بند کر گئی آنکھوں سے آنسوں بھل بھل
گر رہے تھے جسم کسی بری لرزش کی زد میں آگیا تھا
وہ دونوں بلیاں اب زمل کے قریب دانت نکالے غراتے ہوئے آرہی
تھیں
نہیں۔۔۔۔ نہیں دد۔۔۔دور۔۔۔دوررر۔۔۔ماما۔۔۔ماما۔۔۔ان
۔۔انکو ہٹائیں
دد۔۔۔دور میرے۔۔۔میرے پاس نہیں آنا۔۔۔"وہ بری طرح سے
روتی
ہوئی دونوں ہاتھ آگے اپنے گھٹنے کے گرد باندھتی چلانے لگی

دد۔۔۔دوور۔۔۔پلیز۔۔۔مم۔۔۔مجھ سے دوور رہو۔۔ماما۔۔۔۔"وہ

پھر

چلائی افسوس اس فتنہ عورت کی سماعتیں اسکی آواز پر بند ہو

چکی تھیں

دود۔۔۔۔میرے۔۔۔پپ۔۔پاس۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں ماما۔۔۔ماما

۔۔۔بچائیں

وہ بلیاں بری طرح سے اس بچی پر جھپٹ چکی تھی اپنے پنجے

اس میں گاڑھتی جگہ جگہ سے اسی پھٹی شرٹ مزید پھاڑنے

لگی

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔چھوڑو۔۔۔ماما۔۔۔۔۔دد۔۔دور۔۔۔مم مجھ

۔۔۔سے نہیں

ماما۔۔۔۔۔"وہ دونوں بلیاں اس قدر خون خوار تھی کہ پل میں

اس بچی کے جسم پر جگہ جگہ پنجے مارتی خون نکالنے لگی
کہیں نوکیلے پنجے تھے تو کبھی انکے دانت وہ دونوں اندھا دھند
اس بچی کو نوچنا شروع ہو چکی تھی پورے لان میں اس بچی
کی دل خراش چیخیں بلند ہوئی تھی جس کی بلیاں تھیں وہ
لاؤنج میں تیز میوزک چلا کر ہلا گلا کر رہا تھا اس بات سے انجان
کہ اسکا شوق آج ایک معصوم ننھی جان کو کیسے نوچ رہا تھا
وہ تاریک منظر اور چار چمکتی آنکھیں اس قدر خوفناک تھی کہ
انکو دیکھتے نازک دل ذرا لمحہ نہ لگائے پھٹنے میں
زمل چیختی اپنے بچاؤ کی بھیک مانگتی رہی لیکن آج اسے یہ
بھیک نہیں ملی وہ اسی طرح روتی چلاتی رہی اپنی ماں کو
پکارتی اپنے باپ کو آواز لگاتی رہی کوئی نہیں آیا کوئی بھی نہیں
وہ بچی ان بلیوں کے ساتھ گھل رہی تھی دونوں بلیوں کے سر پر

جیسے خون سوار تھا

کتنی ہی دیر وہ بلیاں اسے نوچتی رہی بالا آخر اس بچی کی

چیخیں کم ہوتی ہوتی بلکل بند ہو گئی وہ اس کمرے کی تاریکی

میں خود بھی تاریکی میں جا گری اس کے بعد ان سیاہ بلیوں

نے کیسے اسے نوچا کہاں کہاں زخم دیا اسے کچھ ہوش نہیں تھا

وہ بے سدھ سی پڑی ہوش و حواس سے بے گانا زیر لب بڑبڑاتی

رہی "بب۔۔۔بچاؤ۔۔۔ مم۔۔ می۔۔۔ "اسکے چہرے کے علاوہ اسکے

پورے دودھیا جسم پر ہر جگہ خون کی سرخ موٹی موٹی لکیریں

بن چکی تھیں

میں کیسے نہ اسے سزا دیتی آئے دن اسکول کے آوارہ لڑکے دروازے

پر آتے تھے اس کے لئے لو ولیٹر لاتے تھے بیٹی اگر غلط راستے پر

"چل پڑے تو ماں کو ہی اسے صحیح راستہ دکھانا پڑتا ہے۔۔۔

اتنی بے حیا نکلی تھی یہ لڑکی اسکول کے ہر امیر زادے سے
"غلط تعلقات بنا کر بیٹھی تھی۔۔۔
اب ایسے میں میں اسے پچکارتی تو نہیں ناں۔۔۔ورنہ کل کو کسی
کے ساتھ منہ کالا کر آتی تو میں کیا جواب دیتی اسکے باپ کو
کہ سوتیلی ماں تھی س لئے اچھی تربیت نہیں کی۔۔۔"فرح
نے شروع والی بات زیحال کو نہیں بتائی بلکہ اس بات کو کچھ
یوں موڑ دیا کہ زمل کو زمانہ بھر کی بے حیا اور بد کردار لڑکی
ظاھر کرنے کیلئے کتنے بڑے وہ جھوٹ بول چکی تھی اسے خود
اندازہ نہیں تھا اسکول کے لڑکے کس کے ساتھ آتے تھے یہ نہیں
بتایا نوفل کا نام کہیں نہیں آیا وہ یہ سب اس لئے بول رہی تھی
تاکہ اب بھی جو زمل کو اس جیسا کیئرنگ شوہر ملا یہ بھی بد
گمان ہو جائے اس کی سوچ کے مطابق وہ سامنے بیٹھے شخص

کو اسکی بیوی کا داغ دار ماضی دکھا رہی تھی اس بات سے
انجان کے وہ کس حد تک زمل کے عشق میں ڈوب چکا ہے فرح
کو لگا تھا اب وہ اٹھے گا غصّے سے گھر جائے گا اور زمل کو تین
طلاق کے لفظ بول کر واپس اسکے حوالے کر جائے گا لیکن کایا
پلٹی۔۔۔وہ اٹھا۔۔۔جو کب سے صرف مٹھیاں بھینچے اسکی بات
سن رہا تھا اپنی آنکھوں میں اترتے خون کو روک رہا تھا ورنہ
فرح کی باتیں اسکے اندر جو آگ لگا رہی تھیں اسکی جھلک اگر
وہ اسکے چہرے پر دیکھ لیتی تو زندگی بھر زمل کا نام لینے
سے پہلے ہزار بار سوچتی کہ لوں یا نا لوں
اٹھتے ایک زناٹے دار تھپڑ فرح کے منہ پر پڑا وہ صوفے بیٹھی
بیٹھی نیچے کی جانب جھک گئی دماغ گھوم کر رہ گیا کان میں
سیٹی سی بجنے لگی سن۔۔۔۔۔بلکل سن۔۔۔اسے کتنی ہی دیر کوئی

اور آواز سنائی نہیں دی

"تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے اس معصوم کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔
اس نے آج تک عورت ذات پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا لیکن سامنے
بیٹھی عورت نہیں انسان کے روپ میں شیطان تھی پاشا
اسے بازو سے دبوچتے اپنے مقابل کرتا ایک پیر اسکے قریب صوفے
پر رکھتے اس پر جھکا وہ آنکھیں پھاڑے اپنے گال پر ہاتھ رکھے
اب تک بے یقین سی اسے دیکھ رہی تھی ہونٹ کا کنارا پھٹتے
خون کی ننھی سی بوند اسکے ہونٹ کے کنارے پر چمکنے لگی
وو۔۔وہ۔۔بب۔۔۔بد۔۔۔ چلن۔۔۔" وہ کچھ اور بولنے کی ہمت
کرنے ہی
لگی تھی کہ پاشا کی آنکھوں میں اترا خون دیکھ زبان تالو سے
چپک گئی زین بھی رونے لگا تھا

ایک لفظ اور نہیں ورنہ یہی۔۔۔زندہ زمین میں گاڑھ دونگا سمجھ آئی۔۔۔"اسکا لہجہ ایسا تھا کہ فرح کا رنگ پل میں لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا

وہ ماضی میں میری نہیں تھی لیکن اب وہ زیحال خان آفندی کی بیوی ہے۔۔۔اس کے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو زبان کھینچ کر گردن سے لپیٹ دونگا گوٹ اٹ۔۔۔؟اس کے منہ پر دھاڑتے آخر میں لہجہ دھیما کرتے جواب چاہا فرح بری طرح سے لرزتی کانپتی ہوئی سر جلدی جلدی اثبات میں ہلا گئی

اور رہی بات اسکے اسکول میں چلنے والے افئیرز کی۔۔۔تو اسے دیکھ کر کوئی بھی بتادے گا کہ وہ کتنی معصوم ہے اور اگر وہ کسی کو پسند کر بھی رہی تھی تو اسے اس طرح ہینڈل نہیں کرنا تھا۔۔۔"آہ اگر فرح کو اس بچی کے مستقبل کی تھوڑی سی بھی

بھنک پڑ جاتی تو وہ اسے ایک لفظ بولنے سے پہلے بھی ہزار بار
سوچتی آج وہ بچی ایک گینگسٹر کے دل پر حکومت کر رہی تھی
آج وہ وہاں ہی تاج دار ملکہ تھی جس کے آگے پوری سلطنت جھک
کر سلام پیش کرتی تھی آج پوری دنیا میں کسی کی ہمت نہیں
تھی کہ کوئی اسکی اجازت کے بغیر اسے سر اٹھا کر بھی دیکھ
لے کیونکہ اسکے پیچھے وقت کا بے تاج بادشاہ کھڑا تھا اس کا
محافظ

پاشا نے اسکا بازو ایک جھٹکے میں چھوڑا اور موبائل کوٹ کی
جیب سے نکالا نمبر ڈائل کیا فرح اسے ہی بے یقینی سے آنکھیں
پھاڑے اب بھی دیکھ رہی تھی آنکھوں سے آنسوں اب بھی جاری
تھے وہ کانپ رہی تھی بہت بری طرح اس بات پر اس نے اسکا یہ
حال کر ڈی اگر وہ سچ جان لیتا کہ کس بات پر فرح نے زمل کے

ساتھ وہ سب کیا آہ وہ تو اسے سچ میں زندہ زمین میں گاڑھ
دیتا فرح کو بے اختیار اپنی سانس گھٹتی محسوس ہوئی
دو منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔" کہتے اس نے کال بند کر دی کس
چیز کے دو منٹ فرح یہی سوچ رہی تھی جب داخلی دروازے سے
اسے دو خوبرو نوجوان اندر آتے دکھائی دیے لیکن انکو چھوڑے
فرح کی نظر انکے ہاتھوں میں پکڑے پنجروں پر گئی اور نظر
پڑتے اسکی جیسے روح تک فنا ہو گئی رنگ لٹھے کی مانند سفید
پڑ گیا ان پنجروں میں ان سیاہ بلیوں سے زیادہ خطرناک اور
خوفناک بلیاں تھیں کیریسل نسل کی جن کی قیمت بیس ہزار
ڈالر سے زائد تھی جتنی وہ قیمت میں زیادہ تھیں اتنی ہی
خطرناک بھی تھیں اسکا اندازہ انکی خوفناک شکل دیکھ کر ہی
ہو رہا تھا جو پنجرے میں بند تھی اور سامنے فرح کو دیکھتی

خوفناک آوازیں نکال کر غرا رہی تھیں

یہ۔۔۔یہ۔۔۔ک۔۔کیا ہے۔۔۔" وہ حواس باختہ سی پاشا کو دیکھتی

پوچھنے لگی جو چہرے پر وہی خطرناک تاثرات لئے ان بلیوں

کو دیکھ رہا تھا پامیر اور یاقوت نے وہاں موجود ایک کمرے میں

ان سات آٹھ موٹی تازی خون خوار بلیوں کو چھوڑ دیا اور

دروازہ بند کرتے فرح کی جانب آئے انہیں اپنی جانب آتے دیکھ

وہ چیختی بوکھلاتی پاشا کے پیچھے چھپنے لگی

نہیں۔۔۔پپ۔۔۔پلیز۔۔۔۔" وہ دونوں قریب آچکے تھے اور فرح

کو

بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے وہ اس کمرے کی جانب لے جانے

لگے فرح کی چیخیں بلند ہونے لگی ٹھیک اسی طرح جس طرح

اس رات اس معصوم کی چیخیں بلند تھی جیسے فرح نے اپنے

کان لپیٹ لئے تھے ویسے آج وہ بھی بے حس بنا اپنے کان لپیٹے کھڑا رہا

نہیں۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے معاف کر۔۔ دو۔۔۔۔ پلیز ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔

وہ نہیں سن رہے تھے اسی طرح گھسیٹتے اس کمرے میں پھینک آئے اور دروازہ باہر سے بند کر دیا زین اپنی ماں کی چیخوں پر رونے لگا تھا

اسے باہر لے جاؤ اور اس اسکول کے پرنسپل کو پکڑو جس کی ناک کے نیچے وہ سب ہوا اور وہ ان سے انجان رہا۔۔۔ "اسکے حکم پر دونوں سر خم کرتے بچے کو اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے پیچھے فرح کی دل خراش چیخیں پورے گھر میں گونجتی رہی اور وہ درندہ ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر کمرے کے آگے بیٹھتا

ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے سائیڈ پینٹ کی جیب سے سیگریٹ نکال کر
سلگانے لگا فرح کی چیخوں سے کوئی بھی اندازہ کر سکتا تھا
کہ وہ خطرناک جنگلی بلیاں کیا حال کر رہی ہونگی اسکا کتنی
ہی دیر وہ اسی طرح بیٹھا رہا اب تو چیخیں کم ہونے لگی تھی
مطلب آج اس عورت کا حال بھی وہی ہو رہا تھا جو اس بچی کا
تھا
وہ سیگریٹ زمین پر پھینکتے اپنے برانڈڈ جوتوں کے نیچے مسلتا
اٹھ کھڑا ہوا اس گھر کل غور سر دیکھنے لگا لبوں پر بے اختیار
مسکراہٹ آئی یہ احساس کہ کبھی اسکی جان یہاں رہی تھی
کھیلی تھی بہت خوبصورت احساس تھا وہ مڑا اور قدم قدم
چلتا سیڑھیوں تک آیا زمل کبھی کبھی اپنی باتوں میں بتاتی تھی
کہ اسکا کمرہ اوپر ہوتا تھا وہ اوپر آیا اور سامنے صرف ایک کمرہ

کھلا نظر آیا باقی سب بند تھے شاید وہی کمرہ اس دشمن جان
کا تھا اسکی خوشبو زیحال کو کھینچتی اس کمرے میں لے آئی
اسکا دروازہ کھولتے اس نے ایک ایک چیز کا نظروں سے جائزہ لیا
الماری میں اسکے کپڑے آج بھی پڑے تھے ڈریسنگ ٹیبل پر اسکی
ایک سال پرانی ٹوٹی پھوٹی لپسٹک
یہ سب زیحال کی آنکھوں کو جیسے ٹھنڈک سی پہنچا رہے تھے
لیکن اب اسکی ایک نشانی بھی وہ اس گھر میں نہیں رہنے دینا
چاہتا تھا اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی لیکن کہیں بھی کوئی
بیگ دکھائی نہیں دیا جب ہی اسی کھلی الماری میں ایک چادر
نظر آئی اس نے وہی بیڈ پر بچھاتے اسکے سارے کپڑے اور ٹوٹا
پھوٹا میک اپ کا سامان اس دوپٹے میں باندھا اور ایک ہاتھ میں
اسے اٹھائے باہر آیا کمرے سے آوازیں اب بھی آ رہی تھیں آج

اس عورت کو اچھے سے پتہ چل گیا ہو گا کہ ایک بن ماں کی بچی
کے ساتھ وہ سلوک کرنے کا کتنا بڑا عذاب ہے کتنی ہی عورتیں
ایسے سوتیلے بچوں کے
ساتھ زیادتی کرتی اپنی مکافات بھول جاتی ہیں کہ اگر ان
معصوم ننھی جانوں کی آہیں آسمان تک چلی گئی تو کیسے وہ
اس عرش کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں اور پھر وہاں سے اسکی آہوں
کا جواب آتا ہے

وہ سامان گاڑی میں رکھتے واپس مڑا ہی تھا کہ وہاں موجود
کھڑا لڑکا جو فون پر کسی سے چیخ چیخ کر بات رہا تھا نظر آیا
سکن کلر کی پینٹ پر بلیک کلر کی بٹنوں والی شرٹ پہنے
آستین موڑے وہ کھڑا فون پر جیسے مقابل سے جھگڑ رہا تھا
زیحال آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھنے لگا اور لمحے کے ہزارویں

حصّے میں اسے وہ لڑکا یاد آگیا تھا وہ وہی تھا جس سے جیلانی
اپنی بیٹی کی شادی کروا رہا تھا اس دن اس نے سرسری سی نظر
اس لڑکے پر ڈالی تھی لیکن اسکی سرسری سی نظر بھی سامنے
والے کو حفظ کر لیتی تھی لیکن وہ تھوڑا حیران تھا کہ وہ یہاں
کیا کر رہا تھا

اے لڑکے۔۔۔۔بات سنو۔۔۔"اس نے خاصی تیز آواز میں گلی کے
نکڑ
پر کھڑے لڑکے کو پکارا جب وہ اس آواز کے تعاقب اسکی جانب
مڑا اور مڑتے اسکی آنکھیں پھٹی اپنے سامنے کھڑے پاشا کو
دیکھ نوفل کے جسم خون تک جیسے جم سا گیا رنگ ایسا ہوا
گویا کسی نے منہ پر سفید پینٹ کر دیا ہو وہ نہیں بھاگ سکا وہ
چاہ کر بھی نہیں بھاگا ٹانگیں جیسے مفلوج سی ہو گئی تھیں

وہ جیسے جیسے قریب آرہا تھا ویسے ویسے نوفل کو لگا اسکی
موت قریب آرہی ہے وہ قریب آتا اسکے مقابل کھڑا ہوا اور
جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا
تم۔۔۔۔وہی ہوناں جس سے جیلانی اپنی بیٹی کی شادی کروارہا
تھا۔۔۔" وہ پوچھ نہیں رہا تھا بتارہا تھا لیکن نوفل کے بے جان
جسم میں اتنی بھی سکت نہیں تھی کہ وہ گردن ہی موڑ کر ہاں
یا نہ میں جواب دے دے
تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ اگلا سوال لیکن نوفل کی زبان تو جیسے
تالو سے چپک کر ہی رہ گئی تھی
تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں واٹ یو آر ڈوئنگ ہئیر۔۔۔" اسکے سخت
لہجے پر نوفل جھٹ سے ہوش کی ڈنیا میں واپس آتا تھوک
رے چمکنے لگے re نگلنے لگا ماتھے پر پسینے کے قط

مم۔۔۔میں۔۔۔میں وہ۔۔۔"اس سے بات بنانا بھی اس وقت محال
ہو رہا تھا یہی ہوتا ہے جب موت سامنے کھڑی ہو اچھے اچھے
چنگیز خان سیدھی لائن پر آجاتے ہیں جیسے یہ کنگ آف دیولز
آرہا تھا کل تک سب کے سامنے شیر بننے والا یہاں سانس تک
نہیں لے پا رہا تھا
مم۔۔۔میں۔چچ۔۔۔چوکیدار ہوں۔۔۔۔"جلدی میں اسے یہی
جھوٹ
ملا جو جھاڑ دیا لیکن اسکی بات پر پاشا تھوڑا حیران ہوا
واہ۔۔۔جیلانی کے اتنے برے دن آگئے تھے کہ ایک چپڑاسی سے
اپنی بیٹی کی شادی کروا رہا تھا میرے ہینڈسم بھائی کو چھوڑ
کر۔۔۔"ساتھ یاقوت کا سراپا نظروں کے سامنے لہرایا
ٹھیک۔۔۔لیکن تم لاہور سے کراچی میں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟اگلا

سوال۔۔۔نوفل کو لگا تھا وہ تھوڑی دیر مزید کھڑا ہوا تو یہی گر
جائے گا اس نے پاشا کے اگلے سوال پر یہاں وہاں دیکھا
یہاں۔۔۔یہاں۔۔مم۔۔۔میرے رشتے دار تھے۔۔۔"اس سے
آگے کچھ
کہتا اس سے پہلے فون بج پڑا اس نے دیکھا صدیس کا نمبر تھا
پہلی رنگ پر کال اٹھائی
ہی کب تک آئیں گے شام ہو گئی۔۔۔" سپیکر تیز ہونے کے باعث
کچھ حد تک آواز باہر بھی آ رہی تھی
بس میری جان ابھی پہنچا۔۔۔۔"اسکی محبت پاشا کے لہجے سے
بھانپتے نوفل کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی وہ غصّے سے
مٹھیاں بھینچے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا جب تک وہ منظر سے
اوجھل نہیں ہو گیا اسکے جاتے گہری سانس لی اور بے سدھ سا

ہوتے وہی زمین پر گر گیا ٹانگوں سے جیسے ساری جان نچڑ گئی
موت کو چھو کے واپس آنا کیا ہوتا ہے یہ کوئی س وقت زمین
پر بیٹھے نوفل راحم خانزادہ سے پوچھے

----------Koonj♥----------

وہ تینوں رات گئے واپس لوٹے تھے جب گھڑی پورا ایک بجا رہی
تھی انکی دونوں گاڑیاں ایک میں زیحال تھا اور دوسری میں
پامیر کویا قوت۔ پورچ میں کھڑی ہوئی تینوں ایک ساتھ ہی
نکلے تھے چہروں پر تھکاوٹ صاف عیاں تھیں۔ آگے زیحال اور
پیچھے وہ دونوں ڈیرے پر چڑھے جب اچانک سامنے کا منظر
دیکھ تینوں کے قدموں کو بریک لگی سامنے ان تینوں کی ہی
شریک حیات آنکھوں میں ڈھیر سارا اشتعال لئے انکے ویلکم کیلئے
کھڑی تھیں بس اس وقت ہاتھ میں بیلن کی کمی تھی تینوں

نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا جیسے نظروں ہی نظروں میں
کہہ رہے ہو "آ گئی شامت"

تینوں ایک دوسرے کو دیکھ ایسے کھڑے تھے جیسے کسی بڑی
عدالت میں مجرم کو پیش کیا گیا ہو اور سامنے سب سے بڑا جج
کھڑا ہی پیچھے ہی صوفے پر ایک ٹانگ صوفے کے ہتھے پر اور
دوسری ٹانگ سیدھی صوفے پر رکھے آدھی کمر کی ٹیک لگائے
برلاس ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے بے حد سنجیدگی سے سامنے
چلتی تھرلنگ مووی دیکھ رہا تھا جس میں تین مسکین شوہر
اپنی اپنی بیوی کے ہاتھوں شہید ہونے والے تھے
اھمم۔۔۔۔ صدقے شادی کا فائدہ آج لگ رہا ہے جب باہر سے آؤ تو

بیوی دروازے پر کھڑی ویلکم کر رہی ہو۔۔۔ہاں بس تاثرات تھوڑے
خطرناک ہیں۔میک اپ نہیں کیا آپ تینوں نے۔۔۔۔؟آخری بات پر
پامیر نے لہجہ تھوڑا دھیما کیا لیکن اسکی بات برلاس کے علاوہ
سب نے سنی یاقوت تو سیدھا منہ پر ہاتھ رکھ گیا ورنہ یہ سب
سے پہلے شہادت کے رتبے پر فائز ہوتا البتہ زیحال جسے کمال
مہارت حاصل تھی ہنسی روکنے میں وہ تو کن اکھیوں سے اپنی
بیوی کو دیکھ رہا تھا اور وہ اسے بلا کا قیامت خیز آئی کانٹیکٹ
چل رہا تھا
شٹ اپ۔۔۔۔کہاں آوارہ گردیاں کر کر آرہے ہو تینوں۔۔۔"کومل
ایک
دم تڑخ کر بولی
ارے بھائی آپ تینوں نے بتایا نہیں۔۔۔"برلاس کی زبان کی کھجلی

فوراجاگی

کیانہیں بتایا۔۔۔؟کومل سمیت زمل اور مشی نے بھی مڑ کر

دیکھاوہ تینوں بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے ایک

سایاساتینوں کے چہرے پر لہرایا کیاوہ جانتا تھا۔۔۔؟

انہوں نے نائٹ کلب کی ممبر شپ خرید لی۔۔۔"یہ ہوا تھاد ھماکا

چھ کے چھ نفوس پر وہ تینوں کرنٹ کھا کر مڑی جبکہ ان

بچاروں کا رنگ ایسا تھابدن کاٹو تولہو نہیں یاقوت اور پامیر

نے تو کھاجانے والی نظروں سے برلاس کو دیکھا جبکہ زیحال

زمل کو دیکھتے سر دھیرے دھیرے نفی میں ہلا رہا تھاوہ جانتا

تھا ابھی برلاس کی بات کا اختلاف کیا تو تینوں رد کر دیں گی

جتناوہ چہیتا بن گیا تھاانکا خیر حساب کل پر رہا

شرم نہیں آئی تم تینوں کو یہ حرکت کرتے ہوئے۔۔۔"کومل افسوس

سے ہی بول سکی

بکواس کر رہا ہے۔۔۔۔رستہ دو پہلے ہی کمر اکڑ گئی بچے کو

سمبھالتے سمبھالتے۔۔۔"وہ کومل کے ایک جانب سے نکلنے ہی

لگا تھا جب اسکی آخری بات پر زیحال اور یاقوت کو چار سو

والٹ کا جھٹکا لگا دونوں نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

او۔۔۔۔تیری۔۔۔بچے بھی کر لئے توبہ توبہ۔۔۔ویری فاسٹ

۔۔۔"برلاس

نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگایا ساتھ اپنی ہنسی دبائی وہ گن گن

کر بدلہ لے رہا تھا اسے چھوڑ کر چلے گئے تینوں جس کی وجہ سے

آج اسکی روح بے چین تھی کہ کسی کی روح اوپر کیوں نہیں پہنچائی

کیا۔۔۔تت۔۔۔تم نے۔۔۔بب۔۔۔بچے"وہ جملہ ادھورا چھوڑے

جیسے

کسی گہرے صدمے میں جانے لگی سر چکرانے لگا اس حالت میں
اتنی بڑی خبر اسکی برداشت سے بالاتر تھی پامیر نے ایک ہی
جست میں آگے آتے اپنے مضبوط بازوؤں کا سہارا دینا چاہا جسے
وہ فورا جھٹک گئ

دور۔۔۔میرے پاس بھی نہیں آنا یو بلڈی چیٹر تم نے مجھے اور
میرے بچے کو دھوکہ دیا۔۔۔" وہ اب باقاعدہ رونے لگی تھیں جب
کہ پامیر کا تو سر چکرانے والا تھا زمل اور اور مشی نے کومل کو
دلاسہ دیا اور زیحال جواب تک کومل کی بات سمجھنے کی
" کوشش کر رہا تھا" میرے بچے
تم اسکی بات کا یقین کرو گی اسکی تو میں۔۔۔۔" وہ بازو اوپر
چڑھاتا برلاس کی جانب لپکا جو پلک جھپکنے سے پہلے چھلانگ
لگا کر صوفے کے اس پار کود گیا

کیا کہا اب بول۔۔۔۔" وہ ہاتھ میں ٹیبل پر رکھا فلارواس پکڑتے
ایکدم تڑخ کر بولا
بچہ۔۔۔ہاں۔۔۔ تیرے جیسا۔۔۔ فتنہ بچہ پال کے بھی ہم۔۔۔اور
بچے
پالیں گے۔۔۔رک۔۔تو۔۔کمینے۔۔۔۔" بولتے وہ صوفے کے اس
پار ہوا
ہی تھا کہ برلاس ایک ہی جست میں وہاں سے نکل کر آگے آتا
ہال کے بیچوں بیچ کھڑا ہو گیا
" دیکھیں انکو۔۔۔کیسے مجھ معصوم کے پیچھے پڑ گئے۔۔۔ نہیں۔۔۔
فلارواس اڑ کر اپنی جانب آتے دیکھ وہ ایک چیخ مارتا اپنی
بھابھیوں کی جانب بھاگ گیا
تو اور معصوم۔۔۔۔ مقبوضہ کشمیر اگر تجھے بھیج دیں تو اپنی

اس زبان کے جوہر دکھاد کھا کے ہی تو سارے بھارتی فوجی بھگا
دے۔۔۔" پامیر کا پارا ساتویں آسمان کو چھونے لگا تھا جب کہ
دوبارہ دونوں کو کتے بلی کی طرح لڑتے دیکھ یاقوت تو ہنس
ہی پڑا تھا لیکن اسی پل مشی کی گھوری ملتے فوراسے پہلے
دانت اندر کر گیا
چھوڑو اس کو۔۔۔سچ بول دیا تو۔۔۔مار رہے ہو بچارے بچے
کو۔۔۔" کومل اسے اپنے پیچھے کرتی اسکا دفاع کرتی بولی
بچہ۔۔۔؟اسکی شادی کروادو۔۔۔اپنے بچوں کی لائن لگادے گا ہر
سال۔۔۔یہ بچہ۔۔۔" اب بار مشی کی خود ہی ہنسی چھوٹی
ہاں تو شادی تو کروادیں پہلے۔۔۔۔" لگے ہاتھ وہ بھی اپنی دلی
خواہش زبان پر لے آیا جب زیحال کو پاشا بن کر اپنی جانب
دیکھتے فوراً زبان تالو سے لگا گیا کہیں آئرہ بچاری گھر بیٹھی

بیوہ نہ ہو جائے

"تم کس ماں کے ساتھ لگے ہوئے تھے جواب تک نہیں سوئے۔۔۔

وہ زمل کو چھوڑے اسکی جانب بڑھا اسے اپنی جانب آتے دیکھ

برلاس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک قدم بھی اٹھالے

مم۔۔۔میں۔۔۔تو۔۔آ۔۔آپ لوگوں کا ویٹ کر۔۔۔رہا تھا۔۔۔" وہ

ہونٹوں

پر گھبراہٹ کے مارے زبان پھیرتا بس یہی بول سکا اصل طوطے

تو اب اڑے تھے

کیوں ہم تینوں نے تمہیں آکر فیڈر بنا کر دینی تھی۔۔۔" وہ اس

سے آگے کچھ بولتا اس سے پہلے زمل بیچ میں آگئی

یہاں غنڈا گردی کی ضرورت نہیں۔۔۔" اپنے سامنے اپنے دل تک

آتی اس لڑکی کو دیکھ زیحال وہی رک گیا بھلا اسکے آگے وہ ہمت

کر سکتا تھا نہ۔۔۔ بلکل نہیں

تم تو چلو بتاتی ہوں تمہیں میں۔۔۔۔"کومل باقاعدہ پامیر کا کان پکڑ کر کمرے میں لے کر گئی تھی اسکی حالت دیکھ یاقوت گول ہونٹ کرتا"اووہ"کی آواز نکالتا حیرت اور افسوس کے ملے جلے تاثرات لئے دیکھتا رہا

تمہارے لئے الگ سے جہاز منگوانا پڑے گا چلو۔۔۔۔"مشی کے ایک دم تڑخ کر بولنے پر وہ جھٹ سے سیدھا ہوتا اس کے پیچھے چل دیا جانتا تھا یہاں کچھ نہیں کہا لیکن کمرے میں جا کر باقاعدہ چھترول ہو گی آج کمرے کے کشن گئے کام سے یہ وہ صرف سوچ ہی سکا

برلاس دانت نکالے مزے سے انکو جاتے دیکھتا رہا مشن کمپلیٹ لیکن اسی وقت وہ سیدھا ہوا اس وقت بھی وہ زمل کے پیچھے

کھڑا تھا جو سینے پر ہاتھ باندھے اپنے سامنے چھ فٹ چار انچ
کے ڈاکو کو آنکھوں کی طاقت سے روک کر کھڑی تھی وہ زیحال
کی آنکھوں میں اترنے والی محبت بھانپتے فوراً سے پہلے دبے
دبے پیر وہاں سے نکل لیا پیچھے پورے ہال میں صرف وہ دونوں
بچے تھے رات کے اس پہر گہری خاموشی میں باہر سے بہتے
جھرنے کی آواز ماحول میں خوشگواریت پیدا کر رہی تھی
زیحال کو اسکی ہائیٹ اور چھوٹا سا غصّہ دیکھ دیکھ ہنسی آ
رہی تھی لیکن وہ کنٹرول کر رہا تھا
برلاس جو کہہ رہا تھا کیا وہ سچ ہے۔۔۔؟ سپاٹ لہجے میں پوچھا
جواب میں زیحال سر نفی میں ہلا گیا جو انکار شتہ تھا اس میں
صرف یہ اشارہ بھی کافی تھا
تو کہاں گئے تھے آپ صبح کے نکلے ہوئے۔۔۔" اگلا سوال

بتایا تھا کچھ حساب رہتا تھا پانچ سال پرانا۔۔۔"اب وہ کیا بتاتا
کونسا حساب وہ کیا کچھ کرتا پھر رہا ہے وہ کن لوگوں سے الجھ
رہا ہے جنہوں نے تب اسکی محبت کو تکلیف دی جب وہ خود بھی
اس سے بے خبر تھا اپنی گناہوں کی دنیا میں مگن تھا لیکن اب
اب وہ ایک ایک کو گھسیٹ رہا تھا

کیا اتنا امپورٹنٹ تھا وہ کہ آپ اپنی ایک عدد بیوی اور دو عدد
بچوں کو بھول گئے۔۔۔"لہجہ سخت ہوتے ہوتے بھیگ گیا اگر
سامنے کھڑا شخص آپکو منانے کی پوری تیاری میں کھڑا ہو تو
غصّہ بے کار ہو جاتا ہے اسکی وہ محبت بھری نظریں بھانپتے زمل
کا دل بھاری سا ہوا

وہ ایک قدم آگے آیا اور اپنے بازو اس کے گرد پھیلاتے پیچھے اس
کی نازک کمر پر لے گیا جسے تھامتے خود سے لگاتے درمیان میں

ہوا تک کے گزرنے کا راستہ بھی بند کر گیا وہ قریب تھا بے حد
قریب زمل کے دن ختم ہو رہے تھے جس کے بعد وہ آزاد تھا اپنی
ہر بے باک حرکت کرنے کیلئے یہ سوچ کر ہی زمل کا دل یک بار گی
سے دھڑکا تھا

میری بیوی اور میرے بچوں سے زیادہ اہم تو میں خود بھی نہیں
ہوں۔۔۔"بولتے اسکی دونوں ہیزل آنکھیں جھک کر چومی ہال
میں سردی ایک دم بڑھ گئی زمل باقاعدہ کانپنے لگی تھی اس کی
کپکپاہٹ زیحال کے لمس کی وجہ سے تھی یہ وہ جانتا تھا تب
ہی جھک کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتے قدم قدم چلتا کمرے
میں لے آیا اور لاتے اسے سیدھی چت بیڈ پر لٹاتے خود اپنے دونوں
ہاتھ اسکے سر کے دونوں اطراف میں ٹکاتے چہرے پر جھکا باری
باری دونوں آنکھیں پھر چومی وہی سے اپنے سلگتے ہونٹ ٹریس

کرتے ماتھے پر لے گیا جہاں عقیدت بھرا لمس چھوڑتے زمل کے
پورے بدن میں سکون سا اتار گیا نظر اسی پل زمل کے ہونٹوں پر
پڑی دل اتنی زور سے دھڑکا کہ بند کمرے میں اس کے دھڑکنے کی
آواز دونوں نے بخوبی سنی زیحال اسکے پنکھڑی سے لب دیکھتا
رہا زمل اسکی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتے لعاب گٹکنے
کی کوشش کرنے لگی دل جیسے بند ہو رہا تھا
اور پھر وہ سانسیں بھی بند کر گیا زمل کے ہونٹوں پر جھکتے وہ
پورے اشتیاق سے خود کو انکی نمی سے سیراب کرنے لگا تھا زمل
اسکے رخسار پر ہاتھ رکھے اسکی اس جان لیوا گستاخی میں اس
کا ساتھ دینے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے زالے کی رونے کی آواز
آنے لگی اسے سنتے زمل نے ایک دم زیحال کو پیچھے کیا وہ ایسے
اسے دیکھ رہا تھا جیسے ایک بچے کی بھوک بیچ میں رہ گئی اور

اس سے فیڈر چھین لی گئی ہو بس دھاڑے مار کر رونے کی کمی
رہ گئی تھی

کاش میں اس رات خود پر کنڑول کر لیتا۔۔۔"منہ بسور کر بولتے
اٹھا اور کوٹ نکال کر اسٹینڈ پر لٹکاتے کف لنکس نکالنے لگا اس
کی بات پر زمل اپنی مسکراہٹ دباتے اٹھ کر زالے کو دیکھنے لگی
دونوں کے بیچ ایک چھوٹا سا تکیہ رکھا تھا تاکہ دونوں پھر سے
اکٹھے نہ ہو جائیں ورنہ زامل اسکے بال پکڑتے دیر نہ لگاتا اسے
ابھی صرف پکڑنے آرہے تھے چھوڑنے نہیں اور پکڑ کر زالے کے
ساتھ پھر خود بھی روتا وہ جیسے جیسے زیادہ دن کے ہو رہے
تھے اپنے ایک ایک عمل سے بتا رہے تھے کہ کس شخص کی اولاد
ہیں زمل زالے کو گود میں لئے فیڈ کروا ہی رہی تھی جب زیحال
بلیک ٹراؤزر پر بلیک کی ویسٹ پہنے پیچھے گردن پر ٹاول گرائے

شاور لے کر نکلا بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا لیکن زمل کی نظر تو
اسکے مسلز پر تھی ایک تو ظالم کا گورا بدن اوپر سے اس کسرتی
بدن پر سیاہ رنگ کی ویسٹ۔۔۔زمل کو اپنی نظریں پھیرنی اس
وقت دنیا کا مشکل ترین کام لگی
جب کہ وہ میسنا بنا مرر میں زمل کو ہی فیڈ کرواتے دیکھ رہا تھا
وہ جو اسکے سامنے کروانے سے کتراتی تھی اس وقت اسکے حسن
میں گم ہو کر اپنی حالت بھی بھول گئی یہاں تک کہ وہ خوشبو
سے معطر ہوتا ہاتھوں پر وہی وینی ہینڈ زوالی ٹیوب لگاتے اسکے
قریب بیڈ پر آیا اور عین اسکی گود میں لیٹی زالے پر جھک کر
اس روئی سے گال چومنے لگا اسکی اس حرکت پر زمل کرنٹ کھا
کر ایک دم پیچھے ہٹی دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا مانو
ابھی ساری باڑیں توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ ہونقوں کی طرح اسے

دیکھتی جلدی جلدی شرٹ کی زپ بند کر گئی جب کہ زالے کو یہ
منظور نہ تھا وہ تب ہی رونے لگی
میری بیٹی کی ٹمی ابھی خالی ہے کرو نیچے زپ۔۔۔" وہ ایک دم
سپاٹ لہجے میں بولا جب کہ زمل کیلئے اب تک اپنا دھڑکتا دل
ہی سمبھالنا مشکل ہو رہا تھا
رکو میں کرتا ہوں۔۔۔" کہتے وہ ہاتھ آگے بڑھانے ہی لگا تھا کہ زمل
جھٹ سے اپنی زپ پر ہاتھ رکھ گئی
نن۔۔۔ نہیں۔۔۔اس۔۔نے پی لیا۔۔۔" مارے گھبراہٹ کے وہ بس
یہی
بول سکی لیکن زیحال اسے مخمور آنکھوں سے دیکھتا تھوڑا آگے
کو کھسکا اس کے چہرے کے قریب جب زمل سانس روکے اسے
دیکھنے لگی بدن ساکت تھا بلکل

اس نے خاموشی سے زمل کی زپ کھولتے خود زالے کو اسکے
سینے سے لگایا اس دوران اسکی انگلیاں اپنی دھڑکن پر لگتے
محسوس کرتے زمل آنکھیں بند کئے تیز تیز سانس لینے لگی اسے
کچھ ہو رہا تھا وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی اس شخص کا ہلکا
سا چھونا اسے ایک نئی لے پر لے جا رہا تھا
میرے بچوں کو انکا حق پورا دو۔۔۔ ورنہ انکا باپ ہے۔۔۔ ان کا حق
لینے کیلئے۔۔۔" وہ کس قدر شدّت سے بھاری ہوتی آواز میں نہایت
دھیمے انداز میں بولا تھا کہ زمل کو اپنا آپ بے جان سا محسوس
ہوا اسے چاہئے تھا زیحال ہاں آج اسے چاہئے تھا
زالے دودھ پیتی وہی سو گئی جسے خود زیحال نے اسکی گود سے
لے کر اسکی جگہ پر لٹایا زمل اسے دیتے خود بے اختیار ایک گہری
سانس لیتی جلدی سے اپنی جگہ لیٹ گئی اور آنکھیں موند گئی

اپنی حالت پر اسے خود جی بھر کر ندامت محسوس ہو رہی تھی

تب ہی اسے خود پر وزن محسوس ہوا دل ایک بار پھر حلق میں

آیا میں تھا وہ اپنی جگہ پر تکیوں کی لائن بناتا ان دونوں کو

وہاں ٹھیک سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لٹاتے خود زمل سے لپٹ

گیا تھا

"بچوں کے بعد انکے باپ کو بھی اس کا حق چاہئے بیگم صاحبہ۔۔

آہ آج وہ زمل کی جان اپنی حرکتوں اور باتوں سے ہی نکال رہا تھا

ہ۔۔۔ ہبی کیا کر رہے ہیں۔۔۔"اپنی نازک سی گردن پر اسکی میٹھی

میٹھی سی جسارتیں محسوس کرتے زمل کے پورے بدن میں

جیسے کرنٹ سا دوڑ گیا

حق لے رہا ہوں اپنا صرف گیارا دن رہ گئے تمہارے مکمل ٹھیک

ہونے میں۔۔۔ پھر بتاؤنگا بھی نہیں۔۔۔ سیدھا حساب چکتا کرونگا

ان مہینوں میں گزری ایک ایک رات کا ایک ایک پل کا۔۔۔"اس کی خطرناک باتیں سنتے زمل نجانے کیوں مسکرادی آج وہ مسکرائی تھی اور دل نے خواہش کی تھی ان گیارہ دنوں کے ختم ہو جانے کی وہ رات یونہی ایک دوسرے سے لپٹ کر سوتے ہوئے گزر گئی اس رات پاشا کے بچے بھی اپنے باپ پر رحم کھا چکے تھے زیادہ نہ رو کر

فرح کو تین دن بعد ہوش آیا تھا اس دن انکے جاتے نوفل یہی آیا تھا کیونکہ لاہور سے بچ کر ایک کراچی میں یہی گھر تھا جہاں اسے پناہ مل سکتی تھی لیکن اسے اندازہ نہیں تھا وہ درندہ اتنی جلدی یہاں بھی پہنچ جائے گا وہ اسکی سوچ سے زیادہ تیز اور خطرناک نکلا تھا اسکا اندازہ فرح کی حالت دیکھ کر ہو رہا تھا

اسکی حالت بہت زیادہ خراب تھی سب کو ان بلیوں کا یہی بتایا
گیا کہ کہیں سے گھر میں گھس آئی تھیں ویسے بھی کراچی
جیسے شہر میں ایسا کوئی بھی حادثہ پیش آنا ایک عام سی بات
تھی البتہ وہاں کے چڑیا گھر کی ٹیم کی لاٹری نکل آئی تھی اتنی
مہنگی خونخوار بلیاں مفت میں انکو مل گئی تھیں جسے وہ پکڑ
کر اپنے زو میں لے جا چکے تھے

فہد پریشان سے یہاں وہاں چکر کاٹتے ایک نظر فرح کو دیکھتے
انہیں یہی زخم کچھ وقت پہلے زمل کے بدن پر بھی نظر آئے تھے
جسے فرح نے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ وہ گر گئی جس کی وجہ
سے خراشیں آگئی ہیں اب وہ باپ تھے صرف ہاتھ دیکھ سکے
اور خود کو مطمئن کر گئے لیکن اب سامنے انکی بیوی تھی جس
کے ہاتھوں اور بدن پر وہی زخم دیکھ انہیں عجیب سی کشمکش

میں اپنا آپ گھرا محسوس ہو رہا تھا نوفل بھی وہی تھا زین کو
بھی وہی سلا کر باہر سے اندر آیا تھا
تم یہی ہو ناں کچھ دن۔۔۔؟رک کر نوفل کو دیکھتے پوچھا
جی چاچو فلحال تو یہی ہوں ایک پروجیکٹ کے پورے ہونے
"تک۔۔
ٹھیک ہے۔۔۔میری ایک میٹنگ ہے میں جلدی کی وائینڈاپ کر کر
آنے کی کوشش کرونگا اگر ڈاکٹر کی ضرورت پڑے تو نمبر وہاں
رپوٹس میں ہیں کال کر کر بلا لینا۔۔۔"انکی ہدایت پر سر ہلاتے
اس نے ایک نظر فرح کو دیکھا وہ جا چکے تھے فرح کو شام تک
ہوش آیا تھا تب تک وہ خود سے کھانا بنا تا لنچ خود بھی کر چکا
تھا اور زین کو بھی فیڈ ردے چکا تھا اگر وہ غور کرتا تو وہ
درندہ اصل سچ سے انجان رہ کر بھی اسکی زندگی اجیرن کر رہا

تھا جس نے کبھی خود ایک گلاس کا پانی بھی نہیں لیا تھا آج
اسے خود کھانا پکانا پڑ رہا تھا اب بھی وہ صوفے پر پشت سے
ٹیک لگائے بیٹھا ہی تھا کہ فرح کے چیخنے کی آواز آئی وہ دوڑ کر
اندر گیا
نہیں۔۔۔۔ نہیں مجھے سے دور۔۔۔۔ رہو۔۔۔۔ بچاؤ۔۔۔۔ دروازہ کھولو
۔۔۔۔"
وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے ہزیانی سی ہوتی چیخ رہی
تھی
آپ۔۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔؟ نوفل اسکی حالت دیکھ خاصا پریشان
ہوا تھا وہ خون خوار بلیاں اسے اپنا آپ نوچتی ہوئی محسوس ہو
رہی تھیں وہ کمرے کی اندھیری اسے اپنی آنکھوں کے سامنے
دکھ رہی تھی پورا بدن اس خوف کے زیر بری طرح سے کانپ رہا تھا

بچاؤ۔۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔مم۔۔۔میں معافی مانگتی ہوں۔۔۔"وہ

اب

بھی چیختی باقاعدہ رونے لگی تھی وہ وقت اسکے ذہن کے پردے

پر چپک چکا تھا نوفل سے جب خود کنڑول نہ ہوئی تو مجبوراً

اسے ڈاکٹر کو بلانا پڑا تھا جو اگلے آدھے گھنٹے میں انکے گھر

موجود تھے انہوں نے آتے ہی فرح کو نیند کا انجکشن دے دیا تھا

جس کے بعد وہ اگلی صبح تک ہوش میں نہیں آئی تھی اور یہ

سلسلہ یہی نہیں تھما تھا کتنے ہی دن لگے تھے فرح کو اس ٹراما

سے باہر آنے میں اب بھی وہ اس وقت کو یاد کرتی بیٹھے بیٹھے

کانپنے لگتی فہد کے ہزار بار پوچھنے پر بھی کہ وہ بلیاں اندر

کیسے آئی اس نے نہیں بتایا وہ درندہ اس قدر اپنا خوف اس میں

بٹھا گیا تھا کہ انکی زبان کو تو جیسے لکوا ہی مار گیا تھا

سر ایک آن ڈیوٹی پولیس آفیسر کو ٹانگ پر گولی مارنے کا کیس
دوسرے آن ڈیوٹی پولیس آفیسر کے بازو کاٹنے کا کیس جس کے
تین دن بعد اسکی موت ہو گئی تیسرا کیس سات ٹاپ بزنس مینز
کو ایک شیر کے منہ تک پہنچانے کا کیس اور اس سے پہلے منور
بیگ کے قت۔۔۔" وہ حولدار ہاتھ میں لسٹ پکڑے کسی بچے کی
طرح رٹے ہوئے سبق کے جیسے پڑھ رہا تھا سامنے بیٹھا اے سی
پی منہ پر دنیا بھی کی بیزاریت لئے اسے سن رہا تھا جب ایک دم
اسکی زبان کو بریک لگوائی
پچھلے رونے چھوڑ دو اس بندے کی قسمت بھی اسکی طرح ہی
ڈھیٹ ہے سالہ۔۔۔ پتہ نہیں ہر بار کیسے بچ جاتا ہے اور اس جج کا
"کونسا داماد لگتا ہے جو اس کو پھانسی کا آرڈر نہیں دیتا۔۔۔

انکابس نہیں چلا کہ لفظوں کے ساتھ منہ سے ڈریگن کی طرح
آگ بھی نکال دیں سامنے ایک پوری فائل کھلی پڑی تھی پاشا بے
کے خلاف جو کیس اس وقت عدالت میں چل رہے تھے اور جج
انکو گول مول کر رہا تھا وجہ کسی کو نہیں پتہ تھی
سر اندر کی بات معلوم کی ہے۔۔۔" وہی حولدار منہ میں رکھے پان
کو ایک جانب دباتا ٹیبل پر آگے کو ہاتھ رکھے جھک کر سرگوشی
نما انداز میں بولا
اسکے پیچھے ایک بڑی پارٹی ہے جس کے ڈر سے جج بھی اسکو
کوئی فیصلہ نہیں دے رہا سننے میں آیا ہے وہ پارٹی بڑی خطرناک
ہے سارے سسٹم کو ایک سیکنڈ میں ہلا کر رکھ دے۔۔۔" اسکی
بات پر اے سی پی ایکدم سیدھا ہوا
کون ہے وہ۔۔۔؟ آگے سے حولدار کے نام بتانے پر اے سی پی آنکھیں

دھیرے دھیرے پھیلنی شروع ہوئی زبان تو جیسے گنگ رہ گئی
دل دھک سے رکا وہ پاشا تو انکی سوچ سے بڑی چیز نکلا تھا یہ
ایک بہت بڑا جھٹکا تھا جو آج انکو لگا تھا اس نام کے آگے وہ
گناہوں کی فائل بے بنیاد لگی
لیکن یہ بھی خبر ہے کہ پاشا کی اس پارٹی کے ساتھ کچھ خاص
نہیں بنتی۔۔۔ایسے میں اسکے آگے اس بندے کا نام لے کر اسکو
" گرفتار کرنا آسان ہو گا۔۔دشمن کی نفرت ہمارے کام آسکتی ہے۔۔۔
حولدار اس وقت فل محلے کی آنٹی کے فارم میں آیا ہوا جھک
جھک کر خبر بتا رہا تھا جب اسکی اس بات پر اے سی پی کی
آنکھوں میں خوف پیچھے جاتا چمک اتر آئی
واہ۔۔۔بدر دین یہ ہوئی ناں۔۔۔کام کی خبر پہلے نہیں پھوٹ سکتا
تھا۔۔۔" پہلے مسکرا کر داد دیتے آخر میں جھاڑا کہ بدر دین بھی

گڑ بڑ اگیا

صاحب اب بھی دیر نہیں ہوئی سننے میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ
پارٹی اگلے مہینے پاکستان میں قدم رنجا ہو گی جو بھی کرنا ہے
ہمیں پہلے کرنا ہے ورنہ یہ پاشا جیسا اینا کونڈا ہاتھ لگے نہ لگے
"ہمارے تن سے وردی اتر جائے گی۔۔۔
اچھا بس بس۔۔۔زیادہ ڈرانے کی ضرورت نہیں فلحال تو اس پاشا
نامی بلا کیلئے جال تیار کرو اب اسی کی نفرت اسکو اسکے
انجام تک پہنچائے گی۔۔۔۔"انکی آنکھوں میں شیطانیت ابھری
تھی جو خبر انکو ملی تھی یہ کوئی عام خبر نہیں تھی انکا
برسوں پرانا خواب پورا ہونا تھا پاشا بے کو پھانسی پر دیکھنے
کا آہ ابھی سے سوچ کر ہی خوشی سے امڈ رہی تھی آج تو رات کو
بھی پاشا ہی پھانسی پر نظر آنا تھا یہ طے تھا

صبح کی پو پھوٹنے والی تھی ہر جانب نیم اندھیرا تھا آسمان پر
آج نہ تارے دکھ رہے تھے نہ چاند دھند نے سب کو اپنی اوٹ میں
چھپا رکھا تھا سردی کڑک تھی جسم کو برف کر دینے والی لیکن
اتنی سخت سردی میں کوئی تھا جس کے اندر کی آگ باہر کے
موسم پر حاوی تھی اسے بری طرح سے مات دے رہی تھی وہ
پتھریلی روش پر دوڑ رہا تھا اور تیز۔۔۔ تیز۔۔۔۔اپنی رفتار سے
زیادہ تیز "اگر بیٹی غلط راہ پر چل پڑے گی تو اسے سیدھے راستے
پر تولانا ہو گا ناں۔۔۔" کسی کا جملہ پہاڑی وادیوں میں گونجا
گونجتے وہ اور تیز دوڑا
اس کے پیچھے کسی کے تیز تیز ٹپ ٹپ قدموں کی آواز
تھی چار قدم تھے جو برق رفتاری سے دوڑ رہے تھے اس شخص

کے ساتھ اسکے پیچھے وہ سکائے تھا پاشا کا گھوڑا جسے اس نے
آزاد
کر دیا تھا زمل کے صدقے آج وہ اپنے مالک کے ساتھ ان راستوں پر
دوڑ رہا تھا دونوں کی برق رفتار تھی مانو دونوں میں ریس لگی
ہو کون جیتے گا وہ یہ کوئی چھٹی بار اس درخت کے پاس سے
گزرا تھا جہاں شیر و بیٹھا تھا اور دونوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ
رہا تھا ان کی ریس تقریباً صبح کی پو پھوٹنے تک لگی رہی آخر
میں اسکی ٹانگیں شل ہونے لگی تھیں وہ رکنے لگا تھا لیکن پھر
کسی کے الفاظوں نے اس میں آگ سی بھر دی "وہ بد چلن لڑکی
تھی سبق سکھانا ضروری تھا" اسکول کے اتنے لڑکوں سے اسکے
غلط تعلقات تھے" وہ دوڑا مزید تیز۔۔۔۔اسکے پیروں میں پہنے
جو گرز کی تلی گھسنے لگی تھی ان سے آگ کی چنگاری سی نکل

رہی تھی لیکن اسکے اندر کی آگ تھی جو اسے
بھاگتے رہنے پر مجبور کر رہی تھی وہ رکنا چاہتا تھا لیکن نہیں
رک پا رہا تھا وہ الفاظ تھے جو اسے اکسا رہے تھے بھاگو اور تیز
بھاگو

اور وہ بھاگتا اب تو سکائے بھی تھک ہار کر رک چکا تھا اور وہ
۔وہ بھی بالا آخر ٹانگیں ٹوٹتے منہ کے بل سیدھا پتھروں پر جا
گرا تھا سر بری طرح سے پتھر سے جا ٹکرایا تھا جہاں خون کی
ایک ننھی سی بوند اب چمک رہی تھی اسے گرے دیکھ شیر وا اور
سکائے اسکی جانب دوڑے تھے وہ جانور تھے مالک کی تکلیف
محسوس کر سکتے تھے لیکن مرہم نہیں لگا سکتے تھے

وہ کچھ دیر بیٹھا بری طرح سے ھانپتا رہا سانس پھول چکی تھی
ماتھے پر پسینے سے بال چپک چکے تھے ٹریک سوٹ میں اسکا

جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا اور اب اسی پسینے کی وجہ
سے باہر کی سردی اسکے جسم کے آر پار ہو رہی تھی اس پر
کپکپی طاری ہو رہی تھی وہ دھیرے دھیرے کانپنا شروع ہو گیا
تھا عنقریب تھا کہ اسکی قلفی جم جاتی اس سے پہلے وہ سچ
میں جم جاتا سکائے کی رسی کھینچی وہ جھک گیا جس کی
پشت پر سوار ہوتے ایک دفع رسی کھینچی تھی اور سکائے برق
رفتاری سے دوڑ پڑا تھا اب کی بار شیرو بھی اسی کے پیچھے تھا
تیز ٹھنڈی ٹھار ہوائیں اسکے جسم میں آر پار ہوتی جا رہی تھی
لیکن سکائے کی پتھروں کے اوپر سے بڑی بڑی جمپ اسے یوں
محسوس کروا رہی تھی جیسے وہ ہواؤں میں اڑ رہا ہو
یہ فریزیئن گھوڑا تھا سیاہ رنگ کا بڑے بڑے سلکی بالوں والا جو
اسکی گردن پر پشت پر تھے جو دوڑتے وقت ہواؤں میں لہراتے

تھاوہ ایک نسلی گھوڑا تھا جو اپنے مزاج، زہانت اور انرجی کی
وجہ سے خاصہ مشہور تھا پاشا کے پاس وہ تب سے تھا جب سے
وہ اس گناہوں کی دلدل میں آیا تھا اتنے سالوں کا ساتھ فقط اس
لئے چھوڑا کیونکہ اسے تب صرف ایک کو قید کرنا تھا اسے اپنا
بنانا تھا باقی سب آزاد تھے لیکن آج وہ اپنے مالک کو انہی
پہاڑوں میں دیکھ واپس لوٹ آیا تھا شاید اب سب نے واپس آنا
تھا کہانی کے آخر میں اپنا اپنا کردار نبھانے
وہ سکائے کو واپس پہاڑوں میں چھوڑ آیا ساتھ شیر وکے کھانے
کا انتظام بھی کر آیا جو اب وہ خود سے کرنے لگا تھا آزاد رہ کر
اس جنگل کے بادشاہ کا ساتھی بن کر
شمس کے دکھائے گئے نقشوں میں ایک گھر تینوں کو ہی پسند آ
گیا تھا جو اتنا بڑا تھا کہ انکی آگے آنے والی انکی سات نسلوں

کی نسلیں بھی آرام سے رہ لیتی لیکن اتنا بڑا گھر دیکھ یاقوت کو
ان خواتین کی دماغی حالت پر شبہ ہوا جو انکے سامنے ہی
صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ میں کچھ کام کر رہا تھا اور وہ تینوں
سر جوڑے بیٹھی فلور پر پھیلے نقشے کو دیکھ رہی تھیں دونوں
بچے کمبل میں اچھے سے دبکے سو رہے تھے آج کومل نے خود
انکی مالش اچھے سے کر کے نہلا کر سلایا تھا
آپ تینوں کے نامدار شوہر ڈاکو ہیں کوئی بزنس مین نہیں اتنا
بڑا گھر بنوانے کیلئے ہمیں تقریباً ایک برس لگ جائے گا پیسہ لوٹ
لوٹ کر بنوانے میں۔۔۔۔" وہ ایک دم کلس کر بولا جب اسکی بات
پر تینوں کا چہرہ سا اتر گیا
تب ہی پامیر ڈھیلی سی ٹراؤزر اور شرٹ پہنے اپنی نیند کی وجہ
سے سرخ آنکھیں مسلتا کمرے سے باہر آیا وہ رات لیٹ سونے کی

وجہ سے لیٹ اٹھا تھا

کومل۔۔۔ناشتہ دو۔۔۔"اس نے خاصی تیز آواز میں بولتے صوفے
پر جگہ سمبھالی زمل اور مشی نے کومل کو دیکھا جو پامیر کو
ہی گھور رہی تھی رات اچھی لتریشن ہوئی تھی اسکی جس کے
باعث وہ صبح دیر سے اٹھا

لگتا رات خوب جھاڑا ہے پامیر بھائی کو۔۔۔"مشی کھسیانی سی
ہنسی ہنستی پھر سے نقشے پر جھکی

وہ ڈیزرو بھی کرتا تھا آیا بڑا کلب جانے والا۔۔۔"آہ رات پامیر
نے اسکے قدموں میں بیٹھ بیٹھ کر یقین دلایا تھا لیکن وہ اب
بھی جل کڑھ رہی تھی تب ہی دونوں نے زمل کو دیکھا جو
میسنی بنی دونوں کو دیکھ رہی تھی

تم بتاؤ۔۔۔پاشا کی کتنی کلاس لی۔۔۔"انکے سوال پر زمل کی

ہنسی یکدم غائب ہوئی گزری رات پل میں آنکھوں کے پردے پر
لہرائی اسی پل باہر سے وہ سرمئی رنگ کا ٹریک سوٹ پہنے آدھی
زپ کھولے جس کے اندر سے گول گلے والی سیاہ شرٹ بھی نظر
آرہی تھی آستین اوپر چڑھا رکھی تھیں بال بے حد پرکشش
انداز میں ماتھے پر بکھرے پڑے تھے وہ سب بھولے سامنے سے
آتے اس شخص کو دیکھتی رہی جو قسمت نے اسکا لکھا تھا وہ
سارے کا سارا اسکا تھا اسکا یقین وہ کبھی کبھی نہیں کر پاتی
تھی
اسکی جھیل سی گرے آنکھیں چمکتی مسکراتی ہوئی آہ وہ اسکا
تھا پورا کا پورا اسکا تھا
!! جھیلیں کیا ہے۔۔۔؟ اسکی آنکھیں۔۔۔
!! عمدہ کیا ہے۔۔۔؟ اسکا چہرہ۔۔۔

سامنے سے مسکرا کر وہ اسی کی جانب آ رہا تھا

!!خوشبو کیا ہے۔۔۔؟اسکی سانسیں۔۔۔

گزری رات اسکی مہکتی سانسیں اپنے چہرے پر یاد آئیں

!!خوشیاں کیا ہیں۔۔۔؟اسکا ہونا۔۔۔

کل رات دیر تک نہ آنے پر ایک دم اسکا آ جانا

!!تو غم کیا ہے۔۔۔؟اسکی جدائی۔۔۔

اسکی غیر موجودگی میں دل کی بے چینی سوا تھی

!!سردی کیا ہے۔۔۔؟اسکی اداسی۔۔۔

رات وہ اداس تھا نجانے کیوں وجہ صرف وہی جانتا تھا

!!گرمی کیا ہے۔۔۔؟اسکا غصّہ۔۔۔

یاقوت کی بات وہ آتے ہوئے سن چکا تھا تب ہی بیچ میں آتے

اسکی پیٹھ پر مکا جڑا

وہ قریب آتا وہی فلور پر اس سے جڑ کر بیٹھ چکا تھا

بنا کسی کی پرواہ کئے انکا کپل ساتھ میں ایسا تھا جسے دیکھ

کر چاہنے والے ماشاءاللہ اور جلنے والے اندر تک سلگ جاتے

کونسا گھر پسند آیا۔۔۔" مسکرا کر پوچھا مشی اور کومل اسے

بتانے لگی جبکہ زمل پاگل سی ہوتی یک ٹک اسے دیکھے گئ

!!اور بہاریں۔۔۔؟اسکا مسکرانا۔۔۔

!!میٹھا کیا ہے۔۔۔؟اسکی باتیں۔۔۔

!!!کڑوا کیا ہے۔۔۔؟میری باتیں۔۔۔

!!کیا پڑھنا ہے۔۔۔؟اسکا لکھا۔۔۔

!!لبوں کی خواہش۔۔۔؟اسکا ماتھا۔۔۔

!!کیا سوچا ہے۔۔۔؟اس سے محبت۔۔۔

!!کیا کرتی ہو۔۔۔؟اس سے محبت۔۔۔

!!اسکے علاوہ۔۔۔؟اس سے محبت۔۔۔

!!کیا بس یہی۔۔۔؟ہاں بس یہی۔۔۔

کیا تمہیں بھی یہی پسند آیا۔۔۔؟زمل کے کان کے قریب ہوتے دھیمی آواز میں پوچھا وہ اسی طرح سر دھیرے سے اثبات میں ہلا گئی

اور اگر تم اتنے بڑے گھر میں گم ہو گئی تو میں کیسے ڈھونڈوں گا۔۔۔"اسکے شریر انداز میں بولی گئی بات پر زمل ایک دم ہوش میں آئی اور سیدھا اسے گھورنے لگی جس کی ہنسی آہستہ آہستہ بلند ہوتی چلی گئی وہ پھر سے پینوٹائز ہونے لگی آہ وہ نہیں جانتی تھی رات سے وہ کیوں اسے دیکھتی پاگل سی ہو رہی تھی شمس سے کہو اس پر کام شروع کروادے۔۔۔"وہ حکم دیتا سب سے بچ بچا کر زمل کا گال چومتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا

پیچھے زمل اسکی حرکت پر آنکھیں پھاڑے یہاں وہاں دیکھنے
لگی اور پھر دل ہی دل میں شکر ادا کرتی خود بھی اندر گئی
کیونکہ کسی نے نہیں دیکھا تھا مشی اور کومل تو خوشی سے
پاگل ہونے لگی تھیں وہی یاقوت جو کب سے انکو تنگ کر رہا تھا
پاشا کے حکم پر فوراً سیدھا ہو گیا
تب ہی باہر سے برلاس آتا دکھائی دیا جس کے پیچھے ڈری سہمی
سی ماہم بھی چلتی آ رہی تھی

لائٹ پنک کلر کے شلوار قمیض پر سفید رنگ کا دوپٹہ لئے چہرے
پر خوف ہاتھ کی انگلیاں کانپتی ہوئی ایک دوسرے میں پیوست
وہ کہیں سے بھی وہ پرانے والی کونفیڈنٹ ڈاکٹر ماہم نہیں لگ
رہی تھی یہ تو کوئی ڈری سہمی سی معصوم لڑکی تھی جو گھبرا

کر کبھی کبھی برلاس کی شرٹ پکڑ لیتی جسے وہ پلکیں جھپکا
کر تسلی دیتا چھڑوالیتا اس وقت یاقوت کا رخ دوسری جانب تھا
مشی میپ پر جھکی ہوئی تھی کومل کچن میں اپنے نامدار
شوہر کیلئے چائے بنا رہی تھی اور پامیر ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر
بیٹھا اپنے ناشتے کے آنے کا انتظار کرتے اپنا موبائل استعمال کر رہا
تھا گو کہ سب مصروف تھے کسی نے بھی اب تک ماہم اور برلاس
کو نہیں دیکھا تھا حتیٰ کہ برلاس کو خود گلا کھنکار کر سب کو
اپنی جانب متوجہ کروانا پڑا
اھمم۔۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔۔"اس کے سلام پر سب نے اسکی جانب
دیکھا
وعلیکم سلا۔۔۔۔"کومل کا آدھا سلام ماہم کو دیکھ منہ میں ہی
رہ گیا وہی تو جانتی تھی کہ ماہم اب تک برلاس کے گھر پر ہے

باقی سب اب تک انجان تھے

ماہم تم پھر سے آگئی۔۔۔" یاقوت نے اسی طرح گردن موڑے ہوئے کہا اسکا لہجہ سادہ سا تھا لیکن ماہم کو پھر بھی جی بھر کر شرمندگی محسوس ہوئی وہ مزید سر جھکا گئی

بھابی میرے لئے بھی کافی بنادیں۔۔۔۔" برلاس کومل کو واپس کچن میں جاتے دیکھ خاصی تیز آواز میں بولا وہ باہر پامیر کے لئے پانی رکھنے آئی تھی

تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔۔۔ تم کافی پی پی کر مروگے چپ کر کر پورا ناشتہ کرو۔۔۔" اندر سے ہی کومل کی ڈانٹ سنتے اس کے لب دھیرے سے وا ہوئے وہ بدل گئی تھی سچ میں اور آج سچ جان کر برلاس کے دل میں مزید اسکے رشتے کا احترام بھر گیا تھا

ماہم تم کیوں کھڑی ہو بیٹھ جاؤ آؤ۔۔۔۔" اسے یونہی کھڑا دیکھ

برلاس نے سامنے والے صوفے کی جانب اشارہ کیا وہ چپ چاپ
وہاں جاکر دھیرے سے بیٹھ گئی
تم کروگی ناشتہ۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا اس نے بس سر نفی میں
ہلانے کا اکتفا کیا
وہ۔۔۔۔۔۔ماہم۔۔اا ھمم آپ لوگوں سے کچھ کہنا چاہتی ہے۔۔۔"
اس
نے گلا ایک بار پھر کھنکارتے سب کو متوجہ کیا ماہم کے ساتھ
کچھ حد تک وہ خود بھی نروس تھا نجانے سچ جاننے کے بعد
اسکے بھائی کیا حال کریں گے اسکا اسے بے اختیار ماہم پر ترس
آیا لیکن اگلے ہی پل سارا ترس زائل ہو گیا "اچھا ہے یہی ہو اس
کے ساتھ سیدھا گولی مار دیں" وہ ذہن میں ہی سوچتے خوش
ہوا

کیا کہنا ہے۔۔۔۔؟ یاقوت کی جانب سے سوال آیا
ماہم نے ایک نظر سب کو دیکھا اور تھوک نگلتے بولنا شروع کیا

وہ کمرے میں آتے مرر کے سامنے کھڑا ماتھے پر بکھرے بال ہٹاتے
وہ چھوٹی سی چوٹ دیکھ رہا تھا جو پتھروں پر گرنے کی وجہ
سے لگی تھی لیکن بالوں میں چھپ گئی تھی تب ہی پیچھے
پیچھے زمل بھی آگئی اس سے پہلے وہ چوٹ چھپاتا زمل دیکھ
چکی تھی

یہ۔۔۔یہ کیا ہوا۔۔۔" وہ پریشان سی ہوتی دوڑ کر ایک ہی جست
میں اسکے پاس آئی زیحال سر جھکا گیا تاکہ وہ آرام سے دیکھ
سکے ورنہ اسے پھر کسی سٹول کی ضرورت پڑتی
"کیسے لگی یہ چوٹ بتائیں۔۔۔۔

گر گیا تھا آتے وقت۔۔۔" وہ خاصا نارمل انداز میں بولا لیکن زمل
کو اس کا اتنا مطمئن ہونا اندر تک سلگا گیا وہ بازو پکڑے اسے
بیڈ تک لائی اور سامنے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کے
پاس لے آئی وہ خاموشی سے اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا جب وہ
کاٹن ڈیٹول میں بھگو کر اس کا جما ہوا خون صاف کرنے لگی
آج زیحال کی نظریں وہ نہیں تھیں جن سے وہ اسے دیکھتا تھا
کچھ تھا ان میں چہرے پر بلا کی سنجیدگی رقم تھی
زمل کی شال بار بار اسکے چہرے پر لگ رہی تھی جس سے عاجز
آتے اس کے وہی زمل کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے ایک جھٹکے میں
اپنی لیپ پر بٹھا لیا زمل اس اچانک افتاد پر ایک دم بوکھلا کر
اسے دیکھنے لگی دونوں کے چہرے عین مقابل تھے گرم سانسوں
کا تبادلہ ہونے لگا تھا

اب کرو۔۔۔"اسکے بولتے زمل ایک دم اپنی رکی سانسیں بحال
کرتی پھر سے زخم صاف کرنے لگی لیکن اس بار کرنا مشکل تھا
وہ چاہ کر بھی اس سے فاصلہ نہیں بنا سکتی تھی اور اتنے
قریب ہو کر اپنا کام بھی نہیں کر سکتی تھی زیحال اسکا گھبرانا
بخوبی نوٹ کر رہا تھا وہ مزید اپنا ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے
دھیرے دھیرے حرکت میں لانا شروع ہوا زمل اسکے چھونے پر
تھوڑی جز بز سی ہونے لگی
وہ کمر کو اپنی فولادی مٹھی میں بھرتے مزید خود میں بھینچ
گیا اسکی اس حرکت پر زمل نے بے اختیار ایک سُسکی لی
چھوڑو میں خود کر لونگا۔۔۔"اسکے ہاتھ سے کاٹن لیتے اندازے کے
مطابق خود ہی اپنے ہاتھ سے زخم صاف کرنے لگا
میں۔۔۔کر دونگی۔۔۔"زمل نے کاٹن لینی چاہی لیکن جن نظروں سے

زیحال نے دیکھا وہ وہی کی وہی رک گئی اور مزید گھبرا گئی

ماتھے پر لگے زخم صاف کر سکتی ہوا گر کبھی دل پر دیے کیا وہ

بھی صاف کرو گی۔۔۔؟اسکا لہجہ برفیلا تھا زمل کو اپنا وجود

ٹھٹھرتا ہوا محسوس ہونے لگا

آپ رات سے پریشان ہیں کوئی۔۔بب۔۔بات ہے ہبی۔۔۔؟وہ بے

چین

سی ہوتی بالا آخر پوچھ بیٹھی

تمہیں کیسے پتہ میں پریشان ہوں۔۔۔؟الٹا سوال داغہ اصل میں

تو اسکا یہ بات بھانپ لینا ہی زیحال کے دل پر جیسے ٹھنڈی

پھوار کا کام کر گیا تھا مطلب وہ بھی اسے نوٹ کرتی ہے بنا کہے

اسکی حالت سمجھتی ہے

آپ جب بھی پریشان ہوتے ہیں مجھے سانس بھی نہیں لینے دیتے

جیسے رات نہیں لینے دیا۔۔۔"واقعی رات جس انداز میں وہ اسے
خود میں بھینچ کر سویا تھا زمل کو باقاعدہ گردن اونچی کر کر
سانس لینی پڑ رہی تھی"اور دوسرا یہ چوٹ ایسا تب ہی ہوا ہے
جب آپ کسی بات کو بہت زیادہ سوچ رہے ہوں۔۔۔"ہاں وہ تب ہی
زیر ہوتا تھا جب وہ دماغی طور پر حاضر نہیں ہوتا تھا ورنہ اسکا
ایک بال بھی باکا ہونا ناممکن تھا اس کے دشمنوں کے ہاتھوں
کل آپ کہاں گئے تھے یہ مت کہیے گا کام سے گئے تھے مجھے آپ
"کا یہ حساب نارمل نہیں لگ رہا کیا ہے جو آپ نہیں بتا رہے۔۔۔
زیحال اسکے سوالوں کو چھوڑے اسکے خود کو پڑھ لینے پر
اس لڑکی کو پوری طرح i خوش ہو رہا تھا وہ کامیاب ہو گیا تھا
سے اپنے جیسا بنانے میں
میں تمہارے گھر گیا تھا۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکا زمل کا دل ایک دم

رکا سانس جیسے سینے میں اٹک سی گئی وہ کچھ دیر کچھ بھی
بولنے کے قابل نہیں رہی جب کہ زیحال اس کے چہرے کے متغیر
ہوتے رنگ دیکھتا رہا
میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تم بلیوں سے کیوں ڈرتی ہو تم نے
" نہیں بتایا لیکن مجھے جاننا تھا اور مجھے وجہ بھی معلوم ہے
اسکی آخری بات پر زمل نے جیسے اٹک کر سانس لینے کو کوشش
کی جسم ہولے ہولے لرزنے لگا تھا اسکی یہ لرزش زیحال بخوبی
محسوس کر گیا تھا کیونکہ وہ اب تک اسی کی لیپ پر بیٹھی تھی
لیکن جو وجہ تمہاری ماں نے بتائی میرا دل اس پر مطمئن نہیں ہو
رہا نجانے کیوں میں لوگوں کے چہرے پڑھ لیتا ہوں انکا بھی پڑھا
اور وہ جھوٹ بول رہی تھیں۔۔۔"آہ کیا تھا وہ شخص زمل کو
بے اختیار اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی رنگ لٹھے کی مانند

سفید پڑنے لگا

ک۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا کہا انہوں نے۔۔۔۔" بمشکل سوال کیا

تم کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ وہ سوال چھوڑے اسے مسلسل بری طرح سے کانپنے پر فکر مند سا ہوا

ک۔۔۔ کیا کہا۔۔۔ ان۔۔۔ انہوں نے۔۔۔۔" وہ ایک دم بے چین سی ہوئی

وہ کچھ بھی بکواس کریں تم کیوں ڈر رہی ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ یا کوئی اور کچھ بھی کہے تم۔۔۔ میری ہو صرف میری اور میری رہو گی۔۔۔" اسکے لہجے میں بے پناہ محبت تھی جسے بھانپتے زمل کی ہیزل آنکھیں بھیگنے لگی سانس اب بھی جیسے بند تھیں زیحال کے ذہن میں اسکے الفاظ پھر گونجے "اس کے لئے آئے دن لو ولیٹرز

مم۔۔۔میرا کوئی۔۔۔ قص۔۔۔ قصور نہیں تھا۔۔۔۔"دو موتی ٹوٹ کر

بے اختیار گال پر پھسل گئے

جانتا ہوں۔۔۔"محبت بھرے لہجے میں بولتے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کان لے نیچے جماتے انگوٹھے سے آنسوں صاف کئے زمل مزید شدّت سے رودی

گلا لے کیا ہوا۔۔۔"اسے ایسے تڑپ کر روتے دیکھ دل ایک دم بیٹھا وہ بنا کچھ بولے اسکی گردن میں منہ چھپا گئی اور مزید تڑپ کر شدّت سے رودی

مم۔۔۔میرا ک۔۔۔کوئی قصور نہیں۔۔۔ تھ۔۔۔ تھا۔۔ووو۔۔۔وہ ۔۔۔۔"

بس میری جان کیا ہو گیا اتنا کیوں رو رہی ہو میں نے کوئی سوال

نہیں کیا میں جانتا ہوں۔۔۔تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"اتنی تکلیف فرح کی باتوں سے نہیں ہوئی تھی جتنی اب زمل کے تڑپ کر رونے سے ہو رہی تھی وہ پیار سے اس کے بال سہلاتا چپ کروانے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ تھی کہ مانو آج اپنے سارے آنسوں نکال دے گی

گلا لے۔۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمہارے رونے سے۔۔۔پلیز کچھ رحم کھاؤ مجھ پر۔۔۔"وہ کہاں سن رہی تھی اتنے عرصے کی تکلیف کیا چند سیکنڈز میں ختم ہو سکتی تھیں؟ یا جس بات کو بتانے سے وہ اتنا ڈر رہی تھی وہ اسے اتنے آرام سے پتہ چل جائے گی اور وہ کچھ کہے گا بھی نہیں اس بات کی خوشی کیا کم تھی کون کونسا احساس اور تکلیف نہیں تھی جو اسکے آنسوؤں کے ذریعے آج نکل رہی تھیں

وہ۔۔۔وہ۔۔خ۔۔۔خود۔۔مم۔۔۔میرے۔۔۔کمرے میں آ۔۔۔یا
۔۔۔تھا مم
میرا۔۔۔ک۔۔۔کوئی قص۔۔۔قصور نہیں تھا۔۔۔"وہ زار و قطار
روتی
اپنی صفائی دینے لگی جب کہ اسکی بات پر اس کے بالوں میں
چلتا زیحال کا ہاتھ ایک دم رکا نظریں ایک نقطے پر مرکوز سی
ہوئی
ک۔۔۔کون۔۔۔کون تمہارے کمرے میں آیا تھا۔۔۔"اسے نرمی
سے خود
سے الگ کرتے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا چہرے کے
تاثرات پل میں بدل سے گئے تھے زمل یہ دیکھ ایک پل کو ٹھٹھکی
کیونکہ زیحال کے چہرے پر حیرت دیکھ اسے کچھ گڑبڑ لگی

زمل میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔کون آیا تھا تمہارے کمرے میں
تم کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔"اب کی بار لہجہ سپاٹ ہوا زمل کو
بے اختیار اس سے خوف آیا نہیں وہ سچ سے انجان تھا وہ اب
بھی انجان تھا زمل کو اپنی روح سی کھنچتی محسوس ہوئی

"مم۔۔۔ماما۔۔۔نے۔۔آ۔۔۔آپکو۔۔۔کیا۔۔۔بب۔۔۔بتایا۔۔۔
یہی کہ۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکا انکی باتوں میں کہیں بھی یہ بات
شامل نہیں تھی کہ ان لڑکوں میں سے کوئی زمل کے کمرے تک
گیا تھا اور اگر گیا تھا کیا زمل سچ میں۔۔۔آگے زیحال کو اپنا
خون خشک ہوتا محسوس ہوا چہرے پر کرب کا ایک سایا سا لہرا
گیا

وہ زمل کو ایک جھٹکے میں خود سے دور کرتے اٹھ کر باتھ روم
میں بند ہو گیا زمل وہی کھڑی اسے دیکھتی رہی اسے سمجھ

نہیں آرہی تھی کہ وہ جانتا تھا یا انجان تھا وہ اپنی آنکھوں سے
بھل بھل کر نکلنے والے آنسوں صاف کرتی وہی بیڈ پر ڈھے سی
گئی اور چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے شدّت سے رودی
اندر وہ شاور آن کرتے ٹریک سوٹ پہنے پہنے ہی کھڑا ہو گیا اوپر
سے گرتا پانی اسے پل میں پوری طرح سے بھگو گیا بال گیلے ہوتے
پورے ماتھے کو کوور کرنے لگے ناک سے پانی ایک لائن کی صورت
میں نیچے گرنے لگا تھا اسکے اندر ایک آگ سی لگی تھی ایک
بھڑکتی آگ جو اس پانی سے بھی نہیں بجھ رہی تھی نہیں وہ
اس سے نہیں بجھ سکتی تھی وہ اس شخص کے خون سے
بجھنی تھی جو اسکی زمل کے کمرے میں گیا تھا وہ کیوں گیا
تھا اسے نہیں جانا چاہیئے تھا کیوں گیا۔۔۔!!! آگ کا ابھار بڑھنے لگا
وہ۔۔۔وہ۔۔۔کسی کو سچ میں پسند کرتی تھی۔۔۔اس حد تک کہ

وہ۔۔۔اسکے۔۔کم۔۔۔رے۔۔۔تک "آگے سوچنا بھی جیسے اسکی
روح
کھینچ رہا تھا اوپر سے بہتے پانی سے زیادہ اسکی آنکھوں سے
نکلنے والے پانی میں گرم حدت تھی تپش تھی جو اسکے چہرے
کو جھلسا رہی تھی
وہ اسکا ماضی تھا وہ کسی کو پسند کرتی تھی اس پر میرا کوئی
اختیار نہیں لیکن۔۔۔ لیکن اب وہ میری ہے صرف میری۔۔۔میں
اس
"کی محبت کا حقدار ہوں۔۔۔۔ صرف میں ہوں اس کا عشق۔۔۔
وہ خود کو جیسے ان لفظوں سے دلاسہ سا دے رہا تھا دل سے
جیسے خون رس رہا تھا ایک ڈر سا گڑھ گیا تھا دل میں اسے
کھونے کا ڈر اسکا کوئی رقیب تھا یہ سوچ ہی زیحال کے لئے جان

لیوا تھی تکلیف بڑھ رہی تھی وہ سختی سے آنکھیں بند کرتے
انکی جلن کم کرنے کی کوشش کرنے لگا"اس کے لئے لو ولیٹرز
آتے تھے"آنکھیں پٹ سے کھل گئی سانس جیسے پھول سی گئی
سر میں درد کی ٹیسیں اٹھنی شروع ہوئی وہ دونوں ہاتھوں میں
سر تھامے وہی باتھ روم کے فلور پر بیٹھتا چلا گیا درد حد سے
سوا ہو رہا تھا تکلیف برداشت سے کئی زیادہ بڑھ رہی تھی پہلی
بار زمل کو کھو دینے کا خوف اسکی جان نکال رہا تھا کتنی ہی
دیر بیٹھا رہا اسی طرح سر تھامے پانی یونہی اس کے اوپر گرتا
اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن پھر۔۔۔وہ اٹھا وہ ایک
دم اٹھا چہرہ اوپر کیا پانی اب براہ راست اسکے چہرے پر گرنے
لگا آنکھیں بند تھیں کھل جاتی تو اس پانی میں اسکی آنکھوں
میں اترنے والا خون بھی شامل ہو جاتا اس کے اعصاب ایک دم

تن گئے خوف اسے کھونے کا تھا اگر وہ رقیب ہی نہ رہے تو کیسا
خوف۔۔۔ نہیں کوئی خوف نہیں وہ اس سے دور نہیں جا سکتی
وہ نہیں جانتا وہ کیوں سوچ رہا تھا جبکہ ایسا نہیں ہو سکتا تھا
لیکن زمل خود اگر کسی کو پسند کرتی تھی تو اس پر زیحال کا
کوئی حق نہیں بنتا تھا پہلی محبت کیسی ہوتی ہے یہ وہ جانتا
تھا زمل بھی تو اسکی پہلی محبت ہے کیا ہوا اگر وہ۔۔۔ اسکی
دوسری محبت۔۔۔ بن گیا۔۔۔ آہ تکلیف نے ایک بار پھر جسم کو نوچا
وہ شاور پورا لیتے ٹاول لپیٹ کر باہر آ گیا زمل سامنے ہی اسکے
کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ رہی تھی نظر اسکی آنکھوں پر پڑی جو
روئی روئی سی سرخ ہو رہی تھیں وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی
نی فاصلہ n لیکن وہ دیکھ رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ درمیا
عبور کرتے اس تک آیا اور عین اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا اتنا کہ

زمل پیچھے مڑتی تو اسکے سینے سے ضرور ٹکراتی لیکن وہ نہیں مڑی وہ اسے اپنے پیچھے محسوس کر رہی تھی تب ہی اسے اپنی بیلی پر اسکے فولادی ہاتھوں کی حرکت محسوس ہوئی اور پھر گردن پر اسکی گرم سانسوں کی تپش زمل بے اختیار اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں موند گئی اسکی سانسوں میں لذت تھی زمل کو اپنے پورے بدن میں اسکی محبت سرائیت کرتی محسوس ہوئی

تم۔۔۔میری۔۔ہو۔۔۔صرف۔۔اور صرف میری۔۔۔" وہ شدّت سے اسکی

گردن پر اپنے ہونٹ مسلتے زمل کی کمر اپنے سینے میں زور سے بھینچتے اسکی سانسیں ایک پل کیلئے روک گیا زمل اسکی شدّت پر سانس روکے کھڑی اپنے دل کو سمبھالنے لگی جو اس کے اس

حال میں قریب آنے پر اتھل پتھل ہونے لگا تھا

بولو ہوناں۔۔۔تم میری۔۔۔"بیلی پر گرفت اور بھی مضبوط کی

زمل سر تیزی سے اثبات میں ہلانے لگی

اگر کبھی کسی نے تمہیں مجھ سے چھیننے کی کوشش بھی کی

تو خدا کی قسم وہ موت دونگا اسے کہ موت بھی دیکھ کر کانپ

اٹھے گی۔۔۔"زمل اس کی اس حد تک بڑھتی شدّت پر خوف زدہ

سی ہونے لگی اسے بے اختیار اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا

لیکن سر پھر بھی اسی تیزی سے اثبات میں ہلاتی رہی

زیحال اسے ایک جھٹکے میں سیدھا کرتے سامنے سے اسکی نازک

گردن پر جھکا اپنی جنون خیزیاں نچھاور کرنے لگا تھا زمل تو

اسکی پیٹھ پر دونوں ہاتھ ٹکائے چہرے اوپر کئے سانس لینے کی

کوشش کرنے لگی کتنی ہی دیر وہ اسے اپنی جان لیوا شدّتوں سے

ہلکان کرتا رہا جب اچانک باہر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی دروازہ کھلا تھا آواز صاف سنائی دی تھی وہ ایک جھٹکے میں پیچھے

ہوا

" دونوں نے ایک ساتھ باہر کی جانب دیکھا" میں دیکھتی ہوں کہتے زمل اپنی شرٹ ٹھیک کرتی باہر نکل گئی

ماہم کی بات سنتے کومل کے ہاتھ میں پکڑی ناشتے کی ٹرے زمین پر گرتی چاروں سو بکھر سی گئی تھی یہاں تک کہ گرم سالن کے چھینٹے اسکے پیروں پر بھی پڑے لیکن وہ کہاں محسوس کر رہی تھی یہی حالت پامیر کے ساتھ ساتھ مشی اور یاقوت کی بھی تھی برلاس نارمل بیٹھا تھا

میں۔۔۔ مجبور تھی۔۔۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔" وہ روتی

ہوئی چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر مزید شدّت سے رودی

کومل کو اپنی وہ اندھیری راتیں یاد آئی اپنے وہ تڑپ کر گرنے والے

آنسوں یاد آئے کیا اسے اس پر بھی ترس نہیں آیا تھا

اس دن کومل نے جو رپورٹس دیکھی وہ غلط رپورٹس تھیں

دھوکے میں کومل نہیں میں تھی کیونکہ وہ رپورٹس مجھے

دکھانے کیلئے بدلی گئی تھیں اور بدلنے والا کوئی اور نہیں خود

پاشا تھا صحیح رپورٹس اسکے پاس تھیں وہ مجھے غلط

رپورٹس دکھا کر اس بہکاوے میں رکھ رہا تھا کہ میں جو غلط

"میڈیسن دے رہی ہوں انکا صحیح اثر پیشنٹ پر ہو رہا ہے۔۔۔

آنسوں بھل بھل کر آنکھوں سے گر رہے تھے سب دم سادھے اسے

دیکھ رہے تھے

میں نہیں جانتی پاشا سچ سے کیسے واقف ہوا آخری وقت میں

وہ زہر کیسے بدل گیا۔۔۔"زمل اسی وقت لاؤنج میں آئی تھی
ماہم کی آخری بات سنتے وہ وہی رک سی گئی اور حیرت سے اسے
دیکھنے لگی
مجھے معاف کر دیں میں گناہگار ہوں آپ سب ک۔۔۔"اس سے آگے
وہ کچھ اور بولتی ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ پر پڑا وہ منہ
کے بل صوفے پر گری کومل کو اسکے سامنے خون خوار نظروں
سے کھڑی دیکھ برلاس ایک دم اٹھا
تمہاری اتنی ہمت تم نے میرے شوہر کو زہر دینا چاہا۔۔۔"اسے
سیدھا کرتے دوسرے گال پر بھی ویسا ہی تھپڑ رسید کیا
بھابی۔۔۔بھابی کول ڈاؤن۔۔۔"برلاس بیچ میں آتے اسے پیچھے
کرنے لگا ماہم خوف زدہ سی ہوتی اسکا بازو تھام پر شدّت سے رو دی
تم اسے پروٹیکٹ کر رہے ہو۔۔۔"کومل بے یقین سی برلاس کو

دیکھتی سوالیہ بولی آنکھوں سے گرم سیال بہتا عارض پر بہنے
لگا پامیر اس کے قریب آتے کندھوں سے تھام کر خود سے لگا گیا
اسکا اس کنڈیشن میں کوئی بھی ٹینشن اسکے بچے کیلئے
خطرناک ثابت ہو سکتی تھی زیحال بھی اسی وقت تیار ہوتا
باہر آیا اور زمل کے ساتھ کھڑا ہو گیا
آپ پوچھ تو لیں اس نے ایسا کیوں کیا اسکے بعد آپ اسے قتل
بھی کر دیں مجھے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔"اسکی اس قدر سفاکی
پر ماہم نے تڑپ کر اسے دیکھا کتنا ظالم تھا اسکا محبوب دل
جیسے کرچی کرچی ہوا
کیا وجہ تھی۔۔۔اسکے سر پر بندوق رکھی تھی۔۔۔اسے بلکل شرم
نہیں آئی میرے شوہر کو زہر دیتے ہوئے۔۔۔"کومل کا پارا کسی طور
کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اس کا بس چلتا وہ یہی کھڑے

کھڑے اسے گولی مار دیتی

اسکی فیملی انکے قبضے میں ہے اگر وہ ایسا نہ کرتی تو وہ ان

ایک جھٹکے میں مار دیتے۔۔۔"فضا میں ایک پل کو گہری e سبکو

خاموشی کا راج ہوا سب کو جیسے سانپ سا سونگھ گیا

فیملی کے بغیر زندگی کیسی ہوتی ہے یہ تو ہم سب جانتے ہیں

ناں۔۔۔؟ برلاس کی بات پر سب نے اسے دیکھا کون نہیں واقف تھا

اس اذیت سے سب ہی اس تکلیف میں مبتلا رہے تھے ایک دور

میں لیکن آج انکی پھر سے ایک فیملی بن چکی تھی اور ضروری

نہیں تھا ماہم کی قسمت بھی اتنی ہی اچھی ہو کہ اسے دوبارہ

کوئی ایسا موقع ملے

اس شخص کا نام۔۔۔؟ پیچھے سے پاشا کی کرخت آواز سنائی دی

ماہم بے اختیار برلاس کے بازو سے لگتی کانپنے لگی

نام بتاؤ ماہم۔۔۔" برلاس اسکے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بے حد نرمی سے بولا

ی۔۔۔یاور۔۔۔۔" وہ ڈرتی ہوئی ہچکچاتے بمشکل بولی جب اسکے بتائے ہوئے نام پر کومل کا دل دھک سے رکا وہی زمل کی آنکھیں بھی بے اختیار پھٹی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا مطلب وہ کب سے انکی زندگی میں زہر گھول رہا تھا اور یہ دونوں انجان تھیں کومل ایک دم گرنے والی ہوئی لیکن اسی پل پامیر نے اسے تھامتے خود سے لگالیا

کومل۔۔۔کومل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ وہ فکر مند سا ہوتا اسے صوفے تک۔لایا اور آرام سے بٹھایا کومل کی ٹانگیں بے جان سی ہونے لگی جیسے کسی نے ان سے ساری طاقت نچوڑ لی ہو وہ ہونقوں کی طرح زمین تکنے لگی وہ اسکے شوہر کی جان لینے کی کوشش

کرے گا یہ اسکے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا

پانی پیو لو۔۔۔" پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا جس سے دو

گھونٹ بمشکل وہ اپنے گلے میں اتار سکی

پاشا قدم قدم چلتا ماہم کے قریب آیا اس کے آتے برلاس ایک دم

سائیڈ ہو گیا اب وہ چاہ کر بھی بیچ میں نہیں آسکتا تھا اپنے

سامنے پاشا کو دیکھ ماہم کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا

اگر یہ بات جھوٹ نکلی تو یاد رکھنا ایک ایک سانس لینی تم پر

دو بھر کر دونگا سمجھ آئی۔۔۔" کاٹ دار لہجے میں بولتا اس میں

صور سا پھونک گیا لیکن ماہم کی آنکھیں گواہ تھیں کہ اس وقت

وہ جھوٹ نہیں بول رہی اپنے سامنے موت کو دیکھ کوئی جھوٹ

نہیں بولتا

برلاس۔۔۔اسکے ساتھ جاؤاور آج اسکی فیملی اس شخص کے
قبضے سے بازیاب ہونی چاہیئے اور اگر یہ جھوٹ نکلے تو اسے بھی
وہی گولی مار دینا۔۔۔" وہ ٹھنڈے برفیلے لہجے میں حکم دیتا
لمبے لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا برلاس سر خم کئے ماہم کو
اپنے آگے لگاتا باہر لے جانے لگا لاؤنج میں پھیلی خاموشی سب
سے پہلے یاقوت نے توڑی تھی
میں اس دن اپنے کئے گئے رویے پر ایک بار پھر شرمندہ ہوں کومل
آئی ایم رئیلی سوری۔۔۔" اسکے لہجے میں ندامت سی ندامت تھی
پامیر نے اسکا ہاتھ تھامتے پلک جھپکا کر تسلی دی اسی پل کومل
پھوٹ پھوٹ کر رو دی کہ پامیر بھی ایک پل کو گڑبڑا سا گیا
کومل۔۔۔میری جان کیا ہوا۔۔۔" نیچے زمین سے اٹھتے وہ صوفے
پر اس سے جڑ کر بیٹھتے کومل کو اپنے سینے سے لگا گیا

پامیر کے حصار میں آتے وہ مذید شدّت سے تڑپ کر رو دی اور
کتنی ہی دیر روتی رہی آخر میں چپ ہوتے سسکی سی لیتی رہی
چلو کمرے میں۔۔۔ تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔"اسے دونوں
کندھوں سے تھام کر وہ کمرے میں لے گیا پیچھے یاقوت مشی
اور زمل بچے تھے زالے اور زامل کی بھی نیند پوری ہوتی وہ
دونوں بھی رونے لگے زمل نے آگے بڑھ کر باری باری دونوں کو
اٹھایا جن میں سے ایک کو مشی نے لے لیا
یاقوت کو اسی پل ایک کام یاد آیا وہ لیپ ٹاپ چھوڑے باہر نکل
گیا
تم کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟زمل کو گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ مشی
پوچھنے لگی جب زمل اسکے سوال پر تھوڑی سٹپٹائی
"ک۔۔۔کچھ بھی نہیں بس ایسے ہی۔۔۔

ھممم۔۔۔ڈونٹ وری اللہّ پاک ہماری مشکلیں دور کر دے گا بہت
جلد۔۔۔"وہ زمل کا ہاتھ تھامتی تسلی دیتی بولی اسکی اتنی سی
تسلی بھی زمل کے دل پر ٹھنڈک سی پھینک گئی تھی
زامل منہ ادھر ادھر مارتا جیسے اپنی خوراک تلاش کر رہا تھا جب
نہیں ملی تو منہ پھاڑے رونے لگا
بس۔۔۔بس میرا بے بی۔۔۔"وہ زپ کھولے اسے فیڈ کروانے لگی
کیونکہ مشی کا منہ دوسری جانب تھا وہ زالے کے روئی جیسے
گال چومتی اسکے ساتھ کھیلنے میں مگن ہو گئی وقت کے ساتھ
ساتھ انکے گال مزید پھولتے سردی کی شدّت کے باعث سرخ ہونے
لگے تھے کیوٹنیس دونوں میں اوور لوڈڈ تھی
میرا کبھی کبھی اسکے یہ گال کھانے کو دل کرتا ہے کتنی پیاری
ہے یہ۔۔۔۔۔"مشی زالے کو ایک دم خود میں بھینچتی جھنجھوڑ

سی گئی اسکی حرکت پر زمل کو ہنسی آئی تھی لیکن زالے
بھنویں اچکاتی جیسے ظاہر کرنے لگی اسے اپنے گالوں پر تبصرہ
کچھ خاص پسند نہیں آیا یا شاید باپ کی طرح اپنی چیزوں کو
لے کر جنونی تھی

زامل دودھ پیتے ہوئے بھی ادھر ادھر منہ مار رہا تھا ساتھ اسکے
دودھ پینے کی آواز بھی صاف آرہی تھی

وہ ایک بند کوٹھڑی تھی جس کی دیواروں میں ہوئے چھید سے
باہر کی روشنی چھنک کر اندر آرہی تھی دیواروں پر جالے صاف
لگے دکھائی دے رہے تھے اسی دھول کی ایک موٹی تہہ فرش پر
بھی جمی ہوئی تھی کونوں کھدروں میں پرانے ڈبے دھول مٹی
سے اٹے پڑے تھے انہی کے اوپر موٹی موٹی زنگ آلود زنجیریں

پڑی تھیں جن کا وزن انہیں دور سے ہی دیکھ کر لگایا جا سکتا
تھا وہ آنکھیں پھاڑیں بد حواس سے یہ سب دیکھ رہے تھے
جنہیں تھوڑی دیر
پہلے ہی کل کے بعد ہوش آیا تھا بال بری حالت میں تھے شرٹ
کا اوپر والا بٹن کھلا ہوا تھا گال سوجھے ہوئے تھے مانو کسی
بھاری ہاتھ نے انکی اچھی خاطر و تواضح کی ہو وہ سب دیکھ
ہی رہے تھے جب کسی کے بھاری قدموں کی دھمک اپنے قریب
آتی محسوس ہوئی وہ خوف زدہ سے ہوتے اس جانب دیکھنے
لگے جہاں اندھیرے میں اس شخص کے پہلے برانڈڈ جوتے نظر
آئے تھے ہر قسم کی دھول سے پاک اور پھر دھیرے دھیرے وہ
خود نمودار ہوا پرنسپل خلیل اسے نیچے سے اوپر دیکھتے گئے
یں مقابل کے خوبصورت سپاٹ چہرے پر آن ٹھہری e جب نظر

انہیں بے اختیار اس شخص سے خوف محسوس ہوا جسم پر
کپکپاہٹ طاری ہونے لگی کون نہیں واقف تھا اس چہرے سے یہ
چہرہ بہت خوفناک تھا نری موت تھا اسکی جس کو دکھ جاتا تھا
خلیل اسے دیکھتے ہی دیکھتے پسینے میں بھیگتے چلے گئے
ہیلو۔۔۔پرنسپل۔۔۔کیسے ہیں آپ۔۔۔" یاقوت اس کے پیچھے کرسی
رکھتے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا اس وقت وہ گارڈ تھا پاشا کا ایک
خطرناک گارڈ جو اپنے بوس کے ایک اشارے پر
سامنے والے کو موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دے لیکن اگلے لمحے
پرنسپل
سانس نہیں لے پائے اس گارڈ کے پیچھے ایک خون خوار جنگلی
شیر تھا بڑے بڑے بالوں والا سفاک آنکھیں نوکیلے دانت بڑے
بڑے

پنجے بھاری جسامت وہ بھی اپنے مالک کے ایک اشارے کا منتظر
اور دشمن کی گردن اسکے منہ میں
خلیل کو لگا تھا انہیں کسی نے زندہ زمین میں گاڑھ کر اوپر منوں
مٹی ڈال دی ہو ایک دم ویسی گھٹن اور جسم پسینے سے شرابور
کپکپاہٹ حد درجے کی تھی حواس گم ہو رہے تھے اپنی موت
سامنے دیکھ انکی زبان مانو تالو سے چپک گئی ہو
جانتے ہو۔۔۔پرنسپل صرف پیپرز پر سائن کرنے کیلئے نہیں ہوتا یا
اسکول میں صرف سب پر حکم چلانے کیلئے ہوتا ہے۔۔۔" پاشا کی
بات پر انکا پورا بدن سماعت بن گیا
جتنا بڑا عہدہ اسکا ہوتا ہے اتنی ہی بڑی زمے داری بھی اس پر
ہوتی ہے لیکن تم۔۔۔اس زمے داری کو نبھانے میں بہت بری طرح
سے فیل ہوئے ہو۔۔۔" آہ یہاں خلیل کی جان نکلی تھی پسینہ

لائنوں کی صورت میں چہرے سے بہتا داڑھی میں جذب ہونے
لگا وہ کوئی چالیس کے لگ بھگ تھے خود کو خاصا فٹ رکھ رکھا
تھا لیکن سامنے بیٹھے بیسٹ کے آگے ساری طاقت زیر تھی وہ
خطرناک تھا بہت۔۔۔زیادہ
ایک بچی تمہارے اسکول میں ہیراس ہوتی رہی اور تم بے خبر
رہے۔۔۔"لہجہ برفیلا کاٹ دار تھا خلیل کو اپنے خون کی گردش
رکتی ہوئی محسوس ہوئی
تمہیں چاہیئے تھا تم سب کی بیٹیوں کی حفاظت بلکل اپنی بیٹی
کی طرح کرتے۔۔۔لیکن آج۔۔۔کے بعد تم انکی کیا اپنی بیٹی کی
حفاظت کے قابل بھی نہیں رہو گے۔۔۔"بولتے وہ ایک جھٹکے میں
اٹھا ساتھ خلیل کی جان حلق میں اٹکی

تت۔۔۔تم۔۔۔تم کس لڑکی کی بب۔۔۔بات کر رہے ہو۔۔۔"اتنی دیر سے

خوف زدہ ہوتے وہ یہی پوچھ پائے

پاشا جو جانے کیلئے مڑا ہی تھا اسکی آواز پر رکا

زمل۔۔۔زمل فہد خانزادہ۔۔۔"آہ یہ نام وہ مر کر بھی نہیں بھول سکتے تھے وہ لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں تھی لیکن وہ ایک گینگسٹر کی بیوی بن جائے گی اسکا اندازہ انہیں ہر گز نہ تھا لیکن اب کیا فائدہ اب وقت بدل گیا تھا اب وقت اس ملکہ کا تھا جس کی حیثیت کل تک ایک کنیز سے بھی بدتر تھی آج وہ ان سب پر بھاری پڑ رہی تھی کیونکہ وہ اب ایک بیسٹ کا عشق بن چکی تھی

شیر و کو چھوڑ دیا گیا تھا اب وہ تھا اور پرنسپل کی دل خراش

چیخیں وہ سب کو گھسیٹے گا یہ طے تھا

یاقوت پاشا کے پیچھے پیچھے اس کال کوٹھڑی سے باہر نکل آیا

مجھے سمجھ نہیں آئی آپ نے اتنی سی بات پر اس کو اتنی درد

ناک موت کیوں دی۔۔۔"وہ کتنے عرصے سے اسکے ساتھ تھا جانتا

تھا وہ بیسٹ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا وہ غلطی دیکھ

کر سزا دیتا ہے اور یاقوت کو پرنسپل کی غلطی اتنی بڑی نہیں

لگی وہ تو بس انجان رہا تھا سچ سے

زمل کو ہیراس کرنے میں وہ بھی شامل تھا۔۔۔"ایک جملہ بولتے

وہ آنکھوں پر گلاسسز لگاتا وہاں سے نکل گیا یاقوت وہی کا وہی

کھڑا رہ گیا کیا کچھ تھا جو اسے نہیں پتہ ہوتا تھا نہیں

یاقوت ایک بار پھر اندر گیا شیر وا اتنی سی دیر میں اس پرنسپل

کو چیر پھاڑ چکا تھا اسکے ٹکڑے ٹکڑے دیکھ یاقوت کو ایک دم

ابکائی آئی وہ دوڑ کر ایک جھاڑی پر جھک گیا

یہ کوئی بہت پرانا علاقہ تھا جہاں ایک بہت بڑا گودام ایک بڑے رقبے پر پھیلا ہوا تھا ہر جانب وردی پہنے گارڈ ہاتھوں میں بندوقیں لئے یہاں وہاں پہرے پر تھے یہ گودام وہ تھا جہاں سے الیگل ہتھیار غنڈوں کو سمگل کیا جاتا تھا جن کا لائیسینس نہیں ہوتا تھا وہی ایک گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز فضا میں گونجی تھی سب نے ایک ایک نظر مڑ آنے والی گاڑی کو دیکھا تھا جو ایک نہیں تھی اسکے پیچھے اور بھی گاڑیاں تھیں جن کی روف اوپن ہوتے ان میں سے سیاہ ماسک پہنے مصلحہ افراد نکلے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں موجود گارڈز کے سینے چھلنی ہوتے گئے

ایک آگ سی انکی بندوقوں سے نکلتی اس گودام سمیت سب کو
اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی کسی کو سمبھلنے کا موقع نہیں ملا
نہ پاشا گینگ سمبھلنے کا موقع دیتا تھا سب سے آگے گاڑی برلاس
کی تھی جس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر ماہم بیٹھی دھڑا دھڑ ہوتی
فائرنگ سے خوف زدہ سی ہوتی برلاس کا بازو تھامتی زور سے
آنکھیں مینچ گئی اس وقت برلاس خود باہر کی جانب متوجہ
تھا سو اپنا بازو نہیں چڑوایا پہلی بار کوئی عورت انکے ساتھ
ایسے وقت میں آئی تھی
فائرنگ ہوتی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس گودام پر پاشا گینگ
قابض ہو گیا برلاس گاڑی روکتے نیچے اترا اور دوسری جانب سے
آکر ماہم کا دروازہ کھولا وہ ڈری سہمی سی باہر آنے سے بھی
گھبرا رہی تھی

گھبراؤ نہیں۔۔۔اگر تمہاری فیملی اندر نہ ملی تو گھبرانا بنے گا بھی تمہارا۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولتا جیسے ماہم کی روح کھینچ گیا کیا وہ سب پاشا کا کوئی حکم ٹال سکتے تھے نہیں پھر چاہے سامنے کوئی بھی ہو

وہ برلاس کا ہاتھ پکڑتی دھیرے سے باہر نکلی تب ہی اندر سے ایک آدمی نکلا اس سے پہلے وہ فائر کرتا برلاس نے اسکے ماتھے پر فائر کرتے وہی ڈھیر کر دیا اسے گرتے دیکھ ماہم کی ایک چیخ برآمد ہوئی وہ ہاتھ چھڑائے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھتی بری طرح سے کانپتی ہوئی سامنے پڑے بے جان وجود کو دیکھنے لگی نے لگا جب خود ماہم n برلاس اسے چھوڑ کر اندر کی جانب بڑھ سے اسی کے پیچھے گئی اندر موجود گارڈز ہاتھ s بھی جلدی اوپر کئے زمین پر گھٹنے ٹیکے سر جھکائے بیٹھے تھے انکے اوپر

پاشا کے بندے بندوقیں ان کے سروں پر تان کر کھڑے تھے

برلاس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی سامنے بہت سارا مال تھا اس نے

آگے بڑھ کر اس کا ایک نظر جائزہ لیا سارے کا سارا مال ٹپ ٹاپ

تھا لیکن تب ہی اس کے پیچھے کسی کے سر کے بال نظر آئے

برلاس قدم قدم چلتا اس ٹیبل کے دوسری جانب آیا جہاں ایک

سوٹڈ بوٹڈ شخص آنکھیں مینچے خوف سے کانپ رہا تھا برلاس

نے سر کے بالوں سے پکڑتے اسے اٹھا کر اپنے مقابل گیا وہ مزید

خوف سے لرز اٹھا چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا

تیرا نام۔۔۔؟ کرخت لہجے میں پوچھا

"جج۔۔۔ جلال۔۔۔

تو جلال ہے تو میں قہر ہوں۔۔۔ اگر برپا ہو گیا تو تیری سات نسلیں

تباہ ہو جائیں گی۔۔۔" اسے کالر سے دبوچ کر اپنے مقابل کیا

"چل بتا۔۔۔یہاں کونسی فیملی کو کڈنیپ کرر کھا ہے۔۔۔

سس۔۔۔سر۔۔۔یہاں۔۔ای۔۔۔ایک نہیں۔۔ببب۔۔۔بہت

۔۔فیملیز۔۔کک

کڈنیپ۔۔۔ہیں۔۔۔"وہ خوف سے لرزتا بس یہی بول پایا جب

برلاس

کو زوردار جھٹکا لگا وہ تو صرف ماہم کی فیملی سوچ کر آیا تھا

چل بتا کہاں ہیں سب۔۔۔"اسکا کالر جھٹک کر اپنے آگے لگاتے

پیچھے اسکی کمر پر اپنی ریوالور کی نال پیوست کی وہ شخص

یونہی خوف سے کانپتا اندر کی جانب لے گیا جہاں ایک کی قطار

میں کافی سارے کمرے تھے سب کے ہی دروازوں پر ایک چھوٹی

چھوٹی سی کھڑکی بنی ہوئی تھی اس نے آگے بڑھ کر ایک

دروازہ کھولا جس میں دو بچے اور ایک عورت تھی تینوں ہی

نہایت خستہ حالت میں تھے برلاس نے مڑ کے ماہم کو دیکھا اس
نے بھی سر نفی میں ہلا دیا مطلب وہ نہیں تھی اسکی فیملی
اسی طرح وہ شخص سبھی دروازے کھولتا گیا سامنے موجود
لوگوں کی حالت دیکھ برلاس کو ان پر بے اختیار ترس آیا پھر
ایک کمرہ آیا تھا جس کے کھولتے ماہم کے منہ سے چیخ نکلی وہ
منہ پر ہاتھ رکھے بے یقین سی سامنے دیکھتی رہی جہاں اسکی
ایک بہن اور ماں باپ بے ہوش پڑے تھے وہ بھاگتی ہوئی انکے
پاس گئی اور نیچے زمین پر بیٹھتے ایک ایک کا کندھا ہلانے لگی
امی۔۔۔۔امی اٹھیں۔۔۔ابو۔۔۔۔۔ابو۔۔۔۔اٹھیں۔۔آپ
"۔۔۔آپکو کیا ہوا۔۔
وہ روتی ہوئی بوکھلائی بوکھلائی سی سب کا باری باری کندھا
ہلاتی گئی

کیا کیا ہے انکے ساتھ۔۔۔؟ برلاس نے اپنی بندوق اس بندے کی
پیشانی پر رکھتے زور دے کر پوچھا اس بندے کی تو مانو جان
حلق میں اٹک گئ

یہ۔یہ۔۔۔۔لوگ بب۔۔۔بھوک کی وجہ۔۔سے بے۔۔۔ہوش ہیں
۔۔۔پپ۔۔ پچھلے ایک۔۔۔ہفتے سے۔۔۔ان۔۔۔انکو کھانا۔۔۔ نہیں
"دیا جا۔۔۔رہا۔۔

اسکی بات سنتے ماہم مزید شدّت سے رودی آسان نہیں ہوتا
اپنے بوڑھے ماں باپ کو اس حال میں دیکھنا برلاس نے اپنے بندے
بلا کر ان تینوں کو گاڑی میں ڈلوایا ساتھ ہی باقی کی فیملیز
کو بھی صحیح سلامت وہاں سے نکلوا دیا جاتے جاتے وہ اسی
بندے کی جانب مڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی ٹانگ پر ایک
فائر کر دیا وہ درد سے دھرا ہوتا زمین پر منہ کے بل گرتا چیخنے لگا

سینے میں گولی اس لئے نہیں ماری کہ زندہ رہو اور اپنے مالک کو
بتاؤ۔۔۔آیندہ پاشا سے پنگا لیا۔۔۔تو لاش کو کفن بھی نصیب نہیں
ہو گا۔۔۔"اپنی بندوق کی پشت اسکے سر پر دے مارتے وہ اٹھا اور
باہر نکل گیا ماہم اسی گاڑی میں اپنی فیملی کے ساتھ تھی وہ لوگ وہاں سے
سیدھا ہوسپٹل گئے تھے جہاں انکا ٹریٹمنٹ کیا گیا تب
تک برلاس اسی کے ساتھ تھا ایسے میں اسے چھوڑ کر جانا اسے
خود بھی مناسب نہیں لگا تھا

وہ پاور چیئر سے ٹیک لگائے بیٹھا آنکھیں موندے سیگریٹ پر
سیگریٹ پھونک رہا تھا پورے کمرے میں دھواں سا بھرتا چلا
گیا یاقوت جیسے ہی اندر داخل ہوا اسے ایک دم دھوے کے
تھپیڑے نے آن گھیرا وہ کھانس کھانس کر یہاں وہاں دیکھتا بے

یقین سا ہوا کتنے عرصے بعد وہ یہ منظر دیکھ رہا تھا اس نے
دروازہ بند کیا اور مزید اندر آ گیا اس کمرے کے بیچوں بیچ ایک
شیشے کی ٹیبل رکھی تھی جب پر لیپ ٹاپ اور باقی کے کاغذات
بڑی ہی نفاست سے رکھے تھے اسی کے آگے دو چیئرز اور بھی
رکھی تھی دیواروں میں دیوار گیر الماریاں تھیں وہی انکے سامنے
پاشا کی ایک بڑی سی تصویر دیوار میں نصب تھی یہاں لوگوں
کی موت طے کی جاتی تھی باہر سے آنے والے کو اس کمرے میں
گھٹن محسوس ہو گی وحشت محسوس ہو گی لیکن زیحال کو
یہاں سکوں محسوس ہوتا تھا
یہ کیا حال بنا رکھا ہے آپ نے۔۔۔" پاشا کے ہاتھ میں جلتی
سیگریٹ اور کھلے کف دیکھ وہ بے یقین سا بولا لیکن جواب میں
ہنوز خاموشی تھی

بھائی۔۔۔"آہ وہ ایسے وقت میں اسی رشتے سے بلاتا تھا اس کا
بھائی کہنا پاشا کی آدھی تکلیف کم کر دیتا تھا وہ شخص اس
کی زندگی کی چلتی پھرتی ڈائری تھا
بتائیں۔۔۔کیا بات ہے آج پھر سے اتنی سیگریٹ پی رہے۔۔۔"اسکی
بات پر زیحال دھیرے سے سیدھا ہوا اور سیگریٹ کا آخری کش
لگاتے اسے ایش ٹرے میں بجھا دیا
ضرورت تھی اس کی۔۔۔"کہتے لیپ ٹاپ آن کر لیا
ضرورت اسکی نہیں اس بندے کو ختم کرنے کی تھی جس کی
وجہ سے آپ یہ سیگریٹ پھونک رہے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر زیحال
کی گرے جھیل سی آنکھیں اٹھی یاقوت اسے دیکھتے سامنے
والی چیئر پر بیٹھ گیا
جانتا ہوں زمل کے ماضی کے مسلے حل کر رہے ہیں۔۔۔لیکن کیا

فرق پڑتا ہے وہ ماضی تھا گڑے مردے اکھیڑ کر ہمیں کیا ملے گا
اس کے سوال پر بھی زیحال اسی طرح دیکھتا رہا پھر ایک گہری
سانس لی
یاقوت اگر تمہیں پتہ چلے تمہاری بیوی ماضی میں کسی کو پسند
کرتی تھی تو کیا کروگے۔۔۔"اسکے سوال پر یاقوت کے دل کو
جیسے دھکا سا لگا پل میں وہ رات یاد آگئی وہ لڑکا اور مشی
آہ اذیت سی اذیت تھی
میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔وہ اسکا ماضی تھا۔۔۔"مختصر سا جواب
دے کر وہ خاموش ہو گیا
اور اگر وہ ماضی اچانک سے اٹھ کر آجائے تو کیا کروگے۔۔۔"اب
کی بار یاقوت کی زبان تالو سے چپکی یہ تو اس نے کبھی سوچا
ہی نہیں تھا تو جواب کیا دیتا وہ کچھ دیر گڑ بڑایا اور پہلو بدل

کر سوچنے لگا

کبھی سوچا نہیں آپ کیا کریں گے۔۔۔"جواب دیتے الٹا سوال داغہ

اس کے سوال پر زیحال اس پر ایک گہری نظر ڈال کر ایک اور

سیگریٹ اٹھا کر سلگانے لگا یہ دیکھ یاقوت کے لبوں پر گہری

مسکراہٹ رقص کرنے لگی

تو پھر میں بھی یہی کرونگا۔۔۔"وہ مسکراتا شوخ ہوتے بولا اس

کی چہرے کی چمک دیکھ زیحال بھی مسکرادیا لیکن اسی وقت

یاقوت نے ٹیبل پر جھکتے آگے ہو کر اس کے لبوں سے سیگریٹ

نکال کر زمین پر پھینکتے اپنے جوتوں کے نیچے مسلی

آہ ناٹ اگین تم میری بیوی نہیں ہو۔۔۔"اسکے شروع ہونے سے پہلے

زیحال ہاتھ کھڑے کر گیا جانتا تھا اب وہ اسے ڈانٹے گا اور

زیحال کو مجبورا اسکی ڈانٹ سننی پڑے گی زمل کے بعد یاقوت

تھا جو اسے کچھ بھی کہہ سکتا تھا لیکن ڈرتا بھی اتنا ہی تھا

آپ موقع تو دیں۔۔۔" یاقوت کے شریر ہو کر بولنے پر زیحال کی ہنسی چھوٹی دونوں ایک ساتھ ہنسے اور ہنستے چلے گئے تب ہی باہر سے دروازہ ناک ہوا یاقوت پلکیں جھپکا کر کہ "میں دیکھتا ہوں" اٹھتا دروازہ کھولنے چلا گیا

سامنے کومل کو کھڑے دیکھ وہ ایک دم ٹھٹھکا رات کو اتنی لیٹ وہ کندھوں پر شال ڈالے پریشان سی کھڑی تھی

یہاں پامیر نہیں ہے۔۔۔" اسکی انرجی بچانے کا سوچتے خود ہی اطلاع دی

اسے ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہٹو۔۔۔" یاقوت کو پیچھے کرتے وہ اندر آگئی جب کہ وہ ہونٹ گول کرتا بھنویں اچکائے اسکے ناز کی داد دیتا اندر آیا

تم۔۔۔؟سب ٹھیک ہے تمہاری طبعیت۔۔۔؟زیحال اسے دیکھتے
ایک
دم سیدھا ہوا جب سے اسے کومل کی پریگننسی پتہ چلی تھی وہ
حد سے زیادہ نادم تھا اس دن پامیر کو ہوش میں لانے کیلئے اس
نے جان بوجھ کر اسکے ساتھ وہ رویہ ہونے دیا تھا
کومل نے ایک نظر یاقوت کو دیکھا جو کرسی پر بیٹھنے ہی لگا
تھا زیحال کومل کی نظریں سمجھتے یاقوت کی جانب متوجہ ہوا
وقت پر سو جایا کرو ہر رات بیوی سے مار کھانا بھی اچھا نہیں
ہوتا۔۔۔"زیحال کی بات پر یاقوت آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے
لگا جبکہ کومل جو بے حد سنجیدہ تھی اسکی بات پر اپنی امڈ
کر آنے والی ہنسی دبا گئی
کچھ تو پرسنل رہنے دیا کریں بھائی۔۔۔"وہ خفا سا ہوا

اگر تمہارے کمرے کے کشن سے نکلتی کاٹن کمرے سے باہر نہ آئے
تو یہ معاملہ پرسنل ہی رہے گا ورنہ پورا کشمیر جان جائے گا کہ
یاقوت مرزادی مافیا ڈان اپنی بیوی سے ہر روز دھلائی کرواتا ہے
اب کی بار کومل کا بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا تھا جبکہ یاقوت
یک ٹک آنکھیں چھوٹی کئے زیحال کو گھورتا رہا اور اٹھ کھڑا ہوا
وہ جانے کیلئے مڑا ہی تھا کہ زیحال کو آواز پر رک گیا
اچھی بات ہے بیوی کی فرسٹریشن نکالنے میں اسکی مدد کرتے
ہو آئی ایم پراؤڈ آف یو مائے سن۔۔۔"اسکی آخری بات پر خود
یاقوت بھی ہنستا سر خم کر گیا اسکا جواب وہ کومل کے سامنے
نہیں دے سکتا تھا یونو وہ لیڈی تھی ورنہ یہ بھائی آپس میں
کم نہ تھے
وہ چلا گیا اسکے جاتے زیحال نے کومل کو بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ

شال ٹھیک کرتی بیٹھی بھی گئی دل دھک دھک کر رہا تھا ہاتھ

تھوڑے تھوڑے کانپ رہے تھے

بولو کیا بات ہے۔۔۔"اسے دھیرے سے مخاطب کرتے ایش ٹرے

اٹھا

کر نیچے رکھی

مم۔۔۔۔میں۔۔۔"رک کر ہونٹ دانتوں سے کاٹنے لگی زیحال اسکے

ریلیکس ہونے کا انتظار کرتے یک ٹک دیکھتا رہا

میں ی۔۔۔یاور کو جانتی ہوں۔۔۔"اسکے منہ سے اپنے دشمن کا نام

سنتے زیحال کی آنکھیں چھوٹی ہوئی لیکن تاثرات نارمل رکھے

جج۔۔۔جب۔۔۔میری۔۔۔پپ۔۔۔پامیر سے۔۔۔لڑائی ہوئی تھی

"تب۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے کانپتی ہوئی سب بتاتی چلی گئی یاور کے ملنے

سے لے کر اسکے پامیر کو زہر دینے تک اسکی ساری باتیں زیحال
پر سکون سا ہو کر سنتا گیا البتہ اپنے بھائی کو دھوکہ دینے پر
اسکے خون کی گردش تیز ہوئی تھی کان کی رگیں پھڑ پھڑائی
تھیں لیکن وہ نارمل رہا اسے رہنا تھا
میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"وہ روتی ہوئی سر جھکا گئی
مجھ۔۔۔سے بب۔۔۔بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔میں اب پامیر کے
ساتھ رشتہ نبھانا چاہتی ہوں۔۔۔"رونے میں مزید روانی آئی زیحال
نے ٹیشو باکس اسکی جانب بڑھا دیا کومل یہ دیکھ ایک گہری
سانس لے کر رہ گئی
"مجھے ڈر ہے کہیں۔۔۔پامیر کو پتہ چلے اور وہ۔۔۔
نہیں پتہ چلے گا۔۔۔"کومل کی بات کے بیچ میں زیحال بول پڑا
توبہ کرنے والوں کی غلطیوں پر خدا پردہ ڈالتا ہے۔۔۔تم بے فکر

رہو۔۔۔" وہ اتنے نارمل انداز میں کہہ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں لیکن اپنے اندر کا حال صرف وہی جانتا تھا کہ اس وقت اس کے غصّے کی آگ کس قدر بھڑک رہی تھی لیکن کومل کی حالت دیکھ اسے کچھ نہ کہا

"اگر اسے پتہ چل گیا تو۔۔۔

تو میں سمبھال لونگا۔۔۔" آہ کومل کے دل پر اسکے جملے نے جیسے ٹھنڈی پھوار سی پھینکی ہاں اس نے کہا تھا تو وہ سمبھال بھی لے گا اتنا یقین کومل کو تھا

اور کچھ۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا کومل کچھ جز بز سی ہوئی دل نے ڈھیروں ملامت کی اس شخص کو خود غرضی دکھانے پر لیکن اسی پل زمل کے جڑے ہوئے ہاتھ یاد آئے

اور یہ۔۔۔۔ کہ یہ یاور۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی

یہ۔۔۔ مجھ سے بڑا تمہارا دشمن ہے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال نے عجیب سوالیہ نظروں سے دیکھا

کیا مطلب۔۔۔؟اسکے سوال پر کومل تھوڑی گڑبڑائی نہیں اسے زمل کا مان رکھنا تھا تو زیحال کو بھی اس کے احسانوں کا بدلہ دینا تھا وہ آنکھیں بند کئے ہمت جمع کرنے لگی

زمل تم سے کچھ چھپا رہی ہے۔۔۔اسے اعتماد میں لو اور پوچھ لو اس سے اسکے دل کی بات۔۔۔ورنہ یہ راز تم دونوں کا مستقبل برباد کر دے گا۔۔۔"اسکی بات پر زیحال ایک دم پاور چیئر کی پشت سے ٹیک لگا گیا کومل کی بات پر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا بہت عجیب شاید تکلیف ہوئی تھی کہ اسے اب بھی اعتماد برقرار کرنے کی ضرورت تھی

پلیز پوچھ لینا۔۔۔اس سے۔۔۔"کہتے وہ بنا ایک پل بھی رکے وہاں

سے نکل گئی پیچھے زیحال کو سوچوں کے سمندر میں غوطہ
لینے کیلئے چھوڑ گئی وہ کتنی ہی دیر یونہی بیٹھا سوچتا رہا
یہ راز تم دونوں کا مستقبل برباد کر دے گا" کومل کے الفاظ پھر "
گونجے اسکے چہرے پر پریشانی کا سایا سا لہرایا وہ کچھ دیر
بیٹھا رہا پھر پیچھے اسٹینڈ سے کوٹ اتار کر ٹیبل پر رکھا اپنا
موبائل اٹھاتا باہر نکلا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا ہر بڑھتا قدم
جیسے منوں بھاری ہو رہا تھا
کمرے کا دروازہ کھلا تھا شاید اسی کیلئے وہ جیسے ہی اندر آیا
سامنے زمل اپنی گود میں لیٹے زامل کو تھپکی دیتی سلا رہی
تھی اور بار بار اپنی کمر سیدھی کر رہی تھی جو بیٹھ بیٹھ کر
شاید اکڑ چکی تھی پھر اسی پل اسے اپنی کمر کسی مضبوط
سہارے سے ٹکی محسوس ہوئی وہ زیحال تھا اسکے پیچھے اپنے

فولادی سینے کا سہارا دیے اس کے قریب بے حد قریب

بہت تنگ کرتے ہیں میرے بچے۔۔۔"بھاری گھمبیر لہجے میں بولتے

زمل کی دھڑکنوں کو بری طرح سے منتشر کر گیا

میں چاہتی ہوں یہ تنگ کریں۔۔۔"وہ بھی آگے سے دھیمی آواز

میں بولتی اپنا رخسار زیحال کی بئیر ڈپر رب کرنے لگی اسکی

اس حرکت پر زیحال مسکراتا اسکی گردن میں منہ دے گیا اسکے

سلگتے ہونٹ اپنی نازک سی گردن پر محسوس کرتے زمل نے

کھینچ کر گہری سانس لی وہ اس سے بھی تنگ نہیں ہونا چاہتی

تھی اس لمس میں بھی اسے سکون ملتا تھا

گردن چومتے وہ پیچھے ہٹا اور شوز نکالتے فریش ہونے چلا گیا

اسکے واپس آنے تک زمل دونوں بچوں کو سلا چکی تھی آج وہ

دونوں بیچ میں تھے یا شاید زمل خود چاہتی تھی کہ زیحال اپنی

جگہ بنائے

اسکا گماں غلط ثابت نہیں ہوا تھا اس نے دونوں بچوں کو باری

باری چومتے اپنی جگہ پر لٹایا اور تکیوں کی لائن بنادی خود

گہرا سانس لیتے زمل کے اوپر آگیا اسکے قریب آتے اس میں سے

اٹھتی کلون کی خوشبو میں زمل پاگل سی ہونے لگی تھی دل زور

وشور سے دھڑک رہا تھا

زیحال نے قریب لیٹتے زمل کو اپنے سینے پر لٹالیا کتنی ہی دیر

اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا کومل کی بات سوچتا رہا

گلالے۔۔۔۔"دھیرے سے اسے مخاطب کیا

ھمم۔۔۔"فورا جواب آیا وہ بھی شاید جاگ رہی تھی اسکے جواب

پر زیحال نے ایک جھٹکے میں اسے اپنے نیچے لٹایا اور خود اسکے

اوپر آیا زمل اپنے چہرے کے عین اوپر اسکا خوبصورت چہرہ اور

اسکی میٹھی میٹھی سی سانسوں کی خنکی اپنے چہرے پر
محسوس کرتی اپنی بے ربط ہوتی سانسوں کو سمبھالنے لگی
جانتی ہو محبت میں۔۔۔ صرف جسم نہیں چاہئے ہوتا۔۔۔ "اسکی
بات پر زمل نے سر دھیرے سے ہاں میں ہلایا
ایک دوسرے کی روح تک رسائیت چاہئے ہوتی ہے۔۔۔ "وہ بولتا رہا
زمل اپنی شہادت کی انگلی اسکے چہرے پر پھیرتی ایک ایک
نقش کو نہارتی رہی
اسکے لئے محبت کا پہلا قرینہ یقین کا ہمیں عبور کرنا پڑتا ہے تب
ہی آگے کے سارے دروازے کھلتے ہیں یہ دروازہ بند رہ گیا تو
انجانے میں وہی روح ہم چھلنی کر دیتے ہیں۔۔۔ "اسکی بات زمل
کے دل کو جیسے کسی گہری کھائی میں گھسیٹ گئی وہ اب اس
کی باتوں کا مطلب سمجھنے لگی تھی تب ہی تھوڑی سی پینک ہوئی

ڈونٹ بی پینک۔۔۔۔"اسکا ڈر فوراسے پہلے بھانپتے اسکا ماتھا
چوم کر ریلیکس کروایااور پھر باری باری دونوں آنکھیں
تم کبھی مجھ سے کچھ مت چھپانا۔۔۔جو بھی بات ہو کھل کر
بتانا۔۔۔چھپا کر میری روح کو زخمی مت کرنا۔۔۔"آخری بات پر
زمل کا دل جیسے یکدم بیٹھا
میں منتظر ہوں۔۔۔تم خود مجھے بتاؤ جو تمہارے دل میں ہے
دماغ میں ہے۔۔۔اگر وہ بات مجھے کہیں اور سے پتہ چلی تو میں
خود نہیں جانتا میں کیساری ایکٹ کر جاؤنگا۔۔۔"زمل کو بے
اختیار اس سے خوف محسوس ہوا ہیزل آنکھیں نم ہونے لگی
نہیں۔۔۔نہیں یہ نہیں۔۔۔"اپنے لبوں سے اسکے موتی چنتے پہلے
سے اسکا ارادہ ناکام بنایا وہ واحد تھی جس کے آنسوں اس
بیسٹ کی کمزوری تھے

تمہیں نہیں کہونگا کچھ۔۔۔ لیکن خود کے ساتھ کیا کر جاؤنگا پتہ
نہیں۔۔۔اس لئے جو بات ہو دل میں اسے بغیر کسی خوف کے
مجھے بتاؤ۔۔۔"اسکی اس بات پر زمل کا دل جیسے کسی نے
مٹھی میں بھینچ دیا ہو وہ اب چاہ کر بھی اپنی آنکھوں کو
چھلکنے سے باز نہیں رکھ پائی پل میں وہ رات وہ شیطان اور
پھر وہ بلیاں یاد آئی روح ایک دم جیسے کانپ اٹھی تھی بدن
لرزنے لگا تھا اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا چہرے پر پسینے کے
قطرے چمک رہے تھے اسکی بیماری اس پر حاوی ہو رہی تھی
جسے محسوس کرتے زیحال اسے خود میں بھینچ گیا وہ اسکے
سینے میں منہ دیے شدّت سے رو دی جیسے اندر کی تکلیف ان
انسوؤں کے ذریعے نکال رہی ہو
زیحال مطمئن سا ہوتا اسکے سر کو چومتے اسی طرح بالوں کو

سہلاتا رہا اب وہ جانتا تھا اسکی آخری بات کے بعد زمل مر کر
بھی کچھ نہیں چھپائے گی بات چاہے کچھ بھی ہو اسکے ہی
جان کی جان سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی تھی وہ روتے ہوئے اسی
طرح زیحال کے سینے میں منہ دیے سو گئی

ایسے کیسے وہ سب کو لے گیا۔۔۔"نوفل سامنے ٹیبل کو ٹھوکر
مارتے تقریباً دھاڑا تھا اصل غصّہ تو اپنے کروڑوں اربوں کے مال
کے ضبط ہو جانے کا تھا جسے برلاس ساتھ ہی لے گیا تھا اور
اب نوفل کو اتنے بڑے نقصان پر دل کا دورہ پڑنے والا تھا دنیا کی
نظر میں معروف بزنس ٹائیکون نوفل راحم خانزادہ اصل میں
کس طرح پیسہ چھاپ رہا تھا یہ اسکے علاوہ صرف جیلانی کو
پتہ تھا جو اسکے اس بزنس میں ففٹی پرسنٹ کا شیئر ہولڈر تھا

دونوں ہی بلیک منی بنا بنا کر باہر بھیج رہے تھے جو کہ پاشا کے
ہوتے نہ ممکن تھا تب سے اسے ختم کرنے کی کوشش اور زور پکڑ
گئی وہ دنیا کی نظر میں دھشت گرد تھا اصل میں وہ کیسے
کیسے مگر مچھوں سے ٹکراتا تھا یہ صرف وہ جانتا تھا یا اس
کا دشمن
میں تم سب کو زندہ جلا کر راکھ کر دونگا اگر مجھے میرا مال
واپس نہیں ملا جو بھی کرو وہ مال واپس لاؤ۔۔۔۔" دھاڑ کر اپنا
حکم سناتے ٹھک سے کال بند کر گیا یہاں رہ کر کچھ نہیں ہو
سکتا تھا اسے جانا تھا واپس اس طرح چھپ کر وہ ویسے ہی
برباد ہو جاتا تب ہی وہ شام کی فلائٹ پکڑتا واپس لاہور پہنچ
گیا اسے دیکھ جیلانی کو ذرا بھی خوشی نہیں ہوئی تھی
وہ سامنے چیئر پر بیٹھے نجانے کیا سوچ رہے تھے

آپ کیا اتنے ناکارہ ہو گئے وہ آپکی ناک کے نیچے سے سب لے گیا
اور آپ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔۔۔" وہ اب سیدھا جیلانی
پر برس پڑا تھا جب اسکے تیور دیکھ انکا خون بھی جوش مارنے لگا
اپنی حیثیت مت بھولو تمہیں یہاں تک لانے والا بھی میں ہی
ہوں اور آج تم میرے منہ کو آرہے ہو۔۔۔" انکی بات پر یہاں وہاں
چکر کاٹتے نوفل کے قدم رکے گہری سانس لے کر انہیں دیکھا
اس میں اس ڈاکٹر ماہم کی فیملی تھی اگر وہ بچ گئی تو
سمجھیں اس پاشا کو ہمارا پتہ چل گیا۔۔۔" اسکے لہجے سے ڈر
صاف چھلک رہا تھا جیلانی ایک دم عجیب سی کوفت کا شکار
ہوئے بیٹھے بٹھائے ایک نئی مصیبت انکے گلے پڑ گئی
تم نے اب تک ایک بھی کام ڈھنگ کا نہیں کیا نہ اسکا بھائی مرا
اور تو اور اسکے قہر کو بھی للکار دیا۔۔۔" دونوں کی حالت پتلی

ہو رہی تھی نوفل نے ایک گہری نظر انہیں دیکھا اسکی آنکھوں
میں کچھ تھا بہت خوفناک
کہانی کے آخر میں ہمیشہ ہیرو ہی نہیں جیتتے کبھی کبھی ولن
بھی بازی لے جایا کرتے ہیں۔۔۔۔"اسکے لہجے سے جیلانی کو ایک
پل کیلئے خوف محسوس ہوا اس وقت بھی اسکی بھوری آنکھیں
غیر انسانی تھیں چہرے پر شیطانیت بھرپور تھی آنکھوں کے
سامنے دوہیزل آنکھوں والا خوبصورت چہرہ لہرایا تھا
اس نے کچھ سوچتے موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کیا مقابل نے شاید
اسکا نمبر پہچان لیا تھا اسی لئے کال نہیں اٹھائی تب ہی اس
نے میسج ڈراپ کیا
کال اٹھاؤ جان من ورنہ اگلی کال تمہارے نامدار شوہر کو جائے"
گی"اسے یہ میسج کئے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ خود اس

نمبر سے کال آنے لگی نوفل نے کال پک کرنے کان سے لگایا لیکن
مقابل خاموش تھا

یہ ڈر مجھے اچھا لگا۔۔۔"نوفل مکار ہنسی ہنستے مخاطب ہوا

خوش رہو خوش فہمی میں نہیں۔۔۔"کومل کی پر اعتماد آواز
سنتے وہ ایک پل کو ٹھٹھکا

بڑی زبان لگ گئی۔۔۔خیر کاٹ دو نگا وقت آنے پر ابھی ذرا میری
اس ظالمہ سے بات کروادو افففف دل بڑا بے چین ہے اسکی میٹھی
آواز سننے کیلئے۔۔۔"کومل کو اسکی آواز زہر سے بھی بدتر لگی
لیکن ضبط کر گئی

کیوں نہیں ابھی کروادیتی ہوں۔۔۔"اس کے اتنے نارمل انداز پر
نوفل ایک بار پھر ٹھٹھکا اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا لیکن

جب تباہی آپ کا مقدر بن جائے تو آپ کان اور دماغ بند کر لیتے ہیں

کومل کی نظر اپنے سامنے بیٹھے زیحال پر تھی جو گود میں زالے
کو لئے کھلا رہا تھا باقی سب بھی بیٹھے تھے یہ صبح پاشا کی
فیملی کے لئے ایک حسین صبح تھی
فون اسکے کان سے لگا رہی ہوں بولو جو بولنا ہے۔۔۔" کہتے اس
نے فون اسکے کان سے لگا دیا
مطلب تم نے ٹھان لی بے وفائی کے سارے ریکارڈ توڑ کر رہو گی
بس کر دو یار کتنا تڑپاؤ گی اپنے اس عاشق کو چھوڑ دو اس
ڈاکو کو دے کیا سکتا ہے تمہیں وہ۔۔۔" زمل کے کان کے فون لگتے
وہ ترسے عاشق کی طرح شروع ہو گیا
دیکھو۔۔۔ تمہاری ضد بلاوجہ اس ڈاکو کی جان لے لے گی تم
چاہتی ہو میں اسے مار دوں۔۔۔؟ بولو یہ چاہتی ہو۔۔۔ کیونکہ اس

کے مرتے تو تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے زمل۔۔۔"آخر میں زمل کا نام

سنتے زیحال کے کان ایک دم کھڑے ہوئے آنکھیں حیرت سے پھیلی

موبائل زمل نہیں زیحال کے کان سے لگا ہوا تھا

زیحال نے بے یقین سی پھٹی پھٹی نظروں سے کومل کو دیکھا

جو اسے ہی دیکھ رہی تھی زیحال کی سرخ ہوتی آنکھوں سے

اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ نوفل کیا کچھ بول گیا ہو گا

بولو بھی یا اس تھپڑ نے منہ ہی بند کر دیا۔۔۔یار دیکھو بے وفائی

نہ کرتی تو شاید اسی گال کو چوم لیتا لیکن تم نے دل توڑا تھا

میرا وہ دل جو صرف تمہارے نام پر دھڑکتا ہے۔۔۔"وہ بولتا جا رہا

تھا جبکہ یہاں اسکی باتوں پر زیحال کو آنکھوں میں اترتا خون
دیکھ کومل کو نوفل کا بھیانک انجام دکھائی دے رہا تھا اسے بے
اختیار کچھ لمحے کیلئے اس پر ترس آیا زیحال کی مٹھیاں
بھینچتی گردن کی رگیں تک تن گئیں یہاں اسکی بس تھی کومل
فون اس کے کان سے ہٹاتی اٹھ کر سب سے ایک سائیڈ چلی گئی
ہو گئی بات۔۔۔؟اور کچھ کہنا ہے۔۔۔؟آتے سوالیہ پوچھا جب نوفل
ایک دم کھٹکا

یہ۔۔۔یہ تم کیوں جواب دے رہی ہو اسکا منہ ٹوٹ رہا ہے بولتے
ہوئے۔۔۔"کاٹ دار لہجے میں بولا کومل کو جی بھر کر اس پر طیش آیا
نہیں اب وہ اپنے نمبر سے خود کال کرے گی اور ملنے بھی آئے گی
تم سے۔۔۔"اسکی آخری بات پر نوفل چونکا
واٹ وہ۔۔مجھ سے ملنے آئے گی آر یو سیریس۔۔۔۔؟اسے جیسے

یقین نہیں آیا تھا لیکن لہجے میں گھلی خوشی کومل یہاں تک
بخوبی محسوس کر سکتی تھی اس پر کھائے جانے والے ترس
میں مزید اضافہ ہو گیا
یس آئی ایم جگہ اور ٹائم وہ خود بتائے گی اور اسکے بعد تم
مجھے پامیر کی دھمکی نہیں دو گے۔۔۔"انداز ایسا تھا جیسے
کوئی ڈیل ہو
ہاہاہا۔۔۔ڈونٹ وری تمہیں تو جھٹ سے بھول جاؤنگا بس ایک
بار وہ ہاتھ آجائے۔۔۔" یہاں کومل کی بس تھی اس نے فون ہٹاتے
کال بند کر دی جو کرنا تھا اب اسے کرنا تھا اتنے وقت اپنی فیملی
سے بڑھائی بدگمانی کا ازالہ اب اسی طرح کرنا تھا
زیحال اب تک زمین کو تک رہا تھا یا شاید سب کے بیچ اپنے اندر
جاگتے بیسٹ کو روک رہا تھا اس پر ضبط کے بندھ باندھ رہا تھا

لیکن جب ایک بار وہ بیسٹ سر اٹھالے تو نجانے کتنے سر دھڑ
سے جدا کر کر سکون میں آتا ہے
کومل اسکے پاس آکر بیٹھی اور زالے کو اسکی گود میں سے لے لیا
تم کمرے میں جاؤ زمل آئے گی اور تمہیں سب بتائے گی اور ہاں
وہ بتاتے ہوئے ہزار بار ٹوٹے گی اور میں جانتی ہوں تم ہزار بار ہی
اسے سمیٹ لوگے اور ہو سکے تو وقت لے لینا بچوں کو ہم
سمبھال لیں گے۔۔۔"اسکی باتیں سمجھتے زیحال نے ایک نظر
سامنے کچن میں کھڑی زمل کو دیکھا جو ان سب کیلئے چائے بنا
رہی تھی وہ سر اثبات میں ہلاتا اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا
اسکے جاتے کومل نے زمل کو دیکھا اور دھیرے سے اٹھ کر اسکے
پاس گئی
"یہ جتنا شوگر تم نے ڈالا ہے ناں سب کو ڈائبیٹیز ہو جائے گا۔۔۔

اسکی ڈالی گئی شوگر کوانیٹی پر مشی افسوس سے سر ہلاتی
بول رہی تھی

ایم سوری میرا دھیان نہیں تھا۔۔۔"وہ رات والی باتیں سوچ رہی
تھی تب ہی اتنی شوگر ڈال دی

زمل۔۔۔کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔"مشی ایک دم فکر مند ہوئی

مشی۔۔۔زالے کو لو اور باہر جاؤ۔۔۔"کومل آگے آتی زالے کو اسے
تھما کر منہ کے بعد آنکھوں سے بھی اسے باہر جانے کا اشارہ کرنے
لگی کومل ان تینوں میں عمر میں بڑی تھی تب ہی مشی مسکرا
کر زالے کو پکڑتی باہر چلی گئی

زمل۔۔۔۔"اسے پیچھے سے پکارا لیکن وہ نہیں مڑی شاید اپنے اندر
بڑھتے راز کے ابھار کو دبا رہی تھی جس کی اذیت اسکی ہیزل
آنکھوں سے صاف دکھائی دے رہی تھی

"یہ مجھے دو اور کمرے میں جاؤ زیحال تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔
اسکے ہاتھ سے شوگر باکس پکڑتے رخ اپنی جانب موڑا جب اسکی
بات پر وہ کچھ حیران سی ہوئی
"مم۔۔۔ مطلب۔۔۔
"وہ اپنی گلالے کا انتظار کر رہا ہے۔۔ جاؤ اور آج سب اسے بتا دو۔۔
کندھے پر ہاتھ رکھتے پیار سے بولی اتنے میں ہی زمل کی آنکھیں
چھلک پڑی وہ بے اختیار سر نفی میں ہلاتی رہی جسم ہولے ہولے
لرزنے لگا تھا کومل ایک قدم مزید آگے آئی اور اسے خود سے لگا لیا
بڑی بہنوں کی طرح تمہیں حکم دے رہی ہوں جاؤ۔۔۔ اور جو جو
راز اپنے سینے میں دفن کر رکھے ہیں وہ سب اسے بتا دو ورنہ
کل کو یہ راز تمہارے بچوں کے مستقبل پر بھی اثر انداز ہونگے
کیا تم یہ چاہتی ہو۔۔۔؟ آخر میں انداز سوالیہ تھا وہ جلدی جلدی

سر نفی میں ہلانے لگی وہ بھلے دو بچوں کی ماں بن گئی تھی
لیکن عمر ابھی انیس سال ہی تھی اسے واقعی کسی کی ضرورت
تھی جو اسے ایسے سمجھائے جیسے کومل سمجھا رہی تھی
"جاؤ۔۔۔اور جب باہر نکلو تو تم دونوں خوش خوش نظر آؤ او کے۔۔
زمل سر اثبات میں ہلاتی آنسوں صاف کرتی واپس چائے کی جانب مڑی
یہ میں کر لونگی جاؤ تم۔۔۔تمہارے خان سے صبر نہیں ہوتا اپنی
گلالے کے معاملے میں۔۔۔"ایک آنکھ دباتی شریر ہوتی بولی جب
اسکی بات سمجھتے زمل کا چہرہ دہک اٹھا
اسے بھیجتے کومل نے مزید دودھ اس میں ڈال پر شوگر ٹھیک
کیا اور کپوں میں انڈیل کر ٹرے میں سیٹ کرتی باہر آگئی
"ارے۔۔۔چائے تو زمل نے بنانی تھی یہ تم کیسے پہنچ گئی اندر۔۔۔
اسے دیکھ سب سے پہلے یاقوت بولا تھا

میں نے زہر نہیں ڈالا چپ چاپ پی لو۔۔۔" آہ وہ اسی فارم میں
واپس آگئی تھی جو آج سے چھ سال پہلے تھی انکی بہترین
دوست ہاں وقت ایک سا نہیں رہتا لیکن اب تو وہ بدل گئی تھی
ہم تو زہر بھی پی لیں گے۔۔۔" پامیر سب کو فراموش کرتے شوخ
ہوتے بولا جب اسکی بے باکی پر کومل نے اسے گھور کر دیکھا
باقی سب کی ہنسی چھوٹی تھی
چائے واقعی اچھی تھی سب نے انجوائے کر کر پی
کیوں ناں آج ہم پکنک پر چلیں کشمیر کی خوبصورت وادیوں کو
دیکھنے۔۔۔" کومل کی بات پر سب کو ایک پل کیلئے سانپ سا
سونگھ گیا جس میں سب سے پہلے مشی کی چیخ نکلی
واؤ۔۔۔۔ مجھے بہت کریز ہے پکنک کا۔۔۔" اسکی چیخ پر ریایکشن
سب سے پہلے زالے نے دیا تھا وہ بھی منہ پھاڑ کر

تو ہارٹ اٹیک کیوں کروا رہی ہو۔۔۔یہ نہ ہو پکنک کی جگہ کہیں
اور پہنچ جائیں۔۔۔" پامیر کی بات پر جہاں مشی نے منہ بسورا
تھا وہی سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا
" چلو بھئی جو جو لینا ہے لے لو۔۔۔میں گاڑیاں تیار کرواتا ہوں۔۔۔
کہتے پامیر اٹھ کر باہر چلا گیا برلاس بھی زامل کو لیتے اسی کے
پیچھے پیچھے چلا گیا
بھائی اور زمل کو تو بلاؤ۔۔۔" دونوں کی غیر موجودگی محسوس
کرتے یاقوت بول پڑا
ن۔۔۔نہیں۔۔۔انکو رہنے دو۔۔۔ہم چلتے ہیں۔۔۔" کومل جلدی
سے
بولتی اندر چلی گئی بچوں کی چیزیں لینے جو ساتھ لے کر جانی
تھی مشی کو وہ سمجھا چکی تھی جواب یاقوت کو سمجھا رہی

تھی جس کے بعد وہ اور زیادہ خوش ہوتا باہر چلا گیا

باہر دو گاڑیاں تیار تھی برلاس آدھے گھنٹے میں مارکیٹ سے باقی سامان بھی لے آیا تھا کھانے پینے کا جو ساتھ لے کر جانا تھا کومل نے بھی دونوں بچوں کو اچھے سے ڈریس اپ کر دیا تھا جو اس وقت کسی ٹیڈی بیئر کے بچے سے کم نہیں لگ رہے تھے ننھے ننھے ہاتھوں میں چٹکو سے گلوز سر پورا ہڈی سے کوور انکے چھوٹے چھوٹے سے معصوم روئی جیسے گالوں والے چہرے تھوڑے تھوڑے ہی دکھ رہے تھے انکو ٹیڈی بیئر بنے دیکھ برلاس ساری چیزیں چھوڑتا ایک ہی جست میں دونوں تک پہنچا

ارے میرا بچہ۔۔۔۔۔کیا بنا دیا دونوں کو۔۔۔"وہ زامل کے روئی جیسے گال چٹاچٹ چومتے بے قابو سا ہونے لگا یہاں تک کے زامل خود ہی رو رو کر خود پر ہوئے ظلم پر احتجاج کرنے لگا تھا

افففف یہ لڑکا بھی ناں۔۔۔انکا یہ حال کرتا ہے اپنے بچوں کا کیا حال کرے گا۔۔۔۔"کومل بے بیز کا بیگ گاڑی میں اندر رکھتی سر نفی میں ہلاتی بولی

بچوں کا چھوڑیں۔۔۔آئرہ کا کیا حال کرے گا وہ سوچیں وہ بیچاری تو پہلی رات ہی آدھی ہو جائے گی۔۔۔"مشی کی بات پر کومل کی ہنسی چھوٹی ان تینوں نے مڑ کر ان دونوں پاگل خواتین کو دیکھا جو کھسر پسر کرتی خود میں ہی ہنستی جا رہی تھیں

ہم الگ پارٹی کب بنے۔۔۔؟ پامیر ہاتھ میں گاڑی کی چابی گھماتے ان تک آیا جب اسکے سوال پر دونوں نے ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

مطلب۔۔۔؟

تم دونوں ہنس رہی ہو اور ہمیں بات کا پتہ ہی نہیں کیا ہمارا
ہنسی پر کوئی حق نہیں۔۔۔" پامیر تو ایسے کہہ رہا تھا گویا انکا
بہت بڑا حق مارا گیا ہو اور اب انکو احتجاج کی ضرورت ہے
اگر تم چاہتے ہو ہمارے بچے کو ہم دونوں پالیں تو چپ کر کر گاڑی
میں بیٹھو ورنہ میں کہہ دونگی اسے کہ تمہارے بابا پکنک کے
وقت پہاڑ سے گر گئے تھے۔۔۔" کومل کی جان لیوا دھمکی پر وہ
تیر کی طرح سیدھا ہوتا ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا جبکہ اسکی
میٹھی میٹھی دھلائی پر مشی ہنس ہنس کر دہری ہو گئی
" تمہیں کونسے ہنسی کے دورے پڑ رہے ہیں مجھے بھی بتاؤ۔۔۔
اسی وقت یاقوت آیا تھا جو وہاں بچھانے کیلئے کالین وغیرہ لینے
گیا تھا
شٹ اپ۔۔۔ چلو۔۔۔" وہ بھی اپنے شوہر کو شٹ اپ کال دیتی زالے

کو لئے اندر بیٹھ گئی

واہ۔۔۔ہم دھشت گرد ہیں یا یہ۔۔۔؟ یاقوت اپنے آپ میں ہی بڑ بڑاتا
سامان پیچھے ڈگی میں رکھتا آگے آیا اسے دوسری گاڑی میں
برلاس کے ساتھ آنا تھا مشی کو کومل کے ساتھ جڑ کے بیٹھے
دیکھ افسوس کرتا اپنی گاڑی میں آگیا جس کی فرنٹ سیٹ وہ
چھوٹے دو نمونے پہلے ہی سمبھال چکے تھے
اسکو چوم چوم کر ہی کمزور کر دینا دیکھو اسکے گال کتنے کم
ہو گئے۔۔۔"زامل کو اسکی گود میں لیٹے مٹر مٹر سی آنکھوں
سے گاڑی کی چھت کو دیکھتے اس کے گال چوم کر کہا
میں دنیا بھر کی چیزیں لادونگا جو انکے گال موٹے کر دیں گی
وہ بے نیازی سے کہتا ایک بار پھر زامل پر جھک گیا لیکن اس
بار وہ رویا نہیں شاید گاڑی کی روف پر جلتی لائٹ میں وہ اس

قدر مگن ہو گیا تھا کہ اپنے چاچو کا ظلم بھی بھول گیا وہ لائٹ
گاڑی سٹارٹ کرتے آن ہو گئی تھی پہلے یاقوت کی گاڑی نکلی تھی
پھر پامیر کی جو پتھروں پر گاڑی مکھن کی طرح سموتھلی چلا
رہا تھا بلکل آہستہ آہستہ وجہ پیچھے بیٹھی اسکی حاملہ بیوی
تھی وہ دونوں ہر چیز سے بے خبر زالے کے ساتھ لگی ہوئی تھیں
یوں یہ چھوٹا سا قافلہ اپنے پکنک پر روانہ ہو گیا

وہ پسینے سے تر ہتھیلیاں آپس میں رگڑتی اپنے بند ہوتے دل کی
دھڑکنوں کو بحال کرتی کمرے تک آئی لیکن قدم دروازے کے باہر
ہی رک گئے آگے جیسے بڑھنے سے وہ انکاری تھے دل پر بوجھ سا
تھا آنکھوں سے گرم سیال مسلسل بہہ رہا تھا ایک خوف سا تھا
ان پلوں کو لبوں پر لانے کا جن میں وہ مرنے ہی کو ششیں کرتی

تھی دعائیں مانگتی تھی کہ اسے اٹھالیا جائے ان بے رحم انسانوں
کے درمیاں سے لیکن آج۔۔۔آج اسے پینک نہیں ہونا تھا اسے یہ زہر
اپنے اندر سے نکال باہر کرنا تھا ورنہ یہ زہر اسکے ساتھ ساتھ اس
کے ہبی اور بچوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا
اس نے گہرا سانس لیتے اپنی آنکھیں ہاتھ کی پشت سے رگڑی اور
ایک نظر آسمان کی جانب دیکھتی آنکھیں بند کئے ہمت جمع کرتی
دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر آئی زیحال سامنے ہی بڑی سی
گلاس ونڈو کے پاس کھڑا سیگریٹ کے کش لگا رہا تھا اس کے ہاتھ
میں سیگریٹ دیکھ وہ بری طرح چونکی یہ دوسری بار تھا جب
وہ اسے سموکنگ کرتے دیکھ رہی تھی لیکن عجیب بات تھی وہ
وائٹ کلر کی پینٹ پر نیلی بٹنوں والی شرٹ پہنے آستین موڑے
ماتھے پر بے حد پر کشش انداز میں بکھرے بالوں کے ساتھ

سمو کنگ کرتا زمل کا دل بری طرح سے دھڑکا گیا کیا اسکا ایسا
کوئی روپ تھا جو زمل کے دل دھڑکنے کی وجہ نہ بنا ہو وہ اتنا
خوبصورت کیوں تھا کہ اسے دیکھ کر سارا غم ہلکا لگتا تھا نہیں
اسکے چہرے سے زیادہ اسکا محبت کرنے کا انداز خوبصورت تھا
جو کسی بھی جاندار خواہ وہ انسان ہو یا جانور اپنا اسیر کر لیتا تھا
وہ لعاب گٹکتی مزید اندر آئی جب اسکے قدموں کی چاپ زیحال
کی سماعتوں میں گونجی اس نے سیگریٹ آدھے میں چھوڑ کر
زمین پر پھینکتے اپنے جوتوں کے نیچے مسلی اور چہرے پر
دلکش مسکراہٹ سجائے اسکی جانب مڑا جب اسکے مڑتے وہ ڈر
کر ایک دم وہی رکی دونوں کے درمیان نظروں کا تبادلہ ہوا
وہ خود قدم اٹھاتا درمیان کا فاصلہ عبور کرتے اس تک آیا اور
آتے اسے کندھوں سے تھام کر اپنے قریب کیا ہیزل آنکھیں ایک بار

پھر برسنے کو بے تاب تھیں اس سے پہلے وہ اپنے پیاسے لب اس
کی۔ آنکھوں پر رکھتے ان موتیوں کو چن گیا اسکا محبت بھرا
لمس زمل کے پورے بدن میں ٹھنڈک سی بھر گیا آنکھوں کے بعد
اس کی پیشانی پر لب رکھے اور رکھ کر جیسے بھول گیا وہ
اپنے دونوں ہاتھ کی مٹھیوں میں اسکی شرٹ جکڑے آنکھیں
موندے اسکے لمس کو محسوس کرتی اپنی روح کو پر سکون
کرنے لگی اسکا یہ شدّت بھرا لمس زمل کے اندر کا خوف زائل کرنے
میں کار آمد ثابت ہو رہا تھا وہ گہرے گہرے سانس لیتی اپنی
بے چینی ختم کرنے لگی لفظ مجتمع کرنے لگی
زیحال اسکا ماتھا چومتے پیچھے ہٹا اور اسے کن اکھیوں سے
دیکھتے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھایا زمل اسے ہی دیکھ رہی
تھی جب وہ خود ساتھ بیٹھنے کے بجائے دوزانوں ہو کر اسکے

سامنے گھٹنے ٹیکتے زمین پر بیٹھا اور اس کے نرم و نازک ہاتھ
اپنے مضبوط فولادی ہاتھوں میں تھامتے انکی پشت انگوٹھے سے
رب کی
وہ کچھ نہیں بولا اسے بولنے کی ضرورت بھی نہیں تھی اسکی
جھیل سی گرے آنکھیں کافی تھی کہ وہ منتظر ہے بے تاب ہے سننے
کیلئے زمل بے ساختہ سر جھکا گئی سوں سوں کرتی گہری سانس لی
"مجھے کچھ۔۔بب۔۔۔بتانا ہے آپ کو۔۔۔
مجھے بھی سننا ہے۔۔۔"دوبدو جواب دیا
غصہ تو۔۔نن۔۔۔نہیں کریں گے۔۔۔؟ڈرتے ڈرتے پوچھا جب وہ
شریر
مسکراہٹ مسکرایا
آج سے پہلے کیا۔۔۔؟سوالیہ پوچھا وہ تیزی سے بچوں کی طرح

سر نہ میں ہلانے لگی

تم جو بھی بولو گی۔۔۔ میں اس پر ایمان لے آؤنگا بشرط کہ آج کچھ نہیں چھپاؤ گی۔۔۔" اسکے لہجے میں اعتماد بھانپتے زمل نے گہرا سانس لیا مطلب وہ جانتا تھا کہ وہ کوئی راز بتانا چاہتی تب ہی بولنا شروع کیا

میں۔۔۔" لفظ ادا کرنے جیسے اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام بن چکے تھے لیکن وہ بولی اس نے ہمت کی

میں۔۔تت۔۔۔ تیرا سال۔۔۔ کی۔۔۔ تھی۔۔۔۔" آہ روح زخمی ہونی شروع

ہوئی کیا ماضی کو یاد کرنے سے زیادہ اذیت ناک کچھ ہوتا ہے؟

جب۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ تھ۔۔۔ تھوڑی۔۔۔ سمجھ آنی شروع۔۔۔ ہوئی ۔۔۔ کہ

مم۔۔۔ مجھ۔۔۔سے۔۔۔ کوئی پیار۔۔۔ نہیں۔۔۔ کرتا۔۔۔نہ۔۔ماما

۔۔۔نہ۔۔ بابا

وہ۔۔۔بس۔۔ ضرورت۔۔۔کے۔۔وو۔۔وقت۔۔۔آتے

۔۔۔تھے یہ پوچھنے کہ

مجھے کچھ۔۔۔چاہیئے تو۔۔۔ نہیں۔۔۔"ان پلوں کو یاد کرتے دو موتی

آنکھوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلے انہیں گرتے ہوئے بھی زیحال نے

دیکھا تھا لیکن وہ ساکت بیٹھا تھا اس کارواں رواں سماعت بن

چکا تھا اس وقت

میں۔۔۔ کبھی۔۔ نہیں کہہ۔۔پائی۔۔۔کہ۔۔۔مجھے۔۔۔پیار

۔۔۔چاہیئے۔۔نہ

انہوں۔۔۔نے کبھی۔۔۔ محسوس کیا۔۔۔۔ایسے میں۔۔۔میں احساس

کمتری۔۔۔کا شکار ہو۔۔۔کر۔۔باہر۔۔۔لوگوں میں۔۔۔محبت

ڈھونڈنے

"لگی۔۔۔لیکن۔۔۔نہیں ڈھونڈ۔۔۔پائی۔۔۔

میری۔۔۔ایک۔۔۔ک۔۔کزن۔۔۔تھی۔۔مم۔۔۔میری بہت

۔۔۔اچھی۔

۔دوست لیکن۔۔۔تائی۔۔امی۔۔۔مم۔۔۔مجھے۔۔۔اسکے

۔۔۔ساتھ بھی

نہیں۔۔۔کھیلنے۔۔۔دیتی تھیں۔۔۔کہتی تھیں۔۔۔میرا۔۔۔سیاہ

۔۔۔رنگ

"ان۔۔۔پر۔۔۔بھی۔۔۔چڑھ۔۔۔جائے۔۔۔گا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ ماما۔۔۔کو۔۔۔شکایت۔۔۔لگا۔۔۔دیتی تھیں۔۔۔اور

۔۔۔پھر۔۔۔

فرح۔۔۔ماما۔۔۔ مم۔۔۔مجھے۔۔۔بہت۔۔۔مارتی تھیں۔۔۔۔"

اسکی اس

بات پر زیحال انجانے میں اس کے ہاتھ کو دبا گیا زمل نے پلکیں

اٹھا کر اسے دیکھا اسکی آنکھوں کے ڈورے ہلکے ہلکے غلابی

ہو رہے تھے

آگے بولو۔۔۔"اسے خاموش دیکھ ضبط سے بولا زمل ایک سسکی

لیتی سر ہاں میں ہلاتی پھر بولنا شروع ہوئی

ایسے۔۔۔ مم۔۔میری چھ۔۔۔ چھوٹی۔۔ چھوٹی۔۔شکایتوں۔۔۔پر

فرح

ماما۔۔۔ڈانٹتی مارتی۔۔۔میں۔۔ان سے۔۔ڈرنے۔۔۔لگی تھی

۔۔۔کوئی

کچھ۔۔۔ بھی۔۔۔ کہتا۔۔۔ میں۔۔۔ اپنی ماں۔۔۔ کو نہیں بتا۔۔۔ پاتی
تھی

پھر۔۔۔ ایک۔۔ دد۔۔۔ دن۔۔۔ تایا ابو۔۔۔ کی۔۔۔۔ فیملی
۔۔۔۔ اماں سے۔۔ ملنے
ہمارے۔۔۔ گھر۔۔۔ آئی۔۔۔ سب۔۔۔ کھانا۔۔۔ کھا۔۔۔ رہے
۔۔۔۔ تھے۔۔۔ جج۔۔ جب
۔۔۔ فرح۔۔۔ ماما۔۔۔۔ نے۔۔ مجھے۔۔ آنکھوں۔۔۔۔ سے گھور۔۔۔ کر
۔۔۔ کھانا۔۔۔
بیچ میں۔۔ چھوڑنے۔۔۔ کا۔۔۔ کہا۔۔۔ انکو۔۔۔ لگتا تھا۔۔۔ مم
۔۔ میں بہت
زیادہ۔۔۔ کھاتی ہوں۔۔۔۔ "اس بات پر وہ زخمی سی ہنسی ہنسی
آنسوں مسلسل بہنے لگے دل جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ کر

بھینچ دیا ہو جسم پر لرزا سا طاری ہو رہا تھا لیکن اپنے ہاتھ ان
خوبصورت فولادی ہاتھوں میں دیکھ اسے ہمت ملی
میں۔۔۔اٹھ۔۔کر۔۔اپنے۔۔۔کمرے۔۔۔میں۔۔۔چلی گئی
"۔۔۔جج۔۔۔جب۔۔
وہ خاموش ہوئی دل زور سے دھڑکا سانس پھولنے لگی
جب۔۔۔؟زیحال یک ٹک اسے دیکھتے بولا
جب۔۔۔نن۔۔۔نوفل۔۔۔بھائی۔۔۔کک۔۔۔کمرے میں آئے
۔۔۔انہوں نے
مم۔۔۔میرے۔۔۔ساتھ۔۔۔۔"بات ادھوری چھوڑتی وہ پھوٹ
پھوٹ
کر رو دی جسم بری طرح سے کانپنے لگا تھا اس کی ادھوری
بات وہ سمجھ گیا تھا لیکن آج اسے سننا تھا اسے ہر تکلیف سے

آزاد کروانا تھا وہ اسی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتی اس رات کی
سہمی اذیت بتاتی چلی گئی بناز یحال کی آنکھوں میں دیکھے
جہاں اس وقت خون اتر رہا تھا ہاتھ کی رگیں پھولتی کن پٹیاں
پھڑ پھڑا رہی تھیں اسکے اندر کا حیوان جاگ رہا تھا
ان۔۔۔انہوں نے۔۔۔ مم۔۔۔ میری۔۔۔ شرٹ۔۔۔ پھ۔۔۔ پھاڑ
۔۔۔دی۔۔
۔میرے۔۔۔بدن۔۔۔ کو۔۔۔ کسی۔۔دد۔۔۔درندے۔۔۔ کی
" ۔۔۔طرح۔۔۔نوچا
زیحال نے رک کر سانس لینے کی کوشش کی لیکن کھولتے دماغ
نے جیسے اسکے سارے اعضا کو کنڑول کر لیا تھا وہ بمشکل
خود کو نارمل کرنے لگا لیکن ایک اسکی رگوں میں دوڑتا خون
ابلنے لگا تھا

مم۔۔۔میرا کوئی۔۔ قص۔۔۔ قصور۔۔۔ نہیں۔۔۔ تھا۔۔ہ۔۔۔ ہی

۔۔۔"وہ

بوکھلائی بوکھلائی سی اسکا ہاتھ سختی سے تھامے یقین دہانی

کروانے لگی

جانتا ہوں۔۔۔"اسکے رخسار پر ہتھیلی جماتے محبت بھرے لہجے

میں گویا ہوا

لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ فف۔۔۔ فرح ماما۔۔۔نے۔۔۔"وہ بولتے بولتے

رک گئی اور

مزید شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

کیا فرح ماما۔۔۔ بولو۔۔۔"اس کے آنسوں انگوٹھے سے صاف کرتے

پیار سے پوچھا وہ ضبط کے اخری دہانے پر کھڑا تھا

انہوں۔۔۔نے یق۔۔۔یقین۔۔۔نہیں کیا۔۔۔"زمل کی گھگھی سے

بندھ

گئی وہ ہچکیوں میں روتی چلی گئی زندگی کے ستر اسال لفظوں

میں بیاں کرنا آسان نہیں تھا لیکن اپنے سامنے اپنے ہبی جان کو

دیکھتی وہ نجانے کہاں سے ہمت جمع کرتی بس بولتی جارہی

تھی وہ ایسا ہی تھا اس نے زمل کا اعتماد جیتا تھا کیسے نہ وہ

اس شخص کو سب کچھ بتاتی جو پوری دنیا میں صرف اسے

چاہتا ہو

انہوں۔۔۔نے۔۔مم۔۔۔مجھے۔۔۔ک۔۔کواٹر۔۔۔میں بب

۔۔۔بند۔۔کر دیا

اور۔۔۔مم۔۔۔مجھ۔۔۔پر۔۔۔وہ۔۔۔وہ خ۔۔خون۔۔۔خوار

۔۔بب۔۔۔بلیاں

چھ۔۔۔وڑدی۔۔۔ ہبی۔۔۔۔۔"آنسوں سیلاب کی مانند ابل ابل کر
انکھوں سے بہتے چلے جارہے تھے اسکی تکلیف محسوس کرتے
زیحال لب بھینچے خود پر ضبط کرتا انگلی کی پور سے اپنی
آنکھوں کے کنارے صاف کر گیا زمل کا چہرہ زار و قطار رونے کے
باعث سرخ ہو چکا تھا آنکھوں سے ساتھ ناک بھی بہہ رہی تھی
میں۔۔۔رر۔۔۔روتی۔۔۔رہی۔۔۔وہ۔۔وہ۔۔۔بلیاں۔۔م۔
۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے
کھا۔۔رہی۔۔۔ تھیں ہبی۔۔۔۔ یہاں۔۔۔یہاں سے۔۔۔"وہ ہاتھ
چھڑائے
بدحواس سی اپنے جسم پر ہاتھ لگا لگا کر دکھانے لگی اس وقت
وہ وہی چھوٹی بچی تھی جس نے وہ تکلیف برداشت کی تھی
زیحال اٹھ کر بیڈ پر اسکے پاس بیٹھتا اسے اپنے سینے میں زور

سے بھینچ گیا جہاں لگتے زمل اور روانی سے زار و قطار رونے
لگی کمرے میں اسکی درد بھری آوازیں زیحال کا دل بھاری کر
رہی تھیں اسے لگا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا جس عورت کی
آنکھوں میں وہ نمی تک برداشت نہیں کرتا وہ اپنی زندگی کے
ستر اسال اتنی اذیت جھیلتی رہی سوچتے اسے مزید خود میں
بھینچ گیا آج وہ رو رو کر اپنی ساری تکلیفیں دھو رہی تھیں ان
آنسوؤں کے ذریعے انہیں نکال باہر کر رہی تھی
زیحال اسکی کمر سہلاتا گہرا سانس لیتا زمل کا سر چوم گیا
اس وقت وہ اسکی پناہوں میں ایک چھوٹی بچی تھی
اتنے وقت سے۔۔۔ تم مجھ سے کیوں چھپاتی رہی۔۔۔ پوچھتا تھا
ناں کیوں نہیں بتایا تب۔۔۔" لہجے میں دنیا بھر کی محبت کے
ساتھ تھوڑی خفگی بھی تھی جسے محسوس کرتی زمل اس کے

سینے سے چہرہ نکالتی اسے دیکھنے لگی اسکی آنکھیں اتنی سی
دیر میں رو رو سرخ متورم ہو چکی تھی جنہیں دیکھ زیحال کا
دل کٹ کر رہ گیا
"مم۔۔۔میں۔۔میں۔۔ڈڈ۔۔ڈر۔۔گئی۔۔تھی۔۔کہ۔۔آپ۔۔۔
کہ میں بھی شاید تمہیں غلط کہہ دوں ہیں ناں۔۔۔"اسے اٹک اٹک
کر بولتے دیکھ خود ہی اسکے دل کی بات کہی وہ تیزی سے سر
ہاں میں ہلا گئی یہ دیکھ زیحال ایک گہری نظر اسکے روئے روئے
سے چہرے پر ڈالتے تھوڑا آگے کو جھکا اور اپنے سلگتے لب زمل
کے ہونٹوں پر رکھ دیے ایک کرنٹ سا زمل کے پورے بدن میں
بجلی کی طرح سرائیت کر گیا
تم۔۔وہ عورت ہو جس کے آگے میں ہر معاملے میں بے بس ہوں
تم کہو تو۔۔دن۔۔تم کہو تو رات۔۔۔"اسکا اس وقت یہ اعتراف

محبت زمل کو جیسے ایک نئی زندگی سی دے گیا تھا وہ بے
آواز آنسوں بہاتی زیحال کا چہرہ اپنے اتنے قریب دیکھتی رہی
کہ اسکی گرم سانسوں کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس
ہوتی رہی

اور کچھ بتانا ہے۔۔۔؟ بے حد نرم لہجے میں لاڈ سے پوچھا زمل
اسکا اتنا نارمل انداز دیکھ پر سکون سی سانس خارج کرتی سر
نفی میں ہلانے لگی لیکن یہ صرف وہی جانتا تھا کہ اسکی باتیں
سن کر اسکے اندر کس قدر آگ کے شعلے بھڑکے تھے کیسے اس
نے اپنے اندر کے حیوان کو قابو میں رکھا تھا جو اب بہت سے
لوگوں پر قیامت ڈھانے والا تھا وہ پہلے ہی بہت مجرموں کو
ٹھکانے لگا چکا تھا لیکن اب بڑے مجرموں کی باری تھی جن کو
گھسیٹنا باقی تھا موت ان سب کی پہلے سے طے تھی لیکن سچ

جاننے کے بعد وہ بیسٹ ان سب کا کیا حال کرنے والا تھا یہ تو
شاید وہ خود بھی اس وقت نہیں جانتا تھا
زیحال اسے خود سے الگ کرتے دھیرے سے اٹھا اور اسکے مقابل
کھڑا ہوا زمل اسے ہی دیکھ رہی تھی اتنا رونے کے باعث وہ
بچوں کی طرح وقفے وقفے سے سسکی لے رہی تھی
اس نے زمل کو بھی دھیرے سے کندھوں سے تھام کر اٹھایا اور
اپنے مقابل کھڑا کیا اس وقت سارے احساس پیچھے دھکیلتے
صرف محبت کا احساس اسکی جھیل سی آنکھوں میں زمل کو
دکھ رہا تھا اصل جان اپنے کندھے سے سرکتی شرٹ محسوس
کرتے نکلی اس نے گھبراتے ہوئے زیحال کے چہرے کو دیکھا جہاں
اندر میں اٹھتے جذباتوں کا سایہ سا لہرا رہا تھا
ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔" اس نے احتجاج کرنا چاہا جسے وہ اپنی انگلی اسکے

لبوں پر رکھتے ناکام بنا گیا

تم۔۔میری ہو تمہارے بدن کے ہر حصّے پر میری محبت کی مہر
ہونی چاہئے۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی شدّت سے بوجھل ہوتی آواز
پر زمل کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا چہرہ مارے شرم کے
سرخ گلال سا ہو گیا

میں چاہتا ہوں۔۔۔جیسے تم نے دل سے ہر تکلیف نکال دی ویسے
ہی آج کے بعد اپنے بدن پر بھی صرف میرے لمس محسوس کرو
اجازت ہے۔۔۔؟آخر میں اجازت طلب کی وہ چاہ کر بھی نہ نہیں
کہہ پائی اسکی آنکھوں میں اٹھتے جذباتوں کے سمندر میں خود
کو ڈوبتے محسوس کرتے وہ آنکھیں بند کرتی سر دھیرے سے
اثبات میں ہلا گئی اسکے دن پورے ہو چکے تھے
لل۔۔لیکن۔۔۔بچے آ گئے تو۔۔۔"اسے ایک نئی فکر ستائی

نہیں آئیں گے سب ہیں انکو سمبھالنے کے لئے اس وقت تم میرا
سوچو۔۔۔"اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے خود سے قریب کرتے بھاری
آواز میں بولتا اسکے دل کی دھڑکنوں کو بری طرح سے منتشر کر گیا
اسکا ماتھا چومتے ہاتھ کی انگلیوں کو باہم پھنساتے ہونٹ پورے
چہرے پر ٹریس کرتے زمل پر لرزا سا طاری کرنے لگا وہ ہونٹ
دانتوں سے کاٹنے ہی لگی تھی کہ وہ اسے ایک جھٹکے میں موڑتے
اسکی کمر اپنے سینے سے لگاتے اپنے حصار میں بھینچ گیا زمل
اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے سے گردن کی جانب رقص کرتی
محسوس ہوئی تو دل جیسے کسی سوکھے پتے کی مانند لرز گیا
اپنے کندھے سے شرٹ نیچے کی جانب ڈھلکتے محسوس کرتی
جان ایک بار پھر حلق میں اٹک گئی تھی وہ شرٹ سرکاتے اس
کی سٹریپ پر اپنے سلگتے لب رکھتا اپنی جنون خیزیاں نچھاور

کرنے لگا کمرے میں دونوں کی بھاری ہوتی سانسیں گونج رہی
تھی وہ زمل کو ایک جھٹکے میں سیدھا کرتے پیچھے بیڈ پر گرا گیا
اپنے سامنے زیحال کو کسی بھوکے شیر کی طرح اپنے بدن کو
تکتے دیکھ زمل کا دل ہتھیلی پر دھڑکنے لگا اتنے مہینوں کے صبر
کا بند آج ٹوٹنا تھا اتنے دن بعد اسے اسکے جنونی روپ میں سوچ
کر ہی زمل کی آنکھیں نم ہونے لگی جتنی دیر وہ اسکی پہلے
والی شدّت یاد کرتی رہی اتنی دیر میں وہ اپنی شرٹ نکالتا ایک
جانب اچھالتے بیلٹ نکال رہا تھا آج اس بیلٹ سے زمل کو خوف
نہیں آیا تھا
وہ زمل کے دونوں ہاتھوں کی کلائی پکڑتے اوپر بیڈ پر پن کرتا
سیدھا اسکی شہ رگ پر جھکا تھا جہاں اسکے سلگتے لمس کی
حدت محسوس کرتی زمل سسکی بھر کر رہ گئی ایک وقت تھا

جب یہیں اس شیطان نے وار کیا تھا آج اپنے ہی جان کا لمس اسے
بری طرح سے ختم کرتا ہوا محسوس ہوا
بتاؤ۔۔۔اس نے کہاں کہاں۔۔۔ چھوا تھا۔۔۔"اس کے سوال پر
زمل
نے بے یقین نگاہوں سے اسے دیکھا جیسے اس سے اس سوال کی
توقع نہ ہو
بتاؤ۔۔۔گلا لے۔۔۔" وہ سنجیدہ تھا بے حد اتنا کہ زمل کو اس سے
بے اختیار خوف محسوس ہوا وہ کرب سے آنکھیں مینچتی اپنی
گردن کے دائیں جانب ہاتھ رکھ گئی جہاں کچھ پل وہ دیکھتا
رہا اور پھر وہی جھکتے شدّت سے اپنے لب رکھ گیا زمل اسکے
نرم گرم لمس پر سانس روک گئی کتنی ہی دیر وہ اسکی نازک
گردن پر برسا تھا جب اچھے سے اپنے لمس سے روشناس کروا چکا

تو پھر سر اٹھا کر دیکھنے لگا

زمل اپنی گردن سے تھوڑا نیچے اپنا ہاتھ رکھ گئی جب زیحال

وہاں بھی اپنی جنوں خیزیوں سے ہر لمس مٹاتا صرف اپنے لمس

چھوڑ گیا جب زمل چھوٹے چھوٹے سانس لیتی اپنی بیلی پر ہاتھ رکھ

گئی جانتی تھی اب کیا ہو گا تب ہی آنکھیں بند کرتی اپنے سر کو

دونوں ہاتھوں میں جکڑ گئی آج نوفل کا ہر لمس مٹتا وہاں صرف اس

کے ہی جان کی گہری سوغاتیں تھیں

اس سے آگے۔۔۔اس نے نہیں چھوا ہو گا۔۔۔" وہ بھاری گھمبیر

آواز میں بولتا زمل کے دہکتے کان کی لو دانتوں میں دبا گیا

آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ کو۔۔ک۔۔۔کیسے پپ۔۔پتہ۔۔۔" وہ ہانپتی

ہوئی دھیمی

آواز میں بولی

اگر چھو لیتا تو مجھے پہلی رات پتہ چل جاتا۔۔۔تم پاک۔۔ تھی
میرے لئے۔۔۔" یہ بات زمل کے دل کو چھو گئی تھی وہ بے اختیار
اسکے
گلے میں اپنے بازو ڈالتی اسکا ماتھا چوم گئی
" تھینکس ہبی۔۔۔
فار واٹ۔۔۔"لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ سجائے پوچھا
فار کمنگ ان مائے لائف۔۔۔" اسکا جواب زیحال کو اندر کر مسرور کر
گیا تھا وہ مسکراتے زمل کو کسی اور ہی دنیا میں لے گیا

وہ لوگ نیلم ولے آئے تھے جہاں برف کا لبادہ اوڑھے بڑے بڑے
پہاڑ

لمبے لمبے درخت رنگ برنگی جھونپڑیاں ایک خوبصورت نظارہ
پیش کر رہی تھیں جنہیں دیکھ کر روح تک انسان کی تازہ ہو
جائے وہ لوگ بہتے جھرنے کے قریب اپنا کیمپ لگا کر بیٹھے تھے
برلاس لکڑیاں جمع کر لایا تھا جسے اب یاقوت توڑ توڑ کر مشی
کودے رہا تھا اور وہ برلاس کے لائے ہوئے چکن کی تندوری
بوٹیاں بنا رہی تھیں بظاہر یاقوت نے آگ جلادی تھی لیکن مشی
کا یہ پہلا تجربہ تھا جس میں وہ دھوے کی وجہ سے کھانس
کھانس کر پاگل ہو گئی تھی لیکن برلاس کی فرمائش پوری کر
رہی تھی پامیر کومل کے پاس بیٹھا زامل کو سمبھال رہا تھا اور
وہ خود زالے کو دونوں بچے باہر کی آب وہوا میں خوش ہوتے
ہاتھ پیر مار رہے تھے جنہیں تھوڑی ہی دیر پہلے کومل نے کمبل
سے باہر نکالا تھا

" اور ناز سے پلو اس محل میں ایک آگ تک نہیں جلانی آتی تمہیں

یاقوت جو لکڑیاں کاٹ کر اب اپنی کمر سیدھی کر رہا تھا دھواں

ہی دھواں دیکھ ایک دم تڑخ کر بولا بنا یہ دیکھے کہ وہ تو پہلے

سے رونے کو تیار بیٹھی ہے اسکے بولنے کی دیری تھی کہ بس

آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گرنے شروع ہو گئے

مم۔۔میں۔۔۔کر۔۔تو۔۔۔رہی۔۔ہوں۔۔۔"وہ روتی ہوئی سوں

سوں

کرتی بولی جب یاقوت کو محسوس ہوا کہ وہ رو رہی ہے اسکا

رخ دوسری جانب تھا وہ لکڑیاں چھوڑے اسکے قریب آیا اور

دونوں کندھوں سے تھام کر رخ اپنی جانب موڑا

تم۔۔۔تم۔۔۔رو۔۔رہی ہو۔۔۔؟اسے حیرت ہوئی اسکے مطابق اس

نے

کوئی اتنی بڑی بات نہیں کی تھی شاید وہ بھی سر نفی میں
ہلانے لگی
تو میری جان کی آنکھوں میں یہ آنسوں کیوں۔۔۔؟ رخصار پر ہاتھ
رکھتے محبت بھرے لہجے میں پوچھا
دد۔۔۔دھوے کی وجہ سے۔۔۔"جلدی سے جھوٹ گھڑا رو وہ رہی
تھی شاید خوشی سے کہ یاقوت کی محبت میں اسے کیا سے کیا
بننا پڑ رہا ہے ایک وقت تھا مشائم قدیر جیلانی گھر کے ملازموں
پر چیخا کرتی تھی کھانا اچھا نہ بنے کر پورا ڈائننگ ٹیبل الٹ
دیتی تھی کوئی چیز وقت پر نہ ملنے پر سارا گھر تہس نہس کر
دیتی تھی غریبوں کو اپنے پیروں کی جوتی سمجھتی تھی اور
آج ایک شخص کی محبت میں وہ کھانا تک بنا دیتی ہے گھر کا
سارا کام بھی کر دیتی ہے سب کو خوش رکھنے کی کوشش کرتی

ہے صرف اس لئے کہ ان سب کو خوش دیکھ اسکی محبت اسکا
یاقوت خوش ہو گا اور وہ ہوتا بھی تھا اسے یہ لڑکی اپنا دیوانہ
بنا چکی تھی شاید ایسے ہی محبت حاصل کی جاتی ہے آج کل
خود کو اپنے محبوب کے لئے بدلنا خود کی توہین سمجھا جاتا ہے
یا کہا جاتا ہے میں کیوں بدلوں وہ بدلے یاد رہے آپ کے کہنے سے
وہ نہیں بدلے گا آپکو بدلتے دیکھ وہ خود کو بدلے گا ایسے ہی
محبت حاصل کی جاتی ہے کچھ خواہشوں کو مار کر لیکن اس
سے آگے بہت ہی حسین زندگی آپ کی منتظر ہوتی ہے جیسے اب
مشائم یاقوت مرزا کی تھی
وہ ایک قدم آگے آتا اسکی کمر میں ہاتھ خود سے قریب تر کر گیا
مشی سب کی موجودگی میں اسکی اس حرکت پر بری طرح سے
سٹپٹا کر رہ گئی

ک۔۔۔کیا کر رہے۔۔۔ہو۔۔سب۔۔یہی ہیں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اسکے

فولادی کسرتی سینے پر ٹکائے پیچھے ہونے لگی لیکن وہ مزید اسکی نازک سی کمر پر اپنا شکنجہ مضبوط کرتے اسے خود میں بھینچ گیا

دیکھنے دو۔۔ قانونی و شرعی اپنی بیوی کے ساتھ ہوں کوئی مائی کالال کچھ بول کر تو دکھادے۔۔۔" آگے سے وہ بھی ڈھیٹ بنا

یق۔۔۔یاقوت پلیز۔۔۔۔بب۔۔ برلاس آجائے گا۔۔۔وہ۔ا۔۔اور لکڑیاں

لانے گیا ہے۔۔۔" وہ اب بھی بری طرح سے گھبرائی ہوئی تھی جب کہ وہ مطمئن تھا پوری طرح مانو اسے کوئی فرق نہ پڑ رہا ہو

ک۔۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔" وہ ایک دم ہڑبڑائی جب یاقوت بنا کچھ

کہے اسکا ہاتھ تھامتا وہاں سے لے جانے لگا وہ بھی کسی کٹی ڈال
کی طرح اس کے ساتھ کھنچتی چلی گئی جب وہ اسے ایک بڑے
سے درخت کے پیچھے اسکی اوٹ میں چھپا گیا وہ آنکھیں پھاڑے
اسے دیکھنے لگی جو آنکھوں میں ڈھیروں جذبے لئے خمار بھری
نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ہاتھ اب دھیرے سے اسکی کمر پر
رقص کرتا اور دوسرا ہاتھ پیچھے درخت پر ٹکا گیا
ک۔۔۔کوئی۔۔آ۔۔آجائے گا۔۔۔"اسکے خطرناک ارادے بھانپتے وہ
بمشکل لعاب گٹکتی بولی
کوئی نہیں آئے گا۔۔۔سب سے چوری چھپے رومانس کرنے کا بھی
اپنا ہی مزہ ہے۔۔۔"اپنے سلگتے لب اس کے شرم سے دہکتے چہرے
کے قریب لاتے ہلکا ہلکا سا چھوتے شدّت سے بوجھل ہوتی آواز
میں بولتا مشی کا دل بری طرح سے دھڑکا گیا وہ ایسی تھی مانو

ابھی رو دے گی

یاقوت کا ہاتھ اسکی کمر پر مسلسل حرکت کرتا اسکی جان لبوں
پر لا رہا تھا مشی اپنے ہونٹ دانتوں سے کاٹتی زور سے آنکھیں
مینچ گئی کیونکہ یاقوت کا چہرہ دھیرے دھیرے اسکے قریب
آ رہا تھا نہیں وہ قریب آ چکا تھا ایک دم اسکی گرم سانسوں کی
تپش اپنے چہرے پر محسوس ہوتے ایک کرنٹ سا مشی کے بدن
میں دوڑ گیا

کیا پتہ۔۔یہی کچھ کرنے سے گڈ نیوز مل جائے۔۔۔"اسکی یہ بات
سننی تھی تھی کہ مشی پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے
لگی سانسیں ایک دم بے ربط ہوئی تھیں

ن۔۔۔نہیں۔۔۔"وہ نہیں کرتی رہ گئی جب وہ جھک کر سیدھا اسکی
شہ رگ پر اپنے آتش لب رکھے اسکی سانسوں کے ساتھ آواز بھی

بند کر گیا اسکا لمس اپنی کمزوری پر پڑتے مشی تڑپ کر اپنے
دونوں ہاتھ یاقوت کے کندھوں پر ٹکا کر چہرے اوپر کی جانب کر
گئی وہ پوری شدّت سے اسکی نازک سی گردن پر اپنی جان لیوا
جسارتیں کرتے مشی کو بری طرح سے تڑپا گیا پوری صراحی دار
گردن پر اس وقت یاقوت مرزا کے پیاسے لبوں کا راج تھا جو
پورے حق سے اپنی تشنگی اس پر مٹا رہے تھے جب ایک دم برلاس کی
آواز پر بری طرح سے چونکی
یہ۔۔میرے چکن کو کیا ہو گیا۔۔۔" وہ اپنے جلے ہوئے چکن کو دیکھ
تقریباً چیخا تھا ہاتھ میں پکڑی لکڑیاں ایک دم ہاتھ سے چھوٹی
تمہارا حسن دیکھ کر جل گیا۔۔۔" پامیر اپنی ہنسی دبا کر بولا
اچھا۔۔۔پھر ٹھیک ہے لیکن جلنے کی کیا ضرورت تھی یار میرے
خوبصورت منہ کو ہی لگ جاتے۔۔۔" وہ از حد افسوس کرتے وہی

بیٹھ گیا جیسے اسکا سب کچھ لٹ گیا ہو مشی وہاں نہیں تھی

یہ اس سے اب تک نوٹ نہیں کیا تھا

یہ جو اتنا سارا چکن باقی بچا ہوا ہے ناں یہ اپنے ولیمے پر نہیں

کھلانا استمال کر لے اسے۔۔۔"ایک جانب سارے سامان کے ساتھ

اتنا سارا چکن دیکھ وہ جل بھن کر بولا

ہائے میرا ولیمہ بھی ہو گا۔۔یقین نہیں آتا۔۔۔" برلاس کے ترسے

ہوئے

انداز پر کومل کی ہنسی چھوٹی جبکہ پامیر اسے گھور رہا تھا

اب تو تیری کروانی پڑے گی یہ نہ ہو خود جا کر مولوی کے سر پر

بندوق رکھ کر زبردستی نکاح کر لے اور ہمیں آکر سیدھا اپنے

بچے دکھائے۔۔۔" پامیر کی بات پر برلاس نے حیرت سے مڑ کر دیکھا

یہ آپ غصّہ کر رہے ہیں یا مجھے آئیڈیا دے رہے ہیں۔۔۔" وہ آئی برو

مٹکاتے شوخ ہوتے بولا جب پامیر نے یہاں وہاں کوئی چیز
ڈھونڈنی چاہی اسکے سر پر دے مارنے کیلئے لیکن چیز تو نہیں
ملی البتہ کومل کی نظریں ضرور دکھ گئی جو کھا جانے والی
نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی
یہ تم کیوں اتنے پیار سے دیکھ رہی ہو۔۔۔؟ دیکھو یہاں کچھ نہیں
ہو سکتا گھر چل کر کریں گے۔۔۔۔"آہ یہ گیا تھا پامیر کومل اسی
کی سائیڈ پر رکھی بندوق اٹھا چکی تھی اور وہ جھٹ سے اٹھ
کر وہاں سے رفو چکر ہو لیا برلاس یہ دیکھ ہنس ہنس کر پاگل
ہوتا وہی پیٹ پکڑے لوٹ پوٹ ہونے لگا
زالے اسی وقت رونے لگی کومل نے بندوق چھوڑے اسے اٹھالیا
اور باسکٹ میں رکھی فیڈر اٹھا کر اسکے منہ میں دے دی جسے
وہ آرام سے پینے لگی

برلاس اب خود اپنی چکن تندوری بنانے لگا تھا مشی اور یاقوت
کی غیر موجودگی اب تک کسی نے نوٹ نہیں کی تھی
کوئی نہیں آرہا۔۔۔" مشی کو گھبراتے دیکھ یاقوت اسکے کان کے
قریب ہوتا سرگوشی کرتے ہوئے بولا اور وہی اپنے دہکتے لبوں میں
اسکی کان کی لو دبا گیا مشی آنکھیں بند کئے اسکی قربت کے
نشے میں کھونے لگی وہ شخص بہت خطرناک تھا تھوڑی سی دیر
میں ہی مشی کو اپنے لئے پاگل کر دیتا تھا اس میں اپنی قربت
کی تڑپ پیدا کر دیتا تھا
وہ چھوٹے چھوٹے سانس لیتی آنکھیں بند کئے پاگل ہونے لگی
وہ بنار کے دیوانوں کی طرح اسے چومتا چلا گیا مشی کو اپنا
ہاتھ رکھنے کی کوئی جگہ نہیں ملی وہ پیچھے درخت کو
مضبوطی سے تھامنے کی کوشش کرنے لگی جب دیکھتے ہی

دیکھتے وہ خود کو اسکے نازک بدن کا حصّہ بنا گیا اور پھر کتنی

ہی دیر وہ اسے اپنی قربت میں اسی درخت سے ٹیک لگائے تڑپاتا رہا

آج وہ اتنے دن بعد آفس آئے تھے انکے پیچھے سب کچھ روبن

سمبھال رہا تھا احمد بھی واپس آگیا تھا جواب کچھ حد تک

روبن کے ساتھ رہ کر بزنس کی سمجھ بوجھ لے رہا تھا اور کافی

حد تک سیکھ بھی چکا تھا

وہ سیدھا اپنے کیبن میں آئے تھے جہاں سامنے پاور چیئر پر بیٹھے

احمد کو دیکھ پہلے تو ٹھٹھکے پھر ایک دم خوش ہوئے سامنے

ہی صوفے پر نوفل بیٹھا لیپ ٹاپ میں کچھ کر رہا تھا

ہائے ڈیڈ۔۔۔آپ۔۔۔"احمد کا انداز ایسا تھا گویا سب اسکا ہو اور

جیلانی یہاں ویزیٹر بن کر آئے ہوں

ہاں بھئی اپنے بیٹے کو دیکھنے آیا تھا کیسے سمبھال رہا ہے بزنس
وہ شریر ہوتے آگے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پیار سے
بولے احمد انکی بات پر خوش ہوتا اٹھ کر ایک جانب کھڑا ہوا
بیٹھیں۔۔اور دیکھیں آپ کا صاحب زادہ آپ کے بزنس کو کیسے
ہینڈل کر رہا ہے اور آگے جا کر کہاں سے کہاں لے کر جانے والا ہے
اسکے لہجے میں بلا کا اعتماد اور فخر تھا جسے بھانپتے جیلانی
کی گویا روح تک پر سکوں ہو گئی وہ پاور چیئر پر بیٹھتے سامنے
پڑی فائل دیکھنے لگے جسے دیکھ انکے چہرے کے خوش گوار
تاثرات آہستہ آہستہ ناگواریت میں بدلتے چلے گئے انہوں نے فائل
پڑھتے ایک جھٹکے میں نوفل کو دیکھا جو ہر چیز سے بے نیاز ہو
کر صرف اپنا کام کر رہا تھا
یہ۔۔۔یہ تم نے میرے بیٹے کو سکھایا۔۔۔؟ وہ بے یقین سے تھے

احمد نہ سمجھی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا

کیا سکھایا میں نے آپ نے دو سالہ بیٹے کو۔۔۔"سوال کے ساتھ

طنز بھی کیا جس پر جیلانی اندر تک سلگ گئے اسکے انداز اور

تیور دیکھ انکے اندر آگ سی بھڑک اٹھی

یہ۔۔۔بنا لائسنس کے ویپنز تم میرے بیٹے کے ذریعے سمگل کروانا

چاہتے ہاؤ کڈ یو ڈو دیٹ۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ایک دم

دھاڑے

ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ کول ڈاؤن یہ نوفل نے نہیں۔۔۔"وہ کچھ بولنے ہی لگا

تھا جب جیلانی کی غصّیلی نظریں دیکھ خاموش ہو گیا

یہ میں۔۔۔نے نہیں آپ کے بیٹے نے خود کام چوز کیا ہے۔۔۔"وہ

ڈھٹائی سے بولتا واپس اپنے کام پر جھک گیا

لیکن اسے بتایا تو تم نے ہے ناں۔۔جانتے ہوا سکی بھنک باہر تھوڑی

سی بھی پڑ گئی تو میری سیاست کا بیڑا غرق ہو جائے گا الیکشن
سر پر ہیں اور تم۔۔۔"انکا پارا ساتویں آسمان کو چھونے لگا تھا
تو آپ کا بیٹا دودھ پیتا بچہ نہیں ہے کہ اسے سمجھ نہیں کیا کرنا
ہے اور کیا نہیں اگر اس پر اعتبار ہی نہیں تھا تو گھر بٹھائیں اور
فیڈر منہ میں دے دیں یہاں اسکا کوئی کام نہیں۔۔۔"اسکا نارمل
مگر طنزیہ انداز اس بار احمد کو محسوس ہوا تھا اور اس نے
غصّیلی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا تھا جواب پھر کچھ بولنے
ہی والے تھے کہ وہ بول پڑا
اسٹاپ اٹ ڈیڈ۔۔۔نوفل ٹھیک کہہ رہا ہے یہ کام میں اپنی مرضی
"سے کر رہا ہوں آپ کو مجھ پر یقین ہونا چاہئے۔۔۔
تم چپ کرو پہلے اپنی ماں کا پلوں چھوڑ کر چلنا سیکھو میں
نے تمہیں ہماری پروڈکشن کمپنیز کا کام سونپا تھا اور تم اس خطر

ناک کام میں گھس گئے۔۔۔"اب وہ سیدھا احمد کو آڑے ہاتھوں
لے رہے تھے جو نوفل کے سامنے اس قدر بے عزتی پر اندر تک آگ
بگولہ ہو گیا
فائن۔۔خود سمبھالیں اپنا کاروبار مجھے جو کرنا ہوا وہ میں
ویسے بھی کر لونگا۔۔۔"کہتے وہ لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا
نوفل اسے جاتے دیکھ ایک بے زار سا تاثر دیتے اپنے کام پر جھک
گیا مانو ان باپ بیٹے کی پھوٹ سے اسے کوئی فرق نہ پڑا ہو
میں سب سمجھتا ہوں کہ تم میرے بیٹے کی آڑ میں چھپ کر اپنا
کام کرنا چاہتے ہو لیکن یاد رکھنا جیلانی ابھی زندہ ہے۔۔۔"احمد
کے جاتے وہ نوفل کی جانب متوجہ ہوئے جو لیپ ٹاپ سے نظریں
ہٹائے اب انہیں ہی دیکھ رہا تھا
بنائیں اسے بزدل تاکہ اگلی بار وہ پاشا اسکی آنکھوں کی طرح

باقی کے جسم کے پرزے نکال کر لے جائے۔۔۔"اسکی بات پر جیلانی ایک پل کو ٹھٹھکے اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے

اپنے بیٹے کو مرد بنائیں نہ کہ بھیگا بلا۔۔۔ہم ہر بار اس پاشا سے ہار نہیں سکتے اس بار اسے زیر کرنا ضروری ہے۔۔۔"اسکے لہجے میں کچھ تھا جسے بھانپتے جیلانی کے تنے اعصاب پل میں ڈھیلے ہوئے وہ واپس سے اپنی پاور چیئر پر ڈھے گئے

تم کیوں پاشا سے پنگا لے رہے ہو کون ہو تم۔۔۔؟انکے سوال پر نوفل نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے انہیں دیکھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنی ساری حقیقت انکے غوش اتارتا چلا گیا

پورے گھر میں گہری خاموشی کا راج تھا اس کے مکین آج اپنی خوبصورت یادیں بنانے پہاڑوں میں گئے ہوئے تھے پیچھے صرف

وہ دونوں تھے تن تنہا اور رشتہ بھی جائز میاں بیوی والا اور ایسا
کیسے ممکن تھا کہ زیحال خان آفندی کو اپنی گلالے کے
قریب آنے کا موقع ملے اور وہ گنوادے انکے کمرے میں بھی گہری
خاموشی تھی زمل کمفرٹر میں لپٹی اپنے پہاڑی خان کی تشنگی
اپنی نازک سی گردن پر برداشت کر رہی تھی
ہ۔۔۔ ہبی بس کردیں۔۔۔ میری گردن کھاہی جائیں گے۔۔۔" وہ اپنی
جان جوکھم میں دیکھ روہانسی ہوتی بولی جب آخر میں وہ اس
پر رحم کھاتے پیچھے ہٹا اور کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگا
ٹرسٹ می تم پوری کی پوری میری فیورٹ ہو لیکن تمہاری یہ
گردن اور اسکا ذائقہ۔۔۔ دنیا کے ہر کھٹے میٹھے ذائقے تمہاری اس
" گردن سے ملنے والے ذائقے کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔
اس کی اس قدر بے باکی پر زمل پہلے پہل تو حیرت سے دیکھتی

رہی آخر میں اسکی بات سمجھتے جھٹ سے اسکے سینے میں
چہرہ چھپا گئی جب زیحال کا قہقہہ ایک دم بلند ہوا وہ زمل کو
اپنے حصار میں قید کرتے زور سے بھینچ گیا اب
بہت سے راز تھے جو زیحال اپنی محبت کے لبادے میں چھپا چکا
تھا وہ بھی اپنے دل کی ساری باتیں آج اسے بتا پر پر سکون سی
اسکی بانہوں میں سمٹی ہوئی تھی آج جیسے انکی زندگی کا ایک
نیا آغاز تھا محبت بھرا آغاز اور یہ اب طے تھا کہ کوئی اور اس
نئی زندگی کے آغاز میں مداخلت کی کوشش نہیں کرے گا جو
کرے گا وہ ایسی موت پائے گا کہ خود اس نے کبھی اپنے خواب
میں بھی نہیں سوچی ہو گی وہ لڑکی اب بیسٹ کا عشق بن چکی
تھی جس کے بعد اسکی جانب اٹھنے والی ہر آنکھ وہ نکال دینے
والا تھا ہر ہاتھ جڑ سے کاٹ دینے والا تھا وہ زمل تھی جو اس

بیسٹ کے انسانی روپ کی واحد حقدار تھی

کچھ دیر دونوں کر بیچ خاموشی سفر کرتی رہی نہ وہ کچھ بولا

نہ زمل بس دونوں کی ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھتی

رہی زیحال بار بار اسکے نازک سے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی

انگلیوں میں الجھا کر دباتا جس سے زمل کو سکون ملتا

کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔"اسے مسلسل خاموش دیکھ وہ بالا آخر

پوچھ بیٹھی جس پر زیحال مسکرا دیا مطلب اب وہ یہ بھی

جان جاتی تھی کہ وہ کچھ سوچ رہا ہے

"سوچ رہا ہوں۔۔۔میری نازک سی جان نے اتنا سب کیسے سہہ لیا۔۔

اسکی بات پر زمل سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی لیکن آگے سے اس

کی مخمور آنکھیں دیکھ واپس سے اس کے پہلو میں دبک گئی

شاید آپ سے ملنا تھا اس لئے ہر بار بچ جاتی تھی۔۔۔"دھیمی

آواز میں اپنی حالت پر شرمائی للجائی سی بولی جب زیحال کو
اسکی اس ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا
شاید نہیں یقیناً۔۔۔ تمہیں مجھ سے ملنا تھا میری زندگی کو حسین
بنانا تھا۔۔۔"اسکا اظہار محبت زمل کے دل پر ایک ٹھنڈی پھوار
سی پھینک گیا وہ مسکراتی اسکے ہیئر لیس گورے کسرتی سینے
پر انگلی گول گول گھمانے لگی اس وقت پورا بدن اسکی پناہوں
میں سرخ گلال کی مانند تھا
آپ بھی سوچتے ہونگے ناں۔۔۔کہ ایک لڑکی جسے آپ کڈنیپ کر کر
لائے وہ اتنی جلدی کیسے آپ کی محبت پر یقین کرنے لگی۔۔۔"وہ
سر اٹھائے سنجیدگی سے سوال کر رہی تھی زیحال خاموشی سے
دیکھتا رہا
مجھے کبھی کسی نے اتنی محبت نہیں دی تھی جو آپ نے دی

تھی میری زندگی کے ستر اسال کی کمی مجھے آپ سے پوری
ہوتی محسوس ہوئی تھی ہی بس اس لئے۔۔۔"بولتے بولتے وہ
کچھ روہانسی سی ہوئی"میں ہر ایک سے اس طرح۔۔۔"وہ آگے
کچھ بولنے لگی تھی شاید اپنے کردار کی صفائی دینے لگی تھی
اس سے پہلے زیحال اسکا ماتھا چومتے اسے چپ کروا گیا
نہیں میں۔۔۔نے یہ نہیں کچھ اور سوچا تھا۔۔۔"وہ دھیمے محبت
بھرے انداز میں گویا ہوا
ک۔۔۔کیا سوچا تھا۔۔۔"اسکی ادھوری بات چھوڑنے پر وہ جیسے
بے چین سی ہوا ٹھی
یہی کہ لڑکی میرے حسن کی دیوانی ہو گئی۔۔۔"اپنی ہنسی دباتے
وہ زمل کو دیکھ کر بولا یقیناً وہ ابھی اسکی بات نہیں سمجھی
تھی لیکن زیادہ دیر نہیں لگی اسکی بات سمجھ آتے وہ گھور کر

اسے دیکھنے لگی یہاں زیحال کی ہنسی بے ساختہ چھوٹی وہ
ہنستا چلا گیا لیکن جب گھورنے سے باز نہیں آئی تو واپس سے
اسے ایک جھٹکے میں اپنے نیچے لیتے خود اوپر آگیا اور خمار
بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا
تم بھلے نہ ہوئی ہو لیکن مجھے تم پہلی نظر میں اپنا دیوانہ بنا
چکی تھی میری راتوں کی نیند اڑا چکی تھی میرے دل کا چین
برباد کر چکی تھی۔۔۔"آہ اسکا یہ اعتراف محبت ہمیشہ زمل کو
معتبر کر دیتا تھا وہ جھکا اور چہرے کے نقوش دھیرے دھیرے
چومنے لگا
تم میری محبت ہو۔۔۔میرا عشق۔۔ہو۔۔۔میرا جنون ہو۔۔۔تم میرا
سب کچھ ہو۔۔۔"اسکے لفظ زمل کو مدہوش کرنے لگے وہ اسکے
ہونٹوں کی حرکت محسوس کرتی پاگل ہونے لگی تھی

آ۔۔۔آپ۔۔ تھ۔۔۔تھکے نہیں جو۔۔ پھر۔۔۔۔سے۔۔۔ "جملہ
ادھورا رہ گیا
نہیں میں تم سے کبھی نہیں تھک سکتا میں تمہیں بے پناہ چوم
سکتا ہوں اور بے پناہ لذت سے تمہارے جذبات بھی اس قدر ابھار
سکتا ہوں کہ تم ایک سانس میں میرا نام پکارتی رہو تم میری
دیوانگی ہو میں چاہتا ہوں تم میرا نام پکارتی رہو اور میں ہر
سانس تمہیں چومتا رہوں اور جب تم مجھے پکارتی پکارتی تھک
"جاؤ تو تمہارے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر تمہیں سکون پہنچاؤں۔۔
اسکی آواز جذبوں سے اس قدر بھاری تھی کہ زمل اسکے آگے خود
کو بے بس محسوس کرتی ایک بار پھر خود کو اسکے حوالے کر
گئی اتنے مہینوں کی دوری ایک بار پھر مٹنے لگی تھی وہ زیحال
تھا کچھ وقت کے لئے اپنی گلالے کی آسانی کیلئے خود پر جبر کر

گیا تھا لیکن اب۔۔۔اب وہ واپس اپنی ٹون میں آگیا تھا یہ دیکھ
زمل بے تحاشہ خوش تھی یہ سچ تھا اسے اپنا خان بے باک روپ
میں ہی زیادہ اچھا لگتا تھا

برلاس پیزا برگر اور بہت سی چیزیں لانے کے بعد بھی خود شیف
بناسب کو اپنی نیو ڈش کھلا رہا تھا اس دوران کتنی ہی بار اسے
کھانسی ہوئی لیکن خوشی میں وہ اپنی تکلیف سرے سی ہی
فراموش کئے ہوئے تھا یاقوت اور مشی بھی ابھی ہی وہاں آکر
بیٹھے تھے مشی تو اس سے نظریں تک نہیں ملا پا رہی تھی جب
کہ وہ صرف اسے ہی کن اکھیوں سے دیکھ رہا تھا مانو آج اسکا
دل ہی نہ چاہ رہا ہو مشی کو چھوڑنے کا اسکی بے باک نظریں
خود پر بھانپتے مشی کا دل کیا یہاں سے کہیں دور بھاگ جائے

جہاں اس ڈھیٹ کی جسم میں آر پار ہو جانے والی نظروں سے بچ سکے
رن مریدی کی فل تیاری ہے بچے کی زندگی میں کبھی ہمیں ایک
پانی کا گلاس نہیں دیا لیکن اب دیکھو کھانا بنانا سیکھ رہا ہے
توبہ توبہ آج کل کے بچے۔۔۔۔" پامیر پوری محلے والی فسادن
آنٹی کی طرح بولتا سب کا بے ساختہ قہقہہ بلند کروا گیا یہ سچ
تھا پامیر کے بغیر انکی فیملی ادھوری تھی یہ کیا اس فیملی کا
بندہ بھی ایسا نہیں تھا جس کی غیر موجودگی میں انکی زندگی
کی ٹرین چل سکے سب اپنے میں ایک خاص مقام رکھتے تھے
دونوں بچے سو چکے تھے اب سب بیٹھے کھانا کھاتے وہاں ان
نظاروں سے لطف اندوز ہو رہے تھے زندگی کا اصل مزہ اب آنے لگا تھا
ویسے بھائی اور زمل کے بغیر یہ پکنک مزہ نہیں دے رہا انکو بھی
بلاؤں۔۔۔' کہتے برلاس نے جھٹ فون نکالا جب سب نے ایک

دوسرے کو دیکھا

اواشد کنوارے۔۔۔انگلیوں کو صرف کھانے پر چلا۔۔۔" پامیر کے چوٹ کرنے پر جہاں برلاس نے صدمے سے اسے دیکھا تھا وہی سب پاگلوں کی طرح چھت پھاڑ قہقہہ لگا کر ہنسے تھے

رکو آئرہ کو ہی کال کرتا ہوں۔۔۔ کہیں پھر ناراض نہ ہو جائے اور اگلی دفع اسکو منانے کیلئے بھائی سیدھا گولی ہی نہ مار دیں

پچھلی بار کا واقعہ یاد کرتے وہ جھرجھری بھر کر رہ لیا ساتھ

آئرہ کو کال جا رہی تھی جسے وہ دوسری رنگ پر اٹھا گئی

ہیلو۔۔۔مائے ڈیئر فیوچر وائف آپ کے سسرال والے خود غرض بنے آپکے کے بغیر پکنک منا رہے ہیں لیکن آپ کے ہونے والے نامدار شوہر "کو آپ کی یاد اس قدر ستائی کہ سیدھا آپ کو کال ملا دی۔۔۔

اسکے کال اٹھاتے ایک دم شروع ہو گیا اسکی باتوں اور حرکتوں پر

اب سب کا پیٹ ہنس ہنس کر درد کرنے لگا تھا یہاں تک کے جبڑے
تک دکھنے لگے تھے دوسری جانب آئرہ سب کے سامنے اسکی بات
پر شرم اور غصّے سے لال پیلی ہونے لگی
یہ پکارن مرید بنے گا دیکھ لینا۔۔۔" یاقوت ہنستا ہوا سر نفی میں
ہلاتا پیزا کھانے لگا ساتھ ایک سلائس مشی کو پکڑا دیا جسے وہ
پکڑتی آئرہ کی جانب متوجہ ہو گئی وہ کومل اور مشی کے ساتھ
باتوں میں لگ گئی جب کہ وہ تینوں بھائی آپس میں چٹکلے
چھوڑتے اپنی پکنک کو انجوائے کرنے لگے آئرہ انکو دیکھ ایک دم
بے چین سی ہوا ٹھی مانو ابھی اڑ کر انکے پاس پہنچ جائے اتنی
خوبصورت اور زندگی سے لطف اندوز ہونے والی فیملی کا حصّہ
بننا اسکی زندگی کی سب سے بڑی خوش نصیبی تھی
اسی پل ماہم کی کال آنے لگی جسے دیکھ مشی اور کومل نے بیک

وقت ایک دوسرے کو دیکھا

یہ کچھ زیادہ نہیں چپک نہیں برلاس سے۔۔۔"مشی آنکھیں

چھوٹی کئے رازدارانہ انداز میں بولی اس وقت دونوں پوری

جیٹھانی دیورانی بنی ہوئی تھیں

"کچھ کرنا پڑے گا اسکا۔۔۔ورنہ بیچاری آئرہ کیلئے مشکل ہو گی۔۔

کومل کو خاموش دیکھ پھر بولی وہ نجانے کیا سوچ رہی تھی

بس سر دھیرے سے اثبات میں ہلا گئی

برلاس۔۔۔تمہارے کالے کرتوتوں کی کال آرہی۔۔۔"مشی کومل

سے

فون لیتے خاصی تیز آواز میں بولی جب اسکی بات پر تینوں

بھائیوں نے اتنی تیزی سے گردن موڑی کہ باقاعدہ اسکے چٹخنے

کی آواز آئی

استغفر اللہ۔۔۔میرے کونسے کرتوت۔۔۔"یاقوت اور پامیر کو خود
کو گھورتے دیکھ وہ بری طرح سے سٹپٹا گیا باقی سب اپنی جگہ
تھا لیکن اس چیز میں وہ اپنے بڑے بھائیوں سے ڈرتا تھا
دیکھ لو۔۔۔"بولتے فون اسے تھما دیا
اوہ یہ تو چیٹن گو ہے۔۔۔"کہتے وہ کال پک کرتے اٹھ کر ایک جانب
ہو گیا پیچھے اسکے ماہم کو دیے جانے والے نام پر سب ہنستے چلے گئے
نہیں یہ کبھی آئرہ کو دھوکہ نہیں دے سکتا دھوکہ دینا ان چاروں
بھائیوں کو نہیں آتا۔۔۔یہ سونپ دیں جسے دل کی سلطنت پھر
کسی دوسرے کو تخت دل کا تاج نہیں پہناتے۔۔۔"کومل کی گہری
بات پر مشی اسے دیکھتی رہ گئی وہ چاروں عورتیں واقعی بہت
خوش نصیب تھیں جنہیں یہ چار مرد ملے تھے جن کی تخلیق
ہی صرف وفا کیلئے کی گئی تھی کیونکہ یہ زیحال کا مسکن تھا یہاں

سب میں صرف وفاملنی تھی

برلاس واپس آتا وہی بیٹھ گیا چہرے پر پریشانی تھی

کیا ہوا۔۔۔؟ پامیر سنجیدگی سے پوچھنے لگا

اسکے گھر پھر حملہ ہوا ہے۔۔۔ ہمارے دونوں بندے بھی مار دیے

اس یاور سالے نے۔۔۔ "سالا لفظ دانت پیس کر بولا (ویسے تھا تو

سالا ہی ☺)

تو اب کیا پہرے پر جائیں۔۔۔؟ پامیر کلس کر بولا اسے خود ماہم

پسند نہیں تھی خیر یہاں پسند تو اسے کوئی بھی نہیں کرتا تھا

بھائی سے پوچھنا پڑے گا دیکھا جائے تو اس یاور کو پکڑنے کیلئے

یہ ماہم ہمارا ساتھ دے سکتی ہے۔۔۔ "آہ اگر یہ بات بچوں کے ساتھ

لگی کومل سن لیتی تو شاید وہی انکی ساری مشکل آسان کر دیتی

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں واپس گھر کیلئے نکل گئے تھے واپسی

بھی اتنی ہی خوشی سے ہوئی تھی دونوں بچے اب اپنی ماں کے
پاس جانے کیلئے احتجاج پر اتر آئے تھے زامل نے تو رو رو اپنا
چھوٹا سا چہرہ تک سرخ کر
لیا تھا
بس۔۔بسس میرا بے بی۔۔۔ہم پہنچ گئے۔۔۔"کومل پیار سے زامل
کے
روئی سے گال چومتی اسے چپ کروانے لگی لیکن اسکی اواں
اوواں چالو رہی تھی البتہ زالے مشی کی گود میں سو چکی تھی
آتے وقت یاقوت مشی کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی گاڑی میں لایا تھا
جسے اب سارے راستے اپنی بے باک نظروں سے ہلکان کر رہا تھا
مجھے زالے جیسی بیٹی چاہیئے۔۔۔"ڈرائیونگ کرتے وہ کن اکھیوں
سے مشی کو دیکھ کر بولا مشی مسکراتی زالے کو دیکھنے لگی

بالا آخر دونوں گاڑیاں اپنے علاقے میں پہنچ گئی بندوں نے آکر
ان سب کا دروازہ کھولا لیکن اپنی اپنی بیوی کا دروازہ دونوں نے
خود کھولا تھا برلاس باہر سے ہی چلا گیا تھا باقی سب اندر آ گئے
افف میں تو تھک گئی۔۔۔"کومل اس حال میں واقعی تھک چکی
تھی زامل کو پامیر نے لے لیا تھا
ٹانگیں دبادوں۔۔۔؟پامیر اسکے کان کے قریب ہوتے سرگوشی نما
انداز میں بولا
گلا دبادوں۔۔۔؟سب کے بیچ ملنے والی اس کی آفر پر کھا جانے
والی نظروں سے دیکھتی بولی پامیر جھٹ سے سیدھا ہو گیا اس
حال میں وہ اچھی کر کر رکھتی تھی اسکے ساتھ وہ بھی ایک
اچھے شوہر ہونے کا پورا پورا ثبوت دے رہا تھا
اسی پل یاور کے نام سے میسج اسکے موبائل سکرین پر شو ہوا

جسے دیکھتے ایک شیطانی مسکراہٹ کومل کے لبوں کو چھو گئی

گرگٹ کی خاصیت ہے رنگ بدلنا۔۔۔"اس نے یاور کے میسج کا

ریپلائے دیتے فون ایک جانب اچھال دیا

زمل سوچکی تھی لیکن زیحال اسے اپنے حصار میں لئے چھت کو

دیکھتے کچھ سوچ رہا تھا جب اسکا موبائل بیپ کرنے لگا اس نے

ہاتھ بڑھا کر بنا ہلے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا سامنے

یاقوت کا میسج تھا

قسم سے یہ دونوں تیسرے بہن بھائی کے موڈ میں نہیں ہیں ان

کو لے جائیں آکر۔۔۔"اسکا میسج پڑھ کر زیحال کی ہنسی چھوٹی

لیکن دھیرے سے زمل کو خود سے الگ کرتے اٹھ کر ڈریسنگ کرتا

باہر آیا اسکے چہرے پر قربت کے آثار صاف ظاہر ہوتے بکھرے

بال تھکی تھکی سی آنکھیں کومل اسے ہی دیکھ رہی تھی اور
مطمئن بھی ہوئی مطلب زمل اسے سب کچھ بتا چکی ہے اور
زیحال ایک بار پھر اپنے اصلی اور نسلی مرد ہونے کا ثبوت دے
چکا ہے اس نے سمبھال لیا تھا زمل کو

وہ دونوں بچے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے آیا جو ماں سے پہلے
اپنے باپ کو بھی پہچان کر چپ ہو چکے تھے انکے اس عمل پر
زیحال کو بے تحاشہ ان پر پیار آیا اتنے سے بچے جن کو اور کسی
چیز کی سمجھ نہیں ہوتی لیکن اپنے ماں باپ کی ہوتی ہے انکی
پیار کی بولی یہ شروع دن سے سمجھ جاتے ہیں انکی آغوش کی
❤ پہچان کر لیتے ہیں

کمرے میں آتے اس نے زمل کو دیکھا جو اسی کی شرٹ پہنے
سمٹی ہوئی سو رہی تھی زیحال کو اس پر بھی پیار آیا اس نے
دونوں بچوں کو باری باری بیڈ پر لٹایا جو اب گول ہونٹ کرتے
دودھ پینے کی تیاری پکڑنے لگے۔ وہ خود بیڈ پر دھیرے سے زمل
کے قریب بیٹھا اور نہایت آہستگی سے اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے
شروع کئے وہ گہری نیند میں ہونے کے باعث کچھ محسوس نہیں
کر پائی
زامل کو پہلے اٹھا کر اسکے سینے سے لگایا ہمیشہ کی طرح اسکا
سپوت بے صبروں کی طرح ٹوٹ پڑا اور گٹاگٹ دودھ پینے لگا
زالے کے مقابلے وہ زیادہ مستی کرتا تھا دودھ پیتے ہوئے یہاں وہاں
منہ مارتا پھر دوبارہ پینے لگتا اپنی دھڑکن پر کھچاؤ محسوس
کرتے زمل تھوڑی سی کسمسانے لگی لیکن آنکھ نہیں کھولی

ہ۔۔ ہی۔۔۔نہ۔۔۔ کریں۔۔۔" وہ نیند میں ڈوبی آواز میں دھیرے سے

بڑبڑائی لیکن زیحال تو زالے کو گود میں لئے وہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا با آسانی سن گیا اور مسکرانے بھی لگا

زمل کی باڈی ری ایکٹ کر رہی تھی وہ گہری نیند کے اثر تھی اور اپنے قریب زیحال کو ایکسپیکٹ کر رہی تھی اگر ہوش میں ہوتی تو اپنی حرکت پر شرم سے پانی پانی ہو جاتی

زامل کا پیٹ بھرتے وہ منہ یہاں وہاں مارنے لگا جسے زیحال نے اپنی جانب دھیرے سے کھینچا اور زالے کو دوسری جانب لگا دیا تب تک وہ زامل کی پیٹھ تھپتھپا رہا جو اب سونے کی تیاری پکڑ رہا تھا

کھچاؤ پھر سے محسوس کرتی وہ پھر کسمسانے لگی

زیحال اسے کسمساتے دیکھ اسکے چہرے پر جھکتا کان کے تھوڑا

قریب ہوا

میں اپنا حق لے چکا ہوں اب میرے بچے لے رہے ہیں۔۔۔"اسکے

کان

میں بھاری آواز میں دھیمے سے سرگوشی کی جب نیند میں بھی

اسکی اس خطرناک بات پر زمل پٹ سے آنکھیں کھولے اسے اپنے

چہرے کے اتنے قریب دیکھنے لگی آنکھیں کچی نیند کے باعث

ہلکی ہلکی غلابی تھیں انکی خوبصورتی زیحال کو ایک پل کیلئے

وہی ساکت کر گئی کتنی ہی دیر دونوں آنکھوں میں دیکھتے رہے

زمل نے بمشکل لعاب گٹکا اور زالے کو دیکھا اپنی حالت دیکھ اس

کی آنکھیں پھٹی اور جھٹ سے کمفرٹر اپنے اور زالے کے اوپر لے

گئی یہ دیکھ زیحال کی ہنسی چھوٹی

جو تم چھپا رہی ہو تھوڑی دیر پہلے بڑے غور سے دیکھ چکا ہوں

اس لئے بے کار کوشش ہے خود کو مجھ سے چھپانے کی۔۔۔"اسکی
بات پر کمفرٹر کے اندر سے ہی زمل نے زور سے آنکھیں مینچی
بب۔۔۔ بڑے بے شرم ہیں آپ۔۔۔"وہ مارے ہچکچاہٹ کے بس
یہی
بول پائی جو زیحال کی مسکراہٹ مزید گہری کرواگئ
صبح سے رومانس کر رہا ہوں مجال ہے جو کہہ دو ہبی۔۔یو آر سو
رومانٹک آئ لو ویو۔۔۔"اس کے خفا سے انداز پر زمل کو ہنسی
بھی آئ تھی اور شرم بھی پورا بدن اس وقت شرم سے دہک رہا تھا
بولو۔۔۔ ہبی آئ لو ویو۔۔۔"زمل پر جھکتے لاڈ سے فرمائش کی
لیکن رد ہو گئ وہ خاموش رہی زامل سوچکا تھا زالے جاگ رہی
تھی شاید اپنے ماں باپ کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہی تھی
بول بھی دو۔۔۔"اسکی جانب سے خاموشی پاکر پھر بولا

نو۔۔۔"ایک لفظی جواب وہ بھی بڑے نخریلے انداز میں زیحال کو اسکا یہ انداز بھی بے حد پسند آیا تھا

ٹھیک باہر اتنی لڑکیاں بے تاب ہوتی کہنے کیلئے ایک بار بس میں انکو اجا۔۔ز۔۔ت۔۔۔"جملہ منہ میں رہ گیا زمل جھٹ سے منہ باہر نکالے اسے گھورنے لگی

نکلیں ہمارے کمرے سے۔۔۔"اسکی بات پر اندر تک جل بھن گئی تب ہی ایک دم کلس کر بولی

" ہمارے۔۔۔؟اپنے سینے پر انگلی ٹکاتے خود کو بھی اس "ہمارے لفظ میں شامل کیا

ہمارے۔۔۔"لیکن زمل اسی وقت خود کے اور بچوں کی جانب اشارہ کر گئی زیحال اسے گھورنے لگا اس نے دھیرے سے زالے کو اسکے پاس سے اٹھایا اور ایک جانب کرتے بیڈ کے اس کنارے

پر تکیوں کی لائن بنادی اور خود پلک جھپکتے کمفرٹر لئے اسکے
اوپر آگیا

بولنا اب۔۔ ہمارے۔۔۔" اس کے اوپر آتے ایک دم تڑخ کر بولا
ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔" اسکی آواز حلق میں جیسے پھنس گئی تھی اسے اتنے
قریب دیکھ زمل کا دل ایک دم ہتھیلی پر دھڑکنے لگا کیا تھا یہ
شخص جتنا قریب آتا تھا اتنی ہی اسکی قربت کی پیاس
بڑھتی تھی وہ سانس روکے اسے دیکھے گئی

اب بولتی بند ہو گئی آئندہ خود کو مجھ سے الگ لفظوں میں بھی
نہ کرنا حقیقت میں تو تم کیا کوئی بھی نہیں کر سکتا۔۔۔" اسکی
اس حد تک دیوانگی دیکھ زمل کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے
اسے بس دیوانگی دکھ رہی تھی حقیقت وہ جانتا تھا کہ اس لفظ
کا اثر مستقبل میں کتنی بری طرح انکی زندگی پر پڑ سکتا ہے

آئی لو ویو۔۔۔" وہ زمل کے نقوش دیکھ ہی رہا تھا جب وہ دھیرے سے بولی یہ جملہ زیحال کی روح تک پر سکون کر گیا تھا وہ

دھیرے سے مسکراتے زمل کے ہونٹوں پر جھکا اور شدّت سے انکی نمی پینے لگا دونوں اپنی سانسیں ایک دوسرے میں انڈیل ہی رہے تھے کہ زالے کی آواز آئی دونوں نے جھٹ سے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو ہاتھ پیر خوشی سے مار رہی تھی

یہ ہے میری بیٹی ہوتا ناں اسکی جگہ تمہارا بیٹا ابھی منہ پھاڑ کر رونا شروع کر دیتا اور میرے رومانس کی ایسی کی تیسی کر دیتا۔۔۔" زیحال کی بات پر زمل کے اندر کی ماں فوراً جاگی جو اپنے بیٹے کے حق میں اپنے شوہر کو ہی گھور رہی تھی

میرے بیٹے کے بارے میں کچھ نہ بولیں۔۔۔" ایک دم تڑخ کر بولی اچھا۔۔۔" اسے فل بیوی اور ماں کے روپ میں آتے دیکھ وہ جھٹ

سے سیدھا ہوا

نہیں بولتا کچھ اور بولتا ہوں۔۔۔"بولتے وہ زمل کی گردن میں

منہ دے گیا

ہ۔۔۔ہبی۔۔۔نو۔۔زز۔۔زالے دیکھ رہی ہے۔۔۔۔"اسے پھر سے

صبح والی

ٹون میں آتے دیکھ گھبرا کر بولی

دیکھنے دو اسے کیا پتہ ہم کیا کر رہے ہیں۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے کہتا

زمل کی نازک سی گردن کو جا بجا سے چومنے لگا وہ تو بس

احتجاج کرتی رہ گئی جب تک وہ خوب اپنے پسندیدہ ذائقے سے

سیر نہیں ہو گیا یہاں تک کے زمل اب رو دینے والی تھی

دوبارہ مجھے خود سے اتنا لمبا گیپ نہ دینا ورنہ ایک ہی دن میں

ساری کمی پوری کرونگا۔۔۔"اسکے ہونٹ چومتے جلدی سے اٹھ

کر فریش ہونے چلا گیا اسکے جاتے زمل نے گہرے سانس لئے چہرہ
حیا سے سرخ ہوا جا رہا تھا اس نے زالے کی جانب دیکھا وہ چھت
کو دیکھتی ہاتھ پیر مار رہی تھی زمل اسے قریب کرتی اسکے
روئی سے گال چومنے لگی
تمہارے بابا پاگل ہیں۔۔۔"زیحال کا سارا بدلہ وہ زالے کے بھرے
بھرے سے غلابی گالوں کو چٹا چٹ چومتے نکالتی گئی وہ بھی
اپنی ماں کا لمس پہچانتی تھی تب ہی اس کے چومنے پر مزید
خوش ہوتی کتنی ہی دیر وہ دونوں اسی طرح خوبصورت کھیل
کھیلتی رہی مغرب کا وقت ہونے والا تھا اسے بھی فریش ہو کر
باہر جانا تھا صبح سے کمرے میں بند تھی افففف مشی اور کومل
کی معنی خیز نظریں اسے ابھی سے محسوس ہو رہی تھی

رات کے کھانے پر آج وہ چاروں جمع تھے ندرت بیگم اور راحم
کچھ دن پہلے ہی عمرے سے واپس آئے تھے نوفل بھی آئرہ کی
پسند انہیں بتا چکا تھا بات نوفل نے کی تھی جس کی وجہ سے
انہوں نے کوئی ری ایکٹ نہیں کیا
ٹھیک ہے۔۔۔کل اسکی فیملی کو بلا لو دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"بریانی
کی چمچ منہ میں لیتے نوفل سے مخاطب ہوئے لیکن انکی بات
سنتے آئرہ کا چہرہ سا بجھ گیا اپنے بھائی کو تو بتا دیا تھا اب
اپنے ماں باپ کو کیسے بتاتی کہ وہ صرف لڑکے کو جانتی ہے اس
کا گھر نہیں
بابا میں چاہتا ہوں ہم فرسٹ میٹ اپ کسی ریسٹورنٹ میں کریں
صرف لڑکے کے ساتھ لڑکا ٹھیک لگا تو فیملی بھی ٹھیک ہو گی
ان سے بھی ملاقات کر لیں گے پھر۔۔۔"نوفل کی بات پر آئرہ نے

سکھ کا گہرا سانس لیا وہ واقعی اچھا دوست تھا اسکا یہ سوچ
کر وہ مسکرا دی
ٹھیک ہے پھر کل بلا لو آئرہ تو نہیں جائے گی ناں۔۔۔" بولتے ہوئے
لہجہ شریر ہوا آئرہ تھوڑی جھینپ سی گئی نوفل اور ندرت بیگم
اسکی حالت دیکھ ہنس دیے
آئرہ اندر ہی اندر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی جلدی
جلدی کھانا فنش کرتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی اور جاتے
موبائل اٹھاتے برلاس کا نمبر ڈائل کیا جسے وہ نہ اٹھانے کی جیسے
قسم کھا چکا تھا وہ بار بار کال کرتی رہی لیکن رنگ پوری ہوتی
بند ہو جاتی
دوسری جانب وہ اپنے بندے لئے ماہم کے گھر گیا تھا جہاں یاور
کے بندوں کو موقع پر ہی ختم کر دیا تھا اب وہ خود انکے گھر

صوفے پر پریشان سا بیٹھا تھا ڈاکٹرز کی دیکھ بھال میں اسکے
ماں باپ اور بہن کی طبعیت پہلے سے کافی بہتر ہو گئی تھی لیکن
آج والے حملے کے بعد وہ دوبارہ خوف میں مبتلا ہو گئے تھے
ماہم مسلسل روئے جا رہی تھی
دیکھو تم تو رونا بند کرو۔۔۔"وہ آخر میں عجیب سی کوفت کا
شکار ہوا
اٹھو سامان پیک کرو بھائی نے تم لوگوں کو ساتھ لانے کا کہا ہے
اسکی بات پر ماہم ایک دم خاموش ہوتی اسے دیکھنے لگی اسکی
بات پر دل پر جیسے بہار سی آئی تھی مطلب وہ پھر سے برلاس
کے پاس رہ سکے گی
اسکے کہتے ماہم نے سب کا ضرورت کا سامان بیگ میں رکھواتے
چار اٹاچی تیار کروادی جسے دیکھ برلاس ایک پل کو ٹھٹھکا

ہمیشہ کیلئے نہیں جانا۔۔۔"چار بیگ ایک ساتھ دیکھ فورا کلس کر
بولا

کیا پتہ ہمیشہ بھی رہنا پڑ جائے۔۔۔"وہ معنی خیز نظروں سے
دیکھتی دھیرے سے بڑبڑائی نجانے کیوں اس شخص کا دیدار ہر
دکھ بھلا دیا تھا کیا واقعی وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی دل
نے فوراہاں میں صدا بلند کی
برلاس انہیں لے کر اپنے علاقے کے بجائے ایک اور بلڈنگ میں لے
آیا تھا بہت ہی خوبصورت محل نما گھر جسے اگر جنت کا ٹکڑا
کہا جائے تو غلط نہیں تھا اتنی پر سکون جگہ رات کے وقت ہر
جگہ لائٹس آن تھی جو اس محل کی شان میں چار چاند لگا رہی
تھی مین گیٹ سے داخل ہوتے ایک لمبے کوریڈور سے گزرتے کار
پورچ آتا تھا اسکے دونوں اطراف وسیع لان تھا ہریالی ہی ہریالی

جس کے بیچ بیچ میں بیٹھنے کیلئے بینچ رکھے گئے تھے کناروں
پر خوبصورت پودے جن کی حالت ہی بتا رہی تھی کہ انکی کتنی
دیکھ بھال کی جا رہی ہے
گاڑی آگے آتے پورچ میں رکی ماہم تب تک کھڑکی سے باہر اس
ہیون کو دیکھتی رہی برلاس کی گاڑی دیکھتے ایک گارڈ جلدی
سے بھاگ کر آیا اور اسکی جانب کا دروازہ کھولا
حارب سے کہو انکے رہنے کا الگ سے خاص انتظام کرے اور ایک
فیمیل کو انکے خیال کیلئے خاص مقرر کرے یہ بھائی کے خاص
لوگ ہیں۔۔۔"اس گارڈ کو حکم دیتے اس نے ماہم کو باہر آنے کا
اشارہ کیا وہ جلدی سے باہر آئی
جب تک تمہارا مسلہ حل نہیں ہوتا تم یہاں رہو گی اپنی فیملی کے
ساتھ یہاں تمہیں کسی کا ڈر نہیں ہو گا کیونکہ اس جگہ پاشا کی

اجازت کے بغیر ایک چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔۔۔" کہتے وہ
انکا سامان نکال کر گارڈ کے حوالے کرنے لگا ماہم جسے یہ جگہ بے
حد پسند آئی تھی لیکن یہاں برلاس نہیں ہوگا یہ سوچتے اسکی
خوشی ماند پڑ گئی
تت۔۔۔ تمہارے گھر کیا پرو بلم تھی۔۔۔" وہ نہیں جانتی وہ کیوں یہ
بول گئی لیکن بولتے خود میں ہی بری طرح سے سٹپٹا گئی
میں آج کنوارہ ہوں کل کو میری بیوی بھی ہو گی اور یقیناً وہ
کسی اور لڑکی کو اپنے گھر برداشت نہیں کرے گی اتنے دن میں
نے کر لیا بہت ہے وہ۔۔۔" وہ دو ٹوک لہجے میں بولتا ماہم کا دل
بری طرح سے توڑ گیا تب ہی اس نے اپنا موبائل نکالا پاشا کو کال
کرنے کیلئے لیکن سامنے آئرہ کی اتنی ساری کالز دیکھ اسکی
آنکھیں متحیر ہوئی اس نے جھٹ سے کال بیک کی

"کہاں تھے اتنی دیر سے کالز کر رہی تھی اٹھائی کیوں نہیں۔۔۔
پہلی ہی رنگ پر کال اٹھاتے وہ شروع ہو گئی برلاس یہ دیکھ
مسکرا دیا کوئی تھی جس کو اسکا انتظار رہتا تھا ہائے یہ

احساس

بس ایک ضروری کام تھا تم بتاؤ اتنی ساری کالز خیریت گھر سب
ٹھیک ہے۔۔۔؟ وہ وجہ پوچھتے تھوڑا فکر مند ہوا ماہم اسے ہی
دیکھ رہی تھی جبکہ گارڈ اسکی فیملی کو لئے اندر چلا گیا تھا
مجھے نہیں بتانا اب بھاڑ میں جاؤ۔۔۔" اسکی اتنی فکر دیکھ آگے
سے وہ مزید بپھری

اوہ مائے ڈیئر سٹ فیوچر وائف اتنا غصّہ نہیں کرتے خوامخواہ
خون کم ہو گا جس سے آپ کی بیوٹی پر اثر ہو گا اور یہ میں ذرا
برداشت نہیں کرونگا۔۔۔" اسکا محبت بھرا انداز جہاں آئرہ کے گال

تپا گیا تھا وہی ماہم کا دل جل کر راکھ ہونے لگا تھا

کل ماما بابا ملنا چاہتے ہیں تم سے۔۔۔"آخر میں ناراضگی ایک

جانب کرتی مدعے کی بات پر آئی

"آہاں۔۔۔مطلب میری بات گھر میں ہو چکی ہے۔۔۔

ھممم۔۔۔"اسکی بات کا ایک لفظی جواب دیتے وہ بلش کرنے لگی

چلو ملتے ہیں کل آئی لو ویو اینڈ اممماہ۔۔۔"آخر میں ایک لمبی

سی کس دیتے اس نے کال بند کی وہی ماہم اسکی اس حرکت پر

آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جب برلاس اسکی جانب متوجہ ہوا

مانا ابھی ہم دور دور سے رومانس کر رہے ہیں لیکن پھر بھی کچھ

مینرز سیکھو۔۔۔"اسے اچھی جھاڑ پلاتے وہ گارڈ کو اسے اندر

لے جانے کا حکم دیتا اپنی ہنسی دباتے گاڑی میں آ بیٹھا یہ لو واور

کس اس نے ماہم کا خون جلانے کیلئے دی تھیں اب کوئی پابندی

نہیں تھی اس چڑیل کے نخرے برداشت کرنے کی اسے جھیلنے کا
مقصد پورا ہو چکا تھا اب صرف اسکا خون جلانا تھا جس میں
برلاس کو خود مزہ آرہا تھا
وہ اسکے دیکھتے ہی دیکھتے اپنی گاڑی زن سے اڑا لے گیا پیچھے
ماہم کو کھڑے دیکھ گارڈ اسے مؤدب انداز میں مخاطب کرتا اپنے
ساتھ اندر لے جانے لگا جہاں اور بھی لوگ تھی اچھے کپڑوں میں
ملبوس کئی رنگوں کے کئی زبانوں کے کئی فرقوں کے لوگ ایک ہی
جگہ جمع پیار محبت سے رہتے ہوئے نجانے کونسی جگہ تھی
وہ گارڈ کے ہمراہ اس محل کے دوسرے حصّے میں آگئی جو مزید
خوبصورت تھا وہاں اسے پورا اپارٹمنٹ دیا گیا تھا ساتھ ملازموں
کی لائن تک لگادی گئی تھی

صبح کی پو پھوٹ چکی تھی آج آسمان بادلوں سے پاک تھا
ٹھنڈی ہوائیں اب بھی چل رہی تھیں جو سورج کی روشنی اور
تپش میں جسم پر پڑتی ایک الگ ہی مزہ دے رہی تھی آج سورج
نکلنے پر جیسے کشمیر کے چرند پرند بھی خوشی سے جھوم اٹھے
تھے ہر طرف انکی چہچہاہٹ تھی زمل دونوں بچوں کو لئے لاؤنج
کے پورے پردے اٹھائے نیچے فلور پر نرم میٹرس کے اوپر انکی
مالش کر رہی تھی جو بے بی آئل سے اپنی مالش کرواتے خوشی
سے ہاتھ پیر مار رہے تھے تب ہی مشی اپنے اور اس کے لئے چائے
بنا کر لے آئی کومل آج اٹھی نہیں تھی شاید کل زیادہ گھومنے کی
وجہ سے تھک چکی تھی
ماشاءاللہ دونوں کے گال پہلے سے مزید بھر گئے ہیں۔۔۔" مشی
زامل کے گال پکڑتی محبت بھرے لہجے میں بولی اسے خواہش

تھی بچوں کی اب بھی تھی لیکن ان دونوں کو دیکھ اسے کچھ
تسلی ملتی تھی ان سے بھی اسے اتنی ہی محبت ہو گئی تھی
جتنی شاید اسے اپنے بچوں سے ہوتی
زمل اسکی بات پر مسکراتی زالے کو نکر پہنانے لگی دونوں اس
وقت صرف چھوٹی سی نکر میں تھے جس میں اسکے گورے چٹے
گولو مولو سے چھوٹے چھوٹے جسم اور بھی کیوٹ لگ رہے تھے
اوپر سے اسکے بھرے بھرے ہاتھ اور گال بلاشبہ اپنے ماں باپ
کی طرح وہ بھی سب لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتے تھے
لیکن زمل جیسے ہی چائے لینے کیلئے پیچھے مڑی زامل کے ہاتھ
زالے کے سر پر لگتے اسکے چھوٹے چھوٹے سے بال اسکی چٹکو سی
مٹھی میں آ گئے جس پر زالے فورا رونا شروع ہو گئ

ارے۔۔۔رے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔"زمل ایک دم بوکھلا کر اسکے بال

چھڑوانے لگی لیکن یہ زیحال خان آفندی کی اولاد تھی پوری
ٹیڑھی اسکے بال پکڑ کر خود بھی رونے لگا اور چھوڑنے تو اسے
آتے ہی نہیں تھے مشی بھی کبھی ہنستی کبھی پریشان ہوتی
یا اللہ میں کیا کروں۔۔۔بیٹا چھوڑو۔۔۔اسکے بال۔۔۔"زمل
بوکھلاہٹ کے مارے ایسے بول رہی تھی مانو ابھی وہ سمجھ لے
گا اپنی ماں کی بات
افففف میں کیسے چھڑواؤں۔۔۔"زامل کی چٹکو سی مٹھی کو
وہ بے حد نرمی سے کھولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن دونوں کی
نازک ہڈیاں دیکھ اسے تھوڑا سا بھی زور دیتے ہوئے ڈر لگتا تھا
تب ہی زیحال اٹھ کر باہر آیا یقیناً وہ ابھی نیند سے بیدار ہوا تھا
صبح کے آٹھ بج رہے تھے سب نے نو بجے تک ناشتے کی ٹیبل پر
آنا تھا

کیاہوا۔۔۔یہ دونوں رو۔۔۔"اسکا جملہ میں ہی باقی رہ گیا جب
نظر اپنے سپوت پر پڑی وہ ایک ہی جست میں اس تک آیا
یہ۔۔۔اس نے پھر یہ حرکت کر دی۔۔۔"وہ خود نرم ہاتھوں سے
چھڑواتے سر نفی میں ہلاتا ہوا بولا مشی اسکے آتے ناشتے کی
تیاری دیکھنے کچن میں چلی گئی
اور کریں ایک دن میں دو دو دفع پیار۔۔۔"زمل روہانسی ہوتی
بولی جب اسکی بات پر زیحال اسکی جانب دیکھنے لگا بال وہ
چھڑوا چکا تھا جس کے بعد زالے تو چپ تھی لیکن زامل رو رہا تھا
کیا مطلب دو دو دفع۔۔۔"وہ واقعی نہیں سمجھا تھا
ہاں تو اسی کی وجہ سے یہ دو دو ہوئے ہیں۔۔۔"وہ دونوں بچوں
کی جانب اشارہ کرتی تڑخ کر بولی
اچھا مطلب اگر میں ایک دن میں چار دفع پیار کروں تو کیا چار

بچے ہونگے۔۔۔؟اس کے دماغی توازن کے ہل جانے پر وہ حیران ہوتا بولا لیکن اسکی بات پر زمل گڑبڑا گئی یہ شاید اسکی بات کا جواب تھا

اگر ایسا ہے تو ٹھیک اگلی دفع ایک ہی دن میں دس بار کرونگا تاکہ دس بچے ہوں اور ہماری کرکٹ ٹیم پوری کیا خیال ہے۔۔۔؟اس کا انداز ایسا تھا گویا کسی بزنس ڈیل کی بات کر رہا ہو اسکی بات پر جہاں زمل شرم سے لال ہوئی تھی وہی شدید غصّے سے پیلی ہوتی پاس دونوں بچوں کا چھوٹا سا کشن اٹھا کر اسکی جانب اچھال گئی جسے بروقت زیحال نے کیچ کر لیا

بہت بدتمیز ہیں آپ۔۔۔"آخر میں روہانسی ہوتی وہ بس اتنا ہی بول پائی

میری جان۔۔۔میں ہوں ناں باقی سب بھی تو ہوتے ہیں انکو

سمبھالنے کیلئے۔۔۔" وہ اسکے پاس ہوتے اسکے شانوں پر اپنا ہاتھ
پھیلاتے خود سے لگا کر پیار سے بولا کیوں سب وہ رو دینے والی
تھی وہ اتنی بڑی تھی نہیں کہ دو دو بچوں کو ایک ساتھ
سمبھالتی لیکن یہ پٹھان کے بچے جسمانی خوبصورتی کے ساتھ
قسمت بھی بہت خوبصورت لے کر پیدا ہوئے تھے جن کا باپ وہ
بیسٹ تھا جنکے چاچو مافیا ڈان تھے جن کو سمبھالنے کیلئے ایک
نہیں تین تین مائیں تھیں
یہ جب روتے ہیں تو مجھے بھی رونا آتا ہے۔۔۔" وہ سوں سوں
کرتی دھیرے سے بولی
بچے ہیں روئیں تو گے ناں۔۔۔" اس نے جیسے سمجھانے والے انداز
میں کہا اور مزید اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا
اھمم۔۔۔۔ ہیلو بچوں۔۔۔" پیچھے سے یاقوت دونوں لوو برڈز کو

پیار کرتے دیکھ گلا کھنکھار کر آگے آیا اسکی آواز پر زمل بدک کر
پیچھے ہٹی
تمہیں واقعی سکون نہیں ہے۔۔۔"اسے دیکھ زیحال کلس کر بولا
لیکن اسکی بات پر یاقوت دل کھول کر ہنس دیا
نہیں مجھے جیلسی ہوتی آپ کو بے وفائی کرتے دیکھ۔۔۔"اس
کے شوخ ہونے پر زیحال نے وہی بچوں والا کشن اٹھا کر اسکو دے
مارا جسے وہ بھی کیچ کرتا اور بھی زور سے ہنسنے لگا
زمل دونوں کی نوک جھوک دیکھ مسکراتی اٹھ کر مشی کے پاس
چلی گئی پیچھے وہ دونوں بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے
لگا جو اپنے چاچو کی باتوں کو نہ سمجھ کر بھی اسکا مسکراتا
ہلتا منہ دیکھ خوشی سے ہاتھ پیر چلانے لگے
انکو غلطی سے بھی پاس نہ لٹا دینا ورنہ تمہارے سر پر بال نہیں

چھوڑونگا۔۔۔" یاقوت کو سیدھی سی دھمکی دیتے دونوں بچوں
کے گال چومتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا
"کیا بھئی تم نے ابھی سے دھشت گردی شروع کر دی ہاں۔۔۔
یاقوت زامل کو دونوں ہاتھوں میں اٹھائے اپنے سامنے ہوا میں
لہراتا بولا وہ اتنا چھوٹا سا تھا کہ ٹانگیں موڑ لے تو یاقوت کے
ہاتھ کے پیالے میں پورا آجائے یہ دیکھ یاقوت کو اس پر ٹوٹ کر
پیار آیا اور پھر جو وہ اسکے روئی جیسے گالوں پر ٹوٹ کر برسا
تھا زامل بچارے کے تو گال سرخ ٹماٹر بن گئے زالے خود سے
کھیلتی رہی زامل کو بھی اس کے پاس لیکن تھوڑے فاصلے پر
لٹاتے وہ باہر نکل گیا اب دونوں بچے اکیلے اپنے آپ سے کھیل رہے
تھے لیکن انکی قسمت میں شاید اکیلا کھیلنا لکھا ہی نہیں تھا
اسی وقت برلاس آگیا اور پھر جو دونوں کا اس نے حال کیا

دونوں کو دھاڑے مار مار روتے ہوئے اپنے ماں باپ کو بلانا پڑا تھا

نوفل کی باتیں انکے زہن میں اب تک گونج رہی تھیں انہیں کل
اس کی باتوں پر ہارٹ اٹیک آتا آتا بچا تھا وہ وہ نہیں تھا جو
جیلانی نے سمجھا تھا وہ اس سے اوپر کی چیز نکلا تھا اب اسے
پاشا سے پہلے نوفل سے خوف آرہا تھا جو اس بات سے انجان تھا
کہ اس کے ماضی کا ایک راز کیسے اسکا حال اور مستقبل برباد
کر سکتا ہے اس نے کسی عام بندے سے پنگا نہیں لیا تھا بلکہ ایک
ایسے شخص سے لیا تھا جو اپنی عورت کے لئے دنیا تباہ کر سکتا
تھا تو یہ نوفل کیا چیز تھی آہ انہیں سوچ سوچ کر ہی
جھرجھری اور خوف دونوں محسوس ہو رہا تھا اگر اب وہ مزید
نوفل کے ساتھ رہے تو انجام انہیں بھی بھگتنا پڑتا تب ہی انہوں

نے روبن کو کال کی جسے وہ پہلی ہی رنگ پر اٹھا گیا

نوفل راحم خانزادہ کے ساتھ جتنے بھی پروجیکٹ چل رہے ہیں

سب کے سب اگلے ایک گھنٹے تک ختم کر دو چاہے اربوں کا نقصان

ہو جائے اور اناؤسمنٹ بھی کر دو اسکے ساتھ جو بھی بزنس

"کرے گا ان سے ہماری کمپنی مکمل طور پر بائکاٹ کر لے گی۔۔۔

اپنے مینیجر کو حکم دیتے وہ کال بند کرتے صوفے پر ڈھے سے

گئے جسم سے جیسے ساری ہمت نچڑ گئی ہو آنے والا وقت بہت

بھیانک تھا اسکا اندازہ انھیں ابھی سے ہو رہا تھا

دونوں بچے نہانے کے بعد بیڈ پر دور دور لیٹے خود ہی کھیل رہے

تھے زمل انکے چھوٹے چھوٹے کپڑے ٹھیک سے جما جما کر انکی

باسکٹ میں رکھ رہی تھی جن کا ڈھیر برلاس لگا چکا تھا وہ جب

بھی باہر جاتا انکے لئے نت نئ چیزیں کھلونے اور کپڑے لے آتا ان
دونوں کے آنے سے اگر اصل زندگی کسی کی کھلی تھی تو وہ
برلاس شاہ تھا جو ان دونوں پر اپنے بچوں سے زیادہ جان
چھڑکتا تھا وہ جنون کی حد تک دونوں سے محبت کرتا تھا
اسکے کپڑے رکھتے کومل وہاں آگئ جو شاید ابھی ہی جاگی
تھی وہ آتے دونوں بچوں کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئ
کیا کر رہی ہو۔۔۔"اسے کام کرتے دیکھ پھر بھی پوچھا
کچھ نہیں انکے اس ڈھیر کی جگہ بنا رہی تھی پوری وارڈروب پر
قبضہ کر لیا ان دونوں نے۔۔۔"وہ ہنستی ہوئی انکی باقی کی
چیزیں رکھتی بولی
اچھا مجھے مارکیٹ جانا تھا تم بھی چلو۔۔۔"وہ مصنوعی سے
انداز میں بولتی زامل پر جھک گئ جب زمل نے رک کر اسے دیکھا

اسکی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر اسے دیکھنے لگی

کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟ اسے سٹک ہوئے دیکھ استفہامیہ پوچھا

نہیں۔۔ک۔۔کچھ نہیں لیکن۔۔مم۔۔میں مارکیٹ نہیں گئی کبھی

"۔۔

اسے وہ ایک دفع کا جانا یاد آیا جسے یاد کرتے اسکے دل کو جیسے

ٹیس سی لگی تھی

کم آن۔۔زمل۔۔۔تم پاشا بے کی بیوی ہو اتنی دبو سی ڈرپوک مت

"بنو۔۔۔تمہیں تو پورے ٹھاٹھ سے کہیں بھی آنا جانا چاہئے۔۔۔

اسکی بات پر زمل تھوڑی متحیر ہوئی

مجھے کچھ ڈریسسز لینے ہیں پامیر نے کہا ہے گھر میں باقی مرد

بھی ہوتے ہیں اس بڑھتے پیٹ کے ساتھ میں شرٹس نہیں پہن

سکتی عجیب لگتی ہیں اس لئے کچھ فلفی ڈریسسز لونگی جن

میں بیلی اتنی ظاھر نہ ہو۔۔۔"وہ رات والی پامیر کی بات یاد کرتی بولی جب اس نے نہایت پیار سے اسے سمجھایا تھا اور وہ اسکی اتنی محبت دیکھ جھٹ سے مان بھی گئی تھی

"اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں ہبی سے پوچھ لوں۔۔۔

اوکے پوچھ لو۔۔۔"اس کے کہتے وہ خود اٹھ کر باہر آگئی پیچھے سے زمل نے اپنے فون میں زیحال کا نمبر نکالا جسے اس نے خود سیو کر کر دیا تھا اسے پورے موبائل میں صرف اسکے ہبی جان کا نمبر تھا

کال جا رہی تھی لیکن آگے سے نیٹ ورک مسلہ آرہا تھا وہ تھوڑی پریشان سی ہوئی اتنی دیر میں کومل اچھے سے دوپٹہ اور شال لے آئی تھی

کیا ہوا پوچھ لیا۔۔۔؟اس نے آتے سوالیہ پوچھا

"انکا نمبر نہیں ملا۔۔۔

کوئی بات نہیں میسج ڈراپ کر دو میں نے مشی سے کہہ دیا ہے

بچوں کو سمبھال لے گی وہ چلو۔۔۔"اسے کہتے وہ زالے کو اٹھا کر

باہر آگئی زمل کچھ دیر کھڑی عجیب سی کشمکش میں مبتلا

رہی پھر ایک میسج اپنے ہبی جان کے نمبر پر چھوڑتے دوپٹہ سر

پر اچھے سے جماتے شال لیتی زامل کو اٹھا کر باہر آگئی مشی

نے فیس پیک لگا رکھا تھا

خیال سے بچوں کا دل نازک ہے۔۔۔"اس کے سیاہ پیک پر کومل

چوٹ کرتی ہنس دی ساتھ مشی نے منہ بسورا

میرے بچوں کو اپنی مشی ماما کا پتہ ہے۔۔۔"وہ لاڈ سے بولتی

دونوں کو باری باری چومنے لگی زمل یہ دیکھ دل سے خوش

ہوئی تھی زیحال ٹھیک کہہ رہا تھا اسکے بچے واقعی خوش

نصیب تھے

وہ دونوں باہر نکل آئی جہاں ایک بندہ دروازہ کھولے انکا انتظار کر
رہا تھا جو انکے بیٹھتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا اس
گاڑی کے پیچھے ایک اور ویگو تھی جس میں پاشا کے بندے تھے
دونوں گاڑیاں آگے پیچھے ایک ساتھ نکلی تھی زمل کا دل نجانے
کیوں گھبرا تھا شاید پہلی بار اپنے ہبی کے بغیر کہیں جا رہی تھی
لیکن کومل کی بات ٹھیک تھی وہ کسی عام شخص کی بیوی
نہیں تھی اس لئے اسکا ڈر بے کار تھا

وہ ایک ویران جزیرہ تھا جہاں اس وقت بڑے بڑے کنٹینر رکھے
جا رہے تھے سب میں ہی اربوں کھربوں کا مال تھا دور دور تک

سیاہ وردی والے چہروں پر بھی سیاہ ہی ماسک لگائے بندے
ہاتھوں میں بڑی بڑی کلاشنکوف پکڑے پہرے پر کھڑے تھے سب
کے چہرے سپاٹ تھے بلکل اپنے مالک کی طرح جو تھری پیس
سوٹ پہنے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے ہونٹوں میں سیگریٹ
دبائے گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے ایک رعب سے کھڑا سامنے
سے
ایک بڑی شپ سے مال اترتے دیکھ رہا تھا اسکا چہرہ اس قدر
سپاٹ تھا کہ کوئی دشمن دیکھ لیتا تو ایسے ہی اسکے قہر سے
آدھا مر جاتا وہ پاشا دابیسٹ تھا جس کے ساتھ نیچے شیر واپنی
اگلی دونوں ٹانگیں سیدھی کئے کھڑا یہاں وہاں دیکھتا کبھی
زبان نکالتا کبھی بڑی سی جمائی لیتا جیسے ہی کوئی اسکے مالک
کے قریب آتا وہ جھٹ سے سیدھا ہوتا اپنی سفاک آنکھیں اس پر

گاڑھ دیتا اس کے گلے میں لوہے کی موٹی سی زنجیر تھی جسکا
سرا یاقوت کے ہاتھ میں تھا پاشا کے بعد شیر وجسے اچھے سے
پہچان رہا تھا وہ یاقوت مرزا تھا بلیوں کو پالنے والا آج شیر پال
رہا تھا
اس مال کی اوپننگ کل ہی ہو جانی چاہیئے۔۔۔"دھواں ہوا میں
چھوڑتے حکمیہ انداز میں بولا
جی ہو جائے گا۔۔۔"وہ سر خم کرتا مؤدب انداز میں جواب دیتا
اپنے فون میں بندوں کو ریڈی رہنے کا میسج کرنے لگا
اور کیا کرنا ہے۔۔۔؟اس کے ہاتھ میں سیگریٹ دیکھ یاقوت خود
بول پڑا
مجھے نوفل راحم خانزادہ چاہیئے صحیح سلامت۔۔۔"اسکا لہجہ
اس قدر برفیلا تھا کہ خود نوفل سن لیتا تو روح تک فنا ہو جاتی

مل جائے گا۔۔۔" وہ یاقوت تھا پاشا کے ایک حکم کا منتظر پھر
چاہے اسے وہ شخص پاتال سے بھی ڈھونڈ نکال کر لے کر آنا پڑتا
اگلے ایک گھنٹے میں اسکے پاس نوفل کا پورا بائیوڈیٹا تھا جسے
دیکھ یاقوت کو کتنی بار جھٹکے لگے تھے شاید وہ خود بھی
گنتی نہیں کر سکتا تھا اسے یاد آگیا تھا پہلی ملاقات سے لے کر
شادی کے دن تک وہ لڑکا۔۔۔ آخر میں انکا اتنا بڑا دشمن نکلے گا اس
کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا لیکن اب جب اس نے پاشا کے
قہر کو للکار ہی دیا تھا تو انجام تک پہنچانا اسکے بھائیوں کا
اولین فرض تھا
مال اترتے ان لوگوں کی گاڑیاں جوک در جوک وہاں سے نکلتی
اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئی جن میں سے یاقوت اور
اسکے پیچھے لمبی قطار میں آتی گاڑیوں کا رخ کسی اور جانب

تھا

یاقوت کی گاڑیاں سیدھا جیلانی ولا کی جانب گئی تھیں جہاں
پہنچ کر گارڈ کی نظر ان پڑی اس نے ہاتھ کھڑا کرتے بڑے نارمل انداز
میں پہلے کی طرح روکنا چاہا لیکن اس بار اسی سمیت یاقوت
نے وہ آٹو میٹک گیٹ بھی اپنی گاڑی سے اڑا دیا تھا یہ دیکھ
جیلانی ولا کے باقی گارڈز حرکت میں آتے اس سے پہلے یاقوت
کے بندے ان پر اپنی کلاشنکوف تان چکے تھے جس کے بعد ان میں
اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک بھی انکی جانب فائر کر سکیں
یاقوت کی گاڑی فرنٹ ڈور کے آگے سیدھی جا رکی تھی اس نے
سامنے ڈیش بورڈ پر رکھی اپنی لوڈڈ گن اٹھائی اور رخ سیدھا

اندر کا کیا

سامنے صبا بیگم ملازموں کے سر پر کھڑی ڈسٹنگ کروا رہی تھیں
جب نظر سامنے سے سیناتان کر آتے یاقوت پر پڑی بلیک پینٹ
کوٹ میں سفید گول گلے والی شرٹ ہاتھ میں برانڈڈ واچ پیروں
میں وائٹ جوگرز ماتھے پر پرکشش انداز میں بکھرے سنہرے
بال انکا دامادبلا کا ڈیشنگ لگ رہا تھا لیکن اصل انکی آنکھیں
تب پھٹی جب اس نے آتے سامنے سیڑھیوں سے اترتے جیلانی کی
عمر کا لحاظ کئے بغیر اسے گردن سے دبوچ کر باقی کی دو
سیڑھیوں سے تقریباً گھسیٹ کر اتارا اور اپنے مقابل کھڑا کرتے
بندوق سیدھا اسکے ماتھے پر تان دی یہ دیکھ جیلانی کی آنکھیں
پھٹی کی پھٹی رہ گئیں دل جیسے کام کرنا بند کر گیا نہیں یہ
ہونا تھا لیکن اتنی جلدی نہیں آہ انہیں اپنی جان نکلتی محسوس

ہوئی

کہا تھا ناں کہ اگر ہمارے کسی دشمن کو پناہ دی تو خود تیرا سینا چھلنی کرونگا۔۔۔یاد آیا۔۔۔" بندوق کی نال انکے ماتھے پر بجاتے جیسے یاد کرنے کا اشارہ کیا وہ بری طرح سے کانپتے ہوئے سر اثبات میں ہلانے لگے صبا بیگم ایک ہی جست میں اپنے شوہر تک آتی خوف زدہ سی ہو کر انکا کندھا تھام گئیں

یاقوت بب۔۔۔بیٹا یہ۔۔یہ کیا کر۔۔رہے۔۔ہو۔۔۔" وہ بری طرح سے بوکھلائی ہوئی بمشکل بولیں جیلانی نے انہیں چپ کروانا چاہا لیکن سامنے کھڑی موت کو دیکھ ان میں گردن موڑنے تک کی ہمت نہیں تھی ماتھے پر پسینے کے قطرے صاف بتا رہے تھے کہ وہ یاقوت کا قہر دیکھ کس قدر خوف زدہ ہو چکے تھے

یہاں میں داماد اور سسر کا رشتہ نہیں نبھانے آیا۔۔۔اس وقت میں
پاشا کا وہ نسلی کتا ہوں جسے وہ دشمن کی تھوڑی سی خوشبو
سنگھادے تو وہ اسے پاتال سے بھی نکال لائے۔۔۔بتا کہاں ملے گا
یہ نوفل۔۔۔"آخر میں تقریباً دھاڑا اسکے بندے جیلانی کے گھر کا
چپا چپا چھان مار چکے تھے وہ ہوتا تو ملتا
وو۔۔۔وہ۔۔وہ ی۔۔یہاں۔۔نن۔۔۔نہیں ہے۔۔مم۔۔میں
۔۔۔اس۔۔سے
سس۔۔۔سارے رر۔۔۔رشتے۔۔ختم۔۔۔کک۔۔کر چکا ہوں
۔۔۔"وہ ڈرتے
کانپتے بمشکل اٹک اٹک کر بولے یاقوت کے اندر آگ مزید بھڑک گئی
اسٹاپ میکنگ می فول۔۔۔۔تیرے سارے بزنس کی ڈیٹیلز ہیں
میرے پاس جو جو تو نے اسکے ساتھ کئے ہیں اتنی جلدی کیسے

ہاتھ نکال سکتا ہے تو۔۔۔"واقعی جتنے بڑے پروجیکٹ جیلانی
اسکے ساتھ کر رہے تھے ان میں سے ایک دم ہاتھ کھینچنا مطلب
اپنے لئے ایک بڑی تباہی لانے کے مترادف تھا اور یاقوت داماد بعد
میں پہلے پاشا کا بھائی تھا جو اتنے عرصے سے اسکے ساتھ رہ کر
اس بندے کو جانتا تھا یہ مر سکتا تھا لیکن اپنا اتنا بڑا نقصان
نہیں کروا سکتا تھا لیکن وہ کیا جانے پاشا نامی بیسٹ کے ہاتھوں
نری کتے کی موت مرنے سے بہتر یہ کھربوں کا نقصان تھا جو وہ
کر چکے تھے یاقوت کو یقین دلانے نے انہوں نے اپنے مینیجر کو
اسی وقت اپنے کانپتے ہاتھوں سے کال ملائی جسے وہ فورا سے
اٹھا گیا
جی سر۔۔۔"آگے سے مؤدبانہ آواز ابھری

ووو۔۔وہ۔۔نن۔۔۔نوفل کے۔۔ساتھ۔۔پپ۔۔پروجیکٹ۔۔۔ختم
۔۔۔کئے۔۔؟

" جی سر لیکن بہت لوس ہو گیا آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا
اسکے انداز میں افسوس تھا جیلانی کا دل کیا اسے جا کر گولی
مار دے

شٹ اپ۔۔۔مائنڈ یور آن بزنس۔۔۔"اسے جھاڑ پلاتے جھٹ سے
کال
بند کی یاقوت اسکی بات بڑے غور سے سن رہا تھا اگر یہ بزنس
ختم کر چکا تھا تو اب اسے مارنا بیکار تھا اس نے ایک جھٹکے
میں انکی گردن چھوڑی وہ گرنے ہی لگے تھے کہ صبا بیگم نے
انہیں سہارا دیتے بروقت بچا لیا
یاقوت گردن پر ہاتھ پھیرتے ایک گہری سانس خارج کرتے کچھ

دیر وہی کھڑا سوچتا رہا پامیر نوفل کے گھر گیا تھا لیکن یہ لوگ
جانتے تھے وہ اتنا بیوقوف نہیں ہے کہ اتنی بڑی غلطی کر کر اپنے
گھر بیٹھے گا وہ چھپا تھا کہیں اور کہاں یہ اب پتہ لگانا تھا
اس نے وہی کھڑے کھڑے پامیر کو کال ملائی
ملا۔۔۔؟اس کے کال اٹھاتے سیدھا مدعے کا سوال کیا
یہاں تو اس کے گھر والے بھی نہیں ہیں گارڈ سے پتہ کیا ہے کہہ
رہا ہے اپنی بیٹی کے رشتے کیلئے گئے ہیں۔۔۔"آگے سے اسکا جواب
سنتے یاقوت کے ماتھے پر مزید شکنیں ابھری
تو اس سے پوچھ کس جگہ وہاں جا کر اسکی فیملی سمیت اس
لڑکے کو بھی اٹھا لینا۔۔۔"اسے حکم دیتے کال بند کرتے جیلانی پر
ایک کرت نظر ڈالی
میری نظر اب بھی تم پر رہے گی۔۔۔"انگلی اٹھا کر اسے وارن

کرتے وہ جانے کیلئے مڑا ہی تھا کہ صبا بیگم بول پڑیں

مم۔۔۔میری بیٹی۔۔ک۔۔کیسی ہے۔۔۔؟اسکا قہر دیکھ وہ اب بھی

خوف زدہ سی تھیں ان کے سوال پر جیلانی نے کاٹ کھانے والی

نظروں سے اسے دیکھا وہ تو اسکے جانے پر شکر منا رہے تھے

بہت خوش ہے وہ۔۔۔"بنا مڑے سرسری سے لہجے میں جواب دیتا

وہاں سے نکل گیا اسکے جاتے جیلانی نے غصّیلی نظروں سے اپنی

بیوی کو گھورا

عقل سے پیدل عورت۔۔۔۔میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گی۔۔۔"

انکے

اب بھی رشتے نبھانے پر جیلانی کا خون کھول اٹھا تھا تب ہی

انکے اوپر دھاڑتے اپنی لائبریری میں آ گئے وہاں آتے سب سے پہلے

اپنا موبائل نکالا اور نوفل کا نمبر ملایا یہ نمبر صرف انکے پاس

تھاز مل کو تھپڑ مارنے کے بعد سے وہ کافی محتاط رہنے لگا تھا

جی بولیں۔۔۔اب کونسا پروجیکٹ رہ گیا جہاں سے آپکا ہاتھ

کھینچنا باقی رہتا ہے۔۔۔"کال اٹھاتے آگے سے اسکی طنزیہ آواز

ابھری پیچھے سے ٹھک ٹھک کی آواز آرہی تھی یقیناً وہ سائٹ پر

گیا ہوا تھا

تم سے کہا تھا تم نے بہت بڑی غلطی کر دی وہ درندہ تمہارے

خون کا پیاسا بنا گھوم رہا ہے اسکے بھائی تمہیں کتے کی طرح

ڈھونڈ رہے ہیں ایک دفع انکے ہاتھ لگ گئے تو تمہاری لاش بھی

کتوں کو کھانی نصیب نہیں ہو گی۔۔۔"انکے لہجے میں ڈر خوف

نجانے کون کونسا احساس تھا جو نوفل کو ایک ساتھ محسوس

ہوا لیکن جیلانی کو اصل جھٹکا تب لگا جب جواب میں اس کا

زوردار قہقہہ گونجا انہوں نے باقائدہ فون کان سے ہٹا کر دیکھا

اس وقت نوفل کی دماغی حالت پر انہیں شبہ ہوا تھا

میری سوچ سے زیادہ ڈرپوک نکلے آپ تو۔۔۔" وہ ہنسی روکتے بمشکل بولا

خوف زدہ تم بھی ہو تب ہی بکواس کر رہے ہو۔۔۔" اسکی بات سنتے وہ اندر تک جل بھن گئے تھے

ہاں ہے خوف لیکن میں اس خوف کو اسکے خوف سے ختم کرونگا

اسکی بات پر جیلانی کے ماتھے پر سوالیہ شکنیں ابھری

دیکھیں آپ کو کہا تھا ناں ہر بار ہیرو ہی نہیں جیتتا کبھی کبھی ولن بھی بازی لے جاتا ہے آپ کو کیا لگتا ہے میں اتنا بڑا اسٹوپڈ ہوں کہ اس سے بے خبر رہونگا۔۔۔۔ چچچچ۔۔۔ نو میری نظر اسکے ہر قدم پر ہے جانتا ہوں وہ مجھے ڈھونڈ رہا ہے لیکن۔۔۔۔ لیکن۔۔۔" بیچ میں اپنی زبان کو بریک لگاتے ایک سمائل ہوا کے سپرد کی

جیلانی دم سادھے اسے سن رہے تھے یہ تواب وہ بھی جان گئے
تھے کہ یہ کوئی چھوٹی چیز نہیں ہے
مجھ تک آتے ہوئے اسے اپنی بیوی کی لاش پر سے گزرنا پڑے گا
گزر سکتا ہے وہ۔۔۔؟آخر میں سوال کیا جیلانی ہنوز خاموش رہے
نہیں۔۔۔وہ مر کر بھی یہ نہیں کرے گا اسکے لئے میری جان سے
زیادہ اپنی جان سے عزیز بیوی کی جان قیمتی ہے اور اسکی
بیوی اس وقت میرے قبضے میں ہے۔۔۔"آہ یہ ہوا تھا دھماکا
جیلانی کے سر پر
ک۔۔۔کیسے۔۔۔؟انہیں لگا تھا یہ آواز کسی گہری کھائی سے آئی ہے
پلک جھپکتے۔۔۔"جواب دیتے وہ ہنسا اور ہنستا چلا گیا
جیلانی اسکی حالت پر افسوس کرتے کال بند کر گئے اسکا بھیانک
انت طے تھا انکے کال بند کرتے اس نے ایک اور نمبر ڈائل کیا جسے

دوسری ہی رنگ پر اٹھالیا گیا

کام ہو گیا۔۔۔؟

یس بوس۔۔۔"سامنے سے ملنے والے جواب پر نوفل کی روح تک

پر سکون ہو گئی تھی اسکا دل کیا اس پینتیسویں مالے پر ہی

کھڑا کھڑا زور سے چیخے

ٹھیک لے آؤ۔۔۔یہیں "کہتے کال بند کی اپنے سامنے چھوٹے چھوٹے

گھر دیکھے جو اسکے اتنی اونچائی پر کھڑے ہونے کے باعث بہت

ہی چھوٹے لگ رہے تھے اس وقت وہ خود کو سچ مچ کا شیطان

سمجھ رہا تھا وہ ایک پیر ان گھروں پر رکھے گا اور سب کے سب

پچک جائیں گے اسے اسکے بندوں نے پہلے سے ہی خبر دے دی تھی

کہ پاشا اسے ڈھونڈ رہا ہے تب ہی موقع پر وہ یہاں آ گیا جہاں

پاشا کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی تھی برلاس شاہ سے ملنے

اپنے ماں باپ اور آئرہ کو بھیج دیا تھا وہ جانتا تھا پاشا اتنا بے
غیرت نہیں کہ اسکی طرح دشمن کو پکڑنے کیلئے کسی کی فیملی
پر حملہ کرے تب ہی اسے اپنے گھر والوں کی کوئی فکر نہیں تھی
وہ کچھ دیر وہی کھڑا رہا جب نیچے نظر پڑی سامنے بڑے سے
گیٹ سے دو گاڑیاں آتی دکھائی دی جنہیں دیکھ نوفل کے لبوں پر
شیطانی مسکراہٹ ابھری وہ اسی کے بندے تھے لیکن خالی ہاتھ
نہیں اسکی جیت لے کر آئے تھے
دیکھتے ہی دیکھتے اسکے بندے پہلے اترے اور پھر ساتھ دو
لڑکیوں کو اتارا جنہیں وہ کڈنیپ کر کر لائے تھے اسکا اندازہ انکو
گھسیٹ کر زبردستی اندر لاتے ہوئے ہو رہا تھا دونوں لڑکیوں کے
منہ پر کپڑا بندھا تھا انہیں دیکھ نوفل سیگریٹ سلگاتا ٹیمپریری
لفٹ میں کھڑا ہوتے نیچے آیا دونوں لڑکیوں کو بندوں نے بازو سے

پکڑ کر قابو کر رکھا تھا

ہیلو بیوٹیفل لیڈیز۔۔۔۔"نوفل کی مکروہ آواز پر کومل اور زمل نے
بیک وقت مڑ کر اسے دیکھا تھا اور اسے دیکھتے انکی آنکھیں گویا
پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں

آنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی اوئے چھوڑو تمہاری ہمت
کیسے ہوئی انکے ساتھ ایسا رویہ کرنے کی۔۔۔"بولتے ہوئے اپنے ہی
بندے کے سینے میں فائر کرتے اسے اسی وقت موت کے گھاٹ اتار
دیا یہ دیکھ زمل اور کومل دونوں ایک دوسرے سے مزید چپک
گئی نوفل کو دونوں کے چہرے پر یہ خوف دیکھ بے حد سکون
ملا تھا نظریں دونوں پر گاڑے اس نے زمین پر بے سدھ پڑے آدمی
کی پیٹھ پر ایک اور فائر کیا جسے دیکھ زمل کے منہ سے بے
ساختہ چیخ نکلی وہ خوف سے بری طرح کانپ رہی تھی آنکھوں

سے گرم سیال روانی سے بہہ رہا تھا

تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں مال کی ایک ایک شاپ چھان مار چکی تھی لیکن
گھگھے ٹائپ فراک کم ہی ملے تھے جبکہ کومل کو ڈھیر سارے
سوٹ اب چاہئے تھے تاکہ اسکے نو مہینے آسانی سے نکل جائیں
اس دوران زمل خود اپنے دونوں بچوں کے لئے مختلف چیزیں
خریدتی رہی وہی پوری ماں بن چکی تھی جس کے لئے خود سے
پہلے اب اسکے بچے تھے زالے کے لئے رنگ برنگی ربڑ بینڈ بٹر فلائے
ہیئر بین جو مخصوص دو ماہ کی بچیوں کیلئے ہی تھیں خریدتی
گئی وہی زامل کے لئے پیاری پیاری سی کیپ اور مختلف شرٹس

خریدیں

کیالیاتم نے۔۔۔"کومل ہاتھ میں ڈھیر سارے بیگز پکڑے اسکے پاس آئی

ابھی تو بچوں کیلئے لئے ہیں۔۔۔"اس نے چیزوں کی جانب اشارہ کرتے سرسری سا جواب دیا

خود کیلئے بھی لے لو نائٹی ہی لے لو دیکھو وہاں۔۔۔"اسکے ہاتھ کی سیدھ میں زمل نے اس پورشن کی جانب دیکھا جہاں ایک سے ایک نائٹی ہینگ ہوئی نظر آرہی تھی انکا ڈیزائن دیکھ پل میں زمل کے گال تپتے سرخ ہوئے تھے اس نے کومل سے نظریں چراتے یہاں وہاں دیکھا اسکی شرم وحیا دیکھ کومل مسکراتی اپنا کارڈ وہاں موجود لڑکی کے حوالے کر گئی جب تک اس نے سب چیزوں کی پیمنٹ ڈن نہیں کرلی زمل بار بار انہی نائٹیز کو

دیکھتی رہی انہیں دیکھ اسکے ذہن کے پردے پر اپنے بے باک خان
کی جھلک تھی اسکاری ایکشن سوچ سوچ کر ہی دل کی دھڑکن
جیسے تیز ہو رہی تھی کومل کو اس لڑکی کے ساتھ مصروف
دیکھ وہ اس جانب آگئی
سلک اور نیٹ سے بنی یہ ڈریسسز جسم کو ڈھانپنے میں ہر طرح
سے ناکام تھی اسے دیکھ تو زیحال کا بہکنا کنفرم تھا جو ایسے
ہی بہکا رہتا تھا اس ڈریس میں دیکھ تو زمل پر ٹوٹ برسے گا
افففف سوچ سوچ کر ہی وہ شرم سے سرخ گلال ہو گئی تھی تب
ہی پیچھے سے کومل بھی وہی آگئی
کہہ رہی ہوں ناں لے لو۔۔۔اتنا تو زیحال ڈیزرو کرتا ہی ہے۔۔۔"اس
کی بات پر زمل جز بز سی ہوتی مسکرا کر وہاں کھڑی دوسری
لڑکی سے مخاطب ہوئی اور اسے کہہ کر چار پانچ ڈارک رنگ کی

نائٹی خریدی

مشی کیلئے بھی دونوں نے بہت ساری چیزیں لی تھی اب رخ

دونوں کا باہر کی جانب تھا جہاں انکی گاڑیاں کھڑی تھیں

انکو آتے دیکھ انکے گارڈز نے ہاتھ سے شاپنگ بیگز پکڑتے گاڑی میں

رکھے اور دونوں گاڑیاں ایک ساتھ اپنی منزل کی جانب گامزن

ہوئی

"اتنے دن بعد باہر نکل کر زندگی نارمل اور حسین لگ رہی ہے۔۔

زمل جو سب اتنے اچھے طریقے سے ہوتے دیکھ اندر ہی اندر خوش

ہو رہی تھی بالا آخر بول پڑی اسے خوشی سے چہکتے دیکھ

کومل بھی اندر تک پر سکون ہو گئی

تم ایسے ہی ڈر رہی تھی ڈر نکالو اپنے اندر سے دوبارہ بھی ہم

شاپنگ پر آئیں گے۔۔۔" کہتے وہ اپنے فون پر جھک گئی زمل ونڈو

سے باہر بلڈ نگز دیکھتی رہی تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ پیچھے
سے ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی دونوں نے بیک وقت مڑ کر
دیکھا انہی کے بندوں کی گاڑی آگ میں لپٹی ہوا میں اڑتی ہوئی
دور جا گری تھی یہ دیکھ ڈرائیور نے سٹیر نگ گھماتے بریک
لگائی تھی جب سامنے ایک اور گاڑی ایک دم سے انکے سامنے آ
رکی تھی جس میں سے ماسک پہنے مصلحہ افراد اترتے انکی
جانب آئے اور آتے شیشے کے اندر سے ہی ڈرائیور کا سینا گولیوں
سے چھلنی کر گیا یہ دیکھ دونوں کی دل خراش چیخ نکلی تھی
دونوں ایک دوسرے سے لپٹی خوف سے بری طرح کانپ رہی تھیں
ڈرائیور کو مارتے انہوں نے پچھلی نشست کا دروازہ کھولتے
دونوں جانب سے کومل اور زمل کو بازو سے پکڑ کر کھینچ کر
نکالا تھا دونوں ہی خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی رہی لیکن

مقابل ان سے طاقتور تھے انہیں گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی میں لے آئے

موجودہ وقت۔۔۔۔۔

وہ کرسی سے بندھی خوف اور بے یقین نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں جبکہ نوفل مطمئن سا انہی کے سامنے کرسی رکھے ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھا تھا چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی

پاشا کی بیوی ہو کر اتنا ڈر۔۔۔مجھے اچھا لگا۔۔۔"زمل کے چہرے پر خوف دیکھ وہ مکروانداز میں بولتا سیگریٹ نکالنے لگا

لیکن اسکی بات جیسے زمل کی روح تک جھنجھوڑ گئی کہیں نہ کہیں یہ بات اسکے شوہر کی طاقت پر تمانچہ تھی اور ایسا وہ

ہر گز نہیں چاہتی تھی اسی پل اسے یاد آیا ہر وہ پل جب جب وہ
مصیبت میں پھنسی وہ آیا اور اسے صحیح سلامت اس مصیبت
سے نکال کر لے گیا تو اب کیوں خوف اب کیسا ڈر
اپنی بات پر غور کر۔۔۔پاشا کی بیوی کو کڈنیپ کیا ہے۔۔۔"اسکا
انداز اس قدر کاٹ دار تھا کہ نوفل کے ساتھ ساتھ کومل نے بھی
گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا
اور اسکا ڈر مجھے تیرے چہرے پر دیکھ کر اچھا لگ رہا ہے۔۔"آہ
یہ نہیں تھی وہ نازک زمل یہ سچ میں پاشا کی بیوی تھی نڈر
بہادر یہ دیکھ تو ایک پل کو کومل بھی ششدہ رہ گئی
بہت زبان لگ گئی اس ڈاکو کے ساتھ رہ کر۔۔۔"نوفل سیگریٹ
پھینکتے ایک جھٹکے میں کھڑا ہوا اصل دھچکا تو اسے اندر ہی
اندر لگا تھا جس لڑکی کو ہمیشہ خوف زدہ دیکھا اسے اس قدر

بے خوف دیکھ اسکا خون تک کھول اٹھا تھا

اسکی محبت نے لگوائی یہ زبان جسے اب کوئی مائی کا لال نہیں

کاٹ سکتا۔۔۔"اگلا جملہ جو نوفل کو اندر تک سلگا گیا اس نے

آگے آتے ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا اسکی قوت

سے زمل کا ہونٹ پھٹتے خون کی ایک ننھی سی بوند وہاں چمکنے

لگی تھی

نوفل۔۔۔۔"اسکا ہاتھ پھر اٹھتے دیکھ کومل دھاڑی کہ نوفل کا

ہاتھ ہوا میں ہی مہلک رہ گیا

اسے اتنی تکلیف دو جتنی برداشت کر سکو۔۔۔"اسکی بات پر

نوفل آنکھیں چھوٹی کئے کبھی اسے تو کبھی زمل کو دیکھتا یہ

سب اسکی توقع کے برعکس تھا اسے دونوں لڑکیاں خوف زدہ

چاہیئے تھیں لیکن انکے چہروں پر خوف کے آثار کہیں بھی نہیں تھے

بہت زبان لگ گئی ہے ناں۔۔۔کوئی بات نہیں زبان اور پر کاٹنے میں
میں سولہ سال کی عمر سے ماہر ہوں۔۔۔"اس نے معنی خیز نظریں
زمل پر گاڑھتے جیسے کچھ یاد کروانا چاہا آہ اسے یاد آ بھی گیا
تھا وہ بھیانک رات اور اسکا انجام زمل کی بہت بڑی کمزوری تھی
زمل کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز کر رہ گیا

بچوں کو وہ فیڈر دے کر سلا چکی تھی لیکن صبح سے شام ہونے
کو تھی نہ وہ دونوں آئی تھیں نہ گھر کا کوئی مرد مشی اب
سہی میں پریشان ہوتی یہاں وہاں ٹہلنے لگی تب ہی موبائل اٹھا
کر یاقوت کا نمبر ڈائل کیا جسے وہ پہلی ہی رنگ پر کاٹ گیا یہ
دیکھ مشی کو اس پر جی بھر کر طیش آیا
اس نے پھر نمبر ملایا اور اس نے بھی کاٹ دیا اب یہ دیکھ مشی

کا پارا ساتویں آسمان کو چھونے لگا تھا اسکا دل کیا جا کر اسکا
سر پھاڑ دے اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی ڈرتے ڈرتے پاشا کا نمبر
ڈائل کیا جسے وہ پہلی ہی رنگ پر اٹھا گیا
ہیلو۔۔۔"آگے سے ایک خوبصورت مردانہ آواز ابھری
بب۔۔۔بھائی میں۔۔۔ہوں۔۔مم۔۔مشی۔۔۔"پہلی بار کال کے
باعث
اپنا تعارف پہلے کروانا جیسے ضروری سمجھا
ھمم بولو۔۔۔"اسکے منہ سے بھائی سنتے اسکے لب دھیرے سے وا
ہوئے تھے تب ہی لہجہ دھیما کیا جانتا تھا وہ اس سے کتنا ڈرتی ہے
وہ۔۔وہ زز۔۔زمل۔۔اورک۔۔۔"اسکی بات ادھوری رہ گئی جب وہ
بیچ میں ایک دم بول پڑا
کیا ہوا زمل کو۔۔۔؟اسکے انداز میں ایک دم فکر در آئی

"وہ۔۔کک۔۔کومل کے ساتھ صبح۔۔مم۔۔مارکیٹ گئی تھی۔۔۔
کیا۔۔۔؟زیحال کو لگا جیسے اس نے غلط سنا ہے زمل یا کومل اس
کی اجازت کے بغیر جا ہی نہیں سکتی تھیں
جی۔۔وو۔۔وہ اب تک نہیں لوٹی۔۔۔میں کب سے انکا۔۔۔"اسکی
بات
پوری ہونے سے پہلے ٹوں ٹوں کال کٹنے کی آواز آئی مشی کا دل
گھبرانے لگا تھا وہ فون رکھتی اندر بچوں کے پاس چلی گئی جو
نیند سے بیدار ہوتے اب رونے کی تیاری پکڑ رہے تھے اس سے پہلے
مشی زامل کو اٹھاتے ہاتھ میں جھلانے لگی
کیا ہوا میرا بے بی۔۔۔دودو پینا ہے ٹمی خالی ہو گئی چلو دیکھتے
بئ ٹمی خالی ہے یا فل۔۔۔"زامل کو واپس لٹاتے اسکا ڈائپر دیکھا
وہ سو سو کر چکا تھا مطلب ٹمی خالی تھی اور کچھ دیر تک

دودھ نہ ملا تو اس نے جو پورا کشمیر سر پر اٹھانا تھا آہ مشی

سوچ کر ہی جھرجھری سی بھرتی پہلے اسکا ڈائپر بدلنے لگی

اسکے بعد زالے کا بھی بدلا پھر دونوں کو بے بی کاٹ میں لٹا کر

اسی گھسیٹتی باہر لائی دونوں ہی اپنے اوپر گول گول گھومتے

جھومر کو دیکھ ہاتھ پیر مار رہے تھے تب تک مشی کچن میں

کھڑی دونوں کے لئے فیڈر بنانے لگی تب ہی زامل کے رونے کی آواز

سنتے وہ ایک ہی جست میں اس تک آئی وہ ہاتھ پیر مارتا الٹ

چکا تھا

افففف سارے الٹے کام تمہارے۔۔۔" مشی اسے کیوٹ انداز میں

ڈپٹتی سیدھا لٹا کر پھر سے فیڈر بنانے لگی شکر دونوں کے بیچ

گول پلور کھا تھا ورنہ پھر دونوں کی نبھی سے مہابھارت

شروع ہو جاتی

فیڈر دونوں کے منہ میں دیتے واپس سے کاٹ گھسیٹ کر باہر
لاؤنج میں لائی اور صوفے پر بیٹھتی پھر سے زمل اور کومل کا
" نمبر ملانے لگی جواب وہی آیا "یور ڈائل نمبر از پاور آف

وہ خود اس مال آیا تھا جہاں کچھ دیر پہلے زمل اور کومل آئی
تھیں وہاں کے سی سی ٹی وی فوٹیج وہ ساری کھنگال چکا تھا
لیکن یہاں سے وہ دونوں بلکل ٹھیک ایک ساتھ باہر جاتی دکھائی
دی وہ ان ساری سکرین کو گولیوں سے چور چور کرتے وہاں سے
باہر نکل آیا پامیر اور یاقوت اسی کے ساتھ تھے باہر نکلتے تینوں
الگ الگ اپنے علاقے جانے والے راستوں پر گاڑی لے گئے تب ہی
پاشا کے پیر ایک دم بریک پر پڑے سامنے اس سنسان راستے پر
اپنی ایک گاڑی جل کر راکھ ہوئی اور دوسری گولیوں سے بھنی

دیکھ اسکا دل دھک سے رکا اسے لگا تھا وہ اب کبھی کام نہیں
کر پائے گا وہ بے جان سا ہوتا اپنی گاڑی سے باہر نکلا اور بوجھل
ہوتے قدم اٹھاتا اس گاڑی تک آیا دل کی دھڑکن کم سے کم ہوتی
جا رہی تھی جب تک وہ اس گاڑی تک نہیں پہنچ گیا وہ پل پل
مرا تھا
گاڑی کے قریب آتے اس نے ٹوٹے ہوئے شیشے دیکھے دروازہ کھولتے
اسکا ڈرائیور بے جان سا ہوتا اسکے قدموں میں آ گرا پچھلی
نشست پر زمل کا موبائل پڑا تھا جسے وہ جھپٹ کر اٹھا گیا
ضبط سے آنکھیں مینچتے اس نے وہ فون اپنے دل کے مقام پر
رکھا اور رکھتے جیسے دل پھر سے دھڑکنے لگا تھا اس نے اپنا
موبائل نکالتے یاقوت کو یہی بلا لیا جب تک وہ دونوں یہاں آئے
تب تک وہ اسی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا رہا چہرہ کسی بھی تاثر

سے خالی تھا وہ نڈھال سا کھڑا بس موبائل دیکھتا رہا
یاقوت آتے گاڑیاں دیکھ ایک دم ٹھٹھکا یہی حال پامیر کا بھی
تھا دونوں بے یقین سے اپنی گاڑیاں دیکھ پاشا تک آئے تب ہی اس
کا موبائل پر بیپ ہوئی اس نے فون جیب سے نکالتے سکرین آن
کی سامنے انجان نمبر دیکھ اسکے ماتھے پر شکنیں ابھری اس نے
جیسے ہی وہ میسج آن کیا سامنے ایک ویڈیو تھی جسے پلے
کرتے پاشا کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئی اسے لگا جیسے
کسی نے اس پر کھولتا تیل ڈال دیا ہو
سامنے ایک چھوٹی بچی جو گہری نیند میں تھی اور مقابل
بھوری آنکھوں والا لڑکا اس کے خوبصورت معصوم سے چہرے پر
جھکا اسکے ہونٹوں پر اپنی حاکمیت جتا رہا تھا ساتھ ہی ہاتھ
مسلسل اس بچی کے بدن کا طواف کرتا اپنی پیاس اور بے چینی

بجھا رہا تھا وہ بچی کون تھی یہ پاشا کو سمجھنے کیلئے زیادہ
وقت درکار نہیں ہوا تھا وہ لمحے کے پہلے حصّے میں زمل کو
پہچان گیا تھا تب ہی ایک اور ویڈیو آئی جس میں وہی بچی
تھوڑی بڑی ہو چکی تھی اور وہی بھوری آنکھوں والا لڑکا اس کے
اوپر پڑا اسے بری طرح سے نوچ رہا تھا سامنے سکرین پر چلتا
منظر اس وقت پاشا پر پورا کا پورا آسمان الٹ چکا تھا اسکے
چہرے کا رنگ اس قدر سرخ تھا مانو ابھی خون چھلک جائے گا
اور آنکھیں۔۔۔؟ کوئی اس بیسٹ کی آنکھیں دیکھ لیتا تو یقیناً
وہی مر جاتا

پامیر پہلے صرف پاشا کے دشمن کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن یہاں آتے

اسے کومل کا بھی پتہ چلا تھا اور اب وہ ساکت دم سادھے اس
گولیوں سے بھنی گاڑی کو دیکھ رہا تھا آج صرف اسکی بیوی نہیں
بچہ بھی خطرے میں تھا یہ دن کومل کے بہت نازک تھے جن میں
اسکا حد سے زیادہ خیال رکھنا تھا پامیر رکھ بھی رہا تھا لیکن
ایسے اچانک اسے اتنے بڑے خطرے میں دیکھ اسکا دل بیٹھا جا رہا
تھا سانس چھوٹی چھوٹی آ رہی تھیں وہ بے بسی کے آخری مقام
پر تھا تب ہی یاقوت کی نظر اسکے زرد پڑتے چہرے پر گئی اس
نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے لگا لیا ہاں اسے ضرورت بھی تھی
فکر مت کرو وہ تینوں ٹھیک ہونگے۔۔۔" اسکی پیٹھ تھپتھپاتے
دلاسہ دیا وہ بس سر ہی اثبات میں ہلا سکا جو اندر سے ہل چکا
ہوا اسکے لئے سر ہلانا بھی بہت بڑی ہمت تھی
پاشا کی گرفت فون پر مضبوط سے مضبوط ترین ہوتی جا رہی

تھی عنقریب تھا کہ وہ فون اسی کے ہاتھ میں دو ٹکڑے ہو جاتا
وہ ضبط کی آخری انتہا پر تھا لیکن اسی پل اگلا میسج دیکھ اس
کی آنکھیں مزید پھٹی
رات ٹھیک بارہ بجے یہ ویڈیو ڈارک ویب پر پوری دنیا دیکھے گی"
ایک پٹھان کی بیوی کی نازیبا ہاٹ ویڈیو افففف ویسے ایک ویڈیو
کل اور بنے گی ہمت ہے تو روک کر دکھا" یہ میسج نہیں تھا اس
بیسٹ کے قہر کو للکارا گیا تھا اسکے تن بدن میں جیسے آج سی
بھڑک اٹھی تھی وہ جل رہا تھا ان آگ کے شعلوں میں وہ بھسم
ہو رہا تھا تب ہی اسکے کانپتے ہاتھوں نے ایک میسج ٹائپ کیا
ہمت ہے تو ہاتھ لگا اسے" یہ الفاظ نہیں تھے سیدھا سا اعلان تھا"
کیونکہ وہ بیسٹ تھا وارن کر کر قیامت ڈھاتا تھا جس سے عقل
مند تو بچ جاتے تھے لیکن اس ڈیول جیسے بے وقوف خود اپنی

موت کو دعوت دیتے تھے

آہ اتنا۔۔۔یقین خود پر 😂 ۔۔۔"اگلا میسج ساتھ ایک ہنسی والی ایموجی

پاشا نے موبائل کوٹ کی جیب میں رکھتے رخ اپنی گاڑی کا کیا وہ دونوں کھڑے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے وہ اپنی گاڑی میں آیا تھا اور انہی کے سامنے گاڑی فل سپیڈ میں اڑاتے ہوئے لے گیا تھا ہمیں۔۔ بھی۔۔چلنا۔۔۔چاہئے۔۔۔" یامیر رک رک کر دھیرے سے بولا

نہیں ہم کہیں اور ڈھونڈیں گے۔۔۔" یاقوت اسے لئے اپنی گاڑی کی جانب آگیا

اور پاشا۔۔۔؟اس نے رک کر پھر پوچھا

وہ ہماری طرح تکے نہیں مارے گا وہ ایک ہی دفع جائے گا اور

سیدھا اسی جگہ جہاں اسے للکارا گیا ہے۔۔۔" کہتے وہ گاڑی میں
بیٹھ گیا پامیر وہی کھڑا سوچتا رہا وہ کہاں جائے اور کہاں
ڈھونڈے اپنی بیوی بچے کو کیا وہ اتنا ناکارا ہے کہ ابھی سے اپنے
بچے کی حفاظت نہیں کر پایا آہ یہ احساس کی اسکی روح تک
جھنجھوڑ گیا تھا لیکن وہ پاشا کا بھائی تھا ہمت ہارنا انہوں نے
سیکھا ہی نہیں تھا وہ ہاتھ میں پکڑی چابی مٹھی میں بھینچے
سامنے یاقوت کو دیکھنے لگا اسکے تنے اعصاب دیکھ یاقوت کے
لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے دیکھتے ہی دیکھتے پامیر بھی اپنی
گاڑی میں آ بیٹھا دونوں بھائی الگ الگ راستے چنتے اپنی گاڑیاں
زن سے اڑا لے گئے

وہ بلیو کلر کی پینٹ پر وائٹ کلر کی بٹنوں والی شرٹ پہنے بال

جیل سے سلیقے سے جمائے چہرے پر دلکش مسکراہٹ لئے اس
ریسٹورانٹ آیا تھا جہاں کا پتہ آئرہ نے اسے دیا تھا برلاس کا دل
خوشی سے جھوم رہا تھا ایک الگ سی ایکسائٹمنٹ تھی اسکے
چہرے کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ اس ملاقات کے لئے کتنا بے
تاب تھا جو شاید آخری ملاقات تھی
سامنے ہی کونے والی ٹیبل پر آئرہ اور ندرت بیگم ساتھ راحم
بیٹھے تھے آئرہ کا بھائی کسی کام سے کہیں چلا گیا ہے ایسا وہ
پہلے ہی برلاس کو بتا چکی تھی یہ کونے والی ٹیبل بھی برلاس
نے ہی بک کروائی تھی کہ بس اسکی محبوبہ کو کوئی نہ دیکھے
وہ ہاتھ ہلاتا ہوا دور سے مسکراتا ان تک آیا
السلام علیکم۔۔۔"آتے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا راحم با قائدہ
اٹھ کر اسکے گلے لگے تھے

وعلیکم سلام برخوردار باڈی تو بڑی زبردست ہے۔۔۔"پہلی ہی
ملاقات میں اسے گلے سے لگا کر اسکے کسرتی بدن کو سراہنے میں
انہوں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی انکی بات پر برلاس دھیرے
سے ہنس دیا
تھینک یو انکل۔۔۔"انکی تعریف شکریہ کرتے اس نے ندرت سے
بھی سینے پر ہاتھ رکھے حال احوال پوچھا جس کا انہوں نے
بھی مسکرا کر جواب دیا تب ہی وہ دونوں ایک ساتھ کرسی پر
بیٹھے وہ بیٹھے کچھ یوں تھے کہ ندرت بیگم راحم کے سامنے
تھیں اور آئرہ برلاس کے سامنے جو اب چور نظروں سے اسے بار
بار دیکھ رہی تھی باقی دنوں کی نسبت آج وہ زیادہ ہینڈسم اور
ڈیشنگ لگ رہا تھا اتنا کہ آئرہ سے نظریں ہٹا پانا مشکل ہو رہا تھا
جبکہ وہ سرے سے اسے اگنور کئے اسکے ماں باپ کی جانب

متوجہ تھااور اسکی وجہ وہ جانتی تھی کہ وہ اسکے ماں باپ
کے ادب میں ایسا کر رہا ہے
اور بھئی کیا کرتے ہو۔۔۔"آہ یہ ایک سرسری سا سوال تھا جو ہر
ماں باپ اپنے ہونے والے داماد سے کرتے ہیں لیکن یہاں داماد نارمل
نہیں تھا
میرا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے۔۔۔"نہایت شائستگی سے
جواب دیا واقعی اس کے مہنگے کپڑے اور برانڈڈ واچ دیکھ اندازہ
ہو رہا تھا کہ وہ کسی امیر کبیر گھرانے سے تعلق رکھتا ہے
ماشاءاللہ کیا امپورٹ ایکسپورٹ کرتے ہو۔۔۔؟اگلا سوال آہ اب وہ
کیا بتاتا انکی زبان میں وہ گنز اور مختلف ہتھیار سمگل کرنا تھا
یہی پروڈکٹیو چیزیں۔۔۔۔"کوئی پوچھے اس سے کونسی
پروڈکٹیو چیز لیکن جس انداز میں اس نے بتائی تھی کوئی بھی

اس پر شک نہیں کر سکتا تھا کہ وہ کوئی دھشت گرد مافیا ڈان
ہے تب تک ویٹر بھی مختلف ڈیشز لے آیا یقیناً برلاس پہلے سے
اسکا بھی انتظام کر چکا تھا
ٹھیک۔۔۔اور گھر پر کون کون ہے۔۔۔"اب یہ سوال ندرت بیگم نے
کیا تھا
"ہم چار بھائی ہیں مجھ سے تینوں بڑے بھائی شادی شدہ ہیں۔۔
سرسری سے لہجے میں جواب دیتے اس نے کھانا خود تینوں کو
سرو کیا اس کے بولنے، اٹھنے بیٹھنے کے طور طریقے دیکھ راحم
تو دل و جان سے فدا ہو رہے تھے ایک تو چہرہ بھی اتنا
خوبصورت اوپر سے بولنے کا طریقہ نہایت میٹھا
وہ کیا کرتے ہیں۔۔۔"آہ۔۔یہ بیٹی والوں کے سوال۔۔۔برلاس اندر
ہی

اندر ضبط کا گھونٹ پیتا چہرے پر دلکش مسکراہٹ لے آیا
انکے انڈر سیکڑوں دارالامان چلتے ہیں جہاں غریبوں کو ہر طرح
کی آسانی مہیا کی جاتی ہے بے گھروں کو گھر دیے جاتے ہیں
بھوکوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے یتیم اور بے آسرا بچوں کو باپ
کا سایہ اور بہترین چھت دی جاتی ہے۔۔۔"اپنے بھائی کی سوفٹ
سائیڈ بتاتے ہوئے وہ اندر ہی اندر جیسے خوشی سے پھول رہا تھا
اور فخر محسوس کر رہا تھا کہ دنیا کی نظر میں وہ سفاک درندہ
صفت انسان کونسی نیکی والا کام کر رہا تھا جس کا انکے علاوہ
کسی کو نہیں پتہ تھا نہ اسے شو آف کرنا پسند تھا
ماشاءاللہ بہت نیکی کا کام ہے تمہارے ماں باپ تو بہت خوش
قسمت ہیں وہ نہیں آئے تمہارے ساتھ۔۔۔"دل سے انکے کام کو
سراہتے آخر میں وہ سوال کر گئے جس سے برلاس کے چہرے کی

چمک ایک دم بجھ سی گئی آئرہ اسے بولتے ہوئے دیکھتی خوش
ہو رہی تھی جب اچانک سے اسکے بجھے چہرے کو دیکھ اس کی
بھی مسکراہٹ ماند ھ پڑی
وہ۔۔۔ مم۔۔ میرے پیرنٹس حیات نہیں ہیں۔۔۔ لیکن میرے
بڑے
بھائی اور انکی وائف انکی کمی پوری کر دیتے ہیں۔۔۔ "ماں باپ
جوانی میں ساتھ چھوڑیں یا بچپن میں انکا ذکر کبھی بھی آپ
کو کرچی کرچی کر سکتا ہے اسکا اندازہ یہاں بیٹھے برلاس کو
دیکھ کر لگایا جا سکتا تھا
"اوہ اللہّ پاک مغفرت فرمائے آمین۔۔۔
آمین۔۔۔ آپ کھائیں ناں کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔ "اس سے پہلے
وہ کوئی اور سوال کرتے اس نے کھانے کی جانب متوجہ کرنا چاہا

اور وہ ہو بھی گئے جب دیکھا دونوں بڑے کھانے کی جانب متوجہ
ہیں تب اس نے ہمت کرتے نظر اٹھا کر آئرہ کو دیکھا وہ زنک کلر
کے سوٹ جس کے گلے پر سفید موتی جڑے صاف دکھائی دے رہے
تھے وہی سر پر دوپٹہ اور ہلکا ہلکا میک اپ کئے وہ برلاس کے دل
کی تاریں بری طرح سے چھیڑ گئی اسے لگا وہ نظر نہیں ہٹا پائے
گا لیکن اسکی مجبوری تھی

اچھا بیٹا ہمیں تو تم بہت پسند آئے ہو لیکن رسم کے مطابق
تمہارے بھائی اور بھابی کو ہماری طرف آنا ہو گا تاکہ ہم بات آگے
بڑھا سکیں۔۔۔"راحم اسکی پیٹھ تھپکتے محبت بھرے لہجے میں
گویا ہوئے انکی رضامندی پا کر برلاس کے ساتھ ساتھ آئرہ کے
بدن میں بھی خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی تھی اسکا دل کیا
برلاس کے گلے لگ جائے لیکن ہائے ری قسمت ظالم دیکھنے تک

نہیں دے رہا تھا گلے کہاں سے لگا لیتا

تھینک یو انکل اینڈ ضرور میں اپنی فیملی کو لاؤنگا۔۔۔"آگے

ندرت بیگم یہاں وہاں کے سوال کرتی رہیں جب راحم پھر سے

اچانک بول پڑے

سوری بیٹا جی ہم آپ کا گھر تو پوچھنا بھول ہی گئے کہاں رہتے

ہو۔۔۔؟ یہ سوال انہوں نے بظاہر شوخ لہجے میں پوچھا تھا لیکن

برلاس یہاں اٹک سا گیا سب سچ بولا تھا اب یہاں بھی سچ ہی

بولنا تھا

میں کشمیر سے ہوں۔۔۔"پورا پتہ سمجھاتے وہ کھانے پر جھک گیا

لیکن اسکے جواب پر آئرہ کا رنگ زرد پڑ گیا یہی کچھ حالت اس

کے ماں باپ کی بھی تھی

"لل۔۔لک۔۔لیکن وہاں تو اس۔۔خطرناک مافیا کا راج ہے۔۔۔

تو میں بھی انہی کا بھائی ہوں۔۔۔" یہ ہوا تھا دھماکا وہاں بیٹھے
ہر نفوس کے سر پر آئرہ تو آنکھیں پھاڑے اسے بے یقین سی دیکھ
رہی تھی ان سب کے اڑے رنگ دیکھ برلاس کی ہنسی چھوٹی
ہاہاہا۔۔۔ سوری انکل مذاق کر رہا تھا میں نہایت شریف فیملی سے
" بیلانگ کرتا ہوں اور اس مافیا کے علاقے سے بہت دور ہوں میں
اسکی اس بات پر تینوں کی رکی سانسیں جیسے بحال ہوئی تھیں
ورنہ تو ایک پل کیلئے برلاس کا یہی خوبصورت چہرہ انہیں
نہایت خوفناک دکھا تھا آہ کس قدر دہشت تھی ان چار بھائیوں
کی لوگوں میں اسکا اندازہ آج برلاس کو ہو گیا تھا خیر سے اپنے
اس جھوٹ پر وہ از حد مطمئن تھا
تب ہی آئرہ کے موبائل پر بیپ ہوئی اس نے سکرین آن کی تو
سامنے برلاس کا نام دیکھ اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی اس نے

جلدی سے میسج آن کیا

میں سیکنڈ فلور پر روم نمبر ٹوئنٹی ون میں تمہارا انتظار کر"

" رہا ہوں جلدی آؤ

اچھا میں بل وغیرہ پے کر آؤں۔۔۔" کہتے وہ سب کی جانب سمائل پاس کرتے اٹھ کر چلا گیا آئرہ اسکے میسج پر تھوڑی گھبرائی للجائی سی یہاں وہاں دیکھنے لگی اسے برلاس سے اس کی امید نہیں تھی لیکن اب دل خوشی سے دھڑک بھی رہا تھا اور گھبرا بھی

مم۔۔ماما۔۔میں وو۔۔واش روم ہو آؤں۔۔۔" جلدی سے بہانہ ڈھونڈتے اپنی ماں سے اجازت طلب کی انہوں نے بھی فورا سے دے دی شاید انہیں بھی سپیس چاہئے تھا اس لڑکے کے بارے میں بات کرنے کیلئے

اجازت ملتے وہ جلدی سے اوپر والے فلور پر روم نمبر ڈھونڈتی
وہاں پہنچی جس کا دروازہ پہلے سے کھلا تھا اس نے دھیرے سے
اسے دھکیلتے کھولا کہ ایک مسحور کن خوشبو اسکی ناک کے
نتھنوں سے ٹکرائی لیکن سامنے گھپ اندھیرا دیکھ اسکا دل دھک
سے رکا وہ مزید گھبراتی متلاشی نگاہوں سے دیکھنے لگی

بب۔۔۔ برلاس۔۔آ۔۔۔آپ۔۔۔ی۔۔یہاں ہیں۔۔۔؟اسے
اندھیرے سے تو
شروع سے ڈر لگتا تھا یہاں بھی دیکھ اسکی سانس جیسے
پھولنے لگی تھی وہ ڈر کر واپس جانے کے لئے مڑی ہی تھی کہ
کسی نے اسے بازو سے پکڑتے اندر کی جانب کھینچ لیا اس سے
پہلے آئرہ کی چیخ نکلتی برلاس اسکے منہ پر ہاتھ رکھے دروازہ
بند کرتے اس سے پن کر گیا آئرہ سانس روکے کھڑی اندھیرے میں

اسکی کلون کی خوشبو محسوس کرتی رہی کہ تب ہی پورا کمرہ
سفید روشنی میں جیسے نہا گیا آئرہ نے ایک دم آنکھیں زور سے
بند کی
اوپن یور آئز۔۔۔"اسکے کان کے قریب جھکتے نہایت آہستگی سے
سرگوشی کی جب اسکی گرم سانسوں کی تپش وہ اپنی گردن
پر محسوس کرتی بری طرح سے کانپ اٹھی اور دھیرے دھیرے
آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی اصل آنکھیں تب پھٹی جب پورا
کمرہ دیکھا جہازی سائز بیڈ جس کی بیڈ شیٹ سرخ غلابوں
سے سجی وہی سائیڈ ٹیبل اور ڈریسنگ ٹیبل پر نیچے فلور ہر
جانب وہی سرخ پتیاں گرے پینٹ کی ہوئی دیواروں پر ریڈ کلر
کے دل کی شیپ میں پھولے ہوئے لٹکتے غبارے نیز کہ پورا کمرہ
کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا وہ سب دیکھتی آئرہ کی

نظریں ایک دم اپنے اتنے قریب کھڑے برلاس پر ٹک سی گئیں جو
اپنے دونوں ہاتھ اسکے دونوں اطراف میں رکھے کن اکھیوں سے
اسے دیکھ رہا تھا آئرہ کا دل اتنی زور سے دھڑکا کہ اسکی آواز
کان کے پردے پھاڑتی محسوس ہوئی
بلکل ایسا کمرہ میں ہماری گولڈن نائٹ پر سجاؤنگا۔۔۔"اسکے کان
پر جھکتے دھیمے بھاری لہجے میں سرگوشی کرتے آئرہ کی سانس
تک روک گیا اسکی بات پر آئرہ کا چہرہ شرم کے مارے ان سرخ
غلاب کی پتیوں کی مانند ہونے لگا تھا اصل اس کی جان تب
نکلی جب برلاس نے وہی سے اپنے آتش پیاسے لب اسکے کان کی
لو پر رکھتے انکا بوسہ لیا آئرہ تو ایسے تھی مانو بے جان پتھر کی
مورت وہ سانس روکے بری طرح سے کانپتی ہوئی کھڑی آنکھیں
بند کئے اسکے لمس کو محسوس کرنے لگی

میرا صبر اب جواب دے رہا ہے۔۔۔میری راتیں طویل ہونے لگی ہیں
تمہارے بغیر۔۔۔" وہ اسی کان کے نیچے اپنے پیاسے لب رکھے
شدّت سے اسکی گردن کو چوم گیا کہ آئرہ نے تڑپ کر ایک
سسکی بھری
اپنے پہلو میں تمہاری کمی شدّت سے محسوس ہوتی ہے۔۔۔"شدّت
سے بوجھل ہوتی آواز میں دھیرے سے بولتے وہی لب تھوڑی
مزید نیچے لاتا اسکی نازک کمر میں ہاتھ ڈالتے ایک جھٹکے میں
خود سے لگا گیا آئرہ نے تڑپ کر اس کے دونوں کندھے تھامے تھے
اسکی جذبوں سے چور آواز آئرہ کے اندر اس کے جذباتوں کو بھی
جگا رہی تھی وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کی رگوں میں
طلب بن کر دوڑے تھے
برلاس مزید بہکتا اسکی پوری گردن پر بوسہ دینے لگا کہ اسی

وقت آئرہ کا دوپٹہ ڈھلک کر اسکے پہلو میں آ گرا وہی سے برلاس
کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوا تھا
آئرہ کی سانسیں پھول چکی تھیں برلاس کی سانسیں بھی بھاری
ہو رہی تھیں وہ تیز تیز سانس لیتا بے یقینی سے اسے دیکھتا
پیچھے مزید ایک قدم اٹھا گیا
ایم۔۔ سو۔۔ سوری۔۔ وو۔۔ وہ وہ میں۔۔۔ "اسے سمجھ نہیں آئی کیا
کرے اسے اپنی حرکت پر جی بھر کر شرمندگی ہو رہی تھی وہی
حالت آئرہ کی بھی تھی برلاس نے جلدی سے آگے آتے اس کا
بازو پر جھولتا دوپٹہ اتارتے ٹھیک سے اس کے سر پر ٹکایا اور
ماتھے پر بوسہ دیتے اس کی بے ہنگم ہوتی سانسوں کی روانی
درست کروائی
یہ حق میں نکاح کے بعد استمال کرنا چاہتا ہوں لل۔۔ لیکن بس

تھوڑا سا بہک گ۔۔۔"اسکا جملہ پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ آئرہ تڑپ کر اس کے فولادی سینے سے لگ گئی جسم بری طرح کانپ رہا تھا برلاس یہ دیکھ پہلے پہل تو حیران ہوا لیکن پھر شدّت سے اسے خود میں بھینچ گیا

آئی رئیلی لو ویو۔۔۔"وہ ھانپتی ہوئی دھیمی میٹھی آواز میں بولتی برلاس کی روح تک پر سکون کر گئی اسکے اظہار محبت پر اسے بے حد نرمی سے خود سے الگ کرتے اسکے سامنے ایک گھٹنا ٹیکتے زمین پر بیٹھا اور جیب سے ایک مخملی سرخ ڈبیا نکالی آئرہ اسے ہی دیکھ رہی تھی خوشی اور شرم سے چہرہ دہک رہا تھا

پسند تمہارے گھر والوں نے کیا ہے میں اب تم سے بھی پوچھتا ہوں کیا تمہیں برلاس شاہ قبول ہے۔۔۔؟آہ اسکا انداز اس قدر

خوبصورت تھا کہ آئرہ کو اس پر ٹوٹ کر بے تحاشہ پیار آیا وہ
چھلکتی آنکھیں انگلی ہی پور سے صاف کرتی سر تیزی سے ہاں
میں ہلانے لگی یہ دیکھ برلاس دل سے مسکرایا اس مخملی ڈبیا
کو کھولے اس میں رکھی ڈائمنڈ کی رنگ نکالنے لگا جس کی
مالیت کروڑوں کی تھی درمیان میں ایک بڑا پیس اور دونوں
اطراف میں جڑے چھوٹے چھوٹے سے ہیرے اتنی قیمتی انگوٹھی
دیکھ آئرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی
برلاس نے وہ انگوٹھی نکالتے آئرہ کا دودھیا نرم و ملائم ہاتھ اپنے
ہاتھ میں تھامتے اس انگلی میں پہنا دی جو سیدھی دل سے
کنیکٹ ہوتی تھی
وہ رنگ آئرہ کی انگلی میں اتنی جچ رہی تھی مانو اسی کے
خوبصورت ہاتھ کیلئے بنی ہو برلاس اسکا وہی ہاتھ دیکھتے ہی

دیکھتے اپنے لبوں سے لگاتا عقیدت سے چوم گیا

تھینکس فار کمنگ ان مائے لائف۔۔۔" کھڑے ہوتے واپس سے اسے

کھینچ کر سینے میں بھینچتے شدّت سے بولا

بب۔۔۔ باہر۔۔۔" وہ کچھ بولنے لگی تھی جب وہ مزید اسے خود

میں بھینچتے خاموش رہنے کا اشارہ کر گیا

مجھے محسوس کرنے دو کہ اب تم میری ہو صرف میری برلاس

شاہ کی محبت اور اسکے دل کی سلطنت کی اکلوتی ملکہ۔۔۔" وہ

جذبوں سے بھاری ہوتی آواز میں بولتا آئرہ کے دل کی تار بری

طرح سے چھیڑ گیا پھر کتنی ہی دیر اسے یونہی محسوس کرتے

خود سے نرمی سے الگ کرتے تھوڑی دیر وہی بیڈ پر بیٹھا اسے

ساتھ بٹھایا آج دونوں کے دل ایک الگ ہی لے پر دھڑک رہے تھے

پھر دل کی مزید کوئی گستاخی کی رائے پر اسے ڈپٹتے باہر لے

آیا نیچے راحم اور ندرت وہی انکا انتظار کر رہے تھے انہیں ساتھ
دیکھ ندرت نے دل ہی دل میں نظر اتاری انکا دھیان اس جانب
گیا ہی نہیں تھا وہ دونوں ساتھ کیسے ہوئے
انہیں اچھے سے سی آف کرتے برلاس بھی اپنی گاڑی کی جانب آ
گیا آج کا دن اسکی زندگی کا خوشیوں سے بھرا دن ثابت ہوا تھا
لیکن صرف کچھ دیر گاڑی میں بیٹھتے اس نے اپنا موبائل پھر
نکالا اور مشی کو کال کی آخر کو پورے گھر میں وہی اسکے آج
والے عمل سے واقف تھی لیکن اس نے جو بتایا وہ برلاس کے
پیروں تلے سے زمین کھینچ لے گیا اسے لگا پورا آسمان اس کے سر
پر الٹ دیا گیا ہو
بب۔۔بھائی والے کہاں ہیں۔۔۔" بمشکل اٹک کر سوالیہ پوچھا
سب ڈھونڈنے گئے ہوئے ہیں۔۔۔" آگے سے مشی کی روہانسی آواز

ابھری

ڈڈ۔۔ڈونٹ وری مل جائیں گی وہ دونوں۔۔۔"اسے تسلی دیتے
اس نے گاڑی کا رخ اب کسی اور جانب موڑا تھا

کومل اس حالت میں بھوک سے بے حال ہونے لگی تھی ایک ہی
جگہ رسیوں سے جکڑے اسکے پیٹ پر دباؤ آتا اب وہاں دھیرے
دھیرے درد بڑھنے لگا تھا وہ ڈاکٹر تھی جانتی تھی ٹینشن لینے
سے اسکے بچے پر کتنا برا اثر پڑے گا وہ لاکھ کوشش کرتی خود
کو ریلیکس رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بھوک کی وجہ
سے بے حال ہو رہی تھی
فل کچھ دیر کیلئے شاید کہیں گیا تھا وہاں ہر جانب اسکے f نو
بندے بندوقیں لئے کھڑے تھے

آ۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟کومل کو تیز تیز سانس لیتے دیکھ زمل فکر مند سی ہوتی بولی

میری۔۔۔میری طبعیت خراب ہو رہی ہے۔۔۔"وہ پھولتی سانسوں کو بمشکل نارمل کرنے کی کوشش کرتی بولی

پپ۔۔پانی۔۔۔مم۔۔مجھے پانی پینا۔۔ہے۔۔۔"پیاس کے مارے اسکا گلا خشک ہونے لگا تھا زمل نے یہاں وہاں دیکھا

بب۔۔بھائی۔۔پلیز۔۔۔پانی لادیں۔۔۔"سامنے ایک پیٹو آدمی کو دیکھتے وہ التجائیہ بولی لیکن وہ بجائے پانی لانے کے ہنس پڑا اپنے مالک کی طرح اسکی ہنسی بھی کمینی تھی

"جو س نہ لادیں تم لوگوں کو چپ کر کے بیٹھ پانی لادوں۔۔۔

وہ جاہلیت کی ہر حد عبور کرتا بولتے ہوئے زمل کو زہر سے بھی بدتر لگا

تمیز سے بات کر۔۔۔ورنہ یہی منہ توڑوادونگی۔۔۔"آہ اسکا یہ
حوصلہ دیکھ وہ آدمی سرتاپیر سیک پاہو گیا کومل درد میں
بھی اسکی بات پر مسکرادی وہ واقعی نوفل کی بات دل پر لے
گئی تھی
بڑی زبان لگ گئی یہی کاٹ کر کتوں کو کھلادونگا۔۔۔"اس آدمی
کوان دونوں کو چھونے کی اجازت نہیں تھی تب ہی دور دور
سے اپنی ہیکڑی دکھانے لگا
شٹ اپ۔۔۔پانی لے کر آ۔۔۔۔"زمل اس سے زیادہ بد تمیزی اور
تڑخ
کر بولی وہ آدمی اسکا ایٹیٹیوڈ دیکھ بری طرح سے گڑبڑا گیا اور
نہ چاہتے ہوئے بھی صاف پانی کا گلاس لے آیا لیکن زمل اور کومل
دونوں کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے

ہاتھ تیرا باپ کھولے گا کھول انکے ہاتھ۔۔۔"اسے پانی کا گلاس
لے کر خاموش کھڑے دیکھ پھر کلس کر بولی اسکا یہ روپ دیکھ
کومل اندر ہی اندر خوشی سے پاگل ہو رہی تھی
اس بندے نے کومل کا ایک ہاتھ کھولا جس سے وہ گلاس پکڑتی
ایک ہی سانس میں گٹ گٹ پی گئی اور پیتے ایک گہری سانس
لی جیسے سکون مل گیا ہو
آپ کو بھی دوں پانی۔۔۔؟ وہ آدمی اب زمل سے مخاطب تھا وہ
بھی بڑے مؤدب انداز میں کومل اب غش کھا کر گرنے والی تھی
وہ جاہل آدمی تو تڑاک سے سیدھا آپ جناب پر آگیا تھا آہ یہ
تھا سوئیگ پاشا کی بیوی کا
ہاں لے کر آؤ۔۔۔"حکم ایسے دیا جیسے وہ اسکا ذاتی نوکر ہو وہ
بندہ اور پانی لینے چلا گیا

یہ کیا تھا۔۔۔؟اس کے جاتے کومل زمل کی جانب جھکی
آپ ہی تو کہتی ہیں میں اس شخص کی بیوی ہوں جو میرے لئے
پوری دنیا تباہ کر سکتا تو بس۔۔۔اس بات پر یقین کر رہی میں
خوف زدہ ہو کر اپنے ہی کو ہرا نہیں سکتی مجھے یقین ہے وہ
آئیں گے۔۔۔"اسکے لہجے میں بلا کا اعتماد یقین اور فخر تھا جسے
بھانپتے کومل مسرور سی ہو گئی کاش اپنی جنگلی بلی کا یہ
روپ زیحال بھی دیکھ لیتا
انہیں تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ ایک دم وہی شیطان انکے
سامنے اپنا مکروہ چہرہ لئے حاضر ہو گیا ایک کمینی سی ہنسی
ہنس رہا تھا جو کومل اور زمل دونوں کو زہر لگی تھی اسے دیکھ
زمل اندر ہی اینڈ تھوڑی ڈر رہی تھی لیکن باہر سے اپنے اعصاب
تن کر بیٹھی تھی

بڑی غنڈا گردی کر رہی ہو۔۔۔"اسکی بات پر زمل کی ہیزل آنکھیں پھیلی وہ تو یہاں نہیں تھا اسے کیسے پتہ

تو تمہیں تکلیف۔۔۔"ہمت مجتمع کرتی تڑخ کر بولی اسکے انداز پر نوفل ایک گہری سانس خارج کرتے باہر کی جانب دیکھنے لگا بظاہر وہ مسکرا رہا تھا لیکن زمل کا اتنا نڈر ہونا اسکے تن بدن میں آگ لگا رہا تھا

"وہ بلیاں یاد ہیں تمہیں۔۔۔؟ وہ اندھیرا وہ خون خوار بلیاں۔۔۔

اسکی بات پر زمل کے ذہن کے پردے پر وہ بھیانک رات بری طرح سے لہرا گئی

کیوں ناں یادیں تازہ کر لیں۔۔۔کا خیال ہے۔۔۔"آہ اسکی اس بات پر زمل کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ گیا وہ اسکی کمزوری پر ہاتھ رکھ رہا تھا جہاں اسے سب سے زیادہ درد ہوتا اور اسے ہو

بھی رہا تھا

بب۔۔۔بکواس۔۔۔بند۔۔ک۔۔۔کرو" وہ اب بھی کسی زخمی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی

ہاہاہا۔۔۔زمل بے بی۔۔۔نہ میں نے پہلے بکواس کی تھی نہ اب کر رہا ہوں۔۔۔مجھے بولنے سے زیادہ یہ کام کر دکھانا زیادہ پسند ہے بولتے ہوئے ساتھ ایک آنکھ دبائی

اب تو تمہیں بھی کافی ایکسپیرینس ہو گیا ہو گا ناں اس کا۔۔"۔

شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔"اسکی بات پوری ہونے سے پہلے وہ نوفل کو پھاڑ کھانے کو دوڑی نوفل آگے آتا ایک جھٹکے میں اسکا منہ بری طرح سے دبوچ گیا یہ دیکھ کومل مزید پریشان ہوتی خود کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی

بڑی زبان لگ گئی ناں تمہیں۔۔۔آج رات اسے بھی کاٹ دونگا

۔۔جب

سب کے سامنے اس پٹھان کی عزت تار تار کرونگا اسی طرح بیڈ

پر پھینک کر تمہارے بدن کو نوچونگا اور وہ نظارہ صرف میں

نہیں پوری دنیا لائیو دیکھے گی پٹھان کی بیوی کا گورا بدن اس

کی۔خوبصورت نزاکتیں۔۔۔"نوفل کی غلیظ گھٹیا باتیں زمل کی

روح کھینچ رہی تھی وہ سانس روکے خوف زدہ سی اسے اپنے

چہرے پر غراتی دیکھتی رہی

کھول اسکے ہاتھ۔۔۔اب صبر نہیں ہو رہا۔۔۔"اسکے حکم دیتے دو

بندے آگے آئے اور اسے کھولنے لگے

ن۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں نوفل۔تت۔۔۔تم۔۔ایسا نہیں کر سکتے

۔۔۔"کومل

خود کو چھڑانے کی لاکھ کوشش کرتی اس سے منت کرتے ہوئے
بولی
کر تو تمہارے ساتھ بھی سکتا ہوں لیکن یہ بچہ نہ ہوتا تو مزہ
بھی آتا خیر اسکا بھی انتظام کر لونگا فلحال ذرا اس پٹھانی
کے بدن سے اپنی پیاس بجھالوں۔۔۔" وہ زمل کے کھلتے اسے
کھینچ کر گھسیٹتا ہوا وہاں سے لے جانے لگا یہاں کوئی بھی
ایسی جگہ نہیں تھی جہاں بیٹھا بھی جا سکے تب ہی اس نے
زمل کو دھکا دیتے نیچے فرش پر جا گرایا وہ پھٹی پھٹی نظروں
سے اسے دیکھتی پیچھے کھسکنے لگی وہ شرٹ کے بٹن کھول
رہا تھا زمل کو وہ رات یاد آرہی تھی آہ وہ پینک کر رہی تھی
عنقریب خوف اور ذلت سے اسکا دل بند ہونے والا تھا اس سے
پہلے اسکے کانوں میں اس شخص کے الفاظ گونجے

آج کے بعد تمہاری طرف اٹھنے والی آنکھ میں نکال دونگا تمہیں"
چھونے والا ہاتھ جڑ سے اکھیڑ دونگا۔۔۔" یہ الفاظ یاد آتے زمل
آنکھیں بند کرتی گہرے سانس لینے لگی
چھو کر دکھا۔۔۔" وہ آنکھیں بند کئے سپاٹ لہجے میں بولی نوفل
کا شرٹ کے بٹن کھولتا ہاتھ رکا اسے ایک پل کیلئے سامنے ڈری
سہمی زمل نہیں خود پاشا بے لگا تھا آہ وہ ایک پل کیلئے ڈر چکا
تھا لیکن ظاہر کئے بنا وہی زمین پر بیٹھتے اسکا منہ ایک بار پھر
دبوچا اسکی فولادی انگلیاں پوری شدّت سے زمل کے نازک جبڑوں
میں گڑھی پورے بدن میں درد کی شدید لہر دوڑ اگئ
یہ بے خوف ہو کر تم اپنی عزت کے ساتھ ساتھ جان بھی گنوا دو
گی۔۔۔اپنے دو چھوٹے چھوٹے بچوں کا سوچو ذرا۔۔۔کیا گزرے گی
ان پر جب بڑے ہو کر وہ یہ سنیں گے کہ انکی ماں کا اتنا برا ریپ

ہوا تھا کہ وہ اس دنیا سے ہی چل بسی۔۔۔"اسکی باتیں زمل کی
روح جھنجھوڑ رہی تھی

بب۔۔۔بکواس۔۔۔بب۔۔بند کرر۔۔۔تت۔۔۔تجھے جو۔۔کرنا
۔۔۔ک۔۔کر

وہ اب بھی ہمت نہیں ہاری تھی

یہ دیکھ نوفل اسے ایک جھٹکے میں چھوڑتے پیچھے ہٹا
کرونگا۔۔۔رکو۔۔۔پہلے جو تمہارے خان کو دھمکی دی ہے وہ تو
پوری کردوں۔۔۔"کہتے وہ فون نکال کر اسکی سکرین پر تیزی
سے انگلیاں چلانے لگا زمل حیرت اور سوالیہ نگاہوں سے اسے
دیکھ رہی تھی جب اسکی بے چینی سمجھتے وہ شیطانی
مسکراہٹ مسکراتا اس کے قریب ہی فرش پر بیٹھ گیا اور
سکرین پر چلتی ویڈیو اسے دکھانے لگا جہاں وہی بھیانک رات

تھی جس میں وہ درندہ اسکے بدن کو نوچ رہا تھا یہ سب پھر
سے دیکھ زمل کی آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہنا شروع
ہو گیا ویڈیو آگے بڑھتی گئی اور زمل کی جان قبض کرتی گئی
وہ سانس روکے وہ سب فق پڑتے رنگ کے ساتھ دیکھ رہی تھی
اسکی حالت ایسی تھی مانو کسی نے اس کے بدن پر کھولتا تیل
ڈال دیا ہو
اب رکو۔۔۔اسے ہم ڈارک ویب پر ڈالتے ہیں اور ٹائٹل دیں گے دی
پٹھانس ہاٹ وائف۔۔۔" اسکے لہجے میں ہوس چیخ چیخ کر بول
رہی تھی
نہیں۔۔۔ نہیں رکو۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ سے فون چھیننے لگی تھی
لیکن جسم سے طاقت جیسے ختم ہو رہی تھی دیکھتے ہی
دیکھتے اس نے سچ میں وہ ویڈیو ایک پورن سائٹ پر اپلوڈ کر

دی اسی ٹائٹل کے ساتھ یہاں بس تھی زمل کی اسکی سانسیں
اٹکنے لگی تھی وہ کھینچ کھینچ کر سانس لینے کی کوشش کر
رہی تھی لیکن اس وقت اسکا دل اور پھیپھڑے بری طرح سے
ناکام ہونے لگے تھے ذلت اسکی جان لے رہی تھی وہ دل ہی دل
میں مرنے کی خواہش کرتی جینے کی تمنا چھوڑ رہی تھی
اب دیکھنا کمینٹس آئیں گے ہاٹ بے بی ذرا پورا پردہ ہٹاؤ ناں
کچھ دکھ نہیں رہا صحیح سے۔۔۔" کہتے اسکا شیطانی قہقہہ
پوری بلڈنگ میں گونج اٹھا تھا
یا پھر میرے لئے آئے گا کمینٹ برو۔۔۔ تھوڑا ٹھیک سے سی۔۔۔ کس
کرو کیا کر رہے ہو بچی تڑپ رہی ہے۔۔۔" ساتھ ایک آئی برو مٹکائی
زمل خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی مدھم مدھم سی
سانسیں لے رہی تھی ذلت کی تکلیف کیا ہوتی ہے یہ اسے آج پتہ

چل رہا تھا رہی سہی کسر وہ اس ویڈیو کو ایڈٹ کر کے کر چکا
تھا وہاں اب کوئی چھوٹی بچی نہیں بلکہ بھرے بھرے گداز بدن
والی زمل تھی اٹھارہ سالہ لڑکی
وہ اسکی بگڑتی حالت دیکھ اندر تک پر سکون ہو گیا تھا
پھر پتہ ہے کیا ہو گا تمہارا وہ پٹھان شوہر غیرت کا پیکر اپنی ہی
بندوق سے خود کو گولی مار لے گا ٹھا۔۔۔۔ہ۔ہاہاہاہاہا۔۔۔" وہ
پاگلوں کی طرح ہنستا جا رہا تھا اس وقت اسکی حالت کسی
پاگل خانے سے بھاگے ہوئے پاگل کی مانند لگ رہی تھی وہ سائکو
تھا بہت بڑا اس سے پہلے زمل بے جان ہوتی زمین بوس ہوتی اس
کے موبائل پر ایک نوٹیفیکیشن آیا زمل کی نظر زمین پر پڑے اس
کے موبائل پر گئی جہاں میسج تھا
یور اپلوڈڈ ویڈیو ہیز بین ڈیلیٹڈ "نوفل ایک ہی جست میں اس

کے آگے سے موبائل اٹھاتے دیکھنے لگا زمل کے ساتھ ساتھ اسے
بھی جھٹکا لگا تھا اس نے کوئی ایرر سمجھ کر پھر سے اپلوڈ کی
وہ پھر ڈیلیٹ ہو گئی تیسری چوتھی پانچویں چھٹی وہ کرتا
گیا اور ہر بار وہی نوٹیفیکیشن اسکا منہ چڑاتا یہ دیکھ جیسے
زمل کی اکھڑتی سانسیں بحال ہونے لگی تھی اسکا رکا ہوا دل ایک
دم دھڑکنا شروع ہو گیا تھا جسم میں جیسے طاقت واپس آگئی
تھی وہ جانتی تھی یہ کیوں ہو رہا تھا وہ آگیا تھا اس ڈیول کے
مقابل وہ بیسٹ جس کا انتظار اسے شدّت سے تھا ایسے کیسے
ممکن تھا وہ اس پٹھان کی عزت ہو اور اسے کوئی ایسے تار تار
کر دے زندہ نہ زمین میں گاڑھ دے وہ
اس بار زمل ہنسی تھی اور پوری قوت سے ہنسی تھی نوفل اسے
بے یقین اور حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا

تو تو گیا۔۔۔ چچچچ۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔"اب وہ پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی نوفل اندر تک سلگتا کبھی اپنے فون کو دیکھتا کبھی اسے

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی آخر ویڈیو ڈیلیٹ کیسے ہو رہی تھی بار بار کی کوشش کرنے پر بھی ناکامی مل رہی تھی آخر میں اس کا اکاؤنٹ ہی آٹو میٹیکلی اڑ گیا یہ دیکھ نوفل کو حیرت کا ایک بہت بڑا جھٹکا لگا تھا اس نے اسی پل کسی کو فون ملایا رات کے دو بج رہے تھے شاید مقابل سو رہا تھا تب ہی مسلسل رنگنگ کے بعد کہیں جا کر کال اٹھائی گئی

مجھے آپ کی ضرورت ہے۔۔۔"انکے کال اٹھاتے سپاٹ لہجے میں بولا اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری ہیلپ کرونگا۔۔۔"مقابل

شاید نیند میں خلل پیدا ہونے کی وجہ سے برہم ہوئے تھے

کیونکہ میں جانتا ہوں آپ بھی پاشا سے اتنی ہی نفرت کرتے ہیں

جتنی میں اور اگر آپ کو اسے ختم کرنے کا ایک بھی موقع ملے

آپ اس موقعے کو نہیں گنوائے گے۔۔۔"آہ وہ سچ کہہ رہا تھا

مقابل سیدھے ہوتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے

بولو کیا کرنا ہے۔۔۔"اب کی بار انکی آواز بھی سپاٹ تھی جس کی

موت طے ہو جائے وہ سبب بنانے کیلئے آدھی رات کو بھی جاگ

جاتے ہیں

نوفل نے تھوڑی دیر پہلے والا سارا واقعہ انکے غوش اتارا جسے

سنتے انکے ماتھے پر پہلے شکنیں ابھری اور پھر ہونٹوں پر

مسکراہٹ سجی

وہ آگیا ہے اب بچو اس سے۔۔۔"انکی بات پر نوفل کا دل دھک سے

رکا نجانے کس خوف کے تحت اس نے یہاں وہاں دیکھا مانو وہ
بیسٹ ابھی اسکے سامنے آجائے گا
مجھے ڈر نہیں ہمت چاہیے میرا پلان سنیں۔۔۔" کہتے وہ ساری
پلاننگ بتاتا چلا گیا جسے سن کر مقابل پہلے تھوڑا متذبذب
ہوئے لیکن واقعی یہ شاید آخری موقع تھا ان کے پاس اپنے سارے
بدلے لینے کا
اوکے آدھے گھنٹے تک کام ہو جائے گا۔۔۔" کہتے انہوں نے کال بند
کر دی اور بیڈ سے اترتے روم سے باہر آگئے اب وہ کوئی اور نمبر
ملا رہے تھے
نوفل نے دوسرا اکاؤنٹ بنایا اور وہی ویڈیو اپلوڈ کر کر دیکھی
اس بار پہلی کوشش پر ہی اکاؤنٹ ڈیلیٹ ہو گیا تھا جس سے
اسے اندازہ ہو گیا تھا یہ واقعی وہی بیسٹ کر رہا تھا وہ اسکی

سوچ سے زیادہ تیز تھا اس نے غصّیلی نظروں سے قہقہے لگاتی
زمل کو دیکھا اسکے چہرے کا اطمینان نوفل کے تن بدن میں آگ
لگا گیا ایک جھٹکے میں فون وہاں کھڑے کئے گئے لوہے کے پلر
پر پوری قوت سے دے مارتے اسکے پل میں دو ٹکڑے کر دیے اور
غراتا ہوا زمین پر بیٹھتے زمل کے بال گدی سے پکڑ کر دبوچتا بری
طرح سے پیچھے کی جانب سر کو جھٹکا دے گیا وہ باساختہ
درد کے مارے کراہ کر رہ گئی
مجھے تمہاری آنکھوں میں خوف چاہئے وہی خوف جو میرے لئے
ہوتا تھا ڈرو مجھ سے۔۔۔" وہ دیوانہ وار اسکے چہرے پر جھکا
پوری قوت سے غرایا وہی زمل اسے اپنے چہرے کے اتنے قریب
دیکھ حقارت سے نظریں پھیر گئی اسکا یہ عمل دیکھ نوفل مزید
طیش میں آتا اتنی زور سے بالوں کو جھٹکا دے گیا کہ اس بار

زمل کے منہ سے باقائدہ چیخ نکلی تھی

آہ۔۔۔"وہ بری طرح سے کراھتی اپنے بال چھڑانے کی کوشش کرنے

لگی لیکن وہ اس سے زیادہ طاقتور تھا

میں نے کہا مجھ سے ڈرو۔۔۔"اسے نہ ڈرتے دیکھ وہ پھر اسکے منہ پر دھاڑا لیکن زمل نے اس بار بجائے منہ موڑنے کے سیدھا اس کے منہ پر تھوک دیا

یہ ہے تمہاری اوقات۔۔۔اور تم سے ڈرتی ہے میری جوتی۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں سے اسکا اپنے بالوں پر گرفت والا ہاتھ پکڑے ایک زخمی شیرنی کی طرح غرائی عشق بھی کبھی ہارا ہے؟سامنے ایک لڑکی نہیں بلکہ بیسٹ کا وہ عشق تھا جسے اس نے بے حد پیار اور محبت سے حاصل کیا تھا اتنے دن کی محبت ایک جھٹکے

میں کیسے ہار جاتی

تمہاری اتنی ہمت۔۔۔"زمل کا عمل نوفل کے اندر آگ کے مزید شعلے بھڑکا گیا وہ ایک ہی جست میں اٹھتا اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کرتے اسکا سر پوری قوت سے وہاں موجود لوہے کے پلر میں مار گیا ضرب اتنی زور سے لگی تھی کہ زمل کے منہ سے درد بھری چیخ کے ساتھ ساتھ سر سے خون کا پھوارہ پھوٹتے پل میں پورا چہرہ خون سے تر کر گیا اس وقت زمل کو پوری بلڈنگ گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامے بے اختیار فرش پر بیٹھتی چلی گئی دماغ سن تھا ہر چیز دھندلاتی ہوئی نظر آ رہی تھی اور کانوں میں صرف ایک سٹی کی آواز گونج رہی تھی نوفل اسکے سامنے فرش پر بیٹھا کیا بول رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

ایک خون کا قطرہ اسکی لمبی پلکوں پر اٹک کر ٹپکتا اسکے ہاتھ
پر گرا کچھ دیر لگی تھی اسے نارمل ہونے میں وہ ہمت کرتی پھر
سے ہوش میں آنے لگی

ہ۔۔۔ہاں۔۔۔مم۔۔۔میری۔۔۔۔ا۔۔اتنی۔۔ہ۔۔ہمت۔۔۔تت
۔۔۔تو۔۔۔کر

جو۔۔۔ک۔۔۔کر۔۔نا۔۔۔ہے۔۔۔"وہ زخمی شیرنی ہمت نہیں ہار
رہی
تھی اس کا اتنا نڈر ہونا نوفل کی آدھی طاقت زیر کر چکا تھا
وہ پھر اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کر گیا
تم جانتی ہو اس خوف زدہ زمل کو حاصل کرنے کیلئے میں کیا
کیا کیا ہے۔۔۔بتاؤں۔۔۔؟زمل کے بال پیچھے کھینچتے دھیمی آواز
میں غرایا تکلیف زمل کے چہرے پر صاف عیاں تھیں

اس احمد کو اسکی آنکھیں دلانے کیلئے جس کی آنکھیں لی اس
کا قتل کیا۔۔۔اس ڈاکٹر کا قتل کیا جس نے میرے ساتھ مل کر اس
کی آنکھیں نکلوائی اسکی بیوی بیٹی کو مار دیا تاکہ اس ڈاکٹر
" کے پیچھے کوئی نہ بچے اسکی موت کی رپورٹ کروانے والا۔۔۔
وہ اتنے فخر سے بتا رہا تھا مانو ابھی وہ اسے تمغہ امتیاز سے
نوازے گی زمل اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھتی رہی
"اس کو مل سے افئیر چلا یا تم تک آنے کیلئے۔۔۔۔
ہر بار پولیس کو میں بھیجتا تھا اور نام جیلانی کا آتا تھا اسکی
بیٹی سے شادی کرنے کو تیار ہو گیا تمہارے لئے۔۔۔" یہاں زمل کو
حیرت کا بہت بڑا جھٹکا لگا تھا یہ اتنا کمینہ تھا کہ اسکے گھر
کی ہر عورت کے پیچھے پڑ گیا

تم۔۔۔تم۔۔۔نہیں جانتی۔۔۔تمہیں پانے کیلئے میں۔۔۔نے کتنے
بڑے
بڑے رسک لئے تم۔۔۔تم۔۔میرا چائلڈ ہڈ پیار ہو زمل۔۔۔اس منور
نے
تم پر نظر رکھی تھی اسے بھی مار دیا میں نے۔۔۔۔"آہ زمل کو
اسی پل یاد آیا تھا یہی تو وہ کیس تھا جس میں اسکے ہبی کو
پھانسی دینے کیلئے احتجاج کیا جا رہا تھا مطلب زیحال بے
قصور تھا اس نے نہیں مارا منور کو یہ سوچ کر ہی زمل کی
آنکھوں میں ٹھہرا پانی لائنوں کی صورت میں بہتا کان کی لو
میں جذب ہو گیا
سالہ میری محبت پر نظر رکھ رہا تھا۔۔۔اسے تو مار دیا لیکن
تم۔۔۔تم۔۔۔اس بار اس پاشا کو خود پسند کر رہی ہو۔۔۔میں کیسے

اسے۔۔۔ ختم کر۔۔دوں۔۔۔ کر۔۔دیاتو۔۔۔تو۔۔۔تم پھر۔۔ بھی
دل۔۔سے
میری نہیں ہو گی۔۔۔ہے ناں۔۔۔" وہ پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا زمل
بس بہتی آنکھوں سے دیکھتی رہی اس وقت وہ دماغی توازن
کھو چکا تھا جس طرح وہ بات کر رہا تھا زمل کو اس سے بے
اختیار خوف محسوس ہوا
اس نے اپنے بندے کا موبائل لیا اور زمل کی ویڈیو بنانی شروع
کی اسکا خون سے لت پت چہرہ اور بکھرے بال خاص طور پر
ٹھیک سے کیمرے میں ریکارڈ کرتے زیحال کے نمبر پر سینڈ کر دی
زمل اسے یہ سب کرتی دیکھ رہی تھی وہ ساکت تھی بلکل
واٹسپ پر زیحال کی ڈی پی دیکھ اسکے دل نے دھاڑیں مار کر
رونا چاہا لیکن نہیں وہ ہمت نہیں ہار سکتی تھی وہ اندر ہی اندر

وہی ڈری سہمی چھوٹی سی زمل تھی لیکن باہر سے وہ پاشادا
بیسٹ کی بیوی تھی تنے اعصاب سپاٹ چہرہ بے خوف آنکھیں
نڈر ایک دم
یہ ویڈیو بھیج کر اپنا انجام اور بھی بھیانک پائے گا تو۔۔۔"زمل
کے زخمی لہجے کو محسوس کرتے وہ ایک پل کو ڈر گیا ڈر اس
کے چہرے پر صاف عیاں تھا لیکن۔۔۔ لیکن نہیں وہ ڈر نہیں تھا وہ
ہنسنے لگا اور ہنستا ہی چلا گیا یہاں تک کہ اسکی آنکھوں میں
پانی جمع ہونے لگا زمل کو اسکے ذہنی توازن کے بگڑ جانے پر اب
یقین آنے لگا تھا وہ جواب پلان کر چکا تھا اسکے بعد وہ شاید
کہیں اور پہنچنے کے قابل بھی نہ رہتا

پامیر اور یاقوت بندوں کو لئے الگ الگ جگہوں پر پھیل چکے تھے

وہ کمینہ لوکیشن بھی آف کر چکا تھا جس سے اسے ٹریس کر
پانا مشکل ہو رہا تھا اتنا کنفرم تھا وہ کشمیر سے باہر جا چکا ہے
ورنہ اب تک ہاتھ لگ چکا ہوتا تب ہی اب انکا رخ واپس سے لاہور
کی جانب تھا رات کو ٹریفک دن کی نسبت کم تھا لیکن اتنا بھی
نہیں تب ہی یاقوت کے نمبر پر کسی انجان نمبر سے کال آنے لگی
یاقوت نے جھٹ سے کال ریسیو کر لی مقابل نے اسے جو خبر
سنائی تھی اسے سنتے یاقوت کے ماتھے پر ناگواریت اور پریشانی
کی شکنیں ابھرنی شروع ہوئی خون ایک دم 60° پر کھولنے لگا
اس نے جھٹ سے کال بند کی اور برلاس کو کال ملائی وہ بھی
جیسے اسکی کال کا منتظر تھا فوراً سے پک کر گیا
پولیس کو آرڈر دیا گیا ہے پاشا کو انکاؤنٹر کرنے کا۔۔۔"اسکی بات
سنتے برلاس کے قدموں تلے جیسے زمین نکل گئی ہو وہ ساکت

ہو گیا سانس روکے سامنے سکرین کو دیکھنے لگا

کہاں ہیں بھائی انہیں کہو وہی رہیں کہیں نہ جائیں۔۔۔راستے میں

ہر جگہ پولیس کی بھاری نفری کھڑی ہے۔۔۔"اسکی اگلی بات

ساکت بیٹھے برلاس کا خون خشک کر گئی اس نے بے ساختہ

سانس لینے کی کوشش کی

وو۔۔وہ۔۔ا۔۔ابھی۔۔ تھوڑی دیر پہلے۔۔ نکلیں۔۔۔ہیں۔۔۔"آہ

یہ ہوا

تھا یا قوت پر دھماکا

کیا۔۔۔کہاں گئے ہیں کچھ بتایا۔۔۔؟تابڑ توڑ سوال کیا

ن۔۔۔نہیں۔۔۔بس موبائل پر کچھ دیکھا اور نکل گئے۔۔۔"وہ آئرہ

سے ملنے کے بعد سے اسی کے پاس آ گیا تھا سسٹم ہیک بھی اسی

نے کیا تھا تینوں بھائیوں کی محنت اسکی پڑھائی پر آج کام آئی

تھی وہ سب سے چھوٹا تھا لیکن عین وقت پر بازی بھی یہی
پلٹ گیا تھا

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔انکو نہیں جانا چاہئے۔۔۔روکنا چاہیے تھا ناں
تمہیں

یاقوت اب برلاس پر دھاڑ رہا تھا نہ محسوس طریقے سے اس
کی گاڑی کی سپیڈ اوور ہو رہی تھی

میں۔۔۔کیا کرتا۔۔۔ نجانے کیا دیکھا موبائل پر۔۔۔وہ چلے گئے
"۔۔۔

تو تم یہاں۔۔۔(گالی) کر رہے ہو۔۔۔" برلاس نادم ہوتا سر جھکا گیا
اسے جانا چاہئے تھا لیکن وہ نہیں گیا

انہیں فون کرو۔۔۔وہی اس فورس کو روک سکتے ہیں کرو فون
ابھی۔۔۔"اسکے اگلے حکم پر برلاس کا سر ایک دم اوپر اٹھا

آنکھیں پھیل کر سکڑی

"بھائی جان سے ماردیں گے۔۔۔ ہمیں۔۔۔

شٹ اپ جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔ اگر پاشا کو کچھ ہو گیا تو میں

تمہیں ہم سب کو خود ختم کر دونگا۔۔۔" اسکا پارہ سوا نیزے پر

تھا برلاس نے لب کاٹتے کال کٹ کی اور کانپتے ہاتھوں سے ایک

نمبر ڈائل کیا اسکا دل نارمل سپیڈ سے زیادہ دھڑک رہا تھا سانس

وہ جیسے اب بھی کھینچ کھینچ کر لے رہا تھا

مقابل کال دوسری کی رنگ پر پک کر گیا

ضرورت ہے آپ کی۔۔۔" انکے کال اٹھاتے بھیگے لہجے میں صرف

اتنا ہی بول پایا

تمہیں یا اسے۔۔۔؟ مقابل کا لہجہ کسی بھی جذبے سے عاری تھا

انہیں۔۔۔" ایک لفظی جواب اور مقابل بیڈ سے اٹھ کھڑے ہوئے

کہاں ہے وہ۔۔۔"سوالیہ پوچھا برلاس انہیں سب بتاتا گیا ساتھ
اپنی آنکھوں میں امڈ آنے والا نمکین پانی انگلی کی پور سے صاف
کیا مقابل دم سادھے اسے سنتے گئے اسکی بات پوری ہوتے بنا کچھ
کہے وہ کال بند کر گئے برلاس نے فون کی سکرین چمکتی دیکھی
اور دھپ سے واپس کرسی پر ڈھے گیا
آنے والی قیامت سے وہ واقف تھا ایک لمبی سانس خارج کرتے وہ
کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا زمل اور کومل کی چھوٹی سی
غلطی کیا سے کیا کروانے جا رہی تھی

پولیس کی سو سے زائد گاڑیاں راستے میں حائل تھیں سارے
حولدار ہاتھوں میں بندوقیں پکڑے بے صبری سے اسکے آنے کا
انتظار کر رہے تھے جسے مارنے کا خواب انکی مرنے کی آخری

خواہش بن گیا تھا یہ نوفل کا پلان تھا اس نے جان بوجھ کر اپنی
لوکیشن آن کر کر وہ ویڈیوز یحال کو بھیجی جانتا تھا وہ پٹھان
اپنی بیوی کی یہ حالت دیکھ حواس کھو دے گا اسے کوئی ہوش
نہیں رہے گا اور نکل آئے گا اکیلا اور اسے اکیلا ہی مارنا تھا وہ
چاہ کر بھی اتنی بھاری نفری کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا سارے
بے چین تھے کورٹ سے جعلی آرڈر جیلانی نے دلوایا تھا سیدھا
انکاؤنٹر کرنے کا اتنی دفع منہ کی کھا کر بھی آخری بار انہوں نے
بھی کوشش کر لی بنا اپنا انجام سوچے
اس سے پہلے پاشا کی گاڑی آتی سامنے سے ایک بڑی سی قطار
میں بلیک رینج روور آتی دکھائیں دی انکی تعداد پولیس والوں
سے کئی زیادہ تھی جتنی سپیڈ میں وہ آ رہی تھیں عین ممکن
تھا کہ پولیس والوں سمیت انکی گاڑیاں بھی اڑا جاتی نہیں یہ

پاشا کے بندے نہیں تھے یہ اس سے اوپر کی طاقت تھی جو
دیکھتے ہی دیکھتے انکے قریب فل سپیڈ میں آ رہی تھیں تب ہی
سارے پولیس والے اپنی اپنی بندوقیں سمبھالتے جلدی سے دوڑ
لگاتے ایک جانب ہوتے چلے گئے وہی سیاہ رنج روور انکی ناکا
بندی ہوا میں اڑاتی راستہ چیرتی ہوئی نکلتی چلی گئیں یہ دیکھ
سب کے حواس باختہ ہوئے تھے دو پولیس کی گاڑیاں بھی انکی
اوور سپیڈ کی زد میں آتی ہوا میں اڑتی میلوں دور جا گری تھیں
نہیں یہ پلان کا حصّہ نہیں تھا وہ پھر سے فلاپ ہو چکے تھے
آئی جی نے جھٹ سے جیلانی کو کال ملائی اور یہاں ہونے والی
صورتحال بتائی جسے سن کر جیلانی کے ہاتھوں کے طوطے اڑے
تھے
کون ہیں یہ لوگ۔۔۔؟ کیونکہ پاشا کے بندے اتنی جلدی نہیں پہنچ

سکتے تو پھر یہ کون ہیں۔۔۔۔۔"وہ تقریباً حلق کے بل دھاڑے تھے

اصل صدمہ تو خود کی عقل پر ہوا تھا کیا سوچ کر آدھی رات کو

اٹھ کر اس شیطان کی باتوں میں آئے بیٹھے بٹھائے اپنی موت کو

دعوت دے دی

آگے سے آئی جی کے نام بتانے پر جیلانی کو ایک دم سہارے کی

ضرورت پڑی تھی انہیں اپنے آس پاس آکسیجن کی کمی

محسوس ہوئی تب ہی صبا بیگم انکی آواز سنتے نیچے آئی تھیں

گھر کے باقی ملازم بھی اکٹھے ہونے شروع ہو چکے تھے

آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟انکے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ وہ فکر

مند

سی بولی جب جیلانی نے حواس باختہ سی نظریں ان پر ڈالی

ہاتھ میں پکڑا فون اور ہاتھ دونوں کانپ رہے تھے

بتائیں ناں کیا ہوا آپ۔۔کو آپ۔۔کی طبعیت ٹھیک ہے ناں

۔۔۔"انہیں

کچھ نہ بولتے دیکھ وہ مزید فکر میں مبتلا ہوئیں

مم۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے چھپاؤ کہیں۔۔وو۔۔۔وہ آ۔۔رہا ہے۔۔۔وو

۔۔وہ

مجھے۔۔۔مجھے مار دے گا۔۔۔"انکی حالت غیر ہوتی دیکھ صبا

پھولن (انکی ملازمہ) کو آواز دینے لگیں

پھولن جلدی پانی لاؤ۔۔۔"جیلانی کا بازو تھامتے انہیں سہارا دے

کر صوفے تک لائیں اتنے میں پھولن ماسی پانی بھی لے آئی تھیں

جیلانی نے کانپتے ہاتھوں سے گلاس پکڑتے ایک ہی سانس پی

گئے پھر گہری سانس لیتے انہوں نے وہی صوفے کی پشت سے

ٹیک لگاتے آنکھیں موندی لیکن اسی پل سامنے اس بیسٹ کا چہرہ

نظر آتے وہ پھر سے پٹ سے آنکھیں کھولے ہونقوں کی طرح صبا
کو دیکھنے لگے اس وقت وہ جتنا اپنی عقل پر ماتم کرتے کم تھا
ایک سائکو انسان کی فلاپ پلاننگ میں آکر اپنا کتنا بڑا نقصان
وہ کر چکے تھے اسکا اندازہ انہیں بخوبی ہو گیا تھا

کومل بھوک اور درد سے بے حال ہوتی باقائدہ چیخنے لگی تھی
لیکن سب اسکی چیخوں پر کان لپیٹے کھڑے تھے کسی کو اسکے
درد سے تکلیف نہیں ہو رہی تھی سب بے حس بنے کھڑے تھے
نوفل زمل کو لئے اوپر والے فلور پر آگیا تھا جہاں وہ زمین پر گم
سم سی بیٹھی تھی جب کہ وہ یہاں وہاں چکر کاٹتا بے چینی سے
جیلانی کی کال کا انتظار کر رہا تھا کچھ ہوا ہوتا تو آتی کال

چلو جب تک خوش خبری آتی ہے تب تک تھوڑا مزہ کر لیتے ہیں
کہتے وہ زمین پر زمل کے قریب ہوتا گھٹنوں کے بل بیٹھا اسے
اپنے اتنے قریب آتے دیکھ وہ تھوڑی سی پیچھے کی جانب
کھسکی یہ دیکھ نوفل کے جبڑے بھنچے اس نے اپنی انگلیاں
اسکی نازک سی بازو میں زور سے گاڑھتے اپنی جانب کھینچا
اور تھوڑی مزید پیچھے ہوئی تو اسی بلڈنگ سے دھکا دے
دونگا۔۔۔" وہ طیش میں سیدھا اسکے منہ پر گرایا تھا لیکن زمل
جو ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی ایک دم ہنسنے لگی اور ہنستی
چلی گئی

ہاہاہاہا۔۔۔ کیا۔۔۔ تو کر کیا رہا ہے۔۔۔؟ اب تک صرف دھمکیاں ہی
دی ہیں کر کچھ پایا نہیں۔۔۔ جو خوف تو میری آنکھوں میں
دیکھنا چاہتا تھا وہ خوف مجھے تیری آنکھوں میں نظر آرہا ہے

بزدل۔۔۔"حقارت سے بولتی گویا اسکی پوری سلطنت پر تمانچہ
مار گئی اسکی ہمت بڑھتی دیکھ نوفل کا خون کھول اٹھا اس نے
اسکی شیطانیت کو للکارا تھا اس نے زمل کے بال مٹھی میں اتنی
زور سے جکڑے تھے کہ زمل کو لگا تھا آج بالوں سمیت اسکے سر
کی خال بھی ادھڑ جائے گی درد کے مارے گرم سیال خاموشی
سے بہتا بالوں میں جذب ہوا
بولنا دوبارہ جو ابھی کہا۔۔۔"اسکے بال دبوچ کر کھینچتے اسکے
منہ پر غرایا آنکھیں اتنی سرخ تھیں مانو ان میں خون اتر آیا ہو
بب۔۔۔بزدل۔۔۔خ۔۔خانزادہ۔۔۔"اسکی اتنی جرات پر نوفل
شدید
غصّے کے عالم میں لال بھبھوکا ہوتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے
ایک جھٹکے میں زمل کی شرٹ پھاڑ گیا چرر کی آواز زمل کے

کانوں میں گونجتی گویا اسکی روح تک کھینچ گئی

یہ۔۔۔ بزدل۔۔۔ایبٹ۔۔۔بتائے گا تجھے۔۔۔" کہتے وہ سب کے سامنے

اسے زمین پر دھکا دیتے سیدھا اسکی گردن پر جھکا زمل چیختی

اپنے نازک ہاتھوں سے اسے پیچھے دھکیلنے لگی لیکن وہ نازک

جان تھی بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی آنکھوں سے گرم سیال

بہہ رہا تھا اس سے پہلے نوفل کے ہونٹ زمل کے وجود کو ناپاک

کرتے اسکا ایک بندہ حاضر ہوا ہاتھ میں بوفل کا لیپ ٹاپ تھا

بوس آپ کے لئے ایک پیغام آیا ہے۔۔۔" اسکی آواز پر نوفل ایک ہی

جست میں زمل کو چھوڑتے پیچھے ہٹا جو اسکے ہٹتے بری طرح

سے کانپتی اپنی شرٹ کا کونا پکڑتی خود کو چھپانے لگی سب

کا شدّت سے زمین میں گڑھ k کے سامنے اپنی حالت سوچ کر اس

جانے کا دل چاہا

نوفل کو لیپ ٹاپ کی سکرین پر چلتی ویڈیو دیکھ رہا تھا سامنے چلتی ویڈیو دیکھ اس پر گویا قیامت ڈھے چکی تھی اسکی سرخ آنکھیں پھٹتی چلی گئیں اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا جو تھوڑی دیر پہلے اس نے کسی اور کی بیوی کے ساتھ کیا تھا سامنے چلتی سکرین پر اسکی جڑواں بہن کے ساتھ ہو رہا تھا نوفل کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی

تب ہی اسی بندے نے اسے موبائل پکڑایا جہاں پہلے سے کال چل رہی تھی نوفل نے جھپٹ کر وہ موبائل لیا اور کان سے لگایا

کیسا لگا سرپرائز۔۔۔" مقابل کی خوبصورت آواز اسے اس وقت زہر سے بھی بدتر لگی اصل جھٹکا جو اسے لگا تھا وہ یہ کہ

وہ آواز پاشا کی نہیں تھی اور نہ ہی یاقوت اور پامیر کی پھر

کون تھا چو تھا بندہ

کون ہے تو۔۔۔" وہ پورا زور لفظوں پر دیتے حلق کے بل دھاڑا

رشتے میں تیرا باپ۔۔۔" مقابل مطمئن سا نوفل کے پورے تن کو

کسی سلگتی بھٹی میں دھکیل گیا

دیکھ سمپل سی بات ہے۔۔۔ تیری بہن کو منع کیا تھا اس برلاس

"شاہ سے نہ ملے اور یہ اس سے منگنی کر آئی اب بھگت رہی ہے۔۔

آہ مقابل اسکا کوئی نیا دشمن تھا وہ کیسے سوچ سکتا تھا کہ

پاشا یا اسکے بھائی اس کی طرح گر جائیں گے اور گھر کی بہن

بیٹیوں پر حملہ کریں گے

اب یہ میرے پاس رہے گی تا عمر۔۔۔" اسکی اگلی بات نوفل کو ایک

دم ہوش میں لائی

بکواس بند کر۔۔۔۔ کمینے۔۔۔ میری بہن کو ہاتھ بھی لگایا تو جان لے

لونگا تیری۔۔۔"اسکی دھاڑ سنتے مقابل کچھ دیر خاموش ہوا

پھر ایک دم اسکا قہقہہ گونجا

ابے ہٹ۔۔۔پہلے مجھ تک پہنچ۔۔۔"کہتے وہ کال کٹ کر گیا نوفل

نے سفید پڑتے رنگ کے ساتھ کانپتے ہوئے اسی موبائل پر اپنے

باپ کا نمبر ملایا آگے سے اپنی ماں کی رونے کی آواز سنتے وہ

اسی لوہے کے پلر سے بے اختیار سہارا لیتے کھڑا رہ گیا اتنی جلدی

مکافات اسے پکڑ لے گا اسکا اندازہ شادی نہیں تھا اسے زمل دور

بیٹھی اسکی باتیں سن رہی تھی اسے سمجھنے میں تھوڑی دیر

لگی تھی لیکن سمجھ آتے اسے بھی جھٹکا لگا تھا نہیں وہ بہت

معصوم تھی وہ اس شیطان کے گناہوں کی بھینٹ نہیں چڑھ

سکتی تھی

صبح کی پو پھوٹنے والی تھی یہ صبح بہت سے لوگوں کی

زندگی میں وہ قیامت برپا کرنے والی تھی جس کا انہوں نے کبھی
خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا
کومل کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں وہ جتنا ضبط کر سکتی تھی
کرتی رہی اب اسکا ضبط جواب دے رہا تھا اس سے پہلے وہ نیم
تاریکی میں جاگرتی بند ہوتی آنکھوں کو ایک جانا پہچانا سا
چہرہ دھندلاتا ہوا نظر آیا اس نے بمشکل اپنے خشک لبوں پر زبان
پھیرتے آنکھیں کھولی اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اس کا
سانس ایک دم رکا ساتھ دل بھی
اسے دیکھ ایک بندہ آگے آتا اس پر جھپٹنے لگا تھا اس سے پہلے
وہ بیسٹ اس پر خون خوار نظر ڈالتے اپنی جانب بڑھا ہاتھ ایک
جھٹکے میں توڑتے اس کے ہاتھ میں پکڑی گن چھینتے اسکے
سینے کو ایک سیکنڈ میں چھلنی کر گیا اسکے خون کی دھاریں

نکلتی پورے فرش کو سرخ کر گئی یہ منظر اتنا خوف ناک تھا کہ
کومل کو بے اختیار پاشا سے خوف محسوس ہوا اسے یہاں دیکھ
جو دل خوشی سے بند ہو رہا تھا وہ اسے درندے کے روپ میں
دیکھ خوف سے بند ہونے لگا
اس نے یہی حال باقی کے بندوں کا بھی کیا وہ جب راستے میں
تھا یاقوت پامیر اور برلاس بھی اسی کے ساتھ ہو لئے تھے جنہوں
نے نیچے موجود نوفل کے بندوں کو اتنی صفائی سے مارا کہ کسی
کی چوں تک کی آواز نہیں آئی
زمل کہاں ہے۔۔۔؟ سفاک لہجے میں پوچھتا کومل کو ہوش کی دنیا
میں واپس لایا وہ ڈرتی کانپتی اوپر کی جانب اشارہ کر گئی
ہاتھ میں پکڑی گن پر گرفت مضبوط کرتے جبڑے بھینچے اوپر کی
جانب بڑھا جب نیچے فائرنگ کی آواز پر اوپر والے بندے نیچے

اترتے گئے جنہیں ایک ایک کرتے وہ موت کے گھاٹ اتارتا گیا ان
بندوں کے خون کے چھینٹے پاشا کے منہ اور کپڑوں پر لگے اسکا
روپ کسی قصائی سے ملا رہے تھے اس وقت وہ کسی قصائی سے
کم تھا بھی نہیں درمیان میں ہی بندوں کو مارتے اسکی میگزین
خالی ہو چکی تھی لیکن وہ خالی بندوق انکے سروں پر دے مارتا
دیوار میں چنتا گیا
اوپری منزل تک آنے کیلئے درمیان میں کی لاشیں وہ بچھا کر آیا
تھا شاید ہی کوئی اندازہ کر پائے
اوپر آتے نظر سامنے سمٹ کر بیٹھی زمل پر گئی جو سر گھٹنوں
میں چھپائے بری طرح سے کانپتی اپنا آپ چھپا رہی تھی اس کی
حالت دیکھ وہ پل میں زیحال بنا تھا ہاتھ سے بندوق چھٹتی
زمین پر جا گری جب اسکی آواز پر زمل نے سر اٹھا کر سامنے

دیکھا نظریں ملی تھیں دل رکے تھے وقت رک گیا تھا وہ سانس
روکے بے یقین سی سامنے کھڑے اپنے ہی جان کو دیکھنے لگی
وہ اسی کا خان تھا اسی کا زیحال اس سے پہلے وہ اٹھ کر اس
کے پاس آتی زیحال کی نظر اسکے سر اپے پر پڑی اسکی پھٹی
ہوئی شرٹ دیکھ اسکی آنکھیں حیرت اور غصّے سے پھیلتی چلی
گئیں جن میں پہلے سے ہی خون اترا ہوا تھا
وہاں موجود نوفل کے بندے آگے آتے اس سے پہلے وہ اپنے کوٹ
میں اٹکا پین نکالتے اسی بندے کو گردن سے دبوچ کر اسکی آنکھ
میں مارتا چلا گیا جن آنکھوں نے اسکی بیوی کو اس حال میں
دیکھا تھا اسے وہ پین سیدھا آنکھ میں مارتے اسے پھوڑ چکا تھا
اس بندے کی آنکھ سے نکلتی خون کی پچکاری زیحال کے چہرے
پر پڑتی دیکھ زمل ایک دم پیچھے لوہے کے پلر سے جا لگی وہ

اس کا خان نہیں تھا وہ نہیں تھا اسکا ہی وہ تو کوئی جنونی
بیسٹ تھا اسکے چہرے اور کپڑوں کو خون سے لت پت دیکھ زمل
اس سے خوف کھاتی پلر مضبوطی سے تھام گئی خوف کے مارے
آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہتا چلا گیا
وہ یہی حال وہاں موجود ایک ایک بندے کا کرتا گیا انہی کی گن
چھین کر ہر ایک کا سینا چھلنی کرتا گیا نو فل وہاں نہیں تھا وہ
فائرنگ سنتے کہیں چھپ گیا تھا
زیحال بندوق پھینکتے زمل کی جانب بڑھا جو اسکے چہرے اور
آنکھوں میں اپنی بے پناہ محبت دیکھ بھاگتی ہوئی اسکے سینے
سے جا لگی وہ بھی اسے زور سے خود میں بھینچ گیا
اسکے سینے سے لگتے اتنی دیر کا ضبط توڑتے وہ پھوٹ پھوٹ
کر رو دی اتنی کہ مانو آج ہی سارے آنسوں نکال دے گی وہ بھی

اسے بھینچے اپنی پیاسی روح کو جیسے سیر اب کر رہا تھا جو
اس لڑکی کی غیر موجودگی میں تڑپ اٹھی تھی وہ کل سے
دیوانوں کی طرح اسکے پیچھے تھا چپا چپا چھان مار چکا تھا
لیکن وہ تھی بھی تو کہاں ایک معمولی سی کنسٹرکشن والی
جگہ پر یہاں اسکا دھیان واقعی نہیں گیا تھا بھلا بیسٹ کی بیوی
کو ایسی معمولی جگہ رکھنا خطرے سے خالی نہ تھا لیکن اس
کے پیچھے بھی اس ڈیول کا دماغ تھا وہ ہر اس جگہ جاتا جو
فیمس ہوتی لیکن ایسی معمولی جگہ کبھی نہ آتا لیکن وہ آگیا
تھا

---ہبی---آپ---آپ آگئے---"اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا
وہ
چہرہ باہر نکالے اسے ٹٹولتی یقین کرنے لگی اسی وقت وہ برلاس

اور یاقوت بھی یہی آ گئے پامیر وہی کومل کے پاس رک گیا
زیحال نے اپنا کوٹ نکال کر اس کے کندھوں پر پھیلاتے اسے پھر
سے خود سے لگا لیا وہ پہلے سے زیادہ شدّت سے رو دی ٹھیک
ویسے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی آغوش کے لئے اتنی دیر
تڑپے اور آخر کار اسے وہ مل جائے
بس۔۔۔چپ بلکل چپ ادھر دیکھو۔۔۔"اسے ہچکیوں میں روتے
دیکھ چہرہ اپنے سینے سے باہر نکالتے اپنے ہاتھوں
کے پیالے میں لیا وہ بچوں کی طرح ہچکی لیتی اسے دیکھنے لگی
جب زیحال نے انگلی کی پور اس کے ماتھے پر پھیرتے اس خون
اور درد کو جیسے محسوس کیا
تب ہی برلاس اور یاقوت نوفل کو گھسیٹتے وہی لے آئے جو بلی
کے آگے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کئے کھڑا بری طرح سے کانپ

رہا تھا

زمل کے چہرے پر اسکی انگلیوں کے نشان گڑھے پوری آب و تاب
سے چمک رہے تھے جن گالوں کو چومتا بھی بے حد نرمی اور پیار
سے تھا آج انکی اس قدر پامالی دیکھ وہ ضبط کے آخری دہانے پر
کھڑا تھا نظر اس کے چہرے کا طواف کرتی ہونٹوں پر آ رہی
جس کے کنارے پھٹ کر وہاں خون کی بوند نکلی سوکھ چکی
تھی زیحال نے دیوانہ وار اپنا انگوٹھا اس جگہ رکھتے تھوڑا رب
کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس جگہ اپنے ہونٹ رکھتے شدّت
سے چوم گیا زمل اسکی شدّت پر تڑپ کر اس کا کالر مٹھی میں
مضبوطی سے جکڑ گئی

سامنے کا منظر دیکھ برلاس نے اوپر دیکھا وہی یاقوت نے نوفل
کی آنکھوں پر سختی سے ہاتھ رکھتے خود بھی نظریں جھکا لیں

کتنی ہی دیر وہ زمل کے نازک لبوں پر جھکا انکی تکلیف کھینچتا
پیتا چلا گیا کبھی اوپر والا ہونٹ تو کبھی نیچے والا منہ میں
بھرے وہ پوری شدّت سے لال کرتے پیچھے ہٹا زمل کا چہرہ شرم
سے لال ہوتا اور نظریں بے اختیار جھک گئ اسکی جھکی نظریں
دیکھ اسکے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیتے اسے تھوڑا پیچھے
کیا اور تب اٹھی تھی نظر اس بیسٹ کی نوفل کی جانب اسکی
نظریں ہی نوفل کی مانو روح قبض کر گئ تھی اسکا چہرہ ایسا
تھا مانو کسی نے سفید پینٹ کر دیا ہو وہ سانس روک گیا دل تو
خود خوف کے مارے سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا
وہ خوف کھاتا تھا اس وقت سے جب وہ بیسٹ کے مقابل ہوتا
آج وہ لکا چھپی ختم ہو چکی تھی آخر کار ڈیول کا سامنا اس
بیسٹ سے ہو چکا تھا جس کی غیرت کو اس نے للکارا تھا

وہ زمل کو پیچھے کرتے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اسکے قریب
آنے لگا اسے اپنے قریب آتے دیکھ نوفل بری طرح سے لرزتا پیچھے
کی جانب قدم اٹھانے لگا لیکن پیچھے وہ دو تھے جنہوں نے پوری
قوت سے دھکا دیتے اسے اس درندے کے آگے پھینکا تھا جس کی
آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت تک اس میں نہیں تھی وہ اس قدر
خوف زدہ تھا کہ عنقریب اسکی پینٹ گیلی ہو جاتی ساری
طاقت ہوا ہو چکی تھی
دیکھتے ہی دیکھتے ایک زوردار گھونسہ اسکے جبڑے پر پڑتا
اسے زمین بوس کر گیا نوفل کے پورے وجود میں شدید درد کی
لہر بجلی کی طرح دوڑتی چلی گئی منہ سے خون کے ساتھ دو
دانت بھی باہر آ گرے تھے اور دماغ ایسے چکرایا تھا گویا اسکے
ساتھ پوری دنیا اسے چکراتی محسوس ہونے لگی تھی برلاس اور

یاقوت نے اسے پھر سے کھڑا کیا اس کے قدم ایک ہی گھونسے
پر اتنی بری طرح سے لڑکھڑا رہے تھے کہ مانو ان میں اپنے بل پر
کھڑے ہونے کی ساری طاقت نچڑ گئی ہو
پاشا اسے کالر سے دبوچتے کھینچ کر اپنے مقابل کر گیا

اب وہ اپنے بل پر کھڑا اپنے سامنے اس بیسٹ کو دیکھ رہا تھا
جس سے آج تک لکا چھپی کا کھیل چلتا رہا تھا لیکن آج وہ اس
کے مقابل تھا اسکی ایک بھیانک موت بن کر نوفل جانتا تھا وہ
اسے مار دے گا اور جب انسان اپنے سامنے اتنی بری موت دیکھ
لے تو دماغی توازن کھو دیتا ہے وہ بھی شاید کھو چکا تھا تب
ہی ہنسنے لگا اور ہنستا ہی چلا گیا یہ دیکھ یاقوت اور برلاس کے

تن بدن میں آگ سی لگ گئی دونوں جبڑے بھینچے اپنی اپنی
بندوقوں کی نال اسکی پیٹھ میں گھسیڑ گئے جیسے اب حکم
آئے گا اور پیچھے سے دھڑا دھڑ فائرنگ ہوتے اسکا جسم چھلنی
چھلنی ہو جائے گا

وہ۔۔خود۔۔۔میں کمرے میں آئے تھے ہبی۔۔۔میرا کوئی قصور نہیں
تھا۔۔۔"زمل کے الفاظ اسکے کانوں میں گونجتے پورے بدن میں
جیسے ایک کرنٹ سا بھرتے چلے گئے اس نے نوفل کو گردن سے
دبوچا اور گھسیٹتے ہوئے نیچے لے جانے لگا وہ لاکھ کوشش کر
رہا تھا خود کو چھڑانے کی لیکن جیسے تھوڑی دیر پہلے اس نے
اس بیسٹ کی بیوی کو گھسیٹا تھا اب اس سے بھی مزید بدتر
طریقے سے وہ بیسٹ اسے گھسیٹتا لے کر جا رہا تھا پیچھے پیچھے
یاقوت اور برلاس بھی جانے لگے لیکن زمل اسکا وہ سفاک روپ

دیکھ وہی خوف زدہ سی کھڑی رہی

چلو۔۔۔ جھلی۔۔۔" برلاس اسے وہی کھڑے دیکھ تڑخ کر بولا

اتنے میں اور جانب سے نوفل کے لوگ جوک در جوک ہاتھوں میں

بندوق لئے انکے سامنے آنے لگے یہ دیکھ زمل بری طرح سے کانپتی

ہوئی برلاس کا بازو تھام گئی جب اس نے ایک نظر اپنا بازو تھامے

اس لڑکی کو دیکھا جس نے اسے بہن کے رشتے کا حق دیا تھا آج

وہ حق ادا کرنا تھا اس بھائی نے

دیکھتے ہی دیکھتے برلاس نے ان پر فائرنگ کھول دی دھڑا دھڑ

گولیاں نکلتی انکے سینوں کو بری طرح سے چھلنی کرتی چلی

گئی یہ دیکھ زمل چیخ مارتی اسکے پیچھے چھپنے لگی لیکن وہ

بندوں کو موت کے گھاٹ اتارتے سارا دھیان انہی پر دیے ہوئے

تھا یہ منظر کسی طوفانی برسات سا تھا جہاں پانی کی جگہ

گولیاں برس رہی تھیں اپنی جانب ہوتی فائرنگ سے بچاؤ کرتے
برلاس زمل کو لئے ایک پلر کی اوٹ میں چھپتا وقفے وقفے سے
ان پر فائرنگ کرتا رہا یہ لوگ جیلانی نے ایک آخری بے کار کوشش
کیلئے بھیجے تھے سب کے سب ویل ٹرینڈ لوگ تھے لیکن سامنے
بھی ان تین بھائیوں کا چھوٹا بھائی تھا حفاظت بھی اپنی بہن
کی کر رہا تھا کیسے نہ جسم میں آگ بھرتی اور ان پر قہر بن کر
ڈھے جاتی نیچے والی منزل سے بھی گولیوں کی بوچھاڑ کی
خوفناک آوازیں آرہی تھی عنقریب تھا کہ زمل خوف کے مارے
بے ہوش ہو جاتی اس سے پہلے دو مضبوط بازو نے اسے کھینچ کر
اپنے سینے سے لگایا تھا وہ بے جان سی اس دشمن جان کی
بانہوں میں جھولتی چلی گئی جو اسکے گرد اپنی محبت کا بندھ
باندھے ان لوگوں کو ختم کر رہا تھا جو اسکی جان کو ختم کرنے

آئے تھے وہ پوری کی پوری اسی کے سہارے کھڑی اسکے بے
حد قریب سے ساکت اور بے جان سی ہوتی اسکی بانہوں میں
اسے دیکھنے لگی کیا اب بھی کوئی ڈر باقی تھا؟ کیا اب اسے
کسی فائر کی آواز آرہی تھی؟ سب دھندلا چکا تھا اسے اگر
کوئی نظر آرہا تھا تو وہ تھا اسکا محافظ جو اسے بچاتے ہر بار
خود کو انکے سامنے کرتا اسے پروٹیکٹ کر رہا تھا وہ زمل کا
زیحال تھا جس کی محبت اس نے دیکھی تھی آج دشمن پر اسکا
قہر دیکھ رہی تھی جو بند کمرے میں اس پر اسکی محبت میں
برستا تھا آج اسکے دشمنوں پر ٹوٹ کر برس رہا تھا
وہاں لاشیں ایسے گر رہی تھیں گویا آسمان سے بارش کے دوران
پانی کے قطرے نیچے یا قوت اکیلا ان کو دیکھ رہا تھا وہ بیسٹ
شوٹر تھا تاک تاک کر ان ناپاکوں کو ختم کر رہا تھا

زیحال اسے پر وٹیکٹ کرتا سب کے بیچ سے نیچے والی منزل پر لے
آیا بیچ میں جو آتا یا تو سیدھا ماتھے پر فائر ہوتا یا نیچے
لیکن زمل اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیکھ بے خوف تھی اسے یقین
تھا جیسے ان برستی گولیوں میں ایک گولی بھی اسے چھو
نہیں سکے گی اور چھوا بھی نہیں تھا
وہ لوگ راہداری میں تھے جب سامنے سے دو بندے آئے زیحال نے
فائر کرنا چاہا لیکن اسی وقت اسکی خالی میگزین نے منہ چڑایا
اس سے پہلے وہ لوگ اس پر فائر کرتے اس نے اسکی بندوق کی
پشت انکے بازوؤں پر مارتے ایک بندوق چھینی اور ایک کا سینا
چھلنی کر دیا دوسرا اسکا قہر دیکھ وہی اسکے سامنے گٹھنے
ٹیک گیا زمل کو اس پر ترس آیا تھا وہ زندگی کی بھیک مانگ
رہا تھا لیکن سامنے درندہ تھا جس میں اپنے دشمن کیلئے رحم

نامی عنصر پایا ہی نہیں جاتا تھا اس نے اسی بندوق کی نال اس
کے منہ میں رکھتے دھڑا دھڑ فائرنگ کر دی یہ دیکھ زمل کے منہ
سے بے ساختہ چیخ نکلی وہ منہ پر ہاتھ رکھے ہونقوں کی طرح
اسے دیکھتی وہی دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی جب زیحال نے
مڑ کر اسے دیکھا
اسکی غیر انسانی آنکھوں سے زمل کو اس وقت بے تحاشہ خوف
آیا تھا سینے پر گولی مار نا نارمل تھا لیکن منہ میں رکھ کر فائر
کرتے پیچھے گردن سے خون کے پھوارے نکلتے دیکھ وہ خوف
سے کانپ گئی تھی
وہ درمیان کے دو قدموں کا فاصلہ عبور کرتے اسکے قریب آتا اپنا
ایک ہاتھ اسکے چہرے کے بلکل قریب دیوار پر ٹکا گیا چہرہ اس
کے چہرے کے قریب تھا

جو بھی تم تک آئے گا۔۔۔۔وہ ایسے ہی کتے کی موت مارا جائے گا

اسکی آواز بھاری تھی شدّت سے یا قہر سے زمل خوف سے مزید

کانپتی دیوار سے چپکنے لگی تب ہی وہاں اور بندے آنے لگے جن

کو آتے محسوس کرتے زیحال نے زمل کو ایک جھٹکے میں کھینچ

کر اسکی کمر اپنے سینے سے ملاتے وہی بندوق اسکے ہاتھ میں

پکڑاتے ان بندوں پر دھڑا دھڑ فائرنگ کھول دی جتنی آواز

گولیوں کی تھی اس سے کئی زیادہ تیز زمل کی چیخوں کی آواز

تھی لیکن زیحال ان سنا کرتے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے فائر کرتا

چلا گیا وہاں کی دیواروں پر خون کے سرخ دھبے کسی قصائی کی

دکان سا منظر دکھا رہے تھے

سب کے ختم ہوتے زیحال نے بندوق نیچے کی جب زمل بری طرح

سے لرزتی دھیرے سے آنکھ کھولے سامنے پڑی لاشوں کو دیکھتی

اپنے پیچھے کھڑے اس بد تمیز کو دیکھنے لگی جو مسکراہٹ

دباتا معصوم بن کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

ہی۔۔۔۔میں آپ کو شوٹ کر دونگی۔۔۔"اپنے پیٹ پر بندھے اسکے

بازو کھولتی زور سے چیخی کانپ وہ اب بھی رہی تھی کان

گولیوں کی بوچھاڑ پر سن ہو چکے تھے

"جو تم پر پہلے ہی مر چکا ہو اس کو اور کیا مارو گی جان زیحال

وہ ان حالات میں بھی اظہار محبت سے باز نہیں آیا تھا اس کی

بکھری حالت دیکھ زمل کے تنے اعصاب ایک دم ڈھیلے پڑے اس

کی آنکھیں سرخ تھیں ویران تھیں شرٹ کا اوپر والا بٹن کھلا

نیچے سے شرٹ کا ایک سرا پینٹ سے باہر تھا ماتھے پر بال بکھرے

پڑے تھے جو گواہی تھے کہ کل سے اسکی غیر موجودگی میں وہ

ہر پل مرا ہے پاگلوں کی طرح تلاش کرتا رہا ہے اسکی آنکھیں

دیکھ کر لگ رہا تھا مانو وہ ابھی رو دے گا زمل کا دل کیا اسے
اپنے سینے سے لگا لے اسے یقین دلا دے کہ وہ اسکے سامنے ہے وہ
کہیں نہیں گئی وہ کیوں اتنی ضروری ہو گئی تھی؟ کیوں؟
تب ہی پیچھے سے دو اور آ گئے کتے کی موت مرنے زیحال نے ان
کو زمل کی اوٹ میں دیکھا اگر وہ فائر کرتے تو وہ سیدھا زمل
کو لگتی کیا ایسا ہو سکتا تھا
مار۔۔۔"انکو دیکھ وہ سپاٹ لہجے میں بولا جب زمل نے پیچھے
مڑ کر دیکھا اور خود کو دو دو نشانوں پر دیکھ اسکا اوپر کا
سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا
وہ دونوں بری طرح سے گڑبڑا گئے کہ مارنا ہے بھی یا نہیں
میں نے کہا چلا گولی۔۔۔"اور اسی وقت پھر دھڑا دھڑ فائرنگ
ہوئی تھی زمل دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتی چیخ مارنے لگی جب

ایک پل کو خاموشی ہوئی اسے کہیں اپنے بدن پر کوئی درد
محسوس نہیں ہوا تب ہی آنکھیں دھیرے سے کھولتی بری طرح
سے ھانپتی سامنے دیکھنے لگی جہاں وہ دونوں زمین بوس ہو
چکے تھے اور انکے پیچھے برلاس اور یاقوت کھڑے تھے
سالے ہر جگہ اپنی بہن پیش کر دیتے ہیں اپن کو نئ چاہیئے بولا
ناں۔۔۔" برلاس پوری ڈاکوؤں کی فارم میں آتا مستی کرتے بولا
یاقوت نے کلس کر اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "زمل ہے تمیز
سے رہ" اسکی نظریں سمجھتے برلاس ہونٹ گول کرتا جیسے بات
سمجھ جانے کا اشارہ کرنے لگا
زمل پیچھے مڑتی اس ڈھیٹ کو دیکھنے لگی اور دیکھتے ہی
دیکھتے جا کر اسکے سینے پر مکوں کی برسات کرنی شروع کر
دی وہ لرزاب بھی رہی تھی خود پر نشانے دیکھ اور زیحال کا

کہنا کہ مار۔اسے حد سے زیادہ خوف زدہ کر گیا تھا جسکا غصّہ
اب وہ اسکے فولادی سینے پر اپنے چھوٹے چھوٹے نازک مکوں
سے نکال رہی تھی اور ساتھ روتی بھی جا رہی تھی اسے روکنے
کی کوشش ترک کرتے وہ بازو سے پکڑ کر وہی اسی دیوار سے پن
کرتا اسکے نازک لبوں کو اپنے پیاسے لبوں میں قید کر گیا ساری
مزاحمتیں وہی دم توڑ گئی سارے آنسوں وہی تھم گئے یہ دیکھ
برلاس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی دونوں ایک دوسرے کو
دیکھتے نظریں چراتے یہاں وہاں دیکھنے لگے جب یاقوت برلاس
کی گردن پکڑے اسے کھینچ کر باہر لے جانے لگا
تو کنوارہ ہے تھوڑا نظروں کی حفاظت کر۔۔۔"اسے کھینچ کر اپنے
ساتھ لے جاتے مصنوعی ساڈ پٹا
یہ بھائی کو آج ہو کیا گیا ہے۔۔۔"وہ بھولے پن کی انتہا کرتا

معصومیت سے بولا

وہ پریشان ہیں کل سے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے تھے زمل کو
اب اپنی فرسٹریشن تو نکالیں گے ناں۔۔۔"اسکی بات سمجھتے
برلاس اثبات میں گردن ہلاتا ایک دم رکا اور کچھ یاد کرتے
مسکرانے لگا اسے کل کی حسین شام یاآئی اور یاد کرتے جیسے
دل پر بہار سی آگئی ہو

یاقوت یہاں وہاں چیک کرنے چلا گیا کہ کوئی بچا تو نہیں اس
کے جاتے برلاس نے جھٹ سے موبائل نکالا اور آئرہ کا نمبر ڈائل
کیا پہلی دوسری تیسری رنگ جاتی رہی لیکن اس نے کال نہیں
اٹھائی یہ دیکھ وہ ایک پل کو ٹھٹھکا تھا لیکن اسکی شرم
سمجھتے مسکراتا فون واپس سے اپنی جیب میں رکھتا اپنی
گاڑیوں کی جانب بڑھا

وہ دونوں ہاتھوں میں اسکی شرٹ جکڑے اسکی تشنگی اپنے
نازک سے پنکھڑی لبوں پر برداشت کرنے کی کوشش کرنے لگی
لیکن وہ تو جیسے آج اسکی ساری سانسیں پی جانا چاہتا تھا اسے
سانس لینے کا موقع دیے بغیر اپنی بے چینی مٹاتا رہا جب ایک
دم ہوش میں آتے وہ ایک جھٹکے میں پیچھے ہٹا زمل شرم سے
سرخ گلال سی ہوتی اسے دیکھنے لگی جس کی آنکھیں پہلے سے
زیادہ سرخ ہو رہی تھیں وہ زمل کا ہاتھ تھامے اسے باہر کی جانب
لایا اور لاتے اسے نرمی سے چھوڑتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا
جہاں نوفل کو بند کرتے لاک کیا تھا اسے گردن سے دبوچ کر باہر
نکالتے اپنے سامنے کیا وہ قد میں زیحال سے تین انچ چھوٹا تھا
"وہ خود میرے کمرے میں آئے تھے ہبی میرا کوئی قصور نہیں تھا
زمل کے الفاظ کانوں میں گونجتے اسکے تن بدن میں شعلے سے

بھڑکا گئے جن کاری ایکشن اسکے ہاتھ کی بند مٹھی پر ہوتا
سیدھا نوفل کے جبڑے پر پڑا تھا وہ گرنے ہی لگا تھا کہ زیحال نے
اسے کالر سے دبوچ کر پھر سے کھڑا کیا اسی وقت یاقوت بھی
آگیا تھا
انہوں نے مجھے یہاں یہاں چھوا تھا" الفاظ پھر یاد آئے اس بار
اسکی گردن پیچھے سے دبوچتے اسکا سر سیدھا گاڑی کے شیشے
میں دے مارا تھا شیشہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہوا میں اڑتا سیدھا نوفل
کے چہرے پر جگہ جگہ کھب گیا تھا وہ درد سے چلا اٹھا تھا لیکن
نہیں اس کی چیخ پر وہ الفاظ بھاری تھے
انہوں نے مجھے یہاں یہاں چھوا تھا" اب کی بار اسکا سر وہاں
موجود ہر گاڑی کے شیشے میں مارتا چلا گیا نوفل کا خون سے
لت پت چہرہ دیکھ زمل خوف زدہ سی ہوتی یاقوت کے پیچھے

چھپنے لگی وہ دونوں اپنے بھائی کے حکم کے منتظر کھڑے اپنی
اپنی بندوقوں پر گرفت مضبوط کر گئے لیکن نہیں وہ سمجھ گئے
تھے وہ بیسٹ اسے ایک دفع میں نہیں مارے گا جس نے اس لڑکی
کو ہاتھ لگانے کی غلطی کی جس کے لئے وہ بے تحاشہ پاگل تھا
اسکا خون سے تر چہرہ اپنے مقابل کرتے شعلہ بار نگاہ اسکے وجود
پر ڈالی
کہا تھا ناں۔۔۔میری بیوی کو چھونے کی غلطی بھی مت کرنا کہا
تھا ناں۔۔۔"اسکے منہ پر دھاڑتے اس کا بازو سیدھا کرتے اپنی
کہنی اتنی زور سے ماری کہ باقائدہ اسکی ہڈی ٹوٹنے کی آواز
آئی ساتھ ہی اس کی دل خراش چیخیں وہ چہرہ اوپر سے درد کی
انتہا پر پہنچتا چلا اٹھا تھا
ایک آخری گھونسہ اسکی پسلیوں کو توڑتا چلا گیا نوفل منہ کے

پل زمین پر گرتا درد سے بری طرح کراھتا گیا یہاں تک کہ اس پر
مکمل بے ہوشی طاری نہیں ہو گئ
اٹھاؤ اسے جتنی پٹیاں کرنی ہے کرو مجھے ایک ہفتے کے اندر
اندر یہ اپنے پیروں پر کھڑا چاہیئے صحیح سلامت۔۔۔"اپنا حکم
صادر کرتے گاڑی کی جانب بڑھ گیا اسے جاتے دیکھ یاقوت نے زمل
کو بھی جانے کا اشارہ کیا جو ڈرتی کانپتی سمٹتی اسکی جانب
گئ پیچھے سے یاقوت اور برلاس نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر
اٹھایا
اسکی شکل مجھے اپنی محبوبہ سے ملتی ہوئی لگتی ہے لیکن
میرا سالہ اتنا کمینہ نہیں ہو سکتا اسکو دیکھ کر توسالے والی
گالی منہ سے نکل رہی۔۔۔"برلاس اسے گھسیٹتے گاڑی کی جانب
لاتا کس ادا سے بولا تھا کہ یاقوت نے باقائدہ رک کر اسے دیکھا

یہ تم ہر گز نہیں چاہو گے کہ گھر بیٹھی آئرہ ابھی سے بیوہ ہو
جائے۔۔۔"اسکی خطرناک دھمکی سمجھتے برلاس ایک جھٹکے
میں انسان بن گیا دونوں نے اسے گاڑی میں پھینکنے ہی لگے تھے
کہ پچھلی نشست پر دو لوگوں کو پہلے سے بیٹھے دیکھ یاقوت
اور برلاس دونوں کی آنکھیں پھٹی
ان میں ایک آئی جی اور ایک ڈی ایس پی تھا جن کے دونوں
بندھے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ منہ پر بھی ٹیپ تھی
یہ۔۔یہ کدھر سے نازل ہو گئے۔۔۔؟ برلاس تقریباً چیخا تھا
تب ہی وہاں زیحال کی گاڑی رکی جسے وہ ٹرن دے کر انکی جانب
لایا تھا
دونوں کو عزت سے تھانے چھوڑ آنا اگلی بار میرے راستے میں
"آئے تو آج ہاتھ پیر توڑنے کے ساتھ اگلی بار سیدھا فائر مارونگا۔۔

اسکی بات سن کر وہ دونوں ایسے تھے مانو دونوں کی روح ایک
ساتھ فنا ہو چکی ہو مطلب اپنے راستے میں پولیس کے کھڑے
ہونے سے وہ پہلے سے واقف تھا اور مین پارٹی کو پکڑ پوری
فورس سے گھٹنے ٹکوا گیا تھا آہ یہ بندہ وہ لوگ کیسے بھول
گئے تھے کہ وہ پاشا بے ہے اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں
وہ حواس کھو کر بھی حواسوں میں تھا وہ ویڈیو دیکھ کر
اندھا دھند ضرور بھاگا تھا لیکن پھر بھی بیچ میں حائل اپنے
دشمنوں نے واقف تھا اور یہ دونوں کہاں کال کر چکے تھے آہ
گئے دونوں کام سے دونوں کو اپنا خون خشک ہوتا محسوس ہوا
زیحال زن سے اپنی گاڑی اڑا لے گیا پیچھے وہ دونوں بھی تھوک
نگلتے اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے نوفل کی زندہ لاش
دونوں پولیس والوں کے بیچ بٹھا کر انکی آدھی روح فنا کروا

دی تھی

وہ پورے راستے خاموش تھا زمل اسے بار بار چور نگاہوں سے
دیکھتی کچھ بولنے کی کوشش کرتی لیکن اس کے سپاٹ تاثر
دیکھ ڈر کر خاموشی سے باہر دیکھنے لگتی تب ہی اسے اپنے سینے
میں درد اٹھتا محسوس ہوا وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھوڑی بے
چین سی ہوئی لیکن درد عجیب سا تھا نہ وہ کراہ سکتی تھی نہ
بتا سکتی تھی درد اگنور کرتی زیحال کو دیکھنے لگی

ہ۔۔۔ ہبی آ۔۔ آپ ناراض ہیں۔۔۔؟ اتنی دیر سے جو سوال تنگ کر رہا
تھا بالآخر پوچھ بیٹھی لیکن وہ خاموش رہا اسکی خاموشی
سے زمل کو اپنا درد اور زیادہ محسوس ہوا

ہی۔۔۔جی۔۔۔بولیں ناں۔۔۔"اس بار سٹیر نگ پر رکھے زیحال کے

ہاتھ کو تھامتی دھیمے لہجے میں پوچھنے لگی وہ ڈھیٹ اب بھی

خاموش رہا

اوئے ڈھیٹ شوہر۔۔۔کچھ بول رہی ہوں ناں۔۔۔کان بند ہیں سنائی

نہیں دیتا اپن تیرے دونوں کان کھول دے گا دیکھ اپن کو۔۔۔"وہ

برلاس والی زبان بولتی زبردستی زیحال کا چہرہ اپنی جانب

موڑنے لگی جب اس نے چلتی سنسان سڑک پر ایک دم بریک

لگائی اور ایک جھٹکے میں زمل کو کھینچتے اپنی گود میں بٹھا

گیا وہ اس اچانک افتاد پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جو

آنکھوں میں خماری سے چہرے پر کرب لئے اسے دیکھ رہا تھا زمل

کو اسکی آنکھوں میں دیکھتے اپنا دل ساری پسلیاں توڑتے باہر

آتا محسوس ہونے لگا تھا

نہیں سنائی دیتا۔۔۔ تمہاری تھوڑی سی دوری مجھ سے میری
سماعتیں چھین گئیں۔۔۔ "آہ وہ کتنی تکلیف میں تھا زمل کو اب
احساس ہوا تھا

تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتی کہ تمہارے بغیر میرا کیا حال ہو
جاتا ہے کیوں گئی تم بنا مجھے بتائے۔۔۔ "آخر میں خود پر ضبط
کھوتے وہ دھاڑا تھا زمل بے اختیار بری طرح سے کانپتی پیچھے
سٹیرنگ سے ٹیک لگا گئی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں کے دو
قطرے باہر آنے کو بے تاب ہوئے

جانتی ہو۔۔۔ "بولتے اسے بازو سے دبوچتے پھر سے اپنی جانب
کھینچا "کل سے تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے میں کتنی بار
اذیت کی موت مرا ہوں۔۔۔ تمہارا یہ خون دیکھ کیسے میری روح

کانپی تھی ہے اندازہ تمہیں۔۔۔" وہ دھاڑ رہا تھا اپنے اندر جمع
ہوئی تکلیف وہ کیسے نکال رہا تھا شاید اسے خود بھی اندازہ
نہیں تھا زمل کی آنکھوں سے گرم سیال بہتا اسکے عارض کو تر
کرنے لگا وہ دم سادھے اسے اپنے چہرے کے اتنے قریب دیکھتی
رہی جہاں سے دونوں کی گرم سانسیں ایک دوسرے سے ملتی دم
توڑ رہی تھیں

نہیں۔۔۔ تمہیں نہیں ہے اندازہ۔۔۔ کہ تمہیں کچھ ہو جاتا تو میرا
"اور میرے بچوں کا کیا ہوتا جو گھر تمہارے لئے تڑپ رہے ہیں۔۔۔
وہ کل سے مشی کو بار بار سمجھا رہا تھا کہ کیسے بچوں کو
سمبھالے جو مسلسل رو رو کر اکیلی مشی بیچاری کو ہلکان کر
رہے تھے

مم۔۔۔میں۔۔۔۔نے۔۔ مم۔۔ میسج چھ۔۔۔ چھوڑا تھا۔۔۔"اتنی دیر
سے
سانس روکے بیٹھی بمشکل اٹک اٹک کر بولی
کونسا میسج دکھاؤ کہاں کیا ہے۔۔۔"اسکا موبائل کوٹ کی جیب
میں تھا جو اس وقت زمل کے وجود کو خود میں چھپائے ہوئے
تھا زیحال نے اسکی جیب سے اسکا موبائل نکالا اور میسج آن
کئے اسکے نمبر پر کیے گئے میسج کے آگے ایک ریڈ آئی کون بنا تھا
جو اس بات کا اشارہ تھا کہ میسج مقابل کو سینڈ نہیں ہوا
یہ میسج مجھ تک آیا ہی نہیں تھا۔۔۔"آہ وہ اتنی بڑی غلطی کر
چکی تھی جلدی جلدی میں یہ دیکھنا ہی بھول گئی تھی کہ
میسج گیا ہے یا نہیں زمل نے ہونٹ گول کرتے زیحال کو دیکھا

یہ۔۔۔یہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ہونٹ اندر کرو اپنے۔۔۔"اسے رونے کی
تیاری
پھر سے پکڑتے دیکھ جھٹ سے تنے اعصاب ڈھیلے چھوڑے لیکن
وہ کہاں سنتی تھی زار و قطار روتی زیحال کی گردن میں منہ
چھپا گی یہاں وہ ہر بار بے بس ہو جاتا تھا
ایم۔۔۔سوری ہبی۔۔۔ایم سو۔۔۔سوری۔۔۔"روتے ہوئے سوں
سوں
کرتی زیحال کا سارا غصّہ ہوا کر گئی وہ وہی سے اسکے گرد اپنے
حصار کو مضبوط کرتا اسے خود میں بھینچ گیا وہ بھی اسکی
شدّت پر مزید اسی میں سمٹتی روتی رہی
اچھاناں۔۔۔بس رونا بند کرو۔۔۔تم روتی ہوئی ذرا اچھی نہیں لگتی
آہ یہ ہتھیار کام کر گیا تھا وہ جھٹ سے چہرہ باہر نکالتی اسے

گھورنے لگی زیحال معصوم بنا سر اثبات میں ہلاتا جیسے کہنے
لگا "ہاں واقعی "بس یہ بس تھی زمل کی وہ وہی سے اسکے
سینے پر پھر مکے برسانے لگی زیحال کن اکھیوں سے اسکا ظلم
اپنے فولادی سینے پر برداشت کرتا رہا آخر میں ضبط کی انتہا پر
پہنچتے اسکی دونوں کلائیاں اپنے ایک ہاتھ میں جکڑے ونڈو
سے اسکی کمر پن کر گیا ہاتھ اوپر ہونے کے باعث زمل کا سینا
اوپر اٹھارہ گیا جب اتنے قریب سے زیحال نے خمار بھری نظریں
اسکی دھڑکنوں پر دوڑائی اسکی نظروں میں اٹھتے جذبات
بھانپتے زمل سرخ ہوتے بری طرح سے کانپ گئی
تم نے میرے سینے پر ظلم کیا۔۔۔اب میری باری۔۔۔"اسکی شدّت
سے بوجھل ہوتی آواز زمل کی ریڈ کی ہڈی تک سن کر گئی تیز
تیز سانس لیتے اسکا اوپر نیچے ہوتا سینا اس وقت زیحال کی

خمار بھری نظروں میں قید تھا

ن۔۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔مجھے پہلے۔۔۔سے۔۔۔دد۔۔درد ہو رہا ہے

۔۔۔"وہ

روہانسی ہوتی بمشکل بولی

کیوں کیا ہوا۔۔۔؟وہ ایک دم فکر مند ہوا تھا ابھی تو صرف اسکے

سر کی چوٹ سے واقف تھا باقی تو گھر جا کر اسکے پورے بدن

کے زخم دیکھنے تھے

پپ۔۔۔پتہ نہیں بہت۔۔۔پین ہو۔۔رہا ہے۔۔۔"اب کی بار

آنسوں

باقائدہ لائن کی صورت میں بہتے نیچے گرے

دکھاؤ۔۔۔"کہتے وہ ہاتھ چھوڑے زمل کی شرٹ اوپر کرنے ہی لگا

تھا کہ وہ تڑپ کر اسکے دونوں ہاتھ تھام گئی

ن۔۔۔ نہیں میں۔۔۔میں گھر جا۔۔کر۔۔خ۔۔خود دیکھ۔۔۔لو نگی

"۔۔۔

اسکی بات پر زیحال اسے کن اکھیوں سے دیکھتا دھیمے سے

مسکرایا

تب بھی تو میرے سامنے ہی دیکھو گی۔۔۔"آہ اسکی بھاری آواز

زمل کی جان لبوں پر لانے لگی تھی وہ اور سختی سے زیحال کے

ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کر گئی

"جب میری باتیں محسوس کر ہی رہی ہو تو عمل بھی کر لو۔۔۔

وہ جانتا تھا اسکی باتیں زمل میں بھی جذبات جگا رہی ہیں تب

ہی موقع دیکھتے تیر پھینکا جو شاید ٹھیک نشانے پر لگا تھا

لیکن فائدہ نہیں ہوا آہ یہ مشرقی لڑکیاں زمل شرم کے مارے

چہرہ جھکا گئی سینے میں اٹھتا درد ایک بار پھر محسوس ہوا

ہ۔۔۔ ہبی۔۔ پین بڑھ رہا ہے۔۔۔" بتاتے ہوئے وہ رو دینے کو تھی
زیحال نے اسے موقع دیے بغیر اسکی دھڑکنوں پر ہاتھ جمایا جو
معمول سے ہٹ کر سخت ہو رہی تھیں
اسکے ہاتھ کی حرکت اپنے دھڑکنوں پر محسوس کرتی وہ آنکھیں
بند کئے لمبے سانس لینے لگی بند گاڑی میں اسکی بھاری سانسیں
زیحال کو بے باک ہونے پر مجبور کر رہی تھیں وہ بھی اپنے
جذباتوں کے آگے گھٹنے ٹیکتے وہاں اپنے پیاسے لب رکھ گیا یہ
عمل کی زمل کی جان نکال گیا تھا
کچھ دیر گزری ہی تھی زیحال کے لبوں کو اپنی پیاس بجھاتے
جب اسے کچھ گیلا سا محسوس ہوا اس نے پیچھے ہٹ کر دیکھا
جہاں زمل کی شرٹ نپل سائیڈ سے گیلی ہونے لگی تھی وہ ایک
جھٹکے میں سمجھ گیا تھا کل سے بچوں کو فیڈ نہ کروانے کے

باعث اسے درد ہو رہا ہے اس نے وہی زمل کی شرٹ ٹھیک کرتے
گاڑی پھر سے سٹارٹ کی اور سپیڈ پہلے سے زیادہ رکھی زمل اپنی
بے ہنگم ہوتی سانسوں کو سمبھالتی اسی کی گردن میں منہ چھپا
گئی انہیں تقریباً دو گھنٹے لگے تھے اپنے علاقے میں پہنچنے میں
تب تک دن اچھا خاصا نکل چکا تھا آج سورج بھی نکلا تھا جس
سے پہاڑوں پر جمی برف پگھلتی پانی کی صورت میں دریاؤں
میں بہنے لگی وہ لوگ اپنے خوبصورت کشمیر میں انٹر ہو چکے
تھے اگلے پانچ منٹ میں زیحال نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور
اپنی گود میں بیٹھی زمل کو اسی طرح بانہوں میں اٹھائے اندر
کی جانب لے آیا
سامنے ہی مشی دونوں بچوں کو لئے یہاں وہاں چکر کاٹ رہی
تھی ان دونوں کو دیکھ ایک دم رکی زیحال زمل کو لئے کمرے

میں چھوڑ کر واپس آیا اور مشی سے دونوں کو لیتے گال پر پیار
دیتے اندر لایا زمل اسے ہی دیکھ رہی تھی
لیٹ جاؤ۔۔۔"اسکے سامنے کھڑے ہوئے جیسے حکم صادر کیا زمل
فوراً سے لیٹ گئی زیحال نے زالے اور زامل کو اسکے دونوں
اطراف میں لٹاتے زمل کی زپ کھولتے دونوں کو اسکے سینے سے
لگا دیا اسکے سامنے اپنی حالت سوچتے زمل کا چہرہ پل میں
سرخ گلال سا ہو گیا تھا
لیکن اپنے بچوں کی اپنے لئے تڑپ دیکھ وہ ساری شرم بھولتی
دونوں کو خود میں بھینچ گئی آنکھوں سے خاموش آنسوں
بہنے لگے تھے ماں کی ممتا جاگ گئی تھی وہ واقعی بہت بڑی
غلطی کر چکی تھی اسکے بغیر ان دو ننھی جانوں کا کیا ہوتا جو
کل سے اپنی ماں کے لئے تڑپ رہے تھے اور ملتے بنا کوئی شکوہ

کئے اسکی آغوش میں آ گئے زیحال وہی بیڈ پر بیٹھا زمل کو
دیکھتا رہا
اپنے بچوں کے معاملے میں دوبارہ کوئی کوتاہی برداشت نہیں
کرونگا۔۔۔"اسکا لہجہ سپاٹ تھا زمل محض سر اثبات میں ہلا گئ
غلطی جہاں ہو وہاں نادم ہونا پڑتا ہے وہ بھی ہو رہی تھی جسے
بھانپتے زیحال تھوڑا آگے آتا اپنے دہکتے لب اس کے ماتھے پر رکھ
گیا دونوں بچوں نے دودھ چھوڑتے اپنے اوپر اپنے باپ کو دیکھا
تھا جو بے شرم بنا انہی کے سامنے انکی ماں کو پیار کر رہا تھا
انکے دودھ چھوڑتے زمل نے انکو ایک نظر دیکھا
شرم نہیں آتی۔۔۔آنکھیں بند کرو۔۔۔"زیحال نے دونوں کو ایک
ایک
نظر دیکھ ڈپٹا دونوں ہی اپنے باپ کے ہلتے ہونٹ دیکھ کھلکھلائے

تھے زامل نے اسی وقت سبکی لی تھی وہ یقیناً بہت زیادہ رو
چکا تھا
آپ پر گئے ہیں۔۔۔" لگے ہاتھوں زمل نے بھی حساب بے باک کیا
اچھا۔۔۔ذرا بتانا۔۔۔کیسے۔۔۔" وہ خمار آلود لہجے میں بولتا ہونٹوں
پر جھکنے کی لگا تھا کہ زمل نے پیچھے ہٹا دیا
میرے بچوں کا وقت ہے ہٹیں پیچھے۔۔۔" وہ پوری طرح سے ماں
کی فارم میں آتی تڑخ کر بولی
ٹھیک ہونے دو رات۔۔۔اپنے وقت کا بھی پائی پائی کر کے حساب
لونگا۔۔۔" اسکے نہ نہ کرتے بھی ہونٹ چومتے اپنے کپڑے اٹھا کر
باتھ روم میں گھس گیا پیچھے اسکی بات پر شرم سے لال ہوتی
زمل مسکراتی دونوں کو پھر سے اپنے سینے سے لگا گئی آج یہ
دونوں بھی زیادہ ٹائم لے رہے تھے شاید زیادہ بھوکے تھے لیکن

اب زمل کو درد محسوس نہیں ہوا تھا مطلب زیحال سمجھ گیا
تھا کہ اسے وہ درد کیوں ہو رہا تھا
دونوں فیڈ کرتے خود ہی پیچھے ہٹ گئے جب زمل نے باری باری
دونوں کی پیٹھ تھپتھپائی اتنے میں زیحال فریش ہوتا باہر آکر
سیدھا فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اسکی جانب آیا اور بنا کچھ کہے
اس کے ماتھے پر لگا خون صاف کرنے لگا زمل بھی خاموش تھی
جب تک اس نے پورا بینڈج نہیں کر دیا
باقی زخم رات کو دیکھوں گا۔۔۔"ایک آئی ونگ کرتے شرارت سے
بولتا اٹھ کھڑا ہوا جب اسکی بات سمجھتی زمل نے کشن اٹھا
کر اسے دے مارا لیکن افسوس اس سے پہلے وہ ہنستا ہوا کمرے
سے باہر نکل گیا

کومل کو زیحال کے کہنے پر پامیر وہی سے لے آیا تھا جسے آتے
ساتھ ڈاکٹر سے مکمل چیک کرواتے کھانا کھلایا اور کپڑے چینج
کروائے اس وقت وہ خود کچھ بھی کرنے کی سکت میں نہیں
تھی نڈھال سی بیڈ پر لیٹی پامیر کو سب کرتے دیکھتی رہی اسکا
پیٹ اچھا خاصا دکھنے لگا تھا جسے اب پامیر بغور دیکھ رہا تھا
کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔"اسے کب سے یونہی تکتے دیکھ بالا آخر
پوچھ بیٹھی
میں اچھا باپ نہیں بن پایا۔۔۔"اسکا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا اس سارے
دورانیے میں اصل تکلیف جسے ملی تھی وہ پامیر تھا اگر تھوڑی
سی دیر مزید ہو جاتی تو بچے کے ساتھ ساتھ کومل کو بھی کھو دیتا
یہاں آؤ۔۔۔"اپنا بازو کھولتے اسے اپنی جانب بلایا وہ دھیرے سے
آگے آتا اس کے سینے پر رکھ گیا کومل ساری شرم بھولتی اسے

خود میں سمیٹ گئی وہ ایسی ہی تھی وقت پڑنے پر پامیر سے
زیادہ بے باک ہو جاتی تھی ورنہ اسکا ہلکا سا چھونا بھی اسے
سرخ گلال سا کر جاتا تھا کتنی ہی دیر اسے خود میں سمیٹے رہی
نہ وہ اٹھا نہ اس نے اٹھایا دونوں یونہی محبت کو محسوس
کرتے رہے

وہ ایک بڑا خالی کمرہ تھا جس کی دیواروں میں گول سوراخ
ہوئے باہر کی صبح شام ہونے کا پتہ دے رہے تھے اندر دیواروں کے
اترے
رنگ وروغن سے پتہ چل رہا تھا وہ کسی پرانی عمارت کا

حصّہ ہے جس کا فرش بھی کہیں کہیں سے ٹوٹا ہوا تھا وہ اس
کمرے کے بیچوں بیچ رکھی کرسی پر رسیوں سے بری طرح سے
جکڑی ہوئی تھی دونوں ہاتھ پیچھے کی جانب بندھے تھے منہ پر
گرے کلر کی موٹی سی ٹیپ لگی تھی ایسے بندھے اسے تقریباً
پینتالیس گھنٹے ہونے والے تھے اب تو رسی والی جگہ ریڈ ریشز بنتے
درد دینے لگے تھے وہ ایک بار ہوش میں آتی پھر سے بے ہوش ہو
چکی تھی جس کے بعد اب جا کر اسے دوبارہ ہوش آ رہا تھا گردن
ایک جانب ڈھلکائے اسکی جانب اکڑ چکی تھی جسے سیدھے
کرتے ہوئے باقائدہ چٹخنے کی آواز آئی تھی وہ دھیرے سے آنکھیں
کھولے پوری طرح سے ہوش میں آتی یہاں وہاں دیکھنے لگی تب
ہی گلا سوکھنے کے باعث اسے کھانسی کا جان لیوا دھسکا اٹھنا
شروع ہوا وہ بری طرح کھانسنے لگی یہاں تک کے پورا چہرہ سرخ

ہو گیا لیکن وہاں کوئی اسے پانی تک دینے والا نہیں تھا

ک۔۔۔کوئی۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔"وہ کھانستی ہوئی بمشکل بول پائی

لیکن کوئی ہوتا تو سنتا وہ کھانس کھانس کر اب پاگل ہونے لگی

تھی گلا حد سے زیادہ سوکھ چکا تھا

پپ۔۔۔پانی۔۔۔مم۔۔۔مجھے پانی۔۔۔چاہئے۔۔۔۔"اپنی حالت

سے بے

بس ہوتی روتی ہوئی التجا کرنے لگی لیکن رد"پلیززززز کوئی ہے

مم۔۔مجھے۔۔۔پانی۔۔۔۔دو"آئرہ کا دل چاہ رہا تھا پھوٹ پھوٹ

کر رو دے آج اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ پیاس اسکی جان

لے لے گی اسکے بکھرے بال بار بار منہ پر آتے اسے تنگ کر رہے تھے

جنہیں پیچھے کرنے کیلئے اس کے ہاتھ تک کھلے نہیں تھے وہ

گردن یہاں وہاں مارتی انہیں پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن وہ بری طرح سے اسکے چہرے پر چبھتے رہے تب ہی سامنے
کا دروازہ دھیرے سے کھلنے کی آواز آئی آئرہ اسکی آواز پر سانس
روکے سامنے سے آنے والے شخص کو دیکھنے لگی وہ کوئی آسٹریلیئین
باڈی بلڈر تھا بلیک ٹراؤزر پر بلیک ہی ویسٹ پہنے
جس سے اسکے طاقت ور مسلز صاف نمایاں ہو رہے تھے جسم
ایسا تھا گویا ابھی پھٹ جائے گا موٹا اتنا کہ چلے تو زمین پر دھم
دھم کی آواز آئے وہ جیسے جیسے آئرہ کے قریب آتا گیا اسکی جان
جیسے نکلتی گئی خوف کے مارے اسکے چہرے پر اب باقائدہ
پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے
پانی چاہیئے۔۔۔"اسکی آواز بھی اسی کی طرح بھاری تھی آئرہ نے
بمشکل سر دھیرے سے اثبات میں ہلایا وہ آدمی باہر گیا اور کچھ
دیر تک واپس آیا تب اسکے ہاتھ میں ایک پانی کی بوتل تھی

جسے کھول کر وہ خود ہی اس کے منہ سے لگا گیا انداز اتنا سفاک
تھا کہ آدھا پانی آئرہ کے منہ میں اور اس سے زیادہ نیچے گر رہا
تھا وہ کسی ترسے ہوئے انسان کی طرح پانی پی رہی تھی اسے
کوئی بھی دیکھتا تو اسکی حالت پر ترس کھاتا
پانی ختم ہوتے اس آدمی نے وہ بوتل وہی زمین پر پھینکی اور
اسی طرح رعب والی چال چلتا باہر نکلتا دروازہ بند کر گیا اسکے
جاتے آئرہ کی رکی سانس یکدم بحال ہوئی اور پھوٹ پھوٹ کر
رو دی اسے اس وقت برلاس شدّت سے یاد آیا تھا کہاں تھا وہ آ
کیوں نہیں رہا تھا ہر بار تو آجاتا تھا آج جب اسے سب سے زیادہ
اسکی ضرورت تھی تب وہ غائب تھا وہ کتنی ہی دیر اسے یاد
کرتی اسی طرح روتی رہی ساتھ ہی ساتھ پر بے ہوشی پھر سے
طاری ہونے لگی شاید اس پانی میں بھی کچھ ملاوٹ تھی جس

کے باعث وہ پھر سے گہری نیند کی وادی میں جا گری

کومل کی طبعیت کل سے ناساز تھی بی پی زیادہ لو ہو جانے کے
باعث اس کے بچے پر گہرا اثر پڑا تھا پامیر کل سے ہی اسکی آؤ
بھگت میں لگا ہوا تھا باقی سب بھی اسکا پہلے سے زیادہ خیال
رکھ رہے تھے اس کی جگہ کوئی اور حاملہ عورت ہوتی تو شاید
اب تک اپنا بچہ کھو چکی ہوتی لیکن وہ خود اس چیز کی ڈاکٹر
تھی اپنے بچے کو ان مصیبتوں سے کیسے پروٹیکٹ کرنا ہے یہ وہ
اچھے سے جانتی تھی اب بھی بی پی کی وجہ سے وہ بے جان
سی پڑی تھی جب مشی اس کے لئے سوپ بنا کر لائی پامیر مرر
کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا وہ ابھی شاور لے کر نکلا تھا کومل
بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی پامیر کی پیٹھ تکنے میں اتنی

مگن تھی کہ اسے مشی کے بھی آنے کا پتہ نہیں چلا

اھمم۔۔امم۔۔۔یہ سوپ۔۔۔"اس نے گلا کھنکھارتے کومل کی توجہ

اپنی جانب متوجہ کروائی جب وہ اسکی جانب مڑتی اسکے

چہرے پر کھسیانی سی ہنسی دیکھ تھوڑی متذبذب سی ہوئی

بھائی آپ بھی آجائیں بریکفاسٹ لگ گیا۔۔۔"پامیر کو مؤدب

انداز میں مخاطب کرتی باہر نکل گئی

اتنا ہینڈسم لگ رہا ہوں کہ نظریں نہیں ہٹ رہی تمہاری۔۔۔؟اسے

پھر سے خود کو کن اکھیوں سے دیکھتے پاکر شریر ہوتے بولا

کومل اسکی بات پر ہوش کی دنیا میں واپس آتی جلدی سے

سائیڈ ٹیبل پر رکھا سوپ اٹھا کے اس میں چمچ چلانے لگی جب

وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آکر قریب ہی بیڈ پر بیٹھا اور اس

کے ہاتھ سے باؤل پکڑتے خود پھونک مار کر ٹھنڈا کرتے اسے پلانے

لگاوہ بھی خاموشی سے پینے لگی

ان نظروں سے اگر رات میں دیکھ لو تو فائدہ بھی ہو جائے صبح

"صبح دیکھ کر تو بس دوسری بار غسل ہی واجب کرواؤ گی۔۔

اس نے شوخ ہوتے تھوڑی خفگی بھی دکھائی جب کومل اسکی

بات سمجھتے شرم سے سرخ ہوتی جھینپ سی گئی

مم۔۔۔مجھے دو میں خود پی لونگی بد تمیز۔۔۔"اسے خود کو کن

اکھیوں سے دیکھتے دیکھ اسکے ہاتھ سے باؤل چھینا لیکن وہ

پھر بھی باز نہیں آیا اسے لودیتی نظروں سے دیکھتا سمٹنے پر

مجبور کرتا رہا اس کی موجودگی میں کومل کو وہ سوپ گلے سے

اتارنا بھی نہایت مشکل کام لگ رہا تھا

تت۔۔۔تم۔۔ایسے دیکھنا بند کرو گے۔۔۔؟اسے مسلسل تاڑتے دیکھ

جھاڑ پلائی جس کا کوئی اثر اس ڈھیٹ پر نہ ہوا

کیوں۔۔۔تم سوپ پیو اور میں نظروں سے تمہیں۔۔۔"اپنی بات کے
آخر میں ہونٹ پر زبان پھیرتے کومل کے بدن کا سارا خون اس کے
چہرے پر اکٹھا ہونے پر مجبور کر گیا سانس روکے اسکی آنکھیں
پھیلنے لگی یہ دیکھ پامیر کی ہنسی چھوٹی وہ بے ساختہ پیچھے
بیڈ پر لیٹتا ہنستا چلا گیا جب اس کی ہنسی دیکھ کومل کو ہوش
آیا وہ چھوٹی آنکھیں کئے اسے گھورنے لگی
بدتمیز نکلو یہاں سے۔۔۔"اسکے بازو پر دھپ رسید کرتی تڑخ کر
بولی پامیر ڈھیٹ بنا اسے دیکھ دیکھ کر ہنستا رہا یہاں تک کے
اس کی خوبصورت آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا جسے وہ
انگلی کی پور سے صاف کرتا ایک جھٹکے میں کومل کا خود پر
ظلم ڈھاتا ہاتھ جکڑا اور سیدھا واپس اٹھ بیٹھا
یہ تم ظلم کر رہی ہو مجھ پر دو سال چھوٹا ہوں تو اسکا مطلب

تم کمرے سے نکالو گی۔۔۔"آہ یہ بات اس نے پہلی دفع بولی تھی

کومل اس سے دو سال بڑی ضرور تھی لیکن قد کاٹھ اور صحت

اچھی ہونے کی وجہ سے پامیر اس سے دو سال بڑا لگتا تھا

کومل کے دل پر شاید اسکی بات لگی تھی آہ یہ عورتوں میں بڑی

عمر سے کترانے والے جراثیم وہ آنکھیں پٹپٹاتی اسے دیکھنے لگی

پھر کچھ ایک جھٹکے میں یاد آیا اور یاد آتے واپس سے آنکھیں

چھوٹی کئے اسے گھورنے لگی

تم سے دو سال بڑی تھی شرم نہیں آئی مجھ پر ڈورے ڈالتے ہوئے

پامیر کی خاموش محبت پر چوٹ کرتی فوراً حساب بے باک کرنے

لگی

شرم تو نہیں آئی ہر بار پیار ہی آیا اور پہلے سے ہر بار زیادہ ہی آیا

جذبوں سے چور لہجے میں بولتے وہ دھیرے سے آگے آیا کومل

سٹک سی ہوئی بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی جب اچانک
اسے اپنے ہونٹوں کے کنارے پر اسکی گرم زبان کی تپش محسوس
ہوئی پورے بدن میں ایک دم جیسے کرنٹ سا دوڑ گیا
وہ زبان سے اسکے لبوں پر لگا سوپ چنتے شدّت سے اسکے ہونٹ
چوم گیا اسکی اس حرکت پر کومل کے بدن کا سارا خون نچڑ کر
چہرے پر آن جمع ہوا تھا
سوپ بہت ٹیسٹی تھا۔۔۔"اسکے گالوں پر چٹکی کاٹتے وہ فورا
سے کمرے سے باہر نکل گیا جانتا تھا اب وہ اسے الگ الگ القابات
سے نوازے گی آہ ان دھشت گردوں کی زندگی جن کے آگے انکے
دشمن تھر تھر کانپتے تھے وہ اپنی بیویوں کے آگے کانپتے تھے یہ
تربیت بھی ایک دھشت گرد کی ہی دی ہوئی تھی

زمل دونوں بچوں کا جھومر ٹھیک کرتی مشی کے پاس کچن میں
چلی گئی دونوں نے مل کر ناشتے کا ٹیبل سیٹ کیا تب تک باقی
سب بھی آچکے تھے زیحال آتے اپنے بچوں کو باری باری اٹھا کر
چومنے لگا دونوں ہی صبح صبح اپنے باپ کا لمس پا کر نہال ہو
گئے تھے زامل تو انگڑائیاں لینے سے ہی باز نہیں آرہا تھا اس
دوران زیحال نے نوٹ کیا تھا زالے اس سے کمزور تھی اسے پتا تھا
جڑواں بچوں میں ایسا ہوتا ہے عموماً کہ ایک بچہ دماغی اور
جسمانی طور پر کمزور ہو لیکن زیحال ایسا ہر گز نہیں چاہتا تھا
کہ اسکی بیٹی کمزور ہو تب ہی اس نے زالے کو گود میں اٹھایا اور
اپنی گود میں لئے سربراہی کرسی پر بیٹھ گیا یا قوت پہلے تو اپنے
فون میں کچھ کرتا رہا اسکے بعد رکھتے سامنے سے مشی کو اندر
باہر آتے جاتے دیکھنے لگا اسکی نظروں میں کچھ تھا لیکن وہ

اسے سرے سے ہی اگنور کر رہی تھی آخر میں برلاس کی کافی
اس کے سامنے رکھتے یاقوت کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ
گئی وہ تب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جب مشی کی نظر اس پر
پڑی اس نے سر کے اشارے سے پوچھا "کیا" جواب میں وہ بھی
سر نفی میں ہلا گیا
آج کومل کے چیک اپ کیلئے جانا ہے۔۔۔ "سب ناشتے میں مصروف
تھے جب پامیر زیحال سے مخاطب ہوا" زمل کو بھی چوٹ آئی
" تھی تو وہ بھی چلے ساتھ چیک اپ ہو جائے گا اسکا بھی
اسکی بات پر زمل نے زیحال کی جانب دیکھا جس نے پامیر کو
دیکھتے ایک نظر اسے دیکھا
ھممم ٹھیک ہے چلے جانا تم لوگ۔۔۔ "کہتے وہ واپس سے کھانے پر
جھکا ساتھ زالے سے بھی ہلکی پھلکی بات کرتا رہا اتنے میں زامل

رونے لگا یقیناً اپنے ساتھ ہوئی ناانصافی اسے پسند نہیں آئی تھی
ایک کو اٹھالیا اور اسکو چھوڑ دیا اب وہ منہ پھاڑ کر اپنا انصاف
مانگ رہا تھا زمل جا کر اسے بھی اٹھالائی
تم بھی چلی جانا ساتھ آؤٹنگ ہو جائے گی شاپنگ کا دل چاہے تو
وہ بھی کر آنا۔۔۔" مشی جو سب کی باتیں سنتی منہ میں بریڈ چبا رہی
تھی یاقوت کی آواز پر ایک دم اسکی جانب مڑی اور
حیرت سے اسے دیکھنے لگی یہ پہلی بار تھا جو وہ اسے خود سے
جانے کا کہہ رہا تھا
لیکن بچے۔۔۔" اس سے آگے وہ کچھ بولتی برلاس چیخ پڑا
میں سمبھالو نگا بچے۔۔۔۔" اسکے کھڑے ہاتھ دیکھ سب نے ایک
نظر اسے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا ایک گہری خاموشی سب
کے بیچ رقص کرنے لگی برلاس یہ دیکھ جھٹ سے

ہاتھ نیچے کرتا خفا خفا سی نظروں سے سبکو دیکھنے لگا جیسے
" کہہ رہا ہو "کیا میں نہیں سمبھال سکتا
"تمہارے ساتھ چھوڑنے سے بہتر ہے ہم خود انکو لے جائیں۔۔۔
پامیرا سکی نظریں سمجھتے چڑانے والے انداز میں بولا برلاس کا
مظلوم چہرہ دیکھ زیحال کو ہنسی آئی وہ بھلا اپنی پہلی اولاد
کو افسردہ دیکھ سکتا تھا؟
برلاس سمبھال لے گا میں دو گھنٹے تک واپس آجاؤنگا ایک ڈیل
کیلئے جانا ہے۔۔۔"بس یہ تھا آخری فیصلہ برلاس خوشی سے
جھوم اٹھا باقی سب بھی مسکراتے ہوئے واپس سے کھانے پر
جھکے لیکن زامل زالے جواب تو مزے سے اپنے سامنے اپنے ماں
باپ کو دیکھتے خوشی سے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیر مار رہے
تھے وہ کیا جانے انکا شاہ چاچو آج انکا کیا حال کرنے والا ہے

زیحال اپنا ناشتہ تقریباً سب سے پہلے ہمیشہ کی طرح ختم کرتا
اٹھ کر کمرے میں چلا گیا زمل بھی اس کے کپڑے وغیرہ نکالنے
کیلئے پیچھے پیچھے چلی گئی برلاس باہر چلا گیا پامیر کو مل کو
اطلاع دینے کمرے کی جانب چل دیا پیچھے مشی اور یاقوت بچے
تھے جب مشی سب برتن ایک ایک کر کر کچن میں لے جانے لگی
جب برتن سنک میں رکھتی واپس مڑی ہی تھی کہ کسی کے
پہاڑی سینے سے ٹکراتی ایک قدم پیچھے ہوئی ہی تھی کہ مقابل
نے ایک ہاتھ سے کلائی اور دوسرا ہاتھ اسکی نازک کمر پر رکھتے
واپس سے اپنی جانب کھینچ لیا اس اچانک افتاد پر مشی آنکھیں
پھاڑے اپنے سامنے اس دشمن جان کو دیکھنے لگی جس کا تھوڑا
سا قریب آنا بھی اسکی سانسوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا تھا
تت۔۔۔تم۔۔۔"مارے گھبراہٹ کے بس یہی بول پائی جبکہ وہ

عجیب سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

تم کیوں کر رہی ہو یہ سب۔۔۔"انداز سپاٹ تھا مشی ایک پل کو گڑ بڑا گئی

ک۔۔۔کیا کر رہی ہوں۔۔۔؟نہ سمجھی سے پوچھا ایک تو اپنے نازک بدن کو اسکے آتش وجود کے ساتھ لگے دیکھ اس سے بولنا بھی محال ہو رہا تھا

تم ایسی نہیں تھی تمہیں گھر کے کاموں کی عادت نہیں تھی بچوں کو سمبھالنا سمجھ میں آتا ہے لیکن یہ سب کھانا بنانا کچن سمبھالنا۔۔۔کیوں۔۔۔؟آہ وہ جو اسے خود سے انجان سمجھ رہی تھی وہ تو اس کے ہر قدم سے باخبر تھا

ای۔۔۔ایسے۔۔۔ہی۔۔۔"بولتے وہ چہرہ جھکا گئی اتنے قریب سے اس کی گرم سانسوں کی تپش مشی کی ریڈ کی ہڈی سن کر رہی تھی

تمہیں کیا لگتا ہے تم میرے گھر والوں کا خیال رکھو گی تو میری
محبت تمہارے لئے بڑھ ہو جائے گی۔۔۔؟ آہ اسے اس سوال کی
توقع نہیں تھی وہ چہرہ اٹھائے ساکت سی اسے دیکھنے لگی
آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی دل ایک دم بھاری ہوا تھا جیسے
کوئی بھاری چیز اس پر آن پڑی ہو
کیوں۔۔۔ کیوں لگتا ہے تمہیں ایسا۔۔۔؟ اسکا خاموش اقرار سمجھتے
خود ہی سوال کیا
میرے لئے خود کو اتنا بھی مت بدلو کہ تم اپنی اصل پہچان بھی
کھو دو مجھے میری مشی ویسی بھی اچھی لگتی تھی۔۔۔" اس
کی بات پر مشی کی آنکھوں میں جمع ہوا نمکین پانی لائن کی
صورت میں بہہ گیا واقعی وہ اس ایک شخص کی خاطر خود کو
بھول گئی تھی

تم یہ سب نہیں بھی کرو گی تو بھی میں جانتا ہوں تم اب صرف
میری ہو مجھ سے جڑے رشتے تمہارے لئے سب سے اہم ہیں
"میں آج میڈ لگوا دونگا۔۔۔میری بیوی ملکہ تھی اور ملکہ رہے گی
آخر میں اسکا ماتھا چومتے اس کے پورے بدن میں ایک سکون
کی سی لہر دوڑا گیا مشی آنکھیں بند کئے اسکے دہکتے لمس کو
محسوس کرتی رہی رخصار تھوڑی سی دیر میں ہی تپ اٹھے تھے
مجھے بھائی کے ساتھ جانا ہے اگر ایک فور ہیڈ کس پر تم ایسے
بلش کرو گی تو نہ میں باہر جا پاؤنگا نہ تم کمرے سے نکل پاؤ گی
اس کی اس قدر بے باکی پر مشی جھٹ سے پیچھے ہٹی یہ دیکھ
یاقوت دھیمے سے مسکراتا واپس سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے
ایک جھٹکے میں خود سے لگا گیا
ک۔۔۔کیا کر رہے ہو چھوڑو۔۔۔کوئی آجائے گا۔۔۔"اسکے ہاتھ کی

گرفت اپنی کمر پر مضبوط ہوتی محسوس کرتے وہ تڑپ کر بولی

وہ کچھ بولے بنا اس کا ہاتھ تھامے کھینچ کر کمرے میں لے گیا

مشی اسکے ساتھ کسی کٹی ڈال کی طرح کھنچتی چلی گئی

کمرے میں آتے دروازہ بند کرتے ساتھ مشی کو دیوار سے پن کرتے

اسکے پنکھڑی سے لبوں پر پوری شدّت سے قابض ہوتا اسکی

سانسیں روک گیا مشی تڑپ کر اس کا کالر مٹھی میں جکڑ گئی

وہ بے تاب سا ہوتا پورے جوش سے اسکی سانسیں جھنجھوڑ کر

رکھ گیا یہ شدّت الگ تھی جان لیوا تھی وہ پہلے کی طرح بن رہا

تھا بے تاب بے چین بے باک اپنی شدّتوں سے مشی کو بری طرح

سے زیر کر دینے والا اس میں جذبات اسی طرح جوش مارنے لگے

تھے جیسے پہلے مارتے تھے وہ وہی یاقوت بن رہا تھا جو ایک رات

کیا ایک پل کیلئے بھی مشی کو خود سے رہائی دینے کو راضی نہ

مشی کو اسی پل اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا لیکن
وہ پھر بھی پیچھے نہ ہٹا اپنی شدّت میں وہ خون کا قطرہ بھی
پی گیا کچھ دیر مزید اس نازک جان پر ستم ڈھاتے وہ جب
پیچھے ہٹا تو نظر مشی کے چہرے پر ٹکی جو شرم اور اسکی
شدّت کے مارے سرخ قندھاری سا ہو چکا تھا سانس وہ کھینچ
کھینچ کر لے رہی تھی کمرے میں اس وقت دونوں کی بھاری
سانسوں کی آواز گونج رہی تھی

اپنے کھانے پینے پر دھیان دو لڑکی ایک چھوٹی سی کس پر تمہارا
یہ حال ہے جب مزید تم پر ٹوٹ کر برسوں گا تب کیا ہو گا تمہارا
شدّت سے بوجھل ہوتے لہجے میں بولتا اپنے ہونٹ مشی کے گال پر
رگڑنے لگا وہ جو پہلے ہی ہانپ رہی تھی مزید اسکی بے باکی پر

کانپ اٹھی

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔س۔۔اسٹاپ۔۔۔"اپنا دل ہتھیلی پر دھڑکتے محسوس

کرتے وہ بمشکل دھیمی آواز میں بولی

"کبھی یہ بھی کہا ہے یاقوت پلیز۔۔۔مجھے خود میں سمیٹ لو۔۔۔ کبھی کہا ہے یاقوت۔۔۔آج مجھے اپنی شدّتوں سے دوچار کر دو کبھی ک۔۔۔"اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا وہ تڑپ کر اسکے کندھے سے لگ گئی دو پیاسے بدن ملتے دل کو بری طرح سے بے چین کر گئے کہ وہ ساری باڑیں توڑ کر اب باہر آنے کو بے تاب ہونے لگا تھا یاقوت بھی اسکے گرد حصار باندھتے اسے خود میں بھینچ گیا کتنی ہی دیر دونوں اپنی طلب یونہی مٹاتے رہے

پامیر اور یاقوت تینوں کو لے کر گئے تھے زیحال اکیلا ہی ڈیل کے
لئے گیا تھا اب گھر پر برلاس بچوں کے ساتھ اکیلا تھا کتنی ہی
دیر وہ آئرہ کو کال ملاتا رہا لیکن رنگ ہوتی اور بند ہو جاتی اب
اسے کسی گھمبیر گھٹنا کا احساس ہوا تھا اس کے پاس کسی اور
کا نمبر بھی نہیں تھا کہ کسی سے پوچھ لیتا گھر میں سکون
تھا شانتی تھی بچے خود سے کھیل رہے تھے لیکن یہ شانتی اور
خاموشی کچھ دیر کی مہمان تھی
دونوں بچے کاٹ میں لیٹے اپنے ہی ہاتھ منہ میں لیتے کبھی آپس
میں پھنسا لیتے زمل دونوں کو تیار کر کر گئی تھی زالے پھولدار
چھوٹو سا فراک پہنے سر پر کلپ لگائے جھومر کو دیکھ دیکھ کر
خوش ہو رہی تھی جب کہ زامل بار بار ہونٹ گول کرتا جیسے
رونے کی تیاری پکڑ رہا تھا آخر میں جب کسی نے اسے نہیں اٹھایا

تو وہ منہ پھاڑے رونا شروع ہو گیا اسے روتے سن زالے بھی رونے لگی دونوں کا یہی چکر تھا ایک روتا تو دوسرا اسکی آواز سن کر رونے لگتا

برلاس فون صوفے پر پھینکتے زامل کی جانب آیا اور دھیرے سے اسے اٹھالیا

کیا ہوا۔۔۔میری جان رو کیوں رہے ہو بھوک لگی ہے۔۔۔؟ وہ پوچھ ایسے رہا تھا جیسے ابھی وہ کہہ دے گا ہاں

اوکے اوکے۔۔ سمجھ گیا تمہیں بھوک لگی ہے رکو چاچو ابھی اپنی جان کیلئے فیڈر بنا کر لائے اوکے آپ بہنا کے پاس لیٹو میں بس ابھی آیا۔۔۔" آہ وہ زامل کو خوشی سے کھیلتی زالے کے کاٹ میں لٹاتا جلدی سے کچن کی جانب چلا گیا وہ تو تھا ہی زالے کے بالوں کا دشمن دو مہینے کے ٹھیک سے ہوئے نہیں تھے اور بہن کا دشمن

وہ ابھی سے بن گیا تھا اپنی عادت سے مجبور اسکے چھوٹے
چھوٹے بھورے بال اپنی چٹکو سی مٹھی میں جکڑ گیا پھر جو
زالے نے رونا شروع کیا اسکی آواز سنتے برلاس بھاگتا ہوا آیا اتنے
میں وہ رو رو کر اپنا چہرہ سرخ کر چکی تھی
اوئے۔۔یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" برلاس اسکے ہاتھ
میں
زالے کے بال دیکھ بری طرح سے گڑ بڑا گیا
میرا بیٹا۔۔۔ چھوڑ دو بری بات۔۔۔" وہ پیار سے بولتا اسکے ہاتھ کی
مٹھی کھولنے لگا لیکن جونہی زامل کی مٹھی کھولنے کی کوشش
کی وہ بھی منہ پھاڑے رونے لگا برلاس کبھی اسکو تو کبھی زالے
کو دیکھے

چپ۔۔۔بس چپ۔۔۔لو فیڈر پیو۔۔۔"اس کے بال نرمی سے
چھڑاتے
زامل کے منہ میں فیڈر ٹھونسی جسے وہ منہ مار کر سارا فیڈر
سے نکلتا دودھ یہاں وہاں لگوانے لگا کپڑے خراب کروانے لگا یہ
دیکھ برلاس نے ٹیشو سے سارا دودھ صاف کیا
میری جان دودھ پیو۔۔۔میرا خون نہیں۔۔۔چلو شاباش۔۔۔"اسکی
لاکھ کوشش پر بھی وہ فیڈر منہ میں لے ہی نہیں رہا تھا بس
روئے جا رہا تھا مانو اسکو غصّہ ہو کہ اسکی بہن کے بال کیوں
چھڑوائے نہیں چھڑوانے تھے اسکے مقابلے زالے خاموشی سے فیڈر
پینے لگی لیکن زامل کو روتے سن کر وہ بھی فیڈر چھوڑے رونے
لگی دونوں کا ایک ساتھ رونا دیکھ برلاس بری طرح سے بوکھلا
رہا تھا

"میری توبہ جو میں اپنے بچوں کو دنیا میں آنے بھی دے دوں۔۔۔

دونوں اپنے چاچو کی بات سنتے اور بھی تیز تیز رونے لگے آہ

برلاس سر پکڑ کر بیٹھ گیا دونوں کا رونا بھی نہیں دیکھا جا رہا

تھا نجانے کیوں ان بچوں کے رونے سے اسکی جیسے جان نکلتی

تھی وہ نہیں چاہتا تھا یہ تھوڑے سے بھی روئیں

وہ اب سر پکڑے سوچ رہا تھا کیسے چپ کروائے جب دماغ میں

فوراً سے آئیڈیا کلک ہوا اٹھ کر دونوں کے سر کے سائیڈ سے کاٹ

اوپر کیا اب وہ آدھے بیٹھے اور آدھے لیٹے ہوئے تھے بیلٹ نے انکو

مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا دونوں کا رونا اب بھی چالو تھا

برلاس باہر گیا اور اپنے دس بارہ بندے بلائے اور جو انکو کہا وہ

سن کر سب کے سب ایک دوسرے کو منہ کھولے حیرت سے

دیکھنے لگے

"زیادہ سوچنا صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا جلدی جاؤ سارے۔۔۔

انکو ہونقوں کی طرح دیکھتے دیکھ دھمکی دیتا واپس اندر آیا

سارے بچارے چپ کر کر چلے گئے جب واپس آئے تو سب نے

شرٹ

کے نیچے لنگی پہن رکھی تھی یہی حال برلاس کا بھی تھا تب ہی

اکو ساؤنڈز زور زور سے بجنا شروع ہوا دونوں بچے ایک دم چپ

ہوتے سامنے دیکھنے لگے جہاں انکا شاہ چاچو آگے کھڑا اور باقی

بندے پیچھے کھڑے تھے لاؤنج کے صوفے ایک سائیڈ ہو چکے تھے

بچے انکو کھڑے دیکھ پھر رونے لگے

"مونچھوں کو تھوڑا راؤنڈ گھما کے۔۔۔۔

"انا کے جیسا چشمہ لگا۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔

"کو کونٹ میں لسی ملا۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔

"آجاؤسارے موڈ۔۔۔۔۔۔بنا۔۔۔۔کے۔۔۔

سونگ کے لفظ سنتے وہ سب کے سب ویسے سٹیپ کرنے لگے

بچے ایک دم چپ ہوتے انکو دیکھنے لگے

"مونچھوں کو تھوڑا راؤنڈ گھما کے۔۔۔۔

"انا کے جیسا چشمہ لگا۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔

"کوکونٹ میں لسی ملا۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔

"آجاؤسارے موڈ۔۔۔۔۔۔بنا۔۔۔۔کے۔۔۔

" آل۔۔۔۔دار جنی۔۔۔۔۔ فین۔۔۔۔۔۔۔۔ تھلائیوا

"ڈونٹ مس دا۔۔۔۔چا۔۔۔۔نس۔۔۔۔ تھلائیوا

برلاس مونچھوں کو تاؤدیتے ساتھ آئی برو بھی مٹکانے لگا

وہ سب اپنی لنگی کو دونوں ہاتھوں سے تھامے ادھر سے ادھر

گھومتے بلکل گانے کے لفظوں جیسی حرکتیں کرتے بچے انکو ہلتے

دیکھ اور ساتھ گانے کی آواز پر خوشی سے ہاتھ پیر مارنے لگے

لنگی۔۔۔۔ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

لنگی۔۔۔۔ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

لنگی۔۔۔۔ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

برلاس فل ٹن ہوتا لنگی پکڑے بچوں کے آگے جھینگالالا ہو ہو

والوں کی طرح ایک ہاتھ اوپر کرتا ایک ایک پیر اٹھا اٹھا کر اچھلتا

جو بچے رو رو کر سرخ ہو رہے تھے وہ اب ہنس رہے تھے

"ڈسکو میں جب یہ گانا بجے گا۔۔۔۔

"آن دا۔۔۔ فلور آنا۔۔۔۔پڑے گا۔۔۔۔۔

" لنگی کو۔۔۔۔اٹھانا۔۔۔پڑے۔۔۔گا۔۔۔

"سٹیپ کر کے۔۔۔دکھانا پڑے گا۔۔۔

"آل۔۔۔۔دار جنی۔۔۔۔۔ فین۔۔۔۔۔۔۔۔ تھلائیوا

"ڈونٹ مس دا۔۔۔چا۔۔۔نس۔۔۔تھلائیوا

تب ہی باہر ان سب کی گاڑی آ رکی تھی اندر سے چلتے گانے کی آواز سنتے سب ہی ٹھٹھکے تھے سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور دھیرے سے باہر نکلے پامیر نے پچھلی نشست کا دروازہ کھولتے کومل کو سہارا دے کر باہر آنے میں مدد کی مشی کے بعد زمل بھی باہر نکلی وہ سب ابھی فرنٹ ڈور پر پہنچے ہی تھے کہ سامنے کا منظر دیکھ سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی

لنگی۔۔۔ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

لنگی۔۔۔ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

لنگی۔۔۔ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

برلاس کو لنگی پہن کر پوری فارم میں دیکھ تینوں عورتوں کو ہنسی چھوٹی جب کہ پامیر اور یاقوت تو گویا چکرا ہی گئے تھے

اسے بندر کی طرح اچھلتے دیکھ اور تو اور باقی بندوں کو بھی
گوریلا بندروں کی طرح نچوا رہا تھا اور بچے بھی مزے سے یہ
لنگی ڈانس انجوائے کر رہے تھے

" نائٹ کلب۔۔۔۔ میں آیا میں۔۔۔۔۔ تو

"مجھ کو روکے۔۔۔ گا کون اور کائی کو۔۔۔

"میرا موڈ۔۔۔ میں ڈانس کریگا۔۔۔۔

"کسی کا ڈیڈی سے نہیں ڈرے گا۔۔۔

تینوں ہنس ہنس کر پاگل ہونے لگی تھی پامیر نے تو باقاعدہ کومل
کو گرنے سے بچایا تھا مشی اور زمل ایک دوسرے سے لپٹی
ہنستی ہوئی پاگل ہو رہی تھیں یاقوت کا ہاتھ بھی اپنے جوتے کے
پاس جا رہا تھا جس کے تسمے کھل چکے تھے نظروں کا نشانہ
وہ چھوٹا فتنہ تھا

"جس کو جو بھی ہے۔۔۔ کرنا۔۔وہ کر۔۔لو۔۔۔

"ادھر ہی میں ہوں کھڑا۔۔۔۔ پکڑ لو۔۔۔۔

"گھر پے جا کر تم۔۔۔۔ گوگل۔۔۔ کر لو۔۔۔۔

"میرے بارے میں۔۔۔ ویکی۔۔۔ پیڈیا پر پڑھ لو۔۔۔

وہ ایک بندے کو پکڑے گول گول گھماتا انکے ساتھ فل ٹن ہو چکا تھا سب کے سب ایسے تھے جیسے نشہ کر کر آئے ہوں ناچ ناچ کر پورا ڈیرہ سر پر اٹھا رکھا تھا اوپر سے برلاس کی ایکٹنگ ہر لفظ پر بلکل ویسی ایکٹنگ کومل مشی اور زمل کی آنکھوں سے ہنس ہنس کر پانی جاری ہوتا پیٹ درد کرنے لگا تھا اب تو پامیر سے بھی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا

لنگی۔۔۔۔ ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

لنگی۔۔۔۔ ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

لنگی۔۔۔۔ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس۔۔۔ لنگی ڈانس

"مونچھوں کو تھوڑا راؤنڈ گھما کے۔۔۔۔

"انا کے جیسا چشمہ لگا۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔

"کو کونٹ میں لسی ملا۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔

"آجاؤ سارے موڈ۔۔۔۔۔۔۔بنا۔۔۔۔کے۔۔۔

اس سے پہلے ان کا ڈانس دیکھ تینوں خواتین پاگل ہوتی یاقوت نے جا کر سیدھا کو بند کیا جب اسکے بند ہوتے سب نے مڑ کر دیکھا اور سامنے کھا جانے والی نظروں سے یاقوت کو دیکھتے دیکھ سب کی سٹی ایک دم گل ہوئی سارے بری طرح سے گڑبڑا گئے بب۔۔۔بھائی آپ۔۔۔"اسے اتنی جلدی واپس دیکھ برلاس کی تو روح ساتوں آسمان پرواز کر گئی جب اسکی نظروں کے ارادے بھانپتے وہ جھٹ سے دوڑ لگا گیا یاقوت اپنی جوتا نکال کر اس

کے پیچھے بھاگا پامیر نے سب بندوں کو گھور کر باہر جانے کا کہا
تم۔۔۔تم نہیں سدھرو گے۔۔۔" وہ جوتا لئے اسی کے پیچھے تھا
برلاس بھاگتا ہوا تینوں بہنوں کے پیچھے چھپ گیا جواب تک
پیٹ پکڑے ہنس رہی تھیں
بھائی۔۔۔وہ۔۔۔وہ بچے رو رہے تھے اس لئے بس۔۔۔" وہ اب سیدھا
رو دینے کو تھا تینوں بہنیں ہنستی اسے پروٹیکٹ کر رہی تھیں
تو سامنے آ۔۔۔ورنہ یہی تیری یہ لنگی کھول دونگا۔۔۔" اسے انگلی
اٹھا کر وارن کیا تب ہی پیچھے سے زیحال کی آواز آئی
کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔" تینوں خواتین کو دروازے پر دیکھ سپاٹ
لہجے میں بولا سب نے مڑ کر اسے دیکھا اور برلاس وہ تو سیدھا
جا کر اسکی اوٹ میں چھپ گیا
بھائی۔۔۔بھائی بچائیں۔۔۔یہ تو بچے کے پیچھے ہی پڑ گئے۔۔۔ظالم

مرزا۔۔۔"دانت پیس کر اسکو نیا لقب دیا جس پر ان تینوں کا
پھر زوردار ہنسی کا پھوارہ چھوٹا
تیری تو۔۔۔اسکا حال دیکھیں۔۔۔دیکھیں مڑ کے۔۔۔"اسکو پیچھے
کی جانب اشارہ کیا جب زیحال نے مڑ کر برلاس کا حلیہ دیکھا
اصل آنکھیں لنگی پر نظر جاتے پھٹی وہ حیرت سے نیچے سے
اوپر دیکھنے لگا اور برلاس گویا ایسے تھا کہ ابھی زمین پھٹے اور
وہ اس میں چھپ جائے
دیکھتے ہی دیکھتے ہی زیحال کی اپنی ہنسی چھوٹ گئی سب
جو سانس روکے کھڑے اسکے بولنے کے منتظر تھے اسے ہنستے
دیکھ ایک بار پہر ہنس پڑے یاقوت تو سب کو گھورتا آخر میں
اپنی رکی ہوئی ہنسی بھی آزاد کرتا سب کے ساتھ مل کر ہنسنے لگا
نکل اور انسانوں والے کپڑے پہن کر آ۔۔۔ورنہ ساری زندگی یہی

پہننے پڑے گے۔۔۔"جوتے سے جانے کا اشارہ دیا وہ بھی فورا سے رفو چکر ہو گیا

"توبہ ہے یہ لڑکا۔۔۔پیٹ میں درد کروا دیا ہنسا ہنسا کر افففف۔۔۔

کومل پامیر کے سہارے صوفے تک آئی جسے یاقوت نے سیدھا کیا

کتنی ہی دیر سب ہنستے رہے زمل اور زیحال نے بھی دونوں بچوں کو اٹھا لیا سچ تھا برلاس شاہ انکی زندگی کا وہ حسین رنگ تھا جس کے بغیر انکی زندگی بے رنگ اور بھیانک تھی خدا اسے سلامت رکھے

جس میڈ کو پہلے رکھا گیا تھا اب بھی وہی دوبارہ کام کے لئے آئی

تھی لیکن اس بار برلاس لے کر آیا تھا یاقوت کے حکم پر جواب
گھر کی صاف صفائی کر رہی تھی اور تینوں لیڈیز بیٹھی آپس
میں گپ شپ کرنے میں مصروف تھیں زمل ساتھ ساتھ وہی
بیٹھے بیٹھے زامل کا منہ صاف کر رہی تھی جو دودھ اسکے منہ
پر لگا تھا وہ اب کالک کی شکل اختیار کر رہا تھا اور زامل کا حلیہ
ایسا تھا مانو مٹی میں کھیل کر آیا ہو مشی تو اسے دیکھ دیکھ
کر ہنستی ہی چلی جا رہی تھی

مشی ایک بات پوچھوں۔۔۔؟ کومل جو کب سے اسے گہری نظروں
سے دیکھ رہی تھی بالآخر بول پڑی

"ہمم پوچھو۔۔۔

کیا تمہارے اور یاقوت کے درمیان سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ اس نے
بظاہر

یہ سوال نارمل انداز میں دھیمے سے پوچھا تھا لیکن اس سوال
پر اسکا رنگ پل میں پھیکا پڑا تھا
ج۔۔۔جی سس۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"جواب دیتی نظریں گود میں
لیٹی زالے پر ٹکا گئی
ویسے تو یاقوت زیحال اور پامیر جتنا جنونی نہیں لگتا بہت
شریف ہے ناں۔۔۔"اسکے سوال پر مشی کی ہنسی چھوٹی اور زیر
لب "توبہ" بڑبڑائی وہ کتنا شریف تھا یہ تو مشی ہی جانتی تھی
جو کمرے کے باہر کچھ اور کمرے کے اندر توبہ توبہ۔۔۔اپنی ہنسی
کا اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا اصل آنکھیں تب کھلی جب
کومل کو خود کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے پایا
میں کچھ میڈیسنز لکھ کر دونگی آج وہ منگوالینا اور ساتھ میں
کچھ ٹیسٹ بھی لکھوں گی وہ یاقوت کے ساتھ جا کر کروا آنا

انشاءاللہ پھر ہمیں بھی چھوٹے یا قوت اور مشی جلدی ہی ملیں
گے۔۔۔"کومل ان ڈاکٹرز میں سے تھی جس کے بارے میں کہا جاتا
تھا کہ اسکے علاج میں خدا نے الگ ہی شفا رکھی ہے اس نے آج
تک جتنی عورتوں کا علاج کیا تھا سب کی اس کمی کو جڑ سے
اکھاڑ پھینکا تھا آج اسکی اپنی بہن کی باری تھی
وہ۔۔۔مم۔۔میں ایک بار یا قوت کے ساتھ گئی تھی ڈاکٹر کے پاس
"اور انہوں نے کچھ میڈیسنز دی تھیں۔۔۔
کب گئی تھی۔۔۔؟کومل بظاہر نارمل تھی لیکن اسے حیرت ہوئی
تھی کہ گئی تھی تو اب تک ان دونوں کو اولاد کی خوشی کیوں
نہیں ملی
"کچھ مہینے پہلے۔۔۔
چلو مجھے وہ میڈیسز دکھاؤ۔۔۔"کہتے کومل خود اٹھ کھڑی

ہوئی ساتھ مشی بھی اٹھی اور اسے لئے اپنے کمرے میں چلی
گئی پیچھے اسی وقت زیحال ہاتھ میں لیپ ٹاپ لئے صوفے پر آ
کر براجمان ہوا تھا جو کب سے باہر جھرنے کے کنارے رکھے ٹیبل
کرسی پر بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا اس وقت وہ سیاہ رنگ کی
شلوار قمیض اور اوپر سکن رنگ کی شال کندھوں پر لئے پینٹ
شرٹ سے زیادہ حسین اور جاذب نظر لگ رہا تھا اس نے آتے ساتھ
زامل کے روئی سے گال چومے پھر یہاں وہاں دیکھا جب پورا
راستہ صاف دکھا تو سیدھا زامل کی ماں کے ہونٹوں پر جھکتا
شدّت سے چوم گیا زمل جو اپنے بچوں کے گندے کپڑے باسکٹ
میں رکھتی لانڈری کیلئے دینے جا رہی تھی اسکی اس حرکت پر
ایک دم بری طرح سے سٹپٹاتی اسے دیکھنے لگی جب اسے خود کو
گھورتے پا کر وہ ڈھیٹ دوبارہ سے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے

اپنے قریب کر کر پھر سے ہونٹوں پر بوسہ دینے لگا زمل کے ہاتھ
سے باسکٹ چھوٹتی اسی پل زمین بوس ہو گئی جس کی گرنے
کی آواز پر زیحال پیچھے ہٹتا کبھی باسکٹ کو تو کبھی زمل کو
دیکھتا جس کا گورا چمکتا چہرہ شرم کے مارے سرخ ہو رہا تھا
آ۔۔۔آپ۔۔۔کوشش۔۔شرم نہیں آتی۔۔۔" وہ ایک ہاتھ اپنے
ہونٹوں پر
رکھتی ڈپٹنے والے انداز میں بولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن
بیکار اسے سیاہ شلوار قمیض میں دیکھ تو وہ خود اسے دیکھ
کر مبہوت سی ہونے لگی تھی
تمہارا شوہر شرم پروف ہے۔۔۔" وہ بھی ڈھٹائی سے کہتا زالے کو
کاٹ سے اٹھا کر اپنی گود میں لیتا اپنا کام کرنے لگا انکا آدھے سے
زیادہ کام لیپ ٹاپ کے ذریعے ہو جاتا تھا جتنے بھی دار لامان وہ

چلا رہا تھا سب کی رپورٹ ڈیلی اس لیپ ٹاپ پر دیکھتا تھا اور
مہینے میں سب کا ایک ایک چکر لگا کر آتا غریبوں کا جو پیسہ وہ
ان کرپٹ سیاست دانوں سے لوٹتا تھا وہ اس طرح وہ انکے
حقیقی حقداروں تک پہنچاتا تھا اور خود جو امپورٹ ایکسپورٹ
کے بزنس سے کماتا تھا اس سے تقریباً چار سو سے زائد فیکٹریاں
یہاں بنا رکھی تھی سب کی سب اسکے چھوٹے تینوں بھائیوں
کے نام تھی اپنے نام اس نے صرف ایک انسان کو کیا تھا جو اسکے
سامنے بیٹھی تھی اسے پا کر وہ خود کو دنیا کا امیر ترین شخص
سمجھتا تھا اور وہ تھا بھی محبت سے بڑی دولت پیسہ کبھی
نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔ لیکن کون جانے خود زیحال خان آفندی کے
نصیب میں قسمت نے کیا کچھ لکھ رکھا تھا وہ پیدا ہی بادشاہ
ہوا تھا اسکا تول دولت سے کبھی نہیں ہو سکتا تھا

کار پورچ میں گاڑی روکتے اسکا دل دھک دھک کر رہا تھا پورا
راستہ وہ خیر مانگتا آیا تھا یہاں آتے اچانک دل کو کسی اوپری
طاقت نے جیسے جکڑ لیا تھا قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھے وہ
پھر بھی ہمت کرتا اندر کی جانب بڑھا ایک سوچ جو ذہن میں بار
بار آ رہی تھی کہ آئرہ کے ماں باپ کیا کہیں گے کہ رشتے کی بات
ہوتے گھر آ گئے یا پہلی باریوں دروازے سے انسانوں کی طرح جانا
اسے عجیب لگ رہا تھا انہی کشمکش میں مبتلا ہوئے وہ اندر آ
گیا سامنے کا منظر دیکھ اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی
گئیں راحم صوفے پر بیٹھے آرام کر رہے تھے ماتھے پر بینڈج تھا
اور ہاتھ میں بیلٹ جو ہڈی ٹوٹ جانے پر اکثر پیشنٹس کو پہنایا
جاتا ہیں وہی انکے قریب ندرت بیگم مسلسل روتی ہوئی قرآن

پاک کی تلاوت کر رہی تھیں انکے سامنے والے صوفے پر ایک اور شخص بیٹھا تھا جس کے ساتھ ایک بزرگ خاتون تھیں وہ ان دونوں شخصیات سے بے خبر تھا

اھمم۔۔۔"گلا کھنکھارتے اس نے سبکو اپنی جانب متوجہ کرتے سلام کیا

السلام علیکم۔۔۔انکل "سلام کرتے وہ کندھا انکے سامنے جھکا گیا اسے دیکھ ندرت کی آنکھیں بے ساختہ برس پڑی نجانے کیوں پہلی ملاقات سے ہی وہ اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا

کیا ہوا آپ کو یہ چوٹ کیسے لگی ہیں۔۔۔"وہ وہی بیٹھتے فکر مند سا بولا جب راحم نے اسے سب بتا دیا جسے سنتے برلاس کے پیروں تلے مانو زمین نکل گئی ہو آئرہ اسی رات سے غائب تھی جس رات زمل کڈنیپ ہوئی تھی اور اس سے بڑا جھٹکا جو اسے

لگا تھا کہ انکا بیٹا بھی اسی صبح سے غائب تھا برلاس کو لگا وہ
سانس نہیں لے پا رہا نہ اسکا دل کام کر رہا ہے
آ۔۔۔آئرہ۔۔۔کیسے۔۔۔غائب ہوئی۔۔۔؟ بمشکل اٹک اٹک کر
سوالیہ
پوچھا
کچھ لوگ آئے تھے بہت مار پیٹ کر کر گئے تمہارے انکل کی یہ
حالت بھی انہی نے کی ہے اور۔۔۔" بتاتے ہوئے بیچ میں ہی ندرت
بیگم شدّت سے رو پڑی
اور۔۔۔ہماری بب۔۔۔بیٹی کو اٹھا کر لے گئے۔۔۔" انہیں زار و قطار
روتے دیکھ برلاس نے اٹھ کر انہیں اپنے کندھے سے لگایا یہ کندھا
انہیں اپنے بیٹے کا لگا تھا یا شاید اس سے بھی مضبوط
ڈونٹ وری۔۔۔آپ کے بچے مل جائیں گے۔۔۔" انکے رخسار پر ہاتھ

دھرتے پیار سے تسلی دی آنکھوں کے ڈورے سرخ تھے جن کا
غلابی پن اسکے اندر کی اذیت کا ثبوت تھا
فہد اور ممتاز بیگم انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے فرح
نہیں آئی تھی اس دن کے بعد اس نے گھر سے نکلنا چھوڑ دیا تھا
ہم نے پولیس کو انفارم کیا تو کہتے ہیں یہ کسی خطرناک مافیا کا
کام ہے وہ اس میں پڑ کر خود کو مشکل میں نہیں گھسیٹنا
چاہتے۔۔"فہد جو صبح سے ہر تھانے کا چکر لگا چکے تھے بالآخر
تھکے ہارے لہجے میں بولے برلاس نے ایک نظر انہیں دیکھا
اٹس اوکے کوئی بھی مافیا اتنا طاقتور نہیں کہ برلاس شاہ کی
ہونے والی بیوی کو کڈنیپ کر سکے۔۔۔"اسکا لہجہ اتنا برفیلا تھا
کہ وہاں موجود نفوس کو اس سے بے اختیار خوف محسوس ہوا
وہ کیا جانے جسے وہ شریف لڑکا سمجھ رہے تھے وہ خود ایشیا

کے سب سے خطرناک مافیا کا حصّہ تھا

آپ رونا بند کریں میں لے آؤنگا آپ کے بچوں کو۔۔۔اوکے" پیار سے کہتے اپنے ہاتھ کی پشت سے ندرت کے تر رخصار صاف کئے

نجانے کیوں وہ اس لڑکے پر آنکھ بند کر کر یقین کرنا چاہتی تھیں

یہی حال راحم کا بھی تھا اگر وہ کہہ رہا تھا وہ لے آئے گا تو وہ لے آئے گا اسکے آگے اگر مگر سب بیکار تھا

انکو دلاسہ دیتے وہ اللّٰہ حافظ کہتا لمبے ڈھینگ بھر کر باہر نکل گیا

کون تھا یہ۔۔۔؟ ممتاز بیگم جو اسکے سحر میں کب سے جکڑی بیٹھی تھیں اسکے جاتے جیسے وہ سحر ٹوٹ سا گیا اور وہ ایکدم ہوش میں آگئی ہوں

ہمارا دوسرا بیٹا۔۔۔"راحم کے لہجے میں بلا کا مان تھا اس لڑکے

کیلئے جو پہلی ہی ملاقات کے پہلے ہی لمحے میں انہیں اپنا اسیر
کر گیا تھا ممتاز بیگم کو بھی برلاس بہت پسند آیا تھا دیکھنے
میں ہی وہ اچھے امیر گھر کا پڑھا لکھا لڑکا معلوم ہوا تھا یہی تو
خاصیت تھی ان چار بھائیوں کی جس سے بھی ملتے اسے اپنا
دیوانہ بنا لیتے

کومل کتنی ہی دیر ان گولیوں کی ڈبی دیکھتی رہی اسکے سینے
پر درج حروف اندر موجود مواد سے بہت الگ تھے کہاں وہ
اپنے دور کی سب سے مشہور ڈاکٹر ہے اسے کیسے نہ پتہ چلتا
کہ۔۔۔۔۔
اسکے چہرے کے اڑے رنگ دیکھ مشی اسکے پاس بیٹھی اور فکر
مند سی اسے دیکھنے لگی

ک۔۔۔کیاہواتم۔۔تم کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔؟اسے پریشان دیکھ اس سے زیادہ اب وہ خود پریشان ہوئی تھی

تم۔۔یہ دوا لے رہی ہو۔۔۔؟اب بھی جیسے یقین دہانی چاہی کاش وہ کہہ دے نہیں وہ نہیں لے رہی یہ لیکن جواب ہر بار وہ نہیں آتا جو ہم چاہتے ہیں مشی کا جواب سن کر کومل کو لگا تھا

جیسے کشمیر کے سارے پہاڑ اسکے سر پر آن گرے ہوں وہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے دیکھنے لگی

رکو۔۔۔تب میں نے رپورٹ بھی کروائی تھی۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کر وارڈروب سے ایک کاغذوں کا پلندہ نکال کر لائی اور لاتے کومل کو تھما دیا وہ ہزیانی سی ہوتی انہیں الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی

سامنے ڈاکٹر کا نام دیکھ اسے مزید حیرت ہوئی وہ تو ایک اچھی ڈاکٹر تھیں اسکے باوجود وہ کیسے ایسا کر سکتی تھیں اپنی

فیلڈ کی اس ایریا میں وہ تقریباً ہر ڈاکٹر کو جانتی تھی

بولو کچھ تم چپ کیوں ہو۔۔۔"اسکی مسلسل خاموشی دیکھ

مشی اب بے چین سی ہوا ٹھی تھی

تم برتھ کنٹرولنگ پلز لے رہی ہو۔۔۔" یہ آواز جیسے کسی گہری

کھائی سے آئی تھی مشی کو لگا اس نے غلط سنا ہے وہ ساکت سی

سانس روکے اسے دیکھے گئی تب ہی دروازہ کھولتے یاقوت اندر

داخل ہوا تھا جب اسکی سماعتوں میں کومل کے یہ الفاظ

گونجتے اسکے قدم وہی منجمند کر گئے کومل اور مشی کی پیٹھ

اسکی جانب تھی تب ہی اسکے آنے کی خبر دونوں کو ہی نہیں

ہوئی یا جو کومل نے کہا اسکے بعد مشی میں اتنی سکت نہیں

تھی کہ وہ یاقوت کے قدموں کی چاپ پہچان کر مڑ کر اسے

دیکھ لے

کتنی لے چکی ہو اب تک تم۔۔۔جانتی ہو یہ کتنی خطرناک ہے
تمہاری اپنی صحت کے لئے۔۔۔؟اور اپنے بچے کی جو جان لی وہ
الگ۔۔۔"کومل کو اسکی بے وقوفی پر شدید غصّہ آیا تھا جس
میں وہ مشی کی بگڑتی حالت بھی نہیں دیکھ رہی تھی جس
پر گویا قیامت ڈھے چکی تھی
ن۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔وہ ہماری۔۔فیملی ڈوک۔۔۔"فیملی لفظ
زبان
پر آتے دل کو جیسے جھٹکا سا لگا فیملی؟وہ فیملی ڈاکٹر تھی
مشی نے بے اختیار تھوک نگلنا چاہا لیکن ناکام اسکا دل بھاری ہو
رہا تھا جس اولاد کی وہ خواہشمند تھی اسے تو خود اپنے ہاتھوں
سے دنیا میں آنے سے روک رہی تھی آنسوں ابل کر بے اختیار
آنکھوں کی باڑ توڑ کر رخصار پر بہے جسم بے جان ہو رہا تھا وہ

ایک دم کھڑی ہوتی جیسے ہی مڑی سامنے یاقوت کو دیکھ اسکا
سانس تک رک گیا اسکے چہرے سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ
سب سن چکا ہے وہ جبڑے بھینچے سختی سے مٹھی بند کئے
ضبط سے کھڑا تھا
مشی اسے دیکھ دھیرے دھیرے سر نفی میں ہلاتی رہی جب اسے
یہ کرتے دیکھ کومل نے مڑ کر یاقوت کو دیکھا اور دیکھتے اٹھ
کھڑی ہوئی کچھ پل دونوں کو دیکھا اور فائل وہی رکھتے دھیرے
دھیرے قدم اٹھاتی باہر نکل گئی
یاقوت دروازہ بند کرتے تھوڑا آگے آیا بنا پلک جھپکائے وہ اب بھی
مشی کو ہی دیکھ رہا تھا
تمہارے کہنے پر اس ڈاکٹر کے پاس تمہیں لے کر گیا تھا ناں۔۔۔؟
اسکا لہجہ نہ سخت تھا نہ نرم وہ کسی بھی جذبے سے عاری تھا

لیکن آنکھوں کا غلابی پن گواہ تھا اسے کتنا بڑا جھٹکا لگا تھا

مم۔۔۔مجھے نہیں پپ۔۔۔پتہ۔۔۔تھ۔۔۔ا۔۔۔" مشی اپنے آنسوں

ضبط

کرتی دھیمے لہجے میں بولی

کیا نہیں پتہ تھا۔۔۔" یاقوت کے ایک دم دھاڑنے پر وہ ڈر کر ایک

دم پیچھے ہٹی منہ سے بے ساختہ ہچکی بر آمد ہوئی آنکھوں سے

گرم سیال روانی سے بہنے لگا

کیا یہ نہیں پتہ تھا تمہارا باپ۔۔۔ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔۔۔؟

کہتے اس نے کاؤچ کے آگے رکھے شیشے کے ٹیبل پر پڑا شیشے کا

فلاور واس اٹھا کر زمین پر دے مارا جس کے گرتے وہ ٹکڑے

ٹکڑے ہوتا اس میں موجود سارا پودے والا پانی فرش پر پھیل

گیا مشی اسکے گرتے ڈر کر مزید پیچھے ہوتی وارڈروب سے جا

ٹکرائی اس وقت اسکا پورا وجود کسی زلزلے کی زد میں آیا ہوا
تھا وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی ہونٹ خود پر ضبط کرنے کے
باعث پھڑ پھڑا رہے تھے
اسکے باوجود تم اس فیملی ڈاکٹر کے پاس گئی کیوں۔۔۔؟؟؟؟
ملی ہوئی تھی ناں اپنے باپ سے۔۔۔؟؟؟ایک ہی جست میں اسکے
قریب آتے مشی کے نازک بازوؤں میں انگلیاں گاڑھتے اسے ایک
جھٹکے میں اپنے قریب کیا وہ اسکی گرفت کا درد محسوس نہیں
کر رہی تھی اس سے زیادہ اسکے لفظ مشی کے بدن سے جیسے
بچی کچی طاقت نچوڑ گئے وہ اس وقت پوری یاقوت کے سہارے
کھڑی تھی وہ چھوڑ دیتا تو نمک کے مجسمے کی طرح ڈھے جاتی
تمہارا باپ اتنے سکون سے ہمیں رہنے دے رہا تھا کیا اس سے بھی
اندازہ نہیں ہوا تھا تمہیں۔۔۔" وہ اب بھی دھاڑ رہا تھا مشی نہیں

سن رہی تھی اس میں سننے کی سکت جیسے ختم ہو رہی تھی

قاتل۔۔۔ہو میرے بچے کی۔۔۔تم۔۔۔اور تمہارا باپ۔۔۔" کہتے

اسے

ایک جھٹکے میں چھوڑتے وہ لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا اسکے

چھوڑتے مشی بے جان سی ہوتی زمین پر ڈھے گئی آنکھوں سے

خاموش سیال مزید روانی سے بہنے لگا کانوں میں بس یہ الفاظ

گونج رہے تھے " قاتل ہو میرے بچے کی " وہ وہ قاتل ہو سکتی

تھی؟ جو اسکے لئے ہی اتنے جتن کرتی تھی اسے خوشی دینے

کیلئے ماں بننے جیسی اتنی بڑی زمے داری لینے کو تیار ہو گئی

تھی کیا وہ قاتل ہو سکتی تھی۔۔۔؟ نہیں وہ قاتل نہیں تھی

یاقوت اپنے لفظ واپس لو۔۔ مم۔۔۔میں قاتل نہیں ہوں۔۔۔" وہ

ہزیانی سی ہوتی زیر لب بڑبڑانے لگی وہ اپنے حواس کھو رہی

تھی لبوں پر ایک ہی جملہ تھا" میں قاتل نہیں ہوں۔۔ مم۔۔ میں نے
ک۔۔۔ کچھ بھی جان بوجھ کرن۔۔ نہیں کیا۔۔" وہ بڑبڑاتی گئی
آنکھوں سے آنسوں بہتے گئے دونوں آج اذیت کی انتہا پر تھے
زمل لاؤنج میں بیٹھی زیحال کو کسی بات پر ڈانٹ رہی تھی اور
وہ شریف شوہروں کی طرح سر جھکائے زالے کو دیکھتا اسکی
ڈانٹ سن رہا تھا جب اچانک یاقوت کے دھاڑ سے دروازہ بند کر کر
باہر نکلتے دونوں نے اسے دیکھا وہ بنا کسی کو دیکھے لمبے ڈھینگ
بھرتا باہر نکل گیا
یاقوت بھائی کو کیا ہوا۔۔۔؟ اسکی پیٹھ تکتے سوالیہ پوچھا
زیحال خود اب تک اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا
" پتہ نہیں۔۔۔ جاؤ تم مشی سے پوچھو یہ جھگڑ کر آیا ہے کیا۔۔
اس کے کہتے زمل اپنی گود میں لیٹے زامل کو ٹھیک سے لیتی ان

کے کمرے میں گئی جب سامنے مشی کو زمین پر بیٹھے دیکھ اس
کی آنکھیں پھٹی وہ جلدی سے آگے آتی زامل کو بیڈ پر لٹا کر اس
کے قریب ہی زمین پر بیٹھی
مشی آپی۔۔۔کیا ہوا آپ۔۔آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔"اپنے
سامنے زمل کو دیکھ وہ اپنا ضبط کھوتی سیدھا اسکے کندھے سے
لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی یہ دیکھ زمل مزید پریشان ہوئی
آپی بتائیں۔۔۔ناں۔۔۔ایسے کیوں رو رہی ہیں۔۔پلیز۔۔۔چپ ہو
جائیں"اسے تڑپ کر روتے دیکھ زمل کو اپنی جان نکلتی
محسوس ہوئی وہ دونوں ہاتھ اسکے کندھے پر پھیلائے اسے چپ
کروانے لگی لیکن وہ تھی کہ پہلے سے زیادہ تیز روتی جاتی زمل
نے پریشان ہوتے
کھلے دروازے سے زیحال کو آواز دی جو اسکی پہلی ہی پکار

پر کمرے میں آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ وہ بھی ٹھٹھکا تھا
زمین پر پڑے کانچ کے ٹکڑے دیکھ اسے کسی بڑی گڑ بڑ کا احساس
ہوا
"کیا ہوا مشی۔۔روکیوں رہی ہے۔۔
پتہ نہیں بتا ہی نہیں رہی بس رو رہی ہیں۔۔۔"زیحال کو دیکھ وہ
خود روہانسی ہو گئی زیحال نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے
گلاس میں پانی انڈیلتے اسکی جانب بڑھایا جسے تھامتے زمل نے
خود مشی کو پانی پلایا ایک گھونٹ پیتے وہ پھر سے پھوٹ کر
رو دی یہ دیکھ دونوں ہی پریشان ہوئے تھے
مشی رونا بند کرو۔۔اٹھو بیڈ پر بیٹھو۔۔۔"اسے چپ نہ ہوتے دیکھ
وہ سپاٹ لہجے میں بولا وہ تو ویسے بھی اس سے ڈرتی تھی اس
کے حکم پر آنسوں صاف کرتی بری طرح سے کانپتی اٹھنے کی

کوشش کرنے لگی زمل نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور بیڈ تک
لائی تب ہی زیحال باہر آیا اور ڈیرے سے باہر نکل کر یہاں وہاں
یاقوت کو دیکھا وہ کہیں نہیں تھا نہ اسکی گاڑی تھی وہ جانتا
تھا اس وقت وہ کہاں گیا ہو گا تب ہی زالے کو زمل کے حوالے کرتا
اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر آیا اور گاڑی میں بیٹھتے زن سے
اڑالے گیا رخ قبرستان کی جانب تھا اور اسکا تکا صحیح نکلا تھا
اسکی گاڑی وہی کھڑی تھی زیحال اپنی گاڑی کھڑی کرتے باہر نکلا
اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا تھوڑی ہی دور جا کر
دو قبروں کے بیچ یاقوت بیٹھا تھا اسے گم سم بیٹھے دیکھ اسکا
اپنا دل جیسے مٹھی میں آیا تھا وہ جتنا بھی انکو ماں باپ کا
پیار دے لے وہ تینوں اپنے اصلی ماں باپ کو نہیں بھول سکتے
تھے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب آ کر بیٹھا

یاقوت نے سر نہیں اٹھایا وہ لاکھوں میں بھی اپنے بھائی کی
خوشبو پہچان سکتا تھا دونوں کے بیچ خاموشی کا راج ہوا نہ
اس نے کچھ پوچھا نہ اس سے کچھ بتایا بس خاموشی سے وہ
زیحال کے کندھے پر سر ٹکا گیا آنکھوں سے نمکین پانی لائنوں کی
صورت میں ناک پر بہہ گیا دل بھاری ہوتا جا رہا تھا اور جب
کندھا اپنے جان سے عزیز شخص کا ہو تو پچھلے غم بھی نئے غم
میں شامل ہو جاتے ہیں زیحال نے اسکا سر اپنے کندھے سے اٹھا
کر گود میں رکھا کتنی ہی دیر یونہی رکھا رہا جب خاموشی پہلے
یاقوت نے توڑی
آج ان تین قبروں میں اگر چوتھی قبر بنتی تو وہ میرے بچے کی
ہوتی۔۔۔" یہ جملہ ادا کرتے اسکا دل جیسے پھٹا تھا آنکھیں مزید
نمکین گرم پانی سے جلنے لگیں زیحال خاموش رہا جانتا تھا

اسکی آغوش ملتے وہ اب سب بتادے گا

کس نے کیا یہ۔۔۔؟اسکا لہجہ سپاٹ تھا اسکی ادھوری بات سے

بھی وہ پورا معاملہ سمجھ گیا تھا

جیلانی نے۔۔۔"اسکا نام لیتے زیحال کے جبڑوں کے ساتھ مٹھی

بھینچی

ہم کب تک اپنوں کو کھوتے رہیں گے۔۔۔؟بہت سال پہلے میں نے

اپنے ماں باپ اور بہن کو کھو دیا تھا۔۔۔آج اپنے بچے کو۔۔۔" کہتے

وہ زیحال کا ہاتھ تھامے شدّت سے رو دیا اس کا دل واقعی پھٹ

رہا تھا اسے روتے دیکھ زیحال نے لب بھینچے یہی سب اسکے

اپنے تھے انہیں تکلیف میں دیکھ وہ بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا

تھا وہ خاموشی کے یاقوت کے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا اس

کے اندر کی اذیت سے واقف تھا کتنی تکلیف ہوتی ہو گی اپنے ہی

ماں باپ کو ایسی جگہ دیکھنا جہاں وہ ہوں بھی بلکل قریب پھر
بھی ہم انہیں دیکھ نہ پائیں نہ سن پائیں کیوں ؟اور جن حالات
میں یاقوت نے ان سب کو کھویا تھا ان میں وہ جب جب اپنے
ماں باپ اور بہن کی قبر دیکھتا وہ اتنی بار اذیت کی موت مرتا
اب کھونے کا وقت ختم بدلے کا وقت ہے۔۔۔"اسکی بات سنتے
یاقوت نے اسی کی گود میں چہرہ موڑ کر اسے دیکھا وہ چہرہ
جھکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا
سب ٹھیک ہو جائے گا تمہیں مشی کے ساتھ جھگڑا نہیں کرنا
چاہئے تھا عورت پر کمزور مرد چلاتا ہے کیا میں نے تمہیں یہ
سکھایا۔۔۔"آہ وہ اپنی تربیت کا حساب مانگ رہا تھا یاقوت
جھٹکے میں سیدھا ہو بیٹھا اسکے چہرے پر ندامت تھی وہ سر
جھکا گیا کرب کی انتہا تھی

وہ غلط بھی کر دے تو بھی ضبط کر کر پیار سے اسے صحیح کرو
وہ تم سے کمزور ہے تمہیں اپنی طاقت کا صحیح استعمال کرنا
چاہیئے۔۔۔" وہ بڑے ہو چکے تھے لیکن وہ سیکھ دینا آج بھی نہیں
بھولا تھا ضروری نہیں تربیت پیدا ہوتے دی جائے بے مول پتھروں
کو تراش کر بھی ہیرا بنا دینا اسی زمرے میں آتا ہے اور زیحال
خان آفندی نے ان تین پتھروں کو تراشہ تھا
سوری۔۔۔" کہتے یاقوت کا سر مزید جھک گیا جب زیحال نے اسے
کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا اس سے لگتے یاقوت آنکھیں موند
گیا وہ سچ میں انکی ماں تھا اسکی آغوش میں سکوں تھا
آیندہ ایسا کیا تو الٹا لٹکا دونگا۔۔۔" اسکے انداز پر نہ چاہتے ہوئے
بھی یاقوت مسکرا دیا ہاں اسے تو جان لینے کا بھی حق تھا
الٹا لٹکا دیں لیکن بیک پر مارنا نہیں بیٹھتے وقت بہت درد ہوتا

ہے۔۔۔"کچھ عرصے پہلے اسکے لاپرواہی کرنے پر زیحال نے اسے اسی طرح الٹا لٹکایا تھااور بیک پر ایسی ضربیں لگائی تھیں کہ وہ جب جب بیٹھتااسے اپنی غلطی کااحساس ہوتااور جب تک وہ درد ٹھیک ہواتب تک وہ غلطی اچھے سے سدھار چکا تھا کیوں اب شرم آئے گی۔۔۔بیوی کے سامنے۔۔۔؟انداز چھیڑنے والا تھا

نہیں ہمارے بچے ہماری بیویاں نہیں آسکتی آپ جب چاہیں مار لیں ہم آپ کے بچے ہی رہیں گے۔۔۔"کہتے وہ پھر سے گود میں سر رکھ گیا

بچے سے یاد آیا یہ چھوٹا فتنہ کہاں ہے صبح کے بعد نظر نہیں آیا۔۔۔"اسے اسی وقت برلاس کا خیال آیا

وہ تو نہیں پتہ البتہ پامیر اس خانزادے کی پٹی بدلوانے گیا ہے

بچہ بدلے کو لے کر زیادہ ہی سیریس ہے لے دے کر اسکی ٹوٹی
ہوئی بازو پر مکا مار کر اسکی چیخ نکلوا دیتا ہے۔۔۔" کہتے دونوں
ایک آٹھ ہنس پڑے
اسکا کوئی حال نہیں۔۔۔" دونوں کتنی ہی دیر وہی بیٹھے ہلکی
پھلکی بات کرتے رہے آخر میں سب پر فاتحہ اور درود پڑھ کر
بھیجتے واپس ہو لئے واپسی ایک ہی گاڑی میں ہوئی تھی یاقوت
کی گاڑی لینے کیلئے بندے کو بھیج دیا تھا

اسے دو دن بعد کھانا دیا گیا تھا وہ بھی جلی ہوئی روٹی اور
سالن کے نام پر پانی والی دال یہ دیکھ آئرہ کو پھوٹ پھوٹ کر
رونا آیا آخر وہ کس گناہ کی سزا کاٹ رہی تھی اسے کیوں اتنی
اذیت دی جا رہی تھی اسے کیوں اس جہنم میں رکھا جا رہا تھا

جہاں کھانا پانی اسے ترسا ترسا کر دیا جا رہا تھا اسے اپنے ماں
باپ اور برلاس شدّت سے یاد آ رہے تھے وہ اپنے بھائی کو یاد نہیں
کر رہی تھی کیوں کرتی وہ کبھی اسے کسی مصیبت سے نکالنے
آیا؟اب بھی وہ کیا جانے کہ وہ کس کے گناہ کی سزا بھگت رہی
ہے
اے۔۔۔چل کھا جلدی۔۔۔"اسی وقت سامنے کھڑا سانڈ نما آدمی
تڑخ کر بولا جیسے اسے یہ جانوروں والا کھانا دے کر احسان کیا
ہو
آئرہ اسکی آواز پر بری طرح سے کانپتی خاموش بہتے آنسوں
صاف کرتی زمین پر رکھی اس پلیٹ کو اپنی جانب کھسکا کر
اس جلی ہوئی روٹی کو توڑنے لگی جو اتنی سخت تھی کہ ٹوٹ
بھی نہیں رہی تھی یہ دیکھ آئرہ کی آنکھوں سے مزید گرم سیال

بہنا شروع ہوا بھوک سے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے تھے جان نکل رہی تھی لیکن یہ کھانا دیکھ اسے بھوکے رہنا زیادہ آسان لگا

سوچتے وہ پلیٹ پیچھے کھسکا دی

مم۔۔۔مجھے نہیں کھانا۔۔۔"نخوت سے بولتی خود بھی پیچھے سرک گئی

اوہ نخرے۔۔۔"وہ آدمی طنزیہ بولا اور وہی زمین پر بیٹھتے آئرہ کے بال مٹھی میں جکڑ گیا گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ درد سے بری طرح بلبلا اٹھی

تیرے نخرے دیکھنے کیلئے نہیں ہے میں یہاں۔۔۔تجھے کھانا ہے تو یہی کھا ورنہ میں یہ بھی نہیں دے گا تیرے کو۔۔۔"کہتے وہ بالوں کو مزید بری طرح سے پیچھے کی جانب کھینچ گیا

آہ۔۔ مم۔۔ میں۔۔۔نے کہا۔۔ مم۔۔۔۔مجھے نہیں۔۔آہ۔۔۔" وہ بول رہی تھی

جب وہ آدمی بالوں کو گدی سمیت مزید کس گیا درد کی انتہا ہونے لگی تھی آئرہ کو شدّت سے چیخ چیخ کر رونا آیا آج وہ کیوں سانس نہیں بھول رہی تھی بھول جاتی تو کم از کم اس تکلیف سے آزادی مل جاتی جو صرف اکیلی یہ جھیل رہی تھی کسی نے اسے تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی تھی کیوں اسے برلاس کا انتظار تھا اب وہ بھی نہیں آرہا تھا

چ آدمی بالوں کو جھٹکتے اٹھ کر اس بدتر کھانے کی پلیٹ کو ٹھوکر مارتے دو چار غلیظ گالیاں دیتا وہاں سے نکل گیا آئرہ وہی زمین پر بیٹھی گھٹنوں میں منہ دیے شدّت سے تڑپ کر رو دی

ک۔۔۔ کہاں۔۔۔ کہاں ہو۔۔تت۔۔۔ تم۔۔۔ مم۔۔۔مجھے

۔۔۔مجھے تمہاری

ضرورت۔۔۔۔ہے۔۔۔" ہچکی لیتی اٹک اٹک کر بمشکل دھیمی آواز

میں پکارنے لگی زار و قطار روتے اسکی گھگھی سی بندھ چکی

تھی ہاتھ

پر سرخ نشان بن چکے تھے جہاں اس قدر جلن تھی کہ درد کے

باعث اسکا چیخنے کا دل چاہ رہا تھا

وہ ہاتھ میں گن لئے اور دوسرے میں رپورٹس تھامے پورے رعب

سے کوریڈور سے گزرتی سیدھی ڈاکٹر فریشے کے روم میں آئی

تھی ریسیپشنسٹ اسکے پیچھے پیچھے روکتی ہوئی آرہی تھی

لیکن اسے روکنے کی ہمت کسی کے باپ میں بھی نہیں تھی دھاڑ

سے دروازہ کھولتے اس نے سامنے بیٹھی ڈاکٹر کو دیکھا جس کے
سامنے دو پیشنٹس بیٹھے تھے اور وہ ان سے کچھ بات کر رہی
تھیں جب سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ اسکے ہوش اڑے اسے وہ
کیسے بھول سکتی تھیں اصل جان تب نکلی جب اسکے ہاتھ
میں ریوالور دیکھی
"جلدی فارغ کروانکو اس سے پہلے میں تمہیں فارغ کر دوں۔۔۔
وہ گن کی نال ڈاکٹر فریشے کی جانب کرتی برفیلے کاٹ دار لہجے
میں بولی
واٹ نان سینس مسسز یاقوت یہ کیا طریقہ ہے" وہ بری طرح سے
گھبراتی بس اتنا ہی بول پائی
شٹ اپ۔۔۔ سینس آج تمہیں مشائم قدیر جیلانی سکھا کر جائے
گی۔۔۔" وہ منہ سے آگ نکال رہی تھی اسکی آنکھوں سے چھلکتے

قہر کو دیکھ ڈاکٹر نے بے ساختہ تھوک نگلا

دونوں بچے رونے لگے تھے زمل کافی دیر مشی کے پاس بیٹھ کر
بچوں کو لئے باہر چلی گئی تھی دونوں نے رو رو کر اپنے چہرے
سرخ کر لئے تھے زیحال بھی اب تک یاقوت کو نہیں لایا تھا جس
کی وجہ سے زمل کو پریشانی سی ہونے لگی تھی
زمل کے جانے کے بعد وہ کتنی ہی دیر بیٹھی رہی خاموش آنسوں
بہتے رہے اتنا رونے کے باعث اب وقفے وقفے سے منہ سے ہچکی
برآمد ہو رہی تھی کتنی ہی دیر وہ بیڈ شیٹ پر بنے پھولوں پر
انگلیاں پھیرتی گہری سوچ میں ڈوبی رہی جب اچانک کانوں میں
اپنے ہی الفاظوں کی بازگشت سنائی دی گئی "ن۔۔۔ نہیں نہیں وہ

ہماری فیملی ڈاکٹر تھی "فیملی ڈاکٹر۔۔۔ مشی کا سر اٹھا آنسوں
آنکھوں سے نکلنے ایک دم بند ہوئے "اپنے بچے کی جو جان لی وہ
الگ "کومل کے الفاظ یاد آئے اسکے بچے کو قتل کیا گیا تھا جس
کے لئے وہ اتنی دعائیں کرتی تھی اسے قتل کیا گیا تھا وہ بیڈ
سے اٹھ چکی تھی بے دردی سے آنسوں رگڑتی سائیڈ ٹیبل کے دراز
میں رکھی یاقوت کی گن نکالی اور میگزین چیک کی جو کہ فل
تھی مشائم کی آنکھیں اس وقت آگ برسا رہی تھیں سرخ انگارا
جبڑے بھینچے ہوئے تھے اس وقت وہ مشائم یاقوت مرزا نہیں
تھی وہ بگڑی ہوئی امیر زادی مشائم قدیر جیلانی تھی جس کے
اندر رحم نامی چیز نہیں تھی وہ سفاک نظریں ریوالور پر ڈالتے
باہر نکل گئی سامنے ہی زمل زالے کو یہاں وہاں چکر کاٹتی چپ
کروا رہی تھی زامل خود سے کھیل رہا تھا

مشی آپی۔۔۔"اسکے ہاتھ میں بندوق دیکھ زمل کی آنکھیں پھٹی
تھیں لیکن وہ کسی کو بھی دیکھے بغیر باہر نکل گئی جاتے ایک
بندے سے گاڑی کی چابی جھپٹ کر چھینی کسی میں اتنی ہمت
نہیں تھی کہ اس گھر کے مالکوں سے سوال کر سکیں اس نے
جیسے ہی گاڑی سٹارٹ کر کر موڑی تب ہی پیچھے دو گاڑیاں
گارڈز سے بھری ساتھ نکل گئی مشی نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا
وہ سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کئے نظریں سامنے مرکوز کئے ہوئے
تھی چہرہ سپاٹ تھا سپیڈ اوور تھی کتنی ہی گاڑیوں کو اس نے
ٹیک اوور کیا تھا جب اسکی گاڑی دوسری گاڑیوں میں ٹکرانے
سے بار بار بچی تھی سپیڈ اوور ہونے کے باعث وہ گارڈز کی
نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی جو اب پریشان سے ہوتے اپنی
مالکن کی گاڑی ڈھونڈ رہے تھے اگر نہ ملتی تو پاشا ایک ایک کو

گولی مار دیتا سبکو اپنی جان پیاری تھی تب ہی پاگلوں کی طرح
اسے تلاش کرنے لگے
اس نے سیدھا اسی ہوسپٹل کے باہر اپنی گاڑی جارو کی تھی
جہاں اس نے چیک اپ کروایا تھا گاڑی سے نیچے اترتے سیدھی
اندر ریسیپشن پر گئی جہاں کمپیوٹر پر ایک سوٹڈ بوٹڈ لڑکی
بیٹھی تھی
ڈاکٹر فریشے کہاں ملے گی۔۔۔؟ آتے سپاٹ لہجے میں پوچھا
وہ اپنے کیبن میں ہیں کیا آپ نے اپائٹمنٹ لی ہے۔۔۔؟ وہ لڑکی
خاصا پروفیشنل انداز میں بولی تھی لیکن یہاں مقابل اپنے
حواسوں میں نہیں تھی تب ہی سیدھی اسکی کیبن کی جانب
چل دی
وہ ہاتھ میں گن لئے اور دوسرے میں رپورٹس تھامے پورے رعب

سے کوریڈور سے گزرتی سیدھی ڈاکٹر فریشے کے روم میں آئی
تھی ریسیپشنسٹ اسکے پیچھے پیچھے روکتی ہوئی آرہی تھی
لیکن اسے روکنے کی ہمت کسی کے باپ میں بھی نہیں تھی دھاڑ
سے دروازہ کھولتے اس نے سامنے بیٹھی ڈاکٹر کو دیکھا جس کے
سامنے دو پیشنٹس بیٹھے تھے اور وہ ان سے کچھ بات کر رہی
تھیں جب سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا اسکے ہوش اڑے اسے وہ
کیسے بھول سکتی تھیں اصل جان تب نکلی جب اسکے ہاتھ
میں ریوالور دیکھی
"جلدی فارغ کروانکو اس سے پہلے میں تمہیں فارغ کر دوں۔۔۔
وہ گن کی نال ڈاکٹر فریشے کی جانب کرتی برفیلے کاٹ دار لہجے
میں بولی
واٹ نان سینس مسسز یاقوت یہ کیا طریقہ ہے" وہ بری طرح سے

گھبراتی بس اتنا ہی بول پائی

شٹ اپ۔۔۔ سینس آج تمہیں مشائم قدیر جیلانی سکھا کر جائے گی۔۔۔" وہ منہ سے آگ نکال رہی تھی اسکی آنکھوں سے چھلکتے قہر کو دیکھ ڈاکٹر نے بے ساختہ تھوک نگلا

آ۔۔۔ سب باہر۔۔۔ جائیں مم۔۔۔ میں بلاتی ہوں آپ کو۔۔۔" اسکے کہتے

دونوں پیشنٹس باہر چلے گئے اندر کی گھمبیر صورت حال سے ان کی اپنی حالت اور بگڑ رہی تھی تب ہی فورا نکل لئے ڈاکٹر کے اشارے پر ریسیشنسٹ بھی چلی گئی اب وہ پوری طرح مشائم کی جانب متوجہ تھی

بتائیں۔۔۔ یہ کیا طر۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی مشائم نے ہاتھ میں پکڑی رپورٹس اسکے سامنے ٹیبل پر دھڑلے سے پھینکی

پڑھوانکو۔۔۔تاکہ بعد میں یہ کہنے کے قابل نہ رہو کہ تم نے کیا کیا۔۔۔"اسکے چہرے کے اڑتے رنگ کو دیکھ درشتگی سے بولی ڈاکٹر کو ضرورت نہیں تھی وہ رپورٹس دیکھنے کی لیکن وہ پھر بھی انجان بننے کا ناٹک کرتی انہیں الٹ پلٹ کرنے لگی جب اچانک مشائم نے وہ رپورٹس اٹھاتے اسکی کرسی سمیت اسکا رخ اپنی جانب موڑا

یاد آیا کچھ۔۔۔؟مشائم یاقوت مرزا جو پریگننٹ تھی اور تم نے غلط دوا دے کر اسکا مسکیرج کروا دیا۔۔۔"آہ یہ الفاظ بولتے اس کی روح ایک بار پھر چیخ مار مار کر روئی تھی اپنے ہی الفاظ برچھی کی طرح دل پر برسے تھے اس نے بمشکل اپنی آنکھوں میں اترنے والی نمی کو واپس پیا تھا

دد۔۔۔دیکھیں مم۔۔۔میں۔۔۔نے آپ کو کوئی۔۔۔غلط دوا نہیں دی تھی

آپ۔۔۔آپ پریگننٹ نہیں۔۔۔۔تھ۔۔۔"جملہ پورا ہونے سے پہلے بندوق

کی نال اسکی عین ٹھوڑی کے اوپر رکھی تھی یہ دیکھ فریشے کا

اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے یہ گیا

جھوٹ نہیں۔۔۔۔ورنہ یہی۔۔۔ساری گولیاں تیرے دھڑ میں اتار دونگی سمجھی۔۔۔سچ بول۔۔۔"آخر میں کسی زخمی شیرنی کی

طرح دھاڑی

آ۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔۔غلط۔۔کر۔۔۔ر۔۔۔رہی۔۔۔ہیں

۔۔۔پپ۔۔۔پولیس۔۔۔آ۔

۔آپ۔۔ک۔۔کو چھ۔۔۔۔ چھوڑے گی نہیں۔۔۔"اسکی سانسیں اکھڑنے
لگی تھیں جسم بری طرح سے کانپنے لگا تھا
کونسی پولیس۔۔۔؟جو میرے باپ کے آگے پیچھے گھومتی ہے یا وہ پولیس جسے میرا شوہر آئے دن بھگا بھگا کر مارتا ہے۔۔۔مت بھول میں موجودہ پریزیڈنٹ کی بیٹی اور ایشیا کے سب سے خطرناک گینگسٹر کی بیوی ہوں تو کیا تیرے جیسے سو اور لوگ بھی قتل کردوں تب بھی کسی کا باپ بھی میرے سائے کو نہیں چھو سکے گا۔۔۔"اسکا انداز اور الفاظ اتنے خطرناک تھے کہ فریشے کو اپنی روح تک قبض ہوتی محسوس ہوئی اسکے ماتھے پر ٹھنڈے پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے
اب بتا کس کے کہنے پر کیا بول۔۔۔۔"پوچھتے ہوئے کتنی ہی بار

اس نے دل ہی دل میں دعا کی کہ اسکے باپ کا نام نہ آئے وہ نہ
قاتل ہوں اسکے بچے کے لیکن نام سنتے دل کرچی کرچی ہو گیا
تھا

جج۔۔۔جیلانی۔۔۔جیلانی صاحب کے۔۔۔"مشی کی گرفت ایک دم
ڈھیلی پڑی وہ بے جان سی پیچھے قدم اٹھا گئی سانس جیسے
اٹک اٹک کر آ رہی تھی دو موتی آنکھوں کی باڑ توڑتے اسکے
دودھیا عارض پر بہہ گئے اسکے پیچھے ہٹتے فریشتے نے لمبے لمبے
سانس لئے وہ خوف زدہ سی مشائم کو دیکھ رہی تھی جب کہ وہ
ساکت سی بے یقین نظروں سے دیکھ رہی تھی دل میں جو تھوڑی
بہت محبت باپ کیلئے بچی تھی آج وہ بھی ختم ہو رہی تھی
اس نے یہاں وہاں دیکھا جیسے کمرے میں آکسیجن ختم ہو گئی
ہو گھٹن کا جان لیوا احساس تھا اس نے جلدی سے کھڑکی کے

پردے کھولے باہر سے ہوا کا جھونکا اسکے وجود سے ٹکرایا جسے
محسوس کرتے اس نے دھیرے سے آنکھیں موند کر گہرے سانس
لئے دل کی دھڑکن واپس سے نارمل رفتار میں آرہی تھی سانس
پھول کر آرہی تھی کتنی ہی دیر وہ کھڑی خود کو نارمل کرتی
رہی جب ایک دم آنکھ کھلی اور وہ مڑی اسے مڑے دیکھ فریشے
اپنی ہی کرسی پر اچھل پڑی

اگر جھوٹ نکلا تو یاد رکھنا تیرے ساتھ تیرے خاندان کے ایک ایک
فرد کو سینے پر گولیاں ماروں گی۔۔۔"اسے خطرناک دھمکی دیتے
وہ لمبے لمبے ڈھینگ بھرتی وہاں سے نکل گئی رخ کسی اور جانب
تھا شاید وہاں آج آخری بار جارہی تھی جب تک وہاں نہیں پہنچ
گئی کتنی ہی بار اپنے آنسوں اس نے بے دردی سے صاف کئے تھے
اس دوران ہر وہ زندگی کا پل یاد آیا تھا جو اس نے اپنے باپ کے

ساتھ جیا تھا آج اگر اس نے انہی کے دشمن کو حوالے کئے جانے
پر اگر اس سے محبت کر لی تو وہ اس قدر نفرت کرنے لگے کہ اس
کے بچے کو ہی مار آنکھوں کے ساتھ بہتی ناک ہاتھ کی پشت سے
رگڑتی سپیڈ اوور کر گئی اگلے کچھ گھنٹے میں وہ جیلانی ولا
کے باہر تھی جہاں اسے دیکھتے گارڈ نے لمحے کے پہلے حصّے میں
گیٹ کھول دیا تھا ایک طویل راہداری سے گزرتے اسکی گاڑی
سیدھا فرنٹ ڈور کے آگے آ رکی تھی وہ گاڑی سے اترتی رپورٹس
اٹھائے اندر کی جانب گئی جہاں اسکے ماں باپ اور بھائی بیٹھے
مزے سے ڈنر کر رہے تھے وہ منظر دیکھ ایک پل کیلئے اسکا دل
کسی نے مٹھی میں پکڑ کر زور سے بھینچا تھا ایک وقت تھا ناں
یہی اسی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی وہ ملازموں پر چیخ رہی ہوتی
تھی دن بھر بار کلبز دوستوں کے ساتھ پارٹی سڑکوں پر آوارہ

گردی کرنے سے اسے فرصت نہیں ملتی تھی آج زندگی اتنی بدل
چکی تھی کہ ہاتھ میں پیپرز پکڑے وہ اپنے بچے کی موت کا
حساب مانگنے آئی تھی کیا یہ تکلیف کم تھی؟ آنسوں ابل ابل کر
انکھوں سے بہنے لگے محبت کرنا آسان ہوتا ہے لیکن نبھانا مشکل
لیکن مشائم قدیر جیلانی کرد کھانے والوں میں سے تھی اس نے
بہتے آنسوں ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے قدم آگے بڑھائے اسے
دیکھ کر سب سے پہلے صبا بیگم اٹھی تھیں
مشی۔۔۔میری جان۔۔۔"انکے منہ سے مشی کا نام سن کر جیلانی
اور احمد نے مڑ کر اسے دیکھا اور دیکھتے بیک وقت دونوں ایک
ساتھ کھڑے ہو گئے
تم۔۔۔؟احمد کے منہ سے حیرت کے مارے صرف یہی ایک لفظ
نکلا جب کہ صبا بیگم نے دوڑ کر اسے گلے سے لگایا تھا

میری جان میری مشی۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔ تم۔۔۔ تم۔۔۔ ٹھیک ہو
"۔۔۔

پیچھے ہوتے اسکے ہاتھ اور چہرہ ٹٹولہ اسکے بکھرے بال اور اجڑا
حال دیکھ انہوں نے پھر سے تڑپ کر اسے اپنے گلے لگایا تھا
بولوناں کچھ میری جان تم۔۔۔اس حال میں۔۔۔"اسکے دونوں
ہاتھ پہلو میں بے جان سے پڑے رہے خالی نظریں اپنے باپ پر
گڑھی رہی جب اسے ساکت محسوس کرتے صبا پیچھے ہوئیں
مم۔۔۔ مشی۔۔۔۔ک۔۔۔کچھ۔۔۔بولو۔۔۔"اسے خاموش دیکھ
انہیں
مزید فکر ہوئی تب ہی اسکی نظروں کے تعاقب میں انہوں نے
اپنے نامدار شوہر کو دیکھا جنہوں نے آگے بڑھ کر اسے گلے تک
نہیں لگایا

نکال دیاان کمینوں نے۔۔۔ کہا تھاناں۔۔۔وہ لوگ۔۔۔ تمہارا حشر کر
دیں گے۔۔۔دیکھ لیا آج۔۔۔"انکے منہ سے گویا آگ نکل رہی تھی
آپ کو شرم آتی ہے۔۔۔؟وہ اتنی دیر میں بولی بھی تو یہ جملہ
جسے سنتے احمد کے تن بدن میں آگ بھڑک گئی
یہ کیا طریقہ ہے ڈیڈ سے بات کرنے کا۔۔۔"وہ غضّیلے لہجے میں
دھاڑتا آگے آیا ہی تھا کہ ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے رخصار پر اپنی
انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا
اگلی بار بیچ میں بولنے کی غلطی کی تو یہی تھپڑ دوسرے گال
کی زینت بنے گا۔۔۔"اس وقت وہ زخمی شیرنی تھی سامنے آنے
والے کو پھاڑ کھانے کو دوڑ رہی تھی احمد آنکھیں پھاڑے اپنے
رخصار پر ہاتھ رکھے اسے دیکھے گیا یہی حال صبا بیگم اور
جیلانی کا بھی تھا

آپ بتائیں شرم آئی آپ کو۔۔۔؟پہلے اس نامرد کے بدلے میرا سودا
اپنے دشمنوں سے کر دیا۔۔۔"اپنے لئے نامرد لفظ سنتے احمد کی
آنکھیں مزید پھٹی پورے بدن میں جیسے شعلے سے بھڑک اٹھے
پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگی تو آپ کے اندر بیٹی کی
محبت کا بھوت جاگ گیا تب کہاں تھی یہ محبت۔۔۔جب وہ
مجھے اس کلب سے اٹھا کر لے کر گیا تھا تب کہاں تھی یہ محبت
جب ہفتہ میں گھر سے غائب رہی اور آپ نے کوشش تک نہیں کی
مجھے ڈھونڈنے کی ڈھونڈتے کیسے سودا جو خود کیا تھا۔۔۔"اس
کی باتیں سن صبا بیگم پر تو گویا حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا
انہوں نے پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے شوہر کی جانب دیکھا
اپنی نفرت میں آپ نے میرے شوہر کی جان لینے کی کوشش کی
جب وہ بھی نہیں ہوا تو آپ نے میرے بچے کی جان لے لی۔۔۔جو

اس دنیا میں بھی نہیں آیا تھا۔۔۔"آخری بات پر اسکے رکے ہوئے
آنسوں پھر سے جاری ہونے لگے اسکے اندر غصّے کی آگ اس قدر
بھڑک رہی تھی کہ سامنے اسکے باپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو
سیدھا جہنم واصل کر دیتی
کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔"وہ سیدھا حلق کے بل دھاڑے تھے
میں کیوں تمہارے بچے کو مارونگا۔۔۔مجھے اگر مارنا ہوا تو سیدھا
اس گھٹیا شخص کو مارونگا جو خود پیچھے ہو کر عورت کو
"آگے کر رہا ہے۔۔۔
گھٹیا وہ نہیں بلکہ آپ کی حرکت ہے۔۔۔"اپنے باپ سے تیز آواز
میں وہ دھاڑی تھی باپ بیٹی کو آمنے سامنے دیکھ صبا بیگم کے
دل کے مقام پر درد کی ٹیسیں اٹھنی شروع ہوئی تھیں
تمہاری اتنی ہمت۔۔۔"اسکے دھاڑنے پر جیلانی کا ہاتھ اٹھا تھا وہ

یہ ہاتھ نہیں روک سکتی تھی سامنے اسکا باپ تھا اس سے پہلے
وہ ہاتھ مشائم کے خوبصورت گال کی زینت بنتا وہ ہاتھ ہوا میں
مہلک رہ گیا مشی آنکھیں بند کئے کھڑی تھی جب کتنی دیر
گزری لیکن کچھ نہ محسوس کرتے دھیرے سے آنکھیں کھولی
سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اسکی آنکھیں پھٹی یہی حال
جیلانی کا بھی تھا وہ تو ایسے تھے مانو سامنے کھڑے شخص کو
دیکھا انکی روح فنا ہو گئی رنگ ایک دم سفید پڑ گیا سامنے وہی
تھا جو انکے خواب میں بھی آجائے تو اگلے دس دن کی نیند ان
پر حرام ہو جائے اور اسے دیکھا احمد جو وہی کھڑا کھڑا بری طرح
سے کانپ گیا تھا مانو ملک الموت دیکھ لیا ہو

" یہ ہاتھ دوبارہ میری بہن پر اٹھا تو جڑ سے کاٹ کر پھینک دونگا
وہ پاشا بے تھا اپنی شعلہ بار نگاہیں جیلانی پر گاڑھے کھڑا اسے

دیکھ تو جیلانی کی روح ویسے ہی پرواز کر چکی تھی بے جان
سے ہوتے جھٹکے سے پیچھے ہٹے
پاشا کے ہوتے وہ ہر معاملہ صرف اسے ہی بتاتے تھے اب بھی
سیدھا اسے ہی فون کیا تھا جو اسی وقت گھر سے نکل گیا تھا
زمل نے بھی اسکے ہاتھ میں دیکھی بندوق اور رپورٹس کا زیحال
کو بتادیا تھا جتنا اسکا دماغ تیز تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ
کہاں گئی ہو گی
تمہیں کہا تھا عزت سے بیٹی کو لے کر جا رہا ہوں دشمنی کرنے
کی غلطی نہ کرنا۔۔۔کہا تھا ناں۔۔۔"ایک قدم جیلانی کی جانب
بڑھاتے برفیلے کاٹ دار لہجے میں بولا اسکا بڑھتا قدم دیکھ
جیلانی بوکھلائے بوکھلائے سے پیچھے کی جانب قدم بڑھانے لگے
وہ اسی طرح آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے انکی جانب بڑھتا گیا

یہاں تک کہ جیلانی پیچھے صوفے سے ٹکراتے سیدھا اس پر ڈھے گئے انکے گرتے پاشا نے ایک ہاتھ سے انکے وزن سمیت صوفہ اپنی جانب موڑ لیا تھا

سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔؟آہ اسکا برفیلا انداز جیلانی کی روح کے پرخچے اڑا رہا تھا احمد موقع دیکھتے وہاں سے گم ہو گیا

مم۔۔۔میں۔۔۔نے۔۔میں کچھ۔۔ن۔۔۔نہیں کیا۔۔۔"وہ بوکھلائے سے

اٹک اٹک کر بمشکل بولے چہرے پر خوف کے مارے پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے

اس ڈاکٹر کو تیرے باپ نے کہا تھا وہ سب کرنے کو۔۔۔"اب کی بار وہ شیر دھاڑا تھا سیدھا جیلانی پر

ن۔۔۔نو۔۔۔نوفل نے۔۔۔ک۔۔۔کیاسب۔۔۔"نوفل کانام سنتے پاشاکے

ماتھے پر چڑھی تیوریوں میں مزید شکنوں کااضافہ ہوااس نے اسی وقت گہرے سانس لئے وہ کمینہ انکی زندگی میں کہاں کہاں دخل اندازی دے چکا تھااور پاشااس سے بے خبر رہا یہ سوچ کر مزیداسکی رگیں پھڑ پھڑائی وہ ایک جھٹکے میں اٹھا

تواپنے وقت کاانتظار کر۔۔۔آئی ول بی بیک۔۔۔"اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے غصّیلے لہجے میں غراتا باہر کی جانب بڑھ گیاجب اپنے باپ کاڈراسہماساروپ دیکھ مشی بھی پاشاکے پیچھے نکل لی

باہر آتے وہ کارپورچ میں کھڑی ہوگئی جہاں وہ اپنی گاڑی پر ہاتھ ٹکائے کھڑا نجانے کیاسوچ رہاتھا مشی نے نوٹ کیاتھااس

کے آتے اسکے باپ کے بندے یہاں سے غائب ہو چکے تھے آہ اتنی
دھشت اس ایک شخص کی ان سب میں پھیلی ہوئی تھی
مشی کو اپنے پیچھے محسوس کرتے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا
مشی آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی خود وہ گھوم کر ڈرائیونگ
سیٹ پر آگیا
بی بی سائیں کی گاڑی لے آؤ۔۔۔"اپنے ایک بندے کو حکم دیتے اس
نے گاڑی سٹارٹ کی مشی اسکی خاموشی سے خوف کھاتی
سمٹ کر بیٹھ گئی آدھا راستہ گزر چکا تھا گاڑی میں خاموشی
یونہی برقرار رہی
تم تو گینگسٹر لیڈی نکلی۔۔۔"انکا انداز سراہنے والا تھا جبکہ
مشی اسکی بات پر شرم سے پانی پانی ہوتی مزید سر جھکا گئی
سوری۔۔۔"وہ نادم سی ہوتی بس یہی بول پائی

سوری کیوں مجھے اچھا لگا تمہارا یہ خطرناک روپ تمہیں تو
ہمارا گینگ جوائن کرنا چاہئے۔۔۔"اسکی بات پر مشی نے حیرت
سے گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ مذاق کے موڈ میں کہیں سے بھی
نہیں تھا وہ ڈرائیونگ کرتے نظریں سامنے سڑک پر جمائے چہرے
پر۔ مسکراہٹ لئے اس سے مخاطب تھا مشی کا ڈر پھر سے زائل
ہونے لگا وہ کیسا شخص تھا ایک پل میں اسکا روپ کسی سفاک
درندے جیسا جسے دیکھ کر روح تک کانپ جائے اور ایک روپ اتنا
دوستانہ کہ سارا خوف پل میں زائل مشی واقعی خوش نصیب
تھی کہ اسے یہ بھائی ملا تھا اس نے اسے بھائی بولا تھا اور آج
وہ بھائی کا فرض بھی نبھانے آ چکا تھا جب بھائی انکے جیسے
ہوں تو بہنوں کی طرف آنکھ اٹھانے تک کی کسی کی ہمت نہیں
ہوتی

اس روپ کو کل تک یا قوت پر بھی برقرار رکھنا سر پھوڑنا ہے
پھوڑ دینا پٹی میں کروادونگا۔۔۔"اسکی اس بات پر مشی کو
اور بھی حیرت ہوئی
معاف نہیں کرنا جب تک وہ اپنی غلطی کی معافی اچھے سے نہ
مانگ لے اور نہ مانگی تو کل مل کر اسکو پورے کشمیر میں دوڑ
لگوائیں گے۔۔۔"اب کی بار مشی کی ہنسی چھوٹی تھی اسے
ہنستے دیکھ زیحال بھی مسکرادیا
زمل بھی آپ کو ڈانٹتی ہے ناں۔۔۔"اسکے سوال پر زیحال نے مڑ
کر اسے دیکھا
وہ تو سرکار ہیں۔۔۔انکا ڈانٹنا بھی ہمارے لئے پیار ہی ہے صبح
ہی ڈوز ملا تھا۔۔۔"افففف وہ پہلی بار اتنا بے تکلف ہو رہا تھا یہ
دیکھ مشی اندر ہی اندر خوشی سے پاگل ہو رہی تھی

زمل بہت لکی ہے کہ اسکو آپ ملے ہیں۔۔۔" وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بول گئی تب ہی زیحال نے ٹرن لیا

تم بھی لکی ہو میرا معصوم بھائی تمہیں ملا۔۔۔ جس کی ہر روز تم دھلائی کرتی ہو۔۔۔" اب کی بار دونوں کی ہنسی چھوٹی کتنی ہی دیر گاڑی میں انکے قہقہے گونجے اس سفر میں بہن بھائی کے رشتے کی جڑ مضبوط ہوئی تھی

زیحال کی باتوں نے کچھ حد تک مشی کا موڈ ڈائیورٹ کر دیا تھا جواب کھڑکی سے باہر بڑے بڑے درختوں کو دیکھ رہی تھی وہ لوگ اپنے ایریا کے بہت قریب تھے اس دوران یاقوت کی کتنی ہی کالز زیحال کے فون پر آچکی تھی وہاں سے زمل بار بار میسج

کرتی مشی کا پوچھ رہی تھی جسے زیحال نے ایک کس والی
ایموجی بھیج کر ریلیکس کروادیا تھا
آتے ہوئے تمہارے لئے کچھ لاؤں۔۔۔"اسکے نمبر پر میسج بھیجا جو
اسی وقت سین ہوا تھا
ایک عدد زیحال خان آفندی ساتھ انکی خوبصورت سمائل۔۔۔"آگے
سے ملنے والا جواب پڑھ کر زیحال کے لبوں پر بے اختیار ایک
دلکش مسکراہٹ بکھر گئی
پلس رومانٹک موڈ آن۔۔۔؟ساتھ دل والی ایموجی بھیجتے اپنی
اٹڈ کر آنے کر آنے والی ہنسی دبائی جانتا تھا آگے کیا جواب ملے
گا وہ ایک نظر سکرین پر اور دوسری نظر راستے پر ڈالتا اس وقت
پوری سڑک سنسان تھی آگے پیچھے اسکے بندوں کی گاڑیاں تھیں
وہی گارڈز جو مشی کے پیچھے نکلے تھے

پلس تھوڑی شرم کے ساتھ۔۔۔"اسکا جواب برعکس تھا جسے پڑھ
کر زیحال کا گاڑی میں زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا مشی نے
گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ پھر بھی ہنستا رہا
میرے آنے سے پہلے بچے سو جانے چاہئے۔۔۔"آخری میسج بھیجتے
اس نے موبائل اپنی گود میں گرالیا اور ساری توجہ راستے کی
جانب مبذول کرلی جانتا تھا اب وہ اسکے اس میسج کو سمجھ
کر بلش کر رہی ہو گی ویسے بھی اسکا رومانٹک موڈ آن ہو جائے تو
کوئی مائی کا لال بند نہیں کر سکتا
گاڑیاں اپنے علاقے میں داخل ہوئیں باقی گارڈز پیچھے ہی رک
گئے تھے آگے طویل راستے کے بعد زیحال کی گاڑی ڈیرے کے آگے
آ رکی تھی سامنے ہی یاقوت ہاتھ میں موبائل لئے بے چینی سے
یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا مشی گاڑی میں بیٹھی اسے دیکھے

" گئی سماعتوں میں لفظوں کی بازگشت ایک بار پھر ہوئی
ملی ہوئی تھی ناں اپنے باپ سے ؟ قاتل ہو تم میرے بچے کی اور
تمہارا باپ " آہ الفاظ چابک کی طرح لگے تھے سیدھا دل پر
آنکھیں پل میں سرخ ہوئی نمکین پانی جمع ہونے لگا زیحال اتر
کر خود اندر چلا گیا جاتے جاتے یاقوت کو آنکھوں سے سخت
تنبیہہ کر کر گیا تھا اسکی آج والی باتوں کے بعد یاقوت کو اپنے
لفظوں پر از حد ندامت تھی اوپر سے مشی کا ایسے اچانک کہیں
چلے جانا اسے مزید پریشان کر گیا
اس نے آگے آتے مشی کی سائیڈ کا دروازہ کھولا وہ اب بھی اسے
ہی دیکھ رہی تھی جب یاقوت نے باہر آنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا
اسکے چہرے پر پڑتی روشنی جو پیچھے کھڑی گاڑی کی تھی وہ
اب تک سٹارٹ تھی وہ مشی کی گاڑی تھی جسے گارڈ لایا تھا

مشی اسکے چہرے کو دیکھے گئی " قاتل ہو تم میرے بچے کی
ملی ہوئی ہوا اپنے باپ سے "الفاظ ایک بار پھر گونجے آنکھوں
میں ٹھہرے آنسوں لائنوں کی صورت میں بہہ گئے جنہیں وہ
صاف کرتی ایک کرب بھری نظر اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ پر ڈالتی
باہر نکلتی سیدھی اندر چلی گئی پیچھے یاقوت کا ہاتھ اسی
طرح رہا یہ ہاتھ کبھی خالی نہیں ہوا تھا آج خالی تھا مطلب وہ
غلطی نہیں بہت بڑی غلطی کر چکا ہے اس نے اپنے نچلے ہونٹ کو
دانتوں میں دباتے ہاتھ پیچھے کیا اذیت اسکے چہرے پر بھی رقم
تھی کوئی دیکھ رہا تھا؟ اس نے آسمان کی جانب نظر اٹھائی
اور خاموشی سے نظریں واپس زمین پر لاتے خود بھی دروازہ
بند کرتے اندر کی جانب آتا اپنے کمرے میں آگیا سامنے مشی
کہیں نہیں تھی تب ہی باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آئی یقیناً

وہ شاور لینے گئی تھی یاقوت اپنے کف لنکس نکال کر ڈریسنگ
ٹیبل پر رکھتا وہی کاؤچ پر بیٹھ کر سر جھکائے اسکا انتظار
کرنے لگا تھوڑی ہی دیر میں وہ باہر نکلی کپڑے بھیگے ہوئے تھے
بال موٹی موٹی لٹوں کی صورت میں اسکی گردن پر چپکے ہوئے
تھے آنکھیں سرخ تھیں مانو وہ بہت روئی ہو یہ دیکھ یاقوت ایک
جھٹکے میں کھڑا ہوا
مم۔۔۔ مشی یہ۔۔۔؟ اسکے چہرے کے سرد نگاہیں دیکھ وہ وہی چپ
ہو گیا کتنی ہی دیر وہ کھڑی رہی پھر آگے بڑھ کر وارڈروب سے
کپڑے نکالتی واپس جانے لگی جب یاقوت نے اسکی کلائی تھامتے
اپنی جانب کھینچا وہ قریب تھی بے حد قریب اسکی آنکھوں
میں آنکھیں گاڑھے بھیگنے کی وجہ سے جسم بری طرح سے لرز
رہا تھا اوپر سے اپنے چہرے پر پڑتی یاقوت کی گرم سانسیں

کہاں گئی تھی۔۔"اسکا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا جسے محسوس کرتے
مشی کا دل جیسے مٹھی میں آیا تھا وہ کیا جانے اسکے جانے کے
بعد وہ کتنا پاگل سا ہو گیا تھا زیحال نے بھی اسے نہیں بتایا
تھا ایک گرم آنسوؤں کا قطرہ آنکھوں
سے نکل کر چہرے پر موجود شفاف پانی کے قطروں میں ملتا
نیچے گر گیا مشی ایک زخمی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتی
اپنی کلائی چھڑواتے واپس سے باتھ روم میں بند ہو گئی دروازہ
بند کرتے وہ وہی ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی وہ کر رہی تھی؟ کیا
اسے اپنے الفاظوں کا احساس نہیں کیا اسے نہیں پتہ وہ کیا بول
گیا تھا کیسے اسکی روح تک کو زخمی کر گیا تھا کیا وہ ہو سکتی
تھی اپنے بچے کی قاتل؟ کیا تھی وہ؟ الفاظ یاد آتے گرم آنسوؤں
کا سیلاب آنکھوں کی باڑ توڑتے اسکے عارض پر بہنے لگا وہ بے

آواز رونے لگی آہستہ آہستہ اسکے رونے میں روانی آتی منہ سے بے ساختہ چیخ ابھری جسے وہ منہ پر ہاتھ رکھے وہی گھونٹ گئ

مشی۔۔۔۔میری بات سن لو۔۔۔"اسے کتنی ہی دیر سے اندر بند دیکھ وہ دھیمے مگر منت کرتے لہجے میں بولا تھا مشی نہیں سن رہی تھی وہ اسی طرح اپنی چیخوں کا گلا گھونٹتی دروازے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھتی چلی گئ الفاظ بار بار یاد آتے اسکی روح کو بری طرح سے زخمی کر رہے تھے اسکا دل بری طرح سے لرز رہا تھا

مشی۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے سن لو۔۔۔"اسکا رندھا ہوا لہجہ محسوس کرتے جیسے مزید اندر زمین پر بیٹھی مشی کی تکلیف میں شدّت آئ تھی

ایم سوری۔۔۔مم۔۔مجھے نہیں کہنا چاہئے تھا میں غصّے میں تھا

مشی۔۔۔" وہ ٹوٹے لہجے میں بولتا دھیرے دھیرے دروازہ ناک کرنے لگا

" مشی باہر آجاؤ۔۔۔دیکھو میں معافی مانگ رہا ہوں ناں۔۔۔ مشی آہ وہ نہیں سن رہی تھی اسکی معافی اسکی تڑپ میں مزید
اضافہ کر رہی تھی کیا اتنا آسان ہوتا ہے اتنے بڑے بول بول کر آخر میں ایک چھوٹا سا سوری بول دینا بس؟ یہ غلطی کرنے والوں کو کیوں لگتا ہے کہ انکے چابک جیسے الفاظ جو مقابل کی روح تک لہولہان کر دیں انکا رد و بدل یہ ایک چھوٹا سا سوری لفظ ہو سکتا ہے کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟ کیوں لگتا ہے نہیں لگنا چاہئے ناں
وہ چیخنے لگی تھی اندر ہی اندر اپنے اندر باہر وہ اپنی ہر چیخ کا گلا گھونٹ رہی تھی لیکن اندر اسکی روح چیخ رہی تھی اسکا دل رو رہا تھا وہ کرب اور اذیت کی انتہا پر تھی کتنی ہی دیر

وہ بیٹھی روتی رہی آخر میں جیسے تھک چکی تھی اپنے گال بے
دردی سے رگڑتی اٹھ کر اپنے گیلے کپڑے بدلتی نائٹ سوٹ پہن
کر دھیرے سے دروازہ کھولتی باہر آنے ہی لگی تھی جب نظر نیچے
زمین پر اسی دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھے یاقوت پر پڑی مشی
کو دیکھ وہ دھیرے سے خود بھی کھڑا ہوا اسکی آنکھوں کی
ویرانی دیکھ مشی کا دل کٹ کر رہ گیا کیا وہ اس شخص سے
ناراض ہو سکتی تھی؟ جس کا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہو رہا
تھا یاقوت نے مسکرانا چاہا لیکن ناکام وہ نہیں مسکرا پایا
مجھے سن لو۔۔۔" وہ جیسے بھیک مانگ رہا تھا لہجہ بھیگا ہوا تھا
وہ کیا جانے آج وہ کیا سنانا چاہتا تھا اتنے عرصے سے جو راز اس
کے سینے میں دفن تھا جو اسکے آج کے رویے کی وجہ تھا لیکن
نہیں سنا گیا مشی ایک سرد نگاہ اس پر ڈالتے آگے بڑھ گئی یاقوت

وہی کھڑا رہ گیا راز پھر سے سینے میں دفن ہو گیا اسکا دل ایک
دم بھاری ہوا تھا وہ گہرا سانس خارج کرتے خود کو نارمل کرنے
لگا وہ مرد تھا رو نہیں سکتا تھا اسے اپنے آنسوں پینے تھے اور وہ
پی گیا تھا

کمرے میں آتے اس نے دروازہ بند کرتے چٹخنی اوپر چڑھائی اور
جیسے ہی پیچھے پلٹا سامنے کا منظر دیکھ اسکا دماغ گھوم کر
رہ گیا بچے سو چکے تھے لیکن انکے ساتھ انکی ماں بھی سو چکی
تھی تینوں مزے سے شب خوابی کے مزے لوٹ رہے تھے جب کہ
زیحال کے موڈ کی بینڈ بج چکی تھی وہ خفا خفا سا کھڑا کچھ
دیر تینوں کو دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر وارڈروب سے اپنے
ویسٹ اینڈ ٹراؤزر لئے باتھ روم میں گھس گیا دروازہ بند ہوتے

زمل نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا وہ سچ میں جا چکا تھا اسکے
جاتے زمل نے رکی سانس بحال کی جو ڈفر آنکھوں کے ساتھ ساتھ
وہ بھی بند کر چکی تھی اندر سے پانی گرنے کی صاف آواز باہر
تک آ رہی تھی پانی کے شور سے اسے کچھ یاد آیا تھا اور یاد کرتے جیسے
ڈھیروں شرم نے اسے آن گھیرا تھا
کچھ دیر وہ شاور لیتا بند کر چکا تھا جس کے بند
ہوتے زمل جھٹ سے آنکھیں بند کر گئی جب تک وہ باہر نہیں آ
گیا مرر کے سامنے کھڑے ہوتے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے انکی
تھوڑی مالش کی اور خود پر پرفیوم سپرے کیا تھوڑی ہی دیر
میں پورا کمرہ اسکی کلون کی خوشبو سے مہک اٹھا تھا اب زمل
سے مزید برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا
اسی وقت زیحال کا فون رنگ کرنے لگا اس نے جلدی سے کال پک

کرتے کان سے موبائل لگایا زمل کو اس وقت کال دیکھ کر حیرت
ہوئی تھی لیکن ڈھیٹ بنی آنکھیں بند کئے لیٹی رہی
جی جان۔۔۔"اسکے منہ سے شیری بھرا جان لفظ سن کر زمل کی
اپنی جان لبوں پر آئی تھی وہ کسے اس وقت جان کہہ رہا تھا
نہیں میری بیوی سو گئی۔۔تم بولو۔۔کیسا ہے میرا بے بی کھانا
کھایا۔۔۔؟وہ فون پر مقابل سے مخاطب تھا بے حد پر سکون
انداز میں زمل کا سکون برباد کرتے ہوئے وہ آنکھیں بند کئے بے
چین سی ہوا ٹھی تھی کیا وہ کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا؟
کیوں۔۔۔اچھا۔۔۔میری یاد آرہی تھی کل آؤنگا پورا دن اپنی جان
کیساتھ گزارنے۔۔۔"اسکی بات سن کر مقابل کچھ کہہ رہی تھی
جسے وہ تو خاموشی سے سن رہا تھا لیکن ایکٹنگ کرتی سوئی
ہوئی زمل غصّے سے لال بھبھوکا ہوئے جا رہی تھی وہ سچ میں

کسی لڑکی سے سرگوشیوں میں بات کر رہا تھا اگر وہ نہ جاگ رہی
ہوتی تو کیا اسے پتہ چلتا۔۔۔آہ زمل اب غصّے میں بھی رو دینے
کو تھی اسکا ہی اسے چیٹ کر رہا تھا
آئی لو ویو ٹو بے بی۔۔۔امممماں۔۔۔"آخر میں اتنی لمبی کس پر زمل
کی بس ہوئی تھی وہ غصّے سے لال پیلی ہوتی ایک جھٹکے میں
اٹھ بیٹھی تھی اسے جاگے دیکھ زیحال اپنی جگہ بری طرح سے
اچھلا تھا چہرے کا رنگ ایک دم متغیر ہوا تھا
کس سے بات کر رہے ہیں۔۔۔؟وہ غصّے میں خاصی تیز آواز میں
بولی تھی کہ دونوں بچے ڈر کر ایک دم بدکے تھے زیحال ہونقوں
کی طرح کبھی اسے تو کبھی بچوں کو دیکھتا اسکی چوری پکڑی
گئی تھی
تم جاگ رہی ہو۔۔۔؟الٹا سوال داغہ

میں نے پوچھا کس سے بات کر رہے تھے۔۔؟اپنے سوال پر سوال
دیکھ وہ مزید اندر تک جل بھن گئی تھی تب ہی بیڈ پر ہی کھڑی
ہوتی اسکے پاس آئی آواز اب بھی بلند تھی جس کے باعث دونوں
سوئے ہوئے فرشتے جاگ چکے تھے
کسی سے بھی نہیں۔۔۔میں بس۔۔۔وہ" وہ بات بنانے لگا جب زمل
نے جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے موبائل چھینتے سکرین دیکھی کال
شاید بند ہو چکی تھی اس نے کال لوگ اوپن کیا وہاں لاسٹ کال
یاقوت کی تھی واٹسپ چیک کیا وہاں صرف اسی کی چیٹ تھی
اور کال بھی اسی کی تھی مطلب واٹسپ اس نے صرف زمل کے
لئے بنائی تھی اس سے پہلے وہ یہ سب استعمال نہیں کرتا تھا
زمل کو سب کلئیر دیکھ حیرت ہوئی اس نے زیحال کو دیکھا جو
ہونٹ دانتوں میں دبائے بمشکل اپنی ہنسی روک رہا تھا لیکن ناکام

ہو گیا اسے دیکھتے ہی دیکھتے اسکا زوردار قہقہہ کمرے میں
گونجا تھا وہ ہنستا ہوا ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے دوسرے سے
آنکھوں کا پانی صاف کر رہا تھا اسکی ہنسی دیکھ زمل نے اپنی
مسکراہٹ دباتے بمشکل اپنے تاثر سپاٹ کئے اسی وقت اس کا فون
پھر رنگ کرنے لگا زمل نے فورا دیکھا وہ رنگ ٹون تھی جسے
زیحال نے جان بوجھ کر سیٹ کیا تھا زمل کو جگانے کیلئے
آپ بہت بد تمیز ہیں۔۔۔"اپنی ہنسی اور بے وقوفی پر امڈ کر آنے
والا غصّہ دباتے وہ بس یہی بول پائی جب زیحال ایک دم رکا
ہنسی غائب ہوئی وہ درمیان کے دو قدموں کا فاصلہ ختم کرتے
اس تک آیا وہ بیڈ پر کھڑی اس سے اتنی بڑی تھی کہ زیحال کا
چہرہ اس کے عین دل کے مقام تک آرہا تھا
بچوں کو سلانے کا کہا تھا تم خود سو رہی تھی۔۔۔"اسکی کمر

اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے ایک جھٹکے میں اپنی جانب
کھینچی اب اسکا چہرہ زمل کی دھڑکنوں کے عین بیچ میں تھا
اسے اتنے قریب دیکھ زمل کا دل زور سے دھڑکا تھا
مجھے سلائے بغیر کیسے سو رہی تھی۔۔۔" وہ جذبوں سے چور
لہجے میں بولتا اسکی دھڑکنوں پر اپنی ناک رگڑنے لگا جس سے
زمل کی سانسیں پل میں بے ہنگم ہوئی تھیں فون ہاتھ سے
چھوٹتے بیڈ پر جا گرا تھا وہ دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر ٹکاتے
بے ساختہ چہرہ اوپر کر گئی
"تمہیں نہیں سونا چاہئے تھا۔۔۔اب سزا تمہیں صبح تک ملے گی۔۔
شدّت سے بوجھل ہوتے لہجے میں بولتا وہ زمل کو بانہوں میں
بھرے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا کاؤچ پر لے آیا وہاں لٹاتے خود
کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگا اسکے خطرناک ارادے بھانپتے زمل

کی جان لبوں پر آئی تھی

ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔ یہاں۔۔۔" وہ کاؤچ پر پیچھے دونوں ہتھیلیاں جمائے
تھوڑی جز بز سی ہوئی تھی جب وہ ایک ہاتھ اسکے قریب کاؤچ
کے ہتھے پر دھرتے اسکے چہرے پر جھکا
ہاں یہاں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے شادی شدہ کپل کے روم میں یہ کاؤچ
کیوں رکھا ہوتا ہے۔۔۔" اسکی بھاری سانسیں زمل کے چہرے سے
ٹکراتی اسکی ریڈ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑا رہی تھی
ک۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ وہ ہکلاتی بمشکل پوچھ پائی
کیونکہ یہ بیویوں کو سزا دینے کی ایک بہترین جگہ ہوتی ہے
جتنی کم جگہ اتنی زیادہ بیوی کی تڑپ۔۔۔ تمہاری سزا بھی یہی
ہو گی صبح تک میری شدّتوں سے اسی تھوڑی سی جگہ میں تڑپو
گی۔۔۔" اسکی بات کی زمل کی جان نکال گئی تھی کیا تھا وہ

شخص صرف باتوں سے ہی اسکی جان لبوں پر لے آتا تھا زمل اس
کی خمار بھری آنکھیں دیکھ سمٹتی پیچھے ہٹنے لگی تھی
ن۔۔۔ نہیں میں۔۔۔ میں بہت تھک گئی۔۔۔ ہوں۔۔۔"اس نے
احتجاج
کرنا چاہا اس سے پہلے زیحال اپنی ویسٹ ایک جھٹکے میں نکالتے
اسکی دونوں کلائیاں آپس میں ملاتے پیچھے کی جانب باندھ گیا
صبح میں ٹانگیں دبا دونگا فلحال تھوڑی سی مزید تھکاوٹ
برداشت کرلو۔۔۔"اپنے دونوں گٹھنے زمل کے دونوں اطراف میں
رکھتے اسکے بے حد قریب آتا شدّت سے بوجھل ہوتے لہجے میں
بولتا زمل کے دل کی دھڑکن مدھم کرواگیا آہ مطلب رہائی ممکن
نہیں تھی آج سے پہلے رہائی ملی جو آج ملتی بچے پھر سے سو
چکے تھے کچی نیند کے جاگے اپنی ماں کی طرح نیند کے دکھیارے

تھے انکی پکی نیند آج زیحال کے لئے فائدہ منداور زمل کیلئے
نقصان دہ ثابت ہونے والی تھی
ہی۔۔۔بب۔۔۔بچے اٹھ جائیں گے۔۔۔"اسے خود پر جھکتے دیکھ اس
نے آخری کوشش کرنی چاہی
تو میں ان سے کہہ دونگا انکو نیا بہن بھائی چاہیے تو واپس سو
جائیں۔۔۔"اسکی اس بات پر زمل اسے گھورنے لگی
میں گولی مار دونگی آپکو۔۔۔"اب کی بار زیحال کی ہنسی
چھوٹی تھی وہ ہنستے ہوئے سیدھا زمل پر آ گرا تھا جب اسکی
ہنسی میں زمل کی ہنسی بھی شامل ہوئی دونوں مکمل تھے بلکل
اپنی ہنسی کی طرح ہر فکر سے پاک ہنسی جس میں روح تک کے
پر سکون ہونے کا احساس تھا کتنی ہی دیر دونوں ہنستے رہے جب
زمل کی نظر اسکے برہنہ کسرتی سینے پر گئی اور دل بے اختیار

زورررر سے دھڑکا تھا اسکا پہاڑی وجود اتنا دلکش تھا کوئی بھی
عورت دیکھے تو نظریں پلٹنا بھول جائے وہ اسکی ملکیت تھا
زمل فہد خانزادہ کی ملکیت جو بلکل خالی ہاتھ تھی پھر ایک
شخص اسکی جھولی میں دے دیا گیا جس کے ساتھ پوری ایک
سلطنت اسکے قدموں میں آئی تھی اور وہ اسکی ملکہ بنی تھی
نہیں کرتا ویسا کچھ میرے لئے میرے دو بچے کافی ہیں میں
دوبارہ تمہیں اس تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔"پل میں
اسکے لہجے میں محبت اور فکر ایک ساتھ چھلکی تھی جسے
محسوس کرتے زمل کے لب دھیرے سے وا ہوئے
آپ کی خواہش زیادہ بچے ہیں تو میں وہ درد بھی بار بار سہہ
لونگی۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کچھ پل اسے دیکھے گیا وہ اس
وقت اسکی محبت میں پور پور ڈوبی ہوئی لڑکی تھی جس کی

آنکھیں چیخ چیخ کر اس سے عشق ہونے کا دعوی کر رہی تھیں
زیحال کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا اس نے آگے ہوتے اپنے ہاتھ کی
ہتھیلی زمل کے کان کے نیچے جمائی اور ہونٹوں پر پوری شدّت
سے قابض ہوتا چلا گیا کمرے میں صرف زامل کے چھوٹے چھوٹے
خراٹوں کی آواز تھی زالے سکون سے سوتی تھی باقی انکے ماں
باپ تو ایک دوسرے میں اپنی سانسیں انڈیلتے ایک دوسرے کی
پیاس بجھا رہے تھے کتنی ہی دیر وہ زمل کے بند ہاتھوں کا فائدہ
اٹھاتے اسکی سانسیں پیتا رہا اپنی تشنگی اسکے ہونٹوں پر مٹاتا
رہا زمل بھی خود کو پوری طرح سے اسکے حوالے کر چکی تھی
جس کے بعد وہ بھی زیحال کی تھی اور مرضی بھی وہ زمل کو
اپنے ساتھ کسی اور ہی دنیا میں لے گیا جب اچانک زالے کے رونے کی
آواز آئی زمل نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "کیا کہا تھا جاگ

جائیں گے "زیحال اسے چھوڑ کر بیڈ کی جانب گیا اور دھیرے سے زالے کو گود میں اٹھالیا

کیا ہوا۔۔۔ بابا کی جان۔۔۔ "محبت بھرے لہجے میں بولتے اسے گود میں اٹھایا جب وہ باپ کی گود میں آتے اپنے رونے میں کمی کر گئی

بھوک لگی میرے بیٹے کو۔۔۔ چلو اپنے بیٹے کی ٹمی فل کرواتے ماما سے۔۔۔ "کہتے وہ اسکے روئی سے گال چومتا گود میں لئے زمل کے پاس لے آیا جسے وہ پکڑتے اپنے پاس دھیرے سے لٹا کر سینے سے لگا گئی وہ وہی اسکے پاس بیٹھتا زالے کے غلابی گال انگلی سے سہلاتا رہا اتنے میں زامل بھی اٹھ گیا اسکی آواز سنتے زمل کو ہنسی آئی تھی وہی زیحال بھی ہنس پڑا یہ تو ہونا تھا اب کچھ بھی مسلسل نہیں ہو سکتا تھا پیار بھی نہیں

وہ اٹھ کر اسکے پاس گیا اور دونوں ہاتھوں میں بے حد نرمی سے
اسے اٹھایا جب وہ دونوں ٹانگیں سمیٹنے لگا ٹانگیں سمیٹ کر
دونوں اور بھی کیوٹ لگتے تھے چھو۔۔۔۔۔ٹوسے ہو جاتے تھے ایک
ایک بالش جتنے
بس۔۔۔بس۔۔۔ تھوڑا سا ویٹ۔۔۔پہلے زالے فیڈ کرے گی پھر میرا
پیارا سا بیٹا کرے گا۔۔۔"اسکا بچوں سے مخاطب ہونے کا طریقہ
اتنا خوبصورت تھا کہ زمل بنا پلک جھپکائے ان باپ بچوں کو
دیکھتی رہتی بے شک وہ اچھا بھائی اچھا شوہر اور اب اچھا
باپ بھی بن رہا تھا جب تک زالے اچھے سے سیر نہیں ہو گئی تب
تک وہ زامل کو لئے یہاں وہاں چکر کاٹتا اسے چپ کروانے لگا
ہی۔۔۔یہ سو گئی۔۔۔"اسکے فیڈ کرتے سونے کا زیحال کو بتایا
جب وہ زامل کو اسے پکڑاتے زالے کو اور بھی نرم ہاتھوں میں

اٹھائے واپس بیڈ پر لایا ہر عمل اتنے آرام سے کیا تاکہ وہ پھر جاگ
نہ جائے پھر وہی بیٹھے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ پھیرتے تھپک
تھپک کر مزید نیند پکی کرنے لگا جب تک زامل بھی نہ سو گیا
اسکے سوتے زیحال اسے بھی بیڈ پر لٹاتے دونوں پر کمفرٹر ٹھیک
سے ڈالتے دونوں اطراف تکیوں کی لائن بنانے لگا زمل چادر
کندھوں تک مضبوطی سے تھامے اسے سب کرتے دیکھ رہی تھی
وہ باپ ہونے کے ساتھ ساتھ آدھی ماں بھی تھا وہ ان مردوں میں
سے نہیں تھا جنہیں عورت سے بچے پیدا کرنے کے بعد بھی صرف
اپنی خواہش پوری کرنی ہو وہ زمل کے ساتھ دن ہو یا رات بچوں
کو سمبھالتا تھا
انکو ٹھیک سے لٹاتے وہ واپس آیا اسے واپس آتے دیکھ زمل کا
پورا بدن جیسے دہک اٹھا تھا وہ ڈر کر چادر سر تک تان گئی یہ

دیکھ زیحال کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ بکھری تھی لیکن وہ
بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

آج کا دن ٹھنڈ سے بھرپور تھا ہڈیوں تک کو چیر دینے والی جان
لیوا ٹھنڈ سارے چرند پرند اپنے اپنے گھونسلوں میں دبکے بیٹھے
تھے دھند اتنی تھی کہ سامنے کا منظر صاف دکھائی نہیں دے
رہا تھا آج سب موٹے موٹے کپڑے پہنے اس ٹھنڈ کو انجوائے کر
کر رہے تھے ناشتے کی ٹیبل پر بہت سے چہرے کھلے ہوئے تھے جب
کہ بہت سے چہروں پی اذیت تھی کرب تھا تکلیف تھی آج مشی
یاقوت کے ساتھ والی کرسی کے بجائے سامنے والی کرسی پر
بیٹھی تھی اسے وہاں بیٹھے سب نے دیکھا تھا زمل نے چائے کی
ٹرے رکھتے فون پر جھکے زیحال کو اشارہ کر کر دکھایا جب

اسکی نظر یاقوت کے ضبط کرتے سرخ چہرے پر پڑی اسکی نظریں
مشی پر ہی جمی ہوئی تھیں اسکی سرد نگاہیں مشی سے معافی
طلب کر رہی تھیں جبکہ وہ اسکی جانب دیکھ تک نہیں رہی تھی
اس لڑکے کا کیا بنا حالت کچھ درست ہوئی۔۔۔؟ وہ سیدھا یاقوت
سے مخاطب تھا جب وہ زیحال کی آواز پر جھٹ سے اسکی جانب
متوجہ ہوا
ج۔۔۔جی۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے وہ اپنی پلیٹ
پر جھک گیا اسکی حالت ایسی تھی کہ وہ ابھی رو دے گا
وہ پاگل سا ہو گیا ہے بار بار بس یہی کہہ رہا ہے کہ میری بہن کو
چھوڑ دو۔۔" پامیر جو بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا یاقوت کا
جواب فورا درست کر گیا
کیوں اسکی بہن کو کیا ہوا۔۔۔" اسکے سوال کا جواب اس سے

پہلے کوئی اور دیتا زمل بول پڑی

ہبی۔۔۔وہ۔۔۔اسے کسی نے کڈنیپ کر لیا اسی دن جس دن

اس نے ہمیں کیا تھا۔۔۔"وہ پاس والی کرسی پر بیٹھتی جلدی

سے بولی اس دن سے یہ بات تو وہ بھی بھول گئی تھی زیحال کو

حیرت ہوئی اسکی بہن کو بھلا کون کڈنیپ کرے گا اس نے نظر

برلاس کی جانب اٹھائی جو سب سے انجان بنا آج خاموشی سے

ناشتہ کر رہا تھا اسکا دھیان شاید کہیں اور تھا تب ہی زمل کی

بات پر غور نہیں کیا کر لیتا تو بہت کچھ جان جاتا

تم جانتے ہو اس لڑکے کی فیملی کو۔۔۔؟ نظریں برلاس پر جماتے

سپاٹ لہجے میں استفسار کیا جب اسے خود سے مخاطب ہوئے

دیکھ برلاس کا بریڈ پکڑے منہ تک جاتا ہاتھ رکا

نہیں۔۔۔بس اسی کمینے کو جانتا ہوں۔۔۔"اسکے جواب پر پامیر

کو ہنسی آئی

اسکی فیملی کو جان لو بہتر ہو گا تمہارے لئے۔۔۔"اسکا

لہجہ بہت کچھ باور کروا رہا تھا اس کے انداز پر زمل بھی

ٹھٹھکی تھی وہ تو پہلے ہی انکے منہ سے برلاس کی محبوبہ کا

نام سن کر عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھی

یہ تو اسی کا پوسٹ مارٹم کرنے پر تلا ہوا ہے روز جا کر اسے نجانے

"کیا رام کتھا سنا رہا ہے جسے سن کر وہ چیخیں مارنے لگتا ہے۔۔

پامیر کی بات پر زیحال نے عجیب نظروں سے برلاس کو دیکھا

جو پامیر کی بات پر ہنس پڑا تھا آج اسکی ہنسی بھی اسکا ساتھ

نہیں دے رہی تھی اس ناشتے کی ٹیبل پر بہت کچھ الجھ رہا تھا

زیحال کی نظریں کھانے سے زیادہ برلاس پر تھیں جو کھا کم اور
چمچ کے ساتھ چھری کو زیادہ الجھا رہا تھا وہی اسکا پسندیدہ
کھیل ڈھیشم۔۔۔۔ڈھیشم۔۔۔وہ جب بھی پریشان ہوتا اسکے اندر
کچھ الجھا ہوتا تو وہ اپنے سامنے پڑی چیز اٹھا کر ویسے الجھانے
لگتا یہ بھی ایک تھیراپی ہوتی ہے جس سے دماغی چیزیں
سلجھانے میں مدد ملتی ہے وہ کب سے یہی کر رہا تھا یا قوت
بھی آدھے میں ناشتہ چھوڑ کر چلا گیا تھا اسے بھوکے جاتے دیکھ مشی
کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی لیکن خاموش رہی
"اگلے تین منٹ میں تم میری اسٹڈی میں موجود ہونے چاہئے۔۔۔
وہ برلاس پر حکم صادر کرتے نیپکن سے منہ صاف کرتا اٹھ کر
چلا گیا زمل خود بیٹھی آئرہ کا سوچ رہی تھی نجانے کس حال
میں ہو گی وہ

بھائی آپ نے بلایا تھا۔۔۔"وہ دروازہ ناک کرتے تھوڑا اندر آیا

ھمم بیٹھو۔۔۔"بولتے اس سامنے والی چیئر کی جانب اشارہ کیا

وہ خاموشی سے وہاں بیٹھ گیا چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ تھی

کل سارا دن کہاں تھے۔۔۔؟سرد لہجے میں سوالیہ پوچھا

ک۔۔۔ کہیں نہیں۔۔۔یہی۔۔۔ تھا۔۔۔"جلدی جواب کے چکر میں

زبان

تھوڑی ہکلا گئی جس پر زیحال سکین کرتی نظروں سے اسے

دیکھنے لگا

مجھ سے جھوٹ کب سے بولنے لگے۔۔۔؟اسکی بات پر برلاس نے

تڑپ کر سر اٹھایا مسکراہٹ غائب ہوئی"کہاں تھے کل۔۔۔؟پھر

سپاٹ لہجے میں پوچھا جب برلاس ایک جھٹکے سے کندھے ڈھیلے

چھوڑ گیا کیاماں باپ سے کبھی چھپ پایا ہے وہ اولاد کا چہرہ
پڑھ لیتے ہیں اور سامنے بیٹھا شخص اسکی ماں اور باپ دونوں
تھا وہ چاہ کر بھی اس سے جھوٹ بول کر اسے پاگل نہیں بنا
سکتا تھا

آئرہ۔۔۔کو۔۔۔ک۔۔۔کسی۔۔۔نے کڈنیپ کر لیا۔۔۔"دل ایک
دم اسکے
نام پر بھاری ہوا تھا زیحال یک ٹک اسے دیکھے گیا
تمہیں کب پتہ چلا۔۔۔؟نارمل انداز میں سوالیہ پوچھا
" کل گیا تھا اسکے گھر۔۔۔تب
تم جانتے ہو نوفل کی شکل تمہیں آئرہ سے میچ کیوں لگتی ہے۔۔؟
اسکے اس سوال پر برلاس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا
"جیسے کہہ رہا ہو "کیوں۔۔۔؟

وہ اسکی ہی جڑوا بہن ہے۔۔۔"آہ یہ ہوا تھا دھاکا برلاس کے سر
پر وہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے اسے دیکھے گیا زبان گنگ رہ گئی
میری دو جڑوا اولادیں زمل کی وجہ سے ہوئی یہ سلسلہ اسکے
خاندان سے چل رہا ہے اور۔۔۔"بولتے بولتے وہ رکا برلاس نے بے
چینی سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو پلیز بولیں
اور وہ آئرہ کی کزن ہے چاچو کی بیٹی۔۔۔"برلاس کے کندھے
ڈھیلے چھوڑے وہ بے اختیار پیچھے کرسی سے ٹیک لگا گیا یہ
اسکے لئے ایک بہت برا دھچکا تھا جو آج اسے لگا تھا اس پر وہ
جتنا حیران ہوتا کم تھا وہ ہونقوں کی طرح زمین تکنے لگا کیا یہ
اتنی بڑی بات تھی۔۔۔؟جس پر اتنا حیران ہوا جاتا نہیں۔۔۔۔نہیں
کچھ اور تھا کچھ تھا جو برلاس کو اندر تک ہلا گیا تھا وہ کتنی
ہی دیر بیٹھا زمین تکتا رہا آخر میں بنا کچھ کہے اٹھ کر باہر جانے

لگا جب اچانک نظر دروازے پر کھڑی زمل پر گئی یہی حال اس کا
بھی تھا آج وہ اس کشمکش سے نکلی تھی وہ خوش تھی یا
افسردہ اسے خود نہیں پتہ تھا وہ بس حیران سی برلاس کو دیکھ
رہی تھی اسے دیکھ برلاس دھیرے سے مسکرایا ایک زخمی
مسکراہٹ یہ دیکھ زمل کا دل کٹ کر رہ گیا نہیں۔۔۔ نہیں یہ نہیں
ہونا تھا وہ زخمی مسکراہٹ مسکراتا اسکے سر پر اپنا شفقت
بھرا ہاتھ رکھتے لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا اسے جاتے زمل
دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا اسکے گم
ہوتے وہ اندر آئی سامنے ہی زیحال اپنے لیپ ٹاپ پر اپنا کام شروع
کر چکا تھا جب نگاہ سامنے دروازے پر کھڑی زمل پر گئی
وہاں کیوں کھڑا ہے میرا بے بی۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ "محبت بھرے لہجے
میں اسے اپنے پاس بلایا وہ بوجھل ہوتے قدم اٹھاتی اس تک آئی

اسکے قریب آتے زیحال نے بے حد نرمی سے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھایا

منہ کیوں اترا ہوا ہے بتاؤ۔۔۔" وہ جانتا تھا زمل سب سن چکی ہے لیکن وہ اسے بلوانا چاہتا تھا وہ کچھ نہیں بولی زبان گنگ تھی برلاس کی نگاہیں اسے جو کہہ گئی تھیں اسکے بعد وہ کچھ بولنے کی سکت میں نہیں رہی تھی

زامل نے تنگ کیا۔۔۔؟ زالے رو رہی ہے۔۔۔؟ تمہیں رونا ہے ۔۔۔؟ ایک

ساتھ سوالوں کی بوچھاڑ کرتے اسے دیکھا جب زمل اسے دیکھتے سر دھیرے سے اثبات میں ہلانے لگی اب یہ ہاں کس بات پر تھا وہ جانتا تھا پہلی دو باتوں پر ہوتا تو وہ اب شکایت کر رہی ہوتی ان دونوں کی لیکن اسے رونا تھا زیحال نے اسکا سر دھیرے سے

اپنے کندھے پر رکھا اور آہستہ آہستہ پیار سے تھپکنے لگا زمل
خاموشی سے بے آواز رونے لگی اسکے آنسوں دیکھ زیحال تھوڑا
بے چین ہوا تھا لیکن جانتا تھا اتنی بڑی بات پتہ چلنے پر وہ اس
حیرت کو ایسے ہی کم کرے گی کتنی ہی دیر وہ اسکے بالوں کو
سہلاتا رہا اب وہ چپ تھی خاموش تھی جب باہر سے دروازہ
ناک ہوا

بی بی سائیں بچے رو رہے ہیں۔۔۔"دروازے کے اس پار میڈ تھی
جسے زمل بچوں کو سونپ کر آئی تھی آج مشی بھی ناشتہ کرتے
کمرے میں بند ہو گئی تھی کومل کی طبعیت اسی دن سے بوجھل
رہنے لگی تھی وہ کمرے سے کم ہی باہر آتی تھی

لے آؤ انہیں یہاں۔۔۔"جواب زمل کے بجائے زیحال نے دیا تھا وہ
اسکے اندر آنے کے باعث اٹھنے ہی لگی تھی کہ زیحال اسے مزید

کھینچ کر اپنے سینے سے لگا گیا ساتھ آنکھوں سے اسے گھوری
دی کسی کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایسے وقت میں زیحال
خان آفندی کی بیوی کی جانب سرسری نگاہ بھی اٹھالے وہ میڈ
بچوں کا کاٹ کھینچتی اندر لے آئی سامنے نگاہ پڑتے وہ جھٹ سے
نظریں جھکا گئی لیکن زمل پھر بھی اسکی موجودگی میں
تھوڑی جز بز سی ہونے لگی تھی وہ بچوں کو انکے پاس چھوڑ کر
اسی وقت باہر چلی گئی
زامل کی اواں۔۔۔۔اواں۔۔۔چالو تھی البتہ زالے گھٹی گھٹی سی آواز
میں رو رہی تھی زیحال نے کاٹ کھینچ کر اسی طرح ایک ایک کو
اٹھایا اب اسکے تینوں بچے اسکی گود میں تھے جس میں ایک کو
اس نے اور ایک کو زمل نے پکڑ رکھا تھا
کیا ہوا۔۔۔میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے۔۔۔دیکھو تمہاری ماں بھی رو

رہی ہے۔۔۔"زالے کو دیکھتے پیار سے بولا جب زمل نے گھور کر
اسے دیکھا
مجھے اٹھنے دیں۔۔۔"کہتے وہ اٹھنے لگی تھی لیکن زیحال کا ایک
ہاتھ اسکی کمر میں تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں اٹھ سکی
کیوں۔۔۔یہاں تمہیں کانٹے چبھ رہے ہیں۔۔۔"اسکا انداز کسی ٹین
ایجر والا تھا یہ دیکھ زمل ایک دم رکی دل ایکدم یک بارگی سے
دھڑکا
لیکن آپ تنگ ہو جائیں گے۔۔۔"اس نے دوسرا بہانہ گھڑا
کبھی نہیں اپنے بچوں سے بھی کوئی تنگ ہوتا ہے بھلا۔۔۔"کہتے
زمل کے گال چومے دونوں بچے ماں باپ کی گود میں آتے چپ ہو
چکے تھے زالے تو ہاتھ پیر مارنے لگی تھی البتہ زامل چھت دیکھ
رہا تھا ابھی سے اس میں ایک چیز جو نوٹ کی تھی وہ کسی

بھی نیو جگہ پر آتا تو نظریں سیدھا چھت پر جما لیتا جیسے
کچھ معائنہ کر رہا ہو اور آج وہ دونوں اپنے باپ کی اسٹڈی میں
پہلی بار آئے تھے زیحال زمل کو لیپ ٹاپ پر وہ بنگلہ دکھا رہا تھا
جسے اسی نے پسند کیا تھا وہاں کام کافی تیزی سے چل رہا تھا
جتنے لوگ زیحال نے اسکے لئے ہائر کئے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے
اگلے مہینے وہ لوگ اس بنگلے کو تیار کر دیں گے لیکن اصل مسلہ
ٹھنڈ کا تھا جس کے باعث اس جگہ کے سوکھنے میں مسلہ آ رہا
تھا
ہی۔۔۔یہاں بچوں کا پارک۔۔۔"اس نے باہر لان کا منظر دیکھتے
چیخ کر کہا
او کے جو حکم۔۔۔ایک پارک ہمارے لئے بھی جہاں ہم کھیلیں گے
۔۔"

اسکی بات پر زمل ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگی مانو کہہ رہی ہو
ہم کھیلیں گے۔۔۔؟
اسی پارک میں سوئمنگ پول ہو گا بے بی۔۔۔رومانٹک کھیل کھیلیں
گے۔۔۔"اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ کانوں کی لو تک سرخ
ہونے پر مجبور کر گیا زمل سانس روکے اسے دیکھنے لگی دل
دھڑکا نہیں تھا بلکہ چلتی دھڑکنیں ایک دم کم ہو گئی تھیں
شش۔۔۔شرم کریں۔۔ہبی۔۔۔"آہ وہ کسے شرم دلا رہی تھی وہ جو
کہہ چکا تھا کہ وہ شرم پروف ہے
ڈونٹ وری جان زیحال وہاں کوئی نہیں آسکے گا وہ پول سب
کی نظروں سے بہت دور ہو گا جہاں صرف تم اور میں۔۔۔"اس
وقت اسکی آواز جذبوں سے چور تھی وہ دھیرے دھیرے اپنے لب
زمل کے کان کے نیچے جماتے اسکی نازک گردن کی خوشبو کھینچ

کر خود میں اتارنے لگا اسے واپس سے رات والی ٹون میں آتے
دیکھ زمل کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا
ہ۔۔۔ ہبی بب۔۔۔۔بچے۔۔۔"اسے روکنے کی ناکام کوشش کی
ڈونٹ وری یہ دونوں بھی یہی سب کرنے سے دنیا میں آئیں
ہیں۔۔۔"آہ وہ کبھی تھک سکتا تھا زمل کو پیار کرنے سے وہاں کی
ہر چیز نے چیخ کر جواب دیا تھا نہیں کبھی نہیں وہ صبح شام
دن رات اپنی زمل بے بی کو پیار کر سکتا تھا اسے چوم سکتا تھا
وہ اسکی پہلی اور آخری پسندیدہ عورت تھی اسکا بس چلتا وہ
اسے لے کر کسی ایسی جگہ چلا جاتا جہاں صرف وہ دونوں ہوں
اور اسکا پیار
اسکا ہاتھ پیچھے اپنی شرٹ کے اندر گھستا محسوس کرتے زمل
اچھل کر پڑی اسکے اچھلنے پر دونوں بچے ڈر کر ایک دم بد کے

کیا کر رہی ہو۔۔۔بچے ڈر گئے۔۔۔"انداز ڈپٹنے والا تھا

آپ کیا کر رہے ہیں ہاتھوں میں سکوں نہیں ہے۔۔۔؟اس سے زیادہ زمل دانت پیس کر بولی تھی

" میرا سکون تمہارے روم روم میں بسا ہے وہی حاصل کر رہا ہوں آنکھیں پٹپٹاتے اتنے معصوم انداز میں بولا کہ خود زمل ایک پل کو سٹپٹا گئی

تب ہی زامل رونے لگا اسے فیڈ چاہئے تھی جتنے چھوٹے وہ تھے ہر دس منٹ بعد انکو اپنی ماں اپنے پاس چاہئے ہوتی تھی اسے روتے دیکھ زمل نے نگاہیں ترچھی کر کر زیحال کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے اپنی جانب دیکھتے پا کر زمل تھوڑا سا رخ موڑ کر زپ نیچے کرتی اسے فیڈ کروانے لگی ایک تو اسکی گود میں بیٹھی تھی اوپر سے فیڈ بھی کروا رہی تھی آہ اپنی حالت

سوچ سوچ کر ہی وہ شرم سے پانی پانی ہونے لگی تھی

یہی ٹھیک رہ گیا اپنا حق رو کر مانگ لیا اور یہاں۔۔۔ ہمیشہ ڈانٹ ہی ملتی ہے۔۔۔ "مصنوعی ناراضگی دکھاتے وہ زالے کے گال چومنے لگا جب زمل نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا اسکی معصوم صورت دیکھ اسے ٹوٹ کر اپنے بڑے بے بی پر پیار آیا تھا جو تب اسکا بے بی بنا جب اسکے پاس یہ چھوٹے چھوٹے دو بے بی نہیں تھے اور آج بھی اسی کے باعث یہ دونوں ملے تھے تو کیسے اسے بھول جاتی اس نے وہی سے جھکتے زیحال کے گال پر اپنے لب رکھے وہ سانس روکے وہی کا وہی تھم گیا نظریں زالے پر جمی رہ گئی وہ دھیرے دھیرے اس کے شفاف رخصار چومتی آنکھوں تک آئی آہ اسکا لمس اپنی آنکھوں پر محسوس کرتے وہ پر سکون سا آنکھیں موند گیا کیا تھی یہ لڑکی ایک بوسہ دے کر اسے پاگل کر جاتی

تھی

بھوک کے باعث اب اس پر غشی طاری ہونے لگی تھی وہ رسیوں
سے آزاد ہو کر بھی مردہ سی زمین پر اوندھے منہ پڑی تھی کچھ
بعید نہ تھی کہ یہ بھوک کی شدّت آج اسکی جان لے لیتی پیٹ
کمر سے جالگا تھا کمزوری کے باعث اسکی کانچ سی بھوری
آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ چکے تھے اتنے دن سے ایک ہی
لباس میں بکھرے بالوں میں اسکا حال ابتر سے بھی ابتر ہو چکا
تھا کسی کو اس پر رحم نہیں آرہا تھا نہ کوئی اسے بچانے آرہا
تھا وہ اپنے نہ کردہ گناہ کی سزا کاٹ رہی تھی اس وقت بھی
اسکا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا وہ پھر سے تاریکی میں جانے
لگی تھی اس سے پہلے اسکی سماعتوں میں کسی کی آواز گونجی

تھی اسکے سامنے ایک سوٹڈ بوٹڈ شخص کھڑا اس آسٹریلین
گارڈ پر چلا رہا تھا وہ شاید وہی تھا جس نے آئرہ کو یہاں کڈنیپ
کر رکھا تھا وہ دھندلاتی آنکھوں کو بار بار جھپکتی سامنے
کھڑے شخص کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگی اسکی آواز کانوں
میں پانی کے بلبلوں کی طرح گونج رہی تھی اس میں اتنی سکت
بھی نہیں تھی کہ وہ سر اٹھا کر اسکا چہرہ دیکھ لیتی وہ بس
اسکی آواز پہچاننے کی کوشش کرنے لگی جس میں بری طرح سے
ناکام ہو گئی آخری بار بے ہوش ہونے سے پہلے اسے وہ بھاری
بھرکم برانڈڈ بوٹ اپنی اپنی جانب آتے دکھائی دیے تھے اور پھر
آنکھوں کے پیوپٹے بند ہو چکے تھے آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں
وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی تھی وہ شخص اسکے قریب بیٹھا
آئرہ کا چہرہ تھپتھپاتے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ

نہیں اٹھی وہ شخص پھر اٹھتا اس گارڈ پر دھاڑا جو سر جھکائے
اپنے مالک کے آگے کھڑا تھا

شام ہوتے درختوں پر پڑتی اوس کی تہہ ڈبل ہونے لگی تھی ٹھنڈ
میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا تھا یہ ٹھنڈ اتنی خطرناک تھی
کہ انسانی ہڈیوں تک کو چیر کر جسم کے آر پار ہو رہی تھی

تھوڑی ہی دیر میں برف باری ہونے کے آثار نظر آ رہے تھے باہر کیا
اندر بند کمروں میں جان لیوا ٹھنڈ کا دور دورہ تھا میر بخش
لاؤنج کے سارے پردے گرا چلا تھا دیواروں میں نسب ہوئے تمام
ہیٹر آن کر چکا تھا جس کے باعث پورے لاؤنج میں کچھ حد تک
ٹھنڈ میں کمی آ گئی تھی لیکن وہ کمرے میں بیٹھی بار بار
یاقوت کا سوچ رہی تھی وہ باہر تھا اور جاتے ہوئے جیکٹ تک

نہیں پہن کر گیا تھا اسے رہ رہ کر اسکی فکر ستا رہی تھی بے
چینی سے یہاں وہاں چکر کاٹتے وہ چھتیس بار میر بخش سے
یاقوت کے آنے کا پوچھ چکی تھی اور ہر بار یہی کہتا نہیں بی بی
"سائیں۔۔۔سائیں نہیں آئے ابھی۔۔۔
رات ہونے والی تھی اور وہ نہیں آیا اب اسکی بس تھی وہ موبائل
نکالے اسکا نمبر ڈائل کرنے لگی لیکن نمبر بھی مسلسل بند جا رہا
تھا اس نے پھر کوشش کی لیکن نمبر بند رہا مشی نے غصّے سے
فون پر بیڈ پر اچھال پھینکا کیا اسکا جرم اتنا بڑا تھا کہ اسے
معاف نہ کیا جائے۔۔۔؟ وہ خود سے سوال کرنے لگی تھی اسکا
صبح والا چہرہ یاد کرتے مشی کا دل اب بھاری ہونے لگا تھا
میرے بچے کی قاتل ہو تم "آہ الفاظ ایک بار پھر یاد آئے دل ایک "
بار پھر ٹوٹا اس نے قاتل بولا تھا بات چھوٹی نہیں تھی مشی

ساری فکر پر سر جھٹکتی آکر بیڈ پر لیٹ گئی کتنی ہی دیر لیٹی
رہی وہ نہیں آیا اب مشی کا صبر جواب دینے لگا تھا وہ اٹھ کر
شال کندھوں پر پھیلاتی کمرے سے باہر آئی سامنے ہی میر بخش
آگ جلائے ڈیرے سے نیچے کار پورچ سے ذرا دور بیٹھا ہاتھ سیک
رہا تھا وہ قدم قدم چلتی ڈیرے سے اتر کر نیچے آئی اسے دیکھتے
میر بخش کھڑا ہوتا ہاتھ باندھ کر سر جھکا گیا

"جی بی بی سائیں۔۔۔
کیا تمہیں واقعی نہیں پتہ یاقوت سائیں کہاں گئے ہیں۔۔۔"اس
کی آواز میں رعب تھا وہ تفتیشی انداز میں پوچھ رہی تھی
نہیں بی بی سائیں وہ بتا کر نہیں گئے۔۔۔"وہ مؤدبانہ انداز میں
سر جھکائے جواب دے گیا اسکا جواب سن کر مشی کے ماتھے پر
پریشانی سے سلوٹیں پڑی وہ اتنا تو لاپرواہ نہیں تھا کہ کسی کو

بھی بتا کر نہ جاتا

اگر جھوٹ بولا تو خیر منانا اپنی۔۔۔" کرخت لہجے میں بولتی

وہ واپس سے قدم ڈیرے کی جانب بڑھا گئی اسکا رخ اب زیحال

کی اسٹڈی کی جانب تھا جہاں سے پکی امید تھی کہ جواب

ضرور ملے گا اس نے آتے اسکی اسٹڈی کا دروازہ کھٹکھٹایا

وہ اندر ہی تھا اس نے ایک بٹن پر یس کیا اور دروازہ آٹو میٹیکلی

کھلتا چلا گیا یہ دیکھ مشی تھوڑی حیران ہوئی لیکن جلدی ہی

سمبھل بھی گئی

شال سمبھالے وہ تھوڑی ہچکچاتی اندر آئی تھی اندر سردی نہ کے

برابر تھی وہ سکون سے بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا

مشی کو دیکھ لیپ ٹاپ بند کرتے ایک سائیڈ کر کر ہاتھ ٹھوڑی

کے نیچے جماتے پوری توجہ اسکی جانب مبذول کی وہ مزید

نروس ہوتی ہاتھ آپس میں رگڑنے لگی

بیٹھو۔۔۔"اسکے کہتے مشی دھیرے سے سامنے والی کرسی پر

بیٹھ گئی

یاقوت گھر نہیں آیا۔۔۔؟اسکے سوال کرنے پر مشی نے حیرت سے

اسے دیکھا وہ کیسے جانتا تھا۔۔۔آہ وہ سب جانتا تھا وہ دھیرے

سے سر نفی میں ہلا گئی

تم سے مصنوعی ناراضگی دکھانے کا کہا تھا۔۔۔"زیحال کی بات

پر مشی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی وہ مزید متذبذب سی

ہوئی

ہمارا خون بھلے نہ ملتا ہو لیکن ہمارے دل ہماری روحیں ملتی ہیں

ایک تکلیف میں آتا ہے تو درد دوسرے کو بھی محسوس ہوتا ہے

اور یاقوت تکلیف میں ہے جس کا درد مجھے بھی محسوس ہو رہا

ہے۔۔۔"اسکا لہجہ بہت کچھ مشی کو باور کروا رہا تھا وہ سر
جھکائے اسے سنے گئی
تمہیں ایک بار اسے سننا چاہیئے۔۔۔اگر تمہیں اسکے بعد بھی لگے کہ
اسکا ری ایکشن سچ پتہ چلنے پر غلط تھا تو جو تمہارا فیصلہ
ہو گا میں خود تمہارا اس میں ساتھ دونگا۔۔۔"اسکی بات پر مشی
نے سر اٹھا کر اسے دیکھا زیحال نے اثبات میں سر ہلا کر اسے
تسلی دی وہ بمشکل ایک زخمی مسکراہٹ اسکی جانب اچھال کر
خاموشی سے اٹھ کر باہر جانے لگی جب پھر سے زیحال کی آواز
پر قدم وہی زنجیر ہوئے
میرے بھائی کی آنکھوں میں آنسوں نہیں آنے چاہیئے مشائم۔۔۔"اس
کا لہجہ سرد تھا مشی ایڑھی کے بل مڑتی اسے دیکھنے لگی اس
کے چہرے کے تاثر سپاٹ تھے وہ سر دھیرے سے اثبات میں ہلاتی

باہر نکل گئی زیحال وہی کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اصل
زندگی تو مشکل میں آنے لگی تھی لیکن وہ سب ٹھیک کر لیتا اسے
خود پر یقین تھا وہ سارا کام وائنڈ اپ کرتے اپنے کمرے میں چلا
گیا

اسے رات گئے انجکشن لگنے کے باعث ہوش آنے لگا تھا ڈاکٹر نے
طاقت کا انجکشن لگایا تھا جس کے تھوڑی دیر بعد وہ دھیرے سے
کسمساتی آنکھیں کھولنے لگی سامنے ایک خوبصورت چھت نظر
آئی جس کے بعد اس نے ادھ کھلی آنکھیں گھما کر اپنے سامنے
کرسی پر بیٹھی لیڈی ڈاکٹر کو دیکھا پہلے پہل تو اسکا چہرہ بھی
دھندلا سا تھا لیکن پھر ایک دم صاف دکھائی دینے لگا وہ اسے
دیکھتی مسکرا رہی تھی

اب آپ کیسا فیل کر رہی ہیں۔۔۔؟اس نے پیار سے دھیمے لہجے
میں پوچھا آئرہ نے کوئی جواب نہیں دیا وہ خاموشی سے
دیکھتی رہی اس میں اب کسی کو پہچاننے تک کی سکت نہیں
تھی ڈاکٹر اٹھ کر خاموشی سے باہر نکل گئی اسکے جانے کے
تھوڑی دیر بعد ایک اور عورت آئی جس کے ہاتھ میں کھانے کی
ٹرے تھے اعلی کھانوں کی خوشبو آئرہ کے ناک کے نتھنوں سے
ٹکرائی تھی بھوک کی شدّت اتنی تھی کہ اسکے سونگھنے کی
حس اس خوشبو کو فورا سے پہچان گئی انجکشن لگنے کے باعث
جو تھوڑی طاقت اس آئی تھی اسی کے باعث وہ تڑپ کر بے چین
سی ہوتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی جب اس ملازمہ نے
ٹرے ٹیبل پر رکھتے اسے اٹھنے میں مدد دی اور صحیح سے بٹھا
کر اسکے سامنے وہ ٹرے رکھ کر وہ ایک ایک نوالہ بنا کر اسکے

منہ میں ڈالنے لگی تھوڑا سا کھانا کھاتے اس میں جیسے طاقت
سی بھر گئی تھی وہ بھوکے ندیدوں کی طرح خود اس کھانے
پر ٹوٹ پڑی تھی مانو برسوں سے نہ کھایا ہو ایک نوالہ حلق سے
نیچے نہ اترتا کہ وہ دوسرا منہ میں لے لیتی اسے یوں تڑپ کر
کھاتے دیکھ ملازمہ کو اسکی حالت پر ترس آیا تھا وہ روتی جاتی
اور کھاتی جاتی ہاتھوں اور ہونٹوں پر کپکپاہٹ طاری تھی
اس ملازمہ کو یہ معصوم سی لڑکی کھاتی ہوئی بار بار آنسوں
صاف کرتی بے حد پسند بھی آئی تھی کوئی تھا جو یہ منظر باہر
سے کھڑا دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں ترس کا عنصر کہیں
نہیں تھا اسکی جھیل سی آنکھوں میں انگارے جل رہے تھے نفرت
کی آگ بھڑک رہی تھی غضّہ شدید غضّہ جو اسے سامنے بیڈ پر
بیٹھی لڑکی پر تھا

آپ کب سے بھوکی ہیں۔۔۔؟ ملازمہ ضبط کھوتی بالا آخر پوچھ بیٹھی آئرہ نے رک کر اسے دیکھا انکھوں سے ابل ابل کر بہنے والا پانی ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر صاف کیا اور بنا کوئی جواب دیے پھر سے کھانے لگی

جب تک وہ خوب سیر نہیں ہو گئی ملازمہ وہی بیٹھی رہی اسکے کھاتے وہ سارے برتن اٹھا کر باہر چلی گئی جس کے تھوڑی دیر بعد ایک اور ملازمہ کپڑوں کا پورا انبار گھسیٹتی اندر لائی جس میں ایک سے ایک ڈیزائن کا سوٹ ہینگ ہوا تھا آئرہ نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا

میڈم آپ ان میں سے کوئی سوٹ پسند کر کر تیار ہو جائیں صاحب نے حکم دیا ہے آپ کے پاس بیس منٹ ہیں۔۔۔" مؤدب انداز میں کہتے وہ باہر نکل گئی آئرہ کو پوچھنے تک کا موقع

نہیں دیا کہ کون صاحب کس نے اسے اس حال تک پہنچایا کون
تھا جس کا آئرہ نجانے میں کیا بگاڑ چکی تھی کہ وہ اسے
زندہ رکھ کر پل پل اذیت کی موت مار رہا تھا تب ہی اس نے نظر
دوڑائی کمرے کو ایک نظر دیکھا اور دیکھتی ہی رہ گئی وہ کسی
محل کا عالی شان حصّہ لگ رہا تھا سفید اور گولڈن رنگ کے
امتزاج کی دیواریں شاہی پردے نفیس انداز میں سیٹ کیا گیا
مہنگا فرنیچر اور سفید جگمگاتی چھتوں میں فٹ بلب جو پورے
کمرے کے ذرے ذرے کو اپنی روشنی میں گویا نہلا چکے تھے
کچھ پل آئرہ مبہوت سی ہوئی وہ سب دیکھے گئی کیا یہ سب
خواب تھا؟ تب ہی ایک آواز اسے ہوش کی دنیا میں لائی اسکے
پاس کسی موبائل کی ٹون بجی اسکی آواز سنتے آئرہ بیڈ پر ہی
ڈر کر یکدم اچھلی دل بری طرح سے دھک دھک کر رہا تھا اس نے

ڈرتے ڈرتے سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل دیکھا وہ اسی کا موبائل تھا
آئرہ نے جھپٹ کر اپنا موبائل اٹھایا سامنے ہی کسی کے میسج
دیکھ اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی اس نے کانپتے ہاتھوں سے
وہ میسج کھولے
ہیلو جان من۔۔۔ویلکم ٹو مائے ہیل۔۔۔سویٹ ہارٹ۔۔۔"آگے
ایک دل
بنا تھا یہ دیکھ آئرہ کی جان نکلی تھی یہ وہی میسج والا شخص
تھا جو اسے اتنے مہینوں سے تنگ کر رہا تھا کیا اس نے اسے
کڈنیپ کیا تھا۔۔۔؟آہ آئرہ کا سر ایک بار پھر چکرانے لگا تھا اس
نے۔خوف زدہ سی ہوتے باقی میسج دیکھے
یہی سوچ رہی ہو ناں تم یہاں کیسے کہا تھا اس برلاس شاہ سے
دور رہنا اور تم منگنی کر کر بیٹھ گئی ویری بیڈ دل توڑ دیا اپنے

اس عاشق کا۔۔۔"اسکا میسج پڑھ کر آئرہ کی آنکھوں سے آنسوں کا ایک سیلاب امڈ آیا تھا برلاس کا نام پڑھتے دل ایک دم بھاری ہوا تھا اس نے موقع دیکھتے جلدی سے برلاس کا نمبر ڈائل کیا جسے وہ پہلی ہی رنگ پر اٹھا گیا مانو اسی کا منتظر ہو

بب۔۔۔ برلاس۔۔۔ برلاس۔۔۔"اسکے کال اٹھاتے وہ ہزیانی سی ہوتی

اسے پکارنے لگی

آئرہ۔۔۔۔"اسکی حیرت میں ڈوبی آواز ابھری تھکی تھکی سی آواز مانو وہ اسے ہی ڈھونڈ رہا ہو

ہ۔۔۔ہاں۔۔۔"اسکے منہ سے اپنا نام سنتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

کہاں ہو تم۔۔۔ تم۔۔۔ ٹھیک ہو۔۔۔ بتاؤ۔۔ کہاں ہو۔۔۔ میں ابھی آتا

ہوں "

اسکے تابڑ توڑ سوالوں پر آئرہ نے یہاں وہاں دیکھا وہ تو بس ایک

کمرہ تھا لیکن تھا کس جگہ پر اسے نہیں پتہ تھا

مم۔۔۔ مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔ میں کہاں۔۔۔ ہوں

۔۔۔ تت۔۔۔ تم

آجاؤ۔۔۔ ناں۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔ میں تمہارا انتظار کر۔۔۔ رہ۔۔۔ ی

۔۔۔ "

ہچکی بے ساختہ بندھتی چلی گئی تب ہی لائن جیسے کٹ گئی

ٹوں ٹوں کی آواز سنتے آئرہ نے تڑپ کر فون کی سکرین دیکھی

آج اس لائن کے کٹتے اسے اپنی سانسوں کی دوڑ بھی کٹتی

محسوس ہوئی تھی اس نے تڑپ کر کانپتے ہاتھوں سے پھر نمبر

ملایا لیکن نیٹ ورک ایرر بار بار آڑے آجاتا یہ دیکھ آئرہ کی جان نکلی تھی فون بے جان ہاتھوں سے چھوٹ کر گود میں آ گرا تھا جس کے کتنی ہی دیر بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی تب ہی ملازمہ پھر سے اندر آئی

میڈم آپ نے چینج نہیں کیا پلیز کر لیں ورنہ صاحب غصّہ کریں گے۔۔۔"وہ منت کرنے والے انداز میں بولی تھی

جسٹ گیٹ لاسٹ۔۔۔۔"آئرہ اس پر پوری قوت سے دھاڑی تھی اسے دھاڑتے دیکھ ملازمہ ڈر کر فورا باہر نکل گئی اس کے جاتے وہ پھر سے برلاس کا نمبر ملانے لگی لیکن وہی مسلہ بار بار آتا رہا وہاں سے وہ بھی اسے بار بار کالز ملا رہا تھا

لیکن آئرہ کو اصل حیرت تب ہوئی جب اسے اسی نمبر سے میسج موصول ہوا اصل حیرت کا جھٹکا تو اب لگا تھا برلاس کا نمبر

نیٹ ورک کی وجہ سے نہیں مل رہا تھا جب کہ اس شخص کے
میسج باآسانی موصول ہو رہے تھے اسے بواختیار اس شخص
سے خوف محسوس ہوا اور ڈرتے ڈرتے بمشکل اسکی چیٹ اوپن
کی
ہو گئی کوشش اپنے محبوب سے بات کرنے کی۔۔۔؟ آہ اسے کیسے
پتہ چلا کیا وہ اس پر نظر رکھ رہا تھا آئرہ نے بری طرح سے
کانپتے ہوئے یہاں وہاں کیمرا تلاشنا چاہا لیکن تب ہی ایک اور
میسج موصول ہوا
یہی نظر اپنے دل پر ڈال لو کیمرا دکھ جائے گا۔۔۔ باقی کی انرجی
جو یہاں وہاں فضول میں ضائع کر رہی ہو بچا کر رکھو ہماری
گولڈن نائٹ پر کام آئے گی۔۔۔" اسکی آخری بات پر آئرہ کی آنکھیں
پھٹی تھیں روح جیسے ایک دم بدن سے کھینچ لی گئی ہو

آئرہ نے جھٹ سے سکرین آف کی اور موبائل ایک جانب رکھتے
بری طرح سے لرزنے لگی نہیں۔۔۔وہ مر کر بھی اس شخص کی
نہیں ہو سکتی تھی جس کے پاس آتے سب سے پہلے اسے اذیت
ملی تھی وہ صرف برلاس شاہ کی تھی جس کے نام وہ خود کو
بہت پہلے سے کر چکی تھی وہ خوف سے کانپتی یہاں وہاں
دیکھنے لگی کہیں کوئی
فرار کا راستہ لیکن کمرے میں کوئی ایسی کھڑکی تک نہیں تھی
جس سے نکل کر وہ یہاں سے بھاگ سکے جسم میں کمزوری اب
بھی بچی تھی لیکن جو تھوڑی طاقت اسے ابھی ملی تھی اسے
بھی وہ خود کو برلاس کے لئے بچانے میں لگانا چاہتی تھی اس

نے بیڈ سے اتر کر ننگے پیر قدم باہر کی جانب بڑھا دیے دروازہ
کھلا ہوا تھا دھیرے سے پورا کھولتے باہر آئی باہر سامنے ایک بڑا
سا لاؤنج تھا ملازم کہیں نہیں تھے سب اپنے اپنے کاموں میں
مصروف تھے وہ موقع دیکھتی مزید آگے بڑھنے لگی بڑے سے
لاؤنج میں اوسیٹ اپ میں رکھے گئے صوفے بہت زیادہ جگہ
گھیرے ہوئے تھے جن کے بیچ ایک بڑی سی شیشے کی گول میز
رکھی تھی چاروں اطراف پلرز تھے جن کے نیچے ایک ہی لائن
میں وقفے وقفے سے کمرے بنائے گئے تھے انہی سے تھوڑی آگے
گول سیڑھیاں دو اطراف میں اوپر کی جانب جاتی تھیں دیواروں
کے وائٹ پینٹ پر گولڈن کلر سے باریک کام کیا گیا تھا جو اس
محل کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہا تھا نیچے سفید ماربل
جن میں کوئی بھی باآسانی اپنا چہرہ دیکھ لے اسی وقت

اسے ٹھک ٹھک کی آواز آئی مانو کوئی لکڑی کا کام کر رہا ہو آواز
دائیں جانب سے تھی آئرہ اس آواز پر بری طرح سے گھبراتی
وہاں دیکھنے لگی ایک چوڑی پشت والا نوجوان شاید لکڑی کا
کام کر رہا تھا مہندی رنگ کی پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے پیٹھ
موڑے یقیناً وہ شخص وہی بلڈی بیسٹ تھا آئرہ کا اپنے اس قدم
پر پورا وجود کسی زلزلے کی زد میں آیا ہوا تھا
اگر اس بلڈی بیسٹ نے دیکھ لیا تو۔۔۔؟ دل خوف
کے مارے زور زور سے دھڑکنے لگا اس نے بری طرح سے لرزتے وہ
یہاں وہاں دیکھا اور قدم بڑھاتی روتی ہوئی لاؤنج عبور کرتی
مین ڈور سے باہر نکل آئی کار پورچ سے گیٹ تک کا راستہ کافی
طویل تھا جسے پار کرتے یقیناً کوئی نہ کوئی اسے دیکھ لیتا لیکن
اصل حیرت اسے تب ہوئی جب وہاں نہ کوئی بندہ دکھا نہ بندے

کی ذات تھوڑی دیر پہلے تک ملازموں کی لائن لگی ہوئی تھی اور
اب کوئی نہیں ؟آئرہ کو مزید اس بلڈی بیسٹ سے خوف
محسوس ہوا وہ اسی طرح ننگے پیر بھاگتی ہوئی گیٹ کی جانب
بڑھتی چلی گئی وہاں بھی کوئی گارڈ یا واچ مین موجود نہیں
تھا لیکن گیٹ بہت بڑا تھا اس پر چڑھ کر بھی وہ اس محل کے
اس پار نہیں جا سکتی تھی اسے وہاں کھڑے کھڑے خوف اور
بے بسی کے مارے رونا آیا پیچھے مڑ کر دیکھا کوئی نہیں تھا ٹھک
ٹھک کی آواز اندر ہی رہ گئی تھی وہ ہمت کرتی آنسوں صاف کر
کر موبائل منہ میں پکڑے ان جالیوں پر چڑھنا شروع ہوئی دھیرے
دھیرے چڑھ کر وہ بمشکل دوسری جانب گئی جب اچانک اسکا
پیر پھسلتے وہ دھڑام سے کمر کے بل زمین پر جا گری درد کی
شدّت کے مارے اسکے منہ سے چیخ نکلنے ہی لگی تھی لیکن وہ

اسے بھی گھونٹ گئی موبائل منہ سے چھوٹتا دور زمین پر جا گرا
اس نے درد سے کراھتے موبائل اٹھایا اور آن کرتے چیک کیا وہ
بلکل صحیح تھا تشکر آمیز آنکھیں مینچتی وہ جلدی سے اٹھی
اور لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھ گئی جیسے جیسے راستہ بڑھتا
گیا آئرہ پر کپکپی طاری ہونے لگی وہ بھٹک کر شاید کسی جنگل
میں آگئی تھی نہیں وہ سفید محل ہی کسی گھنے گہرے جنگل
میں واقع تھا آئرہ کو اپنے ارد گرد بڑے بڑے لمبے گھنے درخت
دیکھ مزید خوف کے مارے رونا آیا دور کہیں سے بھیڑیوں کے
بھونکنے کی بھیانک آوازیں اوپر سے رات کی تاریکی آئرہ خوف
سے کانپتی خود میں سمٹنے لگی ٹھنڈ جیسے ہڈیوں کو چیر کر
بدن کے آر پار ہو رہی تھی اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل
سکرین آن کرتے برلاس کا نمبر ڈائل کیا وہی نیٹ ورک ایرر

آاااااااااا۔۔۔۔۔۔" وہ ضبط کھوتی چیخ پڑی تھی بار بار نمبر ڈائل
کرتے ایک ہی جواب سن کر وہ مزید بے بس ہونے لگی تھی ایک
جنگل کا خوف دوسرا بلڈی بیسٹ کا آگے کنواں اور پیچھے کھائی
وہ وہی بیٹھتی سر جھکائے روتی چلی گئی کتنی ہی دیر وہ روتی
رہی یہاں تک کے اسکی گھگھی تک بندھ گئی اسے برلاس شدّت
سے یاد آیا تھا

رات کا ایک بج چکا تھا وہ لاؤنج میں ہی یہاں وہاں چکر کاٹتی
بے صبری سے یاقوت کا انتظار کر رہی تھی نمبر اب تک نہیں ملا
تھا اس نے آخری بار ناکام کوشش لیکن وہی مسلہ پھر سے آڑے
آگیا جسے دیکھ مشی کا پارا ساتویں آسمان کو جا لگا تھا اس نے
شدید غصّے کے عالم میں موبائل پوری قوت سے جیسے ہی سامنے

مارا وہ باہر سے آتے یاقوت کے عین کان کے قریب سے گزرتا دیوار
سے ٹکراتے اسی وقت دو ٹکڑے ہوتا زمین بوس ہو گیا اسکے اس
اچانک شاٹ پر یاقوت پھٹی پھٹی نظروں سے کبھی زمین پر پڑے
ٹوٹے ہوئے موبائل دیکھتا تو کبھی سامنے غصّے سے لال پیلی ہوتی
مشائم کو جس کا غصّہ اپنے اس عمل پر جھاگ کی طرح بیٹھتا
چلا گیا یاقوت نے خاموشی سے اپنے پیچھے اڑسی گن نکالتے اس
کی جانب اچھالی جسے بروقت وہ کیچ کر کر حیرت سے اسے
دیکھنے لگی

"ایک ہی بار ختم کر دو۔۔۔اور معافی نامہ میری قبر پر رکھ آنا۔۔۔

آہ اسکے الفاظ سیدھا مشی کا دل بری طرح سے چیرتے ہوئے گئے
تھے اس نے تڑپ کر یاقوت کو دیکھا جس کی سیاہ آنکھوں کے
سرخ ڈورے اسکے اندر کی توڑ پھوڑ کا حال صاف بیاں کر رہے تھے

وہ نڈھال سا اس پر سرد نگاہ ڈالتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا
مشی کچھ دیر وہی ساکت سی کھڑی اسکے لفظوں کو بھولنے
کی کوشش کرنے لگی جن پر اسکی روح تک کانپ گئی تھی پھر
گن وہی صوفے پر پھینکتے وہ دھیرے سے قدم اٹھاتی کمرے میں
آئی وہ سامنے ہی بیڈ پر بیٹھا اپنی واچ نکال رہا تھا
کہاں تھے تم۔۔۔ صبح سے۔۔۔؟ بمشکل اپنا لہجہ سخت کرتے سوالیہ
پوچھا
قبرستان۔۔۔"آہ ایک بار پھر مشی کا دل مٹھی میں آیا تھا وہ بے
یقین سی کھڑی اسے دیکھے گئی اسکا حال دیکھ اسکی آنکھوں
میں نمی جمع ہونے لگی نہیں وہ شخص ناراضگی کے قابل نہیں
تھا

ک۔۔۔کیوں۔۔۔و۔۔۔وہاں کیا کرنے گئے تھے۔۔۔"لہجہ پھر
سخت کیا
تمہیں اپنے ماں باپ کی یاد آئے گی تو تم کہاں جاؤ گی۔۔۔؟وہ
ایک ہی جست میں اٹھتے سرد لہجے میں پوچھ رہا تھا مشی کچھ
دیر تک کچھ نہیں بول پائی
ا۔۔۔اپنے گھر۔۔۔"بمشکل اٹکتے دھیمے لہجے میں جواب دیا
میں بھی اپنے گھر ہی گیا تھا جہاں میرے ماں باپ ہیں۔۔۔"ضبط
سے جواب دیتے وہ وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالتا باتھ روم میں
بند ہو گیا مشی وہی کھڑی اسکی بات پر غور کرنے لگی جب
سمجھ آئی تو اس نے تڑپ کر بند دروازہ دیکھا سماعتوں میں اس
"کے الفاظوں کی بازگشت ہوئی"تمہارے گھر والے کہاں ہیں۔۔
نماز پڑھ کر دعا مانگتے اس نے سرسری سے لہجے میں پوچھا تھا

میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے سوائے اللہ کے اسکے بعد پاشا ہیں میرا سب کچھ۔۔۔" وہ آرام سے جواب دیتا پھر سے دعا میں محو ہو گیا

اسکی وہ بات آج اتنی تکلیف دے گی اس نے خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا اتنے میں وہ شاور لیتا گیلے بال ٹاول سے خشک کرتے باہر نکلا مشی وہی کھڑی ساکت سی اسے دیکھنے لگی جو اسے سرے سے اگنور کرتا مرر کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

تمہارے پیرنٹس کی ڈیتھ کیسے ہوئی۔۔۔؟ یہ سوال وہ خود ٹرانس کی سی کیفیت میں کر گئی جب کہ اسکے اس سوال پر بالوں میں گھومتا یاقوت کا ہاتھ رکا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچ دیا ہو وہ سانس روکے کھڑا خود کو مرر میں

دیکھنے لگا

نہیں۔۔۔۔پپ۔۔۔پلیز۔۔۔چھ۔۔چھوڑدو۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔"وہ

خود کو

چھڑاتاہزیانی ساچلارہاتھا

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔چھ۔۔۔چھوڑ۔۔۔دو۔۔مم۔۔۔میرے بابا

۔۔۔۔کو۔۔۔"وہ آٹھ

سالہ بچہ ان درندوں سے اپنے باپ کی زندگی کی بھیک گڑگڑاکر

روکر چیخ چلاکر مانگ رہاتھالیکن اسے وہ بھیک نہیں دی گئی

اسکے سامنے اسکے باپ کودھڑادھڑ گولیوں سے چھلنی کردیا

نہیں۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ا"اسکے باپ کابے جان وجوداسکی

معصوم

نظروں کے سامنے خون سے لت پت زمین پر آگراتھا

بابا۔۔۔"حال میں واپس آتے اسکے منہ سے بے ساختہ اپنے باپ کیلئے پکار نکلی تھی ہونٹ پھڑ پھڑانے لگے وہ لمحہ یاد کرتے ایک بار پھر پورے وجود پر جیسے کپکپاہٹ سی طاری ہونے لگی

آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گال پر بہتے داڑھی میں جذب ہو گئے مرد ہو یا عورت اپنے ماں باپ کی ایسی بے وقت موت یاد کرتے تکلیف دونوں کو برابر ہوتی ہے

مشی اسکی حالت دیکھ ایک ہی جست میں اس تک آئی

یاقوت تم۔۔۔ٹھیک ہو۔۔۔؟ مشی کے پوچھنے پر وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا یوں جیسے خود کے حال میں ہونے کا یقین کر رہا ہو

بولو۔۔۔ناں۔۔۔"اسے ہونقوں کی طرح خود کو دیکھتے پا کر وہ پھر سے فکر مند سی اس سے پوچھنے لگی

کیا میں تمہارے گلے لگ سکتا ہوں۔۔۔؟اجازت طلب کرتے منہ سے
بے ساختہ سسکی نکلی ہونٹوں پر مسلسل کپکپاہٹ طاری تھی یہ
دیکھ مشی کا دل کٹ کر رہ گیا وہ دھیرے سے سر اثبات میں ہلا
گئی جب یاقوت اسے کھینچ کر خود سے لگاتے چہرہ اسکی گردن
میں چھپا گیا اسکی اس قدر شدّت پر مشی کو اپنی سانس تک
رکتی محسوس ہوئی اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اسکی روح تک
کانپ اٹھی جب یاقوت کے رونے کی آواز سنی وہ چہرہ اسکی
گردن میں چھپائے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اسکی
آواز کی تڑپ محسوس کرتے مشی کا دل پھٹنے کے قریب تھا
وہ سانس روکے اسے سنے گئی یہ آواز اسکے نازک وجود پر سکتا
سا طاری کر گئی تھی
یق۔۔۔یاقوت۔۔۔۔! مشی کو لگا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا جس طرح

وہ اس سے لگا تڑپ کر رو رہا تھا اس نے نہیں سنی مشی کی
آواز وہ یونہی زار و قطار روتا چلا گیا اتنے سالوں سے سینے میں
دفن تکلیف آج آنسوؤں کے ذریعے نکل رہی تھی
مم۔۔۔مار دیا انہوں نے۔۔۔میرے۔۔۔بابا۔۔۔کو۔۔۔۔"وہ ہچکی
لیتا اٹک
اٹک کر بمشکل گھٹی آواز میں بولتا پہلے سے زیادہ شدّت سے
رونے لگا اسکی حالت پر مشی کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو
رہی تھی دنیا میں سب سے مشکل کام اپنے محبوب کو روتے ہوئے
دیکھنا ہے اور اس سے زیادہ اشد تکلیف تب ہوتی ہے جب وہ
محبوب مرد ہو روح قبض ہو جاتی ہے ایسے وقت میں
میری۔۔۔ماں۔۔۔کو۔۔۔بھی۔۔۔مار۔۔۔دیا۔۔۔"وہ کسی بچے کی
طرح

زار و قطار روتا تڑپ کر اسے بتا رہا تھا مشی کو لگا تھا وہ کھڑے
کھڑے گر جائے گی یا آج اسکی سانسیں بند ہو جائیں گی جتنی
شدّت سے وہ خود میں اسے بھینچے ہوئے تھا کتنی ہی دیر وہ
روتا رہا مانو آج سارے آنسوں نکال دینا چاہتا ہو وہ چھبیس سالہ
یاقوت نہیں تھا وہ کوئی چھوٹا بچہ تھا جو تڑپ کر رو رہا تھا
آخر میں ہوش میں واپس آتے وہ بے اختیار مشی سے
الگ ہوا آنکھیں سرخ متورم ہو چکی تھی یہی حال مشی کی
آنکھوں کا بھی تھا جو اسکی تڑپ پر خود بھی رو پڑی تھی
کچھ دیر بعد وہ بیڈ پر بیٹھی گود میں رکھے یاقوت کے سر میں
انگلی پھیرتی اسکے چہرے کو یک ٹک دیکھ رہی تھی وہ چپ تھا
گم سم آج اسکی خاموشی سے مشی کا دل بیٹھا جا رہا تھا وہ
چاہتی تھی یاقوت بولے یہی وہ تکلیف تھی جو اسے ہمیشہ

سنجیدہ رکھتی تھی جس کے باعث وہ مشی کے آنے سے پہلے تک
دل سے مسکراتا تک نہیں تھا ایک روگ سا اپنے ساتھ لئے پھرتا تھا
میرے بابا گورمنٹ امپلائے تھے۔۔۔" وہ بولنا شروع ہوا مشی کا
رواں رواں سماعت بن گیا۔۔۔" جہاں لوگ آسانی سے بے ایمانی
"کر کر ترقی کر جاتے ہیں غریب عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر۔۔
یہ سچ تھا لوگ یونہی اس سرکاری نوکری کے متمنی نہیں بنے
گھومتے یہاں بغیر محنت کے آپ کو پیسہ کچھ وقت بعد ملنا
شروع ہو جاتا ہے یہاں لاکھوں میں کوئی آپ کو ایمان دار ملے گا
مل بھی جائے تو خستہ حالت میں
وہی میرے بابا تھوڑی سی حلال کی کمائی میں ہمیں ایک اچھی
زندگی دے رہے تھے انکو رشوت سے سخت نفرت تھی ایک
خوشحال زندگی میری فیملی گزر بسر کر رہی تھی پھر ایک دن

میں نے اپنے بابا کی باتیں سنی۔۔۔انکے پاس کوئی پولیٹیشین آیا
اور انہیں رشوت دے کر اپنا کوئی کام کروانا چاہا بابا نے صاف
انکار کر دیا انکو لگتا تھا یہ تھوڑی سی حرام کی کمائی ہماری
زندگی برباد کر دے گی جب کہ جتنا پیسا وہ دے رہا تھا اتنے سے
"تو ہم ساری زندگی آرام سے عیش سے گزر بسر کر سکتے تھے۔۔۔
نظریں سامنے دیوار کے سہارے کھڑی ٹیبل پر رکھے فلاورواس
پر ٹکائے وہ مکمل اپنے ماضی میں گم تھا اذیت کی انتہا اسکے
لفظوں سے چھلک رہی تھی مشی سانس روکے اسے سنے گئ
انکے منع کرنے کے بعد کچھ دن سکون سے گزر گئے ہم پھر سے
خوش رہنے لگے میری بہن بہت شرارتی تھی مجھ سے تین سال
چھوٹی ہو کر بھی میری ماں بنی رہتی تھی۔۔۔"اپنی بہن کر ذکر
پر اسکے لبوں پر زخمی مسکراہٹ ابھری

پھر وہ شام آئی جس کے بعد میری زندگی اندھیروں میں گم ہو
گئی اس شخص کے پیسوں پر ایف آئی اے کی ریڈ پڑ گئی جو
بلیک منی وہ میرے باپ کے ذریعے وائٹ کرنا چاہتا تھا وہ سب
لٹ گیا وہ کنگال ہو گیا جس کے وہ بعد اس نے مجھے برباد کر دیا
اس شام اسکے کچھ بندے میرے گھر آئے میں باہر سے بیٹ بال
کھیل کر آیا تھا جب سامنے کچھ لوگوں کو اپنے ماں باپ کو
جکڑے دیکھا میری بہن کہاں تھی نہیں پتہ تھا میں دوڑ کر انکے
پاس جانے لگا تو دو بندوں نے مجھے بھی جکڑ لیا۔۔۔"وہ قیامت
خیز منظر نظروں کے آگے پھر لہرایا سانس جیسے رک سی گئی
اس درندے نے اپنی بربادی کا غصّہ میرے باپ کے وجود پر گولیاں
برسا کر۔۔۔ نکال دیا۔۔۔"منہ سے ہچکی بے ساختہ برآمد ہوئی
وہی اذیت چہرے پر رقم ہوئی جو اس وقت تھی

میں بچہ تھا چاہ کر بھی نہیں باپ کو نہیں بچا پایا اس کے بعد
میری ماں کے وجود کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا میں ایک
لمحے میں یتیم ہو گیا میرا سب ختم ہو گیا میرے چیخنے اور
رونے پر ان ظالموں کو رحم نہیں آیا میں بے جان سا زمین پر پڑے
اپنے باپ کے خون سے لت پت سر کو گود میں رکھے روتا گیا چلاتا
گیا۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ اب وہ کبھی نہیں اٹھیں گے "وہ
ایک جھٹکے میں ماضی میں جا گرا
بب۔۔۔بابا۔۔۔بابا اٹھیں۔۔ناں۔۔۔ماما۔۔۔ماما۔۔۔اٹھیں۔۔۔"
وہ بچہ ایک
ہاتھ کبھی اپنی ماں کے سفید بے جان چہرے پر پھیرتا کبھی اپنے
باپ کے
پلیز۔۔۔اٹھ۔۔۔جائیں ناں۔۔۔"وہ اپنے مردہ ماں باپ کے وجود کو

جھنجھوڑتا انہیں اٹھانے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا جب اس
کی سماعتوں میں اپنی معصوم بہن کی چیخیں گونجی اس نے
تڑپ کر اس جانب دیکھا وہ دل خراش چیخیں کسی کمرے سے
آرہی تھی وہ بچہ اپنے ماں باپ کو چھوڑے دوڑتا ہوا اس کمرے
میں گیا جب دو مصلحہ افراد نے اسے دروازے پر ہی جالیا
اوئے۔۔۔۔۔۔۔ چھوڑ میری بہن کو۔۔۔۔" وہ بچہ اپنی پوری قوت لگا
کر
دھاڑا تھا جب اسکی دھاڑ کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور اسی کے
سامنے اسکی معصوم بہن کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا گیا
آنسوں ابل کر یاقوت کی آنکھوں سے بہتا ناک کے کنارے آر کا
ساتھ مشی کی سانسیں بھی رکی
میری آنکھوں کے سامنے میری بہن۔۔۔ کو ان سب نے باری باری

اپنی حوس کا نشانہ بنایا یہاں تک کہ وہ۔۔۔"وہ رکا دل بھی رک گیا" وہ وہی دم توڑ گئی۔۔۔"وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا

میرے۔۔۔سامنے۔۔مم۔۔۔میرا پورا خاندان اجڑ گیا۔۔۔میں کچھ نہیں

کر پایا۔۔۔"اسکی تڑپ دیکھ مشی کی آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہنے لگا وہ ایک بچہ آج بھی اسکے اندر موجود تھا وہ بچہ تھا لیکن تھا تو مرد تھا تو بھائی۔۔۔اپنی عزت اپنی آنکھوں کے سامنے کسی اور کو نوچتے دیکھ وہ کس اذیت سے گزرا ہو گا اسکا اندازہ کر پانا کسی کیلئے بھی مشکل نہ ہوتا صبح تک جن اپنوں کو ہنستا ہوا چھوڑ کر گیا تھا شام کو انہیں کفن میں لپٹے دیکھے گا اس قیامت سے ملنے والی اذیت اور تکلیف انسان کی

روح کھینچ لیتی ہے اسکی بھی کھینچ لی گئ تھی اسکے بعد
سے وہ ایک زندہ لاش بن گیا تھا اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے کچھ
محلے والوں کی مدد سے اس نے اپنے ماں باپ اور بہن کو اس دو
گز زمین میں اتارا جس کے بعد وہی اسکا گھر بن گیا وہ دن رات
وہی پڑا رہتا بھوک پیاس سے نڈھال کسی نے اس پر شفقت بھرا
ہاتھ نہیں رکھا سب انکے قاتل کی طاقت سے خوف زدہ ہو چکے
تھے لیکن وہ بچہ معصوم تھا معصوم لوگوں کی مدد خدا کرتا
ہے اسکی بھی کی گئ تھی وہ بچہ اپنی ماں کی قبر سے لپٹا
تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا جب اچانک اسکی نظر اپنے سامنے خود
سے تھوڑی ہی بڑی عمر کا لڑکا نظر آیا جس کے ہاتھ میں بندوق
تھی اور اس کے سامنے زمین پر گھٹنے ٹیکے ایک پینتیس سالہ
مرد گڑگڑا کر اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا اور وہ لڑکا جس

کی آنکھیں غیر انسانی تھی وہ درندہ صفت انسان پل میں دھڑا
دھڑ گولیاں برساتے اس بندے کو موت کے گھاٹ اتار گیا یہ دیکھ
وہ چھ سالہ بچہ مزید خوف زدہ سا ہوتا اپنی ماں کی قبر سے
لپٹنے لگا
اس لڑکے نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور کسی کا
نمبر ڈائل کیا
"آئندہ کسی کو بھیجا تو ایک ایک کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارونگا۔۔
وہ لڑکا منہ سے آگ برسا رہا تھا اسکے پاس ایک گاڑی بھی تھی
وہ کم عمر لڑکا کسی گینگ کا حصّہ لگتا تھا وہ جیسے ہی فون
رکھ کر واپس پلٹا اسکی نظر اس چھ سالہ بچے پر پڑی جو اسے
قتل کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا وہ کچھ پل دیکھتا رہا آخر میں
انگلی کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا وہ بچہ کانپتا ہوا خوف

زدہ سا اسکے قریب گیا

کیا دیکھ رہے تھے۔۔۔" وہ کرخت لہجے میں پوچھ رہا تھا اسکا

سوال اس بچے میں رہی سہی سکت بھی ختم کر گیا اسے بے

اختیار اس کم سن لڑکے سے خوف محسوس ہوا

کیا کر رہے تھے یہاں۔۔۔؟ اس نے سوال بدلتے لہجہ وہی رکھا جب

وہ بچہ وہی کھڑا کھڑا رونے لگا

اوئے رونا بند کر۔۔۔ ایک آنسوں اور نکلا تو میری بندوق سے گولی

نکل جائے گی۔۔۔" اسکی دھمکی پر وہ بچہ فورا سے پہلے آنسوں

صاف کر گیا جسم اب بھی کانپ رہا تھا

بتا کیا رہا تھا یہاں تجھے بھی کسی نے بھیجا ہے۔۔۔؟ وہ اپنے

مخصوص کرخت اور کاٹ دار انداز میں پوچھ رہا تھا اپنے سوال

پر وہ خود ہی گڑبڑا گیا" اب لالا اتنے بھی نہیں گر سکتے کہ ایک

بچے کو بھیجیں" وہ خود ہی منہ میں بڑبڑایا

ن۔۔۔ نہیں مم۔۔۔ میں اپنی ماما۔۔۔ ک۔۔۔ کے پاس۔۔۔ تھ

۔۔۔ تھا۔۔۔" وہ

بچہ سسکی لیتے بمشکل بولا

اچھا کہاں ہے دکھا۔۔۔" کہتے وہ لڑکا یہاں وہاں نظر دوڑانے لگا

جب کوئی نظر نہیں آیا تو غصّے سے اس بچے کو گھورنے لگا

ایک قبر کی جانب اشارہ کیا جسے دیکھ اس e اس بچے نے ڈر کر

لڑکے کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے

اوہ۔۔۔ مر گئے۔۔۔" وہ سفاک انداز میں کہتا سیگریٹ جیب سے

نکال کر سلگانے لگا اسکا روکھا انداز اس بچے کو پسند نہیں آیا

تھا

تو اپنے گھر جا۔۔۔ باقی گھر والوں کر پاس۔۔۔" وہ دواں اسکے منہ

پر چھوڑتے سرسری سے لہجے میں بولا اس بچے کو اس دھوے
سے کھانسی اٹھی
مم۔۔۔میرا ک۔۔۔کوئی نہیں ہے۔۔۔گ۔۔۔گھر بھی چھن گیا
۔۔۔"اس
بچے نے نہایت دھیمے لہجے میں بتایا
چھن گیا۔۔۔؟کس کے باپ کو تکلیف اٹھی۔۔۔؟اسکے کاٹ دار
انداز پر وہ بچہ حیران سا اسے دیکھنے لگا وہ کتنی بد تمیزی سے
بات کرتا تھا
"پپ۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔
اچھا۔۔۔تو تو یہاں رہتا اس قبرستان۔۔میں۔۔۔؟اسکے سوال پر وہ
بچہ جھٹ سے سر ہاں میں ہلا گیا وہ لڑکا کچھ پل ٹکٹکی
باندھے اسے دیکھے گیا

ھممم۔۔۔ مطلب تو یہاں رہتا تو کھاتا کیا ہے۔۔۔ یہ مردے۔۔۔؟

اپنی

بات پر وہ خود ہی ہنس پڑا اسکی ہنسی اس بچے کو ناگوار گزری

مم۔۔ میں کچھ نہیں۔۔۔ کھاتا۔۔۔ بھوکا ہوں۔۔۔ "آہ اسکا انداز اتنا

معصومانہ تھا کہ وہ لڑکا ایک دم سنجیدہ ہوا اسے بے اختیار اس

معصوم بچے پر ترس آیا وہ کچھ سوچتے اپنی گاڑی کی جانب

بڑھا اور دروازہ کھول کر ایک پیکٹ نکال کر لایا جس میں زنگر

اور فرائز تھے اس نے وہ اس بچے کو دے دیا

یہ لے۔۔۔ کھالے۔۔۔ "اسے تھماتے احساں کرنے والے انداز میں

کہتا

وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا وہ بچہ بھوکے ندیدوں کی طرح

وہ کھانا پکڑتے وہی بیٹھ کر کھانے لگا اسے یوں بے صبروں کی

طرح کھاتے دیکھ وہ لڑکا دھیمے سے مسکراتا اپنی گاڑی سٹارٹ
کر گیا
گاڑی تھوڑی آگے بڑھی ہی تھی کہ وہ بچہ کھانا چھوڑے ایک دم
کھڑا ہو گیا اسے کھڑے دیکھ وہ لڑکا بریک پر ایک دم پاؤں رکھ
گیا
اب کیا۔۔۔؟ مجھے بھی کھائے گا۔۔۔؟ اسے ندیدوں کی طرح
دیکھتے دیکھ تڑخ کر بولا
نہیں۔۔۔ب۔۔۔بھائی۔۔۔" آہ اسکے بھائی لفظ پر وہ لڑکا دھک سے
رکا کتنے ہی پل وہ سانس روکے اس بچے کو دیکھے گیا اسکا
بھائی کہنا اس لڑکے کو جھنجھوڑ گیا
کیا کہا تو نے۔۔۔؟ ٹرانس کی سی کیفیت میں پوچھا
بب۔۔بھائی۔۔۔" وہ پھر معصومیت سے بولا جب اس کے منہ سے

بھائی لفظ سن کر وہ لڑکا دھیمے سے مسکرایا وہ پھر ٹکٹکی
باندھے اسے دیکھنے لگا
بھائی کیوں بولا۔۔۔؟ پھر سوالیہ پوچھا
مم۔۔۔مجھے کھانا کسی نے نہیں دیا بس آپ نے دیا۔۔۔"اسکا
معصوم جواب اس لڑکے کی مسکراہٹ مزید گہری کر واگیا لیکن
تب ہی اسکے دماغ میں کچھ کلک ہوا اسکی مسکراہٹ غائب ہوتے
وہی تاثرات سخت ہو گئے
کھانا دینے سے کوئی بھائی نہیں بن جاتا چل نکل۔۔۔"اسے جھاڑتے
وہ گاڑی سٹارٹ کئے آگے بڑھ گیا وہ بچہ وہی کھڑا رہا وہ سڑک
کافی لمبی تھی وہ بچہ کتنی ہی دیر اس لڑکے کو بیک ویو مرر
سے نظر آتا رہا آخر میں اسکی معصوم شکل سے عاجز آتے اس بد
تمیز لڑکے نے گاڑی موڑی اور واپس اس کے پاس آکر رک گیا

تو دیکھنا بند کرے گا۔۔۔؟ یا نکالوں آنکھیں تیری۔۔۔"اسکی ڈانٹ
ملتے وہ بچہ فورا اپنی سیاہ کانچ سی معصوم نظریں جھکا گیا
اسکا انداز ایسا تھا کہ وہ بد تمیز لڑکا آنکھیں پھیلائے اسے
دیکھنے لگا
میرا بھائی بنے گا۔۔۔؟نرم لہجے میں سوالیہ پوچھا اسکے سوال
پر اس معصوم بچے کی آنکھیں چمک اٹھی وہ تیزی سے سر ہاں
میں ہلانے لگا
آپ ایسا ہی کھانا دیں گے۔۔۔؟اسکے اسٹوپڈ سوال پر وہ لڑکا جو
ایک بھائی ملنے پر اموشنل ہونے لگا تھا اسکے سوال پر کلس کر
اسے دیکھنے لگا
ہاں زہر والا کھانا۔۔۔"کلس کر جواب دیا وہ معصوم بچہ حیرت
سے اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا

اتنی آنکھیں نہ پھاڑو نکل کر باہر گر گئی تو بنا آنکھوں والا بھائی
نہیں لونگا میں۔۔۔"اسکی بات جھٹ سے دل پر لیتے وہ بچہ
آنکھیں سکیڑ گیا
چل آجا۔۔۔بیٹھ جا۔۔۔"اندر گاڑی کی جانب اشارہ کیا وہ بچہ
خوش ہوتا اسکے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھول کر
بیٹھنے لگا جب اس لڑکے نے ٹوکا
"ابے۔۔۔۔گود میں بیٹھنے کو نہیں کہا چل اس سیٹ پر بیٹھ۔۔۔
اسکر ڈپٹتے وہ بچہ فورا سے گھوم کر اسکے ساتھ والی سیٹ پر
آکر بیٹھ گیا یہ سفر انکی زندگی کا کتنا حسین ہونے والا تھا یہ
شاید دونوں کو ہی نہیں پتہ تھا یہاں سے شروع ہوئی تھی محبت
کی داستان شروع دو بھائیوں کی مثالی محبت کی جس نے
ثابت کیا تھا وفا کیلئے خون ایک ہونا ضروری نہیں ہے

آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟اس بچے کی زبان میں کھجلی ہوتے سوال کیا

پاشا بے۔۔۔"اس نے سرسری سا جواب دیا

میرا نام یاقوت ہے۔۔۔"اسکے نہ پوچھنے پر وہ بچہ خود ہی چہک کر بولا

اچھا۔۔۔بڑا ڈفرنٹ نام۔۔۔"وہ لڑکا ہنسا اسکی ہنسی بچے کو ناگوار گزری تھی وہ منہ پھلائے کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا

اوئے پھولے ہوئے غبارے۔۔۔بھائی بنایا ہے تجھے معشوقہ نہیں جو نکھرے دکھا رہا ہے۔۔۔"کہتے ساتھ اسکی انڈر آرمز میں گدگدی کرنے لگا وہ بچہ اسکی گدگدی پر ہنس ہنس کر دھرا ہوتا چلا گیا

یہاں اسے ملا تھا ایک شفیق باپ بھائی کی صورت میں جس نے ماں بن کر اسکا خیال رکھا راتوں کو اپنے پاس سلایا دن کو اسکی

ہر ضرورت کو پورا کیا کچھ وقت بعد وہی لڑکا تھا جس نے اس
بچے کے مجرموں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کتے کی موت مارا تھا
مشی بنا پلک جھپکائے اسے سن رہی تھی رات کا آدھا پہر آچکا
تھا یا قوت پورا اپنے ماضی میں کھو چکا تھا
اپنے گھر والوں کو کھو کر مجھے ایک بھائی ملا جس نے مجھے
ماں باپ دونوں بن کر پالا یہاں تک پہنچایا مجھے ہر برے سائے
سے بچایا گرم دھوپ سے بچا کر اپنی محبت کی چھاؤں میں
رکھا حلانکہ وہ اتنے بڑے نہیں تھے مجھ سے عمر میں لیکن ان
کے ماضی نے انہیں وقت سے پہلے بڑا کر دیا تھا وہ مینٹلی بہت
سٹرونگ ہیں انہوں نے مجھے بھی اپنے جیسا بنا دیا جس کے
بعد میں نے اپنی زندگی کا مقصد بنایا ایسے درندوں کو ختم کرنا
جو اپنے سکون کیلئے کسی اور کا سکون برباد کر دیتے ہیں مجھ

مجھ جیسے نجانے کتنے یاقوت کو یتیم کر دیتے ہیں۔۔۔" وہ اب
نارمل تھا کیسے نہ ہوتا اسکے بھائی کا ذکر ہوا تھا آہ وہ بھائی
جس کیلئے آج یاقوت اپنی جان دیتے ایک لمحہ نہ لگاتا
"میں جانتا ہوں۔۔۔ میں نے بہت سخت الفاظ استعمال کئے تھے۔۔
اسکی بات پر مشی کا سانس رکا
لیکن اپنے ماں باپ اور بہن کو کھونے کے بعد آج میں نے اپنے بچے
کو کھویا تھا جسے کھو کر میرا وہ دکھ تازہ ہو گیا تھا جس کے
باعث میں وہ بکواس کر گیا مشی۔۔۔" وہ سر اٹھاتا بے اختیار مشی
کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام گیا
ایم سو۔۔۔ سوری مجھ سے غلطی ہوئی بہت بڑی غلطی لیکن۔۔ میں
میں اپنی زندگی میں اپنوں کو کھو کر اندر سے کھوکھلا ہو گیا
ہوں اتنا کہ اپنے بچے کے دنیا میں آنے سے پہلے اسے کھونا بھی

برداشت نہیں کر پایا۔۔ایم سوری۔۔۔"وہ مشی کے ہاتھ اپنی
پیشانی سے لگاتے بھیگے لہجے میں بولتا مشی کی آنکھوں سے
سیال پھر سے بہہ جانے پر مجبور کر گیا
ایم سوری۔۔۔۔میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔اپنے ان سخت الفاظوں کی
تم جو چاہے سزا دو منظور ہے لیکن مجھ سے خفا مت ہو تمہاری
ناراضگی مجھے پل پل مار رہی ہے۔۔۔"وہ بدحواس سا ہوتا
بولتا چلا گیا جسے مشی خاموشی سے اسے دیکھے گئی
تم کہو گی میں تمہارے پیر پکڑ کر۔۔۔"اس سے پہلے وہ اپنے ہاتھ
مشی کے پیروں پر رکھتا وہ تڑپ کر سیدھا اس کے کندھے سے
لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی یا قوت اسے خود میں بھینچے
اسکی سانسیں بند کر گیا

برف باری شروع ہو چکی تھی روئی کے سے اولے گرتے ہر چیز پر
سفیدی کی تہہ جما رہے تھے ٹھنڈ خطرناک حد تک بڑھ چکی تھی
ہڈیوں کو چیر دینے والی ٹھنڈ رات کے اس پہر ہر ایک کو دبک کر
بیٹھنے پر مجبور کر گئی تھی میر بخش اور صدیس باقی بندوں
کیلئے چائے بنا رہے تھے جگہ جگہ آگ جل رہی تھی لیکن اسکی
تپش بھی آج کی رات ناکام تھی موٹے موٹے گلوز لیدر کے جیکٹ
پہن کر سب اس ژالہ باری سے لطف اندوز ہو رہے تھے ڈیرے کے
مکیں لحاف میں لپٹے ایک دوسرے کو اپنے جسموں کی حرارت
پہنچاتے اس جان لیوا ٹھنڈ سے بچا رہے تھے وہی اگر یاقوت مرزا
کے کمرے میں آئیں تو مشی کی سسکیاں سنائی دیں گی
وہ اسکے کندھے سے لگی کب کا کیا ضبط توڑ رہی تھی اسکا یوں
پھوٹ پھوٹ کر رونا اس بات کی گواہی تھا کہ وہ اب ناراض

نہیں ہے اسے یوں روتے دیکھ یاقوت بھی ضبط کھو بیٹھا رہے
سہے آنسوں اسکی آنکھوں سے بھی جاری ہو گئے وہ وہی مشی
کی صراحی دار گردن میں منہ چھپائے شدّت سے رو دیا آج ماضی
اپنی شریک حیات کو بتا کر اندر سے جیسے ہلکا ہلکا سا محسوس
کر رہا تھا صحیح کہتے ہیں تکلیف بانٹنے سے کم ہوتی ہے
ایم سو سوری۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے تمہیں سننا چاہئے تھا۔۔۔" کہتی
وہ مزید پھوٹ کر رونے لگی جو حالت پہلے یاقوت کی تھی اب
وہ مشی کی ہو رہی تھی اور وہ مرد تھا آخر میں اسے ہی اپنی
عورت کو سمیٹنا تھا وہ اسے خود میں مزید بھینچ گیا
تم نے آج بھی سن لیا میرے لئے یہ بھی کافی ہے۔۔۔" وہ محبت
سے چور لہجے میں بولتا وہی اسکی گردن پر بوسہ دے دیا
تم مجھے ڈانٹ کر بھی تو سنا سکتے تھے ناں۔۔۔" وہ پیچھے ہٹتی

خفا خفا سی بولی آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو کر مزید حسین
لگ رہی تھیں
ہمیں عورت پر ہاتھ یا آواز اٹھانا نہیں آتا۔۔۔"اسکی بات پر مشی
کا دل ایک دم رکا وہ سانس روکے اسے دیکھنے لگی
لیکن کل حالات ایسے بن گئے تھے میں۔۔۔تکلیف میں نجانے کیا
کہہ گیا۔۔۔"کہتے وہ سر جھکا گیا جب مشی کچھ پل اسے یونہی
دیکھتی اسکا چہرہ اپنے نازک دو دھیا ہاتھوں میں تھامے اوپر
کرتی اپنے مقابل کر گئی یاقوت ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گیا دل
زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ دھیرے سے آگے ہوتی اپنے پھڑ پھڑاتے
ہونٹ اسکی جلتی سیاہ آنکھوں پر رکھ گئی یاقوت دھیرے سے
آنکھیں بند کرتا اپنے چہرے پر رکھے اسکے ہاتھوں کو مضبوطی
سے تھام گیا ایک آخری گرم آنسوں کا قطرہ گھنی سیاہ پلکوں پر

اٹکتا نیچے گود میں آ گرا۔ وہ باری باری دونوں آنکھوں کو چوم
کر پیچھے ہٹی اور کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگی اتنے قریب
سے سیاہ آنکھوں کا ان شہد رنگ آنکھوں سے قیامت خیز ملاپ
ہوا تھا وہ بلا کا حسین تھا اپنی ان کانچ سی سیاہ آنکھوں میں
ہی پورا ایک جہاں آباد رکھنے والا کوئی اسے دیکھ کر نہیں کہہ
سکتا تھا کہ وہ ایک گینگسٹر ہے وہ لوگوں کو مارتا ہے وہ دھشت
گرد ہے نہیں یہ ان میں خاصیت تھی وہ دشمن کے ساتھ نفرت
کا روپ دھار لیتے تھے اور اپنوں کے ساتھ محبت کا
آج کے بعد زیحال بھائی مزید دل کے قریب ہو گئے ہیں۔۔۔انکی
وجہ سے وہ معصوم بچہ آج مجھے مل گیا۔۔۔"ہاتھ کا انگوٹھا
اسکے رخصار پر رب کرتی دھیمے سر گوشی نما انداز میں بولی
جس پر یاقوت کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی

تم نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔؟اب بھی کہیں اس کے لہجے میں
مشی کی ناراضگی کا ڈر چھلک رہا تھا
تمہیں کیسے یقین آئے گا۔۔۔؟وہ الٹا سوال کر رہی تھی جب جواب
اسے یاقوت کی سیاہ آنکھوں میں نظر آیا تھا اس کا دل زوررر ر
سے دھڑکا تھا سانس جیسے پل میں مدھم سی ہو گئی تھی وہ
پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتی تھی کیونکہ مزید اب اسے اذیت میں
نہیں دیکھنا چاہتی تھی اگر آج اس تکلیف کو جڑ سے اکھیڑ کر
پھینک دینے کیلئے اسے اپنی شرم وحیا بھولنی تھی تو وہ یہ
بھی کر سکتی تھی
وہ دھیرے سے یاقوت کو پیچھے کی جانب دھکیلتی اسکا سر
تکیے پر ٹکا گئی وہ سیدھا چت لیٹا سانس روکے اسے ہی دیکھ
رہا تھا دل دونوں کا زور زور سے دھڑک رہا تھا مشی کی حالت

ایسی تھی مانو ابھی روح پرواز کر جائے گی لیکن نہیں آج اسے
اپنی بکھری ہوئی محبت کو سمیٹنا تھا اگر آج نہ سمیٹتی تو وہ
یونہی اسی طرح بکھری رہتی اور یہ مشائم یاقوت مرزا کو قطعی
منظور نہ تھا

وہ یاقوت کے سینے پر ہاتھ رکھے جھک کر دھیرے دھیرے اس
کے چہرے کے نقوش کو چومنے لگی اسکے نرم گرم ہونٹوں کا
لمس اپنے چہرے پر محسوس کرتے یاقوت کے پورے بدن میں
سکون جیسے بجلی کی طرح دوڑتا چلا گیا وہ رات مشی نے
یاقوت پر بھاری کی تھی اسے اپنی پناہوں میں سمیٹ کر

وہ سب ناشتے پر ایک بار پھر جمع تھے خوش باش چہروں کے
ساتھ یاقوت کی نظریں مشی کر چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں

لے رہی تھی گزری رات کے بعد وہ شرمائی للجائی سی اسکے
سامنے کوئی چیز رکھتی اور واپس سے کچن میں گم ہو جاتی
جب کہ یاقوت اسکی حیا سے محفوظ ہوتا اسے ہی یک ٹک گہری
نظروں سے دیکھ رہا تھا اس نے یاقوت کو تب سمبھالا جب وہ
ٹوٹ گیا تھا اسکے بعد وہ اسکے دل کے مزید قریب ہو گئی تھی
کیا بات ہے۔۔۔ بڑا نکھرا نکھرا سا روپ ہے لگتا ہے یاقوت نے بہت
اچھے سے منایا ہے۔۔۔" کومل اسکے پاس سے پانی کا جگ اٹھاتی
شریر ہوتی اسے چھیڑنے لگی جب پیچھے کام کرتی زمل کی ہنسی
چھوٹی دونوں کی کھسیانی ہنسی دیکھ مشی شرم سے پانی
پانی ہونے لگی تھی اس کے گال شرم کے مارے سیکنڈز میں تپے
تھے وہ چاہ کر بھی اپنے چہرے پر چھائی سرخی کم نہیں کر پا
رہی تھی

"اتنا کمرے میں جا کر شرمانا اگلے دن مزید روپ نکھر جائے گا۔۔۔
اسے پھر سے چھیڑتی کومل آئی ونک کرتی باہر نکل گئی جب کہ
اسکی بات پر مشی کی حالت دیکھنے والی تھی جس کے چہرے
پر ایک نئی نویلی دلہن کی طرح شرم کا ایک رنگ آرہا تھا تو
دوسرا جارہا تھا اور یہ تھا بھی جب تک انکے ہاں اولاد نہ ہو
جاتی یاقوت اور مشی ایک نیولی میرڈ کپل ہی لگتے تھے

سب بیٹھے اپنا اپنا ناشتہ شروع کر چکے تھے سب کے چہرے
کھلے ہوئے تھے سوائے برلاس کے جو آج بھی خاموش تھا پچھلے
کچھ دنوں سے وہ اسی طرح چپ تھا اور اسکی چپکی ہر ایک
نے نوٹ کی تھی کیونکہ اسکی ہنسی سے ہی پورا گھر گونجتا
تھا

تم نے آئرہ کو ڈھونڈا۔۔۔؟ سوال زیحال کی جانب سے آیا تھا جب

سب نے بیک وقت برلاس کو دیکھا جو زیحال کے سوال پر تھوڑا رکا اور نظریں چرانے لگا

ڈھونڈا تھا نہیں ملی۔۔۔"سرسری سے لہجے میں جواب دیتے وہ پھر سے کھانے پر جھک گیا

برلاس شاہ اتنا ناکارہ کب سے ہو گیا کہ اس سے ایک لڑکی نہیں ڈھونڈی گئی۔۔۔"زیحال کا لہجہ سرد تھا لیکن کچھ تھا جس کے باعث برلاس کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی کرب کے آثار اسکے چہرے پر صاف واضح ہونے لگے وہ چاہ کر بھی اپنے بھائی سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا کیونکہ سچ کا پتہ چلانا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا کشمیر میں چھوٹی سے چھوٹی چڑیا کی خبر تک زیحال پاشا کو ہوتی تھی

میں نہیں ڈھونڈنا چاہتا اسے۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکا سب کر سروں

پرسب نے پھٹی پھٹی سی نظروں سے برلاس کو دیکھا سب سے
زیادہ حیرت اور تکلیف زمل کو ہوئی تھی البتہ زیحال نارمل بیٹھا
تھا
لیکن کیوں برلاس۔۔۔تم تو آئرہ کو پسند کرتے ہوناں۔۔۔"کومل کو
جیسے دکھ سا ہوا تھا دکھ تو باقی سبکو بھی ہوا تھا اسکی
حالت دیکھ لیکن وہ ایساری ایکٹ کیوں کر رہا تھا اسکی وجہ
کسی کو نہیں معلوم تھی
پسند کرتا تھا۔۔۔"اس نے تھا پر زور دیا"جب تک یہ نہیں پتہ تھا
کہ وہ اس کمینے کی بہن ہے جس نے میری تین بہنوں کی زندگی
برباد کی۔۔۔"اسکا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا چہرہ ضبط کے مارے سرخ
ہو رہا تھا
تو اس میں اس بیچاری کا کیا قصور۔۔۔"اب کی بار مشی بولی

تھی اسے تو آئرہ خود بہت پسند تھی

اسکا قصور اتنا کافی ہے کہ اسکو دیکھ کر مجھے اس کمینے کے

کارنامے یاد آتے ہیں وہ اسکی جڑواں نہ ہوتی تو بھی میں پیچھے

نہ ہٹتا لیکن میں اتنا بے غیرت نہیں کہ اسکی ہم شکل کے ساتھ

زندگی گزاروں۔۔۔"زمل کا دل اسکی باتوں پر بیٹھا جا رہا تھا

وہی ہوا تھا جس کا ڈر تھا وہ برلاس کی خوشیوں کے بیچ آگئی

تھی وہ آئرہ کو کس حد تک چاہتا ہے یہ بات سب جانتے ہیں لیکن

اس سے زیادہ اسکے لئے اپنی بہنیں اہم ہونگی یہ آج پتہ چلا تھا

وہ انکے لئے اپنی محبت سے پیچھے ہٹ رہا تھا اور اسکے اس عمل

پر وہ اس وقت کتنی تکلیف سے گزر رہا تھا اسکا بھی بخوبی

اندازہ ہو رہا تھا

تمہاری عمر ہو رہی ہے شادی کی اگر آئرہ سے نہیں کرنی تو کسی

اور کو دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"زیحال کی بات پر زمل نے تیزی سے
گردن موڑ کر حیرت سے اپنے شوہر کو دیکھا وہ اتنی جلدی اسے
اپنی محبت سے پیچھے ہٹنے دے دے گا اور وہ بھی اتنی آسانی
سے آہ اسے جی بھر کر زیحال پر شدید غصّہ آیا
جس سے مرضی کر دیں آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔"کہتے وہ کرسی پیچھے
کھسکاتا اٹھ کر باہر نکل گیا اسکا دل کس حد تک ٹوٹ کر بکھر
چکا تھا اسکا اندازہ ان بھائیوں کو تھا تب ہی یا قوت خود بھی
ناشتہ چھوڑے اسکے پیچھے گیا
ہی۔۔۔مجھے آئرہ آپی چاہیئے۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی آنکھوں میں
آنسوں جھلملانے لگے
اتنے پیار سے بولو گی تو میں جیلسی میں نہیں لاؤنگا۔۔۔"اسکے
جواب پر اس پریشانی والے ماحول میں بھی سب کی بے ساختہ

ہنسی چھوٹی جب کہ زمل کا اسکے

جواب پر چہرہ شرم سے سرخ ہونے لگا وہ اٹھ کر بچوں کا کاٹ

گھسیٹتی کمرے میں چلی گئی اصل دل اداس تو اب تک برلاس

کی وجہ سے تھا اسکے پیچھے مشی میڈ کو سب کام بتانے لگی

آج اس نے اسپیشلی پورے گھر کی ڈسٹنگ کروانی تھی یا دوسری

وجہ یاقوت کی بے باک نظروں سے چھپنا تھا جو صبح سے اسے

گہری نظروں سے دیکھتا اسے جھینپنے پر مجبور کر رہا تھا

کیا۔۔۔؟ وہ زیحال کی بات پر تقریباً چیخ پڑی تھی جب اسکی

چیخ پر دونوں بچے ڈر کر ایک دم بدکے یہ دیکھ زیحال نے اسے

گھور کر دیکھا

پیٹ میں تو میرے بچوں کو سکون سے نہیں رہنے دیا اب تو

رہنے دو۔۔۔"زیحال ڈپٹنے والے انداز میں بولتا دونوں کو ایک ایک
ہاتھ سے تھپکنے لگا جو ڈر کر رونے کی تیاری پکڑ رہے تھے چپ
ہوتے چھت ٹکر ٹکر دیکھنے لگے
آپکی بات ہی ایسی ہے میں اب کالج میں ایڈمیشن لوں دو دو
بچوں کی ماں بننے کے بعد۔۔۔"اسکی بات پر زیحال ایک پل کو
اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا پھر دھیرے سے اٹھتے اسے
کندھوں سے تھام کر مرر کے سامنے کھڑا کرتے خود اسکے عین
پیچھے کھڑا ہوا پیچھے کھڑے ہو کر بھی زیحال کا چہرہ زمل کے
سر سے اوپر تھا یہ قیامت خیز قد کا فرق ان دونوں کو مزید
سبکی نظروں میں جاذب نظر بناتا تھا
دیکھو اپنا فگر کہاں سے لگ رہی ہو دو بچوں کی ماں۔۔۔"اسکے
کہنے پر زمل نے اپنا آپ سر تا پیر بغور دیکھا وہ واقعی دو بچوں

کی ماں کہیں سے نہیں لگ رہی تھی پیازی رنگ کے گھٹنوں سے
نیچے تک آتا فراک اور سادہ سی ٹراؤزر کے نیچے سیم کلر کی
فلپ فلاپ پہنے ریشمی دوپٹہ گلے میں جھولتا ہوا کھلے بال
چھوٹی کیچر میں پیچھے کی جانب دونوں اطراف سے لٹوں کو
آپس میں ملائے قید کئے ہوئے رنگ تو اسکا تھا ہی پٹھانوں والا
ساتھ نین نقش بھی قیامت ڈھاتے تھے ایک چیز جو اس نے نوٹ
کی تھی خود میں کہ زیحال کی شدّتوں نے اسکی خوبصورتی
مزید بڑھادی تھی اسی بات پر وہ ایک دم بلش کرنے لگی
تم بلش کر رہی ہو۔۔۔؟ زیحال جو اس کے ساتھ خود بھی اسکے
خوبصورت نازک بدن کا گہری نظروں سے جائزہ لے رہا تھا اسے
بلش کرتے دیکھ فورا بولا

ن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔" وہ بری طرح سے ہڑ بڑاتے نظریں چرانے لگی

تب ہی

وہ اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھے اسکے کندھے پر دھیرے سے ٹھوڑی ٹکا گیا اسے اتنے قریب آتے دیکھ زمل کی سانسیں بے ہنگم ہوئی تھیں

تو کرو۔۔۔ مجھے تمہارے ان خوبصورت بھرے بھرے گالوں پر اپنی شدّتوں کا بلش آن چاہیئے۔۔۔" کہتے وہ دھیرے دھیرے اپنی بئیرڈ اسکے گال پر رگڑتے زمل کو بے ساختہ سسکنے پر مجبور کر گیا

ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔ دد۔۔۔ دروازہ کھلا ہے۔۔۔" اس نے بچنے کا ایک بے کار بہانہ بنایا

خیر ہے سب کو اب علم ہے میرے ہوتے ہوئے کمرے میں اب کوئی نہیں آئے گا کیونکہ سب جانتے ہیں زیحال اپنی زمل کے ساتھ

مصروف ہو گا۔۔۔"اسکی اتنی صاف بے باکی پر زمل نے سرخ ہوتے
اسے دیکھا دونوں کے چہرے بے حد قریب تھے اس نے محسوس
کیا تھا جیسے زیحال کے ساتھ اسکی خوبصورتی مزید بڑھ جاتی
ہے مانو مکمل ہو جاتی ہے
ہبی۔۔آ۔۔آپ سیریس ہیں۔۔مم۔۔میرے ایڈمیشن کیلئے۔۔۔؟
اتنا سب
ہونے کے بعد اسے جیسے اب تک اس بات پر یقین نہیں آیا تھا
ھممم۔۔۔میں سیریس ہوں میں چاہتا ہوں میرے بچوں کو ایک
پڑھی لکھی ویل ایجوکیٹڈ ماں ملے تم سے میرا ایک پڑھا لکھا
خاندان بنے۔۔۔"اسکی بات پر زمل بنا پلک جھپکائے اسے دیکھے
گئی کبھی کبھی تو اسے اپنی قسمت پر یقین ہی نہیں آتا تھا وہ
شہزادہ سچ میں اسے دیوانوں کی حد تک چاہتا تھا

لیکن۔۔۔بب۔۔۔باہر اتنے دشمن۔۔۔۔"اس نے ادھوری بات

سے جیسے

کچھ باور کروانا چاہا

ڈونٹ وری اب کسی کا باپ بھی زیحال خان آفندی کی بیوی کی

جانب نگاہ نہیں اٹھا پائے گا اس ایک لڑکے کو میں سب کے لئے

عبرت کا نشان بنا دونگا۔۔۔"اسکے لہجے سے زمل کو ایک پل کیلئے

خوف محسوس ہوا تھا اسکا وہ روپ یاد آیا جب اس آدمی نے

زمل کی تھوڑی سی پھٹی شرٹ والی حالت دیکھی تھی اور

زیحال نے پین کی نوک سے اسکی آنکھ پھوڑ دی تھی افففف اسکا

بیسٹ والا روپ سوچ کر تو اسے خود اپنے ہی جان سے خوف

محسوس ہوتا تھا لیکن اسکی شدّت بھری محبت ہر بار خوف

زائل کر دیتی تھی

آپ نے۔۔انکو تب ہی۔۔۔کیوں نہیں مارا ہی۔۔۔؟وہ ڈرتے ڈرتے پوچھ رہی تھی

اسے کچھ گناہوں کا اعتراف کرنا ہے سب کے سامنے اسکے بعد میں اسے نری کتے کی موت مارونگا جسے دیکھ اسکی اپنی روح بھی کانپ اٹھے گی۔۔۔"اب اسکا لہجہ اتنا سرد تھا کہ زمل خوف زدہ سی ہوتی اسکی پناہوں سے نکل کر ایک دم پیچھے ہٹی ڈر چہرے سے صاف چھلک رہا تھا وہ اسکا زیحال نہیں تھا وہ بیسٹ کے روپ میں آچکا تھا وہ اسی طرح سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

آ۔۔۔آپ نے۔۔۔ک۔۔۔کہا تھا آپ۔۔۔یہ کام چھوڑ۔۔۔دد۔۔۔دیں گے۔۔۔"

وہ خوف کے مارے ٹھیک سے بول تک نہیں پا رہی تھی اصل

سانسیں اسے اپنے قریب آتے دیکھ نکلی وہ دو قدم اٹھاتا اسکے
قریب آتے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ایک جھٹکے میں خود کے
قریب کر گیا
میں چھوڑ چکا ہوں۔۔۔ لیکن جب جب۔۔۔ کوئی تمہاری طرف میلی
نگاہ سے بھی دیکھے گا یا تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے گا میں
اسکا یہی حشر کرونگا جو اس دن ان لوگوں کا کیا یا جواب اس
لڑکے کے ساتھ کرونگا۔۔۔" زمل اس کے سینے پر ہاتھ دھرے اسکی
سانسوں کی گرماہٹ اور لفظوں کی تپش محسوس کرتی کانپتی
ہوئی اسکے سینے میں منہ دے گئی اس بیسٹ کو وہی ٹھنڈا کر
سکتی تھی اسکی قربت ہی اسے پھر سے زیحال بنا سکتی تھی
زمل کو خوف زدہ دیکھ وہ اپنے بازوؤں کا حصار اسکے گرد
مضبوط کرتا اسے زور سے خود میں بھینچ گیا یہاں تک کے زمل

کواپنی سانس تک رکتی محسوس ہوئی تھی وہ اسکی اس قدر
دیوانگی پر رونے لگی تھی
وہی ہوا اسکے آنسوں اور قربت اسے بیسٹ سے پل میں زیحال
بنا گئے
میرا بے بی۔۔۔رو کیوں رہا ہے۔۔۔ادھر دیکھو۔۔۔"اسکا چہرہ اپنے
سینے سے باہر نکالتے اسکی آنکھوں سے بہتا سیال اپنے ہاتھ کی
ہتھیلی سے صاف کیا اسکی ہیزل آنکھیں برس کر مزید
خوبصورت لگتی تھیں
آپ۔۔۔بہت۔۔۔بد۔۔۔تمیز ہیں۔۔۔"وہ پھر سے روتی ہوئی اسکے
سینے
میں چھپ گئی اسکی اس ادا پر زیحال کو اس پر ٹوٹ کر شدّت
والا پیار آیا تھا

میں ساری زندگی بھی رومانس کرلوں مگر مجال جو میری بیگم
کہہ دیں کہ ہبی یو آر سو رومانٹک۔۔۔" وہ منہ بسورتے خفا سا
ہوتا بولا جب زمل نے چہرہ باہر نکال کر ایک نظر اسکے خوبصورت
خفا سے چہرے کو دیکھا وہ اس وقت سکن کلر کی پینٹ پر وائٹ
بٹنوں والی شرٹ اور اسکے اوپر گرے رنگ کی سوئیٹر پہنے بلا
کا حسین لگ رہا تھا نیچے وائٹ جوگرز اور ہاتھ میں برانڈڈ واچ
اسے مزید جاذب نظر بنا رہی تھی
ہبی۔۔۔" وہ کچھ بولنے لگی تھی شاید وہی جو وہ سننا چاہتا تھا
"ھمممم۔۔۔
ہبی۔۔۔یو۔۔۔آر۔۔۔" وہ بولتے بولتے پھر رکی
یس۔۔۔؟آئی ایم۔۔۔؟ وہ جیسے مزید بے چین سا ہوا
اس سے پہلے وہ کچھ بولتی زامل اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ مارتے

رونا شروع ہو گیا اسکی آواز پر زیحال نے زور سے آنکھیں بند کرتے جیسے ضبط کیا

یہ مجھ سے پٹے گا۔۔۔" وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچے دانت پیس کر بولا جبکہ زمل اپنا آپ اس سے چھڑاتی ایک ہی جست میں اپنے بچے کے پاس چلی آئی وہ زیحال کی حالت دیکھ بمشکل اپنی ہنسی منہ میں ہی دبا رہی تھی

میری بیٹی دیکھو کتنا خیال رکھتی اپنے باپ کے جذباتوں کا ایک

یہ تمہارا سپوت ہر بار اپنی یہ چھوٹی چھوٹی ٹانگیں میرے رومانس کے بیچ اڑا کر رکھ دیتا ہے۔۔۔ میرا نیا دشمن۔۔۔" زمل کو اسکا یہ غصّے والا انداز بے حد کیوٹ لگا تھا وہ جل کڑھ بھی آخر کس سے رہا تھا اپنے ہی بیٹے سے

ہی۔۔۔ شرم کریں میرے بیٹے سے ابھی سے دشمنی لے رہے ہونے

"دیں اسکو دو تین سال کا نہ یہ آپکو تگنی کا ناچ نچادے تو۔۔۔
وہ اسے بھیانک مستقبل دکھاتی خود اپنی ہنسی دبا رہی تھی
ہاں ایک یہی دشمن ہے جس سے زیحال خان آفندی خود ہار جائے
وہ محبت بھرے لہجے میں بولتا جھک کر اسکے روئی سے گال
چومنے لگا اپنے باپ کی شدّت پر وہ منہ پھاڑے اور زور سے رونے
لگا
دیکھا۔۔۔اسکو پیار راس ہی نہیں۔۔۔" وہ کلس کر بولتا زالے پر
جھک گیا جو اپنے باپ کے لمس پر خوشی سے اور تیز ہاتھ پیر
مارنے لگی صحیح جوڑی بنی تھی چاروں کی بیٹا ماں کا لاڈلا
اور بیٹی باپ کی مخالف پارٹی ہونے کے باوجود بھی چاروں میں
ایک دوسرے کی جان بستی تھی وہ کتنی ہی دیر کبھی زالے کو
چومتا کبھی زامل کو جس سے وہ تیز تیز روتا اپنی ماں کو باپ

کے ظلم کی شکایت لگاتا کیوں کہ وہ چومتا کم اور اپنی داڑھی
زیادہ اسکے روئی سے گال پر رگڑتا اسکے مقابل وہ زالے کو اپنی
بئیرڈ کی چبھن تک سے بچاتا تھا کیونکہ بیٹیاں نازک ہوتی ہیں
اور زالے آفندی قسمت کی ملکہ تھی کہ اسے زیحال خان آفندی
جیسا باپ ملا تھا جو کبھی کسی رشتے میں فیل نہیں ہوتا تھا
اسے بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھ زمل کو پھر صبح والا برلاس
کا چہرہ یاد آیا جسے یاد کرتے وہ پھر سے افسردہ ہو گئی

دھوپ آج بھی نہیں نکلی تھی دھند سے سامنے کا منظر دھندلا
سا تھا کوئی بھی چیز صاف دکھائی نہیں دے رہی تھی مزدور
اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے وہ وہی گاڑی کے بونٹ سے ٹیک
لگائے کھڑا وہ سب دیکھ رہا تھا جب اسکے پاس ہی ایک اور گاڑی

آر کی اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا سامنے ہی یاقوت گاڑی سے نکل
کر جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسے ہی کن اکھیوں سے دیکھ رہا تھا
اسے دیکھ برلاس نظریں پھیر گیا وہ کبھی اپنے بھائیوں سے اپنے
جذبات نہیں چھپا سکتا تھا وہ اسکی رگ رگ سے واقف تھے
وہ اسکے ماں باپ دونوں تھے جنہوں نے اسے اتنی محبت دی
جتنی شاید اسکے اصلی ماں باپ بھی نہ دیتے تو وہ کیسے نہ
اپنی محبت سے دستبردار ہوتا اسکی محبوبہ کا بھائی اسکے
بھائیوں کا مجرم تھا کچھ ٹوٹا تھا اسکے اندر شاید اسکا دل جس
کی تکلیف بدن کے ایک ایک حصّے نے محسوس کی تھی
وہ خود پر ضبط کے بندھ باندھتا انگلی کی پور سے آنکھوں کے
کنارے صاف کرتا زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لے آیا
یاقوت گاڑی سے جیکٹ نکال کر اسکے پاس لاتا خود اسے پہنانے

لگا یہ دیکھ برلاس نے بمشکل اپنے ہونٹوں پر بڑھتی کپکپی کو روکا

تمہاری بہن بریانی بنا رہی ہے تمہارے لئے۔۔۔اور تم بیمار ہو کر کھچڑی کھانا چاہتے ہو۔۔۔"اپنی بات پر خود ہی ہنستے برلاس کو دیکھا جو مسکرایا تک نہیں بلا کی سنجیدگی اسکے چہرے پر رقم تھی

برلاس۔۔۔"آہ اپنا نام اسکے منہ سے سنتے ایک ابھار سا برلاس کے اندر بھر گیا وہ گہرے سانس لیتا یہاں وہاں دیکھنے لگا یقیناً وہ خود کو رونے سے باز رکھ رہا تھا لیکن بھوری آنکھوں میں عرق بار بار اتر رہا تھا

یہاں دیکھ میری طرف۔۔۔"کہتے اسکا چہرہ نرمی سے اپنی جانب کیا جب اسکی آنکھوں میں اترے عرق کو دیکھ یاقوت کا دل

کٹ کر رہ گیا وہ کب اپنے چھوٹے بھائی کو ایسے دیکھ سکتے
تھے جس کے لئے وہ راتوں کو جاگتے تھے دن بھر اسکی رکھوالی
کیلئے اس کے آگے پیچھے گھومتے تھے اسکی حفاظت کرتے تھے
اسکے رونے سے پہلے اسکی پسندیدہ چیز حاضر کر دیتے تھے ہاں
برلاس شاہ انکی پہلی اولاد تھا

کیا ہوا۔۔۔"پیار سے پوچھتے ہاتھ اس کے رخسار پر رکھا وہ سر
دھیرے سے نفی میں ہلانے لگا

رونا ہے۔۔۔؟اسکے ضبط سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ پوچھا
جب برلاس ہونٹ کا ایک کنارہ دانتوں میں دباتے دھیرے سے سر
اثبات میں ہلانے لگا یاقوت اسے خود سے لگائے زور سے بھینچ
گیا جب وہ اپنے بھائی سے لگا ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رو
دیا اسکا یوں تڑپ کر رونا دیکھ یاقوت کا دل پھٹنے لگا تھا وہ

ڈرتا تھا کہ اس سے عشق میں امتحان نہ لیا جائے لیکن وہ کیا
جانتا تھا کہ قسمت نے سب سے کڑا امتحان اسی کی قسمت میں
لکھا تھا اکاد کا اس سائیڈ کے مزدور بھی مڑ مڑ کر اسے دیکھنے
لگے جنہیں یاقوت نے غصّیلی نظروں سے دیکھتے وہاں سے جانے
کا اشارہ کیا کتنی ہی دیر وہ یاقوت کے گلے لگا روتا رہا اسکا رونا
یاقوت کی جان نکال رہا تھا

وہ۔۔۔وہ مم۔۔۔میری قسمت میں۔۔۔ن۔۔۔نہیں ہے۔۔۔" وہ
روتا ہوا

بچوں کی طرح ہچکی لینے لگا تھا" وہ کیوں اسکی بہن ہے۔۔
۔کیو۔۔۔ں۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔۔۔ں" وہ اسی طرح یاقوت کے گلے
لگا لگا

ہزیانی سا ہوتے چیخا اسکی چیخ پر یاقوت کی روح تک کانپ

اٹھی تھی بچپن کے بعد وہ آج رو رہا تھا اور زار و زار رو رہا تھا

میری جان۔۔۔۔تو کیوں دیکھ رہا ہے کہ وہ اسکا بھائی اس میں اس

بیچاری کا کیا قصور۔۔۔" یاقوت کی بات پر وہ ایک جھٹکے میں

پیچھے ہٹتا سرخ متورم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا اسکے ٹوٹے

دل کی کرچیاں اسکی بھوری آنکھوں میں صاف دکھائی دے رہی

تھی

ہے قصور۔۔۔۔اسکا بھائی ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد کرتا

رہا اور وہ سب اندھے بنے رہے کیوں۔۔۔۔۔؟ آخر میں جیسے دھاڑا

تھا یاقوت جانتا تھا اب وہ کیا کرے گا اور وہی ہوا اس نے پاس

پڑا لکڑی کا مضبوط ٹکڑا اٹھاتے سیدھا گاڑی کے شیشے پر دے

مارا تھا شیشہ پل میں چور چور ہوتا گاڑی کے اندر باہر بکھر گیا

تھا

کیوں۔۔۔۔وہ اندھے بنے رہے۔۔۔" کہتے اس نے دوسرے شیشے پر
وہی لکڑی دے مارتے اسے بھی چکنا چور کر دیا یاقوت ضبط سے
آنکھیں مینچتا ہر شیشے کی شہادت پر افسوس کرتا دیکھتے ہی
دیکھتے اس نے دونوں گاڑیوں کی حالت ابتر کر دی وہ جب بھی
روتا تھا ایسے ہی توڑ پھوڑ کرتا تھا اور اسکے بھائی کھڑے اسے
دیکھتے تھے جب تک اسکا غصّہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا تھا
تب ہی پامیر کی گاڑی بھی وہاں آ رکی اسے دیکھ یاقوت نے سر
یا مطلب وہ گاڑی بھی گئی آج اسے شدید غصّے میں y نفی میں ہلا
دیکھ پامیر کی آنکھیں پھٹی لیکن کچھ نہیں بولا بس یاقوت
کی طرح کھڑا اسے دیکھنے لگا انکے دیکھتے ہی دیکھتے وہ
لاکھوں کا نقصان کر گیا تھا لیکن غصّہ پھر بھی ٹھنڈا نہیں ہوا

آئی ہیٹ۔۔۔ہر۔۔۔۔مجھے نفرت ہے اس سے۔۔۔۔"وہ روتا جاتا اور توڑ

پھوڑ کرتا جاتا"میں اسکی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔آئی رئیلی ہیٹ ہر۔۔۔"آخر میں اس نے جس گاڑی کا سامنے کا شیشہ توڑا اسے دیکھ یاقوت اور پامیر کی سانس تک رک گئی وہ زیحال کی گاڑی تھی جو شیشہ ٹوٹنے کے باعث دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے کرتا چہرہ موڑ گیا کچھ کانچ کے ٹکڑے اسکے بازو میں اسی وقت گھپ گئے یہ دیکھ برلاس ایک دم رکا ساتھ آنکھوں سے بہتے آنسوں بھی رکے

پاشا۔۔۔آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ یاقوت اور پامیر دوڑ کر اسکے قریب آئے جواب اندر بیٹھا اپنے سامنے کھڑے برلاس کو دیکھ رہا تھا اسے زمل نے بھیجا تھا برلاس کو واپس لانے کیلئے

وہ گاڑی سے اترتا قدم قدم چلتا برلاس کے سامنے جا رکا جب وہ
سر جھکائے نادم سا ہوا آنسوں پھر سے خاموشی سے جاری ہوئے
غصّہ ٹھنڈا ہوا یا مزید توڑ پھوڑ کرنی ہے۔۔۔؟ سرسری سے لہجے
میں پوچھا جب برلاس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور دیکھتا ہی
گیا پہلو میں پڑے ہاتھ سے لکڑی بے ساختہ چھوٹتی زمین پر جا
گری اور سر پھر سے جھکتا نفی میں ہلنے لگا جب زیحال نے
آگے آتے اسے اپنے سینے سے لگایا اپنے بھائی کی آغوش میں آتے
وہ ایک بار پھر بچوں کی طرح اس سے لپٹا رونے لگا تھا یا قوت
اور پامیر بھی آگے آتے اس سے لپٹ گئے وہ تینوں کو آج بھی
ویسے خود میں سمیٹے کھڑا تھا جیسے انکے چھوٹے ہوتے کرتا
تھا آج تینوں اسکے برابر قد نکال چکے تھے لیکن پھر بھی اسکی
آغوش میں آتے وہی بچے بن جاتے تھے کتنی ہی دیر برلاس اس

سے لپٹ کر روتا رہا آخر میں چپ ہوتے چہرہ اٹھائے اسے دیکھنے لگا

بچہ اب فیڈر مانگے گا۔۔۔" پامیر نے اسے دیکھ شریر ہوتے چھیڑا جس پر یاقوت ہنس پڑا جبکہ زیحال مسکراتا ہوا برلاس کو دیکھ رہا تھا اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تک نہیں آئی

گھر چلو تمہاری تین تین بہنیں انتظار کر رہی ہیں تمہارا نہ گئے تو ہمیں رات کو انٹری نہیں ملے گی۔۔۔" یاقوت لاڈ سے کہتے اسکے کندھے پر ٹھوکا مارتے اسے ہنسانے کی کوشش کرنے لگا لیکن ناکام ہو گیا وہ نہیں مسکرایا آنکھوں میں عرق اسی طرح جمع رہا

"ہماری گاڑی تو اس نے تباہ کر دی رکیں میں گاڑی منگوالوں۔۔۔ کہتے پامیر کال ملانے لگا میر بخش کو ایک گاڑی بھیجنے کا بول

کر وہ واپس آیا برلاس اب تک زیحال کے ساتھ چپکا کھڑا تھا
اسکے آگے وہ باقی دو کو بھی نہیں دیکھتا تھا
تھوڑی ہی دیر تک میر بخش خود گاڑی لے آیا جسے باقی گاڑیاں
لانے کا بول کر چاروں بھائی ایک ہی گاڑی میں گھر کیلئے نکل
گئے پامیر کے کہے مطابق برلاس کی تینوں بہنیں اسی کی منتظر
تھیں مشی نے اسکے لئے اسپیشل بریانی بنائی تھی زمل کیلئے
دونوں بچوں کو تیار کر کر اسکے سامنے پیش کر دینا ہی کافی
تھا اور کومل اسکی بانڈنگ برلاس کے ساتھ بڑی بہنوں والی تھی
جو اسے اب ڈانٹ ڈپٹ کر کھانے پر اکسا رہی تھی لے آج وہ کچھ
نہیں بولا نہ ذرا سا بھی مسکرایا اسکی بکھری حالت دیکھ سب
کے دل مٹھی میں آئے تھے

زمل نے ہاتھ لگا کر زیحال کو اسکی جانب متوجہ کروایا وہ بچوں
کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھا جب نظر اٹھا کر سامنے اترے
چہرے کے ساتھ بیٹھے برلاس کو دیکھا وہ سامنے رکھی بریانی
میں چمچ مارتا نجانے کن سوچوں میں مگن تھا اسکے چہرے کی
اداسی نے سبکو اداس کر رکھا تھا زیحال اٹھ کر اسکے پاس جا کر
بیٹھا اور چمچ اسکے ہاتھ سے لیتے اپنے ہاتھوں سے بریانی کھلانے
لگا اپنے بھائی کو سامنے دیکھ اسکی آنکھوں میں ٹھہرا عرق
موتی بن کر آنکھوں کی باڑ توڑتا نکل کر ہلکی ہلکی بئیرڈ میں
جذب ہو گیا اسکی یہ حالت دیکھ زیحال کے دل کو کچھ ہوا تھا
تب ہی زامل رونے لگا زمل نے اسے بھی زیحال کی گود میں دے
دیا جب وہ باپ کی گود میں آتے ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگا وہ اسے

لئے لئے برلاس کو کھانا کھلاتا رہا جب زامل نے منہ پھاڑے زور سے رونا شروع کر دیا

"یہ جیلس ہو رہا ہے کہ اسکا حق یہ بڑا بچہ لے کر جا رہا ہے۔۔۔ یاقوت کی بات پر سب کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی برلاس زامل کو دیکھ دھیرے سے مسکرایا یہی بچے اسکا موڈ ٹھیک کر سکتے تھے

اس کا حق کیوں ان سے پہلے برلاس میری اولاد ہے۔۔۔" پیار سے کہتے برلاس کو مزید اپنے ساتھ لگا گیا لیکن زامل کو کہاں منظور تھا اپنے باپ کو شئیر کرنا وہ اور زور لگا کر رونے لگا جیسے اسے سب سمجھ آ رہی ہو اس کے اتنی تیز رونے پر سب کے قہقہے بلند ہوئے

برلاس نے زامل کو اسکی گود سے لیتے اپنی گود میں لٹا لیا جہاں

آتے وہ فوراً چپ کر گیا اب تک مشی کے برابر ہی اس نے بچوں
کو سمبھالا تھا اور بچے دل کے سچے ہوتے ہیں جو انہیں پیار دے
بدلے میں وہ بھی انکا مان رکھتے ہیں باقیوں کی گود میں تو
ایسے روتے ہیں جیسے سچ میں کانٹے چبھ رہے ہوں
زیحال اسے بریانی کھلاتا اور وہ ساتھ ساتھ زامل کے ساتھ کھیلتا
یہی خوش باش فیملی زیحال کے دل کا سکون تھی

مشی میڈ کے ساتھ کام میں مصروف ہو چکی تھی کومل وہی
بیٹھی لیپ ٹاپ پر اپنے ہوسپٹل کا کام دیکھنے لگی پامیر کو
کچھ میڈیسنز لینے مارکیٹ بھیج دیا تھا وہی میڈیسنز جواب
مشی کو یاقوت کو کھانی تھیں اب انکا یہ کیس وہ خود ہینڈل
کر رہی تھی یاقوت اور برلاس کسی کام سے باہر جا چکے تھے

تب ہی ایک گارڈ ہاتھ میں ڈھیروں شاپنگ بیگز لئے سر جھکائے
وہاں حاضر ہوا زیحال بھی وہی بیٹھا ٹانگیں سیدھی کئے ٹیبل
پر رکھ کر اپنے کام میں مصروف تھا
سائیں یہ گاڑی آج ریپیئر ہو کر آئی تھی اسکی ڈگی میں یہ سامان
موجود تھا۔۔۔" وہ گارڈ مؤدب انداز میں کہتا وہ بیگز ترتیب سے
سامنے ٹیبل پر رکھنے لگا جب کومل اور کچن سے باہر نکلتی زمل
کی نظر اس سامان پر پڑی وہ تو وہی سامان تھا جو ان دونوں
نے اس دن خریدا تھا زیحال کو دیکھ زمل کے چہرے ہی رنگت پل
میں متغیر ہوئی تھی لیکن کومل کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں
ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔" زیحال کے کہتے وہ سر خم کرتا باہر نکل گیا
واؤ زمل دیکھو۔۔۔ ہمارا سامان مل گیا تھینک گاڈ تمہاری نائٹی
بچ گئی مجھے تو اسی کا غم کھائے جا رہا تھا۔۔۔" وہ چہک کر

بولتی سارے بیگز کھول کھول کر تسلی کرنے لگی جبکہ اسکی
بات پر لیپ ٹاپ کی سکرین پر جمی زیحال کی نظریں سامنے
کھڑی زمل کی جانب اٹھیں جنہیں دیکھ زمل وہی کھڑی کھڑی
شرم سے پانی پانی ہونے لگی
کتنی مشکل سے لی تھیں تم نے یہ پانچ چھ نائٹی۔۔۔"وہ نائٹی
لفظ پر زور دیتی اپنی ہنسی دباتی بولتی چلی گئی جب کہ ان
کی تعداد سن کر زیحال نے حیرت سے زمل کو ایسے دیکھا جیسے
کہہ رہا ہو" پانچ چھ۔۔۔۔واہ"اسکی یہ نظریں سمجھتے زمل
کا چہرہ سرخ قندھاری سا ہوتا نظریں چرانے پر مجبور کر گیا
تمہیں پتہ ہے زیحال تمہاری بیوی نے شاپنگ کے وقت تمہارے
پسندیدہ رنگوں کا کتنا خیال رکھا اور ایک ایک چیز اسی رنگ کی
لی۔۔۔"چیز پر زور دیتی اشارہ نائٹی کی جانب کرنے لگی یہ

دیکھ زیحال کا دل یک بارگی سے دھڑکا تھا پہلی بار زمل کا اس کی خواہشوں کے بارے میں سوچنا اسے دل سے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا

یہ لو پکڑو اپنا سامان۔۔۔۔اولیڈی ڈیانا۔۔۔میرا سامان روم میں رکھ کر آؤ۔۔۔"آخر میں اس میڈ کو دیکھتی طنزیہ بولی جو فون کی سکرین میں چہرہ دیکھتی اپنے چہرے پر زبردستی لٹیں نکال رہی تھی اس نے نوٹ کیا تھا زیحال کے ہوتے وہ ایسی چھچھوری حرکتیں کرتی تھی جسے دیکھ آج کومل غصّے سے بولی

وہ ڈر کر جلدی جلدی سامان اٹھاتی کومل کے کمرے میں لے گئی جبکہ زمل اب تک وہی سٹک کھڑی تھی

" اب تمہیں کونسا سانپ سونگھ اٹھاؤ بلکہ تم چھوڑو۔۔۔زیحال وہ بولتے بولتے زیحال کی جانب مڑی جواب تک زمل کو ہی کن

اکھیوں سے دیکھ رہا تھا

تم اٹھاؤ اپنی بیوی کا سامان وہ خرید لائی یہی بہت ہے۔۔۔" کچھ جتانے والی انداز میں بولتی گویا اس پر حکم صادر کر گئی اور

وہ بھی تابعدار شوہروں کی طرح لیپ ٹاپ ایک سائیڈ رکھے زمل کو اپنی گہری نظروں میں بھرے وہ بیگز اٹھاتا روم کی جانب بڑھ گیا اس کے جاتے زمل ہوش کی دنیا میں آتی کومل کو گھورنے لگی جو اسکی گھوری دیکھ زور سے قہقہہ مار کر ہنسی اور ہنستی چلی گئی

اب بچ کر دکھاؤ تم اس سے۔۔۔" وہ ہنس ہنس کر پاگل ہوتی اپنا پیٹ دونوں ہاتھوں میں تھام گئی اس حال میں اس سے ہنسنا تک محال ہو رہا تھا زمل صوفے پر پڑا کشن اٹھا کر کومل کو دے مارتی وہی بیٹھنے ہی لگی تھی جب زیحال کی آواز آئی یقیناً

اسکا رومانٹک موڈ آن ہو چکا تھا یہ سوچ کر ہی زمل کی جیسے
جان نکلی تھی اس نے شدّت سے دعا کیکاش بچے اٹھ جائیں لیکن
بھی آج جیسے نشہ کر کر سوئے تھے کومل اسکی حالت دیکھ
بھنویں مٹکاتی اسے چھیڑنے لگی جیسے کہہ رہی ہو" جاؤ بچو
اسکے بھڑکے جذبات ٹھنڈے کرو" اور زمل کی حالت ایسی تھی
مانو ابھی رو دے گی وہ مرتی مرتی اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم
اٹھاتی کمرے کی جانب بڑھی اتنے میں زیحال پھر سے چیخا
گلا۔۔۔۔۔لے۔۔۔"اسکے منہ سے یہ لفظ سنتے زمل کا دل زورررر
سے
دھڑکا تھا اس نے اپنی خیر کی دعا مانگتے قدم جیسے ہی کمرے
میں رکھا سامنے زیحال کے ہاتھ میں وہ بے ہودہ ڈریس دیکھ
جیسے جسم سے جان نکلی تھی وہ سٹک ہوئی اسے دیکھنے لگی

جو خمار بھری نظروں سے زمل کے سامنے وہ ڈریس کرتا جیسے
اس میں اسکا نازک بدن ناپ رہا تھا زیحال نے سامنے کھڑی زمل کو
دیکھ وہ ڈریس بیڈ پر
پھینکا اور اسے گہری جذبوں سے چور نظروں سے دیکھتے اسکی
جانب بڑھا اسے اپنی جانب آتے دیکھ زمل کا گلا جیسے ایک دم
خشک ہوا تھا وہ درمیان کے چند قدموں کے فاصلے کو عبور کرتا
اس تک آیا اور اسکی نازک کلائی تھامتے اسے کھینچ کر دروازہ
بند کرتے اس سے پن کر گیا زیحال خان آفندی کی سانسوں کی
گرماہٹ ہی زمل فہد خانزادہ کی جان لبوں پر لے آئی تھی وہ اپنا
ہاتھ پیچھے دروازے پر ٹکائے کن مخمور نگاہوں سے اسے دیکھ
رہا تھا جیسے ابھی اسے خود سے لپٹا لے گا
"میرے لئے اتنا حسین تحفہ لائی اور مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔

ہاتھ اسکی نازک کمر پر ٹکاتے انگلیاں دھیرے دھیرے اسکی کمر
پر۔ مس کرنی شروع کی زمل دروازے سے چپکی چہرہ اوپر اٹھائے
اسے اپنے اتنے قریب دیکھ رہی تھی جو اس پر جھکا آنکھوں
میں خماری بھرے اسے دیکھ رہا تھا
وو۔۔۔وہ۔۔۔ مم۔۔میں۔۔۔نے۔۔۔ نہیں۔۔۔"اس سے قبل وہ
کچھ بولتی
زیحال نے جھک کر اپنے لب اسکے کان پر رکھتے زمل کی سسکی
نکلوائی
بدلے میں میں بھی تمہیں اتنا ہی حسین تحفہ دیتا۔۔۔یونو
یہ واحد چیز ہے۔۔۔جو بیوی لیتی خود کیلئے ہے لیکن فائدہ ہم
شوہروں کا ہوتا ہے۔۔۔" وہ شدّت سے چور لہجے میں بولتا دھیرے
سے مسکرایا جبکہ اسکی بات پر زمل پل میں سرخ ہوئی تھی

غلابی غلابی گال شرم سے دہک اٹھے تھے

اب بتاؤ کب اس تحفے کا حق ادا کروں۔۔۔؟آج رات۔۔۔؟آہ اسکی

بات پر زمل کی جان لبوں پر آئی تھی وہ آنکھیں بند کئے بری طرح

سے کانپتی ہوئی اسکے ہونٹوں کی حرکت اپنی نازک سی گردن

پر محسوس کرتی تڑپ کر اسکے کندھے تھام گئی

جتنی خوبصورت یہ ڈریس ہے اتنی ہی خوبصورتی سے میں اسکا

حق ادا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"بوجھل ہوتے لہجے میں بولتا وہ مسلسل

اپنے ہونٹ زمل کی گردن پر مسلتے اسکی جان ہلکان کرنے لگا تھا

وہ نازک جان دروازے سے لگی اس پہاڑی وجود کے پیچھے چھپی

نظر تک نہیں آرہی تھی اسکی جان لیوا شدّتیں اپنی گردن پر

برداشت کرتے اس نے دل ہی دل میں کومل کو دو چار مناسب

القابات سے نوازا تھا اسی کی وجہ سے اس وقت وہ اس بھوکے

شیر کی گرفت میں پھنسی اپنی جان ہلکان ہوتے محسوس کرتی
تڑپ رہی تھی اور آج رات تو پکا وہ اسکی جان نکالنے والا تھا
مم۔۔۔میں۔۔۔نن۔۔نہیں جاگ سکتی پپ۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ اب
جیسے
رو دینے کو تھی جب زیحال چہرہ باہر نکالے اسے دیکھنے لگا
میری شدّتیں تمہیں سونے نہیں دیں گی۔۔۔"آہ وہ کس ادا سے
بولا تھا زمل اسے دیکھتی رہ گئی ظالم ایک تو مسکراہٹ ایسی
دیتا تھا کہ زمل کو اپنا وجود پگھلتا محسوس ہوتا تھا
دن بھر آ۔۔۔آپ کے بچے۔۔۔سس۔۔سکون نہیں لینے دیتے اور
رر۔۔۔
رات میں۔۔۔آپ۔۔۔"بولتے اسکی ہیزل آنکھوں میں نمی تیزنے
لگی

یہ دیکھ زیحال کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

مجھے۔۔۔بتایا کرو۔۔۔رات بھر تمہاری تھکاوٹ دور کرونگا۔۔۔"اس

کی معنی خیز بات پر زمل اسے گھورنے لگی

کیا تمہیں اس تھکاوٹ میں سکون محسوس نہیں ہوتا۔۔۔؟اسکی

آنکھیں پڑھتے دھیمی سرگوشی کرتے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے

پر مجبور کر گیا وہ حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی اسے کیسے

پتہ کہ وہ کیا سوچ رہی ہے آہ اسے ایک لمحے کیلئے زیحال سے

خوف محسوس ہوا تھا مانو وہ کوئی جن ہو

وہ ڈر کر اسے خود سے دور دھکیلتی فورا سے باہر نکل گئی اسے

اتنی سپیڈ میں غائب ہوتے دیکھ زیحال کا زندگی سے بھرپور

قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا ہنستے ہوئے اسکی نظر بیڈ

پر جا گتے مٹر مٹر سی آنکھوں سے خود کو دیکھتے بچوں پر گئی

وہ بیڈ کے قریب آتا ان پر جھکتا چٹاچٹ انکے گال چومنے لگا جو
جذبات انکی ماں بھڑکا کر گئی تھی انکا بدلہ بچارا زامل چکا رہا
تھا اپنے باپ کی چبھتی داڑھی کے ظلم پر وہ منہ پھاڑے زور
زور سے رونے لگا یہ دیکھ زیحال کو اور بھی ہنسی آئی پھر اپنے
بیٹے پر رحم کھاتے اسے گود میں اٹھا کر چپ کروایا

ہر جانب بندے ہاتھوں میں بندوق پکڑے پہرے پر کھڑے تھے
چہروں پر سیاہ ماسک لگائے جو دور سے ہی پہچان کروا تا تھا کہ
وہ بیسٹ پاشا بے کے لوگ ہیں دور دور تک علاقے میں پھیلے
ہوئے جو اسکی دھشت اسکے دشمن پر مزید عیاں کرتا اسے خوف
میں مبتلا کرتا تھا انہی کے بیچ سے وہ پیروں اور ہاتھ میں جکڑی
زنجیر کا وزن گھسیٹتے خستہ حالت میں دھیمی چال چلتا ہوا

آرہا تھا اسکے پیچھے یاقوت اور پامیر ہاتھوں میں کلاشنکوف
پکڑے سیناتان کر آرہے تھے جہاں بھی نوفل تھوڑا سا رکتا ان
دونوں میں سے کوئی بھی ایک اپنے بندوق کی نال اسکی پیٹھ
پر دے مارتا اور وہ پھر سے لڑکھڑاتے قدم اٹھاتا آگے چل پڑتا اصل
چیز جو اسے بار بار رکنے پر مجبور کر رہی تھی وہ تھی پاشا بے
کی سلطنت کی شان یہ جگہ اور لوگ اپنے میں ایک رعب رکھتے
تھے نوفل کو بلاشبہ احساس ہوا کہ وہ واقعی ایک خطرناک
بندے سے الجھ رہا تھا جسے وہ معمولی ڈاکو سمجھ رہا تھا
وہ تو اپنے میں پوری ایک سلطنت کھڑی کئے ہوئے تھا سامنے ہی
کرسی پر سیگریٹ کے کش لگاتے پاشا پر نظر پڑی جس کے آگے
ہر ایک گردن جھکائے کھڑا تھا نوفل کی ویران آنکھیں اسے دیکھ
خوف کے مارے جھکنے لگی تھیں پاشا اسے دیکھ بے اختیار

دھوئے کے مرغولے ہوا میں چھوڑتے اٹھ کھڑا ہوا اور قدم قدم
چلتا اسکے قریب آیا اسکے ماتھے پر بندھی پٹی پر نظر پڑی
ان لوگوں کو بلا لیا۔۔۔"وہ نظر نوفل پر گاڑھے یاقوت سے
مخاطب ہوا
جی پاشا سب وہی ہیں۔۔۔"وہ مؤدب انداز میں بولتا سر خم کر
گیا
جانتے ہو تم زندہ کیوں ہو۔۔۔؟ سوالیہ نگاہیں اس کے سراپے
پر گاڑھتے سرد لہجے میں بولا جب نوفل نے نظر اٹھا کر نہ
سمجھی سے اسے دیکھا پاشا کی بات پر اسکی آنکھیں پھٹنے
لگی روح جیسے جسم سے کھینچ لی گئی ہو رنگ لٹھے کی مانند
سفید پڑ گیا موت کو ذلت سے کیوں آسان سمجھا جاتا ہے اسکا
اندازہ نوفل راحم خانزادہ کو آج ہوا تھا

اورا گرایسانہ کیا۔۔۔تو یادرکھنا اگلی سانس میں تم پر لینی
مزید دو بھر کر دونگا۔۔۔اور زبان حلق سے کھینچ کر سچ اگلواؤں
گا۔۔۔"اسکا لہجہ ہی آگ برسا رہا تھا نوفل کو بے اختیار اس سے
خوف محسوس ہوا زیر تو وہ تب ہی ہو گیا تھا جب اپنی بہن
کو کسی اور کی گرفت میں دیکھا تھا اب تو زندہ ہو کر پل پل
مر رہا تھا اس کے کئے کی سزا اسکی معصوم بہن بھگت رہی تھی
مم۔۔۔میں وہی کرونگا۔۔۔جو۔۔تت۔۔۔تم کہو گے۔۔لل
۔۔۔لیکن بدلے
میں۔۔میری بب۔۔بہن کو۔۔چھوڑ دو۔۔۔"وہ ہاتھ جوڑے جیسے
بھیک مانگنے لگا تھا کوئی اور شخص ہوتا تو اسکی اس حالت پر
زیادہ نہ سہی تھوڑا سا رحم ضرور کھاتا لیکن سامنے وہ بیسٹ
تھا رحم نامی چیز سے بلکل انجان

اسکی بات پر پاشا نے سیگریٹ کا ایک اور کش لگاتے دھواں نوفل
کے منہ پر چھوڑا اور گرے جھیل سی سفاک نظریں اس کے
چہرے پر گاڑھتے ایک قدم آگے آیا
عورتوں کو ڈھال بنا کر اپنے دشمن کو زیر کرنا بزدلوں کا کام ہے
اور پاشا بے بزدل نہیں مرد ہے ایک نسلی مرد جو خود دشمن
کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اسکی انتڑیاں تک باہر نکال لینے کی
طاقت رکھتا ہے۔۔۔"اسکا برفیلا لہجہ نوفل کے وجود میں سے رہی
سہی طاقت بھی کھینچ گیا
پاشا کے اشارے پر یاقوت اور پامیر نوفل کو گردن سے پکڑ کر
تقریباً گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لے گئے تھے وہ کچھ بولنا چاہتا
تھا لیکن پامیر نے بندوق کی بیک سائیڈ اسکے سر پر دے مارتے
خاموش کروا دیا

پاشا کی گاڑی کے پیچھے یاقوت اور پامیر کی گاڑیاں بھی نکلی
تھیں نوفل زیر لب کچھ بڑبڑاتا گیا وہ لوگ جہاں اسے لے جا رہے
تھے وہ سوچ کر اسکی روح جیسے فنا ہو رہی تھی ایک قیامت
سی اس پر ٹوٹنے والی تھی

شام گئے وہ زمین پر بے سدھ پڑی گہری نیند میں تھی کمر پر لگے
زخم سے خون نکلتا سوکھ کر اسکی شرٹ بھی کمر سے چپکا چکا
تھا ٹانگیں بھاگ بھاگ کر جیسے ٹوٹ چکی تھیں پورا بدن
تھکاوٹ سے چور تھا ٹھٹھرتی سردی میں اسکا وجود جیسے
یک برف بنتا اکڑ چکا تھا اس میں اتنی بھی سکت نہیں تھی کہ
آنکھیں کھول کر ہی اپنے آس پاس دیکھ لے وہ تھوڑی تھوڑی
کسمساتی پھر سے گہری نیند میں جا گری

رات گئے وہ پھر اسی طرح بے سدھ رہی جب اچانک ایک بھرے
پانی کا جگ کسی نے اسکے عین چہرے پر الٹا تھا آئرہ بری طرح
سے ھانپتی ہوئی ایک دم ڈر کر اٹھی لیکن جتنی رفتار سے وہ
اٹھی تھی سر بھی اتنی ہی تیزی سے چکرایا تھا وہ دونوں
ہاتھوں میں زور سے سر تھام گئی پھر دھیرے دھیرے اسے ہوش
آنے لگا تھا وہ ادھ کھلی آنکھوں سے اپنے آس پاس دیکھنے لگی
وہ اس گہرے سیاہ تاریک جنگل سے پھر سے اسی سفید حویلی
کی قید میں آچکی تھی یہ دیکھ آئرہ کی آنکھیں ایک دم پوری
کھلی وہ آنکھیں پھاڑے یہاں وہاں دیکھنے لگی جب نظر اپنے
سامنے موجود کرسی پر بیٹھے شخص پر گئی گرے پینٹ پر وائٹ
جیکٹ سر پر اسی شرٹ کی ہڈی پہنے ماتھے پر بکھرے بال اور
آنکھوں سے نیچے تک سارا چہرہ سیاہ ماسک میں ڈھکے دونوں

ہاتھوں میں لوہے کی زنجیر بار بار لپیٹتے وہ
شخص قہر بار نگاہوں سے آئرہ کو دیکھ رہا تھا اسے اپنے سامنے
دیکھ آئرہ کا خوف کے مارے اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا
نیچے رہ گیا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا وہ خوف سے
بری طرح سے کانپتی پیچھے کی جانب کھسکنے لگی وہ شخص
اسی طرح اسے دیکھتا گیا اسکی آنکھوں کے شعلوں کی تپش
آئرہ کو اتنی دور بھی محسوس ہو رہی تھی وہ پیچھے کھسکتی
کسی سے جا ٹکرائی اسکے ٹکراتے پیچھے سے کسی کے غصّے سے
غرانے کی آواز آئی جسے سنتے آئرہ کی سانسیں تک رک گئی
آنکھیں پھٹتی خوف سے لبالب بھرنے لگی سانس اب تک نہیں آئی
تھی اور اسے لگا تھا اب وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی سامنے
اس شخص کی نگاہیں دیکھنے سے بہتر تھا وہ پیچھے مڑ کر دیکھ

لیتی وہ بری طرح سے لرزتی دھیرے سے پیچھے جیسے ہی مڑی
سامنے جرمن شیپرڈ کو دیکھ آئرہ کی آنکھیں خوف سے پھٹتی
چلی گئیں وہ کتا شدید غصّیلی نظروں سے دانت نکالے آئرہ کو
دیکھتا غرا رہا تھا اور بھی بھیانک جو تھا کہ اسکے باہر نکلے
نوکیلے دانت اور آگے سے منہ خون سے بھرا ہوا تھا وہ خون خوار
کتا آئرہ کو دیکھ غراتے اسکی جانب بڑھنے لگا اسے اپنے جانب
بڑھتے دیکھ آئرہ خوف سے لرزتی لڑکھڑاتے ہوئے اٹھتی پیچھے
بیٹھے اس سیاہ ماسک پہنے شخص کی اوٹ میں جا چھپی ساتھ
دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھے اسکا جیکٹ خوف زدہ سی
ہوتی مٹھیوں میں بھینچ گئی
پپ۔۔۔پلیز۔۔۔۔پلیز۔۔۔ای۔۔۔اسے دد۔۔۔دور۔۔۔کر
"۔۔۔۔دد۔۔۔دیں۔۔۔

خوف کے مارے اسکی زبان تک اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی

کچھ دیر پہلے یک سردی سے ٹھٹھرتا وجود اب خوف سے کانپتا

پسینے سے شرابور ہو رہا تھا وہ کتا اس لڑکی کو اپنے مالک کے

پیچھے دیکھ وہی کھڑا ہو کر اسے سفاک نظروں سے دیکھتا

مزید اپنے نوکیلے دانتوں کی نمائش کرتا اسے دیکھ غرانے لگا

کاٹ لو اسے۔۔۔"اسکے مالک کے حکم پر وہ کتا تیز بھیانک آواز

میں بھونکتا آئرہ کی جانب لپکا

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔"اسے اپنی جانب آتے دیکھ وہ چیختی اس

شخص کے آگے آتی اس سے لپٹ گئ

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔ای۔۔۔اسے دور کرو۔۔۔۔"وہ

خوف سے

بری طرح سے کانپتی اس شخص سے لپٹ چکی تھی جس کی

وجہ سے وہ آج اس حال میں پہنچی تھی وہ کتا وہی کھڑا اور
تیز بھونکنے لگا جو اس بات کا اشارہ تھا کہ اس لڑکی کو اس کے
سامنے پھینکا جائے تاکہ وہ اسکی چیر پھاڑ کر سکے جب تک وہ
اس کے مالک کے پاس وہ صرف بھونک ہی سکتا تھا اور سامنے
آنے پر وہ آئرہ کے وجود کو کیسے نوچ لیتا اسکا اندازہ اسکے
غرانے اور بھونکنے سے ہو رہا تھا وہ شخص اپنے دونوں ہاتھوں
میں لپٹی زنجیر کو اپنے ہی ہاتھ پر کس کر مزید لپیٹتے
اس نازک سی لڑکی کو خود سے
لپٹے دیکھتا رہا اتنے قریب سے اسکے بالوں میں اس شخص کا
چہرہ چھپ رہا تھا وہ اسکے کندھے سے لگی بری طرح سے کانپتی
پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی
تمہارے بھاگنے کی سزا ہے یہ۔۔۔آج کے بعد کبھی بھاگنے کے قابل

نہیں رہو گی۔۔۔"اس شخص کا لہجہ سفاک برفیلا تھا وہ
سپاٹ لہجے میں بولتا آئرہ کو ایک جھٹکے میں خود سے دور
جھٹک گیا وہ لڑکھڑاتی اسکے سامنے زمین پر اوندھے منہ جا گری
شیپرڈ غراتا ہوا آئرہ کے اوپر جھپٹ پڑا ساتھ ہی آئرہ کی دل
خراش چیخیں اس کمرے میں گونجی تھیں وہ روتی چیختی
اپنے بچاؤ کی کی بھیک مانگنے لگی تھی لیکن وہ شخص جیسے
انسان تھا ہی نہیں آنکھوں میں کوری نفرت بھرے وہ شعلہ بار
نگاہوں سے اسے دیکھتا اسکی چیخوں پر پر سکون سا آنکھیں
موند پر پیچھے کی جانب کرسی کی پشت پر سر ٹکا گیا یہ
چیخیں اسے جیسے راحت سی بخش رہی تھیں
وہ بھاگ گئی تھی یہاں سے لیکن اپنا دوپٹہ یہی بھول کر جسے
اس شخص کا کتا سونگھ کر زبان نکالے ہانپتا ہوا جنگل میں

نکل پڑا تھا اسکی گردن میں پہنے پٹے کا سرا اس شخص کے ہاتھ
میں تھا جہاں جہاں وہ کتا زمین سونگھتا جاتا اسکا مالک اسکے
پیچھے پیچھے چلتا جاتا رات گئے وہ لوگ اس جگہ پہنچے جہاں
آئرہ بے ہوش پڑی تھی اور اسکے ارد گرد کچھ خون خوار جانور
جمع تھے انہیں دیکھ اس شخص نے لیو (کتے کا نام) کا پٹا کھول
دیا وہ ایک خون خوار طاقت ور کتا تھا جرمن شیپرڈ ایک لمحے
میں سامنے والے کو چیر پھاڑ کر رکھ دینے والا۔ لیو تیز تیز
بھونکتا ان خون خوار جانوروں پر جھپٹ پڑا دونوں اطراف
خون خوار جانوروں میں اتنی بھیانک لڑائی ہوئی کہ آئرہ جیسی
نازک لڑکی دیکھ لیتی تو شاید ایک بار پھر بے ہوش ہو جاتی وہ
شخص لیو کو آزاد کرتے آئرہ کی جانب لپکا وہ زمین پر بے سدھ
پڑی تھی جسم یک برف بنتا جا رہا تھا ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے

وہ شخص زور زور سے اسکا چہرہ تھتھپاتے اسے ہوش میں لانے
کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ ایک بھیڑیا اسکے پیچھے سے آتا اس
پر جھپٹ پڑا اور بری سے طرح سے اپنے پنجے اس شخص کی
گردن میں گاڑھ گیا لیکن وہ خون خوار جانور تھا تو وہ بھی
انسانی روپ میں خون خوار بھیڑیا تھا دونوں ہاتھوں سے منوں
بھاری اس بھیڑیے کو کھینچتے اپنے سامنے زمین پر زور سے
پٹختے اپنے پیچھے اڑسی گن نکالتے ایک کے بعد ایک گولی اس
بھیڑیے کے وجود میں اتار دی وہی پیچھے لیو پر حملہ کرنے والے
جانوروں پر بھی فائر دے مارے جن میں سے کچھ جانور ڈر کر
فورا سے لمبے گھنے درختوں میں گم ہو گئے لیو کافی جگہ سے
زخمی ہو چکا تھا ان جانوروں پر حملہ کرنے کے باعث اسکا منہ
اور نوکیلے دانت خون سے لت پت ہو چکے تھے اپنے لیو کی یہ

حالت دیکھ اس شخص کو آئرہ پر شدید غصّہ آیا تھا یہی حال
لیو کا بھی تھا دونوں ہی خون خوار نظروں سے اس نازک سی
بے ہوش پڑی لڑکی کو دیکھ رہے تھے جسے آگے بڑھ کر اس شخص
نے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا آئرہ کے دونوں ہاتھ بے جان سے
بالوں کے ساتھ نیچے لٹکنے لگے تھے وہ آئرہ کو کندھے پر ڈال کر
پتھروں پر دیکھ دیکھ کر پیر جماتا آگے بڑھ گیا لیو بھی دم
ہلاتا اپنے مالک کے پیچھے پیچھے چلنے لگا دونوں ہی زخمی تھے
صرف اس لڑکی کی بے وقوفی کی وجہ سے لیکن دونوں ہی
جانور تھے درد محسوس کرنا تو انہیں جیسے آتا ہی نہیں تھا
وہ لوگ آدھی رات تک واپس اپنی حویلی پہنچے تھے جہاں اس
نے زور سے آئرہ کو سیدھا زمین پر پھینکا تھا اسکا نازک وجود
ٹھٹھرتی سردی میں اس حد تک جم چکا تھا کہ اتنی اوپر سے

گرنے پر بھی اسکے سن ہوئے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی

وہ کرسی کھینچے وہی اسکے سامنے بیٹھ کر غصّیلی نظروں سے

اسے دیکھنے لگا یہی حال لیو کا بھی تھا تھوڑی دیر انتظار کرتے

جب آئرہ کو ہوش نہ آیا تو اس سفاک درندے نے بھرے پانی کا

جگ اسکے اوپر الٹ دیا

اب وہ مزے سے بیٹھ کر آنکھیں موندے اس کی دل خراش

چیخیں سن رہا تھا یہی چیخیں جنگل میں بھی سن سکتا تھا

لیکن کیا کرتا وہ مزہ کیسے آتا جواب سکون سے آنکھیں موند

کر آرہا تھا

رات کی تاریکی گہری ہو رہی تھی باہر گہرا جنگل ایک خوفناک
منظر پیدا کر رہا تھا جس میں موجود خون خوار جانوروں کی
آوازیں اسے مزید بھیانک بنا رہی تھیں اتنا کہ ایک عام انسان
اگر اس جنگل میں گم ہو جائے تو یقیناً دل پھٹ جائے لیکن وہ
کہاں انسان تھا وہ انسانی روپ میں بھیڑیا تھا آنکھیں سفاک
غیر انسانی تھیں وہ بالکنی میں کھڑا ریلنگ پر ہاتھ رکھے خود
کو باہر سے آنے والی آوازوں میں الجھانا چاہتا تھا وہ اندر سے
آنے والی اس لڑکی کی دل خراش چیخیں نہیں سننا چاہتا تھا
لیکن اسکی چیخیں اسکی سماعتوں میں گونجتی روح تک کو
جیسے جھنجھوڑ رہی تھی کتنی ہی دیر وہ یونہی کھڑا خود پر
ضبط کے بندھ باندھتا رہا لیکن ناکام ہو گیا ریلنگ پہ رکھے
ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہو گئی اسکا ضبط ٹوٹ رہا تھا لیوا اپنے

مالک سے وفا ثابت کر رہا تھا ضبط ٹوٹ چکا تھا وہ ایک جھٹکے
میں واپس کمرے میں آتے لیو کو تقریباً اٹھا کر دور پھینکا تھا
جو آئرہ کے کپڑے جگہ جگہ سے پھاڑ چکا تھا اسکے کہے مطابق
لیو نے صرف آئرہ کو ڈرایا تھا اسکے کپڑے پھاڑے تھے لیکن کہیں
سے کاٹا نہیں تھا لیکن وہ اس حد تک ڈر جائے گی اور بے ہوش
ہو جائے گی اسکا اندازہ شاید مقابل کو نہیں تھا
آئرہ۔۔۔آئرہ اٹھو۔۔۔" وہ اسکا چہرہ تھپتھپاتے اسے ہوش میں لانے
کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن ناکام ہو گیا اسے کسی گڑبڑ کا
احساس ہوا اس نے انگلیاں اسکی ناک کے قریب کرتے سانسیں
چیک کی وہ سانس نہیں لے رہی تھی یہ دیکھ مقابل جیسے خود
سانس لینا بھول گیا تھا وہ ڈرتا ہوا جھک کر اپنا سر آئرہ کے دل
کے مقام پر رکھ گیا اپنے سر کا دباؤ اسکی دھڑکن پر دیتے اسکی

ہارٹ بیٹ محسوس کرنے کی کوشش کی جو نہایت دھیمی
رفتار میں چل رہی تھی اسکی دھڑکن محسوس کرتے جیسے
مقابل کی دھڑکنیں چلنے لگی تھیں
آئرہ۔۔۔اٹھو۔۔۔" وہ ایک بار پھر اسکا چہرہ تھپتھپانے لگا تھا لیکن
ناکام ہو گیا تب ہی اسکا منہ کھولے اپنے ہونٹ اسکے منہ پر رکھتے
سانس کھینچ کر اپنی سانسیں اس میں منتقل کرنے لگا تب تک
سانسیں بھری جب چہرہ سرخ نہیں ہو گیا پھر پیچھے ہٹتے اپنے
دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپس میں ملا کر اسکے سینے پر زور
دینے لگا دو تین بار زور دیتے وہ ایک بار پھر ایک لمبی سانس
کھینچ کر اسکے ہونٹوں پر جھکتے اپنے ہونٹ رکھتے اپنی سانسیں
اس میں منتقل کرنے لگا کرتے پیچھے ہٹ کر اسی طرح دونوں
ہاتھوں سے سینے پر زور دیا یہ عمل تین سے چار دفع کرنے کے

بعد بھی اسے ہوش نہیں تھا یہ دیکھ مقابل کی سانسیں رکی سر
نفی میں ہلنے لگا وہ ایک بار پھر کوشش کرنے کی غرض سے
کھینچ کر سانس لیتے اسکے منہ پر جھک گیا اس بار اپنے اندر
کی آخری حد بھی سانسوں کی اس میں منتقل کرتا چلا گیا پھر
پیچھے ہوتے جیسے ہی سینے پر زور دیا اسی پل آئرہ نے کھینچ
کر سانس لی تھی تیز تیز سانس لیتی وہ پتھرائی نظروں سے
چھت کو دیکھنے لگی اسے ہوش میں آتے دیکھ جیسے مقابل کی
جان میں جان آئی تھی لیکن وہ اسی وقت پھر بے ہوش ہو چکی
تھی سانسیں دھیمی رفتار میں چل رہی تھیں

اس نے آئرہ کو بانہوں میں بھرے بیڈ پر دھیرے سے لٹایا اور
کمفرٹر ٹھیک سے اسکے اوپر ڈالتے خود بھی وہی بیٹھتا ٹکٹکی
باندھے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا آنکھوں میں ٹھہری

نفرت کہیں نہیں تھی وہاں صرف فکر تھی کتنی ہی دیر وہ اس
کے پاس بیٹھا رہا لیو وہی زمین پر زبان نکالے بیٹھا ھانپ رہا تھا
اس نے اٹھ کر کھڑکی بند کی اور پردے گراتے واپس آیا جب نظر
آئرہ کے وجود پر پڑی کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے اسکا دودھیا بدن
نمایاں کر رہے تھے یہ دیکھ وہ بے اختیار نظریں پھیر گیا اور لیو
کو اشارہ کرتے کمرے سے باہر نکل آیا لاؤنج میں آتے صوفے پر
تقریباً ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھتا پشت پر سر ٹکا گیا وہاں
اسکے اور آئرہ کے علاوہ صرف لیو تھا ایک جانور ایسے میں ایک
خوبصورت موم کی گڑیا جیسی لڑکی اور اسکی وہ پھٹے کپڑوں
والی حالت دیکھ کسی بھی فرشتہ صفت انسان کا ایمان ڈگمگا
سکتا تھا لیکن وہ شخص اپنے جذباتوں پر کمال ضبط مہارت
رکھتا تھا

ان لوگوں کو لاہور پہنچتے پہنچتے رات ہو چکی تھی پامیر گھر
کال کر کر سب کے دیر سے آنے کی اطلاع دے چکا تھا اس لئے
تینوں بیویاں مطمئن تھیں زمل تو سب سے زیادہ خوش تھی
وہ لیٹ نائٹ گھر آئے گا اور تھکا ہوا ہو گا جس کا مطلب تھا وہ
آج کی رات اس ظالم کی شدّتوں سے بچ گئی ہے اس پر تو با قائدہ
شکر کا کلمہ پڑھا تھا کتنی ہی دیر وہ تینوں بیٹھی لاؤنج میں
باتیں کرتی رہیں زمل تینوں کے لئے گرما گرم چائ بنا کر لے آئ تھی
تم زرا دھیان رکھا کرو اس میڈ پر نیت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی
مجھے اسکی زیحال پر۔۔۔"کومل کی بات پر زمل جو زامل کو
ٹھیک سے لٹا رہی تھی حیرت سے مڑ کر دیکھنے لگی یہی حالت
مشی کی بھی تھی دونوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

آج دیکھا تھا کیسے اپنے دو بال آگے نکال کر زیحال کو پٹانے کی
کوشش کر رہی تھی۔۔۔"بولتے وقت اسکا بس نہیں چلا اس میڈ
کے وہی دو بال جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیتی
آ۔۔۔آپ کو بھی لگا۔۔۔مجھے لگا صرف میرا وہم ہے۔۔۔"زمل
پریشان
ہوتی بولی ماتھے پر کچھ شکنیں نمودار ہوئی
وہم نہیں۔۔۔مانا ہمارے شوہر ایسے نہیں ہیں لیکن پھر بھی ہیں
تو مرد ناں۔۔۔زیحال تو اسکو یہ حرکت کرتے دیکھ لیتا اسی وقت
گولی مار دیتا۔۔۔"اپنی آخری بات پر خود ہی ہنس پڑی ساتھ
مشی بھی لیکن زمل سنجیدہ تھی
اب تم سوچو مت اگلی بار ہم خود دیکھ دیکھ کر میڈ رکھیں گے
اس والی کو نکال کر اسے لے کر بھی یہی آئے تھے آتا ایک ڈھنگ

کا سوٹ بھی نہیں لینا ہنہہ۔۔۔۔"کومل کے جلے کٹے انداز پر اس بار مشی کومل دونوں ہنسی بچے بھی آج جاگ رہے تھے جیسے وہ بھی اپنے باپ کا انتظار کر رہے ہوں اسی وقت زمل ک موبائل بجنے لگا

۔۔۔۔

لینے تک کی آواز پیدا کر سکے پورے گھر میں سیاہ ماسک پہنے
بندے ہاتھوں میں بندوق پکڑے کھڑے تھے وہی ممتاز بیگم بھی
تھیں جو یک ٹک پاشا کو دیکھ رہی تھیں
پاشا کے اشارے پر پامیر آگے جا کر فرح کا بازو پکڑتے کھینچ کر
سب کے سامنے لایا یہ دیکھ فہد نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی
تھی لیکن برلاس کی بندوق نے اسے وہی روک دیا
اس دن۔۔۔آپ سب کے سامنے۔۔۔"نوفل سر جھکائے بولنا شروع
ہوا سب کا روم روم سماعت بن گیا فرح بے آواز روتی بری طرح
سے کانپتی ہوئی سر نفی میں ہلانے لگی
زمل پر لگایا گیا بدکاری کا الزام جھوٹا تھا۔۔۔"یہ ہوا تھا سب
کے سروں پر دھماکا پاشا تیکھی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا
اسکے الفاظ سنتے مٹھی بھینچی وہی فہد پر تو جیسے منو بھاری

پہاڑ آن گرا تھا سانس رک سی گئی تھی

ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فرح زمل کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتی نیچے لا رہی تھی پیچھے پیچھے نوفل بھی تھا نیچے ہال میں سب موجود تھے اسکے ہاتھوں میں زمل کے بال دیکھ فہد ایک ہی جست میں آگے آتے اسے فرح کی گرفت سے چھڑواتے شعلہ بار نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی۔۔۔؟ وہ تقریباً اسکے منہ پر دھاڑے تھے جب انہیں اتنے غصّے میں دیکھ فرح فوراً سے منہ پر بیچارگی اور ذلت کے تاثر لے آئی

فہد۔۔۔فہد اس نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔"زمل کی جانب
اشارہ کرتی اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں فوراسے آنسوں لے آئ
جب اسکی بات پر سب نے حیرت اور نہ سمجھی کی ملی جلی
کیفیت میں اسے دیکھا زمل مسلسل رو رہی تھی نوفل خاموش
کھڑا تھا اسی وقت فہد کی نظر زمل کے ہونٹوں پر گئ جہاں
لگی سرخ لپس ٹک پھیلی ہوئی تھی وہی لپس ٹک نوفل کے
چہرے اور گردن پر دیکھ انکی آنکھیں پھٹی تھیں
یہ۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔ہے۔۔۔؟ بمشکل اٹکتے سوالیہ پوچھا
یہی میں آپ کو دکھانا چاہتی ہوں یہ کر رہی تھی یہ۔۔۔آپ کی
عزت کو خاک میں ملا رہی۔۔۔"اس سے پہلے اسکی بات پوری
ہوتی ایک زناٹے دار تھپڑ نوفل کے گال پر پڑتا اپنی انگلیوں کے
نشان چھوڑ گیا تھا تب ہی ندرت آگے آتی تڑپ کر اپنے بیٹے کو

اپنے سینے سے لگا گئی لیکن فہد طیش میں آتے اسے وہاں سے
بھی کالر پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ گئے
کیا کیا تم نے میری بیٹی کے ساتھ بولو۔۔۔۔۔"اسکے منہ پر وہ
پوری قوت سے دھاڑتے اسکی روح تک فنا کر گئے
بول۔۔۔"(چٹا۔۔۔۔۔خ)ایکاور تھپڑ
فہد۔۔۔فہد میری بات سنیں یہ۔۔۔یہ سب۔۔اس نے نہیں کیا
۔۔۔"
فرح زبردستی فہد کا بازو تھامے پیچھے کھینچنے لگی راحم
خاموش کھڑے دیکھ رہے تھے آئرہ یہ سب دیکھ خوف زدہ سی
ہوتی اپنے باپ کے بازو سے چپک کر کھڑی ہو گئی
تو کس نے کیا۔۔۔میری بیٹی نے کیا۔۔۔؟وہ غصّے سے دھاڑتے ایک
بار پھر نوفل کی جانب لپکنے ہی لگے تھے جب فرح کے الفاظ ان

کے قدم وہی زنجیر کر گئے

ہاں۔۔۔۔یہ آپ کی بیٹی نے کیا۔۔۔"اسکی بات پر فہد پہلے حیران ہوتے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے انہی آنکھوں میں حیرت کے بجائے غصّہ در آیا اور اگلا تھپڑ فرح کے گال کی زینت بنا تھا

ذلیل عورت۔۔۔۔تمہاری اتنی ہمت میری بیٹی پر الزام لگا رہی ہو۔۔ میں تمہیں جان سے مار دونگا۔۔۔"اپنے باپ کو اتنے غصّے میں دیکھ زمل کی گھگھی بندھ چکی تھی پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ کوئی ہے جو اس سے پیار کرتا ہے اسکے لئے اسٹینڈ لے سکتا ہے

فف۔۔۔فہد۔۔میری۔۔۔میری بات سنیں۔۔۔"فرح روتی ہوئی اپنے گال پر ہاتھ رکھے بمشکل بولی

شٹ اپ۔۔۔بکواس بند ورنہ یہی اس زبان کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا۔۔۔"انگلی اٹھا کر کاٹ دار لہجے میں بولتے اسکی بولتی بند کروا گئے

بھائی۔۔۔آپ۔۔۔لے کر جائیں۔۔۔اپنے بیٹے کو ورنہ یہ آج۔۔یہی میرے
ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔۔۔"انکے منہ سے ایسے الفاظ سن کر ندرت نوفل کو مزید خود میں بھینچ گئی جہاں انکا شوہر نہ بول رہا ہو وہاں انکی بھی ہمت نہیں ہوئی تھی کچھ بولنے کی پورے گھر میں صرف فہد کی دھاڑ اور تھپڑوں کی آواز گونج رہی تھی اسی پل زمل کی بھیگی رندھی سی آواز انکی سماعتوں سے ٹکرائی

یہ۔۔۔۔یہ۔۔ سس۔۔۔سچ۔۔۔ہے۔۔بب۔۔۔بابا۔۔۔"وہ ہچکی لیتی روتی

ہوئی بمشکل بولی فہد ایڑھی کے بل اسکی جانب مڑے

نن۔۔۔نوفل نے ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔ک۔۔۔کیا مم۔۔۔میں

۔۔۔۔نے۔۔۔ک۔۔کیا

سس۔۔۔سب۔۔۔"اسکی بات پر جہاں فہد ساکت ہوئے تھے وہی

فرح نے تمسخر اڑاتی نظروں سے فہد اور پھر زمل کو دیکھا ساتھ

آنکھوں سے اشارہ کیا کہ مزید بولے

مم۔۔۔میں۔۔نن۔۔۔نو۔۔فل۔۔۔کوپپ۔۔۔پسند۔۔کر۔۔۔"

اسکا جملہ

منہ میں ہی رہ گیا جب ندرت بیگم کا زناٹے دار تھپڑ اسکے غلابی

خوبصورت گال پر اپنی انگلیوں کی چھاپ چھوڑ گیا

بدچلن۔۔۔لڑکی۔۔۔تیری وجہ سے میرے بیٹے پر الزام لگا جبکہ اسے

پھانسنے والی تو خود ہے۔۔۔"ایک اور تھپڑ جو انہوں نے مارنے

کیلئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا لیکن ہاتھ ہوا میں ہی مہلک لے گیا فہد
نے شعلہ بار نگاہوں نے انہیں دیکھتے زور سے ہاتھ نیچے جھٹکا
انکی آگ برساتی نگاہوں سے خوف کھاتی ندرت ایک دم پیچھے
ہٹی
زمل۔۔۔۔"اپنے باپ کے منہ سے اتنے غصّے سے اپنا نام سنتے زمل
کا رنگ پل میں لٹھے کی مانند سفید پڑنے لگا تھا وہ خوف سے
خود میں سمٹتی بری طرح سے کانپتی ہوئی انہیں دیکھنے لگی
سچ بولو۔۔۔۔"وہ سچ پر زور دیتے ضبط سے بولے تھے ایک مان
تھا کہ انکی بیٹی ابھی نہ کہہ دے گی ہر باپ کا یہ مان ہوتا ہے
اور جب یہ مان ٹوٹ جائے تو وہ باپ جیتے جی مر جاتے ہیں وہ
بھی آج مر گئے تھے اپنی بیٹی کے منہ سے اقرار سنتے
زمل نے پیچھے کھڑی فرح کو دیکھا جو غصّیلی نظروں سے اسے

دیکھ رہی تھی اس کی مکار نظروں سے خوف زدہ ہوتی وہ وہی
کہہ گئی جو اس نے چاہا جو اس مکار عورت نے چاہا
یہ۔۔ سس۔۔۔ سچ ہے۔۔۔" وہ کہتی روتی ہوئی سر جھکا گئی اور
یہاں فہد کے کندھے ڈھیلے ہوئے تھے وہ بے یقین سے کھڑے اسے
دیکھنے لگے
اس نے مجھے ورغلایا تھا ماما۔۔۔" لوہا گرم دیکھ نوفل نے بھی
معصومیت کا ہر ریکارڈ توڑتے بھیگی آواز میں شکایت کی
میں نے خود اپنی۔۔ آ۔۔۔ آنکھوں سے دیکھا فہد۔۔۔" فرح کی بات
انہوں نے نہیں سنی وہ کسی کی نہیں سن رہے تھے مان ٹوٹنے
کی تکلیف انکی زبان مفلوج اور سننے کی طاقت چھین گئی تھی
اپنی بد چلن بیٹی کو سمبھالو۔۔۔" اس بار ندرت نے منہ سے آگ
برسائی تھی زمل بے آواز روتی رہی سر نہیں اٹھ سکا تھا باپ کے

ساتھ اسکا سر بھی جھک چکا تھا

فرح اپنی چال میں کامیاب ہو چکی تھی وہ ایک چھوٹی سی

بچی کی معصومیت کا فائدہ اٹھاتی اسے اسی کے باپ کی نظروں

میں گرا چکی تھی زمل اس کے خوف میں وہی سب کہہ گئی جو

اس نے اسے کہنے کو کہا اور ساتھ دھمکی دی کہ اگر اس نے یہ

سب نہ بولا تو اس دن جو ہوا وہ سب ویڈیو میں ریکارڈ ہے اور وہ

فہد کو دکھادے گی اسکے بعد وہ اسے کسی جنگل میں چھوڑ

آئے گی جہاں صرف خون خوار بلیاں ہی نہیں اور بھی بھیانک

جانور ہونگے اسے اتنی بڑی سزا کے آگے یہ باپ کی ناراضگی

چھوٹی دکھائی گئی جو اسے لگا تھا کہ کچھ وقت بعد وہ بھول

جائیں گے لیکن وہ بچی کیا جانیں بیٹیاں گردن جھکا دیں تو

باپ ساری زندگی وہ گردن نہیں اٹھا سکتا فرح اسے ہر بات الٹے

طریقے سے بتاتی بری طرح سے پھنسا چکی تھی اگر اس بچی
میں تھوڑی سی عقل ہوتی تو سمجھ جاتی وہ واقعہ اور یہ واقعہ
دونوں ایک سے تھے لیکن اب کیا جب چڑیا چگ گئی کھیت
ہم جا رہے ہیں یہاں سے اور آیندہ ہمارا اس گھر سے کوئی لینا
دینا نہیں۔۔۔"ندرت بیگم کاٹ دار لہجے میں بولتی نوفل کا ہاتھ
تھام کر باہر نکل گئی پیچھے سے راحم نے ایک بے بسی والی نظر
فہد پر ڈالی اور آئرہ کا ہاتھ تھام کر وہ بھی باہر نکل گئے زمل
نے آخری بار آئرہ کی نگاہوں میں اپنے لئے نفرت دیکھی تھی وہ
زمل سے بڑی اور نوفل کی ہم عمر تھی اسے ان باتوں کا بہت
اچھے سے اندازہ تھا

اس دن کے بعد سے دونوں بھائیوں میں پیدا ہوئی پھوٹ وقت کے
ساتھ کم تو ہو گئی لیکن ختم نہیں ہو سکی ندرت بیگم نے ضد

کر کر نوفل کو باہر بھجوادیااور فہد نے فرح کے حوالے زمل کو
کر دیا جس کے بعد اس نے کبھی زمل کو اپنے باپ کو سچ بتانے
کا موقع ہی نہیں دیا تھا

حال۔۔۔۔۔

آج ایک بار پھر عدالت لگی تھی اور عدالت لگانے والا کوئی اور
نہیں زمل فہد خانزادہ کا شوہر زیحال خان آفندی عرف پاشا بے
تھا جہاں کسی کی چالاکی اور مکاری نہیں چل سکتی تھی کیوں
کہ وہ زمل کی طرح بے وقوف نہیں تھا
فہد بے یقین نظروں سے سر جھکا کر کھڑی فرح کو دیکھ رہے
تھے جب کہ راحم کا دل کیا نوفل کو وہی شوٹ کر دیں اسی لئے

وہ بھی باہر جانے کو بے تاب تھا وہ بوجھل قدم اٹھاتے آگے آکر
اسکے مقابل کھڑے ہوئے اور بے بسی سے اپنے سے اونچے قد کاٹھ
والے بیٹے کو دیکھا
تمہارے کئے کی سزا میری بچی بھگت رہی ہے۔۔۔"انکے لہجے میں
واضح بے بسی تھی جب انکی بات سنتے برلاس کے دل کو کچھ
ہوا تھا اندر چھپی اذیت ایک بار پھر سر اٹھا رہی تھی چاروں
بھائیوں میں صرف برلاس نے ماسک پہن رکھا تھا جس کے باعث
اسے وہاں کوئی نہیں پہچان پایا
کیوں کیا تم نے اس معصوم بچی کے ساتھ۔۔۔"وہ نوفل کا کالر
دبوچے بری طرح سے جھنجھوڑ گئے بیٹی کا اس طرح اچانک
غائب ہو جانا معاشرے میں کیسے کیسے طنز طعنوں کی نظر
انہیں کر گیا تھا اس کا اندازہ صرف انہیں تھا نوفل سر جھکا گیا

آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہنے لگا وہ بے بس ہو چکا تھا
ساری اکڑ مٹی میں مل چکی تھی

کیوں۔۔۔۔کیوں کیا۔۔۔تم نے۔۔۔"وہ بدحواس سے ہوتے ایک
کے بعد

ایک تھپڑ اسکے منہ پر مارتے گئے اور کہتے گئے یہ دیکھ ندرت
بیگم دل کے مقام پر ہاتھ رکھ گئی نوفل اسی ذلت سے ڈرتا تھا
اپنے ماں باپ کی نظر میں گرنے سے ڈرتا تھا لیکن اب وہ گر چکا
تھا اس کے بعد موت کبھی بھی آئے اسے فرق نہیں پڑنے والا تھا

وہ خاموشی سے اپنے باپ کے تھپڑ کھاتا گیا
پاشا کی نظر فہد پر ٹکی تھیں جواب شعلہ بار نگاہوں سے
فرح کو دیکھ رہے تھے وہ اٹھ کر قدم قدم چلتا ہوا ان تک گیا اور
عین مقابل کھڑا ہوا

جب بیٹی سے کہا تھا کہ سچ بولو تب اسے یہ کہا تھا کہ وہ جو
بولے گی آپ صرف اسی پر یقین کریں گے باقی سب کو فراموش
کر دیں گے۔۔۔؟اسکے لہجے میں سیدھا سا طنز گھلا تھا فہد
ساکت سے کھڑے اس شخص کو دیکھنے لگے جس نے انکی بیٹی
کے لئے آج وہ کیا تھا جو وہ اسکے ساتھ ہوتے ہوئے بھی نہیں کر
سکے اسکا کردار سبکی نظروں میں آج اسکے شوہر نے صاف کیا
تھا

گھر میں بیٹھی بہن بیٹی تب تک کچھ نہیں بولتی جب تک انھیں
اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ انکے گھر کے مرد صرف انکی بات
کا یقین کریں گے۔۔۔یہ ڈر انکے اندر سے ہم مردوں کو ختم کرنا
ہوتا ہے۔۔۔" حقارت سے بولتے ساتھ انگلی انکے سینے پر رکھی
اسے ڈرایا گیا کہ آپ اسکی بات کا یقین نہیں کریں گے اور آپ نے

صرف کہا کہ زمل سچ بولو کوئی اپنا اعتماد اسکے لئے ظاہر نہیں
کیا۔۔۔"اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ وقت ماضی میں لے جائے
اور اسکی زمل پر ہوئے ظلم پر ایک ایک کو گولی مار دے مار وہ
آج بھی سکتا تھا لیکن وہ گناہگاروں کو مارتا تھا بھٹکے ہوؤں کو
نہیں پاشا کے اشارے پر یاقوت نے موبائل نکال کر ایک ویڈیو
چلا کر فہد کی نظروں کے سامنے کی جسے دیکھ انکی آنکھیں
پھٹی اس میں فرح کی دل خراش چیخیں تھیں جب بلیاں اسے
نوچ رہی تھیں
یاد آئے اپنی بیٹی کے وہ زخم جو اس مکار عورت نے گرنے کے
باعث آنے والی صرف خراشیں بتائی تھیں۔۔۔؟اسکی بات پر فہد
کے ذہن میں ماضی گھوما اور یاد آتے انہوں نے زیحال کو حیرت
سے سانس روک کر دیکھا

یہی زخم تھے ناں۔۔۔اب آپ کی بیوی کے جسم پر۔۔۔؟کیا وہ گری
تھی۔۔۔"آہ وہ فہد کی سانسوں کے بعد انکا دل بھی بند کر رہا
تھا انہوں نے بے یقینی سے پیچھے کھڑی روتی ہوئی فرح کو
دیکھا وہ سر نفی میں ہلاتی گئ

اسکا مقصد پورا ہو چکا تھا اپنی بیوی کے کردار کو صاف کرنے
کا اب باری تھی مجرموں کو سزا دینے کی پاشا نے گن نکالتے
سیدھا فرح کے ماتھے کے بیچوں بیچ تان دی یہ دیکھ اسکا اوپر کا
سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا یہی حال باقی سب کا
بھی تھا

میری بیوی کو ستا کر بہت بڑی غلطی کی وہ اسکا ماضی تھا
لیکن میرے پوچھنے پر بھی اسکا کردار مشکوک دکھایا یہ تم نے
بہت بڑی غلطی کر دی۔۔۔"اسکی بات پر فرح کی تو گویا روح تک

فناہو گئی تھی اس سے پہلے وہ ٹریگر پر زور دے کر کام تمام
کرتا ویڈیو کال پر وہ سب دیکھتی زمل چیخ پڑی
ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔"اسکی رندھی ہوئی آواز پر زیحال نے
مڑ
کر شاک سے اسے دیکھا برلاس نے ویڈیو کال کر کر اسے یہاں کا
پورا منظر شروع سے دکھایا تھا جسے دیکھ وہ وہاں بیٹھی بے
آواز روتی اپنی بے وقوفی پر ماتم کر رہی تھی
ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔ نہیں۔۔۔"گن دیکھ وہ بری طرح سے کانپ گئی تھی
ان۔۔۔انہیں چھوڑ دیں۔۔۔ مم۔۔۔ معاف کر دیں۔۔۔"اسکی بات
پر
فرح نے سانس روک کر اسے دیکھا یہ وہی بچی تھی جس پر
انہوں نے اتنے سال ظلم کیا تھا جھوٹ فریب سے اسے اسکے باپ

سے جدا کیا تھا تا کہ وہ انکی اولاد کو محبت دے سکے

پاشا کے جبڑے بھینچے اسے برلاس پر شدید غصّہ آیا زمل کا یوں

ہچکیوں میں رونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

جس کے لئے عدالت لگی وہی نہ یہ سب دیکھے تو فائدہ۔۔۔"اس

کی آواز پر سب نے بیک وقت اسکی جانب دیکھا تھا راحم تو

وہی جم چکے تھے ندرت بیگم پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ

رہی تھی برلاس نے سر

جھکائے ماسک نیچے کیا جب اسکا خوبصورت چہرہ دیکھ راحم

کے بے اختیار قدم لڑکھڑائے تھے جنہیں نوفل نے بروقت گرنے

سے بچایا تھا انکی آنکھوں سے گرم سیال بہتا عارض کو تر کرتا

چلا گیا یہی حال ممتاز بیگم اور فہد کا بھی تھا جسے معصوم

سمجھ رہے تھے آج انکے گھر ان دھشت گردوں میں وہ بھی

شامل تھا مطلب۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ سس۔۔۔سچ میں اس مافیا کا بندہ
تھا۔۔۔؟راحم کو لگا تھا وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائیں گے
ان سے زیادہ بے بس اس وقت کون ہو سکتا تھا بیٹا مجرم نکلا
بیٹی بے قصور ہو کر بھی غائب کسی اور کی تشنگی سہہ رہی
تھی اور اب جس پر بیٹے اتنا یقین کیا وہ خود بھی ایک
گینگسٹر نکلا یاقوت اور پامیر نے بیک وقت ایک دوسرے کو
دیکھا
برلاس کی خالی نظریں راحم پر ہی ٹکی تھیں اس کا دل بند تھا
وہ خود پر ضبط کئے کھڑا تھا یہ سچ اگر ایسے کھلنا تھا تو ایسے
صحیح وہ دل کو سخت کرتے اپنے اعصاب بھی تن گیا جیسے
اپنے جھوٹ پر کوئی ندامت نہ ہو آج اسکے صرف ایک ماسک نے
کتنوں کے دل توڑ دیے تھے وہ نہیں دیکھ رہا تھا

فرح کی نظریں برلاس پر ہی جمی تھی وہ فون بند کر چکا تھا
لیکن وہ ساکت تھی کانوں میں وہی الفاظ گونج رہے تھے
ان۔۔۔انہیں چھوڑ دیں۔۔۔مم۔۔۔معاف کر دیں۔۔"وہ بے جان
سی
ہوتی زمین پر ڈھے سی گئی غلطی کرنے والے کو اسکی سزا میں
اگر معافی مل جائے تو یہ سزا اسکے لئے موت سے بڑھ کر ہوتی
ہے جس کے بعد وہ زندہ رہ کر صرف پچھتاووں میں گھرا رہتا
ہے
لے کر چلو اسے۔۔۔۔"پاشا کے اشارے پر یاقوت نے نوفل کا بازو پکڑ
کر باہر کی جانب دھکیلا جس پر وہ گرتے گرتے بچا تھا
نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔۔۔۔"ندرت بدحواس
سی ہوتی بھاگتی ہوئی اس تک آتی نوفل کا بازو جکڑ گئیں راحم

شل ساکت سے کھڑے تھے

پاشا بے کی بیوی کا مجرم ہے معافی نہیں مل سکتی۔۔۔"اسکا
لہجہ سفاک تھا کسی بھی احساس سے عاری ندرت اسے دیکھتی
بے اختیار اسکے قدموں میں بیٹھتی دونوں ہاتھ جوڑ گئیں

مم۔۔۔معاف کر۔۔۔دو۔۔۔میرا۔۔۔میرا ایک ہی بیٹا۔۔۔ہے
۔۔۔میری بیٹی
بھی کہیں چلی گئی۔۔۔۔ایک۔۔ماں کا۔۔۔دل پھٹ جائے گا
۔۔۔اپنے
بچوں کو۔۔۔ایسے دیکھ۔۔۔میں۔۔ہاتھ۔۔۔جوڑتی ہوں اسے
۔۔۔معاف
کر دو۔۔۔"وہ عورت کے نہیں ایک ماں کے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ
رہا تھا بے اختیار پاشا کی آنکھوں میں عرق اتر آیا وہ ساکت کھڑا

انہیں گڑگڑاتے ہوئے دیکھنے لگا

چل۔۔۔۔"نوفل جواپنی ماں کواپنے لئے تڑپتے دیکھ تڑپ کررہ

گیا تھایاقوت کے دھکادینے پربے ساختہ لڑکھڑاگیا

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔چھ۔۔۔ چھوڑ۔۔۔دو۔۔۔"وہ تڑپ کراٹھتی

یاقوت

کے سامنے ہاتھ جوڑگئی تھیں یہ دیکھ ان سب کادل حلق میں

آگیا تھابناماں باپ کے پلنے والوں کاآج ایک ماں کی تڑپ دیکھ

دل پھٹ رہا تھاکیسے نہ پھٹتاانکی حالت ایسی تھی جس ماں

کے سامنے سے اسکی اولاد کواس لئے لے جایاجارہاہو کہ اسے

دردناک موت دی جائے گی جیسے کسی بکرے کوذبح کرنے کیلئے

لے جایاجارہاہووہ یاقوت کے قدموں میں بیٹھی اس کے پیروں

پرہاتھ رکھ گئیں جب انکے ہاتھ لگتے یاقوت تڑپ کر پیچھے ہوا

تھا

میرے۔۔۔بیٹے کو۔۔۔ چھوڑ۔۔۔دو۔۔۔تم لوگوں۔۔۔کو۔۔۔اللہّ کا واسطہ

چھوڑ۔۔۔دو۔۔۔اسے۔۔۔" وہ زمین پر بیٹھی دونوں ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑا رہی تھیں اپنی ماں کی یہ حالت دیکھ نوفل کانپ کر رہ گیا تھا یا قوت کا دل کیا انہیں اٹھا کر خود کے سینے سے لگا لے لیکن وہ سب مجبور تھے پاشا کے حکم کے آگے

تب ہی کسی نے پیچھے سے انکے کندھے تھام کر زمین سے اٹھاتے اپنے مقابل کیا تھا سب سانس روکے انہیں دیکھنے لگے پاشا ان کے آنسوں اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتا بے اختیار انکے ہاتھ تھام گیا

آپ کی بیٹی کو صحیح سلامت میں لاؤنگا۔۔۔ لیکن اسے نہیں

چھوڑ سکتا آج کے بعد آپکی صرف ایک بیٹی ہو گی۔۔۔"انہیں
جہاں اپنی بیٹی کیلئے حوصلہ ملا تھا وہی اپنے بیٹے کیلئے اسکی
موت کا اعلان سن کر دل سوکھے پتے کی طرح لرز کر رہ گیا تھا
یاقوت نوفل کو لے جا چکا تھا ندرت سب چھوڑے باہر اس
گاڑی کی جانب دوڑی جس میں انکے بیٹے کو لے جایا جا رہا تھا
دوپٹہ کہیں اندر ہی گر چکا تھا وہ بدحواس سی اس گاڑی کے
شیشوں پر زور زور سے ہاتھ مارتی ہزیانی سی ہوتی چیخنے لگی
لیکن گاڑی سٹارٹ ہوتی آگے بڑھ چکی تھی ایک کے بعد ایک گاڑی
نکلتی گئی اور ندرت جہاں تک بھاگ سکتی تھیں وہ بھاگی تھیں
جب تک کہ وہ گر نہ گئیں نو۔۔۔۔۔۔۔فللللل۔۔۔۔۔"وہ پوری
قوت سے
چلائی تھیں لیکن وہ لوگ جا چکے تھے بہت آگے

پیچھے صرف پاشااور برلاس بچے تھے جب راحم بے جان سے
ہوتے زمین پر گر گئے انکی آنکھیں چھت سے جا لگی تھیں جسم
بے جان ہونے لگا تھا یہ دیکھ فہداور برلاس ایک ہی جست میں
انکے قریب آئے تھے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا سانس اب رک رک کر
آرہی تھی پاشا کے کہنے پر برلاس انہیں اٹھائے باہر اپنی گاڑی
میں لے آیااور رخ سیدھا ہوسپٹل کا کیا فہد نے ساتھ جانا چاہا
لیکن پاشا کو دیکھ رک گئے اور قدم قدم چلتے اس تک آئے
وہ دل صرف اپنی بیوی کیلئے رکھتا تھا اوروں کیلئے وہ ایک پتھر
دل انسان تھا ہر جذبے اور احساس سے عاری
مجھے۔۔مم۔۔۔میری۔۔۔بیٹی سے ملنا ہے۔۔۔"وہ نادم ہوتے بمشکل
اٹک اٹک کر بولے
اگر وہ ملنا چاہے گی تو۔۔۔"سفاک لہجے میں بولتا وہ بھی باہر

نکل گیا لیکن جاتے جاتے زمل زیحال خان آفندی کے ہر مجرم کو
زیر کر گیا آج ان پر جو قیامت اس نے ڈھائی تھی اسکے بعد اب
کسی میں اتنی ہمت نہیں بچتی تھی کہ وہ زمل کی طرف میلی
نگاہ سے بھی دیکھ لے

گھر پہنچتے پہنچتے اسے آدھی رات ہو چکی تھی لیکن جانتا تھا
وہ جاگ رہی ہو گی اور اسکی توقع کے عین مطابق وہ بھی جاگ
رہی تھی ساتھ بچے بھی رو رہے تھے زیحال نے ایک ہی جست
میں آگے آتے اپنے بچوں کو اٹھایا جو رو رو کر اپنا چہرہ تک سرخ
کر چکے تھے
جی جی۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔" وہ پیار سے دونوں کو جھلاتے
چپ کروانے کی کوشش کرنے لگا جب زمل نے سر اٹھا کر سرخ

متورم آنکھوں سے اسے دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا گرم
آنسوؤں کا گولہ آنکھوں کی باڑ توڑتے گال پر پھسلنے لگا یہ دیکھ
زیحال کا دل کٹ کر رہ گیا اس نے دونوں بچوں کو چپ کرواتے
بیڈ پر لٹا کر اسکی طرف کا رخ کیا اور جا کر بیڈ پر اس کے
قریب بیٹھ گیا وہ وہی سے اسکے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی
اسے تو آج پتہ چلا تھا کہ اسکا باپ اس سے انجان کیوں رہتا تھا
وہ انجان نہیں بد گمان تھا جسے اسی کی ماں نے کیا تھا اس
بچی کی معصومیت کا فائدہ اٹھا کر آج وہ بد گمانی کا پردہ ہٹ
چکا تھا
وہ۔۔۔وہ ایسا کیسے۔۔کر۔۔۔سکتی۔۔۔ہیں۔۔۔" وہ اسکے سینے میں
منہ دیے ہچکیوں میں رو دی تھی وہ چپ سادھے اسے خود میں
بھینچتا اسکا سر چوم گیا آج وہ اسکی زندگی میں چھائی ہر

گھٹادور کر چکا تھا کتنی ہی دیر وہ اس سے لگے روتی رہی لیکن
زیحال کی برداشت یہی تک تھی وہ زمل کا چہرہ باہر نکالے اپنے
عین سامنے کر گیا
چپ۔۔۔بس چپ۔۔۔۔"ہاتھ اسکے کان کے نیچے جماتے انگوٹھے
سے
آنسوں صاف کئے اسکی سرخ ہیزل آنکھیں دیکھ اسے برلاس پر
شدید غصّہ آیا تھا وہ جانتا تھا یہ سب پتہ چلنے پر زمل ہرٹ
ہو گی اور زیحال خان آفندی یہ مر کر بھی نہیں چاہتا تھا
سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔اب کچھ غلط نہیں ہو گا۔۔۔"آہ اسکا دلاسہ
اسکے الفاظوں میں ایک سحر سا تھا جو سامنے والے کو اپنے
یقین کے جال میں جکڑ لیتا تھا اس نے کہا تھا اب کچھ غلط نہیں
ہو گا اور زمل کا دل اسکی بات پر ایمان لے آیا تھا

ہبی۔۔لل۔۔۔لیکن آئرہ آپی۔۔۔"اسے ان سب کی باتوں میں آئرہ کا
ذکر یاد آیا"ہبی وہ بے قصور ہیں آپ۔۔انکو لے کر آئیں ہبی"وہ ضدی انداز میں بولی
پہلے بولو"ہبی یو آر سو رومانٹک۔۔۔"اتنے سنجیدہ حالات میں اسکے منہ سے یہ جملہ سنتے زمل دھک سے رکی اور سانس روکے اسے دیکھنے لگی جب تک اسے سمجھ آیا تب تک زیحال کی ہنسی چھوٹ چکی تھی زمل نے گھور کر اسے دیکھا
بول دو۔۔۔تمہاری آئرہ کل ہی تمہارے پاس ہو گی۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کر کوٹ نکالتا ایک سائیڈ اچھال کر کف لنکس نکالنے لگا اسکی ڈیل پر زمل کا سیروں خون جل کر رہ گیا لیکن جانتی تھی اب وہ کل ہی اسے ڈھونڈ لائے گا

ٹھنڈ آج پھر جان لیوا تھی برف باری شروع تھی پچھلی رات سے
یہ ٹھنڈ ہر ایک کو اسکے آشیانے تک مقید کر چکی تھی جہاں
اتنی ٹھنڈ میں بہت سے لوگوں اور پرندوں کا نقصان ہوا تھا وہی
بہت لوگوں کا فائدہ ہوا تھا کیسے یہ آگے بتائیں گے اا ھممم
زیحال کف لنکس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی
چھوڑتے اسکی جانب آیا جواب تک بیڈ پر الٹی پلٹی مارے منہ
غبارے کی طرح پھلا کر بیٹھی تھی اسکا یہ کیوٹ انداز دیکھ
زیحال نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا کیونکہ ایسا نہ کرنے پر
اسکی ہنسی چھوٹ سکتی تھی اور معاملہ مزید سنگین ہو سکتا
تھا اور ایسا وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا
کیا تم وہ کہنے کیلئے خود کو تیار کر رہی ہو۔۔۔؟ایک آئی برو

اچکائے لئے دیے انداز میں بولا زمل نے اسکے انداز پر گھورا تو فورا
سیدھا ہو گیا آہ یہ بیویوں کی خطرناک نگاہیں اچھے اچھوں کو
تیر کی طرح سیدھا کر دیتی ہیں پھر چاہے سامنے گینگسٹر ہی
کیوں نہ ہو
نہیں میں بس پوچھ رہا تھا کل کو آئرہ آپی نہیں چاہیئے۔۔؟اب
وہ چھیڑ رہا تھا اسکا آئرہ آپی کہنے کا انداز اتنا کیوٹ تھا کہ اس
بار زمل نے اپنی ہنسی دبائی
چلو ٹھیک نہیں چاہیئے ناں سو جاؤ صبح کالج کے ایڈمیشن کیلئے
جانا ہے اینڈ ہم لیٹ نہیں ہونگے۔۔۔"خفا سے لہجے میں بولتا وہ آ
کر بیڈ پر اپنی سائیڈ لیٹتے دونوں سوئے ہوئے بچوں کو پیار کرتے
آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر سیدھا لیٹ گیا میسنا تھا ہاتھ رکھ کر
بھی تھوڑی کھلی آنکھوں سے زمل کو دیکھ رہا تھا جو

عجیب سے کشمکش میں مبتلا ہو چکی تھی کہہ دیتی تو باقی
کی بچی رات اسکی جان لیوا شدّتوں کی نظر ہو جاتی اور نہ
بولتی تو کل وہ آئرہ کو نہ لاتا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی
بہن مزید اس اذیت بھری قید میں رہے
سب سوچنے کے بعد وہ آخر کار فیصلہ کر گئی کیا تھا اگر دو
تین گھنٹوں کے لئے وہ خود کو اس بھوکے شیر کے حوالے کر دے
آہ وہ مرتی کیا نہ کرتی آگے کو کھسکی
زیحال اب پوری آنکھیں بند کئے اتنے میں گہری نیند میں چلا گیا
تھا زمل اسکے قریب لیٹی زالے کو دھیرے سے اٹھا کر اپنی سائیڈ
لٹا کر اسکے گرد تکیوں کی لائن بناتی واپس آئی اور جھک کر بازو
کے نیچے سے زیحال کی بند آنکھیں دیکھی وہ چھوٹے چھوٹے
خراٹے لیتا گہری نیند میں چلا گیا تھا اسکے خراٹے سنتے زمل ایک

دم سٹک ہوئی وہ خراٹے لیتا تھا؟ یہ نیا انکشاف آج زمل پر
ہوا تھا تب ہی زامل بھی خراٹے لیتا تھا اپنے باپ پر جو گیا تھا
ہر چیز میری کاپی کر کر خراٹے اپنے باپ سے لے لئے۔۔۔" وہ منہ ہی
منہ میں بڑبڑاتی قریب ہی سوئے ہوئے زامل کو دیکھنے لگی سونے
کا انداز بھی بلکل زیحال جیسا زمل کی یہ رات شاید ان باپ بیٹا
کی بہت سی خفیہ ملتی عادتیں ایکسپلور کرنے میں گزرنی تھی
زالے ہر چیز میں اپنے باپ کی ٹوکاپی بنتی نیند میں زمل پر گئی
تھی پر سکون دھیمی دھیمی صرف سانسوں کی کھنکی سنائی
دیتی تھی زمل کو ٹوٹ کر اپنی بیٹی پر پیار آیا دور سے ہی اس
کی بلائیں لی
یہ تمہیں کونسا دورا پڑ گیا آدھی رات کو بلائیں لینے کا۔۔۔؟
پیچھے سے زیحال کی نیند میں ڈوبی آواز پر پیٹھ موڑ کر بیٹھی

زمل بری طرح سے ڈر کر اچھلتے پیچھے زامل پر گرنے ہی لگی
تھی کہ زیحال اسکی کلائی پکڑتے ایک جھٹکے میں خود کے اوپر
گرا گیا وہ ایک ہاتھ بیڈ پر گرائے دوسرا زیحال کی گرفت میں
ہوتے اسکے چہرے کے عین قریب آچکی تھی کچی نیند سے بیدار
ہونے کے باعث اسکی گرے جھیل سی آنکھیں سرخ ہوتی زمل کو
ایک۔پل کیلئے ٹھہرنے پر مجبور کر گئی ہاں وہ ساحر تھا اپنی
ایک ایک ادا سے سامنے والے کو سحر زدہ کر دینے والا خوبصورت
ساحر
بولو۔۔۔"اسے خاموش دیکھ وہ پھر دھیمی آواز میں بولتا اسکے
چہرے پر جھولتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسنے لگا
وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"وہ کچھ بولتی اس سے پہلے وہ بول پڑا
زالے کہاں گئی۔۔۔؟بولتے تھوڑا سا اٹھ کر دیکھا اسے زمل کی جگہ

دیکھ اس نے جھٹ سے زمل کو دیکھا اور وہ سانس روکے اسے
دیکھتی اسکے پھر سے سونے کی دعائیں کر رہی تھی "اللہ جی
" یہ کچھ غلط نہ سمجھ لیں
میں ابھی رومانس نہیں کر سکتا صبح کالج جانا ہے چلو شرافت
سے سو جاؤ۔۔۔"بولا ایسے جیسے وہ رومانس کرنا چاہ رہی تھی
اسکے انداز پر زمل نے گھور کر اسے دیکھا اتنے میں وہ خود اس
کی فولڈ ہوئی ٹانگوں کو کھول کر سیدھی کرتے اسے لٹا کر خود
میں بھینچ گیا پورا دن یہاں وہاں دوڑ لگاتے وہ اس حد تک تھک
چکا تھا کہ شدید نیند کے غلبے نے اس پر طاری ہوتے اپنی ڈیل
تک بھلا دی
زمل اس کے کسرتی بدن سے لپٹی اسکے اندر سے اٹھتی کلون کی
خوشبو میں گم سی ہونے لگی تھی وہ نیند میں تھا اس لئے ساری

شرم ایک سائیڈ کرتے وہ ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ اسکے اوپر رکھتی
سارا زور اسکے پہاڑی وجود پر دیتی آنکھیں موند گئی اگر بچے
اٹھ کر دیکھ لیتے تو اپنی قسمت پر ضرور روتے کہ جب خود ہی
لپٹ کر سونا تھا تو ہمیں کیوں دنیا میں لائے ایسے بیڈ پر ایک
جانب پھینکنے کیلئے ہنہہ۔۔۔۔۔۔۔۔

یاقوت اوندھے منہ پڑا گہری نیند میں تھا رات آتے وہ مشی کو
اٹھائے بغیر بنا جوتے نکالے منہ کے بل بیڈ پر گرتا سو گیا تھا وہاں
سے آنے کے بعد بھی نوفل کی اچھی خاصی ٹیوننگ کی تھی جس
کے بعد خود بھی ایسے گر کر سویا مانو ٹیوننگ اسکی نہیں ان
نواب کی ہوئی ہو اب مشی اس کے سر پر کھڑی اسکی اس
حرکت پر گھور رہی تھی لیکن وہ دنیا جہاں سے بے گانا جیسے

نشے میں دھت تھا

یاقوت۔۔۔یاقوت اٹھو۔۔۔"بولتے اسکا کندھا پکڑتے بری طرح سے جھنجھوڑ ڈالا اس اچانک افتاد پر یاقوت ایسے بوکھلا کر اٹھا مانو

خدانخواستہ کوئی زلزلہ آگیا ہو

ک۔۔۔کیا۔۔۔ہوا۔۔۔کیا ہوا۔۔۔"وہ بمشکل ادھ کھلی سرخ آنکھوں سے

مشی کو دیکھتا اب بھی بیڈ پر بیٹھا نیند میں جھول رہا تھا اس

کی یہ حالت بنتی تھی پچھلی رات اپنا حق لینے میں جاگتے گزر

گئی تھی اور کل کے بعد آدھی سے زیادہ رات خوار ہو کر

زمل کے ڈاکومنٹس کہاں ہیں جو زیحال بھائی نے منگوائے تھے۔۔؟

وہ کیا کہہ رہی تھی اس نے نہیں سنا الٹا اسے کلائی سے پکڑ کر

کھینچتے اپنے ساتھ بیڈ پر گرا گیا مشی اسکی اس حرکت پر بری

طرح سے سٹپٹا کر رہ گئی

تم اٹھ گئی۔۔۔ مم۔۔۔مجھے پتہ تھا۔۔۔میرا حق دیے بغیر

۔۔۔ک۔۔۔

۔کیسے سو سکتی تھی۔۔۔"وہ رات آکر مشی کو سوئے دیکھ جو

سوچ کر خود سویا تھا اس وقت وہی بول رہا تھا اسکی بات پر

مشی نے اتنے قریب اسکا چہرہ دیکھا وہ نیند میں بڑبڑاتا ہوا مشی

کا دل بری طرح سے دھڑکا گیا تھا

اٹھو۔۔۔بے شرم مرزا صبح ہو گئی سب نے ناشتہ بھی کر لیا۔۔۔"اس

کی بات پر اپنے چہرے کی سرخی چھپاتی وہ ڈپٹنے والے انداز

میں بولی لیکن اس نے جیسے سنا ہی نہیں ایک ہاتھ مشی کے اوپر

سے گزارے اسے اپنی قید میں لئے پھر سے سو گیا مشی سیدھی

اور وہ الٹا اس کے کندھے سے کندھا ملائے لیٹا ہوا تھا

یاقوت اٹھ جاؤ زیحال بھائی انتظار کر رہے ہیں انکو جانا ہے زمل
کے ایڈمیشن کیلئے۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت کی آنکھیں پٹ سے
واہوئی اور ایک جھٹکے میں اٹھ کر بیٹھا اسکے ساتھ ہی مشی
بھی اٹھ بیٹھی

کیا ٹائم ہوا ہے۔۔۔؟اسکے پوچھنے پر مشی نے جو وقت بتایا اسے
سنتے وہ بیڈ سے بھی ایک جھٹکے میں اٹھ کھڑا ہوا تھا

تم جلدی نہیں اٹھا سکتی تھی۔۔۔مجھے ایک دو اور پیپرز بنوانے
تھے زمل کے حد کرتی ہو تم بھی ہر وقت رومانس سوجھتا رہتا
" ہے بھائی کے ہاتھوں قتل ہو گیا ناں تو کرتی رہنا اکیلی رومانس
سارا ملبہ اس پر ڈالتے اسکی سنے بغیر باتھ روم میں گھس گیا
پیچھے کھڑی مشی تو اس کے لفظوں کو سمجھتی رہ گئی جب
سمجھ آئے تو گھور کر بند دروازے کو دیکھا

یو بد تمیز مرزا۔۔۔باہر نکلو۔۔۔بتاؤں تمہیں کون رومانس کر رہا
تھا۔۔۔"وہ جلتی کڑھتی پیر پٹخ کر وارڈروب سے اسکے کپڑے
نکالنے لگی ساتھ ہی اسے الگ الگ القابات سے نوازتی رہی
رات کو بتانا۔۔۔اچھے سے سنوں گا اور جواب بھی دونگا۔۔۔"وہ
اندر شاور کے نیچے کھڑا کھڑا خاصی تیز آواز میں بولا
"میں قتل کر دونگی تمہارا تم قریب بھی آئے تو۔۔۔
کر دینا لیکن میرا حق دے۔۔۔کر۔۔۔ورنہ میری روح یہاں وہاں
بھٹکتی تمہیں ڈراتی پھرے گی۔۔۔"اسکی بات پر مشی کی ہنسی
چھوٹی تھی جسے وہ بروقت منہ میں ہی دبا گئی انکے کیا بچے
ہونے تھے دونوں بچوں کی طرح جھگڑتے رہتے تھے
وہ شاور لیتا فریش ہو کر اسکے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل آیا
وائٹ پینٹ شرٹ پر لیمن کلر کی جیکٹ پہنے نیچے وائٹ جوگرز

اور اوپر برانڈڈ واچ اس ڈریس میں وہ مشی کا دل بری طرح سے
دھڑکا گیا تھا وہ سب سے نظریں چراتی بار بار اسے دیکھ رہی
تھی حلانکہ اس نے خود یہ ڈریسنگ کروائی تھی آج لیکن اس
میں اسکا بے شرم مرزا اتنا جاذب نظر لگے گا اسکا اندازہ نہیں تھا
اوپر سے وہ جا بھی کالج رہا تھا وہاں لڑکیاں اس پر فدا ہو گئیں
تو۔۔۔؟ اسے ایک نئی فکر ستانے لگی

زمل اپنے دونوں بچوں کو بار بار ایسے پیار کر رہی تھی مانو
آخری بار کر رہی ہو

ہبی۔۔۔ میں یوٹیوب سے دیکھ کر پڑھا دونگی انکو بٹ مجھے نہیں
جانا کالج۔۔۔" اسکی صبح والی رٹ پھر سے شروع ہو گئی اسکی
بات پر جہاں زیحال نے گھورا تھا وہی سبکی بے ساختہ ہنسی
چھوٹی کومل پڑھ لکھ کر ڈاکٹر بن چکی تھی مشی بھی باہر

سے اپنی ڈگری کمپلیٹ کر چکی تھی اب زمل رہتی تھی

گلالے۔۔۔ایک بار اور بولا تو پٹو گی اٹھو چلو۔۔۔" یاقوت سے سارے

ڈاکومنٹس پکڑتے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا لیکن زمل کی انگلی

زامل کے ننھے سے ہاتھ میں تھی جسے چھوڑنے کیلئے وہ قطعی

راضی نہیں تھا

دیکھیں میرا بیٹا بھی نہیں چاہتا میں جاؤں۔۔۔" اسے ایک اور

بہانہ ملا

میں اسے بھی ساتھ ہی بھرتی کروادونگا چلو۔۔۔" اسکی انگلی

چھڑاتے وہ کھینچ کر زمل کو باہر لے جانے لگا جیسے ایک ماں

اپنے بچے کو زبردستی اسکول لے جا رہی ہو اور وہ نہ جانا چاہتا

ہو زمل کی ممتا بار بار آڑے آ رہی تھی گاڑی میں بیٹھتے وقت

بھی اسکا چہرہ اترا ہوا تھا جسے دیکھ زیحال ایک دم رکا اور

گہری سانس خارج کی

وائفی۔۔۔اٹس امپورٹنٹ۔۔۔"اسکا ہاتھ تھامتے پیار سے سمجھایا لیکن اسکے غبارے کی طرح پھولے ہوئے منہ میں کمی نہیں آئی تھی

اچھا تم کیا چاہتی ہو۔۔۔؟محبت بھرے لہجے میں پوچھا

بچوں کو ساتھ لے کر چلیں۔۔۔"اسکے پوچھنے پر جھٹ سے بولی جیسے پہلے سے تیار بیٹھی ہو لیکن اسکی بات پر زیحال کو اچھا خاصا چار سو والٹ کا جھٹکا لگا

واٹ۔۔۔؟کالج میں ان ایک فٹ کے نمونوں کو کیسے لے کر جاؤں۔۔"زیحال کلس کر بولا اسکے انداز پر زمل کے ہونٹ گول ہونے لگے جسے دیکھ وہ پھر سے تیر کی طرح سیدھا ہوا

میرا۔۔۔مطلب تھا انکو کیسے سمبھالو نگا میری جان ہم ایڈمیشن

کیلئے جارہے ہیں کوئی سینیما مووی دیکھنے نہیں۔۔۔"اب کی بار
انداز نہایت دھیما تھا لیکن زمل کو سنجیدہ دیکھ وہ بے بسی سے
آنکھیں مینچتا ایک پل کو رکا اور "اچھا۔۔۔ٹھیک ہے" کہتے گاڑی
سے باہر نکل کر واپس ڈیرے پر آیا اسکے نکلتے گاڑیوں میں
بیٹھتے اسکے بندے بھی ایک دم باہر نکلے لاؤنج میں مشی اور
کومل دونوں بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں
دے دو۔۔انہیں۔۔۔انکی ماں کے ساتھ اپنا بھی میں نے پاگل خانے
میں نام بھرتی کروانا ہے اور وجہ یہ دو نمونے دکھاؤنگا۔۔۔"کلس
کر بولتے دونوں بچے ان سے لیتے بیلٹ پہن کر دونوں کو اپنے
سینے پر کس کر لپیٹا دونوں اپنے باپ کے سینے سے لگے اپنے ننھے
ننھے سے ہاتھ اسکے کسرتی فولادی سینے پر مارتے خوش ہوئے
یہ دیکھ ایک پل کو دھیمی سی مسکراہٹ زیحال کے لبوں پر آئی

جو بھی تھا یہ نمونے اسکی جان تھے انہیں چومتے وہ واپس
گاڑی میں آکر بیٹھا ساتھ باقی گاڑیوں میں اسکے بندے بھی
بیٹھے سب سے آگے یاقوت تھا پامیر پہلے سے کالج میں موجود
تھا ایک گینگسٹر کی بیوی کا ایڈمیشن ہونا تھا بات معمولی نہیں
تھی برلاس کل رات سے راحم کے ساتھ ہوسپیٹل میں موجود تھا
خدا کیلئے اب یہ نہ کہہ دینا کہ کلاس میں دونوں کو لے کر بیٹھو
گی یہ دونوں میرے ساتھ واپس آئیں گے۔۔۔"اسے پہلے سے وارن
کرتے گاڑی سٹارٹ کی لیکن زمل اتنے سے میں ہی خوش تھی وہ
عجیب خطرناک مافیا ڈان تھا جو اپنے دو جڑواں بچوں کو لئے
اپنی پدی سی بیوی کا کالج میں ایڈمیشن کروانے جا رہا تھا
وہ لوگ تقریباً ایک گھنٹے میں کالج پہنچے تھے بندوں کی گاڑیاں
پیچھے ہی رک گئی تھیں اندر صرف زیحال اور یاقوت کی گاڑی

آئی تھی پامیر پر نسپل کے آفس میں پہلے سے موجود تھا زمل کو
بظاہر پر نسپل کے چہرے پر مسکان نظر آئی تھی لیکن یہ وہی
بچارا جانتا تھا کہ وہ سانس روکے کیسے ان گینگسٹرز کے بیچ
بیٹھا تھا جو ذرا سی کوتاہی پر اسکے خاندان تک کو ہمیشہ کیلئے
اس روئے زمین سے غائب کر دیتے
یاقوت نے ساری بات اس پر نسپل سے کر کر زمل کے ڈاکومنٹس
جمع کروادیے تھے تب تک زیحال زمل کو لئے باہر سے کالج دکھانے
لے آیا کالج بہت بڑا اور خوبصورت تھا وہاں موجود سٹوڈنٹس
ان دونوں کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے باقی سٹوڈنٹس
کلاسسز میں موجود تھے یہ باہر والے بنک مار کر بیٹھے تھے
وہ لوگ اس انداز سے آئے تھے کہ کسی کو بھنک تک نہ پڑی کہ وہ
دھشت گرد ہیں

ایڈمیشن ہوتے یاقوت باہر آیااور زمل کواشارہ کرتے اپنے ساتھ
اسکی کلاس میں لے گیااسکابیگ بھی یاقوت کے پاس ہی تھاوہ
بس خالی ہاتھ جھلاتی ایک آخری نظر زیحال کودیکھتی دونوں
بچوں کے گال چٹاچٹ چوم کر آگے بڑھ گئی
اسے جاتے دیکھ ایک پل کو زیحال کادل مٹھی میں آیا تھا
عجیب سی گھبراہٹ ہورہی تھی جیسے اندر سے وہ نہ چاہتا
ہو کہ وہ جائے لیکن یہ ضروری تھازندگی میں کچھ بدلاؤ
ضروری ہوتے ہیں جنہیں ہم وقت کے ساتھ ساتھ قبول کرلیتے
تھے
اپنے بچوں کوایک نظر دیکھا گوپلو پھولے پھولے غلابی گالوں
والے بے حد کیوٹ بچے جنہیں دیکھ ہر کوئی انکادیوانہ ہو جائے
کیوں ناں ہوں آخر کو پٹھان کے بچے تھے اپنے باپ کے سینے سے

لگے یہاں وہاں دیکھ رہے تھے انہوں نے بہت سی حرکتیں اپنی
عمر سے تھوڑی جلدی کی تھیں
جب تک یاقوت اور پامیر زمل کو کلاس میں چھوڑ کر نہیں آ گئے
وہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا دونوں بچوں کو ہنساتا رہا ان
سے باتیں کرتا رہا اس دوران وہ کتنی ہی لڑکیوں اور ٹیچرز کا
کرش بن چکا تھا یہ تو شاید وہ خود بھی نہیں جانتا تھا سب ہی
اسے ندیدی نظروں سے دیکھتی آہیں بھر رہی تھیں اسکی سحر
انگیز شخصیت عورتوں کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی اپنا
دیوانہ کر رہی تھیں جو اسے دیکھ لیتا اسکے بعد بھی بار بار مڑ
کر ضرور دیکھتا
زمل کے کلاس میں آتے سب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پروفیسر
شاید کوئی لیکچر سمجھا رہے تھے جب یاقوت گارڈ

کی طرح اسکے ساتھ کلاس میں داخل ہوا ہر جانب سٹوڈنٹ ہی
سٹوڈنٹ تھے صرف ایک جگہ خالی تھی جہاں ایک لڑکا بیٹھا تھا
یہ دیکھ یاقوت کی ناک کے نتھنے پھولے کیونکہ شاید وہ لڑکا
جانتا تھا کہ سیٹ صرف اسکے پاس خالی ہے تب ہی اس موم سی
گڑیا جیسی نازک خوبصورت لڑکی کو دیکھ اسکی آنکھیں
چمکی تھیں

اٹھ اور چلتا پھرتا نظر آ۔۔۔"اسکے پاس آتے سرد لہجے میں بولا
جب وہ لڑکا جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا اسکے اٹھتے زمل بیٹھ گئی
ساتھ یاقوت نے اسکا بیگ بھی رکھ کر سر پر ہاتھ رکھتے
مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی ایک وقت تھا وہ کالج میں ڈری
سہمی سی آتی تھی آوارہ لڑکوں کی ہیراسمنٹ کا نشانہ بنتی تھی
اور آج ایک وقت ہے کسی مائی کے لال میں ہمت نہیں تھی اسکی

جانب پلکیں تک اٹھالے اسکے پیچھے اسکے تین بھائی کھڑے تھے
اور آگے اسکا شوہر زیحال خان آفندی جو اسکے لئے ہمہ وقت کچھ
بھی تہس نہس کر سکتے تھے پروفیسر کلاس روکے غصّیلی
نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے یقیناً وہ واقف نہیں تھے کہ گھور
کسے رہے ہیں یاقوت کی رعب دار شخصیت دیکھ تب تو خاموش
رہے لیکن اسکے باہر جاتے زمل کو کھڑا کر دیا

یو۔۔۔اسٹینڈ اپ۔۔۔"انگلی کے اشارے سے زمل کو کھڑا کیا
یہ وقت ہے کالج آنے کا۔۔۔؟انداز غصّیلا تھا زمل فورا گھبرا گئی
سر یہ نیو سٹوڈنٹ ہے۔۔۔"پیچھے سے ایک نے ہانک لگائی
نیو ہے تو۔۔۔"وہ خود نیو تھے پچھلے ہفتے ہی اس کالج میں انکا
ٹرانسفر ہوا تھا اس لئے شاید جانتے نہیں تھے زمل تو ایسے تھی
جیسے ابھی رو دے گی پہلے دن بیٹھتے ہی ڈانٹ پڑ گئی

سٹ ڈاؤن اینڈ یو ول بی پنشڈ اف یو ول بی لیٹ اگین۔۔۔"انکے
کہتے زمل فورا سے بیٹھ گئی کانچ سی ہیزل آنکھوں میں شفاف
پانی تیرنے لگا اسکے ہبی تو کبھی اس سے اونچی آواز تک میں
بات نہیں کرتے تھے اور یہ۔۔۔۔سوچتے زمل نے بمشکل اپنے آنسوں
ضبط کئے آس پاس کے کچھ بد تمیز سٹوڈنٹس کی دبی دبی
ہنسی سنتے اسکا دل کیا یہاں سے بھاگ جائے

سامنے سے یاقوت اور پامیر کو آتے دیکھ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا
جب ہمت ہی نہیں تھی تو کیوں کروایا ایڈمیشن۔۔۔"اسے دیکھ
یاقوت آتے ہی بولا جانتا تھا وہ زمل کو اکیلا نہیں چھوڑ پائے گا
تب ہی یاقوت اور پامیر کو بھیجا تھا اسے کلاس میں چھوڑنے
کیلئے

یہ اسکے مستقبل کیلئے ضروری ہے۔۔۔"بچوں کو دیکھ دھیمے
لہجے میں بولا یاقوت اور پامیر نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر
آگے آتے دونوں بچوں کے گال چومے
چلیں۔۔۔؟ کہتے وہ لوگ اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ گئے پامیر
کو یاقوت نے برلاس کے پاس بھیج دیا تھا اور خود زیحال کے
ساتھ رہا دونوں بچے اب بھوک کی شدّت سے ہاتھ اپنے باپ کے
سینے پر مارتے مچلنے لگے تھے
بس۔۔۔بس میری جان۔۔۔ہم ابھی گھر پہنچ جائیں گے۔۔پھر بابا
آپ دونوں کو فیڈر بنا کر دیں گے۔۔۔"آہ اسکی یہ سوفٹی سائیڈ
اسکے دشمن دیکھ لیتے تو ایسے ہی آدھے مر جاتے گھر پہنچ کر
اس نے خود دونوں کو فیڈر بنا کر دی اور ایسے ہی اپنے سینے سے
لگائے لگائے دونوں کے منہ میں دی دونوں اپنے باپ کے سینے سے

لگے مزے سے فیڈر پینے لگے دونوں کو اسی طرح لئے وہ کرسی پر
ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھا تھا جب اسکے بندے اسکے آگے سر جھکا
کر کھڑے ہوئے یاقوت نے سب کو آئرہ کی تصویر دکھائی
یہ لڑکی شام تک ڈیرے پر موجود ہونی چاہئے نہ ہوئی تو تم سب
کل یہاں نہیں قبروں میں ہوگے۔۔۔"اسکی دھمکی پر سب نے
نظر بھر بھر کر آئرہ کو دیکھا اور اسکے نقش حفظ کئے یاقوت کے
اشارے پر سب سرپٹ دوڑ لگا گئے اب وہ خود نکلا تھا اسے
ڈھونڈنے اب آئرہ کا ملنا طے تھا

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔پپ۔۔۔پلیز۔۔۔نہیں۔۔۔"وہ سر یہاں
وہاں تکیے پر
مارتی گہری نیند میں ہزیانی انداز میں بڑبڑانے لگی تھی وہ رات

کے بعد اب ہوش میں آنے لگی تھی گہری نیند میں بھی اسے وہ
خون خوار کتا اپنے بدن کو نوچتے ہوئے محسوس ہو رہا تھا
نہیں۔۔۔بب۔۔۔ برلاس۔۔۔۔ برلاس۔۔۔بچاؤ۔۔۔" بند
آنکھوں سے وہ
مٹھی میں بیڈ شیٹ جکڑے چیخنے لگی تھی کمرہ خالی تھا اس
کے قریب کوئی نہیں تھا جب وہ پٹ سے آنکھیں کھولے بری طرح
سے ھانپتی ہوئی چھت دیکھنے لگی خوف کے مارے اسکے ماتھے
پر۔ پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی اور
بد حواس سی ہوتی اپنے ارد گرد دیکھنے لگی وہ خطرناک کتا
کہیں نہیں تھا لیکن اسکا خوف اس قدر تھا کہ اسکی غیر
موجودگی میں بھی وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی پھر اچانک
نظر اپنے حلیے پر گئی جو کپڑے اس وقت اسکے بدن پر تھے یہ

وہ تو نہ تھے جو اتنے دن سے اس نے پہن رکھے تھے مطلب اس
بلڈی بیسٹ نے اسکے ساتھ۔۔۔۔؟ آگے سوچ کر بھی آئرہ کی روح
تک کانپ اٹھی تھی وہ بے ساختہ گھٹنے پیٹ سے لگائے سمٹ کر
بیٹھ گئی آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہنے لگا اذیت سی
اذیت تھی اسے انتہا کی نفرت اس بیسٹ کیلئے محسوس ہوئی
تھی کتنی ہی دیر وہ بیٹھی روتی رہی اپنی عزت کے لٹنے پر
خاموش ماتم کرتی رہی آخر میں کوئی نہ دکھا تو وہ ہمت کرتی
کانپتی ہوئی بیڈ سے نیچے پیر لٹکائے اترتی ننگے پیر کھڑی ہوئی
دوپٹہ اب بھی پاس نہیں تھا وہ دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹتی
باہر کی جانب گئی پوری سفید حویلی نیم اندھیرے میں ڈوبی
ہوئی تھی آئرہ نے یہاں وہاں نظر دوڑائی وہ پھر سے بھاگنے کی
غلطی کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی دونوں اطراف جانور تھے

وہ بیسٹ کسی جانور سے کم نہیں تھا

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ایک سائیڈ آئی جہاں شاید وہ اوپن
ایریا تھا باہر رات بھر ہوتی برف باری ایک موٹی تہہ کی
صورت میں زمین پر پڑی تھی اتنی کہ ایک بھاری بھر کم پیر
آسانی سے اس برف میں دھنس جائے لمبے لمبے درخت پورے برف
سے ڈھکے ہوئے تھے اندر ایک جانب صوفہ ٹیبل
رکھا تھا قریب ہی ہیٹر جل رہا تھا مانو سامنے کے منظر سے لطف
اندوز ہونے کیلئے وہ سارا سیٹ اپ کیا گیا ہو لیکن تب ہی آئرہ
کو درخت کے پیچھے دو بھوری آنکھیں نظر آئی وہ دیکھ
آئرہ ایک پل کو ٹھٹھکی وہ بھوری آنکھیں ہی تھیں یا کچھ اور
یہ دیکھ آئرہ کچھ قدم آگے چل کر آئی جب اچانک ان دو بھوری
آنکھوں کے ساتھ پورا وجود سامنے آیا جسے دیکھ آئرہ کی

آنکھیں پھٹی اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا
سفید برف میں وہ پورا سفید بھیڑیا بھوری سفاک آنکھوں
کے گرد سیاہ ڈورے کے باعث اتنا بھیانک لگ رہا تھا کہ اسے دیکھ
آئرہ کا رنگ لمحے میں لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا اسے دیکھ
وہ بدحواس سی کانپتی ہوئی پیچھے کی جانب قدم اٹھانے لگی
دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے اسکے دل کی دھڑکنیں کم ہو رہی تھیں
جسم یوں بے جان ہو رہا تھا مانو کسی نے ساری ہمت نچوڑ لی ہو
وہ بھیڑیا ایک دم درخت کے پیچھے سے پورا نمودار ہوتے ایک
ہی جست میں آئرہ کی جانب لپکا اسے اپنی جانب آتے دیکھ آئرہ
چیخ مارتی قدم لڑکھڑاتے پیچھے کی جانب جا گری کمر پر موجود
زخم پل میں ہرا ہو گیا تھا جس میں سے نکلتا خون اسے اپنی
کمر پر رستا ہوا محسوس ہونے لگا تھا وہ زمین پر پڑی آنکھیں

زور سے نیچے بری طرح سے لرز رہی تھی جب کچھ دیر یونہی
پڑے رہ کر اسے محسوس ہوا کہ بھیڑیا اس تک نہیں آیا آئرہ نے
تھوک نگلتے سر اٹھا کر سامنے دیکھا وہ ایک حد تک آتا وہی رک
چکا تھا آئرہ کو حیرت وہ وہ کانپتی ہوئی اٹھی اور غور سے اسے
دیکھنے لگی جب نظر اپنے ہی عکس پر پڑی جو دھندلا دھندلا
سا سامنے شیشے کی دیوار میں نظر آرہا تھا وہاں جو اوپن ایریا
لگ رہا تھا در حقیقت وہاں ایک شیشے کی ٹرانسپیرنٹ دیوار
موجود تھی جو باہر سے آنے والے بھیڑیوں کو روک رہی تھی اس
دیوار کو دیکھ آئرہ کی جان میں جیسے جان آئی تھی وہ تیز تیز
سانس اٹھی جب کمر میں شدید درد کی ٹیس سی اٹھی وہ بے
اختیار اپنی کمر دونوں ہاتھوں میں تھامتی کھڑی ہوئی پیروں کی
تلی پر بھی کہیں کہیں گہرے زخم بن چکے تھے وہ درد سے

کراھتی اس صوفے پر آکر بیٹھی سامنے وہ بھیڑیا اب منہ اوپر
کئے اپنی مخصوص بھیانک آواز نکال رہا تھا جس کے کچھ ہی
دیر بعد اس جیسے اور خوں خوار سفید بھیڑیے وہاں جمع ہونے
لگے انہیں دیکھ دیوار کے ہوتے ہوئے بھی آئرہ کو ان سے بے اختیار
خوف محسوس ہوا درد کے باعث وہ وہاں سے اٹھ بھی نہیں پائی
شام ہونے کو آئی تھی ایک کے بعد ایک بھیڑیے وہاں جمع ہوتے
گئے سب کبھی آپس میں گتھم گتھا ہوتے تو کبھی اس شیشے کی
دیوار کے قریب کھڑے ہو کر ندیدوں کی طرح آئرہ کو دیکھتے
پل بھر کو وہ دیوار ہٹتی تو شاید آئرہ کی ہڈیاں بھی وہاں نہ
ملتی بھوک سے اب آئرہ خود بے حال ہونے لگی تھی وہ ہمت
کرتی اٹھ کر کچن کی جانب گئی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے وہ
مری مری سی چال چل رہی تھی جب اچانک نظر بیچ راستے میں

بیٹھے لیو پر گئی اصل جان تو اب نکلی تھی آئرہ اسے دیکھ بری
طرح سے کانپ کر رہ گئی لیکن وہ صرف آئرہ کو دیکھ رہا تھا
شاید اسکا حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا پر یہ آئرہ خوف میں
نہیں دیکھ پائی وہ پاس پڑے ٹیبل پر رکھا واس ہاتھ میں اٹھاتی
ہوا میں لہرا گئی جسے دیکھ لیو ایک جھٹکے میں اٹھا اور غصّیلی
نظروں سے اسے دیکھ غرانے لگا
مم۔۔۔میرے پاس۔۔۔نہیں۔۔آنا۔۔۔" وہ واس اسکی جانب کرتی
کانپتی ہوئی بولی وہ کتا تھا ایک جانور چاہے جتنا بھی مالک
سے وفا کرتے اسکی بات مان لے لیکن خود پر حملہ ہوتے دیکھ وہ
اپنا دفاع کرنے کیلئے ہر حکم بھول جاتے ہیں لیو بھی بھول گیا
تھا کہ اسکے مالک نے اسے آئرہ کی حفاظت کیلئے یہاں سمجھا کر
چھوڑا تھا

وہ آئرہ کے واس مارنے سے پہلے خون خوار نظروں سے اسے
دیکھتا اس پر جھپٹ پڑا آئرہ پیچھے کی جانب زمین پر سر اور
کمر کے بل گرتی دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے آگے کرتی چلانے لگی
وہ کتا بھیانک انداز میں بھونکتا اس پر حملہ آور ہو چکا تھا
اسے یہاں روکنے والا اسکا مالک بھی نہیں تھا آئرہ روتی چلاتی
اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی رہی لیکن وہ کتا مشہور زمانہ
تھا اسکی طاقت اور خون خوار ہونے کے چرچے تھے جو اپنے
دشمن کو لمحے میں چیر پھاڑ دیتا تھا
برلا۔۔۔۔۔۔ سسس۔۔۔۔"آہ اسکے منہ سے اس وقت بھی برلا اس کا
نام نکلا تھا آنکھوں سے آنسوں بھل بھل کر نکل رہے تھے تب ہی
کسی نے اس کتے کو آئرہ کے اوپر سے کھینچ کر پیچھے کرتا دور
دھکیلا تھا جب لیو آئرہ کو چھوڑے اس نئے شخص پر حملہ

آور ہوا تب ہی پیچھے سے شیر ونے لیو پر حملہ کر دیا اور لمحے
کے۔پہلے حصّے میں اسکی گردن جا دبوچی تھی دونوں کی اتنی
بھیانک لڑائی دیکھ آئرہ بری طرح سے لرز اٹھی تھی مقابل کون
تھا وہ خوف میں نہیں پہچان پا رہی تھی وہ شخص کھڑا شیر و
کو دیکھ رہا تھا جو اپنے مالک سے وفا نبھاتا اس خون خوار کتے
کو مار چکا تھا وہ چاہے مشہور زمانہ ہو مقابل بھی صدیوں سے
جنگل کا بادشاہ بنتا آ رہا تھا پاشا نے گردن موڑتے زمین پر پڑی
آئرہ کو دیکھا وہ لڑکی خود میں سمٹتی بری طرح سے کانپتی
ہوئی رو رہی تھی اس نے زمین پر بیٹھتے اسے سہارا دے کر
اٹھایا
آئرہ۔۔۔آئرہ۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔" وہ اس حد تک خوف زدہ ہو
چکی

تھی کہ کانپتی ہوئی آنکھیں تک نہیں کھول پا رہی تھی وہ اٹھ
کر بھاگتا ہوا کچن میں گیا اور پانی کا گلاس بھرتے واپس آکر
اسکے منہ کو لگایا
پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔اس نے تمہیں کہیں کاٹا تو
نہیں۔۔۔؟ وہ فکر مند سا پوچھ رہا تھا جب آئرہ نے دھیرے سے
آنکھیں کھول کر مقابل شخص کو دیکھا وہ خوف میں اسے
پہچان تک نہیں پا رہی تھی اجب جھماکے سے ذہن میں اسے وہ
بلڈی بیسٹ کلک ہوا وہ مزید خوف زدہ ہوتی ایک جھٹکے میں
اس سے پیچھے ہٹتی دیوار سے جا لگی
تت۔۔۔تم۔۔۔تم۔۔۔۔وو۔۔۔وہی۔۔۔ہ۔۔ہو۔۔۔ہوناں" وہ
لرزتی ہوئی
ٹھیک سے بول بھی نہیں پا رہی تھی جب زیحال کو اسکے کڈنیپر

پر شدید غصّہ آیا

لسن۔۔۔ٹومی۔۔۔میں۔۔۔میں زمل کا شوہر ہوں تمہاری کزن زمل
فہد۔۔۔"آہ اسکا حوالہ سنتے آئرہ ایک دم ٹھٹھکی اور سانس روکے
اسے دیکھنے لگی جب اسکے پیچھے خون سے لت پت منہ لئے
شیر وآکھڑا ہوا اسے دیکھ آئرہ بیچ میں سانس لینا بھول گئی
تھی پہلے کتا پھر بھیڑیے اور اب یہ شیر

اس سے مت ڈرو یہ بھی تمہاری حفاظت کرے گا۔۔۔"اسے شیر و
سے ڈرتے دیکھ تسلی دی

میں تمہیں لینے آیا ہوں۔۔۔"وہ کیوں اتنے آرام سے بول رہا تھا
شاید اسے آئرہ میں زمل کی جھلک نظر آئی تھی آہ کیا بننا تھا
اس عاشق کا اسکی نظر آئرہ کے جسم پر پڑی وہ کتا اسکے کپڑے
کہیں کہیں سے پھاڑ چکا تھا یہ دیکھ زیحال ایک دم نظریں

پھیر گیااور اٹھ کے اندر گیااور ایک شال اٹھا کر لایا زمل کا
نام سن کر آئرہ ساکت سی ہو گئی تھی زیحال اس کے گرد شال
لپیٹتے سہارا دے کر اٹھاتے باہر لایا شیرو بھی پیچھے پیچھے
چل رہا تھا جب اس سفید حویلی کا بڑا سا لاؤنج عبور کرتے وہ
لوگ باہر آئے شیرو کو دیکھ تمام بھیڑیے گدھے کے سر سے
سینگھوں کی طرح غائب ہو چکے تھے وہ اکیلا آیا تھا اسے لینے
اسکے ساتھ صرف شیرو تھا آئرہ کو فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے خود
گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور یاقوت کو میسج کرتے گاڑی
سٹارٹ کر دی اسکی خستہ حالت دیکھ زیحال نے پہلا رخ ہوسپٹل
کا کیا تھا تاکہ لیو کے نوکیلے دانتوں کا زہر اسکے جسم سے نکلوا
سکے آئرہ اس سے بھی خوف زدہ سی سمٹ کر بیٹھی تھی
اسکے ذہن میں اپنے مجرم کے خانے میں اسے زیحال نظر آرہا تھا

جس نے اسکی کزن کو کڈنیپ کیا کیا اسکا بھی وہی کڈنیپر
تھا؟ آہ وہ کیا کیا سوچ چکی تھی زیحال خان آفندی کے بارے
میں

گاڑی کی پچھلی کھڑکی کھلی تھی جس سے شیر وکا منہ آدھا
باہر تھا اسکے سنہرے بال ہوا میں لہرا رہے تھے گاڑی برف کو
چیرتی ان لمبے درختوں کے بیچ سے نکلی تھی آئرہ خوف زدہ
سی سمٹ کر اس شال میں لپٹی بیٹھی تھی ایک تو اس شخص
سے خوف آرہا تھا جو اسے اس موت کے منہ سے بچا کر لایا تھا

لیکن پھر بھی نجانے کیوں وہ اس سے خوف کھا رہی تھی شاید
اسکے الفاظوں کو وہ کوئی نیا رنگ دے گئی تھی وہ اسکی کزن
کا شوہر تھا کیا یہی اسکا کڈنیپر تھا؟ یا اسے آزاد کروا کر اس سے
نکاح کیا آہ کتنے سوالات تھے جن میں وہ الجھ رہی تھی اوپر
سے پیچھے بیٹھا وہ پوری سیٹ گھیرے ہوا شیر اسے دیکھ وہ
مزید خوف سے کانپ جاتی آہ کاش اس شخص کی جگہ اسکا
برلاس ہوتا آئرہ کا برلاس تو وہ اس وقت اس سے لپٹ کر رو رہی
ہوتی تب اسے اس شیر سے بھی خوف نہ آتا ایک یقین کی ڈور
سی اس شخص کے ساتھ بندھ چکی تھی

گاڑی آدھے راستے تک پہنچی ہی تھی کہ ایک خون آشام بھیڑیا
غراتا ہوا گاڑی کے بونٹ سے اتنی سپیڈ سے آ ٹکرایا تھا کہ پاشا
کے سٹیرنگ گھماتے گاڑی برف چیرتی تھوڑی دور جا کر درخت

سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی اس بھیڑیے کو دیکھ شیر وا تنی زور
سے دھاڑا کہ ایک پل کو سنسان جنگل میں صرف اسکی دھاڑ
گونجی تھی پتہ چلا تھا جنگل کا بادشاہ آیا تھا آئرہ خوف سے
لرزتی پاشا کے بازو سے آلگی تھی اسکا نازک سا بدن اس وقت
زلزلوں کی زد میں تھا اسکی بگڑتی حالت دیکھ پاشا دھاڑا
شیر و۔۔۔۔"اسکی دھاڑ پر شیر وا اسی وقت دھاڑنا بند ہو گیا لیکن
وہ جانور تھا دور سے اپنے دشمن کی خوشبو سونگھ سکتا تھا
وہ پھر دھاڑا اور پاشا کی گردن پر ہاتھ مارنے لگا اسے کرتے دیکھ
آئرہ چیخ مارتی پاشا سے پیچھے ہٹتی گاڑی کے دروازے سے چپک
گئی جسم بری طرح سے لرز رہا تھا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ
چکا تھا مانو ابھی اسکی روح قبض ہو جائے گی
شیر و۔۔۔اسٹاپ اٹ۔۔۔"لیکن وہ نہیں رکا وہ بار بار پاشا کا کالر

منہ میں جکڑتا کبھی اپنے پنجے اسکی شرٹ میں پھنساتا پاشا
بار بار اسے پیچھے کی جانب دھکیلتا لیکن شیر و پھر دھاڑتا آخر
میں پاشا کو گاڑی کا دروازہ کھولنا ہی پڑا تھا جس کے کھلتے
شیر و باہر نکل کر دھاڑنے لگا پاشا کے ساتھ آئرہ بھی منہ پر ہاتھ
رکھے خوف سے لرزتی اسے دیکھنے لگی دیکھتے ہی دیکھتے
درختوں کے پیچھے سے خون خوار بھیڑیوں کا ایک جھنڈ نکل آیا
وہ چند بھیڑیے جو شیر و کو دیکھ کر بھاگے تھے اس وقت وہ
اپنے پورے قبیلے کے ساتھ واپس آئے تھے اور اتنی بڑی تعداد میں
کہ اکیلا شیر وچاہ کر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا وہ دھاڑتا
ہوا سب کو گاڑی سے دور رکھنے کی کوشش کرنے لگا یہ دیکھ
پاشا نے جھٹ سے اپنی بندوق کی میگزین فل کی تھی آئرہ یہ
سب دیکھ گویا مرنے والی تھی اسے کب عادت تھی اتنے بھیانک

منظر دیکھنے کی یہ سب تو کبھی مووی میں بھی نہیں دیکھتی
تھی آج حقیقت میں اسکے سامنے یہ سب ہو رہا تھا
شیرونے جھپٹ کر ایک بھیڑیے کی گردن دبوچی تو باقی سب
اسکے گرد جمع ہوتے اس پر ٹوٹ پڑے سب میں ایک بھیانک لڑائی
ہوئی تھی شیر کے دھاڑنے کی آواز اور بھیڑیوں کے غرلانے کی
یہ بھیانک جنگل مزید بھیانک اور خوفناک بنتا جا رہا تھا پاشا گن
لئے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ آئرہ تڑپ کر اس کا بازو تھام گئی
ن۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔آ۔۔۔آپ۔۔نہ جائیں باہر۔۔۔۔" گرم
آنسوؤں کا سیال
عارض پر بہنے لگا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہے تھے اسے دیکھ
پاشا کو زمل پھر یاد آئی تھی اسکے نین نقش کافی حد تک اس
سے مل رہے تھے اور بولنے کا طریقہ ساتھ لہجے میں وہی کپکپاہٹ

ایک پل کو وہ زیحال بنا تھا جسے اسکی زمل نے روکا تھا وہ اپنا
بازو نرمی سے چھڑاتے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتا ان بھیڑیوں پر
فائر کرنے لگا کیوں کہ شیر و کے اوپر جتنی تعداد میں بھیڑیے
حملہ آور ہوئے تھے اس سے زیادہ انکی گاڑی کے گرد بھوک سے
غرلاتے ہوئے گھوم رہے تھے سب کے نوکیلے دانتوں سے اندازہ ہو
رہا تھا کہ انکے ہاتھ لگتے وہ سب کیسے ان دونوں کو چیر پھاڑ
کر سکتے تھے فائر دیکھ کچھ بھیڑیے درختوں میں گم ہو گئے
کچھ کو شیر و نے زخمی کر کر بھگا دیا جو بچے سب کی گردن
دبوچتے موت کے گھاٹ اتار دیا کچھ بھیڑیے فائر لگنے پر وہی
زمین بوس ہو گئے انہیں دیکھ پاشا نے گاڑی ایک بار پھر سٹارٹ
کی جب شیر و کی دھاڑ ایک بار پھر پورے جنگل میں گونج اٹھی
تھی آس پاس درختوں میں موجود گھونسلوں والے پرندے اڑ

چکے تھے

شیر ورن۔۔۔۔۔" پاشا کے دھاڑتے گاڑی کے ساتھ شیر و بھی جمپ
لگاتا دوڑ پڑا اسکی برق رفتار گاڑی کی سپیڈ کو بھی مات دے
رہی تھی اسکی مالک سے وفاداری دیکھ آئرہ بھی ایک پل کو
مبہوت سی ہو گئی تھی وہ گاڑی کے آگے آگے دوڑ رہا تھا جب وہ
لوگ اس گہرے خوفناک جنگل سے باہر نکل آئے آتے شیر و کو اس
نے پھر سے گاڑی میں بٹھا لیا تھا جو پھر سے اب پوری پچھلی
نشست پر پھیل کر بیٹھ چکا تھا
اس نے گاڑی سیدھی ہو سپٹل کے باہر روکی تھی شیر و کو اندر
ہی رہنے کا کہتے وہ اتر کر گھوم کر آئرہ کی جانب آیا تب تک تن
تنہا شیر و کے ساتھ آئرہ کی سانس رک چکی تھی شیر و پچھلی
پوری نشست پر پھیلا ہوا تھا زیحال کے دروازہ کھولتے آئرہ ایک

جھٹکے میں باہر نکلتی گرنے ہی لگی تھی کہ زیحال نے ہاتھ آگے
کرتے اسے بروقت گرنے سے بچایا وہ خوف زدہ سی نظروں سے
اسے دیکھنے لگی
آرام سے اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"دھیمے لہجے میں کہتے
اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا آئرہ نجانے کیوں اس سے اب تک خوف
کھا رہی تھی شاید اس لئے کہ اس بلڈی بیسٹ کا چہرہ اب تک
نہیں دیکھا تھا ایسے میں جو اسکے سامنے آیا وہ اسے ہی اس
خاکے میں فٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی
زیحال کے کہتے اسپیشلسٹ کو آئرہ کے روم میں بھیجا گیا تھا
اسکے بدن پر کئی جگہ لیو کے نوکیلے دانتوں کی چبھن تھی ساتھ
کمر پر لگا زخم اس حد تک گہرا ہو چکا تھا کہ اندر کا گوشت بھی
صاف دکھائی دے رہا تھا انکے چلتے ٹریٹمنٹ کے دوران ہی زیحال

مارکیٹ سے اسکے لئے ایک مناسب سالباس لے آیااور لاتے نرس
کو پکڑا کر تنبیہہ کی کہ آئرہ کے پھٹے کپڑے تبدیل کروادے
وہ لباس تھامتی اندر چلی گئی شام سے رات ہو چکی تھی لیکن
اسکے زخم نہیں بھرے گئے تھے زیحال پریشان سا کوریڈور میں
یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھاذہنی سکون جیسے چھن گیا تھاوہ
اندر سے بے چین بے سکون سا ہو گیا تھا پاشا کی اب سانسیں بند
ہو رہی تھی اندر میں گھٹن سی بڑھتی جا رہی تھی اس لڑکی
کا مجرم کوئی اور نہیں خود پاشا بے تھادابیسٹ وہ گردن پر
ہاتھ پھیرتے یہاں وہاں بے چینی سے چکر کاٹنے لگا کہ تب ہی
اسکی جیب میں پڑا فون رنگ کرنے لگا جسے جھٹ سے نکال کر
سامنے کیا سامنے ہی "گلالے" نام جگمگا رہا تھا جسے دیکھ اسکی
جلتی آنکھوں کو جیسے راحت سی ملی تھی بے چین دل کو

جیسے سکون سا ملا تھا وہ نام دیکھ وہ دھپ سے بینچ پر
بیٹھا فون پھر سے رنگ کرنے لگا جب اس نے پہلی ہی رنگ پر کال
اٹھاتے فون کان سے لگایا
ہبی آپ کہاں رہ گئے اب تک گھر نہیں آئے۔۔۔"اسکے کال اٹھاتے
سیدھی وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی تھی اسکی ڈانٹ میں بھی
جیسے سکون سا تھا وہ دیوانہ آنکھیں موندتے وہی بینچ پر
بیٹھتا سر کی پشت پیچھے دیوار سے لگا گیا
ہبی۔۔۔میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔"اسے خاموش دیکھ وہ
پھر سے بولی
کرتی رہو بات۔۔۔مجھے سکون چاہیئے۔۔۔"وہ ٹرانس کی سی
کیفیت میں کیا بول گیا تھا شاید خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن
اسکی بھاری آواز محسوس کرتے وہاں بیٹھی زمل ٹھٹھکی تھی

ہبی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟اب کی بار وہ فکر مند سی ہوتی بولی تھی

نہیں۔۔۔میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔"کہتے زیحال سیدھا ہوا بیٹھا

چہرے پر کرب کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے

آپ۔۔۔کہاں ہیں۔۔۔"کافی دیر خاموش رہ کر سرسری سا سوال کیا

ہوسپٹل۔۔۔"اسکے منہ سے ہوسپٹل ک نام سنتے زمل ایک دم

سیدھی ہو بیٹھی

ہ۔۔۔ہوسپٹل۔۔۔ہبی۔۔۔ہبی آپ۔۔ٹھیک ہیں۔۔۔آپ

ہوسپٹل کیوں گئے

ہیں بولیں ناں ہبی۔۔۔"وہ سانس لئے بنا تابڑ توڑ سوال کر گئی

جب اسکی اتنی فکر پر زیحال کے لب دھیرے سے وا ہوئے

تمہارا دن کیسا رہا۔۔۔؟کسی نے کچھ کہا تو نہیں۔۔۔؟وہ بات

بدلتے نارمل سے لہجے میں پوچھ رہا تھا لیکن اب وہ کہاں کچھ

بتانے والی تھی

ہبی آپ۔۔۔آپ ہوسپٹل میں کیوں ہیں بتائیں ناں۔۔۔آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔"

جی میری جان میں ٹھیک ہوں بلکل بس کسی کے ساتھ آیا تھا کچھ دیر تک گھر آجاؤنگا پھر بتاتا ہوں سب۔۔۔" وہ نہیں چاہتا تھا اسکی گلالے تھوڑی سی بھی فکر مند ہو

زمل۔۔۔"کچھ دیر خاموش رہ کر دھیرے سے اسے پکارا

جی ہبی۔۔۔" وہ جب بھی اسکا نام لیتا تھا دل نجانے کیوں الگ ہی طرح سے دھڑکنے لگتا تھا

میرے آنے سے پہلے بچوں کو سلا سکتی ہو۔۔۔؟ اسکی بات سمجھتے وہاں بیٹھی زمل کا دل زوررر سے دھڑکا تھا چہرہ شرم سے سرخ ہونے لگا تھا اسے خاموش دیکھ وہ پھر بولا

مجھے سکون چاہیئے گلا لے "اسکا انداز ایسا تھا کہ زمل چاہ کر "
بھی انکار نہیں کر پائی یہاں وہاں کی دو چار باتیں کرتے فون
بند کر دیا اتنے میں ڈاکٹر بھی باہر آگئی جنہیں دیکھ زیحال ایک
دم کھڑا ہوا
پیشنٹ کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے کمر کا زخم ٹھیک وقت پر نہ
دیکھنے سے بہت حد تک بڑھ چکا ہے اوپر سے انکے پورے جسم پر
کسی خطرناک جانور کے نوکیلے دانتوں کے گہرے زخم ہیں آپ
کو اپنی وائف کا خیال رکھنا چاہیئے تھا۔۔۔ "وہ قدرے دھیمے لہجے
میں اسے بتا رہی تھیں جب انکی آخری بات پر زیحال کے جبڑے
بھینچے
میری بہن ہے وہ۔۔۔ "فورا سے پہلے دانت پیس کر اسکی تصیح
کی ڈاکٹر اسکی بات پر شرمندہ سی ہوتی معذرت کر گئیں ساتھ

ہی اسکے کل تک ڈسچارج ہونے کا بتا کر فورا سے اس سر پھرے بندے کے سامنے سے غائب ہو گئی لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا کرتا وہی تھا جو اسکا دل کہتا تھا

رات ایک بجے تک وہ گھر لوٹا تھا سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے لاؤنج پورا خالی تھا وہ قدم قدم چلتا ڈائننگ ٹیبل تک آیا اور جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے ایک ہی سانس میں خود میں اتار گیا پیاس پھر بھی نہیں بجھی تھی وہ ایک اور گلاس بھرتا اپنے حلق میں اتار گیا باہر اتنی ٹھنڈ تھی پھر بھی اسکے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے اندر کی گھٹن اسکے اندر کی آگ بھڑکا رہی تھی جن میں اسکا روم روم جل رہا تھا بھسم ہو رہا تھا وہ ہاتھ کی پشت سے ماتھے پر چمکتے پسینے کے

قطرے صاف کرتا اپنے کمرے کی جانب جانے کے بجائے کچھ دیر
باہر آگیا ہلکی ہلکی روئی سی برف اسکے کندھوں اور بالوں
پر گرنے لگی وہ ہڈیوں کو چیر دینے والی ٹھنڈ بھی اسکے اندر
لگی آگ کو بجھانے میں ناکام ہو رہی تھی تب ہی زمل کا خیال
آیا اسکا خیال ہی دل کا سکون تھا وہ کندھے اور سر جھاڑتا اندر
کی جانب آیا اور رخ سیدھا اپنے کمرے کا کیا وہاں آتے جیسے ہی
دروازہ کھولا زمل ڈر کر ایک دم اچھلی ہاتھ میں پکڑی لپس
ٹک چھوٹ کر زمین پر جا گری جب زیحال کی نظر نیچے پڑی
لپس ٹک سے ہوتی زمل کے گورے دودھیا پیروں پر آئی ان سے
ٹریس ہوتی اسکی گوری دودھیا ٹانگوں سے ہوتی اوپر آتی گئی
وہ ڈارک بلیو رنگ کی نائٹی میں ملبوس تھی جو اسکی تھائیز
تک کو بمشکل کر رہی تھی وہاں سے بھی اوپر آتی اسکی بیلی

پر پڑی جہاں پہنی بیلی چین اس نائٹی میں صاف ظاہر ہو رہی
تھی اسے اس خوبصورت ڈریس میں دیکھ زیحال کی آنکھوں
میں پل بھر میں خماری اترنے لگی تھی اسکا قیامت خیز روپ
اسکے اندر کا بیسٹ جگا چکا تھا ایک بھوکا بیسٹ اپنی شدّتوں
سے اس نازک جان کو نڈھال کر دینے والا بیسٹ۔ وہ دروازہ بند
کرتے چٹخنی اوپر کرتے واپس سے زمل کی جانب مڑا جب اسکی
سرخ مخمور نظروں سے نظریں ملتے زمل کا دل زوررررسے
دھڑکتا ساری پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب ہونے لگا تھا وہ
ایک پیر پر دوسرا پیر رکھتے خود میں سمٹنے سی لگی تھی
کھلے ریشمی بالوں کی لٹ بار بار آگے آتی اس کے چہرے پر جھول
رہی تھی یہاں تک کے وہ اسکے بے حد قریب آتا کمر میں ہاتھ
ڈالے ایک جھٹکے میں اپنی جانب کھینچ گیا زمل بے جان سی

ہوتی اسکی بانہوں میں جھول گئی وہ رات واقعی اس بیسٹ
کی شدّتوں کی نظر ہوئی تھی جتنے دل سے وہ تیار ہوئی تھی
اتنے ہی دل و جان سے زیحال نے اسکا حق ادا کرتے اپنا حق لیا
تھا صبح کی پو پھوٹنے تک اسے زیحال کی قید سے رہائی نہیں
ملی تھی

آپ اپنے پیشنٹ کو آج لے جا سکتے ہیں لیکن دھیان رہے دوبارہ
انہیں کسی قسم کا کوئی سٹریس نہ ہو ورنہ اگلی بار کا اٹیک ان
کی جان بھی لے سکتا ہے۔۔۔"ڈاکٹر کی بات سنتے سامنے کرسی
پر بیٹھے برلاس کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ سر دھیرے سے ہاں
میں ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا ڈاکٹر کے کیبن سے باہر آکر رخ سیدھا راحم
صاحب کے کمرے کا تھا جہاں انہیں آئی سی یو سے شفٹ کر کر

رکھا گیا تھا اس وقت بھی وہ بہت سی تاروں میں جکڑے ہوئے
تھے انہیں ڈسچارج کروا کر وہ انکے گھر چھوڑتے ڈاکٹرز کی ایک
پوری ٹیم انکے لئے ہائر کر چکا تھا ندرت بیگم اس حالت میں
نہیں تھیں کہ وہ اپنے شوہر کا خیال رکھ سکتی اسی لئے وہ ساتھ
اپنے بھی کچھ بندے انکے کاموں کیلئے وہاں چھوڑ آیا

صبح ہوتے اپنے بچوں کی آواز اسکی سماعتوں میں گونجی جسے
سن کر آنکھیں کھلنے سے پہلے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ
رقص کرنے لگی تھی اس نے تھوڑی سی آنکھ کھول کر اپنے پاس
لیٹی زالے کو دیکھا وہ دونوں اپنے ماں باپ سے پہلے اٹھ تو جاتے
تھے لیکن جب تک اپنی ماں کی کھلی آنکھیں نہ دیکھ لیں تب
تک خود سے اپنے ننھے ننھے سے ہاتھ پیر مارتے کھیلتے رہتے

لیکن جونہی نظر اسکی کھلی آنکھوں پر پڑی تو منہ پھاڑ کر رونا
شروع کر دیتے کہ بس اب لے لو اور ہمیں ہمارا حق دے دو
ابھی بھی وہ ڈر ڈر کر تھوڑی سی آنکھ کھول کر زالے کو دیکھ ہی
رہی تھی کہ اسکی نظر اپنی ماں پر پڑ گئی لیکن وہ رونے کے
بجائے ہنسنے لگی ساتھ ہاتھ پیر اور زور زور سے مارنے لگی یہ
دیکھ زمل کو اس اس پر ٹوٹ کر پیار آیا وہ جیسے ہی زالے کو
اٹھانے کی غرض سے آگے ہوئی اپنا پورا وجود کسی کے مضبوط
حصار میں گھرا محسوس ہوا اس نے مڑ کر اپنے بالوں میں منہ
چھپا کر سوتے زیحال کو دیکھا جو اسکے اوپر سے ہاتھ گزارے
بیلی کو مٹھی میں جکڑے اسکی نازک سی کمر اپنے سینے سے
لگائے اس سے لپٹا گہری نیند میں تھا پل میں پوری رات اور اس
میں سہی اس ظالم خان کی شدّتیں یاد آئیں جنہیں یاد کرتے اسکا

پورا بدن ایک بار پھر سرخ قندھاری سا ہونے لگا وہ چاہ کر بھی
اپنا آپ اسکے مضبوط حصار سے نہیں چھڑا سکی
ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔اٹھ جائیں۔۔۔"عاجز آتے بمشکل بولی جب اسکی
مزاحمتوں پر وہ دھیرے سے کسمسا تا نیند میں ڈوبی تھوڑی سی
آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا
کیوں۔۔۔۔پڑی رہو چپ چاپ۔۔۔"اسے ڈپٹ تے مزید خود میں
بھینچ کر سو گیا
" میرا کیا ہے۔۔۔پڑی رہوں گی۔۔۔پھر خود بولیں گے کالج نہیں گئی
وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا ہی رہی تھی جب اسکی بڑبڑاہٹ
سمجھتے وہ کرنٹ کھا کر ایک جھٹکے میں اٹھ بیٹھا اسکے اٹھتے
زمل نے کمفرٹر کھینچتے خود کو کوور کیا ساتھ اسے گھورنے
لگی

کالج جانا تھا اور تم اٹھی نہیں۔۔۔" گھڑی میں بجتے نو دیکھ
ہڑبڑی میں بولا جب زمل کی گھوری غصّے میں تبدیل ہوئی
کون پڑا ہوا تھا۔۔۔؟ رات بھر کس نے جگا کر رکھا۔۔۔؟ وہ بھی اسے
آڑے ہاتھوں لیتی اٹھ کر بیٹھی جب اپنی غلطی کا احساس ہوتے
زیحال کے تنے اعصاب پل میں ڈھیلے پڑے
"سو۔۔۔ سوری اٹھو جلدی سے فریش ہو۔۔۔
پہلے آپ ہو جائیں میں انکو فیڈ کروا دوں۔۔۔" اسکی بات پر سر
ہلاتے زمل کا ماتھا چوم کر اٹھتے باتھ روم میں گھس گیا تب تک
زمل نے دونوں کو اچھے سے فیڈ کروا کر انکے ڈائپر بدلے اور انہیں
بھی ساتھ ہی تیار کیا زیحال نے انکے نہلانے کا ایک الگ سیٹ اپ
بنوایا تھا جہاں ایک چھوٹا سا ٹب رکھا تھا پانی بھی وہاں نجانے
کتنے مراحل سے گزر کر گرم آرہا تھا تاکہ بچے بیمار نہ ہوں انکو

اچھے سے نہلا کر ٹاول میں لپیٹ لپیٹ پر بیڈ پر لٹایا دونوں ہی
رو رو کر چہرہ سرخ کر چکے تھے
چاروں ہڑ بڑی میں تیار ہو کر کمرے سے باہر آئے تھے سامنے ہی
مشی اور کومل سب کو ناشتہ دے رہی تھیں جب انکو آتے دیکھ
دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبا گئیں
دوسرے دن ہی کالج لیٹ جاؤ گی ڈانٹ پڑ جائے گی۔۔۔"کومل نے
اسکے آگے بریڈ اور جیم رکھتے شریر ہو کر چھیڑا
دوسرے دن کیا پہلے دن ہی پڑ گئی تھی ڈانٹ تو۔۔۔"بولتے ساتھ
منہ بسورا جب اسکی بات سنتے زیحال کا منہ کی جانب جاتا
ہاتھ پل بھر کو رکا
پہلے دن ڈانٹ پڑی۔۔۔؟ماتھے پر شکنیں لئے استفسار یہ پوچھا
جب زمل کو احساس ہوا کہ اس نے بتا کر کتنی بڑی غلطی کر دی

وہ جلدی سے اپنی تصیح کر گئی

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔وہ نیو ٹیچر تھے ناں۔۔۔اس لئے۔۔۔"وہ جانتی تھی

اب

وہ اس ٹیچر بچارے کا کیا حال کرے گا

نیو تھا تو۔۔۔؟اسکی ہمت کیسے ہوئی ڈانٹنے کی۔۔۔"یاقوت کا

" غصّہ دیکھ زمل مزید پریشان ہو گئی "دیکھتا ہوں اسے تو آج

کہتے وہ اپنے ناشتے پر جھک گیا اب کیا ہونا تھا وہ ٹیچر بچارا

آیندہ گھر سے نکلنے کے قابل بھی نہیں رہنے والا تھا کہا تھا ناں

اب وہ زمل فہد نہیں زمل زیحال خان آفندی ہے

پامیر اور یاقوت زمل کو لئے کالج چھوڑنے چلے گئے ایک اسکے

پیچھے اسکا بیگ پکڑے چل رہا تھا اور دوسرے اسکے آگے راستہ

بناتے ہوئے اسکے لئے یہ دو گارڈز ہی کافی تھے یاقوت کے کہے

مطابق زمل کو وہ پروفیسر دوبارہ پورا دن کالج میں نظر نہیں
آیا تھا اور تو اور باقی کے ٹیچرز بھی اس سے آپ آپ بیٹا بیٹا
کر کر بات کر رہے تھے یہ دیکھ جہاں کچھ سٹوڈنٹس حیران ہوئے
تھے وہی کچھ کے تن بدن میں آگ سی بھڑک اٹھی تھی یونو
جیلسی میٹر۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں کی قوت لگا کر اپنی سفید اندھیرے میں
ڈوبی ہوئی حویلی کا بڑا سا داخلی دروازہ کھولا جو ٹن کے
حساب بھاری تھا اس حویلی کی ایک ایک چیز قیمتی اور
انوکھی تھی طرز پرانا ہو کر بھی وہ اپنی پوری شان و شوکت
سے کھڑی خود کو دیکھنے والوں کو اپنی خوبصورتی کے سحر
میں جکڑ لیتی تھی بنوانے والا یا تو کوئی پرانے زمانے کا تھا یا

پھر کوئی اس زمانے کا ٹوٹا بکھرا ہوا شخص تھا جس کی پسند
یہ ویران جنگل۔۔۔ یہاں کی فسوں خیزی۔۔۔ تنہائی اور خاموشی
تھی جہاں نہ کوئی بندہ تھا نہ بندے کی ذات وہ خود میں ایک
مکمل دنیا رکھنے والا یہاں اس حویلی کا مالک تھا
دروازہ کھول کر وہ ہاتھ میں پکڑی گاڑی کی چابی گھماتے اندر
آیا اور لاؤنج میں رکھے گول صوفے پر دھپ سے گر گیا اسکے
آتے وہ کتا ڈورتا ہوا اسکے پاس آجاتا تھا لیکن آج حویلی میں
عجیب سی فسوں خیزی چھائی ہوئی تھی
لیو۔۔۔۔ مائے سن۔۔۔ "اتنی دیر تک جب اسکا کتا خود نہیں آیا تو
وہ خود آواز دے کر اسے بلانے لگا
لیو۔۔۔ وئیر آر یو بے بی۔۔۔ "وہ اب سیدھا ہو کر بیٹھتے یہاں وہاں
دیکھ کر پکار رہا تھا لیکن اسکی پکار سننے والا اب اس حویلی

میں کوئی موجود نہ تھا جب وہ نہ آیا تو وہ بیسٹ خود سیدھا
ہو بیٹھا
لیو۔۔۔۔؟آر یو ڈیئر۔۔۔؟جواب نہ پا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا یہ
خاموشی اسے کھٹکی تھی یہاں وہاں دیکھتے وہ آگے آیا لاؤنج
سے ہوتے وہ کمروں کی راہداری میں نکل آیا تھا جہاں سامنے
اپنے کتے کا بے جان وجود دیکھ اسکے قدم بے اختیار لڑکھڑائے
اسکا خون نکل کر دور تک بہہ چکا تھا جس پر اب بہت سی
چیونٹیاں جمع ہو رہی تھیں
لیو۔۔۔۔لیو۔۔۔میری جان۔۔۔"وہ وہی زمین پر بیٹھتے اسکا سر اپنی
گود میں رکھے ہزیانی سا ہو کر چلانے لگا"لیو۔۔۔اٹھو۔۔۔تمہیں
کیا ہوا۔۔۔کس نے کیا یہ۔۔۔۔لیو۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔۔"وہ بدحواس
سا اسکا چہرے ہاتھوں میں لئے بوکھلا سا گیا تھا آنکھوں سے گرم

سیال روانی سے بہنے لگا تھا تکلیف حد سے سوا تھی

لیوا ٹھوناں۔۔۔پلیز۔۔۔لیو۔۔۔۔تم۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا

سکتے۔۔۔لیو۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔"اس کتے کے بے جان وجود کو

جھنجھوڑتے وہ ہزیانی سا ہوتا چیخ پڑا تھا"نہیں۔۔۔۔نہیں اٹھو

ناں۔۔۔لیو۔۔۔۔"وہ بیسٹ نہیں تھا اس وقت وہ کوئی چھوٹا سا

بچہ تھا جو اپنے کھلونے کے چھن جانے پر رو رہا تھا اسے اس

لڑکی پر شدید غصّہ آیا اور بھینچے اٹھ کر اس کمرے کی جانب

گیا جہاں وہ بند تھی لیکن وہاں کا دروازہ پورا کھلا تھا وہاں

کوئی نہیں تھا ایک خالی کمرہ اسکا منہ چڑا رہا تھا یہ دیکھ

اسکے ماتھے پر بل پڑے وہ جلدی سے باہر آیا اور آس پاس کے

کمروں میں تلاشہ لیکن وہ کہیں نہیں دکھی

آئی ول کل یو۔۔۔۔۔"وہ وہی کھڑے کھڑے دھاڑا غصّے سے پاگل

ہوتے لیو کے پاس آیا

لیو۔۔۔ تمہیں۔۔۔ تمہیں اس لڑکی نے مارا۔۔۔ بولو ناں۔۔۔ میں

اسے

جان سے مار دونگا۔۔۔" وہ ایک بے جان کتے سے ایسے باتیں کر

رہا تھا جیسے وہ کوئی زخمی انسان ہو اور ابھی اپنے مجرم کا

بتادے گا وہ نہیں اٹھا وہ کتا مر چکا تھا

آاااااااااا۔۔۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔" وہ منہ اوپر کئے پوری قوت سے چلایا

اسکی

دھاڑ پوری حویلی میں گونجی تھی ایک کتے کی موت اسے پاگل

کر چکی تھی وہ اپنے کتے کا سر گود میں رکھے چہرہ اوپر کئے

کتنی ہی دیر چلاتا رہا دھاڑتا رہا پوری حویلی میں اسکے چیخ و

پکار کی آواز گونجتی رہی

کالج سے آتے سب سے پہلے اس نے اپنے بچوں کو اٹھا کر چٹا چٹ
چوما تھا دونوں ہی اپنی ماں کو دیکھ کھل چکے تھے جتنی وہ
خوش تھی اس سے زیادہ بچے خوش تھے
تم کالج میں کیسے رہتی ہو انکے بغیر۔۔۔"اس کی بے تابی دیکھ
کومل شریر ہوتی بولی اتنے میں میڈ اسکے لئے پانی کا گلاس
لے آئی پیچھے سے یاقوت اسکا بیگ اٹھائے لاؤنج میں داخل ہوا
تھا زیحال جب تک اپنے کچھ کاموں میں مصروف تھا تب تک
یاقوت اور پامیر کی ڈیوٹی لگی تھی زمل کے پک اینڈ ڈراپ کی
اپنے سامنے سے مشی کو دیکھ وہ وہی رکا اس کے کندھے پر
لٹکا بیگ دیکھ مشی کی ہنسی چھوٹی وہ سچ میں خود ایک
کالج بوائے لگ رہا تھا

بڑی ہنسی آئی رہی ہیں۔۔۔"اسکے کان پر جھکتے دھیمی سی
سرگوشی کرنے کے بہانے اسکا گال چوم گیا مشی اسکی اس
حرکت پر دنگ سی رہتی اسے دیکھنے لگی سب اپنے اپنے کاموں
میں مصروف تھے کسی کا دھیان انکی جانب نہیں تھا
مشی کے پیٹ میں کہنی مارتی بچوں کے پاس چلی گئی سب
آپس میں گپ شپ میں مصروف تھے یاقوت بچوں کی حرکتوں
پر زور زور سے قہقہہ لگا رہا تھا اسی وقت زیحال لاؤنج میں
داخل ہوا جب زمل کی نظر اس پر پڑی وہ بچوں کو چھوڑے
چھک کر اسکی جانب لپکنے ہی لگی تھی جب وہ دھیرے سے
پیچھے ہٹا اسکے پیچھے کھڑے وجود کو دیکھ زمل کے قدم وہی
منجمند ہوئے سانس رک سی گئی لبوں کی مسکراہٹ پل بھر میں
غائب ہو گئی سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ اسکی ہیزل آنکھوں

میں نمی اتر آئی وہ بڑی سی شال میں لپٹی اپنا آدھا چہرہ ڈھکے
ہوئے تھی لیکن زمل پھر بھی پہچان چکی تھی یہی حالت اس
لڑکی کی بھی تھی

آئرہ آپی۔۔۔۔"اسکے کہنے کی دیری تھی کہ آئرہ اسکے گلے سے
لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی دونوں بہنیں ایسے ملی تھی جیسے
صدیوں بعد دور صحرا میں کوئی اپنا نظر آیا ہو انھیں دیکھ
باقی سب بھی کھڑے ہو گئے

آپی۔۔۔آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔؟وہ پیچھے ہٹتی اسے ٹٹولنے لگی
لیکن نئے چہروں میں اسے صرف ایک چہرہ اپنا نظر آیا تھا تب
ہی وہ دوبارہ زمل کے گلے لگتی زار و قطار رونے لگی مانو اتنے دن
سے ملتی اذیت آنسوؤں کے ذریعے نکال رہی ہو قید سے رہائی
کے بعد کی خوشی کیا ہوتی ہے یہ آج کوئی آئرہ خانزادہ سے

پوچھتا

اسکے ساتھ زمل کو روتے دیکھ زیحال کی مٹھیاں ضبط سے
بھینچی وہ کب دیکھ سکتا تھا اسے روتے ہوئے

اسے بٹھاؤ طبعیت ٹھیک نہیں ہے اسکی۔۔۔۔"اسے چپ کروانے کا
صرف یہی بہانہ ملا تھا جب زمل کو یہ سننا تھا کہ وہ جھٹ سے
دور ہوتی آئرہ کا ہاتھ تھامتی اسے صوفے تک لے آئی مشی دوڑ کر
اسکے لئے پانی لائی تھی یاقوت خود دیکھ کر حیران تھا مشی
وہی بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

آئرہ نے اب تک مشی اور یا کسی کو نہیں دیکھا تھا اسکے مطابق
وہ انجان لوگوں میں تھی نظر اٹھا لیتی تو جان جاتی جس
دشمن جان کے پاس جانے کیلئے وہ بن آب مچھلی کی طرح تڑپ
رہی تھی یہ سب اسی کو فیملی تھے

پانی پیتے وہ تھوڑی ریلیکس ہوئی زمل اسکے آتے تو زیحال کو
بھول ہی گئی تھی یہ دیکھ وہ اندر ہی اندر جیلس ہو رہا تھا
اگر تھوڑی دیر سے آئرہ کو دکھاتا تو کم از کم اسکا ایک لمس تو
مل ہی جاتا "شٹ" دل نے جیسے دہائی دی تھی
کیا ہوا آپکو کہاں چوٹ لگی ہے۔۔۔"زمل فکر مند سی ہوتی اس
سے پوچھنے لگی جب کہ آئرہ تو اب اسکے اپنے سامنے ہونے کا
یقین کر رہی تھی آنکھوں سے گرم سیال مسلسل بہہ رہا تھا آئرہ
کے منہ سے بے ساختہ ایک سسکی نکلی جسے سنتے زمل کا دل
کٹ کر رہ گیا وہ بے اختیار اسے خود سے لگا گئی اس سے لگتے
آئرہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی
بس۔۔۔اب۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"وہ دلاسہ دیتی آئرہ کی
بڑی بہن لگ رہی تھی اسی وقت پامیر اور برلاس لاؤنج میں داخل

ہوئے تھے اور گہما گہمی کو دیکھ ایک پل کو ٹھٹھکے تھے آئرہ
یاقوت اور زیحال کی اوٹ میں تھی جس کے باعث برلاس کی
نظر اب تک اس پر نہیں پڑی تھی لیکن سب کو ایسے جمع
دیکھ دل کو کچھ ہوا تھا وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا تھوڑی
آگے آیا ہی تھا جب زمل کے ساتھ لگی لڑکی کو دیکھ آنکھیں
پوری کھلتی پھٹتی چلی گئی سانس ایک
دم رکی چہرے کا رنگ پل میں میں متغیر ہوا دل پر جیسے کوئی
بھاری پتھر آن گرا تھا وہ دھیرے سے پلک جھپکاتا جیسے جو
سامنے دیکھا اس پر یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا پھڑ پھڑاتے
لب کبھی مسکراتے تو کبھی کپکپانے لگتے ہاتھ بے اختیار لرزے
تھے

سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ اسکی رکی سانس ایک دم بحال
ہوئی تھی وہ صرف لڑکی نہیں اسکے دل کی ملکہ تھی اسکی
محبت کی اکلوتی وارث ان بھائیوں نے کبھی کسی عورت کی
جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا لیکن جنہیں دیکھا تھا انہیں
وہ اپنی زندگی کا حصّہ بنا گئے تھے اور سامنے بیٹھی لڑکی اسکا
پہلی نظر کا عشق تھی بے ساختہ برلاس کی آنکھوں میں عرق
اتر آیا اس نے اپنے ہونٹ دانتوں میں دبا کر انکی کپکپاہٹ پر قابو
پانے کی ناکام سی کوشش کی پامیر بھی آگے آیا وہ اب تک اپنے
ہی دھن میں کندھوں اور سر پر پڑی برف ہٹا رہا تھا جب نظر
سامنے بیٹھی لڑکی پر گئی ہاتھ کندھے پر ہی رک گیا وہ بھی اسے
پہلی ہی نظر میں پہچان گیا تھا اس نے جھٹ سے برلاس کو

دیکھا جو اسے دیکھ خود پر ضبط کے بندھ باندھ رہا تھا
زمل جو آئرہ کے بال سہلاتی اسے چپ کروا رہی تھی نظر سامنے
کھڑے برلاس پر گئی اور بالوں میں پھرتا ہاتھ وہی رک گیا
برلاس بھائی۔۔۔۔"منہ سے بے ساختہ اسکا نام نکلا جب آئرہ نے
چہرہ اسکے کندھے سے اٹھاتے سامنے کھڑے برلاس کو دیکھا
بھوری آنکھوں کا ملاپ جیسے روح کھینچ گیا تھا وہ سانس روکے
اس دشمن جان کو اپنے سامنے دیکھ رہی تھی دل اسے دیکھ
جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا آنکھوں سے گرم آنسوؤں کا گولہ نکل
کر گالوں پر پھسل گیا" برلاس "اسکے نازک پنکھڑی سے لبوں نے
زیر لب اسکا نام پکارا سب انکے چہروں کو دیکھ رہے تھے جو سب
کو فراموش کئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں گم تھے
آئرہ تڑپ کر اٹھتی سیدھا اسکے سینے سے جا لگی تھی کہ اسکے

لگتے برلاس بے ساختہ ایک قدم پیچھے ہوا تھا اسکے لگتے جیسے
برلاس کا اپنا دل بھی دھڑکنا بند ہو گیا تھا اس نے خالی خالی
نظروں سے اسکا سر دیکھا جو اسکے کسرتی سینے میں منہ دیتی
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی بنا کوئی شکوہ کئے کہ وہ کیوں
نہیں آیا اس نے کتنا انتظار کیا تھا نہیں۔۔۔وہ سب انجان لوگوں
میں صرف اپنے محبوب سے جا لگی تھی آج پھر سے بھیڑ میں
صرف وہ اپنا لگا تھا جس کے وجود سے لپٹتے اسکی پیاسی روح
تک سیراب ہونے لگی تھی ہر کوئی دم سادھے اسکا تڑپ کر رونا
دیکھ رہا تھا برلاس کے ہاتھ پہلو میں ہی گرے ہوئے تھے یہ
دیکھ پامیر نے اسکا پہلو میں پڑا بازو اٹھا کر آئرہ کی کمر پر رکھ
دیا جب برلاس نے اسے کرب بھری نظروں سے دیکھا وہ ہاتھ
ہٹانے ہی لگا تھا کہ نظر یاقوت پر پڑی جس نے سر نفی میں

ہلاتے اسے ایسا کرنے سے منع کیا جتنے مان سے وہ اسکے وجود
سے لگی تڑپ کر زار و قطار رو رہی تھی کوئی بھی نہیں چاہتا
تھا کہ اسکا مان ٹوٹے برلاس مجبوراً اسے خود میں بھینچ گیا
ک۔۔۔ کہاں تھے تم۔۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے۔۔۔۔ میں نے
۔۔۔ تمہارا انتظار کیا
تھا۔۔۔" وہ روتی ہوئی ہچکیاں لیتی بمشکل بولی
تت۔۔۔ تمہیں پتہ ہے۔۔ وو۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ کتا۔۔ مم۔۔۔ مجھے
۔۔۔۔ کاٹ رہا
تھ۔۔۔ تھا" اسکی اب گھگھی سی بندھنے لگی تھی ہر کوئی اس
کی آپ بیتی داستان سنتا اسکی تکلیف کو محسوس کر رہا تھا
جو بچوں کی طرح شکایت کر رہی تھی برلاس کی بھوری
آنکھوں میں جمع نمکین پانی گال پر پھسلتا بیئرڈ میں جذب ہو

گیا وہ خود پر اختیار کھو رہا تھا اس سے پہلے وہ اسے مزید خود
میں بھینچتا اپنے ہی الفاظوں کی بازگشت کانوں میں سنائی دی
میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ اسکی ہم شکل کے ساتھ زندگی"
گزاروں جس نے میری تین تین بہنوں کی زندگی برباد کی" اسکے
حصار کی گرفت ہلکی پڑ گئی لیکن اسکا یوں ہچکیوں میں رونا
تکلیف دے رہا تھا اس نے مدد طلب نظروں سے زمل کو دیکھا جو
پلک جھپکاتی اٹھ کر اسکے پاس آئی
آئرہ آپی۔۔۔"قریب آتے اسے دھیرے سے پکارا اسکی آواز پر وہ
سوں سوں کرتی پیچھے ہٹی اور اپنی غلطی کا احساس ہوا
برلاس کی نظریں اسکے چہرے پر ٹکی تھیں لیکن آئرہ وہ ایک دم
ٹھٹھکی تھی اس نے بے یقین سی نظروں سے برلاس کو دیکھا
وہ یہاں کیسے تھا" اسکے اندر ایک سوال نے سر اٹھایا تھا یہاں

تک آتے وہ باہر اتنے سیکیورٹی گارڈز دیکھ چکی تھی کہ اسے اپنا
آپ کسی جنگی بارڈر پر محسوس ہونے لگا تھا کون اس علاقے
سے ناواقف تھا۔۔؟اس جگہ کی دھشت سے ؟سیاہ ماسک پہنے
افراد ہاتھوں میں بڑی بڑی بندوقیں پکڑے جنہیں دیکھ اسکی
سانسوں کی گنتی جیسے کم ہو رہی تھی وہ تو آگے آکر زمل کو
دیکھ اسکی جان میں جان آئی تھی لیکن برلاس یہاں ؟اس نے
گردن موڑ کر اپنے آس پاس کھڑے لوگوں کو دیکھا جب مشی اور
کومل کو دیکھ وہ سانس لینا بھول گئی آنکھیں ایک دم پھیلی
یہ۔۔۔؟یہ برلاس کی فیملی تھی۔۔۔؟اس نے سانس روکے گردن
موڑ کر برلاس کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا بلیک پینٹ
شرٹ پر براؤن جیکٹ پہنے ماتھے پر بکھرے بال چہرے پر رقم
ہوئی اذیت یہ اسکے برلاس کے گھر والے تھے تو کیا وہ سچ میں

ایک مافیا سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔" یہ سوچ ہی آئرہ کے قدم لڑکھڑا
گئی تھی زمل نے بے اختیار اسے گرنے سے بچایا اسکے سر پر تو
جیسے کشمیر کے سارے پہاڑ ایک دم آن گرے تھے
آپی۔۔۔آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ نہیں وہ نہیں سن رہی تھی وہ
بنا
پلک جھپکائے سانس روکے برلاس کو دیکھ رہی تھی آنکھوں سے
گرم سیال ایک بار پھر بہا جسے معصوم سمجھ رہی تھی وہ ایک
خطرناک مافیا کا حصّہ تھا لیکن جہاں اتنا بڑا جھٹکا لگا تھا وہی
پھر سے زمل کو دیکھ اسے کہیں نہ کہیں حوصلہ مل رہا تھا
آپ بیٹھیں۔۔۔پلیز۔۔۔" اسکی بگڑتی حالت دیکھ زمل نے اسے پھر
سے صوفے پر بٹھاتے پانی کا گلاس اسکے ہاتھوں میں تھمایا
لیکن وہ نہیں پی پائی

برلاس اسے چھوڑتے سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا اسے نہیں جانا چاہئے تھا اسے آئرہ کو اس وقت اپنے اعتماد میں لینا چاہئے تھا

اسے کھانے کا پوچھو اور مجھ سے بھی پوچھ لو۔۔۔"آخر میں جیسے دانت پیسے زیحال کے اس انداز پر سب کی ہنسی چھوٹی تھی زمل پھر بھی اپنی بہن کیلئے پریشان بیٹھی تھی

تم جل رہے ہو۔۔۔" لگے ہاتھ کومل نے چھیڑا جب زیحال نے نظریں گھما کر اسے گھورا اسکی جیلسی سب نے نوٹ کی تھی آہ وہ اپنی بیوی کی توجہ ایک عورت ذات پر بھی برداشت نہیں کر پا رہا تھا

شٹ اپ۔۔۔"اسے شٹ اپ کال دیتے ساتھ ہی کومل کے سر پر ہلکی سی چپت رسید کرتے اٹھ کھڑا ہوا

بدتمیز۔۔۔"اسکی اس حرکت پراب کومل کلس کر بولی تھی لنچ
کاٹائم ہورہا تھامیڈاور صدیس ڈائننگ ٹیبل سیٹ کر چکے تھے
باقی سب بھی فریش ہو کر اپنی اپنی جگہ سمبھال چکے تھے
برلاس نہیں آیا تھااسکی جگہ خالی دیکھ زمل کے دل میں ٹیس
سی اٹھی تھی اپنی بہن کی یہ حالت دیکھ اسکے ملال میں مزید
شدّت آگئی تھی
جاؤ برلاس سائیں سے کہو لنچ کیلئے باہر آئیں۔۔۔"زمل کے حکم
دیتے میڈ دوڑ لگا گئی اتنے میں زامل زالے بھی رونے لگے تھے
چلو اب وہ بھی اپنے باپ کی طرح جل رہے ہیں پکڑ لو انکو ورنہ
پورا کشمیر اپنے سروں پر اٹھالیں گے۔۔۔"اسکے کہتے زمل
مسکراتی انکے کاٹ تک آئی دونوں ہی لیٹے ٹس مس کر رہے تھے
مانو رونے کی تیاری پکڑ رہے ہوں دونوں کے سروں پر لگے جھومر

کا بٹن آن کرتے وہ گھومنے لگا تھا ساتھ اس میں سے بچوں کی
ٹیون بجنے لگی تھی اسے سنتے دونوں ایک دم چپ ہو گئے زمل
واپس آتی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی لیکن آج سارا دھیان آئرہ پر تھا
اتنے وقت بعد اسے بھی تو کوئی اپنا ملا تھا اپنے میکے سے آنے
والی اپنی بہن کو دیکھ وہ اندر سے خوشی سے پھولے نہیں سما
رہی تھی جبکہ اسکی توجہ وہاں دیکھ زیحال نوالے زہر مار کر
رہا تھا بار بار اس سے کبھی کوئی چیز مانگتا کبھی کوئی چیز
یہ سب زمل کے علاوہ سب نے نوٹ کیا تھا ایک وہی تھی جو
آج بے وفائی کر رہی تھی
برلاس کپڑے تبدیل کرتا کھانے پر آ گیا تھا کیسے ممکن تھا اسکی
لاڈلی بہن بلائے اور وہ نہ آئے آتے وہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہی تھا کہ
نظر اپنے ساتھ والی کرسی پر پڑی جہاں بیٹھی ساکت سی آئرہ

اسے ہی معصومیت بھرے چہرے سے دیکھ رہی تھی برلاس نے
اپنی تینوں بہنوں کو دیکھا جو اپنی اپنی ہنسی دبا رہی تھی
انہوں نے جان بوجھ کر اسے وہاں بٹھایا تھا برلاس تو بس ٹھنڈی
آہ بھر کر رہ گیا وہی بیٹھتے اپنی پلیٹ میں ڈالنے کیلئے ہاتھ
جیسے ہی چائنیز کی طرف بڑھایا مشی بول پڑی
آئرہ۔۔۔ برلاس کی پلیٹ میں کھانا ڈالو۔۔۔"سب کے سامنے اپنے
نام پر آئرہ تھوڑی جز بز سی ہوئی برلاس نے آنکھوں ہی آنکھوں
میں مشی کو گھورا اب کہہ ہی دیا تھا تو کیسے ممکن تھا وہ نہ
کرتی اٹھ کر وہ برلاس کی پلیٹ میں کھانا ڈالتی رہی جب تک
برلاس نے بس نہ کہہ دیا لیکن وہ خاموش تھا شاید اس سے
مخاطب نہیں ہونا چاہتا تھا لیکن جتنا وہ کھانا ڈال چکی تھی اور
ڈال رہی تھی اتنا تو وہ دس دن تک کھاتا ہی رہے گا

بس۔۔۔جانور نہیں ہوں میں۔۔۔"تڑخ کر بولتے آدھا کھانا واپس
سے ڈال دیا آئرہ اپنی غلطی پر شرمندہ سی ہوتی معذرت کرتی
واپس سے اپنے کھانے پر جھک گئی دونوں کے بیچ یہ خاموشی
سب کو چبھ رہی تھی سوائے ان دونوں کے وہ اندر ہی اندر کتنی
سوچوں میں الجھ رہی ہو گی برلاس جانتا تھا لیکن وقت کوئی
اور ہوتا تو شاید وہ اس وقت اسے دلیلیں دے رہا ہوتا سمجھا کر
اپنے اعتماد میں لے رہا ہوتا لیکن اب اسے جیسے فرق ہی نہیں پڑ
رہا تھا وہ جو بھی سوچے
عثمان پاکستان آنا چاہتا ہے اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔"سب کھانا
کھاتے زیحال کی جانب متوجہ ہوئے تھے
واؤ۔۔۔پھر تو ہمیں اچھی انکی مہمان نوازی کرنی چاہئے۔۔۔"پامیر
کے چہک کر بولنے پر سب خواتین کو اندازہ ہوا تھا وہ کوئی انکا

دوست یا بزنس پارٹنر ہے
ھمم کرنی تو ہے وہ اپنے لئے لڑکی ڈھونڈ رہا ہے وہ بھی پاکستانی
اور میری نظر میں ایک لڑکی ہے۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی نظریں
پلیٹ پر جھکی چمچ مارتی آئرہ پر تھی برلاس کی بھی نظریں
اسی وقت زیحال کی جانب اٹھی جب اسکی نظریں آئرہ پر دیکھ
اسکی بات پر دل زور رسے دھڑکا اور پھر بند ہو گیا چہرے کا رنگ
یکسر تبدیل ہوا تھا دل ایسے تھا جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ
لیا ہو
ڈیٹس گریٹ کب آرہا ہے۔۔۔؟اب کی بار یاقوت مخاطب ہوا اسکے
بعد وہ آپس میں کھانے کے دوران سرسری سی اپنے کام کی
باتیں کرنے لگے جب برلاس "ایکسیوزمی" کہتا اٹھ کر باہر نکل
گیا آئرہ اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی جب تک کہ وہ اسکی نظروں

سے او جھل نہ ہو گیا ہو

میڈ اپنے کام پر لگ چکی تھی یاقوت زیحال کے ساتھ کسی کام

سے باہر چلا گیا تھا جیسے جیسے شام ہو رہی تھی سردی مزید

شدّت اختیار کر رہی تھی صدیس نے لاؤنج کے سارے پردے گرا

کر دیواروں میں نسب سارے ہیٹر آن کر دیے تھے دیکھتے ہی

دیکھتے پورے لاؤنج میں گرمائش بھرتی گئی اتنی کہ صرف ایک

شال سے سبکا گزارا ہو رہا تھا پامیر پچھلے چار دنوں سے گھن

چکر بنا کبھی ہوسپٹل سمبھالتا کبھی دارلامان کے کام سمبھالتا

مہینے کی شروعات تھی جتنی ڈونیشن انکو کرنی تھی وہ ساری

پامیر نے سمبھالی تھی آج وہ گھر ہی رکا تھا

آئرہ بیٹھی ان تینوں کے بیچ بظاہر مسکرا رہی تھی لیکن دل

جیسے بے چین تھا برلاس نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی

نہ اس سے پوچھا وہ کہاں تھی کتنی تکلیف میں تھی نہ اپنے
جھوٹ پر کوئی ندامت ظاہر کی یہ سارے سوال اسے عجیب سی
کشمکش میں مبتلا کر رہے تھے لیکن ایک چیز جو وہ دیکھ دیکھ
کر خوش ہو رہی تھی وہ تھی زمل فہد اتنا خوش دیکھ آئرہ
اندر ہی اندر جیسے پر سکون سی ہو رہی تھی صحیح وقت پر
زمل کا مل جانا برلاس کے جھوٹ کا اثر بہت حد تک کم کر گیا تھا
اگر وہ لوگ دھشت گرد تھے بھی تو کم از کم ظالم نہیں تھے
خاص طور پر اپنی بیویوں کیلئے انکے گھر کی عورتوں کے ٹھاٹھ
ہی بتا رہے تھے کہ وہ لوگ کتنے عیش سے رہ رہی تھیں لیکن ابھی
بھی بہت سے راز اس پر افشاں ہونے باقی تھے
آپ کو ایک چیز دکھاؤں۔۔۔؟ زمل گم سم سی بیٹھی آئرہ کا کندھا
ہلاتی چہک کر بولی اس نے مسکرا کر سر دھیرے سے اثبات میں

ہلایا جب زمل اٹھ کر اپنے بچوں کا کاٹ گھسیٹتی اس تک لائی
آئرہ نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی جب زمل نے زامل کو
نکال کر آئرہ کے آگے کرتے اسکی گود میں دیا اور خود اپنی پھول
سی روئی جیسی گڑیا کو باہر نکالا دونوں ہی اپنی مٹر مٹر سی
چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھولے دیکھ رہے تھے انھیں دیکھ آئرہ
ایک دم ٹھٹھکی اور بے یقینی سے زمل کو دیکھا جو شرارت سے مسکراتی
اپنی ہنسی دبا رہی تھی
یہ۔۔۔؟ یہ ک۔۔۔ کس کے۔۔بب۔۔۔بچے۔۔۔"آہ وہ چاہ کر بھی
سیدھا
یہ نہیں کہہ پائی کہ یہ تمہارے بچے ہیں کیونکہ زمل آج بھی
ویسی ہی چھوئی موئی سی گڑیا تھی لیکن اسکی خوبصورتی
مزید نکھر گئی تھی آخر کو پلکوں پر بٹھانے والا شوہر ملا تھا

کیسے نہ اسکی محبت کا رنگ چڑھتا

میرے۔۔۔"زمل نے چہک کر بتایا جسم میں جیسے گدگدی سی ہو رہی تھی آج وہ اتنی زیادہ خوش تھی کہ لفظوں میں بیاں کر پانا مشکل ہو رہا تھا اسکے "میرے" لفظ پر آئرہ نے تیزی سے گردن موڑ کر دونوں روئی جیسے گالوں والے گولو مولو سے بچوں کو دیکھا وہ اب تک یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی وہ چھوٹی سی لڑکی اتنے خوبصورت دو چھوٹے چھوٹے سے بچوں کی ماں بن چکی تھی

زامل۔۔۔زالے۔۔۔"چہک کر دونوں کے نام بتائے جب اسی وقت میر

بخش اندر آتا سر جھکا کر کھڑا ہو گیا

بی بی سائیں۔۔۔ برلاس سائیں نے بچوں کو منگوایا ہے۔۔۔"وہ سر

جھکائے مؤدب انداز میں مخاطب ہوا برلاس کے نام پر آئرہ کا دل

زور سے دھڑکا تھا

اوکے۔۔۔لے جائیں۔۔۔"زمل نے دونوں کو اچھے سے کمبل میں

لپیٹ

کر اسکی گود میں تھما دیا وہ بھی دونوں کو پیار کرتے باہر لے

گیا

آپ ریسٹ کرنا چاہتی ہیں۔۔۔؟اسکی طبعیت بوجھل محسوس

کرتے خود ہی بول پڑی آئرہ نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا

ہاں اس کمرے میں لے جاؤ شام تک ریسٹ کر لے پھر چائے پارٹی

کریں گے۔۔۔"کومل نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا جسے دیکھ

زمل نے فورا سے مڑتے اسے گھور کر دیکھا لیکن اب کیا وہ اسے

لئے اسی کمرے میں چلی گئی اور چھوڑتے واپس آ گئی

برلاس ہمیں جان سے مار دے گا۔۔۔" واپس آتے دھیمی سی سرگوشی کی

اونہہ۔۔۔کچھ نہیں ہوتا وہ تو بچہ ہے غلط کر رہا ہے اپنے ساتھ بھی اور اس بیچاری کے ساتھ بھی ہمیں ہی انکو سیدھی ٹریک پر لانا پڑے گا۔۔۔" بولتے ایک بادام اٹھا کر منہ میں ڈالتے چبایا

ان دنوں اسکے اتنے موڈ سوئنگس ہو رہے تھے کبھی مستی کے موڈ میں آجاتی کبھی حد سے زیادہ سنجیدہ ہو جاتی اور تو اور اسکی سانولی رنگت بھی نکھر رہی تھی یہ ہونے والے بچے کی وجہ سے تبدیلی تھی جو اسکے وجود میں ہو رہی تھیں

ویسے تمہارا یہ جل ککڑ شوہر کب سے رشتے والی آنٹی بن گیا اس عثمان کیلئے کسے پسند کر لیا اس نے۔۔۔" وہ عثمان کو جانتی تھی جتنی اسکی انکے ساتھ دوستی تھی اس تھوڑی کم اسکے

ساتھ بھی سلام دعا تھی

" پتہ نہیں۔۔۔اگر آئرہ کا سوچتے ہوئے ناں میں قتل کر دونگی انکا
زمل جل کڑھ کر بولتی خود بھی ٹانگیں سمیٹ کر اسکے ساتھ
بادام کھانے لگی مشی بیٹھی انکی باتیں سن بھی رہی تھی اور
نہیں بھی کچھ حد تک دھیان اپنے موبائل کی سکرین پر بھی تھا
جہاں انکے نامدار شوہر کی رومانس سے بھرپور باتیں پڑھ پڑھ
کر وہ وہی بیٹھی بلش کر رہی تھی

وہ زنجیروں میں جکڑے نیم بے ہوشی کی حالت میں کرسی پر
بیٹھا جھول رہا تھا لبوں پر ایک ہی جملہ تھا "میری بہن کو
چھوڑ دو" یہ جملہ وہ اب تک ہزار بار بڑبڑا چکا تھا پورا بدن
جیسے ٹوٹ چکا تھا پچھلی رات ہی یاقوت نے بیلٹ سے اسکی

اچھی خاصی ٹیوننگ کرتے اسکی چیخیں بلند کروائی تھی تکلیف
اس حد تک تھی کہ وہ موت کی بھیک مانگ رہا تھا لیکن پچھلے
دنوں میں اسے صرف اذیت دی جارہی تھی ایک برسوں کے پیاسے
کے پاس پانی کا کنواں لاکر اسے مزید تڑپایا جارہا تھا آج نوفل
رحم خانزادہ اپنی موت کیلئے ویسے تڑپ رہا تھا پل پل اسے اپنے
گناہوں کا اندازہ ہورہا تھا اپنے اس وقت کو رو رہا تھا جب اس
نے پاشا بے کی بیوی کو کڈنیپ کرنے کا سوچا اسے تھپڑ مارا آج
اندازہ ہورہا تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی تھی اسکا دل کیا وقت
پیچھے لے جائیں اپنا وہ ہاتھ کاٹ کر پھینک دے جس سے اس نے
زمل کو تکلیف پہنچائی تھی لیکن اب کیا ہم غلطی کرتے وقت یہ
کیوں نہیں سوچتے کہ ہر غلطی ہر گناہ کی سزا مقرر ہے پھر
چاہے وہ دنیا میں رہتے اس درندے کی صورت میں ملے ایک درد

ناک سزا جس میں انسان پل پل موت کی دعا مانگے لیکن جتنی
دعا مانگے زندگی اتنی ہی اور لمبی ہو جائے وہ کرسی پر بے حال
سا پڑا اپنے ماضی کے گناہوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کسی
کے غرانے کی آواز آئی یہ بھیانک غراہٹ پر نوفل نے سر اٹھاتے
اپنے سامنے دیکھا پوری کال کوٹھڑی میں صرف اسکے سر پر ایک
سفید بلب لٹک رہا تھا باقی چاروں جانب گھپ اندھیرا تھا ایسے
میں اتنی بھیانک آواز میں غراتا ہوا کون آ رہا تھا یہ سمجھ پانا
نوفل کیلئے مشکل ہو رہا تھا
تھوڑی ہی دیر میں یہ غراہٹ اسکے قریب آتی گئی تھوڑی سی
روشنی میں اسے کسی جانور کے اگلے دو پیر نظر آئے تھے نوفل
کی نظر ان پر پڑتی اوپر اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑے
بھورے بالوں والا شیر اسکے سامنے نمودار ہوا تھا اسے دیکھ

نوفل راحم خانزادہ کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ
گیا تھا رنگ ایسے سفید پڑا تھا مانو کسی نے چہرے پر سفید
پینٹ کر دیا ہو اس شیر کی گردن میں ایک بھاری بھرکم زنجیر
بندھی ہوئی تھی جسکا سرا پکڑے پیچھے سے ایک اور بیسٹ
نمودار ہوا تھا جسے دیکھ نوفل کی سانس ہی بند ہو گئی دو دو
خون خوار جانوروں کو دیکھ پل میں اسکا بدن پسینے سے
شرابور ہونے لگا تھا وہ شیر جن خون آشام نظروں سے نوفل کو
دیکھ رہا تھا صرف زنجیر اسکے مالک کے ہاتھ سے چھوٹنے کی
دیری تھی کہ وہ نوفل راحم خانزادہ کی ہڈیاں تک نہ چھوڑتا ایک
لمحے میں اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا لیکن یہ سزا بھی کم تھی
ایک بیسٹ کی بیوی کو ستانے والے کیلئے
پیچھے سے یاقوت اسکے لئے ایک کرسی آگے لایا جس پر بیٹھتے

پاشا نے ٹانگ پر ٹانگ دھری اور عین اسکے مقابل بیٹھا آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے سفاک تاثر چہرے پر لئے

تت۔۔۔تم۔۔۔تم۔۔مم۔۔۔میری بہن۔۔۔۔کو چھ۔۔۔چھوڑ دو ۔۔۔"اس

کی وہی رٹ پھر سے سٹارٹ ہو گئی تھی پاشا نے تعجب سے اسے دیکھا

کیوں۔۔۔مکافات برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔؟اسکی بات پر نوفل کی روح تک کانپ اٹھی اسے آج اندازہ ہو رہا تھا مرد کے کئے گئے زنا کی سزا اسے اپنے ہی گھر میں کیسے ملتی ہے وہ سر جھکائے

پھوٹ پھوٹ کر رو دیا

ایک معصوم بچی کے ساتھ زنا کرتے وقت اپنی بہن کا ایک بار بھی خیال نہیں آیا تھا۔۔۔؟آہ الفاظ تھے کہ چابک سیدھا نوفل

کے لرزتے دل پر برسے تھے اگر یہ خیال آجائے تو کیوں آج زنا کا
گناہ عام ہو ہر مرد جو مرد ہوتے ہی نہیں نامرد کہیں کے یہ سوچ
کر اس کبیرہ گناہ سے بچ جائیں جس کی معافی بھی خدا دے دے
تو جنت میں پھر بھی اپنے دیدار سے محروم رکھے کیا یہ سزا کم
ہے؟
یاقوت۔۔۔" پاشا کی آواز پر یاقوت نے ایک لوہا کاٹنے والی پاور فل
سیزر اسکے ہاتھ میں پکڑائی جسے دیکھ نوفل کے چہرے کا رنگ
ایک بار پھر اڑا تھا
لیکن کچھ گناہوں کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے میری صورت
میں۔۔۔" سفاکیت بھرے سرد لہجے میں بولتے اس نے زنجیروں
میں جکڑے نوفل کے ہاتھ کو تھاما وہ بری طرح سے لرزتا ہوا
اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہا تھا جب اسکے دیکھتے ہی

دیکھتے اسکے ہاتھ کی ایک انگلی کٹتے اسکی دل خراش چیخ
پورے کمرے میں گونجی تھی اسکی چیخ پر پیچھے کھڑا شیرو
اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ روح کھینچ لینے والے درد میں بھی
نوفل کا منہ بند ہو چکا تھا خون کا ایک فوارہ نکلتا سیدھا پاشا
کی شرٹ پر گرا تھا آنسوؤں کا سیلاب نوفل کی آنکھوں سے بہنے
لگا تھا درد حد سے سوا تھا مانو کوئی اسے جلتی بھٹی پر کھڑا
کر کر چھوڑ گیا ہو
اسکی انگلی پاشا نے پیچھے اچھالی جسے شیرو ایک ہی جست
میں اچھل کر منہ میں لے گیا آہ یہ منظر قیامت تھا اسے دیکھ
نازک دل والوں کا دل پھٹ جائے لیکن یہ درندے پتھر دل مشہور
تھے ان میں احساس نامی چیز نہیں تھی
زمل فہد کے ساتھ جو کیا یہ اسکی سزا۔۔۔۔"وہ سرد برفیلے لہجے

میں بولتا دوسری انگلی پر یہی عمل دہرا گیا نوفل سر جھکائے
زوررررسے آنکھیں مینچتا یہ جان لیوا درد برداشت کرنے لگا لیکن
درد۔۔۔درد۔۔۔درد۔۔۔۔اسکی جان ریزہ ریزہ کر کر نکال رہا تھا اسکا
درد لفظوں میں بیاں کرنے کے قابل نہیں تھا اس شیر کا خوف
اسے درد سے چلانے بھی نہیں دے رہا تھا جو مزے سے اسکے
ٹکڑے کھا رہا تھا یا قوت نے بہت سے لوگوں کو موت کے گھاٹ
اتارا تھا اسکا طریقہ منہ میں بندوق رکھ کر ساری میگزین اس
کے منہ میں خالی کرنے کا تھا لیکن ایسے ٹکڑے ٹکڑے صرف یہی
بیسٹ کرتا تھا جو انسانی روپ میں کسی خون خوار جانور سے
کم نہیں تھا صحیح اسے بیسٹ کا نام دیا گیا تھا
"اسکی پٹی نہیں ہو گی آج۔۔۔اسی درد میں یہ پل پل مرے گا۔۔۔
سرد برفیلے لہجے میں بولتا وہ اٹھ کھڑا ہوا اسی کہ ساتھ نوفل

نے تڑپ کر اسے دیکھا

خ۔۔۔خدا کے۔۔۔لئے ممم۔۔۔مجھے ایک۔۔۔ہی بب۔۔۔بار مار دو

۔۔۔"وہ

اب اپنی موت خود مانگ رہا تھا پل پل مرنے سے اچھا تھا ایک بار

ہی مر جاتا اسکی بات پر وہ بیسٹ ایک دم مڑتا اسے خون خوار

نظروں سے دیکھتا اسکی گردن ایک ہی جست میں دبوچ گیا

مارونگا۔۔۔بہت جلد پہلے۔۔۔زمل فہد کو دینے والی تکلیف کی

سزا کاٹ لو۔۔۔پھر۔۔۔زیحال خان آفندی کی بیوی کو ہاتھ لگانے

پر جو بدتر موت میں تمہیں دونگا اس پر تمہاری روح تک کانپ

اٹھے گی خود اپنے ہاتھوں سے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کر اپنے

شیر وکو کھلاؤں گا آخر کو تمہاری بہن کو ڈھونڈ نکالنے پر اسکا

بھی کچھ انعام بنتا ہے۔۔۔"وہ قہر آلود لہجے میں سیدھا اسکے منہ

پر جھکا خون آشام انداز میں غرایا تھا اس میں اور پیچھے
کھڑے اس منوں بھاری شیر میں رتی برابر فرق بھی نہ تھا دونوں
ہی اپنے دشمن کو دور سے بھی اپنے قہر سے مار دیتے تھے نوفل
کی روح جہاں اسکی باتوں پر قبض ہوئی تھی وہی اسکی
آخری بات پر اسے ایک جانب سے جیسے زندگی سی مل گئی تھی
اسکی گردن ایک جھٹکے میں چھوڑتے وہ جیسے ہی مڑا نوفل
کے الفاظ اسکے قدم ایک بار پھر وہی زنجیر کر گئے
مجھے۔۔۔ مم۔۔۔مار بھی دو تو۔۔تت۔۔۔ تمہارا دشمن پھر بھی۔۔۔
زندہ رہے گا۔۔۔اور وہ۔۔۔ مم۔۔۔میری طرح تمہاری بیوی کی۔۔ع
عزت کا نہیں۔۔۔ا۔۔۔اسکے خون کا پیاسا ہے۔۔۔"اسکی بات پر پاشا
ایڑھی کے بل اسکی طرف گھوما تھا اور خون خوار نظروں سے
اسے دیکھا تھا

کون ہے وہ۔۔۔؟ سرد برفیلے لہجے میں استفسار یہ پوچھا جب
نوفل پاگلوں کی طرح ہنسنا شروع ہوا اور ہنستا ہی گیا اسے
یوں ہنستے دیکھ یاقوت نے پیچھے سے اپنی بندوق اسکی گردن
پر دے ماری جس سے اسکے ہنسنے میں تھوڑی کمی آئی لیکن پھر
بھی وہ شیطانی ہنسی ہنستا رہا
ڈھونڈتا رہ۔۔۔"آہ اسے اب اپنی بہن کا ڈر بھی نہیں تھا وہ صحیح
سلامت تھی اب موت کبھی بھی آئے اسے فرق نہیں پڑنے والا تھا
اسے جب بھی موقع ملے گا وہ۔۔۔ تیری بیوی کو۔۔۔ سیدھا موت
کے گھاٹ اتار دے گا۔۔۔"اسکے لہجے میں کچھ تھا کہ وہ بیسٹ
ایک پل کو وہی تھم گیا اور ہاتھ کی مٹھی پوری قوت سے
بھینچتے ایک زوردار گھونسہ اسکے جبڑے پر دے مارا جس کے
لگتے نوفل کے منہ سے خون کی فوار نکلی تھی اسکا کالر دبوچتے

اپنے مقابل کرتے اسکے چہرے پر جھکا
تجھے اب تب تک اذیت کی موت مارونگا جب تک اس خبیث کا
نام نہیں بتادیتا۔۔۔اسکے بتانے تک تو روز پل پل اپنی موت مجھ
سے مانگے گا۔۔۔"اسکی بات پر نوفل کی ہنسی تھمی
ن۔۔۔ نہیں تو مجھے۔۔ابھی مار۔۔۔دے۔۔۔آمار۔۔۔میں نے تیری
بیوی
کے ساتھ۔۔۔ تجھ سے پہلے۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا
پاشا کے پیچھے ہٹتے یاقوت نے اپنا بیلٹ نکالا اور دے دھڑا دھڑ
اسکے وجود پر برس پڑا پورے کمرے میں ایک بار پھر نوفل کی
دل خراش چیخیں بلند ہوئی تھیں پاشا کے باہر نکلتے شیرو بھی
اپنے گلے میں بندھی زنجیر کو گھسیٹتے اسکے پیچھے پیچھے نکل
آیا پیچھے یاقوت کتنی ہی دیر درندوں کی طرح اسے مارتا خون

سے لت پت کر گیا

برلاس کے اندر آئرہ کو دیکھ بہت سی تکلیفوں نے سر اٹھایا تھا
جنہیں کم کرنے کیلئے وہ کتنی ہی دیر زامل اور زالے کے ساتھ لگا
کھیلتا رہا لیکن ذہن میں بار بار زیحال کی نظریں آئرہ پر دیکھ
اسکے دل کو کچھ ہو رہا تھا لیکن اسے کیوں تکلیف ہو رہی تھی
اگر وہ آئرہ کی شادی عثمان سے کرنا چاہتا تھا
وہ اپنی ہی سوچوں میں الجھا ہوا تھا جب زامل کے گرررر گررر
کی آواز آئی وہ خود سے کھیلتا اپنی ہی نہ سمجھ آنے والی بولی
میں نجانے کیا بول رہا تھا زالے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں کو آپس
میں ملائے اپنے برلاس چاچو کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی دونوں
کو اس نے اپنے جیکٹ میں چھپا کر بیلٹ سے کس کر سینے سے

لپیٹا ہوا تھا باہر کی جان لیوا سردی چاہ کر بھی ان ننھی سی
جانوں کو کچھ نہیں کر سکتی تھی
اسکی زندگی آئرہ کے بغیر حسین تھی اور وجہ اسکے سینے سے
لپٹی ہوئی تھیں اس نے دونوں کے روئی سے گال چومے
میرے کیوٹٹٹٹ۔۔۔۔سے بچے۔۔۔" جھنجھلاتے دونوں کو مزید خود
میں بھینچا جس سے زامل کی گرررر گررر بند ہوتی سپیکر چالو
ہو گیا وہ آج بھی اپنے چاچو کی تشنگی برداشت نہیں کرتا تھا
وہ منہ پھاڑ کر روتے ہوئے احتجاج کرنے لگا جس پر برلاس کی
ہنسی چھوٹی زندگی سے بھرپور قہقہہ کتنے دن بعد ان وادیوں
نے سنا تھا وہ بھی جیسے اپنے چھوٹے شاہ کے قہقہوں کو عادی
ہو گئی تھیں انکے بغیر تو ہر جانب جیسے ایک فسوں خیزی سی
چھا چکی تھی وہ دونوں کو لئے اندر آیا سامنے ہی لاؤنج میں

زمل میڈ کو دونوں بچوں کے چھوٹے چھوٹے گلوز پکڑا رہی تھی
شاید دھونے کیلئے انکے کپڑے ابھی لانڈری کیلئے نہیں جاتے تھے
کیونکہ مسسز زیحال کا کہنا تھا کہ وہ بڑے کپڑوں میں گم ہو
جائیں گے یہ تھا بھی ایک ایک انچ کے چھوٹے چھوٹے کیوٹ سے
گلوز جو لایا بھی انکا شاہ چاچو تھا وہ کیسے گم کر دیتی
یہ لو بھوک لگی ہے انکو۔۔۔"اپنے جیکٹ کی زپ کھولتے دونوں
کو باہر نکالا جب انکو اسکی جیکٹ میں گھسے دیکھ زمل کی
ہنسی چھوٹی اسے ہنستے دیکھ برلاس دھیمی سی مسکراہٹ
مسکراتا بچے اسے تھما کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا زمل وہی
کھڑی اسے جاتے دیکھتی رہی تھوڑی دیر تک ہونے والے بلاسٹ
کی گنتی وہ خود ہی شروع کر چکی تھی
برلاس نے جیسے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے کا منظر

دیکھ اسکے قدموں کے ساتھ سانس تک رک گئی

وہ بنا پلک جھپکائے سانس روکے کھڑا سامنے ٹکٹکی باندھے دیکھ
رہا تھا جب آئرہ بیڈ پر بیٹھی اسکی جانب پیٹھ موڑے اپنے زخم
سے رستا خون صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی جس نے بہہ
بہہ کر اسکا لباس تک خون آلود کر دیا تھا وہ کتنا گہرا زخم تھا
یہ نہیں دکھ رہا تھا لیکن اس سے نکلتے خون میں رنگی بیڈ پر
پڑی کاٹن نظر آ رہی تھی اسے اس حال میں دیکھ برلاس کے دل
کی دھڑکنیں مدھم ہوئی تھیں اسے نظریں پھیرنی چاہئے تھیں
لیکن وہ نہیں پھیر پایا اسکی لودیتی نظریں آئرہ کی نازک کمر

سے آج ہٹنے سے انکاری تھیں لیکن تب ہی لفظوں کی بازگشت
ایک بار پھر کانوں میں گونجی "وہ اس بے کمینے کی بہن ہے اس
کی ہم شکل" لفظوں نے اسے ایک دم جھٹکا لگوایا تھا جب اسکے
قدموں کی آواز پر آئرہ بدک کر بیڈ سے اٹھی اسے سامنے دیکھ
وہ ایک دم گھبرا سی گئی شرٹ ہاتھ سے چھوٹتی خود ہی نیچے
ڈھلک گئی وہ ڈر جانے کے باعث اب بری طرح سے کانپ رہی تھی
برلاس نظریں چراتا آگے آیا اور جیکٹ نکال کر سائیڈ کاؤچ پر
پھینکتے بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ کر جوتوں کے تسمے کھولنے
لگا

آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔۔یہاں؟؟؟اسے یہاں اتنے ٹھاٹھ سے
بیٹھتے دیکھ وہ
مزید گھبرانے لگی

پہلی بات یہ گھر میرا ہے اور دوسری بات آپ کھڑی بھی اس وقت میرے کمرے میں ہیں۔۔۔" وہ بنا مڑے روکھے سے لہجے میں بولا جب آئرہ اسکا طرز مخاطب دیکھ بری طرح سے ٹھٹھکی لیکن اس سے زیادہ شرمندگی اسکے کمرے میں ہونے پر ہو رہی تھی اسے تو لگا تھا کہ اسے کوئی گیسٹ روم دیا گیا ہے لیکن وہ تو اس دشمن جان کے کمرے میں اسکے بیڈ پر بیٹھی تھی جہاں وہ سوتا تھا۔۔۔؟؟؟افف یہ عاشقوں کے دل چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جانے والے آئرہ نے جلدی سے وہ ساری کاٹن اٹھا کر ڈسٹبن میں پھینکی اور فرسٹ ایڈ باکس بند کرنے سامنے ٹیبل پر ہی رکھ دیا جہاں سے اٹھایا تھا

بیک پر کیا ہوا ہے۔۔۔؟ بنا مڑے پھر سرد لہجے میں پوچھا ساتھ اپنی گھڑی اتارنے لگا

چج۔۔۔چوٹ لگی۔۔۔ تھی۔۔۔"آہ وہ خود نہیں جانتی تھی یہ چوٹ
اس کے لئے ناسور بن رہی تھی اسے تو بس درد محسوس ہوتا تھا
نظر کب آتی تھی اس زخم کو بھرنے کیلئے اسے خصوصی توجہ
کی ضرورت تھی جو یا تو کوئی ڈاکٹر دے سکتا تھا یا کوئی اپنا
بہت قریبی اور قریبی تو اب سامنے بیٹھا وہ دشمن جان تھا لیکن
ابھی انکے بیچ کوئی ایسا جائز رشتہ نہیں تھا کہ وہ اسے ہاتھ
بھی لگا پاتا
اپنا خیال رکھا کرو۔۔۔"انداز وہی روکھا سا تھا لیکن اسکے الفاظ
ہی جیسے آئرہ کا آدھا درد ختم کر گئے تھے افف جب وہ خود
ہاتھ لگاتا تو کہاں بچنا تھا اس گہرے زخم نے اسکے یار کا لمس
اس سے زیادہ طاقتور تھا آئرہ خود کو اسکے کمرے میں بے چین
سی محسوس کرتے باہر نکل آئی بنا کسی رشتے کے اسکے اتنے

قریب ہونا شیطان ہزار وسوسے دل میں ڈال رہا تھا

اپنا خیال رکھو۔۔۔کیونکہ تمہیں درد دینے کا حق اب صرف برلاس

شاہ کا ہے۔۔۔"اسکے سرد برفیلے لہجے میں ایسا کچھ تھا جس

سے اس وقت خوف کھایا جا سکتا تھا

باہر آتے اس نے یہاں وہاں دیکھا لاؤنج پورا خالی تھا سردی کی

وجہ سے سب جلدی اپنے کمروں میں چلے گئے تھے وہ قدم قدم

چلتی آگے آئی کسی کو نہ پا کر وہ مزید بے چین سی ہوتی وہی

صوفے پر بیٹھ گئی شال بھی برلاس کے کمرے میں بھول آئی تھی

صرف ریشمی دوپٹے میں اسکا نازک بدن سردی میں برف بن رہا

تھا اوپر سے یہ ٹھٹھرتی سردی سیدھا اسکی شرٹ کے نیچے

چھپے زخم پر وار کر رہی تھی وہ بیٹھی ہاتھوں کو آپس میں

رگڑتی سردی کی شدّت کو کم کرنے ہی کوشش کر ہی رہی تھی

جب باہر سے یاقوت اور زیحال آتے دکھائی دیے دونوں ہی باتیں کرتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئے تھے سامنے بیٹھی آئرہ کو دیکھ دونوں کے قدم اپنی اپنی جگہ زنجیر ہوئے انہیں دیکھ آئرہ ایک جھٹکے میں اٹھی

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔" یاقوت نے پوچھا تھا اسی پل مشی بھی کمرے سے باہر نکلی تھی

وہ۔۔۔میں۔۔۔" آئرہ سے ٹھٹھرتی سردی میں بات کر پانا بھی محال ہو رہا تھا

مشی۔۔۔؟اب یاقوت کی سوالیہ نظریں اپنی بیوی پر تھیں جو خود کے آئرہ سے غافل ہونے پر خاصی شرمندہ ہو رہی تھی

وہ۔۔۔ گیسٹ روم۔۔۔ریڈی نہیں تھا۔۔۔اس لئے۔۔۔آئرہ کو

۔۔بب۔۔

۔برلاس کا کمرہ دیا تھا۔۔۔"اس نے نظریں چراتے کہا جب اسکی
بات پر زیحال اور یاقوت دونوں کو اچھو لگا
باقی کمرے ختم ہو گئے۔۔۔؟زیحال کے سپاٹ انداز پر مشی
مزید گھبرا گئی
" اسے میرے کمرے میں چھوڑ آؤ صبح ہوتے میں لاہور چھوڑ آؤنگا
زیحال کے کہتے مشی فورا آئرہ کو بازو سے تھامے زمل کے کمرے
میں لے گئی زیحال وہی صوفے پر بیٹھتا میر بخش کو آواز دینے
لگا یاقوت بھی اسی کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا جب زیحال نے
اسے نظریں ترچھی کر کر دیکھا ساتھ یاقوت نے ایک آئی برو
" اچکائی جیسے پوچھ رہا ہو "کیا ہوا
تمہاری بیوی اس کمرے میں ہے۔۔۔"کہتے ساتھ اشارہ بھی کیا
ایک یہاں موجود ہے اسکو بھی ٹائم دینا چاہئے۔۔۔"وہ بھی آگے

سے ڈھیٹ بنتا وہی صوفے پر ٹانگیں سیدھی کرتا زیحال کی
گود میں سر رکھ گیا تب ہی میر بخش بھی آگیا
یہ لاؤنج کے ہیٹر آن کیوں نہیں ہیں۔۔۔؟ آئرہ کو سردی میں
ٹھٹھرتے دیکھ اسے غصّہ آیا تھا جو سسٹم یہاں موجود تھا اس
میں بغیر شال کے بھی اتنی سردی نہ لگتی لیکن آئرہ کو اس
ٹیمپریچر کی عادت نہیں تھی تب ہی اسکی قلفی جم رہی تھی
معذرت سائیں میں نے تمام ہیٹرز آن کئے تھے پھر بھی میں دیکھ
لیتا ہوں۔۔۔" وہ مؤدب انداز میں سر خم کرتا دیکھنے چلا گیا
یہ عثمان کب آئے گا۔۔۔؟ سوال پوچھتے ساتھ ہی زیحال کا ایک
ہاتھ اپنے سر پر رکھا جو اشارہ تھا کہ مالش کر دیں
دو تین دن تک آجائے گا۔۔۔" جواب دیتے وہ ساتھ ساتھ اسکے
سر کی مالش کرتے خود بھی پیچھے صوفے پر سر ٹکا گیا

زمل آئرہ کو دیکھ بے حد خوش تھی وہ بچوں کو ٹھنڈ کی وجہ
سے کمرے میں جلدی لے آئی تھی تب ہی آئرہ کا خیال ذہن سے
نکل گیا تھا لیکن اب اسے اپنے سامنے دیکھ وہ بے حد خوش تھی

بہت پیارے ہیں تمہارے بچے مجھے تو یقین نہیں آرہا تم ماما
بن گئی ہو۔۔۔" وہ اب بھی بے یقین تھی لیکن بے حد خوش تھی
زالے کو گود میں لئے کبھی ایک گال چومتی کبھی دوسرا زامل
تو ہاتھ لگانے پر ہی منہ پھاڑ رہا تھا

یہ ایسا ہی ہے صرف برلاس کے پاس خوش رہتا ہے جو کہ اسے
سکون سے رہنے بھی نہیں دیتا۔۔۔" آہ ان چاچا بھتیجے کی
بونڈنگ جس کے ابھی سے چرچے ہونے لگے تھے برلاس کے نام
پر آئرہ کا دل زور سے دھڑکا مطلب ابھی یہ بچے اسی کے پاس

سے آئے تھے تو اس نے انکو چوما بھی ہو گا یہی سوچتے آئرہ نے
زالے کے دونوں گال چومتے آنکھیں بند کر کر برلاس کا لمس
محسوس کیا اسکے سینے سے لگنے کے باعث دونوں سے برلاس کی
کلون کی خوشبو بھی آئرہ کو محسوس ہو رہی تھی بھلا جتنی
بار بھی وہ اسکے سینے سے لگی تھی یہی خوشبو تو اس میں
بھی رچ بس جاتی تھی

کتنی ہی دیر دونوں بیٹھی باتیں کرتی رہی اتنی ساری بچپن کی
یادیں تھیں وہ وقت بھی حسین تھا لیکن اس سے زیادہ یہ وقت
زمل کیلئے زیادہ حسین تھا تب وہ روئی کا گڈا تھا اب اصلی
روئی جیسے گڈا گڈی اس کے پاس تھے جو اس سے زیادہ
خوبصورت تھے

تمہیں پتہ ہے نوفل بھائی نے تمہیں بہت ڈھونڈا اب بھی وہ تمہیں

ڈھونڈتے ہیں۔۔۔"اسکے منہ سے اس شیطان کا نام سنتے زمل
کے چہرے ہی مسکراہٹ پل بھر کو معدوم ہوئی
ماما سے بھی جھگڑتے تھے۔۔۔کہ تم ملو گی تو تم سے شادی
کریں گے لیکن انہیں کیا پتہ تمہیں تو پہلے سے کسی پرستان کا
شہزادہ مل چکا ہے۔۔۔" نظروں کے سامنے زیحال خان آفندی کا
خوبصورت عکس لہرایا"جو تمہیں بھی ملکہ کی طرح رکھ رہا
ہے"زمل کا رہن سہن نظر آیا اسکے ٹھاٹھ گلے اور کانوں میں پہنے
ڈائمنڈ کے آویزے۔اسکے سامنے ملازموں کا جھکنا وہ کیا تھی
شاید ایک کنیز بھی نہیں اس سے بھی بدتر اور آج وہ ایک
سلطنت کے تخت پر بیٹھی ملکہ تھی جس کے سامنے اس
سلطنت کا شہزادہ تک جھکتا تھا صحیح کہتے ہیں کس کے
بخت میں کیا لکھا ہو کسے پتہ

" یہ تو سو گیا لیکن آج یہ نہیں سو رہی آپ اسے پسند آ گئی ہیں زالے جو اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ٹکر ٹکر آئرہ کو دیکھ رہی تھی اسے دیکھ ہنستی ہوئی بولی مقصد صرف بات گھمانا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ ایک بہن کو اس کے بھائی سے بد ظن کرے بہنوں کا ایک مان ہوتا ہے بھائیوں پر اور آئرہ خانزادہ کا وہ مان ٹوٹ چکا تھا بس تکلیف ملنی باقی تھی

واؤ اس پیاری شی ڈول کو خالہ پسند آئی ہیں ہاں۔۔۔" وہ زالے کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر ہوا میں لہراتے بولی اپنی عادت کے مطابق زالے اپنی چھوٹی چھوٹی سی ٹانگیں سمیٹ کر مزید چھوٹی سی ہو گئی صرف ایک بالش جتنی یہ دیکھ آئرہ کی ہنسی چھوٹی تھی

آئرہ آج زمل کی جگہ پر سوئی تھی اور زمل اپنے ہبی جان کی

جگہ پر بچے دونوں بیچ میں ہی سوئے تھے البتہ زامل نے اس
رات بہت تنگ کیا تھا شاید اسے اپنے باپ کی عادت ہو چکی تھی

یہ صبح بھی باقی دنوں سے کم نہ تھی لیکن برف باری میں کچھ
حد تک کمی آچکی تھی جتنی برف باری پچھلے دو تین دن ہوئی
تھی ان میں کشمیر کے پہاڑ اور درخت پوری طرح سے سفیدی کا
لبادہ اوڑھ چکے تھے لیکن یہ منظر ہریالی سے کئی زیادہ
خوبصورت اور دلکش لگ رہا تھا اتنا کہ انسانی روح یہاں آکر ہر
طرح کے ڈپریشن سے پاک ہو جائے اور صرف اپنے رب کی قدرت
میں مگن ہو جائے زیحال صبح ہوتے آئرہ کو لے کر لاہور کیلئے
نکل گیا تھا زمل نے کہا بھی تھا برلاس چھوڑ آئے گا تینوں بہنوں
کی کوشش تھی ان دونوں کو قریب کرنے کی لیکن زیحال اسے

منع کرتے خود آیا تھا شاید اسکا بھی کوئی حساب باقی تھا لاہور
میں
اپنے سامنے آئرہ کو دیکھ راحم صاحب کی جان میں جیسے جان
آئی تھی اپنے باپ کو بستر مرگ پر دیکھ آئرہ کا دل دہل کر رہ
گیا تھا وہ تڑپ کر بھاگتی ہوئی اپنے باپ کے سینے میں منہ دیتی
تڑپ کر رو دی کسی بھی بیٹی کیلئے یہ وقت مشکل ہو سکتا ہے
اپنے صحیح سلامت باپ کو یوں اچانک موت کے اتنے قریب
دیکھنا دل کٹ کر رہ جاتا ہے ایسے وقت پر وہ پچھلے دنوں ملی
اذیت یاد کرتی انکے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی
بابا۔۔۔یہ۔۔۔یہ آپ نے۔۔۔کیا حال بنا لیا اپنا۔۔۔"روتے ہوئے
ہچکیاں
لیتی اپنے باپ کے چہرے پر ہاتھ رکھتی پوچھنے لگی جسے وہ

اپنے گال سے ہٹا کر لبوں سے لگا گئے

میری جان تمہارے بغیر تمہارے باپ کا یہی حال ہوتا ہے تم اب
کہیں نہ جانا نہیں جاؤ گی ناں۔۔۔" وہ جیسے تائید مانگ رہے تھے
آئرہ تڑپ کر سر نفی میں ہلا گئی وہ کچھ ہی دنوں میں اپنی
عمر سے زیادہ ضعیف لگنے لگے تھے
ندرت بیگم زیحال کا شکریہ ادا کرتے نہیں تھک رہی تھیں لیکن
انکی آج بھی یہی رٹ تھی وہ ہاتھ جوڑے اپنے بیٹے کی زندگی
اس سے مانگ رہی تھی آخر کو ایک ماں کے دل کو کیسے چین
آتا اپنے بیٹے کو دھشت گردوں کی قید میں تڑپتے دیکھ
میں نے اس دن بھی آپ سے کہا تھا۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑ سکتا
وہ بیٹا گیا تو آپ کو چار بیٹے مل جائیں گے میرے بھائیوں کو
ماں باپ کی کمی بہت محسوس ہوتی ہے آپ انکی وہ کمی پوری

کر دیں۔۔۔"آہ وہ یہ نہیں کہہ سکا کہ ہمیں ماں باپ کی کمی
محسوس ہوتی ہے کیا اسے محسوس ہوتی تھی؟ کیا اسکے ماں
باپ نہیں تھے؟ آج ماضی کے زخموں میں ایک بری ٹیس سی
اٹھی تھی
آئرہ کتنی ہی دیر اپنے باپ کے پاس بیٹھ کر اپنے کمرے میں چلی
گئی جب راحم صاحب زیحال سے مخاطب ہوئے
میں مان چکا ہوں کہ میری ایک ہی بیٹی ہے لیکن۔۔۔"بولتے ہوئے
آخر میں انکی آواز رندھی سیاہ حلقے والی آنکھوں سے گرم
آنسوں بہنے لگے
میری بیٹی اتنے دن گھر سے باہر رہی میں۔۔۔جانتا ہوں میں نے
کیسے لوگوں کی باتیں سنی ہیں۔۔انکے طنز طعنے برداشت کئے
ہیں۔۔۔"بولتے ہوئے انہیں اپنی سانس پھولتی ہوئی محسوس ہو

رہی تھی

ایک باپ کیلئے ایسے معاشرے میں رہنا دوبھر ہو جاتا ہے جہاں
اسکی بیٹی کے کردار پر گندا اچھالا جارہا ہو۔۔۔"زیحال ساکت
بیٹھا انکی بات سن رہا تھا وہ کیا کہنا چاہتے تھے وہ بخوبی
سمجھ رہا تھا

آپ فکر نہ کریں جب ماں باپ کا درجہ دے ہی دیا ہے تو آج کے
بعد کسی کو آپ پر ایک حرف نہیں اٹھانے دونگا۔۔۔"بولتے وہ
انکا ہاتھ تھامتے اٹھ کھڑا ہوا"آپ کی بیٹی کو میں اپنے بھائی
کیلئے مانگتا ہوں۔۔۔"آہ انداز اتنا خوبصورت تھا کہ ندرت اور
راحم اسکے چہرے کی جانب دیکھتے رہ گئے وہ جب بولتا تھا تو
ایک انجان سے انجان کو بھی سحر زدہ کر دیتا تھا دل چیخ
چیخ کر کہتا تھا کہ اس نوجوان پر یقین کیا جائے

میرے پیشے کو دیکھ کر فیصلہ نہ کیجئے گا میرا پیشہ وہی ہے
جو یہاں کی عدالتوں کا ہے بس فرق اتنا ہے میں مجرم کو وقت
نہیں دیتا۔۔۔"اسکے لہجے میں اعتماد چھلکا تھا راحم صاحب تو
اسے دیکھتے رہ گئے
اگر آپ کو منظور ہو تو آپ بتا دیجئے گا۔۔۔چلتا ہوں۔۔۔"انکے
سامنے ذرا سا عقیدت سے جھکتے وہ سینے پر ہاتھ رکھے جانے
کیلئے پلٹ گیا جب پیچھے سے راحم صاحب کی آواز سنائی دی
مجھے منظور ہے۔۔۔اپنی بیٹی کیلئے تمہارا بھائی۔۔۔یقیناً اسے
بھی تم نے اپنے جیسا ہی ایک کھرا مرد بنایا ہو گا۔۔۔"انکی بات
پر زیحال کے لب دھیرے سے وا ہوئے وہ دھیرے سے انکی جانب
مڑا
میرے بھائی میرا عکس ہیں الحمد للہ۔۔۔"یہاں لفظ تمام تھے

اسکے لہجے میں چھلکتا غرور واضح تھا بے شک وہ شاندار
مردوں میں سے ایک تھا اور یہی غرور اسے اپنے بھائیوں پر بھی
تھا
انکی باتیں اوپر کھڑی آئرہ سن رہی تھی جب اپنا نام برلاس کے
نام کے ساتھ جڑنے کا سن کر اسکا دل بلیوں کی مانند اچھلنے
لگا تھا آخر کار وہ لمحہ آرہا تھا جب اسکا محبوب سب کے سامنے
سے اسے اپنا کر لے جائے گا آہ آئرہ خوشی سے پاگل ہونے لگی تھی
وہ جلدی سے اوپر اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی اور اندر آتے
دروازہ بند کر کر خود ہی گول گول گھومنے لگی افففف افففف یہ
خوشی۔۔۔اسے لگا تھا آج وہ مر جائے گی اتنی خوشی کہ اسے
پورے بدن میں عجیب سی گدگدی محسوس ہو رہی تھی ایک
زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اسکے لبوں پر سج سی گئی تھی

چہرے پر خوشی کا رنگ الگ ہی چمک رہا تھا گال شرم سے دھک
اٹھے تھے شاید یہ لمحہ ہی ایسا ہوتا ہے جب اپنے محبوب کو
پوری طرح سے حاصل کر لیا جاتا ہے تو انسان کے پیر زمین پر
نہیں ٹکتے آئرہ دوپٹہ بیڈ پر اچھالتی یونہی گول گول گھومتی
رہی دنیا تو پاگل ہے جو محبت کر کر سمجھتی ہے کہ اسے پانا
مشکل ہے آج کوئی آئرہ خانزادہ سے پوچھتا کہ محبت کرنا جتنا
آسان ہے اسے حاصل کرنا اس سے بھی زیادہ آسان ہے اگر تو نیت
سچی اور مانگا صرف اپنے اللہّ سے ہو

تم کالج نہیں گئی۔۔۔؟ اسے اس وقت گھر دیکھ زیحال کو اچھو
لگا وہ سامنے ہی بیٹھی زالے کے چھوٹے چھوٹے بالوں کو چھوٹی
چھوٹی سی ربڑ بینڈ میں قید کر رہی تھی ہاتھ نرم تھے تب ہی

زالے بھی سکوں سے اپنی ننھی سی انگلی منہ میں لئے اپنی ماں
کا پاگل پن دیکھ رہی تھی
مجھے کسی نے کہا ہی نہیں جانے کو۔۔۔"وہ کسی بگڑی بچی کی
طرح بولتی اپنے کام میں مگن رہی یہ دیکھ زیحال کو اس پر
پیار بھی آیا لیکن اسکے کالج نہ جانے پر تھوڑا تھوڑا غصّہ بھی آ
رہا تھا وہ وہی اسکے پاس صوفے پر چپک کر بیٹھ گیا
تم کچھ زیادہ نہیں بگڑ گئی۔۔۔"اسکے قریب ہوتے کان میں
سرگوشی کی جب اسکی گرم سانسیں اپنے کانوں پر محسوس
کرتی زمل کی لو تک سرخ ہو گئی وہ بدک کر اس سے دور ہٹ کر
بیٹھی
آپ کچھ زیادہ نہیں بے شرم ہو گئے۔۔۔"دو بدو جواب دیتے اسے
گھورا جب اسکی بات پر زیحال کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ

بکھری

ایک بار بول دو ہی آپ کچھ زیادہ ہی رومانٹک نہیں ہو گئے "آہ
اسکی سوئی پھر سے وہی اٹک گئی زمل اسے چھوڑے اپنے کام
میں مگن رہی
یہ کیا کر دیا میری بیٹی کے سر پر۔۔۔"اسے اتنا مگن دیکھ زیحال
کی نظر زالے کے سر پر بنی چھوٹی چھوٹی پونیوں پر گئی وہ
الگ بات تھی کہ ان پونیوں میں زالے اور بھی کیوٹ لگ رہی تھی
میں فری تھی سوچا اپنی بیٹی کو تیار کر دوں ہے ناں میرا بیٹا
کتنا پیارا لگ رہا ہے۔۔۔"وہ بولتی زالے کے دونوں روئی سے گالوں
کو چٹاچٹ چوم گئی وہ بھی اپنے ماں کے لمس پر کھلکھلا کر
ہنس دی چھوٹی سی چاکلیٹی رنگ کی اونی جیکٹ پہنے وہ
کانچ کی گڑیا ٹیڈی بیئر کا بچہ لگ رہی تھی نیچے پہنے ننھے ننھے

سے وائٹ جو گرز۔زیحال کو زمل پر ٹوٹ کر پیار آیا اسی نے تو
اسکے بچوں کو ایسا بنا دیا تھا
تھوڑی عنایت اسکے باپ پر بھی کر دو۔۔۔"آہ اسکی بچارگی
عروج پر تھی
جی نہیں۔۔۔صرف اپنے بچوں پر۔۔۔"ڈھٹائی سے کہتی زالے میں
منہ چھپا گئی
سوچ لو آئرہ والی جیلسی کا حساب باقی ہے۔۔۔"مخمور لہجے
میں بولتی اسکی نازک سی کمر پر ہاتھ رکھتے خود کے قریب تر
کیا زمل اسکے ہاتھ کی حرکت پر بری طرح سے سٹپٹا گئی
ہی۔۔۔کیا کر رہے ہیں کوئی آجائے گا۔۔۔"اسے ہٹانے کی ایک ناکام
سی کوشش کی لیکن ٹھہرا ڈھیٹ اسکی کمر کو اپنی مٹھی میں
بھینچتے زمل کے منہ سے سسکی نکلوا گیا

ایک بار رات ہونے دو ایک ایک لمحے کا حساب لونگا جس میں تم
میرے علاوہ کسی اور کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔"اس کے لہجے
سے چھلکتی دیوانگی دیکھ زمل اسکے چہرے کو اتنے قریب سے
دیکھتی سٹک سی ہو گئی دل کی دھڑکنیں بے ہنگم ہوئی تھیں
وہ ایک لڑکی سے جیلس ہو رہا تھا اگر کبھی یہی سب ایک لڑکے
کے ساتھ ہوتا آہ وہ تو اس روئے زمین پر کہیں نہ ملتا سوچتے
زمل نے جھرجھری سی لی
"تو یہ بے باکیاں بھی رات میں ہی کریں چھوڑیں میری کمر۔۔۔
کیوں چھوڑوں۔۔۔یہ تمہاری نہیں میری ہے تمہارے بدن کا ایک
ایک حصّہ اور۔۔۔"بولتے ہوئے اسکا لہجہ شدّت سے بھاری ہونے لگا
تھا
روم روم پر صرف زیحال خان آفندی کی حکومت ہے۔۔۔"اپنی

گرم سانسوں کی تپش اسکی گردن پر چھوڑتے وہ مدہوش سا
ہوتا ہاتھ اسکی شرٹ کے اندر سے ڈالتا کمر کو مٹھی میں بھینچ
گیا زمل بے ساختہ سسک پڑی اگر وہ ایک سلطنت اسکے نام کر
کر بدلے میں صرف اسکا وجود مانگ رہا تھا تو یہ غلط نہ تھا وہ
اس وجود پر پورا حق رکھتا تھا دونوں ہی بھول رہے تھے کہ وہ
کمرے میں نہیں ہال میں بیٹھے ہیں زمل کو اسی وقت ہوش آیا
ک۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔"شرم سے سرخ ہوتے چہرے کو چھپاتی
پیچھے ہو کر بیٹھی نظر زالے پر پڑی جو ساکت سی اپنے ماں
باپ کا رومانس دیکھ رہی تھی اسے دیکھ زمل کو ہنسی آئی
میں نے آئرہ کا ہاتھ مانگا ہے برلاس کیلئے۔۔۔"ایک دم سنجیدہ
ہوتے زمل سے مخاطب ہوا جب وہ زالے کو چھوڑ کر ایک دم اس
کی جانب مڑی آنکھوں میں اسی وقت چمک اتر آئی تھی

ہیں۔۔۔۔ سچی۔۔۔۔" وہ خوش سے چہکتی بولی

"اسی مہینے انکی شادی کروادیں گے۔۔۔

لیکن میں اس لڑکی سے نہیں کرنا چاہتا۔۔۔" پیچھے سے برلاس کی آواز پر دونوں نے مڑ کر اسے حیرت سے دیکھا وہ ابھی یقیناً باہر سے ہی آیا تھا اور زیحال کی بات پر وہی منجمند سا ہو گیا تھا

وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔؟ وہ قدرے لہجے کو نرم رکھتے سوالیہ انداز میں گویا ہوتا اٹھ کھڑا ہوا

آئی ہیٹ ہر۔۔۔" زیحال کے نرم پڑتے وہ بھی نرمی سے بولا لیکن لہجے میں نفرت واضح چھلک رہی تھی زمل کا دل اسکے لہجے پر بری طرح سے ٹوٹا تھا

اوکے۔۔۔ میں نے بھائی کیلئے رشتہ مانگا تھا لیکن کس بھائی کیلئے

یہ نہیں کہا تھا۔۔۔"اسکے لہجے میں چھپے لفظ برلاس باآسانی
محسوس کر گیا تھا تب ہی دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی
لیکن ضبط کرتے چہرے پر ایک بھی تاثر نہیں لایا برلاس اس سے
نظریں چراتا اپنے کمرے میں چلا گیا
کیا تمہیں اب بھی اعتراض ہے آئرہ کا رشتہ عثمان کے ساتھ کرنے
پر۔۔۔؟سوالیہ پوچھا زمل نے کرب بھری نظروں سے اسے دیکھا
اور سر دھیرے سے نفی میں ہلایا لیکن دل جیسے مٹھی میں
بھینچ سا گیا تھا

دن گزرنے لگے تھے عثمان اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان پہنچ
چکا تھا جسے ریسیو کرنے ایئرپورٹ پر یاقوت اور پامیر دونوں
گئے تھے برلاس اب کسی سے زیادہ مخاطب نہیں ہوتا تھا نہ

زیادہ ہنستا تھا اسکی خاموشی کشمیر کی وادیوں کو بھی
خاموش کروا چکی تھی یہ اب پتہ چلا تھا انکی زندگی کا اصل
رنگ برلاس شاہ تھا جس کے ماندھ پڑتے سب کی زندگی بھی
بے رنگ سی ہونے لگی تھی
عثمان کے ساتھ اسکی ماں اور دو بہنیں آئی تھیں ارشہ اور ورشہ
دونوں ہی ہنس مکھ اور باتونی قسم کی تھیں اور عمر میں
زمل سے دو تین سال بڑی تھیں بیچاری کومل اور
مشی کا تو ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا زمل اپنے کالج اور
بچوں میں ہی پوری تھی عثمان کو ڈیرے کے دوسری جانب
ٹھہرایا گیا تھا
کیوں ناں ہم منگنی کی شاپنگ کر لیں۔۔۔؟ مشی نے تجویز پیش
کی تھی جسے کوئی بھی نہیں کر پایا شادی اسی مہینے ہونی

تھی اور کام بہت بڑھ چکے تھے وہاں بنگلے کی تعمیر پوری ہونے
میں بھی کچھ ہی وقت باقی تھا یہاں کومل کا پیٹ بڑھتے وقت
کے ساتھ اور بھی نمایاں ہونے لگا تھا جسے وہ اکثر شال سے
ڈانپ کر رکھتی
گھر پر تو کوئی بھی نہیں ہے بچوں کو کون سمبھالے گا۔۔۔؟زمل
کو فوراسے اپنے بچوں کی فکر ستائی دونوں اتنے چھوٹے چھوٹے
تھے کہ مارکیٹ ساتھ لے جانا نہ ممکن سا تھا
میرے خیال سے زیحال آج گھر پر ہے اسے تھما دو ہم برلاس کے
ساتھ چلیں گے۔۔۔"کومل کے مشورے پر زمل کی ہیزل آنکھیں
چمکی وہ دونوں بچوں کا کاٹ گھسیٹتی ایک جانب کر کر اسے
بلانے چلی گئی تب تک یاقوت اور پامیر بھی لاؤنج میں داخل
ہوتے وہی صوفوں پر پھیل کر بیٹھ گئے

تم لوگوں کی شاہی سواری کہاں جا رہی ہے۔۔۔"ان سب کو تیار دیکھ پامیر کی زبان پر کھجلی ہوئی
شاپنگ کرنے۔۔۔"مشی کے چہک کر بتانے پر یاقوت دھیمے سے مسکرایا
تو ہم غریبوں کا کیا قصور جو ہمیں چھوڑ کر جا رہی ہو کیا
خوشیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں۔۔۔؟آہ بولتے ہوئے اسکی خوبصورت شکل کسی مسکین سے کم نہیں لگ رہی تھی کومل کے علاوہ سبکی ہنسی چھوٹی
نہیں ہے حق آج میڈ نہیں آئی تو اٹھ کر کچن صاف کرو ہمارے واپس آنے تک مجھے کچن چم چماتا ہوا چاہیئے۔۔۔"اسکی بات پر جہاں سب کی ہنسی غائب ہوئی وہی پامیر کے منہ سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی

کیا۔۔۔؟ہم مرد ہیں اور ہم کچن صاف کریں گے۔۔۔؟اسکے لہجے
میں بیچارگی اور غصّہ ملا جلا سا تھا جب یاقوت نے اسکے
کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی "ہاں بھائی ہم کریں گے صاف
ورنہ انکی وہی خطرناک دھمکی کہ کمروں میں نہیں گھسنے دیں
" گی اور اب تمہارا گزارا ہوتا ہو گا اپنی بیوی کے بغیر میرا نہیں
وہ دھیمی سی اسکے کان میں سرگوشی کر رہا تھا سب کی سب
اپنے اپنے کان انکی جانب لگاتی کھسر پسر سننے کی ناکام سی
کوشش کر رہی تھیں جب پامیر کے قہقہے پر سب کی سب بدک
کر ایک دم پیچھے ہٹی
بوس آپ بھی ناں۔۔۔"اسکے جملے پر کومل نے باقاعدہ کلس کر
اسے دیکھا
ایسا کیا کہہ دیا اس نے جو انکی ہنسی بند نہیں ہو رہی۔۔۔"مشی

جو خود بھی سننے کو بے تاب تھی مڑ کر کومل سے پوچھنے لگی

چھوڑو ہنسنے دو واپس آکر اسے رلاؤں گی ملے مجھے کوئی برتن

گندا۔۔۔" وہ فل گینگسٹر لیڈی کی فارم میں آتی تڑخ کر بولی

تب ہی زمل زیحال کو بازو سے پکڑ کر کھینچ لائی اور بچوں کے

کاٹ کے پاس چھوڑ دیا

انکو فیڈ بھی کروا دیا اور ڈائیپر بھی بدل دیا پھر بھی کچھ

گڑ بڑ ہو تو آپ سمبھال لینا۔۔۔ لیکن سونگس نہیں چلانا آج تک میں

انکے کانوں میں سرسوں کا تیل ڈال رہی ہوں۔۔۔" دونوں اپنی

ماں کو دیکھتے کھلکھلا رہے تھے جب کہ سرسوں کے نام پر

زیحال نے حیرت سے اسے دیکھا

واٹ۔۔۔؟ تم نے وہ کیوں استمال کیا کوئی مسلہ تھا تو ڈاکٹر کو

دکھا لیتے۔۔۔" اسے باقاعدہ افسوس ہوا تھا

کچھ گھریلو ٹوٹکے بھی استمال کرنے چاہیئے۔۔۔" وہ تڑخ کر بولتی
بڑی سی شال لے کر سب کے ساتھ نہیں نکل گئی اور وہ اپنے
بچوں کو دیکھتا رہ گیا مطلب ایشیا کا سب سے خطرناک
گینگسٹر اب دو بچے سمبھالے گا۔۔۔؟ آہ کیسا وقت آگیا تھا پاشا
بے پر
یاقوت اور پامیر اپنے اپنے کاموں پر لگ چکے تھے برلاس کو کومل
جان بوجھ کر لے کر گئی تھی شادی کی کوئی بھی بات ہوتی وہ
رہ رہ کر برلاس کے سامنے کرتی اور اسکے چہرے کے بدلتے تاثر
دیکھتی جب سے عثمان آیا تھا وہ اس سے ٹھیک سے بات تک
نہیں کر رہا تھا
بچے خود سے اپنے ٹیڈی بئیر کو پکڑے توڑ مروڑ رہے تھے
کبھی منہ میں لے رہے تھے فلحال انکو جو جو حرکتیں کرنی آرہی

تھی اپنے اپنے کاٹ میں لیٹے وہ کر رہے تھے زیحال ٹھنڈ کے ڈر سے دونوں کے کاٹ اٹھا کر کمرے میں لے آیا اور خود دیوار میں کروائی گئی نسب اس بڑی سی سکرین پر مووی دیکھنے لگا جب تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ زامل کی ٹیں ٹیں شروع ہو گئی وہ اٹھ کر اسکے پاس گیا جو کھلونا چھوڑے پورا زور اپنے رونے پر لگا رہا تھا

"اور زور لگاؤ۔۔۔ تمہارا باپ ہے ناں تم لوگوں کا ڈائپر بدلنے کیلئے۔۔ اسکے زور لگا کر رونے پر زیحال کلس کر دانت پیستا بولا جب زامل سچ میں زور لگا کر رونے لگا

ارے۔۔۔۔رے بابا مذاق کر رہے تھے دیکھو آپ کے جیسا کیوٹ سا ٹیڈی بیئر۔۔۔" اسکا کھلونا اٹھا کر آنکھوں کے سامنے لہرایا لیکن وہ نازک ماں کی اولاد آنکھیں بند کر کر بس روئے جا رہا تھا

چپ کر جا میرے باپ۔۔۔۔میری بیٹی کو رلا یاناں۔۔۔اٹھا کر اسی
کاٹ میں پٹخ دینا تمہیں میں نے۔۔۔"اسے دھمکی دیتے چپ
کروانے کی ایک اور ناکام کوشش کی جب زامل دھمکی نہ سمجھ
کر بھی روتا رہا اسکی رونے کی آواز پر زالے بھی رونے لگی یہ
دیکھ زیحال نے کلس کر زامل کو دیکھا
بس۔۔۔پڑ گئی اس چھوٹے سے کلیجے میں ٹھنڈک رلا دیا میری
بیٹی کو۔۔۔"وہ اپنے بیٹے سے یوں مخاطب تھا جیسے وہ اسکے
برابر کا ہو اور اسکی باتیں سمجھ رہا ہو لیکن کوئی کیا جانے وہ
پٹھان کی اولاد تھے یہ عمر بھی کسی کی زندگی اجیرن کرنے
کو کافی تھی انکی جو زمین پر اترے ہی اس بیسٹ کو انسان
بنانے کیلئے تھے وہ ایک کو اٹھا کر چپ کرواتا تو کبھی دوسرے
کو لیکن دونوں رو رو پورا کشمیر سر پر اٹھا چکے تھے

کئی دیر چپ کروانے کی کوشش سے ملنے والی ناکامی کے بعد
اسکے خرافاتی دماغ میں آئیڈیا کلک ہوا اس نے چمکتی آنکھوں
سے دونوں نمونوں کو دیکھا اور پھر جو اس نے ان دونوں کا کیا
وہ دیکھ زمل زندگی بھر اپنے بچوں کو اس ظالم شخص کے
پاس چھوڑنے سے توبہ کرنے والی تھی

وہ سب پوری مارکیٹ چھان مار چکی تھیں لیکن مجال ہے جو
کوئی چیز ان خواتین کو پسند آرہی ہو برلاس خاموشی سے انکے
پیچھے گارڈ کی طرح پھرتا رہا گھر سے یہاں تک وہ ایک لفظ
نہیں بولا تھا اور اسکی خاموشی کھلی تھی سب کو اللہ اللہ کر
کر مشی کو اپنے لئے ایک ساڑھی پسند آئی تھی لیکن اسکا بلاؤز

پیچھے سے اتنا ڈیپ تھا کہ پوری کمر واضح ہو وہ مر کر بھی
یہ ڈریس نہیں لے سکتی تھی جسے یاقوت کمرے سے باہر کبھی
نہ پہننے دیتا وہ بھی ریجیکٹ کر دی گئی وہ اب پورے جسم کو
ڈھانپنے والا لباس ڈھونڈ رہی تھی زمل نے اب تک ساری شاپنگ
اپنے بچوں کی کی تھی کومل خود سے زیادہ آئرہ کیلئے ڈریسسز
پسند کر رہی تھی جب اسکی نظر ایک لہنگے پر پڑی دکھنے میں
اتنا خوبصورت تھا کہ انسان دو گھڑی کھڑے ہو کر بس اسے ہی
دیکھتا رہے لائٹ پنک کلر کا گھیر دار لہنگا جسکا بلاؤز اتنی اوپر
تھا کہ بیلی صاف ظاہر ہو اوپر سے نیٹ کے سلیوس تھے پورے
لہنگے پر گولڈن موتیوں کا کام اسکی خوبصورتی مزید بڑھا رہا
تھا

برلاس۔۔۔۔"اس نے پیچھے کھڑے برلاس کو آواز دی جو اسی

وقت اسکے پاس آگیا

جی۔۔۔"آتے ہی مؤدب انداز میں مخاطب ہوا کومل کو اسکا یہ انداز افسردہ کر گیا تھا

یہ دیکھو ڈریس آئرہ کیلئے کیسا ہے۔۔۔؟ڈریس کی جانب اشارہ کرتے اس نے برلاس کے چہرے پر نظریں جمالی جو جیسے جیسے پورے ڈریس کو دیکھتا جارہا تھا اسکے چہرے کے تاثر سخت ہوتے جارہے تھے بلاؤز کی لینتھ اور سلیوس دیکھ اسکی ناک کے نتھنے پھولے تھے

مجھے کیا پتہ جو لینا ہے لے لیں۔۔۔"وہ ضبط کرتا واپس چلا گیا لیکن اپنی خاموشی اور غصّے سے اتنا ضرور بتا گیا کہ اسے یہ ڈریس نہ پسند آیا ہے

آپ یہ پیک کر دیں۔۔۔"کومل نے خاصی تیز آواز میں پیچھے

کھڑے برلاس کو سناتے کہا جو کومل کے وہی ڈریس لینے پر اندر
سے آگ بگولہ ہونے لگا تھا

کونسا ڈریس لیا۔۔۔؟ مشی اسی وقت ایک بیگ اٹھائے وہاں آئی
کومل نے جس ڈریس کی جانب اشارہ کیا تھا اسے مشی ایک پل
کو مبہوت سی ہوئی دیکھنے لگی

یہ ڈریس۔۔۔؟ برلا۔۔۔ آئی مین۔۔۔ عثمان پہننے دے دے گا۔۔۔؟
اس نے
جلدی سے اپنی پھسلتی زبان کو بریک لگاتے جملہ درست کیا

ہاں اسے کیا مسلہ ہو گا انکے ہاں تو عورتیں اس سے بھی چھوٹے
چھوٹے لباس پہنتی ہیں اس سے شادی کر کر کم از کم آئرہ تو
فیشن کر سکے گی ایک ہمارے شوہر ہیں۔۔۔ ہنہ۔۔۔ ذرا سا دوپٹہ
ادھر ادھر ہوا نہیں کہ انکی آنکھیں نکل جاتی ہیں۔۔۔" آہ اسکا

پھر سے موڈ سوئنگ ہونے لگا تھا اور جب بھی ہوتا تھا وہ پامیر بچارے کو گھسیٹتی تھی ان نو مہینوں تک تو اس نے پامیر سلطان کا بھرکس نکال دینا تھا لیکن وہی دوسری جانب انکی باتیں سنتے اسٹینڈ پر رکھے برلاس کے ہاتھ کی گرفت مضبوط ہوئی تھی

میں بھی اتنا پیار الباس چھوڑ آئی۔۔۔" مشی نے اپنا دکھ ظاہر کیا وہ ڈریس پیک کرواتے وہ جیولری شاپ پر آئی جہاں سے مشی نے اپنے لئے دو سیٹ ڈائمنڈ کے سوٹ سے میچ کرتے لئے کچھ جیولری کومل نے اپنے لئے بھی خریدی وہی سے آئرہ کیلئے انگوٹھی بھی پسند کی

اوہو۔۔۔اب عثمان کی انگلی کا سائز کیا ہوگا۔۔۔؟ زمل جو انگوٹھی پہن پہن کر آئرہ کیلئے سلیکٹ کر رہی تھی کیونکہ دونوں کی

نازک سی انگلیاں ایک جیسی تھیں فوراسے پریشان ہوتی بولی

اس میں کونسی بڑی بات رکو۔۔۔ برلاس۔۔۔"اس نے کہتے برلاس

کو پھر سے پکارا جو پہلے سے انکی بات پر جلا بیٹھا تھا اب تو

ان سے بھی بات کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا

وہ قدم قدم چلتا ان تک آیا کومل نے ایک انگوٹھی اٹھا کر دھڑلے

سے اسکی انگلی میں پہنادی جب آئرہ کے نام کی انگوٹھی اپنی

انگلی میں دیکھ اسکا دل پسلیوں میں دھڑکا تھا سخت تاثر

ڈھیلے پڑے وہ چند ثانیے اس انگوٹھی کو دیکھتا اپنے ماضی میں

کھو گیا اسکے ساتھ بتائے پل یاد کرنے لگا اگر وہ ضد چھوڑ دیتا

تو آج خوشی خوشی وہ اپنی اور آئرہ کی شادی کی تیاری کر

رہا ہوتا آہ یہ انا اور ضد۔۔۔رشتے برباد کر دیتی ہے

اسکی انگلی میں فٹ ہے تو اسکی انگلی میں بھی ہو گی۔۔۔"کہتے

وہ انگوٹھی جیسے ہی نکالنے لگی وہ برلاس کی انگلی میں ہی
پھنس گئی یہ دیکھ تینوں نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا
یہ۔۔۔یہ نکل کیوں نہیں رہی۔۔۔؟مشی پریشان سی ہوتی اسکا
ہاتھ پکڑے انگوٹھی نکالنے لگی لیکن وہ بھی جیسے برلاس شاہ
کی ٹوکا پی تھی اڑ گئی تو مطلب اڑ گئی
"چلو جی۔۔۔ہو گئی انگیجمنٹ۔۔۔اب آئرہ ہماری دیورانی بنے گی۔۔
کومل کے چہک کر بولنے پر برلاس نے ضبط سے سرخ ہوتے چہرے
سے اسے دیکھا اور خود کا ہاتھ چھڑاتے زبردستی وہ انگوٹھی
نکالنے لگا جب نہ نکلی تو جیولر کے پاس جا کر کٹوادی اسکے
کٹتے جیسے برلاس کے دل کا ایک ٹکڑا کٹ گیا تھا وہ کیوں خود
کو تکلیف دے رہا تھا۔۔۔؟اسے محسوس ہوا جیسے اس کا دل
رو رہا ہے کیا وہ یہ سب ٹھیک نہیں کر سکتا تھا؟جو وہ کر چکا

تھا اسکے بعد اسکے اندر سے چیخ چیخ کر جواب دیا گیا تھا

نہیں۔۔۔ تم اسکے قابل نہیں ہو۔۔۔" یہ آواز اسکے ضمیر کی تھی

جو اسے جھنجھوڑ رہا تھا ملامت کر رہا تھا لیکن اسی پل وہ

خود کو سمبھال گیا

عثمان کی بہنیں اور ماں اپنے کسی رشتے دار کے ہاں چلی گئیں

تھیں اسی لئے وہ تینوں ٹیشن فری کتنی ہی دیر شاپنگ کرتی

رہی اور وہ بھی اپنے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکے پیچھے

پیچھے چلتا رہا اسکے ہوتے ان تینوں بہنوں کو کسی کا ڈر نہیں

تھا وہ اکیلا انکے کئی سیکیورٹی گارڈز کے برابر تھا

وہ دونوں باہر کھڑے کچن کے اندر جھانک رہے تھے لبوں پر مبہم

سی مسکراہٹ تھی چہرے پر شیطانیت بھرپور تھی آخر کو

پاشا کی اولاد تھے مظلوم کیسے ہو سکتے تھے یاقوت کا ایک ہاتھ
دیوار پر اور دوسرا پامیر کے کندھے پر رکھا تھا جب کہ وہ خود
اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سامنے کا حسین منظر اپنی
شیطانی مسکراہٹ دبا کر دیکھ رہا تھا کیونکہ سامنے ہی عثمان
آستین اوپر چڑھائے چہرے پر ڈھیر سارا اشتعال لئے سنک میں
پڑے برتن دھو کم پٹخ زیادہ رہا تھا
او۔۔۔بھائی آرام سے۔۔۔ایک بھی برتن ٹوٹا ناں تو ہماری بیویاں
ہماری ہڈیاں توڑ دیں گی۔۔۔اور ہماری ہڈی ٹوٹی تو سلامت ہم
تمہیں بھی نہیں رہنے دیں گے۔۔۔" پامیر نے اسے آگے کے حالات
سے
خبردار کیا وہ جو پہلے سے جل بھن رہا تھا پامیر کی بات پر ایک
گلاس پھینک کر دے مارا اسی کے ساتھ دونوں نمونے اچھلے تھے

یہ تم دونوں ظلم کر رہے ہو مجھ پر ایک تو میں مہمان اوپر سے
بننے والی دلہا بھی۔۔۔۔" وہ اب رو دینے کو تھا رائے عثمان ایک
اچھا خاصا ٹاپ بزنس مینز میں شمار ہونے والا تیس سالہ نوجوان
تھا جس کا نام ایشیا کے ٹاپ ہنڈریڈ بزنس ٹائیکون میں چوتھے
نمبر پر آتا تھا اسکی ڈارک سائیڈ کے چرچے اگر مافیا میں سن
لئے جائیں تو عام بندہ اسکے سامنے کھڑا بھی نہ ہو سکے اسکی
دھشت انڈر ورلڈ میں پاشا بے کے بعد سب سے زیادہ تھی یا یوں
کہنا بہتر ہو گا کہ وہ پاشا بے کے گینگ کا وہ حصّہ تھا جو لگتا تو
الگ تھا لیکن بہت سے ایسے کام کر جاتا تھا جو پاشا بے کے علاوہ
کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کام کر جائے انکی دوستی انکے
کئی دشمنوں کو ویسے ہی مار جاتی تھی اور جب مل کر سامنے
آتے تو بڑے سے بڑا دشمن بھی اس روئے زمین پر نہ ملتا اس وقت

عثمان کا وہ ٹاپ بزنس پاشا بے کے ماتحت چل رہا تھا کیسے
ممکن تھا کہ وہ اسی کے بھائیوں کو افففف بھی بول دے اسی بات
کا وہ دونوں نمونے فائدہ اٹھا رہے تھے
دلہے ہو تب ہی سکھا رہے ہیں کہ شادی کے بعد ان اچانک ہونے
والے بیویوں کے حملے سے کیسے نمٹنا ہے احسان مانو ہمارا احسان
فراموش رائے۔۔۔۔"آخر میں دانت پیسے یہ آئیڈیا بھی اسی کا تھا
یاقوت بچارا تو آرام سے آستین اوپر کر کر کچن میں آگیا تھا یہ
پامیر تھا جو ڈیرے کے دوسری جانب آرام فرما عثمان کو اٹھا کر
لایا تھا اور سیدھا سنک کے آگے کھڑا کر دیا تھا بھئی اسکی
شادی کی شاپنگ کرنے انکی بیویاں گئی تھیں تو برتن بھی اب
یہی دھوئے ایسا پامیر نے یاقوت کو بولا تھا
کیا تم لوگوں نے اتنا ظالم لڑکی ڈھونڈا ہے۔۔۔؟ وہ آنکھیں حیرت

سے پھاڑے انکو دیکھ کر پوچھ رہا تھا اسکی اردو تھوڑی
کمزور تھی مذکر کو مؤنث اور مؤنث کو مذکر بنا دیتا تھا اسکی
بات پر یاقوت اور پامیر نے ترچھی نظروں سے ایک دوسرے کو
دیکھا پھر ہنسی دبائی
نہیں بھائی وہ تو معصوم ہے لیکن یہ ٹپس ہیں کہ کیسے اس
معصوم کے قریب اچھا بن کر اپنا حق تھوڑا زیادہ لینا ہے۔۔۔" وہ
ایک آنکھ دباتے اسے ڈھکے چھپے لفظوں میں سمجھانے لگا جب
یاقوت کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی
کمینوں پاگل بنا رہے ہو مجھے۔۔۔" عثمان نے اسکی ہنسی دیکھ
دانت پیسے
نہیں ہم تمہیں شوہر بنا رہے ہیں ایک اچھا شریف شوہر جو کہ
شکل سے تو تم ہرگز نہیں لگتے۔۔۔" یاقوت کی ڈھٹائی عروج پر

دیکھ عثمان کا گورا چٹار نگ جل کر کم ہونے لگا اسکے نین نقش
زیادہ تیکھے نہ تھے باپ پاکستانی اور ماں چین سے ہونے کے
باعث وہ دونوں کا مکسچر تھا لیکن دیکھنے میں اچھا خاصا
خوش شکل نوجوان تھا باڈی بھی ان چاروں بھائیوں جیسی
کسرتی ٹھوس تھی
جلدی کرو یہ دیری ہم برداشت کر رہے ہیں تمہاری خون خوا۔۔
امم۔۔۔۔میرا مطلب معصوم بیوی نہیں کرے گی۔۔۔"اسے
برتنوں
کے ساتھ گھلتے دیکھ چوٹ کی عثمان بھی بات دل پر لیتا جلدی
جلدی دھونے لگا زندگی میں پہلی بار کسی کام کو ہاتھ لگایا تھا
اب کیسے دھوئے تھے برتن یہ تو انکی بیویاں ہی بتاتی جس کے
بعد انکا خدا کی حافظ تھا ایک ایسے بندے سے کام کروایا جس

کے آگے دن بھر سیکڑوں نوکر گھومتے تھے

وہ دونوں ساتھ ساتھ باقی کام بھی بتاتے گئے اور وہ کرتا گیا

کچن دھیرے دھیرے چم چمارہا تھا پھر وہ ہوا جس پر یاقوت

اور پامیر دونوں کا دل بند ہو گیا عثمان نے جیسے ہی کیبنٹ کے

اوپر رکھے ڈبے کو ہلایا ڈھکن کھلا ہونے کے باعث اس میں موجود

سارا آٹا دھڑام سے اسکے سر پر آن گرا۔۔۔ پامیر جو اپنی انگلی

اٹھائے اگلا ڈبہ ٹھیک سے رکھنے کا بولنے ہی والا تھا اسکے بعد

اٹھی انگلی اور منہ کھلے کا کھلا رہ گیا دونوں سانس روکے اپنے

سامنے آٹے میں اٹے ہوئے عثمان نامی بھوت کو دیکھنے لگے جو

خود بھی ساکت کھڑا ابھی جو ہوا اس پر یقین کرنے کی کوشش

کر رہا تھا تینوں کی سانسیں بند تھیں

تیرا بیڑا تر جائے۔۔۔" پامیر کے منہ سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا

جسے سنتے عثمان ایک دم ہوش میں آیااور خون خوار نظروں
سے ان دونوں کو دیکھا
او۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔"اسے اپنی جانب لپکتے دیکھ فوراسے پہلے
دونوں صوفے کے اس پار کود کر کھڑے ہو گئے عثمان انکے خون
کا پیاسا بنا ہاتھ میں چاقو لئے ان تک پہنچا لیکن وہ دونوں برق
رفتاری سے پورے لاؤنج میں دوڑ لگوا گئے
ابے۔۔۔ہم معصوموں نے کیا کیا۔۔۔"پامیر بھاگتے ہوئے ساتھ
معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتا دہائیاں دینے لگا
یہ ٹپس ہیں ہاں۔۔۔میں تم دونوں کا جان لے لونگا کمینوں۔۔۔"وہ
چاقو چھوڑے اب واس اٹھا چکا تھا
پہلے مذکر مؤنث ٹھیک کرا اپنے الٹرا پرو مکسچر۔۔۔"یاقوت اسکی
دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے حفاظتی اقدام کے لئے ڈائننگ ٹیبل پر

پڑی بڑی سی پلیٹ اٹھا گیا

پہلے میں تم دونوں۔۔۔ کو۔۔۔ ٹھ۔۔۔ یک کروں۔۔۔۔ گا۔۔۔۔ "گا

پرزور

دیتے باور کروایا کہ وہ سوچ کر بولے تو ٹھیک اردو بول سکتا ہے

پامیر کھڑا یاقوت کو دیکھ کر اسکی بات پر ہنس ہی رہا تھا کہ

عثمان نے پھرتی سے اسکو جالیا

او۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" عثمان کے دبوچتے وہ چیخنے لگا یاقوت دور کھڑا

اسکے مزے لینے لگا جب عثمان نے پامیر کی اچھی خاصی درگت

بنادی دونوں زمین پر پڑے ریسلنگ کھیل رہے تھے عثمان کے سر

پر پڑا سارا آٹا پامیر کو بھی سفید بھوت بنا گیا تب ہی وہ سب

ہاتھ میں ڈھیروں شاپنگ بیگز پکڑے ہنستی ہوئی لاؤنج میں

داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ تینوں کی آنکھیں پھٹی اور

سانس رک گیا یاقوت کی ہنسی تو انکو دیکھ جھٹ سے غائب ہو
گئی البتہ وہ دو سفید بھوت آپس میں کشتی لڑنے میں اتنے مگن
تھے کہ انکے آنے کا علم ہی نہیں ہوا کومل تو ایسے تھی جیسے
پتھر کا مجسمہ ساکت بلکل ساکت
شش۔۔۔ شش۔۔۔۔۔" یاقوت نے چینی لینگوئج میں دونوں کو
الرٹ
کرنا چاہا لیکن دونوں ہی کان بند کئے بس ہاتھ چلا رہے تھے
کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟ کومل کی گرج دار آواز پر پامیر کے ہاتھ وہی
رکے وہ عثمان کے اوپر تھا تب ہی گردن موڑے پیچھے دیکھا اور
سامنے کھڑی کومل کم موت کے فرشتے کو دیکھا اسکی سانس
سینے میں ہی اٹک گئی تھی اسے دیکھ وہ کرنٹ کھا کر اٹھا اس
کے ساتھ عثمان بھی اٹھ گیا

السلام علیکم بابی۔۔۔کیسے ہو آپ۔۔۔؟ عثمان دونوں ہاتھ باندھے
سر جھکا کر کھڑا ہو گیا جب اسکی حالت پر مشی کومل اور زمل
نے اسے نیچے سے اوپر تک دیکھا اسکی چینی شکل تک صاف نہیں
دکھ رہی تھی سر کے بالوں کے ساتھ آنکھوں کی پلکیں تک بھی
سفید ہو چکی تھی پامیر کے کپڑے بھی بہت جگہ سے آٹے میں
بھر چکے تھے ساتھ منہ پر بھی جگہ جگہ آٹا لگا ہوا تھا
اور پھر جو تینوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا سارے مردان
پر پڑنے والے اس اچانک دورے پر حیرت سے انکو دیکھنے لگے
یاقوت بھی انہی کے ساتھ ہنسنے میں شامل ہو گیا تھا پورا لاؤنج
قہقہوں سے گونج رہا تھا عثمان اور پامیر بھی ہنس پڑے جب
اسے دیکھ کومل کی ہنسی غائب ہوئی اسکی ہنسی غائب ہوتے
پامیر بھی ایک دم چپ ہو گیا اور آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت

بھرے چہرے سے اسے دیکھنے لگا اس وقت وہ کوئی اول درجے
کا بگڑا ہوا بچہ لگ رہا تھا
چلو تم کمرے میں۔۔۔" وہ باقاعدہ پامیر کی شرٹ کا کالر پکڑتی
کھینچ کر اسے کمرے میں لے گئی وہ بھی کسی کٹی ڈال کی طرح
اسکے ساتھ کھنچتا چلا گیا
اور تم۔۔۔" مشی کے ایک دم تڑخ کر بولنے پر یاقوت ایک دم اچھل
کر پڑا ہاتھ میں پکڑی پلیٹ گرتے گرتے بچی تھی
میں نے۔۔۔ کچھ نہیں کیا یہ انہی دونوں نے کیا ہے۔۔۔" اس نے
جھٹ سے سارا ملبہ عثمان اور پامیر پر ڈال دیا تب ہی پیچھے
سے برلاس باقی بچے شاپنگ بیگز اٹھا کر اندر آیا سامنے کا منظر
دیکھ وہ بھی ایک دم ٹھٹھکا تھا عثمان کی یہ حالت دیکھ اسے
ہنسی تک نہ آئی اسے تو جب جب دیکھتا اندر دبا غصّہ مزید بڑھ

جاتا

نہیں بابی یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔"جلدی جلدی میں وہ پھر سے مذکر مؤنث کی گڑ بڑ کر گیا جب اسکی گڑ بڑ پر یاقوت اور مشی دونوں کو اچھو لگا

ابے میں۔۔۔مرد ہوں۔۔۔۔"یاقوت نے دانت پیستے اسے غلطی کا احساس کروایا لیکن اس سے پہلے وہ مزید اسے کوئی تھرڈ جینڈر بناتا یاقوت اسے بازو سے پکڑ کر لے گیا اسے احساس تک نہیں تھا کہ آٹے میں بھری شکل کے ساتھ وہ کیسا لگ رہا تھا انکے جاتے زمل اور مشی کی ایک بار پھر ہنسی چھوٹی دونوں ہنس ہنس کر پاگل ہوتی صوفوں پر گرتی پیٹ پکڑ گئی

"افففف توبہ ہے ان مردوں سے تھوڑی دیر میں تباہی مچادی۔۔۔ اور نہیں تو کیا شکر۔۔۔ ہبی ان میں نہیں تھے۔۔۔"زمل پر سکون

سی ہوتی شکر منانے لگی

آپ بیٹھیں میں بچوں کو دیکھ لوں۔۔۔اتنے آرام سے کیسے ہیں اپنے باپ کے ساتھ۔۔۔"اتنی دیر سے کوئی آواز نہ آنے پر اسے کچھ تشویش ہوئی تب ہی اٹھ کر اپنے کمرے میں گئی سامنے ہی زیحال مزے سے ہاتھ میں ریموٹ پکڑے مووی دیکھ رہا تھا اسے سکون میں دیکھ زمل نے سکھ کا سانس لیا

بچے سو گئے۔۔۔؟پر سکون ہوتے اس نے کندھوں سے شال اتار کر بیڈ پر رکھی

میری اولاد اتنی اچھی نہیں کہ سو جائے۔۔۔"اسکے جواب پر زمل ٹھٹھکی تو انکی کوئی آواز بھی نہیں آرہی تھی ایسے کیسے

ممکن تھا وہ جلدی سے کاٹ کی جانب آئی وہ دونوں وہاں بھی نہیں تھے

ہی۔۔۔بچے کہاں ہیں۔۔۔؟فکر مند سی ہوتی اس سے پوچھے لگی
جب زیحال نے اسے دیکھ کر پھر سے سکرین پر نظریں جمالی
ہی۔۔۔بچے کہاں ہیں میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔۔۔"اس کے
جواب نہ دینے پر وہ اور بھی فکر مند ہوئی
میں بچوں کو ہی دیکھ رہا ہوں۔۔۔"مطمئن جواب دیتے وہ اسی
جانب دیکھنے لگا جب اسکی نظروں کے تعاقب میں زمل نے گردن
موڑ کر اوپر دیکھا اور دیکھتے ہی جیسے دل اچھل کے حلق میں
آگیا تھا وہ ساکت سی آنکھیں پھاڑے سامنے سکرین کے دونوں
اطراف دیوار سے چپکے اپنے بچوں کو دیکھ سانس لینا بھول گئی
تھی دونوں کی پیٹھ پر غبارے بندھے ہوئے تھے جس کے باعث
دونوں ہوا میں مہلک دیوار سے چپکے اپنی مٹر مٹر آنکھوں سے
سامنے بیٹھے ظالم ڈھیٹ باپ کو دیکھ رہے تھے اور تو اور منہ

میں پیسیفائر (چوسنی) دے رکھی تھی جس کے باعث دونوں
کی چوں تک کی آواز بھی نہیں آرہی تھی
زمل چند ثانیے کھڑی دیکھتی رہ گئی قدم جیسے زمین پر جم کر
برف ہو چکے تھے تب ہی زامل اپنی ماں کو دیکھ ٹھسکنا شروع
ہو گیا اسکی چھوٹی چھوٹی آنکھیں مزید چھوٹی ہو گئی ابھی
تک انکے آنسوں آنے شروع نہیں ہوئے تھے لیکن مظلوم بننے کی
نوٹنکی بخوبی کر رہے تھے اسے ایسے دیکھ زمل کا ہاتھ اپنے دل
پر پڑا تھا
یہ۔۔۔یہ کیا کر دیا۔۔۔۔"وہ تڑپ کر آگے آتی انکو پکڑنے کی کوشش
کرنے لگی لیکن قد چھوٹا ہونے کے باعث اسکا ہاتھ وہاں تک پہنچ
ہی نہیں پایا
ہبی۔۔۔۔یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔۔"ہاتھ نہ پہنچنے پر اسے اور غصّہ آیا

جب زیحال ریموٹ رکھتے اٹھ کر آیااور تھوڑاساہاتھ اوپر کرتے
دونوں کو نیچے کھینچاز مل نے دونوں کو جھپٹ کراس سے
چھینا
میرے بچے۔۔۔۔اللہّ جی۔۔یہ کیا کر دیا۔۔۔"وہ روہانسی ہوتی
دونوں کو چومنے لگی پیچھے سے زیحال نے دونوں کی چھوٹی
چھوٹی پیٹھ پر بندھے غبارے کھول دیے جو کھلتے سیدھااوپر
چھت سے جالگے انکے منہ سے چوسنی نکالتے دونوں کاریڈیو
آن ہو گیارو رو کراپنے باپ کے سارے ظلم بتانے لگے
جی۔۔۔جی میرا بیٹا بابا۔۔۔نے کیا کیا۔۔۔"وہ زامل کو پکڑ کر سینے
سے لگاتے خود میں بھینچ گئی ساتھ زالے کو بھی تھپکنے لگی
آواز زامل کے رونے کی زیادہ تھی
ہبی۔۔۔آپ اتنے ظالم ہو سکتے ہیں میں نے کبھی سوچا بھی نہیں

تھا۔۔۔"وہ اب سامنے کھڑے زیحال کو آڑے ہاتھوں لینے لگی جو
معصوم بنا اپنا جرم سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ایک تو بچے
سمبھالے اوپر سے ڈانٹ بھی پڑ گئی واہ (ایک بار بچے سمبھالنے
کا طریقہ سوچ لے ذرا) زمل کبھی ایک کو سینے سے لگاتی کبھی
دوسرے کو
جی میری جان۔۔۔سوری ماما دوبارہ کبھی اس ظالم کے پاس آپ
دونوں کو نہیں چھوڑیں گی۔۔۔"وہ اب بچوں کے ساتھ خود بھی
رو دینے کو تھی
ظالم۔۔۔؟میں ظالم۔۔۔انہوں نے جو تنگ کیا تمہیں وہ نظر نہیں
آتا؟زیحال دونوں ہاتھ کھڑے کرتے اپنا انصاف مانگنے لگا
کیا تنگ کیا میرے معصوم بچوں نے بھوک لگی تھی تو فیڈ ردے
دیتے ایسے ہوا میں کیوں لٹکائے اگر یہ غبارے کمرے سے باہر

نکل جاتے تو۔۔۔؟وہ فل ماں کے روپ میں آتی زامل کو زالے کے
ساتھ بیڈ پر لٹا کر نیچے اترتی اسکے مقابل کھڑی ہوئی
"ان غباروں میں اتنی ہی ہوا تھی جتنی ان چوزوں میں ہے۔۔۔
آہ وہ کسی طرح اپنی غلطی ماننے کو تیار نہ تھا یہ دیکھ زمل
کا مزید خون جل گیا
آپ۔۔۔آپ۔۔۔بہت بد تمیز ہیں۔۔۔"آخر میں روہانسی ہوتی وہ
یہی
بول پائی جب اسکی ہیزل آنکھوں میں اترتے آنسوں دیکھ وہ
تیر کی طرح سیدھا ہوا
میری جان۔۔۔یہ چپ ہی نہیں ہو رہے تھے۔۔۔"وہ آگے آتا زمل کو
پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا محبت بھرے لہجے میں بولا
"تو یہ کونسا طریقہ تھا۔۔۔مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔

بار بار ذہن میں صرف یہی گونج رہا تھا اگر غبارے کمرے سے
باہر چلے جاتے تو۔۔۔اب اسکے بچے آسمانوں کی سیر کر رہے ہوتے
یہ غلط ہیں تمہیں مجھ پر ترس نہیں آرہا ان ایک فٹ کے نمونوں
کیلئے مجھ سے ناراض ہو رہی ہو۔۔۔؟ عنقریب وہ بھی اپنے
بچوں کے ساتھ رونے میں شامل ہونے والا تھا زمل کچھ نہ بولی
اچھا ناں۔۔۔گلالے۔۔۔سوری۔۔۔آئندہ نہیں ہو گا ایسا۔۔۔"اسکی
گردن
پر جھک کر لب رکھتے پیار سے منانے کی کوشش کی لیکن زمل
بس اپنے بچوں کو دیکھتی رہی
گلالے۔۔۔میں سوری کر رہا ہوں۔۔۔"بولا ایسے جیسے وہ زمل نے
سنا ہی نہیں
"میں نہیں کر رہی ایکسیپٹ میرا دل اب تک دھک دھک کر رہا ہے

اسکی بات پر زیحال نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر رخ اپنی
جانب موڑا زمل چہرہ اوپر کئے اسے دیکھ تک نہیں رہی تھی اصل
جان تب نکلی جب زیحال نے جھک کر اسکے دل کے مقام پر اپنے
آتش لب رکھے اسکا لمس محسوس کرتے زمل کے منہ سے بے
ساختہ سسکی ابھری تھی وہ محبت سے ایک کے بعد ایک لمس
چھوڑتا اسکی دھڑکنوں کو بے ترتیب کرنے لگا اس سے پہلے وہ
اپنی بے باکیاں مزید بڑھاتا زمل تڑپ کر پیچھے ہٹتی جز بز سی
ہونے لگی چہرہ شرم کے مارے سرخ ہونے لگا تھا
ایم سوری۔۔۔آئندہ نہیں ہوگا۔۔۔"اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے پھر
سے قریب کر گیا
آئندہ کیا بھی تو میں آپ کو گولی مار دونگی۔۔۔"لاڈ سے بولتی
شرم سے چہرہ جھکا گئی اسکی حیا سے محفوظ ہوتے زیحال

کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ رقص کرنے لگی تھی اسے مزید
اپنے سینے میں بھینچ گیا بچے بیڈ پر لیٹے صبر ہی کر گئے ایسے
ظالم ماں باپ ملے تھے جو انکو چھوڑے اپنے رومانس میں گم
تھے لیکن انکا گمان غلط ثابت ہوا زمل فورا سے پیچھے ہوتی
اپنے بچوں کے پاس آگئی اور پیٹھ موڑ کر زالے کو گود میں لئے
فیڈ کروانے لگی زامل ہاتھ پیر مارتا ٹھسکنے لگا ہی تھا کہ زیحال
نے جھک کر اسے اٹھالیا
بیٹا ہمیں ہمارے حق کیلئے انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔"اسکی بات پر
پیٹھ موڑے زمل نے اپنی ہنسی دبائی باری باری دونوں بچوں کو
فیڈ کروا کر پیٹھ تھپتھپاتے ڈکار دلوا کر کاٹ میں ڈالتے سلا دیا
زیحال کا اپنی باری کا انتظار انتظار ہی رہا وہ دونوں بچوں کو
سلاتے باہر نکل گئی

مامانوفل بھائی کہاں ہیں کل سے نظر نہیں آئے۔۔۔"وہ جب سے آئی تھی تب سے ہی نوفل اسے نظر نہیں آیا تھا"شہر سے باہر گئے ہیں؟اسکے سوال پر ندرت بیگم نے کرب بھری نظروں سے اسے دیکھا آئرہ کی صورت میں انہیں ایک امید نظر آئی تھی اس سے پہلے وہ کچھ بولتیں پیچھے صوفے پر براجماں راحم صاحب بول پڑے

"وہ ملک سے باہر گیا ہے۔۔۔اور واپسی کا کسی کو بتا کر نہیں گیا وہ نہیں چاہتے تھے خوشی کے موقعے پر انکی بیٹی اپنے قاتل بھائی کو یاد کر کر تکلیف میں مبتلا ہو اسکے لئے اسکا بھائی اس کی کل کائنات تھا تو کیسے وہ اسے ان درندوں کی قید میں برداشت کر پاتی

ندرت بیگم نے تڑپ کر آبدیدہ نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا جب
انکی آخری امید بھی دم توڑتی نظر آئی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں
چلی گئی یہاں مزید بیٹھتی تو نوفل کی یاد میں رو پڑتی

ماما کو کیا ہوا۔۔۔؟اپنی ماں کے ایسے اچانک اٹھ کر جانے پر وہ
سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی

کچھ نہیں بی پی لو ہو گا۔۔۔تم۔۔بیٹا اپنی شادی کی شاپنگ کرو
اب کی بار زیحال آئے گا تو میں سیدھی منگنی کی بات کرونگا
میں چاہتا ہوں اپنی بچی عمر میں تمہیں رخصت ہوتے دیکھ اپنی
بے چین روح کو پر سکون کر لوں۔۔۔"انکی بات سمجھتے آئرہ
کا دل لرز کر رہ گیا وہ ایک ہی جست میں اٹھ کر انکے پاس
بیٹھتی سینے سے لگ گئی

آپ ایسے کیوں بول رہے ہیں بابا اللہ پاک آپ کو میری عمر بھی لگا

دے آمین۔۔۔"آہ کاش ہم یوں اپنی عمریں اپنے ماں باپ کو دے سکتے

پتہ نہیں بیٹا اب تو آگے کی زندگی میں اندھیری ہی نظر آتی ہے تمہیں محفوظ ہاتھوں میں سونپ کر شاید اس اندھیری میں کچھ روشنی آجائے۔۔۔"وہ باپ تھے بیٹے کو اس حال میں سوچ کر انکی روح بھی کانپ اٹھتی تھی لیکن جو اسکے گناہ تھے اس کے بعد انہیں اپنا دل مضبوط کرنا تھا

"تم زمل کو بلالو شادی میں وہ ہماری طرف سے شامل ہو گی۔۔۔ انکی بات پر آئرہ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا

بابا زیحال بھائی اسکو ایک لمحے کیلئے بھی نہ چھوڑیں بہت پوزیسیو ہیں وہ۔۔۔"اس ایک دن میں وہ زیحال خان آفندی کی بے تابی تک بھانپ چکی تھی

میں بات کرونگا شادی کے بعد بیٹیاں میکے تو جاتی ہیں زمل بھی آئے گی نہ چھوڑا تو میں اسکے کان کھینچونگا۔۔۔"انکی بات پر آئرہ کھلکھلا کر ہنس دی کل انکے بیٹے والی بات آئرہ بھی سن چکی تھی لیکن ایک بیٹا جانے پر چار بیٹے مل جائیں گے اس بات کر مطلب دور دور تک آئرہ کو نہیں پتہ تھا لیکن وہ مطلب اس حد تک بھیانک ہو گا کہ آئرہ خانزادہ کی آدھی دنیا اجڑ جائے گی کتنی ہی دیر وہ بیٹھی اپنے باپ سے باتیں کرتی رہی اس دوران اسکی کمر والے زخم میں ٹیسیں سی اٹھنی شروع ہو چکی تھیں نجانے کسی دو اڈاکٹر نے دی تھی جسے کھا کر کچھ گھنٹے آرام رہتا لیکن جیسے ہی اسکا اثر ختم ہوتا شدید درد کی ٹیسیں اٹھنی شروع ہو جاتی

شام کے سائے ڈھلتے ٹھنڈ بڑھنے لگی تھی زیحال کسی کام سے
باہر چلا گیا تھا یا قوت گھر پر تھا پامیر اسکے ساتھ گیا تھا
برلاس کمرے میں بند تھا لیکن باہر سے سب کے قہقہے سنتے اس
کا دل بھاری ہو رہا تھا نجانے کیوں اسے یہ سب اندر ہی اندر بری
طرح سے کھل رہا تھا اسکا دل چاہا کمرے کی ہر چیز تہس نہس
کر دے بلکہ پوری دنیا تباہ کر دے
عثمان صوفے پر بیٹھا لڑکی کی تصویر دیکھ رہا تھا اسکے ساتھ
ورشہ چپک کر بیٹھی تھی اسکی بہنوں اور ماں کو تو لڑکی
دیکھتے ہی پسند آگئی تھی البتہ عثمان کسی عجیب سی
کشمکش میں مبتلا تھا
یہ لڑکی عمر میں بہت چھوٹی ہے میری میچ کیسے بنے گی اس
کے ساتھ۔۔۔" وہ اپنے دھیان میں بولا جب اسکی لفظوں کی گڑ

بڑ پر باہر سے آتے پامیر کی ہنسی چھوٹی لیکن ساتھ میں پاشا کو دیکھ فوراغائب بھی ہوگئی وہ آگے آتازمل کے ساتھ اسی صوفے پر بیٹھ گیا

تمہیں کونسا ٹوئنٹی کا میچ کھیلنا ہے اسکے ساتھ لڑکی بہت اچھی ہے سلجھی ہوئی خاص طور پر مذکر مؤنث کی پہچان رکھتی ہے۔۔۔"زیحال کی بات پر سب کے قہقہے بلند ہوئے وہی عثمان نے بچاری نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو" یار تم تو ٹانگ نہ کھینچو "

ہم کو تو بہت پسند آیا ہے یہ لڑکی۔۔۔"لیلانی(عثمان کی ماں) چہک کر بولیں پاکستانی نین نقش والی لڑکی انہی کی تو خواہش تھی ورنہ انکے اتنے امیر کبیر رشتہ داروں نے سر دھڑ کا زور لگا لیا تھا عثمان کو اپنی بیٹی دینے کیلئے لیکن انہوں نے صاف انکار

کر دیا

بیٹا ماں پر گیا ہے۔۔۔"کومل نے ساتھ بیٹھی مشی کے کان میں سرگوشی کی

" بس پھر اسی ہفتے۔۔۔انگیجمنٹ کر لیتے ہیں اور اگلے ہفتے نکاح یاقوت کی بات پر تینوں لڑکیوں نے جھٹ گردن موڑ کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

یہ شاپنگ ہم نے تمہاری دوسری شادی کے لئے کی ہے۔۔۔؟کومل کی بات پر یاقوت نے سٹپٹا کر دیکھا اس بچارے نے کیا بولا تھا

ہمیں ہر فنکشن کرنا ہے منگنی ڈھولکی مایوں مہندی بارات ولیمہ اور۔۔۔"اس سے آگے وہ کسی فنکشن کا نام لیتی یاقوت نے اسکی زبان کو بریک لگوائی

بس بس۔۔۔یہ کونسی الابلا کے نام لے رہی ہو۔۔۔"وہ سب شادی

کے نام پر ایک نکاح اور ولیمے کو جانتے تھے باقی سب فنکشنز
نہ انکے ہوئے تھے نہ کسی اور کے دیکھے حتی کہ اپنی بیویوں
کے آنے سے پہلے کی زندگی ان کی عام انسانوں سے بہت مختلف
تھی

ہبی۔۔۔"زمل نے زیحال کا بازو کھینچتے آنکھیں پٹپٹائی اور یہاں
زیحال برف کی طرح تیزی سے پگھلا تھا

ہونگے یہ سارے فنکشنز۔۔۔"اسکے ٹھپہ لگاتے سب خواتین میں
خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تب ہی برلاس کمرے سے باہر نکلا
تھا جب اسکی نظر عثمان کے ہاتھ میں پکڑی لڑکی کی تصویر پر
گئی

سامنے عثمان کے ہاتھ میں آئرہ کی تصویر دیکھ برلاس کے قدم
وہی زنجیر ہوئے تھے وہ بنا پلک جھپکائے ساکت سا کھڑا اسکی
تصویر کو دیکھنے لگا اندر میں جیسے آگ کے شعلے سے بھڑکنے
لگے تھے عثمان کی نظریں جیسے آئرہ پر ٹکی اسے زہر لگی تھیں
وہ غصّے سے مٹھیاں بھینچتے خون خوار نظروں سے عثمان کو
دیکھتا لمبے ڈھینگ بھر کر باہر نکل گیا اسے ایسے جاتے ہوئے
سب نے دیکھا تھا سوائے زیحال کے زمل نے نوٹ کیا تھا وہ اس
سے آج کل زیادہ بات نہیں کر رہا تھا سارے مرد ڈیرے کی دوسری
جانب چلے گئے تھے
شام تک سب خواتین نے بیٹھ کر فنکشنز وغیرہ کے متعلق ڈھیر
ساری پلاننگس کی اصل جھٹکا کومل مشی اور زمل کو ٹیبل پر

رکھی اس تصویر کو دیکھ کر لگا تھا جو آئرہ کی ہی تصویر تھی

مطلب کیا سچ میں آئرہ کی شادی زیحال عثمان سے کروا رہا تھا

اس بات نے تینوں کو ہی پریشانی میں ڈال دیا تھا وہ تو اسے

زیحال کی گیم سمجھ رہی تھیں جبکہ ایسا نہیں تھا عثمان نے

جو لڑکی پسند کی تھی وہ کوئی اور نہیں آئرہ خانزادہ تھی

یہ زیحال کیا کر رہا ہے۔۔۔؟ یہ غلط ہے برلاس کے ساتھ یہ بھی

بچپنا کر رہا ہے۔۔۔" کومل ضبط کرتی دھیمے لہجے میں بولی

عثمان کی ماں اور بہنیں سامنے والے گیسٹ روم میں ہی موجود

تھیں

تم بات کرو ورنہ میں خود کرونگی۔۔۔" وہ دوٹوک لہجے میں

بولتی دھیرے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے زمل

اور مشی گہری سوچ میں ڈوبی نجانے کیا کیا سوچتی رہی تب

ہی مشی کے موبائل پر کال آنے لگی سامنے اپنی ماں کا نام دیکھ
دم ٹھٹھکی تھی جب سے وہ کڈنیپ ہو کر یہاں آئی تھی یہ پہلی
بار تھا کہ صبا بیگم اسے خود سے کال کر رہی تھیں وہ جھٹ
سے کال ریسیو کرتی اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی
میں ٹھیک آپ کیسی ہیں مام۔۔۔"انکے پوچھتے اس نے بھی محبت
بھرے لہجے میں انکا حال احوال پوچھا ایک وقت تھا وہ اپنی
ماں سے سیدھے منہ تک بات نہیں کرتی تھی اور آج یاقوت مرزا
کی محبت نے اسے ہر رشتے کی قدر اور اسے اچھے سے نبھانا
سکھا دیا تھا
"تم گھر کیوں نہیں آتی۔۔۔تمہارا آنا منع تو نہیں ہے میری جان۔۔۔
انکے لہجے سے صاف شکوہ ظاہر ہوا تھا
مجھے ڈیڈ کے منہ لگنا پسند نہیں خاص طور پر جب وہ یاقوت

"کے بارے میں کچھ کہتے ہیں۔۔۔

لیکن میں بھی تو ہوں میرے لئے آجایا کرو سارا دن بس تمہیں

یاد کرتی ہوں۔۔۔"عنقریب تھا کہ وہ رو دیتیں آواز دھیرے دھیرے

بھیگ رہی تھی

مام۔۔۔یواوکے۔۔۔؟سب ٹھیک ہے وہاں۔۔؟اپنی ماں کی رندھی

آواز محسوس کرتے وہ تھوڑی فکر مند ہوئی تھی

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"بولتے وہ شاید رونے لگی تھیں تب

ہی بولتے بولتے چپ ہو گئیں مشی انکی سسکی سنتے یہاں بیٹھی

بے چین ہوئی تھی تب ہی یاقوت کمرے میں داخل ہوا اسے فون

پر دیکھ اتنا حیران نہیں ہوا تھا جتنا اسے پریشان دیکھ کر ہوا

تھا صبا بیگم اپنی باتیں کر رہی تھیں ساتھ رو بھی رہی تھیں

وہ وہی اسکے قریب بیٹھتا اسکے پریشان سے چہرے پر ہتھیلی

" جماتے آنکھوں کے اشارے سے پوچھنے لگا" کیا ہوا
آپ فکر نہ کریں میں بات کرونگی ان سے۔۔۔"اس نے نظریں
یاقوت پر جماتے اپنی ماں کو تسلی دی اور دو تین مزید باتیں
کر کر کال کٹ کر دی
کس کی اتنی مجال ہوئی کہ میری بیگم کو آبدیدہ کر دیا۔۔۔"اس
کے کال کٹ کرتے وہ جیسے اپنی جان لیوا جسارتوں کیلئے آزاد
ہوا تھا مشی کا گال چومتے پیار سے پوچھنے لگا وہ بنا کچھ
بولے اسکے سینے پر سر ٹکا گئی یہ دیکھ یاقوت پہلے تو ٹھٹھکا
تھا لیکن پھر مشی کی کمر نرمی سے سہلانے لگا
تم مجھ سے کتنا پیار کرتے ہو۔۔۔"رات کے اس پہر اسکے اس
سوال پر یاقوت نے اسے عجیب سوالیہ نظروں سے دیکھا
کس نے کہا میں تم سے پیار کرتا ہوں۔۔۔؟اسکی بات پر مشی فورا

سے پیچھے ہوتی سانس روکے اسے دیکھنے لگی نمی تو پہلے سے
آنکھوں میں تھی اب تو دل بھی اسکے جواب پر بند ہونے لگا تھا
پیار تو بچے کرتے ہیں تم تو عشق ہو یاقوت مرزا کا۔۔۔" کہتے اسنے
مشی کا مرجھایا ہوا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے دھیرے
سے اپنے پیاسے لب اسکے ماتھے پر رکھ دیے مشی آنکھیں بند کئے
اسکے لمس کو محسوس کرنے لگی اسی لمس میں تو اب زندگی
کا سکوں تھا

اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔" اسکا چہرہ اپنے مقابل کرتے پیار سے پوچھا
اسکے پوچھنے پر مشی کی شہد رنگ آنکھیں بے اختیار چھلک
پڑی اور سر جھکائے رونے لگی یہ دیکھ یاقوت ایک دم بے
چین ہوا تھا

مشی میری جان۔۔۔۔ روکیوں رہی ہو بتاؤ ناں کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ

خاصا پریشان ہو چکا تھا اسکے پوچھنے پر مشی سوں سوں
کرتی آنسوں صاف کرتی ٹھیک ہو کر بیٹھی
میں۔۔۔نے۔۔۔۔میں آدھی سے زیادہ زندگی اندھیری میں گزار
دی۔۔۔۔" وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولنا شروع ہوئی یاقوت دم
سادھے اسے سننے لگا
ہر گناہ کیا آوارہ گردی، جوے کھیلے، شراب پی، ح۔۔۔۔ حرام تعلق
رر۔۔۔۔کھے "اسکی آخری بات پر یاقوت نے اپنا لب کاٹا دل کو
جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچا تھا
لیکن۔۔۔ کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ یہ۔۔۔یہ سب غلط ہے
لیکن۔۔۔میں۔۔۔میں جب بھی۔۔۔مام سے اونچی آواز میں
۔۔۔بات

کرتی تھی۔۔۔تو۔۔۔بب۔۔۔بہت برا لگتا تھا۔۔۔"آنکھوں سے
آنسوں
ابل کر عارض پر بہے
تمہیں بھی میں لگتی تھی ناں۔۔۔بد کردار زانی عورت۔۔۔ہے ناں
وہ چھلکتی آنکھوں سے جیسے پوچھ رہی تھی یاقوت کچھ
نہیں بول پایا
ہاں لگتی ہو نگی۔۔۔ تمہیں جس حال میں میں ملی۔۔۔یہی لگتا ہو
گا کہ میں کسی کے ساتھ۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ بولتی یاقوت
نے تڑپ کر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا ایک مرد کے لئے اپنی
بیوی کو کسی غیر کے ساتھ دیکھنا یا اسکے منہ سے وہ سب سننا
ایک۔ہی جیسی تکلیف دیتا ہے
میں ایسی نہیں تھی۔۔۔۔"وہ یاقوت کا ہاتھ ہٹاتے پھوٹ پھوٹ

" کرر ودی" میں ایسی نہیں تھی

مسسز جیلانی میری سگھی ماں نہیں ہیں۔۔۔"آہ یہ ایک بہت بڑا

راز تھا جو آج یاقوت پر افشاں ہوا تھا" میری ماں تو جیلانی ولا

کے کسی ایک کونے میں دفن ہے۔۔۔" یہ جملہ بظاہر نارمل تھا لیکن

ادا کرتے مشائم کا دل پھٹا تھا

قدیر جیلانی۔۔۔بظاہر ایک مشہور سیاست دان۔۔۔ لیکن وہ انسان

نہیں ہیں۔۔۔ان۔۔۔انہوں نے۔۔۔میری ماں پر تشدد کر کرا نہیں

قتل

کر دیا یا قوت انہیں مار دیا۔۔۔۔" کہتے وہ اور بھی پھوٹ پھوٹ کر

رودی یہ دیکھ یاقوت کا دل کٹ کر رہ گیا تھا وہ چاہتا تھا وہ

اس مشائم کو سینے سے لگا لے لیکن نہیں اسے آج اسکے اندر کی

وہ بگڑی مشائم کا عکس تک ختم کرنا تھا وہ سمیٹنا چاہتا تھا

لیکن نہیں سمیٹ پا رہا تھا وہ بکھر رہی تھی وہ بکھر چکی تھی

اس رات کھڑکی سے باہر مجھے اپنی ماں کی رونے کی آواز آتی

رہی "مم۔۔۔مجھے معاف کر دیں آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"تب ہی

ایک زناٹے دار تھپڑ کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی وہ

باہر کھڑی بچی سہم کر رہ گئی تھی اس نے ڈرتے کانپتے ہوئے

تھوڑی سی کھڑکی کھول کر اندر جھانکا سامنے بیڈ پر اسکا ظالم

باپ بیٹھا زمین پر ہاتھ جوڑے بیٹھی اس عورت کے چہرے کو

تھپڑوں سے لال کر چکا تھا لیکن وہ پھر بھی ہاتھ جوڑے اپنے

ناکردہ گناہ کی معافی مانگ رہی تھی آنسوں مسلسل ان شہد

رنگ آنکھوں سے بہہ رہے تھے

اس شخص نے سیگریٹ سلگائی اور ایک گہرا کش لگاتے وہ جلتی

سیگریٹ اس عورت کے خوبصورت لبوں پر لگا دی جس سے وہ

تڑپ کر درد سے بلبلاتی پیچھے ہٹی تھیں انکا پیچھے ہٹنا تھا کہ
اس درندہ صفت انسان نے وہی زمین پر پڑے انکے پیٹ میں اپنے
بھاری بھر کم بوٹوں سے گھونسہ دے مارا جس کے لگتے اس چھ
ماہ کی حاملہ عورت کے منہ سے ایک دل خراش چیخ پورے کمرے
میں گونجی تھی ساتھ ہی وہ بچی اپنی جگہ ڈر کر ایک دم
اچھلی تھی آنکھوں سے آنسوں مسلسل بہے تھے

تم جیسی غریب لالچی عورتیں۔۔۔ صرف لڑکیاں پیدا کرتی ہیں
انکی لائن لگا دیتی ہیں صرف ایک وارث۔۔۔ تم ایک وارث مجھے
نہیں دے سکی۔۔۔" کہتے اس درندے نے پھر سے اپنے بوٹ کی
نوک اسکے پیٹ میں دے ماری وہ عورت جان لیوا شدید درد میں
مبتلا چیخ رہی تھی کہہ رہی تھی آئندہ نہیں ہو گا یہ اسکے بس
میں نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی کہہ رہی تھی نہیں ہو گا آئندہ

لیکن۔۔۔۔ نہیں سنا گیا اس عورت کا جسم مار مار کر نیل و نیل کر
دیا گیا انہوں نے ایک بیٹی برداشت کی تھی لیکن جب سے پتہ
چلا کہ الٹرا ساؤنڈ میں پھر سے ایک لڑکی آئی ہے تب سے وہ آگ
بگولہ ہوئے گھوم رہے تھے زہرہ بیگم نے انہیں لاکھ سمجھانے کی
کوشش کی کہ وہ رپورٹ غلط بھی ہو سکتی ہے لیکن جیلانی
صاحب کے سر پر ایسا وارث کا بھوت سوار تھا کہ انہوں نے غصّے
میں رپورٹ کے ٹھیک نکلنے کا انتظار بھی نہیں کیا
وہ بچی اپنی ماں کے لرزتے پیر اور دل خراش چیخیں سن رہی
تھی لیکن وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی رو رو کر اس بچی کی
ہچکیاں بندھ چکی تھیں اور پھر وہ ہوا جس کے بعد وہ معصوم
بچی خاموش ہو گئی کتنی ہی راتوں تک اسے اندھیری میں اپنی
وہ تڑپتی ماں یاد آتی اور وہ اٹھ کر بیٹھ جاتی جیلانی کو اپنی

پہلی اولاد بہت عزیز تھی لیکن تب تک جب تک صبا بیگم نہ آ
گئیں انکی زندگی میں جن سے شادی کے نو مہینے بعد ہی انکے
ہاں ایک سانولے بچے نے جنم لیا تھا وہ جیسا بھی تھا لیکن
جیلانی گروپ کا اکلوتا وارث تھا اسکے آنے کے بعد جیلانی
صاحب کی توجہ مشائم سے ہٹتی چلی گئی
اور وہاں سے شروع ہوئی مشائم قدیر جیلانی کی بربادی۔۔۔" کہتے
اسکے ہونٹ پھڑ پھڑائے یاقوت اسکے دونوں ہاتھ تھامے انھیں
اپنی گرم حدت پہنچاتا اسے سنتا رہا مشی اس وقت حال میں
نہیں تھی وہ اپنے ماضی میں گم ہو چکی تھی
اور وہ ایک بری صحبت کی بھینٹ چڑھ گئی آئے دن شراب پیتی
کلبز جاتی جوے کھیلتی کروڑوں روپے جوے میں اڑا دیتی اسکے
آوارہ دوست اس کی دھن دولت کی وجہ سے اسکے آگے پیچھے

گھومتے یہ غلط تھا ڈیڈ کو بتانا چاہئے تھا ناں۔۔۔" وہ بچوں کی
طرح یاقوت سے تائید مانگ رہی تھی اس نے سر دھیرے سے
اثبات میں ہلا دیا
لیکن انہوں نے نہیں بتایا۔۔۔" کہتے جیسے سانس رک گئی یاقوت
اسکے لہجے میں واضح کرب محسوس کرتا خود پر ضبط کے
بندھ باندھنے لگا اسکا جی چاہا مشی کو خود میں بھینچ لے لیکن
نہیں۔۔۔۔ ضبط۔۔۔ ضبط۔۔۔ ضبط
میں اپنی ماں کی طرح خوبصورت تھی اور ڈیڈ نے اسی
خوبصورتی کا فائدہ اٹھالیا وہ جب بھی اپنی کسی بزنس ڈیل
کیلئے جاتے مجھے ساتھ لے جاتے مجھے لگتا تھا یہ انکی محبت
ہے۔۔۔ لیکن یہ تو انکا بزنس تھا۔۔۔۔" آنکھوں سے خاموش آنسوں
بہتے ہونٹ پھڑ پھڑا گئے جسم پر ایک لرزا سا طاری تھا اذیت سی

اذیت تھی

اس شام جب انکی ایک بہت بڑی ڈیل فورن کنڑی سے آئے سی ایم سے ہونی تھی وہ مجھے ساتھ لے گئے میں ایک چھوٹی سی سکرٹ میں ملبوس تھی جسکا ٹاپ ود آؤٹ سلیوس کھلے بال اور فل میک اپ جانتے ہو یہ سب کس نے کروایا۔۔۔؟رک کر سوالیہ پوچھا یا قوت دھیرے سے سر نفی میں ہلا گیا اسکے ساتھ ہی مشی کے پھڑ پھڑاتے لبوں پر ایک زخمی مسکراہٹ رقص کرنے لگی

ڈیڈ نے۔۔۔"بولتے ایک گرم آنسوں کا گولہ پھسل کر گال پر بہتا ڈائریکشن بدلتا لبوں پر آگیا

اس شام میں اس ڈریس میں سب مردوں کے بیچ انکمفرٹیبل محسوس کر رہی تھی لیکن ڈیڈ نے کہا نوری بیٹا ہماری کلاس

میں ایسے ہی کپڑے پہنے جاتے ہیں اور تب میرے گناہوں میں یہ
گناہ بھی شامل ہو گیا میں جسم کو ڈھانپتی کم دکھاتی زیادہ
تھی اس شام میرے ڈریس پر ویٹر سے جوس گر گیا جسے صاف
کرنے میں لیڈیز واش روم گئی میں وہ صاف کر ہی رہی تھی کہ
پیچھے سے وہی سی ایم۔۔۔ کھڑا دکھائی دیا اسے دیکھ میں
چونکی "ایکسیوزمی یہ لیڈیز واش روم ہے آپ یہاں کیا کر رہے
ہیں "اس نے قدرے مؤدب انداز میں پوچھا تھا لیکن وہ شخص
جس کی آنکھوں میں حوس چیخ چیخ کر بول رہی تھی وہ آگے
آیا اور بلکل مشائم کے قریب کھڑا ہو گیا وہ سانس روکے اسے
دیکھ رہی تھی
" آئی نو بے بی۔۔۔ کہ یہ لیڈیز واش روم ہے تب ہی تو یہاں آیا ہوں
اسکا لہجہ مخمور تھا جذبوں سے چور حوس چیخ چیخ کر بول

رہی تھی

پلیز ٹیک آسائیڈ۔۔۔" کہتے وہ جانے لگی تھی جب اس سی ایم

نے مشائم کا بازو تھاما اور واپس سے پیچھے کھینچتے دیوار سے

پن کیا اور خود اسکے بے حد قریب آگیا اتنا کہ اسکی گرم

سانسیں مشی کو اپنے چہرے کو جھلساتی ہوئی محسوس ہوئی

پپ۔۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔" وہ حلق کے بل

دھاڑی

تھی لیکن مقابل جیسے بہرا تھا سنا ہی نہیں

بدتمیزی نہیں بزنس ہے بے بی۔۔۔" وہ ساٹھ سالہ بوڑھا شخص

اس وقت حوس سے بھرے لہجے میں مشائم کو پوری طرح سے

خود میں پیوست کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ زبردستی اپنا

آپ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ عمر کے ساتھ ساتھ

اس نازک سی لڑکی سے طاقت ور بھی تھا

یو بلڈی مین لیو مائے ہینڈ۔۔۔" وہ اپنی کلائی چھڑاتی جیسے ہی پیچھے ہٹی ساتھ ہی اسکے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر گئی

ہاؤ ڈئیر یو ٹوچ می..." اسکے دھاڑنے پر وہ سی ایم جیسے ہوش میں آیا تھا وہ ہاتھ اپنے گال پر رکھے خون خوار نظروں سے مشائم کو دیکھ رہا تھا

تمہاری اتنی ہمت لڑکی کہ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔" کہتے اس نے اپنی پوری مردانہ قوت لگاتے مشی کے خوبصورت چہرے پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ دیے

یاقوت دم سادھے اسے سنتا خود پر ضبط کر رہا تھا بظاہر وہ نارمل تھا لیکن اندر میں جیسے شدید آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے

اسی شور میں ڈیڈ وہاں آ گئے میں نے انہیں اس سی ایم کی بد
تمیزی کا بتایا اور انتظار کرنے لگی کہ اب وہ اس پر دھاڑیں گے
اسے ماریں گے لیکن وہ۔۔۔۔وہ تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگے
مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے اس سے معافی مانگتے وہ
مجھے کھینچ کر سب کے سامنے سے گھر لے گئے اور جاتے مجھے
اتنی زور سے دھکیلا کہ میرا سر ٹیبل کی نوک سے جا لگا۔۔۔"ایک
گرم آنسوؤں کا گولہ آنکھوں سے پھسل کر بہہ گیا
ڈیڈ۔۔۔وہ مجھے غلط ٹچ کر رہا تھا۔۔۔"وہ اٹھتی اپنی صفائی
پیش کرنے ہی لگی تھی کہ اسی گال پر جیلانی صاحب کا تھپڑ
اپنی چھاپ چھوڑ گیا
ایک ذرا ہاتھ پکڑ لینے سے تمہاری جان نکل رہی تھی۔۔۔؟وہ حلق
کے بل دھاڑے تھے انکی بات پر مشائم جہاں تھی وہی کھڑی رہ

گئی سانس جیسے اٹک اٹک کر آنے لگی تھی

جانتی بھی ہو. بیلین ڈالرز کا نقصان کروادیا تمہاری اس ذرا سی

پارسائی نے۔۔۔" پارسائی۔۔۔؟ مشائم چند ثانیے ساکت سی کھڑی

اپنے باپ کو دیکھنے لگی بیٹی کی عزت ذرا سی پارسائی تھی؟

وہ اٹک اٹک کر آتی سانس بھی مدھم ہونے لگی تھی

ویسے تو دن رات کلبز میں گھومتی ہو شراب پیتی ہو وہاں تمہیں

اپنی عزت کا خیال آگیا۔۔۔؟ انکی آواز قدرے اونچی تھی صبا

بیگم کمرے سے نکلتی جلدی سے باہر آئیں

میں نے تمہیں کیوں نہیں روکا؟ اسی لئے ناں تاکہ تمہیں اس ہائی

"کلاس کی عادت ہو جائے اور کل کو میرا بزنس سمبھال سکو۔۔۔

آہ کوئی ان سے پوچھتا وہ کس طرح بزنس سمبھالنے کا کہہ رہے

تھے جسے سمجھ کر ایک غیرت مند بیٹی شاید زندہ زمین میں

درگور ہونا پسند کرے گی

وہ دم سادھے کھڑی سنتی رہی چہرے پر کرب تھا لیکن تاثر سپاٹ تھے "الرائیٹ" اسکے لبوں سے صرف ایک لفظ نکلا تھا یہ لفظ اسے کس دلدل میں دھکیل گیا تھا شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

وہ دن تھا جس کے بعد مشائم قدیر جیلانی کے گناہوں میں یہ گناہ بھی شامل ہو گیا کہ اسے کسی مرد کا چھونا برا نہیں لگتا تھا۔۔۔"رات کا آدھا پہر آچکا تھا لیکن وہ ماضی میں پوری طرح سے گم تھی بنا یہ دیکھے کہ اسکے سامنے بیٹھا اسکا شوہر اس کی باتوں سے کس اذیت سے گزر رہا تھا اپنے کس ضبط کا وہ مظاہرہ کر رہا تھا

میں نے کبھی زنا کیا نہیں تھا لیکن اپنے سامنے ہوتے ہوئے بہت

بار دیکھا تھا اسی سے میرے اندر سے وہ ڈیزائر ختم ہو گیا
مجھے اس بستر سے نفرت ہونے لگی جہاں ملنے والی تھوڑی سی
لذت کے بعد صرف گندی بدبو بچتی تھی۔۔۔میں اس سے دور
رہی جانتی نہیں تھی ناں میں کسی کی دعاؤں کا حصّہ ہوں جو
" مجھے اس کبیرہ گناہ سے بچا رہی تھیں
میں زانی یا بدکردار نہیں تھی یاقوت میں گناہگار تھی۔۔۔" وہ
حال میں آتی یاقوت کا ہاتھ تھامتی زخمی لہجے میں بولی
یاقوت بس دیکھتا رہا آہ یہی تو وہ شخص تھا جس کی دعائیں
اسے بچاتی تھیں کہتے ہیں کہ ہر نماز میں اپنے لئے پاکیزہ سا تھی
مانگنا چاہئے آپ کی دعا نجانے کہاں کسے جہنم کی آگ سے بچا
لے
ایک گناہ بار بار کیا جائے تو وہ عام لگنے لگتا ہے مجھے بھی

دھیرے دھیرے سب عام لگنے لگا مسسز جیلانی بہت نیک ہیں
وہ مجھے نماز کا کہتی تو ڈیڈ کہتے یہ سب غریب لوگوں کے
چونچلے ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ یہ دنیا ختم ہوتے انہیں ایک
جنت ملے گی جہاں یہاں سے زیادہ عیش ہو گی نیک لوگوں کی
لیکن دیکھو ہماری تو دنیا ہی جنت ہے۔۔۔"اور مشائم قدیر جیلانی
اسی جنت میں مگن ہو گئی
تمہارے پاس بھی انہوں نے دشمنی میں اپنے وارث کو بچانے کیلئے
بھیج دیا۔۔۔مجھے برا نہیں لگا عادت تھی ناں اپنا سودا ہوتے
ہوئے دیکھنے کی۔۔۔"وہ پھر ایک بار ٹوٹی اندر تک ٹوٹی
لیکن تمہارے کچھ الفاظ مجھے اندر تک توڑ گئے
تھے کہ ہم امیروں کے پاس پیسہ تو ہوتا ہے لیکن غیرت نہیں
ہوتی۔۔۔"کہتے خشک آنکھوں سے گرم سیال پھر سے عارض پر

بہا

ہم جیسی لڑکیوں کی زندگی میں تم جیسے مرد نہ آئیں تو ہمیں
تو قبر کے کیڑے بھی کھانا پسند نہ کریں۔۔۔ پتہ نہیں کیوں لڑکیاں
ہم ہائی کلاس کی لڑکیوں کو دیکھ کر ہماری عیش و عشرت
والی زندگی کی متمنی ہوتی ہیں جب کہ انکے تھوڑا سا کمانے
والے غیرت مند باپ بھائی انکے لئے بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں جو
انہیں باہر کی اس حوس سے بھری دنیا سے بچاتے ہیں اور وہ
بے وقوف لڑکیاں اسے ہی اپنی قید سمجھتی ہیں۔۔۔" ساتھ ہی
ایک زخمی مسکراہٹ ابھری وہ آج ٹوٹ کر بکھر رہی تھی اپنے
اندر کی ہر اذیت نکال باہر کر رہی تھی
میں نے بہت کوشش کی تمہیں سب سچ بتانے کی تمہیں یہ بتانے
کی کہ میں زانی یا بد کردار نہیں تھی۔۔۔" کہتے وہ پھر سے پھوٹ

پھوٹ کر رو دی" میں بس گناہگار تھی۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے اس دلدل
میں دھکیلنے والا بھی ایک مرد تھا اور اس سے نکالنے والا بھی
ایک مرد تم۔۔۔ تم کہتے ہو مجھے تم سے محبت ہے نہیں مجھے تم
سے محبت نہیں ہے مجھے اللہّ سے محبت ہے جس نے تمہیں میری
نجات کا ذریعہ بنا کر بھیجا وہ کتنا رحیم ہے ناں کہاں سے ایک
نیک دھشت گرد کو میری گناہوں سے بھری زندگی میں بھیجا اور
مجھے ہدایت کا راستہ دکھایا۔۔۔" وہ پل یاد آیا جب اس کلب
میں یاقوت مرزا نے قدم رکھا تھا وہ قدم عام قدم نہیں تھا اسی
کے ساتھ کسی کی ہدایت کا راستہ ہموار ہوا تھا اسے ٹوٹ کر اپنے
سامنے بیٹھے یاقوت پر پیار آیا
آج یہ سب اس لئے بتایا کہ جس باپ نے اپنے وارث کیلئے مجھے
اتنا بے مول کر دیا آج اسی نے ان پر ہاتھ اٹھا دیا۔۔۔" صبا بیگم

نے اسے بتایا تھا جو کچھ جیلانی ولا میں ہوا کیسے شراب کے
نشے میں دھت احمد نے اپنے باپ پر ہاتھ اٹھا دیا کیا اسکا دل
نہیں پھٹ گیا؟ نہیں یہ تو مکافات تھا
میں بیٹی ہوں۔۔۔ باپ کچھ بھی کر لے ان سے نفرت نہیں کر سکتی
تم۔۔۔ تم احمد کو سمجھاؤ۔۔۔ میری طرح اسے بھی راہ راست پر
لاؤ ناں۔۔۔ یاقوت۔۔۔،" وہ تڑپ کر یاقوت کا ہاتھ تھامے اس سے
گڑگڑا کر التجا کرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی
تم لاؤ گے ناں۔۔۔ میری محبت میرے باپ سے نفرت پر غالب آئے
گی بولو ناں یاقوت۔۔۔ تم۔۔۔ کرو گے ناں یہ کام۔۔۔ بولو ناں
۔۔۔" وہ
ساکت بیٹھے یاقوت کا تھامے تڑپ کر پوچھنے لگی لہجہ میں
کپکپاہٹ سی تھی وہ کیا بولتا وہ آج کچھ بولنے کے لائق تھا؟

یہ دنیا کتنی ظالم ہے یہ آج پتہ چلا تھا

بولوناں۔۔۔چپ کیوں ہو۔۔۔کیا تمہیں میری باتوں کا یقین نہیں؟

کیا تمہیں میں اب بھی زانی عورت لگتی ہوں میں۔۔۔میں نہیں

ہوں یاقوت۔۔۔میں نہیں ہوں۔۔۔" وہ تڑپتی رونے لگی تھی جب

یاقوت نے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں زور سے بھینچ لیا اس

سے لگتے وہ سارا بچا کچا ضبط کھوتی مزید پھوٹ پھوٹ کر

رودی "میں نہیں ہوں زانی عورت" اسکی وہی گردان تھی یاقوت

اسے مزید خود میں بھینچ گیا

" جانتا ہوں۔۔۔تم بھٹکی ہوئی تھی لیکن پاکیزہ تھیں میرے لئے

اسکی تڑپ میں یاقوت کی تڑپ بھی شامل ہوئی تھی مشی کے

تڑپ کر رونے پر اسکا دل پھٹ رہا تھا بظاہر دکھنے والا ہشاش

بشاش اندر سے کتنا ٹوٹا ہوا ہے کون جانے لوگ ایسے ہی فتوے

لگادیتے ہیں جہنمی ہونے کے کیسے لگادیتے ہیں۔۔۔؟ کیا انکو نہیں
پتہ خدا کے ناموں میں یار حیم بھی آتا ہے رحم کرنے والا وہ کب
کسے کس گناہ سے نجات دے دے تمہیں کیا پتہ۔۔۔ کیا پتہ اسے
نجات دے کر تمہیں اس گناہ میں مبتلا کر دے کیا اس بات کا
خوف نہیں آتا تمہیں کیسے لوگ ہو تم۔۔۔
ایک رات وہ تھی جب یاقوت مرزا ٹوٹا تھا اور مشائم نے اسے
سمیٹا تھا آج یہ ایک رات تھی جب مشائم قدیر جیلانی ٹوٹی
تھی اور یاقوت مرزا نے اسے اپنی محبت سے جوڑ کر ایک نئ
مشائم یاقوت مرزا بنائی تھی صبح ہونے تک وہ اسے اپنی محبت
سے سمیٹتا رہا تھا نہ صرف سمیٹا بلکہ اسے اپنی ایک نئ محبت
سے آشنا کروایا ایک ٹوٹ کر چاہے جانی والی محبت سے
صبح تک مشی اسکی بانہوں میں یاقوت کی شدّتوں سے ٹوٹی اور

محبت سے سمٹی لیٹی ہوئی تھی اسکے پور پور پر رات بھر ایک
نیا یاقوت مرزا ٹوٹ کر برسا تھا جس کا دل و دماغ ہر قسم کے
وہم سے پاک ہو چکا تھا

یہ صبح ایک نئی صبح تھی پاشا کے گھر میں جہاں دو دل اگر
جڑے تھے تو ایک دل بری طرح سے ٹوٹ کر بکھر گیا تھا
اس جان لیوا ٹھنڈ میں وہ بنا کسی جیکٹ کے ایک سادھا
سی شرٹ پہنے آستین موڑے اترا ہوا چہرہ بکھرے بال اجڑا
حال گاڑی سے اترتے اس نے چابی میر بخش جو اسے دیکھ
بھاگتا ہوا اسکی جانب آیا تھا کی جانب پھینکی
کسی کو میرے اس وقت گھر آنے کا بتایا تو تم اگلی سانس نہیں
لے پاؤ گے۔۔۔" سرد لہجے میں بولتا بنا اسے

دیکھے اندر چلا گیا رخ سیدھا اپنے کمرے کا تھا جاتے وہ سیدھا
بیڈ پر ڈھے سا گیا نظریں چھت سے جا لگی تھیں بلکل ویران
کسی بھی جذبے سے عاری وہ ہنستا کھیلتا برلاس شاہ نہیں تھا

وہ ٹوٹا ہوا برلاس تھا ہارا ہوا برلاس شاہ

تب ہی دو آنسوں آنکھوں کی باڑ توڑ کر کان کی لو میں جذب ہو
گئے آنکھیں بند کئے ایک منظر یاد کرنا چاہا لیکن تکلیف اتنی تھی
کہ وہ منظر یاد کرنے سے بھی جیسے روح قبض ہو رہی تھی وہ
ساری سوچیں جھٹکتے تکیہ منہ پر رکھے سونے کی غرض سے
آنکھیں موند گیا اسی وقت شدید نیند کا غلبہ جلدی ہی اسے اپنے
گھیرے میں لے گیا تھا

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ سچ میں آئرہ کی شادی عثمان

سے کر رہے ہیں۔۔۔؟زمل کو جیسے یقین نہیں آرہا تھا وہ رات گھر
دیر سے آیا تھا عثمان کو کمپنی دینے کے چکر میں تب ہی وہ اس
سے رات بات نہیں کر سکی لیکن اب وہ مر رکے سامنے کھڑا اپنے
اوپر پرفیوم سپرے کر رہا تھا جب وہ پیچھے کھڑی ہوتی حتی
المقدور اپنے لہجے کو نرم رکھتے پوچھ رہی تھی
تمہارے سامنے اس نے آئرہ سے شادی کیلئے منع کیا تھا۔۔۔"بنا
مڑے ڈھٹائی سے کہتا اپنی گھڑی اٹھا کر پہننے لگا
کل کو وہ کہے گا مجھے سوسائیڈ کرنی ہے کیا آپ وہ فیصلہ بھی
اسی پر چھوڑ دیں گے۔۔۔؟زمل کی بات پر زیحال نے تڑپ کر اسے
دیکھا
کیا صرف وہی مرنا مرنا ہوتا ہے۔۔۔؟کیا انسان کا دل مر جانا موت
نہیں ہوتی۔۔۔؟آج یہ وہ پدی سی زمل نہیں تھی اس نے بھائی

بولا تھا تو آج وہ بہن بنی اپنے بھائی کیلئے جان سے عزیز شوہر
کے سامنے کرخت لہجے میں بول رہی تھی زیحال اسے سنتا گیا
کیا اس نے کبھی زمل سے ایسے بات کی تھی؟ نہیں وہ نہیں کر
سکتا تھا وہ تو چاہی گئی عورت تھی کر سکتی تھی وہ قدم
قدم چلتا اسکے قریب آیا اور دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے
قریب کیا
وہ دباہوا لاوا ہے۔۔۔زور دیا تو سیدھا اس معصوم لڑکی پر پھٹ
پڑے گا تم چاہتی ہو آئرہ کی زندگی برباد ہو جائے۔۔۔؟ وہ محبت
بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا
آپ بات تو کریں ہبی۔۔۔"اسکے نرم لہجے سے وہ بھی پل بھر میں
نرم پڑی تھی" وہ عشق کی حد تک چاہتے ہیں آئرہ کو صرف ضد
پر اڑے ہوئے ہیں پلیز ہبی۔۔۔انکو سمجھائیں۔۔۔"بولتے ہوئے اسکا

لہجہ بھیگا زیحال نے اسے نرمی سے اپنے سینے میں بھینچ لیا

میں کرونگا بات۔۔۔بس اور کوئی حکم۔۔۔؟اسکی اتنی تابعداری پر

زمل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا آنکھوں میں بے پناہ محبت پنپ

رہی تھی وہ سر نفی میں ہلا گئی زیحال نے عقیدت سے اسکا

ماتھا چوما

تم پلیز نہ کہا کرو بس حکم دیا کرو۔۔۔"آہ اسکا یہ جملہ اسی پر

کتنا بھاری پڑنے والا تھا یہ اگر زیحال کو پتہ ہوتا تو وہ مر کر

بھی یہ جملہ نہ بولتا زمل ایک دم پیچھے ہٹی

وہ اٹیچی اتار کر دیں۔۔۔"ساتھ ہی وارڈروب کے اوپر اشارہ کیا

وہ۔۔۔؟لیکن کیوں۔۔۔؟اسے تعجب ہوا لیکن ساتھ ہی اتارنے بھی لگا

میں اپنے میکے جا رہی ہوں۔۔۔"آہ یہ چھوٹی تھی اٹیچی اوپر سے

ہی سیدھا زیحال کے پیر پر وہ درد سے کراھتا ایک دم پیچھے ہٹا

ہبی۔۔۔آپ۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔زیادہ لگی۔۔۔؟دیکھ کر نہیں کر سکتے

تھے۔۔۔؟وہ تابڑتوڑ سوال جواب کرتی اسکا پیر دیکھنے لگی وہ

جوایک پیر اوپر اٹھائے ایک ہی پیر پر اچھل رہا تھا

بہت زور سے لگی۔۔"اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا زمل اسے بازو پکڑے بیڈ پر لے گئی

زور سے لگی دکھائیں۔۔۔"وہ زمین پر بیٹھتی اسکا پیر پکڑنے ہی لگی تھی کہ زیحال نے اپنا پاؤں کھینچ لیا اس نے کبھی زمل سے اپنے پیروں پر ہاتھ نہیں لگوایا تھا

وہاں کیا دیکھ رہی ہو یہاں دیکھو۔۔۔"بولتے ساتھ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا زمل حیرت سے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی

یہاں۔۔۔؟لیکن اٹیچی تو پیر پر گری تھی ناں ہبی۔۔۔؟افف زمل

اس سے زیادہ تمہاری بات لگی ہے تم میکے جاؤ گی۔۔۔مجھے چھوڑ کر ہاؤ کڈ یو ڈو دیٹ وائفی۔۔۔؟اسکا لہجہ افسردہ تھا زمل کو اب اصل معاملہ سمجھ آیا تھا وہ کمر پر دونوں ہاتھ ٹکاتی گھور کر اسے دیکھنے لگی

شادی کے بعد سب ہی جاتی ہیں میں کیوں نہیں جاسکتی۔۔۔؟

وہ لڑاکا انداز میں بولتی پوری گھریلو بیوی لگی تھی

تم نہیں جاسکتی کیونکہ تم سب میں نہیں آتی۔۔۔"وہ ایک جھٹکے میں اسکے سامنے کھڑا ہوا پانچ فٹ تین انچ زمل چہرہ اوپر اٹھائے اسکی بات پر اسے گھورنے لگی آہ کیا مان تھا اسکے اس اٹھے چہرے میں

میں جاؤنگی۔۔۔اور پوری شادی میں وہی رہوں گی۔۔۔"وہ فیصلہ

کن لہجے میں بولتی زمین پر پڑی اٹیچی اٹھانے لگی

تمہیں سمجھ نہیں آتی میرا کیا ہو گا میں کیسے رہو نگا تمہارے

بغیر چھوڑو یہ تم کہیں نہیں جا رہی۔۔۔"اسکے ہاتھ سے بیگ

چھینتے ایک جانب پھینکا یہ دیکھ زمل کو اور بھی غصّہ آیا اس

کی چھوٹی سی ناک غصّے سے پھولنے لگی

یہ میرا حکم ہے اور آپ نے خود کہا میں حکم دوں آپ کو۔۔۔، "آہ

اس جملے کا اتنی جلدی اور اتنا بھیانک ریزلٹ آئے گا اسکا تو

زیحال خان آفندی کو دور دور تک اندازہ نہیں تھا

یہ۔۔۔یہ اس حق کا غلط استعمال ہے یار وائفی۔۔۔"زمل کو لگا

جیسے وہ ابھی بچوں کی طرح دھاڑیں مار کر رو دے گا آہ وہ

واقعی زمل کے سامنے ٹین ایجر بن جاتا تھا

جو بھی ہے میں جا رہی ہوں۔۔۔"وہ بھی دوٹوک انداز میں بولتی

اٹیچی اٹھا کر بیڈ پر رکھتی وارڈروب سے اپنے اور بچوں کے
کپڑے نکال کر اس میں بھرنے لگی
تمہیں شادی میں ہی شامل ہونا ہے ناں تو میں خود تمہیں صبح
چھوڑ کر آؤنگا اور رات کو لے آؤنگا لیکن رات کو وہاں رہنے نہیں
دے سکتا۔۔۔"اسکی بات پر زمل نے گھور کر اسے دیکھا
دماغ سٹک گیا ہے کیا روز میں دو چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ
سفر سفر والا کھیلوں گی اپن کا دماغ مت گھما ورنہ۔۔۔"وہ اپنی
چھوٹی سی نازک انگلی دکھاتی اسکے سامنے کھڑی ہوئی
ورنہ کیا ہاں۔۔۔"وہ ایک قدم آگے آتا زمل کو ایک قدم پیچھے
ہٹنے پر مجبور کر گیا
تیرے کو سمجھ میں آتا کہ اپن تیرے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔"وہ
بھی اسی کی ڈاکو والی زبان استعمال کرتا آگے بڑھتا گیا یہاں

تک کہ زمل پیچھے ٹیبل سے جا ٹکرائی تھی اسے اتنے قریب آتے
دیکھ زمل کی ساری ڈاکو پنتی ہوا ہوئی تھی وہ اسکے بے حد
قریب آ چکا تھا ایک تو ظالم بلیک پینٹ پر سکن ہائی نیک اور
اوپر سیاہ جیکٹ میں خوشبو سے مہکتا ہوا زمل کا دل زور سے
دھڑکا گیا تھا وہ تھوک بمشکل نگلتی اپنے دھڑکتے دل کو قابو
کرنے لگی

ہی۔۔۔جی۔۔۔۔"ہونٹ گول ہوئے اور یہاں ہوا تھا زیحال کی ڈاکو
پنتی کا بیڑا غرق

زیحال کے بڑھتے ہر قدم پر وہ پیچھے قدم اٹھاتی سیدھی ٹیبل
سے جا ٹکرائی تھی نظریں اس ظالم پہاڑی شخص پر ٹکی تھیں
جو صرف نظروں سے ہی زمل فہد کی جان لبوں پر لے آتا تھا اور

اسکا لمس وہ تو اسے کسی اور ہی دنیا میں لے جاتا تھا ایک
مسرور کر دینے والی دنیا میں اس وقت زیحال کی لو دیتی
نظریں زمل کو اپنے نازک بدن کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی
تھیں وہ قریب آ چکا تھا بے حد قریب کہ اسکی گرم سانسیں زمل
کے خوبصورت چہرے سے ٹکراتی واپس ہو رہی تھیں
کیا تم رہ سکتی ہو میرے بغیر۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل نے چہرہ
اٹھا کر اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں خماری اتر رہی تھی اسکے
سوال کا جواب خود ہی اسکی جھیل سی گرے مخمور آنکھوں
تھا زمل بے ساختہ سر نفی میں ہلاتی ہلاتی ہاں میں ہلا گئی
زیحال نے گھور کر اسے دیکھا
ایک رات تو دور کی بات ہے تم ایک لمحہ میرے بغیر نہیں رہ
سکتی۔۔۔ تمہیں عادت ہو گئی ہے میری بانہوں کی انکے بغیر تم

بے چین ہوتی ہو راتوں کو سکون کی نیند نہیں آتی جب تک میں
تمہیں اپنی شدّت سے دوچار کرتے اچھی طرح تھکا نہ دوں ہے
ناں۔۔۔؟اسکی شدّت سے بوجھل ہوتی آواز پر زمل کے کان کی لو
تک سرخ پڑی تھی کیا کچھ تھا جو اس بیسٹ سے چھپا ہوا تھا
لل۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ بڑے ابو۔۔۔نے۔۔۔ کہا ہے کہ
۔۔۔ش۔۔۔شادی میں میں
انکی طرف سے شامل ہوں۔۔۔"اس نے جھجھکتے رات ہونے والی
گفتگو زیحال کے غوش اتاری کل جب وہ عثمان کے ساتھ تھا
تب زمل نے گھنٹوں آئرہ اور راحم صاحب سے بات کی تھی ندرت
بیگم نے اب بھی اسے قبول نہیں کیا تھا اپنے بیٹے کی آج ہوئی
حالت کی زمے دار وہ زمل فہد خانزادہ کو ہی سمجھتی تھی
ایک شرط پر جانے دونگا۔۔۔"اسکی آنکھوں میں التجا دیکھ وہ

نرم پڑا لیکن جہاں زمل اسکی بات پر خوش ہوئی تھی وہی شرط
کے نام پر ٹھٹھکی بھی تھی اسکی شرط بھی یقیناً اسی جیسی
خطرناک ہونی تھی اتنا اندازہ زمل کو تھا
ک۔۔۔کیسی شرط۔۔۔؟ بمشکل تھوک نگلتے سوالیہ پوچھا جتنا وہ
اس وقت اسکے چہرے کے قریب ہیزل آنکھوں میں جھانک رہا تھا
ایسے میں زمل کی جان لبوں پر آ اٹکی تھی وہ سانس بھی مدھم
مدھم سی لے رہی تھی
جتنی راتیں وہاں رہو گی ہر رات کا حق اس ایک دن میں جانے
سے پہلے ادا کرو گی۔۔۔"اسکی بات پر زمل کی آنکھیں حیرت
سے پھٹی چہرہ شرم کے مارے تمتمانے لگا تھا"کل صبح تک یہ
دروازہ نہیں کھلے گا۔۔۔اگر کل صبح ہمت بچے۔۔۔تو چلی جانا
ورنہ یہی رہو گی۔۔۔اپنے خان کے پاس۔۔۔"اسکا مخمور لہجہ اور

شدّت سے چور الفاظ سنتے زمل کے کان سائیں سائیں کرنے لگے
تھے وہ تھوڑی دیر مزید اسکے قریب کھڑی رہتی تو گر جاتی یا
شرم سے پانی پانی ہو جاتی تب ہی اپنے دونوں نازک ہاتھوں کی
ہتھیلی اس کے فولادی سینے پر رکھتی باہر کی جانب بھاگ گئی
پیچھے کھڑا زیحال اسکی حیا سے محفوظ ہوتا ایک دلکش
مسکراہٹ مسکرایا تھا

وہ ایک ایک چیز بیڈ پر ترتیب سے رکھتی یا قوت کے نہا کر باہر
آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی جب وہ صرف ٹراؤزر میں
ملبوس ٹاول سے اپنے بال خشک کرتا ہوا باہر نکلا پورے کسرتی
سینے پر شفاف پانی کے قطرے چمک رہے تھے وہ آتے سیدھا مرر
کے سامنے کھڑا ہوا اور اپنی باڈی دیکھنے لگا مشی کو فجر کے

قریب نماز کی چھٹی دیتے خود وہ سو گیا تھا رات بھر جاگنے کے
بعد تھکاوٹ نے اسے مزید جاگتے رہنے کی اجازت نہیں دی تھی
تب ہی آج وہ جم بھی نہیں کر پایا تھا اور اب کھڑا اپنے مسلز
دیکھ رہا تھا پیچھے کھڑی مشی کی نظر اسکی پیٹھ پر پڑی پوری
کمر پر سرخ لکیریں پوری آب و تاب سے چمک رہی تھیں یہ دیکھ
مشی کی آنکھیں حیرت سے پھیلی اس نے جھٹ اپنے ناخن
دیکھے اور زور سے آنکھ مینچتی تھوڑی سی ایک آنکھ کھول کر
ان لکیروں کو دیکھنے لگی شکر تھا کہ وہ پیچھے کمر پر تھی آگے
ہوتی تو یاقوت نے مار دینا تھا اسے چھیڑ چھیڑ کر
شرٹ پہنو اپنی۔۔۔"اس نے جھٹ سے شرٹ اٹھا کر خود سے اس
کے بازو میں ڈالنی شروع کی یہ دیکھ یاقوت ایک دم ٹھٹھکا
کیوں بغیر شرٹ کے دیکھ تمہاری نیت خراب ہو رہی ہے۔۔۔؟ وہ

سنجیدہ ہو کر بھی شریر ہوا تھا اسکی بات پر مشی کے چہرے کا
رنگ ایک دم سرخ پڑا
خوش رہو خوش فہمی میں نہیں۔۔۔"تڑخ کر بولتے شرٹ پہنا
کر خود ہی اسکے بٹن بند کرنے لگی جب نظر پڑی کہ گیلے بدن پر
اسکا فولادی سینا صاف ظاہر ہو رہا تھا شرٹ گیلی ہو کر جگہ
جگہ سے چپک رہی تھی یہ دیکھ مشی نے یاقوت کو دیکھا جو
اچھے بچوں کی طرح اسکے بٹن بند کرتے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا
اسے رکتے دیکھ اسے دیکھنے لگا
مشی نے جھٹ سے وہ شرٹ نکال دی
ارادہ بدل گیا کیا مجھے خوش کر رہی ہو۔۔۔؟اسے شرٹ نکالتے
دیکھ یاقوت کی آنکھیں چمکی افففف ایک توان شوہروں کو ہر
وقت بس رومانس ہی کیوں سوجھتا ہے مشی نے کھا جانے والی

نظروں سے اسے دیکھ کر وہی شرٹ اسکے منہ پر دے ماری اور
خود وارڈروب سے ایک نئی شرٹ نکال کر لاتے پہلے ٹاول سے
اسکا کسرتی بدن خشک کرنے لگی بار بار نظر اسکے سکس ایبز
پر پھسلتی دل کو بری طرح سے دھڑکا رہی تھی کمبخت بنا شرٹ
کے قیامت ڈھاتا تھا نازک سی مشی پر
یاقوت نے اب تک منہ پر پڑی شرٹ نہیں ہٹائی تھی یہ دیکھ مشی
نے شرٹ کھینچتے گھور کر اسے دیکھا آگے سے وہ میسنا بنا
مسکرا رہا تھا
تم بہت بد تمیز ہو۔۔۔"کہتے وہ شرٹ پہنانے لگی
بے شرم بھی ہوں بتاؤں کیسے۔۔۔؟بولتے ساتھ مشی کی کمر میں
ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کھینچنے لگا مشی نے فورا اپنا آپ
چھڑایا

میں سر پھوڑ دونگی تمہارا۔۔۔"ڈپٹنے والے انداز میں بولتی اپنا
آپ چھڑاتی پیچھے ہٹی وہ آج نیا نیا سا لگ رہا تھا مشی جانتی
تھی وہ یہ سب حرکتیں مشی کو ہنسانے کیلئے کر رہا تھا لیکن
اب بھی کچھ تھا جو جب تک نہ ہوتا شاید وہ دل سے نہ مسکرا
پاتی
یاقوت بالوں میں برش پھیرتے مرر میں ہی پیچھے کھڑی مشی
کی بے چینی دیکھ رہا تھا وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن کہہ
نہیں پا رہی تھی
یہ کیا کیا تم نے۔۔۔"اس کی آواز پر مشی اسکی جانب متوجہ
ہوئی
ک۔۔۔کیا کیا میں نے۔۔۔"اس کے ذہن میں فوراوہ سرخ لکیریں
کلک ہوئی

دیکھو۔۔۔!مڑتے اس نے اپنی گردن پر مشی کے دانتوں کا نشان
دکھایا جسے دیکھ مشی کی آنکھیں ایک دم پھٹی آہ گئی کام سے
وہ تو کمر کے زخم چھپا رہی تھی یہاں تو سامنے سے اسکی دی
ہوئی گہری سوغاتیں پوری آب وتاب سے چمک رہی تھیں مشی
کا چہرہ شرم کے مارے یوں سرخ ہوا تھا مانو بدن کا سارا خون
نچڑ کر چہرے پر آن جمع ہوا ہو
وہ جھٹ سے آگے آتی وہ سرخ نشان دیکھنے لگی یاقوت وہاں
ہاتھ رکھے کن اکھیوں سے مشی کو دیکھتا مسکرا رہا تھا اس نے
بیس اٹھاتے برش کے ساتھ وہاں لگانا شروع کیا
کیوں چھپا رہی ہو رہنے دو سب کو پتہ چلے کتنی جنگلی بیوی
ملی ہے مجھے۔۔۔"اسکی بات پر مشی کے گال پل میں دہک اٹھے
تھے اس نے نظریں چراتے اپنا کام جاری رکھا شرم کے مارے ہاتھ

بھی بری طرح سے کانپ رہے تھے یہ تو کچھ نشان تھے اگر مشی
کے نازک وجود کو ٹٹولا جاتا تو شاید ہی کوئی جگہ ملتی جہاں
یاقوت مرزا کی دی ہوئی گہری سوغاتوں کے نشان نہ ہوں پہلے
کے نشان مدھم ہونے ہی لگے تھے کہ رات اس نے پھر سے اپنے
عشق کی مہریں اس کے نازک وجود پر لگا ڈالی اگر وہ اس ٹراما
سے نہ گزر رہی ہوتی تو سیدھا حساب بے باک کرتی

تم۔۔۔آ۔۔۔آج جاؤ گے۔۔احمد سے ملنے۔۔۔؟خود کو مصروف ظاہر
کرتے بمشکل پوچھا جب اسکے ذکر پر یاقوت کے تاثر ایک دم
بدلے
ھمم جاؤ نگا۔۔۔"سرسری سا جواب دیتے وہ بیڈ پر رکھی اپنی
واچ پہننے لگا اسکا یوں ایک دم سنجیدہ ہو جانا مشی کو مزید
بے چین کرنے لگا

ای۔۔۔ایک اور کام ہے وہ۔۔ بھی۔۔ کر۔۔ آنا۔۔۔ "ہچکچاتے ہوئے

اپنے

ہاتھ آپس میں الجھاتی اٹک اٹک کر بولی یاقوت نے اسے مڑ کر

نہیں دیکھا بیڈ پر اپنا کوٹ اٹھا کر پہننے لگا اسکی خاموشی

" اشارہ تھی کہ "بولو کونسا کام

ڈڈ۔۔۔ڈیڈ کے آفس میں۔۔۔ایک تصویر لگی ہے مم۔۔۔میری اور

احمد کی۔۔۔ "بولتے بولتے چپ ہو کر گہری سانس لی" وہ تصویر

بھی اتار آنا۔۔۔وہ ڈیڈ نے اس لئے لگائی تھی۔۔۔تاکہ آنے۔۔۔جانے

والے۔۔۔دیکھیں قدیر جیلانی کی بیٹی۔۔۔اتنی خوبصورت ہے اور

وہ۔۔۔ڈڈ۔۔۔ڈیڈ کے ساتھ۔۔۔ "اسکی بات پر یاقوت ایک دم اسکی

جانب مڑا چہرے کے تاثرپل میں سخت ہوئے تھے

ڈیڈ کے ساتھ۔۔۔؟اسے خاموش دیکھ لہجے کو بمشکل نرم کرتے

جملہ مکمل کروانا چاہا جب اسکے اس حد تک سنجیدہ ہونے پر
مشی نے بمشکل تھوک نگلا دل جیسے ایک دم بھاری ہوا تھا
بب۔۔۔ بزنس۔۔۔ میں تعلقات بڑھانے کی۔۔ کک۔۔۔ کوشش
"کریں۔۔۔
بات مکمل کرتے وہ سر جھکا گئی شہد رنگ آنکھوں میں گرم
سیال جمع ہونے لگا تھا دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ
دیا تھا
اسکی بات پر یاقوت کی ضبط سے مٹھیاں بھینچی ساتھ جبڑے
تک تن گئے رات اس نے کیسے خود کو قابو کیا تھا یہ صرف وہی
جانتا تھا لیکن اس وقت ایک لاوا سا اسکے تن بدن میں جوش
مارنے لگا تھا اسے لگا جیسے کسی نے اس پر کھولتا تیل ڈال دیا
ہو وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا مشی کے قریب آیا وہ سر جھکائے

بے آواز رو رہی تھی

تمہارے بھائی کو سیدھی راہ پر ضرور لاؤنگا۔۔۔"اسکے کندھے
تھامے سرد لہجے میں گویا ہوا مشی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
لیکن تمہارے باپ کو سیدھی اوپر کی راہ دکھاؤنگا اینڈ آئی
پرامس۔۔۔میں ایک لمحے کیلئے بھی کسی کا نہیں سوچونگا
تمہارا بھی نہیں۔۔۔۔"اسکے سرد برفیلے لہجے پر مشی ایک پل کو
خوف زدہ سی نظروں سے اسے دیکھنے لگی اسکی آنکھیں اس
وقت قہر برسا رہی تھیں مشی کو بے اختیار اس سے خوف
محسوس ہوا

اسے مارا اسی دن دینا چاہئے تھا جس دن سب مردوں کے بیچ اس
گھٹیا انسان نے تمہارے سر سے چادر اتار کر ہوا میں اچھالی
تھی۔۔۔"وہ منہ سے اس وقت آگ کے انگارے برسا رہا تھا اسکے

ہاتھوں کی گرفت مشی کو اپنے نازک سی بازوؤں پر سخت ہوتی
محسوس ہو رہی تھیں
لیکن میں نے تمہارا باپ ہونے کے ناطے اسے بخش دیا تھا لیکن
اب۔۔۔" مشی کو ایک جھٹکے میں اپنے قریب کیا وہ سانس روکے
ہانپتی ہوئی اسے دیکھنے لگی
اب وہ میرے ہاتھوں کتے سے بھی بدتر موت مرے گا۔۔۔" مشی کو
ایک جھٹکے میں چھوڑتے وہ باہر نکلنے لگا تھا کہ مشی نے تڑپ
کر اسکا بازو تھام لیا
ن۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ مم۔۔ میں تمہیں اسی
لئے کچھ نہیں بتا رہی تھی پپ۔۔۔ پلیز یاقوت۔۔۔" وہ اسکا بازو
تھامے ہزیانی سے انداز میں بولتی اپنے آنسوں ضبط کرنے لگی
یاقوت نے ایک جھٹکے میں اپنا بازو چھڑاتے مشی کا بازو تھامے

اپنے قریب کیا اسکی سانسوں کی تپش مشی کے سرخ چہرے کو جھلسانے لگی تھیں

اگر اب تھوڑی سی بھی اپنے باپ کی حمایت کی تو میں سمجھونگا کہ تم بھی اس گناہوں بھری زندگی میں خوش تھی

آہ الفاظ نہیں چابک تھے سیدھا مشی کے دل پر لگے تھے وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی آنسوں متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

بب۔۔۔ باپ ہے وہ۔۔۔ میرا۔۔۔" اسے لگا جیسے یہ آواز کسی گہری کھائی سے آئی ہے

باپ کے نام پر دھبہ ہے۔۔۔" اسکا لہجہ برفیلا سرد تھا جو مشی کی ریڑ کی ہڈی تک سن کر گیا تھا وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی اسکے راز کھلنے پر یا قوت کا یہ رد عمل اس نے خواب میں

بھی نہیں سوچا تھا دور دور تک وہم و گماں میں نہیں تھا کہ
وہ اسکے باپ کو ہی قتل کرنے کا اعلان کر دے گا
میں۔۔۔تت۔۔۔ تمہیں چھوڑ دونگی۔۔۔اگر۔۔۔ای۔۔۔ایسا کچھ
۔۔۔کیا
تو۔۔۔"وہ لہجے میں سختی لاتی بمشکل اٹک اٹک کر بولی ایک
آخری کوشش اسے روکنے کی اس کی
بات پر یاقوت دھک سے رکا اور بے یقین سی نظروں سے اسکی
شہد رنگ سرخ آنکھوں میں جھانکنے لگا
تم دنیا تو۔۔۔ چھوڑ سکتی ہو لیکن یاقوت مرزا کو نہیں۔۔۔"سرد
برفیلے لہجے میں بولتا اسے ایک جھٹکے میں خود سے دور کرتے
لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا اسکے جاتے مشی بند دروازے کو
دیکھنے لگی اسے لگا جیسے وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی اگر

اسکے باپ کو کچھ ہو جاتا تو اسکا بھائی رل کر رہ جاتا اور اسکے
برباد ہوتے صبا بیگم بھی جیتے جی مر جاتی اور وہ ایسا ہر گز
نہیں چاہتی تھیں سوتیلی ماں ہو کر بھی جس عورت نے کبھی
اسے ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی اسے وہ ایسا صلہ
ہر گز نہیں دے سکتی تھی اسے یاقوت کو روکنا تھا اور وہ صرف
ایک شخص کے کہنے پر رک سکتا تھا بلکہ پوری دنیا روک سکتا
تھا وہ آنسوں صاف کرتی جلدی سے باہر
نکلی سامنے ہی زمل بیٹھی زالے کو پیار کر رہی تھی اور خود
کالج کیلئے تیار بیٹھی تھی ویسے وہ ہر گز نہ جاتی لیکن اس
ظالم خان سے بچنے کیلئے اسے وہی ایک راستہ دکھا تھا
وہ زمل کو چھوڑے اسکے کمرے کی جانب گئی دروازہ کھولتے
سامنے ہی زیحال زامل سے باتوں میں مگن ساتھ ساتھ اپنے

بالوں میں برش پھیر رہا تھا

بیٹا تمہاری ماں بڑی ظالم ہے۔۔۔ تمہارے لئے میں کوئی معصوم سی
لڑکی ڈھونڈونگا او کے۔۔۔"اسکی بات پر زامل نے ممممم ممممم
کی آواز کی تھی جیسے باپ کی باتیں اسکے سمجھ میں آرہی
ہوں بے شرم باپ کا بے شرم بیٹا ہنہ۔۔۔
زیحال بھائی۔۔۔"مشی نے دروازہ ناک کرتے دھیرے سے اسے پکارا
اسکی آواز پر زیحال نے مڑ کر اسے دیکھتے برش ڈریسنگ ٹیبل
پر رکھا
مشی۔۔۔اندر آؤ۔۔۔"اتنی دور سے بھی وہ اسکے آنسوں دیکھ چکا
تھا ڈیرے پر سب سے بڑا کمرہ زیحال کا تھا ڈریسنگ ٹیبل اور
دروازے کے بیچ کافی فاصلہ تھا وہ قدم قدم چلتی اندر آئی
کیا ہوا رو کیوں رہی ہو یاقوت نے ڈانٹا۔۔۔؟اسے مسلسل روتے

دیکھ وہ تھوڑا فکر مند ہوا تھا

آپ۔۔۔آپ یاقوت کو فون کر کر گھر بلائیں۔۔۔"اس نے آنسوں صاف کرتے کپکپاتی آواز میں دھیرے سے کہا

لیکن وہ گیا کہاں ہے اور تم کال کیوں نہیں کر رہی۔۔۔"وہ اب بھی الجھا ہوا تھا تب ہی زامل رونے لگا زیحال نے جھک کر اسے اٹھا لیا

میں سب بتاؤ نگی آپ پلیز اسے ایک بار گھر بلا لیں۔۔۔۔"اسکے کہتے زیحال نے کچھ متعجب ہوتے اپنا فون اٹھایا اور اسکا نمبر ملایا ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ پہلی ہی رنگ پر کال اٹھا گیا تھا

جی بھائی۔۔۔۔"کال اٹھاتے اسکی مؤدبانہ آواز ابھری ساتھ مشی کا دل بھی زور سے دھڑکا

کہاں ہو تم۔۔۔؟سپاٹ لہجے میں پوچھا نظریں مشی کے چہرے

پر ٹکی تھیں

کام سے آیا تھا خیریت ؟ کوئی حکم۔۔۔؟ اسکی آواز سے کہیں سے بھی وہ غصّے میں نہیں لگ رہا تھا زیحال کے آگے وہ یونہی

دھیما پڑ جاتا تھا

اگلے پانچ منٹ میں گھر ملو۔۔۔" کہتے اس نے کال کاٹ دی اس کے پانچ مطلب پانچ منٹ ہی تھے یاقوت نے کال بند ہوتے سٹیرنگ واپس سے موڑ لیا اور رخ اپنے علاقے کا تھا وہ نہیں کہتا تھا کیوں۔۔۔! اسکے بھائی نے کہا کہ واپس آؤ تو وہ آئے گا وہ یاقوت تھا زیحال کا یاقوت

اب بتاؤ کیا ماجرا ہے۔۔۔" فون بیڈ پر پھینکتے وہ مشی کی جانب متوجہ ہوا مشی اسے اپنی جانب دیکھتے دیکھ تھوڑی گھبرا سی گئی

وہ۔۔۔"وہ بولنے ہی لگی تھی کہ زمل کی آواز آئی

ہبی۔۔۔۔میں چھٹی کرلوں۔۔۔"وہ خاصی تیز آواز میں چیخی تھی

پٹ جاؤ گی۔۔۔"وہ بھی اندر سے اتنی ہی تیز آواز میں بولا تھا

میں آکر تم سے بات کرونگا۔۔۔"کہتے وہ زامل کو لئے باہر نکل گیا اسکے جاتے مشی نے گہرا سانس لیا یا قوت تو واپس آجاتا

لیکن ابھی اسکے اندر کا لاوا بھڑک رہا ہو گا اسکا اندازہ مشی کو تھا اسے اب زیحال کو سچ بتانا تھا وہی اسے روک سکتا تھا

چھٹی کر کر کمرے میں بند ہونا ہے۔۔۔؟ باہر آتے شریر ہوتے پوچھا اسکی بات پر زمل نے آنکھیں بڑی کرتے اسے دیکھا

گاڑی کی چابی لاؤ میر بخششش۔۔۔۔"اس نے تیز آواز میں میر کو پکارا ساتھ ہی زیحال کا قہقہہ بلند ہوا تھا اچھی ٹیکنیک ہاتھ

لگی تھی زمل بے بی کو کالج بھیجنے کی
بچوں کو بھی لے کر چلیں۔۔۔"دونوں کو باپ کے سینے سے لگاتے
بیلٹ پہنانے لگی زیحال کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا
اچھی غنڈہ گردی ہے۔۔۔"اسکے دھڑلے سے بچوں کے تھمانے پر
زیحال تڑخ کر بولا جب اسکے اس انداز پر زمل ایک دم رکی اور
ہونٹ گول ہوتے ہیزل آنکھوں میں پانی بھرنے لگا
ارے۔۔۔رے۔۔۔کیا ہوا۔۔۔"زیحال اسکے ٹمٹماتے آنسوں دیکھ
جھٹ
سے بے چین ہوا
آپ نے ڈانٹا۔۔۔"اس نے پلک جھپکاتے پنکھڑی سے ہونٹ مزید
گول کرتے باہر نکالے زیحال کا دل چاہا سر پیٹ لے اپنا
نوٹنکی بند کرو گھر رہنے پر بخشنے والا نہیں میں۔۔۔"اسکی

ڈرامے بازی سمجھتے فوراسے بولااور صوفے پر رکھابیگ اٹھاتے
اسے اپنے آگے لگایازمل نے مٹھیاں بھینچتے اسے گھور کر دیکھا
جلاد خان۔۔۔ہنہ۔۔۔"دانت کچکچاتے وہ خود سے جاکر فرنٹ
سیٹ پر بیٹھ گئی زیحال کواسکا یہ جلا کٹا سا انداز بے حد
پسند آیا تھا محبت اپنی جگہ تھی لیکن جو مزہ زمل کا خون
جلاتے وقت ملتا تھا وہ محبت کے وقت کہاں ملتا تھا
آج وہ خود آیا تھا آگے پیچھے کسی گارڈ کی گاڑی نہیں تھی نہ
اسے ضرورت پڑتی تھی پورے راستے بچے اپنے باپ کے سینے
سے چپکے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اسکے فولادی کسرتی سینے پر
مار رہے تھے زمل زالے کا ننھا سا ایک ہاتھ تھامے اسکے ساتھ
کھیلنے میں مصروف تھی اسی اثنا میں وہ لوگ کالج پہنچ چکے
تھے

چلو۔۔۔اتر واور دل لگا کر پڑھو۔۔۔"گاڑی پارکنگ ایریا میں روکتے
پیچھے سے بیگ اٹھا کر اسے تھمایا
دل کیسے لگاؤں وہ تو آپ کے پاس ہے۔۔۔"ہیزل آنکھیں زیحال
کے خوبصورت چہرے پر گاڑھتے مخمور لہجے میں بولی اسکے
لہجے اور الفاظوں پر زیحال سانس روک گیا دل اتنی زور سے
دھڑکا تھا کہ مانو ابھی پہلو میں باہر آ گرے گا گرے جھیل سی
آنکھوں کا ہیزل آنکھوں سے قیامت خیز ملاپ ہوا تھا گاڑی میں
بس بچوں کے ممم۔۔۔ممم کرنے کی آواز تھی
زیحال دھیرے سے مسکراتا تھوڑا سا آگے ہو کر زمل پر جھکا اسے
قریب آتے دیکھ دیکھ بھی سانس روک گئی وہ قریب آیا تھا بے
حد قریب کہ اسکی بئیرڈ زمل کے گال سے مس ہوئی تھی
کمرے سے نکلنے نہیں دونگا کل صبح تک۔۔۔"کان کے قریب آتے

دھیمی سی سرگوشی کی زمل جو آنکھیں بند کئے اسکی گرم
سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی اسکی بات پر جھٹ
سے ہوش کی دنیا میں واپس آئی
کل۔۔۔کلاس کا ٹائم ہو گیا۔۔۔" کہتے جھٹ سے بیگ تھامتی باہر
نکل گئی پیچھے زیحال کی ہنسی چھوٹی تھی
میرا معصوم بچہ۔۔۔" اسے دیکھ محبت بھرے لہجے میں بولتا
پھر سے گاڑی سٹارٹ کرتے واپس جانے کیلئے ٹرن لینے لگا بچے
منہ میں انگلی لئے دائیں بائیں منہ کئے اپنی ماں کا کالج دیکھ
رہے تھے
زمل بیگ کندھے پر لٹکائے راہداری سے ہوتی ہوئی اپنی کلاس کی
جانب جا ہی رہی تھی جب اچانک بیچ راستے میں پیچھے
سے ایک لڑکا نمودار ہوا اسکے ایک دم آگے آنے پر زمل نے بروقت

خود کو اس سے ٹکرانے سے بچایا وہ اتفاق سمجھتی راستے بدل
کر آگے جانے ہی لگی تھی کہ وہی لڑکا اسکے سامنے پھر سے آگیا
ایکسیوزمی۔۔۔؟خود پر ضبط کرتے قدرے مؤدب انداز میں کہا
ایکسیوزڈ۔۔۔۔" کہتے وہ لڑکا شیطانی قہقہہ مار کر ہنسا آس پاس
کے سٹوڈنٹس انکی جانب متوجہ ہونے لگے تھے وہ کوئی معمولی
لڑکا نہیں تھا اس کالج کا ٹاپر ہونے کے ساتھ ساتھ یہاں کی تمام
لڑکیوں کا کرش تھا لیکن تب تک جب تک یہاں زیحال خان
آفندی نے قدم نہیں رکھ دیا تھا جس دن سے وہ یہاں ہو کر گیا
تھا ہر ایک کی زبان پر اسی کے تذکرے تھے ہر لڑکی صرف اسی
کو یاد کرتی آہیں بھر رہی تھی
زمل کو اسی وقت یاد آیا یہ وہی لڑکا تھا جو اس دن یاقوت
نے سیٹ سے اٹھایا تھا اوہ تو یہ اس بات کا بدلہ لینے آیا تھا زمل

نے غصّے سے اسے دیکھا

ڈونٹ میس ودمی۔۔۔"تڑخ کر بولتے وہ جانے ہی لگی تھی کہ

وہ ڈھیٹ بنا مزید اڑ گیا

افف کیا انداز ہے ظالمہ۔۔۔ تھوڑی نرمی ہمیں بھی دکھا دیں جو

گاڑی میں دکھا رہی تھیں۔۔۔"وہ بھی اسی وقت پارکنگ ایریا

میں اپنی گاڑی پارک کر رہا تھا جب اسکی نظر زمل کی گردن پر

جھکے زیحال پر گئی تھی زمل اسکی بات پر پل میں غصّے سے

سرخ ہوئی

شٹ اپ۔۔۔سیدھا پرنسپل کو کمپلین کرونگی۔۔۔"انگلی اٹھا کر وارن

کرتی وہ پھر سے جانے لگی جب میکال زور سے ہنسا زمل

کو اسکے یوں پاگلوں کی طرح ہنسنے پر اسکے دماغی توازن کے

بگڑ جانے کا خدشہ ہوا

سنو بھئی سنو۔۔۔۔یہ محترمہ مجھے میرے ہی باپ کی دھمکی
دے رہی ہے ہاہاہاہا۔۔۔۔" کہتے وہ اور زور سے ہنسا ساتھ آس پاس
کے سٹوڈنٹس کے قہقہے گونجے سب کو ہنستے دیکھ زمل تھوڑی
گھبرا سی گئی وہ پرنسپل کا بیٹا تھا تب ہی ٹاپر تھا
وہ مزید کچھ کہتا ایک گاڑی نے تیزی سے آکر اسے ٹکر ماری تھی
میکال اپنے بیگ سمیت دور جا گرا تھا اسے گرتے دیکھ
زمل کی چیخ نکلی اس نے منہ پر ہاتھ رکھے چہرہ موڑ کر دیکھا
سامنے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر وہ دشمن جان بیٹھا ہوا تھا
سب ساکت سے دم سادھے انہیں دیکھنے لگے سامنے زیحال کو
دیکھ زمل کی جان میں جیسے جان آئی تھی وہ مسکراتی اسے
دیکھ ہی رہی تھی جب زیحال نے گاڑی ایک بار پھر سٹارٹ کرتے
ایسیلیٹر کے ساتھ بریک پر بھی پیر دبایا گاڑی کا پچھلا ٹائر اتنی

زور سے گھوما تھا کہ اسکے نیچے کی گھاس اکھڑنے لگی تھی
سب کی نظریں اس گاڑی پر ٹکی تھی جب اچانک وہی گاڑی
بیچ میں کھڑی زمل کے ارد گرد گول گھومنے لگی گہری نظریں
زمل پر گاڑھے وہ گاڑی کو اسکے گرد گھماتے مسکرانے لگا زمل
بھی اسی کے ساتھ مڑ مڑ کر اسے پاگلوں کی طرح دیکھنے لگی
یہ دیکھ کتنی ہی لڑکیوں نے اس رومانٹک مومنٹ پر آہ بھری تھی
وہ جیسے خود زمین کی طرح اپنے سورج کے گرد گھن چکر بنا
گھومتا تھا آج گاڑی کو بھی ویسے ہی گھما رہا تھا آہ نہ کرے وہ
اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا کہ زمل کو اس پر ٹوٹ کر بے تحاشہ پیار
آیا کتنے ہی سٹوڈنٹس نے موبائل نکالتے اس رومانٹک مومنٹ کو
اپنے اپنے موبائل میں قید کیا تھا وہ دو عاشق تو ایک دوسرے کی
آنکھوں میں اتنے مگن تھے کہ دیکھ ہی نہیں پائے وہ کتنے دلوں

کی دھڑکن بنے تھے

زیحال نے سیدھی میکال کے قریب بریک لگائی کہ وہ کھڑا کھڑا ڈر کے مارے پھر سے پیچھے جا گرا اسکے گرتے زیحال گاڑی سے نیچے اترا وہ اسے دیکھ جلدی سے کھڑا ہوا

وہ قدم قدم چلتا ہوا اسکے قریب آیا اور آتے اسے ایک ہاتھ سے گردن سے

دبوچتے سیدھا ہوا میں لہراتے وہاں کھڑے پلر سے چپکا دیا میکال کے وزن میں زیحال کے مسلز اس حد تک ابھرے تھے مانو ابھی اسکی شرٹ بازو سائیڈ سے پھٹے گی

میکال کا چہرہ اسکی گرفت میں سرخ ہونے لگا تھا وہ بول تک نہیں پا رہا تھا یہ دیکھ زمل گھبراتی جھٹ سے زیحال کے قریب آئی بچے اب بھی اسکے سینے سے لپٹے ہوئے تھے

ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔ ہبی کیا کر رہے ہیں چھوڑیں اسے۔۔۔" وہ زیحال کا
بازو
کھینچتی اسے چھڑانے لگی تھی لیکن وہ ٹھہری نازک جان اس
پہاڑی وجود کے آگے سب میں ایک بھگدڑ سی مچ چکی تھی کوئی
پرنسپل کو بلانے گیا تو کسی نے فون نکالتے یہ منظر ریکارڈ کیا
ہبی چھوڑیں۔۔۔۔" اسے نہ چھوڑتے دیکھ زمل غصّے سے چیخی
نہ چیختی تو عنقریب میکال کی روح قبض ہونے والی تھی اس
حد تک اسکی حالت بگڑ چکی تھی زیحال نے ایک جھٹکے میں
اسے نیچے اتارا اسکے گردن چھوڑتے وہ زور زور سے کھانسنے
لگا تھا چہرہ سرخ ہوتے ایک دم نیلا ہونے لگا اسی وقت زیحال
نے اسے پھر سے کالر سے دبوچتے خود کے قریب کیا
آئندہ میری بیوی کے آس پاس بھی تیرا سایہ تک دکھا تو زندہ

زمین میں گاڑھ دونگا سمجھا۔۔۔"غصّے سے سیدھا اسکے منہ
پر دھاڑا میکال کی رنگت ہی اسکی شیر جیسی دھاڑ پر فق سے
اڑی تھی اسی وقت پرنسپل بھی وہاں آئے تھے سامنے پاشا کو
دیکھ وہ ایسے ہوئے تھے مانو کوئی موت کا فرشتہ دیکھ لیا ہو
آ۔۔۔آپ۔۔۔؟وہ آگے آتے بمشکل اٹک اٹک کر بولے زیحال نے
خون
آشام نظروں سے اسے دیکھا
سمبھالو اپنے بیٹے کو عمر نہیں ہے کہ اسکے بعد دوسرا پیدا کر
سکو۔۔۔"اسکی بات سمجھتے پرنسپل خوف زدہ سا میکال کو
اپنی جانب کھینچنے لگا
"ایم۔۔۔سوری۔۔۔سر۔۔۔آئندہ نہیں ہوگا۔۔۔
ہونا بھی نہیں چاہئے۔۔۔۔"کہتے زمل کی جانب مڑا وہ غصّے سے

اب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

جاؤ کلاس میں اور دوبارہ تمہیں بھی میں گھبراتے ہوئے نہ

دیکھوں اس جیسا کوئی بھی سڑک چھاپ راستے میں آئے تو

بے شک گولی مار دینا آگے میں سمبھال لونگا۔۔۔" وہ گاڑی موڑے

جانے ہی لگا تھا جب زمل کو ایک بار اور دیکھنے کی دل نے ضد

کی وہ وہی سے جھک کر اسے دیکھ رہا تھا جب اچانک ایک لڑکے

کو زمل کے آگے اڑتے ہوئے دیکھا یہ دیکھ وہ جانے ہی لگا تھا کہ

زمل کے سخت تیور دیکھ وہی رک گیا اور مزے سے اپنی بپھری

شیرنی کو دوبدو جواب دیتے دیکھتا رہا لیکن جب دکھا کہ وہ

گھبرا گئی تو سیدھا گاڑی ہی کالج میں گھساتے میکال کو جا کر

دے ماری

زمل اسے اشتعال بھری نظروں سے دیکھتی پیر پٹختی اپنی

کلاس کی جانب بڑھ گئی مجمع بھی دھیرے دھیرے کم ہونے لگا
پرنسپل وہی سر جھکائے کھڑا رہا جب تک پاشا بے اپنی گاڑی کی
جانب نہیں بڑھ گیا اسکے بچے مجال ہے جو چسکے بھی ہوں
دھشت گرد کی اولاد

اسے جب سے پتہ چلا تھا کہ انگیجمنٹ اسی ہفتے میں ہے تب سے
وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی ندرت بیگم ملازمہ کے ساتھ راحم
صاحب کے کہنے پر کچھ شاپنگ کرنے چلی گئیں تھی اور خود
آئرہ اپنے گھر کو چم چمانے لگی تھی رات زمل نے اسے کہا تھا کہ
وہ شادی میں لڑکی والوں کی طرف سے شامل ہو گی اب اسے
کیا پتہ وہ ظالم خان اپنی خانی کے بغیر ایک لمحہ نہیں رہ سکتا
تو اتنے دن کیلئے کیسے چھوڑ دیتا

وہ کمر پر دوپٹہ باندھے لاؤنج کی صفائی کر ہی رہی تھی جب
وہاں رکھا ٹیلیفون رنگ کرنے لگا پہلے تو آئرہ نے دھیان ہی نہیں
دیا لیکن رنگ جب مسلسل ہونے لگی تو راحم صاحب کو ہی
آواز لگانی پڑی تھی
بیٹا فون دیکھ لو کس کا ہے۔۔۔" وہ اپنی سٹڈی میں کچھ مطالعہ
کر رہے تھے تب ہی وہی سے آواز دیتے آئرہ سے مخاطب ہوئے
جی بابا دیکھتی ہوں۔۔۔" کہتے وہ ہاتھ میں پکڑا ڈسٹر پھینکتی
ہاتھ جھاڑ کر فون کے قریب آئی اور رسیور اٹھا کر کان سے لگایا
ہیلو۔۔۔" اسکے ہیلو بولنے پر مقابل کی جانب سے خاموشی رہی
ہیلو۔۔۔ کون۔۔۔؟ مقابل کو کچھ نہ بولتے دیکھ پھر سے پوچھا
لیکن وہاں ہنوز خاموشی برقرار رہی
آئرہ رسیور گھور کر واپس رکھتی جیسے ہی مڑی تھی وہ فون

پھر سے بجنے لگا اب کی بار آئرہ نے کوفت زدہ ہوتے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا

جب بات نہیں کرنی تو تنگ کرنے کا مقصد۔۔۔؟ وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھتی تڑخ کر بولی جب مقابل کی بھاری سانسوں کی آواز پر ایک دم ٹھٹھکی

مقصد تو تمہیں بیڈ پر لانا ہے اپنی بانہوں میں۔۔۔" اسکی شدّت سے ہوتی بوجھل آواز پر آئرہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی تک سن ہوتی محسوس ہوئی

ک۔۔۔کون۔۔۔؟ خشک گلہ تر کرتے بمشکل پوچھا

بھول گئی۔۔۔اتنے دن تو نہیں ہوئے میرے پاس سے گئے۔۔۔" اس کی بات پر آئرہ کا دل ایک دم بند ہوا تھا اسکی رنگت پل میں زرد پڑی تھی

بہت ظالم ہو اتنی جلدی بھول گئی۔۔۔ چچچ۔۔ڈونٹ وری اس دفع جب آؤ گی تو اچھے سے اپنا آپ یاد کرواؤ نگا ہر رات تمہیں اپنی پہچان اچھے سے کرواؤ نگا۔۔۔"اسکی آواز اتنی بھاری تھی کہ آئرہ کو اپنی سانس رکتی محسوس ہونے لگی تھی وہ فون رکھنے کی لگی تھی جب اسکی اگلی بات پر وہ ایک دم سٹل ہوئی

سنا ہے منگنی کر رہی ہو پہلے برلاس شاہ سے کی اور اب کسی اور سے۔۔۔"ساتھ اسکا قہقہہ گونجا"کسی سے بھی کر لو نکاح میں۔تو تمہیں میرے ہی آنا ہے۔۔۔"کہتے ساتھ اس نے جیسے ہی اپنی پاور چیئر گھمائی سامنے کھڑے بیسٹ کو دیکھ وہ سانس لینا بھول گیا سارے الفاظ اندر ہی دم توڑ گئے

سفید حویلی پوری شان سے سر اٹھائے اس گھنے بھیانک جنگل
کے بیچ کھڑی تھی ارد گرد لمبے درخت اتنے لمبے تھے کہ انکے
نیچے کھڑے ہو کر آسمان بھی دیکھتا مشکل ہوا نکے بیچ ہمہ
وقت اندھیرا رہتا تھا کب کہاں سے کونسا بھیانک خون خوار
جانور نکل آئے کسی کو نہیں پتہ تھا یہاں انسانی زندگی نہ ممکن
تھی لیکن وہ انسان کہاں تھا وہ تو بلڈی بیسٹ تھا یہاں کے خون
خوار بھیڑیوں کا سردار خون آشام بھیڑیا ایک درندہ صفت انسان
جس نے کتنے ہی لوگوں کو مار کر اس جنگل کے بھیڑیوں کی
دعوت کی تھی اب تو وہ اسے اپنا مالک سمجھنے لگے تھے وہ جب
اپنی حویلی آتا وہ سب اپنی مخصوص بھیانک آوازیں نکالتے
آج بھی وہ آیا تھا اور سب کو پتہ بھی چلا تھا کہ اس جنگل کا

سردار آیا ہے اسکی برادری کا ہر بھیڑیا منہ اوپر کئے اپنی
مخصوص آواز نکالنے لگا تھا اندر اس سفید حویلی کی بیسمنٹ
میں وہ پاور چیئر پر بیٹھا دونوں ٹانگیں سیدھی سامنے ٹیبل پر
رکھے ایک ہاتھ پیچھے سر کے ٹکائے فون کان سے لگائے چہرے پر
شیطانیت لئے اس معصوم لڑکی کے حواس باختہ ہوتے محسوس
کر کر سکوں سا اپنے پورے بدن میں سرائیت کرتا محسوس کر رہا
تھا وہ جانتا تھا اسکی باتوں پر اسے اب کسی سہارے کی ضرورت
ہو گی اور اسے تھی بھی وہ اسکی آخری بات پر بے جان سی ہونے
لگی تھی کیا یہ گرہن اسکی خوشیوں کے اوپر سے ہٹ نہیں سکتا
تھا کیا بگاڑا تھا اس نازک جان نے اسکا جو وہ یوں اسے دھیرے
دھیرے ذہنی موت مار رہا تھا اسکی خاموشی محسوس کرتے وہ
ہنسا تھا اسکی ہنسی آئرہ میں بچی کچی طاقت بھی نچوڑ گئی

اس نے جیسے ہی ہنستے ہوئے اپنی پاور چیئر موڑی سامنے
کھڑے بیسٹ کو دیکھ اسکی ہنسی ایک دم غائب ہوئی سانس
اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا دل بھی جیسے دھڑکنا بھول
گیا تھا سامنے کھڑا بیسٹ اس سے بڑا درندہ تھا وہ صرف
جانوروں کا نہیں انسانی درندوں کا بھی سردار تھا لمحے میں
دشمن کو چیر پھاڑ کر رکھ دینا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا
اسکے ہاتھ سے فون چھوٹتے زمین بوس ہوتا اور وہ خود بے
اختیار کرسی سے اٹھتا چلا گیا سامنے پاشا بے کو دیکھ اسے دنیا
گھومتی محسوس ہوئی تھی وہ قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا
اور اسکی بھوری آنکھوں میں جھانکتے ایک ہاتھ سے نیچے پڑا
فون اٹھایا کال اب تک چل رہی تھی اس نے کال سپیکر پر ڈالی
سامنے سے آئرہ کی سسکیاں سنتے پاشا بے کی جھیل سی گرے

آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا اسکی آنکھوں کے ڈورے سرخ
ہوتے آنکھیں خون چھلکانے کے قریب تھی مانو ابھی ان سے لہو
ٹپکے گا وہ آنکھیں بلڈی بیسٹ کی جانب اٹھی ہی تھیں کہ اسکی
روح تک فنا ہو گئی تھی اس نے جتنے ضبط سے مٹھی بھینچی
تھی اتنی ہی قوت سے ایک زوردار تھپڑ مقابل کے گال پر رسید
کیا تھا وہ نہ جھکتا وہ اتنا کمزور نہیں تھا لیکن مارنے والا شخص
کوئی عام شخص نہیں تھا اسکا تو ایک لفظ اس چٹان کو زیر
کر دیتا یہ تو پھر زناٹے دار تھپڑ تھا مقابل کے قدم بے اختیار لڑ
کھڑائے اور دو قدم پیچھے ہوا سر جھکا ہوا تھا اٹھا سکتا تھا وہ
سر؟
کون ہو تم۔۔۔؟ اسکی چھاتی پر ہاتھ مارتے مزید پیچھے دھکیلا
اسکا سوال متوقع نہیں تھا

بولو۔۔۔"وہ ایک دم دھاڑا جب برلاس شاہ نے اسکی دھاڑ پر سر
اٹھایا اور زخمی نظروں سے اسے دیکھا
بب۔۔۔بھائی۔۔۔"وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ پاشا کا دوسرا زناٹے
دار تھپڑ اسکے اسی گال پر اپنی فولادی انگلیوں کے نشان چھوڑ
گیا
خبردار جواب بھائی بولا تو۔۔۔"اسکا زخمی لہجہ برلاس کو
تڑپ کر سر اٹھانے پر مجبور کر گیا تھا" یہ تربیت دی تھی میں
نے تمہیں۔۔۔؟ایک کمزور عورت پر اپنی مردانگی دکھانا۔۔۔"وہ
حلق کے بل دھاڑا تھا اسکی بات پر برلاس پھر سے سر جھکا گیا
اسکے جان سے عزیز بھائی نے اس پر ہاتھ اٹھایا صرف اس لڑکی
کی وجہ سے یہ بات اسکے دل میں آئرہ کی نفرت کا بیج بو چکی
تھی جہاں غصّہ تھا وہاں اب نفرت پنپنے لگی تھی

"وہ۔۔ا۔۔۔اس۔۔۔کی۔۔بب۔۔بہن۔۔تھ۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔جسٹ۔۔۔شٹ۔۔۔اپ۔۔۔۔"وہ کچھ بولتا اس سے پہلے

پاشا کی دھاڑ اسے خاموش کروا گئی

وہ اسکی بہن ہے کیا یہ اسکا قصور ہے تم ایک بے مطلب بات کو پکڑ کر اتنا گر گئے کہ اسے گھر سے اٹھا لیا اور اس موت کے کنویں میں پھینک دیا تم انسان ہو بھی یا نہیں۔۔۔؟اسکا پارا بڑھتا ہی جا رہا تھا برلاس سر نہیں اٹھا سکا اسکی آنکھوں میں غلابی ڈورے گہرے ہو رہے تھے

تم نہیں ہو میرے بھائی۔۔۔لعنت بھیجتا ہوں میں آج اپنی تربیت پر۔۔۔"آہ الفاظ نہیں چابک تھے جو برلاس کی روح کو زخمی کر گئے تھے

نہیں ہوں میں انسان۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑایا"ہاں اٹھایا اسے میں
"نے میں ہی ہوں اسکا کڈنیپر۔۔۔"آواز اب بھی دھیمی تھی"ہاں
آواز ایک دم بلند ہوئی"کیا میں نے اسے کڈنیپ۔۔۔۔ہوں میں اس
کا کڈنیپر۔۔۔"حلق کے بل دھاڑتے پاس ٹیبل پر رکھا گلاس اٹھاتے
سامنے دیوار پر دے مارتے دو ٹکڑے کر دیا جو زمین پر گرتے
مزید ٹکڑوں میں بٹ گیا بلکل اسکے دل کی طرح کرچی کرچی ہو
گیا پاشا دم سادھے اسے دیکھنے لگا وہ پینک ہو رہا تھا بچپن کی
طرح اسکے اندر کا لاوا باہر آرہا تھا زیحال کامیاب ہو رہا تھا اس
نے جان بوجھ کر اسے غصّہ دلایا تھا اتنے دن سے وہ اس لاوے کو
اپنے اندر دبا رہا تھا خود کو اذیت دے رہا تھا وہ کبھی پوچھنے
پر نہ بتاتا لیکن اب وہ غصّے میں توڑ پھوڑ کرے گا اور ساتھ اپنے
اندر بھڑکتی آگ بھی نکالے گا برلاس نے ٹیبل پر پڑی ہر چیز زمین

پر پھینکتے تہس نہس کر دی جنکی آواز سنتے باہر کھڑے یاقوت
اور پامیر بھی اندر بھاگتے ہوئے آئے تھے
سامنے برلاس کو دیکھ وہ دونوں بری طرح سے چونکے تھے وہ
رو رہا تھا بھوری آنکھیں آج پھر برس رہی تھیں
اگر میں اسے کڈنیپ نہ کرتا تو آج آپ بھی یہاں اس طرح نہ
کھڑے ہوتے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کے علاوہ یاقوت اور پامیر
نے غصّے سے اسے دیکھا وہ بد تمیزی پر اتر رہا تھا
تمیز سے بات کرو۔۔۔۔"یاقوت آگے آتے غصّے سے غرایا تب ہی
زیحال نے ہاتھ آگے کرتے اسے آگے بڑھنے سے روکا وہ نظریں ٹکائے
اسے دیکھ رہا تھا سانس روکے اسے سن رہا تھا برلاس آستین
سے چھلکتی آنکھیں صاف کر کرب بھری نظروں سے زیحال کو
دیکھنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکے کندھے سے جا لگا اور

پھوٹ پھوٹ کر رو دیا ماں باپ مار دے تو ان سے ناراض نہیں ہوا
جاتا ان پر چلایا نہیں جاتا اور یہ شخص تو اسکے ماں باپ سے
بڑھ کر تھا خون کا رشتہ نہ ہو کر بھی اس نے اس سے بڑھ کر
برلاس شاہ کیلئے کیا تھا کیسے ایک تھپڑ پر اس سے بد ظن ہو
جاتا وہ جان سے بھی مار دے تو برلاس شاہ خوشی خوشی مر
جائے

ایم۔۔۔ سوری۔۔۔ بھائی۔۔۔ ایم سوری۔۔۔ میں نے آپ کو ہرٹ کیا
ایم

سوری۔۔۔ لل۔۔۔ لیکن میں غلط نہیں تھا میں نے کچھ غلط نہیں
کیا۔۔۔" وہ بچوں کی طرح اس سے لپٹا اپنی صفائی دے رہا تھا
اسکا رونا زیحال کے ساتھ ساتھ باقی دونوں کو بھی اذیت دے
رہا تھا کتنی ہی دیر وہ زیحال کے کندھے سے لگا روتا رہا جب تک

زیحال نے اپنا حصار اسکے گرد تنگ کرتے اسے خود میں بھینچ
نہیں لیا اسکے ایسا کرتے برلاس کی کی تڑپ مزید بڑھ گئی
تھوڑی دیر بعد وہ لاؤنج کے صوفے پر بیٹھے زیحال کی گود میں
سر رکھے لیٹا ہوا تھا یاقوت اور پامیر سامنے والے صوفے پر
بیٹھے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہے تھے یہ وہ بلڈی بیسٹ نہیں
تھا یہ انکا برلاس تھا بلیوں سے ڈرنے والا برلاس

اس شام میں آئرہ کو پرپوز کر کر آرہا تھا" وہ لمحہ یاد آیا جب
اس نے کتنے دل سے اسے انگوٹھی پہنائی تھی کتنا خوش تھا وہ
ہر قسم کی فکر سے آزاد "تب مشی کا فون آیا اس نے بتایا کہ زمل
اور کومل بھابھی کو کسی نے کڈنیپ کر لیا میں فورا سے وہاں
سے نکلا اور آپ سے پوچھتے آپ کے پاس آیا تب میں نے آپ کے
فون پر بھیجی گئی وہ ویڈیو دیکھ لی تھی اور اس بندے کا

سارا ڈیٹا نکال لیا تھا تب مجھے پتہ چلا تھا کہ آئرہ خانزادہ
نوفل کمینے کی بہن ہے۔۔میں ٹوٹ گیا تھا بھائی۔۔۔میں ٹوٹ گیا
تھا۔۔۔"ایک گرم آنسوں آنکھوں کی باڑ توڑتے ناک پر بہہ گیا
لیکن نفرت نہیں کی اس سے۔۔۔نہ غصّہ آیا لیکن جب اس
رات میں نے اسکا سسٹم ہیک کیا تھا تب وہ زمل کی
ایڈٹ کی گئی نازیبا ویڈیو انٹرنیٹ پر ڈال رہا تھا میں نے ہر بار
وہ ویڈیو ڈیلیٹ کی لیکن وہ پھر سے ڈال دیتا تب وہ غلطی سے
لائیو آگیا تھا اس ویڈیو کے پر منٹ ڈیلیٹ ہونے کے بعد وہ ایک
بار پھر زمل کے ساتھ۔۔۔"کہتے وہ چپ ہو گیا ساتھ زیحال کی
سانسیں بھی رکی
وہ پھر سے وہی سب کرنے لگا تھا اگر آپ کے ہوتے ہوئے زمل اپنی
عزت کھو دیتی تو آپ اندر سے مر جاتے بھائی۔۔۔میں آپ کو

مرنے نہیں دے سکتا تھا میں اس شخص کو مرنے نہیں دے سکتا
تھا جس سے میری زندگی کا ہر رشتہ مکمل ہے۔۔۔"اسکے ہونٹ
پھڑ پھڑائے آنکھوں سے گرم سیال مسلسل بہنے لگا زیحال اسکے
بالوں میں انگلیاں پھیرتے ساکت منجمند ہوئے اسے سنتا رہا
ہاں وہ سچ میں مر جاتا اس دن زمل کی وہ ویڈیو دیکھ وہ کتنی
بار مرا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا
میں نے اسکا اکاؤنٹ کی ڈیلیٹ کر دیا لیکن اس کے ڈیلیٹ ہونے
کے بعد بھی وہ کمینہ باز نہ آتا اسے روکنے کیلئے مجھے وہی سب
اسکی بہن کے ساتھ کرنا پڑا۔۔۔"اپنی ہی بات پر دل کسی گہری
کھائی میں ڈوبا تھا وہ اس وقت لاہور میں ہی تھا آئرہ کو کڈنیپ
کرنا اسکے لئے ذرا بھی مشکل نہ تھا اسے کڈنیپ کرتے اس نے
کیسے

اسے کندھے سے تھوڑی سی شرٹ سرکا کر وہ ویڈیو بنائی تھی
یہ وہی جانتا تھا لیکن یہ سب کر کر اس دن برلاس شاہ مر گیا
تھا وہ اندر سے ختم ہو گیا تھا
وہ ویڈیو میں نے اسکے بندے کو بھجوائی کیونکہ میں وہاں اس
ایریا میں موجود سب کے موبائل ہیک کر چکا تھا اپنی بہن کے
ساتھ وہی سب ہوتے دیکھ وہ زمل کے ساتھ کچھ غلط کرنا بھول
گیا تھا اسے صرف اپنی بہن کی فکر تھی اور تب اسے اسکی بہن
کی فکر میں الجھا کر میں یاقوت بھائی کے ساتھ اس ایریا جانے
کیلئے نکلا جہاں آپ پہلے سے پہنچ چکے تھے دونوں کو صحیح
سلامت نکال لانے پر میں اگلے دن گیا تھا آئرہ کے گھر صرف یہ
دیکھنے کہ وہ سب بھی وہی تکلیف محسوس کر رہے ہیں جو
پچھلی رات میرے بھائی نے کی تھی کیا وہ بھی اسی کرب سے

گزر رہے ہیں میں نے ان سے کہا تھا بھائی کہ کسی میں ہمت نہیں
کہ وہ برلاس شاہ کی ہونے والی بیوی کو کڈنیپ کر سکے وہ
میرے پاس تھی تو کیسے کوئی کڈنیپ کر لیتا اگر کرتا بھی تو
اس وقت تک زندہ زمین میں در گور ہو چکا ہوتا۔۔۔" اسکے لہجے
میں زخمی پن کے ساتھ اشتعال امڈنے لگا تھا کہا تھا انکے
دشمنوں میں مشہور تھا کہ بڑے اور چھوٹے سے پنگا مت لینا وہ
منہ سے نہیں ہاتھوں سے بات کرتے ہیں
میں نے اسے اذیت میں رکھا تو خود بھی اذیت میں رہا مجھے
نہیں پتہ تھا اسکے ساتھ وہ سلوک کر دیا جائے گا جو میں مر کر
بھی نہیں کر سکتا تھا میں نے اس بندے کو موت کے گھاٹ اتار
دیا جس نے آئرہ کو اس قدر تکلیف دی اسے صحیح سلامت اپنی
حویلی لایا اور ڈاکٹر سے اسکا علاج کروایا ہر طرح کا خیال رکھا

لیکن وہ دھوکے باز نکلی۔۔۔بھاگ گئی وہ یہاں سے مجھے اسکے
دھوکے پر غصّہ نہیں آیا بھائی وہ جس جنگل میں بھاگی تھی
وہاں موجود بھیڑیے اسے لمحے میں چیر پھاڑ کر رکھ دیتے میں
"نے اسے ڈرانے کیلئے اپنے لیو کو حکم دیا کہ وہ ڈرائے اسے۔۔۔
وہ رات وہ چیخیں یاد آئیں جنکے بعد برلاس شاہ خود ایک بھی
رات سکون سے نہیں سو سکا تھا
آپ کہتے ہیں میں مرد نہیں ہوں۔۔۔"زخمی کپکپاتے لہجے میں
بولتے وہ اٹھ بیٹھا زیحال نے اسے کرب بھری نظروں سے دیکھا
آپ اپنی تربیت پر لعنت بھیج رہے تھے لیکن میں نے اسکی عزت
خراب نہیں کی اس بند حویلی میں خدا کے علاوہ کون تھا جس
کے اختیار میں تھا وہ مجھے یہ سب کرنے سے روک سکے لیکن
میری تربیت ایسی نہیں ہوئی تھی میں نے اسے چھوا بھی نہیں

ایک عورت کو لا کر اسکے پھٹے کپڑے تبدیل کروائے لیو کو اس
کی دیکھ بھال کیلئے چھوڑ کر گیا اس نے کیا کیا میرے لیو کو
مار دیا۔۔۔"آنسوں بھوری آنکھوں سے برستے اسکی ہلکی ہلکی
ئیر ڈٹر کرنے لگے یاقوت اور پامیر اسکی حالت دیکھ بے چین
ہونے لگے تھے لیکن جب زیحال اسے دم سادھے بولنے دے رہا تھا
تو وہ بھی خاموشی سے خود پر ضبط کر رہے تھے ورنہ برلاس کا
یوں رونا ان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا
اس نے نہیں میں نے مارا تھا اسے۔۔۔"زیحال کی بات پر برلاس نے
تڑپ کر اسے دیکھا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ دیا ہو
میرا بیٹا تھا لیو۔۔۔" بھیگے لہجے میں آواز دھیمی رکھتے بولا
انسانی بچے پیدا کرنے کی عمر میں کتے کے بچے سے دل لگا رہا
ہے۔۔۔"پامیر کی بات پر یاقوت دھیمے سے مسکرایا لیکن وہ دو

ڈھیٹ مسکرا بھی نہ سکے

اب اس سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے۔۔۔"اسکی ہر بات تحمل

سے سنتے وہ بات پوچھی جس پر برلاس کا دل یک بارگی سے

دھڑکا تھا وہ بے اختیار سر جھکا گیا

میں خود کو اسکے قابل نہیں سمجھتا۔۔۔"آواز مزید بھیگی

تو اسے عثمان سے شادی کرنے دو۔۔۔"زیحال کی بے دھڑک بات پر

اس نے تڑپ کر سر اٹھایا آنکھوں کے سرخ ڈورے مزید گہرے ہوئے

میں اسکے علاوہ کسی سے نہیں کرونگا نہ اسے کسی سے کرنے

دونگا۔۔۔"اپنے لہجے کو حتی المقدور دھیما رکھ کر بھی وہ

جیسے زخمی شیر کی طرح غرلایا تھا زیحال یہ دیکھ مسکرا

دیا

ایک تھپڑ مزید لگے گا سیدھا شادی ہال میں ملو گے۔۔۔"اس کی

بات پر یاقوت اور پامیر کی ہنسی چھوٹی دونوں اٹھ کر اسکے
پاس وہی صوفے پر آکر بیٹھتے اسے اپنے بازوؤں کی گرفت میں
لے گئے

تو تو چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکا نکلا اب جہاں اتنا سب بتا دیا یہ
بھی بتا دے اس نوفل کمینے کے کان میں ایسا کونسا منتر پھونکتا
تھا کہ اسکو مرگی کے دورے پڑنے لگتے تھے۔۔۔"اسے جھٹ سے
وہ بات یاد آئی برلاس نے اسے دیکھا اور اٹھ کر اندر سے اپنا موبائل
اٹھا کر لایا لاتے ایک ویڈیو پلے کی جس میں آئرہ کی چیخیں
سنائی دے رہی تھی ایک خون خوار کتا اسے نوچ رہا تھا ایسا
بظاہر اس ویڈیو میں نظر آرہا تھا یہ دیکھ تینوں نے ہونقوں کی
طرح اسے دیکھا وہ تینوں اسے جسمانی تکلیف پہنچا رہے تھے تو
سب سے چھوٹا انکا بگڑیل بیٹا اسے ذہنی تکلیف پہنچا رہا تھا

وہ تینوں قہقہہ مار کر ہنسے برلاس نے خفا ہوتے تینوں کو دیکھا

بیٹا باز آجاان حرکتوں سے۔۔۔" یاقوت کے دھپ لگاتے وہ موبائل پھینکتا زیحال کی گود میں سر رکھ گیا

نہیں آتا باز۔۔۔"ڈھٹائی سے بولتے زیحال کا ہاتھ چہرے پر رکھتے ایک آنکھ تھوڑی سی کھول کر خود کو گھورتے یاقوت کو دیکھا

وہ ہمیشہ سے ایسے لاڈ اٹھواتا تھا اور درمیان والے دو اسے دیکھتے رہ جاتے اسی وقت شیر کی دھاڑ حویلی میں گونجی

برلاس سنتے جھٹ سے اٹھ بیٹھا

یہ۔۔۔یہ۔۔۔شیر کی آواز۔۔۔"اسکے بوکھلا کر پوچھنے پر تینوں نے انتہا کی سنجیدگی چہرے پر سجائے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھ رہے ہو کونسی آواز

وہی دھاڑ ایک بار پھر پوری حویلی میں گونجی برلاس صوفے

سے اچھل کر زمین پر کھڑا ہوا اور یہاں وہاں دیکھنے لگا

یہ شیر کے دھاڑنے کی آواز ہے آپ لوگوں کو کیوں نہیں سن رہی

دانت پیستے تینوں کو دیکھا جو اب بھی انجان بن رہے تھے تب

ہی پیچھے سے ایک بھاری بھر کم جسامت والا شیر دیکھ اس کی

آنکھیں حیرت سے پھٹی پہلے آواز اور اب شیر ہی سامنے آگیا

اس نے جھٹ تینوں کے چہرے دیکھے یاقوت اور پامیر مزید خود

پر ضبط نہیں کر سکتے تھے دونوں کا زوردار قہقہہ پوری حویلی

میں گونجا اس نے زیحال کو دیکھا جو صوفے کی ہتھیلی پر بازو

ٹکائے ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے دھرے ایک آئ برو اچکائے اسے دیکھ

رہا تھا

تیرا نیا بیٹا۔۔۔جا گلے لگا اسے۔۔۔" پامیر کی بات پر جہاں یاقوت

ہنسا تھا وہی برلاس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

وہ لگائے نہ لگائے تم دونوں کو ضرور ملوادونگا۔۔۔"زیحال کی
بات پر دونوں تیر کی طرح سیدھے ہوتے بتیسی اندر کر گئے
"چلو گھر۔۔۔اور آئندہ اس حویلی کا رخ کرتے نہ دیکھوں تمہیں۔۔
کہتے وہ اٹھ کر جانے ہی لگا تھا جب برلاس کی آواز پر اسکے قدم
وہی زنجیر ہوئے
یہاں میرے ماں باپ کی قبر ہے۔۔۔"آواز جیسے کسی گہری کھائی
سے آئی تھی اسکا دل ایک دم بھاری ہوا زیحال نے مڑ کر اسے
دیکھا برلاس سر جھکا گیا
تمہیں کیسے پتہ۔۔۔"وہ جواب جانتا تھا لیکن حیرت اسے برلاس
کے جان جانے پر ہوئی تھی باقی دو بھی کھڑے ہو گئے
انکے دشمنوں سے۔۔۔"آہ وہی دشمن جن کو وہ گھسیٹ گھسیٹ
کر یہاں لاتا تھا اور چیر پھاڑ کر کر ان بھیڑیوں کے آگے ڈال دیتا

تھاتب ہی یہ حویلی سنسان تھی یہاں کی فضاؤں میں فسوں
خیزی رہتی تھی برلاس شاہ کی ڈارک سائیڈ تھی کہ وہ بلڈی
بیسٹ تھادنیا کی نظر میں ہنسنے کھیلنے والا برلاس شاہ ایک
درندہ صفت انسان نکلے گا یہ کسی کے وہم وگماں میں بھی نہیں
تھازیحال کے دل کو کچھ ہوا تھاان بھائیوں نے برلاس کو کم
ہی اپنے کام میں گھسیٹا تھااسے عام انسانوں والی زندگی دینی
چاہی تھی لیکن وہ یوں انکے سامنے درندہ بن کر آئے گا اسکا
اندازہ کسی کو نہیں تھازیحال خاموشی سے باہر نکل گیا تھااس
کے جاتے دونوں ساکت سے کھڑے برلاس کو دیکھنے لگے اور خود
بھی باہر نکل گئے انکے جاتے برلاس کی نظر سامنے کھڑے شیر و
پر پڑی جسے دیکھ وہ حیران ہوا تھا لیکن ڈر خوف کچھ
محسوس نہیں ہوا تھادونوں کی بھوری سفاک آنکھوں کا متبادلہ

ہوا تھا تب ہی باہر سے زیحال کی آواز سنائی تھی جسے سنتے
شیر وا پنے بھاری قدم اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا برلاس چند
ثانیے اسے جاتے دیکھتا رہا وہ جانتا تھا اس نے اپنے بھائی کا دل
دکھایا ہے اسے اپنی غلطی کا مداوا کرنا تھا جھٹ سے اپنا موبائل
اٹھاتے خود بھی اسکے پیچھے بھاگا دونوں گاڑیاں آگے پیچھے
اس حویلی سے باہر نکلی تھیں اور جنگلا عبور کرتے شہر میں
داخل ہوئے تھے زیحال وہی سے کہیں اور چلا گیا تھا اور وہ تینوں
گھر چلے گئے تھے یاقوت نے شیر وکو اسی کے ایریا میں جا کر
آزاد چھوڑ دیا وہ یہاں پنجرے میں نہیں رہتا تھا وہ بھی اب آزاد
تھا
زمل کو کالج سے واپس لانے کا وقت ہو گیا تھا یاقوت خود اسے
لینے گیا تھا لیکن وہ اتنے غصّے میں آئی تھی کہ یاقوت کو خود

اس سے ڈر لگ رہا تھا

بہنا بتاؤ گی یہ تمہارا میٹر شاٹ کیوں ہو رہا ہے۔۔۔"وہ ڈرائیو کرتے بار بار غبارے کی طرح منہ پھلائے بیٹھی زمل کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا

ہبی نے کالج میں مار پٹائی کی کیا انکو کرنی چاہیئے تھی۔۔۔؟

وہ شدید غصّے کے عالم میں پوچھ رہی تھی یاقوت جھٹ سے اسکے ساتھ سر نفی میں ہلا گیا

بلکل نہیں یہ تو غلط بات ہے۔۔۔"فوراً زمل کی سائیڈ ہوا دیکھیں ناں۔۔۔بس میں ان سے اب بات ہی نہیں کرونگی۔۔۔" سینے پر ہاتھ باندھے غصّے سے بولتی باہر دیکھنے لگی یاقوت کو اس کے اس کیوٹ انداز پر ہنسی آئی تھی جسے وہ بروقت اپنے منہ میں دبا گیا ورنہ یہ پھولا غبارہ اس سے بھی ناراض ہوتے دیر نہ

لگاتا وہ لوگ کچھ ہی دیر میں اپنے علاقے میں پہنچ چکے تھے
زمل دھڑلے سے دروازہ کھول کر باہر نکلتے اتنی ہی زور سے دھاڑ
سے بند کرتی اندر چلی تھی اسکے اتنے غصّے پر یاقوت سہم سا
گیا اور دل ہی دل میں اپنے بھائی کی خیریت کی دعا کی نجانے
اسکی یہ دھشت گرد بیوی اسکا کیا حال کرنے والی تھی
شام گئے وہ کمرے میں بند رہی تھی کسی سے کوئی بات نہیں کی
بچے بھی اسی کے پاس تھے جن کو فیڈ کروا کر وہ سلا چکی
تھی

وہ مرے مرے دل سے اپنی ماں کی لائی ہوئی چیزیں دیکھ رہی
تھی وہ ڈھیر سارے کپڑے آئرہ کے لئے لائی تھیں اور کچھ گولڈ
کی جیولری بھی تھی باقی سب اسکے سسرال سے آنا تھا راحم

صاحب نے گھر کی ریپیر نگ شروع کروادی تھی انکی اپنی
کوشش تھی کہ آئرہ کو اسی مہینے رخصت کردیں
کیا ہوا تمہارا منہ کیوں اترا ہوا ہے۔۔۔"اسکے اترے چہرے کو دیکھ
راحم صاحب فکر مند ہوئے اپنے باپ کے مخاطب کرنے پر وہ ہوش
کی دنیا میں آئی
ن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ کہاں۔۔۔"کہتے وہ بے دھیانی میں چہرے پر ہاتھ
پھیرنے لگی یہ دیکھ راحم صاحب مسکرادیے
بیٹا چہرہ اتر جانا مطلب دل اداس ہو جانا اور میری بیٹی اداس
ہے بتاؤ کیوں۔۔۔ کوئی پریشانی ہے۔۔۔؟ انکے محبت بھرے انداز پر
آئرہ کی ضبط کرتی آنکھیں لبالب نمکین پانی سے بھرنے لگی اس
کا دل کیا اپنے باپ کو سب بتادے کہ کیسے ایک شخص اسے
اندر ہی اندر گھوٹ کر مار رہا ہے وہ اٹھ کر انکے پاس بیٹھتی

سینے پر سر ٹکا گئی یہ دکھ کم تھا کہ وہ اس مہینے اسے یہاں
سے رخصت کر دیں گے بیٹی کا یہ غم اسکے علاوہ صرف اسکی
ماں جانتی ہے جو خود اس تکلیف سے گزر چکی ہوتی ہیں باپ
کا گھر چھوڑ دینا لڑکی کے دل کا ایک حصّہ ختم کر دیتا ہے
مزید اگر آگے اسے وہ پیار نہ ملے وہ لوگ نہ ملے جو اسے محبت
سے رکھیں بلکل اسکے باپ کی طرح تو اسکا پورا دل مر جاتا ہے
پھر کہتے ہیں عورت منہ پھٹ ہے اسکی قربانیاں یاد نہیں آتی
جس میں سب سے بڑی قربانی باپ کا گھر چھوڑ دینا ہوتی ہے
آپ خود سے دور کر دیں گے اس بات پر اداس نہیں ہونگی۔۔۔؟
بولتے وہ خود ہی آبدیدہ ہو گئی راحم صاحب کو لگا جیسے کسی
نے انکا دل مٹھی میں بھینچ لیا ہو
یہ تو دنیا کا دستور ہے میری جان بیٹی کو بادشاہ بھی اپنے گھر

نہ رکھ پایا لیکن تم بہت قسمت والی ہو جو ایسے گھر میں جا
رہی ہو جہاں تمہیں ہم سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ ملیں گے
انکی بات پر آئرہ کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ برلاس کے نام پر ایک
بار پھر دھڑکا تھا ہاں وہ خوش قسمت تھی
چلو اٹھو اور اپنے کپڑے دیکھو جو بھی اور چاہیئے ہو حکم کرنا
بابا اپنی جان کو لا کر دیں گے۔۔۔"محبت بھرے لہجے میں بولتے
اسکا ماتھا چوما وہ کچھ حد تک اس بلڈی بیسٹ کو بھولتی
اٹھ کر اپنی چیزیں دیکھنے لگی

زیحال کی گاڑی کار پورچ میں رکتے دیکھ لاؤنج میں سب نے باہر
کی جانب دیکھا تھا پورے گھر میں خاموشی کا راج تھا سب
آنے والی قیامت کا شدّت سے انتظار کر رہے تھے یہ قیامت اچھے

والی تھی اس بیسٹ کی کلاس لگتے دیکھنا سب کی خواہش
تھی ہاں یہ کلاس صرف اسکی بیوی ہی لگا سکتی تھی جواب
غصّے سے آگ بگولہ ہوئے کمرے میں بند تھی
وہ ہاتھ میں تازہ پھولوں کا ایک بڑا بکے اور دو چھوٹے چھوٹے
بکے پکڑے لاؤنج میں داخل ہوا پیچھے پیچھے میر بخش اور
صدیس ہاتھوں میں ڈھیر ساری چاکلیٹس پکڑے آرہے تھے انکو
چاکلیٹس سے لدے دیکھ کومل نے منہ بسورا جیسے کوئی بہت
بڑا مشن ناکام ہو گیا ہو
تم سب کیوں یہاں ڈیرہ جما کر بیٹھے ہو۔۔۔"سبکو ایک ساتھ
دیکھ اسے تھوڑی حیرت ہوئی
مووی کے انتظار میں تھے۔۔۔"کومل کے منہ سے بے ساختہ جملہ
پھسلا جب زیحال نے آنکھیں چھوٹی کئے اسکی بات سمجھنے

کی کوشش کی

کچھ نہیں ایسے ہی بول رہی ہے آپ جائیں اندر ورنہ پھول مرجھا جائیں گے۔۔۔" پامیر نے کومل کا ہاتھ دباتے زیحال کی توجہ پھولوں کی جانب مبذول کروائی وہ بھی جھٹ سے آگے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

میں تمہارے علاوہ اور کسی سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔" اسکے جاتے پامیر کی بات پر کومل نے پہلے نہ سمجھی سے اسے دیکھا جب بات سمجھ آئی تو پاس پڑا کشن اسکے سر پر دے مارا

جو باہر سے آتے عثمان کی نظروں میں آگیا

یہ لگی شاٹ۔۔۔" اسکے چہک کر بولتے سب نے اسے دیکھا اسکی بہنیں اور ماں پھر کسی رشتہ دار کے ہاں گئی ہوئی تھیں انہوں نے اب منگنی پر ہی آنا تھا لیکن عثمان یہی تھا اسے کسی رشتہ

دار میں دلچسپی نہیں تھی

" اپنا زبان سمبھالو ماڑا تمہارا بیوی کو شکایت لگادے گی میں

اسکے مذکر مؤنث کی گڑ بڑ والا خطرناک ہتھیار استمال کرتے اسے

جھٹ سے زیر کر گیا اسکی بات پر یاقوت اور کومل کی ہنسی

چھوٹی مشی بھی آج کمرے میں بند تھی یاقوت نے نوٹ کیا تھا

لیکن وہ اپنا غصّہ بھولا نہیں تھا

بابی اسکا کان کے سات زبان بی کھینچو۔۔۔"صوفے پر اپنی جگہ

سمبھالتے آگ میں گھی ڈالتے آنکھیں پٹپٹائی کومل ہنسی دباتی

پامیر کو دیکھنے لگی جو عثمان کو کچا چبا جانے والی نظروں

سے دیکھ رہا تھا

زیحال جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سامنے بیڈ پر بیٹھی زالے

کو فیڈ کرواتی زمل پر نظر پڑی وہ دبے دبے قدم اٹھاتے اسکے آگے
بیڈ پر جا بیٹھا چہرہ پھولوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا زمل نے
غصّے سے اسے دیکھا زیحال نے اسی طرح وہ چھوٹے چھوٹے دو
بکے زامل اور زالے کے ہاتھ میں تھمائے زالے بھی دودھ چھوڑے
اپنے اوپر رکھے پھولوں کو دیکھنے لگی زامل تو ڈھز ڈھز ان
پھولوں پر ہاتھ مارنے لگا تھا جیسے کسی بات پر غصّہ نکال رہا
ہو زمل نے اسے دیکھ زالے کو بھی بیڈ پر لٹایا اور خود بیڈ سے
اتر کر نیچے کھڑی ہو گئی
تمہارے لئے۔۔۔"اس نے معصومیت بھرے چہرے پر مسکراہٹ
سجاتے اسکے سامنے تازہ پھولوں کا گلدستہ کیا جسے زمل ایک
جھٹکے میں پکڑ کر زمین پر پھینک گئی زیحال نے زمین پر پڑے
بکے کی بے حرمتی دیکھ زمل کو دیکھا

آپ کو مار پٹائی کے علاوہ کچھ نہیں آتا۔۔۔؟ وہ اشتعال انگیز
لہجے میں بولتی اسکے اوپر غرائی تھی
محبت کرنی آتی ہے۔۔۔" آہ اسکا جواب سنتے زمل کے تنے اعصاب
پل میں ڈھیلے پڑے لیکن جلد ہی پھر سے تن گئے
آپ کو پتہ ہے آج کلاس میں کسی نے مجھ سے بات نہیں کی
سب مجھ سے ایسے خوف کھا رہے تھے جیسے میں کوئی ایلین
ہوں۔۔۔" غصّے سے دھاڑتے آواز آخر میں ایک دم بھیگی زیحال
ساکت سا بیٹھا اسے چلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا
خوف ہی کھانا چاہیئے سب کو۔۔۔" سرد لہجے میں بولتے وہ مزید
زمل کے تن بدن میں آگ لگا گیا
ہاں خوف کھائیں سب میں اکیلی بیٹھی خود کتابوں سے گھلتی
رہوں اور پاگل ہو جاؤں۔۔۔۔ آپ کی زندگی میں سوائے مار پیٹ

قتل وغارت کے اور کچھ نہیں ہے۔۔۔ہے ناں۔۔۔"وہ دھیرے

دھیرے

آپے سے باہر ہو رہی تھی زیحال اٹھتے اسکے مقابل کھڑا ہوا

میری بات سنو گلالے۔۔۔"وہ اسے کندھوں سے تھامے ریلیکس

کروانے لگا لیکن وہ بپھری شیرنی کی طرح اپنا آپ اس سے

چھڑانے لگی

"نو۔۔۔میں تنگ آگئی ہوں آپ کی ان حرکتوں سے۔۔۔

گلالے میری بات سنو۔۔۔"وہ کندھوں سے تھامے اپنے قریب

کرنے

لگا تھا لیکن پانی کی مچھلی کی طرح اسکے ہاتھوں سے پھسل

رہی تھی

مجھے نہیں جانا کالج میں آگ لگا دونگی سب کتابوں کو۔۔۔"وہ

کاؤچ پر رکھا بیگ اٹھاتی ساری کتابیں نکال کر زمین پر پھینکنے
لگی "آگ لگادونگی سب کو۔۔۔" آنکھوں سے آنسوں مسلسل بہہ
رہے تھے بچے رونے لگے تھے
گلالے ریلیکس۔۔۔" وہ نہیں سن رہی تھی زیحال نے اسکا رخ اپنی
جانب پلٹا
شش۔۔۔ریلیکس۔۔۔" اسکے اس قدر دھیمے پڑنے پر زمل خود کو
چھڑاتی اور بھی زور زور سے کتابیں پٹخنے لگی
زیحال نے آگے آتے بیگ اسکے ہاتھ سے چھینتے کاؤچ پر
پھینکا اور اسکا رخ اپنی جانب موڑتے ایک جھٹکے میں اسکے
پنکھڑی سے لب اپنے آتش لبوں میں قید کر گیا زمل اسکے اس
عمل پر سرخ ہوتی دونوں ہاتھ اسکے فولادی سینے پر رکھے اسے
دھکیلنے لگی لیکن اس دشمن جان کی گرفت اسکی کمر کے ساتھ

ساتھ ہونٹوں پر بھی مضبوط تھی جن پر وہ اپنا تسلط جمائے
اسکی سانسیں پیتے زمل کی جان ہوا کر گیا وہ ساکت سی اس
کے سہارے کھڑی اپنے لبوں کی نمی نچڑتے محسوس کر رہی تھی
جب زیحال کے پیچھے ہٹتے نظر زمل کے سرخ گیلے لبوں پر گئی
وہ آنکھوں میں نمی اور چہرے پر حیا لئے یہاں وہاں دیکھتے
نظر چرانے لگی زیحال کمر میں ہاتھ ڈالتے مزید خود میں بھینچ
لیا
وہ سانس روکے چہرہ اوپر اٹھائے اسے دیکھنے لگی
میرا بچہ۔۔۔اتنا غصّہ اچھا نہیں ہے پہلے ہی نازک جان ہوا سے
ہلکان کرنے کیلئے میں کافی ہوں تم۔۔۔نہ کرو۔۔۔"اسکی ناک کی
ٹپ پر لب رکھتے پیار سے چوما یہاں زمل نے بے ساختہ سسکی
لی تھی وہ واقعی اس وقت کوئی بگڑی بچی لگ رہی تھی جسے

کنٹرول کرنے والے اسکے ماں باپ نہیں اسکا ہی تھا اسکا مجازی خدا جس کے ریلیکس کروانے کا انداز ہی سب سے مختلف تھا

آپ نے غلط کیا۔۔۔" وہ سوں سوں کرتی ہونٹ گول کرتے بولی وہ ضروری تھا۔۔۔ میں نے کہا تھا تم تک آنے والے کی میں یہی حالت کرونگا۔۔۔" اسکی بات پر زمل پھر سے بپھرنے لگی تھی لیکن زیحال پہلے ہی اسے اپنے وجود سے لپٹاتے خود میں قید کر گیا

اسکے سینے سے اٹھتی کلون کی خوشبو زمل کو مسمرائز کرنے

لگی تھی وہ چاہ کر بھی اس پہاڑی وجود سے اپنا وجود الگ
نہیں کر پا رہی تھی وہ کچھ اس طرح اسے خود میں الجھائے
ہوئے تھا

چھوڑیں مجھے۔۔۔"اسکے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے وہ
زیحال کو پیچھے دھکیلنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی لیکن
وہ ڈھیٹ جان اسے مزید خود میں جکڑ گیا

کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"گھمبیر لہجے میں بولتے
اپنے دہکتے لب زمل کی صراحی دار گردن پر رکھتے اسکی ساری
مزاحمتیں ترک کروا گیا وہ چہرہ اوپر کئے گہرے سانس لینے لگی
تھی وہ بے حد نرمی سے اسکی گردن پر بوسے دیتا اپنے لمس سے
اسے مہکا رہا تھا بچے خود سو چکے تھے فیڈ کرواتے وہ
بھی کچی نیند میں تھے اپنی ماں کی توڑ پھوڑ پر جاگ گئے تھے

لیکن انہیں کیا پتہ انکا باپ انکی ماں کو خاموش کروانا جانتا ہے
وہ گہرے سانس لیتی پوری اسکے سہارے پر آچکی تھی یہ نازک
گردن اسکی کمزوری تھی جہاں وہ بیسٹ وار کرتا تھا اور اسے
اپنی بانہوں میں زیر کر دیتا تھا
گردن کو بے تحاشہ چومتے پیچھے ہوتے اپنی نرم گرم سانسیں
زمل کے چہرے پر چھوڑنے لگا وہ سرخ ہوتے چہرے کو اوپر اٹھائے
خفا سی اسے دیکھ رہی تھی اسکی کیوٹ سی ناراضگی پر
زیحال کا صدقے واری جانے کا شدّت سے دل چاہا تھا
آپ بہت برے ہیں۔۔۔۔"آبدیدہ ہوتی ہونٹ گول کرتے بولی
آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔"اسی کی کیوٹ سی ٹون میں محبت بھرے
لہجے میں جواب دیا
آئی ہیٹ یو۔۔۔"ایک آخری کوشش اسے خود سے دور کرنے کی وہ

چاہی گئی عورت تھی یہ لاڈاور مان دکھانا اسکا حق تھا کیونکہ
اسکے پاس زیحال خان آفندی جیسا شوہر تھا جسے اسکا مان
رکھنا آتا تھا اسکے لاڈ اٹھانے آتے تھے
آئی لو ویو ٹو۔۔۔"بھرپور ڈھٹائی سے جواب دیتے اسکی ناک پر
اپنے لب رکھے جو رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھی اسکی ہیزل
آنکھیں برسنے کے بعد صاف آسمان کی مانند مزید خوبصورت
لگتی تھیں
رکو۔۔۔"کہتے وہ کمرے سے باہر گیا اور ان سے ساری چاکلیٹس
پکڑتے واپس کمرے میں آیا سب وہی لاؤنج میں موجود تھے
جن پر ایک کڑی نظر ڈالتا واپس ہو لیا کومل نے جھٹ پامیر کو
دیکھا
میں دوسری لڑکی ڈھونڈ لوں۔۔۔؟وہ اب بھی چھیڑنے سے باز

نہیں آیا تھا کومل نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا
میں قتل کر دونگی تمہارا۔۔۔"غصّے سے بولتے وہ اٹھ کر کمرے
میں چلی گئی لیکن اندر ہی اندر ہنسی آرہی تھی یہ بندہ اسکے
لئے کسی نعمت سے کم نہیں تھا
کمرے میں واپس آتے زیحال نے ساری چاکلیٹس بیڈ پر رکھی ایک
کے بعد ایک رکھتے آدھے سے زیادہ بیڈ بھر چکا تھا زمل ہونقوں
کی طرح اسے دیکھنے لگی جب زیحال ایک چاکلیٹ اٹھا کر
کھولتے اسکے پاس آیا
آج پہلی بار تم مجھے میری خانی لگی ہو اس لڑکے کی کلاس
لگاتے ہوئے اسی خوشی میں یہ چاکلیٹ۔۔۔"آہ وہ یہ نہیں جانتا
تھا کہ اسکی خانی اس لڑکے سے پہلے نوفل خانزادہ کو کیسے
کیسے کرخت جواب دے چکی ہے وہ پتہ چل جاتے تو یقیناً زیحال

نے خوشی سے پاگل ہو کر گر جانا تھا

چاکلیٹ کا ٹکڑا اسکے منہ میں دیا زمل خاموشی سے وہ ٹکڑا

دھیرے دھیرے چبانے ہی لگی تھی جب وہ ہوا جو اسکے وہم

وگمان میں بھی نہیں تھا زیحال اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ

رکھتے انکی مٹھاس کھینچ کر خود کے حلق میں اتارنے لگا زمل تو

یوں کھڑی تھی گویا پتھر کی مورت بے جان سی اس کی یہ

حرکت زمل کے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئی تھی کتنی ہی

دیر وہ چاکلیٹ کی ساری مٹھاس خود میں اتارتے پیچھے ہٹا

زمل نے ہونٹ جھٹ سے گول کئے حیرت سے کھلی آنکھوں میں

دو موتی جھلملانے لگے تھے یہ دیکھ جو زیحال کی ہنسی چھوٹی

تھی اففف وہ ہنس ہنس کر پاگل ہو گیا تھا

سوری۔۔۔ سوری۔۔۔ مجھے۔۔۔ میلٹ چاکلیٹ پسند ہے اور یہ جم

چکی تھی اسی لئے ایسے کھانی پڑی سوری۔۔۔"اس سے ہنسی
کنڑول کر پانا اس وقت نہایت مشکل ہو رہا تھا زمل اسکے
فولادی سینے پر بے شمار مکے برساتی اسکے مزید قہقہے بلند
کرواگئی اسکی کونسی مار پٹائی وہ تو خود دھشت گردی پر اتر
آئی تھی
آئی ول کل یو بد تمیز ہی۔۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے کاؤچ پر گرتا ساتھ
زمل کو بھی اپنے ساتھ گرا گیا وہ دونوں کہنیاں اسکے سینے پر
ٹکائے بھی مکے برسانے سے باز نہیں آئی تھی
اوہ۔۔۔۔افففف یار روائفی کیا چیز ہو تم۔۔۔"وہ دھیرے دھیرے
اپنی ہنسی کو بریک لگانے لگا ہنس ہنس کر آنکھوں سے نمکین
پانی بہتا کان کی لو میں جذب ہونے لگا تھا زمل ایک پل کو سٹک
سی ہوئی اسے دیکھنے لگی اسکی ہنسی اب زندگی سے بھرپور

ہونے لگی تھی جو شخص اپنی زندگی میں مسکرانا تک بھول چکا
تھا وج زمل فہد کے ساتھ دل سے ہنسا سیکھ چکا تھا اس کی
یہ زندگی سے بھرپور ہنسی اسکے بھائی دیکھ لیتے تو خوشی سے
پاگل ہو جاتے کیونکہ آدھے سے زیادہ زندگی اسکی انکے ساتھ
گزری تھی
میں کل کو کالج نہیں جاؤنگی۔۔۔۔"اس کے اوپر یونہی پڑے پڑے
اسکی ہائی نیک کو ٹھیک کرتے بولی زیحال نے ذرا سا سر اٹھا کر
پیچھے پشت سے ٹکایا
وجہ۔۔۔؟ایک لفظی سوال
سب بہت عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں بس میں نہیں جاؤنگی
انداز ضدی بچوں والا تھا زیحال اسے دیکھے گیا
سب کون لڑکے۔۔۔؟آہ اسکی سوئی وہی اٹکتے دیکھ زمل نے گھور

کر اسے دیکھا

نہیں لڑکیاں۔۔۔"دانت پیس کر جواب دیا

میری گلالے ہے ہی اتنی کیوٹ لڑکیاں تو دیکھیں گی ہی۔۔۔"محبت

بھرے لہجے میں بولتے اسکا ماتھا چومازمل تھوڑی جز بز سی

ہوئی مانو کچھ اور کہنا چاہ رہی ہو

نہیں۔۔۔وہ۔۔۔وہ کہتی ہیں جو لڑکا اسے چھوڑنے آیا تھا وہ کتنا

ہینڈسم اور چارمنگ تھا۔۔۔انکو کہنا چاہئے تھا؟ کیوں دیکھا

انہوں نے آپ کو میرا دل کیا میں آنکھیں نکال دوں انکی میرے

ہی کو دیکھ رہی ہیں۔۔۔"اپنے دھیان میں وہ کس قدر لہجے کو

کڑوا اور انداز جلا کٹا بنا گئی تھی اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا

لیکن اسکی جیلسی دیکھ زیحال کا دل پٹڑی سے اتر کر دھڑکنے

لگا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن

جب اظہار کرتی تھی تو زیحال خان آفندی کو جیسے ایک نئ
زندگی بخش دیتی تھی اسکے پور پور پر سکون ساطاری کر
دیتی تھی

صرف لڑکیاں نہیں ٹیچرز بھی بول رہی تھیں انکو بتا کر آئیں آپ
شادی شدہ ہیں دو بچوں کے باپ ہیں۔۔۔۔"وہ یہ نہیں کہہ سکی
کہ کہہ کر آؤ میں صرف زمل کا ہوں لیکن یہ بات زیحال بخوبی
سمجھ گیا تھا وہ محبت ہی کیا جس میں اپنی بات سمجھانے
کیلئے زبان کا استمال ضروری ہو اس میں تو خاموشی بھی
سمجھ لی جاتی ہے

میں کہہ کر آؤنگا۔۔۔کہ زیحال خان آفندی صرف اور صرف زمل
فہد کا ہے اور وہ صرف اور صرف میری ہے۔۔۔"انداز اتنا محبت
بھرا تھا کہ زمل کا دل پل میں بھاری ہونے لگا ہاں وہ بس اسکا

تھا

ہی۔۔۔ہمارے بیچ کبھی کوئی نہیں آئے گا ناں۔۔۔؟ لہجے میں ڈر

سا چھلکا تھا" ہم تا عمر ایسے ہی رہیں گے ناں۔۔۔؟

ہمارے بیچ پہلے سے کوئی ہے گلالے۔۔۔" وہ ایک دم سنجیدہ ہوا

جب اسے اس قدر سنجیدہ دیکھ زمل کا دل بند ہونے لگا اسے لگا

وہ سانس نہیں لے پا رہی چہرے کا رنگ پل میں تبدیل ہونے لگا تھا

ک۔۔۔کون۔۔۔؟ اسے لگا یہ لفظ جیسے کسی گہری کھائی سے آیا ہے

زیحال نے پیچھے بیڈ کی جانب اشارہ کیا زمل نے مڑ کر دیکھا

سامنے اسکے دو نمونے چھوٹے چھوٹے خراٹے مار رہے تھے زمل نے

جھٹ سے مڑ کر زیحال کو دیکھا جو میسنا بنا اپنی ہنسی دبانے

کی کوشش کر رہا تھا

میں۔۔۔جان سے مار دونگی آپ کو۔۔۔" اس میں دھشت گردی

والی روح پھر سے آچکی تھی اس بار اسکے نازک مکے اپنے سینے
پر کھاتے ہوئے زیحال ہنس ہنس کر پاگل ہو چکا تھا وہ اسی کے
اوپر پڑی کتنی ہی دیر اس پر شدید غصّے سے برستی رہی

رات گئے برف باری شروع ہو چکی تھی چھوٹے چھوٹے روئی کے
گولے آسمان سے گرتے پل میں کسی بھی چیز کا رنگ بدل کر اسے
سفید کر رہے تھے ہر کوئی شال سوئیٹر میں لپٹا پورا بھالو بنا
ہوا تھا ڈیرے کے دوسرے جانب میر بخش نے ایک بڑی سی
زبردست آگ جلا رکھی تھی جس کے گرد پاشا کے کچھ خاص
بندے اور ساتھ یاقوت پامیر برلاس اور عثمان بیٹھے تھے برلاس
نے اب تک عثمان کو مخاطب تک نہیں کیا تھا
یہ چائے تو بہت پھیکا بنا ہے۔۔۔۔" عثمان منہ کڑوا سا بناتے بولا

جب اسکی بات پر سب کا قہقہہ بلند ہوا

اپنی ہونے والی بیوی کو ایک سپ پلا کر آجا شہد سے بھی زیادہ
میٹھی ہو جائے گی۔۔۔" پامیر کی بات پر پہلے تو یاقوت نے گھورا
لیکن جلد ہی اسکی بھی ہنسی چھوٹ گئ

کیا سچ میں۔۔۔؟ آئرہ اتنی میٹھی ہے۔۔۔" بولتے جیسے ابھی سے
چائ میٹھی لگنے لگی تھی لیکن وہی برلاس کو اپنی کافی ایک
دم کڑوی لگی تھی اس نے غضب ناک نظروں سے عثمان کو دیکھا
جو ہنستے ہوئے سب سے باتوں میں مشغول ساتھ ساتھ چائ کی
چسکیاں لے رہا تھا

ہاں ناں۔۔۔ بس بیوی کے کاموں میں نقص مت نکالنا اگر یہی غلطی
وہ کر دے تو بس اسے پیار کر کر کہنا بیگم۔۔۔ کیا چائ بنائی کیا
" کھانا بنایا مزہ آگیا بس پھر اگلا دن سارا سونے میں گزرے گا۔۔۔

پامیر کی باتوں پر سب کے پیٹ میں ہنس ہنس کر درد ہونے لگا تھا

اور رات۔۔۔؟اسکے ڈائریکٹ صبح پر پہنچنے پر عثمان کی زبان پر کھجلی ہوئی تھی

رات تو جاگ کر گزرے گی ناں۔۔۔"اسکی بات پر جہاں سب کے قہقہے بلند ہوئے تھے وہی برلاس کی گرفت اپنے کپ پر مزید مضبوط ہوئی تھی عنقریب تھا کہ وہ کپ ہی سیدھا ہاتھ میں ہی توڑ دیتا

جتنی نیند پوری کرنی ہے ابھی کرو شادی کے بعد نیند کی شدید قلط پڑنے والی ہے۔۔۔"بسسس یہ بس تھی برلاس شاہ کی برداشت کی کافی کا کپ اسی کے ہاتھ میں ٹوٹ چکا تھا سب کی ہنسی یکدم غائب ہوئی

یہ کیا کر دیا۔۔۔" یاقوت اپنی چائے رکھتا ایک ہی جست میں اس
کے پاس آیا گرم کافی اسکے ہاتھ پر گر چکی تھی جو گرتے اسکے
گورے ہاتھ کو سرخ کر گئی
پاگل ہو دیکھ کر نہیں پی سکتے۔۔۔" فکر اور غصّے کے ملے جلے
تاثرات لہجے میں لئے اسکا ہاتھ وہاں پڑی برف میں گھسا دیا جس
سے بروقت وہاں چھالے پڑنے سے بچ گئے
میر بخش تازہ پانی لاؤ۔۔۔" اسکے حکم پر میر بھاگتا ہوا گیا اور
ایک جگ میں نیم گرم پانی لایا جو آتے آتے تازہ ہی ہو گیا تھا
برلاس کا ہاتھ یاقوت نے اس میں ڈبو دیا لیکن وہ نہیں دیکھ رہا
تھا اسکی سرخ اشتعال بھری نظریں عثمان پر ہی ٹکی تھیں تب
ہی اپنا ہاتھ ایک جھٹکے میں چھڑاتے اٹھ کر اندر چلا گیا یاقوت
نے پامیر کو غصّے سے گھورا

سوری یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔وہ اب بھی خاموش تھا اب جا کر
بھائی سے بات تو کرے گا۔۔۔" یاقوت کا غصّہ سمجھتے وہ فورا
سے اپنا مقصد سمجھا گیا لیکن یاقوت کو اسکے ہاتھ کی فکر تھی
وہ اس قدر جنونی ہو گا آئرہ کو لے کر اسکا اندازہ اب دھیرے
دھیرے پوری دنیا کو ہونے والا تھا
اس نے اپنی طرف آتے سید ھازیحال کو کال ملا کر اسکی اسٹڈی
میں بلایا تھوڑی ہی دیر تک وہ شال کندھوں پر لئے اپنے چہرے
پر قربت کے آثار مٹاتا وہاں آیا سامنے ہی برلاس جلے پیر والی بلی
بنا یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا زیحال کو سامنے کھڑا دیکھ وہی
رک گیا
خیریت پریشان ہو۔۔۔" آتے ساتھ اسکے چہرے پر پریشانی اور
غصّہ بھانپتے سرسری سے انداز میں پوچھتے اپنی پاور چیئر پر

بیٹھا

کیا آپ سچ میں آئرہ کی شادی عثمان سے کر رہے ہیں۔۔۔"خود پر ضبط کرتے بمشکل استفسار کیا زیحال نے بجائے لفظوں میں

جواب دینے کے بس اثبات میں سر ہلا دیا

لیکن کیوں۔۔۔۔آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میں سب سچ آپ کو بتا تو چکا ہوں۔۔۔"ضبط ٹوٹ رہا تھا

تم نے یہ بھی کہا کہ تم اب خود کو اسکے لائق نہیں سمجھتے

ایسے میں اسکے لائق جو ہو گا اس سے تو وہ کرے گی ناں۔۔۔"اس کی بات پر برلاس کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا اس نے کرب

بھری نظروں سے اسے دیکھا

نہ کریں پلیز۔۔۔۔میں برداشت نہیں کر پاؤنگا۔۔۔"اسکا لہجہ ایک دم بھیگا دل جیسے بند ہو چکا تھا

تو شادی کر لو اس سے۔۔۔"زیحال کی بات پر وہ ایک دم رکا

سچ پتہ چلنے پر وہ مر کر بھی مجھ سے شادی نہیں کرے گی کر

بھی لی تو ہمیشہ نفرت کرے گی میں اسکی نفرت بھی برداشت

نہیں کر پاؤنگا بھائی۔۔۔"یہ وہ بلڈی بیسٹ نہیں تھا کیئر لیس

ہارٹ لیس یہ برلاس شاہ تھا دل کی جگہ دل رکھنے والا

اسے کیسے پتہ چلے گا سچ۔۔۔؟اسکے سوال پر برلاس لمحہ بھر

کو رکا

میں بتاؤنگا۔۔۔"دو لفظی جواب دیتے وہ پھر رک سا گیا"اس

کے بعد جو اسکا فیصلہ ہو گا لیکن اس نے اگر نہ کہا تو۔۔۔"اس

کے رکتے زیحال بھی رک گیا ماحول میں فسوں خیزی سی چھا

گئی

تو خود کو ختم کر لونگا میں۔۔۔"اسکی بات پر زیحال یکدم اپنی

کرسی سے اٹھا اور بے یقینی سے اسے دیکھا وہ نہیں رکا کہہ کر
لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا اسکی غلطی چھوٹی نہ تھی جسے
آئرہ معاف کر دیتی اس اتنے عرصے سے ذہنی اذیت میں رکھنے
والا کوئی اور نہیں اسکا برلاس تھا یہ بات چھوٹی نہ تھی اس
کے بھائی کی غلطیوں کی سزا اسے دینے والا کوئی اور نہیں تھا
اسکا برلاس تھا یہ بات بھی چھوٹی نہ تھی لیکن کیا وہ ان سب
کے پیچھے چھپا اسکا مقصد سمجھے گی؟
زیحال اسکی بات پر اتنا بے چین نہ ہوتا لیکن جو کرب اسکی
آنکھوں میں دیکھا اسکے بعد اسکے وجود سے سکون نکالا جا چکا
تھا وہ دھپ سے کرسی پر بیٹھ گیا کتنی ہی دیر وہی بیٹھے
گہری سوچ میں ڈوبا رہا

دروازہ کھولتے ساتھ کمرے کی نیم تاریکی نے اسکا استقبال کیا
تھا کندھے سے شال اتار کر سائیڈ کاؤچ پر رکھتے اس نے آستین
کے بٹن کھولتے قمیض نکالا اور وہی شال کے ساتھ رکھتے وارڈ
روب سے اپنا نائٹ سوٹ نکال کر باتھ روم میں گھس گیا مشی
کی سسکیاں اسکے آتے جیسے اندر میں ہی گھٹ سی گئی تھی
سوں سوں کرتے تکیے میں مزید سر دھنساتے خود پر ضبط کیا
لیکن زار و قطار رونے کے باعث آنکھیں جل رہی تھیں گرم مادہ
ابل ابل کر تکیے پر گرتا اس میں جذب ہو رہا تھا اسی پل یاقوت
فریش ہوتے باہر نکلا اور مرر کے سامنے کھڑا ہوتے خود پر سپرے
کیا پورے کمرے میں جیسے اسکی خوشبو پھیل سی گئی تھی
یہ ایسی خوشبو تھی کہ سامنے والے کو لمحے میں زیر کر دیتی
تھی مشی نے کھینچ کر گہری سانس لی

یاقوت بند کھڑکی کے پردے گراتے بیڈ پر اپنی سائیڈ آکر لیٹنے
لگا وہ ناراض تھا مشی سے صبح اسے روکنے کی کوشش میں وہ
نہایت غلط بات کر گئی تھی کیا وہ چھوڑ سکتی تھی اپنے
یاقوت کو۔۔۔؟ سوچ کر ہی مشی کی روح جیسے قبض ہونے لگی
تھی اسکا دل کیا رخ موڑ کر اسکے وجود سے لپٹ جائے اپنے
کہے گئے جملے کی معافی مانگ لے لیکن وہ انتظار کرنے لگی اسکے
خود سے قریب آنے کا شاید آج وہ نہ آئے قریب یہ سوچ پھر سے
مشی کا دل بھاری کرنے لگی جب اچانک یاقوت کا ہاتھ مشی کو
اپنے فراک کے اندر جاتا اپنے پیٹ پر رینگتا محسوس ہوا اور گرم
سانسیں گردن پر رقص کرتی محسوس ہوئی وہ اسکے پیٹ کو
مٹھی میں جکڑے اسکی کمر کو ایک جھٹکے میں اپنے سینے سے
لگاتے اسکے نازک وجود سے لپٹ گیا ناراضگی تھی تو وہ دور

رہنے سے ختم نہیں ہو سکتی تھی اسے یہی جان لیوا نزدیکیاں
ہی ختم کر سکتی تھیں
تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔بھائی کے ذریعے مجھے رکوا کر۔۔۔"ہاتھ
بے باکی سے اسکے دہکتے بدن پر پھیرتے وہ بھاری گھمبیر لہجے
میں بولا مشی کو اپنی جان لبوں پر آتی محسوس ہوئی تھی
آج اسکے چھونے میں سختی تھی اسکی دھونکنی سانسیں مشی
کو اپنی نازک سی گردن جھلساتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی
وہ جھٹ سے اسکے حصار سے نکلتی دور ہو کر بیٹھی نظر
یاقوت کی سیاہ مخمور نظروں پر پڑی
جانتی ہو مجھے روکنے والے وہ ہیں لیکن اگر انہیں پتہ چل گیا
جو تمہارے اس گھٹیا باپ نے کیا تو انہیں روکنے والا کوئی نہیں
ہو گا۔۔۔"اسکی بات پر مشی ایک پل کو ساکت سی ہوئی پورے

بدن میں جیسے خون کی گردش رک سی گئی تھی اس نے تھوک
نگلا لیکن ناکام ہو گئی صد شکر کہ صبح اسکے پوچھنے پر اس
نے نہیں بتایا اسے بے اختیار زمل پر پیار آیا اسی کی بدولت وہ
اتنی بڑی غلطی کرنے سے بچ گئی
اور اب میں انہیں بتاؤ نگا۔۔۔ایک ایک بات۔۔۔"اسکی بات پر مشی
نے تڑپ کر اسے دیکھا وہ کتنا ظالم تھا مشی کو لگا وہ سانس
نہیں لے پا رہی یاقوت رخ پلٹ کر آنکھیں موند گیا
یاقوت۔۔۔یاقوت میری بات سنو۔۔۔تم۔۔۔ایسا نہیں کر سکتے
۔۔۔"وہ
تڑپ کر اسکا بازو تھامتی رخ اپنی جانب پلٹنے لگی وہ سرد
نگاہوں سے اسے دیکھتا ایک جھٹکے میں بیڈ پر دھکیلتے خود
اسکے اوپر گھٹا کی مانند چھا گیا

میں ایسا ہی کرونگا۔۔۔ تمہارے اس گھٹیا باپ کو اسکے انجام تک
میں پہنچا کر رہوں گا۔۔۔" اسکی سانسوں کی گرماہٹ لفظوں کی
تپش مشی کو اپنی جان کسی سلگتی بھٹی میں محسوس ہونے
لگی تھی اسکی کلائی یاقوت کے فولادی ہاتھوں میں قید تکیے
سے پن تھی چہرہ بلکل قریب ایک انچ کا فاصلہ بھی زیادہ تھا وہ
اتنا اسکے قریب تھا
غ۔۔۔ غلط کر رہے ہو۔۔۔" گرم آنسوں ابل کر آنکھوں کی باڑ توڑتا
سائیڈوں سے نکل کر کان کی لو میں جذب ہو گیا
"وہ جیسا بھی ہے باپ ہے میرا۔۔۔ میں انکو مرنے نہیں دے سکتی
اسکا لہجہ زخمی تھا یاقوت چند ثانیے ساکت سا اسکی شہد
رنگ آنکھوں میں دیکھتا رہا
میں نے آدھی سے زیادہ عمر باپ کے بغیر گزاری ہے لیکن جانتا ہوں

باپ کیسا ہوتا ہے میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بہن کی
عزت پامال ہوتے دیکھی ہے جانتا ہوں ایک مرد اسکے بعد کیسے
اندر سے بلکل ختم ہو جاتا ہے۔۔۔آج بھی وہ منظر۔۔۔میری راتوں
کی نیند چھین لیتا ہے دل کو بے چین کر دیتا ہے میں اپنی بہن
کی قبر پر جاؤں تو اس کے سامنے سر نہیں اٹھا پاتا۔۔۔"آخر میں
لہجہ جیسے بھیگ سا گیا مشی اپنا سانس تک روک گئی

مرد محافظ ہوتا ہے اپنی ماں بہن بیٹی اور بیوی کا تمہارے باپ
کی طرح نہیں۔۔۔اپنی ہی بیٹی پر اپنا بزنس چلانے والا گھٹیا
ترین انسان ہے وہ۔۔۔"اسکے لفظ مشی کی روح تک کو زخمی کر
گئے تھے آنسوں بھل بھل کر آنکھوں سے بہنے لگے
میرا قصور ہے؟کیا خدا نے پوچھ کر مجھے انکے گھر میں پیدا
کیا تھا۔۔۔؟اسکی بات پر یاقوت کے ہاتھ کی گرفت اسکی کلائی

پر ڈھیلی ہوئی

میرے دل میں اس شخص کے لئے کوئی عزت نہیں جس نے میری
عزت کو پامال کر دیا لیکن اس شخص کیلئے محبت ضرور ہے
جس کی بیٹی مجھے بنا کر بھیجا گیا میں انکو مار نہیں سکتی
لیکن راہ راست پر ضرور لا سکتی ہوں۔۔۔یہ احساس اللہّ پاک
نے میرے دل میں رکھا بیٹیوں کے لئے انکا باپ کبھی ظالم نہیں
ہوتا تم کیسے سمجھو گے نہ تم بیٹی ہو اور نہ ہی تم نے کبھی
باپ کی محبت انکا احساس محسوس کیا۔۔۔"آہ یہ یاقوت کی
روح پر ایک کڑا وار تھا اسکی یتیمی پر یاقوت کو لگا وہ سانس
نہیں لے پا رہا اسکی آنکھوں میں زخمی پن اترنے لگا
اچھا نہیں کیا یہ بات بول کر۔۔۔"اسکا دل ایک دم بھاری ہوتے آواز
بھی جیسے بھیگ سی گئی تھی مشی کو ایک دم اپنی غلطی کا

احساس ہوا

مم۔۔۔میرا وہ مقصد نہیں تھا۔۔۔یاقوت۔۔۔"وہ کچھ بولتی یاقوت
اسکی کلائی چھوڑتے اسکے اوپر سے اٹھتا ایک جھٹکے میں
کمرے سے باہر نکل گیا ساتھ مشی کی نیند سکون چین بھی لے
گیا اسکا دل چاہا چیخ چیخ رو دے وہ تو بات کو سلجھانے کے
لئے اسکا انتظار کرتی جاگ رہی تھی لیکن یہاں بات الجھ چکی
تھی اسے اندازہ تھا کہ وہ یاقوت کو کس قدر اپنی باتوں سے
تکلیف پہنچا چکی ہے

صبح تک برف باری بند ہو چکی تھی میر بخش نے کار پورچ میں
کھڑی گاڑیوں کو اچھے سے صاف کرتے نیچے پڑی برف بھی وہاں
سے ہٹادی گاڑیوں کی دیکھ بھال اسکے زمے تھی شروع سے وہ

پاشا بے کی پسندیدہ گاڑیوں کا ایسے خیال رکھتا جیسے وہ اسکی
اپنی اولاد ہوں لیکن وہ اکیلا نہیں تھا اور بھی لوگ اس کام
کیلئے رکھے گئے تھے سب میر بخش کے انڈر کام کرتے تھے کیونکہ
پاشا کے پاس اس وقت ایک ہزار سے زائد گاڑیوں کی کلیکشن
موجود تھی اپنے شوق شوق میں اسکا آدھے سے زیادہ بزنس
صرف امپوٹڈ کارس کا تھا یہ سب اس نے یہاں آنے کے بعد کمایا
تھا اسکی پچھلی زندگی کا اس دولت شہرت سے دور دور تک
کوئی لینا دینا نہیں تھا ہر دارالامان کو ہر مہینے اسکے اسی
بزنس سے چالیس فیصد حصّہ ڈونیٹ کیا جاتا تھا جو اتنا ہوتا تھا
کہ اس میں ہر دارلامان میں رہنے والا شخص اچھے سے اپنی
زندگی گزر بسر کر رہا تھا اسے نہ پہننے کی کوئی کمی در پیش
آتی تھی نہ کھانے کی بلکہ ہشاش بشاش لوگوں کو اٹھا کر پاشا

گینگ میں ایک خاص کام پر مقرر کیا جاتا خود وہ اپنی مرضی
سے یا تو بزنس کرتا یا اس گینگ کو جوائن کر لیتا پاشا کے لوگ
اسی لئے اس پر جان دیتے تھے کہ اسکی بدولت انکے گھر والے
عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے تھے
میڈ کے ناشتہ ٹیبل پر لگاتے سب دھیرے دھیرے وہاں جمع ہونے
لگے تھے آج عثمان بھی ناشتے پر یہی آیا تھا اسکے لئے خاص
الگ سے اہتمام کیا گیا تھا لیکن وہ پاشا کو دیکھ دیکھ کر اسی
والا ناشتہ کر رہا تھا آخر کو اسکی خوبصورتی میں سب سے بڑا
ہاتھ اسی کھانے کا تو تھا وہ جو بھی سامنے آئے نہیں کھاتا تھا
دیکھتا تھا اس سے اسکی صحت پر کیا اثر پڑے گا اسکی سکن
ایک بھی چھوٹے سے بھی پمپل سے پاک تھی اتنی صاف جلد تو
عورتوں کی نہیں تھی جتنی اس پٹھان کی تھی

آپ نے کالج میں مار پٹائی کیوں کی۔۔۔" یاقوت نے ناشتہ کرتے
بیچ میں سرسری سے انداز میں پوچھا کل والا زمل کا غصّہ اسے
یاد تھا
اس نے زمل کو چھیڑا تھا۔۔" اسکی بات پر یاقوت کے ساتھ
ساتھ پامیر اور برلاس کا ہاتھ بھی یکدم رکا تینوں نے بیک وقت
غضب ناک انداز میں اسکی جانب دیکھا
اسکی اتنی ہمت۔۔۔" پامیر کا غصّہ دیکھ زمل نے فوراسے زیحال
کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "کیوں بتایا" لیکن اس نے کوئی اثر
نہ لیا اپنے ناشتے پر جھکا رہا جلدی ہی ناشتہ کرتے وہ خود باہر
نکل گیا تھا زمل کو رات ہی وہ کالج کیلئے منا چکا تھا اسی لئے
وہ تیار بیٹھی تھی کالج جانے کیلئے بچے فیڈ لیتے دوبارہ سو
چکے تھے وہ یاقوت کے ساتھ کالج کیلئے نکل گئی تھی پیچھے

مشی بے چین سی یا قوت کو مخاطب کرنے نہ کرنے کی عجیب
سی کشمکش میں رہی

وہ سیدھا لاہور آیا تھا یہاں کا موسم کشمیر کے مقابلے اسے تھوڑا
گرم لگا تھا لیکن وہاں کے رہتے لوگوں کیلئے وہ ٹیمپریچر بھی
بہت ہائی تھا سب کی کوٹ سوئیٹر پہنے اپنے اپنے کاموں میں
مشغول نظر آئے

اپنے سامنے زیحال کو دیکھ راحم صاحب خوشی سے پھولے نہیں
سمارہے تھے اسکے لئے ندرت بیگم سے کہہ کر الگ الگ طرح طرح
کے لوازمات بنوائے وہ نہ نہ کرتا رہ گیا لیکن انہوں نے اسکی خاطر
و۔ مدارت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی ان سے بات کر کر
اسی ہفتے میں منگنی اور اگلے ہفتے نکاح کی بات کر لی تھی جس

پرندرت بیگم تھوڑی جز بز سی ہوئی تھیں کہ اتنی جلدی سب
تیاریاں کیسے ہونگی لیکن وہ انھیں اپنے بیٹے ہونے کا یقین دلا
چکا تھا سارا انتظام لڑکے والوں کی سائیڈ سے ہونا تھا اور آئرہ
کے علاوہ ان لوگوں کو راحم صاحب سے کچھ نہیں چاہئے تھا
مجھے آئرہ سے کچھ بات کرنی ہے اکیلے میں۔۔۔"اس نے تھوڑا سا
جھجھکتے اتنی دیر سے سوچی بات آخر میں بول دی
ہاں۔۔۔وہ اوپر اپنے کمرے میں ہے جاؤ کر لو۔۔۔بیٹا۔۔۔"راحم
صاحب کے بیٹا بولنے پر اسکے آتش لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ
بکھر گئی وہ سر خم کرتا اٹھ کر اوپر کی جانب چلا گیا دروازہ
ناک کرتے گلا کھنکھارتے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا نظر سامنے
دوپٹہ ٹھیک سے لیتی آئرہ پر پڑی جو اسے یوں اچانک دیکھ
تھوڑی پریشان سی ہوئی تھی

زیحال بھائی۔۔۔آئیں اندر آئیں۔۔۔"ہمیشہ کی طرح وہی دھیما لہجہ وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اسے شدت سے زمل کی یاد آئی کاش اسے ساتھ لے آتا تو اس طرح اکیلے اسکے کمرے میں آنا عجیب نہ لگتا لیکن آج جو بات وہ کرنے آیا تھا وہ اسے صرف آئرہ سے ہی کرنی تھی

پروفیسر لیکچر دے رہے تھے ہر کوئی انکے بتائے گئے پائنٹس کو اپنی اپنی نوٹ بک پر نوٹ کر رہا تھا زمل ایک نظر وائٹ بورڈ پر ڈالتی دوسری نظر اپنی نوٹ بک پر آخر میں انہوں نے اسی لیکچر کے متعلق سب سٹوڈنٹس کو اسائمنٹ بنانے کیلئے دی جب پیون دوڑتا ہوا کلاس میں آیا سانس بری طرح سے پھولی ہوئی تھیں اسے ایسے دیکھ پروفیسر کے ساتھ ساتھ سٹوڈنٹس بھی چونکے

تھے

سر۔۔۔ سر جلدی سے باہر آئیں کچھ لوگ کالج میں گھس آئے ہیں
اور پرنسپل کے آفس کے ساتھ ساتھ باقی کالج کی جگہوں پر بھی
تباہی مچا رہے ہیں۔۔۔" اسکی سانس اس قدر پھول چکی تھی کہ
اس وقت بات کرنا بھی محال ہو رہا تھا وہ پروفیسر وائس
پرنسپل بھی تھے تب ہی بک ٹیبل پر رکھتے فورا سے باہر دوڑے
آئے باہر آتے نظر سامنے سیاہ ماسک پہنے بندوں پر گئی جن کے
ہاتھوں میں ہاکی سٹکس تھے اور اسی سے وہ کالج کی کھڑکیوں
کے شیشے بے دردی سے توڑ رہے تھے سب سٹوڈنٹس میں جیسے
بھگدڑ سی مچ گئی ہر کوئی چیخ رہا تھا کانوں پر ہاتھ رکھے
گھبرا رہا تھا وہ لوگ بنا کسی پر رحم کھائے بس توڑ پھوڑ کرتے
گئے جلد ہی افراتفری پھیل گئی سب میں چیخ و پکار بلند ہوئی

کہ دھشت گردوں نے کالج پر حملہ کر دیا یہ سن کر توزمل کی
اپنی جان بھی جیسے نکلی تھی وہ بیگ میں اپنا موبائل تلاش
کرنے لگی اسے اپنے ہبی جان کو بتانا تھا
کون ہو تم۔۔۔لوگ۔۔۔اور یہ۔۔۔یہ توڑ پھوڑ کیوں کر رہے ہو
۔۔۔"
پروفیسر آگے آتے پوچھنے ہی لگے تھے جب ایک زوردار ضرب
انکے ماتھے پر لگتی خون کی لکیریں نکلوا گئی وہ دونوں ہاتھوں
میں سر تھامے درد سے بلبلاتے زمین پر بیٹھتے چلے گئے کلرک
دوڑ کر انکے پاس آیا
"سر۔۔۔سر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔
پولیس کو فون کرو۔۔۔۔جلدی۔۔۔"وہ سر تھامے ہزیانی سے انداز
میں چلائے سب سٹوڈنٹ خود ہی ایک جگہ جمع ہونے لگے تھے

بچے کچے یہاں وہاں بوکھلائے بوکھلائے سے بھاگ رہے تھے

سر یہ پاشا بے کے لوگ ہیں پولیس کے ساتھ تو آئے دن انکا چوہے

بلی والا معاملہ رہتا ہے ان جیسے چوہے تو دن میں دسیوں بار

چبا جائیں یہ درندے۔۔۔۔"اسکی بات پر پروفیسر نے اسے ہونقوں

کی طرح دیکھا اس بیسٹ کی دھشت سے کون واقف نہیں تھا

انہوں نے خوف زدہ ہوتے آس پاس دیکھا باقی ٹیچرز بچوں کو

لئے کلاس میں بند ہونے لگے

سر یہاں ایک لڑکی ہے زمل زیحال خان آفندی یہ اسکے بندے ہیں

وہ روک سکتی ہیں انکو کل۔۔۔اسی کو پرنسپل کے بیٹے نے

چھیڑا تھا۔۔۔۔"پروفیسر سارا معاملہ اب سمجھ آیا تھا وہ جھٹ

سے اٹھے اور بچ بچاؤ کرتے کلاس کی جانب دوڑے

کالج میں موجود ہر فرد اس وقت خوف زدہ سا سہما ہوا کھڑا
تھا ٹیچرز اپنے سٹوڈنٹس کو لئے کمروں میں بند ہونے لگے تھے
لیکن جب کھڑکیاں ٹوٹتی تو سب کی دل خراش چیخیں بلند ہو
جاتی اس عجیب سی گہم گہمی میں زمل زیحال کو فون تک
نہیں کر پا رہی تھی خوف کے مارے اب تو اسکے ہاتھ کانپنے لگے
تھے "ہبی آپ کہاں ہیں" وہ روتی ہوئی دل ہی دل میں اسے
پکارنے لگی تھی نیچے وائٹ جوگرز اور اوپر لائٹ پنک کلر کی
شرٹ جو گھٹنوں سے تھوڑی اوپر تھی اسی کے اوپر لانگ کوٹ
اور گلے میں مفلر لئے وہ پوری کالج کی لڑکی لگ رہی تھی کوئی
اسے اس ڈریسنگ میں دیکھ یہ نہ بتا پاتا کہ وہ شادی شدہ ہے
اور تو اور دو بچوں کی ماں بھی ہے۔ وہ زیر لب بڑبڑا ہی رہی تھی

جب اچانک اسکے نام کی پکار بلند ہوئی ساتھ ہی زمل کی جان
بھی نکلی

زمل۔۔۔زمل کہاں ہے۔۔۔۔؟وائس پرنسپل کھڑے چیخ رہے تھے

سب
سٹوڈنٹس نے فوراسے مڑ کر سمٹ کر کھڑی زمل کو دیکھا جو
اپنے نام کے پکارنے پر مزید کانپنے لگی تھی

یہاں آؤ زمل۔۔۔۔"انکے بلانے پر آگے جانے کے بجائے وہ پیچھے
قدم
اٹھاتی سیدھی دیوار سے جا چپکی ہونٹ گول ہونے لگے تھے سب
نے اس کیوٹ بچی کو ایک پل کیلئے ستائشی نظروں سے دیکھا
تھا لیکن اسی وقت وائس پرنسپل آگے آتے اسے بازو سے پکڑ کر
باہر کھینچ کر لے گئے

چھوڑیں۔۔۔مجھے۔۔۔۔"وہ روتی ہوئی اپنا بازو چھڑانے لگی تھی
لیکن انکی گرفت مضبوط تھی وہ اسی طرح کھینچتے ہوئے اسے
باہر گراؤنڈ میں لے آئے اور ایک جھٹکے میں چھوڑتے اسکے سامنے
ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے یہ دیکھ زمل رونا دھونا بھولتی
شاکی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی انہیں پرنسپل کی اس
حرکت پر حیرت ہونے لگی تھی

بیٹا ان سب کو روک دو۔۔۔پلیز۔۔۔یہ۔۔یہ ہمارا کالج تباہ کر دیں
گے۔۔۔میکال کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔"وہ ہاتھ
جوڑے منتیں کرنے لگے تھے یہ دیکھ زمل کی آنکھیں حیرت سے
مزید پھیلی

مم۔۔۔میں۔۔۔میں کیسے روکوں۔۔۔"بولتے ساتھ رونا بھی آیا
یہ۔۔۔یہ تمہارے بندے ہیں۔۔۔"یہ لگا تھا چار سو والٹ کا جھٹکا

زمل نے آنکھیں پھاڑے یہاں وہاں سیاہ ماسک پہنے بندوں کو
دیکھا خوف زائل ہونے لگا تھا آنسوں رک چکے تھے اس وقت اس
پر کشمیر کے سارے پہاڑ سر پر آن گرے تھے
بیٹا روک دو۔۔۔پرنسپل آگئے تو اپنے کالج کا یہ حال دیکھ انکو
ہارٹ اٹیک آجائے گا۔۔۔۔"انکی بات پر زمل شاک سے جھٹ باہر
آئی غصّے سے ایک دم چھوٹی سی ناک پھولی اسے زیحال پر
شدید غصّہ آیارات کتنے پیار سے منا رہا تھا کالج جانے کیلئے اور
اب غصّے سے اسکے اندر بھا بھڑ جلنے لگے تھے
پانچ منٹ گزرے تھے کہ وہاں ٹوٹے کانچ کے ٹکڑوں میں سے ایک
ٹکڑا وائس پرنسپل کے ہاتھ میں اور دوسرا وہ زمل کا بازو پیچھے
کی جانب موڑے کھڑے تھے اور وہ روتی ہوئی اپنا آپ چھڑانے
کی کوشش کر رہی تھی

سس۔۔۔ سر۔۔۔ سر چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"کانچ گلے کے اتنا قریب
تھا
کہ وہ ذرا بھی اپنی مزاحمت بڑھاتی تو وہ کانچ اسکی نازک سی
گردن پل میں چیرتا ہوا چلا جاتا آنسوں ابل ابل کر آنکھوں سے
بہنے لگے
چپ چاپ کھڑی رہو ذرا بھی ہلی تو یہی جان لے لونگا۔۔۔"ان کے
ایک دم دھاڑنے پر وہ سہم کر ساکت سی کھڑی ہو گئی جسم پر
کپکپاہٹ طاری تھی
بچاؤ۔۔۔"وہ موقع پاتے فورا چلانے لگی اس سے پہلے پرنسپل
"کچھ کہہ پاتے وہ پھر سے چلائی "بچاؤ کوئی ہے۔۔۔۔
اے۔۔۔چپ۔۔۔ کھڑی ہو۔۔۔"وہ ہاتھ مزید زور سے مروڑتے
اسکے منہ

پر غرائے لیکن تب تک اسکی آواز ان سیاہ ماسک بندوں تک پہنچ
چکی تھی ان میں سے ایک کی نظر زمل پر پڑی وہ فورا سے اپنے
بوس کے پاس دوڑتا ہوا گیا
بوس۔۔۔بوس اس پرنسپل نے بی بی سائیں کے گلے پر کانچ رکھا
ہوا ہے اور اپنی گرفت میں جکڑ کر کھڑا ہے۔۔۔"پرنسپل کے آفس
کی توڑ پھوڑ کرتے یاقوت اور پامیر کا ہاتھ لمحہ بھر کو رکا تھا
دونوں ایک ہی جست میں باہر کی جانب بھاگے اسی بندے کے
ہمراہ وہ لوگ گراؤنڈ میں نکل آئے جہاں وہ زمل کو اپنے قبضے
میں جکڑے کھڑے تھے زمل کے گلے کے اتنے قریب وہ نوکیلا کانچ
دیکھ دونوں کی جیسے جان نکلی تھی
اے۔۔۔چھوڑ ہماری بہن کو۔۔۔"یاقوت آگے آتا غصّے سے دھاڑا اس
کی دھاڑ پر پرنسپل کے ہاتھ ایک دم کانپے تھے وہ پیچھے ہٹنے

ہی لگے تھے کہ زمل نے مڑے ہوئے ہاتھ سے انکا ہاتھ پکڑ لیا

ڈونٹ پینک سر۔۔۔ایکٹنگ ٹھیک سے کریں۔۔۔" وہ چہرے پر ڈر
لئے دانت پیس کر قدرے دھیمے لہجے میں بولی آواز اتنی تھی کہ
صرف وائس پرنسپل سن سکیں یہ پلان بھی اسی کے خرافاتی
دماغ کا تھا وہ جانتی تھی اپنے بندوں کو ایک جھٹکے میں
کنٹرول کیسے کرنا ہے

بیٹا۔۔۔میں مرنا نہیں چاہتا۔۔۔" سامنے مشہور آتنک وادیوں کو
دیکھ انکی ٹانگیں کانپنے لگی تھی انکو آج تک صرف نیوز میں
دیکھا تھا سامنے سے دیکھ حالت یوں تھی جیسے ملک الموت
دیکھ لیا ہو

یاقوت بھائی۔۔۔بچائیں۔۔۔" وہ روتی ہوئی یاقوت کو پکارنے لگی
جو اسکی پکار پر مزید بے چین سا ہو گیا وہ لوگ خود پر ضبط

کرتے آگ بگولہ ہو رہے تھے ہل اس لئے نہیں رہے تھے کہ کہیں وہ
زمل کو کوئی نقصان نہ پہنچادے اور وہ یہ ہر گز نہیں چاہتے
تھے اپنی چھوٹی سی بہن میں اب انکی پوری دنیا بستی تھی
اوئے چھوڑ۔۔۔ورنہ اتنے ٹکڑے کرونگا کہ گلی کے کتے بھی کھانے
سے گریز کریں گے۔۔۔" پامیر کی دھاڑ پر انکا خون خشک ہونے
لگا
بیٹا۔۔۔میں گر جاؤنگا۔۔۔" وہ یوں تھے جیسے ابھی رو دیں گے
شٹ اپ سر۔۔۔انکو بولیں کہ اپنے بندوں کو روکو ورنہ میں اسے
جان سے مار دونگا۔۔۔" وہ تو اسکے شٹ اپ لفظ پر ہی ہکا بکا سے
اسے دیکھنے لگے جب زمل کے دوبارہ ہوش دلانے پر جھٹ سے
سیدھے ہوئے

ا۔۔۔اپنے۔۔اپنے بندے۔۔۔روکو۔۔ور۔۔۔ورنہ۔۔۔میں اسے
۔۔مم۔۔۔ماردوں
گا۔۔۔"آواز میں اتنی لڑکھڑاہٹ تھی کہ کوئی بھی صاف بتادے
کہ سامنے کھڑے دھشت گردوں کو دیکھ انکی کیا حالت ہو رہی
ہے لیکن یاقوت اور پامیر زمل کی فکر میں اسکی لڑکھڑاہٹ بھی
محسوس نہ کر سکے اور فورا اسے اپنے بندوں کو حکم دیا جنہوں
نے اسی وقت ساری توڑ پھوڑ روک دی آج وہ بندوقیں نہیں لائے
تھے انکا مقصد صرف اس پرنسپل سے بدلہ لینا تھا وہ باقی کسی
کو یہاں نقصان پہنچانے کے مقصد سے نہیں آئے تھے
روک دیا اب چھوڑ ہماری بہن کو اگر صحیح سلامت زندہ رہنا
چاہتا ہے۔۔۔"بندوں کو روکتے وہ آگے آتا زخمی شیر کی طرح
دھاڑا جب اسکے بڑھتے قدم دیکھ وائس پرنسپل زمل کو چھوڑتے

ایک جھٹکے میں پیچھے ہوا انکے پیچھے ہوتے سامنے کھڑی زمل
کو صحیح سلامت دیکھ یاقوت اور پامیر آگے بڑھنے ہی لگے تھے
کہ وہ پاس کھڑے اپنے ایک بندے کے ہاتھ سے ہاکی سٹک لئے ان
کی جانب بھاگی زمل کو اتنے خطرناک تیوروں کے ساتھ آتے دیکھ
دونوں سٹک وہی پھینکتے بھاگ گئے
رکیں۔۔۔میں۔۔بتاتی ہوں۔۔۔توڑ پھوڑ کس۔۔۔کو کہتے۔۔۔ہیں
۔۔۔"وہ
ہاتھ میں سٹک لئے انکے پیچھے پیچھے دوڑ رہی تھی جب کہ
وہ دونوں کبھی کسی بندے کے پیچھے چھپیں تو کبھی کسی
کے لیکن وہ آج باقی بندوں کو بھی نہیں بخش رہی تھی جو اس
کے آگے آرہا تھا وہ ہاتھ میں پکڑی ہاکی سٹک سے اسے ہی دھو
رہی تھی سب کے سب ویل ٹرینڈ باڈی بلڈر تھے پل میں سامنے

والے کو موت کے گھاٹ اتار دینا انکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا لیکن
آج انکے پیچھے ان کی ملکہ تھی جس کی جانب پلک تک اٹھانے
کی کسی میں ہمت نہیں تھی سب کلاسسز میں بند سٹوڈنٹس
اور ٹیچرز باہر نکل کر اس دلچسپ کھیل کو دیکھنے لگے کیسے
وہ چھوٹی سی لڑکی اتنے خطرناک آتنک وادیوں کو ایک ہاکی
سٹک پر بھگا رہی تھی

بی بی سائیں۔۔۔بات سن لیں۔۔۔"ایک بندے نے التجا کرنی چاہی
لیکن زمل کے ہاکی مارتے وہ جھٹ سے التجا خود ہی رد کرتے آگے
دوڑ گیا

"بہنا۔۔۔ہماری بات سنو۔۔۔۔
میں جان سے مار دونگی آپ سب کو۔۔۔"یاقوت کا آدھا جملہ اس
کی دھاڑ پر منہ میں ہی رہ گیا

گھر جا کر مار لینا پلیز۔۔۔" وہ آگے آگے اور زمل پیچھے پیچھے
تھی اب تو اسکی سانس بھی پھولنے لگی تھی وہ وہی رکتی
غصّے اور رونے والی شکل بناتے انکو دیکھنے لگی دونوں اسکے
سامنے تیر کی طرح سیدھے کھڑے تھے ہر بندہ اسکے رکتے خود
بھی اپنی اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا
پامیر کلاس میں جا کر زمل کا زمین پر پڑا بیگ اٹھا کر لایا اور
یاقوت اسکے آگے آگے سر جھکائے چل رہا تھا پتہ نہیں گھر جا کر
وہ کیا حال کرنے والی تھی انکا سوچ کر ہی دونوں جھرجھری سی
لے رہے تھے تھوڑی ہی دیر میں انکی تینوں گاڑیاں کالج سے نکل
چکی تھی انکے جاتے ہر ایک نے سکھ کا سانس لیا لیکن کالج کی
حالت تشویشناک تھی پرنسپل کو یہ سب دیکھ پکا ہارٹ اٹیک
ضرور آنے والا تھا

کومل ہاتھ میں پارپ کورن کا بڑا سا باؤل لئے شال کو اچھے سے
اپنے بڑھتے پیٹ پر ڈھکے دونوں ٹانگیں
سیدھی ٹیبل پر ٹکائے سامنے چلتی تھرلنگ مووی دیکھ رہی تھی
ٹھیک سے دباؤ۔۔۔ کھاتی پیتی نہیں ہو کیا جو ہاتھوں میں جان
نہیں ہے۔۔۔ "ٹانگیں دباتی میڈ کو چیونٹی کی سپیڈ سے کام کرتے
دیکھ تڑخ کر بولی وہ بھی جھٹ سے چست ہوتی تیز تیز ٹانگیں
دبانے لگی مشی بھی وہی بیٹھی دونوں بچوں کو گود میں لئے
وہ مووی دیکھ رہی تھی ساتھ
اپنی ہنسی دبا رہی تھی ناراضگی کی پریشانی اپنی جگہ تھی
لیکن سامنے ہی لاؤنج کے ایک طرف یاقوت اور پامیر کو مرغا
بنے دیکھ اسکے منہ سے ہنسی کا پھوارا عنقریب پھوٹنے والا تھا

لیکن وہ ہنس کر اس وقت زمل کی عضّیلی لسٹ میں نہیں آنا
چاہتی تھی وہ ہاتھ میں وہی سٹک لئے اسکے آگے یہاں وہاں چکر
کاٹ رہی تھی مجال ہے جو اسکی دھشت میں وہ دو مرغے ذرا
بھی چسکے ہوں میر بخش داخلی دروازے پر کھڑا اپنی ہنسی
دبا رہا تھا
تب ہی برلاس جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے لاؤنج میں داخل
ہوا سامنے کا منظر دیکھ وہ ایک دم بری طرح سے ٹھٹھکا
یہ۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔"اسکے پوچھتے مشی اور کومل نے ذرا
کی ذرا نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور تھوڑی ہی دیر تک ان دو
مرغوں میں تیسرا مرغا بھی شامل ہو گیا تھا جس نے صرف
پوچھنے کی غلطی کی تھی
میرا کیا قصور ہے۔۔۔"وہ مرغا بنا اپنے لئے انصاف مانگنے لگا تھا

شٹ اپ۔۔۔"زمل کے شٹ اپ کال دیتے وہ جھٹ سے زبان کو
تالا لگا گیا
چپ کر کے مرغابنارہ بھائی یہ نہ ہو۔۔۔بہنا تھوڑی دیر میں انڈے
دینے کا بھی بول دے۔۔۔"پامیر کی بات پر یاقوت کی ہنسی کا
پھوارہ اتنی زور سے پھوٹا کہ وہ باقائدہ وہی زمین پر گر گیا اس
کے زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے پامیر اور برلاس کی بھی ہنسی
چھوٹی
کتنے ڈھیٹ ہیں اب بھی بتیسی اندر نہیں ہو رہی۔۔۔"انکو ہنستے
دیکھ کومل تڑخ کر بولی اسے تو سب سے زیادہ مزہ آرہا تھا
کیونکہ ان خوبصورت مرغوں میں ایک ذاتی مرغا اسکا بھی تھا
جس پر وہ ذرا برابر ترس نہیں کھا رہی تھی
یاقوت بھائی۔۔۔"زمل کے چیختے وہ جھٹ سے زمین سے اٹھ

کر ٹانگوں کے نیچے سے دونوں ہاتھ گزارتے کان پکڑ گیا

سوری بہنا۔۔۔۔"وہ جھٹ سوری کرتے لبوں کو دانتوں میں دبا

گیا یہ نہ ہو وہ مرغا بنائے بنائے سچ میں پامیر والی سزا دے دے

کیا یہ زیحال بھائی کو بھی بنائے گی مرغا۔۔۔؟مشی نے کومل کے

کان میں دھیمی سی سرگوشی کی

بنانا تو چاہئے کیا پتہ اسکو انکے کارنامے کا پتہ ہی نہ ہو اور وہ

بچ جائے تم تو پارپ کارن کھاؤ اور ان کو انجوائے کرو۔۔۔۔"اس نے

بھی جواب قدرے دھیمی آواز میں دیا اس

وقت پورے گھر میں صرف مسسز زیحال کی دھشت طاری تھی

تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ باہر زیحال کی گاڑی کار پورچ میں

رکتی دکھائی دی مشی اور کومل نے جھٹ سے مڑ کر دیکھا

اسکے لاؤنج میں داخل ہوتے مشی اور کومل کی نظر اسکے پیچھے

آتی آئرہ پر پڑی ان دونوں کی بھی یہی حالت تھی تین مرغے
دیکھ دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی آئرہ تو برلاس کو مرغا
بنے دیکھ سانس لینا بھی بھول گئی تھی دل بے اختیار زور سے
دھڑکا تھا وہ دشمن جان اپنی صرف موجودگی میں اتنی طاقت
رکھتا تھا وہ سانس روکے کھڑی برلاس کو دیکھنے لگی جو مرغا
بنے کافی حد تک کیوٹ بھی لگ رہا تھا زمل جیسے ہی چکر
کاٹتی پیچھے مڑی نظر اپنے ہبی پر پڑی اور پل کی پل غصّہ اور
بڑھ گیا
یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔"آہ برلاس والی غلطی وہ بھی کر گیا لیکن
وہ مرغا نہیں بنا بلکہ سیدھا زمل کے غضب ناک غصّے کا نشانہ
بن گیا
اوہ پوچھ ایسے رہے ہیں جیسے آپ کو کچھ پتہ ہی نہیں۔۔۔"وہ

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اسکے مقابل آتی غصّے سے بولی زیحال نے ایک نظر اسے اوپر سے نیچے دیکھا ایسے غضب ناک لہجے میں سامنے کھڑے بیسٹ سے وہی ایک پدی سی لڑکی بات کر سکتی تھی

گلالے۔۔۔کیا ہوا ہے مجھے نہیں پتہ۔۔۔"وہ قدرے دھیمے لہجے میں بولا یہ دیکھ زمل کا پارا مزید ہائی ہو گیا

کل اتنے اچھے بن کر بول رہے تھے کہ کالج جاؤ آئندہ ایسا نہیں ہو گا اور آج۔۔۔آج ان سب کو بھیج دیا کالج میں توڑ پھوڑ کرنے کیلئے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال نے جھٹ تینوں کو دیکھا

مم۔۔۔میں نے نہیں بھیجا انکو۔۔۔اوئے تم تینوں۔۔۔کیوں گئے تھے وہ زمل کو چھوڑے تینوں مرغوں کو آڑے ہاتھوں لینے لگا جب برلاس نے چہرہ اوپر اٹھایا

بھائی۔۔۔میں تو گیا بھی۔۔۔ نہی۔۔۔"جملہ سامنے کھڑی آئرہ کو
دیکھ منہ میں ہی رہ گیا اسے دیکھ وہ بے اختیار سیدھا کھڑا
ہوتا گیا دونوں کی بھوری آنکھوں کا قیامت خیز ملاپ ہوا تھا
کیا کچھ نہیں تھا دونوں کی آنکھوں میں ایک کی آنکھوں میں
معافی کی طلب تو دوسرے کی آنکھوں میں شکوہ محبت اور
نجانے کیا کیا برلاس کو لگا جیسے اسکا دل دھڑکنا بھول گیا ہو
یہی حال آئرہ کا بھی تھا
گلا لے سچ میں میں نے انکو نہیں بھیجا۔۔۔"وہ اپنی صفائی دینے
لگا تھا لیکن وہ نہیں سن رہی تھی تب ہی زمل نے بھی زیحال کی
اوٹ میں کھڑی آئرہ کو دیکھا
آئرہ آپی۔۔۔"پہلے پہل تو اسے یوں اچانک دیکھ اسے حیرت ہوئی
لیکن پھر وہ جھٹ سے اسکی جانب گئی اور اسکے کندھے سے

لگ گئ

آپ۔۔۔آپ کب آئیں۔۔۔"اسے اب تک یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ زیحال

کے ساتھ ہی آئ تھی کومل مشی دونوں اپنی جگہ سے اٹھی اور

خوش اسلوبی سے آئرہ سے ملی

اس سے پہلے۔۔۔ہماری ٹانگیں ٹوٹ کر گر جائیں معافی دے دو

آیندہ نہیں ہو گا ایسا۔۔۔" پامیر کی ٹانگیں اب جواب دینے لگی

تھیں زمل کے بولتے دونوں جھٹ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور کمر

پکڑے درد سے کراھنے ہی لگے تھے کہ سامنے آئرہ کو دیکھ تیر کی

طرح سیدھے ہو گئے

برلاس اب بھی ساکت سا کھڑا سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا

آس پاس کھڑے لوگوں سے بیگانہ صرف نظریں اپنی محبوبہ پر

ٹکائے آئرہ کو دیکھ زمل بھی سارا غصّہ بھول گئی تھی تھوڑے
میں ہی سب کو بخشش دے دی تھی لیکن اتنی سی دیر میں بھی
تینوں کی ٹانگیں شل ہو چکی تھیں جن میں برلاس تو سامنے
کھڑی آئرہ کو دیکھ اپنا درد تک بھول گیا تھا سب نے دونوں کو
ایک دوسرے کی آنکھوں میں گم دیکھ ایک دوسرے کو دیکھا
برلاس آئرہ کو میری اسٹڈی میں لے کر جاؤ میں آتا ہوں تھوڑی
دیر تک۔۔۔"زیحال کی آواز پر وہ یکدم ہوش کی دنیا میں واپس
آتا بری طرح سے ہڑ بڑا گیا
ج۔۔۔جی۔۔۔"جھٹ سے آگے آتے ہاتھ آگے کر کر اسے آگے چلنے
کا
اشارہ کیا جب اسے یوں دیکھ آئرہ کی آنکھوں میں نمی اترنے
لگی وہ گہرا سانس لیتی آگے قدم بڑھا گئی جب کہ پیچھے سب

ڈائریکٹ برلاس کو آئرہ کو لے جانے کا کہنے پر جیسے چار سو
والٹ کا جھٹکا لگا تھا
کل انگیجمنٹ ہیں آئرہ اور برلاس کی۔۔۔"اس نے سب کے سروں
پر گویا دھماکا کیا تھا سب ہی شاک کی سی کیفیت میں اسے
دیکھنے لگے جب زمل جلد ہی شاک کی کیفیت سے باہر آتی
خوشی سے اچھل پڑی
یاہو۔۔۔۔مطلب آئرہ آپی کی شادی برلاس بھائی سے ہو گی
۔۔۔"اس
کے یوں چہکنے پر ہر ایک کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی وہی
وہ سب کو بھولے بے تاب سی خوشی سے اچھلتی زیحال کے
سینے سے جا لگی
تھینک یو ہی۔۔۔مجھے یقین تھا آپ ضرور برلاس بھائی کو منا

لیں گے یو آر سو سویٹ ہبی آئی لو ویو امماں۔۔۔"زیحال کا گال
چومتے اسکے فولادی کسرتی سینے سے
لپٹی وہ یہ تک بھول گئی کہ یہ انکا کمرہ نہیں ہے بلکہ گھر کا
لاؤنج ہے جہاں اس وقت سب ہکا بکا سے کھڑے اسے دیکھ رہے
تھے وہی زیحال کا اسکی اس حرکت پر سانس تک رک گیا وہ
آنکھیں پھاڑے سامنے کھڑے یاقوت کو دیکھنے لگا جو میسنا
اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہا تھا زیحال سمجھنے کی
کوشش کر رہا تھا پہلو میں پڑے
ہاتھ اٹھا کر اسے بھینچ لے خود میں یا اسکو بتائے پھر بھی وہ
اسکے کان پر جھکے سرگوشی نما انداز میں بولا "گلا لے یہ ہمارا
کمرہ نہیں ہے کنٹرول کرو کمرے میں جا کر بے شک آؤٹ آف
کنٹرول ہو جانا تم نہ بھی ہوئی تو میں ہو جاؤنگا۔۔۔"اسکی دھیمی

سی بوجھل ہوتی گھمبیر سی سرگوشی پر زمل کی
خوشی سے بند آنکھیں ایک دم کھلی اور دھیرے سے پیچھے ہو
کر سب کو چور نظروں سے دیکھا کومل اور مشی تو اپنے منہ
پر ہاتھ رکھے ہنسی دبا رہی تھی جبکہ یاقوت پامیر اوپر چھت پر
لگے خیالی جالے دیکھنے لگے حلانکہ میڈ نے پرسوں ہی ساری
صاف صفائی کی تھی ان سب کو دیکھ زمل جھٹ سے کمرے
میں بھاگ گئی یہ دیکھ مشی اور کومل ہنس ہنس کر پاگل ہو
گئی

اتنا نہ ہنسو۔۔۔پیٹ میں درد ہو گا تو رات کو مجھے ہی ساتھ جاگنا
پڑے گا۔۔۔"کومل کو بے تحاشہ ہنستے دیکھ گزری رات یاد کروائی
جب پیٹ میں درد ہوا تھا تو پامیر پوری رات اسکے سرہانے بیٹھا
رہا ساتھ ہی ساتھ ہلکا ہلکا ہاتھ اسکے پیٹ پر پھیرتا رہا اسکی

بات سمجھتے کومل کا رنگ ایک دم سرخ پڑا شرم کے مارے اسے
گھور کر کمرے میں چلی گئی پامیرا سکی حیا دیکھ دلکش
مسکراہٹ مسکراتے اسکے پیچھے پیچھے ہو لیا اسے سب کے
سامنے رومانٹک ہونے میں ذرا سی بھی جھجھک محسوس نہیں
ہوتی تھی اصل الٹرا پروڈھیٹ تو یہ تھا
زیحال کے جاتے پورے لاؤنج میں یاقوت اور مشی بچ گئے تھے
اس پر نظر پڑتے یاقوت کو رات والی بات یاد آئی جسے یاد کرتے
دل ایک دم بھاری ہوا وہ بنا کچھ کہے خاموشی سے جانے ہی لگا
تھا کہ مشی نے آگے آتے تڑپ کر اسکا ہاتھ تھام لیا
پلیز۔۔۔میری بات سن لو۔۔۔"ساتھ ہی آواز بھیگی یاقوت نے اپنے
بازو پر رکھا اسکا ہاتھ دیکھتے نظر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں
دیکھا جہاں ندامت بے چینی کیا کچھ نہیں تھا چہرہ ایسے تھا

مانوا بھی رودے گی وہ بازو چھڑواتا جانے ہی لگا تھا کہ پیچھے
سے مشی اسکے پیٹ پر ہاتھ باندھتی تڑپ کر اسکی کمر سے آ
لگی
نہیں۔۔۔پلیز۔۔۔مجھ سے ناراض مت۔۔۔ہو۔۔۔پلیز۔۔۔"
روتے ہوئے
اسکی آواز کپکپانے لگی تھی یاقوت ساکت سا کھڑا اپنے پیٹ پر
بندھے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ گیا مقصد انکو کھول کر وہاں سے
جانے کا تھا لیکن مشی کی گرفت بہت مضبوط تھی
پلیز۔۔۔ایم سوری۔۔۔ایم سو سوری۔۔۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا
چاہتی تھی ایم سوری۔۔۔یاقوت۔۔۔"اسکے رونے میں روانی آئی
ساتھ آواز مزید کانپنے لگی اسے یوں روتے دیکھ یاقوت بے چین
سا ہوتا اسکے ہاتھ ایک جھٹکے میں کھولتے پیچھے مڑ کر اسے

ایک جھٹکے میں اپنے سینے سے لگاتا خود میں بھینچ گیا مشی
اس سے لگتی اپنا ضبط کھو بیٹھی
مجھ۔۔۔سے۔۔نن۔۔۔ناراض مت ہو۔۔۔میں نہیں کر پا رہی
۔۔تت
تمہاری ناراضگی برداشت۔۔۔"ہچکیاں بندھ چکی تھی وہ بھول
گئی تھی کہ یہ لاؤنج ہے یاد تھا تو بس اپنا یا قوت اور اس کی
ناراضگی
اچھا۔۔بس۔۔بس رونا تو بند کرو۔۔۔"اسکا سر پیار سے تھپتھپاتے
چپ کروانے کی ایک ناکام کوشش کی لیکن وہ تھی کہ بس
آنکھیں بند کئے روئے جا رہی تھی
چپ ہو جاؤ ورنہ اپنے طریقے سے چپ کروایا تو کونوں کھدروں
میں چھپتی پھرو گی۔۔۔"شریر ہوتے اس کے کان میں سرگوشی

کی جب مشی جھٹ سے آنکھیں کھول کر چہرہ اٹھائے اسے
دیکھنے لگی یاقوت اسکی سرخ آنکھیں دیکھ ایک دم ٹھٹھکا
وہ رونے کے باعث مزید خوبصورت لگ رہی تھیں کتنی ہی دیر
وہ ان آنکھوں میں گم رہا جن میں اب ایک جہاں آباد تھا اور اس
پر حکومت صرف یاقوت مرزا کی تھی

وہ اسٹڈی میں موجود صوفے پر بیٹھی اپنے بہتے آنسوں ہاتھ کی
پشت سے بری طرح سے رگڑ کر صاف کرتی خود پر ضبط کے بندھ
باندھ رہی تھی جسم پر ایک لرزا سا طاری تھا ساری طاقت جیسے
ختم ہو گئی ہو یوں بے جان تھی وہ دل بری طرح سے بے چین تھا
حالانکہ چین سامنے ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑا تھا وہی تو اسکی
رگوں میں دوڑتے خون کی طرح اسکے پورے بدن میں سکون بن

کر سرائیت کرتا تھا وہ ہوتا تھا تو جان کو اپنی امان رہتی تھی
لیکن آج۔۔۔آج کیسا وقت تھا کہ اسی سے خوف آرہا تھا وہی اس
کے دل کو بے چین کئے ہوئے تھا وہی اسکا سکون برباد کر چکا تھا
برلاس نے ایک گہری سانس لی کمرے میں باقائدہ اسکی بھاری
سانسوں کی آواز گونج رہی تھی
تم پہلی لڑکی تھی جو پہلی ہی نظر میں میرے دل کو بھائی تھی
وہ دھیمی آواز میں بولنا شروع ہوا آئرہ کے سوال کا جواب دینے
لگا جو وہ یہاں لینے آئی تھی
میری حقیقت تم جانتی ہو میں کون ہوں۔۔۔میرے لئے ذرا بھی
مشکل نہ ہوتا تم سے نکاح کرنا تمہیں تمہارے گھر سے اٹھانا لیکن
تمہیں عزت سے لانا چاہتا تھا اور اس سے پہلے میں یہ دیکھنا
چاہتا تھا کہ تم میری عزت بن سکتی ہو یا نہیں۔۔۔"اسکی بات پر

آئرہ نے سر اٹھایا وہ تو پہلی نظر میں خود کو اس ظالم انسان پر
ہار بیٹھی تھی لیکن یہ۔۔۔یہ اسکا امتحان لیتا رہا آہ دل ایک اور
ٹکڑے میں بٹ گیا

اس سیکرٹ لوور نے تم سے دوپٹہ اتارنے کا کہا تم نے نہیں اتارا
تمہارے لئے برلاس شاہ کی بات اہم تھی جو کسی کی پیار بھری
یاد دھمکی آمیز باتوں میں رد نہیں ہو سکتی تھی تب مجھے تم
سے پوری طرح سے محبت ہو گئی۔۔۔"دل بے اختیار پسلیوں میں
دھڑکا

وہ بندہ جب جب تمہیں تنگ کرتا تم مجھے یاد کرتی مجھے اچھا
لگا لیکن رشتے میں اعتماد ہونا ضروری تھا تم نے مجھے نہیں
بتایا کہ کوئی تمہیں تنگ کرتا ہے یہاں مجھے دکھ ہوا تھا۔۔۔"اس
کی اس بات پر وہ بے چین سی ہوئی

وہ جب جب مجھے تنگ کرتا تھا آپ کہیں نہ کہیں سے آجاتے تھے
مجھے یہی لگا اگر اس بندے کے تنگ کرنے سے آپ میرے پاس
"آتے ہیں تو میں چاہتی ہوں وہ ساری زندگی مجھے تنگ کرے۔۔۔
برلاس اسکی بات پر ایک دم سیدھا ہوا وہ چہرہ اٹھائے دھیمی
آواز میں بولتی ایک ٹوٹی ہوئی کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی آنکھیں
رک کر پھر سے بہنے لگی برلاس درمیان کے دو قدموں کا فاصلہ
عبور کرتے اسکے قریب آیا اور گھٹنے زمین پر ٹیکتے دو زانوں ہو
کر اسکے سامنے دھیرے سے بیٹھا نرمی سے اسکے کانپتے ہوئے
ہاتھ اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لئے اور گہرے سانس لینے لگا
جیسے آگے بولنے کیلئے لفظ جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہو
جانتا ہوں۔۔۔ میں نے۔۔۔ میں نے بہت سی غلطیاں کی ہیں اپنی
حقیقت چھپائی تمہیں تنگ کیا تمہارے بھائی کی غلطیوں کا بدلہ

تم سے لیا لیکن ان سب میں ایک بار بھی تم
سے نفرت نہیں کی نہ اپنی محبت بھولا۔۔۔"بولتے ہوئے آواز ایک
دم رندھی اسے ٹوٹتے دیکھ آئرہ کے ہونٹ بے ساختہ پھڑ پھڑائے
بھائی کے ذکر پر ہی تو اتنا رو کر آئی تھی جب زیحال نے اسے
ساری حقیقت بتائی تھی

نہ میں غلط تھا نہ میرا مقصد۔۔۔بس حالات اور وقت غلط تھے
"میں پھر بھی تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔
کہتے وہ سر جھکا گیا"معاف کر دو"اسکا تڑپ کر معافی مانگنا
آئرہ کی روح تک کو جھنجھوڑ گیا ایک مرد کی آنکھوں میں
آنسوں دیکھنے سے بڑی اذیت کوئی نہیں ہوتی یہ آئرہ کو آج پتہ
چلا تھا زیحال کے سب سچ بتانے کے بعد وہ یہاں بچا کچا رشتہ
بھی ختم کرنے آئی تھی لیکن اسکا یوں تڑپ کر معافی مانگنا آئرہ

کواور بھی بے چین کر گیا

میں آپ کو معاف کر چکی ہوں۔۔۔مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔۔"کانپتی ہوئی دھیمی آواز میں بولتی برلاس کو سر اٹھانے پر مجبور کر گئی وہ بھوری سرخ آنکھیں اتنے قریب سے اسکی آنکھوں میں گاڑھے کبھی مسکرا رہا تھا تو کبھی نادم ہوتا خود کے آنسوں پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

میں جانتا تھا۔۔۔میں جانتا تھا تم اپنے برلاس سے ناراض نہیں رہ سکتی۔۔۔تم مجھ سے میری حقیقت جاننے کے بعد بھی نفرت نہیں کر سکتی تم کر ہی نہیں سکتی میں جانتا تھا۔۔۔"بولتے وہ کانپتے ہوئے ہاتھ اپنے کپکپاتے لبوں سے لگا گیا اسکا لمس محسوس کرتے آئرہ نے سکون سے آنکھیں بند کی اپنے اندر بڑھتی گھٹن پر ضبط کیا

اگر میں آپ سے نفرت کرنے لگتی تو۔۔۔؟ یہ سوال کرتے وقت اس
کا اپنا دل جیسے کچھ وقت کیلئے رکا تھا منتظر ہوا تھا اس کے
جواب کا برلاس نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے اپنے لب چبائے
اور ایک لمحہ رک کر آگے ہوتے اپنے کپکپاتے ہوئے دہکتے لب آئرہ
کی پیشانی پر رکھ دیے سکون سا سکون تھا جو دونوں کو اپنے
اپنے پیاسے جسموں میں سرائیت کرتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا
اسکا ماتھا چومتے وہ دھیرے سے پیچھے ہٹا اور اسکا خوبصورت
چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لیا
تو میں اس نفرت کو پھر سے محبت میں بدل دیتا۔۔۔" آہ اسکا
جواب آئرہ کو گویا ایک نئی زندگی بخش گیا تھا اس نے سرخ
آنکھوں سے برلاس کے چہرے کو دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے
اسکا چہرہ اپنے نازک سے ہاتھوں کے پیالے میں لئے اپنے پنکھڑی

سے کانپتے ہوئے ہونٹ اسکی چوڑی پیشانی پر رکھ دیے یہ لمس
جان لیوا تھا برلاس کے اندر دبے جذباتوں ایک پل میں سر اٹھانے
پر مجبور کر گیا تھا وہ آنکھیں بند کئے مسکراتے ہوئے اسکے
نازک سے معصوم سے بوسے پر خود کو سکون کی وادیوں میں
اتارتا چلا گیا
تب ہی باہر کا دروازہ ناک ہوتے دھیرے سے کھلا تھا وہ دونوں ایک
دم پیچھے ہوئے برلاس دھیرے سے کھڑا ہوتے اندر آتے زیحال کو
دیکھنے لگا اس نے بھی گہری نظروں سے برلاس کے چہرے کی
چمک دیکھی تھی شادی شدہ تھا نظریں تو تیز ہونی ہی تھی
جاؤ۔۔۔ تمہارے جونیئرز تڑپ رہے ہیں تمہارے ساتھ ڈھشم ڈھشم
کرنے کیلئے۔۔۔" اسکی بات پر برلاس کی ایک دم ہنسی چھوٹی
بچوں کے ذکر پر تو وہ سخت سے سخت حالات میں بھی مسکرا

دیتااور آج تواسکی اپنی محبت سے صلح ہوئی تھی

وہ ایک نظر آئرہ پر ڈالتے باہر چلا گیا اسکے جاتے زیحال ہاتھ میں پکڑے بادام منہ میں لے کر چباتے ہوئے باقی بادام آئرہ کی جانب بڑھا گیا وہ دھیرے سے سر نفی میں ہلا گئ

آپ نے جیسا کہا میں نے وہی سب آپ کے بھائی کو کہہ دیا۔۔۔

۔معاف کر دیا اسے میں نے لیکن جھوٹی معافی۔۔۔"اسکی بات پر زیحال مطمئین سا سامنے جا کر اپنی پاور چیئر پر بیٹھ گیا باقی بادام منہ میں ڈالتے چبانے لگا اور جیسے کچھ سوچنے لگا آئرہ اسکے انداز پر جز بز سی ہوتی اسے دیکھنے لگی سامنے بیٹھا شخص اسے انسان کم ایک خون آشام درندہ زیادہ لگا تھا جس میں رحم نامی عنصر شامل ہی نہیں تھا

گڈ فار یو۔۔۔"اسکا انداز اتنا خشک تھا کہ آئرہ کو اپنا خون خشک

ہوتا محسوس ہونے لگا

سوری مجھے آنے میں دیری ہو گئی تمہاری کزن ہے ہی اتنی حسین
کہ اسکے حسن میں گم ہو کر مجھے دنیا جہاں کی خبر ہی نہیں
رہتی۔۔۔"اسکی بات پر آئرہ نے ضبط کرتے اسے دیکھا
قسم سے دیوانہ بنا گئی ہے مجھے اپنا اسکے قریب آکر دور جانے
کا دل ہی نہیں کرتا۔۔۔"اسکے لہجے میں زمل کیلئے بے پناہ محبت
چھلک رہی تھی جسے بھانپتے آئرہ بمشکل مسکرادی
جاؤ اپنی کزن سے ملنا چاہتی ہو تو مل لو۔۔۔ تمہیں یاد کر رہی
تھی پھر تمہیں واپس بھی اپنے گھر جانا ہے ایک ہفتے بعد ہمیشہ
کیلئے یہی آؤ گی۔۔۔"اسکے سرسری سے انداز پر آئرہ اپنا لب چباتی
دھیرے سے اٹھ کھڑی ہوئی وہ جانے کیلئے مڑی ہی تھی کہ پھر
سے اس بیسٹ کی صور سا پھونک دینے والی آواز اسکی

سماعتوں سے ٹکرائی

میرے بھائی کی خوشیوں کی قیمت بہت بڑی چکائی ہے میں نے
اگر وہ کبھی دکھی ہوا تو یاد رکھنا میں دل صرف اپنی بیوی
کیلئے رکھتا ہوں باقیوں کے لئے صرف دماغ کام کرتا ہے۔۔۔"زیحال
کی آواز اور لہجہ کسی بھی قسم کے جذبے سے عاری نرا سفاک
تھا آئرہ نے مڑ کر خوف زدہ سی نظروں سے اس بیسٹ کو دیکھا
اور دھیرے سے باہر نکل گئی اسکے جاتے زیحال اپنی جگہ سیدھا
ہو بیٹھا ہاتھ میں پکڑے بادام زور سے زمین پر دے مارے جیسے
کب سے کیا گیا ضبط اب ٹوٹ رہا تھا
یو ڈڈ ناٹ ڈو اٹ ویل مس آئرہ خانزادہ۔۔۔"وہ لفظ چباتے زیر لب
غرایا تھا آنکھوں میں خون اتر رہا تھا پورے بدن پر جیسے آگ
کے شعلے سے بھڑک رہے تھے

آخر کار وہ دن آ ہی گیا تھا جب سب کے سامنے آئرہ خانزادہ
برلاس شاہ کے نام کی انگوٹھی سب کے سامنے پہن کر اسکے نام
ہونے والی تھی ہر کسی کو اس دن کا بے صبری سے انتظار تھا
منگنی کا سارا انتظام کشمیر کی خوبصورت وادیوں کے بیچ کیا
گیا تھا راحم صاحب کی فیملی اور عثمان کے سارے پاکستان سے
اور باہر سے آئے سب مہمانوں کو ایک خاص پروٹوکول کے ساتھ
پاشا کے علاقے میں لایا گیا تھا اس دوران پولیس کو خاص طور
پر کسی بھی قسم کی بدمزگی کرنے سے سختی سے منع کیا گیا
تھا زیحال خان آفندی کے سب سے چھوٹے بھائی کی شادی ہونے
جا رہی تھی پوری دھوم دھام سے ہر رسم کے ساتھ اس وقت
ڈیرے پر بہت سے مہمان موجود تھے مردوں کو ڈیرے کی دوسری

جانب الگ سے ٹھہرایا گیا تھا اس وقت پورے گھر میں ٹمٹماتے
کمکمے جگ مگ جگ مگ کر رہے تھے زالے زامل ایک سیکنڈ کیلئے
بھی کاٹ میں نہیں گئے تھے کبھی کوئی لے لیتا کبھی کوئی زالے
توسب کی گود میں چپ تھی البتہ زامل نے زمل کو تگنی کا
ناچ نچار کھا تھا کوئی اسے ہاتھ بھی لگاتا تو وہ منہ پھاڑتے پورا
کشمیر سر پر اٹھا لیتا اسے صرف تین لوگ ہی چپ کروا سکتے
تھے یا تو اسکے خود کے ماں باپ یا پھر اسکا برلاس چاچو جو
اس وقت باہر کے کاموں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مصروف تھا

شام کے سائے ڈھلتے آسمان پر سخت دھند کا راج ہونے لگا تھا
جہاں فنکشن کی تیاریاں کی گئی تھیں وہاں بڑے بڑے ہیٹرز

نسب کئے گئے تھے کیونکہ یہ ٹیمپریچر صرف یہاں کے لوگ برداشت کر

سکتے تھے نہ تو باہر سے آئے لوگ کر سکتے تھے اور نہ

ہی لاہوری لوگ۔ صرف منگنی میں ہی ہزاروں کی تعداد میں

لوگوں نے شرکت کی تھی جس میں عثمان کے رشتہ دار انکے

دوست اور یہاں سے پاشا کے سرکل میں جتنے بھی بڑے بڑے

عہدداران تھے ایم این، ایم پی، اے سی سب کے سب اس تقریب

میں بڑے جوش و خروش سے شامل ہوئے تھے سب کے ساتھ آئے

گارڈز کو باہر ہی روک دیا گیا تھا کیونکہ اندر پاشا کے ہوتے انکو

اپنی جان کی کوئی فکر نہیں تھی وہ جس کی جانب ہوتا تھا اسے

کسی سے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا تھا ہال میں پردوں کا

کو بہ مینیشن بلیو اور وائٹ رکھا گیا تھا کیونکہ سب کے کپڑوں کا

تھیم بھی بلیو ہی تھا یہ بھی کومل مشی اور زمل نے کروایا تھا
وہ جو جو کہتی جا رہی تھیں انکے شوہر انکے احکام پر سر خم
کرتے جا رہے تھے
یہ برلاس کہاں ہے اسے کہو ریڈی ہو جائے سب گیسٹ آنا شروع
ہو چکے ہیں۔۔۔" یاقوت جو اس وقت سفید شلوار قمیض جس
کے آستین مڑے ہوئے تھے اوپر کے دو بٹن کھلے ماتھے پر بکھرے
بال جو کام کرواتے وقت بکھر گئے تھے اس وقت کافی حد تک
جاذب نظر لگ رہے تھے اگر اسے اس حال میں مشی دیکھ لیتی تو
یقیناً کمرے میں بند کر دیتی تب ہی سامنے سے برلاس آتا دکھائی
دیا جس کے سینے سے زامل چپکا ہوا تھا زمل نے تنگ آ کر اسے ہی
یہ چھوٹا پٹھان تھما دیا تھا جو اب مجال ہے جو تھوڑا سا بھی
ٹھسکا ہو باقی تو جیسے اسے کانٹے چبھو رہے تھے

یہ دیکھ دلہے میاں۔۔۔یہ کھجل خواری ہمارے لئے نہیں ہے جو آپ
بے فکر گھوم رہے ہیں جا کر تیار ہو کر اپنی صورت تھوڑی چمکا
آئیں یہ نہ ہو آئرہ منگنی سے ہی منع کر دے قسم ایسا ہوا تو میں
زمین پر لیٹ لیٹ کر رونا ہے کیونکہ یہ پردے لگانے میں میرے
حسین ہاتھوں کا بڑا اہم کردار ادا ہوا ہے۔۔۔"اسکے قریب آتے پامیر
کی بنا بریک والی زبان جھٹ سے سٹارٹ ہو گئی اسکی بات پر
جہاں برلاس کی ہنسی چھوٹی تھی وہی یاقوت نے اسے گھور کر
دیکھا تھا
تیرے یہ حسین ہاتھ میرے ہاتھوں سے ٹوٹ جائیں اس سے پہلے
اپنی زبان کی کھجلی پر کنڑول کر۔۔۔"یاقوت کے ڈپٹتے سے فورا
سے پہلے تیر کی طرح سیدھا ہوا تھا
اسے مجھے دو اور جاؤ اس کمرے میں تمہارے ریڈی ہونے کیلئے

ہر چیز رکھی ہے پھر بھی کسی چیز کی کمی ہو تو کال کر دینا
میں لے آؤنگا۔۔۔"اسکی گود سے زامل کو پکڑتے ایک کمرے کی
جانب اشارہ کیا زامل اپنے شاہ چاچو سے دور ہوتے ہی رونے کی
تیاری پکڑنے ہی لگا تھا کہ یاقوت نے اپنا چہرہ دکھادیا اسے اس
کی بھی کافی حد تک پہچان تھی اتنی کہ وہ یاقوت کی گود
میں آکر تھوڑی دیر روئے گا پھر چپ ہو جائے گا اور ایسا ہو گا کہ
پھر کسی کو نہیں دیکھے گا
اور ہاں وہاں عثمان آجائے تو اچھے سے پیش آنا۔۔۔"برلاس جانے
کیلئے مڑا ہی تھا کہ عثمان کے ذکر پر اسکے تیور یکدم تبدیل
ہوئے
اسکا قصور نہیں ہے اس نے وہی کیا اور کہا جو اس سے کہلوایا
گیا۔۔۔"اسکی بے چینی سمجھتے یاقوت خود ہی سمجھانے والے

انداز میں بولتا اسکا کندھا تھپتھپانے لگا برلاس اسکی بات پر
تھوڑا جز بز ہوا لیکن چہرے پر سنجیدگی لئے وہاں سے چلا گیا
تو بھی تیار ہو جا یہ نہ ہو تیری ہوئی وی شادی ہی کینسل ہو
جائے۔۔۔" پامیر جوزامل کے ننھے ننھے ہاتھ پکڑے چوم رہا تھا
یاقوت کی بات پر جھٹ سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا
لاحول ولا قوۃ۔۔۔" بولتے وہ اپنی والی کی تلاش میں نکل گیا جو
یہی کہیں کسی کے پاس کھڑی تھی
اسکے جاتے یاقوت کا رخ اب کسی اور جانب تھا

زمل اب تک کسی سے نہیں ملی تھی راحم صاحب بری طرح سے
بے چین تھے زمل سے ملنے کیلئے انہوں نے فہد کو آنے پر بہت اسرار کیا
تھا لیکن وہ خود کو بیٹی کے سامنے آنے کے لائق نہیں

سمجھتے تھے یہ زمل دیکھتی تو یقیناً دل دو ٹوک ہو جاتا لیکن
ندرت بیگم ساری تقریب دیکھ حیران رہ گئی تھیں انہیں تو
جیلانی ولا کی تقریب نہیں بھولی تھی جب تک کہ انہوں نے زمل
زیحال خان آفندی کے ٹھاٹھ نہیں دیکھ لئے تھے اس تقریب پر
آئے لوگ وہ تھے جو انہوں نے صرف نیوز پر دیکھے تھے سب بڑے
بڑے نامور سیاست دان تھے یاقوت زامل کو لئے
وہاں چلا گیا بڑے چھوٹے پتھروں پر ٹھیک سے پیر جماتے وہ
ایک پرانی خستہ کال کوٹھڑی کی جانب نکل آیا تھا جہاں اس
وقت سخت پہرا تھا وہاں موجود انکے بندوں کو اونگھنے تک کی
بھی اجازت نہیں تھی یاقوت کے دیکھ سب نے بیک وقت سر
جھکایا وہ سب کے بیچ سے ہوتا اندر آیا زامل یاقوت کے سینے
سے لپٹا اس جگہ کو اپنی مٹر مٹر سی آنکھوں سے ٹکر ٹکر دیکھ

رہا تھا اسکی عادت تھی کہ وہ جہاں جاتا پہلے وہاں کی چھت
دیکھتا یہاں کی بھی چھت دیکھتے وہ ممم ممم کرنے لگا تھا
دروازہ کھولتے یاقوت کی نظر سامنے کھڑے زیحال پر گئی جس
کی نظر اس ڈاکٹر پر تھی جو نوفل کا ٹریٹمنٹ کر رہا تھا اس کی
حالت اس قدر بگڑ چکی تھی کہ وہ واقعی نہ زندوں میں رہا تھا
نہ مردوں میں جو انگلیاں پاشا نے کاٹی تھی ان میں اب کیڑے
رینگنے لگے تھے یہ دیکھ کسی کو بھی نوفل کی حالت پر ترس
آسکتا تھا یاقوت آگے آتا اسکے ساتھ کھڑا ہوا جب پاشا کی نظر
زامل پر گئی وہ اپنے باپ کو دیکھ اپنی ماں کی طرح ہونٹ گول
کر گیا مطلب مجھے لے لو
اسے کیوں لائے ہو یہاں۔۔۔" سپاٹ لہجے میں پوچھا ساتھ اسکے
رونے سے پہلے ہاتھ بڑھا کر لیتے اپنے سینے سے لگا گیا باپ کے

سینے سے لگتے وہ رونا بھول کر ممم ممم کرتا چھوٹے چھوٹے
مکے اسکے فولادی کسرتی سینے پر مارنے لگا
پٹھان کی اولاد ہے نازک نہیں ہے عمر چاہے کوئی بھی ہو۔۔۔"اس
جگہ کی گھٹن میں اچھے خاصے بندے کی طبعیت خراب ہو
جائے مگر مجال ہے زامل خان آفندی تھوڑا سا بھی رویا ہو واقعی
وہ پٹھان کی اولاد تھا خون تو خوف سے پاک ہو گا ہی
آپ غلط کر رہے ہیں اسے آزاد کر کر۔۔۔"نوفل کو دیکھ وہ قدرے
دھیمے لہجے میں بولا زیحال نے نہیں دیکھا اسے
برلاس کو پتہ چلا تو وہ خفا ہو گا اسکی خوشیوں کی قیمت آپ
بہت بڑی چکا رہے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔۔۔"وہ اب بھی خاموش
رہا
میں نے کبھی آپ کو مشورہ نہیں دیا کیونکہ آپ کے فیصلے

ہمیشہ سو فیصد درست ہوتے ہیں لیکن آج ضرور کہو نگا یہ
شیطان آزاد ہو گیا تو بہت تباہی مچادے گا اتنی کہ ہم چاہ کر
بھی سمیٹ نہیں پائیں گے۔۔۔"زیحال نے اسے بتایا تھا کہ آئرہ
سے بات کرنے کے بعد اس نے شرط نوفل خانزادہ کی رہائی رکھی
تھی اس لئے جتنی جلدی ہو سکتی تھی اسے برلاس سے نکاح
کرنا تھا تاکہ اسکا بھائی ان درندوں کی قید سے رہا ہو جائے
میرے لئے میرے بھائی کی خوشیاں عزیز ہیں اس کے اس جیسے
سیکڑوں شیطان آزاد کر سکتا ہوں۔۔۔"کافی دیر بعد اسکی گھمبیر
آواز گونجی یاقوت نے سرد نگاہوں سے نوفل کو دیکھا
برلاس کیلئے آپ عزیز ہیں آئرہ سے زیادہ وہ کبھی بھی آپ کو
یہ سودے بازی نہ کرنے دیتا اگر اسے پتہ چل جاتا۔۔۔"یاقوت کی
بات پر زیحال نے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا

اسے غلطی سے بھی اس سودے کی بھنک نہیں پڑنی چاہئے ورنہ
اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"اسکے دھمکی آمیز لہجے پر یاقوت فوراسے
سر جھکا گیا لیکن ہواؤں کا رخ بدلا تھا وہ یہ پیغام لئے کہیں اور
گئی تھیں ایک ایسی جگہ جہاں سے ایک ایسا بلاسٹ ہونے کا
خدشہ تھا کہ بہت سے لوگ اس بلاسٹ کی زد میں آتے اپنی اپنی
زندگی تباہ کر بیٹھتے

جی نہیں پتہ چلے گا لیکن میں اب بھی یہی کہونگا یہ آزاد نہیں
"ہونا چاہئے اسے مار دیں ورنہ ہم سے کوئی تباہ ہو جائے گا۔۔۔
اسکی بات درست تھی وہ ایک شیطان ان چار بھائیوں کی
زندگی میں کہیں نہ کہیں زہر گھولنے میں شامل رہا تھا اگر وہ
آزاد ہو جاتا تو ایک نہ ایک کی زندگی ضرور برباد کر دیتا زیحال
خاموش رہا ٹریٹمنٹ کرواتے نوفل کی بھوری تمسخر اڑاتی نظریں

زامل پر ٹکی تھی ان نظروں میں بہت کچھ تھا اگر کوئی دیکھ
لیتا تو ان بچوں کو دنیا کے کسی ایسے کونے میں چھپا دیتا جہاں
وہ شیطان ان تک نہ پہنچ سکے وہ یک ٹک زرد آنکھیں زامل پر
ٹکائے دیکھتا رہا جب زیحال کی نظروں نے اسکی نظروں کا
تعاقب دیکھا دیکھتے ساتھ اسکے تن بدن میں جیسے آگ سی
بھڑک اٹھی تھی وہ نظریں اور چہرہ پڑھنا جانتا تھا نوفل کی
نظریں سمجھتے اسکی جتنے ضبط سے مٹھی بھینچی تھی اتنی
ہی قوت سے نوفل کے جبڑے پر پڑتی اسکا ایک دانت توڑتی منہ
سے خون نکال گئی اس اچانک حملے کیلئے خود نوفل بھی تیار
نہ تھا یا قوت جھٹ سے سیدھا ہوا
میرے بچوں کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا بھی تو یہ آنکھیں
نکال کر گلی کے کتوں کے سامنے پھینکو نگا۔۔۔"اسکے جبڑے میں

بے دردی سے انگلیاں گاڑھتے اسکے منہ پر غضب ناک انداز میں
غرلایا زامل اسکے کندھے سے لگا گردن موڑے نوفل کو دیکھ رہا
تھا یوں جیسے باپ کی طرح سکین کر رہا ہو
اسے ٹھیک کرو۔۔۔ جتنا جلدی ہو سکے۔۔۔" حکم دیتے وہ سیدھا
باہر نکل گیا پیچھے یاقوت بچا تھا جس نے زیحال کے نہ نہ کرتے
بھی ڈاکٹر کو پیچھے کر کر ایسی دھلائی کی تھی کہ نوفل
راحم خانزادہ خون سے لت پت پھر بے ہوش ہو گیا تھا
اب کرا اسکو ٹھیک۔۔۔" اسکی حالت مزید بگاڑتے وہ ڈاکٹر کو حکم
دیتا باہر نکل گیا پیچھے ڈاکٹر بچارا جس کا ان دھشت گردوں
کے قریب کھڑے رہ کر خون خشک ہونے لگا تھا اپنی محنت
ضائع ہوتی دیکھ باقی کا خون جل کر رہ گیا

ڈی جے والے بابو میرا گانا چلادو۔۔۔۔

ڈی جے والے بابو میرا گانا چلادو۔۔۔۔

ڈی جے والے بابو میرا گانا چلادو۔۔۔۔

تھوڑی وولیم اونچی کردے۔۔۔۔۔

تھوڑا بیس تو بڑھادے۔۔۔۔

گانا چلادو۔۔۔۔

گانا چلادو۔۔۔۔

سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے جب اچانک کہیں سے فل
وولیم میں یہ گانا بجنا شروع ہوا تھا زامل اور زالے تو اتنی تیز
دھمک پر ایک دم اچھل کر پڑے تھے زامل کو زیحال نے بمشکل
رونے سے روکا تھا جبکہ زالے زمل کی گود میں پہلے تو ڈری تھی
لیکن پھر چپ ہو کر یہاں وہاں دیکھنے لگی اس نے اپنی ماں کی

طرح بلیو کلر کا فلئیر والا فراک پہن رکھا تھا سر پر بلیو کلر کی
بو لگی ہوئی تھی اور ہونٹوں پر لائٹ پنک لپسٹک جسے دیکھ
زیحال سر پیٹ کر رہ گیا تھا اتنی چھوٹی سی بے بی ڈول جو
لپسٹک لگنے کے بعد اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ ہر کوئی اسے ایک
نظر دیکھ لیتا تو مڑ کر اسکے گال چومنا تو جیسے فرض سمجھتا
زمل نے خود پیروں تک آتی گھئیر دار میکسی پہن رکھی تھے اوپر
سے کھلے بال پوری کمر پر آبشار کی مانند بکھرے ہوئے میک اپ
بھی آج فل تھا آنکھوں پر ہلکا براؤنش کلر پنکش بلش کرتے اسکے
بھرے بھرے گال اور پنکھڑی سے لب جن پر زالے والی ہی لائٹ
سی پنک کلر کی لپسٹک لگی ہوئی تھی آج زیحال کو اسی سے
نظر ہٹانے کی فرصت نہیں تھی خود وہ تھری پیس سوٹ زیب
کئے کھڑا تھا بلیو رنگ کی پینٹ کوٹ میں وائٹ بٹنوں والی شرٹ

وہی ہمیشہ کی طرح دو بٹن اوپر کے کھلے اس نے گلے میں بو
نہیں پہنی تھی یہ یاقوت اور پامیر نے پہنی تھی جو گلے کا
پھندا بول کر تھوڑی ہی دیر میں نکال بھی دی تھی زامل بھی آج
اپنے باپ اور دونوں چاچو کی طرح تھری پیس سوٹ پہن کر
ٹھاہ ٹھاہ زیحال کی پیٹھ کو پیٹ رہا تھا کیونکہ وہی اسے لئے
کھڑا تھا

ارے کلب میں تیری سرکار بنادوں۔۔۔

ٹیبل کو تیری بار بنادوں۔۔۔۔

ویسے تو ہوں بادشاہ میں۔۔۔۔

آج رات تجھے سٹار بنادوں۔۔۔

بیچ کی راہداری میں کھڑے برلاس اور عثمان آنکھیں پھاڑے اپنے
گرد اچھلتے عثمان کے کزنوں کو دیکھ رہے تھے جو فل وولیم میں

سپیکر چلائے انکے آگے آگے ڈانس کرتے سٹیج تک آرہے تھے برلاس
کا چہرہ تو ضبط کے مارے سرخ ہو رہا تھا جبکہ عثمان انکو
انجوائے کرتے دیکھ خود بھی ہاتھ اٹھا کر ناچنا شروع کر دیتا
دونوں تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھے کوٹ بلیو تھے مگر
چمکدار گلے میں دونوں نے ریڈ کلر کی بو پہن رکھی تھی برلاس
چہرے پر ناگواری لئے جل ککڑ بنا بھی بلا کا ڈیشنگ لگ رہا تھا ہر
کوئی اس کو فت زدہ دلہے کو دیکھ آہیں بھر رہا تھا خاص طور
پر لڑکیاں
یہ سپیکر لانے کو کس نے کہا تھا۔۔۔؟ برلاس کو ضبط سے سرخ
ہوتے دیکھ اس نے دونوں سے پوچھا وہ دونوں تو اسکے سوال پر
ہی یکدم اچھلے تھے

ہم۔۔۔ہم نہیں لائے۔۔۔یہ اس عثمان کے چھچھورے کزن لائے ہیں

کھوچرے کہیں کے۔۔۔"ساتھ دانت پیس کر گالی دی کیونکہ کومل انکا ڈانس بہت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی یہی حالت مشی اور زمل کی بھی تھی اپنی بیویوں کو کسی اور کو یوں ندیدی نظروں سے دیکھتے دیکھ تینوں کے اندر بھابھڑ جلنے لگے تھے لائٹ بند ہوتی صرف برلاس اور عثمان کے اوپر تھے یا پھر ان ناچتے بندروں پر (یہ نام پامیر نے دیا تھا) تین چار کزن انکے آگے پیچھے ہاتھوں میں پکڑے کڑک سو سو ڈالرز کے نوٹوں کی بارش کر رہے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے آسمان سے آج پیسوں کی بارش ہو رہی ہو قدموں میں سرخ غلابوں سے زیادہ نوٹ پڑے تھے

ایسا بے بی کام کرادوں۔۔۔

ڈانس فلور تیرے نام کرادوں۔۔۔۔

گھور کے دیکھے جو کوئی تجھ کو۔۔۔۔

کان پے اسکے چار لگادوں۔۔۔

موحد برلاس کا ہاتھ تھامے اس پر یہ جملے بولتا اسکا پارا مزید ہائی کروا گیا

تو نہ کھا لینا اپنے کان کے نیچے۔۔۔"اسے کھینچ کر اسکے کان میں سرگوشی اس انداز میں کی کہ وہ بچارا دوبارہ اسکے سامنے تک نہیں آیا

اللہ اللہ کر کر ان دونوں کو سٹیج تک آنے دیا تھا دونوں جا کر سامنے الگ الگ صوفے پر بیٹھ گئے تینوں بہنیں فورا سے اپنے بھائی کے پاس گئی تھیں

تھوڑی سمائل کر لو شادی ہے تمہاری یہ سڑی ہوئی شکل دیکھ
سب کہیں گے دلہے کو پیٹ کر بٹھایا ہوا ہے۔۔۔"کومل کی بات پر
مشی اور زمل کی ہنسی کا ایک دم پھوارہ چھوٹا جو گانے کی تیز
دھمک کے باعث صرف برلاس سن پایا
تو یہ آدھی عورتیں کس نے بلائی ہیں آج منگنی پر یہ لوگ زمین
پھاڑنے کو ہو رہے ہیں بارات والے دن کیا کریں گے۔۔۔"وہ دانت
پیستے قدرے دھیمی سرگوشی کرتے بولا
ایسے ہی انجوائمنٹ ہوتی ہے تمہارے سڑے ہوئے بھائیوں کی
طرح نہیں ایسے تو پانی کی طرح پیسا بہا رہے ہیں ساری
ڈیکوریشن پر انجوائے کرتے ہوئے انکی ناک آڑے آ رہی ہے
۔۔۔"کومل
کی بات پر سب نے نیچے کھڑے تینوں کو دیکھا جو آپس میں

ہی باتوں میں مصروف تھے زامل تو گانے پر اپنے ہی کیوٹ سے
ڈانس کی آڑ میں زیحال کو پیٹ رہا تھا کبھی کبھی تو ایسی
جھنجھلی سی اٹھتی کہ اسکے گال پر چک مارنے کی کوشش کرتا
اور اپنے منہ کے پانی سے اسکے گال کو گیلا کر دیتا
میرے بھائی یہ چھچھوری حرکتیں نہیں کرتے۔۔۔"آہ کیا مان تھا
اس کے لہجے میں تینوں بہنوں نے کلس کر اسے دیکھا تب ہی
گانے کی دھمک بدلی سب نے مڑ کر سٹیج کے آگے کھڑے پامیر کو
دیکھا گانے کی دھمک اتنی تیز تھی کہ ہر کسی کا جسم خود
تھرتھرانے پر مجبور ہو جائے
شگنادی رات۔۔۔رات
سجنادی۔۔۔ہاٹ۔۔۔ہاٹ
تیز دھمک۔۔۔۔

شگنادی رات۔۔۔رات

سجنادی۔۔۔ہاٹ۔۔۔ہاٹ

وہ دونوں ہاتھ اوپر کئے عثمان کے کزنوں کے بیچ کھڑا ڈانس کرنا
جیسے ہی شروع ہوا وہ بھی اسکے ساتھ لگتے شروع ہو گئے

نیناوچ سجنادی لائی جاواشاٹ واٹ

میں بل کھاواں۔۔۔۔

ہتھ نہ آواں۔۔۔۔

یار میرے تو بچنا۔۔۔۔۔

میں ناگن ناگن۔۔۔۔۔

ناگن ناگن۔۔۔۔

ناگن ڈانس نچنا۔۔۔

اسکا ڈانس دیکھ یاقوت اور زیحال ہنس ہنس کر پاگل ہو گئے

تھے انہوں نے جان بوجھ کر پامیر کو بھیجا تھا یہ گانا بھی جان
بوجھ کر چلایا گیا تھا جس پر عثمان کے برگر کزن ناگن بن کر
ڈانس کرنے کے چکر میں اتنے فنی لگ رہے تھے کہ دیکھنے والوں
کے پیٹ میں ہنس ہنس کر درد ہونے لگا تھا
دیکھ لو اپنے چھچھورے بھائی کو۔۔۔"کومل جو پامیر کو سب
کے بیچ ڈانس کرتے دیکھ سرخ ہو رہی تھی برلاس کو دیکھ
تڑخ کر بولی جو عثمان کے کزنوں کو پامیر کی نکل میں ڈانس
کرتے دیکھ اسکی اپنی ہنسی بند نہیں ہو رہی تھی پامیر سلطان
اکیلا ان سب پر بھاری تھا
نوزپن کے لشکارے۔۔۔۔
یارنگ کے چمکارے۔۔۔۔
میرے نوزپن کے لشکارے۔۔۔

یار نگ کے چمکارے۔۔۔۔

تیرے اوتے پے گئے۔۔۔۔

یہ دل ول میرا لے گئے۔۔۔۔

فین ہے میرا۔۔۔ماہی تیرا۔۔۔

پیچھا نئیوں چھڈنا۔۔۔۔

ان جملوں پر ایک نے پامیر کو پیچھے سے پکڑ کر اس کے بازو
پر جیسے ہی ہاتھ پھیرا وہ تو بدک کر ایک دم پیچھے ہٹا تھا یہ
دیکھ یاقوت کا ہنستے ہوئے اتنا برا حال ہوا کہ اسے ساتھ پڑی
کرسی پر بیٹھنا پڑا

افففف۔۔۔۔میرا پیٹ۔۔۔۔" وہ پیٹ پکڑے درد سے کراھتے
ہوئے بھی
ہنسنے سے باز نہیں آیا تھا وہی زیحال کبھی اسے دیکھے تو

کبھی زامل کو جو اپنے پامیر چاچو سے کم نہیں تھا اپنے ہی باپ
کی گود میں اچھل رہا تھا
دونوں پارٹیوں کا ٹکر کا مقابلہ تھا لیکن یہاں سے صرف پامیر
سلطان اکیلا ان سب پر بھاری تھا جس نے ایسا سب کو اس
سونگ پر پاگل بنایا کہ آج وہ توبہ کر کر یہاں سے جانے والے تھے
کہ دوبارہ کبھی ناچنے کا خواب میں بھی نہیں سوچیں گے

میں ناگن ناگن۔۔۔۔۔
ناگن ناگن۔۔۔۔
ناگن ڈانس نچنا۔۔۔
میں ناگن ناگن۔۔۔۔۔
ناگن ناگن۔۔۔۔
ناگن ڈانس نچنا۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ انکو نچانچا کر تھکاتا رہا کوئی نہیں کہہ سکتا
تھا کہ یہ صرف منگنی کی رسم ہو رہی ہے ماحول پورا بارات
والا بنا ہوا تھا سٹیج پر بیٹھے برلاس اور عثمان کی تو ہنس ہنس
کر حالت ہی بری ہو چکی تھی تب ہی دونوں برائیڈلز کی انٹری
ہوئی تھی راہداری کے دونوں اطراف تیز آگ کی چنگاریاں بلند
ہوئی تھی دونوں برائڈلز نے سر اٹھا کر اس آگ کی اٹھتی تیز
چنگاری کو دیکھا بیچ میں دور دور تک لڑکیاں ہاتھ میں غلاب
کی پتیوں کی پلیٹیں پکڑے کھڑی اس پر پھولوں کی برسات کر
رہی تھیں دونوں لڑکیاں پاشا کی جانب سے تھیں تب ہی کسی
بھی لڑکے کو انکے قریب بھی نہیں آنے دیا تھا انکے آگے پیچھے
دو دو گارڈز بندوق لئے انکے ساتھ ساتھ چل رہے تھے
آئرہ نے وہی لائٹ پنک کلر کا گھیر دار فراک پہن رکھا تھا لیکن

بیلی پر ایک اور کپڑا لگا کر اسے اچھے سے کوور کیا گیا تھا

پنک کلر کے کام دار لہنگے میں بالوں کا جوڑا بنائے لائٹ سا میک

اپ اور میچنگ کے ڈائمنڈ کے آویزے پہنے وہ اس قدر حسین لگ

رہی تھی کہ اسے دور سے ہی دیکھ برلاس بے اختیار اپنی جگہ

سے اٹھتا چلا گیا دل بے اختیار زور سے دھڑکا تھا اسے نیچے سے

اوپر تک دیکھتے دل کتنی ہی بار بے ایمان ہوا تھا وہ اپنے قیامت

خیز روپ سے سامنے کھڑے برلاس شاہ کو قتل کرتی اپنے سینے

میں ہی دفن کر گئی تھی

وہی دوسری جانب ماہم نے بھی اسی طرح کا پنک کلر کا کام دار

لہنگا پہن رکھا تھا سیم جیولری اور اور سیم میک اپ کئے لیکن

اسکے بالوں کی دو لٹ کرل ہوتی آگے چہرے پر جھول رہی تھیں

وہ بھی اس روپ میں بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی زیحال

خان آفندی نے دونوں کی شادی بھائی بن کر کروائی تھی دونوں میمس ہی رتی برابر بھی کوئی فرق نہیں کیا تھا

دونوں برائڈ لز دھیرے دھیرے چلتی ہوئی سٹیج تک آ رہی تھیں کومل مشی اور زمل تینوں نے آگے بڑھ کر دونوں کو گلے سے لگاتے اوپر سٹیج پر آنے میں مدد دی تھی عثمان نے آگے بڑھ کر ماہم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا وہی آئرہ بھی برلاس کے سامنے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہوئی سب نے انکا فوٹو شوٹ کیا لیکن صرف کیمرا مینز نے باقیوں کو تصویریں لینے کی اجازت نہیں تھی

اتنی حسین بن کر آ گئی اب میرا ارادہ سیدھا نکاح کرنے کا بن رہا ہے۔۔۔" تھوڑا سا جھک کر آئرہ کے کان میں سرگوشی کرتے اسے سرخ قندھاری ہونے پر مجبور کر گیا اس نے چور نظروں سے

برلاس کو دیکھتے جھٹ نظریں جھکالی

ارشہ اور ورشہ تو اپنی ہونے والی بھابھی کے صدقے واری جارہی تھیں لیکن ماہم خاموش تھی آنکھیں یوں تھیں جیسے پوری رات روئی ہو اس کی نظریں ساتھ والے صوفے پر بیٹھے برلاس کی جانب اٹھ رہی تھیں اسکے ساتھ آئرہ کو بیٹھے دیکھ پورے بدن پر جیسے سانپ سے لوٹ رہے تھے اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے اٹھا کر خود برلاس کے ساتھ بیٹھ جائے لیکن ایسا اب کبھی ممکن نہیں تھا یہی سوچتے اسکی خوبصورت آنکھوں سے گرم سیال بہتا عارض کو تر کر گیا

یہ کیا۔۔۔آپ رو کیوں رہے ہو۔۔۔طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔؟اسکی آنکھوں

میں آنسوں دیکھ عثمان ٹھیک ٹھاک پریشان ہوا تھا اسکی فکر

دیکھ ماہم کا سیروں خون جل گیا اسے نفرت محسوس ہو رہی
تھی ساتھ بیٹھے عثمان سے جو اسکے نصیب میں لکھا جانے والا
تھا یا شاید لکھا جا چکا تھا
رنگ لے کر آؤ۔۔۔"زیحال کے حکم دیتے میر بخش دو فل سجے ہوئے
تھال اپنے بندوں کے ہمراہ لے کر آیا ایک تھال ماہم عثمان کے
سامنے رکھا گیا تھا اور ایک آئرہ برلاس شاہ کے آگے
تمہاری نیت تو خراب نہیں ہو رہی ہماری لڑکی پر۔۔۔" بار بار برلاس
کو مڑ مڑ کر آئرہ کو تکتے دیکھ مشی نے جھک کر پوچھا جس پر
برلاس نے لب دانتوں میں دباتے بے شرموں کی طرح جھٹ سے
سر اثبات میں ہلایا
اپنے جان عزیز شوہر کو کہیں مولوی کو بلوا کر نکاح پڑھوا دیں
مجھ سے صبر نہیں ہو رہا ذرا بھی۔۔۔" اسکی اس حد تک بے

باکی پر آئرہ کا چہرہ ایسا تھا مانو سارے بدن کا خون نچڑ کر اس
کے دودھیا چہرے پر آ گیا ہو
بے شرم۔۔۔انسان بنو۔۔۔" ہنستے اسکے سر پر چپت لگاتے وہ سٹیج
سے اتر کر نیچے کھڑے یاقوت کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی جو
کب سے اسے ہی دیکھ رہا تھا
مل گیا وقت اپنے ایک عدد شریف شوہر کو دیکھنے کا۔۔۔" اسکے
آتے شکوہ کیا یہ کرتے وہ اتنا حسین لگا تھا کہ مشی نے مڑ کر
اسے گھورنے کا ارادہ ترک کرتے پیار بھری نظروں سے دیکھا
شریف لفظ کی توہین مت کرو تم کتنے شریف ہو کوئی مجھ سے
پوچھے۔۔۔" آہ وہی تو جانتی تھی دنیا کی نظر میں دکھنے والا
معصوم یاقوت مرزا کتنا بے شرم بے باک قسم کا بندہ ہے جو بند
کمرے میں مشائم کو سانس تک نہیں لینے دیتا

تو موقع دوناں آج رات شرافت دکھانے کا ویسے بھی تمہیں اس
سجے سنورے روپ میں دیکھ میرا ایمان ڈگمگا چکا ہے رات کو
جاگنے کی تیاری پکڑو تم۔۔۔"اسکی دھیمی سی سرگوشی پر
مشی سرخ ہوتی اسکے پیٹ میں کہنی مارتی کومل اور زمل کے
پاس چلی گئی جو عثمان کی ماں کے ساتھ گپے لگا رہی تھیں
پہلے عثمان اور ماہم کی رسم ہوئی تھی اسکے انگوٹھی پہناتے
آسمان میں گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی تھی اتنی فائرنگ
دیکھ آئرہ نے ڈر کر ایک دم برلاس کا ہاتھ نہ محسوس طریقے
سے تھام لیا اس نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر رکھے آئرہ کے دودھیا
ہاتھوں کو دیکھ کن مخمور نگاہوں سے اسے دیکھا تھا اگر آئرہ
دیکھ لیتی تو خود کو سات پردوں میں چھپا دیتی
"عادت ڈال لو اس آواز کی یہ ہماری صبح کا الارم ہوا کرے گا۔۔۔

جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسے مزید خوف زدہ کر گیا لیکن یہ سچ تھا انکے بندے اکثر صبح میں نشانے پکے کرتے تھے

تم ایسے ڈرتی ہوئی مجھے بے قابو کر رہی ہو۔۔۔پلیز نہ کرو مجھے مشکل ہو رہی ہے۔۔۔"اپنے اندر اٹھتے جذبات ڈھکے چھپے لفظوں میں۔بتاتے وہ آئرہ کا سارا دھیان اپنی بے باکیوں کی جانب لے آیا تھا وہ شرم سے لال ہوتی آخر میں اسے گھور ہی سکی جس پر برلاس کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی

آ۔۔۔آپ۔۔بب۔۔۔بہت بے شرم۔۔۔ہیں۔۔۔"کانپتی ہوئی آواز میں

بولتی وہ برلاس کو اور بھی کیوٹ لگی

"ابھی کہاں ایک بار نکاح ہونے دو۔۔۔پھر بتاؤں گا میں کیا کیا ہوں

بولتے ہوئے لہجے میں خماری بھری تھی اسکی شدّت سے ہوتی
بوجھل آواز آئرہ کے نازک سے بدن میں سرسراہٹ سی پیدا کر گئی
اسکے گال لمحے کے پہلے حصّے میں شرم سے دہک اٹھے تھے اسکی
حیا دیکھ برلاس کا دل سکون کی وادیوں میں اتر گیا تھا آخر
کار سب ٹھیک ہو رہا تھا اسے اسکی محبوبہ ملنے جا رہی تھی اس
کو زندگی سنورنے والی تھی کاش اسے پتہ چل جاتا اسکی یہ
خواہش اس سے کیا کچھ چھین لے گی وہ مر کر بھی آئرہ کو
جانب دیکھتا بھی نہ وہ لڑکی اس سے سودے میں نکاح کر رہی
تھی وہ سودا جو آنے والے وقت میں بہت سے لوگوں کی زندگی
میں قیامت برپا کر دینے والا تھا
عثمان کے بعد برلاس نے تھال کے اندر سے انگوٹھی نکال کر آئرہ
کے ہاتھ کی جانب بڑھائی اسکے مومی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے

وہ انگوٹھی پہنا کر اسے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنے نام کر لیا تھا

اسکے بعد آئرہ نے برلاس کو انگوٹھی پہنائی سب نے زور و شور سے تالیاں بجائی تھی عثمان کے کزنس تو باقاعدہ سیٹی مار رہے تھے

فائرنگ ایک بار پھر ہوئی تھی اس بار برلاس نے آئرہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا جس سے وہ ڈری نہیں تھی یہ ہاتھ ہمیشہ سے اسے اپنا محافظ لگا تھا بیچ میں چاہے جتنی بڑی دراڑ آئی ہو لیکن برلاس کو اب بھی وہ کہیں نہ کہیں اپنا محافظ ہی سمجھتی تھی

رنگ سرمنی کے بعد بھی سب نے مل کر بہت ہلا گلا کیا آدھی رات تک یہ تقریب یونہی چلتی رہی تھی

سب مہمان صبح سے پہلے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے لیکن
چند مہمان اب بھی باقی تھے جن میں راحم صاحب کی فیملی
اب تک یہی تھیں انکے ڈیرے پر واپس آتے میر بخش نے سارے
ہیٹرز آن کرتے سب کے لئے گرما گرم کشمیری چائ بنائی جسے سب
نے ایک ساتھ درمیان میں جلتی آگ کے ارد گرد بیٹھ کر پیا تھا
آئرہ نے وہی آکر اپنا لباس تبدیل کر لیا تھا وہ اب سیاہ رنگ کے
سوٹ میں ملبوس آگ پر ایک ہاتھ سیکتی دوسرے سے چائ کے
گھونٹ بھرتی مکمل طور پر برلاس کو خود میں مدہوش کئے
ہوئے تھی اب وہ اسکی منگیتر تھی سب کے سامنے دیکھنے میں
اسے کوئی جھجھک محسوس نہیں ہو رہی تھی وہ پوری ٹھاٹھ
سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

ندرت بیگم اتنی دیر سے بیٹھی زمل اور زیحال کو دیکھ رہی
تھیں اگر دل میں نفرت نہ ہوتی تو وہ اس جوڑے کی نظریں
اتارتی نہ تھکتی دونوں کے بیچ کی بے پناہ محبت انکے تھوڑے
تھوڑے سے عمل سے ظاہر ہوتی تھی جتنی خوبصورت زمل تھی
اس سے زیادہ خوبصورت اسے چاہنے والا ملا تھا جس میں ٹٹول
کر بھی کوئی عیب نہ ملتا سوائے اسکے کہ وہ ایک دھشت گرد
تھا خطروں کے ساتھ اسکی پرانی دوستی تھی جتنا وہ زمل کے
نرم دل تھا اتنا ہی دنیا کیلئے سفاک بے رحم درندہ صفت انسان
انہیں اس جگہ پر گھٹن محسوس ہو رہی تھی جہاں ایک ماں کا
دل یہ سوچ کر بے چین ہو کہ یہاں کہیں اسکا جان سے عزیز
اکلوتا بیٹا ہے اور نجانے کس حال میں ہے زندہ بھی ہے یا نہیں
یہ سوچ سوچ کر وہ دل پھٹ رہا تھا لیکن دوسری طرف اپنی

بیٹی کی قسمت میں آنے والی یہ سلطنت دیکھ انہیں تھوڑی
تسلی ہوئی تھی اس جگہ کی خوبصورتی اور سیکیورٹی دیکھ
وہ پہلے تو مبہوت سی ہو گئی تھیں جیسے کسی جنت میں آ
گئی ہوں اتنی خوبصورت جگہ
زمل اپنے بڑے ابو کی فیملی کو دیکھ اتنی خوش تھی کہ اسکا
چہرہ باقاعدہ خوشی سے تمتمارہا تھا بس کہیں نہ کہیں افسردہ
بھی تھی کہ اسکا باپ نہیں آیا انکو آنا چاہیئے تھا ناں "سوچتے
ہوئے چہرے پر جیسے کرب کا سایہ سا لہرایا زیحال چونکہ اسے
ہی دیکھ رہا تھا فوراً سے کہنی مار کر آنکھوں کے اشارے سے
پوچھنے لگا "کیا ہوا" زمل نے سر نفی میں ہلاتے ایک ہلکی سی
مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی
بیٹا باقی کی رسمیں میں لاہور میں ہی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"راحم

صاحب کی بات پر سب نے انکی جانب دیکھا"اور رخصتی بھی
"میں اپنے ہی گھر سے کروانا چاہتا ہوں
جی ٹھیک ہے جیسے آپ کو مناسب لگے۔۔۔"زیحال نے مسکراتے
ہوئے انہیں رضامندی دی جو اسی پر بھاری پڑ گئی
توزمل کو بھی ہمارے ساتھ ہی بھیج دو شادی کے بعد ایک بار
بھی میکے نہیں گئی اب جب تک شادی ہو تب تک یہ بھی اپنے
میکے رہ لے۔۔۔"یہ ہوئی تھی کھانسی زیحال کو چائے حلق میں
نیچے جانے کے بجائے اوپر ناک میں چڑھتی کھانسی اٹھاتے اس
کا چہرہ لال کر گئی یہ دیکھ زمل اپنے ہونٹ دباتی ہنسی روکتے
ہوئے اسکی پیٹھ مسلنے لگی راحم صاحب فکر مند سے اسے
دیکھنے لگے اب گھر والے تو جانتے تھے اسکی یہ حالت کیوں ہوئی
ہے

ہی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟زمل قدرے لہجے کو دھیما رکھتے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھنے لگی زیحال نے گھور کر دیکھا

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہاں اتنے سارے کام ہیں ایکچوئلی شادی کے سارے

فنکشن زمل کے مطابق ہو رہے ہیں یہ چلی گئی تو ہمیں مشکل ہو گی۔۔۔"جھٹ سے بہانہ بناتے انڈائریکٹلی اپنی بات سمجھائی ہاں میری تو کافی رہ جائے گی وہ کون بنائے گا۔۔۔" برلاس نے بھی جھٹ اپنے بھائی کا ساتھ دیا

وہ میں بناتی ہوں۔۔۔اگلی بار ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے اپنی شکل دکھاؤ نگی۔۔۔"مشی نے فوراسے پہلے اسکی ٹانگ کھینچی اس کی بات پر جہاں برلاس نے اسے گھورا تھا وہی زیحال نے بھی مڑ کر مشی کو بچاری نظروں سے دیکھا لیکن وہ بھی آگے سے ڈھیٹ

بنتی بھنویں مٹکانے لگی

اور مایوں مہندی تو بس لڑکی کی ہوتی ہے تو زمل بے شک چلی جائے یہاں کا ہم دونوں دیکھ لیں گی کیوں مشی۔۔۔؟ساتھ مشی سے بھی تائید چاہی جو اس نے جھٹ سے دے دی زیحال کو اپنا آپ نرے دشمنوں کے بیچ گھرا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے آخر میں مدد طلب نظروں سے زمل کو دیکھا جو پلکیں جھپکاتی اسے تسلی دیتے گلا کھنکھار کر بولنا شروع ہوئی

جی بڑے ابو مجھے بھی جانا ہے آپ سب کے ساتھ۔۔۔"آہ یہ گیا تھا زیحال کام سے اس نے آنکھیں پھاڑ کر حیرت سے وہ نیو ٹرل کو دیکھا جو اسے تسلی دیتی کیسے پھر گئی

بس پھر بیٹا جاؤ اپنا سامان پیک کرو۔۔۔مجھے تو ابھی سے

خوشی ہو رہی ہے مجھے بھی اپنے نواسے نواسی کے ساتھ وقت

گزاری کا موقع ملے گا۔۔۔"لہجہ خوشی سے بھرپور تھا اب تو
زیحال چاہ کر بھی اسے نہیں روک سکتا تھا دل تھا کہ عجیب
سی کشمکش میں مبتلا تھا پہلی بار وہ اس سے دور جا رہی تھی
جو کالج کا آدھا دن اتنی مشکل سے برداشت کرتا تھا اب وہ ایک
ہفتہ برداشت کرے گا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ں اسکا دل چیخنے لگا تھا
زمل جھٹ سے اٹھ کر کمرے میں گئی اور پھرتی سے سامان پیک
کرنے لگی زامل اور زالے وہی بیڈ پر سو رہے تھے اللہ اللہ کر کر
سوئے تھے افلاطون بچے اس عمر میں بھی سب کو تگنی کا ناچ
نچا کر رکھ دیتے ہیں
وہ وارڈروب کھولے اپنے کپڑے سلیکٹ کرنے میں مگن تھی جب
اسے اپنے پیٹ پر پیچھے سے کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس
ہوا اس سے پہلے وہ مڑتی زیحال اسکی کمر اپنے سینے سے لگاتے

اس نازک جان کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

تم کیسے جا سکتی ہو مجھے چھوڑ کر۔۔۔"زمل کی صراحی دار

گردن پر اپنے لب رکھتے اس نے اپنا گہرا لمس چھوڑا تھا زمل ایک

لمحے کو اسکے لمس پر پاگل ہوتی پوری اسکے سہارے کھڑی ہوتی

چلی گئی لیکن اس کی بڑھتی بے باکیاں اسے جلد ہی ہوش میں

لے آئی وہ جھٹ سے اسکے حصار سے نکلتی سامنے کھڑی ہوئی

چہرہ اسکی حرکت پر سرخ ہوتا دہک اٹھا تھا

ص۔۔۔صرف ایک ہفتے ہی بات ہے۔۔۔"کہتے وہ کپڑے پھر سے

ڈالنے

لگی

ایک ہفتہ میں ایک پل نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر تم ایک ہفتے کی

بات کر رہی ہو پلیز۔۔۔میں سب کو یہاں لے آؤنگا۔۔۔لیکن تم نہ جاؤ

اسکا انداز کسی کیوٹ ضدی بچے جیسا تھا زمل کو بے اختیار

اس پر ڈھیر سارا پیار آیا

وہ قدم قدم چلتی اسکے قریب آئی زیحال یک ٹک اسے ہی دیکھ

رہا تھا جب زمل نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیتے نیچے

جھکایا اور عقیدت بھرا بوسہ اسکی چوڑی پیشانی پر دیتے اس

کے پورے بدن میں جیسے سکون سا اتار دیا

تھوڑی سی دوری ہماری محبت مزید بڑھادے گی۔۔۔"دھیمی سی

سرگوشی کرتے وہی لب زیحال کے گال پر رکھتے انہیں چوما

زیحال تو اسکے لمس پر پاگل ہونے کے قریب تھا اندر میں

جذباتوں کا سمندر اٹھ چکا تھا لیکن فائدہ وہ بھی جان بوجھ کر

جانے کے وقت اس شیر کی کھچار میں ہاتھ ڈال رہی تھی یہ

نہیں جانتی تھی کہ وہ بے بس نہیں ہے اگر اس نے پکڑ لیا تو

کوئی مائی کا لال اسکی گلا لے کو نہیں لے جا سکتا

پلیز جانے دیں میرا بہت دل ہے سب سے ملنے کا۔۔۔"اسکی آنکھوں

میں اترتی خماری دیکھ وہ روہانسی ہوتی بولی زیحال نے اسکی

دونوں ہیزل آنکھوں میں جھانکا

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔"اسکا تین لفظی جملہ زمل کے پورے بدن میں

خوشی کرنٹ کی طرح دوڑا گیا

سچ میں۔۔۔۔؟ ہبی۔۔۔آئی لو یو تھینک یو سو مچ۔۔۔"اسکی

گردن میں ہاتھ ڈالے وہ اچھلنے لگی تھی یہ دیکھ زیحال بھی

مسکرا دیا اسکے لئے اپنے جذباتوں سے زیادہ اپنی جان کی یہ

خوشی عزیز تھی تھوڑی دیر تک زیحال ایک ہاتھ سے اٹیچی

گھسیٹ کر اور دوسرے میں زامل کو کندھے سے لگائے زمل کے

ہمراہ باہر نکلتے سب کو حیران و پریشان کر گیا سب کو لگا تھا

اب زمل کو اجازت نہیں ملے گی

زالے زمل کی گود میں تھی جسے راحم صاحب نے لے لیا تھا وہ

تو جب سے ان بچوں سے ملے تھے انہی کے صدقے واری جا رہے

تھے پامیر اور یاقوت نے دونوں بچوں کو ڈھیر سارا پیار کیا ان

کے بغیر تو گھر اب خالی خالی سا ہونے والا تھا حلانکہ وہ اتنے

بڑے نہیں تھے کہ ان کے کھیل شور شرابے سے گھر میں رونق ہو

انکی صرف ٹیں ٹیں سے ہی سب کو اپنی زندگی کے خوبصورت

ہونے کا احساس ہوتا تھا

بھائی۔۔۔کیا میں ہیلپ کرواؤں۔۔۔؟ برلاس آگے آتے جھٹ بولا

اصل

اسکی بے چینی زیحال سمجھ گیا تھا تب ہی مسکراتے دھیرے

سے پلک جھپکائی برلاس کی تو گویا باچھیں کھل گئی تھیں

وہ اسکے ہاتھ سے اٹیچی لیتے ساتھ ہی باہر نکل گیا ایک گاڑی
میں آگے زیحال کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر زمل تھی اور پیچھے
راحم صاحب اور ندرت بیگم۔۔۔آئرہ کے لئے جگہ نہیں بچی تھی
تب ہی اسکی نظر پیچھے سے آتے برلاس پر پڑی جواب تک اسی
تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا اور اب تو جیل سے جمائے بال
معمول کی طرح ماتھے پر بکھر گئے تھے جس میں وہ اور زیادہ
جاذب نظر لگ رہا تھا
آپ میرے ساتھ آسکتی ہیں۔۔۔"مؤدب انداز میں بولتے اسکے لئے
فرنٹ سیٹ کا ڈور اوپن کیا آئرہ نے جز بز ہوتے یہاں وہاں دیکھا
اور کوئی راستہ نہیں تھا اسے مجبوراً برلاس کی گاڑی میں ہی
بیٹھنا پڑا تھا جو میسنا بنا بیک ویو مرر میں سے جھانکتے زیحال
کو دیکھ ایک آنکھ مارتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا آہ

وہ خود محبت کا بے تاج بادشاہ تھا کیسے نہ ایک محبوب کی
بے چینی سمجھتا اس لئے جان بوجھ کر پہلے ہی سب کو اپنی
گاڑی میں بٹھا گیا
دونوں گاڑیاں آگے پیچھے پاشا کے علاقے سے نکلی تھیں اور ایک
اور گارڈز کی گاڑی تھی جو خاص طور پر زمل کی حفاظت کے
لئے پیچھے سے یاقوت نے بھیجی تھی
انکے جاتے وہ چار لوگ بچ گئے تھے صبح کی پو پھوٹنے والی تھی
رات بھر جاگتے سب کے سب بری طرح سے تھک چکے تھے اور اب
رخ اپنے اپنے کمروں کا کر گئے

وہ سارے راستے برلاس کے ساتھ اکیلے اس گاڑی میں بیٹھی بری
طرح سے نروس ہو رہی تھی بار بار اپنے ہاتھوں کو آپس میں

الجھاتی باہر دیکھتی جب سے منگنی ہوئی تھی اسے برلاس کی
نظروں میں عجیب سی تپش محسوس ہونے لگی تھی وہ جب
بھی اسے دیکھتا اسے وہ نظریں اپنے بدن کے آر پار ہوتی
محسوس ہونے لگتی اس وقت بھی وہ وقفے وقفے سے اسے چہرہ
موڑ کر کن اکھیوں سے دیکھتا چہرے پر ایک الوہی سی چمک
تھی وہ لوٹ آیا تھا پرانا برلاس شاہ لوٹ آیا تھا اس نے ہاتھ بڑھا
کر ایک بٹن پریس کیا جس کے دبتے گاڑی میں چھائی گہری
خاموشی کے بندھ ٹوٹے تھے

لبوں کو لبوں۔۔۔پے۔۔۔سجاؤ۔۔۔

کیا ہو تم۔۔۔۔مجھے اب بتاؤ۔۔۔

لبوں کو لبوں۔۔۔پے۔۔۔سجاؤ۔۔۔

کیا ہو تم۔۔۔۔مجھے اب بتاؤ۔۔۔

گانے کے الفاظ سنتے آئرہ نے جھٹ گردن موڑ کر برلاس کو دیکھا
جو میسنا بنا اپنی ہنسی دبائے آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگا
" جیسے کہہ رہا ہو "میں نے خود نہیں چلایا
توڑ دو خود۔۔۔کو۔۔۔تم
بانہوں میں میری۔۔۔بانہوں میں میری
بانہوں میں میری۔۔۔بانہوں۔۔۔۔۔۔میں
آئرہ کا چہرہ ان الفاظ پر شرم کے مارے سرخی چھلکانے کے قریب
تھا وہ مزید گھبرا کر باہر کی جانب دیکھنے لگی جبکہ دوسری
جانب برلاس ان الفاظ پر مخمور نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا تھا
پپ۔۔۔پلیز۔۔۔سامنے دیکھ کر ڈرائیو کریں۔۔۔"اسکی گہری
نظروں
کی تپش محسوس کرتے وہ ہڑبڑاتے ہوئے بولی تھی

کیوں۔۔۔میری منزل جہاں ہو گی میں تو وہی دیکھو نگا۔۔۔"آگے سے

وہ بھی ڈھیٹ بنتے دھڑلے سے جواب دے گیا

تیرے احساسوں۔۔۔میں۔۔۔بھیگے لمحاتوں میں۔۔۔

مجھ کو ڈوبا تشنگی سی ہے۔۔۔۔

تیری اداؤں سے۔۔۔۔دلکش۔۔۔خطاؤں سے۔۔۔

ان لمحوں میں۔۔۔۔زندگی سی ہے۔۔۔۔

وہ ساتھ ساتھ خود بھی اپنی خوبصورت آواز میں گنگنانے لگا

تھا آئرہ خود کے وجود میں اٹھتی سرسراہٹ پر بمشکل قابو پاتی

خود کو باہر دکھنے والے نظاروں میں مگن رکھنے کی کوشش کرنے

لگی جب اسکے اگلے الفاظ پر جیسے جان لبوں پر آئی تھی

حیاتو۔۔۔ذرا۔۔۔۔بھول جا۔۔۔۔۔

میری ہی طرح۔۔۔۔پیش۔۔۔آ۔۔۔

کھو۔۔۔ بھی۔۔۔دو۔۔۔خود کو۔۔۔تم۔۔۔۔

راتوں میں میری۔۔۔۔راتوں میں۔۔۔میری۔۔۔۔

راتوں۔۔۔میں۔۔۔میری۔۔۔راتوں میں۔۔۔

گاڑی کو سپیڈ نارمل سے بھی نارمل تھی وہ جان بوجھ کر اس
حسین سفر کو لمبا کر رہا تھا جبکہ اسکی ان بے باک حرکتوں پر
آئرہ کا دل چاہا اڑ کر اپنے گھر پہنچ جائے

لبوں کو لبوں۔۔۔پے۔۔۔سجاؤ۔۔۔

کیا ہو تم۔۔۔۔مجھے اب بتاؤ۔۔۔

تیرے جذباتوں میں۔۔۔۔ مہکی سی سانسوں میں۔۔۔

یہ جو مہک۔۔۔سنگدلی۔۔۔سی ہے۔۔۔۔

دل کی پناہوں میں۔۔۔۔بکھری سی آہوں میں۔۔۔

سونے کی خواہش جگی سی ہے۔۔۔۔

یہاں خود برلاس کی بس ہوئی تھی خود پر ضبط کرتے اس گاڑی
کو ایک دم بریک لگائی تھی سنسان سڑک ہونے کے باعث گاڑی
سٹیرنگ گھماتے سلپ ہوتی دور تک گئی تھی اس دوران وہ بے
باک شاہ بے قابو ہوتا ایک ہی جست میں آئرہ کے پنکھڑی سے
لبوں پر جھک چکا تھا اسکے ہونٹ اپنے ہونٹوں سے ملتے ساتھ ہی
آئرہ کی جیسے جان نکلی تھی وہ آنکھیں پھاڑے برلاس کی
پیشانی دیکھنے لگی دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب
ہوا تھا

چہرے سے چہرہ۔۔۔چھپا۔۔۔۔
سینے کی دھڑکن سنا۔۔۔۔
دیکھ لو خود کو تم۔۔۔۔۔آنکھوں میں میری
آنکھوں میں میری۔۔۔۔آنکھوں میں۔۔میری آنکھوں میں

وہ دھیرے دھیرے اسکی سانسوں کو انہیل کرنے لگا تھا آج اس لمس میں شدّت تھی۔۔۔ جنون تھا اسکا کب سے کیا ضبط ٹوٹ گیا تھا اور اسکے ٹوٹتے وہ آئرہ کی سانسوں کو بری طرح سے جھنجھوڑ گیا تھا

وہ سرخ پڑتے چہرے سے اسے اپنے اتنے قریب دیکھنے لگی کانچ سی بھوری آنکھیں لبالب نمکین پانی سے بھرتی چلی گئیں یہ دیکھ برلاس کا گاڑی میں زندگی سے بھرپور قہقہہ بلند ہوا تھا

وہ زور سے ہنستا ایک ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے دوسرے سے آنکھیں صاف کرنے لگا

اوہ۔۔۔افففف۔۔۔۔ تمہاری ایک کس پر یہ حالت ہے تو۔۔۔ فرسٹ نائٹ کہیں ہوسپٹل نہ جانا پڑ جائے۔۔۔" اسکی اس قدر صاف بے باکی پر آئرہ کے پورے بدن کا خون نچڑ کر چہرے پر آن جمع ہوا

تھا برلاس ابھی ہنس رہا تھا

بتا رہا ہوں۔۔۔خود کو مضبوط بناؤ۔۔۔مجھ سے کسی رحم کی

امید نہ رکھنا۔۔۔" لہجے میں خماری لئے پوری ڈھٹائی سے اسکا

گال چومتے گاڑی پھر سے سٹارٹ کرنے لگا جبکہ اسکی بات پر

آئرہ کو اپنی جان حلق میں اٹکتی محسوس ہوئی تھی

گاڑی کو اپنی منزل کے راستے پر رواں کرتے اس نے آئرہ کا مومی

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے باقی کا سفر طے کیا اس دوران وہ اپنی

چھوٹی چھوٹی شرارتیں کرتا آئرہ کو شرمانے پر مجبور کرتا رہا

تھا اس نے جتنا آج تنگ کیا تھا آئرہ خانزادہ تو مر کر بھی اسکے سامنے

شادی سے پہلے نہیں جانے والی تھی

دو دن کے گیپ سے مایوں کی رسم رکھی گئی تھی لیکن اس میں

صرف ماہم اور آئرہ کو بٹھایا گیا تھا عثمان آج پھر یہی آ گیا تھا
سکوں تو اسے ویسے بھی نہیں آتا تھا ان بھائیوں کے بغیر اب
برلاس بھی کافی حد تک عثمان کے ساتھ نارمل ہو گیا تھا آج
ساری خواتین نے تیار ہو کر لاہور جانا تھا یہی سوچ کر سب
مردوں کی جان ہلکان ہو رہی تھی
حد ہے مطلب ہر خوشی صرف عورتیں سیلیبریٹ کریں ہم غریب
بس منہ تکے تم لوگوں کا۔۔۔"مرر کے سامنے کھڑی کومل کو تیار
ہوتے دیکھ پیچھے بیٹھا پامیر خفا خفا سا بولا تھا
تمہیں دے کر جاؤنگی ناں کام ڈونٹ وری۔۔۔"وہ بھی آگے سے
ڈھٹائی سے جواب دیتی کانوں میں گجروں سے میچنگ کے آویزے
پہننے لگی
نو میں نہ تو برتن دھوؤں گا نہ۔۔۔کچن صاف کرونگا نہ۔۔۔"اس

سے آگے وہ کچھ بولتا کومل نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا باڈی
سپرے اسے دے مارا وہ بیسٹ فائٹر تھا ایسے اچانک حملوں سے
بچنا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا لیکن وہ باڈی سپرے لگا نہیں
یہ کومل نے نہیں دیکھا تھا
افففف۔۔۔۔میرا سر۔۔۔"وہ آنکھ سے تھوڑی اوپر ہاتھ رکھتے درد
سے کراھنے لگا جب کومل پریشان سی ہوتی جھٹ سے اس کے
قریب آئی
کیا ہوا لگی ہے دکھاؤ۔۔۔"وہ فکر مند سی اسکا ہاتھ ہٹائے دیکھنے
لگی لیکن وہاں کوئی سرخ نشان نہیں تھا یہ دیکھ کومل نے خود
کی خوشبو اپنے اندر کھینچ کر اتارتے پامیر کو دیکھا
جھوٹے۔۔۔"اسکے سر کے بال مٹھی میں جکڑتے چہرہ اوپر کرتے
آڑے ہاتھوں لیا

اگر جھوٹ بولنے سے تم میرے قریب آتی ہو تو ساری زندگی بھی
جھوٹ بولنے کو تیار ہوں۔۔۔"اسکے لہجے میں اٹھتے جذباتوں
کی خماری دیکھ کومل ایک پل کو ساکت سی کھڑی سانس روک
گئی بیڈ پر بیٹھے وہ اسکے قریب کھڑی تھی جہاں سے پامیر
کا چہرہ اسکی دھڑکنوں کے بے حد قریب تھا
م۔۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔"وہ اسکے سر کے بال چھوڑتی جھٹ سے
پیچھے مڑی ہی تھی کہ پامیر نے اٹھتے اسے ایک جھٹکے میں
پیچھے سے اپنے حصار میں جکڑ لیا
تم آج کل کچھ زیادہ ہی دور نہیں بھاگتی مجھ سے۔۔۔یہ
صرف ہمارے بچے کی وجہ سے ہے۔۔۔اس کے دنیا میں آتے میں
تم پر ایک ایک رات بھاری کر دونگا۔۔۔"اسکا لہجہ شدّت سے چور
تھا کومل کی دھڑکنیں پل میں مدھم ہوئی تھیں

باہر سس۔۔۔سب ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"اسکا ہاتھ اپنے پیٹ سے
نیچے کی جانب جاتے محسوس کرتے وہ جھٹ سے پیچھے ہٹی
تھی سانس جیسے اٹک اٹک کر آ رہی تھیں
تو جاؤ۔۔۔میں انتظار کر لونگا۔۔۔"اسکے اجازت دیتے کومل گجرے
اٹھا کر ایسے ہی باہر بھاگ گئی اسے اتنی سپیڈ سے کمرے سے
نکلتے دیکھ پامیر کو ہنسی بھی آئی تھی اور فکر بھی ہوئی تھی
آرام سے۔۔۔پاگل ڈاکٹر۔۔۔"اس نے قدرے اونچی آواز میں ہانک
لگائی تھی جو باہر کومل کے کانوں تک بخوبی پہنچ چکی تھی
شٹ اپ۔۔۔سائکو ڈاکو۔۔۔۔"وہ بھی حساب بے باک کر گئی خود
کو ملنے والے نام پر پامیر کا قہقہہ بلند ہوا تھا"یہ لڑکی تو مار
ہی ڈالے گی"وہ زیر لب بڑبڑاتے بیڈ پر اوندھے منہ پڑ گیا رات کی
نیند وہ اب تک پوری کر رہا تھا

یاقوت مشی اور کومل کو وہاں چھوڑ آیا تھا ساتھ پیچھے بندے
تھے جن کے ساتھ ڈھیر ساری چیزوں کے تھال تھے ان میں آئرہ
کیلئے ابٹن بھی شامل تھا اور مایوں کا سوٹ بھی

وہ بچوں کو فیڈ کروا کر سلاتی نیچے چلی آئی جہاں دھیرے
دھیرے سب مہمان جمع ہو رہے تھے آدھوں سے وہ مل چکی تھی
اور آدھے اب مل رہے تھے ہر کوئی اسے ندیدوں کی طرح دیکھ رہا
تھا اب بھی سیڑھیوں سے اترتے اسکی نظر سامنے سے آتے فہد
پر پڑی پورے سال بعد وہ اپنے سامنے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی
دل تھا کہ کسی گہری کھائی میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا جلتی
آنکھوں سے گرم سیال بہتا اسکے عارض کو تر کرنے لگا تھا فہد
راحم صاحب اور باقی سب سے مل رہے تھے انہوں نے اب تک

یقیناً زمل کو نہیں دیکھا تھا

اب کیسی طبعیت ہے آپ کی۔۔۔" وہ راحم صاحب سے مخاطب تھے جب پیچھے سے کسی نے انکے گرد اپنے بازوؤں کا حصار تنگ کیا تھا اس اچانک افتاد پر فہد گڑ بڑا سے گئے باقی سب تو زمل کو دیکھ چکے تھے جو اپنے باپ سے لگی ہچکیوں میں رو دی تھی

بابا۔۔۔" آہ یہ لفظ لبوں سے ادا کرتے دل مزید بھاری ہوا تھا اس کے بابا بولتے فہد نے جھٹ سے اسکے ہاتھ کھولتے رخ پلٹ کر سامنے کھڑی اپنی چھوٹی سی زمل کو دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گئے

زمل۔۔۔" وہ شاک کی سی کیفیت میں اسکے ہاتھ اور چہرے کو دیکھنے لگے جیسے یقین کر رہے ہوں کہ سامنے انہی کی بیٹی

کھڑی ہے ان کی زمل

بابا۔۔۔بابا۔۔۔میں زمل۔۔۔"وہ جیسے یقین دلا رہی تھی کیا وہ بھول گئے تھے آہ دل سوکھے پتے کی طرح لرز اٹھا تھا

زمل۔۔۔میری جان۔۔۔"کہتے وہ تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگا گئے "کہاں تھا میرا بچہ۔۔۔"انکی آنکھوں سے بھی گرم سیال بہنے لگا تھا زمل مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی

آئی مسڈ یو سو مچ بابا۔۔۔"وہ زار و قطار روتی رندھی ہوئی آواز میں بولی اگر زیحال اسے یوں روتے دیکھ لیتا تو مر کر بھی دوبارہ نہ بھیجتا اس بندے کی تو کمزوری تھی اس لڑکی کے آنسوں

آئی مسڈ یو ٹو میرا بیٹا۔۔۔"زمل کے ساتھ وہ بھی اسی طرح تڑپ کر روتے زمین پر بیٹھتے چلے گئے ان کو اپنی بیٹی ایک سال بعد

نہیں اٹھارہ سال بعد ملی تھی ماضی میں تو وہ پاس ہو کر بھی

پاس نہیں ہوتے تھے اب بھی نہ ہوتے اگر زیحال خان آفندی اس

کی زندگی میں نہ آتا وہ ایک شخص اسکے لئے فرشتہ بن کر آیا

تھا کیا تھی وہ کیا بنا گیا تھا وہ

فہد بس۔۔۔بچی بھی رو رہی ہے۔۔۔"انکے ساتھ زمل کو انکے سینے

سے لپٹ کر روتے دیکھ راحم صاحب آگے آتے انہیں اٹھانے لگے ہر

کوئی آبدیدہ نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا یہ باپ بیٹی کا ملاپ

کتنی ہی خشک آنکھوں میں نمی بھر گیا تھا

وہ نہیں ہوئے دور اسی طرح زمل کو خود میں بھینچے تڑپ تڑپ

کر روتے رہی جب کسی نے زمل کو بے حد نرمی سے فہد سے الگ

کرتے انہیں بھی کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا تھا وہ اپنے سامنے

کھڑے زیحال کو دیکھ سانس لینا بھی بھول گئے اسکے پیچھے

کومل اور مشی کھڑی تھیں زمل کی ہچکیاں
اب تک بند نہیں ہوئی تھیں زیحال نے اسے خود سے لگاتے چپ
کروایا
بس۔۔۔چپ۔۔۔"پیار سے اسکے سر پر لب رکھتے چپ کروانے کی
کوشش آئی مگر وہ روتی رہی جب تک آنسوں ختم نہیں ہو گئے
زیحال ضبط سے سامنے کھڑے فہد کو دیکھنے لگا
گلا لے چپ ہو جاؤ۔۔۔ورنہ کبھی دوبارہ نہیں آنے دونگا۔۔۔"اس کی
دھمکی پر زمل جھٹ سے پیچھے ہٹی اسے دیکھنے لگی اسے تو
اب تک محسوس نہیں ہوا تھا کہ وہ زیحال کے سینے سے لگی
رو رہی تھی اپنے باپ کے سامنے اسے اس حرکت پر خاصی
شرمندگی ہوئی
زیحال سب سے نہایت شائستگی سے ملا تھا اسے دیکھ فرح تو

کہیں کسی کونے میں چھپ گئی تھی وہ مر کر بھی اس بیسٹ
کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی اسے دیکھتے بدن کے بھرتے زخم
جیسے پھر سے ہرے ہونے لگے تھے

زمل اسے چھوڑے اپنے باپ کے ساتھ لگے بیٹھی تھی وہ بھی
کبھی زمل کا ہاتھ چومتے کبھی سر پر بوسہ دیتے اپنی غلطی
کی وہ معافی مانگ چکے تھے وہ بیٹی تھی معاف کر چکی تھی

تب ہی دو لڑکیاں ان گولو مولو سے روتے ہوئے بچوں کو اٹھائے
نیچے لاؤنج میں آئیں

زمل آپی یہ رو رہے تھے ہم انکو نیچے لے آئیں۔۔۔" وہ چودہ سال کی
بچی زامل کو زمل کی گود میں دیتی بولی زالے کو اٹھ کر زیحال
نے پکڑ لیا تھا فہد اب تک نہ سمجھی سے ان بچوں کو دیکھ رہے
تھے

دیکھ لو۔۔دیکھ لو۔۔۔ تمہارے ہی نواسے نواسی ہیں۔۔۔"راحم
صاحب کے چہک کر بولتے فہد نے کرنٹ کھا کر دونوں بچوں کو
دیکھا زمل نے مسکراتے ہوئے زامل کو انکی گود میں دے دیا ٹیں
ٹیں تو اسکی پہلے سے چالو تھی نیا چہرہ دیکھ جھٹ سے چپ
ہو کر انہیں دیکھنے لگا جب اچھے سے دیکھ لیا تو اپنے رونے کا
کام پھر سے شروع کر گیا

فہد اب تک بے یقین سے ان بچوں کو دیکھ رہے تھے انکی بیٹی
اتنی بڑی ہو گئی تھی کہ دو بچوں کی ماں بھی بن چکی تھی
اندر ہی اندر خوشی کے لاوے سے پھوٹ رہے تھے انہوں نے
زامل کے روئی جیسے گال زار و زار چومے وہ اس وقت ٹیڈی
بیئر والا سوٹ پہنے اپنی صحت سے زیادہ موٹا لگ رہا تھا سر پر
پہنی ہڈی میں سے صرف چھوٹا سا چہرہ نظر آ رہا تھا

کتنی ہی دیر وہ لوگ آپس میں بیٹھے باتیں کرتے رہے زیحال جو
مشی اور کومل کو لایا تھا آنا یا قوت کو تھا لیکن اسے منع کر کر
وہ خود آگیا تھا اس دشمن جان کا دیدار کرنے کیلئے جس کے
بغیر ایک ایک سیکنڈ بھی گھنٹوں کے برابر لگ رہا تھا

پورا ڈیرہ رات کے اس وقت ٹمٹماتی لائٹوں سے جگمگا رہا تھا
باہر لگے پودوں اور درختوں پر بھی مرچیاں لگائی گئی تھیں جو
رات کے وقت جلتی اس جگہ کی خوبصورتی میں چار چاند
لگا رہی تھیں وہی لان میں لائن قطار کرسیاں رکھی گئی تھیں
سامنے ٹیبل پر الگ الگ مشروب رکھے گئے تھے جن کے ساتھ
چھوٹے چھوٹے گلاس تھے جن میں عثمان کے کزن وہ الکوحل
ڈال ڈال کر پیتے نشے میں دھت ہو رہے تھے آج یہ جگہ گھر کم

ایک اڈاز یادہ لگ رہا تھا شادی کے نام پر جہاں کھل کر بے حیائی
عام ہو رہی تھی ڈی جے اپنے عروج پر
تھا سامنے دو لڑکیاں جن کا لباس اس قدر نازیبا تھا کہ آدھے سے
زیادہ انکا گورا بدن صاف نمایاں ہو رہا تھا بر لاس پامیر اور
یاقوت انکے ساتھ صرف بیٹھے تھے الکوحل کو ٹچ بھی نہیں کیا
تھا عثمان کے لاکھ اسرار کرنے پر وہ یہاں موجود تھے اور سامنے
چلتی بے غیرتی پر خود پر ضبط کر رہے تھے یہ شاید پہلی بار
تھا کہ وہ لوگ یوں کسی غیر عورت کے تھرتھراتے وجود کو دیکھ
رہے تھے بنا یہ سوچے کہ انکی بیویوں نے دیکھ لیا تو کیا حال
کریں گی انکا یہاں زیحال بھی موجود نہیں تھا ورنہ اسکے ہوتے
عثمان کے کزن سانس تک نہ لیتے لیکن اب وہ اسکی غیر
موجودگی کا اچھے سے فائدہ اٹھا رہے تھے

وہ لڑکی ڈانس کرتی ہوئی گھوم کر موحد کے قریب جاتی اسکی
گود میں سیدھی ہوتی لیٹ گئی جب اس نے ہاتھ میں پکڑا
مشروب دھیرے دھیرے اسکے اوپر گرانا شروع گیا
ابے۔۔۔یہ کیا گھٹیا حرکت ہے۔۔۔؟اسکی حرکت پر یاقوت ضبط
سے مٹھیاں بھینچے اٹھ کھڑا ہوا
چل کر ویار۔۔۔اس لڑکی کو کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔تم بھی انجوئے
کرو جان من۔۔۔" عثمان نے اسکا کندھا پکڑتے پھر سے بٹھا دیا
مانو یا نہ مانو یہ خود سالے آدھی عورتیں ہیں۔۔۔" برا سا منہ بنا کر دانت
پیس کر کلستے ہوئے بولتے دیکھ پامیر کی ہنسی چھوٹی
"بیٹا تیری شادی ہے ہر وہ کام ہو گا جو آج تک نہیں ہوا۔۔۔
بھائی نے دیکھ لیا ناں۔۔۔شادی کے لائق نہیں چھوڑیں گے۔۔۔"اس
کو اس بات پر بھی پامیر پھر یاقوت کی بیک وقت ہنسی چھوٹی

کچھ نہیں ہوتا چل ہم تجھے ٹپس دیتے ہیں کہ شادی کے بعد
سب کیسے ہوتا ہے

وہ دونوں لڑکیاں بے ہودگی کی ہر حد پار کرتی موحد اور آرش کے
آگے لیٹی اپنے بدن کی نزاکتیں دکھاتی انہیں مدہوش کر رہی تھی
وہ سب پانی کی طرح پیسہ انکے اوپر لٹا رہے تھے کڑک ڈالرز کے
نوٹوں کی گڈی کی گڈی انکے گلے میں اٹکاتے قہقہے مار رہے تھے
وہ لڑکیاں خود اپنے گلے کھول کر انکے سامنے پیش کر رہی تھیں
انہیں عثمان بھی یاقوت والوں کی طرح بس دور سے ہی دیکھ
کر انجوائے کر رہا تھا نامحرموں سے تو ان سب گینگسٹرز کو
جیسے الرجی سی تھی وہ بھلے ایسے ماحول میں پلا بڑا ہو جہاں

یہ سب عام جام ہو لیکن اسکا شوق صرف بندوقیں رہی تھیں
جو اس کے تلخ ماضی میں کام آتا اسے ان مافیا کی دنیا میں لے
آیا تھا رائے عثمان اب ایک خوف کا نام تھا جو انڈر ورلڈ میں لے
لیا جائے تو دشمن وہی آدھا مر جائے یہاں بیٹھے کوئی اسے دیکھ
کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ خود بھی ایک دھشت گرد ہے
یاقوت چہرے پر ناگواری لئے نظریں پھیرتا اوپر یہاں وہاں دیکھنے
لگا جبکہ برلاس اور پامیر تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ میٹھی
میٹھی بے عزتی کا ڈوز انکو دے رہے تھے جب اچانک ان میں سے
ایک لڑکی گھومتی ہوئی اپنی کمر کی نازکی انکے سامنے کرتی
ایک ہاتھ سیدھا کئے برلاس کے کندھے پر رکھتی اسکی لیپ پر
بیٹھ گئی وہ تو یوں تھا گویا پتھر کا مجسمہ پلک دھیرے دھیرے
جھپکاتے اس لڑکی کو دیکھنے لگا دل تھا کہ رک رک کر دھڑک رہا

تھاوہ فلرٹی ضرور تھا لیکن ٹچ پروف تھا دور سے وہ جتنی
مرضی لائنیں مار لے قریب وہ صرف آئرہ کے گیا تھا
ہائے بے بی۔۔۔"اس کی حوس بھری آواز اسکے کان میں پڑی جس
سے وہ جھٹ ہوش کی دنیا میں آتے اسے خود سے دور دھکیل
گیا وہ لڑکی دھڑام سے نیچے زمین پر جا گری تھی ڈی جے اسی
طرح عروج پر رہا لیکن دوسری لڑکی بھی پہلے والی کو گرتے
دیکھ رک چکی تھی سب نے اسے مڑ مڑ کر دیکھا
ڈونٹ ٹچ می۔۔۔یو نچ۔۔۔"غصّے سے اسکے اوپر غرلاتے وہ کھڑا ہو
کر اپنی تھائی پر ہاتھ پھیرتا جیسے نہ دکھنے والی گندگی صاف
کرنے لگا
کالم ڈاؤن شاہ جی۔۔۔"عثمان شریر ہوتے اسے چھیڑنے لگا جب
پیچھے سے اسکے کزنس نے ہانک لگائی

نامرد ہو کیا جو اتنی ہاٹ لڑکی کا قریب آنا فیل نہیں ہوا۔۔۔"اس
کی بات پر لاس سمیت سب کے تن بدن میں آگ لگا گئی بات ٹھیک
تھی ان لڑکیوں کی خوبصورتی اور لباس دیکھ کوئی بھی مرد
اپنا ایمان ڈگمگانے سے باز نہیں رکھ سکتا تھا لیکن جو بات اس
نے کہی وہ ایک مرد کیلئے گالی بھی تھی اس سے پہلے وہ
بھائی کوئی جواب دیتے عثمان کا زناٹے دار تھپڑ اسکے چودہ
طبق روشن کروا گیا وہ حواس باختہ سا اسے دیکھنے لگا جب
عثمان نے اسے کالر سے پکڑ کر دبوچتے اپنے مقابل کھڑا کیا
اپنا زبان سمبھالو لڑکے یہ نہ ہو میں تم کو نامرد بنا دوں۔۔۔"اسکا
غضب ناک انداز دیکھ آرش کے ماتھے پر پسینے کی چند بوندیں
چمکی تھیں
سوری بھائی غلطی ہو گئی۔۔۔"وہ جھٹ سے سر جھکائے معذرت

طلب کر گیا یاقوت کے اشارے پر عثمان نے ایک جھٹکے سے اس
کا کالر چھوڑتے پیچھے کرسی پر دھکیلا ڈی جے رک چکا تھا
ہواؤں میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی
نکالوانکو یہاں سے دوبارہ ہم کو یہ لڑکی آس پاس نظر آیا تو تم
اس زمین پر کسی کو نظر نہیں آئے گا سمجھا۔۔۔"انگلی اٹھا کر
موحد کو وارننگ دیتے اسکے اوسان بھی پل میں خطا کر گیا اس
سے پہلے وہ انکو لے کر جاتا برلاس بول پڑا
نہیں۔۔۔یہ یہی رہیں گی۔۔۔"اسکی بات پر سب نے حیرت سے مڑ
کر اسکی جانب دیکھا جو چہرے پر بلا کی سنجیدگی لئے کھڑا
تھا یہ بات اس نے عثمان کی ضد میں کہی تھی اگر کوئی اور ان
لڑکیوں کو بھیجتا وہ اعتراض نہ کرتا لیکن اسے اب ہر وہ کام کرنا
تھا جس سے عثمان منع کرے پامیر سر پیٹ کر رہ گیا

ڈی جے پھر سے اپنے جوبن پر آگیا اس بار برلاس خود ان لڑکیوں
کے ساتھ آگے آیا تھا ڈی جے کی دھمک اتنی تیز تھی کہ زمین تک
میں اسکی دھم دھم محسوس ہو رہی تھی وہ ایک لڑکی کا ہاتھ
پکڑے اسے گول گول گھماتے اپنی بانہوں میں جھلا گیا دوسری
اسکے کندھوں پر ہاتھ پھیرتی آگے پیچھے گھومنے لگی برلاس کے
مسلز دونوں نازک پکڑے وہ پاگل سی ہونے لگی تھی
وہ فل ٹن ہو چکا تھا انکے ساتھ ڈانس کرتے ہوئے دیکھ یاقوت کو
برلاس کی ضد پر غصّہ آیا تھا اس نے خود جان بوجھ کر پامیر کو
بھیجا ایک وہی تھا برلاس کا پارٹنر ایسی حرکتوں میں پامیر
آستینیں موڑے بیچ میں آگیا برلاس اسے دیکھ لڑکیوں کو
چھوڑتے اسکے پاس آگیا تب ہی ڈی جے کی دھن بدلی تھی اور
دونوں شروع ہوئے تھے

تیرے نال۔۔۔وے سجنا۔۔۔۔

میرا دل دھڑکے میرا۔۔۔دل دھڑکے

تیرے نال۔۔۔وے سجنا۔۔۔۔

میرا دل دھڑکے میرا۔۔۔دل

پا میرا سکے پیچھے جا کھڑا ہوا ایک ہاتھ اسکے ہاتھ میں الجھاتے

دونوں نے ایک ایک پیر اٹھاتے بائیں جانب سٹیپ لیا

حبیبی۔۔۔۔

عاشقی۔۔۔۔

حیاتی۔۔۔۔

اسیدی۔۔۔۔

حبیبی۔۔۔۔

عاشقی۔۔۔

وہ دونوں آپس میں لڑکیوں کو بھولے خود میں گم ہونے لگے

ہمیشہ کی طرح پامیر برلاس کی محبوبہ بنی تھی افففف یہ

محبوبہ جوہر بے غیرتی میں اسکا ساتھ دیتی تھی برلاس اسکے

کندھے پر ہاتھ رکھتے اوپر سے نیچے ٹریس کرتے جیسے ہی آیا

سب نے بلند آواز میں ہاٹنگ کی تھی کچھ نے سیٹی بجائی تھی

دھمک اتنی تیز تھی کہ بیٹھے افراد خود ہی اچھل رہے تھے مگر

سلام تھی یاقوت مرزا کو جو اپنے بھائیوں کو دیکھتا ہنس رہا تھا

مگر اپنے پہاڑی وجود پر بلا کا ضبط باندھ رکھا تھا

میں لوولی ہو۔۔گئی۔۔۔یار

نام تیرا پڑھ۔۔۔کے۔۔۔۔

نام تیرا پڑھ۔۔۔۔۔کے۔۔۔

گھر آیا۔۔۔میرا سوہنا۔۔۔ سجن۔۔۔

وے گھر آیا میرا۔۔۔ سوہنا سجن۔۔

پامیر نے عثمان کو بھی درمیان میں گھسیٹ لیا اسکے کزنس بھی

تھوڑے نارمل ہوتے انکے ساتھ

ہی شامل ہو چکے تھے سب مل کر اب زمین پھاڑ رہے تھے مل کر

اتنا ہلا گلا کرنے لگے ڈی جے کی دھمک کشمیر کی وادیوں میں

دور دور تک سنائی دے رہی تھی یاقوت وہی بیٹھا انکو انجوائے

کرتے دیکھتا رہا جب لڑکیوں کو ان سب سے کوئی بھاؤ نہ ملا تو

جا کر دونوں ایک دم یاقوت کی لیپ پر بیٹھ گئیں وہ تو آنکھیں

پھاڑے کبھی ایک کو دیکھے کبھی دوسرے کو جب نظر پھسلتی

اس لڑکی کے سینے پر گئی اسکی حالت پتلی

ہوتے دیکھ پامیر اور برلاس کا زوردار ہنسی کا پھوارہ چھوٹا تھا

کرلے مزے۔۔۔۔بھابھی کو نہیں بتائیں گے۔۔۔" عثمان نے دور
سے
ہانک لگائی تھی اس کی بات سنتے وہ لڑکی دھیرے دھیرے ایک
انگلی یاقوت کے تیکھے نقوش والے چہرے پر پھیرنے لگی اسکے
چہرے پر حیا کا رنگ الگ ہی دکھ رہا تھا اس طرح کے مرد ہر
عورت کو اپنی جانب مقناطیس کی طرح کھینچتے ہیں
لیٹس ہیو سم فن ڈارلنگ۔۔۔۔" بلا کی کوئی ڈھیٹ لڑکی تھی جو
ایک مرد کے دھتکارنے پر اب دوسرے پر لائن مارنے آ گئی تھی
یس بے بی۔۔۔۔جسٹ ڈواٹ رائیٹ اوے۔۔۔" دوسری لڑکی نے
اسکا
چہرہ اپنی جانب موڑ لیا وہ اب بھی ہونقوں کی طرح کبھی ایک
کو دیکھے کبھی دوسری کو جب اسکے بدن میں چار سو والٹ کا

کرنٹ یکدم دوڑ گیا

لاحول ولا قوۃ۔۔۔"دونوں کو دور دھکیلتے وہ جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا انکا اتنا قریب آنا وہ بھی اس قدر نازیبا لباس میں یا قوت کے پہاڑی وجود میں ہلچل مچا گیا تھا پہلی بار کوئی نامحرم اسکے قریب آئی تھی تھا تو وہ بھی مرد آنکھوں کو بے حیائی کی جانب اٹھنے سے بار بار باز رکھتے بالا آخر تنگ ہو کر وہ موبائل نکالتا ایک جانب چلا گیا اور جاتے مشی کو کال کر دی وہ شاید بزی تھی تب ہی دوسری رنگ پر جا کر کال اٹھائی

ہاں بولو۔۔۔"وہ آگے بھی کچھ کہتی جب پیچھے سے آتے سونگ کی آواز پر وہ ایک دم ٹھٹھکی

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟اس نے تذبذب کا شکار ہوتے پوچھا

میں ویڈیو کال کر رہا ہوں ایک سائیڈ ہو کر کال پک کرو جہاں

کوئی نہ ہو۔۔۔"اسکی بات پر مشی تھوڑی حیران ہوئی لیکن کچھ
بولے بغیر وہ خاموشی سے اٹھ کر ڈھولکی بجاتی لڑکیوں کے بیچ
سے ہوتی ہوئی ایک کمرے میں گئی
ہاں بولو۔۔۔"آتے اس سے مخاطب ہوئی جب یاقوت نے کال کاٹتے
دوبارہ ویڈیو کال کی مشی فوراسے پک کر گئی
دروازہ لاک کرو۔۔۔"اسکے لہجے میں خماری بھرنے لگی تھی مشی
کو کوئی گڑبڑ لگی اس نے تھوڑی نروس ہوتے اندر سے دروازے
کی چٹخنی اوپر چڑھائی
ھمم بولو۔۔۔"اب کی بار اسکی خود کی آواز دھیمی تھی
دوپٹہ اتارو اپنا۔۔۔"یاقوت کے اس حکم پر مشی کی آنکھیں پھٹی
تھی لیکن تھوڑی جز بز سی ہوتی اسکے بھاری لہجے سے گھبراتی
دھیرے سے دوپٹہ اتارتی بیڈ پر اچھال گئی اسے بغیر دوپٹے کے

دیکھ نظر سیدھا اسکی دھڑکنوں پر گئی جن پر گلے میں پہنی
چین لٹک رہی تھی یاقوت کو اس چین سے بلا کی جیلسی
محسوس ہوئی اس سے زیادہ تو وہ چین خوش قسمت تھی آہ
وہ یہ بات بس سوچ سکا تھا
کندھے سے شرٹ نیچے کرو۔۔۔"اسکے اگلے حکم پر مشی کی نہ
صرف آنکھیں پھٹی بلکہ جان تک لبوں پر آئی تھی
یہ۔۔۔یہ کیا بول رہے ہو پی کر آئے ہو کیا۔۔۔"وہ اچھی خاصی گھبرا
چکی تھی
جو کہا ہے وہ کرو پی نہیں ہے پی لیتا تو یہاں نہ آتا۔۔۔"تڑخ کر
جواب دیتے وہ مشی کو مزید جھینپنے پر مجبور کر گیا اس نے
دھیرے سے شرٹ کندھے سے نیچے سرکائی اسے دیکھ یاقوت نے ضبط
سے آنکھیں مینچی

آئی لو ویو۔۔۔آئی ایم جسٹ یورس مشی جسٹ یورس۔۔۔"آگے
ہوتے
کیمرے میں سے ہی اسکے کندھے اور گردن پر اپنے بے شمار شدّت
بھرے بوسے دیتے اسے وہاں کھڑے کھڑے بھی سرخ ہونے پر
مجبور کر گیا
تت۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسے یوں دیکھ مشی کو فکر ہوئی تھی
اب ٹھیک ہوں۔۔۔جاؤ تم انجوائے کرو اور اپنی ڈھیر ساری پکس
مجھے بھیجو۔۔تیار ہونے کے بعد تمہیں دیکھ بھی نہیں پایا تھا
صبح وہ جلد بازی کے چکر میں اسے سراہ بھی نہیں سکا تھا جس
کا اچھا خاصا اسے دکھ ہوا تھا مشی سر ہاں میں ہلاتی جھٹ سے
کال کاٹ گئی کیونکہ کندھے سے شرٹ اب تک سرکی ہوئی تھی
اس نے اپنا آپ شیشے میں ایک نظر دیکھا اور چہرہ خود ہی شرم

سے سرخ قندھاری سا ہو گیا وہ شخص واقعی پاگل تھا لیکن
صرف اپنی بیوی کیلئے جہاں اسے خود میں اٹھتے جذبات کسی
اور عورت کو دیکھ محسوس ہوئے تھے اس نے وہی جذبات اپنی
بیوی پر ظاہر کئے تھے جہاں رشتہ حلال تھا

وہ ایک چھوٹی سی پڑی پر بیٹھی دونوں ٹانگوں کو جوڑے ہاتھ
سیدھے کئے ہوئے تھی اس زرد لباس کی آستین نہایت چھوٹی
تھی جس کی وجہ سے ابٹن اسے نیچے سے اوپر تک اچھے سے
لگایا گیا تھا چہرے پر بھی ماتھے اور دونوں رخساروں پر پیلا
ابٹن چمک رہا تھا جس کی مہک ہی اتنی مدہوش کن تھی کہ
برلاس اس وقت اسکے قریب آجاتا تو یقیناً وہ آئرہ خانزادہ کو
شرم شرم میں مار دیتا لیکن خود سے الگ نہ کرتا

اپنے محبوب کے نام کا ابٹن لگائے بجائے اسے سوچنے کے اسکی
نظریں سامنے کھڑے زیحال پر تھی جو راحم صاحب اور فہد
سے مصافحہ کرتے نکل رہا تھا زمل اسے باہر تک چھوڑنے کی غرض
سے اسکے ساتھ کھڑی تھی جو راحم صاحب کی کسی بات پر
کھلکھلا کر ہنس دی آئرہ کو وہ ہنسی بری لگی تھی بہت بری اسی
کی وجہ سے اسکا بھائی زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا
ایکسیوزمی۔۔۔"سب سے مخاطب ہوتی وہ اٹھ کر ایک جانب آئی
اور ٹیبل پر پڑا فون اٹھاتے ایک نمبر ڈائل کیا سب لڑکیاں ڈھولکی
میں مصروف تھیں کسی نے اسکی جانب دھیان نہیں دیا
جتنی جلدی ہو سکے نکاح کروادیں۔۔۔۔۔"اسکی بات پر دروازے
پر کھڑے کان سے لگائے
زیحال نے نظر گھما کر لاؤنج کے کارنر میں کھڑی آئرہ کو دیکھا

پرسوں نکاح ہی ہے اتنی بھی کیا جلدی ہے میرے بھائی کو حاصل کرنے کی۔۔۔"اسکے لہجے میں صاف طنز تھا آئرہ محسوس کرتی سرخ پڑ گئی

آپ کے بھائی نہیں میں اپنے بھائی کیلئے کر رہی ہوں مجھے میرا بھائی جلد از جلد چاہیئے۔۔۔"لہجہ

مضبوط کرتے کچھ باور کروانا چاہا آواز میں باقاعدہ لڑکھڑاہٹ تھی وہ کھڑی تو ہو گئی تھی اس بیسٹ کے سامنے جس کا خوف اسکی رگوں میں خون کے ساتھ ہی دوڑ رہا تھا لیکن وہ اسکے لاڈلے بھائی کا عشق تھی جس کی وجہ سے وہ جھک گیا تھا ورنہ اب تک کسی کو آئرہ خانزادہ کا وجود بھی اس زمین پر نہ ملتا لیکن یاد ہے ناں۔۔۔اسکے بدلے میرے بھائی کو خوش رکھنا ہے ورنہ "تمہارا بھائی سیدھا اس دنیا سے آزاد ہوتے جہنم واصل ہو گا۔۔۔

وہ ایک جانب ہوتے دھیمی آواز میں غرلایا تھا آئرہ نے بمشکل تھوک نگلا

آپ نکاح کروادیں ایک بار۔۔۔خوش بھی رکھ لونگی اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو میں برلاس شاہ کو ساری حقیقت بتاتے ذرا دیر نہیں لگاؤں گی۔۔۔"آخر میں اسکی دھمکی پر زیحال نے مڑ کر اسے پھر ایک نظر دیکھا سپاٹ چہرے پر مبہم سی مسکراہٹ بکھر گئی

آئی لائک اٹ۔۔۔"کہتے اس نے کال کاٹ کر جیب میں رکھا اور واپس سے زمل کی جانب آیا

اوکے میرا بے بی۔۔۔خیال رکھنا اپنا بہت سارا پرسوں بارات کے ساتھ ہی

تمہیں لے جاؤنگا۔۔۔پھر ہماری بھی ویڈنگ نائٹ ہو گی

اسکے لہجے میں خماری گھلی تھی زمل کے کان میں شدّت سے
چور لہجے میں بولتا اسکے چہرے پر حیا کی لالی بکھیر گیا
بے شرم ہی۔۔۔۔جائیں۔۔۔"اسے باہر کی جانب دھکیلتی وہ چہرہ
جھکائے شریر سی مسکراہٹ مسکرانے لگی تھی فہد اور راحم
اندر پہلے ہی آچکے تھے آئرہ وہی کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی
تھی جب زیحال نے اسکی کلائی پکڑتے ایک جھٹکے میں اپنی
جانب کھینچا وہ کٹی ڈال کی طرح اسکے سینے سے جا لگی تھی
جارہا ہوں۔۔۔جارہا ہوں۔۔۔آنا تو میرے پاس ہی میری
بانہوں میں ہے ایک ایک ظلم اور زیادتی کا بدلہ لونگا۔۔۔"زمل کے
چہرے پر جھولتی لٹوں کو پیچھے کرتے ایک نظر دور کھڑی آئرہ
کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے اپنے لب زمل کے ماتھے پر رکھتے اسے
چوما آئرہ کی یہ دیکھ مٹھیاں بھینچی تھی اسے کوئی مسلہ

نہیں تھا وہ خوش تھی زمل سے لیکن تب تک جب تک اسے اپنے
بھائی کی حالت معلوم نہیں تھی اسے نوفل کی وجہ سے زمل
فہد سے بھی نفرت ہو رہی تھی جس نے اسکے بھائی کو چھوڑا
پھر بھی اسے زیحال خان آفندی جیسا شخص مل گیا
زیحال کے جاتے زمل مسکراتی ہوئی اندر آگئی اور سب کے ساتھ
بیٹھتی گوسپ میں مصروف ہو گئی مشی اور کومل اسی کے
پاس تھیں

وہ لوگ آپس میں لگے ایک دوسرے کے گرد ہاتھ ڈالے بھنگڑا ڈال
رہے تھے ڈی جے پورے جوبن پر تھا یہ رات برلاس شاہ کی زندگی
کی سب سے حسین رات تھی چاروں بھائیوں میں ایک یہی لکی
نکلا تھا جس کی شادی میں وہ سب ہو رہا تھا جو تینوں بھائیوں

کی شادی میں نہیں ہوا تھا

ہونے لگا جھنجھٹ۔۔۔۔۔

ہے بھائی۔۔ تیرا فل سیٹ۔۔۔

پامیر اب اپنی فارم میں آیا تھا قیامت خیز فارم۔۔۔۔ فائر

دیکھو تو۔۔۔ حسینہ۔۔۔۔

کنوارہ بھی۔۔۔ قرینہ۔۔۔۔

تو دونوں کو ہے یہ فیور چڑھنے لگا۔۔۔۔

تھوڑا ہارڈ ساہو کے۔۔۔۔

تھوڑا جینٹل ساہو کے۔۔۔۔

تھوڑا سینٹی ساہو کے۔۔۔۔

تھوڑا مینٹل۔۔۔ ساہو کے۔۔۔۔

وہ سب آپس میں ملتے گھلتے پوری طرح سے گانے کی دھن میں

گم تھے پامیر کو دیکھ سب نے بیک وقت سیٹی ماری تھی ڈی
جے سارے ایریا کو لائٹس بند کرتے صرف ان پر ہی روشنی ڈالی
تھی جو دنیا و جہاں سے بیگانہ فل ٹن تھے

سارے۔۔۔سارے۔۔۔سارے۔۔۔سارے۔۔۔سارے سارے

سارے سارے

لیٹس نچو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نچو

ایوری باڈی لیٹس۔۔۔نچو۔۔۔۔۔

یہ رات نہیں بھولنے والی تھی کسی کو بھی یاقوت سب سے الگ
بیٹھا اپنے بھائیوں کو خوش دیکھ ہنستا چلا جا رہا تھا برلاس کو
پھر سے اپنی رنگین زندگی میں واپس آتے دیکھ وہ دل ہی دل
میں بے حد خوش تھا اسکا چہرہ ناچتے ہوئے خوشی سے تمتما
رہا تھا انہیں آپس میں اب کسی لڑکی کی ضرورت نہیں تھی

آدھی رات تک وہ لوگ مل اسی طرح اپنے ہلے گلے میں مگن رہے
جب اچانک ڈی جے بند ہوا تھا فضا میں خاموشی پھیلی تھی
سب کے تھرتھراتے وجود یکدم تھمے تھے جب اس روشنی میں
ملک الموت کا چہرہ ظاہر ہوا تھا اسے دیکھ سب کی سانس اوپر
کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی چہرے کا رنگ لٹھے کی
مانند سفید پڑا تھا انکے ساتھ دابیسٹ زیحال خان آفندی کھڑا
تھا براؤن کلر کی پینٹ پر وائٹ گول گلے والی شرٹ اور اوپر
بلیک کلر کا کوٹ پہنے بال ماتھے پر پر کشش انداز میں سفر کی
وجہ سے بکھرے پڑے تھے اس سپاٹ چہرہ دیکھ یاقوت جھٹ
سے اٹھ کھڑا ہوا

پاشا آپ۔۔۔"اس کے منہ سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا ہی تھا کہ
اسکی غضب ناک نگاہوں کا رخ اسکی جانب پھر گیا جسے دیکھ

یاقوت وہی کھڑا جیسے جم سا گیا وہ لڑکیاں پہلے تو دیکھتی
رہی لیکن پھر اپنے خوبصورتی کے تیر چلانے اس درندے کے پاس
چلی گئی

او۔۔۔ تیری۔۔۔ میں اتنی حسین لڑکیوں کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ
سکتا۔۔۔" پامیر نے باقاعدہ برلاس کے کندھے پر سر رکھتے آنکھوں
پر ایک ہاتھ رکھا تھا

میں ہم سب کو بھی مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔" وہ بھی
جیسے زیر لب بڑبڑایا تھا مانو ابھی بچوں کی دھاڑے مار کر رو
دے گا

وہ لڑکی زیحال کے سینے پر ہاتھ رکھے قریب ہونے ہی لگی جب
اس نے ایک جھٹکے سے اسے دور پھینکا اسکے قدم بے ساختہ
لڑکھڑائے تھے

میر بخش۔۔۔۔بندوق لاؤ میری۔۔۔۔" وہ سیدھا حلق کے بل دھاڑا
تھا

جب بندوق کا نام سنتے دونوں لڑکیاں فوراسے رفو چکر ہو گئی
انہی کے پیچھے پیچھے عثمان کے سارے کزنس بھی بزدل بنتے
نودو گیارہ ہو گئے

بھائی ہم تو۔۔۔بس انج۔۔۔" پامیر کچھ بولنے ہی لگا تھا جب زیحال
کی خون خوار نظریں دیکھ وہی زبان تالو سے چپکا گیا

تھوڑی دیر گزری ہی تھی جب عثمان ہاتھ میں وائیپر پکڑے
پیچھے سے پانی گراتے یاقوت کے ساتھ ساتھ پانی کو فرش سے
خشک کر رہا تھا عثمان کی شکل پر بچارگی دیکھ یاقوت کو
ہنسی آئی تھی انکو یہ سزا ملی تھی اس مشروب سے پورے گھر
کو پاک کرنے کی

ٹھیک سے صاف کرو۔۔۔یہ گندگی ہم برداشت کرے گی تمہارا
بیوی نہیں۔۔۔"اسکے مذکر مؤنث کی ٹانگ کھینچتے اپنی ہنسی
دبائی

تم اپنا زبان بند کرو ورنہ یہ وائپر تمہاری منہ میں گھسا دونگا
وہ دانت پیستے خاصی دھیمی آواز میں کلس کر بولا
استغفر اللہ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں کل کو ماہم نے تمہیں گھر
سے نکال دیاناں۔۔تو۔۔۔ادھر نہ آنا میں تمہیں یہاں سے طلاق دے
"کر بھیجوں گا۔۔۔

یاقوت تم منہ بند کر رہے ہو یا میں آؤں۔۔۔"آہ وہ بیسٹ اتنی دور
لاؤنج میں رکھے صوفوں پر بیٹھا بھی انکی باتیں بخوبی سن
گیا تھا جو لیپ ٹاپ پر جھکے اپنا کام کر رہا تھا
جی بھائی کر رہا ہوں۔۔۔"تیز آواز میں بولتے وہ جلدی جلدی پانی

گرانے لگا

"یہ تمہاری بھائی بہت ظالم ہے۔۔۔میں بابی کو شکایت کرونگا۔۔۔

عثمان اب سیدھا رودینے کو تھا

باقی دونمونے کچن میں گھسے چیزوں کا جانچتی نظروں سے

جائزہ لے رہے تھے برلاس جس نے کبھی خود کی کافی تک نہیں

بنائی تھی وہ اب کھانا بنائے گا آہ یہ عزت تھی دلہے میاں کی

بھائی ٹھیک نہیں کر رہے۔۔۔ایک تو میری شادی اوپر سے مجھ سے

ہی کام کروا رہے ہیں۔۔۔"نمک کا تیسرا چمچ بھر کر سالن میں

ٹھوکتے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا جب اسکی بڑبڑاہٹ پیچھے کھڑا

روٹی بیلتا پامیر بخوبی سن گیا

بچہ۔۔۔یہ ٹریننگ ہے آئرہ کو خوش رکھنے کی اور اپنا حق زیادہ

لینے کی۔۔۔"وہ اسی دن والی بات دھراتا اپنی ہنسی دبا گیا

میں اپنا حق ایسے ہی زیادہ لے لونگا فکر نوٹ آپ سب سے زیادہ رومانس ریکارڈ قائم کرونگا۔۔۔"آئرہ کے ذکر پر سارا ظلم بھولتے چارچائ کے چمچ بھر بھر کر سالن میں ڈال دیے یہ سب کی بد قسمتی تھی کہ پامیر مڑ کر اس ماہر شیف کو دیکھ نہیں رہا تھا جو سب کو بھری جوانی میں اوپر پہنچانے کی تیاری کر رہا تھا

"توبہ توبہ شرم کر بڑے بھائی کے سامنے ایسے بولتے ہیں۔۔۔ لے شرم کیسی میں تو اپنی فرسٹ نائٹ کا انتظام بھی کہیں اور کر چکا ہوں تاکہ تین چار دن تک کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔"اس کی اس قدر صاف بے شرمی پر پامیر نے اسکی بیک پر گھٹنا دے مارا تھا

بے شرم۔۔۔تو رومانس کو ترسا ہوا ہے یہ تو پتہ تھا لیکن اتنا ترسا ہوا ہے یہ نہیں پتہ تھا۔۔۔"برلاس کا اسکی بات پر زوردار قہقہہ

گونجا تھا

پتہ چلے گا سب کو ڈونٹ وری برلاس شاہ کیا چیز ہے۔۔۔"خود
کے فرضی کالر کھڑے کرتے چکن اس مصالحے میں شامل کیا جو
کہ سب سے پہلے کرنا تھا لیکن اب کیا کیا جا سکتا تھا اللہ ہی
خیر کرے اس ڈش کو نوش فرمانے والوں کی
تھوڑی دیر میں سب مرد حضرات کھانے کی ٹیبل پر پہنچ چکے
تھے کھانا بنایا پامیر اور برلاس نے تھا لیکن لگایا صدیس نے تھا
برلاس اندر ہی اندر خوشی سے پھول رہا تھا کہ اس نے پہلی بار
قورمہ بنایا ہے سب کھائیں گے اور اسے داد دیں گے
یہ کورمہ اتنا لال کیوں ہے۔۔۔"یاقوت سامنے ڈونگے میں ڈلے
کورمے کو دیکھ منہ بگاڑتے ہوئے بولا تھا
آپ صورت چھوڑیں سیرت چیک کر کر بتائیں میرے کنوارے

"ہاتھوں کا ذائقہ کیسا آیا ہے۔۔۔

اسکے کہتے سب نے ایک ایک نوالہ توڑا اور اپنی اپنی پلیٹ میں

رکھے کورمے میں ڈپ کرتے بسم اللہ پڑھ کر منہ میں جیسے ہی

لے کر چبایا سب نے بیک وقت برلاس کو دیکھا سوائے زیحال کے

جو ایک کہنی ٹیبل پر رکھے اور ایک ہاتھ سے نوالہ بنا کر منہ میں

لیتے نظریں جھکائے بلکل ساکت ہو گیا تھا یہ خاموشی برلاس کو

کسی گڑ بڑ کی پیشن گوئی لگی تھی

کیا ہوا کیسا بنا ہے۔۔۔؟ کسی ڈر کے تحت پوچھا اسی وقت عثمان

کے منہ سے سیدھی چیخ برآمد ہوئی تھی

وہ ٹھہرا چینی بندہ اتنی زیادہ مرچی کھا کر اسکے کانوں سے

دھواں نکلنے لگا تھا وہ کرسی سے اٹھتے ناچنے لگا تھا

آہ۔۔۔ہاہ۔۔۔۔پپ۔۔۔پانی۔۔۔۔پانی۔۔۔"وہ ہزیانی سا ہوتے پانی
مانگنے
لگایا قوت جھٹ سے گلاس میں پانی بھرتے اٹھ کر اسکے منہ کو
گلاس لگا گیا
توانسانوں کی طرح پانی مانگو یہ کونسی نینجا ٹیکنیک ہے پانی
مانگنے کی۔۔۔؟اسے یوں دیکھ برلاس خفا خفا سا بولا تھا
بیٹا ذرا خود تو نوش فرما اپنا یہ شاہی کورمانہ تجھے تیری نانی
دادی مامی سب یاد آجائیں۔۔۔کمینے۔۔۔"آخر میں پامیر نے بھی
گویا دانت پیسے اتنی دیر سے کچن گھس کر محنت کرنے پر صلہ
کیا ملا نری نمک مرچ
اتنی بھی نہیں ہے تم سب کو زیادہ لگ رہی ہے تو سزا کے طور پر
کھاؤ یہ سارا کھانا تاکہ آیندہ ایسی بے ہودہ حرکت خواب میں

بھی نہ سوچو۔۔۔" یہ کیا تھا زیحال نے سب کے سروں پر دھماکہ
سب منہ کھولے ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگے
بھائی میں کومل کو بیوہ نہیں کرنا چاہتا رحم کھائیں پلیز۔۔۔
پامیر اب سیدھا رو دینے کو تھا اسکا یہ انداز دیکھ زیحال کو"
ہنسی آئی تھی لیکن خود پر کنٹرول کر گیا
اور تم چینی۔۔۔ گوریلے اچھلنا بند کرو اور چپ چاپ کھاؤ۔۔۔"خود
کو نیا نام ملنے پر عثمان نے تڑپ کر اسے دیکھا باقی سب نے اپنی
امڈ کر آنے والی ہنسی دبائی تھی
بابی کو شکایت لگاؤنگا۔۔۔" وہ واپس کرسی پر بیٹھتے چھوٹے
چھوٹے نوالے بنانے لگا کچھ دیر گزری تھی جب سب کے چہرے
مارے ضبط کے سرخ ہونے لگے تھے کان ناک منہ تینوں سے دھواں
نکلنے لگا تھا" دل چاہ رہا ہے ان کنوارے ہاتھوں کو بیوہ کر دوں

کمینہ اشد کنوارہ" پامیر دانت پیس کر بولتے سامنے بیٹھے
برلاس کو دیکھنے لگا جس کی حالت خود بگڑ رہی تھی یہ صبح
کا ناشتہ زندگی میں کسی کو نہیں بھولنے والا تھا جس سردار
نے سب کو یہ سزا دی تھی اسی نے سب کے ساتھ خود بھی یہ
زہریلا کھانا کھایا تھا

آپ شیور ہیں کہ اب نوفل خانزادہ رہا ہو جائے گا۔۔۔؟ وہ جیبوں
میں ہاتھ ڈالے اپنے سامنے بیٹھے شخص سے پوچھ رہا تھا
ہاں۔۔۔ وہ پرسوں رہا ہو جائے گا ہمیشہ کیلئے۔۔۔" اس شخص کے
لہجے سے مکاری چھلکی تھی آنکھیں چھوٹی کئے وہ ٹیبل پر
رکھے پین سے ٹچ ٹچ کر رہا تھا ذہن کے پردے پر دو معصوم
بچوں کی تصویر تھی جو نوفل خانزادہ نے اس ڈیمن کو دکھائی

تھی

سوچ لیں اس پاشا کو پتہ چل گیا تو چیر کے رکھ دے گا۔۔۔"احمد
کے لہجے سے ڈر صاف چھلک رہا تھا

وہ چیرنے لائق ہو گا تب ناں۔۔۔اس بار اتنی بڑی قیامت اس پر
ٹوٹے گی کہ سالہ جیتے جی مر جائے گا۔۔۔"غضب ناک انداز میں
غرلاتے وہی پین پاس پڑی فائل میں گھسا دیا جو سوراخ کرتا ہوا
فائل کے آخری صفحے تک گیا تھا احمد یہ دیکھ اس سے تھوڑا
خوف کھانے لگا وہ مین بندہ نہیں تھا اسے پاکستان بھیجا گیا تھا
صرف نوفل خانزادہ کو لینے کیلئے اسکے اوپر ایک طاقت تھی جو
یہ سب پلان کر رہی تھی احمد جیلانی سے چھپ کر انکا ساتھ
دے رہا تھا کیونکہ اسے بھی آج بھی زمل فہد خانزادہ چاہیئے تھی
اس شیطان کا آزاد ہونا ضروری ہے اسکے آزاد ہوتے ایک قیامت

برپاہو گی جس کی لپیٹ
میں پاشا سمیت اسکی پوری فیملی آئے گی جب وہ مریں گے تب
وہ پاشا مرے گا اور جب وہ مرے گا تب انڈر ورلڈ میں صرف ایک
نام ہو گا۔۔۔"اس شخص نے جو نام لیا تھا اسے احمد نہیں جانتا تھا
وہ صرف ڈارک ورلڈ کا کنگ تھا اس کام میں ملوث ہر شخص اس
کے نام سے خوف کھاتا تھا کیونکہ وہ شکل سے بھی کی شیطان
سے کم نہیں دکھتا تھا

یار بس کریں سارا پیلا پیلا کر دیا مجھے۔۔۔"برلاس اس وقت
سفید ٹراؤزر پر سفید کی ویسٹ پہنے الٹی پلٹی مارے صوفے پر
بیٹھا تھا جب کہ مشی اور کومل جو خود سے آئرہ کا بچا ہوا ابٹن
لائی تھیں اب اسے برلاس کے منہ اور ہاتھوں پر مل رہی تھیں

یہ آئرہ کا بچا ہوا ابٹن ہے بد تمیز رسم ہوتی ہے۔۔۔اس سے تمہارے اور آئرہ کے بیچ مزید پیار بڑھے گا۔۔۔"ہاتھ پر لگا ابٹن اسکے ماتھے پر لگاتے جھک کر بولی

واؤ تو پہلے بتانا تھا ناں ادھر دیں مجھے۔۔۔۔"مشی کے ہاتھ سے باؤل پکڑتے خود سے بھر بھر کر اپنے منہ پر سارا ابٹن مل لیا یہ دیکھ سب کی ہنسی چھوٹی تھی

توبہ ہے اس لڑکے سے۔۔۔۔"کومل سر پیٹتی صرف یہی کہہ سکی بھائی۔۔۔"کمرے سے نکلتے فون پر جھکے زیحال کو دیکھ وہ اچھل کر نیچے اترتا اسکے پاس گیا

آپ بھی لگالیں زمل بھی آپ سے بہت پیار کرے گی۔۔۔"کہتے ساتھ باؤل والا سارا ابٹن زیحال کے چہرے پر مل دیا جو اسکی اس حرکت پر ہکا بکا سا کھڑا کبھی اپنی شرٹ دیکھتا تو کبھی

برلاس کو جو اسکے سارے کپڑے اپنے ابٹن میں بھر چکا تھا اسی وقت فون کے اس پار زمل کا قہقہہ بلند ہوا تھا وہ ویڈیو کال پر تھی

ہبی۔۔۔یو آر۔۔۔لکنگ سو فنی۔۔ہاہاہاہا۔۔۔"اسکی ہنسی میں اضافہ ہوتے زیحال نے گھور کر برلاس کو دیکھا جو اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے باؤل وہی پھینکتے بھاگ گیا اب اسکی خیر نہیں تھی زیحال کے ہاتھوں وہی بیٹھے پامیر کا اور یاقوت کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا

"یہ تو پکا اب شہید ہو گا آئرہ کو اطلاع دو وہ بیوہ ہو گئی ہے۔۔۔ پامیر کی بات پر جہاں سب ہنسے تھے وہی یاقوت نے سپاٹ نظروں سے گھور کر دیکھا تھا

دو منٹ کی مشقت تھی اور وہ چھوٹی آفت زیحال کی گرفت
میں تھی جس کی درگت بنتے دیکھ پامیر تو خوشی سے صوفے
پر اچھل رہا تھا جبکہ یاقوت ایک آنکھ بند کئے اسکی درگت پر
افسوس کر رہا تھا مشی اور کومل کو اپنے لاڈلے بھائی کی اس
درگت پر دل کے دورے پڑ رہے تھے زیحال نے پورا ابٹن کا بھرا ہوا
ڈرم میر بخش سے منگوا کر برلاس کو پوری طرح سے اس میں
ڈبو دیا تھا لاؤنج کا فلور پورا پیلا اور اسکی خوبصورت مسرور
کر دینے والی خوشبو سے مہک اٹھا تھا

اب بتاؤ۔۔۔لوگے پنگا۔۔۔" برلاس کا منہ باہر نکالتے تڑخ کر پوچھا
جب کہ وہ خود لمبے لمبے سانس لے رہا تھا زمل ویڈیو کال پر وہی
سے "ہیی رک جائیں" کرتی رہ گئی مشی اسے سارا منظر لائیو

دکھار ہی تھی

ہی۔۔۔ چھوڑیں میرے بھائی کو۔۔۔" وہ وہاں بیٹھی بیٹھی پھر
چیخی تھی جب اسکا غصّہ دیکھ زیحال نے ایک جھٹکے میں اسے
چھوڑا وہ فورا سے باہر نکل آیا
لو جی۔۔۔اب کسی کی مجال جو آئرہ اور اسکی محبت میں کوئی
کمی آئے۔۔۔" کومل کی بات پر برلاس کو ٹاول سے اپنا منہ پونچھ
رہا تھا اسکی بات پر ایک دم کھل اٹھا اور اسکی یہ چمک چہرے
پر آتی یاقوت دیکھ چکا تھا
پھر تو مجھے یہ ابٹن صاف ہی نہیں کرنا چاہئے جب تک میں پورا
پیلا پیلا نہ ہو جاؤں۔۔۔" آنکھیں پٹپٹاتے وہ جس انداز سے بولا
تھا سب کی یہ دیکھ بیک وقت ہنسی چھوٹی تھی
سدھر جاؤ تمہاری شادی ہو رہی ہے۔۔۔" اسکے صوفے پر بیٹھتے

پیٹھ پر دھپ رسید کی جبکہ مشی کو تو گویا ہارٹ اٹیک ہی آ
گیا تھا کیونکہ اس نے اپنا سارا ابٹن صوفے پر مل دیا تھا
ہائے میری شادی ہو رہی ہے مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔۔"اس سے
آگے وہ کچھ بولتا مشی زور سے چیخی تھی
ہائے کے بچے میں نے کل ہی یہ کوور بدلوائے تھے اور تم نے سارے
گندے کر دیے اٹھو نکلو یہاں سے۔۔۔۔" پاس پڑے کشن تابڑ توڑ اس
پر برساتے بالا آخر اسے بھگانے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی یہ
کوور وہ خود جا کر مارکیٹ سے لائی تھی خاص طور پر شادی
میں آئے مہمانوں کی وجہ سے
پامیر اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ یاقوت کا رخ برلاس کے کمرے کی
جانب تھا زیحال پہلے ہی اپنے کپڑے بدلنے کمرے میں جا چکا تھا
یہ تم کیا خود کو صرف گھر کے کاموں تک محدود کر رہی ہو

کچھ چینج کرو۔۔۔"کومل جوان دنوں کسی کام کو ہاتھ نہیں لگا رہی تھی لیکن بیٹھی بیٹھی مشی کو دن بھر یہاں وہاں کام کرتے ضرور دیکھتی تھی

میری کیا روٹین ہونی ہے۔۔۔یہی سب اب میری روٹین کا حصّہ ہیں۔۔۔"اسکی بات پر کومل کے چہرے کے تاثر متغیر ہوئے تھے شادی سے پہلے کیا روٹین تھی وہ بک ٹینیو کر لو ایسے تو گھر رہ رہ کر تمہیں زنگ لگ جانا ہے پاگل لڑکی۔۔۔۔"یہاں مشی کو اپنے ماضی کی جھلک نظر آئی تھی ذہن کے پردے پر اسکی چلتی جیسے بہت سے زخم پھر سے ہرے کر گئی

نہیں مم۔۔۔میری کوئی اتنی خاص روٹین نہیں تھی یہی دوستوں کے ساتھ گپ شپ۔۔۔"اس نے جیسے جان چھڑانی چاہی لیکن آگے بھی کومل تھی اڑتی چڑیا کے پر گن لینے والی اسکے چہرے کے

بدلتے رنگ وہ بخوبی بھانپ چکی تھی

تمہیں جو میں نے دوا دی تھی وہ لے رہی ہو۔۔۔؟

جی لے رہی ہوں۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے وہ میڈ کو آواز دیتی اسے کوور تبدیل کرنے کا کہنے لگی کومل کی نظریں اب بھی اس پر ٹکی تھیں

تمہیں یاقوت کے ساتھ کہیں باہر جانا چاہئے جہاں تم دونوں ایک دوسرے کو اچھا وقت دے سکو اور جب واپس آؤ تو ہمیں اپنی گڈ نیوز سناؤ۔۔۔" اسکی آخری بات پر جہاں مشی کا دل بھاری ہوا تھا وہی شرم سے رنگ سرخ بھی پڑا تھا

وہ دوا جو تمہیں دی وہ تب ہی اثر کرے گی جب خود بھی کچھ کوشش کی جائے اور تم کوشش نہیں کر رہی دیکھو۔۔۔ میں جانتی ہوں اس حادثے کے بعد تم کافی ڈپریس ہوئی ہو لیکن اسکا مطلب

یہ نہیں کہ ایک بار ہار ملی ہے تو ہر بار ملے گی جیت سے زیادہ
ہار ضروری ہوتی ہے جو ہمیں بہت کچھ ٹھیک کرنے کا احساس
دلاتی ہے تم بھی ٹھیک کر لو۔۔۔ تمہیں جو شوہر ملا ہے وہ ان
مردوں میں سے نہیں جو عورت کو اولاد نہ ہونے کا طعنہ دے
لیکن مشی۔۔۔" وہ تھوڑی آگے آتی اسکا ہاتھ تھام گئی اسکی باتوں
پر مشی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی دل بھاری ہوتا جا
رہا تھا

وہ ان مردوں میں سے ضرور ہے جو باتوں کو دل میں رکھ کر
اندر ہی اندر خاموشی سے ختم ہوتا رہے۔۔۔ ٹرسٹ می ان بھائیوں
کی زندگی میں رشتوں کی کمی شروع سے رہی ہے ہم انکے لئے
انکی مکمل دنیا ہے جسے حسین انکے بچے بنائیں گے اور میں
دیکھتی ہوں جب یاقوت زامل یازالے کو اٹھاتا ہے اسکی آنکھوں

میں نمی ہوتی ہے ایک خاموش خواہش اس کے لبوں پر ہوتی ہے
اپنی اولاد کی خواہش۔۔۔" گرم آنسوں موتی بن کر آنکھوں کی باڑ
توڑتے گال پر بے اختیار پھسلتے چلے گئے مشی کا دل یوں تھا
جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچ دیا ہو سانسیں مدھم سی
ہو رہی تھیں
اسے وقت دو مشی اسے ہیل کرو۔۔۔یقین دلاؤ وہ اس تلخ ماضی
میں نہیں ہے وہ اس خوبصورت حال میں ہے جب تک وہ مینٹلی
طور پر ٹھیک نہیں ہو گا تب تک یہ اولاد کی خواہش خواہش ہی
رہے گی تم بیوی ہو اسکی۔۔۔تم کر سکتی ہو یہ۔۔۔وہ آج بھی
قبرستان جاتا ہے آج بھی بچوں کی طرح روتا ہے انکے لئے جوان
قبروں میں سو رہے ہیں مرتے سب ہیں لیکن ایسے نہیں جیسے اس
کے ماں باپ مرے بہن مری تم سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔"ان باتوں

سے خود کو مل کا دل جیسے پھٹ رہا تھا مشی کو لگا وہ سانس
نہیں لے پا رہی ہونٹوں پر بے ساختہ کپکپاہٹ سی طاری ہونے لگی
اسے ہیل کرو۔۔۔اسے باہر لاؤ اس کے ماضی سے ورنہ وہ یونہی
سخت پتھر بنا ایک دن ٹوٹ جائے گا اسکی ہنسی پر نہ جانا ٹوٹے
ہوے لوگ اکثر بہت ہنستے ہیں لیکن تنہائیوں میں پھوٹ پھوٹ
کر روتے ہیں تلخ ماضی جینڈر نہیں دیکھتا کہ سامنے مرد ہے یا
عورت وہ بس انسان کو توڑ دیتا ہے عورت اپنے مرد کو بتا کر
اس سے بازیاب ہو جاتی ہے اور مرد۔۔۔؟ وہ تب تک نہیں بتاتا جب
تک عورت اسے یہ یقین نہ دلا دے کہ اگر وہ ماضی بتاتے ہوئے
ٹوٹ گیا تو اسکی عورت اسے سمیٹ لے گی اور سمیٹا ایک بار میں
نہیں جاتا اس پر محنت کی جاتی ہے مسلسل کوششوں کے بعد
آپ کو آپکا پارٹنر مکمل طور پر ملتا ہے۔۔۔" یہاں مشی کو احساس

ہوا تھا اس نے جب ماضی بتایا تھا تب اس نے اسے صرف سمیٹا
تھا دلاسہ نہیں دیا تھا نہ اسکے بعد کوشش کی تھی اسکی زخمی
روح کے زخم بھرنے کی
مم۔۔۔میں ک۔۔۔کوشش کروں گی۔۔۔"اپنا گال ہاتھ کی پشت
سے
رگڑ کر صاف کرتی سوں سوں کرتی بولی کومل نے مسکرا کر اس
کا ہاتھ دبایا اور پلک جھپکاتے تسلی دی

وہ اچھی طرح سے شاور لیتا ٹاول میں لپٹ کر ہی باہر آگیا تھا
جب نظر اچانک سامنے بیٹھے یاقوت پر گئی وہ بیڈ کراؤن سے
ٹیک لگائے بیٹھا اپنے فون میں لگا ہوا تھا

بوس آپ۔۔۔ خیریت کوئی کام تھا۔۔۔؟دوسرے ٹاول سے اپنے
آتشی

کسرتی سینے پر چمکتے پانی کے قطرے خشک کرتے قدرے
سنجیدگی پوچھا جب یاقوت نے موبائل رکھتے ایک گہری سانس
لے کر سامنے کھڑے برلاس کو دیکھا

کام کے بغیر نہیں آسکتا؟تمہاری کونسا بیوی آگئی جو میرے
آنے سے پرائویسی خراب ہوگئی۔۔۔"اس نے جان بوجھ کر لہجے
کو شریر کرتے اسے چھیڑا برلاس اتنے میں ہی مسکرانے لگا تھا

آئی تو نہیں ہے لیکن آنے ضرور والی ہے۔۔۔"شوخ ہوتے بولتا ہوا وہ
مرر کے سامنے کھڑا ہوتے ہیئر ڈرائیر سے بال خشک کرنے لگا ابٹن
کی بھنی بھنی سی مہک اب تک اسکے بدن سے اٹھ رہی تھی رنگ
اس سے مزید جیسے نکھر سا گیا تھا

اورا گرنہ آسکی تو۔۔۔؟ نظریں بیڈ کے پھولوں پر گاڑھے نجانے
کیاسوچ کر یہ سوال پوچھا تھا برلاس اسکے سرد انداز پر ایک
دم ٹھٹھکا اور پلٹ کر یاقوت کو دیکھنے لگا
آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔؟ خاصی دھیمی آواز میں پوچھا
"ایسے ہی ظالم وقت کا کوئی بھروسہ بھی تو نہیں ہوتا۔۔۔
میں وقت سے زیادہ ظالم بن جاؤنگا۔۔۔" یاقوت کی بات کاٹتے وہ
قدرے سرد برفیلے لہجے میں بولتا یاقوت کو ایک پل کیلئے چپ
کروا گیا
میں اسے اپنی زندگی میں ضرور شامل کرونگا وہ سانسوں سے
بھی زیادہ ضروری ہو گئی ہے میرے لئے اس کے بغیر سب کچھ
جیسے ختم سا لگتا ہے اس لئے آپ وقت کی بات نہ کریں میں
وقت سے لڑ کر اسے حاصل کرونگا۔۔۔" اسکے انداز سے اسکی

محبت چیخ چیخ کر بول رہی تھی اسکی دیوانگی کہہ رہی تھی
کہ سامنے کھڑا شخص جنون کی حد تک اس لڑکی کو چاہتا ہے
ایسے میں اب یہ سوال بنتا ہی نہیں تھا کہ وہ ملی یا نہ ملی
ٹھیک ہے۔۔۔" کہتے یاقوت اٹھ کھڑا ہوا "خوش رہو اللہّ پاک اسے
تمہارے لئے برکت اور رحمت کا باعث بنائے آمین۔۔۔" برلاس کے
چہرے پر ہاتھ پھیرتے اسکا ماتھا چوم کر باہر نکل گیا لیکن برلاس
وہی کھڑا یاقوت کے لہجے میں جیسے سٹک سا ہو گیا کیا کچھ
تھا جو وہ بتانا چاہتا تھا؟ آہ کاش وہ پوچھ لیتا اسکا آج یہ
پوچھ لینا سبکو ایک بہت بڑی تباہی سے روک لیتا
کمرے میں آتے وہ دھپ سے بے جان سا ہوتا بیڈ پر ڈھے سا گیا تھا
نظریں چھت پر بنے ڈیزائن کے گرد گھومنے لگی نظریں وہاں تھی
لیکن ذہن کے پردے پر کچھ اور چل رہا تھا وہ کیا کرے وہ کسے

بتائے کہ یہ شادی سودا ہے ایک گھاٹے کا سودا اور وہ اس سودے
کے پیچھے کچھ بھی گنوانا نہیں چاہتا تھا اگر نوفل خانزادہ کو
سیدھا مار دیتا تو حقیقت برلاس پر کھلتے ذرا دیر نہ لگتی اور
وہ جس حد تک آئرہ خانزادہ سے عشق کرتا تھا اسکی حقیقت
پتہ چلنے پر ٹوٹ کر بکھر جاتا اور ایسا بکھرتا کہ ان میں سے
کوئی بھی اسے سمیٹ نہ سکتا یاقوت کو اس وقت اپنا آپ کسی
بھاری زنجیر میں جکڑا ہوا محسوس ہونے لگا تھا جس کی چابی
بھی اسی کے سامنے پڑی تھی مگر وہ بے بس تھا
تب ہی کمرے کا دروازہ کھلا مشی اندر آئی اور سامنے یاقوت کو
ایسے پڑے دیکھ بری طرح سے چونکی
کیا ہوا تم ایسے کیوں لیٹے ہو۔۔۔؟ آتے سوال داغہ یاقوت نے ایک
نظر اسے دیکھا اور پھر دھیرے سے کروٹ بدلتا کہنی بیڈ پر رکھے

ہاتھ پر سر ٹکا گیا

اب ایسے لیٹ گیا ٹھیک ہے۔۔۔؟تڑخ کر پوچھا مشی کو اسکے انداز پر جی بھر کر غصّہ آیا

تم پیدائشی بد تمیز رہو گے۔۔۔"دانت پیس کر بولتی وہ الماری سے اپنے مہندی کے فنکشنز کے سوٹ نکالنے لگی جب اچانک کومل کی بات یاد آئی اس نے دھیرے سے مڑ کر پیچھے دیکھا یا قوت اسے ہی دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکائے وہ تھوڑی نروس سی ہوتی اسکی جانب مڑی

وہ۔۔۔مم۔۔۔مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔"میرے گھبراہٹ کے تمہید باندھنے لگی

حکم کرو۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کر سیدھا ہو بیٹھا اسے پوری طرح سے خود کی جانب دیکھتے پا کر مشی کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی

کتنا مشکل تھا صرف ایک جملہ بولنا لیکن نہیں اسے بولنا تھا اسے
ہمت کرنی تھی

وہ۔۔۔میں۔۔۔میں چاہتی ہوں۔۔۔کہ۔۔۔ہ۔۔ہم۔۔۔"اسے
اٹک اٹک کر
بولتے دیکھ یاقوت کھڑا ہوتا اسکے مقابل آیا

کیا بات ہے تم اتنی نروس کیوں ہو رہی ہو۔۔۔؟اسے کندھوں سے
تھام کر اپنے قریب کرتے تھوڑا ریلیکس کیا

کیا ہم۔۔۔ہ۔۔۔ہنی۔۔۔مم۔۔۔مون۔۔۔پر جا۔۔سس۔۔۔سکتے
"ہیں۔۔۔

جلدی سے پوچھتی آنکھیں زور سے مینچتی سر جھکا گئی جب
کچھ دیر گزرنے پر بھی یاقوت کا کوئی رد عمل محسوس نہیں
ہوا تو آنکھیں دھیرے سے کھول کر اسے دیکھا جو شاید سانس

روک کر کھڑا اسے بنا پلک جھپکائے دیکھ رہا تھا

یق۔۔۔یاقوت۔۔۔؟اس نے کندھا ہلاتے جیسے ہوش دلایا

تم۔۔۔نے ہنی مون کی بات کی۔۔۔؟ جیسے اس نے غلط سنا تھا اور

اب وہ تائید چاہ رہا تھا مشی نے لب چباتے دھیرے سے سر ہاں

میں ہلایا یہاں تو گویا یاقوت کی خوشی ساتویں آسمان پر پہنچ

گئی تھی

سیریسلی تم۔۔۔تم چاہتی ہو ہم۔۔۔ہنی مون پر جائیں۔۔۔ہم یعنی

میں اور تم۔۔۔"وہ ساری فکر بھولتا خوشی سے پاگل ہونے لگا تھا

اسکے سوال پر مشی کے کلس کر اسے دیکھا اور جھٹ سے اسکے

سینے پر ہاتھ رکھتے خود سے دور دھکیلا

نہیں پورا محلہ چلے۔۔۔"دانت پیس کر بولتی وہ جانے کیلئے پلٹی

ہی تھی کہ پیچھے سے یاقوت اسے ایک جھٹکے میں خود کے

مضبوط حصار میں لے گیا

رکو کہاں جارہی ہو میری جنگلی بلی۔۔۔"اسکے پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھے اسکی کمر اپنے سینے سے لگاتے پوری طرح سے خود میں جکڑ گیا اسکے اتنے قریب آکر مشی کے دل کی دھڑکنیں بے ربط ہونے لگی تھیں

مجھے اتنی خوشی ہورہی ہے کہ تم خود ہنی مون پر جانا چاہتی ہو آئی کانٹ بیلیو مشی۔۔۔بتاؤ کہاں جانا ہے ہم وہی چلیں گے۔۔۔"اسکی خوشی کی انتہا نہیں تھی چہرہ خوشی کے مارے تمتمانے لگا تھا

ملائشیا۔۔۔۔"یہ نام سنتے یاقوت کا تمتماتا چہرہ ایک دم تاریک پڑا تھا جیسے جلتا دیا ایک دم بجھ سا گیا ہو

وہاں کیوں ہم کہیں اور چلتے ہیں جیسے دبئی پیرس نیویارک

کینیڈا یا اور جہاں مرضی۔۔۔"اتنی ساری چوائسز اسکے سامنے
رکھ کر جواب کا انتظار کرنے لگا
ملائشیا کیوں نہیں۔۔۔؟وہ یاقوت کے چہرے کی تاریکی بھانپ
چکی تھی
وہاں دشمنی بہت زیادہ ہے اور جس سے ہے اسکا پورے ملائشیا
پر قبضہ ہے وہ جگہ سیف نہیں ہے ہمارے لئے۔۔۔"اس نے نہایت
تحمل سے سیدھی سچ بات بتائی جسے مشی فورا سمجھ گئی
اوکے پھر ہم ترکی چلیں گے ایک پر سکون جگہ۔۔۔"اس کے سارے
آپشن ریجیکٹ کرتی آخر میں اپنی ہی پسند بتائی جس پر
یاقوت کو ہنسی آئی تھی وہ مشی کی کمر پر اپنے ہاتھوں کی
گرفت مضبوط کرتا اسے مزید خود میں کس کر جکڑ گیا
اوکے اتنی پر سکون جگہ کہ ہمیں کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے صرف

تم میں اور۔۔۔ ہماری بے انتہا کی شدید ٹوٹ کر چاہنے والی محبت
لہجے میں خماری اترنے لگی تھی وہ دھیرے دھیرے اسکے چہرے
پر اپنے آتش لب ٹریس کرتا ہونٹوں کے کنارے چھونے لگا
تت۔۔۔ تو۔۔۔ وہاں کرنا۔۔۔ ا۔۔۔ ابھی مجھے۔۔ تت۔۔۔ تیار
"۔۔۔ ہونا ہے۔۔۔
وہ اپنا آپ چھڑا کر جانے ہی والی تھی جب یاقوت نے مدہوش
ہوتے اسکی کمر پر موجود فراک کی زپ ایک جھٹکے میں کھول
دی
میں کر دیتا ہوں تیار۔۔۔ "اسکی آواز شدّت سے چور ہونے لگی تھی
مشی کو لگا جیسے اسکے بدن سے ساری طاقت قطرہ بہ قطرہ
نچڑ رہی ہو یاقوت کی گرم سانسیں اسکے وجود میں ایک سنسنی
سی دوڑا گئی وہ فراک ایک کندھے سے نیچے سرکاتے اپنے پیاسے

لب اسکی سٹریپ پر رکھ گیا

ج۔۔۔جی نہیں میں خود ہو جاؤ نگی۔۔۔"اسے خود سے دور دھکیلتے وہ اپنی بے ہنگم ہوتی سانسوں کو ٹھیک کرنے لگی یاقوت کی نظر اسکے کندھے سے سرکی شرٹ پر تھی وہ جس حال میں کھڑی تھی ایسے میں وہ یاقوت کو خود پر ٹوٹ کر برسنے کی دعوت دے رہی تھی

میرے کرنے میں کیا ہے۔۔۔"بولتے وہ ایک قدم آگے بڑھا اس سے پہلے وہ اسے پھر سے پکڑ لیتا مشی فورا سے پہلے باتھ روم میں گھس گئی

شرم کرو بے شرم مرزا۔۔۔"اندر سے وہ خاصی تیز آواز میں بولی تھی جب اسکی بات پر یاقوت کے آتشی لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

شرم کیسی بیوی ہو۔۔۔ جائز رشتہ ہے چاہے جو بھی کروں یہاں
تک کے تمہارے ساتھ شاور بھی لوں سب جائز ہے مسسز بے شرم
مرزا۔۔۔ "اسکے نام کی نقل اتارتے وہ اسے اندر دروازے سے ٹیک
لگی کھڑی بھی کانپنے پر مجبور کر گیا تھا
"بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔ نکلو کمرے سے مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔
نہیں میں یہی ہوں آج میرے سامنے تیار ہو۔۔۔ "آگے سے وہ بھی
ڈھیٹ بنتا چوڑا ہو کر بیڈ پر لم لیٹ ہو گیا
یاقوت پلیز زززز۔۔۔۔ "اب وہ التجا کرنے لگی تھی اسکے اس
معصومانہ انداز پر یاقوت کو ٹوٹ کر اس پر پیار آیا
"جا رہا ہوں۔۔۔ سارا بدلہ ہنی مون پر لونگا نچ کر دکھانا پھر تم۔۔۔
کہتے وہ کاؤچ پر پڑی شال کندھوں پر لیتے کمرے سے باہر نکل
گیا اسکے جاتے دروازہ بند ہونے کی آواز پر مشی دھیرے سے باتھ

روم سے باہر نکلی اسے کمرے میں نہ پا کر سکھ کا سانس لیتی
اپنی چیزیں پوری کر کر رکھنے لگی

آج لاہور بھی پوری طرح سے دھند میں ڈھک سا گیا تھا یہ سردی
یہاں کے لوگوں پر کپکپاہٹ طاری کر چکی تھی ہر کوئی موٹے
کپڑے پہن کر یہاں وہاں گھوم رہا تھا راحم صاحب کا گھر اس
وقت سبز اور زرد پھولوں سے سج رہا تھا جن میں گولڈن
چھوٹی چھوٹی ٹمٹماتی لائٹس لگی تھیں جو رات ہوتے پورے
گھر کو روشن کرنے والی تھیں یہ سارا انتظام پاشا کے بھیجے
گئے بندے کروا رہے تھے کہنے کو شادی راحم صاحب کے گھر میں
تھی لیکن ہر طرح کا خرچہ خود زیحال نے کیا تھا وہ ہر طرح سے
بے فکر تھے وہ بیٹا بنا تھا اور اپنا فرض پورا نبھا رہا تھا آج

مہندی تھی یہ فنکشن بھی صرف لڑکیوں کا تھا کل بارات تھی
نکاح کا دن کچھ لوگوں کی زندگی کی نئی شروعات کا دن تو
کچھ لوگوں کی زندگی میں آنے والی تباہی کی شروعات لیکن یہ
وقت ہے اپنا پاسا پلٹتے دیر نہیں لگاتا کبھی یہ آپ کے حق میں
ہے تو کبھی یکدم آپکے خلاف

ماشاءاللہ اتنے پیارے بچے ہیں میرا تو چھوڑنے کا دل ہی نہیں چاہ
رہا۔۔۔"راحم صاحب ہاتھ میں پکڑی زالے کو لئے چومتے پیار کر
رہے تھے سب ہی اس وقت لاؤنج میں جمع تھے فہد اور فرح کل
سے یہی تھے زمل تو اپنے باپ سے ڈھیر ساری باتیں کرتی ہی
نہیں تھک رہی تھی

واقعی بہت پیارے ہیں لیکن میری بیٹی سے تھوڑے کم۔۔۔"فہد
اپنے ساتھ لگ کر بیٹھی زمل کو دیکھتے زامل کے ہونٹ چھیڑنے

لگے اسے شاید یہ بات پسند نہیں آئی تھی تب ہی ماں کی طرح
جھٹ سے ہونٹ گول کرتے ٹھسکنے لگا
ارے۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ آپ پیارے ہو۔۔۔ بس۔۔۔" اسے
روتے دیکھ زمل
جھٹ سے اسکے گال سہلاتی پیار سے بولی جب وہ ایک دم چپ
ہوا یہ دیکھ سب کے بے ساختہ قہقہے بلند ہوئے تھے
بہت تیز ہے یہ۔۔ چھوٹا زیحال۔۔۔" بولتے فہد چٹاچٹ اسکے روئی
جیسے گال چومتے چلے گئے اسے تو اپنے چند لوگوں کے علاوہ
باقی سب کی گود میں جیسے کانٹے چبھتے تھے لیکن اپنے نانو
کی گود میں آرام سے لیٹا ٹکر ٹکر انہیں دیکھے جا رہا تھا
ظاہر ہے باپ پر گیا ہے باپ ایسا تھا تب ہی تو اسکی ماں نے اسے
پھنسا لیا۔۔۔" ان سب میں ندرت بیگم کی کرخت آواز سنتے سب

نے انکی جانب بیک وقت دیکھا آئرہ بھی وہی بیٹھی تھی انکی
بات سن کر زمل کا تمتماتا چہرہ جیسے بجھ سا گیا تھا
یہ آپ کیا باتیں کر رہی ہیں۔۔۔"راحم صاحب نے فوراسے ٹوکا
کیسی باتیں۔۔۔؟یہ لڑکی کچھ بھی کرتی پھرے وہ ٹھیک ہم کچھ
کہیں تو کیسی باتیں۔۔؟انکے لہجے میں پل میں زہر امڈ آیا تھا
یہ لڑکی ایک سال گھر سے باہر رہی کیا اسکے ملنے پر کسی نے
اس سے پوچھا یہ کہاں تھی۔۔۔؟کیسے گئی۔۔۔؟کوئی جانتا ہے
بس ملتے ساتھ پیار کی برسات شروع کر دی۔۔۔"انکی کڑوی
کسیلی باتوں پر زمل کا دل کسی گہری کھائی میں ڈوبا تھا
آپ چپ ہو نگی یا نہیں۔۔۔؟راحم صاحب کا چہرہ غصّے سے سرخ
ہونے لگا تھا آئرہ نے اپنی ماں کا ہاتھ تھامتے آنکھوں سے انہیں
چپ رہنے کی التجا کی

نہیں ہونگی میں چپ۔۔۔اسکی وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے چھن
گیا یہ قاتل ہے میرے بیٹے کی پہلے اسے اپنی جھوٹی خوبصورتی
میں پھنسالیا جب وہ ہاتھ نہ لگا تو کسی دوسرے مرد پر ڈورے
"ڈالتی اسکے ساتھ بھاگ گئی۔۔۔

بس کریں۔۔۔آگے ایک لفظ نہیں۔۔۔"فہد کی دھاڑ پر وہ ایک دم
سہم سی گئیں ماحول میں ایک فسوں خیزی سی پھیل گئی

آئرہ نے ڈر کر یکدم اپنی ماں کا بازو تھاما

"ماما پلیز چپ ہو جائیں۔۔۔

کیوں کروں۔۔۔"وہ خود کو سمبھالتی اپنا بازو ایک جھٹکے میں
چھڑا گئی

یہ کچھ بولنے کے لائق ہے؟جس کی بیٹی اس حد تک گری ہوئی
"ہے کہ اپنے سے بارہ سال بڑے مرد کے ساتھ۔۔۔

انف۔۔۔"زمل کھڑی ہوتی کسی زخمی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی
اسکی دھاڑ ہر ایک کی دھاڑ پر بھاری تھی ندرت پھٹی پھٹی
نظروں سے اسے دیکھنے لگی
آپ کا بیٹا اپنے کئے گئے جرم کی بنا پر مرا ہے میرا نہ کل کوئی
قصور تھا نہ آج۔۔۔لیکن تب میں کچھ نہیں بولی کیونکہ میرے
پیچھے کوئی نہیں کھڑا تھا لیکن آج۔۔۔"سب نے اس بپھری
شیرنی کو ہکا بکا سی نظروں سے دیکھا تھا یہ وہ معصوم زمل
نہیں تھی ہاں وہ زمل فہد نہیں تھی وہ زمل زیحال خان آفندی
تھی
آج میرے پیچھے ایک پٹھان کھڑا ہے۔۔۔بات اگر مجھ پر آئی تو وہ
ہاتھ نہیں سیدھا اے کے فورٹی سیون اٹھائے گا پھر چاہے آگے
کوئی بھی ہو۔۔۔"آہ بلا کا اعتماد اسکے لہجے سے چھلکتا ندرت کے

منہ پر ایک زوردار تمانچہ مار گیا یہ وہ اعتماد بول رہا تھا جو
اسی بارہ سال بڑے مرد نے اپنی بیوی کو دیا تھا
وہ پٹھان ہے اور پٹھانوں کا خون اور دماغ دونوں گرم ہوتے ہیں
یہ بات بہتر ہے کہ نہ بھولیں آپ۔۔۔" کہتے وہ بنا کسی کو دیکھے
اوپر کمرے میں بھاگ گئی جہاں وہ اور اسکے بچے ٹھہرے ہوئے
تھے پیچھے سب کو کسی سکتے کے عالم میں گھرا چھوڑ گئی
تھی ندرت بیگم کا حال تو کچھ یوں تھا گویا بدن کا ٹوٹو لہو
نہیں ایک اٹھارہ سال کی لڑکی اسکی ٹھیک بے عزتی کر کر گئی
تھی یہ بات چھوٹی نہیں تھی وہ ایک عضّیلی نظر راحم صاحب
پر ڈالتی اپنے کمرے میں چلی گئیں
کمرے میں آتے وہ بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی دل تھا کہ
پھٹنے کے قریب تھا کیوں لڑکیوں کو بے قصور ہوتے ہوئے بھی یہ

معاشرہ جینے نہیں دیتا ایک لڑکا جو مرضی کرے وہ ٹھیک ہو
ہی جاتا ہے لیکن لڑکی وہ ساری زندگی لوگوں کے طنز طعنوں کی
زد میں رہتی ہے لیکن اگر وہ زمل زیحال خان آفندی بن جائے تو
کسی کی مجال نہیں ہو گی مزید ایک لفظ بولنے کی
اسے اس وقت زیحال کی شدّت سے یاد آئی تھی سائیڈ ٹیبل پر
پڑا فون اٹھاتی اسکا نمبر ڈائل کرنے لگی جسے وہ پہلی ہی رنگ پر
اٹھا گیا
زہے نصیب۔۔۔آج سرکار نے خود یاد کیا۔۔۔"کال اٹھاتے اسکی
چہکتی آواز زمل کی سماعتوں سے ٹکراتی پورے وجود میں
جیسے سکون کی ایک لہر سی دوڑا گئی وہ آنکھیں بند کرتی اسے
اپنے قریب محسوس کرنے لگی
گلا لے۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟آہ وہ آج پھر اسکی خاموشی محسوس

کر گیا تھا

ھمم۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔"آواز جیسے گھٹی ہوئی تھی

کیاہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے۔۔بولو۔۔۔؟آواز سے وہ ٹھیک ٹھاک

پریشان لگا تھا

ہبی۔۔۔"یہ لفظ لبوں سے ادا ہوتے آنکھوں سے گرم سیال روانی سے

بہہ گیا

جی ہبی کی جان حکم۔۔۔"لہجے میں دنیا بھر کی محبت آسمٹی

تھی لیکن اسکا رونا اسے کتنا بے چین کر گیا تھا یہ صرف وہی

جانتا تھا

آئی لو ویو۔۔۔آئی رئیلی لو ویو۔۔۔ تھینکس فار کمنگ ان مائے لائف

بولتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی ہاں وہ نہ آتا تو آج شاید سب

کے طنز طعنے اسکی جان لے چکے ہوتے وہ مٹی میں کہیں گم ہو

چکی ہوتی

لو وٹو میرا بچہ۔۔۔زامل اور زالے کہاں ہیں۔۔۔؟اتنی دور سے اسے چپ کروانے کا یہی ایک طریقہ تھا کہ وہ بات بدل دے زمل سوں سوں کرتی آنسوں صاف کرنے لگی

"نیچے ہیں۔۔۔بابا اور بڑے ابو کے پاس۔۔۔

زامل تنگ تو نہیں کر رہا کرے تو بے شک الٹا لٹکا دینا میری طرف سے کھلی چھوٹ ہے۔۔۔"اسکی بات سنتے زمل رونا بھولتی ایک خطرناک ماں کی فارم میں آگئی

کیوں لٹکاؤں میرا بیٹا ہے۔۔۔"انداز ایک دم لڑاکا تھا زیحال کو اس کے اس انداز پر ہنسی آئی تھی

تمہارا بیٹا۔۔۔؟کیوں پلے سٹور سے ڈاؤنلوڈ کیا تھا۔۔۔؟اسکی بات سمجھتے زمل ایک دم سانس روکتی سرخ پڑ گئی اسے خاموش

ہوتے دیکھ زیحال کا خوشی سے بھرپور قہقہہ گونجا تھا زمل
نے فون کان سے ہٹا کر سکرین دیکھی لبوں پر ایک دلکش
مسکراہٹ بکھر گئی دل نے اس ہنسی کی یونہی برقرار رہنے کی
غائبانہ دا کی تھی

اچھا۔۔۔سوری۔۔۔اب بلش کرنا بند کرو اور جلدی سے ایک کس دو
لپ والی اتنے دن سے کچھ میٹھا نہیں کھایا۔۔۔"شریر ہوتے وہ
اب زمل کو جھینپنے پر مجبور کر رہا تھا وہ سچ میں بلش کر رہی
تھی یہی تو اس بندے کا کمال تھا وہ جادو گر تھا پل میں اس
لڑکی کو دکھ کے لمحوں سے کھینچ کر باہر لے آتا تھا،

دے بھی دو۔۔یا آؤں وہاں لینے۔۔۔"آخر میں جیسے دھمکی دی
نہیں دے رہی میں۔۔۔"وہ اپنے لب چباتی دھیرے سے بولی
اوکے میں لے لیتا ہوں آن یور لپس امماں۔۔۔"اتنی دور سے بھی

زمل کو اسکے لمس کی گرماہٹ محسوس ہوئی تھی آن یور

فور ہیڈ اممماں۔۔۔آن یور بوتھ آئز۔۔۔اممماں۔۔۔آن یور نیک

۔۔۔"وہ

دھڑا دھڑ بس دیوانوں کی طرح چومتا ہی چلا جا رہا تھا جب نیک

کے نام پر بند آنکھوں کے ساتھ اسکے لمس محسوس کرتی زمل

پٹ سے آنکھیں کھول گئ

"بب۔۔۔بس۔۔۔۔بس اتنے کسسز کافی ہیں۔۔۔

تمہیں سر سے لے کر پیروں تک بھی چوم لوں تب بھی کافی نہیں

ہو گا۔۔۔"اسکی شدّت سے بوجھل ہوتی آواز پر زمل کے پورے بدن

میں جیسے کرنٹ سا دوڑ گیا تھا

بب۔۔۔بابا آ گئے۔۔۔"کہتے وہ کال کاٹنے لگی تھی جب زیحال کی

آواز سنائی دی

سلام سسر جی۔۔۔اپنی بیٹی کو دیکھیں۔۔۔آپ کے داماد کے حق
پر ڈاکہ ڈال رہی ہے یہ ڈاکن عورت۔۔۔" وہ ڈاکن عورت لفظ اتنے
کیوٹ انداز میں بولا تھا کہ جہاں زمل کو اس لفظ پر غصّہ آنے
لگا تھا وہی اسکے انداز پر دل کھول کر ہنسی آئی تھی
ہبی باز آجائیں۔۔۔" وہ ہنستی ہوئی یہی بول سکی
کبھی بولو ہبی قریب آجائیں اتنا کہ میں سانس بھی نہ لے سکوں
اسکے لہجے میں اترتی خماری زمل کے بدن کا روم روم کھڑا کر
گئی اس سے پہلے وہ بے باکیوں کی تمام حدود پار کرتا بے شرم
بنتا زمل جھٹ سے کال کاٹ گئی جہاں تھوڑی دیر پہلے وہ رو
رہی تھی اب وہی بیٹھی وہ کتنی ہی دیر بلش کرتی رہی تھی
زمل کال کاٹتے اسکے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی چہرے
کا تاثر پل میں سپاٹ ہوئے تھے اس نے ایک اور نمبر ڈائل کیا کال

کشمیر کی خوبصورت وادیوں میں سے سفر کرتی لاہور کے ایک
دلہن کی طرح سجے گھر میں گئی تھی
آپ اس عمر میں بنا دانتوں کے اچھی لگ سکتی ہیں لیکن بنا
زبان کے نہیں۔۔۔"اسکی سرد برفیلی آواز سنتے ندرت بیگم کا خون
خشک ہونے لگا تھا
آئندہ میری بیوی کی آنکھوں میں آپ کی وجہ سے ایک بھی
آنسوں آیا تو یاد رکھیں میں پتھر دل انسان بچپن سے ہی مشہور
ہوں میری گولی سامنے والے کی عمر یا جینڈر دیکھ کر نہیں
"نکلتی۔۔۔وہ صرف نکلتی ہے اور سیدھا نشانے پر لگتی ہے۔۔۔
اسکے بھیجے ہوئے بندوں نے ساری باتیں سن کر پاشا کو اطلاع
دی تھی اور حکم مانگا تھا اس عورت کو وہی ٹھوکنے کا لیکن
جب زمل نے خود جواب دیے تب وہ پیچھے ہٹ گئے

انکی بات سنے بغیر دھڑلے سے کال کٹ کر دی ندرت بیگم کتنی
ہو دیر اپنی سانسوں کو ٹھیک کرتی رہی جو اسکی آواز پر جیسے
سینے میں ہی اٹک سی گئی تھیں

وہ سبز اور زرد رنگ کے لباس میں ملبوس تھی مرر کے سامنے
کھڑی خود کو ایک نظر دیکھتی نجانے کن سوچوں میں گم تھی
جب اسکے کمرے کا دروازہ ناک ہوا
آجائیں۔۔۔"آنے والے کو اجازت دیتی وہ خود ڈریسنگ ٹیبل پر
رکھے گجرے اٹھا کر پہننے لگی جب دروازہ کھول کر ماہم اندر
آئی تھی اسے اپنے کمرے میں دیکھ آئرہ ایک پل کو چونکی وہ
زیادہ اسے نہیں جانتی تھی تب ہی کمرے میں آنا اسکا عجیب لگا
تھا

آپ۔۔۔؟آئیں بیٹھیں۔۔۔"بولتے بیڈ کی جانب اشارہ کیاماہم خود
بھی مہندی کے سوٹ میں ملبوس تھی کانوں اور ہاتھوں میں
تازہ پھولوں سے بنے گجرے پہن رکھے تھے سنہری بال کھلے کمر
پر آبشار کی مانند بکھرے ہوئے تھے جبکہ آئرہ نے اپنے بالوں کی
ایک چوٹی سی گوندھ رکھی تھی جس پر بل کھاتی ایک گجرے
کی لڑی اسکے ہیئر سٹائل کو مزید دلکش بنا رہی تھی
مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں بولنا شروع
ہوئی
"ھمم بولیں۔۔۔
تم برلاس سے شادی سے انکار کر دو۔۔۔"اسکی بات تحمل سے
سنتی آئرہ اسکی بات پر بری طرح سے چونکی اور دیکھتے ہی
دیکھتے اسکی آنکھوں میں غصّہ امڈنے لگا

میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔" گرم آنسوں کا گولہ
آنکھوں کی باڑ توڑتے گالوں پر پھسل گیا
وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔" ٹھہرا ہوا جواب لیکن ماہم کے
خون کی گردش روک گیا وہ کچھ دیر کچھ نہ بول سکی
دیکھو۔۔۔ میں برلاس کو دیوانوں کی طرح چاہتی ہوں میں اس
کے بغیر نہیں جی سکوں گی۔۔۔" عنقریب تھا کہ وہ رو دیتی رو
تو پہلے سے رہی تھی لیکن آنسوں خاموش تھے آئرہ
ساکت سی سانس روکے کھڑی اسے دیکھنے لگی
تو مر جائیں۔۔۔" اسکا مطمئن جواب سنتے ماہم کو لگا جیسے کسی
نے اس پر کھولتا تیل ڈال دیا ہو وہ قدم قدم چلتی اسکے قریب
آئی لہنگے پر لگے گھنگرو کمرے میں چھن چھن کرنے لگے تھے
برلاس شاہ صرف آئرہ خانزادہ کا ہے۔۔۔ سمجھی آپ۔۔۔" اسکا لہجہ

کاٹ دار تھا ماہم کو لگا کسی نے اسکے دل کو برچھی سے زخمی
کر دیا ہو وہ کیسے ایسے شخص کے بغیر رہ سکتی تھی جس کو
صرف دیکھنا اسکا دل سکون سے بھر دیتا تھا جس کا بولنا اسکی
سماعتوں کو راحت بخش دیتا تھا نہیں وہ نہیں رہ سکتی تھی
تب ہی باہر گیلری میں کسی کے جمپ کرنے کو آواز آئی تھی دونوں
نے بیک وقت اس جانب دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سفید
پردوں کی اوٹ سے اسی دشمن جان کا چہرہ نمودار ہوا تھا

سفید کچی کاٹن کا سوٹ اس پر براؤن کلر کی شال کندھوں پر
لئے سردی کے مارے ہوتی سرخ ناک اور نیلے ہونٹ ماتھے پر پر
کشش انداز میں بکھرے سنہری بال اور بھوری آنکھوں میں سامنے

کھڑی اس کانچ سی لڑکی کے لئے بے پناہ محبت تو وہی دوسری
جانب اسکے ساتھ ڈاکٹر ماہم کو دیکھ وہ چونکا تھا برلاس شاہ
جو اس وقت اپنی ہونے والی بیوی کے کمرے میں اس سے ملنے
آیا تھا لیکن سامنے سے کسی اور کو دیکھ خاصا بری طرح سے
گڑبڑا سا گیا تھا

مم۔۔۔ماہم۔۔۔آپ یہاں۔۔۔؟ایک قدم آگے آتے قدرے
مؤدبانہ انداز

میں پوچھا لیکن وہ جو پہلے سے پتھر کا مجسمہ بنی کھڑی تھی
اپنا نام برلاس کے لبوں سے ادا ہوتے دیکھ جیسے ایک دم ہوش
کی دنیا میں آئی تھی وہ ایک دم اچانک یوں سامنے آجائے گا یہ
اس نے خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا

برلاس۔۔۔"اسکے ہونٹ زیر لب پھڑ پھڑائے تھے آئرہ اسی کے قریب
کھڑی تھی جب اسکے منہ سے برلاس کا نام سن کر اسکا سیروں خون جلا تھا
برلاس۔۔تم۔۔۔تم آگئے مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"وہ آگے آتی
برلاس کا بازو تھام کر ہزیانی سی ہوتی بولی جیسے اپنے حواسوں میں نہ ہو وہ تھی بھی نہیں جب محبوب آپ کے سامنے ہو تو آپ بھول جاتے ہیں کہ آپ کیا ہیں آپ کی شخصیت کیا ہے تم جانتے ہو ناں میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں جانتے ہو ناں پلیز مجھ سے شادی کر لو۔۔۔"آنکھوں سے آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے کوئی عورت اگر خود اعتراف محبت کرے تو اس محبت میں

شک کی گنجائش نہیں بچتی اسکے ہاتھ میں برلاس کا ہاتھ دیکھ
آئرہ کی ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی لیکن وہ ضبط کرتی وہی
کھڑی برلاس کو دیکھتی رہی جب اس نے ایک جھٹکے سے اپنا
ہاتھ چھڑایا
آر یو آؤٹ آف یور مائنڈ۔۔۔؟آپکی منگنی ہو چکی ہے مایوں آپ
بیٹھ چکی ہیں آج مہندی ہے آپ کی اور کل نکاح اور آپ کہہ رہی
ہیں میں آپ سے شادی کر لوں۔۔۔؟اپنے لہجے کو حتی المقدور
نارمل رکھتے بولا جب اسکی باتوں پر ماہم کو اپنی جان بے جان
ہوتی محسوس ہوئی تھی آنسوں بھل بھل کر گال پر بہنے لگے
مجھے موقع نہیں ملا تھا ورنہ بہت پہلے بتا چکی ہوتی ابھی بھی
دیر نہیں ہوئی ہے پلیز۔۔۔"وہ اپنی عزت نفس کو بالائے طاق
رکھتی گڑگڑانے لگی تھی کاش وہ اسکے گڑگڑانے پر ترس کھا

لیتا کاش

دیر ہو چکی ہے آپ کی جس سے شادی ہو رہی ہے آپ جانتی بھی ہیں اسے کون ہے وہ۔۔۔؟ رائے عثمان سرچ آن گوگل آپ کو بتادے گا کہ رائے عثمان کون ہے اور کس بلا کا نام ہے وہ ایک اچھا انسان ہے آپ کو خوش رکھے گا۔۔۔" ماہم کے گڑگڑانے پر اسے بالآخر ترس

آنے ہی لگا تھا تب ہی آواز دھیمی کی

نہیں پلیز۔۔۔ میں۔۔۔ میں کسی کو نہیں جاننا چاہتی ہوں میں تم سے محبت کرتی ہوں اور بے پناہ کرتی ہوں۔۔۔" اسکے لہجے میں کپکپاہٹ تھی برلاس ایک پل کو اسکی جھیل سی آنکھوں میں جھانکنے لگا کوئی جھول نہیں کوئی فریب نہیں وہ سچ بول رہی تھی وہ دیوانی لگ رہی تھی برلاس شاہ کی دیوانی

آپ جائیں۔۔۔اور اپنی مہندی انجوائے مجھے اپنی ہونے والی بیوی
سے کچھ بات کرنی ہے سو پلیز۔۔۔"عاجزانہ لہجے میں بولتے ساتھ
ہاتھ سے دروازے کی جانب اشارہ بھی کیاماہم اسکی بات میں
چھپے لفظ اور مطلب سمجھتی وہی پتھر کی مورت سی بن گئ
واقعی اس نے بہت دیر کر دی تھی اپنے جذبات اس پر ظاہر کرنے
میں وہ غلط نہیں تھا وقت غلط تھاماہم کے منہ سے بے ساختہ
ایک سسکی بر آمد ہوئی اسے لگا وہ کھڑی کھڑی گر جائے گی تب
ہی بوجھل قدم اٹھاتی باہر کی جانب نکل گئ اسکے جاتے برلاس
کچھ پل گہری سانسیں لیتا رہا پھر آگے بڑھ کر دروازہ لاک کر دیا
یہ دیکھ آئرہ کا دل اچھل کر ایک دم حلق میں آیا تھا وج دروازہ
بند کرتے اسکی جانب مڑا اور نظر نیچے سے اوپر ٹریس کرتے
لانے لگا

وہ گھیر دار سبز رنگ کے فراک پر زرد رنگ کی چھوٹی سی بیلی
تک آتی کرتی پہنے جس کی سلیوس ہاف تھی پوری کرتی پر
گولڈن گوٹے کا کام ہوا تھا کانوں میں تازہ پھولوں کے گجرے سے
میچنگ آویزے پہن رکھے تھے دولٹ آگے جھولتی باقی کے لمبے
گھنے بال ایک چوٹی کی شکل میں جڑے ہوئے آگے سینے پر پڑے
تھے میک اپ بہت ہلکا پھلکا سا تھا لیکن اس میں بھی وہ برلاس
کے دل پر چھریاں چلا رہی تھی وہ کچھ پل وہی ساکت سا کھڑا
کن اکھیوں سے اسکی تیاری کا جائزہ لیتا رہا آئرہ اسکی بے باک
نظروں تپش محسوس کرتی بری طرح سے گھبرا رہی تھی پھر
وہ درمیان کے دو قدموں کا فاصلہ عبور کرتے اس تک آیا تھا اس
کے قریب آتے آئرہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہونے لگی تھی جب
برلاس نے اسکی دودھیا کلائی پکڑتے ایک جھٹکا دیتے اپنی جانب

کھینچ لیا وہ کٹی ڈال کی طرح اس کے کسرتی سینے سے آ لگی

تھی اس چٹان کے وجود سے ٹکراتے آئرہ کا دل اتنی زور سے

دھڑکا تھا کہ اسکی آواز کانوں کے پردے پھاڑنے لگی تھی

وہ اتنے قریب سے آئرہ کی بھوری کانچ سی آنکھوں میں جھانکتے

مکمل طور پر مدہوش سا ہونے لگا تھا ایک ہاتھ کی شہادت کی

انگلی سے اسکے چہرے پر جھولتی لٹ کان کے پیچھے اڑستے

اسی طرح گہری نظروں سے اسکے ایک ایک نقش کا جائزہ لینے

لگا

آ۔۔۔آپ۔۔۔یہاں۔۔۔ا۔۔۔اس۔۔وقت۔۔۔"اسکی موجودگی

میں بولنا تک

آئرہ خانزادہ کا محال ہو رہا تھا

میری ہونے والی بیوی کا کمرہ ہے جب چاہے مرضی آؤں۔۔۔"اسکے

بوجھل ہوتے لہجے میں اندر اٹھتے جذباتوں کے طوفان صاف آئرہ پر عیاں ہو رہے تھے بولتے ہوئے وہ آئرہ کی نازک سی کمر مزید اپنی بیلی سے کس کر لپیٹ گیا جس پر آئرہ مزید حواس باختہ سی ہونے لگی

ہ۔۔۔ہوئی تو نہیں ہے ناں ابھی۔۔۔" وہ مارے گھبراہٹ کے بس یہی بول پائی نظریں برلاس کے پہاڑی سینے پر ٹکی تھیں جو کچی کاٹن کی وجہ سے کئی حد تک اسکے سکس ایبز نمایاں کر رہا تھا آئرہ اسکے پہاڑی وجود کے آگے بلکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

صرف ایک رات۔۔۔" لہجے میں خماری اترنے لگی "اسکے بعد ہر حد ختم ہو گی ہر لحاظ بالائے طاق رکھا جائے گا۔۔۔تم مجھ میں گم ہو گی میں تم میں کھو چکا ہو نگا۔۔۔" اسکی شدّت بوجھل ہوتی

آواز پر آئرہ کا دل بند ہونے لگا تھا ماتھے پر ننھے ننھے پسینے
کے قطرے تک چمکنے لگے تھے
صرف ایک رات۔۔۔"دھیمی سی سرگوشی کرتے وہ اپنی سانسوں
کی گرماہٹ آئرہ کے چہرے پر چھوڑتا ہونٹوں کے قریب آکر اس
کی تڑپ میں اضافہ کرنے لگا اسکا یوں چھونا آئرہ کے نازک بدن
پر عجیب سی کپکپاہٹ طاری کر گیا
تمہیں میں اتنا خود میں گم کر دونگا۔۔۔"کھینچ کر گہری سانس
لی جیسے آئرہ کی خوشبو خود میں اتاری ہو"کہ تم سانس تک
مجھ سے پوچھ کر لو گی۔۔۔"وہ چھوٹی چھوٹی ٹھنڈی سانسیں
لیتی آنکھیں بند کئے اسکی جذبوں سے بوجھل آواز میں گم ہونے
لگی تھی"تم ٹوٹ جاؤ گی ہر رات میری شدّتیں سہتے سہتے پھر
ہر صبح میں تمہیں مرہم لگاؤنگا۔۔۔"وہ بہک رہا تھا ہاتھ دھیرے

دھیرے آئرہ کی چھوٹی سی کرتی کے اندر جا رہا تھا اس سے پہلے
وہ اسکی کمر کی نازکی کو چھو کر محسوس کر لیتا آئرہ نے
کرنٹ کھا کر اسے خود سے دور کیا سانس پھول چکی تھی دل
کی دھڑکنیں تیز تھیں برلاس کی مخمور نگاہیں اسکے سینے کی
حرکت پر گئی آئرہ اسکی نظروں کا تعاقب سمجھتے فورا سے بیڈ
پر پڑا دوپٹہ اٹھاتی گلے میں لے گئی اسکی یہ حیا برلاس کو
مقناطیس کی طرح اپنی جانب کھینچ رہی تھی وہ مبہم سا
مسکراتا ایک ہاتھ سے اپنی مونچھوں کو تاؤ دینے لگا
کر لو دور۔۔۔ کل کے بعد پاس آنے کو ترسو گی۔۔۔"اسکی بات پر
آئرہ کی کانچ سی نگاہیں اسکی جانب اٹھی تھیں برلاس اسکی
معصومیت دیکھ دل کھول کر ہنسا تھا اسکی ہنسی سامنے والے
کو مبہوت کر دینے والی تھی آئرہ ایک پل کو اسکی ہنسی میں گم

سی ہو گئی

آئی ایم کڈنگ میری جان میں دور ہی نہیں کرونگا تو پاس کیا آؤ گی یا پھر یہ ہو گا کہ۔۔۔" کہتے اسکی ہنسی تھمی وہ ایک قدم آگے آیا وہی آئرہ ڈر کر ایک قدم پیچھے ہٹ گئی "کہ تم مزید میری روح میں شامل ہو جانا چاہو گی۔۔۔" ایک اور قدم بڑھا آئرہ گھبراتی ہوئی پیچھے ڈریسنگ ٹیبل سے جا لگی تھی وہ قریب آچکا تھا بے حد قریب اور دھیرے اپنے پیاسے لب اسکی پیشانی پر ٹکا گیا یہ لمس اتنا گرم تھا کہ اسکی گرماہٹ پر آئرہ کو اپنی پیشانی جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

پیچھے ہٹتے اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا جسے نکالتے ایک مسحور کن خوشبو آئرہ کی ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس پیکٹ میں سے ابٹن

نکالتے آئرہ کے سامنے کیا

ہر کوئی تمہیں لگا چکا ہے ایک اسی نے نہیں لگایا جس کے لئے

سب نے لگایا۔۔۔"اسکے ہاتھ میں ابٹن دیکھ آئرہ کے پنکھڑی سے

لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے مطلب اسکے آنے کا مقصد اب

اسے سمجھ آیا تھا وہ ابٹن لگانے آیا تھا اسے آئرہ کو اسکی اس

حرکت پر ٹوٹ کر اس پر پیار آیا لیکن ظاہر نہیں کیا کر دیتی

تو آج وہ ہو جاتا جس کے بعد صرف ملال بچتا

تو آپ یہ لگانے آئے ہیں۔۔۔؟اس نے اپنی ہنسی دباتے دھیمے لہجے

میں پوچھا

بلکل۔۔۔"کہتے وہ ہاتھ والا ابٹن دھیرے سے آئرہ کے رخسار پر ملنے

لگا وہ آنکھیں بند کرتی اس سے ابٹن لگوانے لگی اسے یوں کرتے

دیکھ برلاس مزید آگے بڑھا ایک گال سے دوسرے گال پر لگاتے

پیشانی پر لے گیا آئرہ مزے سے اسکے ہاتھ کی حرکت محسوس کر رہی تھی جب وہی ہاتھ اسے ٹریس ہوتا اپنی گردن کی جانب جاتا محسوس ہوا اس نے تڑپ کے آنکھیں کھولی لیکن اسے اپنے اتنے قریب دیکھ سانس جیسے سینے میں ہی اٹک سی گئی

باقی کل کو لگاؤں گا اچھے سے۔۔۔"اسکا اچھا لفظ سمجھتے آئرہ پل میں سرخ پڑی تھی اسی پل باہر سے کسی نے دروازہ ناک کیا تھا

آئرہ۔۔۔"یہ مشی کی آواز تھی جسے سنتے برلاس نے ایڑھی کے بل گھوم کر دروازے کو دیکھا اسکے اوسان خطا ہوتے دیکھ آئرہ کی ہنسی چھوٹی تھی

"آپ چلے جائیں کوئی دیکھے گا تو اسے اب شگن کہہ دے گا۔۔۔

اب شگن۔۔۔؟ برلاس کو یہ لفظ ہی عجیب لگا تھا

جی مایوں بیٹھنے کے بعد لڑکا لڑکی کو ملنا نہیں ہوتا مل لیں تو
کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہے۔۔۔"اسکی بات پر برلاس پہلے تو
عجیب سے نظروں سے دیکھتا رہا پھر زبردستی اپنی ہنسی روکی
حد ہے تم بھی ان چیزوں پر بیلیو کرتی ہو۔۔۔"اس نے جیسے
تمسخر اڑایا تھا آئرہ نے گہری نظروں سے اسے دیکھا کیا یہ وہی
شخص نہیں تھا جس نے اسے ہر بار بچایا تھا اسکا محافظ بنا تھا
وہ کیسے اسکی محبت کا سودا کر سکتی تھی
کبھی کبھی ان چیزوں پر بھی اعتبار کر لینا چاہئے۔۔۔"وہ ٹرانس
کی سی کیفیت میں بول گئی
میں خود بہت بڑی مصیبت ہوں ڈونٹ وری۔۔۔میری بہنوں کو
سمبھال لینا انکو پتہ چلا تو ان مصیبتوں کو نہیں کر سکو نگا
ہینڈل۔۔۔"اسکے لہجے میں بلا کی محبت تھی اپنی بہنوں کیلئے

لیکن وہی انکاڈر بھی تھا وہ یہاں وہاں چھپنے کی جگہ ڈھونڈ
ہی رہا تھا کہ دروازہ دوبارہ ناک ہوا
"آئرہ دروازہ کھولو۔۔۔
آپ وہاں چھپ جائیں۔۔۔"ایک پردے کی جانب اشارہ کیا اتنی جلد
بازی میں وہ وہی چھپ سکتا تھا برلاس فورا سے وہاں پردے کی
اوٹ میں غائب ہو گیا آئرہ نے جلدی سے ہڑبڑا کر دروازہ کھولا
کیا کر رہی تھی میں کب سے دروا۔۔۔"اسکا آدھا جملہ آئرہ کی
حالت دیکھ منہ میں ہی رہ گیا اس نے اوپر سے نیچے تک آئرہ کو
جانچتی نظروں سے دیکھا
یہ تم کیوں پیلی ہوئی کھڑی ہو۔۔۔؟اسکے چہرے اور گردن پر لگے
ابٹن کو دیکھ اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا
وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"آئرہ کو اب اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا ہڑبڑی

میں وہ ابٹن تو صاف کرنا ہی بھول گئی تھی

برلاس آیا تھا۔۔۔؟اسکے سیدھے تکے پر آئرہ کی آنکھیں پھٹی

نن۔۔۔ نہیں تو۔۔وہ کیوں۔۔۔آ۔۔۔آئیں گے۔۔۔"اسکے کانپتے

لہجے پر

برلاس نے زور سے آنکھیں مینچی

بی کونفیڈنٹ ڈفر۔۔۔"دانت پیستے زیر لب بڑبڑایا"وہ برلاس شاہ

"کی بہنیں ہیں پچھلے جنم میں سی آئی ڈی رہ چکی ہیں۔۔۔

تو تم کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔؟آہ مشی کے سوال پر برلاس کا دل

چاہا آئرہ کو اٹھا کر ایک زور کی کس کرے کہ وہ رونے لگ جائے

اسکے علاوہ کوئی سزا دے بھی تو نہیں سکتا تھا یونو ہی از شاہ

صاحب

ن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔"اس سے پہلے وہ اور کچھ بولتی مشی اندر آتی

خود یہاں وہاں دیکھنے لگی

اگر تم خود باہر نہ آئے ناں میں نے زیحال بھائی کو بلا لینا ہے پھر تیر کی طرح سیدھے ہو کر باہر نکلو گے۔۔۔"اسکی جان لیوا دھمکی پر برلاس کی آنکھیں پھٹی اب کیا کر سکتا تھا اگر پاشا آ گئے تو پھر کل کا پوری بارات کا کھانا شاہ صاحب سے انکے کنوارے ہاتھوں سے بنوا کر انکو بیوہ کرنا تھا وہ مجبوراً پردہ ہٹاتا باہر نکلا اسے دیکھ مشی نے جتاتی نظروں سے آئرہ کو دیکھا جیسے

" کہہ رہی ہو" دیکھا یہ ہے یہاں

تمہیں اور کوئی دھمکی نہیں سوجھتی۔۔۔"آتے مشی کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی

بیٹا یہ دھمکی نہیں رکو تم۔۔۔ابھی بلاتی انکو۔۔۔"وہ سچ میں کال کرنے لگی ہی تھی کہ برلاس نے جھپٹ کر فون اسکے ہاتھوں سے

چھین لیا

ارے۔۔۔رے میری پیاری سی بہنا یہ کر کے تم یقیناً اپنے جاسوس
بھائی کو نراش نہیں کرو گی ورنہ تمہیں تمہارے میسنے شوہر
کی خبریں کون دے گا ہے ناں۔۔۔"آہ صحیح وقت پر اس نے اپنا
کارڈیوز کیا تھا مشی نے گھور کر اسے دیکھا
باز آجاؤ تم۔۔۔"بولتے اسکے کان کھینچے آئرہ یہ دیکھ اپنے منہ
پر ہاتھ رکھتی بمشکل ہنسی روکنے لگی تھوڑی دیر تک وہ آئرہ
کا ابٹن صاف کرتی اسے لے کر نیچے آئی سب نے اسے سیڑھیوں
سے اترتے دیکھا تھا لیکن اصل حیرت انکے پیچھے آتے دلہے میاں
کو دیکھ کر ہوئی تھی لڑکیوں نے برلاس کو دیکھا اتنی زور کی
خوشی سے بھرپور چیخ ماری تھی کہ وہ وہی بیچ میں رک کر
ہکا بکا سی نظروں سے انہیں دیکھنے لگا مشی اسے سزا کے طور

پر ساتھ ہی نیچے لے آئی تھی

برلاس بھائی یہاں۔۔۔؟زمل اسے دیکھ جتنی حیران ہوتی کم تھی

نیچے آؤ تم۔۔۔بتائیں گی تمہاری ساری سالیاں۔۔۔"مشی اور آئرہ

اپنی ہنسی دباتی نیچے اتر گئی جب کہ برلاس کو اپنا گلہ خشک

ہوتا محسوس ہوا تھا وہ ڈرتے ڈرتے نیچے اترا جیسے ہی قدم

زمین پر رکھا سب لڑکیوں نے اسے ایسا گھیرا کہ کومل مشی اور

زمل کی ہنسی کا زوردار پھوارہ پھوٹا تھا

جیجا جی آپ یہاں کیسے۔۔۔؟ایک لڑکی نے چہکتے پوچھا اسکے

سوال پر برلاس نے عجیب سی نظروں سے اس پاگل لڑکی کو

دیکھا بھلا یہ کیسا سوال

اپنی منگیتر سے ملنے آیا تھا اور کوئی سوال۔۔۔"دھڑلے سے جواب

دیا اسکی اتنی صاف ڈھٹائی پر جہاں سب نے ہاٹنگ کی تھی وہی

آئرہ شرم سے سرخ پڑی تھی

"اوئے ہوئے لیکن۔۔۔ملنا تو الاؤ نہیں تھا اب آپ کو سزا ملے گی۔۔۔

آپ کو ہمارے ساتھ ڈانس کرنا پڑے گا۔۔۔"دوسری لڑکی نے جلدی

سے سزا بتائی جس پر برلاس نے پھٹی پھٹی نظروں سے اسے

دیکھا جیسے اسکے دماغی توازن کے بگڑ جانے کا خدشہ ہوا ہو

اوبی بی پر اہوں۔۔۔ڈانس کروں۔۔۔"وہ سب کو پیچھے کرتا جانے

ہی لگا تھا کہ سب لڑکیوں نے اسے پھر سے گھیر لیا آخر میں اس

نے اپنی ہی بہنوں کو مدد طلب نظروں سے دیکھا

بھئی ہٹو پیچھے میرے بھائی کو تنگ مت کرو ہٹو ہٹو۔۔۔"زمل

سبکو پیچھے کرتی برلاس کا بازو تھام کر وہاں سے نکالتی آگے

لے آئی سامنے ندرت بیگم بھی بیٹھی تھیں برلاس نے جھک کر

مؤدب طریقے سے سلام کیا ندرت بیگم خوش دلی سے اسے ملتی

اٹھ کر اپنے ہونے والے داماد کی خاطر و مدارت کی تیاری کرنے چلی گئی تھیں

آگے کا سارا فنکشن برلاس اور آئرہ کو ساتھ بٹھا کر کیا گیا تھا

آئرہ کے ہاتھوں پر لگتی مہندی برلاس بڑی غور سے دیکھ رہا تھا

جبکہ باقی لڑکیاں آئرہ کی قسمت بڑی رشک بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں جو اس وقت کندھوں پر شال لئے کسی پرستان کا خوبصورت شہزادہ لگ رہا تھا

جیجو آپ نظریں پھیر لیں آپ کا نام لکھنا ہے۔۔۔"مہندی والی کافی شوخ ہوتی بولی تھی

نام میرا ہے تو میں کیوں نظریں پھیروں۔۔۔؟اسکی بات پر سب لڑکیوں کی ہنسی چھوٹی تھی اسکی تینوں بہنیں پلس بھابھیاں بھی مہندی لگوا رہی تھیں

کل رات آپ کو یہ نام ڈھونڈنا ہے اس لئے آپ سے چھپ کر نام
لکھنا ہے۔۔۔" پیچھے سے ایک لڑکی بے باکی کی ہر حد پار کرتی
بولی تھی اسکی بات پر جہاں باقی سب ہنسی تھیں وہی آئرہ اور
برلاس کی ایک ایک بیٹ مس ہوئی تھی دور بیٹھی ماہم انکے
نظروں کے تبادلے دیکھتی اندر ہی اندر کتنی بار اذیت کی موت
مری تھی

آپی کیا نام لکھوں۔۔۔؟ مہندی والی نے ماہم سے پوچھا تھا اسکی
نظریں برلاس پر ٹکی تھی تب ہی لبوں سے برلاس شاہ نکل گیا
وہ لڑکی سر ہاں میں ہلاتی اسکی ہتھیلی پر برلاس شاہ بڑی
خوبصورتی سے لکھ گئی ماہم اپنی سوچوں میں گم کتنی بڑی
غلطی کر چکی تھی اسکا اندازہ اسے آنے والے وقت میں اچھے
سے ہونے والا تھا

برلاس جلدی ہی وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا ورنہ ان پھوہڑ لڑکیوں نے اور کچھ بول کر اسے بھی شرمانے پر مجبور کر دینا تھا جو کہ پہلے سے اتنی ساری خواتین کے بیچ بیٹھا بری طرح سے نروس ہو رہا تھا

کومل مشی اور زمل نے اپنے اپنے شوہروں کے نام بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ اپنے ہاتھوں پر لکھوائے تھے انہیں یقین تھا یہ دیکھ ان لوگوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہنے والا تھا

یہ ایک پرانا گودام تھا جو واقع بھی ایک کھنڈر جگہ پر تھا آس پاس دور دور تک کوئی آبادی نہیں تھی نہ کوئی چرند پرند یہاں صرف شیطانوں کا راج تھا وہ شیطان جو انسانیت کے نام

پر دھبا تھے

سارا اصلحہ چیک کر لیا۔۔۔؟اس شخص نے قدرے رعب و دبدبے سے پوچھا تھا آگے کھڑا بندہ عجزی سے سر جھکاتا "جی بوس ہو گیا" کہہ گیا یہ سنتے مقابل کے سیاہ لب جن پر سیگریٹ کے دھوئے کی بہت سی تہہ جمی تھیں شیطانی مسکراہٹ میں ڈھلے پیچھے ایک پوری فوج کھڑی تھی چہروں کو سیاہ ماسک سے ڈھکے یہ ماسک انہیں جان بوجھ کر دیا گیا تھا تاکہ کوئی انہیں نہ پہچان سکے یہ کوسٹم پاشابے کے لوگوں کا تھا یہ بات انڈر ورلڈ میں ہر کوئی جانتا تھا

جیسے ہی ڈیول کے آزاد ہونے کی خبر ملے اسی وقت قیامت ڈھانی ہے پاشابے پر ایسا دبوچنا ہے اسے کہ سالا سمبھل ہی نہ سکے۔۔۔"اسکے لہجے میں شیطانیت چیخ چیخ کر بول رہی تھی

نوفل خانزادہ وہ واحد ذریعہ تھا جس کے ذریعے اس ڈیمن کو
پاشا تک پہنچنا تھا وہ کسی صورت ڈیول کو مرنے نہیں دے سکتا
تھا اسکا آزاد ہونا سب کے لئے بہت ضروری تھا
پہلے ان دو بچوں کو اپنے قبضے میں کرنا ہے انہیں دیکھ پاشا
کوئی مزاحمت نہیں کر پائے گا اگر کرے تو ایک کی گردن اڑا دینا
اپنے بچے کو مرتے دیکھ وہ خود بھی مر جائے گا۔۔۔"اسکے ہاتھوں
میں زامل اور زالے کی تصویر تھی جس میں سے زامل کی تصویر
پر سرخ کر اس کا نشان گھسیٹ رکھا تھا وہ سفاک نظروں سے
اسے دیکھ رہا تھا اسکی نشیلی سرخ آنکھوں میں پاشا سے نفرت
چیخ چیخ کر بول رہی تھی اس بار انہوں نے سیدھا پاشا کی
شہ رگ پر وار کرنے کی پلاننگ کی تھی جو ہر گز رائگاں نہیں جانے
والی تھی ان تصویروں کو دیکھ اسکے اندر ایک لاوا سا بھڑکنے

لگا تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس کے جبڑے بھینچے
نکالو گاڑیاں۔۔۔۔"اسکی ایک دم بلند ہوتی دھاڑ پر ہر ایک بندہ فورا
سے اپنا اپنا اصلحہ تھامتے گاڑیوں کی جانب بڑھ گیا

آخر کار وہ دن آ پہنچا تھا جس کا سب کو بے صبری سے انتظار
تھا یہ دن ہر دن سے بہت مختلف تھا آج ٹھنڈ کی کڑاکے دار تھی
جہاں یہ دن بہت سی زندگیوں کو خوبصورت بنانے والا تھا وہی
کچھ زندگیوں کو برباد بھی کرنے والا تھا اور ایسی بربادی کے پھر
دوبارہ وہ زندگی آباد نہیں ہو سکیں گی اگر کوئی مستقبل میں
جا کر دیکھ پاتا تو یقیناً وہ یہ سب روک دیتا اپنی جان پر کھیل
کر روک دیتا لیکن مستقبل میں جانا ممکن نہیں تھا اس لئے اب
جو لکھا جا چکا تھا وہی ہونا تھا

باہر بارات میں جانے والی گاڑیاں میر بخش تیار کروا رہا
تھا دو گاڑیاں سرخ غلابوں سے مختلف انداز میں سجائی گئی
تھیں باقی گاڑیوں پر بھی ان غلابوں سے الگ الگ طرح کے ڈیزائن
میر بخش نے بنوا دیے تھے ساری گاڑیاں یا تو مرسیڈیز تھیں یا
رینج روور
یہ انہوں نے ٹھیک نہیں کیا خود وہاں رہ گئی اب میری شیروانی
کا بٹن کون لگائے گا۔۔۔" یاقوت ڈارک براؤن رنگ کی شیروانی پہنے
اسکا بٹن ہاتھ میں پکڑے کمرے سے باہر نکلتا زور سے چیخا
میرا پرائویٹ سامان نہیں مل رہا اب کہاں سے ڈھونڈوں۔۔۔" اسی
وقت پامیر بھی منہ بسورے باہر نکلا دونوں ہی غصّے سے لال
پیلے ہو رہے تھے اور رخ سیدھا زیحال کے کمرے کی جانب کیا
وہ سامنے ہی سیاہ رنگ کی شیروانی پہنے خود پر سپرے کر رہا

تھا پیروں میں براؤن کلر کے شوز تھے بال سلیقے سے جیل سے
جمائے خوشبو میں نہایا اس قدر حسین لگ رہا تھا کہ خود پامیر
اور یاقوت اسے دیکھ ایک پل کو مبہوت سے ہو گئے تھے زیحال
نے پیچھے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا جو اسکے حسن میں مکمل
طور پر گم تھے اسکی سحر انگیز شخصیت دونوں کو اپنی اپنی
بات بھلا چکی تھی آخر میں زیحال ہی دونوں کو ہوش کی دنیا
میں لایا
نہا لئے یا اس میں بھی کسی کی مدد چاہیئے۔۔۔؟ انکی چیخیں
وہ تیار ہوتے سن چکا تھا تب ہی میٹھا سا طنز کیا دونوں اسکی
بات پر اچھی طرح سے گڑ بڑا گئے تھے
وہ۔۔ مم۔۔۔ میرا بٹن ٹوٹ گیا۔۔۔؟ کہتے یاقوت نے آگے ایک بٹن
کیا

زیحال نے سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھا سوئی دھاگہ نکال کر اسے
آگے بلایا اور اسکے ہاتھ سے بٹن لیتے خاموشی سے لگانے لگا
یہ سائیڈ والی الماری کھولو جو چاہئے لے لو اور پانچ منٹ میں
تیار ہو کر باہر نکلو۔۔۔" پامیر کو خاموش کھڑے دیکھ اپنی وارڈ
روب کی جانب اشارہ کیا
اور یہ دلہے میاں اتنے خاموش کیوں ہیں۔۔۔؟ اسے فوراً سے برلاس
کی یاد آئی جو صبح سے چسکا تک نہیں تھا
کر رہا ہو گا اپنی تیاری۔۔۔" کہتے یاقوت نے اپنی ہنسی دبائی اس
کی بات پر زیحال نے گھورا لیکن خود بھی مسکرا دیا انکی بیویاں
بھلے نہ ہوں لیکن انکا بڑا بھائی تھا اسکے ہوتے انکو کسی چیز کی
فکر نہیں تھی وہ آج بھی اپنے بھائیوں کو ایک ماں کی طرح
ٹریٹ کرتا تھا انکی ضرورتوں کو پورا کرتا تھا

آپ نے ٹھان لی ہے اسے کمینے کو آزاد کرنے کی۔۔۔؟ یاقوت نظریں
زیحال کے چہرے پر گاڑھے سنجیدگی سے پوچھنے لگا
ھممم۔۔۔"ایک خاموش جواب یاقوت وہی چپ ہو گیا
عثمان آج اپنی ماں کے ساتھ اپنی پھپھو کے ہاں موجود تھا وہاں
بھی ساری تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں لیکن نکلنا سب
کو یہی سے تھا اس لئے وہ سب پہلے یہاں آئے تھے مشی اور کومل
بھی گارڈز کے ساتھ آگئی تھیں جواب اپنے اپنے کمروں میں
گھسی تیار ہو رہی تھیں مہندی کا فنکشن صبح تک چلا تھا جس
کے باعث ان دونوں کو آنے میں دیری ہو گئی تھی

سر ملائشیا کے پریزیڈنٹ اس ہفتے پاکستان آئیں گے بتا دیں انکے
لئے کیا کیا کرنا ہے کہاں ٹھہریں گے وہ اور کون انہیں رسیو کرنے

ایئرپورٹ جائے گا۔۔۔" بدر دین سلیوٹ مارتے قدرے مؤدبانہ انداز
میں بولتا برق رفتاری سے چلتے ہوئے مصطفیٰ کے پیچھے پیچھے
تقریباً بھاگتے ہوئے پوچھ رہا تھا
یہ ایسی خبر تھی جو جب سے پھیلی تھی ہر ایک میں جیسے
بھگدڑ سی مچ چکی تھی اور آنے والی شخصیت کا خاص طور
مصطفیٰ کو بے صبری سے انتظار تھا
فائیو سٹار ہوٹل میں انکے رہنے کا شاندار سا انتظام کرواؤ ساتھ
میں انکی سیکیورٹی کیلئے ہمارے اسپیشل کمانڈوز کو تیار رکھو
انہیں ایئرپورٹ پر رسیو کرتے سی ایم اور کرنل صاحب خود
جائیں گے۔۔۔" وہ تیز تیز راہداری میں چلتے ہوئے بولتے جا رہے تھے
پیچھے بدر دین سارے آرڈرز ایک چھوٹی سی نوٹ بک پر نوٹ
کرتا جا رہا تھا

اور دھیان رہے انکی خاطر و مدارت میں کسی قسم کی کوئی کمی
نہ رہے ورنہ تم سب کی کھال ادھیڑ کر رکھ دونگا۔۔۔"انکی اس
بات پر بدر دین کے پیروں کو وہی بریک لگی پھر جلدی سے ان
کے پیچھے ہو لئے
جی سر کوئی کمی نہیں ہو گی لیکن سر معلوم ہوا ہے وہ غصّے
کے بڑے تیز ہیں اگر کسی بات کا برا مان گئے تو کیا پھر بھی آپ
ہماری کھال۔۔۔" باقی جملہ منہ میں رکھتے خوف زدہ سے ہوتے
جواب چاہا مصطفیٰ نے تک کر اسے دیکھا
انہیں غصّہ نہیں آنا چاہیئے۔۔۔ورنہ مجھ سے بچ جاؤ گے ان سے
نہیں۔۔۔" یہ بات سن کر بدر دین کا خون خشک ہونے لگا تھا ان
کی دھشت کے چرچے ہر ایک میں عام تھے کون نہیں واقف تھا
انکے غضب سے جو بھی انکے عتاب کا نشانہ بنتا سیدھا اپنے رب

سے جاملتا پورے ملائشیا میں پہلا نمبر انکا تھا دولت شہرت
میں پوری آرمی اور پولیس ڈیپارٹمنٹ میں بھگدڑ سی مچ چکی
تھی

گاڑیاں نکل چکی تھیں برلاس شاہ کی بارات نکل چکی تھی دور
دور تک جہاں تک نظر جاسکتی تھی صرف رینج روور اور بلیک
مرسیڈیز ہی دکھائی دے رہی تھیں اتنی گاڑیاں آج تک کسی
بارات میں نہ دیکھی گئی تھیں نہ دیکھی جائیں گی وہ گاڑیاں
لاہور کے ماڈل ٹاؤن میں لائن قطار داخل ہوتی مسلسل فائرنگ
کرنے لگی تھیں ساتھ ہی کڑک ڈالرز کے نوٹ ہوا میں اچھالتے
ان کی برسات کی گئی تھی کشمیر سے لاہور تک پاشا کے بندے
کروڑوں صرف اڑا چکے تھے یہ بارات پاشا بے کے بھائی کی تھی

اور اسکا اندازہ انکے لاہور میں داخل ہوتے سبکو بخوبی ہو گیا تھا

آئرہ خانزادہ انوکھی لڑکی تھی جس بارات اتنی دھوم دھام سے

ایشئین گینگسٹر لائے تھے جن کا راج مافیا کی دنیا کے ساتھ ساتھ

آج لوگوں کے دلوں پر بھی ہو رہا تھا

جہاں بارات کی گاڑیاں نکلی تھیں وہی دوسری جانب سے ان

شیطانوں کی بھی گاڑیاں نکل چکی تھیں بربادی لانے کیلئے کیا یہ

وقت رک سکتا تھا۔۔۔؟ نہیں وقت نہیں رکتا یہ صرف وجود میں

چلتی سانسیں روکتا ہے

فائرنگ دھڑا دھڑ مسلسل ہو رہی تھی سب سے آگے گاڑی پاشا

بے کی تھی جس کے پیچھے برلاس کی دلہے کی طرح سجی گاڑی

تھی اسکے پیچھے عثمان کی گاڑی تھی دونوں خود سے ڈرائیو

کر کر آئے تھے ان سے پیچھے یاقوت اور پامیر بھی الگ الگ

گاڑیوں میں تھے دونوں کی بیویاں انکے ساتھ انکی گاڑیوں میں موجود تھیں

زیحال مسلسل سیگریٹ کے گہرے کش لگاتا نجانے کن سوچوں میں گم تھا کچھ تھا جو اسے کھٹک رہا تھا وہ درندہ مشہور تھا وہ اپنے دشمنوں کی موجودگی سونگھ لیتا تھا اس نے موبائل نکالا اور یاقوت کا نمبر ڈائل کیا

"جی بھائی۔۔۔

ایک بھی گاڑی بغیر چیکنگ کے ہال میں داخل نہیں ہونی چاہیئے کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ اسکے لہجے میں فکر دیکھ یاقوت خود بھی پریشان سا ہوا

سب ٹھیک ہے جو کہا ہے وہ کرنا۔۔۔" کہتے اس نے کال کاٹ دی اور نظریں سامنے راستے پر مرکوز کر دی کچھ ہی دیر میں وہ

ساری گاڑیاں لائن قطار شادی ہال میں داخل ہوئی تھیں کچھ
گاڑیاں تھیں جو شادی ہال کے ارد گرد پھیل چکی تھیں

یہ لاہور کا سب سے بڑا اور ایکسپینسیو میرج حال تھا جس کا
پارکنگ ایریا اتنا وسیع تھا کہ ایک ساتھ تین سو سے زائد گاڑیاں
پارک ہو سکتی تھیں ایک کے بعد ایک گاڑی پارک ہوتی گئی سائیڈ
میں لگی آگ کی چنگاریاں بلند ہوئی تھی ہوا میں فائرنگ کی
آواز گونج اٹھی تھی وہ سپیکر نہیں بجا رہے تھے وہ دھشت گرد
تھے انکا طریقہ الگ تھا سب سے مختلف اور یونیک تھا انکی
فائرنگ سے لوگ خوف کھانے لگے تھے لیکن پاشا کے حکم کے

مطابق ساری فائرنگ ہال سے باہر ہو رہی تھی سب پٹاخے باہر کی
جانب پھوٹ رہے تھے وہ اترا تھا گاڑی سے جس کیلئے اتنا شاندار
انتظام کیا گیا تھا جو پوری دنیا کے سامنے ایک لڑکی کو اپنا بنانے
آیا تھا وہ آئرہ خانزادہ کو لینے آیا وہ برلاس شاہ تھا سفید شئیر
وانی پر سفید کلر کا پٹکا پہنے جو زبردستی پامیر اوریاقوت نے
پہنادیا تھا جسکا پیچھے سے نکلتا کپڑا فولڈ ہوا آگے کو بائیں
ہاتھ پر پڑا تھا پیروں میں پشاوری کھسے ہاتھ میں پہنی برانڈڈ
واچ اس حلیے میں وہ کسی سلطنت کا راج کمار لگ رہا تھا وہ
تھا بھی ہاتھ میں بس ایک تلوار کی ضرورت تھی
دوسری گاڑی میں سے رائے عثمان اترا تھا سیم گیٹ اپ کے ساتھ
اسکو عادت نہیں تھی اس طرح کے لباس کی لیکن اپنے بھائیوں
کی ضد پر وہ بھی ویسے ہی دلہا بنا تھا جیسے انہوں نے کہا تھا

اگر ماہم برلاس شاہ کو اپنے دل سے نکال کر رائے عثمان کو صرف
دیکھ بھی لیتی تو دل میں وہ خود آجاتا گورا رنگ کلین شیو
ستواں سی کھڑی ناک غلابی ہونٹ اور چھوٹی سیاہ آنکھوں پر
لمبی پلکیں جبکہ بھنویں قدرتی اس شیپ میں تھی جو عورتیں
آئے مہینے پارلر جا کر بنواتی ہیں لیکن رائے عثمان کے چہرے پر
نکھار اور خوبصورتی قدرتی تھی آج اس گیٹ اپ میں وہ سب کے
دلوں پر چھریاں چلا رہا تھا اوپر سے ٹھوس بدن کا مالک جس
باڈی کو بنانے میں آج کے لڑکے دن رات ایک کر دیتے ہیں جم جا جا
کر وہ اگر رائے عثمان کو دیکھ لیتے تو رشک کرتے وہ ایسے لڑکوں
کا آئیڈیل بن سکتا تھا
زیحال فون پر بات کرتا ہوا گاڑی سے نیچے اترا تھا سب نے نظر
اسکی جانب پھیری تھی بلیک تھری پیس سوٹ پہنے گلے میں

وہی بلیک کلر کی بو پیروں میں برانڈڈ شوز اور ہاتھوں میں
کروڑوں کی مالیت رکھتی گھڑی پہنے وہ سبکی نظروں کا ایک
دل چسپ منظر بنا تھا اس گیٹ اپ میں کسی بھی عورت کا کیا
مرد کا اس پر سے نظریں ہٹا پانا مشکل ہو رہا تھا
یہ بھائی نے تو شیروانی پہنی تھی پھر یہ کیسے۔۔۔؟ گاڑی سے
اترتا پامیر زیر لب بڑبڑایا جو پیچھے سے آتا یاقوت بخوبی سن
چکا تھا
آگیا ہو گا احکام اعلی کا حکم کہ یہ پہن کر آنا ہے۔۔۔" اسکی بات
پر پامیر کھل کر ہنس دیا دونوں نے اپنے بھائی کی نظر اتاری تھی
پامیر گھوم کر گاڑی کے اس پار آتا کومل کا دروازہ کھولتے اسے
ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے باہر لے آیا
سب ایک ساتھ راہداری سے ہوتے اندر کی جانب بڑھے تھے دونوں

اطراف میں لگی آگ کی چنگاریاں انکے استقبال میں ایک بار پھر
آسمان کی جانب بلند ہوئی تھیں پیچھے سے فائرنگ اب تک نہیں
رکی تھی نہ وہ رکنی تھی عثمان کے کزن آپس میں ہلا گلا کرتے
اسکے آگے آگے چل رہے تھے یہاں آکر ڈی جے بھی اپنے جوبن پر
آچکا تھا اس سے مزید
آگے آکر اوپر سے غلاب کی پتیوں کی برسات ہوئی تھی اور تب
تک ہوتی رہی تھی جب تک وہ لوگ داخلی دروازے پر نہ پہنچ
گئے وہاں راحم صاحب ندرت بیگم فہد خانزادہ اور ممتاز بیگم
ہاتھوں میں پھولوں کے ہار لئے کھڑے تھے سب سے آگے برلاس اور
عثمان تھے
ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرا بیٹا شہزادہ لگ رہا ہے۔۔۔"راحم صاحب
نے برلاس کا ماتھا چوما انکی بات پر برلاس کے ہونٹوں پر مبہم

سی مسکراہٹ بکھری تھی آج وہ ہنس نہیں رہا تھا شاید ایسے
وقت پر لڑکا اور لڑکی دونوں کی نروس ہوتے ہیں کیونکہ یہاں
اس موڑ پر دونوں کی زندگیاں بدلتی ہیں
فہد نے عثمان کے گلے میں ہار پہناتے اسے پورے جوش و خروش
سے گلے لگایا تھا
کیا لگ رہے ہو برخوردار۔۔۔"انہوں نے دل سے سراہا تھا عثمان بھی
مبہم سا مسکرا دیا
چینی گوریلا۔۔۔"پیچھے سے پامیر عثمان کے کان میں دھیرے سے
سرگوشی کرنے لگا جب عثمان نے اس کے پیٹ میں کہنی ماری
آؤچ۔۔۔ چینی نہیں جنگلی گوریلا۔۔۔"آخر میں دانت پیسے کو مل
جو اس کے ساتھ تھی اسکی مستی پر اسے گھورنے لگی
انہوں نے سب کو وہی ہار پہنائے تھے جب سب سے پیچھے فون

کان سے لگائے زیحال ہال میں داخل ہوا تھا فہد راحم اور ممتاز
بیگم وہی کھڑے تھے تینوں کے ہاتھوں میں پھولوں کے ہار تھے
یہ دیکھ زیحال ایک دم ٹھٹھکا
جیسا کہا ہے ویسا کرنا آئی ول کال یو بیک۔۔۔" مقابل کو کہتے اس
نے کال کٹ کی اور موبائل کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا
السلام علیکم۔۔۔" اس نے آگے آتے پہلے ممتاز بیگم کے آگے سر خم
کیا تھا جنہوں نے خوشدلی سے اسکا جواب دیتے ہار پہنایا انکے
بعد راحم صاحب اور فہد نے بھی اسکے گلے میں ہار پہنا دیے
دلہا میں نہیں میرا بھائی ہے۔۔۔" اپنی مسکراہٹ دباتے شریر ہوتے
بولا
اسکی بات پر تینوں ایک دوسرے کو دیکھتے مسکرانے لگے
اندر آؤ۔۔۔" فہد اسکا بازو تھام کر اندر لے گئے سامنے بہت بڑا

سٹیج تھا پورا سیٹ اپ اتنا خوبصورت کیا گیا تھا کہ کوئی بھی
بندہ چار گھڑی کھڑے ہو کر اسے بس دیکھتا رہے لیکن دل نہ
بھرے برلاس اور عثمان دونوں سٹیج پر کا چکے تھے سب ان
سے جا جا کر گلے مل رہے تھے فہد زیحال کو بھی وہی لے گئے
اس نے نظر دوڑائی تو وہاں ایک یا دو نہیں تین تین صوفوں کے
سیٹ اپ کئے گئے تھے یہ دیکھ زیحال ایک دم ٹھٹھکا اسکا دل
جیسے بند ہونے لگا تھا اس نے مڑ کر فہد کو دیکھا جب انہوں نے
مسکرا کر پیچھے مڑتے سامنے راہداری میں سے آتی ہوئی برائڈز
کو دیکھا پورے ہال کی لائٹس بند ہو چکی تھیں صرف برائڈز
پر روشنی گئی تھی سب سے آگے آئرہ تھی سرخ کام دار لہنگے
میں ملبوس بھاری آویزے پہنے مہندی اور چوڑیوں سے سجے

ہاتھوں سے آگے گری چنری کے دونوں سرے پکڑے دھیرے

دھیرے

چلتی ہوئی آرہی تھی اسے دیکھ زیحال نے ایک لمبی سانس

خارج کی وہ کیا سمجھنے لگا تھا اپنی سوچ پر خود ہی ہنسی آئی

آئرہ کو دیکھ برلاس تو بس اسے ہی دیکھتا رہ گیا آس پاس کے

لوگ جیسے ختم ہو گئے تھے پورے ہال میں صرف برلاس شاہ تھا

اور انکی ہونے والی مسسز برلاس شاہ۔اسکا دل زور زور سے

دھڑکا تھا وہ اس روپ میں قیامت ڈھا رہی تھی افففف برلاس

سے خود پر کنٹرول مشکل سے مشکل ترین ہوتا جا رہا تھا

آئرہ کے دائیں جانب ہوتے پیچھے ماہم نظر آئی تھی دلہن کے روپ

میں سجی مہندی سے بھرے ہاتھوں سے نیٹ کا دوپٹہ پکڑے وہ

بھاری پلکوں کی جھالر جھکائے چھوٹے چھوٹے قدم چلتی ہوئی

آرہی تھی اسے دیکھ عثمان جو یاقوت کے ساتھ کسی بزنس کی
ڈسکشن میں مصروف تھا فوراً سے زبان کو بریک لگا گیا منگنی
کے بعد آج وہ ظالم اسکے سامنے آئی تھی وہ بھی اس روپ میں
کہ عثمان کا سیدھا دل ہی بند ھ کر دیا وہ سانس روکے کھڑا اماہم
کو دیکھنے لگا
سب کی نظریں دونوں برائڈلز پر تھیں کیمرا مین دھڑا دھڑ فوٹو
شوٹ کر رہا تھا پھر ایک دم سب پر سکتا سا طاری ہوا اماہم بھی
بائیں جانب ہٹ گئی اور پھر سب کی نظران آٹو میٹیکلی چلتے
دو بے بی کاٹس پر گئی تھی جن میں دو معصوم ننھے سے فرشتے
منہ میں انگلی لئے اوپر چھت پر جلتی دھیمی دھیمی سی روشنی
دیکھ رہے تھے زامل بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا جب
کہ زالے ریڈ کلر کا گھیر دار فراک پہنے سر پر بڑا سا ہیئر کلپ پہنے

ہوئے تھے یہاں تک بھی ٹھیک تھا اصل سب کی سانس تیسری
دلہن کو دیکھ کر رکی تھی جو تھی زمل زیحال خان آفندی
سرخ گھیر دار لہنگے میں ملبوس جس پر گولڈن نغ جڑے اسکی
چمک کے لشکارے دور سے ہی مار رہے تھے زیحال جو پھر سے
اپنے موبائل پر جھک چکا تھا جیسے ہی نظر اٹھائی تو نظریں
پلٹنا بھول گیا دل اب سچ میں بند ہوا تھا سانس جیسے رک سی
گئی تھی آنکھیں پتھرا سی گئی تھیں دنیا پوری گھوم گئی تھی
سامنے اسکی دلہن آ رہی تھی اسکی گلالے وہ بھی پوری دلہن کے
روپ میں اسکے ایک طرف فہد تھے اور دوسری جانب فرح
مسکراتی ہوئی

واؤ۔۔۔واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔۔۔" پامیر کے منہ سے بے ساختہ نکلا
تھا سب ہی شاک تھے لیکن اندر ہی اندر خوشی سے پٹاخے سے

پھوٹنے لگے تھے برلاس تو اپنے بچوں کو دیکھ کر ہی خوشی سے
پھولنے لگا تھا وہ جیسے جیسے قریب آتے گئے سامنے کھڑے اپنے
برلاس چاچو کو پہچان گئے زامل تو اسے دیکھ فوراً سے ٹھسکنا
شروع ہو گیا تھا
آئرہ برلاس کے پاس اور ماہم عثمان کے پاس آگئی تھی لیکن
زمل کو نیچے ہی روک دیا گیا تھا یاقوت اور پامیر شل ساکت
کھڑے زیحال کو پکڑ کر آگے لائے اور اس کا ایک ہاتھ آگے نیچے
کو جانب زمل کی طرف بڑھا دیا نیٹ کے دوپٹے کی اوٹ سے
جھلکتا قیامت خیز دلہن والا روپ دیکھ زیحال کا دل ایک دم
بھاری ہوا تھا آنکھوں میں ہلکی سی نمی اتری تھی کیا اسکی
قسمت میں بھی ایسے اچانک خوشی لکھی جا سکتی تھی؟ اسے
اب تک یقین سا نہیں آرہا تھا کہ وہ بھی کبھی اپنی بیوی کو اس

روپ میں دیکھ سکتا تھا لیکن آج دیکھ رہا تھا وہ انوکھا دلہا
تھا جو بارات تو لایا تھا لیکن صرف اپنی بیوی کو نہیں ساتھ اپنے
دو پیارے پیارے سے جڑواں بچوں کو بھی لینے
میں اپنی بیٹی کو پورے ہوش و حواس میں تمہارے حوالے کرتا
ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے تم میری بیٹی کیلئے مجھ سے بھی
بہتر ہو۔۔۔"بولتے ہوئے فہد کی آواز بھیگنے لگی زمل بے اختیار
اپنے باپ کے سینے سے لگ گئی
بابا۔۔۔پلیز روئیں مت۔۔۔"اپنے باپ کو ایسے دیکھ اسکا دل بھاری
ہونے لگا تھا
میں تب نہیں کر سکا لیکن آج میں پھر سے اپنی بیٹی کو تمہارے
محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں تم اب
اسے پہلے سے زیادہ خوش رکھو گے۔۔۔"زیحال کے پیچھے کھڑے

اسکے دونوں بھائی مسکرائے تھے زیحال نے ہاتھ آگے بڑھایا
زمل کے ہاتھ رکھتے زیحال نے دوسرے ہاتھ سے اسکا لہنگا اٹھا کر
اوپر آنے میں جیسے ہی مدد کی سب کے منہ سے سیٹیاں نکلی
تھی بلاشبہ یہ کپل سب سے زیادہ حسین لگ رہا تھا
زمل دو زینے چڑھتی اوپر آئی اور زیحال کے مقابل کھڑی ہو گئی
زامل کو تو برلاس لے چکا تھا کیونکہ اس وقت اسکے علاوہ وہ
اپنے ماں باپ کے ہاتھوں میں بھی چپ نہ ہوتا جبکہ زالے یاقوت
کے پاس تھی
ارے میری پرنسسز۔۔۔چاند کا ٹکڑا لگ رہا ہے میرا بیٹا۔۔۔" کہتے
یاقوت نے چٹاچٹ زالے کے روئی جیسے گال چومے آگے سے وہ بھی
کھلکھلا کر ہنسنے لگی
مشی کی نظریں یاقوت پر ہی ٹکی تھیں جیسے وہ بے صبروں

کی طرح اسے ٹوٹ کر پیار کر رہا تھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟زمل اسکی نظریں خود پر بھانپتی

دھیرے سے سرگوشی کرتی پوچھنے لگی

"یقین کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے

اسکی بات پر زمل نے چہرہ دھیرے سے موڑ کر اسے دیکھا اسکی

آواز میں کپکپاہٹ تھی زمل کا دل ایک دم بیٹھا

ہی۔۔۔آپ۔۔۔"وہ آگے نہیں بول سکی جب زیحال نے انگلی کی

پوروں سے اپنی آنکھوں کے کنارے صاف کئے

تھینک یو۔۔۔تھینک یو سو مچ اس سرپرائز کیلئے۔۔۔"وہ خود پر

کیا ضبط کھو رہا تھا اس نے ہمیشہ خود کو اپنوں کیلئے وقف

کیا خود کیلئے کسی خوشی کی آس تو وہ جیسے چھوڑ ہی چکا

تھا آج اسے زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی تھی

زمل نے اسکے ہاتھ پر اپنا مومی ہاتھ رکھتے دھیرے سے پلک جھپکائی

میں اس بار منہ دکھائی بھی لونگی ورنہ قریب نہیں آنے دونگی

اسکی بات پر زیحال دھیرے سے مسکرادیا

تم چاہے پوری دنیا مانگ لینا زیحال خان آفندی خود کو تمہارے قدموں میں ڈھیر کردے تو دنیا کیا چیز ہے۔۔۔"اسکا محبت سے چور لہجہ زمل کو لمحے میں ساتویں آسمان پر لے گیا تھا

تم نے اسی لئے مجھے چینج کرنے کو کہا تھا۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

ہاں جی۔۔۔مجھے میرا دلہا سب سے الگ چاہئے تھا۔۔۔"اسکے چہک کر بولنے پر زیحال کو ہنسی آئی وہ دلہن بنی یہ حرکتیں کرتی مزید کیوٹ لگ رہی تھی زیحال کو بے تحاشہ اس پر پیار آیا

ویسے ہمارا نکاح یاد ہے۔۔۔؟پیدائشی بدتمیز بولا تھا ناں تم نے

مجھے۔۔"وہ جیسے بچوں کی طرح شکایت کر رہا تھا انداز بلکل
ویسا تھا
ہاہا۔۔۔۔پیدائشی ٹوچ رومانٹک بولنا چاہئے تھا۔۔۔"اس کی بات پر
دونوں کھلکھلا کر ہنسنے لگے سب نے انکی جانب دیکھا کومل
اپنا فراک سمبھالتی انکے قریب آکر پیچھے کھڑی ہوئی
شرم کرلو دونوں تھوڑی مانا بچے تک پیدا کر چکے ہو لیکن اس
وقت نئے نویلے دلہا دلہن ہو۔۔۔"وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولتی
سرگوشی کرنے لگی زیحال نے گھور کر اسے دیکھا زمل تو فورا
سے شریف بنتی سر جھکا گئی جبکہ اسکی بات پر پورے بدن میں
جیسے گدگدی سی ہونے لگی تھی
نکاح خواں آچکا تھا پہلے عثمان اور ماہم کا نکاح پڑھوایا گیا تھا
اسکے لئے ایک الگ سیٹ اپ تھا جہاں آمنے سامنے دلہا دلہن بیٹھے

تھے درمیان میں ایک جالی نما دوپٹہ حائل تھا یہ بھی تین الگ
الگ سیٹ اپ کئے گئے تھے

رائے عثمان لاشاری ولد رائے ولید لاشاری کیا آپ تمام گواہان کی
موجودگی میں ماہم سکندر ولد وہاب سکندر کو سکہ رائج
الوقت پانچ کروڑ حق مہر کے عوض قبول کرتے ہیں۔۔۔"مولوی
صاحب درمیان میں بیٹھے مائیک میں بول رہے تھے آواز ہال مے
اخر تک جارہی تھی سب کے چہرے خوشی سے تمتمارہے تھے

وہی ماہم کا دل ان لفظوں پر بیٹھا جارہا تھا کاش کوئی معجزہ
ہو جائے کاش یہ وقت رک جائے کاش اسکی سانسیں رک جائے
کاش لیکن اکثر کاش صرف کاش ہی رہتا ہے

قبول ہے۔۔۔"عثمان کی بھاری خوبصورت مردانہ آواز مائیک میں
گونجتی ماہم کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی اس نے سنتے ضبط

سے آنکھیں مینچی

رائے عثمان لاشاری ولد رائے ولید لاشاری کیا آپ تمام گواہان کی
موجودگی میں ماہم سکندر ولد وہاب سکندر کو سکہ رائج
الوقت پانچ کروڑ حق مہر کے عوض قبول کرتے ہیں۔۔۔"مولوی
صاحب پھر بولے

قبول ہے۔۔۔"اس بار بھی عثمان نے دھیمے لہجے میں کہا

رائے عثمان لاشاری ولد رائے ولید لاشاری کیا آپ تمام گواہان کی
موجودگی میں ماہم سکندر ولد وہاب سکندر کو سکہ رائج
الوقت پانچ کروڑ حق مہر کے عوض قبول کرتے ہیں۔۔۔"مولوی
صاحب تیسری بار پھر بولے اب کی بار عثمان نے کوفت زدہ ہوتے
اسے مولوی کو گھورا

دو دفع بول تو دیا قبول ہے اب بار بار پوچھنے کا کیا

مقصد ہے۔۔۔" وہ دانت پیس کر بولتے سب کو قہقہہ مار کر ہنسنے
پر مجبور کر گیا وہی مولوی صاحب گڑ بڑا کر اسے دیکھنے لگے
ابے تین دفع بولنا ہوتا ہے۔۔۔" پامیر نے پیچھے سے اسکی پیٹھ پر
ہلکی سی دھپ رسید کی
اوہ اچھا پھر سے بولوں۔۔۔؟
نہیں تین دفع بولنا ہوتا ہے چھ دفع نہیں۔۔۔ سوری مولوی صاحب
یہ ہمارا آدھا انگریز بھائی ہے جس کو ٹھیک سے مذکر مؤنث
نہیں آتے نکاح کیا خاک آنا ہے۔۔۔" پامیر کی بات پر ایک بار پھر
سب کی ہنسی چھوٹی تھی عثمان نے کھا جانے والی نظروں سے
اسے دیکھا دیکھا اب مولوی صاحب ماہم کی جانب متوجہ تھے
وہی جملے اسکے لئے بھی دھرائے گئے اور اس نے نہ چاہتے ہوئے
بھی

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے۔۔۔"بول دیا تھا سب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے دونوں کیلئے آگے کی زندگی بہترین ہونے کی دعا دی وہ ہو چکی تھی

ہمیشہ کیلئے صرف رائے عثمان کی برلاس شاہ تک آنے والے تمام راستے بند ہو چکے تھے

مولوی صاحب اب زیحال کے پاس بیٹھے تھے جو اس جالی نما پردے کی اوٹ سے نظر آنے والی ظالم حسینہ کو دیکھنے میں مگن تھا

زیحال خان آفندی ولد نوشیر وال خان آفندی کیا آپ تمام گواہان کی موجودگی میں زمل فہد خانزادہ ولد فہد خانزادہ کو سکہ رائج الوقت زیحال خان آفندی کی سانسیں حق مہر کے عوض

قبول کرتے ہیں۔۔۔"اسکا حق مہر آج بھی وہی تھا زمل کا دل اتنی زور سے دھڑکا مانو ابھی نکل کر باہر پہلو میں آ گرے گا اس حق کے بعد کسی کا کوئی شک و شعبہ نہیں بچتا تھا کہ وہ k مہر شخص کبھی اس لڑکی کو چھوڑ سکتا تھا جس کے پاس اسکی سانسیں گروی رکھی جا رہی تھیں سب نے ستائشی نظروں سے زمل خانزادہ کو دیکھا تھا

"قبول ہے۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔"آج ایک بار پھر وہ اسے قبول چکا تھا زمل فہد خانزادہ پوری دنیا کے سامنے زیحال خان آفندی کی ہو چکی تھی سارے منہ بند ہو چکے تھے اب کسی میں ہمت نہیں تھی وہ اس لڑکی کے بارے میں برا گمان بھی رکھ لے ورنہ وہ بیسٹ اسے چیر

کر رکھ دیتا

زمل نے بھی تین دفع قبول ہے بولا تھا اسکی گود میں زالے تھی
جس نے کی میٹھی سی آواز مائیک میں گونجی تھی جس نے
اپنی ماں کے ہونٹ ھلتے دیکھ خود بھی خوشی سے ہاتھ پیر
مارتے ممم۔۔۔ ممم کرنے لگی تھی سب اس کیوٹ سی بچی کی
آواز پر مسکرائے تھے جو اپنے ماں باپ کو ایک ہوتے دیکھ خوشی
سے ٹانگیں زمل کی گود میں ڈھز ڈھز مار رہی تھی
سب نے انکی زندگی کی بہتری کیلئے بھی ہاتھ اٹھائے تھے ان سب
میں آئرہ تھی جس کا دل بھاری ہوتا جا رہا تھا مولوی صاحب
جیسے ہی انکے پاس آکر بیٹھے اسے لگا اسکا دل پھٹ جائے گا
نہیں۔۔۔وہ یہ سودا نہیں کر سکتی تھی اندر ہی اندر کچھ تھا جو
اسے ملامت کر رہا تھا اسکی روح تک کو جھنجھوڑ رہا تھا یہاں

اسکاایک قبول ہے بولناوہاں سب تباہ کردے گا

یاقوت خودبے چین ساہو گیا تھابرلاس خوش تھابے حد خوش

برلاس شاہ ولد حسین شاہ کیاآپ تمام گواہان کی موجودگی میں

آئرہ خانزادہ ولدراحم خانزادہ کوسکہ رائج الوقت دس کروڑ

"حق مہر کے عوض قبول کرتے ہیں۔۔۔

قبول ہے۔۔۔"کہتے اسکی نظریں آئرہ پر ٹکی تھیں دل عجیب سا

ہواتھا

"قبول ہے۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔

مولوی صاحب اپنارخ آئرہ کی جانب موڑ چکے تھے نہیں کاش

وہ گونگی ہو جائے کاش وہ مر جائے آئرہ کی آنکھیں لبالب پانی

سے بھرنے لگی تھیں اس نے تڑپ کر سر اٹھاتے برلاس شاہ کو

دیکھاوہ اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا

آئرہ خانزادہ ولد راحم خانزادہ کیا آپ کو برلاس شاہ ولد حسین شاہ کو سکہ رائج الوقت دس کروڑ حق مہر کے ساتھ قبول ہیں؟

فضا میں خاموشی کا راج ہوا ہر کوئی جیسے سانس روک چکا تھا

اس نے اپنی ماں کو دیکھا جب ندرت بیگم نے آنکھوں میں سختی لئے اسے قبول ہے بولنے کا اشارہ کیا

ق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔"(میر بخش نے چابی اٹھائی تھی قدموں کا رخ اس کال کوٹھڑی کی جانب تھا جہاں وہ شیطان قید تھا)

آئرہ خانزادہ ولد راحم خانزادہ کیا آپ کو برلاس شاہ ولد حسین شاہ کو سکہ رائج الوقت دس کروڑ حق مہر کے ساتھ قبول ہیں؟

مولوی صاحب نے پھر پوچھا یہاں آئرہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پا رہی

قبول ہے۔۔۔"دل کسی گہری کھائی میں جاڈوبا تھا(میر بخش
نے اس دروازے پر لگی موٹی زنجیر پر لگا بڑا سا تالا کھولا تھا
وہ اتنا بھاری تھا کہ دو ہاتھوں کی مدد سے نکال کر نیچے زمین
(پر رکھا تھا

آئرہ خانزادہ ولد راحم خانزادہ کیا آپ کو برلاس شاہ ولد حسین
شاہ کو سکہ رائج الوقت دس کروڑ حق مہر کے ساتھ قبول ہیں؟
نہیں وہ۔۔۔نہ کرے قبول وہ بھاگ جائے یہاں سے لیکن وہ نہیں
بھاگی اس نے تڑپ کے اپنی ماں کو دیکھا انکی آنکھوں میں وہی
سختی تھی آئرہ نے ضبط سے آنکھیں مینچ لی منہ سے بے ساختہ
ایک سسکی بر آمد ہوئی

قبول ہے۔۔۔"(دروازہ کھل چکا تھا شیطان جاگ چکا تھا یا قوت
کے مارنے سے اسکی ایک آنکھ اس قدر زخمی تھی کہ وہ سوجھ

کر مکمل طور پر بند تھی وہ صرف ایک آنکھ سے سامنے کھڑے
میر بخش کو دیکھ رہا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسکا شیطانی
قہقہہ فضاؤں میں بلند ہوا تھا آج اسکا قہقہہ کسی صور سے کم
نہیں تھا میر بخش کو بے اختیار اس شیطان سے خوف محسوس
ہوا تھا وہ اپنے پیروں میں بندھی بیڑیوں کو گھسیٹتا ہوا آگے
آیا اور عین میر بخش کے سامنے کھڑا ہوا گردن ذرا سی دائیں
جانب خم کی پیچھے ہاتھ میں پکڑا کانچ دیکھتے ہی دیکھتے
میر بخش کی گردن میں گھونپ دیا وہی سے ایک خون کا پھوارہ
نکلتا زمین کو خون سے لت پر کر گیا میر بخش وہی اس کے
قدموں میں ڈھیر ہو گیا یہ تھا اسکا زندگی اور موت کے بیچ کا
فاصلہ ایک لمحہ لگا تھا شیطان کو سامنے کھڑے میر بخش کو
(موت کے گھاٹ اتارنے میں

سب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے یہ سب دعائیں رد تھیں اس شیطان
کے ہوتے ہوئے انکی زندگی میں آنے والا طوفان کوئی دعا بھی
نہیں روک سکتی تھی

وہ کھلی فضا میں کتنے دنوں بعد نکلا تھا کھلا آسمان دیکھ اس
کے پورے بدن میں جیسے خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی وہ
ڈیمن آزاد کروا چکا تھا اس شیطان کو جنہوں نے مل کر تباہی
مچانی تھی

نوفل خانزادہ نے گردن موڑ کر اسکے پٹاخے نکالے جس کے بعد
دونوں بازو باری باری موڑے اور زوردار پٹاخہ نکالا باہر کھڑے
پاشا کے بندے اسے ہی دیکھ رہے تھے وہ شیطان تھا لیکن کسی
میں ہمت نہیں تھی اسے ہاتھ لگانے کی وہ قید میں رہ کر مزید
طاقتور ہو کر نکلا تھا

تینوں برائڈلز کھڑی ہوئی درمیان کا پردہ ہٹایا گیا تینوں آگے آئی

ماہم رائے عثمان

آئرہ برلاس حسین شاہ

زمل زیحال خان آفندی

تینوں نے اپنی اپنی بیویوں کا ماتھا چوما آئرہ برلاس کے لمس پر
بری طرح سے کانپ رہی تھی

کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔ابھی سے یہ حال۔۔۔؟ وہ شریر ہوتے اسے
چھیڑنے لگا اسکی چہرے کی چمک دیکھ آئرہ کا پھوٹ پھوٹ کر
رونے کا دل چاہا

ہر جانب مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئی تھیں بیچ بیچ کچھ
ایسے لوگ تھے جو تھے تو سوٹڈ بوٹڈ لیکن پورے حال کو عجیب
نظروں سے دیکھ رہے تھے ان میں سے ایک کی نظر کاٹ میں

لیٹے زامل کی طرف تھیں وہ آس پاس لوگوں کو دیکھتے سب کے
بیچ سے ہوتا اسکی جانب بڑھنے لگا سب آپس میں اتنے مصروف
تھے کہ کون بنا انویٹیشن کے شادی میں آیا ہے یہ کوئی نہیں
دیکھ رہا تھا وہ شخص زامل تک پہنچ چکا تھا جب اچانک کسی
کے دھکا لگتے ساتھ اسکے کوٹ کی بازو میں اٹکا چھوٹا سا شارپ
چاقو خود اسکی کی کلائی میں کھب آیا اسکے منہ سے بے ساختہ
ایک کراہ برآمد ہوئی تھی زامل اپنی مٹر مٹر سی آنکھوں سے
اسے دیکھ رہا تھا
اندھے لوگ۔۔۔"وہ شخص زیر لب خون آشام انداز میں غرایا تھا
لیکن نظر جونہی زامل پر پڑی چہرے پر شیطانیت بھر گئی
ہیلو مسٹر چھوٹے پاشا۔۔۔"زامل اس کے ہلتے ہونٹ دیکھ مم مم
کرنے لگا تھا

بلکل اپنے باپ پر گیا ہے۔۔۔"اس کی ایک آئی بروتنی دیکھ اس شخص کے تیور بگڑے اس نے زامل کو اٹھانے کیلئے جیسے ہی ہاتھ بڑھائے وہ پہلے سے رونا شروع ہو گیا اس شخص نے جلدی سے اسے گود میں اٹھالیا

ایکسیوزمی۔۔۔"پیچھے سے ایک خوبصورت مردانہ آواز ابھری جسے سنتے اس شخص کا رنگ لٹھے کی ماند سفید پڑ گیا وہ بری طرح سے گھبراتے ہوئے جیسے ہی پیچھے مڑا سامنے کھڑے برلاس کو دیکھ سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا

آپ کون اور یہ زامل کو کیوں اٹھایا ہے۔۔۔؟آہ یہ چاچو اور بھتیجے کے بیچ کا کنیکشن وہ اتنی دور سے بھی زامل کی رونے کی آواز سن کر آگیا تھا

وہ۔۔بب۔۔۔بچہ بہت پیارا تھا۔۔بب۔۔۔بس اس لئے۔۔۔"اسے دیکھ

وہ شخص ہڑ بڑانے لگا تھا

وہ تو ہے میرا بے بی بہت پیارا۔۔۔" برلاس نے زامل کو اپنی گود میں لیتے اسکے گال چٹاچٹ چومتے اس شخص کا ارادہ بری طرح سے ناکام بنادیا تھا

بائے داوے آپ کسکی طرف سے ہیں۔۔۔؟

وہ میں یہاں کیٹرنگ کے کام کیلئے ہوں۔۔۔"اس نے جلدی سے جھوٹ گھڑا جب برلاس نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی

اتنا مہنگا سوٹ پہن کر کیٹرنگ کا کام کرنے آئے ہو واہ۔۔۔"اسے واقعی حیرت ہوئی تھی

خیر اچھی بات ہے اپنا کام ٹھیک سے کرو۔۔۔" کہتے وہ واپس سے

سٹیج پر چلا گیا زالے اب تک اپنے ماں باپ کے پاس تھی بچوں
کو اغوا کرنے کے سارے راستے بند ہو چکے تھے یہ دیکھ ڈیمن
کے بھیجے ہوئے بندے ہاتھ ملتے رہ گئے اگر بچے ہاتھ نہ لگے تو
وہ لوگ آگے کچھ نہیں کر سکتے تھے
کتنی ہی دیر وہ لوگ ہلا گلا کرتے رہے سب بہت خوش تھے خاص
طور پر ندرت بیگم جو برلاس کے صدقے واری جا رہی تھیں جو
کام وہ انکے پیر پکڑ کر نہیں کروا سکی تھیں وہی کام اپنی بیٹی
کو استمال کر کر کروا چکی تھیں
اسکو دیکھو۔۔۔میسنا کہیں کا اپنا انتظام کہیں اور کر چکا ہے
آج یہ وہاں رہے گا۔۔۔" وہ سب بھائی جمع تھے جب پامیر کی بات
پر برلاس نے ہنس کر اسے دیکھا
ہاں تو بھئی حق ہے میرا اتنے وقت بعد صبر کا پھل ملا ہے ایویں

"آپ لوگوں کو کباب میں ہڈی بننے دوں۔۔۔

ہاں ہاں بیٹا چلا جا۔۔۔ مچھروں کا حال احوال تو ہم واپس آنے پر بھی پوچھ لیں گے۔۔۔"اب کی بار سب اتنی زور سے ہنسے تھے کہ باقی سب لوگوں نے پیچھے مڑ مڑ کر ان سب کو دیکھا

یہ مچھر والا کیا سین ہے۔۔۔؟ عثمان جو کب سے بس ہنس رہا تھا لیکن پلے ایک بات بھی نہیں پڑی تھی

کل آنا کل بتاؤ نگا او کے۔۔۔ فلحال تو پہلی بار ماہم سے ملو گے کوئی

"تیاری شیاری کی بھی ہے کہ بس منہ اٹھا کر چلے جاؤ گے۔۔۔

تیاری۔۔۔ مم۔ میں نے تو کوئی تیاری نہیں کیا اب کیا کروں

۔۔۔؟ اسے

نہیں پتہ تھا کیا تیاری کرنی تھی لیکن فکر مند ایسے ہوا جیسے

سب پتہ ہے

پامیر اور یاقوت نے ایک دوسرے کو ترچھی نظریں کر کر دیکھا
چہرے پر شیطانیت رقص کرنے لگی تھی جو زیحال فورا بھانپ
گیا تھا

باز آجاؤ تم دونوں۔۔۔"فورا سے دونوں تو ٹوکا
نہیں اب تو بلکل نہیں چل بھائی ادھر آتیاری کرواتے
ہیں۔۔۔"دونوں عثمان کو پکڑ کر ایک طرف لے گئے پیچھے برلاس
انکو دیکھ ہنسنے لگا
بھائی میں نکلوں۔۔۔؟زیحال کو دیکھ اجازت چاہی اس نے گھور
کر اسے دیکھا
"تمہیں بڑی جلدی ہے۔۔۔
پلیز۔۔۔۔بھائی۔۔۔"وہ منتیں کرنے پر اتر آیا تھا
اچھا رکو میں رخصتی کی بات کرلوں۔۔۔"کہتے وہ آگے نکل گیا

جہاں سب بڑے موجود تھے کچھ دیر وہ انکے پاس کھڑا رہا پھر
سب انکی جانب آ گئے تینوں برائڈلز اور مشی کو مل ساتھ ہی
ایک جانب صوفوں پر بیٹھی تھیں ہر جانب رخصتی کا شور اٹھ
گیا تھا آئرہ گم سم بیٹھی تھی وہ کچھ نہیں سن رہی تھی
قرآن کے سائے میں تینوں دلہنیں ایک ساتھ نکلی تھیں برلاس
آئرہ کے ساتھ تھا اور زیحال زمل کے ساتھ زالے زمل کی گود میں
تھی اور زامل زیحال کی گود میں برلاس نے دونوں بچے انکو
پکڑا دیے تھے یہی بات ڈیمن کے لوگوں میں آگ سی بھڑکا گئی
تھی برلاس کا بے دھیانی میں کیا گیا عمل اس قیامت کو تو روک
چکا تھا لیکن وہاں جو وہ شیطان آزاد ہوا تھا اس نے الگ قیامت
برپا کرنی تھی
آئرہ اپنے باپ کے سینے سے لپٹی پھوٹ کر رو دی سب کو یہ رونا

اپنے ماں باپ سے جدائی کی وجہ لگی تھی لیکن یہ صرف وہی
جانتی تھی کہ وہ کیوں اس طرح تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی
فہد نے زمل کو گلے لگاتے سر پر پیار کیا وہ رو نہیں رہی تھی بس
آنکھیں نم تھی
تم چلی تو ایک سال پہلے ہی گئی تھی لیکن آج اپنے سائے میں
رخصت کر کر عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔" کہتے
انکی آنکھوں سے گرم سیال بہہ گیا
بابا۔۔۔"زمل انکے سینے سے لگ گئی زالے فہد کا کالر پکڑنے کی
کوشش کر رہی تھی
ان پھولوں کو لے کر جلدی آنا۔۔۔"زالے کے روئی سے گال چومتے
پیار سے بولے فرح وہی کھڑی تھی آنکھوں میں آنسوں تھے زمل
آگے بڑھ کر انکے گلے لگ گئی

تم مجھے معاف کر چکی ہو ناں۔۔۔؟انکے لہجے میں تڑپ سی تھی
میں نے آپ کو معاف کیا ماما۔۔۔مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں
ہے۔۔۔"وہ بڑے پن کا اظہار کرتی مسکرادی کہا تھا ناں معافی سب
سے بڑی سزا ہوتی ہے فرح کو اسکے جملے پر ڈھیروں شرمندگی
نے آن گھیرا تھا

سب گاڑیاں لائن قطار نکلنے لگی تھیں سب سے آگے برلاس شاہ
کی گاڑی تھی جس کا رخ کسی اور جانب تھا باقی گاڑیاں کشمیر
جانے والے راستے پر آچکی تھیں فائرنگ ایک بار پھر شروع ہوئی
تھی وہ لوگ پیچھے پیسوں کی گڈیاں پھینکتے ہوئے جا رہے
تھے

سب لوگ رات گئے اپنے علاقے میں داخل ہوئے تھے ساری گاڑیاں
لائن قطار داخل ہوئی تھیں آگے سے ویسا استقبال نہیں کیا گیا
جیسا زیحال کہہ کر گیا تھا اسے اچنبھا ہوا تھا شادی اور سفر کی
تھکاوٹ کی وجہ سے دونوں بچے اور زمل سو چکی تھی زیحال
نے گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے نیچے اتر کر ایک بندے کو قریب
بلایا تب تک پامیر کومل اور مشی یاقوت گاڑی سے اترے تھے
یہ اتنی خاموشی کیوں ہے ہر طرف۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا لہجے میں
سختی تھی عثمان کیا سوچ رہا ہو گا اسکی دلہن کا استقبال اتنا
سوناسوناسا کیا گیا تھا عثمان کی گاڑی بھی تب ہی وہاں آ رکی
تھی ماہم گم سم سی اسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی

پورا راستہ دونوں میں سے کسی نے کسی کو مخاطب نہیں کیا
تھا

اس بندے نے خاموشی سے پیچھے کی جانب ہاتھ سے اشارہ کیا
جب زیحال کے ساتھ سب نے اس جانب مڑ کر دیکھا سامنے رکھی
میت دیکھ سب کے دل دہل کر رہ گئے تھے کومل کے قدم بے
ساختہ لڑکھڑائے اس حالت میں اچانک اپنے گھر میں میت دیکھنا
اسے ہلا کر رکھ گیا تھا زیحال سانس روکے سامنے دیکھتا رہا جب
دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا آگے بڑھا یاقوت بھی اسی کے پیچھے
پیچھے گیا تھا مشی وہی کومل کے پاس کھڑی ہو گئی تھی
میت کے قریب آتے نظر میر بخش کے بے جان چہرے پر پڑی
یاقوت میر کو دیکھتے ایک ہی جست میں آگے آیا
یہ۔۔۔یہ کیا ہوا۔۔۔میر۔۔۔میر آنکھیں کھولو۔۔۔۔کیا ہوا اسے یہ۔

۔ایسے کیوں لیٹا ہوا ہے۔۔۔"میر بخش کے اوپر اس وقت بھاری کمبل تھا ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے آنکھیں آدھی کھلی اور آدھی بند تھیں

کچھ بولو۔۔۔"انکو خاموش دیکھ وہ ایک دم زور سے دھاڑا تھا ن۔۔۔نوفل نے۔۔۔قتل کر دیا میر بخش کو۔۔۔"اسکے بتاتے یاقوت کی آنکھیں پھٹی تھی اس نے دھیرے سے گردن موڑ کر میر بخش کو دیکھا

مشی اسے اندر لے کر جاؤ۔۔۔"پامیر کومل کا ہاتھ مشی کے ہاتھ میں دیتے دونوں کو اندر بھیج کر اس جانب آیا

ای۔۔۔ایسے کیسے مار۔۔۔دیا۔۔۔بخش۔۔۔اٹھو۔۔۔بخش تم۔۔۔تم ایسے

نہیں جا سکتے۔۔۔بخش۔۔۔"وہ میر کا چہرہ جھنجھوڑتے اسے

اٹھانے کی ایک ناکام سعی کرنے لگا اتنا پرانا تعلق تھا اس شخص
سے بھائی تھا وہ انکا اتنے حسین لمحات گزارے تھے ساتھ ایسے
کیسے وہ ایک لمحے میں چھوڑ گیا

ماہی آپ اندر جائیں۔۔۔"ماہم کو اندر جانے کا کہتے اپنے سر پر
پہنی پگڑی اسے تھماتے خود بھی ان سب کی جانب آگیا ماہم
چند گھڑی اس شخص کو کھڑی دیکھتی رہی جس کے نام وہ
پوری زندگی کیلئے ہو چکی تھی لیکن اسے جانتی تک نہیں تھی
ٹھیک سے بات تک نہیں ہوئی تھی وہ وہی کھڑی رہی ٹھنڈ میں
پورا بدن کانپ رہا تھا لیکن آج وہ کچھ محسوس نہیں کر رہی
تھی

میر بخش۔۔۔اٹھو ورنہ۔۔۔مجھے غصّہ آجائے گا۔۔۔اٹھو۔۔۔"زیحال
ساکت کھڑا امیر بخش کے جامند سفید چہرے پر نظریں گاڑھے

ہوئے تھا آنکھوں میں دھیرے دھیرے نمی جمع ہو رہی تھی

وہ نہیں اٹھ رہا تھا کچھ ہوتا تو اٹھتا وہ جا چکا تھا سبکو چھوڑ

کر بارہ سال۔۔۔ بارہ سال کم نہیں تھے کسی کے ساتھ

دلی تعلق بنانے میں وہ شخص انکا بھائی تھا عثمان زیحال کے

قریب آکر کھڑا ہو گیا

کہا تھا نہ چھوڑیں اس شیطان کو۔۔۔" بھیگی آواز میں وہ گردن

موڑ کر زیحال کی جانب دیکھتا اس سے مخاطب ہوا تھا

دیکھ لیا نتیجہ۔۔۔ چھین لیا ہمارا سب سے وفادار بندہ۔۔۔ کہا تھا

یہ گھاٹے کا سودا ہے نہ کریں۔۔۔ سنی آپ نے۔۔۔؟ یاقوت کے لہجے

میں نمی تھی پامیر نے بے اختیار اسکا کندھا تھامتے اپنا سر رکھا

نظریں میر بخش کے سفید چہرے پر جمی تھیں آنکھوں میں

سرخی اتر رہی تھی

گاڑیاں نکالو۔۔۔" وہ اتنی دیر سے بولا تھا بھی صرف دو لفظ لہجہ کسی بھی جذبے سے عاری تھا اتنا سرد انداز کہ اس سے خوف کھایا جائے

اسکے بندے دوڑ لگا چکے تھے گاڑیاں نکلنے کیلئے تیار ہو چکی تھیں زیحال زمل کو بانہوں میں بھرے دھیرے سے اٹھا کر اندر اپنے کمرے میں لے کر آیا اسکے پیچھے پیچھے یاقوت اور پامیر زامل زالے کو اٹھا کر اندر لائے تینوں کو کمرے میں لٹا کر دھیرے سے دروازہ بند کرتے وہ تینوں باہر آئے ہی تھے کہ نظر سامنے سے آتے ماہم اور عثمان پر پڑی

تم ریسٹ کرو۔۔۔" عثمان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ نکلنے کی لگا تھا کہ وہ بول پڑا

نہیں میں ساتھ چلونگا۔۔۔انہیں روم میں بھیج دو۔۔۔" کہتے ماہم

کی جانب اشارہ کیا تینوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا
تھا پامیر نے ماہم کو دیکھ ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا جو
مخصوص انکی ویڈنگ نائٹ کیلئے تیار کیا گیا تھا ماہم ہاتھ میں
پکڑی پگ پر اپنی گرفت مضبوط کرتی اپنا بھاری کام دار لہنگا
گھسیٹتی ہوئی اس کمرے کی جانب بڑھ گئی جیسے ہی اس
کمرے کا دروازہ کھولا سامنے سے ایک مسحور کن خوشبو نے اس
کا استقبال کیا تھا قدموں میں سرخ غلاب کی پتیاں پڑی تھیں
جو سیدھی بیڈ تک جا رہی تھیں ماہم کی نظران سے ہوتی ہوئی
بیڈ پر گئی جہاں پورا بیڈ سرخ پتیوں سے بھرا پڑا تھا ارد گرد
ایک خوبصورت سیج سجائی گئی تھی سرخ اور سفید پھولوں
کا کوبہ مینیشن اسکی خوبصورت دوبالا کر رہا تھا سائیڈ ٹیبل پر
چھوٹی چھوٹی موم بتیاں جل رہی تھیں وہی موم بتیاں ڈریسنگ

ٹیبل اور کاؤچ کے آگے رکھے ٹیبل پر بھی غلاب کے بیچ رکھی
تھیں نیز کے پورا کمرہ کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا
لیکن یہ سب دیکھ ماہم کے اندر ایک لاوا سا بھرنے لگا تھا اس نے
ہاتھ میں پکڑی پگ دیکھی
رائے عثمان لاشاری ولد رائے ولید لاشاری کیا آپ تمام گواہان کی
موجودگی میں ماہم سکندر ولد وہاب سکندر کو سکہ رائج
الوقت پانچ کروڑ حق مہر کے عوض قبول کرتے ہیں۔۔۔"مولوی
صاحب کے الفاظ بے اختیار اسکی سماعتوں میں گونجے
قبول ہے۔۔۔"عثمان کے لفظ یاد آتے اس نے کرنٹ کھا کر ہاتھ میں
پکڑی پگ سیدھی زمین پر دے ماری تھی کمرے میں گھٹن بڑھ
رہی تھی اسکے اندر کی آگ جوش مار رہی تھی
وہ ہمیشہ کیلئے کسی اور کی ہو گئی تھی وہ اب کبھی برلاس

شاہ کی نہیں ہو سکتی تھی کبھی بھی نہیں

اااااااااااا۔۔۔۔۔۔" وہ ہزیانی سی ہوتی چیختی ہوئی زمین پر

بیٹھتی چلی گئی آنکھوں سے آنسوں ابل ابل کر رخصار پر بہہ

رہے تھے وہ دونوں چوڑیوں اور مہندی سے سجے ہاتھوں میں اپنا

چہرہ چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی اپنی قسمت کو کوسنے

لگی اپنے چہرے کو پیٹنے لگی وہ پاگل ہو رہی تھی عجیب سی

کیفیت اس پر طاری ہو رہی تھی کتنی ہی دیر وہ اسی طرح زمین

پر بیٹھی روتی رہی خود کو پیٹتے ہوئے کچھ کانچ کی سرخ

چوڑیاں ٹوٹ کر اسی کی کلائی میں کھب گئی تھیں لیکن وہ

نہیں محسوس کر رہی تھی اس درد سے زیادہ اسکے اندر کا درد

تکلیف دہ تھا

وہ لوگ پہاڑی راستوں کے ایک جانب اپنی گاڑیاں کھڑی کئے انکے

بونٹ

پر بیٹھ کر الکوحل اپنے حلق سے نیچے اتار رہے تھے ہاتھوں میں

سیگریٹ تھی چہرے پر ڈھکے ماسک اتر چکے تھے انکے مکرو

چہرے رات کی تاریکی میں نظر تک نہیں آرہے تھے سارے کے

سارے نرے حبشیوں کی قوم کے لگتے تھے

بوس پلان اے فیل ہو گیا اب پلان بی۔۔۔"ان میں سے ایک سامنے

اپنے بوس کو دیکھ پوچھنے لگا جو آنکھیں بند کئے سیگریٹ کے

گہرے کش لگا رہا تھا

ہاں۔۔۔اب پلان بی۔۔۔ڈیول آزاد ہو چکا ہے۔۔"کہتے وہ ایک دم

سیدھا ہوا"اب اس پاشا پر قیامت ڈھانی ہے اسکے بچے ہاتھ

نہیں لگے تو کیا ہوا اسکا چھوٹا بھائی تو ہے ناں۔۔۔وہ کسی بچے

سے کم نہیں ہے سنا ہے۔۔۔ بڑا پیار کرتا ہے پاشا اپنے بھائی سے اگر اسے مار دیا جائے تو یہ شیر خود ہی پھڑ پھڑانے لگے گا اور ہم اسی وقت اسے اپنے شکنجے میں دبوچ لیں گے۔۔۔" وہ لوگ اس وقت جس راستے پر ڈیرہ ڈال کر کھڑے تھے اس راستے سے برلاس شاہ کی گاڑی اگلے دس منٹ میں گزرنے والی تھی ان لوگوں کو پہلے سے اطلاع مل چکی تھی تب ہی اس سے پہلے پہنچ چکے تھے

اسکے ساتھ اسکی نئی نویلی دلہن بھی ہے۔۔۔" دوسرے آدمی نے بولتے سیاہ ہونٹوں پر زبان پھیری اسکے انداز پر سب کے شیطانی قہقہے فضا میں گونجے تھے

مطلب ہماری آج کی رات حسین ہو گی۔۔۔ایک نئی نویلی دلہن کے سنگ۔۔۔"

نہیں بوس ایک تازہ بیوہ کے ساتھ۔۔۔"سامنے کھڑے بندے نے

فورا

تصیصح کی سب ایک بار پھر شیطانی قہقہہ مار کر ہنسے تھے

پہل تو بوس کریں گے ہمیں تو بچا کچا مال ملے گا لیکن دیکھا

"تھا کتنی ہاٹ تھی وہ تو بچ کر بھی افففف قیامت ہو گی۔۔۔

انکے منہ سے حوس ٹپکنے کے قریب ہی تھی کہ سب کی نظر

سامنے سنسان سڑک پر آتی گاڑی پر پڑی

بوس۔۔۔بوس یہی ہے پاشا کے بھائی کی گاڑی دیکھو پھول بھی

لگے ہوئے ہیں۔۔۔"سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ وہ سب جلدی سے

بونٹ سے نیچے اترے

آگیا مال۔۔۔"کہتے اس نے بونٹ پر پڑی کلاشنکوف اٹھا کر نظروں

کے سامنے کی اور ٹھیک اس گاڑی کے ٹائر کا نشانہ بندھا وہ لوگ

ایک پہاڑ کی اوٹ میں تھے تب ہی سامنے سے آتے برلاس کی نظر
ان پر نہیں پڑی گاڑی فل سپیڈ میں تھی جس کے باعث نشانہ
باندھنا خاصا مشکل ہو رہا تھا اس سے پہلے وہ فائر کرتا وہی گاڑی
تیز سپیڈ میں دھواں اڑاتی ہوئی آگے نکل گئی راگو نے پیچھے
سے نشانہ باندھا ایک فائر کی آواز فضا میں گونجی تھی گولی
نکل کر سیدھا راگو کے بازو پر لگی تھی وہ تڑپ کر لڑکھڑاتے ایک
دم نیچے گرا

بوس بوس۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟اسکے بندے ایک ہی جست میں
اسکے قریب آئے تھے جب اچانک ایک ساتھ آٹھ ہیڈ لائٹس دور
سے چمکتی دکھائی دی سب نے مڑ کر اس جانب دیکھا جب
دیکھتے ہی دیکھتے ان چار گاڑیوں میں سے موت کے فرشتے
نکلتے دکھائی دیے

وہ لوگ لاہور سے نکل آئے تھے آئرہ مسلسل خاموش تھی برلاس اسے دیکھتا بات کرنے کی کوشش کرتا تو وہ صرف ہوں ہاں میں جواب دے کر خاموش ہو جاتی چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

اسے نہیں پتہ تھا کہ برلاس اپنی ویڈنگ نائٹ کیلئے اسے کہیں اور لے کر جا رہا تھا وہ بس اپنی سوچوں میں گم تھی

کچھ کھاؤ گی۔۔۔؟ گاڑی ایک بڑی سی شاپ کے باہر روک کر پوچھا ہائی وے پر وہی ایک کھانے پینے کی شاپ تھی اگے پیچھے کوئی اکا دکا گاڑی ہی آ جا رہی تھی آئرہ نے سر دھیرے سے نفی میں ہلا دیا

کھا لو کچھ وہاں جا کر بھوک لگے گی مجھے کچھ بنانا آتا نہیں ہے اور تمہیں کچھ بنانے دونگا نہیں میں۔۔۔" اسکی بات آئرہ نے کن

اکھیوں سے اسے دیکھا برلاس کے لہجے میں بے پناہ محبت اور
چہرے پر مسکراہٹ تھی آئرہ کو لگا اسکا دل کسی گہری کھائی
میں ڈوب رہا ہے
ک۔۔۔کہاں جا کر۔۔۔؟سوالیہ پوچھا اس کے سوال پر برلاس کی
مسکراہٹ گہری ہوئی
وہی جہاں صرف تم میں اور۔۔۔"بولتے بولتے رکا آنکھوں میں
چمک در آئی
اور۔۔۔؟بے چین سی ہوتے جملہ مکمل کروانا چاہا
اور ہمارا پیار۔۔۔"بولتے وہ تھوڑا آگے جھک کر اسکا گال نرمی سے
چوم گیا"مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ تم میری آفیشل وائف
بن چکی ہو۔۔ہمارا نکاح ہو چکا ہے آہ۔۔۔مجھے تو سب خواب لگ
رہا ہے ایسا خواب جس سے میں کبھی بیدار نہیں ہونا چاہتا

ہمارا نکاح ہو گیا ہوہ۔۔۔ہاہاہاہاہا نکاح۔۔۔۔نکاح۔۔۔"وہ ہزیانی سا
ہوتا کبھی ہنستا کبھی بولتا آئرہ یک ٹک اسے دیکھے گئ
اسکی خوشی اسکے لب و لہجے میں چیخ چیخ کر بول رہی تھی
آئرہ نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی آنکھوں میں نمی اترنے لگی وہ
شخص کتنا چاہتا تھا اسے اور وہ کیا کر گئ تھی اندر سے جیسے
کسی نے روح کو جھنجھوڑ ڈالا تھا
برلاس۔۔۔"اسکے پھڑ پھڑاتے لبوں نے دھیرے سے اسکا نام پکارا
"میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔
شششش۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی برلاس اسکے لبوں پر اپنا
بھاری ہاتھ رکھتے وہی خاموش کروا گیا
کچھ مت کہو۔۔۔اب صرف تم سنو گی اور دیکھو گی۔۔۔"برلاس
کا لہجہ ایک دم عجیب ہوا تھا آئرہ سانس روکے اسے دیکھنے لگی

میں کچھ کھانے کیلئے لاتا ہوں آج کی رات تمہیں طاقت چاہئے
میری جان۔۔۔" کہتے وہ ایک دلکش مسکراہٹ مسکراتا گاڑی سے
نیچے اتر گیا پیچھے آئرہ سب بھولے ایک بار پھر اندر ہی اندر
گھٹن کا شکار ہونے لگی تھی اسکی ماں کی شرط پوری ہو چکی
تھی

برلاس تھوڑی ہی دیر تک ہاتھ میں ایک پیکٹ پکڑے واپس آتا
گاڑی میں بیٹھا اور پیکٹ آئرہ کی جانب بڑھا گیا
"یہ لو کھاؤ۔۔۔
وہ میں۔۔۔" وہ پھر سے کچھ کہنے لگی تھی جب برلاس کی
نظروں نے اسے خاموش کروا دیا
میں نے کہا ناں کچھ مت کہو۔۔۔ کھاؤ یہ۔۔۔" اسکا لہجہ ایک دم
سپاٹ ہوا تھا سرد برفیلا

آئرہ گھبرا کر جلدی سے اسکے ہاتھ سے پیکٹ پکڑتی اسے دیکھنے لگی

کھاؤ۔۔۔"اسے یونہی ساکت وجامند بیٹھے دیکھ وہ ایک دم دھاڑا تھا کہ اسکی دھاڑ پر آئرہ ڈر کر یکدم اچھلتی دروازے سے جا چپکی تھی اسکی دھاڑ پر اسکا پورا وجود جیسے زلزلوں کی زد میں آگیا تھا وہ کانپتی ہوئی اسے دیکھنے لگی آنکھوں سے گرم سیال بھل بھل کر بہنے لگا اس پیکٹ کو کھول کر اس میں رکھے نگٹس دھیرے سے منہ میں لے کر چبانے لگی

برلاس نے شیروانی کے بٹن کھول کر ایک جھٹکے میں نکال کر پچھلی نشست پر پھینکی اس وقت وہ سفید سوٹ میں ملبوس تھا جس کے نیچے سفید پاجامہ تھا کرتا بھی بغیر کالر والا تھا پگڑی وہ پہلے ہی اتار چکا تھا خود کو ریلیکس کرتے وہ سائیڈ

جیب سے سیگریٹ نکال کر سلگانے لگا یہ پہلی بار تھا کہ آئرہ
خانزادہ نے اسکے ہاتھ میں سیگریٹ دیکھی تھی اسے دیکھ کر
لگتا بھی نہیں تھا کہ وہ ان عیاش کاموں میں ملوث ہو گا لیکن
اصل حیرت کا بڑا جھٹکا اسے تب لگا جب برلاس نے سامنے ڈیش
بورڈ کھولتے اندر سے ایک چھوٹی وائن کی بوتل نکالی سیگریٹ
کا دھواں اوپر منہ کر کر گاڑی کی روف کی جانب چھوڑا اور
ساتھ ہی وائن کی بوتل لبوں سے لگالی آئرہ ہکا بکا سی اسے
دیکھ رہی تھی

وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند کر اسی طرح اپنے
عمل کو دہراتا رہا ساتھ ہی سیگریٹ کے گہرے کش لگاتا رہا گاڑی
میں دھیرے دھیرے دھواں بھرنے لگا تھا جس سے آئرہ کو ہلکی
سی کھانسی ہونی شروع ہوئی

جلدی ختم کرو۔۔۔"آئرہ کی چیونٹی جیسی سپیڈ دیکھ کوفت
سے ٹوکا وہ ڈر کر جلدی جلدی کھانے لگی
اسکے سارے نگٹس ختم کرتے برلاس نے گاڑی پھر سے سٹارٹ کی
نظریں سامنے راستے پر مرکوز تھیں گئیر لگاتے برلاس نے گاڑی کا
رخ اس گھنے گہرے جنگل کی جانب موڑ دیا جسے دیکھ آئرہ کی
آنکھیں یکدم پھٹی اس نے کرنٹ کھا کر برلاس کی جانب اپنا
رخ کیا
"یہ۔۔۔یہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔
بتایا تو ہے ویڈنگ نائٹ منانے۔۔۔"سرسری سے لہجے میں جواب دیا
جبکہ آئرہ کے اس جگہ کو دیکھ ہی اوسان خطا ہونے لگے تھے
"لیکن اس جگہ کیوں۔۔۔ہ۔۔۔ہم کہیں اور بھی تو جا۔سکتے تھے۔۔
خوف کے مارے اس سے الفاظ تک ٹھیک سے ادا نہیں ہو رہے تھے

آواز میں کپکپاہٹ سی گھلنے لگی تھی

یہ جگہ بیسٹ ہے تمہیں تمہاری منہ دکھائی دینے کیلئے یونو

ہماری شادی اتنی انوکھی ہوئی ہے تو منہ دکھائی بھی توانوکھی

ہوگی سوریلیکس تمہیں بہت پسند آئے گا میرا تحفہ۔۔۔"اسکے

لہجے میں بہت کچھ تھاایسا جو آئرہ کی روح تک کھینچ رہا تھا

برلاس نے گاڑی کی سپیڈ دھیرے دھیرے اینڈلیول تک کردی

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔۔ سس۔۔۔ سلوکریں۔۔۔ برلاس۔۔۔"گاڑی

فل سپیڈ میں آ

چکی تھی برلاس کے بائیں ہاتھ کی دوانگلیوں کے بیچ سیگریٹ

پھنسی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں وائن کی بوتل تھی

پلیز برلاس ایکسیڈنٹ ہوجائے گا پلیز۔۔۔"سامنے سڑک پر گھپ

اندھیرے میں صرف انکی گاڑی کی ہیڈلائٹس کی روشنی پڑ رہی

تھی آئرہ کو از حد خوف محسوس ہو رہا تھا آگے تھوڑا سا بھی
موڑ آتا تو انکی گاڑی پرزوں میں تبدیل ہو جاتی اندر بیٹھے لوگوں
کا تو نام و نشان نہ ملتا
وہ نہیں سن رہا تھا آئرہ اسکا بازو پکڑے روتی ہوئی مسلسل التجا
کر رہی تھی جب اسکی نظر سامنے ڈیش بورڈ پر پڑے برلاس کے
موبائل پر گئی اس نے جھٹ سے موبائل اٹھاتے سکرین آن کی اور
پاسورڈ ڈالا آج بھی اسکا پاسورڈ مس انوسینٹ کے نام سے تھا
آئرہ جانتی تھی اس لئے پہلے یہی ڈالا جس سے لاک فورا کھل گیا
اس نے تڑپ کر برلاس کو دیکھا جو اب تک کبھی سیگریٹ کے
کش لگاتا تو کبھی وائن منہ سے لگا لیتا سپیڈ وہی تھی لیکن
کان بند تھے سننے کی حس سو چکی تھی
آئرہ نے جلدی سے زیحال کا نمبر ڈائل کیا اس وقت برلاس کی کال

دیکھ زیحال نے بھی فوراکال اٹھائی تھی

زز۔۔۔زیحال بھائی۔۔۔"آئرہ کی کانپتی ہوئی آواز سنتے وہ جھٹ سے سیدھا ہوا تھا

کیاہوا تم روکیوں رہی ہو برلاس کہاں ہے۔۔۔؟

وہ۔۔۔وہ او۔۔۔۔اوور۔۔۔سپیڈ میں۔۔۔گ۔۔۔گاڑی چلا رہے ہیں۔۔۔"

فون اسے دو پاگل ہو گیا ہے یہ۔۔۔؟وہ اچھا خاصا پریشان ہو گیا تھا آئرہ نے جھٹ سے فون سپیکر پر ڈالا

برلاس۔۔۔کیا کر رہے ہو یہ۔۔۔"وہاں بیٹھے بیٹھے وہ غصّے سے دھاڑا تھا زیحال کی آواز لہروں میں سفر کرتی ہوئی برلاس کی سماعتوں تک گئی تھی اس نے گردن موڑ کر ایک نظر موبائل کو تو دوسری خون خوار نظر آئرہ پر ڈالتے اپنا فون جھپٹ کر اس

کے ہاتھ سے چھینا

کچھ بھی نہیں بھائی میں نے کیا کیا۔۔۔؟ وہ فوراسے معصوم

بنا تھا

تو گاڑی کو ایرو پلین میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔؟ انسان بنو۔۔۔"اپنے

بھائی کی ڈانٹ سنتے اس نے آئرہ کی جانب اشتعال بھری نظروں

سے دیکھا یہ دوسری بار تھا اسکا باپ اس پر غصّے سے چلایا تھا

جی بھائی آہستہ چلاؤ نگا اب۔۔۔" نظریں آئرہ کے کپکپاتے وجود پر

ڈالتے زیحال کی دو تین باتوں کا اور جواب دیتے اس نے کال کٹ

کی

یہ ٹھیک نہیں کیا تم سے۔۔۔اب گاڑی سلو ہی رہے گی۔۔۔"اسکا سرد

برفیلا لہجہ بہت کچھ باور کروا رہا تھا آئرہ کو بے اختیار اس سے

خوف محسوس ہونے لگا

آپ۔۔۔آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔۔۔کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔"وہ

اب تک

برلاس کا یہ بدلا روپ نہیں سمجھ پائی تھی اسکے سوال پر برلاس نے زخمی

نظروں سے اسے دیکھا اور مسکرا دیا یہ

مسکراہٹ نارمل نہیں تھی کچھ تھا اس میں نہیں بہت کچھ تھا

اکھیانو۔۔۔خواب وکھا۔۔۔گئی اے

سانو چوٹھے لارے لا گئی۔۔۔۔۔اے

عشق دا رولا پا کے تو۔۔۔۔۔۔

ساڈے دل نوں کیوں ٹھکرا گئی اے

وہ دھیرے دھیرے گنگنانا شروع ہوا تھا اسکے الفاظ سنتے آئرہ کو

اپنا خون خشک ہوتا محسوس ہوا تھا وہ اشک بھری نظروں سے

اسے دیکھنے لگی جس کا لہجہ زخموں سے چور ہو رہا تھا لیکن

ہونٹوں پر ظالم کے مسکراہٹ تھی آئرہ اسے یونہی دیکھے گئ
کی دسیے۔۔۔تینوں۔۔۔اسی حال دل
اسی سولی اوتے ٹنگے آ۔۔۔۔۔۔
نہ دن لنگدا۔۔۔۔نہ چین اوندا۔۔۔۔
اسی دردر۔۔۔۔رلدے فردے ہاں۔۔۔۔
کیا وہ شرط کے بارے میں جانتا تھا۔۔۔؟آہ آئرہ کو اپنا آپ کسی طوفانی زلزلے کی زد میں آتا ہوا محسوس ہوا تھا بدن میں خون کی گردش جیسے رک سی گئ تھی سانسیں مدھم سی ہونے لگی تھیں

سن لے ساڈی پریم کہانی۔۔۔۔دل وچ پیار تے نینا وچ پانی
مک گئ محبت۔۔۔مک گئ آساں۔۔۔۔ نئ مکدی پر جند مرجانی
عاشقاں دے سینے۔۔۔وچ جیڑا درد نی

جانے اوہی عاشق۔۔۔یافر جانے رب نی

عاشقاں دے سینے۔۔۔وچ جیڑا درد نی

جانے اوہی عاشق۔۔۔یافر جانے رب نی

الفاظ تھے کہ خنجر سیدھا آئرہ کے دل پر لگ رہے تھے وہ کسی ماہر گلوکار کی طرح گا رہا تھا اسکی روح کھینچ رہا تھا لفظوں کی ادائیگی میں درد چیخ چیخ کر بول رہا تھا بتا رہا تھا کہ گانے والا اندر سے کتنا زخمی ہے وہ زخمی کس قدر ہے تم جانتے ہو۔۔۔؟ نہیں۔۔۔کوئی نہیں جانتا گاڑی اس بھیانک جنگل کے راستے پر آچکی تھی دونوں اطراف لمبے گھنے درخت کھڑے تھے سڑک پر برف کی تہہ آج بھی جمی ہوئی تھی پورا جنگل کسی گھپ اندھیری میں ڈوبا ہوا تھا صرف برلاس شاہ کی گاڑی کے ہیڈ لائٹس سامنے دور تک راستے کو

روشنی میں نہلا رہے تھے

میں آپ کو۔۔۔سب بتاتی ہوں۔۔۔آپ۔۔۔میری بات سن لیں

" ایک بار

وہ برلاس کا بازو تھامے روتی ہوئی مسلسل التجائیں کر رہی تھی

برلاس نے نظریں آئرہ کی جانب گھمائی چہرے پر ہر زخم پیچھے

ہوا وہاں اب صرف شیطانیت تھی بیسٹ جاگ چکا تھا وہ بلڈی

بیسٹ جو اس جنگل کا بے تاج بادشاہ تھا جہاں کے خون خوار

جانوروں پر اسکی حکومت تھی انسانوں پر حکومت کوئی بھی

کر سکتا ہے اصل مزہ تو ان بے زبان جانوروں پر کرنے کا تھا وہ

بھی ایسے جانور جو انسان کو دیکھتے چیر پھاڑ کر رکھ دیں

میں نے کہا ناں۔۔۔تم صرف سنو گی اور دیکھو گی۔۔۔"آئرہ کا ہاتھ

نرمی سے اپنے بازو سے ہٹاتے وہ ایک دلکش مسکراہٹ اسکی

جانب اچھالتا گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا

نہیں۔۔۔ نہیں باہر نہ جائیں یہ۔۔۔یہ جگہ سیف نہیں ہے۔۔۔" یہ

بات

وہ برلاس شاہ کو کہہ رہی تھی جان لیتی کہ سامنے برلاس شاہ

نہیں وہ بلڈی بیسٹ کھڑا ہے وہ گھوم کر پیچھے گیا اور جا کر

ڈگی کھول کر کھڑا ہوا گیا آئرہ گردن موڑے اسے ہی دیکھ رہی

تھی اسکی فکر میں وہ خود بھی نیچے اتر آئی

آپ چلیں یہاں س۔۔۔" باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا سامنے

دیکھ اسکی آنکھیں جیسے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اس

نے تڑپ کر برلاس کو دیکھا جو سرد برفیلی نگاہوں سے سامنے

ڈگی میں پڑا وجود دیکھ رہا تھا

بب۔۔۔بھائی۔۔۔"آئرہ کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا سامنے ہی

نوفل خانزادہ تھا جس کے منہ پر ٹیپ لگی تھی ہاتھ پیچھے کی
جانب بندھے ہوئے تھے نیچے سے دونوں پیر آپس میں ملا کر رسی
سے باندھ رکھے تھے

ہیلو سالے صاحب کیا حال ہے۔۔۔دیکھو اپنی بہن کو۔۔۔نکاح کر لیا
میں نے اس سے ویسے خواہش تو تمہاری تھی مجھے اپنا سالا
بنانے کی لیکن دیکھو۔۔۔تمہاری یہ خواہش میں نے پوری کر دی
بس طریقہ الٹا کر دیا۔۔۔"نوفل سے مخاطب ہوتے اس نے آئرہ کو
دیکھا

کیسی لگی منہ دکھائی۔۔۔۔؟کس ادا سے پوچھا تھا آئرہ تو تڑپ
کر رہ گئی ایسا کچھ اس کے وہم و گماں میں دور دور تک نہیں
تھا

ابھی سرپرائز ختم نہیں ہوئے رکو۔۔۔"کہتے اس نے نوفل کی

ٹانگیں باہر کی جانب نکالتے اسے ڈگی میں اٹھا کر بٹھایا اور کالر
سے پکڑ کھینچتے باہر نکالا وہ عین برلاس کے مقابل کھڑا ہوا تھا
ایک آنکھ اب بھی بند تھی چہرے پر بہت سی جگہوں پر
گہرے کٹ تھے وہ اس وقت کسی فرعن سے کم نہیں لگ رہا تھا
بہت شوق ہے ناں تجھے۔۔۔۔ڈیول بننے کا۔۔۔آج تجھے یہ بلڈی
بیسٹ بتائے گا اصل شیطان کیسا دکھتا ہے۔۔۔"اسکے منہ پر خون
آشام لہجے میں غرایا تھا ساتھ پیروں سے اسکے پیروں میں
بندھی رسی نیچے کی اور پیروں سے نکال دی ساتھ اوپر سے
اسکے ہاتھ جیسے ہی کھولے نوفل خانزادہ کا ایک زوردار پنچ
برلاس شاہ کے جبڑے کی جانب آیا ہی تھا کہ برلاس نے اسکا ہاتھ
وہی بیچ میں روکتے غضب ناک نگاہیں اسکی نگاہوں میں گاڑھی
جوش اتنا دکھا جتنا برداشت کر سکے۔۔۔"بولتے ایک زوردار

گھونسہ اسکے جبڑوں پر رسید کیا جس سے نوفل کے قدم بے
ساختہ لڑکھڑائے تھے آئرہ نے تڑپ کر اپنے بھائی کو جیسے ہی
تھامنا چاہا برلاس نے اسکی نازک سی بازو اپنے فولادی ہاتھوں
میں دبوچتے اسے اپنی جانب کھینچا
اگر مزید کوئی بھائی چارہ دکھایا تو اسی کے ساتھ زندہ زمین
میں گاڑھ دونگا سمجھی۔۔۔" بازو ایک جھٹکے سے چھوڑا آئرہ
لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے گئی پھٹی پھٹی سی نظروں سے اسے
دیکھنے لگی اسکا یہ روپ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی
برلاس نے ڈگی سے دوسری رسی نکال کر نوفل کے پیٹ پر باندھی
اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ برلاس شاہ کو روک سکے
رسی کا دوسرا سرا گاڑی کے سلنسر پر باندھتے وہ پیچھے مڑا دو
قدم آگے آیا چہرہ اوپر کرتے آنکھیں بند کی آئرہ اور نوفل دونوں

ہی اسے دیکھ رہے تھے جب اس نے دونوں ہاتھ کھولتے واکئے
برلاس نے ایک مخصوص آواز اپنے منہ سے نکالتے فضا میں بلند
کی یہ آواز بہت عجیب تھی بہت بھیانک ساؤنڈ دے رہی تھی دو
بار اس نے یہ آواز نکالی تھی کہ وہی آواز نوفل اور آئرہ کو
درختوں کے پیچھے سے آتی سنائی دی تھی وہ آواز برلاس کی
آواز سے زیادہ بھیانک تھی ایسی کہ اسے سن کر کمزور دل پھٹ
جائے انسانی روح کانپ جائے وہ اس جنگل کے خون آشام
بھیڑیوں کی آواز تھی جن کے غرانے کے باعث آگے کے دونوکیلے
دانت صاف دکھائی دے رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے چاروں
اطراف سے بھیڑوں کا ایک جھنڈ وہاں جمع ہوتا گیا انکو دیکھ
دونوں بہن بھائیوں کا خون خشک ہوا تھا رنگ لٹھے کی مانند
سفید پڑا تھا یوں جیسے کسی نے انکے چہروں پر سفید پینٹ کر

دیاہو

ہیلو۔۔۔مائے بے بیز۔۔۔" وہ درندہ ان سے یوں مخاطب تھا جیسے
وہ سچ میں اسکے بچے ہوں اصل حیرت نوفل اور آئرہ کو تب
ہوئی تھی جب ان بھیڑیوں نے اس کے آگے آکر بیک وقت ایک
آواز نکالی تھی ایک بھیانک آواز پورا جنگل انکی خوفناک آوازوں
سے گونج اٹھا تھا
برلاس شاہ کا قہقہہ گونجا تھا ایک شیطانی قہقہہ جس سے خود
نوفل خانزادہ کو خوف آیا تھا اس شخص کی درندگی کے لیول کا
اندازہ ان بھیڑیوں کو دیکھ کر لگایا جا سکتا تھا جو بھنی بھنی
سی آواز میں غرا رہے تھے
وہ مڑ کر آئرہ کے قریب آیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکی
سرخ چوڑیوں سے بھری کلائی سختی سے اپنے ہاتھ میں تھامی

اور تقریباً کھینچتا ہوا اسے فرنٹ سیٹ پر لے آیا

"برلاس۔۔۔۔ برلاس۔۔۔وہ بھیڑیے۔۔۔بھا۔۔۔
شششششش۔۔۔۔ایک لفظ نہیں۔۔۔۔"اس کے ہونٹوں پر سختی سے
انگلی جماتے اسے وہی خاموش کروادیا"میرا بھائی تمہاری شرط
پوری کر چکا ہے اب میری باری۔۔۔"کہتے وہ خود گھوم کر
ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا چابی اگنیشن میں گھماتے گاڑی سٹارٹ
کی نظریں سامنے راستے پر مرکوز تھیں بھوری نگاہیں ان
بھیڑیوں کی چمکتی بھوری نگاہوں میں گڑھی تھی لبوں پر ایک
شیطانی مسکراہٹ رقص کرنے لگی تھی دیکھتے ہی دیکھتے اس
نے گاڑی سٹارٹ کی گاڑی جیسے ہی آگے بڑھی نوفل کو ایک دم
جھٹکا لگا لیکن وہ جلد ہی خود کو سمبھال گیا گاڑی جیسے
جیسے آگے بڑھتی گئی نوفل خانزادہ اسکے ساتھ ساتھ بھاگنے لگا

آئرہ مڑ مڑ کر کبھی اپنے بھائی کو دیکھتی تو کبھی اپنے پہلو
میں بیٹھے شوہر کو آنکھوں سے آنسوں بھل بھل کر بہہ رہے تھے
اصل اسکی آنکھیں تب پھٹی جب وہی بھیڑیے اس گاڑی کا
پیچھا کرنے لگے نوفل گاڑی کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور بھیڑیے
نوفل خانزادہ کے پیچھے
برلاس۔۔۔۔ برلاس۔۔۔۔ وہ بھائی کو مار دیں گے۔۔۔ پلیز انہیں اندر
بلالو پلیز۔۔۔" وہ اپنے چوڑیوں سے سجے ہاتھ اسکے سامنے
باندھے روتی ہوئی تڑپ کر التجا کرنے لگی تھیں لیکن وہ کان
لپیٹے گاڑی سلو سلو چلاتا رہا
اندر نہیں آسکتا وہ۔۔۔" سرد برفیلا لہجہ آئرہ ایک پل کو اس
سفاک شخص کو دیکھنے لگی کیا یہ اس کا برلاس تھا۔۔۔؟ نہیں
کہاں وہ اس وقت بلڈی بیسٹ تھا کسی بھی احساس سے عاری

ایک سفاک درندہ نوفل کی چیخیں اسے ہوش میں لائی

اسٹاپ دا

کار۔۔پلیز۔۔۔۔"،وہ بوکھلاہٹ کی شکار ہوتی کبھی پیچھے مڑ کر
دیکھتی تو کبھی برلاس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑنے لگتی

اوکے بے بی۔۔۔"کہتے اس نے ایک دم بریک پر پیر رکھا گاڑی تھوڑی
دور جا کر رک گئی گاڑی کے رکتے وہ بھیڑیے نوفل خانزادہ پر
ٹوٹ پڑے تھے نوفل کی دل خراش چیخیں انکی بھیانک آوازوں
کو مات دیتی پورے جنگل میں گونجی تھی یہ دیکھ آئرہ کی
روح جیسے قبض سی ہونے لگی تھی

برلاس۔۔۔برلاس انہیں بچاؤ پلیز میرے بھائی کو بچاؤ۔۔۔"وہ
پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکے آگے ہاتھ جوڑنے لگی تھی وہ دلہن
کے جوڑے میں ملبوس اس ظالم شخص کے آگے گڑگڑا رہی تھی

اوکے۔۔۔بے۔۔۔بی بچا لیتے ہیں۔۔۔" کہتے اس نے گاڑی پھر سے
بھگائی اتنی دیر میں اسکے خون خوار بھیڑیے نوفل کے غلیظ
جسم کو بہت سے جگہوں سے پھاڑ چکے تھے اسکی حالت ایک ہی
پل میں سب بھیڑیوں نے مل کر اتنی بری کر دی تھی کہ وہ چاہ
کر بھی اٹھ نہیں پایا تھا گاڑی جیسے ہی آگے بڑھی نوفل کا وجود
تقریباً کھردلی زمین پر گھستا ہوا گیا تھا اونچے نیچے پتھروں کی
رگڑ اسکی کمر کا حشر نشر کر چکی تھی اسکی چیخیں آئرہ کے
کانوں میں گونجتی اسکی تڑپ میں اضافہ کر رہی تھیں جو بھی
تھا بھائی تھا وہ اسکا اتنی بھیانک موت نہیں مرنے دے سکتی
تھی برلاس نے ایک دم گاڑی کو بریک لگاتے دروازہ کھولا جس
کے کھلتے سارے بھیڑیے وہی رک سے گئے
برلاس گاڑی سے اتر کر دوسری جانب آتے آئرہ کو گاڑی سے نکال کر

تقریباً گھسیٹتے ہوئے پیچھے لایا تھا

سامنے نوفل رسی سے بندھا خون میں لت پت اٹک اٹک کر

سانسیں لے رہا تھا اسکی حالت دیکھ آئرہ اپنا بازو چھڑاتی ایک

ہی جست میں اسکے قریب زمین پر بیٹھی

بھائی۔۔۔بھائی آنکھیں کھولیں۔۔۔پلیز بھائی۔۔۔"نوفل کی بند

ہوتی آنکھوں کو دیکھ آئرہ کی اپنی روح جیسے قبض سی ہو

رہی تھی وہ بھائی تھا اسکا دوست تھا اسکا خون کا رشتہ تھا

کوئی بہن کیسے اپنے بھائی کو اس حال میں دیکھ سکتی تھی

"بھائی۔۔۔اٹھیں۔۔۔پلیز۔۔۔

بھائی۔۔۔اٹھو۔۔۔مارو اسے۔۔۔ختم کردو برلاس شاہ کو اسکے

خاندان کو۔۔۔"پیچھے سے برلاس اس کے انداز میں بولتا ہنسنے

لگا آئرہ نے سرخ متورم آنکھوں سے اس بے حس شخص کو دیکھا

کیاہوا نہیں اٹھ رہا بھائی۔۔۔؟ چلو اسے اٹھا دیتے ہیں ہمیشہ
کیلئے۔۔۔" کہتے اس نے آئرہ کا بازو دبوچ کر اٹھاتے اپنی جانب
کھینچا اور پیچھے سے بندوق نکالی اسکے ہاتھ میں بندوق دیکھ
آئرہ کی آنکھیں پھٹی رنگ پل میں زرد پڑا
اتنے دن سے میں نے خود پر کیسے ضبط کیا یہ میں جانتا ہوں
چاہتا تو اسی وقت جا کر اسے ختم کر دیتا لیکن پھر تمہاری تڑپ
کیسے دیکھتا۔۔۔ وہ درد کیسے دیکھتا جو میرے بھائی کی آنکھوں
میں تھا۔۔۔" وہ آئرہ کا بازو تھامے خود کے قریب تر کرتا اسکے
چہرے پر خون آشام انداز میں غرایا تھا آئرہ ہونقوں کی طرح
اسے دیکھتی رہ گئ
کونسا درد۔۔۔؟ کہتے فضا میں گولی کی آواز گونجی تھی آئرہ نے
تڑپ کر نیچے دیکھا گولی سیدھا نوفل کے سینے میں لگی تھی

اس کا پورا دھڑ ہل کر رہ گیا تھا

یہ درد۔۔۔" کہتے اس نے ایک اور گولی چلائی جو سیدھا نوفل کے
دل کے مقام پر لگی تھی

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" آئرہ اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی لیکن
برلاس کی گرفت مضبوط تھی اسکے سر پر خون سوار تھا وہ

ایک کے بعد ایک گولی نوفل خانزادہ کے دھڑ میں اتارتا چلا گیا

وہ بے جان ہو چکا تھا آنکھیں سیدھی آسمان سے جا لگی تھی

نوفل خانزادہ ختم ہو چکا تھا

اسکا پورا وجود خون سے لت پت ہو چکا تھا سینے پر ہوئی
گولیوں کی بوچھاڑ سے نکلتے چھینٹے نوفل کے چہرے پر لگے تھے

آئرہ کی سانسیں اپنے بھائی کی سانسوں کے ساتھ ہی رک چکی
تھیں برلاس کو اب اسے اپنی گرفت میں لینے کی ضرورت نہیں
تھی اسکے کلائی چھوڑتے آئرہ دھڑام سے بے جان سی ہوتی زمین
پر نوفل کے قریب گری تھی وہ سانس نہیں لے رہی تھی نہ اسکا
دل کام کر رہا تھا پورا بدن جیسے مفلوج سا ہو گیا تھا یہ اسکا
بھائی تھا؟ پورا وجود خون سے بھرا کیا یہ اسکا وہ جان سے
عزیز بھائی تھا؟ اسکا دوست۔۔۔؟ نہیں وہ اب صرف ایک لاش
تھی یہ ہے انسان کی حقیقت لمحہ لگتا ہے اسکی شناخت بدلنے میں آئرہ
نے اپنا کانپتا ہاتھ دھیرے سے آگے بڑھا کر نوفل کی ناک
کے قریب کیا ایک امید تھی ایک آس تھی وہ سانس لے رہا ہو گا
لیکن آج ہر امید ہر آس ٹوٹ چکی تھی وہ سانس نہیں لے رہا تھا
وہ مر چکا تھا

نو۔۔۔۔۔۔۔۔فل۔۔۔۔"پورے جنگل میں آئرہ کی دل خراش چیخ
بلند
ہوئی تھی وہ نوفل کے سینے پر ہاتھ مارتی ہزیانی سی کیفیت
میں مبتلا ہونے لگی تھی برلاس اسکے قریب کھڑا اسفاکیت بھری
نظروں سے اسے دیکھنے لگا اسے نجانے کیوں اسکے رونے سے
کوفت سی محسوس ہو رہی تھی (یہ تکلیف تھی وہ اسکا رونا
نہیں دیکھ پا رہا تھا)
بھائی۔۔۔بھائی اٹھیں۔۔۔۔بھائی۔۔۔"وہ ہزیانی سی ہوتی اسکا سینا
جھنجھوڑنے لگی آنکھوں سے گرم آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا
بھائی۔۔۔۔بھائی اٹھیں ناں۔۔۔بھائی۔۔۔آ۔۔۔آپ ایسے کیسے جا
سکتے
ہیں مجھے چھوڑ کر بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔اٹھیں ناں۔۔۔"وہ نہیں اٹھا

اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی اب وہ کبھی بند نہیں ہو
سکتی تھیں وہ اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا آئرہ کے ہاتھ اپنے
بھائی کے خون سے بھر چکے تھے جنہیں دیکھ وہ بری طرح سے
کانپتی ہوئی
چیخنے لگی "نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔اٹھیں
۔۔۔۔"وہ
نوفل کی شرٹ پکڑے بری طرح سے لرزتی ہوئی اسے اٹھانے کی
ایک ناکام سعی کر رہی تھی اسکے نہ اٹھنے پر وہ نوفل کے سینے
پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی وہ اسکا جڑواں بھائی تھا
اسکے ساتھ اس دنیا میں آیا تھا اسکے بچپن کا ساتھی اسکے لئے
اپنے باپ کی جیب سے پیسے نکال کر چوری چھپے اپنی بہن کے
لئے گڑیا لانے والا بھائی اسکی کوئی سہیلی نہ بننے پر اسکے ساتھ

لڑکیوں والے کھیل کھیلنے والا بھائی اسکا ہم راز اسکے ساتھ
جوان ہونے والا اگر وہ جڑواں نہ بھی ہوتا تو کسی بھائی بہن
میں اتنی سکت نہیں ہوتی کہ وہ اپنے بہن بھائی کو یوں دردناک
موت مرتے دیکھ سکے چاہے وہ نشئی ہو جواری ہو زانی ہو جو
بھی ہو روح کانپ اٹھتی ہے اپنے جوان بہن بھائی کی لاش دیکھ
کر آئرہ پاگل ہو چکی تھی وہ کبھی اپنا سینا پیٹتی کبھی نوفل
کو پکڑ کر جھنجھوڑتی (کاش وہ اٹھ سکتا □)
بھائی۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ئی
۔۔۔۔۔۔"اسکی چیخ و پکار بلند
ہونے لگی تھی برلاس کی گرفت بندوق پر بے اختیار ڈھیلی پڑی
وہ بے چین سا ہوا اٹھا تھا آئرہ کا یوں تڑپ تڑپ کر رونا اسے اندر
سے جھنجھوڑ رہا تھا اسکا ارادہ اسکی لاش کو مزید تڑپانا تھا

کیونکہ بڑا بھائی زندہ رکھ کر تڑپاتا تھا تو چھوٹا بھائی مار کر

اسکی روح کو تڑپاتا تھا بھیڑیے بھی دور کھڑے تھے ان میں

قریب آنے کی ہمت نہیں تھی کیونکہ اس وقت ان سے بڑا بھیڑیا

وہ بلڈی بیسٹ تھا

آپ۔۔۔آپ ایسے نہیں جا سکتے۔۔۔۔بھائی۔۔۔اٹھیں۔۔۔میں بابا

سے

شکایت لگاؤنگی۔۔۔۔نوفل اٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔اٹھ۔۔۔۔۔ووو" نہیں

اٹھا وہ

یہ قیامت خیز منظر دیکھ اگر وہاں موجود درخت بول سکتے تو

وہ بولتے کہ انکا دل پھٹ رہا ہے ایک بہن کی اسکے جوان بھائی

کی موت پر رونا دیکھ کر

برلاس دھیرے سے اسکے قریب دوزانوں ہو کر بیٹھا اور یک ٹک

کبھی نوفل کو دیکھتا تو کبھی آئرہ کو

نہیں۔۔۔۔ نہیں میں مر جاؤنگی۔۔۔میں آپ کے بغیر نہیں رہ

سکتی۔۔۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔۔۔۔ں۔۔۔اٹھیں

۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔" برلاس کی

بھوری آنکھوں میں کب نمی اتری کب وہ موتی بن کر آنکھوں کی

باڑ توڑ کر گال پر پھسلتی بئیرڈ میں جذب ہوئی وہ نہیں جانتا

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکا دل اندر سے آئرہ کو دیکھ پھٹ رہا تھا

یہ وہ کیا کر گیا تھا ایک بہن کے سامنے اسکے بھائی کو مار دیا؟

ایسی موت تو بے زبان جانور کو بھی دی جائے تو انسانی روح

کانپ اٹھے لیکن وہ تو بھائی تھا سگھا بھائی خون ایک تھا دونوں

میں نہیں وہ بہت بڑی غلطی کر چکا تھا

آئرہ۔۔۔" اس نے دھیرے سے آئرہ کو زیر لب پکارا اس نے نہیں سنا

وہ نہیں سن رہی تھی وہ اپنے حواس کھو رہی تھی وہ پاگل ہو رہی تھی

آئرہ۔۔۔"اب کی بار آواز تھوڑی بلند کی "آئرہ یہاں دیکھو ۔۔۔"بولتے

نرمی سے اسکا کندھا تھاما جب آئرہ نے کرنٹ کھا کر اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے دور جھٹکا اور سرخ متورم آنکھوں سے اسے دیکھا ناک میں پہنی ناتھ نکل کر سائیڈ میں لٹک رہی تھی میک اپ مٹ رہا تھا آنکھوں کا کاجل کافی حد تک پھیل چکا تھا آگے چہرے پر جھولتی لٹ الجھ چکی تھی وہ اس وقت دلہن کم ایک اجڑاں بیاں باں زیادہ لگ رہی تھی

کہاں دیکھوں۔۔۔؟ وہ زخمی لہجے میں غرائی تھی

ہاں۔۔۔ کہاں دیکھو۔۔۔۔۔ل۔۔۔"وہ برلاس کے منہ پر زخمی شیرنی
کی
طرح دھاڑی تھی

ماردیا۔۔۔"آنسوؤں کا سیلاب اور تیز روانی سے بہا"ماردیا میرے
"بھائی کو۔۔۔۔ مل گیا سکو۔۔۔۔ن ہو گیا بدلہ پورا۔۔۔
آئرہ میری۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔"کہتے وہ ہاتھ آئرہ کے کندھے پر
رکھنے کی لگا تھا کہ وہ ایک بار پھر اسکا ہاتھ دور جھٹک گئی

کیا۔۔۔ سنوں۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔۔۔ سنو۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم
انسان نہیں ہو تم

حیوان ہو۔۔۔ تم جانور ہو۔۔۔ جانور ہو تم۔۔۔۔مجھے نفرت ہو گئی تم
سے تمہارے نام سے تمہارے وجود سے۔۔۔۔آئی ہیٹ یو برلاس شاہ
آئی ہیٹ یو۔۔۔"وہ ہزیانی سی ہوتی چلانے لگی تھی اسکی حالت

دیکھ برلاس کا دل عنقریب پھٹنے والا تھا اسکا غصّہ کیا کر گیا
تھا

مار دیا میرے بھائی کو۔۔۔ مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا تم
انسان نہیں ہو تم حیوان ہو۔۔۔" وہ حواس کھوتی برلاس کی
چھاتی پر مکے برسانے لگی "تم جانور ہو۔۔۔ میرا سب کچھ کھا
گئے مجھے تنہا کر دیا تم انسان نہیں ہو۔۔۔" اسکی سرخ چوڑیاں
ٹوٹ رہی تھیں اسکی اپنی کلائی میں چبھ رہی تھیں لیکن وہ
محسوس ہی نہیں کر رہی تھی برلاس ساکت اسکے چہرے کو
دیکھتا رہا وہ مارتی رہی آخر میں تھک ہار کر اسکے سینے پر سر
رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی برلاس ایک ہاتھ اسکے گرد باندھتے
سامنے پڑی نوفل کی لاش دیکھنے لگا وہ جاتے جاتے بھی ان
بھائیوں کی خوشیاں لے گیا وہ برلاس شاہ سے اسکی آئرہ چھین

کرلے گیا وہ اب کبھی اسکی نظروں میں نہیں اٹھ پائے گا ایک
گرم آنسوں کا گولہ آنکھوں کی باڑ توڑ کر نکلتا گال پر پھسل گیا
اسکی سزا یہی ہونی تھی۔۔۔۔"آواز جیسے کسی گہری کھائی سے
آئی تھی اسکی بات پر آئرہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا آنکھوں میں
اشتعال امڈ آیا برلاس اس کی آنکھوں میں ہی جھانک رہا تھا
تو آج سے تمہاری سزا بھی یہی ہو گی۔۔۔آئرہ خانزادہ نوفل خانزادہ
کے ساتھ اس دنیا میں آئی تھی اور اب۔۔۔اب اسی کے ساتھ واپس
جائے گی۔۔۔"برلاس اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا
کہ آئرہ نے پاس پڑی برلاس کی بندوق ایک جھٹکے میں اٹھالی
آئرہ۔۔۔آئرہ چھوڑو اسے پاگل مت بنو۔۔۔"وہ ایک ہی جست میں
اسکے ہاتھ سے بندوق چھیننے کی کوشش کرنے لگا لیکن اسکی
گرفت بھی مضبوط تھی

چھوڑو۔۔۔میں۔۔۔مرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔"وہ

زار و قطار رونے

لگی تھی بندوق پر گرفت مضبوط تھی

پاگل مت بنو۔۔۔۔چھوڑو اسے۔۔۔۔"برلاس کے ہوش اسکی بات پر

ہی اڑ چکے تھے وہ آئرہ کے ہاتھ سے بندوق چھیننے کی پوری

کوشش کر ہی رہا تھا جب اچانک فضا میں گولی چلنے کی آواز

گونج اٹھی تھی گولی چلتے آئرہ ایک دم ساکت ہوئی رنگ لٹھے

کی مانند سفید پڑ گیا چہرے پر خون کے سرخ چھینٹے آ لگے تھے

برلاس سانس روکے اسے دیکھنے لگا جب دھیرے سے چہرہ نیچے

کیا دونوں کی نظر بیک وقت برلاس کے سینے پر گئی سفید سوٹ

لمحے میں سرخ ہو گیا ایک کرب کا سایہ سا برلاس کے چہرے پر

لہرا گیا آئرہ کی نظر اسکے سینے سے ہوتے اوپر چہرے کی جانب

اٹھی

برلاس مسکرادیا آنکھیں سرخ ہورہی تھی درد کی انتہا تھی

چہرہ سرخ ہوتا جارہا تھا وہ سانس روکے خود پر ضبط کرنے

کی کوشش کرنے لگا جب گرم آنسوں نکل کر گال پر پھسلنے لگے

ای۔۔۔ایک اور۔۔۔مار۔۔۔لو۔۔۔قصہ۔۔۔خ۔۔۔ختم

۔۔۔کر۔۔دو۔۔۔"درد کی

شدّت پورے وجود میں بجلی کی طرح دوڑ گئی تھی خون پانی

کی طرح بہتا اسکا پاجامہ تک خون سے تر کر گیا

آئرہ ساکت تھی وہ ہل نہیں رہی تھی وہ پتھرا چکی تھی جب

برلاس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دھندلاہٹ سی محسوس ہونے

لگی وہ خود پر ضبط کھو رہا تھا ملک الموت جیسے روح کھینچ

کر نکال رہا تھا چہرے پر تکلیف کی شدّت انتہا پر تھی

اسی وقت دور سے کچھ گاڑیوں کی آواز آئی جو دھیرے دھیرے
انکے قریب آرہی تھی برلاس بے جان ہوتا دھڑام سے پیچھے
زمین پر جا گرا جب اسے گرتے ہوئے گاڑی سے اترتے ہوئے زیحال
نے دیکھا تھا برلاس کا گرنا زیحال خان آفندی کو دور سے مار
گیا تھا وہ گاڑی کا دروازہ بند بھی نہیں کر سکا بس اندھا دھند
اپنے بھائی کی جانب دوڑ گیا برلاس کی بند ہوتی آنکھوں نے بہت
سے لوگوں کو اپنی جانب آتے دیکھا تھا لیکن وہ نہیں پہچان پا
رہا تھا آنکھوں کی سرخی بڑھ رہی تھی
برلاسسس۔۔۔۔۔"زیحال اسکے قریب زمین پر دھڑام سے بیٹھتا اس
کا سر اپنی گود میں رکھ گیا اپنے باپ صفت بھائی کی آواز وہ
آخری لمحوں میں بھی پہچان گیا تھا تب ہی دھیرے سے بند ہوتی
آنکھیں کھولنی چاہی لیکن ان میں جمع ہوتا نمکین پانی ہر چیز

دھندلا چکا تھا آئرہ شل ساکت سی بیٹھی برلاس کو اٹک اٹک کر
سانس لیتے دیکھ رہی تھی کتنی بدنصیب تھی وہ ایک طرف
جوان بھائی کی لاش پڑی تھی تو دوسری جانب کچھ گھنٹوں
پہلے بنا شوہر اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا قیامت تھی یہ آئرہ
خانزادہ کے لئے یاقوت برلاس کے قریب بیٹھا اسے اٹھانے کی
کوشش کر رہا تھا انکے ہاتھوں میں انکی جان تڑپ رہی تھی وہ
آج ہی تو انہوں نے اسکی بارات نکالی تھی اور اب
برلاس۔۔۔۔ برلاس۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔۔ یاقوت گاڑی موڑو
۔۔۔۔"زیحال
برلاس کا گال تیز تیز تھپتھپاتے اسے ہوش میں لانے کی کوشش
کرتا چلانے لگا پیچھے عثمان اور پامیر وہاں موجود بھیڑیوں پر
فائر کرتے انہیں دور بھگا رہے تھے

زیحال کو لگا جیسے برلاس کی جگہ اسکی روح قبض ہو رہی تھی

اپنے ہاتھوں میں اپنی اولاد کو یوں خون میں لت پت تڑپتے

دیکھنا اسکے لئے کسی اذیت کی موت مرنے سے بد تر تھا زیحال

نہیں جانتا تھا کہ اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے اسکی آنکھوں سے گرم

آنسوں کا سیال بہہ رہا تھا

برلاس۔۔۔۔ برلاس آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔۔ "اپنے بھائی کی آواز پر وہ

آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بری طرح سے ناکام ہو

رہا تھا جسم سے جان قطروں میں نچڑ نچڑ کر نکل رہی تھی

یاقوت گاڑی موڑتے انکے قریب آیا اور زیحال کے ساتھ مل کر

برلاس کو اٹھاتے دونوں گاڑی تک لے کر گئے اور پچھلی نشست پر

دھیرے سے لٹاتے زیحال فورا سے ڈرائیونگ سیٹ پر آتے گاڑی

سٹارٹ کرتے زن سے اڑا لے گیا پیچھے آئرہ ہر چیز سے بے گانا زمین

پر بیٹھی رہ گئی اسکی پوری دنیا اجڑ چکی تھی وہ دلہن برباد
ہو چکی تھی

وہاں پامیر اور عثمان بچے تھے جو سارے بھیڑیے بھگا کر اسکی
جانب آئے تھے سامنے نوفل کی لاش دیکھ پامیر کے دل کو ایک
بہت بڑا جھٹکا لگا تھا یہی حالت عثمان کی بھی تھی اسکے وجود
سے نکلتا خون زمین پر جمنے لگا تھا پامیر اور عثمان نے بیک
وقت ایک دوسرے کو دیکھا اور ایک گہری سانس خارج کرتے
اسکی لاش اٹھا کر عثمان والی گاڑی میں ڈالی اسکا وزن مرنے کے
بعد پہلے کی نسبت تین گنا زیادہ بھاری ہو چکا تھا زمین سے اٹھا
کر صرف گاڑی تک لانے میں دونوں کی سانس بری طرح سے پھول
چکی تھی

آئرہ۔۔۔" پامیر نے دھیرے سے پکارا لیکن اس نے نہیں سنا وہ پتھر

کی مورت بن چکی تھی پلکیں تک ساکت تھیں

آئرہ اٹھو گھر چلو۔۔۔"اسکے جواب نہ دینے پر پامیر نے پھر سے پکارا اسکی حالت وہ سمجھ سکتا تھا نوفل بے شک انکا سب سے بڑا دشمن تھا لیکن آئرہ کی حالت دیکھ ان سب کے دل جیسے پھٹنے کے قریب تھے

جب وہ خود نہ اٹھی تو پامیر خود آگے آیا اور دھیرے سے اسے کندھوں سے تھام کر اٹھایا وہ کٹی ڈال کی طرح اٹھتی چلی گئی

آئرہ پامیر کی گاڑی میں تھی جبکہ عثمان دوسری گاڑی میں نوفل کو الگ سے لے کر انکے پیچھے تھا وہ لوگ کچھ ہی دیر میں اس گھنے جنگل سے باہر نکلتے شہر جانے والی سڑک پر آچکے تھے

انکا رخ سیدھا لاہور کی جانب تھا وہ شیطان جیسا بھی تھا آخری بار اسکا جنازہ اسکے گھر سے اٹھنا تھا

آسمان پر صبح کی نیلی روشنی پھیلنے لگی تھی آدھے لوگ اذان
کی آواز سن کر اپنے رب سے وفا نبھانے اپنے گرم بستر چھوڑ کر
مسجدوں کی جانب جا رہے تھے عورتیں اور بچیاں گھروں میں
نماز ادا کر رہی تھیں کچھ بد قسمت تھے جنہوں نے نہیں سنا

" نماز نیند سے بہتر ہے "

مؤذن نے دو بار کہا انہوں نے دونوں بار کان لپیٹ لئے اور کچھ تو
اس قدر غافل تھے کہ شیطان انہیں پر سکون نیند دے چکا تھا وہ
مؤذن کی یہ صدا سن بھی نہیں سکے اور تب تک نہ سنتے جب
تک نوفل خانزادہ کی طرح انکی سننے کی حس نہ چھین لی جائے
خوف نہیں آتا اس دو گز زمین کے نیچے گھپ اندھیری میں جانے
سے ؟

وہ لوگ صبح کی پو پھوٹنے تک لاہور پہنچ چکے تھے ٹھنڈ کے

باعث پامیر نے اپنی شال آئرہ کے اوپر ڈال دی تھی وہ کیا جانے
کہ وہ پتھر بنی سردی گرمی کچھ محسوس نہیں کر رہی تھی

راحم صاحب باہر کھڑے پھول اتروا رہے تھے جبکہ اندر سے ندرت
بیگم کی چہکتی آواز باہر تک آ رہی تھی

کیوں اتروا رہے ہیں آج نوفل نے آنا ہے خوش ہو جائے گا ساری
"ڈیکوریشن دیکھ کر۔۔۔

بیگم۔۔۔آپ بیٹی کے لئے ناشتہ لے جانے پر دھیان دیں بیٹا کوئی
جنگ جیت کر نہیں آ رہا۔۔۔"انہیں ندرت بیگم کی شرط کے بارے
میں کچھ نہیں پتہ تھا وہ تو بس کل سے خود ہی ہواؤں میں
اڑ رہی تھیں شادی میں آئے مہمان آدھے چلے گئے تھے آدھے یہی
تھے فہد صاحب کی فیملی اور ممتاز بیگم ابھی تک یہی تھے
فرح بھی زمل کے لئے ناشتے کی تیاری کر رہی تھی آج اسے

مکلاوے کیلئے واپس لانا تھا

پامیر اندر بیٹھا انکے شادی میں سجے دلہن کی طرح گھر کو
دیکھ رہا تھا اسے اندازہ تھا تھوڑی دیر بعد اس گھر پر کیسی
قیامت ٹوٹے گی

وہ بوجھل قدموں سے گاڑی سے نکل کر سامنے آیا جب راحم
صاحب کی نظر اس پر پڑی

ارے۔۔۔پامیر بیٹا تم۔۔۔" وہ نہایت خوشدلی سے آگے آتے اسے
گلے

گئے "اتنی صبح صبح خیریت۔۔۔؟ ہم بس نکلنے ہی والے تھے آئرہ
کا ناشتہ لے کر۔۔۔" انکے چہرے پر الگ ہی چمک تھی پامیر نے
بمشکل خود پر ضبط کیا عنقریب تھا کہ اسکا دل پھٹ جاتا

وہ۔۔۔" وہ کچھ کہتا اتنے میں سامنے سے کچھ مسجد کے لوگ

میت کو لٹانے والا تختہ لا رہے تھے پامیر انکو دیکھے گیا آتے ہوئے
وہ لوگ اسکا بھی انتظام کر آئے تھے اسکے ساتھ راحم صاحب
بھی ان لوگوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے یہاں تک کہ وہ
قریب آ گئے عثمان نے پچھلی نشست کا دروازہ کھولتے انکے ساتھ
مل کر نوفل کی ڈیڈ باڈی اس تختے پر ڈالی یہ دیکھ راحم صاحب
کے ہاتھ میں پکڑی پھول کی لڑی بے اختیار چھوٹ کر زمین پر
جا گری
آئرہ کے پسندیدہ کپ کیکس تو لے۔۔۔" وہ باہر نکلتی راحم صاحب
سے مخاطب ہوئی ہی تھیں کہ نظر انکی نظروں کا تعاقب کرتی
پیچھے گئی سامنے سے وہ لوگ میت کو اٹھائے انکے گھر میں
داخل ہو رہے تھے ندرت بیگم شل ساکت کھڑی تھیں

یہ۔۔۔ن۔۔۔نوفل کی ڈیڈ بب۔۔۔باڈی ہے۔۔۔" پامیر کی آواز سفر کرتی

ندرت بیگم کے کانوں تک گئی تھی انکے شل وجود میں حرکت پیدا کرتی گردن موڑ کر پامیر کو دیکھنے پر مجبور کر گئی انہیں لگا جیسے کچھ غلط سنا ہے

پامیر دونوں کو لے کر اندر آیا لاؤنج میں رکھے صوفے عثمان ہٹا چکا تھا وہاں ہال کے بیچوں بیچ اب میت رکھی تھی آئرہ اب تک گاڑی میں شیشے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اس وقت وہ صرف ایک زندہ لاش تھی

پورے گھر میں ایک قہرام سا برپا ہو چکا تھا ممتاز بیگم سینا پیٹتی اپنے جوان پوتے کی میت پر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں یہی حالت باقی سب کی بھی تھی ہر آنکھ نم تھی ہر ایک شخص

اشک بار تھاندرت بیگم پر تو باقاعدہ غشی کے دورے سے پڑ رہے
تھے وہ تھوڑی سی ہوش میں آتی اور ہزیانی سی ہوتی چیخنے
لگتی چلانے لگتی آئرہ جنازے کے ایک کونے کے قریب سمٹ کر
بیٹھی تھی آنکھیں خشک تھی مانو وہ اپنے حصّے کا رو چکی ہو
نوفل خانزادہ جیسا بھی تھا لیکن مرنے کے بعد وہ اپنے دشمنوں
کو بھی رونے پر مجبور کر گیا تھا کاش وہ نہ مرتا کیا تھا اگر وہ
سدھر جاتا لیکن وہ اتنی ہی زندگی اپنے ساتھ لایا تھا

یاقوت اور زیحال کو ریڈور میں رکھے بینچ پر بیٹھے سامنے آئی
سی یو کے باہر جلتی بتی دیکھ رہے تھے ہر سیکنڈ والی سوئی کے
ساتھ انہیں اپنی خود کی سانسیں بھی جیسے ختم ہوتی
محسوس ہو رہی تھی زیحال کی سفید شرٹ پر کئی جگہ برلاس

کے خون کے دھبے لگے ہوئے تھے وہ بے جان سا بیٹھا کتنے گھنٹوں سے صرف اس بتی پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا

اتنے میں ڈاکٹر ایک نرس کے ہمراہ کمرے سے نکلتے دکھائی دیے انہیں دیکھ یاقوت فوراسے ایک ہی جست میں ان تک پہنچا تھا

ب۔۔۔ برلاس۔۔۔ برلاس کیسا ہے۔۔۔؟ بوکھلاہٹ کے مارے وہ ٹھیک سے پوچھ تک نہیں پارہا تھا زیحال وہی بیٹھا اس بند ہوئی لائٹ کو دیکھتا رہا

فلحال کچھ کہہ نہیں سکتے۔۔۔ "ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتے جانے ہی لگے تھے کہ یاقوت نے انکا سفید کوٹ سختی سے دبوچ کر دیوار سے جالگایا

کیوں نہیں کہہ سکتا۔۔۔ ڈاکٹر ہے ناں تو۔۔۔؟ تو تجھے پیشنٹ کی

حالت کا نہیں پتہ بول۔۔۔۔" یاقوت انکے منہ پر دھاڑتے اپنی گرفت
انکے گلے پر اتنی مضبوط کر گیا کہ ایک ہی لمحے میں انکے بدن
کا سارا خون نچڑ کر چہرے پر آن جمع ہوا تھا
سر پلیز۔۔۔کالم ڈاؤن۔۔۔"نرس آگے آتی انھیں چھڑوانے کی
کوشش
کرنے ہی لگی تھی کہ یاقوت کے دھکا دیتے وہ دو قدم لڑکھڑاتی
پیچھے جا گری تھی
اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو تیرے سٹاف سمیت پورے ہوسپٹل
کو آگ لگا دونگا سمجھا۔۔۔" وہ خون آشام لہجے میں انکے منہ پر
دھاڑتا رنگ لٹھے کی مانند سفید کر گیا آس پاس کے لوگ جمع
ہوتے اس جنونی شخص کو دیکھنے لگے جو کسی اپنے کیلئے خود
کے حواس کھو رہا تھا وہ کیا جانیں اندر موجود شخص کون تھا

وہی جس میں ان تینوں بھائیوں کی جان بستی تھی وہ جب جب
زندگی میں ہمت ہارے اس معصوم بچے کو دیکھ کر پھر سے
زندگی کی جانب لوٹے اسکے بیمار ہونے پر راتوں کو آنکھوں میں
کاٹ دیتے وہ کیا جانیں کہ خون کا رشتہ نہ ہونے کے باوجود بھی
وہ ان بھائیوں کی زندگی تھا انکی پہلی اولاد تھا
"سر ہم کوشش کر۔۔۔
کوشش نہیں یقینی بنا اپنے عمل کو۔۔۔"ڈاکٹر کی بات بیچ میں
کاٹتے اسے واپس سے آئی سی یو میں دھکیل دیا اور دروازہ کھلا
رکھا

دونوں بچے کتنی ہی دیر لیٹے خود سے کھیلتے رہے زمل کے اٹھنے
تک دونوں چسکے تک نہیں لیکن جونہی اس نے رخ پلٹا اپنی ماں

کو ہلتے دیکھ پیٹ میں بھوک کے مروڑ اٹھنے لگے اور رونا شروع
کر دیا۔انکی آواز زمل نے تھوڑی سی آنکھ کھول کر انکو دیکھا
زامل ٹھسکتے ہوئے الٹا ہو کر ٹانگیں بیڈ پر مار تا رو رہا تھا یہ
دیکھ زمل نے نرمی سے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا اور
اپنے سینے پر ہاتھ مارنے لگی جب وہاں موتیوں کی سختی
محسوس ہوئی وہ اب تک اسی عروسی لباس میں ملبوس تھی
پل میں اسے کل کا دن یاد آیا جسے یاد کرتے وہ جھٹ سے اٹھ کر
بیٹھی اور یہاں وہاں دیکھنے لگی یہ اسی کا کمرہ تھا وہ اپنے بیڈ
پر تھی بچے بھی وہی تھے لیکن زیحال وہ کہاں تھا۔۔۔؟رات تو
انکی ویڈ نگ نائٹ تھی تو کیا وہ سو کر اپنی ویڈ نگ نائٹ خراب
کر چکی تھی؟سوچتے خود ہی سر پر ہاتھ مارتے جلدی سے
اٹھنے ہی لگی تھی کہ دونوں بچے اپنی ماں کو اٹھتے دیکھ اور

تیز رونے لگے

جی جی۔۔۔میرا بچہ بس تھوڑی دیر۔۔۔"دونوں کے روئی جیسے گال چومتے جلدی سے وارڈروب سے سادہ کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گئی جلدی سے وہ عروسی لباس تبدیل کر کر باہر آئی اور دونوں کو باری باری اٹھا کر فیڈ کروایا وہ دونوں بھی ابھی تک کل والے ڈریس میں ملبوس تھے زالے تو تنگ ہوتی اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس فراک کو نوچنے لگی یہ دیکھ زمل نے دونوں کو آرام دہ سوٹ پہنا کر انکے گرد کھلونوں کا ڈھیر لگا دیا ساتھ ایک ایک ٹیڈی بیئر دونوں کے ہاتھ میں پکڑا دیا لیکن وہ دونوں پھر بھی رونے سے باز نہیں آئے دراصل یہ وقت انکی آؤٹنگ کا تھا اپنے برلاس چاچو کے ساتھ جو انہیں روز صبح اپنے ساتھ گاڑی میں گھمانے لے جاتا اب تک انکی یہ عادت پکی ہو

چکی تھی

اس برلاس کے بچے کو میں پوچھوں گی خود چلا گیا گھومنے اور
میرے پیارے پیارے سے بچوں کو چھوڑ گیا ہے ناں۔۔۔میرا پیارا
بیٹا میرا سوہنا شابیتا۔۔۔" وہ روتے ہوئے زامل کے موٹے موٹے گال
سہلاتی اس سے باتیں کرنے لگی وہ بھی جیسے ساری باتیں
سمجھ رہا تھا ساتھ ہی ممم۔۔۔ ممم کرنے لگا
لیکن آج چاچو بزی ہیں۔۔۔انکی وائف آگئی اب آپ دونوں بابا کے
ساتھ آؤٹنگ کرواو کے میں بابا کو بلا کر لاؤں رونا نہیں ورنہ
پٹائی ہو گی دونوں کی۔۔۔" وہ دونوں کو چوم کر تنبیہ کرتی کمرے
سے باہر نکل آئی سامنے لاؤنج میں صرف میڈ کام کر رہی تھی
اسے حیرت ہوئی گھر کا کوئی فرد نہیں تھا
ایمن۔۔۔باقی سب کہاں ہیں۔۔۔؟ آگے آتے میڈ سے پوچھا

بی بی سائیں سب آپ کے میکے گئے ہیں۔۔۔"وہ مؤدب انداز میں
جواب دیتی پھر سے ہاتھ میں پکڑے کپڑے سے شیشے کی ٹیبل
چمکانے لگی
میرے میکے لیکن کیوں۔۔۔؟اسے حیرت ہوئی تھی
وہ وہاں فوتگی ہوئی ہے ناں چھوٹی بی بی سائیں کے بھائی فوت
ہو گئے ہیں۔۔۔"اسکی بات پر زمل کا دل ایک دم دہل کر رہ گیا
اس نے بے اختیار ساتھ رکھا صوفہ تھاما اسے لگا جیسے آس پاس
آکسیجن ختم ہو گئی ہو ایک دم گھٹن کا احساس ہونے لگا
مم۔۔۔میر بخش سے کہو گاڑی نکالے۔۔۔"حکم دیتے وہ مڑنے کی
لگی تھی جب میڈ کی آواز پر اسکے قدم وہی زنجیر ہوئے
وہ۔۔ب۔۔۔بی بی۔۔۔سائیں میر۔۔بخش کی بھی۔۔۔"بولتے بولتے

وہ

ایک دم چپ ہوئی جب زمل نے مڑ کر اسے دیکھا

کیا میر بخش۔۔۔؟

وہ میر بخش کا بھی کل انتقال ہو گیا۔۔۔ صبح ہی سب اسے دفنا

کر آئے ہیں۔۔۔" صبح صبح اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے

نوفل کا مرنا ٹھیک تھا اسے تو وہ پہلے سے مرا ہوا قبول کر چکی

تھی لیکن میر بخش۔۔۔؟ وہ تو انکے گھر کا فرد تھا وہ ایک رات

کو اا تنی غافل نیند سوئی کہ اتنا کچھ ہو گیا اور اسے پتہ تک

نہیں زمل کے قدم بے اختیار لڑکھڑائے تھے

میں صدیس کو کہتی ہوں۔۔۔" وہ میڈ باہر کی جانب دوڑ لگا گئی

زمل صوفے کو مضبوطی سے تھامے خود کو گرنے سے بمشکل

روکے ہوئے تھی کتنی ہی دیر وہ یونہی کھڑی رہی آنکھوں سے

بے آواز آنسوں بہنے لگے یہ کیا ہو گیا تھا وہ تو خوش تھے سب

پھر اچانک یہ سب کیسے

وہ بچوں کو لئے ڈرائیور اور گارڈز کے ہمراہ لاہور کیلئے نکل چکی تھی اسے پہنچتے پہنچتے اچھا خاصا دن نکل آیا تھا بچے راستے میں ہی سو چکے تھے گھر کے باہر پہنچتے اندر سے آتی چیخ و پکار پر اسکی روح تک کانپ اٹھی تھی وہ پھر بھی ہمت کرتی زالے کو گود میں لئے گاڑی سے نیچے اتری ایک گارڈ زامل کو اٹھائے اور باقی گارڈز ہاتھوں میں بندوق لئے اسکے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے سامنے ایک گہما گہمی سی مچ چکی تھی

یہ منظر زمل کا دل ہولا کر رہ گیا تھا اسے لگا اسکا ایک ایک قدم جیسے منوں بھاری ہو رہا ہو تب ہی مشی اور کومل کی نظر زمل پر پڑی دونوں ایک ہی جست میں اس کے پاس آئیں

زمل۔۔۔ تم کیوں آگئی۔۔۔" وہ بچوں کو دیکھ فکر مند سی بولی

لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا نظریں نوفل کے چہرے پر تھی
اسکا اوپر والا ہونٹ سوکھ کر سکڑ چکا تھا جس کے باعث اوپر
والے دانت پورے صاف ظاہر ہو رہے تھے اسے دیکھ پہلی جھلک
میں وہ لاش فرعون کی لاش لگی تھی زمل کو بے اختیار اس سے
خوف محسوس ہوا
ندرت بیگم بے ہوشی سے اٹھتی ایک بار پھر اسکا بے جان وجود
تی چیخ چیخ کر اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں زمل کی t ہلا
نظر آئرہ پر پڑی جو اپنے بھائی کے سرہانے زمین پر گم سم سی
اسی عروسی لباس میں ملبوس تھی اسے دیکھ زمل کا دل پھٹنے
کے قریب تھا وہ زالے کو مشی کے ہاتھ میں تھماتی اسکے قریب
جانے لگی جب کومل نے اسکا بازو تھام لیا
"نہیں تم نہ جاؤ۔۔۔یہ وقت نہیں ہے وہ تمہیں غلط سمجھے گی۔۔۔

وہ بڑی بہنوں کی طرح سمجھاتی فکر مند سی بولی

سمجھنے دیں وہ بہن ہے میری۔۔۔"کہتے وہ نرمی سے اپنا بازو

تے آئرہ کی t چھڑواتی آئرہ کے پاس جاکر بیٹھی جب اسکے بیٹھ

پتھریلی نگاہیں اسکی جانب اٹھی

آئرہ آپی۔۔۔"آہ اسکے لہجے میں آج بھی وہی معصومیت تھی آئرہ

ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگی خشک آنکھیں ایک بار پھر تر ہونے

لگی تھیں

وہ جیسے ہی ملے گی میں اس سے نکاح کر لونگا"نوفل کے الفاظ"

اسکی سماعتوں میں گونجنے لگے"وہ بد کردار نہیں ہے"لفظوں

کی بازگشت ہونے لگی"وہ میری بچپن کی محبت ہے میں اسے

نہیں چھوڑ سکتا"آئرہ کا دل بھاری ہونے لگا منہ سے بے ساختہ

ایک سسکی برآمد ہوئی وہ شل ساکت سی بیٹھی اسے بس دیکھے

گئی جب ندرت بیگم کی نظر زمل پر پڑی پورے وجود میں جیسے
آگ کی چنگاریاں سی بھڑکتی چلی گئیں وہ ایک ہی جست میں
اٹھی اور اسکے قریب آتی بازو سے دبوچ کر اٹھاتی کھڑی کر گئی
آئرہ کی نظریں وہی ٹکی رہی جہاں زمل بیٹھی تھی
کھا گئی ناں میرے بیٹے کو۔۔۔؟ وہ ہزیانی سی ہوتی زمل کے منہ
پر دھاڑتی ایک زوردار تھپڑ اس کے خوبصورت گال پر رسید کر
گئی آئرہ پھر بھی نہیں ہلی مشی اور کومل یہ دیکھ دوڑ کر اس
کے پاس آئی
یہ کیا کر رہی ہیں آپ پاگل ہو گئی ہیں۔۔۔"نہ چاہتے ہوئے بھی
کومل کی آواز بلند ہوئی تھی مشی نے زمل کو کندھوں سے تھام
کر خود سے لگا لیا
یہ منحوس ہے پیدا ہوتے اپنی ماں کو کھا گئی اور اب میرے

بیٹے کو کھا گئی میں۔۔۔جان لے لونگی اسکی۔۔۔"وہ غضب ناک لہجے میں غراتی زمل کی جانب لپک کر اسکا گلا دونوں ہاتھوں میں دبوچ گئی

کیا پاگل پن ہے چھوڑیں اسے۔۔۔۔"کومل اور مشی انکو پیچھے کرنے کی کوشش کر ہی رہی تھیں جب ندرت بیگم نے کومل کے کندھے کو دور دھکیل دیا اسکے قدم لڑکھڑائے وہ منہ کے بل زمین پر گرنے ہی لگی تھی جب باہر سے آتے پامیر نے دوڑ کر اسے گرنے سے بچایا

کومل۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟وہ اور عثمان باہر جنازے کا سارا اہتمام کر کر اندر آئے تھے

کومل نے سر اثبات میں ہلاتے مڑ کر زمل کو دیکھا گارڈز آگے آکر انہیں زمل سے پیچھے کرتے بیچ میں اڑ چکے تھے وہ انکی اوٹ

میں تھی اس گھم گہمی میں بچے بھی اٹھ کر رونے لگے تھے
پامیر غصّے سے سرخ ہوتے ندرت بیگم کی جانب مڑا
ابھی صرف ایک لاش اٹھے گی اگر ذرا بھی آواز نکالی تو اس گھر
کے ہر فرد کی لاش اٹھ جائے گی سمجھی آپ۔۔۔"انکے منہ پر
خون آشام لہجے میں غرلاتے پامیر انکا خون تک خشک کر گیا

زیحال کی نظر سامنے بے ہوش پڑے برلاس پر تھی جس کے منہ
پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا سینا چاک تھا ڈاکٹرز اسکے اوپر
جھکے وہ گولی نکالنے کی کوشش کر رہے تھے جو خاصی اندر تک
جا چکی تھی
مجھے ڈر لگتا ہے بھائی۔۔۔میں محبت کے امتحان نہیں دے سکتا
میں بہت کمزور ہوں۔۔۔"اسکے الفاظوں کی بازگشت زیحال کی

سماعتوں میں ہوئی تھی قسمت نے سب سے کڑا امتحان اسی کی
قسمت میں لکھ دیا تھا ایک گرم آنسوں کا گولہ پلکوں پر اٹک کر
خاموشی سے گود میں پڑے ہاتھوں پر گر گیا
ایک بار اٹھ جاؤ۔۔۔ تمہاری قسمت میں خود لکھونگا صرف ایک
بار اٹھ جاؤ۔۔۔" اسکے لہجے میں کپکپاہٹ تھی ہاتھ بری طرح سے
کانپ رہے تھے لوگ کہتے ہیں انسان کے ساتھ وہی ہوتا ہے جو
قسمت میں لکھا ہوتا ہے نہیں۔۔۔ وہ جیسا گمان کرتا ہے وہی سب
اسکے ساتھ ہوتا چلا جاتا ہے اگر ایسا ہوتا تو خدا کبھی دعاؤں
کا اختیار نہ دیتا دعائیں پہاڑوں تک کو ہلا دیتی ہے وہ فرش سے
سیدھی عرش تک جاتی ہیں لیکن صرف دعائیں نہیں کوشش
کا بھی اتنا ہی کردار ادا ہوتا ہے
یاقوت ہوسپٹل میں موجود نماز پڑھنے والے کمرے میں اس وقت

سجدے میں تھا اٹھتے اس نے شہادت کی انگلی اٹھائی اور تھوڑی
دیر میں سلام پھیرتے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے آنکھوں سے آنسوں
بے اختیار جاری ہوتے چلے گئے ہونٹ بری طرح سے پھڑ پھڑا رہے
تھے
میں نے ہمیشہ تجھے پکارا ہے اپنی مشکلوں میں اور کبھی ایسا
نہیں ہوا کہ میں مایوس ہو کر اٹھا ہوں اے اللہّ میں آج بھی
مانگنے آیا ہوں اور تو تو وہ ذات ہے جس کے آگے پھیلا ہوا ہاتھ
خالی جائے تو تجھے حیا آتی ہے تیری رحمت گوارہ نہیں کرتی اے
اللہّ کہ تو کسی کو خالی ہاتھ لوٹا دے مجھے بھی نہ لوٹا میں
میں اپنے بھائی کی زندگی مانگنے آیا ہوں۔۔۔"اسکے لہجے میں
تڑپ خود بخود گھلتی چلی گئی وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں
چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا" میں اب کسی اپنے کو نہیں کھو

سکتا نہیں کھو سکتا میں۔۔۔اللہ جی سن رہا ہے ناں۔۔۔سن لے
اللہ جی۔۔۔میں نہیں کھو سکتا۔۔۔" ہچکیاں بندھ چکی تھی کتنی
ہی دیر وہ روتا رہا جب جیب میں پڑا فون بجنے لگا یاقوت نے
ہاتھ کی پشت سے آنسوں صاف کرتے موبائل نکال کر دیکھا سامنے
ہی پامیر کا نام جگمگا رہا تھا اس نے کال پک کرتے فون کان سے
لگایا
برلاس کی طبعیت کیسی ہے۔۔۔؟کال اٹھاتے اس نے ایسے پوچھا
جیسے ڈر رہا ہو کچھ بھی برا سننے سے
"آپریشن چل رہا ہے۔۔۔
"وہ جنازے کا وقت ہو گیا اگر آپ لوگ آجاتے۔۔۔
ھمم آرہے ہیں۔۔۔" کہتے اس نے کال کاٹ دی اس شخص کو کیسے
اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارنے سے منع کر سکتا تھا جو مر کر

بھی ان بھائیوں کی دنیا اجاڑ گیا تھا اسے چار گز نیچے وہ
دفنانے والا تھا

یاقوت جائے نماز ایک جانب رکھتا اپنی آستین فولڈ کرتے اپنی
بندوق کی میگزین چیک کرتا ہوا باہر نکلا تھوڑے ہی قدموں کے
فاصلے پر سامنے پاشا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں
الجھائے گود میں رکھ کر سر جھکائے بیٹھا تھا اسکی حالت اس
وقت ایک عمر رسیدہ باپ کی مانند لگ رہی تھی جس کی زندگی
کی کل جمع پونجی اندر تھی اور تھوڑی دیر بعد اسے بتایا جانا
تھا کہ اسکی زندگی بھر کی جمع پونجی بچی یا ہمیشہ کیلئے
ختم ہو گئی یاقوت اسے دیکھتا ہوا آگے بڑھا اور عین اسکے سامنے

جاکر کھڑا ہو گیا پاشا نے سر نہیں اٹھایا وہ یونہی بیٹھا رہا

اسکے جنازے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔ ہمیں نکلنا ہو گا۔۔۔ "آہ ان جیسا

کون دشمن ہو گا جو اپنے دشمن کو کندھا بھی خود دے نہیں وہ

اپنے دشمن کو اپنے ہاتھوں سے چار گز زمین کے نیچے دفنانا

چاہتے تھے تاکہ اوپر پڑا مٹی کا ڈھیر تک نظر نہ آئے ایک دو ہفتے

میں قبر ایسی غائب ہو کہ سب ڈھونڈتے رہ جائیں

میں نہیں آ رہا تم جاؤ۔۔۔ "اسکی تھکن زدہ آواز دھیرے سے ابھری

مانو خود سے بات کی ہو لیکن سامنے یاقوت تھا جو خاموشی

تک سمجھ لیتا تھا

مسسز راحم نے زمل پر بھری محفل میں ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔ "بولتے

ساتھ ہاتھ میں پکڑی بندوق آگے کی جب اسکی قہر بار نگاہیں

سر کے ساتھ یاقوت کی جانب اٹھی جن میں ایک لمحہ لگا تھا

صرف ایک لمحہ وہاں اب خون اتر رہا تھا اسکا پورا وجود انگاروں
پر لوٹنے لگا تھا وہ جبڑے بھینچے اٹھتا یاقوت کے ہاتھ سے
بندوق ایک جھٹکے میں لے گیا
سیکورٹی بڑھاؤ یہاں۔۔۔۔"دھاڑ کر حکم دیتے اس نے بندوق کی
ساری مگیزین چلتے چلتے ہوسپٹل کی راہداری میں خالی کر دی
ایک کے بعد ایک فائر پر ہوسپٹل کے اسٹاف میں چیخ بلند ہوئی
یاقوت تک وہی کھڑا ایک پل کو سہم سا گیا جلد ہی خود کو
سمبھالتے وہاں کی سیکیورٹی سخت کرتے خود بھی جلدی سے
اسکے پیچھے پیچھے نکل آیا تین گاڑیاں نکلی تھیں ایک جس کی
فرنٹ سیٹ پر پاشا تھا اور یاقوت ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ پیچھے
دو بلیک ڈالے اسکے بندوں کے تھے
وہ لوگ کشمیر اور لاہور کے بیچ میں تھے تب ہی کچھ گھنٹوں

تک گاڑیاں راحم صاحب کے گھر کے باہر آ رکی تھیں باہر کچھ مرد
حضرات اور مسجد کے لوگ کھڑے تھے سروں پر پگ پہنے ٹخنوں
سے شلوار کو اوپر کئے وہ لوگ قبر کی جگہ بنا کر آئے تھے اب
میت کو لے کر جانا تھا جنکا انتظار تھا وہ آ چکے تھے
وہ دونوں آگے پیچھے اندر داخل ہوئے سامنے نظر میت پر گئی
ندرت بیگم اسکا جنازہ ہلا ہلا کر اسے اٹھا رہی تھیں یہ کوئی رات
کی نیند تو نہ تھی کہ وہ اٹھ جاتا وہ ہمیشہ کی ابدی نیند سو
💔 چکا تھا وہ نوفل خانزادہ تھا وہ مر چکا تھا
راحم صاحب ایک جانب بے حال سے کھڑے تھے وہ تو ایک ہی دن
میں سو سال کے بوڑھے ہو گئے تھے کندھے ڈھل چکے تھے بال
جیسے ایک ہی دن میں سارے سفید ہو گئے تھے انہیں یوں دیکھ
زیحال نے لب بھینچے دل جیسے بھاری ہو رہا تھا

جنازہ لے جانے کا وقت ہو گیا۔۔۔"زیحال کو دیکھ ایک نے بلند آواز
میں کہا اسی کے ساتھ گھر کی خواتین کی چیخ و پکار میں
شدّت آگئی ایک قہرام سا مچ گیا یہ آخری سفر بہت سے لوگوں
کی ہنسی انکی زندگی لے جا رہا تھا یہی آواز جب آئرہ کے کانوں
میں پڑی تو وہ ایک جھٹکے میں جیسے ہوش میں آئی تھی وہ
سب اسکے بھائی کے قریب آ رہے تھے اسے آئرہ خانزادہ سے دور
کرنے کیلئے ہمیشہ کیلئے وہ اتنی دور لے جائیں گے جہاں وہ نہ
اسکی آواز سن سکے گی نہ اسے دیکھ سکے گی بس اسکے خوابوں
میں آنے کا انتظار کرے گی ہاں یہی ہو گا اب یہی ہو گا وہ پاگل
ہونے لگی دورے پھر سے پڑنے لگے۔۔۔نہیں بھائی۔۔۔۔میرا بھائی
ہے اسے کوئی نہیں لے کر جائے گا۔۔۔"وہ روتی ہوئی اسکی منجی
مضبوطی سے تھام گئی۔۔۔نہیں۔۔۔۔یہ میرا بھائی ہے۔۔۔میرا بھائی

اسے کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔۔۔۔تم۔۔۔تم سب اسے مجھ۔۔۔سے

دور

لے جاؤ گے۔۔۔بب۔۔بہت دور۔۔۔"اسکی حالت بگڑ رہی تھی وہ

حواس کھو رہی تھی ہر ایک نے اسے ترس بھری نگاہوں سے

دیکھا اسے دیکھ سب کے دل پھٹ رہے تھے

زیحال یاقوت پامیر اور عثمان نے ایک ایک کندھا دے کر جنازہ

اٹھاتے کلمہ شہادت بلند کی اسی کے ساتھ آئرہ بوکھلا کر اٹھتی

زیحال کی شرٹ اپنی نازک مٹھیوں میں جکڑ گئی

نہیں۔۔۔۔نہیں میرے بھائی کو نہ لے کر جاؤ۔۔۔میں۔۔۔میں مر

جاؤنگی۔۔۔۔نہ۔۔۔نہ لے کر جاؤ۔۔۔میں۔۔ہاتھ جوڑتی ہوں

۔۔۔۔"وہ

زیحال کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

زیحال نے جان بوجھ کر کلمے کی آواز بلند کی اسے باور کروایا کہ
وہ جا چکا ہے اب تو صرف اسے اسکے ٹھکانے پر چھوڑ کر آ رہے
ہیں
نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ یہ میرا بھائی ہے۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ
کر نہیں جا
سکتا نہیں۔۔۔۔۔ "زیحال نے مشی کی جانب دیکھا وہ خود اسکی
حالت دیکھ رو رہی تھی زیحال کی بات سمجھتے آگے آ کر آئرہ کو
کندھوں سے تھام کر پیچھے کی جانب کھینچنے لگی لیکن وہ منہ
زور ہوتی اپنا آپ چھڑا کر انکے آگے جا کر دونوں ہاتھ پھیلائے
کھڑی ہو جاتی
فرح بھی آگے آتی اسے قابو کرنے لگی وہ ہر ایک کے ہاتھ سے پانی
کی مچھلی کی طرح پھسل رہی تھی

نہیں۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔ میرا بھائی۔۔۔ہے۔۔۔ کہاں لے کر جا

۔۔۔رہے

ہو چھوڑو۔۔۔۔" وہ لوگ جنازہ لے کر گھر سے نکل چکے تھے نوفل

خانزادہ ہمیشہ کیلئے اس گھر سے نکل چکا تھا وہ اب رہتی دنیا

تک اس گھر میں نہیں آسکتا تھا

چھوڑ۔۔۔۔ دو میرا بھائی ہے۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ہ

۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" وہ بے قابو ہو

رہی تھی جنازہ جیسے جیسے دور جا رہا تھا اس پر غشی کے

دورے مزید بڑھتے جا رہے تھے آخر میں زبردستی اپنا آپ چھڑاتی

وہ اسی عروسی لباس میں باہر کی جانب بھاگی تھی تب تک وہ

لوگ خاصی دور نکل چکے تھے اگر آج اس جنازے میں یہ بھائی

اور اسکے بندے نہ ہوتے تو شاید صرف راحم صاحب اکیلے ہوتے

اپنے بیٹے کو کندھا دینے کیلئے لیکن آج انکی بدولت لوگوں کا
مجمع اکٹھا تھا وہ لوگ دھشت گرد تھے لوگوں کی بڑی حسرت
تھی ان لوگوں کو عام زندگی میں دیکھنے کی
آئرہ انکے پیچھے بھاگ ہی رہی تھی جب اسکا اپنے پیر لہنگے میں
بری طرح سے الجھا اور وہ منہ کے بل سیدھی زمین پر جا گری
دونوں مومی ہتھیلیوں پر اچھی خاصی رگڑ آئی تھی
نو۔۔۔۔فل۔۔۔۔" وہی پڑے پڑے وہ دور سے چلائی تھی مشی
اسکے
پیچھے باہر کی جانب بھاگتی ہوئی آئی تھی جب اسے سامنے یوں
زمین پر پڑے دیکھ اسکا ہاتھ سیدھا اپنے دل کے مقام پر گیا تھا
اتنا دکھ جانے والوں کا نہیں ہوتا جتنا دکھ پیچھے رہ جانے والوں
کی تڑپ دیکھ کر ہوتا ہے

وہ بھاگ کر اسکے قریب زمین پر بیٹھی

آئرہ۔۔۔بچے۔۔۔ سمبھالو خود کو۔۔۔"اسکی اپنی آواز بھیگ رہی تھی

وہ وہ میرے بھائی کو لے۔۔۔گئے۔۔آ۔۔۔آپ انکو مم۔۔۔ منع کریں

ناں

"پلیز۔۔۔۔

ہاں میں انکو منع کرونگی۔۔۔ چلو اندر چلو۔۔۔"اسے بہلانے کی ایک

ناکام سی کوشش کی لیکن وہ نہیں مان رہی تھی وہ پاگل ہو

چکی تھی مشی اسے کندھوں سے تھامے اٹھانے ہی لگی تھی کہ

وہ وہی مشی کے بازو پر جھول گئی

آئرہ۔۔۔آئرہ آنکھیں۔۔۔ کھولو۔۔۔آئرہ۔۔۔۔"اسکا چہرہ زور زور

سے

تھپتھپانے پر بھی وہ نہیں اٹھی وہ بے ہوش ہو چکی تھی اس

وقت مشی کو برلاس کی شدّت سے یاد آئی تھی ایک اسی کا آئرہ
کے ساتھ ایسا رشتہ تھا کہ وہ اسے قابو کر پاتا سمبھال پاتا لیکن
وہ کیا جانے وہ شخص تو خود اپنی زندگی اور موت کی جنگ لڑ
رہا تھا مشی یہاں وہاں کسی کو دیکھنے لگی کوئی نہیں تھا ان
کی مدد کرنے کو تب ہی مشی اسے وہی چھوڑ کر اندر بھاگتی
ہوئی گئی اور واپسی پر اسکے ساتھ زمل تھی دونوں آئرہ کا ایک
ایک بازو اپنے کندھوں پر ڈال کر اندر لے گئی ندرت بیگم کی بھی
یہی حالت تھیں وہ کبھی ہوش میں آتی کبھی بے ہوش ہو جاتی
مشی نے ایک ڈاکٹر کو بلا لیا تھا جنہوں نے آئرہ کو سکون کا
انجیکشن دیا تھا اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی گہری
نیند سو چکی تھی

راحم صاحب کے گھر اس وقت ایک سکوت سا طاری تھا مانو
کوئی ڈائن پھر گئی ہو عورتیں ایک جانب بیٹھی
سپارے پڑھ رہی تھیں جبکہ دوسری جانب ندرت بیگم اپنا حال
اجاڑے بیٹھی تھیں کچھ عورتیں انہیں تسلی دے رہی تھیں جب
انکی نظر سامنے فرح کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی زمل پر گئی
فرح دھیرے دھیرے اسکا سر سہلا رہی تھی اسے فرح کے ساتھ
بیٹھے دیکھ پورے بدن پر سانپ سے لوٹنے لگے تھے اسے تو سارے
رشتے مل رہے ہیں اجڑ تو یہ گئی تھیں جنکا جوان بیٹا بڑھاپے
میں اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے چلا گیا تھا زمل کو
دیکھ تو انہیں جیسے پھر سے پاگل پن کے دورے پڑے تھے وہ
ایک ہی جست میں اٹھتی اسکے پاس آکر پھر سے اسکا گلا دبا
گئی

"تم۔۔۔تم کھا گئی میرے بیٹے کو۔۔۔۔تم منحوس ہو۔۔۔۔
ندرت چھوڑیں میری بیٹی کو۔۔۔"فرح انکے ہاتھ زمل سے دور کرنے
کی کوشش کرنے لگی لیکن ان پر تو جیسے پاگل پن کا دورہ پڑ
چکا تھا
"میں اسے بھی مار دونگی۔۔۔میں اس لڑکی کو ختم کر دونگی۔۔۔
وہ ہزیانی سی کیفیت میں چیختی ہوئی اپنی گرفت اور بھی
مضبوط کر گئیں مشی اور کومل بچوں کو لے کر کمرے میں تھیں
جب باہر سے آتے زیحال کی نظر ندرت پر پڑی انکا عمل دیکھ اس
کی مٹھیاں بھنچی تھی وہ ایک ہی جست میں آگے آتا انکا ہاتھ
تھامتے دور دھکیل گیا وہ واپس آتی مگر بیچ میں زیحال کو
دیکھ جیسے سکتے میں چلی گئی سانس تک رک گیا وہ غضب
ناک نگاہوں سے انہیں دیکھ رہا تھا مانو ابھی اپنی بندوق کی

ساری گولیاں انکے دھڑ میں اتار دے گا

ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔"وہ خون آشام

لہجے میں غرلاتے انکی جانب بڑھنے لگا جب اسکے قدم اپنی جانب

آتے دیکھ ندرت بے ساختہ پیچھے کی جانب قدم اٹھاتی چلی گئ

وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔۔"وہ بات بنانے لگی تھیں اس حال میں بھی اس

شخص کا خوف ان پر لرزاطاری کر گیا تھا

کہا تھا ناں اگر دوبارہ اسکی جانب میلی نظروں سے دیکھا بھی

تو آنکھیں نکال دونگا۔۔۔کہا تھا۔۔۔؟ جیسے یاددہانی کروائی

یاقوت۔۔۔"ندرت کے قریب آتے وہ ایک دم دھاڑا کہ وہ پوری کی

پوری سہم سی گئ پیچھے سے یاقوت ایک بڑا برتن اٹھا کر لایا

تھا جس میں سے اس وقت بھانپ اڑ رہی تھیں ہر کوئی اسے

دیکھ رہا تھا اصل ندرت بیگم کی آنکھیں اس برتن کے اندر گرم

کھولتا ہوا پانی دیکھ کر پھٹی تھیں وہ سر بے اختیار نفی میں
ہلانے لگی
ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" وہ ہزیانی سی ہوتی چلانے لگی حواس
جیسے دھیرے دھیرے گم ہو رہے تھے پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان
کی ایک دل خراش چیخ بلند ہوئی تھی جب انکا ہاتھ پاشا بے نے
سختی سے دبوچتے اس کھولتے ہوئے گرم پانی میں ڈال دیا
ہر کوئی آنکھیں پھاڑے اس بے رحم شخص کو دیکھ رہا تھا جو
کان لپیٹے کس قدر سفاک پن کا مظاہرہ کر رہا تھا یہ دیکھ زمل
تڑپ کر ایک ہی جست میں آگے آئی
ہبی۔۔۔ ہبی کیا کر رہے ہیں چھوڑیں انہیں۔۔۔" وہ زیحال کے ہاتھ
سے ندرت بیگم کا ہاتھ چھڑوانے کی بھرپور سعی کرنے لگی
لیکن اس کے اندر کا بیسٹ جیسے جاگ چکا تھا اور جب وہ جاگ

جائے تو اپنی آگ وہ لوگوں کو تکلیف دے کر ہی بجھاتا تھا

ہبی میں کہہ رہی ہوں چھوڑیں۔۔۔"اب کی بار وہ اپنی پوری قوت سے چلائی تھی جب زیحال نے نظریں ندرت کے چہرے پر گاڑھے ایک جھٹکے میں انکا ہاتھ چھوڑا اتنی سی دیر میں ہی انکا ہاتھ سرخ ہو چکا تھا وہاں اب بڑے بڑے سے چھالے بننے شروع ہو چکے تھے وہ درد سے بلبلاتی ہوئی اپنا ہاتھ دیکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔ہوش میں ہیں آپ۔۔۔۔؟زمل انکا ہاتھ دیکھ سیدھا زیحال پر چڑھائی کر گئی یہ دیکھ زیحال اسکا بازو تھامے ایک جھٹکے میں خود کے قریب کر گیا سب کے سامنے اسکے اس عمل پر زمل سانس روک گئی

دوبارہ ان جیسے لوگوں کی طرف داری کی تو مجھ سے برا کوئی

نہیں ہو گا۔۔۔"اسکے اندر آگ کے شعلے سے بھڑکنے لگے تھے اسکی

وجہ سے اسے ندرت کو اتنے کم میں بخشنا پڑا ورنہ آج وہ اس

ہاتھ کی ایسی حالت کرتا کہ وہ جب جب اپنا ہاتھ دیکھتی تب

تب اسے وہ بیسٹ یاد آتا یاد تو اب بھی آئے گا جب ان چھالوں

کے نشان باقی رہیں گے

ہبی۔۔۔ سس۔۔۔سب دیکھ رر۔۔۔رہے ہیں۔۔۔"وہ اسکی بات

نظر انداز

کرتی دھیمی آواز میں خوف سے کانپتی ہوئی سرگوشی کرنے لگی

زیحال اسکا بازو ایک جھٹکے میں چھوڑ گیا

اور آپ۔۔۔۔"وہ ندرت کی جانب مڑا ہی تھا کہ وہ اسکی آواز پر

ایک دم خوف زدہ سی ہوتی پیچھے دیوار سے جا لگی

یہ ہاتھ آج میری بیوی پر اٹھا اگر یہی ہاتھ بچپن میں اپنے بیٹے

پر اٹھ جاتا تو آج وہ زندہ ہوتا یوں بے موت نہ مارا جاتا۔۔۔" اسکی
بات پر ندرت کی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا
جب پہلی بار اس نے بنا اجازت اپنے باپ کی گاڑی دوستوں کے
کہنے پر نکالی تھی وہی آوارہ دوست جو خود تو بھاگ گئے اور
آپکا بیٹا پولیس تھانے پہنچ گیا تب بھی آپ نے اسے راحم صاحب
کے غیض و غضب سے بچا لیا دوسری بار انہی آوارہ دوستوں کے
کہنے پر اس نے اپنے گھر کی عورت کے ساتھ غلط حرکت کی اسے
سب کے بیچ اپنی حوس کا نشانہ بنایا آپ نے غور نہیں کیا وہ
یہی حرکت آپکے سامنے گھر کے اندر کر گیا آپ نے تب بھی اسے
جسٹیفائے کیا نہ کہ اسکے تھپڑ مارا۔۔۔ حلانکہ آپ کی بیٹی اپنے
بھائی کو وہ حرکت کرتے دیکھ چکی تھی پھر بھی اس کی
نظروں میں آپ نے اس بچی کو غلط بنا دیا اسکے دل میں اس

معصوم بچی کیلئے اتنی نفرت ڈال دی کہ وہ سب کے سامنے پٹتی
رہی مار کھاتی رہی مگر آپ کی بیٹی خاموش رہی اگر بولتی
تو آپ اسکے جان سے عزیز بھائی کو اس سے دور بھیج دیں گی
ہیں ناں۔۔۔"ہر ایک دم سادھے اسے
سننے لگا زمل آنکھیں پھاڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی
آپ وہ سب دیکھ خوش ہو رہی تھیں کیونکہ آپ کے سامنے وہ
بچی نہیں پٹ رہی تھی بلکہ وہ عورت پٹ رہی تھی جسے آپ کے
نامدار شوہر ایک دور میں پسند کرتے تھے زمل کی شکل ملتی
تھی ناں اپنی ماں سے۔۔۔؟آہ یہ ہوا تھا دھماکہ سب کے سروں پر
ندرت کو لگا جیسے کسی نے انکے وجود پر کھولتا ہوا تیل ڈال دیا
ہو یہ بات اسے کیسے پتہ تھی کیا وہ شخص انسان تھا؟ کیا اس
کے پاس مؤکل تھے جو اسے اتنی اندر کی راز کی بات بتاتے تھے

یہ بات توانکے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا زمل تو یوں تھی
گویا پتھر کی مورت
لیکن قسمت کا کھیل کہ انکی قسمت میں آپ آئی اور وہی عورت
آپکی دیورانی بن گئی یہ بات آپکے اندر اس قدر شعلے بھڑکا گئی
کہ انکی ڈلیوری کے دن آپ نے انکی جان لے لی۔۔۔"زمل جو سانس
روکے شل ساکت سی کھڑی تھی قدم بے اختیار لڑکھڑا گئے وہ
گرنے لگی تھی جب پیچھے سے فرح نے اسے کندھوں سے تھام لیا
ہر ایک جیسے سکتے کے عالم میں چلا گیا تھا سب پر حیرتوں
کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے ندرت بیگم تو یوں تھیں جیسے کسی نے
انہیں بھری محفل میں بے لباس کر دیا ہو
انکو مار کر یہ بچی آپ کی نظروں میں کھٹکنے لگی اور اس قدر
کھٹکی کہ آپ کے بیٹے نے اس کے ساتھ غلط کیا تو بجائے اپنے

بیٹے کو سمجھانے کے آپ نے اسکا کردار گندا کر دیا آپ اپنے اندر
پلتی آگ کی لپیٹ میں اس قدر آچکی تھیں کہ آپ کو اس وقت
صحیح غلط کا بھی اندازہ نہیں ہوا یہ اندازہ نہیں ہوا کہ
یہ سب کر کر آپ کا کیا نقصان ہو رہا ہے۔۔۔"اسکی آواز قدرے بلند
تھی
پیچھے سے آتے راحم صاحب اور فہد بھی اسکی باتیں سن چکے
تھے وہ دونوں جو پہلے گزری قیامت کے زیر اثر تھے کہ دوسری
بھی ان پر آٹوٹ پڑی
دیکھ لیا۔۔۔؟کسی سے حسد کرنے کا نتیجہ۔۔۔آج آپ اپنا جوان
بیٹا کھو چکی ہیں ہمیشہ کیلئے۔۔۔" یہاں بس تھی انکی وہ بے
جان سی ہوتی زمین پر وہی ڈھے سی گئیں اب شاید وہ کبھی
نہیں اٹھ سکیں گی زیحال اپنی تھائی سے پینٹ اوپر کھینچتا

وہی انکے قریب بیٹھ گیا

اتناہی نہیں۔۔۔آج بھی آپ کواس لڑکی کی ضد میں اپناوہ بیٹا غلط نہیں لگا جس نے اتنے معصوم لوگوں کی جان لی میرے بھائی جیسے وفادار بندے کی جان لی۔۔۔"میر بخش کا چہرہ نظروں کے سامنے لہرا گیادل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچ دیا تھا

آج بھی آپ اسے آزاد کرواناچاہتی تھیں تاکہ وہ پھر سے زمل فہد کی زندگی تباہ کردے کیونکہ اسکی تباہی دیکھ کر آپ کو سکوں ملتااس سکون کی بھینٹ آپ اپنی بیٹی تک کو چڑھا گئیں جس کے شوہر نے اسکے بھائی کو قتل کردیاوہ بھول سکتی ہے اس بات کو۔۔۔؟وہ ندرت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں قطرہ بہ قطرہ انکی جان نچوڑ رہا تھاوہ سانس روکے یک ٹک اسے دیکھے گئیں

ماضی میں پالا گیا حسد آپ سے آج آپکی دونوں اولادیں چھین
گیا آپ خالی ہاتھ رہ گئی اور اب کبھی یہ ہاتھ نہیں بھر سکیں
گے۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا گھوم کر پیچھے زمل کو دیکھا جو
شل ساکت سی کھڑی وہاں نظریں گاڑھے ہوئے تھی جہاں وہ بیٹھا
تھا زیحال قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا
میں چاہتا تھا تم سنو۔۔۔اور حقیقت جانو جنہیں تم اپنا سمجھ
رہی تھی وہی تمہاری ماں کو کھا گئے تمہیں ممتا کیلئے ترسا دیا
ایک عورت کبھی ایسی عورت کو برداشت نہیں کر سکتی جسے
اسکا شوہر ایک وقت میں چاہتا تھا۔۔۔"اسکی بات پر زمل نے
دھیرے سے اسکی جانب دیکھا آنکھوں سے گرم سیال بہا خاموش
بلکل خاموش اسے لگا اس نے آج اپنی ماں کو کھویا ہے انکا حسد
زمل فہد کی زندگی کے سترہ سال کھا گیا اسی لئے اسلام نے

حسد کرنے سے منع کیا اس سے سامنے والے کا نہیں آپ کا اپنا بھی
نقصان ہوتا ہے وہ رودی وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی زیحال نے
اسے دھیرے سے خود سے لگا لیا آج وہ اپنی ماں کی غائبانہ میت
پر رو رہی تھی اسکے آنسوں زیحال کو بری طرح سے بے چین کر
گئے

مار۔۔۔دیا انہوں نے۔۔۔میری ماں۔۔۔کو۔۔۔مار دیا ہبی۔۔" وہ زار
و
" قطار روتی ہوئی چیخنے لگی " ہبی۔۔۔۔انہوں نے مار دیا انہیں
یہ وقت قیامت تھا سب پر ہر کوئی اپنے غم میں تھا ہر کوئی اپنا
سہارا خود بن رہا تھا کس کا دکھ کم تھا یا زیادہ کسے پتہ ان
بھائیوں کا؟ جن میں سے ایک کی محبت قتل ہوئی تو دوسرے
پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے کہ اس نے اپنے بھائی کی محبت

چھین لی تھی پھر وہ اسکی بھی نہیں ہوئی یا زمین پر بیٹھی
وہ عورت جس کا بیٹا تو مر چکا تھا بیٹی بھی زندہ لاش بن چکی
تھی لیکن آج شوہر بھی دور ہو جائے گا وہ اپنے ہاتھوں سے اپنا
پورا گھر اجاڑ چکی تھی
آج کے بعد میری بیوی اس گھر میں قدم تک نہیں رکھے گی اگر
کسی کو ملنا ہے تو وہ وہاں آکر مل سکتا ہے۔۔۔" سپاٹ انداز میں
اعلان کرتے وہ زمل کا ہاتھ تھامے سب کے بیچ سے ہوتا ہوا اسے
اپنے ساتھ لے گیا مشی کومل بھی بچوں کو لئے انکے پیچھے
پیچھے نکل گئی عثمان پامیر اور یاقوت سب پر ایک نگاہ ڈالتے
باہر نکل گئے گھر دھیرے دھیرے خالی ہوتا چلا گیا عورت ندرت
پر بھی فاتحہ پڑھتی جانے لگی گھر میں صرف چند لوگ باقی
تھے ممتاز بیگم کی نظریں ندرت پر ٹکی تھیں

آج سے تمہارا مکافات شروع ہو گا۔۔۔"اسکے چہرے پر حقارت بھری نظر ڈالتے وہ اٹھ کر ہاتھ میں پکڑی چھڑی کے سہارے کمرے میں چلی گئیں فہد وہی صوفے پر ڈھے سے گئے راحم صاحب نہیں گرے وہ کھڑے تھے پتھر کبھی گرتے نہیں وہ اکڑے اکڑے ہی ٹوٹ جاتے ہیں راحم صاحب کا گھر تباہ ہو گیا تھا ایک چھوٹا سا حسد ان سبکو نگل چکا تھا

پورے راستے وہ زیحال کی گود میں بیٹھی روتی رہی زیحال خاموشی سے ڈرائیو کرتا اسکی سسکیاں سنتے خود پر ضبط کر رہا تھا کیوں وہ اسکا رونا نہیں دیکھ سکتا تھا کیا تھا اس لڑکی میں کیا صرف ایک سال میں ہی وہ اسکے لئے اتنی اہم ہو گئی تھی کیا صرف ایک سال۔۔۔؟

ماضی۔۔۔۔۔۔

بریک کی بیل لگتے سب بچے کلاسوں سے باہر دوڑ لگا گئے کسی کے ہاتھ میں ٹفن تھا تو کسی کے ہاتھ میں پاکٹ منی جسے لے کر انکار خ کینٹین کی جانب تھا سب میں ایک عجیب سی خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی یہ وہی بچے تھے جو صبح کی بیل سن کر منہ بناتے تھے تو بریک کی بیل سن کر ان میں بھگدڑ مچ جاتی ہے دیکھیں آپ کا بھائی بہت الگ ہے بچوں سے۔۔۔اسکی ایکٹیویٹی بہت عجیب ہے اگر یہ ایسے ہی رہا تو اسکی اسٹڈی بہت برے طریقے سے ایفیکٹ ہو گی۔۔۔"پرنسپل سامنے بیٹھے شخص سے مخاطب تھے جو براؤن پینٹ پر بلیک شرٹ اور بلیک ہی جیکٹ

پہنے چہرے پر سیاہ چشمہ لگائے پورے رعب سے بیٹھا تھا اسکی
شخصیت ایسی تھی کہ کوئی بھی اسے دیکھتا تو اسکے سحر
میں جکڑا جاتا چاہے وہ مرد ہو یا عورت
تو آپ لوگوں کو کروڑوں روپے کس بات کے مل رہے ہیں۔۔آپ
لوگوں کا کام ہے اسے دوسری ایکٹیویٹیز کی طرف لانا۔۔۔"اسکی
آواز بھی اسکی طرح ہی بھاری اور خوبصورت تھی وہ چوبیس
سالہ لڑکا مافیا کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تھا اسکے پیچھے کھڑے
دو باڈی گارڈ جن کی جسامت دیکھ ایک عام آدمی ویسے ہی ان
سے خوف کھائے دونوں ہاتھوں میں بڑی سی کلاشنکوف لئے
سینہ تان کر کھڑے تھے
دد۔۔۔دیکھیں سر۔۔۔ہم۔۔پوری کوشش کرتے ہیں اب ان پر غصّہ
بھی نہ۔۔۔"وہ کچھ بولنے لگے تھے جب اس لڑکے نے آنکھوں پر

پہنا چشمہ اتار کر ایک قہر آلود نظر اس پر نسپل پر ڈالی
اگر اسکے سامنے تھوڑی سی بھی آواز بلند کی تو یہ آواز ہمیشہ
کیلئے بند ہو جائے گی بہتر ہو گا پیار سے ہینڈل کریں وہ بچہ
" پاشا بے کا بھائی ہے یہ بات اپنے ذہن میں اچھے سے بٹھا لیں۔۔۔
اسکے غضب ناک لہجے نے پر نسپل کے ماتھے پر پسینے کی چند
بوندیں چمکنے پر مجبور کر دی وہ بے اختیار لعاب گٹکنے کی
کوشش کرنے لگے
"ج۔۔جی۔۔جی سمجھ گیا۔۔۔
انکے بولتے وہ لڑکا اٹھ کھڑا ہوا اور گلاسسز دوبارہ آنکھوں پر
چڑھاتے رخ باہر کی جانب کا کیا پر نسپل اسکے پیچھے پیچھے
آئے اور اسے لئے کینٹین میں چلے گئے جہاں سامنے ہی ایک کونے
میں ایک گولو مولو سا سولہ سال کا بچہ بیٹھا سامنے رکھے

پاستا میں پڑی دونوں سٹکس کو آپس میں بھڑا کر انکی فائٹنگ
کروا رہا تھا
یہ دیکھیں یہ حال ہے اسکا کلاس میں بھی پین لے کر انکی فائٹ
کرواتا رہتا ہے برلاس۔۔۔"پرنسپل کی بات سن کر پاشا بے کے لبوں
پر مبہم سی مسکراہٹ ابھری وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس
کے قریب آیا
برلاس۔۔۔؟اسکے قریب آتے دھیرے سے پکارا اپنے بھائی کی آواز
پر اس نے جھٹ سے سر اوپر اٹھایا اور سامنے کھڑے زیحال کو
دیکھ اسکی بھوری آنکھوں میں چمک اتر آئی
بھائی۔۔۔۔"وہ خوشی سے چہکتا اٹھ کر اسکے سینے سے آلگا اس
وقت اسکا قد زیحال سے اتنا چھوٹا تھا کہ وہ اسکے سینے تک
آتا تھا

بھائی آپ آ گئے مجھے لینے آئے ہیں۔۔۔؟ وہ چہکتے ہوئے پوچھنے لگا

ہاں۔۔۔جی میں لینے تو آیا تھا لیکن اب ارادہ کینسل کرنے موڈ بن رہا ہے۔۔۔" بولتے ہوئے اسے لئے وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

کیوں۔۔۔؟ برلاس تقریباً چیخا تھا

کیونکہ تمہارے ٹیچرز نے تمہاری شکایت کی ہے تم اسٹڈی پر دھیان بلکل بھی نہیں دے رہے۔۔۔" اسکے بال پیچھے سیٹ کرتے پاستا اسے کھلانے لگا

جھوٹ بول رہے ہیں سب۔۔۔میں پڑھتا ہوں۔۔۔پلیز آپ مجھے لے جائیں مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔" یہ کراچی کا ایک بڑا اور ایکسپینسیو بورڈنگ اسکول تھا جہاں ریگولر بچے بھی آتے تھے

اور دوسرے شہروں کے بھی جو یہی رہتے تھے قریب کے شہروں
سے ہوں تو ویک اینڈ پر چلے جاتے تھے مگر برلاس کی طرح
دوسرے صوبے سے ہوں تو تین چار مہینوں میں ایک بار جاتے تھے
جانتا ہوں تم کیوں جانا چاہتے ہو یاقوت اور میرو کا جینا حرام
کرنا ہے ہے ناں۔۔۔؟ انکے ذکر پر برلاس کھلکھلا کر ہنسنے لگا ساتھ
پاشا نے اسکے منہ میں ایک اور چمچ دی
مجھے مزہ آتا ہے میرو کو تنگ کرنے میں یاقوت بھائی تو آپ کی
طرح ہیں خیال کرتے ہیں۔۔۔" وہ سمجھداری سے بولتا ساتھ پاستا
چبانے لگا
غلط بات ہے میرو تم سے دو سال بڑا ہے تمہیں اسے بھی بھائی
"کہنا چاہیے۔۔۔
نہیں میں اسے نہیں کہونگا بھائی وہ مجھے ڈانٹتا ہے کبھی کبھی

فائٹ بھی کرتا ہے۔۔۔"وہ کسی بگڑے بچے کی طرح پامیر کی
شکایت لگا رہا تھا
"آپ اسے تو نہیں پڑھاتے بس مجھے ہی خود سے دور رکھتے ہیں۔۔
عنقریب تھا کہ وہ رو دیتا اسے موت آتی تھی یہاں رہنے سے وہاں
ہو تو پامیر سے پورا دن اسکا چھتیس کا آکڑا رہتا تھا لیکن یہاں
آکر واپس جانے کے مروڑ اٹھتے
یہ ضروری ہے۔۔۔میں جلدی ہی تمہیں بھی۔۔"اسکی زبان کو بریک
لگی تھی سامنے سے ایک بارہ سال کی بچی ہاتھ میں بیگ پکڑے
سر جھکا کر سمٹی سمٹی سی کینٹین میں داخل ہوئی تھی اتنی
پیاری بچی جس کے چہرے سے خوبصورتی اور معصومیت ٹپک
رہی تھی وہ یوں تھی جیسے ابھی رو دے گی کچھ بچے اسکا
مذاق بنا رہے تھے کہ وہ بریک ٹائم پر لنچ باکس کے بجائے پورا

بیگ اٹھالائی یہ تو وہ جانتی تھی کہ اسکے پاس ٹفن باکس
نہیں تھا نہ پاکٹ منی وہ تو صرف دکھانے کیلئے بیگ لائی تھی
ورنہ سب اسکا مذاق بناتے یہاں سب امیروں کے بگڑے بچے تھے
جن کے لئے یہ بات بہت بڑی تھی
پاشا کی جھیل سی گرے آنکھیں اس بچی کی جانب اٹھ کر
جیسے پلٹنا بھول گئی تھیں وہ بچی بھی اسکی طرح ساحر تھی
خود کو دیکھنے والوں کو ہیپنوٹائیز کر دینے والی
بھائی آپ سن رہے ہیں۔۔۔؟ برلاس جو کب سے بول رہا تھا اسے
سٹک دیکھ کندھا ہلانے لگا
ہ۔۔ہاں۔۔ہاں میں سن رہا ہوں۔۔۔"اسے اپنی حرکت پر جی بھر کر
شرمندگی ہوئی ایک بچی کو دیکھ اسے جو خود میں تبدیلی
محسوس ہوئی اس پر اسے خود کیلئے ڈوب مرنے کا مقام لگا تھا

تو میں سامان پیک کر لوں۔۔۔؟ وہ آنکھیں پٹپٹا کر پوچھنے لگا
جب پاشا نے اسے گھور کر دیکھا
پٹو گے۔۔۔ یہ سال آخری ہے انسان بن کر پورا کرو۔۔۔" اسے
سرسری
سے انداز میں ڈپٹتے وہ اٹھ کھڑا ہوا اس دوران وہ سارا پاستا
بھی برلاس کو کھلا چکا تھا وہ منہ بسور کر بیٹھ گیا اپنے بھائی
کے سامنے تو وہ ہنس لیتا تھا اسکے جاتے تو جیسے ہنسی بھی
چلی جاتی
دل لگا کر پڑھنا میں جلدی آؤنگا او کے۔۔۔" اس کے سر پر پیار دیتے
وہ باہر نکلنے لگا جب اسکے قدم خود بخود اس ٹیبل کی جانب
اٹھ گئے جہاں وہ بچی بیٹھی تھی وہ اس کے قریب سے گزرتا ایک
نظر اسکی کاپی کر ڈال گیا جہاں ایک ہی جملہ پورے پیج پر بھر

رکھا تھا

آئی مس یوماما۔۔۔آئی مس یوماما

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر آنے تک روتی روتی سو چکی تھی زیحال گاڑی کار پورچ
میں کھڑی کرتے دروازہ دھیرے سے کھول کر باہر نکلا اور زمل کو
اسی طرح بانہوں میں اٹھائے اندر کی جانب لے آیا لاؤنج پورا
خالی تھا اس وقت بخش لاؤنج کے ہیٹر آن کرتا تھا پردے گراتا
تھا خالی لاؤنج دیکھ زیحال کا دل ایک بار پھر مٹھی میں آیا تھا
یہ حقیقت تھی جانے والے اپنے ساتھ زندہ لوگوں کا بہت کچھ

لے جاتے ہیں جن میں سب سے پہلے انکی مسکراہٹ آتی ہے زیحال
ایک گہری سانس لیتے کمرے کی جانب بڑھ گیااور جا کر زمل کو
دھیرے سے بیڈ پر لٹاتے کمفرٹر اسکے اوپر ٹھیک کرنے لگا جب اس
نے بے ساختہ ایک سسکی لی بلکل بچوں کی طرح یہ دیکھ زیحال
ایک لمحہ رکااور اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا جس پر کچھ
بال آگے آتے اسکی نیند میں خلل پیدا کر رہے تھے وہ وہی بیٹھے
دھیرے سے انگلی کی پور سے ان بالوں کو پیچھے کرنے لگا وہ
بلا کی خوبصورت تھی اس سے کسی کا بھی حسد کرنا ایک عام
سی بات لگتی تھی لیکن اب زیحال خان آفندی اس لڑکی کو کسی
کے حسد کی بھینٹ نہیں چڑھنے دے سکتا تھا وہ اس لڑکی کے
لئے پوری دنیا تباہ کر سکتا تھا وہ اس بیسٹ کا عشق تھی اکلوتا
عشق جو کسی بھی وقت جنون کی منزل اختیار کر سکتی تھی

زیحال کی پیاسی نگاہیں اس کے چہرے کا طواف کرتی اسکے
پنکھڑی سے لبوں پر آ ٹکی جو کچھ حد تک خشک ہو چکے تھے
زیحال کا دل اسے بے ایمانی پر اترنے کیلئے اکسانے لگا بس ایک بار
ایک چھوٹا سا لمس محسوس کرنا ہے بوس۔۔۔ کر لو ٹچ۔۔۔" وہ دل
کے حکم پر سر خم کرتا اسکے کان کے نیچے گردن پر ہتھیلی
جماتے نرمی سے اپنے ہونٹ زمل کے ہونٹوں سے ملا گیا ایک
مٹھاس سی جیسے منہ میں گھل گئی ہو وہ دھیرے دھیرے اس
کے ہونٹوں کی نرماہٹ محسوس کرنے لگا اس سے پہلے اسکی
محبت شدّت اختیار کرتی پاکٹ میں پڑا فون رنگ کرنے لگا پہلی
رنگ پر اس نے کان نہیں دھرے لیکن جب دوسری بار رنگ ہوا تو
کوفت زدہ ہوتے نکال کر سامنے کیا جہاں ہوسپٹل کا نمبر جگمگا
رہا تھا یہ دیکھ اس کا دل زور سے دھڑکا اور جھٹ سے کال پک

کرتے فون کان سے لگالیا

سر۔۔۔۔سر جلدی آئیں ہوسپٹل۔۔۔پلیز سر۔۔۔۔"سامنے سے

ایک نرس

بوکھلاہٹ کا شکار ہوتی جلدی جلدی بول رہی تھی زیحال فورا

سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا ساتھ گاڑی کی چابی بھی اٹھالی

کیوں کیا ہوا سب ٹھیک ہے برلاس کیسا ہے۔۔۔؟وہ پریشان حال

سا بات کرتا ہوا لاؤنج عبور کرتے باہر پورچ میں نکل آیا باقی سب

لاؤنج میں بیٹھے تھے زامل کی نظر زیحال پر پڑ چکی تھی اسکے

نہ لینے پر وہ ایسا بگڑا کہ کسی کے کنڑول میں نہیں آیا رو رو

کر پورا کشمیرا اپنے چھوٹے سے سر پر اٹھالیا

ارے۔۔۔۔رے کیا ہوا میری چھوٹی سی جان کو ہاں میرا سوہنا بیٹا

بابا ابھی آجائیں گے۔۔۔"مشی پیار سے اسے چپ کروانے کی

کوشش کرنے لگی لیکن وہ زیحال خان آفندی کی گندی اولاد تھا
کوئی بات مان جائے ایسا ہو سکتا تھا تب ہی یاقوت کمرے سے
باہر نکلا
یاقوت پلیز اسے لے جاؤ زیحال بھائی کو دیکھ لیا اب یہ جانے کی
ضد کر رہا ہے۔۔۔" وہ عاجز آتی بچارہ سا منہ بنا کر بولی یاقوت
جانتا تھا زیحال اس وقت کہاں گیا ہو گا وہ خاموشی سے آگے آتا
اسے لے کر خود بھی باہر نکل گیا پیچھے کومل جو اپنی پھولی
سانسیں بحال کر رہی تھی زالے نے اسکی گود میں ٹانگیں مار مار
کر پورے راستے اسے اچھا خاصا تنگ کیا تھا اور اب مزے سے
صوفے پر لیٹی اپنا ننھا سا ہاتھ آنکھوں پر رکھے سو رہی تھی
ایک ہی دن میں اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔۔" مشی گہری سانس لیتی
پیچھے ٹیک لگا کر دھیمے سے بولی

ھممم۔۔۔۔ نظر تو پتھر پھاڑ دیتی ہے یہ تو ہم انسانوں کی خوشیاں

"ہیں خیر ہے اللّٰہ پاک بہتر کرے گا۔۔۔

یہ ماہم بی بی کہاں ہیں کل سے رخصتی کے بعد نظر ہی نہیں آئی

یاد آنے پر پوچھا وہ کل سے کمرے سے ہی باہر نہیں نکلی تھی

عثمان نے نکلنے نہیں دیا ہو گا۔۔۔" مشی کی بات پر کومل دھیرے

سے مسکرا دی

وہ بیچارہ ساری رات پامیر والوں کے ساتھ تھا اس نے تو دیکھی

تک نہیں ہو گی اپنی دلہن۔۔۔" کومل کی بات پر مشی سر جھٹک

کر رہ گئی مانو اسے ماہم کے نام پر ہی کوفت سی ہوتی ہو

وہ گاڑی پارک ایریا میں کھڑی کرتے اندھا دھند اندر کی جانب

بھاگا تھا بیچ میں کون اس سے ٹکرایا یا وہ کس سے ٹکرایا کچھ

پتہ نہیں تھا اسے صرف برلاس کی فکر تھی کوریڈور میں
بھاگتے وہ اس روم کے قریب آیا جہاں برلاس ایڈمٹ تھا وہاں
اس وقت عجیب سی گہم گہمی دیکھ زیحال کا دل ایک دم بیٹھا
ایک ایک قدم جیسے منوں بھاری ہونے لگا ہو کچھ برا بہت برا ہوا
تھا اسکا دل تیزی سے دھک دھک کرنے لگا تب ہی اندر سے ایک
نرس بھاگتی ہوئی زیحال سے آ ٹکرائی
سس۔۔۔ سر۔۔۔ سر آپ گئے۔۔۔ پلیز۔۔۔ جلدی اندر آئیں
۔۔۔"وہ بے
دھیانی میں زیحال کا بازو تھامے اندر لے جانے لگی جسے وہ ایک
ہی جھٹکے میں چھڑاتا خود اندر آیا سامنے ہی وہ چھوٹا فتنہ
ڈرپ والے ہاتھ کا مکا بنائے اس ڈاکٹر کو کاؤچ پر پھینک کر
دبوچے پاگلوں کی طرح پیٹتا جا رہا تھا اسے بلکل صحیح

سلامت ہوش میں دیکھ زیحال نے گہری سکون کی سانس خارج
کی اور آنکھیں بند کر کر اپنے رب کا شکر ادا کیا وہ ٹھیک تھا
اسکے رب نے اسکے چھوٹے بھائی کو زندگی لوٹادی تھی صرف
اسے نہیں زیحال خان آفندی کو بھی جیسے ایک نئ زندگی مل
گئ تھی وہ آنکھیں بند کئے اس خوشی کو محسوس کر ہی رہا
تھا کہ ایک نرس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر زور سے ہلایا
سر۔۔۔پلیز روکیں انہیں یہ ڈاکٹر کو جان سے مار دیں گے۔۔۔"اسکی
بات زیحال کو ایک دم ہوش کی دنیا میں لائی وہ بری طرح سے
سٹپٹاتے سامنے برلاس کو دیکھنے لگا اسکا عمل اب سمجھ آیا تھا
اوئے کیا کر رہے ہو چھوڑو۔۔۔"زیحال اسے قابو کرنے کی کوشش
کرتا ہلکا پھلکا سا ڈانٹنے لگا لیکن وہ تھا کہ کسی کی نہیں سن رہا
تھا

میں جان سے مار دونگا اسے اسکی ہمت کیسے ہوئی مجھ پر
چلانے کی۔۔۔"اسکے سر پر تو جیسے خون سوار تھا اسے مارنے کے
چکر میں ہاتھ پر لگی ڈرپ اور سینے پر بندھے بینڈج سے بھی
خون نکلنے لگا تھا کوئی اور ہوتا تو شاید سینے پر گولی کھا کر
اتنی جلدی بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ تک نہ پاتا لیکن یہ برلاس شاہ تھا
جم جا کر آلو نہیں بیچے اپنی باڈی بنائی طاقت بنائی ایک چھوٹی
سی گولی اس شاہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی
اسکے ہاتھ پر خون دیکھ زیحال کی آنکھیں پھٹی
برلاس میں نے کہا چھوڑ وا سے۔۔"وہ ایک غصّے سے دھاڑا جب
اسکی دھاڑ برلاس ایک جھٹکے میں اس ڈاکٹر کا کالر جھٹکتے
پیچھے ہٹا لیکن خون خوار نظروں سے اسے دیکھنے سے باز نہیں
آیا تھا اس ڈاکٹر کی حالت مار مار کر مریضوں سے بدتر کر دی

تھی

کیوں مارا اسے۔۔۔؟اشتعال انگیز لہجے میں استفسار کیا

مجھ پر چلایا تھا یہ۔۔۔"ڈھٹائی سے جواب دیتے ہاتھ کی پشت

پر نکلتا خون دوسرے ہاتھ سے رگڑ دیا

کس بات پر۔۔۔؟اسے اب تک معاملہ سمجھ نہیں آیا تھا

سر یہ جیسے ہی ہوش میں آئے انہوں نے کسی آئرہ کا نام لیا کہ

ان سے ملنا ہے ڈاکٹر نے انہیں منع کیا کہ یہ اس کنڈیشن میں نہیں

ہیں لیکن یہ نہیں مانیں تو مجبوراً ڈاکٹر کو غصّے سے منع کرنا پڑا

جس کا نتیجہ آپکے سامنے ہے۔۔۔"نرس ایک سانس میں ساری

بات بتاتی گہرے سانس لینے لگی جیسے اتنی سی دیر میں سانس

پھول چکی ہو

زیحال نے ایک کڑی نظر ڈاکٹر پر ڈالتے برلاس کو غصّے سے دیکھا

اسے سارا معاملہ سمجھنے میں ذرا دیر نہیں لگی تھی

واپس جاؤ بیڈ پر۔۔۔"خود پر کنٹرول کرتے قدرے دھیمے لہجے

" میں کہا لیکن اسے وہی کھڑا دیکھ غصّے سے دھاڑا "آئی سیڈ گو

برلاس اپنے بھائی کا غصّہ دیکھ ایک آخری کرخت نگاہ اس ڈاکٹر

پر ڈالتے جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا نرس فورا اسے اسکے پیچھے گئی

اور جو جو ڈرپ اور وائر اسکے سینے اور ہاتھوں پر لگی تھی وہی

پھر سے جلدی جلدی لگانے لگی پانچ منٹ تک برلاس پھر سے

مریضوں والی فارم میں آگیا تھا نرس ڈاکٹر کو لئے باہر نکل گئی

زیحال کی نظریں خود پر جمی محسوس کرتے وہ سر جھکا گیا

انسان کب بنو گے تم۔۔۔؟ یہ سکھایا ہے میں نے تمہیں۔۔۔؟ بلاوجہ

کی مار پیٹ غنڈہ گردی۔۔۔"اسکی آواز میں سختی تھی شروع

دن سے وہ برلاس کو ان کاموں میں کم ہی گھسیٹتا تھا لیکن اب

اسکی ڈارک سائیڈ والی حقیقت جاننے کے بعد اسکا تھوڑا سا عمل
بھی ان بھائیوں کے ہوش اڑا دیتا تھا

وہ کیوں چلایا مجھ پر۔۔۔؟ وہ سر جھکائے زیر لب بڑبڑایا زیحال
اسکی بڑبڑاہٹ بھی بخوبی سن گیا

کیا تمہیں نہیں لگتا تمہارے اندر کا خوف ایک بار پھر سر اٹھا رہا
ہے تمہیں کسی کے بھی چلانے میں وہی لوگ نظر آتے ہیں۔۔۔؟ اس
کے سوال پر برلاس نے تڑپ کر سر اٹھایا اسکی بات جیسے
سیدھی دل پر لگی تھی

ن۔۔۔ نہیں ای۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔" یہ جواب اس نے جیسے خود کو
دیا تھا

ایسا ہی ہے۔۔۔ تم ہم بھائیوں کے علاوہ کسی کی اونچی آواز
برداشت نہیں کر سکتے کوئی کر بھی دے تو تم یہ حال کرتے ہو

اسکا جواب بھی اس ڈاکٹر کا کیا۔۔۔ کیا تم ڈر جاتے ہو۔۔۔؟ سوالیہ

پوچھا

نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں ڈرتا میں ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔" اسکے

جواب پر

زیحال اس کے قریب آکر بیڈ پر بیٹھا

برلاس۔۔۔ بھول جاؤ وہ سب۔۔۔ میں نے تمہیں ایک پڑھا لکھا

باشعور انسان بنانا چاہا ہے میری محبت کا صلہ یہ سب کر کر

دے رہے ہو۔۔۔؟ زیحال کی باتوں پر برلاس کو اپنا دل مٹھی میں

بھنچتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ تڑپ کر زیحال کے سینے سے لگ

گیا

آئی ایم سوری بھائی۔۔۔ سوری میں آیندہ نہیں کرونگا میں نہیں

ڈرونگا۔۔۔" آواز رندھنے لگی تھی سینے کی تکلیف بڑھ رہی تھی

زیحال اسے خود میں بھینچے اسکی کمر سہلانے لگا تب ہی باہر
کا دروازہ کھلتے یاقوت اندر آیا اسکی گود میں زامل تھا جس نے
چھوٹی سی بلیو پینٹ پر وائٹ ہائی نیک اور اوپر اون سے بنی
ہڈی والی جیکٹ پہن رکھی تھی پیروں میں ننھے ننھے سے شوز
پہنے وہ ٹیڈی بیئر کا بچہ اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کہ راستے میں
کتنے ہی انجان لوگوں نے مڑ مڑ کر زامل زیحال خان آفندی کو
دیکھا تھا

یہاں آکر وہ پہلے چھت کا معائنہ کرنے میں مصروف ہوا تھا

"یہ کیا سن رہا ہوں میں ہوش میں آتے ڈاکٹر کو بے ہوش کر دیا۔۔۔

آگے آتے برلاس کی ٹانگ پر مکا جڑتے مصنوعی ساڈپٹ کر پوچھا

وہ اب بھی زیحال کے سینے میں منہ دیے ایک آنکھ کھول کر
سامنے کھڑے یاقوت کو دیکھ رہا تھا

"بیٹا وہ دیکھو چھوٹا فتنہ اسکے جیسا تم نے ہر گز نہیں بننا۔۔۔
بولتے ہوئے زامل کا منہ برلاس کی جانب کیا جب اسکی مٹر مٹر
سی آنکھیں اپنے باپ اور شاہ چاچو پر پڑی دیکھتے ہی دیکھتے
اسکے ہونٹ گول ہونے لگے یہ دیکھ برلاس کے لبوں پر مسکراہٹ
آئی اور سیدھے ہوتے دونوں ہاتھ کھول دیے اسکے ہاتھ کھلے
دیکھنے تھے کہ وہ چھوٹی آفت بھی آنکھوں پر ہاتھ رکھے رو
کر نزاکتیں دکھانے لگا
اے۔۔۔لے۔۔۔لے۔۔۔میرا بیٹا دیکھو روٹھی محبوبہ کی طرح
ڈرامے کر
کے دکھا رہا ہے۔۔۔" یاقوت کی بات پر برلاس اور زیحال دھیرے
سے
ہنس دیے یہی تو تھے جن کو دیکھ کسی بھی حال میں روح تک

مسکرانے لگتی تھی دل کو چین سا مل جاتا تھا زامل برلاس کی
گود میں آتے جھٹ سے چپ ہو گیا اور اپنی مٹر مٹر سی آنکھوں
سے اپنے چاچو اور باپ دونوں کو دیکھنے لگا
چوٹ کیسی ہے تمہاری۔۔۔؟ اسکے پاس بیٹھتے یاقوت نے پوچھا
ٹھیک ہے۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے زامل کے پھولے ہوئے گال
چومے
گولی کس نے چلائی تھی۔۔۔؟ سوال زیحال کی جانب سے آیا تھا
برلاس جو زامل کو چومتا جا رہا تھا اسکے سوال پر ایک دم سٹک
ہوا دل دھک دھک کرنے لگا
مم۔۔۔ مجھ سے چل گئی تھی۔۔۔" یہ پہلا لمحہ تھا کہ اس نے اپنے
بڑے بھائی سے ایسی سچویشن میں جھوٹ بولا تھا
اس لڑکی سے اس قدر محبت ہے کہ اپنے بھائی سے جھوٹ بھی

بولنے لگ گئے۔۔۔"آہ یہاں برلاس کو لگا جیسے کسی نے اسکے دل
پر ہاتھ دے مارا ہو اس نے تڑپ کر زیحال کو دیکھا وہ کیسے
بھول گیا تھا کہ وہ سوال تب ہی پوچھتا تھا جب اسکے پاس
جواب پہلے سے موجود ہوتا تھا
ایم سوری۔۔۔وہ۔۔۔ سچویشن ایسی بن گئی تھی۔۔۔کہ۔۔۔"آگے
الفاظ
جیسے ختم ہو گئے تھے اس سے گھبراہٹ کے مارے ٹھیک سے
جملہ پورا نہیں ہو رہا تھا وہ جانتا تھا زیحال ہر چیز برداشت کر
لے گا لیکن آئرہ کا گولی چلانا نہیں وہ بھی اسکے سب سے چھوٹے
اور لاڈلے بھائی پر اسے موت کے منہ میں پہنچا دیا آہ اب وہ
نجانے کیا کرنے والا تھا اسکے ساتھ سوچ کر ہی برلاس جھرجھری
سی لینے لگا

بھائی۔۔۔اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا میں سچ کہہ رہا ہوں وہ
بس خود کو نقصان پہنچانا چاہتی تھی اس سے بندوق لینے کے
چکر میں مجھ پر چل گئی۔۔۔"اسکی آواز بھیگنے لگی تھی
اس سے آگے وہ کچھ کہتا اتنے میں گھر کے باقی افراد بھی روم
میں داخل ہوئے انہیں دیکھ یہاں بیٹھے تینوں نفوس حیران ہوئے
تھے
برلاس۔۔۔تم۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟مشی کومل اور زمل تینوں ہی
چہروں سے کافی پریشان لگ رہی تھیں انکے پیچھے پامیر آیا تھا
اسے دیکھ تینوں نے اسے گھورا جیسے کہہ رہے ہو"انکو لانے کی
" کیا ضرورت تھی
میں کیا کرتا تینوں دھشت گردی پر اتر آئی تھیں جب پتہ چلا کہ
برلاس کو گولی لگی ہے میں نہ لے کر آتا تو جائیداد کا بٹوارہ

صرف تین حصّوں میں ہونا تھا۔۔۔"اس کی بات پر کومل نے
پیچھے سے اسکی کمر پر مکا جڑا
اب کیسے ہو تم۔۔۔؟مشی نے فکر مند ہوتے پوچھا
کیسا ہے۔۔؟صاحب ہوش میں آتے ڈاکٹر کے ہوش اڑا گئے تو
اندازہ کرو کیسا ہو گا جانور کہیں کا سینے پر گولی کھا کر بھی
انسان نہیں بنا۔۔۔"یاقوت دانت پیس کر بولا
جو بھی ہے اس جانور نے اس شیطان کو اچھا نوچا افففف اسکی
حالت دیکھ روح کو بھی سکون سا مل گیا ثابت کر دیا کہ تو
زیحال خان آفندی کی بڑی اولاد ہے۔۔۔"پامیر کے انداز پر کچھ
مسکرائے تو کچھ مزید سنجیدہ ہو گئے
لیکن آئرہ کے سامنے مارنا غلط تھا۔۔۔اسکا بھائی تھا وہ چاہے جیسا
بھی تھا وہ بیچاری ہوش میں آتی چیخنے چلانے لگتی ہے اسے

شانت کرنے کا طریقہ صرف بے ہوشی کا انجیکشن ہے۔۔۔"یاقوت
کی بات پر برلاس سر مزید جھکا گیا وہ تو پہلے سے اپنی اس
حرکت پر جی بھر کر نادم تھا اور اب اسکی ندامت میں مزید
اضافہ ہو گیا تھا
ہو جائے گی ٹھیک جب پتہ چلے گا اسکا بھائی کتنا بڑا شیطان
تھا زندہ رہتا تو نجانے اور کتنے لوگوں کو مارتا اس لئے وقت دوا سے
۔۔۔"کومل کی بات پر سب متفق ہوئے تھے زامل تو وہی برلاس
کی گود میں سو چکا تھا زالے جاگ رہی تھی لیکن سست تھی
مشی کے کندھے پر سر ٹکائے اپنے ننھے سے گوپلو ہاتھ سے مشی
کی پیٹھ تھپک رہی تھی جیسے خود سونے کے بجائے اسے سلانے
کی کوشش کر رہی ہو
وہ سب وہی بیٹھے آپس میں میٹھی میٹھی سی گپ شپ کرتے

رہے اس دوران پامیر سب کے لئے چائ لے آیا تھا صرف زیحال کو
چھوڑ کر جو بس میر بخش کے ہاتھ کی چائ پیتا تھا برلاس سب
کو اپنے قریب دیکھ آدھے سے زیادہ ٹھیک ہو چکا تھا صبح
زیحال اور یاقوت کے نکلتے وقت ڈاکٹر زاسکا آپریشن کر رہے تھے
سینے کی گولی نکالنے کے کچھ گھنٹوں بعد تک وہ بے ہوش ہی
رہا پانچ گھنٹوں کے بعد ہوش میں آتے پہلا خیال آئرہ کا آیا تھا
او۔۔۔ہوں۔۔۔پھیکی چائ یہ بھی کوئی چائ ہے۔۔۔"کومل پہلا سپ
لیتی منہ بسور کر بولی زمل کو بھی چائ کچھ خاص پسند نہیں
آئ تھی حلانکہ پامیر فریش خالص دودھ کی چائ بنوا کر لایا تھا
ہی یہ پی لیں میں۔۔۔نہیں پی رہی۔۔۔"منہ بگاڑتے زمل نے اپنا
کپ
زیحال کی جانب بڑھا دیا سب نے اسے یوں دیکھا جیسے اس نے

نجانے ایسی کونسی بات کر دی ہو

زیحال نے خاموشی سے وہ کپ پکڑتے اپنے لبوں سے لگا دیا ٹھیک

وہاں سے جہاں سے تھوڑی دیر پہلے وہ زمل کو پیتے ہوئے دیکھ

رہا تھا آہ کوئی اس دیوانے سے پوچھتا کہ اس پھیکی چائے میں

اسکے محبوب کے لمس کی مٹھاس شہد سے کئی زیادہ سرور

بخش تھی

یہ لو تم بھی پیو۔۔۔"اسے دیکھ کومل نے اپنا کپ بھی پامیر کے

آدھے کپ میں انڈیلتے اسکا کپ فل کر دیا وہ تو بس ارے ارے

کرتا رہ گیا

چائے ریجیکٹ ہوتے یاقوت نے سب کے لئے پیزا منگوالیا جسے

دیکھ سب سے پہلے مشی کی آنکھیں چمکی تھی اسے تو یاقوت

پر اس وقت ٹوٹ کر پیار آیا تھا سب مزے سے پیزا کھا رہے تھے

جبکہ برلاس سب کے صرف منہ تک رہا تھا

" یہ بیمار کی تیمارداری کرنے آئیں ہیں سب یا اسکی جان جلانے

خود کو آفر نہ ہونے پر اسکا اچھا خاصا خون جلا تھا اسکی بات

پر سب نے نظریں ترچھی کر کر ایک دوسرے کو دیکھا

جان جلانے۔۔۔"ڈھٹائی سے جواب دیتے پامیر نے اسکے سامنے

پیزا سلائس کرتے دانتوں سے کترا یہ دیکھ برلاس کے سیروں

خون جل کر رہ گیا اس نے بیچاری نظروں سے اپنے ساتھ بیٹھے

زیحال کو دیکھ آنکھیں پٹپٹائی

بیٹا کچھ دن کھچڑی پر گزارا کرنا۔۔۔"آگے بھی اسکا باپ تھا مزید

خون جلانے میں مہارت حاصل تھی اسے برلاس کا دل کیا وہ

زامل کی طرح دھاڑے مار کر رو دے

زالے تو مشی کی گود میں اسکے ہاتھ پر نظریں ٹکائے ہوئے تھی

وہ جیسے ہی منہ میں لے کر جاتی زالے کی بٹن سی آنکھیں اسی
کے ساتھ اسکے منہ کی جانب جاتی اسکا چلتا ہوا منہ دیکھ وہ
بھی زبان ہونٹوں پر پھیرتی ہاتھ پیر مارنے لگی جب اسکی مشی
ماما نے نہیں دیکھا تو مجبوراً اسے روکر اسے اپنی جانب متوجہ
کروانا پڑا
میرا چٹورا بیٹا آپ کو بھی کھانا ہے یہ لو۔۔۔" کہتے مشی نے ایک
بلکل چھوٹا سا پیزا کا ٹکڑا اسکے منہ میں دیا جسے لے کر وہ
ہاتھ اور بھی زور زور سے مارنے لگی پہلے تو اسے ٹیسٹ سمجھ
نہیں آیا لیکن جونہی سمجھا یہ ٹیسٹ دودھ سے الگ ہے پھر جو
وہ گندی اولاد روئی زمل کو ہی لے کر چپ کروانا پڑا تھا

وہ کل سے پہنے اس عروسی لباس سے تنگ آچکی تھی وارڈروب

سے کپڑے نکل کر شاور لیتی گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹ کر وہ
جیسے ہی باہر نکلی سامنے سے کمرے میں داخل ہوتے عثمان پر
نظر پڑی جس کے چہرے پر تھکاوٹ صاف عیاں ہو رہی تھی اس
کی سیاہ آنکھیں بھی اسکے سراپے پر پڑتی جیسے پلٹنا بھول
گئی وہ مرون رنگ کا پیروں تک آتا قمیض اور اسی رنگ کی
ٹراؤزر پہنے جس پر گولڈن نعنوں کا کام بڑی نفاست سے کیا گیا
تھا وہ دھیرے سے مسکراتا در میاں کے چند قدموں کا فاصلہ
عبور کرتے اسکے قریب آیا تھکاوٹ تو جیسے ایک بہانہ سا بن
چکی تھی پہلی بار وہ اسکے قریب آرہا تھا نہ نکاح سے پہلے
کبھی بات ہوئی اور نکاح کے بعد اب تک کوئی بات ہوئی تھی لیکن
پھر بھی یہ نکاح کی طاقت تھی کہ ماہم کو دیکھ اسے خود میں
تبدیلی ہوتی محسوس ہوئی دل عجیب سی لے پر دھڑکنے لگا

آنکھوں میں اسکے لئے بے پناہ محبت چھلکنے لگی وہ قدم قدم
چلتا اسکے قریب آیا جب اسے اتنے قریب آتے دیکھ ماہم سے تھوک
نگلنا بھی محال ہونے لگا گھر کی تنہائی اور نکاح کی طاقت
دونوں کو کسی مقناطیس کی طرح کھینچ رہی تھی وہ جو کل
تک برلاس شاہ کے نام کی گردان رٹ رہی تھی اپنے اصلی محرم
کی موجودگی میں دنیا بھولتی صرف ٹھیک سے سانس لینے کی
کوشش کر رہی تھی

السلام علیکم۔۔۔"اس کی آواز بھاری اور خوبصورت تھی پہلا
سلام اور پہلا لمحہ اپنے محرم کو مخاطب کرنے کا عثمان کو لگا
وہ خود پر ضبط کھو رہا ہے ایک تو دشمن جان آئی بھی پہلی بار
گیلے بال لے کر تھی جس کی دو لٹیں آگے چہرے پر نکلتی چپکی
ہوئی تھیں

تے جواب دیا پلکوں t و۔۔۔ وعلیکم۔۔۔ سلام۔۔۔ "دھیرے سے ہکلا
کی
جھالر جھکی ہوئی تھی عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی
کیسے ہیں آپ۔۔۔ "اسے جب کوئی اور بات نہ سوجھی تو یہی
پوچھ لیا اس سے پہلے وہ جواب دیتی عثمان کی پیاسی نگاہیں
اسکے نازک سراپے کا طواف کرتی کلائیوں پر آرکی جہاں چوڑیوں
کی چبھن کے نشان پوری آب وتاب سے چمک رہے تھے
یہ۔۔۔ یہ کیا کر لیا آپ نے۔۔۔؟ وہ بے دھیانی میں اسکا ہاتھ تھامے
فکر مند ہوتے دیکھنے لگا یہ پہلا لمس تھا اسکا جسے محسوس
کرتے ماہم کا دل زور سے دھڑکنے لگا
کیسے لگا یہ چوٹ۔۔۔ ادھر بیٹھیں۔۔۔ "اسے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے
رکھی کرسی پر بٹھاتے خود کا کر فرسٹ ایڈ باکس لے کے آتے

اسکے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھا اور کاٹن پر ڈیٹول لگاتے اسکے
زخم خشک کرنے لگا جو پانی لگنے کے باعث بگڑ رہے تھے
"وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔چوڑیاں نکال رہی۔۔۔تھی تو۔۔۔
تو دھیان سے کرنا تھا یہ تو بہت زیادہ لگ گیا۔۔۔دیکھیں۔۔۔" ہلکا
سا ڈپٹتے ساتھ ساتھ مرہم لگا لگا "آپ کو اب خیال رکھنا چاہئے
اپنا۔۔میرے لئے ہی۔۔۔" آخری بات پر آواز تھوڑی دھیمی کی لیکن
قریب ہونے پر ماہم بخوبی سن گئی دل اسکی بات پر زور سے
پسلیوں کے بیچ دھڑکا تھا
"میں۔۔دد۔۔۔دھیان رکھوں گی۔۔۔
آج مام آئیں گی ساتھ ارشی ورشی بھی انکے ساتھ آپ پھپھو کے
گھر چلے جائیں انکو کچھ رسمیں کرنی ہیں۔۔۔رات کو میں آپ
کو یہی لے آؤنگا۔۔۔" وہ اپنے دھیان میں بولتا اسکی کلائی پر پٹی

باندھ رہا تھا ماہم اسکی بات پر سر دھیرے سے ہلا گئی اس کی
شخصیت میں ایک الگ سا رعب تھا اسے لگا تھا وہ اسے اپنے
قریب بھی نہیں آنے دے گی لیکن اب وہ ایک لفظ تک نہیں بول پا
رہی تھی
کل تو ہماری ویڈنگ نائٹ نہیں ہو سکی آج ہو جائے گی۔۔۔"اس کی
بات پر ماہم کو لگا جیسے اسکی سانس سینے میں ہی کہیں اٹک
سی گئی ہے دل کی دھڑکن پل میں مدھم سی ہوئی تھی عثمان
کی آنکھوں میں کچھ تھا اور وہ ڈاکٹر تھی ہر بات سے واقف
وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی ایک دم اٹھ کر باہر جانے لگی ہی تھی کہ
پیچھے اسکا بازو عثمان کی گرفت میں آگیا
اب تو بھاگ جائیں گے رات کو کیا کریں گے۔۔۔؟اسکے لہجے میں
شدّت آنے لگی تھی آواز جذبوں سے بھاری ہو رہی تھی وہ بولتے

دھیرے سے ماہم کے قریب ہوتا عین اس کے پیچھے کھڑا ہوا
ہاتھ دھیرے سے بڑھا کر اس کے بالوں پر لپاٹاول کھول کر ایک
جانب پھینک دیا ایک خوشبو کا سا جھونکا تھا جو اسکی ناک
کے نتھنوں سے ٹکرایا تھا وہ آنکھیں بند کئے اسکے بالوں کی
خوشبو کھینچ کر خود میں اتارنے لگا اس دوران وہ کب اسکی
صراحی دار گردن کے قریب ہوا کب اسکے آتش لب اسکی گردن
سے ٹکرائے وہ خود بھی نہیں جانتا تھا وہ بس بہک رہا تھا خود
پر ضبط کھو رہا تھا ماہم اسکے ہونٹوں کی حرکت اپنی نازک سی
گردن پر محسوس کرتی بری طرح سے کانپ اٹھی تھی
اس سے پہلے وہ مزید بہکتا ماہم اپنا آپ اس کے حصار سے نکالتی
کمرے سے باہر نکل گئی پیچھے عثمان کے لبوں پر ایک دلکش
مسکراہٹ رقص کرنے لگی یہی وجہ تھی کہ اسے اپنی شریک

حیات ایک مشرقی لڑکی چاہیئے تھی جس میں شرم وحیا تھی
جو عورت کی اصل خوبصورتی ہوتی ہے اور رائے عثمان خود کو
قسمت کا دھنی سمجھتا تھا کہ اسے ویسی ہی لڑکی ملی جس
کی حیا اسکی محبت تھی وہ گردن پر ہاتھ پھیرتے خود میں
گنگناتا ہوا وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا

ماہی۔۔۔ماہی۔۔۔بس ماہی۔۔۔

سانسوں میں ہے بس۔۔۔ماہی۔۔۔۔۔

یہ سونگ اسے پامیر اوریاقوت نے سکھایا تھا اسکی ویڈنگ نائٹ
کیلئے تاکہ سنا کر ماہم کو امپریس کر سکے لیکن جب تک ویڈنگ
نائٹ نہیں آنی تھی تب تک وہ اس سونگ کی ایسی کو تیسی
کرنے والا تھا الٹی سیدھی طرح گا کر

وہ سب شام گئے واپس گھر لوٹی تھیں گئی جتنی فکر مند ہو کر
تھیں آئی اتنی ہی خوش باش تھیں برلاس کو ابھی تین چار دن
ہو سپٹل میں ہی ایڈ مٹ رہنا تھا اس لئے زیحال اور یاقوت اسکے
پاس تھے ورنہ ان چند دنوں میں وہ ہو سپٹل کے آدھے سے زیادہ
عملے کو مریض بنا دیتا یا اس دنیا سے لڑ کھا دیتا
اس لڑکے کو دیکھ کر ہی ساری پریشانی دور ہو جتی ہے ورنہ کل
سے مجھے لگ رہا تھا جیسے میں کسی پریشانیوں کے طوفان کی
زد میں آگئی ہوں۔۔۔"مشی کندھو سے شال اتار کر صوفے پر
پھینکتی خود بھی دھپ سے بیٹھ گئی یہ تو سچ تھا برلاس شاہ
کے بغیر زندگی بے رونق تھی وہ بیماری میں بھی سب کو
مسکرانے پر مجبور کر گیا اسکی حرکتیں ہی اتنی الٹی سیدھی
ہوتی تھیں کہ دیکھنے والا ہنس ہنس کر پاگل ہو جائے وہ تحفہ

اور ایک میری گندی اولاد ہے ماں سے زیادہ باپ اور چاچو عزیز
ہو گئے لیکن جب پیٹ خالی ہو تو ماں یاد آتی ہے۔۔۔" زامل جو
اسکی گود میں لیٹا زمل کے سینے پر ہاتھ مارتا ممم ممم کر رہا
تھا اسے دیکھ کلس کر بولی اور زپ نیچے کرتی اسے فیڈ کروانے
لگی اب کافی حد تک اسکی شرم مشی اور کومل کے آگے کھل
چکی تھی

تب ہی ماہم ہاتھ میں چائے کا مگ لئے کچن سے باہر نکل جب سب
کی نظر اس پر اور اسکے گیلے بالوں پر پڑی یہ دیکھ تینوں کی
آنکھیں پھٹی اور ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگی

ماہی۔۔۔ آئی ایم ویٹنگ۔۔۔" عثمان جو کب سے اندر بیٹھا اپنی چائے
کا انتظار کر رہا تھا اسکے دیر کرنے پر خود ہی چیخ پڑا اسکے

منہ سے ماہی سن کر تینوں کے ہونٹ ایسے گول ہوئے جیسے کہہ رہی ہوں "اوہو۔۔۔ماہی ھممم

ماہم انکی نظروں کا مطلب سمجھتی یوں ہوئی تھی جیسے اس کی کوئی چوری پکڑلی گئی ہو وہ جھٹ سے گلے میں پڑا دوپٹہ سر پر لیتی کمرے میں چلی گئی

تم تو کہہ رہی تھی وہ ساری رات پامیر والوں کے ساتھ تھا تو یہ سب کیا ہے۔۔۔؟ مشی آگے کو ہوتی دھیمی آواز میں سرگوشی کرنے لگی

ڈفر تو رات کو تھا ناں۔۔اب تو آگیا گھر۔۔۔مطلب انکا ویڈنگ ڈے ہوا ہے۔۔۔؟ آخر میں خود کی بات پر خود کی ہی آنکھیں پھیلی

عثمان اتنا بے صبرا لگتا تو نہیں لیکن ہو سکتا ہے۔۔۔"زمل دونوں کے بیچ بیٹھی انکی باتیں سنتی کبھی ایک کا منہ دیکھتی کبھی

دوسری کا دونوں ہی ساس نند کی طرح بیٹھی سرگوشیاں کر
رہی تھیں

ایک ہمارا لڑکا ہے شادی کے اگلے دن ہی ہوسپٹل پہنچ گیا ویڈنگ
نائٹ کی ایسی کی تیسی کر کر کتنے ارمان تھے میرے اسکو تنگ
کرنے کے خیر۔۔۔اللہّ پاک جلدی سے اسکو ٹھیک کرے پھر ہم
آئرہ کو سمجھا بجھا کر لے آئیں گی بھئی جو بھی لڑائی ہے یہی
رہ کر ایک کمرے میں سارٹ آؤٹ کریں کیا پتہ جھگڑے میں ہی
ہمیں گڈ نیوز مل جائے۔۔۔"کومل کی بات پر مشی کی ہنسی اتنی
زور سے چھوٹی کہ زمل ہکا بکا سی اسکا منہ دیکھنے لگی وہ
خود اب تک مکمل طور پر صبح والی باتیں نہیں بھولی تھی اور
یہ بات مشی کومل دونوں نے نوٹ کی تھی تب ہی اپنا ساس
نندوں والا توپ کا رخ اسکی جانب موڑ دیا

بڑھتی شام کے ساتھ آسمان پر دھند بھی بڑھتی جارہی تھی ہر
منظر دھندلاتا سا جارہا تھا اس وقت کشمیر ایک گہری دھند کے
سمندر میں ڈوب رہا تھا اسکی خوبصورتی اس دھند کے اندر ہی
کہیں گم ہو چکی تھی اس ٹھنڈ میں سب ہی موٹی شال اور
سوئٹرز میں لپٹے یہاں وہاں گھوم رہے تھے آج لاؤنج میں بھی
تھوڑی ٹھنڈ تھی کیونکہ اس ٹھنڈ کو کوور کرنے والا اب نہیں رہا
تھا اور باقیوں کو یہ ہیٹر سسٹم اتنا نہیں پتہ تھا دیواروں میں
نسب ہونے کے باعث تھوڑی سی بھی گڑ بڑ پر انکے پھٹ جانے کا
خدشہ تھا یہی وجہ تھی کہ میر بخش کے علاوہ اور کوئی اسے
ہاتھ بھی نہیں لگاتا تھا

آپ دونوں ایسے کیا دیکھ رہی ہیں مجھے۔۔۔؟خود کو عجیب سی
نظروں سے دیکھتے پا کر سوالیہ پوچھا
دلہن تو تم بھی تھی ویڈنگ نائٹ تو تمہاری بھی کینسل ہوئی
ہے ناں۔۔۔"کومل کے منہ سے اپنی ویڈنگ نائٹ کا ذکر سن کر زمل
کا رنگ پل میں شرم سے سرخ پڑا تھا
ن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔"گھبراہٹ کے مارے اسکے منہ سے ٹھیک سے
لفظ
تک ادا نہیں ہو پا رہے تھے
کیا مطلب نہیں۔۔۔؟تم نے اکیلے منالی۔۔؟کومل مشی دونوں کو
حیرت ہوئی
نہیں۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔وہ میں سو گئی تھی۔۔۔"انکی بات پر
مزید سرخ ہوتے گڑبڑا کر جلدی سے بولی

آج تیار ہو جانا اسی سرخ لباس میں ہمارے بھائی کیلئے سمجھی
اتنی مشکل سے انکو انکی دلہن ملی تھی اور وہ کمینہ نوفل جاتے
جاتے بھی انکی خوشی لے گیا۔۔۔"نوفل کے ذکر پر اسکا منہ جیسے
اندر تک کڑوا ہوا تھا اسکے لئے یہ لوگ سارا غصّہ بھلا کر گئے اس
کے جنازے کو کندھا دیا ہر دل میں پلا ہوا عناد نکال پھینکا پھر
بھی بدلے میں ان سے تھپڑ ہی ملے باتیں طعنے ملے کچھ لوگ
زندگی بھر ہمدردی کے قابل نہیں ہوتے یہ بات اب ان سب کی
سمجھ میں آچکی تھی
سن لیاناں۔۔۔؟اسے گم سم گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ کومل نے
اسکا کندھا ہلایا
ہ۔۔۔ہاں۔۔۔لل۔۔لیکن میری طبیعت ٹھ۔۔۔ٹھیک نہیں ہے
۔۔۔"وہ بہانہ

بناتی جلدی سے زامل کو لے کر اندر چلی گئی تب ہی مشی اور
کومل کی نظر اس کے اٹھتے ساتھ بیٹھی زالے پر گئی بیٹھی؟ وہ
بیٹھی تھی وہ ننھی سی گڑیا جواب چھ ماہ کی ہو رہی تھی وہ
اپنی ماں جس نے بے دھیانی میں اسے آدھا لٹایا تھا اور وہ کشن
کے سہارے سرک سرک کر آخر کار بیٹھنے میں کامیاب ہو ہی گئی
تھی اور بیٹھ کر اپنی ماں کی شال پر لٹکتا ٹسل پکڑ کر منہ میں
لتی اسکے پیچھے چھپی ہوئی تھی
مشی کومل کبھی ایک دوسرے کو دیکھیں کبھی سامنے بیٹھی
زالے کو وہ بھی اپنی بٹن بٹن سی آنکھوں سے کبھی مشی کو
دیکھے کبھی کومل کو روئی جیسے گال پھول کر ہونٹ تو ذرا
سے ہی دکھ رہے تھے
یہ۔۔۔یہ بیٹھی ہے ناں۔۔۔؟ یا میں خواب دیکھ رہی ہوں۔۔۔؟ مشی

اسکے سامنے نیچے فرش پر بیٹھی ہو نقوں کی طرح دیکھتی
پوچھ رہی تھی
تم مجھے چٹکی کاٹو میں تمہیں۔۔۔"کومل کی نظریں بھی اسی پر
ٹکی تھیں مشی نے اسکی بات سنتے سچ میں اسکی بازو پر چٹکی
کاٹ لی
سیییی۔۔۔آرام سے۔۔۔خواب سے جگانے کو بولا ہے دنیا سے
اٹھانے
کو نہیں۔۔"اسکے زور سے چٹکی کاٹنے پر کلس کر بولی
تم پٹر پٹر بند کرو اسکو دیکھو میں پاگل ہو جاؤنگی میں سمجھ
نہیں پا رہی یہ سچ میں بیٹھی ہے میرے اندر خوشی سے پٹاخے
"پھوٹنے کو بے تاب ہو رہے ہیں ایک بار یقین آجائے بس۔۔۔۔
تو ہاتھ لگا کر دیکھو اگر گر گئی تو کشن کے سہارے تھی اور نہ

گری تو مبارک ہو ہماری زالے بیٹھنے لگی ہے۔۔۔"کومل کی بات پر عمل کرتے مشی نے جیسے ہی ہاتھ بڑھا کر زالے کے ننھے سے بازو کو چھوا وہ ممم ممم کرتی اسکا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرنے لگی

اسی اثنا میں پاس پڑے کشن پر اوندھے منہ گر گئی اور گرتے رونا شروع کر دیا

ارے۔۔۔رے میرا بیٹا۔۔۔ گر گیا اٹھوا ٹھو۔۔۔"اسے چپ کرواتے پھر

سے بٹھایا لیکن اب جتنی بار بھی بٹھایا وہ کبھی دائیں گرنے کو ہوتی کبھی بائیں یہاں وہاں جھول کر آخر کار گر ہی جاتی اور رونے لگتی مشی اور کومل کو تو جیسے ایک کھیل سا مل گیا تھا اس ننھی سی گڑیا کے ساتھ تب ہی کومل کا ہاتھ بے اختیار اپنے پیٹ پر گیا اور چہرے پر درد کا سایہ سا لہرانے لگا

کیاہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکی ایک دم یہ حالت دیکھ مشی فکر
مند سی بولی
"ھمم۔۔۔آج زالے نے اتنی ٹانگیں ماری شاید اسکی وجہ سے۔۔۔
ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔۔؟مشی اسے گہرے سانس لیتی دیکھ اور
فکر میں مبتلا ہوئی
نہیں نہیں۔۔۔یہ ہوتا ہے یہ بے بی کک ہے۔۔۔"وہ خود ڈاکٹر تھی
اب
تک اپنا سارا دھیان خود رکھ رہی تھی
واؤ تمہیں بے بی کک لگنی شروع ہو گئی۔۔۔؟اسکی بات پر مشی
خوشی سے اچھل کر پوچھنے لگی
لگتی تو یہ چھ مہینے کے بعد ہی ہے لیکن مجھے آج پہلی بار لگی
ساتواں مہینہ ہے۔۔۔"کومل کی بات پر مشی کچھ دیر سوچ میں

پڑی اس نے ایک نظر زالے کو دیکھا جو مشی کی انگلی کبھی
دیکھتی کبھی منہ میں لیتی
کہیں تمہارا بے بی بوائے تو نہیں ہونے والا جو زالے کے کک مارنے
پر اسکو سگنل دے رہا ہو۔۔۔؟ آہ اسکا خرافاتی دماغ کومل نے
کوئیک ری ایکشن نہیں دیا کیونکہ وہ جانتی تھی اسکے ہاں ایک
بے بی بوائے ہی ہے تب ہی یہ کک والی بات اسے تھوڑی گڑ بڑ سی
لگی

"واؤ۔۔۔۔۔ہماری زالے کا ہیرو اسکو سگنل دے رہا ہے۔۔۔
شٹ اپ تم سے بس اول فول بکوالو۔۔۔بد تمیز۔۔۔"اسکی بات اور
حرکت پر خود کومل کو ہنسی آئی تھی اور ساتھ اندر ہی اندر
کہیں نہ کہیں اس بات کے سچ ہونے کی ایک تمنا سی بھی پنپنے
لگی تھی

میری بہن جہاں بولے گی اسکی وہی ہو گی "میں مل لونگا اس
لڑکے سے انشاءاللہ ۔۔۔" وہ نظریں سامنے دیوار پر لگی نوفل کی
تصویر پر گاڑھے دونوں گھٹنے اپنے پیٹ سے لگائے سمٹ کر بیٹھی
تھی آنکھوں سے گرم آنسوؤں کا سیال خود بخود خاموشی سے
بہہ رہا تھا دل اتنا بھاری جیسے کسی پہاڑ کے نیچے دب گیا ہو وہ
عام سے لان کے سیاہ رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھی ریشمی
دوپٹہ گلے میں پڑا آدھے سے زیادہ بیڈ سے نیچے پڑا زمین کو چھو
رہا تھا یہ کمرہ نوفل کا تھا سامنے لگی تصویر بھی اسکی تھی
جس میں وہ لندن کے برج پر کھڑا پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ
ڈالے مسکرا رہا تھا گلے میں پہنا مفلر ہوا میں اڑ رہا تھا اسکی
مسکراہٹ بہت پیاری تھی جب وہ اپنی بہن کے ساتھ مسکراتا تھا

بھوری آنکھوں میں خوشی صاف ظاہر ہو رہی تھی یہ تب کی تصویر تھی جب وہ اسٹڈی کمپلیٹ کر رہا تھا کاش اسکی اسٹڈی کبھی کمپلیٹ نہ ہوتی کاش وہ پاکستان نہ آتا کاش وہ ان لوگوں سے نہ ملتا کاش۔۔۔کاش۔۔۔کاش۔۔۔

آئرہ کی نظر اسکی بیڈ شیٹ پر پڑی وہ اب دھلی نہیں تھی کچھ دن پہلے اسکا بھائی یہاں سویا تھا اسکے ہاتھ اس پر لگے ہونگے وہ دھیرے دھیرے اس بیڈ شیٹ پر ہاتھ پھیرتی اسکا لمس محسوس کرنے لگی جیسے اس نے اپنے بھائی کے ہاتھ کو چھوا ہو سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ جنہیں وہ ہر رات جلاتا بجھاتا تھا اس کا ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا بالوں والا برش اسکا پرفیوم ہر چیز پر اس کا لمس ابھی تازہ تھا آئرہ کا دل بھاری ہونے لگا اسے لگا جیسے کمرے میں گھٹن بڑھ رہی ہو آکسیجن ختم ہو رہی ہو آنسوں

مزید روانی سے بہنے لگے

وہ دھیرے سے اٹھ کر اس تصویر کے پاس گئی اور اسے قریب سے
دیکھتی ٹرانس کی سی کیفیت میں چھونے لگی اسکا چہرہ یہ
اسکا بھائی تھا۔۔۔ تھا اب نہیں رہا یہ بات جیسے کوئی بولا تھا
آئرہ نے وہ تصویر اتار لی اور نوفل کے چہرے کو چومنے لگی بے
تحاشہ پاگلوں کی طرح
کہاں چلے۔۔۔ گئے آپ۔۔۔ "گھٹ گھٹ کر رونے کے باعث وہ
ٹھیک سے
سانس تک نہیں لے پا رہی تھی گھر میں اسکے بوڑھے ماں باپ
تھے وہ چیخ چیخ کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن
اپنی خود کی اسکی روح جیسے قبض ہو رہی تھی
آپ کو اپنی بہن سے زیادہ وہ لڑکی عزیز تھی۔۔۔؟ کیا میرا ایک بار

بھی نہیں سوچا آپ نے۔۔۔؟ میں ک۔۔۔کیسے رہوں گی۔۔۔آپ
کے
بغیر آپ کی ریہو کیسے رہے گی اپنے بھائی کے بغیر۔۔۔۔" ہچکیاں
بندھنے لگی وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی "میں کیسے رہوں گی
آپ کے بغیر۔۔۔ مم۔۔۔مجھے بھی بلالیں اپنے پاس۔۔۔۔پلیز
۔۔۔بھائی
پلیز۔۔۔۔"نوفل کی تصویر مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی جب
کہ اسکی سانسیں بند ہو رہی تھیں یہ احساس کہ تصویر والا
وقت دوبارہ نہیں آئے گا ہم تصویر لمحوں کو قید کرنے کیلئے لیتے
ہیں لیکن بعد میں یہی تصویریں ہماری زندگی کے مزید لمحے
تباہ و برباد کر دیتی ہے

بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔آپ۔۔۔آجائیں ناں۔۔۔واپس لندن چلے جائیں۔۔۔

کبھی نہ آئیں یہاں۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔پلیز بھائی۔۔۔پلیززززز پلیززززز۔۔۔آپ کی ریہو مر رہی ہے آپ کے بغیر وہ آپ کی دوری

برداشت کرلے گی لیکن آپ کی جدائی نہیں پلیز۔۔۔بھائی۔۔۔سن لیں پلیز سن لیں" اسکے منہ سے ایک چیخ نکلنے لگی تھی جسے وہ منہ پر ہاتھ رکھے اندر ہی دبا گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی یہ کمرہ اور اس میں رکھی چیزیں اسے پل پل مار رہی تھی اس کے بھائی کا احساس اسکی جان نکال رہا تھا الماری میں رکھے اسکے کپڑے اب رکھے رہ جائیں گے اسکی پرفیو مز ایسے ہی سوکھ جائیں گی وہ نہیں آئے گا واپس کبھی بھی نہیں

کاش میں ماما کی بات مان لیتی کاش میں آپ کو بڑھاوا نہ دیتی
اس لڑکی سے شادی کیلئے۔۔۔۔وہ آپ کیلئے کیوں اتنی اہم تھی۔۔
کیوں۔۔۔۔کیا آپ نے ایسا کیوں۔۔۔۔کیوں۔۔۔کیوں۔۔"وہ
تصویر اپنے
سینے میں بھینچے پھوٹ پھوٹ کر رو دی ایک وہی تو گواہ تھی
اسکی سچی محبت کی بچپن سے لے کر اب تک وہ زمل فہد کو
چاہتا ہوا آیا تھا اسے کسی نے نہیں سمجھایا کہ محبت دوستوں
میں جتائی نہیں جاتی اسے پردوں میں رکھا جاتا ہے بے پردہ کرو
گے تو وہ بے مول ہو جائے گی وہ اسکی کچی عمر کی محبت تھی
جواب پکی عمر کا روگ بن چکی تھی وہ چلا گیا تھا کسی نے
اسے نہیں سمجھایا کہ اسکا محبت کو پانے کا طریقہ غلط تھا
محبوب کو ڈرا دھمکا کر قید نہیں کیا جاتا اسے آزاد رکھ کر اسکے

آنے کا انتظار کیا جاتا ہے نوفل خانزادہ کو غلط صحبت اور غلط
تربیت آج قبر تک پہنچا آئی نقصان کس کا ہوا۔۔۔؟ اسکی بہن کا جو
اپنے بھائی کی یاد میں تڑپ تڑپ کر مر رہی تھی اب اسکی زندگی
میں یہ رونا ہی تو رہ گیا تھا جس کی آنکھیں کبھی بھیانک منظر
نہ بھولتی جس میں اس جانور اسکے بھائی کو نوچ رہے تھے وہ
چیخ رہا تھا زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا آئرہ کا دل پھٹنے لگا
تھا زار و قطار روتے اس پر بے ہوشی سی طاری ہونے لگی تھی
وہ نوفل کی تصویر مضبوطی سے تھامے سینے سے لگائے لگائے
زمین پر ڈھے گئی آنکھوں کے سامنے ایک تاریکی سی چھا گئی
وہ بھی گھپ اندھیری میں جا گری

برلاس انجیکشنز کے زیر اثر سو رہا تھا نرس تھوڑی دیر پہلے اس

کی ڈرپ بدل کر گئی تھی زیحال سامنے ہی صوفے پر بیٹھا تھا
جب اسے ایک زبردست نیند کا جھوکا چھو کر گزرا اسکی گردن
میں ایک زور کا جھٹکا آتے وہ ہڑبڑا کر یہاں وہاں دیکھنے لگا
شادی اور برلاس کو گولی لگنے کے باعث وہ پچھلی تین راتوں سے
مسلسل جاگ رہا تھا ایک منٹ کیلئے بھی آنکھ بند کر کر نہیں
دیکھی تھی یاقوت اسی وقت اپنے لئے چائے لے کر آیا تھا کیونکہ
ایک کڑک چائے ہی تھی جو یاقوت مرزا کو جگا کر رکھ سکتی تھی
ورنہ اسے بھی زور کی نیند آرہی تھی
آپ چلے جائیں گھر میں ہوں یہاں۔۔۔"وہ آتے ہوئے زیحال کو نیند
میں جھولتے ہوئے دیکھ چکا تھا
نہیں ٹھیک ہوں میں۔۔۔"وہ گردن پر ہاتھ پھیرتے انگڑائی لے کر
سیدھا ہوا

کبھی میری بھی مان لیا کریں۔۔۔"وہ کسی روٹھی محبوبہ کی
طرح بولا تھا زیحال نے یک ٹک اسے دیکھا
میری ایک عدد بیوی اور دو عدد بچے گھر پر موجود ہیں۔۔۔"اس
کی بات کا مطلب سمجھتے یاقوت دھیرے سے ہنس دیا
کاش آپ لڑکی ہوتے تو اس وقت میری دو عدد بیویاں ہوتی۔۔"آہ
اسکی خواہش پھر سے جاگ اٹھی جب اسکی بات پر زیحال نے
اسے گھور کر دیکھا
دو عدد بیویاں چھوڑو بچے کا سوچو بوڑھے ہو کر پیدا کرنے کا
ارادہ ہے کیا۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت کے دل پر جیسے ہاتھ سا پڑا
"یہ۔۔مم۔۔۔میرے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔۔۔
کوشش تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔یہ تو اب پتہ ہے ناں کہ تم میڈیکلی
بلکل ٹھیک ہو تو کوشش کرو۔۔۔"وہ اس وقت کسی باپ کی

طرح اسے سمجھا رہا تھا

جی انشاء اللہ ۔۔۔"وہ لوگ اور بھی کچھ باتیں یہاں وہاں کی کرتے رہے جب دوبارہ زیحال کو نیند نے جھونکے نے آلیا یاقوت یہ دیکھ اسے گھورنے لگا

آپ جا رہے ہیں یا کروں میں احکام اعلی کو فون۔۔۔؟ کہتے اس نے موبائل نکال کر سیدھا زمل کا نمبر دکھایا جو "احکام اعلی" کے نام سے ہی سیو تھا

دھمکی دے رہے ہو۔۔۔؟ ایک آئی برو اچکائے تڑخ کر پوچھا

بلکل۔۔۔! وہ بھی آگے سے ڈھیٹ بنتا بولا

پھر ٹھیک ہے جا رہا ہوں خیال رکھنا برلاس کا۔۔۔"وہ شریف شوہر ہونے مظاہرہ کرتا اپنا کوٹ کندھے پر ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا یاقوت کو اس کے ایک دم سیدھے ہونے پر اتنی ہنسی آئی لیکن وہ ضبط

کر گیا آج وہ مان گیا تھا جس سے پورا ایشیا ڈرے اسے زیحال
خان آفندی عرف پاشا بے کہتے ہیں لیکن جس سے خود زیحال
خان آفندی ڈرے اسے زمل فہد خانزادہ کہتے ہیں

وہ رات گئے گھر لوٹا تھا پورا بدن جیسے ٹوٹ سا گیا تھا ایک ایک
حصّہ بری طرح سے درد میں مبتلا تھا بھاگ دوڑ کے دوران اس نے
کوئی گرم جیکٹ نہیں لیا جس کے باعث تھکاوٹ سے چور بدن
اب کسی دہکتی بھٹی کی مانند لگ رہا تھا وہ تھکی تھکی سی
چال چلتا لاؤنج میں داخل ہوا جہاں اس وقت کوئی نہیں تھا
سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے وہ اسی طرح چلتا ہوا جیسے
ہی اپنے کمرے کے باہر پہنچا سامنے مشی اور کومل کمر پر ہاتھ
رکھے کھڑی نظر آئی زیحال نے دونوں کو باری باری دیکھا

خیریت۔۔۔؟ایک لفظی سوال کیادونوں نے اسکے سوال پر ایک
دوسرے کودیکھاساتھ اپنی ہنسی دبائی
"ہماری توہے آپ کی کا پتہ نہیں۔۔۔
مطلب۔۔۔؟وہ نہ سمجھی سے پوچھنے لگا
یہ لوسائن کرواس پر۔۔۔"کہتے کومل نے ایک خالی چیک اسکے
سامنے کیاجسے دیکھ زیحال ایک پل کو ٹھٹھکااور دونوں کو
باری باری سوالیہ نظروں سے دیکھا
ایسے کیادیکھ رہے ہوپروپرٹی کے پیپرز نہیں ہیں صرف ایک
خالی چیک ہے ہم غریبوں کی شاپنگ کیلئے۔۔۔سائن تم کرور قم ہم
خود لکھ لیں گی۔۔۔"کومل کی بات پر زیحال کے کندھے ایک دم
تنے
کس خوشی میں میں اتنا بڑا رسک لوں۔۔۔؟تڑخ کر پوچھا

خوشی کا نہ پوچھو اسے دیکھو گے تو اپنی زندگی بھر کی جمع
"پونجی بھی یہاں لکھ دو گے اس لئے سیدھی طرح سائن کرو۔۔۔
کومل کی بات پر اس نے ہمیشہ کی طرح ایک آئی برو اچکائی
" جیسے کہہ رہا ہو "اچھا
ہٹو پیچھے دماغ کی دہی کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔" وہ دونوں کو
کہتے اندر جانے کا رستہ مانگنے لگا لیکن وہ دونوں بھی ڈھیٹ
بنتی اڑ کر کھڑی تھیں
"سوچ لو۔۔۔
سوچ لیا ہٹو۔۔۔" دو بدو جواب دیا جب کومل نے دھیرے سے
دروازہ کھول کر اندر کی ایک جھلک دکھائی زیحال کی نظر
سامنے سجی ایک خوبصورت سیج پر گئی تھی پورا بیڈ سرخ
غلابوں کی چادر اوڑھے ہوئے تھا لیکن وہ بھی نہیں اسکی نظریں

گھومتی ہوئی اس بیڈ پر پڑے پھولوں کے بیچ بیٹھی اس
خوبصورت لڑکی پر گئی تھی جسے دیکھ اسکا دل دھک سے رکا
سانس جیسے اندر جا کر باہر آنا بھول گئی وہ مزید اسے گہری
نظروں سے جانچتا کومل نے دروازہ بند کر دیا
اب بولو۔۔۔سائن کرو گے یا نہیں۔۔۔؟آہ وہ کس وقت پوچھ رہی
تھی جب وہ اپنے وصیت نامہ تک کو سائن کر دیتا

"یہ یہ۔۔۔کیا تھا اندر ہٹو پیچھے۔۔۔
آ۔۔۔آ۔۔۔نو۔۔۔۔پہلے ہمارا نیگ۔۔۔"کہتے اس نے خالی چیک
آگے کیا
تم کیوں چاہتی ہو میں پامیر کیلئے نئی لڑکی ڈھونڈوں۔۔۔"اس
کی بات پر مشی کی ہنسی چھوٹی کومل اسے گھور کر دیکھنے
لگی

شرم کرو تمہاری شادی ہوئی اور ہمارا کوئی نیگ نہیں دیا اب تک مطلب ہماری کوئی ویلیو ہی نہیں۔۔۔"بولتے ہوئے وہ آبدیدہ ہونے لگی صاف پتہ چل رہا تھا کہ ایکٹنگ کر رہی ہے

شادی کر کے دو بچے بھی ہو گئے لیکن پھر بھی تمہاری اس اوور ایکٹنگ کے لئے پچاس ہزار کا چیک۔۔۔"اسکے منہ سے پچاس ہزار سن کر دونوں کا منہ حیرت سے کھلا

اوہیلو۔۔۔کونسے پچاس ہزار اتنے میں تو ہمارا منہ بھی نہیں دھلتا پارلر جا کر چپ چاپ ایک کروڑ کا چیک کاٹو ورنہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہو زمل کو آج کی رات ہم دونوں کمپنی دے دیں گی کیوں زمل۔۔۔؟آخر میں آواز اونچی کر کر پوچھا وہ جو اندر بیٹھی انکی باتیں سنتی اپنی ہنسی دبا رہی تھی فورا سے ہاں کر گئی

تمہیں تو دیکھتا ہوں میں بہنوں کی چمچی۔۔۔"کلس کر انکے ہاتھ سے چیک لیتے سائن کر دیا جسے دیکھ مشی کومل دونوں کی آنکھیں چمک اٹھی

"اب ایک ارب لکھیں گی ہم۔۔۔

تم دس لکھ لینا اب ہٹو پیچھے۔۔۔"وہ بے صبروں کی طرح بولتا انکو ہٹنے کا کہنے لگا جب دونوں بی بیاں ترس کھا کر پیچھے ہٹ گئی

سائن نقلی ہے۔۔۔"آخر میں دونوں کے سروں پر بم پھوڑتے وہ کمرے کو اندر سے لاک کر گیا جبکہ باہر وہ دونوں ایک دوسرے کا منہ تکتی رہ گئی

ہم کیسے بھول گئی یہ ڈاکو ہے اور ڈاکو پر ڈاکہ ڈالنا سب سے مشکل کام ہے۔۔۔"کومل بے چارگی سے بولتی چیک دیکھنے لگی

جب اس نے غور سے سائن دیکھا وہ زیحال کا بھی سائن تھا جو
وہ اکثر کمپنی کی فائلز پر کرتا تھا

میسنا۔۔۔یہ اسکارئیل سائن ہے بلے بلے۔۔۔اب ڈھیر ساری شاپنگ
کریں گے۔۔کل۔۔۔"دونوں خوشی سے پھولتی اپنے اپنے کمروں
کی جانب ہولی ایسا کیسے ممکن تھا کہ زیحال خان آفندی اپنی
دلہن کو دیکھنے کی قیمت ایک نقلی سائن کر کے دے اس سے اس
چیز کیلئے اسکی سانسیں بھی مانگی جاتی تو وہ دے دیتا
بشرط کہ پہلے اپنی گلالے کو اپنی دلہن کو دیکھ لیتا

کمرہ لاک ہونے کی آواز پر ہی زمل کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہونے
لگی تھی اتنی ٹھنڈ میں بھی اسے اس عروسی لباس میں گرمی
لگ رہی تھی مانا انکے بچے تک ہو چکے تھے لیکن آج وہ دلہن بنی

بیٹھی تھی ایک الگ سا احساس تھا جو وہ محسوس کر رہی تھی

مانو وہ پہلی بار اسکے قریب آ رہا ہو زیحال کوٹ کاؤچ پر

پھینکتے کف لنکس کھول کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے بیڈ کے

قریب آیا زامل زالے آج بیڈ کے بجائے بے بی کاٹ میں سو رہے تھے

پورا بیڈ غلاب کی پتیوں سے بھرا پڑا تھا جن کی بھنی بھنی

سی مہک پورے کمرے کو معطر کئے ہوئے تھی سامنے اپنی دلہن

کو دیکھ وہ جیسے ساری تھکاوٹ بھول گیا لیکن بدن اب بھی

دہک رہا تھا حرارت اب بھی بڑھ رہی تھی جسے وہ سرے سے ہی

اگنور کر گیا

دھیرے سے زمل کے قریب بیڈ پر بیٹھتے ایک نظر اسکے چہرے پر

ڈالی جس پر سرخ جالی نما دوپٹہ پڑا تھا اس وقت وہ پوری

طرح سے تیار ہوئی بیٹھی تھی بھاری کام دار سوٹ جس پر

بھاری چمکتے آویزے وہ دلہن کسی خوبصورت گڑیا کی مانند لگ
رہی تھی زیحال اسکے چہرے پر نگاہیں ڈالے جیسے نگاہ پلٹنا
بھول گیا تھا
ہبی۔۔۔"کمرے کی گہری خاموشی میں زیحال کی دھڑکنوں کی
آواز میں اسکی کانپتی ہوئی آواز ابھری تھی
جی ہبی کی جان۔۔۔"ہمیشہ کی طرح محبت بھرا جواب
میری منہ دکھائی۔۔۔؟آہ وہ اب تک وہی اٹکی ہوئی تھی
"منہ تو دکھادو۔۔۔منہ دکھائی بھی مل جائے گی۔۔۔
نہیں۔۔۔میری منہ دکھائی دیں۔۔۔"اسکی بات پر وہ تھوڑی سی
بگڑی بچی بنی تھی زیحال دھیرے سے مسکرادیا
وہ اٹھ کر وارڈروب کی جانب گیا اور اپنی سائیڈ کھول کر ایک
فائل نکالی ساتھ سامنے ٹیبل پر رکھا اپنا مخصوص ریوالور جو

صرف زیحال استمال کرتا تھا جسکا نشانہ جس پر بندھ جائے ایک
لمحہ لگے اسے دوسرے جہاں میں پہنچنے کیلئے
وہ دونوں چیزیں ہاتھ میں تھامے واپس بیڈ پر آیا اور زمل کے
قریب بیٹھا وہ جالی نما دوپٹے کی اوٹ میں اسے ہی دیکھ رہی
تھی جب زیحال نے وہ ریوالور اسکی گود میں رکھ دیا
یہ تمہاری منہ دکھائی ہے اسے دے کر میں بھی اپنی منہ دکھائی
چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آج کے بعد تم میری گلالے نہیں میری
خانی بنو گی جس پر کوئی بھی ایک حرف تک نہ اٹھا سکے جو
کسی کے آگے مظلوم نہ بنے بلکہ اپنی عزت پر بھونکنے والے کو
سیدھا موت کے گھاٹ اتار دے دو گی ناں مجھے یہ منہ دکھائی؟
وہ لہجے میں ایک حسرت لئے پوچھ رہا تھا زمل بے اختیار اپنا
سرخ پلو اٹھائے اسے دیکھنے لگی اور سر دھیرے سے ہاں میں ہلا

گئی ساتھ مسکرانے بھی لگی

اور یہ۔۔۔"کہتے اس نے پیپرز آگے کئے اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے پین نکال کر ایک کے بعد ایک پیپر سائن کرتا چلا گیا زمل اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ کیا کر رہا تھا

یہ پراپرٹی کے پیپرز ہیں جو کچھ میرے نام تھا وہ سب میں نے تمہارے نام کر دیا جہاں میں ایک ملازم کی طرح کام کرونگا اور معاوضے کے طور پر۔۔۔"بولتے بولتے رک کر وہ زمل کے کان کے قریب ہوا۔۔۔"ہر رات بس تھوڑی سی دیر جگاؤنگا۔۔۔"دھیمی سی سرگوشی کرتے وہ وہی زمل کے کان کی لو ہونٹوں میں دبا گیا

وہ پل میں سرخ پڑی تھی

ہی۔۔۔اس۔۔۔کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟اسے یہ فائل دیکھ جیسے اچھا نہیں لگا تھا

"ضرورت تھی میں چاہتا ہوں تم خود کو سیکیور فیل کرو۔۔۔
کیا میں یہ سب لے کر سیکیور فیل کرونگی۔۔۔؟ بولتے ہوئے اسکی آواز تھوڑی بھیگ سی گئی یہ دیکھ زیحال کی مسکراہٹ غائب ہوئی

کیا میری سیکیورٹی کیلئے آپ کی محبت اور آپ کافی نہیں ہیں؟
اب اسکی کانچ سی ہیزل آنکھوں میں عرق اترنے لگا جسے دیکھ زیحال ایک دم بے چین سا ہوا اٹھا

"گلالے۔۔۔یہ سب۔۔۔

"کیا یہ سب۔۔۔یہ کر کر مجھے ہماری محبت کی توہین لگ رہی ہے عرق موتی بن کر گال پر پھسل گیا

میری جان یہ ضروری تھا۔۔۔"اس نے جیسے سمجھانا چاہا
کیسے ضروری تھا بتائیں۔۔۔"وہ ایک دم بپھرتی پوچھنے لگی

میں جس کام میں ملوث تھا وہ آگ سے بھرا ہوا راستہ ہے جس
کی منزل صرف موت ہے۔۔۔"اسکی بات پر زمل کا سانس ایک دم
سینے میں اٹکا روح جیسے کسی نے ایک دم کھینچ لی
تمہارے کہنے پر میں نے وہ سب چھوڑ دیا لیکن میرے چھوڑنے
سے بہت لوگوں کا نقصان ہوا ہے اور وہ نقصان چھوٹا نہیں ہے
اس سے بچنے کیلئے وہ لوگ کسی بھی وقت مجھے مار سکتے
ہیں میں نہیں چاہتا میرے بعد تم۔۔۔"وہ بول ہی رہا تھا جب زمل
نے تڑپ کر اسکے لبوں پر اپنا چوڑیوں سے بھرا ہاتھ سختی سے
جما دیا
چپ۔۔۔ایک دم چپ۔۔۔آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔کیوں کہا
آپ نے یہ۔۔۔"وہ ہزیانی سی ہوتی چلانے لگی زیحال نے فوراً چونکی
کی جانب دیکھا جو اسکی آواز پر ہلکے سے کسمساتے پھر سے

سو گئے

بولیں۔۔۔کیوں کہا۔۔۔"وہ اب بپھرتی زیحال کا کالر مٹھی میں جکڑ گئی ہاتھ بری طرح سے کانپ رہے تھے پورا وجود جیسے کسی زلزلے کی زد میں آگیا تھا کیا اتنا ضروری ہو گیا تھا یہ شخص کہ اسکے دور ہونے کی بات پر ہی جیسے جان سی نکل رہی تھی

"یہ۔۔ سس۔۔۔سچ۔۔

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔یہ سچ نہیں ہے۔۔۔آپ۔۔۔ مجھ سے دور نہیں۔۔۔آپ

کیسے ایسا کہہ سکتے ہیں بولیں۔۔۔کیوں کہا۔۔۔"وہ روتی ہوئی اپنے چوڑیوں سے سجے ہاتھوں سے اسکے سینے پر مکے برسانے لگی "کیوں کہا آپ نے آپ کو نہیں کہنا چاہئے تھا آپ کو کوئی مجھ سے نہیں چھین سکتا آپ صرف میرے ہیں میں جان سے

ماردونگی انکو جو آپ کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کریں
گے۔۔۔"اسکا رونا دیکھ زیحال کا دل جیسے کسی گہری کھائی
میں ڈوبا تھا"کیوں کہا آپ نے آپ۔۔۔ہمت کیسے ہوئی آپ کی
۔۔۔"

وہ حواس کھو رہی تھی اسکے آنسوں دیکھ زیحال کا ضبط ایک
دم ٹوٹا وہ زمل کی کلائی تھامتے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں
بھینچ گیا جب وہ اپنی سکون کی جگہ پر پہنچتی پھوٹ پھوٹ
کر رو دی

کیوں کہا آپ۔۔۔نے۔۔۔میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر میں مر
جاؤنگی ہبی۔۔۔میں آپ کے بغیر مر جاؤنگی۔۔۔"اسکی آواز کے
ساتھ ساتھ پورا بدن بھی ہولے ہولے لرز رہا تھا"آپ کے بغیر میں
اب ایک لمحہ نہیں رہ سکتی آپ۔۔اتنی بڑی بات کیسے بول گئے

اچھابس میری جان۔۔۔غلطی ہوگئی آئندہ نہیں کہونگا۔۔۔"وہ پیار
سے اسکا سر سہلاتے چپ کروانے لگا لیکن وہ تھی کہ اپنے رونے
میں کمی لانے کے بجائے مزید پھوٹ پھوٹ کر رودی
نہیں آپ آپ۔۔۔پرامس کریں آپ۔۔۔مجھے کبھی چھوڑ کر کہیں
نہیں جائیں گے پرامس کریں ہبی۔۔۔"وہ سینے سے منہ باہر نکالے
بغیر اپنا ہاتھ آگے کرتی بولی
یہ الٹا ہاتھ ہے پاگل پرامس سیدھے ہاتھ پر ہوتا ہے۔۔۔"اسکی بات
پر زمل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور جھٹ سے سیدھا ہاتھ آگے
کردیا زیحال یہ دیکھ مسکرادیا کتنی جلدی یہ بات سنی تھی
مگر مجال ہے جو کب سے اسکی چپ کروانے والی بات سن رہی
ہو یہ محترمہ
زیحال اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا

گیا دونوں ہاتھوں پر باری باری بوسہ دیتے اسکا چہرہ اپنے
ہاتھوں کے پیالے میں لیتے اپنے پیاسے لب اسکی پیشانی پر دھرے
کتنی ہی دیر وہ دونوں اس لمس کا سکون محسوس کرتے رہے
"پرامس۔۔۔زمل کے زیحال کا کوئی بال بھی باکا نہیں کر سکتا اب
اسکے لہجے میں بے پناہ محبت اور اعتماد تھا جو زمل نے
محسوس کرتے اس پر یقین کیا تھا وہ شخص ایسا ہی تھا کچھ
کہہ دے تو دل فورا ایمان لے آتا تھا زمل نے پاس پڑے پراپرٹی کے
پیپرز پھاڑ کر دو ٹکے کرتے زمین پر پھینکدیے زیحال نے اتنے
وقت سے یہ پیپرز بنوا کر رکھے تھے انکی حالت دیکھ کر
افسوس سے سر جھٹک گیا وہ پیپرز زمین پر پھینکتی واپس سے
اسکے سینے میں گھس گئی
"آپ بہت برے ہیں ہبی بہت برے۔۔۔

اچھا۔۔۔پھر بھی میرے سینے میں گھسی ہوئی ہو۔۔۔؟اسکی بات
پر ہنسی دباتے شریر ہوتے چیرنے لگا
یہ میرا ہے آپ سارے کے سارے میرے ہیں سمجھ آئی۔۔۔"آہ وہ
کیسے بھول گیا تھا کہ وہ ایک دھشت گرد کی بیوی ہے
نہیں سمجھا دوناں۔۔۔"بولتے اسکے لہجے میں خماری چھلکنے
لگی ہاتھ دھیرے دھیرے اسکی نازک سی کمر کا طواف کرنے لگا
جب زمل اسے لائن سے اترتے دیکھ فورا پیچھے ہٹی
ن۔۔۔نہیں۔۔۔میں نہیں سمجھا رہی۔۔۔"اس سے پہلے وہ دور جاتی
زیحال نے اسے پکڑ کر اپنی جانب پھر سے کھینچ لیا
سمجھانا تو پڑے گا بھلے پوری رات لگ جائے۔۔۔اب تو میں سمجھ
کر ہی سوؤنگا۔۔۔"ڈھٹائی سے بولتے زمل کی کمر پر اپنی گرفت
ور مضبوط کرتے اسے اپنے سینے میں زور سے بھینچ لیا یہاں تک

کے اسے سانس لینے میں بھی دشواری آنے لگی

"ہ۔۔ہی۔۔۔

شششش۔۔۔۔خاموشی سے بنامزاحمت کے سمجھاؤ گی تو چار

پانچ گھنٹوں میں سمجھ جاؤ نگاورنہ صبح کا سورج نکلنے کے

"بعد بھی کہونگا کہ دو تین راتیں مزید لگے گی سمجھنے میں۔۔۔

بولتے وہ اسکے سرخ لپس ٹک سے سجے ہونٹ اپنے ہونٹوں میں

قید کرتے اسکی سانسیں تک روک گیا کمرے میں ایک پل کیلئے

گہری خاموشی چھائی تھی

رات کی تاریکی بڑھ چکی تھی ہر چیز خاموش تھی چرند پرند

اپنے اپنے گھونسلوں میں قید ہو چکے تھے زیادہ تر پرندے اس

موسم میں کشمیر کی جانب کا رخ ہی نہیں کرتے تھے ان دنوں
یہاں شدید برف باری رہتی تھی ایک حسین منظر دل کو لبھا جانے
کی حد تک خوبصورت لگنے والا منظر یہاں رہنے والے لوگ کم ہی
تی نظارے t ڈپریشن میں جاتے تھے کیونکہ یہاں سارے ہی قدر
موجود تھے جن کو دیکھ کر انسانی روح بھی پر سکون ہو جاتی
تھی اب بھی پانچ منٹ ہوئے تھے کہ ہلکے ہلکے برف کے روئی سے
گولے گرنے شروع ہو چکے تھے باہر ٹھنڈ حد درجے کی تھی جبکہ
اندر وہ اسکے ہونٹوں پر جھکے جیسے پورے بدن کی طاقت تک
نچوڑ گیا اس کی اس قدر شدّت پر زمل کے ناک میں پہنی گولڈ
کی وائر بے اختیار کھلتی نیچے ڈھلک گئی جبکہ اسکے ہونٹ لپس
ٹک سے زیادہ زیحال کی تشنگی پر
سرخ ہوئے تھے وہ رونے والی شکل بناتی اسے دیکھنے لگی زیحال

بھی سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا جانتا تھا اب کیا ہو گا ایک۔۔۔

اسکے دل نے گنتی شروع کی دو۔۔۔آہ اسکے ہونٹ گول ہونے لگے

تھے تین۔۔۔حملہ۔۔۔اسکے چوڑیوں سے سجے ہاتھوں پر دھڑا دھڑ

زیحال کے سینے پر مکے برسانا شروع ہو چکے تھے

یو جنگلی ہبی۔۔۔آپ کو۔۔۔آپ کو کس کرنی بھی نہیں آتی۔۔۔"وہ

بنار کے اسکے سینے پر مارتی زیحال کے قہقہے بلند کرواتی چلی

گئی وہ بیڈ پر اسی کے سامنے لیٹا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گیا

آخر میں وہ خود ہی مار مار کر تھک گئی اور وہی زیحال کے سینے

پر سر رکھتی گہرے سانس لینے لگی

بس تھک گئی۔۔۔؟اپنی ہنسی روک کر ذرا سا سر اٹھاتے پیار سے

پوچھا

ھمم۔۔۔"وہ پہلی دلہن ہو گی جس نے اپنی ویڈنگ نائٹ پر اپنے

ہی گینگسٹر شوہر کو پیٹا ہو گا اور وہ بھی ڈھیٹ بنا مزے سے

پٹتا رہا

چلو اب اصل والا تھکتے ہیں اٹھو۔۔۔" وہ زمل کو کندھوں سے

اٹھائے اسے سیدھا اپنے مقابل بٹھا کر خود بھی اسکے سامنے بیٹھا

دونوں کی آنکھوں کا قیامت خیز ملاپ ہوا

تم شرما نہیں رہی۔۔۔؟ اسے ٹکر ٹکر خود کو دیکھتے پا کر زیحال

تڑخ کر بولا

انکے بعد بھی شرماؤں۔۔۔؟ وہ بے بی کاٹ کی جانب اشارہ کرتی

بولی زیحال نے بے بی کاٹ پر ایک نظر دوڑائی

نہیں بلکل نہیں میں چاہتا ہوں آج کی رات تم بے شرم بن جاؤ

" جیسے میں تم پر ٹوٹ کر برستا ہوں ویسے تم مجھ پر برسو۔۔۔

گھمبیر لہجے میں بولتے وہ زمل کی کمر میں ہاتھ ڈالے ایک

جھٹکے میں اپنی جانب کھینچ گیا اس ٹھنڈ میں دونوں کی گرم
سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی پورے بدن میں جیسے
سنسنی سی دوڑا گئی "پلیز میری وش پوری کر دو" آخر میں
جیسے التجا کی زمل اسکی بچارگی پر تھوک نگل کر رہ گئی اب
کیسے منع کر سکتی تھی وہ اتنے دل سے اپنی خواہش ظاہر کر رہا
تھا

وہ وہی سے آنکھیں بند کرتی دھیرے سے اپنے لب زیحال کی
پیشانی پر ٹکا گئی وہ خود بھی اسکے ہونٹوں کی نرمی محسوس
کرتے آنکھیں موند گیا ایک سکون سا پورے وجود میں بھرتا چلا
گیا
اگر تمہارے بے شرم بننے کا انتظار کیا تو ساری رات اس چھوٹی
سی کس کے سہارے گزر جائے گی۔۔۔" وہ آنکھیں بند کر کر بھی

اس کا خون جلانے سے باز نہیں آیا تھا اسکی بات پر زمل اس سے
دور ہٹتی اسے گھورنے لگی

بھاڑ میں جائیں۔۔۔" وہ زیحال کے کندھوں پر ہاتھ ٹکاتے اسے خود
سے دور دھکیل گئ اسکے نخرے دیکھ زیحال کو ہنسی آئ تھی
لیکن ہنسنے پر وہ وقت برباد نہیں کر سکتا تھا زمل جو اس سے
دور ہٹتی رخ پلٹنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے زیحال نے اس کے
پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھتے اسے کھینچ کر کمر اپنے سینے سے
لگاتے گود میں بٹھالیا

کدھر چلی میری جنگلی بلی۔۔۔اس چھوٹی سی ناک پر اتنا غصّہ
رکھ کر توڑنے کے چکروں میں ہو کیا۔۔۔" وہ اپنی چھوٹی سی
دلہن کو گود میں بٹھا کر دونوں ہاتھوں سے اپنے حصار میں
دبوچتے پیچھے گردن پر بے شمار لمس چھوڑنے لگا وہ نازک سی

جان اسکی قید میں آکر بن آب مچھلی کی طرح تڑپنے لگتی تھی

ہی۔۔۔پلیز۔۔۔سلو۔۔۔"اسکی جنون خیزیوں پر اپنی بے ہنگم ہوتی

سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کرتی التجا کرنے لگی لیکن وہ

نہیں سن رہا تھا اس دوران زمل کے سر پر اٹکا بھاری کام دار سرخ

دوپٹہ جو صرف ایک پن کے سہارے اٹکا ہوا تھا کھول کر ایک

جانب اچھال دیا گیا وہ منہ اوپر کئے بیڈ شیٹ ہاتھ کی

مٹھیوں میں جکڑے گہرے سانس لے ہی رہی تھی جب اسے کچھ

یاد آیا وہ فورا سے اپنا آپ زیحال کے حصار سے نکالتی دور ہو

کر بیٹھی

کیا ہوا۔۔۔؟سوال پوچھتے زیحال کی آواز جذبوں سے چور تھی

اسکی سانسیں بھی تھوڑی سی دیر میں بھاری ہو چکی تھی

مم۔۔۔مجھے کچھ پوچھنا ہے آپ سے۔۔۔"اپنی حالت سے بے خبر

وہ زیحال کو دیکھتی بولی

اس وقت۔۔۔؟اسکے لہجے میں غصّہ نہیں تھا تو پیار بھی نہیں

تھا زمل کیا جانے تھوڑی سی دیر میں ہی اسکے جذبات کس قدر

بھڑک چکے تھے یہ ایسے تھا جیسے ایک تیز چلتی ٹرین کو ایک

دم بریک لگا دینا

آپ کون ہیں۔۔۔؟آہ رات کے اس پہر جب انکی دوسری بار ویڈنگ

نائٹ ہو رہی تھی تب وہ یہ سوال پوچھ رہی تھی زیحال کا دماغ

گھوم کر رہ گیا

جن۔۔۔"کلس کر جواب دیا جب اسکے جواب پر زمل کی آنکھیں

پھیلی

سس۔۔۔سچ میں۔۔۔؟بوکھلا کر اگلا سوال پوچھا جب پر اس بار

زیحال نے اسے گھور کر دیکھا

گلالے۔۔۔اگر یہ مجھ سے بچنے کا کوئی طریقہ ہے تو بیکار ہے آج
" کی رات میں تمہیں نہیں بخشنے والا اس لئے چپ چاپ یہاں آؤ
ساتھ انگلی سے اپنی گود کی جانب اشارہ کیا
آپ جن ہیں۔۔۔آپ انسان نہیں ہیں۔۔۔"اسکے انداز سے کہیں
سے
بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ مذاق کر رہی ہے زیحال کو اب کچھ
گڑبڑ محسوس ہوئی
کیا بات ہے تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔"جذبات گئے تیل لینے اسے
اپنی گلالے کی فکر ہونے لگی تھی
آپ نے آج صبح جو جو بڑی امی سے کہا وہ سب آپ کو کیسے پتہ
چلا۔۔۔؟خود کے سوال پر دل ایک دم جیسے بھاری سا ہوا تھا
اسکے سوال پر زیحال ایک پل کو رکا جیسے کچھ سوچ رہا ہو

یہ تم صبح بھی پوچھ سکتی تھی۔۔۔"مصنوعی خفگی ظاہر کی
نہیں مجھے ابھی بتائیں۔۔۔ورنہ میرا دماغ پھٹ جائے گا آپ وہ
سب کیسے جانتے ہیں جو میں بھی نہیں جانتی بولیں کون ہیں
سے ان الجھنوں کا شکار تھا تھوڑی دیر S آپ۔۔۔"زمل کا دماغ صبح
کیلئے وہ بھولی تھی لیکن اب۔اب پھر سے اسکے ذہن میں یہ
باتیں گڈمڈ ہونے لگی تھیں
میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ مسسز فہد تمہارے نوالے تک گنتی
تھیں اور زیادہ کھانے پر تمہیں ٹوک بھی دیتی تھیں۔۔۔"یہ اگلا
دھماکہ ہوا تھا زمل کے سر پر وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی
اسے بے اختیار اس بندے سے خوف محسوس ہوا تھا
آ۔۔۔آپ کو کیسے پتہ۔۔۔؟بوکھلاتے ہوئے پوچھا
میرے پاس مؤکل ہیں جو مجھے سب بتاتے ہیں۔۔۔"وہ سنجیدہ

تھا بے حد سنجیدہ

مؤکل۔۔۔؟زمل کانچ سی ہیزل آنکھیں پھاڑے مطلب پوچھنے لگی

مؤکل مطلب جن۔۔۔جنات۔۔۔ایک تو تمہارے پیچھے بھی کھڑا

ہے"

آہ اسکا یہ کہنا تھا کہ زمل اچھل کر اسکی گود میں آ بیٹھی تھی

زیحال نے اسکی اس حرکت پر اپنی ہنسی بمشکل روکی جبکہ وہ

اس قدر ڈر چکی تھی کہ زیحال کا کالر مٹھی میں جکڑے اسکی

گردن میں منہ دے کر بری طرح سے کانپنے لگی

میری جان کیا ہوا۔۔۔؟اسکے گرد اپنا حصار مضبوط کرتے محبت

سے چور لہجے میں پوچھا اسکی اس حرکت پر زیحال کو اس پر

ٹوٹ کر پیار آیا تھا کہ وہ ڈر کر بھی اپنے جن کے پاس ہی آئی تھی

آپ۔۔۔آپ سس۔۔۔سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔؟چہرہ تھوڑا سا باہر
نکالتے

کانپتے ہوئے لہجے میں پوچھا

بب۔۔۔بتائیں ناں۔۔۔ ہبی۔۔۔"اسکے سوال پر زیحال نے نظریں
اسکے

چہرے پر گاڑھی جہاں معصومیت اس وقت انتہا پر تھی وہ
کیسے نہ اس لڑکی کا دیوانہ بنتا اسکی ایک ایک ادا پر زیحال کی
جان لبوں پر آجاتی تھی

نہیں مذاق کر رہا تھا۔۔۔"اسکی آواز جذبوں سے چور تھی زمل
ایک دم پیچھے ہٹتی اسے غصّے سے دیکھنے لگی

یو بد تمیز ہبی۔۔۔"اسکے تڑخ کر بولنے پر زیحال ایک دم ہوش کی
دنیا میں آیا ورنہ وہ جس دنیا میں تھا وہ دنیا بہت حسین تھی

اسکے نظارے ہوش ربا دل کی دھڑکنوں کو بے ہنگم کر دینے والے تھے

رات کے اس وقت وہ بھی میرے حق لینے کے وقت پوچھو گی تو یہی کہونگا ناں۔۔اب چپ چاپ ادھر آجاؤ ورنہ میں نے پکڑ لیا تو صبح تک نہیں چھوڑونگا۔۔۔" باقاعدہ انگلی اٹھا کر وارننگ دی زمل کو اسکے انداز پر اپنی شامت آتی محسوس ہوئی تھی لیکن ذہن میں ہوتی گڈمڈ کے ساتھ وہ زیحال کی شدّتوں میں اسکا ویسا بھرپور ساتھ نہیں دے سکتی تھی جیسا وہ چاہتا تھا اس لئے پہلے بات کلئیر کرنی ضروری تھی

وہ تھوڑی سی کھسکتی اسکے قریب ہوئی اور اسکے دونوں ہاتھ اپنے مومی ہاتھوں میں تھامتی زیحال کی جھیل سی گرے آنکھوں میں دیکھنے لگی اس وقت یہ آئی کنٹیکٹ زیحال کو ایک

کڑے امتحان میں ڈال رہا تھا یقیناً زمل نے اب تک اپنی حالت پر
غور نہیں کیا تھا کر لیتی تو شاید زیحال کی آنکھوں میں اتری
خماری بھانپ لیتی
ہبی۔۔۔میں۔۔۔ صبح سے بہت ڈسٹرب ہوں۔۔۔میں نہیں جانتی
اس
وقت مجھے آپ سے پوچھنا چاہئے یا نہیں لیکن میں جاننا چاہتی
ہوں پلیز۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی آواز رندھنے لگی تھی یہی تو زیحال
کی کمزوری تھی وہ جھٹ سے اپنے جذباتوں کو تھپکی دیتا نرمی
سے زمل کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی گود میں بٹھا گیا
میرا بچہ میرے ہوتے ہوئے پریشان کیوں ہے۔۔۔"اسکا ماتھا چومتے
اپنے سینے میں نرمی سے سمیٹ لیا یہ زیحال خان آفندی کا سینا
نہیں بلکہ زمل فہد خانزادہ کی جائے سکوں تھی جہاں آتے وہ

سکون کی وادیوں میں اتر جاتی تھی ہر غم بھول جاتی تھی

ماما کو بڑی امی نے مار دیا ہبی۔۔۔انہوں نے مجھ سے میرے اٹھارہ سال چھین لئے ہبی۔۔۔۔وہ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔انہیں اس ایک دن کی بچی پر ترس نہیں آیا۔۔۔ جس نے اپنی ماں کے سینے سے لگ کر بھی نہیں دیکھا تھا؟آواز بھیگنے لگی تھی ہیزل آنکھوں میں نمی اترتی جمع ہونے لگی

کاش وہ مجھے بھی مار دیتی اس ایک دن کی بچی کو۔۔۔"اسکے جملے کے مکمل ہونے سے پہلے ہی زیحال نے اسے زور سے خود میں بھینچ کر جیسے احساس دلوایا کہ اسکی بات اسے کس قدر ناگوار گزری ہے وہ وہی چپ ہو گئی

تمہیں میری قسمت میں لکھا گیا تھا کوئی کیسے مار دیتا۔۔۔"اس بات پر زمل نے چہرے اسکے سینے سے باہر نکال کر اسے دیکھا وہ

کچھ کہنا چاہتی تھی جو اسکے کہے بغیر زیحال فورا سمجھ گیا

آئی لو یو ٹو میرا بے بی۔۔۔"محبت سے چور لہجے میں جواب

دیتے اسکے ہونٹ چومے

آپ نے بتایا نہیں آپ کیسے جانتے ہیں کہ فرح ماما کیا کرتی تھیں

میرے ساتھ۔۔۔؟آہ اسکی سوئی وہی پھر سے آ اٹکی

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اسکول میں دو پونیاں کر کر جاتی

بہت کیوٹ لگتی تھی۔۔۔"وہ جواب کے بجائے ایک اور بم اسکے

سر پر پھوڑا زمل پیچھے ہٹتی اسے دیکھنے لگی جیسے سمجھنے

کی کوشش کر رہی ہو کیا واقعی یہ شخص انسان ہی ہے

اب اگر نہ بتایا تو میرے قریب بھی مت آیئے گا۔۔۔"تڑخ کر بولتی

اپنے آویزے اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کم پٹخنے زیادہ لگی تھی

اسکا چہرہ دیکھ زیحال ماضی میں کھونے لگا تھا ایک خوبصورت

ماضی۔۔۔۔۔

پاشا گاڑیاں تیار ہیں۔۔۔کب نکلنا ہے۔۔۔؟یاقوت اسکے کمرے میں آتے سر خم کر کر پوچھنے لگا جو مرر کے سامنے کھڑا خود کو ایک نظر دیکھ جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا

پاشا۔۔۔؟اسکے جواب نہ دینے پر یاقوت نے پھر پکارا

ہ۔۔۔ہاں۔۔۔"زیحال نے ہڑبڑا کر ایک نظر پیچھے کھڑے یاقوت کو دیکھا

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟اگر طبعیت نہیں ٹھیک تو میں چلا جاتا ہوں آپ ریسٹ کر لیں۔۔۔"

نہیں میں ٹھیک ہوں بس پانچ منٹ میں آرہا ہوں۔۔۔"کہتے وہ

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا پرفیوم خود پر سپرے کرتے خود کو جائزہ لیتی نظروں سے دیکھنے لگا اسکی تیاری دیکھ یاقوت ایک پل کو ٹھٹھکا تھا

کیا ہوا۔۔۔؟اسکی نظر خود پر بھانپ کر سپاٹ انداز میں پوچھا کسی ٹیچر پر دل آگیا۔۔۔؟یاقوت نے دھیمے سے مسکراتے پوچھا جب اسکے سوال پر زیحال ایڑھی کے بل پورا اسکی طرف گھوم گیا

اس بکواس کا مقصد۔۔۔؟

آپ کی تیاری دیکھ یہی لگ رہا ہے جیسے کسی کو امپریس کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔۔۔"بولتے اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی مسکراہٹ دبائی زیحال نے خود کو مرر میں دیکھا لگ تو یہی رہا تھا اسکی نظروں کے سامنے ایک خوبصورت بچی کا چہرہ آیا

اسکی معصوم زیحال کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ لے آئی یاقوت
اسے ہی دیکھ رہا تھا
مطلب سچ میں۔۔۔کوئی ہے۔۔۔"ہے لفظ پر زور دیا زیحال نے گھوم
کر اسے گھورا اصل شرمندگی تو خود پر تھی چوبیس سال کا
ہو کر وہ ایک بارہ سال کی بچی کیلئے اتنا تیار ہو رہا تھا۔۔۔؟آہ یہ
ڈوب مرنے کا مقام تھا زیحال خان آفندی کیلئے
"اپنی زبان کو بریک لگاؤ کچھ زیادہ ہی پٹر پٹر کرنے لگی ہے۔۔۔
اسے مصنوعی ساڈپٹے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی برانڈڈ واچ پہنی
زبان کو تو بریک لگ جائے گی لیکن ہمیں باپ کے ساتھ ماں کی
بھی ضرورت ہے ہو سکے تو کر لیں کسی کو پسند۔۔۔"کہتے وہ رکا
نہیں باہر نکل گیا لیکن پیچھے اسکے الفاظ زیحال کے کانوں میں
گونجنے لگے اس نے فورا اسے ان الفاظ میں اس بارہ سال کی بچی

کو فٹ کرنا چاہا لیکن اسے تو خود شاید ماں کی ضرورت تھی وہ
کیا اسکے بھائیوں کو ماں بن کر پالتی
اپنی بے مطلب کی سوچوں پر سر جھٹکتے وہ آخری نظر خود پر
ڈال کر باہر نکل گیا اسکے آگے پیچھے دو گارڈز کی گاڑیاں تھیں
یاقوت اور پامیر گھر ہی تھے اور وہ برلاس سے ملنے اسکے
بورڈنگ اسکول جا رہا تھا آج اسکے اسکول میں پیرنٹس ڈے تھا
سب بچوں کے والدین نے اس میں شرکت کرنی تھی جس میں
انکے بچوں کی کارکردگی بتائی جانی تھی اور ان بچوں کے بیچ
سلیبس کا ایک کومپیٹیشن ہونا تھا جس میں جو جیتا اسے اسکے
پیرنٹس کے ساتھ سمرو کیشنز میں گھر بھیج دیا جاتا اور جو ہار
جاتا اسکی سزا کے طور پر آدھی چھٹیاں اسے وہی گزارنی پڑتی
وہ ہال میں سب پیرنٹس کے بیچ بیٹھا اپنے موبائل پر مصروف

تھا ابھی باقی بچے ٹیسٹ دے رہے تھے جب اسکے کانوں میں ایک
میٹھی رس گھول دینے والی آواز گونجی ایک کانپتی ہوئی آواز
شیریں ٹپکتا لہجہ اس نے بے اختیار سر اٹھایا آڈیٹوریم ہال میں
وہ بچی نیچے سٹیج پر کھڑی بری طرح سے گھبرا رہی تھی ہر
ایک کی نظر اس بارہ سال کی بچی پر ٹکی تھیں لیکن اسکی تو
سانس تک بند ہو چکی تھی وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھتا رہا
سامنے کھڑے ٹیچر نے اس سے ایک سوال کیا اور اس نے سر
جھکائے اپنے چھوٹے چھوٹے سے مومی ہاتھوں میں پکڑے مائیک
میں اسکا جواب دیا لیکن اگلے سوال پر وہ اٹک گئی ٹیچر زا سکے
جواب کا انتظار کرنے لگے اسکے مارکس کم ہونے لگے اسکی
گھبراہٹ بڑھنے لگی یہاں تک کے وہ رو دینے والی ہو گئی اگر اس
سوال کا جواب نہ دیتی تو اسکی آدھی سمرو کیشن ختم ہو

جاتی وہ یہی رہ جاتی لیکن تب ہی ایک ٹیچر نے مارک بورڈ اوپر کیا

پاس۔۔۔"اسکے پاس بولتے ہال میں خاموشی سی چھا گئی وہ کیسے پاس ہوئی جبکہ وہ فیل تھی لیکن ایک شخص نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائی وہ وہی چوبیس سالہ نوجوان تھا سب نے مڑ کر اسے دیکھا اور اسکے ساتھ اٹھ کر تالیاں بجانے لگے وہ بچی سر جھکائے کھڑی تھی اس نے نہیں دیکھا کسی کو شاید اس میں کونفیڈنس کی کمی تھی لیکن پڑھائی میں اچھی تھی یہ اندازہ اسکے کچھ سوالوں کے جواب سے ہوا تھا

اس ٹیچر نے مڑ کر اس چوبیس سالہ لڑکے کو دیکھا جس نے تھوڑی دیر پہلے اسے کال کر کر کہا تھا

پاس کرواسے اگر اس دنیا سے پاس نہیں ہونا چاہتے "آہ کون"

نہیں جانتا تھا اس چوبیس سال کے لڑکے کو جو ماسک ہٹادے
تو پورے ملک کی پولیس منٹوں میں اسے پکڑنے کیلئے یہاں
اکٹھی ہو جائے لیکن فائدہ نہیں تھا اسکے کنٹیکٹ اتنے بڑے تھے
کہ وہ تھانے پہنچ بھی نہ پاتا اور اوپر سے کال آتی
پاشا کو چھوڑ دو۔۔۔"لیکن انکا ایک نقصان ضرور ہوتا وہ خود
اندر جا کر دو چار پولیس والوں کی دھلائی کر کر آتا تاکہ اگلی
بار اسکا راستہ روک نہ پائیں یہ بات ہر پولیس والے کو یاد ہو
چکی تھی سوائے اسکے جو یہاں نیا بھرتی ہوتا اسے بھی وہ جلدی ہی
یاد کروا دیتا
بھا۔۔۔۔۔۔۔۔ئی۔۔۔"وہ خوشی سے اچھلتا ہوا سیدھا پاشا کے سینے
سے آلگا تھا
میں پاس ہو گیا اب گھر چلیں۔۔۔؟خوشی سے چہک کر پوچھا

اوکے جاؤاپناسامان لے کر آؤ۔۔۔"اسکے کہتے برلاس بھاگتاہوااپنے
ہاسٹل کی جانب گیا پیچھے پاشاوہی کھڑااسکے ٹیچر سے باقی
پروگریس پوچھنے لگاجب اسکی نظراسی بچی پر گئی جوایک
چالیس پینتالیس کے لگ بھگ عمروالے شخص کے ساتھ چپکی
کھڑی تھی وہ بھی یقیناًاسکے ٹیچر سے کچھ بات کررہے تھے
پاشاکی نظریں اسکی دوپونیوں پر جاٹکی جن میں وہ بے حد
کیوٹ لگ رہی تھی
یہ پاس نہیں ہوااس نے ٹیچر کودھمکی دے کر خود کو پاس
کروایاہے۔۔۔"برلاس کے ٹیچر نے اسے ہاتھ میں بیگ پکڑے آتے
دیکھااسکاکارنامہ زیحال کے غوش اتارا
واہ۔۔۔میرابھائی بریوہوگیاہے۔۔۔"اس نے قریب آتے برلاس
کے

کندھے پر ہاتھ رکھتے خود سے لگایا جبکہ اسکی بات پر ٹیچر کا
منہ کھلے کا کھلا رہ گیا کیسے بھول گیا کہ وہ ایک گینگسٹر ہے
گارڈ نے برلاس کے ہاتھ سے بیگ لیتے اسکے لئے گاڑی کا دروازہ
کھولا وہ زیحال سے پہلے جا کر اس میں بیٹھ گیا
یہ میں بھی جانتا ہوں میرا بھائی کتنا زہین ہے اس لئے دوبارہ
کسی اور سے پیسے لے کر اسکے بچے کو اوپر کرنے کیلئے کسی
دوسرے بچے کو ڈی گریڈ کرنے کی کوشش کی تو پاشا کو ایک بار
ضرور یاد کرنا۔۔۔" ٹیچر کا کالر ٹھیک کرتے اسکے تھوک نگلنے پر
مجبور کر گیا یہ امیروں کا اسکول تھا جہاں اپنے بچوں کی صرف
ہائپ پر فوکس کیا جاتا انکی خوشی کیلئے انکے ماں باپ کروڑوں
روپے ایسے ہی بھر دیتے تاکہ انکے بچوں کی سرکل میں شیم
شیم نہ ہو

وہ آخری نظر اس بچی پر ڈالتے گاڑی میں بیٹھ گیا لیکن جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی تب تک اس نے ڈرائیور کو گاڑی آگے بڑھانے کا حکم نہیں دیا برلاس جس کا موبائل گارڈ ساتھ لایا تھا وہ اس میں فائٹنگ والی گیم کھیلنے میں مشغول ہو گیا تھا

وہ سارے آویزے نکال کر جیسے ہی لباس تبدیل کرنے کی غرض سے بیڈ سے نیچے اتری زیحال نے اسے واپس سے کھینچ کر اپنے سامنے گرالیا اور خود پوری گھٹا کی مانند اسکے نازک سے بدن پر چھا گیا

کیا بتاؤں۔۔۔؟ یہ کہ تمہیں میں کب سے چاہتا ہوں یا یہ کہ تم نے کب مجھے اپنے پیچھے دیوانہ کیا تھا۔۔۔" اسکے چہرے پر اپنی سانسوں کی گرماہٹ چھوڑتے وہ ہاتھ دھیرے دھیرے اسکے نازک

بدن کی رعنائیوں پر پھیرنے لگا زمل اسکی آنکھوں میں جھانکتی
ہاتھ کی حرکت محسوس کرنے لگی
تم میرا پہلا اکلوتا عشق ہو جس کے بارے میں کچھ بھی جاننا
مشکل نہیں تھا تم میری دیوانگی ہو۔۔۔ تم میرا جنون ہو تم سے
میں تب بھی باخبر تھا جب تمہیں اپنا بھی ہوش نہیں تھا خود
کو تم سے اتنے سال دور صرف اس لئے رکھا کیونکہ تب تم میری
شدّتیں سہہ پانے کی اہل نہیں تھی میں نے انتظار کیا تمہارا
خاموشی سے تمہیں چھ سال دیوانوں کی طرح چاہتا رہا۔۔۔" وہ
چہرے سے اسکی نازک سی گردن پر آگیا تھا
چھ سال۔۔۔؟ زمل نے بمشکل اپنی بے ہنگم ہوتی سانسوں کو بحال
کرتے پوچھا
ہاں چھ سال اب کیسے یہ چھ سال چاہا یہ کل پوچھنا اور خبر

دار جواب کوئی مزاحمت کی۔۔۔"اسے اگلے سوال کی تیاری پکڑتے
دیکھ فوراسے پہلے خبر دار کرتے اسکے خود کی قید میں جکڑ گیا
آگے وہ کوئی مزاحمت نہیں کر سکی نہ پوری رات زیحال نے اسے
ایسا کوئی موقع دیا صبح تک وہ صرف شدّتیں سہتی رہی تھی
بیڈ پر پڑے پھول دونوں کے بیچ کی محبت کو مزید مہکا گئے
تھے فجر سے کچھ دیر قبل اس نے زمل کو خود سے رہائی دی

اگلی صبح دھند کا راج پورے آسمان سے ہٹ چکا تھا کیونکہ آج
سورج کی روشنی نے ہر چیز پر اپنا قبضہ جما لیا تھا دھوپ
زیادہ کڑک تو نہ تھی مگر پھر بھی ہر چیز اسکی روشنی میں
صاف واضح ہو رہی تھی چرند پرند چہچہاتے یہاں وہاں آسمان
میں اڑ رہے تھے اور لاؤنج کے کنارے پر جہاں سے نیچے ایک صاف

شفاف پانی کا جھرنا بہتا تھا اسکے قریب لیٹا زامل جو آسمان پر
اڑتی چڑیوں کو دیکھنے میں مگن تھا زالے ہاتھ میں پکڑی
پیسیفائر (چوسنی) کو کبھی منہ میں لیتی کبھی نکال کر اس سے کھیلنے لگتی
دونوں ہی اپنی اپنی مالش کروا کر چھوٹی
چھوٹی سی نکر پہنے ہوئے تھے تھوڑی دیر میں زمل نے دونوں کو
نہلا کر تیار کرنا تھا کومل دونوں کے ساتھ بیٹھی کھیل رہی تھی
جب میڈ ہاتھ میں ڈھیر سارے کپڑوں کا انبار لئے لاؤنج میں داخل
ہوئی وہ ابھی لانڈری سے آئے تھے
بی بی سائیں کہاں رکھوں۔۔۔؟ کپڑوں کے پیچھے سے ذرا سی
جھانک کر پوچھا
میرے سر پر رکھو گی۔۔۔؟ اسکے بے وقوفوں والے سوال پر آگے
سے کلس کر بولی

ن۔۔۔ نہیں بی بی سائیں۔۔۔"اس میڈ کی تو ویسے ہی اب کومل کے سامنے جان نکلتی تھی

تو جا کر کمرے میں رکھو آتی ہوں میں۔۔۔"اسکے کہتے میڈ فورا سے اسکے کمرے میں چلی گئی کومل زامل کو زالے سے تھوڑی دور کر کر لٹاتے خود بھی اٹھ کر اندر چلی گئی پیچھے دونوں بچے فلور پر بچھی نرم کارپیٹ پر اپنے کھلونوں کو اتھل پتھل کرتے رہے

وہ کمرے میں آتی وارڈروب کھول کر ایک ایک سوٹ ٹھیک سے جما جما کر رکھنے لگی پامیر سے زیادہ اسکے سوٹ تھے اپنے سارے رکھ کر اس نے پامیر والی سائیڈ کھولی اور اسکے کپڑے رکھنے لگی جب ایک کے بعد ایک رکھتے وہ پچھلے کپڑوں کو بھی ٹھیک کرنے کی غرض سے نکالنے ہی لگی تھی کہ ایک سفید

شیشی نکل کر اسکے پیروں میں آ گری کومل اسے دیکھ ایک پل
کو ٹھٹھکی اور ہاتھ میں پکڑے کپڑے بیڈ پر رکھتی دھیرے سے
پیٹ کے نیچے ہاتھ ٹکاتے جھک کر وہ شیشی اٹھائی جس کے اوپر
درج حروف دیکھ اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی ہاتھ لمحہ
بھر کو کانپنے لگے تھے اسے یقین نہیں آیا وہ جو پڑھ رہی تھی
اتنے میں پامیر سیٹی بجاتا ہاتھ کی انگلی میں چابی گھماتے ٹریک
سوٹ میں ملبوس کمرے میں داخل ہوا تھا وہ ہمیشہ کی طرح
مسکرا رہا تھا

افففف آج تو پورا جسم ٹوٹ کر رہ گیا بھائی۔۔۔"آتے وہ سیدھا
بیڈ پر دھپ سے گر گیا آیا تو سیٹی بجاتا تھا لیکن بیڈ دیکھ اس
کا جوڑ جوڑ چیخنے لگا کہ ہمیں بھی آرام دو بوس وہ بیسٹ
فائٹر تھا ڈیلی جم کے بعد اپنے کچھ بندوں کے ساتھ کبڈی کھیلتا

اب تک اتنا شارپ ہو چکا تھا کہ ایک لمحے میں سامنے والے زیر
کر دیتا باڈی اچھی خاصی ٹھوس ہو چکی تھی قوما میں جانے
کے بعد دوا کھا کھا کر اسکا جو جسم پھولا تھا وہ اسے بھی اب
سیٹ کر چکا تھا
" تم کیوں کھڑی ہو۔۔۔ میرے بچے کو تھکانے کا ارادہ ہے بیٹھ جاؤ
اسے کب سے کھڑی دیکھ مصنوعی ساڈ پٹا کومل اسی طرح شل
ساکت کھڑی تھی
کومل میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔" اسکا جواب نہ پا کر پھر سے
مخاطب کیا لیکن وہ نہیں ہلی پامیر فکر مند سا ہوتا اٹھ کر اس
کے قریب آیا
کیا بات ہے تم۔۔۔" وہ آگے کچھ کہتا اس سے پہلے اسکے ہاتھ میں
پکڑی اس شیشی پر نظر پڑی نظر پڑتے جیسے سانس تک رک گئی

اس نے جھپٹ کر وہ شیشی اسکے ہاتھ سے چھینی

یہ کیوں نکالی تم نے۔۔۔ تم میری وارڈ میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ اسے
غصّہ آنے لگا تھا لیکن خود پر ضبط کرتے خاصا نارمل سے انداز

میں ڈپٹا

کیا ہے یہ۔۔۔؟ وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں پوچھنے لگی

جو بھی ہے آئندہ میری چیزوں کو ہاتھ مت لگانا۔۔۔" سپاٹ لہجے
میں بولتے وہ کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گیا باہر کو مل
وہی کھڑی رہ گئی آنکھوں میں گرم سیال اکٹھا ہونے لگا دل
جیسے کسی طوفان کی زد میں آگیا تھا اسے لگا وہ مزید کھڑی
نہیں ہو سکے گی تب ہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ تک آئی
اور گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی پامیر کے واپس آنے تک وہ
اسی ایک پوزیشن میں بیٹھی رہی

وہ شاور لے کر مرر کے سامنے کھڑا ہو کر ہیئر ڈرائیر سے بال خشک کرنے لگا کومل اٹھ کر اسکے پاس آئی اور عین اسکے پیچھے کھڑی ہوئی

یہ کیا ہے تم کیوں نہیں بتا رہے۔۔۔"اسکے سوال پر پامیر نے مڑ کر اسے دیکھا اس وقت وہ بلیک ٹراؤزر اور بلیک کی ویسٹ پہنے ہوئے تھا جس میں اسکی رنگت مزید نکھری نکھری سی لگ رہی تھی

تم پوچھ کر کیا کرو گی۔۔۔؟اسکا سوال غیر متوقع تھا کومل نے حیرت سے اسے دیکھا

میں نہیں چاہتا میرے بچے پر کوئی اثر پڑے اس لئے فضول کے " سوال پوچھ کر نہ خود اذیت میں آؤ نہ مجھے اذیت میں ڈالو

وہ خشک لہجے میں گویا ہوتے وارڈروب سے اپنی شرٹ نکالنے

لگا

تم یہ میڈیسن کب سے لے رہے ہو۔۔۔؟وہ نہیں آئی تھی باز پامیر نے ذرا سا رخ موڑ کر اسے دیکھا چہرے پر ایک کرب کا سایا سا لہرا گیا

جب سے میری زندگی میں کوئی ایسا آیا جس سے مجھے امید تھی کہ اسکے ساتھ میں ٹھیک ہو جاؤنگا لیکن میری وہ امید ٹوٹ گئی۔۔۔تب سے۔۔۔"اسکے جواب پر کومل کو لگا اسکا دل جیسے بند ہو گیا ہے وہ سانس روکے کھڑی اسے دیکھنے لگی

اسے لگا جیسے کسی نے اسکی روح کانٹوں بھری جھاڑ پر ڈال کر کپڑے کی طرح بے دردی سے کھینچ کر جگہ جگہ سے زخمی کر دی

ہو یا اس سے کئی زیادہ تکلیف اس وقت پامیر کو دیکھ اسکی
بات سن کر کومل کو محسوس ہو رہی تھی اسکی آنکھیں لبالب
نمکین پانی سے بھرتی چلی گئی اسے یوں کھڑے دیکھ پامیر ہاتھ
میں پکڑی شرٹ بازو پر ڈالتے اسکے قریب آیا اور کندھوں سے
تھام کر کومل کا ماتھا بڑی عقیدت سے چوما افففف اسکا یہ
بوسہ جسے دیتے وقت وہ خود کس قدر اذیت میں مبتلا ہوا تھا
روح جیسے اسکی بھی قبض ہوئی تھی پورا بدن جیسے ایک دم
بے جان ہوا تھا اور سانسیں دھونکنی کی مانند آ رہی تھیں
مجھے میرا بچہ بہت عزیز ہے۔۔۔اس لئے جیسے چل رہا ہے سب
چلنے دو۔۔۔" پیار سے اسکے رخسار پر ہاتھ رکھتے ایک زخمی
مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے وہ شرٹ پہننے لگا جبکہ کومل
اسکے الفاظ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی "اسے اسکا بچہ

" عزیز تھااور کومل۔۔۔؟کیاوہ عزیز نہیں تھی

یہ میڈیسن کتنی خطرناک ہے جانتے ہو۔۔۔؟یہ آواز جیسے کسی گہری کھائی سے آئی تھی پامیر کے ہاتھ اسکی بات پر لمحہ بھر کو رکے اور لب جنہوں نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن ناکام ہو گئے

دل پر جیسے کوئی بھاری پتھر آن گرا تھا

کتنی خطرناک ہے۔۔۔؟زیادہ سے زیادہ میری جان لے لیں گی فکر نہ کرو میرے بھائی ظالم نہیں ہیں میرے بعد میری بیوی بچے کو بے آسرا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔"اسکی بات پر کومل کے قدم بے اختیار لڑکھڑائے رنگ پل میں زرد پڑ گیا اسے کیا ہو گیا تھا وہ کیوں پل پل اسے اذیت کی موت دے رہا تھا وہ آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے دیکھتی رہی

مجھے فیکٹری کے کچھ کام ہیں اگلے دو دن گھر نہیں آسکونگا

ٹائم پر میڈیسن لے کر سو جایا کرنا۔۔۔" کہتے وہ سائیڈ ٹیبل پر
رکھی واچ اٹھا کر پہنتا کوٹ بازو پر لٹکائے باہر نکلنے لگا جب
کومل بے جان سی ہوتی بیڈ پر ڈھے سی گئی اسے یوں گرتے دیکھ
پامیر ایک ہی جست میں اس تک آیا تھا
کومل۔۔۔ کومل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ فکر مند ہوتے اسکے رخصار پر ہاتھ
دھرتے پیار سے پوچھا وہ کچھ نہیں بولی بس پتھرائی نظروں
سے اسے یک ٹک دیکھے گئی
پانی پیو گی۔۔۔؟ رکو۔۔۔" کہتے وہ اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ
سے پانی گلاس میں انڈیلتے جلدی سے آکر اس کے لبوں سے لگا
گیا لیکن اس نے نہیں پیا وہ شل ساکت سی اسے دیکھے گئی
سانس بھی جیسے مدھم مدھم سی لے رہی تھی
" کومل پانی پیو بی پی لو ہو جائے گا بے بی کیلئے ٹھیک نہیں ہے

اسے اب غصّہ آنے لگا تھا وہ کوئی حرکت نہیں کر رہی تھی کانوں
میں اس ظالم کے الفاظوں کی بازگشت گونج رہی تھی "میری
جان لے لیں گی۔۔۔؟ فکر نہ کرو میرے بھائی اتنے ظالم نہیں ہیں
" میرے بعد میری بیوی بچے کو بے آسرا نہیں چھوڑیں گے
کیوں کر رہی ہو۔۔۔ جب میں نے کہہ دیا جو جیسا چل رہا ہے چلنے
دو پھر کیوں تکلیف دے رہی ہو ہمیں اور ہمارے بچے کو۔۔۔؟ وہ
گویا عاجز آنے لگا تھا تب ہی گلاس ایک طرف رکھتے اسکے سامنے
زمین پر دوزانوں ہو کر بیٹھا اور نرمی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں
میں تھام گیا
تم۔۔۔ کیوں۔۔۔ کر۔۔۔ رہے ہو۔۔۔؟ رک رک کر بے حد دھیمی
آواز میں
پوچھا لہجے میں کپکپاہٹ تھی پامیر اسے دیکھنے لگا

میرے پاس آپشن نہیں ہے اسکے بغیر میں کسی بھی وقت خود
کشی کر لیتا۔۔۔"کومل کو لگا اس نے غلط سنا ہے لیکن پامیر کے
چہرے پر رقم اذیت وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی وہ سانس تک
روک گئی پورے بدن میں جیسے ایک پل کو خون کی گردش رک
سی گئی تھی

جب تم مشی کو سمجھا رہی تھی میں وہی پیچھے کھڑا تھا اور
تمہاری باتیں سن رہا تھا مجھے اچھا لگا تمہارا اس انداز میں
سمجھانا خوشی ہوئی تھی مجھے لیکن اس سے زیادہ تکلیف بھی
ہوئی تھی کہ تم نے کیوں عمل نہیں ان باتوں پر۔۔۔؟تم نے کیوں
کبھی مجھ سے نہیں پوچھا کہ میں اتنا ہنستا ہوں تو کیوں۔۔؟
محبت یہ تو نہیں کہ آپ کا محبوب آپ کے سامنے ہنسے تو آپ اس
کی ہنسی کے پیچھے دکھ نہ سمجھ پاؤ دنیا کی طرح آپ بھی

یہی سمجھو کہ وہ ہنس رہا ہے تو وہ خوش ہے فرق کیا ہوا آپ
اور دنیا میں۔۔۔۔"اسکا لہجہ اس قدر زخمی تھا کہ کومل کو اپنی
روح میں چبھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا
میں نے خود جب جب تمہیں بتانا چاہا تم نے مجھے دھتکارا۔۔۔
تکلیف ہوتی تھی مجھے یہی میڈیسن تھی جو میری تکلیف کو
کم کرتی تھی یا میرا بھائی جس کے پاس جا کر اسکی آغوش
میں ایسا لگتا تھا کہ میں پوری دنیا سے چھپ گیا وہاں کوئی غم
کوئی تکلیف مجھے چھو کر بھی نہیں گزر سکتی تم مجھے اسکے
خلاف بھی کرتی تھی۔۔۔"بولتے بولتے وہ رکا جیسے سانس لینے
کی کوشش کر رہا ہو لیکن آ نہ رہی ہو اسے شدّت سے اپنے بھائی
کی کمی محسوس ہوئی تھی جیسے ابھی وہ اسکے سامنے آئے اور
پا میرا اسکی آغوش میں کسی بچے کی طرح چھپ جائے وہ اندر

سے تکلیف میں مبتلا ہو رہا تھا جس کی شدّت بڑھ رہی تھی

کیا آج سنو گی۔۔۔؟ وہ جیسے اب بھی اجازت طلب کر رہا تھا لہجے

میں ڈر اب بھی پنپ رہا تھا جیسے ڈر ہو کہ وہ پھر سے دھتکار

دیا جائے گا اسے پھر سے توڑ دیا جائے گا کومل بے اختیار سر

اثبات میں ہلا گئی اسکی اجازت ملتے پامیر دھیرے سے مسکرا دیا

اس نے کومل کے ہاتھ اسکی گود سے ہٹاتے اپنا سر وہاں رکھ دیا

یہ احساس کہ وہ اپنے بچے کے بہت قریب ہے اتنا کہ اسکی ہارٹ

بیٹ بھی سنائی دے رہی ہو

وہ یک ٹک اپنے ہاتھ سے ڈرپ اتارتی ہوئی نرس کو دیکھ رہا تھا

جس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے وہ اسکے قریب آنے سے بھی

خوف کھا رہی تھی وہ کیا ہوسپٹل کا پورا اسٹاف برلاس شاہ سے

اس قدر خوف زدہ ہو چکا تھا کہ کوئی اس کے روم کے باہر سے
بھی نہیں گزر رہا تھا
اوئے آنکھیں نیچے کر۔۔۔" برلاس کو یک ٹک نرس کو گھورتے پا کر
سامنے یاقوت نے فوراٹوکا وہ بھی میسنا جھٹ سے نظریں جھکا
گیا نرس اسکے ہاتھ کی ڈرپ نکال کر اسے ایک انجیکشن لگانے
کیلئے اس میں دوا بھرتی جیسے ہی برلاس کے بازو کے قریب آئی
پھر سے ہاتھ کانپنے لگے یہ دیکھ برلاس شدید کوفت میں مبتلا
ہوا تھا کچھ دیر اس کی نوٹنکی دیکھی جب اسکے ہاتھوں کی
کپکپاہٹ کم ہونے کے بجائے الٹا بڑھنے لگی تو برلاس نے
جھنجھلاتے اسکے ہاتھ سے انجیکشن چھین لیا اور سیدھا اپنی
بازو میں گھپو دیا یہ دیکھ برس کے منہ سے بے ساختہ ایک چیخ
برآمد ہوئی وہ منہ پر ہاتھ رکھے اس جانور کو دیکھنے لگی جس

نے کس قدر بے رحمی سے وہ سوئی اپنے وجود میں پیوست کر
دی تھی یاقوت کی حالت بھی اس سے الگ نہ تھی لیکن وہ شدید
غصّے سے لال پیلا ہو کر برلاس کو دیکھنے لگا
"میں کیا کرتا اسکے آسرے پر میرا آج کا دن بھی یہی گزر جاتا۔۔۔
یاقوت کا غصّہ دیکھ وہ فورا معصوم بنا تھا آہ وہ کتنا معصوم
تھا یہ تو اب ہر کوئی جانتا تھا
انسان بن جاؤ اس سے پہلے میرے ہاتھ میں بندوق آئے۔۔۔"اس نے
دانت پیستے کڑک انداز میں ڈپٹا
اوبی بی تم کیا دیکھ رہی ہو ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو اپنا کام کرو
اسے خود کو ہونقوں کی طرح دیکھتے پا کر تڑخ کر بولا نرس اس
کے انداز پر بری طرح سے بوکھلاتی اپنا باقی کا کام کرنے لگی
تھوڑی دیر لگی تھی کہ ایک ڈاکٹر برلاس کے ڈسچارج پیپر ہاتھ

میں پکڑے اندر آیا اور ساتھ کچھ ہدایات برلاس کی صحت کے
حوالے سے کی اگلے ایک گھنٹے میں وہ مکمل طور پر بیڈ سے اتر
چکا تھا لیکن ابھی اسکی ریکوری ہونے میں تقریباً ایک مہینہ
یا اس سے زیادہ لگنا تھا یہ تو ہوسپٹل والے اس فتنے سے اپنی
جان چھڑوا رہے تھے
وہ آئی تھی ملنے۔۔۔؟ کوریڈور سے گزرتے اس نے سرسری سے لہجے
میں پوچھا یاقوت نے بنا اسکی طرف دیکھے "اوہوں" میں
جواب دیا دونوں باہر گاڑی تک آ گئے باہر سامنے ہی انکے بندے
ہاتھوں میں بندوق لئے انکے منتظر تھے برلاس کو دیکھ سب نے
سر خم کیا
وہ سارے راستے خاموش رہا اندر میں جیسے کچھ ٹوٹا تھا شاید
اسکا دل یا اس میں پنپتی وہ امید جو اسے اپنی محبوبہ سے

نہیں بلکہ پہلی بار اپنی بیوی سے ہوئی تھی کیا اسے اس سے بھی
فرق نہیں پڑا کہ وہ ہوسپٹل میں پڑا مر رہا تھا زندگی اور موت
کی جنگ لڑ رہا تھا وہ تب بھی نہیں آئی
گاڑی روکو۔۔۔" اسکی آواز گاڑی میں چھائی گہری خاموشی میں
دھیرے سے گونجی تھی آگے بیٹھے گارڈ نے مڑ کر پیچھے بیٹھے
یاقوت کو دیکھا جو برلاس کو ہی دیکھ رہا تھا
روک دو۔۔۔" یاقوت کے حکم دیتے گاڑی کو بریک لگی تھی ساتھ
اسکے آگے پیچھے چلتی گاڑیاں بھی رک چکی تھیں
میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔" نظریں ونڈو سے باہر نظر آنے والی
جھاڑیوں پر ٹکائے کھوئے کھوئے سے انداز میں بولا
پہلے پاشا اور باقی سب سے مل لو وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" وہ
جانتا تھا برلاس شاہ کے ضدی پن کو اس نے کہا کہ وہ ملے گا تو

اب وہ ملے گا اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا سوائے پاشا بے کے
جس کے حکم کے آگے تو وہ خود کی بھی نہیں مانتا تھا
میں مل لونگا۔۔۔ لیکن پہلے اسے دیکھنا چاہتا ہوں جسے اب میرے
جینے مرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔" آہ اسکا لہجہ زخمی
تھا یاقوت گہری سانس لے کر رہ گیا
تو تمہیں کیوں فرق پڑ رہا ہے۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا برلاس نے مڑ کر
نہیں دیکھا صرف ایک گہری ٹھنڈی سانس خارج کی
اپنی چیزوں کو ناکارہ ہونے کے بعد بھی نہ چھوڑنے والی بیماری
مجھے بچپن سے ہے یہ بات آپ سے بہتر کون جانتا ہے بھول گئے
وہ رات جب ایک فیڈر کے لئے رویا تھا میں۔۔۔؟ وہ رات آنکھوں
کے سامنے پل میں لہرا گئی یاقوت نے یاد کیا ہاں وہ اس رات بہت
رویا تھا روتے روتے پاشا کی گود میں سو گیا تھا یہ دیکھ یاقوت

اور پامیر دونوں کو جیلسی ہوئی تھی کیونکہ وہ پہلے پاشا کی
زندگی میں آئے تھے لیکن جب سے وہ چھوٹا معصوم بچہ اس کی
زندگی میں آیا تھا تب سے وہ زیادہ وقت اسے دینے لگے تھے رات
کو وہ اپنے کسی کو پاشا کے قریب نہیں آنے دیتا تھا
وہ بچپن تھا برلاس۔۔۔" یاقوت نے ڈھکے چھپے لفظوں میں کچھ
سمجھانا چاہا
بچپن چلے جانے سے کیا انسان بدل جاتا ہے۔۔۔؟ یہاں اسکی بات
نے یاقوت کے لبوں کو مقفل کر دیا تھا" میں آج بھی ویسا ہی ہوں
" جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے چاہے وہ جاندار چیز ہو یا بے جان
اسکا انداز دوٹوک تھا
"لیکن وہ اب تم سے نفرت کرتی ہے وہ نہیں آئے گی واپس۔۔۔
میں لے آؤنگا کہاں جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے وہ چاہ کر بھی

اب برلاس شاہ سے رہائی نہیں پاسکتی میں دنیا اس پر اتنی
تنگ کردونگا کہ وہ خود میرے پاس چل کر آئے گی لیکن اس سے
پہلے مجھے اسکا وہ سفاک روپ دیکھنا ہے جو میں نے خواب میں
بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔" یاقوت اسکا اٹل انداز دیکھ گہری سانس
لے کر رہ گیا اور ڈرائیور کو ٹرن لینے کا حکم دیا جس کے بعد
گاڑی لاہور کی حدود میں داخل ہونا شروع ہوئی تھی اب یہاں کی
فضاؤں میں برلاس کو عجیب سی گھٹن محسوس ہو رہی تھی
اسکا دل کیا بھاگ جائے کہیں چھپ جائے لیکن وہ جانا چاہتا تھا
وہ اس ظالم کا سفاک روپ دیکھنا چاہتا تھا جسے اسکے مرنے
سے بھی کوئی فرق نہ پڑا

کمرے میں اس وقت گہرا سکوت سا چھایا ہوا تھا صرف دونوں

کے سانس لینے کی آواز کمرے میں لہروں کی طرح سفر کرتی
دیواروں سے ٹکرا رہی تھی وہ لمحہ بھر کو سانس لینے کیلئے رک
جو گیا تھا
انکا ماضی ہم تینوں جتنا بھیانک نہیں تھا انکو صرف انکا
پٹھانوں والا غصّہ مار گیا لیکن یہ تو دنیا کو لگتا ہے در حقیقت
خدا نے انہیں ہم تین بے سہارا بچوں کے لئے بھیجا تھا ہمارا رہنما
بنا کر یا قوت بھائی کے بعد ان کی زندگی میں میں آیا تھا ایک
ایسا بچہ جس کے ماں باپ کی موت کے بعد اسکے اپنوں نے بھی
اسکے سر پر ہاتھ نہ رکھا لاوارثوں کی طرح سڑک پر پھینک دیا
میں یتیم تھا بے سہارا تھا میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں
تھا جو مجھے رہنے کیلئے جگہ دے بھوک میں کھانے کو اچھا
کھانا دے میں وہ بچہ تھا جس نے بھوک کی بڑھتی شدّت کی

وجہ سے سڑک کے کنارے پڑا لوگوں کا بچا پھینکا ہوا کھانا تک کھایا ہے۔۔۔" وہ ماضی میں کھونے لگا تھا اس تلخ یادوں کو یاد کرتے آنکھوں میں نمی تیرنے لگی دل جیسے کسی گہری کھائی میں ڈوبنے لگا ہو کومل شل ساکت سی بیٹھی اسکی باتیں سن رہی تھی جب اسکی آنکھوں سے گرم سیال بہتا عارض پر بہہ گیا

ٹھنڈ میں میرے پاس اوڑھنے کو لحاف نہیں ہوتا تھا میں سردیوں کی رات سڑک کے کنارے پر پڑا ٹھنڈ سے سسک رہا ہوتا تھا بلک رہا ہوتا تھا لوگ اتنے بے رحم تھے کہ ایک لحاف تک یتیم بچے کو نہ دے سکے وہ مسلمان کہتے ہیں خود کو۔۔۔؟ کیا خدا انہیں معاف کر دے گا۔۔۔؟ جن کو اس نے اپنی دولت کے خزانوں میں سے اتنا دیا کہ وہ بچا بچا کر تجوریوں میں رکھنے لگے لیکن باہر

پڑے یتیم بچوں کو اپنا تن ڈھکنے کیلئے ایک سادہ کپڑا بھی نہ
دے سکے تم بتاؤناں ایسے لوگ بخشے جائیں گے آخرت میں۔۔۔؟
وہ رک کر بے تابی سے پوچھنے لگا کومل دھیرے سے سر نفی میں
ہلا گئی اسی کے ساتھ پامیر کی آنکھوں سے آنسوں روانی سے
بہہ گئے وہ ضبط کھو چکا تھا ماضی میں گم ہو کر کب وہ بچوں
کی طرح رونے لگا اسے نہیں پتہ چلا
وہ اتنا تو کیا دھیان کریں گے کچھ لوگ جن کا انکی بیویوں پر
زور نہیں چلتا تھا ان پر غصّہ آتا تھا لیکن نکال نہیں سکتے تھے وہ
باہر کلب میں جا جا کر شراب پیتے اب پی کر وہاں تو توڑ پھوڑ
نہیں کر سکتے تھے ناں تو وہ سڑکوں پر نکل جاتے اور وہاں انہیں
ایک پنچنگ بیگ نظر آتا جسے دیکھ انکے اندر کا لاوا بھڑکنے لگتا
اور پھر وہ اپنا سارا غصّہ اس پر اتار دیتے جانتی ہو وہ پنچنگ

بیگ کون تھا۔۔۔؟رک کر پوچھا کومل ٹرانس کی سی کیفیت میں
سر نفی میں ہلا گئی "میں تھا وہ پنچنگ بیگ جس پر وہ اپنا
غصّہ نکالتے اتنا مارتے کے میں چار پانچ دن چلنے کے قابل نہ رہتا
ٹھٹھرتی سردی میں میرے زخم مجھے دہری تکلیف دیتے کوئی
" مرہم نہ رکھتا خدا ایسے لوگوں کو بھی نہیں بخشے گا ناں بتاؤ
وہ روتے ہوئے پوچھ رہا تھا اسکی حالت پر کومل کو لگا اسکا دل
پھٹ جائے گا وہ بے اختیار سر نفی میں ہلانے لگی
پھر وہ لوگ جو بے روزگاری سے پریشان ہوتے گھر والوں کے طنز
طعنے سنتے اور غصّے میں آکر نشے پر لگ جاتے رات کو سڑکوں
پر بیٹھ کر جوا کھیلتے اچھا ایک انوکھی بات بے روزگار ہو کر
بھی انکے پاس پیسے ہوتے تھے گھر کی چیزیں بیچ کر جب وہ
ہار جاتے تو غصّہ سڑک پر پڑے پنچنگ بیگ پر اتارتے بے سہارا تھا

ناں وہ۔۔۔اسکے ساتھ۔۔۔ساتھ نشے میں۔۔زز۔۔۔زیادتی کرتے

"۔۔۔

ہونٹ بے اختیار پھڑ اپھڑائے وہ ضبط کھو چکا تھا وہ کومل کی

گود میں سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا کومل کا دل پھٹ رہا

تھا وہ پامیر کے سر پر ہاتھ پھیرتی اسے بے اختیار خود میں

بھینچ گئی وہ ٹوٹ رہا تھا ماضی اسے ایک بار پھر توڑ رہا تھا

کتنی ہی دیر وہ مسلسل بچوں کی طرح سسکیوں میں روتا رہا یہ

تو ہنستا مسکراتا ہوا پامیر سلطان نہیں تھا یہ آج پتہ چل رہا تھا

کہ وہ اندر سے کس قدر ٹوٹا ہوا ہے ذرا سا ہاتھ لگنے پر بکھر جائے

لوگوں کو مجھ پر رحم نہیں آیا خدا کو آ گیا۔۔۔پھر۔۔۔پھر اس نے

میرے لئے ایک فرشتہ بھیجا اس رات جب۔۔۔۔

ماضی

وہ پانچ چھ لوگوں پر مشتمل ایک گروہ تھا سب کے سب آوارہ
نشئی اور جواری تھے جو رات کو سڑک کے کنارے ہاتھ میں
الکوحل کی بوتل پکڑے نشے میں دھت لڑکھڑاتے قدموں سے یہاں
وہاں بھٹکتے پھرتے جب انکی نظر اس سنسان سڑک کے کنارے
پڑے ایک بچے پر گئی جو ٹھٹھرتی سردی میں گھٹنے پیٹ سے
لگائے بری طرح سے کانپ رہا تھا وہ شاید گہری نیند میں تھا لیکن
سردی کی شدّت اس پر بری طرح سے حاوی تھی
اوئے وہ دیکھ۔۔۔ شاید کوئی ہے وہاں۔۔۔ کہیں یہ وہی تو نہیں جو
پچھلے دنوں تنویر والوں کے ہاتھ لگا تھا۔۔۔؟"ان میں سے ایک نے
ہاتھ میں پکڑی بوتل سے اس جانب اشارہ کیا جب سب نے اسکے

ہاتھ کے تعاقب میں نظریں وہاں گھمائی تنویر بھی انہی کی
طرح چھڑا چھانٹ سڑک چھاپ تھا جس نے پچھلے ہفتے اس بچے
کے ساتھ اپنی ہیکڑی دکھانے کیلئے زیادتی کی تھی
ہے تو صحیح۔۔۔ لیکن تو کیا کرے گا۔۔۔" دوسرے نے بولتے بوتل
منہ
سے لگالی
ابے۔۔۔ کرنا کیا ہے تھوڑا مزا کرونگا اور کیا۔۔۔" اس کے لہجے سے
حوس ٹپک رہی تھی اسکی بات پر سب بیک وقت ہنس پڑے سب
کے سب آوارہ زمانہ تھے
کیوں تیری بڈھی نے تجھے ٹھنڈا نہیں کیا جو یہاں بھی تیری آگ
تجھے چین نہیں لینے دے رہی۔۔۔" وہی آدمی پھر سے بولا جو سب
کے ہنسنے پر بھی نہیں ہنسا تھا

ابے۔۔۔وہ تو کرتی ہے لیکن ایک سے کب تک بھرے گا۔۔۔کچھ نیا

"ہونا چاہیئے۔۔۔

تو کچھ نئے میں کیا تجھے ایک بچہ بھی چلے گا۔۔۔؟ ہٹ کمینہ

سالا۔۔۔(گالی)" وہ نشے میں دھت ضرور تھا لیکن ایک بچے کے

ساتھ وہ سب کرنے پر اسکا دل کسی طور بھی راضی نہیں ہو رہا

تھا کیونکہ پچھلے ہفتے وہ وہی تھا جب سب کے سامنے تنویر

نے اپنی حوس اس بچے کے ذریعے نکالی تھی اسکی دل خراش

چیخیں اب تک جیسے کانوں میں گونج رہی تھیں اس وقت صرف

یہی تین لوگ وہاں موجود تھے جن میں سے ایک اب بضد تھا

وہی سب خود بھی کرنے کیلئے

چل ناں۔۔۔میں کر کر آتا ہوں تم سب یہی رہیو۔۔۔ٹھیک ہے ناں

۔۔۔"

وہ بوتل ایک کو تھماتے آگے بڑھتا خاصی تیز آواز میں بولا پوری
سڑک سنسان تھی ایک بندہ بھی اس گروہ کے علاوہ وہاں نہیں
تھا
تو شانا ہے جو اکیلا مزے لے گا رک۔۔۔میں بھی آتا ہوں۔۔۔"دوسرا
حوسی بھی اسکے پیچھے ہو لیا باقی سب اتنے نیک نہ تھے کہ
وہی رکتے پورا گروہ ساتھ ہو لیا وہ لوگ گرتے پڑتے اس جگہ پر
پہنچے جہاں وہ بچہ سمٹ کر سو رہا تھا کپڑے دھول مٹی میں
اٹے ہوئے تھے بالوں میں بھی کئی کئی دن سے بھری مٹی اب چپک
چکی تھی چہرہ بھی جیسے برسوں سے نہ دھویا ہو
ایک اسکے قریب آتے دھڑلے سے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کرتے
اپنے دونوں گھٹنے اس بچے کے دونوں اطراف میں ٹکا گیا وہ
ابھی نیند سے پوری طرح بیدار ہوا بھی نہیں تھا کہ اس آدمی

کو اپنے ازار بند کھولتے دیکھ جھٹ سے پوری آنکھیں کھلی وہ
بچہ اپنے ارد گرد پھر سے ان بھوکے حوسی درندوں کو دیکھ
بری طرح سے خوف زدہ ہو چکا تھا پورا وجود سردی اور خوف
کی شدّت کے مارے جیسے زلزلوں کی زد میں آچکا تھا
چل۔۔۔مزہ کرتے ہیں۔۔۔"حوس زدہ لہجے میں بولتے بھوکے جانور
کی طرح اس بچے کو خود میں دبوچنے لگا وہ بچہ روتے ہوئے
بلبلانے لگا تھا خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن
وہ لوگ عمر اور طاقت دونوں میں اس بچے سے کئی گنا زیادہ
تھے وہ پوری طرح سے اس بچے کو دبوچتے اسکی ایک دلخراش
چیخ بلند کروا گیا باقی سب کے قہقہے اسکی چیخ کے ساتھ
فضا میں گونجنے لگے تھے تب ہی دور کہیں سے ایک گاڑی کی دو
ہیڈ لائٹس نظر آئی جو آہستہ آہستہ اسی سڑک پر انکے قریب آ

رہی تھی اسے دیکھ آدھے تو وہی پلر کی اوٹ میں چھپ گئے
لیکن زیادتی والا اپنی حوس میں اس قدر مدہوش ہو چکا تھا کہ
نہ گاڑی کی لائٹس دیکھی اور نہ اسکی آواز سنی وہ رینج روور
تھی کروڑوں کی مالیت رکھتی سیاہ گاڑی
یہ آج آخری بار ہے آئندہ آدھی رات کو تمہارے پیٹ کے ان بھوکے
چوہوں نے کسی چیز کی فرمائش کی تو انکے ساتھ ساتھ میں
تمہیں بھی پکڑ کر دھو دونگا۔۔۔"اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ
اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے اس گوپلو سے بچے کو اٹھا کر
گاڑی سے باہر پھینک دے جس نے آدھی رات کو اسے آئس کریم
کھانے کیلئے جگایا تھا
ہی ہی۔۔۔مجھے پتہ ہے آپ مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں
لیکن میں نہیں ڈرونگا۔۔۔"وہ بھی آگے سے ڈھیٹ بنتا مزے سے

زبان اس کون آئس کریم پر لگاتے اسکی وائٹ کریم کھانے لگا
ایسے تو تم پیدا ہی میری زندگی حرام کرنے کیلئے تھے۔۔۔" وہ اب
بھی کلسنے سے باز نہیں آیا تھا جب اس کی نظر سڑک کنارے ایک
آدمی پر پڑی بچے پر اسکی نظر اب تک نہیں پڑی تھی اور سردی
کے باعث گاڑی کے شیشے بند تھے جس کی وجہ سے اسے بچے
کی چیخ بھی سنائی نہ دی
بھائی وہ دیکھیں۔۔۔ادھر کوئی ہے۔۔۔" یاقوت کی سیاہ آنکھیں اس
پر۔پڑتے وہ ایک دم چیخا
جن ہے تمہارے جیسا سکون سے بیٹھو۔۔۔اور آئس کریم جلدی
فنش کرو میری گاڑی گندی کی تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔" اسکی آئس
کریم ٹپکنے والی تھی تب ہی پہلے سے باور کروادیا گاڑیوں میں
تو پاشا کی جان بستی تھی اپنی اولاد کی طرح رکھتا تھا اسکے

پاس ایک سے ایک گاڑی کی کلیکشن موجود تھی صرف سولہ
سال کی عمر میں وہ اپنی زندگی ٹھاٹھ سے گزار رہا تھا اب تک
اسکا مافیا کی دنیا سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا
گاڑی انکے قریب سے گزر گئی اس کے گزرتے باقی سارے جلدی
جلدی باہر آتے سکھ کی سانس لینے لگے جب اچانک وہی گاڑی
ریورس آنے لگی اور آتی انکے قریب ایک دم رکی شیشہ نیچے ہوا
تو اندر ایک سولہ سال اور ایک بارہ سال کا بچہ نظر آیا
یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔" وہ سولہ سال کا لڑکا گاڑی سے نیچے اترتے
پوچھنے لگا جس کی نظر بیک ویو مرر سے اس بچے پر پڑی تھی
جسے اس درندے نے اپنے گھٹنوں نیچے دبوچ رکھا تھا
اس لڑکے کو دیکھ سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور قہقہہ مار
کر ہنس دیے

ابے یہ تو وہی کام ہو گیا کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔۔۔"ایک آدمی کی
بات پر سب زور سے ہاتھ پر ہاتھ مارتے کھلکھلا کر ہنس دیے
چل بچے گھر جا اور اپنی ماں کے پہلو میں سو جا ادھر رہا تو
اگلی باری تیری لگے گی۔۔۔"بولتے نیچے زیادتی کا نشانہ بنتے بچے
کی جانب اشارہ کیا جب پاشا کی نظر اس بچے پر پڑی جسے
دیکھ اسکی گرے جھیل سی آنکھیں پھٹی اندر بیٹھا یا قوت اس
بچے کی حالت دیکھ خوف سے سمٹنے لگا دوسرا خوف اس آوارہ
لوگوں کے بیچ اپنے بھائی کو اکیلا کھڑے دیکھ ہو رہا تھا
اوئے چھوڑا سے۔۔۔"وہ ایک دم غصّے سے دھاڑا
الے لے۔۔۔۔۔بچے کو غشہ آرہا ہے سمجھ نہیں آرہی کہ نکل جا ورنہ
تیری بھی یہی حالت کری۔۔۔"اسکا جملہ منہ میں رہ گیا وہ آگے
اب ساری زندگی نہیں بول سکتا تھا کیونکہ پاشا بے کی بندوق

سے نکلی گولی سیدھی اسکے ماتھے کے بیچوں بیچ لگی تھی

زیادتی کرنے والا شخص بھی ڈر کر ایک دم پیچھے ہٹا تھا وہ بچہ

اسکی زیادتیوں کے باعث بے ہوش ہو رہا تھا اس پر ہلکی ہلکی

سی غنودگی طاری ہو رہی تھی

میری حالت کرے گا۔۔۔تو۔۔۔۔پاشا کی حالت کرے گا۔۔۔" وہ

غصّے

سے دھاڑتا اگلی گولی بھی اس کے دھڑ کے مخصوص حصے میں

اتار گیا" کسی کے باپ میں ہمت نہیں کہ وہ پاشا کو ہاتھ لگا سکے

تو کرے گا میری یہ حالت۔۔۔" خون آشام انداز میں غراتے اس نے

اگلی گولی بھی اسکے دھڑ میں اتار دی باقی سب اس سے خوف

کھاتے فورا سے سرپٹ دوڑ گئے لیکن جس نے زیادتی کی تھی

بھاگتے ہوئے بھی پیچھے سے پاشا کی گولی اسکے سر پر لگی تھی

اور وہ دھڑام سے آگے جا گرا تھا اسکے نشانے پکے تھے وہ پٹھان
تھا منہ میں سونے کی چمچ نہیں لی تھی بلکہ ہاتھ میں بندوق
پکڑی تھی اسکا بیک گراؤنڈ کوئی جان لیتا تو کھڑے کھڑے آدھی
موت
مر جاتا
پوری سڑک پھر سے سنسان ہو گئی وہ مڑنے ہی لگا تھا جب اس
بے ہوش بچے پر نظر پڑی اسکی عمر دس سال کے لگ بھگ رہی
تھی جسامت عمر کے مطابق بہت کم تھی وہ بہت کمزور تھا
پسلیاں تک ظاہر ہو رہی تھیں
لیکن حالت تشویشناک تھی اسکا دل نجانے کیوں اسکے لئے
ہمدردی محسوس کرنے لگا تھا اس نے ایک نظر فرنٹ سیٹ پر
ڈرے سہمے سے یاقوت کو دیکھا دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے وہ

اس بچے کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں اٹھا کر گاڑی میں بٹھاتے
گاڑی زن سے اڑا لے گیا رخ ہوسپٹل کی جانب تھا راستے میں
ٹریفک نہ ہونے کے باعث وہ جلدی ہی ہوسپٹل پہنچ چکے تھے
جہاں اندر ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر رہے تھے باہر کوریڈور میں
یاقوت پاشا سے چپک کر بیٹھا تھا اسکا خوف اپنے بھائی کی
آغوش میں کچھ حد تک زائل ہو گیا تھا تب ہی ڈاکٹر باہر آئے
"دیکھیں یہ پولیس کیس ہے آپ کو پہلے۔۔۔۔
علاج کرے گا یا میں تیرا کروں۔۔۔؟ اسکی بات بیچ میں کاٹتے
دھڑلے سے بندوق اسکے سر پر تان دی یہ دیکھ اس ڈاکٹر کے پل
میں ہوش اڑے تھے وہ لڑکا جسامت سے اٹھارہ بیس سال کا لگتا
تھا لیکن ٹھاٹھ اور انداز کسی مافیا کے لگتے تھے

مم۔۔میں۔۔۔میں کرتا ہوں۔۔۔" وہ جلدی سے ہاتھ کھڑے کرتے
واپس
اندر کی جانب گئے اور اس بچے کا علاج شروع کیا تین گھنٹے
ہونے والے تھے کہ اسکا علاج ابھی تک چل ہی رہا تھا یاقوت وہی
پاشا کی گود میں لیٹ کر سو چکا تھا لیکن اسکی تو جیسے نیند
بھی حرام ہو گئی تھی بناخون کے رشتے کے وہ نجانے کیوں
اس بچے کیلئے بے چین تھا آخر کار چار گھنٹوں کے انتظار کے بعد
ڈاکٹر نے اسے بچے کے ٹریٹمنٹ کے پورے ہونے کی اطلاع دی وہ
یاقوت کا سر دھیرے سے اپنی گود سے اٹھا کر بینچ پر رکھتے
اپنا کوٹ نکال کر اسکے اوپر ڈالتا تھپکی دے کر سلاتے روم میں
آیا سامنے ہی وہ بچہ انجیکشنز کے زیر اثر سو رہا تھا کپڑے
تبدیل کر کر ہوسپٹل والے پہن رکھے تھے اسکا چہرہ بھی ڈاکٹرز

کچھ حد تک صاف کر چکے تھے پاشا نے غور سے اسکا چہرہ
دیکھا گہری بھنویں جو اسکے کمزور چہرے پر زیادہ لگ رہی
تھیں لمبی پلکیں، ستواں سی کھڑی چھوٹی سی ناک اور پتلے
پتلے ہونٹ۔۔۔بلاشبہ وہ بچہ بہت خوبصورت تھا لیکن کمزور حد
سے زیادہ تھا پاشا کتنی ہی دیر کھڑا اسے دیکھے گیا اس نے اس
کے گھر والوں کا پتہ بھی کروایا لیکن پتہ چلا یہ بچہ یتیم ہے
اسکے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے آخر میں
گہری سانس خارج کرتے ایک فیصلہ کیا ایسا جس کا انجام وہ
خود بھی نہیں جانتا تھا اس نے اس بچے کو اپنا بھائی بنا لیا تھا
وہ آج سے پاشا بے کا بھائی تھا آج کے بعد کسی میں ہمت نہیں
تھی کہ اس بچے کے سامنے افف بھی کر سکے اسے وہ اپنے ساتھ
گھر لے گیا تھا یاقوت اسے دیکھ بہت خوش تھا اسے تو جیسے

ایک دوست مل گیا تھا

موٹے بس کرو۔۔۔کتنا کھاؤ گے۔۔۔"وہ کب سے گھن چکر بنا انکی فرمائش پر چاول کے آٹے کے پراٹھے بنا بنا کر دے رہا تھا یاقوت تھا کہ ہاتھ ہی پیچھے نہیں کر رہا تھا

میں کیا کروں آپ اتنے چھوٹے چھوٹے بنا رہے ہیں۔۔۔"آہ وہ بچارہ بھی کیا کرتا یوٹیوب سے دیکھ دیکھ کر بنا رہا تھا بڑا بناتا تو ٹوٹ جاتا چھوٹا بناتا تو یاقوت ایک دو نوالے میں پورا کر جاتا

بڑا بنے تو بناؤں مجھے ایک شیف ہی ڈھونڈنا پڑے گا ورنہ تمہارے پیٹ کے چوہے میری موت کی وجہ بن جائیں گے۔۔۔"اسکے کلس کر بولنے پر یاقوت کی کھلکھلاہٹ گونجنے لگی تھی سامنے بیٹھا بچہ خاموش بیٹھا تھا اسکی طبعیت ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی تھی

"اس کو ہاتھ سے کیوں کھلا رہے ہیں مجھے تو نہیں کھلایا۔۔۔

یاقوت اسے پامیر کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے دیکھ منہ بسور کر بولا

"تم ٹھیک ہو ناں اور یہ بھائی ہے تمہارا اس سے جلے تو پٹو گے۔۔

اسے مصنوعی ساڈ پٹتے پامیر کو چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر کھلانے لگا اسکا کھانا بہت سے بہت اچھا ہو گیا تھا تب ہی اسکے گال بھرنے لگے اور رنگت مزید نکھرنے لگی

کیا یہ یہی رہے گے ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔"اس نے کانچ سی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا

"ہاں۔۔۔

ہمیشہ۔۔۔۔؟

"ہاں۔۔۔

کبھی نہیں جائے گا۔۔۔؟اس کے سوال پر پاشا نے گھور کر اسے
دیکھا

اگلا سوال کیا تو الٹا لٹکا دونگا۔۔۔"عاجز آتے اسے ڈانٹ کر وہ
پامیر کو اسکی دوا دینے لگا یاقوت کی عادت تھی وہ بہت سوال
کرتا تھا ایک کھانا کھانا اور دوسرا پاشا کا دماغ کھانا اسکا جیسے
دنیا میں آنے کا مقصد بن چکا تھا وہ بھی اسے جواب دیتا لیکن
جب تنگ ہوتا تو ہلکا سا ڈانٹ دیتا اسکی خود کو عمر اتنی نہیں
تھی لیکن نجانے کہاں سے اس میں یہ بڑے بھائی والی روح آ
چکی تھی کہ وہ دونوں کا ایک ماں کی طرح خیال رکھتا تھا اس
کے جینے کا مقصد جیسے ان بچوں میں نظر آنے لگا تھا

اسکی آنکھیں خشک ہو چکی تھیں وہاں اب خوبصورت یادوں کی
چمک تھی جن میں اسکا بھائی اسے ملا اسکی زندگی میں آیا اور
اسے سڑک سے اٹھا کر ایک تخت پر بٹھا کر اسے پامیر سلطان بنا
بنا گیا وہ پاشا بے تھا جس نے اسکی پہچان دی تو کیسے نہ وہ
اس شخص کے ایک بلانے پر حاضر نہ ہوتا
کومل اسکا چہرہ یک ٹک دیکھتی رہی آج وہ وہ اسکی گود میں
سر رکھے اپنا ماضی بیان کر رہا تھا خود پر آب بیتی بتا رہا تھا
مطلب اب یہاں انکا رشتہ مکمل تھا کیونکہ مرد ہر کسی کو اپنے
دل کی بات نہیں بتاتا وہ صرف اس عورت کو بتاتا ہے جسے وہ
اپنے وجود کا حصّہ سمجھتا ہے اور کومل میرا اسکے وجود کا
حصّہ تھی اسکے ہونے والے بچے کی ماں بننے والی تھی یہی
عورت اب اسکی ہم راز بن چکی تھی وہ دھیرے دھیرے پامیر کے

گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہی

تم جب بھی بھائی کے خلاف کچھ کہتی تھی۔۔۔مجھے بہت غصّہ آتا تھا لیکن بھائی نے ہمیشہ ہمیں سکھایا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے جذباتی ہوتی ہے اسے باتیں سمجھ آتی ہیں لیکن دیر سے اس لئے مرد کو چاہیئے ٹھنڈے دماغ سے مسلے کو سلجھائے عورت صرف محبت کی بھوکی ہوتی ہے اسے محبت دو گے تو وہ ہر حال میں تمہاری بن کر رہے گی۔۔۔۔"اس نے سر کومل کی گود سے اٹھا کر اس کے چہرے کی جانب دیکھا آنکھوں میں کرچیاں سی بھرنے لگی

میں نے تو تم سے عشق کیا تھا ناں۔۔۔تو تم میری کیوں نہیں ہوئی میرے ہوتے ہوئے تم نے کسی اور مرد کے ساتھ۔۔۔۔"آہ وہ نہیں کر

پایا جملہ پورا اتنے سے الفاظ جیسے اسکی روح کھینچ گئے جبکہ
کومل اسکی بات سن کر یوں تھی کہ بدن کا ٹوٹو لہو نہیں کیا وہ
جانتا تھا اس بارے میں
میری محبت میں کہاں کمی رہ گئی تھی کہ تمہیں کسی اور مرد
کے پاس جانے کی ضرورت پڑ گئی جانتی ہو ایک مرد اس وقت مر
جاتا ہے جب اس کے سامنے ایک دوسرا مرد آکر یہ کہے کہ اسکی
عورت اسے چھوڑ کر کسی اور مرد کے تعلق میں ہے۔۔۔۔میں بھی
مر گیا تھا اس دن تم نے مار دیا مجھے۔۔۔" گرم آنسوں ابل ابل کر
آنکھوں سے بہنے لگے کہاناں دعا کرو کسی مرد کو روتے ہوئے نہ
دیکھو ایک روتے ہوئے مرد کو دیکھنے والا لمحہ اذیتوں سے بھرا
ہوا ہوتا ہے ہمت چاہئے ہوتی ہے اسے روتے ہوئے دیکھنے کیلئے روح
تک کانپ اٹھتی ہے جب ایک مرد بچوں کی طرح بلک بلک کر روتا

ہے

مجھے اتنی تکلیف سڑک پر پڑے رہ کر نہیں ہوئی تھی جتنی
تکلیف اس وقت ہوئی تھی جب مجھے پتہ چلا کہ جسے میں نے
چاہا وہ کسی اور کو چاہتی ہے مر گیا تھا میں کومل۔۔۔میں مر
گیا تھا۔۔۔"اسکے اندر کے درد کی شدّت اسکے لفظوں میں صاف
چھلک رہی تھی کومل کو لگا اسکی روح قبض کر لی گئی ہے وہ
بے جان ہو گئی ہے کیا توبہ کے بعد بھی آزمائش آتی ہے؟
جہاں تمہیں یہ دو املی وہی تمہیں پیپرز بھی ملیں گے طلاق کے
پیپر۔۔۔"طلاق لفظ پر کومل رنگ لٹھے کی مانند ایک دم سفید پڑ
گیا وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی سانس جیسے سینے میں
ہی کہیں اٹک سی گئی تھی
اس بچے کے دنیا میں آنے تک طلاق نہیں ہو سکتی تھی اس لئے

انتظار میں تھا کہ میرا بچہ جیسے ہی دنیا میں آئے گا میں تمہیں
آزاد کر دونگا خود سے اس رشتے سے میں تمہیں باندھ کر نہیں
رکھونگا۔۔۔"اسکے اپنے ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے وہ کتنی تکلیف میں
تھا یہ صرف وہی جانتا تھا
تب تک میں اندر سے مرتا رہا سب کے سامنے تمہارے ساتھ بھی
ہنسا تمہیں محسوس نہیں ہوا لیکن میرے باپ کو محسوس ہو
گیا اسے دکھ گیا کہ اسکی اولاد کس قدر اذیت میں ہے وہ بھانپ
گیا تھا کو مل۔۔۔"اسکے ذہن کے پردے پر وہ لمحہ لہرایا جب وہ
سب کے بیچ بیٹھا ہنس تو رہا تھا لیکن اسکی ہنسی اسکا ساتھ
نہیں دے رہی تھی
میرے ساتھ آج فیکٹری کے کام کیلئے تم چلو گے۔۔۔"سب کھانا
کھانے میں مصروف تھے جب زیحال نے بریانی کی چمک منہ میں

لیتے پامیر کو دیکھ کر کہا

جی اوکے۔۔۔" وہ سرسری سا جواب دیتے سب کے ساتھ باتوں میں پھر سے مشغول ہو گیا تینوں خواتین اپنی باتوں میں مگن تھی یاقوت زامل کے ساتھ باتیں کرتا ہوا کھانا کھا رہا تھا یہ کچھ دن یہ بچے ہاتھوں میں تھے پھر تھوڑے بڑے ہو کر اسی ڈائننگ ٹیبل پر اپنے چھوٹے چھوٹے سے ہاتھوں سے تباہی مچاتی تھی

وہ زیحال کے آنے سے پہلے گاڑی نکال چکا تھا وہ جب بھی اسکے ساتھ کہیں جاتے تو ڈرائیونگ خود کرتے تھے اب بھی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا

بیٹا بابا جلدی آجائیں گے۔۔۔" زامل زیحال کا کالر پکڑے اسے چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اوپر سے منہ پھاڑے پورا زور لگا کر بس روئے جا رہا تھا زالے اس معاملے میں سدھری ہوئی

تھی بیٹی تھی ناں پیدا ہوتے اس میں زصبر کا عنصر ڈال دیا گیا
تھا لیکن یہ چھوٹی آفت مردوں کی گود کا شوقین باپ ملے یا
چاچو بس انکی گود میں چڑھ کر باہر جانا ہے
آپ چلے جائیں یہ رو رو کر خود ہی چپ ہو جائے گا۔۔۔"زمل اسے
کھینچ کر زیحال کی جانب سے رخ پلٹ کر بولی
برلاس کو بلا لینا کہیں یہ زیادہ رونے لگے۔۔۔"کہتے وہ زمل کی
پیشانی پر بوسہ دیتے باہر نکل گیا جہاں پامیر اسکا انتظار کر رہا
تھا
ہاں پیدا بھی خود ہی کر لینا تھا ہنہ۔۔۔۔"زمل جلتی کڑھتی زامل
کو گھورتی اندر لے گئی
بیٹا آنا تم فیڈ لینے کیلئے ممم۔۔۔ ممم کرتے ہوئے دیتی ہوں تمہیں
میں۔۔۔"اس نے زامل کو زالے جو صوفے پر لیٹی خود سے چھوٹا

ساٹیڈی بئیر ہاتھ میں پکڑے کھیل رہی تھی اسکے ساتھ ہی
تھوڑے فاصلے پر لٹادیا اب دونوں جیسے جیسے بڑے ہو رہے تھے
اسکا دودھ دونوں کیلئے کافی نہیں تھا تب ہی الگ سے دونوں کو
تھوڑے تھوڑے فریش فروٹس کا جوس پلانے لگی تھی
گاڑی سیدھی فیکٹری کے باہر آرکی تھی سامنے سے فہیم صاحب
جو یہاں کے ساتھ ساتھ کچھ اور فیکٹریوں کا کام بھی دیکھتے
تھے مینیجر کے طور پر وہ پاشا کو دیکھ فورا سے اسکی جانب آ
گئے

کیسا جا رہا ہے کام۔۔۔؟ وہ راہداری میں چلتے ہوئے ساتھ ساتھ
پوچھ بھی رہا تھا
سر کام بہت اچھا جا رہا ہے اس ہفتے غنی گروپ کے ساتھ ایک
میٹنگ ہے اس میں آپ کو خود آنا پڑے گا کیونکہ وہ لوگ فیس ٹو

فیس آپ کے ساتھ ڈیل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"انکی بات پر پاشا کے چہرے کے زاویے بگڑے

جب آپ کو پتہ ہے میں نہیں کر سکتا ڈیل تو آپ کیوں ہر دفع کسی نہ کسی میٹنگ کا ذکر کر دیتے ہیں اگر میں کر سکتا ہوتا تو آپ کی تنخواہ کروڑوں میں نہ ہوتی۔۔۔"وہ کوفت سے بولتا سیگریٹ سلگانے لگا فہیم صاحب اچھا خاصا اسکے اس انداز پر گڑبڑا چکے تھے اتنی تنخواہ کی خوشی اور مزہ اپنی جگہ تھا لیکن وہ یہ نہیں بھول سکتے تھے کہ وہ ایک آگ کے ساتھ کام کر رہے تھے جو ذرا سے قدم لڑکھڑانے پر انہیں جلا بھی سکتی تھی سوری سر۔۔۔بس انکی انویسمنٹ زیادہ تھی اس لئے معذرت میں دیکھ لونگا۔۔۔"جلدی سے لائن پر آئے اتنی دیر میں لفٹ چوتھے فلور پر رک چکی تھی جہاں پاشا بے کا کیبن تھا یہاں سے آگے

اب اسکے اور اسکے بھائیوں کے علاوہ کسی کو اتنی خاص آنے کی
اجازت نہ تھی

وہ قدم قدم چلتا اپنے کیبن میں آیا پامیر اسی کے پیچھے تھا
دونوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے پاشا جا کر اپنی پاور چیئر پر
بیٹھ گیا پامیر اسکے بیٹھتے خود بھی وہاں ٹیبل کے دوسری پار
رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا

اب بتاؤ کیا چکر ہے۔۔۔؟اس نے بیٹھتے سوال دغہ جب پامیر نے
نہ سمجھی سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کونسا چکر

یہ شکل پر جھوٹی مسکراہٹ لوگوں کو دکھانا مجھے نہیں اس
لئے معاملہ بتاؤ کیوں پریشان ہو۔۔۔"آہ اسکے اس جملے پر پامیر
کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا کیا اس شخص سے کچھ چھپ
سکتا تھا وہ انکی رگ رگ سے واقف رہتا تھا کونسی مسکراہٹ

جھوٹی ہے یا سچی وہ یہ بھی جان جاتا تھا بے شک وہ سچ میں
انکے ماں باپ کی جگہ تھا جو اپنی اولاد کا ہر رنگ ڈھنگ پہچان
جاتے ہیں
کچھ خاص نہیں بس۔۔۔" وہ بولنے ہی لگا تھا جب زیحال نے فورا
سے بیچ میں ٹوکا
میں نے کہا اصل بات بتاؤ۔۔۔ یہ "بس" لفظ نکال کر۔۔۔" اسکی بات
پر پامیر کے چہرے کا رنگ یکسر تبدیل ہوا آنکھوں میں ایک دم
نمی تیرنے لگی دل جیسے بھاری ہونے لگا تھا اسے اب بتانا تھا
میں نوفل کے پاس گیا تھا اسکی ٹیوننگ کرنے۔۔۔" وہ بولنا شروع
ہوا زیحال نے دونوں ہاتھ کی انگلیاں آپس میں الجھاتے ٹیبل پر
رکھ کر ان پر ٹھوڑی ٹکالی اور پوری طرح سے اسکی جانب
متوجہ ہو کر سننے لگا

کچھ دن پہلے۔۔۔۔

یار ہاتھ میں بہت کھجلی ہو رہی ہے اتنے دن سے کسی کو ڈوز
نہیں دیا۔۔۔" وہ ڈھلوان پر بیٹھے منہ میں چبتی ببل ایک جانب
پتھر پر پھینکتے ہاتھ کے پٹاخے نکالتے ہوئے بولا آج دھوپ کڑک
تھی وہ کھلے میدان میں بیٹھا تھا بندے اسکے ارد گرد مؤدب
طریقے سے کھڑے تھے کچھ جو بڑے عہدے پر تھے وہ بیٹھے تھے
تو ایک ہے ناں اس پر ہاتھ صاف کر لیں۔۔۔" میر بخش نے نوفل کا
نام لئے بغیر اسکی جانب اشارہ کیا
اوہاں۔۔۔۔ مرغا ہے تو صحیح۔۔۔ چلو آج۔۔۔ اسی کو خاطر و مدارت
کرتے ہیں۔۔۔" وہ جھٹ سے جمپ لگا کر نیچے اترا اور دونوں

ہاتھوں سے اپنی پینٹ جھاڑتے آگے بڑھا کچھ بندے اسکے پیچھے
پیچھے ہو لئے وہ اسی کال کوٹھڑی کی جانب آگیا جہاں نوفل
قید تھا ایک بندے نے دروازے پر لگا تالا کھومتے پامیر کے لئے
راستہ بنایا وہ ہمیشہ کی طرح اپنی مغرور چال چلتا ہوا اندر
داخل ہوا تھا سامنے ہی نوفل بیڑیوں میں جکڑے گہری نیند میں
جھول رہا تھا جب اس کے چہرے پر ایک زبردست جھاپڑ رسید
ہوا کہ وہ نیند میں بھی بلبلا کر رہ گیا نیند سے بھری سرخ
مخمور آنکھیں اوپر اٹھائی تو سامنے ہی ایک شیطانی مسکراہٹ
اپنے لبوں پر لئے پامیر سلطان نظر آیا اسکا چہرہ دھندلاتا ہوا سا
تھا اس سے پہلے وہ پوری طرح اسے پہچانتا تب تک پامیر اس کے
دوسرے گال پر ایک زوردار گھونسہ رسید کر گیا تھا نوفل کا پورا
وجود لرز کر رہ گیا

کیا حال ہے۔۔۔ مسٹر ڈیول۔۔۔ نکل گئی یہاں آکر ساری ہیکڑی
"۔۔۔

نوفل کے بال مٹھی میں جکڑ کر چہرہ اوپر اٹھاتے بے رحمی سے
ایک جھٹکا دیا نوفل اب تک اسے پہچاننے کی سعی میں تھا جب
اسے ایک لمحہ لگا صرف ایک لمحہ اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی
آنکھوں میں چمک اتر آئی وہاں اب خوف کی جگہ شیطانیت پنپنے
لگی تھی یہ دیکھ پامیر کو تھوڑی حیرت ہوئی اصل حیرت کا
جھٹکا تب لگا جب وہ شیطان قہقہہ مار کر اور زور سے ہنسا اپنی
پوری طاقت صرف ہنسنے پر لگا دی پامیر نے ایک جھٹکے میں اس
کے بال چھوڑے اور سیدھا کھڑا ہوتے حیرت سے اسے دیکھا
کیا۔۔۔؟ کیا ہوا مارناں آجا مار۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ تو۔۔۔ تو مارے گا
مجھے تو۔۔۔" اس سے ہنسنے کے باعث ٹھیک سے بات تک نہیں ہو

پار ہی تھی

جس مرد سے اپنی عورت نہ سمبھلی وہ مارے گا مجھے۔۔۔"اس

کے منہ سے اپنی عورت کا ذکر سنتے پامیر کے تن بدن میں ایک

شدید آگ سی بھڑک اٹھی اس نے پوری قوت سے ایک ضرب اسکے

سینے پر لگائی کہ نوفل خانزادہ تڑپ کر رہ گیا لیکن وہ بھی

ڈھیٹ تھا ہنسنے سے پھر بھی باز نہ آیا

مار اور مار۔۔۔یہ مار مجھ پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ یہ ایک

نامرد کے ہاتھوں کی مار ہے جس کی بیوی اسکے ہوتے باہر اپنا

ایک عاشق رکھتی ہے۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہاہامار آجا۔۔۔۔"اب نہیں مار

پایا پامیر وہ وہی کھڑا حیرت اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے

لگا

کیا ہوا یقین نہیں آرہا میرا فون تم لوگوں کے پاس ہے جا دیکھ

"اپنی بیوی کی حسین یادیں اسکے عاشق کے ساتھ جا دیکھ۔۔۔

پامیر کو یونہی کھڑے دیکھ وہ زہر خند لہجے میں غرایا جب

پامیر نے ہاتھ کے اشارے سے نظریں نوفل پر گاڑھے ہوئے اسکا

موبائل لانے کا حکم دیا ایک بندہ جا کر اسکے سامان میں پڑا اس

کا موبائل اٹھالایا یہ وہ موبائل تھا جس میں وہ اپنے اور لوگوں

کے راز قید رکھتا تھا یہ الگ سے اسکے سامان سے ان لوگوں کو

ملا تھا

اس بندے نے آکر موبائل پامیر کو تھما دیا اس نے لیتے سکرین

آن کی نوفل بتاتا گیا اور وہ وہی فنکشنز کھولتا چلا گیا جہاں

ایک دم اسکی انگلیوں کی حرکت سست پڑی اور کرتے کرتے وہ

حرکت کرنا چھوڑ گئی اسکے سر پر جیسے پورا آسمان آ گرا تھا

سامنے کومل تھی نوفل کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موند کر

شاید وہ سکون محسوس کر رہی تھی وہی سکون جو اسے پامیر
کی بانہوں میں ملنا چاہیئے تھا اگلی تصویر جس میں وہ دونوں
ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ایک دوسرے کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر
بیچ پر گیلی ریت میں پیر جماتے ہوئے چل رہے تھے یہ لمحہ تو
پامیر سلطان کے ساتھ ہونا چاہیئے تھا پھر اسکے ساتھ کیسے۔۔۔؟
اگلی تصویر نہیں ویڈیو جسے دیکھ پامیر کو لگا جیسے اسکی
روح تک قبض کر لی گئی ہو رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا اس
ویڈیو میں کومل کا برہنہ کندھا دکھ رہا تھا باقی پورا بدن کمفرٹر
میں ڈھکا ہوا تھا وہ ایک ہوٹل کا روم تھا اور ویڈیو بنانے والا
خود نوفل راحم خانزادہ تھا جبکہ کومل شاید گہری نیند میں
تھی ہاں اسے تھک کر نیند بھی تو آتی تھی پامیر کو لگا وہ مزید
اپنے قدموں پر کھڑا نہیں رہ سکے گا اسکے ہاتھ بے اختیار کانپنے

لگے انکھوں سے گرم آنسوؤں کا ایک موتی ٹوٹ کر اس فون کی
جلتی سکرین پر آ گرا ایسی اور کتنی تصویریں تھی ویڈیوز تھیں
اس نے نہیں دیکھی اس میں ہمت نہیں رہی پامیر سلطان کو لگا
جیسے اسکا وجود کسی زلزلے کی زد میں آ گیا ہو وہ موبائل پر
اپنی گرفت مضبوط کرتے لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا پیچھے
نوفل تھا اور اسکے شیطانی قہقہے

موجودہ وقت۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنسوں تھے وہ زمین پر نظریں ٹکائے نجانے
خود پر کیسے ضبط کے بند باندھے وہ سب بتا رہا تھا جو اتنے دن
سے اسکے ذہن میں چل رہے تھے اسے اذیت کی موت مار رہے تھے

مجھے تو یہ بھی لگتا ہے۔۔۔کہ۔۔۔۔کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔۔۔"اس
لہجے سے درد چیخ چیخ کر بولا تھا زیحال یک ٹک اسے دیکھے
گیا جانتا تھا ابھی اس نے پامیر کو گلے لگالیا تو وہ بچوں کی
طرح پھوٹ پھوٹ کر رودے گا
کہاں کمی رکھی میں نے۔۔۔کیوں کیا اس نے۔۔۔میں نہیں سمجھ پا
رہا مجھے صرف یہ اسکا غصّہ لگتا تھا لیکن وہ تو اس قدر مجھ
"سے نفرت کرتی تھی کہ میرے ہوتے ہوئے کسی اور کے ساتھ۔۔۔
تے وہ چہرا مزید جھکاتے ضبط کھو گیا t بات ادھوری چھوڑ
آنکھوں سے آنسوں تواتر بہنے لگے زیحال اٹھ کے ٹیبل کے گرد
گھومتا اسکے قریب آیا اور اسے خود سے لگا گیا زیحال کے سینے
سے لگتے وہ سچ میں بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا

کیوں کیا اس نے۔۔۔۔ کیوں بھائی۔۔۔۔ کیو۔۔۔۔۔۔۔۔ں "آخر
میں وہ چیخ

پڑا تھا زیحال نے کرب سے آنکھیں مینچ لی اس نے پیدا نہیں کیا
تھا ان تینوں کو لیکن پالا ضرور تھا انکا درد اسے اپنا درد لگتا تھا
جیسے ماں باپ اپنی اولاد کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے
وہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا

میں نے۔۔۔ کتنی شدّت سے چاہا اسے۔۔۔۔ اور اس نے دھوکہ دیا
بھائی اس نے دھوکہ دیا مجھے۔۔۔ "اسکی گھگی سی بندھنے لگی
تھی

بس۔۔۔۔ رونا بند کرو۔۔۔ "اسکا چہرہ اوپر کرتے اپنی ہتھیلی سے
اسکے آنسوں صاف کئے پامیر زیحال کا چہرہ دیکھتے مزید شدّت
سے روتا اسکے سینے سے پھر لگ گیا

میں کیسے کروں۔۔۔میں مر رہا ہوں۔۔۔میں مر جاؤنگا۔۔۔کاش میں
اس دن مر جاتا مجھے کبھی نہ پتہ چلتا کبھی بھی نہیں۔۔۔"اس
رونے میں کمی کے بجائے شدّت آ رہی تھی زیحال نے اسے خود
میں بھینچ لیا یہ آغوش ہر غم سے پرے تھی یہاں سکون تھا
پامیر کتنی ہی دیر زیحال کے سینے میں منہ دیے روتا رہا آخر میں
تھک کر خود ہی چپ ہو گیا زیحال نے پھر اپنے ہاتھوں سے اسکے
آنسوں صاف کئے اور پانی کا گلاس اٹھا کر خود سے اسکے لبوں
سے لگایا پامیر دھیرے دھیرے سارا پانی پی گیا اب وہ قدرے
کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا زیحال وہی اسکے سامنے کرسی پر
بیٹھ گیا
میں جانتا تھا اس بارے میں۔۔۔۔"اسکی بات پر پامیر نے تڑپ کر
اسکی جانب سر اٹھایا اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا

عورت میں اتنی عقل نہیں ہوتی وہ بس محبت کی بھوکی ہوتی ہے اس میں دولت کی حرص سے زیادہ محبت کی حرص ہوتی ہے تم سے اسے وہ محبت نہیں ملی جو وہ چاہتی تھی۔۔۔۔"اس نے دھیرے سے سمجھانا شروع کیا جبکہ پامیر تو یوں تھا جیسے پتھر کا مجسمہ

میں نے تب بھی سمجھایا تھا کہ تم محبت تو کرتے ہو لیکن اسے ٹھیک سے نبھا نہیں رہے عورت کو ہر دن ایک نئے سرے سے محبت چاہیے ہوتی ہے اسے احساس کرواتے رہنا پڑتا ہے کہ تم اس سے کتنی محبت کرتے ہو تم خود سوچو تم کتنے لاپرواہ ہو گئے تھے اسے خود سے دور تو تم نے خود کیا۔۔۔"اسکی بات پر پامیر کی آنکھوں میں نمی پھر سے اترنے لگی ہاں شاید وہ غلط تھا پچھلے گزرے دن ذہن کے پردے پر گردش کرنے لگے

اور یہ بچہ تمہارا اپنا ہے جو عورت اپنی حیا کھودے اسکی چال
چلن ہی بدل جاتی ہے جو سب سے پہلے ایک مرد کی آنکھ سکین
کرتی ہے اور یہ میں کہہ رہا ہوں وہ صرف بھٹکی تھی گمراہ
نہیں ہوئی تھی بھٹکے ہوئے آسانی سے واپس لوٹ آتے ہیں لیکن
گمراہ ہوئے لوگوں کا واپس لوٹنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔" پامیر دم
سادھے اسے سنے گیا اسکی باتیں جیسے روح تک کو ہیل کرتی
تھی اسکی آواز اور لفظوں میں جادو تھا وہ جکڑ لیتا تھا سامنے
والے کو
لیکن عورت بے وفا ہو جائے تو وہ عورت ہونے کا مقام کھو دیتی
ہے بھائی۔۔۔" اسکی بات پر زیحال ایک پل کو اس کا چہرہ دیکھے
گیا جیسے کچھ بہت گہرا سوچ رہا ہو
اگر ایسا ہے تو مرد کیوں پھر بے وفا ہو کر بھی مرد رہتا ہے۔۔۔؟ آہ

یہاں پامیر کی زبان کو تالا لگ گیا تھا وہ سانس روکے اسے دیکھے گیا

بھٹکے ہوئے بے وفا نہیں ہوتے میری جان۔۔۔انکو صحیح راہ دکھائی جاسکتی ہے اور اگر نہ دکھاؤ تو وہ باغی بن جاتے ہیں انہیں اپنے پچھتاوے کا پچھتاوا ہوتا ہے اور عورت ہی کیوں ہر دفع مرد کو معاف کرے کبھی تو مرد کو بھی اس معافی کا مزہ چکھنا چاہئے ہے ناں۔۔۔" اسکی بات پر پامیر ٹرانس کی کیفیت میں سر ہاں میں ہلا گیا اور پھر خود ہی گڑ بڑا گیا جس پر ایک مبہم سی مسکراہٹ زیحال کے لبوں پر آن ٹھہری

چلو اب سب بھول جاؤ اور کومل سے اس بارے میں کوئی بات نہ کرنا ٹھیک ہے۔۔۔ورنہ میں نے تمہارے قد کا بھی لحاظ نہیں کرنا۔۔" پامیر کے کندھے پر مکا جڑتے دھیرے سے ہنس دیا اسکی

ہنسی دیکھ پامیر کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی

میں چاہتا بھی نہیں کہ آپ میرے قد کا لحاظ کریں خوشی

"خوشی آج بھی سب کے سامنے آپ سے دھلائی کروا سکتا ہوں۔۔۔

❤ آہ یہ محبت۔۔۔خدا ان بھائیوں کی محبت سلامت رکھے آمین

کتنی ہی دیر دونوں باتوں میں مشغول رہے انکے اٹھنے تک پامیر

بلکل ٹھیک ہو چکا تھا وہ ٹوٹا ہوا یہاں آیا تھا اور اپنے بھائی کی

محبت سے جڑ کر واپس جا رہا تھا

کومل کی گھٹی سانسوں کو جیسے راستہ سا ملا تھا اسکی نکلتی

روح جیسے واپس کر دی گئی تھی اسے ایک نئی زندگی دے دی

گئی تھی اس نے کہا تھا وہ سمبھال لے گا اس نے سمبھال لیا تھا

کوئی بھی طوفان تب تک ان سب تک نہیں پہنچ سکتا تھا جب

تک زیحال خان آفندی چٹان کی طرح انکے آگے کھڑا تھا

میں نے تمہیں معاف کر دیا اب تو نہیں جاؤ گی ناں مجھے چھوڑ کر۔۔۔؟ وہ بچوں کی طرح پوچھ رہا تھا لہجے میں حسرت پنپ رہی تھی

کومل تڑپ کر بے اختیار سر نفی میں ہلاتی پھوٹ کر رو دی

میں غلط راہ پر چل پڑی تھی آئی ایم رئیلی سوری مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔" وہ روتے ہوئے چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی یہ دیکھ پامیر اٹھ کر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے اسے خود سے لگا تا زور سے بھینچ گیا

اٹس اوکے میرے لئے یہی کافی ہے کہ تم واپس بھی لوٹ آئی تمہیں میری محبت کا احساس ہو گیا اٹ از انف فار می۔۔۔" لہجے میں دنیا بھر کی محبت آسمٹی تھی جسے محسوس کرتے کومل مزید

تڑپ کر رو دی بے شک کچھ معافیوں کا احساس ایک عجیب سا
احساس ہوتا ہے مانو ایک نئ زندگی مل گئ ہو کتنی ہی دیر
وہ روتی رہی

بس چپ۔۔۔ تم روؤ گی تو میرا بچہ بھی روئے گا میں نہیں چاہتا
وہ روئے۔۔۔"اسکا میرا بولنے پر کومل نے سر اسکے سینے سے باہر
نکال کر اسے خفا خفا سی نظروں سے دیکھا پا میر فورا سے
سمجھ گیا تھا تب ہی دھیرے سے ہنس دیا

اچھا بابا۔۔۔ ہمارا بچہ۔۔۔"فورا سے ہاتھ کھڑے کرتے تصیح کی
کومل پھر سے اسکے سینے میں چھپ گئ پا میر دھیرے دھیرے
اسکی کمر سہلانے لگا جب اچانک اسے کچھ سوجھا اور دھیرے
سے کومل کو مخاطب کیا

"کومل۔۔۔

ھممم۔۔۔"اس نے بھی اسی طرح دھیمے سے جواب دیا
میں ہمارے بچے کو محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"اسکی بات پر
کومل نے جھٹ سے سر باہر نکالتے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں
کچھ تھا بہت عجیب وہ احساس جسے بھانپتے کومل کا رنگ
پل میں سرخ پڑا تھا وہ ہڑبڑا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی جب پامیر
اسے اسکی رضامندی سمجھتا دھیرے سے اٹھ کر دروازے کی
جانب گیا اور ہاتھ بڑھا کر اسے بند کرتے چٹخنی اوپر چڑھائی
کومل کی تو جیسے جان لبوں پر آئی تھی پامیر نے واپس مڑتے اس
نے بمشکل تھوک نگلا اور گود میں پڑا دوپٹہ انگلیوں پر لپیٹتے
وہ گھبرا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی
پامیر دھیرے دھیرے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھا
نظریں کومل کے سراپے کا طواف کر رہی تھیں اندر میں جیسے

جذباتوں کا طوفان سر اٹھانے لگا تھا اتنے دن بعد وہ اسکے قریب
آرہا تھا اس بات کو سوچ کر ایک الگ ہی احساس دل میں اجاگر
ہوا تھا

کومل نے قریب آتے وہ عین اسکے سامنے کھڑا ہوا جب کومل نے
اپنی لرزتی پلکوں کی جھالر اوپر اسکی جانب اٹھائی اور اسکی
مخمور آنکھیں دیکھ دل اچھل کر ایک دم حلق میں آیا تھا اب تو
تھوک بھی نہیں نگلا جارہا تھا

پامیر نے ہاتھ بڑھا کر اسکا دوپٹہ بے حد نرمی سے اتارتے بیڈ پر
پیچھے کی جانب اچھالا ساتھ ہی کومل نے ضبط سے آنکھیں
مینچی وہ کومل کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے بے حد نرمی سے اسے
پیچھے کی جانب بیڈ پر لٹاتے خود اسکے بلکل قریب آگیا کومل
اب تیز تیز سانس لینے لگی تھی اسکی سانسوں کی آواز بند

کمرے میں باآسانی گونج رہی تھی

پپ۔۔۔پامیر۔۔۔ک۔۔۔کوئی آجائے گا۔۔۔"اس نے ایک آخری بچنے کی
کوشش کی جب اسکی بات سنتے اسکی فراک اوپر کرتے پامیر کا
ہاتھ لمحہ بھر کو رکا تھا اسکی بات پر دھیرے سے مسکرا دیا
میاں بیوی کا کمرہ جب بند ہو تو کوئی انہیں ڈسٹرب نہیں کرتا
اسکا لہجہ اس وقت شدّتوں سے چور تھا مطلب اب رہائی ممکن
نہیں تھی کومل ضبط سے بیڈ شیٹ مٹھی میں جکڑتے آنکھیں
زور سے بند کر گئی وہ دھیرے دھیرے اسکی فراک اوپر سرکاتا
چلا گیا
وہ کومل کے پور پور کو دیوانوں کی طرح چھوٹا چلا گیا

بب۔۔۔بس۔۔۔ مجھ۔۔۔سے برداشت نہیں ہو رہا پامیر۔۔۔"اسکے

اتنے دن

بعد خود کو دیوانوں کی طرح چومنا کومل کے پورے بدن میں جیسے

سنسنی سی دوڑا گیا تھا

کتنی نازک ہو گئی ہو تم۔۔۔ورنہ یہی میری جنگلی بلی مجھے نوچ

کھاتی تھی تمہارے دیے ہوئے زخم آج بھی میرے سینے پر ہیں

۔۔۔"اس

کی بات پر کومل نے تڑپ کر اسکی جانب دیکھا جب اسکی نظروں کا

مفہوم سمجھتے پامیر دھیرے سے ہنس دیا

میں قربتوں میں دیے گئے زخموں کی بات کر رہا ہوں جھلی۔۔۔"اسکا

ماتھا چومتے شریر ہوتے چھیڑا کومل نے بھی اسکے سینے پر ہلکی سی

دھپ رسید کی

"بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔

اچھا کتنا۔۔۔۔؟ وہ نہیں بتا پائی کے وہ

کتنا بد تمیز ہے آج وہ اسے موقع ہی

نہیں دے رہا تھا

"مجھے نفرت ہے آپ سے۔۔۔آئندہ یہاں کا رخ بھی نہ کیجیئے گا۔۔۔

آئرہ خانزادہ کے الفاظ اسکی سماعتوں میں گونجنے لگے نظریں

باہر نظر آنے والی جھاڑیوں پر ٹکی تھی "میرے لئے میرے بھائی

کے ساتھ میری محبت بھی مر گئی "چھناک سے کچھ ٹوٹا تھا

شاید برلاس شاہ کا دل اسے اتنی گولی لگنے پر تکلیف نہیں ہوئی

تھی جتنی اسکی باتوں پر اب ہو رہی تھی یاقوت اسکے چہرے

کی جانب ہی دیکھ رہا تھا اگر وہ ساتھ نہ ہوتا تو شاید بات بگڑ

جاتی لیکن وہ اپنے بھائی کو مزید تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا
تھا کہ تب ہی اسے خاموشی سے وہاں سے لے آیا لیکن اسکے کچھ
الفاظ وہ چاہ کر بھی برلاس کے ذہن سے نہیں نکال سکتا تھا
گاڑیاں انکی حدود میں داخل ہونے لگی
بھول جاؤ اسے۔۔۔ تمہارا انتظار اور بہت سے لوگ کر رہے ہیں
جنہیں تمہاری تکلیف سے تکلیف ہو گی۔۔۔" برلاس نے مڑ کر اسکی
جانب دیکھا اسکی بات سمجھتے اس نے ایک گہری سانس لی اور
بمشکل اپنے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا گاڑی پورچ میں آکر رک
وازہ کھول کر باہر نکلے V چکی تھی دونوں اپنی اپنی جانب کا در
سامنے ہی زیحال کھڑا تھا جسے دیکھ برلاس کی مسکراہٹ غائب
ہوئی وہ بھاگ کر اسکے گلے سے لگ گیا

ارے۔۔۔کیا ہوا۔۔۔دو دن ہو سپٹل میں رہ کر انسان بن گئے

۔۔۔"اس

نے اپنے حصار اسکے گرد تنگ کرتے شریر ہوتے اسے چھیڑا

میں نے آپ کو بہت مس کیا آئی لو ویو سو مچ بھائی آئی لو ویو

سو مچ۔۔۔" یاقوت کا اشارہ زیحال کی جانب تھا جو اسکی تکلیف

فورا بھانپ لیتا لیکن وہ کیا کرتا زیحال کو دیکھ تینوں سے اپنا

آپ کنٹرول نہیں ہوتا تھا

"لیکن میں سکوں میں تھا کیونکہ میرے بچے سکون میں تھے۔۔۔

اسکی بات پر برلاس کے علاوہ سب کی ہنسی چھوٹی سب ہی

اسکے انتظار میں تھے یاقوت پہلے ہی اسکے ڈسچارج ہونے کی

اطلاع دے چکا تھا

برلاس نے پیچھے ہوتے مصنوعی خفگی سے اسے دیکھا اسکے اس

کی شکایتی نظروں کو بھانپتے زیحال کی ہنسی
بھئی باقی سب بھول جاؤ تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔۔۔"مشی
نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا جب سب نے بیک وقت اسے
دیکھا زمل اور مشی دونوں برلاس کے آگے آکر کھڑی ہو گئ
ٹن۔۔۔ٹنا۔۔۔۔ننن۔۔۔۔"دونوں کے پیچھے ہٹتے برلاس کی نظر
سامنے
صوفوں پر بیٹھی ان دو چھوٹی چھوٹی آفتوں پر گئی دونوں
ایک دوسرے سے چپکے بیٹھے تھے یہ دیکھ برلاس کی آنکھیں
پھٹی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کہ زامل زالے بیٹھے تھے
دونوں گولو مولو سے ایک تو بیٹھے ہوئے بھی اتنے کیوٹ لگ
رہے تھے انکو کھا جانے کا دل چاہ رہا تھا برلاس کو دیکھ زامل تو
فوراسے ٹھسکنا شروع ہو گیا جب اس کے ریڈیو سٹارٹ ہونے سے

پہلے برلاس ایک ہی جست میں ان تک پہنچا

ارے۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔بیٹھا ہے۔۔۔سچی۔۔۔۔"وہ خوشی سے چہکتا

زامل کو گود میں اٹھائے چٹاچٹ چومنے لگا اسے دیکھ زالے روٹھ گئی اور آنکھوں پر ہاتھ رکھے بنا آنسوؤں کے رونے لگی

اسکو بھی اٹھاؤ بد تمیز۔۔۔"پیچھے سے مشی نے برلاس کے کندھے پر۔دھپ رسید کی

الے۔۔۔۔میرا بیٹا روٹھ گیا ہاں۔۔۔"دوسرے ہاتھ سے زالے کو اٹھا کر

اسکے روئی سے گال چومے دونوں کو گود میں لئے اسے حقیقی خوشی ملی تھی کون آئرہ کونسی محبت وہ سب بھول گیا تھا

یہ بچے اپنے باپ کی طرح ساحر تھے اپنی اداؤں کے سحر میں

جکڑ لیتے تھے زالے فوراسے اسکی گود میں آکر چپ ہو گئی
ایک تو پتہ نہیں کا ملتا انکوانکے وزن سے زیادہ تو کپڑے پہنا
دیتے ہیں۔۔۔"اس کے کلس کر بولنے پر زمل نے اسے فوراگھورا
مطلب لایا بھی خود تھااب بول بھی خود رہا تھا
برلاس کے واپس آتے گھر کی رونق جیسے واپس آگئی تھی چاچو
ورسسز زامل پھر سے شروع ہو چکا تھاویسے زامل خان آفندی
برلاس شاہ کا دلدادہ تھا لیکن جونہی وہ زیحال کے قریب ہوتا تو
زامل میں ایک جھنجھلی سی اٹھتی اور آنکھیں زور سے بند کر کر
رونے لگتاسب اسکی اس نوٹنکی پر ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے
ایسا کرو مجھے آدھا آدھا رکھ لو۔۔۔"ایک طرف برلاس اور دوسری
طرف اپنی روتی ہوئی بگڑی اولاد کو دیکھ زیحال جل کڑھ کر
بولا جسے برلاس جیسے ہی ہاتھ لگاتا زامل رونے لگتا اسے بھی

جیسے مزہ آرہا تھا اس چھوٹی آفت کا خون جلانے میں
تو میں کیا کرونگی ہبی۔۔۔؟ اسکا بٹوارہ دو حصّوں میں ہوتے
دیکھ زمل فورا سے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھنے لگی
تم دل رکھ لینا۔۔۔" زیحال کا لہجہ ایک دم مخمور ہوا تھا زمل کی
آنکھیں اسکے جواب پر پھٹی رہ گئی وہ اتنا بے شرم بن جائے گا
یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا
اوئے ہوئے۔۔۔۔" مشی نے فورا سے زمل کے کندھے پر کندھا مار کر
آئبرو مٹکاتے اسے چھیڑا اسکے چھیڑنے پر زمل پل میں سرخ پڑی
تھی تب ہی سب کی نظر داخلی دروازے پر پڑی جہاں راحم
صاحب کھڑے تھے لیکن اصل حیرت سب کو انکے ساتھ کھڑی
آئرہ کو دیکھ کر ہوئی تھی

آئرہ کے چہرے کو دیکھ یہی لگ رہا تھا جیسے وہ سارے راستے
روتی ہوئی آئی ہو آنکھوں کے ساتھ ساتھ اسکی چھوٹی سی ناک
بھی سرخ متورم تھی یہاں آنے کے باعث زیادہ ٹیمپریچر پر اسکے
بدن پر کپکپاہٹ سی طاری ہونے لگی تھی برلاس بنا پلک جھپکائے
اسے دیکھے گیا نکاح کے بعد اسے دیکھنے کا نظریہ ہی بدل گیا
تھا یہ شاید ان تین لفظوں کی طاقت تھی کہ برلاس کو پہلے سے
زیادہ اپنا کھنچاؤ آئرہ کی جانب محسوس ہونے لگا تھا
آپ۔۔۔آئیں ناں آگے۔۔۔"راحم صاحب کو دیکھ زیحال کے ساتھ
ساتھ باقی سب بھی کھڑے ہو گئے سوائے برلاس کے جس نے بے
رخی سے نظریں پھیر لی تھیں یہ بات زیحال نے نوٹ کی تھی

لیکن کچھ نہیں کہا

راحم صاحب ڈھیلے کندھے چھوڑے آگے آئے اور اور سب سے ملتے صوفے پر براجمان ہو گئے انکے ٹھاٹھ ویسے نہیں تھے جیسے پہلے ہوتے تھے انکے کندھے جھک چکے تھے چہرے پر ایک اذیت سی رقم تھی

میں یہاں۔۔۔ایک سفارش کرنے آیا ہوں۔۔۔"انکا لہجہ بھی بھیگا ہوا تھا اپنے باپ کو ایسے دیکھ آئرہ کا دل کٹ کر رہ گیا وہ مزید سر جھکا کر بیٹھ گئی

"آپ حکم کریں۔۔۔باپ حکم کرتے اچھے لگتے ہیں سفارش نہیں۔۔۔ زیحال نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی جس پر انہوں نے تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھا

باہر سے شور آرہا ہے کوئی آیا ہے کیا۔۔۔؟ پامیر اسکی گردن میں

منہ دیے اسے چوم رہا تھا جب اسکے سوال پر اس نے چہرہ باہر
نکالتے باہر سے آنے والی آوازوں پر کان دھرتے سننے کی کوشش
کی

آیا ہو گا تم سکون سے پڑی رہو۔۔۔"اسے خود میں بھینچتے وہ ایک
بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا جب ایک دم کومل کے منہ
سے بے ساختہ سسکی ابھری پامیر نے پھر سے چہرہ باہر نکال کر
اسے دیکھا

کتنی نازک ہو گئی ہو تم۔۔۔ورنہ یہی میری جنگلی بلی مجھے نوچ
کھاتی تھی تمہارے دیے ہوئے زخم آج بھی میرے سینے پر
ہیں۔۔۔"اس کی بات پر کومل نے تڑپ کر اسکی جانب دیکھا جب
اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے پامیر دھیرے سے ہنس دیا

میں قربتوں میں دیے گئے زخموں کی بات کر رہا ہوں

جھلی۔۔۔"اسکا ماتھا چومتے شریر ہوتے چھیڑا کومل نے بھی
اسکے سینے پر ہلکی سی دھپ رسید کی
"بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔
اچھا کتنا۔۔۔۔؟ کہتے وہ اپنا ہاتھ شرٹ کے اندر گھساتے اسکی
دھڑکنوں تک لے گیا جس پر کومل کی جان ایک پل میں لبوں
پر آئی تھی
پپ۔۔۔پلیز۔۔۔ نہیں۔۔۔"وہ روہانسی سی ہوتی منتیں کرنے لگی
"اچھا نہیں کرتا لیکن اب ایسے ہی سوؤ گی تم۔۔۔
کیا۔۔۔؟اسکی بات پر کومل تقریباً چیخی تھی
آرام سے۔۔۔۔ایسا کیا کہہ دیا بس یہی کہا ناں کہ آج کی رات
ہمارے بیچ کوئی نہ آئے یہ باریک کپڑا بھی نہیں۔۔۔"اسکے لہجے
میں جھلکتی خماری دیکھ کومل کو آج کی رات اپنی شامت

آتی محسوس ہوئی وہ بے بس ہوتی اپنا آپ اس ظالم سلطان کو
سونپ گئی جس کے بعد اس نے باہر کی آوازوں سے کیا دنیا کی
ہر آواز سے بے خبر اپنی شدّتوں میں مدہوش کر دیا تھا
بیٹا۔۔۔ برلاس سے کہو میری بیٹی کو طلاق نہ دے۔۔۔ میں اس
بڑھاپے میں مزید دکھ کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔۔۔ "انکی بات پر
زیحال کے ساتھ ساتھ سب پر حیرت کا پورا پہاڑ آن گرا تھا سب
نے بیک وقت برلاس کی جانب دیکھا جو زامل کے ہونٹوں پر
انگلی پھیرتے خود کو کھیلنے میں مصروف ظاہر کر رہا تھا در
حقیقت طلاق کے لفظ پر اسکے اپنے وجود میں جیسے خون کی
گردش تک رک گئی تھی
بیٹا میری۔۔۔ یہ التجا سن لو۔۔۔ "وہ باقائدہ ہاتھ جوڑ گئے جب
زیحال نے تڑپ کر انکے ہاتھ تھامتے فورا سے نیچے کئے

یہ آپ کیا کر رہے ہیں پلیز ایسا نہ کریں اور یہ طلاق والی بات
کس نے کی۔۔۔؟آخر میں لہجہ سخت کرتے اس نے برلاس کی
جانب دیکھا وہ اب بھی کچھ نہیں بولا نہ کسی کی جانب دیکھا
برلاس تھوڑی دیر پہلے گھر آیا تھا آئرہ نے غصّے میں اسے سخت
سست سنادی تو وہ طلاق کا فیصلہ سنا کر آگیا میں نہیں چاہتا
میری بیٹی کو اسکی ماں کے کئے گئے گناہوں کی سزا ملے میں
بہت امید سے آیا ہوں میری امید مت توڑنا۔۔۔"انکے لہجے کی بے
بسی پر سب کے دل پسیجے تھے سب کی آنکھوں میں نمی اترنے
لگی ایک ایک بے بس باپ کی التجا تھی جس پر کسی کا بھی
دل پھٹ جائے
برلاس۔۔۔۔"اس نے دبے لہجے میں غراتے اسے پکارا
یہ انکی اپنی بیٹی کا فیصلہ ہے۔۔۔"اسکا انداز دوٹوک تھا

یہ نادان ہے نہیں جانتی اسکی ماں نے کیا کیا ہے۔۔۔ لیکن اب سب
جانتی ہے اب کبھی نہیں کہے گی بیٹا۔۔۔" وہ باپ تھے بیٹی کو
طلاق ہونے کی تکلیف کس قدر تکلیف دہ ہوتی ہے یہ ان سے بہتر
کوئی نہیں جان سکتا تھا باپ جیسا بھی کوئی ہوتا ہے جو اپنی
بیٹی کا گھر بسانے کیلئے اس قدر جھک جاتا ہے
فکر نہ کریں آپ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔" زیحال کے ان الفاظوں
پر جہاں راحم صاحب کی روح تک پر سکون ہوئی تھی وہی
برلاس نے سر اٹھا کر اپنے بھائی کو دیکھا اس نے کہا کہ ایسا
نہیں ہو گا تو اب یہ کبھی نہیں ہو گا وہ چند لمحے اسے دیکھے
گیا آخر میں اٹھ کر سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا آئرہ وہی
سر جھکا کر بیٹھی رہی اسکی تکلیف کا اندازہ کوئی نہیں کر
سکتا تھا

آپ کچھ لیں گے۔۔۔؟زمل۔۔۔۔"اس نے زمل کو پکارتے اشارہ کیا
جو فوراسے سمجھ گئ

میں آپ کیلئے چائ بنا کر لاؤں بڑے ابو۔۔۔۔"اسے آج بھی یاد تھا
وہ سب جب بھی اکٹھے ہوتے گھر میں صرف راحم صاحب کی
چائ کا شور ہوتا وہ چائ کے بے حد شوقین تھے

نہیں تم بس میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ تاکہ میری روح کو تھوڑا
سکون مل سکے۔۔۔"انکے لہجے میں بے پناہ محبت دیکھ زمل
مسکراتی ہوئی انکے قریب آکر ان سے جڑ کر بیٹھ گئ ان سے
بھی اسے اپنے باپ کا احساس محسوس ہوتا تھا وہ کتنی ہی
دیر زامل زالے اور زمل کے ساتھ ہنستے رہے

سب نے ایک خوشگوار ماحول میں چائ پی اور ڈھیر ساری
باتیں کی راحم صاحب جتنی بوجھل طبعیت کے ساتھ یہاں آئے

تھے اتنی ہی ہشاش بشاش طبعیت لے کر یہاں سے جا رہے تھے
زیحال نے اپنا ایک بندہ انکے ساتھ بھیجا تھا جو انہیں لاہور چھوڑ
کر آیا تھا
مشی آئرہ کو کمرے میں چھوڑ کر آؤ۔۔۔"زیحال کی آواز پر اس
نے سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہتی ہو کس کمرے
میں
برلاس کے کمرے میں۔۔۔" یہاں آئرہ نے اپنی زخمی نگاہیں اسکی
جانب اٹھائی تھی اسکے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ
کتنا ضبط کئے بیٹھی ہے موقع ملتے پھوٹ پھوٹ کر رو دے گی
اپنا آپ وہ غیروں میں محسوس کر رہی تھی حلانکہ اب یہی
سب اسکے اپنے تھے
مشی آئرہ کا بیگ پکڑتے اسکا ہاتھ پیار سے تھامتی اپنے ساتھ لے

کر برلاس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی وہ مرے مرے قدموں
سے اسکے ساتھ چلتی اپنی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کر
رہی تھی جو یہاں کے ٹیمپریچر سے زیادہ اس شخص کے ساتھ
ایک کمرے میں رہنے سے ہو رہی تھی جس سے اسے شدید
نفرت تھی

آج سے یہی تمہارا ابھی کمرہ ہے۔۔۔کسی چیز کی ضرورت ہو تو
مجھ سے کہہ دینا او کے۔۔۔"مشی کے اس قدر پیار پر وہ نہ چاہتے
ہوئے بھی مسکرادی اسے برلاس سے مسلہ تھا ان گھر والوں کی
محبت اسے آج بھی اچھی لگی تھی سب اسے کتنا چاہتے تھے
مشی اسے چھوڑ کر چلی گئی آئرہ کتنی ہی دیر کمرے کے باہر
کھڑی اس بند دروازے کو دیکھتی رہی دل بری طرح سے گھبرا
رہا تھا ہتھیلیاں بے مقصد بھیگ رہی تھی وہ کیسے اس کے ساتھ

ایک کمرے میں رہ سکتی تھی اب تو رشتہ بھی حلال تھا اسے
سمجھ نہیں آئی وہ کیا کرے اسکا دل کیا وہ بھاگ جائے یہاں
سے بہت دور جہاں برلاس شاہ کا نام و نشان بھی نہ ہو کوئی
اسکا نام لینے والا نہ ہو لیکن ایسا کیسے ممکن تھا اب تو ہر
جگہ ہر چیز ہر انسان میں اسے وہی شخص نظر آنا تھا جس کے
گرد اب اسکی دنیا گھومنے والی تھی آخر میں ہمت کرتی وہ
تھوک نگلتی دھیرے سے دروازے کا ناب گھماتی بیگ گھسیٹتی اندر
داخل ہوئی سامنے ہی برلاس پیٹھ موڑے کھڑا جیکٹ پہن رہا
تھا آئرہ کو اپنے کمرے میں دیکھ وہ بری طرح سے چونکا اس
کی نظریں خود پر پڑتے وہ مزید گھبرا گئی
تم۔۔۔میرے کمرے میں۔۔۔؟ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی یہ سوال کر
گیا آئرہ اسے دیکھنے لگی کیا اسے اب اس سے ڈرنے کی ضرورت

تھی۔۔۔؟ نہیں اسکی نفرت اسکے ڈر پر غالب آ رہی تھی

مم۔۔۔۔ مشی بھابھی نے کہا ہے۔۔۔"اسکی آواز کانپ رہی تھی

برلاس نے ایک گہری نظر اسکے سراپے پر ڈالی حقیقت تو یہ

تھی کہ اسے اپنے کمرے میں دیکھ اندر ہی اندر اسے خوشی

ہوئی تھی لیکن اگلے ہی پل اسکے الفاظ سماعتوں میں گونجنے

لگے

میرے بھائی کے ساتھ میری محبت بھی مر چکی ہے۔۔۔"میں

طلاق چاہتی ہوں آپ سے۔۔۔"یہ الفاظ یاد آتے اسکی روح تک

جیسے زخمی ہو گی تھی اس نے کرب بھری نظروں سے اسے

دیکھا اور اپنا موبائل اٹھاتے لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل گیا

اسکے جاتے جیسے آئرہ نے سکھ کا سانس لیا ورنہ اسکی موجودگی

میں اسے سانس تک لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی

بیڈ پر چھوٹے چھوٹے سے کھلونے بکھرے پڑے تھے جن میں زامل
کی چھوٹی چھوٹی گاڑیاں اور فوجی پڑے تھے دوسری جانب
زالے کی ڈولز اور چھوٹا چھوٹا کچن کا سامان موجود تھا برلاس
دونوں کیلئے چن چن کر انوکھے کھلونے لایا تھا دونوں کے برابر
بھی تھے لیکن مجال ہے زامل اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیل لے وہ
لے دے کر زالے کے سامنے جھک کر اسکی گڑیا اٹھا لیتا جو اسکے
ہاتھ میں تھی وہ بھی اپنے بھائی کی دیکھا دیکھی چالاک بن رہی
تھی مجال ہے جو چھوڑ دے دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے
بیڈ پر بیٹھے تھے اور ارد گرد ڈھیروں پڑے کھلونوں میں سے
صرف ایک پر جھگڑ رہے تھے
نہیں بیٹا۔۔۔آپ اپنے ٹوائز کے ساتھ کھیلو یہ لو۔۔۔"زمل نے اسکی

گاڑیاں اسکے آگے رکھتے زالے کی ڈول اسے دلوائی لیکن زامل کو صرف وہی چاہیئے تھی تب ہی ہونٹ باہر نکالتے اپنی مٹر مٹر سی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

کیا ہوا میری جان۔۔۔وہ ڈول ہے لڑکیوں کے کھیلنے کی آپ اسکے ساتھ کھیلو یہ دیکھو۔۔۔۔"اس نے باقائدہ وہ ننھی سی گاڑی اس کے آگے بیڈ پر چلا کر دکھائی زامل اسے ٹکر ٹکر دیکھتے پکڑنے کی کوشش کرنے لگا اور جونہی ہاتھ لگی اٹھا کر منہ میں لینی

" شروع کر دی یہ دیکھ زمل سر جھٹک کر رہ گئی "ٹیڑھی اولاد

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی پھر سے اپنے موبائل پر جھک گئی

دونوں بچے کھیل رہے تھے اور وہ موبائل میں گھسی آنلائن چیزیں دیکھ رہی تھی جب اچانک اسکے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا اس نے دھڑا دھڑ انگلیاں چلاتے نمبر ڈائل کیا جو پہلی ہی رنگ پر اٹھا لیا

گیا

ہاں گلالے بولو۔۔۔"آگے سے زیحال کی مصروف آواز ابھری تھی

وہ

شاید کسی کنسٹرکشن والی جگہ پر تھا تب ہی پیچھے سے ٹھک

ٹھک کی آواز آرہی تھی

گھر کب تک آئیں گے۔۔۔؟اپنا فراک انگلی کے گرد لپیٹتے سرسری

سے انداز میں پوچھا

کیوں انتظار کر رہی ہو میرا۔۔۔؟اسکے لہجے میں پل میں شوخی

اتری تھی

جی بہت۔۔۔۔۔۔زیادہ۔۔۔۔"بہت لفظ پر زور دیا جس پر دوسری

جانب

زیحال کو ہنسی آئی اور خوشی بھی ہوئی کہ آخر کار وہ انتظار

کرنے ہی لگی ہے دھیرے دھیرے وہ بھی دوسری جنونی زیحال

بن رہی ہے

بس پھر ٹائم دیکھو میں دس منٹ میں آیا۔۔۔بچے سو گئے۔۔۔"آہ

یہ سوال جس کے پیچھے بہت گہرا مطلب چھپا تھا زمل ایک دم

گڑبڑا گئی اور وہ جو دس منٹ بول رہا تھا اپنے علاقے سے

تقریباً دو گھنٹے کے فاصلے پر تھا

ہی۔۔۔شرم کریں۔۔۔کبھی یہ بھی کہہ دیا کریں کہ بچوں کو جگا

کر رکھو ساتھ میں مستی کریں گے۔۔۔"وہ کسے شرم دلا رہی تھی

جو پیدا ہی شرم پروف ہوا تھا اسکی بات پر زیحال کی ہنسی

چھوٹی

میری جان انکے ساتھ مستی کرنے کیلئے دن ہوتا ہے ناں رات صرف

تمہارے ساتھ مستی کرنا چاہتا ہوں وہ بھی صبح ہونے تک۔۔۔"اس

کی اس قدر بے باکی پر زمل کا رنگ پل میں سرخ پڑا تھا وہ بری طرح سے ہڑ بڑا کر رہ گئی

چھ۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔مجھے کچھ سامان منگوانا ہے نوٹ کریں جلدی سے۔۔۔۔"وہ جلدی سے اپنے مقصد پر آئی جس کی وجہ سے اسے اس بے شرم بندے کو کال کرنی پڑی تھی

سچ میں۔۔۔تم بتاؤ گی۔۔۔؟اسے جیسے حیرت ہوئی ہاں بتانے میں کیا ہے۔۔۔۔؟وہ بھی نہ سمجھی سے پوچھنے لگی نہیں ویسے تو لکھ کر دیتی ہوں ناں بتانے میں شرم آتی ہے۔۔۔"اس کی بات سمجھتے زمل کی آنکھیں پھٹی افففف وہ کہاں پہنچ گیا تھا

ہبی۔۔۔۔میں جان سے مار دونگی آپ کو۔۔۔"وہ تقریباً چیخی تھی دوسری جانب زیحال کا بھرپور قہقہہ بلند ہوا تھا کتنی ہی دیر

وہ ہنستا رہا" میں کال بند کر رہی ہوں۔۔۔" کہتے وہ سچ میں کرنے لگی تھی جب جلدی سے زیحال نے اسے روکا

اچھا بابا۔۔۔بتاؤ کیا لانا ہے۔۔۔" فورا سے ہتھیار پھینکے وہ بھی صرف تنگ کر رہا تھا ورنہ اسکی ضرورتوں کو وہ خود وقت سے پہلے اسکے کہے بغیر پوری کر دیتا تھا

یہ میرا نہیں بچوں کا سامان ہے لکھیں۔۔۔" کہتے وہ بولنا شروع ہوئی زیحال کو لگا یقیناً وہ اب بچوں کے پیمپر لکھوائے گی

ڈھیر رر۔۔۔۔ساری کر کرے۔۔۔۔ڈھیر رر رساری پٹاٹو چپس اور بہت

ساری چاکلیٹس۔۔۔" وہ بتا ہی رہی تھی جب زیحال نے ایک دم اسکی زبان کو بریک لگوائی

ایک منٹ یہ میرے بچوں کا سامان ہے یا انکی ماں کا۔۔۔؟ اسکے

پوچھنے پر زمل کا خون جل نے لگا بھلا یہ سوال تھا کرنے والا
انکی ماں کھائے گی تو ہی آپکے بچوں تک پہنچے گا بس انکی فکر
میری تو ہے ہی نہیں ناں۔۔۔ سارا دن یہ میرا خون چوستے رہتے اب
بھی صرف انکی فکر۔۔۔ میں تو۔۔۔ "زیحال ک دل چاہا اپنی زبان
کاٹ لے کس بلا کے منہ میں ہاتھ ڈال بیٹھا تھا
چاکلیٹس کے بعد اور کیا لانا ہے۔۔۔ "اسکی زبان کو بریک لگوانے کا
یہی ایک طریقہ اسے سوجھا جو کامیاب بھی ہو گیا تھا
ہاں لکھیں۔۔۔ "وہ سوں سوں کرتی پھر سے بولنا شروع ہوئی
سٹابری فلیور آئس کریم اور کوکو مینو۔۔۔ "وہ اور بھی چیزیں"
بتا ہی رہی تھی جب زیحال اسکے کوکو مینو لفظ پر اٹک گیا
کوکو مینو۔۔۔؟ اسے سمجھ نہیں آئی تھی لیکن غور کرنے پر آگئی
تھی "اوہ اچھا کوکو مو۔۔۔ کوکو مینو۔۔۔ "اسکے کوکو مینو لفظ

پر اسکی بے ساختہ ہنسی چھوٹی اسے ہنستے دیکھ زمل نے موبائل
کو گھور کر دیکھا جیسے زیحال کو ہی گھور رہی ہو
کوئی ضرورت نہیں اب کچھ بھی لانے کی۔۔۔" کہتے وہ ٹھک سے
کال بند کر گئی وہاں زیحال ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا فون بیڈ پر ایک
جانب پھینکنے والے انداز میں زور سے پٹختی دونوں بچوں کو
دیکھنے لگی جو ٹکر ٹکر اپنی ماں کو ہی دیکھ رہے تھے
جھگڑنا نہیں میں آتی ہوں۔۔۔۔" انگلی اٹھا کر ایسے وارن کیا جیسے
وہ دونوں ابھی سمجھ جائیں گے زامل اپنی ماں کی انگلی دیکھ
اسے پکڑ کر منہ میں لینے کی کوشش کرنے لگا زمل کا دل کیا اپنا
سر پیٹ لے وہ انگلی چھڑاتی اٹھ کر باہر چلی گئی اور انکے گرد
تکیوں کی لائن بنانا بھول گئی

آسمان پر جیسے جیسے رات کی تاریکی چھا رہی تھی ویسے
ویسے ٹھنڈ بھی بڑھ رہی تھی اور دوبارہ برف باری کے آثار تھے
وہ سادہ سی جیکٹ پہنے اپنے بنگلو کے باہر کھڑا تھا جہاں رات
ہوتے مزدوروں نے ساری بتیاں جلادی پورا بنگلہ جیسے سفید
روشنی میں نہا سا گیا اتنا خوبصورت بنگلہ تیار ہوا تھا جس کا
لان خاصا وسیع اور ہرا بھرا تھا دور دور تک رنگ برنگے پودے
لگے ہوئے تھے فرنٹ گیٹ سے مین گیٹ تک آنے میں اچھا خاصا
وقت لگنا تھا کیونکہ بیچ کی راہداری بہت طویل تھی جس کے
دونوں اطراف نیلے پانی کے فوارے آبشار کی مانند بہہ رہے تھے
آگے آتے دو بڑے بڑے پلر تھے جن کے نیچے کار پورچ تھا اسی کے
آگے تھوڑے فاصلے پر مین گیٹ تھا جس کا شاہی دروازہ کھلتے
سامنے ایک بڑا سا لاؤنج تھا جہاں مہنگے ترین جدید سٹائل کے

صوفے رکھے تھے پورے بنگلے میں وائٹ اور گرے کا کومبینیشن
رکھا گیا تھا اسکے دائیں جانب ایک بڑا امریکن طرز کا کچن تھا
جس کے آگے بڑا سا ڈائننگ ٹیبل رکھا تھا اس سے پیچھے واپس
آئیں تو مین گیٹ کے سامنے گولائی میں سیڑھیاں دو اطراف میں
اوپر کی جانب جا رہی تھیں پورا بنگلہ بے حد خوبصورت اور
شاندار تھا جسے کوئی دیکھے تو کھڑا بس دیکھتا رہ جائے
برلاس پورا بنگلا گھوم کر دیکھ رہا تھا جو اب اپنی پوری شان
سے تیار کھڑا تھا
گڈ۔۔۔اور کچھ رہتا ہے۔۔۔؟اس نے اپنے ساتھ چلتے حسن سے
پوچھا جسے خاص طور پر یہاں کی صرف نگرانی کیلئے رکھا
گیا تھا
نہیں سر سب کمپلیٹ ہے اب آپ کبھی بھی اپنی فیملی کے ساتھ

"یہاں شفٹ ہو سکتے ہیں۔۔۔
ھممم۔۔۔ٹھیک تم جا سکتے ہو۔۔۔"اسکے اجازت دیتے حسن وہی سے مڑ گیا برلاس لاؤنج میں آتے صوفے پر دھپ سے گر گیا پورے بنگلے میں گہری خاموشی تھی اس جگہ کو ان چار بھائیوں کی نسلوں سے آباد ہونا تھا نسل۔۔۔؟ برلاس اس لفظ پر اٹک گیا اور گہری سوچ میں ڈوبنے لگا کیا اس نے اپنے آپ کو اس قابل چھوڑا ہے کہ اسکی نسل بن سکے یہ سوال ایسا تھا جس کا جواب مل پانا قدرے مشکل تھا وہ کتنی ہی دیر وہی بیٹھا رہا نجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ وہی بیٹھا بیٹھا پر سکون نیند سو گیا

وہ دونوں کب سے بیڈ پر بیٹھے بس روئی جا رہے تھے تھوڑی دیر پہلے زامل کے ہاتھ زالے کی چھوٹی سی انگلی لگ گئی تھی جسے

پکڑ کر اسے چھوڑنی ہی نہیں آئی وہ چھوٹی سی جان رو رو سرخ
ہو گئی اور یہ سب صرف اتنی سی دیر میں ہوا جتنی دیر میں
زمل دونوں کے لئے فریش فروٹس کا جوس بنا کر لائی کمرے کے
قریب آتے اسے زالے کی رونے کی آواز جیسے ہی آئی وہ بھاگتی
ہوئی کمرے میں آئی اور آتے نظر سامنے بیڈ پر اس چھوٹی آفت پر
پڑی جو زالے کی انگلی پکڑ کر منہ میں لینے کی کوشش کر رہا تھا
اوئے۔۔۔۔یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے۔۔۔۔"وہ جلدی
سے آگے
آتی جوس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسکی انگلی چھڑوانے لگی
زامل بیٹا۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ بری بات۔۔۔"وہ غصّے پر قابو پاتی
قدرے
پیار سے بولتی چھڑوانے لگی کیونکہ اگر ذرا بھی تیز آواز میں

بولتی توزامل نے بھی رونا شروع کر دینا تھا

بیٹا میں کہہ رہی ہوں ناں۔۔۔ چھوڑ دو ورنہ تھپڑ لگے گا۔۔۔"اپنی ماں کی ڈانٹ ملتے فورا سے ہونٹ باہر نکال لئے لیکن ڈھیٹ نے انگلی نہیں چھوڑی زمل نے کر کروا کر زالے کی انگلی چھڑوائی تو وہ بھی رونا شروع ہو گیا یہ دیکھ زمل بوکھلا کر رہ گئی

رونا ہے ناں۔۔۔رو۔۔۔زور زور سے رو۔۔۔میں بھی روتی ہوں ۔۔۔ہم

لوگوں کے باپ کو سکون نہیں تھا ناں۔۔۔پیدا کروا کر خود باہر گھوم رہے آنے دو گھر۔۔۔تینوں کو گھر سے نکالوں گی۔۔۔"وہ سچ میں اب رو دینے کو تھی دونوں بچے اپنا پورا زور لگا کر صرف رو رہے تھے انکا رونا دیکھ سچ میں زمل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے

اللہّ جی میں کیا کروں۔۔۔۔پلیز چپ ہو جا۔۔۔۔۔ؤ۔۔۔"اسکے
چیخنے پر بچے اور زور سے رونے لگے جب دروازہ کھلتے زیحال
اپنے دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے بیگز پکڑے کمرے میں داخل
ہوا سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی تھیں
بچے تو بچے انکی ماں بھی رو رہی تھی یہ دیکھ وہ صحیح میں
بوکھلا کر رہ گیا
یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔"چیزیں کاؤچ پر رکھتے وہ بیڈ کی جانب آیا
اسے دیکھ دونوں بچے اپنے ننھے ہاتھ اٹھا کر رونے لگے جن کا
مطلب تھا انکو گود میں لیا جائے
ہبی۔۔۔۔"زمل روتی ہوئی بیڈ پر کھڑی ہوتی اسکے پاس گئی
اور اسکے سینے سے لگ کر رونے لگی
میری جان بتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے تم تینوں رو کیوں رہے ہو

وہ پیار سے اسکے بال سہلاتے نرمی سے پوچھنے لگا

انہوں نے بہت تنگ کیا۔۔۔مجھے۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔" وہ اور بھی

زور سے رونے لگی زیحال اسے اپنی گود میں اٹھالیا اور اسکی

دونوں ٹانگیں اپنی کمر کے گرد لاک کرتے کمر سہلائی

بس میرا بے بی۔۔۔میں ابھی ڈانٹ دونگا دونوں کو۔۔۔" اسے چپ

کرواتے دونوں بچوں کو دیکھا جو اپنا رونا بھولتے ٹکر ٹکر

اپنی ماں کو دیکھنے لگے وہ گود انکی تھی لیکن حق پہلے ان

کی ماں کا تھا یہ بات ان دو ننھی سی جانوں کو کون سمجھاتا

"آپ انکو ساتھ لے کر جایا کریں ورنہ میں پاگل ہو جاؤنگی۔۔۔

وہ سوں سوں کرتی بولی دونوں جیسے جیسے بڑے ہو رہے

تھے دونوں کی شرارتیں بھی بڑھ رہی تھیں خاص طور پر

زامل کی ان دونوں کا رونا تو وہ شروع سے ہی نہیں دیکھ سکتی

تھی

ٹھیک ہے اور کوئی حکم۔۔۔اب رونا بند کرو مجھے ان دونوں کو
بھی اٹھانا ہے دیکھو کیسے دیکھ رہے ہیں۔۔۔"اسکے کہتے زمل
نے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا جو واقعی دیکھ رہے تھے

دیکھنے دیں آپ میرے ہی ہیں میرا حق ہے آپ پر۔۔۔"وہ اترنے
کے بجائے الٹا اپنا چہرہ زیحال کی گردن میں چھپا گئی

"چلو بچوں آپ کوئی اور ماما بابا ڈھونڈو۔۔۔
کیوں۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔؟وہ جلدی سے چہرہ باہر نکالتی اسے گھور کر
لڑاکا انداز میں بولی

کیا کیوں۔۔۔اب تم ایسے کرو گی تو انکو تو ڈھونڈنے پڑے گے
ناں نئے ماں باپ۔۔۔"اسکی بات پر زمل کچھ سوچ میں پڑی اور
دھیرے سے ٹانگوں کا لاک کھولتی واپس سے بیڈ پر کھڑی ہو

گئی

نہیں بس آپ انکو بھی لے لیں۔۔۔"زیحال نے اسکا معصوم
چہرا دیکھا بمشکل اپنی ہنسی دبائی اور باری باری دونوں بچوں
کو گود میں لے کر پیار کیا زالے تو اپنے باپ کے لمس پر کھلکھلانے
لگی تھی لیکن زامل رو رو کر اپنی ماں کے ظلم بتا رہا تھا ساتھ
ممم۔۔۔ ممم بھی کر رہا تھا اسے شاید بھوک لگی تھی یہ زمل
کو بھی محسوس ہوا تھا کیسا رشتہ اللہّ پاک نے اولاد اور ماں
کا رکھا تھا جسے اپنی اولاد کی بھوک کا اندازہ انکے کہے
بغیر ہو جاتا تھا
اسے دیں مجھے بھوک لگی ہو گی میرے بیٹے کو۔۔۔"پیار سے اسے
اپنی گود میں لیتے اسکے روئی سے دونوں گال چومے اور زپ
نیچے کر کر اسے فیڈ کروانے لگی زالے زیحال کے گال کو منہ میں

لینے کی کوشش کرتی اسے پورا بھگو گئی زامل کبھی فیڈ کرتا
تو کبھی چہرہ باہر نکالے ممم۔۔۔ ممم کرنے لگتا
یہ مممم۔۔ ممم ہی ہے میری جان کے ایف سی کا زنگر نہیں چپ
کر کے پیو۔۔۔"زمل نے اسکے مم ممم پر ہلکی سی چپت اسکی
پیٹھ پر رسید کی تو فورا اسے ہونٹ نکال گیا
ارے۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔مذاق کر رہی تھی ایم سوری ایم سو
سوری
میرا بیٹا جلدی سے پیو نینی کا ٹائم ہو گیا ہم سوئیں گے مزے
مزے سے۔۔۔۔"وہ اپنی ماں کی باتیں جیسے سمجھتا کھلکھلانے
لگا تھا
لیکن انکا باپ سونے کے موڈ میں نہیں ہے۔۔۔"زیحال اسکی سونے
والی بات سنتے جھٹ سے بولا

تو آپ باہر جا سکتے ہیں۔۔۔" وہ شان بے نیازی سے کہتی اپنے
دونوں بچوں کو لئے سونے کیلئے لیٹ گئی یہ دیکھ زیحال کی
آنکھیں جھٹ سے چھوٹی ہوئی

"انکو انکا حق دے دیا اور میرا۔۔۔

آپ کا حق آپ کل لے چکے ہیں۔۔۔" کہتے وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ
گئی بچے اسکے دونوں اطراف میں لیٹے چھوٹی چھوٹی انگڑائیاں
لینے لگے تھے

کل کی بچی۔۔۔" زامل کو اٹھا کر دوسری جانب لٹاتے وہ زمل کو
پوری طرح سے اپنے شکنجے میں جکڑ گیا

ہاہاہا۔۔۔ ہبی چھوڑیں۔۔۔۔" اسکے نیچے دبی اسکی کھلکھلاہٹ
پورے کمرے میں گونجنے لگی تھی لیکن زیحال نے اسے نہیں
چھوڑا الٹا مزید اپنی بانہوں میں بھرتے اسے خود میں قید کر

گیا زمل جانتی تھی وہ اپنے حق کے معاملے کتنا سیریس ہے
تب ہی خود کو اسکے حوالے کر گئی وہ بھی اسکی گردن میں
منہ دیے پوری شدّت سے اپنا حق وصول کرتا زمل کو کسی اور
ہی حسین دنیا میں لے گیا

رات گئے وہ واپس گھر لوٹا تھا اسکی گاڑی پورچ میں کھڑی
ہوتے ایک نظر سامنے اوپر جاتی سیڑھیوں پر گئی دل جیسے
بھاری ہو رہا تھا آج وہ کمرے میں اکیلا نہیں سونے والا تھا
اسکے ساتھ وہ تھی جسے اس نے پہلی بار میں ہی اپنے سارے
حق دے دیے تھے جس کے ساتھ اس نے اپنی حسین زندگی
تصور کی تھی لیکن اسکی زندگی تو بھیانک موڑ پر آگئی تھی
برلاس کو گاڑی میں ایک دم گھٹن کا احساس ہوا وہ بیلٹ

کھولتے باہر آیااور اندر کی جانب میر بخش کو آواز دیتے بڑھ
گیااسکی آواز سن کر صدیس جلدی سے کچن سے باہر نکلا تھا
سائیں۔۔۔"اسکے پکارنے پر برلاس نے اسے دیکھااور اپنے قدموں
کارخ اسکی جانب بڑھادیا
سائیں مشی بی بی نے کہا تھا آپ آئیں تو آپ کے لئے کھانا لگادوں
آپ بیٹھ جائیں۔۔۔"وہ ہمیشہ کی طرح مؤدب انداز میں بولا
بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔"کہتے وہ جانے لگا جب صدیس نے پھر
سے پکارا سائیں تو دودھ پی لیں بی بی سائیں نے سختی سے
"تاکید کی تھی اگر آپ نے نہ پیا تو مجھ سے خفا ہونگی وہ۔۔۔
برلاس نے نہ سمجھی اور کوفت زدہ نظروں سے اسے دیکھا
وہ نہ چاہتے ہوئے بھی جا کر ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ
گیااسکے بیٹھتے صدیس فوراً سے اندر گیااور اسکے لئے دودھ

سے بھرا گلاس ڈش میں رکھے لے کر آیا تب تک برلاس اپنے
موبائل میں گھس چکا تھا اسی پر نظریں گاڑھے اس نے دودھ
کا گلاس پکڑ لیا جونہی وہ منہ سے لگایا اسے دودھ کا ذائقہ
عجیب سا لگا اس نے صدیس کو دیکھ ایک آبرو اچکائی
یہ کیسا دودھ ہے۔۔۔؟ تڑخ کر پوچھا صدیس ایک پل کو گڑبڑا
گیا
وہ۔۔۔س۔۔۔سائیں بی بی نے۔۔۔خود بنایا تھا ڈرائے فروٹس ڈال
کر۔۔۔" جلدی سے اسکے غوش سچ اتارا ورنہ یہی اسکے غصّے
کے نشانہ بن جاتا برلاس اسے کچھ نہیں کہہ سکا بس ایک کڑی
نظر اس پر ڈال کر چپ چاپ دودھ پینے لگا ایک ہی سانس میں
گاڑھا ہونے باعث نہیں پی پایا صدیس اسے دودھ پیتے دیکھ
اپنی ہنسی دبانے لگا

برلاس گلاس خالی کرتے اٹھ کھڑا ہوا اور ایسے ہی اندر جانے لگا جب پیچھے سے صدیس کی آواز آئی

سائیں کل کے پلان کینسل کروادوں۔۔۔؟اسکے سوال پر برلاس نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا

کیوں کل تمہاری ماں کا ولیمہ ہے۔۔۔؟اسکی پر ایک دم تڑخ کر بولتے اسے ہی گڑبڑانے پر مجبور کر گیا

"ن۔۔۔نہیں سائیں معذرت۔۔۔۔

عجیب۔۔۔"وہ کوفت سے بولتے آگے بڑھ گیا

پلان تو خود ہی کینسل ہو جائیں گے جب رات کو نیند پوری نہیں ہو گی۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے گلاس دھو کر رکھتے اپنے کوارٹر میں چلا گیا

کمرے کے باہر آتے اسکا دل زور سے دھڑکا تھا عجیب سی حالت

ہونے لگی تھی وہ سمجھ نہیں پایا اندر جائے یا نہ جائے لیکن
جانا تو تھا وہ ایک گہری سانس خارج کرتے دھیرے سے ناب
گھما کر اندر آیا سامنے ہی آئرہ بیڈ کے ایک کنارے پر سمٹی
شاید سو رہی تھی لیکن نیند کچی ہونے کے باعث دروازہ کھلنے
کی آواز پر وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی ایک دم اٹھنے کے باعث کمر
میں درد کی ایک شدید لہر سی دوڑ گئی تھی وہ کمر پکڑے
سمبھل ہی رہی تھی جب برلاس کی نظر اسکے سینے پر پڑی
جہاں سے دوپٹہ ڈھلک کر گود میں آ گرا تھا برلاس یک ٹک
دیکھے گیا نظریں اس منظر سے ہٹنے سے انکاری تھی کچھ تھا
جو اسے آئرہ کی جانب کھینچ رہا تھا اور دونوں ہی اس بات
سے ناواقف تھے کہ نکاح کے تین بول انکو کیسے ایک دوسرے
کے قریب کر دیں گے

وہ یونہی کھڑا کتنی ہی دیر اسے دیکھے گیا جب وہ اٹھ کر چلنے
نے کوشش میں قدم لڑکھڑا جانے کے باعث پھر سے بیڈ پر ڈھے سی
گئی یہ دیکھ برلاس اسکی جانب ایک ہی جست میں لپکا
کیا ہوا۔۔۔تم ٹھیک۔۔۔ہو۔۔۔"فکر مندی سے پوچھتے وہ ہاتھ اسکے
کندھے پر رکھنے ہی لگا تھا کہ آئرہ نے ایک جھٹکے میں اسکا ہاتھ
پیچھے جھٹک دیا اور خون خوار نظروں سے اسے دیکھنے لگی
ڈونٹ ٹچ می۔۔۔"اسکے کرخت انداز پر برلاس ایک پل کو سٹک
سا ہوئے اسے دیکھنے لگا اندر ہی اندر کہیں ملال کا لیول تھوڑا
بڑھا تھا لیکن تب ہی اسے اپنا سر ہلکا سا چکراتا ہوا محسوس
ہوا تھا

وہ کمر پکڑے اٹھ کر باتھ روم میں گھس گئی اس شخص کے
کمرے میں وہ اس قدر انکمفرٹیبل تھی کہ کمفرٹر تک لے کر نہیں
لیٹی جس کے باعث ٹھنڈ کا اثر اسکے زخم میں درد کی شدید
ٹیسیں اٹھانے لگا تھا برلاس کچھ دیر وہی کھڑا اسکا انتظار کرتا
رہا جب اچانک دوبارہ سے اسکا سر ہلکا سا چکرایا وہ سر پکڑے
بیڈ پر وہی بیٹھ گیا اسے حیرت ہوئی تھی کہ پہلی بار اسے چکر آ
رہے تھے ورنہ جم کر کر وہ خود کو اتنا فٹ رکھتا تھا کہ چکر آنے
کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا پھر کیوں وہ بیٹھ کر سوچنے
لگا اتنے میں آئرہ دوپٹہ ٹھیک سے لیتی باہر آئی جب نظر سامنے
بیڈ پر بیٹھے برلاس پر گئی
اب کیسی ہو تم۔۔۔" فکر مندی سے پوچھا لیکن اس نے کوئی جواب
نہیں دیا بس خاموشی سے یہاں وہاں اپنے سونے کی جگہ دیکھنے

لگی لیکن کمرے میں صرف بیڈ ہی تھا کاؤچ اس ٹائپ پر بنا تھا
کہ اس پر بیٹھا تو جا سکتا تھا لیکن سویا نہیں
" منہ میں دہی جمی ہے کچھ پوچھ رہا ہوں اب کیسی طبعیت ہے
اسکے جواب نہ دینے پر برہمی سے پوچھا
میں آپ کو بتانے کی پابند نہیں۔۔۔۔"کرخت لہجے میں بولتی وہ
کاؤچ پر سونے کے لئے کمفرٹر اٹھانے لگی جب برلاس نے ایک ہی
جست میں اسکا بازو کھینچ کر اپنے قریب تر کیا تھا اسکے اس
اچانک افتاد پر آئرہ بوکھلا کر اسے دیکھنے لگی دونوں کی بھوری
آنکھوں کا قیامت خیز ملاپ ہوا تھا
" تم میرے کمرے میں ہو میرے گھر میں تو مجھے بتانے کی پابند ہو
بولتے ہوئے اسکی گرم سانسوں کی گرماہٹ آئرہ کو اپنے چہرے پر
پڑتی محسوس ہوتے اپنی ریڈ کی ہڈی تک سن ہوتی محسوس

ہوئی وہ ایک جھٹکے میں اپنا بازو چھڑاتی اسکی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر تن کر کھڑی ہو گئی اسکا قد اتنا تھا کہ برلاس کے
دل پر بمشکل آسکے تب ہی وہ اسے سر جھکائے دیکھ رہا تھا
شوہر ہیں ناں میرے تو آج سے جو آپ کا وہی میرا پورا حق ہے اس
کمرے پر اس گھر پر اور یہاں کی ہر چیز پر۔۔۔" وہ نجانے کہاں
سے اتنی ہمت لائی تھی ورنہ اس جیسی ڈرپوک لڑکی کسی کے
سامنے اف بھی نہ کر سکے ہاں نہ کرتی ہمت لیکن سامنے اسکا
محبوب تھا اور محبوب سے کیسا ڈر بیچ میں چاہے کتنی ہی بڑی
نفرت کی دیوار کھڑی ہو جائے محبت کی دیوار سے چھوٹی ہی
رہے گی
واہ۔۔۔ بڑا حق جتانا سیکھ کر آئی ہو تو حق لینا سیکھا ہے حق دینا
نہیں۔۔۔؟ اسکی جانب قدم بڑھاتے وہ آئرہ کو ایک قدم پیچھے

ہٹنے پر مجبور کر گیا اسکی بات پر آئرہ کا خون خشک ہونے لگا تھا
اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے بس اسکی آنکھوں میں دیکھے
گئی

آئندہ میرے سامنے حق کی بات نہ کرنا ورنہ میں اپنا حق لینے پر
آیا تو تمہیں منہ چھپانے کو کہیں جگہ نہیں ملے گی۔۔۔" کہتے وہ
آئرہ کے اتنے قریب تھا کہ اس میں اٹھتی کلون کی خوشبو آئرہ
کو خود میں جکڑنے لگی تھی وہ ایک کرخت نگاہ آئرہ پر ڈالتے
اپنا جیکٹ نکال کر اسٹینڈ پر لٹکاتے واچ اتارنے لگا آئرہ وہی کھڑی
اپنی بے ہنگم ہوتی سانسوں کا توازن ٹھیک کر ہی رہی تھی جب
برلاس نے اسکے ہاتھ سے کمفرٹر تقریباً کھینچا تھا اور لے کر جاتے
کاؤچ پر بیٹھ گیا

وارڈروب سے دوسرا کمفرٹر نکالو اور لائٹ بند کر دو مجھے

اندھیرا پسند ہے۔۔۔"اسے وہی سٹک کھڑے دیکھ تڑخ کر بولتے کمبل
کھولنے لگا آئرہ کا بس نہیں چلا اس شخص کا سر پھوڑ دے
اور ہاں۔۔۔"وہ جانے ہی لگی تھی جب اسکی آواز پر پھر سے مڑی
کمرے میں چاہے جو مرضی کرو لیکن گھر والوں کے سامنے ایک
"اچھی بیوی بن کر رہنا میں نہیں چاہتا وہ سب پریشان ہوں۔۔۔
اسے سخت لفظوں میں تاکید کرتے سونے کے لئے لیٹ گیا آئرہ
خاموشی سے جا کر وارڈروب سے دوسرا کمبل نکالتی بیڈ پر آ کر
دھیرے سے بیٹھ گئی
دونوں کے بیچ یہ سفر کرتی خاموشی بہت کچھ کہہ
رہی تھی ایک الگ سا احساس دونوں کو بار بار ایک دوسرے کی
جانب نظر اٹھانے پر مجبور کر رہا تھا
یہ رات دونوں کی ایسے ہی گزری تھی فاصلے پر ایک ایسا فاصلہ

جو شاید مٹنے میں صدیاں لگا دے

وہ کاؤچ پر لیٹ کر کبھی ایک بازو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش
کرتا تو کبھی دوسری اس کاؤچ پر آئرہ جیسی نازک سی لڑکی
پوری نہ آسکے پھر وہ تو تھا ہی ایک ٹھوس کسرتی جسامت
والا مرد اسے شدّت سے اپنے زیادہ جم کرنے پر افسوس ہوا
اگلے دو گھنٹے اسکے کروٹ بدلنے میں نکل گئے نیند بھی پورے
زور پر تھی تب ہی اتنی سی جگہ میں کمفرٹر میں لپ ٹے آنکھیں
موند گیا آئرہ اسی وقت سو چکی تھی

وہ ٹریک سوٹ پہنے شاید جوگنگ سے واپس لوٹا تھا صبح کی
پو پھوٹ چکی تھی آسمان پر ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھیلنے لگی
تھی آسمان میں چرند پرند چہچہاتے پھر رہے تھے لاہور میں اس

وقت نہ زیادہ سردی تھی اور نہ اتنی گرمی اوپر سے اتنا بھاگ
بھاگ کر اسکا پورا وجود پسینے میں شرابور ہو چکا تھا اسے دور
سے آتے دیکھ واچ مین نے گیٹ کھولا وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا
نظر سامنے لان میں بیٹھے اپنے باپ پر گئی جیلانی صاحب سامنے
ہی آج کا اخبار پکڑے تازہ ترین صورتحال سے اگاہی لے رہے تھے
اگلے مہینے الیکشن تھے جس میں انہیں پاشا کے سپورٹ کی بے
حد ضرورت تھی اسکے بغیر یہ الیکشن جیت پانا تقریباً نہ ممکن
تھا لیکن مسلہ اب یہ تھا کہ انہوں نے حد سے زیادہ اپنا تعلق اسکے
ساتھ خراب کر لیا تھا وہ سوچ ہی رہے تھے جب انکی نظر اخبار
کے کونے میں موجود نیوز پر گئی جہاں ملائشیا کے پریزیڈنٹ کی
آمد کا ذکر ہوا تھا دو دن بعد وہ پاکستان آنے والے تھے نہیں نہیں
یہ مسلہ نہیں تھا اصل حیرت کا جھٹکا انکو اس پریزیڈنٹ کا

نام دیکھ کر ہوا تھا اسے پڑھ کر تو گویا پورا آسمان ہی انکے سر
پر آن گرا تھا اس وقت اسکی حالت کچھ یوں تھی کہ بدن کاٹو تو
لہو نہیں اتنے میں احمد انکے قریب آتا سامنے والی کرسی پر بیٹھ
گیا
واٹسپ ڈیڈ۔۔۔۔؟ چہک کر پوچھا جیلانی صاحب نے ایک خون
خوار نظر اس پر ڈالتے پھر سے اخبار پر نظریں گاڑھ لی
"یار آپ اب تک ناراض ہے سوری کر تو چکا ہوں اور کتنی بار کروں
یہ بات بھی اس کو فت سے بولی تھی مانو احسان کر رہا ہو
سوری۔۔۔؟ باپ پر ہاتھ اٹھا کر تم صرف سوری کہہ رہے ہو
۔۔۔؟انھیں
جیسے صدمہ سا ہوا تھا
تو آپ کے خیال سے مجھے اپنی گردن اڑا دینی چاہئے تب آپ معاف

کریں گے۔۔۔؟کم آن ڈیڈی۔۔۔۔ گرواپ ہماری کلاس میں یہ سب چلتا ہے

وہ بول ایسے رہا تھا جیسے کسی ہم عمر پر ہاتھ اٹھایا ہو جیلانی نے افسوس سے اسے دیکھا اس کے لئے انہوں اپنی بیٹی کو ایک درندے کے حوالے کیا تھا وہ تو نجانے کونسی نیکی تھی کہ وہ درندہ انکی بیٹی کیلئے زندگی میں ملنے والی ایک حسین نعمت ثابت ہوا تھا

آئندہ اپنی شکل بھی مت دکھانا۔۔۔"وہ غضب ناک لہجے میں غرلاتے اٹھ کر جانے ہی لگے تھے کہ پیچھے سے احمد نے جیسے ان میں صور سا پھونک دیا کہ انکے قدم وہی زنجیر ہو گئے

نوفل خانزادہ کی موت ہو گئی۔۔۔"اس نے گویا دھماکہ کیا تھا وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکی جانب مڑے

کیا۔۔۔؟ پاشا نے اسے مار دیا۔۔۔؟

پاشا نے نہیں اسکے چھوٹے بھائی نے اور موت بھی ایسی دی کہ دیکھنے والا کانوں کو ہاتھ لگائے عبرت کا نشان بنا دیا اسے اسکے بعد پاشا بے کے ساتھ ساتھ اسکے چھوٹے بھائی کی دہشت بھی اب پوری ڈارک ورلڈ پر چھا گئی ہے بی کیئر فل ڈیڈ کہیں اسکا اگلا نشانہ آپ نہ ہوں۔۔۔۔"جیلانی کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ وہ اٹھ کر انکے مقابل آیا

سنا ہے پاشا بے زندہ رکھ کر تڑپاتا ہے لیکن چھوٹا بھائی مار کر اس شخص کی روح تک کو بھی تڑپا دیتا ہے۔۔۔"اسکی بات پر جیلانی کے چہرے پر ایک خوف کا سایا سا لہرا گیا اگر وہ ڈیول کو اتنی دردناک موت دے سکتا ہے تو اسکی طاقت کا اندازہ کر پانا ذرا بھی مشکل نہ تھا وہ بے دم سے ہوتے وہی کرسی

پر پھر سے ڈھے سے گئے نوفل کی موت کا جتنا صدمہ ہوا تھا اتنا ہی انکے دل میں اس بلڈی بیسٹ کا خوف بھی بیٹھ چکا تھا

اب اگر تم نے ذرا بھی شرارت کی تو ایک تھپڑ لگاؤنگی چپ کر کر اپنے ٹوائز کے ساتھ کھیلو۔۔۔ صبح صبح اٹھ جاتے ہیں دماغ کی دہی کرنے کیلئے۔۔۔" وہ دونوں کو فلور پر بچھے نرم میٹرس پر بٹھاتی ارد گرد کھلونوں کا ڈھیر لگا کر انگلی اٹھاتی خاص طور پر زامل کو تاکید کرتی اٹھ کر مشی کے ساتھ ناشتے کی تیاری کروانے لگی وہ تو جیسے قسم کھا چکا تھا سب کی ناک میں دم کرنے کا اسکے جاتے زالے کے کھلونوں میں ہاتھ مارنے شروع کر دیے وہ معصوم سی گڑیا پہلے تو دیکھتی رہی پھر جب اس طوفان نے اسکے ہاتھ میں پکڑی چھوٹی سی ڈول کھینچی تو وہ رونا

شروع ہو گئی

زامل۔۔۔۔۔۔ل۔۔۔پٹ جاؤ گے۔۔۔"زمل اندر سے ہی چیخی تھی

تم جا کر انکو دیکھ لو یہ میں کر لونگی۔۔۔"مشی ہنستی ہوئی

اسکے ہاتھ سے باؤل پکڑتی خود کرنے لگی زمل معذرت خواہ

نظروں سے اسے دیکھتی باہر آئی جہاں وہ زالے کے ہاتھ میں پکڑی

ڈول کھینچ رہا تھا

باپ کی طرح ڈھیٹ ہو ایک نمبر کے۔۔۔"وہ جل کڑھ کر بولتی

اسے گود میں اٹھا کر کمرے میں لے گئی زیحال اب تک سو رہا

تھا زامل خود کا زالے کی ڈول چھیننے کا پلان کینسل ہونے پر منہ

پھاڑے رونا شروع ہو گیا زمل نے جا کر اسے زیحال کے پہلو میں

لٹا دیا تھوڑی دیر لگی تھی کہ زامل کی ٹیں ٹیں پر اسکی گہری

نیند میں مخمور آنکھیں کھلنے لگی وہ کسمساتے جیسے ہی مڑا

نظر اس چھوٹی آفت پر گئی جو جان بوجھ پر پورا زور لگا لگا کر
رو رہا تھا
سمبھالیں اپنی اولاد کو میری ناک میں دم کر دیا صبح سے میری
بیٹی کو تنگ کر رہا ہے۔۔۔"زمل زامل کا کا سارا غصّہ بچارے سوئے
ہوئے زیحال پر اتارنے لگی جس کی آنکھ بھی ابھی نیند سے پوری
طرح نہیں کھلی تھی
برلاس کو دے دو۔۔۔مجھے سونے دو۔۔۔"وہ اوندھے منہ پڑا اوپر
تکیہ لیتے پھر سے سو گیا یہ دیکھ زمل کا سیروں خون جل کر رہ
گیا
ہی۔۔۔اولاد آپ کی ہے تو آپ سمبھالیں اس بچارے کی آج پہلی
صبح ہے اسکی بیوی کے ساتھ کچھ تو خیال کریں۔۔۔"وہ ڈھکے
چھپے لفظوں میں اسے سمجھانے لگی زیحال اسکی بات پر اسے

دیکھنے لگا

تم کر رہی ہو میرا خیال۔۔۔رات میں نے بھی تو محنت کی تھی اٹھا دیا صبح صبح اپنے اس ڈینجرس الارم سے۔۔۔۔"تڑخ کر بولتے وہ اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے زامل کو اٹھا کر اپنی گود میں لے کر بیٹھ گیا وہ بھی اپنے باپ کی گود میں آتے کبھی اسکی ہونٹ پکڑتا کبھی ناک اسکے ننھے ننھے ہاتھ بے چین تھے جو ڈھز ڈھز اپنے ہی باپ کو پیٹ رہے تھے

حد ہے آپ نے کر لئے ناں دو بچے پیدا اب اسکو بھی کرنے دیں بس اپنی پڑی رہتی۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتی جانے ہی لگی تھی جب زیحال نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا وہ ایک دم اسکے اوپر آ گری تھی دونوں کے بیچ زامل تھا جو ٹکر ٹکر اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا

پورا گھر بھی بھر جائے بچوں سے تب بھی ایسے ہی ٹوٹ کر چاہوں
گا صبح شام دن رات ہر پل ہر وقت ہر لمحہ۔۔۔"اسکا لہجہ پل میں
بھاری ہوا تھا جس پر زمل کے دل نے ایک بیٹ مس کی وہ اسکی
آنکھوں میں جھانکتی اپنا عکس دیکھنے لگی ان آنکھوں میں صرف
زمل فہد تھی اسی کے نام کا ایک جہاں آباد تھا
ناشتہ بنانا ہے۔۔۔"اسکے ہونٹ اپنے چہرے پر محسوس کرتے وہ
دھیمے سے بولی اسکی سانسوں کی گرماہٹ اسکے پورے بدن میں
جیسے سنسنی سی دوڑا گئی تھی
"میرے لئے تم کافی ہو۔۔۔میرا فیورٹ کھانا تمہارے یہ ہونٹ۔۔۔
بولتے وہ پوری شدّت سے اسکے ہونٹ اپنے ہونٹوں میں جکڑتے اسکی
سانسوں کو جھنجھوڑ گیا زمل اسکے سینے پر ہتھ رکھتی ایک دم
پیچھے ہٹی

شرم کریں نیچے دیکھیں۔۔۔"اسکے کہنے پر زیحال نے نیچے دیکھا
زامل اپنی مٹر سی آنکھوں سے دونوں کو دیکھتا تالی بجانے لگا یہ
حرکت اس نے پہلی بار کی تھی زمل زیحال نے جھٹ سے ایک
دوسرے کو دیکھ پھر سے زامل کو دیکھا جو کھلکھلاتا ہوا تالی
بجانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آواز نہیں آ رہی تھی زمل زیحال
دونوں کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی
"آپ فریش ہو کر آجائیں میں مشی آپی کے ساتھ ناشتہ بنوالوں۔۔۔
وہ زامل کا گال چومتی اٹھ کر جانے لگی تھی جب اسے ایک شرارت
سوجھی زامل پر جھکے زیحال کا گال چومتی جلدی سے باہر
بھاگ گئی جبکہ وہ تو سٹک ہوا بس دیکھتا رہ گیا

رات دیر سے سونے کے باعث اسکی آنکھ دیر سے کھلی تھی وہ

دھیرے سے کسمساتی جیسے ہی اٹھ کر بیٹھی اسکی نظر سامنے
پڑی اور پڑتے جیسے پھٹی کی پھٹی رہ گئی برلاس کمبل میں سر
تک لپٹا زمین پر بے سدھ پڑا گہری نیند میں تھا رات تھوڑی جگہ
ہونے باعث شاید وہ گہری نیند میں نیچے گر گیا تھا لیکن اسکی
آنکھ کیوں نہیں کھلی۔۔۔؟آئرہ بیٹھی سوچنے لگی وہ کیا جانے
رات اس نے نشے والا دودھ پیا تھا جسے پی کر وہ دھت دنیا سے
بے گانہ زمین پر پڑا تھا اسکا ایک دل کیا جیسے جا کر اسے اٹھا
دے لیکن اگلے ہی پل اسکی نفرت آڑے آنے لگی وہ حقارت بھری
نظر اس پر ڈالتے اٹھ کر باتھ روم میں گھس گئی تھوڑی دیر تک
وہ وہ شاور لیتی جیسے ہی باہر نکلی دروازہ ناک ہونے لگا اسکی
آواز پر آئرہ نے گھبرا کر ایک نظر برلاس کو دیکھا اسے سمجھ نہیں
آئی کیا کرے اتنے میں دوبارہ ناک ہوا

وہ گھبرا کر جلدی سے برلاس کے قریب گئی لب چباتے ہوئے اسے
اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھانے لگی لیکن نہیں لگا پائی دل بری طرح سے
دھک دھک کر رہا تھا تیسری بار ناک ہونے پر وہ ڈر کر اچھلتی
برلاس کی ویسٹ مٹھی میں جکڑ گئی

برلاس۔۔۔۔"وہ گہری نیند میں تھا تب ہی اسکی آواز نہیں سن پایا
برلاس۔۔۔اٹھیں۔۔۔دد۔۔۔دروازے پر۔۔۔کوئی آیا ہے
۔۔۔"اسکی
کانپتی ہوئی آواز لہروں میں سفر کرتی جیسے ہی اسکی سماعتوں
میں گونجی وہ دھیرے سے کسمسا کر ہلکا سا سر اٹھائے اسے
دیکھنے لگا

دد۔۔۔دروازے پر کوئی ہے۔۔۔۔"اسے جاگتے دیکھ پیچھے ہو کر
بیٹھتی پھر سے بولی

توہاتھ نہیں ہیں تمہارے جاکر کھول دو۔۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتے
پھر سے آنکھیں بند کر گیا اسکے اس انداز پر آئرہ نے کلس کر
اسے دیکھا اسے افسوس ہوا تھا کہ اس نے کیوں اسے جگایا
تو رات کیوں بھاشن دیا تھا کہ گھر والوں کے سامنے اچھے سے
رہنا ہنہ۔۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتی جانے ہی لگی تھی جب برلاس نے
بے دھیانی میں اسکی کلائی پکڑ لی
رکو۔۔۔زیادہ مدر انڈیا بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ کوئی کم نہیں
تھا اس سے بڑھ چڑھ کر جلے کٹے انداز میں بولتا اٹھ کر بیڈ پر
جاکر دھم سے گر گیا
"اب کھول دو۔۔۔میرا منہ مت دیکھو نفرت کم ہو جائے گی۔۔۔
اسے خود کو گھورتے دیکھ مزید خون جلاتا پھر سے سونے کی
تیاری پکڑ گیا سر اب تک بری طرح سے چکرا رہا تھا اسکی بات پر

آئرہ ایک نفرت بھری نگاہ اسکے سوئے ہوئے وجود پر ڈالتی دروازے
کی جانب بڑھ گئی جسے ہاتھ بڑھا کر چٹخنی نیچے کرتے جیسے
ہی دروازہ کھولا سامنے مشی کھڑی تھی

اٹھ گئی تم۔۔۔ جلدی سے ناشتے کی ٹیبل پر آجاؤ اور یہ برلاس
نہیں اٹھا اب تک۔۔۔" بولتے اس نے نظریں پیچھے گھمائی وہ سامنے
ہی اوندھے منہ پڑا تھا وہی مشی کی نظر گھومتی ہوئی آئرہ کے
گیلے بالوں پر جیسے ہی آئی اسکی آنکھیں ایک دم چمک اٹھی
آئرہ اسکی نظروں کے تعاقب میں اپنے بال دیکھتی نہ سمجھی سے
مشی کو دیکھنے لگی

جلدی آجانا اوکے۔۔۔" وہ آئرہ کا چہرہ تھپتھپاتی جلدی سے پلٹ
گئی اسکی خوشی آئرہ کی سمجھ سے بالاتر تھی وہ سر جھٹکتی
دروازہ بند کر کر اندر آئی اور دوپٹہ بیڈ کے کنارے پر رکھتی

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوتے
بال سکھانے لگی مر را تنا بڑا تھا کہ پیچھے سوئے ہوئے برلاس کا
عکس صاف اس میں دکھائی دے رہا تھا اس نے اسکے سوئے ہوئے
وجود پر جیسے ہی نگاہ دوڑائی نظریں ایک دم اسکی بھوری آنکھوں
پر آٹکی جن کو کھلا دیکھ وہ ایک دم اچھل کر پڑی تھی وہ جن
جاگ رہا تھا نہ صرف جاگ رہا تھا بلکہ اسے تاڑ بھی رہا تھا اس نے
جلدی سے بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر سینے پر اوڑھ لیا یہ دیکھ
برلاس نے آنکھیں چھوٹی کی تھیں نجانے کیوں اسکی تیز نظریں
آئرہ کو اپنے بدن کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی
ایک دیوار نکلوالو کمرے میں چھپنے میں آسانی ہو گی۔۔۔"اسکا
خود کو یوں چھپانا دل کو برا لگا تھا اب تو حلال رشتہ تھا پھر
بھی وہ خود کو اس سے چھپا رہی تھی اسکے اٹھ کر باتھ روم

جانے تک وہ اسی طرح پتھر کی مورت بنی کھڑی رہی اسکے جاتے
جلدی سے بالوں کی فرنچ چٹیا بنائی اور گلے میں اپنی ماں کی دی
ہوئی چین پہنی
تھوڑی دیر تک دونوں تیار ہوتے کمرے سے ایک ساتھ باہر نکلے
آئرہ گھبراتی ہوئی برلاس کی اوٹ میں مرے مرے سے قدم چلتی
ہوئی آرہی تھی سب ٹیبل پر جمع تھے مشی اور زمل سب کو
ناشتہ سرو وکر رہی تھیں جب کومل مشی اور زمل کی نظروں کا
تبادلہ ہوا مشی نے آنکھوں سے جیسے ہی گرین سگنل دیا زمل
خوشی سے اچھلتی تالی بجانے لگی سب نے بیک وقت اس پر
پڑنے والے اس دورے کو دیکھا
سوری۔۔۔۔"وہ شرمندہ ہوتی جلدی سے سوری کرتی اپنے کام پر
جٹ گئی کومل اور مشی نے اسے گھور کر دیکھا

بیٹھو کیالو گی تم۔۔۔"مشی نے اسکی کرسی کی جانب اشارہ کیا

وہ برلاس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتی نروس سی ہوتی یہاں

وہاں نظر دوڑانے لگی

برلاس سرو وکرے گا آئرہ کو تم دونوں بیٹھ جاؤ۔۔۔"زیحال نے ایک

نظر برلاس کے چہرے پر ڈالتے حکمیہ انداز میں کہا لیکن برلاس کو

تو اسکی بات پر جیسے چار سو والٹ کا جھٹکا لگا تھا

میں۔۔۔دوں۔۔۔؟میں برلاس شاہ ناشتہ سرو وکرے گا۔۔۔؟اسے

جیسے

گہرا صدمہ ہوا تھا اپنے لئے جس نے کبھی پانی کا گلاس نہیں لیا

وہ اب ناشتہ سرو وکرے گا

کیوں ہاتھ سلامت نہیں ہیں۔۔۔؟یا سلامت دیکھنا نہیں چاہتے۔۔۔؟

زیحال کی دھمکی پر سب نے اپنی ہنسی دبائی برلاس اندر تک جل

کڑھ کر رہ گیا جتنا اسے اپنی غلطی کا ملال تھا اب اتنا ہی وہ الٹ
کر رہا تھا رات کتنے پیار سے اس نے آئرہ کی طبعیت پوچھی تھی
لیکن اسکا برہم انداز دیکھ وہ بھی ڈھیٹ بن گیا ایک سیر تھا تو

دوسرا سوا سیر

بیوی بنایا تھا رقیب بن گئی ہنہ۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑاتے اسکے آگے
پلیٹ میں ناشتہ ڈالنے لگا زیحال کو وہ یاقوت اور پامیر کے ساتھ
شئیر نہیں کرتا تھا تو آئرہ کے ساتھ کیسے کر لیتا اسکے لئے زیحال
کی فکر دیکھ برلاس جل کڑھ کر رہ گیا
زامل اپنے باپ کی گود میں ہر نوالہ اسکے منہ میں جاتے ہوئے
دیکھتا اور چپ چپ اپنی زبان ہونٹوں پر پھیرنے لگا جب یہ دیکھ
زیحال نے جیم انگلی پر لگاتے اسکے منہ میں جیسے ہی دیا وہ پہلے
تو اسکا ذائقہ سمجھنے لگا لیکن جونہی سمجھ آیا کھٹا سا منہ

بناتے انگڑائیاں لینے لگا

سب آپس میں باتیں کرتے ناشتے میں مصروف تھے جب باہر سے ماہم اور عثمان آتے دکھائی دیے

"اوئے تم صبح صبح کیسے جن کے بوتل کی طرح حاضر ہو گئے۔۔۔ بوتل کے جن کی طرح۔۔۔" کومل نے پامیر کے کندھے پر چٹکی کاٹتے فوراً تصحیح کی

ہاں وہی۔۔۔اس چینی کو کیا سمجھ آنی یہ اپنے مذکر مؤنث ہی ٹھیک کر لے بچارا۔۔۔" اسکے لاپرواہ سے انداز پر کومل کی ہنسی چھوٹی

اتنی مشکل سے مام کی رسمیں ختم ہوئی دو دن وہاں ہلا گلا رہا میری تو دماغ ہی سن ہو گئی۔۔۔" وہ ہاتھ سے پیشانی ملتا کرسی کھینچ کر ناشتے کے ساتھ انصاف کرنے بیٹھ گیا اسکے بیٹھتے

ماہم اندر جانے ہی لگی تھی جب کومل نے اسے روک لیا

"تم کہاں جا رہی ہو آؤ بیٹھو ناشتہ کرو۔۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں پورے ٹیبل پر صرف ایک کرسی خالی تھی جو برلاس کے ساتھ تھی اور وہ کم از کم صبح صبح کسی کڑی آزمائش میں نہیں آنا چاہتی تھی

ارے کیسے بھوک نہیں ہے آؤ بیٹھو۔۔۔" وہ بھی جیسے بضد تھی مشی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو اس نے پلک جھپکاتے تسلی دی ماہم نہ چاہتے ہوئے بھی جا کر بیٹھ گئی اس دشمن جان کے اتنے قریب بیٹھنے پر دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا سانسوں کی روانی جیسے کم ہو رہی تھی

آئرہ اسے ہی دیکھ رہی تھی اسے نجانے کیوں ماہم کا برلاس کے پہلو میں بیٹھنا برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ سارا زور چمچ پر دیتی

آم لیٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتی اسے بری طرح سے شہید کر گئی

اور سناؤ کیسی رہی تمہاری رسمیں۔۔۔۔" پامیر نے رسم لفظ پر زور دیتے کچھ پوچھنا چاہا جسے عثمان فورا سمجھ گیا

خاک رسم ہونی تھی۔۔۔رسم تو وڑ گئی۔۔۔"اسکا انداز اتنا کیوٹ تھا کہ سب کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی

خیر ہے تمہیں فروٹ چاٹ ملے گی۔۔۔"سب کے بیچ انکی زو معنی باتیں خواتین کے علاوہ باقی سب میسنے سمجھ رہے تھے

کیا آپ کو فروٹ چاٹ کھانی ہے میں بنوا دیتی ہوں۔۔۔"مشی کہتی میڈ کو آواز دینے لگی اسکی بات پر پامیر کا جو قہقہہ بلند ہوا سب نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسکے دماغی توازن کے بگڑ جانے کا خدشہ ہوا ہو جبکہ عثمان اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا

تھا

تم اپنی منہ بند رکھو۔۔۔"کانٹا اسکی جانب کرتے جل کر بولا

"نہیں میر امنہ مذکر ہے میں منہ بند کرو نگا تم اپنی منہ بند کرو۔۔۔

سب انکی باتوں پر ہنس ہنس کر پاگل ہونے لگے تھے زیحال خود

مسکرا رہا تھا پامیر سلطان کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا تب ہی کومل

کی نظر ماہم کے ہاتھ پر پڑی

ماہم ہاتھ دکھانا۔۔۔"ہاتھ کے نام پر سب نے چونک کر اسے دیکھا

ماہم نے اسکے کہنے پر اپنا ہاتھ جیسے ہی آگے کیا اسکی خود کی

نظر اپنی ہتھیلی پڑ پڑی جو نام اس نے خود بھی اب تک نوٹ نہیں

کیا تھا وہ کومل میر کی سکین کرتی نظروں سے دور سے سکین کر

لیا تھا

یہ عثمان کی جگہ برلاس کا نام کیوں ہے۔۔۔؟اسکے سوال پر ماہم

کے ساتھ ساتھ سب نے حیرت سے اسکے ہاتھ کو دیکھا ساتھ بیٹھے
آئرہ اور برلاس کی نظر بھی اسکے ہاتھ پڑی ماہم تو یوں تھی کہ
بدن کاٹو تو لہو نہیں یہ وہ کیا کر گئی تھی اتنی بڑی غلطی
عثمان نہ سمجھی سے اسکا ہاتھ دیکھ رہا تھا اسے اب تک اس
رسم کا نہیں پتہ تھا لیکن اتنا ضرور پتہ تھا کہ برلاس کا نام وہاں
نہیں ہونا تھا اس نے اپنے ساتھ بیٹھی ماہم کو دیکھا چہرہ الجھن
کا شکار تھا

کیا ہوا چپ کیوں ہو۔۔۔؟اسے خاموش دیکھ کومل پھر سے بولی
وہ۔۔وہ میں۔۔۔۔"اسے گھبراہٹ کے مارے الفاظ نہیں ملے
وہ بابی مہندی والا جاہل تھا بھول کر یہ لکھ دیا۔۔۔"سب نے عثمان
کی طرف دیکھا خود ماہم بھی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی
ہاں ہو سکتا ہے ایک دن میں دو دلہنوں کو لگائی تو شاید بھول

گئی ہو گی۔۔۔"ماہم مشی کی بات سنتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جب اسے جاتے سب نے دیکھا آئرہ کا چہرہ مارے ضبط کے سرخ ہو رہا تھا تب ہی ہال میں چھائی گہری خاموشی میں زامل کی ممم۔۔۔ممم گونجی

"یہ کیا مممم ممم کرتا رہتا۔۔۔

اسکا الف۔۔۔منہ میں پھنس گیا ہو گا کچھ دن تک نکلے گا پھر بولے کاماما۔۔۔لیکن پہلے اسے ماموں کہنا چاہئے۔۔۔"برلاس کو جیسے دکھ ہوا

تو کیا کیا بنے گا ماموں بھی چاچو بھی ایسا کر دونوں کو ملا کر بناما چو۔۔۔ماچو مین۔۔۔کیسا۔۔۔۔"آہ کا ایسا ہو سکتا تھا کہ پامیر سلطان کے پاس کسی مسلے کا حل نہ ہو

اسکا ناشتہ بند کرو۔۔۔۔"زیحال اسکی پٹر پٹر سنتا اپنا ناشتہ ختم

کرتے زامل کو لے کر اندر چلا گیا جبکہ پیچھے سب پامیر کے علاوہ ہنس رہے تھے وہ تو ایسے دبک کر بیٹھا جیسے منہ میں زبان ہی نہ ہو

وہ ناشتہ کرتے سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا سامنے ہی ماہم بیڈ پر بیٹھی رخ پلٹے شاید رو رہی تھی اسکی سوں سوں کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی عثمان یہ دیکھ قدم قدم چلتا ہوا اسکے پاس آکر بلکل اسکے قریب بیٹھا

ماہی آپ رو رہی ہیں۔۔۔؟ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بے حد نرمی سے پوچھا جب اس نے سرخ متورم آنکھوں سے عثمان کی جانب دیکھا

یہ۔۔۔یہ۔۔۔میں نے۔۔۔جان بب۔۔۔بوجھ کر نہیں کروا۔۔۔یا
میں۔۔۔میں
جانتی بھی۔۔۔نہیں تھی۔۔۔"وہ روتی ہوئی ہچکیاں لیتی اپنی
صفائی دینے لگی عثمان نے اسکے شانوں پر ہاتھ پھیلاتے اپنے سینے
سے لگالیا
جانتاہوں۔۔۔غلطی سے ہوا ہے۔۔۔اور یہ بھی پتہ ہے کہ آپ نکاح
کے
"تین لفظوں کے بعد برلاس کو بھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔
اسکی بات پر ماہم نے چہرہ باہر نکال کر بے یقینی سے اسے دیکھا
کیاوہ جانتا تھا۔۔۔؟
جانتاہوں۔۔۔"اسکی الجھی نظروں کا مفہوم سمجھتے پیار سے بولا
زیحال خان آفندی کو بہت عرصے پہلے سے جانتاہوں وہ دوست

سے بڑھ کر بھائی ہے میرا جب اس نے میرے لئے آپ کا ذکر کیا تب
یہ بھی بتایا کہ آپ اسکے چھوٹے بھائی کو پسند کرتے ہیں۔۔۔ورنہ
آپ کو کیا لگتا ہے میں اپنا حق ان رسموں کی وجہ سے نہیں لے سکا؟
ماہم سانس روکے اسے دم سادھے سنتی رہی اسکے چہرے پر درد
تھا لفظوں میں زخم تھے
میں چاہتا ہوں آپ اسے بھول کر مجھے قبول کر لیں پورے دل سے
جس دن ایسا ہو گیا اس دن میں اپنا حق لے لونگا ورنہ۔۔۔اس سے
پہلے مجھے اپنا آپ ایک درندہ لگے لگا جو ایک خالی خولی بدن کو
نوچ رہا ہو۔۔۔"اسکی باتوں میں اثر تھا ماہم کا دل قائل ہونے لگا وہ
کیا جانے یہ نکاح کے تین بولوں کی طاقت تھی کہ اسکا دل فورا
سے اپنے محرم کے حق میں پگھلنے لگا تھا
عثمان مسکرا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے بیڈ پر چڑھتے سونے

کی تیاری پکڑ گیا وہاں کزنس کے بیچ دو دن کی نیند اچھی خاصی
حرام ہوئی تھی ماہم کتنی ہی دیر بیٹھی اسے دیکھے گئی کیا وہ
سچ میں اب تک برلاس کو دل میں رکھے ہوئے تھی۔۔۔؟ کیسا تھا
یہ شخص ذرا بھی شکوہ شکایت نہیں کی کیوں۔۔۔؟ اسے اپنے آپ
میں شرمندگی سی ہونے لگی تھی

وہ تینوں سر جوڑے بیٹھی کچھ کھسر پسر کر رہی تھی زامل زالے
وہی بیٹھے میٹرس پر کھیل رہے تھے جب برلاس جیکٹ کی جیب
میں ہاتھ ڈالے گنگناتا ہوا باہر جانے لگا اور نظر ان تین خرافاتیوں
پر پڑی وہ اپنے قدموں کا رخ انکی جانب موڑ گیا
اگلی بار ڈوز کی کوانٹیٹی تھوڑی زیادہ رکھیے گا ورنہ خوش
خبری نہیں ملے گی۔۔۔" وہ تینوں کے سروں پر دھماکہ کرتے ایک

دل جلی مسکراہٹ انکی جانب اچھال کر باہر نکل گیا جب کہ
تینوں سانس روکے بیٹھی تھیں

تینوں چپ گم سم سی بیٹھی اپنے پلان پر پورا اسمندر پھرتے دیکھ
سٹک ہو چکی تھیں وہ تو خوش ہو رہی تھیں کہ ضرور کچھ ہوا
ہو گا لیکن وہ کیسے بھول گئی تھیں کہ ان بھائیوں کے ساتھ چالاکی
کرنا سب سے بڑی بے وقوفی ہے یہ لوگ بندہ دیکھ کر بتا دیں وہ
کیسا ہے تو کیا وہ دودھ میں ملی پلز نہیں پہچانے گا۔۔۔؟ اور پہچان
کر پی بھی لی لیکن اثر پھر بھی نہیں ہوا کیونکہ سامنے برلاس
شاہ تھا جس کو قابو کرنے کیلئے ایک یا دو پلز کافی نہیں تھیں
کومل نے اپنے دائیں بائیں بیٹھی مشی اور زمل کو دیکھا ان دونوں

نے بھی اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں "یہ کیا ہو گیا" تب ہی زالے کی رونے کی آواز آئی زمل نے مڑ کر دیکھا تو زامل اسکے اوپر پڑا تھا

یااللہّ۔۔۔۔" وہ جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس گئی اور زالے کے اوپر سے اٹھاتے تھوڑی دور کر کر بیٹھایا

ممم مم۔۔۔" وہ بنا آواز والی تالی بجاتے زمل کو دیکھ ممم مم کرنے لگا یہ دیکھ اسکی ہنسی چھوٹی تھی

میری جان کا ٹکڑا۔۔۔امماں۔۔۔۔" اسکے روئی سے گال چومے ایسی حرکتیں کر کر وہ اور بھی کیوٹ لگنے لگا تھا

بہن کو تنگ نہیں کرتے بری بات اللہّ میاں ناراض ہونگے۔۔اوکے اب

نہیں کرے گا میرا بیٹا۔۔۔" وہ اسکی بات جیسے سمجھتا پھر سے

تالی بجانے لگا زمل اسے چھوڑ کر زالے کو گود میں اٹھاتی صوفے
پر انکے پاس آکر بیٹھی گئ

یہ تو ہمارا پلان وڑ گیا اب کیا کریں۔۔۔؟ کومل گہری سوچ میں ڈوبی
کرنا کیا ہے یہ لڑکا صرف ایک کے قابو میں آسکتا ہے۔۔۔" مشی کی
بات پر دونوں نے اسے دیکھا جبکہ وہ زمل کو دیکھ رہی تھی کچھ
دیر لگی تھی دونوں کو سمجھنے میں لیکن سمجھتے جیسے آنکھیں
چمک اٹھی تھیں

"میں کرونگی ہبی سے بات۔۔۔

ہاں اسے ساری بات پہلے سمجھانا تاکہ وہ ٹھیک سے برلاس کو سمجھا
دے ورنہ یہ دونوں ایسے ہی بے مقصد کی لڑائی لڑتے رہیں گے جب
کہ دونوں ہی اپنی جگہ ٹھیک بھی تھے اور غلط بھی اب بیٹھ کر
انکو چاہئے کے معاملہ سلجھالیں نا کہ بلی چوہے کی طرح لڑتے رہیں

کومل کی بات پر دونوں سر ہلانے لگی جبکہ زمل زیحال سے بات کرنے
کیلئے لفظوں کو دماغ میں ترتیب دینے لگی زالے اسکی گود میں
لیٹی اپنے ٹیڈی بئیر کو توڑ مروڑ رہی تھی جب مشی نے نوٹ کیا کہ
زامل تو ممم ممم کرنے لگا ہے لیکن زالے نے اب تک نہیں کیا
یہ زالے اب تک بولنا شروع کیوں نہیں ہوئی۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل
نے گود میں لیٹی زالے کو دیکھا
پتہ نہیں میں نے بھی غور نہیں کیا۔۔۔"اسے ایک دم فکر لاحق ہوئی
بیٹا بولو۔۔۔ مما۔۔۔۔بولو۔۔۔"وہ اسکے ننھے سے غلابی ہونٹ چھوتی
اسکے منہ سے بلوانے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ بس ٹکر ٹکر
اپنی ماں کو دیکھے جا رہی تھی
بولو بیٹا۔۔۔ مما۔۔۔"وہ نہیں بولی بس ہاتھ میں پکڑے ٹیڈی بئیر کو
منہ میں لے لیتی

اٹس او کے کچھ بچے ہوتے ہیں جو دیر سے بولنا شروع کرتے ہیں تم فلحال
زامل کے منہ میں پھنسا الف نکلوالو۔۔۔"کومل کی بات پر
دونوں کی ہنسی چھوٹی لیکن زمل کی نظریں زالے پر ہی تھی اس
کے نہ بولنے پر دل کو جیسے کچھ ہوا تھا

وہ سیدھا چت لیٹا کب سے چھت کو گھوری جا رہا تھا ایک ڈاکٹر
اور ایک نرس اسکے قریب کھڑے تھے ڈاکٹر ہاتھ میں سیزر پکڑے
اسکی پٹیاں کھول کر نیو بینڈج کر رہا تھا زخم اب تک ہرا تھا مگر
مجال ہے جو وہ درندہ تھوڑا سا بھی درد محسوس کر رہا ہو
رات آپ الٹے ہو کر سوئے ہیں۔۔۔؟ڈاکٹر اپنے کام میں مگن سوالیہ
پوچھنے لگا
کیوں۔۔۔؟جواب دینے کے بجائے الٹا ترخ کر پوچھا

کیونکہ آپ کے سینے پر خون نکل کر اس ڈائریکشن میں جم چکا ہے
جب تک زخم نہیں بھرتا آپ کو سیدھا لیٹنا ہے کروٹ بھی بدلیں تو
کسی چیز کا سہارا لے کر بدلیں۔۔۔ جیسے کوئی تکیہ رکھ لیں تاکہ
اس زخم پر وزن نہ آئے۔۔۔" وہ اپنے پروفیشنل انداز میں اسے تاکید
کر رہے تھے جب تکیے کے نام پر اسے آئرہ کا خیال ذہن میں آیا آہ
اب تو اسکے پاس اپنا ذاتی تکیہ بھی تھا لیکن استمال کے قابل اب
تک نہیں ہوا تھا
کتنی ہی دیر اسے مزید لگی ڈاکٹر نے تین دن بعد اسے بینڈج بدلوانے
کا پھر کہا تھا رات بے سدھ سونے کے باعث زخم ٹھیک ہونے کے
بجائے الٹا خراب ہو چکا تھا گھر واپس لوٹتے اسکا ذہن کئی الجھنوں
کا شکار تھا اسے اپنے رویے پر نجانے کیوں پچھتاوا سا ہو رہا تھا
اس نے غلطی کی تھی تو معافی بھی مانگنی چاہیئے تھی لیکن وہ تو

الٹا بچوں کی طرح جھگڑ رہا تھا گھر پہنچتے پہنچتے اس نے دل
میں تہیہ کر لیا تھا وہ آئرہ سے معافی مانگے گا گاڑی سگنل پر رکی
تھی جب ایک بچہ ہاتھ میں تازہ غلاب کے بنے گجرے لئے اسکی
گاڑی کا شیشہ بجانے لگا برلاس نے جیسے ہی شیشہ نیچے کیا وہ بچہ
پھول اسکے آگے کر گیا
صاحب یہ لے لیں۔۔۔ صبح سے ایک بھی نہیں بکا صاحب لے لیں ناں
۔۔"

اس بچے کی آنکھوں میں نمی تھی چہرے پر کرب رزق کی تڑپ اور
کمزوری اتنا تھا مانو اتنے دن سے کچھ کھایا نہ ہو برلاس کو بے اختیار
اس پر ترس آیا لیکن گجرے دیکھ اسکا ذہن کہیں اور گیا تھا
" میرا بھائی تمہارے لئے یہ گجرے لیتا پھر رہا ہے اور تم یہاں ہو"
اسکے ہاتھوں میں اسکی محبوبہ کے مومی ہاتھ تھے کتنا حسین

لمحہ تھاناں لیکن اس لمحے میں کچھ بگڑ جانے کا ڈر بھی تھا جو آج
پورا ہو گیا تھا اسکا دل یکدم کسی گہری کھائی میں ڈوبنے لگا کیا کر
گیا تھا وہ کاش نہ کرتا وہ اپنی سوچوں اور ملال میں گم تھا جب
اس بچے کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں لائی
صاحب لے لیں ناں اتنے دن سے کچھ کھایا نہیں۔۔۔"اسکی بات پر
برلاس
کے دل کو کچھ ہوا تھا اس نے اپنے والٹ سے چار پانچ ہزار کے نوٹ
نکال کر اسکی ہتھیلی پر رکھ دیے
"جاؤ اچھا کھانا کھاؤ اور میرے لئے دعا کرنا وہ تمہاری سن لے گا۔۔۔
دل اپنی ہی بات پر بے اختیار مٹھی میں آیا تھا وہ خود کیوں نہیں
مانگ لیتا کیا اسکی نہ سنتا وہ۔۔۔؟ کیا کبھی برلاس شاہ نے مانگ کر
دیکھا تھا؟ دماغ نے دور کہیں سے آواز لگائی تھی نہیں وہ تمہاری

نہیں سنے گا وہ برلاس شاہ کو پسند نہیں کرتا

صاحب یہ لے لیں تاکہ یہ پیسے مجھے میرا رزق لگے بھیک نہیں۔۔۔"آہ

کتنا خوددار بچہ تھا اسکی بات پر برلاس کے لبوں پر مبہم سی

مسکراہٹ آن ٹھہری

میں بھی نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔"کہتے اس نے دو گجرے اور ایک

بالوں میں لگانے کیلئے پھولوں کی لڑی لے لی انکی مہک میں اسے آئرہ

کی مہک محسوس ہوئی تھی اتنے میں سگنل بھی گرین ہو گیا وہ

گاڑی پھر سے سٹارٹ کئے خوش باش سا گھر کی جانب بڑھ گیا

زالے ہاتھ میں پکڑے ٹیڈی بیئر کو اپنے چھوٹے سے گھٹنے پر رکھے

اسے تھپکی دیتی سلار ہی تھی جب کہ زامل اپنے کھلونوں میں تباہی

مچارتا اپنے لڑکے ہونے کا بھرپور ثبوت دے رہا تھا پورے کمرے پر ان

کے کھلونوں کا قبضہ تھا کتنی دیر وہ خود سے کھیلتا رہا جب اسکی
نظر سکون سے بیٹھی زالے پر گئی مٹر مٹر سی آنکھیں چمک اٹھی وہ
ہلکے ہلکے گھٹنے اٹھائے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ناکام ہوتا
منہ کے بل دھڑام سے بیڈ پر ہی گیا اور رونا شروع کر دیا
حد ہے۔۔۔ سکون نہیں ہے تمہیں۔۔۔"زمل جو اپنے کالج کی
اسائمنٹ
بنانے میں مشغول تھی اسکے رونے کی آواز پر جھنجھلاتی اٹھ کر اس
کے پاس آئی
بے چین ہڈی ہو۔۔۔"اسے سیدھا بٹھاتے وہ جیسے ہی مڑی اس نے پھر
سے
رونا شروع کر دیا
رکو ہم چیزیں کھائیں گے۔۔۔دیکھو بابا کیا کیا لائے ہیں۔۔۔"وہ ساری

چیزوں کا ڈھیر اسکے آگے پھیلاتی ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کر اسے
دکھانے لگی وہ چیزوں کے بجائے انکی آواز پر چپ ہوتا ایک چیز اٹھا
کر دیکھنے لگا جب وہ دیکھنے سے نہ بجی تو رونا شروع کر دیا یہ
دیکھ زمل کا اپنا سر پیٹ لینے کا دل چاہا
اسکو ایسے کرو اب بجے گی۔۔۔"اس پر دو چار تھپڑ لگا کر بجایا اسکی
دیکھا دیکھی زامل بھی ڈھز ڈھز مارنے لگا اسے یہ ایک دلچسپ
کھیل لگا تھا وہی دوسری جانب زالے بھی ٹیڈی بیئر چھوڑے ان
چیزوں
میں ہاتھ مارنے لگی دونوں ایک نئے کھیل میں مشغول ہوئے ہی تھے
کہ ایک ہی چیز پر دونوں کا ننھا سا ہاتھ پڑا کبھی زالے اسے اٹھانے کی
کوشش کرے تو کبھی زامل یہ دیکھ زمل کا دماغ بھک سے اڑا مطلب
اسکا پاگل ہونا طے تھا

نہیں اندھے ہو۔۔۔؟ باقی چیزیں نظر نہیں آتی تم دونوں کو۔۔۔؟ وہ ڈانٹ ایسے رہی تھی جیسے اب دونوں سمجھ جائیں گے زامل کو چیز نہ ملی تو وہ منہ پھاڑے رونا شروع ہو گیا

بیٹا۔۔۔میں کیا کروں تمہارا کتنا تنگ کر رہے ہو اب تمہیں سمبھالوں یا

کالج کا کام کروں۔۔۔"غصّے سے بڑبڑاتے وہ زامل کو اٹھانے ہی لگی تھی جب پیچھے سے کسی نے اسے ایک دم خود میں جکڑتے اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی تھی

تم مجھے سمبھال لو باقی کے کام میں سمبھال لونگا۔۔۔"اسکی گردن میں منہ گھساتے بے تحاشہ چومنے لگا زمل اسکی اس حرکت پر ہڑبڑا کر رہ گئی

ہبی کیا کر رہے ہیں دروازہ کھلا ہے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال بجائے

پیچھے ہٹنے کے ایک ٹانگ سیدھی کر کر دروازہ دھاڑ سے بند کرتے اسے
مزید خود میں کس گیا وہ نازک سی جان اسکی قید میں سمٹ کر
نظر تک نہیں آتی تھی
ہی آپ موٹے ہو گئے میری سانس رک رہی ہے۔۔۔" وہ اب رو
دینے کو تھی
جبکہ وہ کان لپیٹے گردن سے کندھے پر آتا شرٹ سر کا کر وہاں اپنی
جنون خیزیاں نچھاور کرنے لگا
رک جائیں تو۔۔ میری سانسیں لے لینا۔۔۔" وہ کم کرنے کے بجائے
مزید اسکے
گرد اپنا گھیرا تنگ کر گیا زمل جانتی تھی وہ بنا اپنی شدّتیں لوٹائے
نہیں مانے گا تب ہی اسکے حصار میں ہی رخ پلٹتی اسکے سینے کی

جانب مڑ گئی اب دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے زیحال اس
کی نازک سی کمر اپنے دونوں مضبوط ہاتھوں میں تھامے اسکی ہیزل آنکھوں میں جھانک رہا تھا
یہ ایک دم رومانس کا دورہ کیسے پڑ جاتا ہے آپ کو۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ زیحال کے کندھے پر رکھتی شریر ہوتے بولی
جب جب تمہارا خیال آتا ہے تب تب مجھے یہ دورہ پڑتا ہے۔۔۔" وہ زمل
کی چھوٹی سی ناک کی ٹپ چومتے محبت بھرے لہجے میں بولا تب ہی زالے زامل دونوں کی جنگ پھر سے شروع ہو گئی
یہ دیکھیں سارا دن میں انکے پیچھے پاگل رہتی ہوں یہ آپ کا سپوت چین سے رہتا ہی نہیں۔۔۔" وہ پوری ماں کی فارم میں آتی شکایت لگا

رہی تھی

کیوں بھئی کیوں تنگ کرتے ہو میری بیوی کو مار کھانی ہے ہاں۔۔۔" وہ
زمل کو چھوڑے زامل کے ننھے ہاتھوں کو آپس میں جوڑ کر اسے
ڈانٹنے لگا اور وہ نازک ماں کی اولاد اتنی سی ڈانٹ بھی برداشت نہ
ہو سکی تب ہی ہونٹ نکالنے شروع کر دیے

ارے۔۔۔رے کیا ہوا۔۔۔میرا بیٹا بابا نے ڈانٹا۔۔۔بٹ آپ بھی تو ماما
کو تنگ کر رہے ہو ناں اتنا تنگ کیا تو آپ کو تیسرا بہن بھائی نہیں لا کر
دیں
گی وہ۔۔۔" اسکی بات پر زمل جو دونوں باپ بیٹا کو پیار بھری نظروں
سے دیکھ رہی تھی اسکی بات پر جھٹ سے سمائل غائب ہوئی اور
غصّے سے اسے دیکھتی کندھے پر دھپ رسید کر گئی

ہی آپ کا پیٹ۔۔دو سے نہیں بھرا جو آپ کو تیسرے کا دورہ پڑ رہا

ہے۔۔۔"کلس کر بولی

نہیں میں اپنا بزنس انکریز کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ

تھا مجال ہے جو کسی بات کا اثر لے جائے زمل اسے بس دیکھ کر رہ

گئی اسکا کچھ نہیں ہو سکتا تھا وہ سر جھٹکتی ان چیزوں میں سے

ٹافی اٹھا کر کھولنے لگی جب زیحال کی نظر اسکے ہاتھ پر پڑی پل

میں اسکی آنکھوں میں شرارت ابھری تھی زمل کے ہاتھ سے ٹافی جو

وہ منہ میں لے جانے ہی لگی تھی چھین کر اپنے ہونٹوں میں دباتے اس

کے کان کے نیچے ہتھیلی جما کر اسکے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ملا گیا

ٹافی آدھی زیحال کے منہ میں تھی اور آدھی زمل وہ آنکھیں پھاڑے

زیحال کی پیشانی دیکھنے لگی جب کہ وہ پوری ٹافی اسکے منہ میں

دیتے اسکی مٹھاس کھینچ کر اپنے حلق میں اتارنے لگا اس سے زیادہ

زمل کے ہونٹوں کی مٹھاس اسے بھائی تھی

زامل دونوں کو دیکھ تالی بجانے لگا وہ بھی اپنے باپ کی طرح بے شرم
ہوتا جارہا تھا زیحال نے مڑ کر اسکی کھلکھلاہٹ دیکھتے زمل کو
دیکھا جو اب تک سٹک تھی اسکی اس حرکت پر
میرا بیٹا کتنا خوش ہو رہا ہے۔۔۔" وہ زامل کے گال چومتے شریر ہوتے
بولا زمل نے دھڑا دھڑ اسکے سینے پر مکوں کی برسات کر دی
آؤچ۔۔۔مار دیا ظالم نے۔۔۔" وہ اپنی ہنسی روکے جھوٹ موٹ کا درد
ظاہر کرنے لگا
یو بد تمیز ہبی۔۔۔آپ کو۔۔۔آپ کو بس موقع چاہئے۔۔۔" وہ دے
دھڑا دھڑ
اس پر برستی روہانسی ہوتی بولتی چلی گئی جبکہ زیحال اور زامل
دونوں ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے زالے ان سب کو دیکھ خاموش
بیٹھی تھی جب زمل کی نظر اس پر پڑی

ہبی۔۔۔"وہ ایک دم رکی

جی ہبی کی جان حکم۔۔۔"ہمیشہ کی طرح محبت بھرا جواب دیا لیکن اسکے چہرے پر پریشانی دیکھ وہ ایک دم رکا"کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟

فکر مندی سے پوچھا

آپ نے نوٹ کیا زالے زامل کی طرح حرکت نہیں کرتی۔۔۔"اسکی بات پر

زیحال نے مڑ کر زالے کی جانب دیکھا جو اپنی بٹن سی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے کبھی اپنی ماں کو دیکھتی تو کبھی اپنے باپ کو

زیحال اسے دیکھے گیا وہ تو زمل سے پہلے زالے کو نوٹ کرتا آرہا تھا کیا ہوا بابا کی پرنسسز کو۔۔۔"وہ زالے کو اٹھا کر گود میں بٹھاتے اسکے روئی سے گال چومنے لگا وہ اپنے ننھے سے ہاتھ اسکے چہرے پر رکھتی اسکے گالوں پر اپنا چھوٹا سا منہ رکھ گئی

میرا بیٹا ناراض ہے۔۔۔" وہ وہی سے اسکی گردن میں منہ دیے گدگدی کرنے لگا وہ ننھی سی گڑیا کھلکھلا کر ہنسنے لگی تھی اسے یوں دیکھ زمل کی جیسے جان میں جان آئی تھی وہ اپنے باپ کے ساتھ ہنستی کھیلتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی کبھی اسکی ناک ہاتھ میں پکڑتی کبھی زیحال کے بال پکڑ کر کھینچتی زمل نے نوٹ کیا تھا کہ وہ یہ حرکتیں اپنی ماں یا اور کسی کے ساتھ نہیں کرتی صرف اپنے باپ کے ساتھ کرتی ہے لیکن وہ کر رہی تھی یہی اسکے لئے کافی تھا

گاڑی کار پورچ میں کھڑی کرتے اس نے نرم ہاتھوں سے گجرے اٹھائے

اور دھیرے سے دروازہ کھولتے باہر نکلا چہرے پر ایک الوہی سی چمک تھی لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ تھی

میر بخششش۔۔۔"وہ لاؤنج میں داخل ہوتے اسے آواز دینے لگا لیکن

وہ

نہیں آیا اسے حیرت ہوئی تھی کہ اس نے ہوسپٹل سے واپس آنے کے

بعد جتنی بار بھی میر بخش کو بلایا تھا وہ نہیں آیا حلانکہ وہ ایک

بار بلانے پر ہی حاضر ہو جاتا تھا اب برلاس کو غصّہ آنے لگا تھا

میر بخششش۔۔۔"وہ پوری قوت لگاتے اسے آواز دینے لگا جب

میڈ

کچن سے نکلتی دوڑ کر اسکے پاس آئی

جی سائیں حکم۔۔۔"وہ آتے سر جھکا کر مؤدب انداز میں مخاطب ہوئی

تم میر بخش ہو۔۔۔؟ایک دم تڑخ کر پوچھا

جی سائیں۔۔۔؟وہ جیسے سمجھی نہیں تھی

تم میر بخش ہو نہیں ناں۔۔۔تو جاؤ میر بخش کو بلاؤ۔۔۔"کہتے وہ

صوفے پر بیٹھنے لگا جب میڈ کی بات پر وہ بیٹھتا بیٹھتا رہ گیا

سائیں میر بخش کا تو انتقال ہو گیا۔۔۔"اسکی بات پر برلاس کو لگا جیسے اسکے کانوں نے غلط سنا تھا وہ دم سادھے ایک پل کو اس میڈ کے چہرے کو دیکھنے لگا

کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔کہاں ہے بخش۔۔۔؟اب کی انداز غضب ناک ہوا

تھا میڈ تھوک نگلنے کی کوشش کرنے لگی

ج۔۔۔جی سائیں۔۔۔وہ میر بخش کو تو بی بی سائیں کے بھائی نے مار دیا تھا۔۔۔آپ کی بارات والے دن ہی۔۔۔"اب کی بار برلاس کو لگا وہ کھڑا رہا

تو گر جائے گا ٹانگیں جیسے بے جان سی ہونے لگی تھی دل ایک دم کسی گہری کھائی میں جا گرا تھا کیا وہ شیطان اس سے پہلے ہی اس

کی خوشیوں پر ڈاکہ ڈال چکا تھا؟ اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی
نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے گجروں پر گئی جنہیں دیکھ اسے نوفل کی
یاد آنے لگی وہ بے اختیار ان پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا چہرے پر
اذیت کے ساتھ ساتھ شدید اشتعال کی سرخی تھی وہ گجرے وہی
زمین وپر پھینکتا آگے بڑھ گیا آگے بڑھتے اسکے برانڈڈ بوٹ ان معصوم
کلیوں کو مسل کر گئے تھے وہ پھول زمین پر پڑے اپنی قسمت رونے
لگی خریدا جتنے پیار سے گیا تھا روندا بھی اتنی ہی بے دردی سے گیا
تھا

وہ دھاڑ سے دروازہ کھول کر کمرے میں جونہی داخل ہوا نظر سامنے
اپنے کپڑے بیگ میں رکھتی آئرہ پر گئی جو صحیح سے تہہ جماتی
کپڑے رکھ رہی تھی جب اچانک برلاس نے اسکا بازو دبوچتے ایک
جھٹکے میں اسے دیوار سے جالگایا تھا وہ اس اچانک افتاد پر آنکھیں

پھاڑے اسے دیکھنے لگی جو اسکے اتنا قریب تھا کہ اسکی سانسوں کی گرماہٹ آئرہ کو اپنا چہرہ جھلساتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

یہ۔۔۔یہ کیا حرکت ہیں۔۔۔" وہ اپنا بازو چھڑواتی کرخت انداز میں بولی

برلاس نے بجائے چھوڑنے کے اپنی انگلیاں مزید اسکی نازک سی بازو میں گاڑھتے اسے خود کی جانب کھینچ لیا اتنا کہ درمیان سے ذرا سے بھی ہوا نہ گزر سکے آئرہ کی دھڑکنیں برلاس کے کسرتی سینے سے آ لگی تھی بدن سے بدن ملتے ایک سنسنی سی آئرہ کے وجود میں دوڑ گئی

کس بات کا اتنا گھمنڈ دکھا رہی تھی مجھے۔۔۔ہاں۔۔۔اپنے اس بھائی (گالی) کیلئے جس میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔" اسکے منہ سے اپنے بھائی کیلئے گالی سن کر آئرہ کا دل جیسے ایک دم

مٹھی میں آیا تھا

زبان سمبھال کر بات کریں۔۔۔میرے بھائی کے بارے میں

۔۔۔"وہ بھی

کسی زخمی شیرنی کی طرح غرائی تھی

شٹ اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔"برلاس کے ایک دم

دھاڑنے پر آئرہ ایک

پل کو سہم کر رہ گئی وہ اسی طرح اسے بازو سے دبوچے تقریباً

گھسیٹتا ہوا باہر کی جانب لے گیا

کیا۔۔۔کر رہے ہیں۔۔۔۔چھوڑیں۔۔۔۔مجھے۔۔۔"وہ درد سے

کراھتی اپنا آپ

چھڑانے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس پر تو جیسے خون سوار تھا

لاؤنج میں کومل مشی بیٹھی تھیں جب برلاس کے ہاتھ میں آئرہ کا

بازو دیکھ دونوں کی آنکھیں پھٹی

برلاس۔۔۔یہ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔" وہ دونوں ایک دم بوکھلا کر اٹھی تھیں لیکن وہ نہیں رکا وہ اسی طرح آئرہ کو کھینچتے باہر لے گیا اور جاتے اپنی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر اسے تقریباً اندر دھکیلا تھا وہ ہونقوں کی طرح اس درندے کو دیکھنے لگی جو سفاکیت کی ہر حد پار کر رہا تھا

وہ گھوم کر اپنی سیٹ پر آیا اور گاڑی سٹارٹ کرتے موڑ کر زن سے اڑا لے۔ گیا اسے اتنے غصّے میں جاتے دیکھ وہ دونوں اچھی خاصی پریشان ہو چکی تھیں

"یہ کہاں لے کر گیا ہے اسے ہو کیا گیا ہے۔۔۔

رکو میں یاقوت کو بلاتی ہوں۔۔۔" کہتے وہ جلدی سے اندر گئی اور اپنا فون اٹھا کر یاقوت کا نمبر ڈائل کرنے لگی اسکی کال وہ پہلی ہی

رنگ پر اٹھا گیا تھا

"ہمم بولو۔۔۔

یاقوت وہ برل۔۔۔۔" وہ بولنے ہی لگی تھی جب پیچھے سے اسے ایک جانی پہچانی سی آواز آئی

تم نے مجھے پکڑ کر ٹھیک نہیں کیا کھولو مجھے۔۔۔" یہ احمد کی آواز تھی جب ایک اور آواز آئی زوردار تھپڑ کی جو سیدھا احمد کے گال پر پڑا تھا

آواز بند ورنہ پچھلی بار آنکھیں نکالی تھیں اس بار زبان نکال دونگا سمجھے۔۔۔" وہ خون آشام انداز میں اسکے منہ پر غرلایا تھا

تم۔۔۔ تم احمد کے پاس ہو۔۔۔؟ وہ برلاس کو بھولے بے یقینی سے بولی

نہیں وہ میرے پاس ہے۔۔۔" سیدھا کلس کر جواب دیا ٹیڑھا نہ ہو تو تم اسے مار پیٹ کر سمجھا رہے ہو۔۔۔ تم۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو

اسے حیرت ہوئی تھی اصل جھٹکا تو اسکی دھمکی پر لگا تھا اس
ڈاکو سے امید بھی نہیں تھی وہ سچ میں اسکی زبان کاٹ بھی سکتا
تھا
تو کیسے سمجھاؤں۔۔۔؟ گود میں بٹھا کر۔۔۔؟ اسکی بات پر مشی ایک
دم گڑبڑا گئی
مم۔۔۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔ لیکن پیار سے سمجھاؤ۔۔۔ وہ سمجھ
"جائے گا۔۔۔
تم سے بہتر میں جانتا ہوں اس جیلانی جلاد کو اسکی اولاد بھی اسی
کی طرح ٹیڑھی ہے پیار کی زبان انکی سمجھ میں نہیں آتی تو بہتر
" ہے۔ تم خاموشی اختیار کرو ورنہ گھر آ کر تمہیں بھی سیدھا کرونگا
مشی کی آنکھیں اسکی بات پر ایک دم پھٹی

واٹ۔۔۔تم۔۔۔تم مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے۔۔۔؟وہ روہانسی ہوتی بے یقینی

سے بولی

اور بھی طریقے ہیں تمہیں سمجھانے کے اب کال کا مقصد بتاؤ

۔۔۔سالے

صاحب کے سامنے رومانس نہیں کر سکتا میں۔۔۔"احمد اسے غصّے سے دیکھ رہا تھا جب یاقوت نے اسکی آنکھوں میں دو انگلیاں دے دی وہ جھٹ سے نیچے سر جھکا گیا

تم کبھی انسان نہ بننا پیدائشی بد تمیز۔۔۔"اسکا بس نہیں چلا فون میں گھس کر اسے گولی مار دے

تم نے فون مجھے میری پیدائیشی کوالیٹیز گنوانے کیلئے کیا ہے۔۔۔؟ایک دم تڑخ کر پوچھا

نہیں یہ بتانے کیلئے کہ تمہارا چھوٹا بھائی اپنی بیوی کو غصّے میں
کہیں لے کر گیا ہے۔۔۔" مشی کی بات پر یاقوت نے ایک پر سکون سی
سانس خارج کی

وہ پیار ہے اسکا گھر پر دل نہیں کیا ہو گا اسی لئے کہیں اور لے کر گیا
ہے پیار کرنے کیلئے۔۔۔" یاقوت کی بات پر مشی نے بے یقینی سے فون
کان سے ہٹا کر ایسے دیکھا جیسے اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا ہو

تم بھائیوں کو کوئی سمجھ سکتا ہے۔۔۔؟

نہیں ہم وہ سوال ہے جن کو سمجھنا یا حل کر پانا مشکل ہے اب فون
رکھو میرے ہاتھ میں کھجلی ہو رہی ہے۔۔۔" اسکی کھجلی کا مطلب
مشی بخوبی سمجھ گئی تھی آخر کو ایک سال سے اس ڈاکو کے ساتھ
رہ رہی تھی

"دیکھو پیار سے سمجھاؤ یاقوت وہ سمجھ جائے گا۔۔۔

ٹھیک ہے تم فیڈر بھیجو میں تب تک پچکار کر پیار سے اسے سمجھاتا
ہوں اوکے۔۔۔"کیا بن سکتا تھا اس ڈاکو اور اسکی دہشت گرد بیوی کا
یاقوت۔۔۔میں تمہارا خون کر دونگی۔۔۔"وہ تقریباً چیخی تھی کومل سر
پکڑ کر بیٹھ گئی کال کرنی کس لئے تھی اور ہو کیا گیا تھا اس گھر
میں ہر ایک کا ایک دوسرے کے ساتھ چھتیس کا آکڑا تھا ایک پامیر ہی
تھا جو صرف سنتا تھا آگے سے کچھ کہتا نہیں تھا اسے بے تحاشہ اس
سلطان پر ٹوٹ کر پیار آیا
فیڈر میں خون بھر کر بھیجو گی ہاں اس جلاد کی اولاد ہے خون ہی
"پیئے گی۔۔۔ سمجھ گیا۔۔۔
تم گھر آؤ۔۔۔ سمجھاتی ہوں تمہیں میں۔۔۔"وہ لڑاکا انداز میں بولتی
فون کاٹنے ہی لگی تھی جب اسکی آواز ابھری
میں بھی سمجھاؤنگا تیار رہنا۔۔۔میرا فیورٹ کلر اوکے۔۔۔۔"احمد کے

سامنے ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے اپنی بات سمجھائی جسے سمجھتے
مشی پل میں سرخ پڑتی جھٹ سے کال بند کرواگئ
ہوگیا۔۔۔؟ان بھائیوں سے ٹکر لینے سے بہتر بندہ دیوار میں ٹکریں مار
لے۔۔۔"وہ سر پیچھے پشت پر ٹکاتی آنکھیں موند گئ
اب کیا کریں۔۔۔؟ پتہ نہیں کہاں لے کر گیا ہے اس بچاری کو
۔۔۔"مشی
کو پھر سے اسکی فکر ستانے لگی جب سامنے سے آتے زیحال پر نظر
پڑی وہ گھر تھا۔۔۔؟ یہ بات دونوں ہی نہیں جانتی تھیں مشی اسے
دیکھ ایک دم کھڑی ہوئی اور اسکی جانب لپ کی
زیحال بھائی۔۔۔بب۔۔۔بات سنیں۔۔۔"اسکے ایک دم یوں اچانک
سامنے
آنے پر زیحال نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھا

خیریت یہ طوفان کی طرح کیوں آئی ہو۔۔۔"لہجہ نارمل تھا مشی کو
ایک دم شرمندگی سی ہوئی
وہ برلاس آئرہ کو غصّے میں کہیں لے گیا ہے۔۔۔"جلدی جلدی بتایا
زیحال
کے۔ماتھے پر اسکی بات سنتے کچھ شکنیں ابھری
میں دیکھتا ہوں۔۔۔"کہتے وہ باہر نکل گیا اسکے جاتے دونوں نے سکھ کا
سانس لیا اب سب ٹھیک ہو جانا تھا کیونکہ ٹھیک کرنے والا جو گیا تھا
اسکے ہوتے نجانے کیوں ہر کوئی ایک دم بے فکر ہو جاتا تھا وہ تھا ہی
ایسا۔۔۔نام تھا زیحال خان آفندی

آج دھوپ کا نام و نشان تک پورے کشمیر میں نہیں تھا ہر چیز پر گہری

دھند کا راج تھا پوری رات اوس پڑنے کے باعث اس وقت ہر چیز بھیگی ہوئی تھی دور دور تک سڑک تک دھند لائی ہوئی تھی آگے سے آتی گاڑیاں ذرا بھی نظر نہیں آرہی تھیں لیکن اسکے باوجود وہ اندھا دھند فل سپیڈ میں گاڑی بھگا رہا تھا آئرہ اسکے ساتھ سانس روکے بیٹھی تھی چہرہ شدّت کے مارے سرخ ہونے لگا تھا صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ برلاس شاہ کے اس غضب ناک روپ سے کس قدر خوف زدہ ہو رہی تھی

گاڑی ایک قبرستان کے باہر جا رکی ایک دم بریک لگانے کے باعث آئرہ کا

سر سیدھا ڈیش بورڈ میں جا لگا لیکن اسکی پرواہ کسے تھی وہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے گھوم کر اسکی جانب آیا آئرہ اسے اپنی جانب آتے دیکھ مزید خود میں سمٹنے لگی لیکن وہ دھاڑ سے اسکی جانب کا

دروازہ کھول کر اسکی کلائی بے دردی سے جکڑتے کھینچ کر قبرستان
میں لے گیا
کیا۔۔۔کر۔۔۔رہے ہیں چھوڑیں۔۔۔میرا ہاتھ۔۔۔"وہ قبروں سے
خوف کھاتی
لرزنے لگی تھی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں جاری ہونے لگے لیکن
وہ
کان لپیٹے اسے یونہی گھسیٹتا ہوا ایک قبر کے پاس لے آیا جو سڑک کے
ایک کنارے سے تھوڑی سی پرے تھی وہ دکھنے میں بھی
لگ رہی تھی جیسے ابھی تازہ تازہ بنی ہو تختی پر نام تھا
میر بخش" تختی پر نام دیکھ برلاس کا دل ایک دم مٹھی میں آیا"
آئرہ کبھی اسے دیکھتی تو کبھی قبر کو
اسکے گھر اسکی بیوی اور دو چھوٹے چھوٹے بچے انتظار میں بیٹھے

ہیں کہ کب انکا شوہر اور باپ انکے لئے کما کر لائے گا اور وہ لوگ سب
مل بیٹھ کر کھائیں گے۔۔۔" برلاس کی بھیگی آواز پر آئرہ نے اس سمت
دیکھا کون تھا وہ شخص جس کی قبر دیکھ کر ہی اسکا سارا غصّہ
ایک دم جھاگ کی طرح بیٹھ گیا لیکن کچھ دیر صرف کچھ دیر تب ہی
اس نے ایک جھٹکے میں آئرہ کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا
تمہارے اس شیطان بھائی نے اسے بھی بے مقصد قتل کر دیا
۔۔۔کیوں؟
کیا بگاڑا تھا اس نے تمہارے بھائی کا اسکے بچوں نے اسکی بیوی نے
بولو۔۔۔۔ہے کوئی جواب۔۔۔" وہ گرفت مضبوط کرتے اسکے منہ پر
دھاڑا
تھا لیکن وہ درد محسوس نہیں کر رہی تھی وہ اس سوال کا جواب
ڈھونڈ رہی تھی

بہت محبت ہے ناں تمہیں اپنے بھائی سے تب کہاں تھی یہ محبت جب
اس نے ایک چھوٹی معصوم بچی کو نوچا تھا تب کہاں تھی یہ محبت
جب اس نے ایک گھٹیا شخص کے ساتھ مل کر چار معصوم لوگوں کا
قتل کیا تب کہاں تھا تمہارا یہ بھائی چارہ جب وہ تین شادی شدہ
لڑکیوں کی ہنستی کھیلتی زندگی کو برباد کرنے پر تلا ہوا تھا بولو۔۔۔
زبان نہیں رہی اب منہ میں۔۔۔؟ وہ بول کم غرا زیادہ رہا تھا اسکی
باتوں پر آئرہ کا رنگ پل میں زرد پڑا سانس جیسے سینے میں ہی اٹک
گئی وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گئی
بولو۔۔۔۔۔" اسکے کچھ نہ بولنے پر وہ ایک دم دھاڑا کہ آئرہ سہم کر رہ
گئی آنکھوں سے گرم آنسوں بھل بھل کر بہنے لگے
اتنے دن سے تمہاری بے رخی برداشت کر رہا تھا خود کو قصوروار
سمجھ رہا تھا کہاں ہے میرا قصور بتاؤ۔۔۔" برلاس کی آواز میں ایک دم

کپکپاہٹ گھلی تھی آئرہ کا دل تک رک گیا کہاں تھا اسکا قصور۔۔۔۔؟ وہ
ڈھونڈنے لگی لیکن سوائے اسکے کہ اس نے ایک بہن کے سامنے اسکے
بھائی کو اتنی بے دردی سے قتل کیا کیا یہ قصور چھوٹا تھا یہ تو سب
سے اوپر تھا پل میں اسکی آنکھوں میں نفرت بھرنے لگی
جس کے وجود کا میں حصّہ بن کر اس دنیا میں آئی آپ نے اسے ہی
میرے سامنے اتنی بے دردی سے مارا کہ میری روح تک کانپ اٹھی کیا
یہ قصور نہیں ہے۔۔۔۔؟ لہجہ دھیما مگر چبھتا ہوا تھا برلاس ایک پل کو
اسے دیکھے گیا
میں نہ مارتا تو کیا آخرت میں اسے اسکی سزا نہ ملتی۔۔۔؟ کیا خدا اسے
زنا پر معاف کر دیتا بغیر توبہ کے۔۔۔؟ کیا چار لوگوں کا قتل کوئی گناہ
نہیں تھا۔۔۔؟ اسکی بات پر آئرہ کو لگا اسکے لئے الفاظ ختم ہو گئے
وجود کا حصّہ تھی ناں تو کیوں اسے راہ راست پر نہیں لائی۔۔۔۔ یہ

محبت اب کیوں جاگ گئی تب کیوں نہیں جاگی بولو۔۔۔۔"دھیرے
دھیرے بولتے وہ آخر میں ایک دم دھاڑتے آئرہ کی بازو میں اپنی
انگلیاں مزید پیوست کر گیا آئرہ کو لگا تھا اسکی انگلیاں آج اسکی بازو کے
آر
پار ہونگی درد کی انتہا تھی لیکن اس سے زیادہ اسکے الفاظ تھے
یہ ہم اپنے ہی ہوتے ہیں جو اپنے سامنے کسی اپنے کو غلط کاموں میں
ملوث دیکھ کچھ نہیں کہتے جب انکے ساتھ کوئی دوسرا غلط کر دے
تو فورا محبت جاگ جاتی ہے وہ قبر کو یاد کیوں نہیں رکھتے کہ قبر
میں انکے اپنوں کو اس غلط کام پر عذاب ہو گا گناہوں کی اصل سزا تو
وہاں ملتی ہے۔۔۔"اسکی باتیں اور لہجہ آئرہ کی روح یوں کھینچ رہا تھا
گویا ایک جالی نما دوپٹہ کانٹوں بھری جھاڑ پر پڑا کھینچ لیا گیا ہو
برلاس نے اسکا بازو ایک جھٹکے میں چھوڑتے خود سے دور دھکیلا

اور خود بے ساختہ پیچھے قدم اٹھاتا گیا

میں محبت کرتا تھا تم سے۔۔۔"اسکی آواز بھیگنے لگی آئرہ شل ساکت سی ہو گئی

میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا تمہارے بھائی کو ایک اور غلط کام سے روکنے کیلئے تمہارا استمال کیا لیکن میں غلط نہیں تھا میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔"اسکی آنکھوں سے آنسوں کا ایک قطرہ نکل کر اسکی شرٹ پر آ گرا

میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔"زیر لب بڑبڑاتے وہ قدم پیچھے بڑھاتا گیا جب اچانک اپنی ہی گاڑی سے جا ٹکرایا اسے گرتے دیکھ آئرہ اسکی جانب لپکنے ہی لگی تھی کہ برلاس خود سمبھلتے ہاتھ کھڑا کر کر اسے وہی روک گیا

میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا میں نے نہیں کیا کچھ غل۔۔۔۔ط

۔۔۔"وہ

زور سے دھاڑتے اپنے ہاتھ کا مکا بناتے گاڑی کے شیشے پر پوری قوت سے مارتے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر گیا یہ دیکھ آئرہ کا ہاتھ تڑپ کر منہ پر آیا تھا آنکھیں اسکے اس عمل پر پھٹی کی پھٹی رہ گئی دل ایک دم دہل کر رہ گیا

میں غلط نہیں تھا۔۔۔" وہ اور زور سے دھاڑتے دوسرا شیشہ بھی اسی قوت سے توڑتا چکنا چور کر گیا ہاتھ اور بازو میں جگہ جگہ کانچ کے نوکیلے ٹکڑے چبھتے اسکا پورا بازو خون سے سرخ کر گئے اسکے ہاتھ پر اتنا خون دیکھ آئرہ کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا وہ تڑپ کر اس کی جانب دوڑی

یہ۔۔۔کیا کر۔۔۔رہے ہیں۔۔۔۔"اسے روکنے کی غرض سے وہ اسکا
بازو
تھامنے کی کوشش کرنے لگی برلاس نے اسے دور جھٹک دیا آئرہ کے
قدم بے اختیار لڑکھڑائے تھے
میں نہیں تھا غلط۔۔۔۔"وہ پینک ہو رہا تھا اگلا شیشہ بھی جنونی ہوتے
چکنا چور کر گیا آئرہ اسکا بازو پھر سے تھامنے کی کوشش کرتی لیکن
برلاس نے اسے پھر خود سے دور دھکیل دیا
میرے قریب بھی مت آنا۔۔۔کل تمہیں مجھ سے نفرت تھی آج
مجھے تم
سے نفرت ہے نفرت کرتا ہوں میں تم۔۔۔۔۔آئی ہیٹ یو
۔۔۔۔آئرہ۔۔۔۔خانزادہ
میں ڈرتا تھا۔۔۔کسی بھی امتحان سے تمہارے بھائی نے میرا ڈر پورا

کر دیا۔۔۔اس نے پورا کر دیا۔۔۔" وہ روتا ہوا گاڑی کے بونٹ پر وہی
زخمی

ہاتھ کا پنچ بناتے مارتا چلا گیا اسکا خون اس سفید گاڑی کو بھی سرخ
کرنے لگا یہ دیکھ آئرہ کا سر چکرا رہا تھا وہ اسکے سامنے خود کو
زخمی کر رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی وہ وہی کھڑی پھوٹ
پھوٹ کر رو دی دور دور تک کوئی نہیں تھا جو اسکی مدد کر دے وہ
بے بسی کی انتہا پر تھی جو بھی تھا وہ محبت تھی اسکی اسکا
محافظ تھا کیسے اس نے اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی

پلیز۔۔۔۔رک۔۔۔جائیں۔۔۔برلاس۔۔۔۔" وہ روتی ہوئی التجا
کرنے لگی لیکن

اس نے نہیں سنی اس کے سینے کی گولی کا زخم ادھڑنے لگا تھا وہاں
سے خون نکلتا اسکی شرٹ سرخ کرنے لگا آئرہ کا پورا بدن جیسے

زلزلوں کی زد میں آگیا تھا

چھین لی میری محبت تمہارے بھائی نے۔۔۔۔میں غلط نہیں۔۔۔تھا

۔۔۔"وہ

پینک ہوتے جملوں کو گڈ مڈ کرنے لگا سر پر جیسے جنون سا سوار تھا

"کھا گیا تمہارا بھائی میری محب۔۔۔۔۔۔۔ت۔۔۔۔

دور کہیں سے ایک گاڑی انکے قریب آرکی تھی جس سے اترتے زیحال

کو دیکھ آئرہ کی جیسے رکی سانسیں بحال ہوئی تھی وہ دوڑ کر

برلاس کی جانب آیا تھا

برلاس۔۔۔یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔"اسے خون میں لت پت

دیکھ زیحال

کے ہوش اڑے تھے وہ اسے بازو سے تھامے دور لے جانے لگا لیکن وہ

اپنے

ہوش وحواس میں ہی کہاں تھا

کھا گیا اسکا بھائی میری محبت۔۔۔۔" وہ مارتا گیا اس نے نہیں دیکھا

روکنے والا کون ہے زیحال اسکا بازو سختی سے جکڑتے گاڑی سے ذرا

فاصلے پر لے گیا جہاں برلاس کا ہاتھ مارنے کیلئے اٹھا ہی تھا کہ سامنے

کھڑے زیحال کو دیکھ ایک دم ہوا میں مہلک رہ گیا آنکھیں پھٹی

سانس جیسے اندر ہی کہیں اٹک سی گئی یہ منظر قیامت تھا وقت

جیسے رک گیا تھا ہر جانب گہری خاموشی میں صرف ہوا کی

سرسراہٹ کانوں میں گونج رہی تھی اسکا اٹھا ہاتھ دیکھ آئرہ کا دل

دہل کر رہ گیا

مارو۔۔۔"ایک لفظ صرف ایک لفظ برلاس شاہ کی روح تک کھینچ گیا وہ

خود اپنے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا تھا لیکن یہ عمل مر کر بھی نہیں کر

سکتا تھا جس شخص کے آگے آج تک آواز اونچی نہ کی ہو اس پر ہاتھ

کیسے اٹھ سکتا تھا وہ بے جان سا ہوتا ہاتھ اپنے پہلو میں گرا گیا

آنکھوں سے آنسوں ابل ابل کر بہنے لگے اسے اپنا بھائی چاہیئے تھا توڑ

پھوڑ نہ ملے تو زیحال خان آفندی مل جائے اور وہ سامنے تھا برلاس

بے اختیار اسکے سینے سے جا لگا اور لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا بچوں

کی طرح اس سے لگتے دل جیسے بچہ بن جاتا تھا زیحال اپنا حصار

اسکے گرد باندھتے اسے خود میں بھینچ گیا

ایم۔۔۔سوری۔۔۔۔ایم سو سوری۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔میں۔۔۔۔میں

ایسا نہیں۔۔۔کرنا

چاہتا تھا۔۔۔یہ۔۔۔یہ میں۔۔۔نے جان بوجھ۔۔۔کر نہیں۔۔۔کیا

۔۔۔"اپنا اٹھا

ہاتھ آنکھوں کے سامنے سے جا ہی نہیں رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر

روتے

اسے بچوں کی طرح بتانے لگا زیحال اسکی پیٹھ مسلتے چپ کروانے
لگا آئرہ ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی پہلی بار اسے مرد عورت کی
محبت سے زیادہ دو بھائیوں کی جنونی محبت نظر آئی تھی
جانتا ہوں۔۔۔"اسکا لہجہ ہمیشہ کی طرح دھیما اور پر سکون تھا
اس نے۔۔۔اس نے مجھ سے میری محبت چھین لی۔۔۔یہ نفرت کرتی
ہے
مجھ۔۔۔سے بھائی یہ نفرت کرتی ہے۔۔۔"وہ زار و قطار روتے اسے
بتانے
لگا اس وقت وہ ایک بچہ لگ رہا تھا جو اسکول کے بچوں کی طرح
اپنے باپ کو شکایت لگا رہا تھا
نہیں کرتی۔۔۔وہ محبت کرتی ہے تم سے۔۔۔"وہ جانتا تھا کہ وہ کس
قدر

ڈرتا تھاان باتوں سے اور قسمت نے اسی کے حصّے میں یہ ڈر لکھ دیا
تھا برلاس اسکی بات پر چہرہ باہر نکال کر اسے دیکھنے لگا پورے
وجود پر ایک لرزا سا طاری تھا
نہیں۔۔۔اس نے کہا تھا یہ نفرت کرتی ہے میں اسکی نفرت برداشت
نہیں
کر سکتا میں نہیں کر سکتا بھائی۔۔۔" وہ روتے ہوئے تڑپ کر پھر سے
اسکے سینے سے لگ گیا اس وقت وہ بلڈی بیسٹ نہیں تھا وہ زیحال کی
پہلی اولاد تھا آئرہ دونوں کو دیکھے گئی اسکے الفاظوں پر نجانے کیوں
دل سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگا تھا زیحال اسے چپ کرواتے اسے
اپنی گاڑی کی جانب
لے گیا آئرہ وہی کھڑی تھی جب زیحال نے اسے دور سے آنے کا اشارہ
کیا

وہ مرے مرے سے قدم اٹھاتی ان تک گئی زیحال نے اسکے لئے پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور اسکے بیٹھتے آرام سے بند بھی کر دیا

برلاس اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بلکل ساکت بیٹھا باہر نظر آنے والی جھاڑیوں کو دیکھ رہا تھا اسے پسند تھی یہ سوکھی ویران جھاڑیاں بے رنگ کوئی انکی فکر نہیں کرتا تھا وہ خود ہی پیدا ہو جاتی تھیں نہ انہیں کسی کا سہارا تھا اپنا کھانا پینا خود سے کرتی یہ بڑی ہو جاتی تھیں ایسی لاپرواہ زندگی بھی نعمت ہی تھی جس میں خاص طور پر کسی کا سہارا نہیں تھا ورنہ انکے مقابلے گھروں میں لگنے والے پودوں کو تھوڑے دن پانی نہ دو تو مرجھا کر ٹوٹ جاتے ہیں کیونکہ انکو کیئر کی عادت تھی

وہ سیدھا ہوسپٹل آیا تھا ڈاکٹر برلاس کے ہاتھ کی پٹی کے ساتھ ساتھ اسکا بینڈج بھی بدل رہے تھے آئرہ باہر بینچ پر زیحال کے ساتھ بیٹھی

زمین تک رہی تھی دماغ سن تھا کچھ بھی سمجھنے یا سوچنے سے
قاصر تھا زیحال کی باتیں اسے بے جان کر گئی تھیں اسکی ماں اپنے
ذرا سے حسد میں اپنے دونوں بچوں کی زندگی کیسے تباہ کر گئی تھی
وہ بے اختیار سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ مائیں ایسی بھی ہوتی ہیں ؟
اگر وہ اس دن اسے یہ نہ کہتی کہ اسکا بھائی ٹھیک ہے اور وہ لڑکی
غلط تو شاید آج آئرہ اپنے بھائی کو راہ راست پر لے آتی لیکن اسکا تو
خود برین واش کیا گیا تھا اسے تو خود بھٹکا دیا گیا تھا
برلاس کا ذہن بہت سے معاملوں میں بچوں والا ہے بائیس سال کی عمر
زیادہ نہیں ہوتی اور اسے رکھا بھی لاڈ سے گیا ہے وہ کر جاتا ہے بہت
سی ایسی غلطیاں لیکن اتنا میں ضرور جانتا ہوں اس نے تمہارے ساتھ
کچھ غلط نہیں کیا اگر اس دن وہ تمہیں کڈنیپ نہ کرتا تو شاید تم

خود بھی اس گلٹ میں نہ جی پاتی کہ تمہارے ہوتے ہوئے تمہارے بھائی

نے ایک بار پھر ایک لڑکی کی عزت خراب کی۔۔۔کیا جی پاتی تم اس گلٹ میں۔۔۔؟اس نے گردن موڑ کر اس سے سوالیہ پوچھا آئرہ کچھ نہیں بول سکی وہ خاموش تھی آنکھوں سے خاموش آنسوں بہہ رہے تھے

ظالم کا ساتھ دینے والا بھی ظالم ہوتا ہے یہ تو جانتی ہو گی ناں تم۔۔۔؟

اسکی خاموشی میں اپنا جواب ڈھونڈتے اس نے ایک گہری سانس خارج کی "کچھ دن ٹھہر کر سوچو تم تمہیں پھر بھی میرا بھائی غلط لگے تو میں تمہیں آزاد کروا دونگا اس سے تم جہاں چاہے جس کے پاس چاہے چلی جانا۔۔۔"اسکی اس بات پر آئرہ کو اپنی روح تک قبض ہوتی محسوس ہوئی ہاتھ بے اختیار کانپنے لگے

ل۔۔۔لیکن۔۔۔میں۔۔میں وہ منظر نہیں بھول پا۔۔۔رہی "اسکی آنکھوں کے

سامنے وہ سیاہ تاریک رات پل میں لہرا گئی اسکے بھائی کا خون میں

لت پت وجود

میں نے سنا ہے کچھ گناہوں کی سزا خدا دنیا میں ہی دے دیتا ہے تا کہ آخرت میں اسکے بندے کو کم تکلیف ملے ہو سکتا ہے تمہارے بھائی کا کوئی عمل اسے پسند ہو جس کی وجہ سے اسے اتنی دردناک موت دے کر آدھی سزا یہی دے دی ہو دنیاوی سزا آخرت میں ملنے والی سزا سے کئی گناہ بہتر ہوتی ہے۔۔۔"اسکی بات پر آئرہ نے گردن دھیرے سے موڑ

کر اسے دیکھا اسکا کوئی عمل۔۔۔؟ذہن فورا ماضی میں گیا ہاں اسکا عمل وہ اپنی بہن کو شہزادی کی طرح رکھتا تھا اسکے ساتھ اچھے عمل

کرتا تھا بس دوسروں کی بہن کو وہی عزت نہیں دے پایا

تب ہی ڈاکٹر باہر نکل آئے

آپ زیحال ہیں وہ آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔" کہتے ڈاکٹر چلا گیا زیحال فورا

سے اٹھ کر اندر گیا برلاس سامنے ہی تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

اب کیسے ہو۔۔۔؟ اسکے قریب آتے نرم لہجے میں پوچھا برلاس نے اسے

ایک نظر دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب بٹھاتے اپنا سر اسکے سینے پر ٹکا گیا یہاں سکون تھا ایسا سکون جسے لفظوں میں بیاں کر پانا مشکل تھا

زمل نے دیکھ لیا تو جل کر آدھی ہو جائے گی۔۔۔" برلاس کے بالوں میں

انگلیاں چلاتے مبہم سا مسکرادیا ایک کوشش اسے ہنسانے کی لیکن وہ مسکرایا تک نہیں

وہ میری بہن ہے مجھ سے کبھی نہیں جلے گی۔۔۔" لہجے میں بلا کی محبت تھی لیکن چہرہ سنجیدہ تھا

بھائی بن کر رہو سالا بننے کی کوشش کی تو گارنٹی نہیں تمہاری ہڈیاں بھی بچے گی یا نہیں۔۔۔"

فکر ناٹ میرے پیچھے میری بہن ہے میرا بدلہ لینے کیلئے۔۔۔" کسی بگڑے بچے کی طرح بولتے وہ چہرہ مزید اسکے سینے میں گھسا گیا آہ کیسا وقت آگیا تھا ایشئین گینگسٹر کو ایک پدی سی لڑکی کے نام پر ڈرایا جارہا تھا صحیح ہے بھئی تب ہی دھیرے سے دروازہ کھلا دونوں نے اس جانب دیکھا سامنے سے آئرہ اندر داخل ہوتی دکھائی دی اسے دیکھ برلاس بے اختیار سر اٹھاتا چلا گیا دونوں کی بھوری آنکھوں کا

ملاپ ہوا تھا دونوں کے دلوں نے ایک ایک بیٹ مس کی یہ دیکھ زیحال اٹھ کر جانے لگا جب برلاس نے اسے پکڑتے پھر سے اپنے پاس بٹھالیا اسکو کہیں یہ جائے یہاں سے۔۔۔"سخت لہجے میں بولتے وہ پھر سے زیحال سے لگ گیا اسکی بات پر آئرہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ دیا تھا تب ہی زیحال کا موبائل بجنے لگا اس نے نکال کر دیکھا سامنے ہی گلالے نام جگمگا رہا تھا

رکو میں ابھی آیا۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کر باہر نکل گیا کمرے میں ایک دم گہری خاموشی چھائی تھی

ا۔۔۔اب کیسا ہے آپکا زخم۔۔۔؟اس نے ڈرتے ڈرتے دھیرے سے پوچھا

کونسا زخم۔۔۔؟اسکے سوال پر آئرہ ایک دم ٹھٹھکی

مم۔۔۔مطلب۔۔۔؟نہ سمجھی سے پوچھا

جو دل پر دیا وہ۔۔۔یا جو سینے پر دیا وہ۔۔۔؟اسکی بات پر آئرہ کے
چہرے کا رنگ ایک دم فق پڑا وہ کچھ نہیں بول سکی وہ بھی اسکے
چہرے کو خاموشی سے دیکھے گیا

رات گئے وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی میڈ کھانے پر بلانے آئی تو سر
درد کا بہانہ کرتی وہ اسے بھی ٹرخا گئی پورا دن بیڈ پر پڑی وہ اپنی
گہری سوچوں میں گم رہی عثمان دو گھنٹے کی نیند لیتا اپنی کسی
بزنس ڈیل کیلئے چلا گیا تھا اسکے جاتے ماہم نجانے کیوں صرف اسے
ہی سوچ رہی تھی کیوں۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی جانب کھنچی
چلی جا رہی تھی اسکا صرف ایک جملہ۔۔۔۔
میں چاہتا ہوں آپ دل سے مجھے قبول کریں میں تب تک آپ کے "
قریب

بھی نہیں آؤنگا۔۔۔جب تک آپ کے دل میں برلاس شاہ کی جگہ رائے
" عثمان لاشاری نہ آجائے
کیاوہ اتنی بے وقوف عورت تھی کہ ایک سیراب کے پیچھے بھاگتی
رہے جبکہ پوراسمندراسکا منتظر تھانکاح کے تین لفظ اسے کھینچ رہے
تھے اسکی سوچوں پر رائے عثمان لاشاری کو قابض کر رہے تھے اسکا
پورابدن جس کاروم روم کھڑا ہوتااس پر ایک سحر ساطاری کرنے لگا
دل عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھاتب ہی دروازہ کھلااور عثمان اندر
داخل ہواچہرے سے وہ تھکا ہوالگ رہا تھاماہم اسے دیکھے گئی
وہ آتے بیڈ پر دھپ سے بیٹھ گیاتب ہی اسکافون بجنے لگا
میں نے کہا تھابناابتائے نہ کرنا تمہیں سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔"وہ مقابل
پر ایک دم دھاڑا تھاکہ پیچھے بیٹھی ماہم سہم کر رہ گئی وہ پہلی
بار اسے شدید غصّے میں دیکھ رہی تھی

تم اپنا خیر مناؤ اب۔۔۔۔" کہتے اس نے ٹھک سے کال بند کرتے موبائل

پیچھے جیسے ہی پھینکا وہ ماہم کے ہاتھ پر جا لگا

اوہ ایم سو سوری میں۔۔۔ میں۔۔۔۔ نے دیکھا نہیں۔۔۔ لگی تو نہیں ۔۔۔؟ وہ

ایک دم فکر مند ہوتے پوچھنے لگا

موبائل اتنی زور سے نہیں لگتا۔۔۔" اس کی بات پر عثمان نے اسے دیکھا

اور دھیرے سے مسکرا دیا

دماغ گھوم چکی ہے۔۔۔" بولتے وہ وہی لیٹ گیا بے دھیانی میں اسکا سر عین ماہم کے سامنے آیا تھا وہ جو الٹی پلٹی مارے بیٹھی تھی اسے

اتنے قریب دیکھ سانس تک روک گئی عثمان کی آنکھیں بند تھی اس

نے نہیں دیکھا تب ہی تکیہ لینے کی غرض سے اس نے جیسے ہی سر
اٹھایا وہی کا وہی مہلک رہ گیا دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں
دیکھتے ایک پل کو سٹک ہوئے تھے دلوں نے بے اختیار ایک ایک بیٹ
مس کی تھی ماہم نے تھوک نگلتے نظریں جھٹ سے پھیر لی
تکیہ ملے گا۔۔۔؟ نظریں اسکے چہرے پر گاڑھے کھوئے کھوئے سے انداز
میں پوچھا ماہم نے فورا سے پیچھے رکھا تکیہ اٹھا کر اسکے سر کے
نیچے رکھنا چاہا تو عثمان نے اسکی کلائی پکڑ لی
میں نے سکون والا تکیہ مانگا ہے۔۔۔" اسکا لہجہ اپنے آپ بھاری ہوا تھا
ماہم کو لگا اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا اسکے چہرے پر تھکاوٹ
کے ساتھ جذبوں کی سرخی تک نمایاں تھی
ملے گا۔۔۔؟ اسکی خاموشی دیکھ پھر سے پوچھا وہ کچھ نہیں بول سکی اسکی
خاموشی ہی اسکی رضامندی تھی عثمان کے لبوں پر مبہم

سی مسکراہٹ آگئی وہ دھیرے سے اپنا سر ماہم کی گود میں رکھ گیا
اسکے چہرے کا رخ ماہم کی بیلی کی جانب تھا اسکے سر رکھنے کی
دیری تھی کہ ماہم کانپ کر رہ گئی وہ سانس روکے اسے دیکھے گئی
اس سکون کے ساتھ بونس ملے گی۔۔۔؟ سر میں تھوڑی مالش کر دیں
ماہم اسکی مذکر مؤنث چھوڑے اسکے اتنے قریب ہونے پر اپنے دل کو
پسلیاں توڑ کر باہر آنے پر بمشکل روک رہی تھی جب عثمان نے خود
اسکا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور آنکھیں موند گیا
پورے کمرے میں گہری خاموشی تھی عثمان تھکاوٹ کے باعث جلدی
ہی گہری نیند میں چلا گیا لیکن ماہم ایک انچ بھی ہل نہ سکی وہ اسی
طرح شل ساکت عثمان کا چہرہ دیکھتی رہی کیا نہیں تھا اس میں۔۔۔؟
خوبصورت ہینڈسم۔۔۔اچھے اخلاق والا جس کے پاس دھن دولت کی
کمی نہیں تھی جتنی دولت اسکے پاس تھی دن بھر سیکڑوں لڑکیاں وہ

رکھ اور بدل سکتا تھا لیکن نہیں بدلا اس نے وہ ایک سچے ہمسفر کی
تلاش میں سمندر پار آیا اور ملا کیا۔۔۔؟ ایک ایسی عورت جو دل میں
کسی اور کو رکھ کر نکاح میں اسکے آئی ہو۔۔۔؟ یہ بات ماہم کی روح تک
کو جھنجھوڑ گئی ایک انجانی سی طاقت تھی جو اسکے دل اور وجود
کو بری طرح سے ملال میں ڈبو رہی تھی کتنی ہی دیر گزری کہ وہ
بیٹھی عجیب سی الجھنوں کا شکار رہی کب وہ خود نیند کی وادیوں
میں جاتی اسکے اوپر گری پتہ ہی نہیں چلا یہ رات دونوں کی یونہی
ایک دوسرے پر گرے گزر گئی

صبح کی پو پھوٹ چکی تھی ہر طرف سنو فال شروع ہو چکا تھا
زیحال رات ہی گھر آ گیا تھا یہ بات برلاس نہیں جانتا تھا کہ ہوسپٹل
میں اسکے پاس صرف آئرہ تھی دونوں فاصلے پر تھے وہ صوفے پر

بیٹھی بیٹھی سوچکی تھی دوپٹہ ڈھلک کر گود میں پڑا تھا
جب ڈاکٹر کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی
اب کیسا فیل کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟ڈاکٹر اسکی ڈرپ اتارتے اس سے
پوچھ
رہا تھا جب برلاس کی نظر جو آئرہ کے سوئے ہوئے وجود پر ٹکی تھیں
گھوم کر ڈاکٹر کی جانب گئی
فیلنگ بیٹر۔۔۔"دو لفظی جواب دیتے وہ ڈرپ دیکھنے لگا
آپ کا خون ان دنوں بہت بہہ چکا ہے کمزوری ہو گی آپ کوشش کریں
" زیادہ سے زیادہ فروٹس کھائیں ورنہ یہ آپ کے لئے مسلہ بن سکتا ہے
وہ ساتھ ساتھ تاکید کر رہے تھے آئرہ اٹھ کر انکے قریب آگئ
آپ کیا لگتی ہیں انکی۔۔۔؟ڈاکٹر آئرہ کی جانب متوجہ ہوتے پوچھ رہے
تھے جب آئرہ سے پہلے برلاس بول پڑا

کچھ نہیں لگتی یہ۔۔۔"انداز تلخ تھا آئرہ کی رنگت زرد پڑ گئی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

اچھا۔۔۔تو آپ کسی کو بلا لیں۔۔۔کیونکہ آپ خود چل پانے کی کنڈیشن

میں نہیں ہیں میں ڈسچارج پیپر ریڈی کر دوں۔۔۔"کہتے ڈاکٹر ایک پیاری سی مسکراہٹ اسکی جانب اچھال کر باہر نکل گئے

تم دوپٹہ ٹھیک سے نہیں لے سکتی نشہ کر کر سوئی تھی۔۔۔؟وہ جو کب سے ضبط کئے بیٹھا تھا آخر میں پھٹ پڑا آئرہ نے ڈر کر جلدی سے اپنا دوپٹہ جو جاگ کر وہ ٹھیک کر چکی تھی پھر سے ٹھیک کرنے لگی وہ تو ڈاکٹر کی نظر اس پر نہیں پڑی اپنی بے خبر حالت سے وہ کسی بھی مرد کا ایمان ڈگمگا سکتی تھی اگر وہ ایمان برلاس کا ڈگمگاتا تو ٹھیک تھا اگر ڈاکٹر کا ڈگمگا جاتا تو وہ اپنے بیڈ ریسٹ کا بھی خیال نہ

کرتااور صبح صبح ایک قتل اسکے ہاتھوں سے ہو جاتا

اس نے ایک کرخت نگاہ اس پر ڈالتے اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل سے اٹھانا چاہا لیکن ایک ہاتھ پر بینڈج کے ساتھ بیلٹ بھی تھا جس کے باعث اسے رخ پلٹنے میں دشواری آرہی تھی آئرہ اسکی مدد کیلئے جیسے ہی آگے آئی برلاس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے قدم وہی روک دیے

ضرورت نہیں۔۔۔ نفرت کے ساتھ یہ فاصلہ بھی برقرار رکھو ۔۔۔" تلخ

انداز میں بولتے اس نے خود جیسے تیسے موبائل اٹھالیا کر زیحال کا نمبر ملایا آگے سے اسکی نیند میں ڈوبی آواز ابھری تھی

مجھے چیٹ کر کر آپ چلے گئے۔۔۔" انداز میں خفگی تھی دوسری جانب زیحال نیند میں بھی مسکرادیا

بیٹا صبح صبح مار کھانے کے موڈ میں لگ رہے ہو۔۔۔ تمہاری بیوی تھی

"تمہارے پاس۔۔۔

"آپ تو نہیں تھے ناں۔۔۔بس آپ آجائیں۔۔۔

آرہاہوں بس دس منٹ۔۔۔"کہتے اس نے کال بند کردی

کون تھا۔۔۔؟زمل اسکی بانہوں میں اپنا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ اس پر رکھے اپنا پورا وزن اس پر دیے سو رہی تھی جب اسکی آواز پر اسکی آدھی آنکھیں کھلی

تمہارا چہیتا بھائی۔۔۔ صبح صبح دہشت گردی پر اتر آیا۔۔۔"موبائل ایک

جانب اچھالتے زمل کو مزید خود میں کس گیا

اٹھ جائیں پھر۔۔۔! وہ اٹھنے کے بجائے زمل کی گردن میں منہ گھسانے لگا

تھوڑی دیر رہنے دو دونوں کو اکیلا درمیان کے فاصلے قربت سے مٹتے

ہیں۔۔۔"کہتے وہ دیوانوں کی طرح اسکی گردن پر ایک کے بعد ایک لمس

چھوڑتا ہاتھ اسکی دھڑکنوں پر لے آیا جسے زمل نے فورا پکڑ لیا

کنٹرول۔۔۔ ہبی جی۔۔۔ورنہ بہن بھی اسی دہشت گرد کی ہوں سمجھے

"

بولتے وہ اسکے حصار سے نکلنے ہی لگی تھی جب زیحال نے اسے پکڑ

کر واپس سے اپنے نیچے لٹاتے خود اس پر سایہ سا بنا دیا

نہ کرو۔۔۔ تمہاری یہی باتیں پاگل کر دیتی ہیں مجھے۔۔۔"پیار سے

بولتے

اسکے ہونٹ چومے اتنے میں بچے بھی دھیرے دھیرے کسمسانے لگے

زیحال نے مڑ کر انکو دیکھا اسی تھوڑے سے لمحے کا فائدہ اٹھاتے زمل

اسکے حصار سے نکلتی فورا سے باتھ روم میں گھس گئی

بولنا تم دونوں کہ ہمیں اور بھائی بہن چاہئے۔۔۔" کلس کر بولتے زامل کے

دونوں ننھے ہاتھ پکڑ کر اسے گدگدی کرنے لگا وہ بھی اس گدگدی پر کھلکھلا دیا زالے اب تک نیند سے پوری طرح بیدار نہیں ہوئی تھی بس چھوٹی چھوٹی انگڑائیاں لے رہی تھی

آج پورے اسٹاف میں ایک گہما گہمی سی مچ چکی تھی ہر کوئی یہاں سے وہاں دوڑ رہا تھا کہیں سیکیورٹی فورس کو سخت تاکید کی جا رہی تھیں تو کہیں وہاں جانے والی گاڑیوں کو چیک کیا جا رہا تھا ایک ہائی الرٹ فورس انکور سیو کرنے روانہ ہو چکی تھی سڑکیں آج کچھ وقت کیلئے بلاک تھیں جو لوگ اپنے کام پر جانے کیلئے کے پر تول رہے تھے صرف منہ میں بڑبڑاتے رہ گئے کسی کو انکے غصّے یا کام میں دیری کی

فکر نہیں تھی انکو صرف آنے والی شخصیت سے مطلب تھا صرف
اسکی خوشی عزیز تھی کیونکہ اسکی ناراضگی ان سب کی تباہی تھی
وہ ایک صاف چٹیل میدان تھا جس کے چاروں اطراف مہنگی ترین
گاڑیاں اور فورسسز ہاتھوں میں جدید ویپنز لئے کھڑے منتظر تھے تب
ہی وہاں لگے درخت اور پودوں پر ایک طوفانی ہوا چلی کچھ پودے
جڑ سے ہی اکھڑ کر اڑ گئے درخت اس طوفانی ہوا کے زور میں قدرے
نیچے تک جھک چکے تھے وہ ایک پرائیویٹ جیٹ تھا جس کی لینڈنگ
پر کر رہا تھا H دھیرے دھیرے پائلٹ میدان کے بیچوں بیچ بنے
سب
الرٹ ہو گئے کچھ سیکیورٹی گارڈز کے سر پر پہنی کیپ اس ہوا کے
زور میں اڑتی دور جا گری تھی لیکن انہوں نے پلک تک نہیں جھپکائی
کیونکہ انکو اجازت نہیں تھی

جیٹ لینڈ ہوتے بند ہونے لگا جب ایک جانب سے بلیک رینج روور آتی
دکھائی دی یہ وہی گاڑیاں تھیں جو کچھ پہلے پوری پولیس فورس کو
روندتی چلی گئی تھیں آج وہ زن سے اڑتی ہوئی اس جیٹ کے ارد گرد
پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان میں سے ہائی فائی ویل ٹرینڈ
سیکیورٹی گارڈس ہاتھوں میں ویپنز لئے نیچے اترتے آگے آکر کھڑے ہو
گئے سب ہی جسامت میں یوں تھے جیسے ابھی اسکے جسم پھٹے گے
اتنے طاقتور جم کر کر اپنی باڈی کو ٹھوس بنا چکے تھے
اس نے قدم پاکستان کی سرزمین پر رکھا جس کے رکھتے فضاؤں کا
رخ بدلا تھا اسکے بھاری برانڈڈ بوٹوں کی چاپ تک اس فضا میں
گونجی تھی وہ آگیا تھا جس کا انتظار پوری فورس کو بڑی شدّت
سے تھا

آئرہ کو گھر چھوڑتے وہ خود برلاس کو ڈیرے کے دوسری جانب لے آیا
تھا یہ برلاس کی ضد تھی کہ اسے ابھی کسی سے نہیں ملنا وہ نہیں
چاہتا تھا وہ سب فکر میں مبتلا ہوں صدیس اسکے لئے سوپ بنا کر لایا
تھا جواب زیحال اپنے ہاتھوں سے اسے پلا رہا تھا جب یاقوت کی نظر
برلاس کی بھوری آنکھوں پر پڑی اس نے اسکی نظروں کے تعاقب میں
اپنی سیاہ آنکھیں جیسے ہی گھمائی تو نظریں جا کر سامنے دو پیروں
پر کھڑے اور پچھلے دو پیروں پر بیٹھے شیر و پر گئی اس نے جھٹ سے
گردن موڑ کر برلاس کو دیکھا دونوں کی بھوری آنکھیں ایک دوسرے
میں گڑھی تھیں برلاس یک ٹک اسے دیکھتا سوپ پیتا چلا جا رہا تھا
چل بھائی یہ تو گیا۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑاتے پیچھے ٹیک لگا گیا اب جانتا
تھا کیا ہو گا ان بھوری آنکھوں کا ملاپ کسی کی بہت بڑی تباہی تھی

یہ عثمان نہیں اٹھا آج۔۔۔؟اسے جانا تھا شیر ازی دسے ملنے جو لوس ہوا ہے اسکوریکوور کرنے۔۔۔" منہ میں بادام رکھتے پامیر کو عثمان کا خیال آیا تھا

"ہاں میں بھی سوچ رہا تھا شاید طبعیت ٹھیک نہ ہو۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔بوس شادی کے بعد ایسی طبعیت خراب ہوتی رہتی ہیں جس میں اگلے دن اٹھا ہی نہ جائے۔۔۔" پامیر کی بات پر یاقوت ہنستا خود بھی بادام کھانے لگا جب صدیس ان سب کے لئے کشمیری چائ کی ٹرے

لے کر آیا زیحال برلاس کو سوپ پورا پلا چکا تھا جو اس نے خاموشی سے پی لیا اب یہ تو وہی جانتا تھا کہ وہ دماغی طور پر یہاں حاضر نہیں تھا نظر اب بھی انگڑائی لیتے شیر و پر ٹکی تھیں پاشا اسکے جب

بھی قریب ہوتا تھا وہ اسی طرح معصوم بن کر بیٹھ جاتا تھا ورنہ اس
کی صرف دھاڑ ہی سب کا خون خشک کر دیتی تھی وہ صحت میں
بھی پہلے سے ڈبل ہو گیا تھا شاید آزادی راس آئی تھی
یاقوت۔۔۔" پاشا کے پکارنے پر یاقوت فورا سے اٹھا
جی بھائی آیا۔۔۔" مؤدب انداز میں بولتے وہ جلدی سے باہر گیا تھوڑی
دیر میں لوٹا تو ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پپی تھا جو دکھنے میں بلکل
لیو جیسا تھا اور نسل بھی وہی تھی لیکن چونکہ وہ بلکل چھوٹا سا
بچہ تھا اس لئے سب کو اس پر بے تحاشہ پیار آرہا تھا برلاس اسے یک
ٹک دیکھے گیا
یہ لو تمہارا بیٹا لیو۔۔۔ ویسے اس حرکت پر تمہیں کتا نہیں بلکہ کتے
والی گالی دینے کا دل ہے لیکن خیر ہے وقت لگے گا عقل آجائے گی
۔۔۔"

وہ چھوٹا سا پپی برلاس کی گود میں رکھتے ساتھ اچھی ٹکا کر کلاس بھی لگائی جس پر پاشا کی جانب سے اسکی کمر پر اچھا خاصا مکا جڑا گیا تھا

اسی وقت عثمان فریش فریش سا اوطاق میں داخل ہوا تھا اسکی گود میں زامل تھا جس کی بے چین ہڈیوں کو سکون نہیں تھا تب ہی اسکی گود میں ایسے مچل رہا تھا جیسے اسکی گود میں کانٹے چبھ رہے ہوں یہ اسے کیوں یہاں لے آئے۔۔۔"اس نے آتے ہی زامل کو زیحال کی گود میں

دے دیا

یہ کھڑے کی سوار ہے مجھے آتے دیکھا تو لگ گیا ساتھ۔۔۔"بولتے وہ پامیر کے ساتھ دھپ سے جڑ کر بیٹھتا بادام کھانے لگا حلانکہ وہاں اور بھی ڈرائے فروٹس رکھے تھے لیکن زیحال شروع دن سے صرف بادام

کھاتا تھا تب ہی اسکی دیکھا دیکھی یہ بھائی بھی بادام ہی کھانے لگے

پھر عثمان لاشاری تو تھا ہی ان بھائیوں کا پرتو۔۔۔وہ کھائی میں کودیں

گے تو رائے عثمان لاشاری بھی کود جائے گا بنا چوں چرا کئے

بیٹا کھا تو۔۔۔تجھے ہم سے زیادہ ضرورت ہے۔۔۔" کہتے پوری پلیٹ

عثمان

کی گود میں رکھ دی اور خود چائے کا مگ اٹھالیا جس کے اوپر الگ سے

کٹے ہوئے ڈرائے فروٹس تیر رہے تھے

کیوں مجھے کشتی لڑنا ہے۔۔۔؟ وہ بھی بادام چباتے ساتھ ساتھ پوچھنے

لگا جب اسکے سوال پر پامیر اور یاقوت نے ایک دوسرے کو دیکھا اور

پھر دونوں کا ایک ساتھ چھت پھاڑ قہقہہ گونجا

یہ دونوں پاگل وا گل ہے کیا۔۔۔؟ وہ اب بھی نہیں سمجھا تھا زیحال دور

سے بیٹھا لیپ ٹاپ میں اپنا کام کر رہا تھا برلاس کی نظر انہی کی

جانب تھی جبکہ وہ چھوٹا پاشا وہاں رکھے ڈرائے فروٹس کی ایسی کی تیسی کر رہا تھا اپنے ننھی ننھی سی مٹھی میں بھر بھر کر پھینک رہا تھا لیکن کسی نے اب تک اسکی وہ حرکت نوٹ نہیں کی کر لیتا تو اسکی سانس تک رک جاتی جو وہ ننھی سی جان حرکت کر چکا تھا

ہم پاگل واگل نہیں ہے ماڑا۔۔۔ تم بہت شریف ہے۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ تم کو۔۔۔ تم کو

یہ نہیں پتہ کہ شادی کے بعد یہ چیزیں کیوں کھانا چاہئے۔۔۔ اووو ۔۔۔ تم

کوام۔۔۔ شرافت کا ایوارڈ دے گا ہاہاہا۔۔۔" قہقہہ لگاتے پہلی بار انکے بندوں نے پامیر کا پٹھانوں والا لب و لہجہ سنا تھا جس میں وہ پیور ہینڈسم پٹھان لگ رہا تھا

اورام تم کو گولی دے گا۔۔۔وہ بھی سیدھا تمہارے سینے میں

۔۔۔"عثمان

اسکی نقل اتارتا کلس کر بولا سب بندے ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے

کوئی بیٹھا آرام کر رہا تھا تو کوئی اپنی بندوق صاف کر رہا تھا یہاں

سارے مرد حضرات تھے یہ ایریا ہی انکا تھا

پامیر چپ شہ۔۔۔(پامیر چپ ہو جاؤ)۔۔۔"زیحال نے دور بیٹھے اسے

گھوری دی پٹھان وہ تھا اصل لب ولہجہ اسکا زیادہ خوبصورت تھا یہ

بھائی تو اپنے بڑے بھائی کی دیکھا دیکھی پشتو کبھی کبھی بول لیتے

تھے

اوکے۔۔۔"وہ تیر کی طرح سیدھا ہوتے اپنی چائے شڑک کر پینے لگا

عثمان نے پھر اسے دیکھا

تم انسان نہیں بنے گی۔۔۔؟دانت پیس کر پوچھا

"نہیں میں نہیں بنے گی تم کو کوئی مسلہ ہے ہے تو اپنی پاس رکھو۔۔۔

وہ باز نہیں آرہا تھا پتہ نہیں اسے عثمان کا خون جلانے میں کیا مزہ آ

رہا تھا یاقوت اسے دیکھتا خاموشی سے چائے پیتا کمینی ہنسی ہنس

رہا تھا جب ایک بندہ ہاتھ میں ایک لفافہ لئے اسکے پاس آیا

سائیں۔۔۔یہ آپ کے لئے پارسل آیا ہے۔۔۔"وہ مؤدب انداز میں

مخاطب

ہوتا اسے وہ لفافہ تھما کر اسی طرح واپس چلا گیا

یہ کیا ہے کہیں بوم بنانے کا نسخہ تو نہیں۔۔۔؟ پامیر کی بات پر یاقوت

نے اسے ایک گھوری دی ساتھ لفافہ کھولا تو سامنے اسکے اور مشی کے

نام کی ایئر لائن ٹکٹیں تھیں

او۔۔۔ہو۔۔۔ہنی مون ٹکٹ۔۔۔۔"اسکے ایک تیز بولنے پر یاقوت

نے سٹپٹا

کراسے دیکھا اسی وقت پاشا نے بھی اس جانب دیکھا وہ جانتا تھا
پہلے سے ہی کیونکہ اس سے اجازت لے کر ہی یاقوت نے یہ ٹرپ
پلان
کیا تھا
آپ کھائیں۔۔۔آپکو ضرورت پڑے گی۔۔۔"دوسری ڈرائے
فروٹس کی ٹرے
اسکی جانب کرتے کان میں سرگوشی کی یاقوت تو اب بھی بس گھور
ہی سکا تھا جبکہ چہرے پر ایک الوہی سی چمک تھی ان پلوں کی جو
مشی کے ساتھ اسکی زندگی کی یادوں میں شمار ہونے والے تھے یہ
مشی کیلئے ایک سرپرائز تھا
سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے جب برلاس کی نظر زامل کے
پھولے ہوئے گالوں پر پڑی اسے زامل کے گال عام دنوں کی نسبت کچھ

زیادہ ہی گولو مولو سے نظر آئے تھے لیکن تب ہی اسکی نظر اسکے
ننھے ننھے ہاتھوں کی مٹھی میں بھرے باداموں پر گئی ایک لمحہ
صرف ایک لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں اس نے برق رفتاری سے آگے
بڑھ کر زامل کو لپک کر اپنی گود میں اٹھاتے اسکا سر نیچے کی جانب
جھکا دیا
بیٹا۔۔۔منہ۔۔۔کھولو۔۔۔"اسکے منہ میں انگلی دیتے اسکا چھوٹا سا منہ
کھلوانا چاہا لیکن وہ کھولنے کے بجائے رونے لگا سب نے انکی جانب
سوالیہ نظروں سے دیکھا
یارر۔۔۔اس نے منہ میں بادام بھر لئے کہیں حلق میں نہ چلا جائے
"۔۔۔
وہ فکر مند سا بولتا اپنی انگلی کی مدد سے اسکے چھوٹے سے منہ سے
بادام نکالنے لگا ایک کے بعد ایک نکلتے دیکھ برلاس کے ساتھ سب کو

حیرت ہوئی وہ چھوٹی آفت اپنے چھوٹے سے منہ میں کتنے بادام بھر
کر بیٹھا تھا گلہری کی طرح جو درختوں پر منگ پھلیوں کو منہ
میں بھر کر میسنی بن کر بیٹھی ہوتی ہے
اور کتنے بھر رکھے ہیں۔۔۔"چھ بادام برلاس نکال چکا تھا اب بھی اسے
شبہ تھا کہ کہیں اور نہ نکل آئیں زیحال اٹھ کر اسکے پاس آتے زامل کو
پکڑ کر دیکھنے لگا
منہ کھولو۔۔۔آاااا۔۔۔کرو۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھتا
دونوں
ننھے ننھے ہاتھوں کی مٹھی بھینچے پورا زور رونے پر لگانے لگا اسکے
رونے کی وجہ سے منہ جیسے ہی کھلتا زیحال اسکے منہ میں دیکھتا
ایک آخری بادام جو اس کے دائیں جانب نظر آرہا تھا اس نے وہ بھی
نکال دیا اپنا مشن فیل ہونے پر وہ جو رویا افففف اللہ پورا کشمیر سر

پر اٹھالیا

بس۔۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔ہو گیا دیکھو۔۔۔وہ دیکھو کیا ہے۔۔۔ایک چھوٹا

سا

پپی۔۔۔"اسکا رخ اس پپی کی جانب کرتے دھیان بھٹکانا چاہا لیکن

بھول گیا تھا وہ اسی کی ٹیڑ ہی اولاد ہے کتنی ہی دیر وہ زیحال کو

پیٹتا رہا اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے کبھی اسکے بال کھینچتا تو کبھی

گال کو منہ میں لیتے بائیٹ کرنے کی کوشش کرتا لیکن ناکام۔۔۔دانت

ہی

نہیں تھے سب اسکو اپنے باپ کے ساتھ فائٹ کرتے دیکھ ہنس ہنس کر

پاگل ہو رہے تھے وقت بدل جاتا ہے کل تک جس شخص کے سامنے

کسی

کی اف کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی آج وہ بے بس تھا نہیں وہ خود ہار

رہا تھا کیونکہ مقابل اسکے وجود کا حصّہ تھا اسکی کل کائنات۔۔۔

سوچ لیں۔۔۔ایسے اولاد کو جھیلنا پڑتا ہے اچھے اچھے سیدھے ہو جاتے ہیں۔۔۔" پامیر نے سرگوشی کرتے یاقوت کو جیسے وارن کیا اس نے گھور

کر پامیر کو دیکھا

بس۔۔۔بیٹا۔۔۔" زیحال کو ہنسی بھی آرہی تھی ساتھ کام کی جانب بار بار دھیان جا رہا تھا وہ ایک بہت امپورٹنٹ کام کر رہا تھا لیکن زامل اسکی گود میں اپنی ٹانگ مار رہا تھا

اسے مجھے دے دیں آپ کر لیں جو کر رہے تھے۔۔۔" کہتے برلاس نے زبردستی زامل کو اپنی گود میں لے لیا اپنے باپ کے دور ہونے پر وہ تھوڑی دیر رویا لیکن برلاس کا چہرہ دیکھ فوراً سے چپ ہو گیا

میں آتا ہوں۔۔۔" یاقوت لفافہ اٹھائے ڈیرے سے باہر نکل گیا پامیر وہی

بیٹھا عثمان کے ساتھ سرگوشیوں میں نجانے کیا ایسا بول رہا تھا کہ وہ اس بچارے کا چہرہ ہنس ہنس کر سرخ ہو گیا

برلاس پر دواؤں کا اثر ہونے لگا تھا اس پر ہلکی ہلکی نیم غنودگی چھانے لگی زامل خود بھی سست سا برلاس کے پہلو میں پڑا تھا سارے کھلونے تو گھر تھے اب کس سے کھیلتا تو اپنا نیا پسندیدہ مشغلہ چھت کا معائنہ کرنا شروع کر دیا کچھ دیر اسے گزری تھی کہ جمائی آنے لگی تب ہی وہ چھوٹا سا پپی اسکے پیر پر زبان پھیرنے لگا اسے جیسے ہی گدگدی ہوئی اس نے اپنا ننھا سا پیر اٹھاتے بنا آواز والی تالی بجاتے مم ممم کرنی شروی کر دی وہ پپی اسکے پیروں پر زبان لگاتے آگے آیا جب زامل کی مٹر سی آنکھیں اس پر پڑی پہلے تو وہ ٹکر ٹکر اسے دیکھتا

رہا پھر برلاس کے ہاتھ پر اپنے ننھے سے ہاتھ رکھتے اٹھنے کی کوشش
کرنے لگا چونکہ وہ پہلے سے آدھا بیٹھا اور آدھا لیٹا ہوا تھا اسلئے آسانی
سے بیٹھ گیا وہ پپی اپنی چھوٹی سی دم ہلاتے زامل کے منہ کی طرف
جیسے ہی آیا اس نے ایک جھٹکے میں اسکی گردن دبوچ لی اور اسے
منہ میں لینے کی کوشش کرنے لگا وہ پپی بھنی بھنی سی ووٗ۔۔۔ووٗ
کی آواز کرنے لگا لیکن کسی نے اس پر کان نہیں دھرے وہ براؤن
چھوٹے

چھوٹے بالوں والا کیوٹ سا پپی کسی افلاطون کے ہاتھ لگ چکا تھا
اپنے بے جان کھلونوں کی طرح ڈھز ڈھز اسے بھی پیٹ ڈالا کبھی منہ
میں لیتا تب ہی زیحال کی نظر اس پر پڑی پڑتے جیسے گرے جھیل سی
آنکھیں پھٹی وہ لیپ ٹاپ ایک جانب رکھتے ایک ہی جست میں اس
تک آتے اسکے ہاتھ سے پپی چھینتے سائیڈ کر گیا جس پر زامل کا ریڈیو

فوراً آن ہونے لگا

سچ میں بے چین ہڈی ہو۔۔۔یہ کیا کیا۔۔۔"زامل کو ڈانٹتے اس نے

ایک

بندے کو پانی لانے کا اشارہ کی وہ جھٹ سے ایک چھوٹا سا تولیہ اور

ایک برتن میں نیم گرم پانی لے آیا

زامل نے رو رو کر نشے کے زیر اثر سوئے ہوئے برلاس کو بھی جگا دیا

وہ ادھ کھلی آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھنے لگا جس میں زیحال

زامل کو نیچے جھکائے اسکا چھوٹا سا منہ دھو رہا تھا اور وہ اپنی

ننھی ننھی سی مٹھیاں بھینچے اپنا پورا زور لگا کر بس روئی جا رہا تھا

برلاس سر جھٹک کر رہ گیا کیا کر سکتے تھے یہ لوگ اس چھوٹی آفت

کا جو قسم کھا کر دنیا میں آیا تھا کہ سب کو خون کے آنسوں رلائے گا

بس بس۔۔۔ہو گیا میری۔۔۔جان۔۔دیکھو وہ دیکھو۔۔۔کون ہے ۔۔۔؟زیحال

نے اسے چپ کروانے کیلئے مرر کے سامنے کر دیا اسے جونہی اس مرر میں اپنے جیسا گو پلو سا بچہ نظر آیا وہ فورا اسے چپ ہوتے ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگا صرف دیکھا ہی نہیں اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگا یہ دیکھ زیحال کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے

بلیک رینج روور سے اترنے والے گارڈز کے چہروں پر ہیلووین ماسک تھے

جنہیں دیکھ ان سے عام انسانوں کو خوف آئے انکی سیکیورٹی کیلئے بھیجے گئے گارڈز انکے اپنے گارڈز کے آگے بلکل بچے لگ رہے تھے وہ اپنی

مغرور چال چلتے ہوئے اپنے پرائویٹ جیٹ سے نیچے اترے تھری پیس
سوٹ میں ملبوس بال سلیقے سے جمے جواب ہوا میں اڑتے ماتھے پر
بکھر رہے تھے آنکھوں پر سیاہ چشمہ اور ہاتھ میں بندھی برانڈڈ
کروڑوں کی مالیت رکھتی گھڑی نظر گھوم کر پیروں پر جائے تو انکے
جوتے کوئی بھی دیکھ کر بتادے کہ انکی مالیت کروڑ سے کم نہیں
ہو گی جنہیں پہن کر ان پر تھوڑی سی دھول لگتے پہننے والے کو ہارٹ
اٹیک آنے لگے لیکن مقابل کو شاید عادت ہو چکی تھی اتنے مہنگے شوز
پہننے کی اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتے وہ اپنی مغرور چال چلتے آگے بڑھے
تھے پیچھے سے انکا پی اے ہاتھ میں امبریلا لئے ان پر سایہ کرتا ساتھ
ساتھ قدم سے ایک قدم پیچھے رکھتا چل رہا تھا آگے سے سی ایم اور
بڑے بڑے عہدے داران انکے استقبال کیلئے کھڑے تھے ایک ایک
نے آگے

بڑھ کران سے مصافحہ کرتے ہاتھ پر عقیدت سے بوسہ دیا سب سے
آخر میں قدیر جیلانی کھڑے تھے جب انہوں نے بوسہ دینا چاہا تو مقابل
نے نخوت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور گلاسسز کی اوٹ سے ایک چبھتی
ہوئی نظر ان پر ڈالی یہ دیکھ جیلانی اچھے خاصے گڑبڑا سے گئے
وہ بنا کچھ کہے آگے بڑھ گئے ایک گاڑی انکے سامنے آرکی جس میں
بیٹھتے باقی ساری گارڈز کی گاڑیاں انکے آگے پیچھے نکلنے لگی گورنر
ہاؤس تک سارا راستہ بلاک کر دیا گیا تھا ساری گاڑیاں ایک لائن کی
صورت میں سڑک پر اپنی منزل کی جانب پوری رفتار سے رواں دواں
تھی تب ہی ایک اور سیاہ گاڑی انکے بلکل قریب سے گزری اس شخص
کی گاڑی جسے روکنے کی ہمت کسی کے باپ میں نہیں تھی

مجھے یقین نہیں آرہا کہ ہم ہنی مون پر جارہے ہیں۔۔۔۔" مشی خوشی

سے پھولے نہیں سمار ہی تھی یاقوت اسے اتنا خوش دیکھ ڈرائیو کر
رہا تھا اسکے آگے پیچھے بندوں کی گاڑیاں تھیں تب ہی اسکی نظر اتنی
پروٹوکول کے ساتھ جاتی گاڑیوں پر پڑی اسے تھوڑا اچنبھا ہوا تھا اتنا
سخت پروٹوکول کسے دیا جارہا تھا وہ سوچ ہی رہا تھا جب مشی کی
چہکتی آواز پھر سے اسکی سماعتوں میں گونجی
ہم ناں۔۔۔بیچ پر چلیں گے۔۔افففف میرا فیورٹ ہے وہ۔۔۔" وہ
خوشی سے
بتارہی تھی یاقوت اسکی فرمائش پر سر نفی میں ہلاتے مسکرانے لگا
وہ یہ کیسے بھول سکتا تھا کہ وہ مشائم قدیر جیلانی بھی رہ چکی ہے
جس نے دنیا کا ایک ایک کونا گھوم رکھا تھا اسے ایک ایک جگہ کی خبر
تھی
میں فرینڈز کے ساتھ جاتی تھی بہت مستی کرتے تھے ہم۔۔۔۔

وہاں گیلی ریت پر چلنا سوئمنگ کرنا۔۔۔یونو وہاں اتنے ہینڈسم لڑکے ہو۔۔۔"اسکی آدھی بات یاقوت کے بگڑتے تیور دیکھ منہ میں ہی رہ گئی

جو اسکی بات پر آنکھوں میں سختی لئے اسے دیکھ رہا تھا

مم۔۔۔میرا مطلب۔۔۔تھا وہ۔۔۔"اپنی خوشی میں وہ کتنی پٹر پٹر کر گئی

تھی اسے اب اندازہ ہوا تھا آہ اسکا شدّت سے دل چاہا اپنی زبان کاٹ لے

تمہیں پسند تھا ناں۔۔۔"وہ نگاہیں سامنے راستے پر جمائے بولنا شروع ہوا مشی نے ذرا سی گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ بے حد سنجیدہ تھا

چھوٹے کپڑے پہن کر سمندر کے کنارے چلنا۔۔۔"اسکی بات پر مشی کا

رنگ ایک دم سفید پڑا" وہاں گورے ہینڈسم لڑکوں کو ود آؤٹ شرٹ
دیکھنا۔۔۔"آہ وہ اسے اسکا بھیانک ماضی یاد کروا رہا تھا جسے وہ مر
کر بھی یاد نہیں رکھنا چاہتی تھی مشی کا چہرہ سفید پڑ گیا اسکا ایک
دم اس قدر سنجیدہ ہونا اسکی جان حلق میں لے آیا تھا
کتنی حسین زندگی تھی تمہاری لیکن قسمت دیکھو ایک جاہل ان پڑھ
گوار کے متھے لگ گئی۔۔۔اوپر سے پیشہ بھی اتنا غلط۔۔۔"اسکا لہجہ
مشی کو چبھا تھا دل جیسے ایک دم مٹھی میں آیا تھا آنکھوں میں نمی
اترنے لگی
یاقوت۔۔۔"وہ روہانسی ہوتی زیر لب اسے پکارنے لگی آواز اتنی کم تھی
کہ اسے خود بھی نہ سنائی دے
کیا کر سکتے ہیں اب تو نہ وہ دوست واپس آ سکتے ہیں نہ تم ان
ہینڈسم لڑکوں کے خوبصورت سکس ایبز دیکھ سکتی ہو۔۔۔ہے ناں تو

تمہیں کہاں مزہ آئے گا میرے ساتھ۔۔۔ ھممم۔۔۔"اس میں صور پھونکتے

وہ جیسے کچھ سوچنے لگا تھا مشی کو لگا وہ یہی ڈھیر ہی جائے گی
اس شخص کی باتیں اسکے وجود میں خون کی گردش تک روک دیتی تھیں وہ سر جھکائے رونے لگی تھی دل کی دھڑکنیں مدھم مدھم سی چل رہی تھیں جب اچانک اسے اپنی کمر پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا اس نے ڈر کر اچھلتے جیسے ہی دیکھا وہ یاقوت کا ہاتھ تھا جو اس کی نازک سی کمر کی ناز کی چھوتے مشی کی جان لبوں پر لے آیا اس نے بھیگی پلکیں یاقوت کی جانب اٹھائی تو سانس لینا بھی بھول گئی اسکی سیاہ آنکھوں میں اندر اٹھے جذبوں کے طوفان صاف دکھائی دے رہے تھے اس سے پہلے وہ کچھ کہتی یاقوت نے اسکا بیلٹ کھولتے ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھالیا اس اچانک افتاد اور

اسکی صفائی پر مشی کی سانس تک رک گئی وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

دوست واپس نہیں آسکتے۔۔۔لیکن انکی کمی میں ان سے زیادہ پوری کرونگا۔۔۔"اسکے لہجے میں خماری اترنے لگی تھی مشی بے یقین سی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جب اسکا ہاتھ بڑی بے باکی سے اپنی شرٹ کے اندر بیلی پر رینگتا محسوس ہونے لگا

ہینڈسم لڑکے پسند تھے۔۔۔اب تمہیں صرف یاقوت مرزا یاد رہے گا ۔۔۔"

بوجھل لہجے میں دھیمی سی سرگوشی کرتے وہ مشی کے کان کی لو تک سرخ کر گیا وہ اسکی گود میں بیٹھی اسکے ہاتھ کی حرکت پر جز بز سی ہونے لگی تھی

چھوٹے کپڑے بھی پہنوں گی لیکن صرف یاقوت مرزا کے سامنے

"۔۔۔

وہ بے باکی کی ہر حد پار کرتے اسکی دھڑکنوں کو بری طرح سے منتشر کرنے لگا تھا مشی بے اختیار چہرہ اوپر کی جانب کرتی چھوٹے چھوٹے سانس لینے لگی

یق۔۔۔یاقوت اسٹاپ اٹ۔۔۔" وہ اپنی بے باکیوں سے اسکے جذبات ابھار

رہا تھا" پپ۔۔۔پلیز۔۔۔س۔۔۔اسٹاپ۔۔۔" یاقوت کا ایک ہاتھ مسلسل اس

کے نازک بدن کی رعنائیوں کا طواف کرتا مشی پر سانسیں لینی بھی دوبھر کر رہا تھا اسی وقت انکی گاڑی ایئرپورٹ پر آرکی

اسٹاپ اب نہیں ہوگا بس ذرا سا در میان میں گیپ آئے گا پھر تم پوری

دنیا بھولے صرف یاقوت مرزا کو یاد رکھو گی۔۔۔"اسکے ہونٹ چومتے
بے حد نرمی سے اسے واپس سیٹ پر بٹھایا وہ شرم سے سرخ قندھاری
سی ہونے لگی تھی اسکے چہرے پر پھیلے حیا کے رنگ دیکھ یاقوت
محفوظ ہوتے گاڑی سے اترنے ہی لگا تھا جب مشی نے بے اختیار اسکا
بازو تھام لیا
کیا ہوا۔۔۔؟اسکے چہرے پر خوف دیکھ فکر مندی سے پوچھا
تم۔۔۔تم۔۔۔ناراض تو نہیں ہو ناں۔۔۔"تھوڑی دیر پہلے کی گئی
غلطی پر
روہانسی ہوتی اسے پوچھنے لگی جب اسکے چہرے پر اپنی ناراضگی
کی اتنی فکر دیکھ یاقوت کا دل بے اختیار زور سے دھڑکا تھا وہ آگے
ہوتے اپنے لب بڑی عقیدت سے اسکے ماتھے پر رکھ گیا
نہیں۔۔۔کیونکہ مجھے پتہ ہے اب یہ بگڑیل باپ کی اولاد صرف میری

ہے۔۔۔"اسکے منہ سے اپنے لئے نیانام سن کر مشی نے اسے جھٹ

سے

گھورا

تو۔۔وہ۔۔۔وہ باتیں کیوں کہی۔۔۔؟

کونسی باتیں۔۔۔؟اسے سچ میں یاد نہیں تھیں تب ہی نہ سمجھی سے

پوچھنے لگا

وہی ان پڑھ۔۔۔والی۔۔۔"یہ بات جیسے اسکے دل کو بری لگی تھی

ان پڑھ ہوں تو بولنے میں کیا حرج ہے۔۔۔"اسکا انداز لاپرواہ سا تھا

اپنے

ماں باپ کے ہوتے اس نے جو پڑھا سو پڑھا انکے بعد اس نے اسکول

کالج کا منہ بھی نہیں دیکھا تھا اسے نفرت ہو گئی تھی کتابوں سے جن

میں ایک سیب درخت سے گرا تو کیسے گرا یا نمک پانی میں ملے تو کیا

ہوتا ہے پڑھایا جاتا تھا ہاں تعلیم اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتی ہے لیکن
اصل زندگی کی کتابوں میں یہ نہیں ہوتا وہاں ہوتا ہے جو آپ کے ساتھ
غلط کرے اسے سیدھا کیسے کرنا ہے اپنے دل کو مضبوط کیسے بنانا ہے
کہ کسی برگر کی اولاد اسے ٹیس نہ پہنچا سکے پتھر دل کیسے بنا جاتا
ہے اپنا حق کیسے دوسرے کے حلق سے کھینچ باہر نکالنا ہے اور یاقوت
مرزا ان سب میں پی ایچ ڈی کر چکا تھا اب کسی مائی کے لال میں
ہمت نہیں تھی کہ اسکے سامنے کھڑا بھی ہو سکے
کیا زیحال بھائی نے تمہیں نہیں پڑھایا جیسے پامیر اور برلاس کو
پڑھایا۔۔۔؟ اسکے سوال پر یاقوت ساکت سا اسے دیکھنے لگا پھر ایک
بھرپور مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی
یہ زندگی کے سبق انہوں نے ہی سکھائے ہیں وہ اچھے باپ اور بھائی کے
ساتھ ایک اچھے استاد بھی ہیں۔۔۔ رہی بات تعلیم کی تو وہ میں نے

خود حاصل نہیں کی انہوں نے زور لگایا تھا لیکن میں نہیں گیا اسکول کیوں۔۔۔ تمہیں کوئی ایشو ہے میرے ان پڑھ ہونے سے۔۔۔؟ آخر میں ایک

آئبرو اٹھاتے سوالیہ پوچھا جس پر مشی اسے دیکھے گئ گاڑی میں گہری خاموشی چھائی تھی دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے میں گڑھی تھی جب مشی نے آگے بڑھ کر یاقوت کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لئے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا

مجھے کوئی ایشو نہیں۔۔۔ پورے دل و جان سے یہ بد تمیز ان پڑھ بچہ قبول ہے جس نے محبت میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے اور میرے لئے وہی کافی ہے۔۔۔" اسکے لہجے میں بے پناہ محبت تھی جسے محسوس کرتے یاقوت کا روم روم کھڑا ہونے لگا

ایک بار وہاں پہنچ جائیں پھر پتہ چلے گا میری ڈگریوں کا۔۔۔" اسکے

ہونٹ چومتے وہ باہر نکل گیا جبکہ پیچھے بیٹھی مشی اسکی بات
سمجھتے سرخ ہوئی تھی لبوں پر ایک مبہم سی مسکراہٹ تھی پورے
بدن میں جیسے گدگدی سی ہونے لگی تھی

زالے سکون سے نیچے زمین پر بچھے نرم میٹرس پر بیٹھی اپنے
کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی کمرے میں ہیٹر کے باعث اچھی
خاصی گرمائش ہو چکی تھی تب ہی زمل خود بھی لاپرواہ سے حلیے
میں صوفے پر بیٹھی سامنے ٹیبل پر پیپرز پھیلائے اپنی اسائمنٹ پر سر
کھپا رہی تھی پورے تیس پیجز کی اسائمنٹ ملی تھی جسے پورا کرتے
کرتے اسے دوسرا دن آ چکا تھا یہ سردیوں کی چھٹیوں پر جتنی
خوشی اس نے منائی تھی اب اتنی ہی شدّت سے رونے کا دل چاہ رہا تھا
حد ہے بچوں پر ظلم کر رہے ہیں اتنی بڑی اسائمنٹ پکڑا کر میں ہبی کو

شکایت لگاؤ نگی۔۔۔"شکایت لفظ پر اسے فوراسے وہ توڑ پھوڑ یاد آئی
اگراب یہ بات بتادی تو پتہ نہیں کیا حال ہو گا کالج والوں کا سوچ کر
ہی وہ جھر جھری سی لیتی پھر سے ان پیپر زپر جھک گئی
تب ہی زیحال سردی سے ٹھٹھرتا کمرے میں داخل ہوا اسکی ناک سرخ
ہوتی اسکے گورے رنگ پر الگ ہی چمک رہی تھی بال ماتھے پر بکھرے
پڑے تھے
ہبی زامل کہاں ہے۔۔۔؟اسے اکیلا دیکھ اسے جھٹ سے فکر ہوئی باہر
سنو فال میں وہ کم ہی انکو باہر نکال رہی تھی لیکن وہ ٹیڑھی اولاد
رو رو کر زیحال کے ساتھ نکل گیا تھا
اس سے پہلے زیحال اسے جواب دیتا زامل کی ممم ممم کی آواز آئی
زمل نے حیرت سے یہاں وہاں دیکھا تب ہی زیحال بول پڑا
وہاں کہاں یہ رہا تمہارا اسپوت۔۔۔"کہتے اس نے اپنے کوٹ کی کی زپ

جیسے ہی کھولی اندر سے چہکتا کھلکھلاتا ہوا گرم گرم کیوٹ سا بچہ
برآمد ہوا اسے دیکھ زمل ایک پل کو سٹک سی اس شرارتی بچے کو
دیکھنے لگی جو باپ کے سینے سے لپٹا ہاتھ میں پکڑے پیچ کے کتلے کو
منہ میں لیتا توڑنے کی کوشش کرتا ممم ممم کر رہا تھا زمل کی بے
ساختہ ہنسی چھوٹی وہ وہی صوفے پر پیچھے گردن پھینکے بے اختیار
ہنستی چلی گئی زیحال اسکے پاس آکر بیٹھتے گھورنے لگا
یہ۔۔۔یہ کیوں ایسا ہے۔۔۔۔۔"بولتے وہ زامل کے پھولے ہوئے
گالوں پر
بائیٹ کرنے لگی اسکا دل کیا انکو کھا جائے۔۔۔اتنے میٹھے میٹھے گال
بڑا پیار آرہا ہے کبھی مجھ پر تو نہیں آیا۔۔۔"وہ خفا خفا سا بولا تھا
آپ پر آیا تو ہی یہ آئیں ہیں ناں۔۔۔"اس سے آگے وہ کچھ اور بولتی

زیحال اسکی گردن کے نیچے ہتھیلی جماتے پوری شدّت سے اسکے

ہونٹ

چوم گیا

مجھ پر ساری زندگی آنا چاہئے۔۔۔"بولتے پھر سے پوری شدّت سے

اسکے

پنکھڑی سے کپکپاتے ہونٹ چومے انکی مٹھاس تو تھی ہی زیحال خان

آفندی کی پسندیدہ تب ہی انکو اپنے منہ میں بھرتے وہ تقریباً چبا گیا

تھا زمل اسے بنا پلک جھپکائے دیکھ رہی تھی وہ جانتا تھا اب کیا ہو گا

اب وہ اس پر برسے گی لیکن ایسا نہیں ہوا اسے حیرت ہوئی کہ کیوں

نہیں ہوا تب ہی زمل نے جھک کر اپنے ڈریکولا جیسے دانت پوری شدّت

سے زیحال کی گردن پر گاڑھ دیے اسکی اس حرکت پر زیحال سانس

تک روک گیا درد ہی انتہا تھی پر اس درد میں بلا کا سکون شامل تھا

وہ اپنے دانتوں سے وہاں پھول نما چھاپ چھوڑتی پیچھے ہٹ کر اسے
دیکھنے لگی

اب کریں گے دوبارہ۔۔۔؟تڑخ کر پوچھا زیحال آنکھوں میں خماری
لئے

اسے ہی دیکھ رہا تھا

اگر تم یوں جنگلی بن کر اپنا بدلہ لو گی تو ہاں پوری زندگی۔۔۔"بولتے
وہ ایک بار پھر اسکے ہونٹوں پر جھک گیا بیچ میں زامل تو اپنے ہاتھ
میں پکڑے فروٹ کو ہی توڑنے کی ناکام سعی میں مگن تھا زمل نے ایک
جھٹکے میں اسے خود سے پیچھے دھکیلا

یو۔۔۔بد تمیز ہی۔۔۔آپ کو زیادہ پیار آتا ہے ناں پکڑیں۔۔۔"زامل
کو اسکی

گود سے لیتے اسائیمنٹ اسکی گود میں رکھ دی

جائیں یہ پوری کریں میرے ہاتھ ٹوٹ گئے۔۔۔"کہتے وہ زامل کو لے کر

بیڈ پر چلی گئی

چلو بیٹا نینی کا ٹائم ہو گیا۔۔۔"زالے کے ہاتھ سے ٹیڈی بیئر لے کر وہی پھینکتے وہ دونوں کو بیڈ پر لٹا کر پیمپر بدلنے لگی جو اسکی تقریباً

اب ہر رات کی روٹین بن چکی تھی سونے سے پہلے دونوں کے پیمپر بدلنا ساتھ انکے ننھے ہاتھ پیروں پر بے بی لوشن ملنا جس کے بعد ان کے پھولے موٹے ہاتھ پیر اور بھی مزید نرم و ملائم ہو جاتے زیحال ان پیپرز کو پہلے سمجھ رہا تھا کہ آخر کرنا کیا تھا سمجھتے

اس نے پین اٹھا کر لکھنا شروع کیا زمل کی چھوٹی سی ہینڈ رائیٹنگ کے آگے اسکے مردانہ ہاتھوں کی ہینڈ رائیٹنگ بڑی بڑی اور خوبصورت تھی رات کے دو بجنے والے تھے وہ تینوں گہری نیند میں چلے گئے تھے

جبکہ زیحال بیٹھا اب تک ان میں سر کھپا رہا تھا نیند پر تو اسکا ویسے
ہی کنڑول تھا جیکٹ نکال کر وہ نرم میٹرس پر سارے پیچ پھیلا کر
اپنا کام جاری رکھے رہا اگلا ایک گھنٹہ بھی گزر گیا تھا لیکن اسائمنٹ
آدھی ہوئی تھی یہ دیکھ وہ اچھا خاصا پریشان ہوا کل سے زمل کا کالج
تھا اگر یہ پوری نہ ہوتی تو وہ بہانہ کر کر چھٹی کر لیتی اور ایسا
زیحال ہر گز نہیں چاہتا تھا تب ہی اسکے دماغ میں آئیڈیا آیا اس نے
جھٹ سے موبائل پکڑا اور ایک نمبر ڈائل کیا
جلدی لاؤنج میں آؤ۔۔۔" مقابل پر حکم صادر کرتے اس نے ایک اور
نمبر
ملایا یہی حکم اسے بھی دیا اگلے پانچ منٹ میں نیند بھری سرخ
آنکھوں کو مسلتے پامیر اور عثمان اپنے اپنے کمروں سے باہر نکلے جب
نظر سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھے زیحال پر گئی چہرے

پر شیطانیت دیکھ دونوں ایک پل کو ٹھٹھکے اور ایک دوسرے کو

" ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں۔۔۔ "کچھ تو گڑ بڑ دیا

تھوڑی دیر تک دونوں کو گڑ بڑ بھی سمجھ آچکی تھی اب دونوں ایک

ایک پین کان کے پیچھے اڑسے اور ایک ایک پین ہاتھ میں لئے مشین

کی طرح کام میں مگن تھے ساتھ بڑ بڑا بھی رہے تھے کھل کر بولنے کی

ہمت کرتے اپنی اپنی بیویوں کو بیوہ تو دونوں ہی ہر گز نہیں کرنا چاہتے

تھے لیکن عثمان کی زبان کیسے باز آسکتی تھی اسکی کھجلی نے اسے

بولنے پر بالا آخر مجبور کر ہی دیا

یہ غلط ہے۔۔۔ میرا نیند خراب کر کے تم خود مزے سے صوفے پر بیٹھے

ہو۔۔۔ "بولتے اس نے جیسے ہی نگاہ اوپر اٹھائی تو خود زیحال بھی

اسائمنٹ پر ہی جھکا ہوا پایا

تمہارا نیند ویسے بھی کسی کام کا نہیں اس لئے زبان کو تالا لگاؤ اور

خاموشی سے کام کرو۔۔۔"اس کے مذکر مؤنث کی گڑ بڑ پر عثمان نے گھور کر اسے دیکھا برا لاس بھی ان میں ہوتا اگر اسے گولی نہ لگی ہوتی اس لئے اسکی بچت ہو گئی

صحیح تو کہہ رہے بھائی تف ہے تم پر شادی کے بعد بھی سونے کی سوجھ رہی ہے۔۔۔"سر جھٹکتے پینسل سے دو چار لائنیں گھسیٹی تو تمہارا خیال ہے میں ڈانس کروں۔۔۔؟اسکی بات پر عثمان جل کڑھ کر

بولا

وہی کر لے۔۔۔ماہی اسی سے امپریس ہو جائے گی۔۔۔ورنہ ساری زندگی

"شادی شدہ ہو کر بھی چھڑے چھانٹ کنواروں کی طرح رہے گا۔۔۔ زیحال دونوں سے بے خبر اپنے کام میں مصروف تھا ایسا بظاہر لگ رہا

تھا لیکن تھا نہیں اسکا دماغ عثمان اور ماہم کے پینچا ملانے کی
ترکیبیں سوچ رہا تھا اسکے کہنے پر عثمان نے ماہم سے نکاح کیا تا کہ وہ
برلاس کی زندگی میں مداخلت نہ کر سکے تو اب زیحال خان آفندی
کا بھی فرض بنتا تھا اپنی دوستی نبھا کر اسکے لئے آسانی پیدا کرے
صبح فجر تک وہ لوگ اسائمنٹ بناتے رہے تب تک تینوں کی کمر تختہ
بن چکی تھی

ماہم نے گہری نیند میں جیسے ہی کروٹ بدلی تو عثمان کو اسکی جگہ
نہ پا کر اسے حیرت ہوئی وہ ذرا سی اٹھ کر کمرے میں نظریں دوڑانے
لگی اسے لگا شاید وہ باتھ روم میں ہو لیکن اسی وقت عثمان باہر سے
اندر داخل ہوا

ہو۔۔۔ہوہ۔۔۔۔۔سردی۔۔۔۔کتنا ظالم ہو تم۔۔۔" وہ اپنی دھن میں بڑبڑاتا

جیسے ہی بیڈ کے قریب آیا سامنے ماہم کی کھلی آنکھیں دیکھ ایک دم ٹھٹھک گیا اسے اپنی جانب دیکھتے پا کر ماہم نے کمفرٹر سینے سے مزید اوپر کھینچ لیا یہ دیکھ عثمان کے دل کو کچھ ہوا تھا

آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔؟ حیرت سے سوالیہ پوچھا

آپ کہاں گئے تھے آدھی رات کو۔۔۔؟ جواب کے بجائے الٹا سوال داغہ

کام تھا کچھ۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے وہ اپنا کمبل اٹھاتے اپنی سائیڈ لیٹ گیا دونوں تھے تو ایک بیڈ پر لیکن کمفرٹر الگ الگ لیتے تھے اور تو اور درمیان میں تکیوں کی ایک لائن بھی بنی ہوئی تھی

کیا کام تھا۔۔۔" وہ پوری بیوی کی فارم میں آتی تڑخ کر پوچھنے لگی

اسکا حق جتاتا ہوا انداز عثمان کے دل کو بھایا تھا وہ کچھ پل اسے
دیکھتے ذرا سا آگے کو ہوتے اسکی گردن کی جانب جیسے ہی جھکا ماہم
وہی اپنا سانس روک گئی اسکی سانسوں کی گرماہٹ چہرے پر
محسوس کرتی ریڈ کی ہڈی تک سن کر گئی

کمرے کی گہری خاموشی میں صرف ماہم کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی
آواز تھی اسکا چہرہ عثمان کے اس قدر قریب آنے پر سرخ ہونے لگا تھا
وہ لیٹی ہوئی تھی جبکہ عثمان اسکے اوپر پورا چھا چکا تھا یہ منظر
قیامت تھا دو دلوں کر ملنے سے پہلے کا
اکتیس سال میں نے ایک سچے ہمسفر کا انتظار کیا ہے تو کیا اب کچھ
دن کے انتظار میں خود کو دغا دے جاؤنگا۔۔۔؟اسکا سوال غیر متوقع تھا

ماہم کی نظر عثمان کے سرخ کانوں پر ٹکی تھیں سانس رکی ہوئی تھی فکر نہ کریں ساری زندگی بھی آپ کا انتظار کرنا پڑا تو کر لونگا لیکن آپکا حق کسی اور کو نہیں دونگا۔۔۔"گھمبیر لہجے میں بولتے وہ جھٹ سے اپنے تکیے پر آگیا چہرے پر شریر مسکراہٹ تھی وہ پامیر کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کر رہا تھا

وہ اپنی باتوں سے ماہم کا دل جیتنے کی کوشش پوری جان لگا کر کر رہا تھا اور وہ کیا جانے کہ ماہم کا دل اسکے لئے دھڑکنا شروع ہو چکا ہے

زیحال اور پامیر کے ساتھ تھا وہ کوئی اسائمنٹ بنانا تھا زمل کا آپ کیوں جاگ گئے طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔؟اسکے جاگنے پر غور کرتے فکر مندی

سے پوچھا

جی۔۔۔بس ایسے ہی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔" کہتے وہ جھٹ سے رخ پلٹ

گئی اسکی باتوں کے حصار سے تو وہ اب تک نہیں نکلی تھی آہ یہ کوئی کم نہیں تھا ان چار بھائیوں سے صرف باتوں سے ہی اپنی بیوی کی جان لبوں پر لے آنا اسے بھی خوب آتا تھا عثمان اسکے ریشمی بال دیکھنے لگا جن کا رنگ نہ پورا گولڈن تھا نہ بلیک درمیانے سے رنگ کے بال سلکی اور شائنی تھے جو اسکی چمکتی رنگت پر قدرے جچتے تھے وہ کتنی ہی دیر بالوں کو دیکھتا رہا جب دل نے انہیں چھونے کی خواہش کی دل زور سے دھک دھک کرنے لگا تھا وہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہوا چھو لے یا نہیں کہیں وہ یہ نہ سمجھے کہ میں فلرٹ کر رہا ہوں۔۔۔؟ نہیں بیوی ہے حق ہے میرا۔۔۔ فلرٹ کس بات کا۔۔؟

خود ہی اپنے دماغ کو ڈپٹا۔۔۔اوہ کہیں یہ نہ سمجھے میں اپنی بات
سے مکر رہا ہوں۔۔۔"افف اسے سمجھ نہیں آئی کیا کرے لیکن بس
بال
ہی تو چھونا ہے ہاں۔۔۔بس۔۔۔چل۔۔۔عثمان۔۔۔چھولے
۔۔۔نہیں۔۔۔۔تو چیپ
لگے گا ٹھرکی۔۔۔"اسکا بڑھا ہاتھ دماغ میں آنے والے فتور کے باعث
پھر
سے رک گیا آہ۔۔۔۔کیا مصیبت ہے تم کو میرا بیوی ہے وہ" یہ بات
وہ
قدرے تیز آواز میں بول گیا جب ماہم نے اس پر پڑنے والے اس
اچانک
دورے پر مڑ کر دیکھا عثمان تو یوں تھا گویا بدن کا ٹوٹو لہو نہیں وہ

ہونقوں کی طرح کبھی ماہم کو دیکھے تو کبھی چھت کو

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟اس نے سرسری سے لہجے میں پوچھا

اممم۔۔۔ہاں۔۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔۔میرا مطلب ہاں۔۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ

اسکی نظریں خود پر جمی دیکھ اچھا خاصا گڑبڑا سا گیا تھا ماہم یک ٹک اسے عجیب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی جیسے اسکی حالت سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو

آپ سو جائیں۔۔۔یہ میرا روٹین ہے جاگتے میں بھی بڑبڑانے کا سوری ۔۔۔"

اسے یک ٹک اپنی جانب دیکھتے پا کر اپنی طرف سے بے بنیاد جھوٹ گھڑا

روٹین مؤنث ہے۔۔۔" ماہم نے اپنی ہنسی دباتے اسکے لفظ کی تصیح کی

عثمان نے پوری گردن موڑ کر اسے دیکھا دونوں ایک دوسرے کے چہرے کو دیکھتے رہے دیکھتے رہے اور پھر ایک ساتھ ہنس پڑے اور اتنا ہنسے کہ چہرے تک سرخ ہوتے آنکھوں سے پانی آنے لگا

اوہ۔۔۔افففف۔۔۔میرا مسلہ ہے یہ۔۔۔ڈیڈ پاکستانی تھے اور مام چائنہ سے

اور میں انکا مکسچر۔۔۔تو میری اردو کا سکریو ڈھیلا ہے تھوڑا۔۔۔" یہ بات ماہم کے لئے نئی تھی وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

آپ چائنہ سے ہیں۔۔؟اس نے حیرت سے پوچھا

اا ممم کہہ سکتے ہیں۔۔۔میرا ایک ٹھکانا نہیں ہے کبھی کہیں تو کبھی کہیں۔۔۔ہاں فیملی ادھر ہی رہتا ہے۔۔۔وہ بھی کبھی کبھی بدل جاتا ہے"

وہ اپنی دھن میں بولتا پھر سے گڑبڑ کر رہا تھا جس پر ماہم نے بمشکل

اپنی ہنسی روکی

توآپکو چینی لینگویئج آتی ہے۔۔۔؟اسکے سوال پر عثمان نے تھوڑاسا گھورا

ظاہر ہے وہاں کی پیداوار ہوں توآئے گی ہی۔۔۔"اسکے پیداوار لفظ پر ماہم کی رکی ہوئی ہنسی بے اختیار چھوٹ گئی آہ وہ اردو بولتا ہوا اتنا کیوٹ لگتا تھا کہ سننے والا اسکے اس انداز پر دل ہار بیٹھے

ایک جملہ بول کر دکھائیں۔۔۔"وہ مزید دلچسپی لینے لگی عثمان نے یک ٹک اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں جن کا رنگ بھی ہلکا بھورا تھا (ووآئی شنگ نیلے)۔۔۔"اسکا لب ولہجہ پیور 了你上爱我۔ چینیوں

جیسا ہوا تھا ماہم منہ کھولے اسے دیکھنے لگی یہ کیا بولا تھا اس نے اسکا اردو۔۔۔؟وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی

اردو مؤنث ہے۔۔۔" عثمان نے فورا اسکی غلطی پکڑی اور پھر جو دونوں ہنسے وہ انکی مذکر مؤنث کے چکر میں اپنی بھی بھول گئ

اسکا مطلب میں آپکو تب بتاؤں گا جب آپ پوری طرح سے میرے ہو جائیں گے کیونکہ یہ جملہ بہت خاص ہے تو خاص موقعے پر ہی بتانا بنتا ہے۔۔۔" اسکا لہجہ اتنا میٹھا تھا کہ ماہم کے دل نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی

ہ۔۔۔ ہمیں۔۔۔ سونا چاہئے۔۔۔ صبح وقت پر نہ اٹھے تو سب پتہ نہیں کیا

سوچیں گے جبکہ میں تو بہت شریف ہوں۔۔۔" کہتے وہ کروٹ بدل کر لیٹ گیا پیچھے ماہم اسکی بات تھوڑے غور کرنے پر سمجھتے جھٹ سے اسے دیکھنے لگی رنگ جیسے سرخ انار ہوا تھا

یہ صبح ہر دن سے زیادہ حسین تھی آج سنوفال بھی ایک دلکش منظر
پیش کر رہی تھی کیونکہ وہ روئی کے ہلکے ہلکے گولے آج نئے بنگلے کے
لان میں گر رہے تھے اس لان میں کھڑے ہو کر سامنے سے کشمیر کے
خوبصورت پہاڑ اور درختوں کے حسین مناظر نظر آتے تھے اتنے
حسین
اور دلکش جنہیں دیکھ کر انسانی روح بھی پر سکون ہو جائے زمل
اتنی خوش تھی کہ بس اسکی خوشی کی انتہا نہیں تھی وہ اور کومل
اپنے نئے گھر کو دیکھ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں زیحال
اور پامیر انکے ضرورت کے سامان کو یہاں شفٹ کروا رہے تھے باقی ہر
ایک چیز نیو تھی اور جدید طرز پر بنائی گئی تھی زامل اور زالے بھی
اپنے نئے گھر کو دیکھ خوشی سے چہک رہے تھے وہ الگ بات ہے کہ ان
کو ابھی پتہ نہیں تھا کہ خوش کیوں ہونا ہے بس انکی ماں اچھل رہی

تھی تو ساتھ وہ بھی اچھل رہے تھے دونوں اپنی اپنی والکر پر تھے
جس میں سے دونوں کے ننھے ننھے پیر سفید چمکتی ماربل کو ہلکا ہلکا
چھو رہے تھے تب ہی دونوں اپنی جگہ سے نہیں ہل پائے زامل تو وہی
بیٹھے بیٹھے بنا آواز والی تالی بجا رہا تھا اسکی دیکھا دیکھی زالے بھی
کوشش کرنے لگی

افف افففف۔۔۔۔۔ تصویر میں اتنا حسین نہیں تھا جتنا حقیقت میں
بن
گیا ہے۔۔۔" وہ اتنی خوش تھی جب زیحال کی نظر اس پر پڑی اسے اتنا
خوش دیکھ جیسے دل سکون کی وادیوں میں اتر گیا تھا اس نے زمل
کی اسی خوشی کیلئے اس بنگلے کو دل و جان سے خود الگ سے ڈیزائن
کر کر بنوایا تھا

گلالے۔۔۔یہاں آنا۔۔۔"اس نے دور سے کھڑے ہو کر اسے پکارا

زمل جلدی

سے اسکے پاس گئی" یہاں آؤایک چیز دکھاؤں۔۔۔"کہتے وہ زمل کا ہاتھ

تھامتے ایک جانب لے گیاوہ بھی خوشی خوشی اس کے ساتھ چلتی

گئی جب وہ ایک بڑے سے پلر کی اوٹ میں اسے لاتے بنااسے سوچنے

سمجھنے کا موقع دیے دیوار سے پن کرتا اسکے ہونٹوں کواپنے ہونٹوں

میں قید کر گیا یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ زمل سانس تک نہ لے سکی

اسکی نازک سی کمر پر زیحال کے ہاتھ کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ

دونوں کے وجود آپس میں پیوست ہونے لگے تھے زیحال دوسرے

ہاتھ

کی ہتھیلی زمل کی گردن پر جمائے کسی پسندیدہ جام کی طرح انکا

رس کھینچ کر اپنے حلق میں اتار گیا کہ وہ ہونقوں کی طرح اسکا منہ

تکتی رہ گئی

یہ جگہ۔۔۔میں نے ہمارے اسپیشل مومنٹ کیلئے بنوائی ہے تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ کوئی دیکھ رہا ہے۔۔۔"اسکا لہجہ شدّتوں سے چور تھا جس پر زمل کی دھڑکنوں میں ایک ادھم سی مچ گئی تھی اسکے پورے بدن میں جیسے سنسنی سی دوڑ گئی تھی وہ بھی آنکھوں میں بے پناہ محبت لئے اپنے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر ٹکانے لگی جب اسکی آسانی کیلئے زیحال تھوڑا سا نیچے کو جھک گیا تاکہ وہ باآسانی اپنے ہاتھ اسکے شانوں پر رکھ سکے

آج میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ آج میں اپنا نیا گھر دیکھ بہت۔۔۔خوش ہوں۔۔۔"وہ خوشی سے چہکتی بہت لفظ پر زور دیتی بولی

اچھا۔۔۔جی تو اسی خوشی میں آج کی رات پارٹی بنتی ہے۔۔۔"اسکے

منہ سے پارٹی لفظ سن کر زمل کی آنکھیں ایک دم چمک اٹھی

واؤ۔۔۔ہم پارٹی کریں گے۔۔۔؟خوشی سے چہکتے پوچھا

بلکل۔۔۔اپنے نئے کمرے کی شروعات تم پر اپنی نئی شدّتیں نچھاور کر کر۔۔۔"دھیمی دھیمی سی سرگوشی کرتے وہ اپنے آتشی لب زمل کے رخصار پر رگڑنے لگا

لیکن۔۔۔پارٹی۔۔۔"وہ کچھ کہنے لگی تھی لیکن کہنے کا موقع نہیں مل پایا وہ دھیرے دھیرے اسکی گردن کی جانب بڑھ رہا تھا

یہی تو پارٹی ہے جس میں صرف تم اور میں۔۔۔اور ہمارا شدّت والا پیار"

اسکے اس قدر بھاری لہجے پر زمل کو اپنی ریڈ کی ہڈی میں سنسنی سی پھیلتی محسوس ہونے لگی وہ اپنے دونوں ہاتھ زیحال کی گردن کے پیچھے باندھے پوری اسکے سہارے کھڑی ہو گئی وہ اب یہی کرتی

تھی وقت کے ساتھ ساتھ اب زیحال کی اسکی رگوں میں اسکی طلب بن کر دوڑنے لگا تھا تب ہی وہ خود کو آسانی سے اسے سونپ دیتی تھی

ہ۔۔۔ ہبی ہمارا روم دیکھیں۔۔۔ چل کر۔۔۔؟ بالا آخر اسے اپنے کمرے کا ہوش

آ ہی گیا تھا

اوکے آؤ۔۔۔" وہ زمل کا ہاتھ تھامے اسے دوسرے فلور پر لے آیا زمل پاگلوں کی طرح یہاں وہاں دیکھتی اسکے پیچھے پیچھے چلتی جا رہی تھی جب زیحال اسے ایک روم کے باہر لے کر آیا جس کا دروازہ کھولتے

وہ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے زمل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی کمرہ یا کوئی گھر۔۔۔ اتنا بڑا کہ زمل گھوم کر چاروں اطراف

دیکھنے لگی اسکا پسندیدہ رنگ سفید اور سیاہ کا کوہ پینیشن اسے لگا
وہ جنت میں آگئی ہے سامنے شاہی انداز میں بنایا گیا جہازی سائز بیڈ
جس کے اوپر دیوار پر زمل اور زیحال کی وہ تصویر جو برلاس نے
کیپچر کی تھی حلانکہ ان دونوں کو پتہ بھی نہیں تھا زمل کی ایک
کلائی زیحال کے ہاتھ میں تھی اور وہ اسے اپنی جانب کھینچ کر اسکی
آنکھوں میں دیکھ رہا تھا افففف یہ شارٹ اور ٹال ہائیٹ قیامت ڈھاتی
تھی دونوں ہی بلا کے حسین لگ رہے تھے زمل نے مڑ کر بے اختیار
زیحال کو دیکھا جو پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مسکراتا ہوا اسے
ہی دیکھ رہا تھا وہ بے خود سی ہوتی جا کر اسکے ہونٹ چومتی زیحال
کی سانس تک رکوا گئی وہ بے دم سا کھڑا اسکی آنکھوں میں دیکھنے
لگا جہاں خوشی کی نمی تھی

تھینک۔۔۔یو۔۔۔سو۔۔۔مچ۔۔۔اس خوبصورت تصویر کیلئے

۔۔۔"وہ آبدیدہ

ہوتی پھر سے مڑ گئی اور پورا کمرہ گھوم کر دیکھنے لگی اس کمرے

میں ایک بڑی سی ونڈو تھی جس کے آگے باریک سفید کرٹنز گرے

ہوئے

تھے اس دیوار کے نیچے ٹیبل پر مہنگے ترین فلارواس رکھے تھے لیکن

نہیں زمل کی نظران سے اوپر گئی جہاں زامل زالے کی کھلکھلاتے

ہوئے کی تصویر تھی لیکن دونوں تصویروں کے اوپر زیحال اور زمل کی

ایک اور تصویر تھی جس میں وہ دلہن بنی بیٹھی تھی اور زیحال

دیوانوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا اس نے پھر مڑ کر زیحال کو دیکھا

جمع کرتی رہو پھر ایک ساتھ ساری کس دے دینا۔۔۔"اسکا ارادہ بھانپتے

شریر ہوتے چھیڑا زمل ہنستی ہوئی سر نفی میں ہلاتی آگے بڑھی

بڑا سا دروازہ کھولنے پر یوں لگا جیسے ایک نیا کمرہ ہو اتنا بڑا باتھ روم تھا جس کی دیواروں میں ہی وارڈروب اٹیچ تھی ایک جانب بڑا سا مرر اور سامنے ہی بڑا سا باتھ ٹب اتنا بڑا کہ دو لوگ آرام سے پورے آ جائیں

اب تو پرو بلم نہیں ہو گی ناں۔۔۔" باتھ ٹب دیکھ اس نے زمل کے کان پر جھک کر پوچھتے اپنے لب اسکے کان پر دھرے زمل کا دل اچھل کر ایک دم حلق میں آیا تھا وہ گڑ بڑا کر جلدی سے باہر نکل آئی

اور باقی چیزیں دیکھنے لگی "ہی اتنا بڑا کمرہ۔۔۔۔۔" حیرت سے پوچھا جب اسے اپنی بیلی پر زیحال کے ہاتھوں کی گرفت محسوس ہوئی

ساؤنڈ پروف بھی ہے جیسے مرضی میری شدّتوں سے آہیں بھرو۔۔۔ میرے علاوہ کوئی نہیں سنے گا۔۔۔" آہ وہ اپنی حرکتوں اور لفظوں سے

زمل کو سرخ ہونے پر بار بار مجبور کر رہا تھا زمل نے ذرا سی گردن موڑ کر اسے دیکھا

"ہبی۔۔۔

یس۔۔۔ ہبی کا بے بی۔۔۔" پیار سے جواب دیتے اسکا ماتھا چوما

یو۔۔۔ آر۔۔" وہ بولتے بولتے رکی ساتھ زیحال بھی اپنی سانسیں روک گیا

دل اسکے بیچ میں خاموش ہونے پر عجیب سی بے چینی میں مبتلا ہوا

آئی ایم۔۔۔؟ بے چین سے جملہ مکمل کروانا چاہا

یو آر سو بد تمیز۔۔۔" وہ جلدی سے بولتی اپنا آپ چھڑوا کر جلدی سے باہر بھاگ گئی افف یہ ذرا سی دیر میں وہ زیحال کے جذباتوں کو کہاں سے کہاں لے گئی تھی وہ گردن مسلتے دروازے کو دیکھنے لگا

مروائے گی یہ لڑکی۔۔۔"کہتے وہ خود میں ہنستا سیدھا بیڈ پر دھپ سے گر گیا"ایک دفع آپ بولیں تو صحیح مسسز زیحال۔۔۔اس دن آپ میرے

رومانس کا اینڈ لیول دیکھیں گی۔۔۔"وہ خیالوں میں اس سے مخاطب ہوتا کمرے کی چھت دیکھنے لگا یہ کمرہ اسکے تینوں بھائیوں نے خود الگ سے کھڑے ہو کر ڈیزائن کروایا تھا پورے بنگلے میں صرف یہی کمرہ شاہی انداز میں بنایا گیا تھا بے شک اس نے سڑک سے تین لاوارث بچوں کو اٹھا کر انکی زندگی بنائی تھی اور آج وہی تینوں اسکے بازو بن چکے تھے جو اس سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے اسے اپنے ماں باپ بھائی کا درجہ دیتے تھے پس ثابت ہوا محبت کیلئے خون نہیں دل ایک ہونا چاہئے اور ان چار بھائیوں کا دل ایک تھا اور تا قیامت ایک رہنا تھا

انکے رہنے کا انتظام گورنر ہاؤس میں کیا گیا تھا جس کے باہر
سیکیورٹی کا سخت پہرا تھا حلانکہ انکو اس کی ضرورت نہیں تھی
انکے اپنے گارڈز ہمہ وقت انکی حفاظت کیلئے تیار رہتے تھے انہیں آئے
ہوئے شام ہو چکی تھی جب انکا پی اے دونوں ہاتھ باندھے انکے کمرے
میں حاضر ہوا کیونکہ اسکے علاوہ کسی سی ایم کو بھی بنا اجازت کے
انکے کمرے میں آنے کی اجازت نہیں تھی وہ سامنے ہی وائٹ شرٹ پر
بلیک ویسٹ کوٹ پہنے آستین موڑے سیگریٹ کے گہرے کش لگا
رہے
تھے رخ باہر کی جانب تھا اس بڑی سی ونڈو کے پاس کھڑے وہ یک ٹک
باہر کے مناظر دیکھ رہے تھے جب انکے پی اے نے بڑے ہی مؤدب
انداز
میں مخاطب کیا

سر۔۔۔ڈنر کا ٹائم ہو گیا ہے سب آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"اسکی آواز

پر وہ جیسے گہری سوچ سے باہر آئے تھے ماتھے پر دو شکنیں ابھری

جیسے اپنے خیال میں کسی کا دخل پسند نہ آیا ہو

ٹائم کیا ہوا ہے۔۔۔؟لہجہ ایک دم سپاٹ تھا پی اے نے گڑ بڑا کر ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھی

س۔۔۔سر۔۔۔سات بجے ہیں۔۔۔"ڈرتے ڈرتے بتایا

ہمارا ڈنر کا ٹائم بھول گئے۔۔۔؟انداز مزید سپاٹ ہوا پی اے کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا

سوری۔۔۔سر۔۔۔"کہتے وہ جلدی سے مڑ کر جانے ہی لگا تھا جب انکی آواز پھر سے کمرے میں گونجی

وہ آیا ہے۔۔۔؟انکا ادھورا سوال پی اے فورا سمجھ گیا

"سر جس جس کا آپ نے کہا تھا وہ سب حاضر ہیں۔۔۔

اور وہ قاضی۔۔۔؟ پھر پوچھا لیکن رخ نہیں پلٹا

"سر وہ نہیں آئے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔

"مجھے وہ چاہئے۔۔۔ صبح تک۔۔۔نہ آیا تو تم اپنی فیملی سے مل لینا۔۔۔

آہ انکی بات پی اے کی جان حلق میں لے آئی تھی اتنی ٹھنڈ میں بھی اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے موت ہر وقت اسکے آگے رہتی تھی

ج جی۔۔۔ ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہے سر۔۔۔" وہ سر خم کرتے باہر نکل گیا وہ پھر سے

اپنی سوچوں میں گم ہو گئے یہاں کی فضاؤں میں ایک الگ سی خوشبو تھی انکی عزیز ترین خوشبو جس کے پیچھے وہ ملائشیا سے یہاں چلے آئے تھے اسکا خیال آتے لبوں پر ایک مبہم سی مسکراہٹ بکھر گئی

انہوں نے اپنا موبائل نکال کر اسکی سکرین پر لگا وال پیپر دیکھا وہ ایک ضدی بچے کی تصویر تھی گورا چٹا لال ٹماٹر بلکل پٹھان وہ پٹھان ہی تھا ایک خوبصورت بچہ ہیزل گرے آنکھوں والا جس کی مسکراہٹ بچپن میں بھی لوگوں کو سحر زدہ کر دیتی تھی

تمہارا خوشبو ہمیں یہاں بھی لے آیا۔۔۔ لیکن تم واپس نہیں پلٹے کوئی نہیں ہم خود آجائے گا۔۔۔ تمہارے قدموں میں۔۔۔" وہ تصویر کو دیکھتے

خود میں بولتے اس بچے کی محبت میں جکڑنے سے لگے ضدی بچہ لیکن سب کی جان۔۔۔۔

دو گھنٹوں تک سب بیٹھے انکا انتظار کرتے رہے یہ سب وہ تھے جن سے ملنے کیلئے بڑے بڑے عہدے داران کو بھی مہینوں پہلے ملاقات کا وقت

لیناپڑتا تھااور آج صرف ایک شخص کیلئے وہ پچھلے چار گھنٹوں سے
انکی صرف ایک جھلک کاانتظار کر رہے تھے انکی نظر کرم جس پر پڑ
جاتی اسکی قسمت کھل جاتی کسی میں ہمت نہیں تھی کہ اف بھی کر
سکے تب ہی سامنے سے وہ اترتے دکھائی دیے جنکاسب کو بے صبری
سے انتظار تھا کیاانداز تھاسیڑھیوں سے اترنے کاوہ بادشاہوں کے
خاندان سے تھے یہ بات انکے ایک ایک عمل سے پتہ چل رہی تھی
پورے
ایشیامیں نمبرون انکاخاندان تھاآفندیز کامال ودولت اور پاور میں
زریاب خان آفندی۔۔۔نوشیروال خان آفندی کاسب سے بڑابیٹاخان
حویلی کاپہلاوارث۔۔۔ملائشیا کا پچھلے پندرہ سالوں سے موجودہ
پریزیڈنٹ اپنے باپ دادا کی شاہی گدی پر براجمان ہونے والا پہلا خان

زریاب لالا۔۔۔زیحال خان آفندی کا بڑا بھائی جس نے آتے ان
سب کو
ایک جگہ اکٹھا کر کر پہلے انتظار کی موت مارا تھا جو اسکے لاڈلے
بھائی کی جان کے پیچھے پڑے تھے وہ بھائی جس میں پورے خاندان
کی جان بستی ہے جو خان آفندیز کا سب سے چھوٹا اور بگڑا بچہ جانا
جاتا تھا زریاب لالا کی جان
وہ اپنی مغرور چال چلتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل تک آئے انکے آتے سب
اپنی
اپنی جگہ کھڑے ہو گئے اور انکے بیٹھنے تک کھڑے ہی رہے انہوں نے
ایک نظر سب پر دوڑائی جب انکی نظر سامنے کھڑے جیلانی پر پڑی
نگاہوں میں ایک دم خون اترنے لگا لیکن نہیں ابھی وقت تھا انکی باری
آنے میں

انکے بیٹھتے سب دھیرے دھیرے بیٹھنے لگے خاموشی سے رات کا ڈنر کیا گیا کیونکہ آفندیز کو کھانے کی ٹیبل پر بات کرنے کی عادت نہیں تھی (اوہ تب ہی زیحال خان آفندی بھی اکثر چپ رہتا تھا کھانے کی ٹیبل پر اور باقی سب لگے ہوتے تھے)

خاموشی سے سب نے کھانا کھایا اور لاؤنج میں آ گئے سامنے ایک بڑا شاہی صوفہ رکھا تھا جہاں زریاب خان آفندی براجمان ہوئے تھے انکا پی اے جلدی سے ایک فائل انکے پاس لے کر آیا جس پر کسی پروجیکٹ کی ڈیٹیلز تھیں جو وہ پاکستان میں شروع کرنے جا رہے تھے ایک ایسا پروجیکٹ جس میں دنیا بھر کے امیر ترین لوگ شامل تھے اس پروجیکٹ سے اس ملک جی ڈی پی ساتویں آسمان کو چھونے والی تھی وہ کتنی ہی دیر فائل دیکھتے رہے آخر میں اپنا سائن کرتے اس پی اے کو فائل تھمادی اب اس فائل کی قیمت کھربوں ڈالرز میں ہو گئی

تھی سب کی نظریں اس فائل پر ٹکی تھیں جسے فلحال ایک ایسے
لاکر میں رکھا جانا تھا جس کا پاسورڈ بھی تین مراحل سے گزر کر
کھلتا تھا پہلا ہینڈ پرنٹ دوسرا اوائس۔۔۔ تیسرا فیس لاک۔۔۔۔
وہ فائل تھماتے سب کی جانب متوجہ ہوئے ایک ایک نے باری باری اپنا
مؤقف دینا شروع کیا جسے وہ بے دلی سے سنتے گئے انکا مقصد یہ تھا
ہی نہیں انکا مقصد کچھ اور تھا اور انکا شارپ مائنڈ خاموشی سے اسی
پر غور و فکر کر رہا تھا یہ میٹنگ رات کے ایک بجے تک چلی تھی

وہ لوگ ترکی آئے تھے رات انکی فلائٹ نے یہاں لینڈ کیا تھا تب سے
ہی
دونوں اتنی غفلت کی نیند سو رہے تھے مانو نشہ کر کر سوئے ہوں آئے
تو تھے ہنی مون پر لیکن بھئی سفر کی تھکاوٹ بھی تو اترے

باہر کھڑکی پر ایک چڑیا آکر بیٹھتی چیں۔۔۔چیں۔۔۔کرنے لگی جس کی آواز پر مشی دھیرے سے کسمساتی ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

یق۔۔۔یاقوت۔۔۔اسکو بھگاؤ۔۔۔"وہ نیند کے باعث مخمور لہجے میں بولتی ساتھ اوندھے منہ پڑے یاقوت کی پیٹھ ہلانے لگی وہ بھی دھیرے سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا

سو جاؤ۔۔۔چلی جائے گی اپنے آپ۔۔۔"وہ بھی ڈھیٹ تھا بولتا پھر سے آنکھیں بند کر گیا یہ دیکھ مشی نے ایک مکا اسکی پیٹھ پر جڑا

یہ میری نیند خراب کر رہی ہے۔۔۔بد تمیز۔۔۔"آہ اس پر پھر بھی اثر نہیں ہوا وہ گہری نیند میں جا چکا تھا

ہشش۔۔۔ہشش۔۔۔"مشی دور سے ہی ہاتھ کے اشارے سے اسے بھگانے لگی

لیکن وہ ترکی کی چڑیا تھی شاید یہاں کے لوگوں کی زبان سمجھتی تھی

یاقوت۔۔۔۔"وہ نہ بھاگی تو مشی تنگ آتے پھر سے یاقوت پر چیخی اس بچارے کو مجبوراٹھ کر اس چڑیا کو بھگانا پڑا اسے بھگاتے وہ کھڑکی بند کرتا واپس آتے ایک نظر مشی کو دیکھنے لگا جو لاپرواہ سے حلیے میں پڑی گہری نیند میں چلی گئی تھی نائٹ سوٹ کی شرٹ تھوڑی سی سرک کر اوپر کی جانب اٹھی اسکی دودھیا بیلی صاف نمایاں کر رہی تھی یہ دیکھ یاقوت نے ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے وجود سے لپٹا گیا

یہ۔۔۔یہ۔۔۔کیا ہے۔۔۔؟اسکی اس حرکت پر مشی بوکھلا کر رہ گئی میرا پیار عشق اور جنون۔۔۔"مخمور لہجے میں بولتے وہ مشی کی گردن

میں منہ گھسانے لگا

"صبح صبح تم پر عشق کا بھوت سوار ہو گیا۔۔۔

نہیں رات بھی تھا وہ تو تمہاری تھکاوٹ کا خیال کرتے بخش دیا اب کسی بخشش کی امید نہ رکھنا۔۔۔" ہاتھ مسلسل اسکی دھڑکنوں کو جھنجھوڑ رہا تھا مشی اسکی حرکت پر گہرے سانس لینے لگی اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اسکے موبائل پر کال آنے لگی مشی نے ذرا سا ہاتھ آگے کرتے موبائل اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہی زمل کی ویڈیو کال دیکھ مشی کی پوری آنکھیں پٹ سے کھلی اس نے جلدی سے یاقوت کا ہاتھ پیچھے کرتے اپنی شرٹ ٹھیک کی ساتھ بال درست کرتے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھتے کال پک کی

ہیلو۔۔۔۔۔ومسسز یاقوت کیا حال ہیں۔۔۔" آگے سے اہکتی آواز پر مشی

کے لبوں پر بے اختیار ایک دلکش سی مسکراہٹ بکھر گئی

کیا بات ہے مسسز زیحال اتنی خوش ہیں خیر تو ہے۔۔۔"ساتھ ایک آئی

برو مٹکائی

"میری تو خیر ہے آپ بتائیں کتنی دیر جگا کر رکھا یاقوت بھائی نے۔۔۔

اسکے سوال پر جہاں مشی کو زور کی کھانسی کا دھسکا اٹھا تھا وہی

یاقوت نے سر اٹھا کر موبائل کی پشت دیکھ مشی کو دیکھا

ز۔۔۔زمل۔۔۔بچے کہاں ہیں۔۔۔"اس نے جلدی سے بات گھمائی

" بچوں کو چھوڑو جواب دو۔۔۔ عمل کر رہی ہو ہماری باتوں پر یا نہیں

کومل نے فون پکڑتے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا مشی کا دل

چاہا انکو جا کر کشمیر کے پہاڑوں سے نیچے پھینک دے

دیکھو۔۔۔یہ یاقوت بہت شریف ہے تم تھوڑی بے شرم بن جانااور اچھے

سے تھوڑی بہت بے شرمی سے کام نہیں چلے گا۔۔۔"انکی باتوں پر یاقوت حیرت سے مشی کا منہ تکنے لگا یہ بہنیں آپس میں کس قدر بے شرم تھیں یہ اسے آج پتہ چلا تھااور تواور یاقوت مرزا کو معصوم مشہور کرر کھا تھاٹھیک بھئی رکھو فون بتاتا ہوں تمہیں میں۔۔۔"

یاقوت نے اسے ان نظروں سے دیکھ مزید اسکا خون خشک کر دیا

تم دونوں کو صبح صبح اور کوئی کام نہیں۔۔۔"مشی نے دانت پیس کر بولتے دونوں بے شرم عورتوں کو دیکھا

ہے ناں دیکھو نئے۔۔۔"زمل چہک کر بتانے ہی لگی تھی کہ کومل نے چپ

کروادیا

نہیں۔۔۔کیونکہ ہمارے لئے یہی کام امپورٹنٹ ہے میں نے تو پامیر

سے

کہہ کر ڈھیر رر رساری مٹھائی آرڈر کروادی واپس پر گڈ نیوز پکی

ہو گی ناں۔۔۔"ساتھ آئی برو مٹکائی مشی گھبرا کر جلدی سے فون بند

کر گئی مطلب انہوں نے کال ہی اسے تنگ کرنے کیلئے کی تھی اسکے فون

رکھتے نظر یاقوت پر پڑی اور پڑتے وہ یکدم اچھلی وہ جن نظروں سے

اسے دیکھ رہا تھا مشی کو بے اختیار ان سے اپنی شامت آتی محسوس

ہوئی

یاقوت شریف ہے۔۔۔ہاں۔۔۔؟اس نے تڑخ کر پوچھا مشی نے

بمشکل تھوک

نگلنا چاہا لیکن ناکام ہو گئی

ن۔۔۔ نہیں وہ تو بس۔۔۔ایسے۔۔۔ہی۔۔ چھ۔۔۔ چھیڑ۔۔۔رہی تھی۔۔۔"اف اس

سے بولنا تک محال ہو گیا دل ہی دل میں دونوں بد تمیزوں کو ڈھیر ساری گالیاں دینے ہی لگی تھی کہ یاقوت نے اسکی ٹانگ پکڑ کر کھینچ کر۔بیڈ پر لٹایا اور خود پورا اسکے نازک سے بدن اوپر گھٹا کی مانند چھا گیا

میں شریف ہوں۔۔ذرا پروف تو کر دوں۔۔"کہتے وہ مشی کی گردن کو جا بجا سے چومنے لگا

یق۔۔۔یاقوت۔۔۔ص۔۔ صبح کا وقت ہے۔۔۔"اس نے گھبرا کر جلدی سے

اسے خود سے دور کیا

تو۔۔۔؟تم بھول رہی ہو ہم ہنی مون پر ہیں جہاں صبح ہو یا رات ایک

جیسی بات ہے۔۔۔اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا۔۔۔پامیر کی آرڈر کی
گئی مٹھائیاں ویسٹ جائیں سوچپ چاپ میری شدّتوں میں ساتھ دو
کہتے وہ پھر سے اس پر جھکتا مشی کی سانسوں تک کو جھنجھوڑ
گیااب وہ بھی مرتی کیا نہ کرتی ان دو بدتمیزوں نے ایسا پھنسایا کہ
صبح صبح وہ اس بھوکے شیر کے چنگل میں پھنس گئی جہاں سے اس
نے دوپہر ہونے تک ایک انچ بھی نہیں ہلنے دیا تھا

وہ دونوں صوفے پر بیٹھی سامنے کھڑی میڈ کو دیکھ رہی تھیں جن کی
ایک لمبی لائن بنی ہوئی تھی وہ دونوں اب تک صرف ریجیکٹ کرتی جا
رہی تھیں کسی کی شکل اچھی تو تو کوئی شکل سے ہی ٹھرکی لگ رہی
تھی اب کومل اور زمل نے چونکہ سلیکٹ کرنا تھا تو ایسی میڈ کو

سلیکٹ کرتی تو کام کے ساتھ ساتھ کردار میں بھی اچھی ہو اس بنگلے کی
صفائی کے لئے ہی ایک وقت میں بارہ ملازم زیحال نے رکھے تھے
اب کچن کے چھوٹے موٹے کاموں کیلئے ان کو کوئی میڈ چاہئے تھی
کھانا بنانا یہ تینوں خود کرتی تھیں بھئی شوہر انکے تھے تو کیسے
گوارہ کرتی کہ وہ کسی اور عورت کے ہاتھ کا بنا کھانا کھائیں
تب ہی آئرہ کمرے سے باہر نکلی وہ کل سے کمرے میں بند تھی برلاس
اب تک نہیں آیا تھا وہ وہی ڈیرے پر ہی تھا
آئرہ قدم قدم چلتی ہوئی جیسے ہی باہر آئی نظر سامنے زامل پر پڑی جو
خود سے واکر گھسیٹنے کی کوشش میں تھا وہ تو ہاتھ میں پیسیفائر
پکڑ رکھا تھا تو دھیان اس پر نہیں گیا کہ اسکے لاکھ پیر مارنے پر بھی
وہ آگے نہیں بڑھ رہا تھا
اسے دیکھ آئرہ کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ بکھر گئی وہ دھیرے

سے اسکے قریب آئی تو زامل ٹکر ٹکر اس چہرے کو دیکھنے لگا پھر
نجانے کیا دکھا کہ وہ خوشی سے جلدی جلدی ہاتھ پیر مارنے لگا آئرہ
نے یہاں وہاں دیکھا پر جیسے ہی پیچھے مڑی تو ڈر کر برلاس کے
کسرتی سینے سے ٹکرا گئی اسکی کہنی سیدھی برلاس کے سینے پر
کہنی والی جگہ لگی تھی جس کے لگتے ایک درد کا سایہ سا اسکے
چہرے پر لہرا گیا جسے وہ جلدی ہی کمپوز کر گیا

ددد۔۔دھ۔۔تا۔۔تت۔۔تا۔۔۔"زامل اپنی ہی زبان میں نجانے کیا
بولتا برلاس کی جانب بڑھنے کی کوشش کرنے لگا وہ کیا جانے کہ اسکے
شاہ چاچو
اسکی سب سے چھوٹی چاچی میں اتنے گم تھے کہ اسکی کیوٹ سی
ددد۔۔۔ددد والی نئی زبان بھی نہیں سن پائے
ممم۔۔۔یی۔۔۔تا۔۔۔"وہ اور کچھ بولنے لگا جب برلاس نے مڑ کر اسے

دیکھا اسکے دیکھتے زامل اور بھی اچھلنے لگا

کیا بول رہا ہے میرا بیٹا۔۔۔ہاں۔۔۔" وہ آگے آتا اسے گود میں اٹھا کر چٹا

چٹ چومنے لگا اسکو بھی نجانے کونسی مستی چڑھی تھی جو

پیسیفائر پھینکتے برلاس کے گال پر بائیٹ کرنے کی کوشش کرتے

چیخنے لگا یہ اسکا انوکھا اپنی خوشی ظاہر کرنے کا انداز تھا

ارے۔۔۔۔بس بسسس میرا بیٹا۔۔۔۔" برلاس کو ہنسی بھی آرہی تھی

اور

پیار بھی آئرہ دونوں کو ستائشی نظروں سے دیکھنے لگی یہ منظر

بہت حسین تھا

اسی وقت آئرہ ہی نظر زالے پر پڑی جو خاموشی سے منہ میں پیسیفائر
لئے برلاس کو دیکھ رہی تھی یہ بچے شرارت کریں یا سنجیدہ ہو جائیں
ہر حال میں باقیوں کو اٹریکٹ کرتے تھے آئرہ اسکے قریب مسکراتی
ہوئی گئی اور جا کر اس ننھی سی گڑیا کو گود میں اٹھالیا وہ ٹکر ٹکر
اپنی بٹن سی آنکھوں سے آئرہ کو دیکھنے لگی یوں دیکھتے ہوئے وہ
اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ کو بے تحاشہ اس پر ڈھیر رر رسارا پیار آیا
اس نے برلاس کی طرح اسکے بھی روئی سے گال چومے تو پرنسسز بنا
مسکرائے اسکے کندھے پر دھیرے سے سر ٹکا گئی یہ دیکھ آئرہ کے دل
کو جیسے کچھ ہوا تھا وہ اتنی ڈھیلی کیوں ہو رہی تھی وہ بھی زالے
کو لئے لاؤنج میں آگئی جہاں سب بیٹھے تھے کومل زمل تو میڈ ہی
سلیکٹ کر رہی تھیں برلاس وہی صوفے پر زامل کو لئے بیٹھ کر اسکے
ساتھ ڈھشم ڈھشم والی فائٹ کھیلنے لگا آگے سے زامل بھی کھلکھلا کر

اپنے ننھے سے ہاتھ کا مکا بنا کر برلاس کے ہاتھ پر مار رہا تھا جس پر برلاس جیسے ہی درد کی ایکٹنگ کرتا تو زامل کے کیوٹ سے قہقہے بلند ہونے لگتے

یہ ٹھیک ہے صدیس بھائی۔۔انہیں کچن میں لے جائیں اور باقیوں کو واپس بھیج دیں اور اس ایمن کو بھی فارغ کر دیں۔۔۔" پاس کھڑے صدیس کو حکم دیتے وہ سب کی جانب مڑ گئی وہ سب کو لئے باہر نکل گیا

ماشاءاللہ کتنے پیارے لگ رہے ہیں دونوں بچوں کے ساتھ جلدی سے اللہّ

پاک تم دونوں کو بھی ایسے ہی پیارے پیارے سے بچے عطاء فرمائے امین۔۔۔" کومل کی بات پر برلاس اور آئرہ دونوں کی بھوری آنکھوں کا قیامت خیز ملاپ ہوا تھا دونوں کے دل اتنی زور سے دھڑکے مانو ابھی

نکل کر باہر پہلو میں آ گریں گے زمل نے کہنی مار کر کومل کو انکے
اس آئی کنٹیکٹ پر اس جانب متوجہ کروایا ساتھ اپنی شریر مسکراہٹ
دبائی
شرم کرو بھابھیوں کے سامنے اسے ایسے تاڑ رہے ہو۔۔۔"شریر ہوتے
اسے
چھیڑا کومل کی آواز پر دونوں یکدم ہڑبڑا سے گئے لیکن ہمیشہ کی
طرح برلاس خود کو کمپوز جلدی کر گیا
بیوی ہے میری لائسنس ہے میرے پاس اسکو تاڑنے کا۔۔۔"ڈھٹائی
سے
جواب دیتے جہاں اس نے زمل اور اور کومل کو لاجواب کیا تھا وہی
اس کے منہ سے خود کو اسکی بیوی سن کر آئرہ کے دل نے بے اختیار
ایک بیٹ مس کی تھی

اوئے۔۔۔ہوئے۔۔۔پھر بیٹا جی لائسنس کو پوری طرح استمال کرو

ورنہ

چالان بھرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔"اسکا اشارہ پیچھے سے پامیر کے ساتھ کسی ڈیل کی ڈسکشن کرتے آتے ہوئے زیحال کی جانب تھا اسے دیکھ برلاس نے فورا سے کومل کو گھورا لیکن وہ بھی ڈھیٹ تھی شیطانی مسکراہٹ اسکی جانب اچھال گئی

یہ زالے کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟پہلو بدل پر بیٹھتے اسکی نظر زالے پر گئی جس کا سر آئرہ کے کندھے پر اب تک رکھا ہوا تھا

"پتہ نہیں یہ وہاں کھیل رہی تھی میں۔۔۔نے اٹھایا تو ایسے ہو گئی۔۔۔ اسکے لہجے میں فکر تھی زمل نے اٹھ کر اسے دیکھا تو وہ سو رہی تھی افففف میں بھی کیسے بھول گئی یہ انکا دن میں سونے کا ٹائم ہے اور

اسکو دیکھیں بس ڈھز ڈھز کر والواس دہشت گرد کی اولاد

سے۔۔۔"اس

نے زالے کو لے کر اپنے کندھے سے لگا کر تھپکتی دیتے زامل کی جانب

دیکھا جو برلاس کو اب تک پیٹ رہا تھا

جو بھی ہے یہ لگتا کیوٹ ہے ان حرکتوں سے نظر اتارا کرو۔۔۔"کہتے

کومل نے اس کے روئی سے گال پر جیسے ہی چٹکی کاٹی وہ فورا سے

اپنے غلابی ہونٹ گول کر گیا

ارے۔۔۔رے رونا نہیں یہ دیکھو۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔۔ڈھشم

۔۔۔"برلاس نے اسکے

رونے سے پہلے ہی اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر ہوا میں لہراتے اسے دکھایا

جسے دیکھ وہ رونا بھول کر خود بھی ہاتھ کا مکا بنا گیا یہ دیکھ سب

کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے

ہبی زامل کو روم میں لے آئیں میں ان کو سلادوں۔۔۔"ایک وقت
میں
دونوں کو اٹھانا کم از کم زمل جیسی نازک جان کیلئے ہر گز ممکن نہیں
تھا کیونکہ ایک تو صحت میں دونوں ماشاءاللہ سے گوپلو سے تھے اور
دوسرا اسکے کپڑے جو وہ پہناتی تھی اس سے یہ مزید پھولے پھولے
سے بچے بن جاتے زیحال پامیر کو کام سمجھاتے زامل کی طرف جیسے
ہی بڑھا وہ اپنے باپ کو دیکھ ببب۔۔۔بب۔۔۔ کرنے لگا اسکے منہ سے
بب
بب سن کر زیحال ایک پل کو وہی جیسے ٹھہر سا گیا کیا وہ بابا بولنے
کی کوشش کر رہا تھا؟ دل بے اختیار زور سے دھڑکا اف یہ احساس
اپنے بچے کے منہ سے پہلی بار اپنے لئے بابا سننا زیحال اپنی جگہ سے
کچھ پل کے لئے ہل نہیں سکا

بب۔۔۔بب۔۔۔" وہ پھر ہاتھ مارتے یہی زبان بولنے لگا اب وہ تو اپنے باپ
کو دیکھتے ہی تیار ہو گیا کہ وہ اٹھائے گا لیکن وہ کیا جانے کہ اسکا
صرف بب بب اسکے باپ کا دل دھڑکا کر بند کر گیا
لو جی باپ کے نام کا بھی الف کھا گیا اسکی پیٹھ پر ایک ہلکی سی
چپت لگاؤ تا کہ اسکے منہ میں پھنسے الف نکل جائیں۔۔۔" پیار سے بولتے
پامیر نے اسکے ننھے سے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن اسکو اب
صرف اپنا باپ چاہیئے تھا زیحال نے مسکراتے ہوئے اسے گود میں
اٹھا لیا
پھر گیا زیحال خان آفندی جو زامل نے اسے پیٹا زیحال کے ساتھ ساتھ
باقی سب کا بھی ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا وہ اسے یونہی جھگڑتے
لے کر اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا

آئرہ آج لنچ تم تیار کروالو میں ہوسپٹل جارہی ہوں۔۔۔"آئرہ جو چور نظروں سے موبائل میں گھسے برلاس کو دیکھ رہی تھی کومل کی بات پر جھٹ سے فوراسیدھی ہوئی

ج۔۔۔جی ٹھیک۔۔۔۔ہے۔۔۔"ہڑبڑاکر جلدی سے جواب دیا لائسنس تمہیں بھی ملاہے پورے حق سے تاڑلو۔۔۔"اپنی ہنسی دباتی وہ پامیر کاہاتھ پکڑ کر دھیرے سے اٹھتی اسکے ساتھ چل دی اسکے دن پورے ہورہے تھے پیٹ اب پورا ظاہر ہوتا تھا جس کے باعث اسے اٹھنے

بیٹھنے میں پامیر کے سہارے کی ضرورت پڑتی تھی راتوں کو بھی وہ اٹھ کر بیٹھ جاتی سخت سردی میں اسے پسینے آنے لگتے کبھی کبھی تو اے سی تک چلا لیتی بچارا پامیر کچھ کہہ تو نہ پاتا بس کومل کے ساتھ ذرا سا لپٹ جاتا پورا تو وہ بھی نہیں لپٹ سکتا تھا اسکا پیٹ

آڑے آتا تھا آج کل پامیر سلطان کا کڑا امتحان چل رہا تھا

برلاس نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسکے خود کو تاڑنے والی بات پر

حیرت ہوئی ہو وہ اسے دیکھ رہی تھی کیوں۔۔۔؟ کیا وہ نفرت بھول رہی

تھی۔۔۔؟ آہ اسکا دل کیا کیا سوچنے لگا تھا آئرہ تو فوراً سے کچن میں

غائب ہو گئی اسے خود سب کے سامنے اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی

تھی

وہ کب سے آنکھوں کے آگے اندھیرا دیکھ اب جھنجھلانے لگی تھی

لیکن

یاقوت کو تو جیسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا وہ اپنی ساری توجہ صرف

راستے اور فون پر مبذول کئے ہوئے تھا دو گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد بالا

آخر وہ ایک جگہ آرکا تھا گاڑی سے اتر کر گھوم کر مشی کی جانب آیا

اور اپنا سہارا دے کر گاڑی سے نیچے اتارا

یاقوت کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔" وہ آنکھوں پر بندھی پٹی پر ہاتھ رکھتی یاقوت کے سہارے چلتی ہوئی بولی یاقوت اسے کندھوں سے تھامے دھیرے دھیرے قدم جما جما کر چلتے کہیں لے جا رہا تھا

تم تھوڑی دیر منہ بند رکھو گی۔۔۔؟ اسکی کب سے ایک ہی گردان پر وہ بھی ایک دم تڑخ کر بولا

نہیں میں بولوں گی۔۔۔ مجھے لگتا ہے تمہیں یہاں ہی کوئی گوری پسند آ گئی اور مجھے مار کر تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو ہے ناں۔۔۔؟ اس کے انداز سے کہیں سے بھی نہیں لگا کہ وہ مذاق کر رہی ہے یاقوت نے گھور کر اسے دیکھا یہ فالتو دماغ یہی سب تو سوچ سکتا تھا

اوہ۔۔۔ ہو تمہیں میرے پلان کا کیسے پتہ چلا۔۔۔ یہ تو بہت برا ہوا خیر اب تمہیں مارنے میں بھی مزہ آئے گا سیدھا اوپر آسمان سے پھینکو نگا

دیکھتی جاؤ تم۔۔۔"اس سے لڑتے جھگڑتے وہ ایک صاف چٹیل

میدان

میں آ پہنچا جہاں سامنے ہی ایک ہیلی کاپٹر کھڑا تھا اور اسکا پائلٹ

دونوں ہاتھ باندھے مؤدب انداز میں کھڑا انکا انتظار کر رہا تھا

کیا۔۔ت۔۔۔تم سچ میں ایسا کرو گے۔۔۔؟ وہ اب رو دینے کو تھی

تھوڑی دیر تک تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔۔"ڈھٹائی سے جواب دیتے

وہ

اس ہیلی کاپٹر کے قریب آیا اور آتے مشی کو بانہوں میں بھرتے اوپر

چڑھ کر سیٹ پر بٹھایا مشی کے دونوں ہاتھ بھی بندھے ہوئے تھے جس

کے باعث وہ پوری طرح سے اس ظالم مرزا کے سہارے تھی جو نجانے

اسے کہاں لے جا رہا تھا ہیلی کاپٹر کے سٹارٹ ہونے کی آواز پر وہ ایک

دم چونکی یہ آواز تو وہ پہچانتی تھی تب ہی اسے جی بھر کر حیرت

ہوئی

یہ۔۔۔یہ تم س۔۔۔سچ میں مجھے۔۔۔ پھینکنے۔۔۔جارہے ہو
۔۔۔؟روہانسی

ہوتی وہ یاقوت کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتے معصومیت بھرے چہرے
سے پوچھنے لگی جب یاقوت کواسکے اس انداز پر جی بھر کر پیار آیا

ہاں ناں۔۔۔تنگ آگیاہوں میں تمہاری روزروز کی دہشت گردی سے
جب

"دیکھو لڑتی رہتی ہواس بار معصوم سی بیوی ڈھونڈونگا۔۔۔
یاقوت۔۔۔۔"اسکی بات پر وہ ایک دم چیخی لیکن وہ لوگ اس وقت
آسمان پر تھے جس کے باعث ہواکا پریشر زیادہ تھااور مشی کی چیخ
کم اتنی کہ یاقوت کواپناکان اسکے منہ کے قریب کر کر سننی پڑی تھی
اور چیخوزورزور سے چیخو۔۔۔بعد میں یہ چیخ کیاایک لفظ نہیں

نکلے گا تمہارے منہ سے۔۔۔" یہ بات سوچتے اسے مشی وہ چہرہ یاد آیا
جو اسکا سرپرائز دیکھ بننے والا تھا افف سوچ کر ہی اسے خوشی سی
ہونے لگی تھی مشی آنکھیں بند ہونے کے باعث اسی طرح یاقوت کی
شرٹ مٹھی میں جکڑے اس کے سینے میں گھس رہی تھی وہ بھی اپنا
بازو اسکے شانوں پر پھیلائے اسے خود میں چھپا گیا آدھے گھنٹے میں
تقریباً ہیلی کاپٹر ایک جگہ اترا تھا اسکے بند ہوتے جیسے فضا میں ایک
فسوں خیزی سی چھا گئی یاقوت یہاں کی زبان میں اس پائلٹ سے
کچھ کہہ رہا تھا جس کے بعد وہ ہیلی کاپٹر لئے واپس سے اڑان بھر گیا
اور ایک بار پھر کان کے پردے پھاڑتا شور ختم ہو کر خاموشی ہر سو
پھیل گئی یاقوت مشی کو کندھوں سے تھامے آگے لایا اور ایک جگہ لا
کر کھڑی کرتے اسکی آنکھوں پر بندھی پٹی کھولی ہاتھ ابھی بندھے
ہوئے تھے

مشی آنکھیں پھاڑے گھوم کر اس جگہ کو دیکھنے لگی دور دور تک
صرف سمندر اور اسکا گہرا پانی تھا کیا وہ لوگ سمندر کے بیچ میں تھے
ڈر کر مشی جھٹ سے یاقوت کے قریب ہو گئی
یہ۔۔۔یہ ہم کہاں آئے ہیں۔۔۔؟ وہ دھیمی آواز میں سامنے سمندر
دیکھ
پوچھنے لگی
ہماری ڈریم پلیس پر۔۔۔"محبت بھرے لہجے میں جواب دیتے اس نے
مشی کے کندھوں کو تھامے اسکا رخ جیسے ہی پلٹا اسکی آنکھیں حیرت
سے ایک دم پھیلنے لگی اتنی خوبصورت جگہ سامنے ایک بڑا سا لیونگ
روم صاف دکھائی دے رہا تھا جہاں رکھے نیو سٹائلش صوفے اور اسکے
تھوڑی ہی آگے اوپن کچن رات کی اندھیری آسمان پر دھیرے دھیرے
پھیل رہی تھی تب ہی اس جگہ پر جلتی گولڈن لائٹ ہر چیز پر پڑتی

اسے صاف ظاہر کر رہی تھی مشی کھوئے کھوئے سے انداز میں چلتی
آگے آئی یاقوت وہی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسے دیکھتا رہا
اس جھلی کے ساتھ اپنا وقت حسین بنانے کیلئے وہ سمندر کے بیچوں
بیچ بنے اس خوبصورت فلیٹ پر لایا تھا جس کا ایک دن کا سٹے بھی
ملین ڈالرز ہڑپ جاتا تھا لیکن یاقوت مرزا نے اس فلیٹ کو سیدھا
خرید کر ہی مشائم یاقوت مرزا کے نام کر دیا تھا جانتا تھا اسے یہ جگہ
بہت پسند آئے گی کیونکہ یہاں ہر وہ چیز تھی جس کو کبھی ماضی
میں وہ انجوائے کر کر اب صرف اسکی متمنی ہی رہ گئی تھی
خوبصورت اور جدید طرز پر بنا سوئمنگ پول۔۔۔ جس سے نکل کر آگے
لیونگ روم آتا تھا اور اسی سے ذرا فاصلے پر اوپن کچن اسکے دائیں
جانب گولائی میں چڑھتی سیڑھیاں تھیں جہاں سے جا کر سیدھے
کمرے میں انٹر ہوتے تھے جہاں نیچے پورا فلیٹ تھا اوپر ان سب کی

جگہ صرف ایک بڑا سا کمرہ تھا مشی گھوم کر اسے دیکھنے لگی اس
فلیٹ کی صرف دو دیواریں تھیں باقی دو دیواریں ٹرانسپیرنٹ تھی
جہاں سے دور دور تک نیلے پانی والا سمندر دکھائی دے رہا تھا دور
دور تک نہ کوئی بندہ تھا نہ بندے کی ذات اور تو اور وہاں ایک چھوٹی
سی چڑیا تک نہیں تھی جو اس بات کی نشانی تھی کہ یہاں سے آبادی
اب بہت دور ہے کیونکہ پرندے آبادی کے قریب قریب رہتے تھے
مشی ہر چیز ستائشی نظروں سے دیکھتی گھوم کر جلدی سے نیچے آئی
یاقوت ہم۔۔۔ ہم یہاں رہیں گے۔۔۔؟ وہ اب بھی بے یقینی سے پوچھ
رہی
تھی یاقوت مبہم سی مسکراہٹ مسکراتا اسکے قریب آیا اور دھیرے
سے اسکے ہاتھ کھولنے لگا جو وہ پاگل اتنا خوبصورت اپارٹمنٹ دیکھ
کھلوانا بھی بھول چکی تھی

یس۔۔۔ ہم یہاں رہیں گے جہاں ہمیں ڈسٹرب کرنے والا۔۔۔ کوئی نہیں ہو گا

پل میں اسکا لہجہ بھاری ہوا تھا مشی اسکے انداز پر سانس روکے اسے دیکھنے لگی جب وہ ہاتھ کھولتے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے ایک جھٹکے میں کھینچ کر خود سے لگا گیا وہ کسی کٹی ڈال کی طرح بے جان سی ہوتی اسکے سینے سے آ لگی تھی سیاہ آنکھیں شہد رنگ آنکھوں سے ملی تو دل نے وہ ادھم مچایا کہ بس

جہاں تمہاری دھیمی سانسوں کی آواز سے لے کر اپنی شدّتوں میں بھرنے والی آہیں تک صرف میں سنونگا۔۔۔" اسکا لہجہ مزید جذبوں سے

بوجھل ہوتا مشی کی ریڑ کی ہڈی تک سن کر گیا

یہ تنہائی ہمیں اتنا قریب کر دے گی کہ روح کے ساتھ ہمارا وجود بھی

ایک ہو جائے گا۔۔۔"مشی کی نازک سی کمر پر اسکا شکنجہ مضبوط ہوتے ایک کڑاکا سا بجا وہ سانس روکے اسے بہکتے ہوئے دیکھنے لگی یقیناً یہ تنہائی مشی کے نازک بدن کا ایک کڑا امتحان لینے والی تھی ہ۔۔۔ہمیں ی۔۔۔یہاں نہیں۔۔۔آنا۔۔۔چ۔۔۔چاہیئے تھا ۔۔۔"اٹک اٹک کر بولتے وہ

یاقوت کے آتش لبوں پر ایک گہری مسکراہٹ بکھیر گئ

کیوں۔۔۔تمہیں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟کہ یہاں کوئی مجھے روکنے والا نہیں

ہو گا یہاں ہمارا دن بھی رات کی طرح ہو گا کوئی لمٹ نہیں ہو گی کوئی لحاظ نہیں ہو گا۔۔۔"اسکی سیاہ آنکھوں میں اسکے اندر ہلچل مچاتا طوفان دیکھ مشی نے بے اختیار تھوک نگلا وہ تو گئ کام سے

ایک اور چیز دکھاتا ہوں۔۔۔"کہتے وہ مشی کا ہاتھ تھام کر اسے سوئمنگ

پول کے پاس لے آیا اسے دیکھ مشی کی آنکھیں پھٹی وہاں پورا بیچ
والا سیٹ اپ تھا اور اصل جان تو تب نکلی جب وہاں وہی کپڑے رکھے
دیکھے جو اکثر انگریز عورتیں بیچ پر پہنتی تھیں یاقوت اسے چھوڑ
کر تھوڑا فاصلہ بناتے پیچھے ہٹنے لگا مشی کی نظریں یک ٹک اس پر
جمی تھیں جب وہ دھیرے دھیرے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا
ایک کے بعد ایک بٹن کھلتا اسکا کسرتی سینا ظاہر کرتا گیا اسکے سکس
ایبز مشی کو مسمرائز کر دیتے تھے یاقوت نے شرٹ نکال کر ایک
جانب اچھال دی بلیک پینٹ پر اسکا گورا کسرتی فولادی بدن افففف
مشی کے دل پر قیامت ڈھا رہا تھا اسے خود سے ڈر لگنے لگا کہ کہیں
اس ظالم مرزا کو بغیر شرٹ کے تھوڑی دیر مزید دیکھا تو وہ خود پر
ضبط کھو دے گی ہاں اس نے دیکھے تھے بیچ پر بہت سے ہاٹ لڑکے

لیکن سب آج یاقوت مرزا کے فولادی بدن کے آگے بچے معلوم ہو رہے تھے

ایک تو وہ گورا اتنا تھا اوپر سے اسکے سکس ایبز اللہ اللہ میں کیا کروں مشی دل ہی دل میں سوچتی نظریں پھیر کر یہاں وہاں دیکھنے لگی جب اسے محسوس ہوا جیسے وہ اسکے قریب آرہا ہے اور وہ اس بھی رہا تھا آتے اپنے بازوؤں کا حصار اسکے گرد باندھتے اسکی نازک سی کمر اپنے چوڑے سینے سے لگا گیا

کوئی یاد ہے۔۔۔؟ یا بھول گئی سب۔۔۔" دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کی گرماہٹ اسکے چہرے پر چھوڑے دھیمے سے پوچھا مشی تو اتنے میں ہی کانپنے لگی تھی اسکی بس تھی یہاں مزید وہ خود پر ضبط کے بندھ نہیں باندھ سکتی تھی تب ہی تڑپ کر مڑتی اسکے سینے سے لگتی گہری سانسیں لینے لگی

بہت۔۔۔بب۔۔۔بد تمیز ہو تم۔۔۔"ھانپتے ہوئے بس یہی بول سکی اسکے

جملے پر یاقوت کا ایک بھرپور قہقہہ وہاں کی فضاؤں میں گونجا تھا

اور بھی بہت کچھ ہوں ساتھ ساتھ بتاتی رہنا اوکے۔۔۔"شریر ہوتے اسے

چھیڑا تو مشی نے بھی ایک دھپ اسکے برہنہ سینے پر رسید کر دی

جس پر یاقوت کی ہنسی مزید گہری ہوتی چلی گئی

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔"اس وقت اس سے دور ہونے کا یہی ایک طریقہ

اسے سوجھا تھا

مجھے بھی لگی ہے چلو پہلے تمہیں کھلاتا ہوں پھر خود کھاؤنگا اپنا

فیورٹ کھانا۔۔۔"اسکی جانب آنکھ مارتے وہ مشی کے بدن کی خون کی

گردش بھی روک گیا اسکے جملے کے پیچھے چھپا مطلب وہ بخوبی
سمجھ گئی تھی تب ہی جھٹ سے دور ہو گئی
آج کا تم حق لے چکے اپنا۔۔۔اب ہفتے بعد آنا۔۔۔" کہتے وہ اسکے حصار
سے
نکلتی جھٹ سے اندر کی جانب بھاگ گئی
اچھا۔۔۔ہفتے بعد آؤں۔۔۔ہاں۔۔۔" یاقوت فورا سے اسکے پیچھے
لپکا پورے
اپارٹمنٹ میں دونوں کے خوبصورت قہقہے گونجنے لگے تھے مشی
لیونگ روم میں رکھے صوفوں کے ارد گرد بھاگتی ساتھ یاقوت کو بھی
پیچھے پیچھے بھگا رہی تھی
تم ہاتھ لگو۔۔۔بتاؤں تمہیں۔۔۔حق ابھی لینا ہے یا ہفتے بعد۔۔۔" اس
نے

دور سے بھاگتے اسے ڈرانا چاہا لیکن آگے بھی مشائم تھی اسے خوب بھگا بھگا کر اسکی ایکسر سائز کروا رہی تھی

ہاہاہاہا۔۔۔تم پکڑ تو لو۔۔۔مسٹر ڈاکو۔۔۔" وہ اسے اور چڑاتی باہر نکل آئی

جہاں سے یاقوت گھوم کر اس تک جلدی پہنچ گیا اسے جاتے جیسے ہی دبوچا دونوں پیر پھسلنے کے باعث سیدھا سوئمنگ پول میں جا گرے پانی یکدم ٹھنڈا تھا اتنا کہ مشی کو اپنا خون تک جمتا محسوس ہونے لگا وہ فورا اسے باہر منہ نکالے لمبے لمبے سانس لینے لگی یاقوت بھی اسی کے عین قریب نکل آیا دونوں کے ہونٹ یک برف پانی میں نیلے پڑتے کپکپانے لگے تھے دیکھتے ہی دیکھتے دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی

جلدی نکلو باہر تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔" اسے بغیر شرٹ کے دیکھ وہ فکر مندی سے بولی تب ہی اسے اپنی کمر پر کچھ رینگتا ہوا

محسوس ہوا وہ ڈر کر سیدھی یاقوت سے آ چپکی

ان۔۔۔اندر کچھ ہے۔۔۔" وہ خوف زدہ سی ہوتی بولی جب یاقوت اتنی زور

سے ہنسا کہ مشی وہ چیز بھولے اسے دیکھنے لگی پانی اتنا ٹھنڈا تھا کہ

اسے یاقوت کے ہاتھ کا لمس تک پہچاننے میں نہیں آیا وہ میسنا اسکی

نازک سی کمر ایک جھٹکے میں خود سے لگا گیا

آئی تھنک یہ جگہ پرفیکٹ ہے۔۔۔" اسکے لہجے میں خماری گھلنے لگی تھی

اس سے پہلے مشی اس سے اس بات کا مطلب پوچھتی وہ مشی کو

پوری طرح سے خود میں قید کرتے اپنی شدّتوں سے ایک الگ ہی دنیا

میں لے گیا

تمہیں اتنی جلدی نہیں جانا چاہئے۔۔۔" وہ سب کھانے کی ٹیبل پر جمع

تھے جب عثمان نے اپنے واپس جانے کی بات کی اسکی فیملی تو کل ہی جاچکی تھی لیکن اسکی ڈیل اب تک درمیان میں اٹکی ہوئی تھی جس کے باعث اسے آج بھی رکنا پڑا تھا لیکن کل کی ٹکٹ وہ بک کرواچکا تھا

وہاں بہت سے کام رہتا ہے میں پھر چکر لگاؤنگا۔۔۔"اسکے جانے پر نجانے

کیوں سب کا دل اداس سا ہونے لگا تھا حلانکہ وہ صرف کچھ دن انکے ساتھ رہا تھا لیکن پھر بھی سب سے اتنا اٹیچ ہو گیا تھا کہ کوئی نہیں چاہتا تھا وہ جائے یہاں سے ماہم اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی وہ پہلی بار اپنے سسرال جارہی تھی عجیب سی کیفیت تھی نئی جگہ نئے لوگ پتہ نہیں وہ کیسے رہے گی

ہاں چھوٹو کو بھی لانا ورنہ نہ آنا۔۔۔"پامیر نے جھک کر اسکے کان میں

سرگوشی جو عثمان کے ساتھ بیٹھی ماہم باآسانی سن گئی دل اتنی
زور سے دھڑکا کہ آواز باقاعدہ کانوں میں گونجی تھی
تم اپنی منہ کرو میرا جب دل چاہے گا میں آؤنگا تمکو کوئی مسلہ۔۔۔؟
آخر میں تڑخ کر پوچھا
ہاں ہے مجھ سے تمہاری دکھ نہیں دیکھی جاتی ناں اکتیس سال عمر
ہوگئی اور کتنی دیر کرنی پھر تو تم ہی ایکسپائر ہو جاؤگے سمجھا
کرو بات۔۔۔"اسکی اس بات پر عثمان کا قہقہہ اتنی زور سے بلند ہوا کہ
سب نے اس پر پڑنے والے اس اچانک دورے پر حیرت سے دیکھا
زیحال اسکو چپ کرواؤ میں اسکو قتل کر دونگا۔۔۔"وہ ہنس بھی رہا
تھا ساتھ دھمکی بھی دے رہا تھا پامیر خود ہنس رہا تھا
کر دیں اجازت میں لے لونگی زیحال سے۔۔۔"کومل جھٹ سے بولی
جس

پر پامیر کی ہنسی کو ایک دم بریک لگی وہ سیدھا کومل کو گھورنے
لگا لیکن عثمان ہنس ہنس کر سرخ ہو گیا تھا
تم چلو کمرے میں بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔"دانت پیستے دھمکی دی
پامیر۔۔۔"آہ اسکی صرف ایک آواز اور پامیر سلطان تیر کی طرح سیدھا
ہو گیا
سوری بھائی۔۔۔"آنکھوں سے کومل کو گھورتے حساب کمرے میں
جانے
تک چھوڑتے وہ کھانے پر جٹ گیا
ٹھیک ہے کوشش کرنا کہ جلدی جلدی چکر لگا لیا کرنا اب ایک بزنس
یہاں بھی ہے کہ تمہارا۔۔۔"زیحال کا اشارہ ماہم کے میکے کی جانب تھا
جو عثمان فورا سے سمجھ گیا
اوکے سرکار جو حکم۔۔۔"آہ اسکا انداز ایسا تھا جیسے اپنی دوسری بیگم

کے آگے سر خم کر رہا ہو وہ تو شکر ہے زیحال خان آفندی مرد بن کر
پیدا ہوا تھا عورت بن کر دنیا میں آتا تو اسکی خوبصورتی اسی
بچارے کے لئے وبال جان بن جاتی زمل نے عثمان کے انداز پر جیلس
ہوتے
ٹیبل کے نیچے سے زیحال کا ہاتھ دبایا جسے وہ فورا سے سمجھ گیا
انسان بنو تم۔۔۔" فورا عثمان کو ڈپٹا جس پر زمل کی کھسیانی سی
ہنسی چھوٹی کیا تھا یہ بندہ ذرا بھی اس رشتے میں کہیں نہیں چوکتا
تھا
زامل زالے تھوڑی دیر پہلے جاگے تھے اور اب اپنے ننھے ننھے ہاتھوں
میں
ہاتھ جتنی ہی فیڈر پکڑے یہاں سے وہاں واکر گھسیٹنے کی کوشش کر
رہے تھے وہ تو دونوں کے بیچ اچھا خاصا فاصلہ تھا ورنہ اس چھوٹی

آفت کی پوری کوشش تھی معصوم ننھی زالے کی فیڈر چھیننے کی اپنا دودھ تو جیسے اسے ہضم ہی نہیں ہو رہا تھا تب ہی فیڈر پھینک کر رونے لگا سب نے مڑ کر اسے دیکھا اسے پتہ نہیں کیا جھنجھلی سی اٹھتی تھی دونوں ننھی ننھی مٹھیاں بھینچے آنکھیں بند کر کر پورا زور لگائے بس رو رہا تھا

اسے کیا ہوا۔۔۔"زمل دور سے بولی تھی لیکن برلاس باقاعدہ اٹھ کر اسکے پاس آیا تھا

کیا ہوا میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے۔۔۔"اسکے قریب بیٹھتے گال پیار سے چھوتے پوچھنے لگا لیکن زامل اور بھی زور لگا کر رونے لگا نظریں زالے پر ٹکی تھیں نجانے برلاس کو کیا سوجھا کے اس نے زالے کے ننھے ہاتھوں سے بے حد نرمی سے فیڈر پکڑتے زامل کے منہ میں جیسے ہودی وہ فورا سے چپ ہو گیا سب کے ساتھ ساتھ زالے بھی اپنی بٹن سی

آنکھوں سے ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگی فیڈر گئی اسکا کوئی غم نہیں بس
بھائی کی شیطانیت پر حیرت تھی
یہ پوری طرح سے زمین سے نکلا نہیں اور میری بیٹی کا حق بھی
چھیننے لگ گیا ہاں۔۔۔"زیحال فورا اسے اٹھ کر زالے کے پاس آتے
اسے
گود میں اٹھا گیا اسکے اٹھانے کی دیری تھی کہ زالے کے بدن میں جیسے
جان سی بھر گئی وہ اپنی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں مارنی شروع کرنے
لگی ساتھ اپنے ننھے ہاتھ زیحال کے ہونٹوں پر رکھ دیے جسے وہ بے
تحاشہ چومتے واپس سے اپنی کرسی پر آکر بیٹھا سب نے دیکھا تھا کہ
وہ صرف اپنے باپ کے ساتھ ایسا ری ایکٹ کرتی ہے
میرا گوپلو سا بچہ۔۔۔لیکن بری بات بہن کے حق پر ڈاکہ نہیں ڈالتے
۔۔۔"

برلاس زامل کو بھی گود میں لئے آکر کرسی پر پھر سے بیٹھ گیا آئرہ کب سے اسے دیکھ رہی تھی سیدھے ہاتھ پر بینڈج تھا اور الٹے ہاتھ سے اس سے ٹھیک سے کھایا تک نہیں جا رہا تھا

انکے باہر آتے گارڈز فورا سے سیدھے کھڑے ہو گئے ہاتھ میں پکڑے ویپنز

پر گرفت اور بھی مضبوط ہو گئی ایک گارڈ نے انکے لئے دروازہ کھولا وہ منہ سے سیگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتے کس شان سے گاڑی میں بیٹھے تھے انکے آگے پیچھے بیس پچیس گاڑیاں ساتھ ہی نکلی تھیں جن میں کچھ ایم این اے تھے تو کچھ ایم پی اے اور باقی سارے گارڈز تھے سب گاڑیوں کا رخ عدالت کی جانب تھا جہاں آج ایک

بہت بڑے کیس پر سنوائی ہونے والی تھی ایک ایسا کیس جس پر
پچھلے گیارہ سالوں سے عدالت بیٹھ کر فیصلہ تو دیتی تھی مگر فائدہ
نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ کیس کسی عام آدمی کا نہیں ایشیا کے سب
سے خطرناک گینگسٹر کا تھا جس کو عدالت سیکڑوں پر بار پھانسی کا
حکم دے چکی تھی لیکن کوئی اسکا بال بھی باکا نہیں کر پایا تھا ہر
بار پوری فورس منہ کی کھا کر وہاں سے واپس لوٹتی تھی وقت کے
ساتھ ساتھ وہ مافیا کتنے کی رقبے پر پھیلتا چلا گیا ڈارک ورلڈ میں
اس جڑ اس قدر مضبوط ہو گئی تھی کہ اسے کاٹ پانا اب کسی کیلئے
بھی نہ ممکن تھا کیونکہ جو بھی یہ کوشش کرتا وہ مافیا اسکا نام و
نشان تک دنیا سے مٹا دیتا تھا
انکے پاس اپنا ایک ذاتی فون تھا جو ہر وقت انکی کوٹ کی جیب میں
ہوتا تھا لیکن ایک فون تھا جو انکے پی اے کے پاس ہوتا تھا جس کا

نمبر ان بڑے لوگوں کے پاس تھا اسی سے وہ ان سے ملاقات کی
اجازت
طلب کرتے تھے لیکن ذاتی فون میں صرف چند خاص لوگوں کے
کنٹیکٹ
تھے جن میں ایک کنٹیکٹ اس بلڈی بیسٹ کا بھی تھا انہوں نے موبائل
کوٹ کی جیب سے نکال کر برلاس کا نمبر نکالا دل عجیب سی کیفیت
میں مبتلا تھا اگر زیحال نے منع کر دیا ملنے سے تو۔۔۔؟ وہ جتنا ضدی
تھا اسکا اندازہ سب کو تھا
انہوں نے کچھ سوچتے برلاس کو ایک میسج ڈراپ کیا جو تھوڑی ہی
دیر میں سین کر لیا گیا ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا کہ وہ خود میسج
کریں اور برلاس اسے دیکھنے میں دیری کر دے
وہ ٹھیک ہیں۔۔۔" اسکا فورا ر پلائے آیا تھا

ہمیں تم سے ملنا ہے۔۔۔"اگلا میسج انہوں نے ٹائپ کرتے فوراً سینڈ کیا

برلاس جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا انکو جواب دے رہا تھا انکے

ان میسج پر فوراً سے سیدھا ہو بیٹھا اسے حیرت ہوئی کہ وہ کیسے مل

سکتا تھا وہ بھی جب کہ یہ پاکستان تھا اور وہ ملائیشیا میں تھے

"حکم کریں لالا۔۔۔کب آنا ہے۔۔۔

تم نہیں میں آؤنگا۔۔۔"انکے اس میسج پر برلاس سیدھا اچھل کر بیڈ

سے اتر تا زمین پر کھڑا ہوا تھا سامنے نماز ادا کر کر جائے نماز فولڈ کر

کر رکھتی آئرہ نے حیرت سے اسے دیکھا اسے کیا ہوا وہ کھڑی سوچنے

لگی یہ تو اب وہی جانتا تھا کہ کشمیر کے سارے پہاڑ گویا اسکے سر پر

آن گرے تھے برلاس کو لگا اسکا دل نہیں دھڑک رہا اتنے میں انکا پھر

سے ایک میسج آیا

آسکتا ہوں۔۔۔؟وہ شخص جن کے آگے وہ بڑے بڑے مگرمچھ بے بس

تھے وہ اپنے چھوٹے بھائی کی محبت میں اس قدر بے بس تھے کہ آنے سے پہلے پوچھ رہے تھے ورنہ دنیا کا ایسا کوئی کونا نہیں جہاں زریاب خان آفندی کو جانے سے پہلے اجازت لینی پڑے

ضرور لالا۔۔۔آپکا اپنا گھر ہے جب چاہیں آجائیں۔۔۔" یہ میسج ٹائپ کرتے

اسکے ہاتھ کس قدر کانپے تھے اور کتنی بار غلط ٹائپ ہونے پر صحیح ٹائپ کیا تھا یہ تو بس برلاس شاہ ہی جانتا تھا جس کے ماتھے پر خوف کے مارے ننھے ننھے پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے انکا یہاں آنا قیامت کے آنے کے مترادف تھا اہ وہ کیا کرے کسے بتائے کیسے روکے

یہ سب اسے کچھ سمجھ نہیں آئی وہ پریشان سا سر پکڑے بیڈ پر دھپ سے بیٹھ گیا یہ دیکھ آئرہ ایک ہی جست میں اس تک آئی

برلاس۔۔۔آ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔؟اسے اتنا پریشان دیکھ فکر مندی سے

پوچھا برلاس نے اسے ایک نظر دیکھا اور اسے کھینچ کر اپنے قریب بٹھاتے اسکے کندھے پر سر ٹکا کر گہرے سانس لینے لگا آئرہ بات بھولتی اسکے اس قدر قریب آنے پر سانس تک روک گئی

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی لیکن برلاس نے اسے نہیں دیکھا وہ کچھ اور سوچ رہا تھا اسے حل چاہئے تھا اس قیامت کو روکنے کا اگر زیحال کو پتہ چل جاتا کہ وہ زریاب لالا کے کنٹیکٹ میں ہے اور انہیں زیحال کی خیر و آفیت کا بتاتا ہے تو کیا ہو گا وہ ناراض ہونگے اور برلاس انکی ناراضگی کبھی نہیں برداشت کر سکتا تھا وہ کیا

کرے کسے بتائے

آئرہ اسکے ماتھے پر چمکتی پسینے کی بوندیں دیکھ جگ سے پانی

گلاس میں بھر کر اسکے قریب آئ

یہ پانی پی لیں۔۔۔آپ ریلیکس ہو جائیں کچھ چاہئے آپ کو

۔۔۔؟زیحال

نے اسے بتایا تھا اسکے توڑ پھوڑ کی وجہ کہ وہ پینک ہوتا ہے اسے لگا

شاید وہ اب بھی پینک ہو رہا ہو گا وہ کیا جانے اس وقت پینک ہونے سے

بڑا مسلہ کھڑا ہو گیا ہے برلاس نے گلاس اسکے ہاتھ سے تھامتے ایک ہی

سانس میں سارا پانی اپنے حلق سے نیچے اتار لیا جس کے اترتے دماغ

میں ایک شخص آیا اس نے جھٹ سے فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کیا

تم مجھے کھانا بنانے دو گے۔۔۔"مشی چاپنگ بورڈ پر سبزیاں کاٹتی

ڈپٹنے والے انداز میں بولی لیکن اس پر کہاں اثر ہو رہا تھا وہ ڈھیٹ بنا
کان لپیٹے مشی کے گرد اپنا حصار بنا کر اسکی گردن پر اپنی جنون
خیزیاں نچھاور کرتا جا رہا تھا
کون کھائے گا کھانا ہم ایک دوسرے سے گزارا کر لیں گے۔۔۔"اسکا
لہجہ
شدّتوں سے چور تھا مشی کو اپنا روم روم کھڑا ہوتا محسوس ہونے لگا
کس نے کہہ دیا تم شریف ہو کوئی مجھ سے پوچھے تم کتنے۔۔۔"اس
سے پہلے وہ کچھ بولتی یاقوت بول پڑا
،"رومانٹک ہو ہے۔۔۔ناں۔۔۔
نہیں بدتمیز ہو ہٹو پیچھے اور سکون سے کھانا بنانے دو لے کر بھی
ایسی جگہ آئے ہو جہاں کھانا بھی آرڈر نہیں کیا جا سکتا۔۔۔"وہ اس
وقت یاقوت کی ہی شرٹ پہنے کھڑی کلستی کھانا بنا رہی تھی لیکن وہ

ڈھیٹ اسے کوئی کام بھی ڈھنگ سے نہیں کرنے دے رہا تھا
یہاں ایک مہینے سے زیادہ کا راشن سٹور ہے جو چاہے مرضی بناؤ لیکن
ہمارے یہاں ہونے تک ایک چڑیا بھی یہاں پر نہیں مار سکتی
۔۔۔"مشی
نے ذرا سی گردن موڑ کر اسے دیکھا دونوں کے چہرے اتنے قریب
تھے کہ
مہکتی گرم سانسوں کا ٹکراؤ با آسانی ہو رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے
مشی نے یاقوت کے آتش لبوں پر ایک چھو۔۔۔ٹاسا لمس چھوڑا جس
پر
یاقوت ہک دک سا نسیں روکے اسے دیکھنے لگا
مجھے بہت کوئی ڈسٹربنس نہیں چاہئے۔۔۔"مشی کا لہجہ گھمبیر تھا
اندر سر اٹھاتا جذبوں کا طوفان اسکی شہد رنگ آنکھوں میں صاف

دکھائی دینے لگا تھا دونوں کے بیچ ایک گہری خاموشی کا وقفہ آیا تھا

جب لیونگ روم میں پڑا یاقوت کا موبائل رنگ کرنے لگا دونوں کا اس

رنگ پر آئی کنٹیکٹ ٹوٹا

یہ کس کی موت آئی ہے۔۔۔اس وقت۔۔۔"وہ جھنجھلاتے موبائل

کی جانب

بڑھا

زیحال بھائی کی کال بھی ہو سکتی ہے۔۔۔"مشی نے ہنسی دباتے اس کے

جلنے پر کہا جس پر یاقوت کے منہ سے فورا"استغفر اللہ "نکلا تھا اور

پر اس مشی کی جو ہنسی چھوٹی وہ ہنس ہنس کر پاگل ہونے لگی

واقعی وہ بندہ دور رہ کر بھی سب کو اپنی دہشت میں رکھتا تھا

یاقوت نے موبائل اٹھا کر سکرین دیکھی جہاں چھوٹا فتنہ نام جگمگا رہا

تھا

"ہاں برلاس بولو۔۔۔

بھائی۔۔۔بھائی بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔"اسکے بولتے

برلاس

جلدی سے بولا وہ کسی ہڑ بڑی میں لگ رہا تھا

کیا ہوا پہلے تو ریلیکس ہو جاؤ اور بتاؤ کیا ہوا ہے وہاں سب ٹھیک ہے؟

اسکے انداز پر یاقوت خود فکر مند سا ہوا تھا

ذریاب لالا پاکستان آرہے ہیں۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکا یاقوت کے سر پر وہ

کچھ دیر کچھ بول ہی نہیں سکا جیسے سکتے کے عالم میں چلا گیا ہو

بھائی۔۔۔بھائی آپ سن رہے ہیں۔۔۔؟اسکے کچھ دیر نہ بولنے پر

برلاس نے

اسے پکارا

ہ۔۔۔ہاں۔۔میں۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔" وہ کہاں سن رہا تھا اسے
تو اپنے
اعصاب ہی سن ہوتے محسوس ہو رہے تھے
اب کیا کروں اور وہ بھائی سے ملنا چاہتے ہیں اجازت مانگ رہے تھے میں
"نے بھی کہہ دیا کہ آپکا اپنا گھر ہے جب چاہیں آئیں۔۔۔۔
پہلی بات تو ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔تم نے غلط نہیں کہا لالا کو یہاں آنے سے
منع نہیں کر سکتے تھے۔۔۔" برلاس کو اتنا ڈرے ہوئے دیکھ اسے
تھوڑی
تسلی دی حلانکہ اسے خود اس وقت کسی ایسے بندے کی ضرورت تھی
جو یہ کہے ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا یہ ملاقات بہت سی زندگیوں کی
تباہی تھی سب سے بڑی زیحال اور زمل کی زندگی کی
اور وہ پاکستان آئیں گے نہیں وہ پاکستان آ چکے ہیں۔۔۔" اب یہ دھماکہ

برلاس کے سر پر ہوا تھا

واٹ۔۔۔وہ۔۔۔وہ کب آئے اور آپکو کیسے پتہ۔۔۔؟ بے چینی سے تاڑ توڑ

سوال کئے دونوں ہی اس وقت زیحال کے غضب ناک غصّے کی زد میں تھے اسکا خوف انکے روم روم کھڑے کر چکا تھا

یاقوت کو وہ دن یاد آیا جب وہ یہاں آنے کیلئے ایئرپورٹ جا رہا تھا تب وہ پروٹوکول زریاب خان آفندی کے علاوہ اور کسی کو نہیں دیا جا سکتا تھا مطلب اس دن لالا ہی پاکستان آئے تھے اور اس وقت وہ وہی تھے

لیکن وہ کرنے کیا آئے ہیں۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا جس پر یاقوت نے ایک گہرا

سانس لیا اور صوفے پر دھپ سے بیٹھ گیا مشی کب سے اسے دیکھ رہی

تھی اسکے بیٹھتے فکر مند سی ہوتی اسکے پاس آئی

وہی جو ہم نہیں کر سکے جس جس نے پاشا کو مارنے کی کوشش کی یا

انکو پھانسی تک پہنچانے کے حربے اپنائے اب زریاب خان آفندی ان

سب

کو ایک ایک کر کر گھسیٹے گا اور موت کے منہ تک لے کر جائے گا لیکن

مارے گا نہیں وہ زندگی ہی اپنے دشمن کو موت سے بدتر دیتے ہیں

"---

یاقوت ہی وہ شخص تھا جو آفندیز کی ڈارک سائیڈ کو اچھے سے جانتا

تھا انکے خون میں رحم نامی عنصر پایا ہی نہیں جاتا تھا وہ محبت اور

دوستی دل سے کرتے تھے لیکن نفرت اور دشمنی دل و جان سے کرتے

تھے اور زیحال خان آفندی کی رگوں میں انہی کا خون دوڑتا تھا جس

کے باعث اسے اس گناہوں سے بھری دنیا میں آنے اور اپنی جگہ بنانے

میں ذرا مشکل در پیش نہیں آئی ان سے دشمنی لینے والے پر لوگ ترس
کھاتے تھے کیونکہ وہ آفندیز سے ٹکرائے ہیں
لیکن۔۔پپ۔۔۔پاشا۔۔۔کو پتہ چلا تو قیامت آجائے گی۔۔۔"وہ اب
تک اسی
کے خوف کے زیر اثر تھا یاقوت کا دماغ گھوما وہ اسکا حل ڈھونڈنے
لگا تھا جب ایک آئیڈیا اسکے دماغ میں آیا
زمل۔۔۔"اسکے منہ سے بے اختیار اسکا نام نکلا
زمل۔۔۔؟کیا زمل وہ کیا کرے گی۔۔۔؟برلاس کو سمجھ نہیں آئی
بیٹا وہ پدی سی لڑکی وہ کر سکتی ہے جو پوری دنیا میں تم یا میں یا
ہمارے علاوہ اور کوئی بھی نہیں کر سکتا۔۔۔"یاقوت کی سیاہ آنکھوں
میں ایک دم چمک اتر آئی تھی اسے اس وقت زمل پر بے تحاشہ پیار آیا
انکی چھوٹی سی بہنا اتنی کام آسکتی ہے یہ توان میں سے کبھی

کسی نے سوچا بھی نہیں تھا

زمل کی کالج سے چھٹی کرواؤ جتنے دن لالا یہاں ہیں وہ کسی بھی

"وقت آسکتے ہیں گھر تو زمل کا وہاں ہونا ضروری ہے۔۔۔

لیکن زمل کیا کرے گی مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔" وہ اب تک وہی اٹکا

ہوا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

تم نے کبھی بھائی کو اسکے آگے انکے مخصوص غضب ناک غصّے میں

دیکھا ہے۔۔۔؟ اسکے سوال پر برلاس نے سوچنا چاہا

"ہاں نوفل کے ٹائم پر۔۔۔

کیا اسے مارا تھا۔۔۔؟ اگلے سوال پر برلاس نے فورا" نہیں" کہا

کیوں نہیں مارا۔۔۔؟ اسکے اس سوال پر برلاس نے کچھ دیر سوچا اسے

یاد آیا زمل انکے ساتھ تھی تب ہی سب کو اتنی آسانی سے فائر کر کے

موت دی ورنہ زمل فہد کی طرف اٹھنے والی آنکھ بھی وہ نوچ کر باہر

نکال دیتا

لیکن بھائی۔۔۔تب سچویشن کچھ اور تھی۔۔۔آپ سمجھ کیوں نہیں رہے

برلاس اب عاجز آنے لگا وہ کیا جانے یاقوت مرزا کا فتنہ دماغ کیا کچھ سوچ رہا تھا

تو اب بھی ویسی ہی سچویشن بناؤ ایک کام کرو۔۔۔" وہ دھیرے دھیرے بتاتا چلا گیا جس پر ٹیرس پر کھڑے برلاس کی آنکھیں پھٹتی چلی گئی

کیا۔۔۔" وہ ایک دم تقریباً چیخ پڑا" آپ کا دماغ سیٹ ہے یہ میں کیسے کر سکتا ہوں نہیں ہر گز نہیں میں کبھی نہیں کرونگا۔۔۔" اسے اس یاقوت کی اس بات پر اسکے دماغی توازن کے بگڑ جانے کا خدشہ لاحق ہوا

دیکھواس وقت یہ ضروری ہے اگر چاہتے ہو کچھ غلط نہ ہو ورنہ یاد رکھو بھائی سے ہی ہم ہیں انکی زندگی میں کوئی طوفان آیا تو اسکے "قصوروار ہم بھی ہونگے جو انکے لئے کچھ نہیں کر پائے۔۔۔ لیکن بھائی یہ آئیڈیا۔۔۔" وہ کچھ اور بولتا یا قوت نے چپ کروادیا یہی بیسٹ ہے جاؤ اور جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔" کہتے اس نے ٹھک سے کال بند کردی تاکہ برلاس مزید لیکن ویکن نہ کرسکے وہ جانتا تھا سب سے زیادہ اس وقت برلاس زیحال سے ڈرا ہوا ہے کیونکہ وہی لالا کے کنٹیکٹ میں تھا

برلاس کچھ دیر وہی کھڑا سوچتا رہا اسے بھی یہ آئیڈیا کچھ کچھ بہتر لگنے لگا اس بیسٹ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اسے زمل کو تیار کرنا ہی تھا پوری دنیا میں ایک وہی تھی جو پاشا کا غضب ٹھنڈا کرسکتی تھی

جس کا چہرہ دیکھ وہ ساری دنیا سے اندھا ہو جاتا تھا اور اسکی آواز
سن کر پوری دنیا سے بہرا ہو جاتا تھا

آج بھی سورج کشمیر سے کوسوں دور نکلا تھا ہر طرف گہری دھند تھی
کوئی بھی پہاڑ یا درخت صاف دکھائی نہیں دے رہے تھے اتنی سخت
سردی میں بھی کنسٹرکشن کا کام پورے زور و شور سے چل رہا تھا
تم اتنی چائے پی کر خودکشی کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟ عثمان کے ہاتھ میں
چوتھا چائے کا کپ دیکھ ہلکا سا طنز کیا لیکن وہ رائے عثمان ہی کیا جو
زیحال خان آفندی کا طنز محسوس کر لے ڈھیٹ کہیں کا آگے سے دانت
دکھاتے اور زور سے چسکی لیتے چائے پینے لگا زیحال نے گردن موڑ کر
اسے اپنی گرے جھیل سی آنکھیں چھوٹی کر کر گھورا
تم کیوں نہیں پیتے۔۔۔ کبھی بیگم کے علاوہ بھی کسی کے ہاتھ کی چائے

پی لیا کرو وہ زہر نہیں ڈال کر دیں گے۔۔۔"اسکی کسی اور کے ہاتھ کی چائے نہ پینے والی عادت پر کلس کر بولا جب بیگم کے نام پر زیحال کو فوراز مل کا خیال آیا ہاتھ پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا یہ اسکے کالج سے واپس آنے کا وقت تھا لیکن وہ اس جگہ سے اتنی دور تھا کہ جانے میں تقریباً دو گھنٹے لگ جاتے اس نے اس نے پامیر کو میسج ڈراپ کیا جسے وہ فوراً سین کرتے "اوکے میں جا رہا ہوں "جواب دے گیا زہر کو زہر دینے کا فائدہ نہیں اس لئے کوئی یہ غلطی کرے گا بھی نہیں۔۔۔"فون واپس کوٹ کی جیب میں رکھتے کس شان بے نیازی سے

کہا کہ عثمان اندر تک بھن گیا

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"کہتے وہ مزے سے چائے پینے لگا دونوں ہی کنسٹرکشن والی جگہ آئے ہوئے تھے سامنے مزدور اتنی سخت سردی میں

بھی اپنا کام پورے زور و شور سے کر رہے تھے

میری چھوڑو تم اپنی بتاؤ اتنی جلدی کیوں جا رہے ہو جبکہ تمہارا کام ابھی رہتا ہے یہاں۔۔۔"، پہلے ہی کام کا ذکر کیا تا کہ وہ سب کو بتانے والا

بہانہ یہاں نہ دہرائے اسکے سوال پر عثمان کا منہ کو جاتا کپ والا ہاتھ وہی رکا وہ کپ میں بنے چائے کے جھاگ دیکھنے لگا جو ایک ایک کر کر پھوٹ رہے تھے وہ کچھ دیر کیلئے خاموش ہو گیا جیسے ان بلبلوں میں کچھ کھوج رہا ہو

یہاں رہ کر میرا دل ان بلبلوں کی طرح بجھ رہا ہے ٹوٹ رہا ہے ۔۔۔"اسکا

لہجہ پل میں زخمی ہوا تھا چہرے کی مسکراہٹ پیچھے جاتی وہاں اب کرب اپنی جگہ بنا رہا تھا زیحال اسکے چہرے کو دیکھنے لگا

میں مرد ہوں اور مرد تو اپنی پسندیدہ عورت کی نگاہ تک غیر مرد پر
برداشت نہیں کر سکتا پھر میں تو اپنی بیوی کے دل میں کسی غیر مرد
کو برداشت کر رہا ہوں۔۔۔"اسکی آواز بھیگ رہی تھی اس میں نمی اتر
رہی تھی ناک پہلے سے سرخ تھی اتنی سخت سردی میں وہ لونگ کوٹ
پر گلے میں زیحال کی طرح مفلر لپیٹے ہوئے تھا
تم نے بہت کڑی امتحان میں ڈال دیا یار۔۔۔"کہتے اس ں نے کن
اکھیوں
سے زیحال کو دیکھا"تمہارے کہنے پر میں نے ان سے نکاح کیا لیکن اب
میں سخت تکلیف میں مبتلا ہوں انکا خود کو مجھ سے ایسے چھپانا
"جیسے میں کوئی غیر ہوں۔۔۔
میں نہیں کر پا رہا برداشت زی۔۔۔میں انکو یہاں سے لے جانا چاہتا
ہوں

وہاں جہاں انکو کسی برلاس شاہ کی آواز تک سنائی نہ دے یہ تمہارا
بھائی ہے میں اس لئے چپ ہوں ورنہ کب کا اس بندے کو ختم کر چکا
ہوتا جس کو میری بیوی اپنے دل میں رکھے ہوئے ہے۔۔۔"زیحال یک
ٹک

اسے دیکھ رہا تھا یہ سچ تھا رائے عثمان کیلئے کسی کو ختم کرنا ذرا
بھی مشکل نہیں تھا لیکن مقابل بھی کوئی چھوٹی ہستی نہیں تھا اس
کا یہ حوالہ کہ وہ پاشا بے کا بھائی ہے کافی تھا اس سے آگے وہ خود
ایک۔بلڈی بیسٹ بھی تھا جسے چھونے تک کیلئے جگرا چاہئے تھا

وہ اس وقت عدالت میں موجود تھے جہاں اب تک کے سیاست دان
اور
ان سیٹوں کے متمنی لوگ بھی جمع تھے سب کے سب ایک عجیب سی

کشمکش میں مبتلا تھے کیونکہ راتوں رات انکو عدالت کی جانب سے
صبح عدالت میں حاضر ہونے کا نوٹس ملا تھا اب وجہ ان میں سے
کوئی نہیں جانتا تھا لیکن وہاں ملائشیا کے پریزیڈنٹ کو دیکھ معاملہ
مزید سنگین معلوم ہو رہا تھا اگر پتہ چل جاتا کہ سامنے بیٹھا معتبر
شخص انکے سب سے بڑے دشمن کا بھائی ہے تو شاید آدھی الجھن وہی
سلجھ جاتی

قاضی پہلے سے موجود تھے زریاب خان آفندی کے آنے پر قاضی
سمیت

سب ہی اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے انکے بیٹھتے سب اپنی
اپنی جگہ بیٹھ گئے قاضی کے اشارہ دیتے سنوائی شروع کی گئی سب
سے پہلے زریاب خان آفندی کے وکیل جو اس وقت دنیا کے ٹاپ ٹین
لائیرز میں پہلے نمبر پر آتے تھے کھڑے ہوئے ہاتھ میں پیجوں کا پلندا

تھاانکے ساتھ ایک اور شخص موجود تھاجو تھاتو پاکستانی لیکن اس کاکام اس وکیل کی زبان کواپنی زبان میں ٹرانسلیٹ کر کر سب کو بتانا تھا

سب سے پہلے قاضی کے سامنے وہ فائل رکھی گئی جس میں وہ تمام بومب بلاسٹ ہونے کی لسٹ تھی جو پچھلے تیراسالوں میں پاشابے اوراسکے گینگ نے کئے تھے دوسری فائل وہ تھی جس میں اس گینگ نے ناحق لوگوں کے قتل کئے اور مزید لوگوں کو ہیراس کیا تیسری فائل

جس میں اس گینگ کے ان سیاست دانوں کی دولت لوٹنے کی لسٹ تھی سب کی آنکھیں چمک اٹھیں یعنی آج سب کوانکی کھوئی ہوئی دولت واپس ملے گی نہ صرف دولت ملے گی بلکہ انکے سب سے بڑے دشمن کا فیصلہ بھی کیا جائے گا

اب چوتھی فائل جس میں اس گینگ کے خلاف ان تمام سیاست دانوں کی ایف آئی آر تھیں جو انہوں نے پاشا بے کے خلاف کی تھیں اور جن پر سامنے بیٹھے قاضی نے اسے پھانسی کا حکم دیا تھا اس فائل پر نظر پڑتے قاضی نے جھٹ سے سامنے بیٹھے زریاب کو دیکھا جو گلاسسز کی اوٹ سے اسے ہی سخت کڑی نظروں سے دیکھ رہے تھے

اس وکیل نے اپنی زبان میں کچھ کہا جسے پاکستانی بندے نے اپنی زبان میں ٹرانسلیٹ کر کر سب کو بتایا "کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سب سے پہلے یہ کال ریکارڈنگ سن لی جائیں" کہتے اس نے ایک یو ایس بی وہاں دیوار گیر ایل ای ڈی سے جوڑی اور اپنے موبائل پر تیزی سے انگلیاں چلاتے ایک کال کی وائس ریکارڈنگ چلائی پورے ہال میں گہری خاموشی سی چھا گئی ہر کوئی سانس روکے اسے سننے لگا

دیکھو پاشا جتنے پیسے تمہیں چاہیئے تم لے لو لیکن میری مارک کی "

ہوئی جگہوں پر ٹھیک وقت پر بلاسٹ ہونا چاہیئے وہاں میری پارٹی کے
کچھ لوگ ہونگے ان میں سے آدھے سے زیادہ لوگ مر جانے چاہیئے
تاکہ
سب کو لگے کہ مقابل پارٹی نے یہ حملہ کروایا ہے۔۔۔" یہ آواز وہاں
بیٹھے
قیصر جاوید میانداد کی تھی انکے چہرے کا رنگ تو ایسا اڑا مانو کسی
نے ان پر سفید پینٹ کر دیا ہو سب نے مڑ کر انہیں دیکھا زریاب کی
نظریں قاضی پر ٹکی تھیں
لیکن آپ لوگوں کو کیوں مروانا چاہتے ہیں۔۔۔" یہ خوبصورت آواز
پاشا
بے کی تھی

ارے یار۔۔۔جب تک لوگ نہیں مریں گے تب کوئی بلاسٹ کا کسی کو

پتہ

نہیں چلے گا اور ہمیں کیا یہ کیڑے مکوڑے مر جائیں انکی موت کے

عوض ہی تو ہمیں کرسی ملے گی "انکے لہجے میں شیطانیت چیخ چیخ

کر بول رہی تھی انداز اتنا سفاک تھا کہ انسانیت بھی ان سے رحم کی

بھیک مانگے

نیکسٹ۔۔۔"اس وکیل کے بولتے اس شخص نے نیکسٹ کال

ریکارڈنگ

چلائی

تمہیں اسے اتنی دردناک موت دینی ہے کہ اسکے بھائی کی روح تک "

کانپ اٹھے سالا میرے خلاف الیکشن لڑے گا اسے پتہ چلنا چاہئے کہ اس

نے کس بلا کے منہ میں ہاتھ ڈالا ہے "یہ آواز وہاں بیٹھے میاں اظہر

محمود موجودہ ایم این اے کی تھی جنہوں نے اپنے مقابل آنے والے شخص کے بھائی کو بے دردی سے پاشا کے ہاتھوں قتل کروایا تھا جس کے غم میں وہ الیکشن ہی نہیں لڑ پائے اور میاں اظہر آسانی سے وہ سیٹ لے گئے اسکے بعد کتنی ہی کال ریکارڈنگس چلی کتنے چہرے بے نقاب ہوئے وہ لوگ جو یہاں تھوڑی دیر پہلے تک جوش سے بیٹھے پاشا کے حق میں پھانسی کا اعلان سننے کے متمنی تھے اب ان سب کو اپنی نری کتے سے بھی بدتر موت دکھائی دے رہی تھی ان سب میں قدیر جیلانی بھی پیش پیش تھے ان پر تو خاص زریاب خان آفندی کی قہر بار نگاہیں گڑھی تھیں وہ اس رات جب جیلانی نے پولیس فورس کو سیدھا پاشا بے کا انکاؤنٹر کرنے بھیجا تھا تب سے وہ اس پر نظر رکھے ہوئے تھے

توثابت ہوا کہ سب کے سامنے انکے محافظ بننے والے لوگ ہی اصل
میں
پیٹھ پیچھے انکے سب سے بڑے دشمن تھے جنہوں نے خون کی ہولی
کھیل کر سیٹ کی جیت ہار طے کی تھی دہشت گرد سب کو غلط لگتے
ہیں سب ان سے نفرت کرتے ہیں کہ وہ لوگ معصوم لوگوں کو بے
دردی
سے مار دیتے ہیں کیا انکا اس میں کوئی فائدہ۔۔۔؟ کیا وہ پیدائشی اتنے
سفاک اور بے رحم ہوتے ہیں۔۔۔؟ نہیں انہیں یہی سامنے سے اچھے
دکھنے
والے لوگ سفاک اور بے رحم بناتے ہیں انکے حالات اتنے تنگ کر
دیتے ہیں
کہ انکو حل صرف یہی نظر آتا ہے تو آج ثابت ہوا برائی پیدا نہیں ہوتی

برائی بنائی جاتی ہے

پاشابے ک لوٹاہوا پیسہ۔۔۔"وہ وکیل دوسری فائل آگے لے کر آیا وہ پیسہ سارا ان دارالامان میں گیا جہاں اس وقت سیکڑوں بے سہارا یتیم بچے بچیاں ایک اچھی پرورش پارہے ہیں بیوہ عورتیں عزت سے محفوظ ہیں بے روزگار لوگ عزت سے اپنی روزی روٹی کمارہے ہیں اور بوڑھے لوگ اپنے آخری دن سکھ چین سے کاٹ رہے ہیں وہ پیسہ ان غریب لوگوں کا تھا جو ان لوگوں نے ہڑپ لیا اور باہر جاکر مختلف جائیدادیں بنائی۔۔۔اور جو دولت اس وقت پاشابے اور اسکے بھائیوں کے پاس ہے وہ سب پاشابے نے اپنے دم پر اس بزنس کے ذریعے بنائی کہتے انہوں نے ایک اور فائل قاضی کے آگے رکھی جس میں شروع سے

لے کر اب تک اسکے امپورٹ ایکسپورٹ فنانس کی ڈیٹیل تھی اسکے

انڈر اس وقت چار سو سے زائد پروڈکشن کی فیکٹریاں تھیں اور الگ سے سپورٹس کارس کا بزنس تھا ایک ایک گاڑی کی مالیت. بیلین ڈالرز میں تھی وہ آفندی تھا تھوڑے سے پیسے کو ملٹیپلائے کر کر ایک بڑا امپائیر کیسے کھڑا کرنا ہے اسے خوب آتا تھا یہ ساری دولت زیحال خان آفندی کی اپنی محنت تھی جو اس نے اور اسکے بھائیوں نے مل کر کی تھی

آج سب چپ تھے سب کو سانپ سا سونگھ گیا تھا آج سب کے الفاظ ختم تھے

آخری کیس جو زیحال خان آفندی پر بنتا ہے سیٹھ منور بیگ کے قتل کا

" تو وہ بھی انہوں نے نہیں کیا انکی بوڈی کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تھا

اس وکیل نے ایک اور فائل اٹھا کر قاضی کے سامنے رکھی کس مہارت سے وہ یہ کیس لڑ رہا تھا کسی کو بنا بولنے کا موقع دیے اگر موقع دے

بھی دیتا تو آج کوئی کچھ بولنے کے لائق نہیں تھا
انکی باڈی پر جو گولیاں لگی تھیں وہ تقریباً ساتھ ملی میٹر کے فاصلے
سے ماری گئی تھیں جبکہ زیحال خان آفندی ان سے ایک ملی میٹر کے
فاصلے پر کھڑے تھے تو ثابت ہوا کہ کہ مارنے والا کوئی اور تھا جبکہ
مقابل پارٹی نے اس چیز کا فائدہ اٹھا کر سیٹھ منور کی پارٹی کو اتنا
گرما دیا کہ وہ سڑکوں پر نکل آئے اور زیحال عرف پاشا بے کو سر عام
پھانسی دینے کا مطالبہ کرنے لگے اور انکے بیچ جو توڑ پھوڑ ہوئی وہ
بھی ان سب کے اپنے پارٹی کے بندوں نے کی اور نام پاشا بے کے گینگ
کا
رکھ دیا۔۔۔"ٹھک بند۔۔۔ہر فائل بند ہر زبان بند آج کوئی کچھ نہیں
بول

سکتا تھا زریاب خان آفندی اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے کھڑے ہوئے

اور ایک مغرور چال چلتے ہوئے اس قاضی تک آئے

یہ پین ہاتھ میں آنے سے پہلے صرف سو روپے کا تھا لیکن ہاتھ میں آنے کے بعد اسکا قیمت کروڑوں اربوں روپے سے اوپر ہو جاتا ہے

۔۔۔"پورے ہال میں اسکی شیر جیسی غراہٹ گونجی تھی قاضی نے بمشکل اپنا خشک گلا تھوک نگل کر تر کرنا چاہا

یہ پین کسی کا جان لے بھی سکتا ہے اور کسی کو جان بخش بھی سکتا ہے سمجھے تم۔۔۔"انکا لہجہ پیور پٹھانوں والا رعب دار تھا

کل اسی پین سے تم نے ہمارے بھائی کیلئے پھانسی کا آرڈر سائن کیا تھا آج اسی پین سے تم دوبارہ ایک پیپر سائن کرے گا جس میں یہ ہو گا کہ

اب ادھر بیٹھا کوئی شخص تا قیامت سیاست میں نہیں آسکے گا
کیونکہ جو اپنا عوام کا نہیں اسکو اس کرسی پر بیٹھنے کا کوئی حق
نہیں۔۔۔" یہ فیصلہ موت سے بدتر تھا وہاں بیٹھے ہر شخص کیلئے جن
کی رگوں میں خون کی جگہ سیاست دوڑتی تھی جن کی زندگی ہی
سیاست سب چکی تھی اگر یہ نہ رہی تو وہ سب کو انہی گاؤں انہی
کھیتوں میں جا پڑتے جہاں سے اٹھ کر وہ اس کرسی پر آئے تھے اور
تھوڑے ہی وقت میں وقت کے ظالم و جابر فرعون بن گئے تھے یہ
بھول
کر کہ ہر فرعون کیلئے موسیٰ آتا ہے اور ان سب کیلئے وہ شخص پاشا
بے تھا جس نے ساتھ رہ کر بھی انکو تباہ کر دیا تھا آج سب کی ساکھ
تک تباہ و برباد ہو گئی تھی قاضی نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے پین جیسے
ہی اٹھایا سب کی صدائیں اور چیخیں بلند ہو گئی

خاموش۔۔۔"اسی وقت زریاب خان آفندی کی شیر جیسی دھاڑ

پورے

ہال میں گونجتی سب پر ایک سکتہ سا طاری کر گئی

اگر اب کسی کا آواز آیا تو اسکے خلاف ہم پرچہ کرے گا ابھی تم سب

اپنے گھر کو جائے گا لیکن زیادہ بولا تو سیدھا جیل کی ہوا کھائے گا اور

وہ بھی سارا عمر۔۔۔"انکا انداز اس قدر غضب ناک تھا کہ سب کی

آواز حلق میں ہی دب سی گئی قاضی نے جلدی سے سائن کیا اور یہ ہو

چکی تھی سب کی زندگی برباد سب بوکھلانے لگے تھے پاگل سے ہونے

لگے تھے پیسے کا نشہ ایک ایسا نشہ ہوتا ہے جو نہ ملے تو انسان سیدھا

قبر میں پہنچ جائے کیونکہ اس نشے کا کوئی توڑ کوئی علاج نہیں ہوتا

اور یہ سب اس لا علاج بیماری میں تا عمر مبتلا رہنے والے تھے

زریاب خان اتر کر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے جیلانی کے قریب

آئے جن کی حالت باقیوں سے مختلف نہ تھی

تم سے ہمارا حساب الگ رہتا ہے وقت آنے پر چکتا کریں گے۔۔۔"دبی آواز

میں ان میں صور پھونکتے وہ لمبے ڈھینگ بھر کر باہر نکل گئے انکے پیچھے آئی پولیس فورس اور انکے اپنے گارڈز انکے پیچھے فورا نکل لئے

وہ کالج سے آکر جلدی جلدی فریش ہونے لگی اسے اپنے بچوں کو دیکھنے کی اتنی جلدی تھی کہ آگے اپنا لوشن آیا یا بچوں کا بس اٹھا کر چہرے پر مل لیا انکی خوشبو ہی ہلکی ہلکی اور مسرور کن تھی وہ لگا کر سر پر دوپٹہ جماتی کمرے سے باہر نکلی اسکے نکلتے کسی کی بھوری آنکھیں اس پر پڑی تھیں وہ جیسے ہی سیڑھیوں کی جانب آئی برلاس بھی اسی کے پیچھے پیچھے آگیا

سامنے ہی زامل زالے کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ رہا تھا اور وہ معصوم
سی گڑیا رو رو کر سرخ ہونے لگی تھی
زامل۔۔۔میں نے کتنی بار تمہیں منع کیا ہے ایسی حرک۔۔۔"اسکا
آدھا
جملہ منہ میں ہی رہ گیا جب پیچھے سے کسی کے دھکا دینے کے باعث
اسکا بیلنس بگڑتے منہ سے ایک دل خراش چیخ بر آمد ہوئی سامنے سے
پامیر کے ساتھ باہر سے واک کر کر آتی کومل اور زامل زالے سب نے
اسے
ان آدھی سیڑھیوں سے گرتے ہوئے دیکھا سب کے گویا دل تک بند
ہو
گئے
زمل۔۔۔"پامیر ایک ہی جست میں اسکی جانب دوڑا اسکے آنے تک وہ

زمل کا سر سیدھا آخری سیڑھی کے کونے پر جا لگا تھا دونوں بچے دم
سادھے اپنی ماں کو دیکھنے لگے کومل خود جلدی سے اس تک آئی اسی
وقت اوپر سے برلاس زمل کی چیخ سن کر جلدی سے نیچے آیا
زمل۔۔۔زمل۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔" پامیر نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیا
جس
پر ایک پتلی سی خون کی لکیر بنتی ٹھوڑی تک بہہ گئی
میرا سر۔۔۔" وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھامے رونے لگی تھی
اٹھو۔۔۔میرا بچہ۔۔۔زیادہ لگی۔۔۔دکھاؤ۔۔۔" کومل پامیر اس پر جھکے
ہوئے تھے زمل دھیرے سے اٹھ کر بیٹھی جب دونوں نے غور سے اسکا
چہرہ دیکھا زخم صرف ماتھے پر آیا تھا اور زیادہ گہرا بھی نہیں تھا یہ
دیکھ جیسے برلاس کی جان میں جان آئی تھی اس نے دل ہی دل میں
یاقوت کو ڈھیر رر سارے القابات سے نوازا جس کے کہنے پر اس

معصوم سی بچی کو اس نے یہ زخم دیا پامیر اور برلاس اسے سہارا دے کر صوفے پر لائے

ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔۔؟زمل کو روتے دیکھ فکر مندی سے پوچھا

نہیں مجھے ہبی چاہئے۔۔۔"وہ سوں سوں کرتی بولی اسکے منہ سے ہبی لفظ سن کر برلاس کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ آئی"یس بہنا تمہیں یہی تو کرنا ہے بلاؤ اپنے اس جلاد ہبی کو اور اپنی فکر میں پاگل کر دو"وہ دل ہی دل میں سوچتے خوش ہونے لگا تب ہی آئرہ بھی نیچے آگئی اسکا کمرہ آخری کونے میں تھا جہاں زمل کی چیخ نہیں سنائی دے سکی

پامیر نے پریشان ہوتے جھٹ سے زیحال کا نمبر ملایا جسے وہ سائٹ پر شور کے باعث نہیں اٹھا پایا

بھائی کال نہیں اٹھا رہے۔۔۔تم تب تک فرسٹ ایڈ باکس لاؤ جلدی
"۔۔

پامیر کے بولتے برلاس کی جگہ آئرہ گئی اور جلدی سے باکس اٹھا کر لاتے پامیر کی جانب بڑھا دیا وہ کاٹن ڈیٹول میں بھگوتے اسکا خون صاف کرنے لگا اتنے میں بچے بھی رونے لگے آئرہ نے بڑھ کر دونوں کا واکر گھسیٹ کر اپنی جانب کیا اور کچن جا کر دونوں کی فیڈر میں انکا نیم گرم دودھ بھرتے لا کر انکے ننھے ننھے ہاتھوں میں پکڑا دیا جو زالے نے تو فورا پکڑ لی لیکن زامل کے نکھرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے

بیٹا۔۔۔یہ لو فیڈ وو۔۔۔میری جان لو پکڑو۔۔۔"اس نے خود سے اس کے ننھے ننھے ہاتھوں میں فیڈر پکڑانے کی کوشش کی لیکن وہ ڈھیٹ باپ کی اولاد اتنی آسانی سے کہاں ماننے والا تھا

یہ کیا تھوڑی سی پٹی باندھی اچھے سے نیچے تک باندھیں۔۔۔" برلاس کب سے بے چین سا کھڑا پامیر کو بینڈج کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اسکا اپنا ایک ہاتھ سفید پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا

چوٹ صرف یہاں لگی تو پٹی نیچے کیوں باندھوں۔۔۔" پامیر اسکی ایک ہی رٹ پر کوفت زدہ سا ہوتے بولا

یار میں کہہ رہا ہوں ناں آپ باندھ دیں بس۔۔۔" وہ کسی بگڑے بچے کی

طرح ضد کرتے بولا پامیر اسے دیکھ کر ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا اس نے دو چار اور تہیں لگائی اتنے میں باہر سے عثمان اور زیحال ایک ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئے جب زیحال کی نظر سامنے منہ لٹکائے روئے

روئے سے زمل کے چہرے پر پڑی اسکے سر پر پٹی دیکھ وہ دھک سے

وہی رکا

زمل۔۔۔"زیر لب بڑبڑاتے وہ ایک ہی جست میں جلدی سے اس تک آیا

کیا ہوا۔۔۔"اسکے آتے سب زمل سے دور ہو گئے وہ جو کب سے چپ بیٹھی تھی اپنے ہی جان کو دیکھ اسکے سینے میں منہ دیے پھر سے رونے لگی

کیا ہوا۔۔۔میری جان یہ چوٹ کیسے لگی۔۔۔"اسکے سر پر اتنی بڑی پٹی بندھی دیکھ سیکنڈ میں زیحال کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے لیکن زمل کے ہچکیوں میں رونے کے باعث سب خاموش رہے

میں۔۔۔میں۔۔۔س۔۔۔سیڑھیوں۔۔۔سے گر۔۔گئی۔۔۔ہ۔۔۔ہبی۔۔۔"وہ بچوں

کی طرح سسکیاں لیتی روتے ہوئے بتانے لگی زیحال کی بے پناہ محبت

اسے بڑی ہی نہیں ہونے دے رہی تھی

کیسے۔۔۔ گر گئی۔۔۔دھیان سے چلنا تھاناں۔۔۔"انداز میں تھوڑی

سی

سختی تھی لیکن اسکی پدی سی جان کیلئے اس وقت یہ بھی بہت

زیادہ تھی

میں۔۔۔دھیان۔۔۔سے چل۔۔۔رہی تھی۔۔۔مم۔۔میرا پیر

پھسل گیا۔۔۔"اس

کی تھوڑی سی ڈانٹ پر ہی وہ اور بھی زور سے رونے لگی یہ دیکھ

زیحال مزید اسے خود میں بھینچ کیا بناسب کی پرواہ کئے کہ سب ان

دونوں کو کن ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے کومل نے دونوں کو

ایسے دیکھ دل ہی دل میں نظر اتاری

وہ کتنی ہی دیر اسکے سینے میں گھسی بیٹھی سوں سوں کرتی رہی
زیحال اس کی پیٹھ تھپکتے دوسرے ہاتھ سے اسکے بال سہلا رہا تھا
اتنی زیادہ چوٹ آئی تو ہوسپٹل کیوں نہیں لے کر گئے۔۔۔" پامیر کی
جانب
دیکھتے سخت لہجے میں پوچھا
چوٹ زیادہ ن۔۔۔" اس سے پہلے پامیر کچھ کہہ پاتا برلاس بول پڑا
چوٹ زیادہ تھی لیکن کومل نے بینڈج کر دیا۔۔۔" اسکے منہ سے اپنا نام
سنتے کومل نے جھٹ سے اسے دیکھا
میں نے تو ہاتھ بھی۔۔۔" وہ بولتی بولتی چپ ہوتی گئی کیونکہ برلاس
اسے منت کرتی نظروں سے دیکھ رہا تھا کومل کو سمجھ نہیں آئی لیکن

پھر بھی وہ" میں نے ہی ہاتھ لگایا ہاں میں نے بینڈج کر دیا اب ٹھیک ہے
زمل" پامیر کبھی کومل کو تو کبھی برلاس کو دیکھے بینڈج تو اس نے
کی تھی تو پھر کیوں یہ وہ سمجھ نہیں پایا جب اسے کسی گڑبڑ کا
احساس ہوا کومل تو اسے سخت نظروں سے دیکھ رہی تھی جس نے
اس کے منہ سے جھوٹ بلوایا وہ تو زیحال زمل کے چہرے کی جانب
دیکھ رہا تھا تب ہی انکی نظروں کے تبادلے کو نہیں پہچان پایا ورنہ وہ
بیسٹ چہرہ پڑھ لیتا تو ان سب کی واٹ لگ جانی تھی اب برلاس کو
اپنی جان جوکھے میں پڑتی دکھائی دے رہی تھی اگر زیحال کو پتہ
چل گیا کہ اسکی گلا لے خود نہیں گری بلکہ اسے دھکا دیا گیا ہے وہ بھی
برلاس نے دیا ہے افففف پھر بھی تو آئرہ کا بیوہ ہونا پکا تھا
ابھی بھی پین ہے۔۔۔؟زمل کے چہرے پر بے حد نرمی سے ہتھیلی
جماتے

پیار سے پوچھا وہ دھیرے دھیرے سر اثبات میں ہلانے لگی

چلو ہوسپٹل۔۔۔"کہتے زیحال زمل کو اپنے ساتھ لگائے اٹھنے ہی لگا تھا

کہ برلاس تقریباً چیخ پڑا

ن۔۔۔نہیں ہوس۔۔۔ہوسپٹل۔۔۔کیوں کر دی ناں بینڈج

۔۔۔"آہ ہوسپٹل کے نام

پر اسکی جان منہ کو آگئی تھی وہاں جا کر تو ڈاکٹرز نے سیدھا پوسٹ

مارٹم کر دینا تھا زندہ بندے کا بھی وہاں زیحال کو یہ بھی پتہ چل جاتا

کہ زمل پیر پھسلنے کے باعث نہیں بلکہ دھکا دینے سے گری ہے کیونکہ

پیر پھسلتا تو چوٹ سر پر پیچھے لگتی لیکن دھکا دینے پر چوٹ سامنے

سے لگے گی

تم کیوں جلتے توے پر اچھل رہے ہو خیر ہے۔۔۔؟زیحال کا انداز سپاٹ

تھا

اسکا یہ سوال نہیں صور تھا جو برلاس میں پھونکا گیا تھا وہ سانس
روکے اسے دیکھنے لگا اب کیا بتائے وہ کیوں اچھل رہا تھا اس سے یہ
سب کروانے والا اور کوئی نہیں وہ ظالم مرزا تھا جو خود تو اپنی
فیملی بڑھانے باہر نکل گیا یہاں بچاری آئرہ کو بیوہ کرنے میں کوئی
کسر نہیں چھوڑی
بھائی ہے وہ میرا فکر ہے اس کو۔۔۔" برلاس کچھ کہتا اس سے پہلے زمل
بول پڑی آہ اسکا بولنا برلاس میں جان سی ڈال گیا ہاں اب بول کر
دکھائے کچھ یہ دہشت گرد زیحال نے کچھ نہیں کہا اب کہہ بھی نہیں
سکتا تھا
کچھ دن لیو لے لو کالج سے بلکہ میں کہہ دونگا پرنسپل کو جب یہ
چوٹ بلکل ٹھیک ہو جائے تب جانا۔۔۔" اسکے لہجے میں فکر تھی زیحال
زمل کا ماتھا چومتے اپنے ساتھ لئے کھڑا ہو گیا

چلو روم میں ریسٹ کرنا ہے۔۔۔" کہتے وہ زمل کو اسی طرح اپنے ساتھ لگا کر اوپر کمرے کی جانب لے گیا لیکن جونہی سیڑھیاں آئیں اسے ایک دم بانہوں میں اٹھالیا یہ دیکھ زمل سٹپٹا کر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

ہ۔۔۔ ہبی کیا کر رہے ہیں۔۔ سب دیکھ رہے ہیں اتاریں نیچے ۔۔۔" واقعی سب اب تک ان دونوں ہی دیکھ رہے تھے جب زیحال کے اسے بانہوں میں اٹھاتے سب نے اپنی شریر ہنسی دبائی

دوبارہ گر گئی تو نقصان میرا ہو گا سب کا نہیں۔۔۔" وہ ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتا اسے بانہوں میں لئے سیڑھیاں چڑھنے لگا زمل اور تو کچھ شرم کے مارے کر نہیں سکی تو اسکی شرٹ مٹھی میں جکڑے اسکے کسرتی سینے میں چہرہ چھپا گئی جو شرم کے مارے سرخ قندھاری سا

ہو گیا تھا

انکے جاتے کومل نے جھٹ سے برلاس کے کان کھینچے

تم کونسی کھچڑی پکارہے ہوہاں۔۔۔"اسکا کان مروڑتے تڑخ کر پوچھا

برلاس کا چہرہ توجھکا ہوا تھا تب ہی نہیں دکھا البتہ پیچھے کھڑی

آئرہ کا چہرہ یوں تھا جیسے کان برلاس کا نہیں اسکا موڑا گیا ہو وہ دور

کھڑی جیسے اسکا درد محسوس کر رہی تھی

یار۔۔۔بھابھی۔۔۔بتادو نگاناں۔۔۔ابھی نہ پوچھیں کچھ ابھی تو میری

اپنی جان حلق میں اٹکی ہوئی ہے۔۔۔"اسکی بات پر کومل نے جھٹ

سے

اسکا کان چھوڑا وہ اور پامیر حیرت اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے

لگے

کیا مطلب ہے کیا کیا تم نے۔۔۔؟ پامیر کا انداز سپاٹ تھا برلاس نے دونوں

کو ایک ایک نظر دیکھا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا زامل آنکھوں پر اپنے ننھے ننھے ہاتھ رکھے رونا شروع ہو گیا کیونکہ اسکی فیڈر اسکی آئرہ چاچی کے ہاتھ میں تھی اور وہ اسے دینا بھول کر سب کی باتوں کی جانب متوجہ تھی

یہ لے ہی نہیں رہا پتہ نہیں کیوں۔۔۔"سب کو اپنی جانب دیکھتے پا کر جلدی سے بولی وہ اتنی ہی ڈرپوک تھی کہ سب کی نظریں بیک وقت خود پر پا کر فورا گھبرا گئی

برلاس اٹھ کر اسکے پاس آیا اور ہاتھ سے فیڈر لیتے زامل کے سامنے زمین پر گھٹنے ٹیک کر بیٹھا

کیا ہوا کیوں نہیں لے رہا میرا بیٹا۔۔۔کچھ اور چاہیئے۔۔۔چاکلیٹ کھانی

ہے۔۔۔؟چلو بھئی چاچو اپنی ننھی سی جان کو چاکلیٹ دلانے لے کر جائیں گے اوکے۔۔۔"اسکے پھولے ہوئے گالوں پر چٹکی کاٹتے گود میں اٹھا

لیا وہ ڈرامے باز بھی باہر جانے کا سن کر فورا سے چپ ہو گیا اسے بس کوئی باہر لے جائے گھر میں تو جیسے کانٹے چبھتے تھے اور برلاس کو اس وقت پامیر اور کومل کے سوالوں سے بچنا تھا تو یہی بہانہ بہتر لگا وہ آگے آتا زالے کو بھی اٹھانے لگا جو صرف زامل کے اٹھانے پر اپنے چاچو سے ناراضگی ظاہر کرنے پر فیڈر پھینک گئی

ارے۔۔۔رے میرا دوسرا بچہ ناراض ہو گیا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔میری جان کے ٹکڑے

چاچو آپ کو بھی لے کر جائیں گے۔۔۔"وہ ایک ہاتھ سے زالے کو اٹھاتے

دونوں کو ایک ایک بازو پر کر گیا اسکے اپنے کسرتی ڈولے شولے انکے
اٹھانے سے مزید ظاہر ہونے لگے
آئرہ کو لے جاؤ ساتھ ڈرائیونگ کرتے ہوئے کیسے سمبھالو گے انکو اور
خبردار جو تم کھلونے لے کر آئے پہلے سے گھر بھرا پڑا ہے ایسا نہ ہو
گھر میں صرف کھلونے ہوں اور ہمیں باہر نکلنا پڑ جائے۔۔۔" کومل
کے
تڑخ کر بولنے پر برلاس نے دونوں کے باری باری روئی سے گال چومے
تو ہم گھر اور بڑا بنوالیں گے کیوں بھئی لیکن جس چیز پر میرے بچے
ہاتھ رکھیں گے وہ چیز تو لینی بنتی ہی ہے۔۔۔" وہ جب بھی دونوں کو
باہر لے کر جاتا انکو ایک کھلونوں کے شاپنگ مال میں لے آتا جہاں ایک
سے ایک آٹومیٹک اور جدید کھلونے ہوتے تھے ان دونوں افلاطونوں کو
کیا پتہ کہ کونسا کھلونا لینا ہے بس جس پر انکی نظر ٹک جاتی برلاس

شاہ کارڈ نکال کر اسی کی پیمنٹ کرتے اس کھلونے کو گاڑی میں
رکھوالیتا
تم کیوں کھڑی ہو جاؤناں۔۔۔" برلاس دونوں بچے باہر لے جا چکا تھا
جب
وہی کھڑی آئرہ کو ہاتھ مسلتے دیکھ کومل ڈپٹ کر بولی
مم۔۔۔میں۔۔۔میں کیسے۔۔۔۔" اسکے سٹوپڈ سوال پر کومل اور پامیر
دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا
ڈفر لڑکی پیروں پر چل کر۔۔۔ جلدی بھاگو ورنہ وہ لوگ چلے جائیں گے
انداز میں اتنی جلدی جلدی مچائی کہ آئرہ کو کچھ سمجھنے یا بولنے
کا موقع ہی نہیں مل پایا وہ دوپٹہ سر پر جماتی باہر چلی گئی
برلاس زامل زالے کو فرنٹ سیٹ کر ایک ساتھ بٹھا کر سیٹ بیلٹ
باندھتا جیسے ہی پیچھے مڑا سامنے کھڑی آئرہ کو دیکھ ایک دم ٹھٹھک

گیا دونوں ہی ایک پل کو تو نروس ہوئے تھے لیکن برلاس جلدی ہی خود کو کمپوز کرتے دوبارہ سے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر انکا سیٹ بیلٹ کھولنے لگا

چلو بچوں۔۔۔ جگہ خالی کرو یہ چاچی کی سیٹ ہے۔۔۔ "آہ اسکے منہ سے اپنے حوالے سے ملا نام سن کر آئرہ کا چہرہ شرم سے سرخ پڑا اور دل جو اتنی زور سے دھڑکا کہ آواز باقائدہ کانوں میں سنائی دی تھی

سیٹ خالی ہوتے آئرہ دھیرے سے وہ تین سیڑھیاں اتر کر آگے آتی گاڑی

میں بیٹھ گئی

ا۔۔۔انکو۔۔۔ مم۔۔۔مجھے دے دیں۔۔۔ "اسے بچوں کو اپنے ساتھ لے جاتے

دیکھ اٹکتے ہوئے جلدی سے بولی برلاس نے بنا کچھ کہے بچے اسکی

گود میں دے دیے جو اپنی چاچی کے پاس آتے شرافت کی ہر حد پار کر گئے زامل مستی صرف برلاس یا اپنے باقی دونوں چاچو کے ساتھ کرتا تھا اور زالے تو تھی ہی اپنے باپ کی سگھی باقیوں کے سامنے تو بس اس معصوم ننھی سی پری کی پلکیں ہی جھپکتی تھیں

گاڑی سٹارٹ کرتے برلاس نے جیسے ہی ٹرن لیا مین گیٹ کے قریب آتے

وہ آٹو میٹک کھلتا چلا گیا باہر اور اندر انکے بندے ہاتھوں میں بندوقیں لئے کھڑے تھے

ٹھیک ہے اب۔۔۔۔"زمل کا چہرہ ہاتھ میں تھامتے محبت بھرے لہجے میں

پوچھا اس نے اوپر آنے کے بعد بھی زیحال کی شرٹ نہیں چھوڑی تھی

لیٹ کر اسے بھی اپنے قریب لٹا گئی وہ تب سے ہی اسکے بالوں میں ہلکا
ہلکا سا ہاتھ پھیر رہا تھا نظر اسکی چوٹ پر ٹکی تھی
زمل نے سر نفی میں ہلایا اور مزید اسکے سینے میں گھس گئی وہ
سیڑھیوں سے گرنے کا منظر آنکھوں کے سامنے سے جا ہی نہیں رہا تھا
اسے بار بار پھر سے اپنا آپ وہی سے گرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا
میرا بے بی۔۔۔ خیال رکھنا چاہئے تھا تمہیں۔۔۔ نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں
ہو گا
میں وہ ماربل ہی چینج کروا دونگا۔۔۔" اسکا ماتھا چومتے ہاتھ اسکی
کمر پر رکھتے اسے زور سے خود میں بھینچ گیا
ہبی۔۔۔" وہ اندر گھسی گھسی دھیرے سے بولی
"یس۔۔۔
ہبی۔۔۔" اس نے پھر پکارا

جی جی۔۔۔بولو سن رہا ہوں۔۔۔"اسے لگا جیسے زمل نے اسکا جواب نہیں

" سنا تھا لیکن وہ پھر سے بولی "ہبی

جی ہبی کی جان بولو کیا ہوا۔۔۔"آہ اب دیا تھا ناں صحیح جواب وہ چہرہ باہر نکال کر اسے گھورنے لگی

جب پہلے ہبی بولا تھا تو یہ جواب نہیں دے سکتے تھے۔۔۔؟وہ نازک سی

جان اس پہاڑی وجود میں چھپی ٹھیک سے نظر تک نہیں آ رہی تھی اور اوپر سے اسے گھور رہی تھی زیحال کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں دے مارے

زمل پٹ جاؤ گی۔۔۔"بولتے اس نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی لیکن اس وقت یہ بھی زمل کے لئے کافی تھا وہ جھٹ سے ہونٹ گول کر گئی

کانچ سی ہیزل آنکھوں میں نمی اترنے لگی یہ دیکھ زیحال کی ہلکی
سی مسکراہٹ بھی جھٹ سے غائب ہوئی اسے خطرہ لاحق ہوا دل میں
جیسے ریڈ الارم بجا
آپ نے مجھے ڈانٹا۔۔۔"ہونٹ مزید گول کرتی روہانسی ہوتی بولی
میں نے کب ڈانٹا میری جان میں تو بس۔۔۔"اس نے نہیں سنا وہ تو
ایسے
ہی اسکے ہلکے سے سخت لہجے کو اپنی ڈکشنری میں ڈانٹ والے حصّے
میں شمار کرتی تھی اور اب تو سیدھا سر پر ہی چوٹ کھا کر بیٹھی
تھی اب کیسے کرے گی رونا شروع ہو گئی زیحال تو ایک دم بوکھلا کر
رہ گیا
میرا خیال ہی نہیں ہے۔۔۔ایک تو چوٹ لگی۔۔۔اوپر
سے۔۔۔"روتے ہوئے بھی

اسے آڑے ہاتھوں لینا نہیں بھولی اسی کے سینے میں گھستی رونے لگی

زیحال نے بے بسی سے چھت کی جانب دیکھا آہ کیا کرے وہ اس پدی سی لڑکی کا

اچھا سوری۔۔۔ایم سوری۔۔۔دوبارہ نہیں ہوگا۔۔۔"زمل اسکی معذرت ان

سنا کرتی بس چہرہ چھپائے روتی رہی رو کہاں رہی تھی سیدھا سیدھا ڈرامہ کر رہی تھی وہ انجانے میں ہی صحیح لیکن یاقوت اور برلاس کا کام کر رہی تھی

آپ بہت برے ہیں۔۔۔بہت سے بھی بہت زیادہ۔۔۔"سوں سوں کرتی اسی

کی شرٹ سے ناک رگڑتی بولی

تو میرے سینے میں کیوں گھسی ہوئی ہو دور ہو کر لیٹو اگر میں برا

ہوں تو۔۔۔"بولتے ساتھ اپنی ہنسی دبائی جانتا تھا اب وہ کیا جواب

دے

گی

کیوں ہٹوں برے ہیں پر میرے ہیں سارے کے سارے۔۔۔"آہ یہی

تو وہ سننا

چاہتا تھا اسکا یہ اظہار محبت زیحال کی روح کو جیسے سکون کی

وادیوں میں اتار دیتا تھا وہ اکثر بھی اسکا خون صرف اس لئے جلاتا

تھا تاکہ وہ بولے وہ کہے کہ زیحال صرف زمل کا ہے کتنی چھوٹی سی

خواہش تھی لیکن اسی میں زیحال خان آفندی کی کل کائنات تھی

وہ اب تک بنا آنسوؤں کے رو رہی تھی بار بار بس "مجھے ایک تو چوٹ

لگی اوپر سے ڈانٹ رہے ہیں" بولتی جا رہی تھی

میں تو سوچ رہا تھا کل نئے گھر کی خوشی اور زامل زالے کے عقیقے کی

"دعوت پر بلائیں سب کو لیکن اب تمہیں چوٹ لگی ہے تو کین۔۔۔
کیا سچ میں۔۔۔؟ وہ جھٹ سے چہرہ باہر نکالتی اٹھ کر بیٹھی اسکی اس
بے تابی پر زیحال نے گھور کر اسے دیکھا وہ بھی جھٹ سے اسکی
گھوری سمجھتی پھر سے سر پکڑ گئی
آہ۔۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔۔ لیکن آپ۔۔۔ بلا۔۔۔ لیں۔۔۔ سب
۔۔۔ کو میں کر لونگی
مینج۔۔۔ آہ میرا سر۔۔۔" وہ کراھتی ہوئی معصومیت اور ایک اچھی
زمے
دار گھریلو بیوی ہونے کے سارے ریکارڈ توڑ گئی
تمہارا سر ہاں۔۔۔ تمہارا سر۔۔۔" وہ گدگدی کرتے پورے کمرے
میں زمل کے
قہقہے بلند کروا گیا اسکی کھلکھلاہٹ میں زیحال کی بھرپور مسکراہٹ

بھی شامل تھی دونوں مکمل تھے ایک دوسرے سے ایک دوسرے کی دنیا تھے

ہاہاہا۔۔۔ ہبی۔۔۔ ہبی۔۔۔نہ کریں۔۔۔"اس سے گدگدی کے باعث ٹھیک سے

بولا بھی نہیں جارہا تھا سانس پھولنے لگی تھی زیحال اسکی

سانسیں پھولتی دیکھ ایک دم رکتا اسے خود میں بھینچ گیا وہ بھی

اب سکون میں تھی کیونکہ سکون اسکے پاس تھا

سچ میں بتاؤ چوٹ درد کر رہی ہے۔۔۔؟ فکر مندی سے پوچھا

نہیں یہ تو برلاس بھائی نے اتنی بڑی پٹی کروائی ورنہ چوٹ تو چھوٹی سی تھی۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کی فکر غائب ہوئی اسے حیرت ہوئی وہ ایسا کیوں کرے گا زمل اس سے کل کے بارے میں باتیں کرتی

دھیان

اپنی جانب کر گئی ورنہ آئرہ کے جلدی بیوہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں تھا

وہ باتھ روب پہنے جیسے ہی شاور لے کر نکلے سامنے سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل بجنے لگا وہ ہاتھ میں پکڑا اٹاول کونے میں رکھے صوفے پر رکھتے قدم قدم چلتے قریب آئے سامنے ہی سکرین پر مورے نام جگمگا رہا تھا انہوں نے موبائل اٹھا کر کال پک کرتے کان سے لگا لیا مورتہ سنگایے۔۔۔؟(امی آپ ٹھیک ہیں؟)۔۔۔"پہلے انکی خیریت دریافت

کی جانتے تو تھے وہ ٹھیک کیسے ہو سکتی تھیں انکے یہاں آنے پر سب سے زیادہ بے چین وہ تھیں جب سے انکی طبعیت بگڑی تھی تب سے انہوں نے ایک ہی رٹ لگا رکھی تھی کہ انکو انکازی چاہیئے

زاخایم تہ اوایا۔۔زی ملاؤشو۔۔اغا باراضی کنہ (میر اطبعیت تو ٹھیک ہے تم بتاؤناں۔۔۔زی سے ملا۔۔۔وہ آئے گاناں)۔۔۔"تا بڑ توڑ سوال کرتے

انکے انداز میں بے تابی تھی ایک حسرت سی یہ سننے کی کہ ہاں اس بار انکی جان کا ٹکڑا انکا چھوٹا بیٹا آئے گا

مورزاور سرانہ یم ملاؤشوی تتاسینگا اوایام (مور ہم خود نہیں ملا ابھی تم کو کیسے بتادے)۔۔۔"وہ بے بس سے ہوتے بیڈ پر بیٹھ گئے ہم کوشش کر رہا ہے وہ کیسے بھی ایک بار مل جائے ہم ترس گیا ہے اس کی آواز کو بھی۔۔۔"اس بار انکی آواز میں لڑکھڑاہٹ سی تھی مانو بے بسی کی انتہا ہو کوئی بھی شخص جتنا مرضی طاقتور ہو جائے کوئی نہ کوئی ہوتا ہے جو اس شخص کی کمزوری بنتا ہے اور زیحال خان آفندی زریاب خان آفندی کی کمزوری تھا

تم دعا کرو ناں مور کہ وہ ام سے ایک بار مل لے قسم سے تم لوگوں کا اصول مجھ سے میرا بیٹا چھین گیا اسکو پیدا تم نے کیا تھا لیکن پالا میں نے تھا ۔۔۔"انکی بات پر وہ باقائدہ رونے لگی تھیں وہ اتنی کمزور عورت نہ تھیں کہ اتنی جلدی رو پڑیں لیکن بیٹے کی اتنے عرصے کی جدائی انکو وقت سے پہلے کمزور کر گئی تھی

تم دونوں کب تک ہمیں اس بات کا سزا دے گا تم کہتا ہے تو ہم اسکے پیر پڑ جائے گا۔۔۔"انکی بات پر زریاب کا دل جیسے پھٹنے کے قریب تھا مت بھولو مور وہ پٹھان ہے اسکو اپنا غیرت جان سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔"

کہتے انہوں نے ایک گہری سانس لی ایک طرف ماں رو رہی تھی دوسری

جانب بھائی ناراض تھا زریاب کو اپنا آپ ٹوٹا ہوا محسوس ہونے لگا

میں جاؤنگا کل اسکے پاس بس تم دعا کرنا خدا اس بار کوئی سبب
ضرور پیدا کرے گا وہ آئے گا۔۔۔" وہ کیا جانے خدا نے انکی دعا لبوں پر
آنے سے پہلے پوری کر دی تھی انکے لئے سبب پہلے سے پیدا کر دیا گیا
تھا انہوں نے یہاں وہاں کی باتیں کر کرا نہیں تھوڑا ریلیکس کروا کر
کال بند کی تو نظر سکرین پر موجود زیحال کی تصویر پر گئی اسے
دیکھتے آنکھوں میں نمی سی بھرنے لگی
تم ضدی ہے تو ہم بھی لالا ہے تمہارا تم کو منا کر ہی لے کر جائے گا اس
بار۔۔۔" محبت سے بولتے انہوں نے سکرین کو بے تحاشہ چوما اور تب
تک
چوما جب تک انکی روح نہ سیراب ہو گئی ہو
آج انکی نئے سی ایم اور باقی لوگوں سے ملاقات ہونی تھی انکا مقصد
ابھی ادھورا تھا کچھ لوگ باقی تھے جن کو گردن سے دبوچ کر گھسیٹنا

تھا اتنے عرصے انہوں نے برداشت کیا کیونکہ وہ لوگ زیحال کی جان تک

نہیں پہنچے تھے لیکن اب بات اس پٹھان کی جان پر آئی تھی تو زریاب خان آفندی کے قہر کی لپیٹ میں ہر وہ شخص آئے گا جس نے یہ بات سوچی بھی

وہ اتنی مشکل سے خود کو اسکے حصار سے چھڑاتی کمرے سے باہر آئی یہاں آنے کے بعد یاقوت نے اسے ذرا سا بھی سانس نہیں لینے دیا تھا اب تو مشی کو اپنا پورا نازک سا بدن اسکی بے پناہ شدّتوں سے ٹوٹا ہوا محسوس ہونے لگا تھا رات سے وہ اس کی پناہوں میں ہانپ رہی تھی اب جا کر کہیں جان کی امان پائی تھی یاقوت کے جاگنے تک وہ پورا اپارٹمنٹ گھوم کر دیکھنے لگی جب سے یہاں آئی تھی تب سے اپنا صرف

ایک ڈریس پہنا تھا اسکے بعد سے اب تک یاقوت کی شرٹس ہی پہن رہی تھی وہ صرف پینٹ میں اور مشی صرف شرٹ میں کمال کی میچنگ چل رہی تھی دونوں کی

اس نے لاؤنج میں آتے اپنا موبائل اٹھا کر صبا بیگم کو کال کی جو انہوں نے جلدی ہی پک بھی کر لی

تم تو بھول ہی گئی تھی اس دن کے بعد سے۔۔۔"ویڈیو کال پر سامنے آتے شکوہ کن لہجے میں بولی انکے نخریلے انداز پر مشی کے لبوں پر مسکراہٹ سی بکھر گئی

میں پاکستان سے باہر ہوں مام۔۔۔آپکے داماد کے ساتھ ٹرپ پر آئی تھی

"

یہ بات بتاتے وہ کتنی ہی بار بلش ہوئی تھی اسکے چہرے پر یاقوت کی قربتوں کی الگ ہی سرخی سی پھیلی ہوئی تھی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میری بیٹی گھوم رہی ہے اور یہ یاقوت کہاں ہے جب سے احمد کو ڈانٹا ہے وہ تو گھر سے ایک بار بھی نہیں نکلا نجانے ایسا

"کیا کہہ دیا یاقوت نے اسے۔۔۔

اوہاں۔۔۔میں بھی پوچھنا بھول گئی تھی آپ بتائیں وہ کچھ سدھرایا مزید ٹیوننگ کی ضرورت ہے۔۔۔"اسے یاد آیا اتنی ہڑبڑی میں وہ اس دن

احمد کے بارے میں پوچھنا بھی بھول چکی تھی

لگتا نہیں ہے ماشاءاللہ یاقوت سمجھدار ہے اچھے سے سمجھایا ہوگا بس اللہّ پاک اسے بھی یاقوت جیسا شریف بنادے۔۔۔"آہ انکے منہ سے یاقوت

کیلئے شریف لفظ سنتے مشی کو ہنسی آئی لیکن اپنی ماں کے سامنے بمشکل دبا گئی پوری دنیا کس دھوکے میں رہ رہی تھی وہ شریف مرزا

کس حد تک بے باک ہے کوئی آکر مشائم سے پوچھتا

تم میری اجازت کے بغیر باہر کیسے آگئی۔۔۔"نام لیااور وہ حاضر یاقوت

نیند سے بھری مخمور آنکھیں مسلتا بکھرے بال بناشرٹ کے اسکے

پیچھے سے گزرتا آگے آکر دھپ سے صوفے پر گرتا اسکی گود میں سر

ٹکا گیاسامنے ویڈیو کال پر صبا بیگم بھی چپ ہو گئیں جبکہ مشی تو

یوں تھی گویا کہ بدن کاٹو تو لہو نہیں

مم۔۔۔مام۔۔۔ڈڈ۔۔۔ڈیڈ کیسے ہیں۔۔۔"اب دم کال بند کرنا بھی

اسے عجیب

لگاتب ہی جلدی سے بات پلٹی یاقوت جو اسکی گود میں سر رکھے اس

کی بیلی میں چہرہ گھسائے پھر سے سونے لگا تھا اسکے منہ سے مام

لفظ سنتے جھٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

انکی طبعیت کل سے خراب ہے پتہ نہیں کیا ہوا ہے کمرے میں بند ہیں

نہ ڈاکٹر کو بلانے دیا نہ خود کچھ کھا پی رہے ہیں۔۔۔"انکے لہجے میں واضح فکر تھی اب یہ تو وہی جانتے تھے کہ انکا پورا مستقبل برباد ہو چکا ہے جس کا غم اب قبر میں جانے تک کم نہیں ہو گا ختم ہونا تو دور کی بات ہے

ایسا کیوں۔۔۔آپ کوشش کریں ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ وہ خود کو کمرے میں بند کر لیں۔۔۔"اسے بھی فکر ہونے لگی تھی لیکن اسکی فکر دیکھ یاقوت کی جیسے جان سی جلنے لگی تھی تب ہی مشی کی شرٹ میں پیچھے ہاتھ ڈالتے اسکی نازک سی کمر کو مضبوطی سے مٹھی میں جکڑ لیا

سیی۔۔۔"اسکی اس قدر شدّت پر اسکے منہ سے بے ساختہ سسکی بر آمد ہوئی

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اس کے کراہتے صبا بیگم نے فکر مندی سے

پوچھا

ج۔۔۔جی جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"خود کو کمپوز کرتے وہ جلدی سے بولی

ساتھ ایک ہاتھ سے یاقوت کا ہاتھ پیچھے کرنے لگی لیکن وہ بھی ڈھیٹ تھا ایک بار پھر اسکی سسکی بلند کروا گیا وہ خود پر بمشکل ضبط کرتی مسکراتی ہوئی بات کرتی رہی صبا بیگم اس سے یہاں وہاں کی باتیں کرنے لگیں جب مشی کی بس ہو گئی

مم۔۔مام۔۔۔میں آپ کو بعد میں کال کرتی ہوں یاقوت اٹھ گیا اسکے لئے

بریکفاسٹ بنانا ہے۔۔۔"وہ جانتی تھی اسکی ماں کس قدر گھریلو ہیں داماد کی خدمت کیلئے وہ بیٹی سے کبھی تاخیر نہیں کروائیں گی

اسکے لئے نہیں انکے لئے بولو۔۔۔اور آپ کہہ کر بات کیا کرو شوہر ہے
وہ
تمہارا مشی۔۔۔"انکی بات پر نیچے لیٹا یاقوت مسکرانے لگا آہ اسکی
ساس کتنی اچھی تھی بس بیٹی ہی چٹلّا تھی ہنہ۔۔۔وہ دل ہی دل میں
سوچ پایا
جی انکے لئے۔۔۔"مشی دانت پیس کر انکے لفظ پر زور دیتی انہیں
جلدی
سے اللہّ حافظ بول کر موبائل ایک جانب پھینکتی یاقوت کو گھورنے
لگی
آپ۔۔ہاں۔۔۔ تمہیں میں آپ بولوں۔۔۔بدتمیز۔۔۔میں قتل کر
دونگی تمہارا

وہ صوفے پر پڑے سارے کشن ایک کے بعد ایک اسکے سر پر دے
مارنے
لگی یاقوت بھی جھٹ سے اٹھ کر بیٹھتا ایک کے بعد ایک اپنی طرف
آنے والا کشن ڈھیٹوں کی مسکرا کر کیچ کرتا دوسرے صوفے پر
پھینکتا گیا
ختم۔۔۔ چلو اب خود کو پھینک دو۔۔۔ قسم سے تمہیں پکڑ کر کبھی نہیں
چھوڑونگا کم آن۔۔۔" وہ ڈھٹائی سے بولتا دونوں ہاتھ آگے کرتے اسے
مزید چھیڑنے لگا مشی کا دل کیا اسکا سر پھوڑ دے ایک تو صرف شرٹ
میں وہ یاقوت کو جان لیوا حد تک بہکا رہی تھی اوپر سے اسکا کیوٹ
سا غصّہ افففف یاقوت مرزا تو گیا کام سے
مشی اسکے اوپر آتی دے دھڑا دھڑ سینے پر مکے برسانے لگی یاقوت
کبھی ہنستا کبھی اسکے ہاتھ پکڑ کر ہونٹ چومتے اسے مزید بھڑکا دیتا

یاقوت۔۔۔میں۔۔۔قت۔۔۔"وہ کچھ بولتی یاقوت اسکی دونوں نازک

کلائیاں اپنے ایک فولادی ہاتھ میں جکڑتے ایک جھٹکے میں اسکا رخ
پلٹتے اسکی نازک سی کمر اپنے فولادی سینے سے لگ گیا وہ ھانپتی
ہوئی پوری طرح سے اسکے شکنجے میں آچکی تھی اب چاہ کر بھی وہ
ایک انچ بھی نہیں سرک سکتی تھی

یاقوت۔۔۔میں تمہارا قتل کردونگی۔۔۔"وہ اسکی نقل اتارتا اسکے کان پر

اپنے ہونٹ مسلنے لگا اسکی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کی
گرماہٹ مشی کے پورے بدن میں سنسنی سی دوڑا گئی
اور قتل کر کرتا قیامت اپنے سینے میں دفن کرلونگی۔۔۔"شدّت سے
بوجھل ہوتے لہجے میں بولتے وہ دھیرے دھیرے اسکی گردن پر ہونٹ

مسلنے لگا اسکے بدن کی مہک یاقوت کھینچ کر خود میں اتارنے لگا
مشی اسکی ان جان لیوا حرکتوں پر بے بس سی ہونے لگی اسکی
سانسیں یاقوت کی سانسوں میں ملتی بھاری ہو رہی تھیں
بولو کرلو گی ناں دفن۔۔۔اور روز اپنی بے پناہ محبت مجھ پر نچھاور
کر کر میری روح کو زندہ رکھو گی تم کرو گی ناں۔۔۔بولو۔۔۔" وہ بہک
رہا تھا اسکا لہجہ پل میں بوجھل ہونے لگا اس سے پہلے وہ ایک بار پھر
رات کی طرح مشی کے ہوش ٹھکانے لگاتا وہ اسکے ارادے بھانپتی فورا
سے اسکے حصار سے نکلتی صوفے کے دوسرے کنارے پر جا پہنچی
اب اگر کچھ کیا ناں تو میں۔۔۔میں سر پھوڑ دونگی تمہارا۔۔۔" وہ انگلی
اٹھاتی وارن کرتی بولی اسکا انداز فل لڑاکا بیویوں والا تھا یاقوت نے
فورا اپنی ہنسی دبائی
یہی کرنے تو یہاں آئیں ہیں ورنہ تمہارا کیا خیال تھا یہاں آکر میں دہی

بچو نگا۔۔۔؟ایک دم تڑخ کر بولا اسکا دہی کہنے والا انداز اتنا کیوٹ تھا
کہ مشی کچھ پل کچھ نہیں بول سکی
میں بھلے اوپر پہنچ جاؤں ہیں ناں۔۔۔"وہ کونسا کم تھی اس سے بڑھ
چڑھ کر کلس کر بولی
نہیں ایسا نہیں ہو گا۔۔۔تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔چلو۔۔۔قریب آؤ
۔۔۔"وہ
وہی پھیل کر بیٹھتا انگلی کے اشارے سے اسے قریب بلانے لگا
نہیں یاقوت پلیز۔۔۔۔"مشی اب رو دینے کو تھی جب سے یہاں آئی
تھی
صرف اسکی تشنگی ہی تو سہی تھی اب تو پورا بدن بھی جیسے ٹوٹتا
ہوا محسوس ہو رہا تھا
نو۔۔۔میرا بچہ۔۔۔جلدی آؤ۔۔۔"وہ کسی طور بھی اسے بخشنے کے موڈ

میں نہیں تھا مشی ہونٹ گول کرتی اسے دیکھنے لگی شاید اسکی اسی
معصومیت کے صدقے ہی یہ ظالم مرزا رحم کھالے اسکے اس انداز پر
جو یاقوت ہنسا تھا اسکا پورا چہرہ لال ہو گیا تھا آنکھوں سے پانی تک
جاری ہو گیا
"افففف لڑکی تم مارو گی کسی دن اس ظالم فیس ایکسپریشن سے۔۔
چلو نہیں کرتا کچھ میں تمہارے لئے ناشتہ بناتا ہوں اوکے۔۔۔"بولتے
وہ
اٹھ کر مشی کا ماتھا چومتے کچن کی جانب چلا گیا اسکے جاتے مشی
کی جیسے جان میں جان آئی تھی
آخر کو تمہیں اور طاقت چاہئے ناں میرے پیار کو برداشت کرنے
کیلئے۔۔"آہ یہ بھول تھی مشی کی کہ وہ باز آگیا وہ کچن میں کھڑا ہو
کر بھی اسکی جان لبوں پر لے آیا تھا مشی نے گردن تک اس جانب

نہیں موڑی بس فون اٹھا کر زمل اور کومل کو میسج کرنے لگی آخر کو
وہ دونوں تو اسکی ہم راز بن چکی تھیں لیکن آج وہ دونوں بھی جواب
نہیں دے رہی تھیں کیونکہ آج وہاں بھی ایک بڑی دعوت کا اہتمام
چل
رہا تھا

زمل فہد اور فرح کو دیکھ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی آج
سب ہی انکے نئے بنگلے میں جمع تھے راحم صاحب کی فیملی بھی آئی
ہوئی تھی ندرت بیگم نے اب تک نہ خود کسی سے بات کی تھی اور
کسی اور نے انہیں مخاطب کیا تھا آئرہ بھی اپنے باپ کے ساتھ لگ کر
بیٹھی تھی

برلاس زامل زالے کے ننھے ننھے سے ہاتھ قربان ہونے والے
جانوروں پر
پھیرتے واپس اندر لے آیا دونوں ہی آج نئے کپڑے پہن کر خوش تھے
زالے نے گھیر دار آسمانی رنگ کی فراک اور سر پر بڑا سا کلپ پہن رکھا
تھا اور زامل نے زیحال کے ساتھ کا میچنگ بلیو کلر کا چھوٹا سا شلوار
قمیض جس میں وہ عام دنوں میں پینٹ شرٹ کی نسبت زیادہ کیوٹ
لگ رہا تھا زیحال باہر تھا وہ اور پامیر باہر کے انتظامات دیکھ رہے تھے
انکے پیچھے سے سب آ چکے تھے اور مہمانوں میں ان بھائیوں کے
دوست احباب اور انکی فمیلیز شامل تھی جو زامل زالے کے لئے مزید
پیارے پیارے کھلونے لائے تھے جن میں زالے کیلئے گولڈ اور ڈائمنڈ
کے

گفٹ تھے جن میں سے ایک چھوٹی سی رنگ تو مسسز وقار نے آتے ساتھ

اسے پہنادی تھی اور اب زالے اپنے ننھے سے ہاتھ میں اس عجیب سی چمکتی چیز کو بار بار منہ میں لینے کی کوشش کر رہی تھی اور اسکے لئے ایک سے بڑھ کر ایک ڈول تھی جو خود سے چلتی اور بولتی اور زامل کیلئے تو گفٹس میں آٹو میٹک چلنے والی گاڑیاں تھیں جو بلکل بڑی گاڑیوں کی طرح دکھتی تھیں ساتھ کچھ نے اس ننھی سی جان کو مہنگے رہائشی پلاٹس گفٹ کئے تھے اتنے بڑے گفٹ دیکھ زمل نے منع کرنا چاہا لیکن برلاس نے اسے سمجھادیا تھا کہ یہ انکی کلاس کے گفٹس ہیں زیحال بھی انکے بچوں کو ایسے ہی گفٹس دیتا ہے

بابا آپ رک جائیں ناں کچھ دن پلیز۔۔۔۔" وہ کب سے ایک ہی بات پر ضد

کر رہی تھی لیکن فہد صاحب کا ایک ہی جواب تھا کہ وہ بیٹی کے گھر
میں رکنا مناسب نہیں سمجھتے خیالات کے مالک جو تھے
میں تمہارا انتظار کرونگا۔۔۔"انکی بات پر زمل کا چہرہ بجھ سا گیا
"ہبی۔۔۔نے منع کیا تھا کہ اب وہاں نہیں جانا۔۔۔
"بیٹا تم اسے کہہ کر تو دیکھو وہ تمہاری بات کبھی رد نہیں کرے گا۔۔۔
اپنی بیٹی کیلئے زیحال کی بے پناہ محبت سے وہ بھی اچھی طرح
واقف تھے
اوکے میں کر کر دیکھونگی بات۔۔۔"وہ سب آپس میں گپ شپ میں
مصروف تھے جب زیحال اپنی آستینیں فولڈ کرتا اندر آیا اندر آتے اسکی
نظر سامنے بیٹھی زمل پر پڑی اسے دیکھ تو سانس لینا تک بھول گیا
وہ پٹھانی عورتوں والا کلرفل گھگا پہنے ماتھے پر مانگ ٹیکا لگائے ہلکے
ہلکے میک اپ میں پوری پٹھانی لگ رہی تھی زیحال کو حیرت ہوئی

صبح تواس نے کچھ اور پہنا تھا تو یہ کب پہنا اور وہ بھی اتنا
خوبصورت لباس۔تب ہی برلاس جو اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا
باتوں
میں مصروف تھا زیحال کو دور سے زمل کو دیوانوں کی طرح دیکھتے
دیکھ شریر سی مسکراہٹ مسکراتا سب سے ایکسیوز کر کر اسکے پاس
آیا
آپکی ہی بیوی ہے کمرے میں جا کر اچھے سے دیکھ لینا فلحال آکر
اپنے دوستوں سے مل لیں کب سے آپکو بلا رہے ہیں۔۔۔"وہ کھسیانی
سی
ہنسی دباتے اسے اپنے ساتھ لے گیا یہ زمل کو پٹھانی بنانے والا بھی
خرافاتی دماغ اسی کا تھا جب تک زریاب لالا یہاں نہیں آتے تب تک
اسے

زیحال کوزمل کے پیچھے اسی طرح پاگل رکھنا تھا کچھ تو پاگل تھا
ہی اب تو آس پاس کے لوگوں کو بھی فراموش کرتے صرف اپنی پٹھانی
کو دیکھ رہا تھا جو اس روپ میں اسکے دل پر قیامت ڈھا رہی تھی

کون اس سے کیا کہہ رہا تھا وہ نہیں سن رہا تھا اسکی پیاسی نگاہیں
صرف اپنی خانی کے ارد گرد گھومتی اسکا طواف کر رہی تھیں جو
آج اس پشتون گھگے میں اسکے دل پر چھریاں چلا رہی تھی اس نے
کب سوچا تھا کہ اسکی چھوٹی سی جان سچ میں اسکے خاندانی طور
طرز میں اتنی قیامت لگے گی سب لوگ آپس میں باتوں میں مشغول
تھے جب باہر کیک کٹنگ کیلئے اسکے بندے بلانے آئے سب دھیرے
دھیرے

باہر لان میں جانے لگے تھے جہاں سارا انتظام شاندار طریقے سے کیا گیا
تھا ہر کوئی اس شان سے کھڑے بنگلے کو دیکھ ان چاروں بھائیوں کی
پسند کو سراہ رہا تھا ندرت بیگم جو دکھ میں تھیں وہ بھی ایک پل کو
اس بنگلے کو دیکھ مبہوت سی ہو گئی تھیں یہ تھی انکی بیٹی کی
قسمت جس کو اجاڑنے میں انہوں نے کوئی کسر تو نہیں چھوڑی تھی
پھر بھی خدا نے اسے ایک سلطنت کے بادشاہ کو سونپا تھا جو اپنی
ملکہ کا خود سے بڑھ کر خیال رکھتا اور اسے یہ عیش و عشرت والی
زندگی دیتا باہر پورے لان میں صوفے اور ٹیبل رکھے تھے اور سامنے
ہی
زامل زالے کی ایک بڑی سی تصویر لگی تھی جس میں دونوں کھلکھلا
رہے تھے اور اسی کے سامنے ایک لمبا ٹیبل رکھا تھا جس پر تھوڑے سے
فاصلے کے ساتھ دو پانچ پانچ منزلہ کیک رکھے تھے اتنے بڑے کہ زامل

زالے انکے پیچھے کھڑے دکھائی بھی نہ دیں زامل کا کیک آسمانی رنگ
کا تھا جس پر گاڑیاں اور بندوقیں بنی تھیں اور زالے کا کیک لائٹ پنک
کلر کا تھا جس پر ایک پیاری سی اسی کے جیسی ڈول بنی ہوئی تھی
یہ بھی اس بڑے بچے کے کام تھے کوئی کیا کر سکتا تھا اسکا جو زامل
کو پکا دہشت گرد بنانے کی ٹھانے ہوئے تھا
سب نے یہاں وہاں انکو متلاشی نگاہوں سے دیکھا جن کے لئے یہ
سب
جمع تھے اور وہ دونوں کبھی کسی کے ہاتھ میں تھے تو کبھی کسی کے
ہاتھ میں آج تو زامل بھی سب کے ساتھ خوش تھا زیحال اور زمل نے
جا کر ان دونوں کو اپنے دوستوں سے پکڑا اور لئے کیک کی جانب آئے
زامل زمل کے پاس تھا اور زالے اپنے بابا جان کے پاس دونوں نے
شاہی

تلواریں پکڑی اور اپنے بچوں کے ننھے ہاتھوں میں پکڑا کر خود سے اس بڑے سے کیک کو کٹ کیا سب نے ایک ساتھ کیک کٹ ہوتے ہاٹنگ کی

تھی اتنے شور میں زامل تو بنا آواز والی تالی بجاتے خوش ہونے لگا تھا لیکن زالے ڈر گئی تھی

کیا ہوا میرا بیٹا ڈر رہا ہے۔۔۔"زیحال نے زالے کا چھوٹا سا منہ اپنی جانب

کرتے اسے اپنے کندھے سے لگا لیا وہ بھی اپنے باپ سے لگتی اپنا ننھا سا ہاتھ اسکے منہ پر رکھتے لگی باپ کی آغوش میں کونسا ڈر کونسا خوف

اور باپ بھی جب زیحال خان آفندی جیسا ہو

کیک کٹنگ ہوتے سب نے کھانا کھایا اور آپس میں بہت ساری باتیں کی سب آپس میں محو گفتگو تھے جب اچانک مائک میں ایک بھاری مردانہ

خوبصورت آواز ابھری سب نے اس جانب دیکھا سامنے ہی براس جس

نے کاٹن کا سفید شلوار قمیض پہن رکھا تھا اور شلوار بھی وہ جو

پینٹ ٹائپ پر بنی تھی اور اوپر گھٹنوں تک آتا قمیض جس کے آستین

موڑ رکھے تھے گوری کلائی میں برانڈڈ واچ بندھی تھی اور بال ہمیشہ

کی طرح ماتھے پر پرکشش انداز میں بکھرے پڑے تھے سب نے ایک

ایک نظر اس خوبصورت بائیس سال کے لڑکے کو دیکھا جو اپنے کسرتی

بدن سے پچیس چھبیس سال کا نوجوان لگتا تھا اگر وہ کنوارہ ہوتا تو

بہت سی لڑکیوں ں نے اسے اپنے لئے سوچ لینا تھا

جیسا کے آپ سبکو پتہ ہے ہمارے ایک بھائی یہاں موجود نہیں ہیں جن

کی وجہ سے ہم نے نئے گھر کی دعوت کو ایک بار پھر سب کے اکٹھا

ہونے کیلئے چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہم چار بھائی ایک کے بغیر بھی ادھورے

ہیں۔۔۔"اسکے لہجے میں بے پناہ محبت تھی زیحال اور پامیر مسکراتے
ہوئے اسے دیکھ رہے تھے
لیکن۔۔۔ہم اپنی اسی تقریب کو اور طریقوں سے یادگار بنائیں گے جیسا
کہ سب کو پتہ ہے میرا بڑا بھائی جو کہ پٹھان ہے اور انکی وائف جو آج
انکی پٹھانی بنی ہوئی ہیں تو ہم چاہیں گے کہ وہ اپنی پٹھانی کیلئے
پشتو میں کچھ لائنیں سنادیں سونگ کے طور پر۔۔۔۔"اس کے چپ
ہوتے
سب نے ایک ساتھ آواز بلند کی تھی"یس ہمیں سننا ہے"ہر جانب
ایک
جیسا شور تھا زیحال نے گڑبڑا کر سب کو دیکھا زمل تو خوشی سے
پھولے نہیں سمارہی تھی
اسکا دماغ سٹک گیا ہے کیا۔۔۔"وہ زیر لب دانت پیس کر بڑبڑایا جو پاس

کھڑا پامیر بخوبی سن گیا

پلیز۔۔۔بھائی گادیں زمل کو بھی اپکا پشتون انداز دیکھنا ہے دیکھیں کتنی خوش ہے وہ۔۔۔"ساتھ سامنے کھڑی زمل کی جانب اشارہ کیا جو بنی تو آج اسکی خانی تھی لیکن کھڑی اپنے باپ کے ساتھ تھی زامل اسی کی گود میں اسکے ساتھ اچھل رہا تھا دونوں کتنے خوش تھے

زیحال ایک پل کو مبہوت سا ہوئے اسے دیکھے گیا عثمان جو اپنے بزنس پارٹنرز کے ساتھ کھڑا تھا وہ بھی وہی آ گیا

ہم انتظار میں ہیں خان صاحب۔۔۔"دور سے ایک صوفے پر بیٹھی کومل

نے ہانک لگائی اسکے ساتھ بیٹھی ماہم اور آئرہ اسکے خان صاحب لفظ پر ہنس دی

اوکے۔۔۔"آہ اسکا یہ لفظ بولنا تھا کہ چاروں اطراف ایک شور سا برپا ہو

گیاہر کوئی اسکے منہ سے پشتو سننے کیلئے بے صبر اہوا جارہا تھا
کیونکہ اسکی اردو اتنی صاف تھی کہ کسی کیلئے بھی یہ اندازہ کر پانا
بھی کہ وہ پٹھان ہے مشکل تھا زیحال زالے کو اسی طرح گود میں لئے
برلاس کے پاس آیا جو میسنا بنا آئی برو مٹکاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا
جیسے کہہ رہا ہو "ٹھیک ہیں ناں؟" زیحال نے اسے گھور کر دیکھا اور
مائک تھام لیا زالے کبھی اپنے باپ کو دیکھتی تو کبھی مائک کو اپنے
ننھے سے ہاتھ سے پکڑنے کی کوشش کرتی
اسے مجھے دے دیں۔۔۔" کہتے برلاس نے جیسے ہی زالے کو لینے کی
کوشش کی اس نے جھٹ سے اپنا چھوٹا سا منہ زیحال کی گردن میں
چھپالیا جو اس بات کی جانب اشارہ تھا کہ اسے اپنے بابا کے پاس رہنا
ہے

اٹس اوکے۔۔۔" کہتے اس نے مائک اسٹینڈ پر اٹکاتے کرسی پر بیٹھ کر

زالے

اور گٹار دونوں ٹھیک سے سیٹ کر لئے سب اسے سانس روکے دیکھ

رہے

تھے

اسکی خوبصورت انگلیاں جیسے ہی گٹار کی تاروں پر لگتے دھن بجی

زالے نے چہرہ اوپر کر کر زیحال کو دیکھا جیسے اس کے لئے یہ انوکھی

آواز ہو زیحال نے نظریں اپنی بیٹی پر جمالی اور ایک پشتو دھن بجاتے

زمل کو دیکھا دونوں ہی اب اسکے لئے اسکی زندگی سے اہم تھیں

دہ ستر گی جادو گرے دی۔۔۔(یہ آنکھیں جادوئی ہیں)

دامبینہ لیونہ دہ۔۔۔۔(یہ محبت دیوانی ہے)

دہ ستر گی جادو گرے دی۔۔۔(یہ آنکھیں جادوئی ہیں)

دامبینہ لیونہ دہ۔۔۔(یہ محبت دیوانی ہے)

اس نے لفظ اپنے مخصوص پشتون انداز میں ادا کرنے شروع کئے افففف وہ اس حد تک خوبصورت گا رہا تھا کہ زمل کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی جیسے ہپناٹائز ہونے لگے تھے

جانان۔۔۔جانان۔۔۔

جانان چی پکی اوسی سومرو بنکلی دنیا کی دہ۔۔۔

(کتنی خوبصورت دنیا ہے میری جان جو اس دنیا میں رہے ہے)

جانان۔۔۔جانان۔۔۔جانان۔۔۔جانان۔۔۔

اس خوبصورت آواز کے ساتھ انگلیاں بھی فضاؤں میں ایک خوبصورت

دھن بکھیر رہی تھیں اسے پشتو بولتے دیکھ زمل تو جیسے پاگل ہوئی جا رہی تھی

خواگہ خواگہ راگوری (پیار سے میری جان دیکھ رہی ہیں)

پہ نظر کہ مے انغاری (مجھے اپنی نظروں میں سمارہی ہیں)

خواگہ خواگہ راگوری (پیار سے میری جان دیکھ رہی ہیں)

پہ نظر کہ مے انغاری (مجھے اپنی نظروں میں سمارہی ہیں)

امید دہ زندگیٔ دہ۔۔۔۔۔۔ غوار اولے میں جولئی دہ

(زندگی کی امید پر میں نے اپنا دامن پھیلا دیا)

وہ مطلب نہیں سمجھ رہی تھی وہ صرف زیحال کی آنکھیں پڑھ رہی تھی جہاں اسکے لئے بے پناہ محبت تھی وہ کیوں کرتا تھا اس سے اتنی محبت سوچتے بے ساختہ آنکھوں میں نمی بھرنے لگی زامل بھی جیسے اپنے باپ کے الفاظ سمجھ رہا تھا تب ہی چپ دم سادھے بیٹھا تھا

جانان۔۔۔۔جانان۔۔۔۔

جانان چی پکی اوسی سومرو بنکلی دنیا کی دہ۔۔۔۔

(کتنی خوبصورت دنیا ہے میری جان جو اس دنیا میں رہے ہے)

جانان چی پکی اوسی سو مرو بنکلی دنیا کی دہ۔۔۔۔

(کتنی خوبصورت دنیا ہے میری جان جو اس دنیا میں رہے ہے)

جانان۔۔۔ جانان۔۔۔ جانان۔۔۔ جانان۔۔۔

جانان۔۔۔ جانان۔۔۔۔ جانان۔۔۔ جانان۔۔۔

وہ خاموش ہو گیا فضاؤں میں خاموشی سی پھیل گئی ہر کوئی اسے

اب تک دیکھ رہا تھا جب ایک اور پیاری سی آواز مائک میں گونجی

جسے سن کر زمل زیحال دونوں سانس لینا تک بھول گئے

بب۔۔۔ ببا۔۔۔ "یہ زالے کی آواز تھی جو زیحال کی گود میں لیٹی اسکے

چہرے پر اپنا ہاتھ پہنچانے کی کوشش کرتی بول رہی تھی

ببا۔۔۔۔ "آہ وہ بابا بول رہی تھی اسکی بیٹی نے سب سے پہلے بابا بولا

زیحال کے ہاتھ سے گٹار چھوٹ گیا وہ سانس روکے زالے کو دیکھے گیا

دل بھی جیسے دھڑکنا بھول گیا ہو زمل بے اختیار اٹھتی انکے پاس آئ

جب زیحال نے اسے دیکھا

یہ۔۔۔یہ ب۔۔۔بابا بول۔۔۔رہی ہے۔۔۔؟ وہ بوکھلایا بوکھلایا سا بے یقینی

سے پوچھنے لگا آنکھوں میں خوشی کی نمی سی بھر رہی تھی دل تیزی

سے دھڑک رہا تھا کاش وہ کہہ دے ہاں اسکی بیٹی نے اسے بابا کہا آہ یہ

احساس۔سب سانس روک گئے یہ لمحہ اور زیحال کی خوشی اسکا

بوکھلانا سب کو خاموش کروا گیا

اس سے پہلے زمل کچھ کہتی زالے پھر سے بول پڑی "بابا۔۔۔"زیحال

نے

اسے اٹھا کر اسکے گالوں کو بے تحاشہ چوما اتنا چوما کہ اسکے روئی

جیسے گال لال ہو گئے وہ پاگلوں کی طرح اپنی بیٹی کو خود میں

بھینچے پیار کرنے لگا اسکا باپ بولنا جیسے زیحال کو ایک نئ زندگی
سی بخش گیا تھا کون تھا جس نے کہا تھا کہ وہ بولتی نہیں اس نے آج
سب سے پہلے ببا کہا تھا
اسکے یوں بے تحاشہ چومنے کو زالے اپنے باپ کا کھیل سمجھتی اسکے
گال کو منہ میں لیتی بائٹ کرنے کی کوشش کرنے لگی اور خوشی سے
کھلکھلانے لگی اپنے باپ کے ساتھ تو وہ جیسے پریوں کی دنیا میں
ہوتی تھی جہاں وہ وہاں کی خوبصورت پری تھی اور اسکا باپ وہاں کا
خوبصورت شہزادہ جو اسکے لئے وہ کانچ کا جوتا لئے اسکے آگے جھک
جائے
ہی وہ بابا ہی بول رہی ہے اس نے بابا کہا۔۔۔"زمل کی اپنی خوشی کو
کوئی ٹھکانہ نہیں مل پا رہا تھا زامل اپنے ننھے ہاتھوں سے تالی بجانے
لگا سب گھر والے انکے پاس آ گئے

شکر ہے اسکا الف سا تھ نکلا ہے ورنہ مجھے تو اسکی بھی فکر لگ گئی تھی۔۔۔"کومل کی بات پر سب کا بے ساختہ قہقہہ گونجا سب میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی رات تک وہ تقریب چلی تھی باہر کے سب مہمان جا چکے تھے اب صرف گھر والے موجود تھے راحم صاحب اور فہد صاحب کی فیملی زیحال کے کہنے پر آج رات یہی رک گئی تھی زامل برلاس کے پاس تھا زالے فہد صاحب کے پاس دونوں ہی آج اتنے ہاتھوں میں گئے کہ اب تھک کر دونوں کو جمائیاں آ رہی تھیں زالے

تو وہی فہد کے بازو پر گردن گرا کر سو گئی البتہ زامل کو اپنے ارد گرد گھپ اندھیرا چاہیئے تھا تب جا کر اسکی مٹر سی آنکھیں بند ہونی تھیں کومل اور زمل خوب فرح کا دل لگا رہی تھیں جبکہ ماہم تھک کر سونے جا چکی تھی

کمرے میں اس وقت گہری خاموشی تھی تینوں میں سے کسی کے
سانس لینے تک کی آواز نہیں آرہی تھی لیکن تب ہی آئرہ کے منہ سے
بے ساختہ سسکی نکلی جو کب سے بیٹھی بے آواز رو رہی تھی اسکے
سامنے والے صوفے پر راحم صاحب اور ندرت بیگم بیٹھی تھیں وہ تو
جیسے گونگی ہو چکی تھیں

آپ کا ذرا سا حسد آج مجھ سے میرا بھائی چھین گیا اگر صحیح وقت
پر آپ اسے سمجھا دیتی تو آج وہ اس قبرستان میں اکیلے نہ ہوتے ہم
سب کے ساتھ ہوتے۔۔۔" اسکی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی ناک رو رو
کر
سرخ متورم ہو چکی تھی

میں کیا کہوں ان سے بھی کہ انہوں نے میرے بھائی کو مار دیا میرے

پاس صرف یہ ایک بات ہے لیکن انکے پاس مجھے چپ کروانے کے

بہت

سے راز ہیں بھائی کے وہ گناہ جنہوں نے اتنے معصوم لوگوں کی زندگی

تباہ کی آپ نے اچھا نہیں کیا امی۔۔۔آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔" وہ

چہرہ

ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی راحم اٹھ کر اسکے پاس

آتے بیڈ پر بیٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگا گئے باپ کی آغوش ملتے

اسکے رونے میں مزید روانی آگئی اپنے بھائی کی میت پر خاموش تھی

وہ سارا غبار جیسے آج نکل رہا تھا

آپ نے بھی اچھا۔۔۔ن۔۔ نہیں کیا۔۔ مم۔۔۔مجھے یہاں۔۔۔ چھ

۔۔۔ چھوڑ دیا

جہاں۔۔۔ک۔۔۔کوئی میرا نہیں۔۔۔"وہ ہچکیاں لیتی ٹوٹے پھوٹے
لفظوں

میں شکوہ کرنے لگی اب باپ سے کیسے کہتی کہ سب تو تھے لیکن وہ
نہیں تھا جو اسکے لئے اکیلا سب کی جگہ ہوتا جس سے اسکے تمام
رشتے مکمل ہونے تھے اسکی روح کا رشتہ اس سے تھا

میں۔۔۔میں بب۔۔۔بہت اکیلا محسوس کرتی ہوں۔۔۔مم۔۔۔مجھے
لے۔۔

۔جائیں یہاں۔۔۔سے۔۔۔بابا۔۔۔"اسکا یوں تڑپ کر رونا دیکھ
ندرت بیگم کا

دل جیسے پھٹ رہا تھا واقعی انکا حسد انکا اپنا گھر جلا گیا تھا ورنہ
جن سے حسد کیا تھا وہ تو باہر خوش تھے

بس میرا بیٹا۔۔۔اللہّ پاک سب ٹھیک کرے گا انشاء للہ۔۔۔" وہ پیار سے اس

کے بال سہلاتے انگلی کی پور سے اپنی آنکھوں کے بھیگے کنارے صاف کر گئے آئرہ اب باقاعدہ ہچکیوں میں رونے لگی تھی ان سب میں سب سے زیادہ اسکا نقصان ہوا تھا اسکے ماں باپ اپنی زندگی جی چکے تھے لیکن اسکی زندگی ابھی شروع ہونی تھی لیکن وہ تو شروع ہونے سے پہلے تباہ ہو گئی تھی

کب۔۔۔کب ٹھیک۔۔۔کرے گا۔۔۔جب۔۔۔جب میں پوری ہو جاؤنگی۔۔۔میرا

میرا۔۔دل چاہتا ہے۔۔میں۔۔۔بھائی کے ساتھ اسی۔۔۔قبر میں جا کر سو

جاؤں۔۔۔میں۔۔۔تھک گئی بابا۔۔۔"اسکی تڑپ اپنے ہی لفظوں پر

مزید

بڑھ گئی دل تھا کہ پھٹ رہا تھاندرت بیگم اٹھ کر اسکے پاس آکر بیڈ

پر بیٹھتی اسے اپنے ساتھ لگا گئی

"میں۔۔۔قصوروار ہوں۔۔۔تمہاری۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔

نہیں۔۔۔آ۔۔۔آپ معافی نہ مانگیں۔۔۔مائیں نہیں مانگتی۔۔۔"وہ

چہرہ انکے

سینے سے باہر نکالتی تڑپ کر بولی"بس آپ وعدہ کریں کہ آپ اب

کبھی

" ایسا کچھ نہیں کریں گی جس۔۔۔سے۔۔۔کسی کو کوئی نقصان پہنچے

نہیں۔۔۔میں نہیں کروں گی۔۔۔"وہ تڑپ کر بولتی اسے خود سے لگا

گئیں

دونوں ماں بیٹی خوب روتی اپنے اندر کے غبار کو نکال کو گئیں وہ جو
اتنے دن سے یہاں آکر کمرے میں بند تھی برلاس کی بے رخی
برداشت
کر رہی تھی آج وہ ساری اذیتیں اور تکلیفیں آنسوؤں کے ذریعے دھل
رہی تھیں
وہ کتنی ہی دیر اپنے ماں باپ کے پاس بیٹھی رہی جب گھڑی کی جانب
دیکھا جو رات کا ایک بجا رہی تھی
آپ دونوں ریسٹ کر لیں۔۔۔کافی وقت ہو گیا اور بابا میں آپ کیلئے
دودھ لے کر آتی ہوں آپ بنا میڈیسن لئے نہیں سوئیں۔۔۔گے "وہ
بیٹی
تھی شادی کر کر سات سمندر پار بھی چلی جاتی تب بھی اپنے ماں باپ
کی فکر کرنا نہ بھولتی راحم صاحب نے آبدیدہ نظروں سے اسے دیکھا

لبوں پر پر سکون مسکراہٹ تھی

وہ تھوڑی دیر تک انکے لئے گرم دودھ اور ڈرائے فروٹس لے کر آئی جو

ان

کے کشمیر کی خاص سوغاتیں تھیں تازہ اور ذائقے دار۔ راحم صاحب کو

انکی دوا دیتے وہ کمرے کی لائٹس آف کر کر باہر آگئی تب تک سب

اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے لیکن آج اسکا نجانے کیوں اپنے

کمرے کی جانب بڑھتا ہر قدم بھاری ہو رہا تھا شاید آج برلاس وہاں تھا

جواب تک الگ کمرے میں سو رہا تھا لیکن آج مہمان زیادہ تھے اس لئے

اسے مجبوراً اپنے مشترہ کمرے میں آنا پڑا تھا کیونکہ جو بھی تھا وہ

ان دونوں کے بیچ تھا وہ کسی کو اسکی بھنک تک نہیں پڑنے دینا چاہتا

تھا

کمرے کے باہر آتے اسکے دل کی دھڑکنیں بے ربط ہونے لگی اس نے

ہمت

کرتے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے دروازہ جیسے ہی کھولا نظر سامنے بیڈ
پر بیٹھے برلاس پر گئی اسے بنا شرٹ کے دیکھ آئرہ کی آنکھیں پھیلی
اسکی دودھیا چوڑی صاف شفاف ہر داغ سے پاک کمر دیکھ آئرہ کا دل
اتنی زور سے دھڑکا کہ آواز کانوں کے پردے پھاڑنے لگی تھی
اس سے پہلے وہ مڑتی اس نے غور کیا جیسے وہ درد سے کراہ رہا تھا
اسکے قدم بے اختیار اندر کی جانب اٹھ گئے پاس آکر دیکھا تو اسکے
سینے پر لگی گولی کے زخم سے خون رس رہا تھا
یہ۔۔۔یہ کیا ہوا۔۔۔"خون کی لکیر نیچے بیلی تک جاتے دیکھ وہ ایک دم
بری طرح سے بوکھلا گئی برلاس نے کوئی جواب نہیں دیا اس نے
خاموشی سے چھوٹی سیز راٹھائی اور بینڈج کٹ کرنی شروع کی لیکن

درد کی شدّت انتہا پر تھی

مم۔۔میں کر دیتی ہوں۔۔۔"وہ ایک قدم آگے آتی جیسے ہی سیزر اسکے

ہاتھ سے لینے لگی برلاس نے پیچھے کر دی

میں خود کر سکتا ہوں۔۔۔"کرخت لہجے میں بولتے پھر سے اپنا کام کرنے لگا

میں نے کہاناں میں کر دیتی ہوں دیں مجھے۔۔۔"اسکے ضدی انداز پر آئرہ کو غصّہ آیا تھا اس سے پہلے وہ پھر منع کرتا آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے سیزر چھین لی وہ اس وقت اسکے بلکل قریب کھڑی تھی اتنی کہ اسکی گہری سانسوں کی آواز برلاس کو باآسانی سنائی دے رہی تھی دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا وہ شخص اس کے سامنے شرٹ لیس بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا آئرہ کی نظر بار

بار اسکے کسرتی بدن پر پھسل رہی تھی

تم رو کر آئی ہو۔۔" وہ کب سے اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جب سوال پر بینڈج کٹ کرتی آئرہ نے اسے دیکھا اسکے سوال پر دل ایک دم بھاری ہوا تھا

نہیں۔۔۔" ایک لفظی جواب دیتے وہ بینڈج سائیڈ میں رکھتی فرسٹ ایڈ

باکس میں سے کاٹن نکال کر اسکا خون صاف کرنے لگی

کیوں روئی ہو۔۔۔" آہ اسکے جواب کی جیسے کوئی اہمیت نہیں تھی وہ اسکی محبوبہ تھی اسکے جواب کے بنا وہ اسکی حالت آج بھی سمجھ سکتا تھا

آپ لیٹ جائیں ایسے۔۔ ٹھ۔۔۔ ٹھیک سے صاف نہیں ہو رہا ۔۔۔" منہ سے بے

اختیار سسکی نکلی برلاس نہیں لیٹا وہ اسے دیکھے گیا جیسے اسکا
چہرہ پڑھ رہا ہو اسکا رویا رویا سا چہرہ اسکے دل کو عجیب کی
کیفیت میں مبتلا کر رہا تھا
تم بتاؤ کیوں روئی ہو۔۔۔" وہ وہی اٹکا ہوا تھا اور یہاں آئرہ کے ضبط کا
پیمانہ جیسے لبریز ہوا تھا
کیوں بتاؤں۔۔۔ کون ہیں آپ۔۔۔ کس رشتے سے پوچھ رہے ہیں
۔۔۔" وہ
تقریباً پھٹ پڑی تھی آنکھوں سے آنسوں کا سیلاب پھر سے بہنے لگا
برلاس سانس روکے اسے دیکھے گیا
جس رشتے سے تم میرے زخم پر مرہم رکھ رہی ہو۔۔۔" لہجہ سادہ سا
تھا لیکن بہت کچھ چیخ چیخ کر بول رہا تھا آئرہ اسکے جواب پر
سانس تک روک گئی دونوں کی آنکھوں کا ملاپ ہوا تھا

صرف۔۔۔ا۔۔۔انسانیت۔۔۔کا رشتہ۔۔۔"انسانیت لفظ پر زور دے کر بہت کچھ

باور کروایا برلاس کی آنکھوں میں کرچی سی بھرنے لگی اس نے دھیرے سے آئرہ کی کلائی پکڑی جس پر وہ شل ساکت سی ہو گئی لیکن دیکھتے ہی دیکھتے برلاس نے اسکے ہاتھ سے سیزر چھین لی اور ایک سخت کڑی نگاہ اس پر ڈالتے اسے خود سے دور دھکیل دیا

اپنی انسانیت اپنے پاس رکھو۔۔۔یہ رشتہ میرے ساتھ نبھانے والے بہت

ہیں۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کر مرر کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا زامل نے ٹانگیں

مار مار کر اسکا زخم پھر سے ہرا کر دیا تھا آج اسے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا لیکن تقریب کی وجہ سے نہیں جا پایا اور اب درد جیسے پورے بدن

میں پھیلتا جارہا تھا ایک کے بعد ایک کاٹن اسکے خون سے سرخ ہونے لگی آئرہ دور کھڑی خود پر ضبط کرتی اسے دیکھنے لگی کتنا ڈھیٹ تھا یہ شخص لیکن وہ بھی اب اسی کی بیوی تھی وہ آنسوں صاف کرتی سپاٹ تاثر چہرے پر لئے اسکے قریب گئی اور اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے میں موڑتی کاٹن اسکے ہاتھ سے چھین کر خون صاف کرنے لگی اسکے چٹان فولادی وجود کے آگے وہ نازک سی جان لگ رہی تھی برلاس یک ٹک اسے دیکھنے لگا وہ چھوٹی سی لڑکی عمر میں اس سے دو سال بڑی تھی لیکن برلاس شاہ کے پہاڑی وجود کے آگے بلکل بچی لگ رہی تھی اسکے ہاتھ اپنے سینے پر لگتے پورے وجود میں جیسے کرنٹ سا دوڑ جاتا اس نے یک ٹک اسکے چہرے کو دیکھتے اسے اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھا دیا اسکی اس حرکت پر آئرہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

اب کرو۔۔۔"آہ وہ مذید گردن جھکا کر دیکھتا تو شبہ تھا کہ وہ سردی میں اسی طرح اکڑ جاتی اسے اپنی بیوی مقابل چاہیئے تھی اور اب وہ تھی بھی جس کا نازک سا دل اتنی تھوڑی سی دیر میں تیزی سے دھک دھک کرنے لگا تھا وہ نظروں کا ارتکاز توڑتی پھر سے اسکا زخم صاف کرنے لگی جب برلاس اپنی دونوں ہتھیلیاں اسکے دونوں اطراف ڈریسنگ ٹیبل پر جماتے تھوڑا قریب ہوا یہ دیکھ آئرہ کا ہاتھ ایک دم رک گیا

انسانیت کا رشتہ ہے۔۔۔؟آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پھر پوچھا آہ وہ اتنے قریب تھے کہ دونوں کی مہکتی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے سے ٹکراتی وہی اپنا دم توڑ رہی تھیں

جواب دو۔۔۔انسانیت کا رشتہ ہے یہ۔۔۔؟نجانے وہ کیا سننا چاہتا تھا اسکا

بھاری ہوتا لہجہ آئرہ کا گلا خشک کرنے لگا وہ سانس روکے اسکی کبھی دائیں آنکھیں میں دیکھتی بائیں تو کبھی نظریں پھسل کر اسکے غلابی آتش لبوں پر آجاتی

ن۔۔۔"وہ بولنے لگی تھی جب وہ منظر یاد آیا اسکا درندوں جیسا روپ اسکی بندوق سے نکلی گولی اسکے بھائی کا خون سے لت پت وجود آنکھیں پھر سے سرخ ہونے لگی اس نے ایک جھٹکے میں برلاس کے برہنہ

کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور دھکیل دیا

آپ۔۔۔اسکے لائق بھی نہیں ہیں۔۔۔"سخت لہجے میں بولتی بینڈج کرنے

لگی انوکھا رشتہ تھا نفرت میں بھی ایک دوسرے کی فکر تھی برلاس خاموشی سے کھڑا بینڈج کرواتا رہا لیکن نظریں اسکے نازک بدن پر ٹکی

تھیں ایک تپش سی اسکی نظروں میں آئرہ کو محسوس ہو رہی تھی
وہ جلدی سے اپنا کام ختم کر کرنیچے اترتی ساری چیزیں سمیٹنے لگی
ہاتھ پر بھی لگی ہے وہ پٹی باندھنے کیلئے کوئی اور انسانیت کا رشتہ
نبھانے آئے گا۔۔۔؟ سادہ سے لہجے میں بولتے اس نے ہاتھ آگے کیا
آئرہ نے
اسکا ہاتھ دیکھتے چہرہ دیکھا وہ سنجیدہ تھا لیکن ہونٹوں پر شریر
مسکراہٹ سی مچل رہی تھی وہ اندر تک جلتی بھنتی اسکے ہاتھ کی
پٹی بدلنے لگی اسکی ضرورت نہیں تھی لیکن نجانے کیوں وہ اسے مزید
اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا
شرٹ پہن لیں اپنی۔۔۔" کہتے وہ جانے لگی جب وہ پھر سے بول پڑا
کیوں۔۔۔؟ بہک رہی ہو۔۔۔؟ آہ وہ کسی طور اسکا خون جلانے سے باز
نہیں

آرہا تھا آئرہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

بھول ہے آپ کی کہ اب کچھ محسوس کرونگی۔۔۔"ہاں شاید وہ نہیں کر رہی تھی تب ہی اتنی آسانی سے بینڈج کر دیا ورنہ برلاس شاہ کا گورا کسرتی بدن کسی بھی لڑکی کو جان لیوا حد تک بہکنے پر مجبور کر سکتا تھا کچھ دکھا تھا شاید برلاس کا دل وہ وہی کھڑا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی سائیڈ کا لیمپ بجھاتی لیٹ گئی

برلاس نے ایک گہری سانس خارج کی اور شرٹ اٹھا کر کمبل ساتھ لیتے جا کر کاؤچ پر جا کر بیٹھ گیا

آپ کا زخم ٹھیک نہیں ہے تو ب۔۔۔بیڈ پر سو جائیں۔۔۔"اسکی آفر پر برلاس نے اسے گہری لو دیتی نظروں سے دیکھا

وہاں آگیا تو تمہاری محسوس کرنے والی حس جاگ جائے گی اس لئے منہ بند کرو اور سو جاؤ۔۔۔"آہ یہ کم تھا؟اس سے بڑھ چڑھ کر کر خت

لہجے میں بولتے شرٹ پہن کر کمبل لیتا لیٹ گیا اسکے جواب پر آئرہ کا دل جل کر رہ گیا

وہ مرر کے سامنے کھڑے خود پر سپرے کر رہے تھے جب باہر سے دروازہ

ناک ہوا انکے اجازت دیتے انکا پی اے ہاتھ باندھے اندر آیا سر۔۔۔وہ سب ریڈی ہیں جن جنکا نام آپ نے لسٹ میں شامل کیا تھا۔۔۔"

اسکے مؤدب انداز میں بولی گئی بات پر ایک فاتح مسکراہٹ انکے آتش لبوں پر بکھر گئی انہوں نے ایک نظر خود کو مرر میں دیکھا اور مسکراتے ہوئے گھڑی اٹھا کر کلائی میں باندھی پی اے اسٹینڈ پر اٹکا کوٹ اتار کر انکے پیچھے لے کر کھڑا ہو گیا یہ اسکے کاموں میں ٹاپ آف

دالسٹ تھا آفندیز کو یہ کوٹ گھر میں انکی بیویاں پہناتی تھیں اور
باہر اسکے پرسنل اسسٹنٹ وہ تیاری مکمل کرتے باہر نکل گئے نیچے آتے
نظر ان سب پر پڑی جو کل تک ہاتھ میں پاشا بے کی پھانسی والا۔پرچہ
لئے گھومتے تھے آج وہی ہاتھ خالی باندھے کھڑے انتظار کر رہے تھے
وہ اتر کر اپنی مغرور چال چلتے ڈائننگ ٹیبل پر آئے جہاں انکے لئے
سیکڑوں قسم کے لوازمات رکھے گئے تھے

اس نے گاڑی گورنر ہاؤس کے آگے جیسے ہی روکی اسے دیکھ سامنے
کھڑے حولدار نے جھٹ سے دروازہ کھول دیا یہ دیکھ برلاس کو ہنسی
آئی تھی کل تک یہ پولیس والے انکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے تھے اور
آج وہ گورنر ہاؤس کے آگے کھڑا تھا اور وہ اسکے آگے جھک رہے تھے
وقت بدل جاتا ہے وہ گاڑی اندر لے گیا اسے زریاب لالا نے یہی بلا لیا تھا
وہ جیسے ہی اندر آیا نظر خاموشی سے بریکفاسٹ کرتے زریاب پر گئی

ایک پل کو تو وہ انکی رعب دار پرسنالٹی دیکھ مبہوت سا ہو گیا تھا
کیا بندہ تھا ایک جھلک میں سامنے والے کو اپنا گرویدہ کر لینے والا
انکو دیکھ کر پہلی جھلک ان میں اسے زیحال خان آفندی کی نظر آئ
تھی ٹکٹو ویسی ہی ستواں سی ناک جھیل سی آنکھیں اور غلابی کٹاؤ
دار ہونٹ صرف انیس بیس کا فرق تھا دونوں بھائیوں میں
وہ وہی کھڑا تھا جب زریاب کی نظر اس پر پڑی اسے دیکھ وہ ایک دم
کھڑے ہو گئے

برلاس۔۔۔اندر آؤ۔۔۔"آہ وہ اسکے لئے خود کھڑے ہوئے تھے یہ
دیکھ

برلاس کے لبوں پر مسکراہٹ آئ تھی وہ قدم قدم چلتا ہوا آگے آیا جب
ذریاب خود درمیان کا باقی فاصلہ عبور کرتے جا کر اسے خود سے لگا
گئے

کیسے ہو آنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوا۔۔۔؟انکے خوشدلی سے
پوچھنے پر برلاس نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا
"آؤ۔۔۔ناشتہ کرو۔۔۔
نہیں لالا۔۔۔میں کر کر آیا ہوں۔۔۔"اس نے نہایت شائستگی سے منع
کیا
ٹھیک ہے چلو بیٹھو۔۔۔"وہ اسے اپنے ساتھ لئے لاؤنج میں اس گئے
انکے
ناشتہ چھوڑتے باقیوں نے بھی چھوڑ دیا
"لالا۔۔۔آپ تو کر لیں۔۔۔
نہیں ہمارا ابھی ہو گیا۔۔۔تم بتاؤ۔۔۔کیسے ہو اور وہ کیسا ہے۔۔۔؟انکے
لہجے میں اتنی اپنائیت تھی کہ برلاس یہاں آتے ہوئے جتنا ہچکچا رہا
تھا وہ سب پل میں زائل ہو گیا وہ خود انکو لینے آیا تھا کیونکہ یاقوت

نے کہا تھا زیحال کی غیر موجودگی میں انکو لے کر جائے
انکی ایک میٹنگ تھی جو برلاس کی موجودگی میں انہوں نے ایم این
اے اور ڈی اے ایس پی کے ساتھ کی تب تک برلاس وہی بیٹھا مسلسل
اپنے جوگرز شو ہلاتا رہا وہ سادہ سی بلیک پینٹ پر گرے شرٹ اور سر
پر کیپ پہنے کافی حد تک جاذب نظر لگ رہا تھا لیکن اندر ہی اندر دل
زور زور سے دھڑک رہا تھا زیحال کا خوف اب بھی کہیں نہ کہیں اسکی
پل پل جان نکال رہا تھا پتہ نہیں کیا ہونا تھا آج
کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ایک ساتھ نکلے تھے آگے پیچھے پولیس کی
بھاری نفری انکی سیکیورٹی کیلئے تعینات تھی آج وہ پاشا بے کو پکڑنے
نہیں بلکہ اسکے آگے جھکنے جا رہے تھے زریاب لالا خود برلاس کی گاڑی
میں بیٹھے تھے اور اس بات کی خوشی برلاس کو اتنی تھی کہ اس سے
بیان نہیں ہو پا رہی تھی

آج بھی ٹھنڈ کڑک تھی فہد اور راحم صاحب کی فیملی ناشتہ کرتے نکل

چکی تھی گھر پھر سے خالی ہو گیا تھا زمل کچن میں گھسی زامل زالے کیلئے جوس بنا رہی تھی کومل باہر لاؤنج میں تھی جب زمل کو اسکے چیخنے کی آواز آئی وہ جلدی سے سب کچھ چھوڑے باہر بھاگتی ہوئی گئی

کیا ہوا۔۔۔" جاتے فکر مندی سے پوچھا

یہاں بیٹھو سنو یہ۔۔۔" اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہاتھ سامنے دیوار گیر ایل ای ڈی کی جانب کیا جہاں آج کی تازہ خبریں چل رہی تھیں زمل اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی

اپر کوہستان: انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخواہ مدثر خان،

ریجنل پولیس آفیسر ہزارہ جاوید اشرف ستی کے جاری کردہ احکامات کے تحت اپر کوہستان پولیس کا ڈی پی او فرمان اللہ پی پی ایم کی خصوصی ہدایت پر داسو ڈیم پر کام کرنے والے چاینز و دیگر غیر ملکیوں کی سکیورٹی کو فول پروف بنانے کیلے سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشنز کا سلسلہ بدستور جاری

زمل نے نہ سمجھی نظروں سے کومل کو دیکھا

آگے سنو۔۔۔"اسکی نظریں سمجھتے جھٹ سے بولی چہرے پر پریشانی کے آثار تھے جو دیکھ زمل اپنا دل تھام گئی اسے تو ویسے بھی اب ان نیوز سے ڈر لگنے لگا تھا

جی ناظرین آپ کو آج کی تازہ خبر سے آگاہ کرتے چلیں کہ ملک کے سب

سے بڑے اور خطرناک مافیا کے گینگ لیڈر پاشا بے کو سنایا جانے والا

پھانسی کا فیصلہ عدالت نے واپس لے لیا اور انکو ہر طرح کے کیس سے باعزت بری کر دیا جی ناظرین آپکو آج کی بلیٹن نیوز سے آگاہ کرتے چلیں۔۔۔"اس اینکر کے جملے پر زمل کا سانس تک رک گیا اس نے بے یقینی سے کومل کو دیکھا

یہ۔۔۔یہ اس نے یہی کہا ناں کہ پاشا کو ہر کیس سے باعزت بری کیا ۔۔۔"

وہ زمل سے پوچھ رہی تھی اسے لگا تھا اس نے اکیلی نے غلط سنا تھا

زمل بے اختیار سر اثبات میں ہلانے لگی

ہبی۔۔۔ہبی پراب۔۔کوئی ک۔۔۔کیس نہیں۔۔۔۔"وہ نہیں بول پائی دل

بھاری ہو رہا تھا کومل نے جھٹ سے اسے خود سے لگا لیا

مبارک ہو میری جان یہ۔۔۔یہ بہت بڑی خبر ہے۔۔زیحال کہاں ہے

اسے پتہ

ہے۔۔؟

نہیں۔۔۔ہبی۔۔۔تو باہر گئے ہیں یہ۔۔س۔۔سچ ہے ناں۔۔۔"وہ

اب تک جیسے

خود بھی یقین نہیں کر پائی تھی کومل جلدی جلدی سر ہاں میں ہلانے

لگی دونوں کی خوشی کی انتہا نہیں تھی

زامل اپنی نیو آٹو میٹک چلنے والی گاڑی میں بیٹھا تھا جب اسکا ننھا سا

بے چین ہاتھ اس گاڑی کے سٹارٹ بٹن پر جا لگا وہ گاڑی خود سے یہاں

وہاں مڑتی آگے بڑھنے لگی یہ دیکھ زامل نے تالی بجانی شروع کر دی

لیکن اس گاڑی کا رخ باہر کی جانب ہو گیا وہ ممم۔۔۔ممم کرتا رہا وہ

گاڑی داخلی دروازے کے پاس پہنچ گئی کسی نے اسے نہیں دیکھا زامل

اور کومل رخ موڑے بیٹھی تھیں باہر کی سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر
گاڑی کا ایک ٹائر سیڑھیوں سے جیسے ہی نیچے اترا کسی کے بھاری
بھرکم بوٹوں نے اسے مزید گرا ایک گہری چوٹ لگنے لگے بچا لیا زامل جو
چلتی گاڑی دیکھ خوش ہو رہا تھا اسکے رکنے پر اپنی بٹن سی آنکھیں
اوپر کر کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگا جو بلکل اسکے باپ
جیسا تھا وہ ٹکٹکی باندھے انہیں دیکھنے لگا وہ بھی اس بچے کو ایسے
ہی ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے
سامنے کھڑے زریاب لالا کو دیکھ زامل نے اپنے دونوں ہاتھ ان
کی جانب ایسے کھڑے کئے جیسے کہہ رہا ہو اسے گود میں اٹھایا جائے
نجانے کیا سوچ کر انہوں نے زامل کو جھک کر اپنی گود میں اٹھا لیا
برلاس پیچھے ہی تھا پولیس کا انکے علاقے میں آنا چھوٹی بات نہیں
تھی اس لئے اسے اپنے بندوں کو ہینڈل کرنا پڑا تھا

زامل۔۔۔زامل کہاں گیا۔۔۔؟زمل کو ہاتھ میں جوس کی فیڈر دیکھ اسکا خیال آیا زالے تو سامنے ہی اپنی واکر میں بیٹھی تھی لیکن زامل اسے کہیں نظر نہیں آیا وہ فکر مند سی ہوتی ایک دم کھڑی ہو گئی

زامل۔۔۔کہاں گیا یہ۔۔۔"وہ یہاں وہاں پلرز کے پیچھے دیکھتی گھومتی

ہوئی جیسے ہی دروازے کے پاس آئی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ ایک دم سٹک ہو گئی

زامل اپنی مٹر سی آنکھیں انکے چہرے پر گاڑھے ہونٹوں کو اوشیپ میں گول کئے جیسے انکو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ تو اپنے باپ کے پاس آیا تھا لیکن اسے اب دھیرے دھیرے سمجھ آ رہا تھا یہ

اس کا باپ نہیں ہے یہ توان جیسا کوئی اور ہے اسے جیسے ہی پتہ چلا
کہ یہ بابا نہیں ہے وہ فوراسے ہونٹ باہر نکالتے رونے کی تیاری پکڑنے
لگا لیکن کون دیکھ رہا تھا اسکی ماں تو ہوش میں ہی نہیں تھی نہ
اسے دوپٹہ ٹھیک سے لینا یاد رہا تھا اسکی کانچ سی ہیزل آنکھیں اس
شخص پر ٹکی تھیں جو بلکل اسکے ہی جیسا دکھ رہا تھا لیکن یہ۔۔۔یہ
کیسے ممکن تھا اسکا دل تک بند ہو رہا تھا وہ وہی کھڑے کبھی زمل کو
تو کبھی زامل کو دیکھتے جو اپنی کی جانب ہاتھ بڑھائے اسے خود کو
لینے کیلئے جتن کر رہا تھا

یہ۔۔۔۔رو۔۔رہا ہے۔۔۔"انہوں نے اپنے مخصوص پٹھانوں والے
لب و لہجے
میں بولتے زمل کو جیسے ہوش دلایا لیکن وہ نہیں آئی ہوش میں اسے
اب تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا کہ کوئی اجنبی اتنا کیسے مل

سکتا ہے اسکے ہبی جان سے

تم سے جو کہا ہے وہ کروزمل کو بتاؤزریاب لالا کون ہیں۔۔۔" برلاس کان

سے فون لگائے یاقوت سے بات کرتا زریاب کا بیگ گاڑی کی ڈگی سے نکال رہا تھا

لیکن اسکو بتادیا تو قیامت سے پہلے قیامت آجائے گی آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔۔" وہ گویا عاجز آنے لگا تھا جب سے لالا کو یہاں لایا

تھا تب سے دل جیسے چار سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا

کچھ نہیں ہوگا اسے پہلے پتہ چلا تو وہ خود بھائی کو ہینڈل کرلے گی تم صرف دیکھنا۔۔۔" اسکے لہجے میں بلا کا اعتماد تھا ساتھ زمل کیلئے

محبت تھی

میں آپ کے کہنے پر یہ سب کر رہا ہوں قسم سے اگر آئرہ بیوہ ہو گئ
ناں تو میری آتمہ آپکو بھی سکون سے نہیں رہنے دے گی۔۔۔" وہ اب
رو
دینے کو تھا یا قوت کو اسکی بات پر ہنسی آئ تھی لیکن اسکی حالت
سے اچھی طرح واقف تھا بچارے کی حالت پتلی ہو رہی تھی
تم ایئر پوڈس کانوں میں لگاؤ اور اندر جاؤ میں بتاتا رہونگا ساتھ
ساتھ۔۔۔" اسکے کہے مطابق برلاس زریاب کا بیگ گھسیٹتے جیسے ہی
اندر آیا وہاں کا منظر دیکھ ایک دم ٹھٹھک گیا لو وہ کیا ملوا تا زمل تو
خود انکے سامنے آگئ تھی لیکن اسکی نظر زمل کے حلیے پر جونہی
پڑی غصّے سے اسکی ناک کے نتھنے پھول گئے

زمل۔۔۔دوپٹہ۔۔۔"خود پر ضبط کرتے قدرے دھیمے سے اسے باور کروایا

زمل اسی وقت اسے دیکھتی جلدی سے دوپٹہ سر پر ٹھیک سے جماتی ان سے زامل کو لے گئی

لالا آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں اندر آئیں۔۔۔"اسکے مخاطب کرتے وہ ایک نظر زامل پر ڈالتے اندر آ گئے کومل آئرہ کو آج کا مینیو بتا رہی تھی جب برلاس کے ساتھ کسی اور کو دیکھ وہ دوپٹہ ٹھیک سے لینے لگی لیکن ہاتھ انکو دیکھ ہوا میں ہی مہلک ہو گیا اسکی بھی حالت زمل سے ذرا مختلف نہ تھی

زریاب نے کسی کو نہیں دیکھا وہ صرف اس بنگلے کو دیکھ رہے تھے جس کی فضاؤں میں اسے یہاں آتے زیحال کی خوشبو محسوس ہوئی

تھی گورنر ہاؤس تک دل تھوڑا بے چین تھا لیکن یہاں آکر بے چینی جیسے بڑھ سی گئی تھی سانس تک لینے میں مشکل در پیش آرہی تھی اسے بس اپنے زی کو دیکھنا تھا کہیں سے وہ نظر آجائے بس

زمل یہاں آنا۔۔۔" برلاس زمل کو بلاتے ایک جانب آگیا زمل فورا سے

زامل کو لئے اسکے پیچھے پیچھے گئی

یہ۔۔۔یہ کون ہیں۔۔۔؟ برلاس سے پہلے اس نے بے چینی سے پوچھا تھا

پہلے تو تم ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔" اسے اب تک شاک میں دیکھ اس نے سر پر ہاتھ رکھا زامل کو لگا اس نے اسے لینے کیلئے ہاتھ بڑھایا ہے لیکن جب نہ لیا تو اسکا ریڈیو فورا سے آن ہو گیا برلاس اسے آگے بڑھ کر خود لے لیا اور بس۔۔۔رونا ختم اس چھوٹے پاشا کا

یہ۔۔۔زیحال بھائی کے۔۔۔"آہ اسے کبھی بولنا اتنا مشکل نہیں لگا

جتنا

اب لگ رہا تھا برلاس کا رکنا زمل کو برا لگا تھا اس نے بے چینی سے

برلاس کو دیکھا

یہ لالا ہیں۔۔۔زیحال بھائی کے۔۔۔س۔۔۔سگھے بھائی۔۔۔"یہ ہوا

تھا

دھماکہ زمل کے سر پر اسے لگا کشمیر کے سارے پہاڑ ایک ساتھ اس

کے

سر پر آن پڑے ہوں وہ سانس روکے برلاس کو دیکھنے لگی ہیزل آنکھیں

دھیرے دھیرے پھیل رہی تھی

بس۔۔۔بس مزید نہ پھیلانا ورنہ بھائی کو بنا آنکھوں والی بیوی قبول

ہو جائے گی لیکن مجھے بنا آنکھوں والی بہن نہیں۔۔۔"برلاس کی بات

وہ سیدھا دل پر لیتی جھٹ سے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے گھورنے لگی

دیکھو میں جانتا ہوں یہ تمہارے لئے ایک شاکنگ نیوز ہے کہ زیحال

بھائی کے بھی کوئی بھائی ہیں اس سے بھی زیادہ شاک تب لگے گا جب

تمہیں یہ پتہ چلے گا کہ زیحال بھائی کا پورا خاندان اس دنیا میں بستا

ہے انکے ماں باپ بہن بھائی بھابھیاں اور باقی سب۔۔۔"اسکی باتوں پر

زمل کا دل تک جیسے بند ہو گیا کیا اسکے ہبی نے اس سے اتنا بڑا سچ

چھپا رکھا تھا کیا وہ اسے اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ اسے بتائے اپنے

ماضی کے بارے میں اپنے بارے میں آہ اسکا دل بھاری ہونے لگا تھا کانچ

سی آنکھوں میں موتی چمکتے دیکھ برلاس جز بز سا ہونے لگا

"زمل پلیز۔۔۔بھائی کو غلط مت سمجھنا وہ وقت آنے پر تمہیں بتا دیتے

کونسا وقت۔۔۔؟اس سے آگے برلاس کچھ کہتا وہ ٹرانس کی سی کیفیت

میں بولی

اور کتنا وقت انکو چاہیئے تھا اب تک اتنا بڑا سچ چھپایا انہوں نے مجھ سے صرف نام کی محبت کرتے تھے۔۔۔؟ وہ موتی آنکھوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر پھسل گئے اسے دکھ ہوا تھا دل جیسے ٹوٹ سا گیا تھا لیکن اس سے بڑھ کر خوشی بھی ہو رہی تھی کہ اسکے ہبی جان دنیا میں اکیلے نہیں ہیں بلکہ انکے سب رشتے موجود ہیں

یار۔۔۔حالات وہ نہیں ہوئے تم سمجھ کیوں نہیں رہی اب بھی وہ نہیں جانتے کہ زریاب لالا یہاں آئیں ہیں انکو بھی شاک لگے گا لیکن انکا شاک

ظاہر کرنے کا طریقہ بہت ڈینجرس ہے ہو سکتا ہے وہ غصّے سے چیخیں چلائیں یا ہو سکتا ہے توڑ پھوڑ بھی کر دیں۔۔۔" وہ جو باتیں بتا رہا تھا یہ بھی زمل کیلئے نئی تھی کیونکہ اس نے آج تک صرف اپنے ہبی جان کا پیار دیکھا تھا وہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے اسے دیکھنے لگی

کیا ہی یہ سب بھی کرتے ہیں۔۔۔؟ حیرت سے پوچھا

کہوہاں اس سے بھی زیادہ۔۔۔" یاقوت لائن پر ہی تھااور ساری باتیں سن رہاتھاجب زمل کی بات کاجواب اس نے دیابرلاس نے اسکاجملہ زمل کے سامنے دہرادیا

لیکن وہ توبھائی ہیں انکے انکوخوش ہوناچاہیئے وہ کیوں ایساکریں گے۔۔۔"آہ وہ اب بھی نہیں سمجھی تھی وہ سمجھ بھی نہیں سکتی تھی

وہ تمہیں بھائی ہی بتائیں گے لیکن جب وہ ایساکریں توتم اپنی چوٹ "میں درد کی ایکٹنگ کرنادیکھنا انکاشاک لیول کیسے ڈاؤن آتاہے۔۔۔ زمل بوکھلارہی تھی اسے برلاس کی آدھی بطن سمجھ آرہی تھیں اور آدھی کے اوپر سے گزررہی تھیں لیکن وہ کہیں نہ کہیں اس خوشی کو محسوس کررہی تھی افففف اسکاپوراسسرال ہے

لیکن میں ایکٹنگ کیسے کرونگی ہبی تو پہچان لیں گے۔۔۔"نئ فکر ستانے لگی جس پر برلاس کی شیطانی آنکھوں میں چمک آئ

وہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔"اسکا خرافاتی دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا

وہ دونوں باہر آئے اب زمل کے چہرے پر پریشانی کی جگہ چمک تھی

وہ لاؤنج میں داخل ہوتی زریاب کے سامنے آگئ

سلام لالا۔۔۔"اسکے سلام پر زریاب نے گردن موڑ کر اسے دیکھا یہ کیا

اسے اب سلام یاد آیا تھا۔۔؟زریاب کو عجیب لگا لیکن یہ چلبل سی لڑکی انہیں اچھی لگی تھی جس میں انکے خاندان والے طور طریقوں کی جھلک تھی اب وہ وقت دور نہیں تھا جب ان پر یہ راز بھی افشاں ہونے والا تھا کہ یہ لڑکی انکے جان سے عزیز بھائی کی کل کائنات تھی اور سب سے بڑھ کر انکو ملانے کا زریعہ بھی جسے رب نے انکے لئے بنا

کر بھیجا تھا

زمل انکے سامنے بیٹھ گئی زالے صوفے پر بیٹھی اپنے ننھے ننھے سے ہاتھوں کو زریاب کی جانب ایسے کر رہی تھی جیسے انہیں اپنے پاس بلا رہی ہو انہیں اس ننھی سی پری کی یہ حرکت بہت اچھی لگی تھی

لالا۔۔۔آپ چائے لیں گے۔۔۔؟ برلاس نے نہایت مؤدب انداز میں پوچھا

نہیں بس پانی۔۔۔"افففف سب ان سے پانی تک پوچھنا بھول گئے زمل کو

ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا وہ جھٹ سے اٹھ کر انکے لئے پانی کا گلاس ڈش میں رکھ کر لے کر آئی

ویسے زیحال بھائی کو انکے ہاتھ کی چائے پسند ہے۔۔۔" برلاس نے زمل کی جانب ایک آئی برو سے اشارہ کرتے زریاب کو کچھ باور کروایا انہوں

نے جھٹ سے اس شوخ چنچل سی لڑکی کو دیکھا انہیں حیرت ہوئی
کہ انکا بھائی کسی لڑکی کے ہاتھ کی چائے پیتا ہے انہیں اس لڑکی میں
اپنے بھائی کو لے کر کچھ گڑ بڑ لگی
پھر ہم چائے پیئے گا۔۔۔"انکے خالص پٹھانوں والے لہجے پر زمل
مسکراتی
خوشی سے انکے لئے چائ بنانے چلی گئ افففف افف اسے خوشی کے
مارے گدگدی سی محسوس ہو رہی تھی
اس نے جلدی جلدی چائے کے ساتھ کباب اور دیگر لوازمات تیار کی جو
جو وہ آج کل بنانا سیکھ رہی تھی وہ سب بناتی چلی گئ
اسکے ساتھ میڈ مل کر
ہیلپ کروانے لگی جس سے ساری ڈشز جلدی سے بن گئ وہ سب کو
اچھے سے ڈش میں رکھ کر ٹرالی میں سجاتی اسے گھسیٹ کر باہر

لائی تب تک انکا سب سے تعرف ہو چکا تھا کومل اور آئرہ تو دم سادھے
بیٹھی تھیں کسی کیلئے بھی یہ بات ہر گز چھوٹی نہ تھی بھلا کس نے
سوچا تھا کہ زیحال عرف پاشا کا بھی خاندان ہو سکتا ہے
چائے کپ میں انڈیل کر پرچ میں رکھتے انکی جانب بڑھائی برلاس نے
باقی چیزیں ایک پلیٹ میں نکال کر انکے سامنے رکھ دی
چائے کیسی بنی ہے لالا۔۔۔؟ برلاس نے بمشکل ہنسی دباتے ہوئے پوچھا
تو زریاب نے بنا کسی تاثر کے اسے دیکھا چائے اتنی میٹھی تھی گویا
اس میں چینی کی کان کھل گئی ہو انہیں شوگر ہونے کا ڈر لاحق ہونے
لگا تھا لیکن انکو حیرت ہوئی تھی کہ زیحال یہ چائے پیتا ہے اب انہیں
زمل پر شک ہو رہا تھا پکا اس لڑکی کا کنیکشن انکے زی سے تھا
زامل برلاس کی گود میں بیٹھا زریاب کو گھور رہا تھا جس نے اس
ننھی سی جان کو دھوکہ دیا تھا تب ہی زریاب کی نظر بھی اس آفت

پر پڑی

یہ کس کا بچہ ہے۔۔۔؟انہوں نے زمل کی جانب دیکھ مسکرا کر پوچھا انکا۔۔۔"برلاس نے زمل کی جانب اشارہ کیا

زریاب نے حیرت سے اسے دیکھا اسکی عمر اٹھارہ انیس کے لگ بھگ تھی لیکن چہرے سے معصوم اور شرارتی دونوں لگ رہی تھی وہ ایک بچے کی ماں تھی؟انہیں اچھی خاصی حیرت ہوئی

وہ بھی اسی کا ہے۔۔۔"برلاس نے زمل کے پاس صوفے پر بیٹھی زالے کی

جانب اشارہ کیا زریاب کی آنکھیں پھیلنے لگی تھی اس عمر میں دو دو بچے

لیکن یہ تو بہت چھوٹی ہے۔۔۔"انکی بات پر سب نے اپنی اپنی ہنسی دبائی لیکن زمل تو شرم کے مارے سرخ ہو گئی اسے جی بھر کر اپنے

ہی جان پر غصّہ آیا لیکن آج ملنے والی خوشی ہر غصّے پر غالب آ رہی تھی

آپ کے بھائی کے ہی کارنامے ہیں۔۔۔" برلاس نے قدرے دھیمی سرگوشی

کی ابھی یہ بلاسٹ تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کر دیا تھا ورنہ وہ نہیں چاہتے تھے ملائشیا کے پریزیڈنٹ کو پاکستان آ کر ہارٹ اٹیک ہو جائے لالا آپ نے کچھ لیا نہیں کھائیں ناں۔۔۔گھر میں سب کو انکی یہ ڈش پسند ہیں خاص طور پر زیحال بھائی کو جو کھاتے ہی صرف یہ زہر مم میرا مطلب لذیذ کھانا ہیں۔۔۔" آہ بال بال بچ گیا زمل نے مڑ کر اسے گھور

کر دیکھا

جس چیز پر بھی زیحال کا نام آ رہا تھا زریاب اسے چپ چاپ کھاتے جا

رہے تھے یہ وہی تھے جن کے کھانے میں نمک ذرا سا زیادہ ہو جائے تو پورا کھانے کا ٹیبل الٹ دیتے تھے اور آج وہ کھانا جسے کھا کر بندے کو شک ہو کہ وہ بچ پائے گا یا نہیں وہ سب کھا رہے تھے سب کو ان پر حیرت ہوئی لیکن ان کی رعب دار پرسنالٹی دیکھ کسی میں کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی

وہ گیس بند کرتی چائے کپ میں انڈیل کر ڈش میں رکھتی باہر لائی سامنے ہی فرحت اون کا سوئٹر بھون رہی تھیں ماہم انکے لئے اور اپنے لئے چائے بنا کر وہی آ گئی اس وقت لان میں بیٹھ کر اتنی ٹھنڈ میں گرم گرم چائے اور نیچے جلتی آگ پر ہاتھ سیکنے کا مزہ بھی اپنا تھا

امی آپ کیا کرتی رہتی ہیں سارا دن ایسے آپ کو مارکیٹ میں ہزاروں مل سکتے ہیں۔۔۔" وہ خفگی سے بولتی چیئر پر الٹی پلتی مار کر بیٹھ

گئی شال کندھوں پر پھیلائے وہ چائے کے سپ لینے لگی

ان میں یہ پیار ہو گا۔۔۔؟جو میں ان میں ڈال رہی ہوں۔۔۔"واقعی وہ

آرام

آرام سے وہ ننھا سا سوئٹر بنا رہی تھیں

یہ تو زامل یا زالے کو بھی نہیں آئے گا وہ دونوں بھی بڑے ہو رہے ہیں

پھر آپ کس کیلئے بنا رہی ہیں اوہاں۔۔۔کومل کے بے بی کیلئے

۔۔۔"اس

کی ماں شادی میں جب سے ان بہنوں وسے ملی تھی تب سے بس انہی

کے گیت گاتی تھیں اور ماہم کی طرح انہیں بھی اپنی بیٹی بنا لیا تھا

تم بھی تو ہو تمہارے بچوں کیلئے بنا رہی ہوں۔۔۔"انکی بات سنتے ماہم

کی چائے حلق میں نیچے جانے کے بجائے اوپر دماغ میں چڑھ گئی اور

پھر جو اسے کھانسی ہوئی باقاعدہ سر پر ہاتھ مار کر وہ چائے واپس

نیچے اتاری

کیاہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟فرحت نے فکر مندی سے پوچھا

"امی میرے بچے کہاں سے آ گئے۔۔۔

شادی ہو گئی ہے ناں اب بچے بھی آ جائیں گے۔۔۔"انکی بات پر ماہم کا دل زور سے دھڑکا اسے اپنی ماں کے منہ سے یہ بات سن کر شرم سی محسوس ہوئی تھی

عثمان بہت اچھا ہے میں تو زیحال کی شکر گزار رہو نگی جس نے تمہارے لئے اتنا اچھا ہمسفر ڈھونڈ کر دیا ہے۔۔۔"انکے لہجے میں بے پناہ

محبت تھی

وہ واقعی بہت اچھے ہیں امی۔۔۔مجھے بھی احساس ہوتا ہے کہ میں ایک سیراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی جبکہ خدا نے مجھے پورا سمندر

دے دیا ہے جس سے میں ساری زندگی بھی خود کو سیراب کروں تب
بھی وہ ختم نہ ہو۔۔۔" وہ بولتی جیسے اپنے ہی لفظوں میں کھو گئی
آنکھوں کے سامنے عثمان کا چہرہ نظر آیا
میں کہتی تھی ناں رب کے فیصلوں میں کوئی ناں کوئی بہتری ہوتی ہی
ہے تم ایسے ہی اس کے بھائی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔" وہ اپنی ماں
سے ہر بات شئیر کرتی تھی وہی اسکی راتوں میں تڑپ کر مانگی گئی
دعاؤں کی گواہ تھی
ھمم۔۔اب آگئی سمجھ لیکن میں کیا کروں۔۔۔امی میں عثمان کی جانب
کیسے بڑھوں۔۔۔" وہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھی وہ لڑکی تھی
اسکی حیا اسے اس بات کی اجازت کبھی نہ دیتی کہ وہ خود سے
اسکی جانب بڑھ کر تعلق بنائے
تم بس ان سے اچھی طرح پیش آؤ وہ مرد ہے خود ہی سمجھ جائے گا

کہ تمہیں احساس ہو گیا ہے۔۔۔"انکی بات پر ماہم گہری سوچ میں پڑی
مطلب اسے اب خود عثمان کی جانب بڑھنا ہے تب ہی عثمان کی آواز
اسکی سماعتوں میں گونجی
السلام علیکم۔۔۔"اس نے آتے مؤدب طریقے سے سلام کیا اسے دیکھ
ماہم
جھٹ سے وہی شال سر پر لیتی جلدی سے اندر بھاگ گئی کیونکہ اپنے
گھر آکر وہ اپنی انہی ڈھیلی سی ٹراؤزر اور شرٹ میں ملبوس تھی جو
وہ یہاں شادی سے پہلے گھر میں پہنتی تھی
وعلیکم سلام کیسے ہو بیٹا آؤ بیٹھو۔۔۔"انکے محبت سے بولتے عثمان
جس کی نظریں اسی دروازے پر ٹکی تھی جہاں سے ماہم گئی تھی
گڑبڑاتے انکے سامنے والی کرسی پر بیٹھی گیا وہ پہلی بار اپنے سسرال
آیا تھا فرحت کو شرمندگی سی ہونے لگی کہ انکے شوہر گھر موجود

نہیں ہیں اور داماد گھر پہلی بار آیا ہے انکے جانے سے پہلے ماہم اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی تھی اس لئے عثمان اسے صبح ہی یہاں چھوڑ کر خود فیکٹری کے کام دیکھنے چلا گیا تھا اور اب اسے لینے آیا تھا

آنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی گھر سب ٹھیک ہیں۔۔۔؟

جی الحمد للہ سب ٹھیک ہیں۔۔۔بس ماہی کو لینے آیا تھا پیکنگ کرنی ہے ورنہ لیٹ ہونے پر فلائٹ مس ہو جائے گی۔۔۔" شائستگی سے بولتے

نظر سامنے ٹیبل پر رکھے چائے کے مگ پر پڑی جس پر ایک جانب لپ سٹک لگی ہوئی تھی یقیناً وہ ماہی کا کپ تھا جس میں وہ آدھی چائے چھوڑ کر اندر بھاگ گئی

نہیں ایسے کیسے کھانا کھائے بغیر نہیں جاؤ گے رکو میں ابھی انتظام کرتی ہوں۔۔۔تب تک ماہم کے پاس جانا چاہو تو وہ اوپر اسکا کمرہ ہیں

کہتے وہ جلدی سے اندر گئی لیکن پیچھے وہ ڈائریکٹ ماہم کے کمرے"
کا ایڈریس ملنے پر حیران ہوا تھا خیر اسے بھی تو وہی چاہیئے تھا ایک
مبہم سی مسکراہٹ مسکراتے وہ اٹھ کر جانے لگا تھا جب اسکی نظر
اس بھانپ اڑاتے مگ پر گئی دل میں بے چینی سی ہونے لگی اس نے
یہاں وہاں دیکھا کوئی نہیں تھا جو اسے دیکھ رہا ہو تب ہی اس نے وہ
مگ اٹھا کر لپس ٹک والی سائیڈ سے اپنے لبوں سے لگا لیا افف کیا
ٹیسٹ تھا اس چائے کا نہیں اس لمس کا جو وہ دشمن جان چھوڑ کر
گئی تھی

پاگل ہو گئے تم رائے صاحب۔۔۔" وہ خود میں بڑبڑاتا اٹھ کر اندر کی
جانب گیا اپنی ایڈوانس ساس کے بتائے گئے ایڈریس پر پہنچتے اس نے
دھیرے سے دروازہ ناک کیا دل جیسے نارمل سپیڈ سے تیز دھڑک رہا تھا

آجائیں۔۔۔"اندر سے آواز آتے وہ دھیرے سے ناب گھما کر جیسے ہی
اندر
آیا سامنے وہ ڈریس تبدیل کر کر اپنے بالوں میں پن لگا رہی تھی جن کی
فرنچ چٹیا بنا کر پیچھے کو لے جاتی آگے دو لٹ چہرے پر نکال رکھی
تھیں
آ۔۔۔آپ۔۔۔"اسے یوں اچانک اپنے کمرے میں دیکھ وہ ہڑ بڑا سی گئی
وہ مدران لانے کہا کہ یہاں آجاؤں۔۔۔"اس نے جھٹ سے بتایا کہ
کہیں
وہ اسے ٹھر کی نہ سمجھ لے
بب۔۔۔بیٹھیں۔۔۔"اس نے بیڈ کی جانب اشارہ کیا عثمان کمرے میں
ایک
نظر دوڑاتا بیڈ پر بیٹھ گیا پورا کمرہ پنک رنگ کی چیزوں سے بھرا پڑا

تھا مطلب اس میں بھی لڑکیوں کے پنک کلر والے جراثیم تھے ماہم اس
کے سامنے تیار ہوتے نجانے کی نروس سی ہو رہی تھی مرر میں اسے
عثمان کی گہری نظریں خود پر جمی محسوس ہو رہی تھیں جب اسکے
تھوڑے سے بال گلے میں پہنی چین کے ہک میں پھنس گئے
سیی۔۔۔" نکالتے ہوئے وہ جیسے ہی کھچے اسکے منہ سے بے ساختہ ایک
سسکی بر آمد ہوئی عثمان نے جھٹ سے اسے دیکھا اسکی پریشانی
سمجھتے وہ اٹھ کر اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا دونوں ایک ساتھ مرر میں
کھڑے دکھائی دے رہے تھے
میں کر دوں۔۔۔؟ اجازت چاہی ماہم نے ایک نظر مرر میں اسے دیکھا
جو
آنکھوں میں خماری لئے اسے دیکھ رہا تھا اس نے جھٹ سے اپنی بھاری
پلکوں کی جھالر جھکالی جو اس بات کی اجازت تھی کہ وہ کر لے

عثمان گہری نظروں سے اسے دیکھتا انگلی کی مدد سے اسکے سارے بال آگے سینے پر گراتے ان تھوڑے سے بالوں کو ہک سے بے حد نرم ہاتھوں

سے آزاد کرنے لگا ماہم اسکی مخمور نظروں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرتی جیسے سمٹنے سی لگی تھی

وہ چھوٹا سا ڈریس پیارا تھا بہت بے بی پر پہنا ہوا اچھا لگے گا۔۔۔"اس کی بات پر ماہم نے جھٹ سے اسے ہونقوں کی طرح دیکھا

ک۔۔کونسا ڈڈ۔۔۔ڈریس۔۔۔؟آہ شدّت سے دل میں دعا کی کہ یہ اس ڈریس

کی بات نہ ہو جو وہ اور اسکی ماں کر رہی تھیں لیکن اسے کیسے پتہ وہ کونسا تھا وہاں

وہی جو مدران لاء نے ہمارے بے بی کیلئے بنایا ہے۔۔۔"شریر مسکراہٹ

ہونٹوں میں دباتے اس نے خود کو قدرے مصروف ظاہر کرتے نارمل سے

انداز میں بات کی لیکن ماہم تو یوں تھی جیسے کوئی پتھر کی مورت

آ۔۔۔آپ۔۔۔کو۔۔ک۔۔۔کیسے پتہ۔۔۔"اٹک اٹک کر بمشکل پوچھا

جب کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ اب اس سمندر سے سیراب ہونا چاہتا ہے۔۔۔"وہ تب ہی وہاں آیا تھا لیکن ماہم کے منہ سے اظہار محبت سن کر اسکے قدم وہی زنجیر ہو چکے تھے وہ وقت عثمان کیلئے سب وقتوں میں سے حسین تھا جس میں اسے گویا ایک نئی زندگی ملی تھی

ماہم کھڑی اسکی انگلیوں کی حرکت اپنی گردن پر محسوس کرتی

دھیرے دھیرے لرزنے لگی تھی

حکم کریں۔۔۔کب سیراب کروں۔۔۔اپنی محبت کے سمندر سے

۔۔۔"وہ

بوجھل لہجے میں بولتا آنکھیں بند کئے اسکے بالوں کی خوشبو میں گم ہوتا اسے کھینچ کر خود میں اتارنے لگا ماہم یوں تھی جیسے اب گرے گی وہ ایک ہی جست میں پیچھے ہٹتی کمرے سے باہر جانے لگی تھی

جب عثمان کے ہاتھ میں اسکی ایک کلائی آگئی جسے پکڑتے اس نے ایک جھٹکے میں کھینچ کر اسکی کمر خود کے سینے سے لگاتے اپنے حصار میں لے لیا ماہم تیز تیز سانس لینے لگی تھی

جتنا بھاگیں گے یہ سمندر اتنا ہی گہرا ہوتا جائے گا اتنا نہ بھاگیں کہ پھر کبھی اس گہرائی سے نکل نہ پائیں۔۔۔"وہ دھیرے دھیرے اسکے کان کی لو پر ہونٹ مسلنے لگا ماہم کا دل ہتھیلی پر دھڑکنے لگا تھا

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ ہولے ہولے لرزتی اٹک کر یہی بمشکل بول پائی عثمان

نے دھیرے سے اسکی کلائی چھوڑتے اسے کندھوں سے تھام کر رخ اپنی

جانب پلٹا ماہم گھبراہٹ اور حیا کے مارے پلکیں تک اوپر نہیں اٹھا پائی

نہ کریں یاررر۔۔۔۔۔میں پاگل ہو جاؤنگا آپ کے پیچھے۔۔۔"اسکے چہرے

پر پھیلے حیا کے رنگ دیکھ عثمان کا دل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا

بس ایک بار سامنے سے کہہ دیں۔۔۔۔کہ آپ کے دل میں صرف میں ہوں

پلیز۔۔۔ماہی۔۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ محبت بھری التجا کرتے اس کا جواب سننے

کیلئے بے تاب سا ہونے لگا جب اسکی بے تابی پر ماہم نے بمشکل اپنی لمبی پلکوں کی جھالر اٹھاتے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں صرف اسے اپنے لئے محبت دکھائی دی تھی

پلیز۔۔۔صرف ایک بار۔۔۔"اسکی آنکھوں میں جھانکتے ایک بار پھر التجا

کی ماہم اسکے چہرے کو دیکھتی رہی دل کی دھڑکنیں دھیرے دھیرے بڑھ رہی تھی چہرے پر شرم اور حیا کی سرخی بڑھ رہی تھی وہ مسکراتی اپنا آپ چھڑوا کر باہر بھاگ گئی افففف یہ ادا عثمان کو مار گئی وہ خوشی سے پاگل ہوتا گول گھومتے دھم سے بیڈ پر گر گیا دل میں خوشی سے پٹاخے پھوٹنے لگے تھے وہ کہاں جائے وہ کسے بتائے اس

نے اپنی ماہی کو پالیا اسکا صبر اتنی جلدی جیت گیا افففف آج رائے عثمان لاشاری ساتویں آسمان پر تھا

آپ کیوں اسکی بکواس برداشت کر رہے ہیں ایک بار کہیں سیدھا اسکی کھوپڑی کھول دونگا۔۔۔" پامیر کا چہرہ غصّے سے سرخ ہوا جا رہا تھا وہ لوگ ایک جگہ سے آ رہے تھے جو انکی نیو فیکٹری کے قریب سڑک کے کنارے پر تھی اگر وہ جگہ اس فیکٹری کے پارکنگ ایریا کے لئے مل جاتی تو اس فیکٹری کی ہائپ مارکیٹ میں مزید بڑھ جاتی کیونکہ بزنس میں جو دکھتا ہے وہ بکتا ہے اب مسلہ اس بندے کا تھا جس کی وہ زمین تھی اور اس نے پاشا کو جانے بغیر اتنے سخت لفظوں میں وہ جگہ دینے سے انکار کر دیا تھا یہ بات اب رہ رہ کر پامیر کا پارہ ہائی کر رہی تھی

محبت نے ہاتھ باندھ دیے۔۔۔ جس دن کھلے۔۔۔اس دن ایک ایک کے ٹکڑے

کرونگا۔۔۔" سفاکیت بھرے لہجے میں بولتے اس نے اپنے علاقے میں گاڑی داخل کی آج وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا

کومل ایسا کہتی تو میں ایک تھپ۔۔۔" اسکے آدھے جملے پر پاشا نے خون خوار نظروں سے اسے دیکھا پامیر وہی فورا سے چپ ہو گیا

مم۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو۔۔۔" وہ کہتے کہتے پھر سے چپ ہو

گیا سامنے لائن قطار پولیس کی گاڑیاں دیکھ اسکی آنکھیں پھیلی البتہ پاشا نارمل تھا اسکی جھیل سی آنکھیں پل میں سب کے چہرے سکین کر گئی وہ لوگ جنگ کیلئے نہیں آئے تھے لیکن پھر بھی پاشا کے بندے ان پر بندوقیں تان کر کھڑے تھے

یہ پھر آ گئے۔۔۔" پامیر دانت پیس کر بولا ساتھ اپنی گن لوڈ کی
اپنے باپ کی یاد آ گئی ہو گی اس لئے حاضری دینے آئے ہیں۔۔۔" گاڑی
عین
ڈی ایس پی کے قریب جا کر روکی کہ وہ بے اختیار ایک قدم پیچھے
ہو گئے اسکی اس حرکت پر پامیر کو ہنسی آئی تھی
دونوں ایک ساتھ باہر نکلے لیکن پاشا نے جونہی قدم گاڑی سے باہر نکالا
اسے دیکھ ہر ایک پولیس والے کے چہرے پر خوف کا سایہ سا لہرا گیا
وہ دن اب تک کوئی نہیں بھولا تھا جب اس نے اپنی بیوی کو دھکا دینے
والے حولدار کی بازو جڑ سمیت کاٹ دی تھی اور اپنے کام میں ٹانگ
اڑانے والے انسپیکٹر کی ٹانگ پر سیدھا گولی ماری تھی وہ پاشا تھا
جسے اپنا بدلہ لینے کیلئے آفیسر کے آن ڈیوٹی یا آف ڈیوٹی سے کوئی
مطلب نہیں تھا اسے صرف اپنا بدلہ پورا کرنا تھا

وہ قدم قدم چلتا ہوا ڈی ایس پی کے پاس آیا اسے دیکھ انہوں نے فورا سیلیوٹ کیا

خیر ہیں ڈی ایس پی صاحب خرچہ پانی لینے یہی آ گئے۔۔۔"اپنے مخصوص سپاٹ لہجے میں بولتے اسکی حالت پر تمسخر اڑایا

پاشا یہ لوگ کسی پریزیڈنٹ کے ساتھ آئے ہیں۔۔۔"، پیچھے کھڑے اس کے ایک بندے نے بتایا پاشا کو تھوڑا اچنبھا ہوا کوئی پریزیڈنٹ اسکے علاقے میں اسکے گھر میں آیا ہے

کون ہے وہ۔۔۔اور کس کی اجازت سے یہاں آنے دیا اسے۔۔۔"اس نے غصّے

سے جبڑے بھینچ کر پوچھا اسکے بندے پل میں فورا گھبرا گئے اسکے غصّے سے تو ویسے ہی سب کی جان نکلتی تھی

وہ پپ۔۔۔پاشا۔۔۔بب۔۔۔ برلاس سائیں۔۔۔لے۔۔کر۔۔۔آئے ہیں۔۔۔"اس سے پہلے

انکی شامت آئے جلدی سے بتایا پامیر اور پاشا دونوں کو حیرت ہوئی

پاشا کے اندر کی جانب بڑھتے پامیر بھی اسکے پیچھے بڑھ گیا جب ان کے کانوں میں ایک آواز گونجی

ملائشیا کا پریزیڈنٹ ہے پاشا۔۔۔"اس آواز پر پاشا کا دل دھک سے رکا قدم وہی زنجیر ہونے لگے اسے لگا جیسے اس نے غلط سنا ہے فورا پٹ کر اس بندے کو دیکھا جس نے اسے یہ خبر دی تھی

ک۔۔۔کون آیا ہے۔۔۔؟ کیا وہ کبھی اٹکا تھا اپنے بندوں کے سامنے ؟

ملائشیا کا پریزیڈنٹ۔۔۔"اس بندے نے پھر بتایا یہ الفاظ سنتے وہ پاشا کا دماغ سن ہونے لگا اسے فورا زمل کا خیال آیا وہ اندھا دھند اندر کی جانب بھاگنے لگا سب نے اسے دیکھا اسکا یہ بوکھلایا ہوا سا روپ وہ

لوگ پہلی بار دیکھ رہے تھے

بھائی۔۔۔۔" پامیر اسے یوں بھاگتے دیکھ اسکے پیچھے بھاگا

بھاگ کر اندر آتے سامنے کا منظر دیکھ اس کے قدم وہی منجمند سے ہو

گئے دل جیسے کام کرنا چھوڑ گیا پلکیں جھپکنا بھول گئی سامنے اسکا

بھائی اسکا لالا بیٹھا تھا کیا وہ اسکا۔۔۔لالا تھا سچ میں۔۔۔؟ وہ خود کو

جیسے یقین دلانے لگا جھیل سی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی ہونٹ بے

اختیار پھڑ پھڑانے لگے ہاں۔۔۔وہ۔۔۔وہ اسکا لالا تھا اسکا زریاب لالا

کتنے

عرصے بعد وہ انکو دیکھ رہا تھا اس نے یاد کرنا چاہا جب عرصہ یاد

آنے کے بجائے اسکی سماعتوں میں اور آوازیں گونجنے لگی

ہمارا سر اس نے شرم سے جھکا دیا۔۔۔یہ ہمارا خون ہی نہیں ہے ام"

آج سے اسکو اپنا بیٹا نہیں مانتا" ایک عمر رسیدہ شخص کے الفاظ اس

کی سماعتوں میں گونجتے آنکھوں میں اترتی نمی کو پیچھے دھکیل
گئی وہاں اب خون اتر رہا تھا" ہمارا خون نہیں ہے یہ۔۔۔ سر شرم سے
جھکا دیا۔۔۔ "الفاظ گڈ مڈ ہونے لگے دل دھیرے دھیرے بھاری
ہونے لگا

کیا تب یہ شخص آیا تھا جسے اس نے پیدا ہوتے سب سے قریب پایا
جس نے باپ کی طرح اسکے نخرے اٹھائے آیا تھا یہ۔۔۔۔؟ وہ خود سے
وہی کھڑا سوال کرنے لگا ہاتھ کی رگیں ابھرنے لگی تھیں آنکھوں سے
ایک گرم موتی باڑ توڑ کر نیچے زمین پر جا گرا جسے گرتے پامیر نے
دیکھا تھا

پاشا۔۔۔ "اسکے بولتے سب نے اس جانب مڑ کر اسے دیکھا اسی وقت
زریاب لالا کی نظر بھی اس پر پڑی اور پڑتے وہ بے اختیار اپنی جگہ سے
اٹھتے چلے گئے

زی۔۔۔"انکے لبوں نے بے اختیار اسکا نام پکارا انکی حالت بھی زیحال سے ذرا مختلف نہ تھی جس کی خوشبو وہ اب تک یہاں کی فضاؤں میں محسوس کر رہے تھے وہ سامنے تھا انکا زی۔۔۔انکی جان کا ٹکڑا ان کے سامنے تھا وہ سب کو بھولتے جا کر ایک ہی جست میں اسے اپنے کندھے سے لگا گئے

میرا جان۔۔۔میرا زی۔۔۔کیسا ہے تم۔۔۔"انکے لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی

ایک تڑپ جسے محسوس کرتے سب کی مسکراہٹ غائب ہوئی انکی حالت دیکھ سب کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی دو بچھڑے بھائی کتنے عرصے بعد ملے تھے کیا کوئی انکے دل کی حالت سمجھ سکتا تھا نہیں اس حالت کو بیان کرنے کیلئے تو کوئی لفظ بھی نہیں بنا تھا

زی زی۔۔۔تم کیسا ہے۔۔۔"وہ پیچھے ہٹتے اسکا ماتھا چومتے کبھی ہاتھ

چومتے انکی اس حد تک محبت دیکھ سب کا دل جیسے پھٹنے کے
قریب تھا اتنی محبت کیا کوئی بھائی بھائی سے کر سکتا تھا انکو دیکھ
سبکو قصہ یوسف یاد آگیا تھا
ہم کب سے تمہارے انتظار میں بیٹھا ہے تم۔۔۔ کدھر تھے۔۔۔ تم
نہیں جانتا
تمہارے لالا کی آنکھیں تم کو دیکھنے کیلئے ترس گیا تھا۔۔۔ "انکا لہجہ
بھیگ چکا تھا کسی کو وہ پہلے والے رعب دار پرسنالٹی والے زریاب
خان آفندی یاد نہیں آئے
تہ وا° دلتہ یہ°؟ (آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔) "اسکا سوال سنتے
زریاب
اپنی جگہ سے کچھ دیر ہل نہیں پائے انکے چہرے پر اسکا سوال سنتے
ایک کرب کا سایہ سا لہرا گیا

تم کو دیکھنے کیلئے۔۔۔اپنے دل کو سکوں دینے کیلئے۔۔۔"انکا جواب سن کر زیحال کی آنکھوں سے نمکین پانی یوں بہا جیسے کتنے عرصے سے جمع ہوا ہو

"آپ کو نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔آپ جائیں واپس۔۔۔

زی۔۔۔ہم کو۔۔۔تم سے معافی مانگنا ہے۔۔۔اپنے لالا کو معاف نہیں کرے گا؟انکی بات پر زیحال نے غضب ناک نظروں سے انہیں دیکھا کس چیز کی معافی۔۔۔بولیں۔۔۔"وہ ایک دم غصّے سے دھاڑا کہ سب سہم کر رہ گئے

زمل کو آگے کر۔۔۔جلدی۔۔۔"لائن پر یاقوت نے فورا برلاس کو حکم دیا

جس کے ملتے برلاس نے زمل جو انکے پیچھے کھڑی سب دیکھتی

حیران وپریشان سی سمجھنے کی کوشش کررہی تھی برلاس نے اسے
آگے کی جانب دھکادے دیاوہ سیدھا آگے کو گرنے لگی تھی کہ زیحال
نے فوراآگے بڑھ کراسکے آگے اپنے بازو کرتے اسے گرنے سے بچالیا
اسے
برلاس نے دھکاکچھ اس طرح دیا تھاکہ وہ غلطی لگے نہ کہ جان
بوجھ کر
زمل۔۔تم۔۔۔ٹھیک ہو۔۔۔"وہ ہر بات بھولے اسکی فکر کرتے بولا
جب زمل
کو برلاس کی بات یاد آئی
آہ۔۔۔میرا سر۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے کراھنے لگی
"کیاہوا۔۔۔درد۔۔۔درد ہورہاہے۔۔۔

ہی میرا سر۔۔۔"وہ سچ میں رونے لگی تھی زیحال اسے خود سے
لگائے
صوفے پر لے آیا لالا وہی کھڑے اسے عجیب سوالیہ نظروں سے دیکھ
رہے تھے
پانی لے کر آؤ۔۔۔"اسکے حکم پر آئرہ جلدی سے کچن کی جانب بھاگی
انکو بٹھائیں۔۔۔"زمل نے روتے ہوئے زریاب لالا کی جانب اشارہ کیا
زیحال نے مڑ کر انہیں دیکھا کیا اب وہ کچھ کہہ سکتا تھا اس نے خود
پر ضبط کرتے ایک گہری سانس لی
بیٹھ جائیں آپ۔۔۔"آہ اسکا صرف یہ کہنا زریاب خان آفندی میں
جیسے
جان سی ڈال گیا ان میں ایک نئی امید کی کرن سی جگا گیا وہ اسے
دیکھتے کر قدم قدم چلتے سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھے

پانی پیو۔۔۔"زیحال نے آئرہ کے ہاتھ سے گلاس تھامتے زمل کے ہونٹوں

سے لگایا جب اس نے پانی پیتے ہوئے برلاس کی جانب دیکھا اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا

"ہبی۔۔۔

"جی ہبی کی جان۔۔۔

یہ ہوا تھا دھماکہ زریاب خان آفندی کے سر پر "ہبی" انکی سماعتوں میں ایک بار پھر یہ نام گونجا

وہ حیران سے کبھی زمل کو دیکھتے تو کبھی اسکے پیچھے فکر میں پاگل ہوتے اپنے بھائی کو جو اسکی ذرا سی کراہ پر پاگل سا ہو گیا تھا

ہبی" یہ لفظ پھر سے انکی سماعتوں میں گونجا کیا زیحال نے شادی"
کرلی؟اسکے ذہن میں سوال گھومنے لگا انکے ہاں تو شوہر کو خان جی
کہا جاتا تھا اور وہ ہبی کہہ رہی تھی
زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔؟ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔"اسکے دھاڑتے برلاس فورا
سے
خود ڈاکٹر کو لینے چلا گیا زمل اب تک سر پکڑے رو رہی تھی اسکی
رونے والی عادت آج سب کے اتنے کام آ رہی تھی جتنا کسی نے کبھی
سوچا تک نہ تھا زامل اب تک برلاس کے ساتھ تھا اور زالے صوفے پر
بیٹھی سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی منہ سے تھوڑی سی آواز تک نہیں
نکلی تھی
اوپر چلو۔۔۔"زمل اسکے ساتھ اٹھ کر چلنے ہی لگی تھی جب زیحال سب
کے سامنے اسے بانہوں میں اٹھاتے اوپر اپنے کمرے میں لے گیا اسکی یہ

فکر اور محبت سب نے دیکھ رکھی تھی لیکن زریاب لالا پر تو حیرتوں
کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے وہ جب سے گھر سے بھاگا تھا تب سے وہ اسکی
سونے جاگنے کے وقت تک کی خبر رکھتے تھے کب وہ کہاں گیا کس سے
ملا انکو ہر بات کی اطلاع ہوتی تھی لیکن اتنی بڑی بات ان سے کیسے
چھپ گئی وہ کیسے غافل ہو گئے اس سے یہ بات چھوٹی نہ تھی شاید
زیحال نہیں جانتا تھا کہ اسکا یہ عمل اسکے گھر والوں کی جانب جانے
کے راستے بند کر گیا ہے آہ لالا کو اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا
نہیں۔۔۔اب نہیں۔۔۔اب کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے زی کو نہیں
چھوڑ
سکتے ان سے ایک بار غلطی ہوئی تھی جس کی سزا اس نے انہیں اپنی
جدائی میں دی تھی اتنا عرصہ وہ ان سے دور رہے پل پل اذیت کی موت

مرتے رہے اب مزید نہیں مر سکتے تھے چاہے انکو اپنے باپ کے سامنے
ہی
دیوار بن کر کیوں ناں کھڑا ہونا پڑے
سب وہی موجود تھے جب برلاس ڈاکٹر کو لئے اوپر انکے کمرے میں چلا
گیا اس نے تھوڑی دیر چیک اپ کیا تھا اس تھوڑی سی دیر میں زیحال
پھر کی کی طرح یہاں سے وہاں گھوم گیا تھا وہ بھول گیا تھا اپنے
بھائی کو انکی غلطی کو جس نے اسکی زندگی برباد کر دی تھی اسے
صرف اپنی گلالے کی فکر تھی اور نجانے کیوں یہ فکر عام دنوں کی
نسبت زیادہ تھی ڈاکٹر جیسے ہی چیک اپ کر کر سیدھا ہوا زیحال
فورا سے اسکے پاس آگیا زمل لیٹی آنکھیں بند کئے سونے کی ایکٹنگ
کر رہی تھی
چوٹ بہت گہری ہے آپ پلیز انکا خیال رکھیں اور کوئی بھی بات زیادہ

سوچنے نہ دیں ورنہ بہت درد ہو گا انہیں۔۔۔" وہ ساتھ ساتھ اسکی دوا لکھتے اپنے پروفیشنل انداز میں زیحال کو تاکید کرتے رہے برلاس وہی کھڑا مشکل سے اپنی ہنسی دبا رہا تھا یہ بھی اسی کا خرافاتی دماغ تھا جو ڈاکٹر رٹو طوطے کی طرح اسکے لفظ رٹ رہا تھا اور جو دادی آہ ایک بار زیحال غور کر لیتا وہ سب وٹامن کے کیپسول تھے جن کو ٹھیک ٹھاک بندہ بھی لے کر فائدہ حاصل کر سکتا تھا

اور تو کوئی پرابلم۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔ یہ ٹھیک ہیں۔۔۔ ناں۔۔۔" وہ بے بسی

کی انتہا پر تھا چہرے سے یوں لگ رہا تھا جیسے اب بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دے گا ایک دم اسے اپنا آپ گھرا ہوا سا محسوس ہونے لگا تھا

اور انکو خوش رکھیں انکی ہیلتھ بہت ڈاؤن ہو گئی ہے اگر ذرا سا بھی

سٹریس لیا تو یاداشت۔۔۔ مم۔۔۔ میرا مطلب ہے انکی میموری ایفیکٹ ہو

جائے گی کیونکہ یہ چوٹ انکے دماغ پر لگی ہے۔۔۔ "وہ" یاداشت چلی جائے گی" بولنے لگے تھے لیکن اسی وقت برلاس نے پیچھے سے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جیسے یاد کروایا کہ سکرپٹ میں سے یہ جملہ تو اس نے نکال دیا تھا پھر بھی زبان پھسل گئ

اوکے۔۔۔ "اس نے زمل کی دواؤں والی پرچی تھامتے ان سے مصافحہ کیا

بھائی مجھے دے دیں میں آتے ہوئے یہ میڈیسنز لے آؤنگا۔۔۔ "کہتے اس

نے وہ پرچی تھامی اور بظاہر نارمل مگر سختی سے ڈاکٹر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنے ساتھ لے گیا یہ تو ڈاکٹر کو اندازہ تھا کہ اس نے

کوئی گڑبڑ کی ہے اور اس پر اب اسکی اچھی خاصی پھینٹی لگے گی

زیحال ایک نظر سوئی ہوئی زمل کو دیکھ دھیرے سے اس کے قریب آ

بیٹھا نظریں اسکے چہرے پر گاڑھ لی ذہن کتنی ہی الجھنوں کا شکار

ہو رہا تھا وہ بے بسی سے اپنے لب زمل کی پیشانی پر رکھ گیا کتنی ہی

دیر وہ اسی پوزیشن میں رہا پھر ذرا سا پیچھے ہوتے اسکی دونوں بند

آنکھوں کو باری باری چوما

کیوں۔۔۔ تم نے مجھے اتنا پاگل کر دیا۔۔۔ "کمرے میں پھیلی گہری

خاموشی میں اسکی بھیگی آواز ابھری "کہ تمہاری فکر میں میں نے

اس شخص کو بیٹھنے کیلئے کہہ دیا جسے میں خود سے کوسوں دور

بھی برداشت نہ کروں۔۔۔۔ کیوں گلا لے۔۔۔ "وہ خود سے باتیں کرتا

سوال

اس سے پوچھ رہا تھا جس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بند آنکھیں ایک

پل کیلئے زیحال کا دل بھی بند کر گئی تھیں

ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔"اسکے بند ہونٹوں دھیرے سے ہلنے لگے اسکے منہ سے

ہبی

سنتے زیحال فورا سے سیدھا ہو بیٹھا

جی ہبی کی جان۔۔۔ تم۔۔ ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکے چہرے پر ہتھیلی جماتے

محبت بھرے لہجے میں پوچھا

ہبی۔۔۔ مم۔۔۔ میرا سر۔۔۔۔"آنکھیں بھی نہیں کھلی تھی کہ سر

میں درد

کی ٹیسیں سی اٹھنے لگی

"تم زیادہ مت سوچو یہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اوکے ریلیکس۔۔۔

ہبی۔۔۔ل۔۔۔لالا۔۔۔نے کھانا۔۔۔ کھایا۔۔۔؟دھیرے سے

آنکھیں کھول کر فکر

مندی سے پوچھا اسکے سوال پر زیحال ایک پل کو اسے دیکھ کر رہ گیا
نہیں۔۔۔ابھی ٹائم نہیں ہوا۔۔۔" بے حد نرمی سے جواب دیتے اسکے
ہاتھ
کی نرم و ملائم پشت چومی
آپ۔۔۔ک۔۔۔کومل سے کہیں۔۔۔وہ۔۔مم۔۔۔میڈ سے
۔۔۔کہہ کر بنوالیں
ہبی۔۔"آخر میں ہبی یوں کہا جیسے پکار رہی ہو
جی۔۔۔"اس نے بے بسی سے سرسری سا جواب دیا
لالا۔۔۔کو کیا پسند ہے۔۔۔؟اسکے سوال پر زیحال ایک پل کو جیسے
گہری
سوچ میں ڈوبا انہیں کیا پسند تھا کیا اسے یاد تھا ہاں وہ کیسے بھول
سکتا تھا کہ اسکے لالا کو قابلی پلاؤ بے حد پسند تھی لیکن شاید اب

پسند بدل گئی ہو آخر میں خود ہی سوچا

پتہ نہیں تم ریسٹ کرو نیچے ہیں سب وہ دیکھ لیں گے۔۔۔"محبت

بھرے

لہجے میں بولتے اسکا ماتھا چوم کر اسکے اوپر کمبل ٹھیک کیا

نہیں۔۔۔آپ۔۔۔جائیں۔۔۔اور کومل کو بولیں وہ کھانا تیار کروائیں

نہیں تو

میں جا۔۔۔"کہتے وہ اٹھنے لگی تھی کہ زیحال نے اسکے کندھے تھامتے

اٹھنے سے پہلے ہی لٹا دیا

میں۔۔۔میں جا رہا ہوں۔۔۔تم ریسٹ کرو پلیز اور زیادہ مت

سوچو۔۔۔"اس

کے ذہن میں ڈاکٹر والی بات گھوم رہی تھی

پھر آپ۔۔لالا۔۔۔سے بھی پوچھ لیں وہ۔۔کیا کیا کھائیں گے وہی سب بنوا
دیں۔۔۔"آہ وہ کیا کرنے کو بول رہی تھی جو وہ مر کر بھی نہ کرتا لیکن چونکہ حکم اسکی گل کا تھا اسکی جان کا جس کی بات وہ ٹھیک حالت میں کبھی نہ ٹالتا اب تو وہ تھی بھی بیمار اس حالت میں پورے خاندان کی دعوت کا بولتی تو زیحال خان آفندی چن چن کر سب کو اس دعوت پر پکڑ کر لاتا
ٹھیک ہے۔۔۔آتا ہوں تم اٹھنا مت اوکے۔۔۔"اسے تھوڑی سختی سے تاکید
کرتے وہ اٹھ کر کمرے سے جیسے ہی باہر گیا زمل نے اسکے جاتے جلدی سے اٹھ کر اپنے موبائل سے برلاس کو "کام ہو گیا" کا میسج کیا جس کا ریپلائے بھی فورا آیا تھا "لو ویو بہنا تم سچ میں میری بہن ہو آج

ثابت کر دیا" آگے ایک دل والی اموجی تھی

اب آپ بھی کریں گے ناں جو میں نے کہا تھا۔۔۔؟اس نے اگلا میسج بھیجا جس کا ریپلائے فورا نہیں آیا وہ جانتی تھی کہ برلاس اب سوچ رہا ہو گا

ہمم۔۔۔کرونگا۔۔۔"ایک سادہ سا میسج بنا کسی اموجی کے زمل کو برا لگا تھا لیکن اس وقت یہ بھی بہت تھا صحرا کے بھٹکتے کو پانی کی ایک بوند بھی بہت

اس نے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور جلدی سے بیماروں کی طرح لیٹ گئی ہنسی بھی آ رہی تھی لیکن دماغ بھی الجھا ہوا تھا آخر اسکے ہبی جان کیوں اپنے لالا سے ایسے بات کر رہے تھے ایسا کیا ہوا تھا انکے ماضی میں کہ اتنے سالوں سے اس بات کا غصّہ ذرا بھی کم نہیں ہوا اب اسے جاننا تھا

زریاب وہی بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے جب انھیں اپنی پسندیدہ روح
تک میں اتر جانے والی آواز سنائی دی

آپ کیا کھائیں گے کھانے میں۔۔۔"وہ کھڑا نخوت سے پوچھ رہا تھا
لیکن

اسکا انداز کس نے دیکھا لا کیلئے یہ بہت بڑی خوشی تھی کہ انکازی
ان سے کھانے کا پوچھ رہا تھا ورنہ آج جو ہونے والا تھا وہ خود کو اس
کے لئے پہلے سے تیار کر کر آئے تھے یا شاید اس سے بھی زیادہ کیلئے
کہ وہ ملے تک نہیں گا نہ اپنی آواز سنائے گا

تم کو جو پسند ہو ہم وہی کھالے گا۔۔۔"انکے لہجے میں بھیگا پن ہونے
کے ساتھ ساتھ خوشی بھی چھلک رہی تھی

زہر پسند ہے مجھے کھالیں گے۔۔۔"انکے جواب پر وہ بگڑا پٹھان تڑخ کر

بولا باقی سب تو آرام سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے ساتھ حیرت بھی تھی جو انکو یہاں کھڑا بھی نہیں ہونے دے رہا تھا اب آکر ان سے کھانا پوچھ رہا تھا پاور تھی اس کی پدی سی جان کی

ہاں۔۔۔وہ بھی کھالے گا۔۔۔ لیکن بشرط تم اپنے ہاتھ سے کھلائے گا بولو

کھلائے گا۔۔۔؟ انکو اسکے جواب پر ذرا بھی برا محسوس نہیں ہوا بلکہ اسکے لاڈ دکھانے والے انداز پر انہیں بے تحاشہ پیار آیا تھا

آپ کیوں کر رہے ہیں کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔" وہ اب ہتھے سے اکھڑنے لگا

تھا" میں آپ لوگوں سے اسی دن تعلق توڑ آیا تھا جب دا جی نے کہا تھا کہ میں آپ لوگوں کا خون نہیں تو آپ کس رشتے سے آئیں ہیں بولیں

"

اسکی آواز دھیرے دھیرے بلند ہو رہی تھی سب کے سانس تک رک گئے

زریاب نے ایک کرب بھری نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی جہاں برسوں پرانی
ایک اذیت رقم تھی

لالا ہونے کے رشتے سے۔۔۔۔" یہ آواز انکی جیسے گہری کھائی سے آئی تھی

زیحال نے تمسخر اڑاتی نظروں سے انہیں دیکھا

اتنے سال بعد جب میں خود کو یتیم سمجھنے لگ گیا تو آپ اپنے بھائی ہونے کا رشتہ نبھانے آ گئے۔۔۔" یتیم لفظ پر دل جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ کر بھینچ دیا تھا روح کسی باریک کپڑے پر گرا کر بے دردی سے کھینچ لی گئی ہو وہ زخمی ہو رہا تھا برسوں پرانے زخم تازہ ہو رہے تھے

زریاب اسے دیکھے گئے انکا اپنا دل جیسے کشمیر کے پہاڑوں تلے کسی نے دبا دیا ہو تب ہی زمل آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی اسے برلاس نے میسج کر کر بلا لیا تھا

ہبی۔۔۔"پیچھے سے زمل کی آواز پر زیحال کی آنکھیں اوپر اٹھی اس نے جھٹ سے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے مڑ کر اسے دیکھا

گلالے۔۔۔تم۔۔۔تم نیچے کیوں آئی منع کیا تھا ناں۔۔۔"مصنوی انداز میں

ڈپٹتے اسے صوفے پر بٹھایا

میں بور ہو رہی تھی سوچا لالا سے باتیں کروں۔۔۔"اسکی بات پر زیحال

نے سانس روک کر اسے دیکھا چہرے کا رنگ پل میں متغیر ہوا

"نہیں بعد میں کرنا ابھی ریسٹ کرو چلو۔۔۔

ہی پلیز۔۔۔ناں۔۔۔کرنے دیں۔۔۔"وہ بھی آگے سے بضد ہوئی

زیحال نے بے

بسی کی انتہا پر پہنچتے اسے دیکھا

وہ یہی ہیں ابھی کہیں نہیں جارہے ابھی ریسٹ کرو بعد میں ڈھیر

ساری باتیں کر لینا۔۔۔"آہ اس بات کی توقع تو اسے خود بھی خود سے

نہیں تھی باقیوں کو کیا ہوتی زریاب جو کرب بھری نظروں سے اسے

دیکھ رہے تھے اسکے منہ سے یہ بات سن کر انکے اندر تو جیسے خوشی

کی ایک لہر سی دوڑ گئی تھی اتنی خوشی جس کی کوئی انتہا نہیں

تھی

پکا۔۔۔؟ایک دم خوشی سے چہکتے پوچھا جب یاد آیا اوہ وہ تو بیمار ہے

آہ۔۔۔مم۔۔میرا مطلب پکا وہ رہیں گے ناں۔۔۔"ایک دم دھیمے

پڑتے

صدیوں پرانے بیماروں کی طرح پوچھا اسکے ذرا سے چھکنے پر اصل
جان تو برلاس کی نکلی تھی افففف بال بال بچا
ہاں چلو اٹھو۔۔۔اور اب جب تک میں نہ کہوں کمرے سے باہر نہیں
نکلو
گی۔۔۔"اسے سختی سے ڈپٹتے کندھوں سے تھام کر اوپر لے گیا وہ جاتے
ہوئے اس سے باتیں کرتی ہوئی گئی جن کا وہ بے حد نرمی سے جواب
دیتا گیا یہ سب زریاب کی سکین کرتی آنکھیں نوٹ کر کر رہی تھیں
لالا۔۔۔آپ سنائیں۔۔۔وہاں سب کیسے تھے۔۔۔اور وہ کیوں نہیں
آئے آپ کو
مورے کو بھی لانا چاہیئے تھا۔۔۔"برلاس خوشی سے چہکتا انکے ساتھ
ہی
دھپ سے صوفے پر بیٹھ گیا اب اسے یقین تھا جس قیامت سے وہ ڈر

رہے تھے اسے وہ چھوٹی سی لڑکی آسانی سے ہینڈل کر سکتی تھی
کومل اور آئرہ کچن میں گھسی عمر میں چھوٹی مگر رشتے میں اپنی
جیٹھانی کا حکم مان رہی تھیں انہیں نے چھتیس قسم کے پکوان تیار
کئے تھے

زیحال زمل کے کہنے پر واپس سے نیچے آگیا تھا بقول انکی شریک
حیات کے کہ انکو یہ سارا وقت اپنے لالا کے ساتھ خوش گپیوں میں
گزارنا چاہیے خوشی؟ وہ تو انہیں دیکھ اب تک پھیکا سا بھی نہیں
مسکرایا تھا وہ آتے انکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا

لالا۔۔۔اب تو آپ کو پتہ چل گیا ہو گا ناں کہ یہ دو پروڈکٹ۔۔۔آئی
میں یہ

دونوں بچے آپکے خاندان کا خون ہیں وہ رہی زالے آفندی اور یہ رہا

چھوٹا پاشا مطلب زامل آفندی۔۔۔"زامل اب تک اسی کی گود میں چڑھا

بیٹھا تھا زالے زیحال کے پاس وہی صوفے پر بیٹھی اب دھیرے دھیرے

خود سے اسکی گود میں جانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اسکا

گپوسا نھا ہاتھ تھامے نجانے کن سوچوں میں گم تھا

زریاب دونوں بچوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے اس بات پر تو انکو

خود نوٹ کرنا چاہئے تھا کہ اگر وہ زمل کے بچے تھے تو مطلب انکا باپ

انکا زی تھا اوہ انہوں نے کیسے غور نہیں کیا تب ہی زامل برلاس کی

گود سے کلا بازی کھاتا دھڑام سے زریاب کے قریب گر کر رونے لگا

جسے

برلاس سے پہلے زریاب نے اپنی گود میں اٹھالیا اور اپنے سامنے کرتے

اس ننھی سی جان کو غور سے دیکھنے لگے زامل بھی انکو غور سے دیکھ رہا تھا دھوکہ ملا تھا ناں تو اب اسے کلئیر کر رہا تھا اسکا مٹر مٹر سی آنکھوں سے گھور کر دیکھنے کا انداز اتنا کیوٹ تھا کہ زریاب کے مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں پر مبہم سی مسکراہٹ بکھر گئی ان بچوں کو خاص کر زامل کو دیکھ انہیں آگے آنے والی مصیبتوں میں کئی حد تک کمی آتی نظر آئی تھی کیونکہ زامل آفندی کوئی معمولی بچہ نہیں تھا آنے والے وقت میں سب کو پتہ چلنا تھا کہ یہ ننھا سا بچہ کیوں اتنا خاص تھا کہ برسوں پرانی دلوں میں پلتی نفرت ایک جھٹکے میں ختم ہو جاتی

ببب۔۔ببب۔۔۔"زامل انکو دیکھ اپنی نہ سمجھ آنے والی بولی بولنے لگا جس پر زریاب دھیرے سے ہنس دیے

ببب۔۔۔بب۔۔۔۔ا۔۔۔" برلاس جو اسے زریاب کی گود میں کھیلتے دیکھ

خوش ہو رہا تھا اسکے منہ سے نکلتا الف سن کر ہنسی فوراً غائب ہوئی

اسکا الف زیحال کو بھی ایک دم ہوش میں لے آیا وہ گردن موڑے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا

اس۔۔۔نے۔۔۔اس نے ببا۔۔۔کہا۔۔۔اوہ۔۔۔اسکا الف نکل ۔۔۔گیا۔۔۔" برلاس

خوشی سے ایک دم اچھل پڑا زریاب کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی تھی لیکن جس کو آئی تھی اسکا دل تک بند ہو گیا تھا آہ یہ احساس لیکن اسکی اولاد نے اسے نہیں بلکہ اس جیسے دکھنے والے شخص کو دیکھ اپنا الف نکالا تھا

ببببھ۔۔۔بہ۔۔۔۔بب۔۔۔"لو پھر سے پھنس گیا منہ میں

اوئے بولو بابا۔۔۔بیٹا بولو بابا۔۔۔" برلاس نے اسکا چھوٹا سا منہ اپنی
جانب کرتے بلوانا چاہا لیکن وہ بھی زیحال خان آفندی کی اولاد تھا
اپنی مرضی کا مالک کیوں بولے جب اسکا دل چاہے گا بولے گا وہ پھر
سے ببب بب کرنے کرنے لگا
زامل۔۔۔۔ہمارا خون۔۔۔" یہ لفظ سنتے زیحال کے دل کو کچھ ہوا تھا
لیکن
وہ ضبط کئے بیٹھا رہا ہاتھ پیر بلکہ پورا وجود جیسے زنجیروں میں
جکڑا گیا تھا لیکن اسکے اندر ایک ابھار سا لاوے کی طرح بھڑک رہا تھا
جو موقع ملتے ساتھ باہر آنا تھا وہ بھی بہت جلد
تات۔۔۔۔تت۔۔۔تات۔۔۔۔" زامل ب ت کی زبان بولتے بولتے
انکے ساتھ جاج
والا کھیل کھیلنے لگا اپنی چھوٹی سی گردن دائیں جانب دھیرے سے

گرا کر کہنے لگتا تات۔۔۔۔" یہ اس نے پہلی بار کیا تھا برلاس تو خوشی
سے پھولے نہیں سما رہا تھا وہ اپنے بڑے بابا کو دیکھ کتنی کیوٹ
حرکتیں کر رہا تھا
تات۔۔۔"اس نے پھر سے تات کیا لیکن آگے سے کوئی رسپانس نہ
ملنے پر
فورا سے ہونٹ گول کر لئے
لالا۔۔۔اسکو تات کریں اگر اسکا ریڈیو آن ہو گیا ناں تو آپ کو پورا
کشمیر گھوم کر وہ ریڈیو بند کروانا پڑے گا۔۔۔" برلاس کی بات سن کر
زریاب کا بھرپور قہقہہ گونجا تھا انہیں ہنستے دیکھ برلاس ایک دم
سٹک سا انکو دیکھنے لگا انکی ہنسی بھی زیحال سے مختلف نہ تھی
وہ بھی لوگوں کو ہپنوٹائز کرتی تھی آہ زیحال پورا کا پورا اپنے لالا پر
گیا تھا دونوں خوبصورتی میں اپنی مثالیں آپ تھے

تا۔۔۔ت۔۔۔"لالا نے زامل کی نقل اتارتے تات کیا جسے دیکھ زامل کھل اٹھا

تھا وہ بھی آگے سے پھر دوبارہ تات کرنے لگا اسے یہ کھیل بہت دلچسپ لگا تھا دوسری جانب زالے بابا۔۔بابا۔۔۔بولتی زیحال کا گال منہ میں لیتی

کبھی ذرا سی پیچھے ہو کر اپنے ننھے سے ہاتھ سے اسکا گال صاف کرتی

بابا۔۔۔"اس نے چہرہ ذرا سا آگے کر کر زیحال کو دیکھا

جی۔۔۔بابا کی جان میرا بیٹا۔۔۔"بولتے وہ زالے کی چھوٹی سی گردن میں

منہ چھپا گیا جسے وہ گدگدی والا کھیل سمجھتی کھلکھلانے لگی تھی لیکن یہ تو صرف اسکا باپ جانتا تھا کہ اسکے اندر بھڑکتا لاوا کیسے

اسکا دل بھاری کر رہا تھا کیسے وہ خود پر ضبط کے کڑے بندھ باندھے اس جگہ بیٹھا تھا دماغ کتنی ہی الجھنوں کا شکار ہو رہا تھا اسکا دل کیا کشمیر کے پہاڑوں پر کھڑے ہو کر پوری قوت سے چیخے چلائے اور " کہے "وہ جھوٹا نہیں تھا۔۔۔زیحال خان آفندی جھوٹا نہیں تھا میں جھوٹا نہیں تھا۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑاتے زالے کو خود میں نہ محسوس طریقے سے بھینچ گیا

بابا۔۔۔"اسی وقت اسکی میٹھی سی آواز اپنے باپ کو ہوش میں لے آئی اسکی جگہ زامل ہوتا تو شاید یوں بھینچنے پر اب تک رونا شروع کر دیتا لیکن وہ زالے تھی اپنے باپ کی پر تو وہ جیسے بھی رکھے یہ طے تھا کہ وہ نہیں روئے گی

زامل تو اپنے بڑے بابا کے ساتھ اتنا ایڈجسٹ ہو گیا کہ جو تھوڑی دیر پہلے تک خود کو ملنے والے دھوکے پر اسے گھور رہا تھا اب پورے بنگلے

میں انکی اور زامل کی ہنسی گونج رہی تھی

تھوڑی دیر تک کھانا بھی ٹیبل پر لگ چکا تھا سب کے ٹیبل پر آنے تک ماہم اور عثمان بھی آچکے تھے آج زیحال خود دوسری کرسی پر بیٹھ گیا تھا اسکا یہ انداز بے شک نہ محسوس طریقے سے تھا لیکن زریاب کے دل کو خوشی سے لبریز کر گیا تھا آج سربراہی کرسی پر زریاب خان آفندی بیٹھے تھے اور باقی سب مؤدب انداز میں باقی کرسیوں پر

آئرہ اور کومل نے مل کر پہلے سب کو کھانا سرو کیا جب کومل کی طبعیت بوجھل دیکھ ماہم نے اسے بٹھا دیا اور خود آئرہ کے ساتھ مل کر کام کروایا

لالا آپ شادی شدہ ہیں۔۔۔؟ زمل نے دلچسپی سے پوچھا انکو کھانے کی ٹیبل پر خاموش رہنے کی عادت تھی لیکن اب تک زیحال کی محبت اس کے لئے دیکھ وہ برسوں پرانی عادت بھی بھول گئے

ہمارا دو بیٹیاں بھی ہیں۔۔۔"انہوں نے مسکرا کر جواب دیا لیکن اس پر
کومل اور زمل کا چہرہ سا بجھ گیا وہ تو انکو کنوارہ سمجھ رہی تھیں
لیکن یہ کیا وہ تو دو بچوں کے باپ بھی نکلے تھے زیحال نے ذرا سی
نگاہ انکی جانب اٹھا کر ایسے دیکھا جیسے یہ بات اسکے لئے بھی نئ
ہو
اور کون کون ہے فیملی میں مجھے بتائیں ناں۔۔۔"زمل مزید دلچسپی
لینے لگی
گلا لے انکو۔۔۔کھانے کی ٹیبل پر بات کرنے کی عادت نہیں ہے
۔۔۔"،زیحال
نے بے حد نرمی سے اسکا ہاتھ تھام کر خاموش کروایا اس سے پہلے
زمل کا چہرہ اتر جاتا زریاب لالا بول پڑے
داجی نوشیر واں خان آفندی اور مور۔۔۔پھر ہم تین بھائی زریاب خان

"آفندی داراب خان آفندی اور پھر ہمارا چھوٹا بھائی زیحال خان آفندی

اسکا نام لیتے انکے لہجے میں جیسے مٹھاس سی گھل گئی تھی

واؤ آپ تین بھائی ہیں۔۔۔"اسکی خوشی مزید بڑھ گئی جبکہ زیحال کا

ضبط انتہا پر پہنچ رہا تھا اسکے اندر کے زخم چس چس کرنے لگے تھے

ہمارا ایک بہن بھی تھا لیکن وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔"زیحال

نے

ایک دم انہیں ایسے دیکھا جیسے اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو

سب کے چہرے ایک دم بجھ گئے

اسکو اپنے لالا سے بہت پیار تھا اسکی جدائی اس سے برداشت نہیں ہو

پائی چھین گیا ہم سے ہمارا بہن۔۔۔"انکا لہجہ پل میں بھیگ سا گیا لیکن

زیحال تو یوں تھا گویا پتھر کی مورت مشی کے منہ سے اپنے لئے بھائی

سن کر اسے اپنی وہی بہن تو ہمیشہ یاد آتی تھی لیکن۔۔۔وہ۔۔۔وہ تو اس

دنیا میں ہی نہیں تھی اسے لگا وہ سانس نہیں لے پا رہا آنکھوں کی
سرخی ایک دم گہری ہو گئی بس اسکا ضبط یہی تک کا تھا وہ کھانے
کی پلیٹ خود سے دور کرتے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا اب کس سے کھایا
جانا تھا کھانا سب خاموش ہو گئے
زمل اسکے پیچھے اٹھ کر جانے لگی جب لالا نے اسے روک دیا
ہم دیکھتا ہے اسے۔۔۔" کہتے وہ اٹھ کر اسکے پیچھے گئے پیچھے سب پر
جیسے ایک سکتا سا طاری ہو گیا تھا
کمرے میں آتے اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی اسکا دم
گھٹ رہا تھا سانس جیسے اندر جا کر باہر ہی نہیں اس رہی تھی اس
نے سینا مسل کر سانس لینے کی کوشش کی لیکن ناکام ہو گیا اسے پانی
چاہیئے تھا کہاں تھا پانی وہ بوکھلایا بوکھلا سا یہاں وہاں دیکھنے لگا
جب کسی نے اسکی جانب پانی کا گلاس بڑھایا زیحال نے نظر اٹھا کر

انہیں دیکھا اور پل میں اسکی آنکھوں میں خون اتر آیا اس نے ایک
ہاتھ سختی سے مارتے وہ گلاس خود سے دور پھینک دیا جو زمین پر
گرتے کرچی کرچی ہو گیا زریاب اس گلاس کو دیکھتے رہے
کیا ہوا تھا اسے وہ۔۔۔ایسے۔۔۔کیسے۔۔۔" وہ نہیں بول پایا آگے آواز
میں
لڑکھڑاہٹ آگئی پورا وجود جیسے کسی طوفانی زلزلے کی زد میں آ
گیا تھا
وہ تم سے کتنا پیار کرتی تھی جانتے تھے ناں۔۔۔آیا تم واپس۔۔۔؟ انکے
لہجے میں چھپا درد چیخ چیخ کر بول رہا تھا کہ وہ خود پر کتنا ضبط
کئے کھڑے ہیں
میں کیسے آتا۔۔۔" وہ ایک دم دھاڑا ضبط ٹوٹ گیا تھا زخم ادھڑ چکے

تھے "کیسے آتا میں بتائیں۔۔۔۔۔ چھوڑا تھا آپ لوگوں نے کوئی راستہ
"۔۔۔

اسکی آواز اس قدر بلند تھی کہ باہر بیٹھے سب باآسانی سن سکتے تھے
تب ہی برلاس نے آکر دروازہ باہر سے بند کر دیا اب وقت تھا دو
بھائیوں کے دلوں میں پلتے عناد کے نکلنے کا
میں چیخ چیخ کر کہتا رہا۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ کیا تھا آپ لوگوں
نے یقین آیا کوئی آگے۔۔۔؟ جس نے کہا کہ زیحال مجھے تم پر یقین ہے
تھا کوئی وہاں آپ تھے۔۔۔۔؟ وہ اب بھی دھاڑ رہا تھا لیکن آنکھوں
سے
گرم سیال روانی سے بہنے لگا زخموں سے خون رسنے لگا تھا اسکی
حالت دیکھ زریاب کی آنکھیں بے اختیار چھلک پڑی
میری بہن بھی چھین لی مجھ سے۔۔۔ چھین لیا اسے۔۔۔" وہ حواس کھو

رہا تھا تکلیف اس قدر تھی کہ اسے لگا روح ابھی قبض ہو جائے گی وہ
مضبوط اعصابوں کا مالک تھا لیکن جس کے منہ سے اپنے لئے ایک بار
لا الفظ سننے کیلئے اسکے کان ترس رہے تھے جس کی جھلک وہ
دوسروں میں دیکھ رہا تھا وہ اب کبھی نہیں دکھے گی وہ آواز اب
کبھی نہیں سنائی دے گی یہ احساس ہی زیحال کو مار گیا اسکی جان
نکال گیا وہ بے جان سا ہوتا پیچھے بیڈ پر ڈھے سا گیا اسے یوں گرنے
والے انداز میں بیٹھتے دیکھ زریاب تڑپ کر اسکے پاس گئے تھے

"زی۔۔۔زی تم ٹھیک ہو۔۔۔

میری بہن چھین لی آپ۔۔ سس۔۔سب نے۔۔۔" وہ ضبط کھوتے
پھوٹ

پھوٹ کر رو دیا زریاب نے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے میں بھینچ لیا
جہاں لگتے وہ اور بھی شدّت سے رونے لگا یہ نہیں تھا پاشا جو خود پر

ہر حال میں ضبط کر کر رکھتا تھا یہ کوئی برسوں پرانا ٹوٹا ہوا شخص
تھا اپنوں کے ہاتھوں ٹوٹا ہوا
"بس میری جان۔۔۔ ہم جانتا ہے ہم سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔
غلطی نہیں لالا یہ گناہ ہے۔۔۔" وہ چہرہ باہر نکالے کرب سے بولا یہ
تھوڑی
دیر کے آنسوں اسکی گرے جھیل سی آنکھیں سرخ کر گئے
پہلے اتنے سال میں آپ سب سے دور رہا اپنے اوپر باپ اور بڑے
بھائیوں
کا سہارا ہوتے ہوئے بھی میں یتیموں کی طرح رہا اب اگر مجھے موقع
ملتا یہ محسوس کرنے کا کہ میرا۔۔۔ میرا۔۔۔ کوئی ہے۔۔۔ تو مجھ سے
میری بہن چھین لی۔۔۔" دل جیسے پھٹنے کے قریب تھا زریاب اسکی
حالت دیکھ تڑپ اٹھے تھے وہ پھر سے سر جھکائے زار و قطار رونے لگا

تھاجب زریاب نے اسے کھینچ کر خود میں بھینچ لیا آج تک جس نے اپنے چھوٹے بھائیوں کو خود میں سمیٹا تھا آج اسے اسکا لالا خود میں سمیٹ رہا تھا وہ جسے اس نے ہوش سمبھالتے خود کے قریب تر پایا تھا جنکو باپ کی طرح نخرے دکھائے اور انہوں نے وہ سارے نخرے اٹھائے

بھی۔وہ زریاب کے سینے میں چہرہ چھپائے کتنی ہی دیر یونہی پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا جب سارے آنسوں جیسے ختم ہو گئے پیچھے صرف سبکیاں بچی تھی جو وقفے وقفے سے اسکے لبوں سے برآمد ہو رہی تھیں

تم ایک بار ہمیں معاف کر دو ہم سب کے آگے کھڑا ہو جائے گا کسی کو افف بھی نہیں کرنے دے گا داجی کو بھی نہیں لیکن ہم سے مزید دور نہ رہو ورنہ ہم بھی گل کی طرح تمہارا جدائی میں چل بس۔۔۔"،اس

سے آگے وہ کچھ کہتے زیحال تڑپ کر انکے کندھے سے لگ گیا پورا جسم جیسے لرز رہا تھا

لالا۔۔۔مزید برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔" گرم آنسوں پھر اسکی آنکھوں سے

ابل ابل کر بہنے لگے اتنے آنسوں اس نے اتنے عرصے میں نہیں بہائے تھے

جتنے آج اس تھوڑے سے پل میں اسکی آنکھوں سے بہہ گئے تھے اور مزید بہہ رہے تھے

مور تمہارے لئے دن رات تڑپتا ہے تم کو یاد کرتا ہے اور کتنا ہم سب کو تڑپائے گا اب ہمارا سزا ختم کر دو تم کہے گا تو ہم تمہارے پیر پڑ جائے گا زی۔۔۔ہم کو معاف کر دو۔۔۔" انکے منہ سے یہ بات سن کر زیحال کے

پورے وجود میں تکلیف کی شدّت بجلی بن کر دوڑ گئی اور مزید انکے
گرد اپنا گھیرا تنگ کرتے انکو خود میں بھینچ گیا
میں کیا کروں لالا۔۔۔ میرے بس میں نہیں تھا داجی وہ بات نہ بولتے تو
میں کب کا واپس آجاتا لیکن میرے اندر بھی پٹھانوں کا خون ہے میں
نہیں کر سکا برداشت ایم سوری لالا ایم سوری۔۔۔۔" دونوں میں ایک
تڑپ
تھی جان جیسے تکلیف کی شدّت کے باعث نکل رہی تھی زریاب اسے
خود میں بھینچے جیسے برسوں سے پیاسی روح کو سیراب کرنے لگے
جو اسکی یاد میں عنقریب پرواز کرنے والی تھی کتنی ہی دیر وہ ان
سے لگا کسی اپنے کا احساس محسوس کرتا رہا پھر وہیں انکی گود میں
سر رکھے لیٹ گیا زریاب دھیرے دھیرے اسکے گھنے بالوں میں انگلیاں
چلاتے اسکی روح تک کو جیسے پر سکون کرنے لگے

تم نے شادی کرلی۔۔۔"اتنی دیر میں وہ یہی بول پائے کیونکہ اب تک وہ

صرف اس بات کا یقین نہیں کر پائے تھے

میرے دو بچے بھی ہیں۔۔۔"اس نے نظریں ایک نقطے پر جمائے سنجیدگی

سے بتایا جب زریاب کو زامل اور اسکی حرکتیں یاد آئیں اسے یاد کرتے لب جیسے گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

پیارے ہیں دونوں بلکل ہمارے زی پر گیا ہے۔۔۔"واقعی زامل اپنے باپ

کے بچپن کی ٹو کاپی تھا جو حرکتیں وہ کرتا تھا وہی اب زامل دہرا رہا تھا تب ہی زریاب کو وہ انوکھا اور دل کے سب سے قریب لگا تھا

زی۔۔۔تم ہمارے ساتھ چلے گا ناں۔۔۔"انکے لہجے میں ڈر سا تھا ایک

خوف کے کہیں وہ نہ نہ کہہ دے

زیحال انکی بات سن کر دھیرے سے سر انکی گود سے اٹھا کر انہیں دیکھنے لگا اور پھر سر ہلکا سا نفی میں ہلا دیا یہاں زریاب کا جیسے دل ٹوٹ سا گیا تھا

اب اگر میں واپس آیا تو آپ سب کے ساتھ میں زمل کو بھی کھو دونگا اور میں اسے نہیں کھو سکتا لالا وہ لڑکی میری جان ہے اسکے بغیر آپ کا زی مر جائے گا۔۔۔"اسکے لہجے میں کرب تھا اذیت کی انتہا تھی دل پھر سے بھاری ہوا تھا

نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ہم وعدہ کرتا ہے وہ لڑکی تم سے دور نہیں ہو

گی کیونکہ تم سے زیادہ وہ اب ہمارے لئے ضروری ہے زی۔۔۔اسکی وجہ

سے تم اس وقت ہمارے پاس ہے اسکا یہ احسان ہے ہم پے جو مر کے بھی چکانا پڑے تو زریاب خان آفندی چکائے گا پیچھے نہیں ہٹے گا

"۔۔۔

انکے لہجے میں درد کے ساتھ ساتھ بلا کا یقین بھی تھا لیکن زیحال کا دل وہ وقت سوچ کر بھی لرزنے لگا تھا جب زمل کو اسکا ماضی پتہ چلے گا اور وہ اسے چھوڑ جائے گی

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔لالا۔۔۔ نہیں میں اسکو لے کر کوئی رسک نہیں چاہتا پلیز

"مجھے فورس مت کریں۔۔۔

اگر تم کو وہی لڑکی بول دے جانے کا تو چلے گا۔۔۔؟اب تک وہ زمل کی اہمیت زیحال کی زندگی میں دیکھ چکے تھے وہ جانتے تھے اسکے آگے زیحال خان آفندی بے بس ہے وہ خاموش رہا جواب نہیں دے سکا

اب وہی تم کو لے کر جائے گا اور ہم وعدہ کرتا ہے وہ تم سے کبھی دور
"نہیں ہو گا۔۔۔

اور دا جی۔۔۔؟ وہ قبول کریں گے۔۔۔؟ اسکا لہجہ زخموں سے چور تھا
وہ اس حالت میں نہیں کہ اس کو دھتکار سکیں تمہارا جدائی انکے
"برسوں پرانے اصولوں کا قتل کر گیا۔۔۔
پھر بھی انہوں نے کچھ کہا تو میں ان سب کو ایک ایک کر کر
گھسیٹو نگا اور دا جی کے سامنے انکے ٹکڑے ٹکڑے کرو نگا جن کی وجہ
سے میری زندگی کے اتنے سال لاوارثوں کی طرح گزرے
۔۔۔"ایک دم
اسکے لہجے میں سختی در آئی تھی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ خون
اترنے لگا تھا
ہم تمہارے ساتھ مل کر انکو جہنم واصل کرے گا تم بس ہمارا سزا ختم

کردو۔۔۔"انکی بات پر زیحال نے کن کرب بھری نظروں سے انہیں دیکھا

تھا

لیکن یہ تینوں میرے بغیر نہیں رہ سکیں گے انکا پورا خاندان صرف مجھ سے ہیں میں کیسے ہاں کردوں لالا۔۔۔"اسے یاقوت پامیر اور برلاس یاد آئے تھے اور انکے چہرے ہاں وہ تینوں اسکے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتے تھے پوری زندگی رہنا تو دور کی بات تھی

تو ہم انکو بھی ساتھ لے جائے گا۔۔۔"وہ فورا سے پہلے بولے تھے جس پر

زیحال کے لبوں پر ایک زخمی سی مسکراہٹ سی ابھری

وہ پٹھان نہیں ہیں لالا لیکن انکی تربیت میں نے کی ہے وہ اتنے غیرت مند ضرور ہیں کہ ایسی جگہ کبھی نہیں جائیں گے جہاں انکو ایک بار

دھتکارا گیا ہو یاد ہے ناں آپ کو وہ دن۔۔۔"اسکی بات پر زریاب کے ذہن

کے پردے پر وہ دن لہرانے لگا جس دن کے بعد انکی راتوں کی نیند اور دن کا سکوں چھن گیا تھا وہ اب کچھ نہیں بول پائے کتنی ہی دیر وہ انہیں دیکھتا پھر سے انکی گود میں سر رکھ گیا کتنے عرصے بعد یہ سکون اسے حاصل ہوا تھا لیکن اپنی بہن کی موت یاد کرتے دل ایک بار پھر بھاری ہونے لگا تھا

جب سب اسکے خلاف کھڑے تھے تب ایک آواز تھی "میرے لالا ایسا نہیں کر سکتے" یہ آواز اس وقت زیحال خان آفندی میں جان ڈال گئی تھی یہ اسکی بہن کی آواز تھی پورے مجمعے میں اور آج وہ آواز

ہمیشہ کیلئے بند ہو گئی تھی وہ اب کبھی وہ آواز نہیں سن پائے گا ایک گرم آنسوں کا قطرہ ان جھیل سی گرے آنکھوں سے نکل کر ناک کی سیدھ میں بہتا اسکی ٹپ پر آ اٹکا جب پیچھے سے ایک اور گرم قطرے نے اسے آگے دھکیلا اور وہ زریاب کے ہاتھ پر جا گرا جو زیحال کے چہرے کے نیچے رکھا تھا انہوں نے اسکے چہرے پر نظریں جمائی جہاں تکلیف انتہا پر تھی وہ خاموش آنسوں بہا رہا تھا لیکن یہ آنسوں اسکی چیخ و پکار پر زیادہ بھاری تھے جو سیدھا زریاب کے دل پر گر رہے تھے

تم سب اپنوں کو چھوڑ کر یہاں رہ رہا ہے یہ تینوں تمہارا سگھا بھائی نہیں ہے تو تم کس رشتے سے انکے ساتھ رہے گا اور کب تک۔۔۔؟ انکا سوال غیر متوقع تھا زیحال نے وہی سے گردن موڑ کر انہیں دیکھا اور کچھ پل دیکھتے اٹھ کر سیدھا ہو بیٹھا

میری رگوں میں داجی کا خون دوڑ رہا ہے لالا لیکن انکی رگوں میں میری محبت دوڑ رہی ہے خون رگوں سے نکل سکتا ہے لیکن محبت نہیں۔۔۔"اسکے لہجے میں اپنے بھائیوں کیلئے بے پناہ محبت تھی

زریاب

کچھ دیر کچھ نہیں بول پائے کیا بولتے انکی محبت انہیں بھی دکھتی تھی لیکن وہ بھی تو اپنے بھائی کیلئے تڑپ رہے تھے انکو بھی تو اپنا زی چاہئے تھا جسے برسوں پہلے ایک غلطی کی وجہ سے کھو دیا تھا

"تو کیا تم نے فیصلہ کر لیا کہ تم ہمیں بھی گل کی طرح مار دے گا۔۔۔

انکی بات پر زیحال کا دل ایک دم تڑپ اٹھا جو بھی تھا وہ بھائی تھے اسکے جن سے سیکھ کر اس نے اپنے تین بھائیوں کو پالا تھا انکی پرورش کی تھی ان سے وہ کب تک نفرت کر سکتا تھا اگر انکی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک وہ پاشا بن چکا ہوتا لیکن سامنے انکا بڑا بھائی

تھااور بہن بھائیوں میں نفرت زیادہ دن نہیں چلتی ہاں وہ غصّے میں
تھا لیکن اتنا نہیں کہ اپنے باپ صفت بھائی کو اپنے پیروں میں گرا لے
وہ مر نہ جائے یہ سوچتے ہوئے بھی
زیحال انکے کندھے سے لگتا زور سے آنکھیں بند کرتا گہری سانس لینے
لگا جیسے وہ رونا چاہتا ہو لیکن آنسوؤں پر ضبط کر رہا ہو
خدا آپ کو میری عمر بھی لگادے لالا ایسی باتیں نہ کریں گل کی موت
نہیں کر پا رہا برداشت مزید ایسا کچھ ہوا تو آپکا زی بھی مر جائے
گا۔۔۔۔"اسکی بات پر زریاب نے تڑپ کر اسے خود میں بھینچ لیا ایسی
محبت دیکھ کسی بھی انسان کی روح سکون کی وادیوں میں اتر جائے
وہ آنکھوں کے کنارے صاف کرتا پیچھے ہوا اور زریاب کے ہاتھ پکڑ کر
اپنے لبوں سے لگا لئے

میں نے آپ کو معاف کیا باقی سب کو بھی۔۔۔"اسکی یہ بات گویا زریاب
خان آفندی میں جان سی ڈال گئی تھی وہ ٹھیک سے خوش ہوئے بھی نہیں تھے کہ اسکی اگلی بات نے پچھلی بچی کچی جان بھی نکال دی لیکن میں واپس نہیں آسکتا ایم سوری لالا۔۔۔میں مزید کچھ نہیں کھو سکتا نہ مجھ میں اب ہمت ہے باقی کی بچی ہوئی زندگی بنا رشتوں کے جینے کی۔۔۔"وہ سر جھکائے نہایت آہستگی سے بولا لیکن زریاب کا دل جیسے کسی بھاری پتھر کے نیچے آگیا تھا انہیں لگا وہ سانس نہیں لے پا رہے تب ہی انہوں نے کھینچ کر ایک گہری سانس لی کمرے میں ایک دم خاموشی چھا گئی

پکا مورنے نو مہینے داجی کا شکل دیکھا ہے تب ہی تم پورا کا پورا ان پر گیا ہے ضدی۔۔۔"بولتے انکے لبوں پر مبہم سی زخمی مسکراہٹ آئی

زیحال انکی بات پر مسکرا بھی نہ سکا

میں ان جیسا نہیں ہوں لالا انکو رشتوں سے زیادہ اپنے اصول عزیز ہیں پھر چاہے اسکے لئے انکو اپنی سگھی اولاد اس اصول کی بھینٹ چڑھانی پڑے میں ایسا نہیں ہوں۔۔۔کل کو زامل سے ویسی غلطی ہوئی

" تو میں اصول نہیں اپنے بیٹے کو دیکھوں گا کیونکہ وہ میرا خون ہے

زامل کے لئے اسکے لفظوں میں بے پناہ محبت تھی زریاب اسے دیکھتے رہے

تم جانتے ہو زامل ہمارے خاندان کا اکلوتا وارث ہے۔۔۔؟ انکی بات پر زیحال نے حیرت سے انہیں دیکھا

ہمارا صرف دو بیٹیاں ہیں اور داراب نے شادی نہیں کی نہ وہ کرنا چاہتا ہے اس لئے زامل اکلوتا وارث بنے گا آفندیز کا تمہارا بیٹا بادشاہ بن کر

پیدا ہوا ہے اور بادشاہوں کی قسمت میں تخت ہوتا ہے بھٹکنا نہیں

"۔۔۔

زیحال کو اس بات سے زیادہ فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ اسکے اپنے پاس اتنی دولت تھی کہ اسکی آنے والی سات نسلیں بیٹھ کر آرام سے کھاتی لیکن آفندیز کی دولت الگ ہی تھی وہ جسے ملتی وہ بادشاہوں والی زندگی جیتا

داراب لالا نے کیوں نہیں کی شادی۔۔۔؟اس نے سرسری سے لہجے میں

پوچھا

پتہ نہیں تمہارے جانے کے بعد وہ بھی زیادہ نہیں بولتا اب تو خیر سے عہدہ بڑا ہو گیا جناب اے ایس پی سے ڈی ایس پی بن گیا ہے "خاصا مصروف رہتا ہے اپنی ڈیوٹی میں۔۔۔گھر بھی کم آتا ہے۔۔۔

انکی بات پر زیحال نے حیرت سے انہیں دیکھا یہ بات اسکے لئے نئ
تھی کہ اسکا بھائی پولیس فورس میں تھا
انکو یہی کرنے کو ملا۔۔۔"اسے جیسے چڑ سی ہوئی تھی یہاں کی
پولیس سے پنگے لے لے کر اب تو اسے اس نام سے بھی اچھی خاصی
نفرت تھی
تم نے دیکھا نہیں ہے اسکو۔۔۔خان صاحب وردی میں کیا لگتے ہیں دن
بھر پتہ نہیں کتنی لڑکیوں کو گراتا ہو گا لیکن شادی نہ کرنے کا قسم
کھا چکا ہے۔۔۔"اپنی بات پر وہ خود ہی ہنس دیے انکو ہنستے دیکھ
زیحال کے لبوں پر بھی مبہم سی مسکراہٹ بکھر گئ
باہر آجائیں میری بیوی کو اپنے لالا سے باتیں کرنی تھی۔۔۔"اس نے
یاد
کروایا اور بولتے اٹھ کھڑا ہوا

تم کو سچ ہمارے ادھر رہنے میں مسلہ نہیں ہے۔۔۔؟ لہجے میں عاجزی لئے دھیمے سے پوچھا

مسلہ نہیں ہے لیکن میں نہیں چاہتا تھا اس وقت وہ آپ سے بات کرے اور آپ اسے باتوں میں میرا ماضی بتادیں میں اسے نہیں بتانا چاہتا ۔۔۔"

اسکی بات پر زریاب اسے دیکھ کر رہ گئے وہ کیا کہہ سکتے تھے پوری طرح اپنے چھوٹے بھائی کے آگے بے بس تھے تب ہی اسکے ساتھ کھڑے

ہوئے اور باہر نکل گئے

سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب دونوں بھائیوں کو مسکراتے ہوئے نکلتے دیکھ سب کی جیسے جان میں جان آئی تھی زمل تو خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھی زریاب آکر سامنے والی صوفے پر بیٹھ گئے جب کہ

زیحال زمل کے پاس آکر بیٹھ گیا انکے بیچ زالے بیٹھی اپنے چھوٹو سے ٹیڈی بئیر کے ساتھ کھیل رہی تھی جب اپنے باپ کو دیکھا تو جھٹ سے وہ پھینک کر اسکی گود میں چڑھنے لگی زیحال نے نرم ہاتھوں سے اسے گود میں اٹھالیا زالے کے ہاتھ اتنے گپو سے تھے کہ ہاتھ میں پہنا گولڈ کا چھوٹا سا کنگن بھی اسکی موٹی کلائی میں آدھا دکھائی دے رہا تھا

اور آدھا نہیں

زامل زریاب کو دیکھ پھر سے اسکی جانب بڑھنے لگا جب انہوں نے خود اسے بڑھ کر آگے اسے گود میں اٹھالیا

بب۔۔۔ بببب۔۔۔۔" وہ پھر سے بب ببب کرنے لگا سب نے اسکی جانب دیکھا

کومل کو تو اسکے ببب بب پر ہنسی آرہی تھی لیکن اصل جھٹکا تب سب کو لگا جب اس نے بب ببب کے ساتھ اپنے چھوٹے سے منہ میں

پھنسا الف بھی نکال دیا

بب۔۔ا۔۔۔" وہ اتنے کیوٹ انداز میں بول رہا تھا کہ سب ایک پل کو سکتے

کے عالم میں اسے دیکھتے رہے زیحال زمل نے بھی ایک دوسرے کو دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ساتھ سب کے قہقہے بلند ہو گئے

آخر کار اسکا الف بھی نکل ہی گیا تھا پھر چاہے وہ اپنے باپ کو دیکھ کر نکلا یا اپنے بڑے بابا کو دیکھ کر زیحال بھی پھیکا سا مسکرا دیا

اسے گل کی موت اب تک نہیں بھول رہی تھی کوئی خوشی اسے محسوس نہیں ہو رہی تھی کتنی ہی دیر سب آپس میں بیٹھے باتیں کرتے رہے رات گئے وہ لوگ اپنے اپنے کمروں میں گئے تھے

آہ۔۔۔اور کیا کیا پہنوں۔۔۔" مشی سیدھی کھڑی تھی جب یاقوت نے

آخری مفلر اسکی گردن میں لپیٹ کر کانوں کو بھی اچھے سے ڈھک دیا
لونگ کوٹ پیروں میں گھٹنوں تک کے شوز سر پر کیپ اور گردن
کانوں
پر مفلر وہ پوری کی پوری بھالو بن چکی تھی
سردی سے بچنے کیلئے جو بھی ہوا وہ سب پہنوں گی۔۔۔" یاقوت ڈھٹائی
سے بولتا اپنے شوز کے تسمے باندھنے لگا خود اس نے صرف بلیک جیکٹ
سردی سے بچنے کیلئے پہنا تھا اور یہی بات تھی جس پر مشی کو غصّہ
آرہا تھا
تم کونسے آئرن مین ہو جو خود یہ سب نہیں پہنا۔۔۔" وہ ایک دم تڑخ کر
بولی یاقوت اسکی بات پر ہنستا اٹھ کر اسکے قریب آیا وہ سانس روکے
اسے دیکھنے لگی اسے دیکھنے کیلئے مشی کو صرف نظریں اوپر کرنی
پڑتی تھی دونوں میں یہ کچھ انچ کا فاصلہ لپ ٹولپ کس کرنے میں

اتنا کار آمد ثابت ہوتا تھا کہ بس

وہ مشی کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھتا دھیرے سے اسکے ہونٹوں پر

جیسے ہی جھکا مشی فورا سے آنکھیں بند کر گئی دل میں گدگدی سی

ہونے لگی بدن کا روم روم کھڑا ہونے لگا آہ اب اسکا لمس ملے گا وہ

آنکھیں بند کئے محسوس کرنے لگی جب یاقوت اسکے ہونٹوں کے بلکل

قریب آتا بجائے چومنے کے پیچھے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی گھڑی اٹھا کر

اپنی ہنسی دباتے پیچھے ہو گیا مشی جو آنکھیں بند کئے کھڑی اسکا

انتظار کر رہی تھی اسکے کس نہ کرنے پر تھوڑی سی آنکھیں کھول کر

دیکھا اسکو گھڑی باندھتے دیکھ اسکی پوری آنکھیں پٹ سے کھلی آہ

اسے اپنی سوچ پر ڈھیروں شرمندگی نے پل میں آن گھیرا تھا لیکن اسی

وقت اسے یاقوت کے لبوں میں دبی ہنسی محسوس ہوئی وہ میسنا

بنا ضبط کرتا رہا کرتا رہا آخر میں ضبط ٹوٹتے جو ہنسا اف ہنس ہنس

کر لوٹ پوٹ ہوتے بیڈ پر دھم سے گر گیا

مشی اسے غصّے سے گھور کر باہر نکل گئ

سے S ارے رکیں مسسز یاقوت کہاں جا رہی ہیں۔۔۔" وہ جلدی

بالوں میں

برش پھیرتا اسکے پیچھے پیچھے باہر کی جانب بھاگا چلا آیا سامنے

ہی انکا ہیلی کاپٹر انتظار کر رہا تھا مشی جا کر اس میں بیٹھ گئ اس

سے پہلے اسکے حکم پر پائلٹ اڑان بھر لیتا یاقوت جلدی سے جا کر بیٹھ

گیا

مجھے چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔۔" بیٹھتے اس سے پوچھا ہیلی کاپٹر اڑان

بھر چکا تھا یاقوت مشی کی فرمائش پر اسے آج باہر گھمانے لے جا رہا

تھا اتنے دن سے وہ یہی بند تھی صرف یاقوت کی تشنگی سہہ رہی تھی

اب اتنا تو یاقوت کا فرض بنتا تھا کہ اسکی دلی خواہش پوری کرے

ناراض ہو۔۔۔؟اسکے جواب نہ دینے پر پھر پوچھا مشی نخرے دکھاتی
منہ دوسری جانب پھیر گئی اس کی یہ حرکت کرنی تھی کہ یاقوت
اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی جانب کرتے اسکے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ملا کر
انکی ساری نمی نچوڑ گیا مشی ہک دک سی اسے اس حرکت پر دیکھنے
لگی پائلٹ کی موجودگی میں اسکی اس حرکت پر مشی کا رنگ ایک
دم سرخ ہوا تھا

ناراض نہیں ہونے کا ورنہ اپن باہر کا ارادہ کینسل کر کر تم کو واپس
وہی لے جا کر بند کر دے گا جدھر تم کو بس اپن کا پیار ملے گا بولے تو
اپن کی شدّت اور جنون۔۔۔" وہ پیورڈا کوؤں والے لہجے میں بولتا مشی
کو ڈرانے کی کوشش کرنے لگا جب اسکی بات پر مشی ڈرنے کے بجائے
کھلکھلا کر ہنس دی یہ دیکھ یاقوت بھی ہنستا اسے اپنے سینے میں
بھینچ گیا انکے اسی پیار کے چکر میں وہ لوگ اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ

چکے تھے وہاں عجیب سی گہما گہمی تھی رات کے اس وقت بھی
لوگوں اور وہاں جلتی روشنیوں کو دیکھ دن کا سا سماں لگ رہا تھا
واؤ کیا جگہ ہے۔۔۔"مشی یہاں وہاں دیکھتی کھوئے کھوئے سے انداز
میں بولی
واؤ کیا لڑکیاں ہیں۔۔۔"یاقوت جگہ چھوڑے وہاں چلتی پھرتی گوریوں
کو دیکھتا بولا اسکی بات پر جھٹ سے مشی نے مڑ کر اسے دیکھا اور
اسکی نظر لڑکیوں پر جمی دیکھ اسکا خون جل کر رہ گیا
شرم کرو بیوی کے ہوتے ہوئے لڑکیاں تاڑ رہے ہو بے شرم مرزا
۔۔۔"اسکا پارا
سوا نیزے کو چھونے لگا تھا یاقوت ہنستا ہوا اسکے کندھوں پر بازو
پھیلائے اپنے ساتھ لگا گیا
مذاق تھا تمہارے ہوتے ہوئے میری مجال جو میں کسی اور کا مال

دیکھوں میرے پاس آلریڈی ان سے خوبصورت لڑکی ہے پیور بیوٹی
"۔۔

بولتے اس نے مشی کا ماتھا چوما وہ لوگ ایک ریسٹورینٹ میں آئے تھے
جہاں سب ہی جاپانی فڈ تھے مشی تو جب بھی آتی تھی دوستوں کے
ساتھ کھاتی تھی لیکن یاقوت کو اپنے سامنے رکھی کچی مچھلی کو
دیکھ الٹی آرہی تھی

یہ کیا تک ہے کچی فش رکھ دی۔۔۔" وہ سامنے رکھی سوشی کو دیکھ
عجیب سا منہ بناتے ہوئے بولا جب اسکی بات پر مشی کی ہنسی چھوٹی
ڈفر یہ سوشی ہے کھا کر دیکھو کتنے مزے کی ڈش ہے۔۔۔" وہ
چاپ سٹکس کے ساتھ ایک ٹکڑا منہ میں لیتی مزے سے چبانے لگی
لیکن یاقوت اسکو دیکھ عنقریب ومٹ کرنے والا تھا

رکو تم میں ابھی آیا۔۔۔" کہتے وہ اٹھ کر ایک جانب چلا گیا اسکے آنے

تک مشی مزے سے اپنی ڈش کھاتی رہی ساتھ اپنے موبائل میں تصوریں
بنا کر کومل اور زمل کو بھیجی جو نجانے کیوں اسے کچھ دن سے
جواب نہیں دے رہی تھیں مشی موبائل رکھ کر پھر سے جیسے ہی
کھانے لگی پیچھے سے اسے ایک جانی پہچانی سی آواز سنائی دی اس
مڑ کر جیسے ہی دیکھا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اسکے چہرے کی
رنگیت پل میں متغیر ہوئی سامنے شرجیل کھڑا تھا اسے ایک دم اپنی
پچھلی زندگی آنکھوں کے سامنے گھومتی ہوئی نظر آئی وہ کون تھا؟
ہیلو مشائم کیسی ہو۔۔۔"خوشدلی سے بولتا وہ اسکے سامنے والی کرسی
پر بیٹھ گیا جہاں تھوڑی دیر پہلے یاقوت بیٹھا تھا مشی اب تک فق
رنگت کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی کھانا تو جیسے اب حلق سے نیچے
اترنا حرام ہی ہو گیا تھا

"اوہیلو کہاں گم ہو۔۔۔اکیلی بیٹھی ہو یا کوئی نیا بوائے فرینڈ بنالیا۔۔۔

وہ اسکا سب سے پہلا بوائے فرینڈ تھا جس کے ساتھ وہ تعلق میں آئی تھی اسکے ساتھ بار کلبز میں جانا ڈانس کرنا اسکا مشی کو چھونا سب بہت عام سی بات تھی اس وقت میں پورے سرکل میں انکا کپل ہر لحاظ سے ٹاپ آف دالسٹ تھا خوبصورتی میں دونوں اپنی مثالیں آپ تھے شرجیل ایک ہینڈسم اور جاذب نظر دکھنے والا نوجوان تھا اوپر سے امیر کبیر پاکستان کے موجودہ ایم پی اے کا بیٹا جو لندن میں رہائش پزیر اپنی گناہوں سے بھری زندگی جی رہا تھا سب ٹھیک تھا دونوں عنقریب شادی تک کرنے والے تھے لیکن تب ہی اچانک شرجیل کی

ایک بے ہودہ فرمائش پر سب ختم ہو گیا اسے مشائم سے شادی بعد والا تعلق پہلے ہی بنانا تھا لیکن اس نے منع کر دیا جسے وہ ٹرسٹ ایشو

بناتا اسے چھوڑ کر کسی اور لڑکی کے پاس چلا گیا اور مشی کے سامنے
اس سے وہ سب تعلق میں کر کر دکھایا جس سے اس نے منع کیا تھا
سب آنکھوں کے سامنے پھر سے گھوم گیا جب شرجیل اسے دوبارہ
ہوش کی دنیا میں لایا
"کہاں گم ہو بے بی۔۔۔
شٹ اپ اینڈ مائنڈ یور لینگوئج انڈر سٹوڈ۔۔۔" وہ کسی بپھری شیرنی کی
طرح دھاڑی تھی آس پاس کے لوگوں نے مڑ مڑ کر اسے دیکھا جب
مشی
کو ایک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا
کیا کرنے آئے ہو یہاں۔۔۔" اس نے قدرے آواز دھیمی مگر سخت
لہجے میں
پوچھا اسکے سوال پر شرجیل کے لبوں پر ایک کمینگی مسکراہٹ سی

رینگنے لگی

ہمارا ریلیشن ٹھیک کرنے۔۔۔جو بگڑ گیا تھا۔۔۔"اسکی بات پر مشی کی آنکھیں پھیلنے لگی اس نے یہاں وہاں یاقوت کو تلاشہ لیکن وہ نجانے کہاں گیا تھا جو نظر ہی نہیں آرہا تھا

شٹ اپ۔۔۔جہاں سے آئے ہو وہی چلے جاؤ اور آئندہ اپنی شکل تک نہ

"دکھانا۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔دیکھو مانتا ہوں میں غلط تھا لیکن میں واپس بھی تو آ گیا ناں۔۔۔"محبت بھرے لہجے میں بولتے اس نے ٹیبل پر آگے کو سرکتے

مشی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ چھو پاتا مشی نے فورا اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا

ڈونٹ ٹرائے ٹو ٹچ می اینڈ جو بکواس تم کر رہے ہو وہ اب تا قیامت ممکن نہیں اب کچھ کہا تو یاد رکھنا اب میں منہ لگاتی نہیں بلکہ منہ توڑ دیتی ہوں۔۔۔"دبی آواز میں وہ غرلاتی وہ شرجیل کے سارے گھٹیا

ارادوں پر پانی پھیر گئی جو ایک بار پھر اسے اپنی محبت بھری باتوں کے جال میں پھنسانے آیا تھا

مشائم پلیز ایک موقع تو د۔۔۔"اس سے آگے وہ کچھ کہتا مشی کا ہاتھ تھامتا کہ اوپر سے کسی نے اسکے ہاتھ پر گرم کھولتا ہوا تیل ڈال دیا وہ تو تڑپ ہی اٹھا تھا مشی ہکا بکا بھی منہ پر ہاتھ رکھے سامنے کھڑے یاقوت کو دیکھنے لگی جس کے ہاتھ میں تازہ تازہ فرائی فش تھی جو وہ خود اس ریسٹورنٹ کے کچن میں جا کر اپنے لئے فرائی کر کر لایا تھا آس پاس کے لوگ شرجیل کو درد کے مارے اچھلتے گالیاں

بکتے دیکھتے رہے جب یاقوت نے ہاتھ میں پکڑی ڈش ٹیبل پر رکھتے اسے کالر سے پکڑ کر سیدھا کرتے ایک زوردار گھونسا اسکے جبڑے پر دے مارا

میری بیوی کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کیسے کی۔۔۔"اسکے منہ

پر خون آشام انداز میں غرلاتے اس نے ایک اور گھونسا دوسرے جبڑے

پر رسید دیا مشی اسے روکنے کی کوشش میں آگے آتی اسکا بازو تھامنے لگی

یاقوت کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے۔۔۔"وہ نہیں سن رہا تھا ریسٹورنٹ کا آدھا اسٹاف انکا جھگڑا دیکھ وہاں اکٹھا ہو گیا تھا آس پاس کے لوگ موبائل نکال کر ویڈیو بنانے لگے

کمینے۔۔۔آئندہ اپنے گھر کی عورتوں کو بھی دیکھتے ایک بار ضرور سوچے گا کہ کس کی بیوی کو چھیڑا تھا۔۔۔" یاقوت نے اندھا دھند مارتے

اسکے چہرے کا نقشہ تک بگاڑ کر رکھ دیا تھا جب مشی کے چیخنے پر وہ ایک دم ہوش میں آیا اسٹاف انکو باہر جانے کا کہہ رہا تھا مشی یاقوت کا بازو سختی سے تھام کر باہر لے گئی شرجیل وہی زمین پر پڑا بری طرح سے درد میں کراھنے لگا تھا

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔" باہر آتے اس نے ایک جھٹکے میں اپنا بازو چھڑوایا چہرہ شدید غصّے سے سرخ ہو رہا تھا وہ کھلی فضا میں آتے گہرے سانس لینے لگا آنکھوں میں خون اتر رہا تھا آسان نہیں ہوتا اپنی بیوی کا اتنا بے ہودہ ماضی دیکھنا وہ پہلے ہی اس کرب کے امتحان سے گزر چکا تھا اب تو خون کھولنے لگا تھا بندوق پاس ہوتی تو ساری گولیاں

اسکے دھڑ میں اتار دیتا

یاقوت ریلیکس۔۔۔"مشی ڈرتی ڈرتی بمشکل بولی

کیا ریلیکس۔۔۔"اسکے لفظ پر اسکی جانب مڑتے ایک دم دھاڑا کہ مشی

خوف زدہ سی ہوتی ایک قدم پیچھے ہٹ گئی وہ لوگ جس ریسٹورنٹ

آئے تھے وہ ساحل سمندر پر تھا اور اس وقت وہ جہاں کھڑے تھے وہاں

صرف اکا دکا کپل تھا جس نے مڑ کر اس شخص کو دیکھا جو کسی

بپھرے شیر کی طرح دھاڑا تھا

اور کتنے نکل کر آئیں گے پلیز بتا دو تا کہ میں پہلے سے تیار رہوں اس

دن وہ ہوسپٹل میں آج اس ریسٹورنٹ میں کل کو گھر بھی آجائیں

گے۔۔۔"اسکی بات پر مشی کو لگا اسکا دل بند ہو گیا شہد رنگ آنکھوں

سے پانی سیلاب کی مانند بہنے لگا اسے لگا جیسے کسی نے اسکی روح

بے دردی سے نکال لی ہو لڑکیوں کو سوچنا چاہئے کہ آج تھوڑے وقت

کی محبت اور کیئر کیلئے وہ اپنا مستقبل داؤ پر لگا رہی ہوتی ہیں یہ
ایک ایسا بیج ہوتا ہے جو مستقبل کسی نہ کسی مقام پر آکر کاٹنا ہی
پڑتا ہے پھر چاہے آپ کو یاقوت مرزا جیسا کھرا مرد مل جائے
م۔۔۔۔میں۔۔ن۔۔۔ نہیں جان۔۔۔جانتی۔۔۔وہ۔۔۔"اس سے
خاموش بہتے
آنسوؤں میں بولنا تک محال ہو گیا وہ بے جان سی کھڑی تھی یاقوت
کی نظر اسکی بہتی آنکھوں پر جیسے ہی پڑی اسکا دل ایک دم مٹھی
میں آگیا تھا وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر کھولتے مشی کا چہرہ اپنے
ہاتھوں کے پیالے میں لیتا پوری شدّت سے اسکے ہونٹوں پر قابض ہو
گیا مشی اسکی اس قدر جان لیوا شدّت پر تڑپ کر اسکا کالر مٹھی
میں جکڑ گئی آس پاس کے کپلز نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا
جن کے غصّے میں بھی شدّت تھی ہوا تیز چلتی انکے کپڑے اور بال اڑا

رہی تھی وہ آس پاس کے لوگوں کو فراموش کئے اپنا غصّہ مشی کے
نازک سے پنکھڑی لبوں پر اتارنے لگا مشی کو لگا جیسے آج اسکے ہونٹ
نہیں بچ پائیں گے اس قدر جنونی انداز میں یاقوت انکو اپنے دانتوں
میں دبائے تقریباً چبا گیا تھا
کتنی دیر گزری اسے مشی کی سانسیں کھینچ کر پینے میں اس میں
اپنی دھونکنی کی مانند چلتی سانسیں انڈیلنے میں کچھ پتہ نہیں تھا
آخر میں مشی کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ سا محسوس ہوا یاقوت
کے پیچھے ہٹتے اس نے آنسوؤں سے بھری شہد رنگ آنکھوں سے
یاقوت
کے آتش لب دیکھے جہاں مشی کے ہونٹوں کی لپس ٹک لگی انہیں بھی
سرخ کر گئی اگر وہ اپنے ہونٹ دیکھتی تو پتہ چلتا وہ لپس ٹک سے
زیادہ اس بے باک مرزا کی شدّت سے سرخ اور گیلے ہو گئے تھے

سوری۔۔۔"اپنی غلطی کا احساس ہوتے وہ معذرت کر تارخ پلٹ کر
سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگا وہاں تیز ہوا کے ساتھ ایک طوفان سا
مچا تھا ویسا ہی ایک طوفان اسکے اندر بھی تھا جسے وہ لمبی گہری
سانسیں لے کر شانت کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب پیچھے سے مشی
نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی موڑتے اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ملا
دئے
یاقوت کے دونوں ہاتھ نہ محسوس طریقے سے مشی کی کمر پر دھرے
گئے تھے وہ بے حد نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چومتی اسکے اندر کے
طغیانی طوفان کو شانت کر رہی تھی جب اسکی اس ناکام سعی کو
کامیاب کرنے کیلئے یاقوت اسکی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ایک
بار پھر خود اسکے ہونٹوں اپنے منہ میں بھرے انکی نمی کھینچ کر اپنے
حلق میں اتارنے لگا مشی اس بار اسکا بھرپور ساتھ دے رہی تھی جب

اسے اپنی بس ہوتی محسوس ہوئی وہ پیچھے ہونے لگی تھی جب اسکا نچلا ہونٹ یاقوت نے اپنے دانتوں میں دبالیا دونوں قریب سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے مشی نے کھینچ کر اپنے ہونٹ کو آزادی دلواتے سر یاقوت کے سینے پر رکھ دیا

ایم سوری یاقوت۔۔۔ایم سوری۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا وہ یہاں آجائے گا

میں سچ میں نہیں جانتی تھی۔۔۔" وہ اپنی صفائی دیتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی یاقوت اسکے گرد اپنا گھیرا تنگ کرتے اسے خود میں بھینچ گیا

جانتا ہوں۔۔۔بس غصّہ آگیا تھا مجھے سوری۔۔۔" اسکا سوری سنتے مشی مزید آبدیدہ ہوتی اسکے سینے میں گھس گئ

اب ایسے کرو گی تو واپس گھر لے جاؤنگا اور جانتی ہو وہاں جا کر پھر

صبح کو ہی چھٹی ملے گی۔۔۔"ڈھکے چھپے لفظوں میں دھمکی دیتے اسے چپ کروانے کی کوشش کی لیکن وہ اسی طرح روتی رہی

لے جاؤ۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔میں کچھ نہیں کہونگی۔۔۔ب۔۔۔بس غصّہ مت ہو

میں۔۔۔میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کرسکتی یاقوت۔۔۔"یہ صرف

وہی جانتی تھی کہ یہ تھوڑی سی دیر اس پر کیسے قیامت بن کر ٹوٹی ہے

ناراضگی تو تمہاری ایک کس کی مار نکلی۔۔۔جس دن زیادہ غصہ آئے اس دن بس میرا فیورٹ کلر پہن لینا غصّہ اپنے آپ ٹھنڈا ہو جائے گا ۔۔۔"

شریر ہوتے اسے خود میں بھینچ کر چھیڑا مشی نے صرف چہرہ باہر

نکال کر اس بے باک مرزا کو دیکھا جو اسکی روئی روئی سی سرخ
آنکھیں دیکھ ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا
میں۔۔پپ۔۔۔پہن لونگی۔۔۔"سبکی لیتے دھیمی آواز میں بولی اسکی
یہ
بات یاقوت کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ بکھیر گئی اس نے جھک
کر مشی کے ہونٹوں کے کنارے پر چمکتی خون کی بوند اپنی زبان سے
چن لی
آئی لو ویو سو مچ۔۔۔۔تم سے انتہا کی محبت ہے عشق ہو تم میرا اگلی
بار کوئی آیا تو سیدھا جہنم واصل کرونگا۔۔۔"بولتے اسکا ماتھا چوم کر
پھر سے خود سے لگا لیا سکون سا سکون تھا اس ٹھنڈی ہوا میں یہ
رات بے حد حسین تھی

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا نظر سامنے جمائے ہوئے تھا اسکے قریب زامل چھوٹے چھوٹے خراٹے مارتا سو رہا تھا اس سے آگے زالے اور
زمل تھی جو سکون سے میٹھی میٹھی سانسیں لیتی سو رہی تھیں
زیحال نے تینوں کو ایک نظر دیکھا یہ تینوں اب اسکی زندگی تھے وہ چاہ کر بھی اس زندگی میں کوئی طوفان نہیں چاہتا تھا اس نے زمل کو دیکھا جس کے چہرے پر سوتے میں بھی مسکراہٹ سی تھی آج اس نے زریاب لالا سے خوب باتیں کی تھیں زیحال کا بچپن پوچھا تھا اور ہنس ہنس کر پاگل ہوئی تھی اور اب۔۔۔اب زیحال کو سلائے بغیر خود سو گئی یہ بات سوچتے زیحال نے اسکے قریب لیٹی زالے کو بے حد نرم ہاتھوں سے اٹھا کر اسکے گال چومتے اپنی جگہ لٹایا اور تکیوں کی ایک لائن بنا کر خود اسکی جگہ پر آتا زمل کے سر کے نیچے اپنا بازو دیتا

اسکے نازک سے بدن سے لپٹ گیا

جب زمل کو اپنی گردن پر اسکی گرم سانسوں کی تپش محسوس ہوئی وہ دھیرے سے کسمساتی آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی وہ دیوانوں کی طرح اسکی نازک سی گردن پر جگہ جگہ اپنا لمس چھوڑ رہا تھا

ہ۔۔۔ہبی۔۔۔"وہ نیند کے باعث بھاری آواز میں بولی کچھ نیند کی شدّت

کچھ اسکے جنون پر اٹھتے جذباتوں کے باعث آواز بھاری ہونے لگی تھی

ھممم۔۔۔۔"وہ ہنوز اپنا کام جاری رکھتے دھیرے سے بولا

آ۔۔۔آپ سوئے نہیں۔۔۔"اپنا ہاتھ اسکے سر کی پشت پر ٹکاتے گہری سانس

لی

تم نے سلایا ہی نہیں۔۔۔"بچوں کے جاگنے کے ڈر سے آواز خاصی دھیمی

رکھی زمل اسکے ہونٹوں کی حرکت محسوس کرتی تھوڑی سی پیچھے سرک کر اپنے اکتیس سالہ بے بی کو دیکھنے لگی

میرا بے بی۔۔۔"وہ پیار سے بولتی اسکی کمر پر ہاتھ رکھتی تھپکنے لگی

زیحال اسکے منہ سے یہ سن کر اپنی مسکراہٹ دبانے لگا یقیناً وہ نیند میں تھی اسی لئے یہ بول دیا ہوش میں ہوتی تو مر کر بھی نہ بولتی کہ کہیں اسکے اس لفظ وہ بے بی اپنے جنونی روپ میں نہ آجائے

وہ وہی زمل کی دھڑکنوں پر چہرہ ٹکائے آنکھیں موند گیا

گلا لے۔۔۔"بند آنکھوں سے دھیرے سے پکارا

ھمم۔۔۔"وہ اب کچی پکی نیند میں تھی

تمہیں مجھ سے کتنا پیار ہے۔۔۔"وہ یہ سوال رات کے آدھے پہر میں

پوچھ رہا تھا وہ بھی تب جب وہ پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھی
اتنا جس کو بیاں کرنے کیلئے آج تک کوئی لفظ نہیں بنا۔۔۔"آہ اس کا
جواب سن کر زیحال نے بے اختیار چہرہ اوپر کر کر اسے دیکھا اسکی
آنکھیں بند تھیں لیکن لبوں پر شریر مسکراہٹ تھی
اور یقین کتنا ہے۔۔۔؟ نظریں اسکے چہرے پر جمائے ہوئے پوچھا
جتنا خود پر بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ زیحال کا چہرہ واپس سے اپنے سینے
پر رکھتی تھپنے لگی زیحال کو اسکے جواب سن کر اپنا دل جیسے
سکون کی وادیوں میں اترتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا
اگر پوری دنیا میں خلاف ہو جائے تو۔۔۔"اب اسکی نظریں سامنے
دروازے پر تھیں اور چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی
تو میں انکے خلاف ہو جاؤنگی۔۔۔"اسکے جواب پر زیحال نے پھر چہرہ
اٹھایا زمل نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اس بگڑے بچے کو دیکھا

جولے دے کر ہر بار سر اٹھالیتا لیکن زیحال کی آنکھوں میں اترتی
سرخی دیکھ زمل کی ادھ کھلی آنکھیں پوری کھل گئی وہ محبت
بھری نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا دل جیسے بھاری ہوا جا رہا تھا
ہبی۔۔۔کیا ہوا۔۔۔" وہ ہاتھ اسکے رخصار پر رکھتی پیار سے پوچھنے لگی
تم میری ہو ناں۔۔۔مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی۔۔۔؟ نجانے کس
ڈر کے تحت وہ اس سے پوچھ رہا تھا لیکن اسکا بھیگا لہجہ زمل کی
نیند اڑا گیا وہ ذرا سی کھسک کر بیڈ کراؤن سے سر کی پشت لگاتے
زیحال کے چہرے کے نقوش دیکھنے لگی لمبی سیاہ پلکیں گرے جھیل
سی آنکھیں ستواں کھڑی ناک اور ہلکی ہلکی بئیرڈ میں نظر آتے وہ
عنابی کٹاؤ دار آتش لب سورج سی چمکتی رنگت وہ کسی بھی لڑکی
کا آسانی سے کرش بن سکتا تھا وہ اتنا خوبصورت تھا کہ اسے راہ چلتا
مرد بھی مڑ کر ایک سے زیادہ بار ضرور دیکھتا اسکے پاس دولت یا

پاور کی کمی نہیں تھی وہ اکیلا پورے سسٹم کو ہلا کر رکھ سکتا تھا
ایشیا میں اسکے نام کے ڈنکے تھے پوری ایشیا کی ڈارک ورلڈ وہ اپنے
اشارے پر چلاتا تھا پھر بھی وہ ایک عام سے گھرانے کی لڑکی کو
دیوانوں کی چاہتا تھا کیا اس میں اسکا کوئی فائدہ تھا جو دن بھر
سیکڑوں لڑکیاں بدل لیتا اور وہ خوشی خوشی اسکی صرف ایک جھلک
پر اس پر مر مٹتیں وہ پھر بھی صرف ایک کے پیچھے تھا صرف ایک
کیلئے جنونی تھا ہاں یہ ہی محبت تھی تج عشق تھا اور عشق میں
سامنے کی ویلیو نہیں دیکھی جاتی اس میں صرف دل دیکھا جاتا ہے
کہ وہ کس سے جڑ رہا ہے روح کس کے ساتھ پر سکون ہے اور زمل فہد
خانزادہ وہ لڑکی تھی جس کے ساتھ پاشا بے پر سکون تھا اسکی روح
پر سکون تھی
میری دنیا آپ ہیں اور دنیا کو چھوڑ کر صرف ایک ہی جگہ جا سکتے

ہیں اور وہ ہے قبر۔۔۔"اسکے لبوں سے یہ نام سن کر زیحال کی رنگت فق پڑ گئی دل جیسے ایک دم رک گیا

تمہیں نہیں کہنا چاہئے تھا یہ۔۔۔"یہ آواز جیسے کسی گہری کھائی میں سے آئی تھی

صرف ایک بات کی ہے ہبی۔۔۔"اس نے پیار سے سمجھانا چاہا

نہیں بات بھی نہیں۔۔۔"اسکا لہجہ ایک دم سخت ہونے لگا اس سے پہلے وہ غصّے میں آتا زمل نے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتے اس بیسٹ کو پھر سے سلا دیا

میرا بچہ۔۔۔آئی لو ویو سو مچ آئی رئیلی رئیلی ڈو۔۔۔"وہ محبت بھرے لہجے میں بولتی زیحال کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چومتی اسکی روح تک کو پر سکون کرنے لگی وہ ہو بھی رہا تھا یونہی چومتے زمل اسے نیند کی گہری وادیوں میں لے گئی وہ وہی زمل کے سینے پر سر

رکھے پر سکون سا سو گیا بچے دونوں ایک طرف اور وہ دونوں ایک طرف

ناشتہ کرتے پامیر اٹھ کر جانے لگا تھا جب زریاب کی آواز پر اسے رکنا پڑا

تم بھی ناراض ہے ہم سے۔۔۔؟انکے سوال پر پامیر نے مڑ کر انہیں دیکھا

کل کی نسبت وہ آج قدرے بہتر تھے ورنہ چالیس بیالیس کی عمر میں بھی انکے کندھے اپنے بھائی کی ناراضگی کے بوجھ میں ڈھلکے ہوئے تھے

میں کیوں ناراض ہونگا لالا۔۔۔"اس نے سرسری سے لہجے میں استفسار

کیا

"تم اور یاقوت ہے ہم سے ناراض۔۔۔

نہیں ہماری اتنی مجال ہم آپ سے ناراض ہوں۔۔۔آپ بے فکر رہیں

۔۔۔"وہ

پیار سے بولتا انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا پھر سے جانے لگا جب انکی آواز

اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

پھر تم تینوں ہمارے ساتھ چلوناں۔۔۔زی تم لوگوں کے بغیر نہیں

جائے

گا۔۔۔"انکی بات پر پامیر نے مڑ کر انہیں دیکھا لبوں پر مسکراہٹ

پھی کی پڑ گئی

لالا۔۔۔ایم سوری لیکن۔۔۔ہمارے بھائی نے ہمیں سکھایا ہے جہاں

سے ایک

بار دھتکار دیے جاؤاس جانب کبھی رخ کر کر بھی نہ سونا۔۔۔"اسکی
بات پر زریاب کا چہرہ بجھ سا گیا
لیکن یہ آپ ہیں اگر بھائی کہیں گے تو ہم اپنی انا نہیں لائیں گے بھائیوں
کے رشتے میں انا نہیں ہوتی۔۔۔"انکا بجھتا چہرہ دیکھ اس نے بے حد
نرم لہجے میں کہا اسکی یہ بت سن کر زریاب جیسے پھر سے کھل اٹھے
تھے انہوں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر پامیر کو گرم جوشی سے خود
سے لگا لیا
اچھا میں ان پولیس والوں کو بھیج رہا ہوں آپ کو سیکیورٹی چاہیئے تو
آپکے بھائی آپ کے گارڈز ہیں۔۔۔"آہ ان کے بہتر انکو سیکیورٹی کہیں
مل
سکتی تھی؟ایشین گینگسٹر انکے گارڈز تھے یہ بات چھوٹی نہ تھی
پامیر مسکرا کر باہر نکل گیا جب زریاب کی نظر سامنے زامل کو ڈانٹتی

زمل پر گئی اس نے یقیناً پھر زالے کو رلایا تھا اب صوفے پر بیٹھا اپنا چھوٹا سا منہ اوپر کئے ہونٹ گول کر کر اپنی ماں کی ڈانٹ سن رہا تھا

افففف کتنا کیوٹ تھا یہ چھوٹا پاشا

زریاب کو زمل ایک واحد راستہ دکھی تھی اب جو انکے بیچ کی یہ دیوار جڑ سے گرا سکتی تھی

زامل کے دونوں ننھے ہاتھ جڑ کر ان میں ربڑ بینڈ بندھی ہوئی تھی جو تھی تو بے حد ہلکی لیکن اس ننھی سی جان کیلئے وہ بھی کس کر باندھی گئی رسی کے مترادف تھی اس نے پھر سے زالے کی انگلی پکڑ کر منہ میں لی تھی اور پھر چھوڑی نہیں یہاں تک کہ وہ معصوم سی زالے رو رو کر سرخ ہو گئی اور اب یہ میسنا بنا ہونٹ گول کئے خود کو

رونے سے باز رکھتا اپنی ماں کی ڈانٹ سن رہا تھا

تم چلو۔۔۔ تمہارے باپ کو ہی بتاؤ نگی میری تو تمہارے اس پدے سے دماغ میں بات بیٹھتی نہیں ہے ناں۔۔۔ چلو۔۔۔" وہ زامل کو اٹھا کر دوسرے بازو پر زالے کو لئے اوپر اپنے کمرے میں لے جانے لگی

درمیان

میں سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے اسکی سانسیں بھی اوپر چڑھ چکی تھی

دونوں ہی بھاری ٹیڈی بیئر کے کسٹم پہنے بھالو کے بچے بنے ہوئے تھے آدھا وزن ان دونوں کا آدھا وزن انکے کپڑوں کا زمل کی سانسیں پھول گئی اللہ اللہ کرتے وہ دونوں کو کمرے میں لائی سامنے ہی زیحال گلے میں ٹائی باندھ رہا تھا جب مرر میں اسے زمل کی حالت نظر آئی وہ فورا اسکی جانب مڑا اس سے پہلے وہ بچوں سمیت دھڑام سے بیڈ پر گرتی زیحال نے فورا آگے آکر زامل اور زالے اور اسکی گود سے لے لیا یہاں

زامل صاحب کی نظر اپنے باپ پر پڑنی تھی کہ ٹھسکنا شروع اس سے پہلے اسکا ریڈیو آن ہوتا زمل نے سختی سے انگلی اٹھا کر ڈانٹا

خبردار جو۔۔۔جو روئے تم۔۔۔چپ۔۔۔ایک دم چپ۔۔۔"زامل اپنے ننھے

ننھے ہونٹ بھینچے اپنی ماں کو دیکھنے لگا زالے توزیحال کی گود میں آتے ہی چپ ہو گئی تھی

زمل لمبے لمبے سانس لیتی دھڑام سے بیڈ پر گر گئی یہ دیکھ زیحال نے جلدی سے دونوں بچوں کو آرام سے بیڈ پر بٹھایا اور خود زمل کے قریب گیا

کیا ہوا گلالے۔۔۔"اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے محبت بھرے لہجے

میں پوچھا زمل اسے دیکھ بنا کوئی جواب دیے اسکی بیلی سے سر

ٹکاتی اپنے دونوں ہاتھ زیحال کی پیچھے کمر پر باندھ گئی

ان میں بہت وزن ہے۔۔۔ مم۔۔۔ میری سانس پھول گئی۔۔۔" وہ گہرے سانس

لیتی بمشکل بولی

وہ تو ماشاءاللہ سے ہیں لیکن تم کسی ملازم کو بلا لیتی خود کیوں

اٹھایا دونوں کو۔۔۔" اس نے ساتھ ماشاءاللہ بھی کہا تاکہ اسکے گولو پلو

سے بچوں کو نظر نہ لگے انکے گولو مولو ہونے کی وجہ سے ہی تو وہ

دونوں اور بھی کیوٹ لگتے تھے رنگت اور نین نقش تو تھے ہی اپنے

باپ پر گورے گال لال ٹماٹر جیسے خون چھلکاتے دور سے پتہ چلتا تھا

کہ پٹھان کے بچے ہیں

ایک منٹ جب یہ پیٹ میں تھے آپ نے ہی کھلایا تھا اتنا سارا فروٹس

ہیں ناں۔۔۔ دیکھ لیا نتیجہ دونوں اب ایک ساتھ مجھ سے اٹھتے بھی

نہیں ایک کو اٹھاؤں تو دوسرے کا ریڈیو آن ہو جاتا ہے۔۔۔"اس نے پیچھے ہٹتے زیحال کو آڑے ہاتھوں لیا اب اس میں اس بچارے کا کیا قصور ایک تو بچے اتنے کیوٹ دے دیے پھر وہ قصوروار زیحال نے بیچارگی سے اسے اور بچوں کو دیکھا جب نظر زامل کے ننھے بندھے ہوئے ہاتھوں پر گئی

یہ۔۔۔یہ کیا کر رکھا ہے۔۔۔"وہ فورا سے اپنے معصومیت کے سارے ریکارڈ

توڑتے زامل کے پاس گیا جو ماں کی ڈانٹ کا اثر کچھ زیادہ ہی لے گیا تھا اور اب تک چپ تھا لیکن باپ نے جونہی اٹھایا آؤ دیکھا نہ تاؤ جو رویا وہ افف زیحال کے کان کے پردے اللہ اللہ کر کر پھٹنے سے بچے بس میرا بیٹا۔۔۔کیا کیا مانے ہاں۔۔۔دکھاؤ۔۔۔ظالم ہے تمہاری ماں۔۔۔"

کہتے اس نے زامل کے ہاتھوں سے ربڑ بینڈ نکالی اسکے ہاتھ جیسے ہی آزاد ہوئے اس نے سارا غصّہ زیحال پر نکالنا شروع کر دیا اپنے ننھے ہاتھوں کا مکا بنائے اسے پیٹنے لگا

ارے۔۔۔بسس بسس کس بات کا غصّہ ہے میری جان۔۔۔"زیحال کو اسکے

کیوٹ سے غصّے پر ہنسی اور پیار دونوں آرہا تھا لیکن وہ رو رو کر پورا کشمیر اپنے سر پر اٹھائے اسے پیٹتا گیا زیحال نے جیسے ہی اسکے روئی سے گال چومے وہ فورا اسے باپ کی گردن میں اپنا ننھا سا چہرہ چھپائے رونے لگا

کیا کیا ہے اس نے جو تم نے یہ ظلم کیا میرے بیٹے پر۔۔۔"رخ زمل کی جانب موڑتے مصنوعی ساڈپٹنے والے انداز میں پوچھا

کیا نہیں کرتا یہ جب دیکھو میری بیٹی کو ستاتا ہے یہ چھوٹا فتنہ اب

بھی اسکی انگلی منہ میں لے کر دیکھیں کیسے لال کر دی۔۔۔میری معصوم سی بچی۔۔۔"اس نے زالے کو گود میں لیتے چٹاچٹ اسکے گال چومے وہ بھی ماں کی گود میں آتے اس کے کندھے سے لپٹ گئی

لال کر دی۔۔۔؟لیکن کیسے اسکے کو نسا دان۔۔۔"وہ حیرت سے بولتے بولتے

ایک دم رکا جب آخر میں اسے کچھ گڑ بڑ لگی

رکو۔۔۔زامل ادھر دیکھو۔۔۔"اسکا چہرہ باہر نکالتے اپنے بلکل سامنے کیا

آاااا۔۔۔۔۔کرو۔۔۔"ساتھ اسے کر کر بھی دکھایا لیکن وہ صرف رونے کے

لئے منہ پھاڑتا تھا مجال ہے جو ایکسٹرا ٹائم میں کھول لے

بیٹا کرو۔۔۔۔آاااا۔۔۔۔زامل آاا کرو۔۔۔"زیحال نے اسکا منہ کھلوانا چاہا لیکن

وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا الٹا ہونٹ آپس میں جوڑ کر اممم کی

آواز نکال کر رونے لگا

ادھر دیں مجھے پتہ کیسے کھولے گا یہ۔۔۔"زمل نے زالے کو ایک جانب بٹھاتے زامل کو پکڑ کر اپنی گود میں لٹایا

میرا بیٹا فیڈ وولے گا۔۔۔چلو۔۔۔ٹمی فل کریں گے۔۔۔"وہ پیار سے بولتی

زپ نیچے کرنی لگی یہ دیکھ زامل نے فورا سے منہ کھول دیا اسکے منہ کھولنے کی دیری تھی کہ زیحال نے اسکے پاس بیٹھتے اپنی انگلی اسکے منہ میں دے کر پورا منہ کھولا سامنے ہی اسکے خرگوش جیسے دو دانت دیکھائی دیے جو ابھی ٹھیک سے نکلے بھی نہیں تھے اور اپنے

جوہر پہلے سے دکھانے شروع کر دیے اسکے دانت دیکھ زمل زیحال نے ایک دم ایک دوسرے کو دیکھا

یہ۔۔۔اس نے دانت بھی نکال لئے اتنی جلدی۔۔۔"زمل حیرت اور شاک کے

مارے بولی زیحال نے پیچھے بیٹھی زالے کو اٹھا کر اسکے دانت دیکھے لیکن اس نے ابھی نہیں نکالے تھے

اسکے تو نہیں آئے تو اسے کیا جلدی تھی۔۔۔"زیحال نے زامل کو دیکھ مصنوعی ساڈ پٹاوہ جو زبان مٹ مٹ ہونٹوں پر پھیر کر دودھ پینے کی تیاری میں تھا نہ ملنے پر ایک چیخ ماری کہ اسے فیڈو دو لینا ہے زمل نے ڈر کر جلدی سے زپ نیچے کرتے اپنے سینے سے لگا لیا لیکن اسکی اس حرکت پر زیحال کا بھرپور قہقہہ گونجا تھا

افف۔۔۔کیا چیز ہے یہ پوری آفت۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولنے لگا
اسکو
ہنستے دیکھ زالے بھی کھلکھلا کر ہنس دی
میرا معصوم بچہ بھیا برے ہیں۔۔۔انہوں نے کاٹی کی میری پرنسسز کی
چھوٹی سی انگلی پر۔۔۔"پیار سے بولتے اس نے زالے کے ننھے سے ہاتھ
چومے "لیکن آپ زامل کی جان ہو ہے ناں۔۔۔"وہ ہر بار زالے کو
یہی کہتا
تھا کہ وہ بابا کی جان ہے زامل کی جان ہے تاکہ وہ بڑے ہو کر بھی نہ
بھولے کہ وہ اپنے باپ بھائی کیلئے کیا ہے زامل بے شک اس سے ذرا کچھ
منٹ بڑا تھا لیکن بھائی تو کچھ سال چھوٹا بھی تو بھی وہ بہن سے
بڑا ہی ہوتا ہے
زامل نے فورا سے منہ باہر نکال کر ٹانگ زمل کے بازو پر ماری جیسے کہہ

رہا ہو نہیں زالے زامل کی جان نہیں ہے زمل نے اسے دیکھ گھورا
اوئے چپ کر کر اپنی ٹمی بھر وورنہ ایک تھپڑ لگے گا۔۔۔"اسکے انکار پر
ڈپٹتے اسے پھر سینے سے لگالیا سامنے فیڈ وو تھا اب اسے کونسی ڈانٹ
محسوس ہونی تھی مزے سے چپ چپ کرتا پینے لگا لیکن ہاتھ سکون
میں نہیں آیا تھا وہ زمل کے گلے میں پہنی چین کھینچنے لگا پہلے تو
یہی کھیل دلچسپ تھا لیکن پھر اسکو چھوڑ کر وہ زمل کی نیک لائن
کو پکڑنے لگا
یہ۔۔۔یہ بد تمیزی کر رہا ہے اب۔۔۔"زیحال جو کب سے اسکی
شرارتیں
دیکھ رہا تھا اس حرکت پر تڑخ کر بولا
اسکو پتہ ہے یہ بد تمیزی ہے۔۔۔؟آپ بھی ناں۔۔۔"زمل اپنے
معصوم بچے

کا گال چومتی اسے خود میں بھینچ گئی

یہ سب میرا حق ہے دور کرواسکو۔۔۔"وہ اب بھی جیلس ہونے سے باز

نہیں آیا تھا زمل نے گھور کر اسے دیکھا

ایک بار اور بولا ناں۔۔۔کمرے سے نکال دونگی۔۔۔"اس نے گھوری دے کر

ڈانٹا زیحال نے کلس کر اس چھوٹی آفت کو دیکھا جو فیڈو لیتے ہوئے بھی

ایک آنکھ سے اپنے باپ کو دیکھتا جیسے ہنس رہا تھا زیحال نے

جھک کر اسکے روئی جیسے گالوں پر ہلکی سی بائٹ کی یہ بھی اثر نہ

ہوا وہ ہاتھ سے زیحال کو پھر بلاتا جیسے اس کھیل سے لطف اندوز

ہونے لگا زیحال نے اسے پکڑ کر اپنی گود میں لے لیا

پیٹ ہے یا ٹینکی فل ہی نہیں ہو رہی۔۔۔"اسے اپنے سامنے کرتے آنکھوں

سے ڈرانا چاہا لیکن ڈھیٹ ابن ڈھیٹ ڈرنے کے بجائے کھلکھلا کر ہنسنے لگا زمل نے زالے کو اٹھا کر فیڈ کروانی شروع کی زامل جس میں دودھ پی کر اتنی طاقت آگئی تھی کہ ایک ایشین گینگسٹر کے گال پر پوری قوت سے بائٹ کرتا اسکو کراھنے پر مجبور کر گیا

نکال لئے یہ خرگوش جیسے دو دانت پہلے ماں کے دیے زخم سب سے چھپاتا تھا اب بیٹے کے بھی چھپاؤ نگا افففف کیا زندگی ہے۔۔۔"اپنے گال پر زامل کی نمی صاف کرتے الٹا اسکے گالوں پر سارا بدلہ اتار دیا لو بس ہوا اسکا ریڈیو آن

ہاں اپنی باری میں ممم۔۔۔مم۔۔۔ہاں۔۔۔"وہ زامل کی گردن میں منہ دیے

گدگدی کرتے اسے ہنسنے پر مجبور کر گیا یہ فیملی مکمل تھی ایک
دوسرے کے ساتھ وہ کچھ دیر انکے ساتھ بیٹھا کھیلتا رہا پھر اٹھ کر
کوٹ پہننے لگا اسے آج سائٹ پر جانا تھا وہاں کا کام فائنل ہونے والا تھا
زمل اٹھ کر اسکے پیچھے آکر کھڑی ہوئی
آگے آکر کھڑی ہوتا کہ نظر بھی آؤ۔۔۔"اپنی ہنسی دباتے اسکے چھوٹے
قد
پر چوٹ کی زمل آگے آتی اسے گھورنے لگی جب زیحال نے اسے اٹھا کر
ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھالیا اور خود بالوں میں برش پھیرنے لگا اسکے بال
یوں تھے کہ وہ ہاتھ مارتا تو وہ اپنے آپ پیچھے ہو جاتے گھنے سلکی
سیاہ بال جو سائیڈوں سے تھوڑے چھوٹے اور درمیان سے بڑے تھے
زمل
وہی بیٹھ کر اسکی ٹائی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگی

کیاسوچ رہاہے میرا بے بی۔۔۔"برش پیچھے رکھتے پرفیوم اٹھانے کے وقفے میں زمل کے ہونٹ بھی چومے

"آپ کب تک واپس آئیں گے۔۔۔

آپ حکم کریں ہم جائیں ہی ناں۔۔۔"وہ محبت بھرے لہجے میں بولتا پرفیوم کاایک چھڑکاؤاس پر بھی کر گیاویسے توساری رات اپنی خوشبو میں مہکاتا تھااسے یہ بے باک خان وہ پرفیوم پیچھے رکھنے کے ساتھ اسکی گردن میں منہ دیتاایک لو بائیٹ بنانے لگا

سیبی۔۔۔۔بتائیں ناں۔۔۔کب آئیں گے میں چاہتی ہوں ہم زریاب لالا کے

ساتھ ڈھیر سارا وقت گزاریں اور ہبی ہم انکے ساتھ جائیں گے ناں ۔۔۔؟

آخر میں چہکتے سوال پوچھاز یحال نے چہرہ باہر نکال کر سنجیدگی

سے اسے دیکھا

گلالے ہم وہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔ جائیں۔۔۔گے "اس نے ٹھہر ٹھہر کر

جواب دیا

لیکن کیوں ہبی۔۔۔مجھے سب سے ملنا ہے آپ کی ماما بابا بھائی بھابھی

پلیز ہبی۔۔۔" وہ منت کرتے بولی زیحال اسے دیکھ کر گہری سانس لیتا

آگے آیا اور اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے جوڑے انکی نمی ساری

اپنے حلق میں اتار گیا

اپنے ہبی کی یہ ایک بات مان لو پھر ساری زندگی میں تمہاری مان کر

چلونگا پلیز۔۔۔" بول کر پھر سے اسکے ہونٹ چومے زمل اسکی شدّت

پر

سرخ ہوتی خود پر ضبط کر گئی

اوکے ہم نہیں جائیں گے۔۔۔"زیحال کے گلے میں دونوں ہاتھ ڈال کر

پیچھے باندھتے اسکی ناک سے ناک رگڑی"آپ میری ساری باتیں مانیں

گے جن میں پہلے نمبر پر کہ آپ رات کو شرافت سے سیدھی طرح سوئیں گے مجھے تنگ نہیں کریں گے۔۔۔"زیحال جو آنکھیں بند کئے اس

کی کمر دونوں ہاتھوں میں تھامے اسکا ساتھ دے رہا تھا جھٹ سے آنکھیں کھول کر اسے گھورا

یہ بات نکال کر ہر بات مانوں گا۔۔۔لیکن جب تک اپنے دن بھر کی تھکاوٹ تمہارے وجود میں نہ انڈیل دوں مجھے چین نہیں آتا

۔۔۔"بولتے

ہوئے اسکا لہجہ ایک دم بھاری ہوا اسکی بات پر زمل کے پورے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی وہ دھیرے دھیرے اپنے ہونٹ زمل کے چہرے پر مسلنے لگا

جب تک تمہارے بدن کی ساری انرجی نہ نچوڑ لوں تب تک مجھے خود میں انرجی محسوس نہیں ہوتی۔۔۔"لہجہ مزید بوجھل ہوتا زمل کا نازک سا دل ہتھیلی پر دھڑکا گیا

ہ۔۔۔بی۔۔۔"اس نے سسکتے زیحال کو پکارا

آپ۔۔۔کوج۔۔جانا تھا باہر۔۔۔"بمشکل اٹک کر بولی جبکہ اسے خود زیحال کی ان جان لیوا بے باکیوں سے سکون مل رہا تھا

ضروری نہیں ہے۔۔۔تم ضروری ہو سب سے ضروری۔۔۔"وہ عمر میں جتنا

زمل سے بڑا تھا اتنی ہی زیادہ شدّتیں زمل پر نچھاور کرتا تھا اس سے

پہلے ان کی بہکنے کی ہر حد پار ہوتی باہر سے دروازہ ناک ہوتے پامیر
کی آواز آئ
بھائی۔۔۔ جلدی آجائیں۔۔۔ ہمیں نکلنا ہے۔۔۔"اسکی آواز پر زیحال
ہوش
کی دنیامیں آتے تھوڑا پیچھے ہوازمل کے پورے بدن کا خون چہرے پر
آجمع ہوا تھا
آیا۔۔۔" پامیر کو جواب دیتے کن خمار بھری نظروں سے زمل کو دیکھا
باقی کارات کیلئے چھوڑ رہا ہوں لوویو میری جان کے ٹوٹے۔۔۔"اسکے
ہونٹ چومتے گھڑی اٹھا کر کلائی پر باندھی اور زمل کو ڈریسنگ ٹیبل
سے اتار کر نیچے کھڑا کیا وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتی اسکی قربتوں کے
آثار مٹانے لگی
او کے ملتے ہیں رات میں اللّٰہ حافظ۔۔۔"اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے مسکرا

کر اپنے بچوں کی جانب آیا اور دونوں کو اٹھا کر باری باری چوما جو
کب سے بیٹھے اپنے کھلونوں میں مگن تھے زامل تو اسے باہر جاتے دیکھ
گردن میں ہاتھ ڈال گیا کہ اب اسے بھی لے کر جاؤ
یہ نہیں آئے گا باز۔۔۔"زمل نے آگے آکر زبردستی اسے پکڑا زیحال
جلدی
سے باہر نکل گیا پیچھے زامل کا ریڈیو کتنی ہی دیر آن رہا تھا افف
زریاب کی ایک آخری میٹنگ تھی ڈی جی آئی اور باقی عہدے داران
سے
اس لئے وہ بھی زیحال کے ساتھ ہی نکل گئے تھے برلاس بھی آج انکے
ساتھ گیا تھا اتنے دن سے گھر تھا زیحال نے اسے سختی سے منع کیا تھا
کہ جب تک زخم ٹھیک نہیں ہوتا تب تک وہ باہر نہ جائے لیکن آج سب
کے ساتھ وہ بھی چلا گیا تھا آج گھر پر صرف عورتیں تھیں

بلیک پینٹ پر چیک والی شرٹ پہنے وہ نک سک سے تیار کھڑا باہر جانے لگا تھا جب صبا بیگم اسکے لئے جوس کا گلاس لائی

تم کہاں جا رہے ہو۔۔۔"احمد کی اتنی تیاری دیکھ وہ اچنبھے سے بولیں

اب آپ کو بتا کر جاؤنگا میں۔۔۔؟اس نے ایک دم تڑخ کر کہا

تمیز بھول گئے ماں سے کیسے بات کی جاتی ہے۔۔۔؟انکو از حد اسکے رویے پر افسوس ہوا تھا لیکن وہ آگے سے سر جھٹک گیا

میرے منہ مت لگیں اور آئندہ اگر اپنے داماد کو میرے بارے میں کچھ کہا تو یاد رکھیے گا آپ کی بیٹی کو بیوہ کرنے میں ذرا دیر نہیں لگاؤنگا

انگلی اٹھا کر درشتگی سے بولتے وہ جانے ہی لگا تھا جب صبا بیگم نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا

بے شرم۔۔۔بدلحاظ اب تم بہن کو بیوہ کروگے اتنے بڑے ہوگئے تم

"۔۔۔

وہ خون آشام انداز میں اسکے منہ پر غرلائی تھیں احمد تو غصّے سے

لال پیلا ہوتا یوں تھا جیسے اب پھٹے گا تیز تیز سانس لیتے مٹھیاں

ضبط سے بھینچے وہ انہیں دیکھنے لگا جب اسکا ہاتھ ایک دم اپنی

ماں کی جانب اٹھا یہ دیکھ صبا بیگم سانس روکے ایک جانب جھک

گئی جب انہیں محسوس ہوا کہ اس نے مارا نہیں انہوں نے دھیرے

سے

آنکھیں کھول کر خوف زدہ سی ہوتے اسکی جانب دیکھا اسکا ہاتھ

پیچھے کھڑے جیلانی کے ہاتھ میں تھا اور وہ خون خوار نظروں سے

اسے دیکھ رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے اسکا ہاتھ زور سے جھٹک ایک

زوردار تھپڑ اسکے منہ پر رسید کیا وہ باپ تھے عمر چاہے کوئی بھی آ

جائے قوت بیٹے سے زیادہ ہی رہتی احمد لڑکھڑا کر اوندھے منہ زمین پر جا گرا

تمہاری اتنی ہمت میری بیٹی کو بیوہ کروگے۔۔۔"اسے کالر سے پکڑ کر اٹھاتے اپنے مقابل کرتے دوسرے گال پر بھی ویسا ہی تھپڑ رسید کرتے اسے لال کر گئے صبا بیگم منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی انہیں دیکھنے لگی

آج انہیں جیلانی صاحب میں ایک باپ دکھائی دے رہا تھا ایک بیٹی کا باپ

آیندہ میری بیٹی کے لئے کچھ برا سوچا بھی تو یہ تھپڑ یاد رکھنا اور یہ عورت تمہاری ماں سے پہلے میری بیوی ہے اگر دوبارہ یہ ہاتھ اسکی جانب اٹھا تو جڑ سمیت کاٹ دونگا۔۔۔ سمجھے۔۔۔"اسے کالر سے دبوچ کر

اپنی جانب کھینچتے پوری قوت سے اسکے منہ پر دھاڑے احمد تو یوں

تھا گو یا بدن کا ٹو تو لہو نہیں اس نے کب اپنے باپ کی خود پر اونچی
آواز دیکھی تھی وہ تو وہ تھے جو بیٹے کی محبت میں تھپڑ بھی کھا
کر خاموش ہو گئے تھے لیکن آج وہ ایک شوہر اور بیٹی کے باپ بنے اس
پر دھاڑتے اسکا خون خشک کر رہے تھے ایک گرم آنسوں کا قطرہ
آنکھوں
کی باڑ توڑتے صبا بیگم کے گال پر پھسل گیا جیلانی نے احمد کا کالر
چھوڑتے اسے باہر کی جانب دھکیل دیا وہ ہک دک سا اپنے باپ کو
دیکھتا رہا
گیٹ آؤٹ فرام مائے ہاؤس اینڈ کم بیک وین یو لرن ٹو ریسپیکٹ یور
مدر گوٹ اٹ (دفع ہو جاؤ میرے گھر سے اور تب واپس آنا جب اپنی
ماں کی عزت کرنا سیکھ جاؤ)۔۔۔"انگلی اٹھا کر شدید غضب ناک انداز
میں پھنکارے انکا یہ انداز دیکھ احمد نہیں رکا وہ دو دو سیڑھیاں اترتا

سیدھا باہر نکل گیا اسکے جاتے جیلانی صاحب کے تنے اعصاب ایک دم
ڈھیلے پڑے جیسے وہ صدیوں کے بیمار ہوں چہرے پر اب غصّے کی
جگہ کرب اور اذیت تھی وہ بے جان سے ہوتے بیڈ پر ڈھے سے گئے ان
اس انداز میں بیٹھتے دیکھ صبا گلاس ٹیبل پر رکھتی ایک ہی جست
میں انکے پاس گئیں
آپ۔۔۔ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ انکا ہاتھ تھامتے فکر مندی سے پوچھا جب
نظر ان
کی بوڑھی آنکھوں پر گئی جہاں اس وقت نمی اتر رہی تھی وہ صبا کا
ہاتھ تھامے بے بسی سے سر جھکا گئے
میں لٹ گیا صبا۔۔۔ میں برباد ہو گیا۔۔۔" کہتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو
دیے
انکو ایسے روتے دیکھ صبا کی جیسے جان سی نکل گئی تھی وہ زمین

سے اٹھ کر انکے ساتھ بیٹھ گئیں جب جیلانی نے اپنا سر انکے سینے پر رکھ دیا

میں برباد ہو گیا جس اولاد کے پیچھے ذلیل ہوا آج وہ مجھے ذلیل کر کر چلی گئی میرے ہاتھ کچھ نہیں بچا میں خالی ہاتھ ہو گیا۔۔۔"انکی آواز میں تڑپ تھی صبا انہیں خود میں بھینچ گئیں اتنے دن سے بند کمرے میں پلتا انکے دل کا غبار وہ اب نکال رہے تھے

کیا ہوا ہے مجھے بتائیں۔۔۔آپ کیوں پریشان ہیں۔۔۔"صبا نے انکا سر چومتے بے حد نرم لہجے اور پیار سے پوچھا انہیں کب عادت تھی انکو اس طرح ٹوٹا ہوا دیکھنے کی

یہ سیٹ میں احمد کیلئے چاہتا تھا یہ سیاست اسکے مستقبل کیلئے برقرار رکھنی چاہی اس کے پیچھے اپنی بیٹی تک میں نے داؤ پر لگا دی جس کی سزا میں خدا نے مجھ سے سب چھین لیا میں ختم ہو گیا ختم

ہو گیا میں۔۔۔"بولتے وہ مزید شدّت سے رو دیے یہ دیکھ صبا خود بھی رو پڑی

میں احمد کی یہ حالت دیکھ اب کچھ واپس نہیں چاہتا صبا میں بس خدا سے معافی چاہتا ہوں میں اپنی بیٹی سے معافی مانگنا چاہتا ہوں وہ معاف کر دے گی ناں۔۔۔"چہرہ انکے سینے سے باہر نکالتے بے بسی سے پوچھا صبا روتے ہوئے سر ہاں میں ہلا گئیں

وہ بیٹی ہے معاف کر دے گی آپ کو۔۔۔"انکی بات سنتے جیلانی پھر سے انکے کندھے سے لگ گئے آج انکی بے بسی کی انتہا تھی وہ ایک دم بوڑھے ہو گئے تھے عمر پچاس کے لگ بھگ ہو کر بھی وہ چالیس بیالیس سال کے لگتے تھے ٹھوس بدن گوری رنگت شہد رنگ آنکھیں تیکھے نین نقش وہ اس عمر میں بھی آج کل کے لڑکوں کے سامنے ڈیشنگ اور ہینڈسم لگتے تھے صبا انکی دوسری بیوی تھیں جو ان سے چودہ سال

چھوٹی تھیں پیسے کی ریل پیل ہونے کے باعث خود کو مین ٹین رکھ کر
وہ اب تک ینگ ہی لگتی تھیں
"میرا بیٹا تو چھن گیا وہ کس راہ پر نکل پڑا۔۔۔
خدا اسے بھی ہدایت دے گا جیسے آپ کی بیٹی کو دی۔۔۔"انکی بات کا
جواب بے حد محبت سے دیتی وہ دونوں ہاتھ انکی کمر پر باندھ گئیں
آج جیلانی انکی آغوش میں جیسے سکون ڈھونڈنا چاہتے تھے جنہوں
نے صرف ان سے تعلق تب تک نبھایا جب تک انہیں بیٹا نہیں مل گیا
اس
کے بعد سے صبا صرف انکے گھر میں پڑے سائیڈ سامان سے زیادہ کی
اہمیت نہیں رکھتی تھیں وہ کتنی ہی دیر ان سے لگے اپنے اندر کی
تکالیف باہر نکالتے رہے تھوڑی دیر میں صبا بیگم بیڈ کراؤن سے ٹیک
لگائے بیٹھی گود میں رکھے جیلانی کے سر میں انگلیاں چلا رہی تھیں

انکا یہ بدلا روپ دیکھ انکا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا یہ انکے صبر
کا پھل تھا چاہے اس عمر میں آکر ملا ہو لیکن مل گیا تھا
یاقوت مشی سے ملنے دے گا۔۔۔۔؟ان کے سوال پر صبا نے مسکرا کر
انہیں دیکھا
وہ بہت اچھا ہے کبھی بھی انکار نہیں کرے گا۔۔۔"انکے لہجے میں
یاقوت
کیلئے بے پناہ محبت امڈ آئی
ہمارا ایک بیٹا ایسا نکلا ہے لیکن خدا نے دوسرا بیٹا بھی دیا ہے ہمیں جو
ہر عیب سے پاک ہے سلجھا ہوا محبت کرنے والا۔۔۔"انکی باتوں سے
جیلانی کو یاقوت کی یاد آئی یہ سب انہیں پہلے سے پتہ تھا آخر کو
پاشا کے ساتھ سب سے زیادہ کام انہی نے کیا تھا یاقوت کے ساتھ انکی
بہت بنتی تھی پاشا کے کئی کام وہ خود کرتا تھا کئی نہیں بلکہ سارے

ہی کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ پاشا کارائیٹ یا لیفٹ ہینڈ ہیں وہ پورا کا پورا دوسرا پاشا بے تھا کھرا اور دبدبے والی پرسنالٹی رکھنے والا

ھمم۔۔۔ہو سو وہ معاف کر دے۔۔۔"وہ بے حد دھیمے لہجے میں بولتے

آنکھیں موند گئے آج سکون سا محسوس ہو رہا تھا دل جیسے ہلکا ہو گیا تھا

صبا۔۔۔"وہ آنکھیں موندے خود بھی بیڈ کراؤن سے سر کی پشت لگائے

بیٹھی تھیں جب انکی آواز انکی سماعتوں میں گونجی

جی۔۔۔"جھٹ سے سر اٹھاتے بولیں

میں۔۔۔وہ"وہ بولتے ذرا سے ہچکچانے لگے

بولیں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔؟انہیں یوں ہچکچاتے دیکھ صبا کو فکر کے
ساتھ ساتھ حیرت سی بھی ہوئی یہ بھی پہلی بار تھا
میں۔۔۔تمہارا ابھی گناہگار ہوں ناں۔۔۔"انکا سوال غیر متوقع تھا صبا
نے
انہیں دیکھا لیکن مسکرانہ سکی کیسے انکار کرتیں وہ انکی جوانی
ضائع ہوئی تھی
نہیں۔۔۔میں آپ کو معاف کر چکی ہوں۔۔۔"بمشکل مسکراتے
ہوئے بولی
جیلانی اٹھ کر بیٹھتے انکے دونوں نرم و ملائم ہاتھ تھام گئے
ہاں۔۔۔میں نے تمہارا بہت نقصان کیا ہے ہے ناں۔۔۔"وہ بس
دیکھتی رہی
میں آج ان سب غلطیوں کا مداوا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"انکی بات پر صبا

نے نہ سمجھی سے انہیں دیکھا جیسے انکی بات سمجھ میں نہ آئی ہو

میں آج تمہارا حق ادا کرنا چاہتا ہوں ساتھ دو گی میرا۔۔۔؟ انکے لہجے

میں خماری کے ساتھ ساتھ ڈر بھی تھا جیسے وہ انکار کر دیں گی ان

کی بات پر صبا کا چہرہ یوں تھا گویا کہ بدن کا سارا خون نچڑ کر

چہرے پر آن جمع ہوا ہو پورا بدن پل میں لرز اٹھا تھا کون کونسی

خواہش نہیں تھی جو اس تھوڑے سے لمحے میں جاگ اٹھی تھیں وہ

عورت تھیں اور وہ عورت جن کو انکا حق بھی ٹھیک سے نہ ملا ہوں

انکی خواہشیں تو اندر ہی کہیں دب چکی تھیں لیکن آج صرف اپنے

شوہر کے منہ سے انکا ذکر سن کر انکے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی

ک۔۔۔ کیسی باتیں کر۔۔۔رہے۔۔۔ہیں۔۔۔" وہ ہاتھ دھیرے سے

چھڑواتی

پیچھے کو کھسک گئی جیلانی کو انکی شرم وحیا دل سے بھائی تھی

میں سکون چاہتا ہوں صبا وہ تمہارے علاوہ کہیں نہیں مل سکتا۔۔۔"ان
کی آنکھوں میں خماری اترنے لگی تھی جسے دیکھ صبا کا دل ساری
پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا وہ بیڈ سے اتر کر دروازے کی جانب گئے
اور اسکی چٹخنی اوپر چڑھادی صبا کا دل دھک دھک کرنے لگا تھا
ہتھیلیاں ایک دم پسینے سے تر ہو گئیں وہ واپس آتے اپنی مخمور
نگاہیں صبا کے چہرے پر جمائے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے ایک
جانب اچھال کر صبا کے قریب آ گئے وہ جھٹ سے آنکھیں جھکا گئیں
جیلانی نے انکے ہاتھ تھام کر اپنی جانب دھیرے سے کھینچ کر بانہوں
میں بھر لیا وہ تو کسی معصوم کلی کی طرح انکی بانہوں میں سمٹنے
سی لگی تھیں وہ دھیرے دھیرے ان پر اپنے محبت نچھاور کرتے
انہیں ایک حسین دنیا میں لے گئے جہاں صرف وہ تھیں اور انکی محبت
شام گئے انہوں نے صبا کو اپنی پناہوں سے آزادی بخشی تھی انکے

سونے کے بعد وہ شاور لیتی نیچے آ گئیں جب سامنے رکھے موبائل پر
مشی کی کال آنے لگی انہوں نے کچھ کر مسکراتے کال اٹھالی سامنے
مشی کا کھلا ہوا چہرہ دیکھ انکی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی
مام۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔"دوسری جانب سے اسکی چہکتی آواز
ابھری
"میں ٹھیک تم بتاؤ یا قوت کیسا ہے اور کب واپس آؤ گے تم دونوں۔۔۔
کل واپسی ہے اور وہ تو ٹھ۔۔۔"وہ بولتے بولتے ایک دم رکی نظر صبا کے
گیلے بالوں پر پڑتے اسکی شہد رنگ آنکھیں پھیلی
ویٹ آمنٹ۔۔۔مام آپ نے اتنی سردی میں اس وقت شاور لیا آپ کو
ذرا
بھی اپنی فکر نہیں ہے۔۔۔"اس نے مصنوعی سے انداز میں ڈپٹا جبکہ
اسکی بات پر صبا کے چہرے پر ایک دم حیا کی لالی بکھر گئی

آج صبح وقت نہیں ملا تھا۔۔۔اس لئے۔۔۔"انہوں نے جلدی سے بہانہ گھڑا

کیوں آپ کونسے کام میں بزی تھیں جو وق۔۔۔"وہ پھر سے ایک دم چپ ہوتی غور سے انکا چہرہ دیکھنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹتی چلی گئی وہ شادی شدہ تھی اس حیا کے رنگ کو بخوبی پہچانتی تھی

آپ۔۔اور ڈیڈ۔۔۔سب۔۔۔ٹھ۔۔۔ٹھیک ہو۔۔۔۔گیا۔۔۔؟اس نے اٹکتے بمشکل

پوچھا صبا نے ایک شریر مسکراہٹ لبوں میں دباتے سر دھیرے سے اثبات میں ہلایا اسی کے ساتھ مشی کے منہ سے ایک چیخ برآمد ہوئی

واؤ۔۔۔۔کیسے کب۔۔۔۔۔جلدی سے بتائیں۔۔۔۔"وہ بے صبری سے پوچھتی

چلی گئی جب انہوں نے احمد کی ساری بد تمیزی اسے بتائی اور جیلانی کے کمرے میں بند ہونے کی وجہ بھی مشی اتنی خوش تھی کہ آج اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں بچا تھا

میرے پیر کتنے سوجھ گئے دیکھو۔۔۔"کومل صوفے پر بیٹھی نیچے رکھے ٹب میں موجود گرم پانی میں پیر دیے بیٹھی تھی جب زمل کو دیکھ بولی

ہوتا ہے تھوڑے دن صبر کریں۔۔۔"زمل مصروف مصروف سے انداز میں

بولی وہ زالے کو گندم کا دلیہ کھلا رہی تھی زامل اسکے پیچھے بیٹھا سامنے دیوار گیر ایل ای ڈی میں چلتی ٹام اینڈ جیری دیکھ رہا تھا ہاتھ

میں پکڑا ریموٹ لے دے کر زالے کی طرف مارنے کیلئے جیسے ہی لے کر

جاتا زمل اسے گھور کر دیکھتی اور وہ فورا سے سیدھا ہو جاتا

پتہ نہیں اور کتنے دن۔۔۔ میری تو اب بس ہو گئی رات کو پامیر بچارہ ساری ساری رات میری وجہ سے اے سی میں رہتا ہے۔۔۔ "اسے فورا پامیر

کی فکر ہوئی تب ہی زامل کا ہاتھ لگتے چینل بدل گیا سامنے نیوز اینکر گلا پھاڑ پھاڑ کر آج کی تازہ خبریں دے رہا تھا

اسکو بند کرو مجھے غصّہ آتا ہے ان پر۔۔۔ "کومل اسے دیکھ چڑ کر بولی

زمل نے زامل کے ہاتھ سے ریموٹ جیسے ہی چھینا وہ رونا شروع ہو گیا

رکو بیٹا ہم آپ کا ورژن ٹو میرا مطلب ٹام اینڈ جیری دیکھیں گے سارا دن دونوں کا وہی تو چلتا۔۔۔ "بولتے بولتے اسکی زبان کو بریک لگی

سامنے نیوز اینکر کچھ بول رہی تھی جسے سن کر وہاں سب کی سانس تک رک گئی

آپ کو آج کی اہم خبر سے آگاہ کرتے چلیں ملائشیا کے پریزیڈنٹ مسٹر زریاب خان آفندی پر کچھ لوگوں نے قاتلانہ حملہ کر دیا ذرائع کے مطابق گولی انکے سینے میں لگی ہے یہ حملہ نہ معلوم افراد کی جانب سے کیا گیا ہے تاہم اب تک معلوم نہ ہو سکا کہ حملہ آور کون تھے اور کیوں یہ حملہ کیا جی ناظرین آپ کو بتاتے چلیں ملائشیا کے پریزیڈنٹ زریاب خان آفندی پر مال روڈ پر قاتلانہ حملہ۔۔۔۔"اینکر بول رہی تھی

جبکہ لاؤنج میں ایک فسوں خیزی سی چھا گئی تھی آئرہ اور ماہم بھی وہی بیٹھتی نیوز سننے لگی

انکی گاڑیوں پر پہاڑوں کی اوٹ سے خوب گولیاں برسائی گئی ہیں جن

میں سے ایک گاڑی الٹ کر کھائی میں جا گری ہے اور باقی گاڑیوں سمیت ان میں موجود افراد کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے وہاں سے ہمارے ساتھ موجود ہیں طانیہ جی طانیہ بتائیں وہاں کی اب کیا صورت حال ہے

جی میں یہاں مال روڈ پر موجود ہوں جہاں دن دہاڑے باہر کے ملک سے آئے پریزیڈنٹ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے انکے ساتھ موجود افراد کی حالت بھی کافی حد تک تشویش ناک بتائی جا رہی ہے یہ حملہ میرے پیچھے آپ کو پہاڑ دکھائی دے رہا ہو گا اسکی اوٹ میں چھپ کر حملہ ہوا ہے پریزیڈنٹ کی حالت۔۔۔"وہ بولتی گئی جب سامنے سکرین پر زریاب خان

آفندی کی کچھ دن پہلے میٹنگ میں لی جانے والی تصویر بھی چلائی گئی جسے دیکھ زامل ہاتھ اوپر کرتا بب۔۔۔بب کرنے لگا اسکی آواز پر

زمل ایک دم ہوش میں آئی اور بوکھلا کر جلدی سے موبائل اٹھا کر زیحال کا نمبر ڈائل کیا لیکن اسکا نمبر بھی بند جا رہا تھا اس نے پامیر برلاس عثمان سب کا نمبر ملایا لیکن کسی نے بھی کال نہ اٹھائی سب کے نمبروں سے سینٹر کال گرل کی آواز سنائی دی "آپ کا ملایا ہوا نمبر فلحال بند ہے برائے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کریں"

زمل کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں ٹپ ٹپ گرنے لگے کومل کی حالت

مزید بگڑنے لگی تھی ماہم نے جلدی سے اٹھ کر اسے سمبھالا ان آخری دنوں میں تھوڑا سا سٹریس بھی بچے یا اسکی اپنی جان کے لئے خطرہ بن سکتا تھا

آئرہ خود اپنے موبائل سے برلاس کا نمبر ملاتی رہی لیکن نہیں اٹھایا گیا ہر نیوز چینل پر صرف ایک ہی خبر گردش کر رہی تھی ملائشیا کے

پر یزیڈنٹ کو لے کر

ماہم نے اسے بی پی لو ہونے کا ٹریٹمنٹ دیتے بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا تھا تا کہ وہ سب باتیں بھول جائیں ورنہ وہ نیوز سن کر جان لیوا حد تک سٹریس لے گئی تھی جو نہ اس کے لئے اچھا تھا اسکے آنے والے بچے کیلئے آئرہ یہاں وہاں گھومتی برلاس کو کالز کرتی رہی لیکن اس نے نہیں اٹھائی جس کے بایث اسے خود بھی مزید ٹینشن ہونے لگی تھی تب ہی نیوز اینکر کی اگلی خبر پر آئرہ کو لگا پورا آسمان اسکے سر پر آن گرا تھا حملے کی جگہ ایک نیوز اینکر نے ہاتھ میں والٹ اٹھا رکھا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی اس والٹ کو۔۔۔ صبح ہی تو برلاس نے اس میں زامل اور زالے کی تصویر لگائی تھی جو اب سکرین پر دکھائی جا

رہی تھی

جی یہ والٹ ہمیں اس گاڑی میں سے ملا ہے جس پر جان لیوا حملہ ہوا ہے بتایا جارہا ہے کہ زخمی ہونے والے افراد میں سے ایک کا یہ والٹ ہے

جو اس وقت ہم آپ کو دکھا رہے ہیں ناظرین گاڑی کی حالت دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اندر موجود افراد کی اس وقت حالت کتنی تشویشناک ہو گی۔۔۔"پورے لاؤنج میں وہ اکیلی بیٹھی تھی زمل اور ماہم کومل کے کمرے میں تھی دونوں بچے آئرہ کے پاس بیٹھے تھے آئرہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پارہی ہاتھ پیر بے اختیار کانپ نے لگے تھے گرم آنسوں اپنے آپ آنکھوں سے بہتے گال پر لڑھک گئے

مار دو اپنا بدلہ پورا کر لو" برلاس کی آواز اسکی سماعتوں میں "

"گونجی "میں مر جاؤ نگا بھائی میں اسکی نفرت برداشت نہیں کر سکتا

لفظوں کی بازگشت ہونے لگی تھی آئرہ کا دل بند ہو گیا سامنے سکرین
پر وہ والٹ اور اس پر لگا خون دیکھ آئرہ کا سر چکرانے لگا تھا زامل
اسکی گود میں چڑھنے کی کوشش کرتا دھڑام سے صوفے سے نیچے
جا گرا اسکی رونے کی آواز آئرہ کو ایک دم ہوش میں لائی اس نے جلدی
سے جھک کر اسے اٹھاتے گود میں لیا اس کے اپنے آنسوں رکنے کا نام
نہیں لے رہے تھے وہ زامل کی کمر تھپکتی بے جان سی یہاں وہاں اسے
لئے چکر کاٹتی رہی

وہ بیچ راستے میں ہی زریاب لالا سے الگ ہوتا سائٹ والے راستے پر نکل
آیا تھا کیونکہ انہوں نے کال پر کال کر کر اسے آج ہی ڈیل کرنی ہے کہہ
کر ابھی بلایا تھا باقی سب کو اس نے زریاب لالا کے ساتھ ہی بھیج دیا
تھا اور

خود سائٹ کا کام دیکھنے یہاں آ گیا تھا سامنے ہی ڈیلر کھڑے تھے جن
سے آج اس جگہ کی فائنل ڈیل ہونی تھی وہ گاڑی سے اترتا اپنی
مخصوص رعب دار چال چلتا ہوا اس جگہ پہنچا جہاں وہ سب ایک
جگہ کرسی ٹیبل رکھے بیٹھے اسکا انتظار کر رہے تھے سب کے چہرے
نئے تھے ان میں وہ بندہ بھی نہیں تھا جو ڈیل کروا رہا تھا یہ دیکھ
زیحال کو حیرت ہوئی لیکن ظاہر کئے بغیر وہ جا کر سکون سے کرسی
کھینچ کر ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ دھرے بیٹھ گیا اسکے سامنے جو
لوگ موجود تھے انکے پیچھے چار گارڈز کم سانڈز زیادہ تھے پھولے ہوئے
ٹھوس جسم جیسے بہت زیادہ جم کی گئی ہو اچھا کھایا گیا ہو
یہ رہے پیپرز۔۔۔اس جگہ کے۔۔۔"عاشر نے فائل اسکی جانب
بڑھائی جسے
دیکھ زیحال اٹھانے ہی لگا تھا کہ اسکی اگلی بات پر رک گیا

لیکن میں نے اس پر سائن نہیں کئے۔۔۔" سپاٹ لہجے میں بولتا وہ پھر سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا

پہلے تمہیں ایک جگہ سائن کرنا ہو گا جس میں تمہاری وہ بحریہ ٹاؤن والی زمین کا پیپرز ہیں اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ وہ تم اس زمین کے بدلے ہمیں وہ زمین دو گے اسکے علاوہ نہ ہم تم سے پیسے لیں گے نہ تم ہم سے لو گے۔۔۔" اسکی بات سن کر صرف ایک لمحہ لگا تھا اسکی تے بیسٹ کے روپ میں آنے میں وہ ماتھے پر دو شکنیں t آنکھیں بدل لئے کرسی کی پشت سے کمر کی ٹیک لگاتے اسے دیکھنے لگا

لیکن ڈیل صرف اس جگہ کی ہونی تھی وہ جگہ میں نے اپنے بیٹے کے نام کی ہے۔۔۔" وہ جگہ جس جگہ تھی وہاں آنے والے کچھ ہی وقت میں

مارکیٹ پرائس آسمانوں کو چھونے والی تھی بڑے بڑے آرکیٹیکٹ کی

نظر اس جگہ پر تھی کیونکہ وہ جس بھی مگر مچھ کو وہ جگہ لے کر
دیتے اسکا بزنس تو دنوں ہی دنوں میں ساتویں آسمان پر ہوتا اسکی اب
کی مالیت چار بیلین ڈالرز تھی جب کہ جو جگہ پاشا بے اب خرید رہا
تھا وہ صرف ڈیڑھ بیلین ڈالرز کی مالیت رکھتی تھی سیدھا گھاٹے کا
سودا تھا لیکن وہ کر جاتا اگر وہ جگہ زامل کو اسکی برتھ ڈے پر نہ
دی ہوتی کیونکہ یہ فیکٹری جواب بن رہی تھی اسکی پروڈکشن بھی
اسی کے برابر جانے والی تھی
لیکن ہمیں وہ جگہ پسند ہے تم ہمیں وہ دے دو ہم تمہیں یہ دے دیں
گے

دوٹوک انداز میں بولتے سگار سلگایا اسکی یہ حرکت ان جھیل سی
گرے آنکھوں نے نوٹ کی تھی وہ نارمل رہا ایک گہری سانس لیتے اس
نے اوپر آسمان کی جانب دیکھا آنکھیں بند کر کر یاد کرنا چاہا کہ کیا

زمل نے اس سے کوئی وعدہ لیا تھا؟ کہ اب وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا
یاد آیا نہیں صرف زبان ہوئی تھی لیکن وہ بھی صرف بے دردی سے
موت نہ دینے کی ہاں تو لحاظ کس بات کا اس نے چہرہ
سیدھا عاشر کی جانب کرتے آنکھیں گھما کر اسکے چاروں گارڈز کو
دیکھا
زبان جس جگہ کی ہوئی تھی ڈیل بھی اسی کی ہو گی سائن۔۔۔"سپاٹ
لہجے میں بولتے نظریں عاشر پر گاڑھ لیں
آج کل زبان کون دیکھتا ہے یار اپنا پرافٹ دیکھا جاتا ہے اب تمہیں اس
جگہ کی ضرورت ہے اور مجھے اس جگہ کی سمپل ڈیل کرو اور جگہ
تمہاری۔۔۔"اسکا انداز دوستانہ تھا مگر ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ
تھی صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ پاشا کو اکسا رہا ہے جب کہ اسے وہ
جگہ نہیں چاہیئے لیکن وہ ایسا کر کیوں رہا تھا

سائن۔۔۔"سخت لہجے میں صرف ایک لفظ کہا گیا جس کا عاشر نے کچھ
خاص اثر نہ لیتے سیگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کیا
سوری۔۔۔پاشا لیکن میں بھی۔۔۔"اس سے آگے وہ کچھ کہہ پاتا
صرف
ایک لمحہ لگا تھا فضا میں ایک ساتھ چار گولیوں کی آواز گونجی تھی
اور پلک جھپکتے اسکے ہٹے کٹے گارڈز زمین پر اوندھے منہ جا گرے تھے
یہ دیکھ عاشر ایک جھٹکے میں کرسی سے اٹھتا پیچھے پڑے گارڈز کو
ہونقوں کی طرح دیکھنے لگا جن کے ماتھے پر بیچوں بیچ سوراخ ہو گیا
تھا اس نے حیرت سے مڑ کر پاشا بے کو دیکھا جس کے ہاتھ میں پکڑی
بندوق کی نال سے دھواں اب تک نکل رہا تھا اسے بے اختیار اس بیسٹ
سے خوف محسوس ہوا
افسوس ہوا مسٹر عاشر جبیل کہ یہاں آنے سے پہلے یہ نہیں جانا کہ

ڈیل ایک پٹھان سے کر رہے ہو جس کے لئے سب سے پہلے زبان آتی ہے

پھر باقی چیزیں۔۔۔" کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بندوق رکھتے اپنی سیگریٹ نکال کر سلگاتے اسکا دھواں کھینچ کر منہ میں بھرتے عاشر کے خوف زدہ سے چہرے پر چھوڑا

سائن۔۔۔" اسی طرح سپاٹ انداز میں بولتے پیپرز کی جانب اشارہ کیا جن پر جھکتے عاشر نے فوراً سے سائن کر دیے سائن دیکھ پاشا نے ایک سرسری سی نگاہ اس پر ڈالی اور درمیان سے ٹیبل کو ٹھوکر مار کر سائیڈ کرتے وہ عاشر کے قریب ہوا

اب یہ بتاؤ میرا وقت کیوں برباد کیا کیونکہ تمہیں اس جگہ کے بارے میں علم نہیں تھا نہ تمہیں وہ جگہ چاہیئے۔۔۔" آنکھوں میں سفاکیت تھی

عاشر کو اپنا خون خشک ہوتا محسوس ہوا

مم۔۔۔مجھے ک۔۔۔کہا گیا تھا۔۔۔کہ ت۔۔۔ تمہیں تھوڑی دیر

مصروف

رکھوں۔۔۔"اس نے اٹک اٹک کر بمشکل جواب دیا جب اسکے جواب

پر

ایک شکن مزید پاشا کے ماتھے پر بڑھی

کس نے کہا اور کیوں۔۔۔؟ سپاٹ انداز میں پوچھا

اظہر محمود اور قیصر جاوید نے ک۔۔۔کرنے کو کہا تھا اور انکا۔۔۔پپ

۔۔

پلان ملائشیا کے پریزیڈنٹ کو۔۔ قتل کرنے کا تھا اور وہ۔۔ت۔۔۔تب

کر

سکتے تھے جب ت۔۔۔ تم ان سے الگ ہو جاؤ۔۔۔" وہ باقی باتیں نہیں
سن
سکا ہاتھ میں میں پکڑی سیگریٹ زمین پر جا گری اسکے ذہن میں صرف
یہ الفاظ گونج رہے تھے ملائشیا کے پریزیڈنٹ کے قتل کا پلان وہ سب
کچھ چھوڑتا اپنی گاڑی کی جانب بھاگا جب پیچھے سے عاشر کی آواز
نے اسکے قدم وہی زنجیر کر دیے
اب تک وہ لوگ انہیں مار چکے ہونگے کیونکہ جہاں سے تمہاری گاڑی
مڑی تھی اسی جگہ انکے بندے حملہ کرنے کیلئے کھڑے تھے
۔۔۔" اسکے
الفاظ جیسے زیحال کے قدموں تلے سے زمین نکال گئے تھے اسے لگا وہ
سانس نہیں لے پا رہا اس نے مڑ کر عاشر کو دیکھا اور دیکھتے ہی
دیکھتے ایک فائر سیدھا اسکے ماتھے پر مار دیا

یہ انجام۔۔۔مجھے گمراہ کرنے کا۔۔۔"خون آشام لہجے میں غرلاتے وہ اپنی

گاڑی میں بیٹھتا زن سے اڑا لے گیا دماغ کتنی ہی الجھنوں کا شکار ہوا تھا دل میں کیسے کیسے وسوسے آنے لگے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا کہ یہ وقت اس پر ایک کڑی قیامت بن کر گزر رہا تھا نہیں وہ اتنی آسانی سے کسی اپنے کو نہیں کھو سکتا ان دونوں سیاست دانوں کو وہ اچھے سے جانتا تھا کونسا ایسا کرپٹ سیاست دان تھا جس کا پاشا بے کو نہیں پتہ تھا لیکن انکی دشمنی پاشا بے کے بھائی تک کیسے اور کیوں پہنچی اسکا دماغ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ غائب دماغی سے رف ڈرائیونگ کرتا ساتھ کالز بھی کرتا رہا لیکن آج کسی کی کال نیٹ ورک کے باعث نہیں مل رہی تھی اس جگہ پہنچا جہاں سے اس نے مڑنے کی غلطی کی تھی

وہاں اتنے سارے میڈیا کے لوگ اور انکی گاڑی دیکھ زیحال کا دماغ جو
تھوڑا بہت چلتا وہ بھی بند ہو گیا وہاں پولیس کی بھاری نفری بھی
موجود تھی ایک عجیب سی گہما گہمی مچی ہوئی تھی جسے دیکھ
زیحال کا دل تک بند ہو گیا وہ چھوٹے چھوٹے بوجھل قدم اٹھاتا آگے
آیا جہاں پولیس کی کراس لائن تھی ایک پولیس والے کے اسے روکنے
پر
پاشا نے اسے جن خون خوار نظروں سے دیکھا تھا وہ دیکھ پولیس والا
ایک جھٹکے میں پیچھے ہو گیا وہ بوجھل قدم اٹھاتے آگے آیا سامنے ہی
زریاب خان آفندی کی گاڑی تھی جسے گولیوں سے جیسے بھون دیا گیا
تھا اسے دیکھ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اندر موجود افراد بچ پائیں
ہونگے دوسری گاڑیوں کی حالت اتنی بری نہیں تھی مطلب ان حملہ
آوروں کا نشانہ صرف زریاب خان آفندی تھا

زیحال کو بے اختیار گاڑی کا سہارا لینا پڑا تھا وہ عجیب خالی خالی
نظروں سے اس گاڑی کو دیکھ رہا تھا جب اسے خیال آیا کہ گاڑی یہاں
ہے تو لالا کہاں ہیں خیال آتے اس نے ایک پولیس والے سے پوچھا اس
نے ایک ہسپتال کا نام بتایا سنتے زیحال واپس اپنی گاڑی کی جانب
بھاگا اور پورے راستے اس نے کہیں بریک نہیں لگائی درمیان میں آنے
والی گاڑیوں کو ٹیک اوور کرتے وہ اس ہوسپٹل میں پہنچا تھا جس کے
اندر باہر پولیس ہی پولیس تھی جو یقیناً صرف دکھاوا کرنے آئی تھی
وہ گاڑی عین ہوسپٹل کے سامنے روکتے اندھا دھند اندر کی جانب بھاگا
ریسیپشنسٹ سے روم نمبر پوچھ کر بھاگتے کوریڈور میں کتنے
مریض اس سے ٹکرائے وہ کس سے ٹکرایا کچھ پتہ نہیں تھا اسکی
آنکھوں کے سامنے صرف وہ گولیوں سے بھنی گاڑی گھوم رہی تھی
جسے دیکھ اسکے دل نے اب تک بدن میں خون کی گردش شروع نہیں

کی تھی وہ جیسے ہی روم کے باہر پہنچا سامنے ہی پامیر برلاس اور
عثمان بیٹھے تھے

وہ کب تک ایسے اپنوں کے پیچھے بھاگے گا کب تک اسکے دشمن اسے
اسی طرح اسکے رشتوں پر وار کر کر زیر کرتے رہیں گے اب بس تھی
ان تینوں کے سر جھکے ہوئے تھے انکو یوں دیکھ زیحال
وہی رک گیا کیا اس نے کھو دیا اپنے لالا کو آہ یہ سوچ ہی جیسے اس
کی روح تک قبض کر گئی وہ بوجھل قدم اٹھاتے ان تک آیا
ل۔۔۔لالا کیسے ہیں۔۔۔؟آتے ساتھ پوچھا لیکن آواز خاصی دھیمی
تھی

ایک ڈر سا لہجے میں چھلک رہا تھا تینوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
برلاس اٹھ کر سیدھا اسکے کندھے سے لگ گیا
ایم سوری بھائی۔۔۔ہم لالا کی حفاظت نہیں کر سکے وہ سب اتنی

اچانک ہوا ہمیں پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔"بولتے ہوئے اسکی آواز رندھی ہوئی

تھی زیحال نے دھیرے سے اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے سانس لینی چاہی

مطلب اسکا ڈرپ ہو گیا تھا وہ اگلی سانس نہیں لے سکا

تب ہی ڈاکٹر چہرے پر سے ماسک اتارتے باہر نکلے

آپ کا پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے آپ انکو روم میں شفٹ کرنے کے

بعد مل سکتے ہیں۔۔۔"وہ پروفیشنل انداز میں بولتے چلے گئے پیچھے

ان کے الفاظ جیسے سب میں جان سی ڈال گئے سب سے بڑھ کر زیحال

میں اس نے حیرت سے ان سب کو دیکھا

لالا۔۔۔کو۔۔ک۔۔۔کیا ہوا تھا۔۔۔؟ بمشکل اٹکتے ہوئے پوچھا

بازو پر گولی لگی ہے۔۔۔"پامیر کے بتاتے زیحال کے قدم بے ساختہ

لڑکھڑائے وہ بے اختیار زمین پر بیٹھتا سجدے میں چلا گیا

اوہ میرے خدایا۔۔۔"اسکو لبوں نے زیر لب کہا وہ کیا کچھ نہیں سوچ چکا تھا وہ اس تھوڑے سے وقت میں خود کتنی بار نہیں مرا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اگلے آدھے گھنٹے میں وہ روم میں شفٹ ہو چکے تھے اور اب تکیے سے ٹیک لگائے سامنے کھڑے زی کو گھور رہے تھے اسکو بولوام کو اسکا شکل بھی نہیں دیکھنا جائے ادر سے۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتے چہرہ دوسری جانب موڑ گئے انکے اس مخصوص پٹھانوں والے لہجے پر باقی تینوں کو ہنسی آئی تھی

آپ سمجھ کیوں نہیں رہے یہاں آپ کی جان کو خطرہ ہے آپ واپس چلے

جائیں۔۔۔"وہ ایک ہی بات پر بضد تھا آگے بھی اسی کا بڑا بھائی تھا

او۔۔۔ماڑاام پٹھان ہے ام کو جان سے زیادہ اپنا عزت عزیز ہے اور امارا

عزت پیٹھ دکھا کر بھاگنے میں نہیں ہے ام نسل رول کے رک دے گا

ان

سب کا۔۔۔اور تم کو کیوں فکر ہو رہا ہے تم جاؤ شاباش اپنا کام کرو ام کو تمہارا ضرورت نہیں ہے دوبارہ ام کو اپنا شکل مت دکھانا۔۔۔"انکو زیحال کی واپس جانے والی بات پر غصّہ آیا تھا ایک تو یہ بات انکی غیرت نے گوارہ نہیں کی دوسرا وہ اب بھی صرف انکو بھیج رہا تھا خود جانے کا ذکر تک نہیں کیا

بھائی لالا کا حکم ہے۔۔۔"برلاس نے ہنسی دباتے زیحال کو مخاطب کیا

شٹ اپ۔۔۔"اس نے جھڑک کر بولتے اسے چپ کروادیا اور رخ واپس سے

لالا کی جانب موڑ لیا

لالا۔۔۔بس ہو گیا آپ آج واپس جا رہے ہیں میں نہیں چاہتا میری دشمنی

"آپ تک آئے۔۔۔

آپ کی۔۔۔؟ پامیر اسکی بات سنتے حیرت سے بولا "لالا نے خود ان مگر مچھوں سے پنگا لے لیا بھائی سب کو ٹنگا کے رکھا ہوا ہے تب ہی سب کی بجی ہوئی ہے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال نے پھٹی پھٹی نظروں سے زریاب کو دیکھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو

سب کے پتے لالا نے صاف کر دیے برو۔۔۔" برلاس نے بھی ٹکڑا لگایا یہ تو اچھا بات ہے پھر۔۔۔" عثمان نے ٹھوڑی پر انگلی ٹکاتے کچھ سوچ کر کہا جب ساتھ کھڑے پامیر نے گردن پوری موڑ کر اس مکسچر کو دیکھا

بھائی" بات "مؤنث ہے۔۔۔"آہستگی سے اسکی تصیح کی جس پر عثمان

نے گھور کر اسے دیکھا

تم اپنی منہ بند کرو۔۔۔"تڑخ کر کہا

یار تیری اردو ٹھیک ہو یا نہ ہو مجھے ضرور تو نے مذکر سے مؤنث بنا

دینا ہے یہ بول بول کر۔۔۔"انکی پھر آپسی جنگ شروع ہو چکی تھی

زریاب نے دوبارہ اس سے کوئی بات نہیں کی بلکہ ان تینوں کے ساتھ

زبردستی اپنے ڈسچارج پیپرز بنوا کر گھر کیلئے نکل گئے زیحال

ڈرائیونگ کرتا وقفے وقفے سے انکو دیکھ رہا تھا جو پیچھے بیٹھے

تینوں نمونوں سے خوشدلی سے باتیں کرتے جا رہے تھے وہ پٹھان تھے

اس ایک گولی کا انکی صحت پر ذرہ برابر کوئی اثر نہیں ہوا جتنی

گولیاں انکی گاڑی پر برسائی گئی تھیں عنقریب تھا کہ انکا وجود بھی

نہ ملتا اتنا چھلنی ہو جاتا لیکن انکی گاڑی بلٹ پروف تھی جس کے

باعث اتنی گولیاں برسا کے سامنے والا شیشہ توڑ کر ان پر حملہ ہوا ان

کے پاس بھی اپنی بندوق تھی جس سے موقعے پر انہوں نے اس بندے کو ختم کر دیا

وہ لوگ تھوڑی دیر تک گھر پہنچ چکے تھے جب ملازم نے آکر اندر انکے آنے کی اطلاع دی آئرہ ملازم کے بتاتے زامل کو صوفے پر بٹھاتی اندھا دھند باہر کی جانب بھاگی بھاگتے ہوئے اسکا دوپٹہ کہاں گرا اسے کچھ نہیں پتہ تھا سامنے ہی زیحال گاڑی کا دروازہ کھولے لالا کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا پیچھے سے وہ تینوں جیسے ہی نکلے آئرہ سیدھی آکر برلاس کے سینے سے لگ گئی وہ اس اچانک افتاد کیلئے بلکل تیار نہ تھا تب ہی بے اختیار قدم لڑکھڑاتے پیچھے ہو گیا سب نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ برلاس تو یوں تھا گویا پتھر کی مورت اسکے ہاتھ کھلے کے کھلے رہ گئے وہ سینے سے لگی بری طرح سے

ھانپتی رونے لگی تھی

لاحول ولا قوۃ۔۔۔"بولتے زریاب اندر چلے گئے انکے ہاں یہ عمل سخت

نہ

پسند کیا جاتا تھا زیحال بھی انکے پیچھے ہو لیا پیچھے کھڑا پامیر

برلاس کی پیٹھ تھپک کر اس کی جانب ایک آنکھ مارتے اندر چلا گیا

آپ۔۔۔آپ ٹھ۔۔۔یک ہیں۔۔وہ وہ۔۔۔نیوز پر"وہ روتی ہوئی نیوز

میں جو

دیکھا اسے بتانے لگی جب کہ برلاس صرف اسکا اپنے سینے سے لگنا

دیکھ رہا تھا اسکا سر عین برلاس کے دل کے مقام پر ٹکا تھا وہ نازک

سی جان اسکے پہاڑی وجود کے آگے بلکل چھوٹی سی لگ رہی تھی

میں ڈر گئی تھی آپ...آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔"وہ پیچھے ہٹتی اسے

دیکھنے

لگی جب نظر اسکی شرٹ پر لگے خون پر گئی

یہ۔۔۔یہ کیا ہوا۔۔۔آپ۔۔۔آپکو چوٹ لگی ہے۔۔۔؟خون دیکھ

آئرہ مزید

خوف زدہ سی ہو گئی اپنے بھائی کی موت کے بعد اسے ذرا سے خون

کے قطرے سے بھی ڈر لگتا تھا اور یہاں تو برلاس کی آدھی سفید شرٹ

خون سے سرخ تھی

یہ۔۔مم۔۔۔میرا خون نہیں ہے۔۔۔"اسکے چہرے کا طواف کرتے

قدرے

دھیمی آواز میں کہا جسے سن کر آئرہ کی جیسے جان میں جان آئی تھی

اسی وقت برلاس نے اسکے بغیر دوپٹے کے یوں کھڑے ہونے پر غور کیا

آس پاس انکے بندے کھڑے تھے جس کی وجہ سے آئرہ کا بنا دوپٹے

کے

کھڑا ہو نا دیکھ برلاس کا خون کھولا گیا اسی وقت پاس سے اسکا ایک بندہ گزرا تھا جس نے سردی کے باعث کندھوں پر شال لے رکھی تھی برلاس نے آئرہ کی آنکھوں میں جھانکتے ایک ہاتھ بڑھا کر ایک جھٹکے میں وہ شال کھینچ کر اتارتے ہوا میں لہرا کر اپنے اور آئرہ کے گرد لپیٹ کر اسکی نازک سی کمر کو تھامتے اپنے سینے سے لگا لیا وہ دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے اسکی بھوری آنکھوں میں خوف زدہ سی دیکھنے لگی

میری بیوی ہو دوپٹے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھو۔۔۔"دبی آواز میں سختی سے اسے اسکی غلطی کا احساس کروایا آئرہ کے چہرے کی رنگت پل میں بدلی تھی دل کی دھڑکنیں بری طرح سے منتشر ہوئی تھی

تم چاہے انسانیت کا رشتہ نبھاؤ لیکن جب تک میرے نکاح میں ہو میری

"بن کر رہو اور مجھے اپنی چیز پر کسی کی نظر برداشت نہیں۔۔۔

لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا

س۔۔۔سوری۔۔۔"وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولتی ماتھا برلاس کے کسرتی

سینے پر ٹکا گئی دل ایک دم بھاری ہوا تھا نیوز نہ سنتی تو شاید یہاں کھڑی اسکا سفاک پن بھی برداشت نہ کرتی لیکن وہ تو اب تک ان الفاظوں کے سحر سے ہی نہیں نکلی تھی برلاس اسکی معصومیت پر

ایک دم ڈھیلا پڑا

ایسے تم مجھے انسانیت کا رشتہ بھولنے پر مجبور کر رہی ہو۔۔۔"شریر ہوتے قدرے سنجیدگی سے بولا جب آئرہ نے چہرہ اوپر کرتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

مم۔۔۔مطلب۔۔۔"اٹکتے بمشکل پوچھا

"کمرے میں جا کر سمجھاؤ نگا اندر چلو اگر بیوہ نہیں ہونا چاہتی تو۔۔۔

اسکے کان پر جھک کر سرگوشی کرتے دھیرے سے اپنے لبوں کو آئرہ کے گال سے نہ محسوس طریقے سے مس کیا ایسے کہ آئرہ کو بھی محسوس نہیں ہوا شال اسکے سر تک ڈھانپتے وہ آئرہ کو اپنے ساتھ لئے اندر آ گیا

سامنے سب لاؤنج میں تھے پامیر کمرے میں کومل کے پاس چلا گیا تھا سامنے لالا کو دیکھ برلاس نے آئرہ کا ہاتھ چھوڑ دیا زیحال کے آگے تو وہ تھوڑی بہت رومانٹک حرکتیں کر لیتا تھا لیکن زریاب لالا کے آگے تو اپنی ہی بیوی دیکھنے سے بھی جان نکلتی تھی

زریاب سامنے ایل ای ڈی پر چلتی نیوز دیکھ رہے تھے زمل غصّے سے بھری بیٹھی سامنے بیٹھے معصومیت کا ہر ریکارڈ توڑتے زیحال کو دیکھ رہی تھی

یہ کتنا جو ٹھا (جھوٹا) ہے ام کو گولی باز و پر لگا یہ سینے پر بتا رہا ہے

توبہ توبہ۔۔۔" وہ حیرت سے منہ کھولے سامنے نیوز اینکر کو دیکھ کر

بولے جب انکی بات پر باقی سب نے اپنی ہنسی دبائی تھی

یہ وہ نہیں انکا پیسہ بول رہا ہے۔۔۔۔" زیحال نے سرسری سے لہجے

میں

بولتے انکی اطلاعات میں اضافہ کیا جہاں سے وہ آئے تھے وہاں ہمیشہ

سچ بولتا تھا اس لئے یہ بات انکے لئے حیران کن تھی

"ایسے تو ماڑا کل کو یہ امارا (ہمارا) قل خوانی بھی کروادے گا۔۔۔

انا انداز اتنا کیوٹ تھا کہ کسی سے بھی اس بار ہنسی کنڑول نہیں

ہوئی سب کے بے ساختہ قہقہے پھوٹے

کس نے کہا تھا پنگا لیں یہاں آکر یہاں ایسے ہی چلتا ہے آپ واپس چلے

جائیں۔۔۔" آہ وہ پھر اپنی رٹ پر آگیا زریاب نے گھور کر اسے دیکھا

تو تم ادر (ادھر) چھولا نچ رہا ہے جو تم ادر ہی رہے گا۔۔۔"افففف عثمان اور برلاس کی بس ہونے لگی تھی زیحال انکو دیکھ کر رہ گیا

"مجھے عادت ہو گئی لالا آپ کو نہیں ہے تو آپ جائیں۔۔۔

تم چپ کرو تمہارا سارا عادت ام ختم کر دے گا۔۔۔"انکی نظر گھوم کر غصّے سے لال بھبھوکا ہوتی زمل پر گئی

گل تم۔۔۔بولوا سکو۔۔۔"انکے ہاں بہنوں کو پیار سے گل بھی کہا جاتا تھا لیکن زریاب کو نجانے کیوں زمل میں گل ہی نظر آتی تھی انکی بات پر زیحال نے سٹپٹا کر انکو دیکھا

لالا۔۔۔اسکو مت گھسیٹیں۔۔۔"آہ وہ جانتا تھا کہ وہ بولے گی تو زیحال

خان آفندی کبھی منع نہیں کر سکے گا وہ بے بس تھا اس عورت کے سامنے

زمل اٹھ کر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی لیکن پیچھے اسکی ہیزل
آنکھوں سے گرنے والا آنسوں زیحال کی نظروں سے چھپ نہ سکا تھا
اب یہی تم کو عقل دلائے گا۔۔۔"اسکو جاتے دیکھ زریاب کی بات پر
زیحال بے بسی سے انہیں دیکھا
یہ اچھا نہیں کیا لالا۔۔۔"وہ گہری سانس لیتے بس یہی بول سکا
او جاؤ جاؤ ام کو پتہ ہے کیا اچھا ہے فلحال تو تمہارا جو شامت آئے گا
ام کو وہ دیکھنا ہے جاؤ میرا بچہ۔۔۔"وہ اتنے فنی بھی ہونگے یہ کسی
نے دور دور تک نہیں سوچا تھا کیونکہ انکا پہلا تاثر ہی سامنے والے کو
اپنی رعب دار پرسنالٹی کا گرویدہ کر لیتا تھا لیکن اس وقت جو وہ
زیحال کو آڑے ہاتھوں لے رہے تھے اسکا سب سے زیادہ مزہ برلاس کو
آ
رہا تھا آج تک زیحال نے سب کو تن کر رکھا تھا اب اسے بھی کوئی تن

کر رکھنے والا آگیا تھا زیحال اٹھ کر اسکے پیچھے اوپر چلا گیا اسکے
جاتے برلاس چھلانگ لگاتا زریاب والے صوفے پر آکر ان سے جڑ کر
بیٹھ
گیا
لالا صحیح کھینچ رہے ہو اور بھی ڈانٹوں انکو اب تک کا سارا بدلہ نکال
دو۔۔۔"انکے کان میں سرگوشی کی پامیر نے جھک کر اسکی کھسر پسر
سننی چاہی لیکن ناکام ہو گیا
اسکو تو ام کھینچ دے گا تم بتاؤ تمہارا محبت کا بھوت کدر بھی کیسے
جاگ جاتا ہے تم کو عقل و قل نہیں ہے بچہ لوگوں کو باہر بنا دوپٹے کے
نہیں آنا چاہیئے۔۔۔"انکو فورا باہر والا منظر یاد آیا برلاس جو آیا تو
زیحال کی پھینٹی لگوانے تھا لیکن خود اس کی اپنی کلاس لگ گئی
پامیر اور عثمان دونوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے تھے

وہ کمرے میں آتی سیدھی بیڈ پر دھپ سے بیٹھ گئی زیحال بھی اسی کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوا جب اسے ایسے بیٹھے دیکھ فکر مند سا ہوتا اسکے قریب جا کر بیٹھا

زڑ گیہ۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ تھامتے اسکے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھا اسکی

آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں گرتے دیکھ اسکا دل بے چین ہوا اٹھا تھا کیا ہوا تم۔۔۔تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟اسکے رخصار پر ہاتھ رکھتے محبت بھرے لہجے میں پوچھا لیکن وہ دیکھتی رہی آخر میں اسکے کندھوں کو پیچھے کی جانب دھکیلتی اٹھ کر بیڈ کی دوسری جانب چلی گئی

زیحال زمین پر بیٹھا ہاتھ باندھے اپنی بپھری شیرنی کو دیکھنے لگا

پھر اٹھ کر اسکے پاس گیا جو رخ موڑ کر کھڑی تھی

گلالے۔۔۔بتاؤ تو۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ اسکے کندھے تھامے اپنے قریب کرتے

پوچھنے لگا جب زمل نے اسکی جانب مڑتے اسے پھر سے خود سے دور دھکیل دیا

ڈونٹ ٹچ می۔۔۔دور رہیں مجھ سے سمجھے آپ۔۔۔"وہ انگلی اٹھاتی زخمی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی انکھوں سے گرم سیال مزید روانی سے بہتا اسکے عارض تر کر گیا

سمجھتے کیا ہیں خود کو ہاں۔۔۔"دونوں ہاتھ زیحال کے سینے پر رکھتی اسے پیچھے کی جانب دھکیلتی خود ایک قدم آگے آئی اسے پیچھے دھکیل پانا اس نازک جان کیلئے آسان نہ تھا لیکن زیحال خود کو اس قدر ڈھیلا چھوڑ چکا تھا کہ اسکے ذرا سے دھکا دینے پر وہ دو قدم پیچھے کی جانب لڑکھڑا گیا

میں نے یہاں ایک جملہ مرنے کا بول دیا تو آپ کو غصّہ آگیا اور میں یہاں ڈیلی نیوز دیکھ دیکھ کر پل پل مروں وہ کچھ نہیں۔۔۔" وہ دھاڑ رہی تھی زیحال شل ساکت سا کھڑا اسے دیکھے گیا

کیا سمجھا ہوا ہے خود کو بولیں۔۔۔" زیحال کے کالر مٹھی میں سختی سے جکڑ کر اپنے قریب کرتی اسکے منہ پر خون آشام انداز میں غرلائی

زیحال اب بھی دونوں ہاتھ پہلو میں گرائے اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا

میرے مرنے کا سن کر آپ کو تکلیف ہوتی ہے کیا مجھے تکلیف نہیں ہوتی کیا میرے پاس دل نہیں ہے بولیں۔۔۔" اسکے لبوں سے یہ لفظ سن

کر ہی زیحال کا دل جیسے مٹھی میں آیا تھا

آپ میرے بغیر نہیں رہ سکتے میں رہ سکتی ہوں۔۔۔؟ بولتے وہ پھوٹ

پھوٹ کر رو دی

گلا۔۔۔"وہ بولنے لگا تھا کہ زمل نے اسکا کالر چھوڑ کر خود سے دور دھکیل دیا اور بیڈ پر بیٹھ کر دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے زار و قطار رونے لگی اسکا یوں تڑپ کر رونا زیحال کی جان لبوں پر لے آیا تھا وہ وہی اسکے سامنے بیٹھ گیا

گلا لے۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آئی کیسے چپ کروائے وہ اور مزید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی زیحال اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتے زور سے بھینچ گیا

میں سب چھوڑ دونگا۔۔۔سب کچھ۔۔۔"اسکی آواز میں تڑپ تھی اپنی گلا لے کا یوں تڑپ کر رونا اسکا دل سوکھے پتے کی طرح لرز اگیا تھا وہ ہچکیوں میں روتی اسکی سینے میں چھپ گئی زیحال کے دونوں مضبوط حصار اسے خود میں چھپا گئے

آپ کو۔۔۔کچھ ہو گیا تو۔۔۔میں مر جاؤنگی۔۔۔ہبی۔۔۔میں مر
"جاؤنگی۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہچکیوں میں اٹک اٹک کر بولی آواز جیسے
گھٹ سی گئی تھی زیحال اسے مزید خود میں بھینچ گیا
نہیں ہو گا آئی پرامس۔۔۔پلیز رونا بند کرو تمہارا یوں تڑپ کر رونا میرا
دل بند کر رہا ہے پلیز گلالے۔۔۔"وہ منت کرنے والے انداز میں بولتا
اسکی
پیٹھ سہلانے لگا لیکن وہ نہیں ہوئی چپ وہ اور مزید شدّت سے روتی
زیحال کی جان نکال گئی یہ تو صرف وہی جانتی تھی وہ تھوڑی دیر
کیسے رہی تھی گھر سے زریاب کے ساتھ زیحال کو نکلتے دیکھ وہ نیوز
کو کہاں سے کہاں سوچنے لگی تھی آسان نہیں ہوتا جس شخص کو آپ
اپنی پوری دنیا مان لیں اسی کے ختم ہونے کا آپ تصور بھی کر لیں جان

نکل جاتی ہے زمل کی بھی نکل گئی تھی

زڑ گیہ۔۔۔یار چپ ہو جاؤ ورنہ میں بھی رونے لگو نگا۔۔۔"اسکی دھمکی

شاید کام کر گئی تھی زمل چہرہ اسکے سینے سے باہر نکالتی سرخ

متورم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جب اسکی آنکھوں کی یہ حالت

دیکھ زیحال کا دل کٹ کر رہ گیا وہ بے دردی سے اپنے گال ہاتھ کی

پشت سے رگڑتی اٹھ کر وارڈروب کی جانب آئی اور اسے کھول کر اپنے

کپڑے نکالنے لگی زیحال سوالیہ نگاہوں سے اسے وہ سب کرتے دیکھنے

لگا جب اس نے اپنے کپڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں کے کپڑے بھی

نکالتے

بیڈ پر پھینکے

کیا کر رہی ہو۔۔۔"وہ اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوتے پوچھنے لگا لیکن زمل

نے کوئی جواب نہیں دیا وہ ہنوز اپنے کام میں مگن رہی جب زیحال نے

اسے کمر سے تھامتے سیدھا وارڈروب سے پن کر دیا

میں کچھ پوچھ رہا ہوں یہ سب کیا ہے۔۔۔؟اسکی آنکھوں میں دیکھتے سپاٹ لہجے میں پوچھا زمل سانس روکے کھڑی اسکی دونوں آنکھوں میں دیکھنے لگی

میں اور میرے بچے اب یہاں نہیں رہیں گے۔۔۔"اسکی بات سنتے زیحال کا دماغ چکرا کر رہ گیا

واٹ۔۔۔تو۔۔۔تو کہاں رہنا ہے۔۔۔"وہ تقریباً چیخا تھا

ہم لالا کے ساتھ جائیں گے آج ہی۔۔۔"سخت سپاٹ لہجے میں بولتی وہ زیحال کو خود سے پیچھے دھکیل کر پھر سے بچوں کے کپڑے نکالنے لگی

لیکن میں۔۔۔میں نہیں رہ سکتا تم تینوں کے بغیر۔۔۔"آہ بے بسی کی انتہا

تھی زمل نے رک کر اسے دیکھا

ہم تینوں رہ سکتے ہیں یہاں رہ کر پل پل مرنے سے اچھا ہے وہاں رہ لیا جائے۔۔۔"اسکی بات پر زیحال کا سانس تک رک گیا"کیا وہ اسکے بغیر رہ سکتی تھی؟

میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگا۔۔۔"اسکے ہاتھ سے زالے کی فراک پکڑ

کر وارڈروب میں پھینکتے زمل کو اپنے قریب کرتے اسکی نازک سی کمر پر اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت سخت کی

تو خود بھی چلیں ساتھ۔۔۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتے سپاٹ انداز میں کہا زیحال سانس روکے اسے دیکھنے لگا اسکی اس بات کے آگے وہ کچھ

دیر کچھ نہیں بول سکا وہ اس عورت پر سختی کبھی نہیں کر سکتا
تھا جسے خود سے محبت بھی بے پناہ محبت دے دے کر کروائی کیا
اب وہ اسے روک سکتا تھا جو پیار سے تو ہر گز رکنے والی نہیں تھی آہ
اسے اپنا آپ بے بسی کی انتہا پر محسوس ہوا تھا

آپ نہیں چھوڑ سکتے کچھ مجھ سے ضروری آپکے لئے یہ خون خرابہ ہے
اسے خود کو ٹھہری نظروں سے دیکھتے پا کر وہ اپنا آپ اسکے حصار
سے نکالتی پھر سے اپنی پیکنگ کرنے لگی زیحال وہی کھڑا اس جگہ کو
دیکھتا رہا جہاں تھوڑی دیر پہلے وہ کھڑی تھی کیا اسکی بات سچ تھی
کیا وہ اسکے لئے سب سے ضروری نہیں تھی؟ دل سے سوال آیا تھا نہیں
یہ عورت اسکے لئے سب سے زیادہ ضروری تھی

وہ خاموشی سے دھڑکتے دل کو قابو کرنے لگا جو آنے والے وقت کو
سوچ کر نارمل سپیڈ سے زیادہ دھڑکنے لگا تھا اسے لگا وہ آج ساری
پسلیاں توڑ کر باہر آ گرے گا اسکا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا
زمل اپنے کپڑوں کے بعد بچوں کے کپڑے تہہ کر کر رکھ رہی تھی جب
اوپر سے زیحال کی شرٹ آ گری اس نے چہرہ اوپر کر کر دیکھا وہ عین
اسکے پیچھے کھڑا تھا ایک دم سنجیدہ دھیرے دھیرے وہ اپنی ضرورت
کی ساری شرٹس اس بیگ میں ڈالنے لگا زمل تو سمجھ نہیں آئی کیسا
ری ایکٹ کرے خوش ہو یا اپنے غصّے کو ہی برقرار رکھے لیکن اسکا دل
ایک بار پھر باغ باغ ہو گیا تھا یہ شخص کبھی اسکا مان نہیں ٹوٹنے
دے سکتا تھا اسکی محبت نے زمل کو اس حد تک سر چڑھا دیا تھا کہ
اسکی تھوڑی سی ضد نے زیحال خان آفندی سے وہ کروا لیا تھا جو
پچھلے چودہ سالوں میں آج تک کوئی نہیں کروا پایا تھا وہ سچ میں

اسکا دیوانہ تھا عشق کرتا تھا اس سے وہ کہتی زیحال تم مر جاؤ وہ بنا
چوں چرا کئے اپنی گردن اڑا لیتا
آپ ساتھ جائیں گے۔۔۔؟اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی بے تکا سوال
کر دیا
زیحال نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اسکے چہرے پر رقم ہوئی اذیت
صاف پتہ چل رہی تھی
میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔"اسکی خاموشی زمل کو بری طرح
سے کھل رہی تھی اس نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنے
کپڑوں کے بعد بچوں کے کپڑے جما جما کر رکھنے لگا جب زمل نے
اسکی شرٹ کے کالر اپنی مٹھی میں جکڑتے ایک جھٹکے میں اپنے
سامنے کیا وہ بلکل زمل کے قریب آیا تھا اتنا کہ زمل کی دھڑکنیں اس
کے سینے سے ٹکرائی تھیں دونوں بے حد قریب تھے

میں نے کچھ پوچھا ہے ناں جواب نہیں دے سکتے۔۔۔؟اب کی بار غصّے سے پوچھا تھا زیحال اسکے ہاتھوں پر ہاتھ دھرے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا جب زمل ایک دم ٹھٹھکی زیحال کی آنکھوں میں پانی تیر رہا تھا عنقریب وہ آنکھوں کی باڑ توڑ کر باہر آجاتا لیکن انہیں اجازت نہیں تھی باہر آنے کی وہ اندر رہ کر اسکی روح قبض کر رہے تھے وہ مدھم مدھم سی سانسیں لے رہا تھا

آپ۔۔۔"زمل آگے کچھ نہیں بول سکی اسکا سوال لبوں کے اس پار رہ گیا

تم میرے بغیر رہ سکتی ہو لیکن میں نہیں۔۔۔"اسکا ادھورا سوال سمجھتے اس نے قدرے دھیمی آواز میں کہا زمل کا سانس تک جیسے سینے میں اٹک گیا وہ تو بھول گئی تھی یہ بات بول کر لیکن اسے یاد تھی وہ یاد رکھتا تھا

پیکنگ کر لو کل صبح نکلیں گے۔۔۔"اپنا کالر نرمی سے چھڑواتے وہ
سائیڈ میں بنی اسٹڈی میں جا کر بند ہو گیا جہاں اسکے کام کا سیٹ
اپ تھا بیچوں بیچ سیاہ رنگ کی ٹیبل کرسی رکھی تھیں سائیڈ بڑی
سی ونڈو کے پاس ایک گرے رنگ کا کاؤچ رکھا تھا جس کے پیچھے
باریک سفید کرٹنز گرے ہوئے تھے دیواروں پر زامل زالے کی
تصویریں
تھیں ایک جانب ریک بنی تھی جس میں زیحال کی کتابیں اور فائلز
رکھی تھیں کتابیں وہ جو اکثر اسٹڈی میں بیٹھ کر پڑھتا تھا اسے نالج
کی کتابیں پڑھنا پسند تھا ہسٹری جاننا اس سے ہزار سال پہلے کیا ہوا
تھا کس کی حکومت آئی تھی وہ بتا سکتا تھا اسکا حافظہ بچپن سے ہی
بہت اچھا تھا لیکن یہ عادت اسکی زندگی برباد کر گئی کہ وہ نہ یاد
رکھنے والی باتوں کو بھی یاد رکھتا تھا جنہیں یاد رکھ کر صرف تکلیف

ملتی تھی اور کچھ نہیں

وہ پاور چیئر پر بیٹھتا پشت سے ٹیک لگائے چھت دیکھنے لگا اس وقت
وہ سانسیں کھینچ کھینچ کر لے رہا تھا دل عجیب سی کیفیت میں
مبتلا ہو رہا تھا اس نے سینہ مسل کر سیدھے ہوتے سامنے رکھی ٹیبل کا
دراز کھولا اور سیگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دباتے سلگانے لگا ایک کے
بعد ایک گہرا کش بھرتے اس نے تھوڑی ہی دیر میں وہ ختم کر دی پھر
دوسری جلائی اور وہ بھی اسی طرح ختم کر دی ایک کے بعد ایک اسی
طرح پھونکتا گیا لیکن اندر کی بے چینی تھی کہ مزید بڑھ رہی تھی
اس کا سر چکرانے لگا کیونکہ ان سیگریٹوں میں نشہ تھا جو اسکے
شدید غضب کو ٹھنڈا کر دیتا تھا اسکا دماغ سن ہو جاتا تھا یہی وجہ
تھی کہ وہ جب بھی شدید غصّے کے عالم میں ہوتا تو سموکنگ کرتا
آج وہ نشہ چڑھنے کے بجائے الٹا ری ایکشن کرنے لگا یا پھر آج اسکا

کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا زیحال کو پوری اسٹڈی گھومتی ہوئی
محسوس ہونے لگی
میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا" ایک سولہ سال کے لڑکے کی"
آواز اس اسٹڈی میں گونجنے لگی" یہ جھوٹ بول رہے ہیں میرا یقین
کریں" وہ لڑکا رونے لگا تھا اتنا آسان نہ تھا اسے رلانا لیکن پوری دنیا
اسکے خلاف تھی وہ اکیلا تھا" داجی میں سچ کہہ رہا ہوں یہ سب
جھوٹے ہیں میں نے کچھ نہیں کیا" وہ بلکتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگا
تھا لیکن رد۔۔۔۔ہر بات رد ہر دلیل رد ہو گئی کسی نے نہیں سنا پھر اس
نے وہ سنا جو اس سولہ سالہ لڑکے کی روح تک کھینچ گیا اسے ایک
زندہ لاش بنا دیا" یہ ہمارا خون ہی نہیں ہے شرم آتا ہے ہمیں اسکو اپنا
بیٹا بلانے میں" یہ ایک عمر رسیدہ شخص کی آواز تھی" نکل جاؤ یہاں
سے دوبارہ اپنا شکل بھی مت دکھانا ہم کو" اسٹڈی اور تیزی سے

گھومنے لگی اسکے سر میں شدید درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی وہ سر
دونوں ہاتھوں میں تھامے اس درد کی شدّت پر ضبط کرنے لگا لیکن آج
جیسے اسکا سر پھٹ جائے گا اسکا دل چاہا دیواروں میں سر دے مارے
اتنا درد کہ جس کی کوئی انتہا نہیں پوری اسٹڈی دھوئیں سے بھر چکی
تھی زیحال کو اپنی سانسیں گھٹتی ہوئی محسوس ہونے لگی اس نے
پوری کوشش کی آنکھیں کھلی رکھنے کی لیکن ناکام ہو گیا اسکا سر
ٹیبل پر دھرا گیا اور آنکھیں بند ہو گئی

وہ لوگ کافی دیر لالا کے پاس بیٹھے رہے زامل کی تو موجیں تھی وہ
کبھی پامیر کے پاس جاتا کبھی برلاس کے پاس تو کبھی زریاب کے پاس
لیکن عثمان کے پاس جیسے ہی جاتا اسکو نچا کر رکھ دیتا اس نے کبھی
بچے نہیں دیکھے تھے اسکی بہنیں بھی ساتھ ساتھ بڑی ہوئی تھیں اور

گھر میں بھی اور کوئی بچہ نہیں تھا اس لئے کبھی گود میں کسی بچے
کو نہیں اٹھایا تھا اب جسے اٹھایا تھا ایک تو تھا بھی چھوٹا پاشا اوپر
سے اتنے بھاری کپڑے پہن کر پورا بھالو کا بچہ بنا ہوا تھا جسے عثمان
قابو کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ کبھی ادھر کو رڑک جاتا تو کبھی
اُدھر کو اور تو اور اب تو وہ تھورا تھوڑا بیٹھ کر سرکنے بھی لگا تھا
عام بچے گھٹنوں کے بل چلنا شروع کرتے ہیں لیکن وہ زامل خان
آفندی
تھی جس نے بیٹھ کر سرکنا سب سے پہلے سیکھا تھا ہر حرکت وقت
سے پہلے یہ چھوٹی آفت سیکھ رہی تھی اسکے مقابلے میں معصوم
زالے تھی ٹھہری طبعیت کی مالک بلکل اپنے باپ کی ٹوکاپی نہ شور نہ
کسی کو تنگ کرنا اسے آئرہ اپنے کمرے میں لے گئی تھی وہ بھی اب
آئرہ کے ساتھ گھلنے ملنے لگی تھی دونوں بچوں کی ایک عادت اچھی

تھی زامل صرف مردوں کے پاس جاکر خوش ہوتا تھااور زالے صرف عورتوں کے پاس اس عادت سے دور سے ہی پتہ چلتا تھا کہ غیرت مند پٹھان کا خون ہیں

چلو سب جاکر آرام کرو امارا بازو توام سے پہلے سو گیا۔۔۔" وہ بازو پر بندھے بیلٹ کے نیچے دوسرے ہاتھ کا سہارا دیتے اٹھ کھڑے ہوئے انکے

ساتھ وہ تین نمونے بھی اٹھ گئے

لالا آپ نہ جائیں ادھر ہی رہ جائیں آپ کے ساتھ مزہ آتا ہے ۔۔۔" برلاس

زامل کو پیٹ کے بل پکڑے چہک کر بولا وہ بھی میسنا خاموشی سے نیچے جھکا ہاتھ میں پکڑے برلاس کے فون کو منہ میں لیتا سارا گیلا کر گیا اور کسی نے دیکھا بھی نہیں

ام ادھر رہا تو تمہارا یہ چھوٹا بچہ پارٹی کیسے بنے گا۔۔۔"انکے جواب پر پیچھے کھڑے پامیر اور عثمان کا قہقہہ چھوٹا جبکہ برلاس تو شرم سے سرخ ہو گیا اوہ وہ بلش کر رہا تھا

لالا وہ اسکو فکر تھی اس لئے بس۔۔۔"اس نے دھیمی آواز میں صفائی دینی چاہی

ہاں تو کمرے میں جا کر فکر دکھائے اگلی بار تم کو ایسے دیکھا تو ٹانگیں توڑ دے گا تمہارا۔۔۔"وہ مصنوعی سا غصّہ دکھاتے اپنے کمرے میں چلے گئے پیچھے برلاس کی بچی کچی درگت پامیر اور عثمان نے بنا ڈالی تھی

بیٹا مت بھول وہ پاشا کے بھی لالا ہیں انکو سیدھا تن کر رکھ سکتے ہیں تو تو یا میں کیا چیز ہیں انکے سامنے جا اب اور بچہ پارٹی کیلئے محنت کر۔۔۔"اسکے کندھے پر تھپکی دیتے زامل کو اسکی گود سے لے لیا

اس سے پہلے برلاس اسکی بات کا کوئی جواب دیتا زامل کے ننھے ننھے ہاتھوں میں پکڑا موبائل اور اسکی حالت دیکھ اسکے جھٹ سے چودہ طبق روشن ہوئے تھے

اوئے یہ۔۔۔یہ کیا کر دیا۔۔۔"اسکے ہاتھوں سے فون چھینتے بوکھلا کر دیکھا جس کی سکرین بھی اسکے خرگوش جیسے دو دانتوں نے کریک کر دی تھی اسکے فون کی حالت دیکھ پامیر اور عثمان کی ہنس ہنس کر حالت بری ہو گئی جبکہ زامل اپنا پلان فیل ہونے پر منہ پھاڑ کر رونے لگا

اچھا۔۔۔یہ۔۔لو یہ لو۔۔۔توڑ دو اور توڑ دو۔۔۔"اسکا رونا دیکھ برلاس نے

جلدی سے موبائل جیسے ہی اسکے ہاتھوں میں دیا وہ فورا سے چپ ہوتے پھر سے اپنے مشن "موبائل کی ایسی کی تیسی "پر لگ گیا یہ

دیکھ برلاس کا سر چکرا کر رہ گیا کتنا بڑا ڈرامے باز تھا تو بہ تھا بھی

تو پاشا بے کی ٹیڑھی اولاد

یہ سکرین کیسے توڑی اوئے آاا کر۔۔۔" برلاس اور پامیر نے اسکا منہ

کھلوا کر اسکے دانت چیک کئے اوپر والے دو بلکل ننھے ننھے سے دانت

جو پورے بھی نہیں نکلے تھے لیکن ابھی سے ان دودھ کے دانتوں میں

طاقت اتنی تھی کہ موبائل کی سکرین کی کریک کر دی آہ اب یقین ہو

گیا تھا یہ پکا دہشت گرد کی اولاد ہے

ابے۔۔۔ان چھوٹے چھوٹے دانتوں سے میرے موبائل کا بیڑا غرق

" کر دیا

برلاس مارے حیرت کے چیخ کر بولا

اور سکھاڈ ھشم ڈھشم۔۔۔تو نے سکھائی ناں اسے یہ " پامیر نے برلاس

کی گردن دبوچتے نیچے جھکا دیا

سچی بھائی۔۔۔یہ تو بلکل بھی نہیں سکھایا۔۔۔"وہ نیچے جھکا سرخ
ہوتے چہرے سے اپنی صفائی دینے لگا
تو اسے ایک کام سکھائے گا باقی کے اسکا فنکشن خود ڈاؤنلوڈ کر لے گا
مت بھول کس کا بیٹا ہے یہ۔۔۔"زامل اپنی مٹر مٹر سی آنکھوں سے
برلاس کی درگت بنتے دیکھتا کھلکھلا کر ہنسنے لگا ساتھ موبائل ڈھز
زمین پر پھینکتا جلدی جلدی ہاتھ پیر مارتے برلاس کو پیٹنے لگا جس نے
تڑپ کر زمین پر گرا اپنا موبائل اٹھایا تھا عنقریب اسکی حالت دیکھ کر
برلاس کو ہارٹ اٹیک آنے والا تھا
تیری تو۔۔۔"وہ جیسے ہی زامل کی جانب آیا اسکے چہرے کے سخت تاثر
دیکھ زامل کے دماغ کا الارم بجا ریڈیو آن کیا جائے اور ہو گیا وہ جو
رویا نازک ماں کی اولاد صرف دور سے ہی ڈانٹ پڑنے پر پورا بنگلہ سر
پر اٹھا لیا پھر جو پامیر نے برلاس کی حالت کی تھی اس بچارے کو

سیدھا اپنے کمرے میں جا کر پناہ ملی تھی بھاگ بھاگ کر سانس پھول
چکی تھی دروازہ اندر سے بند کرتے وہ اسی سے ٹیک لگا کر گہری
سانسیں لینے لگا سامنے ہی بیڈ پر زالے بیٹھی اپنے ایک ننھے سے ہاتھ
میں لپ گلوز اور دوسرے میں آئی لائنر پکڑے اپنی بٹن سی گول
آنکھوں
سے سامنے کھڑے اپنے برلاس چاچو کو دیکھ رہی تھی برلاس کی نظر
اس سے گھوم کر اسکے پاس زمین پر کھڑی آئرہ پر گئی جس کا دوپٹہ
بیڈ پر ایک جانب پڑا تھا اور اسکے ہاتھ میں چھوٹی چھوٹی چٹکیاں
تھیں جو وہ زالے کے چھوٹے چھوٹے بالوں میں لگا رہی تھی اسکے اتنی
سی عمر کے مطابق بال اچھی گروتھ لینے لگے تھے لیکن تھے بھورے
بال
جو اسکی گوری چٹی رنگت پر بے حد خوبصورت لگتے تھے اوپر سے لال

ٹماٹر جیسے پھولے ہوئے گال یہ پٹھان کی بیٹی خود کو دیکھنے والوں
کو سحر زدہ کر دیتی تھی ابھی یہ اتنی خوبصورت تھی یقیناً جوانی
میں قتل کرے گی نوجوانوں کے

آئرہ نے سٹپٹا کر جلدی سے دوپٹہ اٹھا کر سینے کو کواچھے سے ڈھانپا
برلاس کے آگے اس میں شادی کے بعد یہ تبدیلی آئی تھی کہ اب وہ سر
پر نہیں لیتی تھی صرف گلے میں

اسے دیکھ برلاس کچھ پل وہی کھڑا رہا دونوں کے بیچ جائز رشتہ تھا
جس کے باعث اسے صرف دوپٹے کے بغیر دیکھ کر ہی برلاس کے دل
میں ادھم سی مچ چکی تھی وہ اسے اپنی نظروں کے حصار میں لئے
آگے آیا اور آتے بیڈ پر بیٹھتا زالے کے قریب ہوا جس کے سر پر دو
چھوٹی چھوٹی پونیاں بنی تھیں اور گالوں پر بلش آن ساتھ پتلے پتلے
ہونٹوں پر پنک لپس ٹک لگی وہ بے حد کیوٹ لگ رہی تھی

میرا بیٹا۔۔۔کتنا پارا لگ رہا ممما۔۔۔۔ں"اسکے روئی سے گالوں پر کس

کر بائیٹ کی آگے سے زالے نے کھلکھلا کر اسکے چہرے پر آئی لائنر لگانے

لگی لیکن وہ بند تھا اس لئے برلاس کے خوبصورت چہرے کی بچت ہو گئی

میک اپ کیا میرے بیٹے نے ہاں۔۔۔کس نے کیا یہ۔۔۔"وہ پیار سے اسکے

گال چھوتے ہوئے اس سے باتیں کرنے لگا جسے وہ نہ سمجھ کر بھی اس

کے ساتھ کھلکھلاتی رہی جیسے سب سمجھ آ رہی ہو اسکے ساتھ یوں

دیکھ آئرہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی

"چلو چاچو چینج کر کر آتے ہیں پھر مل کر میک اپ کریں گے اوکے۔۔۔

آخر میں اسکا وہی گال چوم کر وہ اٹھتا وارڈروب سے بلیک پینٹ اور
بلیک ہی ویسٹ نکالتے باتھ روم میں گھس گیا اسکے جاتے آئرہ نے ایک
گہری سانس لی اور زالے کے پاس بیٹھ گئ
ہم اب تیسری پونی بنائیں گے۔۔۔" وہ پیار سے بولتی اسکی دونوں
پونیوں کے بیچ ایک اور ننھی سی پونی بنانے لگی زالے چپ بیٹھی
اپنی چاچی کے ایکسپیریمنٹ دیکھ رہی تھی جب آئرہ کی نظر اسکے
اس گال پر پڑی جہاں برلاس کا لمس اب بھی باقی تھا اسے دیکھ آئرہ
کا دل بے اختیار دھڑکا اس نے کچھ پل دیکھتے جھک کر اسکے اسی
گال پر اپنے لب رکھ دیے جب اسکا یہ عمل باتھ روم سے نکلتے برلاس
کی بھوری جھیل سی آنکھوں نے دیکھا تھا
اس لمس میں سکون سا تھا جسے وہ محسوس کرتی آنکھیں موند گئ
پیچھے کھڑے برلاس کو دیکھ زالے مم۔۔۔ مم کرتی ہاتھ میں پکڑی لپ

گلوز اسکی جانب بڑھانے لگی

اہمم۔۔۔" برلاس نے گلا کھنکھارتے اپنی موجودگی کی احساس جیسے ہی کروایا آئرہ اچھل کر ایک دم پیچھے ہوئی جس کے باعث اسکا ریشمی دوپٹہ ڈھلک کر گود میں آ گرا برلاس پیچھے کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا جب وہ دوپٹہ اٹھا کر گلے میں لینے ہی لگی تھی کہ برلاس نے ہاتھ بڑھا کر اسے وہی روک دیا آئرہ سانس روکے کھڑی اسکا ہاتھ دیکھنے لگی جو عین اسکے پیچھے کھڑا تھا

برلاس درمیان کا ایک قدم کا فاصلہ بھی ختم کرتے بلکل اسکے قریب ہوا اتنا کہ آئرہ کی کمر اسکے سینے سے لگی تھی

یہ دوپٹہ میں نے دوسروں کے سامنے لینے کا کہا تھا میرے سامنے نہیں کہتے اس نے دوپٹہ ایک جھٹکے میں کھینچ کر اتارتے بیڈ پر اچھال دیا اسی کے ساتھ آئرہ کا دل بھی جیسے اچھل کر حلق میں آ اٹکا تھا وہ

چھوٹے چھوٹے سانس لیتی سامنے دیکھتی رہی جب اسے اپنی گردن پر بکھرے ریشمی بالوں میں حرکت سی محسوس ہونے لگی وہ دھیرے دھیرے اسکے بالوں کو انگلی کی مدد سے دائیں جانب کرتا اپنے پیاسے لب اسکی دودھیا گردن پر رکھ گیا اسی کے ساتھ وہ نازک جان لرز اٹھی تھی برلاس دھیرے دھیرے اپنے ہونٹ اسکی گردن پر مسلتا نیچے سے اوپر کان کے پیچھے لے گیا

مت بھولو ہمارے بیچ اب رشتہ کیا ہے۔۔۔"اسکی آواز پل میں بھاری ہونے

لگی تھی آئرہ لگا جیسے کسی نے اسکے پورے بدن کی طاقت نچوڑ لی ہو برلاس کا ایک ہاتھ اسکے معدے سے نیچے والی جگہ پر حرکت کرتے اسے مزید خود کے حصار میں مضبوطی سے جکڑ گیا اس سے آگے وہ بڑھتا آئرہ تڑپ کر اسکے حصار سے نکلتی سامنے جا کھڑی ہوئی سانسیں

بری طرح سے پھول چکی تھیں برلاس کی نظر اسکے تیزی سے حرکت کرتے سینے پر جا اٹکی

دور۔۔۔ر۔۔۔رہیں مجھ سے۔۔۔"وہ ھانپتی ہوئی بمشکل سخت لہجے میں

بولی لیکن برلاس کو تو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا سامنے اس کی بیوی تھی وہ بھی بنا دوپٹے کے اسکے جذبات ایک دم ابھر چکے تھے

وجہ۔۔۔؟اس نے بے حد نرم مگر بھاری لہجے میں پوچھا

میں صرف۔۔اپنے باپ کی وجہ سے ہوں یہاں۔۔۔"اسکی وجہ پر برلاس

کے دل کو کچھ ہوا تھا

صرف یہ وجہ ہے۔۔۔؟اسکا لہجہ مزید بھاری ہوا لیکن جذبوں سے نہیں تکلیف سے آئرہ ایک پل کو اسے دیکھے گئ

ہ۔۔۔ہاں۔۔۔"اسکے جواب پر برلاس اسے دیکھے گیا پھر درمیان کے

دو

قدموں کا فاصلہ عبور کرتے اسکے قریب گیا آئرہ اسے اپنی جانب آتے

دیکھ پیچھے ہوتی سائیڈ ٹیبل سے جا ٹکرائی وہ بے حد قریب آچکا تھا

تو آج نیوز دیکھ کر میری فکر کیوں ہوئی تھی۔۔۔؟اسکی آنکھوں میں

جھانکتے بے حد گھمبیر لہجے میں پوچھا

کیوں بھاگتی ہوئی آکر میرے سینے سے لگی تھی بولو۔۔۔"اسکے سوالوں

پر آئرہ کا رنگ زرد پڑنے لگا آنکھوں میں نمی اترنے لگی

بچ گیا تو نفرت یاد آگئی اور نہ بچ پاتا تو۔۔۔؟آنکھوں میں زخمی پن

اترنے لگا تھا آئرہ اسے دیکھے گئی

اگر سچ میں آج مر جاتا تو اس وقت میرے جنازے پر کھڑی۔۔۔"اس

سے

آگے وہ کچھ کہہ پاتا آئرہ نے تڑپ کر اسکے لبوں پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھ دیا برلاس نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے بے حد نرمی سے ہاتھ نیچے کرتے اپنے سینے پر لگی گولی والی جگہ رکھ دیا

یہ زخم اب تک نہیں بھرا۔۔۔ایک بار میرے وجود کا حصّہ بن کر بھر کر

دیکھو ایک ہی دفع میں ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"دونوں کے بیچ گرم سانسوں کا تبادلہ پورے زور پر تھا آئرہ نے تڑپ کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا آنکھوں سے گرم سیال روانی سے بہنے لگا تھا

اپنے بھائی کی وہ دردناک موت یاد ہے مجھے۔۔۔۔بھولی نہیں ہوں اور نہ کبھی بھولوں گی۔۔۔"اسکے لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی آواز بھی کانپ رہی تھی"میں اسکے لئے کبھی آپ کو معاف نہیں کرونگی"اسکا انداز اٹل تھا برلاس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ کر بھینچ دیا تھا

معاف نہیں کرو گی۔۔۔؟آہ اسکی آواز بھیگ رہی تھی آئرہ اسے دیکھتی
اپنے لبوں سے برآمد ہونے والی سسکی بمشکل روکتی سر نفی میں
ہلانے لگی
"نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔
کوئی تو راستہ ہو گا معافی ملنے کا۔۔۔" وہ جیسے ہار نہیں ماننا چاہتا تھا
آئرہ اسے دیکھتی رہی اسے یاد آیا اسکا بھائی ان بھائیوں کو جھکانا
چاہتا تھا انکا غرور توڑنا چاہتا تھا اگر وہ انکی بیویوں کے ذریعے نہ
جھکے تو کیا ہوا اب سہی
پیروں میں پڑ کر معافی مانگیں۔۔۔" اسکی بات پر برلاس کے چہرے کا
رنگ ایک دم متغیر ہوا آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگی اسے یقین نہیں
آیا کہ وہ اسے اپنے پیروں پر جھکنے کا کہہ رہی تھی وہ برلاس شاہ تھا
آج تک کسی کے آگے نہیں جھکا تھا کیسے جھکتا اسکے بھائیوں نے

کبھی اسے جھکنے ہی نہیں دیا تھا اتنے ناز سے جو پالا تھا اور آج۔۔۔ہاہا
آج زندگی نے اسکی خوشیوں کی قیمت ایک عورت کے آگے جھکنا رکھ
دی تھی ایک سسکی بے اختیار برلاس کے لبوں سے برآمد ہوئی وہ ضبط
سے مٹھیاں بھینچتے پیچھے کی جانب قدم اٹھانے لگا
ٹھیک ہے۔۔۔آل رائیٹ۔۔۔۔اوکے۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑاتے اس
سے پیچھے
ہونے لگا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہو رہا تھا اسے کمرے میں گھٹن
محسوس ہو رہی تھی اس نے یہاں وہاں دیکھا اور جا کر ونڈو کھول
دی ایک ٹھٹھرتی ہوا کا جھونکا اسکے فولادی سینے سے آ ٹکرایا تھا
لیکن کمرے میں ٹھنڈ بڑھتی دیکھ آئرہ نے جلدی سے زالے کو کمبل میں
لپیٹتے گود میں اٹھا لیا
وہ کتنی ہی دیر کھڑا گہری سانسیں لیتے خود کو نارمل کرتا رہا دل

بھاری ہو رہا تھا لیکن اسے زمل کی بات یاد آئی

میں کرونگی یہ ڈرامہ لیکن بدلے میں آپ کو بھی ایک کام کرنا ہوگا)

"۔۔

برلاس اسکی رضامندی پر ٹھیک سے خوش ہوا بھی نہیں تھا کہ اسکی

شرط پر ٹھٹھک گیا

کونسا کام۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا

آئرہ آپی کے ساتھ اپنا تعلق ٹھیک کرنا پڑے گا۔۔۔"اسکی بات پر

برلاس

کے چہرے کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی

وہ ٹھیک ہے زمل۔۔۔"اس نے جیسے یقین دہانی کروانی چاہی لیکن پھر

زمل نے اسے راحم اور ندرت کے ساتھ ہوئی آئرہ کی ساری باتیں جو

اس

تے سنی تھیں بتادیt نے باہر سے گزر

وہ یہاں صرف آپ کے ساتھ ہوئے رشتے کی وجہ سے ہیں ہم سب بھی
مل کر انکو وہ پیار نہیں دے سکتے جو صرف آپ اکیلے دے سکتے ہیں
برلاس اسکی باتیں سنتے جیسے سکتے میں چلا گیا تھا وہ کچھ دیر
کچھ نہیں بول سکا
لیک۔۔۔ لیکن وہ نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔" یہ آواز جیسے کسی
گہری
کھائی سے آئی تھی
نہیں کرتی انہیں صرف اپنے بھائی کی موت کا دکھ ہے انکو بہت صدمہ
پہنچا ہے اس چیز کا آپ کو ہیل کرنے کی ضرورت ہے انہیں وہ ٹوٹی
ہوئی ہیں انکو اپنی محبت سے جوڑ لیں یہ دکھ انکے دل سے نکل گیا
تو اپنے آپ انکی پہلے والی محبت استوار ہو جائے گی۔۔۔" وہ کسی

سمجھدار بندے کی طرح اسے سمجھا رہی تھی

لیکن میں کیسے۔۔۔؟

میں نے ہبی کو ہمیشہ اپنے آگے جھکتے دیکھا ہے اس سے میں انکو

کمزور نہیں سمجھتی بلکہ انکی محبت میرے دل میں مزید بڑھ گئی

ہے آپ بھی جھک جائیں معافی مانگ لیں ان سے پہلی بار میں بے شک

نہ کریں معاف لیکن دھیرے دھیرے آپ کی محبت انہیں پھر سے پہلی

زندگی کی جانب لے آئے گی۔۔۔" برلاس خاموش ہو گیا تھا اسکے پاس

(الفاظ نہیں بچے تھے کچھ کہنے کو

اسکی آنکھیں لگی ہوئی تھی جب باہر سے دروازہ ناک ہوا اسکی آواز پر

دھیرے سے کسمساتے سر اٹھا کر آنکھیں مسلنے لگا اتنے میں دروازہ پھر

سے ناک ہوا زیحال نے سرخ آنکھیں دروازے کے اوپر دیوار پر لگی گھڑی

دیکھی رات کے دس بج رہے تھے اوہ وہ دوپہر سے اب تک صرف سوتا رہا تھا تیسری بار دروازہ ناک ہونے پر اٹھ کر کھولنے جانے ہی لگا تھا جب زمل کی آواز آئی

ہبی۔۔۔دروازہ کھولیں۔۔۔"اسکی آواز میں فکر تھی یقیناً اس نے دوپہر

سے اب تک بہت بار ناک کیا ہو گا زیحال نے اسکی آواز سنتے ایک نظر ٹیبل پر پڑی جلی ہوئی سگرٹوں پر ڈالی اور جلدی جلدی سب سمیٹ کر پاس رکھے ڈسٹبن میں پھینکتے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر سستی کے آثار مٹائے اور بالوں میں ہاتھ پھیر کر جا کر دروازہ کھولا

کیا کر رہے تھے آپ۔۔۔دوپہر سے یہہ۔۔۔" وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی جب

اسے سموکنگ کی سمیل آنے لگی اس نے حیرت سے زیحال کی جانب دیکھا

ہبی۔۔۔ا۔۔۔آپ نے سموکنگ کی۔۔۔؟اسکے سوال پر زیحال نے خود سمیل

کی آہ وہ پکڑا گیا تھا روم سپرے کرنا تو جلدی جلدی میں بھول ہی گیا تھا

ن۔۔۔ نہیں۔۔ہ۔۔ہاں میرا مطلب ہاں بس تھوڑی سی۔۔۔" وہ پوچھتی کتنی

تھوڑی یقیناً وہ جھوٹ نہ بولتا بس بات ایسے کہی کہ اسے اندازہ نہ ہو زمل غصّے سے اسے دیکھنے لگی

آپ نے سموکنگ کی کیوں۔۔۔جانتے ہیں ناں۔۔۔یہ صحیح نہیں ہے
پھر
بھی۔۔۔؟وہ دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے پوچھ لینے والے انداز میں بولی
زیحال اسکے اس لڑاکا انداز پر اسے نیچے سے اوپر تک دیکھنے لگا دن
والی ناراضگی اب کہیں نہیں دکھ رہی تھی
ھمم۔۔۔پھر بھی۔۔۔" نظروں کا زاویہ بدلتے وہ واپس سے پاور چیئر
پر
جا کر بیٹھ گیا زمل خود بھی اسکے پیچھے پیچھے آئی
وجہ بتائیں کیوں کی۔۔۔" وہ چھوڑنے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھی
زیحال
نے ایک نظر اسے دیکھا اور کلائی پکڑ کر کھینچتے اپنی لیپ پر بٹھا
لیا وہ بھی کسی کٹی ڈال کی طرح اسکے سینے سے آ لگی تھی

تمہارا ظلم بھولنے کے لئے۔۔۔"اسکی نازک سی کمر پر بے باکی سے ہاتھ پھیرتے وہ دوسرے ہاتھ سے اسکے بال پیچھے کرتے سمیٹنے لگا

مم۔۔۔میرا کونسا ظلم۔۔۔"وہ گھبراتی سمٹتی بمشکل پوچھنے لگی

تم زبردستی مجھے لے کر جا رہی ہو یہ ظلم ہے ہبی کی جان۔۔۔"اس کا دماغ اس نشے کے زیر اثر تھا تب ہی وہ سب بھولے صرف زمل میں گم ہو رہا تھا

نہیں آپ اپنی فیملی سے ملیں گے یہ ظلم نہیں نیکی ہے۔۔۔"شریر ہوتے

وہ دونوں ہاتھ زیحال کی گردن میں ڈالتی اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ملاتے ہوئے بولی زیحال کے دونوں ہاتھ اسکے کمر پر تھے جب اس کیوٹ حرکت پر اس نے زمل کو مزید خود میں بھینچتے ہونٹوں سے ہونٹ ملا لئے انکی نمی کے ساتھ اسکی سانسیں بھی جیسے وہ

کھینچ کر اپنے اندر اتار لینا چاہتا تھا

میں نہیں ملنا چاہتا کسی سے۔۔۔"بولتے وہ پھر سے اسکے ہونٹوں کو

دانتوں میں دبا گیا اس قدر شدّت اسکے انداز میں

تھی زمل تڑپ کر اسکا کالر مٹھی میں جکڑے دوسرا ہاتھ اسکے سر کے

پیچھے رکھ گئی وہاں کچھ پل کی خاموشی ہوئی تھی

میرے لئے تم کافی ہو۔۔۔میرا پورا خاندان تم سے بن جائے گا

۔۔۔"وہ

ہونٹوں کو آزادی بخشتے اسکی گردن پر آگیا تھا

ہبی۔۔۔انکی بات الگ ہے وہ ماں باپ ہیں آپ کے باقی سب بھی

۔۔۔"اس

سے آگے کچھ کہتی وہ ایک دم دھاڑا

کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔"آواز اتنی بلند تھی کہ زمل سہم سی گئی زیحال

کو فورا احساس ہوا

کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔"آواز اس قدر دھیمی کی کہ صرف زمل کو سنائی دے سکی"داجی نے مجھے سے قطع تعلق کر لیا تھا تو میرا انکے ساتھ باقی سب سے بھی رشتہ ختم ہو گیا"آواز بھاری تھی ایک درد تھا جو چیخ چیخ کر بول رہا تھا اسے نہ یاد کروایا جائے وہ وقت

ای۔۔۔ایسا کیا ہوا۔۔۔تھا ہی۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے بمشکل پوچھا لیکن

اسکا پوچھنا بھی زیحال کی سانسوں میں رکاوٹ پیدا کرنے لگا اسے زمل سے بھی خوف آنے لگا

یاد ہے ایک بار میں نے تم سے وعدہ لیا تھا کہ کبھی کسی نے تم سے میرے بارے میں کچھ کہا کہ تو تم اسکا نہیں میری بات کا یقین کرو گی

تم یقین کرو گی۔۔۔؟میری بات کا۔۔۔؟اسکے سوال پر زمل نے ایک گہری
نظر اسکے چہرے پر گھمائی اور دھیرے سے مسکراتے اپنے لب اسکی چوڑی پیشانی پر رکھ دیے
کرونگی آخری دم تک کرونگی۔۔۔"اسکی یہ بات جیسے زیحال میں جان سی پھونک گئی تھی وہ بے اختیار آنکھیں بند کرتا اس لمس سے ملنے والا سکون اپنے اندر اتارنے لگا جیسے وہ اسکی باتوں پر ایمان لے آتی تھی ویسے ہی آج وہ بھی لے آیا تھا ایک ڈر سا اسکے اندر سے کم ہو گیا تھا لیکن اسکی جڑ مضبوط تھی اتنی جلدی ختم نہیں ہو سکتا تھا
ایک اور بات۔۔۔"زمل پیچھے ہٹتی اسے دیکھنے لگی
جن کی وجہ سے میں لاوارثوں کی طرح رہا اگر وہ میرے سامنے آئے تو میں سب کو مارونگا۔۔۔مجھے اجازت چاہئے گلالے میں ان سب کو

چیر کرر کھ دیناچاہتاہوں۔۔۔"پل میں اسکے اندر زمل کو وہ بیسٹ نظر آیا تھااسے صبح والی اپنی کیفیت یاد آئی دل جیسے بھاری ہوا تھا

بولو۔۔۔اجازت ہے۔۔۔میں پھر ہی واپس جاؤنگا۔۔۔ورنہ تمہیں بھی یہی

"قید کرلونگا۔۔۔

اجازت ہے۔۔۔"وہ ڈر کر ایک دم جلدی سے بولی کہیں وہ وارن کرتا کرتا

سچ میں جانے سے انکار ہی نہ کر دیتا"لیکن ہم جائیں گے ہبی"آہ ایک بار وہاں چلیں تو سہی وہاں جا کر اجازت پھر چھین لونگی"وہ دل ہی دل میں سوچ کر خوش ہونے لگی زیحال اسے دیکھتا اسکا گال چوم گیا تھینک یو۔۔۔تھینک یو سو مچ زڑ گیہ۔۔۔"آج زمل نے اسکا جو مان رکھا تھا وہ اسی سے اندر تک سرشار ہو گیا تھا وہ وہی سے زمل کی گردن

میں چہرہ چھپائے اسے خود میں بھینچ گیا

آئی لو ویو سو مچ۔۔۔"وہ وہی زمل کی دودھیا گردن کو اپنی شدّتوں

سے

سرخ کرتے اسکی کھلکھلاہٹ بلند کرواگیا

او۔۔۔مس سائکو۔۔۔بتانا پسند کروگی یہ دورہ نمبر کونسا ہے جو تمہیں

اس وقت پڑ رہا ہے۔۔۔؟مشی کو خوشی سے اچھلتے دیکھ وہ دونوں

ہاتھ سینے پر باندھتے تڑخ کر پوچھنے لگا مشی نے مڑ کر اسے دیکھا اور

دیکھتے صوفے کے ہتھے پر کھڑی ہو گئی اس سے پہلے وہ گرتی یاقوت

نے آگے بڑھ کر اسکی کمر کو تھام لیا

جھلی ہو کیا گر جاؤ گی نیچے اترو۔۔۔"وہ بجائے اترنے کے اپنے بازوؤں کا

سارا زور یاقوت کے کندھوں پر دیتی اسکی گود میں جھول گئی یاقوت

کو سمجھ نہیں آئی کہ آخر اسے ہوا کیا ہے بس تھوڑی دیر پہلے صبا بیگم سے فون پر بات کر کر ہٹی تھی

مام ڈیڈ کے بیچ سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ ہاتھ میں

لہراتی خوشی سے چہک کر بولی یاقوت اسے اٹھائے اٹھائے دیکھنے لگا کیا ٹھیک ہو گیا۔۔۔؟ نہ سمجھی سے پوچھا جب اسکے سوال پر مشی جلدی سے نیچے اتری اور اسکے آگے کھڑی ہوئی

مطلب انکے بیچ پیار ہو گیا۔۔۔" آہ یہ ہوا تھا دھماکہ یاقوت کے سر پر وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا

کونسے والا پیار۔۔۔؟ وہ واقعی نہیں سمجھا تھا وہ لوگ تو آلریڈی میاں بیوی تھے تو اب کونسا پیار بھئی وہ نہیں سمجھا تھا

"جو ہمارے بیچ ہوتا وہ۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔"یاقوت تقریباً چیخ پڑا تھا مشی وہی کھڑی حیرت سے اسے دیکھنے لگی

تمہارے اس جلاد باپ کو سکون نہیں ہے جو اس عمر میں پیار کے پینچے لڑا رہے ہیں میں بتا رہا ہوں۔۔۔ایک اور سالہ برداشت نہیں کرونگا

پہلے والے کو دیکھ کر ہی سالہ نہیں بلکہ سالے والی گالی دینے کا دل کرتا ہے۔۔۔"اسکی یہ بات سننی تھی کہ مشی کا سیروں خون جل گیا

ہاں ایسے کیا دیکھ رہی ہو بولنا۔۔ہے وہ اس لائق کہ اسکو میں اپنا سالا

بولوں سالانہ ہو تو۔۔۔"آخر میں گالی بھی دے ڈالی لیکن مشی اسکی بات پر غصّے سے لال پیلی ہو کر اس پر حملہ آور ہوتی وہ اچھل کر سلیب میں کچن کے اس پار چلا گیا

میں تمہارا خون کر دونگی بد تمیز مرزا۔۔۔"وہ غصّے سے چلاتی اسکے پیچھے گئی لیکن وہ گھوم کر واپس سے لیونگ روم میں آ گیا

ہاں اس جلاد کی اولاد ہو یہی کرو گی۔۔۔"وہ اب بھی اسکا خون جلانے سے باز نہیں آیا تھا مشی صوفے پر رکھے کشن ایک ایک کر کر کھینچ کر اسے مارنے لگی

"تمہیں تو اس سمندر کی شارک مچھلیوں کے آگے پھینکنا چاہئے۔۔۔ پھینک دو وہاں سے بھی تمہیں ایک سوکن ملے گی۔۔۔"اسکی یہ بات مشی کا چہرہ مزید سرخ کر گئی

بدتمیز ڈاکو کھڑوس۔۔۔"وہ تکیے مارتی ساتھ ساتھ اسے نت نئے القابات
سے نوازتی رہی
آخر والالقب واپس لو میں پہلے کھڑوس تھا اب رومانٹک ہوں ۔۔۔"ایک
ایک تکیہ کیچ کر کر واپس اسکی جانب پھینکتے تصیح کی جو مشی کا پارامزید ساتویں آسمان پر لے گئی لیکن تب ہی یاقوت کا پھینکا گیا کشن سیدھا اسکے ماتھے پر آلگا اسی میں وہ اپنا سر پکڑتی صوفے پر دھم سے گرتی رونے لگی یہ دیکھ وہ بدتمیز مرزا فوراسے لائن پر آتا اسکے پاس جاکر صوفے پر بیٹھا
سوری ایم سو سوری۔۔۔زور سے لگا دکھاؤ۔۔۔خون تو نہیں آیا ۔۔۔"آہ وہ

سدھر سکتا تھا بھلا مشی اپنی چوٹ کا مذاق بنتے دیکھ اور تیز رونے
لگی
مشی۔۔۔روکیوں رہی ہو میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔"بولتے ہوئے اپنا
بازو
اسکے شانوں پر پھیلانے لگا جسے وہ فورا جھٹک گئی اسکا رونا دیکھ
یاقوت کا تو دماغ چکرا کر رہ گیا
میرا بچہ۔۔۔میں سچ میں مذاق کر رہا تھا یہ لو تم مجھے مار لو۔۔۔"ایک
ایک کشن اٹھا کر اسکے پاس بھرتے وہ پیار سے بولتا مشی کا سر اپنے
سینے پر ٹکا گیا اور نرم ہاتھوں سے اسکے بال اور کمر سہلانے لگا
سیریسلی زیادہ لگی ہے دکھاؤ۔۔۔"اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے
میں لیتے ماتھا دیکھا کشن بہت ہلکے تھے وہ جانتا تھا ان سے چوٹ
لگنا نہ ممکن ہے لیکن وہ ناز سے رکھی گئی عورت تھی جو خود کو

چاہنے والے مرد کو لاڈ دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے
سکتی تھی یاقوت اسکا ماتھا چومتے اسے پھر سے خود سے لگا گیا

میرا بچہ ایم سوری۔۔۔آئندہ نہیں ہوگا ایسا اب رونا بند کرو ورنہ تمہاری
شارک سوکن دیکھ کر ہنسے گی۔۔۔"اسکی بات سنتے مشی نے اسکے
سینے پر ایک مکا جڑا وہ نہیں آرہا تھا باز مشی اپنا آپ چھڑواتی اٹھ
کر اندر کمرے میں جانے ہی لگی تھی کہ یاقوت نے اسکی کلائی پکڑ کر
ایک جھٹکے میں خود پر گرا لیا وہ کچھ اس طرح اس پر گری تھی کہ
اسکے ہونٹ یاقوت کے ہونٹوں سے سیدھا آملے تھے اس رومانٹک
شاٹ

کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جبکہ یاقوت آنکھیں k پر مشی
چھوٹی کئے اپنے اس کارنامے پر بمشکل ہنسی دبا رہا تھا مشی فورا سے
اسکے اوپر سے اٹھتی کمرے میں بھاگ گئی پیچھے صرف یاقوت کے

بھرپور قہقہے تھے

معافی نہیں مل سکتی "الفاظ اسکی سماعتوں میں گونجے "پیروں"
میں پڑ کر معافی مانگیں" یہ الفاظ اسکی روح جھنجھوڑ گئے تھے وہ
اسی شخص کے وجود کا حصّہ تھی جس نے ان بھائیوں کو توڑنے میں
کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی وہ کیسے بھول گیا تھا کہ وہ اس سے ذرا
بھی جدا ہو گی ایک گرم آنسوں کا قطرہ برلاس کی آنکھوں کی باڑ توڑتا
گال لڑھک گیا دوسری جانب وہ زالے کو کندھے سے لگائے اسکی
گردن
میں منہ چھپائے بے آواز رو رہی تھی بھائی کی موت کا غم ایک بار پھر
تازہ ہو گیا تھا ہاں یہ غم اب ساری زندگی اسکا پیچھا نہ چھوڑتا وہ
بھائی تھا اسکا جس کی دردناک موت اس نے خود اپنی آنکھوں سے

دیکھی تھی وہ جیسا بھی تھا کم از کم اتنی دردناک موت ڈیزرو نہیں
کرتا تھا وہ بھی اس شخص کے ہاتھوں جسے اس نے اپنا محافظ
سمجھا وہی اس سے اسکا واحد دوست اکلوتا بھائی چھین گیا یہ
تکلیف کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا جب تک اس پر خود نہ گزر جائے وہ
جانتی تھی یہ شخص کبھی نہیں جھکے گا وہ نہیں جھکا۔ایک سسکی
بے ساختہ آئرہ کے لبوں سے برآمد ہوئی زالے اسکے سر کو دھیرے
دھیرے تھپکتی خود سست ہو رہی تھی یہ اسکے سونے کا وقت تھا
اوپر سے کمبل کی گرمائش وہ آئرہ کے سر پر اپنا ننھا سا چہرہ ٹکا گئی
جب اچانک آئرہ بدک کر پیچھے ہٹی اسے اپنے پیروں پر کسی کے گرم
ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا تھا وہ تڑپ اٹھی تھی پوری جان جیسے
لرز اٹھی نیچے برلاس دوزانوں بیٹھا اپنے ہاتھ اس جگہ رکھے رہا
جہاں تھوڑی دیر پہلے اس نے آئرہ کے پیروں پر ہاتھ رکھے تھے اور وہ

پیچھے ہو گئی اسے یوں بیٹھے دیکھ آئرہ کی آنکھوں سے آنسوں مزید
روانی سے بہنے لگے

میں۔۔۔۔۔"وہ رکا ہونٹوں سے سسکی نکلی"میں معافی مانگتا ہوں مجھ
سے بہت بڑا گناہ ہوا ہے ایک۔۔۔ایک بھائی کو۔۔۔اسکی۔۔۔بہن سے
جدا
کرنے کا گناہ۔۔۔"بولتے اسکی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گود میں آ
گرے آئرہ اسے یوں دیکھ سسک کر رو پڑی
مجھے معاف کر دو۔۔۔۔میں گناہگار ہوں تمہارا۔۔۔"دونوں کے دل
کسی
سوکھے پتے کی طرح لرز اٹھے تھے عورت مرد کو جھکانا تو چاہتی ہے
لیکن جب وہ جھک جائے تو وہ لمحہ سب سے پہلے اسی عورت پر
قیامت بن کر ٹوٹتا ہے مرد کو سر تاج بنایا گیا ہے وہ پیروں میں بیٹھا

اچھا نہیں لگتا بلکہ عورت کی جان نکال دیتا ہے آئرہ کی جان بھی
جیسے نکل گئی تھی اسکا دل جیسے پھٹنے کے قریب تھا
میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔"دونوں ہاتھ جوڑتے وہ سسک کر رو پڑا آئرہ
تڑپ کر زمین پر بیٹھتی اسکے جڑے ہوئے ہاتھ تھام گئی اسکا پورا
چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا
تمہاری نفرت۔۔۔ن۔۔۔نہیں کر سکتا۔۔۔برداشت۔۔۔"بولتے
وہ مزید پھوٹ
کر رو دیا یہ دیکھ آئرہ لرز اٹھی تھی پورے جسم سے جیسے روح
کھینچ لی گئی تھی یہ اسکی برداشت سے باہر تھا وہ بے اختیار اسکے
کندھے سے لگ گئی اور خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی برلاس اسے
خود میں بھینچتا اسکی گردن میں منہ چھپائے رونے لگا دونوں میں
تڑپ تھی

ایم سوری۔۔۔ سو سوری۔۔۔۔"اسکی سوری پر آئرہ سر نفی میں ہلاتی
مزید زار و قطار رونے لگی کمرے میں دونوں کی سسکیوں کی آواز
در و دیوار سے ٹکراتی وہی دم توڑ رہی تھیں زالے کبھی برلاس کو
دیکھتی کبھی آئرہ کو اسے بس یہ پتہ تھا کہ وہ دونوں رو رہے ہیں وہ
بھی ہونٹ گول کرنے لگی لیکن منہ سے تھوڑی سی آواز تک نہ نکلی
میرا بھائی۔۔۔۔"اسے آج وہ مہربان کندھا ملا تھا جس سے لگ کر وہ
اپنے
اندر دبی تکلیف باہر نکال پھینکتی برلاس اسے مزید خود میں بھینچ
گیا آئرہ کا پورا نازک وجود یوں لرز رہا تھا جیسے کسی زلزلے کی زد
میں آگیا ہو" برلاس۔۔۔۔میرا بھائی نہیں رہا۔۔۔"برلاس کچھ نہیں
کہہ
سکا آج وہ کچھ بول نہیں سکا کیا کہتا اپنی محبوبہ کو اسکی زندگی

کاسب سے بڑا غم دینے والا بھی تو وہ خود تھا آئرہ کی آواز میں وہ تڑپ تھی جو اس دن نوفل کا جنازہ دیکھ کر آئی تھی وہ ایسے رو رہی تھی جیسے اسکا بھائی آج مرا ہو "آپ بہت۔۔۔ برے ہیں۔۔۔۔بہت آئی ہیٹ

یو۔۔۔آئی ہیٹ یو برلاس شاہ" وہ پیچھے ہٹنے لگی تھی لیکن برلاس نے اسکے گرد اپنا حصار مزید تنگ کر دیا وہ وہی اسکے سینے سے لگی اس پر مکے برسانے لگی "آئی ہیٹ یو" وہ مارتی گئی بنا یہ دیکھے کہ وہ لگ کہاں رہا ہے زخم پھر ہرا ہونے لگا تھا ایک شدید درد کی لہر برلاس کے وجود میں دوڑ گئی لیکن اس نے آئرہ کو خود سے الگ نہیں کیا بلکہ مزید خود میں بھینچ گیا

بٹ آئی لو یو آئی رئیلی لو یو مسسز شاہ۔۔۔"اسکی بات سنتے آئرہ بے جان سی ہوتی اسکے سہارے پر آگئی برلاس نے اسے سمیٹ لیا خود

میں وہ اب نہیں بکھرنے دے سکتا تھا کتنی ہی دیر وہ روتی ہوئی
اسکے سینے میں چھپی اپنے اندر کی تکلیف آنسوؤں کے ذریعے نکالتی
رہی اسکے رونے میں کمی آتے برلاس اسے کندھوں سے تھام پر بیڈ پر
لے آیا زالے کو اب تک آئرہ نے تھام رکھا تھا جو ہونٹ نکالتی دونوں کو
دیکھ رہی تھی
پانی۔۔۔" برلاس نے گلاس اسکی جانب بڑھایا لیکن آئرہ نے دھیرے
سے
سر نفی میں ہلاتے منع کر دیا برلاس نے پھر بھی گلاس خود اسکے لبوں
سے لگا دیا وہ بمشکل ایک دو گھونٹ پی سکی تھی جب اسے دیکھتے
برلاس نے اسکے لبوں والی جگہ پر اپنے آتش لب رکھتے خود بھی وہاں
سے ایک گھونٹ پیتے وہ گلاس واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا آئرہ کے
لبوں سے اب تک سسکیاں برآمد ہو رہی تھی چہرہ ایسے تھا جیسے وہ

مزید رونا چاہتی ہو بر لاس اسکی گود سے زالے کو لیتے آئرہ کا سر اپنے کندھے پر ٹکا گیا آج بولنے کیلئے الفاظ نہیں تھے آج صرف خاموشی دونوں کے بیچ بات کر رہی تھی بتا رہی تھی دلوں کے حال انکی تڑپ آئرہ ایک بار پھر روئی تھی اور خوب روئی تھی کیونکہ جہاں بھائی کے کھونے کی تکلیف تھی وہی اپنے محبوب کے پھر سے مل جانے کا احساس تھا جو اسکا دل بھاری کر رہا تھا غم چاہے جتنا بڑا ہو لیکن اگر اسے بانٹنے والا مل جائے تو غم کی اوقات نہیں رہتی کہ مزید تکلیف دے سکے

میں اسے چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔" وہ آئرہ کو دھیرے سے خود سے الگ کرتے

زالے کو لے کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ آئرہ کی رندھی ہوئی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

ا۔۔۔اسے یہی۔۔۔ر۔۔۔رہنے دیں۔۔۔"گھبراہٹ کے مارے وہ اٹکتے ہوئے بمشکل

بولی لیکن اس سے پہلے برلاس کچھ کہتا زالے بول پڑی

بب۔۔۔ببا۔۔۔"وہ جو اتنی دیر سے خود کو رونے سے باز رکھے ہوئے تھی

آخر کار دھیرے دھیرے ٹھسکتی رونے لگی اسکے رونے پر برلاس کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ بکھری تھی

میرا بیٹا۔۔۔"بولتے اس نے زالے کے روئی سے گال چومے "اپنے چاچو

چاچی کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا ہے ناں۔۔۔"اسکی بات سمجھتے آئرہ کا رنگ ایک دم سرخ پڑا تھا

آتاہوں۔۔۔"ایک گہری نظر آئرہ پر ڈالتے زالے کو اسی طرح کمبل
میں
لپیٹے وہ زیحال کے کمرے میں لے گیا باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں
میں جاچکے تھے کمرے کے باہر آتے اس نے دھیرے سے دروازہ ناک
کر کر
زالے کے گال پھر سے چومے اسکے ہاتھوں میں لپ گلوز اور آئی لائنر
اب
تک تھا یہ عادت دونوں کی ایک جیسی تھی نہ زامل کو چیزیں
چھوڑنی آتی تھیں نہ زالے کو ایک بار پکڑلی سو پکڑلی اسی وقت
زیحال نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا تھا پیچھے سے زامل اور زمل کے
یں آرہی تھیں e کھلکھلانے کی آواز

آئی تھنک آپ بھول گئے کہ آپکا ایک نہیں دو بچے ہیں۔۔۔" برلاس نے ذرا
شوخ ہوتے اسے کچھ باور کروایا
آجا میرا بیٹا۔۔۔" زیحال کو دیکھتے زالے اپنے ہاتھ اسکی جانب کرنے لگی اس نے بھی گود میں لیتے ڈھیر سارا پیار کیا
خوش لگ رہے ہو خیر تو ہے۔۔۔؟ ایک آئی برو مٹکاتے سوالیہ پوچھا اس کے سوال پر برلاس کی مسکراہٹ فورا گہری ہوئی
بس میری بہن کا کمال ہے۔۔۔" اسی کے انداز میں جواب دیا
میری بیوی ہے وہ۔۔۔" اسکے اتنے پیار سے بولنے پر زیحال کو جیسے جیلسی ہوئی تھی
پہلے صرف آپ کی بیوی تھی اب میری بہن بھی ہے۔۔۔" برلاس کو اسکی

جیلسی دیکھ جیسے مزید جلانے میں مزہ آنے لگا تھا زیحال نے گھور کر اسے دیکھا

کہا تھا بھائی ہو بھائی بن کر رہو سالا بننے کی کوشش کی تو ہڈیاں بھی نہیں ملیں گی۔۔۔"اسکی بات پر برلاس کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی بہنا۔۔۔ذرا اپنے ہبی کو تو دیکھنا۔۔۔ڈانٹ رہے ہیں مجھے۔۔۔"اس نے ہنسی دباتے پیچھے بیڈ پر بیٹھی زمل کو آواز لگائی اسکی بات پر زیحال تو سٹپٹا کر رہ گیا

ہبی۔۔۔کیوں ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔"اپنے بھائی کو ڈانٹ پڑتے دیکھ فوراً تڑخ

کر بولی وہ بھی جانتا تھا اب وہ صرف برلاس کی بات کا یقین کرے گی چاہے زیحال کتنی بھی صفائی دے لے

تم باہر ملو دیکھتا ہوں تمہیں میں۔۔۔"تڑخ کر بولتے دھاڑ سے دروازہ بند

کر دیا یہ دیکھ برلاس کے منہ سے ہنسی کا پھوارہ پھوٹنے ہی لگا تھا کہ اسے فورا سے آئرہ یاد آئی اور تھوڑی دیر پہلے والا وقت جسے یاد کرتے وہ مسکراہٹ تک غائب ہو گئی دل ایک عجیب سی لے پر دھڑکنے لگا اس نے وہی کھڑے کھڑے نیچے اپنا کمرہ دیکھا اور پھر اپنے دھڑکتے دل کو قابو کرتے وہ دھیرے دھیرے سیڑھیاں اترتا اپنے کمرے کی جانب

بڑھ گیا جس کا ناب گھما کر جیسے ہی اندر داخل ہوا نظر سامنے آئرہ پر پڑی جو کمبل اور پلو بیڈ سے اٹھا کر صوفے پر لے جا رہی تھی یہ دیکھ تو برلاس کا سر چکرا کر رہ گیا

اھمم۔۔۔"گلا کھنکھارتے وہ اندر آیا اور دروازے کو اندر سے لاک کر دیا

اسکا یہ عمل آئرہ کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر گیا وہ وہی کھڑی ہاتھوں کو آپس میں ملائے مسلتی بیڈ شیٹ دیکھنے لگی

وہ وہاں کیوں رکھا۔۔۔؟بے حد نرم لہجے میں پوچھا

س۔۔۔سونے کے لئے۔۔۔"اسکے جواب پر برلاس کے لبوں پر ایک مبہم سی

مسکراہٹ بکھر گئی وہ آگے آتا اسکے ہاتھوں کو نرمی سے تھام کر اپنے قریب کر گیا اس حرکت پر ہی آئرہ کی دل ہتھیلی پر دھڑکنے لگا تھا

کیا معافی دل سے نہیں دی۔۔۔؟اسکے چہرے کا نظروں سے طواف کرتے

محبت بھرے لہجے میں پوچھا

"د۔۔۔دی ہے۔۔۔

تو پھر یہ دوری کیوں۔۔۔؟ہاتھ کی نازک سی کمر پر رکھتے مزید خود کے قریب کیا آئرہ تو یوں تھی جیسے اب بے جان سی ہو کر گرے گی مم۔۔۔مطلب۔۔۔"وہ سمجھ چکی تھی لیکن جان کر بھی انجان بننا چاہتی تھی کیونکہ نفرت برداشت کرنا آسان تھی لیکن اس شخص کی شدّتیں ہر گز نہیں وہ تو اسکے آگے کھڑی بھی نہیں دکھتی تھی برلاس اسکے کان پر جھکتا اسے مزید کانپنے پر مجبور کر گیا

آج کی رات مطلب بھی سمجھا دونگا لیکن اسکے لئے ایک جگہ سونا ضروری ہے۔۔۔"اسکی بات پر آئرہ ایک دم لرز اٹھی اسکے چہرے پر حیا

کی سرخی مزید گہری ہو گئی وہ جلدی سے برلاس کو خود سے دور کرتی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی جانتی تھی آج بیڈ پر سوئی تو اس کی

شدّتوں سے نہیں بچ پائے گی اسی لئے آج اسے برلاس کی جگہ آنا پڑا تھا لیکن آج خود کو بچانے کی ہر کوشش ناکام تھی برلاس اسکے قریب آتے ایک جھٹکے میں اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لے آیا

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔"اسکی حرکت پر وہ بوکھلا سی گئی

دوریاں ختم۔۔۔"کہتے اسے دھیرے سے بیڈ پر لٹاتے خود اسکے قریب لیٹ کر کمفرٹر ٹھیک کرنے لگا آئرہ اسکے اتنے قریب ہونے پر بس مرنے

والی تھی وہ دونوں پر ایک ہی کمفرٹر لیتا اسکے اور قریب ہوتا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا لیکن آج وہ دیکھ بھی نہ سکی پلکوں کی جھالر فوراً جھک گئی

ابھی تو ویسا کچھ ہوا بھی نہیں اور اتنی گھبراہٹ۔۔۔"اسکے لرزتے بدن کی لرزش ہاتھوں سے محسوس کرتے بے حد گھمبیر لہجے میں پوچھا

اسکے سوال پر آئرہ مزید کلی کی طرح سمٹ گئی

ڈونٹ وری۔۔۔آج کی رات صرف اپنے قریب محسوس کرونگا اسکے علاوہ کوئی گستاخی نہیں ہوگی۔۔۔"اسے یوں سمٹتے دیکھ ہاتھ اسکے اوپر سے گزار کر اسکی کمر اپنے سینے سے لگاتے آئرہ کی نازک سی گردن میں چہرہ چھپا گیا اسکے بدن کی مہک برلاس کے جذباتوں کو پل میں اجاگر کر گئی تھی اس نے کہہ تو دیا تھا کہ کچھ نہیں کرے گا لیکن اب خود پر ضبط کر پانا مشکل ترین ہو رہا تھا وہی دوسری جانب آئرہ اسکی بات پر تھوڑی ریلیکس ہوتی جھٹ سے آنکھیں بند کر گئی افففف آج اسکی پناہوں میں نیند بھی کوسوں دور جا چکی تھی برلاس اسکے اوپر سے ہاتھ بڑھا کر لائٹس آف کرنے ہی لگا تھا کہ آئرہ ایک دم بول پڑی

ن۔۔۔ نہیں یہ۔۔۔یہ آف نہ کریں۔۔۔" برلاس کے اس قدر
قریب آنے پر آواز
تک کانپ رہی تھی
اندھیرے میں ارادہ نہیں بدلے گا میرا۔۔۔" اسکی گھبراہٹ بھانپتے
شریر
لہجے میں بولتا لائٹس آف کر گیا آئرہ کو لائٹ آن رکھ کر سونے کی
عادت تھی اندھیرے سے اسے بچپن سے ڈر لگتا تھا لیکن آج نجانے
کیوں
اسے یہ اندھیرا اچھا لگا تھا آج خوف نہیں آیا تھا تب ہی برلاس کا ہاتھ
اپنی بیلی سے اوپر دھڑکنوں پر آتا محسوس کرتے اسکی جان لبوں پر
آئی تھی پورے بدن میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی
وہ آئرہ کی گردن میں چہرہ چھپائے اسکی دھڑکنوں کو بری طرح سے

منتشر کر گیا

بہت تڑپایا ہے تم نے۔۔۔"کمرے کی گہری خاموشی میں اسکی جذبوں سے چور آواز ابھری تھی آئرہ تو یوں تھی جیسے اب گئی

ایک ایک تڑپ کا حساب لونگا جان شاہ۔۔۔"اسکے لبوں سے جان شاہ سن

کر آئرہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا آہ وہ اسکی جان مشکل میں ڈال رہا تھا وہ جانتی تھی اب معاف کر کر وہ کتنی بڑی آزمائش میں آنے والی تھی لیکن خیر اس آزمائش سے تو ہر عورت گزرتی ہے اسے بھی ہمت کرنی تھی وہ دھیرے سے سیدھی ہونے لگی برلاس یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا کمرے کے نیم اندھیرے میں دونوں کے صرف ہلتے وجود دکھائی دے رہے تھے وہ برلاس کی جانب پلٹتی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی یہ دیکھ ایک سکون سا تھا جو برلاس کے پورے وجود

میں دوڑ گیا تھا وہ اسکی نازک سی کمر کو مضبوطی سے جکڑتے خود

میں جیسے پیوست کر لینا چاہتا تھا یہ رات ایک دوسرے کی پناہوں

ری تھی اتنے دن کی تکلیف کا اثر دھیرے r میں ہر فکر سے آزاد گز

دھیرے زائل ہو رہا تھا

بس میری اتنی سی خواہش کہ رات ہوتے ایسے ہی ایک ایک کر کر

ہمارے بچے آئیں اور پورا کمرہ بچوں سے بھر جائے۔۔۔"وہ زالے

کے ننھے

سے ہاتھ میں انگلی پکڑا تا شریر ہوتے بولا زامل جو فیڈ کر رہا تھا فورا

سے منہ باہر نکال کر اپنی ماں کے ساتھ مل کر اسے گھورنے لگا ایسے

جیسے اسے اپنی جائیداد کے حصّے دار کا ذکر پسند نہ آیا ہو

ہی۔۔۔شرافت سے سو جائیں جب تک آپ نہیں سوئیں گے یہ بھی
ایسے
ہی بٹن سی آنکھوں سے آپ کو دیکھتی رہے گی۔۔۔"اس نے زالے کو
دیکھ
مصنوعی سا زیحال کو ڈپٹا
تو تمہارا بیٹا کیوں جاگ رہا ہے اسکی بھی یہ مٹر جیسی چھوٹی
چھوٹی آنکھیں بند کرواؤ۔۔۔"اس نے فوراحساب بے باک کیا تھا
چلو میرا بیٹا اب نینی کا ٹائم ہو گیا ہم سوئیں گے۔۔۔"وہ زپ بند کرتی
اسے ٹھیک سے لٹانے لگی لیکن وہ ہاتھ پیر مارتے ٹھسکنے لگا تھا
مجھے دوا سے میں سلاتا ہوں۔۔۔"زالے کو اسکی جانب کرتے زامل کو
اپنی جانب کھینچ لی

ہاں کیا مسلہ ہے کیوں رو رہے ہو چلو سو جاؤ۔۔۔"بولتے اس نے زامل کی

دونوں آنکھیں اپنے ہاتھ سے بند کر دی جن کو وہ پٹ سے کھول گیا اوئے بند کر آنکھیں۔۔۔"اسکی مٹر سی آنکھیں کھلتی دیکھ پھر سے بند کی لیکن وہ بے چین ہڈی پھر سے کھول لیتا زیحال اسکی ایک آنکھ بند کرتا تو وہ دوسری کھول لیتا اسے جیسے یہ ایک دلچسپ کھیل لگا تھا

زیحال کے بند کرتے وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگا تھا

تیری تو۔۔۔"زیحال اسکے دونوں ننھے ننھے ہاتھوں کو پکڑتے اسکی گردن

میں منہ چھپا کر گدگدی کرنے لگا پورے کمرے میں دونوں کی کھلکھلاہٹیں گونج اٹھی تھی وہ دیکھ زمل کا دل چاہا سر پیٹ لے لیا تھا سلانے کیلئے الٹا خود بھی اسکے ساتھ کھیل میں لگ گیا

چلو میرا بچہ ہم سوتے ہیں چھوڑو ان دو جنوں کو۔۔۔" وہ ان باپ بیٹا کو انکے حال پر چھوڑتی زالے کو اپنے سینے سے لگاتی اسکی پیٹھ تھپکنے لگی وہ بھی جھٹ سے ماں کی فرمانبرداری کرتی آنکھیں موند گئی زامل کتنی ہی دیر اپنے باپ کے ساتھ ڈھشم ڈھشم کھیلتا رہا زیحال نے اسکے گالوں کا حشر بگاڑا اور زامل نے اپنے باپ کے دونوں کا حساب اسی وقت چکتا ہوا تھا

وہ اپنے معمول کے مطابق صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھتے باہر لان میں یہاں وہاں ٹہل رہے تھے تقریباً آدھا گھنٹہ ٹہل کر اندر آتے صوفے پر
براجمان ہوتے ایل ای ڈی آن کرتے نیوز چلالی انکی خان حویلی میں

اس وقت تک سب جاگ جاتے تھے لیکن یہاں اب تک سب سو رہے تھے

تب ہی زمل دونوں بچوں کو اٹھائے نیچے لاؤنج میں آئی وہی افلاطون تھے جو سب سے پہلے اٹھ کر اپنی ماں کو بھی اٹھا لیتے تھے

او میرا۔۔۔بچہ۔۔۔ادر آؤ۔۔۔"انہوں نے زامل کی جانب جیسے ہی ہاتھ

"بڑھایا وہ فورا سے انکی گود میں چلا گیا "تم کدر جا رہا ہے تم بی آؤ

زالے جو ماں کے کندھے سے لگی اب تک سست تھی زریاب کے بڑھے ہاتھ دیکھ فورا انکے پاس چلی گئی دونوں انکے دونوں اطراف میں بیٹھے انکے ساتھ کھیلنے لگے

ام تم دونوں کو بہت یاد کرے گا تم ہمارے جگر کا ٹکڑا ہو۔۔۔"انکی بات سنتے زمل نے انکی جانب دیکھا

لالا آپ کب جائیں گے۔۔۔"اس نے سوالیہ پوچھا

آج ہی۔۔۔ادر بہت سارا کام رہتا ہے ام اور ادر نہیں رہ سکتا

۔۔۔"انکے انداز

میں افسردگی تھی جیسے انہیں زیحال کے ساتھ نہ جانے پر شدید

تکلیف ہو رہی ہو

لالا ہم آپ کے ساتھ جائیں گے۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکہ انکے سر پر

انہوں

نے حیرت سے زمل کو دیکھا جیسے اسکی بات کا یقین نہ آیا ہو

یس۔۔۔ ہبی مان گئے وہ جائیں گے آپ کے ساتھ۔۔۔"اس نے

زریاب کی

آنکھوں میں بے یقینی بھانپتے چہک کر بتایا

تم سچ کہہ رہا ہے گل۔۔۔زی ہمارے ساتھ واپس جائے گا۔۔۔؟انکو
اب بھی
جیسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا اسی وقت پیچھے سے پامیر
کومل کا ایک ہاتھ تھام کر دوسرا اسکے شانوں پر پھیلائے اپنے ساتھ لگا
کر آرہا تھا جب انکی بات سنتے اسکے قدم وہی رکے دل بھی جیسے
ایک دم رک گیا تھا کومل نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا وہ جانتی تھی
پامیر کیوں رکا ہے
جی لالا انہوں نے پیکنگ بھی کر لی۔۔۔"زمل کی آواز پامیر کو زندگی
میں پہلی بار بری لگی تھی اس نے منا لیا تھا زیحال کو وہ انکے باپ کو
ان سے دور لے کر جا رہی تھی پامیر کا دل ایک دم بھاری ہونے لگا تھا
تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکی حالت غیر ہوتے دیکھ کومل نے فکر مندی سے
پوچھا

ہمم۔۔۔"سرسری سا جواب دیتے وہ کومل کو لئے صوفے پر آگیا اور اسے آرام سے بٹھا دیا

آپ کی طبعیت کیسی ہے اب۔۔۔"کل سے وہ کمرے سے نہیں نکلی تھی

انجکشن کے زیر اثر وہ اب تک سوتی رہی تھی

ٹھیک ہوں تم جا رہی ہو۔۔۔؟

یس ہبی مان گئے۔۔۔"کومل اسکے جواب پر سر اثبات میں ہلاتی پامیر کا چہرہ دیکھ رہی تھی عنقریب تھا کہ وہ رو دیتا وہ خود پر کڑا ضبط کر رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں سب جمع ہو گئے تھے صدیس نے سب کے لئے ناشتہ بنا کر ٹیبل سیٹ کر دیا تھا آج سب سے زیادہ خوش برلاس تھا اسکے چہرے ہی چمک ہی بتا رہی تھی کہ وہ کتنا خوش ہے سب نے اسکی یہ خوشی نوٹ کی تھی اتنے دن سے وہ اس طرح خوش نہیں ہوا

تھا جیسے آج تھا

زیحال نے خاموشی سے ناشتہ کیا زریاب اور زمل آپس میں باتیں کرتے

ہنستے رہے کومل اور پامیر خاموش تھے عثمان اور ماہم بھی خوش تھے کیونکہ وہ بھی ابھی لاعلم تھے سب مصروف تھے جب پیچھے سے ایک خوبصورت آواز سب کی سماعتوں سے ٹکرائی

اسلام علیکم۔۔۔۔"وہ یاقوت کی آواز تھی وہ اور مشی صبح کی فلائٹ سے ہی واپس آگئے تھے اسے دیکھ برلاس خوشی سے چہکتا اٹھ کر جاتے اسکے گلے لگ گیا

واؤ بھائی واٹ آپ لیز نٹ سرپرائز۔۔۔"باقی سب میں بھی انکو دیکھ جیسے خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی کومل زمل آئرہ سب باری باری مشی سے گلے ملی وہ بھی بے حد خوش تھی انکے ساتھ جیسے گھر کی

رونق سی واپس آگئی تھی زالے اور زامل اپنی واکر گھسیٹتے خود سے کھیل رہے تھے جب زالے مشی کو دیکھتی مم۔۔۔ ممم کرتی تیز تیز ہاتھ پیر مارنے لگی

ارے۔۔۔ مشی ماما کی جان۔۔۔"اس نے زالے کو اٹھا کر چٹاچٹ اسکے گال

چومے وہ تو اتنی خوش تھی کہ بس اپنی ماں کے بعد مشی نے ہی تو دونوں کو ایک ماں کی طرح پالا تھا تب ہی زامل زالے دونوں اس سے اس قدر مانوس ہو گئے تھے کہ اسے دیکھ سب کو بھول گئے مشی خود اپنا نیا گھر دیکھ بے حد خوش تھی اسے اب تک یاقوت یا کسی نے بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ سب نیو گھر میں شفٹ ہو گئے یہ اسکے لئے ایک کا دینے والا سرپرائز تھا kچون

یاقوت زیحال سے گلے ملتے زریاب کو دیکھ ایک دم ٹھٹھک گیا

مسکراہٹ ایک دم ماند پڑی

سلام لالا۔۔۔"آہ کتنی مشکل سے اس نے یہ لفظ ادا کئے تھے وہی تو تھا جن سے لالا نفرت کرتے تھے کیونکہ یاقوت مرزا بھی کہیں نہ کہیں انکے

زی کو ان سے دور رکھنے کی وجہ تھا

وعلیکم السلام۔۔۔کدر گیا تھا تم۔۔۔"انکو اب تک نہیں پتہ تھا مشی نے سوالیہ نظروں سے انکو دیکھا کومل نے اسے بتایا کہ وہ زیحال کے بڑے بھائی ہیں اس پر مشی کو حیرت ہوئی سب جیسی اسکی بھی کیفیت تھی

لالا گھومنے گئے تھے۔۔۔"اس نے مؤدب انداز میں بتاتے پامیر کو دیکھا

جو اتنی گرم جوشی سے نہیں ملا تھا اور یہ بات یاقوت نوٹ کر گیا تھا

وہ جا کر پامیر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا باقی سب بھی پھر
سے ناشتہ کرنے لگے بچے دونوں مشی کی گود میں تھے اور حیرت کی
بات کے سکون سے بیٹھے تھے خاص طور پر زامل اسے تو پتہ نہیں مشی
کی گود کونسی پھولوں کی جھولی لگتی تھی سکون سا سکون ہوتا تھا
تمہارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے کومل نے پیٹا ہے کیا۔۔۔" پامیر کے کان پر
جھکتے دھیمی سی سرگوشی کی پامیر نے خالی خالی نظروں سے اسے
دیکھا اور دھیرے سے سر نفی میں ہلا دیا
کوئی بات ہے۔۔۔؟ لالا نے کچھ کہا۔۔۔؟ یاقوت کو اب فکر ہونے لگی
تھی
پامیر پھر ہنوز سر نفی میں ہلا دیا
تو یار ایسے کیوں بیٹھے ہو بتاؤ ناں۔۔۔" اسکی خاموشی یاقوت کو بری
طرح سے کھل رہی تھی پامیر کا ضبط ٹوٹ رہا تھا وہ ناشتہ چھوڑے

اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اسے جاتے ہوئے سب نے دیکھا تھا

ایک منٹ ایک ضروری کام ہے۔۔۔" یاقوت سب سے ایکسیوز کرتا

اٹھ کر

اسکے پیچھے گیا باقی سب پھر سے کھانے پر جٹ گئے زیحال بھی

خاموش تھا

کمرے میں آتے پامیر اپنی آنکھوں سے بہتے خاموش آنسوں صاف

کرنے

لگا جب یاقوت بھی اسکے پیچھے کمرے میں آیا

میرو۔۔۔ کیا ہوا ہے بتا کیوں نہیں۔۔۔" اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ

وہ

ایک دم ٹھٹھکا اور آنکھیں حیرت سے پھیلی

تم تم۔۔۔رو رہے ہو۔۔۔؟کیوں۔۔۔"وہ آگے آتا اسکے کندھے
تھامے پوچھنے
لگا پامیر اسے دیکھ تڑپ کر اسکے کندھے سے لگ گیا اور تڑپ کر پھوٹ
پھوٹ کر رو دیا زیحال کے بعد یاقوت بھی توانکے باپ کی طرح تھا
لالا۔۔۔ہم سے ہمارا بھائی چھیننے آئے ہیں۔۔۔وہ بھائی کو اپنے ساتھ
لے
کر جا رہے ہیں ہمیشہ کیلئے۔۔۔"بولتے وہ مزید پھوٹ کر بچوں کی طرح
رو دیا لیکن یاقوت تو یوں تھا جیسے کوئی پتھر کی مورت وہ کچھ دیر
کچھ نہیں بول سکا
بھائی۔۔۔انکو روکیں۔۔۔ہم انکے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔لالا۔۔۔لالا
کے پاس

تو پورا خاندان ہے ل۔۔ لیکن۔۔۔ہ۔۔ ہمارے پاس تو صرف ہمارا بھائی ہے

وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لینے لگا تھا آواز کانپ رہی تھی

"پلیز۔۔۔ بھائی۔۔۔ پلیز انکو روکیں۔۔۔

ای۔۔۔ایسے کیسے۔۔۔وہ ل۔۔۔لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔" یاقوت کو لگا جیسے

یہ آواز اسکی کسی گہری کھائی سے آئی ہے

"وہ جا رہے ہیں ہمیشہ کیلئے۔۔۔

رکو۔۔۔" یاقوت پامیر کو خود سے دور کرتے ایک ہی جست میں کمرے

سے باہر گیا سب اب تک وہی بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے

آپ جارہے ہیں انکے ساتھ۔۔۔؟ باہر آتے اس نے بلند آواز میں پوچھا تھا

سب نے اسے مڑ کر دیکھا زیحال چہرے پر بنا کوئی تاثر لئے اسے دیکھتا رہا

کون جارہا ہے اور کہاں۔۔۔؟ یاقوت کی نظریں زیحال پر ٹکی دیکھ برلاس نے حیرت اور سوالیہ انداز میں پوچھا

بھائی ہمیں چھوڑ کر جارہے ہیں۔۔۔" یہ ہوا تھا دھماکہ برلاس سمیت سب پر اس نے تیزی سے گردن موڑ کر زیحال کو دیکھا جو سر جھکائے پلیٹ میں چمچ گھماتا گہری سوچوں میں گم تھا

بھائی۔۔۔یق۔۔۔یاقوت بھائی کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟ برلاس کو جیسے یقین

نہیں آیا تھا زمل کبھی زیحال کو دیکھتی تو کبھی برلاس اور یاقوت

کو وہ نہیں جانتی تھی کہ انجانے میں ہی سہی لیکن وہ ان تین بھائیوں سے انکی زندگی دور لے جا رہی تھی

بولیں چپ کیوں ہیں۔۔۔؟ وہ ایک دم کھڑا ہوتا تیز آواز میں بولا

زریاب انہیں خاموشی سے دیکھ رہے تھے

آپ کیسے جا سکتے ہیں اور لالا۔۔۔آپ۔۔۔آپ کی میں نے اس لئے تو مدد

نہیں کی تھی کہ آپ ہم سے ہمارا بھائی چھین لیں۔۔۔"اسکی آواز دھیرے

دھیرے بلند ہو رہی تھی جب زیحال نے دھیرے سے گردن موڑ کر اسے

دیکھا"مدد"اسکی سماعتوں میں یہ لفظ گونجا

کیسی مدد۔۔۔؟زیحال نے سپاٹ لہجے میں پوچھا

یہی انکو یہاں لانے والی آپ کی خیر خیریت انکو بتانے والی۔۔۔"وہ
جذبات میں آکر وہ بات بھی بول گیا جو انکی زندگی کو مزید بری
طرح سے متاثر کر سکتی تھی زیحال یوں تھا جیسے کوئی پتھر کا
مجسمہ اس نے زریاب کو بھی انہی بے یقین سی نظروں سے دیکھا زمل
اب تک نہیں سمجھی تھی آخر انکے بیچ باتیں کیا ہو رہی تھیں
تو اب برداشت کرو۔۔۔"زریاب پر نظریں گاڑھے وہ سخت لہجے میں
بولتا
پلیٹ خود سے دور سرکاتے اٹھ کھڑا ہوا اسکے اٹھتے برلاس فورا سے
اسکے پاس جاتے اسکا بازو تھام گیا
نہیں۔۔۔کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔میں نے صرف خیریت بتائی
تھی ایم
سوری۔۔۔لیکن اسکی اتنی بڑی سزا تو نہ دیں۔۔۔"اسکے لہجے میں تڑپ

تھی ماحول میں ایک فسوں خیزی سی چھاگئی پامیر بھی اپنی سرخ
آنکھیں مسلتا کمرے سے باہر آگیا
تو منع کرتا تھاناں۔۔۔کہ مت کرو۔۔۔سنی تم لوگوں نے۔۔۔" وہ
بازو
چھڑواتے تقریباً دھاڑا تھا برلاس سہم کے کھڑا ہو گیا وہ چلا رہا تھا
برلاس کا دل بند ہونے لگا تھا کیا وہ اتنی بڑی سزا دے گا اس غلطی
کی زیحال جانے لگا تھا کہ برلاس نے پیچھے سے اسکے گرد بازو مائل
کرتے سر اسکی کمر پر ٹکا دیا
نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔میں اب نہیں کرونگا۔۔۔بھائی پلیز۔۔۔اتنی بڑی
سزا نہ دیں
ہم کیسے رہیں گے آپ کے بغیر۔۔۔" وہ رونے لگا تھا پامیر بھی آکر آگے

سے زیحال کے کندھے سے لپٹ گیا یہ طے تھا وہ لوگ جتنے بڑے ہو
جاتے
بیوی بچوں والے ہو جاتے اپنے بھائی کیلئے ہمیشہ بچے ہی رہتے
ہم آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔"زیحال نے کرب سے آنکھیں مینچ
کر
کھولتے یاقوت کو دیکھا جو دور کھڑا ان تینوں کو دیکھ رہا تھا
تم رہ لوگے۔۔۔؟اپنے سوال پر خود کا ہی دل جیسے مٹھی میں بھینچا
گیا تھا یاقوت اسکے سوال پر دوڑ کر ان سے لپٹ گیا
کبھی نہیں۔۔۔آخری دم تک نہیں۔۔۔"وہ تینوں اس سے لپٹے رونے
لگے
تھے بلاشبہ یہ منظر خوبصورت تھا لیکن انکی تڑپ دیکھ باقی سب کا
دل جیسے پھٹنے کے قریب تھا

ماحول میں ایک فسوں خیزی سی چھا چکی تھی ہر ایک سانس روکے
سامنے کا قیامت خیز منظر دیکھ رہا تھا جسے دیکھ دل کسی سوکھے
پتے کی طرح لرز اٹھا تھا ہر آنکھ اشک بار تھی ہر جان بے جان تھی ہر
زبان پر مقفل لگا تھا کسی نے سوچا بھی نہ تھا کہ ایسا کچھ وہی کبھی
دیکھیں گے ان میں اتنی طاقت نہیں تھی یہ منظر یک ٹک دیکھ سکیں
دل پھٹ رہے تھے روح جیسے قبض ہو رہی تھی بڑے تو بڑے بچے بھی
رونے لگے تھے زریاب لالا شل ساکت سے کھڑے ان تینوں کو اپنے
زی سے

لپٹ کر تڑپتے ہوئے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنا ماں سے
لپٹ کر بلک بلک کر روتا ہے انکا زی انکی سچ میں انکے ماں باپ کی
جگہ لے چکا تھا اس کے بغیر وہ تینوں ایک بار پھر یتیم ہو جاتے
ہم آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے ایک پل بھی نہیں۔۔۔" برلاس اسکی کمر
میں چہرہ چھپائے گڑ گڑا کر رونے لگا تھا آگے سے پامیر بھی اسکے
کندھے سے لپٹا بچوں کی طرح رو رہا تھا کون کہہ سکتا تھا یہ تینوں
شادی شدہ تھے انکی شدّت دیکھ انکی بیویوں کی آنکھوں سے آنسوں
بہنے لگے تھے زیحال انکے بیچ کھڑا کسے خود سے لگائے کیسے تینوں
کو اپنی آغوش میں چھپائے اس جتنے قد تینوں کے نکل چکے تھے لیکن
اسکے سامنے اس سے بچوں کی طرح لپٹ کر رو رہے تھے اسکی آنکھوں
سے ایک گرم موتی ٹوٹ کر گال پر لڑھک گیا وہ تینوں اسے اپنا پورا
خاندان مانتے تھے کیسے ممکن تھا وہ اسے خود سے دور جانے دیتے بھلا

ماں باپ کو بھی دور جانے دیا جاتا ہے

لالا۔۔۔"زیحال نے پیچھے کھڑے زریاب کو پکارا"کب نکلنا ہے

۔۔۔؟اسکا

سوال ان تینوں کی جان نکال گیا

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔میں آپ کو نہیں جانے دونگا۔۔۔"وہ پھوٹ

پھوٹ کر روتے

زمین پر بیٹھتا زیحال کی ٹانگوں سے لپٹ گیا یہ منظر دیکھ سب کے

دل پھٹنے کے قریب تھے وہ بچوں کی طرح لپٹ کر گڑگڑا رہا تھا

برلاس۔۔۔کیا کر رہے ہو اٹھو۔۔۔"اسے ٹانگوں سے لپٹے دیکھ

زیحال کا

دل کانپ اٹھا تھا کیا وہ اتنا ضروری ہو گیا تھا انکے لئے زریاب بے یقین

سی نظروں سے ان چاروں کو دیکھ رہے تھے ماحول میں ایک سنسنی

سی پھیل گئی تھی بچے بھی انکو روتے دیکھ رو رہے تھے

نہیں۔۔۔میں اٹھونگا آپ۔۔۔آپ پہلے معاف کریں۔۔۔میں کہہ رہا ہوں ناں

میں نہیں کرونگا۔۔۔پرامس میں نہیں کرونگا۔۔۔آپ نہ جائیں میں آپ کے

بغیر نہیں رہ سکتا نہیں۔۔رہ سکتا میں۔۔۔"وہ آنکھیں بند کر کر زار و قطار روتا بولتا چلا گیا آئرہ اسے یوں دیکھ تڑپ اٹھی تھی آنکھوں سے گرم آنسوں کا جیسے ایک سمندر سا اڈ کر باہر آنے لگا تھا

یہ کیوں آئے ہیں انکو کہیں یہ وو۔۔۔واپس جائیں یہ۔۔۔یہ ہم سے ہمارا

باپ چھیننے آئے ہیں۔۔۔انکے۔۔۔انکے پاس تو سب ہیں۔۔۔ل ۔۔۔لیکن

ہمارے پاس۔۔۔بس ہ۔۔۔ہمارا باپ ہے۔۔۔یہ۔۔۔یہ اسے بھی
چھین کر لے جا
رہے۔۔۔ہیں۔۔۔"اسکی ہچکیاں بندھ چکی تھی آنکھیں سرخ متورم
ہو
چکی تھیں
ان سے کہیں مجھ سے میرا سب لے لیں۔۔۔میری ساری جائیداد لے
لیں
ایک پھوٹی کوڑی نہ چھوڑیں۔۔۔میرے پاس جو کچھ ہے سب لے لیں
میں۔۔۔کچھ نہیں کہونگا۔۔۔لیکن مجھ سے میرا بھائی نہ چھینیں
۔۔۔پلیز
نہ چھینیں۔۔۔"اسکی آواز میں تڑپ تھی وہ بلک بلک کر رو رہا تھا

اٹھو۔۔۔ برلاس۔۔۔"اسے اپنی ٹانگوں سے لپٹے دیکھ نجانے دل کیوں مٹھی

میں بھنچ رہا تھا

نہیں اٹھونگا۔۔۔جب تک معاف نہیں کریں گے۔۔۔"وہ مزید کس کرا سکی

ٹانگوں سے لپٹ گیا یہ دیکھ زمل کا دل پھٹ رہا تھا یہ کیا ہو گیا تھا

اسکی ضد کیا کر گئی تھی

آپ اتنے ظالم تو نہیں ہیں۔۔۔۔ہم نے بس دو بھائیوں کو ملوایا تھا

۔۔۔اس

کی یہ سزا ملے گی تو خدا کی قسم کبھی سوچتے بھی نہ۔۔۔"پامیر اس کی گردن میں منہ چھپائے ہچکیاں لیتا روتے ہوئے بولا

میں کبھی ان سے بات نہیں کرونگا۔۔۔ کبھی کچھ نہیں بتاؤنگا

۔۔۔سوری

ایم سوری۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔"اسکی سسکیاں بندھ چکی تھی کیا اتنی

محبت

کوئی کر سکتا تھا کسی سے ؟

یار ہم نے اتنے پیار سے یہ اتنا بڑا گھر بنایا تھا آپ کے بغیر ہم کیسے

رہیں گے ہمیں ڈر لگے گا۔۔۔"یاقوت کا سر پامیر کے کندھے پر تھا اسے

یوں تڑپ کر روتے دیکھ مشی کا دل لرز اٹھا تھا زمل کو احساس ہوا تھا

وہ انجانے میں بہت بڑا گناہ کر رہی تھی اور اب شدّت سے اسکا احساس

ہو رہا تھا

صدیس میر ابیگ لاؤ۔۔۔"زیحال کے حکم پر صدیس جانے لگا تھا

جب

یاقوت ایک دم دھاڑا

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔" برلاس کی تو جیسے جان سی نکل گئی تھی

رکو۔۔۔ایک قدم مزید بڑھایا تو یہی جان نکال دونگا۔۔۔" یاقوت صدیس

کو زیحال کے کمرے کی جانب بڑھتے دیکھ خون آشام انداز میں دھاڑا تھا

میں نہیں جانے دونگا۔۔۔۔۔آپ میرے بھائی ہیں۔۔۔میرے باپ ہیں۔۔۔اور

کسی کے کچھ نہیں چلیں آپ۔۔۔" برلاس زمین سے اٹھتا زیحال کو کھینچ کر لے جانے لگا

کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔ برلاس ہاتھ چھوڑو۔۔۔" وہ نہیں سن رہا تھا زیحال

اپنا ہاتھ چھڑوا سکتا تھا لیکن نجانے کیوں وہ صرف زبان سے بول رہا تھا جبکہ برلاس اسے کھینچ کر لے جا رہا تھا سب سانس روکے کھڑے روتے ہوئے انکو دیکھ رہے تھے اسی پل زیحال کی جتاتی نگاہیں شل ساکت سے کھڑے زریاب کی جانب اٹھی تھیں ان میں بہت کچھ تھا جو وہ کہہ رہی تھیں جن میں پہلے نمبر پر تو یہی تھا" کہ دیکھ لیں یہ خون کا نہیں محبت کا رشتہ ہے اور محبت مرتے دم تک رہتی ہیں یہ چاروں موت تک ایک ساتھ ہیں اور رہیں گے " وہ انکو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے

برلاس اسے ایک کمرے میں لے جاتے اندر بھیج کر باہر سے دروازہ بند کر

کر وہی نیچے بیٹھ گیا بال ماتھے پر بکھرے پڑے تھے آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں وہ کوئی لاڈلا بگڑا ہوا بچہ لگ رہا تھا

برلاس دروازہ کھولو۔۔۔"زیحال نے اندر سے دروازہ پیٹا

نہیں میں نہیں کھولونگا۔۔۔"وہ اٹل لہجے میں بولتا اپنی سرخ آنکھوں کو ہتھیلی سے رگڑتا وہی سر جھکا کر بے آواز رونے لگا وہ بے بسی کی انتہا پر تھا بار بار اپنے کپکپاتے لبوں کو دانتوں سے چبا رہا تھا

برلاس آئی سیڈ اوپن داڈور۔۔۔"اس نے مصنوعی سختی دکھانی چاہی لیکن آج وہ بھی کچھ کام نہیں کر رہی تھی

نو۔۔۔نو۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔و۔۔۔"وہ وہی زمین پر بیٹھا حلق کے بل دھاڑا تھا

میں نہیں کھولونگا میں آپ کو کہیں جانے نہیں دونگا۔۔۔آپ میرے ہیں

بس میرے۔۔۔میں جان سے مار دونگا جو آپ کو مجھ سے دور کرنے کی
کوشش بھی کرے گا۔۔۔زیحال بس برلاس کا ہے اسکا بھائی اسکا باپ
اسکی ماں اسکا پورا خاندان۔۔۔" وہ روتا ہوا چیخ رہا تھا یاقوت نے پامیر
کو خود سے لگالیا تھا اور خود بے آواز رو رہا تھا وہ میچور تھا برلاس
کی طرح ضد نہیں کر سکتا تھا نہ چیخ چلا سکتا تھا لیکن اندر کا حال
صرف وہ جانتا تھا زیحال کے دور جانے کا احساس ہی کیسے اسکی روح
کھینچ گیا تھا کیوں تھا وہ اتنا ضروری
برلاس بچے دروازہ کھولو۔۔۔" اب کی بار زیحال نے قدرے نرم لہجے
میں
کہا تھا وہ جانتا تھا اس سچویشن میں اسکا غصّہ برلاس کو پینک کر
دے گا

نہیں کھولونگا۔۔۔آپ بہت برے ہیں۔۔۔آپ۔۔۔بہت بہت

برے ہیں۔۔۔"وہ سر

نفی میں ہلاتے روتے ہوئے اپنی آستینوں سے آنکھوں کو رگڑنے لگا

لیکن

آنکھیں تھیں کہ بہنے سے باز ہی نہیں آرہی تھیں جیسے ساری زندگی

کے آنسوں آج ہی نکلیں گے

"تو منع کرتا تھا کیوں نہیں مانی میری بات۔۔۔

اب مان رہا ہوں ناں۔۔۔پر امس بھی کر رہا ہوں نہیں کرونگا آیندہ کچھ

کبھی بھی نہیں کرونگا۔۔۔"زیحال کا نرم لہجہ اسے دھیرے دھیرے

نارمل کر رہا تھا ورنہ دل تھا کہ پھٹنے کو تھا جان نکلنے کو بے تاب

تھی

اور بھی ساری باتیں مانو گے۔۔۔؟زیحال کے سوال پر برلاس نے سر اٹھایا

ہاں۔۔۔ساری۔۔۔ساری مانو نگا۔۔۔"جھٹ سے جواب دیا

آئرہ کے ساتھ جھگڑا کرو گے۔۔۔؟

نہیں کبھی بھی نہیں کروں گا۔۔۔"فوراسے جواب دیااپنے نام پر آئرہ کے دل کو کچھ ہوا تھا

پینک ہو کر خود کو نقصان پہنچاؤ گے۔۔۔؟

نہیں کبھی نہیں۔۔۔"دوبدو جواب دیا

نماز پڑھو گے۔۔۔؟اس سوال پر برلاس کا دل دھک سے رکا"نماز"جو اس نے زندگی میں کبھی نہیں پڑھی تھی کیسے پڑھتا اس نے ہمیشہ اپنے ساتھ ہوئے کا اس خدا سے صرف گلہ کیا تھا کہ اس نے اسکے ماں باپ چھینے اسکی آنکھوں کے سامنے وہ منظر لہرایا جب اسکے ماں باپ

کا سینا گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا تب اس نے خدا کو پکارا تھا لیکن
خدا نے نہیں سنی اور اسکے ماں باپ مر گئے اس دن کے بعد سے اس نے
کبھی اس خدا کو نہیں پکارا وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا جب
زیحال کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی
"صدیس بیگ لے کر آؤ۔۔۔
نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں۔۔ میں پڑھونگا۔۔۔ میں نماز پڑھونگا
۔۔۔۔"بیگ کا سنتے
اسکی جان پھر سے نکلی تھی اندر کھڑے زیحال کے لبوں پر مبہم سی
مسکراہٹ بکھر گئی
سالا بنو گے یا بھائی۔۔۔؟ یہ سوال غیر متوقع تھا سب نے چونک کر بند
دروازے کو دیکھا
"بھائی۔۔۔ افکورس بھائی۔۔۔

چلو دروازہ کھولو۔۔۔" لہجے میں بے پناہ محبت تھی

آپ نہیں جائیں گے ناں۔۔۔؟ برلاس نے اٹھ کر ڈرتے ہوئے پوچھا

میرے بگڑے ہوئے بچے جانے ہی نہیں دے رہے۔۔۔" اسکی بات سمجھتے

برلاس جھٹ سے دروازہ کھول کر سیدھا اسکے سینے سے جالگا یہ

اتنی زور سے ہوا تھا کہ زیحال بے اختیار ایک قدم پیچھے لڑکھڑایا تھا

کبھی نہیں جانے دیں گے آپ ہمارے بھائی ہیں ہماری جان ہیں

۔۔۔" وہ اس

کی گردن میں منہ چھپائے شدّت سے رو دیا سسکیاں وقتاً فوقتاً منہ سے

نکل رہی تھیں زیحال اسے خود میں زور سے بھینچ گیا

"آئی لو ویو بھائی۔۔۔ آئی رئیلی لو ویو۔۔۔

آئی لو ویو ٹو میری جان۔۔۔" بولتے اور بھی بھینچ لیا برلاس اسکی

آغوش میں آتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا زیحال آج توبہ کرنے والا تھا
مجال ہے جو وہ آیندہ ان سے دور جانے کا ذکر بھی کر دے
ام نے چودہ سال پہلے ایک غلطی کیا تھا۔۔۔"زریاب کی آواز پر سب
نے
انکو دیکھا" جس کا سزاام کو آج تک مل رہا تھا لیکن آج جو ام کرنے
جارہا تھا اس گناہ کا سزا تو شاید ام کو قبر میں بھی ملتا رہتا سوری
ام تمہارے بھائی کو تم لوگوں سے الگ نہیں کرے گا۔۔۔"انکے بھیگے
ہوئے لہجے میں بے پناہ محبت تھی کیسے نہ ہوتی ان بھائیوں کی تڑپ
دیکھ تو سخت پتھر بھی پگھل جاتا وہ تو پھر ایک اچھے دل کے انسان
تھے انکی بات سنتے پامیر جا کر اسکے کندھے سے لگ گیا
تھینک یو لالا۔۔۔تھینک یو سو مچ ہم مرتے دم تک آپ کا یہ احسان
نہیں

بھولیں گے۔۔۔بدلے میں جان بھی مانگیں گے توچپ چاپ دے دیں
گے"

زریاب اسے خود میں بھینچتے اسکا سر چوم گئے انکی آغوش میں بھی
پامیر کو زیحال کی خوشبو محسوس ہوئی تھی کیسے نہ ہوتی انہی
کی تو ٹوکاپی تھا انکا بھائی

زیحال برلاس کو لئے کمرے سے باہر آیا سب انکو ستائشی نظروں سے
دیکھ رہے تھے لیکن برلاس کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا وہ نہیں دیکھتا
تھا کسی کو جب زیحال اسکے قریب ہوتا تھا زیحال کو صوفے پر
بٹھاتے خود اسکے سینے میں چھپ گیا یہ دیکھ سب کے چہروں پر
پیاری سی مسکراہٹ بکھر گئی زمل خود مسکرا رہی تھی لیکن تھوڑی
تھوڑی جیلسی بھی ہو رہی تھی

یاقوت اور پامیر زریاب کے دونوں کندھوں سے لگ کر بیٹھے تھے وہ

دھیرے دھیرے دونوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے انہیں جیسے سکون کی

وادیوں میں لے گئے تھے زریاب ہی اس وقت انکے پاس آپشن تھا کیونکہ

برلاس اس وقت زمل کو بھی زیحال کے قریب نہ آنے دیتا

تم لوگوں کو ہمارے زی سے اتنا محبت ہے۔۔۔ام مانتا ہے لیکن اسکے لئے

مور بھی تو تڑپ رہا ہے اسکا بھی تو کچھ سوچو ماڑا۔۔۔"انکی بات پر پامیر اور یاقوت نے انکو دیکھا وہ بھی بے بس تھے بات انکی ہوتی تو کب کے لوٹ جاتے لیکن وہاں ایک ماں اپنے بچے کیلئے تڑپ رہی تھی ام زی کا دو ٹکڑے کر سکتا تو کب کا کر کے ایک اپنے ساتھ لے جاتا لیکن ایسا ممکن نہیں ہے اس لئے امارا ایک بات مان لو تم سب۔۔۔"بولتے

انہوں نے چاروں کو دیکھا "تم سب امارے ساتھ چلو ادر اپنا گھر بناؤ
ام بنا کر دے گا مور کو انکازی مل جائے گا اور تم سب کو تمہارا بھائی
ہم التجا کرتا ہے۔۔۔"عنقریب تھا کہ وہ ہاتھ جوڑ دیتے یاقوت انکے
کندھے سے لگ گیا
ہم جائیں گے لالا۔۔۔ہم سب وہی جائیں گے لیکن اپنا بھائی نہیں دے
سکتے انکو نہ چھینیں ہم سے۔۔۔"اسکی آواز میں تڑپ تھی
نہیں ہم کبھی اسکو دور نہیں کرے گا کبھی نہیں۔۔۔"وہ یاقوت اور
پامیر کو خود سے لگاتے دونوں کے سروں پر پیار کرنے لگے
اور تم ادر آؤ۔۔۔امارے زی کا بگڑا بچہ تم۔۔۔تو سب سے زیادہ
خطرناک
نکلا۔۔۔"انہوں نے برلاس کو دیکھ ہاتھ بڑھایا جب اس نے زیحال کو
دیکھا اس نے پلک جھپکاتے اسے جانے کا اشارہ کیا وہ دھیرے سے اٹھ

کرانکے پاس جیسے ہی گیا یاقوت اور پامیر کو زیحال مل گیا تھا اس
وقت تینوں ہی اسے چھوڑنے کی سکت میں نہیں تھے اس قدر خوف
انکے دل میں بیٹھ چکا تھا
غصّہ ہے ام سے۔۔۔؟ انہوں نے پیار سے پوچھا برلاس سر جھکائے بیٹھا
تھا کوئی جواب نہیں دیا
صدیس بیگ لے کر آنا۔۔۔" زیحال کا یہ جملہ بولنا تھا کہ وہ جھٹ سے
اپنا منہ کھول گیا
نہیں میں نہیں ہوں ناراض۔۔۔" اسکی اس حرکت پر سب کو ہنسی آئی
تھی وہ کیسے ایک چھوٹے بچے کی طرح صرف ایک بات سے ڈر گیا تھا
اس وقت وہ بات بول کر برلاس شاہ سے کچھ بھی منوایا جاتا تو وہ
مان لیتا لیکن اپنے بھائی کو خود سے دور مر کر بھی نہ ہونے دیتا
زریاب لالا کا ایک بھرپور قہقہہ گونجا تھا انہوں نے برلاس کو خود سے

اوبر خوردار" کہتے لگالیا"

مان گیاام تمہارا محبت۔۔۔" وہ سچ میں مان چکے تھے

میں ایک ہفتے کیلئے جارہاہوں پھر واپس آجاؤنگا۔۔۔"زیحال کی اس

بات سے بھی برلاس کو خوف محسوس ہوا تھا یہ بات پہلے وہ کہتا تو

شاید اتنی اہم نہ ہوتی لیکن اب جو خوف دل میں بیٹھا تھا شبہ تھا کہ

وہ زیحال کو گھر سے بھی نہ نکلنے دیتا

اس ایک ہفتے میں وہاں کوئی سیٹ اپ دیکھ آؤنگا پھر وہی ہم شفٹ

ہو جائیں گے۔۔۔تب تک عثمان یہاں ہے یہ یہاں سے سارا بزنس

کلوز کروا

دے گا۔۔۔" عثمان وہی دوسرے صوفے پر زامل کو لئے بیٹھا تھا کب

سے

وہ خاموش یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا وہ انکی فیملی کا حصّہ نہیں تھا

پھر بھی انکی تڑپ میں برابر کا شریک رہا تھا یہاں سب مرد بیٹھے تھے اس لئے تمام خواتین دوسرے لیونگ روم میں چلی گئی تھیں کومل کی طبعیت مزید بوجھل ہونے لگی تھی

زیحال اٹھ کر اپنے کمرے میں جاتے ہوئے زمل کو بھی اوپر آنے کا اشارہ کر گیا جب وہ زالے کو وہی مشی کے حوالے کرتی اوپر اپنے کمرے میں گئی کمرے میں آتے سینے پر ہاتھ باندھ کر زیحال کو گھورنے لگی جو ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی ضرورت کی چیزیں اٹھا کر بیگ میں رکھ رہا تھا اسے خود کو ایسے دیکھتے دیکھ ٹھٹھک گیا

کیا۔۔۔؟رک کر سوالیہ پوچھا

ہم پہلے ہی صرف ایک ہفتے کیلئے جا رہے تھے آپ نے کیوں میرے بھائیوں کو اتنا رلایا۔۔۔"اسکے سوال پر زیحال نے مسکرا کر اسے دیکھا اور سب چھوڑے اسکے پاس جا کر کندھوں سے تھام کر خود کے قریب

کر گیا

لالا نے مجھے ایک بات کہی تھی۔۔۔کہ یہ تینوں میں سگھے نہیں ہیں تو میں کیوں اور کب تک انکے ساتھ رہوں گا۔۔۔مجھے انکو دکھانا تھا کہ یہ تینوں سگھے نہ ہو کر بھی ان سے بڑھ کر ہیں آج خون کے رشتوں میں یہ تڑپ نہیں ملے گی جو ہم بھائیوں میں ہیں تمہیں لگتا ہے میں انکو چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔۔۔؟زمل کی آنکھوں میں جھانکتے سوالیہ پوچھا وہ بے اختیار سر نفی میں ہلا گئی

جب مجھے میرے اپنوں نے چھوڑ دیا تھا بھری دنیا میں تنہا کر دیا تھا تب یہ تین میری زندگی میں آئے تھے میں بھی انکے بغیر نہیں رہ سکتا گلا لے یہ تینوں جان ہیں میری۔۔۔میری پہلی اولاد جن کو میں نے خود ایک بچہ ہوتے سمبھالا ہے جب مجھے کسی کی ضرورت تھی تب میں انکی ضرورت بنا تھا میں نہیں رہ سکتا اپنے بھائیوں کے بغیر۔۔۔"اسکی

آواز بھیگنے لگی تھی یہ دیکھ زمل کا دل جیسے ایک دم بھاری ہوا تھا

وہ زیحال کا سر اپنے کندھے پر ٹکا گئی

انکو روتے دیکھ میں خود کتنا تڑپا ہوں یہ صرف میں جانتا ہوں جان

ہیں وہ تینوں میری تمہارے ہبی کی جان ہیں۔۔۔"اسکے منہ سے بے

اختیار سسکی نکلی تھی دل پر عجیب سی کیفیت طاری ہو رہی تھی

ہم نہیں جا رہے ہبی مجھے نہیں جانا کہیں۔۔۔میں بھی ان سب کے بغیر

نہیں رہ سکتی۔۔۔"وہ روتی ہوئی زیحال سے مزید لپٹنے لگی اسے کب

اپنے ہبی کو یوں کمزور پڑتے دیکھنے کی عادت تھی جان لبوں پر آ رہی

تھی

نہیں۔۔"زیحال اس سے پیچھے ہوتا اپنی انگلی کی پور سے آنکھوں کے

کنارے صاف کرتا بولا

میرے لئے یہ سب ضروری ہیں بے شک لیکن میں لالا کا دل بھی نہیں
توڑ
سکتا انکو انکی غلطی کی سزا چودہ سال دور رہ کر دے چکا ہوں مزید
دے کر انکو گل کی طرح کھونا نہیں چاہتا مجھ میں اتنی ہمت نہیں
ہے میں ان تینوں کو بھی ساتھ لے جاؤنگا اور ہم وہاں ایک ہیپی لائف
جیئے گے۔۔۔"آخر میں مسکرا کر زمل کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں
لیتے
انگوٹھے کی مدد سے اس کے گالوں پر بہتے آنسوں صاف کرتے دونوں
آنکھوں کو باری باری چوما
تم بس اپنا وعدہ یاد رکھنا میں سب ٹھیک کر دونگا تم میری ہمت ہو تم
ہو تو میں ہوں اور میں ہوں تو یہ سب ہیں۔۔۔تم بہت خاص ہو زڑ گیہ
(تم میری زندگی ہو)

وہ محبت بھرے لہجے میں بولتا اسکا ماتھا چوم کر اپنے سینے سے لگا گیا وہ بھی اسکے سینے میں چھپتی جیسے پوری دنیا سے چھپ گئی تھی

بس اتنا یاد رکھنا تمہارا یقین نہ کرنا مجھے ختم کر دے گا گلا لے مجھ پر یقین کرنا پلیز یقین کرنا مجھ پر۔۔۔میں ختم ہو جاؤنگا صرف ایک لمحہ لگے گا اگر تم نے کہا کہ میں غلط تھا میں نے جھوٹ بولا تھا میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا میں سچا تھا۔۔۔" وہ دیوانوں کی طرح اسے اپنے عشق کا اظہار کرتے اسے خود میں بھینچتا چلا گیا واقعی زمل کا یقین پا کر وہ ساری دنیا سے لڑ جاتا سب کو چیر کر رکھ دیتا جو بھی آج اسے جھوٹا کہتا

"میں کرونگی۔۔۔آئی لو ویو ہبی۔۔۔

مجھے تو تم سے جنون کی حد تک عشق ہے اسکے لئے کوئی لفظ نہیں

"بنا جس سے میں بیان کر پاؤں کہ میں کس قدر چاہتا ہوں تمہیں۔۔۔
اپنی آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر آنکھیں بند کرتا اسکے بدن کو
اپنے بدن سے ملائے وہ سکون کی وادیوں میں اتر گیا تھا وہ سکون
جس کو بیان کرنے کیلئے کوئی لفظ نہیں بنا صرف اتنا کہ ہر طرف ہری
بھری گھاس ہے سامنے آبشاریں بہہ رہی ہیں درختوں پر سریلی چڑیوں
کی چہچہاہٹ ہے اور ٹھنڈی ہوا اس ماحول میں کھڑے ہو کر آنکھیں
بند کے تم لمبی گہری سانس لو آس پاس کوئی انسانی آواز نہیں بس تم
اور اس تمہاری وہ سکون بھری تنہائی ویسا سکون بلکل ویسا

باہر زریاب خان آفندی کے گارڈز تیار کھڑے تھے انکی واپسی کی
وجہ سے تمام عہدے داران ان سے ملنے آئے تھے اور خوش دلی سے
انکو

الوداع کر رہے تھے صدیس اندر سے بیگ اٹھا کر لے آیا دونوں بچے یاقوت اور پامیر کے پاس تھے برلاس خاموش کھڑا تھا جب زیحال اسکے قریب آیا

میں ایک ہفتے میں واپس آجاؤ نگا او کے۔۔۔"، اسکے رخصار پر ہاتھ رکھتے پیار سے تسلی دی جانتا تھا وہ اب تک ڈرا ہوا ہے

پرامس۔۔۔؟ رندھی ہوئی آواز میں ہاتھ آگے کیا جسے دیکھ زیحال کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی اس نے ہاتھ تھام کر اسے کھینچتے خود میں بھینچ لیا

میری جان ہو۔۔۔ تم لوگوں کے بغیر میں بھی نہیں رہ سکتا میں آؤ نگا اور تم سب کو بھی لے جاؤ نگا۔۔۔" اسکی پیٹھ مسلتے ساتھ برلاس کا گال چوما وہ زیحال کے ساتھ لپٹا گہری سانس لے کر رہ گیا مسکراہٹ اب بھی نہیں آئی تھی

میں انتظار کرونگا۔۔۔"دھیمے لہجے میں بولتے زیحال سے الگ ہوا پھر یاقوت اور پامیر بھی آگے آکر اس سے گلے ملے

نہ بھی آئے تو ہم اٹھانے آجائیں گے آپ کو۔۔۔آفٹر آل ڈاکو مشہور ہیں"

یاقوت کی بات پر زیحال کی ہنسی چھوٹی وہ اتنے بڑے ہو گئے تھے کہ آج اسے کڈنیپ کرنے کی بات کر رہے تھے

کر لینا اجازت ہے تم لوگوں کو۔۔۔"اسکا محبت بھرا جواب تینوں کے دلوں کو سرشار کر گیا تھا

زمل سب سے ملتی بے حد خوش تھی اپنے سسرال والوں سے ملنے کی خوشی ہی الگ لیول کی تھی تھوڑی دیر پہلے وہ جتنی نادم تھی اب اتنی ہی چہک رہی تھی

واپس آجانا جلدی تم لوگوں کے بغیر تو گھر میں رہنے کی عادت ہی

نہیں ہے۔۔۔"کومل کی بات سو فیصد درست تھی آج تک وہ لوگ کہیں

نہیں گئے تھے زمل اپنے مائکے بھی گئی تھی تو سب کو گھر میں زیحال چلتا پھرتا نظر آتا تھا یہ پہلی بار تھا کہ نہ وہ دکھے گا نہ زمل اور نہ بچے جن کے شور سے انکی زندگیوں میں رونق تھی

انشاءاللہ ۔۔۔"کہتے اس نے زالے کو گود میں لے لیا جو منہ میں پیسیفائر

لئے بہت کیوٹ لگ رہی تھی آئرہ نے اسکے چھوٹے چھوٹے بالوں کی دو چٹکیاں بنادی تھیں تھوڑی ہی دیر تک انکی گاڑیاں نکل چکی تھیں کوئی پچاس سے زائد گاڑیاں انکے آگے پیچھے تھی جن کے سب سے آگے اور سب سے پیچھے پولیس کی بھاری نفری تھی درمیان میں ان سب کی گاڑیاں

زیحال کی گاڑی نکلتے برلاس کا نجانے کیوں دل بیٹھا جارہا تھا اسکی آنکھوں میں نمی پھر اترنے لگی جسے یاقوت دیکھ چکا تھا اس نے آگے آکر اسے خود سے لگالیا

وہ کہہ کر گئے ہیں واپس آئیں گے تو یقین رکھو وہ اپنی زبان کے پکے ہیں۔۔۔"اس نے پیار سے سمجھایا اور اسے لئے اندر آگیا گھر ایک دم خالی خالی سا ہو گیا تھا سب اداس سے تھے بچے بھی نہیں تھے تب ہی کومل دھپ سے صوفے پر بیٹھتی اپنا پیٹ پکڑ گئی

کومل۔۔۔کومل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ مشی اسکی جانب دوڑی تھی جب کومل

کا نام باہر سے آتے پامیر نے سنا اسکے گردان سب کو جھکے دیکھ وہ دوڑتا ہوا ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا

"کومل۔۔۔کیا ہوا۔۔۔

ماہ۔۔۔ماہم۔۔۔"اس نے شدید درد میں بمشکل ماہم کو پکارا جو سب کو
پیچھے کرتی فوراً اسکے پاس آئی تھی
ان۔۔۔انجیکشن۔۔۔"اس نے سرخ ہوتے چہرے سے بمشکل بولتے اسے
اشارہ کیا اس میں خون کی کمی تھی جس کے باعث اسے اب تیسری
ڈرپ لگنی تھی اور یہ آخری انجیکشن اس کے بعد صرف ڈلیوری ہونی
تھی پامیر اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتے کمرے میں لے گیا وہی آکر ماہم
نے اسے انجیکشن دیتے ڈرپ سیٹ کر دی سب مشی اور آئرہ بھی وہی
تھیں باہر برلاس یاقوت اور عثمان بیٹھے تھے کرنے کو جیسے اب کچھ
بچا ہی نہیں تھا عثمان کو جانا تھا لیکن جب تک زیحال واپس نہ آتا
تب تک وہی اسکی جگہ انکے ساتھ تھا کیونکہ اسکی اور زی حال کی

عمر بلکل ایک جتنی تھی

گاڑیاں اپنی مخصوص جگہ آکر رک گئی تھیں سارے گارڈز اور پولیس گاڑیوں سے اتر کر ارد گرد پھیل گئے زمل زیحال ایک ایک بچے کو اٹھائے زریاب کے ساتھ جیٹ کی جانب بڑھ گئے زریاب درمیان میں

رکتے سب سے مصافحہ کرنے لگے لیکن مردوں کے ہجوم کے باعث زیحال زمل کو پہلے ہی لے گیا تھا

ادر جو ہوا وہ ام تب تک نہیں بھولے گا جب تک ان خبیثوں کو گھسیٹ نہ لے زریاب خان آفندی پر حملہ انکو اتنا مہنگا پڑے گا کہ ساری زندگی چکتا نہیں کر پائے گا۔۔۔"انہوں نے اپنے مخصوص رعب دار لہجے میں درشتگی سے دھمکی دی جسے سن کر وہاں کچھ لوگوں کے چہرے کی

رنگت فق پر گئی تھی کیسے بھول گئے تھے وہ پٹھان ہیں دشمنی کے
پیچھے پوری نسل برباد کر دیتے ہیں انکی دشمنی نسل در نسل چلتی
ہے آہ گئے وہ لوگ جن کی زندگی کی الٹی گنتی ابھی سے شروع ہو
چکی تھی

ہی کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔؟اپنے ساتھ بیٹھے زیحال کو گہری سوچ میں
گم دیکھ استفسار یہ پوچھا جب اسکے سوال پر وہ جیسے ہوش میں
آیا تھا

ھمم۔۔۔کچھ نہیں ایسے ہی۔۔۔"اس نے محبت سے جواب دیتے بچوں
کو

دیکھا جن کو آتے زیحال نے سیٹ کی بیک سائیڈ پر لگی ٹیب پر ٹام
اینڈ جیری لگا کر دے دی تھی یہ کارٹون دونوں کی فیورٹ تھی اور تو
اور جیری کی پٹائی ہوتے دیکھ دونوں ہنستے تھے جیسے انکو سمجھ آ

رہی ہی

پکا۔۔۔؟وہ جیسے مطمئن نہیں ہوئی تھی

پکامیری جان۔۔۔"زیحال نے اسکے گال پر بوسہ دیتے یقین دلایا اسی وقت زریاب بھی آگئے تھے انکا پی اے اس بار دوسری سائیڈ تھا کیونکہ جب خان حویلی کی کوئی عورت انکے ساتھ ہوتی تھی تب کسی مرد کو انکے ساتھ ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی

کیا کر رہا ہے میرا بچہ۔۔۔"انہوں نے زالے زامل کو دیکھا جو زریاب کو دیکھتے اسکی جانب ہاتھ بڑھانے لگے

چلو چلو ام ادر چلے گا۔۔۔آجاؤ۔۔۔۔"پیار سے بولتے وہ دونوں کو لے کر

آگے چلے گئے آخر کو زیحال کے بھائی تھے اسکی فطرت سے واقف یقیناً وہ زمل زیحال کو تنگ نہیں کرنا چاہتے تھے اس لئے بچوں کو اپنے

ساتھ بٹھالیا کچھ ہی دیر میں انکا جیٹ اڑان بھر چکا تھا یہ سفر ایک
نئے قصے کی جانب رواں تھا بہت ساری خوشیاں ان کا انتظار کر رہی
تھیں وہی بہت ساری مصیبتیں بھی منہ کھولے تاک میں تھیں کہ کب
ان دونوں کو سالم نگل جائیں لیکن انکو غور کرنا چاہیے تھا اب جو
واپس آرہ تھا وہ سولہ سال کا بچہ نہیں بلکہ اکتیس سال کا نوجوان
تھا نام تھا پاشا بے این ایشین گینگسٹر جو اپنی جانب اٹھنے والی ہر
آنکھ اور بولنے والی ہر زبان کاٹ دینے کی سکت رکھتا تھا اسکا واپس
جانا تباہی تھا ان لوگوں کیلئے جن ہوں نے اسے لاوارث کیا تھا جو ابھی
اس بیسٹ کی واپسی سے بے خبر تھے یقیناً پتہ لگنے پر سب کی دل
خراش چیخیں بلند ہونے والی تھیں
زمل خوش تھی مگر اتنی ہی اونچائی سے ڈر بھی رہی تھی زیحال اسکا
ڈر بھانپ گیا تھا تب ہی انکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ایک جھٹکے میں اسے

اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا وہ تو اسکی اس حرکت پر سٹپٹا کر اسے
دیکھنے لگی
ہبی۔۔۔۔ک۔۔۔کیا کر رہے ہیں لالا۔۔۔بیٹھے ہیں۔۔۔"اس نے
بے حد دھیمی
آواز میں سرگوشی کی لیکن شاید بھول گئی تھی سامنے بھی ڈھیٹ
الٹرا پروڈھیٹ تھا
وہ جانتے ہیں اپنے زی کو اسی لئے بچوں کو لے گئے تاکہ ہم سکون سے
تیسرے پر محنت کر سکیں۔۔۔"اسکی بات پر زمل کی آنکھیں ایک دم
پھٹی زیحال مخمور نظروں سے اسے دیکھتا اپنا چہرہ اسکی دھڑکنوں
میں چھپا گیا اسکا یہ عمل زمل کی بے ساختہ ایک سسکی بلند کروا
گیا

ہ۔۔۔ ہبی پلیز۔۔۔نہ کریں مجھے۔۔ڈڈ۔۔۔ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" وہ تو اسکے سینے

میں گھسنا چاہتی تھی یہاں وہ اسکی دھڑکنوں پر جھکا اپنی جنون خیزیاں نچھاور کر رہا تھا اصل جان تو اسکی تب نکلی جب زیحال نے اسکے کندھے سے شرٹ سرکا کر اپنے لب اسکی بیوٹی بون پر مسلے وہ شخص صرف ایک لمحے میں زمل کے نازک سے وجود کو الٹ پلٹ کر رکھ دیتا تھا

سب باہر جا چکے تھے پامیر وہی کومل کے سرہانے بیٹھا اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا کومل کی آنکھیں بند تھیں کہ اچانک اسے پھر سے شدید درد کی لہریں اپنے بدن میں دوڑتی محسوس ہوئی اس کے منہ سے بے ساختہ "آہ" نکلی تھی اور اسی کے ساتھ پامیر ایک دم سیدھا ہو

بیٹھا تھا

کومل۔۔۔تم ٹھیک ہو کیا ہوا۔۔۔ماہم کو بلاؤں۔۔۔؟وہ ایک دم اتنا فکر مند

ہوا کہ ایک ہی سانس میں سارے سوال کر گیا کومل کا چہرہ پسینے سے تر ہونے لگا تھا

ہ۔۔۔ہوس۔۔۔ہوس۔۔۔پٹل "وہ شدید درد سے کراھتی لفظ کو توڑ توڑ کر

بمشکل ادا کرنے لگی پامیر اسکی بات سمجھتے فورا اٹھ کر باہر گیا

باہر سب بیٹھے تھے

برلاس۔۔۔گاڑی نکالو۔۔۔"اسے حکم دیتے وہ واپس اندر آیا اور کومل

کے ہاتھ پر لگی ڈرپ اتارتے اسکی شال کومل کے بدن پر ڈھکتے اسے

دھیرے سے بانہوں میں بھرتے باہر لایا اسے پریشان دیکھ یاقوت اور
برلاس پہلے ہی باہر نکل چکے تھے پامیر کومل کو لئے گاڑی کی پچھلی
نشست پر بیٹھ گیا اسکا درد بڑھ رہا تھا اتنا کہ وہ چیخنے لگی تھی اس
کی دل خراش چیخوں پر پامیر کی جان لبوں پر آگئی تھی یاقوت بے
حد سیف ڈرائیونگ مگر فل سپیڈ میں کر رہا تھا برلاس کبھی آگے
دیکھتا کبھی پیچھے مڑ کر کومل اور پامیر کو جو یوں تھا جیسے
ابھی کومل کے ساتھ چیخنے لگے گا اب اندازہ ہوا عورت تمہیں باپ
بننے کی خوشی کیسے دیتی ہے پھر بھی کہتے ہو عورت تمہارے لئے
کرتی کیا ہے

وہ لوگ تھوڑی ہی دیر میں ہوسپٹل پہنچ چکے تھے کومل کو
آتے ساتھ روم میں لے گئے تھے یاقوت اور برلاس وہی رک
گئے لیکن پامیر کومل کے ساتھ ہی اندر گیا تھا کیونکہ
کومل نے اسکا ہاتھ اپنے کانپتے ہاتھوں سے اتنی مضبوطی
سے پکڑ کر رکھا تھا کہ وہ کسی طور اسے چھوڑنے کو تیار
نہ تھی پامیر کی اپنی حالت اب غیر ہونے لگی تھی کیونکہ
کومل اب درد سے چیخنے لگی تھی یہاں آتے ہوئے یاقوت نے
عثمان کو کال کر کر ماہم کو لانے کا کہہ دیا تھا وہ بھی انکے
پیچھے پیچھے ہی ماہم کو لے کر ہوسپٹل کیلئے نکل گیا تھا
کومل کا پورا کیس ماہم اور اسکی کولیگز نے ہینڈل کیا تھا
پامیر آپ باہر چلے جائیں پلیز۔۔۔" ماہم نہایت شائستگی سے
بولتی ہاتھوں میں گلوز پہننے لگی اسکا گرین کوٹ نرس

اسے پہنا کر جا چکی تھی پامیر اسکی بات سنتے کومل کو
دیکھنے لگا جو روتی ہوئی سر نفی میں ہلاتی اسے دیکھ
رہی تھی پامیر کو اپنا آپ بے بسی کے مقام پر لگا تھا
نہیں۔۔۔میں یہی رکونگا۔۔۔"اٹل لہجے میں بولتے اس نے اپنے
کپکپاتے ہونٹ کومل کی پیشانی پر چمکتی پسینے کی
بوندوں پر رکھ دیے اسے پسینہ ایسے آرہا تھا جیسے جون کا
مہینہ ہو تھوڑی ہی دیر میں اسکے بال بھی بکھرتے گردن
اور چہرے پر چپک چکے تھے جنہیں پامیر نے محبت بھرے
لمس سے پیچھے کیا اور ٹیشو سے اسکا چہرہ صاف کیا
کچھ نہیں ہوا۔۔۔بس ابھی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اسے
کھوکھلے لفظوں میں دلاسہ دیتے اپنی آنکھوں کو آستیں
سے رگڑ کر صاف کیا وہ جانتا تھا یہ مرحلہ آسان نہیں ہو گا

اسکی روح تک کانپ اٹھے گی کومل کی حالت دیکھ صرف
پریشانی ہورہی تھی بچے کے آنے کی خوشی دوردور تک
محسوس نہیں ہوئی

بچے دونوں سوچکے تھے زریاب نے اپنا کوٹ اتار کران
دونوں کے اوپر ڈال دیااور خود اپنا موبائل نکال کرایک نمبر
ڈائل کرنے لگے جولہروں میں سفر کرتی ملائشیا کی ایک
اونچی بلڈنگ میں موجود شخص کے پاس پہنچی تھی جسے اس نے
فوراسے پہلے اٹھالیا
جی سر۔۔۔"وہ نہایت مؤدب انداز میں بولتا کرسی (Ya tuan)۔
سے اٹھ
کھڑا ہوا

ام آرہاہے واپس ہمیں ارد گرد کوئی میڈیا نہیں چاہئے سخت
پروٹوکول نافذ کرو۔۔۔"انہوں نے سخت رعب دار لہجے میں حکم دیا
سر لیکن آپ کو گولی لگی تھی اس لئے یہاں کی میڈیا بے تاب ہے آپ کا
انٹرویو لینے کیلئے۔۔۔"وہ مؤدب انداز میں بولتا ہوا ساتھ سامنے ٹیبل پر
رکھی گاڑی کی چابی اٹھاتے اپنے کیبن وسے باہر نکلا تھا اور ہاتھ کے
اشارے سے سامنے کھڑے مینیجر کو بھی نکلنے کا اشارہ کیا اسکی سپیڈ
ایک نارمل بندے کی سپیڈ کے مقابلے تقریباً بھاگنے کے مترادف تھی
کیونکہ انکے بوس زریاب خان آفندی ایک دم ہی انکے اوپر دھماکہ
کرتے
تھے کہ انکو جانا ہے کہیں یا کہیں سے آرہے ہیں انکا حکم دیتے سب میں
ایک افراتفری سی مچ جاتی تھی کیونکہ کہیں کوئی کوتاہی ہوئی نہیں
کہ وہ بچارا بندہ زریاب خان کے قہر کا نشانہ بن گیا

وہ ام بعد میں دے دے گا ابی امارے ساتھ خان حویلی کا عورت بھی ہے
تو غلطی سے بھی اسکا تصویر میڈیا پر نہیں جانا چاہئے تم کو پتہ ہے
گھر کا عورت کا ام میڈیا پر آنا سخت ناپسند کرتا ہے۔۔۔" وہ پٹھان تھے
شروع دن سے ملائشیا میں رہائش پزیر تھے خاندانی تختوں پر بیٹھنے
والے بادشاہ دولت شہرت کی انکے پاس ریل پیل تھی ہر طرح کی
آسائش انہوں نے اپنی عورتوں کو دی تھی لیکن کبھی میڈیا پر خود کی
نمائش نہیں کرنے دی تھی اور اب زمل جسے انہوں نے اپنی بہن کہا تھا
اور دوسرا رشتہ اب جو اس سے زیادہ مضبوط تھا کہ وہ اس خان
حویلی کی بہو ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے اکلوتے وارث کی ماں بھی
تھی
جی سر میں دھیان رکھونگا۔۔۔" اسکے بولتے زریاب نے کال منقطع کر
دی

نظر بچوں پر دوڑائی دونوں گہری نیند میں ٹن تھے تب ہی انکے فون پر بیپ ہوئی انہوں نے سکرین دیکھی جہاں سیماب نام جگمگا رہا تھا اسے دیکھتے انکے لبوں پر گہری دلکش مسکراہٹ سی بکھر گئی انہوں نے میسج کھولا

خان تم واپس آنے کا راستہ تو نہیں بھول گیا ام یاد کروائے ؟" لفظوں " میں چھپی محبت انہیں باآسانی محسوس ہو رہی تھی بدلے میں انہوں نے بھی ایک جملہ ٹائپ کر کر بھیجا

جب ادر ہوتا ہے تو کوئی ام کو امارا عمر یاد کرواتا ہے اور اب خود بچوں والا حرکتیں کر رہا ہے ہاہاہا۔۔۔" آگے ہنسی والی ایک اموجی بھیجی

خان میں سیریس ہوں تم کب واپس آئے گا ریشے اپنے بابا جان کے بغیر اداس اداس گھوم رہا ہے۔۔۔" یہ زریاب خان آفندی کی چھوٹی بیٹی تھی

ماں سے زیادہ باپ کی دلدادہ زریاب کے بغیر وہ ایک دن نہیں رہ سکتی تھی لیکن یہاں وہ صرف یہ کہہ کر آئے تھے کہ وہ انکے زی چاچو کو لینے جارہے ہیں زیحال کو ان بچوں نے صرف تصویر میں دیکھا تھا یا بچپن کی تصویریں یا پھر وہ جو برلاس زیحال کی چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کی بنا کر بھیج دیتا تھا اور سب اسی سے اپنی آنکھوں کی پیاس کو بجھا لیتے تھے

ریشے ام کو مس کر رہا لیکن تم نہیں۔۔۔آنے دو تم کو اسکا سزا ملے گا انکے اس میسج کے بعد دوسری جانب مکمل خاموشی چھا چکی تھی زریاب جانتے تھے کہ وہ اتنی سی بات پر ہی بلش کر رہی ہو گی خان زی مان گیا وہ آئے گا۔۔۔؟اس نے فورا سے بات بدل دی بعد میں بتائے گا۔۔۔ابی ام کو سونا ہے۔۔۔"انہوں نے اب تک کسی کو نہیں

بتایا تھا کہ انکے ساتھ زیحال واپس آ رہا ہے یہ ایک بہت بڑا دھماکہ تھا
جو سب پر ہونے والا تھا انہوں نے موبائل رکھتے خود بھی آنکھیں بند
کر لی انکے سفر کو ختم ہونے میں ابھی اچھا خاصا وقت تھا
ہی بس بھی کر دیں۔۔۔" وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اسکے فولادی سینے پر
رکھتی خود سے تھوڑی پیچھے ہوئی اس تھوڑی سی دیر میں اسکے
مہنگے سوٹ کی وہ اچھی خاصی حالت بگاڑ چکا تھا کتنے دل سے اس
نے ڈارک مرون رنگ کا سوٹ پہنا تھا ڈائمنڈ کی جیولری پہنی تھی لیکن
زیحال اپنی شدّتوں میں اسکی ساری جیولری تک اتار چکا تھا
میرے لئے بس کرنا بہت مشکل ہے میری جان۔۔۔" کہتے وہ زمل کی
دونوں ٹانگیں اپنی کمر کے گرد لاک کرتے اٹھ کر پچھلے روم میں چلا
گیا جہاں پورے روم کا سیٹ اپ تھا بیڈ ڈریسنگ ٹیبل باتھ روم کاؤچ
ہر چیز موجود تھی اسے خود زریاب خان آفندی نے ڈیزائن کروایا تھا

زمل کی آنکھیں اس سیٹ اپ دیکھ پھیلنے لگی تھیں

ہبی یہ۔۔۔یہ گھر ہے یا جیٹ۔۔۔"اپنی حالت سے بے خبر وہ پورے روم

میں نظریں دوڑاتی حیرت سے بولی جب زیحال اسے بیڈ پر لٹاتے خود

پوری طرح سے اسکے اوپر حاوی ہوتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

لالا کی پسند شروع دن سے ڈفرنٹ رہی ہے۔۔۔"بولتے اپنی شرٹ

اتار کر

ایک جانب پھینکتے وہ زمل کے دونوں ہاتھ اوپر تکیے پر پن کرتا اسکی

نازک سی گردن پر جھک گیا

لالا کی پسند۔۔۔یہ۔۔یہ جیٹ انکا اپنا ہے۔۔۔؟اس دفع اسے مزید

حیرت

ہوئی اسکے سوال پر زیحال نے چہرہ باہر نکال کر اسے دیکھا

افکورس میری جان یہ جیٹ لالا کا ہے۔۔۔"محبت سے جواب دیتے اسکے

ہونٹ چومے لیکن اسے کہاں چین تھا اپنی بے چینی پر قابو کرنے کیلئے وہ الٹے سیدھے سوال کر رہی تھی ورنہ اس وقت زیحال اسکے ہوش ٹھکانے لگانے کے پورے موڈ میں تھا

کیا وہ اتنے امیر ہیں ہبی۔۔۔؟اگلا بے تکا سوال

گلے۔۔۔اگر یہ میرا دھیان بھٹکانے کا کوئی نیا طریقہ ہے تو بہت بے کار ہے۔۔۔"وہ بھی اسی کا ہبی جان تھا اسکی ساری چالاکیاں اچھے سے سمجھتا تھا

ہاں تو آپ کو یہاں بھی سکون نہیں ہے۔۔۔"اپنی چوری پکڑی جانے پر وہ

ایک دم تڑخ کر بولی اسکا انداز میں حد کیوٹ تھا ایک تو وہ بارہ سال

چھوٹی تھی اوپر سے تھی بھی نازک سی جان اس پٹھان کے آگے جو پہاڑی وجود کے ساتھ ساتھ جذباتوں کا طوفان اپنے اندر دبا کر رکھتا تھا زیحال نے ہنستے اسکی ناک کی ٹپ پر لب رکھے

شکر مناؤ اس بارہ سال کی بچی کو کڈنیپ کر کر نکاح نہیں کیا ورنہ اس نے تو اب تک بچنا بھی نہیں تھا۔۔۔"آہ یہ سچ تھا اگر وہ تب زیحال خان آفندی کے ہاتھ لگ جاتی تو اب تک تو اسکا کام تمام ہو چکا ہوتا کیونکہ اس پٹھان کو برداشت کرنے کیلئے جگرا اور بہت طاقت چاہیئے تھی

بارہ سال کی۔۔۔ک۔۔۔کیسے۔۔۔؟اسکی شدّتیں خود میں سموتے اس نے

بمشکل پوچھا زیحال دھیرے دھیرے اسکے بدن کو الٹتے پلٹتے ماضی کی یادوں میں کھو سا گیا

ماضی۔۔۔۔

وہ یاقوت کے پیچھے کھڑا اسکے ہاتھ میں بندوق پکڑائے اسے نشانے بازی سکھا رہا تھا اب تک یاقوت کا ہاتھ کافی حد تک اس پر بیٹھ چکا تھا لیکن پھر بھی اسے زیحال سے سیکھنے میں نجانے کیا ملتا تھا وہ بس اسکے قریب ہر وقت رہنا چاہتا تھا کہ تب ہی انکو گولی چلنے کی آواز کے ساتھ رونے کی آواز آئی

آہ اس آواز سے دونوں اچھی طرح باخبر تھے وہ بندوق وہی چھوڑتے اندر بھاگے سامنے ہی نیچے زمین پر بیٹھا برلاس رو رہا تھا اور پامیر " ہک دک اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے کہنا چاہتا ہو " اسے کیا ہوا

کیاہوا۔۔۔اسے برلاس۔۔۔روکیوں رہے ہواور گولی کہاں چلی
۔۔"زیحال
نے آگے آتے پیاراور فکر مندی سے پوچھاجب برلاس اٹھ کر سیدھا
اسکے پیٹ سے لگتااور بھی زور سے رونے لگا
میرو۔۔۔کیاکیاہے تم نے۔۔۔"یاقوت نے مصنوعی ساڈپٹنے والے
انداز میں
پوچھاجب کہ پامیر توسٹپٹا کر رہ گیا
میں۔۔نے میں نے کچھ نہیں کیابس اسکے ہاتھ سے بندوق چھینی
دیکھیں۔۔۔"اس نے پیچھے چھپائی بندوق آگے کی جس سے گولی چلی
تھی اور سیدھی دیوار پر لگی تھی یاقوت نے فوراآگے بڑھ کر اسکے
ہاتھ سے وہ بندوق جھپٹ لی
یہ کہاں سے آئی اور کیوں اٹھائی تم دونوں نے۔۔۔"اب کی بار اسے سچ

میں غصّہ آیا تھا خدانخواستہ اگر گولی دونوں میں سے کسی کو لگ
جاتی تو سوچ کر ہی یا قوت کی جان لبوں پر آئی تھی
میں نے نہیں اٹھائی بھائی برلاس پتہ نہیں کہاں سے لایا اور اپنے
کھلونوں میں رکھ لی۔۔۔"وہ عنقریب اب بس رو دینے کو تھا
"کہاں سے لی اور منع کیا تھا ناں تمہیں کہ اصلی بندوق نہیں لینی۔۔۔
زیحال نے پیار سے پوچھتے برلاس کے گال پر بہتے آنسوں صاف کئے
جانتا تھا اس نے غصّے سے پوچھا تو وہ بتانے کے بجائے الٹا پینک کر
جائے گا
مجھے بس اصلی گن چاہیئے تھی لیکن میرو نے تھپڑ بھی مارا۔۔۔"وہ
اپنی غلطی چھپانے کیلئے جھوٹ بول گیا جب اسکے جھوٹ پر پامیر
کی آنکھیں پھیلی
کہاں مارا ہے جھوٹے۔۔۔"اسکے جھوٹ پر پامیر کو جیسے صدمہ سا ہوا

تھا

یہ دیکھیں پروف۔۔۔" برلاس نے فوراً اپنا گال زیحال کو دکھایا جہاں دو انگلیوں کے نشان تھے یہ دیکھ تو پامیر چکرانے والا تھا اس نے تو ہاتھ کیا انگلی بھی نہیں لگائی تو نشان کہاں سے آ گئے تھے لیکن یہ صرف زیحال جانتا تھا کہ برلاس نے خود اپنے گال پر چٹکی کاٹی تھی اور سرخ کرتے الزام بچارے معصوم پامیر پر لگا دیا تھا زیحال نے اپنی ہنسی دباتے جھک کر برلاس کا گال چوما

ابھی ٹھیک ہو جائے گا چلو پیکنگ کرو چھٹیاں ختم ہو گئی واپس جانا ہے۔۔۔" یہ ہوا تھا دھماکہ برلاس سمیت پامیر پر ایک خوش تھا تو دوسرا اداس

نہیں میں نہیں جاؤنگا۔۔۔" وہ پیچھے ہٹتا ضدی انداز میں بولا

"برلاس بری بات کہا تھا ناں کہ چھٹیاں پوری ہونے پر جاؤ گے۔۔۔

لیکن میرو کیوں نہیں جاتا بس میں ہی جاؤں ہر بار میں نہیں جاؤنگا
اگر گیا تو یہ بھی جائے گا۔۔۔"غصّے سے چلاتے وہ منہ پھلا کر صوفے پر
الٹی پلٹی مار کر بیٹھ گیا
ہی ہی۔۔۔جانا تو تجھے ہی پڑے گا بیٹا۔۔۔"پامیر آنکھوں ہی آنکھوں
سے
اسے چڑاتا بھنویں مٹکانے لگا پھر کیا تھا دونوں کی مہابھارت شروع
ہو گئی اللہ اللہ کر کر زیحال اور یاقوت نے دونوں کو ایک دوسرے سے
الگ کیا تھا تھوڑی سی دیر میں ہی دونوں ایک دوسرے کی شرٹ کے
ساتھ ساتھ بالوں کا حشر بھی بگاڑ چکے تھے
"خبردار جواب ایک دوسرے کو دیکھا بھی اور تم چلو تیاری کرو۔۔۔
یاقوت نے غصّے سے برلاس کو ڈپٹا جس سے وہ زور سے پیر پٹختا اپنے
کمرے میں بھاگ گیا سب کو پتہ تھا اب وہ ناراض ہو چکا ہے اور منا

صرف زیحال سکتا ہے اسکے علاوہ اس بگڑیل بچے کو کوئی چھیڑ سکے اسکی توبہ

اور تم تمہارا تو آج ہی جگاڑ کرتا ہوں ہر بار تم۔۔۔اسکا خون جلاتے ہو چلو۔۔۔" وہ پامیر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ باہر لے گیا وہ دن تھا جب پامیر بھی سزا کے طور پر آگے ایڈمیشن لے چکا تھا زیحال نے برلاس کو پیار سے منا کر اسکی تیاری کروائی جب یاقوت پامیر کو چھوڑے واپس آیا

اسے میں چھوڑ آؤنگا آپ اس بندے سے مل لیں جس نے سپاری دی تھی

وہ مصروف سے انداز میں بولتا برلاس کے بیگ میں یہاں وہاں بکھری کتابیں ڈالنے لگا

سپاری کیا ہوتی ہے بھائی۔۔۔" برلاس نے معصومیت سے تھوڑی سی

گردن موڑ کر پوچھا زیحال اسکے بالوں کی کھڑی پف بنا رہا تھا جو
اس گولو مولو سے بچے پر بے حد جچتی تھی
کھانے والی سپاری۔۔۔" یاقوت نے گھور کر ٹیڑھا جواب دیا جبکہ
زیحال
کی سوچیں تو کہیں اور ہی پہنچ چکی تھیں وہ بارہ سالہ معصوم
چہرہ دو پونیاں اور وہ آنسوں
بھائی۔۔۔ کہاں گم ہیں۔۔۔" یاقوت نے بولتے اسکا کندھا ہلایا جب
زیحال
نے ہڑ بڑا کر اسے دیکھا
ن۔۔۔ نہیں کچھ نہیں برلاس کو میں چھوڑ آؤنگا۔۔۔،"(شاید دیدار ہی
ہو
جائے)دل میں ایک نہ ممکن سی خواہش جگی

لیکن وہ۔۔۔" یاقوت کچھ کہنے لگا تھا جب خود ہی چپ ہو گیا

او کے جلدی آیئے گا میں تب تک ہینڈل کر لو نگا۔۔۔"، کہتے وہ برلاس کے

سر پر پیار کرتے باہر نکل گیا اس چھوٹی آفت نے فوراسے اپنے بالوں کی پف مر میں دیکھی

او۔۔۔ہو قوت نے میری پف بگاڑ دی۔۔۔" وہ منہ بسورتے یہاں وہاں چہرہ

پھیرنے لگا زیحال نے اسکا چہرہ ایک جانب ٹکاتے پھر سے پف بنادی تھوڑی کم ایکٹنگ کیا کرو۔۔۔" اسکے گال زور سے بھینچتے پیار سے بول کر اسکا بیگ اٹھاتے اپنے کندھے پر ڈالا تب ہی باہر سے میر بخش آگیا اور برلاس کے بیگ اٹھا کر باہر لے جا کر گاڑی میں رکھنے لگا

وہ جتنا اچھلتا ہوا آیا تھا اب اتنا ہی منہ لٹکا کر جا رہا تھا وہ لوگ صبح

کے نکلے شام تک کراچی پہنچ چکے تھے لیکن اس وقت تو وہ دکھ ہی
نہیں سکے گی۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا تب ہی نہ محسوس طریقے سے
اس نے اپنا ایک دن کا سٹے وہی لے لیا اور اگلے دن اسکول کے باہر سینے
پر ہاتھ باندھے آنکھوں پر چشمہ لگائے گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگا کر
کھڑا ہو گیا اسکے بندے ہاتھوں میں بندوق پکڑے یہاں وہاں دیکھتے
سیناتان کر کھڑے تھے جب اسکی متلاشی نگاہوں کو وہ معصوم چہرہ
دکھائی دے گیا وہ بے اختیار آنکھوں پر سے چشمہ اتار کر اسے دیکھنے
لگا جو شاید اپنے باپ کے ساتھ کندھے پر لٹکے بھاری بیگ کے دونوں
سرے پکڑے آ رہی تھی زیحال کو اسے دیکھ ایک سکون سا محسوس
ہوا تھا لیکن کیوں۔۔۔اسے عورت ذات سے نفرت تھی لیکن وہ بچی
کیوں اس چوبیس سال کے اچھے خاصے خوبرو نوجوان کو اپنے صرف
ایک دیدار کیلئے بے چین کر گئی تھی اسے خود میں شرمندگی سی

ہونے لگی لیکن پھر بھی ڈھیٹ بنا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ چھٹی ہونے تک ایک بار پھر اپنی پیاسی نگاہوں کو سیراب کرنے کیلئے وہی اپنی گاڑی میں بیٹھا رہا وہ پاگل ہو رہا تھا

حال۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اسکی شرٹ پہنے گہری نیند میں تھی جب زریاب لالا کا میسج آیا کہ وہ لوگ آدھے گھنٹے میں پہنچنے والے ہیں انکا میسج دیکھ زیحال نے اپنے پہلو میں سوئی ہوئی زمل کو دیکھا اسکے چہرے پر آج بھی وہی معصوم برقرار تھی جس پر یہ پٹھان فدا ہوا تھا اس نے زمل کا ماتھا چوما اور خود اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا ایک گھنٹہ مسلسل اسے تڑپا کر اب جان سکون میں تھی افففف کیا بننا تھا

اس کا فریش ہو کر باتھ روب پہنے وہ باہر نکلا اور بیگ سے اپنے کپڑے
نکالنے لگا جب نظر زمل کی دودھیا ٹانگوں پر پڑی وہ اسکے ہوش ربا
بدن کا طواف کرتی اسکے چہرے پر آٹکی کہاں بالوں کی ایک لٹ آگے
پڑی اسکی گہری نیند میں خلل پیدا کر رہی تھی یہ دیکھ زیحال ہاتھ
میں پکڑی شرٹ ایک جانب رکھتے اسکے قریب بیٹھا اور دھیرے
دھیرے
اسکے بالوں کو اپنی انگلی سے کان کے پیچھے اڑسنے لگا
گلالے۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔"اس نے بہت ہی دھیمی محبت بھری آواز
میں اسے
جگانا چاہا مگر وہ کروٹ بدلتی کسمسا کر پھر سو گئی
زڑ گیہ اٹھ جاؤ۔۔۔"اس نے تھوڑا مزید سرک کر اسکے چہرے پر جھکتے
دھیمی سی کان میں سرگوشی کی

ہنہ۔۔۔سونے دیں ہبی۔۔۔"وہ گہری نیند کے باعث بڑبڑاتی اسے ڈپٹتی پھر
سو گئی

مور تم سے ملنے آئی ہیں اور بہو دیکھو مزے سے اپنی نیند پوری کر رہی ہے۔۔۔"اسکی یہ بات سننی تھی کہ زمل سٹپٹا کر ایک دم اٹھی اور سرخ
مخمور آنکھوں سے یہاں وہاں دیکھنے لگی
ک۔۔۔کہاں ہیں۔۔۔؟معصومیت بھرے چہرے سے آنکھیں مسلتی پوچھنے
لگی

وہ تو گھر ہیں لیکن جیسی تمہاری حالت ہے ایسے میں تو انکو تم سے اسی طرح ملنا پڑے گا۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے بولتا شریر نگایں اسکے وجود

پر گاڑھ گیا جو اسے ایک بار پھر سے بہکنے کی دعوت دے رہا تھا
زمل نے گھور کر اسے دیکھا غصّے سے اسکا رنگ سرخ پڑنے لگا تھا اس
کا دل چاہا زیحال کو اڑتے پلین سے نیچے گرا دے
یو بد تمیز ہی۔۔۔ کس نے کہا تھا یہاں پیار دکھائیں ہاں۔۔۔" دے
دھڑا دھڑ
اپنے نازک مکے اسکے فولادی سینے پر برساتی اسکا قہقہہ بلند کروا گئی
آؤچ مار دیا ظالم نے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بھی اسکا خون جلانے سے باز
نہیں آیا تھا زمل اب رو دینے کو تھی تھکاوٹ کے باعث پورا بدن جیسے
ٹوٹ سا گیا تھا زیحال نے ایک جھٹکے میں اسکی دونوں کلائیاں تھام
کر اسے پیچھے بیڈ کراؤن سے پن کر دیا
کس نے کہا تھا کہ اتنی پیاری بن کر میرے سامنے آؤ۔۔۔" زمل آج
واقعی

قیامت ڈھا رہی تھی اسکی گوری رنگت پر ڈارک کلر اش اش کر اٹھا تھا
اوپر سے چمکتے آویزے اسکی خوبصورتی دوبالا کر گئے تھے اس نے تو
یہ ساری تیاری اپنے سسرال والوں کیلئے کی تھی کیا پتہ تھا وہ جن اس
کی ساری تیاری ایسے ایک لمحے میں بگاڑ دے گا
اب ایسے دیکھو گی تو مجھے شاور دوبارہ لینا پڑے گا۔۔۔"اسے ڈھکے
چھپے لفظوں میں دھمکی دیتے کچھ باور کروایا جب اسکا مطلب
سمجھتے وہ فورا اسے اسے خود سے دور دھکیلتی اٹھ کر باتھ روم میں
گھس گئی پیچھے زیحال کی بھرپور مسکراہٹ تھی لیکن تب ہی اسے
کچھ یاد آیا تھا اس کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی دل تیزی سے
دھڑکنے لگا وہ جیسے جیسے منزل کے قریب پہنچ رہے تھے زیحال کی
گھبراہٹ ویسے ویسے بڑھ رہی تھی وہ پل میں بے چین ہوا اٹھتا اسے
اپنے ماں باپ سے ملنے کی خوشی تھی بہت زیادہ لیکن وہی کچھ

لوگوں کا سوچتے اسکا خون کھول رہا تھا گھٹن محسوس ہو رہی تھی
لیکن جب اسے زمل کا وعدہ یاد آتا تب ساری بے چینی گھٹن ختم ہو
جاتی صرف خوشی پیچھے بچتی تھی

پامیر دل ہی دل میں درود کا ورد کرتے آنکھیں زور سے موند گیا اسکا
ہاتھ کومل کے ہاتھ میں اب تک تھا اسکے ہاتھوں کی سختی پامیر کا
فولادی ہاتھ بھی سرخ کر گئی تھی کومل کی دل خراش چیخیں اسکے
دل کی دھڑکنیں تیز کر رہی تھیں اسکا دل چاہا یہاں سے بھاگ جائے
کومل کو اس تکلیف میں دیکھنا اسکے لئے کسی کڑی آزمائش سے کم
نہیں تھا کومل کا پورا چہرہ سرخ ہوتا جیسے خون چھلکانے کے قریب
تھا

بس میری جان۔۔۔بس تھوڑا سا۔۔۔یہ پہلی اور آخری بار ہے پرامس

"وہ

کومل کے چہرے کا پسینہ صاف

کرتے کانپتی ہوئی آواز میں اسے دلاسہ دینے لگا وہ روتی ہوئی سرخ

متورم آنکھوں سے سر ہاں میں ہلاتی گہرے سانس لینے لگی بے شک یہ

وقت اسکے لئے موت سے کم نہیں تھا لیکن پامیر کا اتنا خیال کرنا اتنی

محبت سے اسے دلاسہ دینا اسکی تکلیف میں کئی حد تک کمی کر گیا

تھا وہ خود کو پامیر کے چہرے میں گم کرنے لگی اور یہ عمل بھی اس

کیلئے کار آمد ثابت ہوا تھا سامنے اسکی محبت تھی اسکے ساتھ کے

ساتھ سب ٹھیک تھا

چار گھنٹے مسلسل اسے درد میں چیختے ہوئے گزر چکے تھے جب

پامیر کے کانوں میں ایک کلکاری گونجتی اسکا دل بند کر گئی وہ بے یقین
ساسٹک سا ہوئے کومل کو دیکھنے لگا جس کی سرخ آنکھیں
دھیرے دھیرے بند ہو رہی تھیں وہ کلکاری بھولے کومل کو دیکھنے لگا
کومل۔۔۔کومل کیا ہوا تمہیں۔۔۔" وہ پریشان سا اسکے چہرے پر ہاتھ
پھیرنے لگا لیکن وہ آہستہ آہستہ گہری تاریکی میں جا گری تھی اسے
کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی وہ پوری طرح سے ہوش و حواس
سے بیگانہ ہو چکی تھی
ماہم۔۔۔ماہم ن۔۔کومل کو کیا ہوا ہے پلیز اسے دیکھو۔۔۔" وہ بے بسی
سے
چلاتا ماہم کو پکارنے لگا وہ بچے کو نرس کے حوالے کرتی پردے کے اس
پار کومل کے قریب آئی

ریلیکس۔۔۔یہ کامن بات ہے۔۔۔"اس نے کومل کو بے ہوش دیکھ

پامیر کو

تسلی دی

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔۔"اس نے خوشی سے چہکتے پامیر کو خبر دی

جس پر وہ ایک پل کو ساکت سا ماہم کو دیکھنے لگا دل کی دھڑکنیں

جیسے مدھم سی ہونے لگی تھیں اسکا بیٹا۔۔۔؟ پامیر سلطان کا بیٹا کیا

وہ باپ بن گیا تھا اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا وہ شکر سے آنکھیں بند

کرتا وہی سجدے میں چلا گیا کتنی ہی دیر وہ نہیں اٹھا اس سے اٹھا

ہی نہیں گیا آج اسے خدا نے اتنی بڑی نعمت سے نوازا تھا جس کا کوئی

بدل نہیں تھا

نرس بچے کو ماہم کے کہنے پر باہر لے گئی باہر یاقوت برلاس اور عثمان

بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہے تھے جب برس کو باہر نکلتے دیکھ

یاقوت فوراسے اسکی جانب آیا

سب ٹھیک ہے کومل۔۔۔اور۔۔۔"وہ بے چینی سے پوچھتا پوچھتا ایک دم

رکا جب اس نے نرس کے ہاتھ میں ایک ننھا سا بے بی دیکھا جس کی آنکھیں بند تھیں کچے کچے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھی اس نے بند کر رکھی تھیں اسے دیکھ یاقوت کی سیاہ آنکھیں پھیلنے لگی

یہ۔۔۔یہ پم۔۔۔"وہ نہیں بول سکا لفظ منہ میں ہی رہ گئے

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔۔"نرس نے مسکراتے ہوئے بے بی اسکی جانب

بڑھایا عثمان اور برلاس فوراً اسکی جانب لپکے کپڑے میں لپٹے بے بی کو دیکھ برلاس کی آنکھیں پھیلی وہ کتنا چھوٹا سا تھا یہ اسکے بھائی کی اولاد تھا برلاس کو یقین نہیں آیا اس نے یاقوت کو دیکھا جو خود

بے یقین سا بے حد نرم ہاتھوں میں اس ننھی سی جان کو لے کر نم
آنکھوں سے دیکھ رہا تھا وہ بے بی دھیرے دھیرے کسمسانے لگا جب
اس کو ہلتے دیکھ وہ جیسے ہوش میں آیا تھا
یہ پامیر بھائی کا بیٹا ہے۔۔۔؟ سیریسلی۔۔۔؟ برلاس کو جیسے یقین اب
بھی نہیں آرہا تھا وہ جتنا زیحال کے جانے پر اداس تھا اتنا ہی اس
وقت اس بے بی کو دیکھ کر خوش تھا آج انکی فیملی میں ایک ننھی
سی جان کی آمد ہوئی تھی
یاقوت نے سر ہاں میں ہلاتے بے بی کو اسکی جانب بڑھایا برلاس پہلے
تو بے یقین سا اسے تو کبھی بے بی کو دیکھتا پھر اپنے ہاتھوں کی
لرزش پر قابو پاتے اسے اپنی گود میں لیا اسے دیکھ آنکھیں بے اختیار
چھلک پڑی انکی قسمت میں بھی خوشیاں تھی وہ چاروں بھائی جو
کبھی سمجھتے تھے کہ انکی قسمت میں صرف بھٹکنا ہے موت ہے آج

انکی گود میں انکا خون انگڑائیاں لے رہا تھا انکی زندگیوں میں بھی
بہاریں لکھی گئی تھیں

یہ کتنا چھوٹا ہے۔۔۔" وہ اسکے ننھے سے سرخ چہرے کا جائزہ لیتا بولا
تو تم کیا بڑا ہی پیدا ہو گیا تھا بچہ تو چھوٹا ہی ہوتا ہے۔۔۔" عثمان
نے اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگائی جس پر تینوں کی ہنسی نکل گئی
ابھی تو وہ ننھی جان سو رہی تھی اس لئے اسکے نین نقش کچھ پتہ
نہیں چل رہے تھے برلاس غور سے اسکو دیکھ رہا تھا جب اسے نیچے
سے کچھ گرم گرم سا محسوس ہوا اس نے جیسے ہی نیچے دیکھا اسکی
آنکھیں پھٹ گئی اس نے برلاس کی گود میں آتے انگڑائیاں لیتے سو سو
کر دیا تھا اسے دیکھ جہاں برلاس شاک میں تھا وہی یاقوت اور عثمان
ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے تھے صحیح دشمنی نکال رہے تھے یہ
بچے اس بڑے بچے سے جس نے ان کے باپ کو نچا کر رکھا تھا اب وہ

دنیامیں برلاس شاہ کو نچانے آئے تھے

ابے یہ کیا کر دیا۔۔۔آتے ساتھ۔۔۔"وہ تواس ننھی سی جان کو گھور بھی

نہ سکا وہ اتنا کیوٹ تھا کہ بسسسس

اسکو تو ذرا پسند نہیں آیا۔۔۔"یاقوت نے ہنستے اسکی ٹانگ کھینچی

اچھا۔۔۔ہو جا بیٹا تھوڑا بڑا بتاتا ہوں تمہیں میں۔۔۔"اس نے بے بی کو

نرس کے حوالے کرتے دانت پیسے جو خود بھی کھڑی ہنس رہی تھی

نرس بے بی کو لئے واپس چلی گئی

جا تو گھر جا کر کپڑے چینج کر لے ہم ہیں یہاں۔۔۔"اسکے کہتے برلاس

اپنی بھیگی شرٹ جھاڑتا باہر نکلنے لگا جو بھی تھا اسے بے بی کے اس

عمل پر زرہ برابر بھی غصّہ نہیں آیا تھا اسے آ ہی نہیں سکتا تھا اسکے

تینوں بھائیوں کے بچے اسکی زندگی تھے ان سے محبت برلاس شاہ کو

انتہا کی تھی

پامیر کومل کے سرہانے بیٹھا رہا یہاں تک کے اسکی کمر تک اکڑنے لگی تھی لیکن وہ پھر بھی ذرا سا وہاں سے نہیں ہلا ماہم نے اسے آرام کرنے کا بھی کہا لیکن اس نے صاف انکار کر دیا

وہ لوگ ملائشیا پہنچ چکے تھے زریاب خان آفندی کے حکم کے مطابق میڈیا کو سختی سے کنٹرول کیا گیا تھا سیاہ شیشوں والی گاڑیاں وہی جیٹ کے قریب کھڑی تھیں انکے اترتے زیحال زمل کو لے کر گاڑی میں

بیٹھ چکا تھا اصل میں زریاب زیحال کو بھی میڈیا سے بچانا چاہتے تھے اگر اس پر کسی کی نظر پڑ جاتی تو آنے والے چند مہینوں کیلئے وہ خبروں کی زینت بنا رہتا کہ آفندیز کا گم شدہ بیٹا واپس لوٹ آیا ہے

ہر کوئی اسکے پیچھے بھاگتا اسکا انٹرویو لینے کی کوشش کرتا اس سے
اسکی گزری زندگی کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتا اور زریاب ایسا
نہیں چاہتے تھے کہ وہ آتے ساتھ میڈیا پر گردش کرنے لگے اب تک
حویلی تک میں کسی کو اسکے آنے کا علم نہیں تھا لیکن نجانے کہاں
سے یہ خبر لیک ہو گئی میڈیا کے لوگ باہر ہی کھڑے اسکے انتظار میں
تھے انکی گاڑیاں جیسے ہی باہر نکلی دھڑا دھڑ اسکی تصویریں بننا
شروع ہو گئیں ہر کتنے ہی لوگ مائیک میں بولتے نجانے ملے زبان میں
کیا کیا کہہ رہے تھے زمل حیرت سے سب کو دیکھنے لگی انکے آگے
پیچھے سخت پروٹوکول تھا پولیس والے لوگوں کو گاڑیوں سے پیچھے
کرتے رستہ ہموار کر رہے تھے آگے پیچھے گاڑیوں کی لمبی قطار تھی
جو سب کی سب گارڈز کی تھیں پاکستان سے زیادہ یہاں سخت
پروٹوکول تھا

ہبی۔۔۔یہ سب کیوں آئے ہیں یہاں کوئی سیلیبریٹی آیا ہے کیا

۔۔۔؟وہ

حیرت سے دیکھتی پوچھنے لگی زیحال جوان سب سے کوفت

محسوس کررہا تھا زمل کے سوال پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرادیا

ہاں کوئی آیا ہے بہت سالوں بعد۔۔۔"اس نے نہیں بتایا کہ وہ

سیلبریٹی

اسکا خود کا ہبی جان ہے جس کی صرف ایک تصویر لینے کیلئے وہاں

لوگوں کا ہجوم اکٹھا تھا

واؤ مجھے بھی دیکھنا ہے میں نے کبھی کسی سیلبریٹی کو سامنے سے

نہیں دیکھا۔۔۔"وہ ضد کرتی زیحال کا ہاتھ تھام گئی وہ ہک دک سا اسے

دیکھنے لگا

گلا لے ہم باہر نہیں نکل سکتے۔۔۔"اس نے پیار سے سمجھایا لیکن وہ

ماننے کو تیار ہی نہیں تھی لوگوں کے ہجوم سے ہوتے ڈرائیور نے بمشکل

گاڑی نکالی اور سڑک پر آتے سپیڈ فل بڑھادی گاڑی برق رفتاری سے حویلی کی جانب رواں دواں تھی وہ جیسے جیسے قریب جارہا تھا دل کی دھڑکنیں ویسے ویسے مدھم ہورہی تھی سب کے چہرے اسے اپنی نظروں کے سامنے لہراتے ہوئے محسوس ہوئے وہ کیسے ملے گا مورسے داجی سے اپنے بھائی سے ان کو محسوس کئے بھی چودہ سال ہوگئے تھے کیا صرف چودہ سال۔۔۔؟اس نے یاد کرنا چاہا نہیں اس سے بھی زیادہ وہ گہری سوچوں میں گم تھا جب زریاب کی کال اسکے موبائل پر آنے لگی اس نے جھٹ سے کال پک کرلی

"جی لالا۔۔۔

تم ٹھیک ہے۔۔۔؟انہوں نے پیار سے پوچھا انکے سوال پر زیحال کا دل

ایک بھاری ہونے لگا تھا واقعی وہ آج بھی اسکے دل کی کیفیت دور سے بھی بھانپ لیتے تھے

نہیں۔۔۔"اس نے سچ بتایا جانتا تھا جھوٹ کا فائدہ نہیں ہو گا

"رونا چاہو تو مور کے گلے لگ کر رو لینا تکلیف تھوڑا کم ہو جائے گا۔۔۔ انہوں نے پیار سے کہا وہ دوسری گاڑی میں تھے بچے بھی انہی کے پاس تھے جو اپنی ماں کی طرح گہری نیند میں باپ کی طرح خراٹے مار رہے تھے

میں نہیں مل سکتا کسی سے۔۔۔"وہ بے بس ہوا تھا زمل اسکے چہرے کی جانب دیکھے گئ

"ہمت کرو زی۔۔۔وہ سب تمہارا اپنا ہے۔۔۔

نہیں ہے میرا کوئی۔۔۔"عنقریب تھا کہ تکلیف کی شدّت کے باعث وہ رو

پڑتا وہ سارا بھیانک منظر اسکی نظروں کے سامنے گھومنے لگا تھا

زی۔۔۔گل کو فون دو۔۔۔"انکی بات پر زیحال کو حیرت ہوئی

ا۔۔۔اسے کیوں۔۔۔"اٹکتے بمشکل پوچھا

"کیونکہ وہ تم کو سمبھال لے گا دو اسکو فون۔۔۔۔

نہیں آپ اسکو کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔"وہ اٹل لہجے میں بولا تھا

زی تم دے رہا ہے یا میں اسکو کال کروں۔۔۔"انہوں نے دھمکی آمیز لہجے

میں کہا زیحال کو مجبورا فون زمل کو دینا پڑا تھا جسے وہ فورا پکڑ گئی

گل۔۔۔اپنے خان کو تھوڑا سمجھاؤ مور سے اچھے سے ملے خاص طور پر داجی سے۔۔۔"انہوں نے نہایت محبت سے اس سے التجا کی تھی

یہ اچھے سے ملیں گے لالا آپ فکر مت کریں۔۔۔"اسکا دلاسہ زریاب کو

جیسے ہر فکر سے آزاد کر گیا تھا تھوڑی دیر میں وہ لوگ حویلی میں داخل ہو چکے تھے ایک ایک گاڑیاں مین گیٹ سے اندر داخل ہونے لگی

سامنے کا منظر دیکھ زمل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیا وہ اسی دنیا میں تھی اسے ایک پل کو اپنا آپ کسی جنت میں محسوس ہونے لگا تھا

اتنا بڑا لان ہر جانب ملازم کوئی کسی کام میں مگن تو کوئی کسی میں

کوئی بھی فارغ نہیں لگ رہا تھا سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف
تھے ایک طویل راہداری کے بعد درمیاں میں ایک فاؤنٹین بنا تھا جس
سے نکلتا نیلا پانی چاروں اطراف بہہ رہا تھا اسکے دو اطراف وائٹ
رنگ کے ٹائگرز کا آرٹ بنایا گیا تھا سامنے سے وہ حویلی اتنی بڑی تھی
جسے پورا گھومنے کیلئے بھی بندے کو پورا دن لگ جائے باہر سے اتنی
شاندار تھی تو اندر سے کیا قیامت ہو گی پوری شان سے کھڑی وہ
عمارت خود کو دیکھنے والوں کو اپنے مکینوں کی طرح سحر زدہ کر
دیتی تھی کہ انسان چار گھڑی کھڑا ہو کر بس اسے دیکھتا رہے گارڈز
کی گاڑیاں گھوم کر دوسری جانب جانے لگی تھیں باقی دو گاڑیاں وہی
رک چکی تھیں جن میں اگلی گاڑی میں زریاب تھے ملازم نے فورا سے آ
کر دروازہ کھولا تھا وہ اپنے مخصوص انداز میں کوٹ کے بٹن ایک ہاتھ
سے بند کرتے گاڑی سے نیچے اترے

جو تم کو کہا تھا وہ لایا ہے۔۔۔؟ انہوں نے اسی ملازم سے خاصے سپاٹ انداز میں پوچھا جو وہی اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا

جی خان لالا۔۔۔لے آیا تھا۔۔۔"اس نے نہایت مؤدب انداز میں جواب دیا

سئ شو۔۔۔(ٹھیک ہے)۔۔۔"کہتے انہوں نے پیچھے کھڑی گاڑی دیکھی

اسے دیکھ انہوں نے ایک گہری سانس لی اور پر سکون سے اندر چلے گئے

زیحال کی حالت غیر ہونے لگی تھی وہ بار بار ہاتھوں کو آپس میں مسلتا اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن یہاں آکر تو جیسے دل ہی کام کرنا بند ہو چکا تھا نجانے کیوں گھٹن سی بڑھ چکی تھی وہ بھاگ جانا چاہتا تھا واپس اسے شدّت سے اپنی

غلطی کا احساس ہوا یہاں آنے کی غلطی اسے نہیں آنا چاہئے تھا وہ
کیوں آیا تھا آہ اسکے ماتھے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں چمکنے
لگی تھیں اسکی یہ حالت زمل دیکھ رہی تھی وہ صرف ایک سال اپنے
باپ سے دور رہی اور ملنے پر اتنا پھوٹ پھوٹ کر روئی اسکا ہبی تو
پھر بھی چودہ سال بعد اپنے ماں باپ سے ملنے والا تھا اپنے سب گھر
والوں سے وہ اسکے دل کی کیفیت جانتی تھی تب ہی اسکا سر اپنے
سینے پر ٹکاتی ماتھا چوم گئی
کچھ نہیں ہو گا ہبی۔۔۔میں ہوں ناں۔۔۔"اس نے محبت بھرے لہجے
میں
بولتے زیحال کے رخسار پر ہاتھ رکھا زیحال کو واقعی اس وقت صرف
وہ اپنی لگی تھی باقی سب غیر
میں نہیں ملنا چاہتا کسی سے۔۔۔"وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولتا زمل کے

سینے پر چہرہ ٹکائے لمبی گہری سانسیں لینے لگا

ہبی آپ نروس ہونگے تو میں کیسے ملونگی سب سے میرے لئے خود کو سمبھال لیں پلیز میں رات میں آپ کو سمبھال لونگی۔۔۔"آخری بات

تھوڑی آہستہ کہی ہاں اس وقت اسے وہ سب اس وقت سے زیادہ آسان لگا تھا لیکن زیحال کو صرف اسکی یہ بات کہ وہ اسکے لئے خود کو نارمل کرلے یاد تھی وہ ایک دم سیدھا ہو بیٹھا اور چہرے پر ہاتھ پھیر کر بمشکل لبوں پر مسکراہٹ سجائی اور گہری سانس لے کر خود کو ریلکیس کیا لیکن دل پھر بھی جیسے کانوں میں دھڑک رہا تھا دھک دھک جیسے ابھی کان کے پردے پھٹ جائیں گے اس آواز سے وہ پھر خود کو نارمل کر گیا

اینی تھنگ فار یو مائے زڑ گیہ۔۔۔"اسکا ماتھا چوم کر دوپٹہ ٹھیک سے

اسکے سر پر جمایا وہ خود سکن پینٹ پر بلیک ہائی نیک اور اس پر
سیاہ لونگ کوٹ پہنے ہوئے تھا زمل نے ڈریس تبدیل کر کر خود بھی
بلیک سوٹ جس پر گولڈن زری کا کام ہوا تھا وہ پہن لیا تھا جس میں
اسکی دودھیا رنگت مزید نکھری نکھری سی لگ رہی تھی ایک ملازم
نے آکر اسکی جانب کا دروازہ کھولا زیحال جیسے ہی باہر نکلا اسے
دیکھ اس ملازم کی پلکیں تک جھپکنا بھول گئی وہ شل ساکت سا کھڑا
اسے دیکھنے لگا جیسے آنکھوں پر یقین ہی نہ آرہا ہو
زیحال نے ہاتھ بڑھا کر اپنے ساتھ زمل کو بھی باہر نکالا وہ اب بھی
شاک بھری نظروں سے یہاں وہاں اس حویلی کے ٹھاٹھ دیکھ رہی تھی
ہبی یہ۔۔۔یہ آپ کا گھر ہے۔۔۔؟ وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی اسکا ہبی
اتنی شاندار زندگی چھوڑ کر وہ خطروں سے بھری زندگی جی رہا تھا

نہیں۔۔۔ہمارا صرف پاکستان میں ہے۔۔۔"اس نے نرم لہجے میں تصیح

کی زمل نے گھور کر اسے دیکھا

باز آجائیں۔۔۔اچھے سے نہ ملے ناں کسی سے تو دیکھنا میں کیا کرونگی آپ کے ساتھ۔۔۔"اسکا ہاتھ دباتے دبنگ انداز میں دھمکی دی زیحال اس

کے انداز پر دھیمے سے مسکرادیا

اندر چلیں۔۔۔"کہتے زیحال نے قدم اندر کی جانب بڑھائے ہر بڑھتے قدم

کے ساتھ دل کی دھک دھک مزید تیز ہو رہی تھی اس خاموش فضا میں صرف وہی دھک دھک سنائی دے رہی تھی

وہ آسمانی رنگ کا پیروں تک آتا گھیر دار فراک پہنے جس پر ریڈ کلر کا

ریشمی دوپٹہ سلیقے سے سر پر جمائے ہاتھوں میں سونے کے کنگن گلے
میں ڈائمنڈ کا نیکلیس کانوں میں اسی سے میچنگ کے درمیانے سائز کے
جھمکے پہنے ہلکا سا میک اپ کئے دونوں اطراف اپنے گھنگریالے بالوں
کی لٹ نکالے ملازم کو رات کے کھانے کا مینیو سمجھاتی ہوئی اپنے ہی
دھیان میں آرہی تھی جب نظر اچانک سامنے سے آتے زریاب پر پڑی
انہیں دیکھ تو سیماب خانم کی آواز ہی جیسے بند ہو چکی تھی سامنے
اسکے خان تھے اسکے مجازی خدا انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا
خان۔۔۔۔"انہوں نے بے اختیار انہیں پکارا جب انکی آواز پر زریاب
نے
انکی جانب دیکھا اور دیکھتے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ بکھر
گئی وہ بھاگتی ہوئی سیدھی آکر انکے سینے سے لگنے لگی تھیں جب

اچانک نظر انکے بازو پر بندھے بیلٹ پر پڑتے انکے قدم وہی در میان
میں
ہی زنجیر ہو گئے چہرے کی رونق جو زریاب کو دیکھ آئی تھی وہ پل
بھر میں معدوم ہو گئی
خان۔۔۔خان یہ کیا ہوا آپ کو۔۔۔"وہ ایک دم فکر مند سی بولی تھیں
جب پیچھے سے مور ملازمہ کا ہاتھ پکڑے لاؤنج میں آرہی تھیں خانم
کی آواز پر انہوں نے ان دونوں کی جانب دیکھا
خان تم چپ کیوں کھڑا ہے بولو ناں۔۔۔کیسے ہوا یہ۔۔۔کیا ہوا ہے تم
کو"
زریاب کو خاموش کھڑے دیکھ وہ پریشانی کے ساتھ ساتھ مصنوعی
سختی بھی اپنے لہجے میں لے آئی
کچھ نہیں بس ایک گولی لگا ہے اور تم کب سے اتنا کمزور ہو گیا کہ

تھوڑاسا چوٹ دیکھ کر اتنا پریشان ہو جائے۔۔۔"انکی بات پر سیماب خانم نے طیش بھری نظروں سے انکو دیکھا وہ جانتی تھیں زریاب کتنے ڈھیٹ ہیں پٹھانوں سے شادی کر کر انکی عورتوں کو ایک فائدہ تو ہوتا تھا کہ اپنے خان کو کھونے کا ہر وقت کا ڈر انکو مضبوط بنا دیتا تھا

لیکن خانم کو اتنے پیار اور لاڈ سے زریاب نے رکھا تھا وہ نہیں کرتی تھیں برداشت کہ انکے خان کو کوئی آنچ بھی آئے

مورے (فرخندہ بیگم) وہی بیٹھنے کے بجائے زریاب کی جانب آگئی سفید چکن کاری کا سوٹ پہنے کندھوں پر شال اور سر پر سلیقے سے دوپٹہ جمائے کسی بھی قسم کی جیولری اور میک اپ سے پاک انکا چہرہ وقت سے پہلے بوڑھا لگ رہا تھا مانو کئی عرصے کی بیمار ہوں جان بھی پوری کانپ رہی تھی

زری کیا ہوا ہے تم کو۔۔۔"انکو دیکھ زریاب فورا سے انکی جانب لپکے

کچھ نہیں مور بس تھوڑا سا چوٹ آیا تھا تم کیسا ہے۔۔۔طبعیت اب ٹھیک ہے۔۔۔؟

امارا چھوڑو۔۔۔وہ نہیں آیا ناں۔۔۔؟ بولتے انکی آنکھیں ایک دم بھیگنے لگی جیسے کوئی امید ایک دم ٹوٹ سی گئی ہو وہ تو انتظار میں تھیں کہ شاید اس بار وہ اپنی ماں پر رحم کھالے لیکن زریاب کو اکیلے دیکھ انکا دل ایک دم بھاری ہو گیا تھا

خان تم بھی اچانک آیا ہے بتایا کیوں نہیں۔۔۔" وہ اس اچانک ملنے والے

سرپرائز پر بے حد خوش ہوتی لیکن زریاب کا بازو دیکھ وہ ٹھیک سے مسکرا تک نہ سکی

بس ادر کام ختم ہو گیا تھا اس لئے آگیا واپس اور مور تم نے بتایا نہیں طبعیت کیسا ہے اب۔۔۔" وہ پھر سے مور کی جانب متوجہ ہوئے

کیسا ہو گا ام۔۔۔ جس کا بیٹا اس سے دور ہے۔۔۔ اسکو آج بھی ام پر ترس
"نہیں آیا اسکا مورے اس کے بغیر مر رہ۔۔۔
مورے۔۔۔۔ "انکا جملہ ادھورا رہ گیا ایک مہربان آواز انکی سماعتوں
میں
گونجی آہ یہ وہ آواز تھی جس کے لئے انکے کان ترس گئے تھے روح
وقت سے پہلے بوڑھی ہو گئی تھی زریاب تھوڑے سے پیچھے ہٹے جب
انکی نظر پیچھے کھڑے زیحال پر پڑی وہ شل ساکت سا کھڑا جیبوں
میں ہاتھ ڈالے انہیں دیکھ رہا تھا حویلی کی رت ہی اسے دیکھ بدل
گئی تھی وہ چودہ سال بعد اس شخص کا چہرہ دیکھ رہی تھیں
فرخندہ کو لگا یہ خواب ہے خانم کی بھی یہی حالت تھی وہ بنا پلک
جھپکائے سامنے کھڑے زیحال کو دیکھ رہی تھیں جسے اب تک صرف
تصویروں میں دیکھا تھا آہ وہ سامنے تھا تصویروں سے زیادہ جاذب

نظر دمدار پر سنا لٹی اونچا قد کیونکہ اب وہ سولہ سال کا نہیں تھا اب
تو جیسے نین نقش ہی بدل چکے تھے مزید نکھر گئے تھے پہلے وہ بچپن
میں اپنی کیوٹنیس کی جانب سب کو اٹریکٹ کرتا تھا اب اپنی قیامت
خیز خوبصورتی کی طرف وہ بدل گیا تھا بلکل
مورا اسکو دیکھ وہی کھڑی جیسے سانس تک روک گئی جب وہ خود
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا انکے قریب آیا انہوں نے بے یقین سی
نظروں
سے زریاب کو دیکھا جس نے مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلا کر انہیں
یقین دلایا کہ یہ انکا زی ہے حقیقت میں مور نے زیحال کے چہرے کو
بغور دیکھا انکا دل جیسے خون کی گردش روک گیا تھا بے یقینی سی
بے یقینی تھی
کیسی ہیں مورے۔۔۔"اس نے بے حد دھیمی مگر محبت بھری آواز میں

پوچھا جب اسکی آواز انکو جیسے یکدم ہوش میں لائی

زززززی۔۔۔تم۔۔۔تم امارازی ہے۔۔۔؟انہوں نے اب بھی

بے یقینی سے پوچھا

تھازیحال نے خود پر ضبط کرتے سر دھیرے سے اثبات میں ہلایا

آپ کازی۔۔۔۔"بولتے اسکا دل کانپ اٹھا اسکی ماں کتنی بوڑھی ہو گئی

تھی اسکی جدائی میں یہ کیا کر گیا تھا وہ

وہ بے یقین سی اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتی کبھی ہاتھوں کو ٹٹولتی

اسکے ہونے کا یقین کرنے لگی جیسے جیسے انکو یقین ہوتا گیا کہ وہ

سچ میں وہاں موجود ہے دل ویسے ویسے بھاری بھاری ہوتا گیا آنکھوں

سے آنسوں بے اختیار جاری ہونے لگے

میرازی۔۔۔ہے تم۔۔۔تم میرازی ہے۔۔۔"یقین آتے وہ اسکے سینے

سے لگتی

بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی زیحال اپنا حصار انکے گرد
باندھتے انہیں یقین دلا گیا کہ وہ انکا زی ہے یہ کوئی خواب نہیں ہے
کیسا ہے تم بچے۔۔۔ تم واپس آ گیا میرا زی واپس آ گیا۔۔۔ "انکی آواز
میں
وہ تڑپ تھی کہ سننے والے کا دل تڑپا دیتی
کدر چلا گیا تھا تم۔۔۔ کو اپنی مور کا خیال نہیں آیا۔۔۔
تم کیسے اتنا ظالم بن گیا۔۔۔ "وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی گلہ کرنے لگی
انکے الفاظ زیحال کی روح تک جھنجھوڑ گئے کیا وہ ظالم تھا ایک ماں
کو کبھی تڑپتے دیکھا ہے؟
ام تمہاری یاد میں مر رہا تھا تم کو کیوں پتہ نہیں چلا ماں کو تو بچے
کا پتہ چل جاتا ہے بچے کو کیوں پتہ نہیں چلا۔۔۔ کیو۔۔۔۔ں۔۔۔ "وہ
زار

وقطار روتی وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی زیحال انکے ساتھ بیٹھتا گیا پورے وجود سے جیسے جان سی نکل گئی تھی دل کسی سوکھے پتے کی طرح لرز اٹھا تھا

تمہارا یاد میں تمہارا مورد ن رات تڑپا تم کو۔۔۔ذرا بھی ہم پر ترس نہیں آیا۔۔۔" وہ ماں تھی انکی تڑپ لفظوں میں بیان کر پانا نہ ممکن تھی جس بچے کو اپنی کوکھ سے جنم دیا ہو اور وہ یوں اس طرح انہیں چھوڑ جائے وہ ماں زندہ ہو کر بھی لاش بن جاتی ہے اور فرخندہ بیگم کی یہ پرسنالٹی نہیں تھی جو وہ اب ہو گئی تھیں جس عورت نے زریاب داراب اور زیحال جیسے شیر بیٹے پیدا کئے ہوں وہ عورت خود کیسی ہو گی لیکن یہ ایک بیٹے کی جدائی میں ہوئی کمزور عورت تھیں

"ایم سوری۔۔۔مورے۔۔۔

نہیں۔۔۔ام معافی مانگ لے گا تمہارے پیر پڑ جائے گا ام کو معاف کر دے

لیکن ام کو اتنی بڑی سزا مت دو۔۔۔زی۔۔۔" وہ اسکے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکے برانڈڈ جوتوں کو چھونے لگی تھی کہ یہ دیکھ زیحال کی پوری جان لرز اٹھی وہ مور کا ہاتھ پکڑتے تڑپ کر انکو خود میں بھینچ گیا

نہیں۔۔۔ نہیں مور کیا کر رہی ہیں۔۔۔مجھے اور گناہگار نہ کریں پلیز ۔۔۔۔"

اپنی ماں کی تڑپ دیکھ اسے اندازہ ہوا تھا کہ کتنا بڑا گناہ اس سے سر زد ہو گیا تھا ایک ماں کو اتنا عرصہ اسکی اولاد کی یاد میں تڑپا دیا کیا خدا اسکو معاف کرے گا اس گناہ کیلئے

تم بہت ظالم ہے زی۔۔۔بہت ظالم ہے تم۔۔۔۔"انکویوں تڑپ تڑپ کر روتے

دیکھ زریاب کا دل مٹھی میں آگیا تھا خانم خود منہ پر ہاتھ رکھے بے آواز رو رہی تھی انکی رونے کی آواز سنتے باقی سب بھی دھیرے دھیرے ہال میں جمع ہونے لگے تھے سارے ملازم دور سے کھڑے آبدیدہ

نگاہوں سے دیکھ رہے تھے بلاشبہ یہ منظر قیامت تھا ہر دل کو لرزا کر رکھ گیا تھا

مورے۔۔۔چپ ہو جائیں۔۔۔ورنہ میں واپس چلا جاؤ نگا۔۔۔"اسکی برداشت

بس اتنی سی تھی اب وہ خود پر ضبط کھو رہا تھا

نہیں۔۔۔ نہیں ام۔۔۔ نئ روئے گا لیکن۔۔۔ تم جانے کا بات مت کرو ۔۔۔"وہ

تڑپ کر پیچھے ہوتی اپنے آنسوں صاف کرنے لگی لیکن وہ تھے کہ بہنے سے باز ہی نہیں آرہے تھے وہ پھر سے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے شدّت سے رودی خانم زریاب کے کندھے پر سر ٹکائے انکو دیکھ رہی تھی

خان تم چپ کرواؤناں مورے کوام سے دیکھا نہیں جارہا۔۔۔"وہ بھیگے لہجے میں بولتی التجا کرنے لگی زریاب کچھ دیر کھڑے دیکھتے رہے تاکہ انکے دل میں چھپی ہر تکلیف ان آنسوں کے ذریعے بہہ جائے پھر انہی کے قریب بیٹھتے انکو کندھوں سے تھام گئے

مورے۔۔۔ تم نے آتے اپنے زی کو اتنار لادیا۔۔۔"زریاب کی بات پر انہوں نے

زیحال کی جانب دیکھا وہ خود سر جھکائے بے آواز رو رہا تھا یہ دیکھ
انہوں نے تڑپ کر اسے خود سے لگا لیا
مجھے معاف کر دیں میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے میں نے آپکو تکلیف
پہنچائی ہے۔۔۔" وہ اپنی ماں کے کندھے سے لگا بچوں کی طرح پھوٹ
پھوٹ کر رو دیا انکا چھوٹا بیٹا تھا ناں لاڈلا وہ اسے خود سے لگائے
اسکا سر سہلانے لگیں
چلو معافی شافی ادر بیٹھ کر مانگو۔۔۔" زریاب کے بولتے زیحال پیچھے
ہٹا اور خود اپنی ماں کو کندھوں سے تھامے اٹھا کر اپنے ساتھ لگائے
ہال میں رکھے صوفوں پر لے آیا سب کے چہروں پر ایک جاندار سی
مسکراہٹ بکھر گئی تھی وہ واپس آگیا تھا جیسے حویلی کی رونق
بھی واپس آگئی تھی

داراب کو فون لگاؤ بتاؤ اسکو۔۔۔زی آگیا ہے۔۔۔"زریاب کے خوشی سے

بولتے سرینہ نے جلدی سے اپنے داراب چاچو کا نمبر ڈائل کیا اس وقت وہ ڈیوٹی پر تھا گھر بھی ہفتے ہفتے بعد آتا تھا وہ بھی صرف ایک رات کیلئے اور اگلے دن واپس سرینہ کی کال لہروں میں سفر کرتی پولیس تھانے پہنچی تھی

وہ ایک بند سیل تھا جس کے چاروں اطراف گھپ اندھیرا تھا صرف درمیان میں چھوٹا پیلا بلب جل رہا تھا اسی میں کسی کی دل خراش چیخیں گونج رہی تھیں

آاااااا۔۔۔"زمین پر پڑا آدمی بیلٹ لگتے درد سے ایک بار پھر چیخ اٹھا تھا اسکے پورے

بدن پر جگہ جگہ بیلٹ لگنے کے باعث خون رسنے لگا تھا جس سے اسکی
حالت غیر ہونے لگی لیکن مقابل کے اندر جیسے رحم نامی عنصر ہی
نہیں تھا وہ اندھا دھند اس پر اپنے ہاتھ پر بندھا بیلٹ برساتے
اسے ادھ مرا بنا گیا وہ زمین پر پڑے شخص کے دونوں اطراف اپنے بوٹ
سختی سے جمائے کھڑا تھا پولیس کی سیاہ وردی میں وہ ہاتھ میں
میں بیلٹ لئے کسی موت کے فرشتے کی طرح اسکے سر پر کھڑا اپنی
قہر بھری نگاہوں سے الگ خوف کی موت مار رہا تھا وہ دکھنے میں بھی
کسی موت سے کم نہیں تھا رعب دار پرسنالٹی سلیقے سے جمے بال
چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی گوری چمکتی رنگت تیکھے نین نقش اور
وردی کے باہر سے ہی ظاہر ہوتے اسکے سکس ایبز فولادی ٹھوس بدن
اپنی فٹنیس پر ڈیلی گھنٹوں ورک آؤٹ کرنے والا وہ شخص جس کی

کی وردی کی ہاف سلیوس سے جھانکتے پھولے ہوئے مسلز۔۔۔ان فولادی

ہاتھوں کا ایک زناٹے دار تھپڑ سامنے والے کی روح تک ہلا کر رکھ دے

آج کے بعد تیری زندگی کا ایک ایک پل۔۔۔داراب خان آفندی عذاب بنا کر

رکھ دے گا تجھے پتہ چلے گا کہ تونے کس بلا کے منہ میں ہاتھ ڈالا ہے

اسکے منہ پر خون آشام انداز میں غرلاتے اسکے سر کے بالوں کو مٹھی

میں جکڑتے سیل کے ایک کونے میں پھینک دیا اور بیلٹ واپس سے

پہننے لگا اتنے میں ایک حولدار ہاتھ میں اسکا فون لئے سیلیوٹ مارتا

حاضر ہوا

Tuan sedang menelefon dari rumah۔

awak (سر آپ کے گھر)

سے کال ہے)۔۔۔"وہ اپنی مخصوص زبان میں بولتا دونوں ہاتھوں میں پکڑا فون نہایت مؤدب انداز میں داراب کے سامنے کر گیا اس نے ایک ہاتھ بالوں میں مارتے انکو ٹھیک کیا اور فون پکڑ کر سکرین پر جگماتا نام دیکھا "سرینہ "زریاب خان آفندی کی بڑی بیٹی

ہاں زیاوایا۔۔۔(ہاں بیٹا۔۔۔بولو)۔۔۔"لہجے میں پل میں محبت امڈ آئی

چاچو۔۔۔زرکورتاراشازی چاچو راغلے دے۔۔۔۔چاچو جلدی گھر آئیں زی

چاچو آئیں ہیں..."اس نے چہک کر بتایا لیکن داراب کو لگا جیسے اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے

ک۔۔۔کون آیا ہے۔۔۔؟اس نے بے یقینی سے پوچھا

زی چاچو۔۔۔۔"اس نے اسی طرح خوشی سے بتایا داراب کا دل یکدم

بھاری ہونے لگا اسکا زی آیا تھا گھر اسکا چھوٹا بھائی یہ احساس ہی
داراب کے آنکھوں میں نمی لے آیا وہ سب چھوڑے باہر کھڑی اپنی

جیپ
کی جانب بھاگا ہر کسی نے اسے یوں دیوانوں کی طرح پہلی بار بھاگتے
دیکھا تھا وہ جیپ میں بیٹھتے اسے زن سے اڑا لے گیا

ابی۔۔۔یہ زی چاچو ہے ناں۔۔۔؟ریشے بے یقین سی پوچھ رہی تھی

زریاب
نے اپنی آٹھ سالہ بیٹی کو خود سے لگا لیا
یس میرا بیٹا یہ تمہارا زی چاچو ہے جاؤ ہاتھ لگا کر دیکھو۔۔۔"وہ بجائے
جانے کے وہی زریاب کے پیچھے کسی کلی کی طرح چھپ گئی یہ دیکھ
زریاب کی ہنسی چھوٹی تھی یہ تو پیدا بھی نہیں ہوئی تھی جب

زیحال یہاں سے گیا تھا سرینہ بھی ابھی تیرا سال کی تھی لیکن عریشہ سے تیز اور زہین

کیسا ہے تم زی۔۔۔"خانم نے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے مسکرا کر پوچھا

زیحال نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلاتے اپنے کندھے سے لگی اپنی ماں کو دیکھنے لگا

تب ہی خانم کی نظر باہر دروازے پر کھڑی زمل پر گئی اسے دیکھ سیماب کو حیرت ہوئی تھی

خان وہ کون ہے۔۔۔؟اس نے زریاب کا بازو ہلاتے باہر کی جانب اشارہ کیا

جب زریاب نے اسکے ہاتھ کے تعاقب میں زمل کی طرف دیکھا اسے دیکھا انہیں ایک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اسے تو وہی بھول

گئے

زمل۔۔۔تم ادر کیوں کھڑا ہے بچے آگے آؤ۔۔۔تمہارا اپنا گھر ہے

۔۔۔"انہوں

نے پیار سے زمل کو بلایا جو اپنے ہبی جان کو روتے دیکھ خود بھی رو

رہی تھی پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی زریاب کے پاس آکر کھڑی ہو

گئی

یہ کون ہے خان۔۔۔؟سیماب خانم نے پھر سے پوچھا

تم کو کون لگتی ہے۔۔۔"انہوں نے بجائے جواب دینے کے سوال کیا

سیماب

غور سے زمل کو نیچے سے اوپر تک جانچتی نظروں سے دیکھنے لگی

دکھنے میں تو بڑے گھر کی لگتی ہے۔۔۔"زمل کے شاندار لباس اور پہنے

آویزوں کو دیکھ کسی کو بھی اندازہ ہو سکتا تھا کہ وہ کتنے امیر

گھرانے کی لڑکی ہے "لیکن کون ہے خان۔۔۔ کہیں تم ام پر سوکن تو نہیں

لے آیا۔۔۔" یہ دھماکہ ہوا تھا زریاب کے سر پر انہوں نے پھٹی نظروں سے

اپنی الٹے دماغ والی بیوی کو دیکھا

تمہارا دماغ وماغ ہے کہ نہیں ام تم پر سوکن لائے گا۔۔۔" ضبط کرتے قدرے دھیمی آواز میں ڈپٹنے والے انداز میں بولے

تو کون ہے بتا کیوں نہیں دیتے ام کو تو یہی لگے گا ناں تمہارا کوئی دوسرا مورے بھی تو نہیں ہے کہ یہ تمہارا بہن ہو گا خان تم بتا رہا ہے یا نہیں۔۔۔" انہوں نے انگلی دکھاتے تڑخ کر پوچھا

نہیں بتائے گا تم کو جو کرنا ہے کرو۔۔۔ لیوانے (بے وقوف)۔۔۔" آگے بھی

زریاب خان آفندی تھے ڈھیٹوں کے سردار

خان تم کو شرارت کے علاوہ اور کچھ نہیں سوجھتا ام کو پتہ ہے تم

" اما را خون جلا رہا ہے بتا دو یہ کون ہے ورنہ ام تم کو گولی مار دے گا

آخر میں دھمکی دی زریاب کو اس پر ہنسی آئی تھی لیکن خود پر کمال

ضبط رکھتے تھے

شرارت تو تم کو ام رات کو کر کے دکھائے گا بڑا شوق ہے تم کو سو کن

کا۔۔۔"اتنی محبت وہ خانم پر لٹاتے تھے انکا تکا تو زریاب کا دماغ ہی

چکرا کر رکھ گیا تھا انکی بات پر خانم کا رنگ ایک دم سرخ پڑا

"تم کو ریشے کا قسم اب ام کو بے چینی ہو رہی ہے۔۔۔بتا دو خان۔۔۔

یہ زی کا بیوی ہے۔۔۔زمل زیحال خان آفندی۔۔۔"آہ یہ ہوا تھا

دھماکہ

سیماب خانم کے سر پر وہ پھٹی پھٹی نظروں سے کبھی زریاب کو تو

کبھی ان سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی زمل کو دیکھتی

خان۔۔۔یہ۔۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔یہ زی کا بیوی کیسے ہو سکتا

۔۔۔"ان

کو جیسے یقین سا نہیں آیا تھا

" جیسے تم امارا بیوی ہے ویسے وہ زی کا بیوی ہے مسلہ کیا ہے اس میں

انکا انداز خاصا نارمل تھا سیماب کا دماغ گھوم کر رہ گیا

"تم کو پتہ ہے داجی کو پتہ چلا تو قیامت کھڑی کر دے گا۔۔۔

ام ان سے بڑی قیامت لے آئے گا۔۔۔لیکن اس بار کسی کو ایک لفظ

نہیں

بولنے دے گا۔۔۔"انکا لہجہ اٹل اور دوٹوک تھا اتنے عرصے بعد انکو

بھائی

ملا تھا کیسے اب کسی کو خود سے اسے چھیننے دے سکتے تھے

تب ہی زیحال نے زمل کی جانب دیکھا جو پریشان ہونے کے ساتھ ساتھ

خوش بھی تھی اسکے ہبی جان کو اسکے سب اپنے مل رہے تھے اس سے بڑی کیا خوشی ہو گی

تب ہی ایک عمر رسیدہ شخص سفید رنگ کے شلوار قمیض پر کندوں پر گہرے رنگ کی شال لئے اپنی مخصوص رعب دار چال چلتے ہال میں داخل ہوئے انکے پیچھے دو ملازم تھے جو ہاتھ باندھ کر انہی کے ساتھ چل رہے تھے انکو دیکھ خانم سے پہلے سے سر پر جما دوپٹہ پھر سے ٹھیک کیا وہ نوشیر وال خان آفندی تھے 65 سال کی عمر میں بھی چوڑی چھاتی اجلی رنگت اور آدھی بالش جتنی سفید داڑھی تاؤ والی مونچھیں سر پر مخصوص پٹھانوں والی پگ پہنے اس عمر میں بھی وہ قدرے ٹھوس بدن رکھتے تھے بیٹے خوبصورتی میں قیامت تھے تو وہ

تو پھر بھی انکے باپ تھے انکو دیکھ زیحال ایک دم کھڑا ہوا وہ سانس نہیں لے رہا تھا دل جیسے آخری بار دھڑک رہا تھا اسکے سامنے اسکا باپ کھڑا تھا جسے کبھی وہ اپنے لاڈ دکھاتا تھا سب سے چھوٹا لاڈلا بیٹا ہونے کے ناز اٹھواتا تھا پھر وقت نے ایسا پلٹا کھایا کہ وہ انہی کی وجہ سے اپنی ماں کو بھی تڑپتے ہمیشہ کیلئے چھوڑ گیا

وہ داجی کو دیکھ بے اختیار شرم سے سر جھکا گیا

آگیا یہ۔۔۔"انکی آواز بھاری گرج دار تھی انکی بات پر سب کے سانس تک رک گئے زیحال کا سر مزید جھک گیا اسکا دل چاہا بھاگ جائے یہاں سے اتنا بے چین ماں کو دیکھ کر نہیں ہوا جتنا اپنے باپ کو دیکھ کر ہو گیا تھا

خانم نے زریاب کا ہاتھ دبایا وہ بھی شل ساکت کھڑے تھے پورے ماحول میں ایک فسوں خیزی سی چھا گئی تھی کسی میں داجی کے

سامنے سانس تک لینے کی ہمت نہیں تھی

آگیا ہے تو گلے نہیں لگے گا اپنے داجی کے۔۔۔"آہ انکی آواز میں یکدم لڑکھڑاہٹ آگئی زیحال نے بے اختیار سر اٹھا کر انہیں دیکھا آنکھوں سے

ایک بار پھر گرم سیال تیزی سے بہنے لگا وہ تڑپ کر ایک ہی جست میں ان کے قریب جاتا سینے سے لگ گیا کیا جوش تھا کیا جذبہ تھا ہر ایک کی آنکھیں اشک بار ہونے لگی تھی وہ اپنے باپ سے لگا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اتنے عرصے بعد اپنے باپ کا لمس محسوس کرنے کا احساس اسکا دل بھاری کر گیا وہ چاہ کر بھی خود پر ضبط کے بندھ نہیں باندھ سکا

ماڑا تم کو۔۔۔ذرا اپنے بوڑھے ماں باپ کا خیال نہیں آیا۔۔۔"وہ شکوہ کن

لہجے میں بولتے زیحال کو خود میں بھینچ گئے

سوری داجی۔۔۔"بولتے وہ آنکھیں بند کر گیا اسے یوں روتے دیکھ زمل بھی رونے لگی تھی بچوں کو زریاب نے باہر ملازم کے حوالے کیا تھا اب یہ کیوں کیا یہ صرف وہی جانتے تھے

زی۔۔۔"اسی وقت داراب بھی آگیا تھا سانسیں پھولی ہوئی تھیں یقیناً وہ جیپ گاڑیوں سے پیچھے کھڑی کرتے بھاگتا ہوا آیا تھا

داراب کی آواز پر زیحال نے مڑ کر اسے دیکھا وہ اسکا لالا تھا یا یوں کہہ لیں اسکے بچپن کا ساتھی اسکا کرائم پارٹنر داراب کو دیکھ زیحال داجی سے الگ ہوتا اسکی جانب بڑھا دونوں ایک دوسرے کی جانب بڑھتے اتنے جوش سے ملے داراب نے اسکے خود سے لگاتے اٹھا کر گول گول گھما دیا

زی۔۔۔زی۔۔۔زی۔۔۔۔تم کب آئے بتایا کیوں نہیں۔۔۔کہ تم آنے والے ہو۔۔۔"

داراب کے آتے حویلی کی دیواروں کو بھی پتہ چلا تھا کہ واقعی آج کوئی آیا ہے وہ شخص جو ضرورت سے زیادہ کبھی بات نہیں کرتا تھا کسی کو دیکھتا تک نہیں تھا اس وقت اسکے خوشی کے قہقہے سب کو سنائی دے رہے تھے کس نے سوچا تھا اتنا سنجیدہ رہنے والا داراب خان آفندی کبھی مسکرا بھی سکتا ہے

کیسے ہیں لالا۔۔۔"اس نے پیچھے ہوتے محبت سے پوچھا داراب نے جواب میں اسکا سر چوم لیا

تمہیں دیکھ کر بہت اچھا میری جان۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم آ گئے میرازی آگیا۔۔۔"خوشی سے چیختے وہ پھر سے زیحال کو خود سے لگا گیا آج اسکی خوشی کو کوئی ٹھکانا نہیں مل رہا تھا

اب تو جاؤ گے ناں۔۔۔"پوچھتے ہوئے لہجے میں ایک ڈر سا چھلکا زیحال نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور سر دھیرے سے اثبات میں ہلاتے نفی میں ہلا دیا وہ بھی مزے لے رہا تھا دار اب کے چہرے کی رنگت بدلتے دیکھ اس نے گھور کر زیحال کو دیکھا

"ماڑا۔۔۔تم آج بھی نہیں سدھرا۔۔۔

نہ ماڑا ام کبی نہیں سدھرے گا۔۔۔"زیحال اسی کی پٹھانوں والی ٹون میں جواب دیتا دونوں کے قہقہے بلند کروا گیا آج واقعی حویلی میں رونق آئی تھی زریاب بھی انہی کے پاس آ گئے

"ام بی تمہارا بائی ہے۔۔۔ام کو داجی نے کچرے سے نئی اٹھایا تھا۔۔۔ زریاب کی بات پر زیحال اور دار اب دونوں ہنسے زریاب دونوں کو اپنے ایک ایک کندھے سے لگا گئے کتنے وقت بعد وہ تین بھائی ایک ہوئے تھے

زمل انکو دیکھتی خوشی سے مسکرا رہی تھی اس پر اب تک کسی کی
اتنی خاص نظر نہیں پڑی تھی اصل دھماکہ تو وہ کرنے والی تھی اپنی
پہچان سے سب پر اور وہ خود یہ بات نہیں جانتی تھی
ابی ام سب کو ایک بہت ہی خاص ممبر سے ملوائے گا جو امارے خاندان
کا سب سے خاص اور نیا ممبر ہے۔۔۔"زریاب نے بولتے نظریں زمل
کی
جانب کی جب انکی نظروں کے تعاقب میں دا جی سمیت سب نے دیکھا
تھا سب زمل کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے وہی زیحال محبت
بھری نظروں سے اپنی گلالے کو دیکھ رہا تھا

زمل سب کی نظریں خود پر پا کر بری طرح سے نروس ہوئی تھی وہ
بمشکل لبوں پر مسکراہٹ سجاتی اپنی نظریں زیحال پر گاڑھ گئی
اس وقت تو اسے ہی دیکھ کر ہمت مل سکتی تھی ورنہ تو اس نے وہی
کھڑے کھڑے گر جانا تھا سب کی بے چینی زریاب کو دیکھ کر بڑھنے
لگی وہ خاموش کھڑے سب کے صبر کا ایک کڑا امتحان لے رہے تھے دا
جی آگے آتے اپنے شاہی صوفے پر براجمان ہو گئے مورے بھی بیٹھی
تھیں باقی سب انکی موجودگی میں صرف کھانے کی ٹیبل یا خاص
مواقع پر ایک ساتھ بیٹھتے تھے اسکے علاوہ تو نوشیر وال خان آفندی
کی موجودگی میں سانس بھی ایسے لینا پڑتا تھا کہ تھوڑی سی بھی

انکو آواز نہ آئے سیماب خانم کا دل تیزی سے دھک دھک کرنے لگا تھا

وہ

جانتی تھی اب کتنی بڑی قیامت سب پر ٹوٹنے والی تھی وہ گھبراتی

اپنے دوپٹے کا پلو منہ میں لینے لگی یہ وہ تب تب کرتی جب اسکا دل

بہت زیادہ بے چین ہوتا سامنے اسکا خان کھڑا تھا جس کا ایک جملہ

سیماب کے کانوں میں بازگشت کر رہا تھا "توام ان سے بڑی قیامت لے

آئے گا" آہ اسے زریاب کی فکر ہونے لگی تھی

یہ زمل۔۔۔ہے۔۔۔بچے ادر آؤ۔۔۔"انہوں نے پیار سے زمل کو اپنے

پاس بلایا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی انکے قریب آئی جب وہ خود پیچھے ہوتے

اسے زیحال کے ساتھ کھڑا کر گئے یہ دیکھ داجی کی آنکھیں نہ

محسوس طریقے سے سکڑنے لگی تھیں وہی سب بھی سوالیہ نظروں

سے زمل زیحال کو دیکھنے لگے

آج اگر امارازی امارے بیچ کھڑا ہے تو وجہ یہ لڑکی ہے۔۔۔ جس کے کہنے

پر زی واپس آیا ہے۔۔۔" یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی ہر کوئی زمل

کو ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ کوئی دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہے اگر اس

نے یہ کام کیا تھا تو یقیناً وہ کوئی چھوٹی ہستی نہیں تھی ضرور اسکا

کوئی تعلق تھا زیحال سے

یہ لڑکی زمل زیحال خان آفندی ہے امارے زی کا بیوی۔۔۔" یہ ایک دھماکہ

ہوا تھا سب پر دا جی بے اختیار صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے انکو اٹھتے

دیکھ سیماب کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا وہی باقی سب کی

آنکھیں پھٹی تھیں حویلی کے افراد تو افراد وہاں کے ملازموں تک کی سانس رک گئی سب پر ایک حیرت کا پہاڑ آن ٹوٹا تھا ماحول میں کچھ وقت کیلئے گہری خاموشی سی چھا گئی داجی طیش بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور سیماب انکو یوں دیکھ بس گرنے والی تھی

آفندیز کی چھوٹی بہو اور زیحال کی من چاہی بیوی۔۔۔"آخر میں لفظوں پر زور دیتے کچھ باور کروایا زیحال نے زمل کا ہاتھ تھام لیا نظریں بھی اسی ہاتھ پر جمی تھیں

اور آج سے سب زمل کو وہی مقام دیں گے جو زیحال کی بیوی کو ملنا چاہیئے ایک خاص مقام۔۔۔"وہ پر اعتماد سے کھڑے گھر کے کسی بڑے کی طرح بول رہے تھے داجی کے بعد جن کی سنی جاتی تھی وہ زریاب خان آفندی تھے لیکن وہ بھی تب فیصلے لیتے تھے جب داجی حویلی میں موجود نہ ہوں

داجی کے اندر بڑھتے ابھار کو دیکھ سیماب کی حالت اب غیر ہونے لگی تھی وہ بار بار منت کرتی نظروں سے زریاب کو دیکھ رہی تھی جیسے کہنا چاہتی ہو "پلیز خان چپ کر جائیں" اس سے پہلے داجی بم کی طرح بلاسٹ ہوتے زریاب کی گرج دار آواز گونجی

گلریز۔۔۔"زریاب نے سپاٹ انداز میں اپنے خاص ملازم کو پکارا سب نے

نظریں باہر سے آتے گلریز پر گاڑھ لی جو دو بے بی کاٹ دھکیلتے آگے آرہا تھا سب نے حیرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا جب ایک بچے کی رونے کی آواز آئی وہ زامل کی آواز تھی جو یقیناً ابھی سو کر اٹھا تھا اور زالے اب تک سو رہی تھی

زریاب نے زامل کو بے بی کاٹ سے باہر نکالا وہ ننھی سی جان چپ ہوتے

انگڑائیاں لینے لگا جب نظر زریاب پر پڑی اور پڑتے وہ اسے فورا پہچان کر کھلکھلانے لگا یہ دیکھ زیحال جو زمل کے انٹروڈکشن پر پریشان سا کھڑا تھا زامل کو دیکھ اسکے آتش لبوں پر مسکراہٹ سی بکھر گئ

یہ لو داجی کے پاس لے جاؤ۔۔۔"زریاب نے زامل کو زیحال کی گود میں

دے دیا وہ ہک دک سا کھڑا زریاب کو دیکھنے لگا جیسے کہنا چاہتا ہو

"میں"

ہاں تم لے کر جائے گا۔۔۔جاؤ۔۔۔"انہوں نے اسکی نظریں پڑھتے پیار سے

کہتے اسے حوصلہ دیا وہ اپنا نچلا لب دانتوں سے چباتے سامنے کھڑے دا جی کو دیکھنے لگا اور زریاب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ زامل کو لئے انکے پاس جانے لگا اس دوران زامل زیحال کے منہ پر جیسے فیڈ

ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا یا سو کر اٹھتے اپنی ساری مستی اپنے
باپ کے گال پر نکال رہا تھا زیحال کو تو دیکھ پتہ نہیں کونسا جنون
اس میں اٹھتا تھا کہ بس ہر وقت اپنے باپ کے ساتھ جنگ کرتا رہے
یہ زامل ہے۔۔۔امارے زی کا بیٹا اور آفندیز کا اکلوتا پوتا۔۔۔"زیحال
کے
زامل کو داجی کی جانب بڑھاتے پیچھے سے زریاب کی سپاٹ آواز
گونجی تھی سب پر جیسے ایک سکتہ سا طاری ہو گیا تھا پوتا یہ پوتا
آفندیز کیلئے کیا معنی رکھتا تھا یہ بات سرینہ تک جانتی تھی باقی
بڑوں کو تو اچھے سے اندازہ تھا زامل کو دیکھ داجی کی آنکھوں میں
جو اشتعال امڈ کر آنے لگا تھا وہ ایک دم سمٹنے لگا زیحال نے زامل کا
ننھا سا چہرہ انکی جانب کر دیا تھا وہ چھوٹی آفت نیا چہرہ دیکھ
اپنی بھنویں سکوڑنے لگا جیسے باپ کی طرح سکین کرنے کی کوشش

کر رہا ہو کہ یہ اسکا یا قوت چاچو ہے۔۔۔ نہیں برلاس چاچو ہے
۔۔۔ نہیں

پامیر چاچو ہے نہیں تو کون ہے پھر نہیں آیا سمجھ اور اس پر جو رویا
صرف سمجھ نہ آنے پر اسکا ننھا سا دماغ چہروں کو یاد رکھتا تھا پہلی
بار وہ صرف زریاب کے پاس گیا تھا کیونکہ وہ اسکے باپ سے ملتا جلتا
تھا لیکن نوشیر وال خان آفندی کے چہرے پر داڑھی تھی تب ہی وہ
چھوٹا پاشا دھوکہ کھا گیا ورنہ تھے تو وہ بھی اسکے باپ کے باپ
زامل۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ داجی ہیں۔۔۔ بولو داجی۔۔۔ "زیحال نے اسکا
چہرہ اپنی
جانب کرتے پیار سے بولا جب زامل روتے ہوئے بھی ددددد کرنے لگا
اسکے منہ سے صرف ددددد سن کر بھی نوشیر وال کا سانس تک جیسے
رک گیا تھا وہ کیا واقعی انکا پوتا تھا انکی پوتے کی خواہش ایسے

پوری ہو گی یہ تو انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا آج زامل کی
بت کی زبان اتنی بڑی قیامت کو آنے سے روک گئی تھی وہ ننھی سی
جان سچ میں انوکھا تھا

زمل بچے۔۔۔داجی اور باقی سب کو سلام کرو۔۔۔"زریاب نے داجی
کے

چہرے کے تاثرات بھانپتے زمل کو آگے کیا وہ چھوٹے چھوٹے قدم
اٹھاتی ان کے پاس گئی وہی زیحال کھڑا تھا

سلام داجی۔۔۔"اس نے نہایت دھیمی آواز میں سلام کیا پہلے تو وہ
دیکھتے رہے زیحال کو انکا زمل کے سر پر ہاتھ نہ رکھنا خون کھولانے
لگا تھا وہی دوسری جانب باقیوں کو بھی جیسے سانپ سا سونگھ گیا
تھا لیکن پھر انہوں نے دھیرے سے ہاتھ زمل کے سر پر رکھ دیا وہ
مسکرا کر مورے کے پاس گئی وہ کھڑی نہیں ہو سکتی تھیں اس لئے

زمل نے بیٹھ کران سے سلام لیاوہ توزمل کاماتھاچومتی دھڑسارا
پیار دینے لگی آخر کو یہ انکے زی کی بیوی تھی اوران سے انکے زی کو
ملوانے والی
کیساہے بچے۔۔۔بہت پیاراہے تم۔۔۔"انہوں نے زمل کے رخصار پر
ہاتھ
رکھتے محبت بھرے لہجے اور نم آنکھوں سے تعریف کی زمل اسی میں
بلش کرنے لگی تھی
تھینک یو مم۔۔۔مورے۔۔۔"اس نے سب کے منہ سے یہی سنتے
خود بھی
مورے کہاجس پر فرخندہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی پھر زمل
اٹھ کر خانم سے ملی جواسے دیکھ بے حد خوش تھی
تم سچ میں بہت پیاراہے امارے زی کا پسند ایساویسا تھوڑی ہو سکتا

ہے۔۔۔"ان سے تعریف وصول کرتی زمل سرینہ اور ریشے سے ملی جو اپنی چاچی کو دیکھ اپنی ماں سے زیادہ خوش تھیں

چاچی آپ پہلے والی چاچی سے زیادہ پیاری ہو۔۔۔"سرینہ کی بات پر زمل کے چہرے کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی دل جیسے ایک دم رک

سا گیا

وہ داراب کی منگیتر کی بات کر رہی ہے۔۔۔تم اس سے زیادہ پیارا ہے ۔۔"

خانم نے اسکے چہرے کے بدلتے تاثر دیکھ پیار سے اسکی الجھن دور کی سیماب خانم کی بات سن کر جیسے زمل کی جان میں جان آئی تھی

زمل ان سے مل کر داراب سے ملی جس نے مسکراتے ہوئے زمل کے سر پر

ہاتھ رکھا

ہمارے بھائی کو واپس لانے کیلئے بہت بہت شکریہ یہ احسان زندگی بھر رہے گا۔۔۔"اتنا میٹھا اور نرم لہجہ آج تک داراب کا کسی سے نہیں ہوا تھا لیکن زمل سب سے الگ تھی قسمت والی

خانم۔۔۔زمل کو زی کے کمرے میں چھوڑ کر آؤ باقی باتیں کل کرے گا ابی سفر کا ذرا تھکاوٹ اتار لے۔۔۔جاؤ بچے آرام کرو کل ملیں گے

۔۔۔"

زمل کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے کہا لیکن سیماب تو یوں تھی جیسے اسے کوئی نہ ممکن کام کرنے کو کہہ دیا ہو

خانم ام نے کچھ بولا ہے۔۔۔"اسے وہی کھڑے دیکھ انہوں نے پھر پکارا

وہ۔۔۔وہ خان کمرہ تو۔۔۔"وہ بولتے بولتے زریاب کی آنکھوں میں اترتی
سختی دیکھ رک گئی
تم کو جو بولا ہے وہ کرو۔۔۔"اب کی بار لہجے میں تھوڑی سختی تھی جس سے خانم گھبراتی فورا سے آگے آئی اور زمل کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لے گئی ملازمہ سوتی ہوئی زالے کو زریاب کے حکم پر انکے پیچھے لے گئی حویلی اندر سے باہر کی نسبت مزید شاندار تھی اتنی بڑی کمرے نجانے کتنے ہونگے لیکن وہ خانم کے پیچھے پیچھے چلتی گئی جب وہ
ایک کمرے کے باہر رکی
زمل یہ۔۔۔تمہارے خان کا کمرہ ہے آج سے تمہارا بھی۔۔۔"اس نے پیار سے
زمل کے رخصار پر ہاتھ رکھتے کہا اور دھیرے سے دروازہ کھول دیا

چہرے پر تو مسکراہٹ تھی لیکن دل تیزی سے دھک دھک کر رہا تھا

اس

نے آنکھیں بند کر کر دروازہ کھولا تھا جب کچھ دیر کسی کی کوئی

آواز نہیں آئی تو آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی سامنے کچھ نہیں تھا سب

چیزیں اسکی جگہ پر بڑی نفاست سے رکھی گئیں تھی جیسے باقاعدگی

سے اس کمرے کی صفائی اور دیکھ بھال کی گئی ہو کمرہ اتنا بڑا اور

شاہی تھا کہ ایک عام گھر کی جگہ صرف اس ایک کمرے نے گھیر

رکھی تھی زمل اندر داخل ہوتی ہر چیز بڑی غور سے دیکھنے لگی خانم

زالے کو اٹھا کر بیڈ پر لٹاتی پیار کرنے لگی اتنی پیاری پرنسسز تھی اس

کی اپنی دونوں بیٹیوں سے زیادہ پیاری۔ خانم اسے چھوڑ کر باہر آگئی

تھی

زریاب قدم قدم چلتے داجی کے پاس آئے جو زامل پر ٹکٹکی باندھے اسے

دیکھ رہے تھے اور زامل زیحال کے ساتھ اپنی بھوک کی فائٹ کرنے
میں
مصروف تھا اسے تو سو کر اٹھتے فورا اپنی ماں چاہیئے ہوتی تھی
تم زامل کو لے کر جاؤ آرام کرو۔۔۔ کل صبح ملیں گے۔۔۔" زریاب
کے کہتے
زیحال پلکیں جھپکاتے اپنے کمرے میں چلا گیا چودہ سالوں میں بھی
وہ اس کمرے کا راستہ نہیں بھولا تھا
یں اب داجی پر ٹکی تھیں وہ گہری سانس خارج کرتے e زریاب کی نظر
انکے عین مقابل آئے
ام کو پتہ ہے داجی کہ آپ کیلئے یہ بات چھوٹا نہیں ہے لیکن اپنے پوتے
کو دیکھ کر آپ اپنا غصّہ ضبط کر گئے اچھا ہے لیکن اتنا ام آپ کو بتا
دے داجی کہ اس بار ام آپ کو اپنے اصول بیچ میں لانے نہیں دے گا

اگران میں سے کوئی اب آیاتو یہ زریاب خان آفندی ایک ایک کانسل
برباد کر کے رکھ دے گا پھر چاہے آپ کے بھائی کا نسل ہی کیوں ناں ہو
انکالہجہ اٹل اور کاٹ دار تھاخانم پیچھے کھڑی زریاب کو دیکھتی
سانس روک گئی انکا یہ لہجہ داجی کے سامنے پہلی بار ہوا تھاداجی
خود انکی بات پر جیسے شاک کی سی کیفیت میں تھے
میرا بھائی۔۔۔ہے وہ۔۔۔اس وقت میں ادر نہیں تھا جس کا سزاام کو
آج
تک ملا لیکن اب ام بھی ادر ہے اور آپ بھی۔۔۔"کہتے وہ رکے نہیں
لمبے
ڈھینگ بھرتے باہر نکل گئے خانم وہی کھڑی رہی اسے مورے کو دوا
دے
کر کمرے میں جانا تھادھیرے دھیرے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے

گئے جبکہ داجی اب تک وہی کھڑے جیسے زریاب کے لفظوں کے سحر سے نہیں نکلے تھے

تم بتا کیوں نہیں رہے کومل کی طبعیت اب کیسی ہے۔۔۔؟ برلاس فریش

ہوتا پھر سے ہوسپٹل کیلئے نکلنے لگا تھا جب مشی نے یکدم تڑخ کر پوچھا وہ خاموش میسنا بنا کچھ بتا ہی نہیں رہا تھا مشی اور آئرہ بے چین سی اسکے انتظار میں بیٹھی تھیں

ٹھیک ہیں وہ۔۔۔" سرسری سا جواب دیتے وہ باہر نکلنے لگا تھا کہ مشی فورا اسکے آگے آگئی

ہم بھی جائیں گی تمہارے ساتھ۔۔۔" وہ ایک دم سپاٹ لہجے میں بولی

لیکن میں نہیں لے جارہا۔۔۔"آگے بھی برلاس تھا سینے پر ہاتھ
باندھے
تن کر کھڑا ہو گیا
زیحال بھائی کو کال کر دو نگی۔۔۔پھر تم تو کیا تمہارے جن بھی لے کر
جائیں گے۔۔۔"مشی کی بات پر پیچھے کھڑی آئرہ کی ہنسی چھوٹی
جسے وہ گھبرا کر فورا منہ پر ہاتھ رکھے دبا گئی برلاس نے اسے کن
اکھیوں سے دیکھا تھا
عجیب غنڈہ گردی ہے۔۔۔"وہ صرف یہی کہہ سکا تھا مشی اسکا مطلب
سمجھتی خوشی سے اچھلتی آئرہ کا ہاتھ تھامے برلاس کے پہلے باہر
نکل گئی برلاس اب کر بھی کی سکتا تھا اس وقت زیحال کے نام پر
اس بگڑے بچے سے کچھ بھی کروایا جا سکتا تھا
کومل کو ہوش آئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی ماہم نے اسے باقی کا

ٹریٹمنٹ بھی دے دیا تھا پامیر وہی بیٹھا اسے دیکھتا رہا اب تک تو
بیٹھے بیٹھے کمر بھی تختہ بن چکی تھی لیکن وہ پھر بھی بیٹھا رہا تب
ہی نرس بے بی کو لئے کمرے میں داخل ہوئی اسکی دھیمی دھیمی سی
کلکاری سنتے کومل نے اس جانب دیکھا نرس کے ہاتھوں میں پکڑی اس
ننھی سی جان کو دیکھ اس کا دل تک جیسے بند سا ہو گیا کومل بے
یقینی سے پامیر کو دیکھنے لگی جس نے سر اثبات میں ہلاتے اسے یقین
دلایا کہ یہ انہی کا بچہ ہے نرس نے بے بی کومل کی گود میں دھیرے
سے دیا جسے پکڑتے اسکی آنکھیں بے اختیار خوشی سے چھلک پڑی وہ
اپنی چھوٹی سی سرخ زبان باہر نکالے انگڑائیاں لیتا اپنی ماں کو
دیکھنے لگا اسے گود میں لیتے کومل کا دل بھاری ہونے لگا تھا وہ اپنے
بچے کو سینے سے لگائے خود میں بھینچتی بے آواز رونے لگی کتنی بڑی
نعمت انکو خدا نے دی تھی پامیر اسے خود سے لگائے گہری سانسیں

لینے لگا جیسے خود کو رونے سے باز رکھ رہا ہو

ہمارا بے بی ہے یہ پامیر۔۔۔ہمارا۔۔۔"وہ روتی ہوئی پامیر سے زیادہ جیسے

خود کو یقین دلا رہی تھی وہ ہاں میں سر ہلاتے اسے اپنے سینے سے لگا گیا عجیب سا احساس تھا خوشی کی انتہا تھی

وہ اپنی چھوٹی چھوٹی گول آنکھوں سے اپنے ماں باپ کو دیکھتا رہا

لیکن مجال ہے جو رویا ہو ورنہ اتنے سے کچھ گھنٹے کے چوزے ٹیں ٹیں سے باز ہی نہیں آتے

اسکے کان میں اذان نہیں دی گئی آپ اذان دے دیں۔۔۔"نرس مسکرا کر

بولتی باہر چلی گئی

رکو میں یاقوت بھائی کو بلاؤں میں چاہتا ہوں وہ ہمارے بچے کے کان

میں اذان دیں۔۔۔" کہتے پامیر اٹھ کر باہر گیا عثمان اور یاقوت نماز پڑھ کر ہی آرہے تھے جب سامنے سے پامیر یہاں وہاں دیکھتا نظر آیا کومل اندر ہے تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔" یاقوت نے آتے اسکے کندھے پر

دھپ رسید کرتے اسے خود سے لگالیا

بہت بہت مبارک ہو میری جان۔۔۔ تم باپ بن گئے۔۔۔" گرم جوشی سے اسے

خود میں بھینچتے مبارک باد دی پامیر کی تو جیسے خوشی ہی دوبالا ہوگئی تھی اسی طرح عثمان نے بھی اسے گلے لگایا وہ دونوں کو لئے اندر آیا

بھائی اسکے کان میں اذان دے دیں۔۔۔" پامیر کی بات پر یاقوت کے دل

کی دھڑکن مدھم سی ہوئی یہ اسکے لئے ایک اعزاز تھا کہ اس نے ایک بھائی کے بچوں کے بعد اب دوسرے بھائی کے بچے کے کان میں اذان دی

تھی وہ اسے گود میں لئے بیٹھا غور سے دیکھ رہا تھا اتنے پیارے چھوٹے چھوٹے نین نقش تھوڑی تھوڑی پامیر کی ٹوکا پی لگ رہا تھا رنگت بھی سیم اپنے باپ جیسی تھی اسی وقت مشی اور آئرہ برلاس کے ساتھ روم میں آئی انکے خیال میں کومل بیمار تھی لیکن اندر کا منظر دیکھ دونوں کی آنکھیں پھٹی لیکن نظر بے بی پر پڑتے مشی کے منہ سے چیخ نکلی وہ بھی ایسی کہ بے بی ہی یاقوت کی گود میں بدک کر پڑا

کیا ہوا آرام سے۔۔۔" یاقوت نے اسے گھوری دیتے مصنوعی ساڈ پٹا اوہ مائے گاڈ۔۔۔بے بی آگیا۔۔۔" وہ خوشی سے چیختی یاقوت کے پاس گئی

اووو۔۔۔۔کتنا پیارا ہے یہ۔۔۔"وہ ننھی سی جان اس آفت کو دیکھ
بھنویں سکوڑنے لگا جیسے اسکو اپنے آرام میں خلل پسند نہ آیا ہو
مبارک ہو آپ کو۔۔۔"آئرہ کومل کے گلے ملتی مبارک باد دے کر بے
بی کے
پاس آئی اور اسے دیکھنے لگی وہ بھی ایک ایک کو بڑی غور سے دیکھ
رہا تھا وہ کیا جانے کہ کس فیملی میں اس نے لینڈنگ کر لی تھی جہاں
ایک سے بڑھ کر ایک نمونہ آئٹم تھا
وہ لوگ کتنی ہی دیر وہی بیٹھے رہے جب ماہم کومل کو ڈسچارج کر کر
گھر لے گئی وہاں سیٹ اپ زیحال نے پہلے سے کروا رکھا تھا جس سے
کومل کو بہت آسانی ہوئی تھی
مجھے یقین نہیں آرہا بے بی آ بھی گیا۔۔۔"مشی اسے گود میں لئے
بیٹھی اب تک صرف یقین ہی کر رہی تھی

سلطان کی اولاد ہے افراتفری میں ہی آئے گا۔۔۔" عثمان کی بات پر

سب

کی ہنسی چھوٹی کسی نے غور نہیں کیا کہ پامیر نے اب تک اسے گود

میں لے کر جی بھر کر نہیں دیکھا تھا زیحال کے بغیر اسے یہ خوشی

جیسے ادھوری سی لگ رہی تھی

خان جی۔۔۔خان جی نیوز دیکھیں۔۔۔" ملازم بھاگتا ہوا زنان خانے

میں

آیا جہاں وہاج خان بیٹھے ہکہ پی رہے تھے سارے ملازم اپنے اپنے

کاموں

میں مگن تھے

وہ توام دیکھ لے گا لیکن تم کیوں اتنا اچھل رہا ہے کوئی جن ون دکھ

گیا کیا۔۔۔؟ایک دم تڑخ کر پوچھا ملازم ہی گڑ بڑا گیا

نہیں خان جی وہ آگیا۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے بتایا

کون آگیا بتائے گا۔۔۔؟اب کی بار انداز میں سختی تھی انکو باتیں

کھینچنا سخت ناپسند تھیں

نوشیر وال خان آفندی کا چھوٹا بیٹا۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکہ وہاج کے سر

پر انکے ہاتھ میں پکڑا ہکہ بے اختیار چھٹ گیا انھیں ایک دم اپنے ارد

گرد گھٹن کا احساس ہونے لگا جیسے کسی نے انکا گلا پکڑ کر دبا دیا ہو

چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی

ک۔۔۔کیسے۔۔۔"بمشکل اٹک کر پوچھا"وہ تو مر کھپ گیا تھا وہ کیسے

واپس آسکتا ہے۔۔۔"وہ کھڑے ہوتے ایک دم دھاڑے کہ سامنے

کھڑا ملازم

ڈر کر ایک دم سہم سا گیا

تمہارا دماغ خراب ہے کہاں سے سن کر آیا ہے یہ خبر۔۔۔"غضب ناک انداز

میں پوچھا

وہ۔۔۔وہ خان جی پورے میڈیا پر یہ خبر چل رہا ہے وہ آج ہی واپس آیا ہے اور نوشیر وآل نے اسکو قبول بھی کر لیا ہے۔۔۔"یہ اس سے بڑا دھماکہ

تھا جو وہاج کے سر پر ہوا تھا وہ بے اختیار واپس سے صوفے پر بیٹھ گئے انکو جیسے سانس لینے میں مشکل در پیش آنے لگی تھی اسکا

واپس آنا مطلب انکی نری کتے کی موت تھا انکو بی

پی ایک دم لو ہونے لگا تھا انکی سانسیں اکھڑنے لگی ہاتھ کے اشارے

سے اسی ملازم کو انہیلر لانے کا اشارہ کیا جسے سمجھتے وہ فورا بھاگا

گیا اور انکا انہیلر لے کر آیا انہوں نے جلدی سے اپنی اکھڑتی سانسوں کو

بحال کیا

بندے تیار کرو۔۔۔ابھی بھی وقت ہے اسکے دھاوا بولنے سے پہلے

ہمیں

اسکو دبوچنا ہے۔۔۔سالہ مجھے لگا تھا کہیں مر کھپ گیا ہو گا لیکن وہ تو

واپس آگیا۔۔۔لیکن کیسے۔۔۔"وہ ایک دم غصّے سے دھاڑتے سامنے

پڑا ہکہ

اٹھا کر سامنے شیشے کی ٹیبل پر مارتے اسے چکنا چور کر گئے ملازم

ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوا انکی سانسیں پھر سے اکھڑنے لگی کہ ہاتھ

میں پکڑا انہیلر ہونٹوں سے لگاتے دو چار پھانکے مارے

"اس بار گھر سے نہیں سیدھا دنیا سے اسکو دربدر کرونگا۔۔۔

وہ فل سپیڈ میں ڈرائیو کرتا تقریباً دروازہ توڑنے ہی والا تھا کہ اس سے

پہلے واچ مین نے جلدی سے گیٹ کھول دیا گاڑی میں بیٹھے شخص نے

ایک شیطانی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی تھی جیسے کہہ رہا ہو" یہ
بات" وہ ہمیشہ ایسے ہی ہنگامی انٹری کرتا تھا کہ پورے گھر کے
ملازموں کے ہاتھ پیر پھول جاتے ہر کوئی اسکے قہر سے خوف کھاتا
تھا کیونکہ جو اس سے خوف نہ کھاتا وہ سیدھا جان سے جاتا اسے اپنا
خوف پھیلانا پسند تھا وہ چاہتا تھا ہر کوئی اس سے ڈرے اسکے آگے
جھکے وہ خود کو وقت کا فرعون مانتا تھا سیاہ سلوار سوٹ کندھوں
پر گہرے رنگ کی شال ماتھے پر بکھرے بال آنکھوں میں گہرا سرمہ وہ
لگتا بھی فرعون ہی تھا جو اسے دیکھتا اپنا راستہ بدل لیتا اس نے اپنی
فراری گھماتے مین گیٹ کے آگے روکی اور آنکھوں پر لگے سیاہ گلاسسز
اتار کر ٹانگ مار کر دروازہ کھولتے ایک ادا سے اپنی پیشاوری چپل زمین
پر رکھی اور ایک ہاتھ گاڑی کے دروازے پر رکھتا باہر نکلا جانچتی
نظروں سے یہاں وہاں دیکھا اور منہ میں بھرے پان کو پاس رکھے

سٹائلش گملے میں تھوک دیا اسکی یہ عادت بن چکی تھی اب تو شاید
وہ پودے بھی اسے بد دعا دیتے ہونگے جن ہیں وہ اپنی طرح ناپاک کر
دیتا تھا وہ گلا سسز اپنے قمیض کے بٹنوں میں اٹکاتے اندر جانے ہی لگا
تھا کہ نظر اپنے مالی پر پڑی وہ رخ پلٹے پودوں کو پانی دے رہا تھا
لیکن رات کے اس وقت۔۔۔۔اسکے لبوں کی شیطانی مسکراہٹ مزید
گہری ہوئی وہ جان گیا تھا کہ وہ اس شیطان کی نظروں سے بچنے
کیلئے یہ سب کر رہا تھا لیکن اس سے بچ پانا نہ ممکن تھا
اوکاکا۔۔۔۔ہلتہ راشہ۔۔۔"اس نے اپنے مخصوص بھری گرج دار
انداز میں
اپنے پاس بلایا وہ بھی جھٹ سے اسکے پاس آئے
جی خان جی۔۔۔"آتے مؤدب انداز میں گویا ہوئے

بیٹی نہیں آئی آج تمہاری۔۔۔"بھاری حوس زدہ لہجے میں استفسار کرتے

کاکا کارنگ فق سے اڑا گیا

نہیں خان جی وہ بیمار ہے۔۔۔"سر جھکاتے دھیرے سے جھوٹ بولا جس

پر اشیطان کا قہقہہ بلند ہوا

اؤ۔۔۔ماڑا۔۔۔ام ٹیک کر دے گاناں کل کو لے کر آنا۔۔۔"ایک آنکھ دباتے

شیطانی مسکراہٹ انکی جانب اچھالی

ج۔۔۔جی جی میں لے آؤنگا۔۔۔"اہ وہ جانتے تھے اب وہ نہ بھی لائے تو

بھی یہ شیطان انکی پاک دامن بیٹی تک پہنچ جائے گا

اب اپنا شکل گم کرو۔۔۔ منحوس شکل دیکھ کر اپنا رات مزید تاریک نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"اسے کسی جانور کی طرح دھتکارتے لمبے ڈھینگ بھرتا اندر چلا گیا سامنے وہاج کو اتنے غضب ناک غصّے میں دیکھ اسکی کیری آنکھیں پھیل کر سکڑی

کیا بات ہے لالا۔۔۔اتنے لال پیلے کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔"شوخ ہوتے پوچھتا

وہی صوفے پر بیٹھتا غور سے ان کو دیکھنے لگا

تمہارا باپ آگیا ہے۔۔۔"اسکے انداز پر وہاج کا غصّہ سوا نیزے کو چھونے

لگا تھا بالاج کے چہرے ہی ہنسی فورا غائب ہوئی

کیا مطلب۔۔۔کون آگیا۔۔۔"بے حد سنجیدگی سے پوچھا

زیحال خان آفندی۔۔۔"اسکا نام سنتے بالاج ایک دم صوفے سے اٹھ کھڑا

ہوا پہلے تو اسے حیرت ہوئی تھی لیکن تب اسے وہ سولہ سال کا گڑ گڑاتا ہوا بچہ یاد آیا جسے یاد کرتے اسکے تنے اعصاب ایک دم ڈھیلے پڑے

اہ۔۔۔وہ چوہا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔کیسے بلک بلک کر رو رہا تھا کہ میں جھوٹا نہیں

ہوں میں نے نہیں کیا ہاہاہا۔۔۔"اسکا بے ساختہ قہقہہ گونجا جب ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے گال پر پڑتا اپنی انگلیوں کی چھاپ چھوڑ گیا وہ ہک دک سا انکو دیکھنے لگا

وجہ مت بھولو۔۔۔کہ اس پر الزام لگایا کیوں تھا وہ تب آگ تھا اب کونسا آتش فشاں بن کر لوٹا ہو گا تب اسکی غضّیلی نظروں سے سب کو خوف آتا تھا تو اب سوچو اب کیا بن کر لوٹا ہو گا وہ۔۔۔"کتنی مشکل

سے اسے اسکے گھر والوں سے جدا کیا تھا صرف اس لئے کہ زریاب اور
داراب سے زیادہ غصّے کا وہ چھوٹا تیز تھا جس کے غصّے سے ڈر کر
انہوں نے اسے گھر سے دربدر کروادیا تھا تاکہ آگے جا کر نوشیروال
خان آفندی سے دشمنی آسانی سے نبھائی جا سکے لیکن وہ تو واپس
لوٹ آیا تھا

بالاج اپنے گال پر ہاتھ رکھے اب تک سن تھا
صبح جائے گا ام۔۔۔ابھی صرف آیا ہے ایک بار پھر اسکو نوشیروال کی
نظروں میں ذلیل کر کر نکالنا ہو گا اور نکالتے وہی اسکا کام تمام کر دیں
گے تاکہ۔۔۔پھر کبھی کہیں اسکا نام تک سنائی نہ دے۔۔۔" وہ ایک
نقطے

پر نظر ٹکائے گہری سوچ میں جیسے ڈوب سے گئے

---.----------

کمرے میں آتے خانم نے سر سے دوپٹہ اتار کر بیڈ پر اچھال دیا زریاب
اسے ہی دیکھتے اپنا کوٹ اتارنے کی کوشش کرنے لگے لیکن بیلٹ کے
باعث انکو مدد کی ضرورت تھی لیکن خانم تو ایسے بیٹھی تھی جیسے
ہاتھ لگاتے پھٹ پڑے گی
تم کیوں لال پیلا ہو رہا ہے غلطی سے رنگ کے ڈبے میں گر کر آیا ہے
کیا
انہوں نے شوز اتارتے شوخ ہوتے اسے چھیڑا جب اس نے غصّیلی
نظروں
سے زریاب کو دیکھا تھا
ام سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ کسی بپھری شیرنی کی
طرح غراتی اٹھ کر باتھ روم جانے لگی تھی جب پیچھے سے زریاب
کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

یہ کوٹ اتارنے کیلئے ام کو تمارا سوکن ہی لانا پڑے گا۔۔"انکی بات پر
خانم کا رہا سہا خون بھی جل گیا وہ غصّے سے پیر پٹختی انکے پاس
آئی اور دھیرے سے کوٹ اتارنے لگی اسے دوپٹے کے بغیر دیکھ زریاب
کی
نظر اسکے سینے پر پڑی وہ گہری لودیتی نظروں سے اسکے پورے بدن
کا طواف کرنے لگے کوٹ اتارتے وہ جانے لگی تھی کہ زریاب نے پیچھے
سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ایک جھٹکے میں خود کے قریب کھینچ
لیا
تم کدر چلا۔۔۔امارا جذبات بھڑکا کے۔۔۔"اسے دوپٹے کے بغیر دیکھ
زریاب کی آنکھوں میں خماری اترنے لگی تھی"اسکے لئے سوکن لے کر
آئے ہم۔۔۔"اپنا ماتھا خانم کے سر پر ٹکاتے جذبوں سے چور لہجے میں
بولے خانم کا غصّہ بجائے کم ہونے کے مزید بڑھ گیا وہ ایک جھٹکے میں

دور ہوتے سامنے کھڑی ہوئی

تم کو تو نہیں ام کو ضرور کسی اور کا ضرورت پڑ سکتا ہے جیسے

تمارے کام ہے۔۔۔"اسکی بات سمجھتے زریاب کی آنکھوں میں ایک

دم

سرخی اترنے لگی انہوں نے خانم کی کلائی پکڑتے ایک جھٹکے میں اپنی

جانب کھینچ لی وہ کسی کٹی پتنگ کی طرح انکے سینے سے آلگی تھی

تم بی امارے علاوہ کسی کا نہیں ہو سکتا مت بھولو سولہ سال پہلے تم

کو اس وہاج خان سے جیتا تھا اور ہمیشہ کیلئے اپنے نام کیا تھا اس لئے

دوبارہ اگر یہ بات غلطی سے بھی زبان پر آیا تو تمارے زبان کا ٹکڑے

ٹکڑے کر دے گا۔۔۔"اس بات پر انکا انداز اس حد تک غضب ناک

ہو جائے

گا یہ تو خانم نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا

خان۔۔۔ام تو۔۔۔بس۔۔۔" وہ ڈرتے ڈرتے اپنا جملہ تک پورا نہیں کر پائی کہ

آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے کہ تب ہی زریاب نے پوری شدّت سے

اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر جما دیے شدّت اس قدر تھی کہ خانم تڑپ کر انکا کالر مٹھی میں جکڑ گئی وہ اپنی جنونیت ساری اسکے نازک سے ہونٹوں پر نکالتے خون تک نکال گئے خانم کی سانسیں تک بند ہو گئی تھی وہ بنا سانس لینے کا موقع دیے اسکے ہونٹوں کو تقریباً بے دردی سے چباتے پیچھے ہٹے

دوبارہ ان لبوں نے یہ گستاخی کیا تو آج یہ حال کیا ہے اگلی بار پورا ختم کر دونگا۔۔۔" خانم انکا یہ انداز دیکھ مزید خوف زدہ سی ہوتی انکے سینے میں چھپ گئی

سوری۔۔۔خان امارا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"وہ سسکتی روپڑی تھی
اسکے

آنسوں توزریاب کی سب سے بڑی کمزوری تھے

لیکن اب تو سزا ملے گا۔۔۔"انکی بات پر سیماب خانم نے چہرہ باہر نکال
کرانکو دیکھا وہ مخمور نگاہوں سے اسے اپنا مطلب باآسانی سمجھا
گئے خانم کا چہرہ یوں سرخ پڑا تھا جیسے بدن کا سارا خون نچڑ کر
چہرے پر آن جمع ہوا ہو

خان تم کو گولی لگا ہے۔۔۔"اس نے بچنے کا ایک بہانہ بنایا

کوئی بات نہیں اس دفع سارا محنت تم کر لینا ٹھیک ہو کر بدلہ چکتا
"کر دے گا۔۔۔

خان شرم کرو۔۔۔"انکی بات پر سرخ انار سی ہوتی جانے لگی تھی کہ
ایک بار پھر زریاب کی پکڑ میں آگئی

ام شرم نہیں شرارت کرے گا۔۔۔"اسکے کندھوں سے فراک کا سرا نیچے

ڈھلکاتے اپنے دانتوں سے وہاں ایک سرخ نشان چھوڑتے خانم کی سسکی

بلند کروا گئے

لیکن آج تم نے اچھا نہیں کیا داجی کے سامنے کھڑے ہو کر۔۔۔ام کو ڈر تھا کہیں داجی تم کو گولی نہ مار دے۔۔۔"زریاب نے اسے ایک جھٹکے سیدھا کرتے بیڈ پر دھکیل دیا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگے

وہ باپ ہے امارا ام کو پتہ ہے انکو کیسے منانا ہے۔۔۔"شرٹ اتار کر دور پھینکتے بیلٹ بھی اتار دیا

خان۔۔یہ۔۔۔یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔تم کو گولی لگا ہے۔۔۔" وہ پریشان سی
ہوتی ایک دم چیخی
گولی صرف چھو کر گزرا ہے یہ بیلٹ تو داجی کو دکھانے کیلئے تھا تاکہ وہ تھوڑے ٹھنڈے رہیں۔۔۔" بولتے خانم اور اپنے بیچ کا ہر پردہ ہٹاتے اوپر کمبل لیتے اسکے نازک سے بدن پر حاوی ہو گئے
خان تم بہت تیز ہے۔۔۔" وہ انکے پہاڑی وجود میں چھپتی شرم سے سرخ
ہوتی صرف یہی بول بول پائی
تو تم کو کیا لگتا ہے سیاست میں ام کنچے کھیلتا ہے۔۔۔"

بے باکی سے اسکے بدن کی رعنائیوں کو چھوتے وہ سیماب کے لبوں کو
اپنے لبوں کی قید میں بھرتے انہیں اپنی تشنگی سے سرخ کر گئے وہ
نم آنکھوں سے انکو دیکھنے لگی
تم کو شرم نہیں آتا چالیس سال کا ہو گیا اب بھی تم کو یہ شرارت
سوجھتا ہے۔۔۔" وہ اپنی حیا کی سرخی کم کرنے کی کوشش کرتی تڑخ
کر بولی کیونکہ جہاں زریاب نے انکے ہونٹوں پر اپنے نوکیلے دانتوں سے
کٹ لگایا تھا وہاں اب سیماب کو جلن محسوس ہو رہی تھی لیکن اسے
اب عادت ہو چکی تھی اپنے پٹھان کو برداشت کرنے کی
ام پٹھان ہے ام ستر سال کا بھی ہو جائے تب بھی شدّت ایسا ہی رہتا
ہے۔۔۔" وہ خانم کی گردن کو سرخ کرتے اسکی بے ساختہ سسکی بلند

کروانے لگے جب وہ انکو خود سے دور کرتی پیچھے کو سرک گئی
لیکن امارے اندر اتنا ہمت نہیں ہے سو جاؤ۔۔۔" وہ زریاب کی شرٹ
پہنتی
سارا کمبل کھینچ کر اچھے سے لپٹ کر آنکھیں موند گئی زریاب کو
عادت ہو چکی تھی اس عورت کے نخرے برداشت کرنے کی وہ خانم پر
رحم کرتے اسکی گردن پر آئے پسینے سے چپکے بال پیچھے کرتے وہاں
شدّت سے اپنے لب رکھتے اٹھ کر کاؤچ پر آ گئے اور سامنے رکھا لیپ
ٹاپ
اٹھا کر اپنا کام کرنے لگے اتنے دن سے یہاں کے معاملات نہیں دیکھے
تھے
مخالف پارٹی نے انکے خلاف بہت سے اوچھے ہتھکنڈے استمال کئے
تھے

پندرہ سالوں سے انکو کوئی ہرا نہیں سکا تھا کیونکہ زریاب خان آفندی
نے ایسا کوئی موقع انکو دیا نہیں تھا لیکن اب وہ جیسے ہی تھوڑے
غافل ہوئے مقابل پارٹی میدان میں آگئی لیکن انکو دیکھ کر بھی
زریاب کے آتش لبوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ آئی تھی انہوں نے اپنی
شدّتوں سے تھکی گہری نیند میں سوئی ہوئی خانم کو دیکھا یہ وہ
عورت تھی جس کے انکی زندگی میں آنے کے بعد انکا سیاست کا خواب
پورا ہوا تھا اور انہوں نے اپنے باپ کی ہاری ہوئی سیٹ پھر سے جیت
لی تھی انکو سیماب خانم سے اس لئے بھی عشق تھا کیونکہ وہ انکی
زندگی میں انکے خوابوں کی تعبیر بن کر آئی تھی

اب ساری رات یہی بیٹھنا ہے کیا چلو سب جا کر سو جاؤ۔۔۔" یاقوت
بے

بی کو مشی کی گود میں دیکھتا کھڑا ہوتا حکمیہ انداز میں بولا سب
کے سب بے بی کے پیچھے پاگل تھے وہ زامل زالے کی خوب کمی پوری
کر رہا تھا لیکن اب تک وہ اتنا رویا نہیں تھا شاید وہ خاموش رہنا پسند
کرتا تھا

یہ رو کیوں نہیں رہا مجھے اسکا رونا سننا ہے۔۔۔" برلاس جو کب سے
چپ بیٹھا ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا آخر کار اپنی جھن بتادی

تم لو اپنی گود میں اور دیکھو کیسے روتا ہے۔۔۔" یاقوت کی بات پر
برلاس نے گھور کر اسے دیکھا

کیوں میری گود میں کانٹے ہیں۔۔۔" تڑخ کر پوچھا

بیٹا یہ اسی میرو کا بیٹا ہے جس سے تمہارا ہمیشہ چھتیس کا آکڑا رہتا
ہے۔۔۔اب گن گن کر یہ سارے بدلے لے گا تم سے۔۔۔" یہ تو سچ
تھا اسکا

ثبوت وہ برلاس کی گود میں پہلی بار آتے دے چکا تھا یاقوت اس وقت
زیحال کی جگہ تھا جس کی مان کر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے
گئے پامیر پہلے کومل کو دھیرے سے اٹھاتے اپنے کمرے میں چھوڑ کر
آیا پھر آکر اس نے اپنے بے بی کو دیکھا جب یاقوت کی نظر ساکت
کھڑے پامیر پر پڑی اسے تھوڑی دیر لگی تھی اسکی حالت سمجھنے
میں سمجھتے اس نے فون نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا جسے فوراہی
اٹھالیا گیا
ہاں یاقوت بولو۔۔۔"زیحال کی رندھی ہوئی آواز ابھری جیسے وہ بہت
رویا ہو یاقوت ایک دم ٹھٹھک گیا
کیا دا جی نے آتے کلاس لے لی جو آپ کی آواز ہی بیٹھ گئی
۔۔۔"سرسری
سے لہجے میں پوچھا سب نے اسکی جانب دیکھا

"نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ تم بتاؤ وہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔
آپ کے بغیر ہو سکتا ہے ٹھیک کچھ۔۔۔؟ نظریں پامیر پر گئی "رکیں
میں
آپ کو ویڈیو کال کرتا ہوں" کہتے اس نے کال کاٹ دی اور ویڈیو کال
کرتے پامیر کی جانب گیا اسکی نظر جیسے ہی زیحال پر پڑی ہونٹوں
پر ایک دم کپکپاہٹ طاری ہو گئی اسکا ضبط ٹوٹ رہا تھا وہ زیحال کی
غیر موجودگی کی وجہ سے جتنا اداس تھا اب اتنا ہی بے صبری سے
ضبط ٹوٹنے کے قریب تھا
پامیر کیا ہوا۔۔ تمہاری طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔؟ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک
لگا
کر بیٹھا تھا اسے دیکھ ایک دم سیدھا ہو گیا زامل بار بار اسکی گود
میں چڑھنے کی کوشش میں نیچے گر رہا تھا اسے تو جیسے ایک نیا

کھیل مل گیا تھا پامیر وہی صوفے پر بیٹھتے بے آواز روتے سر جھکا
گیا یاقوت بھی وہی اسکے ساتھ بیٹھتا ایک بازو اسکے شانو پر پھیلا
گیا

پامیر میری جان بتاؤ تو کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ اب ٹھیک ٹھاک پریشان ہوا
تھا

آپ بہت یاد آرہے ہیں۔۔۔" وہ اپنے نچلے کپکپاتے ہونٹ کا کنارہ
دانتوں
میں دباتے کانپتی ہوئی آواز میں بولا زیحال کچھ دیر کچھ نہیں بول
سکا

میں جلدی آنے کی کوشش کرونگا ڈونٹ وری ایسے روتے نہیں ہیں
کومل
کیا سوچے گی۔۔۔" اس نے پامیر کو ہنسانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں

ہنسا سامنے زیحال کو دیکھ دل اداسی اور خوشی سے بھاری ہوا جا رہا تھا

بر لاس جلدی سے بے بی کو لاتے پامیر کی گود میں لٹا دیا یاقوت نے بھی فون کا رخ اسکی گود میں ٹکر ٹکر اپنے باپ کو دیکھتے بے بی کی جانب کر دیا اسے دیکھ زیحال ایک دم رک سا گیا اور بنا پلک جھپکائے اسے دیکھنے لگا

یہ۔۔۔یہ ک۔۔۔" وہ نہیں پوچھ سکا جواب بھی جیسے وہ جانتا تھا لیکن یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا

یہ ہے پامیر سلطان کا پروڈکٹ۔۔۔ذرا شفقت بھری نگاہ اس پر ڈال دیں

تاکہ انکے ابا حضور ان پر رحم کھا کر اپنی آغوش میں لے لے بچہ بچارا بھی پریشان ہے کہ کہیں میرا باپ میری ہنگامی لینڈ نگ پر غصّہ تو نہیں۔۔۔" یاقوت کی بات پر سب کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی

بے بی آگیا۔۔۔"زیحال کی یہ بات باتھ روم سے نکلتی زمل نے سنی وہ تو وہی جیسے سٹک سی ہو گئی "سیریسلی۔۔۔کب اور مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔"وہ بے تابی اور خوشی کی ملی جلی سی کیفیت میں بولا زمل ہاتھ میں پکڑا تاول سائیڈ میں رکھتی جلدی سے آکر بیڈ پر چڑھتی زیحال کے قریب آئی

کس کا بے بی آیا ہے مجھے بھی دکھائیں کومل کا ہے۔۔۔؟وہ بے صبروں کی طرح سکرین پر بے بی کو دیکھنے لگی اور دیکھتے اس نے بھی وہی چیخ ماری جو مشی نے ماری تھی سات سمندر پار سے بھی بے بی اس کی چیخ پر یکدم بدک کر پڑا اور پھر جو اس نے ہونٹ نکالے لیکن رویا نہیں ایک دو انگڑائیاں لے کر پھر سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا اسکی نظر جس ایک چیز یا انسان پر ٹک جاتی وہ صرف اسے دیکھتا

ہائے اللہ جی بے بی آگیا بتایا کیوں نہیں ہمیں کتنا پیارا ہے یہ۔۔۔"وہ

ستائشی نظروں سے دیکھتی خوشی سے چہک کر بولی بے تابی اتنی
تھی جیسے ابھی فون میں گھس کر اسے باہر نکال لے
زامل دیکھو بے بی۔۔۔ ہمارا نیو بے بی۔۔۔" وہ زامل کو اپنی گود میں لیتی
دکھانے لگی وہ سامنے اپنے جیسا گپو بے بی دیکھ پہلے تو رک گیا پھر
اسے فون کی چمکتی سکرین پر سب ہلتے ہوئے نظر آنے لگے اس نے ایک
ہی دفع میں اپنا ننھا سا ہاتھ مار کر فون زیحال کے ہاتھ سے لے لیا
لو جی۔۔۔ اب یہ نہیں کرنے دے گا کسی کو بھی بات اسکو اپنے چھوٹے
بھائی سے باتیں کرنی ہیں دیکھو۔۔۔" زامل نہ محسوس طریقے سے
کیمرے کو اپنے چہرے کی جانب کر گیا اتنے قریب کے منہ کھولنے پر
اسکے خرگوش دانت کرتک نظر آرہے تھے
دد۔۔۔ ددا۔۔۔ تات۔۔۔" وہ ددد کرتا کرتا اپنے مخصوص کھیل
تات پر آ

گیا جب برلاس ایک دم چیخا

بھائی فون چھینیں اس سے یہ تات تات کر کر بینڈ بجا دیتا ہے فون کی

میرا فون تو کر دیا شہید۔۔۔"اس نے وارن کرتے ساتھ اپنے فون کے

ٹوٹنے کا ایک بار پھر غم منایا زیحال نے اسکی سنتے زامل کے ہاتھ سے

فون لے لیا

بس بیٹا ابھی بے بی نینی کرے گا آپ بھی کرو چلو۔۔۔"آہ وہ چھوٹا پاشا

کہاں کسی کو بخشنے والا تھا زیحال کے ایسے فون لینے پر اس نے

جھٹ سے ہونٹ نکال لئے لیکن اس سے پہلے وہ رو کر زالے کو بھی

اٹھاتا زیحال نے سر پیٹتے فون واپس اسے دے دیا

لو توڑ دو۔۔۔اچھے سے توڑو۔۔۔دہشت گرد کی اولاد۔۔۔"منہ

بسورتے تڑخ

کر بولا زمل ہنستی اپنے بیٹے کے گال چوم گئی

کیوں میرا بیٹا جتنے مرضی فون توڑے آپ کو مسلہ جا کر اور زیادہ کمائیں۔۔۔" وہ ڈھیر سارا پیار اسکے پھولے ہوئے گالوں پر لٹاتی

شرارت

سے بولی زیحال اسے گھور کر دیکھنے لگا دوسری جانب سے وہ سب آپس میں بولتے سنائی دے رہے تھے پامیر بھی زیحال کو دیکھ اب قدرے بہتر محسوس کرتا اپنے بے بی کو دیکھتے اسے پیار کرنے لگا

آپ کب آئیں گے بس آجائیں ناں۔۔۔اتنا ٹائم ہو گیا۔۔۔" برلاس

اسے دیکھ

سنجیدگی سے بولا

بیٹا انکو گئے ایک دن پورا نہیں ہوا اور تم بلا بھی رہے ہو۔۔۔دماغ سٹک

"گیا ہے کیا۔۔۔

دماغ نہیں دل سٹکا ہے بس آپ آجائیں۔۔۔" وہ یاقوت کی بات کی ان

سنا کر تا ضدی انداز میں بولا دوسری جانب زیحال مسکرا دیا
اچھا بابا دو تین دن تک واپس آجاؤں گا اوکے۔۔۔بے بی کا خیال رکھنا
بہت سارا۔۔۔"ان سب نے دو چار باتیں اور کر کر کال منقطع کر دی
سکرین جیسے ہی بند ہوئی زامل فون کو بیڈ پر ڈھز ڈھز مارتے سکرین
آن کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ کیا جانے ایسے نہیں ہوتی
مجھے تو آئی نیند آپ جانیں اور یہ۔۔۔"زمل کہتی زالے کو اپنے ساتھ
لپٹائے آنکھیں موند گئی سفر کی تھکاوٹ کے باعث جلدی ہی نیند کا
غلبہ اس پر طاری ہوتا سکون کی وادیوں میں لے گیا زیحال بھی کچھ
دیر بیٹھا رہا لیکن اب نیند اپنا زور پکڑ رہی تھی اس نے فون پر
افسوس بھری نگاہ ڈالتے اسے ٹام اینڈ جیری کارٹون لگا کر دے دی اور
خود آنکھیں موند تا سو گیا زامل اسی کے پیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا ٹام
کو جیری کے ہاتھوں پٹتے دیکھ تالی بجانے لگتا کبھی کھلکھلا کر ہنستا

تقریباً ایک گھنٹہ وہ خود سے اپنے آپ میں کھیلتا رہا جب اسے بھی نیند آنے لگی اور وہی زیحال کے سینے پر سر رکھے سو گیا دونوں باپ بیٹا خوب خراٹے مارتے نیند کے مزے لے رہے تھے

وہ بے بی کو لئے کمرے میں جیسے ہی آیا نظر خود سے اٹھ کر بیٹھتی کومل پر گئی ایک ہی دن میں اس حد تک کمزوری آچکی تھی کہ اسے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کے لئے پامیر کا سہارا چاہیئے تھا وہ بے بی کو بیڈ کے بیچوں بیچ لٹاتے جلدی سے کومل کے قریب آیا

کیا ہوا کچھ چاہیئے۔۔۔"، فکر مندی سے پوچھا کومل نے پانی کی جانب اشارہ کر دیا پیاس سے گلہ سوکھا جا رہا تھا اس نے جلدی سے گلاس میں پانی بھرتے اسکے لبوں سے لگا دیا اتنے میں بے بی بھی ٹھسکنے لگا کومل نے مڑ کر اسے دیکھا وہ آنکھیں بند کئے رونے کی کوشش کر تو

رہا تھا لیکن جیسے اسے رونا نہیں آرہا تھا اسکی یہ آواز پامیر اور
کومل کے دل پر جیسے بہار سی لے آئی تھی کل تک دونوں روم میں
اکیلے تھے اور آج ایک ہی دن میں دونوں کے بیچ اس ننھی سی جان کا
اضافہ ہو گیا تھا
اسکو فیڈ چاہیئے ہو گی۔۔۔" پامیر کے منہ سے فیڈ کا لفظ سنتے کومل کا
رنگ سرخ سا پڑ گیا دل ایک عجیب سی لے پر دھڑکنے لگا
ت۔۔۔ تم فریش ہو لو۔۔۔ صبح سے یہاں وہاں چکر لگا رہے ہو
۔۔۔" اسے اس
وقت پامیر سے اپنی سرخی چھپانے کا اس سے بہتر طریقہ اور نہیں ملا
تھا
اوکے میں آتا ہوں۔۔۔" کہتے وہ کومل کے ماتھے پر بوسہ دیتے وارڈ
روب

سے اپنی شرٹ اور ٹراؤزر لیتے باتھ روم میں گھس گیا اسکے جاتے
کومل نے اپنے بے بی کو بے حد نرم ہاتھوں سے اٹھاتے اپنی گود میں لیا
اور ممتا بھری نظروں سے اس ننھی سی جان کو دیکھنے لگی
میرا بیٹا۔۔۔کومل پامیر سلطان کا بیٹا۔۔۔"خود سے بڑبڑاتے آنکھیں
بھیگ
سی گئی اس نے اپنے بچے کے پورے چہرے کو چومتے اپنے لمس سے
مہکا سا دیا وہ بند آنکھوں کو تھوڑا تھوڑا کھولتے اپنی ماں کو دیکھتا
چپ چپ کرنے لگا جیسے اسے بہت زیادہ بھوک لگی ہو یہ دیکھ کومل
اسے اپنے سینے سے لگا گئی پہلا احساس ایک ماں بن کر بچے کو اسکا
حق دینے کا کتنا سکون رکھا تھا اللہ پاک نے اس احساس میں وہ کچھ
گھنٹوں کی ننھی سی جان اپنی ماں کے سینے سے لگا خوب سیر ہونے
لگا کومل نے ساتھ اسکا ننھا سا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا لیا رنگ اسکا

ابھی سرخ تھا ہونٹ غلابی غلابی اور بھنویں باپ جیسی پیدائشی
گہری وہ خود بھی چاہتی تھی کہ وہ پامیر جیسا بنے صابر شاکر حسین
اور حسن اخلاق والا سب سے بڑھ کر اس جیسی محبت کرنے والا اس
نے کومل کو سکھایا تھا کہ محبوب کی نفرت کو محبت میں کیسے
بدلا جاتا ہے اسکی بے رخی سہہ کر بھی کیسے خدا سے صبر مانگ کر
صحیح وقت کا انتظار کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو
کہیں کہ محبت نہیں تو کوئی اور سہی۔۔۔وہ پامیر سلطان تھا ایک سے
ہی تا قیامت محبت نبھانے والا
وہ فیڈ کر واہی رہی تھی کہ پامیر گیلے بالوں میں ہاتھ مارتا باہر نکلا
بلیک ٹراؤزر اور سلیو لیس شرٹ میں اسکے کسرتی بدن کے سکس ایبز
اور بازو کے مسلز صاف ظاہر ہو رہے تھے وہ اپنے دھیان میں مرر کے
سامنے آتا ہیئر ڈرائیر سے بال خشک کرنے لگا بنا یہ دیکھے کہ اسکا یہ

قیامت خیز روپ کسی کے اندر جذبات کس قدر شدت سے بھڑک اٹھے

تھے اسے دیکھ کومل اپنی حالت بھی بھول گئی بس اسے ہی گہری نظروں سے دیکھتی رہی یہاں تک کہ وہ خوشبو میں نہاتا جلدی سے بیڈ پر آیا اور اپنے بے بی کو دیکھنے لگا اسکی نظریں بے بی پر پا کر کومل نے جھٹ سے اپنی حالت دیکھی اور جلدی سے بے بی کو دور کرتی اپنی شرٹ ٹھیک کرنے لگی لیکن بے بی کا ٹمی ابھی فل نہیں ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ آواز میں رونے لگا

"یہ کیا اسکو اچھے سے تو فیڈ کرواؤ دیکھو میرا بیٹا کیسے رو رہا ہے۔۔۔ وہ مصنوعی سا کومل کو ڈپٹتے پیار سے اپنے بے بی کے گالوں کو ایک انگلی سے سہلانے لگا

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ چلو بھی۔۔۔" اسے خود کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے پا

کر ہلکی سی گھر کی دی جس پر وہ بری طرح سے سٹپٹا سی گئی

ن۔۔۔ نہیں بس ہو گیا اسکا پیٹ فل۔۔۔" کہتے وہ اسے سامنے لٹاتی

ٹیشو

سے اسکا منہ صاف کرتی کمبل میں ٹھیک سے لپیٹنے لگی لیکن اسکا

رونا دیکھ پامیر جیسے بے چین سا ہوا اٹھا تھا

نہیں تم ایک بار اسکو فیڈ کروا کر دیکھو آئی تھنک یہ اور بھی فیڈ کرنا

چاہتا ہے تم کرواؤ۔۔۔" اسے کسی طور چین نہیں مل رہا تھا کومل نے

اسے گھور کر دیکھا لیکن وہ بضد تھا کومل کو نہ چاہتے ہوئے بھی بے

بی کو واپس گود میں لینا پڑا

"تم تو سو جاؤ۔۔۔

پتہ نہیں آج تو خوشی سے نیند ہی نہیں آ رہی یقین نہیں آ رہا ہمارا بے

بی ہمارے بیچ ہے۔۔۔" اسکے لب و لہجے سے خوشی چیخ چیخ کر بول

رہی تھی کومل اسے مسکرا کر دیکھتی کچھ دیر بیٹھی رہی بے بی کے سوتے اسے دونوں کے درمیان لٹاتے خود بھی لیٹ گئی وہ اپنے ماں باپ کے بیچ سوتی ننھی سی جان دونوں کی زندگی تھی انکی کل کائنات

پامیر کے دونوں اطراف میں اپنی کہنیاں ٹکاتے اسکے ماتھے کو چومتا کبھی گالوں کو کبھی ناک کی ٹپ کو چہرے کا ایک ایک نقش چومتے وہ خود میں سکون سا اترتا محسوس کرنے لگا کومل دونوں باپ بیٹا کو محبت بھری نظروں سے دیکھتی رہی جب پامیر اسے چھوڑے کومل کے اوپر آ گیا

یہ۔۔۔یہ شفٹ کیوں بدل لی۔۔۔" وہ ایک دم ہڑ بڑا کر بولی

کیوں۔۔۔اب اپنے بچے کے آنے کے بعد اسکی ماں سے پیار نہیں کر سکتا

محبت سے چور لہجے میں بولتے اسکا ماتھا چوما

ن۔۔۔ نہیں لیکن میں۔۔۔" وہ کچھ کہنے لگی تھی کہ پامیر اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے بند کرتے اسکی بولتی کے ساتھ سانسیں بھی رکوا گیا کومل اسکی شدّت پر تڑپتی اپنا ہاتھ اسکے سر کے بالوں میں لے گئی وہ دھیرے دھیرے بے حد نرمی سے اسکی سانسیں پیتے اپنی سانسیں اس میں انڈیلتا خوب اپنی شدّت سے اسکے ہونٹ سرخ کرتے پیچھے ہٹا

تھینک یو سو مچ۔۔۔ مجھے اتنا حسین تحفہ دینے کیلئے۔۔۔" محبت بھرے لہجے میں بولتے وہی اسکے سینے پر سر رکھ گیا

تم نہیں جانتی۔۔۔ یہ میرے لئے کیا معنی رکھتا ہے۔۔۔ تم دونوں میرے

جینے کا مقصد بن چکے ہو۔۔۔ اب کوئی بھی خطرناک کام کرنے سے پہلے میں تم دونوں کا ضرور سوچونگا۔۔۔" اسکی اتنی محبت دیکھ کومل

اپنی رگوں میں خون کے ساتھ سکون بھی دوڑتا ہوا محسوس کرنے لگی

اس نے دونوں ہاتھ پامیر کی کمر پر رکھتے اسے خود میں سمیٹ لیا

اور اسی طرح آنکھیں مند گئی پامیر بھی وہی تھوڑی دیر لیٹا رہا پھر

اپنی جگہ آتے اپنے بچے کو ڈھیر سارا پیار کر کر خود بھی سو گیا

وہ ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ابھی اپنی واک کر رہے تھے اس

عمر میں بھی صبح نماز کے بعد واک کرنا انکی زندگی کا شروع دن سے

معمول رہا تھا شاید یہی انکی فٹنیس کا راز بھی تھا دو ملازم جو

خاص طور پر صرف انکی دیکھ بھال اور احکامات کو وقت پر پورا

کرنے کیلئے تعینات تھے وہ بھی انہی کے ساتھ پارک میں تھے گارڈز

باہر

گاڑی کے قریب بندوقیں لئے کھڑے تھے وہ تقریباً ایک گھنٹہ واک کرتے

واپس گاڑی میں آ بیٹھے انکے بیٹھتے ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی پندرہ منٹ میں وہ حویلی پہنچ چکے تھے سارے ملازم اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے وہ سیدھے اندر آئے سامنے ہی ملازمہ ہاتھ میں ٹاول پکڑے کھڑی تھی اسی کے ساتھ ایک اور ملازمہ تھی جس کے ہاتھ میں جوس کی ٹرے تھی وہ دونوں داجی کے واپس لوٹتے وہی کھڑی ہوتی تھیں انہوں نے ٹاول سے پسینہ پوچھتے جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیاتب ہی نظر اوپر سے گھبراتی للجاتی زمل پر پڑی وہ دونوں بچوں کو اٹھائے یہاں وہاں دیکھتی نیچے آ رہی تھی بچے بھی معمول کے مطابق اپنے باپ کے باپ کی طرح صبح صبح اٹھ گئے تھے لیکن زیحال کی نیند خراب نہ ہونے دینے کے چکر میں زمل کو مجبوراً دونوں کو

باہر لانا پڑا لیکن اب سمجھ نہیں آ رہی تھی کہاں جائے جب نظر خود
کو دیکھتے دا جی پر پڑی وہ تو وہی سٹک سی ہو گئی اپنی ماں کو
کھڑی ہوتے دیکھ زامل نے ٹانگیں ماری جیسے آگے چلو وہ ڈرتی ڈرتی
نیچے آئی اور دونوں بچوں کو صوفے پر بٹھا دیا
سلام دا جی۔۔۔"نہایت مؤدب انداز میں سلام کرتی وہی بیٹھ گئی اب
آ گئی تھی تو بیٹھنا جیسے مجبوری بن گئی تھی ورنہ توانکی
موجودگی میں زیحال اور زریاب لالا کے بغیر اسکے ہاتھوں میں پسینہ
آنے لگا تھا دا جی اسے بیٹھتے دیکھ کچھ نہ بولے وہ پہلے سے ہی
گھبرا رہی تھی
نیند نہیں آیا تم کو۔۔۔"اسے جلدی اٹھے دیکھ سوالیہ پوچھا باہر آسمان
پر۔ابھی نیلی روشنی پھیل ہی رہی تھی
ن۔۔۔ نہیں آئی تھی دا جی۔۔۔وہ بچے صبح صبح اٹھ جاتے ہیں۔۔۔"وہ

نروس ہوتی جلدی سے بولی جب اسکی بات سنتے اسے لگا جیسے وہ
مسکرائے ہیں لیکن بیٹے کی طرح تھے ظاہر نہیں ہونے دیا
زامل اپنی صبح صبح کی مستی شروع کر چکا تھا سامنے داجی تھے
وہ انکو دیکھ کر ہی تات کرنے لگا زمل نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ ڈھیٹ
ابن ڈھیٹ رکا نہیں داجی اسکی اس حرکت کو بغور دیکھ رہے تھے
یہ ایسے کیا کر رہا ہے۔۔۔" بالا آخر انہوں نے پوچھ ہی لیا
ا۔۔۔وہ۔۔۔وہ داجی۔۔۔یہ اسکا کھیل ہے خود سے لگا رہتا ہے
۔۔۔"اس نے
جلدی اٹکتے جواب دیا لیکن زامل کو جب مقابل کی جانب سے کوئی
رسپانس نہیں ملا تو ہونٹ باہر نکالنے لگا زمل نے سٹپٹا کر اسکے ہونٹ
اندر کروائے لیکن وہ اور بھی منہ پھاڑے زور سے رونے لگا آہ کتنے
سالوں اس حویلی میں ایک بچے کی کلکاری گونجی تھی

یہ کیوں رو رہا ہے۔۔۔"انکو جیسے زامل کا رونا بے چین کر رہا تھا زمل کو سمجھ نہیں آئی کیسے بتائے کہ آپ بھی تات کریں ورنہ یہ پوری حویلی اپنے چھوٹے سے سر پر اٹھالے گا

وہ۔۔۔وہ اسکو بھوک لگی ہے۔۔۔"اس نے جلدی سے جھوٹ بولا

اچھا تو کیا کھائے گا وہ کھلاؤ۔۔۔"وہ مزید زامل میں دلچسپی لینے لگے

یہ دماغ کھائے گا۔۔۔"زمل زیر لب بڑبڑائی آواز اتنی دھیمی تھی کہ خود

بھی بمشکل سنائی دے

دماغ کھائے گا۔۔۔؟آہ وہ سن چکے تھے زمل کی آنکھیں ایک دم پھٹی کیا اتنے تیز کان تھے انکے اسے لگا اسکا سر چکرا جائے گا

"ن۔۔۔نہیں دراصل۔۔۔اسکو رسپانس چاہئے۔۔۔

کیسا رسپانس۔۔۔"سنجیدگی سے پوچھا زمل مزید ہچکچانے لگی

یہ۔۔۔یہ۔۔۔ کہنا چاہتا ہے۔۔۔کہ۔۔۔"آہ بولنا کتنا مشکل تھا" کہ
آپ بھی اس
"کے ساتھ تات کریں جیسے یہ۔۔۔ک۔۔۔کر رہا ہے۔۔۔
داجی نے ایک نظر زامل کو دیکھا جو رونا بھولے پھر سے ت۔۔۔تات
کرنے لگا اسکی اس حرکت پر نوشیر وال کو اس پر ڈھیر سارا پیار آیا
بکرے منگواؤ اور صدقہ نکالو امارے پوتے کا۔۔۔"اسکی ادا پر فدا ہوتے
ملازم کو حکم دیا زمل حیران تھی کہ انہوں نے غصّہ کیوں نہیں کی
زمل کیلئے بھی جوس لاؤ۔۔۔۔"انکے منہ سے اپنا نام سنتے زمل کی
پلکیں ساکت وجامند سی ہو گئی کیا انہوں نے اسکا نام لیا تھا آہ یہ
خوشی تب ہی ایک پچیس چھبیس سالہ لڑکی سر پر سلیقے سے دوپٹہ
جمائے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی نظر زمل پر پڑتے وہ ایک دم ٹھٹھک گئی
ڈارک براؤن رنگ کا گھٹنوں سے نیچے تک کا پشتون گھگہ پہنے دودھیا

ہاتھوں میں سلوری چوڑیاں اور کانوں میں وہی سلوری بوندے وہ کیری آنکھوں والی لڑکی دکھنے میں بے حد خوبصورت تھی لیکن اتنی ہی زندگی سے بے زار بے زار سی بھی لگ رہی تھی

سلام داجی۔۔۔"اس نے سر انکے آگے جھکاتے نہایت مؤدب انداز میں

سلام کیا اسے دیکھ ملازمہ اسکے لئے بھی فریش جوس لے آئی یہ یہاں کے مکینوں کی روٹین کا حصّہ تھا فریش جوس۔۔۔اوہ اسکے بچے اسی لئے جوس پیتے تھے افف کہاں سے کہاں عادت آکر ملی تھی زمل صرف یہی سوچ سکی

تمہارا طبیعت کیسا ہے اب کل سے بخار تھا ناں۔۔۔"داجی اس سے مخاطب ہوتے پیار سے پوچھنے لگے

ھمم۔۔۔اب ٹھیک ہوں۔۔۔"بولتے اسکی جانچتی نظریں زمل کے سراپے کا
طواف کر رہی تھیں جیسے یہ سوال "تم کون ہو جو داجی کی موجودگی میں بیٹھنے کی غلطی کر گئی ہو" منہ میں اٹکا ہوا ہو
داجی جیسے ہی اٹھنے لگے زامل انکو اٹھتے دیکھ اپنے دونوں ہاتھ ان کی جانب بڑھانے لگا اب اور کوئی نہیں تھا جو اسکو باہر لے جا سکے تو وہی سہی زمل نے ہڑ بڑا کر اسکے ننھے ننھے ہاتھ تھامے اب وہ اتنی بھی بدلحاظ نہیں ہو سکتی تھی کہ داجی کو ہی کہہ دیں کہ اسے باہر لے جائیں
دد۔۔۔ددد۔۔۔"وہ داجی کو دیکھ اپنی نہ سمجھ آنے والی زبان بولنے لگا جسے سنتے وہ ایک پل کو ٹھہر سے گئے اسی وقت زریاب اور خانم بھی اٹھ کر آ گئے سب صبح جلدی اٹھنے کے عادی تھے داجی نے مسکراتے

ہوئے آگے بڑھ کر اسے اٹھالیا لیکن وہ صرف لے کر کھڑے تھے یہ

بات

زامل کو ہضم نہیں ہوئی وہ بار بار باہر گیٹ کی جانب اشارہ کرنے لگا

داجی اسکو باہر لان کا چکر لگوا کر لائیں نہیں تو یہ آپ کو پورے

ملائشیا کا چکر لگوادے گا۔۔۔" برلاس والی بات یاد کرتے بول کر

زریاب

خود ہی ہنس پڑے

کیسا ہے تم زمل بچے نیند اچھے سے آیا۔۔۔؟ وہ پیار سے زمل سے

مخاطب

ہوئے

میں ٹھیک ہوں اور نیند بھی اچھی آئی۔۔۔" آہ وہ کیا بتاتی اسے صرف

نیند پوری کرنے سے مطلب تھا جہاں اسکے ہبی جان ہوں وہاں تو نیند

اورا چھی آتی ہے خانم کی نظریں کیری آنکھوں والی لڑکی پر ٹکی تھیں

اور تم۔۔۔ تم زندہ ہے۔۔۔؟ام کو لگا فوت ہو گیا داجی تم کو دفنا و فنا

بھی آگئے۔۔۔"زریاب کے لہجے میں واضح طنز تھا جسے وہ کیری

آنکھوں والی لڑکی فورا بھانپ گئی تب ہی اسکی آنکھوں میں تنفر امڈ

آیا

زریاب۔۔۔"داجی کی رعب دار آواز گونجی خانم نے فورا سے زریاب

کے

کندھے پر ہاتھ رکھ دیا

اچھا نہیں بولتا لیکن اسکو بولو یہ اپنا شکل صبح صبح نہ دکھایا کرے

امارا پورا دن منہوس گزرتا ہے۔۔۔"وہ زریاب تھے بھگو کر جوتا سیدھا

منہ پر مارتے تھے بیلا کا چہرہ یوں تھا جیسے اب خون چھلکائے گا

خانم انکو چھوڑ کر ملازموں کو ناشتے کا کہنے چلی گئی اس سے پہلے

داجی کچھ کہتے زامل پھر سے باہر کی جانب اشارہ کرنے لگا وہ پوتے کی محبت میں اندھے بہرے ہوتے اسے باہر لان میں لے گئے انکا یہ عمل

سب کو حیران کر گیا تھا لیکن کون جانے وہ پاشا بے کی ننھی سی جان اچھے اچھوں کی اپنا دیوانہ بنا جاتا تھا اور وہ تو تھا بھی آفندیز کا اکلوتا پوتا

داجی کے جاتے زریاب وہی بیٹھ گئے بیلا انہی کو کڑی نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن وہ تو اسے ایسے اگنور کرتے زمل سے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ وہاں ہے ہی نہیں یہ بات بیلا کا پارا سوا نیزے پر لے گئی

یہ کون ہے۔۔۔؟ منہ میں اٹکا سوال بالآخر پوچھ لیا زریاب نے اسے گردن

موڑ کر دیکھا اسی وقت زیحال فریش فریش سا سیڑھیوں سے اترتا

دکھائی دیا

اؤ۔۔۔ماڑا۔۔۔امارا شہزادہ اٹھ گیا۔۔۔"انہوں نے قدرے تیز آواز میں کہا

جب انکی آواز کے تعاقب میں بیلا نے گردن موڑ کر دیکھا اور دیکھتے ہی جیسے نظریں وہی سٹک ہو گئی وہ سانس لینا بھی بھول گئی دل وہ تک دھڑکنا بھول گیا یہ چہرہ۔۔۔یہ چہرہ وہ چودہ سال بعد دیکھ رہی تھی چودہ سال۔۔۔؟ نہیں بیلا کے لئے ان چودہ سالوں میں ایک ایک لمحہ

ایک ایک سال بن کر گزرا تھا وہ پتھرائی نظروں سے اسے دیکھتی آس پاس سے بلکل بیگانہ ہو گئی جیسے پوری دنیا میں سیاہی اور اور اس

ایک شخص کا چہرہ جگمگا رہا ہو کیا وہ سچ میں زیحال تھا اسے

جیسے یقین سا نہیں آیا تھا

کیسے ہیں لالا۔۔۔"وہ قریب آتے انکے کندھے سے لگ کر اپنے حصّے کا
پیار لیتا زمل کے ساتھ بیٹھ گیا اسے دیکھ زالے فورا اسکی گود میں
چلی گئ

ارے۔۔۔میرا بیٹا اٹھ گیا صبح صبح۔۔۔"اسکے منہ سے بیٹا لفظ سنتے بیلا
تو ایسے تھی گویا بدن کا ٹوٹا لہو نہیں "بیٹا" یہ لفظ ایک بار پھر
گونجا اس نے زمل کو سوالیہ نظروں سے دیکھا کون تھی یہ لیکن
سمجھ نہ آنے پر وہ زیحال کو ہی دیکھنے لگی جب زریاب اسکی
نظروں کی الجھن سمجھتے اٹھ کر اسکے پیچھے آ کھڑے ہوئے
زی کو ایسے مت دیکھو۔۔۔اسکا بیوی بڑا خطرناک ہے۔۔۔آنکھیں
نکال کر
ہاتھ میں رکھ دے گی۔۔۔"بیوی لفظ پر زور دیتے ایک معنی خیز
مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے خانم کے پیچھے کچن میں چلے گئے

لیکن بیلا تو یوں تھی جیسے حویلی کی پوری چھت اسکے اوپر آن گری ہو "بیوی" اسکے لب بے اختیار پھڑ پھڑائے اس شخص نے ایک بار بھی اسکی جانب نہیں دیکھا جن نظروں کی متمنی وہ چودہ سال رہی آج وہ اسی کے سامنے ان نظروں سے کسی اور کو نہیں اپنی "بیوی" کو دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں سے بے اختیار گرم سیال بہتا گال پر لڑھک گیا وہ بھاگتی ہوئی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی وہاں کھڑی رہتی تو دل تکلیف کی شدّت کے باعث پھٹ جاتا کمرے میں آتے دروازہ بند کر کر

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسکا دل چاہا چیخیں مارے چلا چلا کر سب کو بتائے کہ اسکی روح جیتے جی قبض ہو رہی ہے وہ موت کی تکلیف میں مبتلا ہے لیکن موت نہیں آ رہی وہ مر رہی ہے بیلا مر رہی ہے اسے

یوں لگا جیسے کسی نے اسکے بدن کے زندہ ہوتے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہوں

وہ شخص جس کا چودہ سال انتظار کیا وہ واپس لوٹا بھی تو کسی اور کا ہو کر کیسے۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔؟ وہ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے بے دردی

سے پھاڑتی چیخنے لگی اسکی دل خراش چیخ سے کمرے کے در و دیوار تک لرز اٹھے تھے وہ کمرے کے ٹھنڈے فرش پر بیٹھتی مزید پھوٹ پھوٹ کر روتی گئی

داجی زامل کو خوب گھما کر واپس حویلی لے آئے اتنا آج تک زامل کو کسی نے نہیں گھمایا ہو گا تب ہی وہ داجی کا دوست بنتا انکے ساتھ

کھلکھلانے لگا تھا جب سب نے گردن موڑ کر اندر داخل ہوتے داجی

اور

انکی گود میں زامل کو دیکھا جو بار بار کبھی انکی داڑھی کو پکڑتا

کبھی اپنے باپ کی طرح انکے گال پر بائٹ کرنے کی کوشش کرتا اور وہ

اسکے عمل پر دل کھول کر ہنستے انکو ایسے ہنستے دیکھ سب حیران

تھے یہ کوئی پہلی بار تھا کہ انکی کھلکھلاہٹ حویلی میں گونجی تھی

اور وجہ زامل آفندی بنا تھا

بس۔۔۔بس امارا سانس پھول گیا۔۔۔"وہ صوفے پر بیٹھتے گہری

سانسیں

لینے لگے زامل نے انکو واک نہیں بلکہ بھگایا تھا جیسے اپنے باپ کا بدلہ

لیا ہو اب اسکے ساتھ بیٹھا تالی بجا رہا تھا جس کی آواز کوئی نہیں

تھی لیکن اسی وقت نظر اپنے باپ پر پڑی اور پھر بس۔۔۔اسکو اٹھایا

جائے زیحال نے مسکراتے اسے بھی اٹھالیا سامنے زالے تھی لیکن باپ کی

موجودگی میں اسے رلا نہیں سکتا تھا تب ہی سارا غصّہ زیحال کے گال پر اتارنے لگا یہ دیکھ سب کے بے ساختہ قہقہے گونجے

کیا بچہ ہے یہ۔۔۔سب کو اپنا دیوانہ کر لیتا ہے۔۔۔"زریاب ہنستے ہوئے بولے داراب نے آگے بڑھ کر اسے گود میں لینا چاہا مگر وہ نہیں گیا

برلاس چاچو کے پاس لے کر جائیں گے جاؤ۔۔۔"آہ یہ بولنا تھا کہ زالمل جھٹ سے داراب کے پاس چلا گیا وہ بھی آج ڈیوٹی پر نہیں گیا تھا

بہت شرارتی ہو تم۔۔۔ہاں۔۔۔میرے بھائی کو پیٹ رہے تھے ایف آئی آر کر

دونگا۔۔۔"اس چھوٹے دہشت گرد کو دھمکی دیتے اپنی ہنسی دبائی لیکن وہ زالمل تھا باپ کا غصّہ داراب پر نکالنے لگا اسے ڈھز ڈھز پیٹنے

لگا

نو۔۔۔بیٹا بری بات۔۔۔"زیحال نے تھوڑی گھر کی دی لیکن وہ نازک

ماں

کی اولاد کہاں برداشت کرتا تھا فورا منہ پھاڑ کر روتے داراب کی گردن

میں منہ چھپائے رونے لگا

آاااا۔۔۔بابا نے ڈانٹا۔۔۔کیوں ڈانٹا اوئے۔۔۔"داراب نے زامل

کو کھانے

کیلئے ایک دودھ جیسے ہی زیحال کی پیٹھ پر لگائی زامل وہ دیکھ

کھلکھلا کر ہنسنے لگا افففف یہ سچ میں دہشت گرد کی اولاد تھا

سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے ہر جانب خاموشی تھی ملازم

ہاتھ باندھ کر کھڑے تھے کہ کسی کا کوئی حکم ہو تو فورا پورا کیا

جائے تب ہی پیچھے سے ایک گرج دار آواز گونجی سب نے مڑ کر دیکھا

سامنے وہاج خان کھڑا تھا غضب ناک اشتعال بھری نظریں زیحال پر
گاڑھے انداز ایسا تھا جیسے ابھی مار دے اور مر جائے

اسے شدید طیش کے عالم میں دیکھ زریاب اور داراب نے ضبط سے
مٹھی بھینچی تھی مورے آج قدرے بہتر تھیں جیسی انکی دمدار
پرسنالٹی تھی آج وہ ویسی ہی ڈریسنگ کر کر بیٹھی تھیں لیکن سامنے
کھڑے وہاج کو دیکھ انکو وہ بھیانک وقت یاد آنے لگا جس کے بعد سے
ایک ایک لمحہ وہ اذیت کی موت مری تھیں زمل بھی اس چھ فٹ کے
آدمی کو دیکھ ساکت تھی شلوار قمیض جس کے گلے پر کڑھائی تھی

اور بغیر کالر کے گول گلہ لمبے بال جن کو پونی میں قید کر رکھا تھا
پیروں میں بھاری برانڈڈ شوز اور ہاتھوں میں گھڑی کے ساتھ موالیوں
والے بریسلٹ کندھوں پر شال لئے وہ جسی غنڈے سے کم نہیں لگ رہا
تھا وہ بیلا کو پکار رہا تھا جواب تک اوپر کمرے میں بند تھی اپنے لالا
کی۔ آواز سنتے فوراً سے دروازہ کھولتی بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی اور
آتے سیدھا وہاج کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسے یوں روتے
دیکھ وہاج کی ضبط سے مٹھیاں بھنچی تھی اس نے طیش بھری
نگاہوں سے کھانا کھاتے زیحال کو دیکھا جو آس پاس سے بے نیاز بیٹھا
خود بھی ناشتہ کر رہا تھا ساتھ اپنی ننھی سی جان زالے کو بھی کروا
رہا تھا وہ اب تک کسی کے پاس نہیں گئی تھی ریشے اور سرینہ نے اسے
اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کلی کی طرح اپنے باپ کی آغوش
میں چھپ جاتی

بب۔۔۔با۔۔۔۔۔"وہ ہاتھ پر ہاتھ مارتی منہ میں بریڈ کا ٹکڑا لئے بابا بابا کرنے

لگی اسکی بابا سنتے زیحال کے لبوں پر شریر سی مسکراہٹ بکھر گئی

تھی زمل کبھی پیچھے دیکھتی تو کبھی زیحال کو کہ وہ کیوں نہیں

دیکھ رہا آخر اسکے گھر کا ایک فرد ایسے رو رہا ہے نہ وہ پوچھ سکی

تھی کیونکہ اسے یاد تھا آفندیز کھانے کی ٹیبل پر بات نہیں کرتے تھے

بس چپ۔۔۔ام آگیا ہے۔۔۔"وہ بیلا کا چہرہ باہر نکالتے اسکے رخصار پر

بہتے آنسوں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے صاف کر گئے داجی اٹھ کر انکے

پاس آئے

کیا بات ہے وہاج۔۔۔تم اتنا غصّے میں کیوں ہے۔۔۔"انہوں نے بے

حد نرمی

سے پوچھا وہ انکے بڑے بھائی کا بڑا بیٹا تھا جو دس سال پہلے اس

دنیا سے کوچ کر گئے تھے لیکن جاتے جاتے وہ کر گئے جس سے اچھی بھلی کسی کی گزر بسر ہوتی زندگی تباہ ہو جائے

واہ کاکا۔۔۔ام غصّے میں بھی نہ آئے۔۔۔تم اندھا ہے تم کو نظر نہیں آتا ۔۔۔"

وہ ایک دم بد تمیزی سے دھاڑا تھا جب اس سے تیز دھاڑ کی آواز زریاب کی تھی

آواز نیچے۔۔۔دیکھو کہ تم کدر کھڑا ہے۔۔۔"وہ ناشتہ چھوڑتے اٹھ کر دا

جی کے پیچھے آکر کھڑے ہو گئے آنکھوں میں غضب کی سرخی تھی دوبارہ امارے داجی کے سامنے بد تمیزی کی تو یہ زبان کاٹ کر کتوں کو کھلا دے گا ام۔۔۔"انگلی اٹھاتے درشتگی سے وارن کیا باقی سب ماحول گرم ہوتے دیکھ اٹھ کر وہی آ گئے لیکن زیحال بیٹھا رہا زمل

اسکو بیٹھے دیکھ خود بھی نہیں اٹھی لیکن اچھی خاصی پریشان ہو
چکی تھی

تم بیچ میں مت آؤ زریاب یہ امار ااور کاکا کا مسلہ ہے۔۔۔"آگے بھی
وہاج خان آفندی تھا زریاب سے عمر میں پانچ سال بڑا اور اسکا کزن زاد
بھائی خون دونوں میں ایک تھا دونوں کی رگوں میں خون کی جگہ
آگ گردش کرتی تھی

یہی مسلہ تم چودہ سال پہلے لے کر آیا تھا کیا ہوا تھا یاد ہے یا کروائے
ام۔۔۔لیکن اس بار ویسا کچھ کہا تو خدا قسم یہی اپنی بندوق کی
ساری گولیاں تمہارے دھڑ میں اتار دے گا۔۔۔"اسکا باغی اور جارحانہ
انداز دیکھ زریاب کا خون مزید کھولنے لگا وہ پہلے ہی زیحال کو اتنی
مشکل سے لائے تھے اور جانتے بھی تھے کہ یہ ناسور ضرور آئے گا اس
لئے وہ دماغی طور پر پہلے سے اس چیز کیلئے تیار تھے داجی عضّیلی

اور غضب ناک نظروں سے زریاب کو دیکھتے چپ رہنے کا اشارہ کیا
تم بیٹھو۔۔۔اور بولو کیا مسلہ ہے جو صبح صبح ایسے گرم ہو کر آیا
ہے۔۔۔"داجی سنجیدگی سے استفسار کرنے لگے بیلا اب تک سبکی لیتی
سر جھکائے کھڑی تھی اسی نے وہاج کو فون کر کر بلایا تھا
گرم نہ ہوں تو اور کیا کروں آپ کا بیٹا کیا کر کر آیا ہے آپ کو اندازہ
نہیں وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔"وہ ضبط کرتے کرتے بھی آواز بلند
کر گیا زمل خوف زدہ سی ہوتی بے ساختہ زیحال کا ہاتھ تھام گئی اس
نے زمل کے چہرے کو دیکھا وہ پہلے دن ہی یہ سب دیکھ ڈر گئی تھی
کیا ہوا گلا لے۔۔۔"اس نے محبت سے چور لہجے میں پوچھا
یہ۔۔۔یہ کون ہے۔۔۔"وہ پیچھے وہاج کی جانب اشارہ کرتی پوچھنے لگی
زیحال نے پھر بھی مڑ کر نہیں دیکھا
تمہیں اپنا وعدہ یاد ہے۔۔۔؟اسکا سوال غیر متوقع تھا زمل نہ سمجھی

سے اسے دیکھنے لگی

وو۔۔۔وعدہ۔۔۔؟وہ اس وقت اس وعدے کا ذکر کرے گا یہ بات

زمل کو

کھٹکی تھی لیکن پھر بھی اسکا خاموش جواب سمجھتے سر دھیرے

سے اثبات میں ہلا گئی

بس وہی یاد رکھنا سب ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا۔۔۔"وہ زمل کو ریلیکس

کرتا اپنے ہاتھ سے اسے نوالے بنا کر کھلانے لگا زامل داجی کے خاص

ملازم کے پاس تھا جسے وہ سمبھال رہا تھا

کیا کیا اس نے۔۔۔؟زریاب نے سپاٹ انداز میں پوچھا

وہ میری بہن پر سوکن کیسے لا سکتا ہے۔۔۔"اس بات پر سب کے دل

دھک سے رکے وہی منظر آنکھوں کے سامنے لہرا گیا ہر کوئی اس وقت

سے خوف زدہ تھا آج جیسے وہ وقت ایک بار بھی آن کھڑا ہوا تھا

یہ تم کو پوچھنے کا حق نہیں۔۔۔"زریاب نے دانت بھینچ کر کہا

ہبی وہ۔۔۔کس کی بات کر رہے ہیں۔۔۔"زمل سوکن کے لفظ پر کھانا

بھولتی استفسار کرنے لگی زیحال کو اسکا سوال کرنا اپنے دل پر کسی

برچھی کی مانند برستا محسوس ہوا تھا دل نے خون کی گردش بند کر

دی تھی وہ سانس روکے اسے دیکھنے لگا

ہبی بتائیں ناں۔۔۔وہ کس کی بات کر رہے ہیں۔۔۔"زیحال کو

خاموش

دیکھ وہ پھر سے پوچھنے لگی

کسی کی نہیں تم زالے کو لے کر اوپر جاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔"وہ نیپکن

سے زمل اور زالے کا منہ خود صاف کرتے کرسی پیچھے سرکا کر اٹھ

کھڑا ہوا زمل نہ سمجھی سے اسے دیکھتی رہی لیکن بولی کچھ نہیں

کیونکہ زیحال کا چہرہ اسے سرخ ہوتا محسوس ہو رہا تھا آخر سب

چل کیا رہا تھا سب اسکی سمجھ سے اوپر تھا وہ زالے کو لئے اوپر چلی گئی جب زیحال کی آنکھوں میں وہ بیسٹ جاگتا محسوس ہوا تھا اس نے سختی سے جبڑے بھنچے شاہی گیٹ پر کھڑے وہاج کو دیکھا رگوں میں خون ابلنے لگا تھا وقت پلٹ آیا تھا انسان بھی وہی تھے اور جگہ بھی وہی لیکن وہ اب ویسا نہیں تھا وہ سولہ سال کا زی نہیں تھا اور اب تو زمل اسکی زندگی میں تھی اس سے زیادہ اہم حق ہے وہ امارا بہن کا شوہر ہے بچپن سے۔۔۔اب جوانی میں آکر وہ کیسے یہ کر سکتا ہے ام یہ بلکل برداشت نہیں کرے گا۔۔۔"اسکا بس نہیں چل رہا تھا ابھی جائے اور زیحال کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے ہر ایک

نے پھٹی نظروں سے اسے دیکھا دار اب کی کڑی نظریں اسکے وجود کے آر پار ہو رہی تھیں

نہ کر برداشت لیکن کر لیا اس نے دوسرا شادی کیا کرلے گا تم۔۔۔؟
زریاب۔۔۔"انکو آگے سے آگے بپھرتے دیکھ داجی شدید غصّے سے
غرلائے
تھے لیکن اس سے آگے وہ یا کوئی اور کچھ کہتا وہاج تن فن کرتا کف
موڑتے بھری آگ کی طرح زیحال کی جانب بڑھا تھا اس سے پہلے کوئی
اسے روکتا اسکے فولادی ہاتھ کا مکا ہوا میں لہراتے زیحال کی جانب
گیا تھا سب کے سانس تک رک گئے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی
کیونکہ وہاج کے مکے سے پہلے زیحال کا ہاتھ اسکے جبڑے تک ہلا گیا
تھا وہاج بے ساختہ لڑکھڑاتے دو قدم پیچھے گیا اسے سمجھ نہیں آئی کہ
مارنے وہ والا تھا لیکن اسے کیسے لگ گیا اور لگا بھی ایسا کہ کان ہی
سائیں سائیں کرنے لگا تھا زریاب کے لبوں پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ
بکھر گئی بیسٹ جاگ چکا تھا وہ خون آشام نظریں وہاج پر گاڑھ گیا

یہ ہاتھ دوبارہ میری جانب آیا تو اتنے ٹکڑے کرونگا کہ جانور بھی کھانے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے۔۔" وہ ایک قدم آگے آتا غضب ناک انداز میں

غرلایا تھا اسی وقت پوری حویلی میں داجی کی دھاڑ گونجی تھی

زیحال۔۔۔۔" وہ پوری قوت سے دھاڑے تھے وہاج زیحال سے پندرہ سال

بڑا تھا اسکا وہاج پر ہاتھ اٹھانا پوری حویلی میں ایک قیامت لا سکتا تھا بیلا ہک دک سی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

سوری۔۔۔ لیکن اس تھپڑ کیلئے نہیں۔۔۔" وہ ڈھٹائی سے بولتا کڑی نظریں

وہاج پر گاڑھ گیا" کیونکہ یہ تھپڑ چودہ سال پہلے اس ناسور پر پڑا ہوتا تو اس سے اتنا بڑا گناہ سرزد نہ ہوتا۔۔۔ اور ہاں کی میں نے شادی کیا کر

لوگے۔۔۔اپنی بہن لے کر جانی ہے جاؤ۔۔۔لے جاؤ۔۔۔کیونکہ نہ کل مجھے

وہ قبول تھی نہ کبھی ہو گی وہ ایک سزا تھی جو مجھ پر مسلط کروائی گئی۔۔۔" یہ اب سولہ سالہ بچہ نہیں تھا اکتیس سال کا ایک کھرا مرد بن چکا تھا پر اعتماد جسے کوئی جھکا نہ سکے جسے کوئی توڑ نہ سکے

وہاج کا ایک کان اب تک سن تھا زیحال کے خون آشام تیور دیکھ وہ اندر تک ہل گیا تھا وہ تو اس لئے آیا تھا کہ زیحال کو آئے ابھی ایک دن ہوا ہے آسانی سے دوبارہ در بدر کروا دے گا لیکن وہ تو سچ میں ایک بھڑکتا لاوا بن کر آیا تھا جس کے صرف ذرا سے چھینٹے بھی پوری جان جھلسا کر رکھ دیں

تمہارا ہمت کیسے ہوا اپنے سے بڑے پر ہاتھ اٹھانے کا۔۔۔" داجی جی

غضب ناک آواز گرج اٹھی تھی ملازم تک سہم کر کھڑے ہو گئے یہ
وقت ایک بار چودہ سال پہلے بھی آیا تھا
بڑا۔۔۔؟ یہ بڑا ہے۔۔۔؟ وہ تنفر سے بولتا وہاج کو دیکھنے لگا جو شل
ساکت
کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا "اس بڑے پر میں لعنت بھیجتا ہوں۔۔۔اور
جس بہن کیلئے یہ اتنا بھڑک کر آیا ہے آج میں اسکے ساتھ وہ رشتہ ہی
ختم کر دونگا میں زیحال خان آفندی اپنے پورے ہوش و حواس میں
بیلا آفندی کو طل۔۔۔"اس سے آگے وہ کچھ کہتا ایک زناٹے دار تھپڑ
اس
کے رخصار پر آپڑا تھا وہ جان میں مضبوط تھا قدم ذرا بھی نہ لڑ
کھڑائے لیکن آنکھوں میں کرچیاں سی بھرنے لگی تھی ہر ایک کا دل
دہل

کر رہ گیا مورے منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگی نہیں۔۔۔ایک بار پھر نہیں۔۔۔انکا دل سوکھے پتے کی طرح لرز کر رہ گیا

داراب اور زریاب ایک ہی جست میں زیحال کے ساتھ آ کھڑے ہوئے دا

جی شعلہ بار نگاہوں سے زیحال کو دیکھ رہے تھے جو سر جھکا کھڑا وہاج کے بوٹوں پر نظریں گاڑھے ہوئے تھا اسکے اندر کا لاوا اٹھا ٹھیں مارنے لگا تھا وہ کتنے ضبط سے کھڑا تھا اسکا اندازہ اسکی بھنچی مٹھیوں سے بخوبی ہو رہا تھا

آگے ایک لفظ بولا تو ام تمار ازبان کھینچ لے گا۔۔۔"وہ خون آشام انداز میں دھاڑے تھے وہاج کے کلیجے پر تو جیسے ٹھنڈی پھوار سی پڑ چکی تھی وہ تمسخرانہ نگاہوں سے زیحال کو دیکھ رہا تھا

تم اسکو طلاق دے گا۔۔۔اسکو۔۔۔"انہوں نے بیلا کو اسکے سامنے کھڑا کیا

تب وہ جھیل سی آنکھیں اسکی جانب اٹھی تھیں جن میں خون اتر رہا تھا لیکن بیلا اسکے سامنے کھڑی اپنی سانسیں تک روک گئی ظالم حسین بلا تھا جسے دیکھ کسی بھی عورت کا دل اس پر آجائے یہاں تو پھر وہ اسکا حلال شوہر تھا

جس کا وجود بھی تم نے خود ناپاک کیا۔۔۔"حویلی کی چھت ایک بار پھر سب پر آن گری تھی زیحال نے بے یقین سی پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا جان جیسے پورے وجود سے نچڑ سی گئی ہو نہیں

ایک بار پھر نہیں

میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔"وہ پتھرائی نظروں سے سپاٹ لہجے میں

بولا "میں۔۔۔نے۔۔۔کچھ۔۔۔نہیں۔۔۔کیا۔۔۔تھا۔۔۔"آخر
میں وہ ایک دم دھاڑا
یہ جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔"ایک گرم
آنسوؤں کا گولہ اسکے رخسار پر لڑھک گیا ایک بار پھر بھی وہ تنہا
مجمعے میں کھڑا تھا چیخ رہا تھا اس نے نہیں کیا کچھ لیکن اس پر
الزام لگا تھا ایک عورت کو بے آبرو کرنے کا الزام اسکی عزت خراب
کرنے
کا الزام
اس نے جھوٹا الزام لگایا تھا مجھ پر میں نے اسکی عزت خراب نہیں کی
تھی یقین کریں میرا۔۔۔اور اب یقین نہ بھی کریں تو مجھے فرق نہیں
"پڑے گا۔۔۔

اگرزی۔۔۔بول رہاہے کہ اس نے نہیں کیاتواس نے نہیں کیا

۔۔"داراب

آگے آتاضبط سے دانت پیس کروہاج کے منہ پر غرلایا

توہمارابہن جھوٹ بولے گا۔۔۔ایک عورت جھوٹ کیسے بول سکتاہے

کہ

ایک نامرد نے اسکی عز۔۔۔"وہ آگے کچھ بولتازیحال کاایک اور پورے

وجود کولرزادینے والاگھونسہ اسکے جبڑے کوہلاکررکھ گیا

ہاں ہے جھوٹی تمہاری بہن۔۔۔"وہ خون آشام اندازمیں دھاڑاتھا

تم بہن بھائی جھوٹے ہو پھنسایاگیاہے مجھے الزام لگایاگیاہے جبکہ

میں نے اسکے ساتھ ایساویساکچھ نہیں کیا۔۔۔"وہ آج ایک بار پھر کھڑا

چیخ چیخ کر بول رہاتھامعاشرے کی ایک سوچ کے بدکردار صرف

مرد ہوسکتاہے عورت نہیں کتنے ہی مردوں کو باغی بناتی ہوگی کیا

حوس صرف مرد میں ہوتی ہے؟ شہوت کا ایک فیصد حصّہ مرد میں
ہوتا ہے تو ننا وے فیصد حصّہ عورت میں لیکن وہ خود پر کمال ضبط
رکھتی ہے جبکہ مرد نہیں رکھ پاتا انہی چند بد کردار مردوں کو دیکھ
با کردار مردوں پر بھی الزام لگانا بہت آسان ہو جاتا ہے فرخندہ
کی حالت پھر سے بگڑنے لگی تھی خانم نے ایک ہی جست میں انہیں
تھاما جب اسکی نظر سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہاتھ میں فیڈر پکڑی زمل
پر گئی اسے دیکھ تو خانم خود جیسے سانس لینا بھی بھول گئی وہ
یوں تھی جیسے کوئی پتھر کی مورت ساکت بلکل ساکت
زمل۔۔۔"اسکے لبوں سے بے اختیار یہ نام پھسلا زریاب نے مڑ کر
دیکھا
وہ بھی جیسے سانس روک گئے زیحال کی سماعتوں میں یہ نام گونجا
وہ نہیں مڑا وہ مڑ ہی نہیں سکا اسے بے اختیار اپنا آپ ختم ہوتا

محسوس ہوا پھر دھیرے دھیرے مڑتے وہ زمل کے قدموں پر نظریں جمائے ٹریس کرتا اوپر لے گیا جہاں نظریں اسکے چہرے پر آ ٹکی وہ سانس لینا بھی جیسے بھول گیا کیا وہ سب سن چکی تھی۔۔۔؟زیحال کو لگا اسکا دل کام نہیں کر رہا کیا اسے وعدہ یاد تھا؟لیکن جن نظروں سے وہ دیکھ رہی تھی زیحال کو لگا کہ وہ تنہا ہے بلکل تنہا وہ صرف ایک عورت بھی یقین کر لے تو زیحال کو کسی کی فکر نہیں تھی وہ سب کے منہ توڑ دیتا لیکن زمل کی نظریں تو جیسے اسے توڑ کر رکھ گئی تھیں

بیلا خود زمل کو دیکھ رہی تھی اسے دیکھ تو جیسے بدن کا سارا خون جل کر راکھ ہو گیا تھا تب ہی اسکے خرافاتی دماغ نے ریڈ سگنل دیا وہ دوڑ کر زیحال کے سینے پر ہاتھ باندھتی اسکی کمر سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی زیحال کی نظریں جو زمل پر ٹکی تھیں وہ بے

اختیار پھیلنے لگی اس نے پتھرائی پتھرائی نظروں سے اپنے پیٹ پر
بندھے ان ہاتھوں کو دیکھا
خان۔۔۔خان تم ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔۔تم تو ام سے محبت کرتا تھا
ناں
اب تم انکار کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ام مر جائے گا تمہارے بغیر خان
۔۔۔پلیز
ام تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ام۔۔۔نے چودہ سال تمارا انتظار کیا ام کو
ہمارے انتظار کا یہ صلہ تو مت دو خان۔۔۔"بولتے وہ اور بھی شدّت
سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی زیحال نے ایک جھٹکے میں اسکے ہاتھ
کھولتے خود سے دور کرتا کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا اور خون خوار
نظروں سے اسے دیکھنے لگا
خان ام۔۔۔تمارے پیر پڑ جائے گا۔۔۔ام کو یہ سزا مت دو تم کو اماری

محبت کا واسطہ خان۔۔۔" وہ بھاگ کر اسکے قدموں میں بیٹھتی اسکے پیروں کو ہاتھ لگانے لگی تھی کہ زیحال بدک کر پیچھے ہوا ہر کوئی بیلا کو گڑگڑا کر روتے ہوئے دیکھ رہا تھا جبکہ زیحال کی نظریں صرف زمل پر تھی اور دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا" یہ جھوٹی ہے میرا یقین کرو۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ یہ جھوٹ بول رہی ہے ۔۔۔۔" کیا وہ

آج دل کی آواز سنے گی آہ اس نے نہیں سنی اسکی آنکھیں کہہ رہی تھیں سب کی طرح وہ بھی بیلا پر یقین کر رہی ہے زیحال ختم ہو رہا تھا وہ ریت کے ڈھیر کی مانند بکھر رہا تھا وہ سر جھکا گیا وہ ہار گیا

ایک بار پھر وہ ختم ہو گیا

بیلا زیحال کو پیچھے ہوتے دیکھ اٹھ کر اسکے سینے سے لگنے لگی تھی جب اسکے قدم بیچ میں ہی رک سے گئے آنکھیں نہ محسوس طریقے

سے پھیلنے لگی زیحال نے سر اٹھا کر دیکھا ہر ایک نے دیکھا ان دونوں کے بیچ وہ انیس سالہ لڑکی شعلہ بار نگاہوں سے بیلا کو دیکھ رہی تھی

ایک قدم اور میرے شوہر کی جانب بڑھایا تو یہی کھڑے کھڑے زندہ زمین میں گاڑھ دونگی۔۔۔ سمجھی۔۔۔ مس بیلا آفندی۔۔۔" مس لفظ پر

زور دیتے اسکے منہ پر خون آشام انداز میں غرائی ہر کوئی اس شیرنی کو دیکھ رہا تھا جس کے پیچھے اسکا شیر کھڑا تھا وہ خود حیران تھا تھوڑی دیر پہلے اسکی نظروں میں بے یقینی تھی اور اب وہ اسکے آگے کھڑی دھاڑ رہی تھی

عورت میں حیا باقی نہ رہے تو وہ عورت نہیں رہتی۔۔۔ میں بھی تمہیں عورت نہیں مانتی۔۔۔ جس نے ایک پاک مرد پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگایا۔۔۔" زیحال کیلئے اسکے لفظ جیسے اسے ایک نئی زندگی لگے تھے

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں پھسلا یہ ایک لڑکی نہیں زیحال
خان آفندی کی محبت بول رہی تھی اسکا عشق اسکی دیوانگی

ایک الزام تم نے لگایا تھا میرے شوہر پر اب میں ایک الزام تم پر لگاتی
ہوں کہ تم نے انکی عزت لوٹی کرے گا کوئی یقین۔۔۔؟ وہ دھاڑتی

سب
کو دیکھنے لگی ہر کوئی حیرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

عورت کیلئے کیوں اتنا آسان ہے مرد پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگانا۔۔۔وہ
چند آنسوں بہا کر ایک باکردار مرد کے کردار کی دھجیاں اڑا کر رکھ

دیتی ہے۔۔۔اور آپ۔۔۔"اسکا رخ داجی کی جانب ہوا تھا یہ انداز
نوشیر وال کے سامنے آج تک انکے بیٹوں کا بھی نہیں ہوا تھا

آپ کو اپنی تربیت پر یقین نہیں تھا۔۔۔؟ جو اس گھٹیا عورت پر یقین

کر لیا آپ نے۔۔۔ ہنسی اور ترس آرہا ہے مجھ آپ پر۔۔۔ کہ اتنی عمر
میں
بھی آپ انسان پہنچاننے میں دھوکہ کھا گئے۔۔۔ "نوشیر وال کے
بدلتے
تاثرات دیکھ وہاج کو سارا ملبہ بیلا پر آتا محسوس ہوا تھا اس سے
پہلے وہ اپنی سوچ بدل لیتے وہ جبڑے بھینچے زمل کی جانب دوڑا تھا
زیحال زمل کو دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ اس نے وہاج کو انکی طرف
آتے دیکھا ہی نہیں اس سے پہلے وہ زمل پر حملہ آور ہوتا بیچ میں
زریاب اور داراب حائل ہوتے اسکے فولادی سینے پر ہاتھ رکھتے وہی
روک گئے
سنا نہیں۔۔۔ گل نے کیا کہا۔۔۔ اب کچھ بولے تو زندہ زمین میں گاڑھ
دیں

گے اس لئے پیچھے رہو۔۔۔"اسے پیچھے دھکیلتے دیوار بن کر کھڑے ہو گئے وہاج کو بے اختیار اپنا آپ شیروں کے بیچ گھرا ہوا محسوس ہوا تھا

چلیں ہبی۔۔۔جہاں رشتوں میں سے اعتماد ختم ہو جائے وہاں رہنا بیکار ہوتا ہے۔۔۔"وہ زیحال کا ہاتھ تھامے بھرے مجمعے کے بیچ سے اسے کھینچتی اپنے ساتھ لے گئی آج زیحال کسی کٹی پتنگ کی طرح اسکے ساتھ کھنچتا چلا گیا وہ سارا مجمعہ چیرتی اسے لئے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی ہر کوئی اسے دیکھتا رہ گیا محبت کیا ہوتی ہے آج سب کو پتہ چلا تھا اعتماد کے بغیر کوئی رشتہ چاہے والدین اور اولاد کا ہو بہن بھائی کا ہو یا میاں بیوی کا کھوکھلا ہوتا ہے

کمرے میں آتے اس نے جیکٹ اتار کر ایک جانب رکھتے گھڑی اتاری

آئرہ

بے چین سی کھڑی اسے دیکھنے لگی وہ اسے دیکھے بنا وارڈ روب سے

اپنے کپڑے لیتا فریش ہونے چلا گیا آئرہ نجانے کیوں بے چین ہو رہی

تھی وہ کل پوری رات گھر نہیں آیا تھا فجر کے وقت تک آئرہ نماز پڑھ

کر دوبارہ بھی لیٹ چکی تھی وہ تب تک بھی نہیں آیا تھا اب وہ

پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ کہاں تھا لیکن کیسے پوچھے اسے سمجھ

نہیں آرہا تھا وہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا وہی کھڑی رہی جب

وہ فریش ہوتے باتھ روم سے باہر نکلا اور مرر کے سامنے آ کھڑا ہوا وہ

اسکی پیٹھ دیکھتی ہمت باندھنے لگی

آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ کل۔۔۔ک۔۔کہاں تھے۔۔۔"ہمت کرتے

بالا آخر پوچھ ہی لیا

برلاس نے مرر میں سے ہی اپنے پیچھے چھپی اس نازک جان کو دیکھا اسکا یہ سوال برلاس کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ لے آیا لیکن اسے وہ فوراً چھپا گیا

کیوں۔۔۔؟تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔"سوال پر الٹا سوال کیا آئرہ جھینپ کر رہ گئی

وو۔۔۔ویسے ہی۔۔۔"اس نے جلدی سے جواب دیا

ٹھیک۔۔۔"آہ وہ ڈھیٹ تھا آئرہ اسکے ایک لفظی جواب پر بے یقین سی نظروں سے اسے دیکھنے لگی کیا مطلب اگر اس نے کہا ویسے ہی تو کیا اسے بتانا نہیں چاہئے وہ بیوی تھی اسکے ایسے سوال جواب کو اسے اچھے سے سمجھنا چاہئے لیکن وہ تو ڈھیٹ بنتا آکر بیڈ پر بیٹھ گیا

آئرہ کا بس نہیں چلا اس شاہ کا سر پھوڑ دے وہ دانت بھینچتی بیڈ پر

اپنی سائیڈ آکر بیٹھ گئی برلاس اپنے فون میں گھسا سکرولنگ کرتا
زاملی اور زالے کی پک دیکھ رہا تھا اسے شدّت سے دونوں کی یاد آئی تب
ہی سکرین چومتے اسے احساس ہوا جیسے اس نے ان دونوں کو سامنے
سے چوما ہو۔ آئرہ لیٹ کر کمبل اپنے اوپر لیتی دوپٹہ اتار کر ایک جانب
رکھ گئی غصّے میں شاید وہ بھول گئی تھی کہ اب وہ جن بھی اسی
بیڈ پر سوتا ہے وہ سامنے جلتے لیمپ کو دیکھنے لگی جب اچانک اسے
اپنی قریب کسی کی حرکت ہوتی محسوس ہوئی اس نے مڑ کر دیکھنا
چاہا لیکن مڑ نہ سکی کیونکہ وہ بلکل اس کے قریب آگیا تھا ایک ہی
کمبل میں اسکے نازک سے بدن سے اپنا آتش پہاڑی وجود لپٹائے وہ آئرہ
کی سانس تک روک گیا وہ ہڑبڑا کر آگے کو کھسکنے لگی تھی کہ برلاس
نے اسکی بیلی پوری شدّت سے اپنی مٹھی میں بھینچتے کھینچ کر اپنے
سینے سے لگا لیا

مس کر رہی تھی مجھے۔۔۔؟گھمبیر لہجے میں استفسار کرتے وہ اوپر اوپر سے اسکے کان کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا آئرہ اتنے میں ہی سرخ قندھاری سی ہونے لگی تھی

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔"اسکی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتی آئرہ کے ماتھے

پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں چمکنے لگی تھی کہ اسی وقت برلاس اسکے کان کی لو دانتوں میں دباتے اسکی بے ساختہ سسکی بلند کروا گیا

سچ بولو۔۔۔جان شاہ۔۔۔ورنہ جھوٹ پر جاگنے کی سزا مل سکتی ہے ۔۔۔"

اسکی آواز نہ محسوس طریقے سے بھاری ہونے لگی تھی آئرہ کو اپنی جان لبوں پر آتی محسوس ہوئی"اور پہلی ہی بار میں سزا تم برداشت

نہیں کر پاؤ گی۔۔۔سچ بتاؤ۔۔۔"وہ کسی طور اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

ہ۔۔۔ہاں۔۔میں۔۔۔کر رہی تھی انتظار۔۔۔مم۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔"کیسے

بتائے اس سے زیادہ ڈر اب لگ رہا ہے

اب۔۔۔؟اب ڈر رہی ہو۔۔۔؟اسکا ہاتھ مسلسل معدے سے اوپر سفر کرتا

دھڑکنوں پر آیا تھا

ن۔۔۔۔نہیں پلیز۔۔۔مم۔۔مجھے نیند آئی ہے۔۔۔"وہ عنقریب اب رو دینے کو

تھی

اب نیند کم کرنے کی کوشش کرو ہر بار اپنے صبر کا امتحان نہیں دے

سکتا میں۔۔۔"اسکے منہ سے نیند کا ذکر سنتے برلاس کا تھوڑا سا موڈ
خراب ہوا تھا وہ آئرہ سے پیچھے ہٹتا سیدھا چت لیٹ کر چھت دیکھنے
لگا جذبات اتنی سی دیر میں اسکے اندر ایک طوفانی ادھم مچا چکے
تھے کب تک وہ ایسے ہی پیچھے ہٹتا رہے گا وہ کیوں پیچھے ہٹ جاتا
تھا وہ یہ سب سوچ ہی رہا تھا جب اسے اپنے بازو پر تھوڑا وزن
محسوس ہوا اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا وہ نظریں جھکائے اسکے بازو
پر سر ٹکائے اپنا ایک ہاتھ برلاس کے کسرتی سینے پر رکھ گئی
ایم سوری۔۔۔ مم۔۔۔ میں آپ کون۔۔۔ ناراض نہیں۔۔ کرنا چاہتی
" تھی۔۔۔

وہ زمل جیسی ہی تھی دبو سی کسی کو ہرٹ کرنے سے پہلے خود
ہی ہرٹ ہو جانے والی برلاس اسکے چہرے کو دیکھے گیا
تو خوش کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟ اسکے سوال پر آئرہ نے سر اٹھا کے اسے

دیکھا کتنی صاف بے باکی سے وہ کہہ رہا تھا اسکی آنکھوں میں اتھل
پتھل ہوتے جذبات دیکھ اسکی جان سی نکل گئی وہ جھٹ سے اسکے
سینے میں کسی کلی کی طرح چھپ گئی اسکا یوں شرمانا برلاس کو
اسکا دیوانہ کر گیا تھا وہ اسکی جانب مڑتے نازک سی کمر کی تھامے
خود میں زور سے بھینچ گیا
میری۔۔۔جان۔۔۔تم پاگل کرو گی اپنے شاہ کو اپنے پیچھے۔۔۔" وہ
شدّت
سے چور لہجے میں بولتا اسکے لبوں کو پوری شدّت سے اپنے لبوں کی
قید میں لیتے اپنے جنون سے سرخ کر گیا وہ تڑپتی اسکی شدّت پر
پوری لرز سی گئی کمرے میں گہری خاموشی تھی دونوں ایک دوسرے
کی سانسیں روکے روح کو سکون کی وادیوں میں لے گئے
آئرہ پیچھے ہوتی نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ برلاس کی

نظریں اسکے گیلے ہونٹوں پر تھی جن کا رس وہ کھینچ کر اپنے حلق
میں اتار چکا تھا
کیا دل میں اب بھی کوئی بات ہے کوئی ناراضگی۔۔۔؟ وہ محبت سے
پوچھتا اسکے چہرے پر جھولتی بالوں کی لٹ کو پیچھے کرنے لگا وہ
دھیرے سے سر نفی میں ہلاتی نظریں جھکا گئی
میں چاہتا ہوں ہم اپنی زندگی کی شروعات تب کریں جب دلوں سے ہر
طرح کی غلط فہمی اور شکایت دور ہو جائے وہاں صرف محبت ہو ہے
ناں محبت۔۔۔؟ وہ بوجھل لہجے سے پوچھتا جذبوں کی انتہا پر پہنچ
رہا تھا وہ پھر سر دھیرے سے اثبات میں ہلا گئی اسکی ہاں پر لاس کو
اندر تک سرشار کر گئی تھی وہ ایک جھٹکے میں سیدھی لٹائے خود
اسکے اوپر آ گیا
تو شروعات میں دیری نہیں کرنی چاہئے۔۔۔" آئرہ کو کہاں اندازہ تھا کہ

اسکی صرف ایک ہاں اسکی جان مشکل میں لے آئے گی

کمرے میں آتے اس زیحال کا ہاتھ چھوڑ دیا اور خود گہری سانسیں لینے
لگی یہ کیا ہو گیا تھا انکے ساتھ کیا یہ کوئی مذاق تھا قسمت کا اگر
ہاں تو بہت گھٹیا مذاق تھا وہ دونوں ہاتھ میں چہرہ چھپائے بیڈ پر
بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی کوئی اور عورت اسکی رقیب تھی اس
کے شوہر پر اسکا بھی حق تھا نہیں۔۔۔۔ نہیں کیسے۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا
ہے یہ سوچ کی زمل کی روح تک جیسے کھینچ سی گئی تھی اسے تو
کسی کی نظر تک زیحال پر برداشت نہیں ہوتی تھی یہاں تو کوئی
اس پر پورا حق رکھتی تھی زیحال اسے روتے دیکھ آگے نہیں آیا آج
وہ نہیں بڑھ سکا اسے چپ کروانے کیلئے اسے خود میں شرمندگی سی
محسوس ہونے لگی تھی پیچھے زالے بیٹھی اپنی ماں کو روتے دیکھ

اسکی جانب ہاتھ بڑھانے لگی زیحال اپنے کپکپاتے ہونٹ کا کنارا دانتوں میں دباتے خود پر ضبط کرنے لگا آنکھوں سے خاموش آنسوں نکل کر رخصار پر بہہ رہے تھے وہ اٹھ کر ایک ہی جست میں زیحال کے قریب آئ

وہ۔۔۔وہ کیسے کہہ سکتی ہے کہ۔۔۔کہ آپ اسکے ہیں۔۔۔"اسکی پوری جان

کانپ رہی تھی وہ کانپتی ہوئی اسکے سامنے کھڑی زیحال کا کالر مٹھی میں جکڑ گئ

بولیں۔۔۔کیسے کہہ سکتی ہے وہ۔۔۔آپ۔۔۔آپ میرے ہیں ناں ۔۔۔آپ صرف

میرے ہیں۔۔۔"اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ امڈ کر باہر آ رہا تھا زیحال ساکت سا کھڑا اسے دیکھتا رہا

بولیں۔۔۔ناں۔۔۔ہبی۔۔۔آپ صرف میرے ہیں ناں۔۔۔"وہ
دھیمی پڑتی
پوچھنے لگی زیحال دھیرے سے سر اثبات میں ہلا گیا اور سر جھکائے
بے آواز رونے لگا اسے روتے دیکھ زمل کا دل تڑپ اٹھا تھا
وہ۔۔۔وہ جھوٹ۔۔۔ب۔۔۔بول رہ۔۔۔"وہ نہیں بول پایا آگے
آواز بری طرح
سے کانپنے لگی تھی
مجھے یقین ہے میرے ہبی کسی عورت کے ساتھ غلط نہیں کر سکتے
آپ نہیں کر سکتے ہبی۔۔۔آئی ٹرسٹ یو۔۔۔"آہ اسکے یہ تین الفاظ
زیحال
کو زندگی بخش گئے وہ بے اختیار سر اٹھائے اسے دیکھنے لگا وہ کبھی
مسکراتا تو کبھی روتا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا اسکی

محبت جیت گئی تھی

آپ میرے ہیں بس۔۔۔۔میرے۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی

اسکے سینے

سے لگ گئی زیحال تڑپ کر اسے خود میں بھینچ گیا شدّت اتنی تھی

کہ زمل کی سانسیں تک بند ہو جائیں

میں صرف تمہارا ہوں۔۔۔زیحال صرف زمل کا ہے۔۔۔صرف زمل

"فہد کا

اسکی آواز میں شدّت تھی تڑپ تھی بے پناہ محبت تھی جسے زمل

محسوس کرتی مزید اسکے سینے میں گھستی ہچکیوں میں رو دی اس

شخص کا بٹوارہ وہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی اسکی محبت اس

کی شدّت اسکی دیوانگی پر صرف زمل فہد کا حق تھا لیکن دل میں

ایک سا گڑھ گیا تھا جسے زیحال اسے خود میں بھینچ کر وہی ختم کر

گیا

زالے دونوں کو روتے دیکھ خود بھی رونے لگی زیحال نے اسے دیکھا وہ اپنا ننھا سا ہاتھ اسکی جانب کرتی اپنے پاس بلا رہی تھی

میری زندگی میں مورے کے بعد آنے والی تم ہو اور تمہارے بعد صرف

میری بیٹی ہو گی۔۔۔"زالے کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے بولا

زمل نے چہرہ موڑ کر زالے کو دیکھا وہ جیسے بلا رہی تھی زمل زیحال سے پیچھے ہٹتی اسکے پاس گئی اور گود میں اٹھاتی واپس آ کر زیحال کے سینے سے لگ گئی وہ دونوں کو اپنے سینے میں چھپا سا گیا

یہ دو عورتیں اب اسکی زندگی تھیں اسکی کل کائنات جن کے لئے زیحال خان آفندی مر بھی سکتا تھا اور مار بھی سکتا تھا زالے یونہی اتنی چھوٹی سی اپنے باپ کی گرویدہ نہیں ہو گئی تھی وہ اسے ابھی سے بیٹیوں والے مان دیتا تھا اسے پل پل احساس کرواتا تھا کہ اسکا باپ کتنی محبت کرتا ہے اس سے۔ زالے کبھی زمل کو دیکھتی جواب تک رو رہی تھی کبھی زیحال کو جو اسکا سر چومتا اسے خود میں بھینچ رہا تھا اسکی دیکھا دیکھی وہ بھی زمل کے سر پر اپنے ہونٹ رکھ گئی یہ عمل زیحال نے دیکھا تھا وہ وہی رک سا گیا اس نے ایک بار پھر زمل کا سر چوما اسکی دیکھا دیکھی زالے نے بھی زمل کے سر پر اپنا ننھا سا بوسہ دیا یہ دیکھ زیحال کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھری تھی

بس میرا بچہ۔۔۔اور کتنا رونا ہے۔۔۔"زمل کو اب تک اپنے سینے میں گھسے روتے دیکھ وہ محبت بھرے لہجے میں بولا لیکن زمل کچھ بولے بغیر مزید اپنی دونوں بازو اسکی کمر پر باندھتی سینے سے اٹھتی کلون کی خوشبو میں گم ہونے لگی وہ جیسے ڈر رہی تھی کہ اس نے اگر زیحال کو چھوڑا تو وہ اس بیلا کے پاس چلا جائے گا جو وہ مر کر بھی ایسا نہیں چاہتی تھی

آپ میرے ہیں ناں ہبی۔۔۔"وہ رندھی ہوئی آواز میں پوچھنے لگی آئی ایم آل یورس۔۔۔میں پورا کا پورا تمہارا ہوں۔۔۔"محبت سے چور لہجے میں جواب دیتے جھک کر اسکا ماتھا چوما وہ کسی بچے کی طرح ایکٹ کر رہی تھی جیسے بچہ اپنے پسندیدہ کھلونے کو لے کر پوزیسیو ہوتا ہے ویسے ہی وہ ہو رہی تھی اور یہ بات زیحال بخوبی نوٹ کر گیا تھا لیکن اسے حیرت ہوئی زمل ایک بار پھر شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی

گلالے۔۔۔کیاہوا۔۔۔ایک منٹ۔۔۔"اس نے زالے کو پیار کرتے

بیڈ پر بٹھایا

اور خود زمل کی جانب مڑتا اسے کندھوں سے تھام کر قریب کر گیا

"کیاہوا میری جان رو کیوں رہی ہو۔۔۔

وہ۔۔۔وہ کیسے آپ۔۔۔ک۔۔۔کی بب۔۔۔بیوی ہو سکتی۔۔۔ہے

۔۔۔"وہ ہچکیاں

لیتی اٹک اٹک کر بمشکل بولی یہ سب جیسے ایک ڈراؤنا خواب سا تھا

جس سے وہ چاہ کر بھی اٹھ نہیں پا رہی تھی ہاتھ پیر جیسے کسی نے

باندھ دیے ہوں

آپ۔۔۔میرے ہیں۔۔۔۔ہبی۔۔۔میں آپ کو نہیں۔۔۔بانٹ

۔۔۔سکتی۔۔۔"اسکے

لہجے اور تڑپ میں واضح ڈر تھا زیحال اسے کھینچتے اسکے لبوں کو
اپنے لبوں کی قید میں لے گیا کتنی ہی دیر وہ یونہی دونوں کی
سانسیں روکے کھڑا اسکے سارے آنسوں جیسے ہونٹوں کے ذریعے پی
سا
گیا پیچھے ہوتے زمل کے ہونٹ اسکی تشنگی سے سرخ ہو چکے تھے
تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔میں خود پر تمہارے علاوہ کسی کو اختیار دے سکتا
ہوں۔۔۔"اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے محبت سے پوچھا وہ سبکی
لیتی بے اختیار سر نہ میں ہلانے لگی
پھر ڈر کس بات کا۔۔۔مجھے اگر اسے کوئی اختیار دینا ہوتا تو میں یہاں
سے جاتا ہی کیوں میری جان۔۔۔میں نے اسے ہمیشہ گل کی طرح دیکھا
تھا اور بہن ہی سمجھا تھا میرا یقین کرو۔۔۔میرے احساسات اور

جذبات شروع دن سے تمہارے لئے ہیں۔۔۔یاد ہے میں نے کہا تھا تم
میری
زندگی کی پہلی اور آخری لڑکی ہو۔۔۔تم ہی ہو اور کوئی نہیں ہو سکتی
زمل کا دل اسکی باتوں پر ایک بار پھر ایمان لا رہا تھا وہ بولتا اتنا پیارا
تھا کہ سننے والا بس اسے سنتا رہے وہ بے اختیار سر اسکے سینے پر
ٹکاتی آنکھیں موند گئی
آپ میرے ہیں۔۔۔بس میرے۔۔۔" وہ آنکھیں بند کئے بس اسی کی
گردان
رٹتی گئی زیحال کو اسکا اس قدر پوزیسیو ہونا دل کو سکون بخش
رہا تھا لیکن وہی اسکے آنسوں اسے تکلیف بھی دے رہے تھے اس سے
نہیں ہوتے تھے اسکے آنسوں برداشت وہ فیصلہ کر چکا تھا وہ نام کا
رشتہ آج ہی ختم کر دے گا وہ مزید اپنی گلالے کو اس تکلیف میں نہیں

دیکھ سکتا تھا

وہ فیکٹریوں کا کام دیکھ کر ابھی گھر واپس لوٹا تھا عثمان کے ساتھ
وہ اور یاقوت ہی سارا کام سمبھال رہے تھے پامیر کا سارا دھیان آج کل
صرف کومل پر تھا وہ انگلی میں گاڑی کی چابی گھماتے لاؤنج میں
جیسے ہی داخل ہوا وہاں کوئی بھی نہیں تھا سوائے ملازم کو کے اس
کی پیاسی نگاہوں نے یہاں وہاں آئرہ کو تلاشہ لیکن وہ کہیں نہیں دکھی
شاید کمرے میں ہو وہ یہ سوچتے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے ہی لگا
تھا کہ اسے کچن میں سے آئرہ کے بولنے کی آواز آئی وہ ملازموں کو
شاید کوئی کام کہہ رہی تھی اور خود دن کے کھانے کی تیاری کر رہی
تھی برلاس وہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا آگیا وہ سامنے ہی باؤل میں
چکن میرینیٹ کر کر بریانی کیلئے رکھ رہی تھی اوہ بریانی برلاس کی

فیورٹ وہ دیکھ برلاس کے لبوں پر شریر مسکراہٹ آئی تھی اس نے آنکھوں کے اشارے سے ملازمہ کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود عین آئرہ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

وہ چکن مصالحہ تو پکڑائیں۔۔۔" وہ ایک ہاتھ آگے کرتی خود باؤل میں لیموں نچوڑنے لگی برلاس نے پیچھے سلیب پر رکھا ڈبہ اٹھا کر اسکے ہاتھ پر رکھ دیا

یہ تو ہو گیا کباب کا مٹیریل بھی میں نے تیار کر دیا اور کوفتے بھی ریڈی ہیں جسٹ آپ کو بنانے ہیں آپ جلدی سے چاول بھگو دیں تاکہ

ٹائم پر سب ایک ساتھ ریڈی ہو جائے۔۔۔ آج میں شاہ کو سرپرائز دونگی انکی فیورٹ بریانی۔۔۔" آخری بات اس نے قدرے دھیمی آواز میں خود

سے بڑبڑاتے بولی تھی لیکن چونکہ وہ عین اسکے پیچھے کھڑا تھا اس
لئے باآسانی سنتا شریر مسکراہٹ مسکرانے لگا
آٹا میں خود گوندھ دونگی آپ بس اوپر اوپر کا کام کر دیں۔۔۔" وہ کچن
کے معاملے میں برلاس کے معاملے سے زیادہ پوزیسیو لگ رہی تھی ہر
چیز سے وہ ایک ماہر کوک ثابت ہو رہی تھی جس مہارت سے وہ ہر چیز
خود سے تیار کر کر رکھ رہی تھی برلاس کو خوشی ہوئی لیکن تھوڑی
تھوڑی جیلسی بھی تب ہی ایک ہاتھ اسکی بیلی پر رکھتے اسے ایک
جھٹکے میں اپنے کسرتی سینے سے لگا گیا آئرہ اس حرکت پر ایک دم
بوکھلا کر پیچھے ہٹتی پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگی جب سامنے
کھڑے جن کو دیکھ اسکی سانس میں جیسے سانس آئی تھی وہ گہرے
سانس لیتی ایک ہاتھ سینے پر رکھ گئی
"آپ!۔۔۔ڈرا دیا۔۔۔

کیوں کوئی اور بھی یہ حرکت کرتا ہے۔۔۔؟ایک آئی بروا چکا کر شریر
ہوتے پوچھا اسکی بات پر آئرہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی
ک۔۔۔کوئی اور کیوں کرے گا۔۔۔"اسے برلاس پر غصّہ آیا تھا
گڈ کرے بھی گا تو سیدھا دنیا سے کوچ کر جائے گا۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے
بولتا ایک قدم اسکے قریب آیا اسے دیکھ آئرہ خوف زدہ سی ہوتی
پیچھے سلیب سے جا لگی
کیا کر رہی تھی۔۔۔"درمیان کا سارا فاصلہ ختم کرتے اسکے قریب آکر
پوچھا
کک۔۔۔کو کنگ۔۔۔"اسکے اتنے قریب آنے پر آئرہ گھبراتی یہاں
وہاں
دیکھنے لگی تھی یہ بات دور رہ کر بھی پوچھی جا سکتی تھی وہ یہ
بات صرف دل ہی دل میں سوچ سکی تھی رات کے بعد میں تو وہ ناشتے

پر بھی اسے صرف تھوڑی سی نظر آئی تھی

کہاں تھی صبح۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

ک۔۔۔ کہیں بھی نہیں یہی تھی۔۔۔ مم۔۔۔مجھے کہاں جانا ہے

۔۔۔"وہ

جھینپتی مزید سمٹنے لگی جب برلاس نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے

ایک جھٹکے میں اپنے قریب کر لیا وہ بے جان سی ہوتی اسکے سینے سے

آلگی تھی

میری بانہوں میں۔۔۔اب وہی ایک تمہارا ٹھکانا ہو گا جان شاہ۔۔۔"وہ

شریر

ہوتے لہجے میں بولتا اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے بے حد نرمی سے

چھونے لگا اسی پر آئرہ پوری کی پوری کانپ اٹھی تھی

ک۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔"وہ گھبراتی اسکے سینے پر ہتھیلیاں جمائے

پیچھے ہونے ہی لگی تھی کہ برلاس اسکی نازک کمر پر مزید اپنی
گرفت مضبوط کر گیا
آجائے۔۔۔بیوی ہو میری۔۔۔پورے رسم ورواج کے ساتھ نکاح کیا
ہے بھگا
کر تھوڑی لایا ہوں۔۔۔"آگے بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا اسے مزید خود
میں
کس گیا آئرہ تو یوں تھی جیسے ابھی اسکی نازک ہڈیاں ٹوٹیں گی
پپ۔۔۔پلیز۔۔۔شاہ۔۔۔"اسکے لبوں سے اپنے لئے شاہ سنتے برلاس
ایک پل
کو وہی سٹک ہوا دل پھر سے ایک عجیب سی لے پر دھڑکنے لگا
ایک بار پھر بولنا۔۔۔"شدّت سے بوجھل ہوتے لہجے میں حکم دیا

ک۔۔۔کیا۔۔۔"اسے واقعی سمجھ نہیں آئی تھی وہ تو کسی کے آجانے
کے
ڈر سے ہلکان ہو رہی تھی جان لبوں پر اٹکی ہوئی تھی
"یہی جو ابھی کہا۔۔۔
پلیز۔۔۔شاہ۔۔۔"اس نے جلدی سے اپنا جملہ دہرایا
ایک بار پھر۔۔۔"وہ اپنی گرم سانسوں کی تپش آئرہ کے چہرے پر
چھوڑتا اسکی جان مزید ہلکان کرنے لگا آئرہ تو یوں تھی کہ بس اب رو
دے گی
شاہ نہ کریں پلیز۔۔۔"وہ روہانسی ہوتی ہمت کر کر اسکے چہرے کی
جانب دیکھتی بولی افففف یہاں برلاس شاہ لٹ گیا برباد ہو گیا وہ مر
گیا اس نازک جان پر وہ بے خود سا ہوتے اسکے بالوں کو مٹھی میں
جکڑتے ایک جھٹکے میں پیچھے کھینچتا جھک کر سیدھا اسکی شہ رگ

پر قابض ہوا تھا اسکی اس حرکت پر آئرہ کے لبوں سے بے اختیار ایک
سسکی بر آمد ہوئی وہ پوری شدّت سے اسکی گردن پر اپنے دانتوں کا
سرخ نشان چھوڑتا اسکی مہک لبوں سے اپنے حلق میں کھینچ کر اتارتے
پیچھے ہٹا اتنی سی دیر میں اسکی گردن کی وہ جگہ سرخ ہو چکی
تھی آئرہ کی کانچ سی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے

تم مجھے دیوانہ کر رہی ہو اپنا۔۔۔جب جب یہ لب شاہ پکاریں گے تب
تب میں اسکی کمزوریوں پر وار کرونگا میرا جنون ان ہونٹوں پر مقید
نہیں ہے میں۔۔۔صرف ان کمزوریوں پر وار کرونگا جہاں سے تم تڑپ
اٹھو
گی۔۔۔اور مجھے تمہاری تڑپ دیکھ مزید تم پر پیار آئے گا۔۔۔" وہ
شدّت
سے چور لہجے میں بولتا اسکا ماتھا چوم گیا آئرہ شرم سے سرخ

قندھاری ہوئی تھی

رات ایک بار پھر بچ گئی تھی۔۔۔ لیکن ہر بار نہیں بچو گی ایک بار تمہاری قربت کا نشہ چکھ لیا تو ہر رات تمہاری جاگ کر گزرے گی

"۔۔۔

وہ گزری رات کو یاد کرتے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا جب آئرہ کے بہت زیادہ گھبرا جانے پر اسے ایک بار پھر اپنے صبر کا ایک کڑا امتحان دینا پڑا تھا

پپ۔۔۔ پلیز۔۔۔ آپ جائیں ک۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔ "وہ اسکی آخری بات پر

بری طرح سے گھبراتی اسے خود سے پیچھے دھکیلنے لگی

جارہا ہوں۔۔۔ جارہا ہوں۔۔۔ لیکن جانے سے پہلے۔۔۔ "بولتے اس سے پہلے

آئرہ کچھ سمجھتی وہ اسکے گال پر زور کی بائٹ کرتا اسکے گال کو
سرخ کر گیا
لو ویو جان شاہ۔۔۔"ایک دل جلی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے وہ باہر
نکل گیا اب بھی نہ نکلتا اگر اسکا کھڑا کیا ملازم آکر اسے کسی کے
آنے کا اشارہ نہ دیتا برلاس کے نکلتے مشی اور ماہم بھی کچن میں آ
گئی تھی وہ کتنی دیر کومل کے پاس بیٹھی تھیں اس سے گپ شپ
کرتی بے بی کے ساتھ کھیلتی رہی۔انکو دیکھ آئرہ جلدی سے اپنی
حالت درست کرتی رخ موڑ کر اپنے کام میں مگن ہو گئی
کیا کیا رہتا ہیں۔۔۔"مشی سب چیزوں کا جائزہ لیتی پوچھنے لگی
تت۔۔۔تقریباً۔۔۔سب ہو گیا۔۔۔صرف روٹیاں اور بریانی کا دم
"رہتا ہے۔۔۔
وہ ہڑبڑاتی ایک ہی سانس میں جواب دے گئی مشی کو کسی گڑبڑ کا

احساس ہوا

یہ تم کیوں چوروں کی طرح چھپا کر بات کر رہی ہو ادھر دیکھو

اسکے خرافاتی دماغ نے کسی گھمبیر گڑبڑ کا احساس کروایا کیونکہ

وہ برلاس کو کچن سے نکلتے دیکھ چکی تھی

آئرہ نے اپنی شرم پر قابو پاتے دھیرے سے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا

جب مشی اور ماہم کی نظر اسکی گردن اور گال کے سرخ نشان پر گئی

مشی کی تو یہ دیکھ آنکھیں پھٹی تھی البتہ ماہم کی مسکراہٹ غائب

ہوئی تھی وہ مڑنے لگی تھی جب اسی وقت باہر سے آکر صوفے پر

یاقوت کے ساتھ بیٹھتے عثمان پر نظر پڑی اسے دیکھ مسکراہٹ پھر سے

واپس آگئی نہیں اب وہ پیچھے مڑنا نہیں چاہتی تھی اسکی آگے کی

زندگی بہت حسین تھی وہ مشی کی طرف دیکھتی اپنی ہنسی دبا کر

خود سلاد بنانے لگی

یہ جانور نے کاٹ لیا کیا۔۔؟ وہ جان بوجھ کر جانور کا نام لیتی آئرہ کو مزید سٹپٹانے پر مجبور کرنے لگی جو مکمل طور پر اپنے ذاتی جانور کی دی گئی سوغاتوں سے بے خبر تھی

مم۔۔۔ مطلب۔۔۔؟ وہ نہ سمجھی سے پوچھنے لگی مشی نے اسکی گردن اور گال پر ہاتھ رکھ کر بتایا جس پر آئرہ کی آنکھیں پھٹی وہ جھٹ سے دوپٹہ سر پر لیتی گال اور گردن کو چھپا گئی یہ دیکھ مشی اور ماہم جو ہنسی افففف آئرہ شرم سے پانی پانی ہو گئی

خیر ہے شادی کے بعد ایسے جانور سے پالا روز پڑتا ہے ہماری طرح تمہیں

بھی عادت ہو جائے گی بس چھپانا سیکھ لو۔۔۔ یہ جانور روز قبل ایسے نشان دے گا۔۔۔" وہ آئرہ کی حالت سے محفوظ ہوتی اسے چھیڑتی خود کام میں لگ گئی آئرہ کو جی بھر کر شرمندگی محسوس ہوئی

تم بتاؤ۔۔۔کب ایسے نشان چھپاؤ گی۔۔۔"اسکی توپ کا رخ اب ماہم کی جانب ہوا تھا وہ حیرت سے مشی کو دیکھتی جھٹ سے پلیٹ اور سبزیوں کی ٹوکری اٹھا کر "پتہ نہیں" کہتے باہر جا کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر کام کرنے لگی پیچھے مشی ہنستی رہ گئی

پتہ تو چلے گا بچو۔۔۔۔صبر کرو تم دونوں۔۔۔ابھی جانا ہی کہاں ہے ان بھائیوں کو۔۔۔پورے جانور ہیں۔۔۔ان سے بھی خطرناک۔۔۔"وہ خود سے

بولتی اپنے کام میں مگن رہی اس سے بہتر کون جان سکتا تھا اسکے پاس خود ایک جانور تھا جو ہر رات اسکے ہوش اڑاتا تھا

زامل تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا اس نے رو رو کر ملازم تک کو نچا کر رکھ دیا تھا جو آخر میں عاجز آتے معذرت کرتا زامل کو زیحال کے

حوالے کر گیا زامل زالے دونوں ایک جانب بیڈ پر بیٹھے اپنے کھلونوں سے کھیلتے سامنے زمل کے موبائل پر چلتی ٹام اینڈ جیری دیکھ رہے تھے زمل خود زیحال کے سینے پر لیٹی اسکے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائے نجانے کن سوچوں میں گم تھی زیحال دھیرے دھیرے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا خود بھی ٹام اینڈ جیری دیکھ رہا تھا

ہبی۔۔۔"اسی وقت زمل کی دھیمی سی آواز ابھری

جی ہبی کی۔۔۔جان۔۔۔"ہمیشہ کی طرح محبت بھرا جواب آیا

ہم کب واپس جائیں گے۔۔۔"اسکے سوال پر زیحال نے اسکے چہرے کی

جانب دیکھا رو رو کر اسکی آنکھیں سوجھ چکی تھیں

کل کی ٹکٹ بک کروائی ہے۔۔۔"اس نے سرسری سے لہجے مب
جواب دیا
آج کی کروالیں مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔"وہ سر اٹھاتی اٹھ کر بیٹھتی
ضدی انداز میں بولی
اوکے میرا بچہ۔۔۔میں آج کی کروالیتا ہوں اوکے۔۔۔"پیار سے
بولتے اس
نے موبائل اٹھاتے یاقوت کا نمبر ڈائل کیا زمل پھر اسکے اوپر لیٹ گئی
اتنارونے کے باعث منہ سے بے ساختہ ایک سسکی نکلی یہ دیکھ زیحال
کا دل کٹ کر رہ گیا
جی بھائی۔۔۔"حال احوال پوچھتے مؤدب انداز میں گویا ہوا
آج کی ٹکٹ بک کرواؤ میں واپس آرہا ہوں۔۔۔"اسکی بات سنتے
یاقوت

ایک دم صوفے پر اچھل کر پڑا

کیا۔۔۔آپ۔۔۔آپ واپس آرہے ہیں سچی۔۔۔۔مذاق تو نہیں کر

"رہے ناں۔۔۔

وہ جیسے بے یقینی سے پوچھ رہا تھا برلاس اسے غور سے دیکھنے لگا

مذاق کیوں کرونگا یار بچوں کا دل نہیں لگ رہا زامل بہت رویا ہے

برلاس کی عادت اسے ایسے لگ چکی ہے کسی کے پاس نہیں رہ رہا

"۔۔۔

اس نے آدھا سچ بتایا یا قوت تو خوشی سے پھولنے لگا تھا

میں ابھی کروادیتا ہوں۔۔۔"خوشی سے چہکتے اس نے کال کٹ کرتے

ان

لوگوں کی سیٹ رات کی فلائٹ سے ہی کنفرم کروادی تھی برلاس کو

جب سے پتہ چلا کہ وہ لوگ واپس آرہے ہیں اسکی تو خوشی کا کوئی

ٹھکانہ ہی نہیں رہا تھا سب میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ گئی

اسی وقت دروازہ ناک ہوا ملازم وہی کھڑا کھڑا نہایت مؤدب انداز میں مخاطب ہوا

خان جی۔۔۔آپ کو بڑے خان جی بلا رہے ہیں نیچے۔۔۔"وہ دا جی کا حکم

زیحال تک پہنچاتا اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا

آرہا ہوں۔۔۔"اونچی آواز میں جواب دیا ملازم سر جھکاتا نیچے چلا گیا

وہ کیوں بلا رہے ہیں۔۔۔"زمل پھر سے اٹھ کر بیٹھتی بے چین سی پوچھنے لگی

میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔"وہ اسکی بے چینی بھانپتے ماتھے پر بوسہ دیتا

اٹھ کر پیروں میں سلیپر زاڑستے شرٹ ٹھیک کرتا کمرے سے باہر نکلا

زمل نجانے کیوں اسکے جاتے اور بھی بے چین ہوا اٹھی تھی اس کا شدّت

سے دل چاہا اپنے ہبی اور بچوں کو لئے اڑ کر پاکستان چلی جائے یہاں آنے کے اپنے فیصلے پر شدّت سے افسوس اور غصّہ آ رہا تھا اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ وہ کیوں آئی

لاؤنج میں سب جمع تھے وہاج اب تک وہی موجود تھا سامنے سے زیحال کو آتے دیکھ وہ پہلو بدل کر بیٹھ گیا رخصار شدّت سے جلتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ آکر بیٹھنے کے بجائے کھڑا رہا دا جی نے اسے دیکھ ایک ٹھنڈی سانس خارج کی باقی سب بھی وہی موجود تھے مورے کے چہرے پر خوف کے سائے لہرا رہے تھے خانم بھی پریشان سی بیٹھی تھی زریاب اور داراب غصّے سے بھرے سرخ ہوئے بیٹھے تھے

بیٹھو۔۔۔ کھڑا کیوں ہے تم۔۔۔" دا جی اسے کھڑے دیکھ سنجیدگی سے مخاطب ہوئے

میں کھڑا ہی ٹھیک ہوں۔۔۔آپ بتائیں کیوں بلایا ہے۔۔۔"اس نے نظریں

اپنے باپ پر گاڑھتے سپاٹ انداز میں کہا

کیوں۔۔۔جلدی میں ہے کہیں جارہا ہے تم۔۔۔؟

جی۔۔۔میری دو گھنٹے بعد کی فلائٹ ہے۔۔۔میں واپس جارہا ہوں

۔۔۔"

اسکی بات سنتے مورے تڑپ کر ایک دم اٹھی زریاب اور داراب بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے زریاب کا غصّہ مزید سوا نیزے پر جا پہنچا بیلا کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ نم آنکھوں سے زیحال کو دیکھ رہی تھی

اگر اس بار جائے گا تو بیلا۔۔۔تمہارے ساتھ جائے گی۔۔۔"انکے حکم پر

زیحال نے پھٹی پھٹی نظروں سے انکو دیکھا جو بے حس بنے اس پر
اپنا حکم صادر کر رہے تھے زیحال خود پر ضبط کرنے لگا
کیوں۔۔۔یہ کیوں جائے گی۔۔۔"اس نے ضبط سے دانت بھینچتے
استفسار
کیا
"کیونکہ بیوی ہے تمہارا۔۔۔تمہارے ساتھ ہی رہے گا ناں۔۔۔
نہیں ہے یہ میری بیوی۔۔۔نہیں مانتا میں اس نکاح کو جو سزا کے طور
پر کروایا گیا اور سزا کے علاوہ بھی مجھے یہ لڑکی زہر لگتی ہے اس
لئے آیندہ اسے میری نسبت سے مت پکاریے گا۔۔۔"اپنے باپ کے
سامنے
لہجے کو حتی المقدور دھیما رکھتے غرایا تھا بیلا کا چہرہ اسکی بات
پر ایک دم زرد پڑ گیا

میں اسے طلاق دے کر جاؤنگا۔۔۔مزید اس سزا کے بوجھ کے ساتھ نہیں

جی سکتا میں۔۔۔" فیصلہ کن لہجے میں بولتے وہ موبائل پاکٹ سے نکال کر وکیل کا نمبر ڈائل کرنے لگا

"مجھے ڈائیورس پیپرز بنوانے ہیں۔۔۔ایک گھنٹے میں حویلی پہنچو۔۔۔ مقابل کو حکم دیتے ٹھک سے کال بند کر گیا باقی سب میں تو جیسے اسکی باتیں صور پھونک گئی تھی داجی طیش بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے وہاج تو یوں تھا جیسے ابھی پوری حویلی اپنی سرخ آنکھوں سے ڈھا دے گا وہی بیلا کی تو جیسے کسی نے روح تک کھینچ لی تھی

تم اب اپنے باپ سے اوپر ہو کر فیصلے کرے گا۔۔۔زبان دیا ہے ہم نے اپنے

بھائی کو۔۔۔کہ تمہارے واپس آتے ام سب کو بتادے گا کہ بیلا
تمہارے
نکاح میں ہے اور اب ہم ایسا کرے گا۔۔۔"اپنی جگہ سے کھڑے
ہوتے وہ
تقریباً دھاڑتے ہوئے بولے تھے زریاب بھی انکی بات سنتے کرنٹ کھا
کر
اٹھا تھا
میں نہیں مانوں گا اسے اپنی بیوی۔۔۔"اپنے باپ سے آواز دھیمی مگر
اسکی بھی
گرج دار آواز حویلی میں گونجی تھی فرخندہ بیگم بے آواز روتی ان
باپ بیٹے کو آمنے سامنے دیکھنے لگیں سب کے دل سہم کر رہ گئے
تمہارا یہ آخری فیصلہ ہے۔۔۔؟وہ سپاٹ لہجے میں استفسار کرنے لگے

زیحال اسکے انداز پر ٹھٹھکا تھا لیکن پھر سر دھیرے سے ہاں میں
ہلاتے "ہاں" ایک لفظی جواب دے گیا
یہ آپ غلط کر رہا ہے داجی۔۔۔"زریاب کی آواز دھیمی مگر سخت تھی
تم سب اب اپنے باپ کو بتائے گا کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط۔۔۔"وہ
زریاب
کی جانب مڑتے تقریباً دھاڑے تھے "سب کو پتہ ہے کہ اس نے اس
بچی
"کی عزت پر۔۔۔
بس۔۔۔"اس سے آگے وہ کچھ کہتے زیحال کی دھاڑ حویلی میں گونجتی
درودیوار تک کو ہلا کر رکھ گئی
میں بہت بار کہہ چکا ہوں میں نے کچھ نہیں کیا اور تم۔۔۔"وہ ایک دم
بیلا کی جانب مڑا جو اسکی ایک انگلی ہی اپنی جانب دیکھ کانپ اٹھی

تھی

ثابت کرو کہ میں نے تمہاری عزت کی طرف آنکھ بھی اٹھائی ہو خدا کی قسم یہ ایک پٹھان کی زبان ہے کہ تم نے ثابت کر دیا تو یہ خود اپنا سر قلم کر لے گا اور نہیں ثابت کر پائی تو تمہارے عورت ہونے کا لحاظ بھی نہیں کرونگا۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔" وہ درشتگی سے وارن کرتے اسکی

روح

کے پرخچے تک اڑا گیا وہ تو ایسی تھی گویا بدن کا ٹوٹو لہو نہیں

اگر نہیں بھی کچھ کیا تو اب سب کو یہی لگتا کہ اسکے ساتھ کچھ

غلط ہوا ہے کون اسکو قبول کرے گا۔۔۔" داجی اسکا قہر والا روپ دیکھ سمجھداری سے بولے لیکن وہ جب بپھر جائے تو ایک کے علاوہ اسے کوئی ٹھنڈا نہیں کر سکتا تھا

یہ خود قصوروار ہے۔۔۔تو بھگتے اب۔۔۔" کہتے وہ جانے لگا تھا کہ پیچھے

سے نوشیر وال کی آواز اسکے قدم وہی زنجیر کر گئی

تم ہمارا بات یاد رکھو۔۔۔"انکی بات پر زیحال انکی جانب مڑا

تم آج بیلا سے اپنا نکاح پکا کرے گا اور کل ولیمہ کر کر سب کو بتائے گا

کہ بیلا تمہاری بیوی ہے اور ایسا نہ کیا تو یاد رکھنا تم اپنے باپ کا مرا

ہوا منہ دیکھے گا۔۔۔کیونکہ

نوشیر وال کو مرنا قبول ہے لیکن زبان سے پھرنا نہیں۔۔۔"آہ انکی یہ

بات سنتے کسی نے جیسے زیحال کی روح بدن سے پھٹے کپڑے کی طرح

ٹکڑوں میں کھینچ کھینچ کر نکال لی ہو وہ بے یقینی سے سانس روکے

اپنے باپ کو دیکھنے لگا کیا کوئی باپ اتنا ظالم ہو سکتا تھا زریاب اور

داراب نے غصّیلی نظروں سے اپنے باپ کی جانب دیکھا

یہ زیادتی ہے میرے ساتھ۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑایا باپ کے سامنے اپنا

آپ

وہ چاہ کر بھی بڑا نہیں کر سکتا تھا لیکن وہ بھی جیسے اپنے باپ ہونے کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے تھے

یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے اب تم فیصلہ کرو اس لڑکی کیلئے اس کو طلاق دے کر اپنے باپ کا مرا ہوا منہ دیکھنا ہے یا نہیں۔۔۔" وہ رعب دار لہجے

میں بولتے اپنی آرام گاہ میں چلے گئے پیچھے زیحال یوں کھڑا تھا جیسے بے جان پتھر کی مورت اس نے پتھرائی نظروں سے زریاب کی " جانب دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "آگیا سکون آپ ہی لے کر آئے تھے تم رکو ام دا جی سے بات کرتا ہے۔۔۔" زریاب بولتے انکے پیچھے پیچھے گئے زیحال کو وہی کھڑے رہنا سب سے مشکل کام لگا تھا وہ جیسے ہی اوپر جانے کیلئے مڑا نظر اوپر جالیوں میں کھڑی زمل پر گئی اسے دیکھ زیحال جیسے سانس لینا تک بھول گیا وہ اسے دیکھتی اپنے کمرے میں

بھاگ گئی زیحال دو دو سیڑھیاں پھلانگتا جلدی سے اوپر گیا لیکن
اسکے پہنچنے تک وہ اندر سے دروازہ لاک کرتی وہی بیٹھتی پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی

گلالے۔۔۔گلالے۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔"زیحال کو ایک دم اسکی فکر
ہونے لگی

تھی یقیناً وہ وہاں کھڑی سب سن چکی تھی اندر سے اسکے رونے کی
کی آواز سنتے وہ مزید بے چین ہوا اٹھا

زمل۔۔۔۔زمل۔۔۔دروازہ کھول دو پلیز۔۔۔"اسکی آواز پر وہ مزید
پھوٹ

پھوٹ کر رونے لگی پوری جان لرز اٹھی تھی اسے روتے دیکھ زامل
زالے

بھی ہک دک سے کھیل چھوڑ کر اسے دیکھنے لگے

زمل۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔مت ستاؤ کھول دو دروازہ۔۔۔"وہ بے بسی کی
انتہا پر
پہنچا تھا
نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔کھولونگی۔۔۔"وہ وہی بیٹھتی پوری قوت سے
دھاڑی
تھی"میں مر جاؤنگی۔۔۔۔میں ختم کر دونگی خود کو۔۔۔میں آپ کو
کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔نہیں دیکھ سکتی میں۔۔۔۔"وہ
چیختی مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی زامل زالے اسکی اتنی تیز آواز
سنتے ڈر کر خود بھی رونے لگے تھے
نہیں۔۔۔تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔زمل۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔میں
کسی
کا نہیں ہوں صرف تمہارا ہوں۔۔۔پلیز دروازہ کھول دو۔۔۔"وہ منت

کرتے عاجزی سے بولا تھا اسکی باتیں تو جیسے زیحال کی جان ہی نکال گئی تھیں

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ آپ کسی اور کے ہو جائیں گے۔۔۔۔ وہ آپ کو مجھ سے

چھین لیں گے۔۔۔" وہ روتی ہوئی چلانے لگی پوری جان کانپ رہی تھی چہرہ شدّت سے سرخ ہو گیا تھا اپنے ہبی جان کو کھونے کا خوف اسے کسی اور کا ہوتے دیکھنے کا خوف اسکی جان دھیرے دھیرے نکال رہا تھا زیحال دروازہ مسلسل پیٹتا اپنے ہاتھ تک سرخ کر گیا

پلیز۔۔۔ کھول دو دروازہ۔۔۔۔ کوئی تو رحم کھالو مجھ پر۔۔۔۔ کیا بگاڑا ہے

میں نے سب کا۔۔۔ کیوں میرے ساتھ سب یہ کرتے ہیں۔۔۔" وہ ضبط کرتے

بے بسی سے چیخا تھا وہ آج تک سب کے ساتھ اچھا چلا ہر رشتے میں
اپنا سب سے بیسٹ دیا پھر بھی قسمت جیسے اسکی دشمن بن چکی
تھی اسے پل پل اذیت کی موت مارنا تو جیسے اسکا پسندیدہ مشغلہ
بن چکا تھا
"زمل۔۔۔اوپن داڈور۔۔۔
نو۔۔۔نو۔۔۔میں نہیں کھولونگی۔۔۔" وہ چلاتی نفی میں سر ہلاتی روتی
گئی بچے اور زور سے رونے لگے جب تینوں کی رونے کی آواز زیحال کی
جان نکال گئی وہ تڑپ اٹھا تھا وہ کیا کرے وہ کس کو بتائے نہ باپ
رحم کھا رہا تھا نہ بیوی
میں ہاتھ جوڑ رہا ہوں۔۔۔کھول دو دروازہ۔۔۔میرے بچوں پر ہی رحم
کھا

لو۔۔۔وہ رو رہے ہیں زمل۔۔۔پلیز اوپن داڈور۔۔۔"زمل نے بچوں کی جانب

دیکھا جو رو رو کر اپنا ننھا سا چہرہ سرخ کر چکے تھے وہ تڑپ کے اٹھتی انکے پاس گئی اور دونوں کو اپنے آغوش میں لیتی تڑپ کر شدّت سے مزید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

باقی سب بھی اسکی آواز سن کر اوپر آ گئے تھے

کیا ہوا۔۔۔"داراب نے آتے پوچھا زیحال نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا

زمل دروازہ نہیں کھول رہی۔۔۔"بولتے وہ پھر سے دروازہ پیٹنے لگا آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھیں جیسے ابھی برس پڑے گی

چابی لے کر آؤ۔۔۔"اس نے ملازم کو حکم دیا وہ بھاگتا ہوا فورا نیچے گیا تھا کہ تب ہی اندر سے کانچ کے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی اور وہ آواز

جیسے زیحال کی روح کھینچ گئی

زمل۔۔۔زمل۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔یہ آواز کیسی ہے۔۔۔زمل

۔۔۔"وہ مزید بے

چین ہوا اٹھا تھا جان جیسے لبوں پر آگئی تھی لیکن اندر سے کوئی آواز

نہیں آئی

"گلالے۔۔۔

ملازم اتنے میں چابی لے آیا جلد بازی میں اسکی سانسیں تک پھول

چکی تھیں داراب نے اس سے چابی لیتے جلدی سے دروازہ کھولا کھلتے

زیحال ایک ہی جست میں اندر گیا تھا سامنے ہی وہ بیڈ پر بیٹھی

دونوں بچوں کو خود میں چھپائے بے آواز رو رہی تھی زامل کا ہاتھ

لگتے بیڈ پر پڑا چھوٹا سا لیمپ جس کی روشنی انکو دکھانے کیلئے

پاس ہی جلا کر رکھی تھی وہ نیچے گرتا ٹوٹ چکا تھا

جس کے گرتے زمل زامل کو خوف زدہ سی ہوتی خود میں چھپا گئی

زیحال آتے بیڈ پر بیٹھتا زمل سمیت دونوں بچوں کو خود کے سینے میں بھینچ گیا

تم۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔"فکر مندی سے پوچھتے اسے اور بچوں کو ٹٹولا وہ ٹھیک تھے بلکل لیکن زمل اسے دیکھ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر ہچکیوں میں رونے لگی یہ دیکھ زیحال اسے خود میں بھینچ گیا

نہ کرو پلیز۔۔۔۔میں کہیں نہیں جارہا میں نہیں جاؤنگا کسی کے پاس کبھی بھی نہیں۔۔۔"داراب نے آگے بڑھ کر دونوں بچوں کو اٹھالیا انکے

بیچ سے نکلتے زیحال زمل کی کمر کو سختی سے جکڑے مزید اپنے اندر بھینچ گیا وہ ٹھیک تھی یہی احساس اس میں جان سی ڈال گیا تھا

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ام نہیں ہونے دے گا ایسا کچھ۔۔۔"زریاب کمرے میں آتے تقریباً دھاے تھے آج تک انکی آواز داجی کے سامنے ذرا

اونچی نہیں ہوئی تھی لیکن آج تو جیسے یہ وہ زریاب تھے ہی نہیں فرمانبردار سلجھے ہوئے سمجھدار بیٹے آج وہ صرف ایک بڑے بھائی تھے جو یہ کہہ کر اپنے بھائی کو لائے تھے کہ وہ سب سمبھال لیں گے تم اب ہمارے سامنے کھڑا ہو گا اس کل کی آئی لڑکی کیلئے۔۔۔؟داجی کا پارا سوا نیزے پر جا پہنچا تھا

یہ آپ کا غلط فہمی ہے داجی کہ ام گل کے واسطے ادر کھڑا ہے ام

ہمارے زی کیلئے کھڑا ہے ام اسکو لے کر آیا تھا یہ یقین دلا کر کہ اب
ایسا کچھ نہیں ہو گا لیکن ام یہ نہیں جانتا تھا کہ آپ کو اب بھی
صرف اپنا اصول عزیز ہو گا فرمانبردار اولاد جائے بھاڑ میں۔۔۔" وہ کسی
طور اپنی آواز کم نہیں رکھ پا رہے تھے یہی انکی بغاوت نوشیر وال کے
دل میں زمل کیلئے نفرت کا بیج بو رہی تھی انکے خیال میں اگر وہ نہ
ہوتی تو زیحال کو مجبورا بیلا کو ہی اپنانا پڑتا تب وہ چھوٹا تھا لیکن
اب وہ بڑا اور سمجھدار ہو گیا تھا نکاح کی اہمیت کو سمجھتا ہو گا
لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ تو پہلے سے ہی کسی اور کے عشق میں
دیوانہ ہو چکا ہو گا
اور اگر آپ کو لگتا ہے ام گل کیلئے کھڑا ہے تو یہ بھی صحیح ہے وہ
ہمارے زی کا محبت ہے ہمارے لئے قابل عزت ہے اس کے آنسوں ام
برداشت نہیں کرے گا۔۔۔"

تم جانتا ہے اسکا نتیجہ کیا ہو گا۔۔۔؟ وہ سخت لہجے میں غرلائے تھے

ہاں۔۔۔ جانتا ہے۔۔۔ لیکن فرق نہیں پڑے گا اب اپنا بیوی بچوں کو لے کر

چلا جائے گا۔۔۔ ام کو نہیں چاہئے یہ دھن دولت جہاں محبت نہ ہو اور یہ سب کھوکھلا ہے۔۔۔" وہ زریاب تھے باغی ہونے پر آئیں تو اپنے تخت

کو بھی ٹھوکر مار دے

کدر جائے گا تم؟ اس زی کی طرح۔۔۔؟ جیسے وہ غیروں میں رہ رہا ہے

؟

انکی بات پر زریاب کو وہ آخری پل یاد آیا ان تینوں کا زیحال سے لپٹ کر رونا۔ یاد آتے انکے لبوں پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ بکھر گئی

جن کو آپ غیر کہہ رہے۔۔۔اگر یہ وہاج۔۔۔زیحال پر کیچڑ انکے سامنے

اچھالتا تو خدا قسم وہ تینوں اسکو دھرتی سے غائب کر دیتے یاد رکھو داجی۔۔۔انکی رگوں میں ہمارے زی کا محبت دوڑتا ہے انکے ہاتھ کسی داجی نے نہیں باندھ رکھے وہ آزاد ہے اور انکی آزادی اس وہاج جیسوں کی موت ہے۔۔۔"زریاب کے منہ سے ان تین بھائیوں کی اتنی تعریف سنتے

نوشیر وال کا خون کھولنے لگا تھا انکی ہاتھ کی گرفت صوفے کے ہتھے پر مزید مضبوط ہو گئی

وہ زیحال کی گردن میں چہرہ چھپائے تڑپ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی زیحال کی روح تک کو کانپنے پر مجبور کر گئی وہ روتی تھی زیحال

اسے چپ کرواتا تھا لیکن آج تو اسکا رونا ہی روح تک کو لرزا رہا تھا وہ پوری بری طرح سے کانپتی زیحال کی گردن میں کس کر دونوں بازو پیچھے باندھے زار و قطار روتی گئی زیحال کی ہمت نہیں ہوئی کہ اسے چپ کروادے لیکن اسکے آنسوں بھی جیسے زیحال کے ضبط کو کڑا آزما رہے تھے

زمل۔۔۔"اس سے آگے وہ کچھ کہتا زمل ہچکیوں میں رک رک کر بولتی

اسے خاموش کروا گئی اتنا زیادہ رونے کے باعث اسکی آواز تک رندھ چکی تھی جو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ وہ کہہ کیا رہی ہے

میں۔۔۔۔میں ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ کر۔۔ س۔۔۔ سکتی برداشت۔۔۔ن۔۔۔ نہیں

کر۔۔۔س۔۔۔کتی۔۔۔"آخر میں وہ چیخی تھی اسکی تڑپ پر زیحال کا

روم

روم کھڑا ہو گیا

میں۔۔۔۔میں خ۔۔۔۔ختم۔۔۔۔کر۔۔۔د۔۔۔دونگی۔۔۔خ

۔۔۔خود کو۔۔۔میں۔۔۔نہیں

بب۔۔۔بانٹ سکتی۔۔۔۔آپ کو۔۔۔۔آپ۔۔۔۔آپ مم

۔۔۔میرے۔۔۔ہیں۔۔۔وہ۔۔۔وہ

کیسے۔۔۔۔چھو۔۔۔سکتی ہے۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔"وہ ہچکیوں میں چیخ

چیخ کر

بولتی وہاں موجود سب گھر والوں کا دل لرزا کر رکھ گئی تھی کیا

کوئی اتنی بھی کسی سے محبت کر سکتا تھا وہ کیا جانیں وہ دونوں

بھلے دو جسم تھے لیکن دونوں میں ایک روح ایک دل اور ایک جان تھی

ایک رگ تھا تو دوسرا اس میں گردش کرتا ہوا خون ایک دل تھا تو
دوسرا اسکی دھڑکن
کوئی ہاتھ نہیں۔۔۔لگائے گا مجھے۔۔۔"زیحال اسے خود میں بھینچتا
اس
کی گردن میں اپنے چہرہ چھپا گیا بچے ان دونوں کو ایسے دیکھ رو رو
کر اپنا چہرہ سرخ کر چکے تھے دار اب دونوں کو لئے باہر چلا گیا
میں۔۔۔۔میں۔۔۔مر۔۔۔جاؤنگی۔۔۔۔ہ۔۔۔ہبی۔۔۔میں
۔۔۔میں۔۔۔"وہ ہچکیاں
لیتی جملہ ادھورا چھوڑتی اور بھی تیز رونے لگی جیسے آج رو رو کر
ہی مر جائے گی "آپ۔۔۔آپ۔۔۔ک۔۔۔کسی اور۔۔۔کے
۔۔۔ق۔۔۔قریب بھی۔۔۔

گئے۔۔۔تو۔۔۔تو میں۔۔۔ برداشت نہ۔۔۔ نہیں کر۔۔۔ سکوں
۔۔۔گی نہیں کر
سکو نگی۔۔۔"آج اسکی دیوانگی ہی الگ تھی اسکا جُنون زیحال بہت
اوپر جا چکا تھا وہ عشق کا سفر طے کرتی جُنون کی حدود میں داخل
ہو گئی تھی جہاں سے آگے صرف موت تھی
نہیں۔۔۔۔ نہیں جاؤ نگا کسی کے قریب۔۔۔ کبھی نہیں مر کر بھی نہیں
۔۔۔"

وہ یقین دلاتا اسکی گردن پر بوسے دینے لگا لیکن زمل اسے کسی طور
چھوڑنے کی سکت میں نہیں تھی وہ اور بھی زیحال سے لپٹنے لگی وہ
بھی اسکی ایک ٹانگ کے نیچے تھائی پر ہاتھ رکھتا مزید اپنے قریب کر
گیا یہ دیکھ خانم اپنی بھیگی آنکھوں کو صاف کرتی مورے اور اپنی
دونوں بیٹیوں کو نیچے لے گئی

"آپ۔۔۔اپ۔۔۔ میرے ہیں۔۔۔بس۔۔۔ میرے۔۔۔
صرف۔۔۔ تمہارا۔۔۔ صرف اپنی گلالے کا۔۔۔۔"اس وقت وہ ضبط
کے آخری
زینے پر کھڑا تھا زمل کے رونے میں تھوڑی کمی آتی لیکن داجی کی
باتیں یاد کرتے جیسے پورا وجود لرز کر رہ جاتا وہ پھر سے پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگتی زیحال کو کسی اور کی پناہوں میں تصور تک اس
کی روح کھینچ گیا تھا
نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔ چھین۔۔۔ل۔۔۔لیں گے
۔۔۔آپ۔۔۔کو مم۔۔۔مجھ
سے۔۔۔ ہبی۔۔۔وہ۔۔۔وہ چھین لیں۔۔۔گے۔۔۔" یاد آتے وہ
مزید تڑپ اٹھی اب
زیحال کی بس تھی اسکا یوں شدّت سے تڑپ تڑپ کر رونا زیحال کی

برداشت ختم کر گیا تھا وہ ایک جھٹکے میں پیچھے ہوتا بیڈ سے اتر کر
زمل کا ہاتھ تھامے اسے بھی اپنے ساتھ باہر لے جانے لگا وہ روتی ہوئی
کسی کٹی پتنگ کی طرح اسکے ساتھ کھنچتی چلی گئی یہ پٹھان کی
حویلی تھی یہاں ایک ایک دیوار پر کلاشنکوف اے کے فورٹی سیون
لٹک رہی تھی زیحال اپنے کمرے کے باہر ٹیبل کے اوپر لگی کلاشنکوف
اتارتے زمل کا ہاتھ پھر سے تھام کر نیچے لے جانے لگا وہ اسکے ہاتھ میں
بندوق دیکھ رونا بھولتی پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جب
زیحال نے سیڑھیوں میں ہی دھڑا دھڑ گولیاں برسانی شروع کر دی ہر
کوئی اسے خوف زدہ سی نظروں سے دیکھ رہا تھا زیحال کا رخ سیدھا
بیلا کی جانب تھا اسکے قریب جاتے بھی اس نے اتنے زمین پر فائر کئے
کہ وہاں کی ٹائلز بری طرح سے پھٹتی ایک چھوٹا سا بلاسٹ کر گئی
تھی بیلا دونوں کانوں پر سختی سے ہاتھ رکھے خوف سے لرزتی آنکھیں

موند گئ

بولو۔۔۔میں۔۔۔نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تھا۔۔۔؟زمل کا ہاتھ

چھوڑے وہ

بیلا کے سر کے بال مٹھی میں جکڑ گیا اسے بیسٹ کے روپ میں دیکھ

وہاج کی آنکھیں پھٹی تھیں اس سے پہلے وہ بیلا کی جانب بڑھتا

زیحال نے ایک فائر عین اسکے کان کے قریب مارا تھا بلکل ایک انگلی

کے فاصلے سے گولی نکلتی پیچھے ٹیبل پر رکھے واز کو دو ٹکڑے کر

گئ تھی

اگر آگے آیا تو یاد رکھنا یہی دونوں بہن بھائی کی قبر بنا دونگا۔۔

۔سمجھا۔۔۔"اسکے منہ پر خون آشام انداز میں دھاڑتے وہاج کے قدم

وہی

زنجیر کر گیا

تم بولو۔۔۔کونسی زیادتی کی تھی میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔بولو

۔۔۔"آخر

میں سیدھا اسکے منہ پر دھاڑا بیلا کی رنگت فق سے اڑی تھی پورا بدن

بری طرح سے لرز اٹھا تھا

اگر آج منہ نہ کھولا تو یاد رکھنا۔۔۔اس بندوق کی ساری گولیاں

تمہارے

بھائی کے دھڑ میں اتارونگا اور اسکے بعد تمہیں اسکی قبر میں ساتھ

ہی زندہ دفناؤنگا۔۔۔"اسکی جان لیوا دھمکیاں عمل کرنے سے پہلے ہی

بیلا کی جان نکال گئی تھیں اسی وقت گولیوں کے برسنے کی آواز سنتے

دجی اور زریاب بھی باہر نکل آئے تھے سامنے کا منظر دیکھ تو داجی

کی آنکھیں پھٹی تھیں

زی۔۔۔یہ کیا کر رہا ہے تم۔۔۔۔" وہ وہی کھڑے کھڑے غضب ناک انداز میں

دھاڑے تھے لیکن زیحال نے مڑ کر نہیں دیکھا وہ کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا زمل خود اس سے خوف کھاتی ایک قدم پیچھے ہٹ گئی تب ہی وہاج آگے بڑھنے لگا تھا جب ایک گولی سیدھا اسکی ٹانگ پر لگی اور تڑپتا لڑکھڑا کر منہ کے بل زمین پر جا گرا داجی اور باقی سب اسکے پاس دوڑے تھے زریاب وہی کھڑے رہے جیسے اسے گولی لگنے پر انکو سکون سا محسوس ہوا ہو

کہا تھا۔۔۔آگے آیا تو یہی قبر بناؤ نگا۔۔۔" بیلا اسکا بیسٹ روپ دیکھ بس مرنے والی تھی اس نے کب زیحال کو اس روپ میں تصور کیا تھا اسکے ذہن کے پردے پر صرف وہی روتا بلکتا ہوا بچہ تھا لیکن وہ کیا جانے اب وہ ایک ایشین گینگسٹر بن چکا تھا وہ خوف کے مارے ایک لفظ بھی

منہ سے نہیں نکال پا رہی تھی تب ہی زیحال کی گرج دار آواز اس میں
صور پھونک گئی
گلریز۔۔۔ باہر لان میں ایک گڑھا بناؤ۔۔۔ جس میں یہ دونوں بہن
بھائی
پورے آسکیں۔۔۔" یہ بات سنتے بیلا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی
ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ میں۔۔۔ میں بتاتی ہوں۔۔۔" وہ خوف
سے بری طرح
کانپتی ہوئی آواز میں بولی سب نے اسکی جانب دیکھا فضا میں گہری
خاموشی چھا گئی وہی وہاج کو لگا جیسے اسکی موت اسکے قریب ہو
وہ آنکھوں کے اشارے سے بیلا کو چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا لیکن
جب موت سامنے ہو تو ہر اشارہ مسترد ہے

خ۔۔۔خان۔۔۔لالا۔۔۔نے مم۔۔۔مجھے۔۔۔اس۔۔۔دن

۔۔۔ک۔۔۔کمرے میں بھیجا

تھا۔۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔ک۔۔کہا تھا۔۔۔کہ۔۔میں۔۔۔میں

۔۔۔اپنی۔۔۔ح۔۔۔حالت

بگاڑ۔۔کرس۔۔۔سب کو۔۔۔کہہ۔۔۔دوں۔۔۔کہ۔۔۔کہ اس

۔۔۔نے مم۔۔۔میری

عزت۔۔۔پر۔۔۔ہ۔۔۔ہاتھ ڈالا۔۔۔ہ۔۔۔ہے۔۔۔"اسکی بات

سنتے سب پر گویا

خان حویلی کی پوری چھت آن گری تھی ہر کوئی اسے پھٹی پھٹی

نظروں سے دیکھ رہا تھا وہاج سر جھکائے اپنی ٹانگ زور سے بھینچ گیا

داجی تو یوں کھڑے تھے جیسے کوئی پتھر کی بے جان مورت زریاب

کی آنکھوں میں لہو اترنے لگا تھا زیحال نے مڑ کر اپنے باپ کو دیکھا

"جیسے کہنا چاہتا ہو" سن لیا؟

زریاب نے غصّے سے سرخ ہوتے آگے بڑھ کر اپنے بھاری بوٹ وہاج کی

ٹانگ پر لگی گولی والی جگہ پر رکھتے اسکی ایک دل خراش چیخ بلند کروادی

کمینے ام۔۔۔ جانتا تھا تم۔۔۔ کیوں اتنا طرف داری کرتا ہے اپنی بہن کی

"

غرلاتے اور مزید زور دیتے اسکی جان جیسے نکال گئے

بول۔۔۔ کیوں اس قدر بے غیرتی پر اترا کہ۔۔۔ تم کو اپنا بہن ہی پیش کرنا

پڑ گیا بول۔۔۔ "اسکے سر کے بال مٹھی میں جکڑتے اسکے قریب بیٹھ کر منہ پر دھاڑے تھے ہر کوئی اس سے پیچھے ہٹ چکا تھا داجی خود

شل ساکت سے کھڑے تھے

بولتا ہے یا ام خود تمارا قبر بنائے ادر۔۔۔ لیکن ام مار کر نہیں تم کو زندہ بغیر کفن کے دفن کرے گا۔۔۔" بولتے ایک گھونسہ اسکے منہ پر دے مارا

وہ شدید درد سے بلبلاتا نیچے زمین کی طرف جھکا تھا

مم۔۔۔ مجھے سیٹ۔۔۔ چاہیے۔۔۔ تھا۔۔۔ تم۔۔۔ تم۔۔۔ تین بھائی تھے۔۔۔ اور ام

دو۔۔۔ آغا جان۔۔۔ تم۔۔ تین۔۔۔ بھائیوں۔۔۔ کو وہ۔۔۔ سیٹ دے۔۔۔ دیتے۔۔۔ اس

لئے۔۔۔ ام نے۔۔۔ زی۔۔۔ کا غیرت کا۔۔۔ فائدہ اٹھایا۔۔۔ اس ۔۔۔ کو۔۔۔ اسکو تم۔۔

سب۔۔۔سے الگ کرنے۔۔۔کا۔۔یہی۔۔۔ایک طریقہ ام کو ملا

۔۔۔اسکے دور

ہوتے۔۔۔تم بھی۔۔۔صرف دو۔۔۔بھائی رہ۔۔۔جاتا۔۔۔پھر سیٹ

۔۔۔ام جیت

لیتا۔۔۔لیکن تم۔۔۔پھر۔۔۔بھی بازی لے۔۔۔گیا ام سے۔۔۔"آغا

جان جن کے دو

بیٹے تھے ولی خان آفندی اور نوشیر وال خان آفندی ولی خان کے آگے

دو بیٹے تھے وہاج اور بالاج اور نوشیر وال کے تین بیٹے تھے زریاب

داراب اور زیحال آغا خان نے تین بیٹوں کی وجہ سے اپنی سیٹ

نوشیر وال کو دے دی تھی یہ بات وہاج کو بری طرح سے کھٹکی تھی

جانتا تھا آگے چل کر یہ سیٹ انہی کے بیٹوں کو ملے گی اس لئے اس نے

سب سے پہلے زیحال کی غیرت پر وار کیا کیونکہ وہ تینوں میں غصّے

کا تیز تھا بچپن سے ہی اسے راستے سے ہٹانے کا یہ طریقہ سب سے
آسان تھا جو کار آمد بھی ثابت ہوا لیکن زریاب پھر بھی اس پر بازی
لے گئے داراب کو سیاست میں کوئی دلچسپی نہیں تھی آج اتنے سالوں
بعد وہاج کا کارنامہ ایسے کھل کر سامنے آئے گا یہ تو خود اس نے بھی
نہیں سوچا تھا جس نے بے غیرتی کی ہر حد پار کر کر اپنی بہن پیش
کرتے ایک پٹھان کے اصولوں کا فائدہ اٹھایا اور ایک پٹھان کی غیرت کا
لیکن پھر بھی آخر میں آکر ذلیل ہو گیا
سب پر ایک سکتا سا طاری تھا کوئی آج کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا
تھا مورے نوشیر وال کو دیکھ رہی تھیں خانم کی نظریں زریاب پر تھیں
جبکہ خود نوشیر وال کی نظریں وہاج پر تھی
تم کو ذرا غیرت نہیں آیا اپنی بہن کی عزت کا سودا کرتے ہوئے
وہ،"۔۔۔

دانت بھینچتے وہاج پر غرلائے تھے وہ شرم سے مزید سر جھکا گیا بیلا
بے آواز پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی بھری محفل میں بے نقاب
ہونے
کی ذلت نری موت ہوتی ہے اس سے اچھا انسان خود کشی کر لے
زیحال نے ہاتھ میں پکڑی بندوق صوفے پر اچھالتے زمل کی جانب مڑ
گیا اسے بیلا کی جانب اپنا رخ تک برداشت نہیں ہو رہا تھا
نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔دوبارہ ام تمہارا شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا
نوشیر وال کے منہ سے یہ بات سنتے جہاں کچھ دلوں کو راحت ملی تھی
وہی کچھ دل کانپ کر رہ گئے تھے
وہاج میں اٹھنے تک کی سکت نہیں تھی وہ لڑکھڑاتا اٹھنے کی کوشش
میں دوبارہ زمین پر ڈھے گیا آج تو وہ بہت سی نظروں میں بھی گر
چکا تھا زمین سے تو اٹھ جاتا وہاں کیسے اٹھتا

زی۔۔۔طلاق دو۔۔۔اس کو۔۔۔ام۔۔۔اسکو بھی اپنے گھر میں مزید
برداشت
نہیں کرے گا۔۔۔"زریاب زیحال کی جانب مڑتے خون آشام انداز
میں
غرلائے تھے بیلا کی تو طلاق لفظ پر جیسے جان سی نکل گئی تھی وہ
پھٹی پھٹی نظروں سے زیحال کو دیکھتی سر دھیرے دھیرے نفی میں
ہلاتی گئی دل جیسے بند ہو رہا تھا سانس اندر جا کر باہر نہیں آ رہی
تھی

اس سے پہلے زیحال طلاق دیتا نوشیر وال کی آواز اسے چپ کروا گئی
سب نے انکی جانب مڑ کر دیکھا بے یقینی سی بے یقینی تھی سب کی
آنکھوں میں
اسکو طلاق نہیں ہو گی۔۔۔یہ ہمارے مرحوم بھائی کا فرض ہے جو ام

ادا کرے گا۔۔۔بیلا۔۔۔زی کی بیوی ہی رہے گی تا قیامت۔۔۔"انکی بات

سنتے زمل کے پورے بدن سے جان جیسے نکلتی وہ بے جان سی ہوتی پوری زیحال کے سہارے آگئی اس نے ایک ہی جست میں کو کندھوں سے تھامتے اپنے ساتھ لگالیا

گلالے۔۔۔کیا ہوا۔۔۔تم۔۔۔ٹھیک ہو۔۔۔؟ وہ ایک دم فکر مند سا ہوا تھا اس

نے غصّیلی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا جو سفاکیت کی ہر حد پار کر چکے تھے جن کو اپنے مرحوم بھائی کا تو خیال تھا لیکن زندہ اولاد کو مارنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑ رہے تھے

بس کریں۔۔۔میں اسے طلاق دونگا۔۔۔آپ۔۔۔کو جو کرنا ہے ۔۔۔کریں۔۔۔"وہ

اٹل لہجے میں بولتا سب پر ایک سکتہ سا طاری کر گیا وہ آج تک اپنے باپ کے آگے اس انداز میں مخاطب نہیں ہوا تھا لیکن یہاں بات اسکی زندگی کی تھی اسکی گلالے کی

دے دو۔۔۔ طلاق۔۔۔"اسی وقت باہر سے آتے داراب کی آواز گونجی تھی

سب نے اسکی طرف دیکھا اسکی گود میں زامل زالے تھے ہنستے کھلکھلاتے جیسے برلاس کے ساتھ ہوتے تھے زالے کے ہاتھ میں اسکے جیسی ایک پیاری سی گڑیا تھی جس کا منہ وہ اپنے منہ میں لیتی کبھی داراب کے کسرتی سینے پر مارتی وہ بے حد خوش تھی اپنا نیا کھلونا دیکھ کر وہی زامل کے ہاتھ میں سپائڈر مین تھا دونوں کو نئے کھلونوں سے عشق تھا وہ بھی تب تک جب تک اسکے بعد کوئی اور نیا کھلونا نہ آجائے پھر وہ دونوں پہلے والے کھلونے کو دیکھتے تک

نہیں تھے انکی یہی عادت پورا گھر انکے کھلونوں سے بھر چکی تھی

ایسا انکا برلاس چاچو دونوں کی عادت کو بگاڑ چکا تھا

آپ کو۔۔۔اپنے بھائی کی بیٹی اسی گھر میں چاہئے۔۔۔پھر چاہے وہ

چھوٹے کی بیوی بن کر رہے یا بڑے کی۔۔۔"اسکی ادھوری بات

سمجھتے

مورے کا دل تک بند ہو گیا باقی سب بھی حیرت بھری نگاہوں سے

اسے

دیکھ رہے تھے

میں نکاح کرونگا بیلا سے۔۔۔"یہ ہوا تھا دھماکہ سب کے سروں پر بیلا

پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی اس سے ویسے ہی اسکی جان

جاتی تھی جتنی سخت طبعیت کا وہ مالک تھا یقیناً بیلا کی زندگی کو

جہنم بنا کر رکھ دینے والا تھا وہ اب بھی سرخ نگاہوں سے بیلا کو ہی

دیکھ رہا تھا بیلا یوں تھی جیسے اب گرے گی

تم ایسا نہیں کرے گا۔۔۔"زریاب آگے آتے سپاٹ لہجے میں بولے

مجھے میرا بھائی چاہیئے لالا۔۔۔اسکی خوشی کیلئے مجھے یہ لڑکی بھی

قبول ہے کیونکہ گل کو کھو دیا اسے نہیں کھو سکتا۔۔۔"زیحال نے کن

اکھیوں سے داراب کو دیکھا تھا ان سب میں

اگر اسکے ساتھ کوئی کھڑا رہا تھا تو وہ اسکے دونوں بھائی تھے وہ

آج واقعی اپنے چھوٹے بھائی سے اپنی محبت کا ثبوت دے رہے تھے

طلاق دو اسے۔۔۔"داراب نے زیحال کو دیکھتے سپاٹ لہجے میں حکم دیا

نوشیروال اب کچھ بولنے کی سکت میں نہیں رہے تھے انکو واقعی

صرف اپنے بھائی کا خون اس گھر میں چاہیے تھا ماحول میں ایک

فسوں خیزی سی چھا گئی

میں زیحال خان بیلا ولی خان کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔"اسکا جملہ بیلا کے

وجود سے جیسے روح کھینچ گیا باقی سب کے سانس تک رک گئے

طلاق دیتا ہوں۔۔۔طلاق دیتا ہوں۔۔۔"جملہ پورا ہوتے بیلا بے جان سی

ہوتی صوفے پر ڈھے سی گئی اسکی حالت یوں تھی جیسے اجڑا بیاں

باں نظریں ساکت پتھر سی زمین پر ٹکی سانس بھی جیسے اسکی بند

تھی ایک لمحے میں اسے اپنے گرد صرف اندھیرا دکھائی دینے لگا تھا

زمل زیحال کے سینے میں چہرہ چھپائے شدّت سے رو دی وہ صبح سے

کتنی بار رو چکی تھی زیحال اسے خود میں بھینچ گیا

بس۔۔۔میرا بچہ۔۔۔"وہ پیار سے اسکا سر چومتے اپنے باپ کو دیکھنے لگا

آپ جیت گئے بابا۔۔۔ایک بار پھر آپ جیت گئے۔۔۔ایک بار پھر اپنا بیٹا ہرا

دیا۔۔۔لیکن اس بار یہ آخری بار تھا۔۔۔آج سے آپ کا چھوٹا بیٹا آپ کے

لئے مر گیا میں اب کبھی لوٹ کر نہیں آؤنگا۔۔۔چلو زمل۔۔۔"وہ زمل کا

ہاتھ تھامتے اوپر جانے ہی لگا تھا کہ زریاب نے اسے روک لیا

زی تم کیا کہہ رہا ہے۔۔۔ام کو۔۔۔پھر تم چھوڑ جائے گا۔۔۔"انکے لہجے

میں تڑپ تھی زیحال نہیں مڑا

میں نے نہیں چھوڑا تھا کسی کو۔۔۔سب نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔اب مجھے تنہا رہنے کی عادت ہو چکی ہے۔۔"وہ بنا مڑے زمل کو لے کر اوپر چلا گیا پیچھے سب پر سکتہ سا طاری کر گیا

اگر زی اس بار چلا گیا تو ام بھی چلا جائے گا۔۔۔"،زریاب فیصلہ کن

لہجے میں بولتے ایک آخری نظر اپنے باپ پر ڈال کر لمبے ڈھینگ

بھرتے

باہر نکل گئے

جہاں میرے دونوں بھائی ہونگے میں بھی وہی چلا جاؤنگا۔۔۔"داراب

دونوں بچوں کو لئے خود بھی فیصلہ سناتا اپنے کمرے میں چلا گیا

نوشیر وال اسی طرح ساکت کھڑے رہے مورے کا دل کانپ اٹھا تھا

پہلے

صرف ایک بیٹے کی جدائی میں وہ اتنا تڑپی تھیں اب تو تینوں بیٹے

ان سے دور جانے کی بات کر رہے تھے انہوں نے بھیگی نگاہوں نے

اپنے

مجازی خدا کی دیکھا

چودہ سال پہلے ام سے تمہارا اصول ہمارا بیٹا چھین گیا تھا آج ایک بار

پھر تم اپنا اصول بیچ میں لا کر ام سے ہمارے بیٹوں کو چھین رہا ہے
خان۔۔۔ لیکن اس بار ام ایسا کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔۔ جدر ہمارا بچہ
ہو

گا ام بھی ادر ہی جائے گا۔۔۔ چلو خانم۔۔۔" وہ خانم کا ہاتھ تھامتی اس
کے سہارے اپنے کمرے میں چلی گئیں پیچھے نوشیر وال اکیلے رہ گئے
وہ واقعی آج جیت گئے تھے لیکن جیت کر بھی سب ہار گئے تھے ان کی
بیوی بچے ان سے دور جا رہے تھے انکے اصول زندگی میں پہلی بار انکا
سب سے بڑا نقصان کر گئے تھے

زیحال زمل کو بیڈ پر بٹھاتے بیگ بیڈ پر رکھتا بچوں کے کپڑے ڈالنے
لگا ان دونوں کے بیگ اتنے خاص نہیں کھلے تھے صرف دونوں بچوں کی
چھوٹی چھوٹی جرابیں اور ہڈی یہاں وہاں پڑی تھیں جسے وہ اٹھا کر

ایک ایک کر کر ڈالتا گیا زمل اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوں صاف
کرتی اسے دیکھتی رہی ابھی فلائٹ میں ایک گھنٹہ تھا لیکن وہ مزید
یہاں نہیں رہنا چاہتا تھا اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا
بیگ پیک کرتے وہ زمل کا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر نیچے لے آیا ملازم
سے بچوں کا پوچھا
تم یہاں رکو میں بچوں کو لے کر آتا ہوں۔۔۔"زمل کے رخصار پر ہتھیلی
جماتے پیار سے بولتا داراب کے کمرے کی جانب گیا زمل وہی کھڑی اس
کا انتظار کرنے لگی وہاج کی کڑی نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں جیسے ابھی
آنکھوں ہی آنکھوں سے اسے سالم نگل جائے گا
زیحال نے کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھولا نظر دونوں بچوں پر گئی
دونوں نے داراب کے بیڈ کی ایسی کی تیسی کر دی تھی کمرہ جتنا
شاندار اور نفیس تھا بیڈ اتنی ہی بری حالت میں آچکا تھا بیڈ شیٹ پر

سلوٹیں بکھری پڑی تھیں کھلونوں کا ڈھیر لگا زامل زالے کو گھیرے
ہوئے تھا یہ دیکھ زیحال کا دل چاہا سر پیٹ لے اپنا یہ دونوں جہاں
جائیں اتنی سی عمر میں ہی تباہی مچا دیتے ہیں
آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔؟ داراب کو پیکنگ کرتے دیکھ حیرت اور نہ
سمجھی سے پوچھا داراب نے ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا اور دھیرے
سے مسکراتے اپنی شرٹس بیگ میں ڈال کم ٹھوسنے زیادہ لگا تھا
جیسے کسی بات کا غصّہ نکال رہا ہو
جہاں میرا چھوٹا بھائی لے جائے گا میں وہی چلا جاؤنگا۔۔۔"شریر ہوتے
اسے چھیڑتا اپنے کام میں مگن رہا زیحال کو اسکی بات کچھ پلے نہ
پڑی
کیا مطلب۔۔۔؟نہ سمجھی سے پوچھا
مطلب کہ میں اور لالا بھی چھوڑ رہے ہیں یہ حویلی۔۔۔ہم کہیں اور رہ

لیں گے لیکن تمہارے قریب۔۔۔"اسکے انداز میں بے پناہ محبت تھی

زیحال کو تو جیسے کرنٹ لگا تھا

کیا۔۔۔؟وہ تقریباً چیخا تھا"ل۔۔۔لیکن ایسے تو بابا اکیلے رہ جائیں گے

"

رہ جائیں۔۔۔انکو اپنی اولاد سے زیادہ بھائی کی اولاد عزیز تو رہیں ان

کے ساتھ ہی۔۔۔"کلس کر بولتے بیگ اٹھا کر فلور پر رکھا اسکے اندر

رگوں میں خون ابلنے لگا تھا بیلا سے نکاح کا فیصلہ تو وہ کر چکا تھا

لیکن اسے اس لڑکی سے انتہا کی نفرت تھی جس نے اسکے بھائی کو

ان سب سے چھینا تھا

یہ غلط ہے۔۔۔"اسے پہلے ہی افسوس تھا اپنے باپ سے اونچی آواز میں

بات کرنے کا اور اب تو مزید اس افسوس میں اضافہ ہو رہا تھا

ہو بھلے تم۔۔۔چپ رہو۔۔۔ورنہ ایک کان کے نیچے لگاؤنگا

۔۔۔"زیحال

یقیناً بھول گیا تھا کہ داراب اس سے پانچ سال بڑا ہے وہ تھپڑ لگا بھی سکتا تھا زیحال اسکے انداز پر مسکرا دیا اس نے بچوں کی جانب نہیں دیکھا جو اپنے باپ کو دیکھ سارے کھلونوں کو ٹھوکر مارتے اس کی طرف اتاولوں کی طرح ہاتھ بڑھا رہے تھے زیحال نے آگے بڑھ کر دونوں

کو اٹھالیا زامل زور زور سے ٹانگیں مارتا اپنے باپ کو پیٹنا شروع ہو گیا کہ دیر سے کیوں اٹھایا جلدی کیوں نہیں اٹھایا

بس۔۔۔بیٹا۔۔۔۔"زیحال بے بسی سے ہنستے ہوئے یہی بول سکا لیکن

وہ

نری دہشت گرد کی اولاد کہاں بخشنے والا تھا اسکے مقابلے زالے زیحال

کے گال پر بوسہ دیتی خود ہی اپنے ننھے ہاتھ سے اسکا گال صاف کر رہی تھی

یہ کس پر گیا ہے۔۔۔زالے کتنی معصوم ہے اور یہ پورا آتنک وادی مجھ سے ڈرائیو کرتے سگنل تک تڑوا دیا وہ تو وردی نے بچا لیا ورنہ میں اور یہ جیل میں ہوتے۔۔۔"بولتے وہ ہنسنے لگا زیحال تو جانتا تھا یہ سارا کیا دھرا برلاس کا تھا اسی نے اسے ڈھشم ڈھشم کر کر ایسا بنا دیا کہ وہ غصّے میں کسی کو نہیں دیکھتا تھا بس پیٹ دیتا تھا

یہ کھلونے اٹھاؤں۔۔۔؟داراب نے کھلونوں کی جانب اشارہ کیا

نہیں انکے پاس پہلے ہی ڈھیر لگا پڑا ہے رکھے رہنے دیں آپ کے بچوں کے کام آجائیں گے۔۔۔"بولتے ساتھ اپنی مسکراہٹ دبائی داراب نے

ترچھی نظریں کر کر اسے دیکھا

ہاں ہو ہی ناں جائیں بچے میرے اس چڑیل کے ساتھ چلو۔۔۔" کلس کر

بولتے

وہ دونوں ساتھ باہر نکلے داجی وہی اپنے مخصوص صوفے پر بیٹھے تھے داراب کے ہاتھ میں بیگ دیکھ وہ بے اختیار اٹھتے چلے گئے اسی وقت زریاب بھی اپنی دونوں بیٹیوں کو لئے باہر آ گئے لیکن اپنے باپ کی طرف نہیں دیکھا

وہ تینوں کو حیرت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہے مگر بولے کچھ نہیں وہاج ملازم کے ہمراہ ہوسپٹل چلا گیا تھا جبکہ بیلا اب تک وہی بیٹھی شل ساکت تھی وہ نہیں دیکھ رہی تھی کسی کو کون کیا کر رہا ہے

کہاں جارہاہے اسے صرف ایک گی لفظ سنائی دے رہا تھا طلاق طلاق طلاق۔۔۔اسے طلاق ہو چکی تھی چودہ سال پہلے بنا رشتہ یوں پل میں ختم کر دیا گیا تھا وہ تو اس وقت صرف گیارہ سال کی معصوم بچی تھی جسے اپنے مفاد کیلئے بھی اپنے ہی بھائیوں نے استمال کیا تھا اس کے ننھے سے ذہن میں تو زیحال کی ایک تصویر بنائی گئ تھی اسکے ساتھ حسین زندگی کی تصویر وہ تو رہتی بھی اسی کے کمرے میں تھی اسے روز کہا جاتا تھا کہ وہ آئے گا اسے اسکے خوابوں کا راج کمار بنا کر دکھایا گیا لیکن ہوا کیا۔۔۔آتے اس راج کمار نے اسکے خوابوں کو چکنا چور کر دیا اسکی حسین یادوں کا محل ایک پل میں ڈھیر کر دیا صرف تین لفظ

لالا آپ بھی۔۔۔؟زیحال زریاب کو دیکھ حیرت اور نہ سمجھی سے بولا

کیوں ہمارے لئے تمہارے گھر میں جگہ نہیں ہے۔۔۔؟ وہ ایک دم کلس کر

بولے جیسے پہلے سے بھرے بیٹھے تھے

ن۔۔۔ نہیں ایسی بات تو نہیں ہ۔۔۔۔ "اسکیبولتی بند ہو گئی اسی وقت مورے بھی آکر زریاب کے ساتھ کھڑی ہو گئیں کندھوں پر شال تھی

اور

سر پر سلیقے سے جما ہوا دوپٹہ

" داراب ہمارا سامان گاڑی میں رکھوام اپنے بیٹے بہو کے ساتھ جائے گا

انکی بات سن کر زیحال کو تو جیسے چار سو والٹ کا جھٹکا لگا تھا

اس نے جھٹ سے داجی کی جانب دیکھا جو ہک دک سے کھڑے ان

سب

کو دیکھ رہے تھے البتہ چہرے کے تاثرات نارمل تھے زیحال خان

آفندی

کا باپ تھا خود پر کڑا ضبط کرنا جانتا تھا

" مورے۔۔۔آپ کیسے۔۔

کیوں ماں کیلئے تمہارے گھر میں جگہ نہیں ہے توام باہر سڑک پر رہ لے

گا تم فکر نئ کرو۔۔۔" وہ زیحال کی بات بیچ میں ہی کاٹتی اسکے

شانوں کے طوطے اڑا گئی وہ چکرا کر سب کو دیکھنے لگا یہی حالت

زمل کی بھی تھی زامل زالے بھی بلکل سیریس ہو کر سب کو دیکھ

رہے تھے جیسے سارا معاملہ انکا ننھا سا دماغ سمجھ رہا ہو زریاب

مورے کا ہاتھ پکڑے انکو اپنے ساتھ باہر لے جانے لگے جب پیچھے

سے

داجی آواز ابھری

کل کوزی کے بچوں سے یہ غلطی ہو جائے تو انکو بھی اپنے گھر سے
نکال دینا۔۔۔"انکی بات پر زریاب کے قدم وہی زنجیر ہوئے انہوں
نے مڑ
کر اپنے باپ کو دیکھا جن کے چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے سب نے
ان
کو دیکھا
بھائی کی محبت میں تم سب جا رہا ہے ادر سے۔۔۔تو ہماری ہمارے بھائی
سے نبھائی محبت پر تم کو تکلیف کیوں ہے۔۔۔"انکے لہجے میں درد تھا
زیحال انکو دیکھے گیا
وہ اس دنیا پر بھی نہیں ہے آج میں اسکی اولاد کی ایک غلطی معاف
کر کر اس پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ نہ رکھ سکا تو کیا جواب دے گا ام

قیامت کے دن اسکو۔۔۔؟سب میں انکی باتیں جیسے ایک صور سا
پھونک
گئی وہ ہمیشہ رعب دار آواز میں بولتے تھے لیکن اس وقت انکا لہجہ
دھیما تھا اس میں ایک تڑپ تھی آج انکی عمر 65 سال تھی لیکن بچپن
بھی تو آیا تھا اور وہ بچپن انہی بہن بھائیوں کے ساتھ گزرا تھا آج کل
کے بچے انکے نظریے کو غلط کہتے ہیں انکے فیصلوں کو غلط کہتے ہیں
لیکن یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ ان فیصلوں میں کہیں نہ کہیں
انکی محبت جڑی ہے یہی ساری صورت حال اپنے بچوں پر سوچی جائے
تو کیا وہ انکو چھوڑ سکتے تھے زریاب کی نظریں بے اختیار زیحال کے
ہاتھ میں پکڑے دونوں بچوں پر گئی
اور تم۔۔۔" وہ سیدھا زیحال کی جانب مڑے تھے "تم کو لگتا ہے ام کو

تم سے محبت نہیں۔۔۔کیا تم کو اپنے بیٹے سے نفرت ہو سکتا ہے

۔۔۔؟انداز

سوالیہ تھا زیحال انکو دیکھے گیا" کسی باپ کو اپنی اولاد سے نفرت

ہو سکتا ہے کبھی؟ماں تم کو رو کر دکھادے تو اسکو محبت ہے باپ

اگر نہ رو سکا تو وہ ظالم ہے۔۔۔اسکو محبت نہیں۔۔۔"بولتے انکے لبوں

پر ایک زخمی مسکراہٹ رینگی یہ ایک کڑوا سچ تھا کہ ماں اپنے

احساسات رو کر اولاد کے آگے بیان کر دیتی ہے لیکن باپ کبھی روتا

نہیں کبھی شکایت نہیں کرتا وہ ہر بات اندر ہی اندر پی جاتا ہے باہر سے

نظر آنے والا پتھر دل باپ اندر سے اس میں کتنی دراڑیں ہیں یہ جان

پانا اس اولاد کیلئے مشکل ہوتا ہے جو کہتی رہے کہ اسکا باپ سخت

ہے ظالم ہے وہ کبھی اپنے باپ کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے انکا

باپ یونہی اندر سے ختم ہوتا رہتا ہے

چودہ سال پہلے۔۔۔۔تم پر ام نے اعتبار نہیں۔۔۔کیا اس
وقت تم یہ پٹھان گیری دکھاتا ام کو ام بھی مان جاتا جیسے آج مان گیا
لیکن تم تو ڈر گیا تھا تم رونے لگا تھا اور ام پٹھان ہے ام کو اپنا بیٹا
مضبوط چاہیئے جگر والا۔۔۔نہ کہ رونے والا۔۔۔"انکی باتوں پر زیحال کا
دل جیسے بند ہونے لگا تھا
تم پہلی بار بارہ سال کی عمر میں گھر سے بھاگ کر پاکستان گیا تھا
کیا بارہ سال کی عمر میں تم اکیلا رہ سکتا تھا۔۔۔؟وہ جو بندہ تم کو
نظر آتا تھا اور تم انکو مار دیتا تھا وہ زریاب نہیں ام بھیجتا تھا
تمہاری دیکھ بھال کو۔۔۔"زیحال کو وہ دن یاد آئے واقعی صرف بارہ
سال کی عمر میں ایک اکیلا بچہ دوسرے ملک میں سروائیو نہیں کر
سکتا تھا اسکے پیچھے اسکا باپ کھڑا تھا جو اسکے پل پل کی خبر بنا
اسے بھنک پڑے بھی رکھتا تھا

تم واپس آیا لیکن ساتھ میں ان دو بچہ لوگوں کو بھی لایا۔۔۔ام نے ان کو قبول نہیں کیا تو تم انکو لے کر چلا گیا اپنے باپ کی نہیں مانی دوسروں کیلئے تم ام کو چھوڑ گیا۔۔۔؟ انکے لہجے میں درد تھا بوڑھی آنکھوں میں نمی چھلک رہی تھی زیحال کو لگا اسکا دل جیسے کسی بھاری چیز کے نیچے آ گیا "ام تب بھی تم سے نفرت نہیں کر پایا ہمارا خون تھا ناں۔۔۔ لیکن اولاد جب کندھے تک آ جائے تو انکو ماں باپ

کی ہر بات سے اختلاف ہوتا ہے لیکن کوئی نہیں ام دعا کرے گا کہ تم بھائیوں کی محبت ایسے ہی آخری دم تک رہے تمہاری اولاد کو تم لوگوں کی محبت سے اختلاف نہ ہو جیسے تم سب کو ہماری ہمارے بھائی سے محبت پر ہے ایسا کچھ ہوا تو ہماری قبر پر ضرور آنا بتانے کیلئے۔۔

۔کیونکہ تم تینوں کے جاتے ام زندہ نہیں رہ پائے گا ام مر جائے گا
۔۔۔گل

ام کو اندر سے مار گئی تم ام کو باہر سے بھی مار جاؤ۔۔۔"انکی آنکھوں سے بے اختیار دو موتی ٹوٹ کر زمین پر جا گرے وہ بے جان سے ہوتے پیچھے اپنے صوفے پر ڈھے سے گئے انکے گرتے زیحال بچوں کو صوفے پر بٹھاتے انکی جانب بھاگا تھا

بابا۔۔۔"اسکے لبوں نے تڑپ کر یہ نام پکارا تھا وہ وہی انکے پاس زمین پر بیٹھتا انکے جھریوں والے ہاتھ تھام گیا دل انکو ایسے ٹوٹتے دیکھ جیسے پھٹنے کے قریب تھا

زندگی ہمیشہ گھر کے چھوٹے کا کڑا امتحان لیتی ہے۔۔۔ام نہیں چاہتا تھا کہ تم بھی زندگی کے ہاتھوں رلے خدا قسم ام تم سے نفرت نہیں کرتا تھا بس تم کو مضبوط بنانا چاہتا تھا۔۔۔"وہ سر جھکائے بے آواز

رونے لگے بلاشبہ یہ منظر قیامت تھا باپ کا رونا اولاد کو جیتے جی مار دیتا ہے دل پھٹ جاتا ہے جب باپ کی آنکھوں سے آنسوں نکلے وہ تکلیف لفظوں میں بیان کبھی نہیں ہو سکتی خدا کسی اولاد کو اسکے باپ کی آنکھوں میں آنسوں نہ دکھائے باپ ہمیشہ رعب میں ہی اچھا لگتا ہے

زیحال تڑپ کر انکے سینے سے لگ گیا جیسے بچپن میں لگتا تھا زریاب نے اسکے سارے نخرے اٹھائے تھے لیکن باپ باپ تھا جب بھی زریاب

یاد اراب اسے ڈانٹتے جا کر وہ انہی کی گود میں چھپ جاتا تھا اور وہ ہنس کر اسے اپنی چادر میں چھپا لیتے پھر زیحال کو لگتا جیسے وہ ساری دنیا سے چھپ گیا ہے یہ باپ کا سایہ تھا ناں

ایم سوری بابا۔۔۔" وہ انکے سینے میں چہرہ چھپائے شدّت تڑپ اٹھا وہ

بھی بچپن کی طرح اسے خود میں بھینچ گئے لیکن اب وہ بڑا ہو گیا تھا اب خود وہ دو بچوں کا باپ تھا لیکن پھر بھی جیسے باپ کے آگے بچہ ہی تھا اولاد ماں باپ کے سامنے کبھی بڑی نہیں ہو سکتی

زریاب اور داراب بھی انکے پاس آتے صوفے کے دونوں اطراف بیٹھتے

انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ گئے

آج بھی اسے ہی گلے لگایا ہے مجھے جیلسی ہو رہی ہے۔۔۔"داراب زیحال

کو انکے سینے میں چھپے دیکھ شریر ہوتے بولا بچپن میں بھی وہ ایسے ہی چڑتا تھا زریاب دونوں میں شروع دن سے سمجھ دار تھے لیکن وہ دونوں ہمیشہ کتے بلی کی طرح جھگڑتے تھے باقی سب ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے

یہ چھوٹا بھی تو ہے سب سے۔۔۔ ہمارا لاڈلا ہے تم کو کیا مسلہ ہے
۔۔۔" وہ

ہمیشہ کی طرح زیحال کے سر پر بوسہ دیتے داراب کو آنکھیں دکھانے
لگے

گلریز یہ خالی بیگ اندر رکھو کام ہو گیا۔۔۔" زریاب کی بات پر داجی نے
سر اوپر اٹھاتے اپنے سب سے بڑے بیٹے کو دیکھا جو ایک دم سنجیدہ
تھا

ہاں تو گھی جب سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی کو ٹیڑھا کرنا تو
پڑتا ہے۔۔۔" وہ اپنی ہنسی دباتے جھٹ سے اٹھ کھڑے ہوئے وہی
بیٹھے

رہتے تو داجی نے ضرور اپنی بندوق نکال لینی تھی دور سے بھی وہ
آنکھوں ہی آنکھوں سے مار رہے تھے

زمل ہک دک سی سب دیکھ رہی تھی کہ داجی کی نظر اس پر پڑی وہ زیحال کو پیچھے کرتے اٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اسکے پاس آئے اب تو وہ ویسے ہی ان سے خوف کھانے لگی تھی

اگر تم کو لگتا ہے کہ تم کو ام اپنے پوتے کے واسطے قبول کر رہا ہے تو تم غلط ہے بچے۔۔۔" کہتے انہوں نے پیار سے زمل کے سر پر ہاتھ رکھا ابھی دار اب کا شادی نہیں ہوا خدا اس سے بھی ام کو پوتا نواز دے گا لیکن ام ہمارے بیٹے کی بیوی ہے ہمارے لئے بلکل گل کی طرح ۔۔۔" یہ وہ

رعب والے داجی نہیں تھے اس وقت وہ ایک شفیق باپ تھے زمل کا دل انکی طرف سے صاف ہونے لگا تھا وہ بے اختیار سر جھکا گئی لیکن جو ڈر دل میں بیٹھ چکا تھا وہ تو شاید اب زندگی بھر نہ دل سے نکلے

آپ کو اور پوتوں کی ضرورت نہیں پڑے گی باباجان۔۔ یہ اکیلا کافی

ہو گا۔۔۔"داراب نے اپنی مٹر مٹر سی آنکھوں سے دیکھتے زامل کی

جانب

اشارہ کیا وہ اپنے پیروں کے دونوں انگوٹھے پکڑے ہک دک سا منہ

کھولے

بیٹھا تھا زالے کی بھی یہی حالت تھی

یہ تو جان ہے ہمارا۔۔۔"وہ زامل کو اٹھانے لگے تھے جب نظر زالے پر

پڑی

وہ معصوم سی گڑیا انکو دیکھ رہی تھی انہوں نے زامل کے بجائے زالے

کو اٹھا لیا

اور یہ ہماری جان کا ٹکڑا ہے۔۔۔"وہ اتنی معصوم تھی کہ اسے دیکھ

کوئی بھی انجان شخص اسکا گرویدہ ہو جائے خود کو چھوڑے صرف

زالے کے اٹھانے پر زامل کا ریڈیو جو آن ہوا سب کے کان کے پردے پھٹنے

کے قریب ہو گئے تھے داراب نے جلدی سے اسکو بھی اٹھالیا اسکے اٹھاتے وہ ڈرامے باز چپ بھی ہو گیا یہ دیکھ سب ہنسے تھے

سرینہ اور عریشہ بھی دادجی کے پاس ہی آ گئی تھیں وہ اپنے چاروں پوتا پوتی کو لئے بیٹھ کر انکے ساتھ کھلکھلا کر ہنسنے لگے تھے کتنے وقت بعد انکی کھلکھلاہٹ گونجی تھی یہ سارا کمال اس چھوٹی آفت کا تھا جس کو اتنی سی عمر میں بھی لوہا منوانا خوب آتا تھا

زیحال مورے کی گود میں سر رکھے آنکھیں موند کر لیٹا ٹانگیں صوفے کے ہتھے پر رکھے ہوئے تھا ملازم گرم تیل سے اسکے پیروں کی مالش کرتا اسے سکون بھری وادیوں میں لے گیا اتنے سالوں بعد اپنے ماں باپ

اور بھائیوں کے بیچ ملنے والا سکون لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر

تھا اسی وقت اسکا فون بجنے لگا ملازم نے اٹھا کر اسکا موبائل اسے

تھمایا جس میں نمبر دیکھے بغیر اس نے کال اٹھاتے فون کان سے لگالیا

امید کرتا ہوں آپ فلائٹ لے چکے ہونگے جب یہاں پہنچنے میں ایک

گھنٹہ رہ جائے تب بتادینا میں ایئرپورٹ کیلئے نکل جاؤنگا۔۔۔" برلاس

نان اسٹاپ بولتا گیا زیحال نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا اور پھر کان

سے لگالیا

آئرہ ناشتے میں کوے کھلا رہی ہے کیا جو زبان پٹر پٹر چل رہی ہے

"۔۔۔

اس نے شریر برلاس کو چھیڑا اسکی توقع کے عین مطابق وہ چپ ہوتا

موبائل کو گھور رہا تھا

زبان کو چھوڑے آپ بتائیں آرہے ہیں یا نہیں۔۔۔" پیچھے سے داجی کی

بچوں کے ساتھ کھلکھلاہٹیں سنتے وہ جیسے بھانپ گیا تھا کہ زیحال نہیں آرہا دل کو کچھ ہوا تھا

آج نہیں کل آؤنگا پکا۔۔۔ابھی میرا ایک ہفتہ پورا نہیں ہوا۔۔۔"اس نے یاد

کروانا چاہا کہ وہ ایک ہفتے کی اجازت لے کر آیا تھا ان تینوں سے

ہاں تو ایک ہفتہ مطلب سات دن تھوڑی۔۔۔آپ پہلے بھی آسکتے ہیں

۔۔۔"

منہ بسورتے اپنے ہاتھ کے لمبے کٹے ہوئے صاف ناخن دیکھنے لگا چہرہ اترسا گیا تھا

کل آؤنگا ناں میری جان۔۔۔بس آج آج۔۔۔ گزارا کرلو۔۔۔"اسکا اترا چہرہ

تصور کرتے پیار سے بولا

پکا۔۔۔پرامس۔۔۔؟

پرامس۔۔۔شرم کرو شادی شدہ ہو کر بھی بچوں والی حرکتیں

۔۔۔"اس

کے پرامس لفظ پر زیحال کو ہنسی آئی تھی مورے غور سے اسکے چہرے

کو دیکھ رہی تھیں سیماب خانم زمل کے ساتھ بیٹھی باتوں میں

مصروف تھی اسے تو جیسے چھوٹی بہن مل گئی تھی ورنہ بیلا سے تو

وہ ضرورت کے وقت بھی مخاطب نہیں ہوتی تھی زمل اب قدرے

بہتر

محسوس کر رہی تھی

بھلے میرے بچے بھی ہو جائیں تب بھی آپ کو نہیں بخشوں گا آپ بس

میرے ہیں۔۔۔"انداز ضدی تھا

بیٹا آج کل یہ بات زمل نے سن لی ناں کھڑے کھڑے تمہیں گولی مار

دے گی۔۔۔"اپنی ہنسی دباتے زمل کو دیکھا واقعی اب تو وہ اپنے بچوں
کو بھی نہ کہنے دیتی کہ بابا آپ میرے ہیں وہ برلاس کے ساتھ یہاں
وہاں کی باتیں کرتا اسے ریلیکس کر کر فون بند کر گیا
تم کو بہت محبت ہے اس سے۔۔۔؟مورے نے زمل کی جانب اشارہ کر
کر
پوچھا
ثبوت دا جی کی گود میں دیکھ لیں۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے بولتا انکا ایک
ہاتھ اپنے سر میں رکھتا مالش کی جانب اشارہ کرتا آنکھیں موند گیا
شرم کرو۔۔۔تم سے کتنا چھوٹا ہے وہ۔۔۔"زمل کی عمر دیکھتے انہوں
نے
ایک دھپ زیحال کے کسرتی سینے پر رسید کی
صرف بارہ تیرا سال ہی چھوٹی ہے۔۔۔"انداز ایسا تھا جیسے وہ بارہ تیرا

دن چھوٹی ہو مورے نے گھور کر اسے دیکھا

"بچے تم جب پہلی بار گھر سے بھاگا تھا تب وہ پیدا ہوئی ہو گی۔۔۔

انکی بات پر زیحال نے پٹ سے آنکھیں کھولی اسکا ذہن گھوما اس نے

وہ تاریخ یاد کی زمل کی برتھ ڈیٹ آہ وہ اسی تاریخ کو تو پہلی بار

گھر سے بھاگ کر پاکستان گیا تھا ہر لنک جا کر اس دشمن جان سے ملتا

تھا اس نے بے اختیار زمل کی دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا اسی وقت

دار اب وردی پہن کر ہاتھ میں کیپ لئے ڈیوٹی پر جانے کیلئے تیار ہو کر

نیچے آیا

یہ تم کدر چلا۔۔۔"زریاب اسے دیکھ استفسار یہ پوچھنے لگے

میری ایک دن کی چھٹی تھی پوری ہو گئی۔۔ لیکن شام کو جلدی آنے

کی کوشش کرونگا۔۔۔"بولتے وہ بچوں کو پیار کرنے لگا زامل اسے باہر

جاتے دیکھ فورا اسکی گود میں چڑھ گیا

یہ دیکھو اب اسکو لے کر جاؤ۔۔۔ نہیں تو ادر ہمارے کانوں کا خیر نہیں ہو گا۔۔۔"انکی بات پر سب کی بے اختیار ہنسی چھوٹی

بیٹا ہم آکر کھیلیں گے ابھی جانے دو۔۔۔"داراب اسکے گال کو چومتے پیار سے بولا لیکن وہ کہاں ماننے والا تھا وہ تو جب بھی ضد کرتا تھا اسکا کوئی نہ کوئی چاچو اسکو اسی وقت باہر لے جاتا تھا اب یہاں بھی وہ ویسی ہی ضد کر رہا تھا زیحال نے برلاس کو ویڈیو کال کرتے موبائل زامل کے ہاتھ میں پکڑا دیا بس پھر وہ لگ گیا اپنے شاہ چاچو کے ساتھ بت کی زبان میں بات کرنے داراب اسکو دیکھ ہنستا چٹا چٹ اسکے گال چومتے صوفے پر بٹھا کر باہر نکل گیا

ارے۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔۔کیا کر رہا ہے۔۔۔"دوسری جانب سے برلاس کی

چہکتی آواز سنتے زامل خوشی سے اچھلتا فون کو ڈھز ڈھز صوفے پر

مارنے لگا زالے کو تو دا جی اتنے پسند آ گئے تھے کہ وہ انہی کی گود
میں لیٹی انکی داڑھی کو اپنے ننھے ہاتھوں سے چھوتی کھلکھلانے لگی
سرینہ اور ریشے تو اسکے پیچھے پاگل ہو گئی تھیں

وہ ہاتھوں پر لوشن ملتی پیازی رنگ کا سلکی گاؤن پہنے بیڈ کراؤن
سے ٹیک لگا کر بیٹھی سامنے صوفے پر بیٹھے نظر کا چشمہ لگائے کام
میں مگن یاقوت کو دیکھ رہی تھی کمبخت ان ٹرانسپیرنٹ گلاسز میں
اور بھی ڈیشنگ لگتا تھا اوپر سے اس وقت تھا بھی صرف بلیک
ویسٹ میں جس میں اسکی دودھیا رنگت اور پہاڑی وجود کے سکس
ایبز اور مسلز صاف نمایاں ہو رہے تھے
تم آج بھی نظروں سے مجھے کھانے کی بھرپور کوشش کرتی ہو
۔۔۔"اس

کی نظریں خود پر بھانپتے وہ بنا نظر اوپر اٹھائے شریر ہوتے مشی کو
چھیڑنے لگا

خوش رہو خوش فہمی میں نہیں۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتی لوشن کی بوتل
ٹانگ سے ذرا سا گاؤن اوپر کھینچتی وہاں لوشن ملنے لگی یاقوت کی
سیاہ آنکھیں اسکی صاف شفاف ٹانگوں کی جانب اٹھی تو جیسے پلٹنا
بھول گئی وہ اپنی دھن میں اپنی رات کی روٹین فالو کرتی رہی آج موڈ
بھی قدرے سنجیدہ تھا یاقوت کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا
پانی دینا۔۔۔"اس نے نظریں لیپ ٹاپ پر گاڑھتے پانی طلب کیا مشی
اٹھ

کر جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتی اسکے قریب آئی جب یاقوت نے اس
کے ہاتھ سے گلاس لیتے سامنے ٹیبل پر رکھتے اسکی کلائی پکڑ کر
کھینچتے اپنی لیپ پر بٹھا لیا وہ ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھتی

دوسرا اسکے کندھوں پر ٹکا گئی

میری بیگم کا موڈ کیوں آف ہے۔۔۔"ایک ہاتھ سے اس کے بال پیچھے کرتے گردن پر اپنے پیاسے لب رکھتے کھینچ کر اسکی خوشبو اپنے حلق میں اتاری مشی جز بز سی ہوتی اسکی گود میں سمٹنے لگی لیکن ہلکی سی بھی نہیں مسکرائی

کیا بات ہے تم۔۔۔پریشان ہو۔۔۔"اسے اس قدر سنجیدہ دیکھ یاقوت کو فکر ہونے لگی تھی

نہیں ایسے۔۔۔ہی لگ رہا ہے تمہیں۔۔۔"وہ سر جھکاتی دھیمی سی آواز میں منمنائی

یہ بات میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو۔۔۔"اسکی بات پر مشی نے اسکے چہرے کی جانب دیکھا اسے دیکھتے آنکھیں بے اختیار چھلک پڑی وہ

وہی یاقوت کی گردن میں چہرہ چھپاتی شدّت سے رو پڑی

مشی میری جان۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ وہ ایک دم اچھا خاصا

پریشان ہوا تھا

ایم۔۔۔ سوری۔۔۔۔" وہ روتی ہوئی کانپتی ہوئی آواز میں بولی

بٹ سوری فار واٹ میری جان۔۔۔" وہ پیار سے پوچھتا اسکے بال سہلانے

لگا لیکن جانتا تھا وہ سارے آنسوں نکال کر ہی اسے بات بتائے گی وہی ہوا وہ کتنی ہی دیر روتی رہی آخر میں چپ ہوتے سوں سوں کرنے لگی یاقوت نے ٹیشو نکال کر اسکی جانب بڑھانے کے بجائے خود اسکی بہتی ناک صاف کی اور دوسرا ٹیشو نکال کر اسکی سرخ برستی آنکھوں کو صاف کیا مشی کو اسکی اس قدر کیئر کی عادت ہو چکی تھی تب ہی

کچھ نہیں بولی بس سسکی لیتی رہی

"اب بتاؤ۔۔۔یہ اتنے آنسوں کس خوشی میں بہائے۔۔۔

تم۔۔۔تم دوسری شادی کرلو۔۔۔"وہ ناک رگڑتی یاقوت پر دھماکہ کر گئی

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جیسے اسکے دماغی حالت پر شبہ ہوا ہو

تم نیند میں ہو۔۔۔؟حیرت سے سوالیہ پوچھا

ن۔۔۔نہیں تو۔۔۔"مشی اسکے سوال پر گڑبڑائی تھی

"لگ تو یہی رہا ہے میں کس خوشی میں ایک اور مصیبت کو گلے لگاؤں کلس کر بولا مشی اسکی بات پر گھور کر اسے دیکھنے لگی

تمہارا مطلب میں مصیبت ہوں۔۔۔"ایک دم تڑخ کر پوچھا

ابھی تو نہیں ہو لیکن سوکن کے آنے پر ضرور ہو جاؤ گی۔۔۔جب
دونوں
کی روز مہابھارت ہو گی۔۔۔"صاف دکھ رہا تھا کہ وہ چھیڑ رہا ہے لیکن
مشی پھر بھی رو دینے کو تھی
اچھا اچھا۔۔۔مذاق کر رہا ہوں۔۔۔بتاؤ۔۔۔یہ کونسا دورا پڑا ہے تم پر جو
سیدھا میری دوسری شادی کا سوچ لیا اور سر جھاڑ منہ پھاڑ لوگوں کی
طرح میرے سامنے بھی یہ بکواس کر دی۔۔۔"وہ نرمی سے مگر سخت
الفاظ استعمال کر گیا کیونکہ مشی کی بات اسکا واقعی دماغ گھما گئی
تھی وہ تو کسی کو دیکھتا تک نہیں تھا یہاں اسکی خرافاتی دماغ
والی بیوی کیا بول گئی تھی
مجھ سے۔۔۔تو۔۔۔ت۔۔۔ تمہیں اولاد کی خ۔۔۔خوشی نہیں مل
رہ۔۔۔"اسکی

بات بیچ میں رہ گئی جب اسے اپنی کمر پر یاقوت کے ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس ہوئی

یہ بکواس آج کر دی ہے آیندہ مت کرنا۔۔۔"وہ سخت لہجے میں وارن کرتے اسے اپنی گود سے اٹھا کر صوفے پر بٹھانے ہی لگا تھا کہ مشی اپنے دونوں ہاتھ اسکی گردن کے پیچھے باندھتی سختی سے اسے جکڑ گئی

"ن۔۔۔نہیں ایم سوری۔۔۔سوری۔۔۔بٹ۔۔۔

کیا بٹ۔۔۔"وہ تقریباً غرایا تھا مشی کی جان حلق میں آگئی

اگر مجھ میں کوئی فالٹ ہوتا تو کیا تم دوسری شادی کر لیتی۔۔۔۔؟اس کے سوال پر مشی تڑپ کر سر نفی میں ہلانے لگی جب ڈوکٹر نے اسے کہا تھا کہ کمی یاقوت میں ہے تب مشی نے اس کمی کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن بعد میں پتہ چلا تھا کہ کمی دونوں میں

نہیں تھی مشی کے دل میں یاقوت کے لئے غلط فہمی پیدا کرنے کے
مقصد سے اسے یہ جھوٹ بولا گیا تھا پھر جو دوائیاں اسے دی گئی
تھیں وہ کھانے کے بعد مشی اپنا بہت حد تک نقصان کر چکی تھی البتہ
صحیح وقت پر دوا چھوڑ دینے کے باعث یاقوت بچ گیا تھا
لیکن تمہیں۔۔۔ب۔۔۔بچے پسند ہے۔۔۔" وہ ڈرتی ڈرتی بمشکل بولی
توجب خدا چاہے گا دے دے گا۔۔۔اسکے لئے میں تم پر سوکن نہیں لا
سکتا۔۔۔ پیچھے ہٹو مجھے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔" اسکا اچھا خاصا موڈ
خراب ہو چکا تھا اسکے اٹھتے مشی اٹھ کر ایک ہی جست میں اسکی
کمر سے لگ گئی
ایم سوری۔۔۔م۔۔۔میں تو بس ایسے ہی کہہ۔۔۔" اسکی بات پوری
ہونے سے
پہلے ہی یاقوت اپنے پیٹ پر بندھے اسکے دونوں ہاتھ کھولتا ایک

جھٹکے میں اپنے سامنے کھڑی کر گیا

ایسے ہی بھی یہ بات نہیں کہہ سکتی تم۔۔۔ سمجھی۔۔۔"اسکی نازک سی کمر کو اپنے فولادی ہاتھوں میں سختی سے جکڑتے اپنے قریب کرتے مشی کے چہرے پر اپنی دھونکنی کی مانند چلتی سانسیں چھوڑنے لگا وہ اسکی اس قدر شدّت پر آبدیدہ ہوتی وہی اسکے سینے میں چھپ گئی

نہیں کرونگی۔۔۔ایم سوری۔۔۔"اسکی آواز کانپ رہی تھی جب یاقوت

ایک دم ڈھیلا پڑتا اسے لرزتی ہوئی محسوس کرتے ایک جھٹکے میں اٹھا کر اسکی دونوں ٹانگیں اپنی کمر کے گرد لاک کر گیا وہ ہڑبڑا کر اسکا چہرہ دیکھنے لگی

سوری۔۔۔ نہیں چلے گی۔۔۔ سزا ملے گی۔۔۔" وہ شریر ہوتے اپنے لب اسکی
ٹھوڑی کے نیچے ٹکا گیا مشی اتنے میں ہی سرخ پڑنے لگی تھی
ن۔۔۔ نہیں سوری بولا ناں۔۔۔ م۔۔۔ مجھے نیچے اتارو۔۔۔" وہ اسکی گود میں
چڑھی کندھوں پر دونوں ہاتھ ٹکائے پیچھے دھکیلنے لگی لیکن وہ اور بھی اسکی کمر کو سختی سے دبوچتے بے ساختہ اسکی سسکی بلند کروا گیا
نو۔۔۔ اپنے ظالم مرزا سے رحم کی امید رکھنا بیکار ہے جان یا قوت اب تو تمہیں بتانا پڑے گا تاکہ آیندہ تمہارے یہ خوبصورت لب یہ گستاخی نہ کریں۔۔۔" وہ مشی کو دھیرے سے اسی پوزیشن میں بیڈ پر لٹاتا خود بھی اسکے نازک وجود پر حاوی ہوتے اسکا گاؤن ایک جھٹکے میں

ریمو و کر گیا

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔" وہ اب رو دینے کو تھی لیکن جب اسکا بے

باک مرزا

اپنے ظالم موڈ میں آجائے تب ہی واقعی رحم نہیں کھاتا تھا وہ اسکی

گردن پر اپنے آتش لبوں کا تسلط جماتے ہاتھ سے اس کے نازک بدن کا

طواف کرتے دونوں کی کمبل میں چھپا گیا مشی بلکل بھی اسکی

تشنگی سہنے کو تیار نہ تھی پھر بھی صبح فجر تک وہ اسکی شدّتوں

سے ٹوٹتی اسی کی بانہوں میں سو گئی

وہ تیار ہوتا اپنی گھڑی ہاتھ پر باندھنے لگا تھا آج اسے عثمان کے ساتھ

ڈیل کیلئے جانا تھا زیحال کے حصّے کا سارا کام تقریباً برلاس کی ہینڈل

کر رہا تھا اسی وقت آئرہ اسے ناشتے پر بلانے کمرے میں آئی تھی جب

نظر برلاس کے اتنے سنجیدہ چہرے پر گئی مانو وہ بہت غصّے میں ہو

آئرہ کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا رات جب وہ اسکے قریب

آنے لگا تھا تب آئرہ پھر سے روتی ہوئی اسے پیچھے کر گئی تھی تب

سے برلاس نے اسے ایک بار بھی مخاطب نہیں کیا تھا بس چپ تھا آج

آئرہ کے نکالے کپڑے بھی نہیں پہنے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ اسے

رات اسکے رونے پر شدید غصّہ آیا تھا وہ مرد تھا سامنے بھی اسکی

حلال بیوی تھی آخر کب تک وہ اپنے ضبط کا امتحان دے سکتا تھا اس

دفع تو اسکا ضبط ساتویں آسمان کو چھونے لگا تھا

وہ۔۔نن۔۔۔ناشتہ بن۔۔۔گ۔۔گیا۔۔"وہ ڈرتی جھجھکتی اپنے

دوپٹے کا

پلو ہاتھ کی انگلی پر لپیٹنے لگی برلاس خاموش رہا کوئی جواب نہ دیا

آئرہ نے پھر سے اسے مخاطب کیا

میں۔۔آپ۔۔۔کو کہہ رہی ہوں۔۔۔ن۔۔ناشتہ بن گیا۔۔"اسے لگا جیسے پہلی

بار میں برلاس نے سنا ہی نہیں تھا وہ پھر بھی خاموش رہا اور موبائل

ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھاتے کسی کو کال کرنے لگا آئرہ دم سادھے کھڑی

اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی

میں ٹھیک آپ آج فری ہیں۔۔۔؟وہ مقابل سے خاصی تمیز اور مؤدب

انداز میں مخاطب ہوا تھا جب مقابل نے اسے جواب دیا

مہربانی فرما کر اپنی بیٹی کو یہاں سے لے جائیں۔۔۔اگر میرے پاس

وقت ہوتا تو خود چھوڑ جاتا۔۔۔"وہ راحم سے محو گفتگو تھا جب آئرہ

کو اسکی بات سنتے جھٹکا لگا کیا وہ اسکی بات کر رہا تھا؟اسے سمجھ

نہیں آئی

مجھے کچھ نہیں سننا میں مزید اسے برداشت نہیں کر سکتا آپ آئیں

اور اسے لے جائیں مجھے نہیں چاہئے یہ۔۔۔"وہ ایک کرخت نگاہ آئرہ پر ڈالتے سختی سے بولتا آگے سے راحم صاحب کا جواب سن کر کال بند کر گیا

یہ۔۔۔یہ آپ کس سے بب۔۔۔بات کر رہے تھے۔۔۔؟وہ ڈرتی ہکلاتی بمشکل پوچھنے لگی

ظاہر ہے تمہاری باقی بھائیوں کی بیویوں کی کیوں بات کرونگا۔۔۔"اس کے احمقانہ سوال کا تڑخ کر جواب دیتے وہ ٹائی باندھنے لگا آئرہ تڑپ کر ایک دم اسکے پاس آئ

مم۔۔۔میری کیوں میں۔۔۔نے کیا کیا ہے۔۔۔"پوچھتے اسکی آنکھوں میں
نمی جھلملانے لگی برلاس اسے دیکھتا ناک کے نتھنے پھلا گیا

میں یاد کرواؤں۔۔۔کیا کیا ہے تم نے۔۔۔"ایک آئی برواچکاتے نہ محسوس
طریقے سے اسے گزری رات یاد کروائی آئرہ تو ایک بار پھر بری طرح سے
کانپ اٹھی تھی
وہ۔۔۔وہ تو میں ڈڈ۔۔۔ڈر۔۔۔"وہ روتی ہوئی معصومیت سے بولی
ڈر۔۔؟سب کے ساتھ وہ سب ہوتا ہے تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے میرے
قریب آنے سے خدانخواستہ تم فوت ہو جاؤ گی۔۔۔"اسکے سخت لہجے
پر آئرہ اور بھی تیز رونے لگی وہ کیسے سمجھائے اسے ڈر لگتا ہے تو
بس لگتا ہے اب اس میں اسکا کیا قصور تھا

ن۔۔۔ نہیں وہ۔۔۔ میں۔۔۔"اس سے ٹھیک سے بولا تک نہیں جا رہا تھا

تمہارے بابا آئیں تو خاموشی سے چلی جانا یہاں مزید رہی تو میں تمہارے ڈر کا بھی لحاظ نہیں کرونگا۔۔۔"درشتگی سے وارن کرتے وہ موبائل کوٹ کی جیب میں ڈالتے کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے آئرہ کھڑی کانپتی ہوئی بے آواز رونے لگی اسے سمجھ نہیں آئی کسے بتائے اپنا یہ ڈر۔۔۔ برلاس تک کو بتانے سے ڈر رہی تھی

وہ جلدی سے اپنے آنسوں صاف کرتی باتھ روم جا کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ٹاول سے چہرہ خشک کر کر خود بھی کمرے سے باہر گئی سب ناشتے کیلئے آ چکے تھے سر براہی کرسی اب تک خالی تھی نہ زمل کی جگہ کوئی بیٹھا تھا آج کومل بھی باہر ہی ناشتہ کرنے آئی تھی بے بی مشی کے پاس تھا جسے وہ کسی طور بھی کسی اور کو

دینے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھی وہ بھی اپنی مشی ماما کی گود میں
سکون بھری نیند لے رہا تھا وہ ان بچوں کو پیار ہی اتنا دیتی تھی رات
یاقوت کے سمجھانے کے بعد وہ انہی بچوں میں اپنی ممتا ڈھونڈنے لگی
تھی لیکن پھر بھی سونی گود کا غم الگ ہی تھا
"بھائی آج شام کی فلائٹ سے آئیں گے تو جلدی کام ختم کر لینا۔۔۔
یاقوت ناشتہ کرتے ان تینوں سے مخاطب ہوا پامیر بھی آج فیکٹری
جانے کیلئے تیار تھا عثمان کی نگاہیں مسلسل ماہم پر تھی جو اس سے
بچتی دور بیٹھی تھی رات عثمان نے صرف اتنا پوچھا تھا کہ کب اپنی
محبت سے سیراب کرے وہ تب سے ہی اس سے چھپتی پھر رہی تھی

برلاس ناشتہ کرتے اٹھ کر سب سے پہلے چلا گیا تھا اسے اتنے غصّے میں

جاتے دیکھ آئرہ کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا وہ تو یوں تھی جیسے
پھر سے رو دے گی چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہونے لگا تھا باقی سب
ہنسی مذاق کرتے گپ شپ میں مصروف تھے آئرہ نے مشی اور کومل کو
دیکھا شاید وہی دونوں اب اسکی کچھ ہیلپ کر سکتی تھیں
او کے اپنا بہت سارا رکھنا اور بے بی کا بھی۔۔۔" پامیر کومل کے ماتھے پر
بوسہ دیتے اور اپنے بے بی کو ڈھیر سارا پیار دے کر خود بھی یاقوت
اور عثمان کے ساتھ نکل گیا تھا عثمان پہلے ماہم کو ہوسپٹل چھوڑنے
گیا تھا اسکے بعد فیکٹری
پیچھے وہ سب بچی تھیں ملازمہ نے ٹیبل سے برتن اٹھانے شروع کر
دیے
تھے باہر آج دھوپ نکلی تھی تب ہی مشی بے بی کو لئے کومل کے ساتھ
باہر لان میں آگئی وہ ننھی سی جان ایک دم آسمان کے نیچے آتے اپنی

چھوٹی چھوٹی آنکھیں بند کرنے لگا تھا اسکا اب تک کام صرف سونا
جاگنا تھا ایک پل میں اسکی آنکھیں کھلی ہوتی تو اگلے پل میں وہ
سویا ہوتا لیکن روتا نہیں اس لئے سب زامل کی ٹیں ٹیں بہت مس کر
رہے تھے زالے بھی اتنی نہیں روتی تھی وہ بھی خاموش طبعیت کی
مالکن تھی
تم اسکی مالش کرو میں تب تک اسکے کپڑے لے آؤں یہی اسکو شاور
دے دو اندر تو ٹھنڈ ہے۔۔۔" مشی سمجھداری سے بولتی اٹھ کر خود
واپس اندر آئی کومل اپنے بے بی کو پیار کرتی اسکے کپڑے نکالنے لگی
تب وہ تھوڑا سا ٹھسکنا شروع ہوا تھا ابھی تو اسے گود کا پتہ نہیں تھا
کوئی بھی اسے سکون سے اسکے کاٹ میں نہیں لیٹنے دیتا تھا کبھی
کوئی اٹھاتا تو کبھی کوئی برلاس تو گھر پر ہوتے کسی کو ہاتھ تک
نہیں لگانے دیتا تھا اسکے لئے تینوں بچے اسکی جان بن چکے تھے

آئرہ لاؤنج میں بے چینی سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی جب مشی کی نظر اس پر پڑی

آئرہ۔۔۔کیا بات ہے تم ڈسٹرب لگ رہی ہو۔۔۔"وہ فکر مند سی ہوتی اسکے

قریب آئی اسے دیکھ آئرہ کی جان جیسے حلق میں آئی تھی وہ ایک دم اسکے ایسے سوال پر گھبرا سی گئی

کیا ہوا تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔"مشی اسے گھبراتے دیکھ

مزید پریشان ہوئی تھی

وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔"آئرہ سے اس وقت بولنا تک جیسے محال ہونے لگا تھا

ریلیکس۔۔۔گہری سانس لو اور جو بات ہے وہ آرام سے بتاؤ۔۔۔"مشی

اسے کندھوں سے تھام کر صوفے پر بٹھا گئی "تم ریلیکس ہو جاؤ میں کومل کو بے بے کے کپڑے دے کر آجاؤں اوکے۔۔۔" پیار سے بولتی وہ آئرہ

کے ہاں میں سر ہلاتے اٹھ کر چلی گئی آئرہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی بات کیسے اور کہاں سے شروع کرے دل بری طرح سے گھبرا رہا تھا خوف سا محسوس ہو رہا تھا شرم بھی آرہی تھی کہ وہ کیا بات پوچھنے جا رہی ہے لیکن جب صبح والی برلاس کی کال یاد آئی تو ہاتھ بے اختیار لرزنے لگے وہ ایک مڈل کلاس گھریلو لڑکی تھی اسکے لئے یہ بات خاصی شرمندگی کا باعث بنتی کہ اسکا شوہر اسے باپ کے ساتھ اسکے گھر بھیج دیتا راحم صاحب پہلے سے بیمار تھے اور اب آئرہ انکو مزید سٹریس نہیں دینا چاہتی تھی

مشی کومل کو کپڑے دیتی واپس سے لاؤنج میں آکے اسکے برابر میں

بیٹھی

اب بتاؤ۔۔۔کیا ہوا ہے اتنی پریشان کیوں ہو۔۔۔"اس نے بیٹھتے پیار

سے

پوچھا آئرہ دھیرے سے اسکی جانب مڑ گئی

وہ۔۔مم۔۔۔مجھے۔۔۔آپ سے ک۔۔۔کچھ پوچھنا تھا۔۔۔"وہ

ہکلاتے بمشکل

بولی

ھممم۔۔۔۔پوچھو۔۔۔"اسکے اتنے نارمل ہونے پر بھی آئرہ کا سانس

جیسے

اٹک رہا تھا سوال ہی اتنا عجیب تھا نجانے وہ کیا سوچتی پھر بھی وہ

آنکھیں بند کرتی اپنا خشک گلا تر کرتی بولنا شروع ہوئی

ک۔۔۔کیا۔۔۔آپ۔۔۔کو۔۔۔پپ۔۔پہلی رات۔۔۔مم

۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔اپنی

گ۔۔۔گولڈن۔۔نن۔۔۔"وہ اتنی زیادہ ہکلا چکی تھی کہ پوری بات

تک اس

سے نہ ہو سکی لیکن مشی اتنے ادھورے جملے سے بھی اسکی پریشانی

سمجھ چکی تھی تب ہی شل ساکت سی اسے دیکھنے لگی مطلب وہ

اتنی سی بات پوچھنے کیلئے اتنی زیادہ نروس ہو رہی تھی

کیا تمہارے اور برلاس کے بیچ اب تک ویسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔؟اس نے

سنجیدگی سے سوالیہ پوچھا آئرہ ٹمٹماتی آنکھوں سے سر نہ میں ہلانے

لگی ساتھ ہی مشی کے اتنے صاف سوال پر اسکا چہرہ سرخ پڑا تھا

کیا ناراضگی چل رہی ہے۔۔۔؟اگلا سوال پوچھا آئرہ پھر جھٹ سے سر

نفی میں ہلا گئی

پھر مسلہ کہاں ہے۔۔۔؟آئرہ مسلے کے نام پر رونے والی شکل بنا گئی
مسلہ ہی تو تھا اس میں۔۔۔وہ ہمت کرتی ساری باتیں مشی کو بتاتی
چلی گئی وہ بنا کوئی تاثر دیے اسے سنتی گئی

زمل کو نہ خانم نے چھوڑا تھا نہ ہی ریشے اور سرینہ نے مورے نے زمل
کو اپنے خاندانی بھاری سونے کے کنگن پہنائے تھے جو اسکی نازک سی
کلائیوں میں اسے بھاری لگ رہے تھے لیکن زیحال کے پلک جھپکانے
کے
اشارے پر اس نے وہ کنگن پہنے رکھے
معذرت بچے ام تم کو پہلے نہیں دے سکا۔۔اتنا سب ہو گیا تھا توام کو
یاد ہی نہیں رہا۔۔۔تم ہمارے زی کا بیوی ہے یہ اماری طرح سے
تمہارے

وہ پیار سے بولتی زمل کا ماتھا چوم گئیں وہ دھیرے سے V" لئے۔۔۔
مسکراتی ان سے تھوڑی بہت باتیں کرنے لگی اب سب اسے زیحال اور
خان حویلی کی چھوٹی لاڈلی بہو کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے یہ دیکھ
زیحال کو دلی سکون ملا تھا وہ زمل کا موڈ اور مزید بہتر کرنے کیلئے
شاپنگ کروانے لے آیا تھا سیماب خانم اور زریاب بھی اپنی بیٹیوں کے
ساتھ ہی آئے تھے وہ سب پرنسسز ڈریسسز کے سیکشن میں تھے جبکہ
زمل غائب دماغی سے زامل زالے کا کاٹ دھکیلتی یہاں وہاں دیکھ رہی
تھی زیحال ابھی باہر گاڑی پارک کر رہا تھا
زمل نہ محسوس طریقے سے بے بی ٹوائز سیکشن میں آگئی جہاں ایک
سے بڑھ کر ایک گاڑیاں تھیں جن میں سارے فنکشنز بڑی گاڑیوں
والے
تھے یوں کہہ لیں کہ وہ مینی سائز گاڑیاں تھیں جن کو دیکھ زامل

جھٹ سے اپنے کاٹ میں اچھلنے لگا زمل نے گھور کر اسے دیکھا

نو۔۔۔ تھپڑ پڑے گا۔۔۔پہلے سے یہ گاڑیاں تمہارے پاس ہیں

۔۔۔"وہ ڈپٹتے

آگے بڑھ گئی لیکن وہ افلاطون جس کے منہ میں پیسیفائر (چوسنی)

تھی اسے بھی نکال کر پورا زور لگا کر روتے آس پاس کے لوگوں کو

اپنی جانب متوجہ کرنے لگا زمل نے سٹپٹا کر سب کو دیکھا اور جھٹ

سے آگے آتی زامل کے سامنے بیٹھی

چپ ایک دم چپ اب رونے کی آواز آئی تو تھپڑ لگاؤں گی۔۔۔"وہ

آنکھیں

بڑی کر کر اسے ڈراتی وہی اسکی آواز بند کر واگئی وہ ننھی سی جان

جس کی اپنی ماں کی ڈانٹ سنتے سانس تک وہی رک گئی

آنکھوں سے آنسوں وہی رکتے ہونٹ گول ہو گئے وہ سبکی

لیتا معصومیت سے اپنی ظالم ماں کو دیکھنے لگا جو اسے رونے تک
نہیں دے رہی تھی یہ سچ تھا یہ چھوٹی آفت ڈرتا صرف اپنی ماں سے
تھا باپ کو تو لگے ہاتھوں پیٹ دیتا تھا بخشتا باقیوں کو بھی نہیں تھا
لیکن زیحال کے ساتھ تو الگ ہی اسکی ریسلنگ ہوتی تھی زالے
معصومیت سے منہ میں چوسنی لئے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی
ضد۔۔۔ہر بار ضد۔۔۔۔بہت بگڑ گئے ہو۔۔۔" وہ زامل کو ڈانٹتی اٹھ
کھڑی
ہوئی اور واپس سے پیچھے آتی کاٹ آگے کو دھکیلتی دوسرے سیکشن
میں جانے لگی زیحال بھی اسی وقت انکو ڈھونڈتے وہی آگیا
کیا لیا۔۔۔؟ آتے ساتھ پوچھا زمل اسے خالی نظروں سے دیکھتی آگے
بڑھ
گئی "ہیں۔۔۔۔اسے کیا ہوا؟ وہ سمجھ ہی نہیں سکا لیکن جو روکے

غلاموں کی طرح اسکے پیچھے ہو لیا زامل اسکی آواز سنتے ٹھٹھکنے لگا تھا لیکن وہ پیچھے تھا اسکا چہرہ اب تک زامل کو نہیں دکھا تھا

وائفی۔۔۔کیا ہوا۔۔۔تم۔۔۔ناراض ہو۔۔۔میں نے کچھ کیا؟سوری ۔۔۔لیکن

کیا کیا ہے میں نے۔۔۔"وہ ہڑبڑا کر اسکے پیچھے پیچھے بولتا گیا لیکن وہ بنا کوئی جواب دیے مختلف ڈریسسز دیکھتی گئی زیحال سر کھجا کر رہ گیا مطلب معافی اتنی آسانی سے نہیں ملنے والی تھی چال زیحال بیٹا ہو جاتر لے کرنے شروع۔۔۔اپنے آپ میں بڑبڑاتا وہ جھٹ سے زمل کے

ساتھ ہوا اور اسکے ہاتھ سے بے بی کاٹ لے کر خود چلنے لگا وہ لوگ گرلز ویمن کلیکشن کے سیکشن میں آ گئے تھے لیکن اتنے واہیات ڈریسسز تھے کہ انکو دیکھ زمل نے جھٹ سے زیحال کو دیکھا جو

بچارا ڈھونڈ تو اسکے لئے کوئی ڈریس رہا تھا لیکن زمل کے گھورتے فورا آنکھیں نیچی کر گیا کرتے کراتے وہ لوگ ڈھنگ کی جگہ پہنچے تھے جہاں پیارے پیارے پیروں تک کے عبایہ تھے زمل نے کومل مشی آئرہ اور

ماہم کیلئے ڈھیر سارے ڈریسسز لئے لیکن اپنے لئے ایک بھی نہیں لیا ایکسیوزمی۔۔۔"تب ہی ایک خوبصورت پتلی سی آواز پیچھے سے آئی زیحال زمل نے مڑ کر دیکھا ایک لمبی دبلی پتلی سی لڑکی ڈریس پہنے کھڑی ایک ہاتھ کلھے پر رکھے ہوئے تھے اسکا گلا اتنا ڈیپ تھا کہ دیکھ کر زمل کا چہرہ ایک دم سرخ ہو گیا وہ یقیناً زیحال سے مخاطب تھی کیا آپ بتا سکتے ہیں یہ ڈریس کیسا لگ رہا ہے؟"وہ اپنی مخصوص" زبان میں بولتی گول گھومتی اداؤں سے پوچھنے لگی زمل کو اسکی زبان تو سمجھ آئی نہیں البتہ اسکے ایکشنز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ کیا

کہہ رہی ہو گی اس نے جھٹ خون خوار نظروں سے زیحال کو دیکھا جو
اسکی گھوری پاتے انہی خونخوار نظروں سے اس لڑکی کو دیکھتا
اوبی بی معاف کر" کہتا آگے بڑھ گیا اسکا انداز ایسا تھا کہ زمل کو"
بے اختیار اس پر ہنسی آئی لیکن وہ فورا سے چہرہ موڑ گئی اتنی جلدی
تھوڑی معاف کرنا تھا تب ہی کسی کی سکین کرتی نظریں زمل کی
جانب اٹھی تھیں اور اسے نیچے سے اوپر تک سکین کر گئی تھیں
یہ دیکھو تم پر اچھا لگے گا۔۔۔" وہ ایک خوبصورت ڈریس کی جانب
اشارہ کرتا بولا جس پر زمل نے تو کان تک نہ دھرے البتہ زامل کو
زیحال کی شکل نظر آ گئی اور پھر بس جو وہ رونا شروع ہوا لوگ پھر
اس بگڑے بچے کو دیکھنے لگے
ارے۔۔۔ کیا ہوا میری جان۔۔۔" وہ وہی اسکے پاس بیٹھتا اسکے روئی
جیسے گال چومتا پیار سے پوچھنے لگا زامل بھی اپنی مخصوص ب ت

کی زبان میں اپنی ظالم ماں کی شکایتیں کرنے لگا

اچھا۔۔۔پھر۔۔۔کیا ہوا۔۔۔"زیحال اسکی بب۔۔۔بب۔۔مم

۔۔۔مم سنتے اسکے

مزے لینے لگا وہ بھی پھر سے شروع ہوتا اپنے باپ کو سب بتاتا گیا جو

کسی اور کو تو سمجھ نہ آتی لیکن وہ باپ تھا اپنی اولاد کی رگ رگ

سے واقف

بس میری جان۔۔۔بابا ہیں ناں۔۔۔چلو۔۔۔بیوی تو منہ لگا نہیں رہی

بچوں

کے ساتھ ہی شاپنگ کر لیتے ہیں۔۔۔"وہ آخری جملہ منہ ہی منہ میں

بڑبڑاتا اٹھ کر کاٹ کا رخ بے بی ٹوائز سیکشن کی جانب کر گیا وہاں آتے

زامل جس بھی چیز کو دیکھتا اور خوشی سے اچھلتا زیحال وہی لے

لیتا

اور بابا کی جان کیا لے گی۔۔۔یہ ڈول۔۔۔"زیحال نے ایک بڑی پیاری سی
گڑیا زالے کی جانب کی جسے وہ منہ مارتی نہ کر گئی زیحال نے اور بھی بہت سے کھلونے دکھائے لیکن زالے کو اپنے جیسے گول مول سے S
ٹیڈی بیئر پسند آئے تھے تھوڑی ہی ہی دیر تک کھلونوں کا ڈھیر وہ اکٹھا کر چکے تھے ساتھ دونوں کیلئے چھوٹے چھوٹے چشمے بھی لے کر انکو پہنائے جس کے بعد ان دونوں کی خوشی کا لیول ہی الگ تھا آج ثابت ہوا باپ باپ ہی ہوتا ہے وہ پیدا ہونے سے لے کر انکو بیاہنے تک اپنی
اولاد کے سارے نخرے اٹھاتا ہے
وہ کھلونوں کا ڈھیر لئے زمل کے پاس آ گئے جو خود بھی نیو بے بی کے

لئے بھی بہت سارے ڈریسسز اور کیئر پروڈکٹس لے چکی تھی پیچھے مڑی تو اس تینوں کو کھلونوں میں لدے دیکھ اسکا دماغ بھک سے اڑا زامل ہاتھ میں پکڑے گٹار کو خوشی سے ڈھز ڈھز کاٹ پر مارتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا

جیسے کہہ رہا ہو "اور کرونہ۔۔۔ ہمارا باپ زندہ باد تب ایک کار مانگی تھی اب پورا سیکشن اٹھالائے

یہ۔۔۔ یہ کیوں دلائے۔۔۔" وہ آس پاس کے لوگوں کا لحاظ کرتی قدرے

ضبط سے دانت بھینچ کر بولی

انکو پسند تھے اس لئے لے آئے۔۔۔" مسکین شوہروں کی طرح جواب دیا

انکو پوری دنیا پسند آئے کیا آپ لادیں گے۔۔۔؟ تڑخ کر پوچھا

کہہ کر تو دیکھیں یہ۔۔۔قدموں میں ڈھیر کر دونگا۔۔۔"آہ کیا محبت تھی

بلاشبہ وہ بچے بہت قسمت والے تھے جن کو باپ زیحال پاشا بے ملا تھا حد ہے۔۔۔گھر میں بس یہ کھلونے رکھ لیں۔۔۔ہم باہر سڑک پر رہ لیں گے"

خیر ہے۔۔۔ سیل لگادیں گے۔۔۔پھر ان پیسوں سے ایک اور بنگلہ بنا لیں

کائی افففف اسکے سیل لفظ k گے کیسا۔۔۔"آخر میں ایک آئی بری مٹ پر

زمل کے منہ سے ہنسی کا جو پھوارا چھوٹا تھا وہ ہنس ہنس کر پاگل ہوتی ریک تھام گئی اسکو ایسے ہنستے دیکھ زیحال بھی ہنسنے لگا لیکن زمل اسی وقت ایک دم سنجیدہ ہوتی آگے بڑھ گئی

یاخدایا۔۔۔کب تک یہ موسم بدلتا رہے گا۔۔۔"وہ منہ اوپر کرتا زیر لب

بڑبڑا اسکے پیچھے ہو لیا

سیماب خانم اپنی دونوں بیٹیوں کے لئے ڈریسسز پسند کر رہی تھی

جب پیچھے سے زریاب عین اسکے پیچھے آ کھڑے ہوئے

تمہارے لئے کچھ لیا ہے۔۔۔"خانم کے کان میں سرگوشی کرتے بیگ اس

کے ہاتھ میں تھماتے اپنی بیٹیوں کو لے کر آگے چلے گئے خانم نے بیگ کھول کر ڈریس نکال کر جیسے ہی دیکھا ایک دم واپس اندر رکھ گئی

چہرہ ایک دم سرخ ہونے لگا تھا افففف اس بندے نے نہیں سدھرنا تھا

عمر بے شک سو سال ہو جاتی

یار وائفی۔۔۔گلالے۔۔۔زڑ گیہ۔۔۔جانان۔۔۔میری سن تولو

۔۔۔میرا کیا قصور

یار۔۔۔میں تو معصوم تھا۔۔۔"زمل کے منہ نہ لگانے پر وہ اپنے دیے

ہوئے

ہر نام سے پکارتا گیا لیکن اس نے سنا نہیں زیحال بچوں کو لئے دوسری

جانب نکل گیا

لالا۔۔۔"اس نے دور کھڑے زریاب کو پکارا"انکو بھی ساتھ کر لیں

۔۔۔یہ

میرے بزنس میں لوس کروا رہے ہیں۔۔۔"اب بچارا سیدھی طرح کیا

بتاتا

کونسا بزنس لیکن زریاب سمجھ گئے تھے

"جاؤ بچے۔۔۔خدا تمہارے بزنس میں پانچ چھ پروڈکٹ اور ایڈ کر دے

شریر ہوتے اسے دعادی زیحال پہلے تو سمجھا نہیں لیکن سمجھ آتے
جو ہنساد ونوں بھائی قہقہہ مار کر ہنستے گئے
اؤماڑا۔۔۔ام پوری کرکٹ ٹیم بنائے گا۔۔۔"وہ مخصوص پٹھانوں کے
لہجے
میں بولتا ایک آنکھ دباتے واپس ہو لیا زامل زالے سامنے اپنے زریاب
بابا
کو دیکھ خوشی سے اچھلنے لگے سرینہ اور ریشے کی توان دونوں کو
دیکھ جیسے خوشی دوبالا ہو گئی تھی
وہ مختلف عجیب وغریب چیزیں دیکھ رہی تھی جب اچانک کسی نے
اسے بازو سے پکڑتے منہ دبوچ کر چینجنگ روم میں کھینچتے دروازہ
بند کر لیا تھا زمل کے ہاتھ سے چیزیں چھٹتی زمین پر جا گری اس سے

پہلے وہ پینک کرتی زیحال نے اسے بند دروازے سے پن کرتے اپنے
دونوں
ہاتھ اسکے دونوں اطراف میں جماتے اپنی پناہوں سے نکلنے کا راستہ بند
کر دیا زمل اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگی سانس اتنی سی
دیر میں بری طرح سے پھول چکی تھی
سوری۔۔۔ لیکن جب منہ نہیں لگاؤ گی تو اس ڈاکو پنتی پر تو اترنا پڑے
گا میری جان۔۔۔" وہ ڈھٹائی سے بولتا اسکی ناک کی ٹپ چوم گیا زمل
ہک دک سی اسے دیکھتی رہی اور پھر جو برسی اسکے سینے پر دے
دھڑا دھڑ مکوں کی برسات کر دی
آؤچ مار دیا ظالم۔۔۔نے۔۔۔" وہ آنکھیں بند کرتا درد کی ایکٹنگ
کرتے اسے
مزید چھیڑنے لگا

بدتمیز ہی۔۔۔ڈرادیا۔۔۔میری سانسیں بند ہو جاتی ابھی۔۔۔"وہ تیز
تیز
سانس لیتی روہانسی ہوتی بولی جب اسکی اس بات پر زیحال نے اسے
مخمور نگاہوں سے دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے ایک جھٹکے میں
اٹھا کر وہاں موجود واش بیسن کر سائیڈ بنی جگہ پر بٹھادیا
ایسے کیسے رک جاتی سانسیں۔۔۔جان زیحال۔۔۔یہ سانسیں صرف
میری
قربت میں رک سکتی ہیں۔۔۔"وہ شدّت سے بوجھل ہوتے لہجے میں
بولتا
اسکے دونوں اطراف ہتھیلی جماتے چہرے کے قریب تر ہو گیا اتنا کہ
دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں

پپ۔۔۔ پیچھے ہٹیں مجھے۔۔آپ۔۔۔سے بب۔۔۔ بات نہیں کرنی ۔۔۔"اس

دشمن جان کے اتنے قریب آنے پر اسے اپنا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا

کب سے تمہارے پیچھے گھن چکر بنا گھوم رہا ہوں تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا۔۔۔؟انداز دھیما تھا زمل ایک پل کو ٹھہر سی گئی اور اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی

مانتا ہوں غلطی ہوئی ہے میں معافی مانگ تو رہا ہوں۔۔۔تم تو مجھے منہ ہی نہیں لگا رہی پھر جب میں لگا تو پتہ ہے صرف منہ نہیں سارے کا سارا لگونگا۔۔۔"آخر میں آنکھیں چھوٹی کر کر اپنی پدی جان کو ڈرانا چاہا لیکن شاید بھول گیا اب وہ صرف ڈراتی تھی ڈرتی نہیں تھی

ہٹیں پیچھے۔۔۔میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"اسے دور دھکیل
گئی

میرا قصور کیا ہے صرف اتنا۔۔۔کہ میں تم پر مر مٹا ہوں۔۔۔"وہ زمل کی
بات کو ان سنا کرتا مزید قریب ہوتے زمل کی بیوٹی بون کو شدّت سے
چوم گیا اسکی اس حرکت پر زمل نے چہرہ اوپر کرتے بے اختیار گہری
سانس لی

تمہارے آگے کچھ دکھتا نہیں۔۔۔تمہاری آواز کے علاوہ کچھ سنتا نہیں
یہ قصور ہے۔۔۔؟زیحال کی بھاری آواز اس چھوٹے سے کمرے میں
گونجتی زمل کے نازک سے بدن میں خون کی گردش تیز کر گئی

میں۔۔۔ن۔۔۔ناراض ہوں۔۔۔"اس وقت اس بھوکے شیر سے

بچنے کا اور

کوئی طریقہ اسے نہیں سوجھا تھا

مناتو رہا ہوں۔۔۔اور کیا اب یہی شروع ہو جاؤں۔۔۔ابھی بس اس

رومانس سے کام چلاؤ رات کو اچھے سے منالونگا۔۔۔"اسکی بات پر

زمل کی آنکھیں بے ساختہ پھٹی کہہ تو ایسے رہا تھا جیسے رومانس

وہ نہیں یہ خود کر رہی تھی زمل نے دونوں ہتھیلیاں اسکے سینے پر

رکھتے خود سے پیچھے دھکیلا

میں ناراض ہوں ناں۔۔۔"وہ نخرے دکھاتی نیچے دیکھنے لگی

زیحال اسکے اور قریب ہو گیا"مناتو رہا ہوں ناں۔۔۔مان جائیں زالے

کی

ماما۔۔۔"وہ شریر ہوتے اسکے گال کو چومنے لگا اس وقت وہ کوئی

بگڑی بچی لگ رہی تھی

تمہاری جگہ وہ بیلا ہوتی تو اس وقت اس بند کمرے میں میری

"عزت۔۔

اس سے آگے وہ کچھ کہتا زمل اسکے سر کے پیچھے ہتھیلی جماتی

شدّت سے اسکے آتش لبوں کو اپنے دانتوں میں دبا گئی زیحال نے

پیچھے مڑ رمیں دیکھا جب یکدم شدید درد کے باعث آنکھیں بند ہوتی

منہ سے ایک سسکی بر آمد ہوئی زمل نے اتنی زور سے اسکے لبوں پر

کٹ لگایا تھا کہ خون کی ننھی بوند اب وہاں چمک رہی تھی

دوبارہ اسکا نام بھی لیا تو جان سے مار دونگی۔۔۔"اسکے منہ پر غرلاتی

جمپ لگا کر نیچے اترتی باہر نکل گئی زیحال وہی کھڑا مڑ رمیں اپنے

ہونٹ کے کنارے پر وہ ننھی سی چمکتی خون کی بوند دیکھنے لگا

واہ۔۔۔یہ بیلا پور کی ڈائن تو کمال کر واگئی۔۔۔میری جنگلی بلی اتنی

خطرناک بن جائے گی اسکے نام پر سوچا نہیں تھا ویسے۔۔۔" وہ اپنے ہی ہونٹوں پر زمل کے لمس کو زبان سے محسوس کرتا خود میں بڑبڑاتے ہنستا ہوا باہر نکل گیا زریاب بھی بچوں کو لئے آ گئے تھے گارڈز انکے پیچھے پیچھے تھے تب ہی وہ دو آنکھیں صرف سکین کر پائی تھیں

یہ تم کو ہونٹ پر کیا ہوا۔۔۔؟ زریاب اسکے ہونٹ پر خون دیکھ ایک دم پریشان ہوئے جب زمل نے بھی اپنے ہبی جان کو دیکھا اسکی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

کچھ نہیں لالا۔۔۔ گر گیا تھا۔۔۔ کسی کے پیار میں۔۔۔" آخری بات زیر لب

بڑبڑاتے وہ نظریں زمل پر گاڑھ گیا وہ بری طرح سے سٹپٹا کر خانم کے ساتھ آگے بڑھ گئی

تم کو دیکھ کر چلنا چاہئے تھا۔۔۔" وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولتے باہر

نکل گئے انکو واپس حویلی جاتے دیکھ ان آنکھوں میں خون اتر آیا تھا
اس نے زور سے اپنا بھاری بوٹ ریک پر دے مارا اور فون نکالتے ایک
نمبر ڈائل کیا

They all left, I couldn't do my task۔

"....."

(نکل گئے وہ لوگ میں اپنا کام نہیں کر پایا)۔۔۔"مقابل نے اسے دو
چار
ایسی ایسی گالیوں کے نوازا کہ اس شخص کے کانوں سے دھواں نکلنے
لگا تھا لیکن اب وہ کر بھی کیا سکتا تھا زریاب خان آفندی کے گارڈز
ایک جھٹکے میں اسے وہی گولیوں سے بھون ڈالتے اگر اسکی ذرا بھی
نظر اپنی مالکن پر بھانپ لیتے

وہ رات گئے تک ہوسپٹل میں رہا تھا اسے درد میں دیکھ بالاج کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جا کر اس زیحال خان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے وہ کیسے اتنا طاقتور ہو گیا کہ اس آپ کو گولی مار دیا ام اسکا خاندان مٹا دے گا۔۔۔" وہ خون آشام انداز میں دھاڑتے وہاں موجود ڈاکٹرز تک

کو سہم جانے پر مجبور کر گیا

دھیرج رکھو۔۔۔ماڑا۔۔۔اس وقت وہ جتنا طاقتور ہے تمہارا نسل تک برباد

کر دے گا اس لئے ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔۔۔" وہ تحمل سے بولتے ڈاکٹر

کو پھر سے بینڈج کرنے کا حکم دے گئے

ہنہ۔۔۔امارا نسل بر باد کرے گا وہ۔۔۔ صحیح وقت آنے دو لالا

۔۔۔اسکو ام

بتائے گا کہ کون کس کی نسل بر باد کرتا ہے۔۔۔بالاج ولی خان۔۔۔یا

زیحال

خان۔۔۔"اسکا انداز ایسا تھا جس سے بے اختیار خوف کھایا جا سکتا تھا

وہاج نے اسکے چہرے کی جانب دیکا یقیناً اسکا شیطانی دماغ اپنا جال

بھن چکا ہو گا اور وہ جان ان بھائیوں کو ایسا جکڑنے والا تھا کہ وہ

زندگی بھر اس سے باہر نہ نکل پاتے (کاش وہاج اسے زیحال کے گینگسٹر

بن جانے کا بتاتا یقیناً اسکا ہر جال یہی۔۔۔بے حال ہو جانے والا تھا

)لیکن

جس کی موت مقرر ہو اس بیسٹ کے ہاتھوں وہ ایسی ہی حرکتیں کرتا

ہے

نو بجے تک وہ آفس میں بیٹھا ڈیل کی فائل تیار کرتا رہا جب دروازہ ناک کرتے یاقوت اندر آیا اسے دیکھ برلاس نہ مسکرایا نہ کچھ کہا بس اپنے کام میں مگن رہا

یہ شکل پر بارہ کیوں بجا رکھے ہیں۔۔۔"وہ کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھتا استفسار یہ پوچھنے لگا

یہاں قسمت کی بجی ہوئی انکو شکل کی پڑی ہے۔۔۔"وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑ کرتا نظریں لیپ ٹاپ پر جمائے رہا

کیا بات ہے۔۔۔تم صبح سے اتنے غصّے میں ہو آئرہ سے جھگڑا ہوا ہے؟

سیدھی بات پوچھی برلاس پھر بھی کچھ نہ بولا

اس نے فون نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا جسے فوراً ریسیو کر لیا گیا

یاقوت نے کال سپیکر پر ڈال دی

ہاں یاقوت بولو۔۔۔"آگے سے زیحال کی آواز ابھری برلاس نے

یکدم اس

کی جانب دیکھا

یہ بڑا بچہ کچھ زیادہ ہی بگڑ گیا ہے اس نے راحم انکل کو فون کر کر

کہا کہ اپنی بیٹی کو لے جاؤ یہاں سے۔۔۔"یاقوت کی بات پر برلاس کی

آنکھیں پھٹی اس نے یہ بات زیحال کو بتادی

کیوں۔۔۔کیا ہوا۔۔۔اسکا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔؟وہ ایک دم پریشان ہوا

دماغ لگتا ہے ہی نہیں تب ہی بچوں والی حرکت کی پوچھیں اس سے

کیوں کیا اس نے یہ۔۔۔"کہتے یاقوت نے موبائل ٹیبل پر رکھ دیا

برلاس

نے گھور کر یاقوت کو دیکھا

برلاس۔۔۔یہ کیا سن رہا ہوں میں۔۔۔"وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولا تھا

ن۔۔۔نہیں بھائی یاقوت بھائی کا دماغ سٹک گیا ہے۔۔۔ایسے ہی پتہ نہیں

سستا نشہ کر لیا میرے خیال سے۔۔۔"وہ سارا ملبہ یاقوت پر ڈال گیا لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح ایک دل جلی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتا اسی کا فون اٹھا کر مشی کو کال کرنے لگا جسے وہ بھی فورا اٹھا گئی

بیگم۔۔۔یہ آج سسر کس کے آئے تھے۔۔۔؟اسکے فون اٹھاتے سیدھا سوال

کر کر سپیکر پر ڈالا

برلاس کے ہی آئے تھے یہ کیا کر کر گیا ہے آئرہ بچاری رو رو کر پاگل ہو

سے بنار کے فرفر بولتی برلاس کی آنکھیں پھٹی s گئی ہے۔۔۔"آگے کی

پھٹی رہنے پر مجبور کر گئی وہی دوسری جانب زیحال یہ بات سن چکا تھا

برلاس۔۔۔انسان بنو۔۔۔کیوں رلایا اس معصوم کو۔۔۔؟اس نے یکدم تڑخ

کر پوچھا

سوری بھائی۔۔۔غصّہ آگیا تھا۔۔۔"کہتے وہ نادم ہوتا سر جھکا گیا آہ اسے یاد آتا کہ اس نے تو سچ میں کال کی ہی نہیں تھی صرف آئرہ کو ڈرا رہا تھا پھر انکے سسر صاحب کیسے پدھار گئے

"بیٹا باز آجاؤ۔۔۔

جی بھائی اب نہیں کرونگا۔۔۔"وہ فرمانبردار بچوں کی طرح بولتا اس

سے دو تین اور باتیں سن کر جی جی کرتا کال بند کرتے یاقوت کو
گھورنے لگا

اللہ کرے آپ کی بیوی بھی آپ کو قریب نہ آنے دے پھر پوچھونگا
کتنے

مزے میں ہیں آپ۔۔۔" وہ تڑخ کر بولتا ٹھک سے لیپ ٹاپ بند
کرتے اٹھ کر

باہر نکل گیا پیچھے یاقوت بیٹھا اسکی بات کو سمجھنے کی بھرپور
کوشش میں آخر میں صرف سر کھجا کر رہ گیا

وہ چاروں ایک ساتھ گھر لوٹے تھے گھر میں ایک غیر معمولی خاموشی
چھائی ہوئی تھی یہ دیکھ چاروں ایک دم ٹھٹھکے اور کسی گڑبڑ کا
احساس ہوا یاقوت نے فورا برلاس کو دیکھا جیسے وہی اس گہری
خاموشی کا ذمے دار ہو

یہ کوئی ڈائن پھر گیا کیا ادھر۔۔۔؟ عثمان خاموشی دیکھ کچھ سوچ کر

بولا

تیرا بیڑا تر جائے۔۔۔ڈائن کو بھی نہیں چھوڑا او بھائی ڈائن مؤنث ہے

"

پامیر نے تڑخ کر فورا تصیح کی عثمان نے گھور کر اسے دیکھا اور پھر

جوا سکے پیچھے اپنا جوتا نکال کر بھاگا پامیر اسے پورے گھر میں

اپنے پیچھے بھگا بھگا کر اسکی سانسیں پھلا گیا

تا چیخ کر t تم ہاتھ لگو تمہاری منہ توڑ دونگا میں۔۔۔"وہ ایک جگہ ٹک

بولا

دیکھ بھائی منہ میں تڑوا کر جڑ والونگا تو خدا کیلئے میرے منہ کے

مذکر مؤنث کی ایسی کی تیسی نہ کر۔۔۔"وہ باقائدہ ہاتھ جوڑ کر منت

کرنے لگا عثمان نے وہی سے جوتا پھینک کر مارا جو پامیر کے نیچے

ہوتے کمرے سے انکا شور سن کر باہر نکلتی ماہم کے قدموں میں جا گرا
اس نے پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے مجازی خدا کو دیکھا وہ تو یوں
تھا جیسے اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا ہو
دیکھو ماہی۔۔۔اپنے پاگل۔۔شوہر کو۔۔۔دماغ سٹک گئی مم۔۔۔میرا
مطلب
سٹک گیا ہے اسکا۔۔۔" وہ اپنے مذکر مؤنث کی گڑ بڑ پر خود ہڑ بڑا گیا
عثمان نے جل بھن کر اسکو دیکھا
کمرے میں آئیں آپ۔۔۔" وہ عثمان کو دیکھتی تڑخ کر بولی یاقوت اور
برلاس نے اسے دیکھ اپنی ہنسی دبائی اسکی تو خیر نہیں پامیر بھنویں
" مٹکاتے اسے چھیڑا جیسے کہہ رہا ہو " جاؤ بچو۔۔۔تمہاری تو لگ گئی
عثمان ان تینوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا اپنے کمرے میں
چلا گیا

تم لوگ بھی جاؤ اس سے پہلے تمہاری بیویاں آئیں۔۔۔" یاقوت اس پر
حکم صادر کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا برلاس اپنا کوٹ نکالتے کمرے
میں چلا گیا جب دروازہ کھولتے ایک دم ایک مسحور کن خوشبو میں
اسکا استقبال کیا کمرے میں نیم اندھیرا تھا اس نے فلور پر نظر
دوڑائی جہاں غلاب کی پتیاں پڑی تھی

برلاس کی نظریں زمین پر پڑی غلاب کی پتیوں سے بنے راستے سے ہوتی
اپنے بیڈ تک گئی تھی جہاں روم میں جلتی موم بتیوں کی روشنی میں
ایک ہیولہ سا بنا دکھائی دے رہا تھا اسے دیکھ وہ ایک دم ٹھٹھک گیا
پورا کمرہ دلہن کی طرح سجا ہوا تھا ڈریسنگ ٹیبل صوفہ ٹیبل اور بیڈ
کے دونوں اطراف رکھے ٹیبلز پر غلاب کی پتیوں کے بیچ چھوٹی

چھوٹی موم بتیاں رکھی کمرے میں نیم اندھیرا کرتی اسکی
خوبصورتی دوبالا کر رہی تھیں اصل برلاس کی آنکھیں بیڈ پر اپنی
سیج سجی دیکھ کر پھٹی تھی اس نے ہر چیز کا اسی اندھیرے میں
جائزہ لیتے روم کے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارتے ساری لائٹس آن کی پورا
کمرہ جیسے سفید روشنی میں نہا سا گیا تھا وہی لائٹس کے آن ہوتے
آئرہ بری طرح سے لرز اٹھی تھی وہ بھاری بھرکم دلہن کے لباس میں
ملبوس بھاری آویزے پہنے جالی نما دوپٹے کا گھونگھٹ نکالے بیٹھی
تھی ارد گرد غلاب کی پتیوں کی بھرمار تھی وہ بری طرح سے نروس
ہوتی ہاتھ کی انگلیوں کو آپس میں الجھاتی جلدی جلدی پلکوں کی
بھاری جھالر جھپکانے لگی برلاس اسے یوں دیکھ سانس تک روک گیا
اسے لگا کہ کہیں وہ غلط کمرے میں تو نہیں آگیا یوہ
بے یقین سی نظریں اس پر جمائے چھوٹے چھوٹے قدم لیتا آگے آیا اور

ٹرانس کی سی کیفیت میں بازو پر لٹکا کوٹ بیڈ پر ایک جانب اچھالتے
دھیرے سے عین آئرہ کے سامنے بیٹھتا ہو نقوں کی طرح اسے دیکھنے
لگا جب پھر بھی یقین نہ آیا تو ہاتھ بڑھا کے اپنی شہادت کی انگلی
اسے ٹچ کرتے ایک دم اچھل کر بیڈ سے اٹھتا زمین پر کھڑا ہو گیا
یہ۔۔۔یہ سب۔۔۔کیا۔۔۔ہے۔۔۔؟ بے وقوفوں والا سوال کرتے
خود ہی خیال
آگیا کہ وہ کیا پوچھ رہا ہے "مم۔۔۔میرا مطلب ہے تم تو اپنے بابا کے
س۔۔۔" وہ بولتے بولتے پھر رک گیا اچانک یاد آیا کہ میں نے تو کال
کی
ہی نہیں تھی پھر۔۔۔یہ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اسکے لئے اتنی
تیار ہوئی بیٹھی ہے اسکی دلہن بن کر برلاس شاہ کی محبوبہ اسکی
دلہن بن کر بیٹھی تھی آہ وہ خوشی سے پاگل ہونے لگا تھا وہ چہرے

پر ہاتھ پھیرتا اسی طرح سٹک ہوا اسے دیکھنے لگا

تم۔۔۔تم میرے لئے۔۔۔تیار ہو کر بیٹھی ہو سیریسلی آئی کانٹ بیلیو

۔۔۔اوہ

مائے گاڈ میں پاگل ہو جاؤنگا لائک سیریسلی میرے لئے۔۔۔۔"وہ

خوشی

میں کیا بول رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہاں وہ نازک جان

تھی جس کی جان پر بنی ہوئی تھی برلاس کی یہ خوشی دیکھ وہ

مزید شرم سے سرخ ہو گئی

تم چہرہ تو دکھاؤ۔۔۔تم میری ہی بیوی ہو ناں کہیں میں واقعی غلط

کمرے میں تو نہیں آگیا۔۔۔"وہ ایک دم آئرہ کے سامنے بیٹھتا اسکا جالی

نما گھونگھٹ اٹھاتے اسکا خوبصورت معصوم سا چہرہ دیکھنے لگا

دیکھتے ہاتھ سیدھا اپنے دل کے مقام پر گیا آنکھیں ٹھہر سی گئی وہ

فل میک اپ میں اپنی لمبی سیاہ پلکوں کی جھالر جھکائے بیٹھی اس
کے دل قیامت ڈھا رہی تھی وہ بے اختیار اسکے آگے گر گیا جب اسے
یوں لیٹتے دیکھ آئرہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسی دبانے لگی مشی کے
کہے مطابق وہ اپنا نہیں بلکہ اپنے شوہر اور اسکی خوشی کا سوچ رہی
تھی تب ہی اسے اتنی ہمت مل پائی
اسے ہنستے دیکھ برلاس کی بھی ہنسی چھوٹی کہ وہ کیا پاگلوں
جیسی حرکتیں کر رہا تھا لیکن یہ سچ تھا آئرہ اسکی ان کیوٹ اداؤں
پر اپنے دل کو بمشکل سمبھالے ہوئے تھی ایک تو کمبخت بلیک پینٹ
پر سفید بٹنوں والی شرٹ کے اوپر والے دو بٹن کھولے ماتھے پر پر
کشش انداز میں بکھرے بالوں میں وہ حد درجے کا ڈیشنگ لگ رہا تھا
سوری۔۔۔ایم رئیلی سوری۔۔۔۔بٹ میں اپنی خوشی کنٹرول نہیں کر پا

رہا کہیں اتنی خوشی کے برداشت نہ ہوتے میں دنیا سے چل بس

۔۔۔"اس

جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی آئرہ اپنا بھاری چوڑیوں والا ہاتھ اسکے
آتش لبوں پر رکھ گئی اور سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی

ای ان۔۔ایسے کیوں۔۔ک۔۔۔کہہ رہے ہیں۔۔۔"اسکی آواز بھی
خاصی دھیمی

اور میٹھی تھی افف برلاس شاہ اسکی اس حرکت پر اسے دیکھتا رہ
گیا اس نے دھیرے سے آئرہ کا مومی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے بے اختیار
چوم لیا اتنے میں ہی آئرہ کا پورا نازک بدن تھر تھرا سا گیا وہ جھٹ
سے پلکیں جھکا گئی

تم نے خوشی ہی اتنی دی ہے۔۔۔آج تو منع نہیں کرو گی ناں۔۔۔مجھے
میرا حق لینے سے۔۔۔؟وہ بوجھل لہجے میں استفسار کرتا آئرہ کا دل بری

طرح سے دھڑکا گیا وہ سرخ ہوتے چہرے کو دھیرے دھیرے نفی میں
ہلانے لگی
تھینکس جان شاہ۔۔۔"وہ آگے کو ہوتا اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹوں
سے
ملاتے پوری شدّت سے چوم گیا آئرہ اتنے سے لمس پر ہی مزید کانپ
اٹھی تھی

وہ ونڈو کے پاس کھڑی سینے پر ہاتھ باندھے ناک پھلائے ہوئے تھی
جب
پیچھے سے عثمان نے آکر دھیرے سے اسکے کندھے پر ناک ناک کیا ماہم
جیسے ہی اسکی جانب مڑی وہ فورا سر جھکا گیا
میری غلطی نہیں تھی۔۔۔وہ پامیر پنگے لیتا ہے اب میرا اردو ٹھیک نہیں

ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں وہ ہر بار مجھے چڑاتا ہے۔۔۔مجھے چڑ لگتی ہے اور میں۔۔۔" وہ بنا بریک کی زبان سے ایک ہی سانس میں ساری باتیں

بولتا چلا گیا جب نظر ماہم پر پڑی اور بریک بھی خود بخود لگ گئ میں۔۔۔میں وہ۔۔۔" اسے اتنے غصّے میں دیکھتے دیکھ اندر کا سسٹم خراب ہونے لگا جب اچانک ماہم کی ہنسی اسکے کانوں میں گونجی وہ بے یقینی اور حیرت کے ملے جلے سے تاثرات چہرے پر لئے اسے دیکھتا رہا

اردو مؤنث ہے۔۔۔" اس نے ہنسی کو بریک لگاتے تصیح کی مجھے تو عشق کا پتہ ہے وہ مذکر ہے۔۔۔" وہ ماہی کے چہرے پر نگاہیں جمائے ٹرانس کی سی کیفیت میں بولتا اسکی مسکراہٹ تک غائب کروا گیا اسکی بات پر ماہی کا دل اتنی زور سے دھڑکا مانو آواز کانوں میں

آئی ہو

مجھے محبت کا پتہ ہے وہ مؤنث ہے۔۔۔" وہ بولنے لگا وہ بولتا ہوا بہت خوبصورت لگتا تھا کلین شیو گوری رنگت اور گالوں پر بننے والا دائیں جانب وہ گڑھا جسے ماہی نے ابھی نوٹ کیا تھا کیونکہ یہ دلکش مسکراہٹ ابھی اسکے لبوں پر آئی تھی

مجھے سمندر کا پتہ ہے وہ مذکر ہے۔۔۔ جس سے میں آپ کو سیراب کرنے

کا متمنی ہوں۔۔۔ بس حکم کے انتظار میں ہوں۔۔۔ لیکن شاید حکم آنے تک یہ سمندر سوکھ ہی نہ جائے۔۔۔" آخری بات پر وہ بے حد سنجیدہ ہوا تھا ماہم ساکت نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جب وہ تھوڑا آگے آتے ماہم کے دودھیا ہاتھوں کو تھام گیا وہ سانس تک روک گئی

میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں ماہی۔۔۔ آپ مجھے ساری عمر بھی انتظار

کرنے کو کہیں میں کر لونگا کیونکہ انتظار کرنے کی عادت ہے مجھے۔۔۔
لیکن۔۔۔"وہ بولتے بولتے ایک دم خاموش ہو گیا ماہم کو اسکی خاموشی
بری لگی تھی

میری زندگی کا کچھ پتہ نہیں۔۔۔کب کوئی مجھ پر اٹیک کر دے مجھے
ختم کر دے میرا کام ہی ایسا ہے جس میں ہر تیسرا بندہ میرا دشمن
ہے۔۔۔"ماہم کا دل اسکی باتوں پر جیسے مٹھی میں بھنچ سا گیا تھا اس
کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی"میں ہماری حسین یادوں کے
لمحوں کو اپنے وجود میں قید کر لینا چاہتا ہوں۔۔۔میں۔۔۔"وہ آگے
کچھ

کہتا ماہم تڑپ کر اسکے سینے سے آ لگی عثمان ہک دک سا اپنے دونوں
ہاتھ ہوا میں مہلک کئے سامنے کھلی ونڈو سے نظر آتے آسمان کو
دیکھنے لگا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی جس کے باعث ماہم کے ریشمی

بال اڑتے کمر پر بکھر رہے تھے آج چاندنی رات تھی پورا چاند آسمان پر
اپنی روشنی کا ڈیرہ جمائے مزید اس رات کو خوبصورت اور رومانٹک
بنا رہا تھا

آپ۔۔۔ای۔۔۔ایسی باتیں۔۔۔کیوں۔۔۔کر رہے ہیں۔۔۔" وہ
روہانسی ہوتی
ہانپتے ہوئے بولی

پامیر نے کہا تھا۔۔۔" آہ اسکے لبوں سے بے اختیار پھسلا ماہم چہرہ اوپر
اٹھاتی نہ سمجھی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جب عثمان کو ایک دم
اپنی غلطی کا احساس ہوا" مم۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔پامیر نے کہا تھا
کہ

ہم کتنا ڈینجرس کام کرتے ہیں۔۔۔کب کون کہاں۔۔۔ بچھڑ جائے پتہ
" نہیں

ماہم کا سر واپس اپنے کسرتی سینے پر ٹکاتے جلدی سے جھوٹ گھڑا

افف مرتے مرتے بچا اس پامیر کے بچے پر اسے جی بھر کر غصّہ آیا

اسی نے بیوی کو لائن پر لگانے کی یہ ننجا ٹیکنیک بتائی تھی

خیال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ بھائی بیوی جیسی بلا کو ہاتھ میں قابو کرنے کا بس ایک ہی

طریقہ ہے۔۔۔" وہ ٹیبل پر بیٹھا اپنے ایک ٹانگ یاقوت کی کرسی پر اور

دوسری ٹانگ عثمان کی کرسی پر رکھے خود ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھا تھا

وہ دونوں بھی کسی اسکول کے بچے کی طرح اس سے سبق لے رہے تھے

کہ بیوی کو قابو کیسے کیا جائے برلاس اس وقت اپنے آفس میں تھا

ویسے ضرورت تو اسے سب سے اشد تھی خیر

ترلے منتیں۔۔۔۔ جیسے تم کومل کی کرتے ہو۔۔۔" یاقوت نے بیچ میں

ٹکڑا

لگایا پامیر نے گھور کر اسے دیکھا

یہ بڑے ہونے کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں آپ ابھی اس جلاد کی اولاد کو کال کرو نگا اور ادھر آپ سیدھے۔۔۔"اسکی بات سنتے اب یاقوت نے اسے

گھورا تھا آہ یہ پاشاز برادرز اور کسی سے ڈریں نہ ڈریں اپنی بیویوں کے نام پر تو اسکی جان حلق میں آجاتی تھی

تم سنو۔۔۔انکو چھوڑو۔۔۔کنوارے تم ہو۔۔۔"اس نے عثمان کی جانب مڑتے

سمجھداری سے کہا جو پہلے ہی اپنے جسم کے پورے اعضا کو کان بنائے اسکی باتیں غور سے سن رہا تھا

بیوی کو اموشنل کر دو۔۔۔اتنا کہ وہ رونے لگے۔۔۔"رونے کے لفظ پر

عثمان نے کرسی کی پشت سے اپنی ٹیک ہٹائی

میں ماہی کو رلا نہیں سکتا۔۔۔"فورارن مریدی کی ساری حدیں پار کی

در فٹے منہ تیرا۔۔۔ہم ظالم دکھتے ہیں تمہیں۔۔۔؟جو اپنی بیویوں کو

رلاتے ہیں۔۔۔؟اور بھائی یہ بیوی لوگوں میں رونے کا قدرت نے

ایک الگ

سسٹم رکھ رکھا ہوتا ہے۔۔۔ادھر کچھ ہوا ادھر انکی آنسوؤں کی ٹینکی

خالی ہونی شروع۔۔۔"اسکی بات پر یاقوت کی ہنسی چھوٹی جیسے

اسے خود یاد آیا ہو پامیر نے اسے گھور کر خاموش کروایا

تو تم اسکی فکر نہ کرو۔۔۔یہ نہ ہو تمہاری ماہی رونے کے بجائے تمہیں

رلادے۔۔۔"اب کی بار پھر عثمان نے گھرکی دی

ان پیار بھری نظروں سے نہ دیکھو پیار ہو جائے گا۔۔۔"اسے خود کو

گھورتے دیکھ بیویوں والی ایکٹنگ کرتے عثمان کی ٹائی کھینچی

کومل تم۔۔۔" یاقوت نے دروازے پر کھڑی کومل کو دیکھ حیرت سے کہا

ادھر اسکا نام سننا تھا کہ پامیر صاحب فورا عثمان کی ٹائی چھوڑتے ٹیبل پر ہی اچھل پڑے لیکن وہاں تو کوئی نہیں تھا پھر جو یاقوت ہنسا افففف اسکے پیٹ میں ہنس ہنس کر درد ہونے لگا تھا

دیکھا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔ابے کتنا ڈرتے ہو تم کومل سے۔۔۔اس نے تمہاری یہ

حرکتیں دیکھ لی ناں کھڑے کھڑے تین طلاقیں دے دے گی

۔۔۔" پامیر

نے ٹیبل پر کوئی چیز اسے مارنے کے لئے ڈھونڈنی چاہی لیکن یاقوت قسمت کا اچھا تھا پہلے ہی اٹھ کر بچ نکلا

تمہیں سمجھ آگئی۔۔۔؟ نہیں بھی آئی تو پیسے پورے اٹھو۔۔۔مزید دماغ

کی دہی نہ کرو۔۔۔" وہ عثمان کو خود کو ہونقوں کی طرح دیکھتے پا کر کلس کر بولا

نہیں میں سوچ رہا ہوں ماہی میری ٹائی ایسے کھینچ لے تو۔۔۔؟ وہ اب تک خیالوں میں ماہی کے پاس تھا

تو اگلے دن خوشخبری ملے گی کہ رائے عثمان لاشاری کے مڑ جتنے پروڈکٹ عنقریب لانچ ہونے والے ہیں۔۔۔" پامیر کی بات پہلے تو عثمان

کی سمجھ میں نہیں آئی لیکن جیسے ہی آئی وہ جو اسکے پیچھے بھاگا

پامیر نے یاقوت کی آغوش میں آکر پناہ لی زیحال ہوتا تو اسکی آغوش نہیں تو یاقوت دونوں ہی پامیر اور برلاس کیلئے انکے ماں باپ کی جگہ تھے یاقوت نے بھی انکے لئے اپنی پڑھائی تک چھوڑ دی تھی

موجودہ وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز ایسی باتیں نہ کریں آپ۔۔۔"وہ اب تک جیسے اسکے الفاظوں کے اثر
سے نکل نہیں پا رہی تھی جس شخص کو پوری طرح سے پایا بھی نہیں
تھا اسے پہلے ہی کیسے کھو دیتی عثمان اپنے دونوں مضبوط حصار
اسکی نازک سی کمر کے گرد باندھ گیا
جو حکم۔۔۔آپکا نہیں کرونگا ایسی باتیں۔۔۔لیکن ویسی باتیں ضرور
کرونگا۔۔۔"وہ ذو معنی انداز میں بولتے ماہم کا سانس تک روک گیا وہ
بے ساختہ پیچھے ہٹنے ہی لگی تھی کہ عثمان نے اسکی کمر پر اپنی
تے اسے واپس اپنی جانب کھینچ لیا وہ کسی کٹی پتنگ کی t گرفت جما
طرح اسکے چوڑے فولادی سینے سے آ لگی تھی کمبخت کی خوشبو ہی
ماہم کو پاگل کر رہی تھی
کہاں بھاگ رہے ہیں۔۔۔ایک بار میری قید میں آ گئے تو واپسی کے ہر

راستے بند ہیں۔۔۔"اسکا لہجہ پل میں بھاری ہوا تھا اسکی بھاری آواز ماہم کی ریڈ کی ہڈی تک سن کر گئی "اب خود میری محبت کے سمندر میں طوفان مچایا ہے۔۔۔اسکو ایسے ہی چھوڑ کر جائیں گے تو یہ ناانصافی ہو گی مسسز رائے۔۔۔"اسکے منہ سے اپنے لئے یہ نام سن کر ماہم کا دل زور سے دھڑکا تھا

ل۔۔۔لیکن۔۔۔میں۔۔۔"وہ ڈاکٹر تھی لیکن پھر بھی اپنے سامنے اس چٹان

شخص کو دیکھ اسکی حالت غیر ہونے لگی تھی وہ تو عثمان کی محبت بھری نگاہیں تک برداشت نہیں کر پا رہی تھی اسے کیسے برداشت کر لیتی افففف گئی آج ماہم کام سے وہ دل ہی دل میں سوچتی رو دینے کو ہو گئی

عثمان اسکے چہرے کے نقوش کو نہارتے دھیرے سے اپنے لب ماہم کی

پیشانی پر ٹکا گیا ماہم آنکھیں بند کرتی اسکے لمس کو اپنے پورے بدن میں سرائیت کرتا محسوس کرتی بے جان سی ہونے لگی اسکا دہکتا لمس ماہم کے نازک سے بدن کو لرزا کر رکھ گیا یہ پہلا بوسہ اسکے دل کی زمین پر رائے عثمان کی سلطنت کھڑی کر گیا

وہ مرر کے سامنے کھڑی دھیرے دھیرے اپنے آویزے نکال رہی تھی جب

پیچھے سے برلاس فریش ہوتا سفید رنگ کے شلوار قمیض پہنے باتھ روم سے باہر نکلا وہ قمیض ہمیشہ گھٹنوں سے تھوڑی اوپر اور اس کے نیچے تھوڑی فٹ ٹراؤزر ٹائپ پہنتا تھا اسی میں وہ بلا کا ڈیشنگ اور گھر کا چھوٹا بگڑا ہوا لاڈلا بیٹا لگتا تھا لیکن جسامت میں وہ اپنی عمر سے زیادہ کا لگتا تھا جم کر کر ٹھوس باڈی سکس ایبز پھولے ہوئے مسلز

دمدار پر سنا لٹی کسی بھی لڑکی کا آسانی سے بن جانے والا کرش
آئرہ اسکے آگے بچی لگتی تھی بھلا کہاں وہ پہاڑی وجود اور یہاں یہ
رہ اسے دیکھ جھٹ سے نظریں جھکا rچیونٹی ڈر تو اپنے آپ لگنا تھا آئی
گئی وہ ہاتھ میں پکڑا ٹاول کاؤچ پر رکھتے اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا اور
بنا کچھ کہے اسکے گلے میں پہنا وہ بھاری بھر کم ہار نکالنے لگا ایک ایک
کر کر ساری جیولری سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے اسکی بیلی پر ہاتھ
رکھتے ایک جھٹکے میں خود سے لگایا
آج کی رات تمہارا بس ایک ہی کام ہے۔۔۔" وہ شدّت سے ہونٹ
اسکی
گردن پر رکھتے کان کے پیچھے مسلتا لے گیا آئرہ بے ساختہ گہری سانس
لیتی اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ گئی

اپنے شاہ کی بانہوں میں سسکیاں بھرنا۔۔۔تمہاری سسکیوں سے تمہارے

شاہ کواورانرجی ملے گی۔۔۔اور وہ اور اچھے سے اپنا حق۔۔وصول کر سکے گا۔۔۔"کمرے کی گہری خاموشی میں برلاس کی بھاری بوجھل آواز

آئرہ کے نازک سے بدن سے ساری جان کھینچ گئی

تمہاری سسکیوں کا میں نے کتنے عرصے انتظار کیا ہے۔۔۔میرے کان ترسے

ہیں۔۔۔انکو سننے کیلئے۔۔۔آج ان میں ذرا بھی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔"وہ آئرہ کو ایک جھٹکے میں بانہوں میں اٹھا گیا وہ نازک جان پوری کی پوری بری طرح سے ابھی سے کانپنے لگی تھی پلکوں کی جھالر تھی کہ برلاس کی جانب اٹھنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی وہ

آئرہ کو بیڈ کی جانب لاتے اسے دھیرے سے لٹا کر اپنا قمیض اتارتے ایک جانب پھینکتے خود کو اسکے وجود کا حصّہ بنا گیا

تم اتنی جلدی کیوں جارہا ہے۔۔۔"مورے کو زیحال کے واپس جانے پر

شدّت سے رونا آرہا تھا انکی فلائٹ دس بجے کی تھی زیحال پیکنگ کر رہا تھا

مورے میرا کام رہتا ہے۔۔۔میں آؤنگا پھر جلدی انشاءاللہ ۔۔۔"وہ اپنی ماں

کو خود سے لگاتے پیار سے بولا زمل دونوں بچوں کو تیار کر رہی تھی

زامل تو رو رہا تھا کیونکہ اسے نہلایا تھا البتہ زالے اپنے چھوٹے سے ہاتھ گاؤن میں لپٹی بیٹھی ہاتھ میں اس ٹیڈی بیئر کو دبوچے ہوئے تھی اس

کی لمبی پلکوں سے پانی اب تک خشک نہیں ہوا تھا وہ معصوم سی گڑیا اتنی کیوٹ لگ رہی تھی اسکے مقابلے وہ جن جسے نجانے پانی سے کیا خدا واسطے کا بیر تھا نہانے سے تو جیسے جان نکلتی تھی

بس۔۔۔بیٹا۔۔۔ہو گیا دیکھو۔۔۔ہم نیو نیو کپڑے پہن رہے ہیں دیکھو

واؤ

یہ کتنا پیارا ہے۔۔۔" وہ سچ میں زامل کو نیو ڈریس پہنا رہی تھی جس میں وہ باپ کی طرح قیامت لگ رہا تھا اوپر سے زمل نے اسکے ننھے ننھے سے کف بھی فولڈ کر دیے تھے

ہبی۔۔۔اسکو لے لیں پلیز میرا سر درد کرنے لگا ہے۔۔۔اسکی ٹیں ٹیں سے۔۔۔" زمل جب سے روئی تھی تب سے اسے ہلکا ہلکا سر درد ہونا شروع ہوا تھا جو اب مزید بڑھنے لگا تھا زامل تھا کہ رونے سے باز ہی نہیں آ رہا تھا

کیاہوامیرابیٹا۔۔۔"زیحال اسے گود میں لیتے اسکے روئی جیسے پھولے ہوئے گال چومنے لگاوہ بھی باپ کی گود میں آتے رونے میں کمی تولے آیا تھالیکن زیحال کی گردن میں اپنانھاسا چہرہ چھپائے اپنی مخصوص ب ت کی زبان میں اپنی ماں کی شکایتیں لگانے لگا

باباڈانٹیں گے ماما کو۔۔۔بس۔۔۔۔"پیار سے بولتے وہ مورے کے پاس آگیا

جوانکی کے کمرے میں بیٹھی تھیں

بہت پیارے بچے ہیں۔۔۔دونوں وہ تو بہت معصوم ہے یہ کس پر چلا گیا"

مورے کے سوال پر زیحال کو پھر سے برلاس یاد آیا شاہ چاچو اپنی غیر موجودگی میں بھی کافی مشہور ہورہے تھے زیحال یقیناً پاکستان جاکر برلاس کی اچھی دھلائی کرنے والا تھا جو خود کم تھا جو اس

چھوٹی آفت کو بھی اتنا بگاڑ دیا

مورے۔۔۔ برلاس بہت۔۔۔ بد معاش ہے اسی کا کیا دھرا ہے جو یہ کسی

سے کنڑول نہیں ہوتا سوائے اسی کے۔۔۔" وہ زامل کے روئی جیسے گالوں پر چٹکی کاٹتے کھلکھلانے لگا وہ بھی بدلے میں اپنے باپ کا گال اپنے دو خرگوش جیسے دانتوں سے سرخ کر گیا کتنی ہی دیر وہ زیحال کے ساتھ کھیلتا رہا آخر میں اسی کی گود میں سو گیا تب تک زالے بھی تیار ہوتی ہوتی بیچ میں سو چکی تھی زمل نے اسکے چھوٹے چھوٹے بالوں کی دو کیوٹ کیوٹ سی پونیاں بنادی تھیں جس میں وہ اور بھی کیوٹ لگ رہی تھی وہ لوگ سب سے ملنے لگے تھے ملازم انکے بیگ اٹھا کر باہر گاڑی میں رکھنے کیلئے لے گیا دا جی خود بہت اداس تھے زریاب کی حالت بھی ان سے جدا نہ تھی

فکرنہ کریں۔۔۔میں واپس آؤنگا۔۔۔"وہ یہاں آتے ساتھ اپنے بزنس
کا
سیٹ اپ دیکھ چکا تھااب وہاں جاکر صرف اپناکام سمیٹنا تھالیکن
جو یتیم خانے اور دارالامان اسکے انڈر چل رہے تھے انکے لئے اس نے
اپنا
آدھاکاروبار پاکستان میں ہی رہنے دیا تھاتاکہ وہاں بھی آناجانا رہے
جلدی آنا۔۔۔ام سے اب دوری برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"زریاب
اسکے گلے لگتے
نم آنکھیں صاف کرگئے ساتھ ہی اسکے کندھے پر سوئے زامل کو پیار
کیاداجی کے گلے لگتے اسکااپنادل اداس ہوا تھالیکن اسے جانا تھاوہ
جانے کیلئے آیا تھااسی وقت داراب بھی ہاف ڈیوٹی سے ہی آگیا تھا

واپس کب آنا ہے۔۔۔"اس نے بھی آتے یہی سوال پوچھا اب تو کوئی بھی

زیحال اور اسکی فیملی کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا اسکے سوال پر

زیحال مسکرا دیا

جب آپ شادی کریں گے تب۔۔۔"وہ شریر ہوتے دھیمی سی اسکے کان

میں سرگوشی کرنے لگا"اور ساتھ مجھے چاچو بننے کی خوش خبری

دیں گے"داراب نے اسکی بات پر اسے گھورا

تم نہ ہی آؤ۔۔۔میں آجاؤ نگا وہاں۔۔۔اسکی بات پر زیحال کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی

بڑی بلا سر لے لی سمبھل کر۔۔۔گیارہ سال کی بیلا پور کی ڈائن ترک تھی

اب تو آپ کو ہی بیچ کھائے گی۔۔۔"اسے ایک آئی بروا ٹھاتے وارن کیا وہ ڈائن ہے تو میں بھی شیطان ہوں۔۔۔ہاتھ لگنے دو۔۔۔ساری ڈائن گیری

نچوڑ کر نکالو نگا اسکی اور اپنے سالوں کی۔۔۔"سالا لفظ ایسے بولا جیسے گالی دے رہا ہو زیحال اور وہ قہقہہ مار کر ہنس دیے زریاب ان کو دور سے کھڑے گھورنے لگے یقیناً اپنے بغیر انکی ان دونوں کی کھچڑی ہضم نہیں ہوئی تھی داراب ہائی سیکیورٹی میں انکو لئے ایئر پورٹ کیلئے نکل گیا تھا زریاب بھی انکو ایئر پورٹ چھوڑنے آئے تھے زالے کے جانے پر سرینہ اور ریشے تو رو پڑی تھیں

فلائٹ میں ابھی وقت تھا زمل کے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں وہ زیحال کے کندھے پر سر رکھے خود بھی سو گئی بچے زریاب اور داراب کے پاس تھے زامل کو تو اپنا نیا برلاس چاچو مل گیا تھا

اسکے نخرے اٹھانے والا زالے زریاب کے کندھے پر سر رکھے منہ میں چوسنی لئے ہوئے تھی

اوکے لالا۔۔۔اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا۔۔۔" فلائٹ کی اناؤسمنٹ ہوتے

وہ اپنے دونوں بھائیوں سے مل کر بچوں کو لینے لگا زامل کو تو اٹاچی پر بٹھاتے اسکی شرٹ پیچھے اسکے اسٹینڈ میں اٹکا دی وہ افلاطون وہی قابو آسکتا تھا وہ مزے سے اٹاچی پر بیٹھا آتے جاتے لوگوں کو دیکھتا رہا زالے زیحال کے پاس تھی اس نے زمل کو لینے ہی نہیں دیا ہمارا دل نہیں مان رہا زی۔۔۔تم مت جاؤ۔۔۔" زریاب کا دل نجانے کیوں

وقت کی سوئیوں کی طرح اور زیادہ گھبراتا جا رہا تھا جیسے وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ جائے انہیں کچھ بہت برا ہونے کا احساس ہو رہا تھا

لالا۔۔۔میں اپنے بچوں سے پرامس کر کر آیا تھا میں واپسی پر انکو
ساتھ لاؤنگا وہ میرے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔"اسکے لہجے میں ان تینوں
کیلئے بے پناہ محبت دیکھ زریاب آگے کچھ نہ بول سکے
خیال سے جانا اور جلدی واپس آنا ہمیں انتظار رہے گا۔۔۔"داراب
اسکے
کندھے تھپتھپاتا گرم جوشی سے بولتا اسکے ساتھ ہی اندر چلا گیا
وہ پولیس والا تھا اس لئے اسکی انٹری پر ایئرپورٹ کی سیکیورٹی
بھی کوئی پابندی نہیں لگا سکی تھی وہ انکو جہاز تک چھوڑ کر آیا تھا
اگلے دس منٹ میں وہ لوگ اڑان بھر چکے تھے زریاب وہی سے اپنے
آفس چلے گئے تھے داراب بھی نکل ہی رہا تھا جب اسکا موبائل رنگ
کرنے لگا اس نے سکرین دیکھی سامنے انسپیکٹر لیان کا نام جگمگا رہا
تھا

"(ہاں لیان بولو)ـــــ.....Katakan ya-

Tuan, dengan siapakah anda?-

Keselamatan kami telah melihat beberapa orang yang tidak dikenali di sekeliling mereka yang telah mengikuti mereka secara berterusan dan telah menemani mereka dalam penerbangan yang sama.

۔سر آپ کس کے ساتھ ہیں ہماری سیکیورٹی نے انکے ارد گرد کچھ نا معلوم افراد کو دیکھا ہے جو مسلسل انکے پیچھے تھے اور اسی فلائٹ

میں ساتھ گئے ہیں۔۔۔"داراب زیحال کے ساتھ تھاتب ہی دھیان نہیں

دے پایا لیکن اسکے ساتھ جو سیکیورٹی آئی تھی انکی چار آنکھیں وہ سب سکین کر چکی تھیں داراب نے فورا پیچھے مڑ کر دیکھا کال بند کرتے اس نے زیحال کی کال ملائی لیکن نیٹ ورک کی وجہ سے وہ ڈسکنیکٹ ہو گئی وہ مسلسل زیحال کو فون کرتا رہا لیکن ایک بھی کال نہیں ملی

وہ بری طرح سے ھانپتی پسینے سے شرابور برلاس کے سینے میں چہرہ چھپائے گہرے سانس لے رہی تھی برلاس کی حالت بھی اس سے ذرا مختلف نہ تھی وہ خود پسینے میں اس قدر بھیگ چکا تھا مانو نہا کر آیا ہو وہ کمبل دونوں کے اوپر لیتا اسے اور خود کو اچھے سے ڈھانپ

گیا دونوں کے بدن کسی دہکتی بھٹی کی مانند آگ برسا رہے تھے ایک دوسرے کے جسم کی حرارت ایک الگ ہی راحت اور سکون پہنچا رہی تھی برلاس گہرے سانس لیتے سر کی پشت بیڈ کراؤن سے ٹکاتے آئرہ کو دیکھنے لگا

تم۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اسکی اپنی سانسیں جیسے پھولی ہوئی تھی آئرہ شرم کے مارے دھیرے سے سر اثبات میں ہلاتی اور بھی کمبل میں چھپ

گئی برلاس کو خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کہے کیا یہ سب اس کیلئے خود نیا تھا لیکن سب سرور بخش تھا اسے اپنے آپ میں ایک نئی توانائی ابھرتی محسوس ہوئی وہ بے حد نرم ہاتھوں سے انگلیاں آئرہ کے بالوں میں چلاتا خود چھت دیکھنے لگا اسکے چہرے پر ایک الوہی سی چمک تھی آج اس نے اپنی محبوبہ کو پوری طرح سے پالیا تھا

دیوار

پر لگی گھڑی دیکھی جہاں صبح کے آٹھ بج رہے تھے وہ آئرہ کو دیکھنے لگا جو اسکی شدّتوں سے ٹوٹی گہری نیند میں تھی اسے دیکھ برلاس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی وہ اسکا سر چومتا دھیرے سے تکیے پر رکھتے خود اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا آج وہ پورے آدھے گھنٹے میں نکلا تھا سادہ سے لائٹ پنک کچی کاٹن کا سوٹ پہنے مرر کے سامنے کھڑا ہوتا ہیئر ڈرائیر سے بال خشک کرتا خوشبو لگا کر فل تیار ہو گیا آئرہ اب تک اسی پوزیشن میں گہری نیند میں تھی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب بیڈ پر بیٹھا

واہ۔۔۔ایک ہی رات میں تھک گئی۔۔۔ خیر۔۔۔ہے۔۔۔جان ۔۔۔شاہ۔۔۔اب ہر رات

ایسے ہی تھکاؤنگا۔۔۔"اسکے اور قریب ہوتے دھیرے سے اپنے ہونٹ اس

کے ہونٹوں پر رکھے اسکے لمس پر آئرہ تھوڑی سی کسمساتی پھر سے سو گئی برلاس مسکراتا اس پر کمفرٹر ٹھیک کرتے باہر نکل آیا سامنے ہی مشی ملازمہ کے ساتھ ٹیبل سیٹ کر رہی تھی جب نظر برلاس پر گئی وہ وہی کھڑی غور سے اسے دیکھنے لگی وہ لاؤنج میں بیٹھی کومل کے ہاتھوں سے بے بی کو لیتا اسکے گال چومنے لگا

اسکا نام کب رکھیں گے۔۔۔؟بے بی کو دیکھتے استفسار یہ پوچھا

اسکے بڑے ابا جب آئیں اور جو نام رکھیں۔۔۔"کومل زیحال کی جانب اشارہ کرتی بے بی کے کیئر پروڈکٹس ملازمہ کو دینے لگی اسکی ایک انگلی جتنی جرابیں اور ننھے ننھے سے گلوز الگ سے باسکٹ میں رکھ کر دھونے کیلئے دے دیے

یہ کتنی چھوٹی چھوٹی ہیں۔۔۔" برلاس ان جرابوں کو دیکھ ہنس کر بولا تھا مشی نے دور سے کومل کو اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو "اسکا چہرہ دیکھو کام ہوا یا نہیں "کومل اسکی نظروں کا اشارہ سمجھتی جھٹ سے برلاس کا چہرہ دیکھنے لگی

آئرہ نہیں اٹھی ابھی۔۔۔؟اس نے جان بوجھ کر پوچھا آئرہ کے نام پر برلاس کی رنگت سرخ پڑی تھی ایک دم ایک پیاری سی چمک چہرے پر در آئی تھی

وہ۔۔۔وہ سو رہی ہے۔۔۔" بولتے وہ بے بی کے ساتھ پھر لگ گیا اتنی دیر تک سوتی تو نہیں ہے۔۔۔آج کیا ہوا۔۔۔" وہ جان بوجھ کر بات

بڑھانے لگی یہاں برلاس کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے کہ اس نے ساری رات اس بچاری کو سونے نہیں دیا تھا

میرے خیال سے طبعیت نہیں ٹھیک۔۔۔"وہ نظریں چراتا جھوٹ بول کر

جلدی سے بے بی کو لے کر لان میں چلا گیا اسکے جاتے مشی جھٹ سے کومل کے پاس آئی

افففف۔۔۔۔افففف لگتا ہے بات بن گئی۔۔۔۔"وہ خوشی سے چیختی ہوئی بولی

"پہلے اسے آنے دو یہ نہ ہو پہلے کی طرح مفت میں خوش ہو لیں۔۔۔

وہ مشی کا ہاتھ دباتی خود اپنے پیروں پر لوشن لگانے لگی بے بی کے بعد وہ پھر سے اپنی کیئر کرنے لگی تھی اور رنگت بھی پہلے سے بکھر چکی تھی

مشی کومل کی بات پر متفق ہوتی اٹھ کر واپس کچن میں چلی گئی

ٹیبل سیٹ ہو چکا تھا آج تک سب صرف اسی جگہ اکٹھے ہوتے تھے ان سب کو جوڑ کر رکھنے والی چین بھی بہت جلد یہاں آنے والی تھی اس کی مثال ایک ماں کی طرح تھی جہاں ماں کو وہاں سب ایک ساتھ مل بیٹھتے ہیں وہ ایک شخص نجانے کتنے رشتوں کو مکمل کرتا تھا

تم اتنے خوش کیوں ہو۔۔۔؟ یاقوت کو جلدی جلدی ناشتہ کرتے دیکھ مشی استفسار یہ پوچھنے لگی

بھائی فلائٹ لے چکے ہیں کام ختم کرتے انکو پک کرنے ایئرپورٹ جانا ہے۔۔۔ "خوشی سے چہک کر بتاتے وہ پھر سے اپنے کھانے پر جھک گیا

واٹ۔۔۔ بھائی آرہے ہیں۔۔۔ "برلاس تقریباً چیخا تھا اسکی خوشی کا لیول

ہی سب سے الگ تھا

بس ابھی ایئرپورٹ جا کر نہ بیٹھ جانا۔۔۔" پامیر نے اسکی ٹانگ
کھینچتے دانت دکھائے کچھ بعید نہ تھی کہ برلاس جا کر پہلے سے ہی
بیٹھ بھی جاتا
آپ تو۔۔۔" برلاس جوابی حملہ پامیر پر کرنے ہی لگا تھا کہ نظر ایک دم
ہڑبڑی میں تیار ہو کر آتی آئرہ پر پڑی سب اسکی بات پر ہنسنے لگے سب
ناشتہ کر ہی رہے تھے جب آئرہ جلدی جلدی تیار ہوتی ہڑبڑی میں سر
پر
دوپٹہ جماتی سب کو سلام کرتی اپنی جگہ بیٹھ گئی برلاس اسے ہی
دیکھ رہا تھا جب پامیر نے گلا کھنکھارتے اسے ہوش دلایا
خیر تو ہے۔۔۔آج لڑکیوں والا بلش آن تو نہیں لگا لیا غلطی سے
۔۔۔؟ برلاس
کے گال سرخ ہوتے دیکھ پامیر نے آئبرو مٹکانی شروع کی اسکے بولتے

عثمان اور یاقوت نے ڈائننگ ٹیبل پر تھوڑی آگے ہوتے برلاس کے

چہرے

کو غور سے دیکھا

ن۔۔۔ نہیں تو کیوں۔۔۔"اس نے بولتے جھٹ ہاتھ اپنے رخسار پر

پھیرا یہاں

باقی خواتین بیٹھی تھیں جن کے احترام میں وہ تینوں انسان بنتے

لحاظ کر گئے ورنہ تو اس چھوٹے فتنے کی وہ حالت کرنی تھی کہ وہ

اگلی بار آئرہ کے قریب جاتے ہوئے بھی سو بار سوچتا

آئرہ سر جھکائے دبک کر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی برلاس کا بار بار

ترچھی نظروں سے دیکھنا وہ بخوبی محسوس کر رہی تھی تب ہی اسے

یہاں بیٹھنا محال لگا وہ اٹھ کر کچن میں گم ہو گئی اسکی یہ حرکت

مشی اور کومل نے نوٹ کی تھی دونوں خوشی سے پھولنے لگی تھیں

وہی برلاس آئرہ کے اٹھ کر جانے پر اپنی مسکراہٹ دباتے ناشتے میں مگن ہو گیا

زامل بار بار زمل کی گود میں چڑھتا فیڈ و مانگ رہا رہا تھا لیکن وہ اب تک اپنے سر کو پکڑے ہوئے بیٹھی تھی درد بڑھتا ہی جا رہا تھا جب سے ایئر ہوسٹس ان لوگوں کو کھانا دے کر گئی تھی تب سے اسکو کھانے کے بعد سے زمل کو گرمی لگنی شروع ہوئی تھی سر میں اب بھی درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں

ہبی۔۔۔اسکو دور کریں مجھ سے۔۔۔" وہ زامل کو خود سے دور کرتی کوفت سے بولی لیکن آج وہ بھی جیسے بضد تھا اپنی ماں کی گود ہی میں بیٹھنے کو زیحال نے اسے زبردستی اپنی گود میں لے لیا زالے سو چکی تھی ایک یہی جن جاگ رہا تھا

گلالے تم ٹھیک ہو۔۔۔؟اس نے فکر مندی سے پوچھا
ھممم۔۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔"وہ کم از کم اس وقت اپنے ہبی جان کو پریشان
نہیں کرنا چاہتی تھی جانتی تھی اگر اسے پتہ چل گیا کہ اسکا سر درد سے پھٹ رہا ہے تو یہی اسکی فکر میں ہلکان ہو جائے گا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایئر وپلین میں بھی ڈاکٹرز کی ٹیم موجود ہوتی ہے

تم سر درد کہہ رہی تھی کہیں وہ تو نہیں ابھی تک۔۔۔؟زیحال کو ایک دم یاد آیا کہ زامل کو دیتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ اسے سر درد ہے نہیں میں سونا چاہتی ہوں کچھ دیر۔۔۔"کہتے وہ زیحال کے کندھے پر سر ٹکاتی آنکھیں موند گئی کتنی ہی دیر وہ آنکھیں بند کئے اسی طرح بیٹھی رہی زامل زیحال کے فون میں ٹام اینڈ جیری کے پیچھے لگ چکا

تھاایک وہی اس جن کو پوری دنیا سے بیگانہ خود میں کنڑول کر سکتے تھے

ہبی۔۔۔"کتنی ہی دیر بعد وہ دھیمی آواز میں بولی لیکن اسکی ہلکی سی آواز بھی زیحال زامل کے ساتھ ٹام اینڈ جیری دیکھتا بخوبی سن گیا تھا

جی ہبی کی جان۔۔۔"لہجے میں دنیا بھر کی محبت تھی

میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔۔۔بہت۔۔۔زیادہ"وہ بہت لفظ پر زور دیتی

بولی زیحال کو اسکے اچانک اظہار محبت پر تھوڑا اچنبھا ہوا لیکن جلد ہی اسکے آتش لبوں پر پیاری سی مسکراہٹ بکھر گئ

میں بھی اپنی جان سے پیار کرتا ہوں بہت سے بھی بہت۔۔۔۔زیادہ ۔۔۔"

زمل کی ٹون میں ہی جواب دیتے اسکا ماتھا چوما

ہبی۔۔۔"وہ پھر دھیمی آواز میں بولی

یس۔۔۔ہبی کا بے بی۔۔۔۔"یہ طے تھا وہ جتنی بار ہبی بولے گی پاشا

بے

اسے اتنی بار پہلے سے زیادہ محبت سے جواب دے گا

آپ میرے ہیرو ہیں۔۔۔میرے خوابوں کے شہزادے۔۔۔"اسکے

منہ سے لفظ

سنتے زیحال کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

اور تم میری پرنسسز۔۔۔میری ڈول۔۔۔میری جان۔۔۔میری زندگی

میرا

"سب کچھ۔۔۔

کل کائنات۔۔۔"زمل نے ایک لفظ کا اور اضافہ کرتے اسے یاد کروایا

زیحال پر کشش انداز میں ہنس دیا

یس میرا بے بی۔۔۔میری کل کائنات میرا کل جہاں ہے۔۔۔"اسکی ناک کی

ٹپ ہلکی سی دبائی زمل کھلکھلا کر ہنس دی لیکن پھر ایک دم ہنسی پھیکی پڑ گئی

بیلا کیسی لگتی تھی آپ کو۔۔۔؟اسکے اس سوال پر زیحال نے ایک دم اسکا چہرہ دیکھا جیسے یقین کرنا چاہتا ہو کہ یہ سوال اسی نے کیا ہے

جو اسکے نام تک پر سیخ پا ہو جاتی تھی

بہن جیسی۔۔۔"دو لفظوں میں بات ہی ختم کر دی زمل اسکے جواب پر مسکرائی تک نہیں

"لیکن نکاح ہونے کے بعد تو محبت ہوتی ہے ناں۔۔۔

وائفی۔۔۔یو او کے۔۔۔؟اسکی باتوں پر زیحال کو اسکے نیند میں ہونے کا

شبہ ہوا تھا یقیناً ورنہ جاگتے میں وہ مر کر بھی اس سے یہ نہ پوچھتی
یس۔۔۔آئی ایم اوکے۔۔۔وائفی کی جان۔۔۔"اسکے منہ سے یہ لفظ
سنتے

زیحال کا دل بے اختیار زور سے دھڑکا جیسے خزاں میں ایک دم بہار آ
گئی ہو اس نے مسکراتے زمل کا ماتھا چوما یہ لڑکی ایک لمحے میں اسے
فرش سے عرش تک لے جاتی تھی

آپ کو بیلا کو ڈائیوارس نہیں دینی چاہیے تھی۔۔۔"اب کی بار اس بات
پر زیحال کو جھٹکا لگا تھا اس نے بے یقین سی نظروں سے پھر اسے
"دیکھا" ہمارے بچوں کو دوسری ماما مل جاتی ہے ناں۔۔۔
کیا بول رہی ہو نیند میں ہو۔۔۔؟ یا کھانے میں کوئی نشہ تھا
۔۔۔؟زیحال
نے تڑخ کر پوچھا اسکی باتیں زیحال کو بری لگی تھیں پہلی بار زندگی

میں

پتہ نہیں لیکن مجھے لگتا ہے۔۔۔آپ کو نہیں چھوڑنا چاہئے تھا اسے وہ اچھی دیکھ بھال کرتی میرے بچوں کی۔۔۔" وہ باز نہیں آئی تھی زیحال کا خون کھول اٹھا تھا وہ خود کو خود صرف اسی کار کھنا چاہتا تھا

اور وہ تھی کہ کہاں سے کہاں پہنچ رہی تھی

مجھے نہیں چاہئے وہ نہ میرے بچوں کو۔۔۔ہمارے لئے یہ پدی سی لڑکی کافی ہے۔۔۔اس کیلئے تو جنت میں ستر حوریں بھی چھوڑ دوں۔۔۔وہ ڈائن کیا چیز ہے۔۔۔" لہجے میں جیسے کڑواہٹ سی گھلی تھی زمل مسکرادی جیسے وہ امتحان لے رہی تھی اپنے ہبی جان کا اور وہ اس میں پاس ہو رہا ہو وہ جل کڑھ کر بولتا اور بھی کیوٹ لگ رہا تھا اسے مسکراتے دیکھ زیحال بھی مسکرادیا

میں مر گئی۔۔۔تو آپ کیا کریں گے۔۔۔؟اسکا سوال غیر متوقع تھا زیحال

کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی چہرے پر بلا کی سنجیدگی اور پھر شدید غصّے نے جگہ بنالی دل تھا کہ صرف اس لفظ پر ہی جیسے بند ہو گیا تھا

بتائیں ناں۔۔۔ہبی۔۔۔میرے بعد کیا کریں گے۔۔۔"اسکی جانب سے جواب نہ

پا کر پھر سے بولی بنا یہ دیکھے کہ وہ تو ان الفاظ پر ہی سانس روک گیا تھا

کچھ نہیں۔۔۔سو جاؤ۔۔۔"سنجیدگی سے بولتے اسکا سر تھپتھپانے لگا کیسے کہتا کہ وہ کچھ نہیں کر سکے گا کیونکہ وہ خود بھی اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکے گا

آپ دوسری شادی کر لینا۔۔۔اوکے۔۔۔میرے بچوں کو نئی اچھی سی ماما

ل۔۔۔۔"زیحال اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ گیا

زمل میں نے کہا سو جاؤ۔۔۔تم نیند میں ہو۔۔۔"اسکا لہجہ کبھی اتنا سخت نہیں ہوا تھا جتنا اس وقت ہوا تھا زمل آگے کچھ نہیں بولی وہ سچ میں آنکھیں بند کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن آنکھیں بند کرتے جسم میں جیسے گرمائش اور بڑھتی محسوس ہونے لگی

آج آپ کے بہن بھائی آئیں گے۔۔۔"کومل اپنے بے بی کو تیار کرتی اس سے

باتیں کرنے لگی وہ بھی اپنی ماں کے ہلتے ہونٹ دیکھ بلکل سلو موشن

میں ہاتھ اکڑاتے انگڑائیاں لے کراوں۔۔۔اوں کرنے لگا جیسے اسے سب

سمجھ آرہی ہو آج موسم ٹھیک تھا پھر بھی کومل نے اسکے ننھے ننھے ہاتھ پیروں کو گلوزاور سوکس سے ڈھک دیا تھاوہ ہر روز اپنا رنگ بدلتا تھا کبھی اسکا چہرہ سرخ ہو جاتا کبھی زرد تو کبھی گوراچٹا

اسے تیار کر کر خوشبو سے مہکاتے گود میں لیتی فیڈ کروانے لگی وہ ہر دس منٹ بعد فیڈ لیتا تھا بکھڑ کہیں کا اسی وقت مشی بھی اسکے کمرے میں آگئی

ہو گیا تیار یہ۔۔۔"وہ خود بھی تیار ہو کر آئی تھی سب بے حد خوش تھے کومل نے بے بی کو اسکی گود میں تھما دیا جسے لیتی وہ چٹاچٹ اس کے گال چومنے لگی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنا پیارا لگ رہا ہے میرا بیٹا۔۔۔"مشی کے انداز

میں اتنی محبت دیکھ کومل کا دل جیسے مسرور ہوا تھا لیکن وہی اسے
برا بھی لگا تھا
تم میری دی ہوئی میڈیسنز لے رہی ہو۔۔۔؟اسکے سوال پر مشی ایک
پل
کو رکی اور سر دھیرے سے ہاں میں ہلاتی پھر سے بے بی کے ساتھ
باتوں میں لگ گئی
تم نے وہ غلط ڈوز بہت لے لیا تھا اسکا اثر ختم ہونے میں وقت لگے گا
بٹ تم بلکل ٹھیک ہو۔۔۔"کومل کی یہ بات سنتے مشی کا دل جیسے ایک
دم بھاری ہوا تھا ایک خواہش سی پھر سر اٹھانے لگی تھی کومل اسکی
بدلتی حالت دیکھ رہی تھی
ہو جاتی ہیں غلطیاں تم سے بھی ہو گئی لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہم
"مایوس ہو جائیں۔۔۔اپنا تعلق۔۔۔مزید مضبوط بناؤ۔۔۔

ھمم۔۔۔"ایک لفظ جواب دیتے وہ سر جھکائے بے بی کے ہاتھ میں
اپنی
انگلی پکڑانے لگی جسے پکڑ کر وہ منہ میں لے جانے کی کوشش کر رہا
تھا مگر ایسا اسے کرنا نہیں آرہا تھا مشی اسکے ننھے سے چہرے کو
بغور دیکھنے لگی اسے بچے پسند تھے لیکن اس سے زیادہ اسے یاقوت
کی خوشی کی فکر ہوتی تھی اسکے لئے اولاد کیا معنی رکھتی ہے یہ
مشی سے بہتر کون جان سکتا تھا یہ طے تھا جس دن اسے باپ بننے کی
صرف خوشی بھی ملی وہ خوشی سے پاگل ہو جائے گا لیکن مشی کی
ایک غلطی اسکی خوشی میں تاخیر کر گئی
آپ یہ کرٹنز چینج کر دیں۔۔۔ایک ہفتہ ہو گیا انکو وہ ریڈ والے لگا دیں
"

آئرہ ملازمہ کی حکم دیتی خود سٹور روم سے پرسوں منگوائی گئی نیو

پینٹنگس لینے جارہی تھی جو یہاں دیواروں پر نسب کرنی تھیں وہ
زیحال پہلے سے آرڈر کر کر گیا تھا جس میں اسکے سکائے کی کچھ
پینٹنگس تھیں اور کچھ شیرو کی وہ انکو گھر میں نہیں رکھ سکتا تھا
لیکن انکی تصویروں کو اپنے سامنے چوبیس گھنٹے دیکھ سکتا تھا اسے
ہر وہ انسان یا جانور پسند تھا جو وفا کے بدلے وفا دینا جانتا ہو
وہ اپنے دھیان میں چلتی جارہی تھی جب اچانک کسی نے اسے بازو
سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا آئرہ کسی کٹی ڈال کی طرح کھنچتی
اسکے سینے سے جا لگی اس اچانک افتاد پر اسکے منہ سے ایک زوردار
چیخ نکلنے ہی لگی تھی لیکن برلاس اسکے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے اسے
وہی دباتے پلر کے ساتھ پن کر گیا برلاس کو اتنے قریب
دیکھ آئرہ کی سانس اوپر کی
اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے

دیکھنے لگی جب گزری رات اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائی وہ شرم
سے سرخ ہوتی ایک دم پلکوں کی جھالر جھکا گئی
شششش۔۔۔آواز نہیں۔۔۔کوئی آجائے گا۔۔۔"سرگوشی نما انداز
میں
بولتے اسکی گرم دھونکنی کی مانند چلتی سانسیں آئرہ کے چہرے سے
ٹکراتی اسکی ریڈ کی ہڈی سن کر گئی برلاس نے اپنا ہاتھ اسکے منہ سے
ہٹاتے پیچھے اسکی کمر پر رکھتے مزید خود میں کس لیا
ک۔۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔ک۔۔۔کوئی آ۔۔۔ج۔۔۔جائے گا
۔۔۔"بوکھلاہٹ کے مارے
وہ برلاس کے سینے پر ہتھیلیاں جمائے اسے پیچھے دھکیلنے لگی
آجائے بھلے۔۔۔اپنی بیوی سے پیار کر رہا ہوں کسی اور کی تھوڑی سے
"

وہ شریر مزید آئرہ کی جان لبوں پر لے آیارات کے بعد سے وہ مزید اپنے دل کے قریب محسوس ہو رہی تھی اسکے جذبات کی اب انتہا کو پہنچنے لگے تھے

"ا۔۔۔آپ تو آفس۔۔۔گئے تھ۔۔۔تھے۔۔۔

ایک فائل بھول گیا تھا وہ لینے آیا تھا جب نظر تم پر پڑی اور اب خود کو بھی بھول گیا۔۔۔"اسکی اس بات پر آئرہ کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ آئی وہ شرم وحیا کی سرخی چہرے پر لئے نیچے جھکا گئی

برلاس کو اسکا یہ انداز دل کی تاروں کو بری طرح سے منتشر کرتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ آئرہ کا چہرے ٹھوڑی پکڑ کر اوپر کرتے اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا جب اسکی پیاسی نگاہیں اسکے پنکھڑی سے لبوں پر آٹکی دل میں ایک کھلبلی سی مچ گئی ان لبوں کا جام پینے کی خواہش اپنا سر اٹھانے لگی وہ دل کے آگے مجبور ہوتے اس کے لبوں

پر جھکتا انکو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا آئرہ اسی پر ایک دم تڑپ
اٹھی تھی

بی بی سائیں یہ پردے۔۔۔وہاں بھی لگادوں۔۔۔؟ ملازمہ ہاتھ میں
پردے
لئے اسی وقت اس جانب آئی تھی جب اسکی آواز سنتے برلاس کرنٹ
کھا کر پیچھے ہٹا آئرہ کی بھی آنکھیں ایک دم پھٹی تھیں اس سے
پہلے وہ ملازمہ اس طرف آتی برلاس آئرہ کو لئے پردے کی اوٹ میں
چھپ گیا دونوں اپنا سانس تک روکتے ایک دوسرے کے بے حد
قریب
ہو گئے تھے

ملازمہ آگے نکل گئی سٹور روم میں آئرہ کے نہ ملنے پر وہ واپس لاؤنج
میں آگئی لیکن آئرہ اسے کہیں نہیں ملی ملتی بھی کیسے وہ پوری

طرح اس نازک جان کو خود میں قید کئے کھڑا تھا آئرہ معصومیت سے
پردے کے باہر کان لگاتی محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ
کوئی ہے یا چلی گئی جب کسی کے قدموں کی آواز نہ آئی تو سکھ کا
سانس لیتی دھیمی آواز میں بولی
چلی گ۔۔۔"وہ برلاس کو بتانے کیلئے جیسے ہی اسکی جانب مڑی اسے
سرخ مخمور نگاہوں سے دیکھتے دیکھ ایک دم ٹھٹھک گئی برلاس کی
آنکھوں میں اسکے اندر ٹھاٹھیں مارتا جذباتوں کا طوفان صاف دکھائی
دے رہا تھا آئرہ کی تو جیسے جان سی نکل گئی تھی لیکن دیکھتے ہی
دیکھتے اسکی بے ساختہ ہنسی چھوٹی آئرہ چہرہ ہی اتنا معصوم بنا کر
کھڑی تھی کہ کسی کی بھی اسے دیکھ کر ہنسی چھوٹ جائے
یار۔۔۔بیوی۔۔۔کیا چیز ہو تم۔۔۔اتنی معصوم۔۔۔"اسکی ہنسی تھمنے کا
نام ہی نہیں لے رہی تھی آئرہ نے اسے گھور کر دیکھا اور سینے پر ہاتھ

رکھتے خود سے دور دھکیل دیا اس سے پہلے برلاس اسے پکڑتا وہ جلدی سے باہر نکل گئ

بی بی۔۔۔سائیں چھوٹی بی بی پتہ نہیں کہاں چلی گ۔۔۔"وہ مشی کو بتا ہی رہی تھی کہ پیچھے سے سٹور روم کی جانب سے آتی آئرہ پر نظر پڑی

بی بی۔۔۔سائیں آپ۔۔وہاں۔۔۔؟وہ بوکھلا گئ تھی کہ وہ تو اسے دیکھ کر تھی پھر کیسے ؟

تمہارے طوطے کیوں اڑ گئے جا کر کام کرواپنا۔۔۔"مشی اسے یوں سٹک

کھڑی دیکھ تڑخ کر بولی وہ ہڑ بڑا کر سر کھجاتی اپنے کام میں لگ گئ

یہ تم کب سے۔۔۔ایلین بن گئ جس کے پاس غائب ہونے کی شکتیاں آ

گئی ہیں۔۔۔؟ وہ بازو سینے پر باندھتی ایک آئبرو اچکا کر پوچھنے لگی

آئرہ اسکے سوال پر ایک دم گڑبڑا گئی

میں۔۔۔میں۔۔وہ۔۔۔" وہ بولنے ہی لگی تھی جب مشی کی نظر اسی طرف

سے آتے برلاس پر پڑی جو شرافت کی ہر حد پار کرتے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکے قریب آکر کھڑا ہو گیا

ہیلو بیوٹیفل لیڈیز۔۔۔یہاں کچھ چل رہا ہے۔۔۔؟ یقیناً وہ مشی کا سوال سن چکا تھا تب ہی اپنی ڈفر بیوی کو بچانے خود بھی نکل آیا

یہاں کی چھوڑو تمہیں تو اس وقت آفس میں نہیں ہونا چاہئے تھا ہے ناں۔۔۔؟ مشی کی توپ برلاس کی جانب ہوئی تھی

"ہونا تو چاہیے تھا لیکن آپ کو ایک خبر بھی دینی تھی بہت امپورٹنٹ انداز کسی سیکریٹ ایجنٹ جیسا تھا مشی ایک دم ٹھٹھک گئی کیونکہ

وہ اس انداز میں ہمیشہ یاقوت کی ہی خبریں دیتا تھا باہر کب کس سے ملا ان میں کوئی لڑکی تو نہیں تھی تھی تو کیا خوبصورت تھی یاقوت نے اسے کیسے دیکھا کس لہجے میں بات کی لہجہ میٹھا تو نہیں تھا یہ سب برلاس شاہ دی سیکریٹ ایجنٹ بتاتا تھا

تم جاؤ۔۔۔ تمہارے کام کی بات نہیں ہے۔۔۔ "آئرہ کو وہی کھڑے دیکھ گھور کر وہاں سے جانے کا کہا وہ تو فورا نو دو گیارہ ہو گئی اسکے جاتے برلاس ایک قدم آگے آیا مشی بنا پلک جھپکائے اسے دیکھنے لگی پلیز میری بیوی کے سامنے عزت رکھ لیں میں اسے ایک نظر دیکھنے آیا تھا پلیز مشی آپی پلیز۔۔۔۔ "اسکے ایک دم ترلے منتیں دیکھ مشی کی آنکھیں ایک دم پھٹی کیسے آئرہ کے جاتے وہ لائن سے اتر گیا تھا مشی کا دماغ چکرا کر رہ گیا

تم۔۔۔" وہ دانت پیستی اسکے کان کھینچنے ہی لگی تھی کہ اسی وقت آئرہ پھر آگئی

مشی بھابھی۔۔۔وہ کھانے کا مینیو بتادیں۔۔۔" وہ معصومیت سے پوچھنے لگی برلاس توسیدھا دل پر ہاتھ رکھ گیا کہ ہائے کتنی معصوم بیوی ملی ہے کتنا میٹھا بولتی ہے

تم چلو میں ذرا ان صاحب سے تفصیل لے کر آتی ہوں۔۔۔" وہ چہرے پر

مسکراہٹ سجاتی زو معنی انداز میں بولی آئرہ تو چلی گئی تھی لیکن برلاس کی اچھی خاصی کلاس لگ چکی تھی

وہ پاکستان پہنچنے تک خود پر ضبط کر کر بیٹھی رہی تھی لیکن اب تو جیسے سانس بھی لینے میں دشواری پیش آنے لگی تھی وہ سینا مسلتی

یہاں وہاں دیکھنے لگی زیحال بچوں کو اٹھا رہا تھا اس نے زیحال کو
بتانا چاہا لیکن تب ہی سب کے بعد انکی باہر جانے کی باری آچکی تھی
وہ لوگ بزنس کلاس میں تھے
یاقوت اور باقی تینوں بے صبری سے کھڑے انکا انتظار کر رہے تھے
جب
نظر سامنے سے آتے زیحال پر پڑی برلاس اسے دیکھتے دوڑتا ہوا جا کر
اسکے سینے پر لگ گیا کہ زیحال بے ساختہ ایک قدم پیچھے ہوا تھا
بھائی۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔" وہ خوشی سے چیختا بچوں سمیت
زیحال
کو بھی گود میں اوپر اٹھاتا گول گول گھما گیا یہ دیکھ باقی تین
ہنسنے لگے تھے تینوں نے زمل کے سر پر ہاتھ رکھا وہ بھی مسکراتی سب
کو دیکھنے لگی

کیسی ہو بہنا۔۔۔" پامیر نے پیار سے پوچھا

ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ اٹکتی جلدی سے بولی جب یاقوت نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو غیر طریقے سے سرخ ہو رہی تھی

تمہاری طبعیت نہیں ٹھیک۔۔۔؟اس نے فکر مندی سے پوچھا

نہیں ٹھیک ہے۔۔۔" وہ کیا بتاتی اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے ہو کیا رہا تھا آنکھیں بھی یہاں آتے سرخ ہونے لگی تھیں ورنہ زیحال اسے نوٹ کر لیتا

ارے۔۔۔۔ میں گر جاؤنگا۔۔۔" زیحال کو ہنسی آئی تھی لیکن وہ خوشی میں

سن ہی نہیں رہا تھا آس پاس کے لوگ ان دونوں کی دیکھ مسکرائے تھے انکی محبت دور سے ہی دکھ رہی تھی زیحال کو دیکھ خاص طور پر برلاس کی تو جیسے عید سی ہو گئی تھی اجڑے بیاں باں میں ایک

ہریالی سی آگئی تھی

ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔۔"زمل کواپنی سانس رکتی محسوس ہونے لگی تھی اس نے

زیحال کو پکارا جواپنے بھائیوں سے ملنے میں مگن تھا تب ہی اس کی آواز تک نہیں سنی وہ گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کرنے لگی

کیسے ہو۔۔۔"یاقوت کو زور سے اپنے سینے سے لگاتے پیار سے پوچھا وہ تو ایسے تھا جیسے ابھی رو دے گا

آپ کے بغیر ادھورا اور آپ کو دیکھ کر پورا۔۔۔"بولتے ہوئے لہجہ بھیگ

سا گیا تھا زیحال یہ دیکھ مسکراتا اسے پھر سے خود کے سینے میں بھینچ گیا

پاگل ہو۔۔۔"وہ پہلی باران سے دور گیا تھا اور یہ صرف یہی تینوں

جانتے تھے اسکا دور جانا انکے لئے کتنا اذیت ناک لمحہ تھا

انکو دو بار گلے لگایا میں چار بار لگو نگا۔۔۔" پامیر کسی بگڑے بچے کی طرح بولتا اسکے سینے سے لگتا زور سے بھینچ گیا

تم آٹھ بار لگ جاؤ میری جان۔۔۔۔" پیار سے بولتے پامیر کا سر چوما ان کو تو اپنا باپ مل گیا تھا جسے دیکھتے وہ پھر سے اپنا آپ بھول گئے تھے کہ اب وہ بھی باپ کے رتبے پر فائز ہے

بہت مس کیا آپ۔۔۔ کو بہت زیادہ آیندہ نہیں جانے دو نگا کہیں ۔۔۔" وہ

روٹھنے والے انداز میں بولا تھا

"شرم کرو باپ بن گئے ہو۔۔۔اب بھی ایسی باتیں۔۔۔

میں دادا بھی بن گیا تب بھی یہی بولو نگا۔۔۔۔" زیحال کی بات کو کسی خاطر میں نہ لاتے وہ بھی ہنس دیا

میرا بچہ۔۔۔۔" برلاس نے جاگتے ہوئے زامل کو گود میں لیتے چٹاچٹ

اس

کے گال چومتے سرخ کر دیے وہ بھی اپنے برلاس چاچو کو دیکھ جیسے

ایک دم کھل اٹھا تھا تب ہی اسکی گود میں زور زور سے اچھلنے لگا

اور اسکے گال پر بائٹ کرنے کی کوشش کرتے چیخیں مارنے لگا دونوں

ایک دوسرے کو دیکھ پاگل سے ہو گئے تھے کوئی کہہ سکتا تھا کہ وہ

پیدا ہوتے برلاس سے چڑتا تھا اور اب اپنے ماں باپ کے بعد تو جیسے

سب سے ضروری ہی اسکے لئے اسکا شاہ چاچو ہو گیا تھا انکے شور میں

زالے بھی اٹھ گئی جسے یاقوت نے لے لیا

ارے میرا بیٹا۔۔۔ کیسا ہے۔۔۔۔ کتنی کمزور ہو گئی یہ۔۔۔" وہ زالے

کے روئی

جیسے گال چومتے فکر مند سا ہوا تھا وہ واقعی ان تھوڑے سے دنوں

میں بہت کمزور ہو گئی تھی لیکن اب اپنے یاقوت بابا کو دیکھ پھر سے کھل اٹھی تھی اسکی طبعیت بھی یاقوت جیسی تھی ٹھہری خاموش مزاج انکے مقابلے وہ دو جن جو اس وقت پورے ایئرپورٹ کو اپنے سر پر اٹھا چکے تھے زامل اتنے دن میں اتنا نہیں کھیلا تھا جتنا اس تھوڑے سے وقفے میں کھیل چکا تھا

ادھر آؤ۔۔۔جن کے بچے۔۔۔" پامیر نے زامل کو اسکی گود سے لیتے خود

ڈھیر سارا پیار کیا تب تک برلاس زالے کے پاس چلا گیا تھا اسے بھی لے کر اتنا ہی ڈھیر سارا پیار کیا اپنے بچوں کے لئے ان سب کی اتنی محبت دیکھ زمل کو جیسے دلی سکون سا ملا تھا اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھی دل بری طرح سے گھبرا رہا تھا وہ اب بھی سانسیں کھینچ کھینچ کر لے رہی تھی

زامل اپنے میر وچاچو کو بھی اتنی ہی گرم جوشی سے پیار کرتا رہا
عثمان بھی اسی کی گود میں اسکے ننھے ہاتھ چومتا رہا
یاقوت بیگز لینے چلا گیا تھا جب ایک لڑکی زمل کے پاس آکر رکی
پلیز کیا آپ میری ایک ہیلپ کریں گی۔۔۔"وہ خاصی دھیمی آواز میں
بولی تھی شکل وصورت سے وہ کوئی امریکن لگ رہی تھی گود میں
کچھ ماہ کا بھورے والوں والا بے بی بھی تھا
"ج۔۔۔جی بولیں۔۔۔
پلیز یہ بیگ وہاں رکھوادیں میں اکیلی ہوں میرے ہز بینڈ پتہ نہیں کہاں
چلے گئے۔۔۔"اسکا لب ولہجہ بھی پیورا نگریزوں والا تھا لیکن بول
اردو رہی تھی زمل نے ایک نظر زیحال کو دیکھا جو اسکی جانب پیٹھ
موڑے کھڑا ان سے باتوں میں مگن تھا وہ سر دھیرے سے ہاں میں ہلاتی
اسکا بیگ اٹھا کر اسکے بتائے ہوئے راستے پر چل دی وہ اسے باہر ایک

گاڑی کے پاس لے گئی تھی جس میں اس عورت کو جانا تھا اس نے زمل
کیلئے دروازہ خود سے کھول دیا تاکہ وہ آسانی سے اسکا بیگ گاڑی
میں رکھ دے لیکن جیسے ہی زمل وہ بیگ اس گاڑی میں رکھنے لگی
کسی نے اندر سے اسکا بازو پکڑتے پورا اندر کھینچ لیا اس سے پہلے وہ
چیختی اندر موجود شخص نے اسکی چیخ وہی دبا دی اور وہ لڑکی
خود بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جس کے بیٹھتے ڈرائیور نے گاڑی
سٹارٹ کر دی زمل خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی اسکے ہاتھ پر
مارنے لگی لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی گاڑی کے نکلتے زمل کی
نظر سامنے کھڑے زیحال اور اپنے بھائیوں پر پڑی اسکی آنکھیں بے
اختیار برسنے لگی اسکا دل پھٹنے کے قریب تھا وہ جیسے ہمیشہ کیلئے
ان سب سے دور جا رہی تھی گاڑی نکل چکی تھی اس نقاب پوش
شخص نے ایک بڑا بھرا ہوا انجیکشن نکالتے زمل کی گردن میں بے

دردی سے پیوست کرتے اس میں بھری ساری دوا اسکے بدن میں اتار دی اسکا فوری اثر تو نہیں ہوا تھا لیکن زمل کی مزاحمتوں میں دھیرے دھیرے کمی آنے لگی تھی

زیحال پامیر والوں سے بات کرتے جیسے ہی پیچھے مڑا زمل کو وہاں نہ پا کر ایک دم ٹھٹھکا اس نے پریشان ہوتے یہاں وہاں دیکھا زمل کہاں گئی۔۔۔؟اس نے پریشان ہوتے ان سب سے پوچھا جو خود بھی

بچوں کے ساتھ لگے اس قدر گم تھے کہ زمل کو کسی لڑکی کے ساتھ جاتے دیکھ ہی نہ سکے

یاقوت بھائی کے ساتھ گئی ہو گی۔۔۔" برلاس یاقوت کو بھی نہ پاتے کچھ سوچ کر بولا لیکن زیحال جیسے مطمئین سا نہیں ہوا تھا وہ بے چین سا یہاں وہاں دیکھتا رہا جب دل نہ ٹکا تو خود ہی اندر چلا گیا

یاقوت سامنے سے ہی انکے سارے بیگز لا رہا تھا جب اسے اکیلا آتے دیکھ زیحال کی سانس تک رک گئی وہ وہی کھڑا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کے یاقوت اسکے بلکل قریب آگیا

مورے نے پورا ملائشیا بھر کر دے دیا کیا اتنا سامان۔۔۔؟اتنے سارے بیگز

کو دیکھ یاقوت کو ہنسی آئی تھی لیکن زیحال کو پریشان کھڑے دیکھ

ط

وہ ایک دم ٹھٹھکا

کیا ہوا بھائی۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔؟فکر مندی سے پوچھا

زمل۔۔۔زمل کہاں ہے۔۔۔؟اس نے ہڑبڑا کر استفسار یہ پوچھا

یاقوت نے

بھی یہاں وہاں تنظر دوڑائی اسے بھی وہ کہیں نہیں دکھی

وہ تو آپ لوگوں کے ساتھ تھی ناں۔۔۔۔؟

تمہارے ساتھ نہیں گئی۔۔۔؟اس نے الٹا سوال داغہ

نہیں میں تو اکیلا گیا تھا۔۔۔"زیحال کو لگا وہ سانس نہیں لے رہا اس نے یہاں وہاں دیکھا وہ بوکھلا کر ہر جگہ اسے تلاش کرنے لگا باقی بھی پریشان ہوتے زمل کو ڈھونڈنے لگے لیکن وہ یہاں ہوتی تو ملتی وہ ایئر پورٹ کا چپا چپا چھان مار چکے تھے لیکن زمل کہیں نہیں ملی بچے تو اپنے چاچوں کی گود میں مزے سے تھے لیکن انکے باپ کی تو جیسے جان پر بن آئی تھی

وہ کہاں جا سکتی ہے۔۔۔تم سب نے دیکھا کیوں نہیں۔۔۔؟وہ ایک دم غصّے سے دھاڑا تھا وہ تو پیٹھ موڑ کر کھڑا تھا ناں باقی سب تو دیکھ سکتے تھے لیکن کسی نے نہیں دیکھا تب ہی دو آنکھیں انکو دیکھ رہی تھی اس نے فون نکالتے ایک نمبر ڈائل کرتے کال کی

My work was done and Pasha didn't even know...!

میرا کام ہو گیا اور پاشا بھی نہیں جان سکا۔۔۔"اسکی بات سنتے مقابل کا شیطانی قہقہہ گونجا تھا

دیٹس مائے بوائے۔۔۔۔۔"وہ زور سے چیخا تھا اسکی ہنسی فضا کے پرندے

بھی اڑا گئی تھی وہ شیطان تھا اسکی شیطانیت کسی کی زندگی برباد کر گئی تھی اسکا بدلہ آج پورا ہو گیا تھا وہ جیت گیا تھا وائن کی بوتلیں کھل چکی تھی ڈی جے اپنی فارم میں آ چکا تھا جسم تھرتھرانے لگے تھے وہ اپنی جیت پورے جوش و خروش میں سیلیبریٹ کرنے والا I won.....I تھا نام تھا دا کنگ آف ڈیمنز۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔

won...I won

وہ اور زور سے چیخا تھا

اس انجیکشن کا اثر دھیرے دھیرے زمل پر اثر انداز ہوتا اسے گہری نیند کی وادیوں میں لے گیا جہاز میں ایئر ہوسٹس جو کھانا اسے دے کر گئی تھی اس میں بھی نشہ آور دوا ملی ہوئی تھی جس کا تھوڑا بہت اثر اسکے دماغ پر بھی ہوا تھا کہ وہ ایک انجان لڑکی کے ساتھ اپنے ہبی کو بتائے بغیر ایسے ہی چل دی تھی اور نتیجہ اب اسکے سامنے تھا ان کی گاڑی ٹریفک والی سڑک سے الگ ہوتی ایک سنسان راستے پر نکل آئی تھی جہاں اس وقت صرف اکا دکا گاڑیاں تھیں اس گاڑی میں صرف چار لوگ موجود تھے جن میں سے ایک نے زمل کو دبوچ رکھا تھا

حلانکہ اس وقت وہ مکمل طور پر بے سدھ ہو چکی تھی وہ گاڑی ایک
گھنٹے بعد ایک صاف چٹیل میدان میں آکر رکی تھی جہاں انکے علاوہ
اور کوئی نہیں تھا سامنے ایک ہیلی کاپٹر کھڑا تھا جس کے باہر دو
کسرتی فولادی سینے والے گارڈز ہاتھوں میں بڑی بڑی ویپنز لئے کھڑے
تھے اور ارد گرد گولائی میں وائٹ رینج روور کھڑی تھیں ایسے لگ رہا
تھا جیسے وہ لوگ بہت تیاری کے ساتھ آئے ہیں پاشا کی بیوی کو کڈنیپ
کرنا تھا غلطی سے بھی اسے بھنک پڑ جاتی تو انکی نری کتے کی موت
تھی اسی لئے وہ لوگ پہلے سے پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے وہ شخص
زمل کو دونوں بازوؤں سے گھسیٹتا ہوا گاڑی سے اتار کر ہیلی کاپٹر تک
لے کر گیا اسکا دوپٹہ وہی اتر چکا تھا وہ اٹھا سکتا تھا اسے جتنی وہ
نازک جان تھی لیکن انہیں آرڈر دیا گیا پاشا کو جتنی تکلیف دی جا
سکے اتنی دو وہ زمل کو بے دردی سے گھسیٹتے ہیلی کاپٹر کے پاس

لاتے اسے اٹھا کر سیٹ پر پھینک گیا انجیکشن کے بعد وہ صرف ایک
زندہ لاش تھی کوئی اسکے جسم کے ٹکڑے بھی کرتا تب بھی اسے
محسوس نہ ہوتا پھر بھی اس نقاب پوش شخص نے اسکے ہاتھ اور پیر
باندھتے منہ پر ایک چوڑی ٹیپ لگادی اور خود بھی اسکے پاس بیٹھ
گیا انکے بیٹھتے باقی بندے اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے جن کے
بیٹھتے پائلٹ فوراً اڑان بھر گیا ہیلی کاپٹر کے پنکھے سے آس پاس
موجود چھوٹے چھوٹے کمزور پودے جڑ سمیت اکھڑنے لگے تھے
درختوں
میں ایک طغیانی سی مچ چکی تھی کئی حد تک پتے ٹوٹ کر اس
آندھی میں اڑتے دور جا گرے تھے یہ آندھی یہ طوفان تو کسی اور کی
زندگی میں بھی آچکا تھا جس کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں ان پتوں
کی طرح بکھر کر بے جان ختم ہو چکی تھیں وہ لوگ لے جا چکے تھے

اس بیسٹ کی جان جس لڑکی میں اسکی جان بستی تھی وہ لوگ اسے ہی ہمیشہ کیلئے لے جا چکے تھے اور اسکا دور جانا ہی اس بیسٹ کی دردناک موت تھا

وہ لوگ پاگلوں کی طرح یہاں وہاں زمل کو تلاش کر چکے تھے لیکن اسے تو جیسے زمین نگل گئی تھی یا آسمان زیحال کے ماتھے پر پسینے کی لائنیں بہنے لگی تھیں اسکے بچے رو رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں دیکھ رہا تھا برلاس نے دونوں بچوں کو بے بی کاٹ سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا یاقوت پامیر اور عثمان زیحال کے ساتھ مل کر زمل کو ڈھونڈ رہے تھے

زمل کہاں جا سکتی ہے۔۔۔"زیحال کا ضبط اب جواب دینے لگا تھا اسے غصّہ آنے لگا تھا وہ ساتھ تھا پھر کیسے وہ کہیں بھی جا سکتی ہے لیکن

اسکے وہم و گمان میں یہ کہیں نہیں تھا کہ کوئی اسے کہیں لے جا سکتا ہے ایک دم یاقوت کو یاد آیا کہ اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اسکی طبعیت شاید خراب تھی

واش رومز۔۔۔؟ واش روم چیک کئے۔۔۔؟ یاد آتے وہ ایک دم بولا جسے

سنتے زیحال ایک دم بھاگا تھا ایئرپورٹ پر جتنے بھی واش روم موجود تھے سب وہ ایک ایک کر کر دیکھ چکا تھا لیکن وہ وہاں بھی کہیں نہیں تھی اسکی جان حلق میں اٹک چکی تھی

زمل کبھی اس سے بنا پوچھے دور نہیں گئی وہ تو گھر سے ہی نہیں نکلتی تھی تو یہاں کیسے وہ خود کہیں جا سکتی تھی زیحال کی پریشانی مزید بڑھنے لگی تھی کہ تب ہی اسکا فون رنگ کرنے لگا اس نے جھٹ سے موبائل اپنی پاکٹ سے نکالا سامنے ہی دارب لالا کا نام

جگمگا رہا تھا اس نے جھٹ کال پک کرتے فون کان سے لگا لیا

زی۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ اسکے کال اٹھاتے داراب کا پہلا سوال یہی تھا

جس پر زیحال ایک دم ٹھٹھک گیا اسے کیسے پتہ کہ وہ ٹھیک نہیں ہے یہاں میری ٹیم نے تمہارے پیچھے کچھ لوگوں کو دیکھا تھا جو تمہارے ساتھ ہی اس فلائٹ میں گئے ہیں۔۔۔ مجھے تمہاری فکر ہونے لگی تھی تم اور بچے ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟ زیحال کو خاموش دیکھ وہ پھر فکر مندی سے بولا جب زیحال اسکی بات پر ایک دم سٹک سا ہو گیا کوئی انکے پیچھے تھا اور وہ محسوس تک نہ کر سکا لیکن کون اب کون ہو سکتا تھا اسکے پیچھے زیحال کو ایک دم گھٹن کا احساس ہوا اس نے ایک جھٹکے میں کال کاٹ تھی ذہن میں صرف یہی الفاظ گھوم رہے تھے کچھ لوگوں کو دیکھا تمہارے ساتھ فلائٹ میں گئے ہیں "اسے سمجھ "

آنے لگی تھی کہ زمل خود نہیں گئی اسے لے جایا گیا ہے لیکن ان سب کے ہوتے کون اتنی آسانی سے اسے لے جائے گا زیحال نے اپنی پیشانی مسلی اسکے اندر ایک ابھار سا بڑھنے لگا تھا عنقریب وہ ایسا دھاڑتا کہ یہاں موجود ہر زی روح کانپ اٹھتی زمل کی تھوڑی دیر کی دوری اس کے حواس باختہ کر چکی تھی وی فوٹیج چیک کر لیتے ہیں۔۔۔" عثمان نے رائے تھی جس پر سب نے زیحال کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہو ہاں وہی دیکھ لیتے ہیں زیحال اس روم کی جانب گیا جہاں سی سی ٹی وی فوٹیج کا سیٹ اپ تھا لیکن ہر جگہ ہائی سیکیورٹی تھی وہاں جانا اتنا آسان نہیں تھا اور وہی ہوا انکے وہاں پہنچتے ایک سیکیورٹی گارڈ نے زیحال کے سینے پر ہاتھ رکھتے ایک دم روک دیا

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔اندر جانا ال۔۔۔" وہ آگے کچھ کہتا اس سے پہلے

اس بیسٹ کی سرخ قہر بار نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں اس گارڈ کو صرف ایک لمحہ لگا تھا اسے پہچاننے میں جب اسکے لبوں سے بے اختیار "پپ۔۔۔پاشا" نکلا آہ وہ اسے پہچان چکا تھا تب ہی ایک دم اس کی حالت غیر ہونے لگی اس سے پہلے وہ شور مچا کر باقی سیکیورٹی کو اکٹھا کرتا عثمان نے پیچھے سے اپنی بندوق نکال کر اسکے سر پر رکھتے انگلی ٹریگر پر رکھ دی

ذرا بھی آواز نکالی تو یہی تیرا کھوپڑی کھول دونگا۔۔۔سمجھا۔۔۔" وہ دھیمی سی آواز مگر خون آشام انداز میں غرایا تھا

بندوق اپنے سر پر دیکھ اس گارڈ کی حالت مزید پتلی ہونے لگی یاقوت پامیرز یحال کے ساتھ ہی اندر روم میں جاتے اپنی اپنی بندوقیں نکال کر اندر موجود اسٹاف پر تان گئے

ذرا آواز کی تو اگلی سانس بھی نہیں لے سکو گے۔۔۔" یاقوت نے ان سب

کو پی نک ہوتے دیکھ غضب ناک انداز میں وارننگ دی وہ اور پامیران سب کے سروں پر موت بن کر کھڑے تھے جبکہ زیحال سیدھا کمپیوٹر کے پاس گیا تھا جہاں لائیو فوٹیج چل رہی تھی اس نے کیپیڈ پر ہاتھ مارتے جلدی وسے فوٹیج پیچھے کی اس وقت جب وہ لوگ جہاز سے اترے تھے وہاں بہت سے لوگ آتے دکھائی دے رہے تھے زیحال نے کوفت

سے فوٹیج تھوڑی آگے بڑھائی کرتے کرتے وہ اس وقت پر پہنچا جہاں وہ اور زمل بچوں کے ساتھ آرہے تھے اپنے پیچھے زمل کو دیکھ زیحال کا دل ایک دم بھاری ہوا تھا وہ غور سے اس فوٹیج کو ٹوایکس پر دیکھتا گیا وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہی تھی زیحال کا دل بھی اتنا

ہی بے چین سا ہوتا جا رہا تھا آخر میں وہ لوگ باقی سب سے مل رہے
تھے کیمرا بلکل انکے پیچھے دیوار پر نسب تھا زیحال یک ٹک غور سے
دیکھتا ایک دم ٹھٹھک گیا ایک لڑکی زمل کے پاس آکر رکی اس سے
کچھ کہتی اپنے بیگ کی جانب اشارہ کر رہی تھی زمل اسکا بیگ اٹھا
کر اسکے ساتھ چلتی باہر گاڑیوں کے پاس چلی گئی زیحال نے دوسری
سکرین جلدی سے دیکھی وہاں وہ گاڑی میں بیگ رکھ ہی رہی تھی جب
کسی نے اسے اندر کی جانب کھینچ لیا اور وہ لڑکی بھی اسی گاڑی
میں بیٹھتی نکل گئی یہاں زیحال کو لگا کسی نے اسکی روح کھینچ لی
ہو وہ سانس نہ لے پا رہا ہو کوئی اتنی آسانی سے اسکی بیوی کو لے گیا
وہ یکدم بے یقین سا سیدھا کھڑا ہو گیا ہاتھ پیشانی پر رکھتے اس نے
سکرین دیکھی نہیں۔۔۔کوئی۔۔۔کوئی کیسے لے جا سکتا تھا اسکی گلالے
کو اسکی محبت کو یہ نہ ممکن ہے وہ کھڑا سانس لینے کی کوشش کر

ہی رہا تھا جب اسے اچانک وہ لڑکی یاد آئی وہ کرنٹ کھا کر پھر کمپیوٹر
پر جھکا اور اس نے کانپتے ہاتھوں سے ویڈیو ریوائنڈ کی
اور اس لڑکی کے پاس روکتے اسکا چہرہ غور سے زوم کر کر دیکھا اس
نے یاد کرنا چاہا یہ چہرہ کیا اس نے کہیں دیکھا تھا اسکے کسی دشمن
کے پاس وہ آنکھیں چھوٹی کر کر غور سے دیکھتا آنکھیں بند کر گیا
اس کا ذہن گھوم رہا تھا وہ یاد کر رہا تھا وہ چہرے یاد رکھتا تھا ایک
ایک دشمن اور اسکے بندوں کے چہرے یاد تھے اسے یہ کون تھی کہاں
سے آئی تھی۔۔۔۔آہ۔۔۔۔۔۔۔" یاد نہ آنے پر ایک دم چیخ اٹھا اسکی
چیخ پر
وہاں موجود اسٹاف سہم کر رہ گیا یاقوت اور پامیر نے اسکی بگڑتی
حالت دیکھی لیکن وہ بھی ایک دم کیا کر سکتے تھے

زیحال پیشانی مسلتا پھر یاد کرنے لگا یاد آئے۔۔۔آئے۔۔۔آئے اسکے ذہن پر

ایک منظر دھندلا دھندلا سا لہرانے لگا ٹیٹو۔۔۔۔لوگوں کا ہجوم۔۔۔نیم برہنہ عورت۔۔۔سر عام زنا۔۔۔پیشہ۔۔۔مشین۔۔۔۔۔شپرڈ ۔۔۔۔"اسکی آنکھیں

پٹ سے کھلی اس نے پتھرائی نظروں سے اس سکرین پر موجود لڑکی کا چہرہ دیکھا یہ وہی تھی جس نے اسکے بٹن کھولنے کی کوشش کی تھی جو اسکی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اس وقت نشے میں تھا لیکن اسے چہرہ پھر بھی اچھے سے یاد تھا یہ زمل کے ساتھ۔۔۔زیحال نے بے اختیار تھوک نگلا اس نے کانپتے لرزتے ہاتھوں

سے موبائل نکال کر ایک نمبر ڈائل کیا ہاتھ برق رفتاری سے چلنے لگے

تھے کال سفر کرتی سوئزرلینڈ کے اس مقام پر گئی جہاں آج بھی زناکا
اڈا گرم تھا کال نہیں اٹھائی گئی اس نے پھر نمبر ملایا کال پھر نہیں
اٹھائی گئی زیحال نے موبائل پوری قوت سے ٹیبل پر دے مارا چہرہ پورا
سرخ ہو چکا تھا
سڑک کی فوٹیج کہاں سے ملے گی۔۔۔۔"اس نے خود پر ضبط کرتے
اسٹاف کے بندے سے پوچھا وہ تو اسکے انداز پر ہی کانپ اٹھا تھا
بول۔۔۔"اسکی خاموشی دیکھ زیحال اسکا کالر پکڑتے اسکے منہ پر دھاڑا
تھا اس بندے نے کانپتی ہوئی آواز میں اسے ایڈریس بتایا اسکے بتاتے
زیحال اندھا دھند باہر کی جانب بھاگا تھا پامیر اور یاقوت بھی اسی
کے پیچھے بھاگے باہر عثمان اکیلا پوری سیکیورٹی کے آگے کھڑا تھا اس
وقت وہ اکیلا ان سب کے لئے کافی تھا وہ صرف عثمان نہیں تھا اس

وقت وہ رائے عثمان لاشاری تھا ڈارک ورلڈ مین۔۔۔ان لوگوں کو باہر
جاتے
دیکھ وہ بھی سب کو آخری خون خوار نظروں سے دیکھ انکے پیچھے
بھاگا برلاس بچوں کو گھر لے جا چکا تھا دونوں رو رو کر بری حالت کر
چکے تھے اپنی اس وقت صرف مشی کی ان دونوں کو سمبھال سکتی
تھی
زیحال گاڑی میں بیٹھتے سٹارٹ کر تازن سے اڑا لے گیا اسکے پیچھے
وہ تینوں ایک ہی گاڑی میں نکل لئے تھے سپیڈ دونوں گاڑیوں کی اتنی
تھی کہ وہاں چلتی گاڑیوں نے اللہ اللہ کر کر خود کو ایک بھیانک
ایکسیڈنٹ سے بچایا تھا زیحال کے ہاتھوں کی گرفت سٹیرنگ پر
مضبوط تھی لیکن کپکپاہٹ پھر بھی پورے وجود پر طاری تھی نہیں
یہ نہیں ہونا چاہئے۔۔۔میری گلالے بہت معصوم ہے یا اللہ اسکے ساتھ

ایسا نہیں نہیں۔۔۔اللہّ۔۔۔جی۔۔۔یہ نہیں۔۔۔"اسکا دل پھٹ رہا تھا ہونٹ

کپکپا رہے تھے بے چینی سی بے چینی تھی وہ لوگ ایک جگہ پہنچے جہاں سڑکوں پر لگے کیمروں کے کمپیوٹر سیٹ اپ موجود تھے وہ گاڑی سے اترتا بنا دروازہ بند کئے اندر بھاگا اس وقت وہ صرف ایک دیوانہ لگ رہا تھا جس کے لبوں پر صرف ایک دعا تھی کہ جو وہ سوچ رہا ہے ویسا نہ ہو ورنہ وہ ختم ہو جائے گا اس بار اسکے دشمنوں نے ایسا اسے پھنسایا تھا سیدھا اسکے شہ رگ پر وار کیا تھا اور اب وہ تڑپ رہا تھا

اس نے سی سی ٹی وی فوٹیج میں اس گاڑی کو فالو کیا جس کا نمبر وہ ایئرپورٹ پر کمپیوٹر میں دیکھ چکا تھا اس نے فون نکالنا چاہا لیکن وہ تو توڑ چکا تھا اس نے وہاں خوف زدہ سے بیٹھے اسٹاف کے

آدمی کا فون جھپٹتے یاقوت کا نمبر ڈائل کیا جسے وہ فورا اٹھا گیا

جہاں کہہ رہا ہوں وہاں جاؤ۔۔۔" بولتے وہ انکو اس گاڑی کو فالو کرتے

بتاتا گیا وہ گاڑی جہاں جہاں سے گزری یاقوت وہی وہی گاڑی بھگا لے

گیا ہر ایک کی جان سولی پر اٹکی ہوئی تھی وہ صرف بیسٹ کی

بیوی نہیں انکی اکلوتی بہن بھی تھی زیحال بتاتے بتاتے ایک جگہ رک

گیا کیونکہ وہ گاڑی آگے کسی سڑک پر نہیں دکھائی دی اس نے بوکھلا

کر سارے کیمرے چھان مارے۔۔۔ لیکن وہ گاڑی کہیں نہیں دکھی

وہ۔۔۔وہ۔۔۔آ۔۔۔اگے گئی ہ۔۔۔ہی نہیں۔۔۔" اسٹاف کا ایک بندہ

بمشکل اٹک

اٹک کر بولا یاقوت کال پر اسکی آواز سن چکا تھا تب ہی اس نے گاڑی

کا سٹیرنگ گھماتے گاڑی دوسری سڑک پر ڈال دی کیونکہ وہ زیحال کے

اگلے حکم کے انتظار میں اسی سڑک پر کافی آگے نکل چکا تھا وہ جس

سڑک پر آگیا تھا وہاں گاڑیاں اسکے اپوزٹ ڈائریکشن میں آرہی تھی
کتنی ہی بار اسکی گاڑی سامنے سے آتی گاڑی کے ساتھ ٹکراتے ٹکراتے
بچی تھی پامیر نے دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں عثمان پیچھے بیٹھا اپنے
موبائل پر کچھ کر رہا تھا وہ لوگ درمیان سے نکلتی اس سنسان سڑک
پر نکل آئے تھے وہاں سے زیحال بھی نکل چکا تھا اس بندے کا فون
بھی وہ ساتھ ہی لے آیا تھا وہ لوگ پندرہ منٹ میں اس چٹیل میدان
میں پہنچ چکے تھے وہاں آتے یاقوت نے گاڑی کو ایک دم بریک لگائی
کیونکہ وہاں سے آگے ہر سڑک ختم تھی وہ تینوں ایک ساتھ نیچے اترے
اور یہاں وہاں دیکھا

یہاں کیا کریں گے وہ لوگ۔۔۔؟ پامیر صاف چٹیل میدان دیکھ نہ
سمجھی

سے بولا

یہی سے وہ زمل کو لے کر گئے ہیں۔۔۔" عثمان کی نظریں اس جگہ کو سکین کر رہی تھی یاقوت اور پامیر نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ

"رہے ہوں" یہاں سے کیسے ؟

ہیلی کاپٹر۔۔۔۔"، اسکا ایک لفظی جواب ان دونوں کو ساری بات سمجھا گیا یاقوت اب تک لائن پر زیحال کے ساتھ تھا جب انکی یہ بات دوسری جانب زیحال نے سنی تھی اور اسکا دل وہی دھڑکنا بند ہو گیا تھا پامیر نے آگے جا کر اس جگہ کو اور غور سے دیکھا جب اسکی نظر وہاں زمین پر پڑے دوپٹے پر گئی اس نے جھپٹ کر وہ دوپٹہ اٹھایا اور بے یقین سی نظروں سے دیکھا

یہ۔۔۔یہ تو۔۔۔ز۔۔۔مل کا۔۔۔" وہ آگے کچھ نہیں بول سکا باقی دو کی بھی

سانس تک رک گئی

زمل کا دوپٹہ ملا ہے پاشا۔۔۔" یاقوت نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے
بتا کر اس میں بچی کچی جان بھی جیسے نکال دی تھی وہ گاڑی کی سپیڈ اور بڑھا گیا جہاں وہ لوگ ایک گھنٹے میں پہنچے تھے وہی وہ دس منٹ میں پہنچ گیا تھا گاڑی انکی گاڑی کے قریب روکتے وہ نیچے اترتا انکے پاس آیا یاقوت نے ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ خاموشی سے زیحال کی جانب بڑھا دیا جسے بے جان ہاتھوں سے پکڑتے وہ پتھرائی نظروں سے دیکھنے لگا اس کا دل بند تھا وہ سانس نہیں لے رہا تھا وہ نہیں لے سکا سانس زیحال خان آفندی اس وقت ایک پتھر کا مجسمہ بن چکا تھا نہیں۔۔۔ میری دعا رد نہیں ہو سکتی۔۔۔ نہیں ہو سکتی۔۔۔" اسکا بند
دل چیخنے لگا نہیں۔۔۔ وہ اتنے بھیانک انجام کا حقدار نہیں تھا دو موتی

ٹوٹ کر اسکی آنکھوں کی باڑ توڑ کر زمل کے دوپٹے میں جذب ہو گئے

اس نے چہرہ اوپر کرتے کھلی فضا میں سانس لینے کی کوشش کی وہ نہیں لے سکا

پاشا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟اسے یوں کھڑے دیکھ یاقوت ایک دم فکر مند

ہوتا آگے آیا اسکی آواز جیسے زیحال کو ایک سحر سے نکال لائی تھی

اس نے ہاتھ میں پکڑے فون پر پھر بھی نمبر ڈائل کیا جسے دوسری رنگ پر اٹھا لیا گیا

Hello who's there...?

ہیلو کون۔۔۔؟مقابل کی شیطانوں والی آواز ابھرتی زیحال کی سماعتوں سے ٹکرائی آج بھی ویسی ہی حوس اسکے لہجے سے ٹپک رہی تھی

Why call when you don't wanna talk....?

کال کیوں جب تمہیں کچھ بولنا ہی نہیں۔۔۔؟وہ شخص بولتے بولتے ایک دم رکا اسکے سانس لینے تک کی آواز بھی زیحال کو بخوبی سنائی دی جیسے وہ سمجھ گیا تھا کہ مقابل کون ہو سکتا ہے اس وقت

Pasha, this is you.? Seriously,

Pasha, hahaha...oh My God i Can't believe pasha

Got to know so quickly.....ہاہاہا

پاشا کیا یہ تم ہو۔۔۔؟واقعی؟ پاشاہاہاہااوہ میرے خدایا۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا تم اتنی جلدی جان گئے ہاہاہا۔۔۔"،وہ اپنا شیطانی قہقہہ لگا کر پوری قوت سے ہنسا تھا اور ہنستا ہی چلا گیا تھا زیحال خاموش

رہا وہ کچھ نہیں بول سکا مقابل کی ہنسی بھی ایک دم تھمی اس کے
چہرے پر بلا کی سنجیدگی در آئی

I Knew you would know very quickly
....!

میں جانتا تھا تم بہت جلدی جان جاؤ گے۔۔۔پاشا۔۔۔۔پاشا۔۔۔۔پاشا
آئی لو و

" یو۔۔۔کیا بیوی ہے تمہارا۔۔۔ہاٹ اور سیکسی۔۔۔افففف
شپرڈ۔۔۔۔۔۔۔"اسکے منہ سے زمل کے لئے یہ الفاظ سنتے وہ شیر کی
طرح

دبی آواز میں غرایا تھا چہرہ ضبط سے ایک پل میں سرخ ہوتے مٹھیاں
بھنچ گئی

What happened? My baby....you okay naahhh?

کیاہوامیری جان تم ٹھیک ہوناں۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔"زیحال کویوں تڑپتے

دیکھ شپرڈ کی روح کو جیسے سکون سا ملا تھا یہی تو اسکا مقصد تھا

ٹھنڈے ہو جاؤ۔۔۔اس وقت تمہارا غصّہ بہت بڑا نقصان کروادے گا ۔۔۔"

کیاچاہیئے تمہیں مجھ سے۔۔۔"وہ سیدھا مدعے کی بات پر آیا تھا وہ کتنی مشکل سے خود پر ضبط کئے سپاٹ انداز میں بات کر رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا کہ اس وقت اسکی جان کیسے حلق میں اٹکی ہوئی تھی

اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔ تھوڑا جائزہ تو لے لوں تمہاری خوبصورت بیوی

کا شاید وہی چاہئے ہو ہاہاہا۔۔۔" اسکی بات پاشا کے تن بدن میں آگ کے

شعلے بھڑکا گئی تھی اسکا رگوں میں دوڑتا خون ابلنے لگا تھا

اگر میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا تو یاد رکھنا وہ موت دونگا کہ موت بھی دیکھ کر کانپ اٹھے گی۔۔۔" اسکے انداز سے ہی بھڑکتی آگ کے شعلے برس رہے تھے شپر ڈایک لمحے کو خاموش ہو گیا وہ پرانا ڈیلر تھا پاشا بے کے ساتھ اس سے بہتر کون جان سکتا تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کو کیسی موت دیتا ہے

جانتا ہوں اب تم مجھے مار دو گے۔۔۔ میں اب تمہاری بیوی کے ساتھ کچھ نہ بھی کروں تب بھی تم مجھے بہت بری موت دو گے۔۔۔ لیکن

لیکن۔۔۔ لیکن۔۔۔ کیوں ناں مرنے سے پہلے تھوڑا انجوائے کر لیا

"جائے ہاہاہا

اس نے پاشا کی دھمکی ناک سے مکھی کی طرح اڑائی تھی اسے جیسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ اس بیسٹ کی سب سے بڑی کمزوری اب اسکے پاس تھی تو وہ چاہ کر بھی شپرڈ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا

زیحال نے کال کاٹتے آسمان کی جانب دیکھا خالی آسمان میں نظریں دوڑاتے وہ سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل زمین پر زور سے دے مارتے رخ اپنی گاڑی کی جانب کا کیا تھا اسکے ارادے بھانپتے یاقوت نے فورا ایک کال ملائی

تیار رہو۔۔۔ "اس نے حکم صادر کیا تھا مقابل فورا اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ سیاہ نقاب پوش لوگ تھے انکو صرف ایک اشارہ چاہئے ہوتا تھا

بس میری جان کیا ہوا دیکھو۔۔۔ مشی ماما آپ کے لئے فیڈ ولائی ہیں دیکھو۔۔۔"زالے کے مسلسل رونے پر مشی خود اب رو دینے کو تھی

ایک

توزمل کے غائب ہونے کا جب سے برلاس نے بتایا تھا تب سے ان سب کی

جان حلق میں پھنس ی ہوئی تھی کومل اور آئرہ بھی پریشان بیٹھی تھیں آئرہ کو زمل کی از حد فکر ہونے لگی تھی وہ یہاں آنے کے بعد ایک بار بھی اس سے مخاطب نہیں ہوئی تھی شاید کوئی ناراضگی تھی لیکن اب اپنی بہن کی فکر میں اسکی جان ہلکان ہو رہی تھی دل میں عجیب سے وسوسے آنے لگے تھے ایسے کہ وہ جھرجھری لے کر رہ جاتی مشی دونوں بچوں کو اٹھا کر اپنے کمرے میں لے گئی اور باری باری دونوں کو گود میں لٹا کر فیڈر انکے منہ میں دیتے سر میں ہلکی ہلکی

مالش کر کر دونوں کو سلا گیا زالے تو اسکی انگلی پکڑ کر ہی سو گئی
تھی جسے اسکی نیند خراب ہونے کے ڈر سے مشی چھڑوا بھی نہ سکی
وہ جیسے زمل کے سینے میں چھپ کر سوتی تھی مشی نے ویسے ہی
اسے اپنے سینے میں چھپا لیا تھا زامل سکون سے تھوڑی دور لیٹا
خراٹے لے رہا تھا
ایسے کیسے زمل کہیں جا سکتی ہے۔۔۔؟ کومل کو سمجھ نہیں آئی تھی
وہ بھی حیران تھی کہ وہاں ایک نہیں سارے بھائی موجود تھے پھر
بھی اسکی بات برلاس نے نہیں سنی اسکا دماغ کہیں اور تھا اسے وہ
وقت یاد آیا جب وہ اس کال کوٹھڑی کے باہر کھڑا تھا
میں تو مر جاؤنگا۔۔۔ لیکن یاد رکھنا۔۔۔ کوئی تیری بیوی کا سب سے بڑا
دشمن ہے۔۔۔ جو اسکے خون کا پیاسا ہے جیسے ہی وہ اسکے ہاتھ لگے گی
وہ اسے مار دے گا۔۔۔" برلاس وہی باہر کھڑا نوفل کی باتیں سن رہا تھا

اسکا انداز کھرا تھا کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے
برلاس کے دل کی دھڑکنیں مدھم سی ہونے لگی تھیں کاش وہ اس
کمینے سے پوچھ لیتا کہ کون ہے وہ لیکن قسمت میں جو لکھا تھا وہ
ہونا طے تھا

خون کا پیاسا ہے۔۔۔وہ اسے مار دے گا۔۔۔بیوی کا دشمن مار دے گا
خون
کا پیاسا۔۔۔"الفاظوں کی بازگشت ہونے لگی تھی برلاس بے چین سا
ہوتا

ایک دم اٹھ کھڑا ہوا آئرہ اور کومل نے اسے یوں کرنٹ کھا کر اٹھتے
دیکھا تھا

یہ سب تمہارے بھائی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔"وہ آئرہ کو دیکھتے
خون آشام انداز میں انگلی اٹھا کر بولتے وہ باہر نکل گیا جبکہ پیچھے

آئرہ کا سانس تک جیسے رک گیا اسکا بھائی زندہ نہ ہو کر بھی کتنوں کو مار رہا تھا

آٹھ گھنٹے کا سفر پانچ گھنٹوں میں طے کرتے انکا ہیلی کاپٹر ایک جگہ اتر چکا تھا اسکے نیچے اترتے گاڑیاں ایک جانب سے اڑتی ہوئی اسکے ارد گرد جمع ہونے لگی تھیں وہ سب شپرڈ کے بندے تھے ہیلی کاپٹر کے بند ہوتے وہ نقاب پوش شخص نیچے اترتا زمل کو اپنے کندھے پر اٹھاتے ایک جانب چلنے لگا زمل کے دونوں ہاتھ نیچے کی جانب بے جان سے لٹک رہے تھے وہ لوگ اسی جگہ آئے تھے جہاں کچھ وقت پہلے پاشا بے آیا تھا اور ان سب کی بجا کر گیا تھا

ایک جانب جالیوں کے اس پار سانڈ نما لوگ کبڈی کھیل رہے تھے جن

کے جسم اس قدر پھولے ہوئے تھے مانوا بھی پھٹ جائیں گے آدھے
سے
زیادہ ان میں چھوٹی سی نکر اور ویسٹ میں تھے جتنا بھی جسم انکا
دکھ رہا تھا پورے کے پورے پر ٹیٹو بنے ہوئے تھے گلے کے ساتھ ناک
اور
ہونٹوں میں بھی زنجیریں گندوا کر پہن رکھی تھیں انکی زبانوں میں
تک سوراخ تھے خدا نے انکو کیا بنا کر دنیا میں بھیجا تھا اور وہ کیسا
مذاق اپنے جسموں کے ساتھ کر چکے تھے
وہ شخص زمل کو کندھے پر اٹھائے انکے بیچ سے گزرتا لے جا رہا تھا
سب نے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا جس کا پورا لباس انکے لئے
نیا تھا ورنہ یہاں کی عورت چھپاتی کم دکھاتی زیادہ تھیں وہ زمل کو

ان پتلی سیڑھیوں میں سے لے کر اوپر چڑھتا گیا وہاں بھی سب نے اسے

دیکھا تھا وہی ایک طرف عورت مردوں کے ساتھ جانوروں کی طرح ملاپ کر رہی تھیں اور سامنے ہی صوفے پر شپرڈ اپنے دونوں ہاتھ صوفے کی پشت پر پھیلائے بیٹھا دھواں منہ سے نکال رہا تھا ہر طرف سیگریٹ اور شراب کی گندی بدبو عروج پر تھی ان سے بڑھ کر یہاں زنا کی بدبو تھی ایک مسلمان اس جگہ آکر سانس تک نہ لے سکے اس قدر غلاظت اس جگہ پر تھی زمل بے ہوش تھی اگر ہوش میں ہوتی تو خود کو ایسی جگہ پا کر یقیناً وہ سانس تک نہ لے پاتی

اس شخص نے زمل کو لا کر شپرڈ کے قدموں میں گرا دیا وہ بے جان سی شپرڈ کے پیروں میں پڑی تھی بال اسکے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھے شپرڈ نے ایک نظر اسکے پورے نازک سے سراپے کو دیکھا اور

دیکھتے وہ شیطانی قہقہہ بلند کر گیا یہ صرف لڑکی نہیں اس بیسٹ
کی جان اسکے قدموں میں پڑی تھی
میں۔۔۔جیت گیا۔۔۔۔میں جیت گیا۔۔۔۔۔یس۔۔۔۔"وہ خوشی
سے چیخا تھا
سب نے اسے چیختے دیکھا آس پاس کھڑے حوس کے پجاری درندے
زمل کے بے جان وجود کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے صدیوں کے
بھوکے گدھ ہوں اسکے ہاتھ لگتے وہ اسے نوچ ڈالیں گے
پاشا۔۔۔۔۔۔۔تم ہار گیا۔۔۔۔۔ہر گیا تم۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔"وہ سچ میں
ہار گیا تھا
زمل کی یہاں موجودگی اسے ہرا گئی تھی اسے جیتے جی مار گئی تھی

گاڑی سے اتر کر وہ سیدھا اندر آیا تھا کومل اور آئرہ اسے دیکھ ایک دم

اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اس نے کسی کو نہیں دیکھا آتے اسکا رخ اپنے
کمرے کی جانب تھا وارڈروب میں جتنی فائلز تھیں اس نے ساری
نکال
کر بیڈ پر پھینکی اسکے بعد وہ اسٹڈی میں گیا وہاں ایک ایک ریک سے
چن چن کر ساری فائلز نکالتا ٹیبل پر گراتا گیا یہ صرف فائل نہیں تھیں
اسکی زندگی بھر کی محنت تھی جو اس نے خون پسینہ بہا کر کمائی
تھی اس میں ان غریبوں کا حق بھی تھا جن کیلئے کبھی وہ اپنی جان
تک مشکل میں ڈال دیتا تھا آج یہ سب جمع پونجی اسکی زندگی کی
رہائی کی ضمانت تھی انکے بدلے خدا اسے اسکی زندگی لوٹا دے اسے
کچھ نہیں چاہیئے تھا وہ جانتا تھا ان لوگوں کو صرف اسکی دھن دولت
چاہیئے تھی اس دن وہ اگر اس مشین کو نہ توڑتا تو آج یہ سب نہ ہوتا
آج اسکی گلا لے اسکے پاس ہوتی اسکی آنکھوں سے مسلسل گرم سیال

بہہ رہ تھا وہ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ساری فائلز اکٹھی کرتا سب ایک میں جمع کرتے تین چار جگہ سائن کرتے اسے ہاتھ میں تھام کر جلدی سے باہر آیا دو دو سیڑھیاں اترتے وہ باہر نکلنے ہی لگا تھا جب کومل اچانک اسکے راستے میں حائل ہو گئی وہ وہی رک گیا

زمل آجائے گی ناں۔۔۔؟ اسکا انداز سپاٹ تھا لیکن اندر میں ایک تڑپ تھی اتنی سی دیر میں زیحال کی کیا حالت ہو گئی تھی اسے کوئی بھی دیکھتا تو صرف دیوانہ کہتا اس نے خالی خالی نظروں سے کومل کو دیکھا

آئے گی۔۔۔" اسکے پھڑ پھڑاتے لبوں نے دھیمے سے جواب دیا دل اس جواب پر کانپ اٹھا تھا وہ جن لوگوں کے پاس تھی انکا سوچ کر ہی وہ تل تل مر رہا تھا وہ جانتا تھا ایک عرصہ وہ اس دنیا کا حصّہ رہا تھا جانتا تھا وہاں کے سفاک درندوں کو

آنی چاہیئے اسکے بچے اسکا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" کہتے وہ راستے سے ہٹ گئی زیحال نے اسے دیکھتے اسکے پیچھے سے نکلتی مشی کو دیکھا اسکے ہاتھ میں زامل تھا جو سو کر اٹھا تھا مشی اسے لے کر یہاں وہاں ٹہل رہی تھی زیحال کو یاد آیا اسے تو اٹھتے ساتھ پہلے اسی ماں چاہیئے ہوتی تھی

زیحال ایک قدم آگے آیا اور بے ساختہ زامل کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا

میں لے آؤنگا تم لوگوں کی ماں کو۔۔۔میں لے کر آؤنگا۔۔۔" دو موتی آنکھوں سے بہتے زمین پر جا گرے اپنے بچوں کو دیکھ اسکا دل مزید پھٹنے لگا تھا

وہ جیسے ہی زامل سے دور ہونے لگا وہ اپنے باپ کا کالر اپنی ننھی سی مٹھی میں پکڑے اسکے پاس جانے کیلئے رونے لگا آج اسے سو کر اٹھتے اسکی ماں نہیں ملی تھی تب ہی اس وقت اسکے منہ سے بب بب کی جگہ مم۔۔ مم نکل رہی تھی یہ منظر دیکھ وہاں سب کے دل مٹھی میں آ گئے تھے زیحال نے بے بسی سے اسے دیکھا اور نرمی سے اپنا کالر چھڑواتے اسے گود میں لے کر زور سے بھینچ لیا آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر بہنے لگے تھے

میں لے آؤنگا۔۔۔ تمہاری مم مم کو۔۔۔ میں لے آؤنگا بیٹا۔۔۔" بھیگتے لہجے

میں بولتے اسکے روئی جیسے گال پوری شدّت سے چومتے اسکی معصوم آنکھوں سے نکلتے آنسوں صاف کئے وہ کبھی اتنا بے بس نہ ہوتا اگر زمل انکے علاوہ کسی اور کے پاس ہوتی اس وقت وہ جہاں تھی

وہاں سے تو ایک پاک دامن مرد کا صحیح سلامت بچ نکلنا نہ ممکن تھا
اور وہ تو تھی بھی معصوم لڑکی وہ نہیں جانتا تھا اسکے بیوی کس
حال میں تھی اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ وہ زندہ ہے تب ہی وہ بھی
یہاں زندہ کھڑا ہے ورنہ کب کا مر چکا ہوتا
مم۔۔۔ مما۔۔۔"زامل روتے ہوئے چہرہ زیحال کی گردن میں چھپا گیا
اسے
بھوک لگی تھی باہر کا دودھ ماں کے دودھ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا
اسے پکڑو۔۔۔" وہ مزید اپنے بچے کو تڑپتے نہیں دیکھ سکتا تھا اسکا دل
پھٹ رہا تھا وہ زبردستی زامل کو مشی کی گود میں دیتے خود باہر
نکلنے لگا جب اسکے قدم رکے اس نے مڑ کر ایک نظر زامل کو دیکھا
میرے بچوں کا خیال رکھنا۔۔۔"اس نے نجانے کیوں یہ کہا تھا لیکن یہ
الفاظ جیسے مشی کی روح کھینچ گئے تھے

یہ آپ کے بچے ہیں آپ خود خیال رکھیں۔۔۔"وہ نہیں کہہ سکی کہ میں

رکھ لونگی اسکے دل کو جھٹکا لگا تھا وہ بری طرح سے لرز اٹھا تھا کہ

وہ کیوں یہ بات کہہ کر جا رہا ہے زیحال کچھ نہیں کہہ سکا وہ جانتا تھا مشی رکھ لے گی خیال تب ہی ایک مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتا وہ کندھوں پر ڈھلکتی شال کا پلو دوسرے کندھے پر گراتا باہر نکل گیا

باہر یاقوت اور باقی سب اسکا انتظار کر رہے تھے اسکے بندے تیار کھڑے

تھے وہ ایک نظر سب کو دیکھتا انکے قریب آیا اور ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھنے لگا نظریں جھکی ہوئی تھیں وہ کچھ بولنا چاہتا تھا سب نے اسکے کرب بھرے چہرے کی جانب دیکھا

یہ۔۔۔یہ اکاؤنٹس اور۔۔۔پ۔۔۔پراپرٹی۔۔۔کے۔۔۔پ

۔۔۔پیپرز ہیں۔۔۔"وہ بولنے

کیلئے زندگی میں پہلی بار ہمت جمع کر رہا تھا پہلی بار اسکا دل کسی

بھاری چیز کے نیچے آیا تھا اور بری طرح سے کچلا جا رہا تھا اسکے ہاتھ

میں جو فائلز تھی اس میں یاقوت پامیر اور برلاس کے نام کی گئی

پراپرٹی کے پیپرز بھی تھے جو اس نے خود کما کر انکے نام کئے تھے اور

تینوں اسے ہی بلندیوں کی عروج پر لے گئے تھے

اس۔۔۔پر تم۔۔۔تت۔۔۔تینوں کے سائن۔۔۔چاہیئے۔۔۔"ایک

گرم آنسوں کا

قطرہ نکل کر ٹیبر ڈ میں جذب ہوا اسے دیکھ یاقوت بے چین ہوا اٹھا تھا

میں۔۔میں۔۔۔یہ۔۔۔تم۔۔۔تینوں کو واپس ل۔۔۔لوٹا دوں

۔۔۔گ۔۔۔"جملہ

پورا ہونے سے پہلے یاقوت تڑپ کر اسکے سینے سے لگا تھا اسکے لگتے
زیحال کا ضبط جیسے جواب دے گیا وہ یاقوت کے کندھے پر سر رکھتا
بے آواز رونے لگا تھا دل بری طرح سے لرز رہا تھا کیا کبھی زندگی میں
وہ اس قدر ٹوٹا تھا بے بس ہوا تھا جتنا وہ لڑکی کر گئی تھی اسے
آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔ ہمارے لئے یہ سب کچھ معنی نہیں
رکھتا
برا لگا مجھے آپ کا یہ کہنا۔۔۔" یاقوت خود کو رونے سے باز رکھتا
روٹھے انداز میں بولا تھا وہ کیا جانیں زیحال اس وقت کس اذیت سے
گزر رہا تھا وہ کیسے بتاتا اسکی بیوی ایک باکردار عورت ہے اور ایسی
عورتوں کو اپنی عزت اپنی جان سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اسے کچھ
ہو جائے تو وہ جیتے جی مر جاتی ہیں اور اگر زمل کو کچھ ہو جاتا تو
زندہ وہ بھی نہ رہ پاتا یاقوت نے پیچھے ہوتے اسکے ہاتھ سے فائلز لیتے

کھول کر گاڑی کے بونٹ پر رکھی اور جہاں جہاں اسکے سائن بنتے تھے وہاں وہاں کر دیے پامیر بھی آگے آتا اپنے سائن کر گیا برلاس بھی وہی کھڑا تھا

اس نے بھی پین پکڑتے ایک لمحے میں سب کچھ دے دیا تھا وہ تینوں ایک دم خالی تھے لیکن اس سے بڑھ کر انکے پاس انکا باپ جیسا بھائی تھا اسکے آگے وہ ایسی لاکھوں پراپرٹیز دان کر سکتے تھے سائن کرتے برلاس زیحال کے سینے سے لگ گیا اسے دیکھ پامیر اور یاقوت بھی لگ گئے وہ تینوں زیحال سے لپٹے اسے احساس دلوانے لگے کہ وہ ہمیشہ ساتھ ہیں اور رہیں گے وہ بے بسی سے تینوں کو خود کی آغوش میں چھپا گیا

یہ۔۔۔میری یہاں والی فیکٹریوں کے پیپرز ہیں۔۔۔؟اسی وقت پیچھے سے

عثمان کی آواز آئی چاروں نے مڑ کر اسے دیکھا اسکے ہاتھ میں پیپرز تھے

پاکستان میں جتنی میری پراپرٹی تھی وہ اس میں ہے اور سائن بھی کر دیے میں نے۔۔۔یہ بھی دے دو اس کمینے کو۔۔۔"انکو سائن کرتے دیکھ وہ

اسی وقت اندر گیا تھا اور اپنے کمرے سے فائل سائن کر کر ہی لایا تھا

چاروں نے اسے بے یقین سی نظروں سے دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔مانا میں رہتا الگ ہوں لیکن تم چاروں کا میں بھی بھائی ہوں یار۔۔۔"کہتے وہ بھی ان چاروں سے لپٹ گیا یہ دیکھ زیحال کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ در آئی تھی وہ لوگ ایک ساتھ نکلے تھے برلاس کو یہی رکنے کا کہا تھا لیکن وہ نہیں رکا آدھے گھنٹے میں وہ لوگ اپنے پرائویٹ جیٹ میں بیٹھ چکے تھے زیحال نے ساری

فائلز کی تصویریں بنا کر شپرڈ کو بھیج دی تھیں تاکہ اسکا دھیان زمل سے ہٹ کر ان کی طرف آجائے یہ اتنا پیسہ تھا کہ اسکی سات نسلیں بیٹھ کر کھاتی تب بھی ختم نہ ہوتا زیحال کی سوچ کے مطابق وہ تصویریں دیکھ شپرڈ کی کال آنے لگی تھی جسے زیحال فوراً پک کر گیا

پاشا۔۔۔پاشا۔۔۔پاشا۔۔۔آئی لو یو ڈوڈ۔۔۔۔تم کتنا سمجھتا ہے ہمیں۔۔۔ ۱۱

اسکی آواز بھی ایسی تھی جسے سن کر ہی بندہ کراہیت محسوس کرے زیحال کچھ نہیں بولا

جلدی بھیجو یہ۔۔۔مال دیر کیوں کر رہے ہو۔۔۔"وہ اور بھی بے صبرا ہو

رہا تھا جیسے اتنا مال دیکھ اسکے منہ سے رال ٹپکنے لگی تھی

میں خود آرہا ہوں یہ لے کر۔۔۔ تمہیں جو چاہئے تھا میں دے رہا ہوں۔۔۔"

وہ یہ نہیں کہہ سکا کہ میری بیوی کو ہاتھ نہ لگانا ورنہ شپرڈ کو اسکی سب سے بڑی کمزوری پتہ چل جاتی وہ مزید اسکی دکھتی رگوں کو بے دردی سے کاٹتا

وٹینگ۔۔۔بے بی۔۔۔ جلدی آؤ۔۔۔اپنی بیوی کو دیکھے گا تم۔۔۔رکو۔۔"اس

نے کال کاٹتے ویڈیو زیحال کو بھیجی جسے اوپن کرتے زیحال کی آنکھیں پھٹی تھی زمل صوفے پر بے ہوش پڑی تھی اور اسکے گرد شپرڈ کے بھوکے کتے گھوم رہے تھے جیسے اتنے دن بعد کوئی شکار انکے ہاتھ لگا ہو زیحال نے تڑپ کر شپرڈ کو کال کی جسے وہ فورا اٹھا گیا

میری بیوی سے دور رکھ اپنے پالتو کتوں کو۔۔۔"وہ کسی زخمی شیر کی

طرح دھاڑا تھا" اگر اسے ہاتھ بھی لگایا تو خدا کی قسم گھسیٹ
گھسیٹ کر مارونگا ایک ایک کو۔۔۔" وہ چاہ کر بھی خود پر ضبط نہیں
رکھ پایا تھا شپرڈ اسکی باتیں سن کر شیطانی قہقہہ بلند ہو گیا اسے
نجانے کیوں پاشا بے کی تڑپ دیکھ مزہ آرہا تھا اسے تڑپتے سوچ کر ہی
وہ اور پوری قوت سے ہنسا اسکی ہنسی ہی زیحال کی جان نکال گئی
نہ کرنا شپرڈ۔۔۔۔ جو مانگو گے میں دینے کیلئے تیار ہوں۔۔۔" وہ عاجز آ
گیا
تھا بس گھٹنے ٹیکنے باقی تھے وہ بے بسی کی انتہا پر تھا
تم مال لے کر آؤ۔۔۔ اسکو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔۔۔" بولتے شپرڈ
ہنستے
ہوئے کال بند کر گیا اسکا کال بند کرنا ہی جیسے زیحال کی جان نکال
گیا سب نے اسکی حالت دیکھی وہ گہری سانسیں لیتے خود پر ضبط

کر رہا تھا برلاس اٹھ کر اسکے پاس بیٹھتے اسکی گود میں سر رکھ گیا

تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ داراب کی کال یاقوت کے نمبر پر آنے لگی

جسے پک کرتے یاقوت اس سے بات کرنے لگا

کیا۔۔۔اسکو فون دو دماغ خراب ہے اسکا جو سب کچھ دے رہا ہے اسے

فون دوزی کو۔۔۔" یاقوت نے اسے بتایا تھا کہ وہ سب کچھ اسے دینے

جا رہے ہیں داراب کے حکم پر یاقوت فون لے کر زیحال کے پاس گیا جو

ونڈو سے باہر بادلوں کو دیکھتا نجانے کیا کھوج رہا تھا شاید تھوڑا

سکون۔۔۔یاقوت کے فون بڑھاتے اس نے سوالیہ نظروں سے اسے

دیکھا

" جیسے کہہ رہا ہو "کون ہے

داراب لالا ہیں۔۔۔" یاقوت کے بتاتے زیحال نے دھیرے سے فون

اسکے ہاتھ

سے لیتے کان سے لگایا

زی تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ کیوں دے رہے ہو اسے اتنا پیسہ۔۔۔ اس کمینے کو

کچھ دینے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی آرہا ہوں۔۔۔ ہم اسے ایسے ہی

دبوچ لیں گے۔۔۔" اسکی بات پر زیحال ایک پل کو خاموش رہا جو میں دیکھ رہا ہوں وہ آپ لوگ نہیں دیکھ رہے۔۔۔" اسکا لہجہ زخموں سے چور تھا دار اب خاموش ہو گیا آواز سے ہی وہ ایک ہارا ہوا شخص لگ رہا تھا" ان لوگوں کیلئے سب کچھ پیسہ ہے عورت کی عزت کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔ لیکن میری بیوی ایک باکردار اور باحیا عورت ہے لالا وہ ایک کلی ہے۔۔۔ اسکے ساتھ انہوں نے کچھ بھی کیا تو

وہ مر جھا جائے گی۔۔۔میں اسے مر جھانے نہیں دے سکتا۔۔۔"آخر میں

لہجہ ایک دم بھیگ گیا دارا اب بھی خاموش رہا تھا اتنی دور سے بھی وہ اپنے بھائی کی تڑپ بخوبی محسوس کر سکتا تھا

ایک بار وہ مجھے مل جائے۔۔۔صرف ایک بار۔۔۔"اسکے انداز سے وہ بیسٹ چھلکا تھا جو صرف۔۔۔صرف کچھ دیر کیلئے سویا تھا اس وقت وہ صرف زیحال تھا بیسٹ بنتے اسے ایک پل نہ لگتا بشرطا اسکی گلالے صحیح سلامت اسے مل جائے

اور پیسے مانگے تو بتا دینا۔۔۔میں حاضر ہوں۔۔۔"اسکی بات سمجھتے دارا ب بمشکل مسکراتے بولا تھا جانتا تھا وہ لوگ پٹھان ہے اپنی عورت کی عزت کیلئے جان دے بھی سکتے ہیں اور جان لے بھی سکتے ہیں پھر یہ دولت کیا چیز ہے وہ تھوڑی بہت باتیں اس سے کرتا رہا لیکن زیحال

نے کوئی جواب نہیں دیا وہ صرف ھمم ھمم کر رہا تھا دل و دماغ اس کا اپنے گلا لے کے پاس تھا

مم۔۔۔ مما۔۔۔"زامل رونے سے ہی باز نہیں آ رہا تھا تھوڑی دیر میں زالے
بھی اٹھ چکی تھی لیکن اسے مشی نے سمبھال لیا تھا بس زامل ہی سمبھلنے میں نہیں آ رہا تھا بھوک سے وہ ننھی جان بے حال ہونے لگی تھی

میں کیا کروں۔۔۔یہ فیڈر پکڑ تک نہیں رہا۔۔۔"مشی خود رو دینے کو تھی

اس سے زامل کو یوں تڑپتے روتے ہوئے نہیں دیکھا جا رہا تھا وہ رو رو کر چہرہ سرخ کر چکا تھا سسکیاں وقتاً فوقتاً منہ سے برآمد ہو رہی تھی

مجھے دو۔۔۔" کہتے کومل نے زامل کو اپنی گود میں لے لیا وہ اب بھی
مسلسل روئے جا رہا تھا کومل نے اسے اپنے سینے سے لگاتے اسے دودھ
پلانا شروع کیا جسے وہ پہلے پہل تو منہ مارتا دور جھٹکتا رہا لیکن جب
تھوڑا سا دودھ اسکے منہ میں گیا اور اسے ماں کے دودھ کا ذائقہ
محسوس ہوا تب وہ تھوڑا رونا کم کر سب کیاں لیتے دھیرے دھیرے
وہ فیڈ لینے لگا یہ دیکھ مشی کی سانسوں میں جیسے سانس آئی تھی
کومل اسے دیکھے گئی اور پیار سے اسکے پھولے ہوئے گال سہلاتی رہی
میرا بچہ۔۔۔آپ کی ماما ابھی آجائیں گی۔۔۔"ان بچوں کو تڑپتے دیکھ
سب کو زمل کی کمی اور بھی محسوس ہو رہی تھی آئرہ اسی وقت
عشاء کی نماز ادا کر کر باہر آئی تھی وضو کا نور اب تک چہرے پر تھا
آنکھیں سرخ تھی مانو بہت زیادہ رو کر آئی ہو
کھانے میں کیا بنانا ہے۔۔۔"آج تو کس کو کھانے کا بھی احساس نہیں رہا

تھانہ اس وقت کسی کو بھوک تھی

میرا دل نہیں ہے کچھ بھی کھانے کا۔۔۔" مشی دھیمے لہجے میں بولتی زالے کو کھلونے دکھانے لگی وہ خاموش بیٹھی نہ ہنس رہی تھی نہ رو رہی تھی بس اپنی مشی ماما کے ہاتھ میں پکڑے کھلونوں کو دیکھنے میں مگن تھی

مجھے بھی بھوک نہیں ہے۔۔۔" کومل نے بھی صاف انکار کر دیا زامل اب

تک دودھ پی رہا تھا آئرہ انکے نہ کرتے خود بھی صوفے پر بیٹھتی کومل کے بے بی کو دیکھنے لگی جو مزے سے اپنی نیند پوری کر رہا تھا ماہم اب تک کمرے میں ہی بند تھی اسے تو ہوسپٹل سے آکر سب پتہ چلا تھا اور اب سب کے ساتھ وہ بھی برابر کی پریشانی میں مبتلا تھی

مم۔۔۔مم۔۔۔"زامل فیڈ چھوڑتے کومل کے چہرے کو دیکھتا مم مم کرنے

لگا

یس میرا بیٹا مم۔۔مم۔۔۔"مسکرا کر اسکے روئی سے گال چومے وہ پھر سے مستی کرتا ہوا دودھ پینے لگا وہ اب کومل کے بچوں کا رضاعی بھائی بن چکا تھا یہ بات انکے مستقبل میں بہت معنی رکھنے والی تھی وہ دودھ پی کر اب صرف مستی کر رہا تھا کومل نے اسے اٹھا کر اسکی پیٹھ تھپکتے صوفے پر بٹھایا اور باقی کھلونے بھی اسکے گرد پھیلا دیے جن میں زامل مگن ہوتا کھیلنے لگا تھا

زالے کو بھی۔۔۔؟مشی نے زالے کی جانب اشارہ کیا کومل نے اسے ایک

نظر دیکھا دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی اس

معصوم ننھی سی جان کو گود میں لیتے غور سے اسکا چہرہ دیکھا جو
ہاتھ میں اپنا مخصوص ننھا سا ٹیڈی بیئر پکڑے اپنی بٹن سی آنکھوں
سے کومل کو دیکھ رہی تھی کومل نے اسے جیسے ہی اپنے سینے سے
لگایا اس نے فورا منہ پھیر لیا
فیڈو۔۔۔میری جان فیڈو لے گی۔۔۔"اسکے منہ موڑنے پر کہیں نہ
کہیں
کومل کو اچھا لگا تھا اس نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن زالے یہاں
وہاں منہ مارتی صاف انکار کر گئی
اسکی فیڈر دینا۔۔۔"سامنے ٹیبل پر اسکی فیڈر پڑی تھی آئرہ نے آگے
بڑھ کر اسے تھمادی جسے لیتے کومل نے جیسے ہی زالے کے منہ میں دیا
وہ معصوم جان گٹاگٹ اس سے دودھ پینے لگی یہ دیکھ کومل کی
مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی وہ اپنے بچے کے ساتھ ان دونوں کو

بھی ایک سگھی ماں کی طرح پیار دینے لگی تھی

وہ صوفے پر بیٹھا سیگریٹ کے گہرے کش لگاتے اپنی لیپ پر بیٹھی ادھ برہنہ عورت کو حوس زدہ نظروں سے دیکھنے لگا وہ بھی ہاتھ میں وائن پکڑے ایک ایک گھونٹ اداؤں سے بھرتی شپرڈ کو مزید بہکا رہی تھی وہاں بہت سے مرد عورتیں تھیں یا یوں کہہ لیں جانور تھے ایک عورت ہاتھ میں وائن لئے شپرڈ کے خاص بندے تھا مس کا ہاتھ پکڑتی ایک صوفے پر لے جاتے دھکا دے کر لٹاتی خود اسکے اوپر آ گئی زمل ان کے سامنے والے صوفے پر لیٹی بے سدھ بیگانہ تھی آج اسکا ہوش میں نہ آنا اسے ایک ذہنی بہت بڑی بربادی سے بچا رہا تھا یہ شاید کسی کی دعائیں تھیں کہ وہ ہوش میں نہیں آ رہی تھی

اسکا کیا کرنا ہے شپرڈ۔۔۔" اسکا ایک بندہ حوس بھری نظروں سے زمل

کو۔دیکھتے پوچھنے لگا جیسے سننا چاہتا ہو جو کرنا ہے کروانکے لئے
زمل کی باکردار پاک دامن لڑکی ایک آٹھواں عجوبہ تھی سب بھوکے
گدھو کی طرح اسکے گرد منڈلا رہے تھے
اسکے لئے انتظام کرو آج اسکے ساتھ مزے لے گا ہم۔۔۔"وہ اپنی لیپ
پر
بیٹھی لڑکی کو دور دھکیلتے اٹھ کھڑا ہوا گلے میں پہنی چین میں ہاتھ
پھسناتے اسے گول گول گھما کر ایک جھٹکے میں کھینچ کر زمل کے
قریب گیا اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے حوس کی آگ اسکے اندر
بھڑک اٹھی تھی اس نے ہاتھ میں پکڑی چین زمل کے گلے میں کتے
کے
پٹے کی طرح باندھتے اسے اپنی جانب کھینچ کر اسکے چہرے کو
سونگھا اف کیا خوشبو تھی شپرڈ پاگل ہونے لگا تھا اسکی مہک ہی

اس حوس کے مارے درندے کو بہکا گئی تھی باقی سب شپرڈ کی اس
حرکت پر کمینی ہنسی ہنسنے لگے تھے پھر ایک دم شپرڈ نے زمل کے
صاف شفاف گال پر ایک زوردار تھپڑ رسید کرتے حقارت بھری
نظروں
سے اسے دیکھا وہ تب بھی ہوش میں نہیں آئی تھی
لیکن پاشا کو تو ہم نے کہا ہے کہ ہم کچھ نہیں کریں گے۔۔۔"اس نے
جیسے یاد کروایا شپرڈ نے خون آشام نظروں سے اسے دیکھا اور کھڑے
ہوتے ایک زوردار جھاپڑ اسکے منہ پر دے مارا
یہ اسکو کہا ہے صرف۔۔۔ لیکن میں اسے تڑپا تڑپا کر مارنے کیلئے اسکی
بیوی کو نوچ ڈالونگا سمجھے۔۔۔ایک ایک پل اس پر بھاری کردونگا
تڑپے گا سالا۔۔۔بنا پانی کی مچھلی کی طرح۔۔۔"اسکا لہجہ زہر اگلتا
تھا اس کی بات سمجھتے اسکا بندہ ہنسنے لگا تھا

اپنی انسلٹ کا بدلہ میں ایک ایک سیکنڈ اس پاشا کو تڑپا کر لونگا جان من۔۔۔ہاہاہا۔۔۔یہاں اسکی بیوی کی عصمت دری ہو گی وہاں وہ تڑپے گا

" افففف کیا نظارہ ہو گا کاش میں اسکو دیکھ پاتا کا ششش۔۔۔بے بی ڈول بولتے وہ زمل کے چہرے پر اپنی غلیظ زبان پھیرتا اسکے بدن کا ذائقہ چکھنے لگا اسکا ذائقہ بھی سب سے الگ تھا

افففف کیا ٹیسٹ ہے پاشا کے تو مزے ہیں۔۔۔لیکن آج ہم بھی مزے لے گا

اٹھاؤ اسکو اور ڈالو میرے کمرے میں آج پارٹی ہو گی۔۔۔"اسکے حکم دیتے اسکے بندے زمل کو اٹھانے ہی لگے تھے کہ اس نے ایک دم روک

دیا

ایسے کیسے۔۔۔۔ تھوڑا عزت سے۔۔۔"اسکی بات پر سب نے سوالیہ نظروں
سے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں "کیسے "وہ تو کندھے پر اٹھا کر لے جانے لگے تھے اس سے بڑھ کر کیا عزت دی جائے بھلا
ایسے۔۔۔"بولتے شپر ڈنے زمل کے سر کے بال مٹھی میں جکڑتے اسے بے
دردی سے کھینچ کر زمین پر پھینکا اور ہاتھ سے پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب لے جانے لگا یہ دیکھ سب ہنسنے لگے تھے انکے لئے یہ کھیل ایک دلچسپ کھیل بن رہا تھا شپر ڈا سے گھسیٹتے اپنے کمرے میں لے گیا جاتے وہاں اٹھا کر بیڈ پر تقریباً پھینکا تھا اسکے پھینکتے وہ ہلکی ہلکی کسمسائی تھی لیکن سر اس قدر بھاری تھا کہ
آنکھیں تک نہ کھل سکی اور وہ پھر بے ہوش ہو گئی شپر ڈا سے پھینک

کر باہر نکل آیا اسکے بندے پارٹی کر رہے تھے ہر کوئی شراب پیتا نشے
میں دھت تھا

وہ اتنا سارا مال لا رہا ہے اگر اپنی بیوی کی یہ حالت دیکھے گا تو بہت
بری حالت کرے گا ہماری۔۔۔" شپرڈ کے بیٹھتے تھامس اپنی پینٹ
پہنتا

اسکے سامنے والے صوفے پر آ بیٹھا اسے دیکھتے شپرڈ نے ایک گہرا کش
لگاتے منہ اوپر کر کر ہوا میں دھواں چھوڑا

تم کو کیا لگتا ہے میں کس انتظار میں ہوں۔۔۔ وہ پیسے نہ لاتا تو اب تک
اسکی بیوی کو نوچ کر پھینک چکا ہوتا اب بس پیسے کا انتظار ہے ہم
کو جیسے ہی پیسہ ملے گا اسکی بیوی کو مار دیں گے ہم اسکے مرتے وہ
بھی مر جائے گا ہاہاہا۔۔۔ قصہ ختم پاشا بے کا۔۔۔" اسکی پلاننگ سنتے
تھامس گہرا مسکرایا تھا اسکی تو اپنی نظر زمل پر تھی بار بار اسکے

بدن کو نوچنے کے حول اٹھ رہے تھے

ایک گھنٹہ رہ گیا تھا انکے وہاں پہنچنے میں لیکن اس وقت ایک ایک سیکنڈ زیحال پر موت بن کر گزر رہا تھا وہ بے چینی سے ہر گھڑی پہلو بدلتا اور ونڈو سے باہر دیکھنے لگتا جیسے اسے اپنی گلا لے وہاں سے دکھ جائے گی لیکن اسی وقت اسے اسکے الفاظ یاد آئے تھے "آپ چھوڑ دیں یہ کام ورنہ ایک دن یہ مجھے آپ سے دور کر دیں گے" وہ روتی ہوئی چیخ رہی تھی یہ الفاظ اس وقت زیحال کو کیسے مار رہے تھے کوئی نہیں دیکھ رہا تھا وہ تو یہ کام تک چھوڑ چکا تھا لیکن اس کام نے اسے نہیں چھوڑا تھا نجانے اور کتنے دشمن تاک میں بیٹھے تھے میں چھوڑ تو چکا ہوں۔۔۔پھر کیوں دور چلی گئی ہو۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑاتے باہر دیکھنے لگا آنکھوں میں عرق اتر آیا تھا

وہ آنکھیں موندتے زمل کا چہرہ یاد کرنے لگا پائلٹ نے لینڈ نگ الارم
جیسے ہی دیا اسکی آنکھیں پٹ سے کھلی رات کا آدھا پہر تھا جیٹ
نے دھیرے دھیرے لینڈ نگ کرنی شروع کر دی تھی اسی کے ساتھ
زیحال
کی بے چینی بھی بڑھنے لگی اسکا بس چلتا وہ یہی سے کود جاتا جیٹ
کے لینڈ ہوتے وہ دروازے کی جانب بھاگا تھا باقی بھی اسی کے پیچھے
فورا چلے گئے نیچے گاڑیاں پہلے سے تیار کھڑی تھیں جن میں سے ایک
میں زیحال بیٹھتا فورا سے اڑا کے گیا اسی کے پیچھے وہ چاروں بھی
ایک گاڑی لیتے نکل گئے سپیڈ اوور تھی صبح کے اس پہر سڑک پر
ٹریفک معمول سے ہٹ کر کم تھا تب ہی وہ لوگ فل سپیڈ میں اپنی
گاڑی بھگا لے گئے ہر ایک ان میں بے چین تھا فاصلہ جیسے جیسے کم
ہوتا جا رہا تھا سب کی بے چینی بڑھ رہی تھی

زیحال سٹیر نگ پر ہاتھ سختی سے جمائے نظریں سیدھی راستے پر
مرکوز کئے ہوئے تھادل بے چین سا ہوتا جارہا تھا" وہ ٹھیک ہو یا اللہّ
وہ ٹھیک ہو۔۔۔"اسکے دل نے تڑپتے ہوئے دعا کی تھی "میری عزت
کی
حفاظت کرنا میرے رب۔۔۔اسے کچھ ہوا تو میں جی نہیں پاؤنگا
حفاظت
کرنا اسکی۔۔۔"اس دعا پر آنکھیں خود بخود بھیگنے لگی تھیں اس نے
آستین سے اپنی آنکھیں صاف کرتے پھر سے راستے پر توجہ مرکوز کی
لیکن آنکھوں میں امڈ کر آنے والے آنسوؤں کے باعث راستہ دھندلاتا
ہوا
دکھائی دے رہا تھا جسے وہ بار بار آستین سے صاف کرتا رہا دو گھنٹے
والا راستہ وہ لوگ آدھے گھنٹے میں طے کر چکے تھے بریک کہیں نہیں

لگی تھی صبح کی روشنی پھیل چکی تھی زیحال نے گاڑی سیدھی
انکے ایریا میں گھسادی تھی اسے دیکھ شپرڈ کے بندے کرنٹ کھا کر
اٹھے تھے لیکن وہ جیسے ہی گاڑی سے نیچے اترا اسے دیکھ سب میں
ایک بھگدڑ سی مچ گئی وہ وقت یاد آگیا جب وہ اکیلا ان سب کے
پسینے چھڑوا کر گیا تھا اور اس بار تو اسکے بھائی بھی ساتھ تھے وہ
سب ایک ساتھ گاڑی سے نیچے اترے زیحال اندر جانے ہی لگا تھا جب
ایک اچانک اسکے راستے میں حائل ہو گیا
کیسا ہے پاشا بے۔۔۔ہم سے نہیں ملے گا۔۔۔"زیحال نے خون خوار
نظروں
سے اسے دیکھا جو جسامت میں بھی سانڈ لگ رہا تھا ناک اور ہونٹوں
میں رنگ پہن رکھی تھی گلے میں موٹی زنجیر لٹک رہی تھی
راستے سے ہٹ۔۔۔۔"وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتے اسکی آنکھوں میں

آنکھیں گاڑھ گیا

پاشا آگیا شپرڈ۔۔۔"پیچھے کھڑے بندے نے شپرڈ کو کال کر کر اسکی آمد کا بتایا تھا

فائل پکڑ لو اسکے ہاتھ سے۔۔۔"اس نے جیسے ہی یہ حکم صادر کیا وہ بندہ کال بند کرتے اسکے پاس آگیا

فائل۔۔۔"آتے سیدھا ایک لفظ بول کر ہاتھ آگے بڑھایا پاشا نے ایک کرخت

نظر اس پر ڈالتے یاقوت سے فائل پکڑ کر اسکے حوالے کر دی جسے لے کر وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا جاتے فائل شپرڈ کے آگے پیش کر دی جسے دیکھ اسکی آنکھیں چمک اٹھی تھی اس نے جھپٹ کر وہ فائل اٹھاتے پیجز کو الٹ پلٹ کر دیکھا وہ ساری پراپرٹی جو نوفل نے اسے بتائی تھی ان سب کے کاغذات اس فائل میں دیکھ شپرڈ چیخ

اٹھا تھا

براوو۔۔۔۔۔۔ براوو۔۔۔۔۔ تم چھا گیا پاشا تم چھا گیا آئی لو ویو

۔۔۔۔"وہ فائل

ہوا میں لہراتے خوشی سے چیخ اٹھا تھا

وہ نیچے کھڑا ہے۔۔۔"اسکے بندے نے اطلاع دی جس پر شپر ڈ کا اچھا

خاصہ موڈ خراب ہوا تھا

ختم کر دو سالے کو۔۔۔پہلے بچ نکلا تھا اس بار نہیں بچنا چاہئے تب تک

مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔۔۔"وہ زو معنی انداز میں بولتا ایک آنکھ

دباتے فائل اٹھاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جہاں زمل قید تھی

اسکے بندے حکم پاتے فورا نیچے اتر گئے تھے

شپر ڈ بزی ہے۔۔۔۔اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔اسکی مہمان نوازی ہم

"کریں گے

اسکی بات سنتے پاشا کی آنکھیں پھٹی رگوں میں دوڑتی آگ میں شعلے بھڑک اٹھے تھے

کمینے۔۔۔۔" وہ دھاڑتا آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب دو بندوں نے آگے آتے اسے

ایک دم گھیر لیا پاشا دونوں کے سر پوری قوت سے آپس میں بھڑاتے وہی زمین بوس کرتے انکے اوپر سے پھلانگتا دیوانہ وار اندر کی جانب بھاگا تھا شپر ڈ کے بندے اسکے پیچھے جانے ہی لگے تھے جب اسکے چاروں بھائی اسکے بیچ میں دیوار بن کر حائل ہوتے اپنی اپنی بندوق نکال گئے اور دھڑا دھڑ فائرنگ کرتے ان سب کو سب کو وہی ڈھیر کر دیا یہ دیکھ باقی بندے اپنے وپینز اٹھاتے انکی جانب دوڑے تھے وہ چار تھے لیکن انکی جانب امڈ کر آنے والا ہجوم ہزاروں کا تھا جن

کے ہاتھوں میں جدید ویپنز تھے وہ چاروں۔۔۔چاروں اطراف منہ
کرتے
جتنی فائرنگ کر سکتے تھے انہوں نے کی تھی لیکن عنقریب انکی
گولیاں ختم ہونے والی تھیں
پاشا چار چار سیڑھیاں پھلانگتا جیسے ہی اوپر گیا وہی سے شپر ڈ کے
بندوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا اس نے ایک نظر سب کو
دیکھا
اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک کو پکڑ کر اسکا سر سیدھا دیوار میں دے
مارا دوسرا جو اسکے اوپر حملہ آور ہونے ہی لگا تھا اسکا بازو پیچھے
مروڑتے اپنی کہنی اتنی زور سے ماری کہ اسکی ہڈی ٹوٹنے کی آواز
باقاعدہ آئی تھی اسکا قہر دیکھ ایک بندہ بھاگتا ہوا اندر گیا تھا جہاں
شپر ڈ اپنی شرٹ نکالے بیڈ پر چڑھا حوس زدہ نظروں سے دھیرے

دھیرے ہوش میں آتی زمل کو دیکھ رہا تھا

پاشا سب کو مار رہا ہے شپر ڈ وہ اوپر آ چکا ہے۔۔۔"اسکی دی گئی خبر پر شپر ڈ نے حیرت اور شدید غصّے کی ملی جلی سی کیفیت میں اسے دیکھا

وہ کیسے اوپر آ گیا۔۔۔"وہ تقریباً دھاڑا تھا اس سے تو خود شپر ڈ کو خوف آتا تھا وہ اسکے علاقے میں آ کر بھی شیر تھا اور وہ اپنے علاقے میں ہو کر بھی کتا

دو بندوں نے پاشا کو پیچھے سے جیسے ہی گھیرا ایک نے سامنے سے ہاتھ میں پکڑی زنجیر اسکے پیٹ پر دے ماری جس سے ایک شدید درد کا سایہ سا پاشا کے چہرے پر لہرایا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنی دونوں ٹانگیں اٹھاتا سیدھا اسکے سینے پر گھونسا مارتے پیچھے کھڑے بندوں کی پکڑ سے نکلتا سامنے ٹیبل پر پڑی بندوق اٹھاتے انکے بھیجے

اڑا گیا ایک ایک پر فائر مارتے سب کو وہی موت کے گھاٹ اتارتے وہ جیسے ہی آگے بڑھا اور شپرڈ کے بندے اسکے راستے میں حائل ہوتے اپنی
موت کو دعوت دے گئے
باہر ان چاروں کی گولیاں ختم ہو چکی تھی جب اپنے آس پاس کے بندوں سے چھینتے انہی پر دھڑا دھڑ فائر کرتے گئے اسی وقت چاروں اطراف سے گولیوں کی بوچھاڑ سے بنتی آگ شپرڈ کے بندوں کو اپنی لپیٹ میں لیتی چلی گئی ان چاروں نے اوپر دیکھا جہاں پولیس کے ہیلی کاپٹر ان پر دھڑا دھڑ فائرنگ کرتے بنا سمبھلنے کا موقع دیے ختم کرتے چلے گئے ان سب میں ایک قیامت سی مچ چکی تھی ہر کوئی بھاگتا اپنی جان بچا رہا تھا وہی دوسری جانب کچھ شپرڈ کے بندے پولیس کے ہیلی کاپٹر زپر جوابی فائر مارتے ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر

تباہ کر گئے جس سے باقی ہیلی کاپٹر زدور ہوتے چلے گئے لیکن تب ہی کہیں سے پولیس کی گاڑیاں اڑتی ہوئی انکے ایریا میں داخل ہوتی کچھ اپنے نیچے کچل گئی ان میں داراب بھی تھا جس کے ہاتھ میں ایک بڑا ویپن تھا

زی کے پاس جاؤ تم لوگ۔۔۔۔"اس نے تیز آواز میں چلاتے ان چاروں کو

حکم دیا تھا جس کے ملتے چاروں اندھا دھند اندر کی جانب اوپر بھاگے تھے باہر داراب اور پولیس فورس ان سب پر دھاوا بول چکی تھی کہیں سے بھی انکو سمبھلنے کا موقع نہیں دیا گیا

وہ چاروں جیسے ہی اوپر آئے پاشا کو اکیلے لڑتے دیکھ اس پر جھکے شپرڈ کر بندوں کو دور کرتے انکی ہڈی پسلیاں ایک کر گئے پاشا ان سے اپنا آپ چھڑواتے اندر کمروں کی جانب بھاگا وہ دیوانہ وار ایک

ایک کمرے کو چھان مارتا چلا گیا لیکن زمل کسی کمرے میں نہیں تھی

آخر میں وہ جس کمرے میں آیا تھا وہی بیڈ شیٹ خراب دیکھ اسکا

دل مٹھی میں آیا تھا اس نے لپک کر وہاں زمل کی کوئی نشانی

ڈھونڈنی چاہی جب اسے وہاں اسکا لاکٹ زمین پر پڑا ملا اسے ہاتھ میں

لیتے وہ ایک دم بیسٹ سے زیحال بنا تھا" نہیں اللہ جی۔۔۔ نہیں" اسکا

دل بری طرح سے کانپ اٹھا تھا وہ پورے کمرے کو چھان مارنے لگا

واش رومز وارڈروب لیکن وہ کہیں نہیں تھی نہ شپرڈ کہیں تھا

شپرڈڈڈڈ۔۔۔۔۔۔۔" وہ حلق کے بل دھاڑتا اپنے سر کے بال مٹھی میں

جکڑتے

سرخ ہوتے چہرے سے پورے کمرے کو دیکھنے لگا جب اسکی نظر ایک

ہوا سے ہلتے ہوئے پردے پر پڑی وہ لپک کر اس پردے کی جانب بھاگا

تھا

جس کے پیچھے کا دروازہ کھلا تھا وہ باہر نکلنے کا راستہ تھا یقیناً وہ
زمل کو وہی سے لے کر بھاگ نکلا تھا

وہ اسی کھڑکی سے پھلانگ کر باہر نکلتا چاروں اطراف بھاگا تھا لیکن
وہ دور دور تک کہیں نہیں تھا ہر طرف خون کی ہولی کھیلی جا رہی
تھی پولیس چن چن کر شپرڈ کے بندوں کو مار رہی تھی آج تک انکا یہ
آپریشن ادھورا تھا جسے یہاں آکر زریاب اور داراب نے کامیاب بنایا
تھا زریاب یہاں کی گورنمنٹ کے ساتھ ملتے انکو اس گینگ کے خلاف
ایکشن لینے پر اتنا گرما چکے تھے کہ یہاں کی گورنمنٹ نے ایک ہی دن
میں اس یورپین گینگ پر قیامت برپا کر دی تھی جو سالوں سے یہاں

محیط غیر قانونی سمگلنگ میں ملوث تھے جنہوں نے کوئی ایک کام
ایسا نہیں چھوڑا جو غیر قانونی نہ ہو بلیک میلنگ سمگلنگ ڈیکنگ ریپ
مرڈرز اور نجانے کون کون سے کام۔ لوگ انکو پیسے دیتے تھے اور وہ
ان
پیسوں کی خاطر کسی بھی انسان کو اپنے علاقے میں لا کر چیر پھاڑ
دیتے تھے اسکے ساتھ وہ کرتے تھے کہ دیکھ کر انسانی روح بھی کانپ
اٹھے بظاہر دکھنے والا پر سکون ملک اندر سے اتنا خطرناک ہو گا یہ
کسی نے سوچا تک نہ تھا شپرڈ کہیں نہیں تھا پاشا وہی سے واپس
آتا سیڑھیاں اوپر چڑھتا اس روم سے باہر جانے ہی لگا تھا جب اسکی
نظر وہاں ٹیبل پر پڑی بندوق پر گئی جسے جھپٹ کر اٹھاتے وہ سیدھا
باہر گیا تھا سامنے وہ چاروں اسکے بندوں کو ڈھیر کر چکے تھے پھر
بھی نجانے کہاں کہاں سے نکل کر اور آ رہے تھے برلاس ایک کو زمیں

پر گرائے اسکی گردن پر اپنا گھٹنا رکھتے بے دردی سے ہاتھ میں پکڑی
چھوٹی سی کٹر سے اسکا گلا کاٹ گیا وہ بندہ وہی تڑپ تڑپ کر مر گیا
باقیوں کی حالت بھی ایسی تھی کہ دیکھنے والا کانوں کو ہاتھ لگائے
وہ پاشا گینگ کے ہاتھ لگے تھے جنہوں نے بتایا تھا کہ وہ جب قہر برپا
کرنے پر آئیں تو کیسے کرتے ہیں تب ہی پاشا کی نظر تھامس پر پڑی جو
یاقوت پر نائف پکڑے پیچھے سے حملہ آور ہونے ہی لگا تھا کہ پاشا نے
ایک ہی جست میں اسے جا دبوچا اور اسکے ہاتھ سے نائف جھپٹ کر
گراتے اسے زمین پر گرا کر پوری طرح دبوچتے بندوق اسکے ماتھے پر
رکھ دی موت اسکے سامنے تھی تھامس کا رنگ ایسا تھا گویا بدن کا ٹو
تو لہو نہیں

بتا تیرا مالک کہاں گیا ہے۔۔۔بتا۔۔۔"بندوق کا زور اسکے ماتھے پر دیتے
خون آشام انداز میں دھاڑتے ہوئے پوچھا

مم۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔نہیں جانتا۔۔۔۔"وہ بری طرح سے کانپتے
ہوئے بمشکل

بولا جب پاشا نے غصّے میں اسے کان کے قریب زمین پر فائر مارتے اپنے
شدید غضب کا اندازہ کروایا گولی کی اتنی تیز آواز تھا مس کا کان پر
سن کر گئی

بول۔۔۔ورنہ اتنی گولیاں مارونگا کہ ڈاکٹرز بھی تجھے پہچان نہیں پائیں
گے۔۔۔"اسکے منہ پر دھاڑتے بندوق اسکے منہ میں رکھ دی یہ دیکھ
تھا مس کی آنکھیں پھٹی تھیں

وہ۔۔۔وہ فار۔۔۔فرم۔۔۔"وہ ٹھیک سے بول تک نہیں پا رہا تھا پاشا
نے

بندوق پیچھے کرتے اسے بولنے کا اشارہ کیا"وہ۔۔۔وہ فارم ہاؤس پر

بھاگا ہے۔۔۔"اسکے بتاتے پاشا نے اسکے اوپر کھڑے ہوتے ایک کے بعد ایک

گولی اسکے چہرے پر دے مارتے اسکا نقشہ ہی بگاڑ دیا وہ ایک جھٹکے میں جہنم واصل ہو گیا تھا

وہ سب وہی چھوڑتے اندھا دھند باہر کی جانب بھاگا تھا باقی سب کو چھوڑے کون کسے مار رہا تھا کیا کر رہا تھا اس نے کچھ نہیں دیکھا بس رستے میں جس نے بھی اسے روکنے کی غلطی کی تھی اس نے اسے ہی بری موت سے دوچار کیا تھا وہ جانتا تھا اپنے دشمن کا ایک ایک پتہ اسے معلوم تھا وہ گاڑی میں بیٹھتے اسے زن سے اڑا لے گیا پیچھے یاقوت پامیر ان سب سے نمٹتے اسکے پیچھے بھاگے تھے انکو جاتے دیکھ عثمان اور برلاس بھی نکل گئے تھے پیچھے صرف پولیس اور شپرڈ کے لوگ بچے تھے داراب بھی وہی تھا یہ خون کی ہولی آج تک کی

تاریخ کی سب سے بھیانک ہولی تھی جس میں کتنے ہی پولیس والے
بھی مرے اور شپرڈ کی پوری سلطنت بھی تباہ ہوئی
گاڑی فل سپیڈ میں تھی زیحال بار بار اپنی پیشانی بازو پر مسلتا پسینہ
صاف کرتا اپنی اندر کی بڑھتی بے چینی اور گھبراہٹ پر قابو پانے کی
کوشش کر رہا تھا وہ صرف پانچ منٹ کی دوری پر رہ گیا تھا لیکن حالت
ایسی تھی مانو اڑ کر وہاں پہنچ جائے یہ جگہ پہاڑوں کے بیچ تھی آس
پاس پہاڑ ہری گھاس کا لبادہ اوڑھے ایک خوبصورت منظر پیش کر رہے
تھے آسمان میں بادلوں کا گھیرا تنگ ہونے لگا تھا یہاں اکثر کسی بھی
وقت اچانک بارشیں شروع ہو جاتی تھیں

مشی اور کومل بچوں کو لئے دھوپ میں بیٹھی تھیں زامل اپنے نئے
بھائی کو دیکھ بے حد خوش تھا بار بار اسکے گال پر اپنے ننھے ہونٹ

رکھتا اسے چومنے کی کوشش کرتا کبھی اپنا ننھا سا ہاتھ اسکے ننھے سے چہرے پر رکھتا اور تھپکی دینے کی کوشش کرتا لیکن یہ اسکے انداز ے میں تھپکی تھی اس ننھی سے جان کے لئے وہ تھپڑ تھے جنہیں اپنے بڑے بھائی سے کھاتا وہ ٹھسکنے لگا تھا

نو۔۔۔زامل۔۔۔بھیا ہے وہ۔۔۔ایسے نہیں کرتے۔۔۔" مشی نے سیب کا ایک ٹکڑا کاٹ کر زالے کو پکڑاتے زامل کو مصنوعی ساڈپٹا لیکن وہ کہاں برداشت کرتا تھا اتنے میں ہی ہونٹ نکال کر رونا شروع کر دیا مشی تو سٹپٹا کر رہ گئی

نہ کرو منع مارنے دو۔۔۔وہ روئے گا تو میں چپ کروا دونگی۔۔۔یہ روئے گا

تو اسکی ماں یہاں نہیں ہے۔۔۔وہ آئے گی تو ڈانٹ لینا ابھی نہ ڈانٹو

"۔۔۔

کومل کی بات مشی کے دل پر سیدھی لگی تھی وہ ہک دک سی اسے دیکھے گئی اس نے تڑپ کر روتے ہوئے زامل کو دیکھا اور فورا اٹھاتی خود میں بھینچ کر چومنے لگی

نہیں میری جان۔۔۔ مشی ماما آپ کو ڈانٹ نہیں رہی تھی۔۔۔ایم سوری

میرا بیٹا ایم سو سوری۔۔۔۔" وہ زامل کے گال چومتی اسے چپ کروانے لگی لیکن وہ مم۔۔۔۔ مم کرتا اور بھی رونے لگا اس وقت نہ باپ تھا نہ ماں جن کے بغیر وہ ایک پل نہیں رہا انکے بغیر ایک پورا دن گزر چکا تھا یہ دیکھ مشی کا دل مٹھی میں آنے لگا تھا

زالے وہی میٹرس پر بیٹھی سیب کترنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی

لیکن ناکام ہو گئی اسکی جگہ زامل ہوتا تو اب تک اپنے خرگوش جیسے
دانتوں سے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر چکا ہوتا مشی اسکی ننھی
سی ٹمی انہی چیزوں سے بھرنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ زامل
کو کومل کل سے دو بار فیڈ کروا چکی تھی لیکن زالے نے ایک بار بھی
اپنی ماں کی جگہ کسی کو نہیں دی تھی وہ واقعی اپنے باپ کی طرح
صبر والی تھی

سامنے فارم ہاؤس دکھتے اس نے ایک دم گاڑی کے بریک پر پاؤں رکھا
گاڑی سلپ ہوتی دور تک گئی تھی لیکن وہ اسکے رکنے کا انتظار نہیں
کر سکتا تھا وہ وہی سے دروازہ کھولتا اتر کر فارم ہاؤس کی جانب
بھاگا
سامنے سے ہی شپر ڈا اپنے چہرے پر کمینی ہنسی سجائے کھڑا تھا ہاتھ

کالر پر تھا جیسے بٹن بند کر رہا ہو یہ دیکھ دور سے بھاگ کر آتے پاشا
کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔اسکا دل چیخنے لگا تھا
لیکن وہ اتنی جلدی کچھ نہیں کر سکتا تھا وہ جانتا تھا موت اسکے
قریب ہے وہ زمل کے ساتھ کچھ غلط کر کر مزید دردناک موت نہیں
چاہتا ہو گا نہیں۔۔۔اس نے کچھ نہیں کیا ہو گا الفاظ زیحال کی سماعتوں
میں گونجتے اسے حوصلہ دے گئے
اسکے قریب آتے ایک زوردار گھونسہ شپر ڈ کے ماتھے پر دے مارتے
دماغ کی ہڈیوں تک ہلا کر رکھ گیا شپر ڈ لڑکھڑاتے چار قدم پیچھے جا
گرا تھا اسکے گرتے پاشا اس پر جھپٹ پڑتے کالر سے دبوچ کر ایک اور
گھونسہ اسکے جبڑے پر مارتا منہ سے خون کا پھوارہ نکلوا گیا
"تجھے منع کیا تھا۔۔۔۔میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی غلطی نہ کرنا۔۔۔
خون آشام انداز میں حلق کے بل دھاڑتے دوسرے جبڑے پر

زوردار گھونسہ رسید کرتا اسکا دماغ ہلا کر رکھ گیا شپرڈ کو ہر چیز
ایک پل کیلئے گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی لیکن وہ ڈھیٹ
شیطان شدید درد میں بھی زور سے ہنسنے لگا تھا اسکی ہنسی دیکھ
زیحال ٹھٹھک گیا وہ رک کر اسکا خون سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھنے لگا
رکا۔۔۔کیوں۔۔۔مار۔۔۔۔ناں۔۔۔۔" پاشا کو رکتے دیکھ اسکا قہقہہ
مزید
گہرا ہو گیا
میں تجھے۔۔۔ڈبل کراس کرنا چاہتا تھا۔۔۔لیکن ہمیشہ کی طرح۔۔تو
۔۔۔تو
بازی لے گیا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔۔میں پھر بھی جیت گیا
۔۔۔۔میں

جیت گیا پاشا۔۔۔۔آئی وون۔۔۔۔۔۔آئی وون۔۔۔۔"بولتے وہ
اور زور سے قہقہہ
لگاتا فضاؤں میں بلند کر گیا اسکی باتوں میں کچھ تھا۔۔۔کچھ تھا
پاشا دہل کر رہ گیا اس نے فارم ہاؤس کی جانب دیکھا وہ شپرڈ کو وہی
چھوڑتے فارم ہاؤس کی جانب بھاگنے ہی لگا تھا کہ شپرڈ نے اسکی
ٹانگ پکڑتے نیچے گرا کر ہاتھ میں چھپایا چھوٹا سا نائف سیدھا زیحال
کی ٹانگ میں دے مارا وہاں سے گوشت پھٹ کر ایک خون کا پھوارہ نکلتا
زمین کو سرخ کر گیا وہ لڑکھڑاتا زمین پر گرنے لگا تھا لیکن اس
سے پہلے دونوں ہتھیلیاں زمین پر ٹکاتے مڑ کر اس خبیث کو دیکھا
تم نہیں جا سکتا وہاں۔۔۔تم کو تڑپنا ہے۔۔۔"وہ اٹھ کر زیحال کو خود
میں دبوچتے اسے فارم ہاؤس کی جانب جانے سے روک رہا تھا جبکہ اس
کا یوں روکنا پاشا کا دل روک گیا تھا کچھ تھا جو وہ کر کر آیا تھا

دل کچھ بہت برا ہونے کی پیشن گوئی کر رہا تھا اسی وقت یاقوت اور باقی سب بھی وہی آ گئے آتے برلاس نے شپرڈ کو جھپٹ کر اپنے حصار میں لیتے زیحال کا بازو چھڑوایا وہ دیوانہ وار فارم ہاؤس کی جانب بھاگا تھا

مت جاؤ۔۔۔۔مر جاؤ گے۔۔۔۔" وہ خاصی تیز آواز میں چیخا تھا لیکن وہ بھاگتا گیا فاصلہ اب بھی زیادہ تھا یاقوت نے ایک زوردار گھونسہ اس کے منہ پر دے مارا شپرڈ لڑکھڑاتا پھر کھڑا ہوا۔۔۔۔"مم۔۔۔۔۔مر جاؤ گے

مر جاؤ گے پاشا۔۔۔۔۔مر جاؤ گے۔۔۔۔" وہ نہیں سن رہا تھا شپرڈ چیختا ہنستا رہا اس پر ان لوگوں کی مار بھی کوئی اثر نہیں کر رہی تھی

ایک۔۔۔۔۔"شپرڈ شیطانی قہقہہ مارتے اور زور سے ہنسا" دو۔۔۔۔مر جاؤ

گے پاشا"۔۔۔۔ تین۔۔۔"اسکے تین بولتے ایک زوردار بلاسٹ ہوتا

اس فارم

ہاؤس کی در و دیوار تک کو اڑا گیا ایک شدید آگ کے تھپیڑ کے ساتھ

ایک بھاری چیز زیحال کے چہرے پر سیدھی آ لگی تھی جس کے لگتے

بے ساختہ اڑتا ہوا واپس پیچھے جا گرا تھا آگ آسمان میں بہت بلندی

تک گئی تھی جسے یاقوت والے بھی دیکھ کر سانس تک روک

گئے اس بلاسٹ سے ایک پل کو زمین تک ہلتی محسوس ہوئی تھی

زیحال زمین پر پڑے پھٹی پھٹی نظروں سے اس آگ کو دیکھنے

لگا جس کا ایک تھپیڑ آسمان میں جاتے کچھ دیر میں دھویں کی صورت

میں بنتا فضا میں تحلیل ہو گیا زیحال ٹرانس کی سی کیفیت میں

اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اس گیلی چیز کو دیکھنے لگا جو اس بھاری

چیز کے ساتھ لگی تھی وہ خون تھا سرخ خون اسکا دل بند ہونے لگا

اس نے نظر گھما کر دور پڑی وہ چیز دیکھی وہ سونے کا بھاری خاندانی کنگن تھا جو اس وقت خون سے لت پت پڑا تھا وہ تڑپ کر اٹھتے اس کنگن کو جھپٹ کر اٹھاتے بے یقینی سے دیکھنے لگا یہ وہی کنگن تھا جو مورے نے زمل کو پہنایا تھا نہیں۔۔۔۔ نہیں زمل۔۔۔۔ وہ کنگن

وہی پھینکتا کرنٹ کھا کر اٹھتا اس آگ کی جانب لپکنے لگا تھا جب پامیر اور عثمان نے جاتے اسے بازوؤں سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کی زمل۔۔۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔۔"وہ حلق کے بل چیخا تھا آگ شدید بھڑک چکی تھی

اتنی کہ اپنے قریب آنے والے تک کو جھلسا کر رکھ دیتی اس فارم ہاؤس کی دیواریں تک اڑ چکی تھیں

زمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔" وہ چیختا ہوا اپنا آپ چھڑواتا اس
جانب
بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا
بھائی۔۔۔۔ بھائی وہاں کچھ نہیں رہا۔۔۔" پامیر نے اسے ہوش دلانے
کی
کوشش کی لیکن وہ نہیں سن رہا تھا وہ انکو دور دھکیلتے اس آگ میں
کود کر اپنی بیوی کو نکال لینا چاہتا تھا جو شاید اب نہیں تھی وہاں
میری بیوی ہے وہاں۔۔۔" پامیر کے جملے پر وہ حلق کے بل دھاڑا تھا
میری بیوی ہے۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔" وہ دونوں کو دور
دھکیلتے اس
جانب بھاگا جب زریاب اور داراب نے آتے اسے ایک ہی جست میں
دبوچ

لیاوہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ اسے بھی جھلسا کر راکھ کر دے گی اسے
صرف اپنی زمل اپنی گلالے وہاں دکھ رہی تھی جو جل رہی تھی ختم
ہو رہی تھی

چھوڑ۔۔۔۔یں۔۔۔۔زمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے
چیختا ان سے اپنا آپ
چھڑوانے لگا وہ کسی کی پکڑ میں نہیں آ رہا تھا پامیر زمیں سے اٹھتا
اسے واپس سے دبوچ گیا یاقوت اور برلاس بھی اسی کے پاس آ گئے
سب مل کر بھی اسے روکنے میں ناکام ہو رہے تھے وہ دیوانہ تھا اسے
روکنا مشکل تھا

زمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ل" وہ حلق کے بل دھاڑتا اسے پکارنے لگا کاش
وہ اسکی
پکار سنتی کاش وہ اسکی تڑپ دیکھتی جسے دیکھتے ان سب کا دل

پھٹ رہا تھا

نہیں ہے زمل۔۔۔۔مر چکی ہے۔۔۔وہ۔۔۔"اسے پاگلوں کی طرح

زمل کو

پکارتے دیکھ زریاب نے اسے ہوش دلاتے ایک جان لیوا حقیقت بتائی

جب

انکی بات پر زیحال خود کو چھڑوانے کی کوشش مسترد کرتا بے یقین

سی نظروں سے اسے دیکھنے لگا سر بے یقینی سے نفی میں ہل رہا تھا

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ میری زمل ہے۔۔۔۔۔وہ نہیں

" مری وہ زندہ ہے

زریاب کی بات پر خون آشام انداز میں دھاڑا تھا" چھوڑیں میں اسے

لے آؤنگا۔۔۔۔چھوڑ۔۔۔یں۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے چیخ پڑا تھا سب

کا دل اسے

دیکھ دہل کر رہ گیا

وہاں کچھ نہیں بچا۔۔۔۔میری جان۔۔۔زمل کیسے بچے گی

۔۔۔"زریاب خود

رو پڑے تھے زیحال تڑپ کر سر تیزی سے نفی میں ہلانے لگا

اسے کچھ نہیں ہوا میں۔۔۔ کہہ رہا ہوں۔۔۔وہ زندہ ہے میں لے آؤنگا

مجھے چھوڑ۔۔۔دیں۔۔۔۔۔"وہ نہیں چھوڑ رہے تھے اسے پکڑ کر رکھ

پانا

بھی مشکل ہو کر ہو رہا تھا وہ رو رہا تھا وہ چیخ رہا تھا

کیسے کہہ سکتے ہو وہ زندہ ہے۔۔۔۔؟اسکا پاگل پن دیکھ زریاب خود

چیخ پڑے تھے

کیونکہ میں زندہ ہوں۔۔۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔"اس وقت وہ کوئی

عاشق

لگ رہا تھا دیوانہ۔۔۔پاگل۔۔۔کیا کیا لگ رہا تھا بال بکھر چکے تھے

شرٹ

کے اوپر والے بٹن خود کو چھڑوانے کی کوشش میں کھل چکے تھے

سب اسے دیکھتے اپنی آنکھوں کو برسنے سے روک نہیں پائے وہ اپنا

آپ

چھڑوا رہا تھا جب زریاب نے ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر رسید

کرتے اسے ہوش دلایا

دیکھو وہاں۔۔۔دیکھو۔۔۔۔۔"زیحال کا کالر دبوچتے چہرے فارم

ہاؤس

کی جانب کیا" وہاں زمین تک پھٹ چکی ہے۔۔۔ایک انسان بچے گا

۔۔۔؟

بچے گا۔۔۔؟ وہ زیحال کے منہ پر دھاڑے تھے وہ شل ساکت کھڑا انکو

دیکھنے لگا

نہیں بچا کچھ بھی۔۔۔۔میری جان نہیں بچا۔۔۔۔"آخر میں وہ خود

تڑپ

کر رو پڑے تھے زیحال سر نفی میں ہلاتا چہرہ آسمان کی جانب کرتے

چیخ اٹھا تھا اسکی چیخ عرش تک ہلا کر رکھ گئی تھی سب نے تڑپ

کر اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے عنقریب اسے دیکھ دل پھٹنے والے

تھے وہ وہی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا دونوں ہاتھ گھٹنوں پر

رکھے پھر سے چیخ اٹھا

زمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکی دل خراش چیخ سنتے

یاقوت ایک قدم بے

ساختہ پیچھے ہٹا تھا برلاس اسے یوں دیکھ تڑپتے خود بھی رو پڑا تھا

اپنے بھائی کو ایسے دیکھ اسکا دل بند ہو رہا تھا

وہ زمین پر بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا آج اسکا رونا وہ نہیں دیکھ رہی تھی وہ نہیں سن رہی تھی کیونکہ اسکی سننے کی حس چھینی جا چکی تھی وہ آج اپنے ہی جان کو تڑپتے ہوئے نہیں دیکھ رہی تھی وہ چیخ رہا تھا رو رہا تھا اسکی چیخیں تو انسان کی روح تک کو ہلا کر رکھ گئی تھیں زریاب زمین پر بیٹھتے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگا گئے وہ بھی اسکے سینے سے لگتا مزید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا بس بچے۔۔۔۔بس۔۔۔۔جس میں خدا کی مرضی۔۔۔۔۔"انکی بات سنتے

زیحال کا دل پھٹ رہا تھا نہیں وہ کیسے جا سکتی تھی اسے چھوڑ کر وہ نہیں جا سکتی وہ مر جائے گا اسکے بغیر وہ زندہ نہیں رہ پائے گا وہ اپنے بچوں کو کیا جواب دے گا کہ وہ نہیں بچا پایا انکی ماں کو وہ تو انتظار کر رہے تھے اپنی ماں کا

زمل۔۔۔۔ل" وہ چیختا زریاب کے سینے میں منہ دیے انکا دل دہلا کر رکھ

گیا دار اب بھی وہی بیٹھتے اس سے لپٹ کر شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا

وہ میری زمل ہے۔۔۔لالا۔۔۔وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔وہ نہیں جا س۔۔۔سکتی لالا۔۔۔۔نہیں جا سکتی وہ۔۔۔۔

میری گلے۔۔۔زندہ ہے۔۔۔۔وہ زندہ ہے۔۔۔۔۔" وہ اور شدّت سے پھوٹ پھوٹ

کر روتا پاگلوں کی طرح بول رہا تھا اسکی حالت کسی سے بھی نہیں دیکھی جا رہی تھی پامیر یاقوت کے کندھے سے لگتا رو پڑا تھا عثمان نے بھی اپنی سرخ آنکھیں مسلتے اس آگ کو دیکھا جس کے اندر سے سیاہ دھواں اٹھتا آسمان میں پھیل رہا تھا وہاں کی ایک ایک چیز جل

کر راکھ ہو رہی تھی اس نے زمین پر گڑ گڑاتے پھوٹ پھوٹ کر روتے
زیحال کو دیکھا جس کی دنیا اجڑ چکی تھی اسکے بچوں کی دنیا اجڑ
گئی تھی اسکا دل بند ہونے لگا وہ سر جھکائے بے آواز رو دیا وہ کبھی
نہیں رویا تھا لیکن اس وقت زیحال کو دیکھ سب کی آنکھوں سے گرم
سیال بہہ رہا تھا
کتنی ہی دیر وہ روتا رہا زریاب اسے کندھوں سے تھام کر اٹھانے لگے
جب اس نے سرخ متورم آنکھوں سے جلتے ہوئے اس فارم ہاؤس کو
دیکھا آنسوں ابل ابل کر آنکھوں سے بہتے اسکا پورا چہرہ سرخ کر گئے
وہ اس وقت ایک اجڑا بیاں باں لگ رہا تھا
آپ اسکو لے جائیں پاکستان۔۔۔ یہاں کچھ نہیں ہے اب
۔۔۔"داراب کی بات
پر زیحال نے تڑپ کر اسے دیکھا وہ سب کتنے ظالم تھے کیسے کہہ رہے

تھے کہ یہاں کچھ نہیں یہاں اسکے گلالے تھی کوئی کیوں نہیں دیکھ رہا تھا لیکن یہ وہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ اب نہیں رہی

مم۔۔۔میں نہیں جاؤنگا کہیں۔۔۔"بولتے اسکے لبوں سے بے اختیار ایک

سسکی برآمد ہوئی"وہ ہے یہی۔۔۔۔مم۔۔۔میں۔۔۔میں ڈھونڈ لونگا ۔۔۔"وہ

زریاب کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوا گیا لیکن انہوں نے اسی وقت اسے پھر پکڑ لیا

پاگل مت بنو زی۔۔۔۔وہ نہیں ہے ادر۔۔۔۔چلو۔۔۔"کہتے وہ اسے کھینچ کر

لے جانے لگے زیحال کو لگا وہ اپنی زندگی سے دور جا رہا ہے اپنی موت کے قریب اسکا دل پھٹ رہا تھا وہ آگ اسکی زمل کو جلا رہی تھی نہیں

چ جلا کر ختم کر چکی ہو گی اب تک یہ سوچ ہی اسکی جان نکال گئی
تھی زریاب زیحال کو کھینچ کر زبردستی گاڑی کی جانب لے گئے وہ مڑ
مڑ کر اس آگ کو دیکھ
رہا تھا اسے امید تھی کہ کہیں سے اسے ایک آواز آئے گی "ہبی" گاڑی
تک جاتے وہ اس آواز کا منتظر رہا لیکن اسے آج کوئی آواز نہیں آئ
وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بھی وہی دیکھتا رہا جب یاقوت نے اسکے
ساتھ بیٹھتے وہ سرخ کنگن زیحال کے سامنے کیا اس نے یاقوت کے
ہاتھ
میں وہ کنگن دیکھا
رکھ لیں۔۔۔اسکے علاوہ کچھ نہیں ہے۔۔۔"بولتے وہ زیحال سے لپٹتا
پھوٹ پھوٹ کر رو دیا آج وہ کسی کو نہیں سمیٹ پایا آج وہ خود
بکھر گیا تھا اس نے کنگن ہاتھ میں لیتے اپنے کانپتے ہوئے لبوں سے لگا

لیا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اسکی رو رو کر ہچکیاں بندھ چکی تھیں
زریاب ڈرائیو کرتے اسے لے گئے انکی گاڑیاں ایک کے بعد ایک نکلتی
گئ

وہ آگ جلتی رہ گئ آج اس نے صرف چیزیں نہیں جلائی تھیں کسی
کی پوری زندگی جلا کر راکھ کر دی تھی ایک پل میں وہ سب ختم کر
چکی تھی

وہ ہاتھ میں کنگن پکڑے ونڈو سے باہر بادلوں کو دیکھ رہا تھا" میں آپ
سے بہت پیار کرتی ہوں ہبی آپ میرے شہزادے ہیں" زمل کے
الفاظ اس
کی سماعتوں میں گونجے آنکھیں ایک دم بھر آئ" آپ کو بیلا کو
ڈائیورس نہیں دینا چاہئے تھا وہ ہمارے بچوں کا صحیح خیال رکھتی

ناں۔۔۔مجھے نہیں چاہیے وہ نہ میرے بچوں کو۔۔۔" وہ مصنوعی سا ڈپٹ رہا تھا اسے "ہبی میں مر گئی تو کیا کریں گے۔۔۔؟ اسکا یہ سوال آج یاد آتے زیحال پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا وہ جانتی تھی اسکا وقت آچکا ہے اسے پتہ تھا وہ چھوڑ جائے گی اسے ہمیشہ کیلئے اسے پھر روتے دیکھ زریاب اٹھ کر اسکے پاس آگئے وہ ہچکیوں میں روتا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گیا زریاب تڑپ کر اسے خود سے لگا گئے

بس میری جان۔۔۔" اسے یوں روتے دیکھ انکا دل تڑپ اٹھا تھا وہ کیسے جاسکتی ہے۔۔۔وہ کیسے چھ۔۔۔ چھوڑ کر جاسکتی ہے

"۔۔۔لالا۔۔

وہ شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا زریاب سے اسکی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی وہ کہتا تھا وہ مر گئی تو وہ بھی مر جائے گا ہاں وہ

ایسے تڑپ تڑپ کر روتے ہوئے مر جائے گا اسکی حالت دیکھنے والوں کے

دل پھٹ رہے تھے وہ ایک مضبوط اعصابوں کا مالک تھا جسے آج ایک شخص کی جدائی توڑ گئی تھی کی نے اس وقت کا سوچا تک نہ تھا

اگر عمر دے سکتے تو اپنی عمر ام اسے دے دیتا میری جان۔۔۔اسکو تم سے دور نہ جانے دیتا۔۔۔"اپنے بھائی کی تڑپ انکی جان نکال گئی تھی میں نہیں رہ۔۔۔س۔۔۔سکتا اسکے۔۔۔بغیر۔۔۔۔میں مر جاؤنگا ۔۔۔لالا۔۔۔آپ

کازی۔۔۔مر جائے گا۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر روتا ہچکیوں میں بولتا زریاب کا دل تک دہلا کر رکھ گیا"وہ کیسے۔۔۔۔ک۔۔کیسے جا۔۔س ۔۔

۔سکتی ہے۔۔۔ک۔۔۔کیسے لال۔۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔"وہ
شدّت سے چیخ پڑا

تھا تکلیف کا ابھار اسکے اندر بڑھتا جارہا تھا

وہ کیا جانیں وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے کیا ہیں وہ نہیں کر سکتے
برداشت ایک دوسرے کی دوری وہ تو جسم اور روح تھے ایک کے بغیر
بھی جی پانا نہ ممکن تھا زریاب نے اسکے رخصار صاف کرتے خود میں
بھینچ لیا ہاتھ میں کنگن پکڑے وہ ابھی بے آواز رو رہا تھا وہ ہار گیا تھا
آج اسکے دشمنوں نے ہرا دیا تھا وہ دشمن جسے برلاس اپنے ساتھ لایا
تھا اور اسے باندھ کر پچھلی نشستوں پر پھینک کر اسی کے پاس بیٹھا
بے آواز روتا اسے دیکھ رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے اسکے باپ کی
خوشیاں چھینی تھی اسکی زندگی برباد کردی تھی اس نے شپرڈ کا

منہ ٹیپ سے بند کر رکھا تھا تب ہی وہ دھیرے دھیرے ہاتھ میں
پکڑے
شارپ کٹر سے اسکے بازو کی ایک ایک رگ کاٹنے لگا شپر ڈ ٹیپ کے
باعث
چیخ تک نہ سکا وہ شدید تکلیف میں بلبلاتا آنکھیں بند کرتا خود پر
ضبط کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ بلڈی بیسٹ اس پر رحم نہیں کھا
رہا تھا بس اسے بے آواز دردناک موت جیسی زندگی سے دوچار کر رہا
تھا وہ اتنی جلدی نہیں مارے گا اسے یہ طے تھا

رات ہونے والی تھی اب تو وہ چاروں بھی پریشان ہو گئی تھیں وہ لوگ
اب تک نہیں لوٹے تھے اب تو زالے بھی رونے لگی تھی اسے کوئی
نہیں

ملا تھا نہ ماں نہ باپ مشی انکو سمبھال سمبھال کر تھک چکی تھی
بس میری جان۔۔۔ماما ابھی آجائیں گی۔۔۔" وہ زالے کو کندھے سے
لگائے
تھپکی دیتی چپ کروانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی وہ آٹھ ماہ
کی بچی تھی کب تک ماں کے بغیر رہ سکتی تھی زامل کو تو کومل سلا
چکی تھی اپنے ہی کمرے میں اور خود اب لاؤنج میں پریشانی سے
ٹہل رہی تھی
کہاں رہ گئے یہ لوگ کل کے گئے اب نہیں ل۔۔۔" باقی کا جملہ اسکے
منہ
میں رہ گیا سامنے سے یاقوت پامیر اور عثمان آتے دکھائی دیے سب کے
کندھے ڈھلکے ہوئے تھے چہروں پر شکست چیخ چیخ کر بول رہی تھی
انکو ایسے دیکھ کومل ایک دم ٹھٹھک گئی اسکا دل دھیرے دھیرے

گھبرانے لگا تھا لیکن مشی نے انکی پریشانی نوٹ نہیں کی

دیکھو۔۔۔ماما۔۔۔آگئی۔۔۔۔"اس نے زالے کا چہرہ انکی جانب کیا

جب نظر

زیحال پر کے بے حال ہونے پر پڑی وہ ہاتھ میں کنگن لئے سر جھکائے آ

رہا تھا زریاب اسکے کندھوں پر ہاتھ ڈالے اسے لا رہے تھے اسے دیکھ

زالے اور بھی رونے لگی ساتھ ہاتھ اسکی جانب بڑھانے لگی

بب۔۔۔۔ببا۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے زیحال کو پکارنے لگی لیکن وہ

کہاں سن رہا

تھا وہ نہیں سن رہا تھا کسی کو آج وہ اپنے ساتھ اسکی سماعتیں بھی

ساتھ لے گئی تھی

ز۔۔۔۔زمل۔۔۔ک۔۔۔کہاں ہے۔۔۔"انکے پیچھے زمل کو کھوجتی

نظروں سے

دیکھتے کومل نے اٹک کر بمشکل پوچھا "چپ کیوں ہو تم لوگ زمل کہاں ہے۔۔۔" اسے پریشانی ہونے لگی تھی گھبراہٹ بڑھ رہی تھی آئرہ

ماہم مشی بھی ان میں زمل کو تلاش کرنے لگی لیکن نظر زیحال پر پڑی اسکی آنکھوں میں آنسوں اب تک تھے آنکھیں بری طرح سے سوجھ چکی تھی اسکا اجڑا حال انکو سارے سوالوں کا جواب دے گیا کومل بے اختیار صوفے پر ڈھے گئی

زمل کہاں ہے یاقوت۔۔۔" مشی یاقوت کا ہاتھ پکڑتی اس سے پوچھنے لگی جب اس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا اور دیکھتے اپنا ضبط کھوتے اسے اپنے سینے سے لگاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا زالے اسی کی گود میں تھی مشی کو ایک دم سمجھ نہیں آئی لیکن اسکے رونے پر دل کانپ اٹھا تھا آئرہ اور ماہم بھی رونے لگی تھیں

وہ نہیں رہی مشی۔۔۔۔زمل۔۔۔ نہیں رہی۔۔۔"اسکے منہ سے یہ
الفاظ زیحال
کی سماعتوں میں گونجتے اسکے خالی وجود کو جیسے جھنجھوڑ کر
رکھ گئے کیا واقعی وہ اسے چھوڑ گئی تھی یہ سوچ ہی اسکے دل کو
لرزا گئی تھی وہ سب کو چھوڑے بھاگ کر دو دو سیڑھیاں چڑھتا اپنے
کمرے میں بند ہوتے وہی زمین پر بیٹھتا پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو
دیا وہ نہیں رہی تھی اسکی گلالے اسے چھوڑ کر جا چکی تھی
زمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ل" وہ بالوں میں انگلیاں پھنساتے پوری شدّت
سے چیخ
اٹھا تھا اسکی چیخ کمرے کی در و دیوار کو ہلا کر رکھ گئی تھی اسکی
تڑپ وہاں موجود چیزوں کو لرزا کر رکھ گئی تھی

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں تم۔۔۔ نہیں جاسکتی۔۔۔۔ تم نہیں جاسکتی
۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ حلق

کے بل چیختا پورا کانپ کر رہ گیا تھا یہ احساس ہی جان لیوا تھا کہ
وہ نہیں رہی اسکا دم گھٹنے لگا تھا وہ مر رہا تھا یہ تکلیف اسکی جان
لے رہی تھی نیچے صف ماتم بچھ چکا تھا ایک دل دہلا دینے والی
چیخ و پکار زالے رو رو کر سُسکی سُسکی ہو چکی تھی وہ معصوم جان
کبھی کسی کو دیکھتی کبھی کسی کو لیکن ان میں کوئی انکی ماں نہیں تھی
زریاب نے تڑپ کر اس ننھی کلی کو گود میں لیا لیکن اسے
پھر بھی اپنے ماں باپ چاہیئے تھے وہ روتے ہوئے مم۔۔۔ مم کرنے لگی
اسے
دیکھ زریاب کا دل پھٹنے کے قریب تھا وہ اسے لئے بوجھل قدموں سے
زیحال کے کمرے کی جانب گئے جہاں وہ دروازہ بند کئے پھوٹ پھوٹ

کر رو رہا تھا

زی۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔۔تمہاری بیٹی رو رہی ہے۔۔۔۔"انہوں

نے ضبط کرتے

بمشکل بولے زالے کی رونے کی آواز سنتے اندر فرش پر بیٹھا زیحال

مزید تڑپ اٹھا تھا"میں لے آؤنگا تم لوگوں کی مما کو۔۔۔"اپنے ہی

الفاظ

اسے کانوں میں گونجتے سنائی دیے"میں لے آؤنگا بیٹا"وہ نہیں لا سکا

وہ کیسے بتاتا اپنے بچوں کو وہ نہیں لا سکا انکی ماں کو

اسکا سر گھومنے لگا تھا اسے ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگی

تھی اسکا دم گھٹنے لگا تھا اسے بار بار غشی کے دورے پڑنے لگے تھے وہ

اٹک اٹک کر بمشکل سانس لیتے کمرے میں نظر دوڑانے لگا جب نظر
سامنے دیوار پر لگی زمل کی تصویر پر گئی وہ دلہن بنی مسکرا رہی
تھی کتنا حسین تھا وہ وقت وہ اسکے ساتھ تھی اور۔۔۔۔۔اور اب نہیں
ہے ایک ابھار سا اسکے اندر پھر سے بڑھنے لگا آنکھوں سے آنسوں ابل
ابل کر بہتے اسکا پورا چہرہ تر کر گئے وہ تڑپ کر اٹھتا اس تصویر کے
پاس گیا اور اسے دیوار سے اتار کر بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا دل
بھاری ہوتا جا رہا تھا اسکا دل و دماغ اس چیز کو قبول نہیں کر پا رہا
تھا کہ وہ نہیں رہی وہ کیسے نہیں رہی۔۔۔وہ اسکی گلا لے تھی وہ زڑ گیہ
تھی وہ کیسے جا سکتی تھی وہ اپنے ہبی جان کو نہیں چھوڑ کر جا
سکتی تھی وہ تصویر کو سینے سے لگائے شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رو
دیا

زی۔۔۔بچے۔۔۔۔دروازہ کھول دو۔۔۔زالے رورہی ہے۔۔۔اسکو

لے لو بچے زی

تم سن رہاہے۔۔۔؟وہ دروازہ پیٹتے اسے پکارنے لگے لیکن وہ کہاں سن

رہا

تھا اسے آج اپنے بچوں کی تڑپ بھی نہیں دکھ رہی تھی

تم نہیں۔۔۔جا۔۔۔سکتی۔۔۔۔تم نہیں جاسکتی۔۔۔جانتی ہو ناں

۔۔۔تمہارا

ہبی ن۔۔۔نہیں رہ سکتا۔۔۔۔جانتی ہو ناں۔۔۔۔جانتی ہو

۔۔۔۔۔۔۔و"وہ آخر میں

چیخ پڑا تھا"میں نہیں رہ سکتا تمہارے۔۔۔ب۔۔۔بغیر۔۔۔۔میں کیسے

رہ

سکتا۔۔۔ہوں میں۔۔۔مر جاؤنگا۔۔۔میں نہیں جی پاؤنگا۔۔۔زمل

۔۔۔میں

نہیں جی سکونگا۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے شدّت سے اس تصویر

کو

اپنے سینے میں اور بھی بھینچ گیا اسکی رو رو کر ہچکیاں بندھ چکی

تھی سر شدید درد سے پھٹنے لگا تھا اسکا تو دل پھٹ رہا تھا وہ مر رہا

تھا تڑپ رہا تھا" ہبی میں مر گئی تو آپ کیا کریں گے "زمل کے الفاظ

اسکے کانوں میں گونجنے لگے وہ اب آکر دیکھے وہ کیا کرے گا وہ ایسے

تڑپ تڑپ کر خود بھی مر جائے گا وہ نہیں جی سکتا تھا اپنی گلالے کے

بغیر یہ نہ ممکن تھا زیحال کا سر چکرانے لگا تھا اسے اپنی آنکھوں کے

آگے اندھیرا پھیلتا ہوا محسوس ہوا وہ آنکھیں زبردستی کھولتا آس

پاس کی چیزوں کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا جو دھیرے دھیرے

اسکی نظروں سے اوجھل ہو رہی تھیں وہ وہی زمین پر بے سدھ گر چکا تھا

زی۔۔۔۔سن رہا ہے۔۔۔؟زی۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔۔زالے ۔۔۔رو رہی ہے۔۔۔"زریاب

باہر کھڑے اب تک دروازہ پیٹ رہے تھے جب اندر سے کوئی آواز نہ پا کر وہ ایک دم ٹھٹھکے

زی۔۔۔تم ٹھیک ہے۔۔۔؟زی تم سن رہا ہے۔۔۔؟وہ ایک دم فکر مند ہوتے اور

تیز دروازہ پیٹنے لگے تھے لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا کیسے آتا وہ جواب دینے کی سکت کھو چکا تھا وہ ہر چیز سے بیگانہ زمین پر بے ہوش پڑا تھا

یاقوت۔۔۔۔یاقوت۔۔۔۔اوپر آؤ۔۔۔۔"اندر سے کوئی آواز نہ پا کر

زریاب

چیخنے لگے تھے جب مشی کو خود سے لگائے چپ کرواتا یاقوت انکی

چیخ و پکار سنتے اسے خود سے الگ کرتے ایک ہی جست میں اوپر

بھاگا گیا تھا پامیر عثمان بھی اسی کے پیچھے بھاگتے ہوئے گئے

کیا ہوا۔۔۔لالا۔۔۔۔"اس نے آتے شدید پریشانی کے عالم میں پوچھا

زی۔۔۔دروازہ نہیں کھول رہا۔۔۔نہ کوئی آواز آرہی ہے۔۔۔"انکی

بات سنتے

یاقوت اور پامیر کے پیروں تلے سے جیسے زمین کھسک گئی تھی وہ

دونوں آگے آتے دروازہ پیٹنے لگے

بھائی۔۔۔۔بھائی دروازہ کھولیں۔۔۔۔زیحال بھائی۔۔۔"نہیں کھلا

دروازہ

پامیر تور وپڑا تھا کیسی قیامت ان پر آچکی تھی کسی نے ایسا سوچا
تک نہیں تھا جیسا اب ہو گیا تھا
بھائی سن رہے ہیں۔۔۔؟اسکے جواب نہ دینے پر آخری بار یاقوت نے
پکارا
جب کوئی جواب نہ آیا تو اس نے مجبورا پیچھے ہوتے پوری قوت سے
دروازہ توڑ ڈالا عثمان بھی اسی کے ساتھ لگتا مل کر دروازہ توڑ گیا
دروازہ کھلتے وہ لوگ جیسے ہی اندر آئے سامنے کا منظر دیکھ سب کی
آنکھیں پھٹی تھی یاقوت تڑپ کر ایک ہی جست میں اسکے قریب آتا
زمین پر بیٹھتے اسکا سر اٹھائے اپنی گود میں رکھتے تھپتھپانے لگا
بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔زیحال بھائی۔۔۔"وہ
پریشان ہوتا
خاصی تیز آواز میں بولتا اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ

نہیں اٹھایا قوت نے نجانے کیا سوچ کر ڈرتے ہوئے کانپتے ہوئے ہاتھ
کی
انگلی اسکی ناک کے آگے کرتے اسکی سانسیں محسوس کرنے کی
کوشش کی جب اسکا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا اسکا یہ عمل
زریاب اور باقی دونوں کی بھی جان سی نکال گیا وہ یہ کیوں کر رہا تھا
اسکا جواب خود انکو مل گیا تھا
زیحال کی چلتی سانسیں محسوس کرتے یاقوت کا دل تیزی سے
دھڑکنے لگا تھا وہ سانس لے رہا تھا مگر بے حد دھیمی اور چھوٹی
چھوٹی عثمان اٹھ کر پانی کا گلاس لایا اور پانی کے چھینٹے اسکے منہ
پر مارتے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا لیکن ناکام وہ یاقوت کے ہاتھوں
میں بے سدھ پڑا تھا

ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔۔ جلدی۔۔۔۔" یاقوت کے چلاتے پامیر بھاگتا ہوا کمرے سے

نکلتا تیزی سے سیڑھیاں اترتے باہر نکلا تھا اسے یوں جاتے دیکھ ان سب کی جان نکل گئی تھی

یہ۔۔۔ یہ کہاں۔۔۔ گیا ہے۔۔۔۔ کیا ہوا ہے اوپر۔۔۔۔" کومل نے اپنا رخصار بے

دردی سے رگڑتے تڑپ کر پوچھا دل اب تو چھوٹی چھوٹی آہٹ پر ہی کانپ رہا تھا مشی بھاگتی ہوئی اوپر گئی تھی

زامل باہر کا شور سنتے دھیرے دھیرے کسمساتے رونے لگا تھا آئرہ وہی تھی جب اسکے تھوڑے سے رونے پر وہ دوسرے بے بی کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے زامل کو اٹھا کر کمرے سے باہر لے آئی

بھائی اٹھیں۔۔۔۔" یاقوت اسے اب بھی اٹھانے کی کوششیں کر رہا تھا مگر

وہ کسی طرح ہوش میں نہیں آرہا تھا سینے پر وہی تصویر پڑی تھی زریاب نے ہاتھ بڑھا کر وہ تصویر اٹھا کر دیکھی اسے دیکھ انکا دل تقریباً پھٹنے کے قریب تھا انہوں نے سرخ متورم آنکھوں سے بے سدھ پڑے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا کیا اتنی محبت کسی کو ہو سکتی تھی کسی سے مرد تو چار شادیوں کے پیچھے اپنی توانائی خرچ کرنے میں لگا رہتا ہے کوئی ان جیسے مردوں کو بھی دیکھے جو ایک کی ہی جدائی میں کیسے تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا

پندرہ منٹ میں پامیر ڈاکٹر کو لے آیا تھا جس نے زیحال کا پورا چیک اپ کیا اسکی آنکھیں دیکھی جو اس قدر رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں

مانو وہاں خون جمع ہوا ہو

انکو ہوا کیا ہے۔۔۔ کس بات کا اتنا زیادہ سٹریس لیا ہے انہوں نے

۔۔۔؟ وہ

اپنے پروفیشنل انداز میں پوچھنے لگے اس سوال کا جواب دینا سب کے

لئے بہت مشکل تھا

ان۔۔۔ انکی وہ۔۔۔ وائف۔۔۔ کی ڈیتھ۔۔۔ ہ۔۔۔ ہو گئی ہے

۔۔۔" یاقوت نے خود پر

ضبط کرتے بمشکل بتایا ڈاکٹر نے بے یقین سی نظروں سے زیحال کو

دیکھا انھیں جیسے یقین سا نہیں آرہا تھا کہ کوئی مرد بھی اپنی بیوی

کے مرنے پر اس قدر بے حال ہو سکتا ہے

انہوں نے انجیکشن دیتے زیحال کے ہاتھ مسلے اسے گرمائش پہنچانے

کی کوشش کی لیکن اس میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی تقریباً

آدھا گھنٹہ وہ یوں ہی اسکے ہاتھ پیر مسلتے رہے مگر کوئی فرق نہ پڑا

آخر میں زریاب نے ان کو روک دیا

نہ کرو۔۔۔یہ نہیں اٹھے گا۔۔۔۔"انکی بات سنتے پامیر اور یاقوت کا دل کانپ اٹھا تھا انہوں نے روتی ہوئی زالے کو اسکے قریب زمین پر بٹھا دیا

وہ روتی ہوئی اپنے ننھے ننھے ہاتھ زیحال کے چہرے پر مارنے لگی

زامل کو لے کر آؤ۔۔۔"وہ حکمیہ انداز میں زیحال اور زالے کو دیکھنے لگے پامیر اٹھ کر نیچے گیا اور آئرہ کی گود سے زامل کو لے کر واپس اوپر آیا وہ بھی اب تک رو رہا تھا دونوں بچے اب اپنے ماں باپ کے بغیر تڑپ اٹھے تھے اس نے زامل کو بھی زیحال قریب دوسری جانب زمین پر بٹھا دیا

چلو سب باہر۔۔۔"کہتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے یاقوت نے تڑپ کر انہیں دیکھا

اور سر نفی میں ہلانے لگا آنکھیں برس پڑنے کو بے تاب تھیں

چلو بچے۔۔۔اسکو اب اسکے بچے ہی اٹھائیں گے۔۔۔چلو۔۔۔" وہ پیار

سے

بولتے یاقوت کو کندھوں سے اٹھا کر پامیر کو بھی اپنے ساتھ لگاتے

باہر لے آئے باقی سب کے باہر نکلتے انہوں نے دروازہ باہر سے بند کر

گیا

..

یہ منظر بلاشبہ قیامت تھا وہ دونوں معصوم سہمی جانیں اپنے باپ

کے سینے پر اپنے ننھے ننھے ہاتھ مارتی اسے اٹھانے لگی وہ بے ہوش رہا

کوئی یہ منظر دیکھتا تو اسکا دل پھٹ جاتا

بب۔۔۔بابا۔۔۔" زامل روتے ہوئے زیحال کے گال پر اپنا منہ رکھتے

اور بھی

ہچکیاں لیتے رونے لگا زالے اسکے سینے پر چڑھتی روتی اسے بابا بابا پکار

رہی تھی جب اسکے منہ سے بے اختیار مم۔۔ مما مما نکلنا شروع ہوا وہ
دیکھ اپنے باپ کو رہی تھی لیکن پکارا اپنی ماں کو رہی تھی یاقوت
نہیں گیا تھا وہ ونڈو کے باہر کھڑا بے آواز روتے ہوئے ان بچوں کو دیکھ
رہا تھا جن کا رونا بھی انکا باپ نہیں دیکھ رہا تھا یہ منظر دیکھ یاقوت دل
پھٹنے کے قریب تھا وہ اندر جانے ہی لگا تھا جب زریاب نے اسے
بازو سے پکڑ کر روک لیا
نہیں۔۔۔ چھوڑ دو انکو۔۔۔ وہ اٹھے گا۔۔۔ وہ ظالم باپ نہیں ہے
۔۔۔"انکی
آواز میں خود تڑپ تھی ان ننھی جانوں کو یوں روتے بلکتے دیکھ انکا
دل خود عنقریب پھٹنے والا تھا زامل کی نظر ونڈو کے باہر کھڑے
یاقوت پر پڑی تھی اسے دیکھ وہ اپنے ننھے سے ہاتھ کے اشارے سے
اسے

اپنی جانب بلا رہا تھا یاقوت چلا بھی جاتا اگر زریاب نے اسکا ہاتھ
سختی سے نہ پکڑ رکھا ہوتا

یاقوت بے بسی سے انکو دیکھنے لگا زیحال کے منہ سے اسی وقت ایک
سسکی بر آمد ہوئی زامل اسکے چہرے پر روتے ہوئے اپنے ننھے ننھے ہاتھ
مار رہا تھا زیحال کی پلکیں ہلتی دیکھ یاقوت تڑپ کر دونوں ہاتھ
ونڈو پر رکھتے قریب ہو کر اسے دیکھنے لگا جسے دوا ہوش میں نہ لا
سکی اسے اسکے بچوں کی تڑپ ہوش میں لا رہی تھی وہ دھیرے
دھیرے آنکھیں کھولتا اپنے قریب زالے کا چہرہ دیکھنے لگا جو پہلے
پہل تو دھندلا سا دکھ رہا تھا لیکن اسے کچھ وقت لگا تھا اپنے بچوں
کی رونے کی آواز پہچاننے میں جیسے ہی اسے ہوش آیا اس نے اپنے
پاس اپنے بچوں کو بیٹھے دیکھا انکا رونا دیکھ وہ دھیرے سے اٹھ کر
بیٹھتا ان دونوں کو دیکھنے لگا اسے نہیں آیا سمجھ وہ کیوں رو رہے

تھے زامل کھسکتا اسکی گود میں چڑھنے لگا زیحال اسے کانپتے
ہاتھوں سے اٹھا کر گود میں لے گیا اسکا دماغ سن تھا اسے نہیں تھا یاد
وہ کیوں بے ہوش ہوا تھا اس نے یہاں وہاں زمل کو تلاشا جو بچوں کو
ایسے روتا چھوڑ گئی تھی
گلا لے۔۔۔۔جی بیٹا۔۔۔۔"اس نے زمل کو پکارتے زالے کو بھی اٹھا
لیا اتنی
دیر سے رونے کے باعث ان دونوں بچوں کا گلا خشک ہونے لگا تھا
زمل۔۔۔۔"اس نے پھر پکارا جب ایک دم اسکا سویا دماغ جاگا اس نے
یہاں وہاں دیکھا وہ کہیں نہیں دکھی کیوں نہیں دکھ رہی تھی
زمل۔۔۔۔؟گلا لے۔۔۔۔؟آنکھیں پھر بھرنے لگی تھی ہونٹ"
پھڑ پھڑانے لگے
تھے

زڑ گیہ۔۔۔؟ وہ نہیں سن رہی تھی آنسوں لائنوں کی صورت میں "

رخصار

پر بہہ گئے "زالے کی ماما۔۔۔۔؟ تم سن رہی ہو۔۔۔۔؟ وہ روتے ہوئے

اسے

پکارنے لگا اسکا دل بھاری ہونے لگا تھا وہ ہمت کرتا اپنے بے جان وجود

کو گھسیٹتے اٹھا اپنے بچوں کو بیڈ پر لے جاتے ان دونوں کو پانی پلایا

انکی ہچکیاں بندھ چکی تھی زیحال دونوں کو اپنی آغوش میں لئے

پھوٹ پھوٹ کر رو دیا وہ کیا کرتا کہاں سے لا کر دیتا انکو انکی مم مم

زریاب اسے بچوں کے ساتھ دیکھ سب کو لے کر نیچے چلے گئے

رات کے تین بج رہے تھے دونوں بچے وہی زیحال کے سینے پر سو چکے

تھے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا چہرہ موڑے زمل کی خالی جگہ

دیکھ رہا تھا" ہبی خود کو سمبھال لیں پلیز پھر رات کو میں آپ کو

سمبھال لونگی۔۔۔"وہ شرماتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجاتی بولی

اینی تھنگ فار یو مائے زڑ گیہ "اس نے خود نارمل کرتے مسکرا کر اسکا"

دوپٹہ ٹھیک کیا تھا اسکی یاد آتے زیحال پھر تڑپ اٹھا تھا اسے بار بار

دورے پڑ رہے تھے وہ تھوڑی دیر نارمل ہوتا کہ پھر اسکی کوئی بات

یاد آجاتی اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا کوئی نہیں اسکی تکلیف

سمجھ سکتا تھا اسے لگا وہ مرنے والا ہے اسکا وقت بھی قریب تھا

تب ہی اسکی نظر اپنے بچوں پر پڑی

بس میری اتنی سی خواہش کہ رات ہوتے ایسے ہی ایک ایک کر کر"

ہمارے بچے آئیں اور پورا کمرہ بچوں سے بھر جائے۔۔۔"وہ ہنستے

ہوئے

اسے چھیڑ رہا تھا اور وہ چڑ رہی تھی "ہی شرافت سے سو جائیں

"ورنہ یہ بھی اپنی بٹن جیسی آنکھوں سے دیکھتی رہے گی

تو تمہارا بیٹا کیوں جاگ رہا ہے اسکی بھی یہ مٹر جیسی چھوٹی
چھوٹی آنکھیں بند کرواؤ۔۔۔"اس نے فوراً حساب بے باک کیا تھا
آنسوؤں کے قطرے بہہ کر نیچے تکیے پر گرنے لگے اسے نہیں آرہا تھا
صبر اسکا دل عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو رہا تھا وہ بچوں کو
دھیرے سے بیڈ پر لٹا کر ان پر کمفرٹر ٹھیک کرتے اٹھ کر باتھ روم گیا
اور تھوڑی دیر میں وضو کرتے واپس آکر جائے نماز بچھاتا کھڑا ہو گیا
ہاتھ اللہ اکبر کہنے کیلئے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس سے پہلے ہی وہ
گھٹنوں کے فرش پر بیٹھتا چلا گیا اور سر جھکائے پھوٹ پھوٹ کر
رو دیا ہاتھوں سمیت پورا وجود بری طرح سے لرز رہا تھا
یہ کیوں کیا میرے ساتھ۔۔۔"وہ بنا ہاتھ اٹھائے اپنی چیخ منہ میں ہی
دباتے شدّت سے روتے اپنے رب سے شکوہ کرنے لگا دل تھا کہ بس
پھٹنے

کو تھا" کیا میں اتنا برا ہوں اللہّ جی ؟ میں نے۔۔۔۔ میں ہمیشہ تیرے بندوں کا۔۔۔ بھلا کیا۔۔۔ پھ۔۔۔۔ پھر کیوں۔۔۔ کیوں یا اللہّ ۔۔۔ میں نہیں کر پا

رہا برداشت۔۔۔ میں مر رہا ہوں۔۔۔ میں مر جاؤنگا۔۔۔ اسکے بغیر ۔۔۔۔ میں

نہیں جی سکونگا۔۔۔" وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے مزید شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا کمرے میں پھیلی رات کی سنسنی میں اس کی سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی اسکی تڑپ ہر چیز کو لرزا رہی تھی "مم۔۔۔ میں۔۔۔ میں اسکا حقدار نہیں تھا۔۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں تھا۔۔۔ اللہّ

جی۔۔۔ سن۔۔۔ رہا ہے۔۔۔ ناں۔۔۔۔" اسکا دل بند ہونے لگا تھا اسے لگا اسے

نہیں سنا جا رہا آنسوں تھے کہ سیلاب کا سیلاب امڈ امڈ کر آ رہا تھا
وہ گہری سانسیں لینے لگا اسے اپنی سانسیں ختم ہوتی محسوس ہو
رہی تھی وہ تیز تیز سانس لینے لگا وہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھتا
اٹھنے کی کوشش کرنے لگا جب دھیرے سے اٹھ کر اپنے بے جان وجود
کو گھسیٹتے وہ ٹیبل کے قریب آیا اپنے کانپتے لرزتے ہاتھوں سے دراز
کھولتے نظر سامنے پڑی بندوق پر گئی اپنی آنکھوں کو بے دردی سے
رگڑتے اس نے وہ گن اٹھاتے غور سے اسے دیکھا اسکا دماغ سن ہونے
لگا

تھارات کی خاموشی اتنی گہری تھی کہ اسکے دھڑکتے دل کی دھڑکن
صاف سنائی دے رہی تھی وہ گن اپنے سینے تک لے جاتے دل کے مقام
پر رکھ گیا وہی دل جو تکلیف کی شدّت برداشت نہ کر پانے کے باعث
پھٹ رہا تھا آنکھیں بند کرتے زمل کا چہرہ یاد کرتے گرم سیال روانی

سے بہنے لگا" ہبی میں مر گئی تو آپ کیا کریں گے "اسکے الفاظوں کے
ساتھ رات کے اس پہر گولی چلنے کی آواز باہر بیٹھے پرندوں تک کو
اڑا گئی سب کی آنکھ اس آواز پر فورا کھلی تھی بچے ڈر کر ایک دم
اٹھتے رونے لگے تھے گن زمین پر پڑی تھی جس کی نال سے گولی چلنے
کے باعث دھواں نکل رہا تھا
یاقوت پھٹی پھٹی نظروں سے سامنے کھڑے زمین پر پڑی گن کو
دیکھتے زیحال کو دیکھ رہا تھا اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ
خود کو خود ختم کر رہا تھا اسکا دل دہل کر رہ گیا تھا وہ تو ایک نظر
اسے اور بچوں کو دیکھنے آیا تھا جب باہر ونڈو سے زیحال کو ہاتھ میں
گن پکڑتے دیکھ وہ کرنٹ کھا کر دروازہ باہر سے کھولتے اندر آتے اس
سے بندوق جھپٹتے زمین پر پھینک چکا تھا
کیا تھا یہ۔۔۔۔؟ وہ پتھرائی نظریں اس پر گاڑھے پوچھنے لگا زیحال نے

کوئی جواب نہیں دیا" کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔کیا تھا یہ۔۔"اسکے

جواب

نہ دینے پر وہ تقریباً دھاڑا تھا زیحال اب بھی سر جھکائے کھڑا اس گن

کو دیکھ رہا تھا

میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں ناں۔۔۔۔"یاقوت شدید غصّے کے عالم

میں اسکا کالر دبوچتے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کر گیا"آپ خود کو

ختم کر رہے تھے خود کو۔۔۔۔؟وہ ضبط کرتے کرتے بھی دھاڑا اٹھا تھا

زیحال اسکا چہرہ دیکھتے اپنا نچلا پھپھڑاتا ہونٹ دانتوں میں دبا گیا

آنسوں خاموشی سے بہتے اسکا چہرہ بھگو رہے تھے وہ تو خود کو بس

اس تکلیف سے آزادی دے رہا تھا مر تو وہ اب بھی رہا تھا اب بھی جان

قطرہ بہ قطرہ نکل رہی تھی باقی سب بھی اٹھتے کمروں سے نکل کر

اسکے کمرے میں دوڑے آئے تھے سویا تو آج کوئی بھی نہیں تھا وہ ایک

لڑکی سب کی نیند چین سب کچھ لے گئی تھی

کیا ہوا گولی کدر چلی۔۔۔؟زریاب آتے شدید پریشانی کے عالم میں پوچھنے لگے

پوچھیں اپنے بھائی سے پوچھیں۔۔۔جو خود کو ختم کر رہے تھے۔۔۔

پوچھیں ان سے۔۔۔۔" وہ دھاڑتے ہوئے رو پڑا تھا پورا جسم ڈر سے لرز اٹھا تھا اگر وہ وقت پر نہ آتا تو کیا ہو جاتا آج وہ سب تو پھر سے یتیم ہو جاتے مشی یاقوت کے دھاڑنے پر تڑپ کر روتی منہ پر ہاتھ رکھ گئی

آپ ایک کام کریں پہلے ہم سب کو گولی ماریں پھر خود کو مار لیں۔۔۔ ۔ماریں۔۔۔" وہ زیحال کے قریب جاتا اسکے منہ پر دھاڑا

آپ کے بغیر تو ہم بھی یہی کریں گے ناں۔۔۔تو خود مار دیں ہمیں ۔۔۔" وہ

دھاڑتا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر روتا زمین پر
"گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا یہ منظر قیامت تھا" ماردیں۔۔۔ماردیں ہمیں
زیحال اسکے پاس بیٹھتا دھیرے سے اسکا سر اپنے سینے سے لگا گیا
جس سے لگتے یاقوت اور بھی شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا پامیر
بھی آگے آتا ان دونوں سے لپٹ گیا
کیوں کر۔۔۔رہے ہیں۔۔۔کیوں۔۔۔؟ وہ روتے ہوئے ہچکیاں لیتے
استفسار
کرنے لگا تھا وہ کیا جواب دیتا وہ خاموشی سے بے آواز روتے دونوں کو
خود میں بھینچ گیا
انکو دیکھیں۔۔۔دیکھیں انکو کیسے رو رہے ہیں۔۔۔" یاقوت نے پیچھے
ہوتے بیڈ پر روتے ہوئے بچوں کی جانب اشارہ کیا وہ رو رو کر اپنا ننھا
سا چہرہ سرخ کر چکے تھے انکو دیکھ زیحال کا دل لرز اٹھا تھا وہ تڑپ

کر اپنے بچوں کے پاس گیا اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا گیا
وہ کچی نیند سے اٹھے تھے نہ پاس ماں تھی
انکے لئے خود کو سمبھالو زی۔۔۔"انکو دیکھ زریاب بھیگے لہجے میں
بولے تھے سب ان تینوں کو دیکھ رو رہے تھے انکو دیکھ دل پھٹ رہا
تھا اصل تو ان تینوں کی دنیا اجڑ گئی تھی لاوارث تو وہ تین ہوئے تھے
زیحال اپنے بچوں کو اور بھی اپنے سینے میں بھینچ گیا
مم۔۔۔ مما۔۔۔"زامل روتے ہوئے مم۔۔۔ مم کرنے لگا بچہ روتے
ہوئے ہمیشہ
اپنی ماں کو ہی پکارتا ہے وہ چاہے قریب ہو یا دور یا اس دنیا میں ہی
نہ رہے
جی۔۔۔جی بیٹا۔۔۔"وہ زامل کا ماتھا چوم گیا زالے بھی رو رہی تھی لیکن
زیحال کے اٹھاتے وہ دھیرے دھیرے چپ ہونے لگی تھی

مما۔۔۔ ممم" وہ مسلسل مم مم کرنے لگا یہ دیکھ زیحال کا دل بند ہونے لگا تھا اسکا چیخ چیخ کر رونے کا دل چاہا اب وہ کیا کہتا کہ "بیٹا میں لے آؤنگا آپ کی مم مم کو" وہ نہیں لا سکا وہ لا ہی نہیں سکا تھا اسے مجھے دے دیں۔۔۔" مشی آگے آتی اسکی گود سے بچوں کو لینے لگی تھی لیکن دونوں ہی اپنے باپ کے سینے سے مزید لپٹ گئے کومل نے بھی کوشش کی مگر وہ کسی کے پاس نہیں جا رہے تھے شاید جان گئے تھے ماں نہیں ہے باپ کو بھی چھوڑا تو وہ نہیں ملے گا دوبارہ رہنے۔۔۔ دو۔۔۔ میں۔۔ س۔۔۔ سمبھال لونگا۔۔۔" بولتے اسکے منہ سے بے اختیار

ایک سسکی برآمد ہوئی مشی کا دل اسکی حالت دیکھ کٹ کر رہ گیا

وہ لوگ کافی دیر اسکے کمرے میں رہے دونوں بچے زیحال کے سینے سے لگے لگے پھر سو چکے تھے زریاب نے سب کو کمروں میں جانے کا بول

دیا تھا لیکن یاقوت نے صاف انکار کر دیا تھا وہ سب کو بھیج کر خود
بیڈ پر چڑھتا انکے قریب آگیا شاید وہ بھی ڈر گیا تھا اپنے باپ کو
کھونے سے بیڈ پر آتے وہ زیحال کے کندھے پر سر ٹکا گیا
صبح کے آخری پہر میں کہیں جا کر اسکی آنکھ لگی تھی چھ بج رہے
تھے جب دونوں بچے دھیرے دھیرے ٹھسکنا شروع ہوئے یہ انکے
جاگنے
کا وقت تھا زامل اٹھتے اپنے ننھے ننھے پیروں کے انگوٹھے کو پکڑے
چھت دیکھتا اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا زالے بھی اپنے ہی ہاتھ کی
پیاری پیاری انگلیوں کی حرکت کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی حلانکہ
وہ انکو ہلا بھی خود ہی رہی تھی زیحال انکے قریب بیڈ کراؤن سے
ٹیک لگائے ہوئے تھا اسکی آنکھ لگی ہوئی تھی لیکن اتنا زیادہ رونے کے
باعث سوتے ہوئے بھی اسکے منہ سے سبکیاں نکل رہی تھی

دونوں بچے اپنی ماں کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ ابھی آئے گی اور دونوں کو اٹھا کر باہر لے جائے گی لیکن وہ تو آج آ ہی نہیں رہی تھی

اب دونوں کا صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا تھا دونوں رونے کی تیاری پکڑتے ٹھسکنا شروع ہو گئے

ہبی۔۔۔ ہبی اٹھ جائیں۔۔۔"زمل اسکا بازو ہلاتی اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ ڈھیٹ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

ہبی۔۔۔ پلیز اٹھ جائیں۔۔۔ورنہ میں نے اپنا سارا وزن آپ پر ڈال دینا ہے"

وہ غصّے سے زیحال کے سر کے بال مٹھی میں جکڑتی اسے اپنا شدید طیش والا غصّہ دکھانے لگی زیحال کو ہنسی آ رہی تھی اسکی ان کیوٹ حرکتوں پر

نہیں اٹھ رہا۔۔۔جو مرضی کرلو۔۔۔" وہ ڈھٹئی سے بولتا اور بھی مزید
لم لیٹ ہو گیا یہ دیکھ زمل کا سیروں خون جل گیا
ہی۔۔۔۔۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں چیخنے لگی تھی جب اسکی چیخ
سنتے وہ یکدم ہڑبڑا کر اٹھا تھا اس نے سرخ نیند سے بھری آنکھوں کو
مسل کر یہاں وہاں دیکھا وہ کہاں چلی گئی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے
چیخ رہی تھی زیحال نے اسے یہاں وہاں دیکھا جب اسکی نظر اپنے
بچوں پر پڑی وہ رونے لگے تھے انکی آواز اسے زمل کی آواز لگی تھی
دل اس احساس سے پھر ڈوبنے لگا تھا وہ تو کبھی جلدی اٹھتا ہی نہیں
تھا وہ اسکی نیند خراب ہونے کے ڈر سے پہلے ہی بچوں کو لے جاتی تھی
زیحال نے دونوں کی دیکھا وہ ہاتھ اسکی جانب کرتے خود کو اٹھانے کا
اشارہ کرتے رو رہے تھے اس نے دونوں کو باری باری اٹھا تو لیا لیکن اب

کرے کیا یہ ان دونوں بچوں نے بتایا دروازے کی طرف اشارہ کرتے
کہ
ان کو باہر لے کر جایا جائے یا قوت بھی اٹھ چکا تھا
میں لے جاتا ہوں۔۔۔" وہ اٹھ کر دونوں کو لینے لگا لیکن وہ دونوں پھر
اپنے باپ سے لپٹ گئے
زیحال اٹھ کر خود دونوں کو لئے باہر چلا گیا وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے
آتا یہاں وہاں دیکھنے لگا جب بچوں نے خود ہی اسے صوفے کی جانب
اشارہ کرتے بتایا کہ وہاں بیٹھنا ہے وہ دونوں کو صوفے پر بٹھائے خود
بھی وہی بیٹھ کر انکو دیکھنے لگا وہ دونوں اچھے بچوں کی طرح
بیٹھے اب اپنے جوس کا انتظار کر رہے تھے جو انکی ماں انکو دیتی تھی
مشی انکی ہی وجہ سے جلدی اٹھ کر آگئی تھی جب سامنے زیحال
کو یک ٹک اپنے بچوں کو دیکھتے دیکھ دل پر جیسے ہاتھ سا پڑا تھا

وہ اپنے بچوں کیلئے کتنا ضبط کر کر بیٹھا تھا سیاہ سوٹ میں ملبوس
آستینیں موڑے بے ترتیب بال اور رویا رویا سا نکھرا چہرہ جس پر
سوجھی ہوئی سرخ آنکھیں اسے زندگی سے ہارا ہوا کوئی عاشق بتا
رہی تھی نہ اسے روتے ہوئے دیکھا جا رہا تھا نہ ایسے خاموش دل جیسے
مٹھی میں آ رہا تھا

مم۔۔۔ مم۔۔۔۔ "جب جوس نہ ملا تو زامل خود ہی مم مم کرنے لگا انکا
مم

مم کب جوس یا دودھ کیلئے ہوتا تھا اور کب اپنی ماں کیلئے یہ صرف
انکی ماں جانتی تھی باپ کو کب پتہ ہوتا ہے ان باتوں کا وہ ماں تھی
بچے کی یہ زبان بھی بخوبی سمجھتی تھی

مشی دونوں کے لئے فریش جوس بنا کر فیڈر میں ڈال کر دونوں کے
پاس آئی

میرے بچے جوس پیئے گے یہ دیکھو۔۔۔" وہ دونوں کو فیڈر پکڑاتی پیار سے بولی لیکن دونوں نے ہی فیڈر نہیں پکڑی الٹا اپنے باپ کی گود میں چڑھنے لگے مطلب جوس بھی اب وہی دے یا انکی ماں

زیحال نے سرخ متورم آنکھوں سے مشی کو دیکھا جو عنقریب ان تینوں کو دیکھ رو دینے کو تھی وہ خاموشی سے اٹھ کر دونوں کو اٹھاتا کچن میں لے گیا اور وہاں موجود ٹیبل کی کرسی پر بٹھا دیا وہ دونوں ٹیبل بجاتے اپنے جوس کا انتظار کر رہے تھے ابھی انکو ماں یاد نہیں تھی یا شاید خدا نے انکو صبر دے دیا تھا

مم۔۔۔ ممم۔۔۔۔" دیر ہوتی دیکھ زامل ٹھسکنے لگا

لا رہا ہوں بیٹا ایک منٹ۔۔۔" کہتے وہ فروٹ مشین میں ڈال کر نیا جوس بناتے انکی فیڈرز میں ڈال کر لاتے دونوں کے ننھے ننھے ہاتھوں میں پکڑا گیا مشی انکو دیکھ بے آواز رونے لگی تھی ایک عورت کے بغیر کتنے

رشتے ادھورے ہو جاتے ہیں

زیحال وہی بیٹھا انکے جوس ختم کرنے کا انتظار کرنے لگا جسے وہ تقریباً پندرہ منٹ میں ختم کرتے فیڈر پھینک چکے تھے زیحال نے دونوں

کا منہ صاف کیا اور اٹھا کر کچن سے باہر لے آیا

اب یہ کھیلیں گے۔۔۔"اسے الجھے ہوئے کھڑے دیکھ مشی نے بھیگتے لہجے میں بتایا ساتھ انکا نرم میٹرس زمین پر بچھاتے کھلونے انکے پاس بکھیر دیے زیحال دونوں کو لئے وہی بیٹھ گیا وہ دونوں اپنے کھیل میں مگن ہو گئے کتنی آسان تھی انکی زندگی کوئی فکر کوئی پریشانی نہیں انکے پاس تو انکا باپ تھا انکے باپ کے پاس کون تھا؟ یہ احساس زیحال کی خشک آنکھیں پھر سے آنسوؤں سے بھر گیا

سب اپنے کمروں سے نکلتے لاؤنج میں جمع ہونے لگے تھے وہ کتنے دن

بعد صبح کا یہ وقت دیکھ رہا تھا لوگ کہتے ہیں بیوی کرتی ہی کیا ہے
تو یہاں دیکھیں بیوی اپنے شوہر کے سکوں کا خیال رکھتی ہے اس نے
کبھی زیحال کی نیند خراب نہیں ہونے دی تھی اور آج وہ سب سے
پہلے جاگ گیا تھا یا بچوں کی زمے داری نے جگا دیا تھا
بھائی ناشتہ۔۔۔" کومل اور مشی کے ساتھ مل کر ناشتہ ٹیبل پر لگاتے
پامیر اسے بلانے آیا اس نے خالی خالی نظروں سے پامیر کو دیکھا
کیا آج اس ناشتے میں ایکسٹرا شوگر چائ تھی؟ یہ بات سوچتے اسکا
دل ایک بار پھر پھٹنے کے قریب تھا وہ نہیں کر پایا ضبط اپنے آنسوں
وہ چہرہ جھکائے سسک کر رو پڑا یہ دیکھ پامیر کی جان نکلی تھی وہ
تڑپ کر اسکے ساتھ آ لپٹا
بھائی۔۔۔۔ کیوں کر رہے ہیں ایسے۔۔۔" وہ خود بھی بولتے رو پڑا تھا

وہ کہاں ہے۔۔۔۔اسے بلادو۔۔۔۔" وہ پامیر کی گردن میں چہرہ چھپائے

شدّت سے روتا گیاسب اسے دیکھ رونے لگے تھے بچے اپنے باپ کو دیکھ رہے تھے وہ کیا جانیں وہ کیوں رو رہا تھا زالے اسے روتے دیکھ فورا ہونٹ گول کر گئی عنقریب وہ بھی رو دینے والی تھی

زی۔۔۔۔"اسی وقت اسے مورے کی آواز سنائی دی اس نے چہرہ باہر نکالتے سامنے کھڑی اپنی ماں کی دیکھا انکے ساتھ داجی اور خانم بھی تھی ریشے سرینہ بھی اپنی ماں کا پلو پکڑے کھڑی تھیں یقیناً زریاب نے انکو زمل کی ڈیتھ کا بتادیا تھا تب ہی وہ اسی وقت نکل چکے تھے مورے کو دیکھ پامیر دور ہو گیا جب وہ آتی وہی زمین پر بیٹھتے اپنے بیٹے کے بے رونق چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی اسکا یہ اجڑا حال دیکھ انکا دل پھٹنے کے قریب تھا وہ ایسا تو کبھی نہیں تھا جیسا

صرف ایک ہی دن میں ہو گیا تھا وہ تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگا گئی
اصل ماں کی آغوش تو اسے اب ملی تھی جس کے ملتے وہ سسک سسک
کر رو پڑا تھا شدّت اتنی تھی مانو ایسے ہی رو رو کر وہ اپنی جان لے لے
گا

بس بچے۔۔۔بس۔۔۔" وہ ماں تھی اپنے بچے کو ایسے تڑپتے ہوئے نہیں
دیکھ سکتی تھی انکی جان حلق میں آگئی تھی زیحال کو ایسے
پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھ

مورے۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔" سسکیاں لیتے تڑپ
کر شدّت

سے اور مزید رونے لگا اسکا یوں رونا کسی سے نہیں دیکھا جا رہا تھا
اب تو سب کو ڈر لگنے لگا تھا کہ کہیں وہ خود کو رو رو کر ختم ہی نہ
کر لے

اسکو لے کر آئیں۔۔۔ناں۔۔۔اسکو لے آئیں۔۔۔آپ کا زی

۔۔۔آپ کا زی مر رہا

"ہے مورے۔۔۔وہ ختم ہو۔۔۔جائے گا۔۔۔

بس بچے ایسے نہ بولو۔۔۔۔"وہ اپنے بچے کا سر چومتی اسے اپنی آغوش

میں چھپائے تڑپ اٹھی تھیں بیٹا بے حال ان سے لپٹا رو رہا تھا انکا

کمزور دل یہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا زالے زامل بھی رو پڑے تھے

انکا رونا سنتے وہ مورے سے الگ ہوتا انکو دیکھنے لگا وہ اپنے باپ کے

پاس آنے کی کوشش کر رہے تھے زیحال نے تڑپ کر ان دونوں کو اٹھا

لیا

مما۔۔۔۔"زامل کو اسکی ماں یاد آگئی تھی اسے اب بھی سو کر اٹھتے وہ

نہیں ملی وہ کیوں نہیں ملی وہ اور زور لگا کر رونے لگا اسے بھوک

لگی تھی زالے اپنے باپ کے پاس آتے چپ ہوتی اسکا چہرہ دیکھ رہی

تھی

اسے کومل کودے دیں وہ فیڈ کروادے گی۔۔۔"مشی کی بات پر زیحال نے تڑپ کر اسے دیکھا دل بری کسی بھاری چیز کے نیچے کچلا گیا تھا

وہ زامل زالے کو اٹھائے زمین سے اٹھا پورا وجود لرز رہا تھا کومل سامنے ہی کھڑی تھی اسکے ہاتھ میں اپنا بے بی تھا جسے پامیر نے خود لے لیا زیحال نے قریب آکر جھکے سر سے زامل کو اسکی جانب بڑھایا

یہ منظر قیامت تھا یہاں ہر دل پھٹا تھا ہر کوئی خون کے آنسوں رو رہا تھا

زامل نہیں جا رہا تھا وہ زیحال کا کالر پکڑے بار بار چہرہ موڑ رہا تھا

فف۔۔۔فیڈو۔۔۔۔بیٹا۔۔۔۔"وہ نہیں کر پایا جملہ پورا جان پورے بدن سے

نکلتی چلی گئی وہ زالے کی گردن میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر

رودیا

فیڈ کے نام پر زامل کومل کے پاس چلا گیا تھا لیکن رونے سے باز نہیں آیا تھا کومل اسے لئے روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی زیحال وہاں نہیں رک سکتا تھا وہ زالے کو لے کر اوپر کمرے میں چلا گیا نیچے سب دیکھتے رہ گئے داجی وہی بیٹھے تھے اس وقت کسی کو ہوش نہیں تھا کہ وہاں زیحال کا باپ بھی آیا ہے

کمرے میں وہ زالے کو اپنے سینے میں بھینچتا پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رودیا وہ اپنے باپ کو دیکھتی رونے والا منہ بنا گئی لیکن روئی نہیں بلکہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکے ترچھرے پر بہتے آنسوں صاف کرنے لگی یہ دیکھ زیحال کا دل پھٹا تھا بیڈ کے اوپر زمل کی بڑی سی تصویر تھی وہ ان دونوں کو دیکھ مسکرا رہی تھی اب وہ صرف مسکرا سکتی تھی زیحال زالے کو بیڈ پر بٹھاتے خود اسکے قریب زمین پر

گھٹنے ٹکائے زمل کی تصویر دیکھنے لگا

تم کہوناں۔۔۔اپنی ماں کو۔۔۔یہ آجائے۔۔۔ک۔۔۔ کہوناں بیٹا

۔۔۔یہ۔۔یہ ہم

سے ناراض۔۔ہو۔۔گئی ہے۔۔۔میں۔۔۔میں منالونگا۔۔۔میں

۔۔۔میں پیر پڑ

جاؤنگا۔۔۔"بولتے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے اپنا سر زالے کی چھوٹی

سی

گود میں رکھ گیا وہ ننھی سی جان اپنے باپ کے سر میں اپنا ننھا سا

ہاتھ رکھتی اپنا چہرہ بھی اسی کے سر پر ٹکا گئی دونوں باپ بیٹی مل

کر شدّت سے روئے تھے وہ مسکراتی ہوئی انکو دیکھ رہی تھی کیا اسکا

دل نہیں پھٹا کیا اسے ترس نہیں آیا

وہ کتنی ہی دیر زالے کی گود میں سر رکھے روتا رہا مورے اسی کے

کمرے میں آگئی تھی اسے یوں دیکھ انکا دل ایک دم کٹ گیا ہاتھ بے
اختیار سینے پر گیا تھا
زی۔۔۔۔"وہ تڑپ اٹھی تھیں اسے ایسے دیکھ زیحال نے سر اٹھاتے
اپنی
جلتی آنکھوں کو مسلا زالے رو رہی تھی اسکے گال بھی صاف کئے
مورے وہی آکر بیٹھ گئیں
یہ تم کیا کر رہا ہے بچے۔۔۔۔اسکو دیکھو کیسے تم کو دیکھ کر رو رہی
ہے۔۔۔۔"انہوں نے زالے کے سر پر ہاتھ رکھا جب زیحال کو ایک
دم
احساس ہوا اپنے ساتھ وہ اسے بھی رلا رہا تھا

زالے دھیرے دھیرے کھسکتی زیحال کے قریب ہوتی اسکی گود میں
چلی گئی اور اسکی گردن میں اپنا ننھا سا چہرہ چھپائے رونے لگی اصل
صبر تو اسکی بیٹی کر رہی تھی نہ اتنی رو کر اپنے باپ کو تنگ کر رہی
تھی نہ اپنی ماں کی جگہ کسی کو دے رہی تھی لیکن وہ بھی کب تک
برداشت کر پاتی اب تو بھوک کی شدّت اس ننھی سی جان کو بے حال
کرنے لگی تھی زیحال اسکے گال چومتے اسکے سر پر پیار دیتا اسے چپ
کروانے لگا لیکن بول کچھ نہیں پایا مورے آبدیدہ نظروں سے اسے دیکھ
رہی تھی ان باپ بیٹی کا پیار بے مثال تھا
بس میرا بیٹا۔۔۔بس۔۔۔"زالے کے مسلسل رونے پر وہ پیار سے
اسے چپ
کرواتے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھتے اسے گود میں لٹا کر تھپکی دینے لگا وہ پھر

بھی بے چین تھی بار بار اپنی فراک کھینچ رہی تھی زیحال کو سمجھ
نہیں آئی کہ وہ ایسا کیوں کر رہی تھی اسی وقت مشی زامل کو پیار
سے بہلاتی اسکے کمرے میں آئی جب زامل کی نظر اپنے باپ پر پڑی وہ
زیحال کو دیکھ فورا اٹھسکنے لگا تھا اور ساتھ اسکی جانب اپنے ننھے
ننھے ہاتھ بڑھانے لگا کہ اسے لو زیحال نے ہاتھ بڑھا کر اسے بھی لے لیا
انکو دیکھ وہ خود پر ضبط کر گیا وہ مزید اپنے بچوں پر ظلم نہیں کر
سکتا تھا کتنے روئے تھے وہ اسے روتے دیکھ وہ انکو دیکھ ساری تکلیفیں
اپنے اندر سمیٹنے لگا
وہ۔۔۔میں انکے کپڑے لینے آئی تھی۔۔۔انکے شاور کا ٹائم ہو گیا
۔۔۔"مشی
نے جھجھکتے اپنی پریشانی بتائی

اس وارڈروب میں انکے کپڑے ہیں۔۔۔"زیحال نے ایک وارڈ کی
جانب
اشارہ کیا جس میں زمل انکے سارے کپڑے اور جرابیں رکھتی تھی
مشی دھیرے سے اس وارڈروب کی جانب گئی اور کھول کر زالے
زامل
کے سوٹ نکالنے لگی زامل بار بار زیحال کا بازو پکڑے کھڑا ہونے کی
کوشش میں گر رہا تھا لیکن آج وہ اسے ڈانٹ نہیں رہا تھا ورنہ وہ روتے
ہوئے پھر اپنی ماں کو یاد کر لیتا مشی انکے کپڑے بیڈ پر رکھتی ان
دونوں کے پاس آئی لیکن دونوں ہی اپنے باپ سے لپٹ گئے مشی نے
بے
بسی سے ان دونوں کو دیکھا زیحال سر جھکائے دونوں کو دیکھ رہا تھا
مشی ماما آپ کو نائی نائی کروائیں گی جلدی سے آجاؤ۔۔۔"وہ دونوں

کی طرف ہاتھ بڑھاتی پیار سے بہلا کر لینے لگی لیکن زامل ایک چیخ
مارتا زیحال کی بازو میں گھس گیا چھوٹا سا دکھ بھی نہیں رہا تھا اس
کے چوڑے مسلز کے پیچھے زالے بھی زیحال کے سینے میں اپنا ننھا سا
چہرہ چھپا گئی مطلب نہیں جانا اپنے باپ کے پاس رہنا ہے یہ دیکھ
مشی کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی کیونکہ وہ پھر ضبط کھو رہا تھا
اسے پھر کوئی بات یاد آرہی تھی

ام نہلا دے گا بچے کو۔۔۔ادر آؤ۔۔۔"مورے پیار سے انکو لینے لگی
لیکن وہ
انکے پاس بھی نہیں گئے زیحال خاموش تھا اب بھی
رر۔۔۔رہنے۔۔۔دیں۔۔۔میں کر لونگا۔۔۔"وہ اٹکتے بمشکل بولتا اٹھ
کر دونوں
کو کاؤچ پر لے گیا اسکی حالت دیکھ مورے اور مشی کا دل کٹ کر رہ

گیا کیا حال ہو گیا تھا اسکا دو دن سے وہ ٹھیک سے بول بھی نہیں پا
رہا تھا بولتے بولتے بیچ میں کتنی بار ہکلا رہا تھا نہ آنکھیں خشک ہونے
میں آ رہی تھی بات بات پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا یا اپنے بچوں
کیلئے خود پر ضبط کرتا اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر مرنے لگتا
زیحال اپنے آستین موڑتے ٹب میں انکے لئے پانی بھرتا دونوں کے
کپڑے
نکال کر اس ٹب میں بٹھاتے انکے اوپر تھوڑا تھوڑا پانی ڈالنے لگا اس
نے کبھی یہ کام نہیں کیا تھا آج کرتے ہوئے ہاتھ مسلسل کانپ رہے
تھے
لیکن آج زامل نہاتے ہوئے رویا نہیں تھا ورنہ پانی دیکھ کر تو وہ چیخیں
مارتا تھا وہ شیمپو سے بنے جھاگ میں ہاتھ مارتا زیحال کو بتاتا کہ وہ
بھی ایسے کرے اسکی ماں کرتی تھی ناں۔۔۔زیحال اسکی حرکت دیکھ

اپنا چہرہ بازو میں چھپائے بے آواز رونے لگا لیکن جلدی ہی اپنے آنسوں صاف کرتا بمشکل مسکراتے اسے پانی میں ہاتھ مار کر دکھایا جس پر زامل کھلکھلا کر ہنسنے لگا لیکن زالے نہیں ہنسی وہ اپنی انگلیوں پر لگا شیمپو دیکھ رہی تھی جب اچانک وہ اسے اپنے منہ تک لے گئ

نہیں بیٹا۔۔۔ایسے نہیں کرتے۔۔۔"زالے کا ہاتھ روکتے پانی سے صاف کیا

دونوں کو کچھ دیر پانی میں کھلاتے انکے چھوٹے چھوٹے باتھ روب میں اچھے سے لپیٹتے باہر لایا اور لاتے بیڈ پر بٹھا دیا مشی وہاں سے گئ نہیں تھی بلکہ بچوں کے لوشن وغیرہ سیٹ کرتی رکھنے لگی تاکہ زیحال کو مزید پریشانی نہ ہو وہ دونوں کو کپڑے پہنانے لگا لیکن اسے انکے ہاتھ پکڑتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا تھا

میں۔۔۔۔میں کرتی ہوں۔۔۔"مشی اسے الجھے دیکھ آگے آتی زالے کو ہائی

نیک پہنانے لگی اسی وقت زامل نے سارالوشن بیڈ شیٹ پر گرادیا

یہ کیا۔۔۔کردیا گندی بات۔۔۔۔"مشی نے اسے مصنوعی ساڈپٹاوہ اسی

میں ہونٹ گول کرتا زیحال کے بازو پر سر رکھتا آنکھوں پر اپنا ننھا سا ہاتھ رکھ کر رونے لگا یہ دیکھ زالے بھی اسی کی گود میں پھر آگئی

زیحال اسکے ننھے ننھے بال دیکھتا کسی اور ہی خیال میں چلا گیا

ارے یہ کیا کردیا میری بیٹی کے بالوں کا" یہ پونی ہے میں اسکے بال" جلدی جلدی بڑے کرونگی"ایک گرم آنسوں کا قطرہ اسکی پلکوں پر آ اٹکا اس نے کانپتے ہاتھوں سے برش اٹھا کر زالے کے بالوں کی ننھی ننھی سی پونی بنانی شروع کی جسے وہ سکون سے بنوا رہی تھی

میں انکے لئے فروٹس لاتی ہوں۔۔۔"کہتے وہ نیچے چلی گئی زیحال وہی بیٹھا کتنی ہی بار زالے کے بالوں کی پونی بنانے کی کوشش کرتا لیکن اس سے بننے میں ہی نہیں آرہی تھی ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے

مورے

وہی بیٹھی خاموشی سے دیکھ رہی تھی

تم کو کیا ہو گیا ہے زی۔۔۔"وہ پوچھے بغیر نہیں رہ پائی وہ کونسا ساتھ رہتی تھیں جو انکو پتہ ہوتا کہ جو چھوڑ کر چلی گئی وہ انکے بیٹے کے لئے کیا تھی

آپ سب کیوں آئے ہیں۔۔۔؟اسکا سوال غیر متوقع تھا مورے کچھ نہیں

بول پائی مطلب اس نے انکو معاف نہیں کیا تھا پھر بھی وہ گہری سانس لیتی دھیرے سے بولیں "تم سے ملنے "انکے جواب پر زیحال نے

کرب بھری نظروں سے انکو دیکھا

جھوٹ۔۔۔۔"اس ایک لفظ پر دل ایک دم لرز اٹھا" مجھ سے ملنے آنا

ہوتا

تو بہت پہلے آتی آپ۔۔۔ لیکن اب آپ میری بیوی کے مم۔۔۔ مرنے

پر آئی ہیں

ہیں ناں مورے۔۔۔۔"اسکا خود کا جملہ ہی جیسے پورے وجود سے

روح

کھینچ گیا اسکے بچے اسکو دیکھ رہے تھے

وہ نہیں مری۔۔۔ مجھے یقین ہے وہ مجھے چھوڑ کر نہیں گئی۔۔۔"اسکے

لہجے میں تڑپ کے ساتھ ساتھ بلا کا یقین بھی تھا مورے نے کرب

بھری

نظروں سے اسے دیکھا وہ سچ میں پاگل ہو رہا تھا ایک لڑکی کی جدائی

اچھے خاصے گینگسٹر کو پاگل کر گئی تھی اسے عاشق کوئی دیوانہ بنا گئی تھی

تم کیسے کہہ سکتا ہے یہ بات۔۔۔؟انہوں نے خود پر ضبط کرتے بمشکل پوچھا

کیونکہ میں۔۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔وہ مر گئی ہوتی تو آپ کا زی بھی اگلی سانس نہ لے سکتا۔۔۔وہ ختم۔۔۔ہو جاتا اسی وقت۔۔۔"بولتے اسکی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر بہے جنہیں وہ بے دردی سے ہاتھ کی پشت سے رگڑ گیا دو دن سے یہ آنکھیں صرف برس رہی تھیں

ظالم آپ لوگ تھے وہ نہیں۔۔۔مجھے چھوڑا آپ لوگوں نے تھا مورے وہ

نہیں چھوڑے گی مجھے۔۔۔وہ نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔خدا مجھے پھر بے

سہارا نہیں کرے گا۔۔۔"بولتے اسکے ہونٹ پھپھڑانے لگے آنکھیں

ایک بار

پھر آنسوؤں سے اسکا چہرہ تر کر گئیں مورے کا دل لرز اٹھا تھا

جس وو۔۔۔وقت۔۔۔مجھے اپنے چاہیے تھے۔۔۔اس وقت میرے

۔۔۔اپنوں

نے۔۔۔میرا اعتبار۔۔نہیں کیا۔۔۔مجھے تنہا کر دیا۔۔۔مضبوط بنانے

کیلئے

تنہا کرنا ضروری تھا؟وہ سوال کر رہا تھا لیکن مورے جواب نہیں دے

سکی انہیں لگا تھا وہ بھول گیا ہے سب وہ کیا جانیں آج بھی وہ اپنے

باپ کے آنسوں دیکھ سارے گلے شکوے اپنے اندر دبا گیا تھا اور سب کو

لگا وہ بھول گیا ہے

مجھے یقین ہے میں ایک بار پھر تنہا نہیں ہو نگا۔۔۔اگر ہو گیا ناں

۔۔۔خدا

کی قسم خود کو خود ختم کر دو نگا۔۔۔۔لیکن اس بار برداشت نہیں

کر پاؤ نگا۔۔۔نہیں کر پاؤ نگا مورے۔۔۔"بولتے وہ سر جھکا کر بے آواز

پھوٹ پھوٹ کر رو دیا قسمت اس سے نجانے کس بات کے بدلے

لے رہی

تھی وہ بظاہر مضبوط دکھنے والا شخص اندر سے کس قدر ٹوٹا ہوا تھا

یہ کوئی نہیں جانتا تھا

کیوں۔۔۔کیوں میرے ساتھ ایسے ہوتا ہے۔۔۔میں۔۔۔میں جسے

زیادہ

چاہوں وہی مجھے چھوڑ دے۔۔۔کیوں مورے۔۔۔"اسے یوں تڑپ

کر روتے

دیکھ مورے کا ضبط ٹوٹتے آنکھیں برس پڑی انکا بیٹا کیا حال کر گیا
تھا خود کا چہرہ کیسے بے رونق ہو گیا تھا ایک ہی دن میں بال تک
بکھرے پڑے تھے
اگر۔۔اگر وہ چلی۔۔۔گئی۔۔۔تو۔۔۔تو میں بھی چلا جاؤنگا۔۔۔۔چچ
۔۔۔چلا
جاؤنگا بب۔۔۔بہت جلد۔۔۔۔"اسکی ہچکیاں بندھ چکی تھی ایک بار
پھر
وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا مورے آگے ہوتی اسے خود سے لگا گئیں اپنی
ماں سے لگے وہ اور شدّت سے رونے لگا تکلیف جان لیوا تھی اسکا دل
پھٹ رہا تھا اسکے بغیر اسے اپنی گلا لے چاہیئے تھی وہ کب تک خود کو
یہ کہہ کر دلاسے دیتا کہ وہ کہیں نہیں گئی لیکن اس کا دل کہتا تھا
اس بات پر یقین کرو

انکو دیکھو۔۔۔بچے۔۔۔۔انکو دیکھو۔۔۔۔یہ کیسے تم کو دیکھ رہا ہے

۔۔۔ان

کا کون ہے اب۔۔۔ تمہارے علاوہ۔۔۔ سمبھالو خود کو بچے۔۔۔" وہ

بچوں

کو دیکھتی تڑپ کر بولی جو سارے لوشن کریمیں پھینکے اپنے باپ کو

دیکھ رہے تھے معصوم صورتیں ایسی تھی جیسے اب رونے لگے گے

باہر کھڑی مشی ہاتھ میں فروٹس کی باسکٹ پکڑے منہ پر ہاتھ رکھے

اپنی سسکیاں روکے بے آواز رو رہی تھی وہ سب زیحال کو کتنا مضبوط

سمجھتے تھے لیکن وہ تو اندر سے ٹوٹا ہوا بکھرا ہوا شخص تھا جسے

جوڑ کر رکھنے والی اس سے دور چلی گئی تھی اسکا غم ہر غم پر

بھاری تھا اسکا شدّت سے دل چاہا خود زمل کی جگہ چلی جائے اور اسے

اسکے ہبی جان کو لوٹا دے وہ نہیں کھڑی رہ پائی وہ الٹے قدم نیچے

بھاگ گئی

زیحال پیچھے ہوتا اپنے بچوں کو اٹھا کے چومنے لگا یہی تو تھے جن کے لئے شاید وہ اب تک زندہ تھا زامل رونے والی شکل بناتے مم ۔۔۔مم

کرتا باہر کی جانب اشارہ کر رہا تھا یہ انکے باہر جانے کا وقت تھا وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا دونوں کو گود میں لئے باہر لے آیا لاؤنج میں سب موجود تھے سب کے چہرے مرجھائے ہوئے تھے

برلاس کہاں ہے۔۔۔اسے کہو۔۔۔ا۔۔۔انکو باہر لے جائے ۔۔۔"بولتے اسکے منہ

سے ایک سسکی برآمد ہوئی یاقوت نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ توہیں ہی نہیں گھر۔۔۔کل سے۔۔۔"آئرہ جھجھکتی دھیرے سے بولی

سب نے نوٹ کیا کہ دکھا تو وہ انکو بھی نہیں تھا کہاں گیا وہ

میں لے جاتا ہوں۔۔۔"بولتے یاقوت آگے آتا دونوں کو لینے ہی لگا تھا

کہ

زامل مم۔۔۔مم کرتا جلدی سے زیحال کی گردن میں اپنے ننھے ننھے

بازو

ڈالتے چہرہ بھی چھپا گیا آج تو زالے بھی نہیں گئی اپنے یاقوت بابا کے

پاس

آپ خود لے جائیں انکو پارک۔۔۔یہ تھوڑی دیر وہاں کھیلیں گے

۔۔۔"مشی

نے اسے بتایا وہ اس وقت پارک ہی جاتے تھے جب وہ کسی کے پاس

نہیں گئے تو مجبوراً زیحال کو ہی دونوں کو باہر لے جانا پڑا تھا وہ

سکن کلر کی شال کندھوں پر پھیلائے دونوں کو لئے باہر آ گیا گاڑی

پورچ میں کھڑی تھی زامل زالے کو فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے بیلٹ باندھ کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا بچے بے حد خوش تھے کہ آج انکا باپ انکو پارک لے جا رہا تھا

میں لے جاتا انکو بھائی سے کیوں کہا۔۔۔؟ یاقوت کے انداز میں سختی تھی مشی نے خالی نظروں سے اسے دیکھا

اپنے بچوں کو دیکھ کر ہی وہ کچھ دیر چپ رہیں گے ورنہ تنہائی میں رو رو کر وہ خود کو ختم کر لیں گے۔۔۔" مشی کی بات پر پامیر یاقوت کا دل مٹھی میں آ گیا تھا کومل کے بے بی کو ابھی ٹھیک سے سات دن بھی نہیں ہوئے تھے وہ ابھی کمزور تھی اوپر سے یہ پریشانیاں اسے اپنی طبعیت مزید بگڑتی محسوس ہو رہی تھی

وہ گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کرتے بچوں کو لے کر اندر آیا کھلی

فضا چڑیوں کی چہچہاہٹ ہر طرف ہری بھری گھاس اور دوسرے بچوں
کے کھیلنے کا شور۔ ماحول روح تک کو پر سکون کر دینے والا تھا لیکن
اسکی روح کو یہاں بھی سکون محسوس نہیں ہو رہا تھا زامل بچوں
کو دیکھ چیخیں مارنے لگا زیحال دونوں کو لے کر آگے آتا ایک بینچ پر
بیٹھ گیا وہ دونوں بچوں کو کھیلتے دیکھ تالی بجاتے اپنے باپ کی گود
میں اچھل رہے تھے تب ہی ایک آدمی دو بے بی واکر لے کر اسکی جانب
آیا
صاحب یہ ان بچوں کیلئے۔۔۔" آتے وہ مؤدب انداز میں بولا یقیناً یہ
بھی
برلاس نے ہی کر رکھا تھا یہاں الگ سے ان دونوں کے لئے بے بی واکر
رکھ رکھے تھے انکو دیکھ زامل زالے اسکی جانب جھکنے لگے زیحال نے
دونوں کو باری باری ان میں بٹھا دیا جس میں بیٹھتے وہ دونوں اپنی

چھوٹی چھوٹی ٹانگیں مارتے اسے آگے دھکیلنے لگے لیکن افسوس انکی ٹانگیں ابھی زمین تک نہیں لگی تھیں زامل نے گردن موڑ کر اپنے باپ کو

دیکھا جب وہ اپنے بیٹے کی الجھن سمجھتے اٹھ کر دونوں کے واکر کو آگے دھکیلتے لگا اسکے چلتے دونوں چیخیں مار کر تالی بجاتے کھلکھلانے لگتے باقی بچے بھی انکو دیکھ کر خوش تھے بلاشبہ یہ پٹھان کے بچے ان سب میں خوبصورت اور پرکشش تھے دیکھنے والے انکو دیکھتے ہی رہتے اور آج تو تیار بھی انکا باپ کر کر لایا تھا زامل بلیک پینٹ پر ڈارک چاکلیٹی رنگ کی ہائی نیک پر وائٹ ہڈی پہنے پیروں میں ننھے ننھے جوگرز شوز وہ بے حد کیوٹ لگ رہا تھا وہی زالے بھی ویسا ہی سوٹ پہنے اور بھی کیوٹ لگ رہی تھی اوپر سے سردی میں دونوں کے پھولے ہوئے گچولے گال لال ہوئے پڑے تھے

بب۔۔۔بابا۔۔۔۔"زامل دور سے زیحال کو دیکھ چیخنے لگا اسکی خوشی دیکھ زیحال مسکرانے ہی لگا تھا جب دوبارہ زمل کی یاد آتی اسکی مسکراہٹ چھین گئی وہ پودوں کو دیکھتے اپنی خیالی دنیا میں کھونے لگا

بے بی کب سے اسکے پاس لیٹا رو رہا تھا ایک تو اسکی رونے کی آواز بے حد دھیمی تھی اوپر سے وہاں کوئی اور تھا بھی نہیں جو کومل کو بتاتا کہ اسکا بے بی رو رہا ہے وہ وہی صوفے پر بیٹھی نجانے کن سوچوں میں گم تھی جب اسے کسی کے گلا کھنکھارنے کی آواز آئی وہ ایک دم سیدھی ہوتی دیکھتے لگی وہ داجی تھے جن کو دیکھ کومل جلدی سے سر پر دوپٹہ ٹھیک سے جماتی سیدھی بیٹھ گئی تب ہی اپنے بے بی پر نظر گئی اسے بھی وہ فورا اٹھا گئی

زریاب اور خانم بھی انہی کے ساتھ کمرے سے باہر نکلے تھے ریشے اور
سرینہ آئرہ کے ساتھ تھیں ماہم خانم کو کمپنی دینے کی بھرپور
کوشش کر رہی تھی لیکن اس وقت کسی میں کچھ بھی کرنے کی ہمت
نہیں تھی

زی کدر ہے۔۔۔؟زریاب نے یہاں وہاں دیکھتے پوچھا

وہ بچوں کو پارک لے کر گئے ہیں۔۔۔"مشی نے نہایت مؤدب انداز
میں

"بتایا وہ سر ہلا کر رہ گئے "اچھی بات ہے دل بہل جائے گا اسکا بھی۔۔۔
پامیر اور یاقوت نے خاص کسی سے کوئی بات نہیں کی داجی سے تو
بس سلام عا کے بعد دور دور ہی بیٹھے تھے

اسی وقت سب باہر سے کسی کی ڈانٹنے کی آواز آئی سب نے مڑ کر اس
جانب دیکھا لاؤنج میں موجود کچھ لوگ تو اس آواز کو پہچانتے تھے

لیکن کچھ کیلئے وہ آواز نئی تھی

تمہیں اچھی خاصی پھینٹی کی ضرورت ہے۔۔۔"سامنے سے داراب

برلاس

کو کان سے پکڑے لا رہا تھا یہ دیکھ مشی کومل ایک دم سے کھڑی ہو

گئی

برلاس منہ پھلائے ترچھی نظروں سے داراب کو گھور رہا تھا زیحال کا

کے ڈر میں وہ آنکھیں تک نہیں اٹھا پا رہا تھا یاقوت پامیر عثمان فورا

اسکے پاس اٹھ کر آ گئے مشی اور کومل تو اس وردی والے شخص کو

دیکھ رہی تھیں جو پہلی بار انکے گھر آیا تھا اور آیا بھی اتنی دبنگ

انٹری کے ساتھ کہ گھر کے چھوٹے بیٹے کے سیدھے کان ہی پکڑ لئے اور

برلاس بھی سر جھکائے کسی بگڑے بچے کی طرح منہ بنا کر کھڑا تھا

کیاہوالالا۔۔۔کیاکیااس نے۔۔۔"آتے یاقوت نے سوالیہ پوچھا

داراب نے

شدید طیش کے عالم میں برلاس کو دیکھا

زی کہاں ہے۔۔۔۔بلانااسے اسکواتنابگاڑ کر رکھاہے۔۔۔۔"داراب کا

غصّہ

سوانیزے پر تھااب توان بھائیوں کو کسی بڑی گڑ بڑ کااحساس ہونے

لگا تھا

اوئے کیا۔۔۔کر کر آیاہے تو۔۔۔"پامیر نے آگے آتے غصّے سے پوچھا

میں نے کچھ نہیں کیابھائی یہی ہٹلر کے جانشین بنے ہوئے

ہیں۔۔۔"آخری الفاظ منہ ہی منہ میں بڑبڑایایقیناً تیز آواز میں بول کر

وہ اپنے بھائیوں سے پٹنا نہیں چاہتا تھا

"پوچھواس سے یہ اس بلاسٹ والی جگہ کیا کرنے گیا تھاپوچھو۔۔۔

داراب کی بات پر دونوں نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا داراب اب تک

وہی تھا پولیس نے شپرڈ کے باقی اڈوں پر بھی چھاپا مارا تھا اسی آپریشن کی وجہ سے داراب انہی کے ساتھ تھا تب ہی اسے برلاس وہاں مل گیا اور اسے وہ اپنے ساتھ ہی لے آیا

تم وہاں کیا کرنے گئے تھے۔۔۔"سوال کرتے یاقوت کا لہجہ سخت ہوا تھا انکے پاگل پن سے تو اسکے بھائی اچھی طرح واقف تھے کہ یہ اپنے پاگل پن میں کچھ بھی کر سکتا ہے

پولیس والوں کو مارنے چار پولیس والوں کو مارا ہے اس نے۔۔۔"اسکی بات پر سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی یاقوت بے یقینی سے برلاس کو دیکھنے لگا جواب بھی سر جھکائے کھڑا منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا کیا؟"تو کیوں آئے رستے میں نہ آتے" یہ بات وہ قدرے دھیمی

آواز میں بولا تھا

اگر یہ وہاں کی پولیس دیکھ لیتی تو یا تو اسے وہی شوٹ کر دیتی یا

"پکڑ کر ایسی جیل میں ڈالتی جہاں سے زندگی بھر نہ نکل پاتا۔۔۔

اسے پولیس والوں کو مارتے داراب نے دیکھ لیا تھا تب ہی وہ اپنی عقل

استمال کرتے اسے وہاں سے بچالایا ورنہ پولیس والے کی طرف آنکھ

اٹھانے کی سزا بھی کیا ہوتی ہے یہ داراب خان آفندی سے بہتر کون جان

سکتا تھا

ایسے ہی جیل میں ڈال دیتی۔۔۔یہ ہمت انکے باپ میں بھی نہیں آسکتی

اسکی ڈھٹائی پر داراب نے ہاتھ کا مکا بنا کر اسکی جانب کیا لیکن

برلاس کے تھوڑے سے پیچھے ہٹتے وہ وہی اپنا ہاتھ روک گیا یہ چھوٹا

تھا تب ہی داراب خود پر کنڑول کر گیا ورنہ اسکی دھلائی اس نے یہی

کھڑے کھڑے کر دینی تھی لیکن یہ حقیقت اسکے بھائی جانتے تھے کہ

وہ بظاہر دکھنے والا گھر کا چھوٹا لاڈلا بگڑا بیٹا اندر سے کتنا خطرناک
بیسٹ ہے یہ کوئی نہیں جانتا تھا اسے ہاتھ لگا پانا وہاں کی پولیس تو
کیا دنیا کی کسی پولیس کے بس کی بات نہیں تھی
بچ جاؤ۔۔۔پٹ نہ جانا مجھ سے۔۔۔" وہ دانت پیستے غرایا تھا برلاس
نے ہلکا سا اسے گھورا
شکایت کرونگا میں بھائی سے آپ کی۔۔۔ظالم ہٹلر۔۔۔" وہ منہ ہی منہ
میں
بڑبڑاتا اسے گھورتا گیا
آنکھیں نیچی کر۔۔۔ورنہ تجھے شکایت کے لائق بھی نہیں چھوڑنا میں
نے۔۔۔" پامیر کی ڈانٹ سنتے وہ یاقوت کو دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو
آپ بھی ڈانٹ لیں پھر سب کی دھلائی کرواؤنگا اپنے باپ سے ہاں وہ
باپ جو اپنے اس بیٹے پر کسی کی اونچی آواز بھی برداشت نہیں کرتا

تھا

تم کرنے کیا گئے تھے وہاں یہ بتاؤ۔۔۔" عثمان جو کب سے خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا بالا آخر پوچھ بیٹھا

اپنی بہن کو ڈھونڈنے۔۔۔" اسکے جواب پر سب کے دل دھک سے رکے

مشی بے اختیار تڑپ کر آگے آئی زمل کے ذکر پر سب کی آنکھوں میں فوراً نمی اتر آئی

مل گئی۔۔۔؟ یاقوت ٹرانس کی سی کیفیت میں پوچھنے لگا جیسے کہنا چاہتا ہو "تم گئے کیا وہ ملی؟ نہیں ناں" لیکن جواب اسکے سوال کے عین غیر متوقع تھا

ہاں۔۔۔" اسکا جواب سنتے زریاب اور داجی بھی ایک دم کھڑے ہو گئے اسکا ایک ہاں سب کی سانسیں تک روک گیا ماحول میں ایک فسوں

خیزی سی چھا گئی بس کومل کے بے بی کی ٹھسکنے کی آواز تھی

باقی سب تو ایسے تھے گویا پتھر کی مورت

ز۔۔۔۔زندہ۔۔۔؟ پوچھتے ہوئے یاقوت بے ساختہ ہکلا گیا اسکا سوال

سب

کے دل جیسے مٹھی میں بھینچ گیا زمل کے لئے کبھی وہ ایسے الفاظ

استمال کریں گے ایسا کب کسی نے سوچا تھا برلاس نے دھیرے سے سر

اثبات میں ہلاتے سب کے بے جان وجودوں میں جیسے جان سی ڈال دی

تھی مشی اور کومل تڑپ کر برلاس کی جانب آئ

کہاں ہے۔۔۔وہ۔۔۔بتاؤ۔۔۔ناں۔۔۔" وہ بے تابی سے پوچھتی

برلاس کا بازو

پکڑتی پوچھنے لگی آنکھوں سے آنسوں ابل ابل کر بہتے دونوں کا چہرہ

تر کر گئے برلاس نے پیچھے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا

آجاؤ۔۔۔"اسکاایک لفظ صرف ایک لفظ سب کوانتظار کی سولی پر
لٹکا گیاسب اپناسانس تک روک گئے جب ان سب کوایک لڑکی چادر
میں لپٹی نظر آئی بکھرے بال روئی روئی سی سرخ سوجھی ہوئی
آنکھیں بے رونق چہرہ اسکی رنگت اس ایک ہی دن میں کتنی ماند پڑ
گئی تھی آنکھوں میں ٹھہرے آنسوں اپنوں کودیکھ بے اختیار لڑھک کر
گال پر پھسل گئے وہ زمل تھی سچ میں زمل تھی زمل فہد نہیں زمل
زیحال خان آفندی
زمل۔۔۔"کومل زیر لب بڑبڑاتی بھاگ کراس سے جالپٹی تھی پورا
بدن
جیسے لرزاٹھا تھامشی بھی جاکران دونوں سے لپٹ گئی
زمل۔۔۔تم۔۔۔تم ہماری زمل ہو۔۔۔ناں۔۔۔تم ہوناں۔۔۔زمل
۔۔۔"وہ بے یقین

سی اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتی کبھی اسکے ہاتھوں کو پکڑتی اسے
دیکھتی پھر سے اس سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی
کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔ہاں۔۔۔"زمل خود بھی ان سے لپٹتی تڑپ
کر
شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی تڑپ انتہا کی تھی وجود بری
طرح سے لرز رہا تھا یاقوت پامیر بھی تڑپ کر آگے آ گئے
باقی سب کی آنکھیں خوشی دکھ نجانے کس کس احساس کے تحت
برس پڑی تھی اسے زندہ صحیح سلامت دیکھ سب میں ایک خوشی
کی لہر سی دوڑ گئی تھی کومل اسکے چہرہ چومتی یقین کرتی رہی کہ
وہ آ گئی ہے وہ کہیں نہیں گئی اسکے پیچھے ہوتے مشی اسے خود سے
لگائے بھینچ گئی وہ جو پہلے سے اتنی رو کر آئی تھی سب کا پیار دیکھ
اسکا دل اتنا بھاری ہونے لگا تھا مانو ابھی پھٹ جائے گا

کہاں چلی گئی تھی پاگل۔۔۔ایسے کوئی جاتا ہے۔۔۔" یاقوت اپنی برستی
آنکھوں کو بازو پر رگڑتے مصنوعی ساڈپٹتے بولا زمل انکو دیکھ سر
جھکا کر اور بھی شدّت سے رودی دونوں بھائیوں نے اسکے سر پر ہاتھ
رکھے جب اس نے ان سب میں اس پاگل کو ڈھونڈا جس سے تھوڑی
سی دوری اسکی کیا حالت کر گئی تھی لیکن ان سب میں وہ کہیں
نہیں دکھا نہ اسکے بچے دکھے مشی اسے لئے لاؤنج میں آگئی وہاں
آتے مورے اور خانم بھی اس سے لگتی اسے پیار دینے لگی وہ ایک لڑکی
نہیں تھی وہ انکے بیٹے کی زندگی اسکی خوشی اسکی ہنسی تھی اس
کا اندازہ ان دو دنوں میں سب کو ہو گیا تھا
آئرہ اسکے لئے پانی کا گلاس لائی جب زمل نے اپنی سرخ متورم آنکھوں
سے اسے دیکھا اسے دیکھ تو اسکا دل پھٹنے کے قریب تھا وہ بتاتی

نہیں تھی اپنے ہی کو کہ آئرہ اس سے بات نہیں کرتی صرف اس لئے
کہ
کہیں برلاس کو نہ یہ بات پتہ چل جائے اور انکے رشتے میں پھر کوئی
دڑاڑ آئے کیونکہ برلاس سب برداشت کر سکتا تھا لیکن اپنی بہن سے
برتی بے رخی وہ ہر گز برداشت نہ کرتا وہ گلاس پکڑ کر بھی آئرہ کو ہی
دیکھ رہی تھی جب وہ زمل کی نظروں کا مطلب سمجھتی وہی بیٹھتی
اس سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی دونوں بہنیں تڑپ اٹھی تھیں
اتنے دن کی ناراضگی تھوڑی سی دوری کے آگے ہار گئی تھی آئرہ اسے
خود میں بھینچ گئی
میری جان ہو تم۔۔۔ایم سوری۔۔۔ایم سو سوری۔۔۔" وہ ہچکیاں لیتی
اس
سے معافی مانگتی زمل کو مزید رلا گئی وہ سب سے دور سات سمندر

پار کیسے رہی تھی یہ وہی جانتی تھی وہ کیسے بتاتی یہ تھوڑی سی
دوری اسے اپنوں کی اہمیت بتا گئی تھی اب اسکے لئے کوئی ناراضگی
میٹر نہیں کرتی تھی وہ دوری اسکے لئے موت تھی جس کے منہ سے نکل
کر وہ زندگی کی طرف آئی تھی
نہ رلاؤ اتنا۔۔۔ابھی یہ اور روئے گی جب اپنے ہبی سے ملے گی
۔۔۔"یاقوت
کی بات پر زمل نے چہرہ باہر نکالتے تڑپ کر اسے دیکھا ہبی کے نام پر
ہی سانس جیسے رک رہی تھی کہاں تھا وہ ظالم اب تک سامنے کیوں
نہیں آیا تھا
برلاس دور کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ یقیناً رو کر آچکا تھا تب ہی اب
نارمل کھڑا تھا
تم ہماری ڈیل نہیں بھولو گی۔۔۔"وہ کچھ سوچ کر بولا سب نے اسے

سوالیہ نظروں سے دیکھا وہ کس ڈیل کی بات کر رہا تھا یہ تو صرف
زمل جانتی تھی

م۔۔۔۔میں نہیں۔۔۔مانتی ک۔۔۔کوئی ڈیل۔۔۔"وہ سسکی لیتی لاڈ
سے بولی

اتنا رونے کے باعث جو گھگھی سی اسکی بندھ چکی تھی اسکے باعث
اب بھی بچوں کی طرح ہچکیاں لے رہی تھی

نو۔۔۔۔یہ چیٹنگ ہے۔۔۔"برلاس تقریباً چیخ پڑا تھا

کس ڈیل کی بات کر رہے ہو۔۔۔"یاقوت اسے چیختے دیکھ پوچھنے لگا

اسکی میری ڈیل ہوئی تھی کہ بھائی کے گلے پہلے کون لگے گا میں
لگو نگا۔۔۔میں دو دن سے نہیں لگا۔۔۔"اسکی بات پر سب بے اختیار
ہنس

پڑے یقیناً وہ زمل کو تنگ کرتے ہوئے لایا تھا اور اب بھی کھڑا اس

سے ضد لگا رہا تھا وہ کیا جانیں اسکا ہی اسکے بغیر کیا حال کر گیا تھا
اپنا وہ دیکھے گا اسکے آگے کسی کو؟
پورے راستے یہ گل سے ضد کرتا ہوا آیا ہے اس بات پر۔۔۔"داراب
جوان
دونوں کے ساتھ تھا اور ان دونوں کی چک چک کا گواہ بھی تھا
ہاں تو میں لے کر آیا ہوں ناں اسے بس۔۔۔مجھے نہیں پتہ تم ڈیل نہیں
بھولو گی۔۔۔"اب وہ کیا بتاتا اسکے گلے لگنے کیلئے وہ پچھلے ایک دن
اور ایک رات سے کتنے پاپڑ بیل رہا تھا کیسے وہ اسے ڈھونڈ نے نکلا تھا
کیسے وہ اسے ڈھونڈ کر لایا تھا صرف اس لئے کہ اس سے اپنے باپ کی
وہ حالت دیکھی نہیں گئی تھی جب سب رو رہے تھے تب وہ اپنے سر
دھڑ کی بازوی لگاتے اسے ڈھونڈنے میں لگا ہوا تھا اور ڈھونڈ کر لایا بھی
تھا صرف اس لئے کہ اپنے باپ کی آغوش میں جائے تو وہ اسے ہمیشہ

کی طرح سمیٹ لے کوئی کیا جانے برلاس شاہ کیلئے زیحال خان آفندی کیا تھا آج اس نے ثابت کیا تھا کہ وہ اسے باپ کہتا ہی نہیں مانتا بھی تھا

تم میرے گلے لگ جاؤ۔۔۔" یاقوت نے بانہیں پھیلاتے اس بگڑے بچے کو

اپنے پاس بلایا جو زمل سے ضد لگاتا اسے اور زیادہ رلا رہا تھا

نہیں مجھے۔۔۔زیحال بھائی چاہئے۔۔۔" وہ روٹھے انداز میں بولتا سر جھکا گیا اسے روتے دیکھ جو برلاس کا دل تڑپ اٹھا تھا وہ تکلیف صرف اسی کے گلے لگ کر ختم ہو سکتی تھی

نہ کرایسی حرکتیں۔۔۔" بولتے پامیر اسے کھینچ کر خود میں بھینچ گیا وہ ایسے روٹھ کر اپنے بھائیوں کو ادائیں دکھاتا اور بھی کیوٹ لگتا تھا ہاں وہ دکھاتا تھا نخرے کیونکہ اسکے بھائی اسکے نخرے اٹھاتے تھے

یاقوت بھی آگے آتاان سے لپٹ گیا برلاس دونوں سے لگتا بے اختیار ہنس دیا

کیا یادرکھو گی پہلے تم بھائی کے گلے لگنا پھر میں۔۔۔"وہ ان دونوں سے لپٹا اوپر سے منہ نکال کر ایسے بولا جیسے زمل پر احسان کر رہا ہو اسے اس وقت اپنے دو دو بھائی مل گئے تھے اور کیا چاہیئے تھا اسے ہبی کہاں ہیں۔۔۔؟اس نے رندھی ہوئی آواز میں بالا آخر خود ہی پوچھ لیا

پارک بھیجا تھا اسے بچوں کے ساتھ تا کہ اسکا دل تھوڑا بہل جائے کل سے رو رو کر ہلکان کر کے رکھا ہے خود کو۔۔۔"کومل کی بات پر زمل کی آنکھیں بے اختیار بھر آئیں مطلب وہ بھی اسکے لئے رو رہا تھا جیسے وہ وہاں رو رہی تھی

انکو بلادیں۔۔۔"بولتے وہ اپنے رخصار رگڑنے لگی یاقوت نے موبائل نکال

کر اسکا نمبر ملایا کال سفر کرتی اس بنگلے سے پارک میں گئی تھی

وہ بچوں کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھ رہا تھا جب موبائل کی ٹون نے اسکی توجہ اپنی جانب راغب کروائی زیحال نے دیکھے

بغیر جیب سے موبائل نکال کر کان سے لگالیا بولا کچھ نہیں

بھائی گھر کب آئیں گے۔۔۔؟ یاقوت کے سوال پر زیحال نے گہرا سانس

خارج کرتے دائیں جانب دیکھا کیا تھا اسکا گھر کوئی تھا جو اسکا

انتظار کر رہا تھا

تھوڑی دیر تک۔۔۔"اس نے سرسری سے لہجے میں جواب دیتے کال کاٹنی

چاہی جب یاقوت ایک دم بول پڑا

ابھی آجائیں۔۔۔داجی کی طبعیت ذرا ناساز ہے انکو ہوسپٹل لے کر جانا ہے۔۔۔"اسکی بات پر سب کے حیرت سے اسے دیکھا دیکھ تو داجی بھی رہے تھے مگر بولے کچھ نہیں

کیا ہوا بابا کو۔۔۔"زیحال اپنے باپ کے ذکر پر بے چین ہوتا سیدھا ہو بیٹھا

کچھ نہیں بس ہلکی سی کھانسی ہے لیکن ڈاکٹر کے پاس لے کے جانا ہے آجائیں آپ۔۔۔آرام سے "آخری لفظ پر زور دیتے باور کروایا کہ آرام سے

ہی آنا کوئی جلدی نہیں ہے لیکن دیری کی بھی کوئی گنجائش نہیں

آرہا ہوں۔۔۔"کہتے وہ کال بند کر گیا سب اب تک یاقوت کو دیکھ رہے تھے

کیا۔۔۔؟سب کو خود کو حیرت سے دیکھتے دیکھ اس نے ایک آئی برو اچکائی" یہ ضروری تھا اس سے نہ وہ جلدی کریں گے اور نہ دیر آرام سے آئیں گے۔۔۔"اس نے خود سب کا سوال سمجھتے جواب دیا تو یہ ڈائریکٹ کیوں نہیں بتایا کہ زمل آئی ہے۔۔۔"مشی نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے پوچھا اب اسکا وہ کیا جواب دیتا کہ یہ بات وہ ایک دم ہر گز برداشت نہ کر پاتا جتنا وہ تڑپا ہے اب ایک دم بات پتہ چلنے پر کہیں اسکا دل ہی خوشی سے بند نہ ہو جاتا

وہ بچوں کو اٹھا کر گاڑی میں بٹھاتے وہاں سے نکل آیا تھا لیکن وہ دونوں مم۔۔۔مم کرنے لگے تھے شاید انکو بھوک لگی تھی تب ہی زیحال

نے گاڑی مارکیٹ کی جانب موڑدی دس منٹ میں مارکیٹ پہنچتے وہ
دونوں کو گاڑی میں چھوڑ کر خود بیکری جا کر انکے لئے پیسٹریز لینے
لگا جب باقی سب کا بھی خیال آیا اس نے اور دوسری سوئٹس بھی
پیک کروالی اپنے غم میں وہ اپنے گھر والوں کی بھی مہمان نوازی
نہیں کر پایا تھا شاپ کیپر اسے دیکھ خوف زدہ سا بل لینے سے انکار کر
گیا جس پر زیحال کو حیرت ہوئی اس نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا
جب اسے خود یاد آیا سب اسے گینگسٹر کے طور پر جانتے تھے کس نے
اپنی موت کو دعوت دینی تھی اس سے بل لے کر وہ سر جھٹکتا چھ
پانچ پانچ ہزار کے نوٹ اسکے کاؤنٹر پر رکھتا والٹ جیب میں ڈالتے باہر
نکل آیا زامل زالے اب بھوک سے شور کرنے لگے تھے اوپر سے
دونوں تھے
بھی اتنے چھوٹے چھوٹے کہ آگے سے آتا اپنا باپ بھی نہیں دکھ رہا تھا

اس نے سامان گاڑی کی پچھلی نشست پر رکھتے ایک باکس اپنے ساتھ
آگے رکھ لیااور اس میں سے ایک ایک پیسٹری نکال کر انکے ننھے ننھے
سے گپوہاتھوں میں پکڑائی جسے پکڑتے زامل نے تواسی وقت اسکا کچومر
بنادیازالے بھی اسی کی بہن تھی دونوں اسے بھینچتے اپنے
ننھے ننھے ہاتھوں سے کھانے لگے عجیب مخلوق تھی پہلے اسکے ٹکڑے
ٹکڑے کئے پھر اٹھا کر وہ ٹکڑے کھائے اسکی پسندیدہ گاڑی گندی ہو
رہی تھی اور وہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا اس نے خاموشی سے گاڑی
سٹارٹ کر دی وہ گھر کی طرف جا رہا تھا اتنی سی دیر میں وہ دونوں
اپنے ہاتھ منہ کپڑے سب پیسٹری سے بھر چکے تھے اسے کس بات کا
ڈر ہوتا وہ ہوتی تو ڈانٹتی کہ وہ بچوں کا کیا حال کر کر لایا ہے
اسکی گاڑی دیکھ گیٹ آٹو میٹکلی کھلتا گیا تھا وہ گاڑی اندر لاتا پورچ
میں کھڑی کر کر دونوں کی جانب گھوم کر آیا

کر لئے کپڑے گندے۔۔۔"اس نے مصنوعی سا دونوں کو ڈپٹا دونوں ہی

آنکھیں ٹمٹماتے اپنے باپ کو دیکھنے لگے وہ دونوں کو نکال کر ساتھ ان کی پیسٹری والا ڈبہ اٹھاتے گھر آیا سامنے لاؤنج خالی تھا اسے حیرت ہوئی سب کہاں چلے گئے تھے اس نے زامل زالے کو صوفے پر بٹھایا اور خود بھی انہی کے ساتھ بیٹھ گیا جب اسے فضا میں ایک خوشبو سی محسوس ہوئی اس نے بے ساختہ مڑ کر پورے لاؤنج میں نظر گھمائی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا لیکن یہ احساس اسکے پاس ہونے کا احساس اسکا دل بھاری کرنے لگا تھا کیا وہ سچ میں پاگل ہو گیا تھا اسکے بچے مم مم کرتے اسے ہوش میں لے آئے

برلاس بچوں کو دیکھ انکی جانب لپکنے ہی لگا تھا کہ پامیر نے ایک دم اسے پکڑ لیا

توکدھر چلا یہی رک۔۔۔"اسے آنکھیں دکھاتے گھوری دی
اب بھائی سے گلے نہیں لگنا بچوں کو تو لینے دیں۔۔۔"وہ زامل زالے کو
دیکھ بے صبرا ہو رہا تھا
کیوں توانکی دوسری ماں ہے جو تیری ممتا انکو دیکھ اڈا اڈ کر باہر
آرہی ہے چپ کر کر یہی کھڑا رہ سمجھا۔۔۔"وہ سب چھپے زیحال اور
بچوں کو دیکھ رہے تھے جب اسکے مڑ مڑ کر یہاں وہاں دیکھنے پر سب
کی آنکھوں میں رشک اترا تھا وہ کس قدر چاہتا تھا زمل کو کہ اسکی
خوشبو تک اپنے گھر میں محسوس کر گیا
یہ ماں ہی ہے انکی زمل کو چھپا کر اسے دکھا دو وہ اسی سے فیڈ مانگ
لیں گے۔۔۔ہاہاہا۔۔۔"عثمان کی بات پر سب کا بے ساختہ قہقہہ بلند
ہونے
لگا تھا لیکن سب ہی اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے فورا دبا گئے

بدتمیزوں چپ کرو۔۔۔بھائی کو بھنک بھی پڑ گئی تو سارا پلان فلاپ ہو جائے گا۔۔۔" یاقوت نے پیچھے مڑ کر سب کو ڈپٹا سب اچھے بچوں کی طرح منہ پر انگلی رکھ گئے

ویسے تمہارے اپنے پروڈکٹ کب آئیں گے۔۔۔" عثمان نے برلاس کے کان

میں سرگوشی کرتے پوچھا حال تو دونوں کا ایک جیسا تھا لیکن وہ کیا جانے شاہ صاحب اپنا بیڑا پار کر چکے تھے برلاس نے گہری نظروں سے سامنے کھڑی آئرہ کو دیکھا

ابھی میں خود بچہ ہوں اپنے بچے کیسے سمبھالو نگا۔۔۔۔" وہ سر نفی میں ہلاتے اپنی میسنی شکل دوسری جانب پھیر کر ہنسی دبانے لگا

اصل میں تو وہ بلش کر رہا تھا

بیٹا میں بھی جانتا ہوں تمہاری حقیقت زیادہ معصوم نہ بنو اس شپرڈ

کاجو چمڑی تم نے ادھیڑ کر رکھا ہے ناں۔۔۔سب جانتا ہوں۔۔۔"وہ جانتا

تھا شپر ڈاس وقت کہاں اور کس حال میں ہے برلاس نے گردن موڑ کر اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "کسی کا سیکرٹ جاننا بری بات ہوتی ہے "لیکن آگے بھی عثمان تھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہنس پڑے بڑی چالو چیز ہو یار۔۔۔" برلاس اسے بھائی نہیں سیدھا یار کہتا تھا وہ اس سے آٹھ نو سال بڑا بھی تھا لیکن برلاس کو ٹریٹ ہمیشہ دوستوں کی طرح کرتا تھا

مشی۔۔۔۔"دونوں بچوں کی بندروں والی شکل دیکھتے اس نے مشی کو پکارا اسکی آواز سنتی کچن میں کھڑی مشی کانپی تھی یاقوت نے اسے پیچھے سے دھکا دیا کہ جاؤ وہ ہچکچاتی باہر آئی

وہ گاڑی میں کچھ سوئٹس ہیں۔۔۔مم۔۔۔منگوالو۔۔۔"بولتے وہ نظریں

پھیرتے بچوں کو دیکھنے لگا یقیناً وہ آنکھوں میں اتری نمی اسے نہیں دکھانا چاہتا تھا جو نمی اسکے قریب ہونے کے احساس سے اتری تھی

ٹھیک ہے لالا۔۔"اسکے لالا لفظ پر اس نے بے اختیار اسکی جانب دیکھا اور

دیکھتا ہی رہ گیا تھا یقیناً مورے یا خانم نے اسے گل کے بارے میں بتایا تھا تب ہی مشی کو سمجھ آئی تھی کہ وہ کیوں اسکے بھائی بولنے پر مسکراتا تھا لیکن آج نہیں مسکرایا یہ دیکھ مشی کا دل مٹھی میں بھنچا تھا کیونکہ وہ غلط وقت پر لالا بول گئی تھی پہلے بہن کھوئی اور اب۔۔۔؟اب اپنی زندگی

یہ کیا کر لیا دونوں نے۔۔۔"اس نے بچوں کی حالت دیکھ حیرت سے

پوچھا اب وہ دیکھتی کہ وہ ماں کے ساتھ نہیں باپ کے ساتھ تھے

جسے ان سب کا اتنا نہیں پتہ تھا

میں۔۔۔میں کر دونگا صاف۔۔۔" وہ جانتا تھا بچے اور کسی سے نہیں

کروائیں گے

آپ کمرے میں لے جائیں۔۔۔وہاں کر لیں۔۔۔" اسکی بات پر زیحال

سر ہلاتا

دونوں کو باری باری گود میں اٹھا کر اوپر کمرے میں لے گیا ساتھ انکا

ڈبہ بھی تھا جو اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے کیلئے وہ ساتھ لے گیا تھا

اسکے جاتے سب باہر نکل آئے جو چھپ کر اسے دیکھ رہے تھے

" چلو بچوں اپنا اپنا کام کرو وہ اب کل ہی کمرے سے باہر آئیں گے۔۔۔

پامیر کی بات پر زریاب نے گھور کر اسے دیکھا باقی سب کی ہنسی

چھوٹی تھی سب میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی

وہ دونوں کو بیڈ پر بٹھاتے خود انکے لئے ٹیشو لینے چلا گیا وہ دونوں اپنے ہاتھوں پر لگی پیسٹری کھا کم گرا زیادہ رہے تھے جواب ختم ہونے والی تھی

تب ہی زامل کھسکتا ڈبے کی جانب بڑھنے لگا اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا اسکا ننھا سا ہاتھ جیسے ہی ڈبے پر پڑا اسی وقت زیحال ٹیشو لے کر آ گیا

نو۔۔۔پہلے یہ۔۔۔صاف کریں۔۔گے۔۔۔"اسے مصنوعی ساڈپٹتے اس نے زامل

کے ہاتھ صاف کرنے شروع کئے جو زالے سے زیادہ گندے کر کر بیٹھا تھا زالے اپنے ہاتھ پر لگی پیسٹری زیحال کی جانب کرتی اسے کھلانے کی کوشش کرنے لگی اپنی بیٹی کا یہ پیار دیکھ زیحال کو

اس پر ٹوٹ کر پیار آیا اس نے جھک کر زالے کی ننھی ننھی نرم و ملائم
انگلی پر لگی پیسٹری جیسے ہی اپنے منہ میں لی وہ کھلکھلا کر ہنسنے
لگی

میرا بیٹا۔۔۔" وہ زالے کا گال چومتا پھر زامل کے ہاتھ صاف کرنے لگا
جو

گیو بس کھانے پر لگا ہوا تھا زالے کو تو جیسے یہ ایک دلچسپ کھیل
لگا تھا یا شاید وہ جانتی تھی اسکا باپ دو دن سے بھوکا ہے اس نے پھر
اپنے ہاتھ سے ننھا سا پیسٹری کا ٹکڑا زیحال کی جانب بڑھایا جسے وہ
جھک کر کھاتے زامل کے کپڑے صاف کر رہا تھا جب اس نے دوبارہ
انگلی پر پیسٹری لگاتے زیحال کی جانب بڑھائی وہ بنا دیکھے اسے منہ
میں لے جاتے ایک دم سٹک ہو گیا اسکی سانس تک رک گئی یہ انگلی
زالے کی نہیں تھی یہ اس سے بڑی انگلی تھی جس کا ذائقہ اسکا ہمیشہ

پسندیدہ ذائقہ رہا تھا وہ کچھ دیر ہل تک نہیں پایا جیسے اپنے ہلنے کی سکت
ہی کھو چکا تھا انگلی اسکے منہ میں ہی تھی اس نے دھیرے سے
گردن موڑ کر جیسے ہی پیچھے دیکھا وہاں وہ ظالم کھڑی تھی آنکھوں
میں آنسوں لئے ہونٹ کپکپاتے ہوئے اسے دیکھ زیحال کرنٹ کھا کر
بیڈ
سے اترا اور پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگا کیا یہ کوئی خواب
تھا ایک حسین خواب اگر ہاں تو وہ اس خواب سے کبھی جاگنا نہیں
چاہے گا مر کر بھی نہیں وہ شل ساکت کھڑا اسے دیکھ ہی رہا تھا جب
دونوں بچے زمل کو دیکھ چیخیں مارنے لگے وہ پیسٹری بھول چکے تھے
وہ اپنی بھوک بھول چکے تھے دونوں اپنی ماں کو دیکھ رونے لگے جب
زمل نے تڑپ کر اپنے دونوں بچوں کو اٹھا کر اپنے سینے میں بھینچ لیا
زالے تو ہچکیوں میں رونے لگی تھی اس معصوم کا صبر ٹوٹ چکا تھا

دونوں کا یوں تڑپ کر رونا زمل کا دل دہلا کر رکھ گیا انکو کیا پتہ تھا
انکی ماں کہاں گئی تھی وہ تو بس نظر نہیں آتی تھی وہ پاگلوں کی
طرح کبھی زامل کو چوم رہی تھی کبھی زالے کو جو اپنی ماں کے
چہرے پر اپنا ننھا سا ہاتھ رکھے اسکی گردن میں چہرہ چھپا کر بس
روئے جا رہی تھی اسکی تو جیسے گھگھی سی بندھ چکی تھی اب پتہ
چلا وہ کیوں ضبط کر رہی تھی وہ صرف اس پل کے انتظار میں تھی
وہ بس اپنی ماں کی آغوش ملنے کے انتظار میں تھی
بس۔۔۔بس میری جان۔۔۔" وہ خود پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی
اسکے
بچوں کی تڑپ دیکھ دل پھٹنے کے قریب تھا وہ دونوں اسکے چہرے کو
جیسے چوم رہے تھے دونوں کے ننھے ننھے سے چہرے سرخ ہو چکے تھے
نہیں یہ خواب نہیں تھا یہ حقیقت تھی اسکی گلالے اسکی زڑ گیہ اسکے

سامنے تھی صحیح سلامت اور سب سے بڑھ کر "زندہ" آہ اسکی ٹانگیں
بے جان ہوتی وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا آنکھوں پر ہاتھ رکھتے
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا جب اسے ایسے دیکھ جیسے زمل کی جان
نکلی تھی وہ ایک پل ساکت سی ہوئی اسے دیکھنے لگی بکھرے بال
آنکھوں سے ابل ابل کر بہتے آنسوں دیکھ زمل کا دل کٹ کر رہ گیا وہ
بچوں کو بیڈ پر بٹھاتی تڑپ کر اسکے سامنے زمین پر بیٹھی اسکے ہاتھ
تھامتی اسکا چہرہ دیکھنے لگی آہ اسکی جھیل سی آنکھیں سرخ
سوجھی آنسوؤں سے بھری سیلاب کی مانند بہہ رہی تھیں یہ دیکھ
زمل تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگا گئی زیحال اسکے سینے پر سر رکھتے
اور بھی شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا وہ کچھ کہہ نہیں رہا تھا
بس رو رہا تھا اپنی تڑپ بتا رہا تھا جو دو دن وہ تڑپا وہ پل پل اذیت
کی موت مرا اب الفاظ ختم تھے اب صرف اسکی جان لیوا تڑپ تھی

ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔"اسکے منہ سے ہبی سنتے زیحال کا پورا وجود لرز کر رہ گیا

وہ پیچھے ہوتا اسے اپنے سینے سے لگا کر پوری شدّت سے خود میں

بھینچتے اور بھی شدّت سے سسک سسک کر رو پڑا زمل اسکی شدّت

اور تڑپ دیکھ اگلا سانس نہ لے سکی یہ کیا کر گئی تھی وہ کیا کر گئی

تھی خدا اسے کبھی اس گناہ کیلئے معاف نہ کرتا وہ کیسے ایک اچھے

خاصے بندے کو کوئی پاگل عاشق دیوانہ بنا گئی تھی اس نے کب

زیحال کو ایسے ٹوٹے بکھرے دیکھا تھا آج تو اسکا رونا زمل کی جان

نکال گیا تھا

ہبی۔۔۔۔"اس نے پھر پکارا جب وہ پیچھے ہوتا پاگلوں کی طرح اسکے

چہرے کو دیوانوں کی طرح چومنے لگا کبھی آنکھیں کبھی ماتھا کبھی

ہونٹ کبھی ہاتھ وہ سچ میں پاگل ہو گیا تھا وہ کانپتے ہوئے اسے

بس چومتا جا رہا تھا زمل نہیں بول پائی کچھ وہ خود پھوٹ پھوٹ

کر رو دی زیحال کا کچھ نہ بولنا اسکی روح کھینچ گیا اسکی جدائی
کچھ پل کیلئے اسکی آواز چھین گئی تھی وہ بھی بنا کچھ بولے اسے
چومنے لگی اسکا ماتھا اسکی سوجھی ہوئی آنکھیں جو برس برس کر
اپنی حالت بگاڑ چکی تھیں چومتے وہ پھر اسے اپنے سینے میں بھینچ
گئی

بس۔۔۔ ہبی۔۔۔۔بس۔۔۔"اسے ڈر تھا اسکا دل زیحال کی یہ حالت
دیکھ
عنقریب پھٹ جائے گا وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے زمل کے سینے میں منہ
چھپا گیا وہ پورا بری طرح سے کانپ رہا تھا یہ نہیں تھا پاشا بے یہ
نہیں تھا بیسٹ یہ بس گلالے کا ہبی تھا اسکی جدائی میں تڑپا ہوا
شخص

ک۔۔۔کچھ بولیں۔۔۔ ہبی۔۔۔کچھ بولیں۔۔۔"اسے تڑپ کر روتے دیکھ زمل

کی حالت بگڑنے لگی تھی وہ کچھ بول کیوں نہیں رہا تھا وہ اب بھی

چہرہ زمل کی دھڑکنوں میں چھپائے بس پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

ہبی۔۔۔۔نہ کریں۔۔۔۔ن۔۔۔نہ کریں۔۔۔میں۔۔۔میں پھر چلی

۔۔۔"جملہ پورا

ہونے سے پہلے وہ تڑپ کر پیچھے ہوتا سر نفی میں ہلانے لگا چہرہ شدّت

سے پھوٹ پھوٹ کر رونے کے باعث سوخ ہو چکا تھا

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔مت جانا۔۔۔مت جانا۔۔۔میں

"۔۔۔مر جاؤنگا۔۔۔میں۔۔۔

ہبی۔۔۔۔۔ ہبی۔۔۔"وہ اسے چہرے جھکائے ایسے روتے دیکھ تڑپ

اٹھی تھی

وہ تو اب اس لفظ سے ہی خوف کھانے لگا تھا

ت۔۔۔ تم۔۔۔ مت جانا۔۔۔ میں ن۔۔۔ نہیں رہ سکتا۔۔۔ میں

" ۔۔۔ نہیں رہ۔۔ سکتا

زمل تڑپ کر اسکی گود میں بیٹھتی اسکا سر اپنے کندھے پر ٹکا گئی وہ

اپنا چہرہ زمل کی گردن میں چھپائے سسک سسک کر رو پڑا بچے اپنے

ماں باپ کو ایسے روتے دیکھ اور بھی رونے لگے تھے زمل نے گردن

موڑ

کر دونوں کو دیکھا وہ کسے سمبھالتی اپنے بچوں کو یا اپنے ہبی جان

کو دونوں کی ہی تڑپ اسکے لئے جان لیوا تھی

تم۔۔۔ تم کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔ پپ۔۔۔ پتہ تھا ناں

۔۔۔۔ تت۔۔ تمہارا

ہی۔۔۔نن۔۔۔نہیں رہ سکتا۔۔۔نہیں رہ۔۔۔سکتا۔۔۔وہ" وہ چہرہ چھپائے
ہچکیاں لیتے اس سے شکایت کر رہا تھا زمل کا دل اسکی شکایت پر بند ہونے لگا تھا وہ کتنی ہی دیر اسے خود سے لگائے چپ کرواتی رہی جب اسکے رونے میں تھوڑی سی کمی آتے دیکھ وہ اٹھ کر اسے بھی اپنے ساتھ بیڈ پر لے آئی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اور زمل اسکے سینے سے ٹیک لگائے زالے کو فیڈ کروا رہی تھی جو اپنے باپ کی طرح دو دن سے ماں کے دودھ کی بھوکی تھی صرف فروٹس پر گزارا کر رہی تھی اور اب پیچھے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی زامل دودھ پی کر سو چکا تھا پتہ نہیں ماں کے دودھ میں کیا نشہ تھا پیتے ساتھ سکون کی نیند آئی تھی زیحال مسلسل اسکے دیکھ رہا تھا منہ سے وقتاً فوقتاً سسکیاں نکل رہی تھی یہ دیکھ زمل کا دل کٹ کر رہ گیا اس نے چہرہ

اوپر کر کر اپنے پنکھڑی سے لب زیحال کی جلتی ہوئی آنکھوں پر رکھ دیے اسکی ٹھنڈک جیسے زیحال کے پورے وجود میں بجلی کی طرح دوڑتی چلی گئی زالے نے اپنا ننھا سا چہرہ باہر نکال کر ان دونوں کو دیکھا اور دیکھتے کھلکھلا کر ہنسنے لگی

میری جان کا ٹوٹا۔۔۔" وہ جھک کر اسکا روئی جیسا پھولا ہوا گال چومنے لگی وہ اور کھلکھلا کر ہنستی پھر سے دودھ میں گھس گئی اور میں۔۔۔۔" وہ سسکی لیتے کس معصومیت سے پوچھ رہا تھا زمل اسے دیکھ کچھ دیر کچھ نہیں بول پائی پھر دھیرے سے اپنے ہونٹ اسکے آتش لبوں سے جوڑ دیے کیا سکون تھا اس سکون کو لفظوں میں بیان کر پانا نہ ممکن تھا وہ زیحال کے ہونٹ چومتی پیچھے ہوئی

آپ جان ہیں۔۔۔پوری کی پوری۔۔۔اور یہ دونوں اس جان کے ٹکڑے۔۔۔"

لہجے میں دنیا بھر کی محبت تھی زیحال کی آنکھیں پھر سے بھیگنے
لگی وہ چہرہ دائیں جانب موڑتا بے آواز رونے لگا
ہی۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ نہیں بول پائی دل ایک دم مٹھی میں آیا تھا وہ
رونے سے باز ہی نہیں آرہا تھا خوف اس قدر اسکے روم روم میں رچ
بس چکا تھا اس نے زیحال کا چہرہ پکڑ کر اپنی جانب موڑ کر اسکی
سرخ آنکھوں میں جھانکا جو دو دن سے ویران پڑی تھیں اس کے دل پر
جیسے ہاتھ سا پڑا تھا وہ تھوڑی اوپر ہوتی اسکے آنسوں چن کر اپنے
حلق میں اتارتی ایک ایک قطرہ پی گئی وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا
اپنی محبت کو دیکھنے لگا جو چیخ چیخ کر اسے احساس دلوا رہی
تھی کہ اب وہ کہیں نہیں جائے گی
وہ زپ بند کرتی زالے کو اٹھا کر اپنی گود میں کھڑا کر گئی

یہ کیا بندر بنا ہوا میرا بیٹا ہاں۔۔۔ بابا نے۔۔۔ گندا کر دیا آپ دونوں کو

بٹ

ماما ابھی اپنے بیٹے کو شاف کر دیں گی ہیں ناں۔۔۔" وہ پیار سے بولتی زالے کو بیڈ پر لٹا کر ٹیشو سے اسکے منہ اور ہاتھوں کو صاف کرنے لگی جن سے کچھ پیسٹری وہ اپنی ماں کے اوپر بھی لگا چکے تھے زامل کے منہ اور کپڑوں پر بھی لگی تھی

یہ کیا کر دیا آپ نے۔۔۔ دونوں کی حالت دیکھیں۔۔۔" وہ زیحال کی جانب

مڑتی اسے ڈانٹنے لگی وہ گھر آتے ہوئے اسی ڈانٹ کو تو یاد کر رہا تھا اسے کیا پتہ تھا کہ سچ میں یہ ڈانٹ اسے ملے گی اب تو ساری زندگی وہ یہ ڈانٹ بنا چوں چرا کئے سن سکتا تھا

اٹھیں اور کپڑے نکال کر دیں انکے۔۔۔" اسکے حکم دیتے زیحال فورا

ٹرانس کی سی کیفیت میں اٹھتا وارڈروب سے ان دونوں کے لئے
کپڑے
نکال کر لایا وہ گیلے ٹیشو سے دونوں پر لگا میٹھا اچھے سے صاف کرتی
انکے کپڑے تبدیل کرنے لگی زامل بھی اس دوران اٹھنے لگا تھا لیکن
زمل اسے تھپکی دیتی پھر سلا گئی جب اسکی نظر زالے کی دو پونیوں
پر گئی
یہ کس نے بنائی۔۔۔؟اسکی ٹیڑھی میڑھی پونی دیکھ اندازہ تو کچھ حد
تک اسے ہو گیا تھا کہ اگر آئرہ یا مشی بناتی تو بلکل پرفیکٹ ہوتی
لیکن یہ تو اسکے باپ نے بنائی تھیں اب اس بچارے سے جیسی بنی زمل
کو ہنسی آئی تھی ان پونیوں کو دیکھ لیکن سچ تھا زالے ان میں اور
بھی کیوٹ لگ رہی تھی

اسکے باپ نے۔۔۔"زالے زیحال کی گود میں چڑھنے کی کوشش کر رہی

تھی اسے خود اٹھاتے وہ سنجیدگی سے بولا مسکراہٹ اب بھی نہیں آئی تھی چہرے پر

اسی لئے پونی اسکے باپ کی طرح کیوٹ ہے۔۔۔"وہ شریر ہوتی زیحال کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کرنے لگی وہ نہیں مسکرایا پھر بھی وہ ضبط کر رہا تھا اپنے آنسوں پر اپنی تکلیف پر وہ اور رونا چاہتا تھا وہ چیخ چیخ کر بتانا چاہتا تھا وہ کیسے مرا ہے ان دو دنوں میں کیسے گھٹ گھٹ کر جیا ہے ان پلوں میں تکلیف کی شدّت اس قدر تھی کہ اسے برداشت نہ کر پانے کی وجہ سے وہ خود کو ختم کر رہا تھا

ہبی آپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔آپ ایسے۔۔۔"وہ آگے کچھ نہیں بول پائی جب

نظر زیحال کی زخمی نظروں پر پڑی وہ پھر سے لبالب بھرنے لگی تھی
ہاں اسے واقعی فیڈ کی ضرورت تھی محبت کی فیڈ وہ ٹوٹ کر جو
بکھرا تھا اسے جڑنے کی ضرورت تھی زمل خاموشی سے زالے کو لیتی
اسے سلانے لگی وہ کچھ دیر کھیلتی اپنی ماں کو دیکھتی جمائیاں
لینے لگی تھی اور جلدی ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی زمل نے مڑ
کر زیحال کو دیکھا جو پیر نیچے زمین پر لٹکائے سر جھکائے بیٹھا تھا
یقیناً اس نے بالوں میں برش تک نہیں پھیرا تھا تب ہی اس قدر
بکھرے
پڑے تھے ہونٹوں پر سفیدی کی پرت سی جمی ہوئی تھی
وہ کھسک کر اسکے قریب ہو کر بیٹھتی اسکا سر دھیرے سے اپنی گود
میں رکھ گئی اسکے رکھنے کی دیری تھی کہ زیحال اس میں اپنا چہرہ
چھپا کر شدّت سے سسک کر رو پڑا روم روم سے جان جیسے نکلتی جا

رہی تھی وہ اسے اپنی تکلیف بتا رہا تھا کہ اسکا دل بند ہو رہا ہے وہ مر رہا ہے اسکی دوری کا احساس اس سے اسکی شخصیت چھین گئی اسے اچھے خاصے بندے سے ایک پاگل عاشق بنا گئی تھی زمل اسے دیکھ اپنی آنکھوں کو برسنے سے نہیں روک پائی

کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ کہ یہ پاگل تمہارے بغیر ایک۔۔۔ ایک پل نہیں رہ سکتا۔۔۔۔ کیوں گئی تھ۔۔۔ تھی تم ۔۔۔"اسکی

ہچکیاں بندھ رہی تھیں وہ شدّت سے تڑپ کر رو رہا تھا زمل بے اختیار اسکے ہاتھ چومنے لگی اسکے سر پر بوسے دینے لگی تڑپ دونوں میں تھی دونوں کے اندر محبت کے جذبات لاوے کی طرح بھڑک رہی تھی جان دونوں کی نکل رہی تھی

تم۔۔۔بہت۔۔بب۔۔۔ بری ہو۔۔۔بہت زیادہ آئی ہیٹ یو

۔۔۔"اسکے آئی ہیٹ میں

کتنی محبت تھی یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی

ہی۔۔۔"اسکے منہ سے ہی سنتے زیحال کے پورے وجود میں خون کی

گردش ایک دم جیسے تیز ہونے لگی تھی کتنا تڑپا تھا وہ یہ لفظ سننے

کیلئے وہ اب بھی نہ آتی تو عنقریب پاگل ہو جاتا اپنے سوچنے سمجھنے

کی صلاحیت کھو دیتا وہ بکھرے بال پھٹے کپڑے فقیروں جیسا حال

کر کر گلی گلی پھرتا سب سے پوچھتا کسی نے اسکی گلالے کو دیکھا

کسی نے اسکی زڑگیہ کو دیکھا کوئی ہے جو بھیک میں اسے اسکی

گلالے اسے دے دے اسے اسکی زندگی دے دے آہ وہ اور شدّت سے

تڑپ

کر رو دیا وہ کتنا روئے گا اس جتنا شاید زندگی میں کوئی رویا ہو

مجھے ت۔۔۔تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ایسے۔۔۔نہ۔۔۔روئیں

"۔۔۔پلیز نہ روئیں۔۔۔

وہ واقعی تکلیف کی شدّت برداشت کرتے کرتے خود بھی سسک کر رو پڑی تھی اسکی بات سنتے زیحال چہرہ باہر نکال کر اسے دیکھنے لگا

اب۔۔۔اب ن۔۔۔نہیں جاؤ گی ناں۔۔۔"وہ سبکیاں لیتے پوچھ رہا تھا

زمل

بے اختیار سر نفی میں ہلانے لگی یہ تو اچھا تھا کہ وہ یہ نہیں پوچھ رہا تھا کہ وہ کہاں تھی کیسے تھی اس سوال کا جواب زیحال کو مزید توڑ دیتا اور ایسا توڑتا کہ خود زمل بھی اسے نہ جوڑ پاتی کبھی

وہ زیحال کے چہرے کے نقوش چومتی اسے پھر سے ہیل کرنے لگی وہ آنکھیں بند کرتا اسکے لمس کا سکون اپنے اندر اتارنے لگا وہ آنکھیں چومتی اسکا ماتھا چومتی ہونٹ چومتی پورے چہرے کو اپنے لمس

سے بھگوتی اسکی گردن پر ابھری گلٹی پر اپنے لب رکھ گئی زیحال نے
کھینچ کر ایک گہرا سانس لیا اسکے منہ سے بے ساختہ ایک سسکی
برآمد ہوئی تھی وہ سسکتا اسکے گہرے لمس اپنی گردن پر محسوس
کرتا گیا ایک احساس تھا جو اسے کسی اور ہی سکون کی دنیا میں لے
گیا تھا

میرے ہبی۔۔۔" بولتی اسکے ہونٹوں سے ہونٹ ملاتی اسکی سانسیں
پینے

لگی زیحال بلکل بے بس اسکی گود میں سر رکھے مکمل طور پر اس
میں ڈوب چکا تھا وہ اسکی روح تک کو سکون بخش رہی تھی زیحال
کی آنکھیں جل رہی تھیں وہ ان کو بھی اپنے لمس سے ٹھنڈک پہنچا
رہی تھی کتنی ہی دیر وہ اسکے چومتی راحت بخشتی رہی پھر جیسے
ہی پیچھے ہٹنے لگی زیحال اسکے سر کی پشت پر ہاتھ ٹکاتے اسے خود

پر جھکاتے اسکے ہونٹوں کو شدّت سے اپنے منہ میں بھرتے زمل کی جان نکال گیا آج اسکی شدّت ایک الگ لیول پر تھی آج اسکا جنون بول رہا تھا اسکی دیوانگی بول رہی تھی

زمل کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا وہ سسکی لیتی پیچھے ہو کر اسے دیکھنے لگی

دور مت جاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز۔۔۔۔" وہ خوف زدہ اسکے ہاتھ کو اپنے دونوں

ہاتھوں میں تھام گیا زمل ساکت سی اسے دیکھے گئی جب دو گرم آنسوں کے قطرے زیحال کی آنکھوں سے بہہ کر سائیڈوں سے نکل کر

کان کی لو میں جذب ہو گئے زمل کا دل ایک بار پھر چور چور ہو گیا وہ وہی زیحال کو خود میں بھینچ گئی وہ بھی اپنے بازو اسکی کمر پر

لپیٹتا پوری شدّت سے اس میں گم گیا دو دن کی بے سکونی دھیرے دھیرے سکون میں بدل رہی تھی

یہ صبح ہر صبح سے الگ تھی جیسے اندھیری رات کے بعد ایک اجلی صبح ایک نکھری صبح حسین صبح سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی ہر کوئی کھلا ہوا گلاب لگ رہا تھا آج ٹھنڈ پھر سے اپنے جوبن پر تھی باہر دھند اس قدر تھی کہ کوئی بھی درخت پودا صاف دیکھائی نہیں دے رہا تھا خانم اور اسکی بیٹیاں تو سردی سے ٹھٹھر رہی تھیں انکو کہاں اس ٹیمپرچر کی عادت تھی مشی نے ان تینوں کو موٹے موٹے سوئٹرز میں ڈھانپ دیا تھا

ماڑا تم کیسے رہتا ہے ادھر امارا تو قلفی جم چکا ہے۔۔۔" وہ سردی سے ہاتھوں کو مسلتی کانپتے ہوئے بولی اسکے خالص پشتو والے لب و لہجے

پرمشی اور کومل ہنسنے لگی تھیں آئرہ اور ماہم انکے لئے چائ اور
باقی سوئٹس لے آئ تھیں ابھی ناشتے کا وقت نہیں ہوا تھا یہ انکی
سردی کم کرنے کیلئے تھیں باقی سب کو تو عادت ہو چکی تھی اس
ٹیمپریچر کی تب ہی خانم کا موبائل بج پڑا اس نے اٹھا کر سکرین
دیکھی سامنے ہی زریاب کا میسج جگمگا رہا تھا
ام کو یہ قلفی بہت پسند ہے ذرا سائیڈ میں آنا اسکو چکھنا ہے۔۔۔"انکا
میسج پڑھ کر سیماب خانم کے گال ایک دم تپے تھے دل اچھل کے حلق
میں آیا تھا اس نے ہڑ بڑا کر یہاں وہاں دیکھا سامنے سیڑھیوں سے وہ
بے باک خان اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے چہرے پر ایک پیاری سی
مسکراہٹ لئے اپنی بھنویں مٹکاتے اسے سائیڈ میں آنے کا اشارہ کر
رہے
تھے خانم کا چہرہ ایک دم سرخ پڑا تھا اسے سمجھ نہیں آئ اپنی حیا

کیسے ان سب سے چھپائے اس سے جلدی سے انکو میسج کیا

خان شرم کرو۔۔۔ادر بھی تمہارا ٹھرک پن ختم نہیں ہوتا۔۔۔"اسکا

جواب

پڑھ کر زریاب اتنی زور سے ہنسے تھے کہ سب نے مڑ کر انکو دیکھا آہ

خانم شرم سے پانی پانی ہونے لگی تھی اس نے بے اختیار آنکھوں پر

ہاتھ رکھ لیا

و۔۔۔۔واہ۔۔۔واہ کیا نیوز ہے۔۔۔ڈالر نیچے آگیا۔۔۔"وہ موبائل پر

دیکھتے

اپنی غلطی کو فورا کمپوز کر گئے اگر غور کرتے تو یہ بھی غلطی تھی

بھلا اس نیوز پر ایسے کون ہنستا ہے

ام ٹھرک پن اپنی بیوی سے کر رہا ہے تم کو مسلا چپ کر کے ایک سائیڈ

آؤ نہیں تو سب کے سامنے اس قلفی کو پگھلا دے گا ام۔۔۔"انہوں

نے صاف دھمکی دی جسے پڑھ کر سیماب کا رنگ ایک دم اڑا تھا اس نے
ہوں قوں کی طرح اپنے بد تمیز خان کو دیکھا جو اس عمر میں بھی باز
نہیں آرہے تھے وہ مجبوراً سب کو ایکسیوز کرتی اٹھ کر کسی بہانے سے
کچن میں گئی زریاب بھی سب کو مگن دیکھ فوراً کچن میں کھسک
لئے سامنے ہی خانم چائے چڑھا رہی تھی جب زریاب اسے ایک جھٹکے
میں کھینچ کر اپنے حصار میں لے گئے

"کدر۔۔۔ تم ادر آکر کچھ زیادہ ہی ام کو آنکھیں نہیں دکھانے لگا۔۔۔
خانم کی کمر کس کر پکڑتے اسکی سانس تک روک گئے وہ پھٹی پھٹی
نظروں سے کبھی انکو دیکھتی کبھی باہر اسے ڈر تھا کہیں کوئی آ ہی
نہ جائے
خان کیا کر رہا ہے چھوڑو ام کو کوئی آجائے گا۔۔۔" وہ جھینپتی انکو
پیچھے کرنے لگی تھی لیکن وہ بجائے پیچھے ہونے کے الٹا خانم کو

سلیب سے پن کرتے اور بھی قریب آ گئے

آجائے۔۔۔ام کسی سے ڈرتا تھوڑی ہے۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے بولتے

خانم کے

چہرے کو اپنے لمس سے سرخ کرنے لگے وہ تو انکے لمس پر کانپ ہی

اٹھی تھی اس سے زیادہ اسے کسی کے آجانے کا ڈر تھا

مورے۔۔۔۔"خانم کے منہ سے مورے کا نام سنتے زریاب ایک دم

کرنٹ کھا

کر پیچھے ہٹے تھے اور خانم اسی موقعے کا فائدہ اٹھاتی جلدی سے

بھاگ نکلی تھی اسکی کھل کھلاہٹ زریاب کے کانوں میں جیسے رس

سا گھول گئی تھی وہ جانتے تھے مورے یا کوئی اور نہیں آیا اس طرح

وہ کتنی بار زریاب کے حصار سے نکل کر بھاگی تھی اب توانکو بھی
اسکی ان ٹرکس کا پتہ چل چکا تھا لیکن یہاں انہوں نے اپنی مرضی سے
اسے چھوڑا تھا ورنہ وہ رو کر اپنا آپ چھڑواتی اور یہ بات زریاب خان
آفندی ہر گز برداشت نہ کر پاتے
بے بی صبح اٹھ کر پھر سے سو چکا تھا اسے تو اب تک نام بھی نہیں
ملا تھا دنیا میں آتے وہ اتنی پریشانیاں دیکھے گا یہ اگر اسے پتہ چل
جاتا تو اپنی لینڈ نگ ذرا دیر سے کرواتا لیکن اب کیا اب تو آ گیا تھا اور
بس سونے پر گزارا کر رہا تھا نہ زیادہ روتا نہ زیادہ کھیلتا اپنے باپ کے
بچپن کی ٹو کاپی تھا کومل اسے اچھے سے کمبل میں لپیٹ رہی تھی
جب ریشے اور سرینہ اسے ستائشی نظروں سے دیکھنے لگیں
لینا ہے۔۔۔؟ان دو معصوم کلیوں کی الجھن سمجھتے کومل خود مسکرا
کر پوچھنے لگی دونوں نے جلدی سے سر ہاں میں ہلایا یہ دیکھ کومل

کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی اس نے دونوں کو صوفے پر بیٹھا
کر بے بی انکے ہاتھ میں دے دیا وہ بھی جھٹ سے آنکھیں کھول کر ان
حسین لڑکیوں کو دیکھنے لگا کومل کو حیرت ہوئی ابھی تو سو رہا تھا
اور اب کیسے اپنی گول گول آنکھیں کھول کر ان دونوں کو تاڑ رہا تھا
افف یہ جنریشن بہت گل کھلانے والی تھی

وہ بھاگ رہی تھی بھاگ بھاگ کر اسکی سانسیں تک پھول چکی تھیں
اسکے پورے بدن سے طاقت جیسے ختم ہو چکی تھی وہ بے جان تھی
بس خود کو گھسیٹتی وہاں سے لے جا رہی تھی آنکھوں سے مسلسل
آنسوں سیلاب کی مانند بہہ رہے تھے وہ حواس کھو رہی تھی کہ اسی
وقت ایک زوردار بلاسٹ ہوتا زمین کو پھاڑتا آسمان کی بلندیوں میں گیا
تھا جس کی آواز سنتے وہ کتنی ہی دور جا گری تھی اس قدر

بھڑکتی تیز آگ جو انسان کو ایک پل میں ہی جھلسا کے راکھ کر دے
اتنی خطرناک وہ تیز جلتی بھڑکتی آگ کے تھپیڑ کے تھپیڑ اس کی جانب
آرہے تھے وہ ہاتھ آگے کرتی ان سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی جب
ایک شدید آگ کا شعلہ اسکی جانب آتا اسے ایک پل میں جھلساتے راکھ
کرنے لگا

وہ دونوں اپنے معمول کے مطابق اٹھ کر چھت گھور رہے تھے خود سے
کھیل کھیل کر جب تھک گئے تو اپنی ماں کو دیکھنے لگے جو انکے باپ
سے لپٹی اسے اپنے سینے پر سلائے خود بھی سو رہی تھی وہ بھی آج
کتنے سکون سے سو رہا تھا کوئی دیکھتا کہ دو دن کی تکلیفوں کے بعد
اب اسکے چہرے پر کتنا سکون تھا وہ سوتے ہوئے بہت پیارا لگتا تھا
لیکن آج اسکے چہرے پر ایک الگ ہی سکون تھا بال ویسے ہی ماتھے پر
بکھرے پڑے تھے زامل نے اپنا ننھا سا ہاتھ زمل کے ہاتھ پر مارا جو

پہلی بار میں نہیں اٹھی زامل پھر سے کھسک کر مم مم کرتا زمل کے
ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارنے لگا بظاہر وہ تھپکی لگ رہی تھی لیکن وہ معصوم
جان اپنی ماں کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا اسکی مم۔۔۔ مم کی آواز
خوبصورت لہروں میں سفر کرتی زمل کے کانوں تک پہنچی تھی لیکن
اسی وقت اسے اپنا آپ کسی جلتی ہوئی بھٹی میں محسوس ہونے لگا
اسے لگا وہ تپتی آگ کے گڑھے میں گر گئی ہے اس آگ کا شعلہ اسے اب
تک جلا رہا تھا اسے راکھ کر رہا تھا وہ گہری نیند میں ہونے کے باعث
اس خواب میں بری طرح سے دب چکی تھی جو کل تک زندگی کی ایک
بھیانک حقیقت تھی نیند میں اسے اپنے ماتھے اور گردن پر بھی بہتا
پسینہ محسوس نہیں ہوا تھا اور اب جیسے جیسے گہری نیند کا غلبہ
ہٹ رہا تھا وہ نیند سے بیدار ہوتی یہ سب محسوس کر رہی تھی اس
نے پٹ سے آنکھیں کھول کر چھت دیکھی سانسیں اب تک پھولی ہوئی

تھی وہ چھت سے نظر گھماتی باقی چیزیں دیکھنے لگی وہ اپنے کمرے
میں تھی وہ کہیں نہیں گئی تھی کسی آگ کے شعلے نے اسے نہیں جلایا
تھا لیکن اسے گرمائش اب بھی محسوس ہو رہی تھی اس نے اپنے سینے
پر سوئے اپنے ہی کو دیکھا جس کی آج سانسیں لینے کی آواز تک اسے
صاف سنائی دے رہی تھی اس نے ہلکی سی گردن اٹھا کر اسکے چہرے
پر جونہی ہاتھ رکھا وہ کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کر گئی وہ شدید
بخار میں تپ رہا تھا سانسیں بھی تیز تیز کھینچ کھینچ کر لے رہا تھا وہ
گرمائش اس آگ کی نہیں بلکہ زیحال کے شدید بخار میں پھنکنے کی
تھی زمل یکدم پریشان سی ہوتی اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر
بیٹھتی اسے دیکھنے لگی اسکا چہرہ زرد پڑ رہا تھا ہونٹ بے رونق ہو رہے
تھے

ہبی۔۔۔"اس نے روہانسی ہوتے اسے پکارا لیکن اس نے نہیں سنا

شاید

اس کی نیند بہت گہری تھی

ہبی۔۔۔اٹھیں۔۔۔"اس نے زیحال کا کندھا پکڑ کر ہلایا لیکن اس میں کوئی

حرکت نہیں ہوئی یہ دیکھ زمل مزید پریشان ہوئی تھی اوپر سے وہ

جس جگہ لیٹا ہوا تھا وہاں زمل کے بدن کا حصّہ کافی حد تک جلا ہوا

تھا جس کا اس نے اب تک کسی کو نہیں بتایا تھا کہ اس آگ نے اسے

کہاں کہاں سے جلا کر اسے شدید تکلیف پہنچائی تھی

ہبی اٹھیں۔۔۔ناں۔۔۔آپ کو کیا ہوا ہے ہبی۔۔۔؟عنقریب وہ رو

دینے کو تھی

اسے اس قدر تپتے دیکھ اسکے اپنے حواس باختہ ہو رہے تھے اتنا تیز

بخار تو زیحال کو کبھی نہیں ہوا تھا لیکن آج تو اس نے اس کی تپش سے ہی زمل کو پسینے میں شرابور کر دیا تھا زمل نے ہمت کرتے اسے اپنے اوپر سے ہٹا کر بیڈ پر لٹایا تب بھی اسکے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں ہوئی وہ اسی طرح اوندھے منہ بے سدھ پڑا رہا زمل اٹھ کر ننگے پیر بھاگتی ہوئی نیچے گئی تھی دونوں بچے اب اپنے باپ کی پیٹھ تھپتھپا رہے تھے یا اسے اٹھا رہے تھے انکو گرم یا ٹھنڈے کا کیا پتہ انکو تو بس اپنا باپ دکھ رہا تھا

یق۔۔۔یاقوت پامیر کہاں ہیں۔۔۔"اس نے لاؤنج میں آتے ہانپتے ہوئے

پوچھا اسے بغیر دوپٹے اور چپل کے دیکھ سب ایک دم پریشان ہوئے تھے

وہ دونوں تو سو رہے ہیں ناشتے کے وقت اٹھیں گے کیا ہوا تم اتنی

پریشان کیوں ہو۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔؟مشی پریشان ہوتی اٹھ کر اسکے

پاس آئی تھی زمل کی آنکھوں سے آنسوں ابل ابل کر بہہ رہے تھے

وہ۔۔۔وہہ۔۔۔ ہبی کو۔۔۔بب۔۔۔بہت تیز۔۔۔بخار۔۔۔ہے

"۔۔۔وہ۔۔اٹھ نہیں رہے

وہ روتے ہوئے اٹک اٹک کر بمشکل بولی دل تھا کہ بیٹھا جا رہا تھا

زریاب داجی کے ساتھ صبح کی واک پر باہر گئے تھے گھر پر وہ چاروں

تھے اور چاروں کے چاروں آج سکون کی نیند سو رہے تھے مشی فورا

اپنے کمرے میں گئی یاقوت الٹا پڑا گہری نیند میں تھا جب مشی نے آتے

اسے ایک دم جھنجھوڑ دیا

یاقوت۔۔۔یاقوت اٹھو۔۔۔۔"اسکی ویسٹ پکڑ کر کھینچتے اس نے

ہڑبڑی

میں اٹھا یا یاقوت ایسے اٹھا تھا جیسے خدانخواستہ کوئی زلزلہ آگیا

ہو

تم کیوں۔۔۔ہر وقت اس جلاد کی اولاد ہونے کا ثبوت دیتی ہو۔۔۔ایسے

کون اٹھاتا ہے جھلی۔۔۔"آخر میں منہ بسورتے وہ پھر سے آنکھیں بند

کر

گیا جو ٹھیک سے کھلی بھی نہیں تھیں بس منہ کھلا تھا جس سے

سخت سنا کر وہ پھر سو گیا

اٹھ جاؤ۔۔۔زیحال بھائی کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔"اس کے منہ سے یہ

بات

سننی تھی کہ یاقوت کرنٹ کھا کر اٹھ بیٹھا تھا آنکھیں نیند سے سرخ

تھیں لیکن اب کونسی نیند کہاں کی نیند وہ پیروں میں جوتے اڑستا

شرٹ پہن کر جلدی سے اٹھتا اسکے ساتھ باہر نکلا زمل اوپر جا چکی

تھی وہ بھی اوپر بھاگا ہوا گیا جاتے زیحال کو دیکھا بے سدھ گردن
دائیں جانب ڈھلکائے پڑا تھا یا قوت ایک جست میں اسکے پاس بیٹھا
اسکا چہرہ تھپکنے لگا
بھائی۔۔۔بھائی اٹھیں۔۔۔"ہاتھ لگاتے اسے بخار کی شدّت کا اندازہ
ہو گیا
تھا وہ سب چھوڑے بھاگتا ہوا نیچے جاتا ڈاکٹر کو لینے گیا تھا زمل
اسکی حالت دیکھ اپنے بچوں کو بھی بھول چکی تھی
ہبی۔۔۔ہبی اٹھ جائیں۔۔۔"وہ روتی ہوئی اسکا بازو ہلانے لگی لیکن وہ
نجانے رات کے کس پہر سے بے ہوش تھا وہ اب کسی کو نہیں سن رہا
تھا اسکی یہ حالت زمل کی تو جیسے جان نکال گئی تھی اسے اب پتہ
چل رہا تھا وہ دو دن اسکے بغیر کیسے رہا ہو گا

ہبی اٹھیں ناں۔۔۔۔ ہبی۔۔۔اٹھ جائیں۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکے

سینے پر سر رکھ گئی وہ نہیں اٹھا وہ سزا دے رہا تھا اسے اس غلطی کی جو وہ انجانے میں یا جان بوجھ کر کر گئی تھی سب دھیرے دھیرے دھیرے وہی جمع ہونے لگے تھے برلاس زیحال کے سر پر کھڑا ڈاکٹر کو اسکا چیک اپ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا

مجھے حیرت ہو رہی ہے اتنے مضبوط اعصابوں کا مالک کسی بات کا اتنا زیادہ سٹریس کیسے لے سکتا ہے کہ وہ انکے جان لیوا ہی ثابت ہو جائے انہوں نے کسی بات کا بہت گہرا صدمہ لیا ہے اور یہ انکے لئے ٹھیک نہیں

ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا انکو سٹریس نہ لینے دیں۔۔۔" وہ اپنے پروفیشنل انداز میں بولتے خود بھی کافی حد تک پریشان تھے کیونکہ

جس کا علاج کرنا انکی قسمت میں آیا تھا اگر اسے کچھ ہو جاتا تو
اسکے سر پر کھڑے موت کے فرشتے اسے اگلا سانس بھی نہ لینے دیتے
برلاس نے شعلہ بار نگاہوں سے زمل کی جانب دیکھا جو ایک جانب
کھڑی اب بھی بے آواز رو رہی تھی وہ بھی برلاس کو دیکھ رہی تھی
اور اسکی نظروں کا مطلب بخوبی جانتی تھی اب اسکا دل پھٹنے کے
قریب تھا نہیں خدا اسے کبھی اسکے معاف نہ کرتا

عثمان ڈاکٹر کو لے کر چلا گیا تھا وہ جاتے جاتے ڈرپ لگا کر گیا تھا اور
اب کومل اسے دیکھ رہی تھی برلاس آگے آتا زیحال سے لپٹ کر اسکے
ساتھ لیٹ گیا دوسری طرح اسکے دونوں بچے تھے اور اس طرح اسکا
بڑا بچہ جو نجانے کیا سوچ رہا تھا جب ایک گرم آنسوں کا قطرہ
آنکھوں کی باڑ توڑ کر زیحال کے سینے پر گر گیا
مجھے سمجھ نہیں آرہی بھائی کیسے اس بات کو بھولیں گے۔۔۔" یاقوت

سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ٹکٹکی باندھے زیحال کو دیکھ رہا تھا جب
اسے ایک دم زمل کا خیال آیا
تم زندہ تھی۔۔۔تو کہاں تھی ہمیں ملی کیوں نہیں۔۔۔؟وہ زمل کی
جانب
مڑتے سوالیہ پوچھنے لگا اسکا سوال ہی جیسے زمل کی جان نکال گیا
وہ سانس روک کر اسے دیکھنے لگی جب منہ سے بے ساختہ ایک سسکی
برآمد ہوئی وہ کیا بتاتی کیا بتاتی وہ کہ وہ کہاں تھی
بے ہوش پڑی تھی یہ۔۔۔"برلاس ایک نقطے پر نظریں گاڑھیں بے
حد
سنجیدہ لہجے میں بولا اسکے جواب پر یاقوت سر ہلا کر رہ گیا صرف
تھوڑی سی دیر میں وہ تینوں بھائی ہل کر رہ گئے تھے اپنے بھائی کی
یہ حالت دیکھ لیکن اب سب تھوڑے کم فکر مند تھے کیونکہ وہ جانتے

تھے اب زمل یہاں تھی وہ سمیٹ لے گی انکے بھائی کو اسے بہت جلدی ٹھیک بھی کر دے گی

کتنی ہی دیر سب وہاں رہے پھر زریاب کے حکم پر ناشتہ کرنے چلے گئے کیونکہ آج داجی ناشتے کی ٹیبل پر تھے اسی لئے مشی اور آئرہ نے صبح جلدی اٹھ کر ملازموں کے ساتھ مل کر ایک اعلی قسم کے ناشتے کا انتظام کروایا تھا

برلاس اٹھ کے رزیحال کو دیکھتا اسکا ماتھا چوم گیا

میں آپ کو کبھی کچھ نہیں ہونے دونگا کبھی بھی نہیں۔۔۔"بولتے اسکی آواز بھیگ سی گئی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا"آپ میرے ہیں میں آپ کو تکلیف دینے والوں کو سزا دونگا بہت بری سزا آپ بس ایک بار مجھے گلے لگالیں بب۔۔۔بس ایک بار۔۔۔"آہ کوئی کیا جانے وہ زیحال کے

ایک لمس کیلئے اب تک کتنا تڑپا تھا اسکے لئے زیحال کا ایک بار اپنے
سینے سے لگانا کیسے برلاس شاہ کو ہیل کر دیتا تھا کوئی کیا جانے
زمل پیچھے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جب برلاس دھیرے سے بیڈ سے
اتر کر اسکے سامنے آ کھڑا ہوا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔میرے بھائی کی اس حالت کی زمے دار تم ہو
"اور اسکے لئے میں کبھی تمہیں معاف نہیں کرونگا کبھی بھی نہیں۔۔۔
بولتے وہ رکا نہیں اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتے وہ کمرے سے
باہر
نکلنے ہی لگا تھا جب دونوں بچوں نے اسکی جانب اپنے ننھے ننھے سے
ہاتھ بڑھادئے انکے شاہ چاچو نے کب سے دونوں کو نہیں لیا تھا برلاس
دونوں کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگاتا چومتا ہوا باہر لے گیا اس کے

جاتے زمل نے اپنے ہی کو دیکھا جو اب تک ہوش میں نہیں آئے تھے

وہ بھاگ کر اسکے سینے سے آ لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی پورے کمرے

میں اسکی سسکیاں گونج رہی تھی اگر اسے ایسے روتے ہوئے زیحال

دیکھ لیتا تو کتنی تکلیف ہوتی اسے وہ تو ایک آنسوں اسکی آنکھوں

میں برداشت نہیں کر پاتا تھا وہ کتنی ہی دیر روتی رہی اب تو جیسے

اسکی گھگھی سی بندھ چکی تھی

ایم سوری۔۔۔۔ایم س۔۔۔سو۔۔۔سوری۔۔ہبی میں۔۔۔میں

۔۔۔بب۔۔۔بہت بڑی

غلطی۔۔۔ک۔۔۔کر گئی۔۔۔۔ایم۔۔۔س۔۔۔سوری۔۔۔۔"وہ

اٹک اٹک کر بولتی

اور بھی شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی پورا بدن تڑپ کے

باعث

کانپ رہا تھا لرز رہا تھا

ک۔۔۔ کیسی۔۔ غلطی۔۔۔"اسے اسی وقت زیحال کی گھٹی گھٹی سی آواز سنائی دی وہ کرنٹ کھا کر اسکے سینے سے اٹھتی اسے دیکھنے لگی

اسکا جیسے زمل کی روح کھینچ گیا تھا اسکا دل بند کر گیا تھا

آپ۔۔۔آپ۔۔۔کوہ۔۔۔ہوش آگیا۔۔۔"وہ بولتی روہانسی ہوتی اسے بے

تحاشہ چومنے لگی یہ دیکھ زیحال کی روح تک پر سکون ہوئی تھی وہ بات اب تک اپنے ذہن سے نہیں نکال پایا تھا اور یہ بات زمل اچھے سے جانتی تھی

آپ۔۔۔ایسے کیوں۔۔۔کر رہے ہیں۔۔م۔۔۔میں آگئی ہوں

۔۔۔ناں۔۔۔"وہ

مصنوعی خفگی دکھاتی بولنے لگی وہ نہیں مسکرایا وہ کیا بتاتا کہ اس

سے خود اس بات کو بھولا نہیں جا رہا تھا اسے بھولنے کیلئے وقت
درکار تھا وہ دھیرے دھیرے زمل کے بالوں میں انگلیاں چلتا گہری
نظروں سے اسے دیکھنے لگا

برلاس کیا۔۔۔ کہہ۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ "آہ وہ تھوڑے سے ہوش
میں بھی اسکی

"بات سن گیا تھا" اس۔۔۔ اسے بب۔۔۔ بلاؤ۔۔۔
ہبی چھوڑیں۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ ہوش میں آ گئے۔۔۔ "وہ ہر بات
بھولتی پھر سے

اسکے سینے پر لیٹ گئی زیحال نے ہمت کرتے اپنے بازو اسکی کمر پر
رکھتے اسے خود میں بھینچنا چاہا لیکن اس میں آج وہ دم نہیں تھا وہ
ہمت نہیں بچی تھی لیکن اس نے پھر بھی ہمت کرتے اپنا ہاتھ بڑھا کر
موبائل اٹھاتے برلاس کو کال کی جسے وہ اٹھانے کے بجائے دیکھ کر

فورا اسکے کمرے کی جانب بھاگا تھا

زیحال تھوڑا سا کھسک کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھتے زمل کے بکھرے بال اپنی انگلی کی پوروں سے سمیٹنے لگا وہ تھی کہ رونے سے باز ہی نہیں آ رہی تھی

میرا بچہ۔۔۔" وہ پیار سے بولتا اسے اپنے سینے سے لگاتا گہری سانس لے کر رہ گیا وہ اس حد بیمار ہو کر بھی اسے سمیٹ رہا تھا جبکہ بکھر وہ خود چکا تھا برلاس کے کمرے میں آتے زمل پیچھے ہٹنے لگی تھی لیکن زیحال نے روک لیا اور مصنوعی عضّیلی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

تم۔۔۔ کیا۔۔۔ کہہ کر۔۔۔ گئے ہو۔۔۔ گلا لے کو۔۔۔" اسکا لہجہ نہ سخت تھا نہ

نرم برلاس نے خفا خفا سی نظروں سے زمل کو دیکھا

میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔ک۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔"بولتے اس نے جھٹ
سے سر بھی نفی میں ہلایا
تم۔۔۔ناراض۔۔ہو۔۔۔کیوں۔۔۔؟اسکے سوال پر برلاس نے پھٹی پھٹی
نظروں سے زمل کو دیکھا اتنی جلدی شکایت کر دی اپنے ہبی کو اسے
جی بھر کر زمل پر غصّہ آیا لیکن جلد ہی نظریں جھکا گیا
اپنی بہن سے ناراض تھا۔۔۔سوری۔۔۔"وہ سر جھکائے فورا معافی طلب
کر گیا کوئی انا کوئی غرور اپنی ناک آڑے نہیں لایا یہی اسکی شخصیت
کی خوبصورتی تھی کہ وہ اپنوں پر جان دیتا تھا اور دشمنوں کی جان
سیدھی لیتا تھا

دوبارہ ناراض ہوئے تو۔۔۔بہت برا پٹو گے۔۔۔"اسکی ڈانٹ سنتے

برلاس

کی آنکھیں بھر آئیں اسے یہی تو چاہیئے تھی اور یہ بات زیحال سمجھ

گیا تھا اس نے زمل کو نظروں ہی نظروں میں اٹھنے کا اشارہ کیا وہ

بھی جھٹ سے اٹھ کر ایک جانب ہو گئی جب زیحال نے اپنے دونوں

بازو وا کر دیے یہ دیکھ برلاس ایک ہی جست میں اسکے سینے سے آ لگا

تھا اتنی زور سے کہ اسکے منہ سے بے ساختہ کراہ نکلی

اتنے۔۔۔بڑے۔۔۔ہو۔۔۔گئے۔۔۔حرکتیں بچوں والی ہیں

۔۔۔"اسکی آواز بے

حد دھیمی اور گھٹی ہوئی تھی یہ دیکھ برلاس کا دل کٹ کر رہ گیا وہ

اور اسکے سینے میں چہرہ چھپا کر اپنے چہرے پر رقم ہوئی اذیت کو

چھپانے لگا

آئی ایم ناراض۔۔۔" وہ ناراضگی جتا کر بھی اسی کے سینے میں گھسا ہوا تھا یہ دیکھ زیحال کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ در آئی زمل اسے ہی دیکھ رہی تھی آج اسکی مسکراہٹ بھی پہلے جیسی بھرپور نہیں تھی وہ ہیل ہو چکا تھا اسکے بھائی کا لمس اسے مل گیا تھا جسے پاتے وہ ایک بھرپور توانائی اپنے اندر بھرتا اٹھ کر اسے دیکھنے لگا

اب بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔ شپر ڈ اپنی موت کا انتظار کر رہا ہے

روز پکارتا ہے آپ کو۔۔۔" اسکی بات پر زیحال کی بھنویں سکڑی اسے تو وہ بھول ہی گیا تھا لیکن برلاس کے منہ سے اسکا ذکر سن کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اب کس حال میں ہو گا وہ بلڈی بیسٹ اسے کس حال میں رکھ رہا ہو گا

"تم نے ضرور اسکی حالت بری کی ہو گی۔۔۔

ایسی ویسی۔۔۔ابھی اور کرونگا۔۔۔ لیکن مارونگا نہیں۔۔۔وہ آپ کا مجرم
ہے اسکو جیسے مرضی چیر پھاڑ۔۔۔" وہ بولتے بولتے رک کر سائیڈ میں کھڑی انکی باتوں سے خوف زدہ سی ہوتی زمل کو دیکھنے لگا جوان دو بیسٹس کی باتوں کو سنتی ان سے خوف کھا رہی تھی اور وہ کتنی آسانی سے کسی انسان کو چیر پھاڑنے کی بات کر رہے تھے

میں چلتا ہوں۔۔۔" وہ اٹھ کر زیحال کا گال چومتا فورا سے باہر نکل گیا اس سے پہلے زمل اسکی اس حرکت پر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی وہ دیکھ اب بھی رہی تھی مگر زیحال کو وہ خفا ہو کر جانے ہی لگی تھی جب زیحال نے اسکی کلائی پکڑتے ایک جھٹکے میں کھینچ کر اپنے اوپر گرا لیا وہ کسی کٹی ڈال کی طرح اسکے اوپر آ گری تھی

کہاں چلی۔۔۔میری زڑ گیہ۔۔۔" وہ لہجے میں دنیا بھر کی محبت سموئے

اسکے بالوں کو پیچھے سمیٹتے اسکی گردن پر انگوٹھا مس کرنے لگا اس
عمل پر زمل کا دل زور سے دھڑکا تھا
ک۔۔۔ کہیں بھی نہیں۔۔۔ی۔۔۔یہی ہوں۔۔۔" وہ ہلکاتی اسکے
انگوٹھے کی
حرکت پر کسی کلی کی طرح سمٹنے سی لگی تھی
یہی۔۔رہنا۔۔۔پلیز۔۔۔" بولتے اسکا لہجہ بھیگنے لگا زمل نے بے اختیار
اسکے
چہرے کو بغور دیکھا آنکھیں اب تک سرخ تھیں بال بکھرے چہرہ بے
رونق ہونٹ سوکھے ہوئے جیسے برسوں سے انکو اپنی غذا نہ ملی ہو یہ
دیکھ زمل اپنی ہر شرم بالائے طاق رکھتی اسکے ہونٹوں پر جھک کر بے
حد نرمی سے انکو انکی پسندیدہ غذا دینے لگی زیحال وہی ہاتھ اسکی
گردن کے پیچھے لے جاتا اور بھی شدّت سے اسکے ہونٹوں کو اپنے منہ

میں بھر گیا اسکے اسی ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی لیکن وہ اسے بھی
محسوس نہیں کر رہا تھا وہ صرف اپنی گلالے کے ہونٹوں کا رس پینے
میں اس قدر مشغول تھا کہ ہر درد ہر تکلیف اسکے آگے دھندلا چکی
تھی

وہ زیحال کے ہونٹوں کو اچھے سے نم کرتی پیچھے ہو کر انکو دیکھنے
لگی اسکی آنکھوں میں نمی خود بخود اتر آئی "میرا بے بی" بولتے وہ
زیحال کی دونوں آنکھوں کو چومنے لگی
بس اب میں مزید آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی ہبی۔۔۔ میرے لئے
ٹھیک
ہو جائیں پلیز۔۔۔" اسکا لہجہ بھیگتا دیکھ زیحال کا دل مٹھی میں آیا
تھا وہ سر جھکاتا اپنی نمی کو واپس پی گیا اور بمشکل چہرے پر
مسکراہٹ لے آیا

تم وعدہ کرو اب کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔میں بھی وعدہ کرونگا اپنی
حالت پھر کبھی ایسی نہیں کرونگا۔۔۔"اس کے ہونٹ بے ساختہ
پھڑ پھڑائے تھے جن پر قابو پانے کیلئے وہ انکا ایک کنارہ دانتوں میں دبا
گیا
وعدہ۔۔۔پکا وعدہ۔۔۔نہیں جاؤنگی کبھی بھی نہیں۔۔۔"وہ روتی ہوئی
بے ساختہ اسکی گردن میں منہ چھپا گئی زیحال اسے زور سے بھینچتا
خود میں جیسے پیوست کر لینا چاہتا تھا
اگر گئی بھی تو میں تمہاری جان لے لونگا اور پھر اپنی۔۔۔یاد رکھنا یہ
بات۔۔۔"اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ زمل کا دل ایک دم رک گیا
اس نے کبھی زمل کو یہ الفاظ نہیں کہے تھے وہ تو شروع دن سے اسے
اتنی محبت دیتا تھا کہ وہ خود بھی اس سے اتنی ہی محبت کرنے پر
مجبور ہو گئی تھی وہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جو عورت کو پہلے

قید کر کر اس پر سختی کر کر خود کے ساتھ رہنے پر مجبور کریں اور
بعد میں ان پر اپنی بے تحاشہ محبت نچھاور کریں وہ زیحال خان
آفندی تھا اس نے عورت کو قید کر کر اس پر سختی نہیں کی بلکہ اسے
بے تحاشہ چاہ کر اپنا بنایا تھا وہ شروع دن سے اسے کسی کلی کی
طرح رکھتا آیا تھا اور یہی عمل اسکے اصلی اور نسلی مرد ہونے کا
ثبوت تھا
ہبی۔۔ک۔۔۔کوئی آجائے گا۔۔دد۔۔۔دروازہ کھلا ہے۔۔۔"اس
سے دور ہونے
کا اسے کوئی بہانہ نہیں سوجھا تھا لیکن اس ڈھیٹ نے پھر بھی اسے
نہیں چھوڑا
رہنے دو۔۔۔کھلا۔۔۔تم خاموش رہو۔۔۔"اسے مصنوعی ساڈپٹتے وہ
اور

بھی زمل کو خود میں بھینچتے لگا اسکے زخم اسی طرح اب بھر سکتے تھے وہ اب ایک لمحے کیلئے بھی اسے خود سے دور کرنے کی سکت میں نہیں تھا

گزرے دو دن---

وہ بے سدھ بے ہوش کرسی پر بیٹھا رسیوں میں جکڑا ہوا تھا ہاتھ اس جان لیوا ٹھنڈ میں اکڑ چکے تھے ان سے نکلتا خون بھی اب جم چکا تھا یہ ٹھنڈ بھی سیدھی اسکے ہرے زخموں پر نمک بن کر برس رہی تھی وہ دھیرے سے کسمسانے لگا کچھ آوازیں اسے ہوش میں لا رہی تھیں آسمان سیاہ تاریک تھا ہر طرف لمبے گہرے درخت پوری شان سے سر اٹھائے آسمان کی جانب کھڑے تھے انکے نیچے گھپ اندھیرا تھا مگر اس

اندھیرے میں بھی بہت بھیانک آوازیں تھی جو شپرڈ کو اپنے چاروں
اطراف سے سنائی دے رہی تھیں وہ خوف زدہ سا ہوش میں آتے اپنے
ارد گرد نظریں گھما کر اس آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا جو
کسی خون خوار جانوروں کی تھی لیکن کس کی کیونکہ یہ آواز صرف
ایک کی نہیں ایک پورے گروہ کی تھی شپرڈ کا پورا وجود پسینے میں
شرابور ہونے لگا تھا عنقریب ان آوازوں سے اسکا دل پھٹنے کے قریب
تھا

لیکن تب ہی چاروں اطراف سے سفید روشنی اس گھپ اندھیرے کو
چیرتی ہر چیز کو روشن کر گئی لیکن اسکے روشن ہوتے شپرڈ کا سانس
اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا وہ سانس روکے آنکھیں پھاڑے
اپنے سامنے کھڑے خون خوار بھیڑیوں کو دیکھ رہا تھا جن کے نوکیلے
دانت باہر تھے اور آنکھیں چھوٹی شدید غیض و غضب کے عالم میں

اسے دیکھ رہی تھیں انکی بھوری آنکھوں میں اشتعال صاف دکھائی
دے رہا تھا وہ سفید بھیڑیے دکھنے میں اتنے بھیانک تھے کہ عام انسان
کا دل انکو دیکھ کر ہی پھٹ جائے شپرڈ کا پورا وجود خوف کے باعث
تھر تھر کانپنے لگا تھا اسی وقت اس نے دیکھا وہ بھیڑیے ایک جانب ہو
گئے جب شپرڈ کی نظر سامنے سے آتے وجود پر پڑی اسکی آنکھیں
مزید پھٹ گئی وہ بھاری بھر کم جسامت والا شیر تھا ببر شیر بھوری
آنکھیں بڑے بڑے بھورے بال چلے تو زمین میں دھمک محسوس ہو وہ
شیر و تھا جو اپنے مالک کے کسی بھی دشمن کو ایک جھٹکے میں چیر
سے زیادہ خوف اسکے S پھاڑ کر رکھ دیتا تھا لیکن نہیں شپرڈ کو اس
پیچھے آکر کھڑے ہوتے درندے سے محسوس ہوا تھا بھوری سفاک
آنکھیں تنے اعصاب بھاری ٹھوس کسرتی جسامت ماتھے پر بکھرے بال
پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہونٹوں میں سیگریٹ دبائے کس شان

سے کھڑا تھاان خوں خوار جانوروں کے بیچ اسے خوف نہیں آرہا تھا
کہ یہ جانور مل کر اسکا کیا حال کرتے ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔یہ شپرڈ کیا
سوچ رہا تھااور کس کے بارے میں وہ جوان سب کا باپ تھاوہ جو
ان سب سے زیادہ بھیانک اور خطرناک تھا کیونکہ وہ بلڈی بیسٹ تھا
دنیا کی نظر میں دکھنے والا گھر کا لاڈلا بگڑا بڑا بچہ برلاس شاہ نہیں
بلڈی بیسٹ۔۔۔۔ایک سفاک درندہ جو اپنے دشمن کی سانسیں بھی
گن
گن کر نکالتا تھا جس میں رحم نامی کوئی عنصر ہی نہیں پایا جاتا تھا
اسکی دہشت دور کھڑے ہو کر بھی شپرڈ کی پینٹ گیلی کروا گئی تھی
ہیلو۔۔۔شپرڈ۔۔۔"اسکی بھاری آواز کسی صور کی طرح شپرڈ کے کانوں
میں گونجی تھی وہ اپنی مغرور چال چلتے اسکے سامنے آکھڑا ہوا
شیر و بھی اسی کے پیچھے پیچھے آکھڑا ہوا تھا اسکے گلے میں کوئی

زنجیر نہیں تھی وہ صرف اپنے مالک کے اشارے پر چل رہا تھا دونوں
میں کوئی فرق نہیں تھا ایک پل وہ تھا جس پل میں ان چار بھوری
آنکھوں کا ملاپ ہوا تھا اور اسی وقت میں شپرڈ کی بھیانک موت طے
ہوئی تھی کہا تھا ان آنکھوں کا ملاپ کسی کی بہت بڑی تباہی ہے وہ
تباہی اس یورپین گینگ کے لیڈر شپرڈ کی تباہی تھی
یاد آیا۔۔۔ کون ہوں میں۔۔۔؟ اس نے اسی اپنی مخصوص بھاری آواز
میں پوچھا تھا شپرڈ کو اس آواز سے بھی خوف آرہا تھا وہ یاد کرنے
کی کوشش کر رہا تھا جیٹ میں کوئی اسکی رگیں کاٹ رہا تھا لیکن
شپرڈ نے اس کا چہرہ غور سے نہیں دیکھا تھا کیونکہ اس وقت وہ اپنی
جیت کے نشے میں پاشا کی ہار منا رہا تھا برلاس نے وہی شارپ کٹر
اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا جسے دیکھ شپرڈ کی آنکھیں خوف سے
پھیلیں

اب یاد آگیا ہو گا۔۔۔"اب کیسے یاد نہ آتا اسکے ہاتھ کے زخم اس کٹر کو دیکھ چس چس کرنے لگے تھے

وقت برباد کرنے کی کوشش بھی بیکار ہے سیدھی طرح بتا۔۔۔میری بہن۔۔۔کہاں۔۔۔ہے۔۔۔"ٹھہر ٹھہر کر پوچھتے کٹر اسکے چہرے پر پھیرتے

شپرڈ کی مزید لرزش میں اضافہ کر گیا اس بیسٹ کی نظریں شپرڈ کی خوف زدہ آنکھوں پر تھی وہ خوف کے مارے کچھ بول تک نہیں پا رہا تھا جب ایک دم پورے جنگل میں اسکی دل خراش بلند ہوتی چلی گئی برلاس کے ہاتھوں پر شرٹ پر خون کے چھینٹے آ لگے تھے شپرڈ درد کی شدّت میں چلا اٹھا تھا پورے وجود میں درد بجلی کی طرح دوڑ گیا تھا اسکی ایک آنکھ برلاس کے ہاتھ میں تھی جسے بے دردی

سے ہاتھ میں کنچے کی طرح مسلتے اس نے پیچھے پھینک دی اب جس
بھی بھیڑیے کے حصّے میں آئی
کہا ہے ناں۔۔۔تاخیر نہ کر۔۔۔میری بہن کہاں ہے بتا۔۔۔۔۔۔"آخر
میں وہ دھاڑ
اٹھا تھا اس وقت وہ ان بھیڑیوں سے بڑا بھیڑیا تھا
اس۔۔۔آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس اس۔۔۔ف۔۔۔فارم۔۔۔ہ
۔۔۔ہاؤس۔۔۔میں۔۔۔۔"وہ درد کی
شدّت سے دہرا ہوتا بمشکل بولا تھا
تو جانتا ہے۔۔۔وہ کس کی بیوی تھی۔۔۔جانتا ہے۔۔۔؟کٹر شپرڈ کی
گردن
پر رکھتے خون آشام انداز میں غرا کر پوچھا"جانتا تھا۔۔۔لیکن یہ

نہیں جانتا تھا وہ کس کی بہن ہے۔۔۔۔ہے ناں۔۔۔"اس نے کٹر کا دباؤ اس
قدر شپرڈ کی گردن پر بڑھا دیا کہ وہاں اب خون کی سرخ لکیر بننے لگی تھی شپرڈ شدید درد میں تڑپ رہا تھا لیکن اسکی سانسیں نہیں نکل رہی تھیں کیسے نکلتی ابھی تو اسکی قسمت میں اس بیسٹ کی قید میں تڑپنا لکھا تھا
وہ اس درندے کی بہن تھی جو تجھے ان جانوروں سے بڑھ کر برے طریقے سے چیر پھاڑ کر رکھ دے گا۔۔۔اور اگر تو ایسا نہیں چاہتا تو سیدھی طرح وہاں جو جو ہوا بتا۔۔۔"انداز سفاک درندوں سے بھی بدتر
تھا

مم۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔اسکو۔۔۔اٹھا۔۔کر۔۔۔۔فف۔۔۔فارم
۔۔۔ہاؤس پر۔۔ل۔۔لے
کر۔۔۔گ۔۔۔گیا۔۔۔ٹٹ۔۔۔ٹائم۔۔۔کم۔۔۔تھا مم۔۔۔میں
نے۔۔۔اسے۔۔۔ک۔۔۔کرسی
پر۔۔۔ب۔۔۔بٹھاتے۔۔۔۔وہاں۔۔۔۔رکھا۔۔۔بوم
۔۔۔۔ایکٹیویٹ۔۔۔۔کر۔۔۔دیا جس
کا۔۔۔ٹائم۔۔۔۔پورا۔۔۔ہوتے۔۔۔وہ۔۔۔بب۔۔۔بلاسٹ ہو گیا
۔۔۔۔"وہ ایک ہی
سانس میں اٹک اٹک کے ساری بات بتا گیا اسکی بات سنتے برلاس کی
بھنویں سکڑی تھیں اسے آئرہ کا جملہ یاد آیا"آپ لوگ زمل کی۔۔ڈ۔۔
۔ڈیڈ باڈی نہیں لائے۔۔۔"وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی جب
برلاس اسکی

بات سنتے رونا بھول کر اسے دیکھنے لگا ڈیڈ باڈی۔۔۔ہاں وہ تو لائے ہی نہیں وہ ایک دم اٹھ کھڑا ہوا تھا

کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔"اسے یوں اٹھتے دیکھ وہ اپنے آنسوں پوچھتی اس سے استفسار کرنے لگی جب اپنا مخصوص جیکٹ پہنتے برلاس نے مڑ کر اسے دیکھا

اپنی بہن کو لینے۔۔۔۔"کہتے وہ آگے آکر سائیڈ ٹیبل میں رکھا اپنا مخصوص کٹر پاکٹ میں ڈالتے بنا کسی کو بتائے گھر سے نکل گیا تھا آئرہ اسکے جاتے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسکا پچھتاوا تو سب سے بڑا تھا اس نے برلاس کی بات پر بھی غور نہیں کیا کہ وہ کیا کہہ کر گیا ہے

وہ مسلسل اسے کندھے پر اٹھائے بھاگ رہا تھا پیچھے ہر طرف گولیوں
کی بوچھاڑ کی آواز گونج رہی تھی وہ جانتا تھا موت اسکے بے حد
قریب ہے اگر وہ زمل کو مار دے تو پاشا میں اتنی سکت نہیں بچے گی
کہ وہ شپرڈ کو دردناک موت دے اور پھر پولیس سیدھا اسے یا
پھانسی دے گی یا شوٹ کر دے گی اور اس وقت شپرڈ کو وہ موت
پاشا بے سے ملنے والی موت سے قدرے ٹھیک لگی تھی وہ پاشا بے کے
ہاتھ نہیں لگنا چاہتا تھا اور اس سے بچنے کا ایک یہی طریقہ تھا کہ وہ
زمل کو مار دے اسکے مرتے وہ بھی مر جائے گا وہ اپنا بدلہ لینے کی
سکت میں نہیں رہے گا لیکن وہ نہیں جانتا تھا وہ خود ایک بیسٹ ہے
اس نے آگے بھی بیسٹ ہی پال رکھے ہیں جو رحم نام کی چیز تک سے
واقف نہیں تھے ہاتھ لگنے پر وہ اسکی روح تک کو خون کے آنسوں
رلاتے۔ وہ زمل کو کندھے پر اٹھائے فارم ہاؤس میں لے آیا جو زیادہ بڑا

نہ تھا تین کمروں ایک لاؤنج ایک کچن اور لان پر مشتمل وہ چھوٹا سا
لگژری فارم ہاؤس کروڑوں ڈالرز کی مالیت رکھتا تھا اور یہ پیسہ اسکی
خوبصورتی کا تھا اور اسکی لوکیشن کہ وہ پہاڑوں کے بیچ ایک
خوبصورت جگہ پر تھا آج شپر ڈ اپنی دردناک موت سے بچنے کیلئے
اسے تک قربان کرنے کو تیار تھا وہ زمل کو لاتے لاؤنج میں رکھی کرسی
پر بیٹھاتے جیسے ہی اسکے چہرے کی طرف مڑا اسکی کھلی آنکھیں
دیکھ ڈر کر ایک دم پیچھے ہٹا تھا وہ ہوش میں تھی اور پتھرائی
نظروں سے اسے دیکھ بھی رہی تھی
تم۔۔۔ہوش میں ہو۔۔۔؟اسے جیسے یقین نہیں آیا وہ تو اسے بے ہوش
سمجھ رہا تھا
ت۔۔۔تم۔۔۔تم کون ہو۔۔۔؟وہ ہکلاتی چہرے پر سپاٹ تاثر لئے اس
سے الٹا

سوال کرنے لگی اندر سے وہ کتنی خوف زدہ تھی یہی وہی جانتی تھی
لیکن اسے ہوش میں دیکھ شپرڈ کو ہنسی آئی وہ اپنی تھائیز پر ہاتھ
مار تا زور سے ہنسنے لگا اسے یوں ہنستے دیکھ زمل مزید خوفزدہ ہو کر
اسے دیکھنے لگی
پاشا کا دشمن۔۔۔سب سے بڑا دشمن۔۔۔۔"بتاتے وہ اپنا شیطانی قہقہہ
اور
بلند کر گیا مطلب وہ ہوش میں تھی اپنی موت کو سامنے سے دیکھے
گی تڑپے گی اور اسکی تڑپ سے پاشا بے تڑپے گا ہاہاہا۔۔۔واؤ۔۔۔۔وہ
کوئی
سائکو لگ رہا تھا وہ سائکو تھا جتنے ڈرگھس وہ دن میں لیتا تھا اس سے
اب سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی کھو چکا تھا اسکے منہ سے
دشمن لفظ سنتے زمل کا سوکھے پتے کی مانند لرزتا دل ایک دم بند ہو

گیاوہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

اب اس سے دشمنی ختم کرنے کا وقت آگیا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔مزہ آئے گا

۔۔۔"وہ

بولتے ایک جانب گیازمل اسے ہی دیکھ رہی تھی اسے اپنی دنیا

گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگی اصل جان تب نکلی جب شپرڈ کے

ہاتھوں میں بومب دیکھا وہ اسے اٹھا کر لاتے زمل کے سامنے رکھ رہا تھا

اور وہ یوں تھی جیسے مرنے سے پہلے مر چکی ہو اسے سب ختم ہوتا

ہوا محسوس ہونے لگا سب ختم وہ اپنے بچوں اپنے سب اپنوں کو وہ

کسی یاد نہیں کر رہی تھی وہ موت کے آگے سب کو بھول گئی تھی

لیکن ایک شخص اسے اب بھی یاد تھا"ہبی جان"اس کے لبوں نے بے

اختیار پھڑ پھڑاتے اسکا نام پکارا آنکھوں سے آنسوں ابل ابل کر بہہ رہے

تھے"دیکھ لینا ایک یہ دن یہ کام میری جان لے لے گا مجھے دور کر دے

گا آپ سے "اسکے اپنے الفاظ اسکے کانوں میں گونجنے لگے تھے آنسوں
مزید روانی سے بہنے لگے تب ہی اسے اپنے ہبی جان کا وہ لمس یاد آیا
اسکا سینے سے لگانا اور کہنا "میں کچھ نہیں ہونے دونگا" وہ چوم رہا
تھا اسے آہ اسکی یادیں یاد کرتے زمل کا دل پھٹنے کے قریب تھا" یہ
کام مجھے آپ سے چھین لے گا ہبی۔۔۔ چھین لے گا یہ مجھے "الفاظوں
کی بازگشت ہونے لگی وہ ہار گئی وہ مرنے سے پہلے ہار مان چکی تھی
شپر ڈا سے کیا مارتا اسے تو اسکا غم اسکا خوف مار گیا تھا وہ کیا کرتی
وہ سر جھکائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب اچانک اسے دو معصوم
بچوں کی کلکاریاں سنائی دی "ہ۔۔۔ ہبی۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ ہمارے۔۔ بب
۔۔۔ بچے
ہیں۔۔۔؟ وہ بے یقین سی اسے پوچھ رہی تھی وہ دو معصوم جانیں اپنی
ماں کو دیکھ رہی تھیں وہ ماں بن چکی تھی خدا نے اسے نعمت اور

رحمت ایک ساتھ دی تھی زامل اور زالے کو یاد کرتے اس نے کرنٹ کھا

کر سر اٹھایا نہیں اسے جینا تھا اپنے بچوں کے لئے جینا تھا وہ کیسے رہتے اپنی ماں کے بغیر انکی یاد آتے زمل نے شپرڈ کو دیکھا جو بومب میں ٹائم سیٹ کر رہا تھا اپنے بچوں کے لئے وہ اٹھ کر بھاگنے لگی تھی جب اسے بھاگتے دیکھ شپرڈ نے ایک جھٹکے میں اسے جالیا

کہاں چلی۔۔۔بے بی۔۔۔ گرل۔۔۔۔"وہ اسکے حصار میں پھڑ پھڑانے لگی تھی

چھ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔مجھے۔۔۔۔"وہ روتی ہوئی اسکے بازو پر اپنے ناخن کھبوتی اسے خود سے پیچھے ہٹانے کی بھرپور کوشش کرنے لگی لیکن وہ اس سے طاقت اور جسامت میں اس سے زیادہ تھا اتنا آسان نہ تھا اسکی گرفت سے نکل کر بھاگ پانا

کیسے چھوڑ دوں۔۔۔۔تجھے چھوڑ دینا مطلب اپنی دردناک موت کو
دعوت دینا ہے۔۔۔۔تجھے مرنا ہے۔۔۔میرے لئے میری آسان
"موت کیلئے۔۔۔

وہ زمل کو کھینچ کر اسی کرسی پر بٹھاتے رسیوں سے اسے باندھنے
لگا وہ اب بھی زار و قطار روتی بن آب مچھلی کی تھ تڑپ رہی تھی
کہ تب ہی شیشے کی دیوار کے اس پار سے ایک گاڑی آتی ہوئی دکھائی
دی جسے زمل سے پہلے شپرڈ پہچان چکا تھا اور پہچانتے اسکا رنگ
بھی ایک دم زرد پڑ گیا وہ جلدی جلدی زمل کو باندھتے وہاں سے باہر
نکل گیا جلد بازی میں وہ رسی کی گراہ ڈھیلی چھوڑ چکا تھا زمل
اپنی ساری طاقت لگاتی اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگی جس کے
باعث اسکی نازک کلائیاں سرخ ہونے لگی اس رسی کی رگڑ ان دودھیا
کلائیوں سے خون تک نکال گئی اور اسی دوران اسکا سونے کا کنگن نکل

کر وہی گر گیا وہ خود کو کھولنے میں کامیاب ہوتی وہاں سے بھاگنے
لگی تھی جب سامنے سے اپنے ہبی جان کو اسی جانب دیوانوں کی طرح
بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا وہ وہی رک گئی ساتھ دل بھی رک گیا وہ اسکی
جانب بڑھنے ہی لگی تھی جب اچانک اسکے قدم پھر زنجیر ہو گئے
وہ اسے مار رہا تھا اسے پیٹ رہا تھا نہیں۔۔۔۔ نہیں وہ یہ کام کبھی نہیں
چھوڑ سکتا وہ بے ساختہ قدم پیچھے کی جانب اٹھاتی چلی گئی وہ
وہی سے مڑ کر پیچھے کی طرف بھاگ گئی بھاگتے ہوئے وہ زیادہ دور
نہ گئی تھی کہ ایک زوردار بلاسٹ ہوتا اس فارم ہاؤس کی دیواروں
کے ساتھ ساتھ اس حصّے کی زمین کو بھی اڑا لے گیا اسکی آگ کی
تپش سے زمل بے ساختہ اڑتی ہوئی دور جا گری تھی گرتے اسکا سر اور
ہتھلیاں ایک ساتھ زمین پر لگی تھی لیکن کھاردار جھاڑیاں تھیں جن
کے باعث اسے زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی لیکن وہ جیسے ہی مڑی ایک

بھاری آگ سے لپٹی ہوئی چیز اڑتی ہوئی اسکی جانب آتی سیدھی اسکے
پیٹ پر گری تھی جس کے گرتے اسکے منہ سے بے ساختہ دل خراش
چیخ بلند ہوئی تھی اس نے روتے ہوئے تیزی سے ہاتھ مارتے اس آگ کو
اپنے کپڑوں پر لگتے بجھایا آنسوں سیلاب کی مانند اسکی آنکھوں سے
بہہ رہے تھے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اس آگ کو بجھاتی گئی جو کافی
حد اسکے پیٹ کا وہ حصہ جلا چکی تھی وہ تکلیف کی شدّت کے باعث
اور مزید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی بال بکھر چکے تھے چہرے پر جگہ
جگہ دھوئیں کے نشان اسکے خوبصورت چہرے کو سیاہ کر چکے تھے وہ
اٹھنے کی کوشش کر ہی رہی تھی کہ تب ہی اسکا سر تیزی سے گھومنے
لگا تھا کچھ آواز تھی جو اسے اس شور میں پھر بھی سنائی دے رہی
تھیں

زمل۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"میری بیوی ہے وہاں

۔۔۔"زمل۔۔۔۔"وہ

چیخ رہا تھا لوگ اسے پکڑ رہے تھے زمل نیم بے ہوشی میں بھی اپنی آنکھوں کو بمشکل کھولے رکھنے کی کوشش کر رہی تھی یہ آواز اسکی ہیزل آنکھوں میں آنسوں لے آئی تھی اسکا دل بند ہو رہا تھا"زمل

۔۔۔۔۔

میری بیوی ہے وہاں۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔میں لے آ۔۔۔۔۔ؤ۔۔۔۔گا

۔۔۔۔اسے۔۔۔۔"آواز

کم ہونے لگی وہ مکمل بے ہوش ہوتی تاریکی میں جا گری

شپر ڈاسی جنگل میں ان خون خوار جانوروں کے بیچ بندھا درد سے بری طرح چیخ چلا رہا تھا برلاس اسے وہی اپنے رکھوالوں کے پاس چھوڑ کر چلا گیا تھا اسکی اجازت کے بغیر ایک بھی بھیڑیے کی ہمت نہیں تھی

کہ اس بلڈی بیسٹ کے شکار کو سونگھ بھی لیں نجانے ایسی کیسی
ٹریننگ اس نے انکو دے رکھی تھی اور کب سے شیر و کو وہ واپس اسی
کے علاقے میں چھوڑ کر گیا تھا کیونکہ اسکی دوستی ابھی ان بھیڑیوں
سے نہیں تھی وہ الٹا شیر وسے خوف کھا رہے تھے وہ ایک بار دھاڑتا اور
وہ سب وہاں سے غائب
وہ راتوں رات پاکستان سے نکل چکا تھا ذہن کئی الجھنوں کا شکار تھا
دل عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھا عجیب سے وسوسے تھے جو بار
بار دل میں آرہے تھے اسکے لبوں پر بس ایک ہی دعا تھی وہ زندہ ہو وہ
زندہ ہو وہ کبھی مانگتا نہیں تھا لیکن آج نجانے کیسے وہ نہ محسوس
طریقے سے اپنے رب سے مانگ رہا تھا زیحال کی محبت اسے رب کے
بھی
قریب کر رہی تھی اسکا دل بھاری ہو رہا تھا وہ بار بار اپنی نم آنکھیں

صاف کرتا ونڈو سے باہر دیکھنے لگتا زیحال کی حالت اسکی نظروں کے
سامنے سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اسے لانا تھا زمل کو کیسے
بھی لیکن وہ اسے ڈھونڈ کر لائے گا یہ طے تھا
وہ صبح ہونے سے پہلے پہلے اس جگہ پہنچ چکا تھا سر پر سیاہ ہڈی
پیروں میں جوگرز اور چہرے پر سیاہ ماسک اسکے ماتھے پر بکھرے بال
ہڈی سے باہر بھی جھانک کر اسکی بھوری آنکھوں کو کافی حد تک
ڈھانپے ہوئے تھے اگر اس وقت کوئی اس بیسٹ کی آنکھوں میں دیکھ
بھی لیتا تو یقیناً وہی آدھا مر جاتا کیونکہ وہ بیسٹ جس کے بھی
سامنے آتا تھا اسے ختم کر دیتا تھا کوئی اسکا یہ بھیانک روپ نہیں
دیکھ پاتا تھا
پولیس ہر طرف گھوم رہی تھی ہر طرف انکے بڑے بڑے بورڈز لگے
ہوئے

تھے ان ایریا میں کسی بھی عام شخص کو جانے کی اجازت ہر گز نہ
تھی وہ ہڈی ٹھیک کرتے ان بورڈز کو کراس کرتا اس بلاسٹ والی جگہ
نکل آیا ہر جانب گھپ اندھیرا تھا یہ منظر کسی گھنے جنگل جیسا لگ
رہا تھا مگر وہ بیسٹ اس سے بھی بھیانک جنگل کا بادشاہ تھا اسے
فرق نہیں پڑتا تھا اس سے وہ آگے بڑھتا ہاتھ میں پکڑی چھوٹی سے
ٹارچ سے یہاں وہاں دیکھنے لگا سب پولیس والوں کی نظر سے بچ کر
وہ اس جلے ہوئے فارم ہاؤس میں پہنچا جہاں کی چیزوں سے اب تک
دھواں نکل رہا تھا آدھی چیزیں جل چکی تھی اور آدھی اب تک جل
رہی تھیں۔۔۔۔ یہ دیکھ برلاس کا دل یکدم بیٹھنے لگا وہ بوجھل
قدم اٹھاتے ایک ایک چیز کو روشنی کی مدد سے دیکھنے لگا وہاں کچھ
بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ پاگلوں کی طرح اپنی بہن کو اس میں
تلاش کر رہا تھا یا شاید اپنے باپ کی خوشیوں کو کہ تب ہی اسکی نظر

وہاں آدھی جلی ہوئی زمل کی چپل پر پڑی وہ لپک کر زمین پر گھٹنوں
کے بل بیٹھتا اس چپل کو دیکھنے لگا جو اکثر اسکے پیروں میں ہوتی
تھی اسے دیکھ برلاس کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گال پر پھسلے
نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔"اسکے لب بے ساختہ بڑبڑانے لگے تھے اسکا
دل بیٹھنے
لگا تھا کہ تب ہی پیچھے سے اسے ایک آواز سنائی دی

hey who'er you and what are you're doing here....؟

پیچھے پولیس والا کھڑا تھا جس نے سیدھی بندوق اس بیسٹ کے سر
پر تان رکھی تھی وہ جو اپنی بہن کی نشانی ہاتھ میں لئے سینے سے
لگا کر بیٹھا تھا پولیس والے کی آواز پر اسکی بھوری آنکھوں میں خون
اترنے لگا

یو؟ hey i'm asking who are۔

اسکے جواب نہ دینے پر وہ پولیس والا غصّے سے چلایا آہ اسکی یہی غلطی کہ وہ چلایا تھا اسکی آواز سفر کرتی اس بیسٹ کے کانوں سے گزرتی اسکے دماغ کو ایکٹویٹ کر گئی اس نے ایک جھٹکے میں مڑ کر اٹھتے بنا اس پولیس والے کو سمبھلنے کا موقع دیے اسکے ہاتھ سے بندوق چھین کر اسی کے منہ میں بندوق کی نال رکھتے ساری گولیاں اسکے دھڑ میں اتار دی

تیرا باپ۔۔۔۔"اسکی لاش کو زمیں پر پھینکتے وہ دبی آواز میں اسکے منہ پر غرلایا اور وہی بیٹھتے اس بے جان وجود کو دیکھنے لگا

مجھے نفرت ہے۔۔۔چلانے والوں سے۔۔۔۔نفرت ہے مجھے ۔۔۔۔"خون آشام

انداز میں اسکے منہ پر غرلاتے اپنے مخصوص کٹر سے اسکے سینے میں

اتنے چھید کئے کہ ان سے نکلتے خون کے چھینٹے اسکے خود کے کپڑے
تک سرخ کر گئے
اب نہیں چلائے گا تو کبھی۔۔۔" وہ کوئی سائکو لگ رہا تھا جس کے سینے
میں دل جیسی کوئی چیز ہی نہیں تھی اسکی نظر گھوم کر زمل کی
چپل پر گئی اور وہ ایک پل میں اس بلڈی بیسٹ سے برلاس شاہ بنا تھا
کوئی اسے دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ وہ اندر سے اتنا بھی خطرناک ہو
سکتا ہے نہیں وہ دنیا کی نظر میں معصوم برلاس تھا گھر کا بگڑا لاڈلا
بچہ۔اس نے آگے ہو کر وہ چپل پھر سے اٹھالی
تم کیسے جا سکتی ہو۔۔۔ نہیں تم۔۔۔ نہیں جا سکتی۔۔۔ تم میرے بھائی کی
محبت ہو۔۔۔ میں تمہیں نہیں جانے دے سکتا۔۔۔ نہیں جانے دے
سکتا۔۔۔"
وہ چپل کو سینے میں بھینچتے شدّت سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

پورا وجود لرز رہا تھا کہ تب ہی ایک اور پولیس والے کی آواز اسکے
کانوں میں گونجی اسکی آواز برلاس کو اس قدر زہر لگی تھی کہ وہ
ایک دم زور سے مٹھی بھینچ گیا اسکی وجہ رگوں میں خون ابلنے لگا
تھا کہاناں۔۔۔اسے نفرت تھی چلانے والوں سے اس پولیس والے
کے

قریب آتے بیسٹ جاگ گیا تھا اس نے پولیس والے کا ہاتھ خود کی
قریب آتے صرف دیکھا تھا کہ اگلے لمحے اس پولیس والے کے گلے

سے

قربانی کے بکرے کی طرح خون کی دھاریں نکلتی زمین کو سرخ کر گئی

وہ وہی دھڑام سے زمین پر گر گیا

کیوں ڈسٹرب کر رہے ہو۔۔۔۔میں اپنی بہن کو ڈھونڈ رہا ہوں ناں

۔۔۔۔

ڈھونڈ رہا ہوں ناں۔۔۔میں۔۔۔۔"آخر میں وہ ایک دم دھاڑا اسکی

دھاڑ

پہاڑوں میں گونج اٹھی تھی کہ اسے اسی وقت کسی کے سسک سسک

کر رونے کی آواز آئی برلاس کے تیز کان اس آواز کی جانب لگتے اسے

حیرت میں مبتلا کر گئے وہ اس آواز کو اور بھی غور سے سننے لگا وہ

کسی کے رونے کی آواز تھی بہت باریک آواز لیکن کس کی وہ اس آواز

کی جانب قدم اٹھانے لگا قدم اس آواز کے تعاقب میں وہ فارم ہاؤس

سے باہر نکل آیا ان کھاردار جھاڑیوں میں جہاں سے وہ آواز آ رہی تھی

اور اسکے قدموں کی چاپ سنتے وہ بند بھی ہو گئی تھی اسکے بند

ہوتے برلاس بے چین ہوا اٹھا

کون۔۔۔؟کون ہے وہاں۔۔۔؟وہ سوال کرتا اپنے موبائل کی روشنی

سے

ان جھاڑیوں کو دیکھنے لگا جب پیچھے سے کسی نے اس پر ایک دم
اٹیک کرتے زمین پر گراتے اسکی گردن دبوچ لی برلاس کے ہاتھ سے
موبائل چھوٹ کر زمین پر جا گرا
ہو آریو۔۔۔۔۔۔۔"وہ بھی پولیس والا تھا جس کی موت اسے اس
بیسٹ
کے۔پاس لائی تھی برلاس کا خون ایک دم کھول اٹھا اس نے ایک
جھٹکے میں اپنی کہنی اسکے منہ پر مارتے اسکے ہاتھ اپنے سینے پر
سے ہٹاتے مڑ کر اسکی گردن توڑ دی اور ساتھ کٹر نکالتے اسکے سینے
میں پاگلوں کی طرح مارتا چلا گیا موبائل نیچے پڑا تھا اسکی روشنی
اوپر آسمان کی جانب جا رہی تھی جس میں اس بیسٹ کا عکس اور
بھی بھیانک دکھ رہا تھا یہ دیکھ وہاں روتی ہوئی زمل کا دل خوف سے
پھٹنے کے قریب تھا وہ منہ پر ہاتھ رکھے بمشکل اپنی چیخ روکتی

بے آواز رو رہی تھی پورا وجود جیسے کسی زلزلے کی زد میں آگیا تھا

مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔۔ورنہ ایک ایک کو کتے سے بدتر موت دونگا

سمجھے۔۔۔۔"اسکے منہ پر خون آشام انداز میں دھاڑتے وہی کٹڑ اس

پولیس والے کی سیدھی آنکھ میں دے مارا یہ دیکھ زمل اپنی چیخ

نہیں روک پائی جب اسکی چیخ پر اس بیسٹ کی نظر اسکی جانب

اٹھی وہ آنکھیں پھاڑے بری طرح سے کانپتی ہوئی تیز تیز سانس لیتی

اس ماسک والے درندے کو دیکھ رہی تھی اسے دیکھ تو برلاس کی

بھی آنکھیں پھٹی تھی اسکے لبوں سے بے ساختہ "زمل" نکلا تھا اسے

دیکھ وہ کرنٹ کھا کر اپنا کٹر وہی پھینکتے اسکی جانب لپکا اسے اپنی

جانب آتے دیکھ زمل مزید خوف زدہ سی ہوتی پیچھے جا گری

زمل۔۔۔زمل۔۔۔تم۔۔۔یہ تم ہو۔۔۔ناں۔۔۔"وہ بوکھلایا بوکھلایا

سا بے یقین

سی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جبکہ وہ اس قدر ڈر چکی تھی کہ اپنے گم حواسوں میں وہ برلاس اور اسکی آواز تک کو نہیں پہچان پا رہی تھی

زمل۔۔۔تم۔۔۔تم زندہ ہو۔۔۔تم زندہ ہو زمل۔۔۔" وہ روتے ہوئے اسے ہاتھ

تھام گیا اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا جیسے اسے چھو کر یقین کر رہا ہو کہ وہ واقعی زندہ ہے اسے زندہ دیکھ تو جیسے وہ خود بھی جی اٹھا تھا

تم۔۔۔تم ڈر کیوں رہی ہو یہ میں۔۔ہوں برلاس۔۔۔تمہارا بھائی ۔۔۔پاگل

ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔" اسے خوف سے کانپتے دیکھ پیار سے اسکے رخسار پر ہاتھ رکھتے اسے نارمل کرنا چاہا ساتھ ماسک اتار کر اسے اپنے چہرہ

بھی دکھایا زمل اسے غور سے دیکھتی جیسے ہوش میں آرہی تھی

بب۔۔۔ برلاس۔۔۔۔ برلاس۔۔۔۔" وہ برلاس کا چہرہ دیکھتی روتی ہوئی اس

کے ہاتھوں کو سختی سے تھام گئی اسے دیکھ کر تو ایسا محسوس ہو

رہا تھا جیسے صحرا میں بھٹکتے ہوئے کسی اپنے کو دیکھ لیا ہو

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔ میں برلاس۔۔۔مجھے یقین تھا۔۔۔یقین تھا مجھے تم ہمیں

چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔۔" وہ بیسٹ نہیں تھا وہ صرف برلاس تھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔ نہیں بلکہ بس اٹھو۔۔۔ چلو۔۔۔۔ چلو

" یہاں سے

وہ خود بھی اٹھتے زمل کو ساتھ اٹھانے لگا لیکن وہ نہیں اٹھی اسکے

نہ اٹھنے پر برلاس ایک دم ٹھٹھک گیا

"کیاہوا۔۔۔ چلوناں۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں جاؤنگی۔۔۔" وہ روتی ہوئی اپنا ہاتھ چھڑواگئ

کیوں۔۔۔۔ کیوں نہیں جاؤگی۔۔۔" برلاس تقریباً چیخا تھا اسکا بس چلتا وہ اڑکر اسے لے جاکر اپنے بھائی کے آگے کھڑا کردیتا جو اسکی جدائی میں مر رہا تھا زمل وہی بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تکلیف سی تکلیف تھی برلاس وہی اسکے ساتھ بیٹھ گیا اسے سمجھ نہیں آئی کیسے چپ کروائے وہ اسے گلے بھی نہیں لگا سکتا تھا وہ اسکی بہن کا شوہر تھا وہ اسکے بھائی کی بیوی تھی نہ وہ سگھی بہن تھی بہت سے رشتے تھے جو اسے اس عمل سے روک رہے تھے وہ روتی ہوئی اسے سب بتاتی گئ جسے سن کر برلاس کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا وہ خود اسکے بھائی سے دور ہونے لگی تھی اسے اسکی غلطی کی سزا دینے لگی

تھی برلاس بے یقین سی نظروں سے اسے دیکھتا رہا آنکھوں سے
خاموش آنسوں بہتے اسکے چہرے کو تر کر گئے
تم اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔"اتنی دیر میں وہ بولا بھی تو وہ
جملہ کوزمل کی روح تک کو کھینچ گیا وہ ظالم تھی؟وہ ابھی ظالم
تھی؟جو ہر دن اس خوف میں گھٹ گھٹ کر مرتی تھی کہ کوئی اس
کے ہبی جان کو کچھ کر نہ دے وہ ظالم تھی؟جو وہ اسے خطرناک
کاموں سے روکتی تھی ہاں وہ ظالم تھی وہ یقین نہیں کر پائی اپنے
ہبی جان پر۔۔۔اس جیسے بیسٹ کو ختم کر پانے والا آج تک پیدا ہی
نہیں ہوا تھا لیکن وہ کیسے جان پاتی وہ یقین تو کرتی
تم جانتی ہو وہ کیسے مر رہے ہیں تمہارے بغیر۔۔۔"اسکی بات پر زمل
نے
بے ہوش ہونے سے پہلے اسکی چیخیں یاد کی وہ چیخیں جن کو سننے

والے کا دل پھٹ جائے اور اسکی حالت دیکھ لیتی تو شاید وہ سچ میں
مر جاتی
مت کرو۔۔۔میں ہاتھ جوڑتا ہوں تم مجھ سے میرا باپ چھین رہی ہو
میں
اسکے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ تمہارے بغیر۔۔۔مت کرو زمل۔۔۔مت
کرو
بولتے وہ ہاتھ جوڑ کر بے آواز رونے لگا زمل کا دل اسکے جڑے ہوئے
ہاتھ دیکھ مٹھی میں آیا تھا
تم کیا جانو۔۔۔وہ ہم یتیموں کے لئے کیا ہیں۔۔۔ہمارے پاس ایک وہی
تو
ہیں ہمارا کل خاندان۔۔۔تم انہیں ہم سے چھین رہی ہو تم ہمیں پھر سے
یتیمی کے دوراہے پر لا کر کھڑا کر رہی ہو۔۔۔۔"اسکی باتیں سن کر زمل

کا۔دل بند ہونے لگا تھا آنسوں سیلاب کی مانند آنکھوں سے بہنے لگے

تمہارے پاس صرف ایک ماں نہیں تھی تمہیں اتنی تکلیف ہوئی

ہمارے

پاس تو نہ ماں باپ تھے نہ بہن بھائی یہ ایک شخص ہمیں ملا اور تم

اسے ہی ہم سے چھین رہی ہو۔۔۔تم کتنی ظالم ہو۔۔۔کتنی ظالم ہو

تم "

وہ سر جھکائے ہاتھ جوڑے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ہاں وہ ظالم تھی

وہ برلاس شاہ سے اسکا باپ چھین رہی تھی وہ باپ جو اسکی زندگی

تھا

ہمارے لئے وہ اور کتنے یتیموں کا سہارا بنے اور کتنے ایسے بچوں کو

نئی زندگی دی گھر دیے جو ہماری طرح بچپن میں ہی اپنے ماں باپ

سے بچھڑ گئے تھے۔۔۔تم ان سب کو ایک بار پھر یتیم کر دو گی تم کتنی

ظالم ہو۔۔۔"اسکی باتیں زمل کو جھنجھوڑ رہی تھیں اسکا دل بند ہو رہا تھا

میں۔۔۔۔میں چلونگی۔۔۔"وہ بے اختیار بول اٹھی برلاس کے لئے اسکا یہ

جملہ جیسے ایک نئی زندگی تھا وہ بنا وقت ضائع کیے اسکا ہاتھ تھام کر کھڑا ہو گیا ساتھ اپنا موبائل جیسے ہی اٹھایا اسکی لائٹ بند ہو گئی اسکے بند ہوتے زمل بے اختیار خوف زدہ ہوتی برلاس کا بازو تھام گئی شاید بیٹری ڈیڈ ہو گئی۔۔۔تم فکر مت کرو۔۔۔میں ہوں ساتھ ۔۔۔"وہ اسے

دلاسہ دیتا ٹھیک سے ان جھاڑیوں میں قدم جماتا اسے اپنے ساتھ لئے وہاں سے باہر نکل آیا جب وہ دھاڑا تھا تب ہی وہاں ہی پولیس فورس ایکٹو ہو چکی تھی اور اب یہاں وہاں بھاگتی اس دھاڑنے والے شخص

کوڈھونڈ رہی تھی برلاس زمل کو لئے جیسے ہی باڈر کے اس پار آیا
ایک دم وہاں ایک پولیس والا سامنے سے ان پر بندوق تان کر کھڑا ہو
گیا یہ دیکھ زمل ایک دم برلاس کی اوٹ میں چھپ گئی
یہ ہر جگہ اپنی بہن پیش کر۔۔۔۔" وہ آگے گالی دینے لگا تھا جب پیچھے
مڑ کر زمل کو دیکھا جو خوف سے کانپتی ہوئی بھی غضّیلی نظروں
سے اسے دیکھ رہی تھی
سوری بہنا۔۔۔" اس سے معذرت کرتے وہ اس پولیس والے کی
جانب مڑا
میں یہاں تمہاری مدر سسٹر ایک نہیں کر سکتا اس لئے پھٹ یہاں سے
"

اسے دھمکاتے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا کیونکہ زمل کے سامنے وہ
اسے

دردناک موت دے کر اسے مزید خوف زدہ نہیں کر سکتا تھا وہ پولیس
والا جانے کے بجائے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ برلاس نے سیدھی لات
اس
کے سینے پر دے مارتے بندوق ہاتھ سے چھین کر اسے بھی دبوچتے زمین
پر لٹا کر زمل کو دیکھا جو اس اچانک حملے پر آنکھیں پھاڑ کر اسے
دیکھ رہی تھی

کان بند کرو۔۔۔"اسکے حکم پر زمل کانوں کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی
بند کر گئی جب اسے دھڑا دھڑ گولیوں کے برسنے کی آواز سنائی دی
وہ ساری گولیاں پولیس والے کے دھڑ میں اترتی اسے ایک جھٹکے میں
ختم کر گئی

وہ اسے ختم کرتا اٹھ کر پھر سے زمل کا ہاتھ تھامتے آگے بڑھ گیا
اسے صرف اپنی گاڑی تک پہنچنا تھا لیکن اس دوران کسی نے اسے

پیچھے سے دبوچ کر بندوق سیدھی اسکے ماتھے پر رکھ دی

ڈونٹ موو۔۔۔۔۔آئی ول شوٹ یو۔۔۔"پیچھے کھڑا پولیس آفیسر

اسے ایک

جھٹکے میں دبوچتے اسکے منہ پر غرایا تھا برلاس نہیں ہلا کیونکہ وہ

عین بندوق کے نشانے پر تھا اسکی ذرا سی کوتاہی اسکی جان لے سکتی

تھی لیکن یہ سب دیکھ زمل اپنی چیخ منہ میں ہی دباتی ایک جانب

کھڑی ہو گئی جب داراب کی نظر اس پر پڑی اسے دیکھ وہ ایک دم

سٹک ہو گیا بندوق پر گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور اسی لمحے کا فائدہ

اٹھاتے برلاس نے ایک جھٹکے میں اسکی بندوق چھینتے اسے دبوچ لیا

تم سب کتے کی موت مرنا پسند کرتے ہو۔۔۔ہے ناں۔۔۔"بندوق

داراب کی

پیشانی پر ٹکاتے خون آشام انداز میں دھاڑا لیکن وہ کہاں ہل رہا تھا وہ

ساکت تھا زمل کو زندہ دیکھ

دد۔۔۔داراب۔۔۔لالا۔۔۔"زمل کے منہ سے یہ نام سنتے برلاس نے بے یقین

سی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر اپنی گرفت میں اس پولیس آفیسر کو جو کسی بھی قسم کی مزاحمت نہیں کر رہا تھا بس ٹکٹکی باندھے

زمل کو دیکھے جا رہا تھا

کون داراب لالا۔۔۔"برلاس سوالیہ پوچھتے اس پولیس والے کا چہرہ دیکھنے لگا دیکھتے اسکے ہاتھ بے اختیار کانپے

ل۔۔۔لالا۔۔۔آپ۔۔۔"خود سے بڑے پر بندوق تاننے کا سوچ کر ہی اسکی

سٹی ایک دم گل ہوئی لیکن داراب صرف زمل کو دیکھ رہا تھا

گل۔۔۔گل تم زندہ ہو۔۔۔"اسے جیسے یقین سا نہیں آیا تھا وہ اوپر سے

نیچے تک زمل کو دیکھنے لگا جو روتی اسے دیکھ رہی تھی آسمان پر
ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھیل رہی تھی داراب نے برلاس کو دیکھا جو
ایک۔دم سیدھا کھڑا تھا
تم یہاں کیسے۔۔۔تم تو۔۔چ۔۔۔چلے گئے تھے ناں۔۔۔"وہ اب بھی
شاکڈ تھا
میں اپنی بہن کو ڈھونڈنے آیا تھا اور ڈھونڈ بھی لی۔۔۔"اسکی بات پر
داراب کی آنکھیں پھٹی وہ سچ میں اپنی بہن کو ڈھونڈ چکا تھا جسے
سب مرا ہوا سب چکے تھے اگر وہ آج یہاں نہ آتا تو زمل یا تو پولیس
کے ہاتھوں شپرڈ کی بندی سمجھ کر ماری جاتی یا وہ غیر لوگوں میں
رل کر رہ جاتی لیکن زیحال کے بگڑے بچے نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا وہ
آگیا تھا صحیح ٹائم پر
تم نے اسے کیوں مارا۔۔۔"اس نے پولیس والے کی جانب اشارہ کیا

راستے میں آرہے تھے تین اور مارے ہیں۔۔۔"وہ اتنی آرام سے
بتاتے داراب
کا دماغ بھک سے اڑا گیا آہ وہ جا کر دیکھتا کہ اس نے انکو مارا کیسے
تھا اسے لگ پتہ جاتا کہ اسکے سامنے تیر کی طرح سیدھا کھڑا بچہ کس
قدر ٹیڑھا ہے لیکن وہ زمل کو دیکھ بے حد خوش تھا وہ دونوں کو
سب کی نظروں سے بچا کے اپنی گاڑی میں چھپا گیا کیونکہ پولیس پورے
ایریا کی تلاشی لیتی سوائے ڈی ایس پی داراب کی گاڑی کے وہ
یہاں کے پولیس آفیسر سے بات کرتا ایمرجنسی بول کر اس مشن کو
بیچ میں چھوڑ کر دونوں کو پاکستان لے آیا تھا لیکن راستے میں برلاس
کو اچھی خاصی سنانا نہیں بھولا تھا وہ بیچ میں بہت بڑی غلطی کر
آیا تھا اگر داراب نہ ہوتا تو آگے پوری فوج کھڑی تھی جن کے ہاتھ اگر
وہ دونوں لگ جاتے تو وہ ایک لمحہ نہ لگاتے دونوں کو شپرڈ کے بندے

سمجھ کر شوٹ کرنے میں

وہ شاور لے کر جامنی رنگ کا سوٹ زیب کئے باتھ روم سے باہر نکلی اور مرر کے سامنے آکر کھڑی ہوتی اپنے گیلے بال خشک کرنے لگی جب نظر پیچھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھے زیحال پر گئی وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی لودیتی نظریں زمل کو اپنے نازک سے بدن کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں وہ جز بز سی ہوتی پھر سے اپنی تیاری کرنے لگی اسکے سسرال والے آئے ہوئے تھے اسے اچھا دکھنا تھا وہ بال بناتی لپسٹک لگا رہی تھی

زیحال کمبل ایک سائیڈ پھینکتے بیڈ سے اتر کر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن جیسے پورے جسم میں جان ہی نہیں بچی تھی وہ بخار اسکی ساری طاقت نچوڑ گیا تھا اسے اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھ

زمل سب چھوڑتی ایک ہی جست میں اسکے پاس آئی تھی

ہبی۔۔۔آپ۔۔۔کیوں اٹھ رہے ہیں۔۔۔ریسٹ کریں ناں

۔۔۔"اسے مصنوعی سا

ڈپٹتے وہ واپس سے لٹانے لگی جب اسکے بال زیحال کے چہرے پر لگتے

اپنی خوشبو سے اسے اپنی جانب کھینچنے لگے اس نے خود اٹھنے کے

بجائے زمل کو ہی کھینچ کر اپنی گود میں بٹھالیا

ہ۔۔۔ہبی۔۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔"وہ ایک دم بوکھلا سی گئی

انرجی گین کر رہا ہوں۔۔۔"کہتے وہ زمل کی گردن کے بال پیچھے کرتے

اسکی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا اسکی گرم سانسوں کی تپش

زمل کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئی

میں۔۔۔میں ابھی۔۔شاور لے کر نکلی ہوں۔۔۔"وہ روہانسی ہوتی

اسے بتانے

لگی حلانکہ وہ تب سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اپنی جلتی آنکھوں کو

ٹھنڈک پہنچا رہا تھا

تو۔۔۔؟ وہ ڈھٹائی سے بولتا اسکی گردن کو اپنی تشنگی سے سرخ کرنے

لگا زمل تو ایک دم سسک اٹھی تھی

ت۔۔۔تو مم۔۔۔مجھے۔۔۔پھر سے۔۔ شش۔۔۔شاور لینا پپ

۔۔۔پڑے گا۔۔۔" وہ

گہری سانسیں لیتی بمشکل اٹکتے ہوئے بولی

ساتھ لے لیں گے۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔" اسکی بات زمل کو ایک پل

میں سرخ

قندھاری کر گئی وہ اٹھنے لگی تھی کہ زیحال اسکے پیٹ پر ہاتھ

رکھتے اسے مزید خود میں بھینچ گیا اس دوران اسکا ہاتھ زمل کے

جلے ہوئے حصّے پر لگتا اسکے منہ سے بے ساختہ کراہ نکلوا گیا

سیبی۔۔۔"اسکی کراہ سنتے زیحال ایک دم پیچھے ہوا

کیاہوا۔۔۔؟اسکے کراھنے پر یکدم پریشان ہوا تھا زمل کو سمجھ نہیں آئی کیا کہے وہ فوراسے اٹھ کھڑی ہوئی

ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"کہتے وہ بھاگنے لگی تھی لیکن زیحال نے فورا اسکی

کلائی پکڑلی اسکے ہاتھ میں اپناہاتھ دیکھ زمل کی جان نکلی تھی

کچھ توہے۔۔۔اور جو ہے وہ تم بتا نہیں رہی۔۔۔"اسکاانداز سنجیدہ تھا زمل روہانسی شکل بنائے اسے دیکھنے لگی جیسے ابھی رودے گی اسکا

دل بھی چاہاکہ رودے چاہنے والے مرد کے سامنے وجہ نہ بھی ملے تو بھی عورت اسے لاڈ دکھانے کی وجہ تلاش کرتی ہے یہاں تو وجہ پہلے

سے تھی لیکن اسی وجہ کا اسے ڈر بھی تھا نجانے کیسا ڈر

ہ۔۔۔ ہی چھوڑ دیں۔۔۔ مجھے تیار۔۔۔ ہونا ہے۔۔۔ پ۔۔۔ پلیز

۔۔۔ "اب کی بار دو

موتی آنکھوں میں جھلملانے لگے جسے دیکھ زیحال ایک دم ٹھٹھک گیا

کیا ہوا۔۔۔ گلا لے۔۔۔۔ یہاں آؤ۔۔۔ "پیار سے بولتے اسے نرمی سے

اپنی جانب

کھینچ کر واپس سے اپنی گود میں بٹھایا

بتاؤ۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ "وہ اسکی بے چینی بھانپ گیا تھا تب ہی پیار

سے

پوچھتے اسکی بیلی پر ہاتھ رکھ کر اپنے قریب کرنے لگا کہ اسی وقت

زمل کے منہ سے پھر بے ساختہ سیی کی آواز نکلی

یہ۔۔۔ تمہیں کچھ ہوا ہے یہاں۔۔۔۔؟اب اسے شک ہونے لگا تھا
زمل اسکے
سوال پر خوف زدہ سی نظروں سے اسے دیکھتی اٹھنے ہی لگی تھی کہ
زیحال نے اسے سختی سے اپنی گرفت میں جکڑ لیا
میں کچھ پوچھ رہا ہوں گلالے۔۔۔۔یہاں کچھ ہوا ہے۔۔۔؟
ن۔۔۔ نہیں ک۔۔۔۔کچھ بھی نہیں ہ۔۔۔ہوا۔۔۔"وہ کیسے بتاتی کہ
وہ اپنے
خوبصورت بدن کی خوبصورتی کس حد تک کھو چکی ہے اس زخم کو
دیکھ کر تو اسے خود کراہیت آ رہی تھی نجانے وہ کیا کرے گا یہی
سوچ کر اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی زمل کو شدّت سے رونا آ رہا تھا
دکھاؤ۔۔۔"کہتے وہ زمل کو اپنے سامنے کھڑی کرتے اسکا فراک اوپر
کرنے

لگا جب زمل نے تڑپ کر اسکے ہاتھ تھامے

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔ نہیں۔۔۔ "آنسوں اسکی آنکھوں

سے نکلتے گال پر

پھسلنے لگے اب زیحال کو کوئی بڑی گڑ بڑ لگی تھی

کیوں نہیں۔۔۔ کیا ہوا ہے بتا کیوں نہیں رہی ہو۔۔۔ "اس میں پہلے ہی

ہمت

نہیں تھی اٹھنے کی اوپر سے زمل کا بار بار خود سے دور بھاگنا اسے

مزید بے چین کر رہا تھا زمل چہرہ جھکائے سسک سسک کر رو پڑی

وائفی۔۔۔ یار۔۔۔ کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔ " جتنا تیز اسکا بخار تھا

اس سے

اب بولنا تک مشکل ہو رہا تھا بخار ابھی پورا اترا نہیں تھا لیکن وہ پھر

بھی زمل کے کہنے پر ہمت کر کر بیٹھا تھا

وہ۔۔۔وہ۔۔ج۔۔۔جب۔۔۔"وہ ہچکیاں لیتی اٹک اٹک کر بتانے لگی

"وہاں

گری تھی تب۔۔۔تب ایک۔۔۔ج۔۔۔جلتی ہوئی چیز۔۔۔م

۔۔۔میرے۔۔۔اوپر

آ گری۔۔۔تھی۔۔۔"بتاتے ہوئے اسے اور شدّت سے رونا آیا جبکہ اسکی بات

سن کر زیحال کی آنکھیں پھٹی تھی وہ جلی تھی اور اس نے اب بتایا نہیں تھا وہ کیسے بھول گیا اس سے پوچھا وہ کہاں تھی کیسے تھی اسے کچھ ہوا تو نہیں وہ بھی کیسے پوچھتا اسکی تڑپ اسکی ساری طاقت چھین چکی تھی

تم نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔دکھاؤ۔۔۔"وہ یکدم فکر مند ہوتا اسے قریب

کرتے اسکا فراک اوپر کرنے لگا زمل شدّت سے آنکھیں مینچتی اسکے

سر

پر ہاتھ رکھ گئی وہ جیسے جیسے اسکی فراک اوپر کر رہا تھا ویسے

ویسے زمل کی جان جیسے نکل رہی تھی وہ زیحال کے چہرے پر وہ

کراھیت برداشت نہیں کر سکتی تھی سوچ سوچ کر ہی اسکا دل مٹھی

میں آرہا تھا

زیحال نے فراک اوپر کرتے اسکا زخم دیکھا جو کئی حصّے تک پھیلا ہوا

تھا ایک دم سرخ جیسے وہاں کی سکن بری طرح سے جھلس گئی ہو وہ

ایسا زخم تھا کہ انسان اسکی جلن پر کتنے ہی دن بس روتا رہے اور وہ

ضبط کئے کیسے پھر رہی تھی زیحال نے حیرت بھری نگاہوں سے اسے

دیکھتے وہاں جیسے ہی ہاتھ رکھا زمل اس کا لمس محسوس کرتی

اسکے سر کے بال مٹھی میں جکڑ گئی

یہ۔۔۔یہ اتنا بڑا زخم۔۔۔۔تم نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔"اسے اب غصّہ آنے لگا

تھا اسکی لاپرواہی پر زمل نے اسکا چہرہ دیکھا جہاں کسی قسم کی کراھیت تو نہ تھی لیکن حد درجے کی فکر اور غصّہ ضرور تھا

تم اتنی جل چکی ہو اور تم نے بتایا۔۔۔"وہ غصّے میں غراتا اٹھنے ہی لگا تھا جب اچانک اسکا سر چکرایا اور وہ پھر سے دھپ سے بیڈ پر بیٹھ گیا

"ہبی۔۔۔آپ۔۔۔کی طبیت ٹھیک۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔میں تم سے پوچھ رہا ہوں بتایا کیوں نہیں۔۔۔اتنا بڑا زخم لے

کر چپ بیٹھی ہو کیوں۔۔۔۔؟اسکا غصّہ مزید بڑھنے لگا تھا وہ اب بھی اسی زخم کو دیکھ رہا تھا زمل اسے جواب دینے کے بجائے رونے لگی

گلالے۔۔۔یار۔۔۔میں جواب مانگ رہاہوں اور تم۔۔۔"اسکادل
چاہااپناسر
دیوار میں دے مارے وہ اسکا کڑاامتحان لے رہی تھی
آپ۔۔۔کو۔۔۔آپ کو۔۔اس سے۔۔۔گ۔۔۔گھن آتی۔۔۔میں
۔۔۔"اسکی بات پوری
ہونے سے پہلے زیحال بول پڑا
واٹ۔۔۔۔کیا کہاتم نے۔۔۔مجھے اس سے گھن آتی۔۔۔سیریسلی
۔۔۔دماغ
سٹک گیاہے تمہارا۔۔۔"اسکی یہ بات زیحال کا پارا سوانیزے پر لے جا
چکی تھی زمل اور تیز رونے لگی آہ زیحال اب سچ میں کچھ کر گزرنے
والا تھا

تم بہت تنگ کر رہی ہو بہت زیادہ۔۔۔"بولتے وہ زمل کو اپنے پاس بیڈ پر
بٹھاتے اپنا فون اٹھا کر کومل کا نمبر ملانے لگا جسے دیکھ وہ فورا اٹھا
گئی زیحال اسے کمرے میں ہی بلا کر خود غصّیلی نظروں سے اسے
دیکھتا رہا جو سر جھکائے سسکیاں لیتی سوں سوں کر رہی تھی
تمہیں دیکھ لونگا بعد میں۔۔۔"وہ دانت بھینچتے اسے ڈپٹ ہی رہا تھا
جب دروازہ ناک ہونے لگا زیحال کی اجازت پر کومل سر پر دوپٹہ
جمائے کمرے میں آئی زیحال نے اسے زمل کے زخم کا جیسے ہی بتایا وہ
فکر مند ہوتی اسے لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور اچھے سے اسکا
زخم دیکھ کر اس پر دوا لگاتے بینڈج کر دی تھی ساتھ ٹیبلیٹس دی
تھی بہت ساری ٹیبلیٹس وہ اکثر اپنے پاس رکھتی تھی جو نہ ہوتی وہ
پامیر سے کہہ کر منگوا لیتی گھر کے ڈاکٹر ہونے کا فائدہ یہی تھا کہ

کسی بھی وقت وہ کام آسکتے تھے

یہ ٹیوب رکھ لو ساتھ زیحال کو کہنا رات کو سونے سے پہلے لگا کر

بینڈج بدل دے زخم کے خشک ہونے تک کرنا ہے یہ تمہیں

۔۔۔"اسکی بات

پر زمل کا چہرہ ایک دم سرخ پڑا

وہ۔۔۔وہ کیوں لگائیں۔۔۔گے۔۔۔"اسکے بے وقوفوں والے سوال پر

کومل نے

گھور کر اسے دیکھا

تو تمہارے جن لگائیں گے؟پاگل لڑکی شوہر ہے وہ تمہارا۔۔۔اسکے

علاوہ

تم خود بھی نہیں کر سکتی ایسا زخم کھا کر بیٹھی ہو۔۔۔"اسے بھی

شدید غصّہ آیا تھا وہ کم از کم اسے تو بتا سکتی تھی وہ بہنوں کی

طرح اسکا خیال کرتی تھی

زمل ہاتھ میں ٹیوب لئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے میں واپس آئی زیحال وہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا یقیناً اسی کا انتظار کر رہا تھا اسے آتے دیکھ ایک دم سیدھا ہو بیٹھا وہ کوئی بھی عمل ایک دم سے نہیں کر پا رہا تھا اس قدر کمزوری اسکے اندر بیٹھ چکی تھی

کیا ہوا۔۔۔دیکھا اس نے زخم۔۔۔؟جواب جانتا تھا پھر بھی بے چین ہوتے

سوال کر گیا زمل نے سر جھکائے اسکے سامنے آکر ہاتھ میں پکڑی ٹیوب آگے کر دی لیکن بولی کچھ نہیں نہ اس نے پوچھا کیونکہ کومل پہلے ہی اسے میسج کر چکی تھی لیکن اسکا غصّہ اب تک کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

ہی۔۔۔"اسکے کچھ نہ بولنے پر خود روہانسی ہوتی بول پڑی اس نے

کوئی جواب نہیں دیا بس ہاتھ میں پکڑی ٹیب دیکھتا رہا زمل اسکی ناراضگی بھانپتے تڑپ کر اسکے ساتھ بیٹھ گئی

"سوری۔۔ مم۔۔۔ مجھے لگا۔۔۔

تمہیں لگا یہ زخم دیکھ کر میں تم سے گھن محسوس کرونگا تمہارے قریب آنے سے پہلے سوچونگا نفرت کرنے لگونگا تمہارے وجود سے ہیں

ناں۔۔۔؟ اسکا چہرہ پڑھتے خود وہ ساری باتیں بولتا زمل کے چہرے کا رنگ فق سے اڑا گیا وہ کیسے ساری اسکے ذہن کی باتیں جان لیتا تھا واقعی تمہیں لگتا ہے ایسا ہوگا۔۔۔؟ میری محبت تمہیں صرف بدن کے تعلق تک لگتی ہے۔۔۔۔؟ اسکے لہجے میں افسردگی تھی زمل تڑپ کر اس

کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی ساتھ نفی میں سر ہلانے لگی لیکن سچ تو

یہی تھا وہ کیا جانے وہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جو عورت کے جسم سے محبت کریں وہ ان میں سے تھا جو جسم کے ساتھ ساتھ روح سے بھی محبت کریں اور روح سے محبت کرنے والے کسی قسم کا داغ یا کمی نہیں دیکھتے وہ بس چاہتے ہیں اور مرتے دم تک چاہتے ہیں

ہبی۔۔۔میں۔۔۔" وہ کچھ نہیں کہہ پائی بس زیحال کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی زیحال اسے اپنے حصار میں بھینچنے کی بھرپور کوشش کرنے لگا

ایم۔۔۔سوری ہبی۔۔۔میں۔۔۔میں پتہ نہیں کیا سوچ۔۔۔رہی تھی ۔۔۔"اسے

اندازہ ہوا تھا کہ اسکی یہی سوچ اسے کتنی حد تک تکلیف دے گئی تھی لیکن وہ پھر بھی ہمیشہ کی طرح اس تکلیف کو بھی دفع کرتے بس اپنی وائفی کو اپنے اندر سمیٹ گیا یہ طے تھا وہ کبھی اس سے

ناراض نہیں ہو گا

بس۔۔۔ناں۔۔۔میں نے تو ڈانٹا بھی نہیں۔۔۔"اسکے ہچکیوں میں

رونے پر

وہ بے چین ہوا اٹھا تھا

پہلے بولیں۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔"وہ ہونٹ گول کرتی لاڈ سے فرمائش

کرنے

لگی اسکی یہی فرمائش زیحال کے لبوں پر گہری مسکراہٹ لے آئی

میرا بچہ۔۔۔"وہ محبت بھرے لہجے میں بولتا اسکا ماتھا چوم کر پھر

سے خود سے لگا گیا زامل زالے نیچے کبھی کسی کے ہاتھوں میں تھے تو

کبھی کسی کے زامل کو تو اسکا پارٹنر مل گیا تھا دونوں ایک جیسے

ہوتے پورے گھر میں تباہی مچا رہے تھے زالے ریشے سرینہ کے ساتھ

کھیل رہی تھی بے بی بھی انہی کے پاس تھا زالے بار بار اسے دیکھتی

اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکے ننھے سے چہرے کو چھوتی یا اسے چومنے کی کوشش کرتی کومل دور بیٹھی اسکا یہ عمل دیکھ رہی تھی

شام گئے سب لاؤنج میں ایک ساتھ بیٹھے گپ شپ کرنے میں مصروف تھے داجی زریاب کے ساتھ واپس چلے گئے تھے وہ زیادہ دیر یہاں رک

نہیں سکتے تھے نہ زریاب انکے بھی بہت سے کام وہاں رہتے تھے البتہ باقی سب وہی تھے

یہ وردی والا ہینڈسم کون ہے مجھے سمجھ نہیں آئی اب تک۔۔۔" مشی ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے سپ لیتی آنکھیں چھوٹی کر کر سامنے صوفے پر بیٹھے داراب کو برلاس اور زامل کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ بولی کومل اور ماہم نے اسے گھور کر دیکھا

شرم کرو یا قوت نے سن لیاناں۔۔۔آنکھیں نکال دے گا تمہاری
۔۔۔"اس نے
سرگوشی نما انداز میں باور کروایا لیکن وہ ڈرنے کے بجائے الٹا اسے
" ایسے دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہو "ایڈا اود ہشت گرد
خانم سے پوچھو۔۔۔"ماہم کے کہنے پر مشی نے فوراً خانم کے ساتھ والی
سیٹ جا پکڑی جو مورے کے ساتھ بیٹھی آئرہ سے کچھ پوچھ گچھ
کر رہی تھیں باقی دو بھی انہی کے پاس آ گئیں وہ کچھ دیر یہاں وہاں
کی باتیں کرتی رہی جب بالآخر مشی نے پوچھ ہی لیا
وہ۔۔۔وہ داراب ہے زی۔۔۔کا بڑا بھائی۔۔۔"اسکی بات پر تین نہیں
چاروں
کے سروں پر دھماکہ ہوا آئرہ بھی انہی کے ساتھ تھی انکو جی بھر کر
حیرت ہوئی ایک دہشت گرد کا بھائی پولیس میں وہ بھی ڈی ایس پی

تعینات آہ ان چاروں کا سر چکرانے والا تھا وہ اور بھی غور سے داراب
کو دیکھنے لگی جس کی ٹھوس باڈی اور رعب دار پرسنالٹی انکو اپنی
جانب کھینچ رہی تھی اگر ان میں سے کوئی کنواری ہوتی تو یقیناً
سیدھا اسے پروپوز ٹھوک دینا تھا لیکن افسوس تب ہی باہر سے آتے
یاقوت پامیر اور عثمان پر نظر پڑی انکو دیکھ تینوں استغفر اللہ منہ سے
ادا کر گئی جو بھی تھا انکے والے داراب سے کم نہیں تھے

یقیناً تم چاروں بنا آنکھوں کے اچھی نہیں لگو گی۔۔۔" برلاس اٹھ کر ان
کے پاس آتے مسکراتے دانت بھینچ کر بولا چاروں یوں تھی گویا بدن
کا ٹوٹو لہو نہیں وہ چھوٹا فتنہ یقیناً ان چاروں کی حرکت بخوبی نوٹ
کر رہا تھا اور وہ تھا سب بھائیوں میں چھوٹا لیکن اپنے گھر کی
عورتوں پر سختی کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت بھی وہی تھا
رات کا ڈنر کرتے سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے آج کا دن سب

کا پریشانیوں کے ساتھ شروع ہوتا خوشیوں پر ختم ہوا تھا مشی کمرے
میں آتی دوپٹہ ایک جانب بیڈ پر اچھالتی اپنی گردن سہلانے لگی جو
اب درد کے مارے اکڑی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی پورا دن کی بھاگ
دوڑ کرتے کمرے میں آتے اسے اپنا جوڑ جوڑ دکھتا ہوا محسوس ہوتا تھا
اب بھی وہ بیٹھی گردن سہلا ہی رہی تھی جب پیچھے سے کسی کے
ہاتھوں کا دباؤ اپنی گردن پر محسوس کرتی سکون محسوس کرتی
آنکھیں بند کرتی چلی گئی آہ سکون سا سکون ایسا سکوں جسے
لفظوں میں بیاں کر پانا بھی مشکل ہو جائے لیکن اسی وقت اسے کچھ
یاد آیا تھا
میرا سوہنا ماہی تھک گیا۔۔۔"وہ خود بھی سارا دن مشی کو اپنے گھر
والوں کے پیچھے بھاگ دوڑ کرتے ہوئے دیکھتا تھا وہ یاقوت کے ہاتھ
پیچھے ہٹاتی اسکی جانب مڑتے اسکے سینے میں گھس گئی اسکا یہ

عمل جہاں یاقوت کو بھایا تھا وہی اسے پریشان بھی کر گیا تھا کیونکہ
وہ کبھی خود سے ایسے نہیں لگتی تھی کھینچ کھینچ کر لگانا پڑتا تھا
کیا بات ہے۔۔۔میری بیگم آج خود رومانٹک ہو رہی ہیں۔۔۔"وہ شریر
ہوتے
اسکی کمر پر بے باکی سے ہاتھ پھیرنے لگا لیکن اس نے کوئی جواب نہ
دیا الٹا اسکی رونے کی آواز سن کر یاقوت ایک دم پریشان ہو گیا
کیا ہوا مشی۔۔۔یہاں دیکھو۔۔۔"اس نے پریشان ہوتے مشی کا چہرہ
باہر نکالا اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ یاقوت ایک دم چونک گیا
مشی میری جان کیا بات ہے۔۔۔رو کیوں رہی ہو۔۔۔"پیار سے
پوچھتے اس
کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے انگوٹھے سے اسکے بہتے آنسوں
صاف کئے

ک۔۔۔کیا میں۔۔۔اتنی بری۔۔۔ہوں۔۔۔کہ۔۔۔اللہّ۔۔۔جی

۔۔۔مم۔۔۔مجھے اولاد

نہیں دے۔۔۔رہے۔۔۔"وہ روتی ہوئی ہچکیاں لیتی اپنے سوال سے

یاقوت

کا دل مٹھی میں بھینچ گئی وہ بے بسی سے اسکی آنکھوں میں رقم

ہوئی اذیت دیکھنے لگا

کسی نے کچھ کہا تم سے۔۔۔؟اسکا لہجہ سپاٹ تھا وہ جانتا تھا اسکے

گھر والے اسے کچھ نہیں کہیں گے ضرور مورے یا خانم نے کچھ کہا ہو

گا مشی سر تیزی سے نفی میں ہلانے لگی

ل۔۔۔لیکن۔۔۔مجھے خود۔۔۔اپنا آپ ادھورا محسوس ہوتا۔۔۔ہے

۔۔۔میں

میں۔۔۔اللہ تعالی سے معافی مانگ۔۔۔تو۔۔چ۔۔۔چکی ہوں

"۔۔۔پھر کیوں۔۔۔

اسکے رونے میں شدّت آئی تھی یا قوت اسے پھر سے اپنے سینے میں شدّت سے بھینچ گیا

میں۔۔۔میں۔۔۔جب بھی۔۔۔ک۔۔۔کو مل یا۔۔۔۔زمل۔۔۔کو دیکھتی۔۔ہوں

مم۔۔۔۔مجھے ان۔۔۔پر رشک محسوس ہوتا ہے۔۔۔ل۔۔۔لیکن اپنا

۔۔۔آپ اپنا

اپنا آپ مجھے خالی خالی۔۔۔لگتا ہے یا قوت۔۔۔میں۔۔۔کیا کروں

۔۔۔"وہ

کیا بتاتی وہ کیوں پورا دن سب کی آؤ بھگت کرتی تھی خود کو

مصروف رکھتی تھی تاکہ تنہائی میں وہ اپنی اس کمی کو زیادہ

محسوس نہ کرے وہ ان بچوں کو زیادہ پیار دیتی تھی تاکہ اسے ممتا
کا احساس محسوس ہو شادی کے بعد اولاد کے بغیر کی زندگی کتنی
اذیتوں بھری ہوتی ہے یہ صرف بے اولاد لوگ ہی جانتے تھے
آج۔۔۔آج مورے۔۔۔۔نے پ۔۔۔پوچھا۔۔۔کہ۔۔۔میں میں
۔۔۔کب خوش خبری
دونگی۔۔۔یاقوت میں۔۔۔کچھ نہیں بب۔۔۔بول پائی میں کیا بولتی
۔۔۔کہ
میں۔۔۔خود نہیں جانتی۔۔۔"وہ یاقوت کے سینے میں چہرہ چھپائے
پھوٹ پھوٹ کر رو دی وہ کچھ نہیں کہہ پایا وہ کیا کہتا اسکے بس
میں ہوتا تو بچوں کے ڈھیر لگا دیتا لیکن نہیں اسکے بس میں نہیں
ہوتا لیکن اسے یہ پتہ چلا تھا دنیا میں سب سے مشکل لمحہ اپنی من
پسند عورت کی آنکھوں میں آنسوں دیکھنا تھا وہ مشی کے بال سہلاتا

اسے اپنے سینے میں بھینچے سامنے دیکھتا نجانے کیا کیا سوچ رہا تھا
اسکے رونے میں کمی تو آگئی تھی لیکن سسکیاں اب بھی منہ سے نکل
رہی تھیں

بس۔۔۔اور رونا ہے۔۔۔؟اسکا چہرہ اوپر کرتے پیار سے پوچھا وہ نفی
میں

سر ہلا گئی یاقوت اسکا ماتھا چوم کر اسے دیکھنے لگا

اولاد دینا خدا کے ہاتھ میں ہے میں یا تم سوائے اسکی رضا میں راضی
رہنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔"اس نے پیار سے سمجھایا لیکن وہ
نہیں سمجھی آنکھیں پھر سے لبالب نمکین پانی سے بھرنے لگی

میری جان۔۔۔تم ہو ناں۔۔۔میرا بچہ۔۔۔"اسکے لاڈ دکھانے پر
یاقوت کو

اس پر ٹوٹ کر پیار آیا وہ مشی کو اور بھی اپنی جانب کھینچتے گود

میں لٹاتے خود میں جکڑ گیا وہ واقعی اسکا بے بی لگ رہی تھی من

چاہی عورت بچوں جیسی ہی تو ہوتی ہے

لیکن مجھے۔۔۔" وہ کچھ بولنے لگی تھی کہ یاقوت اسے ہونٹ چومتے

وہی خاموش کروا گیا

مجھے نہیں چاہئے اولاد خدا دے گا تو لے لیں گے ورنہ میرے پاس میرا

بچہ ہے اور میں اسی کے سہارے ساری زندگی کاٹ سکتا ہوں

۔۔۔" بولتے

وہ مشی کے پورے چہرے کو چومنے لگا وہ آگے کچھ نہیں بول پائی

یہی ایک شخص اسکے سارے زخموں کا مرہم تھا ساری تکلیفوں کی

دوا تھا وہ اسی طرح مشی کو اپنی باتوں سے نارمل کرتا اسے اپنی

بانہوں میں بھینچ کر بال سہلاتے سلانے لگا مشی آہستہ آہستہ گہری

نیند کی وادیوں میں گرنے لگی یہاں سکوں تھا اس شخص کی بانہوں

میں وہ دونوں مکمل تھے ایک دوسرے کے ساتھ اولاد جیسی نعمت رشتے کو خوبصورت کرتی ہے لیکن اسکے بغیر رشتہ نہ مکمل نہیں ہوتا اگر دونوں ایک دوسرے کو چاہنے والے ہوں تو رشتہ ایسے بھی خوبصورت بن جاتا ہے

آج ٹھنڈ اپنے جوبن پر تھی باہر ہر جانب سخت دھند کا راج تھا آبشاروں سے بہتا پانی بھی کئی حد تک جم چکا تھا سب اپنے اپنے خیموں میں چھپے سردی میں دبکے بیٹھے تھے اب انکو سخت پہرے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی کیونکہ اب کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس خوبصورت علاقے کی جانب نظر بھی اٹھالے

زامل کے اٹھتے اسکے ہاتھ میں زالے کی ننھی سی انگلی لگ چکی تھی جسے وہ اپنے منہ میں لیتا اپنے خرگوش جیسے دانتوں سے پورا زور

لگاتا سرخ کر گیا زالے کی رونے کی آواز سنتے زمل بوکھلا کر ایک دم اٹھتی اسے دیکھنے لگی جب زالے کی انگلی اسکے منہ میں دیکھ اسکی آنکھیں پھٹی وہ جلدی سے زیحال کا ہاتھ اپنے سینے سے اٹھاتی اٹھ کر زالے کی انگلی اس چھوٹے افلاطون کے منہ سے نکالنے لگی جو اپنی بہن کو رلا کر خود ہنس رہا تھا

کتنے بد تمیز ہو تم۔۔۔ صبح صبح لڑائی شروع کر دی۔۔۔"، اس نے آنکھیں

دکھاتے زامل کو ڈانٹا جو ڈانٹ پڑتے منہ پھاڑ کر رونا شروع ہی ہوا تھا کہ زمل اسکا منہ بند کروا گئی

چپ ایک دم چپ۔۔۔ ورنہ دو تھپڑ لگاؤنگی ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری۔۔۔ گندی اولاد۔۔۔"اسے ڈانٹتے وہ زالے کو گود میں لیتی اسکا ننھا

سا ہاتھ چومنے لگی وہ منہ بند کر کر روتی اپنی ماں کی گردن میں
اپنا ننھا سا چہرہ چھپا گئی زامل اپنی ماں کا شدید غصّہ دیکھ سانس
تک روک گیا افف یہ ماں ہی دہشت گرد نکلی نہ اسکے باپ کو بخشتی تھی
نہ اولاد کو اصل دہشت گرد تو یہ تھی
زیحال انکی آواز سن کر دھیرے سے کسمساتا آنکھیں کھول کر اسے
دیکھنے لگا جب اپنے باپ کی کھلی آنکھیں دیکھ زامل کو تھوڑی سی
بس تھوڑی سی ٹھسکنے کی ہمت ملی تھی وہ ہونٹ گول کرتے زیحال
کو دیکھنے لگا
صبح صبح کیوں میرے بچوں کو ڈانٹ رہی ہو۔۔۔"زامل کو اپنے جانب
دیکھتے دیکھ اٹھ کر اسے فورا اپنی گود میں لیا وہ ننھی سی جان
اپنے باپ کے پاس آتے جو منہ پھاڑ کر رونا شروع ہوا زامل بوکھلا کر
اسے دیکھنے لگی

جی میرا بچہ۔۔۔ماما نے ڈانٹا۔۔۔"وہ مم مم کرتا اپنی ماں کی شکایت لگا رہا تھا"بس بس یہ ہے ہی ظالم ہم اسے ڈانٹیں گے دیکھو۔۔۔"زامل کا ننھا سا چہرہ باہر نکال کر زمل کی طرف جیسے ہی اسکو ڈانٹنے کیلئے اپنا منہ کھولا اسکا غصّے سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ زبان تالو سے چپکا گیا

نو بیٹا۔۔۔بب۔۔۔بری بات ایسے نہیں کرتے بہن۔۔۔کو رلا دیا "۔۔۔بری بات

اپنے باپ کو اپنی ماں کے سامنے بھیگی بلی بنتے دیکھ شاید زامل بھی سمجھ گیا تھا کہ وہ دونوں مظلوم ہیں انکا خدا ہی بس حافظ ہے

نہیں نہیں۔۔۔ڈانٹیں۔۔۔اور اسکو سر چڑھائیں صبح صبح میری بیٹی کی انگلی کا کیا حشر کر دیا اس دہشت گرد کی اولاد نے۔۔۔"اسکا بس نہیں چل رہا تھا زامل کو ایک تھپڑ لگا دے لیکن یہ کر کر وہ گھر میں قیامت

کھڑی نہیں کر سکتی تھی یہ عمل اسکے چاچو ہر گز برداشت نہ کرتے اولاد بھلے یہ انکی تھی لیکن جان اسکے تینوں چاچو ان دونوں پر دیتے تھے زیحال زامل کو اٹھا کر اپنے سامنے گود میں کھڑا کر گیا وہ مشکل سے اسکی کہنی سے تھوڑا سا اوپر کا تھا اتنی چھوٹی سی جان لیکن سب کو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ رکھا تھا زامل زالے کو وہی بٹھاتی اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی

اپنی ماں کو تنگ مت کیا کرو بڑی خطرناک عورت ہے یہ۔۔۔" وہ زامل کے کان میں سرگوشی کرتے اسکی اطلاع میں اضافہ کرنے لگا ہی۔۔۔ سن رہی ہوں میں۔۔۔" وہ اندر کھڑی کھڑی بھی اپنی دہشت

پھیلانا نہیں بھولی تھی باہر بیٹھے تینوں نفوس ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگی زالے کھسک کھسک کر زیحال کی گود میں چڑھنے کی

کوشش کرنے لگی وہ زالے کو اٹھا کر اپنی گود میں کھڑا کر گیا

زالے تو زامل کی جان ہے۔۔۔ہے ناں۔۔۔زالے بابا کی بھی جان ہے

اور زامل

کی بھی۔۔۔"وہ دونوں کو ایک ایک گھٹنے پر بٹھاتے انکی صلاح

کروانے لگا زامل تو اپنی بٹن سی آنکھوں سے گھورتا زالے کی طرف اسے

مارنے کیلئے لپک رہا تھا زیحال نے پیچھے کرتے اسے گھورا

نو۔۔۔بری بات۔۔۔پٹو گے اگر میری بیٹی کو اب رلایا۔۔۔"زامل

اپنے باپ

کی ڈانٹ پر کھلکھلا کر ہنسنے لگا دونوں کی صلاح ہو چکی تھی وہ

دونوں کو کتنی ہی دیر کھلاتا رہا اپنے بچوں کو ایسے دیکھ اسکی

طبعیت ٹھیک ہوتی محسوس ہونے لگی تھی بس منہ کا ذائقہ ہی کڑوا

رہ گیا تھا

وہ چاروں فریش ہوتے آج ساتھ نیچے اترے تھے مورے اور باقی سب ان

چاروں کی ایک ساتھ دیکھ انکی دل ہی دل میں نظر اتارنے لگے بلاشبہ یہ چاروں اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھے ماں باپ پہلے ایسے تھے آگے بچوں نے بھی سب کی مات دے دی تھی زامل آتے برلاس کی

جانب لپک گیا اور زالے مشی کی جانب پتہ نہیں رات کو اپنے ماں باپ کے پاس کیسے ٹکتے تھے

مورے زیحال کو اپنے پاس بٹھا کر اسکے چہرے پر بے ساختہ ہاتھ پھیرنے لگی وہ ایک ہی دن میں کتنا بجھ سا گیا تھا چہرے پر رونق اب تک پہلے والی نہیں تھی وہ کوئی صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا

" بچے تم کیا حال کر گیا ہے خود کا۔۔۔اپنا چہرہ دیکھو کیسے بجھ گیا

انکے لہجے میں نمی تھی ماں کو توہشاش بشاش بچہ بھی اپنا کمزور ہی لگتا تھاوہ توسچ میں کمزور ہوا تھا

اب ہو جاؤ نگا ٹھیک مورے۔۔۔ٹھیک کرنے والی آگئی ہے ۔۔۔" نظریں سامنے

کام کرتی زمل پر تھی لہجے میں انتہا کی محبت تھی اسے تو پتہ تک نہ تھا کہ کوئی اسے اتنی محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا ہے

تم کو پتہ ہے تم مجنوں لگ رہا ہے۔۔۔اتنی چھوٹی سی لڑکی تم کو اتنا پاگل کر گئی۔۔۔"مورے کی بات پر زیحال نے ترچھی نظروں سے انکو دیکھا پھر بمشکل اپنی ہنسی دبائی یہ توسچ تھا پاگل تووہ سچ میں ہوا تھا

یہ چاچا بھتیجا مجھے میری نوکری سے نکلوائیں گے۔۔۔"داراب نے زامل اور برلاس کی مستی دیکھ دونوں کو گھورا زامل کو برلاس کے سامنے

تھاوہ کسی اور کے سامنے بلکل نہ بنتا

کیوں۔۔۔کیا کیااس نے۔۔۔" برلاس کی شکایت پر زیحال فوراسیدھا ہو بیٹھا پامیر کی توآنکھیں چمک اٹھی تھیں "اب لگے گی کلاس اس فتنے کی" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا لیکن یاقوت وہی تھااور بخوبی اسکی بڑبڑسن گیا

شرم کرو آج بھی اسکو ڈانٹ پڑتے دیکھ تمہاری بتیسی اندر نہیں ہوتی بچے تک ہو گئے تمہارے۔۔۔" آہ وہ کسے شرم دلا رہا تھاوہ جو پیدائشی الٹراپروشرم پروف تھا

داراب کی بات سنتے زیحال کی آنکھیں پھیلی تھی اس نے ساکت سی نظروں سے سامنے بیٹھے برلاس کو دیکھا جو اپنی شامت کا انتظار کر رہا تھا یقیناًاب وہ اسے پکا الٹا لٹکائے گا یا اسکی پھینٹی لگے گی آہ

گیا برلاس شاہ کام سے زیحال اٹھ کر جیسے ہی اسکے قریب آیا برلاس

ڈر سے دونوں ہاتھ آگے کر گیا لیکن سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلنی شروع ہوئی وہ برلاس کو اپنے سینے سے لگائے خود میں زور سے بھینچ گیا برلاس خود ہکا بکا کھڑا تھا وہ کیا جانیں اسکا یہ عمل زیحال کو ایک نئی زندگی دے گیا تھا آج اس نے زیحال کی محبت کا حق ادا کر دیا تھا

وہ پیچھے ہوتے برلاس کا ماتھا چوم گیا "تم۔۔۔تم نہیں جانتے تم۔۔۔نے یہ کر کر مجھے۔۔۔مجھے۔۔۔اپنا احسان۔۔۔" وہ کچھ آگے بولتا برلاس تڑپ کر اسکے سینے سے پھر لگ گیا

کیسی باتیں کر رہے ہیں بھائی۔۔۔پلیز ایسے نہ بولیں۔۔۔" زیحال کی آنکھوں میں پھر سے آنسوں دیکھ برلاس کا دل مٹھی میں آیا تھا سب دونوں کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے برلاس سچ میں اسکا بگڑا بچہ تھا" میں آپ کو باپ کی جگہ مانتا ہوں تو وہ بھی میری ماں

کی جگہ ہے۔۔۔اور میں اپنے ماں باپ کو اب خود سے دور نہیں ہونے
دے سکتا۔۔۔" وہ منظر ایک بار پھر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرا گیا تب
وہ اپنے ماں باپ کو نہیں بچا پایا تھا لیکن اب۔۔۔اب وہ چھوٹا بچہ
نہیں تھا اب وہ چلتی پھرتی آگ تھا اب جو بھی اسکے ماں باپ کی
طرف دیکھتا بھی وہ اسے ہی جلا کر راکھ کر دیتا
ایک یہی آپ کا بیٹا ہے ہم دونوں تو کچرے کے ڈھی۔۔۔" پامیر بولتے
بولتے اپنی زبان کو بریک لگا گیا وہ آگے کیا بولتا اس نے تو سچ ان
تینوں کو ایسی ہی جگہوں سے اٹھایا تھا لیکن اٹھا کر ہیرا بنا دیا تھا
سب اسکی آدھی ادھوری بات پر بھی ہنس پڑے تھے زیحال نے بازو
کھول کر دونوں کو اپنے پاس بلایا یاقوت اور پامیر بھی آکر اس سے
لپٹ گئے وہ چاروں ایک دوسرے سے مکمل تھے وہ چاروں ایک
دوسرے

کی جان تھے جنہوں نے ثابت کیا تھا محبت کیلئے خون نہیں احساس چاہئے

"میری جان ہو تم تینوں۔۔۔

اور میں۔۔۔ ہبی۔۔۔؟ زمل دور کھڑی کب سے انکو دیکھ مسکرا رہی تھی

جب زیحال کے منہ سے یہ سنتے بے ساختہ بول پڑی اور پھر جلدی ہی اپنی غلطی کا احساس بھی ہو گیا تھا کیونکہ سب اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے خدانخواستہ اس نے کوئی انوکھی بات کر دی ہو سب کی نظریں خود پر پا کر وہ شرمندہ سی ہو گئی

تم ہو تو بھائی ہیں۔۔۔اور بھائی ہیں تو ہم ہیں۔۔۔" یاقوت کی بات سنتے زمل ایک دم بلش کر گئی وہ اندر تک سرشار ہوتی اپنے ہبی جان کو دیکھنے لگی جو اسے ہی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا لیکن

وہی کوئی اور بھی تھا جوان چاروں کو ساتھ دیکھ جل بھن رہا تھا

جب کسی نے اسے نہیں دیکھا تو اس نے خود منہ پھاڑ کر روتے اپنے

ہونے کا احساس دلایا سب نے مڑ کر زامل کو دیکھا جو اپنے باپ کے

پاس ان تینوں کو دیکھ اپنی ننھی ننھی سی مٹھیاں بھینچے آنکھیں

زور سے بند کرتا پورا زور لگا کے رو رہا تھا

ارے۔۔۔رے کیا ہوا میرا بیٹا۔۔۔"زیحال نے آگے ہو کر اسے

صوفے سے اٹھا

کر اپنی گود میں لیا وہ بھی گود میں آتے اسے ڈھز ڈھز پیٹنا شروع جو

گیا کہ اسکے علاوہ کیسے کسی کی اپنی آغوش میں لیا کیسے کیوں

ارے بسر۔۔۔بس میرا بیٹا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔بس۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے

اسکے ننھے

ننھے ہاتھوں کو پکڑنے کی کوشش کرتے اسے روکنے لگا لیکن وہ کہاں

رکنے والا تھا پوزیسیو باپ کی پوزیسیو اولاد جو تھا

اوئے میرے بھائی کو کیوں پیٹ رہے ہو۔۔۔" برلاس نے مصنوعی سا اسے

جیسے ہی ڈپٹا وہ نازک ماں کی اولاد فورا اپنے باپ کی گردن میں چہرہ چھپا کر رونے لگا

ارے۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ چاچو نے ڈانٹا۔۔۔ تم نے۔۔۔ ڈانٹا کیوں ۔۔۔ ہاں۔۔۔" زیحال نے

ہلکے ہلکے تھپڑ زامل کے سامنے برلاس کو مارے جسے دیکھ وہ چھوٹی آفت کھلکھلا کر تالی بجانے لگا یہ دیکھ سب کے بے ساختہ قہقہے بلند ہوئے افففف یہ چاچا بھتیجا ایسے ایک دوسرے کی جان تھے لیکن زیحال پر دونوں کے بیچ مہابھارت ہونی طے تھی نہ وہ اپنا بھائی کسی سے شئیر کر سکتا تھا نہ وہ اپنا باپ اور نہ پیچھے کھڑی زمل جس کا

سب سے بڑھ کر اس شخص پر حق تھا وہ تو سارے کا سارا اسکا تھا
باقی سب کے تو اس میں تھوڑے تھوڑے حصّے تھے ورنہ زیحال صرف
زمل کا تھا
میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔"پیچھے سے کومل کی آواز پر سب اسکی
جانب مڑے اور حیرت سے اسے دیکھا جو سیدھی زیحال سے مخاطب
تھی
کیوں۔۔۔؟اس نے بھی حیرت سے پوچھا
تم نے ابھی تک میرے بیٹے کو کوئی نام نہیں دیا۔۔۔"اسکی بات پر
زیحال نے فورا پیچھے مڑ کر دیکھا بے بی صوفے پر لیٹا اپنے قریب
بیٹھی زالے کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا وہ بھی اپنے فیورٹ ٹوائز کی طرح
اسے تھپک رہی تھی یہ منظر اتنا حسین تھا کہ بس سب اپنی سانسیں
روکے ان دونوں کو دیکھنے لگے جو اپنے علاوہ کسی کو نہیں دیکھ رہے

تھے زیحال زامل کو لئے اسکے قریب آیا اور اسے صوفے پر بٹھاتے خود
بھی بیٹھ کر بے بی کو پہلی بار اپنی گود میں لیا اسے لیتے اسکا دل
جیسے یکدم بھاری ہونے لگا تھا ایک وقت تھا جب اس نے اسکے باپ
کو اپنی اولاد کی طرح پالا تھا اسے چھوٹے سے بڑا کیا تھا اور آج آج وہ
اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ اب اسکی بھی اولاد تھی وقت کتنی جلدی گزر
جاتا ہے وہ بھی زیحال کو ٹکٹکی باندھے دیکھ مسکرانے لگا آہ وہ پہلی
بار مسکرایا تھا پیدا ہونے کے بعد کومل اور پامیر ہک دک سے ایک
دوسرے کو دیکھتے ہنس پڑے
لگتا ہے سسر صاحب پہلی نظر میں پسند آ گئے۔۔۔"کومل کی سرگوشی
پر پامیر نے پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھا جیسے اسکی بات پر
یقین کرنے کی کوشش کر رہا ہو کومل کی آنکھیں اسے سب کہہ گئی

عنقریب ہم۔۔۔۔۔۔منظر عام۔۔۔سے ہٹنے والے۔۔۔۔۔۔۔ہیں

💔 عین ممکن ہے کہ کچھ نگاہیں ہمیں ڈھونڈا کریں گی

وہ خود بھی کہیں ناں کہیں یہی چاہتا تھا لیکن کومل کے منہ سے سن کر اسے مزید اس بات کی خوشی ہوئی تھی لیکن زیحال کے سامنے کہنے کی ہمت نہیں تھی جو بھی تھا وہ زیحال خان آفندی کی بیٹی تھی انوکھی سب سے الگ اور بہت قیمتی اسے پانے والا یقیناً دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان بننے والا تھا جس کی قسمت میں زالے زیحال خان آفندی جانے والی تھی۔زیحال اسے ٹکر ٹکر دیکھتا رہا جب بے بی نے انگڑائی لیتے اوں۔۔۔اوں کی آواز کرنی شروع کی یہ بھی

پہلی بار ہوا تھا کہ وہ بول رہا تھا ورنہ تو ہر وقت یا تو سوتا یا سیریس رہتا بس یہی اسکے کام تھے

لگتا ہے رشتہ مانگ رہا ہے۔۔۔" پامیر نے کومل کے کان پر جھک کر سرگوشی کی کومل نے اسے گھور کر دیکھا وہ بھی آگے سے فورا سیدھا ہو گیا

تم نے ہمت کی نہیں میرا بیٹا ہی خود لگا ہوا ہے سسر صاحب کو منانے میں۔۔۔" اسکی بات پر پامیر کی آنکھیں حیرت سے پھیل کر سکڑی آخر میں اس ہٹلر کو گھور کر دیکھا جو اسے بیوہ ہونے کے نت نئے طریقے بتا رہی تھی

زیحال نے اسے اوپر کرا اسکے نرم نرم سے گال چومے وہ تب بھی اوں اوں کر رہا تھا جیسے سچ میں کوئی سیریس بات کر رہا ہو منہ بھی ایسا ہی بنا ہوا تھا زالے زیحال کی گود میں چڑھتی اپنے باپ کے گال پر

پیار کرتی خود ہی اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے صاف کر رہی تھی

کیا بول رہے ہو۔۔۔ہاں۔۔۔"اسے مسلسل کچھ نہ سمجھ آنے والی بات

بولتے دیکھ زیحال ہنستے ہوئے پوچھنے لگا

آپ کو منا رہا ہے کہ پلیز اپنی بیٹی کا ہاتھ دے دیں۔۔۔"پیچھے سے

برلاس کی آواز آئی تھی پامیر کو مل کی تو اسکی بات پر سیدھی آنکھیں

پھٹی تھی باقی سب کا بھی جیسے سانس تک رک گیا تھا اسکی بات پر

زیحال کے چہرے کے تاثر بگڑے اس نے سپاٹ نظروں سے پیچھے

کھڑے

برلاس کو ایسے دیکھا جیسے ابھی اسے شوٹ کر دے گا

ن۔۔۔نہیں مذاق کر رہا ہے۔۔۔"اسے غصّے میں دیکھ پامیر کا دل بیٹھا

تھا

تب ہی یکدم بول پڑا باقی سب بھی خاموش ہو چکے تھے نہ کوئی

مسکرا رہا تھا

سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔۔۔"اسکا انداز سپاٹ تھا ماحول میں ایک دم فسوں خیزی سی چھا گئی یہ بات چھوٹی نہ تھی اگر زیحال کو ناگوار گزری تھی تو یقیناً یہ بہت بڑی بات تھی ان سب میں پامیر کا دل جیسے ٹوٹ گیا تھا اسکے چہرے کے بدلتے زاویے کومل نوٹ کر رہی تھی

اٹس اوکے۔۔۔جو اسے منظور۔۔۔"اس نے پامیر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

اسے تسلی دی تھوڑی سی مسکراہٹ بمشکل اسکے لبوں پر آکر پھر سے معدوم ہو گئی زمل پیچھے کھڑی اپنے ہی جان کو دیکھ رہی تھی اسے غصّے میں دیکھ تو وہ بھی کچھ نہیں بول پاتی تھی

اس نے پھر بے بی کو دیکھا جواب بھی انگڑائیاں لیتا کچھ بول رہا تھا

ہمت نہیں ہاری تھی زامل زیحال کے بازو کا سہارا لیتے کھڑا ہونے کی
کوشش میں خود مم۔۔۔ مم بب۔۔۔بب پتہ نہیں کیا کیا بول رہا تھا
انگوٹھی کے بغیر رشتہ کیسے ہوگا یہ نہیں سوچا تم نے۔۔۔"زیحال کی
بات پر سب نے یکدم چہرے اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو
جب پورے لاؤنج میں زیحال کی ہنسی کی آواز گونجتی سب میں
جیسے جان سی بھر گئی
ڈرا دیا یار ایسے کوئی کرتا ہے۔۔۔"برلاس تقریباً رو دینے کو تھا سب
اسے
دیکھ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے زی حال نے زمل کو اشارے سے اپنے پاس
بلایا وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی آگے آئی اور اسکے ساتھ بیٹھ گئی
اسکے بیٹھنے کی دیری تھی کہ زامل اسکی گود میں چڑھتا اپنا فیڈو
ڈھونڈنے لگا جو صبح سے اسکو نہیں ملی تھی لیکن ایک بات تھی وہ

زمل کو پیٹتا نہیں تھا جانتا تھا اس دہشت گرد عورت کو خوف تھا

اس میں اپنی ماں کا

تم اجازت دو تو۔۔۔میں۔۔۔" وہ بولتے بولتے ایک دم رکا گہری سانس

لی

" دل جیسے ایک دم بھاری ہوا تھا پچھلے گزرے دو دن یاد آنے لگے

زندگی کا ک۔۔۔کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔میں۔۔۔میں چاہتا ہوں

ہماری بیٹی

ابھی سے محفوظ ہو جائے۔۔۔" اسکی بات سن کر زمل نے تڑپ کر اسکے

ہاتھ تھامے

ہبی۔۔۔کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔" آہ وہ کیا جانے اسکے بغیر وہ

کیسے دو دن مرا تھا اسکے دل میں ڈر بیٹھ چکا تھا وہ دونوں ایک

دوسرے کیلئے کس قدر ضروری تھے وہ واقعی نہیں رہ سکتے تھے ایک

دوسرے کے بغیر ایک کو کچھ ہوتا تو دوسرا اپنے آپ ختم ہو جاتا اس
بات کا یقین اب سب کو ہو چکا تھا
جس میں آپ کی خوشی اور یہ تو میرا بیٹا ہے۔۔۔آپ کر لیں۔۔۔"اس
نے
کہتے پیار سے بے بی کے نرم گالوں کو چھوا سب انکو دیکھ رہے تھے
انکی آواز بے حد دھیمی تھی زیحال نے مسکراتے ہوئے بے بی کا چھوٹا
سا ماتھا چوما
آج سے یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔میری زالے کا باری... عبد
الباری۔۔۔"اسکے منہ
سے اتنا خوبصورت نام سن کر سب کے چہروں پر پیاری سی مسکراہٹ
بکھر گئی تھی کومل تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی مشی
نے آگے آتے اسے گلے لگا لیا دونوں کی خوشی عروج پر تھی یہ انہی

دونوں کی خواہش تو تھی پہلے اب سب کی بن کر پوری ہو چکی تھی
پامیر کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی جو سوچ سوچ کر اسکا دل بھاری
ہوا تھا زیحال اسے ایک جھٹکے میں ختم کر گیا تھا یا قوت نے آگے بڑھ
کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا کہا تھا ناں یہ بھائی تا قیامت ایک ساتھ رہنے
والے تھے انکے تو بچے تک مل چکے تھے آگے کس کی مجال تھی انکو
الگ کرے کوئی

زیحال نے زالے کا ننھا سا ہاتھ عبدالباری کے ہاتھوں میں دے دیا
دونوں کے ننھے ننھے سے ہاتھ ملتے زالے کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی
اور وہ میسنا اب اوں اوں کر رہا تھا سب نے محبت بھری نظروں سے
دونوں کو دیکھا انکی محبت دنیا میں آتے ہی جیت چکی تھی اور وہ
عبدالباری تھا جس نے پیدا ہوتے ایک حور اپنے نام کر لی تھی وہ
صرف سلطان کا بیٹا نہیں تھا وہ قسمت کا بھی سلطان تھا

عبدالباری سلطان زالے عبدالباری یہ نام اب تا قیامت ساتھ لکھا جانا تھا

زامل کو جیسے یہ رشتہ پسند نہیں آیا تھا تب ہی وہ ٹھسکتے ٹھسکتے رونا شروع ہو گیا سب نے اسکی طرف دیکھا جو ہاتھوں کو کھول بند کرتا ایکٹنگ کر کر رو رہا تھا

لو جی اب اسکو بھی چاہیئے اپنی والی۔۔۔" برلاس کی بات پر سب کی کھلکھلاہٹیں گونجی کہ تب ہی مشی کو ایک دم ابکائی آئی وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی تھی کومل اپنے بے بی کے پاس چلی گئی تھی تب ہی وہ مشی کو ایسے جاتے ہوئے نہیں دیکھ پائی

مبارک ہو سب کو۔۔۔" یاقوت نے سب کو گلے لگایا سب خوش تھے بہت زیادہ اور سب سے زیادہ تو زالے خوش تھی جسے وہ اپنا ہلنے والا ٹوائے سمجھ رہی تھی وہ اسکی زندگی کا پہلا اور آخری بوائے

بننے والا تھا وہ بار بار عبدالباری کی طرف جاتی اور اسے تھپکنے
لگتی زیحال نے اسے زالے کے سامنے ہی لٹا دیا تھا وہ تو شکر تھا
زامل ان دونوں سے دور تھا ورنہ اب تک کتنی بار وہ اپنے بہنوئی
بھائی کو پیٹ چکا ہوتا
کیا ہوا۔۔۔آپ کو بھی پارٹنر چاہیئے۔۔۔"داراب نے اسے گود میں
لیتے
پیار سے پوچھا وہ بھی اپنی ب ت کی زبان میں اپنی آپ بیتی اپنے
داراب بابا کو بتانے لگا کہ کتنے ظالم سے اسکے ماں باپ اس سے
چھوٹی بہن کی منگنی کر دی اور وہ اب تک چھڑا چھانٹ کنوارہ
ہے آہ یہ دکھ کون سمجھے
ہم لے کر آئیں گے مارکیٹ سے۔۔۔۔اوکے۔۔۔"اسکی بات پر زامل
رونا

بھولتے اسکے گال کو چومنے لگا ایسا دار اب کو لگا تھا اصل میں وہ
اپنے خرگوش جیسے دانتوں کے جوہر دکھا رہا تھا یہ بات دار اب کو
تب پتہ چلی جب زامل نے اسکے سفید گال کو لال کر دیا کہ بھلا
پارٹنر بھی مارکیٹ سے ملتی ہے یہ ڈی ایس پی سٹھیا گیا ہے بھول
گیا تھا وہ کس شخص کی اولاد ہے اپنے قد سے بڑے وہ دماغ رکھتا
تھا

سب ناشتہ کر کر اپنے اپنے کاموں پر لگ چکے تھے صبح صبح دھند
تھی اور اب سورج نکل چکا تھا تب ہی مورے زیحال کو لے کر باہر
لان میں آ گئی تاکہ اسے تھوڑی دھوپ ملے اور طبعیت تھوڑی بہتر
ہو جائے وہ ماں تھی اسے ایسے ٹریٹ کر رہی تھیں جیسے وہ انکے
لئے انکا چھوٹا زامل ہو وہ اب تو کھانس بھی رہا تھا
گل۔۔اسکے لئے کہوہ بنا کر لاؤ۔۔۔پیئے گا تو اچھا محسوس کرے گا

جاؤ۔۔۔"مورے نے سامنے سب کے ساتھ بیٹھی زمل کو ملا کر ایک روایتی ساس کی طرح حکم دیا لیکن اس حکم پر زیحال ایک دم

سیدھا ہوا تھا

مم۔۔۔مورے گلا لے کیوں۔۔۔صدیس بنا دے گاناں۔۔۔"اس نے فوراً زمل

کو کام سے بچایا لیکن مورے نے گھور کر اسے ایسے دیکھا جیسے

" کہہ رہی ہوں "تم کو کیوں درد اٹھ رہا ہے

ماڑا تمہارا بیوی صدیس ہے یا یہ۔۔۔چپ کرو۔۔۔"اپنے بیٹے کو جھاڑ پلاتی وہ پھر سے ہاتھ باندھ کر کھڑی زمل کی جانب مڑیں

تم ادر کیوں کھڑا ہے بچے۔۔۔جا کر بناؤ قہوہ۔۔۔اور اچھا سا ادرک والا بنانا۔۔۔"ادرک کا نام سنتے زیحال کی آنکھیں باہر آنے کو ہو گئی تھیں

وہ کیا بتائے مورے کو کہ اسکو کچھ بنانا نہیں آتا وہ قہوہ نہیں زہر

بنا کر لائے گی اوپر سے ادرک کا آرڈر بھی دے دیا اب تو زیحال خان

آفندی گیا کام سے

زمل ہچکچاتی جلدی سے اندر گئی شوہر کی جتنی مرضی لاڈلی ہو

لیکن سانس کا ڈرا اسکے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا

مورے یہ کیا کر رہی ہیں۔۔۔"انکے ہاتھ میں اون کے دھاگے اور

بڑے

بڑے سوئے دیکھ وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا

ام زالے کے لئے چپل بنا رہا ہے اسکے گولو گولو پیروں کے لئے

۔۔۔"وہ

واقعی چھوٹی چھوٹی پنک رنگ کی سلیپرز بنا رہی تھیں زیحال سر

جھٹک کر رہ گیا اتنے دن سے وہ گھر ہی تھا سارا کام باقی چاروں پر

آگیا تھا اسے تو یہی جیسے قید کر دیا تھا بہ بیوی جانے دے رہی

تھی نہ ماں نہ بھائی آہ وہ کرے بھی تو کیا بس سر اوپر اٹھاتے
آسمان کو دیکھنے لگا کہیں کہیں بادل تھے تو کہیں کہیں صاف
آسمان یہی زندگی کی اصل صورت ہے جس میں کہیں کہیں تو غم
ہیں تو کہیں کہیں صاف شفاف خوشیاں انسان کو سمجھنا چاہئے کہ
یہ غموں کے بادل ہمیشہ نہیں رہتے ایک نہ ایک دن یہ چھٹ ہی جاتے
ہیں پھر انکے پیچھے سے زندگی صاف ستھری نکھری نکھری سی
نکلتی ہے بلکل اس طرح جس طرح ان بادلوں سے برسات برسنے
کے
بعد آسمان اجلا اجلا اور نکھرا نکھرا سا نک ہے ورنہ تو اکثر وہ بھی
ہمیں میلا نظر آتا ہے تو یج غم کے بادل بھی زندگی کو خوبصورت
بنانے کیلئے ضروری ہوتے ہیں یہ بات زیحال سمجھ چکا تھا وہ بہت
خاص تھا وہ ہر رشتے میں کامیاب ہوا تھا چاہے بیٹے کا ہو باپ کا ہو

یا بھائی کا ہو یا شوہر کا وہ جتنا ٹوٹا سارے ٹکڑے خود میں سمیٹ
کر رکھے اور خود انکو جوڑا انسان کو یہی کرنا چاہئے خود کے لئے
خود ہیل بننا چاہئے شکایتیں کرنے سے غم دور نہیں بڑھتے ہیں اس
لئے رشتوں کو مضبوط بنانے کیلئے وہ ٹکڑے خود میں سمیٹ کر رکھ
لیں پھر ایک دن وہی رشتے ان ٹکڑوں کو جوڑ کر آپ کو ایک نیا
خوبصورت شخص بنا دیں گے

زمل اسکے لئے قہوہ بنا کر لاتی ٹرے میں رکھ کر اسکے سامنے ٹیبل
پر رکھ گئی زیحال ٹکٹکی باندھے کھانستے ہوئے اس زہر کو دیکھ
رہا تھا

نظروں سے پئے گا تم اسکو اٹھا کر پیو۔۔۔ جلدی۔۔۔" اسے قہوہ کو
گھورتے دیکھ مورے تڑخ کر بولی وہ مرتا کیا نہ کرتا کپ اٹھا کر
اسے سونگھنے لگا اسی سے اسکو ابکائی آنے لگی تھی کرتے کرتے

اس نے اس زہر کا ایک گھونٹ جیسے ہی بھرا آنکھیں ایک دم پھٹ گئی آہ اتنی کڑوی کسیلی اوپر سے ادرک کا ٹیسٹ اگلا سپ لینے پر عنقریب وہ اوپر جانے والا تھا تب ہی اسکی نظر زمل پر پڑی جو دور کھڑی بس یہ دیکھ رہی تھی کہ اسے قہوہ پسند آجائے تاکہ اسکے نمبر اسکی ساس کے سامنے بن سکے اسے دیکھ وہ ایک کے بعد ایک گھونٹ بھرتا چلا گیا کیسا ذائقہ تھا وہ بھول گیا اسے بس اپنی گلا لے سامنے دکھ رہی تھی اسے ایسے بے صبروں کی طرح قہوہ پیتے دیکھ مورے کو حیرت ہوئی

اتنا اچھا بنا ہے کہ تم کپ کو منہ سے دور ہی نہیں کر رہا۔۔۔"انکی بات پر زیحال کرنٹ کھا کر انکی جانب مڑا

ہ۔۔۔ہاں ناں۔۔۔میری بیوی نے بنایا ہے۔۔۔تو۔۔۔ٹیسٹی تو ہو گی بہت

اچھی بنی ہے بلکہ ایک اور کپ پیوں گا میں۔۔۔"ہڑ بڑی میں وہ کیا
بول گیا تھا یہ خود بھی نہیں جانتا تھا مورے کو اور بھی حیرت
ہوئی کیونکہ وہ کب سے اسکے آڑے ترچھے منہ بنتے دیکھ رہی تھیں
اچھا۔۔۔ چلو اچھی بات ہے گل۔۔۔۔ایک اور کپ بنا دو۔۔۔اپنے
خان کے
لئے یہ ایک ہی دن میں ٹھیک ہونا چاہتا ہے۔۔۔"انکے لہجے میں صاف
طنز چھپا تھا بلکل روایتی ساسوں والا زمل خوشی سے چہکتی پھر
بنانے چلی لیکن زیحال ہک دک سا مورے کو گھور رہا تھا
تم کو کیا لگتا ہے بچے۔۔۔ام جانتا نہیں۔۔۔تم کو۔۔۔ام نے تم کو پیدا
کیا ہے تمہارا رنگ رنگ سے واقف ہے ام۔۔۔"وہ اپنی ہنسی دباتی پھر
سے اپنے کام پر جٹ گئیں

رگ رگ ہوتا ہے رنگ رنگ نہیں۔۔۔"اس نے منہ بسورتے اپنی
پٹھانی
ماں کی تصیح کی جس پر انہوں نے گھور کر چشمے کی اوٹ سے
اپنے چھوٹے بگڑے بیٹے کو دیکھا
چپ شہ۔۔۔"اسے ڈپٹتے وہ پھر سے اپنے کام میں لگ گئیں اردو بس
زیحال اور داراب کی اچھی تھی باقی سب تو اسکا بیڑا غرق کرتے
تھے زیحال فورا سے اٹھ کر اندر گیا نظر یہاں وہاں دوڑائی ملازم
سب یہاں وہاں کوئی نہ کوئی کام کرتے پھر رہے تھے اس نے سب کو
انکے کوارٹرز میں بھیج دیا تاکہ غلطی سے کوئی اسکے کام میں دخل
اندازی نہ کر دے وہ زمل کو ڈھونڈتا ہوا کچن میں آیا وہ اسکے
اندازے کے عین مطابق قہوہ میں بھر بھر کر چائے پتی ٹھوک رہی
تھی اسے دیکھ کر ہی زیحال کو ایک اور ابکائی آئی لیکن وہ

کنڑول کرتا اسکے پیچھے جا کر کھڑا ہوتے اسکی کمر اپنے سینے سے
لگا گیا اسکی اس حرکت پر زمل ایک دم بوکھلا کر رہ گئی
ہی۔۔۔ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں کوئی آجائے گا۔۔۔"اسکی گرم
سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ کانپ اٹھی تھی
کسی کی ہمت کوئی آکر دکھادے اتنے دن سے گولی بھی نہیں
چلائی موقع مل جائے گا۔۔۔"اسکی بات پر زمل نے نے گردن موڑ کر
اسے گھور کر دیکھا
ن۔۔۔ نہیں مذاق کر رہا تھا۔۔۔"وہ فورا لائن پر آتے اسکے گال چوم گیا
چھوڑو یہ۔۔۔ک۔۔۔ کیا بنا رہی ہو۔۔۔"بولتے بولتے بیچ میں اسے
کھانسی
اٹھنے لگی

آپ کے لئے قہوہ۔۔۔آپ کو پسند آیا تھاناں۔۔۔"وہ چہک کر بتاتی
اسے
کپ میں انڈیلتے لگی اور فل کپ بھر دیا
پسند تو کچھ اور بھی ہے۔۔۔وہ تو نہیں کرنے دے رہی۔۔۔"اسکے زو
معنی انداز پر زمل نے مڑ کر اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں اتری
خماری دیکھ اسکی جان حلق میں آئی تھی
آ۔۔۔آپ یہ۔۔۔پی لیں۔۔۔"کہتے وہ بھاگنے لگی تھی کہ زیحال نے
فورا
اسے دبوچ کر سلیب سے پن کر دیا
کہاں چل دی مسسز زیحال۔۔۔میری اصل دوا تو آپ ہیں۔۔۔"اسکی
کمر کو بے باکی سے چھوتے وہ ایک ہاتھ سے اسکی لٹوں کو سمیٹنے
لگا

ہ۔۔۔ ہبی ک۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔" وہ روہانسی ہوتی اسکے سینے پر
ہاتھ رکھ کر اسے خود سے پیچھے دھکیلنے لگی لیکن وہ پہاڑی وجود
تھا اسے ہٹا پانا نہ ممکن تھا وہ ڈھیٹ بنا اسکی گردن پر جھکتے
اسکی مہک بچوں کی طرف پینے لگا تھا زمل دونوں ہاتھ اسکے
کندھوں پر ٹکائے چہرہ اوپر کر کر گہرے سانس لینے لگی
تم میرا ساتھ دو۔۔۔ کوئی نہیں آئے گا۔۔۔" وہ مخمور لہجے میں بولتا
اپنے منہ کا کڑوا ٹیسٹ زمل کی نازک سی گردن کے ذائقے سے بدلنے
لگا اس سے پہلے اسکی بے باکیاں بڑھتی زمل نے اسے خود سے پیچھے
زور لگا کے دھکیل دیا
قہوہ پیئے میرا خون نہیں۔۔۔" جل کڑھ کر بولتی وہ جانے لگی تھی کہ
زیحال کے ہاتھوں میں اسکی نازک کلائی آگئی
"میں تو تمہیں پورا پی جاؤں تم صرف خون کی بات کر رہی ہو۔۔۔

اسکی آواز شدّتوں سے چور تھی زمل کی جان لبوں پر آگئی وہ
مسکراتی اپنی کلائی چھڑوا کر فورا بھاگ گئی پیچھے زیحال کے
دلکش قہقہے گونج اٹھے تھے یہ رشتہ بہت خوبصورت تھا کیونکہ یہ
رشتہ زمل زیحال کا تھا
اس نے مڑ کر اس کافی کے بھرے کپ کو دیکھا جسے اگر کسی دشمن
کو پلاتا تو یقیناً وہ اسی وقت مر جاتا لیکن وہ ایسا کرتا نہیں
کیونکہ اس پر اسکی گلالے کے ہاتھ لگے تھے اس نے آگے آکر کپ
اٹھایا اور ایک ہی سانس میں پی گیا پیتے ساتھ اسکا دماغ گھوم
گیا اور پھر جو اس نے سنک پر جھک کر الٹیاں کی تھی سارا کھایا
پیا ایک دم نکال دیا پیچھے صرف انتڑیاں بچی تھیں نکلنے کیلئے
الٹیاں کر کر کر اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں
مروائے گا ایک دن تمہارا عشق مجھے۔۔۔" جس راستے سے وہ گئی

تھی اس راستے کو دیکھتے وہ بے ساختہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھ
گیا لبوں پر مسکراہٹ تھی آنکھوں میں نمی تھی اور وجود
اسکی مہک سے مہک رہا تھا

آج ڈیوٹی سے تھک کر وہ سیدھی کمرے میں آتی بیڈ پر دھم سے لیٹ
گئی آج معمول سے ہٹ کر مریض تھے اوپر سے وہ رات سے وہی تھی
اپنی نائٹ ڈیوٹی کی وجہ سے اور اب۔۔۔اب جسم چور چور ہوا پڑا
تھا وہ اسی طرح شوز اتارے بغیر لیٹی لیٹی سو گئی جب عثمان اپنا
کام ختم کر کر کمرے میں آیا اور نظر سامنے اپنی ایک عدد بیوی پر
پڑی اسے دیکھ وہی رک گیا وہ اپنی حالت سے بے خبر مزے سے نیند
میں گم اپنے حسین خواب دیکھ رہی تھی اسے نظروں میں بھرے وہ
دبے قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا اور دھیرے سے بیڈ پر بیٹھ کر اسے

دیکھنے لگا بالوں کی لٹیں اسکے چہرے پر تھیں لیکن وہ گہری نیند
کے باعث انہیں محسوس تک نہیں کر پا رہی تھی عثمان نے خود
ڈرتے ڈرتے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے اسکے گال پر انگلیاں
مس کی

ماہی۔۔۔؟اس نے دھیرے سے پکارا لیکن وہ ذرا سی بھی نہیں
کسمسائی عثمان تھوک نگلتے اپنے دھڑکتے دل کو قابو کرتے جھک کر
اسکے رخصار پر اپنے لب رکھ گیا کیا سکون تھا اس لمس میں اسکے
لمس پر ماہم تھوڑی سی کسمسائی لیکن پھر سو گئی اور عثمان یوں
تھا گویا اسے ہارٹ اٹیک آ گیا ہو اسے ہلتے دیکھ اسکا سانس تک رک
گیا تھا لیکن اسے پھر سے سوتے دیکھ وہ سکھ کا سانس خارج کرتا
اٹھ کر باتھ روم میں گھس گیا شاور لیتے اپنا نائٹ سوٹ بدل کر وہ
باہر نکلا وہ تب بھی اسی پوزیشن میں لیٹی گہری نیند میں تھی

پتہ نہیں اور کتنا صبر میری قسمت میں لکھا ہے خدا نے۔۔۔" وہ منہ ہی
منہ میں بڑبڑاتا ٹاول پھینک کر اسکے پاس آیا اور اسکے جوتے نکال
کر ایک طرف رکھتے ماہم کو بانہوں میں بھر کر ٹھیک سے لٹایا اور
خود بھی اسکے پاس ہی لیٹ گیا آج اسکے پہلے سونے کا فائدہ یہ ہوا
تھا کہ بیچ میں آج کوئی تکیہ نہیں آیا تھا ماہم کو دیکھتے دیکھتے
وہ کب خود نیند کی وادیوں میں جا گرا پتہ ہی نہیں چلا
یہ رات بہت حسین تھی جس میں اسکی ماہی اسکے قریب تھی
صبح ہوتے عثمان دائیں جانب گردن پھینکے گہری نیند میں تھا جب
ماہم کی آنکھ کھلی وہ دھیرے دھیرے کسمساتی جیسے ہی اٹھی
اٹھتے اسکی آنکھیں یکدم پھٹی وہ عثمان کے سینے پر سر رکھے سو
رہی تھی صرف سر نہیں ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ بھی اسکے اوپر تھی
تیج دیکھ ماہم کا سانس تک رک گیا اس نے اپنا تکیہ ڈھونڈا جو ایک

جانب پڑا تھا آہ وہ عثمان کو اپنا تکیہ سمجھ رہی تھی افففف اسے
اپنی جان جاتی محسوس ہوئی وہ جلدی سے اٹھنے لگی تھی جب
نوٹ کیا کہ عثمان خود گہری نیند میں ہے اس نے یہ سب نہیں دیکھا
یہ دیکھ کر ہی ماہم کی سانسوں میں جیسے سانس واپس آئی تھی
وہ اٹھنے کے بجائے تھوڑی اوپر ہو کر اسے دیکھنے لگی وہ سوتے ہوئے
کتنا پیارا لگتا تھا مردوں پر کلین شیو اچھی نہیں لگتی تھی لیکن
عثمان کو دیکھ اسے اپنی سوچ بدلنی پڑی تھی کچھ مرد بنا شیو کے
بھی خوبصورت لگتے ہیں جیسے رائے عثمان لاشاری ماہم یک ٹک اسے
دیکھتی انگلی اسکے چہرے پر پھیرنے لگی جب وہی انگلی عثمان کے
عنابی ہونٹوں پر آر کی ساتھ ہی ماہم کا دل بھی زور سے دھڑکا وہ
بمشکل تھوک نگلتی اسے غور سے دیکھ کر بے اختیار اپنے لب اسکے
رخصار پر رکھ گئی اسے چوم کر جیسے روح کی پیاس بڑھنے لگی

تھی وہ بے ساختہ ایک لمس اور اسکے رخصار پر چھوڑتی خود سے
بلش کرنے لگی

ماہی کے مان۔۔۔"اپنے دیے ہوئے نام پر خود ہی اسکی مسکراہٹ
گہری ہو گئی

آئی۔۔۔لوو۔۔۔یو۔۔۔مان۔۔۔ماہی کو آپ سے محبت ہو گئی ہے آپ
کے صبر

نے ماہی کو جیت لیا اسکے دل کو تا قیامت اپنے لئے دھڑکنے پر مجبور
کر دیا۔۔۔"وہ سوتے ہوئے عثمان کو دیکھتی اپنے آپ سے باتیں کرتی
بلش کرتی رہی اسکا اعتراف محبت اگر عثمان سن لیتا تو یقیناً
خوشی سے مر جاتا وہ عثمان کے ماتھے پر لب رکھتی بوسہ دے کر
اٹھتی فریش ہونے چلی گئی اور وہ اسی طرح گہری نیند میں ڈوبا رہا

تم دونوں بس کروگے۔۔۔"زیحال کب سے بیٹھا پامیر اور برلاس کی
تو تو میں میں سن رہا تھا باقی سب اپنے ناشتے کیلئے سیٹ پکڑ چکے
تھے زامل زالے اپنی اپنی واکر یہاں وہاں بھگا رہے تھے عبدالباری آج
صبح صبح اٹھ چکا تھا اور اب صوفے پر لیٹا اپنے آپ سے اوں اوں
کرتا باتیں کر رہا تھا
انکو چپ کروائیں۔۔۔ناں دو سال بڑے ہونے کا فائدہ اٹھا رہے ہیں
۔۔۔"
برلاس کا بس نہیں چلا پامیر کا سر پھوڑ دے
اگر اب دونوں چپ نہ ہوئے تو ہتھکڑی پہنا دونگا سمجھے۔۔۔"دار اب
دھمکی دیتے دونوں کو ہاتھ میں پکڑے کانٹے سے ڈرانے لگا
اس سے کیا ہونا انکے منہ ایلفی سے چپکا دیں تاکہ تھوڑی دیر سکون
آئے مجھے۔۔۔"زیحال کلس کر بولتے موبائل رکھ کر اپنے ناشتے پر

جھک گیا تب ہی عثمان اور ماہم بھی تیار ہو کر کمرے سے باہر آ گئے

لو آ گیا ایک اور بنا داڑھی والا بکرا۔۔۔" پامیر کے منہ سے یہ نام سنتے

برلاس کے منہ سے بے ساختہ کافی کا پھوارہ نکلا وہ تو صحیح وقت

پر منہ سائیڈ میں کر گیا ورنہ آج کا ناشتہ تو ہو جانا تھا سب کا

پامیر۔۔۔" زیحال نے دبی دبی آواز میں اسے ڈپٹا وہ بھی سوری بھائی

کہتا شریف بن کر ناشتے پر لگ گیا آج ایک طرف سارے مرد تھے اور

ایک طرف ساری عورتیں

"تم اپنی منہ بند نہیں کر سکتے صبح صبح ٹر ٹر شروع کر دی۔۔۔

عثمان سیٹ پر بیٹھتے اسے گھور کر دیکھتے بولا پامیر نے اجازت

طلب نظروں سے زیحال کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو" تھوڑا سا بول

لوں"۔

"میرے نہ کرنے سے کونسا تمہاری چونچ بند ہو جائے گی بول لو۔۔۔

زالے پیر مارتی زیحال کے پاس آگئی اس نے فوراً اپنی بیٹی کو اٹھا
کر گود میں بٹھایا اور ساتھ ناشتہ کروانے لگا زمل کے بعد اس نے
جس کا جھوٹا کھایا تھا وہ اسکے بچے تھے جن کے ہاتھ سے بھی وہ
آسانی سے کھالیتا تھا زالے کو اپنے باپ کی گود میں دیکھ زامل دور
سے چیخ مار تا رونا شروع ہو گیا کہ اسے کیسے اٹھایا اسے چھوڑ کر
میں آرہا ہوں میرا بیٹا۔۔۔آپ چاچو کے پاس آجاؤ۔۔۔"یاقوت اٹھ
کر

اسے اپنی گود میں لے کر بیٹھ گیا وہ یاقوت اور مشی کے آگے شرافت
کے سارے ریکارڈ توڑ دیتا تھا

تم نے زامل کی ایک عادت نوٹ کی۔۔۔"کومل ساتھ بیٹھی مشی کے
کان میں کھسر پسر کرنے لگی

کونسی عادت۔۔۔؟سوالیہ پوچھا

یہ چھوٹا پاشا تم دونوں کے سامنے کچھ زیادہ ہی نہیں شریف بنتا
اسکی بات پر مشی نے جھٹ زامل کو دیکھا جسے یاقوت چھوٹے
چھوٹے نوالے بنا کر کھلا رہا تھا اور وہ مزے مزے چپ چپ کرتا کھا
بھی رہا تھا یہی زیحال کی گود میں ہوتا ڈائننگ ٹیبل کی ایسی کی
تیسی کر دیتا
تو۔۔۔؟ مشی کو اب بھی سمجھ نہیں آئی تھی
تو یہ کہ۔۔۔۔۔ "وہ بولتے بولتے رکی "اھمم۔۔۔۔ لگتا فیوچر ساس
سسر
بنانے کا پلان ہے نواب کاتب ہی نمبر بنا رہا ہے سسر اور ساس کے آگے
اسکی بات پر مشی کا ایک دم ہنسی کا پھوارہ چھوٹا سب نے ہونقوں
کی طرح اسے دیکھا جب وہ ایک دم اپنی بتیسی اندر کر گئی
تم خواتین کو یہ اچانک دورے پڑنے کب بند ہونگے۔۔۔ "پامیر نے

آنکھیں دکھاتے دونوں کو گھورا مورے خانم اور داراب خاموش تھے
کیونکہ انکی عادت یہاں بھی برقرار تھی کھانے کے دوران خاموش
رہنے والی لیکن داراب کچھ کچھ ان سب کے رنگ میں رنگ رہا تھا
تم مردوں کی زبان کی کھجلی کب ختم ہو گی۔۔۔" کومل نے جوابی
حملہ کیا جس پر سب سے پہلے زیحال کی ہنسی چھوٹی تھی سب
اسکو ہنستے دیکھ خود بھی ہنس پڑے یہ طے تھا پامیر سلطان کی
کومل میر کے آگے کبھی نہیں چلنے والی تھی
کہانی کا یہ آخری ناشتہ ایک خوش گوار ماحول میں کھایا گیا تھا
آج سب نے چھٹی کی تھی کوئی بھی فیکٹری نہیں گیا تھا بلکہ زالے
اور عبدالباری کے رشتے کی خوشی میں سب گھر والوں نے ایک
چھوٹی سی پارٹی رکھی تھی جس میں راحم صاحب فہد صاحب
کی فیملی آئی تھی ممتاز بیگم بھی آج ان میں شامل ہوئی تھیں جن

کی آتے ساتھ فرخندہ بیگم کے ساتھ بن چکی تھی دونوں بزرگ
عورتیں مل بیٹھ کر اپنے دور کی باتیں کرنی شروع ہو گئی اور وہ
سب الگ بیٹھے اپنی گپ شپ میں مصروف تھے
برلاس دو انگوٹھیاں لے آیا تھا عبدالباری پامیر اور کومل کے پاس
تھا اور زالے زمل اور زیحال کے پاس دونوں نے آمنے سامنے بیٹھ کر
ان دونوں کے ننھے ننھے ہاتھوں سے ایک دوسرے کو انگوٹھی
پہنائی جس کے بعد ایک شور سب میں برپا ہو گیا سب نے تالیاں
بجائی زامل بھی ان میں شامل تھا جو بنا آواز والی تالی بجاتا اپنی
باری کا انتظار کر رہا تھا لیکن اسے کیا پتہ کہ اسکی باری ہی نہیں آنی
تھی کیسے آتی اسکے والی اب تک دنیا میں ہی نہیں آئی تھی جب اسے
کسی نے وہ چمکتی چیز نہیں پہنائی تو وہ منہ پھاڑ کر رونا شروع ہو
گیا

ارے۔۔۔رے کیا ہوا میرا بیٹا۔۔۔کیوں رو رہا ہے۔۔۔"زالے کو زمل کی گود

میں دیتے زیحال نے اپنے بیٹے کو اٹھالیا جو اپنے باپ کی گود میں آتے اسے ڈھز ڈھز پیٹنا شروع ہو گیا کہ اسے کیوں وہ چمکتی چیز نہیں پہنائی اسے چاہیئے تھی وہ کیسے بھی کر کر بس دو زیحال ہمیشہ کی طرح ہنستے ہوئے اسکی مار کھاتا رہا ایک یہی تو تھا جس کے آگے وہ بیسٹ خاموش ہوتا تھا وہ چاہ کر بھی ان ننھے ہاتھوں کو روک نہیں سکتا تھا وہ چاہ کر بھی اس سے جیت نہیں سکتا تھا اس سے ہار جانے میں زیحال خان آفندی کی سب سے بڑی جیت تھی

بھائی۔۔۔"زی حال زامل کے ساتھ اسے اپنی گود میں کھڑا کئے کھیل رہا

رہا تھا جب یاقوت کی آواز سنائی دی باقی سب اپنی اپنی باتوں میں

مشغول تھے وہ دھیرے سے اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا

کیا ہوا۔۔۔ تم پریشان لگ رہے ہو۔۔۔" اسکے چہرے پر پریشانی بھانپتے

پیار سے پوچھا یاقوت مزید سر جھکا گیا اصل میں وہ امڈ کر آنے والی

نمی کو واپس پی رہا تھا اور یہ زیحال دیکھ چکا تھا

میرے ساتھ آؤ۔۔۔" وہ اسے لے کر اپنی اسٹڈی میں چلا گیا زامل اب

تک

اسی کی گود میں لٹکا ہوا تھا وہ اسٹڈی میں جاتے صوفے پر براجمان

ہو گئے

بتاؤ اب کیا بات ہے۔۔۔ پریشان کیوں ہو۔۔۔" وہ ایک باپ کی طرح

پوچھ

رہا تھا یاقوت اسکی اس قدر محبت دیکھ اپنی نمی کو روک نہیں پایا

میں۔۔۔میں بے بی ایڈاپٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ ہمت کرتے بمشکل بولا

زیحال کچھ دیر کچھ نہیں بول پایا" میں مزید مشی کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا مجھ سے نہیں دیکھا جاتا اسے اولاد کیلئے ہر رات روتے ہوئے کوئی ایسی رات نہیں گزرتی جب وہ مجھ سے یہ نہیں پوچھتی کہ اللہّ پاک ہمیں اولاد کیوں نہیں دے رہے۔۔۔ہمارا کیا قصور ہے ۔۔۔"

اسکی آنکھیں بولتے ہوئے بے اختیار برس پڑی زیحال اسے اپنے سینے سے

لگا گیا جہاں لگتے یاقوت اپنے اندر کا سارا غبار آنسوؤں کے زریعے نکالتا چلا گیا وہ تکلیف جو وہ مشی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا تھا وہ اپنے باپ کے سامنے کر رہا تھا کیونکہ اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں رہتا

تھاوہ مشی کے سامنے تو کہہ دیتا تھا کہ اسے اولاد نہیں چاہئے لیکن
حقیقت میں اسکا دل تڑپتا تھا کہ کوئی اسے بھی بابا کہہ کر بلائے
میں کیا کروں بھائی۔۔۔میں کہاں سے اسے لا کر دوں۔۔۔میرے بس
میں
نہیں ہے۔۔۔وہ روتی ہوئی ہر روز پوچھتی ہے۔۔۔"وہ روتے ہوئے
اسے بتانے
لگا زیحال اسکی پیٹھ مسلتے اپنی نمی واپس پی گیا اس نے ان تینوں
کو پیدا نہیں کیا تھا لیکن ان تینوں کا درد وہ اپنی سگھی اولاد کی
طرح محسوس کرتا تھا
بس۔۔۔رومت۔۔۔خدا سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔"اسے دلاسہ
دیتے یاقوت
کا سر چومازامل چپ بیٹھا اپنے یاقوت بابا کو دیکھ رہا تھا اسے اسکا

رونا جیسے اچھا نہیں لگ رہا تھا تب ہی خود بھی رونے والی شکل بنا
گیا
میں کسی بھی دارلامان سے کوئی بچہ ایڈاپٹ کر لاؤں۔۔۔؟ پیچھے ہوتے
وہ اپنی سرخ آنکھیں مسلتا اجازت مانگنے لگا زیحال کچھ دیر خاموش
رہا
تم زامل یا زالے میں سے کسی کو لے لو۔۔۔" یہ دھماکہ ہوا تھا یاقوت
کے
سر پر وہ پھٹی پھٹی بے یقین سی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جیسے
اسکی بات پر یقین نہ آیا ہو
میرا بیٹا چاہیئے ہو تو وہ لے لیں۔۔۔" پیچھے سے پامیر کی آواز پر دونوں
نے مڑ کر اسے دیکھا وہ شاید سب سن چکا تھا تب ہی بھیگے لہجے میں
بولتا آگے آکر دونوں گھٹنے زمین پر ٹکاتا یاقوت کے پاس بیٹھا وہ کن

اکھیوں سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی اس قدر محبت دیکھ یاقوت کا
دل بھاری ہونے لگا تھا وہ پامیر کو اپنے ساتھ لگا گیا
نہیں۔۔۔میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔آپ دونوں کی پہلی اولاد ہیں میں
ایسا
نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ اسکی آواز میں مزید نمی گھل گئ
تو اللہّ پاک اور دے دیں گے۔۔۔۔"پامیر چہرہ باہر نکالتے آبدیدہ لہجے
میں
بولا یاقوت پھر سر نفی میں ہلا گیا اسکے لئے تو اپنے بھائیوں کا کہنا
ہی کافی تھا اسی سے اسکا سر مان سے بہت اونچا ہو گیا تھا ان
بھائیوں کی محبت بے مثالی تھی
میں ایسے ہی ان بچوں کو اپنا مان لونگا۔۔۔مجھے جب خدا دے گا میں
لے لونگا۔۔۔"بولتے وہ زامل کو اپنی گود میں لیتے اسکے روئی جیسے

گال چومنے لگا وہ اپنی بٹن سی آنکھوں کو ٹم ٹم جھپکاتے اتنے کیوٹ انداز میں دیکھ رہا تھا کہ یاقوت کو بے ساختہ اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

بب۔۔۔بب۔۔۔" وہ یاقوت دیکھتے تالی بجاتے ہوئے بب بب کرنے لگا جب

اسکے منہ سے بب بب سن کر یاقوت کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ بے تحاشہ زامل کے گال چومتا انکو لال کر گیا وہ بھی اپنے یاقوت بابا کا پیار دیکھ خوشی سے کھلکھلانے لگا تھا

زین دور بیٹھا ٹکٹکی باندھے زالے کو دیکھ رہا تھا جو اپنے ٹیڈی بیئر کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی فرح اسے یوں بیٹھے دیکھ ایک دم ٹھٹھکی

زینی۔۔۔۔ادھر آؤ۔۔۔" اپنی ماں کی آواز پر وہ بھاگتا ہوا اسکی گود میں آچڑھا تھا زامل اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھ بے حد خوشی تھی آج اسے

سب اپنے مل چکے تھے تب ہی باہر سے ایک آواز آئی سب نے مڑ کر
پیچھے دیکھا جہاں کھڑے نفوس کو دیکھ مشی کی آنکھیں پھٹی
سامنے جیلانی صاحب اور ساتھ صباء اور احمد کھڑے تھے اپنے ماں
باپ کو دیکھ مشی کی آنکھوں میں بے اختیار نمی امڈ آئی وہ اٹھ کر
بھاگتی ہوئی اپنے باپ کے سینے سے لگ گئی یہ سینا اسے زندگی میں
پہلی بار ایک باپ کی شفقت کا سایا محسوس ہوا تھا
کیسی ہے میری جان۔۔۔" وہ مشی کا ماتھا چومتے پیار سے پوچھنے لگے
اسے روتے دیکھ انکی اپنی آنکھوں سے بھی پانی بہنے لگا
میں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں ڈیڈ۔۔۔ آپ۔۔۔ کیسے ہیں اور مام۔۔۔" وہ
اپنی ماں
کے گلے لگتی رونے لگی تھی اسکی شادی کے بعد پہلی بار اسکے ماں
باپ یہاں آئے تھے احمد سر جھکائے نادم کھڑا تھا مشی نے اسے بھی

اپنے ساتھ لگاتے پیار کیا وہ اسکا چھوٹا بھائی تھا یہ بات اسے پہلی بار زندگی میں محسوس ہوئی تھی

تب ہی وہ تینوں بھی نکل آئے یاقوت جیلانی کو دیکھ ایک دم ٹھٹھکا اور نظر بے اختیار زیحال پر گئی جو آگے بڑھ کر خوش اسلوبی سے اس کے۔ساتھ مل رہا تھا

یہ بھائی اس جلاد سے ایسے کیوں مل رہے ہیں۔۔۔؟ پامیر نے سرگوشی نما انداز میں پوچھا

مجھے تو جیسے پتہ ہے ہے ناں۔۔۔"اسے کلس کر جواب دیتے وہ آگے بڑھ

کر صبا بیگم سے ملا احمد تو اسے دیکھ کر ہی صبا کے پیچھے چھپ گیا تھا زیحال کی نظریں بھانپتے یاقوت تیر کی طرح سیدھا ہوتا جیلانی صاحب کے سامنے آ کھڑا ہوا

جب جب تمہیں دیکھتا تھا مجھے تم پر رشک آتا تھا سوچتا تھا پاشا کا
یہ خزانہ کیسے بھی کر کر مجھے مل جائے لیکن وہ ویسے ممکن نہیں ہو
سکا تم بھائیوں کی محبت بے مثالی ہے لیکن خدا کی کرنی دیکھو اس
"نے تمہیں کیسے میری جھولی میں دے دیا میرا دوسرا بیٹا بنا کر۔۔۔
یہ وہ جیلانی صاحب نہیں تھے یہ سدھر چکے تھے یاقوت اسکے کندھے
لگ گیا وہ اسکی پیٹھ تھپتھپاتے اپنے سینے میں بھینچ گئے اب اپنے
میل ملاپ میں لگے ہوئے تھے جب ماہم کے منہ سے کسی کے کھینچتے
ایک زبردست چیخ برآمد ہونے لگی تھی لیکن اسے عثمان وہی دباتے
سب سے بچ بچا کر پلر کر پیچھے لے گیا وہ سانس روکے پھٹی پھٹی
نظروں سے عثمان کو دیکھنے لگی
یہ۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔"وہ شرم اور غصّے سے سرخ ہوتی پوچھنے لگی
وہی جو آپ نے شروع کیا تھا۔۔۔"ماہم کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی

تھی عثمان دھیرے سے اسکی کمر پر ہاتھ لے جاتا اسے ایک جھٹکے میں
اپنے ساتھ لگا گیا
بھول گئے ہیں یاد کرواؤں۔۔۔آج صبح کیا ہوا تھا۔۔۔"اسکی بات پر
ماہم
کی آنکھیں ایک دم پھٹی آہ کیا وہ جاگ رہا تھا نہیں وہ تو سو رہا تھا
پھر کیسے اسے پتہ لیکن وہ کیا جانے وہ میسنا جاگ بھی رہا تھا اور اس
کے لمس پر اپنے دھڑکتے دل کو بمشکل قابو بھی کر رہا تھا ماہم اپنا
آپ چھڑاتی بھاگنے لگی تھی جب عثمان نے اسے پکڑتے پلر کی طرف
اسکا چہرہ کرتے خود اسکے بے حد قریب آتا اسکی سانسیں روک گیا
کہاں بھاگ رہے ہیں۔۔۔اپنے مان کا جواب تو سن لیں۔۔۔جس کا صبر
آپ
کو جیت چکا ہے۔۔۔"اسکے لہجے میں شدّتوں بھری خماری تھی ماہم

کواپنی نکلتی محسوس ہونے لگی تھی

آئی لو ویو ٹومان کی جان۔۔۔" وہ مخمور لہجے میں بولتا اسکی گردن پر بے اختیار اپنے لب رکھ گیا ماہم سسکی لیتی بے اختیار چہرہ اوپر کر گئی

"عث۔۔۔۔۔ عثمان۔۔۔

مان بولیں۔۔۔ صرف مان۔۔۔" بولتے وہ مزید بہکنے لگا

مم۔۔۔مان۔۔ک۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔"اس سے ٹھیک سے بولا تک نہیں

جارہا تھا عثمان اسے ڈھیلا چھوڑتے رخ اپنی جانب موڑ کر اسکے لبوں پر شدّت سے اپنے لبوں کا تسلط جما گیا اسکی شدّت پر ماہم نے تڑپ کر اسکا کالر دبوچا وہ اسکی سانسیں جھنجھوڑ کر ہی پیچھے ہٹا تھا

کوئی نہیں رات بھی آئے گی۔۔۔تب کوئی نہیں ہو گا صرف آپ اور
میں
اسکی بات سنتے ماہم سرخ ہوئی تھی وہ اپنا آپ چھڑاتی جلدی سے
بھاگ گئی پیچھے عثمان اسکی شرم وحیا پر بے اختیار اپنا دل تھام
گیا آخر کار اسکا صبر بھی جیت چکا تھا
یہ ٹھیک تو ہیں۔۔۔؟ سر پر کوئی چوٹ ووٹ تو نہیں لگی۔۔۔" برلاس
پامیر کے قریب کھڑا ہوتے سر گوشی نما انداز میں پوچھنے لگا
مجھے تو جیسے پتہ ہے ناں۔۔۔" وہ یاقوت والا جواب دیتے کلس کر آگے
بڑھ گیا
انکا تو پتہ نہیں البتہ انکے ضرور سر پر لگی لگتا ہے کومل سے پٹے ہیں
پوچھتا ہوں۔۔۔" وہ فورا کومل کی جانب کھسک گیا سب لاؤنج میں
بیٹھے ہنسی خوشی باتیں کرتے رہے آج سب یہی رہے تھے زیحال کے

حکم پر

وہ اپنی فیملی سے مل کر بے حد خوش تھی آج سب اپنوں کو دیکھ
زمل کی خوشی ہی ساتویں آسمان پر تھی وہ ہاتھوں سے چوڑیاں نکال
کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی اپنے جھمکے نکالنے لگی جب نظر مرر میں
نظر آتے پیچھے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑے زیحال پر گئی جو ایک
ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں دیے دوسرے میں ٹیوب لئے کھڑا اسے ہی
خمار آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا زمل کرنٹ کھا کر ایک دم اسکی
جانب مڑی اسکے چہرے کے رومانٹک تاثرات دیکھ زمل کا دل بے
اختیار
زور سے دھڑکنے لگا تھا اس نے بچوں کو دیکھا دونوں گہری نیند سو
رہے تھے آہ آج مطلب اسکی شامت آنے والی تھی

زیحال اسے اپنی نظروں میں بھرے آگے آتا دروازے کا لاک لگاتے

زمل

کی جانب مڑا اور اسے جان لٹاتی نظروں سے دیکھتے قدم قدم اٹھاتا

درمیانی فاصلہ ختم کرتا چلا گیا اسے اپنے قریب آتے دیکھ زمل کی

سانسیں رکنے لگی تھی لیکن آج وہ سچ میں اسکی سانسیں روکنے والا

تھا

اسکے قریب آتے ٹیوب اسکی آنکھوں کے سامنے کرتے ایک ہاتھ اسکی

کمر میں ڈالتے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کیا

ہ۔۔۔ہبی۔۔۔۔

شششش۔۔۔۔"اسے خاموش کرواتے وہ پورے چہرے کا نظروں

سے طواف

کرنے لگا"آج نو ہبی۔۔۔آج صرف خان بولو۔۔۔صرف خان

۔۔۔تاکہ تمہارا

خان۔۔۔مزید جوش میں آکر تمہاری جان ٹھیک سے نکالے

۔۔۔"بولتے وہ

زمل کی نازک سی کمر مزید خود میں کس گیا زمل کو لگا وہ سانس

نہیں لے پا رہی

خ۔۔۔خان۔۔۔مم۔۔۔مجھے سانس۔۔۔ن۔۔۔نہیں آ رہی

۔۔۔"وہ بیچ میں سانس

نہیں لے پا رہی تھی

ابھی تو ٹھیک سے نکالوں گا ایک ایک سانس۔۔۔آج میں تمہاری

سانسیں

پی جانا چاہتا ہوں۔۔۔اور تم ساتھ دو گی میرا۔۔۔"اسکی بے باک باتوں

پر زمل کا پورا بدن سرخ قند ھاری ہوا تھا وہ جانتی تھی آج ہو گا وہی
جو اسکا بے باک خان چاہے گا تب ہی وہ خود کو اسکے سینے میں چھپا
گئی

وہ دھیرے سے اسے اپنی بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لے آیا اور لٹاتے
دونوں
بچوں کو انکے کاٹ میں سلا دیا آج وہ اپنے بچوں کی مداخلت بھی
نہیں چاہتا تھا زمل کو ڈھیروں شرم نے ایک ساتھ آگھیرا
زیحال اسکے کمفرٹ کیلئے کمرے کی ساری لائٹس آف خود اسکے
قریب لیٹا اپنے پہاڑی وجود سے لپٹا گیا زمل اسکے ہاتھوں کی حرکت
محسوس کرتی بری طرح سے کانپنے لگی تھی وہ دھیرے دھیرے اسکے
زخم پر مرہم لگا رہا تھا جس سے ایک عجیب سی ٹھنڈک زمل کو اپنے
بدن پر محسوس ہوئی وہ ایسا ہی تھا مرہم ایسا لگاتا تھا کہ زخم

فورا بھر جاتا تھا

مرہم لگاتے وہ اس کی نازک کمر پر گرفت مضبوط کرتے بے تحاشہ زمل ک چہرہ چومنے لگا اور وہ اسکے ہر لمس پر مہکتی جا رہی تھی

ہبی۔۔۔"وہ اسکے سینے سے لپٹی بے حد دھیمی آواز میں بولی

جی ہبی کی جان۔۔۔"ہمیشہ کی طرح اسکا محبت بھرا جواب آیا

آپ کو سب کیسے پتہ چل جاتا ہے۔۔۔۔"اسکے سوال پر زیحال تھوڑا ٹھٹھکا

"مطلب۔۔۔

مطلب آپ کہتے ہیں ناں کہ آپ کو مجھ سے محبت چھ سال پہلے ہوئی اس دن ماما کے بارے میں بھی آپ نے اتنا کچھ کہا تھا وہ سب آپ کو کیسے پتہ کیا آپ مجھ پر نظر رکھتے تھے۔۔۔؟وہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے پوچھنے لگی زیحال کو اسکے کیوٹ انداز پر ہنسی آئی

نہیں جب تمہیں بارہ سال کی عمر میں دیکھا تب مجھے تم سے محبت
ہوئی لیکن اسے میں صرف اپنی وقتی محبت سمجھتا تھا ایک گلٹ
ہوتا تھا کہ اتنی چھوٹی بچی کیلئے میں کیسی سوچ رکھ رہا ہوں
اس لئے تم سے دور رہا اور خود پر ضبط کیا لیکن جب تمہیں بارش میں
بھیگتے دیکھا تب میری محبت عشق میں بدل گئی تب میں خود پر
ضبط کھو بیٹھا تب میرے لئے تم سے دوری میرے اختیار میں نہیں
رہی
تمہیں حاصل کرنے کے بعد تم میری سانسیں بن چکی تھی تم
جب کڈنیپ ہوئی تھی تب میں تمہیں ڈھونڈنے تمہاری دادو کے گھر
گیا
تھا جب مجھے ان سے تمہارے ماضی کے بارے میں پتہ چلا مجھے خود
پر غصّہ آیا کاش میں تمہیں تب حاصل کر لیتا شاید تمہیں وہ سب نہ

جھیلنا پڑتا لیکن اسکے بعد بھی کچھ نہیں بگڑا تھا میں نے تمہیں وہ
محبت تھی جو تمہیں نہیں ملی۔۔۔" وہ بول رہا تھا زمل خاموشی سے
اسے سنتی جا رہی تھی ہاں کاش وہ اسے جلدی اپنی زندگی میں شامل
کر لیتا یہ سوچتے زمل نے ذرا سی اوپر ہوتے اپنے لب زیحال کے رخصار
پر رکھ دیے وہ بولتے بولتے چپ ہو گیا
تھینکس ہبی۔۔۔ میری زندگی میں آنے کیلئے آئی لو ویو۔۔۔" اسکے منہ
سے اظہار محبت سنتے زیحال کا دل جیسے سکون کی وادیوں میں
اترتا چلا گیا تھا
اینڈ۔۔۔" اسکے اینڈ پر زیحال نے سانس روک کر اسے دیکھا وہ کیا
بولنے
والی تھی کیا وہی الفاظ جو وہ سننا چاہتا تھا

یو آر سو رومینٹک۔۔۔"بولتے وہ اپنا شرم سے سرخ ہوتا چہرہ زیحال کے
سینے میں چھپا گئی
کیا۔۔دد۔۔۔دوبارہ بولنا۔۔۔گلالے۔۔۔دوبارہ بولو۔۔۔"وہ بے چین سا ہوتے
اسکے لبوں سے ایک بار پھر سننا چاہتا تھا
یو. آر سو رومینٹک۔۔۔"آہ سکون۔۔۔۔۔۔۔زیحال خان آفندی آج ہواؤں
میں اڑ رہا تھا اسکی گلالے نے اسے رومینٹک کہا افف اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا وہ زمل کو اپنے حصار میں لیتا پوری طرح سے جکڑتے اسکی سانسیں بند کر گیا یہ جملہ زمل پر اتنا بھاری پڑے گا اس کا اندازہ اسے بلکل نہ تھا

وہ کرسی سے بندھا آدھا ہوش میں اور آدھا بے ہوش تھا بھیڑیے اس
کے
گرد گھومتے خون آشام نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے کہ تب ہی اسے
اپنے سامنے ایک سایہ سا بنتا دکھائی دیا دھیرے دھیرے وہ سایہ چھوٹا
ہوتا وہ پورا شخص اسکے سامنے آ کھڑا ہوا وہ وہی تھا دی بلڈی بیسٹ
اسکے ہاتھ میں وہ شارپ کٹر دیکھ شپرڈ کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو
تھیں
آئی ایم بیک۔۔۔۔"اسکی بھاری اوز شپرڈ کے روم روم کو خوف سے
کھڑا
کر گئی وہ جانتا تھا اب کیا ہو گا جنگل کے بھیڑیوں کی آج اچھی دعوت
ہوئی تھی شپرڈ کی دل خراش چیخیں درختوں نے سن کر اپنے کان

لپیٹ لئے تھے وہ مرتے تڑپتے بھی صرف یہی بول رہا تھا" کہانی ختم نہیں ہوئی وہ لوٹے گا۔۔۔وہ پھر دوبارہ لوٹے گا" لیکن وہ نہیں جانتا تھا انسانوں کا دوسرا جنم نہیں ہوتا لیکن وہ جس یقیں سے کہہ رہا تھا یقیناً اسکے پیچھے بہت بڑی وجہ سے تھی برلاس نے اسے خون خوار نظروں سے دیکھتے آخری وار سیدھا اسکی گردن پر کیا تھا جس کے بعد کہانی کے ساتھ شپرڈ لوکس کا قصّہ بھی ختم۔

ختم شد